۷۸۶

إِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي وَفَّقَنِي لِطَبْعِ هٰذَا الْكِتَابِ الْجَامِعِ لِمُقَدَّرَاتِ نَظْمِ الْقُرْآنِ بَعْدَ اَنْ رَأَيْتُ اَهْلَ الْمَطَابِعِ قَدْ
كَسِلُوْا فِي صِحَّةِ كِتَابَتِهٖ وَطِبَاعَتِهٖ فَشَمَّرْتُ لِاَدَاءِ حُقُوْقٍ مِنْ صِحَّةِ الْكِتَابَةِ وَالطِّبَاعَةِ مَا لَا مَزِيْدَ عَلَيْهِ فَاَتٰى
بِعَوْنِ اللّٰهِ بِحَيْثُ يَسُرُّ النَّاظِرِيْنَ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ وَفِي ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ

۱۳۶۸

جلالین کلاں

تفسیر

کا

صحیح ترین نسخہ

برحاشیہ تفسیر خازن۔ روح البیان۔ تفسیر ابی السعود۔ اکلیل۔ کرخی۔ بیضاوی۔ مدارک۔ روح المعانی۔ جمل۔ صاوی۔ کمالین۔ تفسیر احمدی۔ تفسیر کبیر۔ سراج منیر۔ تفسیر سمین۔ معالم۔ خطیب۔ کشاف۔ زلالین۔ ابن کثیر۔ در منثور۔ بخاری۔ مسلم۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ نسائی۔ مسند امام احمد۔ مستدرک حاکم۔ ابن جریر۔ بیہقی۔ ودیگر کتب واحادیث وتفاسیر سے مرتب شدہ ایک جامع تفسیر اسکے حاشیہ پر چڑھائی ہی جسمیں قرآن شریف کے تمام مسائل موعظ ونصائح قصص۔ وعدہ۔ وعید۔ احکام۔ قصہ طلب آیات۔ شان نزول اور قرآن کی تمام گہرائیوں کا انکشاف ہوگا۔ اور جگہ جگہ جلالین کی عبارات تفسیریہ مقدرہ کے وجوہات اور سوال وجواب کا حل دستیاب ہوگا اور سابق زمانہ کی طرح کہ جلالین پڑھنے کے بعد بھی اہل علم قرآن کے مضامین سے ناواقف رہتے تھے اور محض جلالین وجامع البیان کی عبارات تفسیریہ مقدرہ بین نظم قرآن کے ملانے میں اپنا وقت ضائع کرتے تھے اور اس کش مکش اور شک درشک میں پڑکر ہر دو کی عبارات مقدرہ کی یادداشت سے بھی محروم رہتے تھے کہ ایک شخص دو آقا کی خدمت نہیں کرسکتا پس یہ بات اب نہو گی اور دائرہ معلومات بڑھیگا اور قرآن کریم سے متعلق بیشمار معلومات حاصل ہونگی کہ یہی باتیں تفسیر کے پڑھنے سے مطلوب ہوتی ہیں جس سے سابقہ تمام نسخے خالی تھے۔ صحت میں بینظیر ہے۔

ناشر
قدیمی کتب خانہ۔ مقابل آرام باغ۔ کراچی ۱

اضافہ شدہ حواشی وبین السطور کے تمام حقوق محفوظ ہیں

٧٨٦

إِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي وَفَّقَنِي لِطَبْعِ هٰذَا الْكِتَابِ الْجَامِعِ لِمُقَدَّرَاتِ نَظْمِ الْقُرْآنِ بَعْدَ اَنْ رَاَيْتُ اَهْلَ الْمَطَابِعِ قَدْ
كَسِلُوْا فِي صِحَّةِ كِتَابَتِهٖ وَطِبَاعَتِهٖ فَشَمَّرْتُ لِاَدَاءِ حُقُوْقٍ مِنْ صِحَّةِ الْكِتَابَةِ وَالطِّبَاعَةِ مَا لَا مَزِيْدَ عَلَيْهِ فَاَتٰى
بِعَوْنِ اللّٰهِ بِحَيْثُ يَسُرُّ النَّاظِرِيْنَ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ وَفِي ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ

١٣٨٦ھ

جلالین کلاں

تفسیر کا صحیح ترین نسخہ

برحاشیہ تفسیر خازن۔ روح البیان۔ تفسیر ابی السعود۔ اکلیل۔ کرخی۔ بیضاوی۔ مدارک۔ روح المعانی۔ جمل۔ صاوی۔
کمالین۔ تفسیر احمدی۔ تفسیر کبیر۔ سراج منیر۔ تفسیر سمین۔ معالم۔ خطیب۔ کشاف۔ زلالین۔ ابن کثیر۔ درمنثور۔
بخاری۔ مسلم۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ نسائی۔ مسند امام احمد۔ مستدرک حاکم۔ ابن جریر۔ بیہقی۔
ودیگر کتب واحادیث وتفاسیر سے مرتب شدہ ایک جامع تفسیر اسکے حاشیہ پر چڑھائی ہے جسمیں قرآن شریف کے تمام مسائل مواعظ
ونصائح قصص۔ وعدہ۔ وعید۔ احکام قصہ طلب آیات۔ شان نزول اور قرآن کی تمام گہرائیوں کا انکشاف ہوگا اور جگہ جگہ جلالین کی
عبارات تفسیریہ مقدرہ کے وجوہات اور سوال وجواب کا حل دستیاب ہوگا درسابق زمانہ کی طرح کہ جلالین پڑھنے کے بعد بھی
اہل علم قرآن کے مضامین سے ناواقف رہتے تھے اور محض جلالین وجامع البیان کی عبارات تفسیریہ مقدرہ بین نظم قرآن
کے ملانے میں اپنا وقت ضائع کرتے تھے اور اس کش مکش اور شک درشک میں پڑکر ہر دو کی عبارات مقدرہ کی یادداشت سے
بھی محروم رہتے تھے کہ ایک شخص دو آقا کی خدمت نہیں کرسکتا پس یہ بات اب نہ ہوگی اور دائرہ معلومات بڑھیگا اور قرآن کریم سے متعلق
بیشمار معلومات حاصل ہونگی کہ یہی باتیں تفسیر کے پڑھنے سے مطلوب ہوتی ہیں جس سے سابقہ تمام نسخے خالی تھے۔ صحت میں بے نظیر ہے۔

ناشر
قدیمی کتب خانہ۔ مقابل آرام باغ۔ کراچی ۱

جلالین کلاں کی صحت اور اُس کے حاشیہ پر تفسیر کی تکمیل

متن وحواشی کی چھوٹی وبڑی تقریباً ڈھائی ہزار سے زائد اغلاط کی درستی کے بعد یہ طبع ہو کر تیار ہوئی ہے جس کا نمونہ اصل آپ کے آگے موجود ہے۔ اُمید ہے کہ اب اہل علم کامل اطمینان کے ساتھ اس کا مطالعہ کرینگے۔ سب سے بڑا عیب سابقہ مطبوعہ نسخوں میں یہ تھا کہ دیگر اہل مطابع ان پر ایک مختصر سا حاشیہ چڑھا کر اور پھر اُس کے اُوپر کے حصّے پر ایک مختصر سی تفسیر جامع البیان چڑھا دیتے تھے اور پھر اُس پر ظلم یہ کرتے تھے کہ کفایت شعاری کے خیال سے اس حاشیہ وغیرہ کو باریک قلم خراب طرز کتابت اور حروف ایک دوسرے پر چڑھے ہوئے خلط ملط بدخط پیچ در پیچ لکھوا کر چھاپ دیتے تھے۔ جن سے اہلِ علم علمی فائدہ تو کیا حاصل کرتے البتہ قہرِ درویش برجانِ درویش اُن کو لے کر خاموش رہتے اور صرف متن جلالین ومتن جامع البیان کے مِلانے میں اپنا وقت ضائع کرتے۔ بلکہ بعض تو ہمیشہ شک میں رہتے کہ کس کا بیان صحیح اور کس کا غلط ہے اور اس کشاکش میں قرآن کے علوم اور اُن کی گہرائیوں کے معلوم کرنے سے ہمیشہ محروم رہتے تھے۔ اس کے علاوہ جلالین کے جامع البیان والے نسخوں میں اہل علم کو دو مختصر تفاسیر (جلالین وجامع البیان) وکچھ مختصر حاشیہ کے وجود کے علاوہ کوئی فائدہ نہ تھا اور ہمیشہ قرآن کے باریک مضامین (قصص وعدہ وعید اور احکام قصّہ طلب آیات اور شان نزول) کے معلومات سے محروم رہتے تھے۔ اس کو پڑھ کر بھی وہ قُرآن کے مضامین سے تقریباً اُسی قدر ناواقف رہتے تھے جیساکہ اس سے قبل تھے کہ علمی لیاقت مطلق حاصل نہیں ہوتی تھی۔ اس پر مشکل یہ کہ بڑی بڑی تفاسیر کل کے کل خریدنے پر نہ تو اہلِ علم قادر تھے اور نہ اُن کے زائد غیر متعلقہ مضامین کے مطالعہ کرنے کا اُن کے پاس وقت تھا۔ پس ان وجوہات کی بنا پر ہم نے اپنی اس جلالین پر تمام تفاسیر وکتب احادیث سے مرتب شدہ نہایت صحت واہتمام کے ساتھ قرآن کے معلومات حاصل کرنیکے لئے ایک ایسی تفسیر اس کے حاشیہ پر چڑھائی جس سے یہ کل مشکلات رفع دفع ہوگئیں۔ یعنی تفسیر خازن۔ روح البیان۔ تفسیر ابی السعود۔ اکلیل۔ کرخی۔ بیضاوی۔ مدارک۔ روح المعانی۔ جمل صاوی۔ کمالین۔ تفسیر احمدی۔ کبیر۔ سمین۔ معالم۔ خطیب۔ کشاف۔ زلالین۔ ابن کثیر۔ درمنثور۔ بخاری۔ مسلم۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ نسائی۔ مسند امام احمد۔ اور مستدرک حاکم۔ ابن جریر۔ بیہقی ودیگر کتب احادیث وتفاسیر سے مرتب شدہ ایک ایسی جامع تفسیر بحوالہ کتب مذکورہ اس کے حاشیہ پر چڑھا دی۔ جس میں تم کو قرآن شریف کے تمام ضروری مسائل اور تمام مواعظ ونصائح وگہرائیوں کا انکشاف ہوگا اور جلالین کی عبارات تفسیریہ مقدرہ درمیان نظم قرآن کے وجوہات اور جگہ جگہ سوال وجواب کا حل دستیاب ہوگا۔ اور سابق زمانہ کی طرح جو جلالین کے پڑھنے کے بعد بھی اہل علم قُرآن کے مضامین سے ناواقف رہتے تھے اور محض جلالین وجامع البیان کی عبارات تفسیریہ مقدرہ میں نظم قُرآن کے ملانے میں اپنا وقت ضائع کرتے تھے اور اس کش مکش میں اور شک در شک میں پڑ کر ہر دو کی عبارات مقدرہ کو بھی اپنے حافظہ میں محفوظ نہیں رکھ سکتے تھے کہ ایک شخص دو آقا کی خدمت نہیں کرسکتا وبوجہ کمی حواشی (وہ بھی اکثر غیر مستند بدخط کثیر الاغلاط باریک قلم پیچ در پیچ) قُرآن کے مضامین وتفسیر سے بھی عاری ناواقف بے خبر رہتے تھے۔ پس یہ بات اب نہ ہوگی۔ اس لئے کہ ہم نے کوشش کی اور مُندرجہ بالا تفاسیر وکتب احادیث کی تمام اصل عبارتوں سے مع اُن کے حوالوں کے ایک کامل مستند تفسیر تیار کی اور پھر اس تفسیر کو جو درحقیقت تفسیر سے اصل مقصود ہے نہایت اہتمام وصحت کے ساتھ اس کے حاشیہ پر چڑھایا تاکہ یہ جلالین کی مقدر عبارات کے وجوہات معلوم کرنے کے علاوہ قُرآن کے تفسیری مضامین کے معلومات کے لئے انکشاف کا کام دے اور بڑی بڑی تفاسیر سے مستغنی کردے اور معلومات کا دائرہ زائد سے زائد بڑھے اور اُس تاریکی سے نجات ملے جو اس سے قبل اس تفسیر کے باب میں اہل علم پر طاری تھی اور امید ہے کہ اس سے دائرۂ معلومات بڑھے گا اور قُرآن کریم کے متعلق بے شمار معلومات حاصل ہونگے اور یہی باتیں تفسیر کے پڑھنے سے مطلوب ہوتی ہیں۔ جس سے سابقہ کل مطبوعہ نسخے خالی تھے۔ متنِ قرآن کی کتابت میں رسم الخط قرآن کا التزام کیا گیا ہے جو کتابتِ قرآن کی ضرُوریات میں سے ہے۔ نیز رکوع کے نمبر جس طرح قرآن مجیدوں میں ہوتے ہیں اُن سے اب تک کی جملہ جلالین مطبوعات سابقہ خالی تھیں ہم نے لگا دیئے ہیں تاکہ کسی آیت کی تفسیر تلاش کرنے میں اہل علم کو پریشانی نہ پیش آئے۔ جیساکہ اب تک پیش آتی رہی۔ بس اب یہ قابلِ اطمینان نعمت تیار ہوگئی جو صحت میں بے مثل ہے۔

نور محمّد

قدیمی کُتب خانہ
مقابل آرام باغ۔ کراچی ١

قدیمی کتب خانہ نے نور محمّد۔ اصح المطابع وکارخانہ تجارتِ کتب کے ساتھ ایک معاہدہ کے تحت طبع کیا

فہرس الاجزاء والسور

فہرس اجزاء القران

اجزاء		صفحہ	اجزاء		صفحہ	اجزاء		صفحہ	اجزاء		صفحہ	اجزاء		صفحہ
الٓمّٓ	۱	۴	واذا سمعوا	۷	۱۰۵	وما ابرئ نفسی	۱۳	۱۹۴	وقال الذین	۱۹	۳۰۴	الیہ یرد	۲۵	۴۰۰
سیقول	۲	۲۱	ولواننا	۸	۱۲۳	ربما	۱۴	۲۱۱	امن خلق السموٰت	۲۰	۳۲۲	حٰمٓ	۲۶	۴۱۵
تلك الرسل	۳	۳۹	قال الملأ	۹	۱۳۷	سبحٰن الذی	۱۵	۲۲۸	اتل مآ اوحی	۲۱	۳۳۸	قال فما خطبکم	۲۷	۴۳۳
لن تنالوا	۴	۵۶	واعلموا	۱۰	۱۵۱	قال الم	۱۶	۲۵۰	ومن یقنت	۲۲	۳۵۴	قد سمع اللہ	۲۸	۴۵۲
والمحصنٰت	۵	۷۴	یعتذرون	۱۱	۱۶۵	اقترب للناس	۱۷	۲۷۰	ومالی	۲۳	۳۶۹	تبٰرك الذی	۲۹	۴۶۶
لایحب اللہ	۶	۹۰	ومامن دآبۃ	۱۲	۱۸۰	قد افلح المؤمنون	۱۸	۲۸۷	فمن اظلم	۲۴	۳۸۷	عم	۳۰	۴۸۶

فہرس سور القران

سورۃ		صفحہ	سورۃ		صفحہ	سورۃ		صفحہ	سورۃ		صفحہ	سورۃ		صفحہ
البقرۃ	۲	۴	الفرقان	۲۵	۳۰۲	اللہ علیہ وسلم)	۴۷	۴۱۹	المعارج	۷۰	۴۷۳	الضحٰی	۹۳	۵۰۱
اٰل عمران	۳	۴۶	الشعراء	۲۶	۳۰۹	الفتح	۴۸	۴۲۳	نوح	۷۱	۴۷۴	الانشراح	۹۴	۵۰۲
النسآء	۴	۶۹	النمل	۲۷	۳۱۷	الحجرات	۴۹	۴۲۶	الجن	۷۲	۴۷۵	التین	۹۵	۵۰۲
المائدۃ	۵	۹۴	القصص	۲۸	۳۲۶	قٓ	۵۰	۴۲۹	المزمل	۷۳	۴۷۷	العلق	۹۶	۵۰۳
الانعام	۶	۱۱۱	العنکبوت	۲۹	۳۳۵	الذٰریٰت	۵۱	۴۳۲	المدثر	۷۴	۴۷۹	القدر	۹۷	۵۰۳
الاعراف	۷	۱۲۹	الروم	۳۰	۳۴۱	الطور	۵۲	۴۳۵	القیٰمۃ	۷۵	۴۸۱	البینۃ	۹۸	۵۰۴
الانفال	۸	۱۴۷	لقمٰن	۳۱	۳۴۵	النجم	۵۳	۴۳۷	الدھر	۷۶	۴۸۳	الزلزال	۹۹	۵۰۴
التوبۃ	۹	۱۵۵	السجدۃ	۳۲	۳۴۹	القمر	۵۴	۴۴۰	المرسلٰت	۷۷	۴۸۵	العٰدیٰت	۱۰۰	۵۰۵
یونس	۱۰	۱۶۹	الاحزاب	۳۳	۳۵۱	الرحمٰن	۵۵	۴۴۳	النبا	۷۸	۴۸۶	القارعۃ	۱۰۱	۵۰۵
ھود	۱۱	۱۷۹	السبا	۳۴	۳۵۸	الواقعۃ	۵۶	۴۴۶	النّٰزعٰت	۷۹	۴۸۸	التکاثر	۱۰۲	۵۰۵
یوسف	۱۲	۱۸۹	الفاطر	۳۵	۳۶۴	الحدید	۵۷	۴۴۸	عبس	۸۰	۴۹۰	العصر	۱۰۳	۵۰۶
الرعد	۱۳	۲۰۰	یٰسٓ	۳۶	۳۶۸	المجادلۃ	۵۸	۴۵۲	التکویر	۸۱	۴۹۱	الھمزۃ	۱۰۴	۵۰۶
ابرٰھیم	۱۴	۲۰۵	الصّٰفّٰت	۳۷	۳۷۳	الحشر	۵۹	۴۵۴	الانفطار	۸۲	۴۹۲	الفیل	۱۰۵	۵۰۶
الحجر	۱۵	۲۱۱	صٓ	۳۸	۳۸۰	الممتحنۃ	۶۰	۴۵۶	التطفیف	۸۳	۴۹۳	القریش	۱۰۶	۵۰۷
النحل	۱۶	۲۱۶	الزمر	۳۹	۳۸۵	الصف	۶۱	۴۵۸	الانشقاق	۸۴	۴۹۴	الماعون	۱۰۷	۵۰۷
بنی اسرآءیل	۱۷	۲۲۸	غافر (المؤمن)	۴۰	۳۹۱	الجمعۃ	۶۲	۴۶۰	البروج	۸۵	۴۹۵	الکوثر	۱۰۸	۵۰۷
الکھف	۱۸	۲۴۱	حٰمٓ السجدۃ	۴۱	۳۹۶	المنٰفقون	۶۳	۴۶۱	الطارق	۸۶	۴۹۶	الکٰفرون	۱۰۹	۵۰۷
مریم	۱۹	۲۵۳	الشورٰی	۴۲	۴۰۱	التغابن	۶۴	۴۶۲	الاعلٰی	۸۷	۴۹۷	النصر	۱۱۰	۵۰۸
طٰہٰ	۲۰	۲۶۰	الزخرف	۴۳	۴۰۵	الطلاق	۶۵	۴۶۳	الغاشیۃ	۸۸	۴۹۷	اللھب	۱۱۱	۵۰۸
الانبیآء	۲۱	۲۷۰	الدخان	۴۴	۴۱۰	التحریم	۶۶	۴۶۵	الفجر	۸۹	۴۹۸	الاخلاص	۱۱۲	۵۰۸
الحج	۲۲	۲۷۸	الجاثیۃ	۴۵	۴۱۳	الملك	۶۷	۴۶۶	البلد	۹۰	۴۹۹	الفلق	۱۱۳	۵۰۸
المؤمنون	۲۳	۲۸۷	الاحقاف	۴۶	۴۱۵	القلم	۶۸	۴۶۸	الشمس	۹۱	۵۰۰	الناس	۱۱۴	۵۰۹
النور	۲۴	۲۹۵	القتال (محمد صلی			الحاقۃ	۶۹	۴۷۱	الیل	۹۲	۵۰۱	الفاتحۃ	۱	۵۰۹

قدیمی کتب خانہ — مقابل آرام باغ — کراچی

الجزء الاول

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله حمدا موافيا لنعمه مكافيا لمزيده والصلوة والسلام على سيدنا محمد وآله وصحبه وجنوده اما بعد فهذا ما اشتدت اليه حاجة الراغبين في تكملة تفسير القرآن الكريم الذي الفه الامام العلامة المحقق المدقق جلال الدين محمد بن احمد المحلي الشافعي وتتميم ما فاته وهو من اول سورة البقرة الى آخر سورة الاسراء بتتمة على نمط من ذكر ما يفهم به كلام الله تعالى والاعتماد على ارجح الاقوال واعراب ما يحتاج اليه وتنبيه على القراءات المختلفة المشهورة على وجه لطيف وتعبير وجيز وترك التطويل بذكر اقوال غير مرضية واعاريب محلها كتب العربية والله اسأل النفع به في الدنيا واحسن الجزاء عليه في العقبى بمنه وكرمه

سورة البقرة مدنية مائتان وست او سبع وثمانون آية

بسم الله الرحمن الرحيم الم ○ الله اعلم بمراده بذلك ذلك اي هذا الكتب الذي يقرؤه محمد صلى الله عليه وسلم لا ريب شك فيه ج انه من عند الله وجملة النفي خبر مبتدأه ذلك والاشارة به للتعظيم هدى خبر ثان هاد للمتقين ○ الصائرين الى التقوى بامتثال الاوامر واجتناب النواهي لاتقائهم بذلك النار الذين يؤمنون يصدقون بالغيب بما غاب عنهم من البعث والجنة والنار ويقيمون الصلوة اي ياتون بها بحقوقها ومما رزقنهم اعطيناهم ينفقون ○ في طاعة الله والذين يؤمنون بما انزل اليك اي القرآن وما انزل من قبلك اي التورية والانجيل وغيرهما وبالآخرة هم يوقنون ○ يعلمون اولئك الموصوفون بما ذكر على هدى من ربهم واولئك هم المفلحون ○ الفائزون بالجنة الناجون من النار ان الذين كفروا كابي جهل وابي لهب ونحوهما سواء عليهم ءانذرتهم بتحقيق الهمزتين وابدال الثانية الفا وتسهيلها وادخال الف بين المسهلة والاخرى وتركه ام لم تنذرهم لا يؤمنون ○ لعلم الله

اي مقابلا لها بحيث يكون بقدرها ١٢

صفة للتفسير مخصصة له ١٢

اي حياتنا

بفتح الهمزة بدل من الضمير المجرور اي لا شك في انه ١٢ ك

اي مصدر بمعنى اسم الفاعل ١٢

والصراط والميزان وغيرها ١٢

قدم المجرور للافادة الحصر ١٢

من كفار مكة ١٢ ساد ١٢

ورش عن نافع ١٢ ك

لابي عمرو وابن كثير ١٢ ك

اي ترك التسهيل مع ابقاء الالف بين الهمزتين لهشام عن ابن عامر ١٢ ك

٢ه قوله الحمد لله الخ للمصنف رحمه الله تعالى [illegible] بهذه الصيغة لانها افضل المحامد [illegible] فيما اذا نذر ان يحمد الله بافضل المحامد وتعلف ليحمدن الله تعالى بجميع المحامد [illegible] ان يقول الحمد لله حمدا الخ ١٢ كرخي ٣ه قوله مكافيا [illegible] اي مماثلا ومساويا للمزيد مصدر ميمي من زاده الله النعم ١٢ قوله على محمد وفي نسخة على سيدنا محمد وعليهما عطف وآله وما بعده على سيدنا لا على محمد لما يلزم عليه من ابدال [illegible] وآله وصحبه وجنوده من السيد [illegible] ١٢ ٥ه قوله فهذا اي [illegible] اقتضاب مشوب بتخلص [illegible]

٤ه قوله تفسير [illegible] التي [illegible] القرآن [illegible] التفسرة [illegible] الطبيب فيكشف عن علة [illegible] التبيين والتوضيح [illegible] الآية وقصتها [illegible] تعيين معنى اللفظ [illegible] التفسير والتاويل ان التفسير [illegible] القواعد العلمية [illegible] البيان وتعلق بالرواية والتاويل [illegible] قال العلماء التفسير [illegible] اللفظ [illegible]

صه وهو يتعلق بالدراية ١٢ ٥ه قوله تفسير اه وهو الكلام في اسباب نزول الآية وشانها وقصتها فلا يجوز الا بالسماع بعد ثبوته من طريق النقل واصل التفسير من التفسرة وهي الدليل من الماء الذي ينظر فيه الطبيب فيكشف عن علة المرض كذلك المفسر يكشف عن شان الآية وقصتها واشتقاق التاويل من الاول وهو الرجوع فيقال اولته اي صرفته فانصرف ١٢ معالم ٦ه قوله المحلي نسبة الى المحلة الكبرى مدينة من مدن مصر ولد ٧٩١ه وتوفي ٨٦٤ه فعمره ثلث وسبعون وقبره قبالة باب النصر ١٢ ٧ه قوله وتتميم ما فاته آه في التعبير بالتتميم تسامح من حيث ان ما اتى به السيوطي تميم لما اتى به المحلي لا لما فاته اذ الذي فاته هو نفس ما اتى به السيوطي وقوله وهو من اول الضمير راجع لما فاته او للتتميم لما علمت ان ما فاته والتتميم مصداقهما واحد هو تفسير السيوطي ١٢ صاوي ٨ه قوله وهو من اول الخ الضمير راجع لما فاته او للتتميم لما عرفت ان ما فاته والتتميم مصداقهما واحد هو تفسير السيوطي وهو من اول سورة البقرة الخ اي واما الفاتحة ففسرها المحلي فجعلها السيوطي في آخر تفسير المحلي لتكون منضمة لتفسيره وابتدأ هو من اول البقرة وفسر هذا النصف في مقدار ميعاد الكليم اي في اربعين يوما بل في اقل منها وكان عمره اذ ذاك اثنتين وعشرين سنة او اقل منها بالشهور وكان ابتداء تاليف هذه التكملة بعد وفاة المحلي بست سنين ١٢ جمل ٩ه قوله بتتمة متعلق بقوله وتتميم والباء بمعنى مع وقوله والاعتماد عطف على ذكر وكذا قوله واعراب وقوله على وجه لطيف متعلق بالمصادر الاربعة قبله والمراد باللطيف هنا القصير وقوله وترك التطويل عطف على وجه لطيف وقوله غير مرضية اي عند المفسرين وقوله اعاريب عطف على اقوال وقوله كتب العربية وهي كتب النحو والبلاغة ايضا ١٢ ١٠ه قوله المشهورة بالمعنى اللغوي يعني الواضحة فلا ينافي ان القراءات السبع كلها متواترة وان المشهور عندهم رتبة دون رتبة المتواتر ١٢ ١١ه قوله المشهورة الخ وهي القراءات السبعة التي انزل القرآن بها كما ورد انزل القرآن على سبعة احرف ١٢ من ١٢ه قوله سورة الخ اختلف العلماء في حدها وقال الجعبري حد السورة قرآن يشتمل على آي ذي فاتحة وخاتمة واقلها ثلاث آيات كذا في الاتقان وسورة البقرة مبتدأ ومدنية خبر اول ومائتان خبر ثان و قوله ست او سبع آية منشأ هذا الخلاف اختلاف المصحف الكوفي في رؤس بعض الآي ١٢ ١٣ه قوله مدنية الخ في كون السورة مكية او مدنية خلاف كثير وارجحه ان المكي ما نزل قبل الهجرة ولو في غير مكة والمدني ما نزل بعد الهجرة ولو في مكة او عرفة وقوله مدنية الا الآيتان منها اي فاعفوا واصفحوا وليس عليك هداهم ١٢ اتقان ١٤ه قوله آية الآية اصلها ائية حذفت الهمزة تخفيفا وقيل غير ذلك وهي في العرف طائفة من كلمات القرآن متميزة بفصل والفصل هو آخر الآية وقد تكون كلمة مثل والفجر والضحى والعصر وكذا الم وطه ويس ونحوها عند الكوفيين وغيرهم لا يسميها آيات بل يقول هي فواتح السور وعن ابي عمرو الداني لا اعلم كلمة هي وحدها آية الا قوله مدهامتان ١٢ ١٥ه قوله بسم الله الرحمن الرحيم اختلف الائمة في كون البسملة من الفاتحة وغيرها من السور سوى سورة براءة فذهب الشافعي وجماعة من العلماء الى انها آية من الفاتحة ومن كل سورة ذكرت في اولها سوى براءة وهو قول ابن عباس وابن عمر وابي هريرة و سعيد بن جبير وعطاء وابن المبارك واحمد في احدى الروايتين عنه واسحق ونقل البيهقي هذا القول عن علي ابن ابي طالب والزهري والثوري ومحمد بن كعب وذهب الاوزاعي ومالك وابو حنيفة الى ان البسملة ليست آية من الفاتحة زاد ابو داؤد ولا من غيرها من السور وانما هي بعض آية في سورة النمل وانما كتبت للفصل والتبرك ١٢ ١٦ه قوله الله اعلم اشارة الى ما اختاره جمهور السلف والخلف ان الحروف المقطعة من المتشابهات التي لا يعلم تاويلها الا الله كما قال الشعبي وجماعة الم وسائر حروف الهجاء في اوائل السور من المتشابه الذي استاثر الله تعالى بعلمه وهو سر القرآن فنحن نؤمن بظاهرها ونكل العلم فيها الى الله وفائدة ذكرها طلب الايمان بها قال ابو بكر الصديق في كل كتاب سر وسر الله تعالى في القرآن اوائل السور وقال علي رض ان لكل كتاب صفوة وصفوة هذا الكتاب حروف التهجي قال داؤد بن ابي هند كنت سال الشعبي عن فواتح السور فقال يا داؤد ان لكل كتاب سرا وان سر القرآن فواتح السور فدعها وسل ما سوى ذلك وقال جماعة هي معلومة المعاني لكل حرف منها مفتاح اسم من اسمائه كما قال ابن عباس رض في كهيعص الكاف من كاف والهاء من هادي والياء من حكيم والعين من عليم والصاد من صادق ١٢ ك و معالم ١٧ه قوله اعلم بمراده وفائدة ذكرها طلب الايمان بها ١٢ معالم التنزيل ١٨ه قوله اي هذا آه اشار بذلك الى ان حق الاشارة ان يؤتى بها للقريب وانما اتى بما يدل على البعيد للتعظيم لكون القرآن مرفوع الرتبة وعظيم القدر ١٢ صاوي ١٩ه قوله هذا الخ وقيل هذا فيه مضمر اي هذا ذلك الكتاب قال الفراء كان الله قد وعد نبيه صلى الله عليه وسلم ان ينزل عليه كتابا لا يمحوه الماء ولا يخلق عن كثرة الرد فلما انزل القرآن قال هذا ذلك الكتاب الذي وعدتك وقيل هذا ذلك الكتاب الذي وعدتك ان انزله عليك في التوراة والانجيل على لسان النبيين قبلك وهذا للقريب وذلك للبعيد وقال ابن كيسان ان الله تعالى انزل قبل سورة البقرة سورا كذب بها المشركون ثم انزل سورة البقرة فقال ذلك الكتاب يعني ما تقدم من البقرة من السور لا شك ١٢ معالم ٢٠ه مع قوله الذي اه اي وعد له على لسان موسى وعيسى عم او ذلك اشارة الى الم وانما ذكر اسم الاشارة والمشار اليه مؤنث وهو السورة لان الكتاب وان كان خبره كان ذلك في معناه ومسماه فجاز اجراء حكمه عليه في التذكير وان كان صفة فالاشارة به الى الكتاب صريحا لان اسم الاشارة مشار به الى الجنس الواقع صفة له تقول هذا ذلك الانسان او ذلك الشخص فعل كذا ووجه تاليف ذلك مع الم ان جعلت الم اسما للسورة ان يكون الم مبتدأ وذلك مبتدأ ثان والكتاب خبره والجملة خبر المبتدأ الاول ومعناه ان ذلك هو الكتاب الكامل كان ما عداه من الكتب في مقابلته ناقصا كما تقول هو الرجل اي الكامل في الرجولية الجامع لما يكون في الرجال من مرضيات الخصال وان يكون الم خبر مبتدأ محذوف اي هذه الم ذلك الكتاب جملة اخرى وان جعلت الم بمنزلة الصوت كان ذلك مبتدأ خبره الكتاب اي ذلك الكتاب المنزل هو الكتاب الكامل ١٢ مدارك ٢١ه قوله لا ريب اي لا ينبغي ان يسلك فيه لوضوح دلالته وسطوع برهانه اي لا شك فيه انه من عند الله وانه الحق والصدق وقيل هو خبر بمعنى النهي اي لا ترتابوا ١٢ ٢٢ه قوله شك هو التردد بين النقيضين لا ترجيح لاحدهما على الآخر عند الشاك ١٢ روح البيان ٢٢ه قوله انه بفتح الهمزة بدل من الضمير المجرور اي لا شك في انه ١٢ كما ٢٣ه قوله للمتقين جمع متق وتخصيص الهدى بالمتقين لما انهم المقتبسون من انواره المنتفعون بآثاره وان كانت هدايته شاملة لكل ناظر من مؤمن وكافر ١٢ ابي السعود ٢٤ه قوله الصائرين اي التقوى ففيه مجاز وذلك لانهم لم يتصفوا بالتقوى الا بعد هدايته وارشاده لهم وقوله الصائرين اي التقوى اي راجعين الى التقوى فسرهم بذلك لئلا يلزم اهتداء المهتدين وقد يسمى المشارف للشيء القاصد فاعلا له والتقوى على ثلاثة اقسام احدها تقوى العوام وهي اتقاء الكفر بالايمان وثانيها تقوى الخواص وهي امتثال الاوامر واجتناب النواهي وثالثها تقوى اخص الخواص وهي اتقاء ما يشغل عن الله والآية يصح ان يراد منها الاقسام الثلاثة ١٢ ٢٤ه قوله الصائرين اشار بذلك الى ان في الكلام مجاز الاول اي المتقين في علم الله او من يؤل الى كونهم متقين ١٢ ص ٢٥ه قوله بما غاب اي غاب عن الحس والعقل غيبة كاملة بحيث لا يدرك بواحد منهما ابتداء بطريق البداهة وهو قسمان قسم لا دليل عليه وهو الذي اريد بقوله سبحانه وعنده مفاتح الغيب لا يعلمها الا هو وقسم نصب عليه دليل كالصانع وصفاته والنبوات وما يتعلق بها من الاحكام والشرائع واليوم الآخر واحواله من البعث والنشور والحساب والجزاء وهو المراد ههنا كذا في روح البيان وفي التاويلات النجمية واعلم ان الغيب غيبان غيب غاب عنك وغيب غبت عنه فالذي غاب عنك عالم الارواح فانه قد كان حاضرا حين كنت فيه بالروح وكذا وجودك في عهد الست بربكم واستماع خطاب الحق ومطالعة آثار الربوبية وشهود الملائكة و تعارف الارواح من الانبياء والاولياء وغيرهم فغاب عنك اذ تعلقت بالقلب فنظرت بالحواس الخمس الى المحسوسات من عالم الاجسام واما الغيب الذي غبت عنه فغيب الغيب فهو حضرة الربوبية قد غبت عنه بالوجود وهو يعلم اينما كنتم انت بعيد منه وهو قريب منك كما قال تعالى ونحن اقرب اليه من حبل الوريد انتهى كلام الشيخ ١٢ ٢٦ه قوله ويقيمون الصلوة اي يديمونها ويحافظون عليها في مواقيتها بحدودها واركانها وهيآتها يقال قام بالامر اذا اتى به معطيا حقوقه ١٢ معالم ٢٧ه قوله على هدى عبر بعلى اشارة الى تمكنهم من الهدى كتمكن الراكب من المركوب ١٢ ٢٨ه قوله تحقيق الهمزتين اي ابقاؤهما على حالهما عن غير تغيير وهو لابن عامر والكوفيين ومزيد تحقيقه في الجمل ج ا صـ١٧ ١٢ كما ٢٩ه قوله وتسهيلها هو جعل الهمزة بينها وبين الحرف الذي من جنس لفظ اعراب الهمزة ١٢ ك

⁂

تعليقات جديدة من التفاسير المعتبرة لحل جلالين

١ قوله ختم الله الخ الختم الكتم سمي به الاستيثاق من الشيء بضرب الخاتم عليه لانه كتم له وبلوغ آخره فان قيل اذا ختم الله على قلوبهم وعلى سمعهم عن الهدى فكيف يستحقون العقوبة قلت الختم مجازاة لكفرهم والله تعالى قد يسر عليهم السبل فلو جاهدوا لوفقهم لقوله تعالى والذين جاهدوا فينا لنهدينهم سبلنا ولما اقترفوا الكفر فبسببه طبع الله عليها بدليل قوله تعالى بل طبع الله عليها بكفرهم والقلوب جمع قلب هو الفؤاد وسمي قلبا لتقلبه في الامور ولتصرفه في الاعضاء والمراد بالقلب في الآية محل القوة العاقلة من الفؤاد لا الجسم الصنوبري الشكل فانه للبهائم ايضا كما في روح البيان وفي الجمل القلب هو جسم لطيف قائم بالقلب اللحماني قيام العرض بمحله او قيام الحرارة بالفحم وهذا القلب هو الذي يحصل منه الادراك وترتسم فيه العلوم والمعارف ١٢ ٢ قوله على قلوبهم هذا وما بعده كالعلة والدليل لما قبله والمراد بالقلب العقول وهي اللطيفة الربانية القائمة بالشكل الصنوبري قيام العرض بالجوهر او قيام حرارة النار بالفحم وقوله طبع عليها اشارة الى المعنى الاصلي فاطلقه واراد لازمه وهو عدم تغيير ما في قلوبهم بدليل قوله فلا يدخلها خير وفي القلوب استعارة بالكناية حيث شبه قلوب الكفار بمحل فيه شيء مختوم عليه وطوى ذكر المشبه به ورمز له بشيء من لوازمه وهو الختم فاثباته تخييل ١٢ صاوي ٣ قوله وعلى سمعهم اي مواضعه انما قدر ذلك المضاف لان السمع معنى من المعاني لا يصح اسناد الختم لها وافرده اما لانه مصدر لا يثنى ولا يجمع او لكون المسموع واحدا والمراد بالغشاوة عدم وصول النور المعنوي لهم فاطلق اللازم واراد الملزوم وخص الثلاثة لانها طرق العلم بالله ١٢ ٤ قوله وعلى سمعهم السمع ادراك القوة السامعة وقد يطلق عليها وعلى العضو الحامل لها اي الاذن وهو المراد ههنا لانه اشد مناسبة للختم وهو المقصود عليه اصالة وفي توحيد السمع وجوه احدها انه في الاصل مصدر والمصادر لا تجمع لصلاحيتها للواحد والاثنين والجماعة فان قيل فلم جمع الابصار والواحد بصر وهو كالسمع قلنا انه اسم للعين فكان اسما لا مصدرا فجمع لذلك ولما اشترك السمع والقلب في الادراك من جميع الجوانب جعل ما يمنعهما من خاص فعلهما الختم الذي يمنع من جميع الجهات وادراك الابصار لما اختص بجهة المقابلة جعل المانع لها عن فعلها الغشاوة المختصة بتلك الجهة اه روح وايضا الغشاوة على السمع والبصر لا يمنع عن السماعة والتفهم بل الغشاوة على البصر يمنع عن الابصار لاجل هذا جعل ما يمنعهما من فعلهما الختم وجعل المانع لها عن فعلها الغشاوة ١٢ ٥ قوله اي مواضعه جواب ما يقال كيف وحد السمع وجمع ما قبله وما بعده وايضاح ذلك انه مصدر حذف ما اضيف اليه لدلالة المعنى اي مواضع سمعهم وقرئ شاذا وعلى اسماعهم ١٢ كرخي ٦ قوله ومن الناس الخ خبر مقدم ومن يقول مبتدأ مؤخر وقال ايضا ان قوله من يقول محلها الرفع على الخبرية ونزلت في المنافقين عبد الله بن ابي بن سلول ومعتب بن قشير وغيرهما ١٢ من معالم التنزيل ٧ قوله يخادعون الله هذه الجملة الفعلية تحتمل ان تكون بدلا من الجملة الواقعة صلة لمن وهو يقول ويكون هذا بدل الاشتمال لان قولهم كذا مشتمل على الخداع واصل الخداع الاخفاء ١٢ سمين ٨ قوله الدنيوية اي الكائنة في الدنيا وذلك كالقتل والسبي والجزية والذل ولو قصدوا دفع احكامه الاخروية من الخلود في النار وغضب الجبار لاخلصوا في ايمانهم ١٢ صاوي ٩ قوله والمخادعة الخ اشار به الى جواب سؤال مقدر ومحصله ان الخدعة الحيلة والمكر واظهار خلاف الباطن فهي بمنزلة النفاق وهي مستحيلة في حق الله تعالى وصيغة المفاعلة تقتضي المشاركة فاشار الى جوابه بما ذكر ومحصله انها ههنا ليست على بابها وقوله وذكر الله جواب سؤال آخر تقديره كيف يخادع الله اي يحتال عليه وهو يعلم الضمائر فكيف قيل يخادعون الله فاجاب عنه بما ذكر ومحصله ان الآية من قبيل الاستعارة التمثيلية حيث شبه حالهم في معاملتهم الله بحال المخادع مع صاحبه من حيث القبح او من باب المجاز العقلي في النسبة الايقاعية واصل التركيب يخادعون رسول الله او من باب التورية حيث ذكر معاملتهم لله بلفظ الخداع ١٢ من ابي السعود وغيره ١٠ قوله وذكر الله آه جواب سؤال آخر تقريره كيف يخادع الله اي يحتال عليه وهو يعلم الضمائر فكيف قيل يخادعون الله ومحصل الجواب ان الآية من قبيل الاستعارة التمثيلية حيث شبه حالهم في معاملتهم له بحال المخادع مع صاحبه من حيث القبح او من باب المجاز العقلي في النسبة الايقاعية واصل التركيب يخادعون رسول الله او من باب التورية حيث ذكر معاملتهم لله بلفظ الخداع وكل من الثلاثة يحسن الكلام ١٢ جمل مختصرا ١١ قوله تحسين اي تحسين معنوي للكلام وهو الجمع بين المتضادين في الجملة كما في مختصر المعاني وفي معالم التنزيل وقيل ذكر الله ههنا تحسين والقصد بالمخادعة الذين آمنوا كقوله تعالى فان لله خمسه وللرسول ١٢ ١٢ قوله مولم اي بفتح اللام على انه اسم مفعول من الايلام وصف العذاب للمبالغة وهو في الحقيقة صفة المعذب بفتح الذال المعجمة ووجه المبالغة افادة ان الالم بلغ الغاية حتى سرى من المعذب الى العذاب المتعلق له اه روح وفي الخطيب يجوز كسر لام مولم كسميع بمعنى مسمع وعليه فنسبة الاليم الى العذاب حقيقة ١٢ ١٣ قوله يكذبون الكذب هو الخبر عن الشيء على خلاف ما هو به وقال البيضاوي تبعا للزمخشري وهو حرام كله وهذا ليس على اطلاقه فان من الكذب ما هو مباح وما هو مندوب وما هو واجب وما هو حرام لان الكلام وسيلة الى المقصود كما هو محقق في كتب الفقه وغيره ١٢ ١٤ قوله واذا قيل لهم شروع في ذكر قبائحهم واحوالهم الشنيعة وفي الحقيقة هو تفصيل للمخادعة الحاصلة منهم وهذه الجملة تحتمل انها استينافية وتحتمل انها معطوفة على يكذبون او على صلة من وهي

منهم ذلك فلا تطمع في ايمانهم والانذار اعلام مع تخويف خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوبِهِمْ طبع عليها واستوثق فلا يدخلها خير وَعَلٰى سَمْعِهِمْ اي مواضعه فلا ينتفعون بما يسمعونه من الحق وَعَلٰى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ غطاء فلا يبصرون الحق وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ قوي دائم ونزل في المنافقين وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُولُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اي يوم القيمة لانه اخر الايام وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِينَ روعي فيه معنى من وفي ضمير يقول لفظها يُخٰدِعُونَ اللّٰهَ وَالَّذِينَ اٰمَنُوا باظهار خلاف ما ابطنوه من الكفر ليدفعوا عنهم احكامه الدنيوية وَمَا يَخْدَعُونَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ لان وبال خداعهم راجع اليهم فيفتضحون في الدنيا باطلاع الله نبيه على ما ابطنوه ويعاقبون في الاخرة وَمَا يَشْعُرُونَ يعلمون ان خداعهم لانفسهم والمخادعة هنا من واحد كعاقبت اللص وذكر الله فيها تحسين وفي قراءة وما يخدعون فِي قُلُوبِهِمْ مَّرَضٌ شك ونفاق فهو يمرض قلوبهم اي يضعفها فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا بما انزله من القران لكفرهم به وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيمٌ مؤلم بِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ بالتشديد اي نبي الله وبالتخفيف اي في قولهم امنا وَاِذَا قِيلَ لَهُمْ اي لهؤلاء لَا تُفْسِدُوا فِي الْاَرْضِ بالكفر والتعويق عن الايمان قَالُوٓا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ وليس ما نحن عليه بفساد قال الله تعالى ردا عليهم اَلَآ للتنبيه اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُونَ وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُونَ بذلك وَاِذَا قِيلَ لَهُمْ اٰمِنُوا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم قَالُوٓا اَنُؤْمِنُ كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ الجهال اي لا نفعل كفعلهم قال الله تعالى ردا عليهم اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُونَ ذلك وَاِذَا لَقُوا اصله لقيوا حذفت الضمة للاستثقال ثم الياء لالتقائها ساكنة مع الواو الَّذِينَ اٰمَنُوا قَالُوٓا اٰمَنَّا وَاِذَا خَلَوْا منهم ورجعوا اِلٰى شَيٰطِينِهِمْ رؤسائهم قَالُوٓا اِنَّا مَعَكُمْ في الدين اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُونَ بهم باظهار الايمان اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ يجازيهم باستهزائهم وَيَمُدُّهُمْ يمهلهم فِي طُغْيَانِهِمْ تجاوزهم الحد بالكفر يَعْمَهُونَ يترددون تحيرا حال اُولٰٓئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى استبدلوها به فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ اي ما ربحوا فيها بل خسروا لمصيرهم الى النار المؤبدة عليهم وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ فيما فعلوا مَثَلُهُمْ صفتهم في نفاقهم كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ اوقد نَارًا في ظلمة فَلَمَّآ اَضَآءَتْ انارت مَا حَوْلَهٗ فابصر واستدفأ وامن مما يخافه ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُورِهِمْ اطفأه وجمع الضمير مراعاة لمعنى الذي وَتَرَكَهُمْ فِي ظُلُمٰتٍ لَّا يُبْصِرُونَ ما حولهم متحيرين عن الطريق خائفين فكذلك هؤلاء امنوا باظهار كلمة الايمان فاذا ماتوا جاءهم الخوف والعذاب هم صُمٌّ عن الحق فلا يسمعونه سماع قبول بُكْمٌ خرس عن الخير فلا يقولونه عُمْيٌ عن طريق الهدى فلا يرونه فَهُمْ لَا يَرْجِعُونَ عن الضلالة اَوْ مثلهم كَصَيِّبٍ اي كاصحاب مطر واصله صيوب من صاب يصوب اي ينزل مِّنَ السَّمَآءِ السحاب فِيهِ اي السحاب ظُلُمٰتٌ متكاثفة وَّرَعْدٌ هو الملك الموكل به

لا يرجعون جملة مستأنفة ١٢ من تفسير ابي البقاء ٢٤ فلا يقولونه لما ابطنوا خلاف ما اظهروا فكأنهم لم ينطقوا ١٢ ٢٥ قوله عن الضلالة اشارة الى ان الفعل لازم اي لا

يقول التقدير من صفاتهم انهم يقولون آمنا الخ ومن انهم اذا قيل لهم لا تفسدوا في الارض ١٢ صاوي ١٥ قوله ولكن لا يشعرون بذلك اي ليس عندهم شعور بالافساد لطمس بصيرتهم وعبر بالشعور دون العلم اشارة الى انهم لم يصلوا الى رتبة البهائم فان البهائم تشعر من المضار فلا تقربها بالشعور بخلاف هؤلاء ١٢ صاوي ١٦ قوله واذا لقوا سبب نزول هذه الآية ان ابا بكر وعمر وعليا توجهوا لعبد الله بن سلول لعنه الله فقال له ابو بكر هلم انت واصحابك واخلص معنا فقال لهم مرحبا بالشيخ والصديق ولعمر مرحبا بالفاروق القوي في دينه ولعلي مرحبا بابن عم النبي فقال له علي اتق الله ولا تنافق فقال ما قلت ذلك الا لكون ايماني كايمانكم فلما توجهوا قال لجماعته اذا لقوكم فقولوا مثل ما قلت فقالوا لم نزل بخير ما عشت فينا ١٢ صاوي ١٧ قوله يجازيهم سمي جزاء الاستهزاء باسمه على سبيل المشاكلة كقوله وجزاء سيئة سيئة مثلها وانما اول بذلك لانه لا يجوز الاستهزاء اي السخرية عليه سبحانه تعالى شانه عن العبث والجهل ١٢ كمالين ١٨ قوله استبدلوها به اشار بذلك الى ان المراد بالشراء مطلق الاستبدال والباء داخلة على الثمن والمراد بالضلالة الكفر وبالهدى الايمان وكلامه يقتضي ان الهدى كان موجودا عندهم ثم دعوه واخذوا الضلالة وهو كذلك لقوله صلى الله عليه وسلم كل مولود يولد على الفطرة الخ ١٢ صاوي ١٩ قوله فما ربحت تجارتهم ترشيح للمجاز اي ما ربحوا فيها فان الربح مسند الى ارباب التجارة في الحقيقة فاسناده الى التجارة نفسها على الاتساع لتلبسها بالفاعل او لمشابهتها اياه من حيث انها سبب الربح والخسران ودخلت الفاء لتضمن معنى الشرط تقديره واذا اشتروا فما ربحت ١٢ كما في الكواشي فان قيل كيف اشتروا الضلالة بالهدى وما كانوا على الهدى قلت جعلوا لتمكنهم منه كانه في ايديهم فاذا تركوه ومالوا الى الضلالة فقد استبدلوها به ١٢ ٢٠ قوله فيما فعلوه اي الى طلق التجارة ١٢ ٢١ قوله انارت اشار به الى ان الفعل متعد ففاعله ضمير المستوقد وما الموصولة مفعوله اي اضاءت النار المكان الذي حوله فما بمعنى المكان ١٢ جمل ٢٢ قوله استوقد فاء كري ١٢ سراج ٢٣ قوله هم صم الخ اشار به الى ان صم بكم خبر مبتدأ محذوف وهو هم وعليه الجمهور وقوله هم ١٢

ما يشار من سما الى سما حتى ينتهي الى السماء الدنيا ويوحى الى السحاب ان غربله فيغربله فليس من قطرة تقطر الا ومعها ملك يضعها موضعها ١٢ روح ٢٥ قوله فيه ظلمات المتبادر من ظاهر النظم ان الضمير راجع للصيب وقد اعاده غير الجلال من المفسرين وما هو فقد اعاده الى السحاب

وقيل صوته وبرق لمعان سوطه الذي يزجره به يجعلون اي اصحاب الصيب اصابعهم اي انا ملها في آذانهم
من اجل الصواعق شدة صوت الرعد لئلا يسمعوها حذر خوف الموت من سماعها كذلك هؤلاء اذا نزل القرآن
الاضافة بيانية ١٢ — مفعول له للجعل العلة بقوله من الصواعق ١٢
وفيه ذكر الكفر المشبه بالظلمات والوعيد عليه المشبه بالرعد والحجج البينة المشبهة بالبرق يسدون آذانهم
لئلا يسمعوه فيميلوا الى الايمان وترك دينهم وهو عندهم موت والله محيط بالكافرين ۝ علما وقدرة فلا يفوتونه
الجملة اعتراض لا محل لها ١٢ م
يكاد يقرب البرق يخطف ابصارهم ياخذها بسرعة كلما اضاء لهم مشوا فيه اي في ضوئه واذا اظلم عليهم
قاموا وقفوا تمثيل لازعاج ما في القرآن من الحجج قلوبهم وتصديقهم بما سمعوا فيه مما يحبون ووقوفهم عما يكرهون
ولو شاء الله لذهب بسمعهم بمعنى اسماعهم وابصارهم الظاهرة كما ذهب بالباطنة ان الله على كل
ع شيء شاءه قدير ۝ ومنه اذهاب ما ذكر يا ايها الناس اي اهل مكة اعبدوا وحدوا ربكم الذي خلقكم
يشير الى ان الشيء اسم بمعنى شيء اسم مفعول ١٢ ك
انشاكم ولم تكونوا شيئا وخلق الذين من قبلكم لعلكم تتقون ۝ بعبادته عقابه ولعل في الاصل للترجي
وفي كلامه تعالى للتحقيق الذي جعل خلق لكم الارض فراشا حال بساطا يفترش لا غاية لها في الصلابة
او الليونة فلا يمكن الاستقرار عليها والسماء بناء سقفا وانزل من السماء ماء فاخرج به من انواع الثمرات
رزقا لكم تاكلونه وتعلفون به دوابكم فلا تجعلوا لله اندادا شركاء في العبادة وانتم تعلمون ۝ انه
الخالق ولا تخلقون ولا يكون الها الا من يخلق وان كنتم في ريب شك مما نزلنا على عبدنا محمد من
ان مفعول تعلمون محذوف ١٢ — الاضافة للتشريف ١٢
القرآن انه من عند الله فاتوا بسورة من مثله اي المنزل ومن للبيان اي هي مثله في البلاغة وحسن
اي الضمير لما نزلنا ١٢ ك — اي تعرف ١٢ معالم
النظم والاخبار عن الغيب والسورة قطعة لها اول وآخر واقلها ثلاث آيات وادعوا شهداءكم آلهتكم التي تعبدونها
من دون الله اي غيره لتعينكم ان كنتم صادقين ۝ في ان محمدا قاله من عند نفسه فافعلوا ذلك فانكم
متعلق بشهداء ١٢ م — اشارة بذلك الى ان دون بمعنى غير ١٢
عربيون فصحاء مثله ولما عجزوا عن ذلك قال تعالى فان لم تفعلوا ما ذكر لعجزكم ولن تفعلوا ذلك ابدا
لظهور اعجازه اعتراض فاتقوا بالايمان بالله وانه ليس من كلام البشر النار التي وقودها الناس الكفار
اي جملة معترضة بين الشرط والجزاء ١٢ ك — عطف على لفظ الجلالة اي وبالايمان بانه ليس من كلام البشر ١٢ ك
والحجارة كاصنامهم منها يعني انها مفرطة الحرارة تتقد بما ذكر لا كنار الدنيا تتقد بالحطب ونحوه اعدت هيئت
اي الاصنام — من الحجارة ١٢ ك
للكافرين ۝ يعذبون بها جملة مستانفة او حال لازمة وبشر اخبر الذين آمنوا صدقوا بالله وعملوا الصالحات
من الفروض والنوافل ان اي بان لهم جنت حدائق ذات شجر ومساكن تجري من تحتها اي تحت
اشجارها وقصورها الانهار اي المياه فيها والنهر الموضع الذي يجري فيه الماء لان الماء ينهره اي يحفره
واسناد الجري اليه مجاز كلما رزقوا منها اطعموا من تلك الجنات من ثمرة رزقا قالوا
اي ... من نوعها ١٢

[illegible]

---

١ قوله وبرق قال هو النار التي تخرج من السحاب قال في معالم التنزيل هو اصح الاقوال في الجمل وسوطه آلة من نار يزجر بها السحاب يزجر بضم الجيم من باب نصر اي يسوقه كما في المختار ١٢ ٢ قوله يزجره روى ابن جرير عن ابن عباس قال البرق سوط من نور يزجر به الملك السحاب ١٢ ك ٣ قوله اي انا ملها اشار ٤ انه من انواع المجاز اللغوي وهو اطلاق الكل على الجزء ونكتة التعبير عنها بالاصابع الاشارة الى ادخالها على غير المعتاد مبالغة في الفرار من شدة الصوت فكانهم جعلوا الاصابع جميعها ١٢ كرخي ٥ قوله كذلك هؤلاء آه هذا شروع في بيان حال المشبه بعد بيان حال المشبه به وهذا التوزيع في كلامه يقتضي ان الآية من قبيل التشبيهات المفردة والاقرب ان لفظ الآية من قبيل التشبيه المركب لذلك قال البيضاوي الظاهر ان التمثيلين من جملة التمثيلات المؤلفة وهو ان تشبه كيفية منتزعة من مجموع تضامت اجزاءه وتلاصقت حتى صارت شيئا واحدا باخرى مثلها فالغرض تمثيل حال المنافقين ١٢ جمل مختصرا ٦ قوله موت والموت فساد بنية الحيوان ١٢ ٧ قوله فلا يفوتونه فههنا استعارة تمثيلية شبه حاله تع مع الكفار في انهم لا يفوتونه ولا محيص لهم عن عذابه بحال المحيط بالشيء في انه لا يفوته المحاط ١٢ ك ٨ قوله تمثيل لازعاج اي فهو تمثيل لهؤلاء المنافقين بانهم كلما سمعوا من القرآن ما فيه من الحجج ازعج قلوبهم لظهورها لهم وصدقوا به ان كان مما يحبون من عصمة الدماء والاموال والغنيمة ونحوها وان كان مما يكرهون من التكاليف الشاقة عليهم كالصلوة والصوم وقفوا متحيرين ١٢ كرخي ٩ قوله لازعاج ما في القرآن اي تحريكه قلوبهم عما كانت عليه في القاموس ازعجه اقلعه وقلعه من مكانه كازعجه ١٢ ك ١٠ قوله ولو شاء الله الخ مفعول شاء محذوف لدلالة الجواب عليه اي ولو شاء الله ان يذهب بسمعهم وابصارهم لذهب بها وقد تكاثر هذا الحذف في شاء واراد ١٢ مدارك ١١ قوله بمعنى اسماعهم اشارة الى ان المفرد بمعنى الجمع بقرينة وابصارهم ١٢ ١٢ قوله شاءه قيد بذلك لاخراج الواجب هو ذاته وصفاته فانهما من جملة الشيء اذ هو الموجود ولكنهما ليسا من متعلقات الارادة فالمراد بقوله شاءه ان من شانه ان يشاءه وذلك هو الممكن اه جمل وفي تفسير روح البيان فلا يشك في ان المراد من الشيء في امثال هذا ما سواه تعالى فالله تعالى مستثنى في الآية مما يتناوله لفظ الشيء بدلالة العقل فالمعنى على كل شيء سواه قدير كما يقال فلان امين على معنى امين على من سواه من الناس ولا يدخل فيه نفسه وان كان من جملتهم ١٢ ١٣ قوله اهل مكة ولا ينافي ذلك كون السورة مدنية واما ما روى الحاكم عن ابن مسعود ما كان يا ايها الناس في مكة وما كان يا ايها الذين آمنوا فبالمدينة فهو على الاكثر وليس بعام ١٢ ك ١٤ قوله وحدوا قال ابن عباس كل ما ورد في القرآن من العبادة فمعناه التوحيد قال البغوي وخرجه على وجهين احدهما ان العبادة لا تكون الا بالتوحيد فهو سبب لها فاطلق عليها مجازا والثاني انه بمعنى اجعلوا عبادتكم لواحد ولا تعبدوا غيره ذكره الخفاجي ١٢ كما ١٥ قوله للترجي اي الطمع في المحبوب وعبر عنه قوم بالتوقع وذلك لا يكون الا مع الجهل بالعاقبة وهو محال في حقه تعالى فيجب تاويله كما اشار اليه ذلك بقوله وفي كلامه تعالى للتحقيق اي لتحقيق الوقوع لان الكريم لا يطمع الا فيما يفعله اه من الكرخي وفيه نظر لان في اكثر المواضع من كلام الله ما جاء للتحقيق فكلية قوله وفي كلامه تعالى للتحقيق غير مسلم والجواب عن المحال ان الطمع بالنسبة الى المخاطبين اي حال كونكم مترجين التقوى طامعين فيها ونصه في السمين حيث قال واذا ورد لعل في كلام الله تعالى فللناس فيه ثلاثة اقوال احدها ان لعل على بابها من الترجي والاطماع ولكن بالنسبة الى المخاطبين اي لعلكم تتقون على رجائكم وطمعكم وكذا قال سيبويه في قوله تعالى لعله يتذكر اي اذهبا على رجائكما والثاني انها للتعليل اي اعبدوا ربكم لكي تتقوا وبه قال قطرب والطبري وغيرهما والثالث انها للتعرض للشيء كانه قيل افعلوا ذلك متعرضين لان تتقوا وايضا في تفسير ابي البقاء قوله لعلكم متعلق في المعنى باعبدوا اي اعبدوه ليصح منكم رجاء التقوى ١٢ ١٦ قوله للتحقيق اي لتحقيق مضمون ما بعدها ولا يطرد لورود نحو لعله يزكى او يذكر الخ ١٢ حافظ ١٧ قوله بساطا يفترش وليس من ضرورة ذلك كونها سطحا حقيقيا وهو الذي له طول وعرض فان كرية شكلها مع عظم جرمها مصححة لافتراشها ١٢ روح ١٨ قوله فلا يمكن الاستقرار عليها تفريع على المنفي ١٢ ١٩ قوله سقفا جار التعبير به في آية اخرى فعبر عنه هنا بالبناء اشارة احكامه ١٢ جمل ٢٠ قوله من السماء اي مطر ينحدر منها على السحاب منه على الارض هو رد لمن زعم انه ياخذه من البحر ١٢ روح ٢١ قوله من انواع الثمرات الخ الظاهر انه جعل من للبيان لقوله رزقا لكم ورزقا بمعنى المرزوق مفعول وانزل ولكم صفة له ويجوز ان تكون من للتبعيض ورزقا مفعول له كانه قيل انزلنا من السماء بعض الماء فاخرجنا بعض الثمرات ليكون بعض رزقكم ١٢ ك ٢٢ قوله وتعلفون دوابكم اشارة الى ان المراد بالثمرات جميع ما ينتفع به مما يخرج من الارض كما قال المفسرون وعلف في الصراح خورش ستور وجزان ١٢ ٢٣ قوله فلا تجعلوا هو متعلق بالامر اي اعبدوا ربكم فلا تجعلوا لله اندادا لان اصل العبادة واساسها التوحيد وان لا يجعل له ند ولا شريك ١٢ ٢٤ قوله اندادا جمع ند وهو المثل وعن ابن عباس رضي الله عنه لا تقولوا لولا فلان لاصابني كذا ولولا كلبنا يصيح على الباب لسرق متاعنا وعن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال اياكم ولو فانه من كلام المنافقين قالوا لو كانوا عندنا ما ماتوا وما قتلوا اه روح واندادا مفعول اول للفعل والثاني هو الجار والمجرور وانتم تعلمون جملة مبتدا وخبر في موضع الحال ومفعول تعلمون محذوف اي بطلان ذلك ١٢ من تفسير ابي البقاء وغيره ٢٥ قوله ولا يكون الها الا من يخلق هذا هو من تمام الدليل قال تعالى افمن يخلق كمن لا يخلق افلا تذكرون ١٢ صاوي ٢٥ قوله شك جعل الشك ظرفا لهم اشارة الى انه تمكن منهم تمكن الظرف من المظروف ١٢ صاوي ٢٦ قوله من مثله آه صفة سورة اي بسورة كائنة من مثله والضمير لما انزلنا ومن للتبعيض او للتبيين او زائدة عند الاخفش اي بسورة مماثلة للقرآن في البلاغة وحسن النظم ١٢ بيضاوي ٢٧ قوله قطعة اي قطعة من القرآن معلوم الاول والآخر وانما سميت سورة لكونها اقوى من الآية من سور الاسد اي قوته هذا ان كانت واوها اصلية وان كانت منقلبة عن همزة فهي ماخوذ من السور الذي هو البقية من الشيء فالسورة قطعة من القرآن مفرزة من غيرها ١٢ روح ٢٨ قوله المحكم سموا شهداء لانهم يشهدون لهم بين يدي الله في القيامة بصحة عبادتهم اياهم على زعمهم الفاسد ١٢ ٢٩ قوله فافعلوا ذلك هذا جواب الشرط وهو ان كنتم ١٢ ٣٠ قوله وقودها الجمهور على فتح الواو وهو الحطب قرئ بالضم من تفسير ابي البقاء وفي الصراح وقود بالفتح هيزم ووقود بالضم افروخته شدن آتش ١٢ ٣١ قوله او حال آه اي من النار ولا يصح ان تكون حالا من الضمير في وقودها لانه مضاف اليه ولان المضاف اسم بمعنى العين كالحطب فهو جامد لا عمل له ١٢ ج ٣٢ قوله لازمة آه دفع لما قيل هي معدة للكافرين اتقوا ام لم يتقوا فمن ثم قال لازمة ١٢ ٣٣ قوله وبشر الذين الخ عطف على مضمون آية فان لم تفعلوا الخ ١٢ من السمين ٣٤ قوله اي بان اشارة الى انه فتحت ان ههنا لان التقدير بان لهم وموضع ان وما عملت فيه نصب ببشر لان حرف الجر اذا حذف وصل الفعل بنفسه هذا مذهب سيبويه ١٢ ابو البقاء ٣٥ قوله حدائق جمع حديقة وهو مرغزار يا درخت و بوستان با ديوار ١٢ في الصراح ٣٦ قوله تجري الخ صفة لجنات وقوله كلما رزقوا صفة ثانية وقوله لهم صفة ثالثة وقوله واتوا به متشابها صفة رابعة وقوله فيها الخ صفة خامسة ... او على الاستخدام وانما اعتبر ذلك لان جريان الماء في وسط الجنان اوفق من جريها من تحتها ١٢ كما بين ٣٧ قوله اليه مجاز اي موضع مجاز عقلي ويمكن ان يكون مجازا في الظرف بذكر المحل واراده الحال او بحذف المضاف ١٢ ك ٣٨ قوله

۱ قوله هذا الذی الخ هذا ابتداء والذی بصلته خبر فیقتضی الترکیب ان الذی احضر الیهم وارادوا اکله هو عین الذی اکلوه من قبل وهو لا یستقیم فلذلک جعل المفسر الکلام علی حذف مضاف فی جانب الخبر فقال ای مثل ما وما هی المذکورة بلفظ الذی ولو قال ای مثل الذی لکان اوضح وقوله لتشابه ثمارها علة لتقدیر المضاف وقوله بقرینة واتوا الخ متعلق بقوله ای قبله فی الجنة فهو تعلیل لهذا التقیید وغرضه به الرد علی من لم یقید القبلیة بالجنة بل جعلها شاملة لها وللدنیا ۱۲ من الجمل ۲ قوله ای قبله فی الجنة کذا حکی عن الحسن ورواه ابن جریر عن یحیی بن کثیر قال الصاوی اشار بذلک الی رد ما قیل ان المراد بقوله من قبل فی الدنیا وقوله واتوا به متشابها ای یشبه ثمر الدنیا فی الصورة ۱۲ ۳ قوله لونا آه من المعلوم ان التشابه فی اللون لا مزیة فیه وانما المزیة فی تشابه الطعم الا ان یقال اختلاف الطعم مع اتفاق اللون غریب فی العادة فکان ذلک مدحا لطعام الجنة ولذا روی عن الحسن ان احدهم یؤتی بالصحفة فیاکل منها ثم یؤتی باخری فیراها مثل الاولی فیقول هذا الذی رزقنا من قبل فیقول له الملائکة اللون واحد والطعم مختلف ۱۲ ج ۴ قوله طعما قاله ابن عباس ومجاهد والربیع ۱۲ من المعالم ۵ قوله مطهرة اخرج الحاکم عن الخدری مرفوعا وصححه مطهرة عن الحیض والغائط والنخامة والبزاق قوله وکل قذر ای کل ما یستقذر من النساء و یذم من احوالهن ۱۲ ج ۶ قوله ماکثون ابدا افاد به ان المراد بالخلود الدوام ههنا لما یشهد له من الآیات والاحادیث واصله ثبات طویل امد دام او لم یدم ولذا یوصف بالابدیة ۱۲ کرخی ۷ قوله نکرة ای کلمة ما اسم نکرة موصوفة بما بعدها فی الاتقا

هٰذَا الَّذِیْ ای مثل مَا رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ ای قبله فی الجنة لتشابه ثمارها بقرینة وَاُتُوْا بِهٖ جیئوا بالرزق مُتَشَابِهًا یشبه بعضه بعضا لونا ویختلف طعما وَلَهُمْ فِیْهَآ اَزْوَاجٌ من الحور وغیرها مُّطَهَّرَةٌ من الحیض وکل قذر وَّهُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ماکثون ابدا لا یفنون ولا یخرجون ونزل ردا لقول الیهود لما ضرب الله المثل بالذباب فی قوله تعالٰی وَاِنْ یَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَیْئًا والعنکبوت فی قوله تعالی کَمَثَلِ الْعَنْکَبُوْتِ ما اراد الله بذکر هذه الاشیاء الخسیسة اِنَّ اللّٰهَ لَا یَسْتَحْیٖٓ اَنْ یَّضْرِبَ یجعل مَثَلًا مفعول اول مَّا نکرة موصوفة بما بعدها مفعول ثان ای ای مثل کان او زائدة لتاکید الخسة فما بعدها المفعول الثانی بَعُوْضَةً مفرد البعوض وهو صغار البق فَمَا فَوْقَهَا ای اکبر منها ای لا یترک بیانه لما فیه من الحکم فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فَیَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ ای المثل الْحَقُّ الثابت الواقع موقعه مِنْ رَّبِّهِمْ وَاَمَّا الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فَیَقُوْلُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا تمییز ای بهذا المثل وما استفهام انکار مبتدأ وذا بمعنی الذی بصلته خبره ای ای فائدة فیه قال تعالی فی جوابهم یُضِلُّ بِهٖ ای بهذا المثل کَثِیْرًا عن الحق لکفرهم به وَّیَهْدِیْ بِهٖ کَثِیْرًا من المؤمنین لتصدیقهم به وَمَا یُضِلُّ بِهٖٓ اِلَّا الْفٰسِقِیْنَ الخارجین عن طاعته الَّذِیْنَ نعت یَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ ما عهده الیهم فی الکتب من الایمان بمحمد صلی الله علیه وسلم مِنْ بَعْدِ مِیْثَاقِهٖ توکیده علیهم وَیَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ یُّوْصَلَ من الایمان بالنبی صلی الله علیه وسلم والرحم وغیر ذلک وان بدل من ضمیره وَیُفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ بالمعاصی والتعویق عن الایمان اُولٰٓئِکَ الموصوفون بما ذکر هُمُ الْخٰسِرُوْنَ لمصیرهم الی النار المؤبدة علیهم کَیْفَ تَکْفُرُوْنَ یا اهل مکة بِاللّٰهِ وَکُنْتُمْ اَمْوَاتًا نطفا فی الاصلاب فَاَحْیَاکُمْ فی الارحام والدنیا بنفخ الروح فیکم والاستفهام للتعجب من کفرهم مع قیام البرهان او للتوبیخ ثُمَّ یُمِیْتُکُمْ عند انتهاء آجالکم ثُمَّ یُحْیِیْکُمْ بالبعث ثُمَّ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ تردون بعد البعث فیجازیکم باعمالکم وقال تعالی دلیلا علی البعث لما انکروه هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ لَکُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ ای الارض وما فیها جَمِیْعًا لتنتفعوا به وتعتبروا ثُمَّ اسْتَوٰٓی بعد خلق الارض ای قصد اِلَی السَّمَآءِ فَسَوّٰهُنَّ الضمیر یرجع الی السماء لانها فی معنی الجمع الآیلة الیه ای صیرها کما فی آیة اخری فقضٰهن سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَهُوَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ مجملا ومفصلا افلا تعتبرون ان القادر علی خلق ذلک ابتداء وهو اعظم منکم قادر علی اعادتکم

ع ۳ ۹ ۳

واذکر یا محمد اِذْ قَالَ رَبُّکَ لِلْمَلٰٓئِکَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً یخلفنی فی تنفیذ احکامی فیها وهو آدم قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا بالمعاصی وَیَسْفِکُ الدِّمَآءَ یریقها بالقتل کما فعل بنو الجان وکانوا فیها فلما افسدوا ارسل الله الیهم الملائکة فطردوهم الی الجزائر والجبال وَنَحْنُ نُسَبِّحُ متلبسین بِحَمْدِکَ ای نقول سبحان الله وبحمده وَنُقَدِّسُ لَکَ ننزهک عما لا یلیق بک فاللام زائدة والجملة حال ای فنحن احق بالاستخلاف قَالَ تعالی اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ من المصلحة فی استخلاف آدم وان ذریته فیهم المطیع والعاصی فیظهر العدل بینهم فقالوا لن یخلق ربنا خلقا اکرم علیه منا ولا اعلم لسبقنا له ورؤیتنا ما لم یره فخلق الله تعالی آدم من ادیم الارض ای

ن قد یکون ما نکرة موصوفة بمفرد ونحو مثلا ما بعوضة فما فوقها وقد یکون جملة نحو نعما یعظکم والوصفیة فی ما نحن فیه باعتبار انه یفید معنی صغیرا او اصغر ۱۲ کما ۸ قوله لتاکید الخسة اراد به دفع ما یقال القرآن مصون عن الحشو والزائد حشو فدفعه ۱۲ ۹ قوله صغار البق بق بفتح با وتشدید قاف بمعنی پشه ۱۲ فی الغیاث ۱۰ قوله فما فوقها عطف علی بعوضة وما موصوفة او موصولة منصوب المحل والظرف صفتها او صلتها ۱۲ کما ۱۱ قوله ای اکبر منها یشیر الی ان المراد الزیادة فی الجثة لا فی الصغر والحقارة وقد فسر بالوجهین بل ذکر بعضهم ان الثانی هو الذی مال الیه المحققون ویمکن ان یحمل کلام المفسر علیه ۱۲ ک ۱۲ قوله ای لا یترک بیانه آه اشار بهذا الی ان الحیاء فی حق الله تعالی بمعنی غایة لا مبدئه لاستحالته علیه وعبارة الخازن الحیاء تغیر وانکسار یعتری الانسان من خوف ما یعاب ویذم علیه والله تعالی منزه عن ذلک فاذا وصف الله تعالی به یکون معناه الترک وذلک لان لکل فعل بدایة ونهایة فبدایة الحیاء هو التغیر الذی یلحق الانسان من خوف ان ینسب الیه ذلک الفعل القبیح ونهایته ترک ذلک الفعل ۱۲ ج ۱۲ قوله ای لا یترک بیانه اشار بهذا الی ان الحیاء فی حق الله بمعنی غایة لا مبدئه لاستحالته علیه وعبارة الخازن الحیاء تغیر وانکسار یعتری الانسان من خوف ما یعاب به ویذم علیه وقیل هو انقباض النفس عن القبیح هذا اصله فی الانسان والله تعالی منزه عن ذلک کله فاذا وصف الله تعالی به یکون معناه الترک وذلک لان لکل فعل بدایة ونهایة فبدایة الحیاء هو التغیر الذی یلحق الانسان من خوف ان ینسب الیه ذلک الفعل القبیح ونهایته ترک ذلک الفعل القبیح فاذا ورد وصف الحیاء فی حق الله تعالی فالمراد منه ترک الفعل الذی هو نهایة الحیاء فی حق الله تعالی فیکون معنی ان الله لا یستحیی ان یضرب مثلا ای لا یترک المثل بقول الکفار ۱۲ ملخصا ۱۳ قوله الثابت الواقع موقعه والمراد بکونه واقعا موقعه انه لیس عبثا بل هو مشتمل علی الحکم والاسرار والفوائد ۱۲ ۱۴ قوله فیقولون کان من حقه فلا یعلمون لیطابق قرینه ویقابل قسیمه لکن لما کان قولهم هذا دلیلا واضحا علی کمال جهلهم عدل الیه علی سبیل الکنایة لیکون کالبرهان علیه ۱۲ بیضاوی ۱۵ قوله بصلته وهی اراد ۱۲ ابو البقاء ۱۶ قوله ما عهده الیهم انما فسر المصدر باسم المفعول لان العهد الذی هو امر الله بالایمان بالنبی قد حصل فلا ینقض وانما الذی ینقض المامور به والمراد العهد الواقع علی السنة انبیائهم فی کتبهم فان الله عاهد کل نبی مع امته من آدم الی عیسی انه اذا ظهر محمد لیؤمنن به ولینصرنه قال الله تعالی واذ اخذ الله میثاق النبیین لما آتیتکم من کتاب وحکمة ثم جاءکم رسول مصدق لما معکم لتؤمنن به ولتنصرنه الآیة ومن جملة العهد اوصافه المذکورة فی کتبهم فنقضوا ذلک بتبدیلهم ایاها وعدم الایمان بها ۱۲ صاوی ۱۷ قوله من الایمان بیان لما یعنی ما امر الله ان یوصل دین محمد صلی الله علیه وسلم بدین موسی ومن تقدمه من الانبیاء وبوصل الرحم وغیر ذلک کموالاة المؤمنین والایمان بالکتب والجماعات المفروضة ۱۲ ک ۱۸ قوله وان بدل من ضمیره اشارة الی ان یوصل فی موضع جر بدلا من الهاء ای یوصله ۱۲ ۱۹ قوله والتعویق تعویق مشغول داشتن ۱۲ صراح ۲۰ قوله وقد کنتم اشار به الی ان جملة وکنتم الی قوله ثم الیه ترجعون فی محل نصب علی الحال وان قد مضمرة بعد الواو جریا علی القاعدة المقررة عند الجمهور ان الفعل الماضی اذا وقع حالا فلا بد من قد ظاهرة او مقدرة اه کرخی وعبارة ابی البقاء وکنتم قد معه مضمرة والجملة حال ۱۲ ۲۱ قوله بنفخ الروح من المعلوم ان نفخ الروح انما هو فی الرحم والظرف متعلق بقوله فی الارحام فقط ۱۲ جمل ۲۲ قوله والاستفهام للتعجیب ای ایقاعهم فی الامر العجیب وحمل المخاطب علی التعجب والاستغراب قوله مع قیام البرهان هذا هو منشأ التعجیب لان الکفر مع قیام برهان الوحدانیة مستغرب فیتعجب منه والمراد بالبرهان هو المذکور بقوله وکنتم امواتا الخ ۱۲ ۲۳ قوله للتعجب ای یتعجب منه کل عاقل یطلع علیه او التعجب بمعنی الاستعظام والا فحقیقته محال علیه تعالی فانه روعة تعتری الانسان عند استعظام الشیء ۱۲ ک ۲۳ قوله ثم یمیتکم عبر بثم لتخلل مدة العمر بین نفخ الروح والاماتة وقوله ثم یحییکم عبر بها لتخلل مدة البرزخ وقوله ثم الیه ترجعون عبر بها لتخلل مدة الحشر والحساب اه جمل هذا علی ما سلکه الشارح واما غیره من المحققین فذهبوا الی ان المراد بقوله ثم یحییکم حیاة القبر وقال فی روح البیان ودل ثم التی للتعقیب علی سبیل التراخی علی انه لم یرد به حیاة البعث فان الحیاة یومئذ یقارنها الرجوع وعبارة التفسیر الکبیر وملخصها انه لو جعلنا الآیة من هذا الوجه دلیلا علی حیاة القبر کان قریبا اه لکن الشیخ ابا سلیمان نقل الاتفاق عن الائمة وعزاه لابن عباس وابن مسعود ومجاهد فبتقدیر صحتها یرجح قول الشارح ۱۲ ۲۴ قوله ثم یحییکم ای للسوال فی القبور فیحیا حتی یسمع خفق نعالهم اذا ولوا مدبرین ویقال من ربک من نبیک ما دینک ۱۲ ۲۵ قوله بعد خلق الارض ولا ینافی قوله تعالی والارض بعد ذلک دحاها فان دحوها متاخرة کذا روی عن ابن عباس وقد یدفع التعارض بان ثم بمعنی الواو وبانها لترتیب الاخبار المخبر عنها کما فی قوله تعالی ثم کان من الذین آمنوا وانها لتفاوت ما بین الخلقین لا للتراخی فی الزمان ۱۲ کما ۲۶ قوله ای قصد آه الاستواء حقیقة الاعتدال والاستقامة ولما استحال فی حقه تعالی حمل عند تعدیته بالی علی القصد المستوی الی الشیء من غیر تعریج الی غیره ۱۲ ک ۲۷ قوله الآیلة الیه ای باعتبار انه یؤول الی الجمع بعد الخلق فکونها جمعا باعتبار ما یؤول الیه وقیل هو اسم جنس یقع علی الواحد والجمع وقیل جمع سماوة وقیل الضمیر مبهم یفسره سبع سموات وعلی ذلک فیکون سبع سموات تمییزا او بدلا وسوّٰهن بمعنی عدلهن وخلقهن ۱۲ ک ۲۸ قوله ای صیرها فیکون سبع سموات مفعولا ثانیا ولکن لما کان جعل بمعنی صیر لیس بمعروف فی اللغة استشهد علیه بقوله ای صیرها الخ ۱۲ ک ۲۹ قوله سبع سموات اسم الاول برقیع وهی من زمردة خضراء والثانیة ارقلون وهی من فضة بیضاء والثالثة قیدوم وهی من یاقوتة حمراء والرابعة ماعون وهی من فضة بیضاء والخامسة ربقاء وهی من ذهب احمر والسادسة وقناء وهی من یاقوتة صفراء والسابعة عروباء وهی من نور یتلألأ ۱۲ روح البیان ۳۰ قوله واذکر الخ اشار به الی ان اذ فی محل نصب ان العامل فیها اذکر مقدرا قال ابو البقاء فی تفسیره اذ قال هو مفعول به تقدیره اذکر اذ قال وقیل هو خبر مبتدأ محذوف تقدیره ابتداء خلقی اذ قال ربک وقیل اذ زائدة ۱۲ ۳۱ قوله وهو آدم ۲ فهو ابو البشر والخلیفة الاول باعتبار عالم الاجساد واما باعتبار عالم الارواح فهو سیدنا محمد صلی الله علیه وسلم وهو ماخوذ من ادیم الارض لخلقه من جمیع اجزائها

وجهها بان قبض منها قبضة من جميع الوانها وعجنت بالمياه المختلفة وسواه ونفخ فيه الروح فصار حيوانا حساسا بعد ان كان جمادا وعلم آدم الاسماء اي اسماء المسميات كلها حتى القصعة والقصيعة والفسوة والفسية والمغرفة بان القى في قلبه علمها ثم عرضهم اي المسميات وفيه تغليب العقلاء على الملئكة فقال لهم تبكيتا انبئوني اخبروني باسماء هؤلاء المسميات ان كنتم صدقين في اني لا اخلق اعلم منكم او انكم احق بالخلافة وجواب الشرط دل عليه ما قبله قالوا سبحانك تنزيها لك عن الاعتراض عليك لا علم لنا الا ما علمتنا اياه انك انت تاكيد للكاف العليم الحكيم الذي لا يخرج شيء عن علمه وحكمته قال تعالى يادم انبئهم اي الملئكة باسمائهم اي المسميات فسمى كل شيء باسمه وذكر حكمته التي خلق لها فلما انبأهم باسمائهم قال تعالى لهم موبخا الم اقل لكم اني اعلم غيب السموت والارض ما غاب فيهما واعلم ما تبدون تظهرون من قولكم اتجعل فيها الخ وما كنتم تكتمون تسرون من قولكم لن يخلق ربنا خلقا اكرم عليه منا ولا اعلم واذكر اذ قلنا للملئكة اسجدوا لادم سجود تحية بالانحناء فسجدوا الا ابليس هو ابو الجن كان بين الملئكة ابى امتنع من السجود واستكبر تكبر عنه وقال انا خير منه وكان من الكفرين في علم الله تعالى وقلنا يادم اسكن انت تاكيد للضمير المستتر ليعطف عليه وزوجك حواء بالمد وكان خلقها من ضلعه الايسر الجنة وكلا منها اكلا رغدا واسعا لا حجر فيه حيث شئتما ولا تقربا هذه الشجرة بالاكل منها وهي الحنطة او الكرم او غيرهما فتكونا فتصيرا من الظلمين العاصين فازلهما الشيطن ابليس اذهبهما وفي قراءة فازالهما نحاهما عنها اي الجنة بان قال لهما هل ادلكما على شجرة الخلد وقاسمهما بالله انه لهما لمن النصحين فاكلا منها فاخرجهما مما كانا فيه من النعيم وقلنا اهبطوا الى الارض اي انتما بما اشتملتما عليه من ذريتكما بعضكم بعض الذرية لبعض عدو من ظلم بعضهم بعضا ولكم في الارض مستقر موضع قرار ومتاع ما تتمتعون به من نباتها الى حين وقت انقضاء اجالكم فتلقى آدم من ربه كلمت الهمه اياها وفي قراءة بنصب آدم ورفع كلمات اي جاءته وهي ربنا ظلمنا انفسنا الآية فدعا بها فتاب عليه قبل توبته انه هو التواب على عباده الرحيم بهم قلنا اهبطوا منها من الجنة جميعا كرره ليعطف عليه فاما فيه ادغام نون ان الشرطية في ما المزيدة ياتينكم مني هدى كتاب ورسول فمن تبع هداي فامن بي وعمل بطاعتي فلا خوف عليهم ولا هم يحزنون في الآخرة بان يدخلوا الجنة والذين كفروا وكذبوا باياتنا كتبنا اولئك اصحب النار هم فيها خلدون ماكثون ابدا لا يفنون ولا يخرجون يبني اسراءيل اولاد يعقوب اذكروا نعمتي التي انعمت عليكم اي على اباءكم من الانجاء من فرعون وفلق البحر وتظليل الغمام وغير ذلك بان تشكروها بطاعتي واوفوا بعهدي الذي عهدت اليكم

---

۱ قوله من جميع الوانها اخرج احمد والترمذي وابوداود عن ابي موسى الاشعري مرفوعا ان الله خلق آدم من قبضة قبضها من جميع الارض فجاء بنو آدم على قدر الارض منهم الاحمر والابيض والاسود وبين ذلك والسهل والحزن والخبيث والطيب ۱۲ ک ۲ قوله تقدم انها ستون ... وروان الله لما اراد خلق آدم اوحى الى الارض اني خالق منك خلقا من اطاعني ادخلته الجنة ومن عصاني ادخلته النار فقالت يارب اتخلق مني خلقا يدخل النار فقال نعم فبكت فانبعث العيون من بكائها وهي تجري الى يوم القيامة ۱۲ صاوی ۳ قوله اي اسماء المسميات اشار بذلك الى ان ال عوض عن المضاف اليه والمراد من المسميات مدلولات الاسماء سواء كانت جواهرا واعراضا او معاني او معنوية فالحاصل ان الله تعالى اطلع آدم على المسميات جميعها وعلم اسماءها واطلع الملئكة على المسميات ولم يعلمهم اسماءها فاشترك آدم مع الملئكة في معرفة المسميات واختص آدم بمعرفة الاسماء بجميع اللغات وتلك اللغات تفرقت في اولاده ۱۲ صاوی ۴ قوله حتى القصعة قصعة پیاله قصیعه پیاله خورد و قوله والفسوة ريح يخرج من الدبر فهي عبارة عن المرة من اخراج الريح والمغرفة بالفارسية كفچه ۱۲ ۵ قوله والفسوة هو الريح الخارج من الدبر بلا صوت فان كان شديدا سمي فسوة وان كان خفيفا سمي فسية وان كان بصوت سمي ضراطا فالمكبر للشديد والمصغر للتخفيف ۱۲ صاوی ۶ قوله تغليب العقلاء اي في تذكير الضمير وجمعه جمع من يعقل تغليب العقلاء اشرفهم على غيرهم ۱۲ ک ۷ قوله جواب الشرط وهو ان كنتم وقوله ودل عليه ماقبله اي انبئوني السابق ويجوز تقدم الجواب على الشرط على مذهب سيبويه ۱۲ ۸ قوله تاكيد للكاف لتقرير المسند اليه وقيل ضمير فصل يفيد تاكيد الحكم والقصر المستفاد من تعريف المسند ۱۲ ک ۹ قوله بالانحناء لا بوضع الجبهة على الارض اشار بذلك الى ان المراد السجود اللغوي وهو الانحناء كسجود اخوة يوسف وابويه وهو تحية الامم الماضية واما تحيتنا فهي السلام وعليه فلا اشكال وقال بعض المفسرين ان السجود شرعي بوضع الجبهة على الارض وآدم قبلة كالكعبة فالسجود لله انما آدم قبلة والآية محتملة للمعنيين ولا نص بعين احدهما وعلى الثاني فاللام بمعنى الى اي اسجدوا الى جهة آدم فاجعلوه قبلتكم ۱۲ صاوی ۱۰ قوله هو ابو الجن كان بين الملائكة آه كذا في خط الشيخ المصنف بين الملائكة وهو تابع في ذلك للشيخ في سورة طٰه وغيرها وقضيته كلامها انه ليس من الملائكة وصرح بذلك في الكشاف فقال كان جنيا واحدا بين اظهر الوف من الملائكة مغمورا بينهم فغلبوا عليه في قوله فسجدوا ولكن اكثر المفسرين كالبغوي والواحدي والقاضي على انه كان من الملائكة والا لم يتناوله امرهم ولم يصح استثناءه منهم قالوا ولا يرد على ذلك قوله تعالى الا ابليس كان من الجن لجواز ان يقال كان من الجن فعلا ومن الملائكة نوعا ولان الملائكة قد يسمون جنا لاختفائهم والحاصل ان ما ذكروه مجادلة على جعل الاستثناء متصلا وهو الاصل وما ذكره الشيخان محاولة على انه منقطع فلا حاجة حينئذ الى التاويل الذي بينوه لكنه خلاف الاصل ۱۲ جمل ۱۱ قوله امتنع الخ قالوا لما سجد الملائكة امتنع ابليس ولم يتوجه الى آدم بل ولى ظهره وانتصب هكذا الى ان سجدوا وبقوا في السجود مائة سنة وقيل خمسمائة سنة وفي الخبر قيل له من قبل الحق اسجد لقبر آدم اقبل توبتك واغفر معصيتك فقال ما سجدت لقالبه وجسده فكيف اسجد لقبره وميتته وفي الخبر ان الله تعالى يخرجه على راس مائة الف سنة من النار ويخرج آدم من الجنة ويامره بالسجود لآدم فيابى ثم رد الى النار ۱۲ من روح البيان ۱۲ قوله تكبر افاد به ان السين للمبالغة لا للطلب وانما قدم الاباء عليه وان كان متاخرا عنه في الترتيب لانه من افعال الظاهر بخلاف الاستكبار فانه من افعال القلوب ۱۲ من الكرخي ۱۳ قوله في علم الله كانه قيل انه كان قبله عابدا طائعا فاجاب عنه الشارح بقوله في علم الله ۱۲ ۱۴ قوله في علم الله ثم انما اول الآية بما ذكر لانه لم يكن كافرا قبل ذلك ولم يصدر عنه ما يقتضيه فالتعبير عنه لكان باعتبار ما سبق في علمه سبحانه في الازل بكفره فيما لا يزال وقيل كان بمعنى صار ۱۲ ک ۱۵ قوله لا حجر اي لا منع حجر وحجر باز داشتن ۱۲ صراح ۱۶ قوله فتكونا مسبب عن قوله ولا تقربا وتعبيره بعدم القرب منها كناية عن عدم الاكل كقوله تعالى ولا تقربوا الزنا فالنهي عن القرب يستلزم النهي عن الفعل بالاولى ۱۲ ۱۷ قوله اذهبهما فان قلت ابليس كان كافرا والكافر لا يدخل الجنة فكيف دخل هو قلت دخول الجنة لازلال ليس بلازم ونصه في البيضاوي حيث قال ان آدم وحواء داراني الجنة ليتمتع بها فقربا من بابها وكان ابليس اوذاك واقفا خارجه فتكلم معهما بما كان نهاهما في اخراجهما ۱۲ ۱۸ قوله اهبطوا خطاب لآدم وحواء وجمع الضمير لانهما اصلا الجنس وكانهما الجنس كله وقال القرطبي في تفسيره ان الصحيح في اهباطه وسكناه في الارض ما قد ظهر من الحكمة الازلية في ذلك وهي نشر نسله فيها ليكلفهم ويمتحنهم ويترتب على ذلك ثوابهم وعقابهم الاخروي اذ الجنة والنار ليستا بداري التكليف فكانت تلك الاكلة سبب هبوطهما من الجنة فاخرجهما لانهما خلقا منها وليكون آدم خليفة الله في الارض والله يفعل ما يشاء وقد قال اني جاعل في الارض خليفة وهذه منقبة عظيمة وفضيلة كريمة انتهى وسئل ابو مدين قدس سره عن خروج آدم من الجنة على وجه الارض ولم تعدى في اكل الشجرة بعد النهي فقال لو كان ابونا يعلم انه يخرج من صلبه مثل محمد صلى الله عليه وسلم لصار يا كل عرق الشجرة فكيف ثمرها ليسارع في الخروج على وجه الارض ليظهر الكمال المحمدي والجمال الاحمدي اه روح قلت لعله مع علمه بهذا اكل الشجرة وايضا قال سيدي وشيخي امام الاولياء والاتقياء مولانا محمد ارشاد حسين قدس سره كان سبب نزوله من الجنة دخول آلاف من الامة لاجل هذا اكل الشجرة ۱۲ ۱۹ قوله بعضكم لبعض عدو آه هذه جملة من مبتدأ وخبر وفيها قولان اصحهما انها في محل نصب على الحال اي اهبطوا متعادين والثاني انها لا محل لها لانها استئناف اخبار بالعداوة وافرد لفظ عدو وان كان المراد به جمعا لاحد وجهين اما اعتبارا بلفظ بعض فانه مفرد واما لان عدوا اشبه المصادر في الوزن كالقبول ونحوه وقد صرح ابو البقاء بان بعضهم جعل عدوا مصدرا ۱۲ من الجمل ۲۰ قوله اي اخذ منه يقال تلقيت هذه الكلمة من فلان اي اخذتها منه ۱۲ ک ۲۱ قوله الآية منصوب بفعل محذوف هو اعني او اقرأ او مرفوع على انه مبتدأ وخبره محذوف اي الآية مقروءة الى آخرها او مجرور اي الى مقطعها وتمامها ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا وترحمنا لنكونن من الخسرين ۱۲ ک ۲۲ قوله كرره ليعطف عليه الخ غرضه بهذا ان التكرير للتاكيد وعبارة المدارك وكرر الامر بالهبوط للتاكيد اولان الهبوط الاول من الجنة الى السماء والثاني من السماء الى الارض او لما نيط به من زيادة قوله فاما ياتينكم ۱۲ ۲۳ قوله فلا خوف عليهم آه اي عند الفزع الاكبر وقوله ولاهم يحزنون في الآخرة اي على ما فاتهم من الدنيا ۱۲ ۲۴ قوله يا بني اسرائيل ذكر سبحانه تعالى خطاب المكلفين عموما في اول السورة ثم شرع يبدأ خلق آدم وقصته مع ابليس وثلث بذكر بني اسرائيل سواء كانوا في زمنه صلعم او قبله وما يتعلق بهم من هنا الى سيقول السفهاء فعدد عليهم نعما عشرة وقبائح عشرة وانتقامات عشرة والحكمة في ذكر بني اسرائيل الذين تقدموا قبل رسول الله صلعم مع انهم لم يخاطبوا بالايمان برسول الله ان من كان في زمنه صلعم يدعي انه على قدمهم وانه تبع لهم وان اصولهم كانوا على حق فلذلك تبعوهم فبين سبحانه النعم التي انعم بها على اصولهم وانهم قابلوها بالقبائح تخصيصهم بالخطاب ان السورة اول ما نزل بالمدينة واهل المدينة كان غالبهم يهود او هم اصحاب كتاب فاذا اسلموا وانقادوا انقاد جميع اتباعهم فلذلك توجه الخطاب لهم ۱۲ صاوی ۲۵ قوله بني اسرائيل اسرائيل هو يعقوب عليه السلام ومعناه في لسانهم صفوة الله او عبد الله فاسرا هو العبد وايل هو الله بالعبرية وهو غير منصرف لوجود العلمية والعجمة ۱۲ مدارك ۲۶ قوله بان تشكروها جواب عما قيل ليهود

٣ هو على بمعنى الشجر فغلبت الشين المعجمة سينا في العربية ١٢

من الايمان بمحمد صلى الله عليه وسلم أَوْفِ بِعَهْدِكُمْ الذي عهدت اليكم من الثواب عليه بدخول الجنة وَإِيَّايَ فَارْهَبُونِ خافون في ترك الوفاء به دون غيري وَآمِنُوا بِمَا أَنْزَلْتُ من القرآن مُصَدِّقًا لِمَا مَعَكُمْ من التوراة بموافقته له في التوحيد والنبوة وَلَا تَكُونُوا أَوَّلَ كَافِرٍ بِهِ من اهل الكتاب لان خلفكم تبع لكم فاثمهم عليكم وَلَا تَشْتَرُوا تستبدلوا بِآيَاتِي التي في كتابكم من نعت محمد صلى الله عليه وسلم ثَمَنًا قَلِيلًا عوضا يسيرا من الدنيا اي لا تكتموها خوف فوات ما تاخذونه من سفلتكم وَإِيَّايَ فَاتَّقُونِ خافون في ذلك دون غيري وَلَا تَلْبِسُوا تخلطوا الْحَقَّ الذي انزلت عليكم بِالْبَاطِلِ الذي تفترونه وَلَا تَكْتُمُوا الْحَقَّ نعت محمد صلى الله عليه وسلم وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ انه حق وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ صلوا مع المصلين محمد واصحابه صلى الله عليه وسلم ونزل في علمائهم وكانوا يقولون لاقربائهم المسلمين اثبتوا على دين محمد فانه حق أَتَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ بالايمان بمحمد صلى الله عليه وسلم وَتَنْسَوْنَ أَنْفُسَكُمْ تتركونها فلا تامرونها به وَأَنْتُمْ تَتْلُونَ الْكِتَابَ التوراة وفيها الوعيد على مخالفة القول العمل أَفَلَا تَعْقِلُونَ سوء فعلكم فترجعون فجملة النسيان محل الاستفهام الانكاري وَاسْتَعِينُوا اطلبوا المعونة على اموركم بِالصَّبْرِ الحبس للنفس على ما تكره وَالصَّلَاةِ افردها بالذكر تعظيما لشانها وفي الحديث كان صلى الله عليه وسلم اذا حزبه امر بادر الى الصلوة وقيل الخطاب لليهود لما عاقهم عن الايمان الشره وحب الرياسة فامروا بالصبر وهو الصوم لانه يكسر الشهوة والصلوة لانها تورث الخشوع وتنفي الكبر وَإِنَّهَا اي الصلوة لَكَبِيرَةٌ ثقيلة إِلَّا عَلَى الْخَاشِعِينَ الساكنين الى الطاعة الَّذِينَ يَظُنُّونَ يوقنون أَنَّهُمْ مُلَاقُو رَبِّهِمْ بالبعث وَأَنَّهُمْ إِلَيْهِ رَاجِعُونَ في الآخرة فيجازيهم

ع ٥

يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اذْكُرُوا نِعْمَتِيَ الَّتِي أَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ بالشكر عليها بطاعتي وَأَنِّي فَضَّلْتُكُمْ اي آباءكم عَلَى الْعَالَمِينَ عالمي زمانهم وَاتَّقُوا خافوا يَوْمًا لَا تَجْزِي فيه نَفْسٌ عَنْ نَفْسٍ شَيْئًا هو القيامة وَلَا يُقْبَلُ بالتاء والياء مِنْهَا شَفَاعَةٌ اي ليس لها شفاعة فتقبل فما لنا من شافعين وَلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ فداء وَلَا هُمْ يُنْصَرُونَ يمنعون من عذاب الله وَإِذْ نَجَّيْنَاكُمْ اي آباءكم والخطاب به وبما بعده للموجودين في زمن نبينا صلى الله عليه وسلم اخبرا بما انعم على آبائهم تذكيرا لهم بنعمة الله ليؤمنوا مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ يَسُومُونَكُمْ يذيقونكم سُوءَ الْعَذَابِ اشده والجملة حال من ضمير نجيناكم يُذَبِّحُونَ بيان لما قبله أَبْنَاءَكُمْ المولودين وَيَسْتَحْيُونَ يستبقون نِسَاءَكُمْ لقول بعض الكهنة له ان مولودا يولد في بني اسرائيل يكون سببا لذهاب ملكك وَفِي ذَلِكُمْ العذاب او الانجاء بَلَاءٌ ابتلاء او انعام مِنْ رَبِّكُمْ عَظِيمٌ واذكروا وَإِذْ فَرَقْنَا فلقنا بِكُمُ بسببكم الْبَحْرَ حتى دخلتموه هاربين من عدوكم فَأَنْجَيْنَاكُمْ من الغرق وَأَغْرَقْنَا آلَ فِرْعَوْنَ قومه معه وَأَنْتُمْ تَنْظُرُونَ الى انطباق البحر عليهم وَإِذْ وَاعَدْنَا بالف ودونها مُوسَى أَرْبَعِينَ لَيْلَةً نعطيه عند انقضائها التوراة لتعملوا بها ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ الذي صاغه لكم السامري الها مِنْ بَعْدِهِ اي بعد ذهابه الى ميعادنا وَأَنْتُمْ ظَالِمُونَ باتخاذه لوضعكم العبادة في غير محلها ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ محونا ذنوبكم مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ الاتخاذ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ نعمتنا عليكم وَإِذْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ التوراة وَالْفُرْقَانَ عطف تفسيري اي الفارق بين الحق والباطل والحلال والحرام لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ

تعليقات جديدة من التفاسير المعتبرة لحل جلالين

١ قوله دون غيري اخذ الحصر من تقديم المعمول اياي مفعول لمحذوف يفسره قوله فارهبون وهذا في الحصر ابلغ من اياك نعبد لان اياك معمول لنعبد واما ههنا فهو معمول لمحذوف لاستيفاء الفعل المذكور معموله وهو الياء المذكورة او المحذوفة تخفيفا فهو في قوة تكرار الفعل مرتين ١٢ صاوي ٢ قوله من اهل الكتاب دفع به ما يقال ان اول من كفر به مشركوا العرب بمكة قبل كفر اليهود به بالمدينة فكيف جعلوا اول من كفر به فاجاب بان الاولية نسبية اي نسبة اهل الكتاب ومفهوم الاولية معطل كما قال في الكرخي ومفهوم الصفة غير مراد هنا فلا يقال ان المعنى ولا تكونوا اول كافر به بل آخر كافر وانما ذكرت الاولية لانها افحش لما فيها من الابتداء بالكفر مع انه يجب ان تكونوا اول فوج مؤمن به لانكم اهل نظر في معجزاته والعلم بشانه وايضا اجاب الرازي في تفسيره الكبير ان لا تكونوا اول كافر به عند سماعكم بذكره بل تثبتوا فيه وراجعوا عقولكم فيه والسوال الثاني انه كان يجوز لهم الكفر اذا لم يكونوا اولا والجواب من وجوه احدها انه ليس في ذكر ذلك الشيء دلالة على ان ما عداه بخلافه مثلا ولا تشتروا بآياتي ثمنا قليلا لا يدل على اباحة ذلك بالثمن الكثير كذا ههنا وثانيها ان في قوله وآمنوا بما انزلت مصدقا لما معكم دلالة على ان كفرهم اولا وآخرا محظور ١٢ ٣ قوله تستبدلوا فسر الشراء بذلك لتعذر حقيقته ههنا فان الباء انما تدخل على الثمن فالشراء مجاز عن الاستبدال اما باستعمال المقيد في المطلق او للتشبيه الاستبدال المذكور في كونه مرغوبا فيه بالبيع والشراء ١٢ مدارك ٤ قوله من الدنيا في المعالم كانوا ياخذون كل عام شيئا معلوما من زروعهم ونقودهم فخافوا ان بينوا صفة محمد صلى الله عليه وسلم وبايعوه ان يفوتهم ذلك ١٢ ك ٥ قوله تخلطوا اشار به الى ان اللبس بالفتح مصدر لبس بفتح الباء اي خلط والباء للالصاق كقولك خلطت الماء باللبن فلا تميز ١٢ جمل ٦ قوله انه حق اي نبي مرسل وهذه الآية وان كانت خاصة ببني اسرائيل فهي تتناول من فعل فعلهم فمن اخذ الرشوة على تغيير حق وابطاله او امتنع من تعليم ما وجب عليه او اداء ما علمه وقد تعين عليه حتى ياخذ عليه اجرا فقد دخل في مقتضى الآية قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من تعلم علما لا يبتغى به وجه الله ولا يتعلمه الا ليصيب عرضا من الدنيا لم يجد عرف الجنة يوم القيامة اي ريحها فمن رهب وصاحب التقوى لا ياخذ على علمه عوضا ولا وصيته ونصيحته جعلا بل يبين الحق ويصدع به ولا يلحقه بذلك خوف ولا فزع قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يمنعن هيبة احدكم ان يقول او يقوم بالحق حيث كان اه روح واختلف العلماء في اخذ الاجرة على تعليم القرآن والعلم لهذه الآية ولا تشتروا بآياتي ثمنا قليلا والفتوى في هذا الزمان على جواز الاستيجار لتعليم القرآن والفقه وغيره لئلا يضيع قال صلى الله عليه وسلم ان احق ما اخذتم عليه اجرا كتاب الله والآية في حق من تعين عليه التعليم فابى حتى ياخذ عليه اجرا فاما اذا لم يتعين فيجوز له اخذ الاجر بدليل السنة في ذلك وكذا يجوز للامام والموذن وامثالهما اخذ الاجرة وفي الدر المختار ولا لاجل الطاعات مثل الاذان والحج والامامة وتعليم القرآن والفقه ويفتى اليوم بصحتها لتعليم القرآن والفقه والامامة والاذان انتهى وفي الهداية وبعض مشائخنا استحسنوا الاستيجار على تعليم القرآن اليوم لانه ظهر التواني في الامور الدينية ففي الامتناع تضييع حفظ القرآن وعليه الفتوى وقال في الكفاية وكذا يفتى بجواز الاجارة على تعليم الفقه وقال الامام خيرازي في زماننا يجوز للامام والموذن والمعلم اخذ الاجرة كذا في الروضة انتهى وبيع المصحف ليس بيع القرآن بل هو بيع الورق وعمل ايدي الكاتب ١٢ ٧ قوله صلوا مع المصلين اشار بذلك الى انه من باب تسمية الكل باسم جزئه واثر الركوع على غيره لانه لم يكن في شريعتهم فكانه قال صلوا الصلوة ذات ركوع في جماعة ١٢ صاوي ٨ قوله بالبر هو جامع لجميع انواع الخير خص منها الايمان بمحمد لانه اصل كل بر ١٢ ٩ قوله تتركونها عبر عن الترك بالنسيان لان نسيان الشيء يلزمه تركه فهو من استعمال الملزوم في اللازم ١٢ ١٠ قوله اذا حزبه اي اهمه وفي الصراح اي اصابه وفي القاموس حزبه الامر من باب كتب اشتد عليه او ضغطه وفي بعض النسخ حزنه اي جعله حزينا ١٢ ١١ قوله اذا حزبه بحاء مهملة وزاي مفتوحة وموحدة مخففة ومعناه اهمه ونزل به ١٢ كما ١٢ قوله لما عاقهم عوق باز داشتن اه صراح وقوله الشره الحرص ١٢ ١٣ قوله الا على الخاشعين استثناء مفرغ وشرطه ان يسبق بنفي فيأول الكلام ههنا بالنفي اي وانها لا تخف ولا تسهل الا على الخاشعين ١٢ جمل وانما لم يثقل على الخاشعين لثقلها على غيرهم لان نفوسهم مرتاضة بامثالها متوقعة في مقابلتها الثواب الذي يستحقر لاجله مشاقها ويستلذ بسببه متاعبها ومن ثم قال صلى الله عليه وسلم وجعلت قرة عيني في الصلوة ١٢ بيضاوي ١٤ قوله الساكنين اشار به الى ان اصل الخشوع السكون قال الله تعالى وخشعت الاصوات للرحمن فالخاشع ساكن الى طاعة الله ١٢ معالم وفي الجمل الساكنين اي المطمئنين والخشوع الاخبات والتطامن والخضوع اللين والانقياد ولذلك يقال الخشوع بالجوارح والخضوع بالقلب ١٢ بيضاوي ١٥ قوله يوقنون اشار تعالى بان الظن ههنا بمعنى اليقين وهو كثير الاستعمال وفي المدارك فسر يظنون بيوقنون لقراءة عبد الله يعلمون اي يعلمون انه لا بد من لقاء الجزاء ويعملون على حسب ذلك ١٢ ١٦ قوله بالبعث وهو رؤية الله تعالى وقيل المراد من اللقاء الصيرورة اليه ١٢ معالم وقيل هو الحشر الى الله فحمل الملاقاة على الحشر الى الله والرجوع الى مطلق الجزاء او حمل اللقاء على الرؤية وحمل الرجوع اليه على الرجوع لنيل الثواب الاعلى المشهور فانه يجب فيه اليقين ولا الى الحصول الى الجزاء فانه ايضا اليقيني بل على المصير الى الثواب ليحمل المطلق على معناه الحقيقي ١٢ خفاجي او يحمل اللقاء على الرؤية والرجوع الى مطلق الجزاء فالمقصود من هذا التقرير اندفاع ما قيل تقريره ما فائدة ذكر الثاني مع ان ما قبله يغني عنه وحاصل الاندفاع ان المعنى الاول مغاير للمعنى الثاني فافهم ١٢ ١٧ قوله بالبعث اشارة الى ان لقاء الله على الحقيقة ممتنع لكن المجوزين لرؤية الله كما ورد بها الحديث متواترا فسروا الملاقاة واللقاء بالرؤية مجازا والمانعون لها يفسرونها بما يناسب بالمقام كلقاء ثوابه والجزاء او العلم الحق الشبيه بالمشاهدة والمعاينة ١٢ جمل ملخصا ١٨ قوله عالمي زمانهم اخرج ابن جرير عن مجاهد وقتادة يعني ليس المراد بالعالم جميع ما سوى الله ليلزم تفضيلهم على هذه الامة امة محمد صلى الله عليه وسلم بل المراد بالعالم كل موجود سواه في ذلك الوقت ولو سلم عمومه فلم يلزم منه التفضيل من جميع الوجوه ١٢ ك ١٩ قوله اتقوا يوما يوما ههنا مفعول به لان الامر بالتقوى لا يقع في يوم القيامة والتقدير اتقوا عذاب يوم او نحو ذلك ١٢ ابو البقاء ٢٠ قوله لا تجزي نفس اي لا تقضي او لا تغني اه وعبارة البيضاوي لا تقضي عنها شيئا من الحقوق او شيئا من الجزاء فيكون نصبه على المصدر وقرئ لا تجزئ من اجزأ عنه اذا اغنى عنه وعلى هذا تعين ان يكون مصدرا والجملة صفة ليوم والعائد منها محذوف تقديره لا تجزي فيه والى هذا اشار الشارح بقوله فيه والنفس الاولى هي المؤمنة والثانية هي الكافرة ٢١ قوله عن نفس متعلق بتجزي ونفس فاعل تجزي وهو بمعنى تغني اي لا تغني نفس مؤمن عن نفس كافرة شيئا من عذاب الله وما قوله لكثر المزاح من احب اي اذا كان المحب مؤمنا والاصول لا تنفع الفروع الا اذا كان مع الفروع ايمان قال تعالى الحقنا بهم ذريتهم ١٢ صاوي ٢٢ قوله ليس لها شفاعة فتقبل معناها ان النفس الكافرة ليس لها شفاعة اصلا فضلا عن قبولها ويحتمل ان معناه ان النفس المؤمنة ليس لها شفاعة في الكافر ١٢ جمل ٢٣ قوله بيان لما قبله اي لبعض ما قبله فانهم كانوا يعذبونهم بانواع العذاب فكانوا يستخدمون اقوياء بني اسرائيل في قطع الحجر والحديد والبناء وضرب الطوب وغير ذلك وكان نساؤهم يغزلن الكتان لهم وينسجنه وضعفاؤهم يضربون عليهم الجزية وانما قلنا البعض ما قبله لان ذبح الاولاد وما ذكر معه ليس هو عين اشد العذاب بل بعضه ١٢ صاوي ٢٤ قوله يستبقون اي يتركونهن باقيات للخدمة وهو لعدم الغرض في قتلهن وقيل الاستحياء من الاستقصاء وقيل يفتشون حياء النساء ينظرون ان بها حمل والحياء بالكسر الفرج ١٢ ك ٢٥ قوله لقول بعض الكهنة

موجب سوال الماسا لهم عما راه في النوم وهو ان نارا اقبلت من بيت المقدس واحاطت بمصر واحرقت كل قبطي بها ولم تتعرض لبني اسرائيل فشق عليه ذلك فسأل الكهنة فقالوا ما ذكر فامر فرعون بقتل كل غلام يولد في بني اسرائيل حتى قتل من اولادهم اثني عشر الفا

لے قوله الی بارئکم قال فی التفسیر الکبیر التوبة لا یکون الا للباری فما معنی فتوبوا الی بارئکم والجواب المراد منه النهی عن الریاء فی التوبة ۱۲ کے قوله لیقتل البرئ الخ ورد انهم امروا جمیعا بالاحتباء فصار الواحد منهم یقتل اخاه او ابنه فشق علیهم ذلک فشکوا الی موسی فتضرع موسی الی ربه فارسل علیهم سحابة سوداء مظلمة کما قال المفسر ۱۲ سے قوله ذلکم القتل اشارة الی المصدر المفهوم من فاقتلوا ۱۲ کے قوله لفعل ذلک ای القتل لیشیر بذلک الی ان الفاء فی قوله فتاب علیکم فصیحة وهی الفاء التی تدل علی ان ما بعدها متعلق بمحذوف هو سبب لما بعدها کما قاله الطیبی ۱۲ ک ۵ قوله سوداء روی ان الرجل کان یبصر ولده ووالده فلم یمکنه المضی لامر الله فارسل سحابة لا یتباصرون تحتها وامروا ان یحتبوا بافنیة بیوتهم ویاخذ الذین لم یعبدوا العجل سیوفهم وقیل لهم اصبروا فلعن الله من حد طرفه او حل حبوته او اتقی بید او رجل فیقولون آمین فقتلوهم الی المساء ۱۲ ک ۶ قوله نحو سبعین الفا حتی دعا موسی وهارون فقال یا رب هلکت بنو اسرائیل البقیة البقیة فانکشفت السحابة ونزلت التوبة ۱۲ ک ۷ قوله فتاب علیکم ای لما تضرع موسی وهارون وبکیا فارسل الله جبرئیل یامرهم بالکف عن الباقی واخبرهم ان الله قبل توبة من قتل ومن لم یقتل وقوله فتاب علیکم الفاء سببیة مرتب علی محذوف قدره المفسر بقوله فوفقکم لفعل ذلک الخ وقوله حتی قتل منکم نحو سبعین الفا ای فی یوم واحد ۱۲ صاوی ۸ قوله وقد خرجتم الخ بیان للسبب وحاصل ذلک انه بعد قبول توبتهم اوحی الله الی موسی ان خذ من قومک سبعین رجلا من لم یعبدوا العجل ومرهم بطهارة الثیاب والابدان والذهاب معک الی جبل الطور لیعتذروا عمن عبدوا العجل لیستغفروا ویتوبوا فاختارهم وذهب بهم معه الی جبل الطور فسمعوا کلام الله ورد ان الله قال لهم انی انا الله لا اله الا انا اخرجتکم من ارض مصر بید شدیدة فاعبدونی ولا تعبدوا غیری قالوا یا موسی لن نؤمن لک الخ ۱۲ صاوی ۹ قوله لن نؤمن لک واورد علیه ان الایمان یعدی بنفسه او بالباء لا باللام واجیب بان اللام للتعلیل لا للتعدیة ای لن نؤمن لاجل قولک ۱۲ من ابی السعود ۱۰ قوله الصیحة ای صیحة جبرئیل کذا رواه ابن جریر عن ربیع بن انس وقیل نزل من السماء نار فاحرقتهم رواه ابن جریر عن السدی ۱۲ کما ۱۱ قوله فی التیه آه وهو واد بین الشام ومصر وقدره تسعة فراسخ مکثوا فیه اربعین سنة متحیرین لا یهتدون الی الخروج منه وسبب ذلک مخالفتهم امر الله تعالی بقتال الجبارین الذین کانوا بالشام حیث امتنعوا من القتال فقالوا یا موسی اذهب انت وربک فقاتلا کما سیاتی بسطه فی سورة المائدة فی قوله تعالی یا قوم ادخلوا الارض المقدسة الآیات وکان عدد بنی اسرائیل الذین تاهوا فیه ستمائة الف وماتوا کلهم فی التیه الا من لم یبلغ العشرین ومات فیه موسی وهارون ۱۲ ج ۱۱ قوله فی التیه وهو واد بین الشام والمصر وقد رشح فراسخ در لطائف امام قشیری فرموده که توبه بقتل نفس درین امت منسوخ نیست اما توبه بنی اسرائیل آن بود که قتل نفس باشکار او توبه خواص این امت قتل نفس است ۱۲ ۱۲ قوله هما الترنجبین الخ بفتح الراء وتسکین النون کان ابیض مثل الثلج کالشهد المعجون بالسمن اه روح والسلوی مرغی بر شکل سمانی وان طائریست در طرف یمن از کنجشک بزرگ تر واز کبوتر خرد تر اه تفسیر حسینی ویقال له لوی ۱۲ من استاذی ۱۳ قوله والطیر السمانی ای بارسال ریح الجنوب قیل کان یاتیهم مطبوخا وقیل کانوا یطبخونه بایدیهم قیل هو الطیر المعروف وقیل طیر یشبهه صاوی ۱۴ قوله بذلک ای بادخار بعد النهی عنه ۱۲ ۱۵ قوله لان وباله علیهم بان قطع مادة الرزق الذی کان ینزل علیهم بلا مؤنة فی الدنیا ولا حساب فی العقبی ورفع ذلک عنهم لعدم توکلهم علی الله ویاخذ کل انسان کفایته ویذبح الا یوم الجمعة یاخذ لیومین لانه لم یکن ینزل یوم السبت لانه کان یوم عبادتهم فان اخذ اکثر من ذلک دود وفسد اه روح قال فی الاشباه والنظائر الطعام اذا تغیر واشتد تغیره تنجس وحرم واللبن والسمن اذا انتن لا یحرم اکله ۱۲ ۱۶ قوله فکلوا اتی بالفاء لان الاکل منها انما یکون بعد الدخول فحسن الترتیب ولم یات بالفاء فی الاعراف بل اتی بالواو لتعبیره هناک باسکنوا وهو یجامع الاکل فلم یحصل بینهما ترتیب فلذا اتی بالواو بخلاف الدخول فیعقبه الاکل عادة فلذلک اتی بالفاء ۱۲ صاوی ۱۷ قوله منحنین اشار الی ان سجدا نصبه علی الحال ای متواضعین ۱۲ کرخی ۱۸ قوله مسالتنا الخ ای الذی نسال حطة واین لفظ کلمه استغفار ایشان بود معنی آنکه بیفکن از ما گناهان مارا ۱۲ تفسیر حسینی ۱۹ قوله منهم اشار به الی ان المبدلین کانوا بعضهم لا کلهم اه وبدلوا الفعل ایضا کما بدلوا القول بدلیل قوله ودخلوا یزحفون الخ لکن خص القول لان المقصود بالذات من الامر کان هو القول فخالفوا القول والفعل معه ایضا ترقیا علی الظلم ۱۲ ۲۰ قوله قولا ای وفعلا ففیه اکتفاء علی حد سرابیل تقیکم الحر ای والبرد والمراد بالقول الامر الالهی وهو یشتمل القول والفعل کانه قال فبدل الذین ظلموا امرا غیر الذی امروا به ۱۲ صاوی ۲۱ قوله یزحفون علی استاههم ای یمشون علی ادبارهم فی الصراح زحف رفتن وفی المصباح الاست العجزة ویراد به حلقة الدبر واستاه جمع سته ۱۲ ۲۲ قوله مبالغة فی تقبیح شانهم اشار به الی ان وضع الظاهر موضع المضمر یکون للفوائد ویقدر فی کل موضع بما یناسبه التعظیم کقوله اولئک حزب الله الا ان حزب الله وتحقیرا کقوله اولئک حزب الشیطان الا ان حزب الشیطان او ازالة اللبس وغیر ذلک کما هو مبسوط فی الاتقان ۱۲ ۲۳ قوله طاعونا وهو الوباء کما فی القاموس وسببه فساد الامزجة والابدان او فساد الریح او طعن الجن علی اختلاف الاقوال وفی روایة ارسلت علیهم نار من السماء ۔ تفسیر حسینی وتحصل لشارح الرجز بالطاعون بالحدیث کما نقل فی سفر السعادت حضرت نبوی صلی الله علیه وآله وسلم میفرمود الطاعون رجز ارسل علی طائفة من بنی اسرائیل اه وفی شرح سفر السعادت وآن گروهے است که امر کرده شده بودند بدخول باب سجدا ومخالفت کردند وفرستاده شد برایشان طاعون ومردند از ایشان در ساعت بست وچهار کس ۱۲ ۲۴ قوله بسبب فسقهم اشار به الی ان الباء سببیة وما مصدریة ۱۲ ۲۵ قوله هو الذی الخ او اللام للجنس ای اضرب الشیء الذی یقال له الحجر وهذا اظهر فی الحجة وابین فی القدرة ۱۲ مد ۲۶ قوله وهو الذی فر بثوبه ای حین رموه بالادرة وهی انتفاخ الخصیة وکان بنو اسرائیل لا یبالون بکشف العورة فاراد موسی الغسل فوضع ثوبه علی ذلک الحجر ففر بذلک الثوب فخرج موسی من الماء وقال ثوبی حجر فنظر بنو اسرائیل لعورته فلم یروه کما ظنوا قال تعالی فبراه الله مما قالوا وهذا الحجر قیل اخذه وهو والعصا من شعیب وقیل ان الحجر اخذه عن قت خرار وکان طوله ذراعا وعرضه کذلک له جهات اربع فی کل جهة ثلاثة اعین فکان یضربه بالعصا عند طلب السقیا فتخرج منها اثنتا عشرة عینا بعدد فرق بنی اسرائیل کانت العصا من الجنة خرجت مع آدم مع عدة اشیاء ۱۲ ۲۷ قوله فر بثوبه ای لما وضعه علیه لیغتسل عاریا وبراه الله تعالی بما رموه من الادرة فاشار الیه جبرئیل بحمله ۱۲ بیضاوی ۲۸ قوله مربع ای له اربعة اوجه ای جوانب کان ذراعا فی ذراع ۱۲ ۲۹ قوله رخام فی الصراح رخام بالضم سنگ سپید وقوله کذان فی القاموس الکذان ککتان حجارة رخوة کالمدر فی الصراح کذان بالفتح سنگ نرم وفی تفسیر حسینی وآن سنگ مربع بود وبزرگی سر آدمی ۱۲ ۳۰ قوله فضرب اشار به الی ان قوله فانفجرت جملة معطوفة بالفاء الفصیحة علی جملة محذوفة ای فامتثل الامر فضرب ویدل علیها وجود الانفجار مرتبا علی ضربه اذ لو کان ینفجر بدون ضرب لم یکن للامر فائدة اه کرخی وقال بعض العلماء والنکتة المختصة لهذا الحذف الدلالة علی ان المامور لم یتوقف فی اتباع الامر وان المطلوب من المامور لا انفجار لا الضرب الایماء الی ان السبب الاصلی هو امره لا فعل موسی علیه السلام ۱۲ ۳۱ قوله بعدد الاسباط وکانوا ستمائة الف وسعة العسکر اثنا عشر میلا اه مدارک الاسباط جمع سبط وهو القبیلة وسبب تفرقهم اثنا عشر ان اولاد یعقوب کانوا اثنی عشر فکل سبط ینتمی لواحد منهم ۱۲ ۳۲ قوله حال مؤکدة لعاملها ای لان معناها قد فهم من عاملها وحسن ذلک اختلاف اللفظین کما فی قوله

۴۴ وحاصله انه وصف بها باعتبار کونه نوعا واحدا لانهما معا طعام اهل التلذذ اه من البیضاوی وقال عبد الرحمن بن زید بن اسلم کانوا یعجنون المن بالسلوی فیصیران واحدا ۴

به من الضلال وَإِذْ قَالَ مُوسٰی لِقَوْمِهٖ الذین عبدوا العجل يٰقَوْمِ إِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ أَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ الٰهاً فَتُوبُوا إِلٰی بَارِئِكُمْ خالقکم من عبادته فَاقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ ای لیقتل البرئ منکم المجرم ذٰلِكُمْ القتل خَيْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ بَارِئِكُمْ فوفقکم لفعل ذلک وارسل علیکم سحابة سوداء لئلا یبصر بعضکم بعضا فیرحمه حتی قتل منکم نحو سبعین الفا فَتَابَ عَلَيْكُمْ قبل توبتکم إِنَّهُ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ۝ وَإِذْ قُلْتُمْ وقد خرجتم مع موسی لتعتذروا الی الله من عبادة العجل وسمعتم کلامه يٰمُوسٰی لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰی نَرَی اللّٰهَ جَهْرَةً عیانا فَأَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ الصیحة فمتم وَأَنْتُمْ تَنْظُرُونَ ۝ ما حل بکم ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ احییناکم مِّنْ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝ نعمتنا بذلک وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ سترناکم بالسحاب الرقیق من حر الشمس فی التیه وَأَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ فیه الْمَنَّ وَالسَّلْوٰی هما الترنجبین والطیر السمانی بتخفیف المیم والقصر وقلنا كُلُوا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ولا تدخروا فکفروا النعمة وادخروا فقطع منهم وَمَا ظَلَمُونَا بذلک وَلٰكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ۝ لان وباله علیهم وَإِذْ قُلْنَا لهم بعد خروجهم من التیه ادْخُلُوا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ بیت المقدس او اریحا فَكُلُوا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا واسعا لا حجر فیه وَادْخُلُوا الْبَابَ ای بابها سُجَّدًا منحنین وَقُولُوا مسالتنا حِطَّةٌ ای ان تحط عنا خطایانا نَّغْفِرْ وفی قراءة بالیاء والتاء مبنیا للمفعول فیهما لَكُمْ خَطٰيٰكُمْ وَسَنَزِيدُ الْمُحْسِنِينَ ۝ بالطاعة ثوابا فَبَدَّلَ الَّذِينَ ظَلَمُوا منهم قَوْلًا غَيْرَ الَّذِي قِيلَ لَهُمْ فقالوا حبة فی شعرة ودخلوا یزحفون علی استاههم فَأَنْزَلْنَا عَلَی الَّذِينَ ظَلَمُوا فیه وضع الظاهر موضع المضمر مبالغة فی تقبیح شانهم رِجْزًا عذابا طاعونا مِّنَ السَّمَاءِ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ ۝ بسبب فسقهم ای خروجهم عن الطاعة فهلک منهم فی ساعة سبعون الفا او اقل وَ اذکر إِذِ اسْتَسْقٰی مُوسٰی ای طلب السقیا لِقَوْمِهٖ وقد عطشوا فی التیه فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ وهو الذی فر بثوبه خفیف مربع کراس رجل رخام او کذان فضربه فَانْفَجَرَتْ انشقت وسالت مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا بعدد الاسباط قَدْ عَلِمَ كُلُّ أُنَاسٍ سبط منهم مَّشْرَبَهُمْ موضع شربهم فلا یشرکهم فیه غیرهم وقلنا لهم كُلُوا وَاشْرَبُوا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ۝ حال مؤکدة لعاملها من عثی بکسر المثلثة افسد وَإِذْ قُلْتُمْ يٰمُوسٰی لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰی طَعَامٍ ای نوع منه وَّاحِدٍ وهو المن والسلوی فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا شيئا مِمَّا تُنْبِتُ الْأَرْضُ من للبیان مِنْ بَقْلِهَا وَقِثَّائِهَا وَفُومِهَا حنطتها وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا ۖ قَالَ لهم موسی أَتَسْتَبْدِلُونَ الَّذِي هُوَ أَدْنٰی اخس بِالَّذِي هُوَ خَيْرٌ اشرف ای تاخذونه بدله والهمزة للانکار فابوا ان یرجعوا فدعا الله فقال تعالی اهْبِطُوا انزلوا مِصْرًا من الامصار فَإِنَّ لَكُمْ مَّا سَأَلْتُمْ من النبات وَضُرِبَتْ جعلت عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ الذل والهوان

۱ قوله اثر الفقر اى الفقر القلبى ولو كثرت امواله ۱۲ صاوى ۲ قوله فهى اى المسكنة ولما كانت متحدة مع الذلة فى المعنى افرد الضمير والمراد كل منهما والتى ذكر ۱۲ ک ۳ قوله لزوم الدرهم المضروب لسكته آه هذه العبارة مقلوبة وحقها ان يقول لزوم السكة للدرهم المضروب فالكلام على حذف المضاف اى لزوم اثر السكة واثرها هو النقش الحاصل من طبعها على الدرهم وفى المصباح والسكة بالكسر حديدة منقوشة تطبع بها الدراهم والدنانير والجمع سكك مثل سدرة وسدر ۱۲ ج ۴ قوله ويقتلون النبيين آه روى ان اليهود قتلت سبعين نبيا فى اول النهار ولم يبالوا ولم يغتموا حتى قاموا فى آخر النهار يتسوقون مصالحهم وقتلوا زكريا ويحيى وشعياء وغيرهم من الانبياء ۱۲ ج ۵ قوله بغير الحق فان قلت قتل الانبياء لا يكون الا بغير الحق فما فائدة ذكره قلت معناه انهم قتلوهم بغير حق عندهم لانهم لم يقتلوا ولا افسدوا فى الارض فيقتلوا وانما نصحوهم ودعوهم الى ما ينفعهم فقتلوهم فلو سئلوا وانصفوا من انفسهم لم يذكروا وجها يستحقون به القتل عندهم ۱۲ كشاف ۶ قوله وكرره اى كرر اسم الاشارة وهو لفظ ذلك ۱۲ ک ۷ قوله من قبل لما لم يكن يستقيم قوله من آمن بالله بعد قوله ان الذين آمنوا فان ذلك يقتضى المغايرة اختلفوا فى تاويله فقال المفسر الذين آمنوا بالانبياء السابقين على موسى او مطلقا فيكون ذكر اليهود والنصارى تخصيصا بعد تعميم وقال الزمخشرى الذين آمنوا بالسنتهم من غير مواطاة القلب وهم المنافقون وقال البغوى انهم هم الذين آمنوا قبل البعث وهم طلاب الدين مثل حبيب النجار وزيد بن عمرو بن نفيل ويمكن ان يرجع كلام المفسر الى ذلك اى الذين آمنوا بالانبياء من قبل نبوته ۱۲ كما ۸ قوله طائفة واقتصر الشيخ المحلى فى سورة الحج على انهم من اليهود وقال المفسر انما زوتا والنصارى وعن قتادة قوم يعبدون الملائكة فيقرؤن الزبور و يصلون الى الكعبة وقيل عبدة الكواكب ۱۲ كما ۹ قوله والنصارى هو جمع نصران يقال رجل نصران وامرأة نصرانة والياء فى النصرانى للمبالغة سموا بذلك لانهم نصروا المسيح اه و الصابئين جمع صابئ وهو من صبأ اذا خرج من الدين وهم قوم عدلوا عن دين اليهود والنصرانية وعبدوا الملائكة اه كشاف واليهود اما عربى من هاد اذا تاب سموا بذلك لما تابوا عن عبادة العجل واما معرب يهوذا والذال ابدل بالدال المهملة كعادة التعريب به كانهم سموا باسم اكبر اولاد يعقوب عليه السلام ۱۲ بيضاوى ۱۰ قوله من آمن الخ من موضع مبتدأ والخبر آمن والجواب فلهم اجرهم والجملة خبر ان الذين والعائد محذوف تقديره من آمن منهم ۱۲ ابو البقاء ۱۱ قوله فى زمن نبينا جواب عما يقال كيف قال فى اول الآية ان الذين آمنوا وقال فى آخرها من آمن بالله فما وجه التعميم ثم التخصيص وحاصل الجواب انه اراد ان الذين آمنوا على التحقيق فى زمن الفترة مثل حبيب النجار وقس بن ساعدة وورقة بن نوفل وبحيرا الراهب ووفد النجاشى وسلمان فارسى وغيرهم فمنهم من ادرك صلى الله عليه وسلم وتابعه ومنهم من لم يدركه فكانه قال ان الذين آمنوا قبل بعثة محمد والذين كانوا على الدين الباطل من اليهود والنصارى والصابئين من آمن منهم بالله واليوم الآخر وبمحمد فى زمنه ايضا فلهم اجرهم ۱۲ ۱۲ قوله وقد رفعنا اشار به ان الجملة فى محل نصب على الحالية اه كرخى والطور يطلق على اى جبل كان كما فى القاموس وفى روح البيان الطور هو الجبل بالسريانية ۱۲ ۱۳ قوله الجبل اللام للعهد اى الطور المعروف قيل الجبل من الجبال فاللام للعهد الذهنى ۱۲ ک ۱۴ قوله اقتلعناه اقتلاع بركندن ۱۲ صراح فامر الله تعالى جبرئيل عليه السلام فقلعه من اصله ورفعه فظلله فوقهم ۱۲ مدارك ۱۵ قوله قبولها اى قبول التوراة وكان الجبل على قدر عسكرهم فرسخا فى فرسخ فرفع فوق رؤسهم قدر قامة الرجل اخرج ابن ابى حاتم عن ابن عباس ان موسى جاءهم بالالواح فرأوا ما فيها من الامور الشاقة فكبرت عليهم وابوا قبولها فامر جبرئيل بقلع الطور من اصله ورفعه فظلله فوقهم وقال لهم ان قبلتم والا القى عليكم حتى قبلوا لا يقال انه اجبار يمنع التكليف لانا نقول لانه اكراه وهو معدم للرضاء لا للاختيار واما قوله لا اكراه فى الدين فقد كان قبل الامر بالقتال وقيل كان يكفى فى الامم السابقة مثل هذا الايمان ۱۲ ک ۱۶ قوله وقلنا خذوا الخ اشار به الى ان خذوا فى محل نصب بالقول المضمر والقول المضمر فى محل نصب على الحال من فاعل رفعنا والتقدير ورفعنا الطور قائلين وما آتيناكم مفعول خذوا وقوله بقوة حال مقدرة والمعنى خذوا الذى آتيناكموه حال كونكم عازمين على الجد بالعمل ۱۲ كرخى ۱۷ قوله وهم اهل ايلة حاصله ان سبعين الفا من قوم داود كانوا بقرية ايلة عند العقبة فى ارغد عيش فامتحنهم الله بان حرم عليهم الاصطياد والسمك يوم السبت واحل لهم باقى الجمعة فاذا كان يوم السبت وجدوا السمك بكثرة على وجه الماء وفى باقيها لم يجدوا شيئا ثم ان ابليس علمهم حيلة يصطادون بها فقال لهم اصنعوا حياضا حول البحر فاذا جاء السمك نزل فى الحياض فسدوا عليه واخذوه فى غير يوم السبت فافترقوا ثلث فرق فاثنا عشر الفا فعلوا ذلك واصطادوا واكلوا فمسخوا قردة ومكثوا ثلاثة ايام ثم ماتوا وفرقة نهوهم وجعلوا بينهم سدا وفرقة انكروا بقلوبهم ولم يتعرضوا لهم فمن نهى نجا وكذا من لم ينه على المعتمد ۱۲ ۱۸ قوله نكالا هو فى الاصل قيد الحيوان الخ واريد لازمه وهو المنع لان القيد ممنوع فكذلك العقوبة مانعة ۱۲ صاوى ۱۹ قوله قيل كان فى بنى اسرائيل شيخ موسر فقتله بنو اخيه وفى رواية بنو عمه طمعا فى ميراثه وطرحوه على باب المدينة ثم جاءوا يطالبون بدمه ۱۲ كما ۲۰ قوله مهزوا بنا اشار بذلك الى انه مصدر بمعنى اسم المفعول ويصح ان يبقى على مصدريته مبالغة او على حذف مضاف اى ذوى هزؤ على حد ما قيل فى زيد عدل والهزؤ هو الكلام الساقط الذى لا معنى له ۱۲ ۲۱ قوله بمثل ذلك اى لان سؤالنا عن امر القتيل وانت تامرنا بذبح بقرة ۱۲ ۲۲ قوله المستهزئين لان الهزؤ فى اثناء تبليغ امر الله جهل وسفه ۱۲ روح ۲۳ قوله ما سنها اى ما حالها وصفتها وفيه اشارة الى ان ما يسئل بها الجنس والحقيقة غالبا والمراد ههنا السؤال عن صفة البقرة لا عن حقيقتها لان حقيقة البقرة معروفة لهم وعبارة المدارك قوله ما هى سؤال عن حالها وصفتها لانهم كانوا عالمين بماهيتها لان ما وان كانت سؤالا عن الجنس وكيف عن الوصف ولكن قد تقع ما موقع كيف ۱۲ ۲۴ قوله فارض من الفرض وهو القطع كانها فرضت سنها اى قطعتها وبلغت آخرها ۱۲ كما ۲۵ قوله المذكور من الفارض والبكر ولذا اضيف اليه البين فانه لا يضاف الا الى متعدد ۱۲ كما ۲۶ قوله ما تؤمرون به اشارة الى ان ما موصولة والعائد محذوف وان حذف الجار قد شاع فى هذا الفعل ۱۲ من الخفاجى ۲۷ قوله لو لم يستثنوا اى بقولهم ان شاء الله والمراد بالاستثناء التعليق بالمشية وسمى التعليق بها استثناء لصرفه الكلام عن الجزم وعن الثبوت فى الحال من حيث التعليق بما لا يعلمه الا الله تعالى ۱۲ كرخى ۲۸ قوله اخر الابد بالنصب هو على سبيل المبالغة والا فالابد لا آخر له آه كرخى والمراد منه آخر حياة الدنيا والابد الدهر اى آخر الدهر والدهر اسم الزمان الطويل وهذه الحياة الدنيا كما فى النهاية ۱۲ ۲۹ قوله تقلبها قلب تقليب برگردانیدن ۱۲ من الصراح ۳۰ قوله والجملة صفة ذلول وعبارة ابى البقاء تثير فى موضع نصب حالا من الضمير فى ذلول تقديره لا تذل فى حال آثارها ولا تسقى الحرث يجوز ان يكون صفة ايضا فان يكون خبرا ابتداء محذوف وكذلك اه وقوله داخلة فى النفى اى فالنفى مسلط على الموصوف وصفته ۱۲ ۳۱ قوله لا شية اى لا لمعة فى نقبتها من لون اخرى سوى الصفرة ۱۲ كشاف ۳۲ قوله لون اى لا لون فيها يخالف لون جلدها فهى صفراء كلها حتى قرنها وظلفها ۱۲ روح البيان ۳۳ قوله فطلبوها اشارة الى ان قوله فذبحوها مرتب على هذا المقدر ۱۲ من الجمل +

وَالْمَسْكَنَةُ اى اثر الفقر من السكون والخزى فهى لازمة لهم وان كانوا اغنياء لزوم الدرهم المضروب لسكته
وَبَاءُوْا رجعوا بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ذٰلِكَ اى الضرب والغضب بِاَنَّهُمْ اى بسبب انهم كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ
اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ كزكريا ويحيى بِغَيْرِ الْحَقِّ اى ظلما ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ يتجاوزون الحد ع
فى المعاصى وكرره للتاكيد اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بالانبياء من قبل وَالَّذِيْنَ هَادُوْا هم اليهود وَالنَّصٰرٰى وَالصّٰبِـِٕيْنَ
طائفة من اليهود او النصارى مَنْ اٰمَنَ منهم بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فى زمن نبينا وَعَمِلَ صَالِحًا بشريعته
فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ اى ثواب اعمالهم عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ روعى فى ضمير اٰمن وعمل
لفظ من وفيما بعده معناها وَ اذكروا اِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ عهدكم بالعمل بما فى التوراة وَ قد رَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ
الجبل اقتلعناه من اصله عليكم لما ابيتم قبولها وقلنا خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ بجد واجتهاد وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ بالعمل به
لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ النار او المعاصى ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ اعرضتم مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ الميثاق عن الطاعة فَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ
وَرَحْمَتُهٗ لكم بالتوبة او تاخير العذاب لَكُنْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ الهالكين وَلَقَدْ لام قسم عَلِمْتُمْ عرفتم الَّذِيْنَ اعْتَدَوْا
تجاوزوا الحد مِنْكُمْ فِى السَّبْتِ بصيد السمك وقد نهيناهم عنه وهم اهل ايلة فَقُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِـِٕيْنَ مبعدين
فكانوها وهلكوا بعد ثلثة ايام فَجَعَلْنٰهَا اى تلك العقوبة نَكَالًا عبرة مانعة من ارتكاب مثل ما عملوا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهَا
وَمَا خَلْفَهَا اى للامم التى فى زمانها وبعدها وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ الله وخصوا بالذكر لانهم المنتفعون بها بخلاف غيرهم
وَ اذكر اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ وقد قتل لهم قتيل لا يدرى قاتله وسألوه ان يدعو الله ان يبينه لهم فدعاه اِنَّ اللّٰهَ
يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً قَالُوْا اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا مهزوا بنا حيث تجيبنا بمثل ذلك قَالَ اَعُوْذُ امتنع بِاللّٰهِ مِنْ
اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ المستهزئين فلما علموا انه عزم قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِىَ اى ما سنها قَالَ
موسى اِنَّهٗ اى الله يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا فَارِضٌ مسنة وَّلَا بِكْرٌ صغيرة عَوَانٌ نصف بَيْنَ ذٰلِكَ المذكور من
السنين فَافْعَلُوْا مَا تُؤْمَرُوْنَ به من ذبحها قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا لَوْنُهَا قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَآءُ
فَاقِعٌ لَّوْنُهَا شديد الصفرة تَسُرُّ النّٰظِرِيْنَ اليها بحسنها اى تعجبهم قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِىَ اسائمة ام عاملة
اِنَّ الْبَقَرَ اى جنسه المنعوت بما ذكر تَشٰبَهَ عَلَيْنَا لكثرته فلم نهتد الى المقصودة وَاِنَّآ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَمُهْتَدُوْنَ اليها فى الحديث لو لم
يستثنوا ما بينت لهم اخر الابد قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا ذَلُوْلٌ غير مذللة بالعمل تُثِيْرُ الْاَرْضَ تقلبها للزراعة والجملة فى
صفة ذلول داخلة فى النفى وَلَا تَسْقِى الْحَرْثَ الارض المهيئة للزرع مُسَلَّمَةٌ من العيوب واثار العمل لَّا شِيَةَ لون فِيْهَا
غير لونها قَالُوا الْـٰٔنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ نطقت بالبيان التام فطلبوها فوجدوها عند الفتى البار بامه فاشتروها بملء مسكها

ذہبا فذبحوہا وما کادوا یفعلون ○ لغلاء ثمنہا وفی الحدیث لو ذبحوا ای بقرة کانت لاجزأتہم ولکن شددوا علی انفسہم فشدد اللہ علیہم واذ قتلتم نفسا فادّٰرأتم فیہ ادغام التاء فی الاصل فی الدال ای تخاصمتم وتدافعتم فیہا واللہ مخرج مظہر ما کنتم تکتمون ○ من امرہا وہذا اعتراض وہو اول القصة فقلنا اضربوہ ای القتیل ببعضہا فضرب بلسانہا او عجب ذنبہا فحیی وقال قتلنی فلان وفلان لابنی عمہ ومات فحرما المیراث وقتلا قال تعالیٰ کذلک الاحیاء یحیی اللہ الموتی ویریکم آیاتہ دلائل قدرتہ لعلکم تعقلون ○ تتدبرون فتعلمون ان القادر علی احیاء نفس واحدة قادر علی احیاء نفوس کثیرة فتؤمنون ثم قست قلوبکم ایہا الیہود صلبت عن قبول الحق من بعد ذلک المذکور من احیاء القتیل وما قبلہ من الآیات فہی کالحجارة فی القسوة او اشد قسوة منہا وان من الحجارة لما یتفجر منہ الانہار وان منہا لما یشقق فیہ ادغام التاء فی الاصل فی الشین فیخرج منہ الماء وان منہا لما یہبط ینزل من علو الی سفل من خشیة اللہ وقلوبکم لا تتاثر ولا تلین ولا تخشع وما اللہ بغافل عما تعملون ○ وانما یؤخرکم لوقتکم وفی قراءة بالتحتانیة وفیہ التفات عن الخطاب افتطمعون ایہا المؤمنون ان یؤمنوا ای الیہود لکم وقد کان فریق طائفة منہم احبارہم یسمعون کلام اللہ فی التوراة ثم یحرفونہ یغیرونہ من بعد ما عقلوہ فہموہ وہم یعلمون ○ انہم مفترون والہمزة للانکار ای لا تطمعوا فلہم سابقة فی الکفر واذا لقوا ای منافقو الیہود الذین آمنوا قالوا آمنا بان محمدا نبی وہو المبشر بہ فی کتابنا واذا خلا رجع بعضہم الی بعض قالوا ای رؤساؤہم الذین لم ینافقوا لمن نافق اتحدثونہم ای المؤمنین بما فتح اللہ علیکم ای عرفکم فی التوراة من نعت محمد صلعم لیحاجوکم لیخاصموکم واللام للصیرورة بہ عند ربکم فی الآخرة ویقیموا علیکم الحجة فی ترک اتباعہ مع علمکم بصدقہ افلا تعقلون ○ انہم یحاجونکم اذا حدثتموہم فتنتہوا قال تعالیٰ اولا یعلمون الاستفہام للتقریر والواو الداخلة علیہا للعطف ان اللہ یعلم ما یسرون وما یعلنون ○ ما یخفون وما یظہرون من ذلک وغیرہ فیرعووا عن ذلک ومنہم ای الیہود امیون عوام لا یعلمون الکتٰب التوراة الا لکن امانی اکاذیب تلقوہا من رؤسائہم فاعتمدوہا وان ما ہم فی جحد نبوة النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہ مما یختلقونہ الا یظنون ○ ظنا ولا علم لہم فویل شدة عذاب للذین یکتبون الکتٰب بایدیہم ای مختلقا من عندہم ثم یقولون ہذا من عند اللہ لیشتروا بہ ثمنا قلیلا من الدنیا وہم الیہود غیروا صفة النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی التوراة وآیة الرجم وغیرہا وکتبوہا علی خلاف ما انزل فویل لہم مما

---

۱ قولہ ذہبا آہ وکانت قیمة البقرة بغیر ہذہ فی ذلک الوقت ثلاثة دنانیر کذا فی البیضاوی وفی المصباح والمسک الجلد الجمع مسوک ۱۲ ج ۲ قولہ وما کادوا یفعلون آہ لتطویلہم وکثرة مراجعتہم اولخوف الفضیحة فی ظہور القاتل اولغلاء ثمنہا ۱۲ بیضاوی ۳ قولہ فادّٰرأتم آہ عبارة السمین اصل ادارأتم تدارأتم علی وزن تفاعلتم من الدرء وہو الدفع فاجتمعت التاء مع الدال وہما متقاربان فی المخرج فارید الادغام فقلبت التاء دالا واسکنت لاجل الادغام ولا یمکن الابتداء بالساکن فاجتلبت ہمزة الوصل لیبتدأ بہا فبقی ادّارأتم فادّٰرأتم ۱۲ جمل ۴ قولہ تخاصمتم وتدافعتم لان المتخاصمین یدرء بعضہم بعضا ای یدفعہ وہذا محمہ ۱۲ کشاف ۵ قولہ وہذا ای قولہ واللہ مخرج اعتراض ای بین العاطف والمعطوف علیہ وہما فادّٰرأتم فقلنا اضربوہ وقولہ وہو ای قولہ واذ قتلتم نفسا اہ کرخی لکن فی صنیعہ تساہل لان ہذا الضمیر ای قولہ وہو اول القصة لم یتقدم مرجع فی کلامہ اہ جمل قول فی توجیہہ ان مرجع الضمیر ہو المضمون السابق فکانہ قال ہذا ای مضمون القریب اعتراض وہو ای المضمون السابق اول القصة فالمضمون مذکور سابقا وہو اذ قتلتم فادّٰرأتم فیہا وتقدیمہ فی کلامہ لیس بضروری اہ وعبارة معالم التنزیل ہذا اول القصة وان کان مؤخرا فی التلاوة ۱۲ ۶ قولہ وہو اول القصة یعنی واذ قتلتم نفسا وان کانت متاخرة فی التلاوة والقصة کما اوردہا آدم بن ابی ایاس فی تفسیرہ عن ابی العالیة انہ کان فی بنی اسرائیل رجل غنی ولم یکن لہ ولد وکان لہ قریب وارث فقتلہ لیرثہ والقاہ الی مجمع الطرق ثم جاء الی موسیٰ وقال قتل قریبی ولا ادری من قتلہ فاوحی اللہ الی موسیٰ بذبح البقرة ۱۲ ک ۷ قولہ عجب ذنبہا العجب بفتح العین المہملة وسکون الجیم والباء الموحدة اصل الذنب آہ وضرب بفخذہا او بعظم من عظامہا او ببعض اعضائہا روایات قال ابن کثیر لم یات من طریق صحیح بیان العضو الذی ضرب بہ وکذا لم ینقل لکثرة ثمنہا الا من نقل بنی اسرائیل ۱۲ ک قولہ او عجب عجب بالفتح وسکون جیم بن دم ۱۲ صراح فعلی ہذا ان قال عجبہا موضع عجب ذنبہا لکان اولیٰ اللہم الا ان یقال العجب ہو العظم بین الالیتین کما قالہ الآخر فتکون المغایرة بینہما من وجہ فتامل ۱۲ ۸ قولہ کذلک یحیی اللہ الموتی کذلک فی محل النصب لانہ نعت لمصدر محذوف تقدیرہ یحیی اللہ الموتی احیاء مثل ذلک الاحیاء فیتعلق بمحذوف ای احیاء کائنا کذلک الاحیاء ۱۲ سمین ۹ قولہ ثم قست قلوبکم الخ ثم موضوعة للتراخی فی الزمان ولا تراخی ہہنا اذ قسوة قلوبہم فی الحال لا بعد زمان فہی محمولة علی الاستبعاد مجازا ای یبعد من العاقل القسوة بعد تلک الآیات وقولہ من بعد ذلک مؤکد للاستبعاد واشد تاکیدا ۱۲ ج ۱۰ قولہ منہا والمعنی انہا فی القساوة مثل الحجارة او زائد علیہا وقد یفسر بانہا مثلہا او مثل ما ہو اشد منہا قسوة فحذف المضاف واقیم المضاف الیہ مقامہ فان قیل الشک محال علیہ تعالیٰ قلنا المعنی ان من عرف حالہم امکنہ ان یشبہہم بالحجارة او بما ہو اقسی منہا وقد یجعل او بمعنی بل او للتنویع او بمعنی الواو ۱۲ ک ۱۱ قولہ منہا اشارة الی ان قسوة منصوب علی التمییز لان الابہام حصل فی نسبة التفضیل الیہا والمفضل علیہ محذوف للدلالة علیہ اہ من الکرخی وانما لم یقل اقسی مع انہ اخصر لان اشد ابلغ من اقسی لدلالتہ علی الزیادة بالمادة والہیئة ۱۲ بیضاوی ۱۲ قولہ لما یتفجر ما بمعنی الذی فی موضع نصب اسم ان واللام للتوکید ۱۲ ابو البقاء ۱۳ قولہ افتطمعون الہمزة للاستفہام وتدخل علی ثلثة من حروف العطف الفاء کما ہہنا والواو کقولہ الآتی اولا یعلمون وثم کقولہ اثم اذا ما وقع آمنتم بہ واختلف فی مثل ہذہ التراکیب فذہب الجمہور الی ان الہمزة مقدمة من تاخیر لان لہا الصدر ولا حذف فی الکلام والتقدیر فاتطمعون والا یعلمون وثم اذا ما وقع وذہب الزمخشری الی انہا داخلة علی محذوف دل علیہ سیاق الکلام والتقدیر ہہنا اتسمعون اخبارہم وتعلمون احوالہم فتطمعون ۱۲ من ابی السعود قولہ افتطمعون الجملة معطوفة علی قست قلوبکم او علی مقدر ای اتحسبون قلوبہم صالحة للایمان فتطمعون ۱۲ ک ۱۴ قولہ ایہا المؤمنون یشیر الی ان الخطاب لہ صلعم والمؤمنین کذا روی عن ابن عباس وقیل ہو لرسول اللہ صلعم خاصة خوطب بلفظ الجمع تعظیما ۱۲ ک ۱۵ قولہ ان یؤمنوا لکم ای ان یصدقوکم واللام زائدة او یقرروا لکم ویحدثوا الایمان لاجل دعوتکم ۱۲ ک ۱۶ قولہ فلہم سابقة ای اسلافہم فعلوا ذلک فکیف یطمع ایمانہم یقال لہ سابقة فی ہذا الامر اذا سبق الناس الیہ ۱۲ ک ۱۷ قولہ واذا لقوا الخ شروع فی ذکر الفرقة الثانیة وہم المنافقون ورئیسہم عبد اللہ بن سلول وقولہ واذا خلا شروع فی الفرقة الثالثة وہم المؤیدون للمنافقین ۱۲ ۱۸ قولہ ای عرفکم وفی تفسیر العباسی وغیرہ بین اللہ لکم ۱۲ ۱۹ قولہ للصیرورة ای للعاقبة کقولہ لدوا للموت ۱۲ ک ۲۰ قولہ فی الآخرة متعلق بیحاجوکم ولما ورد علی ہذا التفسیر ان الاخفاء لا یدفع المحاجة یوم القیمة عند علام الغیوب اشار الی دفعہ بقولہ ویقیموا الخ ۱۲ ک ۲۱ قولہ بصدقہ ای واقرارکم بذلک یعنی ان المحاجة یقع بانکم بلغتم وخالفتم وقال البیضاوی لیحاجوکم بما انزل ربکم فی کتابہ جعلوا محاجتہم بکتاب اللہ وحکمہ محاجة عندہ کما یقال عند اللہ کذا ای انہ فی کتابہ وحکمہ انتہی وعلی ہذا فیکون قولہ عند ربکم بدلا من ضمیر بہ ۱۲ ک ۲۲ قولہ اذا حدثتموہم یشیر الی ان المفعول محذوف وہو من کلام اللائمین ۱۲ ک ۲۳ قولہ الاستفہام للتقریر وہو حمل المخاطب علی الاقرار والاعتراف بامر قد استقر عندہ ای مع التوبیخ ۱۲ کرخی ۲۴ قولہ للعطف ای لعطف الجملة علی المقدر تقدیرہ الا یتاملون ولا یعلمون او المراد ان الواو فی الحقیقة ہی الداخلة علی ہمزة الاستفہام وانما اخرت لصدارة الاستفہام ۱۲ کمالین ۲۵ قولہ ومنہم شروع فی ذکر الفرقة الرابعة ۱۲ صاوی ۲۶ قولہ لکن آہ الاستثناء فی قولہ تعالیٰ الا امانی منقطع کما اشار بتفسیرہ بلکن علی عادتہ فی انہ یشیر للمنقطع بتفسیر الا بلکن لان الامانی لیست من جنس الکتاب ولا مندرجة تحت مدلولہ ۱۲ جمل ۲۷ قولہ اکاذیب الخ وہی المفتریات من تغییر صفة محمد صلی اللہ علیہ وسلم وانہم لا یعذبون فی النار الا ایاما معدودة وان آباءہم الانبیاء یشفعون لہم وان اللہ لا یؤاخذہم بخطایاہم ویرحمہم ولا حجة بہم فی صحة ذلک ۱۲ روح ۲۸ قولہ یختلقونہ ای یخترعونہ اختلاق دروغ بربافتن ۱۲ صراح ۲۹ قولہ شدة عذاب او ہلاک عظیم وما فی الحدیث انہ واد فی جہنم فمعناہ ان فیہا موضعا یتبوأ فیہا من جعل لہ الویل وہو فی الاصل مصدر لا فعل لہ وانما ساغ الابتداء بہ نکرة لانہ دعاء ۱۲ ک ۳۰ قولہ غیروا صفة النبی فی التوراة وکانت ہی فی التوراة حسن الوجہ جعد الشعر اکحل العینین ربعة ای متوسط القامة فغیروہا وکتبوا مکانہ طوال ازرق سبط الشعر وہو خلاف الجعد فاذا سالہم سفلتہم عن ذلک قرأوا علیہم ما کتبوا فیجدونہ مخالفا لصفتہ علیہ السلام فیکذبونہ ۱۲ روح البیان ۳۱ قولہ وآیة الرجم فی الصحیحین انہم جعلوا بدلہا الجلد والتحمیم ای تسوید الوجہ ۱۲ ک

كَتَبَتْ اَيْدِيْهِمْ من المختلق وَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا يَكْسِبُوْنَ ○ من الرشا وَقَالُوْا لما وعدهم النبي النار لَنْ تَمَسَّنَا تصيبنا
النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً ؕ قليلة اربعين يومًا مدة عبادة اٰبائهم العجل ثم تزول قُلْ لهم يا محمد اَتَّخَذْتُمْ حذف
منه همزة الوصل استغناء بهمزة الاستفهام عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا ميثاقًا منه بذلك فَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهٗ ٓ به لا
اَمْ بل تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ○ بَلٰى تمسكم وتخلدون فيها مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً شركًا وَّاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓئَتُهٗ
بالافراد والجمع اي استولت عليه واحدقت به من كل جانب بان مات مشركًا فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ○
روعي فيه معنى من وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ○ ع وَاذكر اِذْ اَخَذْنَا
مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ في التوراة وقلنا لَا تَعْبُدُوْنَ بالتاء والياء اِلَّا اللّٰهَ خبر بمعنى النهي وقرئ لا تعبدوا وَ
احسنوا بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا برا وَّذِي الْقُرْبٰى القرابة عطف على الوالدين وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ
قولًا حُسْنًا من الامر بالمعروف والنهي عن المنكر والصدق في شان محمد صلعم والرفق بهم وفي قراءة بضم الحاء و
سكون السين مصدر وصف به مبالغة وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ؕ فقبلتم ذلك ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ اعرضتم عن
الوفاء به فيه التفات عن الغيبة والمراد اباؤهم اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْكُمْ وَاَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ ○ عنه كابائكم وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ و
قلنا لَا تَسْفِكُوْنَ دِمَآءَكُمْ تريقونها بقتل بعضكم بعضًا وَلَا تُخْرِجُوْنَ اَنْفُسَكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ لا يخرج بعضكم بعضًا
من داره ثُمَّ اَقْرَرْتُمْ قبلتم ذلك الميثاق وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ○ على انفسكم ثُمَّ اَنْتُمْ يَا هٰٓؤُلَآءِ تَقْتُلُوْنَ اَنْفُسَكُمْ يقتل
بعضكم بعضًا وَتُخْرِجُوْنَ فَرِيْقًا مِّنْكُمْ مِّنْ دِيَارِهِمْ تَظٰهَرُوْنَ فيه ادغام التاء في الاصل في الظاء وفي قراءة بالتخفيف على
حذفها تتعاونون عَلَيْهِمْ بِالْاِثْمِ المعصية وَالْعُدْوَانِ ؕ الظلم وَاِنْ يَّاْتُوْكُمْ اُسٰرٰى وفي قراءة اسرى تُفٰدُوْهُمْ وفي قراءة
تَفْدُوْهُمْ تنقذوهم من الاسر بالمال او غيره وهو مما عهد اليهم وَهُوَ اي الشان مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ اِخْرَاجُهُمْ ؕ متصل بقوله
وتخرجون والجملة بينهما اعتراض اي كما حرم ترك الفداء وكانت قريظة حالفوا الاوس والنضير الخزرج فكان كل فريق
يقاتل مع حلفائه ويخرب ديارهم ويخرجهم فاذا اسروا فدوهم وكانوا اذا سئلوا لم تقاتلونهم وتفدونهم قالوا امرنا بالفداء فيقال
فلم تقاتلونهم فيقولون حياء ان يستذل حلفاؤنا قال تعالى اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وهو الفداء وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ۚ وهو
ترك القتل والاخراج والمظاهرة فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْيٌ هوان وذل فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وقد
خزوا بقتل قريظة ونفي النضير الى الشام وضرب الجزية وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ اِلٰٓى اَشَدِّ الْعَذَابِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ○
بالياء والتاء اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ز بان اثروها عليها فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ
يُنْصَرُوْنَ ○ ع يمنعون منه وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ التوراة وَقَفَّيْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ ز اي اتبعناهم رسولًا

لہ قوله كتبت ايديهم آه تاكيد لقوله فويل للذين يكتبون الكتاب بايديهم ومع ذلك فيه نوع مغايرة لان قوله مما كتبت ايديهم وقع تعليلا فهو مقصود وقوله فيما سلف يكتبون الكتاب بايديهم وقع صلة فهو غير مقصود وقوله ويل لهم مما يكسبون الكلام فيه كالذي فيما قبله جيء به للتاكيد ١٢ ج ٢ہ قوله من الرشى بضم الراء وكسرها جمع رشوة ١٢ ٣ہ قوله استغناء بهمزة الاستفهام عن همزة الوصل فانه لا يؤتى بها الا لتعذر الابتداء بالساكن فاذا دخل عليها همزة الاستفهام استغنى عنها ١٢ ك ٤ہ قوله فلن يخلف الله جواب شرط مقدر اي ان كنتم اتخذتم عند الله عهدًا ١٢ ك ٥ہ قوله ام بل الخ اشار به الى ان ام منقطعة وهي التي بمعنى بل والاستفهام لانكار الاتخاذ ونفيه ومعنى بل للاضراب والانتقال فلذا قدر جواب الهمزة بلا النافية فيكون المعنى على نفي ما في حيز الهمزة واثبات ما في حيز ام ويكون الكلام في الحقيقة من قبيل الخبر ١٢ جمل ٦ہ قوله شركا تفسير السيئة بالشرك عن ابن عباس ومجاهد وغيرهما رضي الله عنهم ١٢ مدارك وفي تفسير العباسي من كسب سيئة اي اشرك بالله ١٢ ٧ہ قوله واحدقت احدق احاط في الصراح احدقوا به احاطوا به ١٢ ٨ہ قوله خبر بمعنى النهي وهو ابلغ من صريح النهي لما فيه من ايهام ان المنهي حقه ان يسارع الى الانتهاء عما نهي عنه فكانه نهي عنه فيخبر به الناهي ١٢ ابو السعود ٩ہ قوله وقرئ لا تعبدوا آه اي بصريح النهي وهذه القراءة شاذة ونبه الشارح على شذوذها بقوله وقرئ على قاعدته انه يشير للسبعية بقوله وفي قراءة وللشاذة بقوله وقرئ وهذه القاعدة اغلبية في كلامه وسيأتي انه يخالفها في مواضع ١٢ جمل ١٠ہ قوله قولا حسنا اشار به الى ان حسنا بالفتح صفة لمصدر محذوف اي قولا حسنا ١٢ ابو البقاء ١١ہ قوله فقبلتم ذلك اي الميثاق المذكور وقدر هذا ليعطف عليه قوله ثم توليتم ١٢ ١٢ہ قوله فيه اي في قوله اخذنا بني اسرائيل الى الخطاب في ثم توليتم ١٢ ك ١٣ہ قوله التفات وحكمته الاستلذاذ للسامع وعدم الملل منه فان الالتفات من المحسنات للكلام ١٢ صاوي ١٤ہ قوله الا قليلا منكم اي من اجدادكم وهو من اقام اليهودية على وجهها قبل النسخ اي ومنكم ايضا وهو من آمن منهم كعبد الله بن سلام واضرابه ١٢ ١٥ہ قوله واذ اخذنا الخ المقدر اذكروا فهو خطاب لبني اسرائيل وهو معطوف على الجملة الاولى المتعلقة بحقوق الله وهذه الجملة متعلقة بحقوق العباد فخانوا كلا من العهدين ١٢ صاوي مختصرا ١٦ہ قوله ميثاقكم خطاب لليهود المعاصرين له صلى الله عليه وسلم والمراد اسلافهم المعاصرون لموسى على سنن التذكيرات السابقة اي واذكروا يا ايها اليهود المعاصرون لمحمد صلى الله عليه وسلم وقت ان اخذنا ميثاقكم اي ميثاق آبائكم ١٢ جمل ١٧ہ قوله دماءكم انما جعل قتل الرجل غيره قتل نفسه لاتصاله به نسبا او دينا فهو من باب المجاز بادنى ملابسة اولانه توجيه قصاصا فهو من باب اطلاق السبب على المسبب ١٢ صاوي ١٨ہ قوله قبلتم انما فسر الاقرار بذلك ليكون قوله تشهدون على انفسكم تاسيسا لا تاكيدا ولو ابقى الاقرار على ظاهره يكون ما بعده تاكيدا في البيضاوي وانتم تشهدون تاكيد كقولك اقر فلان شاهدا على نفسه وقيل وانتم ايها الموجودون تشهدون على اقرار اسلافكم فيكون اسناد الاقرار اليهم مجازا ١٢ ١٩ہ قوله ثم انتم يا هؤلاء تقتلون الخ انتم مبتدأ وفي خبره ثلاثة اوجه احدها تقتلون فعلى هذا في هؤلاء وجهان احدهما في موضع نصب باضمار اعني والثاني هو منادى اي يا هؤلاء ان هذا لا يجوز عند سيبويه لان هؤلاء مبهم ولا يحذف حرف النداء مع المبهم والوجه الثاني ان الخبر هؤلاء على ان يكون بمعنى الذين وتقتلون صلته هذا ايضا ضعيف لان مذهب البصريين ان اولاء هذا لا يكون بمنزلة الذين واجازه الكوفيون والوجه الثالث ان الخبر هؤلاء على تقدير حذف مضاف تقديره ثم انتم مثل هؤلاء فعلى هذا تقتلون حال يعمل فيها معنى التشبيه ١٢ ابو البقاء على حذفها اي حذف النار ١٢ ٢٠ہ قوله يقتل بعضكم بعضا اشار بذلك الى انه من اطلاق الملزوم وارادة اللازم لانه يلزم من القتل اراقة الدم غالبا والاضافة في دماءكم لادنى ملابسة فان دم الاخ كدم النفس او باعتبار ان من قتل يقتل اي فلا تتسببوا في قتل انفسكم بقتلكم غيركم ١٢ ص ٢١ہ قوله على حذفها اي حذف احدى التائين وهي على القراءتين حال من الفاعل ١٢ ك ٢٢ہ قوله وان ياتوكم اسارى تفدوهم واگر بشما آيند اسيران بني اسرائيل ايشانرا فديه مي دهيد يعني باسيري ديگري ميكنيد يا بدل اسير مال مي گيريد ١٢ در مدينه دو قبيله بودند يكي قريظه و ديگرے نضير كه باهم مقاتله كردندي و قبل از هجرت دو قبيله مشرك نيز بودند يكے اوس و ديگر خزرج بني قريظه با اوس يكے شدند و بني نضير با خزرج اتفاق كردند و هر فرقه از يهود بمعاونت حليف خود بآن ديگرے قتال كردندي و بعد از غلبه در خرابي منازل ايشان كوشيدندي تا هم قوم مغلوب را بجلا انجاميدي و چون كسي اسير شدي باتفاق فدا دادندي حالانكه اين امر را حق سبحانه در توريت برايشان حرام فرموده بود پس حق سبحانه در اين آيات حال قباحت شان بيان فرموده ١٢ تفسير حسيني ٢٣ہ قوله تفدوهم اي لنافع وعاصم والكسائي من المفادات والمذكور في متن التفسير تفدوهم بفتح التاء وضم الدال من الثلاثي وهو قراءة الباقين ١٢ ك ٢٤ہ قوله محرم خبر مقدم لقوله اخراجهم والجملة خبر هو ١٢ ك ٢٥ہ قوله والنضير معطوف على قريظة والعامل فيه كانت وقوله الخزرج معطوف على الاوس والعامل فيهما حالفوا ففيه العطف على معمولي عاملين مختلفين قصد الاختصار ويحتمل ان الخزرج معمول لمحذوف التقدير حالفوا والحاصل ان الاوس والخزرج فرقتان في المدينة وهم الانصار كان بينهما عداوة ولم يرسل لهم نبي غير رسول الله واما قريظة وبنو النضير فكانوا مكلفين بشريعة موسى وكانوا اذلاء فاستعز قريظة بالاوس وبنو النضير بالخزرج فكان اذا اقتتل الاوس مع الخزرج قاتل مع كل حلفاءه فاذا اسر حلفاء قريظة اسيرا من بني النضير افتدوه قريظة وبالعكس فاذا سئلوا عن القتال اجابوا بانهم قاتلوا خشية ان يستذل من استعزوا به وعن الفداء اجابوا بانا امرنا به ١٢ صاوي ٢٦ہ قوله وقد خزوا وعن ابن عباس كان عادة قريظة القتل وعادة النضير الاخراج فلما غلب رسول الله صلعم اجلى النضير وقتل قريظة واسر نساءهم وصبيانهم ١٢ ك ٢٧ہ قوله بقتل قريظة اي حين دخل النبي صلعم المدينة واسلم الاوس والخزرج فغزاهم النبي واصحابه الى ان نزلوا على حكم سعد بن معاذ فحكم فيهم بقتل شجعانهم وسبي ذراريهم ونسائهم فقتل منهم سبعمائة وكان ذلك في السنة الرابعة من الهجرة ١٢ ٢٨ہ قوله ولقد الخ شروع في ذكر نعم اخرى لبني اسرائيل قابلوها بالقبائح عظيمة وصدر الجملة بالقسم زيادة في الرد عليهم ١٢ ط ٢٩ہ قوله آتينا موسى الكتاب التوراة آتاه الله اياها جملة واحدة روي عن ابن عباس ان التوراة لما نزلت امر الله تعالى موسى بحملها فلم يطق ذلك فبعث لكل آية ملكا فلم يطيقوا حملها فبعث الله لكل حرف منها ملكا فلم يطيقوا حملها فخففها الله على موسى فحملها ١٢ تفسير كبير ٣٠ہ قوله وقفينا من بعده الخ واز پے در آورديم از پس موسے پيغمبر ستادگان چون يوشع و داؤد و سليمان و زكريا و يحيى و ديگران ١٢ تفسير حسيني ٣١ہ قوله اتبعناهم رسولا قد قيل ان عدد الانبياء بين موسى وعيسى سبعون الفا وقيل اربعة آلاف وكانوا جميعا على شريعة موسى فكانوا مامورين بالعمل بالتوراة وتبليغها الى اممهم ١٢ جمل

١ قوله في اثر رسول اثر بي وفي المصباح جئت في اثره بفتحتين وفي اثره بكسر الهمزة وسكون المثلثة اي تبعته عن قرب اھ وكون بعضهم في اثر بعض ليس من لفظ الآية وانما اخذه الجلال من السياق والمقام وهذا يفيد عدم اجتماع رسولين في زمن واحد فان كان المراد بالرسل خصوص من امروا بالتبليغ امكنت صحته وان كان المراد بهم مطلق الانبياء بعُدَ كل البعد لان من المعلوم انهم قتلوا سبعين نبيا في يوم واحد فانظر اجتماع هذا العدد في وقت واحد ١٢ جمل ٢ قوله عيسى بن مريم عيسى بالسريانية يسوع ومعناه المبارك ومريم بمعنى الخادم ١٢ كشاف ٣ قوله بروح سمي روحا لانه كان ياتي الانبياء بما فيه حيات القلوب ١٢ روح ٤ قوله الى الصفة للمبالغة في الاختصاص وفي الصفة القدس منسوب اليها وفي الاضافة بالعكس نحو مال زيد افاده الطيبي ١٢ ك ٥ قوله جبرئيل وجه تسمية روحا ان الروح جسم نوراني به حياة الابدان وجبرئيل جسم نوراني به حياة القلوب ١٢ صاوی ٦ قوله لطهارته اي من المعاصي والمخالفات والاقذار وقد مدحه الله بقوله انه لقول رسول كريم الآية ١٢ صاوی ٧ قوله يسير معه الخ اي من صباه الى كبره ولم يكن ذلك لغيره ولانه حفظه حتى لم يدن منه الشيطان ولانه رفعه الى السماء حين اراد اليهود قتله ١٢ ك ٨ قوله فلم تستقيموا آه هذا هو المقصود بسياق الكلام من قوله ولقد آتينا موسى الكتاب الخ وهذا كناية عن التكذيب والقتل وغير ذلك من القبائح وايضا اشار به الى ان قوله افكلما جاءكم رسول الخ معطوف على هذا المقدر فكانه قيل فلم تستقيموا افاستكبرتم كلما جاءكم رسول الخ وتوسيط الهمزة بين المعطوف والمعطوف عليه لاجل توبيخهم على تعقيبهم النعم التي عددت عليهم باستكبارهم المذكور ١٢ ج ٨ قوله فلم تستقيموا اشار به الى ان قوله افكلما جاءكم رسول الخ معطوف على هذا المقدر فكانه قيل فلم تستقيموا افاستكبرتم كلما جاءكم رسول الله الخ ١٢ ٩ قوله من الحق بيان لما واشار به الى ان ما موصولة وعائدها محذوف كما تقدم اه من الجمل ١٢ ١٠ قوله تكبرتم اي فالسين زائدة للمبالغة ١٢ ١١ قوله وهو محل الاستفهام اي فالتقدير استكبرتم كلما جاءكم رسول الله الخ ومعنى كونه محل الاستفهام انه هو المستفهم عنه والموبخ عنه والمعبر به ١٢ ١٢ قوله ففريقا كذبتم الفاء عاطفة جملة كذبتم عطف على استكبرتم وفريقا مفعول مقدم قدم لتنسق رؤس الآي وكذا وفريقا تقتلون وفي الكلام حذف اي فريقا منهم كذبتم اه ابو البقاء واليه اشار الشارح بقوله منهم ١٢ ١٣ قوله لحكاية الحال الماضية آه وصورتها ان يقدر ويفرض الواقع في الماضي واقعا وقت التكلم ويخبر عنه بالمضارع الدال على الحال ١٢ ج ١٤ قوله وقالوا للنبي استهزاء اشار به الى ان هذا القول صدر من فريق آخر وذلك الفريق هم المعاصرون للنبي صلى الله عليه وسلم ١٢ ١٥ قوله فلا تعي من الوعي بمعنے یاد کردن ١٢ صراح ١٦ قوله وليس عدم قبولهم لخلل في قلوبهم اي كما ادعوا من انها مغطاة فهذا هو الخلل ١٢ جمل ١٧ قوله فقليلا قليلا منصوب على انه نعت لمصدر محذوف وهو ايمانا اي ايمانا قليلا ويستفاد هذا من قول الشارح ايضا ١٢ ١٨ قوله اي ايمانهم الخ اي ايمانهم قليل جدا آه قلته باعتبار قلة المؤمن به وهو الظاهر او باعتبار قلة الافراد المؤمنين منهم كذا افاد الشيخ وقليلا منصوب على انه نعت لمصدر محذوف اي يؤمنون ايمانا قليلا هذا هو المتبادر من صنيع الجلال ويحتمل انه صفة لزمان محذوف اي فزمانا قليلا يؤمنون فهو على حد قوله آمنوا بالذي انزل على الذين آمنوا وجه النهار واكفروا آخره سمين ١٢ ج ١٩ قوله ولما جاءهم كتاب هذه الجملة من متعلقات الجملة التي قبلها وكل منهما حكاية عن اليهود والذين كانوا في زمنه صلعم ١٢ ص ٢٠ قوله قبل مجيئه اشار به الى ان قبل بنيت ههنا لقطعها عن الاضافة والتقدير من قبل مجيئه ومن قبل ذلك ١٢ تفسير ابي البقاء ٢١ قوله يستنصرون اي يطلبون الفتح والنصرة فالسين بحرف على الحقيقة والفتح يتضمن معنى النصر بواسطة على ١٢ كما ٢٢ قوله وجواب لما الاولى دل عليه جواب الثانية يعني جواب لما الاولى محذوف دل عليه جواب لما الثانية وهو كفروا به لان مقتضاهما واحد ١٢ ٢٣ قوله باعوا اي اشترى من الاضداد وهو ههنا بمعنے باع لانهم بذلوا انفسهم بالكفر ولم يعكسوا حتى يصح معنى الشراء المعروف ١٢ كما ٢٤ قوله لفاعل بئس آه اي المستكن على معنى بئس الشئ شيئا واشتروا به انفسهم صفة ما ١٢ ج ٢٥ قوله اي كفرهم اشارة الى ان قوله ان يكفروا في تاويل مصدر كما اقتضاه السياق لظهور ان ما باعوا به انفسهم في الماضي ليس هو ان يكفروا في المستقبل وانما عبر عنهم بالمضارع حكاية للحال الماضية واستحضارا لفعلهم الشنيع اه كرخي ١٢ ٢٦ قوله ان ينزل الله مفعول من اجله اي بغوا لان انزل الله وقيل التقدير بغيا على ما انزل الله اي حسدا على ما خص الله به نبيه من الوحي آه ابو البقاء وعبارة المدارك ينزل الله اي لان ينزل او على ان ينزل اي حسدوه على ان ينزل الله ١٢ ٢٧ قوله من فضله من للابتداء صفة لموصوف محذوف اي شيئا كائنا من فضله وهو الوحي وهو مفعول ان ينزل ١٢ ك ٢٨ قوله بما وراءه قال البيضاوي وراء في الاصل مصدر جعل ظرفا ويضاف الى الفاعل فيراد به ما يتوارى به وهو خلفه والى المفعول فيراد به ما يواريه وهو قدامه ولذلك عد من الاضداد ١٢ ٢٩ قوله مصدقا حال ثانية مؤكدة والعامل فيها ما في الحق من معنى الفعل اذ المعنى وهو الثابت مصدقا وصاحب الحال الضمير المستتر في الحق ١٢ ابو البقاء ٣٠ قوله حال ثانية الخ جئ لتقرير مضمون الجملة لتضمن رد مقالهم فانهم لما كفروا بما يوافق التوراة فقد كفروا بها ١٢ ك ٣١ قوله اي قتلتم اشار بذلك ان المضارع بمعنى الماضي وانما عبر بالمضارع لحكاية الحال الماضية ١٢ ٣٢ قوله الى الميقات اي لياتي بالتوراة ١٢ ٣٣ قوله باتخاذه يشير الى ان الجملة حال وقد يجعل اعتراضا بمعنے انكم قوم من عادتكم الظلم ١٢ ك ٣٤ قوله ليسقط عليكم اي رفعناه لاجل السقوط عليكم ان لم تمتثلوا ١٢ ٣٥ قوله واشربوا في قلوبهم العجل الجملة حالية على حذف مضافين اي حب عبادة العجل وفي الكلام استعارة بالكناية وتقريره ان تقول شبه حب عبادة العجل بمشروب لذيذ سائغ بجامع الالتذاذ في كل وطوى ذكر المشبه به ورمز له بشئ من لوازمه وهو الاشراب فاثباته تخييل ولم يعبر بالاكل لانه ليس فيه شدة مخالطة ١٢ صاوی ٣٦ قوله حبه يريد ان المضاف محذوف لان العجل لا يشرب فحذف الحب واقيم العجل مقامه للمبالغة ١٢ كما ٣٧ قوله كما يخالط الشراب اي خلال القلوب والابدان فمفعول يخالط محذوف ١٢ صاوی ٣٨ قوله ايمانكم بالتوراة لانه ليس في التوراة عبادة العجل واضافة الامر الى ايمانهم تهكم وكذا اضافة الايمان اليهم ١٢ ك ٣٩ قوله المعنى الخ اشارة الى قياس حملي من الشكل الاول وتقريره ان تقول اعتقادكم يامركم بعبادة العجل وكل اعتقاد كذلك فهو كفر ينتج اعتقادكم كفر ١٢ ج

فِي اَثَرِهِ رسول وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ المعجزات كاحياء الموتى وابراء الاكمه والابرص وَاَيَّدْنٰهُ قويناه
بِرُوْحِ الْقُدُسِ من اضافة الموصوف الى الصفة اي الروح المقدسة جبرئيل لطهارته يسير معه حيث سار فلم تستقيموا
اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ بِمَا لَا تَهْوٰى تحب اَنْفُسُكُمُ من الحق اسْتَكْبَرْتُمْ تكبرتم عن اتباعه جواب كلما وهو محل
الاستفهام والمراد به التوبيخ فَفَرِيْقًا منهم كَذَّبْتُمْ كعيسى وَفَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ المضارع لحكاية الحال الماضية اي قتلتم
كزكريا ويحيى وَقَالُوْا للنبي استهزاء قُلُوْبُنَا غُلْفٌ جمع اغلف اي مغشاة باغطية فلا تعي ما تقول قال تعالى بَلْ للاضراب
لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ ابعدهم عن رحمته وخذلهم عن القبول بِكُفْرِهِمْ وليس عدم قبولهم لخلل في قلوبهم فَقَلِيْلًا مَّا يُؤْمِنُوْنَ ما
زائدة لتاكيد القلة اي ايمانهم قليل جدا وَلَمَّا جَآءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ من التورٰة هو القران
وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ قبل مجيئه يَسْتَفْتِحُوْنَ يستنصرون عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يقولون اللهم انصرنا عليهم بالنبي المبعوث
آخر الزمان فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا من الحق وهو بعثة النبي صلعم كَفَرُوْا بِهٖ حسدا وخوفا على الرياسة وجواب لما
الاولى دل عليه جواب الثانية فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ بِئْسَمَا اشْتَرَوْا باعوا بِهٖ اَنْفُسَهُمْ اي حظها من الثواب و
ما نكرة بمعنى شيئا تمييز لفاعل بئس والمخصوص بالذم اَنْ يَّكْفُرُوْا اي كفرهم بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ من القران بَغْيًا مفعول
له ليكفروا اي حسدا على اَنْ يُّنَزِّلَ اللّٰهُ بالتخفيف والتشديد مِنْ فَضْلِهٖ الوحي عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ للرسالة مِنْ عِبَادِهٖ فَبَآءُوْ
رجعوا بِغَضَبٍ من الله بكفرهم بما انزل والتنكير للتعظيم عَلٰى غَضَبٍ استحقوه من قبل بتضييع التورٰة والكفر بعيسى
وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ذو اهانة وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ القران وغيره قَالُوْا نُؤْمِنُ بِمَا اُنْزِلَ عَلَيْنَا
اي التورٰة قال تعالى وَيَكْفُرُوْنَ الواو للحال بِمَا وَرَآءَهٗ سواه او بعده من القران وَهُوَ الْحَقُّ حال مُصَدِّقًا حال
ثانية مؤكدة لِّمَا مَعَهُمْ قُلْ لهم فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ اي قتلتم اَنْبِيَآءَ اللّٰهِ مِنْ قَبْلُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ بالتورٰة وقد نهيتم فيها
عن قتلهم والخطاب للموجودين في زمن نبينا صلى الله عليه وسلم بما فعل اباؤهم لرضاهم به وَلَقَدْ جَآءَكُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ المعجزات
كالعصا واليد وفلق البحر ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ الها مِنْ بَعْدِهٖ اي بعد ذهابه الى الميقات وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ باتخاذه وَاِذْ اَخَذْنَا
مِيْثَاقَكُمْ على العمل بما في التورٰة وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ الجبل حين امتنعتم من قبولها ليسقط عليكم وقلنا
خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ بجد واجتهاد وَّاسْمَعُوْا ما تؤمرون به سماع قبول قَالُوْا سَمِعْنَا قولك وَعَصَيْنَا امرك وَاُشْرِبُوْا
فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ اي خالط حبه قلوبهم كما يخالط الشراب بِكُفْرِهِمْ قُلْ لهم بِئْسَمَا شيئا يَاْمُرُكُمْ بِهٖ اِيْمَانُكُمْ بالتورٰة
عبادة العجل اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ بها كما زعمتم المعنى لستم بمؤمنين لان الايمان لا يامر بعبادة العجل والمراد اباؤهم اي
فكذلك انتم لستم بمؤمنين بالتورٰة وقد كذبتم محمدا صلى الله عليه وسلم والايمان بها لا يامر بتكذيبه قُلْ لهم اِنْ كَانَتْ لَكُمُ

الدار الاخرة اى الجنة عند الله خالصة خاصة من دون الناس كما زعمتم فتمنوا الموت ان كنتم صدقين
تعلق بتمنيه الشرطان على ان الاول قيد فى الثانى اى ان صدقتم فى زعمكم انها لكم ومن كانت له يؤثرها والموصل
اليها الموت فتمنوه ولن يتمنوه ابدا بما قدمت ايديهم من كفرهم بالنبى صلى الله عليه وسلم المستلزم لكذبهم والله عليم
بالظلمين الكافرين فيجازيهم ولتجدنهم لام قسم احرص الناس على حيوة و احرص من الذين اشركوا المنكرين
للبعث عليها لعلمهم بان مصيرهم الى النار دون المشركين لانكارهم له يود يتمنى احدهم لو يعمر الف سنة لو
مصدرية بمعنى ان وهى بصلتها فى تاويل مصدر مفعول يود وما هو اى احدهم بمزحزحه مبعده من العذاب
النار ان يعمر فاعل مزحزحه اى تعميره والله بصير بما يعملون بالياء والتاء فيجازيهم وسال ابن صوريا النبى ع ١٠ ١١
صلى الله عليه وسلم او عمر رضى الله عنه عمن ياتى بالوحى من الملئكة فقال جبريل فقال هو عدونا ياتى بالعذاب ولو كان ميكائيل
لامنا لانه ياتى بالخصب والسلم فنزل قل لهم من كان عدوا لجبريل فليمت غيظا فانه نزله اى القران
على قلبك باذن بامر الله مصدقا لما بين يديه قبله من الكتب وهدى من الضلالة وبشرى بالجنة للمؤمنين
من كان عدوا لله وملئكته ورسله وجبريل بكسر الجيم وفتحها بلا همز وبه بياء ودونها وميكل عطف على الملئكة من
عطف الخاص على العام وفى قراءة ميكائيل بهمز وياء وفى اخرى بلا ياء فان الله عدو للكفرين اوقع موقع
لهم بيانا لحالهم ولقد انزلنا اليك يا محمد ايت بينت واضحت حال رد لقول ابن صوريا للنبى صلى الله عليه وسلم
ما جئتنا بشئ وما يكفر بها الا الفسقون كفروا بها اوكلما عهدوا الله عهدا على الايمان بالنبى ان خرج
او النبى ان لا يعاونوا عليه المشركين نبذه طرحه فريق منهم بنقضه جواب كلما وهو محل الاستفهام الانكارى بل
للانتقال اكثرهم لا يؤمنون ولما جاءهم رسول من عند الله محمد صلى الله عليه وسلم مصدق لما معهم نبذ
فريق من الذين اوتوا الكتب كتب الله اى التورية وراء ظهورهم اى لم يعملوا بما فيها من الايمان بالرسول
وغيره كانهم لا يعلمون ما فيها من انه نبى حق او انها كتاب الله واتبعوا عطف على نبذ ما تتلوا اى تلت
الشيطين على عهد ملك سليمن من السحر وكانت دفنته تحت كرسيه لما نزع ملكه او كانت تسترق السمع
وتضم اليه اكاذيب وتلقيه الى الكهنة فيدونونه وفشا ذلك وشاع ان الجن تعلم الغيب فجمع سليمن الكتب و
دفنها فلما مات دلت الشياطين عليها الناس فاستخرجوها فوجدوا فيها السحر فقالوا انما ملككم بهذا فتعلموه و
رفضوا كتب انبيائهم قال تعالى تبرئة لسليمن وردا على اليهود فى قولهم انظروا الى محمد يذكر سليمن فى الانبياء
وما كان الا ساحرا وما كفر سليمن اى لم يعمل السحر لانه كفر ولكن بالتشديد والتخفيف الشيطين كفروا

---

١ قوله خالصة حال من الدار على راى من يجوز الحال من اسم كان ومن لم يجوزه فهو حال من الضمير المستتر فى الخبر العائد الى الدار ١٢ ٢ قوله تعلق بتمنيه الخ الاظهر تعلق تمنيه بالشرطين وقوله على ان الاول الخ غير ظاهر لان الاول هو تمام معنى الثانى فلا يتحقق معنى الثانى بدونه وشان القيد الانفكاك واستقلال المقيد بدونه ١٢ جمل ٣ قوله قيد فى الثانى حاصله انه اذا اجتمع شرطان وتوسط بينهما جواب كان الاول قيدا فى الثانى بمعنى انه من تمام معناه ويكون الجواب لذلك الثانى فتقدير الآية ان كنتم صادقين فى زعمكم ان الدار الآخرة لكم خاصة فتمنوا الموت وقيل ان الجواب للاول وجواب الثانى محذوف دل عليه جواب الاول ١٢ صاوى ٤ قوله ولن يتمنوه ابدا بهذا المعنى اشارة الى استثناء نقيض التالى وقوله المستلزم لكذبهم اشارة الى النتيجة التى هى نقيض المقدم ١٢ ٥ قوله واحرص من الذين اشركوا اشار به الى ان قوله من الذين اشركوا معطوفة على الناس فى المعنى والتقدير احرص من الناس اى الذين فى زمانهم واحرص من الذين اشركوا اه من تفسير ابى البقاء ودخل الذين اشركوا تحت الناس لكنهم افردوا بالذكر للمبالغة فان حرصهم شديد كما ان جبريل وميكائيل خص بالذكر وان دخلا تحت الملائكة اه من المدارك وغيره ١٢

٥ قوله واحرص الخ من عطف الخاص على العام زيادة فى التقبيح عليهم ودفعا لتوهم ان المشركين احرص منهم ١٢ صاوى ٦ قوله عليها متعلق باحرص المقدرة فى كلام الشارح والضمير للحياة ١٢ جمل ٧ قوله لعلمهم الخ بيان لنكتة عطف هذا الخاص على العام وقوله بان مصيرهم الخ اى فيحبون الحياة فرارا من هذا المصير وقوله له اى لهذا المصير ١٢ ٨ قوله بمعنى ان اى التى هى الناصبة للفعل ولكن لا تنصب لكن جئ بلو حكاية لوداده اه ابو البقاء وغيره ١٢ ٩ قوله ان يعمر فاعل مزحزحه اى فى موضع رفع بمزحزحه اى وما الرجل بمزحزحه تعميره ١٢ ١٠ قوله ابن صوريا اسمه عبد الله وكان من احبار فدك قال العراقى لم اقف له على سند وانما اورده الثعلبى والبغوى بلا سند ١٢ ك ١١ قوله او عمر اشار بذلك الى تنويع الخلاف فان عمر كان له ارض بالعوالى وكان يمر على مدراسهم ليختبر صفات محمد من كتبهم فقالوا يا عمر لقد احببناك فقال والله ما احبكم وانما ادخل عليكم لازداد بصيرة فى امر محمد فسأله ابن صوريا عمن ياتى بالوحى لمحمد فقال جبريل فقال هو عدونا الخ فاخبر النبى بذلك فنزلت الآية ١٢ صاوى ١١ قوله او عمر وقصته ان عمر رض دخل مدراس اليهود يوما فسألهم عن جبريل فقالوا ذلك عدونا يطلع محمدا على اسرارنا وانه صاحب كل خسف وعذاب وميكائيل صاحب الخصب والسلام فقال وما منزلتهما من الله تعالى قالوا جبريل عن يمينه وميكائيل عن يساره وبينهما عداوة فقال لان كانا كما تقولون فليسا بعدوين ولانتم اكفر من الحمير ومن كان عدوا لاحدهما فهو عدو الله ثم رجع عمر رض فوجد جبريل عليه السلام قد سبقه بالوحى فقال عليه السلام لقد وافقك ربك يا عمر اه من البيضاوى واخرجه ابن ابى شيبة فى مسنده وابن جرير وابن ابى حاتم من طرق عن الشعبى وله طرق اخرى فهو اقوى من الاول فما جرى فهذا رد على من عبر الثانى بقيل ١٢ ١٢ قوله بالخصب الخ خصب بالكسر فراخى سال ١٢ صراح ١٣ قوله للمؤمنين اى ونذيرا للكافرين بالنار وهذا رد اول لكلام ابن صوريا حاصله ان جبريل لا اختيار له فى انزال العذاب ولا فى انزال القرآن ١٢ صاوى ١٤ قوله بكسر الجيم كقنديل وقوله وفتحها كشمويل وقوله بلا همز راجع لهما وقوله وبه الخ راجع للمفتوح فقط فالقراءة اربعة واحدة فى مكسور الجيم وثلاثة فى مفتوحها وكلها سبعية والثالثة بوزن سلسبيل والرابع جحمرش ١٢ جمل ١٥ قوله من عطف الخاص على العام وفائدة هذا العطف التنبيه على فضلهما على غيرهما من الملائكة كانهما من جنس آخر اذ التغاير فى الوصف ينزل منزلة التغاير فى الذات ١٢ من المدارك وغيره ١٦ قوله بيانا لحالهم فيه اشارة الى ان فائدة الوقوع الدلالة على انهم كافرون بهذه العداوة لان الجزاء مترتب على كل واحد من المذكورين فى الشرط لا على المجموع اه من الكرخى وعبارة المدارك فجاء بالظاهر ليدل على ان الله انما عاداهم بكفرهم وان عداوة الملائكة كفر كعداوة الانبياء ومن عاداهم عاداه الله ١٢ ١٧ قوله ولقد الخ عطف على قوله من كان عطف القصة على القصة ١٢ كما ١٨ قوله كفروا اى اكفروا بها اشار بذلك الى ان الهمزة داخلة على محذوف والواو عاطفة على ذلك المحذوف وهو احد احتمالين تقدما ١٢ صاوى ١٩ قوله عاهدوا الله قدره ليفيد ان عهدا منصوب على المفعول به وعاهدوا ضمن معنى اعطوا ويكون المفعول الاول محذوفا يعنى ان المفعول الاول لاعطوا عهدا والثانى هو الله محذوف فى الكلام تقديره عاهدوا الله اشار به الشارح اه كما صرح به ابو البقاء فى تفسيره ١٢ ن ٢٠ قوله على الايمان بالنبى الخ يعنى اليهود عاهدوا لئن خرج محمد لنؤمنن به فلما خرج عليهم وعهد اليهم فى محمد كفروا به وقال عطاء هى العهود التى كانت بين رسول الله صلى الله عليه وسلم وبين اليهود ان لا يعاونوا المشركين على قتاله فنقضوها ١٢ من المعالم ٢١ قوله او النبى اشارة الى تفسير ثان فقد كانوا ياتون النبى ويقولون له ان كنت نبيا فات لنا بكتاب فيقيم عليهم الحجة فيعاهدونه ان لا يعاونوا عليه المشركين ثم ينقضونه ١٢ ٢٢ قوله وهو محل الاستفهام الانكارى والمعنى على انكار اللياقة يعنى ما كان ينبغى لهم نبذ العهد كلما عقدوه ١٢ ٢٣ قوله لم يعملوا الخ اشار بذلك الى ان قوله وراء ظهورهم ليس على حقيقته بل هو كناية عن عدم العمل بما فى التوراة والا فهم يعظمونها الى الآن ١٢ صاوى ٢٤ قوله اى تلت اشار به الى ان تتلو حكاية حال ماضية ١٢ ٢٥ قوله تحت كرسيه اخرج ابن جرير عن ابن عباس كان سليمان اذا اراد ان يدخل الخلاء او ياتى شيئا من شانه اعطى الجرادة وهى امراته خاتمه فلما اراد الله ان يبتلى سليمان بالذى ابتلاه به اعطى الجرادة ذات يوم خاتمه فجاء الشيطان فى صورة سليمان فقال لها هاتى خاتمى فاخذه فلبسه فلما لبسه دانت له الشياطين والجن والانس فجاء سليمان فقال هاتى خاتمى فقالت كذبت لست سليمان فعرف انه بلاء ابتلى به فانطلقت الشياطين فكتبت من تلك الايام كتبا فيها سحر وكفر ثم دفنوها تحت كرسى سليمان ثم اخرجوها فقرءوها على الناس وقالوا انما كان سليمان يغلب الناس بهذه الكتب فبرئ الناس من سليمان واكفروه حتى بعث الله محمدا صلى الله عليه وسلم وانزل عليه وما كفر سليمان آه ١٢ ك ٢٦ قوله السحر كونه سحرا على الوجه الثانى مشكل فانها لم تكن فيها الا اخبار الغيب ولعلها كانت توثر اثر السحر فان السحر ما يستعان فى تحصيله بالتقرب الى الشياطين ١٢ كما ٢٧ قوله لانه كفر اى من غير تفصيل بين الاستحلال وعدمه فالاول كفر دون الثانى اه وفى البيضاوى والمراد بالسحر ما يستعان فى تحصيله بالتقرب الى الشياطين مما لا يستقل به الانسان اه وقال الشيخ ابو المنصور القول بان السحر كفر على الاطلاق خطا بل يجب البحث عن حقيقته فان كان فى ذلك رد لما لزم من شرط الايمان فهو كفر والا فلا اه مدارك وفى شرح فقه الاكبر ثم لا كفر فى تعلم السحر بل فى اعتقاد ترتب الاثر عليه بمعنى جعله مستندا اليه فى العمل به كذا فى شرح العقائد وقال فى الروضة ويحرم فعل السحر بالاجماع واما تعليمه وتعلمه ففيه ثلثة اقوال الاول الصحيح الذى قطع به الجمهور انهما حرامان والثانى انهما مكروهان والثالث انهما مباحان انتهى واما ما ذكره التفتازانى فى شرح الكشاف من انه لا يروى خلاف فى كون العمل به كفرا فيخالفه هذا الخلاف مع ان من..

يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ الجملة حال من ضمير كفروا وَ يعلمونهم مَآ اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ اي الهماه من السحر و
قرئ بكسر اللام الكائنين بِبَابِلَ بلد في سواد العراق هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ ط بدل او عطف بيان للملكين قال
ابن عباس هما ساحران كانا يعلمان السحر وقيل ملكان انزلا لتعليمه ابتلاء من الله للناس وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ زائدة
اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَآ له نصحا اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ بلية من الله للناس ليمتحنهم بتعليمه فمن تعلمه كفر ومن تركه فهو
مؤمن فَلَا تَكْفُرْ ط بتعلمه فان ابى الا التعلم علماه فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ ط بان يبغض
كلا الى الآخر وَمَا هُمْ اي السحرة بِضَآرِّيْنَ بِهٖ بالسحر مِنْ زائدة اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ط بارادته وَيَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ
في الآخرة وَلَا يَنْفَعُهُمْ ط وهو السحر وَلَقَدْ لام قسم عَلِمُوْا اي اليهود لَمَنِ لام ابتداء معلقة لما قبلها من العمل ومن موصولة
اشْتَرٰىهُ اختاره او استبدله بكتاب الله مَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ط نصيب في الجنة وَلَبِئْسَ مَا شيئا شَرَوْا باعوا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ
اي الشارين اي حظها من الآخرة ان تعلموه حيث اوجبه لهم النار لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ حقيقة ما يصيرون اليه من
العذاب ما تعلموه وَلَوْ اَنَّهُمْ اي اليهود اٰمَنُوْا بالنبي والقرآن وَاتَّقَوْا عقاب الله بترك معاصيه كالسحر وجواب لو محذوف
اي لاثيبوا ودل عليه لَمَثُوْبَةٌ ثواب وهو مبتدأ واللام فيه للقسم مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ ط خبره مما شروا به انفسهم لَوْ كَانُوْا
يَعْلَمُوْنَ ع انه خير لما آثروه عليه يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا للنبي امر من المراعاة وكانوا يقولون له ذلك
وهي بلغة اليهود سب من الرعونة فسروا بذلك وخاطبوا بها النبي فنهى المؤمنون عنها وَقُوْلُوا بدلها انْظُرْنَا اي
انظر الينا وَاسْمَعُوْا ط ما تؤمرون به سماع قبول وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ مؤلم هو النار مَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ
اَهْلِ الْكِتٰبِ وَلَا الْمُشْرِكِيْنَ من العرب عطف على اهل الكتاب ومن للبيان اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ زائدة خَيْرٍ وحي
مِّنْ رَّبِّكُمْ ط حسدا لكم وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ نبوته مَنْ يَّشَآءُ ط وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝ ولما طعن الكفار
في النسخ وقالوا ان محمدا يأمر اصحابه اليوم بامر وينهى عنه غدا نزل مَا شرطية نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اي نزل حكمها اما مع
لفظها او لا وفي قراءة بضم النون من انسخ اي نامرك او جبريل بنسخها اَوْ نُنْسِهَا نؤخرها فلا نزل حكمها ونرفع
تلاوتها او نؤخرها في اللوح المحفوظ وفي قراءة بلا همز من النسيان اي ننسكها ونمحها من قلبك وجواب
الشرط نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَآ انفع للعباد في السهولة او كثرة الاجر اَوْ مِثْلِهَا ط في التكليف والثواب اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ ومنه النسخ والتبديل والاستفهام للتقرير اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضِ ط يفعل فيهما ما يشاء وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اي غيره مِنْ زائدة وَّلِيٍّ يحفظكم وَّلَا نَصِيْرٍ ۝ يمنع
عذابه عنكم ان اتاكم ونزل لما سأله اهل مكة ان يوسعها ويجعل الصفا ذهبا اَمْ بل اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ

---

١ قوله السحر آه والسحر كل ما لطف ودق يقال سحره اذا ابدى له امرا يدق عليه ويخفى وهو الاصل مصدر يقال سحره سحرا ولم يجئ مصدر لفعل يفعل على فعل الا سحرا وفعلا ۱۲ سمين وقال الغزالي في الاحياء ما نصه السحر نوع يستفاد من العلم بخواص الجواهر وبامور حسابية في مطالع النجوم فيتخذ من تلك الخواص هيكل على صورة الشخص المسحور ويترصد له وقت مخصوص من المطالع وتقرن به كلمات يتلفظ بها من الكفر والفحش المخالف للشرع ويتوصل بسببها الى استغاثة بالشياطين ويحصل من مجموع ذلك بحكم اجراء الله العادة احوال غريبة في الشخص المسحور ۱۲ جمل ٢ قوله حال الخ او مستانفة لبيان سبب الكفر وفيه ان تعليمه ايضا كفر ۱۲ ک ٣ قوله ويعلمونهم ما انزل الخ اشار به الى ان ما موصولة في محل النصب عطفا على السحر اه ونصه في الكشاف فان قيل ان السحر لو كان نازلا عليهما لكان منزله هو الله وذلك غير جائز لان السحر كفر وعبث ولا يليق بالله تعالى انزال ذلك قلنا فرق بين العمل وبين التعليم فلم لا يجوز ان يكون العمل منهيا واما تعليمه لغرض التنبيه على فساده فانه يكون مامورا به وايضا ان السحر كثرت في ذلك الزمان واستنبطت ابوابا غريبة في السحر وكانوا يدعون النبوة ويتحدون الناس بها فبعث الله تعالى هذين الملكين وانزل عليهما السحر لاجل ان يعلما الناس حتى يمكنوا من معارضة اولئك الذين كانوا يدعون النبوة كذبا ۱۲ تفسير كبير ٤ قوله ببابل الباء بمعنى في وهي متعلقة بانزل ۱۲ ٤ قوله ببابل سميت به لتبلبل الالسنة اي تبددها عند سقوط صرح نمرود ۱۲ بغوی ۱۲ ک ٥ قوله قال ابن عباس هما ساحران الخ هذا على التقدير بكسر اللام اي على الملكين قراءة الحسن وهو مروي ايضا عن الضحاك والقراءة المشهورة بفتح اللام وهما كانا ملكين نزلا من السماء وهاروت وماروت اسمان لهما ۱۲ تفسير كبير ٥ قوله هما ساحران قدم هذا القول اشارة لقوته وانهما رجلان ساحران وليسا ملكين ۱۲ صاوي ٦ قوله ابتلاء من الله الخ وقصة هاروت وماروت على القول بثبوتها ان الملائكة لما رأوا اعمال بني آدم الخبيثة تصعد الى السماء قالوا سبحانك يا ربنا خلقت خلقا واكرمتهم وهم يعصونك فقال الله تعالى لهم لو ركبت فيكم ما ركبت فيهم لفعلتم فعلهم قالوا سبحانك لا نعصيك ابدا فقال اختاروا اثنين ملكين فاختاروا هاروت وماروت وكانا من اصلحهم فركب الله فيهما الشهوة وامرهما بالهبوط الى الارض والحكم بين الناس بالحق ونهاهما عن الشرك والقتل والزنا وشرب الخمر وعلمهما الله الاسم الاعظم فكانا اذا امسى الوقت صعدا به الى السماء ثم انه جاءت اليهما امرأة تسمى الزهرة وكانت جميلة جدا فلما وقع نظرهما عليها اخذت بقلوبهما فراوداها عن نفسها فابت الا ان يحكما لها على زوجها ففعلا فراوداها فابت الا ان يقتلا ففعلا ثم راوداها فابت الا ان يشربا الخمر ففعلا ثم راوداها فابت الا ان يسجدا للصنم ففعلا ثم راوداها فابت الا ان يعلماها الاسم الذي يصعدان به الى السماء ففعلا فقالته فصعدت به الى السماء فمسخها الله كوكبا وهي الزهرة المعروفة فلما ذلك ارادا تلاوة الاسم الاعظم فلم تطاوعهما اجنحتهما فذهبا الى ادريس فسألاه ان يشفع لهما عند الله ففعل ذلك فخيرهما الله بين عذاب الدنيا والآخرة فاختارا عذاب الدنيا لعلمهما انقطاعه فهما ببابل معلقان بشعورهما يضربان بسياط من حديد الى يوم القيامة وقد اختلف في صحة هذه القصة وعدمها فاختار الحافظ ابن حجر الاول لورودها من عدة طرق عن الامام احمد ابن حنبل واختار البيضاوي ومن تبعه الثاني ۱۲ صاوي ٧ قوله نصحا ويقولان ذلك سبع مرات ۱۲ ٨ قوله فلا تكفر بتعلمه اي مع العمل به على وجه يكون كفرا ۱۲ ٩ قوله من زائدة اي في المفعول به لافادة تاكيد الاستغراق الذي يفيده احد ۱۲ روح ١٠ قوله لام ابتداء معلقة لما قبلها وهو قوله علموا وتعليقها ابطال عملها لفظا لا معنى اه وعبارة البيضاوي والاظهر ان اللام لام الابتداء علقت علموا من العمل ۱۲ ١١ قوله لما قبلها اي علموا وتعليقها وجواب ابطال عملها لفظا اي لا معنى ۱۲ ک ١٢ قوله ومن موصولة اي في محل رفع بالابتداء واشتراه صلتها وقوله ما له في الآخرة من خلاق جواب القسم ۱۲ ١٣ قوله ان تعلموه ان مصدرية وحيث تعليلية ۱۲ زہم ١٤ قوله حقيقة ما يصيرون اليه من العذاب يعني انهم وان علموا عقاب الله لكن لم يعلموا حقيقة عذابه وشدته فلا يرد اثبات العلم لهم في قوله ولقد علموا ويقال وانهم ان علموا عدم الخلاف لهم في الآخرة بدخول الجنة ولكنهم لم يعلموا ما يترتب عليه من العقاب ۱۲ كما ١٥ قوله مما شروا به انفسهم آه ليس هذا الخير بمعنى افعل بل هو لبيان انها فاضلة كقوله اصحاب الجنة يومئذ خير مستقرا وافمن يلقى في النار خير كذا في السمين لكن الجلال جرى على انها صيغة تفضيل حيث قدر المفضل عليه بقوله مما شروا به انفسهم لكن هذا بالنظر لزعمهم والا فلا مشاركة اصلا ۱۲ جمل ١٦ قوله امر من المراعاة وهي المبالغة في الرعي وهو حفظ الغير وتدبير اموره وتدارك مصالحه اه كان المسلمون يقولون لرسول الله صلى الله عليه وسلم اذا القى عليهم شيئا من العلم راعنا يا رسول الله اي راقبنا وانتظرنا وتأن بنا حتى نفهم كلامك اه من ابي السعود وفي تفسير الحسيني اي كسانيكه گرويده ايد مگوئيد لفظ راعنا در وقت مكالمه با محمد كه يهود گفتار شما را دستاويز ساخته بآنحضرت اين كلمه ميگويند ودر لغت ايشان دشنام فاحش است ومومنان بدان معنی ميگفتند كه مراعات كن سخنان ما را يعني بشنو حق سبحانه فرمود كه اين كلمه مگوئيد وبگوئيد انظرنا يعني بنگر بسوے ما انتهى ۱۲ ١٧ قوله من الرعونة وهي الحمق فكانوا اذا ارادوا ان يحمقوا انسانا قالوا راعنا يعني يا احمق قال البغوي فالالف حينئذ لمد الصوت وحرف النداء ۱۲ ١٨ قوله فسروا بذلك بتشديد الراء اي فرحوا بذلك ۱۲ ١٩ قوله سماع قبول لا كسماع اليهود حيث قالوا سمعنا وعصينا ۱۲ ک ٢٠ قوله حسدا لكم تعليل النفي وحسد اليهود بسبب زعمهم ان النبوة لا تليق الا بهم لكونهم ابناء الانبياء وحسد مشركي العرب بسبب ما عندهم من الرياسة والفخر فقالوا لا تليق النبوة الا بنا ۱۲ ٢١ قوله ولما طعن الخ اشار بذلك الى سبب نزول الآية والمقصود من ذلك بيان حكمة النسخ والرد على الكفار حيث قالوا ان القرآن افتراء من محمد لو كان من عند الله لما بدل فيه وغيره ۱۲ ٢٢ قوله ما شرطية اي شرطية جازمة ننسخ ۱۲ ٢٣ قوله اي نزل حكمها اما مع لفظها اي رفع حكمها مع تلاوتها كما روي عن عائشة رضي الله عنها قالت كان مما يتلى في كتاب الله عشر رضعات يحرمن ثم نسخ بخمس رضعات يحرمن فهو منسوخ الحكم والتلاوة جميعا وقوله او لا اي رفع حكمها دون لفظها ۱۲ ٢٤ قوله او لا في رفع الحكم وبقي التلاوة نحو وعلى الذين يطيقونه فدية ۱۲ ک ٢٥ قوله وننسها من النسي وهو التاخير والمراد تاخير الحكم عن النسخ اي ابقاؤه مع نسخ تلاوة ۱۲ ٢٦ قوله فلا نزل حكمها من الازالة اي لم نرفع حكمها اي بل نبقيه وقوله ونرفع تلاوتها مرفوع عطفا على المنفي لا النفي هذا اشارة الى ثالث اقسام النسخ وهو نسخ التلاوة دون الحكم كنسخ الشيخ والشيخة اذا زنيا فارجموهما البتة ۱۲ جمل ٢٧ قوله انفع للعباد الخ اشارة الى ان الخيرية باعتبار نفع العباد لا ان آية خير من آية لان كلام الله واحد وكله خير ونصه في المعالم ۱۲ ٢٨ قوله في السهولة كنسخ وجوب مصابرة الواحد لعشرة بوجوب مصابرة الاثنين ۱۲ ٢٩ قوله او كثرة الاجر كنسخ التخيير بين الصوم والفدية بتعيين الصوم وهذا في النسخ بالبدل الاثقل ۱۲ جمل بتغيير ٣٠ قوله او مثلها اه كنسخ وجوب استقبال بيت المقدس بوجوب استقبال الكعبة فهما متساويان في الاجر ۱۲ ج ٣١ قوله الاستفهام للتقرير اي انك تعلم ۱۲ المعالم ٣٢ قوله من ولي ولا نصير الفرق بين الولي والنصير ان الولي قد يضعف عن النصرة والنصير قد يكون اجنبيا من المنصور فبينهما عموم وخصوص من وجه ۱۲ ٣٣ قوله ونزل لما سأله اهل مكة الخ يرد على هذا ان السورة مدنية وايضا سياق الكلام سابقا ولاحقا في شان اليهود وايضا تقدم ام بل التي للاضراب الانتقالي مما بعد هذا فانه لم يتقدم كلام مع اهل مكة حتى ينتقل منه الى كلام آخر معهم فالاظهر انما هو القول الآخر وهو انها في شان اليهود ۱۲ جمل ويمكن الجواب عن الاول بان السورة وان كانت مدنية لكن سؤال اهل مكة ليس بمحال وعن الثاني بانا لا نسلم ان سياق الكلام سابقا في شان اليهود وسوقه لاحقا لا يضر وعن الثالث بانا لا نسلم عدم تقديم الكلام مع اهل مكة وان سلم فلا ضرر ۱۲ م

تسئلوا رسولكم كما سئل موسى اى ساله قومه من قبل من قولهم ارنا الله جهرة وغير ذلك ومن
يتبدل الكفر بالايمان اى ياخذه بدله بترك النظر فى الآيات البينات واقتراح غيرها فقد ضل
سواء السبيل ○ اخطأ طريق الحق والسواء فى الاصل الوسط ود كثير من اهل الكتب لو مصدرية
يردونكم من بعد ايمانكم كفارا حسدا مفعول له كائنا من عند انفسهم اى حملتهم عليه انفسهم
الخبيثة من بعد ما تبين لهم فى التوراة الحق فى شان النبى فاعفوا عنهم اى اتركوهم واصفحوا اعرضوا فلا
تجازوهم حتى ياتى الله بامره فيهم من القتال ان الله على كل شىء قدير ○ واقيموا الصلوة و
اتوا الزكوة وما تقدموا لانفسكم من خير طاعة كصلوة وصدقة تجدوه اى ثوابه عند الله ان
الله بما تعملون بصير ○ فيجازيكم به وقالوا لن يدخل الجنة الا من كان هودا جمع هائد او
نصرى قال ذلك يهود المدينة ونصارى نجران لما تناظروا بين يدى النبى صلعم اى قال اليهود لن يدخلها
الا اليهود وقال النصارى لن يدخلها الا النصارى تلك المقولة امانيهم شهواتهم الباطلة قل لهم
هاتوا برهانكم حجتكم على ذلك ان كنتم صدقين ○ فيه بلى يدخل الجنة غيرهم من اسلم
وجهه لله اى انقاد لامره وخص الوجه لانه اشرف الاعضاء فغيره اولى وهو محسن موحد فله
اجره عند ربه اى ثواب عمله الجنة ولا خوف عليهم ولا هم يحزنون ○ فى الآخرة وقالت ع ٩
اليهود ليست النصارى على شىء معتد به وكفرت بعيسى وقالت النصارى ليست اليهود على شىء
معتد به وكفرت بموسى وهم اى الفريقان يتلون الكتب المنزل عليهم وفى كتاب اليهود تصديق عيسى
وفى كتاب النصارى تصديق موسى والجملة حال كذلك كما قال هؤلاء قال الذين لا يعلمون اى
المشركون من العرب وغيرهم مثل قولهم بيان لمعنى ذلك اى قالوا لكل ذى دين ليسوا على شىء
فالله يحكم بينهم يوم القيمة فيما كانوا فيه يختلفون ○ من امر الدين فيدخل المحق الجنة
والمبطل النار ومن اظلم اى لا احد اظلم ممن منع مسجد الله ان يذكر فيها اسمه
بالصلوة والتسبيح وسعى فى خرابها بالهدم او التعطيل نزلت اخبارا عن الروم الذين خربوا
بيت المقدس او فى المشركين لما صدوا النبى صلى الله عليه وسلم عام الحديبية عن البيت اولئك ما كان
لهم ان يدخلوها الا خائفين ○ خبر بمعنى الامر اى اخيفوهم بالجهاد فلا يدخلها احد امنا لهم
فى الدنيا خزى هوان بالقتل والسبى والجزية ولهم فى الآخرة عذاب عظيم ○ هو النار

بفتح الباء بالقتل والسبى للحربى ١٢ك للذمى ١٢ك

١ه قوله واقتراح غيرها اى طلب غيرها اقتراح سوال كردن فى المختار اقترح عليه كذا سأله اياه من غير رؤية ١٢ ٢ه قوله ود كثير الخ سبب نزولها ان عمار بن ياسر وحذيفة بن اليمان لما رجعا مع رسول الله صلعم من غزوة احد اجتمعا برهط من اليهود فقالوا الم تعلما ان دين اليهودية هو الحق وغيره باطل فلو كان ما عليه محمد حقا ما قتلت اصحابه مع دعواه انه يقاتل والله معه فقال عمار بن ياسر كم نقض العهد عندكم فقالوا شنيع جدا فقال انى عاهدت محمدا على اتباعه الى ان اموت فلا انقضه ابدا فقالوا قد صبأ فقال حذيفة رضيت بالله ربا وبالاسلام دينا والكعبة قبلة والقرآن اماما والمؤمنين اخوانا فلما رجعا اخبرا رسول الله صلعم بذلك فقال اصبتما الخير وافلحتما فنزلت ١٢ صاوى

٣ه قوله لو مصدرية اى لو من الحروف المصدرية اذا جاءت بعد فعل يفهم معنى التمنى ١٢ روح ٤ه قوله مفعول له اى علة لقوله ود كانه قيل ود كثير من اهل الحسد ١٢ روح ٥ه قوله كائنا الخ يشير الى ان قوله من عند انفسهم ظرف مستقر صفة حسدا ويجوز ان يتعلق بود اى تمنوا ذلك من عند انفسهم لا من قبيل التدين فيكون ظرف لغو ١٢ ٦ه قوله من بعد ما تبين لهم متعلق بود وما مصدرية اى من بعد تبين الحق لهم وهذا ابلغ فى قبح منهم لانهم عرفوا الحق فلم يتبعوا ومع ذلك تمنوا المودة لغيرهم على الضلال فقد ضلوا واضلوا ١٢ صاوى ٧ه قوله فاعفوا الخ العفو ترك عقوبة المذنب وقوله واصفحوا ترك التثريب باللسان والاستقصار فى اللوم يقال صفحت عن فلان اذا اعرضت عن ذنبه بالكلية ١٢ روح وفى المعالم العفو المحو والصفح الاعراض ١٢

٨ه قوله فلا تجازوهم وفى بعض النسخ ولا تحاوروهم بالحاء والراء المهملتين اى لا تناظروهم قال البيضاوى العفو ترك عقوبة الذنب والصفح ترك تثريبه ١٢ ك ٩ه قوله ثوابه بين به المراد لان عين تلك الاعمال لا تبقى ولان وجدان عينها لا يرغب فيه ١٢ روح ١٠ه قوله عند الله العندية معنوية على حد لى عند زيد يداى مصون ومحفوظ ١٢ صاوى ١١ه قوله جمع هائد بمعنى تائب نحو انا هدنا اليك اى تبنا وكانه كان فى الاصل اسم مدح لمن تاب منهم من عبادة العجل ثم صار بعد نسخ شريعتهم لازما لجماعتهم كالعلم لهم ١٢ ١٢ه قوله نجران بفتح النون وسكون الجيم اسم بلد باليمن وفى وفد نجران نزلت هذه الآية رواه ابن جرير عن ابن عباس ١٢ ك ١٣ه قوله المقولة اشارة الى ان المشار اليه هو تلك المقولة فقط وانما جمعت خبرها لانها محتوية على امانى لا يدخل الجنة الا اليهود و لا يدخلها النصارى والمسلمون او جعلت متعددة لتعدد قائله فلا حاجة الى جعلها اشارة الى الامانى المذكورة او لتقدير المضاف اى امثال تلك الامنية ١٢ ك ١٤ه قوله المقولة وفى بعض النسخ القولة وهى لن يدخل الجنة الا من كان هودا او نصارى ١٢ ١٥ه قوله هاتوا اصله آتوا قلبت الهمزة هاء وهو امر تعجيزى اى احضروا كما فى المعالم وغيره ١٢ ١٦ه قوله برهان ثم قيل ماخوذ من البرهة اى القطعة لانه به قطع حجة الخصم وقيل من البرهن اى البيان فعلى الاول ممنوع من الصرف وعلى الثانى مصروف ١٢ ١٧ه قوله على ذلك اى على اختصاصكم بدخول الجنة ١٢ من المدارك ١٧ه قوله بلى يدخل الجنة غيرهم اشارة الى اثبات ما نفوه من دخول غيرهم الجنة وان ذلك مستفاد من بلى فان معناها ايجاب النفى ١٢ من المدارك الكرخى ١٨ه قوله يدخل الجنة غيرهم يشير الى انه تم الرد بقوله بلى وحده ويحسن الوقف عليه وما بعده كلام مستانف ١٢ ك ١٩ه قوله اشرف الاعضاء اى من حيث انه معدن الحواس والفكر والتخيل ١٢ ٢٠ه قوله فله اجره الخ الفاء جزائية ان كانت من شرطية وان كانت موصولة فالفاء داخلة لتضمن المبتدأ معنى الشرط ويجوز ان يكون من اسلم فاعل فعل مقدر اى بلى يدخلها من اسلم فعلى هذا يكون قوله فله اجره كلاما معطوفا على يدخلها من اسلم ١٢ ك ٢١ه قوله فى الآخرة اما فى الدنيا فالمؤمنون اشد خوفا وحزنا من غيرهم من اجل خوفهم من العاقبة ١٢ جمل ٢٢ه قوله هؤلاء يشير الى انه صفة مصدر محذوف اى قال المشركون قولا ١٢ ك ٢٣ه قوله المشركون من العرب الخ اى فالمراد من ذلك تسلية النبى صلعم على ما وقع من المشركين فان اليهود والنصارى كفروا وضلوا مع علمهم بالحق فكيف بمن لا علم عنده فلا يستغرب ذلك منهم ١٢ صاوى ٢٤ه قوله بيان لمعنى ذلك اى على انه بدل منه وعبارة غيره بيان لمعنى كذلك يعنى ان لفظ مثل بيان للكاف لفظا قولهم بيان لاسم الاشارة ١٢ جمل ٢٥ه قوله بيان لمعنى ذلك اى تاكيد وتقرير له فلا تكرار وقد يقال المراد من احدى القولين المصدر ومن الآخر المقول والمراد تشبيه القول بالمقول فى المودى والمحصول وتشبيه بالقول فى الصدور عن محض الهوى ١٢ ك ٢٦ه قوله ومن اظلم من استفهام فى محل رفع بالابتداء واظلم افعل تفضيل خبره ومعنى الاستفهام هنا النفى اى لا احد اظلم منه ولما كان المعنى على ذلك اورد بعض الناس سوالا وهو ان هذه صيغة قد تكررت فى القرآن ومن اظلم ممن افترى ومن اظلم ممن ذكر بآيات ربه فمن اظلم ممن كذب على الله وكل واحدة منها تقتضى ان المذكور فيها لا يكون احد اظلم منه فكيف يوصف غيره بذلك لذلك جوابان احدهما انه ان يخص كل واحد بمعنى صلته كانه قال لا احد من المانعين اظلم ممن منع مساجد الله ولا احد من المفترين اظلم ممن افترى على الله ولا احد من الكذابين اظلم ممن كذب على الله تعالى وهكذا كل ما جاء منه الثانى ان هذا نفى للاظلمية ونفى الاظلمية لا يستدعى نفى الظالمية لان نفى المقيد لا يدل على نفى المطلق واذا لم يدل على نفى الظالمية لا يكون تناقضا لان فيها اثبات التسوية فى الاظلمية واذا اثبت التسوية فى الاظلمية لم يكن احد ممن وصف بذلك يزيد على الآخر لانهم متساوون بذلك فلا اشكال فى تساوى هؤلاء فى الاظلمية ١٢ جمل ٢٧ه قوله منع مساجد الله الخ فان قلت فكيف قيل مساجد الله وكان المنع والتخريب على مسجد واحد وهو بيت المقدس او المسجد الحرام قلت لا باس ان يجئ الحكم عاما وان كان السبب خاصا كما تقول لمن اذى صالحا ومن اظلم ممن اذى الصالحين ١٢ كشاف ٢٨ه قوله مساجد الله جمع مسجد سمى باسم السجود لانه اشرف اركان الصلوة لقوله عليه الصلوة والسلام اقرب ما يكون العبد من ربه وهو ساجد ولانه محل غاية الذل والخضوع لله عز وجل وان كان القياس فتح عينه فى المفرد لكنه لم يسمع الا الكسر فالقراءة سنة متبعة ١٢ صاوى ٢٩ه قوله اخبارا عن الروم الى قبل بعثة الرسول حين توجهت جيوش بخت نصر مع نصارى الروم لتخريب بيت المقدس وكان بخت نصر مجوسيا من اهل بابل وذلك حين قتل بنو اسرائيل يحيى بن زكريا ولم يزل كذلك حتى بناه المسلمون فى خلافة عمر بن الخطاب رضى الله عنه ١٢ صاوى ٣٠ه قوله خربوا قال البغوى نزلت فى طيطوس بن اسيانوس الرومى واصحابه قتلوا وسبوا وحرقوا التوراة وخربوا بيت المقدس وقذفوا فيها الجيف وذبحوا فيه الخنازير وكان خرابا الى ان بنى فى ايام عمر ١٢ كما ٣١ه قوله لما صد صد باز داشتن ١٢ صراح قال عطاء وعبد الرحمن بن زيد نزلت فى مشركى مكة ١٢ معالم ٣٢ه قوله النبى اى محمدا واصحابه عن اركان الحج ١٢ ٣٣ه قوله عام الحديبية اى وهو عام ست من الهجرة حين خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم فى الف واربعمائة لقصد العمرة فصده المشركون وهو بالحديبية فتحلل ورجع ١٢ صاوى ٣٤ه قوله ما كان لهم ان يدخلوها الا خائفين اى ما كان ينبغى لهم ان يدخلوها الا بخشية وخضوع فضلا عن الاجتراء على تخريبها هكذا فسر الجمهور من المفسرين ١٢ ٣٥ه قوله خبر بمعنى الامر الخ اشار به الى دفع ما يتوهم من ان الله اخبر بانهم لا يدخلونها الا خائفين وقد دخلوها آمنين وبقى فى ايديهم سنين حتى استخلصه السلطان صلاح الدين وقال فى معالم التنزيل ان بيت المقدس موضع حج النصارى ومحل زيارتهم قال ابن عباس رضى الله عنه لم يدخلها يعنى بيت المقدس بعد عمارتها رومى الا خائفا لو علم به قتل وقال قتادة ومقاتل لا يدخل بيت المقدس احد من النصارى الا متنكرا لو قدر عليه لعوقب ١٢ ٣٦ه قوله فلا يدخلها احد آمنا الخ ومن ذلك اختلفت المذاهب فى دخول الكافر المسجد فمنعه المالكية الا لحاجة وفصل الشافعية فقالوا ان اذن له مسلم فى غير المساجد الثلاثة جاز والا فلا وجوزه الحنفية مطلقا ١٢

ل۱ه قوله لما طعن اليهود في نسخ القبلة اي التي هي بيت المقدس فان النبي صلى الله عليه وسلم حين قدم المدينة امر بالصلوٰة لجهة بيت المقدس تاليفا لليهود فلما شاعوا ان محمدا تابع لهم في دينهم وشريعتهم ثم بعد مدة امره الله بالانتقال الى الكعبة فقالوا ان محمدا يفعل على مقتضى هواه وليس مامورا بشرع فنزلت الآية ۱۲ صاوی ٢ه قوله او في الصلوٰة النافلة اي نزلت في شان اعتراض اليهود على النبي حين شرعت صلوٰة النافلة على الدابة في السفر حيثما توجهت ۱۲ صاوی ٣ه قوله اي الارض كلها جواب عن سوال مقدر كانه قيل ما وجه الاقتصار على المشرق والمغرب ويحتمل ان فيه حذف الواو مع ما عطفت اي وما بينهما ۱۲ ٤ه قوله فاينما تولوا اين هنا اسم شرط بمعنى ان وما مزيدة عليها وتولوا مجزوم بها وزيادة ما ليست لازمة لها وقوله فثم خبر مقدم ووجه الله مبتدأ موخر وهذه الجملة جواب الشرط ومعنى الآية ففي اي مكان فعلتم التولية يعني تولية وجوهكم شطر القبلة فثم وجه الله اي جهته التي امر بها اه مدارک قوله وجوهكم الخ اشار به الى تقدير مفعول تولوا ۱۲ ٥ه قوله وجوهكم يشير الى تقدير مفعول تولوا اي صرفوا وجوهكم في الصلوٰة بامره وانما ظرف له اي في اي مكان صرفتم وجوهكم في الصلوٰة بامره وقبلته التي رضي بها فالمراد بالوجه الجهة او فثم ذاته لان الوجه عبارة عن الذات ۱۲ كما ٦ه قوله قبلته التي رضيها اي جهته التي امر بها اه هذا المعنى على طريق صنيع الشارح وعبارة غيره انكم اذا منعتم ان تصلوا في المسجد الحرام او في بيت المقدس فقد جعلت لكم الارض مسجدا فصلوا في اي بقعة شئتم من بقاعها وافعلوا التولية فيها فان التولية ممكنة في كل مكان اه كما في المدارك وغيره ۱۲ ٧ه قوله يسع فضله كل شئ اي فسحة

سنين ويكره الترك الى وقت البلوغ وتوقف ابو حنيفة رح في وقته واستحب العلماء في الرجل الكبير الذي يسلم ان يختتن وان بلغ ثمانين وعن الحسن

ونزل لما طعن اليهود في نسخ القبلة او في صلوٰة النافلة على الراحلة في سفر حيثما توجهت وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ اي الارض كلها لانهما ناحيتاها فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا وجوهكم في الصلوٰة بامره فَثَمَّ هناك وَجْهُ اللّٰهِ قبلته التي رضيها اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ يسع فضله كل شئ عَلِيْمٌ بتدبير خلقه وَقَالُوا بواو ودونها اي اليهود والنصارى ومن زعم ان الملئكة بنات الله اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا قال تعالى سُبْحٰنَهٗ تنزيها له عنه بَلْ لَّهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ملكا وخلقا وعبيدا والملكية تنافي الولادة وعبر بما تغليبا لما لا يعقل كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ مطيعون كل بما يراد منه وفيه تغليب العاقل بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ موجدهما لا على مثال سبق وَاِذَا قَضٰٓى اراد اَمْرًا اي ايجاده فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ اي فهو يكون وفي قراءة بالنصب جوابا للامر وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ اي كفار مكة للنبي صلى الله عليه وسلم لَوْلَا هلا يُكَلِّمُنَا اللّٰهُ انك رسوله اَوْ تَاْتِيْنَآ اٰيَةٌ مما اقترحنا على صدقك كَذٰلِكَ كما قال هؤلاء قَالَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ من كفار الامم الماضية لانبيائهم مِّثْلَ قَوْلِهِمْ من التعنت وطلب الايات تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ في الكفر والعناد فيه تسلية للنبي قَدْ بَيَّنَّا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ يعلمون انها ايات فيؤمنون بها فاقتراح اية معها تعنت اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ يا محمد بِالْحَقِّ بالهدى بَشِيْرًا من اجاب اليه بالجنة وَّنَذِيْرًا من لم يجب اليه بالنار وَّلَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ النار اي الكفار ما لهم لم يؤمنوا انما عليك البلاغ وفي قراءة بجزم تسئل نهيا وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ دينهم قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ اي الاسلام هُوَ الْهُدٰى وما عداه ضلال وَلَئِنْ لام قسم اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ التي يدعونك اليها فرضا بَعْدَ الَّذِيْ جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ الوحي من الله مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ يحفظك وَّلَا نَصِيْرٍ يمنعك منه اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ مبتدأ يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ اي يقرءونه كما انزل والجملة حال وحق نصب على المصدر والخبر اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ نزلت في جماعة قدموا من الحبشة واسلموا وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ اي بالكتاب المؤتى بان يحرفه فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ لمصيرهم الى النار المؤبدة عليهم يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَنِّيْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ تقدم مثله وَاتَّقُوْا خافوا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ تغني نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ فيه شَيْئًا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ فداء وَّلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ يمنعون من عذاب الله وَ اذكر اِذِ ابْتَلٰٓى اختبر اِبْرٰهٖمَ وفي قراءة ابراهام رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ باوامر ونواه كلفه بها قيل هي مناسك الحج وقيل المضمضة والاستنشاق والسواك وقص الشارب وفرق الراس وقلم الاظفار ونتف الابط وحلق العانة والختان والاستنجاء فَاَتَمَّهُنَّ اداهن تامات قَالَ تعالى اِنِّيْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا

الصلوة ليست متوقفة على جهة بيت المقدس فقط كما زعمت اليهود بل خصنا الله بمزايا على حسب مزيد فضله لم تكن فيهم فمنها امر القبلة ومنها جعل الارض كلها مسجدا وتربتها طهورا وغير ذلك ۱۲ صاوی ٨ه قوله وقالوا هذا من جملة قبائح اليهود والنصارى ومشركي العرب حيث قالت اليهود عزير ابن الله وقالت النصارى المسيح ابن الله وقال مشركوا العرب الملائكة بنات الله ۱۲ صاوی ٩ه قوله كل الخ التنوين فيه عوض عن المضاف اليه اي كل ما في السموات والارض او كل من جعلوه ولد الله ۱۲ ١٠ه قوله مطيعون اي مقرون بالربوبية كل بما يراد منه وفيه اي في جمعها جمع المذكر العاقل ۱۲ ک ١١ه قوله كل بما يراد منه اي كل فرد من افراد المخلوقات مطلوب لما يراد منه فالباء بمعنى اللام ۱۲ جمل ١٢ه قوله اراد فيه اشارة الى بيان المراد بالقضاء هنا فان القضاء له معان كثيرة فيكون بمعنى خلق وامر وقصد واراد وقوله اي ايجاده يشير الى ان المضاف محذوف ۱۲ ١٣ه قوله ايجاده يشير الى ان المضاف محذوف والقضاء بمعنى الارادة كما يأتي و قوله فانما يقول له كن فيكون ليس المراد انه اذا تعلقت ارادته بايجاد امر اتى بالكاف والنون بل ذلك كناية عن سرعة الايجاد فمراده نافذ ولا يتخلف ۱۲ ١٤ه قوله فيكون الخ الجمهور على الرفع عطفا على يقول او على الاستيناف اي فهو يكون وقرئ بالنصب على جواب لفظ الامر وهو ضعيف لان كن ليس بامر على الحقيقة اذ ليس هناك مخاطب وانما المعنى هناك سرعة التكوين يدل على ذلك ان الخطاب بالتكوين لا يرد على الموجود لان الموجود متكون ولا يرد على المعدوم لانه ليس بشئ لا يبقى الا لفظ الامر ولفظ الامر يرد ولا يراد به حقيقة الامر كقوله اسمع بهم وابصر من تفسير ابي البقاء ۱۲ ١٥ه قوله اي كفار مكة تقدم الاشكال بان السورة مدنية وان السائل له يهود المدينة والجواب انه لا مانع ان كفار مكة ارسلوا ذلك السؤال له وهو بالمدينة ۱۲ صاوی ١٦ه قوله هلا آه اشار الى ان لولا ههنا حرف تحضيض كهلا وما نقل عن الخليل ان لولا الواقعة في جميع القرآن بمعنى هلا الا فلولا كان من المسبحين فمعناه لولم يكن متعقبا بآيات منها لولا ان رأى برهان ربه فانها امتناعية وجوابها بها ۱۲ ج ١٧ه قوله من التعنت الخ هذا هو وجه المماثلة لان ما وقع من الامم الماضية ليس عين ما وقع من كفار مكة ۱۲ ١٨ه قوله ولا تسئل عن اصحاب الجحيم معناها بالفارسية وپرسیده نخواهی شد از انها که اهل جحیم اند روزے بزبان حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم جاری شد که اگر خدا تعالیٰ بر یہود رحمے از درہائے عذاب بکشاید واثر غضب خود بدیشان نماید غالب آنست که از بیم عذاب الیم بمنہاج مستقیم باز آیند حق سبحانه این آیت فرستاد که ایشان اصحاب جحیم اند و ما ترا نخواہیم پرسید که چرا ایشان ایمان نیاوردند بر تو ادائے وحی و رسالت است نه بر ما حساب اہل ضلالت ۱۲ تفسیر حسینی ١٩ه قوله ما لهم لم يؤمنوا آه هذا صورة السؤال المنفي اي لا يقال لك في القيامة هذا القول وقوله انما عليك البلاغ تعليل للنفي المذكور ۱۲ ج ٢٠ه قوله بجزم مع فتح التاء اي لا تسئل يا محمد عن صفاتهم الشنيعة او لا تسأل الشفاعة لهم ۱۲ ٢٠ه قوله بجزم تسئل اي على صيغة الفاعل وقوله نهيا اي نهيا من الله سبحانه للنبي صلى الله عليه وسلم اي لا تسئل عن حالهم التي تكون لهم في القيامة فانها شنيعة اه جمل وفي المدارك معناه تعظيم ما وقع فيه الكفار من العذاب كما تقول كيف فلان سائل عن الواقع في بلية فيقال لك لا تسئل عنه ۱۲ ٢١ه قوله ولن ترضى عنك اليهود ولا النصارى هذه مقالة قالها الله له حين قالت اليهود لا نرضى عنك حتى تتبع ما نحن عليه وكذلك قالت النصارى ۱۲ صاوی ٢٢ه قوله فرضا اي على فرض وقوعه او ذلك تخويف لامته على حد ما قيل لئن اشركت ليحبطن عملك ۱۲ صاوی ٢٣ه قوله الوحي من الله وعبارة غيره بان دين الله هو الاسلام اذ من الدين المعلوم صحته بالبراهين الواضحة والحجج اللائحة ۱۲ ٢٤ه قوله ما لك من الله من ولي الخ جواب القسم وجواب الشرط محذوف دل عليه هذا المذكور تقديره فما لك من الله الخ وذلك لان القاعدة انه اذا اجتمع شرط وقسم يحذف الجواب المتاخر منهما ۱۲ جمل ٢٥ه قوله وحق نصب على المصدر لانها صفة للتلاوة في الاصل لان التقدير تلاوة حقا واذا قدم وصف المصدر واضيف اليه انتصب نصب المصدر ويجوز ان يكون وصفا لمصدر محذوف ۱۲ ابو البقاء ٢٦ه قوله والخبر اولئك وقيل يتلونه واولئك جملة مستانفة ۱۲ ک ٢٧ه قوله نزلت في جماعة اي اربعين اثنان وثلثون من الحبشة وثمانية من رهبان الشام منهم بحيرا الراهب مقدمهم جعفر بن ابي طالب ابن عم رسول الله صلى الله عليه وسلم ۱۲ صاوی ٢٨ه قوله لا تجزي نفس اي مومنة عن نفس اي كافرة وقوله ولا يقبل منها اي النفس الكافرة وكذا البقية الضمائر اه والجملة صفة ليوما والرابط محذوف قدره بقوله فيه وقوله شيئا اي شيئا من الاغناء او شيئا من الجزاء ۱۲ جمل ٢٩ه قوله بكلمات الكلمات قد تطلق على المعاني لشدة الاتصال بينهما ۱۲ ک ٣٠ه قوله كلفه والمراد التكليف على سبيل الوجوب فقد كانت هذه العشرة واجبة عليه ۱۲ اي في حقنا بعضها سنة وبعضها واجب ۱۲ ٣١ه قوله قيل الخ رواه ابن المنذر من طريق التيمي عن ابن عباس رض ۱۲ ک ٣٢ه قوله وقيل الخ اخرج الحاكم من طريق طاؤس عن ابن عباس انه قال عشر ما علمهن ابوكم ابراهيم خمس في الراس وخمس في الجسد اما التي في الراس المضمضة الخ ۱۲ ک واما التي في الجسد قلم الاظفار الخ وعن ابن عباس كانت تلك الخصال له فرضا ولنا سنة ۱۲ ک ٣٣ه قوله قص الشارب اي والسنة تقصير الشارب فحلقه بدعة كحلق اللحية وفي الحديث جزوا الشوارب واعفوا اللحى الجز والقص والقطع بمعنى واحد وفي الدر المختار نقلا عن المجتبى حلق الشارب بدعة وقيل سنة اه وفي رد المحتار على قوله وقيل سنة مشى عليه في الملتقى وعبارة المجتبى بعد ما رمز للطحاوي حلقه سنة ونسبه الى ابي حنيفة وصاحبيه والقص منه حتى يوازي الحرف الاعلى من الشفة العليا سنة بالاجماع اه وفي فتاوى عالمگیری ويأخذ من شاربه حتى يصير مثل الحاجب كذا في الفتاوى الغياثية اه وفي شرح سفر السعادت ولیکن بودن مذہب حنفی افضلیت حلق شارب محل تردد است بآنکه ظاهر از کتب ایشان آنست که سنت قص اوست و ساختن او مثل حاجب گفته اند وبه ناخذ وعليه الفتوى اه ونیز از سراجیہ نقل کرده که سنت قص شارب است تا ظاهر گردد بر گرد لب و حلق شارب بدعت

والظاهر ترجيحه ولذا عبر هنا عن التفصيل بقيل ۱۲

قدوة في الدين قال ومن ذريتي اولادي اجعل ائمة قال لا ينال عهدي بالامامة الظلمين الكفرين
منهم دل على انه ينال غير الظالم واذ جعلنا البيت الكعبة مثابة للناس مرجعا يثوبون اليه من كل جانب
وامنا مأمنا لهم من الظلم والاغارات الواقعة في غيره كان الرجل يلقى قاتل ابيه فيه فلا يهيجه واتخذوا ايها
الناس من مقام ابرهم هو الحجر الذي قام عليه عند بناء البيت مصلى مكان صلوة بان تصلوا خلفه ركعتي
الطواف وفي قراءة بفتح الخاء خبر وعهدنا الى ابرهم واسمعيل امرناهما ان اي بان طهرا بيتي من الاوثان
للطائفين والعكفين المقيمين فيه والركع السجود جمع راكع وساجد المصلين واذ قال ابرهم رب اجعل هذا
المكان بلدا امنا ذا امن وقد اجاب الله دعاءه فجعله حرما لا يسفك فيه دم انسان ولا يظلم فيه احد ولا يصاد
صيده ولا يختلى خلاه وارزق اهله من الثمرت وقد فعل بنقل الطائف من الشام وكان اقفر لا زرع به ولا ماء
من امن منهم بالله واليوم الاخر بدل من اهله وخصهم بالدعاء لهم موافقة لقوله لا ينال عهدي الظلمين
قال تعالى وارزق من كفر فامتعه بالتشديد والتخفيف في الدنيا بالرزق قليلا مدة حياته ثم اضطره الجئه
في الاخرة الى عذاب النار فلا يجد عنها محيصا وبئس المصير المرجع هي واذكر اذ يرفع ابرهم
القواعد الاسس او الجدر من البيت يبنيه متعلق بيرفع واسمعيل عطف على ابراهيم يقولان ربنا تقبل
منا بناءنا انك انت السميع للقول العليم بالفعل ربنا واجعلنا مسلمين منقادين لك واجعل
من ذريتنا اولادنا امة جماعة مسلمة لك ومن للتبعيض واتى به لتقدم قوله لا ينال عهدي الظلمين وارنا
علمنا مناسكنا شرائع عبادتنا او حجنا وتب علينا انك انت التواب الرحيم سالاه التوبة مع عصمتهما تواضعا
وتعليما لذريتهما ربنا وابعث فيهم اي اهل البيت رسولا منهم من انفسهم وقد اجاب الله دعاءه بمحمد صلعم يتلوا
عليهم ايتك القران ويعلمهم الكتب القران والحكمة ما فيه من الاحكام ويزكيهم يطهرهم من الشرك انك انت
العزيز الغالب الحكيم في صنعه ومن اي لا يرغب عن ملة ابرهم فيتركها الا من سفه نفسه جهل انها ع ٨
مخلوقة لله يجب عليها عبادته او استخف بها وامتهنها ولقد اصطفينه اخترناه في الدنيا بالرسالة والخلة
وانه في الاخرة لمن الصلحين الذين لهم الدرجات العلى واذكر اذ قال له ربه اسلم انقد لله واخلص له دينك
قال اسلمت لرب العلمين ووصى وفي قراءة اوصى بها بالملة ابرهم بنيه ويعقوب بنيه قال يبني ان الله
اصطفى لكم الدين دين الاسلام فلا تموتن الا وانتم مسلمون نهى عن ترك الاسلام وامر بالثبات عليه
الى مصادفة الموت ولما قال اليهود للنبي الست تعلم ان يعقوب يوم مات اوصى بنيه باليهودية نزل ام كنتم شهداء

---

٥١ قوله ومن ذريتي هذا كعطف التلقين كما يقال سامرك فتقول وزيدا من التبعيض وتخصيص البعض بذلك لبداهة استحالة امامة الكل وان كانوا على الحق ١٢ صاوي ٥٢ قوله اجعل ائمة اشارة الى حذف المفعول عن قوله من ذريتي اه وعبارة ابي البقاء المفعولان محذوفان والتقدير اجعل فريقا من ذريتي اماما ١٢ ٥٣ قوله الظالمين اه اي لا تصيب الامامة اهل الظلم من ولدك اي اهل الكفر اخبر ان امامة المسلمين لا يثبت لاهل الكفر من اولاد المسلمين والكافرين قال الله تعالى وباركنا عليه وعلى اسحق ومن ذريتهما محسن وظالم لنفسه مبين والمحسن المؤمن والظالم الكافر وقالت المعتزلة هذا دليل على ان الفاسق لا يصلح للامامة وقالوا وكيف يجوز نصب الظالم للامامة والامام انما هو لكف الظلمة فاذا نصب من كان ظالما في نفسه فقد جاء المثل السائر من استرعى الذئب ظلم ولكنا نقول المراد بالظالم الكافر ههنا اذ هو الظالم المطلق وقيل انه سال ان يكون ولده نبيا كما كان هو فاخبر ان الظالم لا يكون نبيا ١٢ مدارك ٥٤ قوله يثوبون اي يرجعون توب گرد آمدن مردم ١٢ صراح ٥٥ قوله فلا يهيجه اي لا يحركه قتله اباه على قتل قاتله لحرمة الحرم وقيل المعنى لا يؤاخذ الجاني الملتجي بخرج وعلى هذا فهو دليل لنا في ان الجاني الملتجي الى الحرم لا يؤاخذ به ويعضده الاول قوله تعالى اولم يروا انا جعلنا حرما آمنا ويتخطف الناس من حولهم ١٢ ك ٥٦ قوله واتخذوا بزنة الامر لاكثر القراء عطف على جعلنا بتقدير القول اي وقلنا اتخذوا ايها الناس ١٢ ك ٥٧ قوله عند بناء البيت وكان في زمن النبي صلى الله عليه وسلم وابي بكر رض ملصقا بالبيت ثم اخره عمر رواه عبد الرزاق بسند صحيح اي حوله الى موضعه اليوم ولابن مردويه عن المجاهد انه صلى الله عليه وسلم هو الذي حوله قال الحافظ والاول اصح وقيل هو الحجر الذي فيه اثر قدميه والاول هو قول الجمهور ١٢ ك ٥٨ قوله ركعتي الطواف وقيل صلوا هناك مطلقا وتشهد للاول ما روي عن جابر انه صلى الله عليه وسلم لما فرغ من طوافه عمد الى مقام ابراهيم فصلى فيه ركعتين ثم قرأ واتخذوا من مقام ابراهيم مصلى وهي واجبة عندنا وعند المالكية وسنة مؤكدة عند الحنابلة والشافعية على اصح القولين ١٢ ك ٥٩ قوله وفي قراءة بفتح الخاء يعني قوله اتخذوا قرأ نافع وابن عامر اتخذوا فعلا ماضيا على لفظ الخبر والباقون على لفظ الامر وفي تفسير ابي البقاء واتخذوا يقرأ على لفظ الخبر والمعطوف عليه محذوف تقديره فثابوا واتخذوا ويقرأ على لفظ الامر فيكون على هذا مستانفا ١٢ ٦٠ قوله امرناهما العهد الموثق واذا عدي بالى كان معناه التوصية كذا في التاج ولما كان هذه التوصية بطريق الامر فسره بالامر ١٢ ك ٦١ قوله اي بان طهرا يشير الى انه مجرور بتقدير حرف الجر وان مصدرية ١٢ ك ٦٢ قوله هذا المكان لعله انما فسره بالمكان دون البلد اشارة الى ان الدعاء قبل صيرورته بلدا والمسئول البلدية مع الامن ولكن يخالفه ما في سورة ابراهيم رب اجعل هذا البلد آمنا اللهم الا ان يجعل الاشارة فيه الى امر مقدر في الذهن ١٢ ك ٦٣ قوله ذا امن اشار به الى ان الامن صفة الاهل لا البلد فعلى هذا اسناد آمنا الى الحرم على سبيل المجاز ١٢ ٦٤ قوله لا يسفك فيه دم انسان اي ولو قصاصا على مذهب ابي حنيفة رح فلا يقتص منه فيه عنده بل يضيق عليه بمنع الاكل والشرب حتى يخرج منه ويقتص منه خارجه وعند الشافعي رح يقتص منه فيه والخلاف بينهما فيما اذا قتل خارج الحرم ثم دخله ملتجأ اليه اما اذا قتل فيه فانه يقتص منه فيه اتفاقا اه وقوله لا يختلى خلاه اي لا يقطع ولا يوخذ حشيشه الرطب ١٢ ٦٥ قوله بنقل الطائف لما دعا ابراهيم هذا الدعاء امر الله جبرئيل ع بنقل قرية من قرى فلسطين كثير الثمار فاتى فقلعها وجاء بها وطاف حول البيت سبعا ثم وضعها على ثلث مراحل من مكة وهي الطائف ولذلك سميت به اه روح وفي معالم التنزيل ان الطائف كان من بلاد الشام بأردن ١٢ ٦٦ قوله وارزق الظاهر انه بزنة المتكلم عطف على مقدر اي ارزق من آمن وارزق من كفر ويمكن ان يقرأ بزنة الامر بان يجعل من كفر معطوفا على من آمن عطفا تلقينيا فيصير التقدير قل يا ابراهيم وارزق من كفر ١٢ كما ٦٧ قوله مدة حياته يشير الى ان قليلا ظرف اي زمانا قليلا الى تمام زمان اجله ١٢ ك ٦٨ قوله الجئه اشارة الى ان فيه معنى الاستعارة حيث شبه حالة الكافر المذكور بحالة من لا يملك الامتناع مما اضطر اليه فاستعمل في المشبه ما استعمل في المشبه به ١٢ جمل ٦٩ قوله الاسس اس جمع اساس بمعنى بنياد ١٢ صراح ٧٠ قوله يقولان قدره المفسر ليصح جعل الجملة حالا من ابراهيم واسماعيل لان الجملة الانشائية لا تقع حالا الا بتقدير وعبر بالمضارع في يرفع استحضار الحال الماضية لعظم شانه كانه حاصل الآن وهو يحدث عنه ١٢ ٧١ قوله بناءنا اشار به الى ان مفعول تقبل محذوف وترك مفعول تقبل مع ذكره في قوله تعالى ربنا وتقبل دعاء ليعم الدعاء وغيره من القرب والطاعات التي من جملتها ما هما بصدده من البناء ١٢ ابو السعود ٧٢ قوله امة جماعة افاد ان الامة هنا الجماعة وتكون واحدا اذا كان يقتدى به قال الله تعالى ان ابراهيم كان امة قانتا لله وقد يطلق الامة على غير هذا المعنى ١٢ من الكرخي ٧٣ قوله علمنا هذا مجاز من رؤية العلم قال الله تعالى الم تر الى ربك كيف مد الظل الم تر كيف فعل ربك باصحاب الفيل آه من تفسير الكبير وعبارة ابي السعود وارنا من الرؤية بمعنى الابصار او بمعنى التعريف اي بصرنا او عرفنا ١٢ ٧٤ قوله او حجنا خاصة والمناسك جمع منسك بفتح السين وكسرها وهو المتعبد اي موضع العبادة والمراد منها الشرائع بحذف المضاف او تسمية للحال باسم المحل وشاع في الحج والنسك مثلثة وبضمتين العبادة كل حق لله عز وجل والذبح للتقرب ١٢ ك ٧٥ قوله اي اهل البيت افاد به ان الضمير عائد الى الذرية بمعنى الامة اذ لو اعاده الى لفظها يقال فيها ١٢ كرخي ٧٦ قوله محمد صلى الله عليه وسلم اذ لم يبعث من ذريتهما غير نبينا صلى الله عليه وسلم واليه يشير ما لاحمد مرفوعا انا دعوة ابي ابراهيم ١٢ ك ٧٧ قوله يتلوا عليهم في موضع نصب صفة لرسول ويجوز ان يكون حالا من الضمير في منهم والعامل فيه الاستقرار ١٢ ابو البقاء ٧٨ قوله من الاحكام اختلف عبارات المفسرين في تفسير الحكمة قال قتادة هي السنة وقال مجاهد فهم القرآن وقال مالك هي الفقه في الدين وقيل كل صواب من القول وقيل هي القرآن وكرره تاكيدا وقيل وضع الاشياء مواضعها ١٢ ك ٧٩ قوله ومن يرغب الخ سبب نزولها ان عبد الله بن سلام اسلم وكان له ابنا اخ احدهما اسمه مهاجر والثاني اسمه سلمة فدعاهما الى الاسلام وقال لهما قد علمتما ان الله قال في التوراة اني باعث من ولد اسمعيل نبيا اسمه احمد من آمن به فقد اهتدى ومن لم يؤمن به فهو ملعون فاسلم سلمة وابى مهاجر فنزلت الآية والعبرة بعموم اللفظ لا بخصوص السبب ١٢ صاوي ٨٠ قوله اي لا يرغب اشارة الى ان من استفهام بمعنى الانكار فهو نفي في المعنى ولذلك جاءت الا بعدها وهي في موضع رفع بالابتداء ويرغب الخبر وفيه ضمير يرجع الى من ١٢ من ابي البقاء ٨١ قوله جهل انها الخ يشير الى انه وضع سفه موضع جهل لتعديته او سفه في نفسه فحذف الجار واوصل الفعل ١٢ ٨٢ قوله او استخف بها الخ اي لان اصل السفه الخفة فمن رغب عما يرغب فيه فقد بالغ في اذلال نفسه واهانها اه وقوله امتهنها اي جعلها مهانا وذليلا في الصراح امتهان خوار وضعيف داشتن ١٢ ٨٣ قوله فلا تموتن الا وانتم مسلمون نهي عن الموت في الظاهر وفي الحقيقة عن ترك الاسلام لان الموت ليس في ايديهم آه كشاف واجاب به الرازي بان المراد بعثهم على الاسلام وذلك لان الرجل اذا لم يامن الموت في كل طرفة عين ثم انه امر بان ياتي بالشيء قبل الموت صار مامورا به في كل حال لانه يخشى ان لم يبادر اليه ان تعاجله المنية فيفوته الظفر بالنجاة ويخاف الهلاك فيصير مدخلا نفسه في الخطر والغرور ١٢

حضورا اذ حضر يعقوب الموت اذ بدل من اذ قبله قال لبنيه ما تعبدون من بعدي بعد موتي قالوا نعبد
الٰهك واله اٰبائك ابراهيم واسمعيل واسحٰق عد اسمعيل من الاباء تغليب ولان العم بمنزلة الاب الٰها واحدا
بدل من الٰهك ونحن له مسلمون ○ وام بمعنى همزة الانكار اي لم تحضروه وقت موته فكيف تنسبون اليه ما لا يليق به
تلك مبتدأ والاشارة الى ابراهيم ويعقوب وبنيهما وانث لتانيث خبره امة قد خلت سلفت لها ما كسبت من
العمل اي جزاؤه استينافا ولكم الخطاب لليهود ما كسبتم ولا تسئلون عما كانوا يعملون ○ كما لا يسئلون عن عملكم و
الجملة تاكيد لما قبلها وقالوا كونوا هودا او نصارى تهتدوا او للتفصيل وقائل الاول يهود المدينة والثاني نصارى
نجران قل لهم بل نتبع ملة ابراهيم حنيفا حال من ابراهيم مائلا عن الاديان كلها الى الدين القيم وما كان من
المشركين ○ قولوا خطاب للمؤمنين امنا بالله وما انزل الينا من القرآن وما انزل الى ابراهيم من الصحف العشر
واسمعيل واسحٰق ويعقوب والاسباط اولاده وما اوتي موسى من التوراة وعيسى من الانجيل وما اوتي
النبيون من ربهم من الكتب والايات لا نفرق بين احد منهم فنؤمن ببعض ونكفر ببعض كاليهود والنصارى
ونحن له مسلمون ○ فان امنوا اي اليهود والنصارى بمثل مثل زائدة ما امنتم به فقد اهتدوا وان تولوا
عن الايمان به فانما هم في شقاق خلاف معكم فسيكفيكهم الله يا محمد شقاقهم وهو السميع لاقوالهم
العليم ○ باحوالهم وقد كفاه الله اياهم بقتل قريظة ونفي النضير وضرب الجزية عليهم صبغة الله مصدر مؤكد
لامنا ونصب بفعل مقدر اي صبغنا الله والمراد بها دينه الذي فطر الناس عليه لظهور اثره على صاحبه كالصبغ
في الثوب ومن اي لا احد احسن من الله صبغة تمييز ونحن له عبدون ○ قال اليهود للمسلمين نحن اهل
الكتاب الاول وقبلتنا اقدم ولم يكن الانبياء من العرب ولو كان محمد نبيا لكان منا فنزل قل لهم اتحاجوننا
تخاصموننا في الله ان اصطفى نبيا من العرب وهو ربنا وربكم فله ان يصطفي من عباده من يشاء ولنا اعمالنا نجازى
بها ولكم اعمالكم تجازون بها فلا يبعد ان يكون في اعمالنا ما نستحق به الاكرام ونحن له مخلصون ○ الدين و
العمل دونكم فنحن اولى بالاصطفاء والهمزة للانكار والجمل الثلث احوال ام بل تقولون بالياء والتاء ان ابراهيم
واسمعيل واسحٰق ويعقوب والاسباط كانوا هودا او نصارى قل لهم ءانتم اعلم ام الله اي الله اعلم وقد
برأ منهما ابراهيم بقوله ما كان ابراهيم يهوديا ولا نصرانيا والمذكورون معه تبع له ومن اظلم ممن كتم اخفى من
الناس شهادة عنده كائنة من الله اي لا احد اظلم منه وهم اليهود كتموا شهادة الله في التوراة لابراهيم بالحنيفية
وما الله بغافل عما تعملون ○ تهديد لهم تلك امة قد خلت لها ما كسبت ولكم ما كسبتم ولا تسئلون

---

۱ قوله واله اٰبائك آه اعيد ذكر الاله كيلا يعطف على الضمير المجرور بدون اعادة الجار ۱۲ مد ۲ قوله بدل من الٰهك كقوله بالناصية وهذا اولى من قولهم بدل من اله آبائك وام بمعنى همزة الانكار والمعنى ما كنتم حاضرين عند حضور موت يعقوب ووصيته لبنيه فلم تدعون اليهودية عليه يعني ان ام منقطعة بمعنى بل والهمزة ثم ان ظاهر اللفظ ههنا انها لمجرد الانكار لكن المقرر عندهم كما ذكر المفسر نفسه في الاتقان انها لا يفارق الاضراب ثم تارة يكون له مجردا وتارة يضمن مع ذلك استفهاما انكاريا انتهى ومعنى بل ههنا الاضراب عن الكلام الاول وهو بيان لوصية ابراهيم الى توبيخ اليهود على ادعائهم اليهودية على يعقوب لابنائه فيا ئدتها الانتقال من جملة الى اخرى اهم من الاولى وجوز الزمخشري الواحدي كون ام متصلة والتقدير اتدعون على الانبياء اليهودية ام كنتم شهداء او التقدير ابلغكم ما تنسبون الى يعقوب من الصائبة باليهودية ام كنتم شهداء ۱۲ كما ۳ قوله ونحن له مسلمون آه حال من فاعل نعبد او جملة معطوفة على نعبد او جملة اعتراضية مؤكدة ۱۲ مد ۴ قوله وام بمعنى همزة الانكار اي وحدها وهذا احد وجوه ثلاثة فانه يجوز في ام ان تقدر بالهمزة وحدها او ببل وحدها وبهما معا والغالب في كلامه ان يقدرها بهما معا ۱۲ جمل ۵ قوله وانث لتانيث خبره فانه اذا اختلف المرجع والخبر فرعاية الخبر اولى ۱۲ كما ۶ قوله قد خلت نزار د على اليهود من حيث افتخارهم بآبائهم ۱۲ ۷ قوله لها ما كسبت على حذف مضاف كما قدره بقوله اي جزاؤه ۱۲ ۸ قوله استيناف اي جملة مستانفة او صفة اخرى لازمة او حال من الضمير في خلت وما موصولة او موصوفة والعائد اليها محذوف اي لها ما كسبته من الاعمال الصالحة ۱۲ من ابي السعود ۹ قوله وقالوا الخ والمعنى قالت اليهود كونوا هودا وقالت النصارى كونوا نصارى ۱۲ ۱۰ قوله نتبع قدره اشارة الى ان ملة معمول لمحذوف والجملة مقول القول في محل نصب ۱۲ ۱۱ قوله حال الخ ويجوز مجيء الحال من المضاف اليه عند صحة اقامته مقام المضاف كما ههنا فانه يصح ۱۲ ۱۱ قوله حال من ابراهيم كما في رأيت وجه هند ليستلزم رؤيتها فالحال هنا تبين هيئة المفعول ۱۲ ۱۲ قوله من الصحف العشر وهي وان نزلت الى ابراهيم لكن من بعده حيث كانوا متعبدين بتفاصيلها داخلين تحت احكامها جعلت منزلة اليهم كما جعل القرآن منزلا الينا ۱۲ ابو السعود ۱۳ قوله الاسباط جمع سبط وهو في الاصل شجرة لها اغصان كثيرة والمراد ههنا الاولاد وقال في الكشاف السبط الحافد اي ولد ولده ۱۲ ۱۴ قوله وما اوتي الخ قال ههنا موسى ولم يقل وما انزل الى موسى كما قيل وما انزل الى ابراهيم للاحتراز عن كثرة التكرار ۱۲ كرخي ۱۵ قوله مثل زائدة دفع لما يرد على ظاهر الآية من انه لا مثل لما آمن به المسلمون وهو ذاته تعالى والكتب المنزلة والمعنى فان آمنوا بما آمنتم به ويشهد له قراءة ابن مسعود بما آمنتم به وما موصولة وقيل الباء مزيدة للتاكيد وما مصدرية والمعنى فان آمنوا بالله ايمانا مثل ايمانكم ۱۲ كما ۱۶ قوله خلاف يسمى الخلاف شقاقا لان كل واحد من المتخالفين في شق غير شق الآخر ۱۲ كما ۱۷ قوله صبغة الله اي دين الله هو مصدر مؤكد منتصب على قوله آمنا بالله وهي فعلة من صبغ كالجلسة من جلس وهي الحالة التي يقع عليها الصبغ والمعنى تطهير الله لان الايمان يطهر النفوس والاصل ان النصارى كانوا يغمسون اولادهم في ماء اصفر يسمونه ماء معمودية ويقولون هو تطهير لهم ما ذا فعل الواحد منهم بولده ذلك قال الآن صار نصرانيا حقا فامر المسلمون ان يقولوا لهم قولوا آمنا بالله وصبغنا الله بالايمان صبغة ولم نصبغ صبغتكم وجيء بلفظ الصبغة للمشاكلة كقولك لمن يغرس الاشجار اغرس كما يغرس فلان وانت تريد رجلا يصطنع الكرام ۱۲ ۱۸ قوله مصدر اي عطف على آمنا وبعضهم نصبها على الاغراء او البدل بضمير قولوا عطفا على قولوا آمنا او اتبعوا ملة ابراهيم ۱۲ كما ۱۹ قوله لظهور اثره الخ اشارة الى ان للتجوز بصبغة الله عن الفطرة علاقة وهي ظهور الاثر فالجامع بينهما التاثير والظهور ۱۲ ۲۰ قوله كالصبغ اشار بذلك الى ان في الكلام استعارة تصريحية اصلية حيث شبه آثار الايمان القائم بالشخص بالصبغ القائم بالثوب بجامع الملك والظهور في كل واستعير اسم المشبه به للمشبه وفي هذه الآية بشرى للمؤمنين عظيمة وهي ان الايمان في القلب كالصبغ المتقن في الثوب فلما لا يزول الصبغ من الثوب كذلك الايمان لا يزول من القلب لان صبغة الله لا احسن منها ۱۲ م ۲۱ قوله دونكم اي لم تخلصوا له بل جعلتم له شركا ففي الآية اضمار ۱۲ كرخي ۲۲ قوله والهمزة للانكار اي في قوله اتحاجوننا وقوله احوال اي من الواو في اتحاجوننا والعامل فيها اتحاجوننا ۱۲ ۲۳ قوله ام اي بل ايقولون الهمزة للانكار ايضا اي لا ينبغي لهم ان يقولوا ما ذكر لان اليهودية والنصرانية انما هي من وقت موسى وعيسى وابراهيم ومن ذكر معه قبلهما فكيف يقال فيهم انهم كانوا هودا او نصارى ۱۲ من الجمل ۲۳ قوله ام بل ايقولون يعني ان قرئ ام يقولون بياء الغيبة لا تكون الا منقطعة للاضراب عن الخطاب الى الغيبة فان المتصلة لا يختلف فيها الخطاب اه وفي الكشاف ومن قرأ بالياء اي يقولون لا تكون اي ام الا منقطعة اه وعبارة المدارك ام يقولون بالتاء شامي وكوفي غير ابي بكر وام على هذا معادلة للهمزة في اتحاجوننا يعني اي الامرين تأتون المحاجة في حكم الله ام ادعاء اليهودية والنصرانية على الانبياء او منقطعة اي بل التقولون وغيرهم بالياء وعلى هذا لا تكون الا منقطعة ۱۲ ۲۴ قوله ام الله مبتدأ والخبر محذوف اي ام الله اعلم وام ههنا المتصلة اي ايكم اعلم وهو استفهام بمعنى الانكار ۱۲ ابو البقاء ۲۵ قوله اي الله اعلم اشار به الى بيان جواب الاستفهام ۱۲ ۲۶ قوله اخفى من الناس اشار به الى ان كتم يتعدى الى مفعولين وقد حذف الاول منهما هنا تقديره اخفى الناس شهادة ۱۲ من تفسير ابي البقاء ۲۷ قوله كائنة قدره ليفيد انه صفة للشهادة بعد صفة لان عنده صفة اولى لشهادة ۱۲ كرخي ۲۸ قوله من الله اي كتم شهادة الله التي عنده انه شهد بها وهي شهادة الله لابراهيم بالحنيفية والمعنى ان اهل الكتاب لا احد اظلم منهم كتموا هذه الشهادة وهم عالمون بها او انا لو كتمنا هذه الشهادة لم يكن احد اظلم منا فلا نكتمها وفيه تعريض بكتمانهم شهادة الله لمحمد صلى الله عليه وسلم بالنبوة في كتبهم وسائر شهاداته ۱۲ مدارك ۲۹ قوله وهم اليهود قال المفسر هذا الذي اتفق عليه اهل التفسير اخرجه ابن جرير عن مجاهد والحسن والربيع وقتادة وابن زيد لكن ما عدا الاخيرين قالوا انهم كتموا شهادة الله في التوراة لابراهيم بالحنيفية وقال الاخيران انه من كتمهم نعت النبي صلى الله عليه وسلم والشهادة له بالنبوة ۱۲ كما ۳۰ قوله تلك امة آه كررت للتاكيد اولان المراد بالاول الانبياء وبالثاني اسلاف اليهود والنصارى ۱۲ مدارك

عما کانوا یعملون تقدم مثله سیقول السفهاء الجهال من الناس ای الیهود والمشرکین ما ولهم ای شیء
صرف النبی والمؤمنین عن قبلتهم التی کانوا علیها علی استقبالها فی الصلوة وهی بیت المقدس والاتیان بالسین
الدالة علی الاستقبال من الاخبار بالغیب قل لله المشرق والمغرب ای الجهات کلها فیامر بالتوجه الی ای
جهة شاء لا اعتراض علیه یهدی من یشاء هدایته الی صراط طریق مستقیم دین الاسلام ای ومنهم انتم دل
علی هذا وکذلک کما هدیناکم الیه جعلنکم یا امة محمد امة وسطا خیارا عدولا لتکونوا شهداء علی الناس یوم
القیمة ان رسلهم بلغتهم ویکون الرسول علیکم شهیدا انه بلغکم وما جعلنا صیرنا القبلة لک الآن الجهة
التی کنت علیها اولا وهی الکعبة وکان صلی الله علیه وسلم یصلی الیها فلما هاجر امر باستقبال بیت المقدس تالفا للیهود فصلی
الیه ستة او سبعة عشر شهرا ثم حول الا لنعلم علم ظهور من یتبع الرسول فیصدقه ممن ینقلب علی عقبیه
ای یرجع الی الکفر شکا فی الدین وظنا ان النبی فی حیرة من امره وقد ارتد لذلک جماعة وان مخففة من الثقیلة و
اسمها محذوف ای وانها کانت ای التولیة الیها لکبیرة شاقة علی الناس الا علی الذین هدی الله منهم وما کان
الله لیضیع ایمانکم ای صلاتکم الی بیت المقدس بل یثیبکم علیه لان سبب نزولها السؤال عمن مات قبل
التحویل ان الله بالناس المؤمنین لرءوف رحیم فی عدم اضاعة اعمالهم والرأفة شدة الرحمة وقدم الابلغ
للفاصلة قد للتحقیق نری تقلب تصرف وجهک فی جهة السماء متطلعا الی الوحی ومتشوقا للامر باستقبال
الکعبة وکان یود ذلک لانها قبلة ابرهیم ولانه ادعی الی اسلام العرب فلنولینک نحولنک قبلة ترضها تحبها
فول وجهک استقبل فی الصلوة شطر نحو المسجد الحرام ای الکعبة وحیث ما کنتم خطاب للامة فولوا وجوهکم
فی الصلوة شطره وان الذین اوتوا الکتب لیعلمون انه ای التولی الی الکعبة الحق الثابت من ربهم لما فی
کتبهم من نعت النبی صلی الله علیه وسلم من انه یتحول الیها وما الله بغافل عما یعملون بالتاء ایها المؤمنون من امتثال امره
وبالیاء ای الیهود من انکار امر القبلة ولئن لام قسم اتیت الذین اوتوا الکتب بکل ایة علی صدقک فی امر القبلة ما
تبعوا ای لا یتبعون قبلتک عنادا وما انت بتابع قبلتهم قطع لطمعه فی اسلامهم وطمعهم فی عوده الیها وما
بعضهم بتابع قبلة بعض ای الیهود قبلة النصاری وبالعکس ولئن اتبعت اهواءهم التی یدعونک الیها من
بعد ما جاءک من العلم الوحی انک اذا ان اتبعتهم فرضا لمن الظلمین الذین اتینهم الکتب یعرفونه ای
محمدا کما یعرفون ابناءهم بنعته فی کتابهم قال ابن سلام لقد عرفته حین رایته کما اعرف ابنی ومعرفتی لمحمد
اشد رواه البخاری وان فریقا منهم لیکتمون الحق نعته وهم یعلمون هذا الذی انت علیه الحق کائنا من

---

١ قوله سیقول السفهاء یأتی للمفسر ان الآیة من الاخبار بالغیب وحاصل ذلک ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یستقبل الکعبة فی صلاته وهو بمکة فلما هاجر الی المدینة امر باستقبال بیت المقدس فانزل الله هذه الآیة لیعلمه بانه سیحوله للکعبة فیعترض علیه ولیکون معجزة له من حیث اخباره بالمغیبات ثم نزلت آیة تحویل القبلة فمقتضاه ان هذه الآیة متقدمة فی النزول والتلاوة وقوله سیقول السفهاء اتی بالسین مع معنی القول المذکور لاستمرارهم علیه بناء علی ان الآیة متقدمة فی نظم القرآن متاخرة فی النزول عن آیة قد نری تقلب وجهک فی السماء کما ذکره ابن عباس وغیره فمعنی سیقول السفهاء انهم یستمرون علی هذا القول وان کانوا قد قالوه اھ جمل وعبارة المدارک وفائدة الاخبار بقولهم قبل وقوعه توطین النفس اذ المفاجاة بالمکروه اشد والعلم بعداد الجواب قبل الحاجة الیه اقطع للخصم ١٢ ٢ قوله من الناس فی موضع نصب علی الحال والعامل فیه یقول اھ ابو البقاء ١٢ ٣ قوله ای شیء الخ اشار به الی ان ما استفهامیة والجملة بعدها خبرها ١٢ ٤ قوله خیارا الخ قیل الخیار وسط لان الاطراف یتسارع الیها الخلل والاوساط محمیة او عدولا لان الوسط عدل بین الاطراف لیس الی بعضها اقرب من بعض ای کما جعلنا قبلتکم متوسطة بین المشرق و المغرب جعلناکم امة وسطا بین الغلو والتقصیر فانکم لم تغلوا غلو النصاری حیث وصفوا المسیح بالالوهیة ولم تقصروا تقصیر الیهود حیث وصفوا مریم بالزنا وعیسی بانه ولد الزنی ١٢ من المدارک ٥ قوله ان رسلهم الخ روی البخاری مرفوعا یدعی نوح یوم القیمة فیقول لبیک یارب فیقول هل بلغت فیقول نعم فیقال لامته هل بلغکم فیقولون ما اتانا من نذیر فیقول من یشهد لک فیقول یشهد لی محمد وامته فیشهدون له انه قد بلغ زاد النسائی فقال وما علمکم فیقولون اخبرنا نبینا ان الرسل قد بلغوا فصدقناه ویکون الرسول علیکم شهیدا فذلک قوله وکذلک جعلناکم امة وسطا ١٢ ک ٦ قوله اولا ای بمکة وفیه اشارة الی حذف الموصوف من الموصول وهو مفعول ثان لجعل المتعدی الی مفعولین الاول القبلة ١٢ کما ٧ قوله فصلی الخ رواه ابن جریر عن ابن عباس فصلی الیها ستة او سبعة عشر شهرا کذا جاء فی البخاری ومسلم ثم حول الی الکعبة وقد یفسر الموصول بصخرة بیت المقدس والمعنی علی ذلک ان اصل امرک ان تستقبل القبلة وما جعلنا قبلتک فی سابق الزمان بیت المقدس الا لنعلم فالمخبر به علی الاول الجعل الناسخ وعلی الثانی المنسوخ واختاره ابن جریر لما ان الاول یستلزم وقوع النسخ مرتین ١٢ ک ٨ قوله ثم حول ای امر بالتحول الی الکعبة ١٢ ٩ قوله الا لنعلم من یتبع الرسول الی آخره ای وما جعلنا القبلة التی تحب ان تستقبلها الجهة التی کنت علیها اولا بمکة الا امتحانا للناس وابتلاء لنعلم الثابت علی الاسلام الصادق فیه ممن هو علی حرف ینکص علی عقبیه فیرتد عن الاسلام عند تحویل القبلة ١٢ مد ١٠ قوله علم ظهور جواب عما یفهم من الآیة من حدوث العلم فاجاب بان المراد الا لیظهر علمنا من یتبع الخ فالذی یتجدد ویحدث ظهور العلم لا نفسه هذا مراد الشارح و فی الحقیقة الذی یحدث متعلق العلم وهو ایمان البعض وکفر البعض اھ جمل ١٢ ١١ قوله ای یرجع الی الکفر اشارة الی انه مجاز فلا یرد کیف یتصور حقیقة انقلاب الانسان علی عقبیه اھ کرخی ١٢ ١٢ قوله ای صلوتکم الخ اشارة الی اندفاع ما یتوهم من انه لم فسر الایمان بالصلوة وعدل عن الحقیقة وتفصیله ان حیی بن اخطب واصحابه من الیهود قالوا للمسلمین اخبرونا عن صلاتکم الی بیت المقدس ان کانت علی هدی فقد تحولتم عنه وان کانت علی ضلالة فقد اضلکم الله بها مدة ومن مات علیها فقد مات علی ضلالة فقال المسلمون انما الهدی فیما امر الله به والضلالة فیما نهی الله عنه قالوا فما شهادتکم علی هذا فاستفسروا عن رسول الله صلی الله علیه وسلم وقالوا یا رسول الله قد صرفک الله الی ملة ابراهیم فکیف باخواننا الذین ماتوا وهم یصلون الی بیت المقدس فانزل الله تعالی وما کان الله لیضیع ایمانکم یعنی صلاتکم الی بیت المقدس اھ کما فی المعالم وفی المدارک سمی الصلاة ایمانا لان وجوبها علی اهل الایمان وقبولها من اهل الایمان واداءها فی الجماعة دلیل الایمان ١٢ ١٣ قوله لان سبب نزولها الخ وسبب ذلک شبهة القاها حیی بن اخطب للمسلمین وهی ان استقبالکم لبیت المقدس لا یخلو اما ان یکون هدی فقد انتقلتم الآن الی ضلال واما ان یکون ضلالا فلم اقرکم علیه وایضا من مات قبل التحویل مات علی الضلال وضاعت اعماله فشق ذلک علی اقارب من مات قبل التحویل فشکوا ذلک لرسول الله صلی الله علیه وسلم فنزلت الآیة وتحویل القبلة اول نسخ ورد فی الشرع ١٢ ص ١٤ قوله والرأفة الخ المناسبة المعنیة فیه ان الرأفة مبالغة فی رحمة خاصة وهو دفع الضرر والرحمة اعم منه ومن الافضال ولما کان الاول اهم قدم الرؤف علی الرحیم فی کل القرآن ١٢ ک ١٥ قوله وقدم الابلغ ای مع ان العادة العکس فیکون للابلغ بعد غیره فائدة فیقال عالم نحریر ولا یقال نحریر عالم اھ وقوله للفاصلة ای لانها علی المیم والفاصلة هی الکلمة آخر الآیة کقافیة الشعر وهی هنا قوله سابقا علی صراط مستقیم وهنا رؤف رحیم اھ من الکرخی ١٢ ١٦ قوله للتحقیق وانما لم یحمله علی التقلیل لان من رفع بصره الی السماء مرة واحدة لا یقال له تقلب بصره الی السماء ١٢ ١٧ قوله تصرف وجهک فی الصحیحین من حدیث البراء وکان یعجبه ان یکون قبلته قبل البیت وللنسائی کان یحب ان یصلی نحو الکعبة وکان یرفع راسه الی السماء ولابن جریر عن ابن عباس کان صلی الله علیه وسلم یحب قبلة ابراهیم فکان یدعو الیه وینظر الی السماء ١٢ ک ١٨ قوله متطلعا تطلع پیوسته در چیزے نگریستن ١٢ صراح ١٩ قوله شطر المسجد الخ الشطر یکون بمعنی النصف من الشیء والجزء منه ویکون بمعنی الجهة والنحو ١٢ جمل ٢٠ قوله ای الکعبة تسمیة للمحاط باسم المحیط وقال الزمخشری ذکر المسجد الحرام دون الکعبة دلیل علی ان الواجب علی البعید مراعاة الجهة دون العین وهو مذهب ابی حنیفة واحمد ووجه الشافعیة وقد رجحه فی الاحیاء واما القریب فیجب علیه اصابة العین وفی شرح السنة انهم اختلفوا فی المراد من المسجد الحرام فعن ابن عباس البیت قبلة لاهل المسجد والمسجد قبلة لاهل الحرم والحرم قبلة لاهل المشرق والمغرب وقال آخرون القبلة هی الکعبة بحدیث الصحیحین انه صلعم صلی رکعتین فی قبل الکعبة وقال هذه القبلة وقیل المسجد الحرام کله وقیل الحرم کله ١٢ ٢١ قوله ایها المؤمنون وفیه تسلیة للنبی علیه السلام ووعد حسن وبشری ١٢ ٢٢ قوله ولئن اتیت الذین اوتوا الکتاب بکل آیة الخ معناها بالفارسیة وبخدا اگر بیاری برائے آنانکه داده شده اند کتاب را هر معجزے ونشانی هرگز پیروی نکنند ایشاں قبله را ام وهذا فی حق قوم معین فی علم الله انهم لا یؤمنون فان منهم من آمن وتبع القبلة ١٢ ٢٣ قوله ای فی امر القبلة ای فی ان تحولک الی الکعبة بامر من الله ١٢ ٢٤ قوله قطع لطمعه الخ یعنی ان هذا علی التوزیع فقوله قطع لطمعه راجع الی ما تبعوا قبلتک وقوله وطمعهم الخ راجع الی قوله وما انت بتابع قبلتهم فهو لف ونشر مرتب ١٢ ٢٥ قوله ولئن اتبعت ای علی بعد وضوح البرهان والاحاطة بان القبلة هی الکعبة وان الدین هو الاسلام ١٢ ٢٦ قوله من الظالمین ای لمن المرتکبین الظلم الفاحش وفی ذلک لطف للسامعین وتهییج للثبات علی الحق وتحذیر لمن یترک الدلیل بعد انارته ویتبع الهوی وقیل الخطاب فی الظاهر للنبی صلی الله علیه وسلم والمراد امته ١٢ مدارک التنزیل ٢٧ قوله کما یعرفون ای یعرفون انهم منهم وانهم من نسلهم والکاف فی محل نصب اما علی کونها نعتا لمصدر محذوف ای معرفة کائنة مثل معرفة ابناءهم او فی موضع نصب علی الحال من ضمیر ذلک المصدر المعرفة المحذوف والتقدیر یعرفونه المعرفة مماثلة لمعرفتهم ابناءهم وهذا مذهب سیبویه وما مصدریة لانه ینسبک منها ومما بعدها مصدر ه والتقدیر کمعرفتهم ابناءهم ١٢ جمل

۱ قوله من هذا النوع اے لا تكن من نوع الشاكين ۱۲ ک ۲ قوله ولكل هذا كالنتيجة لما قبله كانه قال فلما تفرقوا صار لكل وجهة ۱۲ ۳ قوله من الامم اي المختلفة في الدين ۱۲ ک ۴ قوله وجهة قال ابو البقاء جاء على الاصل وقياسه جهة وهو مصدر بمعنى التوجه اليه وقيل اسم للمكان المتوجه اليه فثبوت الواو وليس بشاذ ۱۲ ک ۵ قوله قبلة اشار بذلك الى ان وجهة اسم للمكان فثبوت الواو قياسي وان اريد بها المعنى المصدري فثبوت الواو غير قياسي على حد عدة ورقة وانما اثبتت الواو تنبيها على الاصل ۱۲ ص ۶ قوله مولاها بزنة المجهول اي معرف اليها ۱۲ ک ۷ قوله فاستبقوا الخيرات منصوب بنزع الخافض كما اشار اليه الشارح ۱۲ ۸ قوله يأت بكم الله جميعا اه اي يوم القيامة فيفصل بين المحق والمبطل او المعنى ومنكم يا امة محمد وجهة يصلے اليها جنوبية او شمالية او شرقية او غربية فاستبقوا الفاضلات من الجهات وهي الجهات المسامتة اے الكعبة وان اختلفت اينما تكونوا من الجهات المختلفة يأت بكم الله جميعا يجمعكم ويجعل صلواتكم كانها الے جهة واحدة وكانكم تصلون حاضري المسجد الحرام ۱۲ مدارک ۹ قوله لسفر اي من اي مكان خرجت للسفر ۱۲ ک ۱۰ قوله تقدم مثله اي مثل هذا القول وهو قوله سابقا فلنولينك قبلة ترضها فول وجهك شطر المسجد الحرام ۱۲ ۱۱ قوله ومن حيث خرجت اي ومن اي بلد خرجت للسفر ۱۲ مدارک ۱۲ قوله كرره للتاكيد لانه اول نسخ وقع في الاسلام علے ما نص عليه ابن عباس وغيره والنسخ من مظان الفتنة والشبهة فبالحرے ان يؤكد امرها ويعاد ذكرها مرة بعد اخرے ۱۲ ک ۱۳ قوله اليهود والمشركين اشارة

ع ۱۷ ۱

ربك فلا تكونن من الممترين ○ الشاكين فيه اي من هذا النوع فهو ابلغ من لا تمتر ولكل من الامم وجهة
قبلة هو موليها وجهه في صلاته وفي قراءة مولاها فاستبقوا الخيرات بادروا الى الطاعات وقبولها اينما
تكونوا يأت بكم الله جميعا يجمعكم يوم القيمة فيجازيكم باعمالكم ان الله على كل شيء قدير ○ ومن حيث
خرجت لسفر فول وجهك شطر المسجد الحرام وانه للحق من ربك وما الله بغافل عما تعملون ○ بالتاء و
الياء تقدم مثله وكرره لبيان تساوي حكم السفر وغيره ومن حيث خرجت فول وجهك شطر المسجد الحرام و
حيث ما كنتم فولوا وجوهكم شطره كرره للتاكيد لئلا يكون للناس اليهود والمشركين عليكم حجة اي
مجادلة في التولي الى غيرها اي لينتفي مجادلتهم لكم من قول اليهود يجحد ديننا ويتبع قبلتنا وقول المشركين
يدعي ملة ابراهيم ويخالف قبلته الا الذين ظلموا منهم بالعناد فانهم يقولون ما تحول اليها الا ميلا الى دين ابائه
والاستثناء متصل والمعنى لا يكون لاحد عليكم كلام الا كلام هؤلاء فلا تخشوهم تخافوا جدالهم في التولي اليها
واخشوني بامتثال امري ولاتم عطف على لئلا يكون نعمتي عليكم بالهداية الى معالم دينكم ولعلكم تهتدون ○
الى الحق كما ارسلنا متعلق باتم اي اتماما كاتمامها بارسالنا فيكم رسولا منكم محمدا صلى الله عليه وسلم يتلوا عليكم ايتنا القران
ويزكيكم يطهركم من الشرك ويعلمكم الكتب القران والحكمة ما فيه من الاحكام ويعلمكم ما لم تكونوا تعلمون ○
فاذكروني بالصلوة والتسبيح ونحوه اذكركم قيل معناه اجازيكم وفي الحديث عن الله من ذكرني في نفسه
ذكرته في نفسي ومن ذكرني في ملأ ذكرته في ملأ خير من ملئه واشكروا لي نعمتي بالطاعة ولا تكفرون ○

ع ۵ ۲

بالمعصية يايها الذين امنوا استعينوا على الاخرة بالصبر على الطاعة والبلاء والصلوة خصها بالذكر لتكررها
وعظمها ان الله مع الصبرين ○ بالعون ولا تقولوا لمن يقتل في سبيل الله هم اموات بل هم احياء ارواحهم
في حواصل طيور خضر تسرح في الجنة حيث شاءت لحديث بذلك ولكن لا تشعرون ○ تعلمون ما هم فيه ولنبلونكم بشيء
من الخوف للعدو والجوع القحط ونقص من الاموال بالهلاك والانفس بالقتل والامراض والموت و
الثمرات بالجوائح اي لنختبرنكم فننظر اتصبرون ام لا وبشر الصبرين ○ على البلاء بالجنة هم الذين اذا اصابتهم
مصيبة بلاء قالوا انا لله ملكا وعبيدا يفعل بنا ما يشاء وانا اليه رجعون ○ في الاخرة فيجازينا وفي الحديث
من استرجع عند المصيبة اجره الله فيها واخلف عليه خيرا وفيه ان مصباح النبي صلى الله عليه وسلم طفئ فاسترجع
فقالت عائشة رض انما هذا مصباح فقال كل ما ساء المؤمن فهو مصيبة رواه ابوداود في مراسيله
اولئك عليهم صلوت مغفرة من ربهم ورحمة نعمة واولئك هم المهتدون ○ الى الصواب

الے ان اللام للعهد ۱۲ ۱۴ قوله اے مجادلة يشير الى انه ليس بحجة في الواقع وانما يسمے حجة لانهم يسوقونها مساقها ۱۲ ک ۱۵ قوله ميلا الے حب البلد ولو كان على الحق للزم قبلة الانبياء ۱۲ ک ۱۶ قوله والاستثناء متصل اي من الناس اه مدارک اي لئلا يكون حجة لاحد من اليهود الا الذين ظلموا منهم ۱۲ ۱۷ قوله لئلا يكون اے امرتكم بذلك لاجمع لكم خير الدارين اما دنيا فلظهور سلطانكم على المخالفين واما عقبى فلاتمام نعم الثواب وقيل المعطوف عليه محذوف اي امرتكم لاتمام النعمة عليكم وقيل عطف على علة مقدرة اے اخشوني لحفظكم عنهم ولاتم وانما آثر المفسر الاول لعدم الحذف فيه ۱۲ ک ۱۸ قوله كما ارسلنا آه الكاف في كما ارسلنا اما متعلق بما قبله اي ولاتم نعمتي عليكم في الآخرة بالثواب كما اتممتها عليكم في الدنيا بارسال الرسول او بما بعده اے كما ذكرتكم بارسال الرسول فاذكروني بالطاعة اذكركم بالثواب فعلى هذا يوقف على تهتدون وعلے الاول لا ۱۲ مدارک ۱۹ قوله والحكمة اے السنة والفقه اه مدارک وعلى ما جرى عليه الشارح يكون من ذكر الخاص بعد العام وهو كثير بخلاف عكسه ۱۲ ۲۰ قوله فاذكروني بالمعذرة اذكركم بالمغفرة او بالثناء والعطاء او بالسوال والنوال او بالتوبة وعفو الحوبة او بالاخلاص والخلاص او بالمناجات والنجاة ۱۲ مدارک ۲۱ قوله بالعون اے لان المعية علے قسمين احدهما معية عامة وهي المعية بالعلم والقدرة والثاني معية خاصة وهي المعية بالعون والنصر وهذه خاصة بالمتقين والمحسنين والصابرين اه من الكرخي ۱۲ ۲۲ قوله ولا تقولوا الخ هذه الآية نزلت في قتلى بدر وكان المقتول من المسلمين اربعة عشر ستة من المهاجرين وثمانية من الانصار ما قال المشركون والمنافقون هؤلاء قد ماتوا وضيعوا علے انفسهم الحياة الدنيا ولذاتها وقد دعوا انهم ماتوا في مرضاة محمد فنزلت هذه الآية ۱۲ ۲۳ قوله هم اموات اشار به الى ان الاموات مرفوع علے انه خبر مبتدأ محذوف اي هم اموات وكذلك قوله هم احياء اه كما نصه في ابي البقاء ۱۲ ۲۴ قوله بل هم احياء اي حياة اخروية بالجسم والروح ليست كحياة اهل الدنيا لا يشاهدها الا اهل الآخرة ومن خصه الله تعالى بالاطلاع عليها هذا هو التحقيق ۱۲ صاوی ۲۵ قوله في حواصل طيور اے في اجوافهم حواصل جمع حوصلة وهي بالفارسية سنگدان مرغ اه كذا في الصراح قيل ايداعها في اجواف تلك الطيور كوضع الدرة في الصناديق تكريما وتشريفا لها وادخالها في الجنة بهذه الصورة لا متعلقة بهذه الابدان برة فيها تدبير الارواح في الابدان الدنياوية فانها تبيت في الجنة تجد ما فيها من الروائح ويشاهد ما فيها من الانوار وتتلذذ بها وقيل لعل ارواح الشهداء لما استكملت تمثلت بامر الله سبحانه بصور طير خضر وخلصت لها تلك الهيئة كتمثل الملك بشرا اه ملخصا من اللمعات وقوله لحديث بذلك كما رواه في مسلم والمشكوة وغيرهما ۱۲ ۲۶ قوله بذلك رواه مسلم فهذا الوقوع في الحديث الصحيح اولى من قول البيضاوي ان المراد بالحيوة بقاء الارواح وتخصيص الشهداء لاختصاصهم بالقرب ومزيد البهجة والكرامة ۱۲ ک ۲۷ قوله تعلمون ما هم فيه اے كيف حالهم في حياتهم اه كشاف وسيأتي انشاء الله لهذا مزيد بيان في آل عمران ۱۲ ۲۸ قوله بالجوائح جمع جائحة وهي آفة تعرض للثمر من دود وغيره ۱۲ ک ۲۹ قوله لنختبرنكم اختبار آزمودن اه صراح والابتلاء من الله لاظهار المطيع من العاصي لا ليعلم شيئا لم يكن عالما به اه معالم ۱۲ ۳۰ قوله هم الذين اشار بتقدير المبتدأ الى انه مرفوع علے المدح وليس بنعت حتى تكون التبشير مختصا بالقائلين تلك القول ۱۲ ک ۳۱ قوله اذا اصابتهم مصيبة اے مكروه اسم فاعل من اصابة شدة اے لحقته ولا وقف على مصيبة لان قالوا جواب اذا واذا مع جوابها صلة الذين ۱۲ مدارک ۳۲ قوله ما

بشارة اي من اعطاء نعمة مرة واصابة مكروه اخرے لا لارادة خيرية ۱۲ ک ۳۳ قوله في مراسيله اسم كتاب له غير السنن جمع فيه الاخبار المراسلة والمنقطعة اه كمالين وكذا رواه في المشكوة ۱۲ ۳۴ قوله ورحمة الرحمة في الاصل رقة القلب كما مر وقد استعمل في القرآن لاربعة عشر معان كما في الاتقان والمراد ههنا النعمة ۱۲ ک ۳۵ قوله اے الصواب حيث استرجعوا وسلموا القضاء الله تعالى ۱۲ ک ۳۶ قوله بالصلاة الخ واكثر المفسرين على ان المراد ههنا بالذكر هو الطاعة فهي اعم من صنيع الشارح لقوله عليه الصلوة والسلام من اطاع الله فقد ذكر الله وان قلت صلاته وصيامه وقراءته للقرآن ومن عصى الله فقد نسي الله وان كثرت صلاته وصيامه وقراءته القرآن اه روح واطلق علے هذا المعنى الذكر الذي هو ادراك مسبوق بالنسيان والله تعالى منزه عن النسيان بطريق المشاكلة ۱۲ ۳۷ قوله الذين الخ فيه اربعة اوجه احدها ان يكون منصوبا علے النعت للصابرين وهو الاصح الثاني ان يكون منصوبا علے المدح الثالث ان يكون مرفوعا علے انه خبر مبتدأ محذوف اي هم الذين وحينئذ يحتمل ان يكون على القطع وان يكون على الاستيناف الرابع ان يكون مبتدأ والجملة الشرطية من اذا وجوابها صلة وخبره ما بعده وهو قوله اولئك عليهم صلوات الخ ۱۲ سمين ۳۸ قوله قالوا انا لله الخ اے باللسان والقلب لا باللسان فقط فان التلفظ بذلك مع الجزع قبيح وسخط للقضاء وذلك بان يتصور ما خلق لاجله وانه راجع الے ربه ويتذكر نعم الله تعالى عليه ليرے ان ما ابقے الله عليه اضعاف ما استرده منه فيهون عليه ويستسلم ۱۲ مختصر من الجمل +

إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ جبلان بمكة مِنْ شَعَائِرِ اللهِ اعلام دينه جمع شعيرة فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ اى تلبس
بالحج او العمرة واصلهما القصد والزيارة فَلَا جُنَاحَ اثم عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ فيه ادغام التاء في الاصل في الطاء
بِهِمَا بان يسعى بينهما سبعا نزلت لما كره المسلمون ذلك لان اهل الجاهلية كانوا يطوفون بهما وعليهما صنمان
يمسحونهما وعن ابن عباس ان السعي غير فرض لما افاده رفع الاثم من التخيير وقال الشافعي وغيره ركن وبين صلى
الله عليه وسلم وجوبه بقوله ان الله كتب عليكم السعي رواه البيهقي وغيره وقال ابدءوا بما بدأ الله به يعني الصفا رواه
مسلم وَمَنْ تَطَوَّعَ وفي قراءة بالتحتانية وتشديد الطاء مجزوما وفيه ادغام التاء فيها خَيْرًا اي بخير اي فعل ما لم
يجب عليه من طواف وغيره فَإِنَّ اللهَ شَاكِرٌ لعمله بالاثابة عليه عَلِيمٌ به ونزل في اليهود إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ الناس
مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَى كآية الرجم ونعت محمد مِنْ بَعْدِ مَا بَيَّنَّاهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتَابِ التوراة أُولَئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللهُ
يبعدهم من رحمته وَيَلْعَنُهُمُ اللَّاعِنُونَ الملائكة والمؤمنون او كل شيء بالدعاء عليهم باللعنة إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا رجعوا
عن ذلك وَأَصْلَحُوا عملهم وَبَيَّنُوا ما كتموا فَأُولَئِكَ أَتُوبُ عَلَيْهِمْ اقبل توبتهم وَأَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيمُ بالمؤمنين
إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَمَاتُوا وَهُمْ كُفَّارٌ حال أُولَئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ اي هم مستحقو
ذلك في الدنيا والآخرة والناس قيل عام وقيل المؤمنون خَالِدِينَ فِيهَا اي اللعنة او النار المدلول بها عليها لَا
يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ طرفة عين وَلَا هُمْ يُنْظَرُونَ يمهلون لتوبة او معذرة ونزل لما قالوا صف لنا ربك وَ
إِلَهُكُمْ اي المستحق للعبادة منكم إِلَهٌ وَاحِدٌ لا نظير له في ذاته ولا في صفاته لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ و
طلبوا آية على ذلك فنزل إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وما فيهما من العجائب وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ بالذهاب
والمجيء والزيادة والنقصان وَالْفُلْكِ السفن الَّتِي تَجْرِي فِي الْبَحْرِ ولا ترسب موقرة بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ من التجارات
والحمل وَمَا أَنْزَلَ اللهُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ مَاءٍ مطر فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ بالنبات بَعْدَ مَوْتِهَا يبسها وَبَثَّ فرق ونشر بِهِ
فِيهَا مِنْ كُلِّ دَابَّةٍ لانهم ينمون بالخصب الكائن عنه وَتَصْرِيفِ الرِّيَاحِ تقليبها جنوبا وشمالا حارة وباردة
وَالسَّحَابِ الغيم الْمُسَخَّرِ المذلل بامر الله يسير الى حيث شاء الله بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ بلا علاقة لَآيَاتٍ
دالات على وحدانيته تعالى لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ يتدبرون وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَتَّخِذُ مِنْ دُونِ اللهِ اي غيره
أَنْدَادًا اصناما يُحِبُّونَهُمْ بالتعظيم والخضوع كَحُبِّ اللهِ اي كحبهم له وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِلَّهِ من
حبهم للانداد لانهم لا يعدلون عنه بحال ما والكفار يعدلون في الشدة الى الله وَلَوْ يَرَى تبصر يا محمد
الَّذِينَ ظَلَمُوا باتخاذ الانداد إِذْ يَرَوْنَ بالبناء للفاعل والمفعول يبصرون الْعَذَابَ لرأيت امرا عظيما واذ

---

۵۱ قوله ان الصفا والمروة الخ وسمى الصفا لانه جلس عليه آدم صفي الله وسمي المروة لانه جلست عليها امرأة آدم حوا عليهما السلام اه روح قيل وجه ارتباط الآية بما قبله هو الجمع بين الحج والجهاد لان فيهما شق الانفس وانفاق الاموال ۱۲ ۵۲ قوله اعلام دينه اشارة به الى تقدير مضاف في الآية اي من شعائر دين الله والمراد بالشعائر المواضع التي يقام فيها الدين ۱۲ جمل ۵۳ قوله جمع شعيرة وهي العلامة اه بيضاوي وفي الصراح شعيرة انچه بروی نشانی باشد از جهت حج وعبادت اه ۱۲ ۵۴ قوله واصلهما الى معناهما الاصلي اي اللغوي وفي كلامه لف ونشر مرتب اه من الجمل وفي الصراح عمرة بالضم یکے از ارکان حج واصلها من الزيارة اه ۱۲ ۵۵ قوله فلاجناح عليه الخ الظاهر ان عليه خبر لا واجازوا بعد ذلك اوجها ضعيفة منها ان يكون الكلام قد تم عند قوله فلاجناح على ان يكون خبرا محذوفا وقدره ابو البقاء فلاجناح في الحج ومبتدأ لقوله عليه ان يطوف فيكون عليه خبرا مقدما وان يطوف في تأويل مصدر مرفوع بالابتداء فان الطواف واجب والجيد ان يكون عليه في هذا الوجه خبرا وان يطوف مبتدأ ۱۲ كرخي ۵۶ قوله يمسحونهما اى اساف ونائلة فلما جاء الاسلام وكسرت الاوثان كره المسلمون الطواف بينهما لاجل فعل الجاهلية فرفع عنهم الجناح بقوله فلاجناح وهو دليل على انه ليس بركن كما قال مالك والشافعي وكذا قوله ومن تطوع خيرا اى الطواف بهما مشعر بانه ليس بركن ۱۲ مد ۵۷ قوله وعن ابن عباس الخ اعلم ان الاجماع على ان السعي بين الصفا والمروة مشروع في الحج والعمرة وانما الخلاف في وجوبه فعن احمد انه سنة وبه قال انس وابن عباس لقوله تعالى فلاجناح عليه فانه يفهم منه التخيير قال البيضاوي وهو ضعيف لان نفي الجناح يدل على الجواز الداخل في معنى الوجوب فلا يدفعه وعن ابي حنيفة انه واجب يجبر بدم وعن مالك والشافعي انه ركن لقوله صلى الله عليه وسلم اسعوا فان الله تعالى كتب عليكم السعي رواه البيهقي وغيره وقال صلى الله عليه وسلم ابدءوا بما بدأ الله به يعني الصفا رواه مسلم كذا في السراج المنير ۱۲ ۵۸ قوله وغيره اى احمد والشافعي وقال امامنا ابو حنيفة رح انه واجب يجبر بالدم للحديث المذكور ولكنه لكونه خبر آحاد لا يثبت به الركن ۱۲ كما ۵۹ قوله بخيرا اشار بذلك الى ان خيرا منصوب بنزع الخافض ويؤيده قراءة ابن عباس ۱۲ ۶۰ قوله بالاثابة عليه اشارة الى ان معنى الشاكر في حق الله تعالى المجازي على الطاعة بالثواب ففي التعبير به مبالغة في الاحسان الى العباد ومعلوم ان الشاكر في اللغة هو المظهر للانعام عليه وذلك في حق الله محال وقعت لعلم به اي باحواله فلا ينقص من اجره شيئا وهذا علة لجواب الشرط قائم مقامه فكانه قال ومن تطوع خيرا جازاه واثابه فان الله شاكر عليم وفيه اشارة الى الوثوق بوعده كرخي ۱۲ ۶۱ قوله الناس قدره المفسر اشارة الى انه مفعول يكتمون الثاني والمعنى يكتمون الحق على الناس بحيث يظهرون الباطل ويخفون الحق من نعت محمد وغيره ۱۲ ۶۲ قوله كآية الرجم ونعت محمد صلى الله عليه وسلم الخ اشار الى ان المراد بالكتم هنا ازالته ما انزل الله ووضع غيره في موضعه فانهم محوا آية الرجم ونعته صلى الله عليه وسلم وكتبوا مكان ذلك ما يخالفه ومعلوم ان الكتم والكتمان ترك اظهار الشيء قصدا مع مسيس الحاجة اليه وتحقق الداعي الى اظهاره لانه متى لم يكن كذلك لا يعد من الكتمان وذلك قد يكون بمجرد ستره واخفائه وقد يكون بازالته ووضع شيء آخر في موضعه وهو الذي فعله هؤلاء كما مرت الاشارة اليه وهذه الآية تدل على ان من امكنه بيان اصول الدين بالدلائل العقلية لمن كان محتاجا اليها ثم تركها او كتم شيئا من احكام الشرع مع الحاجة اليه يلحقه هذا الوعيد ۱۲ ج ۶۳ قوله الا الذين الخ استثناء متصل افاد به ان اللعنة معلقة ۱۲ ۶۴ قوله اى وهم مستحقوا ذلك الخ اشار به الى دفع التكرار فالمراد باللعن فيما سبق حصوله بالفعل والمراد به هنا استحقاقه اه جمل وعبارة ابي السعود وهذا بيان لدوامها الثبوتي بعد بيان دوامها التجددي وقيل الاول لعنتهم احياء وهذا لعنتهم امواتا اه ۱۲ ۶۵ قوله والناس قيل عام لان الكفار يوم القيامة يلعن بعضهم بعضا وقيل المؤمنون لانهم هم الناس في الحقيقة لانتفاعهم بالانسانية واما الكفار فهم كالانعام واضل سبيلا فلا اعتداد بهم عند الله وهذا القول ما اختاره صاحب الكشاف وغيره ۱۲ ۶۶ قوله عليها اي باللعنة على النار فان استقرار الطرد عن الرحمة يستلزم دخول النار ۱۲ ك ۶۷ قوله ونزل اي بمكة لان هذه الآية وما بعدها مكية وان كانت السورة مدنية ۱۲ ۶۸ قوله لما قالوا اي مشركوا العرب وكانوا اذ ذاك يعبدون ثلاثمائة وستين صنما حول الكعبة ونزلت سورة الاخلاص ايضا ردا عليهم ۱۲ ۶۹ قوله المستحق للعبادة منكم اشارة الى توجيه الحكم بالوحدة مع تعدد الآلهة ۱۲ ۷۰ قوله اله واحد اله خبر المبتدأ وواحد صفة له وقوله الا هو المستثنى في موضع رفع بدلا من موضع لا اله لان موضع لا وما عملت فيه رفع بالابتداء وقوله الرحمن بدل من هو او خبر مبتدأ محذوف كما قدره الشارح ۱۲ ۷۱ قوله ان في خلق السموات والارض وجمع السموات لما هو المشهور من انها طبقات متخالفة الحقائق دون الارض اه ابو السعود او لان الارض تبصر واحدة وهي الارض الفوقي فقط لا غيرها بخلاف السموات ۱۲ ۷۲ قوله ولا ترسب بضم السين اي بالا تهبط الى اسفل حال كونها موقرة بالقاف اي مثقلة بالمتاع مع ان الثقل يقتضي الرسوب اي النزول الى اسفل ۱۲ ك ۷۳ قوله من التجارات يشير الى ان ما موصولة والباء للملابسة وقيل ما مصدرية ۱۲ ك ۷۴ قوله ونشر به اشار بقوله به الى ان قوله وبث معطوف على احيا فتكون على تقدير العائد ۱۲ ۷۵ قوله بالخصب خصب بالكسر فراخي سال اه ۱۲ صراح ۷۶ قوله بلا علاقة متعلق بالمسخر وهي بكسر العين في المحسوسات كما هنا كعلاقة السيف والسوط ونحوهما وبالفتح في المعاني كعلاقة الحب والخصومة ونحوهما اه من المختار وفي الصراح علاقة بالكسر علاقه كمان وتازيانه ومثل آں وعلاقه بالفتح آویزش خصومت ودوستی وانچه بداں روزگذرانند از قوت اه ۱۲ ۷۷ قوله يتدبرون اي يستدلون بهذه الاشياء على قدرة موجدها وحكمة مبدعها ووحدانية منشيها وفي الحديث ويل لمن قرء هذه الآية فمج بها اي لم يتفكر فيها ولم يعتبر بها ۱۲ مد ۷۸ قوله ومن الناس الخ هذه الآية وردت لاستعظام ما وقع من بعض بني آدم من الكفر بعد ثبوت البراهين القطعية كان الله يقول اعجبوا للكفر بعض العبيد مع ثبوت الادلة على وحدانيته تعالى ۱۲ ۷۹ قوله اي كحبهم اي يحبون الاصنام كما يحبون الله يعني يسوون بينهم وبينه في محبتهم لانهم كانوا يقرون بالله ويتقربون اليه وقيل يحبونهم كحب المؤمنين الله ۱۲ مد ۸۰ قوله تبصر يشير الى ان متن التفسير ترى بالفوقية كما هو قراءة عامر ونافع ۱۲ ك ۸۱ قوله اذ يرون اذ بمعنى اذا لان اذ وضعها ليدل على الماضي لكن هنا على المستقبل الذي وضع له اذا لان اخباره تعالى على المستقبل باعتبار تحقق وقوعه كالماضي ۱۲ كماليين ۸۲ قوله لرأيت امرا عظيما هذا جواب لو في قوله تعالى ولو ترى بالتاء الفوقانية نافع وشامي على ان الخطاب للرسول صلى الله عليه وسلم او لكل مخاطب اي ولو ترى ذلك لرأيت امرا عظيما اه كما في المدارك وابي السعود ۱۲

بمعنى اذا أنّ اي لانّ القوة القدرة والغلبة لله جميعا حال وأنّ الله شديد العذاب ○ وفي قراءة يرى
بالتحتانية والفاعل فيه قيل ضمير السامع وقيل الذين ظلموا فهي بمعنى يعلم وانّ وما بعدها سدت مسد
المفعولين وجواب لو محذوف والمعنى لو علموا في الدنيا شدة عذاب الله وان القدرة لله وحده وقت معاينتهم
له وهو يوم القيامة لما اتخذوا من دونه اندادا اذ بدل من اذ قبله تبرّأ الذين اتُّبعوا اي الرؤساء من الذين
اتَّبعوا اي انكروا اضلالهم ورأوا العذاب وتقطّعت عطف على تبرّأ بهم عنهم الاسباب ○ الوصل التي
كانت بينهم في الدنيا من الارحام والمودة وقال الذين اتَّبعوا لو أنّ لنا كرّة رجعة الى الدنيا فنتبرّأ منهم
اي المتبوعين كما تبرّءوا منّا اليوم ولو للتمني ونتبرّأ جوابه كذلك كما اراهم شدة عذابه وتبرّي بعضهم من
بعض يريهم الله اعمالهم السيئة حسرات حال عليهم وما هم بخارجين من النار ○ بعد دخولها
ونزل فيمن حرم السوائب ونحوها يايها الناس كلوا مما في الارض حلالا حال طيبا صفة مؤكدة او مستلذا
ولا تتبعوا خطوات طرق الشيطن اي تزيينه انه لكم عدو مبين ○ بيّن العداوة انما يأمركم بالسوء الاثم
والفحشاء القبيح شرعا وان تقولوا على الله ما لا تعلمون ○ من تحريم ما لم يحرم وغيره واذا قيل لهم اي الكفار
اتبعوا ما انزل الله من التوحيد وتحليل الطيبات قالوا لا بل نتبع ما الفينا وجدنا عليه اباءنا من عبادة
الاصنام وتحريم السوائب والبحائر قال تعالى ايتبعونهم ولو كان اباؤهم لا يعقلون شيئا من امر الدين ولا
يهتدون ○ الى الحق والهمزة للانكار ومثل صفة الذين كفروا ومن يدعوهم الى الهدى كمثل الذي ينعق
يصوت بما لا يسمع الا دعاء ونداء ○ اي صوتا لا يفهم معناه اي هم في سماع الموعظة وعدم تدبرها كالبهائم
تسمع صوت راعيها ولا تفهمه هم صم بكم عمي فهم لا يعقلون ○ الموعظة يايها الذين امنوا كلوا من
طيبت حلالات ما رزقنكم واشكروا لله على ما احل لكم ان كنتم اياه تعبدون ○ انما حرم عليكم
الميتة اي اكلها اذ الكلام فيه وكذا ما بعدها وهي ما لم تذك شرعا والحق بها بالسنة ما ابين من حي و
خص منها السمك والجراد والدم اي المسفوح كما في الانعام ولحم الخنزير خص اللحم لانه معظم
المقصود وغيره تبع له وما اهل به لغير الله ج اي ذبح على اسم غيره تعالى والاهلال رفع الصوت وكانوا
يرفعونه عند الذبح لالهتهم فمن اضطر اي الجاته الضرورة الى اكل شيء مما ذكر فاكله غير باغ خارج
على المسلمين ولا عاد متعد عليهم بقطع الطريق فلا اثم عليه في اكله ان الله غفور لاوليائه رحيم ○ باهل
طاعته حيث وسع لهم في ذلك وخرج الباغي والعادي ويلحق بهما كل عاص بسفره كالآبق والمكاس فلا يحل لهم اكل شيء

١ه قوله لان تعليل الجواب المحذوف الذي قدره بقوله لرأيت امرا عظيما ١٢ جمل ٢ه قوله حال اي من الضمير المستكن في الجار والمجرور الواقع خبرا لان تقديره ان القوة كائنة لله جميعا اه من الكرخي ١٢ ٣ه قوله لما اتخذوا من دونه اندادا قدر الجواب على قراءة الياء التحتانية موخرا عن قوله ان القوة الخ وقدره على قراءة الفوقانية مقدما عليه والمناسبة ظاهرة لانه على قراءة الياء التحتانية معمول ليرى فهو من تمامه فالمناسب تقدير الجواب بعده وعلى قراءة التاء الفوقانية تعليل للجواب المحذوف فالمناسب تقديره قبله تامل ١٢ ٤ه قوله من اذ قبله يعني اذ يرون العذاب هو ظرف كما اشرنا اليه ولو جعل بدلا من المفعول لا يصح الابدال عنه لانه لم يعهد الابدال من البدل كذا قيل وفيه خلاف وكلام المصنف في مواضع يدل على جوازه وانما ساغ الفصل بين المبدل منه والبدل بالجواب ومتعلقه لطول البدل ١٢ كما ٥ه قوله اي انكروا اضلالهم تفسير لقوله اذ تبرّأ الذين الخ اي قالوا ما اضللناكم قال تعالى قالت اخراهم لاولاهم الآية اه ومعنى الآية بالفارسية دران حالت كه بيزار شوند آنانكه پيشواى كفر شده بودند از آنانكه تابعان ايشان بودند وبينند عذاب را وبريده شود بسبب ايشان اسباب ١٢ ٦ه قوله وقد رأوا الضمير فيه للفريقين التابعين والمتبوعين ولنصه في تفسير العباسي وغيره وفي تقدير قد اشارة الى ان ورأوا العذاب حال من الذين والعامل تبرّأ اي تبرّءوا في حال رؤيتهم بمعنى رائين له وهو حال من الاتباع والمتبوعين لا معطوفة ١٢ ٧ه قوله عنهم يشير الى ان الباء بمعنى عن وقيل للسببية اي انقطعت بسبب كفرهم اسباب النجاة او للملابسة اي انقطعت الاسباب موصولة بهم او للتعدية اي قطعتهم الاسباب ١٢ كما ٨ه قوله الوصل وُصَل بضم الواو وفتح الصاد جمع وُصلة بمعنى پيوستگي واتصال كذا في الصراح ١٢ ٩ه قوله رجعة الى الدنيا في الصراح كرّ بالفتح بازگشتن وفي ابي البقاء كرة مصدر كرّ يكرّ اذا رجع ١٢ ١٠ه قوله جوابه اي جواب التمني والمعنى ليت لنا كرة فنتبرأ منهم ١٢ كما ١١ه قوله كما الخ ما فيه مصدرية يريد ان قوله كذلك وقع موقع المفعول المطلق من يريهم والمشار اليه الاراءة ١٢ ك ١٢ه قوله حال اي من اعمالهم لانه من رؤية البصر وان اريد به رؤية القلب فهي ثالث مفاعيل يرى يعني ان الرؤية هنا تحتمل وجهين احدهما ان تكون بصرية فتعدى لاثنين والثاني ان تكون قلبية فتعدى لثلاثة ثالثها حسرات ١٢ ١٣ه قوله ندامات اي ندمات شديدة فان الحسرة شدة الندم والكمد وهي تالم القلب ١٢ ابو السعود ١٤ه قوله السوائب الخ جمع سائبة وهي ناقة كانت تسيب في الجاهلية لنذر للصنم فلا يشرب لبنها ولا يوكل لحمها قوله ونحوها كالبحائر والوصائل والحوامي قال ابن عباس نزلت الآية في الذين حرموا السوائب والوصائل والبحائر وهم قوم بني ثقيف وبني عامر بن صعصعة وخزاعة وبني مدلج ١٢ كبير ١٥ه قوله ايها الناس هذا خطاب لاهل مكة ولا ينافيه كون السورة مدنية فان ذلك من حيث النزول ١٢ ١٦ه قوله حال اي عن ما في الارض وقد يجعل حلالا مفعولا به وقوله مما في الارض حال من حلالا قدم عليه لتنكيره ١٢ ك ١٧ه قوله مؤكدة اي لقوله حلالا ان فسر بما يستطيبه الشرع او عرف العرب ١٢ ١٨ه قوله او مستلذا بناء المفعول اي ما يستلذه الناس فعلى هذا يكون صفة مقيدة او حالا ١٢ ك ١٩ه قوله تزيينه كانه اشارة الى تقدير مضاف اي طرق تزيينه وتزيينه وسواسه ١٢ ٢٠ه قوله بين العداوة يعني انه من ابان اللازم لا المتعدي وقد جاء بالمعنيين لانه المناسب بمقام التعليل للنهي عن الاتباع ١٢ ك ٢١ه قوله لهم اي للمشركين بدلالة قوله من عبادة الاصنام وتحريم السوائب والبحائر ١٢ ك ٢٢ه قوله والبحائر جمع بحيرة وهي التي يمنع لبنها للاصنام وسميت بها لانهم يبحرون اذنها اي يشقونها وسياتي تفسيرها في المائدة ١٢ كما ٢٣ه قوله ايتبعونهم يشير الى تقدير الفعل الى ان قوله ولو كان حال من مفعوله اي ايتبعونهم في حال فرضهم غير عاقلين ولا مهتدين والهمزة للانكار اي الرد والتعجب ١٢ ك ٢٤ه قوله والهمزة للانكار اي لا ينبغي ولا يليق ان يتبعوهم وهم جهلة لا يعقلون شيئا ولا يهتدون ١٢ ٢٥ه قوله ومن يدعوهم لما لم يصح تمثيل الكافرين بالذي ينعق وانما هو مثل داعيه قدر ذلك الاجل لذلك المضاف في المشبه او المشبه به اي مثل داعي الذين كفروا كمثل الذي ينعق او مثل الكفرة كمثل بهائم الذي ينعق وقدر المفسر المعطوف على المشبه ١٢ كما ٢٦ه قوله اي الهدى وهو محمد صلى الله عليه وسلم فاشار الشارح الى ان المشبه فيه محذوف تقديره ومثل من يدعو الذين كفروا اي الهدى كمثل الذي ينعق فصار الناعق الذي هو الراعي بمنزلة الداعي الى الهدى وهو الرسول عليه الصلوة والسلام وسائر الدعاة الى الهدى وصار الكفار بمنزلة الغنم المنعوق بها اه كما في تفسير الكبير مستندا الى الاخفش والزجاج وابن قتيبة ١٢ ٢٧ه قوله يا ايها الذين آمنوا جرت عادة الله في كتابه غالبا مناداة اهل مكة بيا ايها الناس ومناداة اهل المدينة بيا ايها الذين آمنوا ١٢ ٢٨ه قوله انما الخ المقصود من هذا الحصر الرد على من حرم البحيرة والسائبة والوصيلة والحام وعلى من احل بعض المحرمات فالحصر اضافي ١٢ ٢٩ه قوله اكلها انما قدر المضاف لان الحرمة لا تتعلق بالاعيان لان الاحكام من صفات فعل المكلف خلافا لفخر الاسلام وقد بسط في محله وكذا ما بعدها يقدر فيه الاكل ١٢ ك ٣٠ه قوله بها اي بالميتة بحديث رواه الحاكم عن ابي سعيد الخدري وصححه على شرطهما ١٢ ك ٣١ه قوله ما ابين بضم الهمزة وكسر الموحدة العضو الذي قطع من حي وانفصل منه فهو ميت ١٢ ك ٣٢ه قوله وخص منها السمك والجراد اي اخرج بما رواه ابن ماجه والحاكم عن ابن عمر مرفوعا احلت لنا ميتتان السمك والجراد ودمان الكبد والطحال وبه اخذ الائمة الاربعة والجمهور والحديث من قبيل المشهور ولهذا اجازت الزيادة به على الكتاب عند علمائنا بخلاف قوله صلى الله عليه وسلم ذكوة الجنين ذكوة امه فانه من الآحاد كذا قالوا وفيه ان العام بعد تخصيصه بالمشهور يجوز تخصيصه بالآحاد فتامل ١٢ كما ٣٣ه قوله وما اهل به لغير الله يعني ما ذبح للاصنام وهو قول مجاهد والضحاك وقتادة وقال الربيع بن انس وابن زيد يعني ما ذكر عليه غير اسم الله وهذا القول اولى لانه اشد مطابقة للفظ قال العلماء لو ان مسلما ذبح ذبيحة وقصد بذبحها التقرب الى غير الله صار مرتدا وذبيحته ذبيحة مرتد وهذا الحكم في غير ذبائح اهل الكتاب اما ذبائح اهل الكتاب فتحل لنا لقوله تعالى وطعام الذين اوتوا الكتاب حل لكم ١٢ كبير ٣٤ه قوله فاكله يشير الى ان الجملة المعطوفة المترتبة على قوله اضطر محذوف بدلالة السياق ١٢ ك ٣٥ه قوله على المسلمين كذا اخرج سعيد بن منصور عن مجاهد في تفسير هذه الآية غير باغ على المسلمين ولا متعد عليهم ١٢ كمالين ٣٦ه قوله والمكاس بتشديد الكاف اي آخذ العشر من التجار على وجه الظلم وعليه الشافعي حيث قال سفر المعصية يمنع الرخصة وهو قول احمد وقال ابو حنيفة والجمهور المعصية العارضة لا تمنع الرخصة والبغي هو طلب ان يوثر نفسه على مضطر آخر بان يتفرد بتناوله فيهلك الآخر والعدو وهو التعدي والتجاوز عن قدر الحاجة وهو سد الرمق ١٢ كمالين ٣٧ه قوله والاهلال رفع الصوت الخ اي فقد سمي الشيء باسم ما صاحبه ولذلك يقال استهل المولود بمعنى صاح عند الولادة وسمي الهلال بذلك لرفع الصوت عند رؤيته ١٢ صاوي ٣٨ه قوله حيث وسع لهم في ذلك اي فاباح لهم اكلها والشبع منها حيث كانت المخمصة دائمة واجمعت الامة على ذلك واختلفوا اذا لم تدم المخمصة فاباح مالك الشبع والتزود وذكر غيره قولين وعلى كل فاذا استغنى عنها طرحها ويقدم الميتة وما اهل به لغير الله في الاكل على لحم الخنزير ١٢ صاوي

۱ قوله ان الذين يكتمون الخ نزلت في رؤساء اليهود وعلمائهم وذلك انهم كانوا ياخذون من سفلتهم الهدايا والمآكل وكانوا يرجون ان النبي آخر الزمان يكون منهم فلما بعث محمد صلى الله عليه وسلم من غيرهم خافوا على ذهاب مآكلهم وزوال رياستهم بسبب ظهوره فغيروا صفته وصفة اصحابه وبلده حرصا على الرياسة وعلى ما كانوا ياخذونه من سفلتهم فانزل الله تعالى ان الذين يكتمون ما انزل الله من الكتاب الخ اى في الكتاب من صفة النبي صلى الله عليه وسلم ونعته ووقت نبوته هذا قول المفسرين ۱۲ خازن ۲ قوله مآلهم اى مرجعهم يرجعون اليه سمى ما ياخذونه من العوض الحقير نارا لانه السبب الموصل اليها يوم القيامة ۱۲ک ۳ قوله غضبا عليهم اشار الى انه استعارة عن الغضب لان عادة الملوك انهم يعرضون عن المغضوب عليهم ۱۲ ۴ قوله ولهم عذاب اليم هذا بيان حالهم في الآخرة وهو عدم كلام الله لهم المترتب على كتمانهم وعدم طهارة الله لهم المترتب على اشترائهم ثمنا قليلا والعذاب الاليم المترتب على اكلهم سبب النار وقوله اولئك الذين اشتروا الخ بيان لحالهم في الدنيا ۱۲ ۵ قوله فما اصبرهم فعل تعجب وضع لانشاء التعجب واصله كما ذكره البيضاوي ان ما تامة مرفوعة بالابتداء وتخصيصها للتعظيم كما قيل في شر اهر ذا ناب او استفهامية وما بعدها الخبر او موصولة وما بعدها صلة والخبر محذوف اى شئ عظيم ۱۲ک ۶ قوله للمؤمنين بان التعجب ههنا راجع الى العباد وان حالهم جدير بالتعجب منها لان التعجب منشأه الجهل بالسبب فلا يجوز عليه تعالى ۱۲ كمالين ۷ قوله بذلك اى بالايمان بالبعض والكفر بالبعض والمراد بالكتاب التوراة ۱۲ ۸ قوله ليس البر ان تولوا وجوهكم قبل المشرق والمغرب اى ليس البر ان تصلوا ولا تعملوا بعد ذلك شيئا كما هو في اول الاسلام فهذا حين نزول الفرائض او قبلة اليهود المغرب وقبلة النصارى المشرق فانزل الله ذا ولما تحولت القبلة شق ذلك على اهل الكتاب وبعض المؤمنين فهذه الآية بيان حكمته وهو ان المراد امتثال اوامر الله وهو البر وليس في لزوم التوجه من مشرق او مغرب بر ان لم يكن عن امر الله ۱۲ جامع البيان قال العمادي هذا ابتداء نصف السورة الثاني وهو متعلق بتبيين غالب احكام الدين واما النصف الاول فهو متعلق باصول الدين وقبائح اليهود ۱۲ ۹ قوله حيث زعموا ذلك فقد زعم النصارى ان البر في استقبال جهة طلوع الشمس وزعم اليهود ان البر في استقبال بيت المقدس ۱۲ ۱۰ قوله اى الكتب يشير الى ان اللام في الكتاب للجنس ۱۲ک ۱۱ قوله اى للمال وقيل الضمير لله او الايتاء ۱۲ک ۱۲ قوله وما قبله في التطوع قدم على الفريضة مبالغة في الحث عليها ۱۲ من ابي السعود ۱۳ قوله والموفون عطف على من آمن وتغيير الاسلوب للدلالة على ملازمة الايفاء ودوامهم عليه ۱۲ک ۱۴ قوله نصب على المدح معناه تقدير ما يدل على المدح مثل امدح واخص الصابرين لمزية الصبر حينئذ يكون عطف الجملة على الجملة وحذف هذا المقدر واجب ومن ههنا يعلم النصب على المدح في المعطوف كهو في الصفات المقطوعة ۱۲ک ۱۵ قوله فرض عليكم واصل الكتابة الخط كني به عن الالزام بقرينة على ۱۲ک وسبب نزول الآية ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لما دخل المدينة وجد الاوس والخزرج يتفاخرون على بعضهم فصاروا يقتلون الاثنين بالواحد والحر بالعبد منهم فنزلت هذه الآية فآمنوا واسلموا ۱۲ ۱۶ قوله القصاص ماخوذ من قص الاثر فكان القاتل سلك طريقا في القتل يقتص اثره فيها اى يتبع ويمشي على سبيله في ذلك ومنه سمى قصة لان القصة الحكاية يساوي المحكي ولتضمنه معنى المماثلة عدى بفي وفي للسببية اى بسبب قتل القتلى جمع قتيل ۱۲ک ۱۷ قوله وصفا وفعلا اما المماثلة في الوصف فبان لا يكون متفاوتا الى زيادة كالحر بالعبد واما في الفعل فبان يفعل به مثل ما فعل من الاغراق والرضخ بين الحجرين فان مات والا يحز رقبته وهذا كله قول الشافعي رح ومالك واحمد واما عندنا ابي حنيفة فلا قود الا بالسيف وهو رواية عن احمد ۱۲ک ۱۸ قوله ولا يقتل العبد بدليل المفهوم المخالف ثم انه لم يعتبر في قوله العبد بالعبد لان المفهوم الموافق او القياس يدل على وجوب القصاص في العبد بالحر وهو انه لما قتل العبد بالعبد فلان يقتل بالحر اولى والقياس مقدم على المفهوم المخالف عندهم وكذا لم يعتبر في قوله الانثى بالانثى للاجماع على انه يقتل الانثى بالذكر قال البيضاوي لا دلالة في الآية على ان لا يقتل الحر بالعبد كما لا يدل على عكسه لان المفهوم انما يعتبر حيث لم يظهر للتخصيص غرض سوى اختصاص الحكم وقد بينا ما كان الغرض وهو ان نزول هذه الآية في حيين من احياء العرب بينهما دماء وكان لاحدهما طول على الآخر بعضهم من بعض حتى اسلموا فاقسموا ليقتلن الحر منكم بالعبد والذكر بالانثى فنزلت الآية ردا لما قالوه ولم يروا ان يتباوءوا اى يتكافؤوا قال واما منع مالك والشافعي قتل الحر بالعبد لحديث لا يقتل حر بعبد رواه الدارقطني وبالقياس على الاطراف وعندنا يجري القياس بين الحر والعبد لقوله تعالى ان النفس بالنفس كما بين الذكر والانثى وبقوله عليه السلام المسلمون تتكافأ دماءهم ۱۲ک ۱۹ قوله وبينت السنة يريد بها ما في الصحيحين انه صلعم قتل يهوديا بامرأة ۱۲ک ۲۰ قوله فلا يقتل مسلم ولو عبدا بكافر الخ هذا عند الشافعية وعندنا يقتل المسلم بالذمي وله قوله عليه السلام لا يقتل مؤمن بكافر ولنا ما روى ان النبي عليه السلام قتل مسلما بذمي والمراد بما روى الشافعي رح الحربي لسياق الحديث ولا ذو عهد في عهده والعطف للمغايرة كما في الهداية اه ولا يقتل المسلم بالمستامن لانه غير محقون الدم على التابيد ۱۲ ۲۱ قوله دم اخيه اشار بذلك الى ان الكلام على حذف مضاف ۲۲ قوله المقتول يعني ان المراد بالاخ المقتول والمضاف محذوف وهذا هو الذي اختاره الواحدي وقال الزمخشري المراد بالاخ ولي الدم ۱۲ک ۲۳ قوله بان ترك القصاص يشير الى ان عفى بمعنى ترك وشئ مفعول به في غمس العلوم يقال عفوت الشئ اذا تركته حتى يطول وقال الزمخشري لم يثبت عفا الشئ بمعنى تركه بل اعفاه فعفو له شئ مفعول مطلق اى شئ من العفو لان عفا لازم ۱۲ک ۲۴ قوله عن بعضه اى عن بعض الدم وترتيب الاتباع يفيدان الواجب احدهما اذ لو كان الواجب القصاص عينا لم يترتب الامر باداءها على مطلق العفو بل شرط رضاء القاتل ايضا ۱۲ک ۲۵ قوله بلا عنف عُنُف بالضم درشتى ضد الرفق اه صراح ۱۲

من ذلك ما لم يتوبوا وعليه الشافعي إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ الْكِتٰبِ المشتمل على نعت محمد صلى الله عليه وسلم وهم اليهود وَيَشْتَرُونَ بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا من الدنيا ياخذونه بدله من سفلتهم فلا يظهرونه خوف فوته عليهم أُولٰئِكَ مَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ إِلَّا النَّارَ لانها مآلهم وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ غضبا عليهم وَلَا يُزَكِّيهِمْ يطهرهم من دنس الذنوب وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ مؤلم هو النار أُولٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى اخذوها بدله في الدنيا وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ المعدة لهم في الآخرة لو لم يكتموا فَمَا أَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ اى ما اشد صبرهم وهو تعجيب للمؤمنين من ارتكابهم موجباتها من غير مبالاة والا فاى صبر لهم ذٰلِكَ الذي ذكر من اكلهم النار وما بعده بِأَنَّ بسبب ان اللَّهَ نَزَّلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ متعلق بنزل فاختلفوا فيه حيث آمنوا ببعضه وكفروا ببعضه بكتمه وَإِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِي الْكِتٰبِ بذلك وهم اليهود وقيل المشركون في القرآن حيث قال بعضهم شعر وبعضهم سحر وبعضهم كهانة لَفِي شِقَاقٍ خلاف بَعِيدٍ ۝ عن الحق

لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ في الصلوة قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ نزل ردا على اليهود والنصارى حيث زعموا ذلك وَلٰكِنَّ الْبِرَّ اى ذا البر وقرئ البار مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْمَلٰئِكَةِ وَالْكِتٰبِ اى الكتب وَالنَّبِيِّينَ وَآتَى الْمَالَ عَلٰى مع حُبِّهِ له ذَوِي الْقُرْبٰى القرابة وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ المسافر وَالسَّائِلِينَ الطالبين وَفِي فك الرِّقَابِ المكاتبين والاسرى وَأَقَامَ الصَّلٰوةَ وَآتَى الزَّكٰوةَ المفروضة وما قبله في التطوع وَالْمُوفُونَ بِعَهْدِهِمْ إِذَا عٰهَدُوا الله او الناس وَالصّٰبِرِينَ نصب على المدح فِي الْبَأْسَاءِ شدة الفقر وَالضَّرَّاءِ المرض وَحِينَ الْبَأْسِ وقت شدة القتال في سبيل الله أُولٰئِكَ الموصوفون بما ذكر الَّذِينَ صَدَقُوا في ايمانهم او ادعاء البر وَأُولٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ ۝ الله

يٰأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ فرض عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ المماثلة فِي الْقَتْلٰى وصفا وفعلا الْحُرُّ يقتل بِالْحُرِّ ولا يقتل بالعبد وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْأُنْثٰى بِالْأُنْثٰى وبينت السنة ان الذكر يقتل بها وانه تعتبر المماثلة في الدين فلا يقتل مسلم ولو عبدا بكافر ولو حرا فَمَنْ عُفِيَ لَهُ من القاتلين مِنْ دم أَخِيهِ المقتول شَيْءٌ بان ترك القصاص منه وتنكير شئ يفيد سقوط القصاص بالعفو عن بعضه ومن بعض الورثة وفي ذكر اخيه تعطف داع الى العفو وايذان بان القتل لا يقطع اخوة الايمان ومن مبتدأ شرطية او موصولة والخبر فَاتِّبَاعٌ اى فعلى العافي اتباع القاتل بِالْمَعْرُوفِ بان يطالبه بالدية بلا عنف وترتيب الاتباع على العفو يفيد ان الواجب احدهما وهو احد قولي الشافعي والثاني الواجب القصاص والدية بدل

عنه فلو عفا ولم يسمها فلا شئ ورجح وعلى القاتل أداء الدية إليه الى العافى وهو الوارث بإحسان بلا
مطل ولا بخس ذلك الحكم المذكور من جواز القصاص والعفو عنه على الدية تخفيف تسهيل من ربكم
عليكم ورحمة بكم حيث وسع فى ذلك ولم يحتم واحدا منهما كما حتم على اليهود القصاص وعلى النصارى
الدية فمن اعتدى ظلم القاتل بان قتله بعد ذلك اى العفو فله عذاب أليم مؤلم فى الآخرة بالنار
او الدنيا بالقتل ولكم فى القصاص حيوة اى بقاء عظيم يأولى الألباب ذوى العقول لان القاتل
اذا علم انه يقتل ارتدع فاحيى نفسه ومن اراد قتله فشرع لكم لعلكم تتقون ○ القتل مخافة القود كتب
فرض عليكم إذا حضر أحدكم الموت اى اسبابه إن ترك خيرا مالا الوصية مرفوع بكتب ومتعلق باذا
ان كانت ظرفية ودال على جوابها ان كانت شرطية وجواب إن محذوف اى فليوص للوالدين والأقربين
بالمعروف بالعدل بان لا يزيد على الثلث ولا يفضل الغنى حقا مصدر مؤكد لمضمون الجملة قبله على المتقين ○
الله وهذا منسوخ بآية الميراث وبحديث لا وصية لوارث رواه الترمذى فمن بدله اى الايصاء من شاهد
ووصى بعد ما سمعه علمه فإنما إثمه اى الايصاء المبدل على الذين يبدلونه فيه اقامة الظاهر مقام
المضمر إن الله سميع لقول الموصى عليم ○ بفعل الوصى فمجاز عليه فمن خاف من موص مخففا ومثقلا
جنفا ميلا عن الحق خطأ أو إثما بان تعمد ذلك بالزيادة على الثلث او تخصيص غنى مثلا فأصلح بينهم
بين الموصى والموصى له بالامر بالعدل فلا إثم عليه فى ذلك إن الله غفور رحيم ○ يأيها الذين آمنوا
كتب فرض عليكم الصيام كما كتب على الذين من قبلكم من الامم لعلكم تتقون ○ المعاصى فانه يكسر
الشهوة التى هى مبدؤها أياما نصب بالصيام او بصوموا مقدرا معدودات اى قلائل اى موقتات بعدد
معلوم وهى رمضان كما سيأتى وقلله تسهيلا على المكلفين فمن كان منكم حين شهوده مريضا أو على سفر
اى مسافرا سفر القصر واجهده الصوم فى الحالين فافطر فعدة فعليه عدة ما افطر من أيام أخر يصومها بدله
وعلى الذين لا يطيقونه لكبر او مرض لا يرجى برؤه فدية هى طعام مسكين اى قدر ما ياكله فى يوم وهو
مد من غالب قوت البلد لكل يوم وفى قراءة باضافة فدية وهى للبيان وقيل لا غير مقدرة كانوا مخيرين
فى صدر الاسلام بين الصوم والفدية ثم نسخ بتعيين الصوم بقوله فمن شهد منكم الشهر فليصمه قال
ابن عباس الا الحامل والمرضع اذا افطرتا خوفا على الولد فانها باقية بلا نسخ فى حقهما فمن تطوع خيرا
بالزيادة على القدر المذكور فى الفدية فهو اى التطوع خير له وأن تصوموا مبتدأ خبره خير لكم من

---

١ قوله اى القول الثانى لان النصوص صريحة فى ايجاب القصاص على التعيين ثم تجويز العفو ١٢ ک ٢ قوله بلا مطل ولا بخس المطل التاخير فى الدفع والوعد به مرة بعد اخرى والبخس النقص اه وفى الصراح بخس قليل وكم كردن حق كسے ١٢ ٣ قوله ولم يحتم اى لم يلزم واحدا منهما اى من القصاص والدية ١٢ ک ٤ قوله الدية فقط دون القصاص وقيل فرض عليهم العفو والارش دون القصاص اى العفو واخذ الدية ١٢ ک ٥ قوله بالقتل وفى حديث ابى داؤد ولا اعافى احدا قتل بعد اخذ الدية ١٢ ک ٦ قوله ولكم فى القصاص اه فى ابى السعود ولكم فى القصاص حيوة بيان لمحاسن الحكم على وجه بديع لا تنال غايته حيث جعل الشئ وهو القصاص محل الضده وهو الحيوة ونكر الحيوة ليدل على ان فى هذا الجنس نوعا من الحيوة عظيما لا يبلغه الوصف وذلك لانهم كانوا يقتلون الجماعة بالواحد فتنتشر الفتنة بينهم ففى شرع القصاص سلامة من هذا كله وعبارة الخازن وهذا الحكم غير مختص بالقصاص الذى هو القتل بل يدخل فيه جميع الجروح والشجاج وغير ذلك لان الجارح اذا علم انه اذا جرح جرح لم يجرح فيصير سببا لبقاء الجارح والمجروح وربما افضت الجراحة الى الموت فيقتص من الجارح ١٢ جمل ٧ قوله فاحيا نفسه ومن اراد قتله اى اذا ارتدع عن قتل غيره سلم غيره من القتل وسلم هو من القود وكان القصاص سبب حيوة نفسين فلاجل هذا شرع لكم اه من الكشاف والمدارك ١٢ ٨ قوله ومن اراد اى واحيى من اراد قتله اه ١٢ ٩ قوله فشرع اشارة الى ان المراد فى مشروعية القصاص والى ان قوله لعلكم الخ متعلق بهذه المقدر ١٢ ١٠ قوله اذا حضر احدكم الموت اى ظهرت عليه اماراته كالمرض المخوف فالكلام على حذف مضاف كما اشار اليه الشارح اه جمل ١٢ ١١ قوله مالا اى قليلا او كثيرا واليه ذهب الزهرى وهو الشائع فى استعمال القرآن فى قوله ما تنفقوا من خير ما انفقتم من خير وانه لحب الخير لشديد وقيل مالا كثيرا لما روى ابن ابى شيبة عن على ان مولى له اراد ان يوصى وله سبعمائة درهم فمنعه وقد قال الله تعالى ان ترك خيرا والخير هو المال الكثير وعن عائشة فيمن ترك عيالا كثيرا وترك ثلاثة آلاف ليس هذا المال كثيرا فظهر انه يختلف بالاشخاص والاحوال ١٢ ک ١٢ قوله ومتعلق باذا اى العامل فيها وقوله ان كانت ظرفية اى محضة غير متضمنة معنى الشرط اى كتب عليكم ان يوصى احدكم وقت حضور الموت له وقوله ان كانت شرطية اى ظرفية متضمنة معنى الشرط فيكون قد اجتمع شرطان وجواب كل محذوف دل عليه لفظ الوصية وتقدير المحذوف فيهما مضارع مقرون بلام الامر فقوله فليوص بيان لكل من جواب اذا وجواب ان فقد اخبر الشارح عن الوصية بامور ثلاثة الرفع بكتب وعملها فى اذا ان لم تكن شرطية ودلالتها على جوابها ان كانت شرطية وعلى جواب ان اه جمل ١٣ قوله وجواب ان بالجزاء اى ودال على جواب ان ١٢ ١٤ قوله فليوص مجموع الشرطين معترضة بين كتب وفاعله لبيان كيفية الايصاء ١٢ ک ١٥ قوله بالعدل بيان للحاصل فان معنى المعروف المعلوم عادة وهو العدل ١٢ ک ١٦ قوله الغنى اى على الفقير ولا القريب الغير الوارث على الاقرب ١٢ ١٧ قوله لمضمون الجملة قبله وهى كتب عليكم فانه لا يحتمل لغيره اى حق ذلك حقا لك قال ابو حيان هذا يأباه النحو لان على المتقين متعلق بحق او صفة له فلا يكون مؤكدا لان المصدر المؤكد لا يعمل وايضا يختص بالمعمول او الصفة فلا يكون مؤكدا واجيب بانه يتعلق بمقدر غير صفة ١٢ ک ١٨ قوله هذا منسوخ اى الحكم لا التلاوة فحكمها حكم القرآن وقوله بآية الميراث اى قوله تعالى يوصيكم الله فى اولادكم للذكر مثل حظ الانثيين الآية ١٢ ١٩ قوله بآية الميراث يعنى يوصيكم الله فى اولادكم يفيده ما للبخارى عن ابن عباس قال كان المال للولد والوصية للوالدين فنسخ الله من ذلك ما احب وجعل عز وجل للذكر مثل حظ الانثيين وهكذا روى الدارمى عن الحسن وعكرمة وقتادة ان آية الوصية منسوخة بآية الميراث وتعقب بان الآية لا يعارضه لان مفاد الآية ان للورثة من التركة منها ما مقدرة بعد الوصية وهو لا ينفى الحقوق الثابتة بالوصية ثم وقد يوجه النسخ بانه تعالى فوض الوصية الى العباد اولا بآية الوصية ثم تولى بنفسه فى آية الميراث وقصره على سهام معلومة فانتهى حكم تلك الوصية لكن وكل غيره باعتاق عبده ثم تولى بنفسه ينتهى به حكم الوكالة ١٢ ک ٢٠ قوله رواه الترمذى وقال حسن وابو داؤد وعن ابى امامة قال سمعته صلى الله عليه وسلم يقول ذلك فى خطبة حجة الوداع وفى الباب عن عمرو بن خارجة عند الترمذى والنسائى وعن انس عند ابن ماجة وعن جابر وعمرو بن شعيب عن ابيه عن جده عند الدارقطنى قال الشافعى ان هذا المتن متواتر وعن صاحب الكشف انه فى قوة المتواتر من حيث ظهور العمل ١٢ ٢١ قوله جنفا الجنف فى اللغة الميل مطلقا اريد به ههنا الميل خطأ بقرينة مقابلة فانه انما يكون بالقصد ١٢ ک ٢٢ قوله او تخصيص غنى الخ بان اوصى للاغنياء فقط وكانوا يوصون باموالهم للاغنياء وللاجانب بالرياء والسمعة ويحرمون الوالدين والاقربين ١٢ احمدى ٢٣ قوله مثلا يشير الى ان الميل لا ينحصر فى النوعين المذكورين بل يكون بغير ذلك كتفضيل القريب الغير الوارث على الاقرب ١٢ ک ٢٤ قوله بالامر متعلق باصلح اى يامر الموصى بالعدل فى الايصاء بان لا يزيد على الثلث ١٢ ک ٢٥ قوله من الامم بيان لمن قبلكم والمعنى صومكم كصومهم فى عدد الايام روى ابن ابى حاتم عن ابن عمر مرفوعا صيام رمضان كتبه الله على الامم من قبلكم او المراد مطلق الصيام دون وقته وقدره فالتشبيه واقع على نفس الصوم فكتب على آدم ايام البيض وعلى قوم موسى عاشوراء ١٢ ک قال الصاوى وحكمة ذكر التشبيه التاكيد فى الامر والتسلى بمن قبلنا لان فى الصوم نوع صعوبة ١٢ ٢٦ قوله فى الحالين اى حال المرض وحال السفر وفيه نظر بالنسبة للسفر اذ لا اشتراط فيه المشقة فهو مبيح مطلق اه جمل وفى تفسير الاحمدى وانما رخص له الافطار بسبب كثرة مشقة قطع المسافة ولكن حكم الرخصة باق لكل مسافر سواء وجد فيه العلة اولا ١٢ ٢٧ قوله وعلى الذين لا يطيقونه واعلم ان عند اكثر المفسرين فيه قولان احدهما ان المراد بالذين يطيقونه الاصحاء المقيمون خيرهم فى ابتداء الاسلام بين الامرين بين ان يصوموا وبين ان يفطروا ويفدوا لئلا يشق عليهم لانهم كانوا لم يتعودوا ثم نسخ التخيير ونزلت العزيمة بقوله فمن شهد منكم الشهر فليصمه وثانيهما ان يكون لا محذوفا وهو واقع فى كثير من استعمال الفصحاء كما فى قوله تعالى يبين الله لكم ان تضلوا وكان المعنى وعلى الذين لا يطيقونه فدية طعام مسكين وقد قرأ به حفص ايضا فكان الآية فى حق الشيخ الفانى وفى حق الحامل والمرضع ايضا عند الشافعى على ما هو مذهبه ١٢ ٢٨ قوله يطيقونه قال فى تفسير الشيخ يطيق من اطاق فلان اذا زالت طاقته والهمزة للسلب اى لا يقدرون على الصوم وهم الذين قدروا عليه فى حال الشباب ثم عجزوا فى حال الكبر اه روح ويؤيده ما فى تفسير الاحمدى ناقلا عن شمس الائمة ان قوله تعالى يطيقونه من الاطاقة وماضيه اطاق والهمزة فيه للسلب اى الذين ازالهم الطاقة ١٢ ٢٩ قوله وقيل لا غير مقدرة اى لفظ لا غير مقدرة واليه ذهب الزمخشرى وغيره ٣٠ قوله ثم نسخ الخ روى البخارى عن ابن عمر وسلمة بن الاكوع انها منسوخة وهو قول الجمهور ١٢ ک ٣١ قوله فليصمه اى فليصم فيه والمراد بالشاهد العاقل البالغ الصحيح

الافطار والفدية إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ انه خير لكم فافعلوه تلك الايام شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ من اللوح المحفوظ الى السماء الدنيا في ليلة القدر هُدًى حال هاديا من الضلالة لِلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ آيات واضحات مِنَ الْهُدَى مما يهدي الى الحق من الاحكام وَ من الْفُرْقَانِ مما يفرق بين الحق والباطل فَمَنْ شَهِدَ حضر مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ تقدم مثله وكرره لئلا يتوهم نسخه بتعميم من شهد يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ولذا اباح لكم الفطر في المرض والسفر ولكون ذلك في معنى العلة ايضا للامر بالصوم عطف عليه وَلِتُكْمِلُوا بالتخفيف والتشديد الْعِدَّةَ اي عدة صوم رمضان وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عند اكمالها عَلَى مَا هَدَاكُمْ ارشدكم لمعالم دينه وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝ الله على ذلك وسأل جماعة النبي صلى الله عليه وسلم اقريب ربنا فنناجيه ام بعيد فنناديه فنزل وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ منهم بعلمي فاخبرهم بذلك أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ بانالته ما سأل فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي دعائي بالطاعة وَلْيُؤْمِنُوا يديموا على الايمان بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ ۝ يهتدون أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ بمعنى الافضاء إِلَى نِسَائِكُمْ بالجماع نزل نسخا لما كان في صدر الاسلام من تحريمه وتحريم الاكل والشرب بعد العشاء هُنَّ لِبَاسٌ لَكُمْ وَأَنْتُمْ لِبَاسٌ لَهُنَّ كناية عن تعانقهما او احتياج كل منهما الى صاحبه عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُونَ تخونون أَنْفُسَكُمْ بالجماع ليلة الصيام وقع ذلك لعمر وغيره واعتذروا الى النبي صلى الله عليه وسلم فَتَابَ عَلَيْكُمْ قبل توبتكم وَعَفَا عَنْكُمْ فَالْآنَ اذ احل لكم بَاشِرُوهُنَّ جامعوهن وَابْتَغُوا اطلبوا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ اي اباحه من الجماع او قدره من الولد وَكُلُوا وَاشْرَبُوا الليل كله حَتَّى يَتَبَيَّنَ يظهر لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ اي الصادق بيان للخيط الابيض وبيان الاسود محذوف اي من الليل شبه ما يبدو من البياض وما يمتد معه من الغبش بخيطين ابيض واسود في الامتداد ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ من الفجر إِلَى اللَّيْلِ ۝ اي الى دخوله بغروب الشمس وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ اي نساءكم وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ مقيمون بنية الاعتكاف فِي الْمَسَاجِدِ متعلق بعاكفون نهي لمن كان يخرج وهو معتكف فيجامع امرأته ويعود تِلْكَ الاحكام المذكورة حُدُودُ اللَّهِ حدها لعباده ليقفوا عندها فَلَا تَقْرَبُوهَا ابلغ من لا تعتدوها المعبر به في آية اخرى كَذَلِكَ كما بين لكم ما ذكر يُبَيِّنُ اللَّهُ آيَاتِهِ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ۝ محارمه وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ اي لا يأكل بعضكم مال بعض بِالْبَاطِلِ الحرام شرعا كالسرقة والغصب

---

١ قوله من اللوح المحفوظ الخ ثم نزل نجما نجما آية آية سورة سورة الى الارض بحسب الحوائج ١٢ احمدي ٢ قوله في ليلة القدر منه اي فقد حوى رمضان مرتين نزول القرآن فيه ووجود ليلة القدر به. وليلة القدر هي المعنية بقوله تعالى انا انزلناه في ليلة مباركة والحاصل ان جبرئيل تلقاه من اللوح المحفوظ ونزل به الى السماء الدنيا فاملاه للسفرة وكتبته في الصحف على هذا الترتيب ومقرها بيت العزة في سماء الدنيا ثم نزل به على النبي في ثلاث وعشرين سنة مفرقا على حسب الوقائع ١٢ صاوي ٣ قوله هدى للناس وبينات حالان من القرآن ابو السعود وقوله من الهدى والفرقان الجار والمجرور صفة لقوله هدى وبينات محلا النصب بمحذوف اي ان كان القرآن هدى وبينات هو من جملة هدى الله وبيناته ١٢ من الجمل

٤ قوله من شهد تعميم اي للمقيم والمسافر والمريض والصحيح ولكون ذلك اي لكون قوله يريد الله بكم اليسر في معنى العلة للامر بالصوم كما انه علة للترخص ١٢ ك ٥ قوله يريد الله آه هذا في المعنى تعليل لامرين مقدرين دل عليهما قوله ومن كان مريضا الخ وهما جواز افطارهما والتوسعة في القضاء حيث لم يوجب فيه خصوص تتابع او تفريق او مبادرة او تراخ فان قوله فعدة من ايام اخر صادق بهذا كله وهذا مستفاد من تقرير كلام الشارح فاشار للاول بقوله ولذا اباح الخ وللثاني بقوله ولكون ذلك الخ ١٢ ج ٦ قوله ولتكملوا يعني امر الشاهد بالصوم ارادة لليسر ولاكمال العدة الخ ولتكملوا العدة من صوم رمضان من الهلال الى الهلال كاملة اذا كان خطابا لكل من عليه الصوم او لتكملوا عدة قضائه اذا كان خطابا للمسافر والمريض خاصة ١٢ احمدي ٧ قوله عند اكمالها ان كان المراد اكمالها بالقضاء كان المراد بالتكبير الثناء على الله وكان قوله ولتكبروا الله علة ثالثة للامر بالقضاء وان كان المراد اكمالها حال الاداء كان المراد بالتكبير تكبير العيد وكان هذا علة لقوله فمن شهد الخ تأمل ١٢ جمل وعدى التكبير بعلى لتضمنه معنى الحمد كانه قيل لتكبروا الله اي لتعظموه حامدين على ما هداكم اليه ١٢ مدارك ٨ قوله بعلمي اشار به الى انه ليس المراد من هذا القرب القرب بالجهة والمكان بل المراد من القرب العلم والحفظ وعليه جمهور المفسرين وللصوفية الكرام في هذا المقام مسلك آخر غير هذا التحقيق فيقولون ان قرب الله تعالى مع عباده حق وليس بمكاني وفي شرح فقه الاكبر فالتحقيق في مقام التوفيق ان مختار الامام ان قرب الحق من الخلق وقرب الخلق من الحق وصف ثبتت بلا كيف ولا كشف اي فيعتقد ان مراده حق ولا يشتغل ببيانه وكيفيته وللتفصيل موضع آخر ١٢ ٩ قوله فاخبرهم اي فقل لهم اني قريب ولا بد من تقدير ذلك فانه لا يترتب عليه الاخبار بكونه قريبا ١٢ كما ١٠ قوله بانالته ما سأل فان قلت انا نرى الداعي قد يبالغ في الدعوات والتضرع فلا يجاب قلت ان هذه الآية مطلقة والمطلق يحمل على المقيد وهو قوله تعالى بل اياه تدعون فيكشف ما تدعون اليه ان شاء فالمعنى اجيب دعوة الداع اذا دعاني ان شئت او اذا وافق القضاء او كانت الاجابة خيرا له ايضا للدعاء شرائط وآداب [illegible] لان استجابة الدعاء قد يكون بحصول ذلك الدعاء بعينه وقد يكون برد بلية كانت عليه في الدنيا عوضه وقد يكون برفع الدرجة في الآخرة عوضه كما جاء في الخبر الصحيح ١٢ ١١ قوله دعائي بالطاعة اي امري لهم بالطاعة اي فليمتثلوا اوامري اجمل وتقديمها على الايمان يدل على ان العبد لا يصل الى نور الايمان وقوته الا بتقديم الطاعات والعبادات ١٢ روح ١٢ قوله على الايمان اشارة الى الجواب عما يتوهم كيف جمع بين الاستجابة والايمان واحدهما مغن عن الآخر فانه لا يكون مستجيبا له تعالى من لا يكون مؤمنا ولا مؤمنا من لا يكون مستجيبا وقد يقال انه من قبيل ذكر الخاص بعد العام للتنبيه على فضله وشرفه ١٢ ك ١٣ قوله الرفث ضمنه معنى الافضاء فعداه بالى والا فهو يتعدى بالباء او بعلى وهو في الاصل الكلام الذي يستقبح ذكره الواقع عند الجماع فاطلق واريد منه الجماع على سبيل الكناية لاستقباح ذكره ١٤ قوله بمعنى الافضاء هو في الاصل ان لا يكون بينك وبين الشيء حائل وليس مرادا هنا بل المراد به هنا افضاء خاص بالجماع ولذا قال المفسر بمعنى الافضاء الى نسائكم ١٢ ١٥ قوله بعد العشاء روى ابو داود عن ابن عباس كانوا على عهده صلى الله عليه وسلم اذا صلوا العشاء حرم عليهم الطعام والشراب والنساء. وفي البخاري عن البراء كون المنع مقيدا بالنوم قال الحافظ يحتمل ان يكون التقييد بالحقيقة انما هو بالنوم وذكر صلوة العشاء لكون ما بعدها مظنة النوم غالبا ١٢ ك ١٦ قوله هن لباس لكم الخ قدم هذه على الاخرى لان ملابسة الزوج ولعانقه مع الزوجة اسبق واكثر ١٢ ١٧ قوله كناية عن تعانقهما آه يعني انه شبه كل واحد من الزوجين لاشتماله على صاحبه في العناق والضم باللباس المشتمل على لابسه كالفراش واللحاف وحاصله انه تمثيل لصعوبة اجتنابهن وشدة ملابستهن ١٢ جمل عن الكرخي ١٨ قوله او احتياج كل منهما آه اي في منعه من الفجور كما يحتاج الى اللباس وفي الحديث انه صلى الله عليه وسلم قال لا خير في النساء ولا صبر عنهن يغلبن كريما ويغلبهن لئيم فاحب ان اكون كريما مغلوبا ولا احب ان اكون لئيما غالبا ١٢ ج ١٩ قوله وقع ذلك لعمر رض وحاصله انه بعد ان صلى العشاء وجد بامرأته رائحة طيبة فواقع اهله حينئذ ثم لما اصبح جاء رسول الله واخبره الخبر فقال يا رسول الله اني اعتذر الى الله واليك مما وقع مني فقام جماعة فقالوا مثل ما قال عمر فنزلت الآية نسخا للتحريم الواقع بالسنة ١٢ ٢٠ قوله فالآن الآن حقيقة الوقت الذي انت فيه وقد يقع على الماضي القريب منك وعلى المستقبل القريب تنزيلا للقريب منزلة الحاضر وهو المراد هنا ١٢ الجمل ٢١ قوله باشروهن والمباشرة الصاق البشرة بالبشرة كني به عن الجماع ١٢ بيضاوي ٢٢ قوله من الولد المعنى اي المباشر ينبغي ان يكون غرضه الولد فانه الحكمة من خلق الشهوة وشرع النكاح لا قضاء الوطر ١٢ ك ٢٣ قوله وكلوا واشربوا نزلت في صرمة بن قيس وكان عاملا في ارض له وهو صائم فحين جاء المساء رجع لاهله فلم يجد طعاما فغلبته عيناه من التعب فلما حضر الطعام استيقظ فكره ان يأكل خوفا من الله فبات طاويا فلما انتصف النهار غشي عليه فلما افاق اخبر النبي بذلك فنزلت الآية ١٢ ٢٤ قوله من البياض والكلام تشبيه لا استعارة لذكر طرفي التشبيه فيه قالوا وفي تجويز المباشرة الى الصبح دليل على جواز تأخير الغسل الى الفجر وعلى ان الجنابة لا تنافي الصوم وفي قوله ثم اتموا الصيام الى الليل دليل على نفي الوصال وعلى جواز نية النهار ١٢ ك ٢٥ قوله من الغبش بفتح الغين المعجمة والموحدة وشين معجمة

[illegible]

۱ قولہ الادلاء فی الاصل القاء الدلو فی البیر للاستسقاء استعیر للتوصل بالشیء الی الشیء فیجعل لہا صلۃ او صلۃ تجوزا عن الالقاء ۱۲ک ۲ قولہ ای بحکومتہا فالآیۃ علی حذف مضاف والالقاء الاسراع ای لاتسرعوا بالخصومۃ فی الاموال الی الحکام لیعینوکم علی ابطال حق او تحقیق باطل واما الاسراع بہا لتحقیق الحق فلیس بمذموم ۱۲ ۳ قولہ متلبسین فیہ اشارۃ الی ان الجار والمجرور حال من فاعل تاکلوا ۱۲ک ۴ قولہ جمع ہلال وسمی بہ لرفع الناس اصواتہم عند رویتہ کما فی المدارک لما سال معاذ بن جبل وثعلبۃ بن غنم فقالا ما بال الہلال یبدأ رقیقا کالخیط ثم یزید حتی یستوی ثم لایزال ینقص حتی یعود کما بدأ فنزلت ہذہ الآیۃ کما فی ابی السعود وغیرہ ۱۲ ۵ قولہ لم تبدوا ای لای غرض ولای حکمۃ تظہر دقیقۃ الی آخر ما ذکروا اخرج ابن جریر عن ابی العالیۃ بلغنا انہم قالوا یا رسول اللہ لم خلقت الاہلۃ فنزلت قال ہذا صریح فی انہم سالوا عن حکمۃ ذلک لا عن کیفیتہ ۱۲ک ۶ قولہ قل ہی مواقیت قال السکاکی کان اللائق ان یسئلوا عن حکمتہا فلہذا اجاب اللہ تعالی من امر المناسب کما نقلہ فی المختصر المعانی اہ لکن الذی قررہ ابو السعود وغیرہ ان الجواب مطابق للسوال ونص انہ قد سالوہ علیہ الصلوۃ والسلام عن الحکمۃ فی اختلاف حال القمر وتبدل امرہ فامرہ اللہ العزیز الحکیم ان یجیبہم بان الحکمۃ الظاہرۃ فی ذلک ان تکون معالم للناس فی عباداتہم لاسیما الحج ۱۲ ۷ قولہ جمع میقات من الوقت وہو الزمان المفروض لامر اہ روح والزمان مدۃ مقسومۃ ای الماضی والحال والمستقبل والمدۃ امتداد حرکۃ الفلک من مبدءہا الی منتہاہا ۱۲ ۸ قولہ ومتاجرہم جمع متجر مصدر لا ظرف زمان فانہ معطوف علی زرعہم کقولہ وعدۃ نسائہم ای اوقات تجاراتہم وعدۃ نسائہم بکسر العین جمع عدۃ ۱۲ک ۹ قولہ ولیس البر الحکمۃ فی ذکر ہذہ الآیۃ بعدما تقدم انہم سالوا عن ذلک ایضا وصورۃ سوالہم ہل من البر اتیان البیوت من ظہورہا فاجابہم اللہ بانہ لیس من البر ویتعین رفع البر ہہنا لان ما بعد الباء یتعین جعلہ خبرا للیس فان الباء انما تدخل علی الخبر لا علی الاسم ۱۲ ۱۰ قولہ نقبا نقب سوراخ کردن در دیوار کذا فی الصراح ۱۲ ۱۱ قولہ وکانوا یفعلون ذلک روی البخاری عن البراء کانت الانصار اذا حجوا وجاءوا لم یدخلوا من قبل ابواب بیوتہم لکن من ظہورہا وجاء رجل فدخل من قبل بابہ فکانہ عیر بذلک فنزلت ولکن البر الخ ۱۲ک ۱۲ قولہ ولکن البر من اتقی فان قلت ما وجہ اتصالہ بما قبلہ قلت کانہ قیل لہم عند سوالہم عن الاہلۃ وعن الحکمۃ فی نقصانہا وتمامہا معلوم ان کل ما یفعلہ اللہ تعالی لا یکون الا حکمۃ بالغۃ ومصلحۃ لعبادہ فدعوا السوال عنہ وانظروا فی واحدۃ تفعلونہا انتم مما لیس من البر فی شیء وانتم تحسبونہا برا ۱۲ کشاف ۱۳ قولہ عام الحدیبیۃ وہو موضع قریب من مکۃ ووقع ہذا الامر فی السنۃ السادسۃ اذ خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم مع اصحابہ للعمرۃ وقولہ ان یعود ای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقولہ للعام القابل ای السنۃ الآتیۃ ۱۲ ۱۴ قولہ ویخلوا من الاخلاء او التخلیۃ منصوب معطوف علی یعود ای یفرغوا لہ صلعم مکۃ فی العام القابل ۱۲ک ۱۵ قولہ تجہز لعمرۃ القضاء ای تہیأ واستعد للخروج لہا والمراد بعمرۃ القضاء العمرۃ التی وقع علیہا القضاء ای المقاضاۃ والصلح وکانت فی السابعۃ اہ جمل وعبارۃ الکمالین وسمیت بہا لانہ وقع قضاء لعمرۃ الحدیبیۃ او لانہ وقع علیہ الصلح والقضاء بمعنی الصلح انتہی ۱۲ ۱۶ قولہ وخافوا ان لا تفی قریش ای خاف المسلمون ان لا یفوا قسم قریش بمقتضی العہد والصلح ویقاتلوہم فی الحرم فی الشہر الحرام ای فی ذی القعدۃ ۱۲ ۱۷ قولہ وقاتلوا فی سبیل اللہ فی البخاری مرفوعا المقاتل فی سبیل اللہ من قاتل لتکون کلمۃ اللہ ہی العلیا ۱۲ کما ۱۸ قولہ بآیۃ براءۃ وہی فاذا انسلخ الاشہر الحرم فاقتلوا المشرکین حیث وجدتموہم ۱۲ک ۱۹ قولہ ذلک ای المذکور من القتل والاخراج عام الفتح ثامن الہجرۃ فی رمضان فاخرج بعضہم وقتل بعضہم ۱۲ کما ۲۰ قولہ الشرک منہم سمی الشرک فتنۃ لانہ فساد فی الارض یؤدی الی الظلم وانما جعل اشد ای اعظم من القتل لانہ یؤدی الی الخلود فی النار والقتل لیس کذلک ۱۲ خازن ۲۱ قولہ فیہ وعموم الامکنۃ فی قولہ واقتلوہم حیث ثقفتموہم خص منہ الحرم الا عند البدایۃ منہم بہذہ الآیۃ کذا فی المدارک وعن قتادۃ انہ یحل ابتداؤہم بالقتال ولو فی الحرم والآیۃ منسوخۃ بقولہ واقتلوہم حیث وجدتموہم ۱۲ کمالین ۲۲ قولہ فی الافعال الثلثۃ ای ولا تقتلوہم حتی یقتلوکم فان قتلوکم والمعنی حتی یقتلوا بعضکم ۱۲ کمالین ۲۳ قولہ فان انتہوا متعلق الانتہاء محذوف قدرہ الشارح بقولہ عن الکفر ۱۲ ۲۴ قولہ وحدہ لا یعبد سواہ ہذا الاختصاص علم من اللام فی للہ ولہذا فسر الفتنۃ بالشرک لانہ وقع مقابلا لہ اہ ۲۵ قولہ الشہر الحرام الخ ہذا نزل ایضا زیادۃ طمانینۃ للمسلمین لانہ کان یشق علیہم القتال فیہا تعظیما لہا وقیل انہا نزلت ردا علی الکفار والمنافقین المعترضین فی قولہم ان الاشہر الحرم والحرم معظمۃ قدیما ویزعم محمد انہ یحکم بالعدل وہو ینتہک حرمۃ الشہر الحرام والحرم فرد اللہ علیہم بقولہ الشہر الحرام ای الذی نقاتلکم فیہ فی مقابلۃ الشہر الحرام ای الذی صددتمونا فیہ عن العمرۃ والدخول وقاتلنا سفہاؤکم ولا یسمی انتہاکا ولا عدم تعظیم للحرم لانہ لما کان بامر الشارع اندفع ذلک کلہ ۱۲ صاوی ۲۶ قولہ انتہکت ای انتقضت الحرمۃ فی الصراح انتہاک الحرمۃ تناولہا بما لا یحل ۱۲ ۲۷ قولہ سمی مقابلتہ اعتداء الخ لما کان ہنا مظنۃ ان یقال ان جزاء الاعتداء لا یکون اعتداء فکیف یصح قولہ فاعتدوا بل ینبغی ان یقال فقابلوہ وجازوہ فدفع بان تسمیۃ المقابلۃ بالاعتداء للمشاکلۃ والمشابہۃ الصوریۃ ۱۲ محمد عبد الرحمن رح ۲۸ قولہ وترک الاعتداء ای ترکہ فی الانتصار لما لم یرخص لکم فیہ ۱۲ کمالین ۲۹ قولہ ولا تلقوا بایدیکم ہذا مرتبط بقولہ واقتلوہم حیث ثقفتموہم وبقولہ وانفقوا فی سبیل اللہ ۱۲ ۲۹ قولہ ولا تلقوا بایدیکم الخ عبر بالایدی عن الانفس اکتفاء بالجزء الاہم من النفس کقولہ فی آیۃ اخری وما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم ای انفسکم ۱۲ صاوی ع قولہ فان انتہوا الخ ای رجعوا عن الکفر واسلموا قولہ فلا عدوان الخ ہذا خبر فی صورۃ الامر مبالغۃ ای فلا تلتعموا ولا تقتلوا الا الظالمین والمعنی لا یجازی علی عدوانہ الا الظالمون لان العدوان وان وقع من الکفار بکفرہم وقتالہم للمسلمین لا من المسلمین بقتالہم لہم ۱۲ صاوی ع قولہ والحرمات قصاص ای متی حصل انتہاک من احد لحرمۃ آخر سقطت حرمتہ فیقتص لہ منہ ۱۲ صاوی ع قولہ وانفقوا فی سبیل اللہ ای ابذلوا انفسکم واموالکم فی طاعتہ ومراضیہ سواء الجہاد وغیرہ کصلۃ الرحم ومراعاۃ الضعفاء والفقراء من عباد اللہ ۱۲ صاوی

وَلَا تُدْلُوا تلقوا بِهَا ای بحکومتہا او بالاموال رشوۃ إِلَى الْحُكَّامِ لِتَأْكُلُوا بالتحاکم فَرِيقًا طائفۃ مِّنْ أَمْوَالِ النَّاسِ متلبسین بِالْإِثْمِ وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ انکم مبطلون يَسْأَلُونَكَ یا محمد عَنِ الْأَهِلَّةِ جمع ہلال لم تبدو دقیقۃ ثم تزید حتی تمتلئ نورا ثم تعود کما بدت ولا تکون علی حالۃ واحدۃ کالشمس قُلْ لہم هِيَ مَوَاقِيتُ جمع میقات لِلنَّاسِ یعلمون بہا اوقات زرعہم ومتاجرہم وعدۃ نسائہم وصیامہم وافطارہم وَالْحَجِّ عطف علی الناس ای یعلم بہا وقتہ فلو استمرت علی حالۃ واحدۃ لم یعرف ذلک وَلَيْسَ الْبِرُّ بِأَن تَأْتُوا الْبُيُوتَ مِن ظُهُورِهَا فی الاحرام بان تنقبوا فیہا نقبا تدخلون منہ وتخرجون وتترکوا الباب وکانوا یفعلون ذلک ویزعمونہ برا وَلَٰكِنَّ الْبِرَّ ای ذا البر مَنِ اتَّقَىٰ اللہ بترک مخالفتہ وَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا فی الاحرام کغیرہ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝ تفوزون ولما صد صلی اللہ علیہ وسلم عن البیت عام الحدیبیۃ وصالح الکفار علی ان یعود العام القابل ویخلوا لہ مکۃ ثلاثۃ ایام وتجہز لعمرۃ القضاء وخافوا ان لا تفی قریش ویقاتلوہم وکرہ المسلمون قتالہم فی الحرم والاحرام والشہر الحرام نزل وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ای لاعلاء دینہ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ من الکفار وَلَا تَعْتَدُوا علیہم بالابتداء بالقتال إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ۝ المتجاوزین ما حد لہم وہذا منسوخ بآیۃ براءۃ او بقولہ وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ وجدتموہم وَأَخْرِجُوهُم مِّنْ حَيْثُ أَخْرَجُوكُمْ ای من مکۃ وقد فعل بہم ذلک عام الفتح وَالْفِتْنَةُ الشرک منہم أَشَدُّ اعظم مِنَ الْقَتْلِ لہم فی الحرم والاحرام الذی استعظمتموہ وَلَا تُقَاتِلُوهُمْ عِندَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ای فی الحرم حَتَّىٰ يُقَاتِلُوكُمْ فِيهِ فَإِن قَاتَلُوكُمْ فیہ فَاقْتُلُوهُمْ فیہ وفی قراءۃ بلا الف فی الافعال الثلاثۃ كَذَٰلِكَ القتل والاخراج جَزَاءُ الْكَافِرِينَ ۝ فَإِنِ انتَهَوْا عن الکفر واسلموا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ لہم رَّحِيمٌ ۝ بہم وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّىٰ لَا تَكُونَ توجد فِتْنَةٌ شرک وَيَكُونَ الدِّينُ العبادۃ لِلَّهِ وحدہ لا یعبد سواہ فَإِنِ انتَهَوْا عن الشرک فلا تعتدوا علیہم دل علی ہذا فَلَا عُدْوَانَ اعتداء بقتل او غیرہ إِلَّا عَلَى الظَّالِمِينَ ۝ ومن انتہی فلیس بظالم فلا عدوان علیہ الشَّهْرُ الْحَرَامُ المحرم مقابل بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ فکما قاتلوکم فیہ فاقتلوہم فی مثلہ رد لاستعظام المسلمین ذلک وَالْحُرُمَاتُ جمع حرمۃ ما یجب احترامہ قِصَاصٌ ای یقتص بمثلہا اذا انتہکت فَمَنِ اعْتَدَىٰ عَلَيْكُمْ بالقتال فی الحرم او الاحرام او الشہر الحرام فَاعْتَدُوا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدَىٰ عَلَيْكُمْ سمی مقابلتہ اعتداء لشبہہا بالمقابل بہ فی الصورۃ وَاتَّقُوا اللَّهَ فی الانتصار وترک الاعتداء وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ ۝ بالعون والنصر وَأَنفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ طاعتہ الجہاد وغیرہ وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ ای

انفسكم والباء زائدة الى التهلكة الهلاك بالامساك عن النفقة في الجهاد وتركه لانه يقوي العدو عليكم و
احسنوا بالنفقة وغيرها ان الله يحب المحسنين اي يثيبهم واتموا الحج والعمرة لله ادوهما بحقوقهما فان
احصرتم منعتم عن اتمامهما بعدو فما استيسر تيسر من الهدي عليكم وهو شاة ولا تحلقوا
رءوسكم اي لا تتحللوا حتى يبلغ الهدي المذكور محله حيث يحل ذبحه وهو مكان الاحصار عند الشافعي
فيذبح فيه بنية التحلل ويفرق على مساكينه ويحلق وبه يحصل التحلل فمن كان منكم مريضا او به اذى
من راسه كقمل وصداع فحلق في الاحرام ففدية عليه من صيام لثلثة ايام او صدقة بثلثة اصع
من غالب قوت البلد على ستة مساكين او نسك اي ذبح شاة واو للتخيير والحق به من حلق بغير عذر لانه
اولى بالكفارة وكذا من استمتع بغير الحلق كالطيب واللبس والدهن لعذر او غيره فاذا امنتم العدو
بان ذهب ولم يكن فمن تمتع استمتع بالعمرة اي بسبب فراغه منها والتحلل عنها بمحظورات الاحرام الى
الحج اي الاحرام به بان يكون احرم بها في اشهره فما استيسر تيسر من الهدي عليه وهو شاة يذبحها بعد احرامه
به والافضل يوم النحر فمن لم يجد الهدي لفقده او فقد ثمنه فصيام اي فعليه صيام ثلثة ايام في الحج
اي في حال احرامه به فيجب حينئذ ان يحرم قبل السابع من ذي الحجة والافضل قبل السادس لكراهة
صوم يوم عرفة للحاج ولا يجوز صومها ايام التشريق على اصح قولي الشافعي وسبعة اذا رجعتم الى وطنكم
مكة او غيرها وقيل اذا فرغتم من اعمال الحج وفيه التفات عن الغيبة تلك عشرة كاملة جملة تاكيد لما
قبلها ذلك الحكم المذكور من وجوب الهدي او الصيام على من تمتع لمن لم يكن اهله حاضري المسجد الحرام بان
لم يكونوا على مرحلتين من الحرم عند الشافعي فان كان فلا دم عليه ولا صيام وان تمتع وفي ذكر الاهل اشعار باشتراط
الاستيطان فلو اقام قبل اشهر الحج ولم يستوطن وتمتع فعليه ذلك وهو احد الوجهين عندنا والثاني لا والاهل
كناية عن النفس والحق بالمتمتع فيما ذكر بالسنة القارن وهو من يحرم بالعمرة والحج معا او يدخل الحج عليها قبل
الطواف واتقوا الله فيما يامركم به وينهاكم عنه واعلموا ان الله شديد العقاب لمن خالفه الحج وقته اشهر
معلومات شوال وذو القعدة وعشر ليال من ذي الحجة وقيل كله فمن فرض على نفسه فيهن الحج بالاحرام به
فلا رفث جماع فيه ولا فسوق معاصي ولا جدال خصام في الحج وفي قراءة بفتح الاولين والمراد في الثلثة النهي
وما تفعلوا من خير كصدقة يعلمه الله فيجازيكم به ونزل في اهل اليمن وكانوا يحجون بلا زاد فيكونون كلا
على الناس وتزودوا ما يبلغكم لسفركم فان خير الزاد التقوى ما يتقى به سؤال الناس وغيره واتقون

---

١ قوله اي انفسكم اي المراد بالايدي الانفس بذكر الجزء وارادة الكل لمزيد اختصاص لها باليد بناء على ان اكثر ظهور افعال الناس بها ١٢ ک ٢ قوله والباء زائدة اي في المفعول به لان الفعل يتعدى بنفسه قال تعالى فالقى موسى عصاه وقيل غير زائدة والمفعول محذوف اي ولا تلقوا انفسكم بايديكم يقال اهلك فلان نفسه اذا تسبب لهلاكها ١٢ ک ٣ قوله التهلكة قال الماوردي لا اعلم في كلام العرب مصدرا على تفعلة بضم العين الا هذا قال ابو علي قد حكى سيبويه التنضرة والتسترة ١٢ كبير ٤ قوله لانه يقوي العدو ويسلطهم على اهلاككم وقيل نهي عن الاسراف في النفقة حتى يفتقر نفسه ويضيع عياله او عن تضييع وجه المعاش ويؤيده ما في الكتاب ما رواه البخاري عن حذيفة نزلت في النفقة في سبيل الله ١٢ ٥ قوله اي يثيبهم فسر المحبة في حق الله بالاثابة لان حقيقتها وهي ميل القلب للمحبوب مستحيلة في حق الله تعالى والاثابة لازمة لذلك والقاعدة ان كل ما استحال على الله باعتبار مبدئه ورد ليطلق ويراد لازمه وغايته ١٢ ص ٦ قوله واتموا الحج والعمرة لله اعلم ان الحج فرضه الاحرام والوقوف بعرفة وطواف الزيارة وواجبه وقوف المزدلفة والسعي بين الصفا والمروة ورمي الجمار وطواف الصدر للآفاقي والحلق وغيرها سنن وآداب والعمرة ركنها الطواف والسعي وشرطها الاحرام والحلق وهذا باب طويل مذكور في الفقه فان قيل اليس عندكم قوله تعالى واتموا الا انه اذا كان للوجوب فينبغي ان يكون العمرة كالحج واجبة واذا كان للندب ينبغي ان يكون الحج كالعمرة وهو خلاف المذاهب قلت يمكن ان يجاب عنه انه للندب على ان الحج والعمرة كانا مندوبين في بدء الاسلام ثم ثبت فرضيته بقوله تعالى ولله على الناس حج البيت الآية وبقيت العمرة على حالها كما هو المذكور في الزاهدي قوله ادوهما بحقوقهما فيه اشارة الى رد قول المخالف لا دلالة في الآية على وجوبهما لان الامر بالاتمام لا يدل على الامر باصل الفعل الذي امر باتمامه اه كرخي وقال الشيخ سليمان الجمل وظاهره وجوبهما لانه امر باتمامهما مطلقا بلا تقييد بالشروع فيكون واجبا لان مقدمة الواجب واجبة على انه قرئ واقيموا الحج والعمرة فانها صريحة في ذلك المعنى ادوهما تامين كاملين باركانهما وشرطها انتهى قلت لا يلزم من الامر بالاتمام الوجوب في الاصل كالصلوة النافلة وغيرها من النوافل لا تلزم الا بالشروع فاتمامها واجب بعد الشروع دون اصل النوافل وقوله بلا تقييد بالشروع ليس بجيد لان التقييد بالشروع وان لم يكن مذكورا في الآية صراحة لكن هو مفهوم من دلالة النص وهو قوله تعالى واتموا فان الاتمام مغاير لاصل الفعل في الحكم في بعض المواضع وليس متحدان كلية ومع عالم يثبت اذا ثبت الاتحاد بينهما في كل المواضع وفي المدارك ولا تمسك للشافعي رحمه الله بالآية على لزوم العمرة لانه امر باتمامها وقد يؤمر بالاتمام للوجوب التطوع انتهى وفي ابي السعود قوله تعالى واتموا الحج الخ بيان لوجوب اتمام افعالهما عند التصدي لادائهما من غير تعرض لحالهما في انفسهما من الوجوب وعدمه كما في قوله تعالى ثم اتموا الصيام الى الليل فانه بيان لوجوب مد الصيام الى الليل من غير تعرض لوجوب اصله وانما هو بقوله تعالى كتب عليكم الصيام الآية وادعاء ان الامر باتمامهما امر بانشائهما تامين كاملين حسبما تقتضيه قراءة واقيموا الحج والعمرة مما لا سداد له ضرورة ان ليس البيان مقصورا على افعال الحج المفروض حتى يتصور ذلك على ان هذه القراءة شاذة جارية مجرى خبر الواحد وفي تفسير الاحمدي ويمكن الجواب ايضا بان المراد الامر باداء الحج والعمرة بمراعات الشروط المفروضة والاحكام المكتوبة فيهما لان نفس العمرة سنة والاحكام فيها مفروضة كما ان القراءة مفروضة في صلوة التطوع اه وهذا كله اذا قرأ العمرة بالنصب كما هو المعروف وقد صرح في الكشاف بانه قرأ علي وابن مسعود والشعبي والعمرة بالرفع كانهم قصدوا بذلك اخراجها عن حكم الحج وهو الوجوب اه قلت وان كانت هذه القراءة ايضا شاذة كما صرح به الرازي لكن تكفي في المقابلة للقراءة الشاذة التي ذكرها صاحب الجمل ١٢ ٧ قوله بعدو هذا عند الشافعي وهو قول مالك اختص بخوف العدو واما عندنا فالاحصار اعم من ان يكون بسبب مرض وخوف عدو ونحو ذلك لقوله عليه السلام من كسر او عرج فقد حل فعليه الحج من قابل كما في تفسير الاحمدي ١٢ ٨ قوله تيسر اشار به الى ان استيسر بمعنى تيسر والسين ليست للاستدعاء هنا كما صرح به ابو البقاء ١٢ ٩ قوله لا تحللوا يشير الى ان حلق الراس كناية عن التحلل والحلق به يحصل التحلل لا بالذبح واما عند ابي حنيفة لا يجب الحلق والتقصير للمحصر بل يحصل التحلل بمجرد الذبح ١٢ كمالين ١٠ قوله وهو مكان الاحصار حلا كان او حرما فان استعمال بلوغ الشيء في محله في وصوله الى ما يقصد به شائع والمعنى عند ابي حنيفة لا تحلوا حتى تعلموا ان الهدي الذي بعثتموه الى الحرم بلغ محله اي مكانه الذي يجب ان ينحر فيه وهو الحرم واحتج الاول بانه صلى الله عليه وسلم نحر بالحديبية وهو من الحل واجيب بان الحديبية بعضه من الحرم ١٢ كمالين ١١ قوله عند الشافعي واما عند ابي حنيفة رح فيبعث به الى الحرم ويجعل للمبعوث على يده يوم ذبحه علامة فاذا جاء اليوم وظن انه ذبح تحلل كما في روح البيان ١٢ ١٢ قوله وصداع بالضم درد سر كذا في الصراح ١٢ ١٣ قوله ففدية مبتدا خبره محذوف قدره الشارح بقوله عليه وقوله وقوت البلد اي مكة ١٢ ١٤ قوله على ستة مساكين اي لكل مسكين نصف صاع من بر او صاع من تمر او شعير فصارت ثلثة اصوع ١٢ ١٥ قوله اي بسبب فراغه يشير الى ان الباء في قوله بالعمرة للسببية ومتعلق التمتع محذوف اعني بمحظورات الاحرام وقيل المعنى لمن استمتع وانتفع بالتقرب بها الى الله بالعمرة قبل الانتفاع بتقربه بالحج في اشهره وعلى هذا فالباء صلة التمتع ١٢ ک ١٦ قوله هو شاة الخ والحاصل ان من ادى الحج والعمرة حال كونه امنا يجب عليه ما استيسر من الهدي من ابل او بقر او شاة اداء لحق شكر التمتع والتوفيق باجتماع الحج والعمرة وهذا الهدي دم نسك يؤكل منه ويذبح يوم النحر كالاضحية ولم تنب الاضحية عنه ١٢ ک ١٧ قوله فيجب الخ اي يقع الصيام في خلال الحج والافضل ان يحرم بالحج قبل اليوم السادس كما يشرع في الصيام من السادس ويتمها الى الثامن ١٢ ک ١٨ قوله لكراهة صوم يوم عرفة اي بعرفة فروى ابو داؤد انه صلى الله عليه وسلم نهى عن صوم يوم عرفة بعرفة وهذا عند الشافعي واما عند ابي حنيفة فالنهي محمول على من يضعفه الصوم عن الوقوف وغيره ١٢ ک ١٩ قوله ولا يجوز صومها لانه صلى الله عليه وسلم نهى عن صيام ايام التشريق وهو قول امامنا ابي حنيفة رح وروى الدارقطني عن ابن عمر رخص النبي صلى الله عليه وسلم للمتمتع اذا لم يجد هديا ان يصوم ايام التشريق وبه اخذ مالك والشافعي في القديم واحمد واسحٰق ورجحه النووي في الروضة وكذا ابن حجر لعموم الآية قالوا وتخصيص الآحاد بالمتواتر اولى من عكسه قلنا لا نسلم كون ايام التشريق من ايام الحج ١٢ ک ٢٠ قوله وقيل اذا فرغتم اختلف في تفسير الرجوع الى وطنه ومصره وهو الصحيح من قولي الشافعي وهو الماثور عن ابن عباس ثم اختلف على ذلك فقال الجمهور ان المراد الفراغ لكن الرجوع بالوصول الى الاهل فلا يجوز صومها في الطريق وقيل يجوز لان ابتداء السير اول الرجوع وهو قول اسحٰق وقيل المعنى اذا فرغتم من اعمال الحج بالرجوع الى منى وهو مذهب ابي حنيفة وقول الشافعي فيصوم بعد حجته ان شاء بمكة او في الطريق ١٢ ک ٢١ قوله الحكم جعل المشار اليه الحكم وهو قول الشافعي فلا دم على المتمتع المكي وجعل ابو حنيفة ومالك الاشارة الى التمتع فلا متعة ولا قران عندهما للمكي ومن فعل ذلك منهم فعليه دم جناية قال ابو حنيفة لو كانت الاشارة راجعة

٢٣ قوله عن النفس اي لنفس المحرم فعلى هذا يكون معنى الآية ذلك لمن لم يكن هو بنفسه حاضر المسجد الحرام وهذا مخالف لما قال الاول ان المراد بالاهل الزوجة والاولاد الذين تحت حجره دون الآباء والاخوة ١٢ جمل بتغيير

فيها من عطف الخاص على العام فان الفساد اعم من ذلك فيشمل سفك الدماء ونهب الاموال وغير ذلك ١٢

يا اولي الالباب ذوي العقول ليس عليكم جناح في ان تبتغوا تطلبوا فضلا رزقا من ربكم بالتجارة
في الحج نزل ردا لكراهتهم ذلك فاذا افضتم دفعتم من عرفات بعد الوقوف بها فاذكروا الله بعد المبيت
بمزدلفة بالتلبية والتهليل والدعاء عند المشعر الحرام هو جبل في اخر المزدلفة يقال له قزح وفي الحديث
انه صلى الله عليه وسلم وقف به يذكر الله ويدعو حتى اسفر جدا رواه مسلم واذكروه كما هداكم لمعالم دينه ومناسك حجه
والكاف للتعليل وان مخففة كنتم من قبله قبل هداه لمن الضالين ثم افيضوا يا قريش من حيث افاض
الناس اي من عرفة بان تقفوا بها معهم وكانوا يقفون بالمزدلفة ترفعا عن الوقوف معهم وثم للترتيب في الذكر و
استغفروا الله من ذنوبكم ان الله غفور للمؤمنين رحيم ○ فاذا قضيتم اديتم مناسككم عبادات حجكم
بان رميتم جمرة العقبة وحلقتم وطفتم واستقررتم بمنى فاذكروا الله بالتكبير والثناء كذكركم اباءكم كما
كنتم تذكرونهم عند فراغ حجكم بالمفاخرة او اشد ذكرا من ذكركم اياهم نصب اشد على الحال من ذكرا المنصوب
باذكروا اذ لو تاخر عنه لكان صفة له فمن الناس من يقول ربنا اتنا نصيبنا في الدنيا فيؤتاه فيها وما له في
الاخرة من خلاق ○ نصيب ومنهم من يقول ربنا اتنا في الدنيا حسنة نعمة وفي الاخرة حسنة هي الجنة و
قنا عذاب النار ○ بعدم دخولها وهذا بيان لما كان عليه المشركون ولحال المؤمنين والقصد به الحث على
طلب خير الدارين كما وعد بالثواب عليه بقوله اولئك لهم نصيب ثواب من اجل ما كسبوا عملوا من
الحج والدعاء والله سريع الحساب ○ يحاسب الخلق كلهم في قدر نصف نهار من ايام الدنيا لحديث بذلك
واذكروا الله بالتكبير عند رمي الجمرات في ايام معدودات اي ايام التشريق الثلاثة فمن تعجل
اي استعجل بالنفر من منى في يومين اي في ثاني ايام التشريق بعد رمي جماره فلا اثم عليه بالتعجيل
ومن تاخر بها حتى بات ليلة الثالث ورمى جماره فلا اثم عليه بذلك اي هم مخيرون في ذلك ونفي الاثم
لمن اتقى الله في حجه لانه الحاج على الحقيقة واتقوا الله واعلموا انكم اليه تحشرون ○ في الاخرة
فيجازيكم باعمالكم ومن الناس من يعجبك قوله في الحيوة الدنيا ولا يعجبك في الاخرة لمخالفته
لاعتقاده ويشهد الله على ما في قلبه انه موافق لقوله وهو الد الخصام ○ شديد الخصومة لك و
لاتباعك لعداوته لك وهو الاخنس بن شريق كان منافقا حلو الكلام للنبي صلى الله عليه وسلم يحلف انه مؤمن
ومحب له فيدني مجلسه فاكذبه الله تعالى في ذلك ومر بزرع وحمر لبعض المسلمين فاحرقها وعقرها
ليلا كما قال تعالى واذا تولى انصرف عنك سعى مشى في الارض ليفسد فيها ويهلك الحرث

[illegible]

قوله وعقرها الابل فيه انه النبي في مجلسه اي قطع قوائم الحمر في الصراح عقر پے زدن ستور ١٢ ٣٢ قوله ويهلك الحرث والنسل هذا الجملة عطف على قوله تعالى ليفسد

١ قوله في ان تبتغوا اشارة الى انه ظرف بحذف حرف الجر قياسا في ان وان متعلق بجناح ١٢ ك ٢ قوله بالتجارة في الحج آه اتفقوا على ان التجارة ان اوقعت نقصا في الطاعة لم تكن مباحة وان لم توقع نقصا فيها كانت مباحة وتركها اولى لقوله تعالى وما امروا الا ليعبدوا الله مخلصين له الدين والاخلاص هو ان لا يكون لحامل على الفعل سوى كونه عبادة والحاصل ان الاذن في هذه التجارة جار مجرى الرخص كذا في الكرخي و الذي تلخص في كتب الفروع في هذه المسئلة اي التشريك بين العبادة وغيرها ثلاثة طرق قال ابن عبد السلام انه لا اجر فيه مطلقا اي سواء تساوى القصدان ام اختلفا وقد اختار الغزالي فيما اذا اشترك بالعبادة غيرها من امر دنيوي اعتبار الباعث على العمل فان كان القصد الدنيوي هو الاغلب لم يكن فيه اجر وان كان القصد الديني اغلب فله بقدره وان تساويا تساقطا وقال ابن حجر في شرح المنهاج والاوجه ان قصد العبادة يثاب عليه بقدره وان انضم اليه غيره مساويا او راجحا وخالفه الرملي فاعتمد طريقة الغزالي ١٢ ج ٣ قوله ردا لكراهتهم روى البخاري عن ابن عباس قال كانت عكاظ وذو المجاز ومجنة اسواقا في الجاهلية فتأثموا ان يتجروا في المواسم فنزلت ١٢ ك ٤ قوله دفعتم اشارة الى ان الافاضة هو الدفع ههنا واصله افضتم انفسكم فترك ذكر المفعول كما في البيضاوي وغيره ١٢ ٥ قوله حتى اسفر جدا اي ظهر بياض النهار في الصراح اسفار روشن شدن صبح ١٢ ٦ قوله والكاف للتعليل اي وما مصدرية اي واذكروه لاجل هداية اياكم ولا يخفى حسن موقعه من جعله للتشبيه كما قاله غيره انتهى ما في الكمالين قلت هكذا ذكره عبد الله بن احمد بن محمود ابو البركات في تفسير المدارك حيث قال ما مصدرية او كافة اي اذكروه ذكرا حسنا كما هداكم هداية حسنة ١٢ ٧ قوله ثم افيضوا من حيث افاض الناس بالفارسية پس بازگردید از انجا كه بازمیگردند همه مردمان ١٢ ٨ قوله ترفعا اي استكبارا وقوله معهم اي مع الناس ١٢ جمل ٩ قوله وثم للترتيب في الذكر اي لا للتراخي في الوقوع حتى يرد عليه انه يستلزم تراخي الدفع من عرفة عن الذكر بالمزدلفة مع ان الامر بالعكس لو عطف على الجزاء وتراخي الشيء عن نفسه لو عطف على مجموع الشرط والجزاء ١٢ ك ١٠ قوله جمرة العقبة هي حجر صغير وجمعه جمار وبها سمي الموضع الذي يرمى فيه اه كذا في النهاية ١٢ ١١ قوله بالمفاخرة جمع مفخرة بمعنى بزرگی كذا في الصراح ١٢ ١٢ قوله نصب اشد على الحال الخ يعني نصب اشد من جهة انه حال من قوله ذكرا مقدم عليه وهو المنصوب باذكروا ولو تاخر لكان صفة له فيكون التركيب اوذكرا اشد وحسن تاخير ذكرا لانه كالفاصلة لزوال قلق التكرار اذ لو تقدم لكان التركيب فاذكروا الله كذكركم آباءكم اوذكرا اشد ١٢ ١٣ قوله لكان صفة له فلما تقدم نصب على الحال الاترى انه لو تاخر لكان التركيب وذكرا اشد اي من ذكركم لآبائكم وحسن تاخير ذكرا لانه كالفاصلة لزوال قلق التكرار اذ لو تقدم لكان التركيب فاذكروا الله كذكركم آباءكم اوذكرا اشد قاله ابو حيان وفيه ان المطلوب الذكر الموصوف بالاشدية لا طلبه حال الاشدية ١٢ ك ١٤ قوله فمن الناس من يقول ربنا اتنا في الدنيا اي من الناس يشهدون الحج ويسال الله حظوظ الدنيا ١٢ ١٥ قوله نعمة اي بركة وخيرا وذلك كالعافية والزوجة الحسنة والدار الواسعة وغير ذلك مما يعين على الدار الآخرة فكل امر في الدنيا يوافق الطبع ويعين على الدار الآخرة فهو من حسنات الدنيا ١٢ صاوي ١٦ قوله هي الجنة اي دخولها بالسلام بحيث يموت على الاسلام ولا يلحقه حساب ولا عذاب ويرى وجه الله الكريم وهذا احسن ما فسر به حسنة الدنيا و الآخرة وهو معنى قوله في الحديث لعائشة سلي العافية في الدارين ١٢ صاوي ١٧ قوله في قدر نصف نهار بل قد ورد انه في مقدار ساعة بل ورد ايضا انه كلمح البصر و ذلك كناية عن عظيم قدرته فمن كان هذا وصفه ينبغي ان يتقى ويخشى وما من احد من المحاسبين الا ويرى انه لا محاسب غيره وذلك بعد انقضاء الموقف الذي تدنو الشمس فيه من الرؤس ويسيل العرق في الارض سبعين ذراعا وتكون النار حول الخلائق وتحيط الملائكة بالمخلوقات فيكون سبع صفوف يحولون بينهم وبين النار وهو يختلف باختلاف الناس فنسأل الله السلامة من اهواله ١٢ صاوي ١٨ قوله لحديث بذلك اخرج ابن ابي حاتم عن ابن عباس قال انما الحساب ضحوة ليقيل الاولياء مع الحور والاعداء مع الشياطين مقرنين ١٢ كما ١٩ قوله عند رمي الجمرات اي وفي ايام التشريق ادبار الصلوات المفروضة لكن التكبير عند كل رمي سنة والتكبير التشريق ادبار الصلوات واجب على من صلى بجماعة من فجر عرفة الى عصر آخر ايام التشريق على قول الصاحبين وبه يفتى اه من الاحمدي ١٢ ٢٠ قوله اي في ثاني ايام التشريق يشير به الى ان الكلام على حذف المضاف دفعا لما يوهمه ظاهر النظم من ان النفر واقع في كل من اليومين وليس مرادا ١٢ جمل ٢١ قوله بعد رمي جماره واصل مشروعية الرمي عند امر ابراهيم الخليل بذبح ولده فلما توجه لمنى تعرض له الشيطان عند المسجد فرماه بسبع حصيات ثم تعرض له عند الوسطى فرماه ايضا بسبع ثم تعرض له عند العقبة فرماه ايضا بسبع فهو مما زال سببه وبقي حكمه ١٢ ٢٢ قوله ومن تاخر بها اي بمنى عند الوسطى اي استقر وبقي فيها اي من تاخر في النفر من يومين وقام بمنى حتى بات ورمى في يوم الثالث بعد النحر ايضا فلا اثم عليه لمن اتقى ١٢ ٢٣ قوله اي هم مخيرون الخ اشار به ان قوله لمن اتقى خبر مبتدا محذوف تقديره هذا ونصه ابو السعود ١٢ ٢٤ قوله في ذلك يعني ان معنى نفي الاثم التخيير والرد على المستعجل او المتاخر من اهل الجاهلية والتاخر وان كان افضل لكنه يجوز التخيير بين الفاضل والافضل كما خير المسافر بين الصوم والافطار ١٢ ٢٥ قوله ونفي الاثم اشارة لتقدير المبتدء بقوله لمن اتقى وهذا اولى من تقديرها التخيير او الاحكام واللام في لمن اتقى للاختصاص او للتعليل كما قاله الطيبي او للبيان كما قاله التفتازاني ١٢ ك ٢٦ قوله ومن الناس معطوف على قوله فمن الناس من يقول ربنا الآية فقد قسم الله الناس على اربعة اقسام الاول من يطلب الدنيا لا غير ومنهم من يطلب الدنيا والآخرة ومنهم من يظهر انه من اهل الآخرة مع انه في الواقع من اهل النار ومنهم من هو مؤمن ظاهرا وباطنا وذكرهم على هذا الترتيب ١٢ ص ٢٧ قوله في الحيوة الدنيا في يتعلق بالقول اي يعجبك ما يقوله في معنى الدنيا لانه يطلب بادعاء المحبة حظ الدنيا ولا يريد به الآخرة او بيعجبك اي يعجبك حلو كلامه في الدنيا لا في الآخرة لما يرهقه في الموقف من الحبسة واللكنة ١٢ مدارك ٢٨ قوله انه موافق يدل على ما في قلبه اي شهد الله على ان ما في قلبه موافق قوله ١٢ ك ٢٩ قوله شديد الخصومة يشير الى ان الد افعل صفة بدليل جمعه على لد ومجيء مونثه لداء لا افعل تفضيل والى ان الاضافة اضافة الصفة الى فاعله على الاسناد المجازي كجد جده لان الالد الخاصم وجعل الزمخشري الاضافة بمعنى في وهو الاخنس بالخاء المعجمة ثم النون والسين المهملة ابن شريق بفتح الشين المعجمة والقاف في آخره الثقفي حليف زهرة واسمه ابي وسمي الاخنس لانه خنس بثلاث مائة رجل من زهرة اخرج ابن جرير عن السدي ان الآية نزلت فيه وقيل في المنافقين كلهم اخرجه ابن جرير ايضا عن السدي ١٢ ك ٣٠ قوله الاخنس بن شريق آه هذا لقبه واسمه ابي و لقب بالاخنس لانه خنس يوم بدر اي تاخر عن القتال مع رسول الله صلى الله عليه وسلم وكان معه ثلث مائة رجل من المنافقين من بني زهرة فاخرهم عن القتال آه وقال ان محمدا ابن اختكم فان يك كاذبا كفاكموه م

والنسل من جملة الفساد والله لا يحب الفساد ۞ اى لا يرضى به واذا قيل له اتق الله فى فعلك اخذته
العزة حملته الانفة والحمية على العمل بالاثم الذى امر باتقائه فحسبه كافيه جهنم ولبئس المهاد ۞ الفراش هى
ومن الناس من يشرى يبيع نفسه اى يبذلها فى طاعة الله تعالى ابتغاء طلب مرضات الله رضاه وهو
صهيب لما اذاه المشركون هاجر الى المدينة وترك لهم ماله والله رءوف بالعباد ۞ حيث ارشدهم لما فيه رضا
ونزل فى عبد الله بن سلام واصحابه لما عظموا السبت وكرهوا الابل والبانها بعد الاسلام يايها الذين
امنوا ادخلوا فى السلم بفتح السين وكسرها الاسلام كافة حال من السلم اى فى جميع شرائعه ولا تتبعوا
خطوت طرق الشيطن اى تزيينه بالتفريق انه لكم عدو مبين ۞ بين العداوة فان زللتم ملتم عن الدخول فى
جميعه من بعد ما جاءتكم البينت الحجج الظاهرة على انه حق فاعلموا ان الله عزيز لا يعجزه شئ عن انتقامه منكم
حكيم ۞ فى صنعه هل ما ينظرون ينتظر التاركون الدخول فيه الا ان ياتيهم الله اى امره كقوله او ياتى
امر ربك اى عذابه فى ظلل جمع ظلة من الغمام السحاب والملئكة وقضى الامر تم امر هلاكهم والى الله ترجع
ع ٢٥ ١٤ ٩ الامور ۞ بالبناء للمفعول والفاعل فى الاخرة فيجازى سل يا محمد بنى اسراءيل تبكيتا كم اتينهم كم استفهامية
معلقة سل عن المفعول الثانى وهى ثانى مفعولى اتينا ومميزها من اية بينة ظاهرة كفلق البحر وانزال
المن والسلوى فبدلوها كفرا ومن يبدل نعمة الله اى ما انعم به عليه من الايات لانها سبب الهداية
من بعد ما جاءته كفرا فان الله شديد العقاب ۞ له زين للذين كفروا من اهل مكة الحيوة
الدنيا بالتمويه فاحبوها وهم يسخرون من الذين امنوا لفقرهم كعمار وبلال وصهيب اى يستهزءون
بهم ويتعالون عليهم بالمال والذين اتقوا الشرك وهم هؤلاء فوقهم يوم القيمة والله يرزق من يشاء بغير
حساب ۞ اى رزقا واسعا فى الاخرة او الدنيا بان يملك المسخورين منهم اموال الساخرين ورقابهم كان الناس امة
واحدة على الايمان فاختلفوا بان امن بعض وكفر بعض فبعث الله النبين اليهم مبشرين من امن بالجنة
ومنذرين من كفر بالنار وانزل معهم الكتب بمعنى الكتب بالحق متعلق بانزل ليحكم به بين الناس
فيما اختلفوا فيه من الدين وما اختلف فيه اى الدين الا الذين اوتوه اى الكتاب فامن بعض وكفر
بعض من بعد ما جاءتهم البينت الحجج الظاهرة على التوحيد ومن متعلقة باختلف وهى وما بعدها مقدم
على الاستثناء فى المعنى بغيا من الكفرين بينهم فهدى الله الذين امنوا لما اختلفوا فيه من للبيان الحق
باذنه بارادته والله يهدى من يشاء هداية الى صراط مستقيم ۞ طريق الحق ونزل فى جهد اصاب المسلمين

ع قوله بمعنى الكتب اشارة الى ان الالف واللام للجنس ومفرد فى موضع الجمع ١٢

١ه قوله من جملة الفساد خبر مبتدا محذوف تقديره هذا من جملة الفساد ١٢ ٢ه قوله الانفة اى الاستكبار اشارة الى ان العزة وهى خلاف الذل مجاز عن سببه الذى هو الانفة وقوله الحمية بالتشديد ننگ وعار داشتن از چيزے كذا فى الصراح ١٢ ٣ه قوله بالاثم الباء للملابسة والاتيان بقوله بالاثم يسمے عند علماء البديع تتميما لانه ربما يتوهم ان المراد عزة ممدوحة ١٢ ٤ه قوله باتقائه يشير الى انه ماخوذ من قولهم اخذته بكذا اذا حملته عليه والزمته اياه ١٢ ك ٥ه قوله هى اشارة الى ان المخصوص بالذم محذوف وهو هى ١٢ ٦ه قوله يبيع يعنى الشراء بمعنى البيع مجاز عن البذل فى الجهاد وغيره ١٢ ٧ه قوله وترك لهم ماله اخرجه عكرمة وورد من طرق آخر انها نزلت حين هاجروا وتركوه فافتدى منهم قالوا وعلى هذا فيشرى بمعنى يشترى لا بمعنى يبيع ١٢ ك ٨ه قوله ونزل فى عبد الله بن سلام اى نزل القول الآتى كما رواه ابن جرير عن عكرمة ١٢ ك ٩ه قوله واصحابه ثعلبة بن يامين واسد واسيد وسعيد بن عمرو وكلهم من اليهود ١٢ ك ١٠ه قوله لما عظموا السبت فقالوا يا رسول الله كنا نعظمه فدعنا نسبت وان التوراة كتاب الله فدعنا فلنقم به الليل ١٢ ك ١١ه قوله يا ايها الذين آمنوا الخطاب لاهل الكتاب لانهم آمنوا بنبيهم وكتابهم او للمنافقين لانهم آمنوا بالسنتهم ١٢ مدارك ١٢ه قوله فى السلم والسلم فى الاصل الاستسلام اطلق على الاسلام ههنا لما فيه من الانقياد ١٢ ك ١٣ه قوله حال من السلم وهى تؤنث كالحرب و فيه اشارة الى انه لا يختص بمن يعقل كما قاله ابن هشام وتعقب على الزمخشرى فى جعله حالا من السلم ١٢ كما ١٤ه قوله اى تزيينه ليس مراده تفسير الطريق بالتزيين بل المراد ان الكلام على حذف مضاف والتقدير طرق تزيين الشيطان وتزيينه وسوسته وطرقها آثارها كتحريم الابل وتعظيم السبت ١٢ جمل ١٥ه قوله هل ينظرون استفهام فى معنى النفى ولذلك جاز بعده الا ١٢ بيضاوى ١٦ه قوله اى امره يعنى ان الاسناد مجازى كما يفسره قوله تعالى هل ينظرون الا ان ياتيهم الملائكة او ياتى امر ربك ١٢ ك ١٧ه قوله فى ظلل ظرف للاتيان المذكور والمعنى ان الله يرسل عليهم العذاب فى صورة الرحمة وذلك لان شان السحاب الرقيق ان تاتى بالامطار التى يكون فيها منافع لهم وذلك مكر عظيم من الله بهم ١٢ ١٨ه قوله جمع ظلة كقلة وقلل وهى ما اظلك من السحاب وانما ياتيهم العذاب كان الامر افزع واهول ١٢ ك ١٩ه قوله تم امر اهلاكهم فالقضاء بمعنى الاتمام واللام فى الامر للعهد ١٢ ك ٢٠ه قوله بالبناء للمفعول يعنى من الرجع وهو الرد وقوله والفاعل يعنى من الرجوع فرجع يستعمل لازما ومتعديا فالمبنى للمفعول من المتعدى ومصدره الرجع كالضرب والمبنى للفاعل من اللازم ومصدره الرجوع وقوله فى الآخرة متعلق بترجع على كل من القراءتين اه من الجمل ١٢ ٢١ه قوله فيجازى اى عليها واشار بذلك الى جواب سوال تقريره ان من المعلوم ان كل امر لا يرجع الا الى الله فما وجه هذا التنبيه ومحصل الجواب ان المراد من هذا اعلام الخلق انه المجازى على الاعمال بالثواب والعقاب ١٢ من الخازن ٢٢ه قوله سل اصله اسأل نقلت فتحة الهمزة الى السين بعد حذفها واستغنى عن همزة الوصل فصار سل وهو امر للرسول او لكل واحد وهو سوال تقريع كما تسئل الكفرة يوم القيامة ١٢ مدارك ٢٣ه قوله تبكيتا اى تقريعا وتوبيخا لا للاستفهام منهم وهذا تسلية لرسول الله صلى الله عليه وسلم اى فلا غرابة فى عدم ايمانهم بك فانا آتيناهم آيات بينات على يد موسى فلم يؤمنوا ولم ينقادوا ١٢ ٢٤ه قوله معلقة وذلك لان السوال وان لم يكن من افعال القلوب لكنه لما كان سببا للعلم الذى هو منها اعطى حكمه من نصب المفعولين وصحة التعليق ومعنى معلقة انها مانعة عن العمل فى اللفظ مع بقاء العمل فى المحل فهذا حقيقة التعليق فجملة كم آتيناهم فى محل نصب بسل سادة مسد المفعول الثانى وقوله وهى ثانى الخ التقدير آتيناهم اى عددا كثيرا ١٢ جمل ٢٥ه قوله من المفعول الثانى فالجملة فى موضع مفعول الثانى او فى موضع المصدر اى سلهم عن السوال والحال اى سلهم قائلا كم آتيناهم ١٢ كما ٢٦ه قوله ومميزها الخ واذا فصل بين كم ومميزها حسن ان يؤتى بمن للفصل بين المفعول والتمييز سواء كانت خبرية او استفهامية وانكار الرضى زيادة من فى الاستفهامية انما هو عند عدم الفصل ١٢ كما ٢٧ه قوله فبدلوها اى بدلوا موجبها وهو الايمان بها والهاء مفعول اول وكفرا مفعول ثان اى اخذوا بدلها الكفر ١٢ ٢٨ه قوله لانها سبب الهداية انما كانت الآيات نعمة لانها سبب الهداية التى هى اجل النعم ١٢ ك ٢٩ه قوله كفرا هذا هو المفعول الثانى للتبديل ١٢ ٣٠ه قوله له قدره الشارح ليكون خبر المن وعبارة ابى البقاء ومن يبدل فى موضع رفع بالابتداء والعائد الضمير فى يبدل وقيل العائد محذوف تقديره شديد العقاب له ١٢ ٣١ه قوله زين المزين هو الشيطان زين لهم الدنيا وحسنها فى اعينهم بوساوسه فلا يريدون غيرها او الله زين بخلق الشهوات فيهم لان جميع الكائنات منه ١٢ ك ٣٢ه قوله بالتمويه الباء سببية اى بسبب التمويه اى الزخرفة ذا البهجة وفى الصراح تمويه سيم وزر اندود كردن چيزے را وآب نمودن چيزے را وتلبيس كردن ١٢ ٣٣ه قوله وهم يشير بتقدير المبتدء الى ان الجملة حال ١٢ ك ٣٤ه قوله وهم هؤلاء يعنى عمارا وغيره فوقهم لانهم فى عليين وهم فى اسفل السافلين ١٢ ك ٣٥ه قوله كان الناس امة واحدة الخ اى جماعة واحدة متفقين على الايمان من وقت آدم الى مبعث نوح عليهما السلام وكان بينهما عشرة قرون كل قرن ثمانون سنة كما عند الاكثر ١٢ روح ٣٦ه قوله على الايمان بعد الطوفان اذ فيما بين آدم وادريس موحدين متمسكين بدينه الا جمع قليل من قابيل ومتابعيه الى زمن ادريس ١٢ ك ٣٧ه قوله فاختلفوا وانما حذف لدلالة قوله فيما اختلفوا فيه عليه و قراءة ابن مسعود كان الناس امة واحدة فاختلفوا فبعث الله النبيين رواه الحاكم وصححه وقيل كان الناس امة واحدة كفارا فبعث الله النبيين فاختلفوا والاول اوجه قال الزمخشرى ويؤيد الاول ما فى قراءة ابن مسعود من تقديم الاختلاف على البعث وعدم ثبوت اتفاق الناس على الكفر فى زمان من الازمنة ١٢ ك ٣٨ه قوله بانزل يشير الى انه ظرف لغو وقد يجعل حالا من الكتاب اى متلبسا بالحق اى الدين ١٢ ك ٣٩ه قوله وهى اى مع مدخولها وقوله وما بعدها وهو قوله بغيا بينهم وهو منصوب على المفعول من اجله او على الحال وبينهم صفة لبغيا او حال وقوله مقدم على الاستثناء وانما احتيج لذلك لان الاستثناء المفرغ لا يتعدد ولولا دعوى التقدم لكان متعددا فالتقدير وما اختلف فيه من بعد ما جاءتهم البينات بغيا بينهم الا الذين اوتوه ١٢ ٤٠ه قوله باذنه حال من الذين آمنوا اى ماذونا لهم ويجوز ان يكون مفعولا لهدى اى هداهم بامره اه ابو البقاء وزاد فى السمين فى وجه الثانى ان يكون متعلق بهدى مفعولا به اى هداهم بامره ١٢ ٤١ه قوله ونزل فى جهد الخ قيل كان ذلك فى غزوة احزاب حين حاصر الكفار المدينة واحاطوا لها وقطعوا عنها الوارد ولم يكن بينهم وبين دخولها الا الخندق وكانوا اذ ذاك عشرة آلاف مقاتل فاشتد الكرب والخوف على المسلمين سيما مع وجود ثلثمائة منافق بين اظهرهم فنزلت وقيل فى يوم احد وقيل تسلية للمهاجرين حين تركوا ديارهم واموالهم بايدى المشركين وقيل تسلية للمسلمين حين عذبهم المشركون بمكة وشكوا ذلك الى النبى صلى الله عليه وسلم ولهذا الاختلاف لم يعين المفسر الجهة ١٢ كمالين

١ه قوله ام بل حسبتم اشار به الى ان ام منقطعة وانها مقدرة ببل ١٢ ٢ه ولما يأتكم الواو للحال ولما بمعنى لم اى والحال انه لم يأتكم مثلهم بعد ولم تبتلوا بما ابتلوا به من الاهوال الهائلة التى هى مثل فى الفظاعة والشدة وهو متوقع منتظر ١٢ ابو السعود ٣ه قوله مثل الذين خلوا فيه حذف بين مثل والذين يدل عليه سياق الكلام وقد قدره الجلال بقوله شبه ما اتى الذين فشبه تفسير لمثل وما اتى هو المقدر وقول الجلال من المومنين بيان للذين وقوله من المحنة بيان لما اتى الذين قدره وقوله فتصبروا معطوف على مدخول لما فهو مجزوم بحذف النون فهو فى حيز النفى اى لم يأتكم مثل ما اتاهم ولم تصبروا ١٢ من الجمل ٤ه قوله من المحن جمع محنة بيان للمثل وكان يؤخذ الرجل منهم فيحفر له فى الارض ثم يؤتى بالمنشار فيجعل نصفين ويمشط بامشاط الحديد ما دون لحمه وعظمه رواه البخارى ١٢ ك ٥ه قوله جملة مستانفة اى كانه قيل ما مثل الذين خلوا وما حالهم فقيل مستهم الخ وقوله مبينة لما قبلها وهو مثل الذين وفيه مسامحة على صنيعه اولا حيث قدر بعد مثل ما اتى ح هذا فى المعنى بيان لما اتى الذين خلوا لا لمثله اذ مثله هو ما اصاب المومنين والمذكور فى الآية هو ما اصاب الذين خلوا ١٢ جمل ٦ه قوله ازعجوا ازعاج از جائے برانگیختن ١٢ تاج ٧ه قوله حتى يقول اعلم ان ما بعد حتى ان كان حالا رفع نحو مرض فلان حتى لا يرجونه وان كان مستقبلا نصب نحو سرت حتى ادخل البلد وانت لم تدخل وان كان ماضيا كما ههنا فان نظر الى كون القول المذكور

الخازن انهم سألوا بالفعل وقالوا يا رسول الله هل توجر على سفرنا هذا ونطمع ان يكون لنا غزوا ١٢ جمل

اَمْ بَلْ اَحَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا لَمْ يَاْتِكُمْ مَّثَلُ شبه ما اتى الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ من المؤمنين
من المحن فتصبروا كما صبروا مَسَّتْهُمْ جملة مستانفة مبينة لما قبلها الْبَاْسَآءُ شدة الفقر وَالضَّرَّآءُ المرض
وَزُلْزِلُوْا ازعجوا بانواع البلاء حَتّٰى يَقُوْلَ بالنصب والرفع اى قال الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ استبطاء
للنصر لتناهى الشدة عليهم مَتٰى يأتى نَصْرُ اللّٰهِ الذى وعدناه فاجيبوا من قبل الله تعالى اَلَآ اِنَّ نَصْرَ
اللّٰهِ قَرِيْبٌ اتيانه يَسْئَلُوْنَكَ يا محمد مَاذَا اى الذى يُنْفِقُوْنَ والسائل عمرو بن الجموح وكان شيخا ذا مال
فسأل النبى صلعم عما ينفق وعلى من ينفق قُلْ لهم مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ بيان لما شامل للقليل والكثير فيه
بيان المنفق الذى هو احد شقى السؤال واجاب عن المصرف الذى هو الشق الآخر بقوله فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ
وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ اى هم اولى به وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ انفاق وغيره فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ
عَلِيْمٌ فمجاز عليه كُتِبَ فرض عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ للكفار وَهُوَ كُرْهٌ مكروه لَّكُمْ طبعا لمشقته وَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا
شَيْئًا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَعَسٰٓى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْئًا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ لميل النفس الى الشهوات الموجبة لهلاكها ونفورها عن
التكليفات الموجبة لسعادتها فلعل لكم فى القتال وان كرهتموه خيرا لان فيه اما الظفر والغنيمة او الشهادة و
الاجر وفى تركه وان احببتموه شرا لان فيه الذل والفقر وحرمان الاجر وَاللّٰهُ يَعْلَمُ ما هو خير لكم وَاَنْتُمْ لَا
تَعْلَمُوْنَ ذلك فبادروا الى ما يامركم به وارسل النبى صلى الله عليه وسلم اول سراياه وامر عليها عبد الله بن جحش
فقاتلوا المشركين وقتلوا ابن الحضرمى فى آخر يوم من جمادى الآخرة والتبس عليهم برجب فعيرهم الكفار
باستحلاله فنزل يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ المحرم قِتَالٍ فِيْهِ بدل اشتمال قُلْ لهم قِتَالٌ فِيْهِ كَبِيْرٌ عظيم
وزرا مبتدأ وخبر وَصَدٌّ مبتدأ منع للناس عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ دينه وَكُفْرٌۢ بِهٖ بالله وَصد عن الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ
اى مكة وَاِخْرَاجُ اَهْلِهٖ مِنْهُ وهم النبى صلى الله عليه وسلم والمؤمنون وخبر المبتدأ اَكْبَرُ اعظم وزرا عِنْدَ اللّٰهِ من
القتال فيه وَالْفِتْنَةُ الشرك منكم اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ لكم فيه وَلَا يَزَالُوْنَ اى الكفار يُقَاتِلُوْنَكُمْ ايها
المؤمنون حَتّٰى كى يَرُدُّوْكُمْ عَنْ دِيْنِكُمْ الى الكفر اِنِ اسْتَطَاعُوْا وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَ
هُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ بطلت اَعْمَالُهُمْ الصالحة فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ فلا اعتداد بها ولا ثواب
عليها والتقييد بالموت عليه يفيد انه لو رجع الى الاسلام لم يبطل عمله فيثاب عليه ولا يعيده
كالحج مثلا وعليه الشافعى وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ولما ظن السرية انهم ان
اسلموا من الاثم فلا يحصل لهم اجر نزل اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَفَارَقُوْا

وهم عبد الله بن جحش ومن معه ١٢

[illegible]

ما نا ع ٢٦ ١٠

مستقبلا بالنظر الى ما قبله نصب ان نظر الى انه حكاية حال ماض رفع ١٢ ك ٨ه قوله بالنصب على ان حتى بمعنى الى وان مضمرة اى الى ان يقول فهى غاية لما تقدم من المس والزلزال ١٢ ج ٩ه قوله اى قال قال ابو البقاء والفعل هنا مستقبل حكيت به حالهم والمعنى على المضى والتقدير الى ان قال الرسول هذا على تقدير نصب يقول وبقراءة الرفع يكون التقدير وزلزلوا فقال الرسول فالزلزلة سبب القول وكلا الفعلين ماض فلم تعمل فيه حتى ١٢ ١٠ه قوله متى نصر الله متى منصوب على الظرف وهو فى موضع رفع خبر مقدم ونصر مبتدأ مؤخر ومتى ظرف زمان لا يتصرف الا بجره بحرف آه سمين والجلال جرى على ان نصر الله فاعل فعل محذوف ١٢ جمل ١١ه قوله اى الذى ينفقونه اشار به الى ان ذا اسم موصول بمعنى الذى والعائد محذوف وان ما على اصلها من الاستفهام ولذلك لم يعمل فيها يسألونك وهى مبتدأ وذا خبره والجملة محلها نصب بيسألون والتقدير يسألونك اى الشئ الذى ينفقونه آه كرخى ١٢ جمل ١٢ه قوله وعلى من ينفق يعلم من هذا ان فى الآية حذفا لبعض المسئول عنه وان السوال عن امرين عن المنفق من المال وعن مصرفه وبهذا الاعتبار تحصل المطابقة بين الجواب والسوال وقوله قل ما انفقتم من خير جواب عن السوال المصرح به فى الآية اذ محصل هذا الجواب تجويز الانفاق والتصدق بسائر انواع الاموال قليلها وكثيرها وقوله فللوالدين الخ جواب عن المحذوف من السوال وهو السوال عن المصرف فقول الشارح الذى هو الشق الآخر المراد به الشق الآخر المقدر فى السوال كما اشار لتقديره ١٢ جمل ١٣ه قوله وفيه الخ لما لم يطابق الجواب السوال اجابوا عنه بوجهين احدهما ما ذكره المفسر وملخصه انهم سألوا عنهما وقالوا ما ننفق وعلى من ننفق لكن حذف فى حكاية السوال احدهما ايجازا فاجاب عن احد جزئيه الاهم صريحا وعن الآخر بالاشارة فى وصف المنفق بالخير كانه قيل المنفق هو الخير المتناول للقليل والكثير والمنفق عليهم هم هؤلاء وثانيهما ما ذكره غيره وهو انه سأل عن المنفق فاجيب ببيان المصرف لانه اهم فان اعتداد النفقة باعتباره ١٢ ك ١٤ه قوله شيئا وهو جميع ما كلفوا من الامور الشاقة التى من جملتها القتال وقوله وعسى ان تحبوا شيئا وهو جميع ما نهوا عنه من الامور المستلذة من جملتها القعود عن الغزو ١٢ ١٥ه قوله ما هو يعنى ان المفعول مراد فى المعنى محذوف فى اللفظ ايجازا للاقتصار او ترك منزل فعله منزلة اللازم ١٢ ك ١٦ه قوله وارسل النبى هذا بيان لسبب نزول هذه الآيات من هنا الى آخر الربع ١٢ ١٧ه قوله اول سراياه اخرجه ابن جرير السرايا جمع سرية بفتح السين المهملة قطعة من الجيش تخرج وترجع وشاع فى اصطلاح اهل السير على جماعة ارسلها النبى صلى الله عليه وسلم ولم يخرج معهم فان خرج هو بنفسه تسمى غزوة قوله سراياه سرايا جمع سرية وهى خمسة اى ثلثمائة وقيل الى اربعمائة كما فى القاموس ١٢ ١٨ه قوله وامر بتشديد الميم اى جعل اميرا على السرية ١٢ ك ١٩ه قوله الحضرمى منسوب الى حضرموت واسمه عمرو واسم ابيه عبد الله بن عباد كذا فى حاشية الجمل ١٢ عبد ٢٠ه قوله والتبس اى اشتبه عليهم الهلال برجب وقال الزمخشرى انه كان ذلك غرة رجب وهم يظنونه من جمادى الآخرة وفى سيرة ابن سيد الناس كما نقله الخفاجى انه فى رجب وانه لم يرسلهم لقتال وانما بعثهم ليعلم اخبار قريش وانهم لقوا هؤلاء فى آخر يوم من رجب فقالوا الان تركناهم لقد دخلوا الحرم وان قاتلناهم هتكنا حرمة الشهر ثم عزموا على القتل لهم ففعلوا ما فعلوا انتهى ١٢ ك ٢١ه قوله فعيرهم اى عير المسلمين الذين كانوا بمكة كفار قريش بمكة وقالوا انهم قد استحللتم القتل فى الاشهر الحرم وقوله فنزل الخ اى فعظم ذلك على اهل السرية واخر النبى صلى الله عليه وسلم قسمة الغنيمة الى نزول الوحى فنزلت الآية ١٢ ٢٢ه قوله المحرم اى رجب سمى به لتحريم القتال فيه ١٢ روح ٢٣ه قوله بدل اشتمال اى عن الشهر الحرام لما ان الاول غير واف بالمقصود منسوب الى الثانى ملابس له بغير الكلية والجزئية ولما كانت النكرة موصوفة صح ابداله من المعرفة على ان وجوب التوصيف انما هو فى بدل الكل نص عليه الرضى ١٢ ك ٢٤ه قوله فيه الجار والمجرور متعلق بقتال ويجوز كونه ظرف مستقر صفة له وقوله كبير اى ان كان عمدا فان خطأ كفعل السرية فلا اثم عليه وبعد ذلك فهذه الآية منسوخة بقوله تعالى اقتلوا المشركين حيث وجدتموهم اى فى الاشهر الحرم وغيرها ١٢ ٢٥ه قوله مبتدأ اى قتال مبتدأ وكبير خبره وجاز الابتداء بالنكرة لانها وصفت بفيه ١٢

٢٦ه قوله وصد عن المسجد الحرام تبع الزمخشرى فى جعله معطوفا على سبيل الله اى وصد عن سبيل الله وعن المسجد الحرام وما اورد عليه ان عطف قوله وكفر به على وصد مانع منه اذ لا يقدم العطف على الموصول على العطف على الصلة بناء على ان المعطوف على الصلة من تتمة الموصول ولا يجوز العطف على الشئ قبل الفراغ منه فاجاب عنه الزمخشرى فى الحاشية بان كفرا بالله متحد مع الصد فكاتحادهما مسوغ ذلك كانه لا فصل بان موضع وكفر به عقب قوله المسجد الحرام الا انه لفرط العناية قدم عليه وفى نسخة وصد المسجد الحرام من غير لفظة عن وهى تطابق ما ذكره البيضاوى وانه من باب حذف المضاف وابقاء المضاف اليه بحاله وقال الفراء انه معطوف على الهاء فى به اى كفر به وبالمسجد الحرام واجاز الكوفيون والاخفش ويونس وابو يعلى العطف على الضمير المجرور من غير اعادة الجار وسياتى فى النساء ١٢ ك ٢٧ه قوله من القتال فيه اى اذا كان عمدا كما مر ١٢ ٢٨ه قوله اكبر من القتل اى افظع من قتل الحضرمى فى الشهر الحرام كذا فى روح البيان ١٢ ٢٩ه قوله ان استطاعوا متعلق بيردوكم كما يقتضيه صنيع ابى السعود وجواب الشرط محذوف تقديره فردوكم ١٢ ٣٠ه قوله لم يبطل عمله وقال ابو حنيفة رح ان مجرد الارتداد محبط للعمل عملا بقوله تعالى ومن يكفر بالايمان فقد حبط عمله وانما لم يحمل المطلق على المقيد مع كونهما فى حادثة واحدة لكونهما فى السبب دون الحكم واجاب عنه فى الدر المختار بانه افادة الآية عملين وجزائين الاحباط والخلود فالاول بالردة والثانى بالموت عليها ومن ثمرات الخلاف انه من صلى ثم ارتد ثم اسلم والوقت باق يلزمه عند ابى حنيفة قضاء الصلوة خلافا للشافعى ١٢ ك ٣١ه قوله كالحج مثلا

لـ قوله لاعلاء دينه اشارة الى ان في بمعنى لام التعليل والسبيل بمعنى الدين وان في الكلام حذف مضاف ۱۲ ک قوله الميسر مصدر ميمي من يسر كالموعد والمرجع يقال يسرته اذا قمرته واشتقاقه اما من اليسر لانه اخذ المال بيسر من غير كد وتعب واما من اليسار لانه سلب يساره قيل انه كانت لهم عشرة اقداح هي الازلام والاقلام الفذ والتوأم والرقيب والحلس والنافس والمسبل والمعلى والمنيح والسفيح والوغد لكل منها نصيب معلوم من جزور ينحرونها ويجزؤنها عشرة اجزاء وقيل ثمانية وعشرين الا الثلثة المنيح والسفيح والوغد للفذ سهم وللتوأم سهمان وللرقيب ثلثة وللحلس اربعة وللنافس خمسة وللمسبل ستة وللمعلى سبعة يجعلونها في الربابة وهي خريطة ويضعونها على يدي عدل ثم يجلجلها ويدخل يده ويخرج باسم رجل رجل قدحا قدحا فمن خرج له قدح من ذوات الانصباء اخذ النصيب المعين لها ومن خرج له من تلك الثلاثة غرم ثمن الجزور وكانوا يدفعون تلك الانصباء الى الفقراء ولا ياكلون منها ويفتخرون بذلك ويذمون من لا يدخل فيه ويسمونه البرم كذا قال صاحب الكشاف وفي حكمه جميع انواع القمار من النرد والشطرنج وغيرهما ۱۲ محمد عبد الرحمن رحمه الله ۳ک قوله وفي قراءة بالمثلثة اي قراءة حمزة والكسائي كثير بالثاء ۱۲ كما في البيضاوي ۴ک قوله لسببهما اي ليس الاثم في انفسهما بل من حيث انهما يؤديان الى ارتكاب المحظور ولذا لم يجتنبه الصحابة من شرب الخمر بهذه الآية ۱۲ كما ۵ک قوله باللذة والفرح وفي تفسير المنفعة بهما اشارة الى انه ليس فيه شفاء ودواء ويدل على ذلك حديث مسلم انها ليست بدواء ولكنه داء وحديث ابي داود ان الله لم يجعل شفاءكم فيما حرم عليكم ولذا كان الاصح

اوطانهم وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ لاعلاء دينه أُولٰئِكَ يَرْجُونَ رَحْمَتَ اللّٰهِ ثوابه وَاللّٰهُ غَفُورٌ للمؤمنين

رَحِيمٌ بهم يَسْئَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ القمار ما حكمهما قُلْ لهم فِيهِمَا اي في تعاطيهما إِثْمٌ كَبِيرٌ

عظيم وفي قراءة بالمثلثة لما يحصل بسببهما من المخاصمة والمشاتمة وقول الفحش وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ

باللذة والفرح في الخمر واصابة المال بلا كد في الميسر وَإِثْمُهُمَا اي ما ينشأ عنهما من المفاسد أَكْبَرُ اعظم

مِنْ نَفْعِهِمَا ولما نزلت شربها قوم وامتنع اخرون الى ان حرمتها اية المائدة وَيَسْئَلُونَكَ مَاذَا يُنْفِقُونَ

اي ما قدره قُلِ انفقوا الْعَفْوَ اي الفاضل عن الحاجة ولا تنفقوا ما تحتاجون اليه وتضيعوا انفسكم وفي

قراءة بالرفع بتقدير هو كَذٰلِكَ اي كما بين لكم ما ذكر يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُونَ ۝ فِي امر الدُّنْيَا

وَالْاٰخِرَةِ فتاخذون بالاصلح لكم فيهما وَيَسْئَلُونَكَ عَنِ الْيَتٰمٰى وما يلقونه من الحرج في شانهم فان

واكلوهم ياثموا وان عزلوا ما لهم من اموالهم وصنعوا لهم طعاما وحدهم فحرج قُلْ إِصْلَاحٌ لَهُمْ في اموالهم

بتنميتها ومداخلتكم خَيْرٌ من ترك ذلك وَإِنْ تُخَالِطُوهُمْ اي تخلطوا نفقتهم بنفقتكم فَإِخْوَانُكُمْ اي فهم

اخوانكم في الدين ومن شان الاخ ان يخالط اخاه اي فلكم ذلك وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ لاموالهم بمخالطته

مِنَ الْمُصْلِحِ بها فيجازي كلا منهما وَلَوْ شَاءَ اللّٰهُ لَأَعْنَتَكُمْ لضيق عليكم بتحريم المخالطة إِنَّ اللّٰهَ عَزِيزٌ غالب

على امره حَكِيمٌ ۝ في صنعه وَلَا تَنْكِحُوا تتزوجوا ايها المسلمون الْمُشْرِكٰتِ اي الكافرات حَتّٰى يُؤْمِنَّ وَلَأَمَةٌ مُؤْمِنَةٌ

خَيْرٌ مِنْ مُشْرِكَةٍ حرة لان سبب نزولها العيب على من تزوج امة مؤمنة والترغيب في نكاح حرة مشركة وَلَوْ أَعْجَبَتْكُمْ

بجمالها ومالها وهذا مخصوص بغير الكتابيات باية والمحصنت من الذين اوتوا الكتب وَلَا تُنْكِحُوا تزوجوا

الْمُشْرِكِينَ اي الكفار المؤمنات حَتّٰى يُؤْمِنُوا وَلَعَبْدٌ مُؤْمِنٌ خَيْرٌ مِنْ مُشْرِكٍ وَلَوْ أَعْجَبَكُمْ لماله وجماله أُولٰئِكَ اي اهل

الشرك يَدْعُونَ إِلَى النَّارِ بدعائهم الى العمل الموجب لها فلا تليق مناكحتهم وَاللّٰهُ يَدْعُوا على لسان رسله إِلَى الْجَنَّةِ

وَالْمَغْفِرَةِ اي العمل الموجب لهما بِإِذْنِهِ بارادته فتجب اجابته بتزويج اوليائه وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهِ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ۝ ع ۲۷ ۵ ۱۱

يتعظون وَيَسْئَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ اي الحيض او مكانه ماذا يفعل بالنساء فيه قُلْ هُوَ أَذًى قذر او محله

فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ اتركوا وطيهن فِي الْمَحِيضِ اي وقته او مكانه وَلَا تَقْرَبُوهُنَّ بالجماع حَتّٰى يَطْهُرْنَ بسكون الطاء و

تشديدها والهاء وفيه ادغام التاء في الاصل في الطاء اي يغتسلن بعد انقطاعه فَإِذَا تَطَهَّرْنَ فَأْتُوهُنَّ بالجماع

مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللّٰهُ بتجنبه في الحيض وهو القبل ولا تعدوه الى غيره إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ يثيب ويكرم التَّوَّابِينَ من

الذنوب وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ ۝ من الاقذار نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ اي محل زرعكم للولد فَأْتُوا حَرْثَكُمْ اي محله وهو القبل أَنّٰى

عند الشافعي تحريم التداوي بها وعند ابي حنيفة رح تحريم التداوي بالحرام مطلقا قال السبكي كان المنافع قبل التحريم مطلقا فلما حرمت سلبت ۱۲ ک ۶ک قوله بلا كد اي بلا جهد ومشقة في الصراح كد رنج وسختي كار ۱۲ ۷ک قوله آية المائدة وهي انما الخمر والميسر الى قوله فهل انتم منتهون فالحاصل ان الخمر كانت حلالا اولا ثم جعلها اثما ثم جعلها حراما وقت الصلوة ثم جعلها حراما مطلقا فلا يفهم من هذه الآية الا كونها اثما والحرمة ثابتة باية المائدة فسبحان ما الطف بعباده حيث لم يحرم الخمر مرة ولكن حرم درجة درجة حتى لا يشق عليهم الانقلاع عنها بواحد فانهم اعتادوا شربها واعتقدوا منافعها فحرم عليهم حالا بعد حال حتى تيسر لهم الايتمار ولكن لقائل ان يقول انها اي كانت اثما فكل اثم حرام فما الاحتياج حينئذ الى آية المائدة ويمكن ان يقال انها كانت حينئذ حلالا بنفسها ولا باس بان يكون اثميتها عارضية لاجل معنى وهو اضاعة الوقت والمال وكون خمرها سببا لزوال العقل ۱۲ ملخصا من الكبير والاحمدي ۸ک قوله يسئلونك ماذا ينفقون السائل عمرو بن الجموح واضرابه سالوا عن المنفق بعد ان سالوا فيما سبق عن جنسه كذا في ابي السعود وغيره ۱۲ ۹ک قوله ماذا ينفقون ما مع ذا ركبا وجعلا اسما واحدا استفهاميا في محل نصب مفعول مقدم اي اي قدر ينفقون وهذا على قراءة النصب واما على قراءة الرفع فما وحدها اسم استفهام مبتدأ وذا اسم موصول خبر وينفقون صلته ۱۲ جمل ۱۰ک قوله اي ما قدره يريد دفع التكرار فان السؤال الاول كان عن جنس المنفق والثاني عن قدره ۱۲ ۱۱ک قوله اي الفاضل عن الحاجة روى ابن ابي حاتم عن ابن عباس انفقوا ما فضل عن الاهل انتهى العفو نقيض الجهد ومنه يقال للارض السهلة العفو وهو ان ينفق ما تيسر له بذله ولا يبلغ منه الجهد وفي المدارك والزاهدي انفقوا ما فضل عن قدر الحاجة ولا تنفقوا ما تحتاجون اليه ولا تمسكوا سوى قدره في البيوت شيئا فاذا كان الرجل صاحب زرع امسك قوت سنة واذا كان صانعا امسك قوت يومه وتصدق بالفضل وكان التصدق عن القوت في اول الاسلام فرضا ثم نسخ باية الزكوة انتهى يشهد له ما روى ابن ابي حاتم من طريق محمد بن طلحة عن ابن عباس انه كان هذا قبل ان يفرض الصدقة المفروضة رواه ابن ابي حاتم ۱۲ ک ۱۲ک قوله بالرفع لابي عمرو وقرا الباقون بالنصب فمن نصبه جعل ماذا اسما واحدا في موضع النصب على المفعولية لينفقون والتقدير انفقوا العفو ومن رفعه جعل ما ابتداء وخبره ذا مع صلته وذا بمعنى الذي وينفقون صلته اي بالذي ينفقونه فاجيب هو العفو فاعراب الجواب كاعراب السؤال ۱۲ ک ۱۳ک قوله ويسئلونك الخ روى ابو داود والنسائي لما نزلت ان الذين ياكلون اموال اليتمى اعتزلوا اليتامى وتركوا مخالطتهم فشق ذلك عليهم فنزلت ۱۲ ک ۱۴ک قوله ياثموا اي فان شاركوا اليتامى في الاكل صاروا آثمين ۱۲ ک ۱۵ک قوله فحرج اي على الاولياء من حيث المشقة وعلى اليتامى من حيث ضياع الفضل من طعامهم وفساده ۱۲ جمل ۱۶ک قوله ولا تنكحوا اقرئ في الشاذ للاعمش بالضم اي ولا تزوجوهن مسلمين يقال نكح اذا تزوج وانكح غيره اذا زوجه ۱۲ ک ۱۷ک قوله اي الكافرات لتعم الكتابية لان اهل الكتاب مشركون لقوله تعالى وقالت اليهود عزير ابن الله وقالت النصارى المسيح ابن الله الى قوله سبحانه عما يشركون لكنها خصصت بقوله والمحصنات من الذين اوتوا الكتاب ۱۲ بيضاوي كما قال الشارح ايضا في قوله الآتي ۱۸ک قوله ولو اعجبتكم الواو للحال اي ولامة مؤمنة خير من مشركة والحال كونها قد اعجبتكم ولو بمعنى ان وكذا كل موضع وليها الفعل الماضي كقوله ولو اعجبك كثرة الخبيث واعطوا السائل ولو جاء على فرس ويطرد حذف كان واسمها بعدها والمعنى وان كانت المشركة تعجبكم فالمؤمنة خير منها ۱۲ كرخي جمل ۱۹ک قوله وهذا مخصوص اي النهي عن تزوج المشركات مع عمومه باعتبار لفظه بالكتابيات فالنهي خاص بمشركات وانما لم يجعل العام ناسخا للخاص للاطباق على ان سورة المائدة لم ينسخ منها شيء ۱۲ ک ۲۰ک قوله اي الكفار المؤمنات يعني لا يحل تزويجها من الكافر البتة لعلو الاسلام اختلاف انواع الكفرة

م واخرج ابن عمر وغيره انها بمعنى حيث وتمام الكلام في هذا المقام يطلب من فتح الباري ۱۲ كمالين

اكبير ۲۱ک قوله بتزويج اوليائه وهم المسلمون وهذا راجع لقوله ولا تنكحوا المشركين وكان عليه ان يقول وبالتزوج من اوليائه ليرجع للآية الاولى ۱۲ جمل ۲۲ک قوله ويسئلونك عن المحيض السائل ابو الدحداح وجماعة من الصحابة وسبب ذلك ان اليهود كانوا يعتزلون النساء في المحيض بالمرة حتى انه لا يبيت في مكان فيه حائض ولا تصنع لحاجة ابدا ثم اقتدت بهم الجاهلية واما النصارى فخلاف ذلك فانهم كانوا لا يفرقون بين كونها حائضا او لا فبين الشارع الامرين ۲۳ک قوله عن المحيض مصدر ميمي يصلح للحدث والزمان والمكان فقوله الحيض اي سيلان الدم فان الحيض في اللغة سعة وسيلان الدم وهو المصدر ۱۲ من الجمل ۲۴ک قوله اي الحيض او مكانه اشارة الى ان المحيض صالح لظرف مكان وبقي عليه ان يقول او زمانه لانه لا يصح ارادته هنا ايضا بدليل قوله اي وقته بعد قوله في المحيض ۲۵ک قوله قذرا ومحله لف ونشر مرتب فقوله قذرا راجع للتفسير الاول وقوله محله راجع للثاني في قوله اي الحيض او مكانه ۱۲ من الجمل ۲۶ک قوله اي يغتسلن بعد انقطاعه وذهب ابو حنيفة الى ان له ان يقربها اذا كانت ايامها عشرة بعد انقطاع الدم وان لم تغتسل وفي اقل الحيض لا يقربها حتى تغتسل او يمضي عليها وقت صلاة ۱۲ روح البيان ۲۷ک قوله اي محل زرعكم يشير الى ان المضاف محذوف قال الزمخشري وهذا مجاز شبههن بالمحارث لما يلقى في ارحامهن من النطف علما لم يكن هنا لفظ مستعمل في غير الموضوع له وقد ذكر طرفي التشبيه استشكل جعلها مجازا فوجه لنا مجاز من اطلاق الحرث على موضعه وباعتبار تغير الاعراب من جهة حذف المضاف وباعتبار حمل المشبه به على المشبه بعد حذف الاداة وكونها مما يطلق عليها المجاز وان لم يكن استعارة اذ جعلها استعارة بالكناية لان في جعل النساء حرثا [illegible] ۲۸ک قوله انى ترد استفهامية بمعنى كيف نحو انى يحيي هذه الله بعد موتها وبمعنى من اين نحو انى لك هذا وبمعنى متى وقد فسرت الآية بكل منها فاخرج ابن جرير الاول عن ابن عباس والثاني عن الربيع بن انس والثالث عن الضحاك م

[1] قوله جاء الولد احول ذهاب حدقتها قبل مؤخرها كذا في القاموس ۱۲ [2] قوله كالتسمية يشير بزيادة الكاف الى ان من قيد بالتسمية كما رواه ابن جرير عن ابن عباس فاراد على سبيل المثال لا على الانحصار ۱۲ ک [3] قوله ولا تجعلوا الله عرضة لايمانكم سبب نزول هذه الآية ان عبد الله بن رواحة كان بينه وبين ختنه اي نسيبه وهو النعمان بن بشير شيء فحلف انه لا يواصله ابدا فنزلت وقيل نزلت في حق الصديق حين حلف على مسطح لما تكلم في الافك ان لا يصله والعرضة فعلة بمعنى مفعول كالقبضة وهي اسم ما تعرضه دون الشيء ۱۲ ک [4] قوله نصبا النصب بسكون الصاد وفتحها العلم المنصوب كذا في القاموس فالحاصل يجعل اسم الله كالعلم المنصوب من حيث الاعتماد عليه في التوصل الى مطلوبه ۱۲ من الجمل [5] قوله بان تكثروا هذا تفسير آخر للآية فكان المناسب للمصنف ان ياتي باو ۱۲ [6] قوله ان لا تبروا اي لا تفعلوا البر كالتصدق وصلة الرحم وتتقوا وتصلحوا اي ان لا تتقوا ولا تصلحوا فالمراد بالبر هنا الامر المستحسن شرعا ۱۲ من الجمل واكثر المفسرين على انه لا نفي قوله ان تبروا ليس بمقدر وهذا اجود واحسن من تقدير لا ولانه نترك للاختصار في اصل المعنى لا تجعلوا اسم الله معرضا لايمانكم بكثرة القسم ارادة ان تبروا وتتقوا وتصلحوا ومعنى الآية بالفارسية ومگردانید نام خدا را نشانه مر سوگندان خود را ازانکه نیکوئی کنید باقربا و احبا وازانکه پرہیزید از مروت وازانکه اصلاح کنید درمیان مردمان وسبب نزولها ان عبد الله بن رواحة قد حدثت العداوة بين اخته وبين زوج اخته بشير بن نعمان فقسم بالله الاعظم ان لا يتكلم معه ولا يحسن في حقه ولا يصلح بينه وبين خصمائه فنزلت هذه الآية ۱۲ ک [7]

كيف شئتم من قيام وقعود واضطجاع واقبال وادبار نزل ردا لقول اليهود من اتى امرأته في قبلها من جهة دبرها جاء الولد احول وقدموا لانفسكم العمل الصالح كالتسمية عند الجماع واتقوا الله في امره ونهيه واعلموا انكم ملقوه بالبعث فيجازيكم باعمالكم وبشر المؤمنين الذين اتقوه بالجنة ولا تجعلوا الله اي الحلف به عرضة لايمانكم اي نصبا لها بان تكثروا الحلف به ان لا تبروا وتتقوا وتصلحوا بين الناس فتكره اليمين على ذلك ويسن فيه الحنث ويكفر بخلافها على فعل البر ونحوه فهي طاعة المعنى لا تمتنعوا من فعل ما ذكر من البر ونحوه اذا حلفتم عليه بل ائتوه وكفروا لان سبب نزولها الامتناع من ذلك والله سميع لاقوالكم عليم باحوالكم لا يؤاخذكم الله باللغو الكائن في ايمانكم وهو ما يسبق اليه اللسان من غير قصد الحلف نحو لا والله وبلى والله فلا اثم فيه ولا كفارة ولكن يؤاخذكم بما كسبت قلوبكم اي قصدته من الايمان اذا حنثتم والله غفور لما كان من اللغو حليم بتاخير العقوبة عن مستحقها للذين يؤلون من نسائهم اي يحلفون ان لا يجامعوهن تربص انتظار اربعة اشهر فان فاءو رجعوا فيها او بعدها عن اليمين الى الوطی فان الله غفور لهم ما اتوه من ضرر المرأة بالحلف رحيم بهم وان عزموا الطلاق اي عليه بان لم يفيئوا فليوقعوه فان الله سميع لقولهم عليم بعزمهم المعنى ليس لهم بعد تربص ما ذكر الا الفيئة او الطلاق والمطلقت يتربصن اي لينتظرن بانفسهن عن النكاح ثلثة قروء تمضي من حين الطلاق جمع قرء بفتح القاف وهو الطهر او الحيض قولان وهذا في المدخول بهن اما غيرهن فلا عدة عليهن لقوله تعالى فما لكم عليهن من عدة تعتدونها وفي غير الآيسة والصغيرة فعدتهن ثلثة اشهر والحوامل فعدتهن ان يضعن حملهن كما في سورة الطلاق والاماء فعدتهن قرءان بالسنة ولا يحل لهن ان يكتمن ما خلق الله في ارحامهن من الولد او الحيض ان كن يؤمن بالله واليوم الآخر وبعولتهن ازواجهن احق بردهن اي بمراجعتهن ولو ابين في ذلك اي في زمن التربص ان ارادوا اصلاحا بينهما لا اضرار المرأة وهو تحريض على قصده لا شرط لجواز الرجعة وهذا في الطلاق الرجعي واحق لا تفضيل فيه اذ لا حق لغيرهم في نكاحهن في العدة ولهن على الازواج مثل الذي لهم عليهن من الحقوق بالمعروف شرعا من حسن العشرة وترك الضرار ونحو ذلك وللرجال عليهن درجة فضيلة في الحق من وجوب طاعتهن لهم لما ساقوه من المهر والانفاق والله عزيز في ملكه حكيم ٥ فيما دبره لخلقه الطلاق اي التطليق الذي يراجع بعده مرتن اي اثنتان فامساك اي فعليكم امساكهن بعده بان تراجعوهن بمعروف من غير ضرار او تسريح ارسال لهن باحسان ولا يحل لكم ايها الازواج ان تاخذوا

ع ٢٨ ٧ ١٢

قوله على ذلك اي المذكور من الامور المشهورة في تفسير الآية ان العرضة اسم لما يعرض دون الشيء والمعنى لا تجعلوا الله حاجزا للامور المحلوف عليها التي هي البر والتقوى والاصلاح فالمراد بالايمان الامور المحلوفة وان مع صلتها عطف بيان لها والذي رواه ابن جرير انها نزلت في ابي بكر الصديق لما حلف ان لا ينفق على مسطح لقذفه عائشة ينطبق على الوجهين ۱۲ ک [8] قوله فيه الحنث لحديث مسلم اذا حلفت على يمين ورايت غيرها خيرا منها فائت الذي هو خير وكفر عن يمينك ۱۲ كمالين [9] قوله وهو ما يسبق اليه الخ هذا عند الشافعي رح واما عند ابي حنيفة رح فالمراد من اللغو ان يحلف على امر ماض وهو يظن انه حق وفي الواقع خلافه اه كما في القدوري وغيره وزاد في الدر المختار زمان الحال ايضا وصرح بخروج الاستقبال في رد المحتار ۱۲ [10] قوله اي قصدته من الايمان فيجب الكفارة عند الشافعي في اليمين الغموس فان المؤاخذة في هذه الآية مبينة بالكفارة في آية المائدة وقالت الثلاثة الباقية لا كفارة في الغموس وليس فيه الا التوبة والاستغفار وحكى الحافظ ابن حجر عن ابن عبد البر وغيره ان الصحابة اتفقوا على ذلك وروى احمد باسناد جيد عن ابي هريرة مرفوعا خمس ليس لهن كفارة وعد منها الغموس قالوا المؤاخذة ههنا مطلقة وهي في دار الجزاء والمؤاخذة في آية المائدة مقيدة بدار الابتلاء فلا يصلح حمل بعضها على بعض ۱۲ ک [11] قوله يؤلون الايلاء في اللغة عبارة عن اليمين وفي الشريعة عبارة عن منع النفس عن قربان المنكوحة اربعة اشهر فصاعدا منعا مؤكدا باليمين كما في العناية ۱۲ [12] قوله اي يحلفون اشارة الى ان الايلاء هو الحلف الا ان مدة الايلاء اربعة اشهر ان كانت المنكوحة حرة وان كانت امة تبين بمضي شهرين ولو حلف على ان لا يطأ اقل من اربعة اشهر لا يكون موليا بل هو حالف ۱۲ روح [13] قوله ان لا يجامعوهن اي مطلقا او اربعة اشهر او مدة تزيد على اربعة اشهر كما هو مفاد روح البيان ۱۲ [14] قوله عن اليمين واليمين بالله او باسم من اسمائه او صفة بصفاته ومن حلف بغير الله مثل ان قال والكعبة وبيت الله ونبي الله او حلف بابيه ونحوه فلا يكون يمينا ولا تجب بها الكفارة اذا حالف وهي يمين مكروهة قال الشافعي رح واخشى ان تكون معصية وفي الحديث من حلف بغير الله فقد اشرك بالله معناه من حلف بغير الله تعالى معتقدا التعظيم ذلك الغير فقد اشرك المحلوف به مع الله في التعظيم المختص به لو لم يكن على قصد التعظيم ولا اعتقاد به فلا باس به كقوله لا وابي ونحو ذلك كما جرت به العادة قال علي القاري اخاف الكفر على من قال بحياتي وبحياتك وما اشبه ولولا ان العامة يقولونه ولا يعلمونه لقلت انه شرك ۱۲ روح [15] قوله لقولهم اي النطق بالطلاق هذا كله على مذهب الشافعي ومالك واحمد حيث قالوا لا يقع الطلاق بعد مضي الاشهر حتى يحبس فاما ان يطلق او يفيء عملا بالفاء التعقيب في فان فاءوا فانه يقتضي جواز الفيء بعد المدة ولان قوله سميع عليم يشعر بمسموع وهو النطق بالطلاق ومضي المدة ليس بمسموع وعند ابي حنيفة رح لا يكون الفيء الا في المدة لا بعده بل يقع الطلاق من غير احتياج الى التطليق والفاء للتعقيب الذكري الذي يدخل الجمل لتفصيل مجمل ما قبلها والمعنى فان رجعوا عما استمروا عليه في المدة فانه غفور لقراءة ابن مسعود فان فاءوا فيهن والمعنى سميع لايلائه عليم بقصده الاضرار ۱۲ ک [16] قوله لينتظرن اشار به الى ان هذا الخبر في معنى الامر جيء به للمبالغة في الايتمار على ما عرف في علم المعاني ۱۲ احمدي [17] قوله ثلثة قروء وجاء المميز يعني القروء على جمع الكثرة دون القلة التي هي الاقراء لاتساعها في الجمعية ولعل القروء كانت اكثر استعمالا في جمع قرء من الاقراء فاوثر القروء على الاقراء تنزيلا للقليل الاستعمال منزلة المهمل يعني لما كان استعمال الاقراء جمع قرء قليل الاستعمال فجعل بمنزلة المهمل كما في المدارك وانتصاب ثلاثة على المفعولية بتقدير مضاف اي يتربصن مضي ثلاثة قروء او على الظرفية اي يتربصن مدة ثلاثة قروء كما في ابي السعود ۱۲ [18] قوله قولان الطهر قول مالك والشافعي والحيض وهو قول ابي حنيفة واحمد في الاصح والادلة من الطرفين ذكرناها في الموطا ۱۲ كما [19] قوله وفي غير الآيسة الخ عطف على قوله المدخول بهن وقوله والصغيرة عطف على الآيسة وقوله فعدتهن مرجع الضمير الآيسة والصغيرة في معناه وهذا في المدخول بهن وفي غير الآيسة وغير الصغيرة وغير الحوامل وغير الاماء الآيسة والصغيرة فعدتهن ثلثة اشهر قوله والحوامل فعدتهن الخ و تفصيله كما في الكبير ان المرأة التي كان الحيض في حقها غير ممكن فان امتنع الحيض في حقها اما للصغر المفرط او للكبر المفرط كانت عدتها بالاشهر لا بالاقراء واما اذا كان الحيض في حقها ممكنا فاما ان تكون امة واما ان تكون حرة فان كانت امة كانت عدتها بقرئين لا بثلاثة واما اذا كانت المرأة حرة وكانت غير حامل وكانت من ذوات الحيض وكانت مطلقة بعد الدخول فكانت عدتها بالاقراء ۱۲ [20] قوله بالسنة وهو قوله صلى الله عليه وسلم طلاق الامة تطليقتان وعدتها حيضتان رواه ابو داود وهذا مما يستدل به علماؤنا على ان القرء الحيض ۱۲ ک [21] قوله من الولد والحيض اي من الولد ان كانت حاملا ومن الحيض ان كانت حائضا اخرج ابن ابي حاتم عن ابن عمر في الآية لا يحل لها ان تكتم حملها ان كانت حاملا ولا يحل لها ان كانت حائضا ان تكتم حيضها ۱۲ كما [22] قوله وبعولتهن فالضمير للمطلقات طلاقا رجعيا فهو راجع الى بعض افراد المطلقات وقرينة هذا التقييد قوله الآتي الطلاق مرتان الخ ۱۲ جمل [23] قوله ولو ابين اي النساء عن الرجعة وهذا في الرجعي للآية التي يتلوها فالضمير اخص من المرجوع اليه ولا امتناع فيه كما لو كرر الظاهر وخصصه كذا في الاتقان ۱۲ ک [24] قوله واحق الخ لم يرد به التفضيل بل هو من باب الشتاء ابرد من الصيف اذ لا حق لغيرهن في نكاحهن في العدة بل يحرم ذلك بالنص والاجماع وقال الزمخشري المعنى ان الرجل اذا اراد الرجعة وابتها المرأة وجب ايثار قوله على قولها وكان هو احق منها لا ان لها حقا في الرجعة ۱۲ ک [25] قوله الطلاق مرتان سبب نزولها انه كان في صدر الاسلام اذا طلق الرجل امرأته طلاقا رجعيا وراجعها في العدة كان له ذلك ولو طلق الف مرة فطلق رجل امرأته طلقة رجعية ثم راجعها قبل انقضاء عدتها بشيء يسير فقال والله لا آويك ولا اخليك لغيري ابدا فنزلت الآية فاستانف الناس الطلاق والغوا ما مضى ۱۲ صاوي

مِمَّا اٰتَيْتُمُوْهُنَّ من المهور شَيْئًا اذا طلقتموهن اِلَّا اَنْ يَّخَافَا اى الزوجان اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ اى
لا ياتيا بما حد لهما من الحقوق وفى قراءة يُخَافَا بالبناء للمفعول فان لا يقيما بدل اشتمال من الضمير فيه
وقرئ بالفوقانية فى الفعلين فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيْمَا افْتَدَتْ بِهٖ نفسها من
المال ليطلقها اى لا حرج على الزوج فى اخذه ولا الزوجة فى بذله تِلْكَ الاحكام المذكورة حُدُوْدُ اللّٰهِ
فَلَا تَعْتَدُوْهَا وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ فَاِنْ طَلَّقَهَا الزوج بعد الثنتين فَلَا تَحِلُّ
لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ بعد الطلقة الثالثة حَتّٰى تَنْكِحَ تتزوج زَوْجًا غَيْرَهٗ ويطأها كما فى الحديث رواه الشيخان فَاِنْ طَلَّقَهَا الزوج
الثانى فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اى الزوجة والزوج الاول اَنْ يَّتَرَاجَعَآ الى النكاح بعد انقضاء العدة اِنْ ظَنَّآ اَنْ يُّقِيْمَا
حُدُوْدَ اللّٰهِ وَتِلْكَ اى المذكورات حُدُوْدُ اللّٰهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝ يتدبرون وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ
قاربن انقضاء عدتهن فَاَمْسِكُوْهُنَّ بان تراجعوهن بِمَعْرُوْفٍ من غير ضرار اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اى اتركوهن
حتى تنقضى عدتهن وَلَا تُمْسِكُوْهُنَّ بالرجعة ضِرَارًا مفعول له لِّتَعْتَدُوْا عليهن بالالجاء الى الافتداء والتطليق
وتطويل الحبس وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ بتعريضها الى عذاب الله تعالى وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اٰيٰتِ اللّٰهِ
هُزُوًا مهزوا بها بمخالفتها وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ بالاسلام وَمَآ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ القرآن وَالْحِكْمَةِ
ما فيه من الاحكام يَعِظُكُمْ بِهٖ بان تشكروها بالعمل به وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمٌ ۝
لا يخفى عليه شئ وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ انقضت عدتهن فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ خطاب للاولياء
اى لا تمنعوهن مِنْ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ المطلقين لهن لان سبب نزولها ان اخت معقل بن يسار
طلقها زوجها فاراد ان يراجعها فمنعها معقل كما رواه الحاكم اِذَا تَرَاضَوْا اى الازواج والنساء بَيْنَهُمْ
بِالْمَعْرُوْفِ شرعا ذٰلِكَ النهى عن العضل يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ لانه المنتفع
به ذٰلِكُمْ اى ترك العضل اَزْكٰى لَكُمْ وَاَطْهَرُ لكم ولهم لما يخشى على الزوجين من الريبة بسبب العلاقة
بينهما وَاللّٰهُ يَعْلَمُ ما فيه من المصلحة وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ ذلك فاتبعوا امره وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ اى ليرضعن
اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ عامين كَامِلَيْنِ صفة مؤكدة ذٰلِكَ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ ولا زيادة عليه وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ
لَهٗ اى الاب رِزْقُهُنَّ اطعام الوالدات وَكِسْوَتُهُنَّ على الارضاع اذا كن مطلقات بِالْمَعْرُوْفِ بقدر طاقته لَا تُكَلَّفُ
نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَهَا طاقتها لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌ بِوَلَدِهَا بسببه بان تكره على ارضاعه اذا امتنعت وَلَا يُضَآرَّ
مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ اى بسببه بان يكلف فوق طاقته واضافة الولد الى كل منهما فى الموضعين

۱؎ قوله الا ان يخافا فالمعنى بالآية لا يحل لكم ان تاخذوا وتعيدوا مما اعطيتموهن شيئا اى مما اعطيتموه من المهور الا ان يخافا اى فى وقت من الاوقات الا وقت
اخافة عدم اقامة حدود الله وهو عدم الموافقة بينهما بان يحدث من المراة النشوز وسوء الخلق وترك الادب للزوج ومن الزوج الضرب والشتم بغير
حق وغير ذلك فلا جناح عليهما فى مال افتدت المراة بذلك المال للزوج وتخلصت به نفسها منه ويسمى هذا خلعا كذا فى الاحمدى ۱۲ ۲؎ قوله ان لا يقيما حدود الله الخ سبب نزولها ان امراة اسمها جميلة بنت عبد الله بن ابى بن سلول
كانت تبغض زوجها ثابت بن قيس فشكت للنبى صلعم حيث قالت يا رسول الله انى لا اعيبه فى دين ولا فى خلق غير انى وجدته مقبلا فى جماعة فرأيته اشدهم سوادا واقصرهم واقبحهم وجها لا يجمع راسى وراسه شئ وانى اكره الكفر فى الاسلام
فلما نزلت هذه الآية امر بها رسول الله صلى الله عليه وسلم بالقدر فاخذ ما كان اعطاه لها وطلقها وكان قد امهرها حديقة ۱۲ صاوى ۳؎ قوله فان خفتم الظاهر من صنع المفسر حيث اهمله ههنا بيان المخاطبين ان المخاطبين فى تلك الفقرة هم المخاطبون فيما قبلها وهى
الازواج ۱۲ واختار الزمخشرى ان الخطاب ههنا للحكام قطعا ولو كان الخطاب فيما قبله للازواج جاز ان يكون اوله للازواج وآخره لغيرهم ونحو ذلك كثير فى القرآن وغيره ۱۲ كما ۴؎ قوله ومن يتعد حدود الله ذكر هذا الوعيد بعد النهى عن تعديها
للمبالغة فى التهديد وقوله الظالمون اى لانفسهم بتعريضها لسخط الله تعالى وعقابه ۱۲
۵؎ قوله فان طلقها اى طلقة ثالثة سواء وقع الاثنتان فى مرة او مرتين والمعنى
فان ثبت طلاقها ثلاثا فى مرة او مرات فلا تحل الخ كما اذا قال لها انت طالق ثلاثا
او البتة وهذا هو المجمع عليه واما القول بان الطلاق الثلاث فى مرة واحدة لا يقع
الا طلقة فلم يعرف الا لابن تيمية من الحنابلة وقد رد عليه ائمة مذهبه حتى قال العلماء
انه الضال المضل ونسبتها الى الامام اشهب من ائمة المالكية باطلة ۱۲ صاوى ۶؎ قوله
ويطأها عند الائمة الاربعة والجمهور خلافا لابن المسيب وابن جبير فلا يعبأ به بل لا بد
من الاصابة ۱۲ ك ۷؎ قوله كما فى الحديث عن عائشة قالت جاءت امراة رفاعة
القرظى واسمها تميمة وقيل عائشة بنت عبد الرحمن بن عتيك القرظى وكانت تحت
ابن عمها رفاعة بن وهب بن عتيك القرظى فطلقها فجاءت للنبى صلى الله عليه
وسلم وقالت انى كنت عند رفاعة فطلقنى فبت طلاقى وتزوجت بعده عبد الرحمن
ابن الزبير بفتح الزاء وانما معه مثل هدبة الثوب فتبسم النبى صلى الله عليه وسلم وقال
اتريدين ان ترجعى الى رفاعة لا حتى يذوق عسيلتك وتذوقى عسيلته كذا فى الخازن
والعسيلة مجاز عن قليل الجماع اذ يكفى قليل الانتشار شبهت تلك اللذة بالعسل
وصغرت بالتاء لان الغالب على العسل التانيث كذا فى ابى السعود ۱۲ ح ۸؎ قوله
رواه الشيخان والآية مطلقة قيدتها السنة المشهورة قال النيشافورى مذهب الجمهور
ان النكاح ههنا بمعنى الوطى لان زوجا يدل على العقد واسناد الوطى الى الزوجة
باعتبار تمكينها ههنا ۱۲ كما ۹؎ قوله قاربن الخ يشير الى ان المراد بالبلوغ ههنا هو
الدنو من الوصول على الاتساع ليصح ان يترتب عليه فامسكوهن اذ لا امساك بعد
انقضاء الاجل ۱۲ ك ۱۰؎ قوله ضرارا كان المطلق يترك المعتدة حتى اذا شارفت
انقضاء الاجل ثم يراجعها لا رغبة فيها بل ليطول عليها العدة فنهى عنه بعد ما امر بضده ۱۲
ابو السعود ۱۱؎ قوله بمخالفتها متعلق بتتخذوا اى بسبب مخالفتها وعبارة البيضاوى
ولا تتخذوا آيات الله هزوا بالاعراض عنها والتهاون بالعمل بما فيها من قولهم لمن لم يجد
فى الامر انما انت هازئ كانه نهى عن الهزو واراد به الامر بضده انتهت ۱۲ ح ۱۲؎
قوله انقضت عدتهن اشار به الى ان بلوغ الاجل على الحقيقة محمول على انتهاء
الغاية لا على المجاز كما فى الآية السابقة لان الامساك بعد مضى الاجل لا وجه له فيحمل
على المجاز بخلافه ههنا لان النهى عن العضل انما يكون بعد انقضاء العدة لان التمكن
من النكاح انما يكون حينئذ ۱۲ كرخى ۱۳؎ قوله خطاب للاولياء اى واما الخطاب فى
طلقتم فهو خطاب للازواج ويصح ان يكون خطابا للاولياء ايضا والمعنى اذا زوجتن
امرهن اليكم ايها الاولياء وتسببتم فى طلاقهن من ازواجهن ثم زال ما فى النفوس
وارادوا العقد على ازواجهن فلا يمكن منكم عضل لهن من ذلك ۱۲ صاوى ۱۴؎ قوله
لان سبب نزولها الخ علة لكونها خطابا للاولياء قال الحافظ اتفق اهل التفسير على ان المخاطب
بها الاولياء ذكره ابن جرير وغيره وروى ابن المنذر عن ابن عباس هى الرجل يطلق
امراته فتنقضى عدتها فيبدو له ان يراجعها وتريد المراة ذلك فيمنعها اولياؤها ۱۲ ك ۱۵؎ قوله
لكم ولهم اى للاولياء والازواج كليهما ۱۲ ۱۶؎ قوله والوالدات الخ اى ولو مطلقات فان
الارضاع من خصائص الزوجية ولهذا ورد فى الحديث انها احق بها ما لم تتزوج
۱۲ ج ۱۷؎ قوله يرضعن الخ اى فالآية خبر بمعنى الامر وهذا الامر للندب وللوجوب
فالاول عند استجماع ثلاثة شروط قدرة الاب على الاستيجار ووجود غير الام وقبول
الولد لبن الغير وللوجوب عند فقد واحد منها ۱۲ ج ۱۸؎ قوله صفة مؤكدة اى
لانه مما يتسامح فيه فانك تقول اقمت عند فلان حولين ولم تستكملهما ۱۲ ك ۱۹؎ قوله
ولا زيادة عليه يعنى ان اقصى مدة الارضاع حولان ولا عبرة به بعدهما وانه يجوز ان
ينقص عنه وهو قول الشافعى واحمد وابو يوسف ومحمد والجمهور وقال ابو حنيفة مدة الرضاع
ثلثون شهرا قال ولا تقتضى الآية ان انتهاء مدة الرضاع مطلقا بحولين بل مدة استحقاق
الاجرة بالارضاع بناء على ان المراد بالوالدات المطلقات بقرينة وعلى المولود له رزقهن
فان الفائدة على جعل نفقتها للارضاع اولى منها من اعتباره ايجاب نفقة الزوجية
لان ذلك معلوم من الضرورة قبل البعث ولان نفقتها لا تختص بكونها والدة مرضعة
لزوجية واللام فى لمن اراد على هذا متعلق بيرضعن اى يرضعن للآباء الذين ارادوا
اتمام الرضاعة وعليهم رزقهن وكسوتهن اجرة لهن فى الحولين واذا كان للوالد فى وعلى المولود له للحال من فاعل يتم كان اظهر فى تعقيب الاجرة المستحقة على الآباء بحولين ۱۲ كما ۲۰؎ قوله وعلى المولود له انما قيل المولود له دون الوالد ليعلم ان الوالدات
انما ولدن لهم اذ الاولاد للآباء كما فى المدارك ۱۲ ۲۱؎ قوله اذا كن الخ اما اذا كانت المرضعة زوجته او معتدة فلا يجب لها الاجر بل لا يجوز الاستيجار عند ابى حنيفة رح وانما تجب لها النفقة لاجل الزوجية قال الصاوى قوله اذا كن مطلقات اى
بائنا اما الرجعيات واللاتى فى العصمة فلا يلزم ما اجرة على الرضاع عند الشافعى وكذا عند مالك فى غير من شانها عدم الارضاع بنفسها كنساء الملوك واما هى فلها ان تاخذ الاجرة على ذلك فهذا احمله المفسر على غير الزوجة وبعضهم حمله
على ما يعم الزوجة بمعنى ان الزوجة تاخذ الاجرة على الرضاع ولو ناشزا ولا يجرى على حكم نفقة الزوجية ۱۲ ۲۲؎ قوله بان تكره على ارضاعه اى بغير اجرة او باجرة دون اجرة المثل حيث طلبتها ۱۲

للاستعطاف وعلی الوارث ای وارث الاب وهو الصبی ای علی ولیه فی ماله مثل ذلک الذی علی الاب للوالدة
من الرزق والکسوة فان ارادا ای الوالدان فصالا فطاما له قبل الحولین صادرا عن تراض اتفاق منهما و
تشاور بینهما لیظهر مصلحة الصبی فیه فلا جناح علیهما فی ذلک وان اردتم خطاب للآباء ان تسترضعوا
اولادکم مراضع غیر الوالدات فلا جناح علیکم فیه اذا سلمتم الیهن ما اتیتم ای اردتم ایتاءه لهن من
الاجرة بالمعروف بالجمیل کطیب النفس واتقوا الله واعلموا ان الله بما تعملون بصیر لا یخفی علیه شیء
منه والذین یتوفون یموتون منکم ویذرون یترکون ازواجا یتربصن ای لیتربصن بانفسهن بعدهم
عن النکاح اربعة اشهر وعشرا من اللیالی وهذا فی غیر الحوامل اما الحوامل فعدتهن ان یضعن حملهن
بآیة الطلاق والامة علی النصف من ذلک بالسنة فاذا بلغن اجلهن انقضت مدة تربصهن فلا جناح علیکم
ایها الاولیاء فیما فعلن فی انفسهن من التزین والتعرض للخطاب بالمعروف شرعا والله بما تعملون خبیر
عالم بباطنه کظاهره ولا جناح علیکم فیما عرضتم لوحتم به من خطبة النساء المتوفی عنهن ازواجهن فی العدة
کقول الانسان مثلا انک لجمیلة ومن یجد مثلک ورب راغب فیک او اکننتم اضمرتم فی انفسکم من قصد
نکاحهن علم الله انکم ستذکرونهن بالخطبة ولا تصبرون عنهن فاباح لکم التعریض ولکن لا تواعدوهن
سرا ای نکاحا الا لکن ان تقولوا قولا معروفا ای ما عرف شرعا من التعریض فلکم ذلک ولا تعزموا عقدة
النکاح ای علی عقده حتی یبلغ الکتاب ای المکتوب من العدة اجله بان ینتهی واعلموا ان الله یعلم ما فی انفسکم
من العزم وغیره فاحذروه ان یعاقبکم اذا عزمتم واعلموا ان الله غفور لمن یحذره حلیم بتاخیر العقوبة عن
مستحقها لا جناح علیکم ان طلقتم النساء ما لم تمسوهن وفی قراءة تماسوهن ای تجامعوهن او لم تفرضوا لهن
فریضة مهرا وما مصدریة ظرفیة ای لا تبعة علیکم فی الطلاق زمن عدم المسیس والفرض باثم ولا مهر فطلقوهن و
متعوهن ای اعطوهن ما یتمتعن به علی الموسع الغنی منکم قدره وعلی المقتر الضیق الرزق قدره یفید انه لا نظر الی
قدر الزوجة متاعا تمتیعا بالمعروف شرعا صفة متاعا حقا صفة ثانیة او مصدر مؤکد علی المحسنین المطیعین وان
طلقتموهن من قبل ان تمسوهن وقد فرضتم لهن فریضة فنصف ما فرضتم یجب لهن ویرجع لکم النصف الا لکن ان
یعفون ای الزوجات فیترکنه او یعفو الذی بیده عقدة النکاح وهو الزوج فیترک لها الکل وعن ابن عباس الولی اذا کانت
محجورة فلا حرج فی ذلک وان تعفوا مبتدأ خبره اقرب للتقوی ولا تنسوا الفضل بینکم ای ان یتفضل بعضکم
علی بعض ان الله بما تعملون بصیر فیجازیکم به حافظوا علی الصلوات الخمس باداءها فی اوقاتها والصلوة الوسطی هی

---

۱ قولہ وعلی الوارث عطف علی قولہ وعلی المولود لہ وما بینہما اعتراض لتفسیر المعروف ای علی وارث الاب ہو الصبی ای علی ولیہ اذا مات الاب مثل ذلک الذی علی الاب من الرزق والکسوۃ والحاصل انہ یعطی للام الاجرۃ من مال الصبی اذا کان لہ مال ہذا فسر الضحاک واختارہ ابن جریر وہو قول مالک والشافعی فان لم یکن لہ مال فعلی الام ولا نفقۃ عندہما فیما عدا الولاد وقیل المراد بالباقی من الوالدین وقیل وارث الصبی من کان من الرجال والنساء بقدر للارث ولو لم یرث الصبی منہ والیہ ذہب ابن ابی لیلی واحمد واسحٰق وعندنا من کان ذا رحم محرم منہ لقراءۃ ابن مسعود وعلی الوارث ذی الرحم المحرم مثل ذلک ۲ قولہ علی ولیہ فی مالہ ای ولی الصبی ان کان لہ مال والا اجبرت الام علی ارضاعہ عنہ مجانا ہذا عند الشافعی واما عند ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ فالمراد بہ وارث الصبی من کان ذا رحم محرم منہ لا کل الوارث سواء کان ذا رحم محرم منہ او لم یکن مثل ابن العم والمولی ۱۲ ابو السعود وغیرہ ۳ قولہ فطاما لہ فطام بالکسر از شیر باز کردن عورت ۱۲ صراح ۴ قولہ مراضع مفعول اول لتسترضعوا مؤخرا واولادکم مفعول ثان مقدم علی حذف الجار ای ان اردتم ان تطلبوا مراضع لاولادکم لان الفعل اذا کان متعدیا الی مفعول واحد وزیدت فیہ السین للطلب او النسبۃ تصیر متعدیا الی مفعولین کما قال الزمخشری والجمہور علی انہ انما یتعدی للثانی بحرف الجر وتقدیرہ ہنا لاولادکم کذا فی الجمل ۱۲ محمد عبد الرحمن تغمدہ اللہ بالغفران ۵ قولہ اذا سلمتم لیس شرطا لصحۃ الاجارۃ بل ہو بیان للاکمل لان التعجیل اطیب لنفوسہن ۱۲

۶ قولہ بالمعروف متعلق بسلمتم ای بالوجہ المتعارف المستحسن شرعا وجواب الشرط محذوف لدلالۃ المذکور علیہ ولیست التسلیم بشرط للصحۃ والجواز بل ہو ندب الی ما ہو الالیق والاولی فان المراضع اذا اعطین ما قدر لہن ناجزا یدا بید کان ذلک اکمل فی استصلاح شئون الاطفال ۱۲ ارشاد ۷ قولہ یموتون بالمناسب لتفضل ردا جہم لیناسبہ الفعل المبنی للمفعول ۱۲ ۸ قولہ منکم فی محل نصب علی الحال من مرفوع یتوفون العامل فیہ محذوف تقدیرہ حال کونہم منکم ومن تحتمل التبعیض وبیان الجنس ۱۲ جمل ۹ قولہ بآیۃ الطلاق وہی قولہ تعالی واولات الاحمال اجلہن ان یضعن حملہن فہی مطلقۃ تشمل للمتوفی عنہا زوجہا وغیرہا کما یعلم من الہدایۃ فالآیۃ التی فی سورۃ الطلاق ناسخۃ قولہ علی النصف من ذلک ای فعدتہا شہران وخمس لیال واعلم ان ذلک تعبد امرنا بہ الشارع ولم نعقل لہ معنی ولذا امرت بتلک العدۃ الصغیرۃ وزوجۃ الصغیر وما قیل انہ معلل بوجود حرکۃ الحمل بعد الاربعۃ اشہر فغیر مطرد فی الامۃ والصغیرۃ وزوجۃ الصغیر ۱۲ صاوی ۱۰ قولہ لوحتم بہ الظاہر ان المراد بالتعریض فی الآیۃ خلاف التصریح وہو مرادف التلویح والتعریض فی اصطلاح اہل البیان ان تذکر شیئا مقصودا فی الجملۃ بلفظہ الحقیقی او المجازی او الکنائی لیدل بذلک علی شیء آخر لم یذکر فی الکلام وبینہ وبین الکنایۃ عموم من وجہ والتلویح التعریض وقول السکاکی التلویح اسم للکنایۃ البعیدۃ لکثرۃ الوسائل مثل کثیر الرماد اصطلاح جدید کذا نقلہ الخفاجی عن التفتازانی ۱۲ ک ۱۱ قولہ من خطبۃ النساء بیان لما والخطبۃ بکسر الخاء کالقعدۃ والجلسۃ ما یفعلہ الخاطب من الطلب والاستلطاف بالقول والفعل فقیل ہی ماخوذۃ من الخطب ای الشان الذی لہ خطر لما انہا شان من الشؤن ونوع من الخطوب وقیل من الخطاب لانہا نوع مخاطبۃ تجری بین جانب الرجل وجانب المرأۃ ۱۲ ابو السعود ۱۲ قولہ ولکن لا تواعدوہن استدراک علی محذوف دل علیہ ستذکرونہن ای فاذکروہن ولکن لا تواعدوہن سرا ۱۲ جمل ۱۳ قولہ سرا ہو فی الاصل ضد الجہر اطلق وارید منہ الوطی لانہ لا یکون الا کذلک ثم اطلق وارید منہ العقد لانہ سببہ فہو مجاز علی مجاز ۱۲ ۱۴ قولہ الا ان تقولوا وہذا یقتضی حمل الشارح الاستثناء علی الانقطاع حیث فسر الا بلکن وہذا ہو شان المنقطع یفسر بلکن ووجہ الانقطاع ان القول المعروف ہو التعریض کما قال الشارح والمستثنی منہ المراد بہ التصریح اہ جمل وفی تفسیر الاحمدی ولا یجوز ان یکون استثناء منقطعا من قولہ تعالی سرا لانہ یؤدی الی قولہ تعالی لا تواعدوہن الا التعریض والتعریض غیر موعود بل واقع وعلی کل حال فالقول المعروف ہو التعریض ۱۲ ۱۵ قولہ لا جناح علیکم الآیۃ سبب نزولہا ان رجلا من الانصار تزوج امرأۃ تفویضا ثم طلقہا قبل الدخول فرفعتہ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنزلت فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امتعہا ولو بقلنسوتک ۱۶ قولہ ولم یفیر بتقدیر لم الی انہ مجزوم للعطف علی تمسوہن وما مصدریۃ ظرفیۃ ای فی مدۃ عدم المس ۱۲ ک ۱۷ قولہ لا تبعۃ ای لا حق والمعنی انہ لا تبعۃ علی المطلق من مطالبۃ المہر اذا کانت المطلقۃ غیر ممسوسۃ وقیل لا وزر لانہ لا بدعۃ فی الطلاق قبل المسیس اہ من البیضاوی وفی الاحمدی معنی لا جناح علیکم لا تبعۃ علیکم من ایجاب مہر ویؤیدہ مقابلۃ قولہ تعالی فنصف ما فرضتم یعنی لا وجوب مہر ان طلقتم النساء ما لم تمسوہن حتی تفرضوا لہن مہرا الا ان تفرضوا او لم تفرضوا ای لا یجب المہر ان کانت المطلقۃ غیر ممسوسۃ ولم یسم لہا مہرا اذ لو کانت ممسوسۃ فعلیہ المسمی او مہر المثل او عشرۃ دراہم ولو کانت ممسوسۃ وقد سمی لہا مہر فلہا نصف المسمی کما فی کتب الفقہ اہ فظاہر عبارۃ الآیۃ یقتضی عدم وجوب المہر عند عدم المساس وعدم التقدیر ویلزم منہ وجوبہ عند وجود المساس وبہذا اعترض بل علی من طلقت امرأتہ بعد المسیس جناح حتی نفی عنہ قبلہ فجوابہ ان فی الطلاق قطع الوصلۃ وفی الحدیث ابغض الحلال الی اللہ الطلاق فنفی اللہ عنہ الجناح اذا کان الطلاق اروح من الامساک وقیل فی الجواب المراد من الآیۃ لا جناح علیکم فی تطلیقہن قبل المسیس فی ای وقت شئتم حائضا کانت المرأۃ او طاہرۃ لانہا لا تستحق طلاقہا قبل الدخول ولا بدعۃ کذا قررہ فی الخازن واجیب ایضا بان المراد من الجناح تبعۃ وجوب المہر او الجناح بالضم الاثم واطلق فی الآیۃ علی المہر تشبیہا لہ بالاثم فی کونہ حملا وثقیلا علی الزوج کالاثم ۱۲ تکملۃ وقولہ والفرض عطف علی المسیس وقولہ باثم متعلق بلا تبعۃ وقولہ ولا مہر عطف علی لا تبعۃ ۱۲ ۱۸ قولہ اعطوہن ما یتمتعن بہ وہو المتعۃ ای اذا طلقہا قبل الدخول بہا ولم یسم لہا مہرا فلہا المتعۃ وتقدیرہا مفوض الی رای الحاکم ہذا عند الشافعی وہو عندنا ہی درع وخمار وملحفۃ البتۃ لکن یعتبر فی قیمتہا من الجودۃ والرداءۃ حال الرجل من کونہ موسعا او مقترا فی الصحیح والیہا یشیر قولہ تعالی علی الموسع قدرہ وعلی المقتر قدرہ ۱۲ کما فی الاحمدی والبیضاوی ۱۹ قولہ وعلی المقتر من الاقتار الضیق فیفید ان لا نظر الی قدر الزوجۃ فی الیسار والاعسار بل الی قدرہ فقط ففیہ حجۃ علی من اعتبر حالہا والیہ یشیر قول القدوری من کسوۃ مثلہا ہو قول الکرخی ۱۲ ک ۲۰ قولہ تمتیعا ای فاسم المصدر بمعنی المصدر واسم المصدر یجری مجراہ اہ ابو البقاء وقولہ صفۃ متاعا ای الجار والمجرور صفۃ متاعا ۱۲ ۲۱ قولہ او مصدر مؤکد ای لمضمون الجملۃ قبلہ فعاملہ محذوف وجوبا تقدیرہ حق ذلک حقا ۱۲ ۲۲ قولہ وقد فرضتم لہن فریضۃ ای سمیتم فی العقد مہرا وہذا فی غیر المفوضۃ واما فی المفوضۃ فالمراد فیہا بالفرض التقدیر الحاصل بعد العقد وقولہ فنصف ما فرضتم ای ونصف ما فرضتموہ لہن لاجل قول الشارح ویرجع لکم النصف والمراد الاعم من [illegible] یکون المراد بالرجوع رجوع الاستحقاق ۱۲ جمل ۲۳ قولہ لکن اشار بہ الی ان الاستثناء منقطع لان عفوہن عن النصف وسقوطہ لیس من جنس استحقاقہن لہ ۱۲ ۲۴ قولہ وہو الزوج کذا فسرہ علی وابن عباس وسعید بن المسیب وابن جبیر وروی الطبرانی باسناد حسن من طریق عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ انہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الذی بیدہ عقدۃ النکاح الزوج وہو قول ابی حنیفۃ والشافعی فی الجدید واحمد وہذا لان الطلاق بیدہ فکان ابقاء العقدۃ بیدہ وقال ابن عباس فی روایۃ والحسن وعلقمۃ وطاؤس والشعبی والنخعی والزہری ہو الولی وبہ اخذ مالک والشافعی فی القدیم والمعنی علی ہذا الا ان یعفو المرأۃ بترک نصیبہا الی الزوج ان کانت ثیبا او یعفو ولیہا ان کانت بکرا ۱۲ کمالین ۲۵ قولہ ولا تنسوا الفضل لیس المراد منہ النہی عن النسیان لان ذلک لیس فی الوسع بل المراد منہ م

العصر کما فی الحدیث رواہ الشیخان او الصبح او الظہر او غیرہا اقوال وافردہا بالذکر لفضلہا وقوموا للہ فی الصلوۃ قنتین ○ قیل مطیعین لقولہ صلی اللہ علیہ وسلم کل قنوت فی القران فہو طاعۃ رواہ احمد وغیرہ وقیل ساکتین لحدیث زید بن ارقم کنا نتکلم فی الصلوۃ حتی نزلت فامرنا بالسکوت ونہینا عن الکلام رواہ الشیخان فان خفتم من عدو او سیل او سبع فرجالا جمع راجل ای مشاۃ صلوا او رکبانا جمع راکب ای کیف امکن مستقبلی القبلۃ وغیرہا ویؤمی بالرکوع والسجود فاذا امنتم من الخوف فاذکروا اللہ ای صلوا کما علمکم ما لم تکونوا تعلمون ○ قبل تعلیمہ من فرائضہا وحقوقہا والکاف بمعنی مثل وما موصولۃ او مصدریۃ والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجا فلیوصوا وصیۃ وفی قراءۃ بالرفع ای علیہم لازواجہم ویعطوہن متاعا ما یتمتعن بہ من النفقۃ والکسوۃ الی تمام الحول من موتہم الواجب علیہن تربصہ غیر اخراج حال ای غیر مخرجات من مسکنہن فان خرجن بانفسہن فلا جناح علیکم یا اولیاء المیت فیما فعلن فی انفسہن من معروف شرعا کالتزین وترک الاحداد وقطع النفقۃ عنہا واللہ عزیز فی ملکہ حکیم ○ فی صنعہ والوصیۃ المذکورۃ منسوخۃ بایۃ المیراث وتربص الحول بایۃ اربعۃ اشہر وعشرا السابقۃ المتاخرۃ فی النزول والسکنی ثابتۃ لہا عند الشافعی وللمطلقت متاع یعطینہ بالمعروف بقدر الامکان حقا نصب بفعلہ المقدر علی المتقین ○ اللہ کررہ لیعم الممسوسۃ ایضا اذ الایۃ السابقۃ فی غیرہا کذلک کما بین لکم ما ذکر یبین اللہ لکم ایتہ لعلکم تعقلون ○ تتدبرون الم تر استفہام تعجیب وتشویق الی استماع ما بعدہ ای لم ینتہ علمک الی الذین خرجوا من دیارہم وہم الوف اربعۃ او ثمانیۃ او عشرۃ او ثلثون او اربعون او سبعون الفا حذر الموت مفعول لہ وہم قوم من بنی اسرائیل وقع الطاعون ببلادہم ففروا فقال لہم اللہ موتوا فماتوا ثم احیاہم بعد ثمانیۃ ایام او اکثر بدعاء نبیہم حزقیل بکسر المہملۃ والقاف وسکون الزای فعاشوا دہرا علیہم اثر الموت لا یلبسون ثوبا الا عاد کالکفن واستمرت فی اسباطہم ان اللہ لذو فضل علی الناس ومنہ احیاء ہؤلاء ولکن اکثر الناس وہم الکفار لا یشکرون ○ والقصد من ذکر خبر ہؤلاء تشجیع المؤمنین علی القتال ولذا عطف علیہ وقاتلوا فی سبیل اللہ ای لاعلاء دینہ واعلموا ان اللہ سمیع لاقوالکم علیم ○ باحوالکم فمجازیکم من ذا الذی یقرض اللہ بانفاق مالہ فی سبیل اللہ قرضا حسنا بان ینفقہ للہ تعالی عن طیب قلب فیضعفہ وفی قراءۃ فیضعّفہ بالتشدید لہ اضعافا کثیرۃ من عشر الی اکثر من سبع مائۃ کما سیاتی واللہ یقبض یمسک الرزق عمن یشاء ابتلاء ویبصط یوسع لمن یشاء امتحانا والیہ ترجعون ○ فی الاخرۃ بالبعث فیجازیکم باعمالکم الم تر الی الملا الجماعۃ من بنی اسرائیل من بعد موسی ای الی قصتہم وخبرہم اذ قالوا لنبی لہم ہو شمویل ابعث اقم لنا ملکا نقاتل معہ فی سبیل اللہ تنتظم بہ کلمتنا ونرجع الیہ قال النبی لہم ہل عسیتم

۳۱ ع ۷ ۱۵

۱ھ قولہ ہی العصر روی انہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یوم الاحزاب حبسونا عن الصلوۃ الوسطی صلوۃ العصر حتی غابت الشمس رواہ الشیخان عن علی وبہ قال ابو حنیفۃ واحمد وصححہ الاکثر ۱۲ کما ۲ھ قولہ او الصبح رواہ مالک فی مؤطاہ عن علی وابن عباس وہو مذہب مالک ونص علیہ الشافعی محتجا بقولہ وقوموا للہ قانتین والقنوت عندہ فی الصبح ۱۲ ک ۳ھ قولہ او الظہر رواہ مالک والترمذی عن زید بن ثابت وعائشۃ واختار الشیخ المفسر وقد بسطہ فی حاشیۃ البیضاوی ۱۲ ۴ھ قولہ وافردہا ای الوسطی بالذکر مع اشتراک سائر الصلوات لہا فی الافتراض قولہ لفضلہا ای لانہا مجتمع ملائکۃ اللیل والنہار ووقت الاشتغال بالاعمال واشار بذلک لنکتۃ عطفہا علی الصلوات لان عطف الخاص علی العام یحتاج لنکتۃ ۱۲ ۵ھ قولہ فی الصلوۃ اشار بہ الی ان للہ متعلق بقوموا وان المراد بہ قیام الصلاۃ لانہ متعلق بقانتین والانتقال قوموا فی الصلاۃ للہ قانتین وانما لم یجعل متعلقا بہ لان الاصل تقدم العامل علی المعمول ۱۲ کرخی ۶ھ قولہ قیل ساکتین وہو قول ابن مسعود وزید بن ارقم قال ابن ارقم کنا نتکلم فی الصلوۃ فیسلم الرجل فیردون علیہ ویسائلہم کم صلیتم کفعل اہل الکتاب فنزل قولہ تعالی وقوموا للہ قانتین فامرنا بالسکوت ونہینا عن الکلام ۱۲ کبیر ۷ھ قولہ فرجالا حال من الواو فی صلوا الذی قدرہ الشارح موخرا عنہا کما صرح بہ ابو البقاء ۱۲ ۸ھ قولہ ای مشاۃ صلوا وعبر عن الصلوۃ بالذکر لاشتمالہا علیہ ۱۲ جمل وفی ابی السعود عبر عنہا بالذکر لانہ معظم ارکانہا ۱۲ ۹ھ قولہ او رکبانا جمع راکب قال القاضی وفیہ دلیل لوجوب الصلوۃ حال المسابقۃ والیہ ذہب الشافعی وقال ابو حنیفۃ لا یصلی حال المشی والمسابقۃ ما لم یمکن الوقوف واستدل ابو حنیفۃ بانہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکہا فی الاحزاب ولو جاز مع القتال لما جاز ترکہا وفیہ نظر لان صلوۃ الخوف انما شرعت فی الصحیح بعد الخندق وہو قول ابن اسحاق ۱۲ ک ۱۰ھ قولہ کما علمکم المراد بالتشبیہ ان تکون الصلوۃ المؤداۃ موافقۃ لما علمہ اللہ وایرادہا بذلک العنوان لتذکیر النعمۃ ۱۲ ۱۱ھ قولہ والکاف بمعنی مثل فی موضع النصب صفۃ لمصدر محذوف وما موصولۃ او مصدریۃ ای اذکروہ ذکرا کالذی علمکم او کتعلیمکم ۱۲ ۱۲ھ قولہ والذین یتوفون ای یموتون ویسمی المشارف الی الوفات متوفیا تسمیۃ للشیء باسم ما یؤول الیہ وقرینۃ المجاز امتناع الوصیۃ بعد الوفات ۱۲ روح ۱۳ھ قولہ ویذرون ازواجا ای یترکون زوجات ۱۲ ۱۴ھ قولہ فلیوصوا وصیۃ ای فیجب علیہم ان یوصوا لزوجاتہم بثلاثۃ اشیاء النفقۃ والکسوۃ والسکنی ۱۲ ۱۵ھ قولہ ای علیہم حاصلہ انہ کان فی صدر الاسلام یجب علی الرجل اذا حضرتہ الوفاۃ ان یوصی بالنفقۃ والکسوۃ والسکنی لزوجتہ سنۃ لانہا عدتہا ولا ینقطع عنہا ذلک الا بخروجہا من نفسہا ثم نسخ ذلک ۱۲ ۱۶ھ قولہ تربصہ ای تربص الحول وقولہ الواجب مجرور علی انہ صفۃ الحول ای متاعا منتہیا الی الحول فالی الحول صفۃ متاعا ۱۲ ک ۱۷ھ قولہ بانفسہن یشیر الی انہن مخیرات بین الملازمۃ واخذ النفقۃ وبین الخروج وترکہا وہو قول الشافعی وقال ابو حنیفۃ تجب علیہا السکون فی المنزل الذی ہی فیہ عند الموت والطلاق من غیر تخییر ومعنی الآیۃ فان خرجن بعد الحول فلا جناح فیما فعلن فی انفسہن من التزیین والتعرض للخطاب ۱۲ ک ۱۸ھ قولہ وترک الاحداد امتناع عن الزینۃ فی الصراح احدت المرأۃ ای امتنعت من الزینۃ والخضاب بعد وفات زوجہا ۱۲ ۱۹ھ قولہ السابقۃ ای فی التلاوۃ ورسم المصحف ہذا جواب عن ایراد حاصلہ ان یقال شرط الناسخ ان یکون متاخرا عن المنسوخ واما ہنا فبالعکس وحاصل الجواب ان الناسخ متاخر فی النزول وان کان متقدما فی التلاوۃ ورسم المصحف ومدار صحۃ کونہ ناسخا علی تاخرہ فی النزول لا فی التلاوۃ ۱۲ جمل ۲۰ھ قولہ علی المتقین انما قال ہنا ذلک وقال فیما تقدم علی المحسنین لان بعض الاعراب حین نزلت الآیۃ الاولی طلق زوجتہ ولم یمتعہا وقال ان اردت احسنت وان اردت لم احسن فنزلت حقا علی المتقین ۱۲ ۲۱ھ قولہ کررہ ای کرر قولہ وللمطلقات ۱۲ ۲۲ھ قولہ فی غیرہا ای فی غیر الممسوسۃ وقال البیضاوی وافراد بعض العام بالحکم لا یخصصہ الا اذا جوزنا تخصیص المنطوق بالمفہوم فیجب عند الشافعی لکل مطلقۃ الا المدخولۃ المفروض لہا قال مالک یستحب لکل الا ہذہ وقال ابو حنیفۃ واحمد فی روایۃ یستحب للمدخولۃ مطلقا ویجب لغیر المدخولۃ التی لم تسم لہا فاذا سمی لم یشرع فی حقہا وفسر صاحب المدارک المتاع بنفقۃ العدۃ فلا تکرار ۱۲ ک ۲۳ھ قولہ استفہام تعجیب ای ایقاع المخاطب فی امر عجیب غریب ای فی التعجیب منہ فعلی ہذا یستفاد من الآیۃ ان المخاطب لم یسبق لہ علم بتلک القصۃ قبل نزول الآیۃ وقیل استفہام تقریر فعلیہ یکون المخاطب عالما بالقصۃ والمقصود تقریرہ بہا ۱۲ جمل ۲۴ھ قولہ ای لم ینتہ ای لم یصل علمک فیہ اشارۃ الی ان الرؤیۃ علمیۃ وضمن الفعل معنی الانتہاء لیصح تعدیتہ بالی کما صرح بہ ابو البقاء ۱۲ ۲۵ھ قولہ ثم احیاہم عطف علی مقدر یستدعیہ المقام ای فماتوا کما افادہ وانما حذف للاستغناء عن ذکرہ لاستحالۃ تخلف مرادہ تعالی عن ارادتہ ۱۲ ۲۶ھ قولہ حزقیل ویقال لہ ذو الکفل لانہ تکفل سبعین نبیا ونبی حزقیل بعد کالب وہو بعد یوشع فتی موسی وفی القصۃ لما اصابہم بکی حزقیل فقال یا رب بقیت وحیدا فاوحی الیہ انی قد جعلت حیوتہم الیک فقال احیوا باذن اللہ ۱۲ ک ۲۷ھ قولہ علیہم اثر الموت ای فی ذواتہم وملبسہم وہو الصفرۃ ۱۲ ۲۸ھ قولہ کالکفن ای فی التغیر کتغیر اکفان الموتی ۱۲ ۲۹ھ قولہ واستمرت ای الصفرۃ فی اسباطہم ای فی قبائلہم کما ہو مشاہد الآن فی بعض الیہود ۱۲ من الجمل ۳۰ھ قولہ قرضا مفعول مطلق کما یشیر لہ قول الشارح فی تفسیر نعتہ بان ینفقہ الخ ۳۱ھ قولہ کما سیاتی ای فی قولہ تعالی مثل الذین ینفقون اموالہم فی سبیل اللہ الی ان قال واللہ یضاعف اکثر من ذلک ای سبعمائۃ لمن یشاء الخ ۱۲

ملخصا ۳۲ھ قولہ واللہ یقبض ہذا کالدلیل لما قبلہ ای ان الانفاق لا یقبض الرزق وعدمہ لا یبسط بل القابض والباسط ہو اللہ ۱۲ جمل ۳۳ھ قولہ ابتلاء ای اختبارا ہل یصبر ام لا وقولہ امتحانا ای ہل یشکر ام لا ۳۴ھ قولہ الملأ ہو جماعۃ یجتمعون للتشاور وقیل الملأ الاشراف لانہم یملؤن القلوب جلالۃ والعیون مہابۃ وہو اسم جمع لا واحد لہ من لفظہ ویجمع علی املاء ۱۲ مختصرا ۳۵ھ قولہ ہو شمویل بفتح الشین المعجمۃ اسے ملفا وفی نسخۃ بزیادۃ الہمزۃ فی اولہ ومعناہ اسماعیل وایل اللہ یعنی اسمع یا اللہ دعائی وہو من بنی اسرائیل ولم یکن بینہ وبین یوشع نبی کذا فی المعارف وقیل کان بعد حزقیل والیاس والیسع ۱۲ کمالین ۳۶ھ قولہ قال ہل عسیتم ان کتب الخ بالفارسیۃ گفت پیغمبر آیا نزدیک ہستید اگر واجب کردہ شود بر شما جنگ از انکہ جنگ نکنید ۱۲ ک

١ قوله لتقرير التوقع بها المراد بالتقرير ههنا التحقيق والتثبيت والتوقع مستفاد من عسى والمعنى ان توقع عدم قتالكم محقق عندي ١٢ ٢ قوله وقد اخرجنا الواو للحال وذلك ان قوم جالوت كانوا يسكنون بين مصر و فلسطين فاسروا من ابناء ملوكهم اربع مائة واربعين يعنون اذا بلغ الامر منا هذا المبلغ فلابد من الجهاد ١٢ مدارك ٣ قوله بسبيهم اضافة المصدر فيها الى المفعول ويشير بذلك الى كيفية الاخراج من الابناء ١٢ ك ٤ قوله ذلك اي ما ذكر من اخراجهم عن اوطانهم وسبي بلادهم ١٢ ك ٥ قوله جالوت وهو راس العمالقة وملكهم وهو جبار من اولاد عمليق بن عاد كان هو ومن معه من العمالقة يسكنون ساحل بحر الروم بين مصر وفلسطين كما في ابي السعود ١٢ ٦ قوله فلما كتب عليهم القتال مرتب على محذوف تقديره فدعا شمويل ربه بذلك فبعث لهم ملكا وكتب عليهم القتال فلما كتب عليهم القتال الى آخره ١٢ ك ٧ قوله عبروا النهر مع طالوت واكتفوا على الغرفة وهم ثلثمائة وثلثة عشر بعدد اهل بدر ١٢ ش ٨ قوله فيجازيهم هو وعيد على ظلمهم بترك الجهاد ١٢ ك ٩ قوله الى ارسال طالوت روي انه لما دعا الله ان يملكهم اتى بعصا يقاس بها من يملك عليهم فلم يساوها الا طالوت ١٢ ١٠ قوله كيف اي من اين وهو انكار لتملكه عليهم استبعاد له ١٢ ك ١١ قوله لانه ليس من سبط المملكة اي لكونه لم يكن من ذرية يهودا ابن يعقوب وقوله ولا النبوة اي لكونه لم يكن من ذرية لاوي بن يعقوب

بالفتح والكسر إِن كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ أَلَّا تُقَاتِلُوا خبر عسى والاستفهام لتقرير التوقع بها قَالُوا وَمَا لَنَا أَلَّا نُقَاتِلَ
فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَقَدْ أُخْرِجْنَا مِن دِيَارِنَا وَأَبْنَائِنَا بسبيهم وقتلهم وقد فعل بهم ذلك قوم جالوت اي لا مانع لنا منه
مع وجود مقتضيه قال تعالى فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا عنه وجبنوا إِلَّا قَلِيلًا مِّنْهُمْ وهم الذين عبروا النهر
مع طالوت كما سياتي وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالظَّالِمِينَ ۝ فيجازيهم وسأل النبي ربه ارسال ملك فاجابه الى ارسال
طالوت وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ اللَّهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوتَ مَلِكًا قَالُوا أَنَّىٰ كيف يَكُونُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ أَحَقُّ
بِالْمُلْكِ مِنْهُ لانه ليس من سبط المملكة ولا النبوة وكان دباغا او راعيا وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ الْمَالِ يستعين بها
على اقامة الملك قال النبي لهم إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَاهُ اختاره للملك عَلَيْكُمْ وَزَادَهُ بَسْطَةً سعة فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ
وكان اعلم بني اسرائيل يومئذ واجملهم واتمهم خلقا وَاللَّهُ يُؤْتِي مُلْكَهُ مَن يَشَاءُ ايتاءه لا اعتراض عليه
وَاللَّهُ وَاسِعٌ فضله عَلِيمٌ ۝ بمن هو اهل له وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ لما طلبوا منه آية على ملكه إِنَّ آيَةَ مُلْكِهِ أَن
يَأْتِيَكُمُ التَّابُوتُ الصندوق كان فيه صور الانبياء انزله الله تعالى على آدم واستمر اليهم فغلبتهم العمالقة
عليه واخذوه وكانوا يستفتحون به على عدوهم ويقدمونه في القتال ويسكنون اليه كما قال تعالى فِيهِ
سَكِينَةٌ طمانينة لقلوبكم مِّن رَّبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ آلُ مُوسَىٰ وَآلُ هَارُونَ اي تركاه وهو نعلا موسى وعصاه
وعمامة هارون وقفيز من المن الذي كان ينزل عليهم ورضاض الالواح تَحْمِلُهُ الْمَلَائِكَةُ حال من فاعل ياتيكم
ع ٦ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لَّكُمْ على ملكه إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ۝ فحملته الملائكة بين السماء والارض وهم ينظرون اليه
حتى وضعته عند طالوت فاقروا بملكه وتسارعوا الى الجهاد فاختار من شبابهم سبعين الفا فَلَمَّا فَصَلَ خرج
طَالُوتُ بِالْجُنُودِ من بيت المقدس وكان حرا شديدا وطلبوا منه الماء قَالَ إِنَّ اللَّهَ مُبْتَلِيكُم مختبركم بِنَهَرٍ
ليظهر المطيع منكم والعاصي وهو بين الاردن وفلسطين فَمَن شَرِبَ مِنْهُ اي من مائه فَلَيْسَ مِنِّي اي من اتباعي
وَمَن لَّمْ يَطْعَمْهُ يذقه فَإِنَّهُ مِنِّي إِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةً بالفتح والضم بِيَدِهِ فاكتفى بها ولم يزد عليها فانه مني فَشَرِبُوا
مِنْهُ لما وافوه بكثرة إِلَّا قَلِيلًا مِّنْهُمْ فاقتصروا على الغرفة روي انها كفتهم لشربهم ودوابهم وكانوا ثلثمائة وبضعة
عشر فَلَمَّا جَاوَزَهُ هُوَ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ وهم الذين اقتصروا على الغرفة قَالُوا اي الذين شربوا لَا طَاقَةَ لَنَا
الْيَوْمَ بِجَالُوتَ وَجُنُودِهِ اي بقتالهم وجبنوا ولم يجاوزوه قَالَ الَّذِينَ يَظُنُّونَ يوقنون أَنَّهُم مُّلَاقُو اللَّهِ
بالبعث وهم الذين جاوزوه كَم خبرية بمعنى كثير مِّن فِئَةٍ جماعة قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللَّهِ بارادته
وَاللَّهُ مَعَ الصَّابِرِينَ ۝ بالنصر والعون وَلَمَّا بَرَزُوا لِجَالُوتَ وَجُنُودِهِ اي ظهروا لقتالهم وتصافوا قَالُوا

قيل من كلامهم وقيل من كلام الله ١٢ ... وخرجوا ١٢

بل هو من ذرية بنيامين اصغر اولاد يعقوب وكانت ذرية ولا نبوة فيهم ولا مملكة بل اقيموا في الحرف الدنية من اجل معاصيهم ١٢ صاوي ١٢ قوله ولا النبوة وكان سبط النبوة هلكوا كلهم الا حبلى فولدت غلاما فسمته بشمويل وتعلم التوراة بعد كبره من شيخ ثم بعثه الله نبيا فلبثوا اربعين سنة باحسن حال ثم قال له قومه ابعث لنا ملكا ١٢ ك ١٣ قوله دباغا دباغ في الصراح پیراستن پوست ١٢ ١٤ قوله وكان اعلم بني اسرائيل فكان يحفظ التوراة وقيل ورد انه لما دعا شمويل ربه ان يبعث لهم ملكا اعطاه الله قرنا فيه طيب يسمى طيب القدس وعصا واوحى اليه اذا دخل عليك رجل اسمه طالوت فانظر في القرن فاذا فار فادهن راسه به وقسه بالعصا فاذا جاء طولها فهو الملك فلما دخل عليه فعل به كما امر فاذا هو طولها ثم دهن راسه بذلك الدهن وقال له ان الله جعلك ملكا على بني اسرائيل وقال له الله يؤتي ملكه من يشاء ١٢ ١٥ قوله فضله اي فيوسع على الفقير ويغنيه ١٢ ك ١٦ قوله الصندوق بضم الصاد يريد به صندوق التوراة وكان من عود الشمشاد مموها بالذهب نحوا من ثلثة اذرع في عشرة اذرع ١٢ كما ١٧ قوله صور الانبياء وفيه بيوت بعدد الرسل وآخر البيوت بيت محمد صلى الله عليه وسلم من ياقوت انزل على آدم فاستمر اليهم اي فاستمر من آدم الى ان بلغ الى ابراهيم ثم الى موسى ثم الى شمويل فغلبت العمالقة عليه وهم اولاد عمليق بن عاد ابن شداد ١٢ كما ١٨ قوله يستفتحون به اي ينصرون على عدوهم اذا كان معهم وقوله يسكنون اليه اي يطمئنون بسببه ويجتمعون اليه ١٢ جمل ١٩ قوله طمانينة آه وعلى هذا التفسير فيعني كون السكينة فيه انها مرتبطة به لاجل مسببة عن حضوره ووجوده عندهم وعبارة البيضاوي فيه سكينة من ربكم الضمير للاتيان اي في اتيانه سكون لكم وطمانينة او للتابوت اي مودع ما تسكنون اليه وهو التوراة وكان موسى عليه السلام اذا قاتل قدمه فتسكن نفوس بني اسرائيل ولا يفرون وقيل صورة كانت فيه من زبرجد او ياقوت لها راس وذنب كراس الهرة وذنبها وجناحان فتئن ويسير التابوت بسرعة نحو العدو وهم يتبعونه فاذا استقر ثبتوا وسكنوا ونزل النصر وقيل صور الانبياء الى محمد عليه السلام انتهت ١٢ جمل ٢٠ قوله رضاض الالواح رضاض بالضم اي قطع الواح التوراة ١٢ ٢١ قوله خرج قال القاضي اصله فصل نفسه عنه لكن لما كثر حذف مفعوله صار كاللازم ١٢ ك ٢٢ قوله قال ان الله مبتليكم اي قال طالوت باخبار النبي شمويل ١٢ ٢٣ قوله مختبركم اي يعاملكم معاملة المختبر خرج الى ما بين الاردن وفلسطين ١٢ ك ٢٤ قوله وهو بين الاردن وفلسطين هما موضعان قريب من بيت المقدس ١٢ ٢٥ قوله يذقه من طعم الشئ اذا ذاقه ماكولا او مشروبا ١٢ ك ٢٦ قوله غرفة بالفتح لابن عامر والكوفيين وبالضم لابي عمرو وابن كثير ونافع وهو بالفتح مصدر وبالضم بمعنى مشت آب ١٢ ك ٢٧ قوله فانه مني اشار به الى ان الاستثناء من قوله فمن شرب منه فليس مني ١٢ ٢٨ قوله لما وافوه اي وصلوا اليه وقوله بكثرة متعلق بقوله تعالى فشربوا ١٢ ٢٩ قوله الا قليلا منهم وهو المذكور في الاستثناء السابق في قوله تولوا الا قليلا منهم ١٢ ٣٠ قوله وبضعة عشر المشهور ان البضعة تقال للثلاثة الى التسعة لكن المراد ههنا ثلثة عشر كما في اكثر التفاسير ١٢ ٣١ قوله وجنوده قيل عددهم مائة الف شاكي السلاح وقيل اكثر وكان طول جالوت ميلا وخوذته التي على راسه ثلثمائة رطل ١٢ ٣٢ قوله ولم يجاوزوه اي لم يجاوزوا النهر وانما جبنوا قبل المجاوزة ١٢ روح البيان ٣٣ قوله قال الذين يظنون انهم ملاقوا الله يستشكل بان من شرب كثيرا مؤمنون ايضا واجيب بانه سلب ايمانهم بكثرة شربهم ١٢ ٣٤ قوله يوقنون آه اي قالوا ذلك ردا على المخلفين فان قلت المؤمنون كلهم يتيقنون انهم ملاقوا الله لان تيقن الآخرة واجب داخل في الايمان فلا وجه لتخصيصه بالبعض من المؤمنين المذكورين قلت لعل هذا على تقدير ان يكون المراد الذين يتيقنون انهم يستشهدون عما قريب فيلقون الله كما صرح به القاضي ١٢ جمل ٣٥ قوله كم خبرية ولا يحتمل كونها استفهامية كما قاله القاضي لمنع دخول من في تمييز الاستفهامية عند عدم الفصل ١٢ ك ٣٦ قوله جماعة قال القاضي الفئة الفرقة من الناس من فأوت راسه اذا شققته او من فاء اذا رجع فوزنها فعة او فلعة ١٢ كما لين ٣٧ قوله ولما برزوا اي ظهر طالوت ومن معه من المؤمنين ١٢ ٣٨ قوله اي ظهروا لقتالهم اي في طريق بينهم حجاب بدل خرجوا الى البراز الذي هو صحراء الارض ١٢ صاوي ٣٩ قوله الاردن بفتح الهمزة وسكون الراء وضم الدال وتشديد النون موضع قريب من بيت المقدس وقوله وفلسطين بفتح الفاء وكسرها وفتح اللام لا غير قال بعضهم انه عدة قرى قرب بيت المقدس ١٢ صاوي ٤٠ قوله الا قليلا منهم استثناء من قوله فشربوا منه المقيد بالكثرة فالمعنى الا قليلا شربوا منه بقلة فيؤخذ منه ان الجميع شربوا لكن اكثرهم شرب بكثرة واقلهم شرب منه بقلة ١٢ صاوي

رَبَّنَآ اَفْرِغْ اصبب عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا بتقوية قلوبنا على الجهاد وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ فَهَزَمُوْهُمْ كسروهم بِاِذْنِ اللّٰهِ بارادته وَقَتَلَ دَاوٗدُ وكان فى عسكر طالوت جَالُوْتَ وَاٰتٰىهُ اى داود اللّٰهُ الْمُلْكَ فى بنى اسرائيل وَالْحِكْمَةَ النبوة بعد موت شمويل وطالوت لم يجتمعا لاحد قبله وَعَلَّمَهٗ مِمَّا يَشَآءُ كصنعة الدروع ومنطق الطير وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بدل بعض من الناس بِبَعْضٍ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ بغلبة المشركين وقتل المسلمين وتخريب المساجد وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝ فدفع بعضهم ببعض تِلْكَ هذه الآيات اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا نقصها عَلَيْكَ يا محمد بِالْحَقِّ بالصدق وَاِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ التاكيد بان وغيرها رد لقول الكفار له لست مرسلا تِلْكَ مبتدا الرُّسُلُ صفة والخبر فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ بتخصيصه بمنقبة ليست لغيره مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ كموسى وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ اى محمدا صلى الله عليه وسلم دَرَجٰتٍ على غيره بعموم الدعوة وختم النبوة به وتفضيل امته على سائر الامم والمعجزات المتكاثرة والخصائص العديدة وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ قويناه بِرُوْحِ الْقُدُسِ جبريل يسير معه حيث سار وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ هدى الناس جميعا مَا اقْتَتَلَ الَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ بعد الرسل اى اممهم مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ لاختلافهم وتضليل بعضهم بعضا وَلٰكِنِ اخْتَلَفُوْا للمشية ذلك فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ ثبت على ايمانه وَمِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ كالنصارى بعد المسيح وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا تاكيد وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ۝ من توفيق من شاء وخذلان من شاء يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ زكوته مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فداء فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ صداقة تنفع وَّلَا شَفَاعَةٌ بغير اذنه وهو يوم القيمة وفى قراءة برفع الثلاثة وَالْكٰفِرُوْنَ بالله او بما فرض عليهم هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ لوضعهم امر الله تعالى فى غير محله اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اى لا معبود بحق فى الوجود اِلَّا هُوَ اَلْحَيُّ الدائم البقاء الْقَيُّوْمُ المبالغ فى القيام بتدبير خلقه لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ نعاس وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ملكا وخلقا وعبيدا مَنْ ذَا الَّذِيْ اى لا احد يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ له فيها يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ اى الخلق وَمَا خَلْفَهُمْ اى امر الدنيا والآخرة وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ لا يعلمون شيئا من معلوماته اِلَّا بِمَا شَآءَ ان يعلمهم به منها باخبار الرسل وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ قيل احاط علمه بهما وقيل ملكه وقيل الكرسى بعينه مشتمل عليهما لعظمته لحديث ما السموات السبع فى الكرسى الا كدراهم سبعة القيت فى ترس وَلَا يَـُٔوْدُهٗ يثقله حِفْظُهُمَا اى السموات والارض وَهُوَ الْعَلِيُّ فوق خلقه بالقهر الْعَظِيْمُ ۝ الكبير لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ

---

١ قوله وكان اى كان ايشا ابو داود فى عسكر طالوت مع ستة من بنيه وكان داود سابعهم وهو صغير يرعى الغنم فاوحى الى نبيهم ان داود هو الذى يقتل جالوت فطلبه من ابيه فجاء داود وقد كلمه فى الطريق ثلثة احجار وقالت له انك تقتل بنا جالوت فحملها فى مخلاته ورمى بها جالوت فقتله وزوجه طالوت بنته ثم حسده واراد قتله ثم مات تائبا ١٢ ك ٢ قوله جالوت وكان جبارا عظيما كبير الجسد وكان طوله ميلا وعلى راسه بيضة حديد قدر ثلثمائة رطل ١٢ ٣ قوله كصنعة الدروع اى آخره اى من الحديد وكان يلين فى يده وينسجه كنسج الغزل وقوله ومنطق الطير اى فهم منطق الطير اى نطقه اى فهم اصواته وكذا البهائم ١٢ ج ٤ قوله ولكن الله ذو فضل على العالمين يعنى ان دفع الفساد على هذا الوجه بطريق انعام الله وتفضله فيعم الناس كلهم ومن المعلوم ان لولا حرف امتناع لوجود فالمعنى امتنع فساد الارض لاجل وجود دفع الناس بعضهم عن بعض وهذه الآية كالدليل لما ذكر فى القصة من شرعية القتال ونصر داود على جالوت ١٢ ٥ قوله نتلوها حال من آيات الله والعامل فيه معنى الاشارة او آيات بدل من تلك ونتلوها الخبر ١٢ مد ٦ قوله بالحق آه يجوز فيه ان يكون حالا من مفعول نتلوها اى متلبسة بالحق او من فاعله اى نتلوها متلبسين بالحق او من مجرور عليك اى متلبسا انت بالحق ١٢ سمين ٧ قوله تلك مبتدا الرسل صفة والخبر اى خبر المبتدا فضلنا بعضهم على بعض اه كبير وتلك اشارة الى جماعة الرسل التى ذكرت قصصها فى هذه السورة من آدم الى داود والتى ثبت علمها عند رسول الله صلى الله عليه وسلم كما فى المدارك ١٢ ٨ قوله بمنقبة آه المنقبة بفتح الميم المفخرة اى الوصف الذى يفتخر به ١٢ ج ٩ قوله من كلم الله اى كلمه الله حذف العائد من الصلة يعنى منهم من فضله الله بان كلمه من غير سفير وهو موسى عليه السلام ١٢ مد ١٠ قوله درجات اى بدرجات او الى درجات يعنى ومنهم من رفعه على سائر الانبياء فكان بعد تفاوتهم فى الفضل افضل منهم بدرجات كثيرة وهو محمد صلى الله عليه وسلم ١٢ مدارك ١١ قوله بعموم الدعوة اى الى الجن والانس وكان النبى قبله يبعث الى قومه خاصة والخصائص العديدة من ايتاء الشفاعة العظمى وجوامع الكلم واحلال الغنائم وجعل الارض له مسجدا وطهورا والى غير ذلك من فضائل الدارين وقد ذكر ابو سعيد النيشاپورى فى شرف المصطفى ان عدد الذى خص صلى الله عليه وسلم ستون خصلة ١٢ ك ١٢ قوله جبريل والذى يدل على ان روح القدس جبريل عليه السلام قوله تعالى قل نزله روح القدس ١٢ كبير ١٣ قوله هدى الناس جميعا الخ اشار به الى انه مفعول المشية محذوف وفيه انه ليس بذلك اللازم فالاولى ان يقال فى تقديره فلو شاء الله عدم اقتتالهم ما اقتتلوا بان جعلهم متفقين على اتباع الرسل المتفقة على كلمة الحق كما صرح فى ابى السعود ١٢ ١٤ قوله لاختلافهم متعلق بالقتل وقد يفسر القتل باختلف لانه سببه ١٢ كمالين ١٥ قوله توكيد يعنى تكرير الآية توكيد اى لو شئت ان لا يقتتلوا لم يقتتلوا اذ لا يجرى فى ملكى الا ما يوافق مشيتى وهذا يبطل قول المعتزلة لانه اخبر انه لو شاء ان لا يقتتلوا لم يقتتلوا وهم يقولون شاء ان لا يقتتلوا فاقتتلوا ١٢ مدارك ١٦ قوله زكاته اشار به الى ان المراد به الانفاق الواجب بدلالة ما بعده من الوعيد ١٢ ١٧ قوله فداء انما سمى الفداء بيعا لان الفداء اشتراء النفس من الهلاك والمعنى لا تجارة فيه فيكتسب الانسان ما يفتدى به نفسه من العذاب ١٢ خازن ١٨ قوله صداقة تنفع لان الخلة لا تنفع يوم القيامة بين الاخلاء الا بين المتقين لقوله تعالى الاخلاء يومئذ بعضهم لبعض عدو الا المتقين ١٢ ١٩ قوله بغير اذنه آه هو جواب سوال كيف يصح نفى الشفاعة على سبيل الاستغراق وقد ثبتت شفاعة الانبياء يوم القيمة بالاحاديث كحديث انس سألت النبى صلى الله عليه وسلم ان يشفع لى يوم القيمة فقال انا فاعل حسنه الترمذى وايضاحه ان الآية مقيدة بآية الا من اذن له الرحمن ورضى له قولا والنبى ماذون له او يستاذن فيوذن له آه كرخى ١٢ ج ٢٠ قوله بالله او بما فرض عليهم اشارة الى صحة ان يراد الكفر الحقيقى وذلك على الاول وان يراد المجازى وذلك على الثانى فيكون المراد بالكافر تارك الزكات كما عبر به ابو السعود والتعبير عنه بالكفر للتغليظ والتهديد واشارة الى ان تركها من صفات الكفار ١٢ ٢١ قوله الله لا اله الا هو هذه الآية تسمى آية الكرسى وهى افضل آى القرآن لان التوحيد الذى استفيد منها لم يستفد من آية سواها لان الشئ يشرف بشرف موضوعه ١٢ ٢٢ قوله هو الحى القيوم قال فى التاويلات النجمية انما اشير فى معنى الاسم الاعظم الى هذين الاسمين وهما الحى والقيوم ١٢ ٢٣ قوله نعاس من الفصل السنة ثقل فى الراس والنعاس فى العين والنوم فى القلب وهو تاكيد للقيوم لان من جاز عليه ذلك استحال ان يكون قيوما وقد اوحى الى موسى قل لهؤلاء انى امسك السموات والارض بقدرتى فلو اخذنى نوم او نعاس لزالتا ١٢ مد ٢٤ قوله له ما فى السموات الخ فى ذلك رد على الكفار حيث اثبتوا له شريكا فكان الله يقول لهم ما اشركتموه لا يخرج عن السموات والارض وشان الشريك ان يكون مستقلا خارجا عن مملكة الشريك الآخر ١٢ ٢٥ قوله ملكا بضم الميم وهو احسن من كسرها لئلا يتكرر مع قوله عبيدا ١٢ جمل ٢٦ قوله اى لا احد اشارة الى ان من وان كان لفظها استفهاما فمعناه النفى ولذا دخلت الا فى قوله الا باذنه ١٢ ٢٧ قوله اى لا يعلمون شيئا من معلوماته اشارة الى ان العلم هنا بمعنى المعلوم لان علمه تعالى الذى هو صفة قائمة بذاته المقدسة لا يتبعض ومن ثم صح دخول التبعيض والاستثناء عليه ومعلوم ان المفعول يسمى باسم المصدر كثيرا ١٢ كرخى ٢٨ قوله قيل احاط علمه بهما اشارة الى ان كرسيه مجاز عن علمه او ملكه بان يذكر الكرسى ويراد به العلم للمناسبة بينه وبين العلم فى الاحاطة او من قبيل ذكر المحل وارادة الحال فان الكرسى محل العالم والملك الذى هو محل العلم والملك آه فائده قال عليه الصلوة والسلام ان اعظم اية فى القرآن آية الكرسى من قرأها بعث الله ملكا يكتب من حسناته ويمحو من سيأته الى الغد من تلك الساعة وقال عليه الصلوة والسلام ما قرأت هذه الآية فى دار الا اجتنبتها الشياطين ثلاثين يوما ولا يدخلها ساحر ولا ساحرة اربعين ليلة يا على علمها ولدك واهلك وجيرانك فما نزلت آية اعظم منها وقال عليه السلام من قرأ آية الكرسى فى دبر كل صلوة مكتوبة لم يمنعه من دخول الجنة الا الموت ولا يواظب عليها الا صديق او عابد ومن قرأها اذا اخذ مضجعه امنه الله تعالى على نفسه وجاره وجار جاره والابيات حوله كذا فى ابى السعود وروح البيان ٢٩ قوله فى ترس بضم التاء فى الصراح سپر ١٢ ٣٠ قوله يثقله يقال آدنى هذا الامر اثقلنى والاود والايد القوة ١٢ ك ٣١ قوله لا اكراه فى الدين لا اجبار على الدين الحق هو الاسلام وقيل هو اخبار فى معنى النهى وروى انه كان لانصارى ابنان فتنصرا فلزمهما ابوهما وقال والله لا ادعكما حتى تسلما فابيا فاختصموا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال الانصارى يا رسول الله ايدخل بعضى النار وانا انظر اليه فنزلت فخلاهما قال ابن مسعود وجماعة كان هذا فى الابتداء ثم نسخ بالامر بالقتال ١٢ مدارك بر

على الدخول فيه قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ اى ظهر بالآيات البينات ان الايمان رشد والكفر غى
نزلت فيمن كان له من الانصار اولاد اراد ان يكرههم على الاسلام فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ الشيطان
رواه ابن جرير عن السدى ١٢ ك
او الاصنام وهو يطلق على المفرد والجمع وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ تمسك بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى
بالعقد المحكم لَا انْفِصَامَ انقطاع لَهَا وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ لما يقال عَلِيْمٌ ○ بما يفعل اَللّٰهُ وَلِيُّ ناصر
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ الكفر اِلَى النُّوْرِ الايمان وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓـُٔهُمُ الطَّاغُوْتُ
يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ذكر الاخراج اما فى مقابلة قوله يخرجهم من الظلمات
او فى كل من اٰمن بالنبى صلى الله عليه وسلم قبل بعثته من اليهود ثم كفر به اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ
هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ○ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْ حَآجَّ جادل اِبْرٰهٖمَ فِيْ رَبِّهٖٓ اَنْ اٰتٰهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ
اى حمله بطره بنعمة الله على ذلك البطر وهو نمرود اِذْ بدل من حاج قَالَ اِبْرٰهٖمُ لما قال له
من ربك الذى تدعونا اليه رَبِّيَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ اى يخلق الحياة والموت فى الاجساد
قَالَ هو اَنَا اُحْيٖ وَاُمِيْتُ بالقتل والعفو عنه ودعى برجلين فقتل احدهما وترك الآخر فلما راٰه
غبيا قَالَ اِبْرٰهٖمُ منتقلا الى حجة اوضح منها فَاِنَّ اللّٰهَ يَاْتِيْ بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَاْتِ بِهَا
انت مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ الَّذِيْ كَفَرَ تحير ودهش وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ○ بالكفر الى
محجة الاحتجاج اَوْ رايت كَالَّذِيْ الكاف زائدة مَرَّ عَلٰى قَرْيَةٍ هى بيت المقدس راكبا على حمار ومعه
سلة تين وقدح عصير وهو عزير وَّهِيَ خَاوِيَةٌ ساقطة عَلٰى عُرُوْشِهَا سقوفها لما خربها بخت نصر
قَالَ اَنّٰى كيف يُحْيٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا استعظاما لقدرة الله تعالى فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ والبثه مِائَةَ عَامٍ
ثُمَّ بَعَثَهٗ احياه ليريه كيفية ذلك قَالَ تعالى له كَمْ لَبِثْتَ مكثت هنا قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ
لانه نام اول النهار فقبض واحيى عند الغروب فظن انه يوم النوم قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ فَانْظُرْ
اِلٰى طَعَامِكَ التين وَشَرَابِكَ العصير لَمْ يَتَسَنَّهْ يتغير مع طول الزمان والهاء قيل اصل
من سانهت وقيل للسكت من سانيت وفى قراءة بحذفها وَانْظُرْ اِلٰى حِمَارِكَ كيف هو فراه ميتا
وعظامه بيض تلوح فعلنا ذلك لتعلم وَلِنَجْعَلَكَ اٰيَةً على البعث لِّلنَّاسِ وَانْظُرْ اِلَى الْعِظَامِ
من حمارك كَيْفَ نُنْشِزُهَا نحييها بضم النون وقرئ بفتحها من انشز ونشز لغتان و
فى قراءة بضمها والزاى نحركها ونرفعها ثُمَّ نَكْسُوْهَا لَحْمًا فنظر اليها وقد تركبت

١ه قوله فيمن كان له من الانصار اولاد اى وهو ابو الحصين كان له ابنان تنصرا قبل بعثة النبى صلى الله عليه وسلم ثم قدما المدينة بتجارة زيت فلقيهما ابوهما واحب ان يكرههما على الاسلام فارتفع معهما الى النبى صلى الله عليه وسلم فقال ابوهما يا رسول الله ايدخل بعضى النار وانا انظر اليه فنزلت هذه الآية ويحتمل انها منسوخة بآيات القتال او محكمة وتحمل على من ضرب عليهم الجزية ١٢

٢ه قوله بالطاغوت فعلوت من الطغيان قلبت عينه لامه قلبا مكانيا ١٢ ك

٣ه قوله وهو يطلق الخ ولهذا وقع خبر الاولياء فى قوله اولياءهم الطاغوت ١٢ ك

٤ه قوله تمسك يريد ان السين ليس للطلب بل الاستفعال بمعنى التفعل وقيل طلب الامساك من نفسه ١٢ ك

٥ه قوله بالعروة الوثقى فيه استعارة تصريحية اصلية حيث شبه دين الاسلام بالعروة الوثقى وهى موضع المسك من الحبل بجامع ان كلا لا يخشى منه الخلل واستعير اسم المشبه به وهو العروة الوثقى للمشبه وهو دين الاسلام والاستمساك وعدم الانفصام ترشيحان لانه من ملائمات المشبه به ١٢

٦ه قوله الكفر قال الواقدى كل ما فى القرآن من الظلمت والنور فالمراد بالكفر والايمان الا التى فى سورة الانعام فالمراد به ظلمة الليل ونور النهار وقيل المراد بالذين آمنوا من اراد ايمانه او ارادوا ان يومنوا لان المخرج من الكفر الى الايمان لا يكون مومنا حالة الاخراج وتركه الشيخ المفسر على ظاهره فان الظاهر انه لا حاجة الى ذلك على تقدير كون الجملة مستانفة او خبرا بعد خبر نعم لا بد من تلك التاويل لو جعلت حالا ١٢

٧ه قوله ذكر الاخراج الى آخره جواب سوال مقدر حاصله ان الكفار لم يكونوا فى نور فاخرجوا منه الى الظلمت كيف ذلك اجاب المفسر بجوابين الاول انه مشاكلة لما قبله والمراد منعهم من اصل النور والثانى انه اخراج حقيقى وهو فى كل من آمن بالنبى قبل مبعثه ثم ارتد بعد ذلك وفى هذه الآية وعد من الله بالامن للمومنين من المخاوف دنيا واخرى ١٢

٨ه قوله الم تر الى الذى حاج ابراهيم فى ربه ان آتاه الله الملك قال المفسر فى الاكليل هذه الآية اصل فى علوم الجدل والمناظرة فان العلماء لما وصف ابراهيم ربه بما هو صفة له من الاحياء والاماتة لكنه امر له حقيقة ومجاز وقصد الخليل الحقيقة فزع نمرود الى المجاز تمويها على قومه حيث قتل نفسا واطلق نفسا فسلم له ابراهيم تسليم الجدل فانتقل معه فى المثال وجاءه بامر لا مجاز فيه فبهت وانقطع ولم يمكنه ان يقول انا الآتى بها من المشرق لان ذوى الاسنان يكذبونه وقال الكيا الهراسى فى الآية جواز المحاجة فى الدين وتسمية الكافر ملكا انتهى ١٢

٩ه قوله وهو نمرود اى ابن كنعان وكان ابن زنا وهو اول من وضع التاج على راسه وتجبر فى الارض وادعى الربوبية وملك الارض كلها وجملة من ملكها كلها اربعة اثنان مومنان واثنان كافران فالمومنان سليمان وذو القرنين والكافران نمرود وبخت نصر اه خازن ١٢ جمل

١٠ه قوله بدل من حاج يريد بيان الظرف مع متعلقه وهو قال انا احى وامیت بدل من حاج ١٢ ك

١١ه قوله من ربك روى انه عليه السلام لما كسر الاصنام سجنه ثم اخرجه فقال من ربك الذى تدعونا الله قال ربى الذى يحيى ويميت ١٢ ابو السعود

١٢ه قوله فبهت الذى كفر هذا الفعل من جملة الافعال التى جاءت على صورة المبنى للمفعول والمعنى فيها على البناء للفاعل فلذلك فسر الشارح بقوله اى تحير ودهش فالذى كفر فاعل لا نائب فاعل ١٢ جمل

١٣ه قوله محجة الاحتجاج المحجة بفتح الميم والحاء المشددة الطريق الواسع فالمراد به ههنا الى طريق الاستدلال ١٢ ك

١٤ه قوله او رايت يشير الى انه معطوف بتقدير الفعل على جملة الم تر فهو من عطف الجملة على الجملة وانما قدر ارايت لان معنى الم تر ارايت لان لم تجعل المضارع بمعنى الماضى وانما لم يجعله عطفا على الذى حاج حتى يستغنى عن التقدير لامتناع دخول الى على الكاف ١٢ ك

١٥ه قوله معه سلة السلة بالفتح وعاء تحمل فيه الفاكهة كذا فى المصباح وقوله تين يعنى انجير كذا فى الصراح وقوله عصير فشارده انگور من الصراح وقوله عزير وهو ابن شرخيا كذا فى ابى السعود ١٢

١٦ه قوله وهو عزير او ارميا من سبط هارون او هو الخضر او حزقيل ١٢ ك

١٧ه قوله بان سقط السقف اولا ثم سقط الجدران عليه لما خربها بخت نصر عند قتله بنى اسرائيل وكان ذلك قبل مولد عيسى ويحيى بازيد من اربعمائة سنة ١٢ ك

١٨ه قوله والبثه قدر ذلك لان الاماتة لا يصح بان يكون مقدارا بالساعات فضلا عن الاعوام لانها اخراج الروح وهو يقع فى ادنى زمان ١٢ ك

١٩ه قوله كم لبثت منصوبة على الظرفية ومميزها محذوف تقديره كم يوما او وقتا والناصب له لبثت والجملة فى محل نصب بالقول ١٢

٢٠ه قوله يوما او بعض يوم وفى التفسير ان اماتته كانت فى اول النهار فقال يوما ثم لما نظر الى ضوء الشمس باقيا على رؤس الجدران فقال او بعض يوم ١٢ كبير

٢١ه قوله والهاء قيل هى اصل اى الهاء فى لم يتسنه ان كانت اصلية فهو من السنة التى اصلها سنهة بدليل انه يقال فى تصغيرها سنيهة ويقال سانهت النخلة بمعنى ادمت و ان كانت هاء سكت فهو من السنة التى اصلها سنوة واستعمال لم يتسنه فى معنى لم تغير من قبيل استعمال اللفظ فى لازم معناه لان المعنى الاصلى لقولنا تسنه او تسنى مرت عليه السنون والاعوام ويلزمه التغير اه روح وانما افرد الضمير لان الطعام والشراب كالجنس الواحد ١٢ من البيضاوى

٢٢ه قوله تلوح اى تلمع مع طول الزمان عليها ١٢

٢٣ه قوله ولنجعلك آية للناس معطوف على محذوف قدره الشارح بقوله لتعلم كيفية احياء الاموات او لتعلم تمام قدرتنا على احياء الموتى وغيره وهذا المعطوف عليه المحذوف متعلق بفعل آخر محذوف دل عليه السياق وهو ما ذكره المفسر بقوله فعلنا ذلك ١٢ جمل

٢٤ه قوله كيف ننشزها اى كيف نحييها يعنى اريد بالانشاز احياء اللازم له او يراد به حقيقة اى نحركها ونرفعها وفى قراءة كيف ننشرها اى بالراء من انشر الله الموتى اى احياه وهو قراءة ابن كثير ونافع وابى عمرو ويعقوب ١٢

٢٥ه قوله نحييها هذا التفسير لا يتم مع قوله ثم نكسوها لحما فان الاحياء بعده لا قبله ولكن ان يراد بالاحياء جمعها وضم بعضها الى البعض الذى هو معنى قراءة الراء المهملة ١٢ جمل

٢٦ه قوله من انشز ونشز لغتان بمعنى واحد وهو الارتفاع يقال نشزه وانشزه اى رفعه فارتفع اه كبير وفى بعض النسخ من انشر ونشر وهما ايضا بمعنى واحد وهو الاحياء يقال انشر الله الميت ونشره قال تعالى ثم اذا شاء انشره كما فى الكبير ١٢ ك

٢٧ه قوله اى نرفع بعضها الى البعض الذى هو معنى قراءة الزاى المعجمة ١٢ جمل

٢٨ه قوله ثم نكسوها اى نسترها به كما يستر الجسد باللباس ١٢ ابو السعود

٢٩ه قوله فنظر اليها قال السدى تفرقت عظام حماره حوله يمينا وشمالا فنظر اليها وهى تلوح من بياضها فبعث الله ريحا فجمعت ثم ركبت كل عظم فى موضعه حتى صار قائما من عظام لا لحم عليها ثم كساه الله لحما وعصبا وعروقا وجلدا او بعث ملكا فنفخ فى منخريه فنهق باذن الله تعالى ١٢ ك

وَكُسِيَت لحما ونُفِخَ فيه الروحُ ونَهَق فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗ ذلك بالمشاهدة قَالَ أَعْلَمُ علم مشاهدة أَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ وفي قراءة اِعْلَمْ امر من الله له واذكر اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى قَالَ تعالى له اَوَلَمْ تُؤْمِنْ بقدرتي على الاحياء سأله مع علمه بايمانه بذلك ليجيب بما قال له فيعلم السامعون غرضه قَالَ بَلٰى اٰمنت وَلٰكِنْ سألتك لِيَطْمَئِنَّ يسكن قَلْبِيْ بالمعاينة المضمومة الى الاستدلال قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَيْكَ بكسر الصاد وضمها املهن اليك وقطعهن واخلط لحمهن وريشهن ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ مِّنْ جبال ارضك مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ اِلَيْكَ يَاْتِيْنَكَ سَعْيًا سريعا وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ لا يعجزه شيء حَكِيْمٌ ○ في صنعه فأخذ طاؤسا ونسرا وغرابا وديكا وفعل بهن ما ذكر وامسك رءوسهن عنده ودعاهن فتطايرت الاجزاء الى بعضها حتى تكاملت ثم اقبلت الى رءوسها

مَثَلُ صفة نفقات الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اى طاعته كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ فكذلك نفقاتهم تتضاعف بسبع مائة ضعف وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ اكثر من ذلك لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ فضله عَلِيْمٌ ○ بمن يستحق المضاعفة اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا على المنفق عليه بقولهم مثلا قد احسنت اليه وجبرت حاله وَّلَآ اَذًى له بذكر ذلك الى من لا يحب وقوفه عليه ونحو ذلك لَّهُمْ اَجْرُهُمْ ثواب انفاقهم عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○ في الاخرة

قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ كلام حسن ورد على السائل جميل وَّمَغْفِرَةٌ له في الحاجة خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَآ اَذًى بالمن وتعيير له بالسؤال وَاللّٰهُ غَنِيٌّ عن صدقة العباد حَلِيْمٌ ○ بتاخير العقوبة عن المان والموذي

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ اى اجورها بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى ابطالا كَالَّذِيْ اى كابطال نفقة الذي يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَاۗءَ النَّاسِ مرائيا لهم وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وهو المنافق

لہ قولہ نہق ای صوت نہاق الحمار صوتہ کذا فی المختار وروی انہ سمع صوتا من السماء ایتہا العظام البالیۃ المتفرقۃ ان اللہ یامرک ان ینضم بعضک الی بعض کما کان ویکسی لحما وجلدا فالتصق کل عظم بآخر علی وجہ الذی کان علیہ اولا وارتبط بعضہا ببعض باعصاب وعروق ثم انبسط اللحم علیہ ثم انبسط الجلد علیہ ثم خرجت الشعور من الجلد ثم نفخ فیہ الروح فاذا ہو قائم ینہق کما فی روح البیان ۱۲ ۲ قولہ فلما تبین لہ الفاء عاطفۃ علی مقدر یستدعیہ المقام کانہ قیل فانشزہا اللہ تعالیٰ وکساہا لحما فنظر الیہا فتبین لہ کیفیۃ الاحیاء فلما تبین لہ ذلک ای اتضح اتضاحا تاما ۱۲ من ابی السعود ۳ قولہ قال اعلم الخ روی ان العزیر لما احیی وراسہ ولحیتہ اذ ذاک سوداوان وہو ابن اربعین سنۃ رکب حمارہ واتی محلتہ فانکرہ الناس وانکر الناس والمنازل فانطلق علی وہم منہ حتی اتی منزلہ فاذا ہو بعجوز عمیاء مقعدۃ قد ادرکت زمن عزیر فقال لہا عزیر یا ہذہ ہذا منزل عزیر قالت نعم واین ذکری عزیر قد فقدناہ منذ کذا وکذا فبکت بکاءً شدیدا قال فانی عزیر قالت سبحان اللہ انی یکون ذلک قال قد اماتنی اللہ مائۃ عام ثم بعثنی قالت ان عزیرا کان رجلا مستجاب الدعوۃ فادع اللہ لی ان یرد علی بصری حتی اراک فدعا ربہ ومسح بیدہ عینیہا فصحتا فاخذ بیدہا فقال لہا قومی باذن اللہ فقامت صحیحۃ کانما نشطت من عقال فنظرت الیہ فقالت اشہد انک عزیر فانطلقت الی محلۃ بنی اسرائیل وہم فی اندیتہم وکان فی المجلس ابن لعزیر قد بلغ مائۃ وثمانی عشرۃ سنۃ وبنو بنیہ شیوخ فنادت ہذا عزیر قد جاءکم فکذبوہا فقالت انظروا فانی بدعائہ رجعت الی ہذہ الحالۃ فنہض الناس فاقبلوا الیہ فقال ابنہ کان لابی شامۃ سوداء بین کتفیہ مثل الہلال فکشف فاذا ہو کذلک وقد کان قتل بخت نصر ببیت المقدس من قرأ التوراۃ اربعین الف رجل ولم یکن یومئذ بینہم نسخۃ من التوراۃ ولا احد یعرف التوراۃ فقرأہا علیہم عن ظہر قلبہ من غیر ان یخل منہا بحرف فقال رجل من اولاد المسبیین ممن ورد بیت المقدس بعد مہلک بخت نصر حدثنی ابی عن جدی انہ دفن التوراۃ یوم سبینا فی خابیۃ فی کرم فان اریتمونی کرم جدی اخرجتہا لکم فذہبوا الی کرم جدہ ففتشوا فوجدوہا فعارضوہا بما املی علیہم عزیر من ظہر القلب فما اختلفا فی حرف واحد فعند ذلک قالوا ہو ابن اللہ تعالی اللہ عن ذلک علوا کبیرا ۱۲ ابو السعود ۴ قولہ آمنت قدرہ اشارۃ الی ان قولہ ولکن لیطمئن قلبی مرتب علیہ ہناک محذوف آخر تقدیرہ ولیس سوال لعدم ایمان منی ولکن الی آخرہ ۱۲ ۵ قولہ لیطمئن قال مجاہد والنخعی ای لازداد ایمانا مع ایمانی واورد ہذہ الصورۃ فی باب التحقیق ۱۲ اکلیل ۶ قولہ المضمومۃ ای لیطمئن قلبی عیانا کما اطمان برہانا فالمشاہدۃ یحصل اطمینان لایکون مع العلم الیقینی لما فیہ من الاحساس الذی قلما یقع فیہ شک ۱۲ کرخی ۷ قولہ قال وناہیک بالقصۃ دلیلا علی فضل الخلیل وحسن الادب فی السوال حیث اراہ ما سال فی الحال واری العزیر ما اراہ بعد اماتتہ مائۃ عام ۱۲ ابو السعود ۸ قولہ فخذ الفاء جواب شرط محذوف ای ان اردت ذلک فخذ ۱۲ کرخی ۹ قولہ اربعۃ من الطیر ای طاؤسا ودیکا وغرابا وحمامۃ وقیل نسرا کما سیأتی من الشارح ایضا وفیہا ایماء الی ان احیاء النفس بالحیوۃ الابدیۃ انما یتأتی باماتۃ حب الشہوات والزخرفات التی ہی صفۃ الطاؤس والصولۃ المشہورۃ بہا الدیک وخسۃ النفس وبعد الامل المتصف بہما الغراب والترفع والمسارعۃ الی الہوی الموسوم بہا الحمام وانما خص الطیر لانہ اقرب الی الانسان واجمع لخواص الحیوان ۱۲ بیضاوی ۱۰ قولہ سعیا مصدر فی موضع الحال ای ساعیات مسرعات فی طیرانہن او فی مشیہن علی ارجلہن وانما امرہ بضمہا الی نفسہ بعد اخذہا لیتأملہا ویعرف اشکالہا وہیاتہا وحلاہا لئلا یلتبس علیہ بعد الاحیاء ولا یتوہم انہا غیر ذلک وروی انہ امر بان یذبحہا وینتف ریشہا ویقطعہا ویفرق اجزاءہا ویخلط ریشہا ودماءہا ولحومہا وان یمسک رءوسہا ثم امر ان یجعل اجزاءہا علی الجبال علی کل جبل ربعا من کل طائر ثم یصیح بہا تعالین باذن اللہ تعالی فجعل کل جزء یطیر الی الآخر حتی صارت جثثا ثم اقبلن فانضممن الی رءوسہن کل جثۃ الی رأسہا ۱۲ مدارک ۱۱ قولہ فاخذ طاؤسا الخ الحکمۃ فی اختیار ہذہ الطیور الاربع تشبیہا بالانسان فان فی الطاؤس الخیلاء والعجب وفی النسر شہوۃ الاکل والشرب وفی الغراب الحرص وفی الدیک شہوۃ النکاح وذلک کلہ فی الانسان وفی الاقتصار علیہا اشارۃ الی ان الانسان اذا ترک ہذہ الشہوات الذمیمۃ یلحق باعلی الدرجات ۱۲ ۱۲ قولہ مثل الخ لما برہن علی قدرتہ علی الاحیاء حث علی الانفاق فی سبیل اللہ فلہ فی نفقتہ اجر عظیم وہو قادر علیہ فقال مثل الذین الخ ۱۲ مدارک ۱۳ قولہ صفۃ نفقات ای قدر فی الکلام حذف لان الذین ینفقون لا یشبہون الحبۃ لانہ لا یشبہ الحیوان بالجماد بل نفقاتہم تشبہ الحبۃ ۱۲ روح ۱۴ قولہ انبتت المنبت ہو اللہ ولکن الحبۃ لما کانت سببا اسند الیہا الانبات کما یسند الی الارض والی الماء ومعنی انباتہا سبع سنابل ان تخرج ساقا یتشعب منہا سبع شعب لکل واحدۃ سنبلۃ وہذا التمثیل تصویر للاضعاف کانہا ماثلۃ بین عینی الناظر والتمثیل صحیح وان لم یوجد علی سبیل الفرض والتقدیر ووقع سنابل موضع سنبلات کوقع قروء موضع اقراء ۱۲ مد ۱۵ قولہ لمن یشاء ای لا لکل منفق لتفاوت احوال المنفقین او یزید علی سبع مائۃ لمن یشاء ۱۲ مدارک ۱۶ قولہ الذین ینفقون نزلت ہذہ الآیۃ فی حق عثمان بن عفان وعبد الرحمن بن عوف فی غزوۃ تبوک حیث جہز عثمان الف بعیر واتی عبد الرحمن الف دینار ۱۲ ۱۷ قولہ ثم ومعنی ثم اظہار التفاوت بین الانفاق وترک المن والاذی وان ترکہما خیر من نفس الانفاق کما جعل الاستقامۃ علی الایمان خیرا من الدخول فیہ بقولہ ثم استقاموا ۱۲ مد ۱۸ قولہ وجبرت حالہ جبر فی الصراح نیکوئی کردن مال کسی را ۱۲ ۱۹ قولہ لہم اجرہم وانما قال ہنا لہم اجرہم وفیما بعد فلہم اجرہم لان الموصول ہنا لم یتضمن معنی الشرط وضمنہ ثمہ ۱۲ مد ۲۰ قولہ ومغفرۃ لہ ای تستر لما وقع من السائل من الالحاح فی المسئلۃ وغیرہ مما یثقل علی المسئول وصفح عنہ ۱۲ ابو السعود وقولہ فی الحاجۃ یقال الخ فی السوال ای بالغ ۱۲ ۲۱ قولہ وتعییر لہ تعییر سرزنش کردن کذا فی الصراح ۱۲ ۲۲ قولہ بتاخیر العقوبۃ وہذا وعید لہ ثم اکد ذلک بقولہ یا ایہا الذین آہ ۱۲ مد ۲۳ قولہ یا ایہا الذین آمنوا لا تبطلوا صدقاتکم بالمن والاذی الخ قال النووی فی شرح المہذب یحرم المن بالصدقۃ فلو من بطل بہا ثوابہ للآیۃ واستشکل ذلک ابن عطیۃ بان العقیدۃ ان السیئات لا تبطل الحسنات وقال غیرہ تمسک المعتزلۃ بہذہ الآیۃ فی اصلہم ان السیئۃ تبطل الحسنۃ واستنبط العلم العراقی من ہذہ الآیۃ ولیہا لقاعدۃ ان المانع الطاری کالمقارن لانہ تعالی جعل طریان المن والاذی بعد الصدقۃ کمقارنۃ الریاء فی الابتداء قال ثم ان اللہ ضرب مثالین احدہما للمقارن المبطل فی الابتداء بقولہ فمثلہ کمثل صفوان علیہ تراب الآیۃ فہذا الیہ ان الوابل الذی نزل قارنہ الصفوان وہو الحجر الصلد وعلیہ تراب الیسیر فاذہبہ الوابل فلم یبق محل یقبل النبات وینتفع بہذا الوابل فکذلک الریاء وعدم الایمان اذا قارن انفاق المال والثانی الطاری فی الدوام وانہ یفسد الشیئ من اصلہ بقولہ ایود احدکم الآیۃ فمعناہا ان ہذہ الجنۃ کما تعطل النفع بہا بالاحتراق عند کبر صاحبہا وضعفہ وضعف ذریتہ وہو احوج ما یکون الیہا فکذلک طریان المن والاذی یحبطان اجر المتصدق احوج ما یکون الیہ یوم فقرہ وفاقتہ انتہی ۱۲ اکلیل المفسر رحمہ اللہ تعالیٰ

فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ حجر املس عَلَيْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ مطر شديد فَتَرَكَهٗ صَلْدًا ۭ صلبا املس لا شئ

عليه لَا يَقْدِرُوْنَ استيناف لبيان مثل المنافق المنفق رياء وجمع الضمير باعتبار معنى الذي عَلٰي شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا ۭ

عملوا اي لا يجدون له ثوابا في الاخرة كما لا يوجد على الصفوان شئ من التراب الذي كان عليه لاذهاب المطر

له وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ وَمَثَلُ نفقات الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَاۗءَ طلب مَرْضَاتِ اللّٰهِ

وَتَثْبِيْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ اي تحقيقا للثواب عليه بخلاف المنافقين الذين لا يرجونه لانكارهم له ومن ابتدائية

كَمَثَلِ جَنَّةٍ بستان بِرَبْوَةٍ بضم الراء وفتحها مكان مرتفع مستو اَصَابَهَا وَابِلٌ فَاٰتَتْ اعطت اُكُلَهَا بضم الكاف

وسكونها ثمرها ضِعْفَيْنِ مثلي ما يثمر غيرها فَاِنْ لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ ۭ مطر خفيف يصيبها ويكفيها لارتفاعها

المعنى تثمر وتزكو كثر المطر ام قل فكذلك نفقات من ذكر تزكو عند الله كثرت ام قلت وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

بَصِيْرٌ ۝ فيجازيكم به اَيَوَدُّ ايحب اَحَدُكُمْ اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ جَنَّةٌ بستان مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا

الْاَنْهٰرُ ۙ لَهٗ فِيْهَا ثمر مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ۙ وقد اَصَابَهُ الْكِبَرُ فضعف عن الكسب وَلَهٗ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَاۗءُ اولاد صغار

لا يقدرون عليه فَاَصَابَهَآ اِعْصَارٌ ريح شديدة فِيْهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ ۭ ففقدها احوج ما كان اليها وبقي هو واولاده

عجزة متحيرين لا حيلة لهم وهذا تمثيل لنفقة المرائي والمان في ذهابها وعدم نفعها احوج ما يكون اليها في الاخرة

والاستفهام بمعنى النفي وعن ابن عباس هو لرجل عمل بالطاعات ثم بعث له الشيطان فعمل بالمعاصي حتى اغرق

اعماله كَذٰلِكَ كما بين ما ذكر يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ۝ فتعتبرون يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا ٣٦ ع ٦ ٤

زكوا مِنْ طَيِّبٰتِ جياد مَا كَسَبْتُمْ من المال وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ ۠ من الحبوب والثمار وَلَا تَيَمَّمُوا

تقصدوا الْخَبِيْثَ الردي مِنْهُ اي من المذكور تُنْفِقُوْنَ في الزكوة حال من ضمير تيمموا وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اي الخبيث

لو اعطيتموه في حقوقكم اِلَّآ اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ ۭ بالتساهل وغض البصر فكيف تؤدون منه حق الله وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ

اللّٰهَ غَنِيٌّ عن نفقاتكم حَمِيْدٌ ۝ محمود على كل حال اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ يخوفكم به ان تصدقتم فتمسكوا وَيَاْمُرُكُمْ

بِالْفَحْشَاۗءِ البخل ومنع الزكوة وَاللّٰهُ يَعِدُكُمْ على الانفاق مَّغْفِرَةً مِّنْهُ لذنوبكم وَفَضْلًا ۭ رزقا خلفا منه وَاللّٰهُ

وَاسِعٌ فضله عَلِيْمٌ ۝ بالمنفق يُّؤْتِي الْحِكْمَةَ العلم النافع المؤدي الى العمل مَنْ يَّشَاۗءُ ۚ وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ

اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا ۭ لمصيره الى السعادة الابدية وَمَا يَذَّكَّرُ فيه ادغام التاء في الاصل في الذال يتعظ اِلَّآ

اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ اصحاب العقول وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ اديتم من زكوة او صدقة اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ فوفيتم به

فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ ۭ فيجازيكم عليه وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ بمنع الزكوة والنذر او بوضع الانفاق في غير محله مِنْ

يعني اثبات العلم كناية عن الجزاء فهو معلوم ١٢

---

١ قوله فمثله كمثل صفوان آه مبتدأ وخبر قال ابو البقاء ودخلت الفاء لترتبط الجملة بما قبلها وقد تقدم مثله فالهاء في فمثله فيها قولان اظهرها انها تعود على الذي ينفق رئاء الناس لانه اقرب مذكور والثاني انها تعود على المان المعطى كانه تعالى شبه بشيئين بالذي ينفق رئاء وبصفوان عليه تراب ويكون قد عدل من خطاب الى غيبة ومن جمع الى افراد والصفوان حجر كبير املس وفيه لغتان اشهرهما سكون الفاء والثانية فتحها وبها قرأ ابن المسيب والزهري وهي شاذة آه سمين هو اسم جنس واحده صفوانة اه شيخنا ١٢ ج ٢ قوله كمثل الكاف في محل النصب على الحال اي لا تبطلوا صدقاتكم مماثلين الذي ينفق ١٢ مد ٣ قوله حجر املس املس نرم تر و تابان ضد خشونت كذا في الصراح ١٢ ٤ قوله لا شئ عليه يعني من التراب فكذلك نفقة المرائي والمشرك لا يبقى له ثواب وجمع في قوله لا يقدرون باعتبار معنى الذي وافرد في قوله ينفق باعتبار لفظه او باعتبار الجنس او الفريق ١٢ ك ٥ قوله لا يهدي اي ما داموا مختارين الكفر ١٢ مد ٦ قوله من انفسهم اي تحقيقا للجزاء من اصل انفسهم لانه اذا انفق المسلم ماله في سبيل الله علم ان تصديقه وايمانه بالثواب من اصل نفسه ومن اخلاص قلبه ١٢ مدارك ٧ قوله من ابتدائية فالمعنى ان التحقيق والاعتقاد المذكور مبتدأ ناشئ من قبل انفسهم لا من جهة اخرى ١٢ جمل ٨ قوله فآتت مفعوله الاول محذوف اي صاحبها وضعفين حال من اكلها ١٢ ٩ قوله فطل مبتدأ محذوف الخبر كما قرره بقوله يصيبها ويكفيها ١٢ ١٠ قوله كثرت ام قلت اي لحيث حسن باطنه بالاخلاص لتقليل عمله كثيره في رضا الله عنه قال العارف (شعر) وبعد الفناء في الله كن كيف ما تشاء ٭ فعلمك لا جهل وفعلك لا وزر ٭ ١٢ ١١ قوله ايود احدكم شروع في ذكر مثال آخر للمرائي والمان والاستفهام انكاري بمعنى النفي و مصبه قوله فاصابها اعصار فيه نار فاحترقت وقوله ايحب تفسير ليود فالمودة هي المحبة لكن مع تمني اللقاء ١٢ صاوي ١٢ قوله من نخيل اسم جنس جمعي واحده نخلة ولا يكون الا الشجر البلح والاعناب جمع عنبة اسم للكرم المعلوم وخصهما لعظم منافعهما ومزيد فضلهما على سائر الاشجار والا فالمراد في الآية جميع الثمار بدليل باقي الآية ١٢ صاوي ١٣ قوله فاصابها الخ هذا هو مصب الاستفهام لان هذا هو موضع المصيبة ١٢ صاوي ١٤ قوله ريح شديدة اي عاصفة تستدير في الارض ثم تنعكس منها ساطعة الى السماء على هيئة العمود ١٢ ١٥ قوله ما ذكر لمن نفقة المخلص بقوله مثل الذين ونفقة المرائي والمان بقوله فمثله كمثل صفوان الخ ١٢ صاوي ١٦ قوله يا ايها الذين آمنوا انفقوا هذا نتيجة ما قبله فبين اولا الاخلاص في الانفاق وبين هنا الاخلاص في الشئ المنفق ١٢ صاوي ١٧ قوله من طيبت وما اخرجنا لكم من الارض ظاهر الآية ان جميع ما خرج من الارض يجب فيه الزكوة و لكن تفصيل ذلك موكول للسنة فاوجب الشافعي الزكوة في ما كان مقتاتا للآدمي حالة الاختيار اذا بلغ ذلك خمسة اوسق ففيه ان سقي بآلة نصف العشر ولغيرها العشر وابقاها ابو حنيفة على ظاهرها فاوجب الزكوة في جميع ما يخرج من الارض من ماكولات الآدمي كالفواكه والخضراوات واوجب في ذلك العشر قليلا او كثيرا ١٢ صاوي ١٨ قوله من الحبوب وفيه دليل وجوب الزكوة في الاموال التجارة ١٢ ١٩ قوله حال اي حال مقدرة اي مقدرين النفقة ١٢ ك ٢٠ قوله ولستم بآخذيه هذا احتجاج على من ادى الزكاة من الردي وامتنع من اعطائها من الطيب وقد نزلت في الانصار عن البراء بن عازب قال نزلت فينا معاشر الانصار كنا اصحاب نخل فكان الرجل ياتي بالقنو والقنوين فيعلقه بالمسجد كان اهل الصفة ليس لهم طعام فكان احدهم اذا جاع اتى القنو فيأكله وكان فينا من لا يرغب في الخير فنزلت ولا تيمموا الخ ١٢ ٢١ قوله الا ان تغمضوا فيه آه الاصل الا بان فحذف حرف الجر وهو الباء متعلقة بقوله بآخذيه واجاز ابو البقاء ان تكون ان وما في حيزها في محل نصب على الحال والعامل فيها آخذيه والمعنى لستم بآخذيه في حال من الاحوال الا في حال الاغماض ١٢ ج ٢٢ قوله بالتساهل وغض البصر وذلك بانه لو كان لكم على آخر حق فجاء بردي مال بدل حقكم الطيب لا تاخذونه الا في حال الاغماض والتساهل مخافة فوت حقكم او لاحتياجكم اليه ١٢ روح ٢٣ قوله يعدكم الفقر الوعد يستعمل في الخير والشر ١٢ مد ٢٤ قوله فتمسكوا اثبت الشارح النون في الفعل لكان اوضح ويكون متسببا عن قوله يعدكم الفقر ١٢ من الجمل ٢٥ قوله بالفحشاء قال بعضهم الفحشاء في القرآن جميعه معناها الزنا الا هذه فمعناها البخل ١٢ ٢٦ قوله خلفا منه اي من الله تعالى او مما انفقتم زائدا عليه في الدنيا ١٢ ٢٧ قوله يؤتي الحكمة الخ اختلف العلماء في الحكمة فقال السدي هو النبوة وابن عباس هي المعرفة بالقرآن فقهه ونسخه ومحكمه ومتشابهه وغريبه ومقدمه ومؤخره وقال قتادة ومجاهد الحكمة الفقه في القرآن وقال مجاهد الاصابة في القول والفعل وقال ابن زيد الحكمة الفقه في الدين وقال مالك بن انس الحكمة المعرفة بدين الله والفقه فيه والاتباع له وروى عنه ابن القاسم انه قال الحكمة التفكر في امر الله تعالى والاتباع له وقال ايضا الحكمة طاعة الله تعالى والفقه في الدين ١٢ ٢٨ قوله او نذرتم الخ النذر في الشرع التزام بر لا نظير في الشرع ولهذا لو نذر سجدة مفردة لا يصح الا ان تكون تلاوة عند ابي حنيفة رح واصحابه ١٢ روح ٢٩ قوله فوفيتم به اشار بذلك الى ان في الآية حذف العاطف والمعطوف لان المجازاة لا تترتب الا على الوفاء بالنذر لا على نفس النذر ١٢ صاوي ٣٠ قوله يعلمه الخ افرد الضمير لكون العطف باو وقوله فيجازيكم عليه اي فالتعبير بالعلم كناية عن هذا المعنى والا فهو معلوم ١٢ جمل ٣١ قوله جنة الخ تقدم انها تطلق على الاشجار وعلى الارض المشتملة عليها والاول انسب بقوله تجري من تحتها الانهار فقوله جنة اي فيها جميع الفواكه بدليل قوله فيها من كل الثمرات وانما اقتصر في وصفها على النخيل والاعناب لكونهما افضل الفواكه وجامعين لفنون المنافع ١٢ جمل ٣٢ قوله ثمر من كل الثمرات الخ اشار بذلك الى ان من كل الثمرات جار و مجرور متعلق بمحذوف صفة لموصوف محذوف على حد منا ظعن ومنا اقام اي منا فريق ظعن ومنا فريق اقام وكقوله تعالى وما منا الا له مقام معلوم اي ما منا احد وقوله له متعلق بمحذوف خبر لثمر المقدر وقوله فيها متعلق بمحذوف حال من ضمير الخبر ١٢ صاوي ٣٣ قوله وقد اصابه الكبر الخ يشير الى ان الواو للحال حملا على المعنى كما قاله القاضي وانما قال حملا على المعنى لان ان المصدرية وان كانت صالحة للدخول على الماضي مثل عجبت من ان قام لكنها اذا نصبت المضارع كانت للاستقبال قطعا فلم تصلح للماضي فلم يصح عطف اصاب على تكون فاجاب بان الواو في واصابه للحال بتقدير قد ١٢ جمل ٣٤ قوله العلم النافع الخ صادق بعلم القرآن والفقه وغيرهما ولو منطقا لمن وثق من نفسه بصحة ذهنه ومارس الكتاب والسنة وتلقى من شيخ حسن العقيدة لانه من انفع العلوم في كل بحث ومن ثم قال الغزالي من لم يعرف المنطق لم يوثق بعلومه وسماه معيار العلوم وفيه جمع بين القول بحرمة الاشتغال به لاثارة الشكوك كما قاله المصنف في بعض تاليفاته وبين القول بجوازه ١٢ جمل ٣٥ قوله اصحاب العقول اي السليمة الخالصة عن شوائب الوهم والركون الى متابعة الهوى وفيه من الترغيب في المحافظة على الاحكام الواردة في شان الانفاق ما لا يخفى والجملة اما حال واما اعتراض تذييلي ١٢ جمل

معاصي الله من انصار ○ مانعين لهم من عذابه ان تبدوا تظهروا الصدقت اي النوافل فنعما هي اي
نعم شيء ابداؤها وان تخفوها تسروها وتؤتوها الفقراء فهو خير لكم من ابدائها وايتائها الاغنياء اما
صدقة الفرض فالافضل اظهارها ليقتدى به ولئلا يتهم وايتاؤها الفقراء متعين ويكفر بالياء وبالنون مجزوما
بالعطف على محل فهو ومرفوعا على الاستيناف عنكم من بعض سياتكم والله بما تعملون خبير ○ عالم بباطنه
كظاهره لا يخفى عليه شيء منه ولما منع صلى الله عليه وسلم من التصدق على المشركين ليسلموا نزل ليس عليك هديهم
اي الناس الى الدخول في الاسلام انما عليك البلاغ ولكن الله يهدي من يشاء هدايته الى الدخول فيه وما
تنفقوا من خير مال فلانفسكم لان ثوابه لها وما تنفقون الا ابتغاء وجه الله اي ثوابه لا غيره من اغراض
الدنيا خبر بمعنى النهي وما تنفقوا من خير يوف اليكم جزاؤه وانتم لا تظلمون ○ تنقصون منه شيئا والجملتان
تاكيد للاولى للفقراء خبر مبتدأ محذوف اي الصدقات الذين احصروا في سبيل الله اي حبسوا انفسهم على الجهاد
نزلت في اهل الصفة وهم اربعمائة من المهاجرين ارصدوا لتعليم القرآن والخروج مع السرايا لا يستطيعون ضربا
سفرا في الارض للتجارة والمعاش لشغلهم عنه بالجهاد يحسبهم الجاهل بحالهم اغنياء من التعفف اي لتعففهم
عن السوال وتركه تعرفهم يا مخاطب بسيمهم علامتهم من التواضع واثر الجهد لا يسئلون الناس شيئا فيلحفون
الحافا اي لا سوال لهم اصلا فلا يقع منهم الحاف وهو الالحاح وما تنفقوا من خير فان الله به عليم ○ فيجازيكم
عليه الذين ينفقون اموالهم بالليل والنهار سرا وعلانية فلهم اجرهم عند ربهم ولا خوف عليهم ولا هم يحزنون ○
الذين ياكلون الربوا اي ياخذونه وهو الزيادة في المعاملة بالنقود والمطعومات في القدر او الاجل لا يقومون من
قبورهم الا قياما كما يقوم الذي يتخبطه يصرعه الشيطن من المس الجنون بهم متعلق بيقومون ذلك الذي نزل بهم
بسبب انهم قالوا انما البيع مثل الربوا في الجواز وهذا من عكس التشبيه مبالغة فقال تعالى ردا عليهم واحل
الله البيع وحرم الربوا فمن جاءه بلغه موعظة وعظ من ربه فانتهى عن اكله فله ما سلف قبل النهي اي
لا يسترد منه وامره في العفو عنه الى الله ومن عاد الى اكله مشبها له بالبيع في الحل فاولئك اصحب النار هم
فيها خلدون ○ يمحق الله الربوا ينقصه ويذهب بركته ويربي الصدقت يزيدها وينميها ويضاعف ثوابها والله لا يحب
كل كفار بتحليل الربوا اثيم ○ فاجر باكله اي يعاقبه ان الذين امنوا وعملوا الصلحت واقاموا الصلوة واتوا الزكوة لهم
اجرهم عند ربهم ولا خوف عليهم ولا هم يحزنون ○ يايها الذين امنوا اتقوا الله وذروا اتركوا ما بقي من الربوا
ان كنتم مؤمنين ○ صادقين في ايمانكم فان من شان المؤمنين امتثال امر الله نزلت لما طالب بعض الصحابة

قوله ان تبدوا الصدقات لما تقدم فضل الصدقة كان قائلا يقول هل هذا الفضل مخصوص بمن اسرها او بمن اعلنها فاجاب بذلك وحذف من هنا شيئا اثبت نظيره في الآخر تقديره ان تبدوا الصدقات وتعطوها الاغنياء فنعما هي ١٢ صاوي ٢ قوله اي النوافل اقول اكثر المفسرين على ان هذه الآية في صدقات الفرض والآية الثانية وهي قوله وان تخفوها وتؤتوها الفقراء الخ في النفل لكن يمكن تاويل قول الشارح ايضا بان قوله فلا فضل الخ احتراز عن حمل الآية على النفل فقط اذ لو كان المراد العموم لم يصح بالنسبة الى الفرض ان يقال وان تخفوها الخ كما في الجمل ١٢ ٣ قوله ابداؤها يعني ان هي هو المخصوص بالمدح لكن على حذف المضاف ليحسن ارتباط الجزاء بالشرط ويدل على هذا تذكير الضمير فهو خير لكم اي اخفاؤها ١٢ ك ٤ قوله واما صدقة الفرض فالافضل اظهارها اقول هذا اذا كان المزكي ممن يعرف باليسار واما اذا كان المزكي ممن لا يعرف باليسار كان اخفاؤها افضل كما صرح به صاحب روح البيان والبيضاوي وغيره وروي عن ابن عباس رضي الله عنه صدقة السر في التطوع تفضل علانيتها سبعين ضعفا وصدقة الفريضة علانيتها افضل من سرها بخمسة وعشرين ضعفا كما في روح البيان وابي السعود وغيره قوله بالعطف على محل فهو اي ما بعد الفاء مع بقية الجملة وهو الجزء الذي هو خير ومحلها الجزم لانه جواب الشرط ١٢ ٥ قوله بعض سيئاتكم اشار بذلك الى ان من للتبعيض لان الصدقات لا تكفر جميع السيئات بخلاف التوبة فتكفر جميعها ١٢ ٦ قوله لا يخفى عليه شيء منه اي من العمل سرا وجهرا فاسرار العمل لا يدل على الاخلاص واظهاره لا يدل على الرياء ١٢ صاوي ٧ قوله على المشركين روى ابن ابي شيبة عن سعيد بن جبير مرسلا قال النبي صلى الله عليه وسلم لا تصدقوا الا على اهل دينكم فانزل الله ليس عليك هداهم الى قوله وما تفعلوا من خير يوف اليكم فقال النبي صلى الله عليه وسلم تصدقوا على اهل الاديان كلها ١٢ كمالين ٨ قوله ليسلموا متعلق بقوله منع اي منع رسول الله صلى الله عليه وسلم عن التصدق على المشركين كي تحملهم الحاجة على الدخول في الاسلام لحرصه صلى الله عليه وسلم على اسلامهم ١٢ ٩ قوله من خير اي ولو على كافر لكن هذا في غير صدقة الفرض ١٢ كرخي ١٠ قوله خبر بمعنى النهي اي لا تنفقوا الا ابتغاء وجه الله وح يحتاج في عطف على سابقه الى تاويل لئلا يلزم عطف الانشاء على الاخبار بان يجعل ما عطف ايضا في معنى الطلب اي انفقوا المنفع لانفسكم ١٢ ك ١١ قوله والجملتان اي قوله وما تنفقوا من خير يوف اليكم وقوله وانتم لا تظلمون وقوله للاولى اي للشرطية الاولى وهي وما تنفقوا من خير فلانفسكم ١٢ جمل ١٢ قوله خبر مبتدأ آه اي الجملة جواب سوال نشأ مما سبق كانهم لما امروا بالصدقات قالوا فلمن هي فاجيبوا بانها لهؤلاء وفيه فائدة بيان مصرف الصدقات وهذا اختيار ابن الانباري ١٢ ج ١٣ قوله الصفة رواه ابن المنذر عن ابن عباس وهي السقيفة كانوا يسكنون في السقيفة مقابل سقيفة المسجد الى الجهة الشمالي منه وكانت القبلة قبل ذلك هنالك ١٢ ك وقال الصاوي الصفة هي محل في مؤخر المسجد النبوي والعبرة بعموم اللفظ لا بخصوص السبب فالمراد كل من كان متصفا باوصافهم فالصدقات تصلح له ١٢ ١٤ قوله اربعمائة وذلك اكثر عدد ورد فيهم وكانوا يقلون من ذلك احيانا ١٢ ك ١٥ قوله مع السرايا السرية اسم طائفة يبعثهم النبي صلى الله عليه وسلم للجهاد ١٢ ك ١٦ قوله اي لتعففهم اشار به الى ان من متعلقة بيحسب وهي للتعليل لا باغنياء لعدم المعنى لانهم متى ظنهم ظان قد استغنوا من تعففهم علم انهم فقراء من المال فلا يكون جاهلا بحالهم وجره بحرف التعليل هنا واجب لفقد شرط من شروط النصب وهو اتحاد الفاعل وذلك ان فاعل الحسبان الجاهل وفاعل التعفف هم الفقراء ١٢ كرخي تعفف پارسائی نمودن بتکلف كذا في الصراح والمراد هنا ترك الشيء والاعراض عنه مع القدرة على تعاطيه ١٢ ١٧ قوله لا سوال لهم اصلا جواب عن سوال وهو ان هذا يفهم انهم كانوا يسئلون برفق مع انه قال يحسبهم الجاهل اغنياء من التعفف وايضا ان المراد نفي المقيد والقيد جميعا على طريقة قوله على لاحب لا يهتدى بمناره اي لا منار ولا اهتداء كما في ابو السعود ١٢ ١٨ قوله الذين ينفقون اموالهم الخ قيل نزلت في ابي بكر حين تصدق باربعين الف دينار عشرة آلاف بالليل ومثلها بالنهار ومثلها سرا ومثلها علانية وقيل في علي كانت معه اربعة دراهم لم يملك غيرها فتصدق بدرهم ليلا وبآخر نهارا وبآخر سرا وبآخر علانية ولكن العبرة بعموم اللفظ لا بخصوص السبب فالمراد بيان اجر المنفق على هذا الوجه فلا خصوصية لابي بكر بذلك ولا لعلي ١٢ صاوي ١٩ قوله اي ياخذونه يعني اكلوا ام لا وانما ذكر الاكل لانه اعظم منافع المال ولان الربوا شائع في المطعومات ١٢ ك ٢٠ قوله المطعوم ولو غير المكيل كالفواكه وعند ابي حنيفة المكيل ولو لم يطعم كالجص ١٢ كمالين ٢١ قوله في القدر والاجل بدل من قوله في المعاملة وعند ابي حنيفة رح الربا فضل في الكيل والوزن ويجري في الاشياء الستة الذهب والفضة والحنطة والشعير والتمر والملح وغيرها ١٢ ٢٢ قوله من قبورهم وعن ابن عباس ان ذلك حين يبعث من قبره رواه الطبري ١٢ كما ٢٣ قوله كما يقوم اي كقيام الذي يتخبطه الشيطان ١٢ كما ٢٤ قوله يصرعه او يذهب عقله ويدهشه ١٢ ٢٥ قوله الجنون قال الفراء المس الجنون والممسوس المجنون واصل المس باليد سمي به لان الشيطان يمسه ١٢ كما ٢٦ قوله متعلق بيقومون اي قوله تعالى من المس متعلق بيقومون فيكون معناها الذين ياكلون الربا لا يقومون يوم القيمة من الجنون الا كما يقوم الرجل الذي يتخبطه الشيطان او متعلق بقوله فيكون معناها حينئذ لا يقومون يوم القيمة الا كما يقوم الرجل المصروع من الجنون او متعلق بقوله تعالى يتخبط فيكون المعنى الا كما يقوم الرجل الذي يتخبطه الشيطان من الجنون كما في تفسير الاحمدي ٢٧ قوله من عكس التشبيه اي لانهم جعلوا الربا اصلا والبيع فرعا حتى شبهوه به قوله مبالغة اشار به الى جواب سوال كيف قالوا ذلك مع ان مقصودهم تشبيه الربا بالبيع المتفق على حله وايضاحه انه جاء ذلك على طريق المبالغة لانه ابلغ من قولهم ان الربا حلال كالبيع ١٢ جمل ٢٨ قوله وعظ اشارة الى توجيه تذكير الفعل المسند الى الموعظة وقد يوجه بان التانيث غير حقيقي ١٢ ك ٢٩ قوله ما سلف اي ما مضى من اكل الربا وليس عليه رد ما سلف كبيره وصحه وقال في الجمل اي اذا كان اخذ بعقد الربا زيادة قبل تحريمه لا تسترد منه ١٢ ٣٠ قوله في العفو عنه اي عن اكله والمعنى فامره في الثواب لامتثال امر الله موكول لله يعني ان من سمع النهي من رسول الله صلى الله عليه وسلم وتاب فقد فاز بما اكله قبل النهي وثوابه موكول لله فهذه الآية محمولة على الصحابة الذين سبق منهم الربا قبل تحريمه ١٢ صاوي ٣١ قوله مشبها له بالبيع في الحل اي مستحلا له بقرينة السياق يشير الى الدفع عن تمسك المعتزلة بالآية على خلود آخذ الربوا في النار ١٢ ك ٣٢ قوله ويربي الصدقات اي لما في الحديث اذا تصدق العبد بصدقة فان الله يربيها له كما يربي احدكم فلوه حتى تكون في ميزانه كاحد ١٢ ٣٣ قوله وينميها اي فيحتمل ان يكون المراد في الدنيا وان يكون في الآخرة وكل منهما سند بالاحاديث فلينظر في الكتب المطولات كالكبير ١٢ ٣٤ قوله لما طالب بعض الصحابة قيل هو عثمان بن عفان والعباس كانا اسلفا رجلا في قدر من التمر فلما حل الاجل طالباه فقال لهما ان اعطيتكما الآن نصفه والنصف الآخر اخراني به وازيدكما مثله فتراضيا معه على ذلك قبل التحريم ثم حل الاجل فطالباه فنزلت الآية ١٢

١ قوله فاذنوا بالمد والقصر قراءتان سبعيتان فعلى القصر معناها ايقنوا وعلى المد معناها اعلموا غيركم بذلك وكلام المفسر يحتملهما ١٢ ٢ قوله لا يدي لنا هكذا بالتثنية وكان مقتضى الفصيح لا يدين الا ان يقال حذفت النون تخفيفا او يلاحظ اضافته للضمير واللام مقحمة ومعناها لا طاقة ولا قدرة لنا على محاربته وهذا كناية عن كونهم امتثلوا امره لورود هذا الوعيد العظيم فيه ١٢ ص ٣ قوله فنظرة الفاء جواب الشرط ونظرة مبتدأ خبره محذوف اي فعليكم نظرة والنظرة بمعنى التاخير كما اشار به الشارح ١٢ ٤ قوله الى ميسرة اي الى اليسر لا كما كان اهل الجاهلية يقول احدهم لمديونه اذا حل عليه الدين اما ان تقضي واما ان تربي قوله فنظرة مبتدأ حذف خبره وقد يجعل خبرا حذف مبتدؤه اي فالحكم نظرة والفاء جواب الشرط ١٢ ك ٥ قوله خير لكم اي اكثر ثوابا من الانظار وقد يفسر التصدق بالانظار ورده الامام بانه قد علم مما قبله فلا بد من حمله على فائدة جديدة ١٢ ك ٦ قوله فافعلوه اشارة الى ان جواب ان محذوف ١٢ ٧ قوله في ظله اي ظل عرشه كما صرح به في رواية اخرى ١٢ جمل ٨ قوله واتقوا يوما هذه الآية آخر القرآن نزولا كما قال ابن عباس وامر جبرئيل رسول الله بوضعها على راس مائتين وثمانين آية وتقدم لنا ان البقرة مائتان وست وثمانون آية فيكون بعدها خمس آيات اولها آية الدين وثانيها وان كنتم على سفر الى قوله عليهم وثالثها لله ما في السموات وما في الارض الى قدير ورابعها آمن الرسول وخامسها لا يكلف الله ونزلت قبل وفاة رسول الله صلى الله عليه وسلم بثلاث ساعات وقيل بسبعة ايام ١٢ ٩ قوله بالبناء على المفعول اي من الرجع وقوله للفاعل اي من الرجوع كما في ابي السعود وعبارة البيضاوي وقرأ ابو عمرو ويعقوب بفتح التاء وكسر الجيم ١٢

بعد النهي ربوا كان له قبل فان لم تفعلوا ما امرتم به فأذنوا اعلموا بحرب من الله ورسوله لكم فيه تهديد شديد لهم ولما نزلت قالوا لا يدي لنا بحربه وان تبتم رجعتم عنه فلكم رءوس اصول اموالكم لا تظلمون بزيادة ولا تظلمون بنقص وان كان وقع غريم ذو عسرة فنظرة له اي عليكم تاخيره الى ميسرة بفتح السين وضمها اي وقت يسره وان تصدقوا بالتشديد على ادغام التاء في الاصل في الصاد وبالتخفيف على حذفها اي تتصدقوا على المعسر بالابراء خير لكم ان كنتم تعلمون انه خير فافعلوه في الحديث من انظر معسرا او وضع عنه اظله الله في ظله يوم لا ظل الا ظله رواه مسلم واتقوا يوما ترجعون بالبناء للمفعول تردون وللفاعل تصيرون فيه الى الله هو يوم القيمة ثم توفى فيه كل نفس جزاء ما كسبت عملت من خير وشر وهم لا يظلمون

ع ٣٨ ٦

بنقص حسنة او زيادة سيئة يا ايها الذين آمنوا اذا تداينتم تعاملتم بدين كسلم وقرض الى اجل مسمى معلوم فاكتبوه استيثاقا ودفعا للنزاع وليكتب كتاب الدين بينكم كاتب بالعدل بالحق في كتابته لا يزيد في المال والاجل ولا ينقص ولا يأب يمتنع كاتب من ان يكتب اذا دعي اليها كما علمه الله اي فضله بالكتابة فلا يبخل بها والكاف متعلقة بيأب فليكتب تاكيد وليملل على الكاتب الذي عليه الحق الدين لانه المشهود عليه فيقر ليعلم ما عليه وليتق الله ربه في املائه ولا يبخس ينقص منه اي الحق شيئا فان كان الذي عليه الحق سفيها مبذرا او ضعيفا عن الاملاء لصغر او كبر او لا يستطيع ان يمل هو لخرس او جهل باللغة او نحو ذلك فليملل وليه متولي امره من والد ووصي وقيم ومترجم بالعدل واستشهدوا اشهدوا على الدين شهيدين شاهدين من رجالكم اي بالغي المسلمين الاحرار فان لم يكونا اي الشاهدان رجلين فرجل وامرأتان يشهدون ممن ترضون من الشهداء لدينه وعدالته وتعدد النساء لاجل ان تضل تنسى احداهما الشهادة لنقص عقلهن وضبطهن فتذكر بالتخفيف والتشديد احداهما الذاكرة الاخرى الناسية وجملة الاذكار محل العلة اي لتذكر ان ضلت ودخلت على الضلال لانه سببه وفي قراءة بكسر ان شرطية ورفع تذكر استيناف جوابه ولا يأب الشهداء اذا ما زائدة دعوا الى تحمل الشهادة وادائها ولا تسئموا تملوا من ان تكتبوه اي ما شهدتم عليه من الحق لكثرة وقوع ذلك صغيرا كان او كبيرا قليلا او كثيرا الى اجله وقت حلوله حال من الهاء في تكتبوه ذلكم اي الكتب اقسط اعدل عند الله واقوم للشهادة اي اعون على اقامتها لانه يذكرها وادنى اقرب الى ان لا ترتابوا تشكوا في قدر الحق والاجل الا ان تكون تقع تجارة حاضرة وفي قراءة بالنصب فتكون ناقصة واسمها ضمير التجارة تديرونها بينكم اي

١٠ قوله وهم لا يظلمون جملة حالية من كل نفس وجمع باعتبار المعنى واعاد الضمير عليها اولا في كسبت اعتبارا باللفظ وقدم اعتبار اللفظ لانه الاصل ولان اعتبار المعنى وقع راس فاصلة فكان تاخيره احسن ١٢ سمين ١١ قوله يا ايها الذين آمنوا اذا تداينتم هذه الآية من هنا الى عليم اطول آي القرآن وقد اشتملت على بيان ارشاد العباد لمصالح دنياهم وذلك لان الدنيا مزرعة الآخرة والدين المعاملة فحينئذ لا يتم اصلاح الآخرة الا باصلاح الدنيا فبين هنا ما به اصلاح الدنيا ١٢ ١٢ قوله وقرض اخرج الحاكم عن ابن عباس اشهد ان السلف المضمون الى اجل مسمى قد احله الله في الكتاب وقرأ هذه الآية قال النيشاپوري وهو الشافعي بيع العين بالدين وعكسه وهو المسمى بالسلم كلاهما داخلان تحت الآية واما القرض فلا يدخل فيه وانه غير الدين فان الدين يجوز الاجل فيه والقرض لا يجوز الاجل انتهى وذلك هو مذهب ابي حنيفة والشافعي كما يظهر من معتبرات الفريقين ولعل المفسر اختار مذهب مالك حيث اجاز التاجيل في القرض مستدلا بعموم آية المداينة ويدل عليه ما علقه البخاري انه قال ابن عمر وعطاء اذا اجل في القرض جاز ويشهد له من المرفوع ما اخرجه البزار وابو يعلى عن ابي رافع كما في الاتقان قال اضاف النبي صلى الله عليه وسلم ضيف فارسلني الى رجل من اليهود ان يستقرض دقيقا الى هلال رجب فقال لا الا برهن فاتيت النبي صلى الله عليه وسلم فاخبرته فقال اما والله اني لامين في السماء وامين في الارض فلم اخرج من عنده حتى نزلت هذه الآية لا تمدن عينيك الى ما متعنا به ازواجا منهم ١٢ ك ١٣ قوله فاكتبوه امر ارشاد اي تعليم ترجع فائدته الى منافع الخلق في دنياهم فلا يثاب عليه المكلف الا ان قصد الامتثال ١٢ جمل ١٤ قوله استيثاقا استيثاق وثيقه گرفتن از كسے كذا في الصراح ١٢ ١٥ قوله متعلقة بياب اي لا ياب ان ينفع الناس بكتابته كما نفعه الله بتعليمها كقوله احسن كما احسن الله اليك وما موصولة ١٢ ك ١٦ قوله ويملل اي ليسمع ويظهر الالفاظ التي يلقيها على الكاتب من عليه الحق وهو البائع والاملاء والاملال لغتان معناهما واحد ١٢ ١٧ قوله لخرس خرس بالتحريك گنگی وگنگ شدن ١٢ صراح ١٨ قوله متولي امره يعني كارگذار امر وی و قوله من والد اي ان كان من عليه الحق صبيا او سفيها ووصي ان كان كبيرا وقيم ان كان اخرس ومترجم ان كان جاهلا وعبارة البيضاوي وقيم ان كان صبيا او مختل عقل او وكيل او مترجم ان كان غير مستطيع ١٢ ١٩ قوله اي بالغي المسلمين البلوغ مستفاد من لفظ الرجال والاسلام من الاضافة الى كاف الخطاب والحرية ايضا مستفاد من لفظ الرجال لانه ظاهر في الكاملين لان الارقاء بمنزلة البهائم وايضا الكلام في معاملتهم فان خطابات الشرع لا تنتظم العبيد بطريق العبارة كما بين في موضعه اه واما اذا كانت المداينة بين الكفرة او كان من عليه الحق كافرا فيجوز استشهاد الكافر عندنا ١٢ روح ٢٠ قوله المسلمين فيشترط اسلام الشهود عند الجمهور وعندنا يسمع شهادة الكفار بعضهم على بعض لا غير ١٢ ك ٢١ قوله ممن ترضون متعلق بمحذوف وقع صفة لرجل وامرأتان اي كائنون مرضيين عندكم وتخصيصهم بالوصف المذكور مع تحقق اعتباره في كل شهيد لقلة اتصاف النساء به اه روح وفي الاحمدي ممن ترضون من الشهداء اذ المرضي المطلق هو العدل فكانه قيل ممن تعرفون عدالتهم وتعتمدون على صلاحهم فينبغي ان يكون عادلا وبه تمسك صاحب الهداية في باب الشهادة ولكن قد صرح في باب القضاء انه لا ينبغي ان يقبل القاضي شهادة الفاسق ولو قبل جاز عندنا وعند الشافعي لا يجوز شهادة الفاسق اصلا ولعل لهذا المعنى قال صاحب المدارك وفيه دليل على ان غير المرضي شاهد لان مفهوم آية استشهدوا شهيدين من الشهداء الذين ترضون منهم فعلم ان من الشهداء من لا ترضون منهم لعلمكم بعدم عدالتهم فيكون الشاهد اعم من ان يكون عادلا ١٢ ٢٢ قوله ان تضل على حذف الجار وهو لام التعليل وهذا الجار متعلق بمحذوف ايضا وقد قدرها الشارح بقوله وتعدد النساء لاجل ان تضل الخ ١٢ جمل ٢٣ قوله الشهادة اشار به الى ان مفعول تضل محذوف ١٢ ٢٤ قوله محل العلة اي محل لام العلة اي محل دخولها لان الاذكار هو العلة في الحقيقة وقوله ودخلت اي العلة اي لامها على الضلال اي على فعله ١٢ من الجمل ٢٥ قوله اي لتذكر ان ضلت فاعل تذكر ضمير مستتر فيه يعود الى الاحدى الذاكرة ومفعوله محذوف اي لتذكرها اي الذاكرة الاخرى ان ضلت هي اي الاخرى فالضمير المستكن في ضلت عائد الى الاخرى التي هي المفعول المحذوف ١٢ ٢٦ قوله لانه سببه اي لان الضلال سبب الاذكار والاذكار مسبب عنه فنزل منزلته لانهم ينزلون كلا من السبب والمسبب منزلة الآخر لتلازمهما ١٢ جمل ٢٧ قوله استيناف مراده بالاستيناف ان اداة الشرط لم تعمل في لفظه والا فالفعل خبر مبتدأ محذوف ومجموعهما في محل جزم جواب الشرط والمبتدأ المحذوف يقدر ضمير القصة والشان تقديره فهي اي القصة تذكر احداهما الاخرى وهي الذاكرة الاخرى وهي الضالة ١٢ جمل ٢٨ قوله كان قدر كان اشارة الى ان صغيرا او كبيرا خبران لكان المحذوفة ١٢ صاوي ٢٩ قوله او كبيرا وفيه دلالة على جواز السلم في الثياب لان ما يكال او يوزن لا يقال فيه الصغير والكبير وانما يقال في المذروع ١٢ مدارك ٣٠ قوله حال من الهاء في تكتبوه اي مستقرا في ذمة المدين الى وقت حلوله الذي اقر به المدين اي فاكتبوه بصفة اجله وقولوا ثبت كذا مؤجلا بكذا ولا تهملوا الاجل في الكتابة ولا يجوز تعلقه بتكتبوه لعدم استمرار الكتابة الى اجله ١٢ جمل ٣١ قوله اعدل اي افعل تفضيل من اقسط على مذهب سيبويه لا من قسط قسوطا فانه بمعنى جار ١٢ ك قال ابو حيان حكى ابن السكيت في كتاب الاضداد عن ابي عبيدة قسط جار وعدل واقسط بالالف عدل لا غير وقد جوز ان يكون تفضيلا من القاسط بمعنى ذي القسط اي العدل على طريقة النسب كلابن وتامر فيكون افعل له كاحنك الشاتين وكذلك الكلام في اقوم ١٢ كمالين

تعليقات جديدة من التفاسير المعتبرة لحل جلالين

۱ قوله امر ندب اى ارشاد لمصالح الدنيا لقطع النزاع وهذا التقييد للاستثناء اى ان الاشهاد المذكور يكون فى العقالات والامور التى تبقى واما الاستثناء فمحله الامور التى لا تبقى ۱۲ صاوى ۲ قوله صاحب الحق بالنصب يشير الى انه هو وما عطف عليه مفعول لقوله لا يضار وفاعله كاتب بالعدد والصيغة على هذا اصله لا يضارر بكسر الراء مبنيا للفاعل ۱۲ ك ۳ قوله حال مقدرة اى من ضمير فاتقوا وفيه ان الفعل مضارع مثبت مقترن بالواو وحاليته ممتنعة فيحتاج الى تاويل فالاستيناف اظهر ۱۲ جمل ۴ قوله او مستأنف الاولى الاقتصار عليه لان جعله حالا خلاف القاعدة النحوية فان القاعدة ان الجملة المضارعية المثبتة اذا وقعت حالا فان الضمير يلزمها وتخلو من الواو ولا يصح ايضا عطفها على جملة واتقوا الله لانه يلزم عليه عطف الخبر على الانشاء وفيه خلاف وقوله يعلمكم الله اى العلم النافع لان العلم نور والنور لا يهدى لغير المتقى ۱۲ ۵ قوله والله بكل شئ عليم كرر لفظ الله فى الجمل الثلث لاستقلالها فان الاولى حث على التقوى والثانية وعد بالانعام والثالثة تعظيم لشانه ولانه ادخل فى التعظيم من الكناية ۱۲ انوار ۶ قوله تستوثقون بها يشير الى تقدير الخبر ويجوز ان يكون التقدير فالذى يستوثق به او فعليكم او فليوخذ او فالمشروع رهان مقبوضة ۱۲ ۷ قوله وبينت السنة جواب عن سوال مقدر وهو ان مفهوم الآية ان الرهن فى الحضر لا يسوغ اخذه اجاب بان السنة بينت الجواز فى الحضر كما روى انه صلى الله عليه وسلم رهن درعه فى المدينة من يهودى بعشرين صاعا من شعير ۱۲ صاوى ۸ قوله لان التوثق فيه اشد اى لان الغالب فى السفر عدم وجود الكاتب ونسيان الدين والتعرض للموت ۱۲ صاوى ۹ قوله فان امن بعضكم بعضا اى رضى بعضكم وهو صاحب الدين بامانة بعض وهو المدين ۱۲ صاوى ۱۰ قوله دينه انما سمى الدين امانة لائتمانه عليه بترك الارتهان ۱۲ ابو السعود ۱۱ قوله لانه محل الشهادة اى محل كتمانها ۱۲ ۱۲ قوله تبعه غيره اى فى الاثم لانه سلطان الاعضاء اذا صلح صلح الجسد كله واذا فسد فسد الجسد كله ۱۲ صاوى ۱۳ قوله وان تبدوا الخ صريح فى التكليف والمواخذة بالخواطر التى لا يقدر الانسان على دفعها ولذلك سياتى من الشارح ما يقتضى انها منسوخة بما سياتى هنا وفى قول الشارح ههنا من السوء والعزم عليه ايماء الى عدم النسخ وذلك لانه اذا حمل ما فى الانفس على خصوص العزم لم يكن نسخ لانه مواخذ به وقد نظم بعضهم مراتب القصد بقوله

شعر

مراتب القصد خمس هاجس ذكروا ✦ فخاطر فحديث النفس فاستمعا ✦
يليه هم فعزم كلها رفعت ✦ سوى الاخير ففيه الاخذ قد وقعا ✦ ۱۲ جمل

۱۴ قوله والعزم عليه عطف تفسير وهذا هو محل المواخذة وهو اشارة لجواب عن الآية حيث عمم فى المواخذة مع انه لا يواخذ الا بالفعل او العزم عليه ولكن ينافيه ما ياتى من ان عموم الآية نسخ بآية لا يكلف الله نفسا الا وسعها الا ان يقال انه اشارة لجواب آخر ما ياتى على هذا بيان للمراد هنا والحاصل انه ان ابقيت الآية على عمومها كانت منسوخة بما بعدها وان حملت على العزم فلا نسخ وما ياتى توضيح لما اجمل هنا ۱۲ صاوى ۱۵ قوله يخبركم جواب عن سوال وهو انه كيف قال فى الاخفاء يحاسبكم به الله مع ان حديث النفس لا اثم فيه ما لم يفعل للحديث المشهور فيه ولانه لا يمكن الاحتراز عنه فاجاب بان المراد بالمحاسبة مجرد الاخبار به لا المعاقبة عليه فهو تعالى يخبر العباد بما اخفوا واظهروا ليعلموا احاطة علمه ثم يغفر ويعذب فضلا وعدلا وعلى المواخذة يكون ذلك منسوخا بقوله تعالى لا يكلف الله نفسا الا وسعها آه وقال الرازى فى تفسير هذا اللفظ اى يحاسبكم وروى عن ابن عباس رض انه قال ان الله تعالى اذا جمع الخلائق يخبرهم بما كان فى نفوسهم فالمؤمن يخبره ثم يعفو عنه وعلى المواخذة يكون ذلك منسوخا بقوله تعالى لا يكلف الله نفسا الا وسعها ۱۲ ۱۵ قوله آمن الرسول بما انزل اليه قال الزجاج لما ذكر الله فى هذه السورة فرض الصلوة والزكوة والصوم والحج والطلاق والايلاء والحيض والجهاد وقصص الانبياء وما ذكر من كلام الحكماء ختم السورة بذكر تصديق نبيه صلى الله عليه وسلم والمؤمنين بجميع ذلك ۱۲ خازن ۱۶ قوله تنوينه عوض عن المضاف اليه اى فيكون الضمير الذى ناب عن التنوين فى كل راجعا الى الرسول والمؤمنين اى كلهم آمن ۱۲ من الكرخى ۱۷ قوله واطعنا اى ما فيه من الاوامر والنواهى ۱۲ روح ۱۸ قوله فنزل اى ناسخا لما قبلها كما صرح به فى رواية البخارى وقد يتاتى النسخ فى الاخبار اذا تضمن حكما على انه قد جوز جماعة النسخ فى الخبر المستقبل لجواز المحو فيما يقدره الله تعالى وعلى هذا البيضاوى ۱۲ ك وقال البيهقى النسخ ههنا بمعنى التخصيص والتبيين فان الآية الاولى وردت مورد العموم فبينت التى ما بعدها ان مما يخفى شئ لا يؤاخذ به وهو حديث النفس الذى لا يستطاع دفعه ۱۲ كمال ۱۹ قوله لها ما كسبت من الخير الخ تخصيص الكسب بالخير والاكتساب بالشر لان الاكتساب فيه اعتمال والشر تشتهيه النفس وتنجذب اليه فكانت اجد فى تحصيله واعمل بخلاف الخير ۱۲ انوار ۲۰ قوله ولا بما لم يكسبه مما وسوست الخ اى ما لم يفعل ذنب لا يؤاخذ بمجرد الوسوسة به ۱۲ ۲۱ قوله وقد رفع الله الخ اى المواخذة بالخطايا والنسيان وهذا اشارة الى ايراد حاصله انه اذا كان مرفوعا عنا بمقتضى الحديث الشريف فيكون طلب رفعه طلبا لتحصيل الحاصل وقد اجاب عنه بقوله فسؤاله اعتراف بنعمة الله اى فالقصد من سوال هذا الرفع وطلبه الاقرار والاعتراف بهذه النعمة اى اظهارها ۱۲ من الجمل ۲۲ قوله كما ورد فى الحديث هو قوله صلى الله عليه وسلم رفع عن امتى الخطاء والنسيان وما استكرهوا عليه رواه الطبرانى وغيره ۲۳ قوله فسؤاله اعتراف بنعمة الله جواب عما يقال حيث رفعه الله فما وجه سوال الرفع فاجاب بما ذكر ۱۲ ۲۴ قوله وقرض موضع النجاسة اى وايضا عدم التطهير بغير الماء وخمسين صلوة فى يوم وليلة وعدم جواز صلوتهم فى غير المسجد وحرمة اكل الصائم بعد النوم ومنع بعض الطيبات عنهم بالذنوب وكتابة ذنب الليل على الباب بالصبح ۱۲ روح ۲۵ قوله فان من شان المولى ان ينصر مواليه اى عبيده اشار بهذا الى تعريف السببية المستفادة من الفاء اى طلب النصرة تسبب عن نصا بكونه مولانا [illegible] آل عمران بسم الله الرحمن الرحيم ۲۶ قوله وفى الحديث آه عن ابى هريرة رض قال لما انزلت على رسول الله صلى الله عليه وسلم لله ما فى السموات وما فى الارض وان تبدوا ما فى انفسكم او تخفوه يحاسبكم به الله فيغفر لمن يشاء ويعذب من يشاء والله على كل شئ قدير قال فاشتد ذلك على اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فاتوا رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم بركوا على الركب فقالوا اى رسول الله كلفنا من الاعمال ما نطيق الصلوة والصيام والجهاد والصدقة وقد انزلت عليك هذه الآية ولا نطيقها قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اتريدون ان تقولوا كما قال اهل الكتابين من قبلكم سمعنا وعصينا بل قولوا سمعنا واطعنا غفرانك ربنا واليك المصير فلما اقترأها القوم ذلت بها السنتهم انزل الله تعالى فى اثرها آمن الرسول بما انزل اليه من ربه والمؤمنون كل آمن بالله وملائكته وكتبه ورسله لا نفرق بين احد من رسله وقالوا سمعنا واطعنا غفرانك ربنا واليك المصير فلما فعلوا ذلك نسخها الله عز وجل فانزل الله لا يكلف الله نفسا الا وسعها لها ما كسبت وعليها ما اكتسبت ربنا لا تؤاخذنا ان نسينا او اخطأنا قال نعم ربنا ولا تحمل علينا اصرا كما حملته على الذين من قبلنا قال نعم ربنا ولا تحملنا ما لا طاقة لنا به قال نعم واعف عنا واغفر لنا وارحمنا انت مولانا فانصرنا على القوم الكافرين قال نعم رواه مسلم ۱۲

تقبضونها ولا اجل فيها فليس عليكم جناح فى ألا تكتبوها والمراد بها المتجر فيه واشهدوا اذا تبايعتم عليه فانه ادفع للاختلاف وهذا وما قبله امر ندب ولا يضار كاتب ولا شهيد صاحب الحق ومن عليه بتحريف او امتناع من الشهادة او الكتابة او لا يضرهما صاحب الحق بتكليفهما ما لا يليق فى الكتابة والشهادة وان تفعلوا ما نهيتم عنه فانه فسوق خروج عن الطاعة لاحق بكم واتقوا الله فى امره ونهيه ويعلمكم الله مصالح اموركم حال مقدرة او مستأنف والله بكل شئ عليم وان كنتم على سفر اى مسافرين وتداينتم ولم تجدوا كاتبا فرهن وفى قراءة فرهن مقبوضة تستوثقون بها وبينت السنة جواز الرهن فى الحضر ووجود الكاتب فالتقييد بما ذكر لان التوثق فيه اشد وافاد قوله مقبوضة اشتراط القبض فى الرهن والاكتفاء به من المرتهن ووكيله فان امن بعضكم بعضا اى الدائن المدين على حقه فلم يرتهن فليؤد الذى اؤتمن اى المدين امانته دينه وليتق الله ربه فى ادائه ولا تكتموا الشهادة اذا دعيتم لاقامتها ومن يكتمها فانه آثم قلبه خص بالذكر لانه محل الشهادة ولانه اذا اثم تبعه غيره فيعاقب معاقبة الآثمين والله بما تعملون عليم لا يخفى عليه شئ منه لله ما فى السموت وما فى الارض وان تبدوا تظهروا ما فى انفسكم من السوء والعزم عليه او تخفوه تسروه يحاسبكم يخبركم به الله يوم القيمة فيغفر لمن يشاء المغفرة له ويعذب من يشاء تعذيبه والفعلان بالجزم عطفا على جواب الشرط والرفع اى فهو والله على كل شئ قدير ومنه محاسبتكم وجزاؤكم آمن صدق الرسول محمد بما انزل اليه من ربه من القرآن والمؤمنون عطف عليه كل تنوينه عوض عن المضاف اليه آمن بالله وملئكته وكتبه بالجمع والافراد ورسله يقولون لا نفرق بين احد من رسله فنؤمن ببعض ونكفر ببعض كما فعل اليهود والنصارى وقالوا سمعنا اى ما امرنا به سماع قبول واطعنا نسألك غفرانك ربنا واليك المصير المرجع بالبعث ولما نزلت الآية التى قبلها شكا المؤمنون من الوسوسة وشق عليهم المحاسبة بها فنزل لا يكلف الله نفسا الا وسعها اى ما تسعه قدرتها لها ما كسبت من الخير اى ثوابه وعليها ما اكتسبت من الشر اى وزره ولا يؤاخذ احد بذنب احد ولا بما لم يكسبه مما وسوست به نفسه قولوا ربنا لا تؤاخذنا بالعقاب ان نسينا او اخطأنا تركنا الصواب لا عن عمد كما اخذ به من قبلنا وقد رفع الله ذلك عن هذه الامة كما ورد فى الحديث فسؤاله اعتراف بنعمة الله ربنا ولا تحمل علينا اصرا امرا يثقل علينا حمله كما حملته على الذين من قبلنا اى بنى اسرائيل من قتل النفس فى التوبة واخراج ربع المال فى الزكوة وقرض موضع النجاسة ربنا ولا تحملنا ما لا طاقة قوة لنا به من التكاليف والبلاء واعف عنا امح ذنوبنا واغفر لنا وارحمنا فى الرحمة زيادة على المغفرة انت مولنا سيدنا ومتولى امورنا فانصرنا على القوم الكفرين باقامة الحجة والغلبة فى قتالهم فان من شان المولى ان ينصر مواليه على الاعداء وفى الحديث

لما نزلت هذه الآية فقرأها رسول الله صلى الله عليه وسلم قيل له عقب كل كلمة قد فعلت

سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرَانَ مدنية وهي مائتا آية

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الٓمٓ الله اعلم بمراده بذلك اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ نَزَّلَ عَلَيْكَ يا محمد الْكِتٰبَ القرآن متلبسا بِالْحَقِّ بالصدق في اخباره مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ قبله من الكتب وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ مِنْ قَبْلُ اي قبل تنزيله هُدًى حال بمعنى هاديين من الضلالة لِّلنَّاسِ ممن تبعهما وعبر فيهما بانزل وفي القرآن بنزل المقتضي للتكرير لانهما انزلا دفعة واحدة بخلافه وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ بمعنى الكتب الفارقة بين الحق والباطل وذكر بعد ذكر الثلاثة ليعم ما عداها اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ القرآن وغيره لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ غالب على امره فلا يمنعه شيء من انجاز وعده ووعيده ذُو انْتِقَامٍ عقوبة شديدة ممن عصاه لا يقدر على مثلها احد اِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ كائن فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ لعلمه بما يقع في العالم من كلي وجزئي وخصهما بالذكر لان الحس لا يتجاوزهما هُوَ الَّذِيْ يُصَوِّرُكُمْ فِي الْاَرْحَامِ كَيْفَ يَشَآءُ من ذكورة وانوثة وبياض وسواد وغير ذلك لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ في ملكه الْحَكِيْمُ في صنعه هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ واضحات الدلالة هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ اصله المعتمد عليه في الاحكام وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ لا تفهم معانيها كاوائل السور وجعله كله محكما في قوله تعالى اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ بمعنى انه ليس فيه عيب ومتشابها في قوله كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا بمعنى انه يشبه بعضه بعضا في الحسن والصدق فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ ميل عن الحق فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ طلب الْفِتْنَةِ لجهالهم بوقوعهم في الشبهات واللبس وَابْتِغَآءَ تَاْوِيْلِهٖ تفسيره وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ وحده وَالرّٰسِخُوْنَ الثابتون المتمكنون فِي الْعِلْمِ مبتدأ خبره يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ اي بالمتشابه انه من عند الله ولا نعلم معناه كُلٌّ من المحكم والمتشابه مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا وَمَا يَذَّكَّرُ بادغام التاء في الاصل في الذال اي يتعظ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ اصحاب العقول ويقولون ايضا اذا رأوا من يتبعه رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا تملها عن الحق بابتغاء تاويله الذي لا يليق بنا كما ازغت قلوب اولئك بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا ارشدتنا اليه وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ من عندك رَحْمَةً تثبيتا اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ يا رَبَّنَآ اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ تجمعهم لِيَوْمٍ اي في يوم لَّا رَيْبَ شك فِيْهِ هو يوم القيامة فتجازيهم باعمالهم كما وعدت بذلك اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ موعده بالبعث فيه التفات عن الخطاب ويحتمل ان يكون من كلامه تعالى والغرض من الدعاء بذلك بيان ان همهم امر الآخرة ولذلك سألوا الثبات على الهداية لينالوا ثوابها روى الشيخان عن عائشة رضي الله عنها قالت تلا رسول الله صلى الله عليه وسلم هذه الآية هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ الى آخرها وقال فاذا رأيت الذين يتبعون ما تشابه منه فاولئك الذين سمى الله تعالى

---

١ قوله سورة آل عمران مبتدأ ومدنية خبره ومائتان خبر ثان وقوله مدنية اي نزلت بعد الهجرة وان بغير ارض المدينة تسميتها بذلك الاسم من باب تسمية الشيء باسم جزئه واختلف في عمران الذي سميت به فقيل المراد به ابو موسى وهارون فآله موسى وهارون وقيل المراد به ابو مريم والمراد بآله مريم وابنها عيسى ويقرب ذلك ذكر قصتهما اثر ذكره وبين عمران ابي موسى وعمران ابي مريم الف وثمان مائة عام ١٢ صاوي ٢ قوله الله لا اله الا هو الحي القيوم سبب نزولها قدوم وفد نصارى نجران وكانوا ستين راكبا فيهم اربعة عشر من اشرافهم ثلاثة منهم اكابرهم وحبرهم ووزيرهم يحاجون رسول الله صلى الله عليه وسلم في عيسى فتارة قالوا ان عيسى ابن الله لانه لم يكن له اب وتارة قالوا انه الله لانه يحيي الموتى وتارة قالوا انه ثالث ثلثة لانه يقول فعلنا وخلقنا فلو كان واحدا لذكره مفردا فشرع النبي يرد عليهم تلك الشبهة فقال لهم ألستم تعلمون ان الله حي لا يموت فقالوا نعم فقال ألستم تعلمون ان عيسى يموت فقالوا نعم الى غير ذلك فنزلت السورة منها نيف وثمانون آية على طبق رد عليهم ١٢ صاوي ٣ قوله متلبسا يشير الى ان الجار والمجرور في موضع الحال ويحتمل ان يكون الباء للسببية اي بسبب اثبات الحق ١٢ ك ٤ قوله في اخباره اي فيما تضمنه من اخبار الامم السابقة وغيرها ١٢ ك ٥ قوله مصدقا لما بين يديه فيه نوع مجاز لان ما بين يديه هو امامه فسمي ما مضى بين يديه لغاية ظهوره واشتهاره ١٢ خازن ٦ قوله وعبر فيهما بانزل الخ جواب عن سؤال مقدر قيل ان ذلك تفنن وقيل ان مادة نزل تفيد التكرار غالبا ومادة انزل تفيده غالبا فلعل المفسر بنى هذا الجواب على ذلك والا فالهمزة والتضعيف اخوان ١٢ ص ٧ قوله بخلافه اي بخلاف القرآن فانه نزل دفعة واحدة من اللوح المحفوظ الى السماء الدنيا ثم نزل منها بدفعات في ثلاث وعشرين سنة بحسب الوقائع كما مر تفصيله ١٢ ٨ قوله ما عداها من الزبور وغيره يعني انه من ذكر العام بعد الخاص للتعميم وقيل المراد به الزبور وقيل القرآن وكرر ذكره بما هو نعت له مدحا وتعظيما واظهارا لفضيلته من انه متميز من سائر الكتب بكونه فارقا معجزا يفرق به بين الحق والمبطل ١٢ ف ٩ قوله من انجاز اي من اتمام والوفاء ١٢ ١٠ قوله ان الله لا يخفى عليه شيء هذا رد لقولهم ان عيسى اله لانه يعلم الامور فرد عليهم بان الله هو الذي لا يخفى عليه شيء في الارض ولا في السماء وليس كذلك عيسى ١٢ ص ١١ قوله كائن اشارة الى ان في الارض متعلق بمحذوف ١٢ ١٢ قوله هو الذي انزل عليك قيل سبب نزولها ان وفد نجران قالوا للنبي صلى الله عليه وسلم الست تقول ان عيسى روح الله وكلمته فقال نعم فقالوا حسبنا اي يكفينا ذلك في كونه ابن الله فنزلت الآية والمعنى ان الله انزل القرآن منه محكم ومنه متشابه وقوله روح الله وكلمته من المتشابه الذي لا يعرفون معناه ولا يفهمون تاويله ١٢ ص ١٣ قوله محكمات اي فاحكمت عباراتها بان حفظت عن الاجمال والاشتباه فيدخل فيه النص والظاهر والمفسر والمحكم على مصطلح اهل الاصول من علمائنا ١٢ ك ١٤ قوله ام الكتاب لم يقل امهات لان الام بذلك لصحة الاخبار بالمفرد عن الجمع لان الاصل يصدق بالمتعدد واجيب ايضا بانه عبر بالمفرد اشارة الى ان المجموع بمنزلة آية واحدة على حد وجعلنا ابن مريم وامه آية وما سلكه المفسر اظهر ١٢ صاوي ١٥ قوله واخر متشابهات ان قلت هلا نزل كله محكما لانه نزل لارشاد العباد ومداره على المحكم لا على المتشابه اجيب بانه نزل على اسلوب العرب فان اسلوبهم التعبير بالمجاز والكناية والتلميح وغير ذلك ١٢ ١٦ قوله وجعله كله محكما اشارة لسؤال وجواب صورة السؤال قد جعل هنا محكما ومتشابها فكيف الجمع بين هذه الآية وآية جعله كلها متشابها وجعله كله محكما والجواب ظاهر من كلامه ١٢ ك ١٧ قوله فيه عيب اي من فساد المعنى وركاكة اللفظ فاحكمت آياته اي حفظت عن العيب لا بمعنى واضحات الدلالة فلا ينافي مدلول هذه الآية من قسمتها اليهما وكذا جعله كله متشابها في قوله كتابا متشابها الخ ١٢ ك ١٨ قوله في الحسن والصدق قال ابن عباس تفسير القرآن اربعة اقسام قسم لا يسع احد جهله كقوله قل هو الله احد وقسم يتوقف على معرفة لغات القرآن كقوله قال هي عصاي اتوكأ عليها واهش بها على غنمي وقسم تعرفه العلماء الراسخون في العلم وقسم لا يعلمه الا الله ومن دخل تحت القسمين الاخيرين المتشابه وحكمة الاتيان الزيادة في الاعجاز عن الاتيان بمثله فان المحكم وان فهموا معناه الا انهم عجزوا عن الاتيان بلفظ مثل الفاظه والمتشابه عجزوا عن فهم معناه كما عجزوا عن الاتيان بمثله ١٢ صاوي ١٩ قوله وحده اي لا غيره واختار مذهب اكثر الصحابة ومن بعدهم ان الوقف على الا الله ويدل على ذلك ما رواه عبد الرزاق باسناد صحيح عن ابن عباس انه كان يقرء وما يعلم تاويله الا الله ويقول الراسخون في العلم آمنا به فهذا يدل على ان الواو للاستيناف ومنهم من جعل الوقف على لفظ العلم ونقل عن مجاهد والضحاك وهو رواية عن ابن عباس قال النووي انه الاصح لانه يبعد ان يخاطب الناس بما لا سبيل لاحد من الخلق الى معرفته وذكر ابن الحاجب انه المختار وقال ابن السمعاني اختياره هفوة وكان امام الحرمين يميل الى التاويل ثم رجع عنه فقال والذي نرتضيه اتباع السلف فانهم على ترك التعرض لمعانيها وتبعه ابن الصلاح فقال على ذلك مضى صدر الامة وسادتها واختارها ائمة الفقهاء والحديث ١٢ ك ٢٠ قوله مبتدأ هذا على ما هو الصحيح من قراءة الوقف على الا الله ومن قرأ بالوقف على الراسخون في العلم جعل يقولون حالا منهم اي والراسخون يعلمون تاويله حال كونهم قائلين ذلك وقد جعل كلا من استئنافه وضح الحالية ١٢ ك ٢١ قوله من عند ربنا فان قيل ما الفائدة في لفظ عند ولو قال كل من ربنا لحصل المقصود واجيب بان الايمان بالمتشابه يحتاج فيه الى مزيد التاكيد فذكر كلمة عند لمزيد التاكيد ١٢ من الخطيب والكبير ٢٢ قوله كما ازغت قلوب اولئك اي وهم اليهود وذكر الامام الزاهدي في بيان نزول هذه الآية انه لما نزل قوله تعالى الٓمٓ اوله اليهود بقاعدة ابجد وقالوا ان الالف يراد به الواحد واللام يراد به ثلثون والميم يراد به الاربعون فكان بقاء امة محمد احدى وسبعين سنة فكيف نتبع هذا الدين فتبسم النبي صلى الله عليه وسلم فقالوا هل غير هذا فقال المٓصٓ فقالوا هذا اكثر من الاول فهو مائة واحد وسبعون فقالوا هل غير هذا فقال الٓرٰ فقالوا اختلطت الامر علينا فلا ندري بايها ناخذ فنزلت في حقهم هذه الآية ١٢ ٢٣ قوله يا ربنا انك لما كان هذا غير ظاهر في الدعاء قدر فيه لفظ ليتبين انه دعاء بخلاف الذي قبله فانه ظاهر في الدعاء فلم يقدر فيه وصرح الرازي بان هذا الدعاء من بقية كلام الراسخين في العلم ١٢ ٢٤ قوله فيه التفات من الخطاب اي بالنسبة الى قوله انك جامع الناس ١٢ ك ٢٥ قوله ان يكون من كلامه تعالى اي قاله الله تعالى تقديرا وتصديقا لقولهم انك جامع الناس الخ ١٢ ٢٦ قوله والغرض من الدعاء الخ اي مراد الشارح توجيه كون هذا الكلام منهم ودعاءهم الخ [illegible] انه محض خبر ١٢ جمل ٢٧ قوله روى الشيخان قصده بذلك الاستدلال على ذم المتبعين للمتشابه ومدح الراسخين ١٢ صاوي ٢٨ قوله سمى الله اي بينهم بوصف وهو كونهم في قلوبهم زيغ وقوله فاحذروهم فيه تعظيم لعائشة من وجهين الجمع والتذكير ١٢ جمل

فاحذروهم وروی الطبرانی فی الکبیر عن ابی مالک الاشعری انه سمع النبی صلی الله علیه وسلم یقول ما اخاف علی امتی الا ثلث خلال وذکر منها ان یفتح لهم الکتب فیاخذه المؤمن یبتغی تاویله ولیس یعلم تاویله الا الله والراسخون فی العلم یقولون امنا به کل من عند ربنا وما یذکر الا اولوا الالباب الحدیث اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَنْ تُغْنِیَ تدفع عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ ای عذابه شَیْئًا وَاُولٰٓئِکَ هُمْ وَقُوْدُ النَّارِ بفتح الواو ما یوقد به دأبهم کَدَاْبِ کعادة اٰلِ فِرْعَوْنَ وَالَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ من الامم کعاد وثمود کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ اهلکهم بِذُنُوْبِهِمْ والجملة مفسرة لما قبلها وَاللّٰهُ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ونزل لما امر النبی صلی الله علیه وسلم الیهود بالاسلام فی مرجعه من بدر فقالوا له لا یغرنک ان قتلت نفرا من قریش اغمارا لا یعرفون القتال قُلْ یا محمد لِّلَّذِیْنَ کَفَرُوْا من الیهود سَتُغْلَبُوْنَ بالتاء والیاء فی الدنیا بالقتل والاسر وضرب الجزیة وقد وقع ذلک وَتُحْشَرُوْنَ بالوجهین فی الآخرة اِلٰی جَهَنَّمَ فتدخلونها وَبِئْسَ الْمِهَادُ الفراش هی قَدْ کَانَ لَکُمْ اٰیَةٌ عبرة وذکر الفعل للفصل فِیْ فِئَتَیْنِ فرقتین الْتَقَتَا یوم بدر للقتال فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ای طاعته وهم النبی صلی الله علیه وسلم واصحابه وکانوا ثلثمائة وثلاثة عشر رجلا معهم فرسان وست ادرع وثمانیة سیوف واکثرهم رجالة وَاُخْرٰی کَافِرَةٌ یَّرَوْنَهُمْ بالیاء والتاء ای الکفار مِّثْلَیْهِمْ ای المسلمین ای اکثر منهم وکانوا نحو الف رَاْیَ الْعَیْنِ ای رؤیة ظاهرة معاینة وقد نصرهم الله تعالی مع قلتهم وَاللّٰهُ یُؤَیِّدُ یقوی بِنَصْرِهٖ مَنْ یَّشَآءُ نصره اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ المذکور لَعِبْرَةً لِّاُولِی الْاَبْصَارِ لذوی البصائر افلا تعتبرون بذلک فتؤمنون زُیِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ ما تشتهیه النفس وتدعو الیه زینها الله تعالی ابتلاء او الشیطان مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِیْنَ وَالْقَنَاطِیْرِ الاموال الکثیرة الْمُقَنْطَرَةِ المجمعة مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَیْلِ الْمُسَوَّمَةِ الحسان وَالْاَنْعَامِ ای الابل والبقر والغنم وَالْحَرْثِ الزرع ذٰلِکَ المذکور مَتَاعُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا یتمتع به فیها ثم یفنی وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ المرجع وهو الجنة فینبغی الرغبة فیه دون غیره قُلْ یا محمد لقومک اَؤُنَبِّئُکُمْ اخبرکم بِخَیْرٍ مِّنْ ذٰلِکُمْ المذکور من الشهوات استفهام تقریر لِلَّذِیْنَ اتَّقَوْا الشرک عِنْدَ رَبِّهِمْ خبر مبتدؤه جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ ای مقدرین الخلود فِیْهَا اذا دخلوها وَاَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ من الحیض وغیره مما یستقذر وَّرِضْوَانٌ بکسر اوله وضمه لغتان ای رضی کثیر مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ بَصِیْرٌ عالم بِالْعِبَادِ فیجازی کلا منهم بعمله اَلَّذِیْنَ نعت او بدل من الذین قبله یَقُوْلُوْنَ یا رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا صدقنا بک وبرسولک فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ الصّٰبِرِیْنَ علی الطاعة وعن المعصیة نعت وَالصّٰدِقِیْنَ فی الایمان وَالْقٰنِتِیْنَ المطیعین لله وَالْمُنْفِقِیْنَ المتصدقین وَالْمُسْتَغْفِرِیْنَ اللّٰهَ بان یقولوا اللهم اغفر لنا بِالْاَسْحَارِ اواخر اللیل خصت

---

۱ قوله ثلاث خلال ای خصال وفی نسخة خصال موضع خلال ۱۲ ۲ قوله ان الذین کفروا المراد بهم عامة الکفرة وقیل المراد بهم وفد نجران او الیهود او مشرکو العرب قال الصاوی وعلی کل تقدیر فالعبرة بعموم اللفظ ۱۲ سراج المنیر ۳ قوله اموالهم ولا اولادهم قدم الاموال لان الشان ان الشخص اول ما یفتدی بالاموال ثم بالاولاد والمعنی ان زینتهم وعزهم لا یدفع عنهم شیئا من عقاب الله ابدا لا قلیلا ولا کثیرا ۱۲ صاوی ۴ قوله ای عذابه اشار به الی ان من الله فی موضع نصب وشیئا لعله هذا فی موضع المصدر او مفعول مطلق ای شیئا من الاغناء ومن للابتداء او الغایة مجازا ۱ من الکرخی وفی ابی البقاء من الله فی موضع نصب لان التقدیر من عذاب الله والمعنی لن تدفع الاموال عنهم عذاب الله ۱۲ ۵ قوله واولئک هم وقود النار ای حطبها وذلک لکمال العذاب لان کماله ان یزول عنه ما ینتفع به ثم یجتمع علیه الاسباب المولمة فالاول هو المراد بقوله تعالی لن تغنی عنهم اموالهم ولا اولادهم فان المرء عند الشدة یفزع الی المال والولد لانهما اقرب الامور التی یفزع الیهما فی دفع النوائب فبین الله تعالی ان صفة ذلک الیوم مخالفة لصفة الدنیا واذا تعذر علیه الانتفاع بالمال والولد وهما اقرب الطرق فما عداهما بالتعذر اولی ونظیره یوم لا ینفع مال ولا بنون الا من اتی الله بقلب سلیم واما الثانی من اسباب کمال العذاب فهو اجتماع الاسباب المولمة المراد بقوله تعالی واولئک هم وقود النار وهذا هو النهایة فی العذاب فانه لا عذاب اعظم من ان تشتعل النار فیهم کاشتعالها فی الحطب الیابس ۱۲ سراج المنیر ۶ قوله مفسرة یعنی تفسیر لدأبهم بما فعلوا وفعل بهم فهو جواب سوال مقدر بتفسیر حالهم ولذا ترک العطف بینهما ۱۲ ک ۷ قوله ونزل لما امر النبی صلی الله علیه وسلم حاصل ذلک انه لما رجع من غزوة بدر الی المدینة جمع یهودها وهم قریظة وبنو النضیر ودعاهم للاسلام وتوعدهم ان لم یسلموا او یؤدوا الجزیة قاتلهم فقالوا له ما ذکره المفسر ۱۲ صاوی ۸ قوله فی مرجعه ای وقت رجوعه من بدر فلما رجع منها جمعهم فی سوق قینقاع فحذرهم ان ینزل بهم ما نزل بقریش فقالوا له لا یغرنک الی آخر ما قال الشارح ثم قالوا لو قاتلتنا لعلمت انا نحن الناس ۱۲ ابو السعود ۹ قوله اغمارا جمع غمر بضم الغین وسکون المیم وبوزن الجهل الغافل الذی لا یدری امور القتال فقوله لا یعرفون القتال تفسیر جمل ۱۰ قوله وقد وقع ذلک ای بقتل بنی قریظة واجلاء بنی النضیر وفتح خیبر وضرب الجزیة علی من عداهم ۱۲ سراج المنیر ۱۱ قوله هی ای جهنم قال القاضی انه من تمام ما یقال لهم او استیناف ۱۲ ک ۱۲ قوله لکم الخطاب لقریش او للیهود او للمؤمنین ۱۲ کمالین ۱۳ قوله وذکر الفعل ای حیث لم یقل قد کانت وقوله للفصل ای بین کان واسمها بالجار وعبارة ابو السعود ولتوسطه بینها وبین اسمها ترک التانیث ۱۲ ک ۱۴ قوله ثلثمائة الخ کما رواه البخاری ثلثمائة وثلث عشر رجلا سبعة وسبعون من المهاجرین ومائتان وستة وثلثون من الانصار معهم فرسان فرس لمقداد بن عمرو وفرس لمرثد بن ابی مرثد وستة ادرع وثمانیة سیوف واکثرهم رجالة ۱۲ کما ۱۵ قوله ادرع جمع درع بالکسر بمعنی زره کذا فی الصراح وقوله واکثرهم رجالة ای اکثرهم مشاة ۱۲ ۱۶ قوله یرونهم هکذا بالیاء للسبعة ما عدا نافعا فقرأ بالتاء ورأی بصریة والواو فاعل عائد علی المومنین والهاء مفعول عائد علی الکفار ومثلیهم حال والهاء اما عائدة علی المومنین والمعنی یشاهد المؤمنون الکفار قدر انفسهم مرتین او الکفار والمعنی یری المومنون الکفار قدر الکفار مرتین محنة للمؤ [illegible] ویحتمل ان الواو عائدة علی الکفار والهاء عائدة علی المومنین والهاء فی مثلیهم اما عائدة علی الکفار والمعنی یری الکفار المؤمنین قدرهم مرتین فترتب علی ذلک هزیمتهم او عائدة علی المومنین والمعنی یری الکفار المؤمنین قدر المؤمنین مرتین ففی هذه القراءة احتمالات اربع قد علمتها ومثلها علی قراءة التاء ۱۲ صاوی ۱۷ قوله مثلیهم ای مثلی عدد المشرکین ۱۲ ۱۸ قوله ای اکثر منهم یرید ان المقصود من ذکر المثلین بیان الاکثریة لا التحدید بالضعف فلا یرد انه کیف قال مثلیهم وهم کانوا ثلثة امثالهم ۱۲ کما ۱۹ قوله زین للناس هذه الآیة مسوقة لبیان حقارة الدنیا وتزهید المسلمین فیها کما فی الحدیث ظاهرها غرة وباطنها عبرة ۱۲ ۲۰ قوله ابتلاء اولانه یکون وسیلة الی السعادة الاخرویة اذا کان علی وجه یرتضیه الله تعالی ولانه من اسباب التعیش وبقاء النوع قوله او الشیطان فان الآیة فی معرض الذم وفرق الجبائی بین المباح والحرام ۱۲ ک ۲۱ قوله والبنین قدمهم علی الاموال لانهم فرع النساء والبر فتنة من الاموال لان الانسان یفدی بنیه بالمال ولم یقل والبنات لان الشان ان الفخر فی الذکور دون الاناث ۱۲ جمل ۲۲ قوله الحسان ای الحسنة المنظر لان المسومة علی هذا ماخوذ من السیما وهی الحسن فمعنی مسومة ذات حسن ۱۲ جمل وفسر اکثر المفسرین قوله المسومة بالمعلمة من السومة وهی العلامة ۱۲ ۲۳ قوله مقدرین الخلود ای اذا دخلوها یرید انه حال مقدرة والا فلا خلود لهم حین دخولهم ۱۲ ۲۴ قوله مما یستقذر کالبزاق ومعنی استقذار فی الصراح پلیدی ۱۲ ۲۵ قوله ورضوان من الله قرأ شعبة بضم الراء والباقون بکسرها وهما لغتان بالکسر لغة الحجاز والضم لغة تمیم وقیل بالکسر اسم وبالضم مصدر وعلی کل التقادیر فمعناه ما روی عن ابی سعید الخدری رض قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله تبارک وتعالی یقول لاهل الجنة یا اهل الجنة فیقولون لبیک ربنا وسعدیک والخیر فی یدیک فیقول هل رضیتم فیقولون ما لنا لا نرضی یا رب وقد اعطیتنا ما لم تعط احدا من خلقک فیقول الا اعطیکم افضل من ذلک فیقولون یا ربنا وای شیء افضل من ذلک فیقول احل علیکم رضوانی فلا اسخط علیکم بعده ابدا تنبیه قد نبه سبحانه وتعالی فی هذه الآیة علی مراتب نعمائه فادناها متاع الحیوة الدنیا واعلاها رضوان الله لقوله تعالی ورضوان من الله اکبر واوسطها الجنة ونعیمها ۱۲ سراج المنیر ۲۶ قوله والصادقین ان قیل کیف دخلت الواو علی هذه الصفات مع ان الموصوف بها واحد اجیب بجوابین احدهما ان الصفات اذا تکررت جاز ان یعطف بعضها علی بعض بالواو وان کان الموصوف بها واحدا ثانیهما لا نسلم ان الموصوف بها واحد بل متعدد والصفات موزعة علیه فبعضهم صابر وبعضهم صادق ففیها اشارة الی ان بعضها کاف فی المدح ۱۲ صاوی ۲۷ قوله المقنطرة قیل وزنها مفعللة النون اصلیة وقیل وزنها مفعنلة فالنون زائدة ویترتب علی ذلک النون فی قنطار بل هی اصلیة فوزنه فعلال او زائدة فوزنه فعنال واقل القناطیر المقنطرة تسعة لان المراد تعددت جموع القناطیر عنده وثلاثة مخفق ۱۲ صاوی

ل قوله شهد الله الخ قد ورد في فضل هذه الآية انه عليه الصلاة والسلام قال يجاء بصاحبها يوم القيمة فيقول الله عز وجل ان لعبدي هذا عندي عهدا وانا احق من وفى بالعهد ادخلوا عبدي الجنة وهو دليل على فضل علم اصول الدين وشرف اهله وروي عن سعيد بن جبير انه كان في الكعبة ثلثمائة وستون صنما فلما نزلت هذه الآية بالمدينة خرت الاصنام التي في الكعبة سجدا وقيل نزلت في نصارى نجران وقال الكلبي قدم على النبي حبران اي عالمان من احبار الشام فقالا له انت محمد قال نعم قال فانا نسألك عن شيء فان اخبرتنا به آمنا بك وصدقناك فقال عليه السلام سلا فقالا اخبرنا عن اعظم شهادة في كتاب الله فانزل الله هذه الآية فاسلم الرجلان آه ابو السعود وفي المدارك من قرأها عند منامه وقال بعده انا اشهد بما شهد الله و استودع الله هذه الشهادة وهي عنده وديعة يقول الله يوم القيامة ان لعبدي الخ ١٢ شهاب ٢ قوله وشهد بذلك الملائكة اشار به الى ان الملائكة مرفوع على الفاعلية على اضمار فعل كما قدره كما هو الظاهر من جعله معطوفا على الجلالة لانه كما اشار اليه من ان شهادة الله مغائر لشهادة الملائكة واولي العلم لا يجوز اعمال المشترك في معنييه فاحتاج الى اضمار فعل يوافق هذا المنطوق لفظا ويخالفه معنى ١٢ كرخي ٣ قوله ونصبه على الحال اي من الضمير المنفصل الواقع بعد الا فتكون الحال ايضا في حيز الشهادة فيكون المشهود به امرين الوحدانية والقيام بالقسط وهذا احسن من جعله حالا من الاسم الجليل لفاعل لشهد لانه عليه يكون المشهود به الوحدانية فقط والحال ليست في حيز الشهادة ١٢ جمل

يا لذكر لانها وقت الغفلة ولذة النوم شَهِدَ اللّٰهُ بيّن لخلقه بالدلائل والآيات أَنَّهُ لَآ إِلٰهَ لا معبود بحق في الوجود إِلَّا هُوَ وَ شهد بذلك الْمَلٰٓئِكَةُ بالاقرار وَأُولُوا الْعِلْمِ من الانبياء والمؤمنين بالاعتقاد واللفظ قَآئِمًا بتدبير مصنوعاته ونصبه على الحال والعامل فيها معنى الجملة اي تفرد بِالْقِسْطِ بالعدل لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ كرره تاكيدا الْعَزِيزُ في ملكه الْحَكِيمُ في صنعه إِنَّ الدِّيْنَ المرضي عِنْدَ اللّٰهِ الْإِسْلَامُ اي الشرع المبعوث به الرسل المبني على التوحيد وفي قراءة بفتح ان بدل من انه الخ بدل اشتمال وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ أُوتُوا الْكِتٰبَ اليهود والنصارى في الدين بان وحد بعض وكفر بعض إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بالتوحيد بَغْيًا من الكافرين بَيْنَهُمْ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَإِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ اي المجازاة له فَإِنْ حَآجُّوْكَ خاصمك الكفار يا محمد في الدين فَقُلْ لهم أَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلّٰهِ انقدت له انا وَمَنِ اتَّبَعَنِ وخص الوجه بالذكر لشرفه فغيره اولى وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ أُوتُوا الْكِتٰبَ اليهود والنصارى وَالْأُمِّيّٖنَ مشركي العرب ءَأَسْلَمْتُمْ اي اسلموا فَإِنْ أَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا من الضلال وَإِنْ تَوَلَّوْا عن الاسلام فَإِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ التبليغ للرسالة وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ بِالْعِبَادِ فيجازيهم باعمالهم وهذا قبل الامر بالقتال إِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ وفي قراءة يقاتلون النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَيَقْتُلُوْنَ الَّذِيْنَ يَأْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ بالعدل مِنَ النَّاسِ وهم اليهود روي انهم قتلوا ثلثة واربعين نبيا فنهاهم مائة وسبعون من عبادهم فقتلوهم في يومهم فَبَشِّرْهُمْ اعلمهم بِعَذَابٍ أَلِيْمٍ مؤلم وذكر البشارة تهكم بهم ودخلت الفاء في خبران لشبه اسمها الموصول بالشرط أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ حَبِطَتْ بطلت أَعْمَالُهُمْ ما عملوا من خير كصدقة وصلة رحم فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ فلا اعتداد بها لعدم شرطها وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ مانعين لهم من العذاب أَلَمْ تَرَ تنظر إِلَى الَّذِيْنَ أُوتُوْا نَصِيْبًا حظا مِّنَ الْكِتٰبِ التوراة يُدْعَوْنَ حال إِلٰى كِتٰبِ اللّٰهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ وَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ عن قبول حكمه نزل في اليهود زنى منهم اثنان فتحاكموا الى النبي صلى الله عليه وسلم فحكم عليهما بالرجم فابوا فجيء بالتوراة فوجد فيها فرجما فغضبوا ذٰلِكَ التولي والاعراض بِأَنَّهُمْ قَالُوْا اي بسبب قولهم لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ إِلَّآ أَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ اربعين يوما مدة عبادة آبائهم العجل ثم تزول عنهم وَغَرَّهُمْ فِيْ دِيْنِهِمْ متعلق بقوله مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ من قولهم ذلك فَكَيْفَ حالهم إِذَا جَمَعْنٰهُمْ لِيَوْمٍ اي في يوم لَّا رَيْبَ شك فِيْهِ هو يوم القيمة وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ من اهل الكتاب وغيرهم جزاء مَّا كَسَبَتْ عملت من خير وشر وَهُمْ اي الناس لَا يُظْلَمُوْنَ بنقص حسنة او زيادة سيئة ونزل لما وعد صلى الله عليه وسلم امته ملك فارس والروم فقال المنافقون هيهات قُلِ اللّٰهُمَّ يا الله مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي تعطي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ من خلقك وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ بايتائه اياه وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بنزعه منه بِيَدِكَ بقدرتك الْخَيْرُ اي والشر إِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

٤ قوله والعامل فيها معنى الجملة اي جملة لا اله الا هو وقوله اي تفرد بيان لمعنى الجملة ١٢ ٥ قوله العزيز رفع على الاستيناف اي هو العزيز وليس بوصف لهو لان الضمير لا يوصف او على البدل من الضمير او الصفة لفاعل شهد ١٢ احمد ٦ قوله ان الدين عند الله الاسلام نزلت لما ادعت اليهود انه لا دين افضل من دين اليهودية وادعت النصارى انه لا دين افضل من دين النصرانية واصل الدين في اللغة الجزاء ثم الطاعة تسمى دينا لانها سبب الجزاء والاسلام في اللغة عبارة عن الدخول في الانقياد او عن الدخول في السلامة او عن اخلاص الدين والعقيدة لله تعالى اما في عرف الشرع فالاسلام هو الايمان والدليل عليه وجهان الاول هذه الآية فان قوله ان الدين عند الله الاسلام يقتضي ان يكون الدين المقبول عند الله ليس الا الاسلام فلو كان الايمان غير الاسلام وجب ان لا يكون الايمان دينا مقبولا عند الله ولا شك في انه باطل الثاني قوله تعالى ومن يبتغ غير الاسلام دينا فلن يقبل منه فلو كان الايمان غير الاسلام لوجب ان لا يكون الايمان دينا مقبولا عند الله تعالى كذا في الكبير وقال المفسر في الاكليل استدل به من قال ان الاسلام والايمان مترادفان واخرج ابن ابي حاتم عن الضحاك في الآية قال لم ابعث رسولا الا بالاسلام فيستدل به لمن قال ان الاسلام ليس اسما خاصا لدين هذه الامة ١٢ ٧ قوله المرضي يشير الى ان اللام في الدين للعهد وهو الاسلام قوله هو يشير بزيادة ضمير الفصل الى قصر المسند على المسند اليه ١٢ كما ٨ قوله بدل من انه الخ اي لا اله الا هو والتقدير شهد الله انه لا اله الا هو وشهد ان الدين وقوله بدل اشتمال اي بناء على ما فسره من ان المراد به الشريعة واما اذا فسر بالايمان فهو بدل كل من انه لا اله الا هو ١٢ من الكرخي ٩ قوله بدل اشتمال اي لما انه متلبس لغير الكلية والجزئية ولو فسر الاسلام بالايمان او بما تضمنه فبدل الكل ١٢ ك ١٠ قوله وما اختلف الذين اوتوا الكتاب جواب عن سوال نشأ من قوله ان الدين عند الله الاسلام كانه قيل حيث كان الدين واحدا من آدم الى الآن فما اختلاف اهل الكتاب ١٢ صاوي ١١ قوله بغيا بينهم مفعول من اجله والعامل فيها اختلف والاستثناء مفرغ والتقدير وما اختلف الا للبغي لا لغيره ويجوز ان يكون مصدرا في موضع الحال كما في ابي البقاء ١٢ ١٢ قوله انا ومن اتبعن اشار به الى ان محل من الرفع عطفا على التاء في اسلمت وجاز ذلك لوجود الفصل بالمفعول ١٢ من الجمل ١٣ قوله اي اسلموا يعني ان الاستفهام ههنا بمعنى الامر كما في قوله تعالى فهل انتم منتهون اي انتهوا ١٢ كما ١٤ قوله فقد اهتدوا اي انتفعوا وحصل لهم الرضا والقبول وتم لهم السعد والوصول وبهذا اندفع ما يقال ان فعل الشرط متحد مع جوابه كانه قال فان اسلموا فقد اسلموا ١٢ ١٥ قوله عليك البلاغ اي لم يضروك فانك رسول منبه ما عليك الا ان تبلغ الرسالة وتنبه على طريق الهدى ١٢ ١٦ قوله وهذا قبل الامر بالقتال اي هذه الآية نزلت قبل الامر به فان رسول الله امر بالامساك والاعراض عنهم في نحو نيف وسبعين آية ثم امر بقتالهم ١٢ ١٧ قوله بغير حق حال مؤكدة اذ ان قتل الانبياء لا يكون حقا قوله ويقتلون يدل على جواز الامر بالمعروف مع خوف القتل ١٢ مد والاكليل ١٨ قوله اعلمهم اشار بذلك الى ان في الكلام استعارة تبعية حيث شبه الاعلام بالعذاب بالبشارة فاستعير اسم المشبه به للمشبه واشتق من البشارة بشرهم بمعنى اعلمهم بالعذاب والجامع الانتقال من حال لاخرى في كل ١٢ ص ١٩ قوله ودخلت الخ هذا جواب لسوال مقدر تقديره لم ادخل الفاء في خبر ان مع انه لا يقال ان زيدا فقائم فاجاب بقوله ودخلت الفاء في خبر ان لشبه اسمها الموصول بالشرط يعني الموصول تضمن معنى الشرط فكانه قيل الذين يكفرون فبشرهم بمعنى من يكفر فبشرهم ١٢ سراج المنير ٢٠ قوله يدعون حال اي من الذين اوتوا ١٢ ٢١ قوله كتاب الله اي التوراة بدليل ما ذكر في القصة ١٢ من ابي السعود ٢٢ قوله قبول حكمه يشير الى ان الجملة حال وقد يفسر بانهم قوم عادتهم الاعراض فهي معترضة على رأي الزمخشري وتذييل على رأي الاكثر ١٢ ك ٢٣ قوله يفترون اي يفترونه في دينهم والافتراء هو قولهم نحن ابناء الله واحباؤه فلا يعذبنا بذنوبنا الا مدة يسيرة ١٢ ك ود ٢٤ قوله فكيف اذا جمعناهم ليوم الخ روي ان اول راية ترفع يوم القيمة من رايات الكفرة راية اليهود فيفضحهم الله على رؤس الاشهاد ثم يأمر بهم الى النار كما في روح البيان ٢٥ قوله وهم اي الناس فيه اشارة الى انه ذكر ضمير هم وجمعه باعتبار معنى كل نفس ١٢ ك ٢٦ قوله ونزل لما وعد صلى الله عليه وسلم اي لما فتح النبي صلى الله عليه وسلم مكة ووعد امته ملك فارس والروم قال المنافقون هيهات هيهات من اين لمحمد ملك فارس والروم هكذا في سراج المنير ٢٧ قوله قل اللهم مالك الملك الخ لما بين ضلال اهل الكتاب وحال مآلهم بعد الموت اشار الى مآلهم في الدنيا بان لهم الذل وانتزاع ديارهم وملكهم منهم وعز المسلمين وانتقال ملك اهل الضلال اليهم فقال قل اللهم مالك الملك الآية ١٢ وجيز ٢٨ قوله الملك قيل المراد بالملك ملك العافية او ملك القناعة قال عليه السلام ملوك الجنة من امتي القانعون بالقوت يوما فيوما او ملك قيام الليل وعن الشبلي الاستغناء بالمكون عن الكونين تعز بالمعرفة او بالاستغناء بالمكون او بالقناعة وتذل باضدادها ١٢ مد ٢٩ قوله اي والشر يشير الى انه اكتفى بذكر احد الضدين عن الآخر لمراعاة الادب في الخطاب وقيل لانه المرغب فيه اولان الكلام في الملك والنبوة وهما خير ولانه مقتضى بالذات والشر مقتضى بالعرض اذ لا يوجد شر جزئي ما لم يتضمن خيرا كليا ١٢ ٣٠ قوله او المراد اخلصت نفسي وجعلتها لله وحده ١٢ مد

تعليقات جديدة من التفاسير المعتبرة لحل جلالين

١ك قوله تولج الليل في النهار وتولج النهار في الليل اصل في علم الهيئة والمواقيت اخرج ابن ابي حاتم عن ابن مسعود في الآية قال ياخذ الصيف من الشتاء وياخذ الشتاء من الصيف واخرج عن ابن عباس قال ما ينقص من النهار يجعله في الليل وما ينقص من الليل يجعله في النهار وعن السدي قال يولج الليل في النهار حتى يكون الليل خمس عشر ساعة والنهار تسع ساعات ويولج النهار في الليل حتى يكون النهار خمس عشر ساعة والليل تسع ساعات واخرج ابن المنذر عن الحسن في الآية قال الليل اثنى عشرة ساعة و النهار كذلك فاذا اولج الليل في النهار اخذ النهار من ساعات الليل فطال النهار وقصر الليلة ١٢ اكليل ٢ك قوله فيزيد كل منهما بما نقص من الآخر حتى يصير النهار خمس عشرة ساعة والليل تسع ساعات وبالعكس هكذا ١٢ ٣ك قوله كالانسان والطائر كذا فسره مجاهد كما في الصحيح ويشير المفسر بزيادة الكاف الى ان ذكر البيضة والنطفة على سبيل المثال وفي تفسير ابن كثير كما في جامع البيان يخرج الحبة من الزرع والزرع من الحبة والنخلة من النواة والنواة من النخلة والمؤمن من الكافر والكافر من المؤمن والاخير مما اخرجه ابن ابي حاتم عن عمر رض ١٢ كما ٤ك قوله بغير حساب اى لا يعرف الخلق عدده ومقداره وان كان معلوما عند الله ليدل على ان من قدر على تلك الافعال العظيمة المحيرة للافهام ثم قدر ان يرزق بغير حساب من شاء من عباده فهو قادر على ان ينزع الملك من العجم ويذلهم ويؤيد العرب ويعزهم وفي بعض الكتب انا الله ملك الملوك قلوب الملوك ونواصيهم بيدي فان العباد اطاعوني جعلتهم عليهم

فتحركت نفسها للولد متمنية كذا في ابي السعود ١٢ ٢٤ك قوله واحست بالحمل اى بعد وقت الدعاء المذكور بمدة ٢٥ك قوله ما يعتريها اى ما يعرضها ١٢ ٢٦ك قوله

تولج تدخل الليل في النهار وتولج النهار تدخله في الليل فيزيد كل منهما بما نقص من الآخر وتخرج الحي من الميت كالانسان والطائر من النطفة والبيضة وتخرج الميت كالنطفة والبيضة من الحي وترزق من تشاء بغير حساب ○ اى رزقا واسعا لا يتخذ المؤمنون الكفرين اولياء يوالونهم من دون اى غير المؤمنين ومن يفعل ذلك اى يواليهم فليس من دين الله في شيء الا ان تتقوا منهم تقة مصدر تقيته اى تخافوا مخافة فلكم موالاتهم باللسان دون القلب وهذا قبل عزة الاسلام ويجري في من في بلد ليس قويا فيها ويحذركم يخوفكم الله نفسه اى ان يغضب عليكم ان واليتموهم والى الله المصير ○ المرجع فيجازيكم قل لهم ان تخفوا ما في صدوركم قلوبكم من موالاتهم او تبدوه تظهروه يعلمه الله وهو يعلم ما في السموت وما في الارض والله على كل شيء قدير ○ ومنه تعذيب من والاهم واذكر يوم تجد كل نفس ما عملت من خير محضرا وما عملت من سوء مبتدأ خبره تود لو ان بينها وبينه امدا بعيدا غاية في نهاية البعد فلا يصل اليها ويحذركم الله نفسه كرره للتاكيد والله رءوف بالعباد ○ ونزل لما قالوا ما نعبد الاصنام الا حبا لله ليقربونا اليه قل لهم يا محمد ان كنتم تحبون الله فاتبعوني يحببكم الله بمعنى انه يثيبكم ويغفر لكم ذنوبكم والله غفور لمن اتبعني ما سلف منه قبل ذلك رحيم ○ به قل لهم اطيعوا الله والرسول فيما يامركم به من التوحيد فان تولوا اعرضوا عن الطاعة فان الله لا يحب الكفرين ○ فيه اقامة الظاهر مقام المضمر اى لا يحبهم بمعنى انه يعاقبهم ان الله اصطفى اختار آدم ونوحا وآل ابراهيم وآل عمران بمعنى انفسهما على العلمين ○ بجعل الانبياء من نسلهم ذرية بعضها من ولد بعض منهم والله سميع عليم ○ اذكر اذ قالت امرات عمران حنة لما اسنت واشتاقت للولد فدعت الله واحست بالحمل يا رب اني نذرت ان اجعل لك ما في بطني محررا عتيقا خالصا من شواغل الدنيا لخدمة بيتك المقدس فتقبل مني انك انت السميع للدعاء العليم ○ بالنيات وهلك عمران وهي حامل فلما وضعتها ولدتها جارية وكانت ترجو ان يكون غلاما اذ لم يكن يحرر الا الغلمان قالت معتذرة يا رب اني وضعتها انثى والله اعلم اى عالم بما وضعت جملة اعتراض من كلامه تعالى وفي قراءة بضم التاء وليس الذكر الذي طلبت كالانثى التي وهبت لانه يقصد للخدمة وهي لا تصلح لها لضعفها وعورتها وما يعتريها من الحيض ونحوه واني سميتها مريم واني اعيذها بك وذريتها اولادها من الشيطان الرجيم ○ المطرود في الحديث ما من مولود

ع ٣ ١٠ ١١

رحمة وان العباد عصوني جعلتهم عليهم عقوبة فلا تشتغلوا بسب الملوك ولكن توبوا الى فاعطفهم عليكم وهو معنى قوله عليه السلام كما تكونوا يولى عليكم ١٢ مدارك ٥ك قوله لا يتخذ المؤمنون قيل نزلت في عبد الله بن ابي بن سلول كان منافقا يخفي الكفر ويحب اهله ويواليهم باطنا وكان بصحبته على هذه الخصلة ثلثمائة وكانوا يحبون ظفر الاعداء برسول الله واصحابه وانما كانوا يظهرون الاسلام فقط فمعنى الآية ان من علامة الايمان عدم موالاة اهل الكفر وفيه تحريم موالاة الكفار الا للضرورة كخوف منهم ونحو ذلك يدخل في الموالاة السلام والتعظيم والدعاء بالكنية والتوقير في المجالس وغير ذلك قال الكيا الهراسي وفي نفي الموالاة دليل على قطع الموالاة بينهما في المال والنفس جميعا فيستدل به على منع التوارث وتحمل العقل وولاية التزويج واستدل عطاء بن ابي رباح بقوله الا ان تتقوا منهم تقة على عدم وقوع طلاق المكره اخرجه ابن ابي حاتم ١٢ اكليل ٥ك قوله لا يتخذ المؤمنون الكافرين اولياء عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما نزلت في المنافقين عبد الله بن ابي واصحابه كانوا يتولون اليهود والمشركين ويأتونهم بالاخبار ويرجون ان يكون لهم الظفر على رسول الله صلى الله عليه وسلم فانزل الله هذه الآية كذا في الخطيب ونهوا المؤمنون عن موالاتهم لقرابة او صداقة جاهلية او جوار ونحوها من اسباب المصادقة والمعاشرة حتى لا يكون حبهم ولا بغضهم الا لله تعالى اه من روح واعلم ان كون المؤمن مواليا للكافر يحتمل ثلاثة اوجه احدها ان يكون راضيا بكفره ويتولاه لاجله وهذا ممنوع منه لان كل من فعل ذلك كان مصوبا له في ذلك الدين وتصويب الكفر كفر والرضاء بالكفر كفر فيستحيل ان يبقى مؤمنا مع كونه بهذه الصفة وثانيها المعاشرة الجميلة في الدنيا بحسب الظاهر وذلك غير ممنوع منه والقسم الثالث وهو كالمتوسط بين القسمين الاولين هو ان موالاة الكفار بمعنى الركون اليهم والمعونة والمظاهرة والنصرة اما بسبب القرابة او بسبب المحبة مع اعتقاد ان دينه باطل فهذا لا يوجب الكفر الا انه منهي عنه لان الموالاة بهذا المعنى قد تجره الى استحسان طريقته والرضا بدينه وذلك يخرجه عن الاسلام فلا جرم هدد الله تعالى فيه فقال ومن يفعل ذلك فليس من الله في شيء كذا في الكبير وفي تفسير روح البيان تحت هذه الآية من يتولهم منكم فانه منهم اى من يتخذهم اولياء فانه منهم اى هو على دينهم ومعهم في النار قال المولى ابو السعود وفيه زجر شديد للمؤمنين عن اظهار صورة الموالاة لهم وان لم تكن موالاة في الحقيقة انتهى وقال في البيضاوي تحت هذه الآية الكريمة المذكورة من والاهم منكم فانه من جملتهم وهذا التشديد في وجوب مجانبتهم كما قال عليه السلام لا تتراءى ناراهما انتهى وايضا في تفسير الكبير تحت هذه الآية المذكورة قال ابن عباس يريد كانه مثلهم وهذا التغليظ من الله وتشديد في وجوب مجانبة المخالف في الدين وايضا في روح البيان لا تتخذوا احدا منهم وليا بمعنى لا تصادقوا ولا تعاشروهم مصافاة الاحباب ومعاشرتهم لا بمعنى لا تجعلوهم اولياء لكم حقيقة فانه امر ممتنع في نفسه لا يتعلق به النهي اه فالحاصل ان الموالاة مع الكفار ممنوع اشد المنع وتكون في اكثر الافراد كفرا فلابد من الاحتراز لكن لا يفتى بالكفر مطلقا المتعين سيما القول في بعض رسائلي بالكفر مطلقا بلا تفصيل فللتهديد واغلب الاحوال ١٢ ٦ك قوله فليس من دين الله في شيء اى فليس من ولاية الله في شيء ١٢ روح ٧ك قوله الا ان تتقوا منهم تقة استثناء مفرغ من المفعول له اى لا يتخذ المؤمن الكافر وليا لشيء من الاشياء الا للتقاة ظاهرا وقال في المدارك اى ان لا يكون للكافر عليك سلطان فتخافه على نفسك ومالك فحينئذ يجوز لك اظهار الموالاة وابطان المعاداة ١٢ ٨ك قوله اى تخافوا مخافة اشار بذلك الى ان تقاة منصوب على المصدرية اى على انه مفعول مطلق وهو احد الوجهين ١٢ ٩ك قوله وهذا اى الاستثناء المذكور وقوله ويجري اى الاستثناء المذكور ١٢ ١٠ك قوله ليس قويا فيها اسم ليس ضمير مستكن فيها يعود الى من او الى الاسلام اى ليس هو قويا فيها او ليس الاسلام قويا فيها ١٢ جمل ١١ك قوله نفسه على حذف مضاف اى غضب نفسه كما اشار الشارح لتقديره

بدل الاشتمال فقوله ان يغضب بدل اشتمال من نفسه ١٢ جمل ١٢ك قوله وهو يعلم الخ اشارة الى ان هذا الكلام مستانف وليس بمعطوف على جواب الشرط اى هو الذي يعلم ما في السموات وما في الارض فلا يخفى عليه سركم وعلنكم ١٢ ١٣ك قوله لو ان بينها اى بين النفس وقوله بينه اى بين السوء ١٢ سراج المنير ١٤ك قوله امدا بعيدا اى مسافة واسعة ١٢ روح ١٥ك قوله نفسه اى من ذاته المقدسة كرره للتاكيد والتذكير ١٢ بيضاوي ١٦ك قوله ونزل لما قالوا الخ وقيل سبب نزولها قول اليهود والنصارى نحن ابناء الله واحباؤه وقيل قول نصارى نجران ما عبدنا عيسى وامه الا محبة لله وقيل سبب نزولها ان النبي صلى الله دخل الكعبة فوجد الكفار يعلقون على الاصنام بيض النعام ويزخرفونها فقال لهم ما هذه ملة ابراهيم التي تدعونها فقالوا انما نعبدهم الا ليقربونا الى الله زلفى ١٢ ١٧ك قوله تحبون الله محبة العبد لله بايثار طاعته على غير ذلك ومحبة الله للعبدان يرضى عنه ويحمد فعله وعن الحسن زعم اقوام على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم انهم يحبون الله فاراد ان يجعل لقولهم تصديقا من عمل فمن ادعى محبته وخالف سنة رسوله فهو كذاب و كتاب الله يكذبه ١٢ ١٨ك قوله يحببكم الله واعلم ان المحبة ميل النفس الى الشيء لكمال ادركته فيه بحيث يحملها على ما يقربها اليه ولما كان هذا مستحيلا في جنابه تعالى عبر الشارح المحبة على طريق الاستعارة فقال بمعنى يثيبكم ١٩ك قوله ان الله اصطفى آدم قال ابن عباس قالت اليهود نحن من ابناء ابراهيم واسحق ويعقوب ونحن على دينهم فانزل الله تعالى هذه الآية والمعنى ان الله اصطفى هؤلاء بالاسلام والنبوة والرسالة وانتم يا معشر اليهود على غير دينهم وعاش آدم في الارض تسعمائة وستين سنة واما مدة اقامته في الجنة فلا تحسب ١٢ ٢٠ك قوله وآل عمران وعمران هو ابو موسى بن عمران بن يصهر بن قاهث بن لاوي بن يعقوب عليه الصلوة والسلام او ابو مريم ابنة عمران بن ماثان من نسل يهوذا بن يعقوب عليه الصلوة والسلام وبين العمرانين الف وثمانمائة سنة ٢١ك قوله بمعنى انفسهما يعني ان لفظ آل كذا بمعنى نفس كذا وانها مقحمة فكانه قال وابراهيم وعمران ١٢ جمل ٢٢ك قوله اذ قالت امرأة عمران وبيان كيفية اى اذكر لهم وقت قولها وقصتها هي ان زكريا وعمران تزوجا اختين فكانت ايشاع بنت فاقوذ وهي ام يحيى عند زكريا وكانت حنة بنت فاقوذ الاخت ايشاع عند عمران وهي ام مريم كان قد امسك عن حنة الولد حتى ايست وكبرت وكانوا اهل بيت صالحين وهم من الله بمكان فبينما هي في ظل شجرة اذ ابصرت طائرا يطعم فرخه فتحركت نفسها بسبب ذلك للولد فدعت الله ان يهب لها ولدا وقالت اللهم لك علي ان رزقتني ولدا ان اتصدق به على بيت المقدس ليكون من سدنته وخدمه فلما حملت حررت ما في بطنها ولم تعلم ما هو فقال زوجها عمران ويحك ما صنعت ارأيت ان كان انثى فلا يصلح لذلك فوقعا في هم شديد من اجل ذلك الى آخر ما حكى عنهما ١٢ خازن ٢٣ك قوله واشتاقت للولد روي انها كانت عاقرا لم تلد الى ان عجزت فبينا هي في ظل شجرة بصرت بطائر يطعم فرخا له

الا مسه الشيطان حين يولد فيستهل صارخا الا مريم وابنها رواه الشيخان فتقبلها ربها اى قبل مريم من امها بقبول حسن وانبتها نباتا حسنا انشأها بخلق حسن فكانت تنبت فى اليوم كما ينبت المولود فى العام واتت بها امها الاحبار سدنة بيت المقدس فقالت دونكم هذه النذيرة فتنافسوا فيها لانها بنت امامهم فقال زكريا انا احق بها لان خالتها عندى فقالوا لا حتى نقترع فانطلقوا وهم تسعة و عشرون الى نهر الاردن والقوا اقلامهم على ان من ثبت قلمه فى الماء وصعد فهو اولى بها فثبت قلم زكريا فاخذها وبنى لها غرفة فى المسجد بسلم لا يصعد اليها غيره وكان ياتيها باكلها وشربها ودهنها فيجد عندها فاكهة الشتاء فى الصيف وفاكهة الصيف فى الشتاء كما قال الله تعالى وَكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا ضمها اليه وفى قراءة بالتشديد ونصب زكرياء ممدودا ومقصورا والفاعل الله كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ الغرفة وهى اشرف المجالس وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا قَالَ يٰمَرْيَمُ اَنّٰى من اين لَكِ هٰذَا قَالَتْ وهى صغيرة هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ياتينى به من الجنة اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاۤءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ○ رزقا واسعا بلا تبعة هُنَالِكَ اى لما رأى زكريا ذلك وعلم ان القادر على الاتيان بالشئ فى غير حينه قادر على الاتيان بالولد على الكبر وكان اهل بيته انقرضوا دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ لما دخل المحراب للصلوة جوف الليل قَالَ رَبِّ هَبْ لِىْ مِنْ لَّدُنْكَ من عندك ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ولدا صالحا اِنَّكَ سَمِيْعُ مجيب الدُّعَاۤءِ فَنَادَتْهُ الْمَلٰۤئِكَةُ اى جبرئيل وَهُوَ قَاۤئِمٌ يُّصَلِّىْ فِى الْمِحْرَابِ اى المسجد اَنَّ اى بان وفى قراءة بالكسر بتقدير القول اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ مثقلا ومخففا بِيَحْيٰى مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ كائنة مِّنَ اللّٰهِ اى بعيسى انه روح الله وسمى كلمة لانه خلق بكلمة كن وَسَيِّدًا متبوعا وَّحَصُوْرًا ممنوعا عن النساء وَّنَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ○ روى انه لم يعمل خطيئة ولم يهم بها قَالَ رَبِّ اَنّٰى كيف يَكُوْنُ لِىْ غُلٰمٌ ولد وَّقَدْ بَلَغَنِىَ الْكِبَرُ اى بلغت نهاية السن مائة وعشرين سنة وَامْرَاَتِىْ عَاقِرٌ بلغت ثمانى وتسعين قَالَ الامر كَذٰلِكَ من خلق الله غلاما منكما اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يَشَاۤءُ لا يعجزه عنه شئ ولاظهار هذه القدرة العظيمة الهمه الله السؤال ليجاب بها ولما تاقت نفسه الى سرعة المبشر به قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّىْ اٰيَةً اى علامة على حمل امرأتى قَالَ اٰيَتُكَ عليه اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ اى تمتنع من كلامهم بخلاف ذكر الله ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اى بلياليها اِلَّا رَمْزًا اشارة وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا وَّسَبِّحْ صل بِالْعَشِىِّ وَالْاِبْكَارِ اواخر النهار واوائله ع واذكر اِذْ قَالَتِ الْمَلٰۤئِكَةُ اى جبرئيل يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰكِ اختارك وَطَهَّرَكِ من مسيس

له قوله الامسه الشيطان اى نخسه فى جنبه وظاهره حتى الانبياء، وهو كذلك آن قلت ان الانبياء معصومون من الشيطان فلا سبيل له عليهم اجيب بانهم معصومون من وسوسته اغوائه لا من نخسه فى اجسامهم فان ذلك لا يقدح فى عصمتهم منه آن قلت ان موضوع الآية ان دعوة مريم كانت بعد وضعها وتسميتها فلم تمتنع مريم من نخس الشيطان وانما نفعت ولدها فقط فلم تحصل مطابقة بين الآية والحديث الا ان يقال ان حفظها من نخس الشيطان كان واقعا وان لم تدرع منه فدعوتها طلبا بقت ما اراد الله بها ومع ذلك فالمناسب للمفسر ان لاياتى بالحديث تفسيرا للآية وقد ورد ان الشيطان نخسها ايضا الا انه صادف الغشاء ۱۲ عله قوله فيستهل صارخا الاستهلال رفع الصوت وهو الصراخ ۱۲ سله قوله خالتها وهى اشاع بنت فاقود ۱۲ عله قوله قلم زكريا فى القصة انهم القوا اقلامهم ثلث مرات فى كل مرة كان يرتفع قلم زكريا على خلاف جرى الماء الى اعلاه وجرت اقلامهم مع جرى الماء الى اسفل فاخذها زكريا وبنى لها غرفة فى المسجد ۱۲ ك شه قوله غرفة الغرفة بالضم العلية قوله بسلم اى بمرقاة لا يصعد اليها غيره وكان اذا خرج غلق عليها سبعة ابواب رواه ابن جرير عن الربيع بن انس ۱۲ ك ىله قوله ممدودا ومن قرء بالمد اظهر النصب ومن قرء بالقصر كان فى محل النصب ۱۲ ك ىله قوله الغرفة وقيل المسجد وكانت مساجدهم تسمى محاريب وقيل هو مقام الامام من المسجد سمى به لتحارب الناس عليه وتنافسهم فيه ۱۲ ك شه قوله بلا تبعة اى حق عليه فليس اعطاؤه والرزق كحق العباد عليه بل هو من محض فضله وجوده ۱۲ صاوى ىله قوله هنالك دعا اى فى ذلك المكان حيث هو قاعد عند مريم فى المحراب او فى ذلك الوقت فقد يستعار هنا وحيث وثم للزمان لما راى حال مريم فى كرامتها على الله ومنزلتها رغب ان يكون له من اشاع ولد مثل ولد اختها حنة فى الكرامة على الله وان كانت عاقرا عجوزا فقد كان اختها كذلك وقيل لما راى الفاكهة فى غير وقتها انتبه على جواز ولادة العاقر ۱۲ ك نله قوله لما راى من زكريا ذلك اى ما تقدم من قصة حنة حيث دعت الله ان يرزقها ولدا مع يأسها وكبر سنها فاجاب بها الله مع كونها لم تكن نبية واعطاها مريم وجعلها افضل من الذكور وصار يأتيها رزقها من الجنة واكرمها اكراما عظيما فكان ذلك الامر العجيب باعثا له على طلب الولد ۱۲ صاوى سله قوله وكان اهل بيته انقرضوا اى وكان اقارب زكريا عليه السلام ماتوا وانقطعوا وفى الصراح قرض فلان اى مات ۱۲ ىله قوله ذرية الذرية تطلق على المفرد والجمع فلذا قال المفسر ولدا صالحا ۱۲ صاوى سله قوله بتقدير القول اى حال كون الملائكة قائلين له ان الله يبشرك الخ ۱۲ ىله قوله مثقلا اى والفعل حينئذ بضم اوله وفتح ثانيه وكسر ثالثه المثقل وقوله ومخففا اى وهو بفتح اوله وسكون ثانيه وضم ثالثه ۱۲ شله قوله مصدقا عن ابن عباس ان يحيى كان اكبر سنا من عيسى بستة اشهر كان يحيى اول من آمن وصدق بانه كلمة الله السدى فى تفسيره عن ابن مسعود ان اخت مريم قالت يا مريم اشعرت انى حبلى قالت فانا حبلى قالت فانى ارى ما فى بطنى تسجد لما فى بطنك ۱۲ ك قله قوله بكلمة كن وقيل لان الكلمة التى قالها الله وهى كن كذلك الله يخلق ما يشاء وقيل لانه الكلمة التى قالها الله لجبريل حيث امره بالنفخ فى جيبها ۱۲ صاوى ىله قوله متبوعا السيد فيعل من ساد يسود وهو الرئيس الذى يتبع ۱۲ ك شله قوله ممنوعا اى كثير المنع لنفسه ۱۲ قله قوله انى يكون لى غلام هذا الاستبعاد والاستعظام من حيث العادة والقدرة لا من حيث الشك ۱۲ مدارك شله قوله عاقر والعاقر من لا يولد له رجلا كان او امرأة مشتق من العقر وهو القطع لقطعه النسل فى الصراح عاقر زن نازاينده ومرد كه اورا فرزند نشود ۱۲ سله قوله الامر يريد انه خبر مبتدأ محذوف و قوله الله يفعل ما يشاء بيان له من خلق غلام منكما مع كونكما كبيرين ۱۲ ك سله قوله الهمه الله السوال وهو قوله انى يكون لى غلام الخ وقوله ليجاب بها اى باظهارها ۱۲ من الجمل سله قوله ليجاب علة للالهام ان قلت ما الحكمة فى قوله فى قصة زكريا الله يفعل ما يشاء وفى قصة مريم يخلق ما يشاء قلت الحكمة ان خرق العادة فى عيسى اعظم من يحيى فان عيسى لم يكن له اب مع كون امه عذراء واما يحيى فابواه موجودان وان كان هناك مانع من الحمل فعبر فى جانب عيسى بالخلق الذى هو انشاء واختراع دون الفعل ۱۲ ىله قوله ولما تاقت اى اشتاقت من التوق بمعنى آرزومند شدن كذا فى الصراح ىله قوله تمتنع اى تمتنع بالنهى عنه وانت صحيح سوى كما فى سورة مريم ان لا تكلم الناس ثلث ليال سويا لانه حبس لسانه عن الكلام كذا قاله الشيخ البغوى وظاهر كلام القاضى انه لا يقدر على التكلم من الناس ۱۲ ك ىله قوله بلياليها ومن ذلك اختار بعض اكابر الصوفية ان الخلوة مع الرياضة لبلوغ المراد ثلاثة ايام ولياليها يجعل ذكر الله فيها شعاره ودثاره ولا يتكلم فيها ۱۲ ىله قوله واذكر ربك كثيرا وسبح بالعشى والابكار اى فى ايام عجزك عن تكلم الناس وهى من الآيات الباهرة والادلة الظاهرة وانما حبس لسانه عن كلام الناس ليخلص المدة لذكر الله لا يشغل لسانه بغيره كانه لما طلب الآية من اجل الشكر قيل له آيتك ان تحبس لسانك الا عن الشكر واحسن الجواب ما كان منتزعا من السوال والعشى من حين الزوال الى الغروب والابكار من طلوع الفجر الى وقت الضحى تنبيه علم من هذه الآية انه لم يكن فى شريعتهم الا صلاتان صلوة قبل طلوع الشمس وصلوة قبل غروبها كما رواه النسائى من المدارك والكمالين ۱۲ ىله قوله صل يؤيد هذا التفسير تعيين الوقت اذ التسبيح لا وقت له مخصوص بخلاف الصلاة ۱۲ قله قوله بالعشى وهو من حين نزول الشمس الى ان تغيب والابكار وهو من طلوع الفجر الى وقت الضحى ۱۲ سراج المنير ىله قوله واذ قالت الملائكة عطف على قوله اذ قالت امرأة عمران والمناسبة بينهما ظاهرة فان تلك قصة الام وهذه قصة البنت واما قصة زكريا فذكرت بينهما لان روية العجائب فى الاولى هى الحاملة لزكريا على طلب الولد ۱۲ صاوى ىله قوله اى جبريل اشار بذلك الى انه من باب تسمية الخاص باسم العام تعظيما له ۱۲ صاوى ىله قوله من مسيس الرجال اما التطهير ها عن الحيض فلم يثبت بل قيل انها حاضت قبل الحمل به حيضة واحدة ۱۲ كمالين ىه قوله فتقبلها اى رضى بها خادمة لبيت المقدس وخلصها من دنس الاطفال والنساء قوله بقبول يحتمل ان الباء زائدة اى قبولا ويكون منصوبا على المصدر المحذوف الزوائد والا لقيل تقبلا وتقبيلا ويحتمل انها اصلية والمراد بالقبول اسم لما يقبل به الشئ كالوجور والسعوط ۱۲ ص ىه قوله واتت بها امها الخ معطوف على قولها فتقبلها ربها وانما قوله وانبتها نباتا حسنا مؤخر فى الواقع عن اتيان امها بها فانه بيان لحالها فى مدة تربيتها ۱۲ جمل ىه قوله امامهم وهو عمران ابن ماثان وكان بنو ماثان رؤس بنى اسرائيل وملوكهم فهذا وجه كونه امامهم وان لم يكن نبيا فالمراد بالامام الرئيس ۱۲ جمل ىه قوله والقوا اقلامهم الخ قيل هو سهام النشاب وقيل الاقلام التى يكتبون بها التوراة وكانت من نحاس وقوله على ان من ثبت قلمه فى الماء اى وقف عن الجرى مع الماء وهذا على القول بانها كانت سهام النشاب وقوله وصعد اى لم يغص فى الماء بل استمر صاعدا اى واقفا على وجه الماء من غير غوص فيه وهذا على القول بانها كانت من نحاس فلو قال الشارح او صعد لكان اوضح ليكون الكلام موزعا على الخلاف فى الاقلام ۱۲ جمل

١ قوله واصطفاك على نساء العالمين اى بان وهب لك عيسى من غير اب ولم يكن ذلك لاحد من النساء هذا وان كان من خصائص مريم عليها السلام لكنه لا يلزم من هذه الفضيلة افضليتها مطلقة على فاطمة بنت محمد صلى الله عليه وسلم وعائشة زوجة النبي عليه السلام رضي الله عنهما لان هذه الفضيلة المخصوصة ان لم يكن فيهما لكن فضائلهما كثيرة واردة في الاحاديث لا يوجد منها شيء في مريم عليها السلام ففاطمة وعائشة رضي الله عنهما افضل نساء العالمين من الاولين والآخرين كما هو المذهب المحقق عند العلماء ١٢ ٢ قوله يا مريم الحكمة في ان الله لم يذكر في القرآن امرأة باسمها الا هي الاشارة بطرف خفي الى رد ما قاله الكفار من انها زوجته فان العظيم على الهمة يانف من ذكر اسم زوجته بين الناس فكان الله يقول لو كانت زوجة لي لما صرحت باسمها ١٢ ٣ قوله واسجدي قدم السجود لشرفه والواو لا تقتضي ترتيبا ... ان كانت صلاتهم كصلاتنا من تقديم الركوع على السجود وان كانت بالعكس فالامر ظاهر ١٢ صاوي ٤ قوله مع الراكعين لم يقل مع الراكعات اما لدخول جمع المؤنث في المذكر بالتغليب او المعنى صلي كصلوة الرجال من حيث الخشية وعلو الهمة لا كصلوة النساء من حيث التفريط وعدم الخشية ١٢ صاوي ٥ قوله اى صلى الخ تفسير لاسجدي واركعي فاطلق الجزء واريد الكل وتقديم السجود اما لكون الترتيب في شريعتهم كذلك واما لكونه افضل الاركان واما ليقترن اركعي بالراكعين ١٢ ابو السعود ٦ قوله يقترعون يلقون اقلامهم التي كانوا يكتبون بها التوراة اختاروها للقرعة تبركا بها ١٢ ٧ قوله ليظهر لهم اى ليعلموا وينظروا ايهم يكفل الخ وعبارة الكرخي قوله ليظهر لهم قدره ليتعلق به قوله ايهم يكفل مريم لان لا معنى لتعليق الالقاء بالاستفهام اذ لا يعمل فيه ما قبله ولا هو مما تحكى بعده ١٢ الجمل ٨ قوله اسمه المسيح عيسى بدل من المسيح معرب من ايشوع بمعنى السيد ١٢ سراج المنير والمسيح اصله مسيحا بالعبرانية بمعنى مبارك ١٢ روح وقيل مشتق من المسح لانه مسح بالبركة او مسح الارض ولم يقم في موضع ١٢ ٩ قوله ابن مريم خبر مبتدأ محذوف اى هو ابن مريم ولا يجوز ان يكون صفة لعيسى لان اسمه عيسى فحسب وليس اسمه عيسى بن مريم ١٢ مدارك ١٠ قوله ذا جاه وهو القوة والمنعة والشرف ١٢ روح ١١ قوله بالشفاعة لامته المحقين اما الشفاعة العظمى فهي مخصوصة بنبينا صلى الله عليه وسلم ١٢ كمالين ١٢ قوله في المهد المهد مصدر ميمي سمي به ما يمهد للصبي اى يسوى من مضجعه اه ابو السعود وفي تفسير الكبير في المهد قولان احدهما انه حجر امه والثاني هو المعروف الذي هو مضجع الصبي الكلام على حذف المضاف اى في زمان المهد مدته واليه اشار الشارح بقوله اى طفلا وعبارة ابي البقاء في المهد يجوز ان يكون حالا من الضمير في يكلم اى يكلم صغيرا ويجوز ان يكون ظرفا وفي روح البيان اى يكلمهم حال كونه طفلا وكهلا كلام الانبياء من غير تفاوت يعني ان تكلمه في حالة الطفولية والكهولة على حد واحد وزمن الكهولة من ثلاثين سنة الى اربعين وروي انه لما بلغ عمره ثلاثين سنة ارسله الله الى بني اسرائيل فمكث في رسالته ثلاثين شهرا ثم رفع الى السماء او جاءه الوحي على راس ثلاثين سنة فمكث في نبوته ثلاث سنين واشهرا ثم رفع اه وحكي عن مجاهد قال قالت مريم كنت اذا خلوت انا وعيسى حدثني وحدثته فاذا شغلني انسان سبح في بطني وانا اسمع فان قيل فما فائدة البشارة بكلامه كهلا والناس في ذلك سواء اجيب بانه بشرها بانه يبقى الى ان يكتهل ولعدم التفاوت بحالين ١٢ سراج المنير ١٣ قوله الخط وكان احسن الناس خطا وعبارة ابي السعود ونعلمه الكتاب اى الكتابة او جنس الكتب الالهية ١٢ ١٤ قوله والتوراة ان قلت انها كتاب موسى اجيب بانه كان يحفظها ويتعبد بها الا ما نسخ منها في الانجيل ١٢ ١٥ قوله ونجعله رسولا اشار الى انه منصوب بفعل مضمر لائق بالمعنى ١٢ من الكرخي ١٦ قوله في الصبا اى وهو ابن ثلاث سنين وقوله او بعد البلوغ اى وهو ابن ثلاثين سنة وكلا القولين ضعيف والمعتمد انه نبئ على راس الاربعين وعاش نبيا ورسولا ثمانين سنة فلم يرفع الا وهو ابن مائة وعشرين سنة ١٢ ١٧ قوله درعها درع المرأة قميصها وفي الصراح درع پيراهن زن ١٢ ١٨ قوله ما ذكر في سورة مريم اى من قوله تعالى واذكر في الكتاب مريم اذ انتبذت من اهلها مكانا شرقيا الى قوله ويوم ابعث حيا ١٢ ١٩ قوله اى باني يشير به الى ان موضع هذه الجملة مجرور وذلك مذهب الخليل كما صرح به ابو البقاء ١٢ ٢٠ قوله هي اني اشار بتقدير هي الى ان اني بفتح الهمزة في محل رفع خبر مبتدأ محذوف ١٢ كرخي ٢١ قوله اصور دفع بذلك ما يقال ان الخلق هو الايجاد بعد العدم وهو مخصوص بالله تعالى فاجاب بان معنى الخلق التصوير ١٢ ٢٢ قوله لكم اى لاجلكم بمعنى التحصيل لايمانكم ورفع تكذيبكم اياي ١٢ روح ٢٣ قوله والكاف اسم مفعول اى بمعنى مماثل فيكون المعنى فاصور لكم من الطين مماثل هيئة الطير كذا يستفاد من عبارة ابي السعود وغيره وقوله الضمير للكاف اى فانفخ في ذلك الشيء المماثل لهيئة الطير ١٢ ابو السعود ٢٤ قوله اكمل الطير خلقا اى لان له اسنانا وثديا واذانا ويحيض كالنساء ويطير من غير ريش ولا يبصر الا في ساعة بعد المغرب وبعد الصبح وما بقي من الزمان هو فيه اعمى ١٢ صاوي ٢٥ قوله سقط ميتا ليتميز فعل الخلق من فعل الله ١٢ روح ٢٦ قوله ميتا كذا حكي عن وهب بن منبه وقيل كان يعيش يوما واحدا ١٢ ك ٢٧ قوله لانهما داءا ان اعيا الاطباء اى مرضا اعجز الاطباء والداء المرض كذا في المصباح ١٢ ٢٨ قوله بشرط الايمان اى كان يشترط على كل من ابرأه ان يؤمن به ١٢ جمل ٢٩ قوله واحي الموتى باذن الله كان عليه السلام يحيي الموتى بياحي يا قيوم كذا في الكبير فسالوا جالينوس عنه فقال الميت لا يحيا بالعلاج فان كان يحيي الموتى فهو نبي وليس بطبيب فطلبوا ان يحيي الموتى فاحيا اربعة انفس كذا في روح البيان ١٢ ٣٠ قوله فاحيا عازرا اى ارسلت اخته الى عيسى ان اخاك عازرا يموت وكان بينه وبين عازر ثلثة ايام فاتاه هو واصحابه فوجده قد مات منذ ثلثة ايام فقال لاخته انطلقي الى قبره فانطلقت معهم الى قبره فدعا الله فقام عازر وودكه يقطر خرج من قبره وبقي وولد له ١٢ ك ٣١ قوله وسام بن نوح فانه عليه السلام جاء الى قبره فخرج من قبره وقد شاب نصف راسه خوفا من قيام الساعة ولم يكن يشيبون في ذلك الزمان فقال قد قامت القيمة فقال لا لكن دعوتك باسم الله الاعظم ثم قال له مت قال بشرط ان يعيذني الله من سكرات الموت فدعا الله ومات في الحال ١٢ ك ٣٢ قوله وانبئكم روي انه لما احيى الموتى قالوا هذا سحر فارنا آية فقال يا فلان اكلت كذا ويا فلان لك كذا ١٢ ك ٣٣ قوله قبلي من التوراة اى وهي كتاب موسى وكان بينه وبين عيسى الف وتسعمائة وخمسة وسبعون سنة واول انبياء بني اسرائيل يوسف بن يعقوب وآخرهم عيسى عليهما السلام ١٢ ٣٤ قوله ولاحل لكم قال القاضي هو دليل على ان شرعه كان ناسخا لشرع موسى ولا يخل ذلك بكونه مصدقا للتوراة كما لا يعود نسخ القرآن بعضه ببعض عليه تناقض وتكاذب فان النسخ في الحقيقة بيان وتخصيص بالازمان انتهى وقال وهب بن منبه وجماعة ان عيسى كان يقرأ السبت ويستقبل بيت المقدس وما غير شيئا من احكام التوراة فهم فسروا قوله ولاحل لكم بانه رفع شرائع باطلة اخترعها الاحبار من عند انفسهم والصواب هو الاول ١٢ ك ٣٥ قوله فبعض بمعنى كل استشكل بانه يلزم تحليل كالزنا والقتل واجيب بان المراد جميع ما طرأ تحريمه من اجل التشديد لا ما كان محرما بالاصالة ١٢ ٣٦ قوله ان الله ربي وربكم هذا اقرار بالعبودية ونفي للربوبية بخلاف ما زعم النصارى ١٢ مد

الرجال وَاصْطَفٰىكِ عَلٰى نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اى اهل زمانك يٰمَرْيَمُ اقْنُتِىْ لِرَبِّكِ اطيعيه وَاسْجُدِىْ وَارْكَعِىْ مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ۝ اى صلى مع المصلين ذٰلِكَ المذكور من امر زكريا ومريم مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ اخبار ما غاب عنك نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ يا محمد وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ فى الماء يقترعون ليظهر لهم اَيُّهُمْ يَكْفُلُ يربى مَرْيَمَ ۠ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ۝ فى كفالتها فتعرف ذلك فتخبر به وانما عرفته من جهة الوحى اذكر اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ اى جبرئيل يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ اى ولد اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ خاطبها بنسبته اليها تنبيها على انها تلده بلا اب اذ عادة الرجال نسبتهم الى آبائهم وَجِيْهًا ذا جاه فِى الدُّنْيَا بالنبوة وَالْاٰخِرَةِ بالشفاعة والدرجات العلى وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ عند الله وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِى الْمَهْدِ اى طفلا قبل وقت الكلام وَكَهْلًا وَّمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ قَالَتْ رَبِّ اَنّٰى كيف يَكُوْنُ لِىْ وَلَدٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِىْ بَشَرٌ بتزوج ولا غيره قَالَ الامر كَذٰلِكِ من خلق ولد منك بلا اب اللّٰهُ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ اِذَا قَضٰٓى اَمْرًا اراد خلقه فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝ اى فهو يكون وَيُعَلِّمُهُ بالنون والياء الْكِتٰبَ الخط وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ونجعله رَسُوْلًا اِلٰى بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ فى الصبا او بعد البلوغ فنفخ جبرئيل فى جيب درعها فحملت وكان من امرها ما ذكر فى سورة مريم فلما بعثه الله تعالى الى بنى اسرائيل قال لهم انى رسول الله اليكم اَنِّىْ اى بانى قَدْ جِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ علامة على صدقى مِّنْ رَّبِّكُمْ هى اَنِّىْ وفى قراءة بالكسر استينافا اَخْلُقُ اصور لَكُمْ مِّنَ الطِّيْنِ كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ مثل صورته والكاف اسم مفعول فَاَنْفُخُ فِيْهِ الضمير للكاف فَيَكُوْنُ طَيْرًا وفى قراءة طائرا بِاِذْنِ اللّٰهِ بارادته فخلق لهم الخفاش لانه اكمل الطير خلقا فكان يطير وهم ينظرونه فاذا غاب عن اعينهم سقط ميتا وَاُبْرِئُ اشفى الْاَكْمَهَ الذى ولد اعمى وَالْاَبْرَصَ وخصا لانهما داءا اعياء الاطباء وكان بعثه فى زمن الطب فابرأ فى يوم خمسين الفا بالدعاء بشرط الايمان وَاُحْىِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ بارادته كرره لنفى توهم الالوهية فيه فاحيا عازر صديقا له وابن العجوز وابنة العاشر فعاشوا وولد لهم وسام بن نوح ومات فى الحال وَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ تخبأون فِىْ بُيُوْتِكُمْ مما لم اعاينه فكان يخبر الشخص بما اكل وما ياكل بعد اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ المذكور لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ وجئتكم مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَىَّ قبلى مِنَ التَّوْرٰىةِ وَلِاُحِلَّ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِىْ حُرِّمَ عَلَيْكُمْ فيها فاحل لهم من السمك والطير ما لا صيصية له وقيل احل الجميع فبعض بمعنى كل وَجِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ كرره تاكيدا وليبنى عليه فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۝ فيما امركم به من توحيد الله وطاعته اِنَّ اللّٰهَ رَبِّىْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ هٰذَا

لے قوله فكذبوه اشار به الى ان قوله فلما احس عيسى الخ مرتب على هذا المحذوف ١٢ جمل ٢ے قوله احس الاحساس عبارة عن وجدان الشىء بالحاسة ١٢ مدارك ٣ے قوله علم ايذان بان الكفر ليس من جملة المحسوسات فهو استعارة اى به لظهور كفرهم اشد ظهور مثل ظهور المحسوسات ١٢ تعليقات ٤ے قوله ذاهبا فيكون الجار متعلقا بالمحذوف وفى نسخة ذاهبا بدل ذاهبا وقيل الى ههنا بمعنى مع او فى او اللام والجار متعلق بانصارى ١٢ ك ٥ے قوله وقيل كانوا قصارين قيل ان امه ارسلته الى صباغ فاراد الصباغ يوما ان يشتغل ببعض مهماته فقال له عليه الصلوة والسلام ههنا ثياب مختلفة قد جعلت لكل واحد منها علامة معينة فاصبغها بتلك الالوان فغاب فجعل عليه الصلوة والسلام كلها فى جب واحد وقال كونى باذن الله كما اريد فرجع الصباغ فسأله فاخبره بما صنع فقال افسدت على الثياب قال قم فانظر فجعل يخرج ثوبا احمر وثوبا اخضر وثوبا اصفر الى ان اخرج الجميع على احسن ما يكون حسب ما كان يريد فتعجب منه الحاضرون وآمنوا به عليه الصلوة والسلام وهم الحواريون قال القفال ويجوز ان يكون بعض هؤلاء الحواريين الاثنى عشر من الملوك وبعضهم من صيادى السمك وبعضهم القصارين وبعضهم من الصباغين والكل سموا بالحواريين لانهم كانوا انصار عيسى عليه الصلوة والسلام واعوانه المخلصين فى طاعته ومحبته ١٢ ارشاد ٦ے قوله يحورون روى انهم اذا جاعوا قالوا جعنا يا روح الله فيضرب بيده الارض فيخرج منها لكل واحد رغيفان واذا عطشوا قالوا عطشنا فيضرب بيده الارض فيخرج منها الماء فيشربون فقالوا من افضل منا قال عليه الصلوة والسلام افضل منكم من يعمل بيده ويأكل من كسبه فصاروا يغسلون الثياب بالاجرة فسموا حواريين كذا فى الارشاد ٧ے قوله غيلة اى خدعة وخفية وفى الصراح غيلة بناگاه كشتن ١٢ ش ٨ے قوله ومكر الله المكر عبارة عن الاحتيال فى ايصال الشر والاحتيال على الله تعالى محال فصار لفظ المكر فى حقه من المتشابهات وذكروا فى تاويله وجوها احدها انه تعالى سمى جزاء المكر مكرا كقوله وجزاء سيئة سيئة مثلها سمى جزاء المخادعة بالمخادعة وجزاء الاستهزاء بالاستهزاء والثانى ان معاملة الله معهم كانت شبيهة بالمكر فسمى بذلك والثالث ان هذا اللفظ ليس من المتشابهات لانه عبارة عن التدبير المحكم الكامل ثم اختص فى العرف بالتدبير فى ايصال الشر الى الغير وذلك فى حق الله تعالى غير ممتنع والله اعلم ١٢ كبير ٩ے قوله بان القى شبه عيسى الخ حاصل ذلك انهم لما اجمعوا على قتله جاءه جبريل فوجده فى مكان فى سقفه فرجة فرفعه من تلك الفرجة الى السماء وامر ملك اليهود رجلا اسمه ططيانوس ان يدخل على عيسى فيقتله فلما دخل فلم يجده خرج وقد القى الله شبه عيسى عليه فلما رأوه ظنوه عيسى فقتلوه وفتشوا على عيسى فلم يجدوه ثم قالوا اذا كان هذا عيسى فاين صاحبنا واذا كان صاحبنا فاين عيسى فوقع بينهم قتال عظيم ١٢ صاوى ١٠ے قوله فقتلوه روى انهم كانوا اثنى عشر رجلا مجتمعين فى بيت فنافق واحد منهم ودل اليهود عليه والقى الله شبهه على من نافق فاخذ ذلك المنافق وقتل وصلب على ظن انه عيسى واخرج النسائى وابن ابى حاتم عن ابن عباس لما اراد الله ان يرفع عيسى خرج على اصحابه وفى البيت اثنا عشر رجلا فقال ان منكم من يكفر بى من بعد ان آمن ثم قال ايكم يلقى عليه شبهى فيقتل مكانى فيكون معى فى الجنة فقام شاب احدثهم سنا فقال انا فقال اجلس ثم اعاد فعاد فقال اجلس ثم عاد فقال انا فقال فصلب بعد ان رفع عيسى الى السماء وجاء الطلب من اليهود فاخذوا الشاب ١٢ ك ١١ے قوله ورفع عيسى الى السماء وذلك ان ملك اليهود اراد قتل عيسى وكان جبريل لا يفارقه ساعة وهو معناه وايدناه بروح القدس فلما ارادوا ذلك امره جبريل ان يدخل بيتا فيه روزنة فلما دخل البيت اخرجه جبريل من تلك الروزنة وكان قد القى شبهه على غيره فاخذ وصلب ١٢ كبير ١٢ے قوله انى متوفيك اسم فاعل من التوفى بمعنى تمام گرفتن حق كذا فى الصراح وفى القاموس وغيره التوفى اخذ الشىء وافيا وفى ابى البقاء متوفيك ورافعك الى كلاهما للمستقبل والتقدير رافعك ومتوفيك لانه رفع الى السماء ثم يتوفى وفى العباسى ثم متوفيك قابضك بعد النزول وفى معالم التنزيل قال الحسن والكلبى وابن جريج انى قابضك ورافعك من الدنيا الى من غير موت وفى تفسير الكبير معنى قوله انى متوفيك اى انى متمم عمرك فحينئذ اتوفاك فلا اتركهم حتى يقتلوك بل انا رافعك الى سمائى ومقربك بملائكتى واصونك عن ان يتمكنوا من قتلك وهذا تاويل حسن اه وايضا فيه وقد ثبت بالدليل انه حى وورد الخبر عن النبى صلى الله عليه وسلم انه سينزل ويقتل الدجال ثم انه تعالى يتوفاه بعد ذلك اه وفى ابن ماجة حدثنا ابوبكر بن ابى شيبة ثنا سفيان بن عيينة عن الزهرى عن سعيد بن المسيب عن ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم قال لا تقوم الساعة حتى ينزل عيسى بن مريم حكما مقسطا واماما عادلا فيكسر الصليب ويقتل الخنزير ويضع الجزية ويفيض المال حتى لا يقبله احد وفى ابى داؤد ثم ينزل عيسى بن مريم عليهما السلام عند المنارة البيضاء شرقى دمشق ملخص الحديث وفى صحيح مسلم قال اطلع علينا النبى صلى الله عليه وسلم ونحن نتذاكر فقال ما تذكرون قالوا نذكر الساعة قال انها لن تقوم حتى تروا قبلها عشر آيات فذكر الدخان والدجال والدابة وطلوع الشمس من مغربها ونزول عيسى بن مريم صلى الله عليه وسلم ويأجوج ومأجوج اه وفى المشكوة عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ينزل عيسى بن مريم الى الارض فيتزوج ويولد له ويمكث خمسا واربعين سنة ثم يموت فيدفن معى فى قبرى فاقوم انا وعيسى ابن مريم فى قبر واحد بين ابى بكر وعمر رواه ابن الجوزى وفى عقائد النسفى وشرحه واخبر النبى عم من اشراط الساعة من خروج الدجال ودابة الارض ويأجوج ومأجوج ونزول عيسى من السماء وطلوع الشمس

اسد صلى الله عليه وسلم اجل انه عبد الله ورسوله فقالوا هل له مثل من الخلق خلق من غير اب فنزلت الآية ١٢ صاوى ٢٠ے قوله بالاغرب اى لان آدم من غير

الذى امركم به صراطا طريق مستقيم ○ فكذبوه ولم يؤمنوا به فلما احس علم عيسى منهم الكفر
وارادوا قتله قال من انصارى اعوانى ذاهبا الى الله لانصر دينه قال الحواريون نحن انصار الله
اعوان دينه وهم اصفياء عيسى اول من امن به وكانوا اثنى عشر رجلا من الحور وهو البياض الخالص
وقيل كانوا قصارين يحورون الثياب اى يبيضونها امنا صدقنا بالله واشهد يا عيسى بانا مسلمون
ربنا امنا بما انزلت من الانجيل واتبعنا الرسول عيسى فاكتبنا مع الشهدين ○ لك بالوحدانية ولرسولك
بالصدق قال تعالى ومكروا اى كفار بنى اسرائيل بعيسى اذ وكلوا به من يقتله غيلة ومكر الله بهم
بان القى شبه عيسى على من قصد قتله فقتلوه ورفع عيسى والله خير المكرين ○ اعلمهم به اذكر
اذ قال الله يعيسى انى متوفيك قابضك ورافعك الى من الدنيا من غير موت ومطهرك مبعدك من
الذين كفروا وجاعل الذين اتبعوك صدقوا نبوتك من المسلمين والنصارى فوق الذين كفروا بك
وهم اليهود يعلونهم بالحجة والسيف الى يوم القيمة ثم الى مرجعكم فاحكم بينكم فيما كنتم فيه
تختلفون ○ من امر الدين فاما الذين كفروا فاعذبهم عذابا شديدا فى الدنيا بالقتل و
السبى والجزية والاخرة بالنار وما لهم من نصرين ○ مانعين منه واما الذين امنوا وعملوا
الصلحت فيوفيهم بالياء والنون اجورهم والله لا يحب الظلمين ○ اى يعاقبهم روى ان الله
ارسل اليه سحابة فرفعته فتعلقت به امه وبكت فقال لها ان القيمة تجمعنا وكان ذلك ليلة القدر
ببيت المقدس وله ثلث وثلثون سنة وعاشت امه بعده ست سنين وروى الشيخان حديث
انه ينزل قرب الساعة ويحكم بشريعة نبينا صلى الله عليه وسلم ويقتل الدجال والخنزير ويكسر الصليب
ويضع الجزية وفى حديث مسلم انه يمكث سبع سنين وفى حديث ابى داؤد الطيالسى اربعين سنة
ويتوفى ويصلى عليه فيحتمل ان المراد مجموع لبثه فى الارض قبل الرفع وبعده ذلك المذكور من امر
عيسى نتلوه نقصه عليك يا محمد من الايت حال من الهاء فى نتلوه وعامله ما فى ذلك من معنى
الاشارة والذكر الحكيم ○ المحكم اى القران ان مثل عيسى شانه الغريب عند الله كمثل ادم كشانه
فى خلقه من غير اب وهو من تشبيه الغريب بالاغرب ليكون اقطع للخصم واوقع فى النفس خلقه
اى ادم اى قالبه من تراب ثم قال له كن بشرا فيكون ○ اى فكان وكذلك عيسى قال له كن من
غير اب فكان الحق من ربك خبر مبتدا محذوف اى امر عيسى فلا تكن من الممترين ○ الشاكين فيه

من مغربها فهو حق لانها امور ممكنة اخبر بها الصادق انتهى وفى فقه الاكبر وشرحه ونزول عيسى من السماء كما قال الله تعالى انه اى عيسى لعلم الساعة اى علامة القيامة وقال الله تعالى وان من اهل الكتاب الا ليؤمنن به قبل موته اى قبل موت عيسى بعد نزوله عند قيام الساعة فيصير الملل واحدة فالحاصل ان نزول عيسى وحياته ثابت باحاديث الصحاح وغيرها فمنكرها من اهل البدعة ولا اعتبار فيه قول البعض فعلينا اتباع جمهور المفسرين والعقائد الاسلامية والاحاديث ولقد اطنبنا الكلام فيه لانه كان بعض الناس فى زمن من الازمنة ينكر لحياة عيسى ونزوله من السماء ويدعو لنفسه انه عيسى وغرضه من هذا اغواء العوام فهو ضال مبتدع كذاب ومن اتبع به فهو ايضا فى هذا الحكم ١٢ ١٣ے قوله وجاعل الذين اتبعوك اى احبوك وانتسبوك فان صدقوا محمدا ايضا واجروه او ماتوا قبل بعثته فقد تم لهم العز فى الدنيا والاخرى وان لم يصدقوا محمدا ولم يجروه فقد جاءهم عز الدنيا وما لهم فى الآخرة من خلاق فالنصارى لهم عز فى الدنيا وسلطنة على اليهود الى يوم القيامة ١٢ ص ١٤ے قوله يعلونهم قال النيسابورى فلا ترى ملك يهودى فى الدنيا وقال القاضى والى الآن لم يسمع غلبة اليهود عليهم ١٢ ك ١٥ے قوله يعلونهم اى يعلو المتبعون اليهود فى غالب الامر ومتبعوه من آمن بنبوته من المسلمين والنصارى والى الآن لم يسمع غلبة اليهود عليهم ١٢ بيضاوى ١٦ے قوله والسبى برده كردن ١٢ صراح ١٧ے قوله وله ثلاث وثلثون سنة عبارة المواهب مع شرحها للزرقانى وانما يكون الوصف بالنبوة بعد بلوغ الموصوف بها اربعين سنة اذ هو سن الكمال وبها تبعث الرسل ومفاد هذا الحصر الشامل لجميع الانبياء حتى يحيى وعيسى هو الصحيح ففى زاد المعاد ما يذكر ان عيسى رفع وهو ابن ثلث وثلاثين سنة لا يعرف به اثر متصل يجب المصير اليه قال الشامى وهو كما قال فان ذلك انما يروى عن النصارى والمصرح به فى الاحاديث النبوية انه انما رفع وهو ابن مائة وعشرين سنة ثم قال اى الزرقانى (رحمه) وقع للحافظ جلال الدين السيوطى فى تكملة تفسير المحلى وشرح النقاية وغيرهما من كتبه الجزم بان عيسى رفع وهو ابن ثلاث وثلثين سنة ويمكث بعد نزوله سبع سنين وما زلت انتعجب مع مزيد حفظه واتقانه وجمعه للمعقول والمنقول حتى رأيته فى مرقاة الصعود رجع عن ذلك انتهى ١٢ جمل ١٨ے قوله ويحكم بشريعة نبينا ان قلت ان وضع الجزية ليس من شرع نبينا اجيب بانه منه غير ان اخذها مغيا بنزول عيسى كما اخبر بذلك نبينا فوضعها ايضا من شرعنا ١٢ صاوى

فَمَنْ حَآجَّكَ جادلك من النصارى فِيهِ مِنۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ بامره فَقُلْ لهم تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَآءَنَا وَأَبْنَآءَكُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ وَأَنْفُسَنَا وَأَنْفُسَكُمْ فنجمعهم ثُمَّ نَبْتَهِلْ نتضرع في الدعاء فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ ○ بان نقول اللهم العن الكاذب في شان عيسى وقد دعا صلى الله عليه وسلم وفد نجران لذلك لما حاجوه فيه فقالوا حتى ننظر في امرنا ثم نأتيك فقال ذو رأيهم لقد عرفتم نبوته وانه ما باهل قوم نبيا الا هلكوا فوادعوا الرجل وانصرفوا فاتوه وقد خرج ومعه الحسن والحسين وفاطمة وعلي رضي الله عنهم وقال لهم اذا دعوت فامنوا فابوا ان يلاعنوا وصالحوه على الجزية رواه ابو نعيم وروى ابو داود انهم صالحوه على الفي حلة النصف في صفر والبقية في رجب وثلثين درعا وثلثين فرسا وثلثين بعيرا وثلثين من كل صنف من اصناف السلاح وروى احمد في مسنده عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما قال لو خرج الذين يباهلون لرجعوا لا يجدون مالا ولا اهلا وروى الطبراني مرفوعا لو خرجوا لاحترقوا إِنَّ هٰذَا المذكور لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ الخبر الحق الذي لا شك فيه وَمَا مِنْ زائدة إِلٰهٍ إِلَّا اللّٰهُ وَإِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ في ملكه الْحَكِيْمُ ○ في صنعه فَإِنْ تَوَلَّوْا اعرضوا عن الايمان فَإِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ بِالْمُفْسِدِيْنَ ○ فيجازيهم وفيه وضع الظاهر موضع المضمر ع ۹ قُلْ يٰٓأَهْلَ الْكِتٰبِ اليهود والنصارى تَعَالَوْا إِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ مصدر بمعنى مستو امرها بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ هي أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ كما اتخذتم الاحبار والرهبان فَإِنْ تَوَلَّوْا اعرضوا عن التوحيد فَقُوْلُوا انتم لهم اشْهَدُوْا بِأَنَّا مُسْلِمُوْنَ ○ موحدون ونزل لما قالت اليهود ابراهيم يهودي ونحن على دينه وقالت النصارى كذلك يٰٓأَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تُحَآجُّوْنَ تخاصمون فِيْٓ إِبْرٰهِيْمَ بزعمكم انه على دينكم وَمَآ أُنْزِلَتِ التَّوْرٰىةُ وَالْإِنْجِيْلُ إِلَّا مِنْۢ بَعْدِهٖ بزمن طويل وبعد نزولهما حدثت اليهودية والنصرانية أَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ○ بطلان قولكم هَا للتنبيه أَنْتُمْ مبتدأ يا هٰٓؤُلَآءِ والخبر حَاجَجْتُمْ فِيْمَا لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ من امر موسى وعيسى وزعمتم انكم على دينهما فَلِمَ تُحَآجُّوْنَ فِيْمَا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ من شان ابراهيم وَاللّٰهُ يَعْلَمُ شانه وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ○ قال تعالى تبرية لابراهيم مَا كَانَ إِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا مائلا عن الاديان كلها الى الدين القيم مُّسْلِمًا موحدا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ○ إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ

---

۱ قوله بامره اي بامر عيسى بانه عبد الله ورسوله ۱۲ ۲ قوله تعالوا فعل امر مبني على حذف النون والواو فاعل واصله تعاليوا فقلبت الياء الفا لتحركها وانفتاح ما قبلها ثم حذفت لالتقائها ساكنة مع الواو ۱۲ جمل ۳ قوله ثم نبتهل قال الراغب بهل الشيء والبعير اهماله ثم استعمل في الاسترسال في الدعاء سواء كان لعنا او لا وفي الكشاف اصل البهلة اللعنة والدعاء ثم شاع في مطلق الدعاء ۱۲ ک تنبيه وقع البحث عند شيخنا العلامة الدواني قدس الله سره في جواز المباهلة بعد النبي صلى الله عليه وسلم فكتب رسالة في شروطها المستنبط من الكتاب والسنة والآثار وكلام الائمة وحاصل كلامه فيها انها لا تجوز الا في امر مهم شرعا وقع فيه اشتباه وعناد لا يتيسر دفعه الا بالمباهلة فيشترط كونها بعد اقامة الحجة والسعي في ازالة الشبهة وتقديم النصح والانذار وعدم نفع ذلك ومساس الضرورة اليها ۱۲ من تفسير الكازروني ۱۲ جمل ۴ قوله نجران بفتح النون بلد باليمن سمي بنجران بن زيد بن سبا وكانوا نصارى وكانوا ستين راكبا ۱۲ كروت ۵ قوله عرفتم نبوته وفي رواية انه قد اعترف بها الاسلام وقال اعلم انه نبي ولكن ملوك الروم شرفونا وامدونا باموالهم فنحن على دينهم ۱۲ ک ۶ قوله فوادعوا الرجل اي صالحوه توادع تصالح كذا في الصراح والرجل محمد صلى الله عليه وسلم ۱۲ ۷ قوله فابوا ان يلاعنوا وذلك لانهم لما راوا النبي ومن معه قال اسقف نجران يا معشر النصارى اني لارى وجوها لو سألوا الله ان يزيل جبلا من مكانه لازاله بها فلا تباهلوا فتهلكوا ولا يبقى على وجه الارض نصراني فقالوا يا ابا القاسم رأينا ان لا نباهلك فصالحهم على الفي حلة كل سنة فقال عليه السلام والذي نفسي بيده ان الهلاك قد تدلى على اهل نجران ولو لاعنوا لمسخوا قردة وخنازير وانما ضم الابناء والنساء وان كان المباهلة تختص به وبمن يكاذبه لان ذلك اكد في الدلالة على ثقته بحاله واستيقانه بصدقه حيث استجرأ على تعريض اعزته وافلاذ كبده لذلك ولم يقتصر على تعريض نفسه له وعلى ثقته بكذب خصمه حتى يهلك خصمه مع احبته واعزته ان تمت المباهلة وخص الابناء والنساء لانهم اعز الاهل والصقهم بالقلوب وقدمهم في الذكر على الانفس لينبه على قرب مكانهم ومنزلتهم وفيه دليل واضح على صحة نبوة النبي صلى الله عليه وسلم لانه لم يرو احد من موافق ومخالف انهم اجابوا الى ذلك ۱۲ مد ۸ قوله عن ابن عباس الخ اي وورد انه صلى الله عليه وسلم قال والذي نفسي بيده ان الهلاك قد تولى على اهل نجران ولو لاعنوا لمسخوا قردة وخنازير ولاضطرم عليهم الوادي نارا ولم يبق نصراني على وجه الارض الى يوم القيمة ۱۲ صاوی ۹ قوله ان هذا لهو القصص الحق هذا نتيجة ما قبله واسم الاشارة عائد على ما ذكر من امر عيسى وانه ليس ابن الله واكد الجملة بان واللام وكونها معرفة الطرفين لشدة انكارهم ۱۲ صاوی ۱۰ قوله وما من اله الا الله يجوز فيه وجهان احدهما ان من اله مبتدأ ومن مزيدة فيه والا الله خبره تقديره ما اله الا الله وزيدت من للاستغراق والعموم والثاني ان يكون الخبر مضمرا تقديره وما من اله لنا الا الله والا الله بدل من موضع من اله لان موضعه رفع بالابتداء ۱۲ سمين ۱۱ قوله من زائدة اي للاستغراق تاكيد الرد على النصارى في تثليثهم ۱۲ كمالين ۱۲ قوله وفيه وضع الظاهر اي المفسدين ليدل على ان التولي والاعراض عن التوحيد افساد الدين ۱۲ كما ۱۳ قوله تعالوا الى كلمة يعني تعالوا اليها حتى لا نقول عزير ابن الله ولا المسيح ابن الله لان كل واحد منهما بعضنا وبشر مثلنا ولا نطيع احبارنا فيما احدثوا من التحريم والتحليل من غير رجوع الى ما شرع الله وعن عدي بن حاتم ما كنا نعبدهم يا رسول الله قال أليس كانوا يحلون لكم ويحرمون فتاخذون بقولهم قال نعم قال هو ذلك ۱۲ مد ۱۴ قوله مستو امرها اي لا يختلف فيه الرسل والكتب كذا في الخطيب ۱۲ ۱۵ قوله كما اتخذتم الاحبار روى الترمذي لما نزل قوله تعالى اتخذوا احبارهم ورهبانهم اربابا من دون الله قال عدي بن حاتم ما كنا نعبدهم قال أليس يحلون لكم ويحرمون فتاخذون بقولهم قال نعم قال هو ذلك اي اخذكم بقولهم ۱۲ خطيب ۱۶ قوله اشهدوا اي لزمتكم الحجة فوجب عليكم ان تعترفوا وتسلموا بانا مسلمون دونكم كما يقول الغالب للمغلوب في جدال او صراع اعترف باني انا الغالب وسلم لي الغلبة ۱۲ مد تنبيه انظر الى ما راعى في هذه القصة من المبالغة في الارشاد وحسن التدرج في الحجاج بين اولا احوال عيسى وما تعاور عليه من الاطوار المنافية للالهية ثم ذكر ما يحل عقدتهم ويزيح شبهتهم فلما رأى عنادهم ولجاجهم دعاهم الى المباهلة بنوع من الاعجاز ثم لما اعرضوا عنها وانقادوا بعض الانقياد عاد عليهم بالارشاد وسلك طريقا اسهل والزم بان دعاهم الى ما وافق عليه عيسى والانجيل وسائر الانبياء والكتب ثم لما لم يجد ذلك ايضا عليهم وعلم ان الآيات والنذر لا تغني عنهم اعرض عن ذلك وقال اشهدوا بانا مسلمون ۱۲ انوار التنزيل ۱۷ قوله بزمن طويل اذ كان بين ابراهيم وموسى الف سنة وبين موسى وعيسى الفا سنة فكيف يكون ابراهيم على دين لم يحدث الا بعده بازمنة متطاولة ۱۲ روح خطر ببالي وقت هذا التحرير لقائل ان يقول لم لا يجوز ان تقول اليهود ان ابراهيم كان يهوديا بمعنى انه كان على الدين الذي عليه اليهود وتقول النصارى ان ابراهيم كان نصرانيا بمعنى انه كان على الدين الذي عليه النصارى فكون التوراة والانجيل نازلين بعد ابراهيم لا ينافي كونه يهوديا او نصرانيا بهذا التفسير كما ان تقولوا ان ابراهيم كان على دين الاسلام والاسلام انما انزل بعده بزمان طويل فرأيت جوابه في تفسير الكبير ان القرآن اخبر ان ابراهيم كان حنيفا مسلما وليس في التوراة والانجيل ان ابراهيم كان يهوديا او نصرانيا فظهر الفرق ۱۲ ۱۸ قوله وبعد نزولهما بهذا التقدير تمت الحجة عليهم فالمعنى ان المانع من كونهم على دين ابراهيم تغيرهم وتبديلهم والا فانتم لو تمسكوا بالتوراة والانجيل حقيقة لما اختلفوا ولكانوا على دين ابراهيم ۱۲ صاوی ۱۹ قوله افلا تعقلون الهمزة داخلة على مقدر هو المعطوف عليه بهذا العاطف المذكور اي لا تتفكرون فلا تعقلون بطلان قولكم او أتقولون ذلك فلا تعقلون بطلانه ۱۲ ابو السعود ۲۰ قوله يا هؤلاء جملة النداء معترضة بين المبتدأ والخبر ويحتمل ان يكون هؤلاء خبر انتم وحاججتم جملة اخرى مبينة للاولى اي انتم هؤلاء الحمقى وبيان حماقتكم انكم جادلتم فيما لكم به علم مما وجدتموه في التوراة والانجيل عنادا وتدعون وروده فلم تجادلون فيما لا علم لكم به ولا ذكر له في كتابكم من دين ابراهيم كذا قال القاضي البيضاوي ۱۲ ۲۱ قوله يا هؤلاء حذف حرف النداء مع اسم الاشارة مذهب كوفي كما في الخلاصة ۱۲ ۲۲ قوله فيما لكم به علم فما بمعنى الذي او نكرة موصوفة وعلم مبتدأ ولكم خبره وبه في موضع نصب على الحال صفة لعلم في الاصل قدمت عليه كما في ابي البقاء ۱۲ ۲۳ قوله من شان ابراهيم اي فيما لا ذكر له في كتابكم ولا علم لكم من دين ابراهيم او لا ذكر لدينه عليه السلام في احد الكتابين قطعا ۱۲ ۲۴ قوله موحدا اشارة الى انه كان على ملة التوحيد لا على ملة الاسلام الحادثة والا لاشترك الالزام اي لانهم يقولون ملة الاسلام حدثت بنزول القرآن على محمد صلى الله عليه وسلم وكان ۱۲

احقهم بابراهيم للذين اتبعوه فى زمانه وهذا النبى محمد لموافقته له فى اكثر شرعه والذين امنوا من امته فهم الذين ينبغى ان يقولوا نحن على دينه لا انتم والله ولى المؤمنين ۝ ناصرهم وحافظهم ونزل لما دعا اليهود معاذا وحذيفة وعمارا الى دينهم ودت طائفة من اهل الكتب لو يضلونكم وما يضلون الا انفسهم لان اثم اضلالهم عليهم والمؤمنون لا يطيعونهم فيه وما يشعرون ۝ بذلك يا اهل الكتب لم تكفرون بايت الله القران المشتمل على نعت محمد صلى الله عليه وسلم وانتم تشهدون ۝ تعلمون انه حق يا اهل الكتب لم تلبسون تخلطون الحق بالباطل بالتحريف والتزوير وتكتمون الحق اى نعت النبى صلى الله عليه وسلم وانتم تعلمون ۝ انه حق ع ۸ ۱۵ وقالت طائفة من اهل الكتب اليهود لبعضهم امنوا بالذى انزل على الذين امنوا اى القران وجه النهار اوله واكفروا اخره لعلهم اى المؤمنين يرجعون ۝ عن دينهم اذ يقولون ما رجع هؤلاء عنه بعد دخولهم فيه وهم اولو علم الا لعلمهم بطلانه وقالوا ايضا ولا تؤمنوا تصدقوا الا لمن اللام زائدة تبع وافق دينكم قال تعالى قل لهم يا محمد ان الهدى هدى الله الذى هو الاسلام وما عداه ضلال والجملة اعتراض ان اى بان يؤتى احد مثل ما اوتيتم من الكتب والحكمة والفضائل وان مفعول تؤمنوا والمستثنى منه احد قدم عليه المستثنى المعنى لا تقروا بان احدا يؤتى ذلك الا لمن تبع دينكم او بان يحاجوكم اى المؤمنون يغلبوكم عند ربكم يوم القيمة لانكم اصح دينا وفى قراءة أأن بهمزة التوبيخ اى ايتاء احد مثله تقرون به قال تعالى قل ان الفضل بيد الله يؤتيه من يشاء فمن اين لكم انه لا يؤتى احد مثل ما اوتيتم والله واسع كثير الفضل عليم ۝ بمن هو اهله يختص برحمته من يشاء والله ذو الفضل العظيم ۝ ومن اهل الكتب من ان تامنه بقنطار اى بمال كثير يؤده اليك لامانته كعبد الله بن سلام اودعه رجل الفا ومائتى اوقية ذهبا فاداها اليه ومنهم من ان تامنه بدينار لا يؤده اليك لخيانته الا ما دمت عليه قائما لا تفارقه فمتى فارقته انكره ككعب بن الاشرف استودعه قرشى دينارا فجحده ذلك اى ترك الاداء بانهم قالوا بسبب قولهم ليس علينا فى الاميين اى العرب سبيل اى اثم لاستحلالهم ظلم من خالف دينهم ونسبوه اليه تعالى قال تعالى ويقولون على الله الكذب فى نسبة ذلك اليه وهم يعلمون ۝ انهم كاذبون بلى عليهم فيهم سبيل من اوفى بعهده الذى عاهد الله عليه او بعهد الله عليه من اداء الامانة وغيره واتقى الله بترك المعاصى وعمل الطاعات فان الله يحب المتقين ۝ فيه وضع الظاهر موضع المضمر اى يحبهم بمعنى يثيبهم ونزل فى اليهود لما بدلوا نعت النبى صلى الله عليه وسلم وعهد الله اليهم

۱ے قوله بابراهيم متعلق باولى واولى افعل تفضيل من الولى وهو القرب المعنى ان اقرب الناس به واخصهم ۱۲ ج ۲ے قوله للذين اتبعوه اللام زائدة للتوكيد وهى لام الابتداء كذا فى الجمل ۱۲ ۳ے قوله لموافقته له فى اكثر شرعه فعقائد محمد التى هو عليها لا تخالف ما تعبد الله فى كتابه عن ابراهيم اذا علمت ذلك فالمناسب للمفسر ان يقول موافقته له فى الاصول ويقال لموافقته فى الفروع من حيث السهولة فان شريعة محمد سهلة كشريعة ابراهيم ۱۲ صاوى ۴ے قوله فهم اى الذين اتبعوا ابراهيم فى زمانه ومحمد والمؤمنون ۱۲ جمل ۵ے قوله ودت طائفة اى احبت ولو مصدرية والمعنى احبت جماعة من اليهود والنصارى اضلالكم اى رجوعكم عن دين الاسلام الى الكفر وكانوا يتودون اليهم بالهدايا ۱۲ صاوى ۶ے قوله لان اثم اضلالهم اى اضلال المؤمنين والا فاضلال المؤمنين لم يقع حتى يأثموا به ۱۲ جمل ۷ے قوله بذلك اى بالاختصاص ووبال اضلالهم بهم ۱۲ ۸ے قوله تعلمون انه حق فسر الشهادة بالعلم لانها الخبر القاطع فيلزم بها العلم ۱۲ جمل ۹ے قوله الحق بالباطل المراد بالحق ايمان بموسى وعيسى وبالباطل كفر بمحمد عليه السلام فالمعنى يا اهل الكتاب لم تخلطون الايمان بالكفر بالتحريف والتزوير وذلك ان احبار اليهود كانوا يكتمون نعت محمد صلى الله عليه وسلم عن الناس فاذا خلا بعضهم ببعضهم اظهروا ذلك فيما بينهم وشهدوا انه حق كذا فى الجمل مع تغيير ۱۲ ۱۰ے قوله بالتحريف اى التغيير والتبديل وفى الصراح تحريف گردانيدن سخن از وضع خود وقوله التزوير اى تزيين الكذب وتحسينه ۱۲ ۱۱ے قوله وجه النهار اوله اى فى اوله لان اول النهار ما ظهر منه كما ان الوجه اول ما يظهر من اعضاء الانسان عند الملاقاة اه روح وفى الخطيب لانه اول ما يرى بعد الليل بين الفعل ومفعوله وقوله ان يؤتى على حذف الجار كما قدره الشارح ۱۲ ۱۲ے قوله اوله يعنى اظهروا الايمان بما انزل على المسلمين فى اول النهار ۱۲ مد ۱۳ے قوله تصدقوا اشارة الى احد الوجهين فى تقرير الآية وبنى عليه قوله اللام زائدة واشار الى الوجه الثانى بقوله المعنى لا تقروا الخ وبنى على هذا الوجه ان اللام غير زائدة ولذا قال فى التقرير الا لمن تبع دينكم فاشار به الى ان اللام غير زائدة اه جمل ومعنى الآية فى تفسير الحسينى وتصديق نكنيد مگر آنكس را كه پيروى كند دين شما را كه يهوديت است بگو ايشان را بدرستيكه دين حق دين خدا است يعنى دين اسلام اين جمله معترضه بوده درميان سخن يهود وقول ايشان راپس باز تتمه كلام ايشان را بيان ميكند كه ميگفتند تصديق نكنيد جز هم دينان خود را باور مداريد آنكه داده باشند هيچ كس را مانند آنچيز كه شما را داده اند از علم وفضل وحكمت واين را نيز باور مكنيد كه مسلمانان با شما مخاصمت كنند نزد پروردگار شما زيراكه دين شما درست تر است ۱۲ ۱۴ے قوله والجملة اعتراض اى بين الفعل ومفعوله ۱۲ ۱۵ے قوله المعنى لا تقروا المناسب للمفسر ان يقول والمعنى لا تصدقوا الخ وحاصل هذا المعنى الذى اشار له المفسر انه ضمن تؤمنوا معنى تقروا لتكون اللام اصلية والمستثنى منه محذوف تقديره لاحد والمعنى لا تقروا وتعترفوا لاحد بانه يؤتى احد مثل الذى اوتيتموه من الفضائل والكمالات الا لشخص تبع دينكم كلام كناية عن نفى النبوة عن محمد صلى الله عليه وسلم وهذا المعنى صحيح من جهة العربية والمعنى والمفسر من شدة اختصاره خلط هذا التقرير بالتقرير المقدم وقد علمتهما ۱۲ صاوى ۱۶ے قوله او يحاجوكم عطف على ان يؤتى والضمير فى يحاجوكم لاحد لانه فى معنى الجمع والاستثناء راجع له ايضا والتقدير ولا تؤمنوا اى لا تعترفوا ولا تقروا بان المسلمين يحاجوكم عند ربكم ويغلبونكم الا لمن تبع دينكم وهذا على تقدير عدم زيادة اللام ۱۲ من الجمل ۱۷ے قوله لانكم اصح دينا تعليل للنفى التسلط على يحاجوكم اى لا يغلبونكم بالمحاجة لانكم اصح دينا ۱۲ ۱۸ے قوله وفى قراءة الخ وعلى هذه القراءة فهذا كلام مستانف والكلام الاول قد تم عند قوله هدى الله وقوله همزة التوبيخ اى همزة الاستفهام الذى للتوبيخ يعنى مع الانكار وقوله اى ايتاء احد الخ اشارة الى ان ان مصدرية وهى مدخولها فى تاويل مبتدأ والخبر محذوف وقد قدره الشارح بقوله تقرون به اى لا ينبغى منكم هذا الاقرار عند غير اشياعكم واهل دينكم ۱۲ ۱۹ے قوله همزة التوبيخ اى الاستفهام التوبيخى والكلام قد تم قبل الاستفهام والمستثنى منه محذوف على كلا التقديرين المتقدمين والمعنى لا تصدقوا لاحد فى دعواه النبوة والفضائل الا لمن تبع دينكم ۱۲ صاوى ۲۰ے قوله ومن اهل الكتب الخ شروع فى بيان خياناتهم فى الاموال بعد بيان خياناتهم فى الدين ۱۲ ابو السعود ۲۱ے قوله اوقية اوقيه بوزن چهل درم باشد ۱۲ تحقيق الاوزان ۲۲ے قوله من ان تامنه من مبتدأ ومن اهل الكتاب خبره والشرط وجوابه صفة لمن لانها نكرة اه من ابى البقاء ۱۲ ۲۳ے قوله بدينار وهو بوزن عشرون قيراطا والقيراط خمسة شعيرات كما فى تحقيق الاوزان والمراد بالدينار ههنا العدد القليل ۱۲ روح ۲۴ے قوله لخيانته هو فنحاص بن عازوراء استودعه رجل من قريش دينارا فجحده وخانه وقيل المامون على الكثير النصارى لغلبة الامانة عليهم والخائنون فى القليل اليهود لغلبة الخيانة عليهم ۱۲ مد ۲۵ے قوله ما دمت ما مصدرية حينية يعنى الامة دوامك عليه يا صاحب الحق على راسه ملازما له ۱۲ مد ۲۶ے قوله بسبب قولهم الخ فيه اشارة الى جواب عن سوال لم خص اهل الكتاب بذلك مع ان غيرهم منهم الامينين والخائن وايضاحه انه انما خصهم باعتبار واقعة الحال اذ سبب نزول الآية ما ذكره ۱۲ من الكرخى ۲۷ے قوله اى العرب وغيرهم ممن ليس من اهل كتابهم ۱۲ صاوى ۲۸ے قوله اثم ليس غرضه تفسير السبيل بالاثم فانه ليس معناه الحقيقى ولا المجازى بل بيان للمعنى المراد من الكلام فانه اذا لم يكن لاحد عليهم طريق فى شان الاميين فقد ارتفع عنهم الاثم واللوم فهو كناية ۱۲ ۲۹ے قوله ونسبوه اليه تعالى اى نسبوا القول المذكور الى الله تعالى اى قالوا ان الله احل لنا ظلم من ليس على ديننا وادعوا ان ذلك فى التوراة ۱۲ جمل ۳۰ے قوله فى نسبة ذلك يعنى بادعائهم ان ذلك فى كتابهم ۱۲ مد ۳۱ے قوله بلى عليهم فكلمة بلى اثبات لما نفوه قال الزجاج وعندى وقف تام على بلى وما بعده استيناف مقرر للجملة التى سدت بلى مسدها ۱۲ ك ۳۲ے قوله من اوفى مستانفة مقررة للجملة التى سدت بلى مسدها والضمير فى بعهده يرجع الى الله تعالى اى كل من وفى بعهد الله واتقاه ۱۲ م ۳۳ے قوله الذى عاهد الله عليه من الايمان بالرسول المصدق لما معهم ۱۲ م ۳۴ے قوله فيه وضع الظاهر موضع المضمر وعموم المتقين قام مقام الضمير الراجع من الجزاء الى من ويدخل فى ذلك الايمان وغيره من الصالحات وما اوجب اتقاءه من الكفر والاعمال السوء قيل نزلت فى عبد الله بن سلام ونحوه من مسلمى اهل الكتاب ويجوز ان يرجع الضمير الى من اوفى اى كل من وفى بما عاهد عليه واتقى الله فى ترك الخيانة والغدر فان الله يحبه ۱۲ مدارك

في التورية او فيمن حلف كاذبا في دعوى او في بيع سلعة إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ يستبدلون بِعَهْدِ اللّٰهِ اليهم في الايمان بالنبي صلى الله عليه وسلم واداء الامانة وَأَيْمَانِهِمْ حلفهم به تعالى كاذبا ثَمَنًا قَلِيلًا من الدنيا أُولٰئِكَ لَا خَلَاقَ نصيب لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ غضبا عليهم وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يرحمهم يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ يطهرهم وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ مؤلم وَإِنَّ مِنْهُمْ اي اهل الكتب لَفَرِيقًا طائفة ككعب بن الاشرف يَلْوُونَ أَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتٰبِ اي يعطفونها بقراءته عن المنزل الى ما حرفوه من نعت النبي صلى الله عليه وسلم ونحوه لِتَحْسَبُوهُ اي المحرف مِنَ الْكِتٰبِ الذي انزل الله تعالى وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَقُولُونَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَيَقُولُونَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ۝ انهم كاذبون ونزل لما قال نصارى نجران ان عيسى امرهم ان يتخذوه ربا او لما طلب بعض المسلمين السجود له صلى الله عليه وسلم مَا كَانَ ينبغي لِبَشَرٍ أَنْ يُؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ اي الفهم للشريعة وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُولَ لِلنَّاسِ كُونُوا عِبَادًا لِي مِنْ دُونِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ يقول كُونُوا رَبَّانِيِّينَ علماء عاملين منسوب الى الرب بزيادة الف ونون تفخيما بِمَا كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ بالتخفيف والتشديد الْكِتٰبَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُونَ ۝ اي بسبب ذلك فان فائدته ان تعملوا وَلَا يَأْمُرَكُمْ بالرفع استئنافا اي الله والنصب عطفا على يقول اي البشر أَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰئِكَةَ وَالنَّبِيِّينَ أَرْبَابًا كما اتخذت الصابئة الملئكة واليهود عزيرا والنصرى عيسى أَيَأْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ۝ لا ينبغي له هذا وَ اذكر إِذْ حين أَخَذَ اللّٰهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ عهدهم ع ٨ ٩ ١٦
لَمَا بفتح اللام للابتداء وتوكيد معنى القسم الذي في اخذ الميثاق وكسرها متعلقة باخذ وما موصولة على الوجهين اي للذي آتَيْتُكُمْ اياه وفي قراءة آتيناكم مِنْ كِتٰبٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَكُمْ من الكتاب والحكمة وهو محمد صلى الله عليه وسلم لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ جواب القسم ان ادركتموه وامهم تبع لهم في ذلك قَالَ تعالى لهم أَأَقْرَرْتُمْ بذلك وَأَخَذْتُمْ قبلتم عَلٰى ذٰلِكُمْ إِصْرِي عهدي قَالُوا أَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوا على انفسكم واتباعكم بذلك وَأَنَا مَعَكُمْ مِنَ الشّٰهِدِينَ ۝ عليكم وعليهم فَمَنْ تَوَلّٰى اعرض بَعْدَ ذٰلِكَ الميثاق فَأُولٰئِكَ هُمُ الْفٰسِقُونَ ۝ أَفَغَيْرَ دِينِ اللّٰهِ يَبْغُونَ بالياء اي المتولون والتاء وَلَهُ أَسْلَمَ انقاد مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ طَوْعًا بلا اباء وَكَرْهًا بالسيف ومعاينة ما يلجئ اليه وَإِلَيْهِ يُرْجَعُونَ ۝ بالتاء والياء والهمزة للانكار قُلْ لهم يا محمد آمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا أُنْزِلَ عَلَيْنَا وَمَا أُنْزِلَ عَلٰى إِبْرٰهِيمَ وَإِسْمٰعِيلَ وَإِسْحٰقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ اولاده وَمَا أُوتِيَ مُوسٰى وَعِيسٰى وَالنَّبِيُّونَ مِنْ رَبِّهِمْ

---

١ قوله في دعوى اي كانت بين رجلين في بير احدهما اشعث بن قيس فاختصما الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال شاهداك او يمينه فقال اشعث ابن قيس اذا يحلف كاذبا ولا يبالي وقولها وبيع سلعة اي ثمن اراد بيعها وحلف لقد اعطي بها كذا كاذبا ١٢ صاوى ٢ قوله ولا يكلمهم الله ان قلت ان قوله تعالى في سورة المومنون قال اخسئوا فيها ولا تكلمون الآية يقتضي ان الله يقع منه كلام بهم فكيف الجمع بين الآيتين اجيب بان قوله تعالى ولا يكلمهم الله اي كلام رضا فلا ينافي انه يكلمهم كلام غضب او لا يكلمهم اصلا وآيات الكلام على لسان الملئكة ويشهد لذلك قوله تعالى ونادوا يا مالك ليقض علينا ربك ١٢ صاوى ٢ قوله ولا يكلمهم الله اي بما يسرهم او بشيء اصلا وانما يقع ما يقع من السوال والتوبيخ في اثناء الحساب من الملائكة فلا يخالف النصوص الدالة على انهم يسألون كقوله فوربك لنسألنهم اجمعين فبالجملة انما يقع التكلم من الملائكة لا من الله ١٢ جمل ٣ قوله ككعب بن الاشرف ومالك بن ضيف وحيي بن اخطب وغيرهم ١٢ م ٤ قوله يلوون السنتهم اي فكان اذا قرأ في التوراة ووصل الى كلمة الحق يحرف لسانه بقراءة الكتاب واعرض عن الكلمة الحق وينطق بكلمة اخرى غير حق فهو يلوي اي يعطف لسانه وجملة قوله يلوون صفة لفريقا فهي في محل نصب وجمع الضمير اعتبارا بالمعنى لانه اسم جمع كالرهط والقوم ١٢ ج ٥ قوله يعطفونها عطف ميل كردن وخم دادن. صراح وفي المغرب استعطف ناقته اي عطفها بان جذب زمامها ليميل راسها والمراد به الايهام في الكلام اي كانوا يوهمون المسلمين ان ذلك من نفس الكتاب ١٢ ج ٦ قوله وما هو من الكتاب اي لا في الواقع ولا في اعتقادهم ايضا والجملة حالية ١٢ ج ٧ قوله ونزل لما قال نصارى نجران الى آخره وعلى هذا السبب فالمراد بالبشر عيسى عليه السلام وبالكتاب الانجيل وعلى الثاني فالمراد به محمد صلى الله عليه وسلم وبالكتاب القرآن وهذا الاحتمال الثاني اقرب لان قوله في آخر الآية بعد اذ انتم مسلمون قرينة واضحة على ذلك ١٢ ملخص من الجمل ٨ قوله نصارى نجران اي حين قدموا على النبي صلى الله عليه وسلم فالمراد بالبشر على هذا هو عيسى وبالكتب الانجيل وقوله او لما طلب بعض المسلمين الخ او للتنويع الخلاف فالمراد بالبشر على ذلك هو محمد صلى الله عليه وسلم وبالكتاب القرآن وآخر الآية يؤيد هذا السبب ١٢ صاوى ٩ قوله السجود حيث قال رجل يا رسول الله نسلم عليك كما يسلم بعضنا على بعض افلا نسجد لك قال لا ينبغي ان يسجد لاحد من دون الله ولكن اكرموا نبيكم واعرفوا الحق لاهله ١٢ مدارك ١٠ قوله ما كان الخ هذه الصيغة يوتى بها للنفي العام الذي لا يجوز عقلا ثبوته وهو المراد هنا وكذلك قوله تع ما كان لكم ان تنبتوا شجرها اي لا يمكن ولا يتصور عقلا صدور دعوى الالوهية من نبي قط ويوتى بها للنفي الخاص كقول ابي بكر ما كان لابن ابي قحافة ان يتقدم في الصلوة بين يدي رسول الله اي ما ينبغي له ذلك فقول المفسر ينبغي اي يمكن وقد فسره المحلي في سورة يس في قوله تع لا الشمس ينبغي لها ان تدرك القمر بذلك ١٢ صاوى ١١ قوله ينبغي الخ تفسير لكان او بيان لمتعلق الجار والمجرور الواقع خبرا لكان ١٢ ج ١٢ قوله ولكن كونوا ربانيين اي ولكن يقول كونوا ربانيين فلا بد من اضمار يقول والربانيون جمع رباني وفيه قولان احدهما انه منسوب الى الرب والالف والنون فيه زائدتان في النسب دلالة على المبالغة كرقباني ولحياني وشعراني لغليظ الرقبة وطويل اللحية وكثير الشعر ولا تفرد هذه الزيادة عن النسب اما اذا نسبوا الى الرقبة واللحية والشعر من غير مبالغة قالوا رقبي ولحي وشعري والثاني انه منسوب الى ربان والربان هو معلم الخير ومن يسوس الناس ويعرفهم امر دينهم فالالف والنون دالان على زيادة الوصف كهي في عطشان وريان وتكون النسبة على هذا للمبالغة في الوصف نحو احمري ١٢ ج ١٣ قوله منسوب الى الرب بمعنى كونه عالما به مواظبا على طاعته وزيادة الالف والنون فيه للدلالة على كمال هذه الصفة كما قالوا شعراني ولحياني فاذا نسبوا الى الشعر قالوا شعري والى اللحية لحي ١٢ من الكبير وقوله تفخيما اي تعظيما للمنسوب ١٢ ١٤ قوله بالتخفيف لابن كثير وابي عمرو ونافع وتعلمون بمعنى عالمين ١٢ ك ١٥ قوله والتشديد من التعليم للباقين وعلى قراءة التشديد فالمفعول الثاني محذوف اي تعلمون الناس الكتاب ١٢ ك ١٦ قوله بسبب ذلك اي بسبب المذكور من كونكم معلمين او دارسين ١٢ ك ١٧ قوله فان فائدته اي فائدة التعليم والتعلم العمل ١٢ كما ١٨ قوله بالرفع لابي عمرو وابن كثير ونافع استئنافا فابتداء الكلام وتنصره قراءة ابن مسعود ولن يامركم بهمزة الاستفهام ١٢ كمالين ١٩ قوله والنصب اي لا يامركم الله وقيل الضمير فيه للبشر فيكمل الحال ١٢ كمالين ٢٠ قوله اربابا اي بل نحبهم ونعتقد انهم عباد مكرمون لا يعصون الله ما امرهم ويفعلون ما يؤمرون ولا يضرون ولا ينفعون فنتوسل بهم الى الله لذلك لا لكونهم اربابا ١٢ صاوى ٢١ قوله الصابئة هم فرقة من اليهود صبوا بمعنى مالوا عن دين موسى الى عبادة الملائكة وقالوا انهم بنات الله ١٢ صاوى ٢٢ قوله لا ينبغي له هذا اشارة الى انه استفهام معناه الانكار وهو خطاب للمومنين على طريق التعجب من حال غيرهم ١٢ من الكرخي ٢٣ قوله ميثاق الخ هو على ظاهره من اخذ الميثاق على النبيين بذلك او المراد ميثاق اولاد النبيين وهم بنو اسرائيل على حذف المضاف ١٢ م ٢٤ قوله بفتح اللام

[illegible]

للاكثر للابتداء وتوكيد معنى القسم الذي في اخذ الميثاق لانه بمعنى الاستحلاف ١٢ كما ٢٥ قوله ما موصولة ويجوز ان يكون متضمنة لمعنى الشرط ولتؤمنن ساد مسد جواب القسم والشرط جميعا ١٢ كما ٢٦ قوله اي للذي اي للذي آتيتكموه ولتؤمنن به ١٢ خطيب ٢٧ قوله اياه يشير الى ان العائد الى الموصول محذوف ١٢ ك ٢٨ قوله من الكتاب يشير الى ان ههنا اقامة المظهر مقام المضمر الذي هو العائد الى الموصول في الجملة المعطوفة على الصفة وهي جائزة عند الاخفش و قد يجعل العائد محذوفا والتقدير ثم جاءكم به رسول ١٢ ك ٢٩ قوله جواب القسم اي الذي في ضمن اخذ الميثاق ١٢ ٣٠ قوله ان ادركتموه اي محمدا صلى الله عليه وسلم وامهم تبع لهم في ذلك فاذا كان هذا حكم الانبياء كان الامم اولى ١٢ ك ٣١ قوله عهدي سمي العهد اصرا لانه يوصر اي يشد في القاموس الاصر العهد والذنب والثقل ويضم ويفتح ١٢ ك ٣٢ قوله اقررنا جواب عن سوال مقدر تقديره ماذا قالوا حينئذ وثمرة المعاهدة على محمد مع علم الله انه لا ياتي في زمن نبي من الانبياء الثواب على العزم بالاتباع والعقاب على العزم بعدم الايمان فجميع الانبياء مثابون على الايمان بمحمد ومن عزم على عدم الايمان به لو ظهر عوقب ١٢ صاوى ٣٣ قوله طوعا وكرها انتصب طوعا وكرها على الحال اي طائعين ومكرهين ١٢ مدارك ٣٤ قوله ومعاينة ما يلجئ اليه اي الى الاسلام كنتق الجبل وادراك غرق فرعون الجاء بمعنى الاضطرار يلجئ اليه اي ما يضطر اليه ١٢ ٣٥ قوله والهمزة للانكار اي في قوله افغير دين الله الخ وموضع الهمزة هو لفظة يبغون تقديره ابغون غير دين الله لان الاستفهام انما يكون عن الافعال والحوادث الا انه تعالى قدم المفعول الذي هو غير دين الله على فعله لانه اهم من حيث ان الانكار الذي هو معنى الهمزة متوجه الى المعبود الباطل ١٢ كبير ٣٦ قوله

لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ بالتصديق والتكذيب وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ مخلصون في العبادة ونزل فيمن
ارتد ولحق بالكفار وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ لمصيره الى النار المؤبدة
عليه كَيْفَ اي لا يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ وَشَهِدُوْا اي وشهادتهم اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ
وَّقَدْ جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ الحجج الظاهرات على صدق النبي صلى الله عليه وسلم وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ
الكافرين اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ اَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا اي اللعنة او
النار المدلول بها عليها لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ يمهلون اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ
وَاَصْلَحُوْا عملهم فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ لهم رَّحِيْمٌ بهم ونزل في اليهود اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بعيسى بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ
بموسى ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا بمحمد لَّنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ اذا غرغروا او ماتوا كفارا وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الضَّآلُّوْنَ
اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْ اَحَدِهِمْ مِّلْءُ الْاَرْضِ مقدار ما يملأها ذَهَبًا وَّلَوِ افْتَدٰى
بِهٖ ادخل الفاء في خبر ان لشبه الذين بالشرط وايذانا بتسبب عدم القبول عن الموت على الكفر اُولٰٓئِكَ
لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ مؤلم وَّمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ مانعين منه لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ اي ثوابه وهو الجنة حَتّٰى تُنْفِقُوْا
تصدقوا مِمَّا تُحِبُّوْنَ من اموالكم وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ فيجازي عليه ونزل لما قال اليهود
انك تزعم انك على ملة ابراهيم وكان لا يأكل لحوم الابل والبانها كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا حلالا لِّبَنِيْٓ
اِسْرَآءِيْلَ اِلَّا مَا حَرَّمَ اِسْرَآءِيْلُ يعقوب عَلٰى نَفْسِهٖ وهو الابل لما حصل له عرق النسا بالفتح والقصر
فنذر ان شفي لا يأكلها فحرم عليه مِنْ قَبْلِ اَنْ تُنَزَّلَ التَّوْرٰىةُ وذلك بعد ابراهيم ولم تكن على عهده
حراما كما زعموا قُلْ لهم فَاْتُوْا بِالتَّوْرٰىةِ فَاتْلُوْهَا ليتبين صدق قولكم اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ فيه فبهتوا ولم يأتوا
بها قال تعالى فَمَنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ اي ظهور الحجة بان التحريم انما كان من جهة
يعقوب لا على عهد ابراهيم فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ المتجاوزون الحق الى الباطل قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ في هذا كجميع
ما اخبر به فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ التي انا عليها حَنِيْفًا مائلا عن كل دين الى دين الاسلام وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ونزل لما
قالوا قبلتنا قبل قبلتكم اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ متعبدا لِلنَّاسِ في الارض لَلَّذِيْ بِبَكَّةَ بالباء لغة في مكة سميت
بذلك لانها تبك اعناق الجبابرة اي تدقها بناه الملائكة قبل خلق آدم ووضع بعده الاقصى وبينهما اربعون سنة
كما في حديث الصحيحين وفي حديث انه اول ما ظهر على وجه الماء عند خلق السموات والارض زبدة بيضاء
فدحيت الارض من تحته مُبٰرَكًا حال من الذي اي ذا بركة وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ لانه قبلتهم فِيْهِ اٰيٰتٌ

---

[۱] قوله دينا الخ فيه ثلاثة اوجه احدها ان الدين مفعول يبتغ وغير الاسلام حال لانها في الاصل صفة له فلما قدمت نصبت حالا الثاني ان يكون تمييزا لغير لابهامها فميزت كما ميزت مثل وشبه واخواتها والثالث ان يكون بدلا من غير ۱۲ جمل [۲] قوله من الخاسرين من الخسران وهو العقاب وحرمان الثواب ۱۲ ج [۳] قوله كيف يهدي الله نزلت في شان الذين ارتدوا ولحقوا بمكة ۱۲ جمل [۴] قوله لا الخ اشار به الى ان الاستفهام هنا للانكار ويجوز ان يكون للتعجب والتعظيم لكفرهم بعد الايمان او للاستبعاد والتوبيخ فان الجاحد عن الحق بعدما وضح له منهمك في الضلال بعيد عن الرشاد ۱۲ جمل [۵] قوله اي وشهادتهم اشار بهذا الى ان الفعل اي قوله شهدوا معطوف على الاسم الذي هو الايمان وان هذا الفعل المعطوف في تاويل الاسم ۱۲ ج [۶] قوله وقد جاءهم البينات الواو للحال كما اشار اليه بتقدير قد ۱۲ [۷] قوله اولئك اي المرتدون فقوله والله لا يهدي القوم الظالمين اعتراض واولئك مبتدأ وجزاؤهم مبتدأ ثان وقوله ان عليهم خبر المبتدأ الثاني والمبتدأ الثاني مع خبره خبر المبتدأ الاول ۱۲ جمل [۸] قوله المدلول بها اي باللعنة عليها اي النار ۱۲ [۹] قوله الا الذين تابوا اي كالحرث بن سويد فانه لما ارتد ذهب بمكة مع الكفار واراد الله له بالهدى بعث الى اهله بالمدينة وكان مسلما يقول له اخبر رسول الله صلى الله عليه وسلم اني اتوب هل اقبل فاخبر رسول الله صلى الله عليه وسلم بذلك فنزلت الآية فبعثها اليه بمكة فاتى طائعا واسلم وحسن اسلامه ۱۲ صاوی [۱۰] قوله رحيم بهم اي يتفضل عليهم وذلك ان الحرث بن سويد لما ارتد ولحق بالكفار ندم فارسل الى قومه ان سلوا رسول الله صلى الله عليه وسلم هل لي توبة فارسل اليه اخوه الجلاس بالآية فاقبل الى المدينة فتاب وقبل رسول الله صلى الله عليه وسلم توبته ۱۲ خطيب [۱۱] قوله اذا غرغروا اشار بذلك الى ان الآية مقيدة بذلك وهذا في الكافر واما العاصي فتقبل منه عند الغرغرة ۱۲ صاوی [۱۲] قوله او ماتوا كفارا اجاب عما يقال ان توبة الكافر مقبولة كما هو مقرر في الفروع ودلت عليه الآية السابقة الا الذين تابوا الخ وحاصل الجواب ان توبتهم انما تقبل اذا كانت صحيحة ومن شروط صحتها ان لا تصل الى حد الغرغرة فان لم تصح فهي غير مقبولة كما هنا ۱۲ جمل وفي تفسير الكبير قال الحسن وقتادة وعطاء السبب انهم لا يتوبون الا عند حضور الموت والله تعالى يقول وليست التوبة للذين يعملون السيئات حتى اذا حضر احدهم الموت قال اني تبت الآن وايضا قال في كتب العقائد توبة الياس مقبولة دون ايمان الكافر فالآية السابقة للكافر الذي تاب قبل حضور الموت الغرغرة وهذه الآية للكافر الذي يتوب عند حضور الموت فارتفع التناقض بين الآيتين لكن قال ملا علي القاري بعد نقل رواية الخلاصة ايمان الياس غير مقبول وتوبة الياس المختار انها مقبولة اه ولا يخفى ان هذه الرواية مخالفة لظاهر الدراية حيث ورد قوله عليه الصلوٰة والسلام ان الله يقبل التوبة ما لم يغرغر فيستفاد منه عموم توبة المومن والكافر اه ونقل في رد المحتار بعد بيان الاختلاف والحاصل ان المسئلة ظنية فاما ايمان الياس فلا يقبل اتفاقا انتهى ولنعم ما فصل الامام الزاهد حيث اورد هنا كلاما طويلا حاصله ان ايمان الياس يكون غير مقبول بالاجماع وتوبة الياس في مشيئة الله ان شاء قبل لعرف ايمانه وكان فضلا منه وان شاء لم يقبل لتقصيره وتاخيره وكان عدلا منه وغرغرة آمد شد كردن آواز در گلو وجان در حلق وفي رد المحتار كانها ماخوذة من غرغر الماء اذا اداره في حلقه فكانه يدير روحه في حلقه ۱۲ [۱۳] قوله لشبه الذين الخ فيه حكاية بالمعنى اذ المذكور في الآية الذين لكن حكمها واحد ۱۲ جمل [۱۴] قوله وايذانا بتسبب عدم القبول الخ لان الكفر في حد ذاته ليس سببا في عدم قبول التوبة بل السبب مجموعه هو والموت اه وايذان آگاهانيدن كذا في الصراح ۱۲ [۱۵] قوله لن تنالوا من ناله نيلا اذا اصابه اه روح وفي الصراح نيل يافتن ۱۲ [۱۶] قوله لن تنالوا البر لما ذكر ان صدقة الكافر لا تنفعه ذكر هنا ان صدقة المسلم وجميع طاعته تنفعه ۱۲ صاوی [۱۷] قوله مما تحبون وتوفرونها وعن الحسن كل من تصدق ابتغاء وجه الله مما يحب ولو تمرة فهو داخل في هذه الآية قال الواسطي الوصول الى البر بانفاق بعض المحاب والى الرب بالتخلي عن الكونين وقال ابو بكر الوراق لن تنالوا بركم الا ببركم باخوانكم والحاصل انه لا وصول الى المطلوب الا باخراج المحبوب عن عمر بن عبد العزيز انه كان يشتري اعدال السكر ويتصدق بها فقيل له لم لا تتصدق بثمنها قال لان السكر احب الي فاردت ان انفق بما احب ۱۲ مدارك [۱۸] قوله من اموالكم من فيه للتبعيض لقراءة بعض ما تحبون ولان انفاق الكل لا يجوز ۱۲ ک [۱۹] قوله كل الطعام اي من الاطعمة التي كانت تدعي اليهود حرمتها على ابراهيم اللام فيه للعهد فلا يرد انه لم تثبت اباحة الميتة والخنزير ۱۲ ک [۲۰] قوله الا ما حرم اسرائيل معناه بالعربية عبد الله وهو اسمه ويعقوب لقبه ۱۲ صاوی [۲۱] قوله عرق النسا بفتح النون القصر عصب يخرج في الورك الى الكعب وتثنى نسوان ونسي كرضي نسيا فهو نسي ونسيا اشتكى نساه قاموس انكرتم اضافة العرق اليه جزؤه آخر لانه من اضافة العام الى الخاص مع اختلاف لفظهما وقيل النسا الفخذ ثم هو عبارة عن عرق يمتد من الورك من خلف ينزل الى الركبة وبها يبلغ الى الكعب خ ۱۲ ک [۲۲] قوله فحرم عليه كذا اخرجه الحاكم عن ابن عباس رضي الله تعالى عنه واخرج الترمذي في تفسير سورة الرعد قال اليهود للنبي صلى الله عليه وسلم اخبرنا بما حرم اسرائيل على نفسه فقال اشتكى عرق النسا فلم يجد شيئا يلائمه الا لحم الابل والبانها فلذا حرمها فقالوا صدقت ۱۲ ک [۲۳] قوله فيه اي في قولكم وقوله فبهتوا اي تحيروا وفي القاموس بهت الحيرة وقوله ولم يأتوا بها اي لانهم يعلمون ان تحريم الابل فيها انما كان على عهد يعقوب لا على عهد ابراهيم فهي شاهدة عليهم فلذلك لم يأتوا بها ۱۲ [۲۴] قوله في مكة فان الباء والميم متقاربان في المخرج فيقام كل مقام الآخر كراتب وراتم ولازب ولازم سميت بذلك لانها تبك الخ ۱۲ [۲۵] قوله لانها تبك يعني لا يريدها جبار بسوء الا اندقت عنقه والاكثرون على ان مكة اسم البلد والمطاف وبكة اسم للبلد لقوله للذي ببكة فانه يدل على ان البيت حاصل ببكة وقيل بعكسه ۱۲ ک [۲۶] قوله تبك اعناق الجبابرة كناية عن اهلاكهم واذلالهم اي لم يقصدها جبار الا يهلك ويذل اه روح وفي الصراح بك عنقه اي دقها ۱۲ [۲۷] قوله بناه اي بنى المسجد الحرام قبل خلق آدم بالفي عام ووضع بعده الاقصى وبين بناء الملائكة المسجد الحرام وبين بناء الملائكة الاقصى اربعون سنة وروي انه صلى الله عليه وسلم سئل عن اول بيت وضع للناس فقال المسجد الحرام ثم بيت المقدس وسئل كم بينهما فقال اربعون سنة واما بناء الكعبة التي بناها ابراهيم عليه السلام وبين بناء المسجد الاقصى الذي بناه سليمان فبينهما على الف سنة ۱۲ [۲۸] قوله كما في حديث الخ اي انه سئل عن اول بيت وضع للناس فقال المسجد الحرام ثم بيت المقدس وسئل كم بينهما فقال اربعون سنة ولما استشكل بانه بنى الكعبة ابراهيم وبنى بيت المقدس سليمان عليه السلام وبينهما اكثر من الف سنة اشار الى دفعه بان تفاوت اربعين سنة انما هو بين بناء الملائكة للكعبة وبين بنائهم للاقصى زبدة كغرفة ۱۲ ک [۲۹] قوله زبدة بيضاء زبد بالتحريك كفك آب وزبده بالضم خص منه وقوله فدحيت اي بسطت كذا في الصراح ۱۲ [۳۰] قوله ذا بركة لما يحصل للحجاج والمعتمرين من الثواب وتكفير السيئات ۱۲ مدارك

بَیِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِیْمَ ۚ ای الحجر الذی قام علیه عند بناء البیت فاثر قدماه فیه وبقی الی الاٰن مع تطاول الزمان وتداول الایدی علیه ومنها تضعیف الحسنات فیه وان الطیر لایعلوه وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ۚ لایتعرض له بقتل او ظلم او غیر ذلك وَلِلّٰهِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ واجب بکسر الحاء وفتحها لغتان فی مصدر حج بمعنی قصد ویبدل من الناس مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْهِ سَبِیْلًا ۚ طریقا فسره صلی الله علیه وسلم بالزاد والراحلة رواه الحاکم وغیره وَمَنْ كَفَرَ بالله او بما فرضه من الحج فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ ۝ الانس والجن والملئکة وعن عبادتهم قُلْ یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ القراٰن ۖ وَاللّٰهُ شَهِیْدٌ عَلٰی مَا تَعْمَلُوْنَ ۝ فیجازیکم علیه قُلْ یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَصُدُّوْنَ تصرفون عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ای دینه مَنْ اٰمَنَ بتکذیبکم النبی وکتم نعته تَبْغُوْنَهَا ای تطلبون السبیل عِوَجًا مصدر بمعنی معوجة ای مائلة عن الحق وَّاَنْتُمْ شُهَدَآءُ ۭ عالمون بان الدین المرضی هو القیم دین الاسلام کما فی کتابکم وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ من الکفر والتکذیب وانما یؤخرکم الی وقتکم فیجازیکم ونزل لما مر بعض الیهود علی الاوس والخزرج فغاظه تألفهم فذکرهم بما کان بینهم فی الجاهلیة من الفتن فتشاجروا وکادوا یقتتلون یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تُطِیْعُوْا فَرِیْقًا مِّنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ یَرُدُّوْكُمْ بَعْدَ اِیْمَانِكُمْ كٰفِرِیْنَ ۝ وَكَیْفَ تَكْفُرُوْنَ استفهام تعجیب وتوبیخ وَاَنْتُمْ تُتْلٰی عَلَیْكُمْ اٰیٰتُ اللّٰهِ وَفِیْكُمْ رَسُوْلُهٗ ۭ وَمَنْ یَّعْتَصِمْ یتمسك بِاللّٰهِ فَقَدْ هُدِیَ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۝ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ بان یطاع فلا یعصی ویشکر فلا یکفر ویذکر فلا ینسی فقالوا یا رسول الله من یقوی علی هذا فنسخ بقوله فاتقوا الله ما استطعتم وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ موحدون وَاعْتَصِمُوْا تمسکوا بِحَبْلِ اللّٰهِ ای دینه جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۠ بعد الاسلام وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ انعامه عَلَیْكُمْ یا معشر الاوس والخزرج اِذْ كُنْتُمْ قبل الاسلام اَعْدَآءً فَاَلَّفَ جمع بَیْنَ قُلُوْبِكُمْ بالاسلام فَاَصْبَحْتُمْ فصرتم بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًا ۚ فی الدین والولایة وَكُنْتُمْ عَلٰی شَفَا طرف حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ لیس بینکم وبین الوقوع فیها الا ان تموتوا کفارا فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ۭ بالایمان كَذٰلِكَ کما بین لکم ما ذکر یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰیٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝ وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ یَّدْعُوْنَ اِلَی الْخَیْرِ الاسلام وَیَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ۭ وَاُولٰۤئِكَ الداعون الآمرون الناهون هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ الفائزون ومن للتبعیض لان ما ذکر فرض کفایة لایلزم کل الامة ولایلیق بکل احد کالجاهل وقیل زائدة ای لتکونوا امة وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ تَفَرَّقُوْا عن دینهم وَاخْتَلَفُوْا فیه مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَیِّنٰتُ ۭ وهم الیهود والنصاری وَاُولٰۤئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۝ یَّوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ ۚ ای یوم القیمة فَاَمَّا الَّذِیْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ وهم الکافرون فیلقون فی النار ویقال لهم توبیخا اَكَفَرْتُمْ بَعْدَ اِیْمَانِكُمْ یوم اخذ المیثاق فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝ وَاَمَّا الَّذِیْنَ

---

۵۱ قوله آیات بینات ای دلائل واضحات علی حرمته ای احترامه ومزید فضله ۱۲ جمل ۵۲ قوله منها مقام ابراهیم ای من الآیات منها امن من دخله ومنها غیر ذلك کما ذکره الشارح وغیره فلیست محصورة فی ذین ۱۲ ۵۳ قوله مقام ابراهیم عطف بیان لقوله آیات بینات وصح بیان الجماعة بالواحد لانه وحده بمنزلة آیات کثیرة لظهور شانه وقوة دلالته علی قدرة الله تعالی وبنبوة ابراهیم علیه السلام من تاثیر قدمیه فی حجر صلد او لاشتماله علی آیات لان اثر القدم فی الصخرة الصماء آیة وغوصه فیها الی الکعبین آیة والانة بعض الصخرة دون بعض آیة وابقاؤه دون سائر آیات الانبیاء علیهم الصلوة والسلام آیة لابراهیم خاصة انتهی ما فی المدارك فعلم منه ان الذین یشهرون فی البلدان هذا اثر قدم نبینا صلی الله علیه وسلم کاذبون لایعبأ بقولهم لان الخاصة ما یوجد فی الشیء ولایوجد فی غیره فافهم ولاتبتدع ۱۲ م ۵۴ قوله فاثر قدماه ولابن وهب فی موطاه عن انس رأیت المقام فیه اصابع ابراهیم واخمص قدمیه غیر انه اذهبه مسح الناس بایدیهم ۱۲ ک ۵۵ قوله وبقی الی الآن اشار بذلك ان فی الحجر آیتین غوص قدمی ابراهیم فیه وصعوده به ونزوله به وکونه باقیا الی الآن ۱۲ ۵۶ قوله تداول الایدی ای تبادل الایدی فی الصراح تداولته الایدی اخذته هذه مرة وهذه مرة ۱۲ ۵۷ قوله وان الطیر لایعلوه ای بل اذا قابل هواءه وهو فی الجو انحرف عنه یمینا وشمالا ولایستطیع ان یقطع هواءه الا اذا حصل له مرض فیدخل هواءه للتداوی ۱۲ جمل ۵۸ قوله لایتعرض له بقتل قال ابوحنیفة من لزمه القتل بقصاص او ردة او زنا فالتجا الی الحرم لم یتعرض له الا انه لایؤوی ولایطعم ولایسقی ولایباع حتی یضطر الی الخروج وهذا فی حق من جنی فی الحل ثم التجا الی الحرم واما اذا اصاب الحد فی الحرم فیقام علیه فیه فمن سرق فیه قطع ومن قتل فیه قتل قال الله تعالی ولاتقاتلوهم عند المسجد الحرام حتی یقاتلوکم فیه فان قاتلوکم فاقتلوهم آه روح وعند الشافعی رح من جنی فی غیر الحرم ثم التجا الی الحرم یقتل فیه - زاهدی ومن جنی فی الحرم واستحق له القتل یقتل فیه بالاتفاق اه احمدی وعن ابن مسعود رضی الله عنه وقف رسول الله صلی الله علیه وسلم علی ثنیة الحجون ولیس بها یومئذ مقبرة فقال یبعث الله تعالی من هذه البقعة ومن هذا الحرم سبعین الفا وجوههم کالقمر لیلة البدر یدخلون الجنة بغیر حساب یشفع کل واحد منهم فی سبعین الفا وجوههم کالقمر لیلة البدر وعن النبی صلی الله علیه وسلم من صبر علی حر مکة ساعة من نهار تباعدت عنه جهنم مسیرة مائتی عام کما فی ابی السعود ۱۲ ۵۹ قوله بقتل ای ولو قصاصا بهذا کان حاله فی الجاهلیة فکان الرجل یقتل فیدخل فی الحرم فلا یتعرض الیه احد ما دام فیه واما بعد الاسلام فالحکم ان القاتل ان قتل فیه اقتص منه فیه اجماعا واما ان قتل خارجه فدخل فیه فلا یقتص منه ما دام فیه عند ابی حنیفة رحمه الله ویقتص منه وهو فیه عند غیره کالشافعی ۱۲ جمل ۶۰ قوله او ظلم مما یفعل اهل الجاهلیة فیما کان الرجل لو جنی کل جنایة ثم التجی الی الحرم لم یطلب ویؤید هذا التفسیر قوله تعالی اولم یروا انا جعلنا حرما آمنا ویتخطف الناس من حولهم وقال ابوحنیفة رح هو خبر بمعنی الامر والمعنی من لزمه القتل بردة او قصاص او حد لم یتعرض له فیه ولکن الجئ الی الخروج وروی عن ابن عباس وقال الشافعی رح یستوفی وقیل من حج فدخله کان آمنا من الذنوب التی اکتسبها قبل ذلك ومن النار وقیل من مات فی احد الحرمین بعث یوم القیمة آمنا کما فی حدیث رواه البیهقی فی شعب الایمان ۱۲ ک ۶۱ قوله ولله خبر مقدم متعلق بمحذوف ای واجب کما قدره الشارح وعلی الناس متعلق بهذا المحذوف ۱۲ ۶۲ قوله ویبدل من الناس ای بدل بعض او اشتمال ولابد فی کل منهما من ضمیر یعود الی المبدل منه وهو مقدر هنا تقدیره من استطاع منهم ۱۲ ج ۶۳ قوله بالزاد والراحلة فلا یجب المشی عند الشافعی وان قدر علیه ۱۲ جمل وعند امامنا الاعظم صحة البدن والقدرة علی الراحلة مجموعها شرط بل امن الطریق ایضا کما فی الاحمدی ۱۲ ۶۴ قوله وغیره وعلیه ابوحنیفة والشافعی وقال مالك انها بالبدن فیجب علی قدر بالمشی والکسب فی الطریق ۱۲ ک ۶۵ قوله قل یا اهل الکتاب لم تکفرون بآیات الله ای الدالة علی صدق محمد صلی الله علیه وسلم فیما یدعیه من وجوب الحج وغیره وتخصیص اهل الکتاب بالخطاب دلیل علی ان کفرهم اوضح وان زعموا انهم مؤمنون بالتوراة والانجیل فهم کافرون بهما ۱۲ ج ۶۶ قوله قل یا اهل الکتاب امر بتوبیخهم باضلال غیرهم بعد توبیخهم بضلالهم ۱۲ ج ۶۷ قوله لم تصدون عن سبیل الله فکانوا یفتنون مؤمنین ویحتالون فی صدهم عن الاسلام ویقولون ان صفة محمد صلی الله علیه وسلم لیست فی کتابنا ولاتقدمت به بشارة ولم متعلق بالفعل بعده ومن آمن مفعوله ۱۲ جمل ۶۸ قوله لما مر بعض الیهود الخ وهو شاس ابن قیس واصحابه وتفصیل این است که شاس بن قیس یهودی از حسد وکینه خود که با مسلمانان میداشت خواست که تفرقه در مجمع انصار اندازد وایشان دو قبیله بودند اوس وخزرج ودر جاهلیت میان ایشان عداوت وحرب قائم بود چون مسلمان شدند آن خصومت باتحاد مبدل شد چون شاس بن قیس حال الفت مابین ایشان دید در غضب آمد وتدبیر مخاصمت با مسلمانان این کرد که شخصے را گفت که از واقعه بعاث که حربے عظیم در ایام جاهلیت بوده مابین القبیلتین سخن انگیز وقصیده که در آن ایام شعرا بجو خزرج بودند بخواند القصه باین تدبیر درمیان مسلمانان جنگ واقع شد جناب سرور عالم صلی الله علیه وسلم آن جنگ را دفع فرمود کذا فی الحسینی وقوله فغاظه تألفهم ای بس در غضب انداخت آن یهود را الفت کردن میان مسلمانان باهم که از قبیله اوس وخزرج بودند وقوله فتشاجروا ای تنازعوا التشاجر فی الصراح منازعت کردن دو گروه باهم ۱۲ ۶۹ قوله بان یطاع تصویر للتقوی حق التقوی وهذه اخلاق الانبیاء والمرسلین المعصومین وتکون لخواص عباد الله الذین علی اقدام الانبیاء ۱۲ صاوی ۷۰ قوله فنسخ بقوله تعالی الخ وقال مقاتل لیس فی آل عمران منسوخ الا هذه الآیة کما فی الخطیب فی تفسیر الکبیر وزعم جمهور المحققین ان القول بهذا النسخ باطل واحتجوا علیه من وجوه ترکتها بنا لخوف الطوالة ۷۱ ولاتموتن الا وانتم مسلمون المعنی لاتکونن علی حال سوی حالة الاسلام والمراد دوامهم علی الاسلام ام خطیب فی الکبیر المقصود بالامر الاقامة علی الاسلام وذلك لان الموت لابد منه فکانه قیل دوموا علی الاسلام ۱۲ ۷۲ قوله بحبل الله ای تمسکوا بالقرآن لقوله علیه السلام القرآن حبل الله المتین لاتنقضی عجائبه ولایخلق عن کثرة الرد من قال به صدق ومن عمل به رشد ومن اعتصم به هدی الی صراط مستقیم ۱۲ مد ۷۳ قوله وکنتم علی شفا حفرة ای کنتم مشرفین علی الوقوع فی نار جهنم لکفرکم لیس بینکم وبین الوقوع فیها الا ان تموتوا کفارا اذ لو ادرککم الموت فی تلك الحال لوقعتم فی النار ۱۲ ک ۷۴ قوله یدعون الی الخیر المفعول محذوف ای یدعون الناس ۱۲ ۷۵ قوله وینهون عن المنکر ای عما استقبحه الشرع والعقل او المعروف ما وافق الکتاب والسنة والمنکر ما خالفهما او المعروف الطاعات والمنکر المعاصی والدعاء الی الخیر عام فی التکالیف من الافعال والتروك وما عطف علیه خاص ۷۶ من للتبعیض لان الامر بالمعروف والنهی عن المنکر من الفروض الکفایات ولانه لایصلح له الا من علم المعروف والمنکر وعلم کیف یترتب الامر فی اقامته فانه یبدأ بالسهل فان لم ینفع ترقی الی الصعب قال الله تعالی فاصلحوا بینهما ثم قال فقاتلوا والتبیین ای وکونوا امة تامرون کقوله تعالی کنتم خیر امة اخرجت للناس تامرون بالمعروف ۱۲ ۷۷ قوله فرض کفایة علی هذا من قدر واحد منهم لاعلی سبیل التعیین واما من تصدی نفسه للامر بالمعروف والنهی عن المنکر واشتغل بهذه الحرفة او نصبه الامام لاجله یکون ذلك علیه فرض عین ویسمی ذلك محتسبا کذا فی الاحمدی واعلم ان الامر بالمعروف علی وجوه ان کان یعلم باکبر رأیه انه لو امر بالمعروف یقبلون ذلك منه ویمتنعون عن المنکر فالامر واجب علیه لایسعه ترکه ولو علم باکبر رأیه انه لو امرهم بذلك قذفوه وشتموه فترکه افضل وکذلك لو علم انهم یضربونه ولایصبر علی ذلك یقع بینهم عداوة ویهیج منه القتال فترکه افضل ولو علم انهم لا ... وان لایکون موجبا للفتنة والفساد والوعظ اذا سأل الناس شیئا فی المجلس لنفسه لایحل له ذلك لانه اکتساب الدنیا بالعلم هکذا فی التاتارخانیة نقلا عن الخلاصة ۱۲ ۷۸ قوله عن دینهم ای عن اصولهم فالمقصود نهی المؤمنین عن الاختلاف فی اصول الدین دون الفروع الا ... منهم الایمان فی عالم الذر حین خوطبوا بالست بربکم فقالوا بلی ۱۲ کرخی

ابيضت وجوههم وهم المؤمنون ففي رحمة الله اي جنته هم فيها خالدون ○ تلك اي هذه
الآيات آيات الله نتلوها عليك يا محمد بالحق وما الله يريد ظلما للعلمين ○ بان ياخذهم بغير جرم
ولله ما في السموات وما في الارض ملكا وخلقا وعبيدا والى الله ترجع تصير الامور ○ كنتم يا امة ع
محمد في علم الله تعالى خير امة اخرجت اظهرت للناس تامرون بالمعروف وتنهون عن المنكر و
تؤمنون بالله ولو آمن اهل الكتاب بالله لكان الايمان خيرا لهم منهم المؤمنون كعبد الله بن
سلام واصحابه واكثرهم الفسقون ○ الكافرون لن يضروكم اي اليهود يا معشر المسلمين بشئ الا اذى
باللسان من سب و وعيد وان يقاتلوكم يولوكم الادبار منهزمين ثم لا ينصرون ○ عليكم بل لكم النصر عليهم
ضربت عليهم الذلة اينما ثقفوا حيثما وجدوا فلا عز لهم ولا اعتصام الا كائنين بحبل من الله وحبل
من الناس المؤمنين وهو عهدهم اليهم بالامان على اداء الجزية اي لا عصمة لهم غير ذلك وباءو رجعوا
بغضب من الله وضربت عليهم المسكنة ذلك بانهم اي بسبب انهم كانوا يكفرون بآيات الله و
يقتلون الانبياء بغير حق ذلك تاكيد بما عصوا امر الله وكانوا يعتدون ○ يتجاوزون الحلال الى
الحرام ليسوا اي اهل الكتاب سواء مستوين من اهل الكتاب امة قائمة مستقيمة ثابتة على الحق
كعبد الله بن سلام واصحابه يتلون آيات الله آناء الليل اي في ساعاته وهم يسجدون ○ يصلون حال
يؤمنون بالله واليوم الآخر ويامرون بالمعروف وينهون عن المنكر ويسارعون في الخيرات واولئك
الموصوفون بما ذكر من الصلحين ○ ومنهم من ليسوا كذلك وليسوا من الصلحين وما تفعلوا بالتاء ايتها
الامة وبالياء اي الامة القائمة من خير فلن تكفروه بالوجهين اي تعدموا ثوابه بل تجازون عليه
والله عليم بالمتقين ○ ان الذين كفروا لن تغني تدفع عنهم اموالهم ولا اولادهم من الله اي
عذابه شيئا وخصهما بالذكر لان الانسان يدفع عن نفسه تارة بفداء المال وتارة بالاستعانة بالاولاد
واولئك اصحب النار هم فيها خلدون ○ مثل صفة ما ينفقون اي الكفار في هذه الحيوة الدنيا
في عداوة النبي صلى الله عليه وسلم او صدقة ونحوها كمثل ريح فيها صر حر او برد شديد اصابت حرث
زرع قوم ظلموا انفسهم بالكفر والمعصية فاهلكته فلم ينتفعوا به فكذلك نفقاتهم ذاهبة لا
ينتفعون بها وما ظلمهم الله بضياع نفقاتهم ولكن انفسهم يظلمون ○ بالكفر الموجب لضياعها
يايها الذين امنوا لا تتخذوا بطانة اصفياء تطلعونهم على سركم من دونكم اي غيركم من اليهود

دوست درونی ١٢

---

١ قوله اي جنته التعبير عنها بالرحمة فيها اشارة الى ان دخولها برحمة الله لا بالطاعة والعمل ١٢ جمل ٢ قوله جنته اي ففيه اطلاق الحال وارادة المحل فالجنة محل هبوط الرحمة والرحمة ناشئة عن ذات الله وفيه تنبيه على ان المؤمن وان استغرق عمره في الطاعة لا يدخل الجنة الا برحمته ١٢ كما ٣ قوله تلك آيات الله اي المشتملة على نعيم الابرار وتعذيب الكفار وتلك مبتدأ وآيات الله خبر ونتلوها حال ١٢ ج ٤ قوله وما الله يريد ظلما للعلمين اي فحيث انتفت ارادة الظلم فالظلم منفي بالاولى لان تعلق الارادة في التعقل سابق على الفعل ١٢ صاوي ٥ قوله ملكا الخ قيل الاول اشارة الى ان اللام للملك واختصاصها به من جهة كونها مخلوقة اذ لا شريك له في خلقه ١٢ ك ٦ قوله يا امة محمد يشير الى ان الخطاب يعم الصحابة وغيرهم وصححه ابن كثير ويشهد له حديث علي عند احمد باسناد صحيح حسن وجعلت امتي خير الامم وروى ابن ابي حاتم من طريق السدي عن عمر انه قال هي للاصحاب خاصة لقوله كنتم ولو قال انتم كلنا ولاحمد عن ابن عباس هم الذين هاجروا معه صلى الله عليه وسلم ١٢ ك ٧ قوله في علم الله وقال الزمخشري كان عبارة عن وجود الشئ في زمان ماض على سبيل الابهام وليس فيه دليل عدم سابق ولا انقطاع طارئ ١٢ كما ٨ قوله للناس انما عبر باللام دون من اشارة الى ان هذه الامة نفع ورحمة لنفسها وللخلق عموما في الدنيا بالدعاء لجميع الامم ١٢ ص ٩ قوله تامرون بالمعروف اختيرت صيغة الخطاب تشريفا لهم واشارة الى رفع الحجب عنهم حيث خاطبهم ولم يخبر عنهم وانهم مقربون من حضرت الله ١٢ صاوي ١٠ قوله ولو آمن اهل الكتاب اي اليهود والنصارى اي ايمانا كاملا كايمانكم لكان خيرا لهم من الرياسة التي هم عليها وقيل من الكفر الذي هم عليه وفيه ضرب تهكم ١٢ ج ١١ قوله بشئ الا اذى اشار به الى ان الاستثناء متصل ١٢ م من الكرخي وقوله من سب في الصراح سب دشنام دادن ١٢ ١٢ قوله ثم فيه للتراخي في الاخبار بتسليط الخذلان عليهم اعظم من الاخبار بتوليتهم عليه ١٢ كما ١٣ قوله ثم لا ينصرون ليس معطوفا على جواب الشرط والا لاوهم انهم قد ينصرون من غير قتال بل هو مستانف ليفيد سلب النصرة عنهم في جميع الاحوال ١٢ صاوي ١٤ قوله ولا اعتصام اعتصام چنگ زدن كذا في الصراح ١٢ ١٥ قوله الا بحبل من الله استثناء من اعم الاحوال اي ضربت عليهم الذلة في جميع الاحوال الا حال كونهم معتصمين بذمة الله وذمة المسلمين واستعير الحبل للعهد لانه سبب النجاة والفوز بالمراد قال الامام في توجيه الامان الحاصل للذمي قسمان احدهما الذي نص الله عليه وهو الامان الحاصل باعطاء الجزية عن يد وقبولها والثاني الامان الذي فوض الى راي الامام واجتهاده فيعطيهم الامان مجانا تارة ويزيده زائدا او ناقصا اخرى على حسب اجتهاده فالاول هو المسمى بحبل الله والثاني هو المسمى بحبل المؤمنين فالامان واقعان بمباشرة المسلمين الا انهما متغايران بالاعتبار ١٢ روح ١٦ قوله ضربت عليهم المسكنة الخ فان قيل هذه الذلة والمسكنة انما التصقت باليهود بعد ظهور دولة الاسلام والذين قتلوا الانبياء بغير حق هم الذين كانوا قبل محمد صلى الله عليه وسلم باعصار فعلى هذا الموضع الذي حصلت فيه العلة وهو قتل الانبياء لم يحصل فيه المعلول الذي هو الذلة والمسكنة والموضع الذي فيه هذا المعلول لم تحصل فيه العلة فكان الاشكال لازما والجواب عنه ان هؤلاء المتاخرين وان كان لم يصدر عنهم قتل الانبياء عليهم السلام لكنهم كانوا راضين بفعل اسلافهم فنسب ذلك الفعل اليهم من حيث كان ذلك الفعل القبيح فعلا لآبائهم ١٢ كبير ١٧ قوله تاكيد اي لذلك الذي قبله فان قيل لا يجوز ان يكون تاكيدا لان التاكيد يجب ان يكون بشئ اقوى من المؤكد والعصيان اقل حالا من الكفر فلم يجز تاكيد الكفر بالعصيان والجواب عنه ان علة الذلة والغضب والمسكنة هي الكفر وقتل الانبياء وعلة الكفر هي المعصية فقوله ذلك بما عصوا اشارة الى علة العلة هكذا في الكبير ١٢ ١٨ قوله بما عصوا اي بسبب عصيانهم واعتدائهم حدود الله ١٢ ابو السعود ١٩ قوله واصحابه كثعلبة بن سعيد واسيد بن عبيد واضرابهم من اليهود الذين اسلموا وقيل هم اربعون رجلا من نصارى نجران واثنان وثلاثون من الحبشة وثلاثون من الروم كانوا على دين عيسى وصدقوا محمدا صلى الله عليه وسلم وكان من الانصار فيهم عدة قبل قدوم النبي صلى الله عليه وسلم منهم اسعد بن زرارة والبراء بن معرور ومحمد بن مسلمة وابو قيس صرمة بن انس رضي الله عنهم كانوا موحدين يغتسلون من الجنابة ويقومون بما يعرفون من شرائع الحنيفية حتى بعث الله النبي صلى الله عليه وسلم فصدقوه ونصروه اه ابو السعود ١٢ جمل ٢٠ قوله آناء الليل اي في تهجدهم وقيل في صلوة العشاء وخصت لان اهل الكتاب كانوا لا يصلونها ١٢ كمالين ٢١ قوله يصلون لان التلاوة لا تكون في السجود اه خطيب وقوله حال اي من فاعل يتلون ١٢ ٢٢ قوله ان الذين كفروا قيل نزلت في قريظة وبني النضير وقيل في مشركي العرب وقيل فيما هو اعم وهو الاقرب ١٢ صاوي ٢٣ قوله فيها صر الجملة من المبتدأ والخبر في محل جر نعت الريح ويجوز ان يكون فيها وحده هو الصفة وصر فاعل له وجاز ذلك لاعتماد الجار على الموصوف وهذا احسن لان الاصل في الاوصاف هو الافراد وهذا قريب منه ١٢ ٢٤ قوله صر بالكسر سرما كه كشت ونبات را بسوزد ونيز بمعنى گرما آمده ١٢ كذا في الصراح ٢٥ قوله او برد فسره بالحر والبرد وان كان الشائع اطلاقه للريح البارد لما روي عن ابن عباس في تفسير الآية انه قال ريح فيها نار يعني الصر هو السموم الحارة ١٢ كما ٢٦ قوله يا ايها الذين الخ نزلت في قوم من المؤمنين كان لهم اقارب من المنافقين والكفار وكانوا يواصلونهم ١٢ صاوي ٢٧ قوله اصفياء اشار بذلك الى ان في الكلام استعارة حيث شبه الاصفياء ببطانة الثوب الملتصقة به واستعير اسم المشبه به للمشبه على طريق الاستعارة التصريحية الاصلية والجامع شدة الالتصاق على حد الناس دثار والانصار شعار ١٢ صاوي ٢٨ قوله ويسارعون اي يبادرون بامتثال امر الله ان قلت ان العجلة مذمومة ففي الحديث العجلة من الشيطان الا في امور اجيب بان معنى المسارعة انه اذا تعارض حق الله وحظ النفس بادر بحق الله وترك حظه واما العجلة فهي المبادرة للشئ مطلقا كان يبادر للصلوة قبل وقتها او في الصلوة بان لا يتقن ركوعها ولا سجودها فان ذلك مذموم الا في امور فهي مسارعة لا عجلة كالتوبة وتقديم الطعام للضيف وتجهيز الميت وزواج البكر والصلاة في اول وقتها ١٢ صاوي ٢٩ قوله ما ينفقون الخ يحتمل ان ما اسم موصول وينفقون صلتها والعائد محذوف ويحتمل انها مصدرية تسبك مع ما بعدها بمصدر تقدير الاول مثل المال الذي ينفقونه وتقدير الثاني مثل انفاقهم ١٢ صاوي ❊

والمنافقين لا يألونكم خبالا نصب بنزع الخافض اى لا يقصرون لكم جهدهم فى الفساد ودّوا
تمنوا ما عنتم اى عنتكم وهو شدة الضرر قد بدت ظهرت البغضاء العداوة لكم من افواههم بالوقيعة
فيكم واطلاع المشركين على سركم وما تخفى صدورهم من العداوة اكبر قد بيّنا لكم الآيات على
عداوتهم ان كنتم تعقلون ذلك فلا توالوهم ها للتنبيه انتم يا اولاء المؤمنين تحبونهم لقرابتهم منكم
وصداقتهم ولا يحبونكم لمخالفتهم لكم فى الدين وتؤمنون بالكتب كله اى بالكتب كلها ولا يؤمنون
بكتابكم واذا لقوكم قالوا آمنا واذا خلوا عضوا عليكم الانامل اطراف الاصابع من الغيظ شدة الغضب
لما يرون من ائتلافكم ويعبر عن شدة الغضب بعض الانامل مجازا وان لم يكن ثم عض قل موتوا
بغيظكم اى ابقوا عليه الى الموت فلن تروا ما يسركم ان الله عليم بذات الصدور بما فى القلوب ومنه ما
يضمره هؤلاء ان تمسسكم تصبكم حسنة نعمة كنصر وغنيمة تسؤهم تحزنهم وان تصبكم سيئة كهزيمة و
جدب يفرحوا بها وجملة الشرطية متصلة بالشرط قبل وما بينهما اعتراض والمعنى انهم متناهون فى
عداوتكم فلم توالونهم فاجتنبوهم وان تصبروا على اذاهم وتتقوا الله فى موالاتهم وغيرها لا يضركم بكسر
الضاد وسكون الراء وضمها وتشديدها كيدهم شيئا ان الله بما يعملون بالياء والتاء محيط عالم ع ۱۲ ۱۱ ۳
فيجازيهم به واذكر يا محمد اذ غدوت من اهلك من المدينة تبوئ تنزل المؤمنين مقاعد مراكز
يقفون فيها للقتال والله سميع لاقوالكم عليم باحوالكم وهو يوم احد خرج صلى الله عليه وسلم بالف او
الا خمسين رجلا والمشركون ثلاثة آلاف ونزل بالشعب يوم السبت سابع شوال سنة ثلاث من الهجرة
وجعل ظهره وعسكره الى احد وسوى صفوفهم واجلس جيشا من الرماة وامّر عليهم عبد الله بن جبير
بسفح الجبل وقال انضحوا عنا بالنبل لا ياتونا من ورائنا ولا تبرحوا غلبنا او نصرنا اذ بدل من اذ قبله همت
طائفتان منكم بنو سلمة وبنو حارثة جناحا العسكر ان تفشلا تجبنا عن القتال وترجعا لما رجع
عبد الله بن ابىّ المنافق واصحابه وقال علام نقتل انفسنا واولادنا وقال لابى جابر السلمى القائل له
انشدكم الله فى نبيكم وانفسكم لو نعلم قتالا لاتبعناكم فثبتهما الله تعالى ولم ينصرفا والله وليهما
ناصرهما وعلى الله فليتوكل المؤمنون ليثقوا به دون غيره ونزل لما هزموا تذكيرا لهم بنعمة الله و
لقد نصركم الله ببدر موضع بين مكة والمدينة وانتم اذلة بقلة العدد والسلاح فاتقوا الله لعلكم
تشكرون نعمه اذ ظرف لنصركم تقول للمؤمنين توعدهم تطمينا لقلوبهم الن يكفيكم ان يمدكم

---

۱ قوله لا يألونكم خبالا بالفارسية تقصيرى كنند به نسبت شما در فتنه انگيزى ۱۲ ۲ قوله نصب بنزع الخافض وهو اللام وفى يعنى كل من كاف الخطاب ومن خبالا منصوب بنزع الخافض الاول باللام والثانى بفى فيحتاج الى هذا لان المادة لازمة فلا يتعدى الفعل منها الا بواسطة تضمينه المنع ۱۲ من الجمل ۳ قوله اى عنتكم الخ يشير الى ان ما مصدرية والجملة مستانفة على التعليل للنهى عن اتخاذهم بطانة وكذا الجملتان بعدها ۱۲ ك ۴ قوله الوقيعة الغيبة والوقيعة ايضا القتال والجمع وقائع كما فى المختار وفى الصراح وقيعة فتنة ۱۲ ۵ قوله يا اولاء يشير الى ان اولاء منادى حذف حرف النداء منه ووقعت بين المبتدأ والخبر وقد يجعل اولاء خبر اى انتم اولاء المخاطبون فى موالاة منافقى اهل الكتاب وتحبونهم بيان لخطائهم فى موالاتهم او خبر لاولاء والجملة خبر لانتم او حال والعامل فيه معنى الاشارة اى اشير اليكم فى مثل هذه الحالة واولاء موصول صلته تحبونهم وتؤمنون حال ۱۲ ك ۶ قوله ان تمسسكم اصل المس الجس باليد ثم يطلق على كل ما يصل الى الشئ على سبيل التشبيه كما يقال مسه نصب وتعب ۱۲ ج ۷ قوله حسنة المراد بالحسنة هنا منافع الدنيا كما اشار اليه الشارح ۱۲ ج ۸ قوله وجدب جدب تنگ سالى ۱۲ صراح ۹ قوله وجملة الشرطية وهى قوله ان تمسسكم الخ متصلة بالشرط وهو قوله واذا لقوكم الخ وما بينهما اعتراض وهو قوله قل موتوا بغيظكم ان الله عليم بذات الصدور ۱۲ جمل ۱۰ قوله وغيرها اى من كل ما حرم عليكم ۱۲ من الكرخى ۱۱ قوله وسكون الراء اى لابى عمرو وابن كثير ونافع من ضاره يضيره اى ضره ۱۲ ك ۱۲ قوله وتشديدها اى تشديد الراء للباقين وضمة الراء فيه لاتباع ضمة الضاد كضمة مد الا كان الاصل فيه فتحة الراء كقراءة مفضل عن عاصم لانه مجزوم على جواب الشرط ۱۲ ك ۱۳ قوله كيدهم الكيد احتيالك لتوقع غيرك فى مكروه وقوله شيئا نصب على المصدرية اى لا يضركم شيئا من ضرر بفضل الله تعالى وحفظه ۱۲ ج ۱۴ قوله بالياء وهذه القراءة المتفق عليها العشرة وقراءة التاء شاذة وهى للحسن البصرى فكان على الشارح ان يبين شذوذها كان يقول وقرئ بالتاء كما هو عادته اذا نبه على القراءة الشاذة يقول وقرئ ۱۲ ج ۱۵ قوله اذكر اذ غدوت جمهور المفسرين على ان هذه الآية متعلقة بغزوة احد وقيل بغزوة بدر وقيل بغزوة الاحزاب والصحيح الاول ولذا مشى المفسر عليه ۱۲ صاوى ۱۶ قوله من اهلك اى من بيت اهلك وهى زوجته عائشة وكان قدوم جيش الكفار يوم الاربعاء رابع شوال واميرهم اذ ذاك ابوسفيان فجمع صلى الله عليه وسلم الانصار والمهاجرين وشاورهم فى الخروج لهم او المكث فى المدينة ينتظرونهم فاشار عبد الله بن ابى ابن سلول رئيس المنافقين هو وجماعة من الانصار بعدم الخروج فان ابوا قاتلهم الرجال والنساء واشار جماعة بالخروج فدخل صلى الله عليه وسلم منزله ولبس لامته وخرج فقال هلموا الى الخروج فقالوا يا رسول الله ما الرأى معك فقال ما من نبى يلبس لامته ويرجع حتى يحكم الله بين عدوه فخرج صلى الله عليه وسلم واصحابه بعد صلوة الجمعة ۱۲ صاوى ۱۷ قوله مراكز اى اماكن وعبر عنها بالمقاعد اشارة الى طلب ثبوتهم فيها وان كانوا وقوفا كثبوت القاعد فى مكانه ۱۲ جمل ۱۸ قوله سميع الخ ان كان سميع وعليم من صيغ المبالغة الملحقة باسم الفاعل فهذا بيان لتقدير معموله واللام للتقوية كما صرح به فى قوله ان ربى لسميع الدعاء وان كان صفة مشبهة فلا عمل لها فى المفعول ۱۲ ۱۹ قوله وهو يوم احد الضمير راجع لاذ اى هذا الزمان الذى امر بتذكره هو يوم احد وقد كان المشركون اقاموا باحد يوم الاربعاء والخميس فخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم الجمعة بعد ما صلى الجمعة فاصبح بالشعب من احد يوم السبت ۱۲ ۲۰ قوله سابع شوال هذا ما ذهب اليه الشارح واما غيره من المفسرين فقالوا ان هذا اليوم كان للنصف من الشوال كما رأيت فى روح البيان وابى السعود والخطيب والكبير وغيره وقوله امّر عليهم اى جعله اميرا وقوله بسفح الجبل اى عرض الجبل المضطجع او اصله واسفله كما فى القاموس وفى الصراح سفح الجبل روئ كوه وقوله انضحوا عنا اى ادفعوا ومعنى الصراح نضح عن نفسه اى دفع عنها وقوله بالنبل نبل بمعنى تير كما فى الصراح وقوله لا تبرحوا اى لا تفارقوا مكانكم ۱۲ ۲۱ قوله اذ همت طائفتان اى ارادت ولما كان الهم بالمعصية لا يكتب مدحهم الله بقوله والله وليهما واما بالطاعة فيكتب واما العزم فيكتب خيرا او شرا وما دون ذلك من مراتب القصد لا يكتب اصلا لا خيرا ولا شرا ۱۲ صاوى ۲۲ قوله بنو سلمة وهو من الخزرج وقوله بنو حارثة وهو من الاوس اه روح وقوله جناحا العسكر اى جانباه يمينا وشمالا ۱۲ ۲۳ قوله ان تفشلا متعلق بهمت لانه يتعدى بالباء والاصل بان تفشلا فيجرى فى محل ان الوجهان المشهوران والفشل الجبن والخور وقال بعضهم الفشل فى الراى العجز وفى البدن الاعياء وعدم النهوض وفى الحرب الجبن والخور والفعل منه فشل بكسر العين من باب تعب وتفاشل الماء اذا سال آه سمين ۱۲ ج ۲۴ قوله واصحابه وكانوا ثلثمائة وقوله علام اى لاى شئ وقوله لابى جابر مقول هذا القول لو نعلم الخ وفى بعض النسخ لابى حاتم موضع لابى جابر اى قال عبد الله بن ابى المنافق لابى جابر السلمى وقوله القائل بالجر صفة لابى جابر ومرجع الضمير فى له هو عبد الله بن ابى المنافق وقوله انشدكم اى اسألكم وهذا قول لابى جابر السلمى والله منصوب بنزع الخافض اى بالله وقوله فى نبيكم وانفسكم اى فى حفظها ووقايتها فانكم لو رجعتم فاتتكم نصرة نبيكم فلم تحفظوه وفاتتكم وقاية انفسكم من العذاب المرتب على تخلفكم عن نبيكم وقوله فثبتهما اى الطائفتين ۱۲ ۲۵ قوله علام نقتل يعنى ليس ما تدعون اليه من جنس القتال انما هو من جنس التهلكة ولو نعلم قتالا لاتبعناكم ۱۲ ۲۶ قوله ولم ينصرفا اى لم يرجعا من العسكر الى المدينة ۱۲ ك ۲۷ قوله لما هزموا اى فى احد بسبب اقبالهم الى الغنيمة ومخالفة امر النبى صلى الله عليه وسلم بالثبات بالمركز ۱۲ ۲۸ قوله ولقد نصركم الله ببدر هذا الكلام تسلية للنبى واصحابه فيما وقع لهم فى غزوة احد اى سبق لكم النصر فلا تحزنوا ابتلك الشدة وحكمتها تمييز المنافق من المؤمن ۱۲ صاوى ۲۹ قوله ببدر اى فيها وكانت وقعتها فى السابع عشر من رمضان فى السنة الثانية وبدر بير ماء بين مكة والمدينة حفرها رجل اسمه بدر فسمى به كذا فى روح البيان وفى معالم التنزيل هذا هو اسم موضع بين مكة والمدينة وعليه الاكثرون ۱۲ ۳۰ قوله وانتم اذلة وانما قال اذلة بجمع القلة ولم يقل ذلائل بجمع الكثرة ليدل على انهم على ذلتهم كانوا قليلين ۱۲ كشاف ۳۱ قوله بقلة العدد الخ وانما فسر الذل بقلة العدد والسلاح لئلا ينافى مدلول هذه الآية ولله العزة ولرسوله وللمؤمنين ونقيضه العز والقوة والغلبة وروى ان المسلمين كانوا ثلثمائة وثلثة عشر رجلا ستة وسبعون من المهاجرين وبقيتهم من الانصار وما كان فيهم الا فرس واحد والكفار قريب من الف مقاتل ومنهم مائة فرس مع الاسلحة الكثيرة ۱۲ كبير ۳۲ قوله اذ ظرف لنصركم اى نهذا القول فى وقعة بدر قدم عليه الامر بالتقوى اظهارا لكمال الغاية ۱۲ ابو السعود ۳۳ قوله توعدهم روى ابن ابى حاتم بسند صحيح الى الشعبى ان المسلمين بلغهم يوم بدر ان كرز بن جابر يمد المشركين فشق عليهم فانزل الله الن يكفيكم ۱۲ ك

8/2

١ه قوله بثلثة آلاف من الملائكة ان قلت ما الحاجة الى ذلك المدد والكثير فان جبرئيل وحده واى ملك كاف فى قتال الكفار اجيب بان ذلك بسبب النصر لرسول الله والمؤمنين لقوله تعالى قاتلوهم يعذبهم الله بايديكم فلو هلكوا بشئ ما يهلك به الامم السابقة لم يكن فى ذلك مزية فخر للمؤمنين ولا اشفاء لتغيظهم لكونه خارجا عن اختيارهم ١٢ صاوى ٢ه قوله من فورهم فور فى الصراح جوشيدن وبمعنى عجلت ١٢ ٣ه قوله وفتحها اى فى قراءة الباقين اسم مفعول والفاعل الله اى على ارادة الله سومهم ١٢ جمل ٤ه قوله معلمين اسم فاعل على الاول اى معلمين انفسهم اى بعلامة الصفراء كما فى الكبير او خيولهم بعلوق الصوف الابيض فى نواصيها واذنابها او اسم مفعول اى معلمين بالقتال من جهة الله تعالى كما قال فاضربوا فوق الاعناق واضربوا منهم كل بنان ١٢ ابو السعود ٥ه قوله وانجز الله اى ايفاء فموعود الله جل شانه ١٢ ٦ه قوله عليهم عمائم صفر الخ روى عن عروة بن الزبير كانت عمامة الزبير يوم بدر صفراء فنزلت الملئكة كذلك اھ خطيب قوله او بيض هذا مارواه ابن اسحاق والطبرانى عن ابن عباس قال كانت سيما الملائكة يوم بدر عمائم بيضاء والتطبيق بين الروايتين ان جبرئيل كانت عمامته صفراء وغيره كان عمامته بيضاء هكذا فى روح البيان وغيره وروى ان حمزة بن عبد المطلب كان يعلم بريشة نعامة وان عليا كان يعلم بصوفة بيضاء وان الزبير كان يتعصب بعصابة صفراء وان ابادجانة كان يعلم بعصابة حمراء اه كبير وقد سئل السبكى عن الحكمة فى قتال الملائكة مع ان جبرئيل قادر على ان يدفع الكفار بريشة من جناحه فاجاب بان ذلك لارادة ان يكون الفضل للنبى واصحابه وتكون الملائكة مددا على عادة الجيوش رعاية لصورة الاسباب التى اجراها الله تعالى فى عباده والله فاعل الجميع ١٢ قوله صفر ولابن ابى حاتم نزلت الملئكة يوم بدر عليهم عمائم صفر ولابن مردويه عمائم سود ١٢ ك ٧ه قوله ولتطمئن عطف على بشرى لكم الا انه عدل عن الاسم الى الفعل وادخل حرف التعليل عليه تنبيها على ان حصول المطلوب فى الطمانينة اقوى ١٢ ك ٨ه قوله فلا تجزع الجزع بالتحريك ناشکیبائی کردن نقیض صبر ١٢ صراح

الله صلى الله عليه وسلم بين رجلين احدهما من الانصار والآخر من ثقيف فخرج الثقفى فى غزوة واستخلف الانصارى فى اهله فاشترى لهم اللحم

يعينكم ربكم بثلثة آلاف من الملئكة منزلين ○ بالتخفيف والتشديد بلى يكفيكم ذلك وفى الانفال بالف
لانه امدهم اولا بها ثم صارت ثلثة ثم صارت خمسة كما قال تعالى ان تصبروا على لقاء العدو وتتقوا الله فى
المخالفة ويأتوكم اى المشركون من فورهم وقتهم هذا يمددكم ربكم بخمسة آلاف من الملئكة مسومين ○
بكسر الواو وفتحها اى معلمين وقد صبروا وانجز الله وعدهم بان قاتلت معهم الملئكة على خيل بلق عليهم عمائم صفر او
بيض ارسلوها بين اكتافهم وما جعله الله اى الامداد الا بشرى لكم بالنصر ولتطمئن تسكن قلوبكم به فلا
تجزع من كثرة العدو وقلتكم وما النصر الا من عند الله العزيز الحكيم ○ يؤتيه من يشاء وليس بكثرة الجند ليقطع
متعلق بنصركم اى ليهلك طرفا من الذين كفروا بالقتل والاسر او يكبتهم يذلهم بالهزيمة فينقلبوا يرجعوا
خائبين ○ لم ينالوا ما راموه ونزل لما كسرت رباعيته صلى الله عليه وسلم وشج وجهه يوم احد وقال كيف يفلح قوم
خضبوا وجه نبيهم بالدم ليس لك من الامر شئ بل الامر لله فاصبر او بمعنى الى ان يتوب عليهم بالاسلام
او يعذبهم فانهم ظلمون ○ بالكفر ولله ما فى السموت وما فى الارض ملكا وخلقا وعبيدا يغفر لمن
يشاء المغفرة له ويعذب من يشاء تعذيبه والله غفور لاوليائه رحيم ○ باهل طاعته يا ايها الذين
امنوا لا تاكلوا الربوا اضعافا مضعفة بالف ودونها بان تزيدوا فى المال عند حلول الاجل وتؤخروا
الطلب واتقوا الله بتركه لعلكم تفلحون ○ تفوزون واتقوا النار التى اعدت للكفرين ○ ان تعذبوا
بها واطيعوا الله والرسول لعلكم ترحمون ○ وسارعوا بواو ودونها الى مغفرة من ربكم وجنة
عرضها السموت والارض اى كعرضهما لو وصلت احداهما بالاخرى والعرض السعة اعدت للمتقين ○
الله بعمل الطاعات وترك المعاصى الذين ينفقون فى طاعة الله فى السراء والضراء اى اليسر والعسر
والكاظمين الغيظ الكافين عن امضائه مع القدرة والعافين عن الناس ممن ظلمهم اى التاركين
عقوبته والله يحب المحسنين ○ بهذه الافعال اى يثيبهم والذين اذا فعلوا فاحشة ذنبا قبيحا كالزنا او
ظلموا انفسهم بما دونه كالقبلة ذكروا الله اى وعيده فاستغفروا لذنوبهم ومن اى لا يغفر الذنوب
الا الله ولم يصروا يديموا على ما فعلوا بل اقلعوا عنه وهم يعلمون ○ ان الذى اتوه معصية اولئك
جزاؤهم مغفرة من ربهم وجنت تجرى من تحتها الانهر خلدين حال مقدرة اى مقدرين الخلود
فيها اذا دخلوها ونعم اجر العملين ○ بالطاعة هذا الاجر ونزل فى هزيمة احد قد خلت مضت من
قبلكم سنن طرائق فى الكفار بامهالهم ثم اخذهم فسيروا ايها المؤمنون فى الارض فانظروا

صراح ٩ه قوله وما النصر الا من عند الله اى لا من العدة والعدد فيه اشارة الى انه لا حاجة فى نصرهم الى مدد الملائكة وانما امدهم ووعدهم به بشارة لهم وربطا على قلوبهم من حيث ان نظر العامة الى الاسباب الظاهرة ١٢ سراج المنير ١٠ه قوله متعلق بنصركم اى نصركم الله يوم بدر ليهلك وينقص اه روح وقوله اى ليهلك نبه به على المراد به هنا لانه وقع فى القرآن بمعنى جل وبمعنى اختلف ١٢ من الجمل ١١ه قوله بالقتل والاسر وهو ما كان يوم بدر من قتل سبعين واسر سبعين من رؤساء قريش وصناديدهم كذا فى الخطيب ١٢ ١٢ه قوله او يكبتهم يذلهم فى القاموس كبته يكبته صرعه واخزاه وكسره واذله واو فى هذه الآية للتنويع لا للترديد ١٢ ك ١٣ه قوله خائبين الخيبة هو الحرمان عن المطلوب بعد الخيبة وضد الظفر ١٢ ك ١٤ه قوله ما راموه روم جستن وطلب کردن كذا فى الصراح وفى القاموس الروم الطلب ١٢ ١٥ه قوله رباعية رباعية بالفتح چہار دندان کہ میان ثنایا و انیاب ست كذا فى الصراح ١٢ ١٦ه قوله وشج وجهه اى جرح فى الصراح شج سر شکستن وقوله خضبوا خضب کردن ١٢ صراح ١٧ه قوله ليس لك من الامر شئ يعنى انما انت عبد مبعوث مامور من الله لا تدعو عليهم بل تدعو لهم روى عن عبد الله بن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم احد اللهم العن الحارث بن هشام اللهم العن صفوان بن امية فنزلت هذه الآية وقال قوم نزلت فى اهل بير معونة وهم سبعون رجلا من القراء بعثهم رسول الله صلى الله عليه وسلم الى بير معونة فى سفر سنة اربع من الهجرة على راس اربعة اشهر من احد ليعلموا الناس القرآن والعلم اميرهم المنذر بن عمرو فقتلهم عامر بن الطفيل فوجد عليهم رسول الله صلى الله عليه وسلم وجدا شديدا وقنت شهرا فى الصلوات كلها يدعو على جماعة من تلك القبائل باللعن والسنين وبالجملة على كل التقدير علم ان النبى صلى الله عليه وسلم اراد الدعاء على قوم فنهاه الله تعالى وقال ليس لك من الامر شئ الى آخر الآية ١٢ ملخص من سراج منير ١٨ه قوله بمعنى الى ان فيتوب منصوب بان مضمرة لا بالعطف على ليقطع والى متعلقة بما قدره وعلى هذا القول فالكلام متصل بقوله ليس لك من الامر شئ والمعنى ليس لك من الامر شئ الى ان يتوب عليهم ١٢ ١٩ه قوله يا ايها الذين الخ سبب نزول هذه الآية ان الرجل كان فى الجاهلية اذا كان له دين على آخر وحل الاجل ولم يقدر الغريم على ادائه قال له صاحب الدين زدنى فى الدين ازيدك فى الاجل فكانوا يفعلون ذلك مرارا فربما زاد الدين زيادة عظيمة ١٢ صاوى ٢٠ه قوله بواو ودونها اى بغير واو قبل السين وبواو قبلها اھ خطيب فعلى قراءة الواو عطف على اطيعوا وبغير واو استيناف ١٢ ٢١ه قوله عرضها الخ صفة للجنة وتخصيص العرض بالذكر للمبالغة فى وصفها بالسعة على طريقة التمثيل فان العرض فى العادة ادنى من الطول اھ ابو السعود وقال الزهرى انما وصف عرضها فاما طولها فلا يعلم الا الله تعالى فان قيل لم تقولون الجنة فى السماء فكيف يكون عرضها كعرض السماء فالجواب ان المراد من قولنا انها فى السماء انها فوق السموات وتحت العرش قال عليه الصلوة والسلام فى صفة الجنة الفردوس سقفها عرش الرحمن وسئل انس بن مالك عن الجنة افى الارض ام فى السماء فقال واى ارض وسماء تسع الجنة قيل فاين هى قال فوق السموات السبع تحت العرش اه تفسير الكبير فان قلت فكيف تقولون انها فى السماء قلت لان باب الجنة فى السماء لاجل هذا اقول فى السماء اطلاق الكل للجزء وهذا شائع فى كلام العرب ١٢ ٢٢ه قوله كعرضها اشار بذلك الى ان فى الكلام حذف مضاف واداة التشبيه وقد صرح بها فى سورة الحديد قال الله تعالى عرضها كعرض السماء والارض واختلف بل هذا التشبيه حقيقى ١٢ ٢٣ه قوله لو وصلت احداهما الخ بان جعلت السموات والارض طبقا طبقا ثم وصل البعض بالبعض حتى صار كل طبقا واحدا ١٢ ٢٤ه قوله والعرض السعة اشار به الى ان ليس المراد بالعرض ههنا ما هو خلاف الطول بل هو عبارة عن السعة كما تقول العرب بلاد عريضة ويقال هذا دعوى عريضة اى واسعة عظيمة كما فى الكبير وهذا هو المعنى الآخر مغاير لما حررت سابقا ١٢ ٢٥ه قوله السعة ودلت الآيتان على ان الجنة والنار مخلوقتان ثم المتقى من يتقى الشرك كما قال وجنة عرضها كعرض السماء والارض اعدت للذين آمنوا بالله ورسله او من يتقى المعاصى فان كان المراد الثانى فهى لهم بغير عقوبة وان كان الاول فهى لهم ايضا فى العاقبة ١٢ ٢٦ه قوله والكاظمين يقال كظم القربة اذا ملأها وشد فاها ومنها كظم الغيظ وهو ان يمسك على ما فى نفسه منه بالصبر ولا يظهر له اثرا والغيظ توقد حرارة القلب من الغضب وعن النبى صلى الله عليه وسلم من كظم غيظا وهو يقدر على انفاذه ملأ الله قلبه امنا وايمانا ١٢ ك ٢٧ه قوله والعافين عن الناس عطف على الكاظمين من عطف العام على الخاص لان العفو اعم من ان يكون معه كظم غيظ اولا كما اذا سبه وهو غائب فبلغه ذلك فعفا عنه من غير ان يستفزه الغضب اتفق للامام زين العابدين ان جارية كانت تصب عليه ماء الوضوء فسقط الابريق على راسه فشج وجهه فرفع بصره اليها فقالت له والكاظمين الغيظ فقال كظمت غيظى قالت والعافين عن الناس فقال عفوت عنك فقالت والله يحب المحسنين فقال انت حرة لوجه الله ١٢ صاوى ٢٨ه قوله والذين اذا فعلوا

ملخص من سراج منير ٢٩ه قوله ونعم اجر العاملين نعم فعل ماض واجر فاعل والمخصوص بالمدح محذوف قدره المفسر بقوله هذا الاجر الذى هو المغفرة والجنة ١٢ صاوى

كيف كان عاقبة المكذبين ۝ الرسل اى اخر امرهم من الهلاك فلا تحزنوا لغلبتهم فانا امهلهم لوقتهم هذا
القرآن بيان للناس كلهم وهدى من الضلالة وموعظة للمتقين منهم ۝ ولا تهنوا تضعفوا عن قتال
الكفار ولا تحزنوا على ما اصابكم باحد وانتم الاعلون بالغلبة عليهم ان كنتم مؤمنين ۝ حقا وجوابه
دل عليه مجموع ما قبله ان يمسسكم يصبكم باحد قرح بفتح القاف وضمها جهد من جرح ونحوه فقد مس
القوم الكفار قرح مثله ببدر وتلك الايام نداولها نصرفها بين الناس يوما لفرقة ويوما لاخرى
ليتعظوا وليعلم الله علم ظهور الذين امنوا اخلصوا فى ايمانهم من غيرهم ويتخذ منكم شهداء
يكرمهم بالشهادة والله لا يحب الظلمين ۝ الكافرين اى يعاقبهم وما ينعم به عليهم استدراج وليمحص
الله الذين امنوا يطهرهم من الذنوب بما يصيبهم ويمحق يهلك الكفرين ۝ ام بل حسبتم ان تدخلوا
الجنة ولما لم يعلم الله الذين جاهدوا منكم علم ظهور ويعلم الصبرين ۝ فى الشدائد ولقد كنتم
تمنون فيه حذف احدى التائين فى الاصل الموت من قبل ان تلقوه حيث قلتم ليت لنا يوما كيوم
ع ۱۴ ۱۴ ۵ بدر لننال ما نال شهداؤه فقد رأيتموه اى سببه وهو الحرب وانتم تنظرون ۝ اى بصراء تتاملون
الحال كيف هى فلم انهزمتم ونزل فى هزيمتهم لما اشيع ان النبى صلى الله عليه وسلم قتل وقال لهم المنافقون
ان كان قتل فارجعوا الى دينكم وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل افاين مات او
قتل كغيره انقلبتم على اعقابكم رجعتم الى الكفر والجملة الاخيرة محل الاستفهام الانكارى اى
ما كان معبودا فترجعوا ومن ينقلب على عقبيه فلن يضر الله شيئا وانما يضر نفسه وسيجزى الله
الشكرين ۝ نعمه بالثبات وما كان لنفس ان تموت الا باذن الله بقضائه كتبا مصدر اى كتب
الله ذلك مؤجلا موقتا لا يتقدم ولا يتاخر فلم انهزمتم والهزيمة لا تدفع الموت والثبات لا يقطع
الحيوة ومن يرد بعمله ثواب الدنيا اى جزاءه منها نؤته منها ما قسم له ولا حظ له فى الاخرة
ومن يرد ثواب الاخرة نؤته منها اى من ثوابها وسنجزى الشكرين ۝ وكاين كم
من نبى قتل وفى قراءة قاتل والفاعل ضميره معه خبر مبتداه ربيون كثير جموع
كثيرة فما وهنوا جبنوا لما اصابهم فى سبيل الله من الجراح وقتل انبيائهم و
اصحابهم وما ضعفوا عن الجهاد وما استكانوا خضعوا للعدو كما فعلتم حين
قيل قتل النبى صلى الله عليه وسلم والله يحب الصبرين ۝ على البلاء اى يثيبهم

م من نفسه ان تكون لمن يخضع له ۱۲ ک

۱ه قوله لوقتهم اى وقت هلاكهم الذى سبق علمى بهلاكهم فيه ۱۲ ۲ه قوله ولا تحزنوا اى على ما فاتكم من الغنيمة او على من قتل منكم وجرح وهذا تسلية من الله لرسوله وللمؤمنين عما اصابهم يوم احد وتقوية لقلوبهم ۱۲ مدارك ۳ه قوله وانتم الاعلون اى لانكم اصبتم منهم يوم بدر اكثر مما اصابوا منكم يوم احد او وانتم الاعلون بالنصر والظفر فى العاقبة وهى بشارة لهم بالعلو والغلبة وان جندنا لهم الغالبون او وانتم الاعلون شانا لان قتالكم لله ولاعلاء كلمته وقتالهم للشيطان ولاعلاء كلمة الكفر ولان قتلاكم فى الجنة وقتلاهم فى النار ۱۲ مد ۴ه قوله ان كنتم مؤمنين متعلق بالنهى اى ولا تهنوا ان صح ايمانكم يعنى ان صحة الايمان توجب قوة القلب والثقة بوعد الله وقلة المبالات باعدائه او متعلق باعلون اى وانتم الاعلون ان كنتم مصدقين بما يعدكم الله ويبشركم به من الغلبة ۱۲ مدارك ۵ه قوله مجموع ما قبله وهو قوله فسيروا ولا تهنوا ولا تحزنوا ۱۲ ۶ه قوله قرح بالفتح والضم ريش كردن وخسته كردن اه صراح وقوله جهد بالضم بمعنى مشقة كذا فى القاموس ۱۲ ۷ه قوله جهد لحمزة والكسائى وابى بكر وهما لغتان كالضعف والضعف او المفتوح الجرح والمضموم المه ۱۲ ک ۸ه قوله فقد مس القوم اى بين مس القرح للقوم ولا بد من التاويل فان المس لا يكون الا فى المستقبل والمعنى فاصبروا ولا تهنوا ولا تحزنوا فقد مس القوم فاقيم علة الجزاء مقامه ۱۲ ک ۹ه قوله ليتعظوا اقدره ليعطف عليه وليعلم الى اخر المعطوفات للاربع ۱۲ ۱۰ه قوله علم ظهور اى علم وجود اى علما متعلقا بالوجود الخارجى وعبارة الكرخى قوله علم ظهور وهو الذى يتعلق به الثواب والعقاب كما علمه غيبا وله نظائر كثيرة فى القرآن ۱۲ ۱۱ه قوله يكرمهم بالشهادة اى فى سبيل الله وهم شهداء احد اه روح وليتخذ منكم من يصلح للشهادة على الامم يوم القيمة بما وجد منهم من الثبات والصبر على الشدائد كما قال تعالى لتكونوا شهداء على الناس ۱۲ خطيب ۱۲ه قوله اى يعاقبهم اشار الى ان نفى المحبة كناية عن البغض وفى ايقاعه على الظالمين تعريض بمحبته تعالى لمقابليهم اه كرخى وقوله استدراج اى تدريج لهم فى مراتب العذاب استدراج مهلت دادن ۱۲ ۱۳ه قوله يطهرهم الخ هذا التفسير مراد والا فاصل المحص فى اللغة التنقية والخلوص فى الصراح محض خالص كردن تمحيص آزمودن ۱۲ ۱۴ه قوله بل يشير الى ان ام منقطعة ومعنى الهمزة فيه للانكار اى لا تحسبوا ۱۲ ک ۱۵ه قوله لما اه الفرق بين لما ولم ان فيه توقع الفعل فيما يستقبل فدل على نفى الجهاد فيما مضى وتوقعه فيما يستقبل قاله الزمخشرى وتعقبه ابو حيان بان ما قاله لا اعلم احدا ذكره بل ذكروا انك اذا قلت لما يخرج زيد دل ذلك على انتفاء الخروج فيما مضى متصلا نفيه الى وقت الخروج ۱۲ من الكمالين حاشية الجلالين ۱۶ه قوله علم ظهور والمعنى ولم يجاهدوا لان العلم متعلق بالمعلوم فنزل نفى العلم منزلة نفى متعلقه لانه منتف بانتفائه تقول ما علم الله فى فلان خيرا يريد ما فيه خير حتى يعلمه ۱۲ ک ۱۷ه قوله فقد رأيتموه اى الموت ولكونه لا يرى اشار الشارح الى حذف المضاف بقوله اى سببه وقوله الحرب بيان لذلك السبب ۱۲ ۱۸ه قوله اى سببه اى رأيتم سبب الموت الذى هو الحرب والا فهم لم يروا نفس الموت ۱۲ ک ۱۹ه قوله بصراء بضم الموحدة جمع بصير يشير الى ان قوله تنظرون نزل منزلة اللازم لا يقدر له مفعول ۱۲ ک ۲۰ه قوله فلم انهزمتم هزم شكستن لشكر انهزام لازم منه كذا فى الصراح ومراد شارح دراينجا گريختن لشكر است ۱۲ ۲۱ه قوله لما اشيع اى لما رمى ابن قمئة رسول الله عليه السلام بحجر فكسر رباعيته اقبل يريد قتله فذب عنه عليه السلام مصعب بن عمير وهو صاحب الراية حتى قتله ابن قمئة وهو يرى انه رسول الله عليه السلام فقال قتلت محمدا وصرخ صارخ قيل هو الشيطان الا ان محمدا قد قتل ففشا فى الناس خبر قتله فانكفؤا وجعل رسول الله عليه السلام يدعو الى عباد الله حتى انحاز اليه طائفة من اصحابه فلامهم على هربهم فقالوا يا رسول الله فديناك بآبائنا وامهاتنا اتانا خبر قتلك فولينا مدبرين ۱۲ مد ۲۲ه قوله وما محمد الا رسول اى لا رب معبود فالقصر قصر قلب والمقصود من ذلك الرد على المنافقين حيث قالوا لضعفاء المسلمين ان كان محمد قتل فارجعوا الى دينكم ودين آبائكم فافاد ان محمدا عبد مرسل يجوز عليه الموت لا رب معبود حتى تترك عبادة الله من اجل موته لان المقصود من وجوده تبليغ رسالة ربه ولذلك نزل قرب وفاته اليوم اكملت لكم الى آخره ۱۲ صاوى ۲۳ه قوله قد خلت اى فيخلو كما خلوا وكما ان اتباعهم بقوا متمسكين بدينهم بعد خلوهم فعليكم ان تمسكوا بدينه بعد خلوه لان المقصود من بعثة الرسول تبليغ الرسالة والزام الحجة لا وجوده بين اظهر قومه ۱۲ مد ۲۴ه قوله رجعتم الى الكفر اشار بذلك الى ان قوله انقلبتم على اعقابكم كناية عن الرجوع للكفر لا حقيقة الانقلاب الذى هو السقوط على خلف وهذه الآية قالها ابو بكر الصديق يوم وفاته صلى الله عليه وسلم حين طاشت عقول الصحابة وارتد من ارتد حتى قال عمر كل من قال ان محمدا قد مات ارميت عنقه بسيفى فبلغ ابا بكر الخبر فدخل على النبى صلى الله عليه وسلم وكشف اللثام عن وجهه وقبل بين عينيه فقال طبت يا حبيبى حيا وميتا كنت اوولوا فديك بنفسى ومالى ولكن قال الله انك ميت وانهم ميتون ۱۲ صاوى ۲۵ه قوله والجملة الاخيرة وهى انقلبتم محل الاستفهام الانكارى اى انكار لارتدادهم وانقلابهم عن الدين ۱۲ ابو السعود ۲۶ه قوله محل الاستفهام الانكارى اى فالهمزة داخلة عليها فى المعنى والتقدير اانقلبتم على اعقابكم ان مات او قتل اى لا ينبغى منكم الانقلاب والارتداد حينئذ لان محمدا صلى الله عليه وسلم مبلغ لا معبود وقد بلغكم ان المعبود باق فلا وجه لرجوعكم عن الدين الحق لو مات من بلغكم ۱۲ جمل ۲۷ه قوله اى ما كان محمد معبودا ۱۲ ۲۸ه قوله ومن ينقلب على عقبيه الانقلاب على العقبين مجاز عن الارتداد او عن الانهزام ۱۲ مدارك ۲۹ه قوله فلم انهزمتم اى فالغرض من هذا السياق توبيخ المنهزمين يوم احد ۱۲ جمل ۳۰ه قوله ومن يرد ثواب الدنيا فيه تعريض لمن شغلتهم الغنائم يوم احد ۱۲ روح ۳۱ه قوله ثواب الآخرة اى اعلاء كلمة الله والدرجة فى الآخرة ۱۲ مدارك ۳۲ه قوله وكاين من نبى قتل هذا من جملة التسلية لاهل احد وفيه توبيخ لمن انهزم منهم وتحريض على القتال واصل كاين اى الاستفهامية دخلت عليها كاف التشبيه فاكتسبتها معنى كم الخبرية فلذا فسرها ۱۲ صاوى ۳۳ه قوله قتل فعل ماض ونائب الفاعل مستتر فيه يعود على المبتدأ وهو كائن والجملة خبر المبتدأ وكذلك على قراءة المبنى للفاعل فقوله والفاعل ضميره اراد بالفاعل الفاعل حقيقة او حكما فيشمل نائب الفاعل على القراءة الاولى وقوله خبر مبتداه الخ والجملة فى محل نصب على الحال من الضمير المستتر فى قتل على القراءتين اه وهذا احد الوجهين فى الاعراب والوجه الآخر ان نائب الفاعل على القراءة الاولى والفاعل على الثانية هو ربيون ۱۲ من الجمل ۳۴ه قوله معه اى حال كون الربيين معه فى القتال ۱۲ ۳۵ه قوله ربيون واحده ربى فى الصراح ربيين وهم الوف من الناس قال الله تعالى وكاين من نبى قتل معه ربيون كثير انتهى ايذانا ايذان آگاهيدن اه صراح وقوله وهنوا بضم شكستن ۱۲ صراح ۳۶ه قوله وما استكانوا واصله استكن من السكون لان الخاضع يسكن بصاحبه ليفعل به ما يريد والالف من اشباع الفتحة او استكون من الكون لانه يطلب ۲

وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ عند قتل نبيهم مع ثباتهم وصبرهم اِلَّآ اَنْ قَالُوْا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا
تجاوزنا الحد فِيْٓ اَمْرِنَا ايذانا بان ما اصابهم لسوء فعلهم وهضما لانفسهم وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا بالقوة على
الجهاد وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ فَاٰتٰىهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا النصر والغنيمة وَحُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ اي
الجنة وحسنه التفضل فوق الاستحقاق وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِيْعُوا ١٥ ع ۵ ٦
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فيما يأمرونكم به يَرُدُّوْكُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ الى الكفر فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ ۝ بَلِ اللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ
ناصركم وَهُوَ خَيْرُ النّٰصِرِيْنَ ۝ فاطيعوه دونهم سَنُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ بسكون العين و
ضمها الخوف وقد عزموا بعد ارتحالهم من احد على العود واستيصال المسلمين فرعبوا ولم يرجعوا بِمَآ
اَشْرَكُوْا بسبب اشراكهم بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا ۚ حجة على عبادته وهو الاصنام وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ۭ
وَبِئْسَ مَثْوَى ماوى الظّٰلِمِيْنَ ۝ الكافرين هي وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهٗٓ اياكم بالنصر اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ
تقتلونهم بِاِذْنِهٖ ۚ بارادته حَتّٰٓى اِذَا فَشِلْتُمْ جبنتم عن القتال وَتَنَازَعْتُمْ اختلفتم فِي الْاَمْرِ اي امر النبي
بالمقام في سفح الجبل للرمي فقال بعضكم نذهب فقد نصر اصحابنا وبعضكم لا نخالف امر النبي
صلى الله عليه وسلم وَعَصَيْتُمْ امره فتركتم المركز لطلب الغنيمة مِّنْۢ بَعْدِ مَآ اَرٰىكُمْ مَّا تُحِبُّوْنَ ۭ من النصر وجواب
اذا دل عليه ما قبله اي منعكم نصره مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الدُّنْيَا فترك المركز للغنيمة وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۚ
فثبت به حتى قتل كعبد الله بن جبير واصحابه ثُمَّ صَرَفَكُمْ عطف على جواب اذا المقدر ردكم بالهزيمة
عَنْهُمْ اي الكفار لِيَبْتَلِيَكُمْ ۚ ليمتحنكم فيظهر المخلص من غيره وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ ۭ ما ارتكبتموه وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ
عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ بالعفو اذكروا اِذْ تُصْعِدُوْنَ تبعدون في الارض هاربين وَلَا تَلْوٗنَ تعرجون عَلٰٓي
اَحَدٍ وَّالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ فِيْٓ اُخْرٰىكُمْ اي من ورائكم يقول الي عباد الله الي عباد الله فَاَثَابَكُمْ فجازاكم
غَمًّۢا بالهزيمة بِغَمٍّ بسبب غمكم الرسول بالمخالفة وقيل الباء بمعنى على اي مضاعفا على غم فوت
الغنيمة لِّكَيْلَا متعلق بعفا او باثابكم فلا زائدة تَحْزَنُوْا عَلٰي مَا فَاتَكُمْ من الغنيمة وَلَا مَآ اَصَابَكُمْ ۭ من القتل و
الهزيمة وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً اَمْنًا نُّعَاسًا يَّغْشٰى بالياء والتاء
طَاۗىِٕفَةً مِّنْكُمْ وهم المؤمنون فكانوا يميدون تحت الحجف وتسقط السيوف منهم وَطَاۗىِٕفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ
اي حملتهم على الهم فلا رغبة لهم الا نجاتها دون النبي صلى الله عليه وسلم واصحابه فلم يناموا وهم المنافقون
يَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ ظنا غَيْرَ الظن الْحَقِّ ظَنَّ اي كظن الْجَاهِلِيَّةِ ۭ حيث اعتقدوا ان النبي قتل او

---

۵۱ قوله وما كان قولهم اي الربيون هذا بيان لمحاسن اقوالهم بعد بيان محاسن افعالهم ١٢ صاوي ۵۲ قوله يا ايها الذين آمنوا نزلت في اهل احد حين تفرقوا وصار عبد الله بن ابي بن سلول يقول لضعفاءهم امضوا بنا الى ابي سفيان لناخذ لكم منه عهدا الم اقل لكم انه ليس بنبي ١٢ صاوي ۵۳ قوله فتنقلبوا خاسرين اي في الدنيا وفي الآخرة اما خسران الدنيا فلان اشق الاشياء على العقلاء في الدنيا الانقياد الى العدو واظهار الحاجة اليه واما خسران الآخرة فالحرمان عن الثواب المؤبد والوقوع في العقاب المخلد ١٢ سراج منير ۵۴ قوله وضمها على الاصل لابن عامر والكسائي في كل القرآن وقد عزموا اي كفار قريش ابو سفيان واصحابه ١٢ ك ۵۵ قوله بعد ارتحال ارتحال كوچ كردن او صراح وقوله واستيصال المسلمين استيصال از بيخ بر كندن ١٢ صراح ۵۶ قوله فرعبوا ولم يرجعوا يعني ان الكفار لما ذهبوا متوجهين الى مكة فلما كانوا في بعض الطريق ندموا وقالوا ما صنعنا شيئا قتلنا اكثرهم ولم يبق منهم الا الشريد تركناهم ارجعوا حتى نستاصلهم بالكلية فلما عزموا على ذلك القى الله الرعب في قلوبهم ١٢ خطيب ۵۷ قوله بسبب اشراكهم يشير الى ان الباء للسببية وما مصدرية وقوله ما لم ينزل مفعول اشركوا ١٢ ك ۵۸ قوله ومأواهم النار هذا بيان لحالهم في الآخرة بعد ان بين حالهم في الدنيا وكل ذلك بسبب عن الاشراك بالله فهم في الدنيا مرعوبون وفي الآخرة معذبون ١٢ صاوي ۵۹ قوله هي اي النار وهذا اشارة الى ان المخصوص بالذم محذوف ١٢

۶۰ قوله ولقد صدقكم الله وعده آه قال محمد بن كعب القرظي لما رجع رسول الله صلى الله عليه وسلم واصحابه الى المدينة من احد وقد اصابهم ما اصابهم قال ناس من اصحابه من اين اصابنا هذا وقد وعدنا الله النصر فانزل الله تعالى هذه الآية لان النصر كان للمسلمين في الابتداء ١٢ سراج ۶۱ قوله تقتلونهم اشارة الى ان الحس ههنا بمعنى القتل لان الحس مشترك بين الحيلة والقتل والاستيصال في القاموس الحس الحيلة والقتل والاستيصال ١٢ ۶۲ قوله جبنتم جبن بددلی وترسندگی كذا في الصراح ١٢ ۶۳ قوله فتركتم المركز مركز مقام في الصراح مركز جاي باش مرد ١٢ ۶۴ قوله من النصر اي في ابتداء الامر ولما خالفوا امر النبي صلى الله عليه وسلم تغير الحال عليهم ١٢ ۶۵ قوله ما قبله وهو قوله ولقد صدقكم الله وعده ١٢ ۶۶ قوله اي منعكم نصره اذ انهزمتم او بان لكم امركم او انقسمتم قسمين ١٢ ك ۶۷ قوله بالهزيمة اي بسبب ردكم بالهزيمة عنهم وقال الزمخشري كف معونته عنكم فغلبوكم ١٢ ك ۶۸ قوله اذكروا بزنة الجمع وهذا احسن من تقدير اذكر بالافراد فانه لا يستقيم الا بتكلف فقوله اذ تصعدون ظرف لمقدر وقد يجعل متعلقا لصرفكم او ليبتليكم ١٢ ك ۶۹ قوله اذ تصعدون الاصعاد الذهاب في الارض والابعاد فيه يقال صعد في الجبل واصعد في الارض يقال اصعدنا من مكة الى مدينة قال الزمخشري في القاموس اصعد في الارض مضى ١٢ ك ۷۰ قوله تعرجون اي تقيمون من التعريج وهو الاقامة والمعنى ولا تلتفتوا الى ما وراءكم ولا يقف واحد منكم لواحد ١٢ جمل ۷۱ قوله اي من ورائكم هذا يقتضي ان في بمعنى من واخرى بمعنى آخر ١٢ ۷۲ قوله الى عباد الله الخ وتمامه انا رسول الله من يكر فله الجنة ١٢ روح ۷۳ قوله فاثابكم عطف على صرفكم ولفظ الثواب لا يستعمل في الاغلب الا في الخير وقد يجوز استعماله في الشر لانه ماخوذ من قولهم ثاب اليه عقله اي رجع اليه واصل الثواب كل ما يعود الى الفاعل من جزاء فعله سواء كان خيرا او شرا من الخير وغيره ١٢ ۷۴ قوله فجازاكم اشار بذلك الى ان المراد بالثواب مطلق المجازاة والا فالثواب هو ما يكون في نظير الاعمال الصالحة وانما سماه ثوابا لان عاقبته محمودة ١٢ صاوي ۷۵ قوله متعلق بعفا او باثابكم فلا زائدة وقد يجعل لا غير مزيدة والمعنى لتتمرنوا على تجرع الغموم فلا تحزنوا فيما بعد على فائت من المنفعة ١٢ ك ۷۶ قوله امنا نصب على المفعول وقوله نعاسا بدل منها قال ابو البقاء والاصل انزل عليكم نعاسا ذا امنة لان النعاس ليس هو الامن هو الذي حصل الامن وهو المفعول وامنة حال منه متقدمة او مفعول له او حال من المخاطبين بمعنى ذوي امنة او على انه جمع آمن كبار وبررة والمعنى انزل الله عليهم الامن وازال الخوف حتى نعسوا وغلبهم النوم ١٢ ك ۷۷ قوله نعاس انزل الله عليكم الامن حتى اخذكم النعاس وعن ابي طلحة غشينا النعاس في المصاف حتى كان السيف يسقط من يد احدنا فياخذه ١٢ بيضاوي ۷۸ قوله يميدون اي يميلون من النعاس والحجف بفتحتين جمع حجفة اسم للترس في الصراح حجفة سپر ١٢ ۷۹ قوله الحجف بتقديم الحاء المهملة المضمومة على الجيم كذلك جمع حجفة وهي الترس روى البخاري عن ابي طلحة كنت فيمن تغشاه النعاس يوم احد حتى سقط سيفي من يدي مرارا يسقط واخذه ثم يسقط واخذه ١٢ ك ۸۰ قوله وطائفة قد اهمتهم انفسهم الى آخره وذلك لان اصحاب محمد عليه السلام الذين كانوا معه يوم احد فريقان احدهما الجازمون بصدقه ونبوته فهؤلاء كانوا قاطعين بان الله ينصر هذا الدين وان هذه الواقعة لا تؤدي الى الاستيصال فلا جرم كانوا آمنين وبلغ ذلك الامن الى ان غشيهم النعاس فان النوم لا يجيء مع الخوف والفريق الثاني هم المنافقون الذين كانوا شاكين في نبوته عليه السلام وما حضروا الا لطلب الغنيمة فهؤلاء اشتد جزعهم وعظم خوفهم تنبيه قال ابن مسعود النعاس في القتال امنة والنعاس في الصلوة من الشيطان وذلك لانه لا يكون النعاس في القتال الا من الوثوق بالله والفراغ من الدنيا ولا يكون في الصلوة الا من غاية البعد ١٢ مختصر من سراج منير ۸۱ قوله ظنا غير الظن الحق اشار بذلك الى ان قوله غير الحق صفة لموصوف محذوف مفعول ليظن وقوله الحق صفة لمصدر محذوف مضاف لغير وقوله ظن الجاهلية صفة ثانية هو منصوب بنزع الخافض والمعنى ان هذه الطائفة حملتهم انفسهم على الهزيمة لنجاتها ومن اوصافهم انهم يظنون في ربهم ظنا باطلا مثل ظن الجاهلية بمعنى اهل الجهل والكفر حيث ظنوا ان النبي قتل وان دينه قد بطل قال الله تعالى وذلكم ظنكم الذي ظننتم بربكم ارداكم فاصبحتم من الخاسرين وقال تعالى ومن يقنط من رحمة ربه الا الضالون فحسن الظن بالله من علامات الايمان قال تعالى في الحديث القدسي "انا عند ظن عبدي بي فليظن بي ما شاء" وبالجملة من اراد ان يعلم عاقبة امره فلينظر الى ظنه بربه ١٢ صاوي ۸۲ قوله اي كظن الجاهلية اشار به الى انه مصدر منصوب بنزع الخافض ١٢

لا ينصر يقولون هل ما لنا من الامر اى النصر الذى وعدناه من زائدة شىء ط قل لهم ان الامر كله
بالنصب توكيدا والرفع مبتدأ خبره لله اى القضاء له يفعل ما يشاء يخفون فى انفسهم ما لا يبدون
لك يقولون بيان لما قبله لو كان لنا من الامر شىء ما قتلنا ههنا اى لو كان الاختيار الينا لم
نخرج فلم نقتل لكن اخرجنا كرها قل لهم لو كنتم فى بيوتكم وفيكم من كتب الله عليه القتل لبرز
خرج الذين كتب قضى عليهم القتل منكم الى مضاجعهم مصارعهم فيقتلوا ولم ينجهم قعودهم
لان قضاءه تعالى كائن لا محالة وفعل ما فعل باحد ليبتلى يختبر الله ما فى صدوركم قلوبكم من
الاخلاص والنفاق وليمحص يميز ما فى قلوبكم والله عليم بذات الصدور بما فى القلوب لا يخفى
عليه شىء وانما يبتلى ليظهر للناس ان الذين تولوا منكم عن القتال يوم التقى الجمعن جمع المسلمين
وجمع الكافرين باحد وهم المسلمون الا اثنى عشر رجلا انما استزلهم ازلهم الشيطن بوسوسته
ببعض ما كسبوا من الذنوب وهو مخالفة امر النبى صلى الله عليه وسلم ولقد عفا الله عنهم ان الله غفور
للمؤمنين حليم لا يعجل على العصاة يايها الذين امنوا لا تكونوا كالذين كفروا اى المنافقين ع ۱۶ ۷
وقالوا لاخوانهم اى فى شانهم اذا ضربوا سافروا فى الارض فماتوا او كانوا غزى جمع غاز فقتلوا
لو كانوا عندنا ما ماتوا وما قتلوا اى لا تقولوا كقولهم ليجعل الله ذلك القول فى عاقبة امرهم
حسرة فى قلوبهم والله يحى ويميت فلا يمنع عن الموت قعود والله بما تعملون بالتاء والياء
بصير فيجازيكم به ولئن لام قسم قتلتم فى سبيل الله اى الجهاد او متم بضم الميم وكسرها من
مات يموت ويمات اى اتاكم الموت فيه لمغفرة كائنة من الله لذنوبكم ورحمة منه لكم على ذلك
واللام ومدخولها جواب القسم وهو فى موضع الفعل مبتدأ خبره خير مما تجمعون من الدنيا
بالتاء والياء ولئن لام قسم متم بالوجهين او قتلتم فى الجهاد او غيره لا الى الله لا الى غيره
تحشرون فى الاخرة فيجازيكم فبما ما زائدة رحمة من الله لنت يا محمد لهم اى سهلت اخلاقك
اذ خالفوك ولو كنت فظا سىء الخلق غليظ القلب جافيا فاغلظت لهم لانفضوا تفرقوا من
حولك فاعف تجاوز عنهم ما اتوه واستغفر لهم ذنوبهم حتى اغفر لهم وشاورهم استخرج
اراءهم فى الامر اى شانك من الحرب وغيره تطييبا لقلوبهم وليستن بك وكان صلى الله عليه وسلم
كثير المشاورة لهم فاذا عزمت على امضاء ما تريد بعد المشاورة فتوكل على الله ثق به لا بالمشاورة

---

۱ قوله يقولون اى لرسول الله صلى الله عليه وسلم ۱۲ ۲ قوله هل لنا لفظه استفهام ومعناه جحد اى ما لنا ۱۲ سراج ۳ قوله كله بالنصب توكيدا اى توكيد الامر فان لفظة كل للتاكيد فكانت كلفظة اجمع ولو قيل ان الامر اجمع لم يكن الا النصب فكذا اذا قال كله ۱۲ كبير ۴ قوله بيان لما قبله كانه قيل اى شىء يخفون فقيل يحدثون انفسهم او يقول بعضهم لبعض فيما بينهم خفية لو كان لنا الخ ۱۲ روح ۵ قوله قل لو كنتم فى بيوتكم اه اى ولم تخرجوا الى احد وقعدتم بالمدينة كما تقولون لبرز الذين كتب عليهم القتل فى اللوح المحفوظ بسبب من الاسباب الداعية الى البروز الى مضاجعهم اى مصارعهم التى قدر الله تعالى قتلهم فيها وقتلوا هناك البتة ولم تنفع العزيمة على الاقامة بالمدينة قطعا فان قضاء الله لا يرد وحكمه لا يعقب وفيه مبالغة فى رد مقالتهم الباطلة حيث لم يقتصر على تحقيق نفس القتل كما فى قوله تعالى اينما تكونوا يدرككم الموت بل عين مكانه و لا ريب فى تعيين زمانه ايضا لقوله تعالى فاذا جاء اجلهم لا يستاخرون ساعة ولا يستقدمون ۱۲ ح ۶ قوله اى مصارعهم اى الاماكن التى ماتوا فيها عند احد وقوله فيقتلوا فى نسخة فيقتلون وهى اظهر لعدم مقتضى حذف النون ۱۲ جمل ۷ قوله وفعل ما فعل اى ما فعله بالمؤمنين فى احد فهذه العلة اى قوله ليبتلى معطوفة فى الحقيقة على علة مقدرة كانه قيل فعل ما فعل لمصالح جمة وليبتلى الخ وجعلها علة البروز يا باه الذوق فان مقتضى المقام بيان حكمة ما وقع يومئذ من الشدة والهول لا بيان حكمة البروز المفروض ۱۲ ح ۸ قوله وليبتلى فهو علة فعل محذوف او عطف على محذوف اى ليبرز لنفاذ القضاء او لمصالح جمة وللابتلاء ۱۲ ك ۹ قوله وليمحص اى يخلصه من الوساوس والتمحيص فى الاصل التخليص من الشىء المعيب وقوله الا اثنى عشر رجلا ابو بكر وعمر وعلى وطلحة والزبير وعبد الرحمن بن عوف وسعد بن مالك وابو عبيدة من المهاجرين والحباب بن المنذر وابو دجانة والحارث بن الصمة وسعد بن معاذ وسهل بن حنيف من الانصار وقيل وسعد بن عبادة وعاصم بن ثابت ۱۲ ك ۱۰ قوله الا اثنى عشر رجلا اى اقاموا مع النبى صلى الله عليه وسلم ولم ينهزموا وعبارة الكبير واما الذين ثبتوا مع الرسول صلى الله عليه وسلم فكانوا اربعة عشر رجلا سبعة من المهاجرين وسبعة من الانصار فمن المهاجرين ابو بكر وعلى وعبد الرحمن بن عوف وسعد بن ابى وقاص وطلحة بن عبيد الله وابو عبيدة بن الجراح والزبير بن العوام ومن الانصار الحباب بن المنذر و ابو دجانة وعاصم بن ثابت والحرث بن صمة وسهل بن حنيف واسيد بن حضير وسعد بن معاذ وعبارة الخطيب لم يبق مع النبى صلى الله عليه وسلم الا ثلثة عشر رجلا ۱۲ ۱۱ قوله ازلهم يشير الى ان السين فيه ليس للطلب بل للتعدية كافعل او دعاهم الى الزلة وحملهم عليها ۱۲ ك ۱۲ قوله وهو مخالفة امر النبى صلى الله عليه وسلم بتركهم المركز الذى امرهم النبى صلى الله عليه وسلم بالثبات عليه ۱۲ ك ۱۳ قوله لا تكونوا كالذين كفروا اى لا تتشبهوا بهم فى قولهم فى شان من مات او قتل لو كانوا عندنا ما ماتوا وما قتلوا فهم يعتقدون ان الفرار نافع من قضاء الله ۱۲ صاوى ۱۴ قوله اذا ضربوا اذا هنا لمجرد الزمان واتى باذا اشارة الى ان هذا الامر محقق منهم ۱۲ صاوى ۱۵ قوله فماتوا اخذه من قوله ما ماتوا وقوله فقتلوا اخذه من قوله وما قتلوا ۱۲ جمل ۱۶ قوله ليجعل الله اللام يتعلق بلا تكونوا اى لا تكونوا كهؤلاء فى النطق بذلك القول واعتقاده ليجعل الله ذلك حسرة فى قلوبهم خاصة ويصون منها قلوبكم او بقالوا اى قالوا ذلك واعتقدوه ليكون حسرة فى قلوبهم والحسرة الندامة على فوت المحبوب ۱۲ ك ۱۷ قوله فى عاقبة امرهم يشير الى ان اللام لام العاقبة مثلها فى قوله ليكون لهم عدوا وحزنا ۱۲ ك ۱۸ قوله والله يحيى ويميت رد لقولهم ان القتال يقطع الآجال اى الامر بيده قد يحيى المسافر والمقاتل و يميت المقيم والقاعد ۱۲ مد ۱۹ قوله مات يموت اى على قراءة الضم من باب نصر ينصر ومات يمات على قراءة الكسر من باب خاف يخاف وقوله فيه اى فى سبيل الله ۱۲ ۲۰ قوله لمغفرة جواب القسم وهو ساد مسد جواب الشرط و كذلك لا الى الله تحشرون كذب الكافرين اولا فى زعمهم ان من سافر من اخوانهم او غزا لو كان بالمدينة لما مات ونهى المسلمين عن ذلك لانه سبب التقاعد عن الجهاد ثم قال لهم ولئن تم عليكم ما تخافونه من الهلاك بالموت او القتل فى سبيل الله فان ما تنالونه من المغفرة والرحمة بالموت فى سبيل الله خير مما تجمعون من الدنيا فان الدنيا زاد المعاد فاذا وصل العبد الى المراد لم يحتج الى زاد ۱۲ مدارك ۲۱ قوله على ذلك اى على ما ذكر من الموت والقتل و على بمعنى لام التعليل وقوله واللام اى لام الابتداء ومدخولها وهو مجموع المبتدأ والخبر وقوله وهو فى موضع الفعل الضمير عائد على مدخول اللام الذى هو مجموع المبتدأ والخبر ۱۲ ۲۲ قوله جواب القسم وجواب الشرط محذوف وهو فى موضع الفعل مبتدأ خبره خير مما يجمعون ۱۲ ك ۲۳ قوله خيرا لخ و المعنى والله ما تنالونه من المغفرة بالموت خير مما تجمعون من الدنيا ۱۲ ك ۲۴ قوله لا الى الله تحشرون قال بعضهم ان الآية تشير الى مقامات العبودية الثلاثة الاول من يعبد الله خوفا من ناره واليه الاشارة بقوله لمغفرة الثانى من يعبد الله شوقا الى جنته واليه الاشارة بقوله ورحمة الثالث من يعبد الله لذاته لا طمعا ولا خوفا واليه الاشارة بقوله لا الى الله تحشرون وفى الحقيقة الثالث قد جاز جميعها لكن من غير قصد منه لان مشاهدة الله تعالى لا تكون الا فى الجنة لا بد من ذلك ۱۲ صاوى ۲۵ قوله فبما الفاء عاطفة على مضاف اى خالفوا امرك فلنت لهم برحمة من الله ۱۲ ك ۲۶ قوله ما زائدة للتوكيد والدلالة على ان لينه عليه السلام لهم ما كان الا برحمة من الله ۱۲ مدارك ۲۷ قوله فظا فظ درشت خواه صراح و فى الجمل الفظاظة الجفوة فى المعاشرة قولا وفعلا والغلظة التكبر ثم تجوز به عن عدم الشفقة وكثرة القسوة فى القلب ۱۲ ۲۸ قوله جافيا اى ظالما جفاء بالمد بدى وستم كذا فى الصراح ۱۲ ۲۹ قوله تفرقوا اى حتى لا يبقى حولك احد منهم ۱۲ مد ۳۰ قوله فاعف عنهم شرع فى ذكر ترقيه لهم فذكر اولا العفو عنهم ثم الاستغفار لهم ليطهرهم ربهم من الذنوب فاذا طهروا وصاروا اصفياء خلفاء شاورهم فى الامر ۱۲ صاوى ۳۱ قوله تجاوز تجاوز درگذشتن و درگذاشتن گناه ۱۲ صراح ۳۲ قوله ذنوبهم فيما يختص بحق الله اتماما للشفقة عليهم ۱۲ مد ۳۳ قوله استخرج آراءهم وهو جمع رأى بمعنى العقل والفهم ۱۲ ۳۴ قوله تطييبا لقلوبهم ورفعا لاقدارهم فى الحديث ما تشاور قوم قط الا هدوا لارشد امرهم وعن ابى هريرة رض ما رأيت احدا اكثر مشاورة من اصحاب رسول الله عليه السلام ومعنى شاورت فلانا اظهرت ما عندى وما عنده من الرأى وشرت الدابة استخرجت جريها وشرت العسل اخذته من ماخذه وفيه دلالة جواز الاجتهاد وبيان ان القياس حجة ۱۲ مدارك ۳۵ قوله فاذا عزمت اى بعد المشاورة اشار به الى ان التوكل ليس باهمال التدبير بالكلية والا لكان الامر بالمشاورة منافيا للامر بالتوكل بل مراعاة الاسباب الظاهرة مع تفويض الامر الى الله تعالى والاعتماد عليه بالقلب ۱۲ ح

١ قوله المتوكلين التوكل لاعتماد على الله وتفويض الامر اليه وقال ذو النون خلع الارباب وقطع الاسباب ١٢ مد ٢ قوله فلا غالب لكم اى فلا احد ليغلبكم وانما يدرك نصر الله من اعتمد على حوله وقوته واعتصم بربه وقدرته ١٢ مدارك ٣ قوله وان يخذلكم الخذلان ترك النصرة والذلة فى الصراح خذلان فروگذاشتن ١٢ ٤ قوله ليثق اى وليخص المومنون ربهم بالتوكل عليه والتفويض اليه لعلمهم انه لا ناصر سواه ولان ايمانهم يقتضى ذلك ١٢ مد ٥ قوله فقال بعض الناس قيل وهم المنافقون اوظن به الرماة يوم احد حين تركوا المركز للغنيمة وقالوا نخشى ان يقول رسول الله صلى الله عليه وسلم من اخذ شيئا فهو له ولا يقسم الغنائم كما لم يقسمها يوم بدر ١٢ بيضاوى ٦ قوله ان يغل يقال غل شيئا من المغنم غلولا واغل اغلالا اذا اخذه فى خفية ويقال غله اذا وجده غالا والمعنى وما صح له ذلك يعنى ان النبوة تنافى الغلول وكذا من قرأ على البناء للمفعول فهو راجع الى هذا لان معناه وما صح له ان يوجد غالا ولا يوجد غالا الا اذا كان غالا ١٢ مد ٧ قوله اى ينسب الى الغلول كقولهم اكذبته اى نسبته الى الكذب ١٢ من ابى البقاء ٨ قوله يات بما غل اى يات بالشيء الذى غله بعينه حاملا على ظهره كما جاء فى الحديث اويات بما احتمل من وباله واثمه ١٢ مد ٩ قوله افمن اتبع الهمزة للانكار والفاء لعطف مدخولها على محذوف اى استوى الامران ونحوه لا يريد ان الاستفهام فى قوله افمن اتبع انكارى ١٢ كما ١٠ قوله رضوان الله اى رضاء الله قيل هم المهاجرون والانصار ١٢ح ١١ قوله لا اشار به ان الاستفهام هنا للنفى فالمراد انكار استوائهم ١٢ من الجمل ١٢ قوله اى اصحاب درجات والمعنى هم متفاوتون كما تتفاوت الدرجات اوالمعنى تفاوت منازل المثابين منهم ومنازل المعاقبين اوالتفاوت بين الثواب والعقاب ١٢ مد ١٣ قوله لقد من الله على المومنين هنا ترق فى تعظيمه صلى الله عليه وسلم فنزهه اولا عن الغلول ثم بين ان وجوده بينهم نعمة عظيمة انعم بها عليهم وفى الحقيقة هو نعمة حتى على الكفار وانما خص المومنين لانهم منتفعون بها وتدوم عليهم واما الكفار وان امنوا به من الخسف والمسخ وكل بلاء عام ورزقوا به الا ان عاقبتها الخلود فى دار البوار ويتبرأ منهم ولا يشفع لهم فى النجاة من العذاب ١٢ صاوى ١٤ قوله اى عربيا او من ولد اسمعيل كما انهم من ولده والمنة فى ذلك من حيث انه اذا كان منهم كان اللسان واحدا فيسهل اخذ ما يجب عليهم اخذه عنه وكانوا واقفين على احواله فى الصدق والامانة وكان ذلك اقرب لهم الى تصديقه وكان لهم شرف بكونه منهم وفى قراءة رسولا من انفسهم اى من اشرفهم ١٢ مد ١٥ قوله ولا عجميا لعدم فهمهم عنه ما ارسل به ومن نعم الله ايضا كون القرآن عربيا ١٢ صاوى ١٦ قوله السنة اى الشريعة المعروفة بالوحى غير متلو لمقابلة الكتاب ١٢ كما ١٧ قوله وان مخففة واللام هى الفارقة بينه وبين النافية اى انهم جعل اسم ان الضمير المقدر الراجع اليهم و صاحب الكشاف جعل اسمها ضمير الشان قال ابو حيان ولم يقل به نحوى وانها اذا دخلت على الفعلية كما ههنا وجب اهمالها والاكثر كون مدخولها ماضيا ناسخا لكان ١٢ كمالين ١٨ قوله اولما اصابتكم الهمزة للاستفهام الانكارى ودخلت فى التقدير على قوله قلتم انى هذا والتقدير اقلتم انى هذا لما اصابتكم اى حين اصابتكم اى ما ينبغى لكم ان يصدر عنكم القول المذكور ولفظة لما هذه هى الرابطة للشرط بالجواب وهى غير جازمة واختلف فى انها حرف اوظرف وشرطها ما بعدها وجوابها قلتم انى هذا والواو التى بعد الهمزة للاستيناف كما قاله ابو السعود ١٢ جمل ١٩ قوله قد اصبتم اى نلتم مثليها محله رفع صفة لمصيبة ١٢ كرخى ومثله فى ابى البقاء ٢٠ قوله واسر سبعين والاسير فى حكم المقتول لان الاسير يقتل اسيره ان اراد وجواب لما قلتم ١٢ كرخى ٢١ قوله المركز اى المامور ثباتكم فيه اولاختياركم الخروج من المدينة اوالفداء يوم بدر ١٢ ك ٢٢ قوله وما اصابكم ما بمعنى الذى وهو مبتدأ والخبر فباذن الله اى واقع باذن الله ١٢ ابو البقاء ودخلت الفاء فى الخبر لشبه المبتدأ بالشرط نحو الذى ياتينى فله درهم ١٢ خطيب ٢٣ قوله يوم التقى الجمعان شروع فى بيان الحكم التى ترتبت على هزيمة المومنين باحد ١٢ صاوى ٢٤ قوله وليعلم وفى هذا اللام قولان احدهما انها معطوفة على معنى قوله فباذن الله عطف سبب على سبب فتعلق بما تعلق به الباء والثانى انها متعلقة بمحذوف اى وفعل ذلك اى ما اصابكم ليعلم ١٢ ٢٥ قوله حقا اشارة الى ان التمييز محذوف وفى الجمل ولما ضمن يعلم معنى يظهر تعدى لمفعول واحد فقط ١٢ ٢٦ قوله بتكثير سوادكم اى عددكم واشخاصكم فى الصراح سواد عدد كثير وقال وسوادك من سواده اى شخصك من شخصه ١٢ ٢٧ قوله لو نعلم اى لو نعلم ما يصح ان يسمى قتالا لاتبعناكم يعنون ما انتم فيه لخطأ آرائكم ليس بشيء ولا يقال لمثله قتال انما هو القاء النفس فى التهلكة ١٢ ك ٢٨ قوله هم للكفر يومئذ اقرب منهم للايمان بالفارسية اين گروه بسوے كفر آن روز نزديك تر بودند به نسبت ايشان بجانب ايمان اه وفى روح البيان ومعنى كون قربهم الى الكفر ازيد يومئذ من قربهم الى الايمان انهم كانوا قبل ذلك الوقت كاتمين للنفاق فكانوا فى الظاهر ابعد من الكفر فلما ظهر منهم ما كانوا يكتمون صاروا اقرب للكفر اه وفى ابى السعود الضمير مبتدأ واقرب خبره واللام فى للكفر وللايمان متعلقة به وكذا يومئذ ومنهم ويجوز تعلق الحرفين متحدين لفظا ومعنى بافعل التفضيل ١٢ ٢٩ قوله بما اظهروا اى انهم كانوا متظاهرين بالايمان قبل ذلك ما ظهرت منهم امارة تؤذن بكفرهم فلما انخذلوا عن عسكر المومنين وقالوا ما قالوا تباعدوا بذلك عن الايمان المظنون بهم واقتربوا من الكفر او هم لاهل الكفر اقرب نصرة منهم لاهل الايمان لان تقليلهم سواد المسلمين بالانخذال تقوية للمشركين ١٢ مد ٣٠ قوله الذين قالوا لاخوانهم وقعدوا القاب الاعراب ثلاثة الرفع والنصب والجر فالرفع من ثلاثة اوجه احدها ان يكون مرفوعا على خبر مبتدأ محذوف تقديره هم الذين الثانى انه بدل من واو يكتمون الثالث انه مبتدأ والخبر قوله قل فادرؤا ولابد حينئذ من حذف عائد فى جانب الخبر تقديره قل لهم فادرؤا والنصب ايضا من ثلاثة اوجه احدها النصب على الذم اى اذم الذين قالوا الثانى انه بدل من الذين نافقوا الثالث انه صفة لهم والجر من وجهين احدهما انه بدل من الضمير فى افواههم والثانى انه بدل من الضمير فى قلوبهم قوله لاخوانهم اى لاجل اخوانهم من جنس المنافقين المقتولين يوم احد او اخوانهم فى النسب وفى سكنى الدار او فى عداوة النبى عليه السلام وقوله وقعدوا حال مقدرة بقد اى قالوا قاعدين عن القتال ١٢ سراج المنير ٣١ قوله بدل من الذين قبله اى قوله الذين نافقوا وقوله او نعت اى الذين نافقوا قوله لاخوانهم اى فى شانهم ١٢ ٣٢ قوله وقد قعدوا اشار به الى ان الجملة حال من ضمير قالوا كما صرح به ابو البقاء ١٢ ٣٣ قوله فادرؤا عن انفسكم الموت ورد انه نزل بهم الموت وهم فى دورهم فمات منهم سبعون من غير قتال فى يوم واحد ١٢ صاوى ٣٤ قوله ينجى منه او معناه قل ان كنتم صادقين فى انكم وجدتم الى دفع القتال سبيلا وهو القعود عن القتال جدوا الى دفع الموت سبيلا ١٢ كمالين ٣٥ قوله ونزل فى الشهداء قيل شهداء بدر وقيل شهداء احد وهو الراجح وفى روح البيان المراد بهم شهداء احد وكانوا سبعين رجلا اربعة من المهاجرين وباقيهم من الانصار واما شهداء بدر فنزلت فيهم آية البقرة ولا تقولوا لمن يقتل فى سبيل الله

إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِينَ ○ عليه إِنْ يَنْصُرْكُمُ اللّٰهُ يعنكم على عدوكم كيوم بدر فَلَا غَالِبَ لَكُمْ وَإِنْ يَخْذُلْكُمْ يترك نصركم كيوم احد فَمَنْ ذَا الَّذِي يَنْصُرُكُمْ مِنْ بَعْدِهٖ اى بعد خذلانه اى لا ناصر لكم وَعَلَى اللّٰهِ لا غيره فَلْيَتَوَكَّلِ ليثق الْمُؤْمِنُونَ ○ ونزل لما فقدت قطيفة حمراء يوم بدر فقال بعض الناس لعل النبى صلى الله عليه وسلم اخذها وَمَا كَانَ يَنْبَغِي لِنَبِيٍّ أَنْ يَغُلَّ يخون فى الغنيمة فلا تظنوا به ذلك وفى قراءة بالبناء للمفعول اى ينسب الى الغلول وَمَنْ يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حاملا له على عنقه ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ الغال وغيره جزاء مَا كَسَبَتْ عملت وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ○ شيئا أَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللّٰهِ فاطاع ولم يغل كَمَنْ بَاءَ رجع بِسَخَطٍ مِنَ اللّٰهِ بمعصيته وغلوله وَمَأْوٰىهُ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ○ المرجع هى لا هُمْ دَرَجٰتٌ اى اصحاب درجات عِنْدَ اللّٰهِ اى مختلفو المنازل فلمن اتبع رضوانه الثواب ولمن باء بسخطه العقاب وَاللّٰهُ بَصِيرٌ بِمَا يَعْمَلُونَ ○ فيجازيهم لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ اى عربيا مثلهم ليفهموا عنه ويشرفوا به لا ملكا ولا عجميا يَتْلُوا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ القرآن وَيُزَكِّيهِمْ يطهرهم من الذنوب وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ القرآن وَالْحِكْمَةَ السنة وَإِنْ مخففة اى انهم كَانُوا مِنْ قَبْلُ اى قبل بعثه لَفِي ضَلٰلٍ مُبِينٍ ○ بين أَوَلَمَّا أَصٰبَتْكُمْ مُصِيبَةٌ باحد بقتل سبعين منكم قَدْ أَصَبْتُمْ مِثْلَيْهَا ببدر بقتل سبعين واسر سبعين منهم قُلْتُمْ متعجبين أَنّٰى من اين لنا هٰذَا الخذلان ونحن مسلمون ورسول الله فينا والجملة الاخيرة فى محل الاستفهام الانكارى قُلْ لهم هُوَ مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِكُمْ لانكم تركتم المركز فخذلتم إِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ○ ومنه النصر ومنعه وقد جازاكم بخلافكم وَمَا أَصٰبَكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ باحد فَبِإِذْنِ اللّٰهِ بارادته وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ علم ظهور الْمُؤْمِنِينَ حقا وَلِيَعْلَمَ الَّذِينَ نَافَقُوا وَالَّذِينَ قِيلَ لَهُمْ لما انصرفوا عن القتال وهم عبد الله بن ابى واصحابه تَعَالَوْا قٰتِلُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اعداءه أَوِ ادْفَعُوا عنا القوم بتكثير سوادكم ان لم تقاتلوا قَالُوا لَوْ نَعْلَمُ نحسن قِتَالًا لَاتَّبَعْنٰكُمْ قال تعالى تكذيبا لهم هُمْ لِلْكُفْرِ يَوْمَئِذٍ أَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْإِيمَانِ بما اظهروا من خذلانهم للمومنين وكانوا قبل اقرب الى الايمان من حيث الظاهر يَقُولُونَ بِأَفْوَاهِهِمْ مَا لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ ولو علموا قتالا لم يتبعوكم وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا يَكْتُمُونَ ○ من النفاق الَّذِينَ بدل من الذين قبله او نعت قَالُوا لِإِخْوَانِهِمْ فى الدين وَقَعَدُوا عن الجهاد لَوْ أَطَاعُونَا اى شهداء احد او اخواننا فى القعود مَا قُتِلُوا قُلْ لهم فَادْرَءُوا عَنْ أَنْفُسِكُمُ الْمَوْتَ إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِينَ ○ فى ان القعود ينجى منه ونزل فى الشهداء وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا بالتخفيف والتشديد

[illegible]

فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ای لاجل دینہ اَمْوَاتًا ؕ بَلْ اَحْیَآءٌ عِنْدَ رَبِّھِمْ ارواحھم فی حواصل طیور
خضر تسرح فی الجنۃ حیث شاءت کما ورد فی حدیث یُرْزَقُوْنَ ۙ یاکلون من ثمار الجنۃ فَرِحِیْنَ
حال من ضمیر یرزقون بِمَآ اٰتٰھُمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ ۙ وَیَسْتَبْشِرُوْنَ یفرحون بِالَّذِیْنَ لَمْ یَلْحَقُوْا
بِھِمْ مِّنْ خَلْفِھِمْ من اخوانھم المؤمنین ویبدل من الذین اَلَّا ای بان لَّا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ ای الذین
لم یلحقوا بھم وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝ فی الاخرۃ المعنی یفرحون بامنھم وفرحھم یَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَۃٍ ثواب
مِّنَ اللّٰہِ وَفَضْلٍ زیادۃ علیہ وَّاَنَّ بالفتح عطفا علی نعمۃ والکسر استینافا اللّٰہَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ
الْمُؤْمِنِیْنَ ۝ بل یاجرھم اَلَّذِیْنَ مبتدأ اسْتَجَابُوْا لِلّٰہِ وَالرَّسُوْلِ دعاءہ بالخروج للقتال لما
اراد ابوسفیان واصحابہ العود وتواعدوا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم سوق بدر العام المقبل
من یوم احد مِنْۢ بَعْدِ مَآ اَصَابَھُمُ الْقَرْحُ باحد وخبر المبتدأ لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا مِنْھُمْ بطاعتہ وَاتَّقَوْا
مخالفتہ اَجْرٌ عَظِیْمٌ ۝ ھو الجنۃ اَلَّذِیْنَ بدل من الذین قبلہ او نعت قَالَ لَھُمُ النَّاسُ ای
نُعَیم بن مسعود الاشجعی اِنَّ النَّاسَ اباسفیان واصحابہ قَدْ جَمَعُوْا لَکُمْ الجموع
لیستاصلوکم فَاخْشَوْھُمْ ولا تاتوھم فَزَادَھُمْ ذٰلک القول اِیْمَانًا تصدیقا باللہ ویقینا
وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰہُ کافینا امرھم وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ ۝ المفوض الیہ الامر ھو وخرجوا مع النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فوافوا سوق بدر والقی اللہ الرعب فی قلب ابی سفیان واصحابہ
فلم یاتوا وکان معھم تجارات فباعوا وربحوا قال تعالی فَانْقَلَبُوْا رجعوا من بدر بِنِعْمَۃٍ مِّنَ
اللّٰہِ وَفَضْلٍ بسلامۃ وربح لَّمْ یَمْسَسْھُمْ سُوْٓءٌ من قتل او جرح وَّاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰہِ بطاعتہ
ورسولہ فی الخروج وَاللّٰہُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِیْمٍ ۝ علی اھل طاعتہ اِنَّمَا ذٰلِکُمُ القائل لکم ان
الناس الخ الشَّیْطٰنُ یُخَوِّفُ کم اَوْلِیَآءَہٗ الکفار فَلَا تَخَافُوْھُمْ وَخَافُوْنِ فی ترک امری اِنْ
کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝ حقا وَلَا یَحْزُنْکَ بضم الیاء وکسر الزای وبفتحھا وضم الزای من حزنہ
لغۃ فی احزنہ الَّذِیْنَ یُسَارِعُوْنَ فِی الْکُفْرِ یقعون فیہ سریعا بنصرتہ وھم اھل مکۃ او
المنافقون ای لا تھتم لکفرھم اِنَّھُمْ لَنْ یَّضُرُّوا اللّٰہَ شَیْئًا بفعلھم وانما یضرون انفسھم یُرِیْدُ
اللّٰہُ اَلَّا یَجْعَلَ لَھُمْ حَظًّا نصیبا فِی الْاٰخِرَۃِ ای الجنۃ فلذلک خذلھم وَلَھُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۝
فی النار اِنَّ الَّذِیْنَ اشْتَرَوُا الْکُفْرَ بِالْاِیْمَانِ ای اخذوہ بدلہ لَنْ یَّضُرُّوا اللّٰہَ بکفرھم

منزل ۱

ع ۱۷ ۱۶ ۸

---

۵۱ قولہ احیاء الخ وھذہ الحیاۃ لیست کحیاۃ الدنیا بل ھی اعلی واجل منہا لانھم یسرحون حیث شاءت ارواحھم ۱۲ صاوی ۵۲ قولہ عند ربھم صفۃ لاحیاء ویرزقون ایضا صفۃ لاحیاء ویجوز ان یکون حالا من الضمیر فی احیاء ای یحیین مرزوقین وقولہ فرحین حال من الضمیر فی یرزقون وقولہ من فضلہ حال من العائد المحذوف فی الظرف تقدیرہ آتاہموہ کائنا من فضلہ وقولہ ویستبشرون معطوف علی فرحین ویجوز ان یکون التقدیر وھم یستبشرون فتکون الجملۃ حالا من الضمیر فی فرحین او من الضمیر فی آتاہم وقولہ من خلفھم متعلق بیلحقوا ویجوز ان یکون حالا تقدیرہ متخلفین عنھم ۱۲ من ابی البقاء ۵۳ قولہ ویبدل من الذین الا خوف آہ اشار بہ الی ان ان وما فی حیزہا فی محل خبر بدل من الذین لم یلحقوا بھم بدل اشتمال مبین لکون استبشارھم بحال اخوانھم لا بذواتھم لان الذوات لا یستبشر بہا والمراد بیان دوام انتفاء الحزن والخوف لا بیان انتفاء دوامہما لما یوہمہ کون الخبر فی الجملۃ الثانیۃ مضارعا فان النفی وان دخل علی نفس المضارع یفید الدوام والاستمرار بحسب المقام والخوف غم یلحق الانسان بما یتوقعہ من السوء والحزن غم یلحقہ من فوات نافع او حصول ضار فمن کانت اعمالہ مشکورۃ فلا یخاف العاقبۃ ومن کان متقلبا فی نعمۃ من اللہ وفضل فلا یحزن ابدا ۱۲ جمل ۵۴ قولہ بل یاجرھم فی المصباح اجرہ اللہ اجرا من باب ضرب وقتل واجرہ بالمد لغۃ ثالثۃ اذا اثابہ ۱۲ ۵۵ قولہ دعاءہ بالخروج للقتال وکان ہذا الدعاء فی یوم الاحد التالی لیوم احد الذی ہو یوم السبت وھذا اشارۃ الی غزوۃ حمراء الاسد وقولہ وتواعدوا مع النبی الخ اشارۃ الی غزوۃ بدر الصغری الثالثۃ وکانت فی شعبان من السنۃ الرابعۃ واحد کانت فی شوال من السنۃ الثالثۃ فقولہ الذین استجابوا للہ والرسول الخ اشارۃ الی غزوۃ حمراء الاسد لتقدم انہا کانت فی الیوم التالی لیوم احد وقولہ الذین قال لھم الناس الخ اشارۃ الی غزوۃ بدر الثالثۃ فکلام الشارح فیہ تخلیط فقولہ بالخروج للقتال کان فی الیوم التالی لیوم احد وقولہ وتواعدوا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم وذلک التواعد کان فی احد حین شرع ابوسفیان فی الانصراف منہا فہذہ صارت غزوات ثلاثۃ احدہا غزوۃ احد وثانیہا غزوۃ حمراء الاسد کانت متصلۃ بغزوۃ احد وثالثہا غزوۃ بدر الصغری وقعت بعدہا بسنۃ والغزوۃ ای الخروج للقتال ان لم یقع قتال ۱۲ من روح البیان والجمل ۵۶ قولہ وتواعدوا مع النبی الخ معطوف علی لما اراد فالضمیر عائد الی ابی سفیان واصحابہ وقولہ من یوم احد ظرف لتواعدوا فالتواعد کان فی یومہا کما تقدم روی ان اباسفیان نادی عند انصرافہ من احد یا محمد موعدنا موسم بدر القابل ان شئت فقال صلی اللہ علیہ وسلم ان شاء اللہ تعالی فلما کان القابل خرج ابوسفیان فی اہل مکۃ حتے نزل مر الظہران فالقی اللہ الرعب فی قلبہ فبدا لہ ان یرجع فلقی نعیم بن مسعود الاشجعی وقد قدم معتمرا فقال یا نعیم انی واعدت محمدا ان نلتقی بموسم بدر وان ہذا عام جدب ولا یصلح لنا الا عام نرعی فیہ الشجر ونشرب فیہ اللبن وقد بدا لی ان اخرج الیہ واکرہ ان یخرج محمد ولا اخرج انا فیزیدہم ذلک جراءۃ ولان یکون الخلف من قبلہم احب الی من ان یکون من قبلی فالحق بالمدینۃ فثبطہم واعلمہم انی فی جمع کثیر ولا طاقۃ لہم بنا ولک عندی عشرۃ من الابل اضعہا فی ید سہیل بن عمرو ویضمنہا فجاء سہیل فقال لہ نعیم یا ابا یزید تضمن لی ذلک وانطلق الی محمد واثبطہ فقال نعم فخرج نعیم حتے اتی المدینۃ فوجد الناس یتجہزون لمیعاد ابی سفیان فقال این تریدون فقالوا واعدنا ابوسفیان بموسم بدر الصغری ان نقتتل بہا فقال بئس الرای اتوکم فی دیارکم وقرارکم فلم یلتفت منکم احد الا شریدا فتریدون ان تخرجوا وقد جمعوا لکم عند الموسم واللہ لا یفلت منکم احد فکرہ بعض اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخروج فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لاخرجن ولو وحدی ای ولو لم یخرج معی احد فخرج فی سبعین راکبا وہم یقولون حسبنا اللہ ونعم الوکیل ولم یلتفتوا الی ذلک القول حتے بلغوا بدر الصغری وکانت موضع سوق للعرب یجتمعون فیہا کل عام ثمانیۃ ایام فاقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ بہا تلک المدۃ وصادفوا الموسم وباعوا ما کان معہم من التجارات فربحوا ۱۲ خطیب ۵۷ قولہ من یوم احد قال البغوی قال مجاہد وعکرمۃ نزلت ہذہ الآیۃ فی غزوۃ بدر الصغری ۱۲ ۵۸ قولہ منہم من للتبیین مثلہا فی قولہ تعالی وعد اللہ الذین آمنوا وعملوا الصالحات منہم مغفرۃ لان الذین استجابوا للہ والرسول قد احسنوا کلہم واتقوا لا بعضہم ۱۲ ۵۹ قولہ اجر عظیم ہو مبتدأ والجار والمجرور قبلہ خبرہ والجملۃ خبر الذین استجابوا ۱۲ ک ۶۰ قولہ قال لہم الناس الخ فان قیل المثبط ہو نعیم الاشجعی فکیف قال الناس اجیب بانہ من جنس الناس کما یقال فلان یرکب الخیل ومالہ الا فرس واحد او لانہ انضم الیہ ناس من المدینۃ واذاعوا کلامہ ۱۲ بیضاوی ۶۱ قولہ ای نعیم بن مسعود وہذا کان قبل اسلامہ لانہ ہاجر یوم الخندق واطلق علیہ الناس لانہ من جنسہ کما یقال فلان یرکب الخیل ومالہ الا فرس واحد او علیہ ومن انضم الیہ من اہل المدینۃ واذاعوا کلامہ روی ان اباسفیان نادی عند انصرافہ من احد یا محمد موعدنا یوم موسم بدر القابل ان شئت فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان شاء اللہ تعالی فلما کان القابل خرج فی اہل مکۃ حتی نزل مر الظہران فانزل اللہ الرعب فی قلبہ وبدا لہ ان یرجع فلقی نعیم بن مسعود قد قدم معتمرا فسالہ ذلک والتزم لہ عشرا من الابل فخرج نعیم فوجد المسلمین یتجہزون فقال ان الناس قد جمعوا لکم ۱۲ ک ۶۲ قولہ ذلک القول ای المقول الذی ہو ان الناس قد جمعوا لکم فاخشوہم او القول او نعیم ۱۲ مد ۶۳ قولہ تصدیقا وقال علیہ السلام واللہ لاخرجن ولو لم یخرج معی احد فخرج فی سبعین راکبا وہم یقولون حسبنا اللہ ونعم الوکیل ۱۲ مد ۶۴ قولہ کافینا یعنی ان حسب بمعنی المحسب من احسبہ اذا کفاہ قال الزمخشری ویدل علی ذلک انہ لا یفید بالاضافۃ تعریفا فی قولک ہذا رجل حسبک ۱۲ ۶۵ قولہ فانقلبوا معطوف علے مقدر دل علیہ السیاق وہو قول الشارح وخرجوا مع النبی علیہ السلام ۱۲ ۶۶ قولہ لم یمسسہم وہو حال من الضمیر فے انقلبوا وکذا بنعمۃ والتقدیر فرجعوا من بدر متنعمین بریئین من سوء ۱۲ ۶۷ قولہ واتبعوا رضوان اللہ یجوز فے ہذہ الجملۃ وجہان احدہما انہا معطوف علے انقلبوا والثانی انہا حال من فاعل انقلبوا ویقدر حینئذ قد ای قد اتبعوا ۱۲ ج ۶۸ قولہ یخوف جملۃ مستانفۃ بیان لشیطنتہ والشیطان صفۃ لاسم الاشارۃ ویخوف الخبر ۱۲ مد ۶۹ قولہ کم یشیر الی ان قولہ اولیاءہ مفعول ثان والاول محذوف وقیل المراد باولیائہ المنافقون فہو مفعول اول ۱۲ ک ۷۰ قولہ ان کنتم مؤمنین لان الایمان یقتضی ان یؤثر العبد خوف اللہ علی خوف غیرہ ۱۲ مد ۷۱ قولہ ولا یحزنک نزلت تسلیۃ للنبی صلی اللہ علیہ وسلم وللمؤمنین ۱۲ صاوی ۷۲ قولہ یقعون فیہ اشار بذلک ان یسارعون مضمن معنی یقعون فعداہ بفی اشارۃ الی انہم تلبسوا بالکفر ولیسوا بخارجین عنہ ۱۲ صاوی ۷۳ قولہ انفسہم او المراد بانہم لن یضروا اللہ ای اولیاء اللہ یعنی لا یضرون بمسارعتہم فے الکفر الا انفسہم وما وبال ذلک عائدا علی غیرہم ثم بین کیفیۃ عود الوبال علیہم بقولہ یرید اللہ الخ ۱۲ مد ۷۴ قولہ یرید اللہ الخ ہذہ الآیۃ تدل علے ارادۃ الکفر والمعاصی لان ارادۃ ان لا یکون لہم ثواب فے الآخرۃ لا تکون بدون ارادۃ کفرہم ومعاصیہم ۱۲ مدارک ۷۵ قولہ اخذوہ بدلہ ای کفروا ولم یؤمنوا وہذا تعمیم للکفرۃ بعد تخصیص المنافقین او تکریر للتاکید لان ہذہ الآیۃ مساویۃ لما قبلہا لفظا فے لن یضروا اللہ شیئا ومعنی فے الباقی اذ معنی یسارعون فے الکفر مساو لمعنی اشتروا الکفر بالایمان ۱۲ جمل۔

ه۱ قوله شيئا هو نصب على المصدر اي شيئا من الضرر الآية الاولى فيمن نافق من المتخلفين او ارتد عن الاسلام والثانية في جميع الكفار او على العكس ۱۲ مد ه۲ قوله ولهم عذاب اليم هنا وصف العذاب هنا بكونه اليما لان من اشترى سلعة وخسر فيها تألم منها ووصفه فيما تقدم بالعظيم لان المسارعة للشيء تقتضي عظمه ۱۲ صاوي ه۳ قوله بالياء والتاء اي فيها قراءتان سبعيتان فعلى التاء الخطاب للنبي صلى الله عليه وسلم وقوله الذين كفروا مفعول اول لتحسبن وقوله انما نملي لهم في محل المفعول الثاني وهو تسلية للنبي صلى الله عليه وسلم والمعنى لا تظنن ان امهال الكافر بطول عمره واكله من رزق الله ومقاتلته في اولياء الله خير له وانما امهاله ليزداد اثما وجرما ۱۲ صاوي ه۴ قوله الذين كفروا فيمن قرأ بالياء رفع اي لا يحسبن الكافرون وان مع اسمه وخبره في قوله تعالى انما نملي لهم خير لانفسهم في موضع المفعولين ليحسبن والتقدير ولا يحسبن الذين كفروا املاءنا خيرا لانفسهم وما مصدرية وكان حقها في قياس علم الخط ان تكتب مفصولة ولكنها وقعت في الامام متصلة فلا يخالف وفيمن قرأ بالتاء نصب اي ولا تحسبن الكافرين انما نملي لهم خير لانفسهم بدل من الكافرين اي ولا تحسبن انما نملي للكافرين خير لهم وان مع ما في حيزه ينوب عن المفعولين والاملاء لهم امهالهم واطالة عمرهم ۱۲ مدارك ه۵ قوله اي املاءنا يشير الى ما مصدرية وكان حقها ان تفصل في الخط لكنها وقعت متصلة في الامام والاملاء الامهال واطالة العمر ۱۲ ك ه۶ قوله سدت مسد المفعولين اي لقوله لا يحسبن والفاعل هو الذين كفروا وقوله ومسد الثاني الخ اي معمول ان قائم مقام المفعول الثاني لقوله ولا تحسبن والمفعول الاول هو الذين كفروا والفاعل ضمير المخاطب وهو النبي صلى الله عليه وسلم وعبارة ابي البقاء ولا يحسبن الخ يقرأ بالياء وفاعله الذين كفروا واما المفعولان فالقائم مقامهما قوله انما نملي لهم الخ فان وما عملت فيه تسد مسد المفعولين عند سيبويه اه وقوله في الاخرى اي في قراءة اخرى وهي ان تقرأ لا تحسبن بالفوقانية ۱۲

شَيْئًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ○ مؤلم وَلَا يَحْسَبَنَّ بالياء والتاء الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّمَا نُمْلِي اي املاءنا لَهُمْ بتطويل
الاعمار وتاخيرهم خَيْرٌ لِأَنْفُسِهِمْ ۚ وأنّ ومعمولها سدّت مسد المفعولين في قراءة التحتانية ومسد
الثاني في الاخرى إِنَّمَا نُمْلِي نمهل لَهُمْ لِيَزْدَادُوا إِثْمًا ۚ بكثرة المعاصي وَلَهُمْ عَذَابٌ مُهِينٌ ○ ذو اهانة
في الآخرة مَا كَانَ اللَّهُ لِيَذَرَ ليترك الْمُؤْمِنِينَ عَلَىٰ مَا أَنْتُمْ ايها الناس عَلَيْهِ من اختلاط المخلص بغيره
حَتَّىٰ يَمِيزَ بالتخفيف والتشديد يفصل الْخَبِيثَ المنافق مِنَ الطَّيِّبِ المؤمن بالتكاليف الشاقة
المبينة لذلك ففعل ذلك يوم احد وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ فتعرفوا المنافق من غيره قبل
التمييز وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَجْتَبِي يختار مِنْ رُسُلِهِ مَنْ يَشَاءُ ۖ فيطلعه على غيبه كما اطلع النبي صلى الله عليه وسلم على حال
المنافقين فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ ۚ وَإِنْ تُؤْمِنُوا وَتَتَّقُوا النفاق فَلَكُمْ أَجْرٌ عَظِيمٌ ○ وَلَا يَحْسَبَنَّ بالتاء والياء
الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ اي بزكاته هُوَ اي بخلهم خَيْرًا لَهُمْ ۖ مفعول ثانٍ والضمير للفصل
والاول بخلهم مقدرا قبل الموصول على الفوقانية وقبل الضمير على التحتانية بَلْ هُوَ شَرٌّ لَهُمْ ۖ سَيُطَوَّقُونَ
مَا بَخِلُوا بِهِ اي بزكاته من المال يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۗ بان يجعل حية في عنقه تنهشه كما ورد في الحديث وَلِلَّهِ مِيرَاثُ
السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۗ يرثهما بعد فناء اهلهما وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بالتاء والياء خَبِيرٌ ○ فيجازيكم به لَقَدْ سَمِعَ ع ۱۸ ۹
اللَّهُ قَوْلَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ فَقِيرٌ وَنَحْنُ أَغْنِيَاءُ ۘ وهم اليهود قالوه لما نزل مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ
قرضا حسنا وقالوا لو كان غنيا ما استقرضنا سَنَكْتُبُ نامر بكتب مَا قَالُوا في صحائف اعمالهم ليجازوا عليه
وفي قراءة بالياء مبنيا للمفعول وَقَتْلَهُمُ بالنصب والرفع الْأَنْبِيَاءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَنَقُولُ بالنون والياء
اي الله لهم في الآخرة على لسان الملائكة ذُوقُوا عَذَابَ الْحَرِيقِ ○ النار ويقال لهم اذا القوا فيها ذَٰلِكَ العذاب
بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيكُمْ عبر بهما عن الانسان لان اكثر الافعال تزاول بهما وَأَنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ اي بذي
ظلم لِلْعَبِيدِ ○ فيعذبهم بغير ذنب الَّذِينَ نعت للذين قبله قَالُوا لمحمد إِنَّ اللَّهَ عَهِدَ إِلَيْنَا في التوراة
أَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُولٍ نصدقه حَتَّىٰ يَأْتِيَنَا بِقُرْبَانٍ تَأْكُلُهُ النَّارُ ۗ فلا نؤمن لك حتى تاتينا به وهو ما يتقرب
به الى الله تعالى من نعم وغيرها فان قبل جاءت نار بيضاء من السماء فاحرقته والا بقي مكانه و
عهد الى بني اسرائيل ذلك الا في المسيح ومحمد صلى الله عليه وسلم قال تعالى قُلْ لهم توبيخا قَدْ جَاءَكُمْ
رُسُلٌ مِنْ قَبْلِي بِالْبَيِّنَاتِ بالمعجزات وَبِالَّذِي قُلْتُمْ كزكريا ويحيى فقتلتموهم والخطاب لمن في
زمن نبينا وان كان الفعل لاجدادهم لرضاهم به فَلِمَ قَتَلْتُمُوهُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ○

ه۷ قوله انما نملي لهم في هذه الجملة وجهان احدهما انها مستانفة تعليل للجملة قبلها كانه قيل ما بالهم يحسبون الاملاء خيرا لهم فقيل انما نملي لهم ليزدادوا اثما وان هذه مكفوفة بما ولذلك كتبت متصلة على الاصل ولا يجوز ان تكون موصولة اسمية او حرفية لان لام كي لا يصح وقوعها خبر المبتدأ ولا لنواسخه والوجه الثاني ان هذه الجملة تكرير للاولى ۱۲ ج ه۸ قوله بالتكاليف الشاقة التي لا يصبر عليها ولا يذعن لها الا المخلصون من بذل الاموال والانفس ۱۲ ه۹ قوله بزكاته اشارة الى تقدير مضاف ۱۲ ه۱۰ قوله والاول اي المفعول الاول بخلهم مقدر فتقديره ولا تحسبن بخل الذين يبخلون وفي الجمل وفي تقدير مجموع المضاف والمضاف اليه على الفوقانية مسامحة اذ المقدر عليها لفظ بخل فقط فيقدر مضافا للذين ولا يقدر معه ضمير لئلا يلزم اضافة الشيء مرتين واما على قراءة التحتانية فيقدر مجموع المضاف والمضاف اليه ۱۲ ه۱۱ قوله وقبل الضمير على التحتانية فيكون تقديره ولا يحسبن الذين يبخلون بخلهم هو خيرا لهم ۱۲ ه۱۲ قوله سيطوقون تفسير لقوله بل هو شر لهم اي سيجعل مالهم الذي منعوه عن الحق طوقا في اعناقهم لما جاء في الحديث من منع زكوة ماله يصير حية ذكرا اقرع له زبيبتان فيطوق في عنقه فتنهشه ويدفعه الى النار ۱۲ كمالين ه۱۳ قوله ولله ميراث السموات الخ قال الاكثرون ان معناه انه يفنى اهل السموات والارض ويفنى الاملاك ولا مالك الا الله فجرى هذا مجرى الوراثة قال ابن الانباري ويقال ورث فلان علم فلان اذا انفرد به بعد ان كان مشاركا فيه وقال تعالى وورث سليمان داود لانه انفرد بذلك بعد ان كان داود مشاركا فيه اه اقول صورة الميراث ومجازه قبل فناء الخلق يثبت ويطلق فيما بيننا ايضا واما بعد فناء الخلق فيرتفع صورة الميراث ومجازه ايضا عنا ويختص الميراث لله سبحانه تعالى حقيقة وصورة والله سبحانه اعلم ۱۲ ه۱۴ قوله لقد سمع الله اللام موطئة لقسم محذوف اي والله لقد سمع الخ وسبب ذلك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لما امرهم بالدخول في الاسلام واقام الصلوة وايتاء الزكوة وان يقرضوا الله قرضا حسنا قال كبراء اليهود حيي بن اخطب وكعب بن اشرف وفنحاص بن عازوراء لابي بكر الصديق حين امرهم بما ذكر على لسان رسول ان الله فقير ونحن اغنياء ولو كان غنيا ما استقرضنا ومعنى سمعه علمه واحصاره والمجازاة عليه ۱۲ صاوي ه۱۵ قوله وهم اليهود اي فرقة منهم وهم فنحاص وكعب بن اشرف وحيي بن اخطب وغيره ۱۲ ه۱۶ قوله بالنصب اي على قراءة النون والرفع على قراءة الياء اه جمل اي يقرأ قتلهم بالرفع عطفا على الموصول ويقول بياء الغيبة وقتلهم بالنصب عطفا على ما التي هي منصوبة المحل ونقول بالنون اه وفي ابي البقاء سنكتب ما قالوا يقرأ بالنون وما قالوا منصوب به وقتلهم معطوف عليه ويقرأ بالياء وقتلهم بالرفع وهو ظاهر اه اي لانه معطوف على محل الرفع وهو ما قالوا على تقدير سيكتب بالياء وغيرها وفي معالم التنزيل قرأ حمزة سيكتب بضم الياء وقتلهم برفع اللام ويقول بالياء ۱۲ ه۱۷ قوله اي الله تفسير للفاعل على قراءة الياء واما على قراءة النون فالمناسب في تفسيره ان يقول اي نحن ويصح ان يكون تفسيرا على القراءتين نظرا للمعنى ۱۲ جمل ه۱۸ قوله عبر بهما عن الانسان يعني ففي الكلام مجاز مرسل من اطلاق اسم الجزء وارادة الكل ويشترط في هذا المجاز ان يكون لهذا الجزء خصوصية من بين سائر الاجزاء في مدخلية الفعل المنسوب وفي فعل الكسب خصوصية خاصة للايدي من بين سائر اجزاء بدن الانسان فاذا اطلق اليد واريد بها الانسان حصل المجاز المرسل ۱۲ ملخص من الجمل ه۱۹ قوله عبر بهما عن الانسان وكان الاحسن ان يقول عبر بهما عن النفس كما عبر بها اكثر المفسرين وقوله وتزاول بها مزاولة رسيدن بكارے وتزاولوا اي تعالجوا ۱۲ صراح ه۲۰ قوله لان اكثر الافعال اولانه يقال الآمر بالشيء فاعله فذكر الايدي للتحقيق يعني انه فعل بنفسه لا غيره بامره ۱۲ كمالين ه۲۱ قوله ليس بظلام للعبيد فان قيل ظلام للمبالغة المقتضية للتكثير فهو اخص من ظالم ولا يلزم من نفي الاخص نفي الاعم فاجاب القاضي عنه بان العذاب الذي توعد بان يفعله بهم لو كان ظلما لكان عظيما فنفاه على حد عظمه لو كان ثابتا اه من الكبير وبانه لما قوبل بالعبيد وهم كثيرون ناسب ان يقال الكثير بالكثير وبان الظلام من معاني النسب فيكون ظلام بمعنى ذي ظلم نحو عطار وبزاز اه خطيب وقد يورد لمجرد معنى اسم الفاعل بدون لحاظ المبالغة كالطباخ والحداد وصباغ وجمال ۱۲ ه۲۲ قوله نعت الخ او بدل من الذين قالوا او نصب باضمار اعني او رفع باضمارهم ۱۲ ك ه۲۳ قوله جاءت نار بيضاء الخ كما كانت علامة انبياء بني اسرائيل حيث كان يقرب بالقربان فيقوم النبي فيدعو فتنزل نار من السماء فتاكل اي تحيله الى طبعها بالاحراق ۱۲ ابو السعود ه۲۴ قوله الا في المسيح ومحمد صلى الله عليه وسلم قال السدي ان هذا الشرط جاء في التوراة ولكنه مع شرط وذلك انه تعالى قال في التوراة من جاءكم يزعم انه نبي فلا تصدقوه حتى ياتيكم بقربان تاكله النار الا المسيح ومحمدا عليهما السلام فانهما اذا اتيا فآمنوا بهما فانهما ياتيان بغير قربان تاكله النار ۱۲ كبير ه۲۵ قوله وبالذي قلتم وهو الاتيان بالقربان ۱۲ ه۲۶ قوله والخطاب لمن في زمن نبينا اي بقوله جاءكم وبقوله قلتم وبقوله قتلتموهم وبقوله ان كنتم ۱۲ ج ه۲۷ قوله ان كان الفعل لاجدادهم اي فعل القتل للانبياء ۱۲ ج

فی انکم تؤمنون عند الاتیان بہ فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ جَآءُوْ بِالْبَيِّنٰتِ المعجزات
وَالزُّبُرِ کصحف ابراهیم وَالْكِتٰبِ وفی قراءة باثبات الباء فیهما الْمُنِيْرِ الواضح هو التورٰة والانجیل فاصبر
کما صبروا كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ جزاء اعمالکم يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَمَنْ زُحْزِحَ
بعد عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ نال غایة مطلوبه وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ ای العیش فیها اِلَّا مَتَاعُ
الْغُرُوْرِ الباطل یتمتع به قلیلا ثم یفنی لَتُبْلَوُنَّ حذف منه نون الرفع لتوالی النونات والواو ضمیر
الجمع لالتقاء الساکنین لتختبرن فِيْٓ اَمْوَالِكُمْ بالفرائض فیها والجوائح وَاَنْفُسِكُمْ بالعبادات والبلاء
وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ الیهود والنصاری وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا من العرب
اَذًى كَثِيْرًا من السب والطعن والتشبیب بنسائکم وَاِنْ تَصْبِرُوْا علی ذلک وَتَتَّقُوا اللّٰهَ فَاِنَّ ذٰلِكَ
مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ای من معزوماتها التی یعزم علیها لوجوبها واذکر اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا
الْكِتٰبَ ای العهد علیهم فی التورٰة لَتُبَيِّنُنَّهٗ ای الکتاب لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ بالتاء والیاء فی الفعلین
فَنَبَذُوْهُ طرحوا المیثاق وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ فلم یعملوا به وَاشْتَرَوْا بِهٖ اخذوا بدله ثَمَنًا قَلِيْلًا من الدنیا من
سفلتهم برئاستهم فی العلم فکتموه خوف فوته علیهم فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُوْنَ شراؤهم هذا لَا تَحْسَبَنَّ
بالتاء والیاء الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اَتَوْا فعلوا من اضلال الناس وَّيُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا من
التمسک بالحق وهم علی ضلال فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بالوجهین تاکید بِمَفَازَةٍ بمکان ینجون فیه مِّنَ الْعَذَابِ
فی الاخرة بل هم فی مکان یعذبون فیه وهو جهنم وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ مؤلم فیها ومفعولا یحسب الاولی دل
علیهما مفعولا الثانیة علی قراءة التحتانیة وعلی الفوقانیة حذف الثانی فقط وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ خزائن
١٩ ع ٩ ١٠ المطر والرزق والنبات وغیرها وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ومنه تعذیب الکافرین وانجاء المؤمنین اِنَّ فِيْ
خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وما فیهما من العجائب وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ بالمجیء والذهاب والزیادة والنقصان
لَاٰيٰتٍ دلالات علی قدرته تعالی لِّاُولِي الْاَلْبَابِ لذوی العقول الَّذِيْنَ نعت لما قبله او بدل يَذْكُرُوْنَ
اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰي جُنُوْبِهِمْ مضطجعین ای فی کل حال وعن ابن عباس یصلون کذلک حسب
الطاقة وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لیستدلوا به علی قدرة صانعهما یقولون رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ بهما
هٰذَا الخلق الذی نراه بَاطِلًا حال عبثا بل دلیلا علی کمال قدرتک سُبْحٰنَكَ تنزیها لک عن العبث فَقِنَا
عَذَابَ النَّارِ رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ للخلود فیها فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ اهنته وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ الکافرین فیه

فاذللته وافضحته وابلغت فی اخزائه ١٢

---

٥١ قوله فان کذبوک ای داموا علی تکذیبک وجواب الشرط محذوف قدره المفسر بقوله فاصبر کما صبروا والمناسب ذکره بلصقه واما فقد کذب الرسل دلیل الجواب ولا یصح ان یکون جوابا لانه ماض بالنسبة للشرط وهذا تسلیة له صلی اللہ علیه وسلم ١٢ صاوی ٥٢ قوله باثبات الباء فیهما ای فی الزبر والکتاب هذا ما نقله صاحب الجمل واما غیره فقال ای فی البینات والزبر فیقرأ بالبینات وبالزبر والزبر الکتب واحدها زبور وکل کتاب فیه الحکمة زبور واصله من الزبر وهو الزجر لانه یزجر عن الباطل ١٢ ٥٣ قوله کل نفس خبر وجاز الابتداء بالنکرة لما فیه من العموم والمعنی لا یحزنک تکذیبهم ایاک فمرجع الخلق الی فاجازیهم علی الصبر وذلک قوله وانما الخ ١٢ مد ٥٤ قوله کل نفس ذائقة الموت یدل ان النفوس لا تموت بموت البدن لانه جعل النفس ذائقة الموت والذائق لابد ان یکون باقیا حال حصول الذوق والمعنی ان کل نفس ذائقة موت البدن ١٢ کبیر ٥٥ قوله وانما توفون اجورکم لان بعد هذه الدار دارا یتمیز فیها الکافر والمومن والعاصی والمطیع ویجازی کل بما یستحقه ١٢ ٥٦ قوله جزاء اعمالکم ای تعطون ثواب اعمالکم علی الکمال یوم القیمة فان الدنیا لیست بدار الجزاء ١٢ مد ٥٧ قوله بعد فی القاموس زحزحه عن موضعه دفعه وجذبه فی محله وزحزح عنه باعده بالفرائض بتکلیف الانفاق ١٢ ک ٥٨ قوله متاع الغرور شبه الدنیا بالمتاع الذی یدلس به علی المستام ویغر حتی یشتریه ثم یتبین له فساده ورداءته والشیطان هو المدلس الغرور وعن سعید بن جبیر انما هذا لمن آثرها علی الآخرة فاما من طلب الآخرة بها فانها متاع بلاغ وعن الحسن کخضرة النبات ولعب البنات لا حاصل له ١٢ ک

٥٩ قوله لتبلون آه شروع فی تسلیة النبی صلی اللہ علیه وسلم ومن معه من المؤمنین عما سیلقونه من جهة الکفرة من المکاره لیوطنوا انفسهم علی احتماله ١٢ ج ٥١٠ قوله حذف منه نون الرفع لتوالی النونات اصله لتبلوون زیدت نون التاکید فحذفت نون الاولی للرفع وهی نون الاعرابی ١٢ ٥١١ قوله والجوائح جمع جائحة بالجیم والحاء المهملة فی آخره وهی الآفة التی تصل الی الثمر کالغرق والحرق ١٢ ک ٥١٢ قوله والبلاء وما یرد علیها من انواع المخاوف والمصائب وهذه الآیة دلیل علی ان النفس هی الجسم المعاین دون ما فیه من المعنی الباطل کما قال بعض اهل الکلام والفلاسفة کذا فی شرح التاویلات ١٢ مد ٥١٣ قوله والتشبیب هو ذکر اوصاف الجمال وکان یفعل ذلک کعب بن الاشرف بنساء المؤمنین ١٢ جمل ٥١٤ قوله وان تصبروا خوطب المؤمنون بذلک لیوطنوا انفسهم علی احتمال ما سیلقون من الشدائد والصبر علیها حتی اذا لقوها وهم مستعدون لا یرهقهم ما یرهق من نصیبه الشدة بغتة فینکرها وتشمئز منها نفسه ١٢ ک ٥١٥ قوله ای من معزوماتها الخ اشار به الی جعل المصدر بمعنی اسم المفعول ای المعزوم علیه وجمعه لاضافته الی الامور واصله ثبات الرای علی الشیء الی امضائه ١٢ من الجمل ٥١٦ قوله فی الفعلین وهما لتبیننه ولا یکتمونه اشار به الی القراءتین ١٢ من الکرخی ٥١٧ قوله فلم یعملوا وهو دلیل علی انه یجب علی العلماء ان یبینوا الحق للناس وما علموه وان لا یکتموا منه شیئا لغرض فاسد من تسهیل علی الظلمة وتطییب لنفوسهم او لجر منفعة او دفع اذیة او لبخل بالعلم وفی الحدیث من کتم علما عن اهله الجم بلجام من نار ١٢ مد ٥١٨ قوله شراؤهم فاعل بئس وقوله هذا هو المخصوص بالذم ١٢ ٥١٩ قوله فعلوا اشار به الی ان المراد من اتی فعل لانه یاتی بمعنی اعطی وغیره ١٢ کرخی ٥٢٠ قوله بالوجهین ای بالفوقیة والتحتیة وحذف مفعولا تحسب الاولی دل علیهما مفعول الثانیة علی القراءة التحتانیة کانه قیل ولا یحسبن الذین یفرحون انفسهم بمفازة وعلی الفوقانیة حذف الثانی فقط ای بمفازة والمفعول الاول الذین یفرحون والخطاب فیه للنبی صلی اللہ علیه وسلم ١٢ ک ٥٢١ قوله ومفعولا یحسب الاولی الخ ای مفعولان یحسبن الاولی محذوفان یدل علیهما مفعولا موکده وهو یحسبن الثانیة فالفاعل یحسبن الاولی قوله الذین والمفعولان انفسهم بمفازة ١٢ ٥٢٢ قوله وعلی الفوقانیة حذف الثانی فقط فالفاعل لا تحسبن الضمیر المخاطب والذین مفعول اول والثانی مقدر تقدیره بمفازة من العذاب ١٢ ٥٢٣ قوله ان فی خلق السموات والارض سبب نزولها ان کفار مکة قالوا للنبی صلی اللہ علیه وسلم ائتنا بآیة تدل علی ان اللہ واحد فقال اللہ تعالی ردا علیهم ان فی خلق السموات الی آخره ١٢ صاوی ٥٢٤ قوله لذوی العقول آه ای الذین یفتحون بصائرهم للنظر والاستدلال والاعتبار ولا ینظرون الیها نظر البهائم غافلین عما فیه من عجائب الفطر وفی النصائح املأ عینیک من زینة هذه الکواکب واجلها فی جملة هذه العجائب متفکرا فی قدرة مقدرها متدبرا حکمة مدبرها قبل ان یسافر بک القدر ویحال بینک وبین النظر ١٢ س ٥٢٥ قوله ای فی کل حال اشارة الی ان المراد من الآیة العموم وانما ذکرت هذه الثلاثة لانها الاغلب اه وفی تفسیر محی الدین بن العربی الذین یذکرون اللہ فی جمیع الاحوال وعلی جمیع الهیئات ١٢ ٥٢٦ قوله وعن ابن عباس ای فی معنی یذکرون فمعناه عنده یصلون وقوله کذلک ای قیاما وقعودا وعلی جنوبهم وقوله حسب الطاقة اشارة الی الترتیب وانه یجب تقدم القیام ثم القعود ثم الاضطجاع فلا تصح صلاة الفرض من القعود مع القدرة علی القیام ولا من الاضطجاع مع القدرة علی القعود اه جمل واعلم ان الآیة تدل علی جواز ذکر اللہ تعالی قائما ولهذا قال المشائخ ولا باس ان یقوموا ترددا تقلوبهم ولا یتحرکوا فی ذلک لا یستظهروا بحال لیس عندهم منه حقیقة والحاصل ان التوحید اذا اقترن بالآداب فلیس له وضع مخصوص یجوز قائما وقاعدا ومضطجعا ولکن ورد فی الاحادیث ما یدل علی استحباب الاخفاء فی ذکر اللہ وذکر الشارح الکشاف ان هذا بحسب المقام والشیخ المرشد یامر المبتدی برفع الصوت لتنقلع عن قلبه الخواطر الراسخة فیه کذا فی شرح المشارق ویوافقه ما ذکر فی المظهر حیث قال الذکر برفع الصوت جائز بل مستحب اذا لم یکن عن ریاء لیغتنم الناس باظهار الدین ووصول برکة الذکر علی السامعین فی الدور والبیوت والحوانیت ویوافقه الذاکر من سمع صوته ویشهد له یوم القیامة کل رطب ویابس سمع صوته کذا فی روح البیان وایضا فیه واذا کانوا مجتمعین علی الذکر فالاولی فی حقهم رفع الصوت بالذکر والقوة فانه اکثر تاثیرا فی رفع الحجب ومن حیث الثواب فلکل واحد ثواب ذکر نفسه وسماع ذکر رفقائه اه

وفی رد المحتار قول اضطرب کلام صاحب البزازیة فی ذلک فتارة قال انه حرام وتارة قال انه جائز وفی الفتاوی الخیریة من الکراهیة والاستحسان جاء فی الحدیث ما اقتضی طلب الجهر به نحو ان ذکرنی فی ملأ ذکرته فی ملأ خیر منهم رواه الشیخان وهناک احادیث اقتضت طلب الاسرار والجمع بینها بان ذلک یختلف باختلاف الاشخاص والاحوال کما جمع بذلک بین احادیث الجهر والاخفاء بالقراءة ولا یعارض ذلک حدیث خیر الذکر الخفی لانه حیث خیف الریاء او تاذی المصلین او النیام فان خلا مما ذکر فقال بعض اهل العلم ان الجهر افضل لانه اکثر عملا ولتعدی فائدته الی السامعین ویوقظ قلب الذاکر فیجمع همه الی الفکر ویصرف سمعه الیه ویطرد النوم ویزید النشاط ١٢ ٥٢٧ قوله حسب الطاقة لحدیث عمران بن حصین عند البخاری صل قائما فان لم تستطع فقاعدا فان لم تستطع فعلی جنب ١٢ ک ٥٢٨ قوله یقولون یشیر الی ان قوله ربنا آه بتقدیر القول ١٢ ک ٥٢٩ قوله حال ای من المفعول به وهو هذا تقدیره ما خلقت هذا خالیا عن حکمة ١٢ ٥٣٠ قوله فقنا والفاء دخلت بمعنی الجزاء تقدیره اذا نزهناک فقنا ١٢ مد ٥٣١ قوله للخلود فیها للخلود جواب عن سوال مقدر تقدیره ان قوله تعالی یوم لا یخزی اللہ النبی الی آخره یقتضی ان جمیع المؤمنین غیر مخزیین مع ان بعض العصاة منهم یدخل النار تطهیرا لما اقترفوه وهذه الآیة تدل علی ان من دخل النار مخزی وان کان مومنا فاجاب المفسر بحمل الآیة علی الکفار وارتفع امتساک المعتزلة علی ان صاحب الکبیرة غیر مومن ١٢ صاوی وغیره

۵۰۱ قوله الیه الخ یشیر الی ان اللام بمعنی الی کقوله الحمد لله الذی هدانا لهذا اه کبیر فان قیل ای فائدة الجمع بین منادیا وینادی اجیب بانه ذکر النداء مطلقا ثم مقیدا بالایمان تفخیما لشان المنادی لانه لا منادی اعظم من مناد ینادی للایمان ۱۲ خطیب ۵۰۲ قوله وهو محمد ای فاسناد النداء الیه حقیقی قوله والقرآن ای فاسناد النداء الیه مجازی والمعنی منادی به ۱۲ ک ۵۰۳ قوله بان اشار الی ان ان مصدریة فی موضع نصب علی حذف حرف الجر ویصح کونها تفسیریة فیکون ای آمنوا ۱۲ ابو السعود ۵۰۴ قوله فاغفر لنا ذنوبنا ای کبائرنا وقوله کفر عنا سیاتنا ای صغائرنا فانها مکفرة عن مجتنب الکبائر ۱۲ روح ۵۰۵ قوله فی جملة الابرار ای معدودین ومحسوبین فی جملة الابرار ای منهم وانما احتیج الی هذا التقدیر لعدم امکان التوفی معهم اذ بعضهم تقدم وبعضهم لم یوجد والمراد فی سلکهم علی سبیل الکنایة فانه اذا کان منخرطا فی سلکهم لایکون مع غیرهم اه من الکرخی وفی تفسیر محی الدین بن عربی رح وتوفنا عن ذواتنا فی صحبة الابرار من الابدال الذین توفاهم بذاتک عن ذواتهم لا الابرار الباقین علی حالهم فی مقام محو الصفات غیر المتوفین بالکلیة ۱۲ ۵۰۶ قوله علی السنة رسلک افاد ان الکلام علی حذف مضاف کقوله تعالی واسال القریة ۱۲ من الکرخی ۵۰۷ قوله ان یجعلهم من مستحقیه وذلک بدوام الایمان علیهم وقوله لانهم لم یتیقنوا الخ ای لان المدار علی العاقبة وهی مجهولة او لقصور فی الامتثال فرجعها الی الدعاء بالتثبیت او للمبالغة فی التعبد والخشوع ۱۲ روح ۵۰۸ قوله مستحقیه آه وذلک بدوام الایمان علیهم وقوله لانهم لم یتیقنوا آه ای لان المدار علی العاقبة وهی مجهولة آه شیخنا ۱۲ ج ۵۰۹ قوله لانهم الخ او لان معناه طلب التوفیق فیما یحفظ علیهم اسباب انجاز المیعاد او المراد ثبتنا علی ما یوصلنا الی عدتک یؤیده قوله ولا تخزنا آه ۱۲ مد ۵۱۰ قوله وتکریر ربنا جواب عن سوال مقدر حاصله انه لم کرر لفظ ربنا خمس مرات فاجاب بانه مبالغة فی التضرع ای الخضوع والتذلل ولما ورد انه الاسم الاعظم ۱۲ ۵۱۱ قوله مبالغة فی التضرع عن جعفر الصادق رض من حزبه امر فقال خمس مرات ربنا انجاه الله مما یخاف واعطاه ما اراد وقرا الآیات ۱۲ مد ۵۱۲ قوله الوعد اشار به الی ان المیعاد اسم مصدر بمعنی الوعد لا بمعنی الموضع ۱۲ کرخی ۵۱۳ قوله ای بانی بهذا قراءة ابی رضی الله عنه والباء سببیة وفی السمین انی لا اضیع عمل عامل الجمهور علی فتح ان والاصل بانی ۱۲ ملخصا من الجمل ۵۱۴ قوله فالذین هاجروا مبتدأ وهو تفصیل لعمل العامل منهم علی سبیل التعظیم له کانه قال فالذین عملوا هذه الاعمال السنیة الفائقة وهی المهاجرة عن اوطانهم فارین الی الله بدینهم الی حیث یامنون علیه فالهجرة کائنة فی آخر الزمان کما کانت فی اول الاسلام ۱۲ مد ۵۱۵ قوله واخرجوا من دیارهم یشیر بذلک الی ان الاخراج قهری لانه وان کان فی الظاهر طائع الا فی الباطن مکره ۱۲ ۵۱۶ قوله من دیارهم التی ولدوا فیها ونشأوا ۱۲ مدارک ۵۱۷ قوله بتقدیمه ای بتقدیم قتلوا علی قاتلوا لان الواو لا یوجب ترتیبا ولان المراد لما قتل منهم قوم قاتل الباقون ولم یضعفوا ۱۲ ک ۵۱۸ قوله استرها اشار به الی ان الکفر ههنا بمعنی اللغوی وهو الستر ۱۲ ۵۱۹ قوله لاکفرن ای لاثیبنهم بالتکفیر اثابة ووضع ثوابا موضع الاثابة والا فهو فی الاصل اسم لما یثاب به کالعطاء وقیل انه حال من جنات لوصفها او من ضمیر المفعول ای مثابین وقیل بدل من جنات فیه التفات من التکلم الی الغیبة ۱۲ ک ۵۲۰ قوله فیما نری من الخیر الخ ای کانوا یتجرون ویتنعمون فقال بعض المؤمنین هذه الکلمة فنزلت ۱۲ کبیر ۵۲۱ قوله لا یغرنک الخطاب لکل احد او للنبی صلی الله علیه وسلم والمراد به غیره لانه قدوة القوم ومقدمهم یخاطب لشیٔ فیقوم خطابه مقام خطابهم جمیعا فکانه قیل لا یغرنکم ولان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان غیر مغرور بحالهم فاکد علیه ما کان علیه وثبت علی التزامه کقوله فلا تکونن ظهیرا للکافرین ولا تکونن من المشرکین وهذا فی النهی نظیر قوله فی الامر کقوله اهدنا الصراط المستقیم یا ایها الذین آمنوا آمنوا ۱۲ مد ۵۲۲ قوله هو یشیر الی انه مبتدأ محذوف ای تقلبهم فی البلاد متاع قلیل ۱۲ مد ۵۲۳ قوله لکن الخ لکن بالتشدید یزید وهو للاستدراک ای لا بقاء لتمتعهم لکن ذلک للذین اتقوا ونزل فی ابن سلام وغیره من مسلمة اهل الکتاب او فی اربعین من اهل نجران واثنین وثلاثین من اهل الحبشة وثمانیة من الروم کانوا علی دین عیسی علیه السلام فاسلموا ۱۲ مد ۵۲۴ قوله خالدین حال مقدرة من الضمیر والعامل فیه ما فی الظرف من معنی الاستقرار ۱۲ کذا فی ابی السعود ۵۲۵ قوله ونصبه علی الحال من جنات لتخصیصها بالوصف وقوله معنی الظرف وهو الاستقرار ۱۲ ابو السعود ۵۲۶ قوله من متاع الدنیا اشار به الی ان خیر ههنا للتفضیل وهو ظاهر ۱۲ کرخی ۵۲۷ قوله وان من اهل الکتاب قال ابن عباس وجابر وانس وقتادة نزلت فی النجاشی ملک الحبشة واسمه اصحمة وهو بالعربیة عطیة وذلک انه لما مات النجاشی نعاه جبرئیل علیه السلام فی الیوم الذی مات فیه فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لاصحابه اخرجوا فصلوا علی اخ لکم بغیر ارضکم نجاشی فخرج الی البقیع وکشف له الی ارض الحبشة فابصر سریر النجاشی وصلی علیه وکبر اربع تکبیرات واستغفر له فقال المنافقون انظروا الی هذا یصلی علی علج حبشی نصرانی لم یره قط ولیس علی دینه فانزل الله هذه الآیة ۱۲ معالم ۵۲۸ قوله لمن یؤمن بالله دخلت لام الابتداء علی اسم ان لفصل الظرف بینهما ۱۲ مد ۵۲۹ قوله والنجاشی وهو ملک الحبشة کان من النصاری اسمه اصحمة ومعناه بالعربیة عطیة الله اه من الخازن ۱۲ ۵۳۰ قوله مراعی فیه ای الحال المذکور وهو الخاشعین ۱۲ ۵۳۱ قوله مرتین ای لایمانهم بکتابهم وبالقرآن وقوله کما فی القصص ای فی سورة القصص ففیها یؤتون اجرهم مرتین ویؤتکم کفلین من رحمته ۱۲ من ابی السعود ۵۳۲ قوله سریع الحساب لکونه عالما بجمیع معلومات فیعلم ما لکل واحد من الثواب والعقاب ۱۲ ۵۳۳ قوله اصبروا وقال جنید رضی الله عنه الصبر حبس النفس علی المکروه بنفی الجزع ۱۲ مد ۵۳۴ قوله وصابروا ای وغالبوا اعداء الله فی الصبر ۱۲ خطیب ۵۳۵ قوله ورابطوا اصل المرابطة ان یربط هؤلاء خیولهم فی الثغور ویربط اولئک خیولهم ایضا بحیث یکون کل واحد من الخصمین مستعدا للقتال اه ۱۲ کبیر۔

وضع الظاهر موضع المضمر اشعارا بتخصیص الخزی بهم من زائدة انصار۝ اعوان یمنعهم من عذاب
الله ربنا اننا سمعنا منادیا ینادی یدعو الناس للایمان ای الیه وهو محمد والقرآن ان ای بان آمنوا
حط بربکم فآمنا به ربنا فاغفر لنا ذنوبنا وکفر غط عنا سیاتنا فلا تظهرها بالعقاب علیها وتوفنا اقبض
ارواحنا مع فی جملة الابرار۝ الانبیاء والصالحین ربنا وآتنا اعطنا ما وعدتنا به علی السنة رسلک من
الرحمة والفضل وسؤالهم ذلک وان کان وعده تعالی لا یخلف سؤال ان یجعلهم من مستحقیه لانهم لم یتیقنوا
استحقاقهم له وتکریر ربنا مبالغة فی التضرع ولا تخزنا یوم القیمة انک لا تخلف المیعاد۝ الوعد
بالبعث والجزاء فاستجاب لهم ربهم دعاءهم انی ای بانی لا اضیع عمل عامل منکم من ذکر او
انثی بعضکم کائن من بعض ای الذکور من الاناث وبالعکس والجملة مؤکدة لما قبلها ای هم سواء فی
المجازاة بالاعمال وترک تضییعها نزلت لما قالت ام سلمة یا رسول الله لا اسمع الله ذکر النساء فی
الهجرة بشیء فالذین هاجروا من مکة الی المدینة واخرجوا من دیارهم واوذوا فی سبیلی دینی و
قاتلوا الکفار وقتلوا بالتخفیف والتشدید وفی قراءة بتقدیمه لاکفرن عنهم سیاتهم استرها بالمغفرة
ولادخلنهم جنت تجری من تحتها الانهر ثوابا مصدر من معنی لاکفرن مؤکد له من عند الله فیه
التفات عن التکلم والله عنده حسن الثواب۝ الجزاء ونزل لما قال المسلمون اعداء الله فیما نری من
الخیر ونحن فی الجهد لا یغرنک تقلب الذین کفروا تصرفهم فی البلاد۝ بالتجارة والکسب هو متاع
قلیل یتمتعون به فی الدنیا یسیرا ویفنی ثم ماوهم جهنم وبئس المهاد۝ الفراش هی لکن الذین
اتقوا ربهم لهم جنت تجری من تحتها الانهر خلدین فیها ای مقدرین الخلود فیها نزلا هو ما یعد للضیف ونصبه
علی الحال من جنت والعامل فیها معنی الظرف من عند الله وما عند الله من الثواب خیر للابرار۝ من متاع
الدنیا وان من اهل الکتب لمن یؤمن بالله کعبد الله بن سلام واصحابه والنجاشی وما انزل الیکم ای القرآن و
ما انزل الیهم ای التوریة والانجیل خشعین حال من ضمیر یؤمن مراعی فیه معنی من ای متواضعین لله
لا یشترون بایت الله التی عندهم فی التوریة والانجیل من نعت النبی صلی الله علیه وسلم ثمنا قلیلا من الدنیا بان یکتموها
خوفا علی الریاسة کفعل غیرهم من الیهود اولئک لهم اجرهم ثواب اعمالهم عند ربهم یؤتونه مرتین کما فی
القصص ان الله سریع الحساب۝ یحاسب الخلق فی قدر نصف نهار من ایام الدنیا یایها الذین آمنوا
اصبروا علی الطاعات والمصائب وعن المعاصی وصابروا الکفار فلا یکونوا اشد صبرا منکم ورابطوا اقیموا

ای غالبوهم فی الصبر علی شدائد الحرب ۱۲

ل قوله مدنية اي كلها وان خوطب بمطلعها اهل مكة لان القاعدة انه متى قيل في القراٰن يا ايها الناس كان خطابا لاهل مكة ومتى قيل يا ايها الذين اٰمنوا كان خطابا لاهل المدينة ۱۲ صاوي ٢ قوله حواء وانما سميت حواء لانها خلقت من شيء حي وخلقها لم يكن بتوليد تخلق الاولاد من الاٰباء فلا يلزم منه ثبوت حكم البنتية والاختية فيها فلا يرد ان يقال انه اذا كانت مخلوقة من اٰدم ونحن مخلوقون منه ايضا تكون نسبتها اليه نسبة الولد فتكون اختا لنا لا اما والى هذا اشار المصنف في التقرير آه كرخي واختلف في اي وقت خلقت حواء فقال كعب الاحبار ووهب وابن اسحاق خلقت قبل دخول الجنة وقال ابن مسعود وابن عباس انها خلقت في الجنة بعد دخولها اياها آه خازن ۱۲ جمل ٣ قوله من ضلع من اضلاعه اي بعد ان اخذه النوم ولم يشعر بذلك ولم يتألم فلما استيقظ من النوم وجدها فمال اليها واراد ان يمد يده اليها فقالت له الملائكة مه يا اٰدم حتى تؤدي مهرها قال فما مهرها قالوا حتى تصلي على النبي محمد صلى الله عليه وسلم وفي رواية ثلث صلوات وفي رواية سبعة عشر وفي ذلك اشارة الى انه عليه الصلوٰة والسلام الواسطة لكل موجود حتى لابيه اٰدم ۱۲ صاوي ٤ قوله نساء كثيرة اشار بذلك الى ان في الاٰية اكتفاء وروي ان حواء حملت من اٰدم عشرين بطنا او اربعين بطنا في كل بطن ذكر وانثى وكان يتزوج ذكر هذا البطن انثى البطن الاخرى فنزلت اختلاف البطون منزلة اختلاف الاٰباء والامهات ۱۲ صاوي ٥ قوله الارحام يشير الى انه منصوب عطفا على الله قوله ان تقطعوها بدل من الارحام بدل اشتمال اي اتقوا قطعها ۱۲ ك

على الجهاد واتقوا الله في جميع احوالكم لعلكم تفلحون ۝ تفوزون بالجنة وتنجون من النار سورة النساء مدنية مائة وخمس اوست اوسبع وسبعون اٰية بسم الله الرحمٰن الرحيم يٰايها الناس اي اهل مكة اتقوا ربكم اي عقابه بان تطيعوه الذي خلقكم من نفس واحدة اٰدم وخلق منها زوجها حواء بالمد من ضلع من اضلاعه اليسرى وبث فرق ونشر منهما من اٰدم وحواء رجالا كثيرا ونساء كثيرة واتقوا الله الذي تساءلون فيه ادغام التاء في الاصل في السين وفي قراءة بالتخفيف بحذفها اي تساءلون به فيما بينكم حيث يقول بعضكم لبعض اسألك بالله وانشدك بالله واتقوا الارحام ان تقطعوها وفي قراءة بالجر عطفا على الضمير في به وكانوا يتناشدون بالرحم ان الله كان عليكم رقيبا ۝ حافظا لاعمالكم فيجازيكم بها اي لم يزل متصفا بذلك ونزل في يتيم طلب من وليه ماله فمنعه واٰتوا اليتٰمى الصغار الذين لا اب لهم اموالهم اذا بلغوا ولا تتبدلوا الخبيث الحرام بالطيب الحلال اي تاخذوه بدله كما تفعلون من اخذ الجيد من مال اليتيم وجعل الردي من مالكم مكانه ولا تاكلوا اموالهم مضمومة الى اموالكم انه اي اكلها كان حوبا ذنبا كبيرا ۝ عظيما ولما نزلت تحرجوا من ولاية اليتٰمى وكان فيهم من تحته العشر او الثمان من الازواج فلا يعدل بينهن فنزلت وان خفتم الا تقسطوا تعدلوا في اليتٰمى فتحرجتم من امرهم فخافوا ايضا الا تعدلوا بين النساء اذا نكحتموهن فانكحوا تزوجوا ما بمعنى من طاب لكم من النساء مثنٰى وثلٰث وربٰع اي اثنين اثنين وثلاثا ثلاثا واربعا اربعا ولا تزيدوا على ذلك فان خفتم الا تعدلوا فيهن بالنفقة والقسم فواحدة انكحوها او اقتصروا على ما ملكت ايمانكم من الاماء اذ ليس لهن من الحقوق ما للزوجات ذلك اي نكاح الاربعة فقط او الواحدة او التسري ادنٰى اقرب الى الا تعولوا ۝ تجوروا واٰتوا اعطوا النساء صدقٰتهن جمع صدقة مهورهن نحلة مصدر عطية عن طيب نفس فان طبن لكم عن شيء منه نفسا تمييز محول عن الفاعل اي طابت انفسهن لكم عن شيء من الصداق فوهبنه لكم فكلوه هنيئا طيبا مريئا ۝ محمود العاقبة لا ضرر فيه عليكم في الاٰخرة نزل ردا على من كره ذلك ولا تؤتوا ايها الاولياء السفهاء المبذرين من الرجال والنساء والصبيان اموالكم اي اموالهم التي في ايديكم التي جعل الله لكم قيٰما مصدر قام اي تقوم بمعاشكم وصلاح اولادكم فيضيعوها في غير وجهها وفي قراءة قيما جمع قيمة ما تقوم به الامتعة وارزقوهم فيها اطعموهم منها واكسوهم

ثلث ع ۱۱

---

٥ قوله والارحام على حذف المضاف كما اشار به الشارح بقوله ان تقطعوها اي اتقوا قطع مودة الارحام ۱۲ ٦ قوله تتناشدون بالرحم فيقول البعض منهم للاٰخر انشدك بالله والرحم والرحم القرابة وانما استعير اسم الرحم للقرابة لان الاقارب يتراحمون ويعطف بعضهم على بعض وفي الاٰية دليل على تعظيم حق الرحم والنهي عن قطعها ويدل على ذلك ايضا الاحاديث الواردة في ذلك روى الشيخان عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الرحم معلقة بالعرش تقول من وصلني وصله الله ومن قطعني قطعه الله آه خازن وفي رد المحتار نقل القرطبي في تفسيره اتفاق الامة على وجوب صلتها وحرمة قطعها للادلة القطعية من الكتاب والسنة على ذلك قال في تبيين المحارم واختلفوا في الرحم التي يجب صلتها قال قوم هي قرابة كل ذي رحم محرم وقال آخرون كل قريب محرما كان او غيره اه والثاني ظاهر اطلاق المتن قال النووي في شرح مسلم وهو الصواب استدل عليه بالاحاديث وايضا فيه وتثبت ان كان غائبا يصلهم بالمكتوب اليهم آه وفي الدر المختار وصلة الرحم واجبة ولو كانت بسلام وتحية وهدية ومعاونة ومجالسة ومكالمة وتلطف واحسان ويزورهم غبا ليزيد حبا بل يزور اقرباءه كل جمعة او شهر آه ثم اعلم انه ليس المراد بصلة الرحم ان تصلهم ان وصلوك لان هذا مكافاة بل ان تصلهم وان قطعوك فقد روى البخاري وغيره ليس الواصل بالمكافي ولكن الواصل الذي اذا قطعت رحمه وصلها انتهى ۱۲ ٧ قوله لم يزل متصفا جواب عن سؤال مقدر تقديره ان لفظ كان يفيد الانقطاع فيفيد ان الله اتصف بالحفظ فيما مضى وانقطع فاجاب بان كان ههنا للاستمرار اي هو متصف بذلك ازلا وابدا ۱۲ صاوي ٨ قوله الذين لا اب لهم النعت اسم موصول جمع مذكر لا اسم اشارة وهو مع صلته اعني قوله لا اب صفة للصغار والصلة انما اتي بهذا اللفظ دون الذي او اللاتي اذ لا تخصيص لليتمى بالتذكير ولا بالتانيث ۱۲ ك ٩ قوله الخبيث الحرام آه الخبيث هو مال اليتيم وان كان جيدا فهو خبيث لكونه حراما وقوله بالطيب هو مال الولي فهو طيب لكونه حلالا وان كان رديا فالباء داخلة على المتروك قال سعيد بن المسيب والنخعي والزهري والسدي كان اولياء اليتامى ياخذون الجيد من مال اليتيم ويجعلون مكانه الردي فربما كان احدهم ياخذ الشاة السمينة ويجعل مكانها الهزيلة وياخذ الدرهم الجيد ويجعل مكانه الزيف ويقول شاة بشاة ودرهم بدرهم فذلك تبديلهم الذي نهوا عنه آه خازن ۱۲ ج ١٠ قوله اي تاخذوه قال الزمخشري والتفعل بمعنى الاستفعال غير عزيز ومنه التعجل بمعنى الاستعجال والتاخر بمعنى الاستيخار ۱۲ ك ١١ قوله مضمومة يشير الى انه متعلق بمحذوف يتعدى بالى وهو في موضع الحال ۱۲ ك ١٢ قوله ذنبا الحوب الذنب العظيم فكانه قال ذنبا كبيرا ۱۲ ك ١٣ قوله تحرجوا من ولاية اليتامى اي امتنعوا وطلبوا الخروج من الحرج اي الاثم فتفعل ياتي للسلب تقول تحرج وتاثم وتحوب اي طلب الخروج من الحرج والاثم كما ان الهمزة تاتي للسلب فيقال اقسط اذا ازال القسط اي الجور والظلم آه من الجمل قوله فخافوا ايضا هذا جواب الشرط وهو قوله وان خفتم وقوله ايضا اي كما خفتم من عدم العدل في مال اليتيم وعلى هذا فيكون قوله فانكحوا مرتبا على هذا المقدر ۱۲ جمل ١٤ قوله تقسطوا من اقسط بمعنى عدل والهمزة للسلب اي ازال القسط وهو الجور وقرئ تقسطوا بفتح التاء من قسط اي جار وعلى هذا لا زائدة وعن الزجاج ان اقسط يستعمل استعمال القسط ۱۲ ك ١٥ قوله فخافوا ايضا آه هذا هو جواب الشرط وهو قوله وان خفتم وقوله ايضا اي كما خفتم من عدم العدل في مال اليتيم وعلى هذا فيكون قوله فانكحوا مرتبا على هذا المقدر انتهى شيخنا وفي السمين قوله وان خفتم شرط وجوابه فانكحوا ما طاب لكم وذلك انهم كانوا يتزوجون الثمان والعشر ولا يقومون بحقوقهن فلما نزلت ولا تاكلوا اموالهم اخذوا يتحرجون من ولاية اليتامى فقيل لهم ان خفتم من الجور في حقوق اليتامى فخافوا ايضا من حقوق النساء فانكحوا هذا العدد لان الكثرة تفضي الى الجور ولا تنفعه التوبة من ذنب مع ارتكاب مثله ۱۲ جمل ١٦ قوله بمعنى من انما عبر عنهن بما ذهابا الى الصفة فكانه قيل الطيبات من النساء او اجراء لهن مجرى غير العقلاء كقوله او ما ملكت ايمانكم وقيل قد يقع ويراد بها من يعقل نحو لما خلقت بيدي ۱۲ ك قال ابو حيان وهذا قول ابي عبيدة وابن درستويه وابن خروف وعلي بن ابي طالب وينسبه ابن خروف الى سيبويه ومن ادلتهم سبحان ما سبح الرعد ولا انتم عابدون ما اعبد والسماء وما بناها ۱۲ ك ١٧ قوله اي اثنين اثنين الاشارة الى ان هذه الواو في قوله مثنى وثلاث ورباع ليست للعطف كما اوضح بذلك في الكشاف والى انها معدولة عن اعداد مكررة وانما منعت عن الصرف لما فيها من العدلين عدلها عن صيغتها وعدلها عن تكرارها ۱۲ ١٨ قوله ولا تزيدوا على ذلك على الاربع واجمعوا على ذلك لان الزيادة على اربع من خصائص النبي صلى الله عليه وسلم ۱۲ ك ١٩ قوله الا تعولوا معناه ان لا تجوروا ولا تميلوا وهذا هو المختار عند اكثر المفسرين ۱۲ كبير ٢٠ قوله نحلة بمعنى عطية قال في الكبير في انتصابها وجهان احدهما انه نصب على المصدر وذلك لان النحلة والايتاء بمعنى الاعطاء فكانه قيل وانحلوا النساء صدقاتهن نحلة اي اعطوهن مهورهن عن طيب انفسكم والثاني انها نصب على الحال ۱۲ ٢١ قوله مصدر اي من غير لفظ الفعل بل من معناه لان معنى آتوهن انحلوهن فهو نحو جلست قعودا وقوله عن طيب نفس من تمام معنى النحلة ۱۲ جمل ٢٢ قوله تمييز محول عن الفاعل اي نفس في الاصل فاعل اي ان طابت انفسهن لكم كما اشار اليه الشارح لكن رفع تمييزه هناه تحويل برگشتن وبرگردانيدن ۱۲ صراح ٢٣ قوله اموالكم الاضافة لادنى ملابسة كما اشار الشارح لبيان المراد بقوله التي في ايديكم وقوله التي جعل الله اي جعلها الله ۱۲ ٢٤ قوله وصلاح اولادكم وفي نسخة امورهم وفي بعض النسخ وفي الصراح او بالتحريك كثري ۱۲ ٢٥ قوله وارزقوهم فيها حكمة التعبير بفي انه ينبغي للولي ان يعطي مال اليتيم لرجل امين يتجر فيه ويكون مصرفه من الربح لا من اصل المال ۱۲ صاوي ٢٦ قوله اطعموهم منها اشارة الى ان في بمعنى من ولم يقل منها لئلا يكون ذلك امرا بان يجعلوا بعض اموالهم رزقا لهم بل امرهم ان يجعلوا اموالهم مكانا لرزقهم بان يتجروا فيها ويثمروا فيجعلوا ارزاقهم من الارباح لا من اصول الاموال ۱۲ روح البيان

تعليقات جديدة من التفاسير المعتبرة لحل جلالين

ك قوله في احوالهم اى في الاخذ والعطاء والابتلاء عند ابى حنيفة ان يدفع اليه ما يتصرف فيه حتى تتبين حاله فيما يجئ منه قال النسفي وفيه دليل على جواز اذن الصبي العاقل في التجارة ١٢ ك ٢ قوله وهو استكمال خمس عشرة سنة الخ وعند ابى حنيفة رضي الله عنه هو ثماني عشرة سنة للغلام وسبع عشرة سنة للجارية وقال ارح اذا تم للغلام والجارية خمس عشرة سنة فقد بلغا وهو رواية عن ابى حنيفة رح ايضا وعليه الفتوى قال في الكنز ويفتى بالبلوغ فيهما بخمس عشرة سنة اه وفي الدر المختار فان لم يوجد فيهما شئ فحتى يتم لكل منهما خمس عشرة سنة به يفتى لقصر اعمار اهل زماننا ١٢ ٣ قوله فان الخ هذه الجملة من الشرط والجزاء جواب اذا المتضمنة بمعنى الشرط ١٢ ك ٤ قوله فان انستم منهم رشدا فادفعوا اليهم اموالهم قال الشافعي رح ان الله تعالى علق دفع المال بايناس الرشد فان لم يونس منه الرشد اصلا لم يدفع اليه ابدا عملا بظاهر الآية وقال ابو حنيفة رح اذا بلغ الغلام واونس منه الرشد يدفع المال اليه البتة وان لم يونس منه لم يسلم اليه الا حتى يبلغ خمسا وعشرين سنة فاذا بلغ خمسا وعشرين سنة يسلم اليه وان لم يونس منه الرشد اه كذا في الاحمدي ودليله مذكور في المطولات ١٢ ٥ قوله ابصرتم المناسب ان يقول علمتم لان الرشد يعلم ولا يشاهد بالبصر ١٢ صاوي ٦ قوله صلاحا الان الفسق مفسدة للمال والرشد الهدى الى وجوه التصرف ١٢ ك ٧ قوله اموالهم اى من غير تاخير عن حد البلوغ وهو دليل بمفهومه على انه لا يدفع اليهم ما لم يونس منهم الرشد وهو قول الشافعي رح وابى يوسف ومحمد وعند ابى حنيفة رح ينتظر الى خمس وعشرين سنة لان مدة البلوغ عنده بالسن ثماني عشرة سنة فاذا زادت عليه سبع سنين وهي مدة معتبرة في تغير الاحوال اذ الطفل يميز عندها ويؤمر بالعبادة دفع اليه ماله وان لم يونس منه الرشد والاستدلال بالمفهوم غير تام عندنا ولو سلم فالرشد منكر ايراد به ادنى ما يطلق عليه اسم الرشد وقد وجد اذ اصل الانسان الى هذه المدة لصيرورته فرعا اصلا فكان متناهيا في الاصالة ١٢ ك ٨ قوله اسرافا اى لا تاكلوها مسرفين ومبادرين ويجوز ان يكون مفعولا لهما اى لاسرافكم ومبادرتكم كبرهم ١٢ ك ٩ قوله مخافة ان يكبروا يشير الى انه مفعول له بتقدير المضاف ١٢ ك ١٠ قوله اى يعف اى يكف في الصراح عفافة بازايستادن از حرام ١٢ ١١ قوله بقدر اجرة عمله يشير الى انه ياكل على وجه الاجرة ولا يرد اذا ايسر على الصحيح عند الشافعية وقيل ياخذ بالقرض وفي المدارك كالكشاف ياكل قوتا مقدرا محتاطا في اكله وعن ابراهيم ما سد الجوعة ووارى العورة وروى احمد مرفوعا كل من مال يتيمك غير مسرف ولا مبذر ولا متاثل مالا اى غير مدخر وجامع ١٢ ك ١٢ قوله تسلموها بتشديد اللام مطاوع سلمه اى قبضوها وهذا امر ارشاد وهو ما كان لمصلحة دنيوية ١٢ ك ١٣ قوله من عدم التوريث روى ابو الشيخ من طريق الكلبي عن ابى صالح عن ابن عباس كان اهل الجاهلية لا يورثون البنات ولا الولد الصغار فمات رجل من الانصار يقال له اوس بن ثابت وترك بنتين وابنا صغيرا فجاء ابنا عمه خالد وعرفطة فاخذا ميراثه فقالت امراته للنبي صلى الله عليه وسلم ذلك فنزل للرجال نصيب الخ فارسل الى خالد وعرفطة فقال لا تحركا في الميراث شيئا ورواه الثعلبي فقال سويد وعرفطة ووقع عنده انهما اخوا اوس ١٢ كمالين ١٤ قوله والاقربون من ذوى القرابة للميت والمراد المتوارثون منهم دون محجوب عن الارث ١٢ روح ونزلت في زوجة اوس بن الصامت الانصاري حيث مات وخلف زوجته ام كحة وثلث بنات ومالا كثيرا فتصرف فيه ابنا عمه سويد وعرفطة وقتادة ولم يتركا لبنات الميت وزوجته على حسب ما كان في الجاهلية شيئا فشكت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم عنهما فنزلت هذه الآية كذا في الاحمدي ١٢ ١٥ قوله مما قل منه الضمير منه يعود الى ما ترك وهو المال ومما قل بدل مما ترك باعادة العامل ١٢ ١٦ قوله جعله الله يريد ان قوله نصيبا منصوب على انه مفعول ثان لجعل المقدر او نصيبا منصوب على الاختصاص بمعنى اعني نصيبا او على مصدر موكد لقوله فريضة من الله اى اقيمه مفروضة ١٢ ك ١٧ قوله شيئا قبل القسمة وكان هذا تطييبا لقلوبهم وتصدقا عليهم فحينئذ يكون ذلك ندبا باقيا على حاله واما ان يكون واجبا في ابتداء الاسلام ثم نسخ باية الميراث وقيل انه لم ينسخ ولكن تهاون الناس في العمل به كما في الاحمدي ١٢ ١٨ قوله بان تعتذروا اى عدم الاعطاء اصلا فلا تعطوهم شيئا اذا كان الورثة صغارا وقيل المراد عن عدم كثرة الاعطاء ولتعطوهم شيئا قليلا في الحالة المذكورة ١٢ جمل ١٩ قوله قيل منسوخ نسخها آية الميراث وصح ذلك عن سعيد بن المسيب القاسم بن محمد وعكرمة وبه قال الائمة الاربعة وروى عن ابن عباس عبد الله بن مردويه من وجه ضعيف ١٢ ك ٢٠ قوله وعليه اى على قوله قيل لا فهو ندب اى فاعطاهم منه مندوب هذا هو المعتمد في الفروع وقول ابن عباس ضعيف في الفتح ١٢ من الجمل ٢١ قوله وليخش قرء السبعة بسكون اللام وغيرها بكسرها وعلى الكل اللام للامر وسبب نزولها انه كان في الجاهلية اذا حضر احدهم الموت وقد حضره جماعة حملوه على تفرقة ماله للفقراء والمساكين ويحرمون اولاده منه فيترتب على ذلك كونهم بعد موته عالة على الناس ويضيعون فنزلت الآية تحذيرا لمن يحمل الميت على ذلك ١٢ صاوي ٢٢ قوله الذين الخ والمراد بالذين الاوصياء امروا ان يخشوا الله فيخافوا على من في حجورهم من اليتامى ويشفقوا عليهم خوفهم على ذريتهم لو تركوهم ضعافا وشفقتهم عليهم ان يقدروا ذلك في انفسهم ويصوروه حتى لا يجسروا على خلاف الشفقة والرحمة ١٢ روح وبالفارسية وبايد كه بترسند آنانكه اگر بگذارند از پس مرگ خويش فرزندان ضعيف وعاجز بترسند بر ايشان از بے نوائى وضائع شدن ١٢ حسينى ٢٣ قوله اى قاربوا ان يتركوا انما حمل تركوا على معنى قاربوا ليصح وقوع خافوا جزاء له ضرورة ان لا خوف بعد حقيقة الموت وترك الذرية ١٢ ك ٢٤ قوله وليأتوا اليهم اى يفعلوا معهم ما يحبون الخ ١٢ جمل ٢٥ قوله للميت آه الاولى للمريض كما في عبارة غيره اولى من هذا الكلام ليتقول لليتامى ان يقولوا لهم مثل ما يقولون لاولادهم من الخطاب الهين المتضمن للشفقة والتاديب وذلك لان الخطاب في قوله وليخش لاولياء اليتامى على صنيع الشارح مقتضى السياق ان يكون الخطاب هنا لهم ايضا وبعضهم جعل الخطاب في قوله وليخش لمن حضر المريض فجعل هنا ايضا فيقتضي كلامه نوع تلفيق ١٢ ج ٢٦ قوله عالة اى فقراء في الصراح عالة درويشى ١٢ ٢٧ قوله ان الذين ياكلون الخ استيناف جئ به لتقرير ما فصل من الاوامر والنواهي كذا في ابى السعود وفي الخازن نزلت هذه الآية في رجل من غطفان يقال له مرثد بن زيد ولي مال يتيم وكان اليتيم ابن اخيه فاكله فانزل الله هذه الآية فلما نزلت امتنعوا من مخالطة اليتامى فشق الامر على اليتامى فانزل الله وان تخالطوهم فاخوانكم آه ١٢ ج ٢٨ قوله في بطونهم يقال اكل فلان في بطنه وفي بعض بطنه قال كلوا في بعض بطونكم تعفوا ١٢ ك ٢٩ قوله يؤول اليها اى يرجع اليها في الصراح ال كنزا اى رجع رجوع باز گشتن فالمعنى ان الماكول يصير نارا فيما ياكلونها ١٢ ٣٠ قوله نارا شديدة اشار بذلك الى انه ليس المراد خصوص الطبقة المسماة بذلك لانها للعباد الوثن خاصة ورسمات اكل مال اليتيم مسلما والحاصل انه تارة تطلق تلك الاسماء على جميع الطبقات وتارة تطلق على مسمياتها خاصة ١٢ ٣١ قوله للذكر مثل حظ الانثيين اى اذا خلف الميت ذكرا واحدا وانثى واحدة فللذكر سهمان وللانثى سهم فان قيل لا شك ان المراة اعجز من الرجل الاول فلعجزها عن الخروج والبروز ولانها متى خالطت الرجال صارت متهمة واذا ثبت عجزها وجب ان يكون نصيبها من الميراث اكثر فان لم يكن اكثر فلا اقل من المساواة فما الحكمة في جعل نصيبها نصف نصيب الرجل اجيب الاول ان خرج المراة اقل لان زوجها ينفق عليها وخرج الرجل اكثر لانه هو المنفق على زوجته فمن كان خرجه اكثر فهو الى المال احوج الثاني ان المراة قليلة العقل كثيرة الشهوة فاذا انضاف اليها المال ١٢

٣٤ قوله فهما اولى ليعطى لهما الثلثان عند جمهور الصحابة وعليه الائمة الاربعة وقال ابن عباس حكمهما حكم الواحدة ١٢ ك ٣٥ ولان البنت الخ اى البنتين

وَقُولُوا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوفًا عِدُوهم عدة جميلة باعطائهم اموالهم اذا رشدوا وَابْتَلُوا اختبروا الْيَتٰمٰى قبل البلوغ في دينهم وتصرفهم في احوالهم حَتّٰٓى اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ اى صاروا اهلا له بالاحتلام او السن وهو استكمال خمس عشرة سنة عند الشافعي فَاِنْ اٰنَسْتُمْ ابصرتم مِّنْهُمْ رُشْدًا صلاحا في دينهم ومالهم فَادْفَعُوْٓا اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ وَلَا تَاْكُلُوْهَآ ايها الاولياء اِسْرَافًا بغير حق حال وَّبِدَارًا اى مبادرين الى انفاقها مخافة اَنْ يَّكْبَرُوْا رشداء فيلزمكم تسليمها اليهم وَمَنْ كَانَ من الاولياء غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ اى يعف عن مال اليتيم ويمتنع من اكله وَمَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَاْكُلْ منه بِالْمَعْرُوْفِ بقدر اجرة عمله فَاِذَا دَفَعْتُمْ اِلَيْهِمْ اى الى اليتامى اَمْوَالَهُمْ فَاَشْهِدُوْا عَلَيْهِمْ انهم تسلموها وبرئتم لئلا يقع اختلاف فترجعوا الى البينة وهذا امر ارشاد وَكَفٰى بِاللّٰهِ الباء زائدة حَسِيْبًا۝ حافظا لاعمال خلقه ومحاسبهم ونزل ردا لما كان عليه الجاهلية من عدم توريث النساء والصغار لِلرِّجَالِ الاولاد والاقارب نَصِيْبٌ حظ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ المتوفون وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ اى المال اَوْ كَثُرَ جعله الله نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا۝ مقطوعا بتسليمه اليهم وَاِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ للميراث اُولُوا الْقُرْبٰى ذوو القرابة ممن لا يرث وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنُ فَارْزُقُوْهُمْ مِّنْهُ شيئا قبل القسمة وَقُوْلُوْا ايها الاولياء لَهُمْ اذا كان الورثة صغارا قَوْلًا مَّعْرُوْفًا جميلا بان تعتذروا اليهم انكم لا تملكونه وانه لصغار وهذا قيل منسوخ وقيل لا ولكن تهاون الناس في تركه وعليه فهو ندب وعن ابن عباس واجب وَلْيَخْشَ اى ليخف على اليتامى الَّذِيْنَ لَوْ تَرَكُوْا اى قاربوا ان يتركوا مِنْ خَلْفِهِمْ اى بعد موتهم ذُرِّيَّةً ضِعٰفًا اولادا صغارا خَافُوْا عَلَيْهِمْ الضياع فَلْيَتَّقُوا اللّٰهَ في امر اليتامى وليأتوا اليهم ما يحبون ان يفعل بذريتهم من بعد موتهم وَلْيَقُوْلُوْا للميت قَوْلًا سَدِيْدًا۝ صوابا بان يامروه ان يتصدق بدون ثلثه ويدع الباقي لورثته ولا يتركهم عالة اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا بغير حق اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ اى ملأها نَارًا لانه يؤول اليها وَسَيَصْلَوْنَ بالبناء للفاعل والمفعول يدخلون سَعِيْرًا۝ نارا شديدة يحترقون فيها يُوْصِيْكُمُ يامركم اللّٰهُ فِيْٓ شان اَوْلَادِكُمْ بما يذكر لِلذَّكَرِ منهم مِثْلُ حَظِّ نصيب الْاُنْثَيَيْنِ اذا اجتمعتا معه فله نصف المال ولهما النصف فان كان معه واحدة فلها الثلث وله الثلثان وان انفرد حاز المال فَاِنْ كُنَّ اى الاولاد نِسَآءً فقط فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ الميت وكذا الاثنتان لانه للاختين بقوله فلهما الثلثان مما ترك فهما اولى ولان البنت تستحق الثلث مع الذكر فمع الانثى اولى وفوق قيل صلة وقيل لدفع توهم زيادة النصيب بزيادة العدد لما فهم استحقاق الاثنتين الثلثين من جعل الثلث

اولى لانها اس رحما بالميت ولان البنت تستحق الثلث مع الذكر فمع الانثى اولى ١٢ ٣٦ قوله قيل صلة اى زائدة جواب عن تمسك ابن عباس بانه تعالى جعل الثلثين بما فوقهما ١٢ ك

۱ـه قوله ولابویه خبر مقدم والسدس مبتدأ ولکل واحد بدل من قوله لابویه بتکریر العامل یعنی ان کان له ولد سواء کان ذکرا او انثی فلکل واحد من الابوین السدس مما ترک المورث ۱۲ احمدی وفائدة هذه البدل انه لو قیل ولابویه السدس لکان ظاهره اشتراکهما فیه فان قیل فهلا قیل لکل واحد من ابویه السدس قلنا لان فی الابدال تفصیل بعد الاجمال تاکید وتشدید فان قیل لاشک ان حق الوالدین علی الانسان اعظم من حق ولده علیه وقد بلغ حق الوالدین الی ان قرن الله طاعته بطاعتهما وقال وبالوالدین احسانا فما السبب فی انه تعالی جعل نصیب الاولاد اکثر ونصیب الوالدین اقل والجواب عن هذا فی نهایة الحسن والحکمة وذلک لان الوالدین ما بقی من عمرهما الا القلیل فکان احتیاجهما الی المال قلیلا اما الاولاد فهم فی زمن الصبا فکان احتیاجهم الی المال کثیرا فظهر الفرق ۱۲ کبیر ۲ـه قوله افادة انهما الخ ای انه لو قیل لابویه السدس لکان الظاهر اشتراکهما فیه ولو قیل ولابویه السدسان لاوهم قسمة السدس علیهما علی السویة وعلی خلافها ولو قال ولکل منهما السدس فات التفصیل بعد الاجمال والتاکید ۱۲ ک ۳ـه قوله او مع زوج ذکرا او انثی فان الزوج یطلق علیهما بل الزوجة غیر فصیح ۱۲ ک ۴ـه قوله فرارا علة لقوله وبکسرها فالکسرة للاتباع وقوله فی الموضعین ای هذا والذی بعده وهو قوله فلامه السدس ۱۲ جمل ۵ـه قوله فی الموضعین ای قرأ بها فی الموضعین فی قوله فلامه الثلث وفی قوله فلامه السدس ای ثلث المال ان ورثاه فقط وما یبقی بعد الزوج ای بعد اخراج نصیبه ان ورثاه مع الزوج ذکرا کان

للواحدة مع الذکر وَاِنْ كَانَتِ المولودة وَاحِدَةً وفی قراءة بالرفع فکان تامة فَلَهَا النِّصْفُ وَلِاَبَوَيْهِ ای المیت ویبدل منهما لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ اِنْ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ ذکرا او انثی ونکتة البدل افادة انهما لایشترکان فیه والحق بالولد ولد الابن وبالاب الجد فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلَدٌ وَّوَرِثَهٗۤ اَبَوٰهُ فقط او مع زوج فَلِاُمِّهِ بضم الهمزة وبکسرها فرارا من الانتقال من ضمة الی کسرة لثقله فی الموضعین الثُّلُثُ ای ثلث المال او ما یبقی بعد الزوج والباقی للاب فَاِنْ كَانَ لَهٗۤ اِخْوَةٌ ای اثنان فصاعدا ذکورا او اناث فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ والباقی للاب ولا شیء للاخوة وارث من ذکر ما ذکر مِنْۢ بَعْدِ تنفیذ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْ بالبناء للفاعل والمفعول بِهَاۤ اَوْ قضاء دَيْنٍ علیه وتقدیم الوصیة علی الدین وان کانت مؤخرة عنه فی الوفاء للاهتمام بها اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ مبتدأ خبره لَا تَدْرُوْنَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا فی الدنیا والآخرة فظان ان ابنه انفع له فیعطیه المیراث فیکون الاب انفع وبالعکس وانما العالم بذلک الله ففرض لکم المیراث فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا بخلقه حَكِيْمًا فیما دبره لهم ای لم یزل متصفا بذلک وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ اَزْوَاجُكُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُنَّ وَلَدٌ منکم او من غیرکم فَاِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْنَ بِهَاۤ اَوْ دَيْنٍ والحق بالولد فی ذلک ولد الابن بالاجماع وَلَهُنَّ ای الزوجات تعددن او لا الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ منهن او من غیرهن فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوْصُوْنَ بِهَاۤ اَوْ دَيْنٍ وولد الابن کالولد فی ذلک اجماعا وَاِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ صفة والخبر كَلٰلَةً ای لا والد له ولا ولد اَوِ امْرَاَةٌ تورث کلالة وَّلَهٗۤ ای للموروث الکلالة اَخٌ اَوْ اُخْتٌ ای من ام وقرأ به ابن مسعود وغیره فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مما ترک فَاِنْ كَانُوْۤا ای الاخوة والاخوات من الام اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ ای من واحد فَهُمْ شُرَكَآءُ فِی الثُّلُثِ یستوی فیه ذکورهم واناثهم مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰی بِهَاۤ اَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَآرٍّ حال من ضمیر یوصی ای غیر مدخل الضرر علی الورثة بان یوصی باکثر من الثلث وَصِيَّةً مصدر مؤکد لیوصیکم مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بما دبره لخلقه من الفرائض حَلِيْمٌ بتاخیر العقوبة عمن خالفه وخصت السنة توریث من ذکر بمن لیس فیه مانع من قتل او اختلاف دین او رق تِلْكَ الاحکام المذکورة من امر الیتامی وما بعده حُدُوْدُ اللّٰهِ شرائعه التی حدها لعباده لیعملوا بها ولا یعتدوها وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فیما حکم به يُدْخِلْهُ بالیاء والنون التفاتا

او انثی وذلک قول الجمهور وعند ابن عباس ثلث کل المال فی الوجهین والباقی للاب بالفرض والتعصیب فیکون المال بینهما اثلاثا ۱۲ ک ۶ـه قوله ای ثلث المال ای فیما اذا لم یکن هناک احد الزوجین وقوله او ما یبقی ای او ثلث ما یبقی وذلک فیما اذا کان هناک احد الزوجین وقوله والباقی للاب ای فی کل من المسئلتین فالمراد بالباقی الباقی بعد اخراج ثلث المال او بعد اخراج نصیب احد الزوجین وثلث الباقی للام ۱۲ جمل وانما لم یذکر حصة الاب لانه لما فرض ان الوارث ابواه فقط وعین نصیب الام علم ان الباقی للاب وکانه قال فلهما ما ترک اثلاثا ۱۲ کذا فی البیضاوی ۷ـه قوله فان کان له ای اذا کان للمیت اثنان من الاخوة والاخوات فصاعدا فلامه السدس والاخ الواحد لا یحجب والاعیان والعلات والاخیاف فی حجب الام سواء ۱۲ مدارک ۸ـه قوله ای اثنان فان الاثنان له حکم الجماعة لقوله علیه الصلوة والسلام اثنان فما فوقهما جماعة ۱۲ ۹ـه قوله والباقی وهو الثلثان للاب ولا شیء للاخوة فهم یحجبون الام من الثلث الی السدس وان کانوا لا یرثون مع الاب وعلیه الجمهور وعن ابن عباس انهم یاخذون السدس الذی حجبوا عنه الام ۱۲ ک ۱۰ـه قوله وارث من ذکر یشیر الی تقدیر مبتدأ لقوله من بعد آه ۱۲ ک ۱۱ـه قوله من بعد وصیة الخ متعلق بسائر ما سبق من بیان الوراثة یعنی ان وراثتکم بهذه الدرجة انما هی بعد ما یبقی من اداء وصیة المورث او دینه ۱۲ احمدی ۱۲ـه قوله یوصی بفتح الصاد لابن کثیر وابن عامر وابی بکر عن عاصم واما حفص فقراءته بالکسر ههنا کالاکثر وبالفتح فی الموضع الآتی ۱۲ ک ۱۳ـه قوله او دین آه او ههنا لاباحة الشیئین قال ابو البقاء ولا یدل علی ترتیب ولا فرق بین قولک جاءنی زید او عمرو وبین قولک جاءنی عمرو او زید لان او لاحد الشیئین الواحد لا ترتیب فیه وبهذا یفسد قول من قال التقدیر من بعد دین او وصیة وانما یقع الترتیب فیما اذا اجتمعا فیقدم الدین علی الوصیة قال الزمخشری فان قلت فما معنی او قلت معناها الاباحة وانه ان کان احدهما او کلاهما قدم علی قسمة المیراث کقولک جالس الحسن او ابن سیرین فان قلت لم قدمت الوصیة علی الدین والدین مقدم علیها فی الشریعة قلت لما کانت الوصیة مشبهة للمیراث فی کونها ماخوذة من غیر عوض کان اخراجها مما یشق علی الورثة بخلاف الدین فان نفوسهم مطمئنة الی ادائه فلذلک قدمت علی الدین علی وجوبها والمسارعة الی اخراجها مع الدین ولذلک جیء بکلمة او لتسویة بینهما فی الوجوب انتهی سمین ۱۲ جمل ۱۴ـه قوله للاهتمام بها لان الوصیة مال یوخذ بغیر عوض فکان اخراجها شاقا علی الورثة فکان اداؤها مظنة للتفریط ۱۲ کبیر ۱۵ـه قوله آباؤکم وابناؤکم مبتدأ وقوله لا تدرون وما فی حیزه فی محل رفع خبر له وایهم مبتدأ واقرب خبره ۱۲ ۱۶ـه قوله وانما العالم الخ ای فلاجل ذلک لم یکلها الی اجتهادکم لعجزکم عن معرفة المقادیر وهذه الجملة اعتراضیة لا موضع لها من الاعراب ۱۲ ۱۷ـه قوله ففرض یرید ان قوله فریضة نصب علی انه مصدر مؤکد لقوله یوصیکم فهو من قبیل له علی الف درهم اعترافا ۱۲ ک ۱۸ـه قوله ای لم یزل متصفا بذلک اشار به الی ان الخبر عن الله بهذا اللفظ کالخبر بالحال والاستقبال بمعنی لم یزل کذلک او کان زائدة او کان کذلک وهو الان کما کان لانه منزه عن الدخول تحت الزمان ۱۲ من الکرخی ۱۹ـه قوله ولکم نصف ما ترک ازواجکم هذا ایضا من جملة التفصیل لما اجمل فی قوله للرجال نصیب مما ترک الوالدان والاقربون ۱۲ ۲۰ـه قوله منهن ومن غیرهن المناسب تقدیمه عند قوله ان لم یکن لکم ولد لیکون علی منوال ما تقدم له فی نظیره ۱۲ صاوی ۲۱ـه قوله وولد الابن ای ذکرا کان ذلک الولد او انثی فان کبنت الابن کابن الابن واما اولاد البنات ذکورا او اناثا فلا یحجب الزوج بهم عن نصفه وکلام المفسر فی غایة الحسن حیث قال وولد الابن ولم یقل کالخازن وولد الولد لانه یشمل اولاد البنات وهو غیر صحیح ۱۲ صاوی ۲۲ـه قوله ای لا والد له آه هذا احسن ما قیل فی تفسیر الکلالة ویدل علی صحة اشتقاق الکلالة من کلت الرحم بین فلان وفلان اذا تباعدت القرابة بینهما فسمیت القرابة البعیدة کلالة من هذا الوجه ۱۲ خازن ۲۳ـه قوله او امرأة معطوف علی اسم کان وحذفت الصفة والخبر فلذلک قال الشارح تورث کلالة ای کانت المرأة الموروثة کلالة ای خالیة من الوالد والولد ۱۲ جمل ۲۴ـه قوله ای للموروث ای الصادق بالرجل والمرأة فکل منهما یقال له مورث وهو اسم مفعول من ورثه فهو موروث فالمیت یقال له موروث بصیغة المفعول علی قاعدته فی مجیئه من الثلاثی ویقال مورث اسم الفاعل من المضاعف ۱۲ جمل ۲۵ـه قوله وقرأ به ابن مسعود وغیره وهو سعد بن ابی وقاص وابی بن کعب ای قرأ وله اخ او اخت من الام ۱۲ ۲۶ـه قوله شرکاء الخ لانهم یستحقون بقرابة الام وهی لا ترث اکثر من الثلث ولهذا لا یفضل الذکر منهم علی الانثی ۱۲ ک ۲۷ـه قوله یوصی علی قراءة البناء للمفعول من الموصی لانه لما قیل یوصی بها علم ان ثمه موصیا ۱۲ ک ۲۸ـه قوله بان یوصی باکثر من الثلث هذا صورة الضرر یعنی الایصاء باکثر من الثلث داخل فی الضرر ۱۲ ۲۹ـه قوله مصدر ای یوصیکم بذلک وصیة ارادة بالمؤکد المؤکد لنفسه نحو هذا ابنی حقا وهو الواقع بعد جملة لا محل لها غیره وخصت السنة توریث من ذکر بمن لیس فیه مانع من قتل وهو قوله صلی الله علیه وسلم القاتل لا یرث رواه الترمذی او اختلاف دین لقوله صلی الله علیه وسلم لا یرث المسلم من الکافر والکافر من المسلم اخرجه الشیخان او رق ۱۲ ک ۳۰ـه قوله لیعملوا بها الخ فیه اشارة الی ان حدود الله تعالی نوعان منها ما لا یفعل کالزنا ونحوه ومنها ما لا یتعدی کالمذکورات ونحو باکثر [illegible] الارث ۱۲ کرخی

جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ○ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ
حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ بالوجهين نَارًا خَالِدًا فِيْهَا ۠ وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ○ ذو اهانة وروعي في الضمائر ع ٢ ٤ ١٣
في الآيتين لفظ من وفي خالدين معناها وَالّٰتِيْ يَاْتِيْنَ الْفَاحِشَةَ الزنا مِنْ نِّسَآئِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوْا
عَلَيْهِنَّ اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ اي من رجال المسلمين فَاِنْ شَهِدُوْا عليهن بها فَاَمْسِكُوْهُنَّ احبسوهن فِي
الْبُيُوْتِ وامنعوهن من مخالطة الناس حَتّٰى يَتَوَفّٰهُنَّ الْمَوْتُ اي ملائكته اَوْ الى ان يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ
سَبِيْلًا طريقا الى الخروج منها امروا بذلك اول الاسلام ثم جعل لهن سبيلا بجلد البكر مائة وتغريبها
عاما ورجم المحصنة وفي الحديث لما بين الحد قال صلى الله عليه وسلم خذوا عني خذوا عني قد جعل الله لهن
سبيلا رواه مسلم وَالَّذٰنِ بتخفيف النون وتشديدها يَاْتِيٰنِهَا اي الفاحشة الزنا او اللواطة مِنْكُمْ اي من
الرجال فَاٰذُوْهُمَا بالسب والضرب بالنعال فَاِنْ تَابَا منها وَاَصْلَحَا العمل فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمَا ولا تؤذوهما
اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تَوَّابًا على من تاب رَّحِيْمًا ○ به وهذا منسوخ بالحد ان اريد به الزنا وكذا ان اريد بها اللواطة
عند الشافعي لكن المفعول به لا يرجم عنده وان كان محصنا بل يجلد ويغرب وارادة اللواطة اظهر
بدليل تثنية الضمير والاول قال اراد الزاني والزانية ويرده تبيينهما بمن المتصلة بضمير الرجال واشتراكهما
في الاذى والتوبة والاعراض وهو مخصوص بالرجال لما تقدم في النساء من الحبس اِنَّمَا التَّوْبَةُ
عَلَى اللّٰهِ اي التي كتب على نفسه قبولها بفضله لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ المعصية بِجَهَالَةٍ حال اي جاهلين
اذ عصوا ربهم ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ زمن قَرِيْبٍ قبل ان يغرغروا فَاُولٰٓئِكَ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ يقبل توبتهم وَ
كَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا بخلقه حَكِيْمًا ○ في صنعه بهم وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ الذنوب حَتّٰٓى اِذَا
حَضَرَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ واخذ في النزع قَالَ عند مشاهدة ما هو فيه اِنِّيْ تُبْتُ الْـٰٔنَ فلا ينفعه ذلك ولا يقبل
منه وَلَا الَّذِيْنَ يَمُوْتُوْنَ وَهُمْ كُفَّارٌ اذا تابوا في الآخرة عند معاينة العذاب لا تقبل منهم اُولٰٓئِكَ اَعْتَدْنَا
اعددنا لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ○ مؤلما يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ اي ذاتهن كَرْهًا بالفتح والضم
لغتان اي مكرهيهن على ذلك كانوا في الجاهلية يرثون نساء اقربائهم فان شاءوا تزوجوها بلا صداق
او زوجوها واخذوا صداقها او عضلوها حتى تفتدي بما ورثته او تموت فيرثوها فنهوا عن ذلك وَلَا ان
تَعْضُلُوْهُنَّ اي تمنعوا ازواجكم عن نكاح غيركم بامساكهن ولا رغبة لكم فيهن ضرارا لِتَذْهَبُوْا
بِبَعْضِ مَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ من المهر اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ بفتح الياء وكسرها اي بينت او هي

---

١ قوله خالدين فيها المراد بالخلود طول المكث ان مات مسلما وعلى حقيقته ان مات كافرا وحكمة الافراد في جانب العذاب انه كما يعذب بالنار يعذب بالغربة وحكمة الجمع في جانب النعيم انه كما ينعم بالجنة ينعم باجتماع احبابه ويزورهم ويزورونه ١٢ صاوي ٢ قوله خالدا فيها الخ ايثار الافراد ههنا نظرا الى ظاهر اللفظ واختيار الجمع هناك نظرا الى المعنى للايذان بان الخلود في دار الثواب بصفة الاجتماع اجلب للانس كما ان الخلود في دار العذاب بصفة الانفراد اشد في استجلاب الوحشة ١٢ ابو السعود ٣ قوله الزنا اي المراد بالفاحشة الزنا لزيادة قبحها وشناعتها فالآية على هذا منسوخة بآية الجلد في سورة النور وقيل المراد بها السحق والآية محكمة فيجب التعزير بالحبس في السحق وتعقب بانه لو اريد السحق لاتى بصيغة التثنية كما مر في الثانية ١٢ ك ٤ قوله اي ملائكته اشار به الى ان الكلام على حذف المضاف وانما احتيج اليه لان التوفي هو الموت فيصير المعنى حتى يميتهن الموت وهذا غير مستقيم لان فيه اسناد الشيء الى نفسه ١٢ ٥ قوله اول الاسلام آه قال بعضهم الآية منسوخة بآية الحد التي في سورة النور وقال ابو سليمان الخطابي ليست منسوخة لان قوله فامسكوهن في البيوت آه يدل على ان امساكهن في البيوت ممتد الى غاية ان يجعل الله لهن سبيلا وذلك السبيل كان مجملا فلما قال النبي صلى الله عليه وسلم خذوا عني صار الحديث بيانا لتلك الآية لا نسخا ١٢ خازن ٦ قوله الزنا وهو قول الجمهور او اللواطة نقل عن مجاهد وبه قال ابو مسلم ١٢ ك ٧ قوله وهذا منسوخ آه اي كون الحد للزاني والاذى بالضرب واللسان وسقوط ما ذكر عنه بالتوبة منسوخ وقوله بالحد اي بآية الحد التي في سورة النور ١٢ جمل ٨ قوله بل يجلد وعن مالك واحمد يرجم الاعلى والاسفل محصنين او لا ١٢ ك ٩ قوله والاول اي القائل الاول الذي قال ان المراد بها الزنا وقوله اراد اي الله تعالى وقوله بضمير الرجال اي حيث قال منكم فقط ولم يقل منكم ومنهن وقوله واشتراكهما اي الفاعلين وهذا دليل آخر وقوله وهو مخصوص اي المذكور من الامور الثلاثة وهو الاذى والتوبة والاعراض اي فتعين حمل اللذان على الرجلين لان حد النساء كما سبق بالحبس في البيوت لا بالاذى ولا يسقط بالتوبة وهذا كله بحسب ما كان في صدر الاسلام والا فقد علمت ان الكل منسوخ ١٢ جمل ١٠ قوله وهو مخصوص آه اي المذكور من الامور الثلاثة وهو الاذى والتوبة والاعراض اي فتعين حمل اللذان على الرجلين لان حد النساء كما سبق بالحبس في البيوت لا بالاذى ولا يسقط بالتوبة وهذا كله بحسب ما كان في صدر الاسلام والا فقد علمت ان الكل منسوخ ١٢ جمل ١١ قوله في النساء اي في سورة النساء وعن الحسن ان الثانية متقدمة في النزول امروا بايذاء الزانيين اولا ثم امروا بامساك النساء ١٢ ك ١٢ قوله انما التوبة على الله هذا حسن ترتيب حيث ذكر الذنب ثم اردفه بذكر التوبة وقوله على الله التزمها تفضلا منه واحسانا لان وعد الكريم لا يتخلف على حد كتب ربكم على نفسه الرحمة ولا وجوب على الله كما زعمه المعتزلة اذ وجوبها انما هو على العبد وكلمة على الدالة على تحقيق الثبوت البتة بحكم جري العادة ١٢ كرخي ١٣ قوله انما التوبة على الله معناه قبول التوبة وكلمة على في قوله تعالى على الله ليس للايجاب اذ لا يجب على الله شيء ولكنها تاكيد للوعد اه احمدي وعلى هذا اشار اليه الشارح بقوله قبولها بفضله ١٢ ١٤ قوله بجهالة اجمع الصحابة على ان من عصى الله عمدا او خطأ فهو بجهالة ١٢ ك ١٥ قوله اي جاهلين اي يعملون متلبسين بها اي جاهلين سفهاء فان ارتكاب الذنب مما يدعو اليه الجهل ولذلك قيل من عصى الله فهو جاهل حتى ينتزع من جهالته وفي التفسيرات ليست هذه الجهالة عدم العلم بانه ذنب لان ذلك عذر لكنها التغافل والتجاهل وترك التفكر في العاقبة كفعل من يجهله ولا يعلمه ١٢ روح ١٦ قوله قبل ان يغرغر فسر القرب بذلك لحديث ان الله يقبل توبة العبد ما لم يغرغر رواه الترمذي وسماه قريبا لان مدة الحيوة قريب لقوله تعالى قل متاع الدنيا قليل ١٢ ك ١٧ قوله فلا ينفعه لانه حال مشاهدة ملك الموت والعذاب فهي حالة اضطرار لا اختيار والمشهور ان توبة الياس مقبولة وان لم يكن ايمانه مقبولا كذا في الخلاصة وغيرها لكن وقع في جامع المضمرات خلافه وهو الصحيح والوارد في الاحاديث الصحيحة ووجه الاول كما قيل ان الياس كالاكراه فلا ينافي الاختيار فيجب ان يقبل التوبة في تلك الحين وانما لا يقبل الايمان لانا مامورون بالغيب ولم يوجد ١٢ ك ١٨ قوله ولا يقبل منه اي لا يقبل من كافر ايمان ولا من عاص توبة كذا في الخطيب وفي التفسير الكبير قال المحققون قرب الموت لا يمنع من قبول التوبة بل المانع من قبول التوبة مشاهدة الاحوال التي عندها يحصل العلم بالله على سبيل الاضطرار اه وقد اختلف في قبول ايمان الياس عن الكافر وتوبة الياس عن العاصي ونعم ما فصله الامام الزاهد حيث اورد ههنا كلاما طويلا حاصله ان ايمان الياس يكون غير مقبول بالاجماع وتوبة الياس في مشية الله تعالى ان شاء قبل لشرف ايمانه وكان فضلا منه وان شاء لم يقبل لتقصيره وتاخيره وكان عدلا منه اه قلت ومن الحكمة الربانية عدم قبول التوبة من بعض عصاة المومنين لاظهار اكرام الانبياء والاولياء واعزازهم في الآخرة حيث يغفر بشفاعتهم يوم القيامة والله سبحانه اعلم ١٢ ١٩ قوله ولا الذين يموتون عطف على الموصول الذي قبله اي ليست التوبة للذين ماتوا وهم كفار مصرون على كفرهم اذا تابوا عند قرب الموت او عند معاينة العذاب في الآخرة ١٢ روح ٢٠ قوله لا تقبل منهم اي لرفع التكليف فسوى سبحانه وتعالى بين الذين سوفوا توبتهم الى حضور الموت وبين الذين ماتوا على الكفر في نفي التوبة للمبالغة في عدم الاعتداد بها في تلك الحالة ١٢ من الخطيب والبيضاوي ٢١ قوله يا ايها الذين آمنوا سبب نزولها انه كان في الجاهلية وصدر الاسلام اذا مات الرجل وترك امرأة جاء ابنه من غيرها او قريبه فرمى عليها ثوبه فيخير فيها بعد ذلك فاما ان يتزوجها بلا مهر او يزوجها لغيره ويأخذ مهرها او يعضلها حتے تفتدي منه او تموت ويأخذ ميراثها فلما توفي ابو قيس وترك امرأته كبشة بنت معن الانصارية قام ابن له يقال اسمه قيس فطرح عليها ثوبه ثم تركها ولم يقربها ولم ينفق عليها فاتت كبشة رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله ان ابا قيس توفي واخذ في ابنه فلم ينفق علي ولم يخل سبيلي فقال امكثي في بيتك حتى ياتي امر الله فيك فنزلت هذه الآية كذا روي عن ابن عباس في البخاري ١٢ صاوي ٢٢ قوله اي ذاتهن اي فليس المراد النهي عن ارث مالهن كما هو المتبادر والمعتاد بل النهي عن ارث نفس المرأة كما كانوا يفعلون فكانوا يجعلون ذات المرأة كالمال فيرثونها من قريبهم كما يرثون ماله ١٢ جمل ٢٣ قوله كرها يشير اليه انه مصدر في موضع النصب على الحال من ضمير ترثوا وجعله صاحب الكشاف حالا عن النساء اي كارهات ١٢ ك ٢٤ قوله اي مكرهيهن جمع مكره اسم فاعل اشار به الى ان كرها مصدر بمعنے اسم الفاعل وهو حال من الواو في ضمير ترثوا ١٢ ٢٥ قوله ولا تعضلوهن معطوف على قوله ان ترثوا كما اشار له الشارح واعيدت لا لتوكيد وهذا خطاب للازواج فكان الرجل يكره امرأته ولها عليه مهر فيسئ عشرتها لتفتدي منه وترد اليه ما ساق لها من المهر ١٢ خازن والعضل بسكون باز داشتن بيوه را از شوہر کردن كذا في الصراح ٢٦ قوله اي تمنعوا ازواجكم اشار بذلك الى ان الضمير عائد على النساء لا بمعنے الاول فان المراد فيما تقدم نساء غيركم وفيما هنا نساءكم ففي الكلام استخدام ١٢ صاوي ٢٧ قوله من المهر يشير اليه انه خطاب للازواج مع انه اختار في الآية خطاب للورثة وآورد عليه في المطول انه لا يصح ان يخاطب في كلام لشخصين من غير النداء فلا يقال قم واقعد لزيد وعمرو بل قم يا زيد واقعد يا عمرو واللهم الا ان يجعل المسلمين في حكم مخاطب واحد فقيل الخطاب في تلك الآية ايضا للورثة اي تمنعوهن التزوج فتاخذ ما واصل العضل الحبس والتضييق ومنه عضلت المرأة بولدها اذا اعتضلت حمها به فخرج بعضها وبقي بعضها ١٢ ك ٢٨ قوله الا ان ياتين استثناء من اعم الاحوال والاوقات او من اعم العلل اي لا يحل لكم عضلهن في حال م

بينة اي زنا او نشوز فلكم ان تضاروهن حتى يفتدين منكم ويختلعن وعاشروهن بالمعروف
اي بالاجمال في القول والنفقة والمبيت فان كرهتموهن فاصبروا فعسى ان تكرهوا شيئا و
يجعل الله فيه خيرا كثيرا ○ ولعله يجعل فيهن ذلك بان يرزقكم منهن ولدا صالحا وان
اردتم استبدال زوج مكان زوج اي اخذها بدلها بان طلقتموها وقد اتيتم احداهن
اي الزوجات قنطارا مالا كثيرا صداقا فلا تاخذوا منه شيئا اتاخذونه بهتانا
ظلما واثما مبينا ○ بينا ونصبهما على الحال والاستفهام للتوبيخ وللانكار في وكيف
تاخذونه اي باي وجه وقد افضى وصل بعضكم الى بعض بالجماع المقرر
للمهر واخذن منكم ميثاقا غليظا ○ عهدا شديدا وهو ما امر الله به من امساكهن
بمعروف او تسريحهن باحسان ولا تنكحوا ما بمعنى من نكح اباؤكم من النساء الا
لكن ما قد سلف من فعلكم فانه معفو عنه انه اي نكاحهن كان فاحشة
قبيحا ومقتا سببا للمقت من الله وهو اشد البغض وساء بئس سبيلا ○ ع ۳ ۸ ۱۴
طريقا ذلك حرمت عليكم امهتكم ان تنكحوهن وشملت الجدات من قبل الاب
او الام وبنتكم وشملت بنات الاولاد وان سفلن واخوتكم من جهة الاب او
الام وعمتكم اي اخوات ابائكم واجدادكم وخلتكم اي اخوات امهاتكم وجداتكم و
بنت الاخ وبنت الاخت وتدخل فيهن بنات اولادهن وامهتكم التي ارضعنكم
قبل استكمال الحولين خمس رضعات كما بينه الحديث واخوتكم من الرضاعة ويلحق
بذلك بالسنة البنات منها وهن من ارضعتهن موطوءته والعمات والخالات وبنات الاخ و
بنات الاخت منها لحديث يحرم من الرضاع ما يحرم من النسب رواه البخاري ومسلم و
امهت نسائكم وربائبكم جمع ربيبة وهي بنت الزوجة من غيره التي في حجوركم تربونها
صفة موافقة للغالب فلا مفهوم لها من نسائكم التي دخلتم بهن اي جامعتموهن
فان لم تكونوا دخلتم بهن فلا جناح عليكم في نكاح بناتهن اذا فارقتموهن و
حلائل ازواج ابنائكم الذين من اصلابكم بخلاف من تبنيتموهم فلكم نكاح
حلائلهم وان تجمعوا بين الاختين من نسب او رضاع بالنكاح ويلحق بهن

---

۵۱ قوله بالاجمال بالجيم اي اتيان الجميل في القول والنفقة ۱۲ ۵۲ قوله فاصبروا اي عليهن ولا تفارقوهن بتقدير الجزاء او الى ان قوله فعسى علة الجزاء فاقيم مقامه ۱۲ ک ۵۳ قوله فعسى ان تكرهوا والمعنى فان كرهتموهن فلا تفارقوهن بكراهة الانفس وحدها فربما كرهت النفس ما هو اصلح في الدين وادنى الى الخير واحبت ما هو بضد ذلك ولكن النظر في اسباب الصلاح وانما صح قوله فعسى ان تكرهوا جزاء للشرط لان المعنى فان كرهتموهن فاصبروا عليهن مع الكراهة فلعل لكم فيما تكرهونه خيرا كثيرا ليس فيما تحبونه وكان الرجل اذا راى امراة فاعجبته بهت التي تحته ورماها بفاحشة حتى يلجئها الى الافتداء منه بما اعطاها فقيل وان اردتم آه ۱۲ ۵۴ قوله مالا كثيرا اي مالا عظيما كما مر في آل عمران وقال عمر رض على المنبر لا تغالوا بصدقات النساء فقالت امراة اتتبع قولك ام قول الله واتيتم احداهن قنطارا فقال عمر كل احد اعلم من عمر تزوجوا على ما شئتم ۱۲ مدارک ۵۵ قوله منه اي ذلك القنطار وقوله شيئا اي قليلا فضلا عن الكثير ۱۲ ۵۶ قوله ظلما اشار به الى ان المراد بالبهتان هنا الظلم تجوزا كما قال ابن عباس وغيره فلا يرد السؤال وهو كيف قال ذلك مع ان البهتان الكذب مكابرة واخذ مهر المراة قهرا ظلم لا بهتان ۱۲ كرخي ۵۷ قوله وصل اي خلا بلا حائل ومنه الفضاء والآية حجة لنا في الخلوة الصحيحة انها توكد المهر حيث انكر الاخذ وعلل بذلك واخذن آه ۱۲ مدارک ۵۸ قوله بالجماع هكذا فسره به الشافعي وقال مالك بالخلوة التي ياتي فيها الوطي ۱۲ صاوي ۵۹ قوله واخذن اي النساء والآخذ في الحقيقة هو الله وانما اسند للنساء مجازا عقليا من الاسناد للسبب ۱۲ صاوي

۶۰ قوله ولا تنكحوا آه شروع في بيان من يحرم نكاحها من النساء ومن لا يحرم وانما خص هذا النكاح بالنهي ولم ينظم في سلك نكاح المحرمات الآتية مبالغة في الزجر عنه حيث كانوا مصرين على تعاطيه قال ابن عباس رضي الله عنه وجمهور المفسرين كان اهل الجاهلية يتزوجون بازواج آبائهم فنهوا عن ذلك ۱۲ ابو السعود ۶۱ قوله ما بمعنى من فان ما يعم ذوي العقول كما قال التفتازاني ومن منعه اوله بانه اريد به الصفة او بان المراة لنقصان عقلها في حكم غير ذوي العقول ۱۲ ۶۲ قوله الا لكن ما قد سلف اشار به الى ان الاستثناء منقطع هو عادته اذا كان منقطعا يفسره بلكن ووجه الانقطاع ان الماضي لا يستثنى من المستقبل ۱۲ ۶۳ قوله ما قد سلف في هذا الاستثناء قولان احدهما انه منقطع اذ الماضي لا يجامع الاستقبال والمعنى انه لما حرم عليهم نكاح ما نكح آباؤهم تطرق الوهم الى ان ماضي في الجاهلية ما حكمه فقيل الا ما قد سلف اي لكن ما سلف لا اثم فيه والثاني انه استثناء متصل وفيه معنيان احدهما انه يحمل النكاح على الوطي والمعنى انه نهى ان يطأ الرجل المراة وطيها ابوه الا ما قد سلف من الاب في الجاهلية من الزنا بامراة فانه يجوز للابن تزوجها نقل هذا المعنى عن ابن زيد والمعنى الثاني ولا تنكحوا مثل نكاح آبائكم في الجاهلية الا ما تقدم منكم من تلك العقود الفاسدة فمباح لكم الاقامة عليها في الاسلام اذا كان مما يقرر الاسلام عليه ۱۲ جمل ۶۴ قوله ساء بئس آه اشار به الى ان ساء اجري مجرى بئس وفي ساء ضمير يفسره ما بعده وسبيلا تمييز له والمخصوص بالذم محذوف تقديره ذلك اي سبيل هذا النكاح وقيل ان الضمير في ساء عائد الى ما عاد اليه الضمير قبل ذلك وسبيلا تمييز منقول من الفاعل والتقدير ساء سبيله ۱۲ كرخي ۶۵ قوله ان تنكحوهن اشار به الى ان اسناد التحريم الى العين لا يصح فيراد حرمة كل شيء ما هو الغرض المقصود منه فيفهم من تحريم النساء تحريم نكاحهن كما يفهم من تحريم الخمر تحريم شربها ۱۲ روح ۶۶ قوله واخواتكم من جهة الاب والام او من قبيل في حدهما فيتضمن الاخوات من الجهات الثلث كما في روح البيان وذكر الشارح الاخوات العلاتي والاخيافي وترك الاعيانية فينبغي له ان يقول من جهة الاب او الام او منهما ولعله ترك لظهوره ۱۲ ۶۷ قوله قبل استكمال الحولين فما بعده فلا عبرة به عند الائمة الاربعة والجمهور لحديث انما الرضاعة من المجاعة وعن عائشة رض خلافه ۱۲ ک ۶۸ قوله خمس رضعات هذا عند الشافعي رح واما عند ابي حنيفة رح فتثبت الرضاعة ولو بمصة واحدة كما هو مسطور في الكتب الحنفية قال في القدوري قليل الرضاع وكثيره سواء اذا حصل في مدة الرضاع يتعلق به التحريم اه وفي شرح الوقاية ويثبت بمصة في حولين ونصف لا بعده انتهى لاطلاق قوله امهاتكم اللاتي ارضعنكم من غير فصل بين القليل والكثير ولقوله عليه الصلوة والسلام يحرم من الرضاع ما يحرم من النسب من غير فصل كما في الهداية ۱۲ ۶۹ قوله كما بينه الحديث وهو ما رواه مسلم لا تحرم المصة والمصتان وما رواه مالك عن عائشة كان فيما انزل من القرآن عشر رضعات معلومات ثم نسخن بخمس معلومات فتوفي رسول الله صلى الله عليه وسلم وهن مما يقرأ من القرآن قلنا انه منسوخ وتمة الكلام ويلحق آه ۱۲ ک ۷۰ قوله واخواتكم من الرضاعة اي وسواء كانت تلك الاخت بنتا لمن ارضعته اولا كما اذا ارضعت امراة ابن عمرو وبنت زيد فانها تصير اختا له من الرضاعة ۱۲ صاوي ۷۱ قوله ويلحق بذلك اي بما ذكر من امهات واخوات الرضاع وحاصل الملحق خمسة اصناف وقوله من ارضعتهن موطوءته اي الشخص وكان اللبن له وقوله والعمات الخ معطوف على البنات فقوله ويلحق بذلك بالسنة مسلط على المعطوفات وقوله بحديث الخ متعلق بقوله ويلحق اي مبين السنة في قوله بالسنة ۱۲ جمل ۷۲ قوله في حجوركم حجور جمع حجر بمعنى كنار كذا في الصراح والمراد منه التربية ۱۲ ۷۳ قوله صفة موافقة للغالب فهي تحرم ولو لم تكن في حجره وهو قول الائمة الاربعة وخالفهم داود ۱۲ ک ۷۴ قوله اي جامعتموهن كذا روى ابن المنذر عن ابن عباس انه فسر الدخول بالجماع واصله ادخلتموهن في الستر والباء للتعدية وهو كناية عن الجماع وعند ابي حنيفة رح اللمس ونحوه في معنى الدخول ۱۲ ک ۷۵ قوله ازواج اي زوجات ابنائكم ۱۲ ۷۶ قوله الذين من اصلابكم نزلت رد القول بعض المنافقين حين تزوج النبي صلى الله عليه وسلم حليلة زيد وكان متبنى له ان محمدا تزوج حليلة ابنه ۱۲ صاوي ۷۷ قوله من اصلابكم احترز عن المتبنى لا عن ابناء الولد ۱۲ كمالين ۷۸ قوله وان تجمعوا بين الاختين في محل رفع عطفا على مرفوع حرمت اي وحرم عليكم الجمع بين الاختين وهو مطلق اعم من ان يكون نكاحا او بملك يمين ولهذا قال صاحب الهداية ولا تجمع بين الاختين نكاحا ولا بملك يمين وطيا لقوله تعالى وان تجمعوا بين الاختين ولقوله عليه السلام من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يجمعن ماءه في رحم اختين اه وقد ذكر فخر الاسلام وصاحب التوضيح في بيان حجية العام ان قوله تعالى وما ملكت ايمانكم عام في الامة الواحدة والامتين الاختين في النكاح او ملك اليمين فتعارض بينهما في حق الجمع بين الاختين وطيا فغلب التحريم فصح ان التمسك بالعام ماثور عن السلف وفي التلويح ههنا كلام نافع حاصله انه قيل دلالة قوله تعالى وان تجمعوا بين الاختين على حرمة الجمع بينهما بالوطي ملكا بطريق الدلالة لانه لما حرم الجمع بينهما نكاحا وهو مفض الى الوطي فلان يحرم وطيا اولى دلالة قوله تعالى او ما ملكت ايمانكم على جوازه بطريق العبارة فلا يعارض الاول ۱۲ ج

10/1

بالسنة الجمع بينها وبين عمتها وخالتها ويجوز نكاح كل واحدة على الانفراد وملكهما معا ويطأ
واحدة اِلَّا لكن مَا قَدْ سَلَفَ في الجاهلية من نكاحكم بعض ما ذكر فلا جناح عليكم فيه اِنَّ اللّٰهَ
كَانَ غَفُوْرًا لما سلف منكم قبل النهي رَّحِيْمًا بكم في ذلك وَّحرمت عليكم الْمُحْصَنٰتُ اي ذوات
الازواج مِنَ النِّسَآءِ ان تنكحوهن قبل مفارقة ازواجهن حرائر مسلمات كن اولا اِلَّا مَا
مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ من الاماء بالسبي فلكم وطؤهن وان كان لهن ازواج في دار الحرب بعد
الاستبراء كِتٰبَ اللّٰهِ نصب على المصدر اي كتب ذلك عَلَيْكُمْ وَاُحِلَّ بالبناء للفاعل والمفعول لَكُمْ
مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اي سوى ما حرم عليكم من النساء اَنْ تَبْتَغُوْا تطلبوا النساء بِاَمْوَالِكُمْ بصداق او ثمن
مُّحْصِنِيْنَ متزوجين غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ زانين فَمَا فمن اسْتَمْتَعْتُمْ تمتعتم بِهٖ مِنْهُنَّ ممن تزوجتم
بالوطي فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ مهورهن التي فرضتم لهن فَرِيْضَةً وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا تَرٰضَيْتُمْ انتم
وهن بِهٖ مِنْۢ بَعْدِ الْفَرِيْضَةِ من حطها او بعضها او زيادة عليها اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا بخلقه حَكِيْمًا فيما
دبره لهم وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا غنى لِ اَنْ يَّنْكِحَ الْمُحْصَنٰتِ الحرائر الْمُؤْمِنٰتِ هو جرى على الغالب
فلا مفهوم له فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ينكح مِّنْ فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِكُمْ فاكتفوا بظاهره
وكلوا السرائر اليه فانه العالم بتفاصيلها ورب امة تفضل الحرة فيه وهذا تانيس بنكاح الاماء بَعْضُكُمْ
مِّنْۢ بَعْضٍ اي انتم وهن سواء في الدين فلا تستنكفوا من نكاحهن فَانْكِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ
مواليهن وَاٰتُوْهُنَّ اعطوهن اُجُوْرَهُنَّ مهورهن بِالْمَعْرُوْفِ من غير مطل ونقص مُحْصَنٰتٍ عفائف
حال غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ زانيات جهرا وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ اخلاء يزنون بها سرا فَاِذَآ اُحْصِنَّ زوجن وفي قراءة
بالبناء للفاعل تزوجن فَاِنْ اَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ زنا فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ الحرائر الابكار اذا زنين
مِنَ الْعَذَابِ الحد فيجلدن خمسين ويغربن نصف سنة ويقاس عليهن العبيد ولم يجعل الاحصان
شرطا لوجوب الحد بل لافادة انه لا رجم عليهن اصلا ذٰلِكَ اي نكاح المملوكات عند عدم الطول لِمَنْ
خَشِيَ خاف الْعَنَتَ الزنا واصله المشقة سمي به الزنا لانه سببها بالحد في الدنيا والعقوبة في الآخرة
مِنْكُمْ بخلاف من لا يخافه من الاحرار فلا يحل له نكاحها وكذا من استطاع طول حرة وعليه
الشافعي وخرج بقوله مِنْ فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ الكافرات فلا يحل له نكاحها ولو عدم وخاف وَاَنْ
تَصْبِرُوْا عن نكاح المملوكات خَيْرٌ لَّكُمْ لئلا يصير الولد رقيقا وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ بالتوسعة في ذلك

ع ٣ ١٤

---

١ قوله بالسنة وهي ما اخرجه الشيخان عن ابي هريرة لا يجمع بين المرأة وخالتها ولابي داؤد نهى النبي صلى الله عليه وسلم ان تنكح المرأة على عمتها او العمة على بنت اخيها والمرأة على خالتها والخالة على بنت اختها لا تنكح الصغرى على الكبرى ولا الكبرى على الصغرى ١٢ ك ٢ قوله والمحصنت الخ سميت محصنات لانهن احصنهن التزويج او الازواج ان تنكحوهن مرفوع على البدلية من المحصنات اي حرم نكاحهن واعلم ان الاحصان يطلق على التزوج كما في هذه الآية وعلى الحرية كما في قوله ومن لم يستطع منكم طولا وعلى الاسلام كما في قوله فاذا احصن وعلى العفة كما في قوله محصنات غير مسافحات ١٢ ٣ قوله والمحصنات من النساء، وهي معطوفة على المحرمات السابقة اي حرمت عليكم ذوات الازواج والمعنى وحرم عليكم ذوات الازواج ما دامت ذوات الازواج وفي الاحمدي المراد من المحصنات ههنا ذوات الازواج لانهن احصن فروجهن بالتزويج لا ما هو شرط في حد الرجم من الحرية والتكليف والاسلام مع الوطي او في حد القذف منها مع العفة عن الزنا ١٢ ٤ قوله حرائر مسلمات كن اولا اشارہ بایں ان المراد بالاحصان ههنا ذات زوج لا الحرية والاسلام والعفة فقط لانه لا تاثير لها في الحرمة فوجب ان يكون المراد منه الزوجية لان كون المرأة ذات زوج له تاثير في كونها محرمة على الغير ١٢ هكذا في الكبير ٥ قوله من الاماء بالسبي لان سبب نزولها ان ابا سعيد الخدري قال اصبنا ذات يوم السبايا الكثيرة وكان لهن ازواج فكرهنا الجماع منهن فسألنا النبي صلى الله عليه وسلم فنزل قوله الا ما ملكت ايمانكم ١٢ ٦ قوله وان كان لهن ازواج في دار الحرب لان بالسبي ترتفع النكاح ويقع الفرقة بينهما كما في المعالم وغيره وقوله بعد الاستبراء هذا ثابت بنص آخر ١٢ ٧ قوله بعد الاستبراء هذا بيان للواقع فانه ذكر اهل السير انه لم يكن معهن ازواجهن والا فلا يتقيد حل ازواج الكفار بكونهم في دار الحرب عند الشافعي رح بل النكاح يرتفع عنده بالسبي ولو كانا مسبيين خلافا لابي حنيفة رح وانما يتاتى الفرقة عنده باختلاف الدارين فلزم تخصيص الآية عنده بالمسبيات وحدهن روى مسلم عن ابي سعيد اصبنا سبيا يوم اوطاس ولهن ازواج فكرهنا ان نقع عليهن فسألنا النبي صلى الله عليه وسلم فنزلت ثم ان ذلك مؤول على انهن اسلمن وانقضى استبراؤهن والا فلا يحل وطي المشركة بملك اليمين ١٢ ك ٨ قوله ما وراء ذلكم آه هذا عام مخصوص فقد دلت السنة على تحريم اصناف اخر سوى ما ذكر منه انه يحرم الجمع بين المرأة وعمتها وبين المرأة وخالتها ومن ذلك نكاح المعتدة وغيرها ١٢ ج ٩ قوله ان تبتغوا بدل اشتمال واليه يشير المفسر حيث لم يقدر ههنا اللام فما يدل على كونه مفعولا له ١٢ ك ١٠ قوله تبتغوا مفعوله محذوف كما قدره الشارح وقوله محصنين حال من فاعل تبتغوا وقوله غير مسافحين حال ثانية منه ١٢ ١١ قوله تطلبوا النساء قدر المفسر المفعول بناء على جعله بدلا والا فلا احتياج الى تقديره عند جعل قوله ان تبتغوا مفعولا له ١٢ ك ١٢ قوله بصداق صداق بالفتح والكسر كابين زن كذا في الصراح ١٢ ١٣ قوله متزوجين اي او متملكين بدليل قوله او ثمن وقوله غير مسافحين حال اخرى وسمي الزنا سفاحا لان الزانيين لا يقصدان الا صب الماء ولا يقصدان نسلا لان السفح في الاصل الصب ١٢ صاوي ١٤ قوله فرضتم لهن يشير بذلك الى رد ما قيل انها نزلت في المتعة يروي الحاكم عن ابن عباس انه كان يقرأ فما استمتعتم به منهن الى اجل مسمى ويقول هكذا نزلت واخرج ابن المنذر ان ابيا قرأها كذلك وكان يفسر اجورهن بما سمى لهن عند المتعة واجمع الائمة الاربعة وغيرهم على حرمتها ونسخها باخبار كثيرة في ذلك عن علي رض وغيره من الصحابة في الصحاح الستة وغيرها من السنن والمسانيد وقد روى البيهقي عن الامام جعفر الصادق وخلاف الامامية لا يعبأ به ونسبته الى مالك كما في الهداية غلط فاحش وقد صح رجوع ابن عباس عن القول باباحتها واخرج ابن ابي حاتم من طرق عن ابن عباس في قوله فما استمتعتم به قال هو النكاح اذا تزوج الرجل المرأة ثم وطئها مرة واحدة فقد وجب صداقها كاملا ١٢ ك ١٥ قوله من حطها بيان لما والحط الوضع كما في القاموس والمراد منه الهبة اي ان وهبت مهرها لزوجها كلها او بعضها فلا باس ١٢ ١٦ قوله فلا مفهوم له لان من شرط المفهوم المخالف عند قائله ان لا يكون الوصف جاريا مجرى الغالب فان الحرائر الكتابيات كذلك ١٢ كما وخطيب ١٧ قوله من فتياتكم المومنات فتيات جمع فتاة وهي الشابة من النساء ويدل تقييد نكاح الامة بما اذا كانت مومنة فلا يجوز التزوج بالامة الكتابية سواء كان الزوج حرا او عبدا وهذا قول الشافعي رح واما عندنا فيجوز التزوج بالامة الكتابية لان الوصف بمنزلة الشرط فكما لا يلزم من نفي الشرط نفي المشروط عندنا فكذلك لا يلزم من نفي الصفة نفي الموصوف وتفصيله مسطور في كتب الاصول وفي المدارك ونكاح الامة الكتابية يجوز عندنا والتقييد في النص للاستحباب بدليل ان الايمان ليس بشرط في الحرائر اتفاقا مع التقييد به فكذا ههنا ١٢ ١٨ قوله وكلوا بكسر الكاف من وكل يكل اي فوضوا السرائر الى الله ١٢ ك ١٩ قوله فلا تستنكفوا الاستنكاف هو العار ١٢ قاموس ٢٠ قوله اعطوهن آه ومن ضرورة ايتائهن ان يكون باذن الولي فيكون ذكر الايتاء لهن لبيان جواز الدفع لهن لا لكون المهر لهن وقيل اصله وآتوا مواليهن فحذف المضاف واوصل الفعل الى المضاف اليه كذا في ابي السعود ١٢ ج ٢١ قوله غير مطل المطل التسويف كما في القاموس ١٢ ٢٢ قوله حال اي من المفعول في قوله فانكحوهن اي حال كونهن عفائف عن الزنا وهذا الشرط على سبيل الندب بناء على المشهور من جواز نكاح الزواني ولو كن اماء ١٢ خطيب وفي الاحمدي وان كان حالا من الضمير في فانكحوهن فلذلك ايضا مستقيم بناء على اشتراط الكفو في الديانة تامل ١٢ ٢٣ قوله فاذا احصن زوجن ومعناه فاذا احصن بالتزويج يعني اذا صارت الاماء محصنات اي ذوات زوج ثم اتين بفاحشة اي زنا فحدهن نصف ما يجب على المحصنات والمراد من هذه المحصنات الحرائر بلا تزويج فحد الاماء المنكوحة خمسون جلدة عندنا وعند الشافعي رح نفي نصف عام ايضا نص به في الحسيني ١٢ ٢٤ قوله ويغربن تغريب از شهر بيرون كردن ١٢ صراح فان قيل ما فائدة وجوب تنصيف الحد عليهن بتقييده بتزوجهن او تنصيف العذاب لازم للامة تزوجت ام لا اجيب بان فائدة ذلك بيان ان لا رجم عليهن اصلا وبانه انما ذكر لبيان جواب سوال اذ الصحابة رضي الله عنهم عرفوا مقدار حد الامة قبل التزوج دون مقداره بعده فسألوا عنه النبي صلى الله عليه وسلم فنزلت هذه الآية ١٢ كذا في الخطيب ٢٥ قوله ولم يجعل الاحصان الخ انما احتاج للسوال والجواب لانه فسر الاحصان بالتزوج والا لو فسره بالاسلام كما فعل غيره لما احتاج لذلك كله ١٢ صاوي ٢٦ قوله بل لافادة انه لا رجم الخ وذلك انه لما حكم بالتنصيف علم ان حدهن ليس رجما لانه لا يتنصف واذا كان الحد مع الاحصان ليس رجما فمع عدمه اولى فتعرض لحالة الاحصان لانها التي يتوهم فيها رجمهن كالحرائر ١٢ جمل ٢٧ قوله من لا يخافه اي الزنا وقوله من الحرائر حال من لا يخاف وقوله وعليه الشافعي واما عند ابي حنيفة رح فيحل له نكاحها ما لم يكن عنده امرأة حرة ١٢ روح ٢٨ قوله وعليه الشافعي آه وكذا مالك واحمد وقال ابو حنيفة بجواز نكاح الامة لمن ليس عنده حرة بالفعل ولو كان قادرا على مهرها وفسر الطول المنفي في الآية بفراش الحرة فالمعنى ومن لم يكن مستفرشا لحرة فله نكاح الامة والخلاف بين ابي حنيفة والشافعي رحمهما الله مبني على قاعدة مقررة في الاصول وهي ان الحكم اذا اسند الى شيء موصوف بوصف خاص او علق بشرط كان دليلا على نفيه اي الحكم عند عدم الوصف او الشرط عند الشافعي رحمه الله وعند ابي حنيفة لا ويتفرع على هذا الخلاف في عدم جواز نكاح الامة ونكاح الكتابية عند طول الحرة وهذه القاعدة مشروحة في كتب الاصول مع تفريع الخلاف فليراجع اليها ١٢ ٢٩ قوله فلا يحل له نكاحها آه وعند ابي حنيفة يجوز تزوج الامة مسلمة كانت او كتابية وقيد الايمان لبيان الافضلية ١٢

يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ شرائع دينكم ومصالح امركم وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ طرائق الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ من الانبياء في التحليل والتحريم فتتبعوهم وَيَتُوبَ عَلَيْكُمْ يرجع بكم عن معصيته التي كنتم عليها الى طاعته وَاللّٰهُ عَلِيمٌ بكم حَكِيمٌ ۝ فيما دبره لكم وَاللّٰهُ يُرِيدُ أَنْ يَتُوبَ عَلَيْكُمْ كرره ليبنى عليه وَيُرِيدُ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الشَّهَوَاتِ اليهود والنصارى والمجوس والزناة أَنْ تَمِيلُوا مَيْلًا عَظِيمًا ۝ تعدلوا عن الحق بارتكاب ما حرم عليكم فتكونوا مثلهم يُرِيدُ اللّٰهُ أَنْ يُخَفِّفَ عَنْكُمْ فيسهل عليكم احكام الشرع وَخُلِقَ الْإِنْسَانُ ضَعِيفًا ۝ لا يصبر عن النساء والشهوات يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ بالحرام في الشرع كالربوا والغصب إِلَّا لكن أَنْ تَكُونَ تقع تِجَارَةً وفي قراءة بالنصب ان تكون الاموال اموال تجارة صادرة عَنْ تَرَاضٍ مِنْكُمْ وطيب نفس فلكم ان تاكلوها وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ بارتكاب ما يؤدي الى هلاكها اياً كان في الدنيا والآخرة بقرينة إِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا ۝ في منعه لكم من ذلك وَمَنْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ اي ما نهي عنه عُدْوَانًا تجاوزا للحلال حال وَظُلْمًا تاكيد فَسَوْفَ نُصْلِيهِ ندخله نَارًا يحترق فيها وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيرًا ۝ هيناً إِنْ تَجْتَنِبُوا كَبَائِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ وهي ما ورد عليها وعيد كالقتل والزنا والسرقة وعن ابن عباس هي الى السبعمائة اقرب نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ الصغائر بالطاعات وَنُدْخِلْكُمْ مُدْخَلًا بضم الميم وفتحها اي ادخالا او موضعا كَرِيمًا ۝ هو الجنة وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهِ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ من جهة الدنيا او الدين لئلا يؤدي الى التحاسد والتباغض لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ ثواب مِمَّا اكْتَسَبُوا بسبب ما عملوا من الجهاد وغيره وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِمَّا اكْتَسَبْنَ من طاعة ازواجهن وحفظ فروجهن نزلت لما قالت ام سلمة ليتنا كنا رجالا فجاهدنا وكان لنا مثل اجر الرجال وَاسْأَلُوا بهمزة ودونها اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهِ ما احتجتم اليه يعطيكم إِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ۝ ومنه محل الفضل وسؤالكم وَلِكُلٍّ من الرجال والنساء جَعَلْنَا مَوَالِيَ اي عصبة يعطون مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ لهم من المال وَالَّذِينَ عَاقَدَتْ بالف ودونها أَيْمَانُكُمْ جمع يمين بمعنى القسم او اليد اي الحلفاء الذين عاهدتموهم في الجاهلية على النصرة والارث فَآتُوهُمْ الآن نَصِيبَهُمْ حظهم من الميراث وهو السدس إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدًا ۝ مطلعا ومنه حالكم وهو منسوخ بقوله واولوا الارحام بعضهم اولى ببعض الرِّجَالُ قَوَّامُونَ مسلطون عَلَى النِّسَاءِ يؤدبونهن ويأخذون على ايديهن بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ اي بتفضيله

ع ٨ ۔ ٥ ۔ ٢

---

٥١ قوله يرجع بكم عن معصية فيه ان الاحكام قبل البعثة لم تثبت فاين المعصية ويجاب بان المراد ولو صورة او المراد بقوله التي كنتم عليها المعاصي التي حصلت قبل التوبة ١٢ ٥٢ قوله عن معصية اي اللغوية والا فقبل التشريع لم تكن معصية ١٢ صاوي ٥٣ قوله والله يريد ان يتوب عليكم اے يحب ذلك ويرضاه وليست الارادة على حقيقتها لانه يقتضي ان ارادة الله متعلقة بتوبة كل عاص مع انه ليس كذلك فالمعنى الله يحب توبة العبد فيتوب عليه ومن هنا قيل ان قبول التوبة قطعي ١٢ صاوي ٥٤ قوله اليهود والنصارى فانهم كانوا يحلون الاخوات من الاب وبنات الاخ والاخت ١٢ ك ٥٥ قوله يا ايها الذين آه شروع في بيان بعض المحرمات المتعلقة بالاموال والانفس اثر بيان المحرمات المتعلقة بالابضاع ١٢ ابو السعود ٥٦ قوله لا تاكلوا آه انما خص الاكل بالذكر لان معظم المقصود من الاموال الاكل فالمراد النهي عن مطلق الاخذ وقيل يدخل فيه اكل مال نفسه واكل مال غيره فاكل مال نفسه بالباطل انفاقه في المعاصي ١٢ خازن ٥٧ قوله لكن الخ اشار به الى ان الاستثناء منقطع لان التجارة ليست من جنس الاموال الماكولة بالباطل ولان الاستثناء وقع على الكون والكون معنى من المعاني ليس مالا من الاموال وخص التجارة بالذكر دون غيرها كالهبة والصدقة والوصية لان غالب التصرف في الاموال بها ولان اسباب الرزق متعلقة بها غالباً ولانها ارفق بذوي المراتب بخلاف الاتهاب وطلب الصدقات ١٢ كرخي ٥٨ قوله تقع يشير الى ان كان تامة وتجارة مرفوع ١٢ ك ٥٩ قوله وفي قراءة بالنصب على كون كان ناقصة واضمار الاسم ١٢ ك ٦٠ قوله صادرة يشير الى ان قوله عن تراض صفة لتجارة قال صاحب المدارك والآية تدل على جواز البيع بالتعاطي وعلى جواز البيع الموقوف اذا وجد الاجازة وعلى نفي خيار المجلس لان فيها اباحة الاكل بالتجارة من غير تقييد بالتصرف فالتقييد به زيادة على النص ١٢ ك ٦١ قوله اياً كان اي اي هلاك كان يعني في الدنيا او الآخرة ففيه تعميم في الهلاك ١٢ ٦٢ قوله بالطاعات لا باجتناب الكبائر كما ذهب اليه المعتزلة تمسكا بظاهر الآية بدليل الاخبار الواردة في ذلك فالمعنى عند اهل السنة ان تجتنبوا الكبائر نكفر عنكم سائر السيآت بالطاعة والا فالصغائر فقط وقالت طائفة ان اجتنبت الكبائر كانت الحسنات مكفرة لما عداها من الذنوب والالم تكفر شيئاً كذا في الفتح ١٢ ك ٦٣ قوله بضم الميم وفتحها فهو مصدر ميمي على صورة اسم المفعول وكثيرا ما يرد المصدر كذلك نحو بسم الله مجراها ومرسٰها فلهذا فسره الشارح بالمصدر اي ادخالا وقوله وفتحها وحينئذ فهو اسم مكان ١٢ ٦٤ قوله هو الجنة هذا يناسب كونه اسم مكان واما على كونه مصدرا فالمراد ان قرار الادخال الكريم الجنة ومعنى كونه كريما انه لا نكد فيه ولا تعب بل فيه ما لا عين رأت ولا اذن سمعت ولا خطر على قلب بشر ١٢ صاوي ٦٥ قوله ولا تتمنوا آسياتي في المفسر سبب نزولها وهو تمني ام سلمة كونها من الرجال وذلك لان الله فضل الرجال باموره منها الجهاد والجمعة والزيادة في الميراث وغير ذلك والتمني هو التعلق بحصول امر في المستقبل ١٢ صاوي ٦٦ قوله ولا تتمنوا ما فضل الله اي لا تتمنوا ما للناس واسألوا الله من خزائنه التي لا تنفد ١٢ بيضاوي ٦٧ قوله بسبب ما عملوا اشار به الى ان من سببية تعليلية وكذا في قوله مما اكتسبن اي من اجل ما اكتسبن اي عملن وقوله من طاعة ازواجهن الخ اي وغير ذلك كسائر عباداتهن ١٢ جمل ٦٨ قوله من طاعة ازواجهن اي لما في الحديث لو امرت لاحد ان يسجد لاحد لامرت المرأة ان تسجد لزوجها ١٢ صاوي ٦٩ قوله من فضله وفي الحديث من لم يسأل الله من فضله غضب عليه وفيه ان الله تعالى ليمسك الخير الكثير من عبده ويقول لا اعطي عبدي حتى يسألني ١٢ مدارك ٧٠ قوله ترك الوالدان اي تركوه للعصبة فعلى هذا الوالدان والاقربون هم الاموات وقيل المعنى ولكل شخص جعلنا ورثة ممن تركهم الميت وهم اي الورثة والده واقرباؤه والاول اصح فانه روي عن ابن عباس من المال بيان لما ١٢ ك ٧١ قوله والذين عاقدت مبتدأ وقوله فآتوهم خبره وقوله بالف ودونها اي قرأ الكوفيون عقدت والباقون عاقدت بالف ومعنى الآية بالفارسية وكسانيكه مربوط ساخته است عهد شما پس بدهيد ايشان را بهره ايشان ونسبة العقد الى الايمان مجاز سواء اريد بالايمان الجارحة او القسم وقد كانوا اذا تحالفوا اخذ كل واحد بيد صاحبه وتحالفوا على الوفاء بالعهد والتمسك بذلك العقد فيقول احدهم للآخر دمك دمي وحربك حربي وارثك وترثني فيكون لكل واحد من تركة صاحبه السدس وهذا كان في الجاهلية ١٢ كذا في الحسيني والخازن ٧٢ قوله ودونها للكوفيين والعائد الى الموصول محذوف والمعنى على الاول عاقدتهم ايديكم او اقسامكم وعلى الثاني عقدت عهودهم ايمانكم ١٢ ٧٣ قوله وهو السدس وهذا منسوخ روى ابن جرير من طريق قتادة عن ابن عباس كان الرجل يعاقد الرجل في الجاهلية فيقول هدمي هدمك وحربي حربك وسلمي سلمك وترثني وارثك فلما جاء الاسلام امروا ان يؤتوهم نصيبهم قال الحافظ ابن حجر هذا هو المعتمد وقد جاء عن ابن عباس في البخاري على غير ذلك وقال ابو حنيفة رح الآية ثابتة فان المراد بها عقد الموالاة وهي مشروعة والوارثة بها ثابتة عند عامة الصحابة وتفسيره اذا اسلم رجل وامرأة لا وارث له ويتعاقدان على ان يتعاقلا ويتوارثا وفيه انه يرث عند ابي حنيفة رح كل المال عند عدم ذوي الرحم المستفاد من الآية ان لهم سهما مقدرا وهو السدس كان له وارث آخر اولا ١٢ ك ٧٤ قوله مسلطون يقومون عليهن آمرين ناهين كما يقوم الولاة على الرعايا وسموا قواما لذلك ١٢ مد ٧٥ قوله يؤدبونهن بيان لكيفية التسليط روى ابن الجرير عن الحسن وابن مردويه عن علي ان سعد بن الربيع نشزت عليه امرأة حبيبة فشكاه ابوها الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال النبي صلى الله عليه وسلم لتقتص منه فنزلت ١٢ ٧٦ قوله ويأخذون على ايديهن اي يقبضون عليها ويمسكونها عند ارادتهن كرها كالخروج من المنزل وهذا كناية عن مطلق منعهن من المكروه ان كان بالقول ١٢ ٧٧ قوله بعضهم الخ الضمير لبعضهم للرجال والنساء يعني انما كانوا مسيطرين عليهن بسبب تفضيل الله بعضهم وهم الرجال على بعض وهم النساء بالعقل والعزم والحزم والرأي والقوة والغزو وكمال الصوم والصلوة والنبوة والخلافة والامامة والاذان والخطبة والجمعة وتكبير التشريق عند ابي حنيفة رح والشهادة في الحدود والقصاص وتضعيف الميراث والتعصيب فيه وملك النكاح والطلاق واليهم الانتساب وهم اصحاب اللحى والعمائم ١٢ مدارك ۞

لهم عليهن بالعلم والعقل والولاية وغير ذلك وبما انفقوا عليهن من اموالهم فالصلحت منهن
قنتت مطيعات لازواجهن حفظت للغيب اي لفروجهن وغيرها في غيبة ازواجهن بما حفظهن الله
حيث اوصى عليهن الازواج والتي تخافون نشوزهن عصيانهن لكم بان ظهرت اماراته فعظوهن فخوفوهن
من الله واهجروهن في المضاجع اعتزلوا الى فراش آخر ان اظهرن النشوز واضربوهن ضربا غير مبرح ان
لم يرجعن بالهجران فان اطعنكم فيما يراد منهن فلا تبغوا تطلبوا عليهن سبيلا طريقا الى ضربهن
ظلما ان الله كان عليا كبيرا ○ فاحذروه ان يعاقبكم ان ظلمتموهن وان خفتم علمتم شقاق خلاف
بينهما بين الزوجين والاضافة للاتساع اي شقاقا بينهما فابعثوا اليهما برضاهما حكما رجلا عدلا من اهله
اقاربه وحكما من اهلها ويوكل الزوج حكمه في طلاق وقبول عوض عليه وتوكل هي حكمها في الاختلاع
فيجتهدان ويامران الظالم بالرجوع او يفرقان ان راياه قال تعالى ان يريدا اي الحكمان اصلاحا يوفق الله
بينهما بين الزوجين اي يقدرهما على ما هو الطاعة من اصلاح او فراق ان الله كان عليما بكل شيء خبيرا ○
بالبواطن كالظواهر واعبدوا الله وحده ولا تشركوا به شيئا واحسنوا بالوالدين احسانا برا ولين جانب
وبذي القربى القرابة واليتمى والمسكين والجار ذي القربى القريب منك في الجوار او النسب والجار الجنب
البعيد عنك في الجوار او النسب والصاحب بالجنب الرفيق في سفر او صناعة وقيل الزوجة وابن السبيل
المنقطع في سفره وما ملكت ايمانكم من الارقاء ان الله لا يحب من كان مختالا متكبرا فخورا ○ على الناس بما
اوتي الذين مبتدأ يبخلون بما يجب عليهم ويامرون الناس بالبخل به ويكتمون ما اتهم الله من فضله من العلم و
المال وهم اليهود وخبر المبتدأ لهم وعيد شديد واعتدنا للكفرين بذلك وبغيره عذابا مهينا ○ ذا اهانة و
الذين عطف على الذين قبله ينفقون اموالهم رئاء الناس مرائين لهم ولا يؤمنون بالله ولا باليوم الاخر
كالمنافقين واهل مكة ومن يكن الشيطن له قرينا صاحبا يعمل بامره كهؤلاء فساء بئس قرينا ○ هو وماذا
عليهم لو امنوا بالله واليوم الاخر وانفقوا مما رزقهم الله اي اي ضرر عليهم في ذلك والاستفهام للانكار ولو
مصدرية اي لا ضرر فيه وانما الضرر فيما هم عليه وكان الله بهم عليما ○ فيجازيهم بما عملوا ان الله لا يظلم
احدا مثقال وزن ذرة اصغر نملة بان ينقصها من حسناته او يزيدها في سياته وان تك الذرة حسنة
من مؤمن وفي قراءة بالرفع فكان تامة يضعفها من عشر الى اكثر من سبعمائة وفي قراءة يضعّفها بالتشديد
ويؤت من لدنه من عنده مع المضاعفة اجرا عظيما ○ لا يقدره احد فكيف حال الكفار

---

١ قوله بالعلم الخ اشار المفسر لبعض الامور التي فضلت الرجال بها على النساء ومنها زيادة العقل والدين والولاية والشهادة والجهاد والجمعة والجماعات والاذان والخطبة وتكبير التشريق عند ابي حنيفة والشهادة في الحدود والقصاص وعدم التزوج باكثر من زوج واحد وغير ذلك من النبوة والخلافة والقضاء ١٢ صاوي بتغير ما ٢ قوله والولاية تعم النبوة والخلافة والقضاء وغير ذلك كالجمعة والجماعة والاذان والخطبة وتكبير التشريق عند ابي حنيفة والشهادة في الحدود والقصاص وعدم التزوج باكثر من زوج واحد ١٢ ك ٣ قوله من اموالهم من المهر والنفقة ثم قسمهن على نوعين ١٢ ك ٤ قوله وغيرها روى ابن جرير عن ابي هريرة مرفوعا خير النساء امرأة ان نظرت اليها سرتك وان امرتها اطاعتك واذا غبت عنها حفظتك في مالها ونفسها وتلا الآية ١٢ ك ٥ قوله بما حفظ الله اي بالسبب الذي احفظهن الله به ١٢ ك ٦ قوله نشوزهن اصل النشوز الارتفاع ونشوز المرأة هو بغضها لزوجها ورفع نفسها عن طاعته والتكبر عليه ١٢ ك ٧ قوله ظهرت اماراته بان رفعت صوتها عليه ولم تجبه اذا دعاها ولم تتبادر الى امره اذا امرها ١٢ ك ٨ قوله فخوفوهن من الله اي تحولي عليك حق فاتقي الله فيه واحذري عقوبته ١٢ كرخي ٩ قوله الى فراش آخر او يرتد معها ولكن يوليها ظهره ولا يجامعها روايتان عن ابن عباس ١٢ ك ١٠ قوله النشوز نشوز جمع نشز ناشازداري كردن زن باشوي ١٢ صراح ١١ قوله مبرح بتشديد الراء وبالحاء المهملتين بان لا يجرحها ولا يكسر لها عظما ويجتنب الوجه ١٢ ك ١٢ قوله ان لم يرجعن يشير به وبما قبله الى ان الامور الثلثة مترتبة ينبغي ان يدرج فيها ١٢ ك ١٣ قوله وان خفتم الخطاب لولاة الامور ولاشراف البلدة التي هما بها وفسره بعلمتم لان من معنى الخوف العلم في القاموس ١٢ صاوي بتغير ما ١٤ قوله شقاق بينهما اي بينهما شقاق لان كل المخالفين يفعل ما يشق على الآخر او يميل الى شق غير شق صاحبه ١٢ ك ١٥ قوله بين الزوجين اضمر لهما وان لم يجر لهما ذكر لجري ما يدل عليهما ١٢ ك ١٦ قوله والاضافة يعني اضافة الشقاق الى الظرف على الاتساع كقوله يا سارق الليلة ومكر النهار واصله مكر في النهار ١٢ ك ١٧ قوله اي شقاقا بينهما اشار به الى ان الشقاق مصدر مضاف الى بين ومعناها الظرفية والاصل شقاقا بينهما ولكن اتسع فيه فاضيف المصدر الى ظرفه وظرفيته باقية نحو بل مكر الليل والنهار ١٢ كرخي ١٨ قوله برضاهما وليس لحكم الزوج ان يطلق الا باذنه ولا لحكم المرأة ان يختلع الا باذنها وهو قول ابي حنيفة واحمد والشافعي في قول وقال مالك يجوز لهما ذلك من غير رضاهما ١٢ ك ١٩ قوله حكما من اهله وحكما من اهلها لانهما اعرف بحالهما من الاجانب واشد طلبا للاصلاح قال الشافعي رح ويستحب ذلك فان كانا اجنبيين جاز ١٢ ك ٢٠ قوله ان راياه اي ان رايا الفراق مصلحة ١٢ ٢١ قوله بين الزوجين جعل الضمير الاول للحكمين والثاني للزوجين وجوز الامام عكسه وقيل كلاهما للحكمين وقيل كلاهما للزوجين ١٢ ك ٢٢ قوله ما هو الطاعة بحسن سعيهما وعلى ما هو الطاعة من اصلاح او فراق تفسير للتوفيق ١٢ ك ٢٣ قوله وحده حيث فسر العبادة بالتوحيد كان قوله بعد ذلك ولا تشركوا تاكيدا ولكن الاولى التعميم كما قدمناه ولا تشركوا تاسيسا وهذا نظير قوله تعالى فمن كان يرجوا لقاء ربه فليعمل عملا صالحا ولا يشرك بعبادة ربه احدا ١٢ صاوي ٢٤ قوله ولين جانب اي بان يقوم بخدمتهما ولا يرفع صوته عليهما ولا يخشن عليهما ويسعى في تحصيل مطالبهما والانفاق عليهما بقدر القدرة ١٢ روح ٢٥ قوله القريب منك في الجوار الخ قال في روح البيان اتدرون ما حق الجار ان افتقر اغنيته وان استقرض اقرضته وان اصابه خير هنأته وان لحقه المرض عدته وان مات تبعت جنازته اه وحد الجوار اربعون دارا من كل جانب عند الشافعي واما عند ابي حنيفة رح فهو من يلاصق داره دارك ولهذا اختص باستحقاق الشفعة من بين الجيران وقالا هم الملاصقون وغيرهم ممن يسكن محلته ويجمعهم مسجد المحلة ونص به صاحب الهداية في كتاب الوصايا وفي الاحمدي قوله عليه السلام والصلوة الجيران ثلثة جار له ثلث حقوق حق الجوار وحق القرابة وحق الاسلام وجار له حقان حق الجوار وحق الاسلام وجار له حق واحد حق الجوار كالمشرك من اهل الكتاب ١٢ ٢٦ قوله والجار الجنب قال في الصراح اما الجار الجنب فهو جارك من قوم آخرين والصاحب بالجنب صاحبك في السفر ١٢ ٢٧ قوله من الارقاء اي الاماء والعبيد ١٢ ابو السعود ٢٨ قوله متكبرا اي يانف عن اقاربه وجيرانه واصحابه ولا يلتفت اليهم ١٢ ابو السعود ٢٩ قوله بالبخل اي بما يجب عليهم وهم اليهود رفاعة بن زيد وحيي بن اخطب وكردم بن زيد وغيرهم كانوا يقولون للانصار لا تنفقوا اموالكم فانا نخشى عليكم الفقر ولا تدرون ما يكون وخبر المبتدأ محذوف اي قوله لهم وعيد شديد او انهم احقاء بكل ملامة ١٢ ك ٣٠ قوله واعتدنا للكافرين آه اي لهم فوضع الظاهر موضع المضمر اشعارا بان من هذا شانه فهو كافر بنعمة الله ومن كان كافرا بنعمة الله فله عذاب يهينه كما اهان النعمة بالبخل والاخفاء وفي الحديث كما رواه احمد في مسنده اذا انعم الله على عبده نعمة احب ان يظهر اثرها عليه انتهى كرخي فتلخص ان الكافرين بمعنى الجاحدين وان اسم الاشارة راجع لما في قوله ما آتاهم الله من فضله وعبارة الخازن يعني جاحدين نعمة الله عليهم ١٢ جمل ٣١ قوله عطف على الذين قبله او مبتدأ خبره محذوف دل عليه ومن يكن الشيطان له قرينا فساء قرينا ١٢ ك ٣٢ قوله مرائين يعني انه مصدر مضاف الى المفعول بمعنى اسم الفاعل منصوب على الحال وقد يجعل مفعولا له اي للمفاخرة ليقال ما اجودهم لا على ابتغاء وجه الله ١٢ ك ٣٣ قوله ان الله لا يظلم آه مناسبة هذه الآية لما قبلها واضحة لانه تعالى لما امر بعبادة الله وبالاحسان للوالدين ومن ذكر معهم ثم اعقب ذلك بذم البخل والاوصاف المذكورة معهم وذم من لم يؤمن ولم ينفق في طاعة الله فكان هذا كله توطئة لذكر الجزاء على الحسنات والسيئات فاخبر تعالى بصفة عدله وانه تعالى لا يظلم احدا مثقال ذرة ١٢ جمل ٣٤ قوله اصغر نملة او الصغير من اجزاء التراب او ما يظهر من اجزاء الهباء في الكوة من ضوء الشمس وهو الانسب بمقام المبالغة وهذا نفي للظلم مطلقا لانه اذا نفي القليل نفي الكثير اه روح وينتصب مثقال على انه نعت لمصدر محذوف اي ظلما وزن ذرة ١٢ ٣٥ قوله وان تك حسنة اي وان تك مثقال الذرة حسنة وانث الضمير لتانيث الخبر وهو الحسنة او لاضافة المثقال الى مؤنث هذا هو قول اكثر المفسرين وقال بعضهم الضمير المذكور راجع الى ذرة ومنهم الشارح وفي الخطيب وقيل ان الضمير راجع الى ذرة وهي مؤنثة لا الى مثقال اه فتامل وحذف النون اي من قوله تك من غير قياس تشبيها بحذف العلة وتخفيفا لكثرة الاستعمال ١٢ بيضاوي ٣٦ قوله فكان تامة اي برفع حسنة على كان التامة ١٢ ك ٣٧ قوله يضاعفها اي يضاعف ثوابها لان تضاعف نفس الحسنة بان تجعل الصلوة الواحدة صلوتين مما لا يعقل ١٢ روح ٣٨ قوله لا يقدره احد قال في التيسير وما وصفه الله بالعظم فمن يعرف مقداره مع انه سمى الدنيا وما فيها قليلا وسمى هذا الفضل عظيما ١٢ ٣٩ قوله فكيف كانه فاء فصيحة اي اذا عرفت حال صاحب الحسنة فكيف حال الكفار يشير بتقدير المبتدأ الى ان كيف مرفوع على الخبرية وقد يجعل في محل النصب بفعل محذوف اي فكيف يكونون او يصنعون ويجري فيه الوجهان النصب على التشبيه بالحال كما هو مذهب سيبويه او على التشبيه بالظرف كما هو مذهب الاخفش وهو العامل في اذ ايضا على الوجه الاول مضمون المبتدأ م

إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ يشهد عليها بعملها وهو نبيها وَجِئْنَا بِكَ يا محمد عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا ○ يَوْمَئِذٍ يوم المجئ يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَعَصَوُا الرَّسُولَ لَوْ أي أن تُسَوَّى بالبناء للمفعول والفاعل مع حذف احدى التائين في الاصل ومع ادغامها في السين اي تتسوى بِهِمُ الْأَرْضُ بان يكونوا ترابا مثلها لعظم هوله كما في آية أخرى وَيَقُولُ الْكَافِرُ يَا لَيْتَنِي كُنْتُ تُرَابًا ○ وَلَا يَكْتُمُونَ اللَّهَ حَدِيثًا ○ عما عملوه وفي وقت آخر يكتمون والله ربنا ما كنا مشركين ○ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا ع ٦ ٩ ٣ الصَّلَاةَ اي لا تصلوا وَأَنْتُمْ سُكَارَى من الشراب لان سبب نزولها صلوة جماعة في حال السكر حَتَّى تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ بان تصحوا وَلَا جُنُبًا بايلاج او انزال ونصبه على الحال وهو يطلق على المفرد وغيره إِلَّا عَابِرِي مجتازي سَبِيلٍ طريق اي مسافرين حَتَّى تَغْتَسِلُوا فلكم ان تصلوا واستثني المسافر لان له حكما آخر سيأتي وقيل المراد النهي عن قربان مواضع الصلوة اي المساجد الا عبورها من غير مكث وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضَى مرضا يضره الماء أَوْ عَلَى سَفَرٍ اي مسافرين وانتم جنب او محدثون أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنَ الْغَائِطِ هو المكان المعد لقضاء الحاجة اي احدث أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ وفي قراءة بلا الف وكلاهما بمعنى من اللمس وهو الجس باليد قاله ابن عمر رضي الله عنه وعليه الشافعي والحق به الجس بباقي البشرة وعن ابن عباس هو الجماع فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً تطهرون به للصلوة بعد الطلب والتفتيش وهو راجع الى ما عدا المرضى فَتَيَمَّمُوا اقصدوا بعد دخول الوقت صَعِيدًا طَيِّبًا ترابا طاهرا فاضربوا به ضربتين فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ مع المرفقين منه ومسح يتعدى بنفسه وبالحرف إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُورًا ○ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيبًا حظا مِنَ الْكِتَابِ وهم اليهود يَشْتَرُونَ الضَّلَالَةَ بالهدى وَيُرِيدُونَ أَنْ تَضِلُّوا السَّبِيلَ ○ تخطؤا طريق الحق لتكونوا مثلهم وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِأَعْدَائِكُمْ منكم فيخبركم بهم لتجتنبوهم وَكَفَى بِاللَّهِ وَلِيًّا حافظا لكم وَكَفَى بِاللَّهِ نَصِيرًا ○ مانعا لكم من كيدهم مِنَ الَّذِينَ هَادُوا قوم يُحَرِّفُونَ يغيرون الْكَلِمَ الذي انزل الله في التوراة من نعت محمد صلى الله عليه وسلم عَنْ مَوَاضِعِهِ التي وضع عليها وَيَقُولُونَ للنبي صلى الله عليه وسلم اذا امرهم بشيء سَمِعْنَا قولك وَعَصَيْنَا امرك وَاسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ حال بمعنى الدعاء اي لا سمعت وَيَقُولُونَ له رَاعِنَا

من تتمة كلامهم للنبي صلعم ١٢ك

وقال الواحدي كانوا يقولون له صلعم اسمع ويقولون في انفسهم لاسمعت ١٢

---

١ قوله هو نبيها اي الشهيد نبي تلك الامة عليه السلام ١٢ك ٢ قوله يوم المجئ يشير الى ان تنوين اذ بدل من الجملة المضاف اليها وهي اذا جئنا ١٢ك ٣ قوله اي ان اشارة الى ان لو مصدرية فهي وما بعده في محل مفعول يود ولا جواب لها حينئذ ١٢ كرخي ٤ قوله وفي وقت آخر يكتمون فلا منافاة والله ربنا ما كنا مشركين حال بتقدير القول اي يكتمون قائلين روى عبد الرزاق عن ابن عباس انهم لما رأوا يوم القيمة ان الله يغفر الذنوب جميعا ولا يغفر شركا جحده المشركون فقالوا ما كنا مشركين فختم الله على افواههم وتكلمت ايديهم وارجلهم بما كانوا يعملون فعند ذلك لا يكتمون الله حديثا ١٢ك ٥ قوله من الشراب عليه الاكثر وقال الضحاك من النوم و الصحيح الاول ١٢ك ٦ قوله لان سبب نزولها اختصر المفسر السبب وحاصله انه روى عن علي بن ابي طالب كرم الله وجهه قال صنع لنا ابن عوف طعاما فاكلنا واسقانا خمرا قبل ان تحرم الخمر فاخذت منا وحضرت الصلوة اي صلوة المغرب فقدموني فقرأت قل يا ايها الكفرون اعبد ما تعبدون ونحن نعبد ما تعبدون فنزلت الآية فحرمت في اوقات الصلوة حتى نزلت آية المائدة فحرمت مطلقا ١٢ صاوي ٧ قوله في حال السكر روى ان عبد الرحمن بن عوف صنع طعاما وشرابا فدعا نفرا من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم حين كان الخمر مباحا فاكلوا وشربوا فلما سكروا وجاء وقت صلوة المغرب فقدموا احدهم ليصلي بهم فقرأ قل يا ايها الكافرون اعبد ما تعبدون بحذف لا هكذا الى آخر السورة فنزلت فكانوا لايشربونها في اوقات الصلوة فاذا صلوا العشاء شربوها فلا يصبحون الا وقد ذهب عنهم السكر وعلموا ما يقولون ثم نزل تحريمها ١٢ خطيب ٨ قوله بان تصحوا من الصحو ضد السكر وقوله هو يطلق على المفرد وغيره لانه يجري مجرى المصدر المقصود بيان صحة عطفه على الجمع ١٢ك ٩ قوله بايلاج اي بادخال في الصراح اولج ادخله والمراد به ادخال الحشفة في القبل او الدبر الآدمي ١٢ ١٠ قوله الا عابري استثناء من اعم الاحوال اي لا تصلوا جنبا في عامة الاحوال الا في السفر اذا لم تجدوا ماء ١٢ك ١١ قوله مواضع الصلوة اي المساجد للجنب فالمراد بالصلوة محله كقوله تعالى وبيع وصلوات اي المساجد ١٢ك ١٢ قوله الا عبورها قاله الشافعي رح واما عند ابي حنيفة رض فلا يجوز له المرور الا اذا كان فيه الماء او الطريق الى الماء ١٢ خطيب ١٣ قوله من غير مكث روى ابن ابي حاتم من طريق عطاء عن ابن عباس في قوله لا تقربوا الصلوة قال المساجد وفي قوله ولا جنبا الا عابري سبيل قال تمر به مرورا ولا تجلس قال البغوي وهذا قول ابن مسعود وابن المسيب والضحاك والحسن وعكرمة والنخعي والزهري وذلك ان قوما من الانصار كانت ابوابهم الى المسجد فيصيبهم الجنابة ولا ماء عندهم ولا ممر لهم الا في المسجد فرخص لهم في العبور واختلفوا فيه فبعضهم اباح المرور فيه على الاطلاق وهو قول الحسن وبه قال مالك والشافعي وقال بعضهم يتيمم للمرور فيه واما المكث فلا يجوز عند اكثر اهل العلم لما روينا عن عائشة مرفوعا وجهوا هذه البيوت عن المسجد فاني لا احل المسجد لحائض ولا جنب وجوز احمد المكث فيه وضعف الحديث لانه رواية مجهول وبه قال المزني انتهى واستدل احمد بما رواه سعيد عن منصور عن عطاء بن ابي يسار قال رايت رجالا من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم يجلسون في المسجد وهم مجنبون اذا توضؤا وضوء الصلوة وقال الامام ابو حنيفة لا يحل للجنب المرور والمكث ويدل على ذلك ما رواه الترمذي عن ابي سعيد مرفوعا يا علي لا يحل لاحد ان يجنب في المسجد غيري وغيرك وتعقب تحسين الترمذي بان في اسناده سالم بن ابي حفصة وعطية وهما ضعيفان لكن قال ابن حجر رواه البزار عن سعد بن ابي وقاص والطبراني عن ام سلمة واخرج القاضي اسمعيل عن عبد الله بن حنطب قال انه صلى الله عليه وسلم لم يكن اذن لاحد ان يمر في المسجد ولا يجلس فيه الا لعلي قال ابن حجر هو مرسل قوي ١٢ ١٤ قوله وهو الجس الجس المس باليد ١٢ قاموس ١٥ قوله قاله ابن عمر رض رواه عنه مالك في الموطا وهو قول ابن مسعود وعليه الشافعي ومالك ١٢ك ١٦ قوله وعن ابن عباس رواه عنه ابن المنذر وروى ابن ابي حاتم عن علي وابي بن كعب ومجاهد والشعبي وابن جبير وطاؤس وقتادة مثله وعليه ابو حنيفة رح ١٢ ١٧ قوله وهو راجع الى ما عدا المرضى اي اما المرضى فيتيممون مع وجود الماء اذا تضرروا به لان وجوده بالنسبة اليهم كالعدم كما في الخطيب ١٨ قوله المرضى آه اي اما المرضى فيتيممون مع وجود الماء اذا تضرروا به وهذا اذا اريد عدم الوجدان الحسي ويصح ان يراد به الاعم من الحسي والشرعي ويكون راجعا حتى للمرضى فيكون قوله فلم تجدوا ماء كناية عن عدم التمكن من استعماله وان وجد حسا اذ الممنوع منه كالمفقود فيكون هذا في الكل ١٢ كرخي ١٩ قوله ترابا طاهرا آه قال الشافعي فان الطيب المنبت وغير التراب لا ينبت وقال الزجاج الصعيد وجه الارض ترابا او غيره وان كان صخرا لا تراب عليه وبه قال ابو حنيفة ١٢ك ٢٠ قوله فاضربوا به يمسح بها وجهه ويديه الى المرفقين كذا جاء في حديث رواه ابو داؤد والحاكم وعليه ابو حنيفة والشافعي وقال احمد والمحدثون ضربة واحدة للوجه واليدين الى الرسغين لحديث عمار عند البخاري وقال مالك الاول فريضة واحدة وتمامه في شرح الموطا ١٢ك ٢١ قوله منه اي من التراب آه وقال الزجاج الصعيد وجه الارض ترابا او غيره وان كان صخرا لا تراب عليه ١٢ روح ٢٢ قوله الم تر الى الذين كلام مستانف سيق لتعجيب النبي والمؤمنين من سوء حالهم قوله الى الذين انهيهم لفظاعة حالهم وشناعته ١٢ صاوي ٢٣ قوله نصيبا من الكتاب انما قال نصيبا من الكتاب ولم يقل انهم اوتوا علم الكتاب لانهم عرفوا من التوراة نبوة موسى عليه السلام ولم يعرفوا منها نبوة محمد صلى الله عليه وسلم فاما الذين اسلموا كعبد الله بن سلام وغيره وعرفوا الامرين فوصفهم الله بان معهم علم الكتاب ١٢ كبير ٢٤ قوله ويريدون ان تضلوا السبيل هذا ترق في التعجيب والمعنى انهم اختاروا الضلالة لانفسهم مع ذلك يحبونها لغيرهم قال الله تعالى ودوا لو تكفرون كما كفروا فتكونون سواء روى عن ابن عباس ان هذه الآية في حبرين من احبار اليهود كانا ياتيان راس المنافقين عبد الله بن ابي ورهطه يثبطانهم عن الاسلام وعنه ايضا نزلت في رفاعة بن زيد ومالك بن دخشم كانا اذا تكلم رسول الله صلى الله عليه وسلم لويا لسانهما وعاباه ١٢ صاوي ٢٥ قوله عن مواضعه لقائل ان يقول الكلم جمع فكان ينبغي ان يقال يحرفون الكلم عن مواضعها والجواب قال الواحدي هذا جمع حروفه اقل من حروف واحده وكل جمع يكون كذلك فانه يجوز تذكيره ١٢ كبير ٢٦ قوله للنبي وكانوا يقولون للنبي كلا اللفظين مشافهة كفرا وعنادا وقيل كانوا يقولون في الظاهر سمعنا وفي انفسهم عصينا ١٢ك ٢٧ قوله واسمع غير مسمع بالفارسية بشنو درحاليكه غير شنوانيده شده باشي عطف على سمعنا و عصينا داخل تحت القول اي ويقولون ذلك في اثناء مخاطبته صلى الله عليه وسلم خاصة واعلم ان هذه الكلمة ذو وجهين تحتمل المدح والتعظيم وتحتمل الاهانة والشتم اما انه تحتمل المدح فهو ان يكون المراد اسمع غير مسمع مكروها واما انه محتمل للشتم والذم فذلك من وجوه الاول انهم كانوا يقولون للنبي صلى الله عليه وسلم اسمع ويقولون في انفسهم لاسمعت فقوله غير مسمع معناه غير سامع والثاني اسمع غير مسمع كلاما ترضاه ١٢ من الكبير ٢٨ قوله غير مسمع هو كلام ذو جهتين محتمل للشر بان يحمل على معنى اسمع حال كونك غير مسمع كلاما اصلا بصمم او موت اي ندعو عليك بلا سمعت او غير مسمع كلاما ترضاه فحينئذ يجوز ان يكون نصبه للمفعولية وللخير بان يحمل على معنى اسمع منا م غير مسمع كلاما مكروها كانوا يخاطبون به النبي صلى الله عليه وسلم استهزاء به مظهرين له عليه السلام المعنى الاخير وهم مضمرون في انفسهم المعنى الاول ١٢ ابو السعود ٢٩ قوله بمعنى الدعاء اي لاسمعت بصمم او بموت ١٢ خطيب

وقد نهی عن خطابه بها وهي كلمة سب بلغتهم لَيًّا تحريفا بِأَلْسِنَتِهِمْ وَطَعْنًا قدحا فِي الدِّينِ ط
الاسلام وَلَوْ أَنَّهُمْ قَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا بدل وعصينا وَاسْمَعْ فقط وَانْظُرْنَا انظر الينا بدل راعنا
لَكَانَ خَيْرًا لَهُمْ مما قالوه وَأَقْوَمَ اعدل منه وَلَكِنْ لَعَنَهُمُ اللَّهُ ابعدهم عن رحمته بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُونَ
إِلَّا قَلِيلًا ۝ منهم كعبد الله بن سلام واصحابه يَا أَيُّهَا الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ آمِنُوا بِمَا نَزَّلْنَا من القرآن
مُصَدِّقًا لِمَا مَعَكُمْ من التوراة مِنْ قَبْلِ أَنْ نَطْمِسَ وُجُوهًا نمحو ما فيها من العين والانف والحاجب
فَنَرُدَّهَا عَلَى أَدْبَارِهَا فنجعلها كالاقفاء لوحا واحدا أَوْ نَلْعَنَهُمْ نمسخهم قردة كَمَا لَعَنَّا مسخنا أَصْحَابَ
السَّبْتِ ط منهم وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ قضاؤه مَفْعُولًا ۝ ولما نزلت اسلم عبد الله بن سلام فقيل كان وعيدا
بشرط فلما اسلم بعضهم رفع وقيل يكون طمس ومسخ قبل قيام الساعة إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ
اى الاشراك بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ سوى ذَلِكَ من الذنوب لِمَنْ يَشَاءُ ج المغفرة له بان يدخله الجنة بلا عذاب و
من شاء عذبه من المؤمنين بذنوبه ثم يدخله الجنة وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدِ افْتَرَى إِثْمًا ذنبا عَظِيمًا ۝
كبيرا أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يُزَكُّونَ أَنْفُسَهُمْ وهم اليهود حيث قالوا نحن ابناء الله واحباؤه اى ليس الامر بتزكيتهم
انفسهم بَلِ اللَّهُ يُزَكِّي يطهر مَنْ يَشَاءُ بالايمان وَلَا يُظْلَمُونَ ينقصون من اعمالهم فَتِيلًا ۝ قدر قشرة
النواة انْظُرْ متعجبا كَيْفَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ ط بذلك وَكَفَى بِهِ إِثْمًا مُبِينًا ۝ بينا ونزل في كعب بن ع ٨
الاشرف ونحوه من علماء اليهود لما قدموا مكة وشاهدوا قتلى بدر وحرضوا المشركين على الاخذ
بثارهم ومحاربة النبي صلى الله عليه وسلم أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيبًا مِنَ الْكِتَابِ يُؤْمِنُونَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوتِ
صنمان لقريش وَيَقُولُونَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا ابي سفيان واصحابه حين قالوا لهم انحن اهدى سبيلا
ونحن ولاة البيت نسقي الحاج ونقري الضيف ونفك العاني ونفعل ام محمد وقد خالف دين
آبائه وقطع الرحم وفارق الحرم هَؤُلَاءِ اى انتم أَهْدَى مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا سَبِيلًا ۝ اقوم طريقا
أُولَئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ ط وَمَنْ يَلْعَنِ اللَّهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهُ نَصِيرًا ۝ مانعا من عذابه أَمْ بل
أَلَهُمْ نَصِيبٌ مِنَ الْمُلْكِ اى ليس لهم شيء منه ولو كان فَإِذًا لَا يُؤْتُونَ النَّاسَ نَقِيرًا ۝
اى شيئا تافها قدر النقرة في ظهر النواة لفرط بخلهم أَمْ بل يَحْسُدُونَ النَّاسَ
اى النبي صلى الله عليه وسلم عَلَى مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ من النبوة وكثرة النساء اى
يتمنون زواله عنه ويقولون لو كان نبيا لاشتغل عن النساء فَقَدْ آتَيْنَا آلَ إِبْرَاهِيمَ

[illegible]

١؎ قوله وقد نهى عن خطابه بها وهي كلمة سب بلغتهم اما لانها من الرعونة او لاشباعهم الكسرة يعنون راعينا تحقير الله لانه بمنزلة خدمهم ورعاتهم ١٢ ك ٢؎ قوله وهي كلمة سب لانها ذات جهتين محتملة للخير بحملها على معنى ارقبنا وانتظرنا وللشر بحملها على السب بالرعونة اى الحمق او باجرائها مجرى شبهها من كلمة عبرانية او سريانية كانوا يتسابون بها ١٢ روح ٣؎ قوله ليا بالسنتهم اى صرفا عن ظاهره واصله لويا اجتمعت الواو و الياء وسبقت احداهما بالسكون فقلبت الواو ياء وادغمت في الياء وهو في الاصل فتل الحبل فشبه به الكلام الذي قصد منه غير ظاهره وطوى ذكر مشبه به وهو الحبل المفتول ورمز له بشيء من لوازمه وهو اللي فاثباته تخييل ١٢ صاوی ٤؎ قوله قليلا اورد عليه اتفاق القراءة على النصب المرجوح وهو وان جوزه ابن الحاجب بعيد ولهذا قال التفتازاني هو مستثنى من قوله لعنهم الله وقيل لا يؤمنون نزل منزلة يكفرون وقد يفسر بانهم لا يؤمنون الا قليلا لا يعبأ به وهو الايمان ببعض الآيات ١٢ ك ٥؎ قوله ان نطمس طمس ناپید کردن وتبدیل کردن ١٢ صراح ٦؎ قوله نمحو ما فيها اشارة الى تقدير مضاف اى صور وجوه ١٢ ٧؎ قوله لوحا واحدا اى مطموسة مثلها بلا عين والف وحاجب والمعنى تراها على هيأة ادبارها هو المأثور عن عكرمة وروى عن ابن عباس نمحوها عن الوجه ونجعلها مثل الاقفية ١٢ ك ٨؎ قوله عبد الله بن سلام وقد سمع الآية قافلا من الشام فاتى النبي صلعم مسلما قبل ان ياتی اهله وقال ما كنت ارى ان اصل الى اهلي قبل ان يطمس الله وجهي وهذا جواب عما يقال انه تعالى قد واعدهم بالطمس والمسخ ولم يقع واحد منهما ١٢ ك ٩؎ قوله بشرط اى بشرط عدم ايمانهم فلما اسلم بعضهم رفع ١٢ ك ١٠؎ قوله قبل قيام الساعة وقيل يكون لهم هذا يوم القيامة وقيل الموعود احد الشيئين الطمس واللعنة وقد حصل اللعن فانهم ملعونون بكل لسان الاول هو قول مجاهد رواه ابن ابي حاتم عن ابن عباس و هو قول مالك الثاني رواه ابن جرير عن ابن عباس والثالث عن الحسن ١٢ ك ١١؎ قوله ان الله لا يغفر ان يشرك به آه كلام مستانف سوق لتقرير ما قبله من الوعيد وتاكيد وجوب الامتثال بالامر بالايمان ببيان استحالة المغفرة بدونه فانهم كانوا يفعلون ما يفعلون من التحريف ويطمعون في المغفرة كما في قوله تعالى فخلف من بعدهم خلف ورثوا الكتاب ياخذون عرض هذا الادنى اى على التحريف ويقولون سيغفر لنا والمراد بالشرك مطلق الكفر المنتظم لكفر اليهود انتظاما اوليا فان الشرع قد نص على اشراك اهل الكتاب قاطبة وقضى بخلود اصناف الكفرة في النار ١٢ ابو السعود ١٢؎ قوله سوى ذلك اى ما دون الشرك وان كان كبيرة مع عدم التوبة فالحاصل ان الشرك مغفور عنه بالتوبة وان وعد غفران ما دونه لمن لم يتب اى لا يغفر لمن يشرك وهو مشرك ويغفر لمن يذنب وهو مذنب قال عليه السلام من لقي الله تعالى لا يشرك به شيئا دخل الجنة ولم يضره خطيئة وتقييده بقوله لمن يشاء لا يخرجه عن عمومه كقوله الله لطيف بعباده يرزق من يشاء قال علي رض ما في القرآن آية احب الي من هذه الآية وحمل المعتزلة على التائب باطل لان الكفر مغفور عنه بالتوبة لقوله تعالى قل للذين كفروا ان ينتهوا يغفر لهم ما قد سلف فما دونه اولى ان يغفر بالتوبة والآية سيقت لبيان التفرقة بينهما وذا فيما ذكرنا ١٢ مد ١٣؎ قوله اى ليس الامر آه اشار به الى ان الاستفهام انكاري كذا قال الكرخي وفيه انه لو كان انكاريا مع كونه داخلا على اداة النفي لكان المعنى على الاثبات مع ان الشارح فسره بالنفي ففي صنيعه تساهل والاولى انه استفهام تعجيب اى ايقاع المخاطب جملة على التعجب كما ذكره ابو السعود ونصه الم تر الى الذين يزكون انفسهم تعجيب من حالهم المنافية لما هم عليه من الكفر والطغيان والمراد بهم اليهود الذين يقولون نحن ابناء الله واحباؤه اى انظر اليهم فتعجب من ادعائهم انهم ازكياء عند الله تعالى مع ما هم عليه من الكفر والاثم العظيم او من ادعائهم التكفير مع استحالة ان يغفر للكافر شيء من كفره او معاصيه وفيه تحذير من اعجاب المرء بنفسه وعمله ١٢ ج ١٤؎ قوله اى ليس الامر آه اى انها لا تعتبر ولا تفيد واشار بهذا الى ان قوله بل الله يزكي من يشاء اضراب عن مقدر ١٢ جمل ١٥؎ قوله قدر قشرة النواة اشارة الى تقدير مضاف وتفسير الفتيل بما ذكر سبق قلم فان هذا هو القطمير واما الفتيل فهو الذي في شق النواة طولا في السمين والفتيل خيط رقيق في شق النواة يضرب به المثل في القلة اه من الجمل وفي الصراح فتيل رشته دانه خرما ١٢ ١٦؎ قوله ونزل في كعب بن اشرف حاصل ما ذكر الخازن انه بعد وقعة بدر ضاق صدر كعب بن الاشرف فركب مع سبعين راكبا من اليهود حتى قدموا مكة فنزلوا على ابي سفيان واصحابه فاحسنوا مثواهم فقال لهم ابو سفيان واصحابه ما ذا تريدون فقالوا نريد حرب محمد ونقض عهده فقال ابو سفيان واصحابه لا نامن ان يكون هذا مكرا منكم فان كان ما تقولون حقا فاسجدوا لهذين الصنمين ففعلوا ثم قال كعب ليأت منكم ثلاثون رجلا ومنا ثلثون فلنلزق اكبادنا بالكعبة فنعاهد رب البيت لنجهدن في قتال محمد ففعلوا ثم قال ابو سفيان لكعب انك امرؤ تقرأ الكتاب ونحن اميون فاينا اهدى سبيلا نحن ام محمد فقال كعب اعرض علي دينكم فقال ابو سفيان نحن ننحر للحجيج ونسقيهم الماء ونقري الضيف ونصل الرحم ونعمر بيت ربنا ونطوف به ونحن من اهل الحرم ومحمد فارق دين آبائه والحرم وقطع الرحم وديننا القديم ودينه حادث فقال كعب انتم والله اهدى سبيلا مما عليه محمد فنزلت هذه الآية ١٢ صاوی ١٧؎ قوله بثارهم اثار طلب الدم في القاموس الثار الدم والطلب وثار به كمنع طلب دمه ١٢ ١٨؎ قوله صنمان لقريش وقيل الجبت اسم لكل صنم يعبد والطاغوت الشيطان الذي يلبس الصنم ويكلم الناس فلكل صنم شيطان يغر الناس ١٢ صاوی ١٩؎ قوله ولاة البيت ولاة جمع وال اى نتولى امره بالخدمة ونقري الضيف بوزن نرمي اى نحسن اليه كما في المختار اى نكرمه ونقدم له القرى والعاني الاسير ١٢ جمل ٢٠؎ قوله ونفعل اى نفعل غير ما ذكر من الامور الجميلة المستحسنة وفي بعض النسخ ونعقل عقل في الصراح پناه و دیت دادن کشته را واز جهت کسی دیت و تاوان پذیرفتن آه وكل ذلك مناسب لهذا المقام وقوله ام محمد معادل لقوله ونحن اهدى ١٢ ٢١؎ قوله اى انتم اى فالقول بالمشافهة والاظهر انه حكاية بالمعنى اى لاجلهم وفي شانهم و هؤلاء اشارة اليهم ١٢ جمل ٢٢؎ قوله ومن يلعن الله في تقدير الشارح هذا الضمير المنصوب تغيير للفظ القرآن فان آخر الفعل في القرآن محرك بالكسر لالتقاء الساكنين وساكن على تقدير الشارح وفي بعض النسخ عدم تقدير الضمير وهو ظاهر ١٢ جمل ٢٣؎ قوله مانعا اشار به الى ان نصيرا بمعنى ناصر في الآية وعد للمؤمنين بانهم المنصورون عليهم فان المؤمنين بضدهم هؤلاء فهم الذين قربهم الله ومن يقربه الله فلن تجد له خاذلا ١٢ ٢٤؎ قوله ام منقطعة مقدرة ببل والهمزة للانكار ١٢ ٢٥؎ قوله اى ليس لهم شيء اشارة الى ان الاستفهام انكاري ردا عليهم في قولهم نحن اولى منه بالنبوة والملك ١٢ جمل ٢٦؎ قوله ولو كان يشير الى ان الفاء في فاذا جزائية لا عاطفة والمعنى لو كان لهم نصيب من الملك فاذا لا يؤتون ولو ههنا بمعنى ان فلا يرد ان الفاء لا يقع في جواب لو سيما مع اذا والمضارع ١٢ ك ٢٧؎ قوله اى شيئا تافها اى شيئا حقيرا كذا فسره صاحب الهداية ١٢ ٢٨؎ قوله قدر النقرة نقرة في الصراح مغاكچه وفي الجمل هي التي تنبت منها النخلة اى قدر ما يلوها ١٢ ٢٩؎ قوله اى النبي صلى الله عليه وسلم قال ابن عباس والحسن والمجاهد المراد بالناس النبي صلى الله عليه وسلم وحده حسدوه على ما احل الله له

جده كموسى وداؤد وسليمان الكتٰب والحكمة النبوة واٰتينٰهم ملكا عظيما ○ فكان لداؤد تسع وتسعون امرأة
ولسليمان الف ما بين حرة وسرية فمنهم من اٰمن به بمحمد ومنهم من صد اعرض عنه فلم يؤمن و
كفٰى بجهنم سعيرا ○ عذابا لمن لا يؤمن ان الذين كفروا باٰيٰتنا سوف نصليهم ندخلهم نارا يحترقون
فيها كلما نضجت احترقت جلودهم بدلنٰهم جلودا غيرها بان تعاد الى حالها الاول غير محترقة
ليذوقوا العذاب ليقاسوا شدته ان الله كان عزيزا لا يعجزه شيء حكيما ○ في خلقه والذين اٰمنوا
وعملوا الصٰلحٰت سندخلهم جنٰت تجري من تحتها الانهٰر خٰلدين فيها ابدا لهم فيها ازواج مطهرة
من الحيض وكل قذر وندخلهم ظلا ظليلا ○ دائما لا تنسخه شمس هو ظل الجنة ان الله يامركم
ان تؤدوا الامٰنٰت اي ما اؤتمن عليه من الحقوق الى اهلها نزلت لما اخذ علي مفتاح الكعبة من
عثمان بن طلحة الحجبي سادنها قهرا لما قدم النبي صلى الله عليه وسلم مكة عام الفتح ومنعه وقال لو علمت انه
رسول الله لم امنعه فامره رسول الله صلى الله عليه وسلم برده اليه وقال هاك خالدة تالدة فعجب من ذلك
فقرأ له علي الاٰية فاسلم واعطاه عند موته لاخيه شيبة فبقي في ولده والاٰية وان وردت على سبب
خاص فعمومها معتبر بقرينة الجمع واذا حكمتم بين الناس يامركم ان تحكموا بالعدل ان الله
نعما فيه ادغام ميم نعم في ما النكرة الموصوفة اي نعم شيئا يعظكم به تادية الامانة والحكم بالعدل
ان الله كان سميعا لما يقال بصيرا ○ بما يفعل يٰايها الذين اٰمنوا اطيعوا الله واطيعوا الرسول
واولي اصحاب الامر اي الولاة منكم اذا امروكم بطاعة الله ورسوله فان تنازعتم اختلفتم في
شيء فردوه الى الله اي كتابه والرسول مدة حياته وبعده الى سنته اي اكشفوا عليه منهما ان
كنتم تؤمنون بالله واليوم الاٰخر ذٰلك اي الرد اليهما خير لكم من التنازع والقول بالراي واحسن
تاويلا ○ مالا ونزل لما اختصم يهودي ومنافق فدعا المنافق الى كعب بن الاشرف ليحكم بينهما ودعا
اليهودي الى النبي صلى الله عليه وسلم فاتياه فقضى لليهودي فلم يرض المنافق واتيا عمر فذكر له اليهودي
ذٰلك فقال للمنافق اكذٰلك قال نعم فقتله الم تر الى الذين يزعمون انهم اٰمنوا بما انزل
اليك وما انزل من قبلك يريدون ان يتحاكموا الى الطاغوت الكثير الطغيان وهو كعب بن
الاشرف وقد امروا ان يكفروا به ولا يوالوه ويريد الشيطٰن ان يضلهم ضلٰلا بعيدا ○
عن الحق واذا قيل لهم تعالوا الى ما انزل الله في القراٰن من الحكم والى الرسول ليحكم

---

٥١ قوله جده اي جد النبي صلى الله عليه وسلم وقوله كموسى وداؤد الخ اي من ال ابراهيم كموسى وداؤد وسليمان ١٢ ٥٢ قوله تسع وتسعون امرأة اي غير امرأة اوريا فقد اخذها بعد موته فكمل لها مائة ١٢ صاوي ٥٣ قوله ليقاسوا شدته اي ليدركوا شدته ١٢ ٥٤ قوله والذين آمنوا ذكر للمقابل هو راجع لقوله فمنهم من آمن به كما ان قوله ان الذين كفروا راجع لقوله منهم من صد عنه على عادته سبحانه اذا ذكر الوعيد اعقبه بالوعد ١٢ صاوي ٥٥ قوله لا تنسخه شمس اي لا تزيله في الصراح نسخ زائل كردن يقال نسخت الشمس الظل اي ازالته ١٢ ٥٦ قوله الامانات وتنقسم الامانات الى ثلاثة اقسام القسم الاول رعاية الامانة في عبادة الله عز وجل وهو فعل المامورات وترك المنهيات قال ابن مسعود الامانة لازمة في كل شيء حتى الوضوء والغسل من الجنابة والصلوة والزكوة والصوم وسائر انواع العبادات القسم الثاني في رعاية الامانة مع نفسه وهو ما انعم الله عليه من سائر اعضائه فامانة اللسان حفظه من الكذب والغيبة والنميمة ونحو ذلك وامانة العين غضها عن المحارم وقس على هذا سائر الاعضاء القسم الثالث هو رعاية الامانة مع سائر عباد الله فيجب رد الودائع والعواري الى اربابها الذين ائتمنوه عليها ولا يخونهم فيها عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اد الامانة الى من ائتمنك ولا تخن من خانك ويدخل في ذلك وفاء الكيل والميزان ويدخل في ذلك عدل الملوك في الرعية ونصح العلماء للعامة فكل هذه الاشياء من الامانات التي امرنا الله تعالى باداءها الى اهلها روى البغوي عن انس قال ما خطبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم الا قال لا ايمان لمن لا امانة له ولا دين لمن لا عهد له ١٢ ج ٥٧ قوله ما اؤتمن عليه من الحقوق اي حصل ووقع الائتمان عليه فعليه نائب الفاعل فقوله من الحقوق بيان لما اي سواء كانت الحقوق لله او للآدمي فعلية او قولية او اعتقادية وسواء كانت حقوق الله واجبة او مندوبة وسواء كانت حقوق الآدمي مضمونة كالعارية او غير مضمونة كالوديعة ١٢ ٥٨ قوله ومنعه اي منع عثمان النبي صلى الله عليه وسلم ١٢ ٥٩ قوله فامر رسول الله الخ معطوف على اخذ وهذا الامر مسبوق بسؤال العباس للنبي صلى الله عليه وسلم ان يعطيه المفتاح ليكون خادما لها فيجمع بين الوظيفتين السدانة والسقاية ١٢ ج ٦٠ قوله هاك اي خذ هذه الخدمة ١٢ جمل وفي بعض النسخ هذا في موضع هاك وقوله خالدة اي مستمرة الى آخر الزمان وقوله تالدة اي قديمة متاصلة فيكم وفي الصراح تالد مال كهنه ١٢ ٦١ قوله فعجب اي قال لعلي رضي الله تعالى عنه اكرهت واذيت ثم جئت ترفق فقال علي لقد انزل الله في شانك قرآنا فقرأ عليه الآية فاسلم فكان المفتاح معه الى ان مات فدفعه الى اخيه شيبة فهي في اولادهم الى يوم القيمة ١٢ صاوي ٦٢ قوله فاسلم كذا قال البغوي والزمخشري والصواب ان عثمان هذا اسلم في مدة الصلح بعد الحديبية مع عمرو بن العاص كذا في جامع الاصول وغيره من كتب اسماء الرجال نسبته الى الحجبة جمع الحاجب ١٢ ك ٦٣ قوله فبقي في ولده اي الى الآن روى ابن عائذ من مرسل عبد الرحمن بن ساقط انه صلى الله عليه وسلم دفع مفتاح الكعبة الى عثمان بن طلحة فقال خذها خالدة مخلدة اني لم ادفعها اليكم ولكن الله دفعها اليكم ولا ينزعها منكم الا ظالم ومن طريق ابن جريج ان عليا قال للنبي صلى الله عليه وسلم اجمع لنا الحجابة والسقاية فنزلت الآية فقال خذوها يا بني شيبة خالدة مؤكدة لا ينزعها منكم الا ظالم وروى عبد الرزاق من مرسل الزهري انه صلى الله عليه وسلم قال لعثمان يوم الفتح ائتني بمفتاح الكعبة فابطأ عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم ينتظره حتى انه ليتحدر منه مثل الجمان من العرق ويقول ما يحبسه فسعى اليه رجل وجعلت المرأة التي عندها المفتاح وهي ام عثمان واسمها سلافة بنت سعيد تقول ان اخذه منكم لا يعطيكموه ابدا فلم يزل بها حتى اعطته المفتاح فجاء به ففتح ثم دخل البيت ثم خرج فجلس عند السقاية فقال علي انا اعطينا النبوة والسقاية والحجابة ما قوم باعظم منا نصيبا فكره النبي صلى الله عليه وسلم مقالته ثم دعا عثمان ابن طلحة فدفع المفتاح اليه ١٢ ك ٦٤ قوله فعمومها معتبر اشار بذلك لما قيل العبرة بعموم اللفظ لا بخصوص السبب ومحل ذلك ان لم توجد قرينة الخصوص فيكون معتبرا كالنهي عن قتل النساء فان سببه ان رسول الله راى امرأة حربية مقتولة فذلك يدل على اختصاصه بالحربيات فلا يدخل فيه المرتدة ولا الزانية المحصنة ١٢ صاوي ٦٥ قوله اي نعم شيئا فما موصوفة منصوبة على التمييز من المستكن في نعم الذي هو فاعله والمخصوص بالمدح محذوف وهو قوله تادية امانة والحكم بالعدل وقد يجعل ما موصولة على انها فاعل نعم لانه في معنى المعروف باللام وما بعده صلة وقيل تامة ويعظكم صفة محذوف وهو المخصوص بالمدح واستبعد ١٢ ك ٦٦ قوله تادية الامانة الخ هذا المخصوص بالمدح لنعم ١٢ ابو البقاء ٦٧ قوله يا ايها الذين آمنوا هذا خطاب لسائر الناس بعد ان خاطب ولاة الامور بالحكم بالعدل وفي هذه الآية اشارة للادلة الفقهية الاربعة فقوله اطيعوا الله اشارة للكتاب وقوله اطيعوا الرسول اشارة للسنة وقوله اولي الامر اشارة للاجماع وقوله فان تنازعتم الخ اشارة للقياس ١٢ صاوي ٦٨ قوله واولي الامر اي امراء المسلمين اخرجه ابن جرير والطبراني باسناد صحيح عن ابي هريرة ويشهد له قول ابن عباس انها نزلت في عبد الله بن حذافة اذ بعثه النبي صلى الله عليه وسلم في سرية رواه البخاري ورجحه الشافعي بان قريشا لا يعرفون الامارة ولا ينقادون الى الامير فامروا بالطاعة لهم وقيل علماء الشرع روى ابن جرير وابن المنذر والحاكم عن ابن عباس قال هم اهل الفقه في الدين واهل طاعة الله الذين يعلمون الناس معاني دينهم ويامرونهم بالمعروف وينهونهم عن المنكر وعن ابي العالية هم اهل العلم الا ترى انه يقول ولو ردوه الى الرسول والى اولي الامر منهم لعلمه الذين يستنبطونه كذا في الدر المنثور ١٢ ك ٦٩ قوله اي الولاة وهم امراء الحق وولاة العدل كالخلفاء الراشدين ومن يقتدي بهم من المهتدين واما امراء الجور فبمعزل من استحقاق العطف على الله والرسول في وجوب الطاعة فانهم اللصوص المتغلبة فاخذهم اموال الناس بالقهر والغلبة ١٢ روح ٧٠ قوله فردوه الى ان الايمان يوجب الطاعة دون العصيان ودلت الآية على ان طاعة الامراء واجبة اذا وافقوا الحق فاذا خالفوه فلا طاعة لهم لقوله عليه السلام لا طاعة لمخلوق في معصية الخالق وحكي ان مسلمة بن عبد الملك بن مروان قال لابي حازم الستم امرتم بطاعتنا بقوله واولي الامر منكم فقال ابو حازم اليس قد نزعت عنكم اذا خالفتم الحق بقوله فان تنازعتم في شيء فردوه الى الله اي القرآن والرسول في حياته والى احاديثه بعد وفاته ١٢ مدارك ٧١ قوله اكشفوا عليه منهما اي الرد الى الكتاب والسنة واجب ان وجد فيهما فان لم يوجد فسبيله الاجتهاد آه خطيب وفي روح البيان ولكن الآية في الحقيقة دليل على حجية القياس كيف لا ورد المختلف فيه الى المنصوص عليه انما يكون بالتمثيل والبناء عليه وهو المعنى بالقياس آه وفي تفسير الكبير اعلم ان قوله فان تنازعتم في شيء فردوه الى الله والرسول يدل عندنا على ان القياس حجة واثبته بدليل مفصل تركته خوفا للاطناب ١٢

يكن من المؤمنين بل كان منافقا ١٢

بينهم رأيت المنافقين يصدون يعرضون عنك الى غيرك صدودا ۝ فكيف يصنعون اذا اصابتهم
مصيبة عقوبة بما قدمت ايديهم من الكفر والمعاصي اي ايقدرون على الاعراض والفرار منها لا ثم
جاءوك معطوف على يصدون يحلفون بالله ان ما اردنا بالمحاكمة الى غيرك الا احسانا صلحا وتوفيقا ۝
تاليفا بين الخصمين بالتقريب في الحكم دون الحمل على مر الحق اولئك الذين يعلم الله ما في قلوبهم
من النفاق وكذبهم في عذرهم فاعرض عنهم بالصفح وعظهم خوفهم الله وقل لهم في شان انفسهم
قولا بليغا ۝ مؤثرا فيهم اي ازجرهم ليرجعوا عن كفرهم وما ارسلنا من رسول الا ليطاع فيما يامر به و
يحكم باذن الله بامره لا ليعصى ويخالف ولو انهم اذ ظلموا انفسهم بتحاكمهم الى الطاغوت جاءوك تائبين
فاستغفروا الله واستغفر لهم الرسول فيه التفات عن الخطاب تفخيما لشانه لوجدوا الله توابا عليهم رحيما ۝
بهم فلا وربك لا زائدة لا يؤمنون حتى يحكموك فيما شجر اختلط بينهم ثم لا يجدوا في انفسهم حرجا ضيقا
او شكا مما قضيت به ويسلموا ينقادوا لحكمك تسليما ۝ من غير معارضة ولو انا كتبنا عليهم ان مفسرة
اقتلوا انفسكم او اخرجوا من دياركم كما كتبنا على بني اسرائيل ما فعلوه اي المكتوب عليهم الا قليل بالرفع
على البدل والنصب على الاستثناء منهم ولو انهم فعلوا ما يوعظون به من طاعة الرسول لكان خيرا
لهم واشد تثبيتا ۝ تحقيقا لايمانهم واذا اي لو ثبتوا لآتيناهم من لدنا من عندنا اجرا عظيما ۝ هو الجنة
ولهديناهم صراطا مستقيما ۝ قال بعض الصحابة للنبي صلى الله عليه وسلم كيف نراك في الجنة وانت
في الدرجات العلى ونحن اسفل منك فنزل ومن يطع الله والرسول فيما امر به فاولئك مع
الذين انعم الله عليهم من النبيين والصديقين افاضل اصحاب الانبياء لمبالغتهم في الصدق
والتصديق والشهداء القتلى في سبيل الله والصلحين غير من ذكر وحسن اولئك
رفيقا ۝ رفقاء في الجنة بان يستمتع فيها برؤيتهم وزيارتهم والحضور معهم وان كان مقرهم
نصب على التمييز او الحال ١٢ ك
في درجات عالية بالنسبة الى غيرهم ذلك اي كونهم مع من ذكر مبتدأ خبره الفضل من الله
تفضل به عليهم لا انهم نالوه بطاعتهم وكفى بالله عليما ۝ بثواب الآخرة فثقوا بما اخبركم به و
لا ينبئك مثل خبير يايها الذين امنوا خذوا حذركم من عدوكم اي احترزوا منه وتيقظوا له
فانفروا انهضوا الى قتاله ثبات متفرقين سرية بعد اخرى او انفروا جميعا ۝ مجتمعين وان منكم
جمع ثبة اي جماعات متفرقة ١٢ — مع النبي صلعم ١٢ ك
لمن ليبطئن ليتأخرن عن القتال كعبد الله بن ابي المنافق واصحابه وجعله منهم من حيث

---

١ قوله رأيت آه اي ابصرت كما هو الظاهر وقوله يصدون في موضع الحال على القول بان رأى بصرية اما على القول بانها علمية فهو في محل النصب على المفعول الثاني لرأى واما مفعول يصدون فمحذوف اي غيرهم و اظهار المنافقين في مقام الاضمار للتسجيل عليهم بالنفاق وذمهم به واشعار بعلة الحكم ١٢ كرخي ٢ قوله يعرضون اشارة الى ان الصد هنا بمعنى الاعراض لا بمعنى صده عن كذا اي منعه وصرفه ١٢ من الكرخي ٣ قوله فكيف آه يجوز في كيف وجهان احدهما انها في محل نصب وهو قول الزجاج قال تقديره فكيف تراهم والثاني انها في محل رفع خبر لمبتدأ محذوف اي فكيف صنعهم في وقت اصابة المصيبة اياهم واذا معمولة لذلك المقدر بعد كيف والباء في بما للسببية وما يجوز ان تكون مصدرية او اسمية والعائد محذوف ١٢ ٤ قوله عقوبة اي من الله وقيل انها قتل عمر صاحبهم ١٢ ك ٥ قوله لا اي لا يقدرون يشير الى كون الاستفهام في كيف انكاريا ١٢ ك ٦ قوله معطوف على يصدون وما بينهما جملة معترضة كذا اول الحسن واختاره الواحدي والمعنى انهم في اول الامر يصدون عنك اشد الصدود ثم بعد ذلك يجيئونك ويحلفون لك كذبا انهم ما ارادوا بذلك الا الاحسان والتوفيق وقيل عطف على اصابتهم والمعنى انهم اذا كانت صدودهم ونفرتهم من الحضور عند الرسول في وقت السلامة هكذا فكيف يكون نفرتهم اذا اتوا الخيانة خافوا بسببها منك ثم جاؤك كرها يحلفون كذبا ما اردنا بتلك الخيانة الا الخير والمصلحة ١٢ كمالين ٧ قوله بالتقريب في الحكم اي وتقريب مراد كل من الخصمين بمراد صاحبه حتى يحصل بينهم الموافقة ١٢ ك

٨ قوله مر الحق اي مر الحق الذي تحكم به انت يا رسول الله وقيل جاء اصحاب القتيل طالبين بدمه وقالوا ما اردنا بالتحاكم الى عمر الا ان يحسن الى صاحبنا ويوفق بينه وبين خصمه روى ابن ابي حاتم وابن مردويه عن ابي الاسود قال اختصم رجلان الى النبي صلى الله عليه وسلم فقضى النبي صلى الله عليه وسلم بينهما فقال الذي قضى عليه ردنا الى عمر بن الخطاب فاتيا اليه فقال الرجل قضى لي رسول الله صلى الله عليه وسلم على هذا فقال ردنا الى عمر فقال اكذلك قال نعم فقال عمر مكانكما حتى اخرج اليكما فخرج اليهما مشتملا على سيفه فقتل الذي قال ردنا الى عمر وادبر الآخر فقال يا رسول الله قتل عمر والله صاحبي فقال ما كنت اظن ان يجترئ عمر على قتل مؤمن فانزل الله فلا وربك لا يؤمنون الآية ١٢ ك ٩ قوله فاعرض عنهم جواب شرط محذوف اذا كان حالهم كذلك فاعرض عن قبول عذرهم ١٢ ابو السعود ١٠ قوله فاعرض عنهم اي ولا تقتلهم هذا قبل الامر باخراجهم وقتلهم والفاء واقعة في جواب شرط مقدر تقديره اذا كان حالهم كذلك فاعرض عن قبول عذرهم ١٢ صاوي ١١ قوله بامره اشار بذلك الى انه ليس المراد بالاذن الارادة والا فيلزم ان لا يتخلف عن طاعة احد لان ما اراد الله وقوعه واقع لا بد مع ان الواقع خلافه فدفع ذلك المفسر بقوله بامره لانه لا يلزم من الارادة الامر ولا عكس ١٢ صاوي ١٢ قوله واستغفر لهم الرسول اي بالشفاعة لهم والعامل في اذ ظلموا خبر ان وهو جاؤك والمعنى ولو وقع مجيئهم في وقت ظلمهم مع استغفارهم واستغفار الرسول لهم ١٣ قوله تفخيما لشانه اي حيث عدل عن خطابه الى ما هو من عظيم صفاته ١٢ من الكرخي ١٤ قوله توابا رحيما قيل جاء اعرابي بعد دفنه عليه السلام فرمى بنفسه على قبره وحثا من ترابه على راسه وقال يا رسول الله قلت فسمعناه وكان فيما انزل عليك ولو انهم اذ ظلموا انفسهم الآية وقد ظلمت نفسي وجئتك استغفر الله ذنبي فاستغفر لي من ربي فنودي من قبره قد غفر لك ١٢ مدارك ١٥ قوله لا زائدة آه في هذه المسألة اربعة اقوال احدها وهو قول ابن جرير ان لا الاولى رد لكلام تقدمها تقديره فلا يفعلون اذ ليس الامر كما يزعمون من انهم آمنوا بما انزل اليك ثم استانف قسما بعد ذلك فعلى هذا يكون الوقف على لا تاما الثاني ان لا الاولى قدمت على القسم اهتماما بالنفي ثم كررت توكيدا وكان يصح اسقاط الاولى ويبقى معنى النفي ولكن تفوت الدلالة على الاهتمام المذكور وكان يصح اسقاط الثانية ويبقى معنى الاهتمام ولكن تفوت الدلالة على النفي فجمع بينهما لذلك الثالث ان الثانية زائدة والقسم معترض بين حرف النفي والمنفي وكان التقدير فلا يؤمنون وربك الرابع ان الاولى زائدة والثانية غير زائدة وهو اختيار الزمخشري فانه قال لا مزيدة لتاكيد معنى القسم كما زيدت في لئلا يعلم لتاكيد وجوب العلم ولا يؤمنون جواب القسم كذا في السمين ١٢ جمل ١٦ قوله حتى يحكموك هذه شروط ثلاثة لكمال الايمان وهذه الآية بمعنى قوله تعالى واذا دعوا الى الله ورسوله ليحكم بينهم اذا فريق منهم معرضين وان يكن لهم الحق ياتوا اليه مذعنين الآيات ١٢ صاوي ١٧ قوله مما قضيت ما اما موصولة وعليه جرى الشارح حيث قدر العائد ويجوز ان تكون مصدرية ١٢ ١٨ قوله بالرفع على البدل اي بدل من الواو في فعلوه ١٢ كبير ١٩ قوله من طاعة الرسول وانما سميت امر الله ونهيه مواعظ لاقترانها بالوعد والوعيد ١٢ ابو السعود ٢٠ قوله اي لو ثبتوا هذا ليس تفسير الاذا بل هو اشارة الى تقدير لو بعدها وقوله لآتيناهم جوابها وفي روح البيان على قوله واذا لآتيناهم كانه قيل وماذا يكون لهم بعد التثبيت فقيل واذا لو ثبتوا لآتيناهم من لدنا اجرا عظيما الخ واللام في لآتيناهم جواب لو المقدرة ١٢ ٢١ قوله اي لو ثبتوا جواب لسؤال مقدر كانه قيل وماذا يكون لهم بعد التثبيت فقيل واذا لآتيناهم ١٢ مدارك ٢٢ قوله صراطا مستقيما يصلون بسلوكه الى عالم القدس ويفتح لهم ابواب الغيب قال صلى الله عليه وسلم من عمل بما علم ورثه الله ما لم يعلم ١٢ ٢٣ قوله مع الذين انعم الله اي اتم الله عليهم النعمة وهذا ترغيب للمؤمنين في الطاعة حيث وعدوا مرافقة اقرب عباد الله الى الله وارفعهم درجات عنده وليس المراد بالمعية الاتحاد في الدرجة لان التساوي بين الفاضل والمفضول لا يجوز ولا مطلق الاشتراك في دخول الجنة بل كونهم فيها بحيث يتمكن كل واحد منهم من رؤية الآخر وزيارته متى ارادوا وان بعد ما بينهما من المسافة ١٢

٢٤ قوله افاضل اصحاب الانبياء اقوال للمفسرين في الصديق وجوه الاول قال قوم الصديق افاضل اصحاب النبي عليه الصلوة والسلام والثاني ان كل من صدق بكل الدين لا يتخالجه فيه شك فهو صديق والدليل عليه قوله تعالى والذين آمنوا بالله ورسوله اولئك هم الصديقون الثالث ان الصديق اسم لمن سبق الى تصديق الرسول عليه الصلوة والسلام فصار في ذلك قدوة لسائر الناس واذا كان الامر كذلك كان ابو بكر الصديق رضي الله عنه اول الخلق بهذا الوصف ١٢ من الكبير ٢٥ قوله غير من ذكر اتى به دفعا للتكرار لان جميع ما تقدم صالحون ايضا ١٢ صاوي ٢٦ قوله رفقاء اشار به الى انه اريد به الجمع ولم يجمع لانه يقال للواحد والجمع كالصديق والرفيق بمعنى الصاحب ١٢ بيضاوي ٢٧ قوله فثقوا امر معناه الحكم كذا في القاموس ١٢ ٢٨ قوله ولا ينبئك اي لا يخبرك احد مثل المطلع بالاشياء العليم به ١٢ ك ٢٩ قوله يا ايها الذين آمنوا خذوا حذركم الآية بالفارسية اي مسلمانان بگيريد سلاح خود را پس بيرون رويد يعني بقتال دشمنان گروه گروه در جهات مختلفه يا سير كنيد براے جهاد مجتمع شده با يكديگر ١٢ حسيني ٣٠ قوله وتيقظوا والضمير للعدو والحذر بمعنى وهو التحرز بهما كالاثر والاثر يقال اخذ حذره اذا تيقظ واحترز عن المخوف لانه جعل الحذر الستر التي يستر بها نفسه ١٢ ك ٣١ قوله ثبات اي جماعات جمع ثبة وهي الجماعة من الرجال فوق العشرة ١٢ روح ٣٢ قوله سرية السرية الجماعة اقلها مائة وغايتها اربعمائة والظاهر ان الشارح اراد بالسرية هنا مطلق الجماعة وان لم تكن مائة بدليل التعميم لها في الثبة وفي القاموس السرية من خمسة انفس الى ثلاثمائة او اربعمائة ١٢ ٣٣ م

الظاهر واللام في الفعل للقسم وَإِنْ أَصَابَتْكُم مُّصِيبَةٌ كقتل وهزيمة قَالَ قَدْ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيَّ إِذْ لَمْ
أَكُن مَّعَهُمْ شَهِيدًا ۝ حاضرا فاصاب وَلَئِنْ لام قسم أَصَابَكُمْ فَضْلٌ مِّنَ اللَّهِ كفتح وغنيمة لَيَقُولَنَّ
نادما كَأَن مخففة واسمها محذوف اي كانه لَّمْ تَكُن بالياء والتاء بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ مَوَدَّةٌ معرفة وصداقة
وهذا راجع الى قوله قد انعم الله علي اعترض به بين القول ومقوله وهو يَا للتنبيه لَيْتَنِي كُنتُ
مَعَهُمْ فَأَفُوزَ فَوْزًا عَظِيمًا ۝ آخذ حظا وافرا من الغنيمة قال تعالى فَلْيُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ لاعلاء دينه
الَّذِينَ يَشْرُونَ يبيعون الْحَيَاةَ الدُّنْيَا بِالْآخِرَةِ وَمَن يُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيُقْتَلْ يستشهد أَوْ
يَغْلِبْ يظفر بعدوه فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا ۝ ثوابا جزيلا وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُونَ استفهام توبيخ اي لا مانع
لكم من القتال فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَفي تخليص الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ
الذين حبسهم الكفار عن الهجرة واذوهم قال ابن عباس كنت انا وامي منهم الَّذِينَ يَقُولُونَ داعين
يا رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْ هَٰذِهِ الْقَرْيَةِ مكة الظَّالِمِ أَهْلُهَا بالكفر وَاجْعَل لَّنَا مِن لَّدُنكَ من عندك وَلِيًّا يتولى
امورنا وَاجْعَل لَّنَا مِن لَّدُنكَ نَصِيرًا ۝ يمنعنا منهم وقد استجاب الله دعاءهم فيسر لبعضهم الخروج و
بقي بعضهم الى ان فتحت مكة وولى صلى الله عليه وسلم عليهم عتاب بن اسيد فانصف مظلومهم من
ظالمهم الَّذِينَ آمَنُوا يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ كَفَرُوا يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ الطَّاغُوتِ الشيطان
فَقَاتِلُوا أَوْلِيَاءَ الشَّيْطَانِ انصار دينه تغلبوهم لقوتكم بالله إِنَّ كَيْدَ الشَّيْطَانِ بالمؤمنين كَانَ
ضَعِيفًا ۝ واهيا لا يقاوم كيد الله بالكافرين أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ قِيلَ لَهُمْ كُفُّوا أَيْدِيَكُمْ عن قتال ع ١٠ ٦ ٧
الكفار لما طلبوه بمكة لاذى الكفار لهم وهم جماعة من الصحابة وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ فَلَمَّا
كُتِبَ فرض عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ إِذَا فَرِيقٌ مِّنْهُمْ يَخْشَوْنَ يخافون النَّاسَ الكفار اي عذابهم بالقتل
كَخَشْيَةِ هم عذاب اللَّهِ أَوْ أَشَدَّ خَشْيَةً من خشيتهم له ونصب اشد على الحال وجواب لما دل
عليه اذا وما بعدها اي فاجأتهم الخشية وَقَالُوا جزعا من الموت رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ لَوْلَا هلا
أَخَّرْتَنَا إِلَىٰ أَجَلٍ قَرِيبٍ قُلْ لهم مَتَاعُ الدُّنْيَا ما يتمتع به فيها او الاستمتاع بها قَلِيلٌ آيل الى الفناء
وَالْآخِرَةُ اي الجنة خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقَىٰ عذاب الله بترك معصيته وَلَا تُظْلَمُونَ بالتاء والياء تنقصون
من اعمالكم فَتِيلًا ۝ قدر قشرة النواة فجاهدوا أَيْنَمَا تَكُونُوا يُدْرِككُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنتُمْ فِي بُرُوجٍ
حصون مُّشَيَّدَةٍ مرتفعة فلا تخشوا القتال خوف الموت وَإِن تُصِبْهُمْ اي اليهود حَسَنَةٌ خصب وسعة

---

١ قوله واللام في الفعل للقسم والقسم بجوابه صلة من واللام الاولى للابتداء دخلت على اسم ان للفصل بالخبر والتقدير وان منكم لمن اقسم بالله ليبطئن والجملة عطف على خذوا حذركم عطف قصة على قصة او معترضة ١٢ قوله فليقاتل ١٢ ك ٢ قوله فاصاب اي فيصيبني ما اصابهم ١٢ ٣ قوله لام قسم اي موطئة لجزاء الشرط بجواب القسم ١٢ ك ٤ قوله والتاء اي الفوقية لابن كثير وحفص بن عاصم لتانيث لفظ المودة ١٢ ك ٥ قوله هذا آه اي وقوله كان لم تكن آه راجع الى قوله قد انعم الله علي يعني انه من متعلقات الجملة الاولى في المعنى واصل النظم قال قد انعم الله علي كان لم يكن آه ثم اخرت هذه الجملة واعترض بها بين القول ومقوله فلا يحسن الوقف على مودة ١٢ ٦ قوله وهو اي المقول يا ليتني ١٢ ك ٧ قوله للتنبيه اي لا للنداء لدخولها على الحرف ١٢ جمل ٨ قوله فليقاتل في سبيل الله فالفاء جواب شرط مقدر اي ان ابطا وتاخر هؤلاء عن القتال فليقاتل المخلصون الباذلون انفسهم في طلب الآخرة ١٢ روح ٩ قوله فيقتل آه تفريع على فعل الشرط والجواب هو قوله فسوف نؤتيه آه وذكر هذين الامرين للاشارة الى ان حق المجاهد ان يوطن نفسه على احدهما ولا يخطر بباله القسم الثالث وهو مجرد اخذ المال ١٢ ابو السعود ١٠ قوله وفي تخليص المستضعفين سبب نزولها انه كان قبل الهجرة لم يشرع الجهاد فلما هاجر عليه الصلوة والسلام امر بالجهاد فتكاسل بعض ضعفاء المؤمنين وجميع المنافقين فنزلت الآية توبيخا لهم على ترك القتال لاعلاء كلمة الله وتخليص المستضعفين ١٢ صاوي ١١ قوله الظالم اهلها صفة للقرية مرفوع به على الفاعلية وال في الظالم موصولة بمعنى التي اي التي ظلم اهلها ١٢ جمل وتذكير الظالم لتذكير ما اسند اليه فان اسم الفاعل او المفعول اذا جرى على غير من هو له كان كالفعل يذكر ويؤنث ١٢ بيضاوي ١٢ قوله لبعضهم كسلمة بن هشام وعياش ابن ابي ربيعة والوليد ١٢ ك ١٣ قوله وولي اي جعل عليهم متوليا عند رجوعه صلى الله عليه وسلم الى المدينة ١٢ ك ١٤ قوله اسيد بفتح الهمزة ابن ابي العيص وكان ممن اسلم يوم الفتح وكان عمره لما ولاه على مكة ابن ثماني عشرة سنة وكان صلى الله عليه وسلم راى اسيدا في الجنة [illegible] قال اولته بابنه عتاب فشهد له في الجنة ١٢ ك ١٥ قوله كان ضعيفا اي بالنسبة الى كيد الله تعالى واما عظم كيد النساء في آية يوسف فبالنسبة الى الرجال فضعف كيد الشيطان لمقابلته بكيد الله وعظم كيد النساء لمقابلته بكيد الرجال والا فاصل كيد النساء من الشيطان وفي الحديث النساء حبائل الشيطان ١٢ صاوي ١٦ قوله لا يقاوم الخ اي لا يقابل كيد الشيطان كيد الله يعني لا يقاوم فعل كيد الشيطان فاعله وكيد الله مفعوله ١٢ مد ١٧ قوله الم تر الى الذين الخ كان المسلمون مكفوفين عن القتال مع الكفار ما داموا بمكة وكانوا يتمنون ان يؤذن لهم فيه فنزل ١٢ مد ١٨ قوله وهم جماعة من الصحابة منهم عبد الرحمن بن عوف الزهري والمقداد بن الاسود الكندي وقدامة بن مظعون الجمحي وسعد بن ابي وقاص الزهري رضي الله عنهم كانوا يلقون من مشركي مكة قبل الهجرة اذى شديدا فيشكون ذلك الى النبي عليه الصلوة والسلام ويقول لهم النبي عليه الصلوة والسلام كفوا ايديكم فنزلت هذه الآية اي الم تر الى الذين الخ ١٢ ابو السعود ١٩ قوله من الصحابة منهم عبد الرحمن ابن عوف روى الحاكم عن ابن عباس ان عبد الرحمن بن عوف وصحابة له اتوا النبي صلى الله عليه وسلم بمكة فقالوا يا نبي الله كنا في عز ونحن مشركون فلما آمنا صرنا اذلة قال اني امرت بالعفو فلا تقاتلوا فكفوا فانزل الله تعالى الم تر الى الذين قيل لهم كفوا ايديكم واقيموا الصلوة ١٢ ك ٢٠ قوله واقيموا الصلوة الخ اي فاشتغلوا بما امرتم به فاني لم اومر بقتالهم وكانوا في مدة اقامتهم بمكة مستمرين على تلك الحالة فلما هاجروا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم الى المدينة امروا بالقتال في وقت بدر كرهه بعضهم وشق ذلك عليه لكن لا شكا في الدين ولا رغبة عنه بل نفورا من الاخطار بالارواح وخوفا من الموت بموجب الجبلة البشرية وذلك قوله تعالى فلما كتب عليهم الخ ابو السعود وفي التفسير الكبير والاولى حمل الآية على المنافقين لانه تعالى ذكر بعد هذه الآية قوله وان تصبهم حسنة يقولوا هذه من عند الله وان تصبهم سيئة يقولوا هذه من عندك ولا شك ان هذه من كلام المنافقين فاذا كانت هذه الآية معطوفة على الآية التي نحن في تفسيرها ثم المعطوف في المنافقين وجب ان يكون المعطوف عليهم فيهم ايضا ١٢ ٢١ قوله اذا فريق منهم اذا للمفاجاة وفريق مبتدأ ومنهم متعلق بمحذوف وهو كائن وقع صفة له ويخشون الناس خبره والجملة جواب لما اي فاجأ فريق منهم ان يخشوا الكفار ان يقتلوهم ١٢ روح ٢٢ قوله كخشية الله مصدر مضاف الى المفعول محله النصب على انه حال من فاعل يخشون اي يخشون هم متشبهين باهل خشية الله او اشد خشية عطف عليه او اشد خشية من اهل خشية الله وكلمة او للتنويع على معنى ان خشية بعضهم كخشية الله وخشية بعضهم اشد منها ١٢ ٢٣ قوله او اشد خشية هو معطوف على الحال اي او كاشد خشية من اهل خشية الله وللتخيير اي ان قلت خشيتهم الناس كخشية الله فانت مصيب وان قلت انها اشد فانت مصيب لانه حصل لهم مثلها وزيادة ١٢ مد ٢٤ قوله ونصب اشد على الحال اي من خشية فانه لو اخر عنه لكان صفة والمعنى يخشونهم خشية كخشية الله او خشية اشد من خشيتهم له ومر مثل ذلك عن المفسر في قوله او اشد ذكرا فتذكر ١٢ ك ٢٥ قوله اذا هذه للمفاجاة وهي اسم زمان او اسم مكان والعامل فيه عند الزمخشري معنى المفاجاة اي فاجاهم الخشية في تلك الوقت قال ابن هشام لا يعرف ذلك لغيره وانما يعرف ناصبها عندهم الخبر وقال ابن هرير هو حرف ١٢ ك ٢٦ قوله قل لهم اي تزهيدا لهم فيما يأملونه بالقعود من المتاع الفاني وترغيبا فيما ينالونه بالقتال من النعيم الباقي ١٢ ك ٢٧ قوله ما يتمتع بها او الاستمتاع بها اي فالمتاع اسم اقيم مقام المصدر ويطلق على العين وعلى الانتفاع بها وقد يقولون مصدر واسم مصدر في الشيئين المتغايرين لفظا احدهما للفعل والآخر للآلة التي يستعمل بها الفعل كالطهر والطهور والاكل والاكل فالطهر المصدر والطهور اسم لما يتطهر به والاكل المصدر والاكل ما يؤكل قاله ابن الحاجب في اماليه ١٢ كرخي ٢٨ قوله آيل الى الفناء وليس المراد تفسير للقليل وآيل بمعنى راجع ١٢ صراح ٢٩ قوله بالتاء والياء آه اي قرا حمزة والكسائي وابن كثير بالغيبة اسنادا للغائبين المتاذين في الجهاد ومناسبة لما سابقه اي الم تر الى الذين قيل لهم وباقي السبعة بتاء الخطاب اسنادا اليهم على الالتفات ١٢ كرخي ٣٠ قوله قدر قشرة النواة تقدم انه غير مناسب المناسب تفسيره بالخيط الذي يكون في باطن النواة ١٢ صاوي ٣١ قوله ولو كنتم الخ جواب لو محذوف اعتمادا على دلالة ما قبله عليه اي ولو كنتم في بروج مشيدة يدرككم الموت ١٢ ابو السعود ٣٢ قوله بروج بروج في كلام العرب الحصون والقلاع كما في الخازن وفي ابي السعود ولو كنتم في بروج مشيدة اي في حصون رفيعة او قصور محصنة ١٢ جمل ٣٣ قوله مشيدة آه يقال شاد البناء واشاده وشيده اي رفعه وشيد القصر رفعه او طلاه بالشيد وهو الجص وجواب لو محذوف اعتمادا على دلالة ما قبله عليه اي ولو كنتم في بروج مشيدة يدرككم الموت والجملة معطوفة على اخرى مثلها اي لو لم تكونوا في بروج مشيدة ولو كنتم الى آخره وقد اطرد حذفها لدلالة المذكورة عليها دلالة واضحة ١٢ جمل

تعليقات جديدة من التفاسير المعتبرة لحل جلالين

۱ قوله عند قدوم النبي صلى الله عليه وسلم روى انه كان قد بسط عليهم الرزق فلما قدم النبي صلى الله عليه وسلم المدينة فدعاهم الى الايمان فكفروا امسك عنهم بعض الامساك فقالوا ما زلنا نعرف النقص في ثمارنا ومزارعنا منذ قدم هذا الرجل واصحابه ۱۲ ابو السعود ۲ قوله النبي آه اى فدعاهم الى الايمان فكفروا وحصل لهم الجدب فقالوا هذا بشومه وشوم اصحابه والشوم ضد اليمن وهو البركة وفي المصباح الشوم الشر ورجل مشئوم غير مبارك وتشاءم القوم به مثل تطيروا به ۱۲ ج ۳ قوله كل من عند الله آه اى كل واحدة من النعمة والبلية من جهة الله تعالى خلقا وايجادا ۱۲ ج ۴ قوله فمال هؤلاء ما مبتدأ ولهؤلاء خبر وهذا كلام معترض بين المبين وبيانه مسوق من جهته تعالى لتعييرهم بالجهل وتقبيح حالهم والتعجب من كمال غباوتهم وقوله لا يكادون يفقهون حديثا حال من هؤلاء والعامل فيها ما في معنى الظرف من معنى الاستقرار ۱۲ ۵ قوله يا ايها الانسان يعنى انها خطاب لكل من يتاتى منه الخطاب ۱۲ ک ۶ قوله فمن نفسك آه فان قلت كيف وجه الجمع بين قوله قل كل من عند الله وبين قوله ما اصابك من سيئة فمن نفسك فاضاف السيئة الى فعل العبد في هذه الآية قلت اما اضافة الاشياء كلها الى الله تعالى في قوله قل كل من عند الله فعلى الحقيقة لان الله تعالى هو خالقها وموجدها واما اضافة السيئة الى فعل العبد في قوله وما اصابك من سيئة فمن نفسك فعلى سبيل المجاز تقديره ما اصابك من سيئة فمن الله بسبب نفسك عقوبة لك والتخلص ان اضافة السيئة الى العبد من حيث ارتكابه الذنوب التي هي سبب وقوعها واضافتها الى الله تعالى من حيث ان خلقها منه فلا منافاة ۱۲ ۷ قوله حيث ارتكبت آه فيه اشارة الى الجمع بين قوله وما اصابك من حسنة فمن الله وبين قوله قل كل من عند الله الواقع ردا لقول المشركين ۱۲ ۸ قوله ما يستوجبها من الذنوب اى وان كانت من حيث الايجاد منتسبة اليه تعالى نازلة من عنده عقوبة كقوله تعالى وما اصابكم من مصيبة فبما كسبت ايديكم ويعفو عن كثير وعن عائشة رضي الله عنها ما من مسلم يصيبه وصب ولا نصب حتى الشوكة يشاكها وحتى انقطاع شسع نعله الا بذنب وما يعفو الله عنه اكثر ۱۲ ابو السعود ۹ قوله فلا يهمنك اى لا يحزنك روى انه صلى الله عليه وسلم قال من احبني فقد احب الله تعالى فقال المنافقون لقد قارف الشرك وهو ينهى عنه ما يريد الا ان نتخذه ربا كما اتخذت النصارى عيسى فنزلت فمن تولى الخ ۱۲ بيضاوى ۱۰ قوله بل نذيرا اقتصر عليه لانه في سياق من اعرض ولا يناسبه الا الانذار والا فرسول الله صلى الله عليه وسلم بعث بشيرا ونذيرا ۱۲ صاوى ۱۱ قوله امرنا طاعة اشار الى قوله طاعة خبر مبتدأ محذوف ولا يجوز اظهار هذا المبتدأ لان الخبر مصدر بدل من اللفظ بفعله اى بفعل المصدر والمراد انهم تلفظوا بالمصدر عوضا عن تلفظهم بالفعل والقاعدة انه لا يجمع بين العوض والمعوض ويجوز ان يكون طاعة مبتدأ والخبر محذوف اى منا طاعة ۱۲ كرخى ۱۲ قوله بيت طائفة منهم اى من القائلين المذكورين وهم رؤساؤهم وتذكير الفعل لان تانيث الطائفة غير حقيقى ۱۲ ابو السعود ۱۳ قوله اضمرت اى اخفت في انفسها غير الذى تقول وهذا التفسير لا يناسب هنا لان ما اضمرته في انفسها من العصيان لا يترتب على خروجهم من عنده بل هو قائم بهم ولو كانوا في مجلسه على حد ما تقدم من قولهم سمعنا وعصينا ولو فسر التبييت بتدبير الامر ليلا كما صنع غيره لكان اوضح ۱۲ من الجمل ۱۴ قوله تقول لك يحتمل ان يكون للخطاب والعدول الى المضارع لقصد الاستمرار والاستحضار وان يكون للغيبة مسندا الى ضمير طائفة فيكون المعنى على تقدير الثانى تقول طائفة لك وهو مختار الشارح واكثر المفسرين اختاروا الاول قوله من الطاعة بيان للذى تقول اى تقول لك من القبول وضمان الطاعة ۱۲ بيضاوى وقوله اى عصيانك بالنصب تفسير ۱۲ ۱۵ قوله اى عصيانك تفسير للغير قال القاضى التبييت من البيتوتة لان الامور تدبر بالليل او من بيت الشعراء او من البيت المبنى لانه يسوى ويدبر ۱۲ كما ۱۶ قوله ما يبيتون اى ما يسرون من النفاق او ما يتدبرون الامر في الليل ۱۲ ۱۷ قوله تناقضا في معانيه بان يكون بعض اخباره غير مطابق لبعض وقوله تباينا في نظمه اى بان يكون بعضه فصيحا بليغا وبعضه ليس كذلك فلما كان جميعه على منوال واحد ليس بعضه مناقضا لبعض بل اخباره كلها متوافقة وهو فصيح بليغ ليس فيه ما ينافي ذلك ثبت انه من عند الله لان هذا الامر لا يقدر عليه غيره ولو ثبت فرضا انه من عند غير الله لوجدوا فيه اختلافا كثيرا في المعنى او اللفظ آن قلت ان قوله كثيرا يوهم ان فيه اختلافا قليلا اجيب بان التقييد بالكثرة للمبالغة والمعنى ان القرآن ليس فيه اختلاف اصلا فلو كان من عند غير الله لوجدوا فيه اختلافا كثيرا فضلا عن القليل فهو من عند الله فلم يكن فيه اختلاف اصلا لا كثير ولا قليل ۱۲ صاوى ۱۸ قوله واذا جاءهم امر الخ سبب نزولها ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يبعث البعوث والسرايا فاذا غلبوا الكفار او غلبوهم بادر المنافقون للاستخبار عن حالهم ثم يتحدثون بذلك ويشيعونه قبل ان يسمعوه من رسول الله صلى الله عليه وسلم او كبار اصحابه وقصدهم بذلك افتتان ضعفاء المؤمنين ۱۲ صاوى ۱۹ قوله افشوه يقال اذاع السر واذاع به فقيل الباء مزيدة لتضمن الاذاعة معنى التحدث ۱۲ ک ۲۰ قوله قلوب المؤمنين آه هذا ظاهر في اشاعة الخبر بالهزيمة واما اشاعة الخبر بالنصر والظفر فلا يظهر فيه الضعف وانما يتاتى منه فرح المؤمنين وقوتهم وقد اشار ابو السعود الى توجيهه بما حاصله انهم اذا اشاعوا الخبر بالنصر والظفر ربما يبلغ ذلك الاعداء فيهيجهم ويحملهم على التحزب واعادة الحرب فكان مفسدة بهذا الاعتبار ۱۲ ج ۲۱ قوله حتى يخبروا به بالبناء للمفعول اى حتى يخبرهم النبي او كبار الصحابة او بالبناء للفاعل اى حتى يخبروا النبي وكبار الصحابة به ۱۲ جمل ۲۲ قوله هل هو مما ينبغى ان يذاع اولا فيه اشارة الى ان قوله لعلمه الذين الخ معناه كيفيته وصفته والا فهم كانوا عالمين به من قبل صفته هي كونه ينبغى ان يذاع اولا ۱۲ ۲۳ قوله به الضمير يعود الى الامر او الى الامن او الخوف لان او تقتضى احدهما ۱۲ مد ۲۴ قوله يستنبطونه اى يستخرجون تدبيرهم بفطنتهم وتجاربهم ومعرفتهم بامور الحرب ومكائدها وقيل كانوا يقفون من رسول الله صلى الله عليه وسلم واولى الامر على امن ووثوق بالظهور على بعض الاعداء او على خوف واستشعار فيذيعونه فينتشر فيبلغ الاعداء فيعود اذاعتهم مفسدة ولو ردوه الى الرسول والى اولى الامر وفوضوه اليهم وكانوا كان لم يسمعوا لعلم الذين يستنبطونه تدبيره كيف يدبرونه وما ياتون ويذرون فيه والنبط الماء الذى يخرج من البئر اول ما تحفر واستنباطه استخراجه فاستعير لما يستخرجه الرجل بفضل ذهنه من المعانى والتدابير فيما يعضل ۱۲ ک ۲۵ قوله من الرسول واولى الامر فمن ابتدائية والظرف لغو متعلق بيستنبطون والحاصل انهم لو سكتوا لحصل لهم العلم به من الرسول واولى الامر منه ولا خير فيه وايضا فيه ظهور الاسرار وذلك لا يوافق المصلحة الدينية فقد يصل الخبر الى الكفار فاستعدوا للقتال وتحصنوا كذا ذكر النيشابوري ۱۲ ک ۲۶ قوله الا قليلا وهم قوم اهتدوا قبل مجئ هذا الرسول صلى الله عليه وسلم ونزول القرآن مثل زيد بن عمرو بن نفيل وورقة بن نوفل وغيرهما وعلى هذا فلا يرد انه كيف استثنى القليل ولولا فضله لاتبع الكل الشيطان ۱۲ ک ۲۷ قوله قليلا اى انهم لم يتبعوه ولكن آمنوا بالعقل كزيد بن عمرو بن نفيل وقس بن ساعدة وغيرهما ولما ذكر في الآية التى قبلها تثبطهم عن القتال واظهارهم الخلاف واضمارهم خلافها قال فقاتل الخ ۱۲ مد ۲۸ قوله فقاتل الفاء جزائية والجملة جواب لشرط مقدر اى ان تثبط المنافقون وقصر الآخرون وتركوك وحدك فقاتل انت يا محمد وحدك ۱۲ روح ۲۹ قوله لا تكلف الا نفسك الجملة في محل نصب على الحال من فاعل فقاتل اى فقاتل حال كونك غير مكلف الا نفسك وحدها ۱۲ ۳۰ قوله عسى كلمة عسى مطمعة غير ان اطماع الكريم انفع من انجاز اللئيم ۱۲ كمالين ۳۱ قوله الى بدر الصغرى روى ان رسول الله صلى الله عليه وسلم واعد ابا سفيان بعد حرب احد موسم بدر ۱۲

روح البيان

يقولوا هذه من عند الله وان تصبهم سيئة جدب وبلاء كما حصل لهم عند قدوم النبي صلى الله عليه وسلم
المدينة يقولوا هذه من عندك يا محمد اى بشومك قل لهم كل من الحسنة والسيئة من عند الله
من قبله فمال هؤلاء القوم لا يكادون يفقهون اى لا يقاربون ان يفهموا حديثا يلقى اليهم
وما استفهام تعجب من فرط جهلهم ونفى مقاربة الفعل اشد من نفيه ما اصابك ايها الانسان من حسنة
خير فمن الله اتتك فضلا منه وما اصابك من سيئة بلية فمن نفسك اتتك حيث ارتكبت ما يستوجبها
من الذنوب وارسلناك يا محمد للناس رسولا حال مؤكدة وكفى بالله شهيدا على رسالتك
من يطع الرسول فقد اطاع الله ومن تولى اعرض عن طاعته فلا يهمنك فما ارسلناك عليهم
حفيظا حافظا لاعمالهم بل نذيرا والينا امرهم فنجازيهم وهذا قبل الامر بالقتال ويقولون اى المنافقون
اذا جاؤك امرنا طاعة لك فاذا برزوا خرجوا من عندك بيت طائفة منهم بادغام التاء في الطاء وتركه
اى اضمرت غير الذى تقول لك في حضورك من الطاعة اى عصيانك والله يكتب يامر بكتب
ما يبيتون في صحائفهم ليجازوا عليه فاعرض عنهم بالصفح وتوكل على الله ثق به فانه كافيك وكفى
بالله وكيلا مفوضا اليه افلا يتدبرون يتاملون القرآن وما فيه من المعاني البديعة ولو كان من عند
غير الله لوجدوا فيه اختلافا كثيرا تناقضا في معانيه وتباينا في نظمه واذا جاءهم امر عن سرايا النبي
صلى الله عليه وسلم مما حصل لهم من الامن بالنصر او الخوف بالهزيمة اذاعوا به افشوه نزل في جماعة من
المنافقين او ضعفاء المؤمنين كانوا يفعلون ذلك فتضعف قلوب المؤمنين ويتاذى النبي صلى الله عليه وسلم
ولو ردوه اى الخبر الى الرسول والى اولى الامر منهم اى ذوى الراى من اكابر الصحابة اى لو
سكتوا عنه حتى يخبروا به لعلمه هل هو مما ينبغى ان يذاع اولا الذين يستنبطونه يتبعونه ويطلبون
علمه وهم المذيعون منهم من الرسول واولى الامر ولولا فضل الله عليكم بالاسلام ورحمته لكم
بالقرآن لاتبعتم الشيطن فيما يامركم به من الفواحش الا قليلا فقاتل يا محمد في سبيل الله لا تكلف
الا نفسك فلا تهتم بتخلفهم عنك المعنى قاتل ولو وحدك فانك موعود بالنصر وحرض المؤمنين حثهم على القتال
ورغبهم فيه عسى الله ان يكف باس حرب الذين كفروا والله اشد باسا منهم واشد تنكيلا تعذيبا منهم
فقال صلى الله عليه وسلم والذى نفسى بيده لاخرجن ولو وحدى فخرج بسبعين راكبا الى بدر الصغرى فكف الله باس
الكفار بالقاء الرعب في قلوبهم ومنع ابى سفيان عن الخروج كما تقدم في آل عمران من يشفع بين الناس شفاعة

[illegible]

حَسَنَةً موافقة للشرع يَكُن لَّهُ نَصِيبٌ من الاجر مِّنْهَا بسببها وَمَن يَشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً مخالفة له يَكُن لَّهُ
كِفْلٌ نصيب من الوزر مِّنْهَا بسببها وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ مُّقِيتًا مقتدرا فيجازى كل احد بما عمل
وَإِذَا حُيِّيتُم بِتَحِيَّةٍ كان قيل لكم سلام عليكم فَحَيُّوا المحيى بِأَحْسَنَ مِنْهَا بان تقولوا له وعليك السلام
ورحمة الله وبركاته أَوْ رُدُّوهَا بان تقولوا له كما قال اى الواجب احدهما والاول افضل إِنَّ اللَّهَ
كَانَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ حَسِيبًا محاسبا فيجازى عليه ومنه رد السلام وخصت السنة الكافر والمبتدع و
الفاسق والمسلم على قاضى الحاجة ومن فى الحمام والآكل فلا يجب الرد عليهم بل يكره فى غير الاخير
ويقال للكافر وعليك اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ والله لَيَجْمَعَنَّكُمْ من قبوركم إِلَىٰ فى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا رَيْبَ شك فِيهِ وَ
مَنْ اى لا احد أَصْدَقُ مِنَ اللَّهِ حَدِيثًا قولا ولما رجع ناس من احد اختلف الناس فيهم فقال فريق
اقتلهم وقال فريق لا فنزل فَمَا لَكُمْ اى ما شانكم صرتم فِي الْمُنَافِقِينَ فِئَتَيْنِ فرقتين وَاللَّهُ أَرْكَسَهُم ردهم
بِمَا كَسَبُوا من الكفر والمعاصى أَتُرِيدُونَ أَن تَهْدُوا مَنْ أَضَلَّ اللَّهُ اى تعدوهم من جملة المهتدين والاستفهام
فى الموضعين للانكار وَمَن يُضْلِلِ اللَّهُ فَلَن تَجِدَ لَهُ سَبِيلًا طريقا الى الهدى وَدُّوا تمنوا لَوْ تَكْفُرُونَ كَمَا
كَفَرُوا فَتَكُونُونَ انتم وهم سَوَاءً فى الكفر فَلَا تَتَّخِذُوا مِنْهُمْ أَوْلِيَاءَ توالونهم وان اظهروا الايمان حَتَّىٰ يُهَاجِرُوا
فِي سَبِيلِ اللَّهِ هجرة صحيحة تحقق ايمانهم فَإِن تَوَلَّوْا واقاموا على ما هم عليه فَخُذُوهُمْ بالاسر وَاقْتُلُوهُمْ
حَيْثُ وَجَدتُّمُوهُمْ وَلَا تَتَّخِذُوا مِنْهُمْ وَلِيًّا توالونه وَلَا نَصِيرًا تنتصرون به على عدوكم إِلَّا الَّذِينَ يَصِلُونَ
يلجأون إِلَىٰ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُم مِّيثَاقٌ عهد بالامان لهم ولمن وصل اليهم كما عاهد النبى صلى الله عليه وسلم هلال
ابن عويمر الاسلمى أَوْ الذين جَاءُوكُمْ وقد حَصِرَتْ ضاقت صُدُورُهُمْ عن أَن يُقَاتِلُوكُمْ مع قومهم أَوْ يُقَاتِلُوا
قَوْمَهُمْ معكم اى ممسكين عن قتالكم وقتالهم فلا تتعرضوا اليهم باخذ ولا قتل وهذا وما بعده منسوخ بآية السيف
وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ تسليطهم عليكم لَسَلَّطَهُمْ عَلَيْكُمْ بان يقوى قلوبهم فَلَقَاتَلُوكُمْ ولكنه لم يشأه فالقى فى قلوبهم الرعب
فَإِنِ اعْتَزَلُوكُمْ فَلَمْ يُقَاتِلُوكُمْ وَأَلْقَوْا إِلَيْكُمُ السَّلَمَ الصلح اى انقادوا فَمَا جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ عَلَيْهِمْ سَبِيلًا طريقا
بالاخذ او القتل سَتَجِدُونَ آخَرِينَ يُرِيدُونَ أَن يَأْمَنُوكُمْ باظهار الايمان عندكم وَيَأْمَنُوا قَوْمَهُمْ بالكفر
اذا رجعوا اليهم وهم اسد وغطفان كُلَّ مَا رُدُّوا إِلَى الْفِتْنَةِ دعوا الى الشرك أُرْكِسُوا فِيهَا وقعوا اشد وقوع فَإِن
لَّمْ يَعْتَزِلُوكُمْ بترك قتالكم وَلَمْ يُلْقُوا إِلَيْكُمُ السَّلَمَ وَلَمْ يَكُفُّوا أَيْدِيَهُمْ عنكم فَخُذُوهُمْ بالاسر وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ
وجدتموهم وَأُولَٰئِكُمْ جَعَلْنَا لَكُمْ عَلَيْهِمْ سُلْطَانًا مُّبِينًا برهانا بينا ظاهرا على قتلهم وسبيهم لغدرهم

مبتدا او خبر ١٢ ك

يريد ان الى بمعنى فى ١٢ كما

يعنى انه حال باضمار قد ١٢ كما

---

[1] قوله ومن يشفع شفاعة سيئة انما اطلق عليها شفاعة مشاكلة لان حقيقة الشفاعة لا تكون الا فى الخير ١٢ صاوى [2] قوله نصيب اشارة الى ان الكفل مرادف للنصيب انما غاير تفننا ١٢ صاوى [3] قوله واذا حييتم بتحية اى اذا سلم عليكم بسلام اه عباسى بالفارسية وچون تعظيم کرده شوید بسلامی پس تعظیم کنید بکلمہ بہتر ازاں یا مثل ہماں کلمہ جواب دہید ١٢ ک [4] قوله بتحية آه التحية هى دعاء بالحيوة ولكن جمهور المفسرين على ان ذلك فى السلام اى اذا سلم عليكم مسلم الخ ١٢ سراج منير [5] قوله باحسن منها آه فاذا قال السلام عليكم فيزيد الراد ورحمة الله فاذا قال ورحمة الله فيزيد الراد وبركاته وهذا اى الاجابة باحسن ما سلم المسلم اذا كان المسلم ترك فضلا بان قال السلام عليك فقط او السلام عليك ورحمة الله ولم يزد عليه وبركاته فينبغى للمجيب ان يجيب باحسن مما سلم بان يجيب للاول بقول عليك السلام ورحمة الله ويزيد للثانى وبركاته واما اذا لم يترك فضلا بان قال السلام عليك ورحمة الله وبركاته فيقول كما سلم ولا يزيد كما روى ان رجلا قال لرسول الله صلى الله عليه وسلم السلام عليك فقال وعليك السلام ورحمة الله وقال السلام عليك ورحمة الله فقال وعليك السلام ورحمة الله وبركاته وقال آخر السلام عليك ورحمة الله وبركاته فقال عليك السلام ورحمة الله وبركاته فقال الرجل نقصتنى اى الفضل وتلا الآية فقال لم تترك لى فضلا فرددت عليك مثله لان ذلك هو النهاية لاستجماعه اقسام المطالب وهى السلامة من المضار وحصول المنافع وثبوتها ١٢ سراج منير بزيادة [6] قوله او ردوها اى ردوا مثلها لان ردعينها محال فحذف المضاف نحو واسأل القرية ١٢ ش [7] قوله والاول افضل آه اى ان يجيب باحسن مما سلم افضل واعلم ان ظاهر الآية يقتضى انه لو رد عليه باقل مما سلم عليه به لا يكفى وظاهر كلام الفقهاء انه يكفى وتحمل الآية على انه الاكمل واعلم ان ابتداء السلام على المسلم سنة عين من المنفرد وكفاية من الجماعة ورده فرض عين اذا كان المسلم عليه واحدا وكفاية من الجماعة ١٢ سراج منير بزيادة [8] قوله ومنه رد السلام والتسليم سنة والرد فرض والاحسن افضل وما من رجل يمر على قوم مسلمين فيسلم عليهم ولا يردون عليه الا نزع عنهم روح القدس اى لا يبقى ارواحهم مقدسة بل يخبث انفسهم بالذنب وردت عليه الملائكة ولا يرد السلام فى الخطبة وقراءة القرآن جهرا ورواية الحديث وعند مذاكرة العلم والاذان والاقامة وعن ابى يوسف رح لا يسلم على لاعب الشطرنج والنرد والمغنى والقاعد لحاجة ومطير الحمام والعارى من غير عذر فى حمام وغيره ويسلم الرجل اذا دخل على امرأته والماشى على القاعد والراكب على الماشى وراكب الفرس على راكب الحمار والصغير على الكبير والاقل على الاكثر واذا التقيا ابتدرا وقيل باحسن منها لاهل الملة او ردوها لاهل الذمة وعن النبى عليه السلام اذا سلم عليكم اهل الكتاب فقولوا وعليكم اى وعليكم ما قلتم لانهم كانوا يقولون السام عليكم وقوله عليه السلام لا غرار فى تسليم اى لا يقال عليك بل عليكم لان كاتبيه معه ١٢ [9] قوله وخصت السنة الكافر آه اى اذا كان سلم وكذا ما بعده آه قال القرطبى ولا يسلم على النساء الشابات الاجانب لخوف الفتنة من مكالمتهن بنزغة الشيطان او خائنة عين واما السلام على المحارم والعجائز فحسن ولا يبادر بالسلام على الذمى الا لضرورة او حاجة له عنده كما فى روح البيان وفى الدر المختار ويسلم المسلم على اهل الذمة لو له حاجة اليه والا كره وهو الصحيح اه وفى الخطيب ولو سلم على امرأة ان كان يباح له النظر اليها كمحرمة وزوجته يسن له السلام عليها ووجب عليها الرد والا كره له ابتداء وردا وحرم عليها ابتداء وردا هذا اذا كانت مشتهاة فان كانت عجوزا او جماعة نسوة لم يكره ويجب الرد لانتفاء خوف الفتنة ١٢ ش [10] قوله والآكل ظاهره ان ذلك مخصوص بحال وضع اللقمة فى الفم والمضغ واما قبل وبعد فلا يكره لعدم العجز وبه صرح الشافعية وفى وجيز الكردرى مر على قوم يأكلون ان كان محتاجا وعرف انهم يدعونه سلم والا فلا اه وهذا يقتضى كراهة السلام على الآكل مطلقا الا فيما ذكره كذا فى رد المحتار ١٢ [11] قوله الله مبتدأ وخبره قوله لا اله الا هو ١٢ روح [12] قوله والله يريد ان اللام جواب قسم محذوف ١٢ ك [13] قوله فيه الخ والجملة حال من اليوم والهاء يعود اليه او صفة لمصدر اى جمعا لا ريب فيه والهاء يعود الى الجمع ١٢ ك [14] قوله ولما رجع ناس هذا اشارة لسبب نزول الآية والمراد بالناس عبد الله بن ابى بن سلول واصحابه الثلثمائة وكانوا منافقين ١٢ [15] قوله ناس اى من المنافقين وقوله اختلف الناس اى من الصحابة وقوله فقال فريق اقتلهم يا رسول الله للامارة الدالة على كفرهم وقال فريق لا تقتلهم لنطقهم بالشهادتين والعتاب فى الحقيقة على فريق الثانى القائل لا تقتلهم ١٢ جمل [16] قوله فما لكم ايها المؤمنون والمراد بعضهم وما مبتدأ ولكم خبره ١٢ روح [17] قوله اى ما شانكم اختلفتم فى شان قوم قد نافقوا نفاقا ظاهرا وتفرقتم فيهم فرقتين وما لكم لم تقطعوا القول بكفرهم وذلك ان قوما من المنافقين استاذنوا رسول الله صلى الله عليه وسلم فى الخروج الى البدو معتلين باجتواء المدينة فلما خرجوا لم يزالوا راحلين مرحلة مرحلة حتى لحقوا بالمشركين فاختلف المسلمون فيهم فقال بعضهم هم كفار وقال بعضهم هم مسلمون وفئتين حال كقولك ما لك قائما ١٢ [18] قوله صرتم يشير بتقديره الى ان قوله فئتين خبر لقوله صرتم وان قوله فى المنافقين حال عن فئتين اى متفرقين فيهم او ظرف لغو قال البصريون حال عن الضمير المجرور فى لكم والعامل فيه الاستقرار والظرف لنيابة عنه ١٢ ك [19] قوله فئتين وهو حال من الكاف والميم فى لكم والعامل فيها الاستقرار الذى تعلق به لكم وقوله والله اركسهم حال من المنافقين ١٢ [20] قوله والله اركسهم اى ردهم الى حكم المشركين واصل الركس رد الشيء مقلوبا ١٢ ك [21] قوله من الكفر والمعاصى يشير الى ان ما موصولة والعائد محذوف وقيل مصدرية ١٢ ك [22] قوله للانكار آه اى مع التوبيخ اى لا ينبغى لكم ان تختلفوا فى كفرهم ولا ينبغى لكم ان تعدوهم فى المهتدين والتوبيخ للفريق القائل للنبى صلى الله عليه وسلم لا تقتلهم اى ينبغى لكم ان تجمعوا على كفرهم لظهور كفرهم [23] قوله تمنوا يشير الى ان ودوا بمعنى التمنى ولو مصدرية ١٢ ك [24] قوله هجرة صحيحة آه المراد بالهجرة ههنا الخروج مع رسول الله صلى الله عليه وسلم للقتال فى سبيله مخلصين صابرين محتسبين قال عكرمة هى هجرة اخرى والهجرة على ثلثة اوجه هجرة المؤمنين فى اول الاسلام وهى قوله تعالى للفقراء المهاجرين وهجرة المنافقين وهى خروج الشخص مع رسول الله صلى الله عليه وسلم صابرا محتسبا لا لغرض من الدنيا وهى المراد ههنا وهجرة عن جميع المعاصى قال صلى الله عليه وسلم المهاجر من هجر ما نهى الله ١٢ خطيب [25] قوله فان تولوا اى عن الايمان الظاهر بالهجرة الصحيحة المستقيمة ١٢ ابو السعود [26] قوله واقاموا على ما هم عليه وهو النفاق من غير هجرة ومن غير صدق ١٢ [27] قوله يلجأون الجا پناه گرفتن وفى معالم التنزيل ومعنى يصلون ينتسبون اليهم ويتصلون بهم ويدخلون فيهم بالحلف والجوار اه وفى الجمل اى يلتجئون ويستندون اليهم اى الا القوم الذين استندوا والتجأوا الى من عقدتم لهم الامان فلا تقتلوهم لانهم صاروا فى امانكم بواسطة ١٢ [28] قوله هلال بن عويمر الاسلمى فانه عليه الصلوة والسلام وادع وقت خروجه الى مكة هلال بن عويمر الاسلمى على ان لا يعينه ولا يعين عليه على ان كل من وصل الى هلال والجأ اليه فله من الجوار مثل الذى لهلال وقال ابن عباس هم بنو بكر بن زيد بن مناة وقال مقاتل هم خزاعة وخزيمة بن عبد مناة ١٢ [29] قوله او الذين جاءوا والنحو هم بنو مدلج ١ ه ابو السعود هذه الجملة حال باضمار قد وذلك لان قد تقرب الماضى من الحال الا ترى انهم يقولون قد قامت الصلوة ويقال اتانى فلان قد ذهب عقله اى اتانى فلان ذهب عقله ١٢ كبير [30] قوله منسوخ باية السيف اى التى نزلت فى براءة وهى قوله تعالى فاقتلوا المشركين حيث وجدتموهم الآيات فصار بعد نزول آية السيف لا تقبل منهم عهدا ابدا الى ان انتشر الاسلام فخصصت آية السيف بالجزية والعهود ١٢ [31] قوله ولو شاء الله الخ هذه تسلية للمؤمنين وتذكير لنعم الله عليهم ١٢ [32] قوله ولكنه لم يشأه اه اشار بهذا الاستدراك الى تتميم القياس لانه ذكر المقدم بقوله ولو شاء الله والتالى بقوله لسلطهم عليكم فذكر المفسر نقيض المقدم بقوله لكن والنتيجة بقوله فالقى فى قلوبهم الرعب ١٢ [33] قوله الرعب اى الخوف فى الصراح رعب ترسانيدن [34] قوله يريدون ان يامنوا اى يامنوا من قتالكم باظهار الاسلام عندكم ١٢ جمل [35] قوله وهم اسد وغطفان

11/2

١ه قوله ومن قتل مؤمنا خطأ الخ حاصل ما ذكره في الخطأ ثلثة اقسام لان المقتول اما مؤمن وورثته مسلمون او مؤمن وورثته حربيون او معاهد فالاول فيه الدية والكفارة وكذا الثالث واما الثاني ففيه الكفارة فقط ومن اما موصول مبتدأ وقتل صلتها وقوله فتحرير خبره وقرن بالفاء لشبهه بالشرط واما اسم شرط وقتل فعله وقوله فتحرير جوابه والجملة خبره من حيث كونه مبتدأ ۱۲ صاوی ٢ه قوله او ضربه بما لا يقتل به غالبا آه مراد المفسر تاويل الخطأ في الآية بما يشمل شبه العمد حتى يكون شبه العمد داخلا في صريح هذه الآية من حيث الكفارة لكن لا حاجة حينئذ في ادخال شبه العمد في الخطأ الى القياس الذي ذكره الشارح بقوله وهو والعمد اولى بالكفارة من الخطأ فكان ذكر القياس هناك غفلة عما سلكه ههنا من تعميم الخطأ لشبه العمد كذا في الجمل ۱۲ ٣ه قوله نسمة نسمة بفتحتين دم ۱۲ ٤ه قوله عليه اشارة الى ان قوله فتحرير مبتدأ والخبر محذوف اي فعليه التحرير ۱۲ ٥ه قوله ودية مسلمة دية خون بها ديت دادن الهاء عوض من الواو كذا في الصراح واعلم ان الدية مصدر من ودى القاتل المقتول اذا اعطى وليه المال الذي هو بدل النفس وذلك المال يسمى الدية تسمية بالمصدر والتاء في آخرها عوض عن الواو المحذوفة في الاول كما في العمدة ۱۲ روح ٦ه قوله انها مائة من الابل اي الدية في الخطأ مائة من الابل اخماسا عشرون بنت مخاض وعشرون بنت لبون وعشرون ابن مخاض وعشرون حقة وعشرون جذعة غير ان عند الشافعي رح يقضى بعشرين ابن لبون مكان ابن مخاض ومن العين الف دينار ومن الورق عشرة آلاف درهم هذا عندنا وقال الشافعي رح من الورق اثنا عشر الفا ۱۲ كذا في الهداية

الاستفعال الدال على الطلب اي اطلبوا بيان الامر في كل ما تاتون وما تذرون ولا تعجلوا فيه بغير تدبر ۱۲ ابو السعود ٢٩ه قوله وفي قراءة بالمثلثة اي فتثبتوا

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اي ما ينبغي له ان يصدر منه قتل له اِلَّا خَطَأً مخطئا في قتله من
غير قصد وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَأً بان قصد رمي غيره كصيد وشجرة فاصابه او ضربه بما لا يقتل غالبا
فَتَحْرِيْرُ عتق رَقَبَةٍ نسمة مُّؤْمِنَةٍ عليه وَّدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ مؤداة اِلٰٓى اَهْلِهٖٓ اي ورثة المقتول اِلَّآ اَنْ يَّصَّدَّقُوْا
يتصدقوا عليه بها بان يعفوا عنها وبينت السنة انها مائة من الابل عشرون بنت مخاض وكذا بنات
لبون وبنو لبون وحقاق وجذاع وانها على عاقلة القاتل وهم عصبة الاصل والفرع موزعة عليهم
على ثلث سنين على الغني منهم نصف دينار والمتوسط ربع كل سنة فان لم يفوا فمن بيت المال
فان تعذر فعلى الجاني فَاِنْ كَانَ المقتول مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ حرب لَّكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ على
قاتله كفارة ولا دية تسلم الى اهله لحرابتهم وَاِنْ كَانَ المقتول مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ عهد
كاهل الذمة فَدِيَةٌ له مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖ وهي ثلث دية المؤمن ان كان يهوديا او نصرانيا وثلثا عشرها
ان كان مجوسيا وَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ على قاتله فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ الرقبة بان فقدها وما يحصلها به فَصِيَامُ
شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ عليه كفارة ولم يذكر تعالى الانتقال الى الطعام كالظهار وبه اخذ الشافعي في
اصح قوليه تَوْبَةً مِّنَ اللّٰهِ مصدر منصوب بفعله المقدر وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا بخلقه حَكِيْمًا۝ فيما دبره لهم وَ
مَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا بان يقصد قتله بما يقتل غالبا عالما بايمانه فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ ابعده من رحمته وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا۝ في النار وهذا مؤول بمن يستحله او بان هذا جزاؤه
ان جوزي ولا بدع في خلف الوعيد لقوله تعالى وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ وعن ابن عباس رض
انها على ظاهرها وانها ناسخة لغيرها من آيات المغفرة وبينت آية البقرة ان قاتل العمد يقتل به وان
عليه الدية ان عفي عنه وسبق قدرها وبينت السنة ان بين العمد والخطأ قتلا يسمى شبه العمد وهو ان
يقتله بما لا يقتل غالبا فلا قصاص فيه بل دية كالعمد في الصفة والخطأ في التاجيل والحمل على
العاقلة وهو والعمد اولى بالكفارة من الخطأ ونزل لما مر نفر من الصحابة رض برجل من بني سليم وهو يسوق
غنما فسلم عليهم فقالوا ما سلم علينا الا تقية فقتلوه واستاقوا غنمه يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا ضَرَبْتُمْ سافرتم
للجهاد فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَبَيَّنُوْا وفي قراءة بالمثلثة في الموضعين وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰٓى اِلَيْكُمُ
السَّلٰمَ بالف ودونها اي التحية او الانقياد بقول كلمة الشهادة التي هي امارة على اسلامه لَسْتَ
مُؤْمِنًا وانما قلت هذا تقية لنفسك ومالك فتقتلوه تَبْتَغُوْنَ تطلبون بذلك عَرَضَ الْحَيٰوةِ

[illegible]

٧ه قوله بنت مخاض وهي ما استكملت سنة ودخلت في الثانية وقوله وكذا بنات لبون وهي التي دخلت في السنة الثالثة وقوله حقاق جمع حقة وهي التي دخلت في السنة الرابعة وقوله جذاع جمع جذعة وهي التي دخلت في السنة الخامسة كذا في الجلبي ودية المرأة على النصف من دية الرجل ودية المسلم والذمي سواء وقال الشافعي رح دية اليهودي والنصراني اربعة آلاف درهم ودية المجوسي ثمان مائة درهم ولنا قوله عليه السلام دية كل ذي عهد في عهده الف دينار ۱۲ كذا في الهداية ٨ه قوله وبنو لبون آه لا خلاف في ان دية الخطأ اخماس كما بينه الشارح الا ان عندنا يعطى بني مخاض مكان بني لبون لما روي عن ابن مسعود رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال في دية الخطأ عشرون حقة وعشرون جذعة وعشرون بنت مخاض وعشرون بنات لبون وعشرون بني مخاض والدية من الذهب الف دينار ومن الورق عشرة آلاف درهم وقال الشافعي رحمه الله من الورق اثنا عشر الفا ۱۲ ٩ه قوله هم عصبة الاصل والفرع آه هذا عند الشافعي رحمه الله لانه كان على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم كذلك ولا نسخ بعده ولانه صلة والاولى بها الاقارب وعند ابي حنيفة ان كان القاتل من اهل الديوان فعاقلته اهل الديوان يؤخذ من عطاياهم في ثلث سنين لان عمر رضي الله عنه لما دون الدواوين جعل العقل على اهل الديوان وكان ذلك بحضر من الصحابة من غير نكير وليس ذلك نسخ ما رواه لان العقل كان على اهل النصرة وقد كانت بانواع بالقرابة والحلف وغير ذلك وفي عهد عمر رضي الله عنه صارت باهل الديوان فجعلها على اهله اتباعا للمعنى وان خرجت العطايا في اكثر من ثلث سنين من وقت القضاء او اقل منها اخذ منها ولا اعتبار لوقت العقل عندنا خلافا للائمة الثلثة وان لم يكن من اهل الديوان فعاقلته قبيلته ۱۲ ١٠ه قوله موزعة توزيع قسمت كردن بر جمعی برائے دیگرے ۱۲ صراح ١١ه قوله من قوم عدو اي كفار محاربين بان اسلم فيما بينهم ولم يفارقهم او بان اتاهم بعد ما فارقهم لمهم من المهمات ۱۲ خطيب ١٢ه قوله ولا دية تسلم الى اهله اذ لا وراثة بينه وبينهم لانهم محاربون ۱۲ خطيب ١٣ه قوله وهي ثلث دية المؤمن آه هذا هو مذهب الشافعي رحمه الله واستدل بما روي ان النبي صلى الله عليه وسلم جعل دية النصراني واليهود اربعة آلاف درهم ودية المجوسي ثمانمائة درهم وعند مالك رحمه الله دية اليهودي والنصراني ستة آلاف درهم لقوله عليه السلام عقل الكافر نصف عقل المسلم وعندنا دية المسلم والذمي سواء لما روي ان ابا بكر وعمر رضي الله عنهما قضيا بذلك وادى النبي عليه السلام دية كل ذي عهد في عهده الف دينار ۱۲ ١٤ه قوله وبه اي بعدم الانتقال الى الطعام اخذ الشافعي في اصح قوليه وهذا موافق لما قاله الحنفية والاطعام غير مشروع في هذه الكفارة بدليل الفاء الدالة على ان المذكور كل الواجب واثبات البدل بالراي لا يجوز فلا بد من النص ۱۲ روح ١٥ه قوله بفعله المقدر اي تاب عليكم توبة ۱۲ خطيب ١٦ه قوله فجزاؤه جهنم خالدا فيها حال مقدرة من فاعل فعل مقدر يقتضيه مقام الكلام كانه قيل فجزاؤه ان يدخل جهنم خالدا فيها ۱۲ روح ١٧ه قوله وهذا مؤول شرع في ذكر الاجوبة عن السؤال الوارد على الآية وحاصله ان العبرة بعموم اللفظ لا بخصوص السبب وظاهر الآية يقتضي ان جزاء القاتل عمدا الخلود في النار ولو مات مؤمنا وليس كذلك فاجاب المفسر عن ذلك بثلاثة اجوبة الاول انه محمول على المستحل لذلك الثاني ان هذا جزاؤه ان جوزي اي ان عامله الله بعدله جازاه بذلك وان عامله بفضله فجائز ان لا يدخله النار ولكن في هذا الجواب شيء لان فيه تسليما انه اذا جوزي يخلد في النار وهو غير سديد للقواطع الدالة على انه لا يخلد في النار الا من مات على الكفر وقد اجاب البيضاوي بجواب آخر وهو انه يحمل الخلود على طول المكث الثالث اشار له المفسر بقوله وعن ابن عباس الخ ١٨ه قوله وهذا مؤول بمن يستحله اي محمول على من يستحل القتل وهذا جواب عن سوال حاصله ان صاحب الكبيرة لا يخلد في النار فاجاب عنه بثلاثة اجوبة

قوله او بان هذا جزاؤه ان جوزي في ابي السعود وروي مرفوعا عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال هو جزاؤه ان جازاه وبه قال عون بن عبد الله وبكر بن عبد الله وابو صالح والاصل في ذلك ان الله عز وجل يجوز ان يخلف الوعيد وان امتنع ان يخلف الوعد وبهذا وردت السنة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في حديث انس رضي الله عنه انه عليه الصلوة والسلام قال من وعده الله على عمله ثوابا فهو منجزه له ومن اوعده على عمله عقابا فهو بالخيار والتحقيق انه لا ضرورة الى تفريع ما نحن فيه على الاصل المذكور لان اخباره تعالى بان جزائه ذلك لا انه يجزيه بذلك كيف لا وقد قال الله تعالى وجزاء سيئة سيئة مثلها ولو كان هذا اخبارا بانه تعالى يجزي كل سيئة بمثلها لعارضه ۱۲ ١٩ه قوله ولا بدع اي لا ندرة في القاموس والبدع بالكسر الامر الذي يكون اولا والغاية في كل شيء ۱۲ ٢٠ه قوله وعن ابن عباس رض انها على ظاهرها في تفسير الخطيب ما روي عن ابن عباس رض لا تقبل توبة قاتل المؤمن عمدا اراد به التشديد اذ واثبت في البيضاوي ان ابن عباس رض روى خلافه ايضا كما رواه البيهقي في سننه ۱۲ ٢١ه قوله وهو ان يقتله بما لا يقتل غالبا كالعصا الصغير مثلا ۱۲ ٢٢ه قوله كالعمد اي كدية العمد في الصفة وهي التثليث يعني انه اشبه العمد في كون ديته كديته في التثليث وانه اشبه الخطأ في كون دية مؤجلة الى ثلث سنين وانها على العاقلة ۱۲ ٢٣ه قوله والحمل اي تحمل العاقلة لها عن الجاني ۱۲ ٢٤ه قوله والعمد اولى الخ مراده ان حكم كفارتها ثابت بالقياس الاولى وقد علمت انه لا يحتاج الى هذا بالنسبة لشبه العمد على تقريره السابق من ادراجه في الخطأ حيث مثله بقوله او ضربه بما لا يقتل غالبا فيكون مذكورا صريحا لا مقيسا ۱۲ جمل ٢٥ه قوله وهو والعمد اولى بالكفارة من الخطأ وهذا الحكم عند الشافعي رح واما عندنا فنقول ان الله تعالى جعل كل جزاء القتل العمد في هذه الآية جهنم اذ الجزاء اسم للكامل فنعلم باشارة هذا النص عدم وجوب شيء آخر وهو الكفارة والقصاص جزاء المحل دون الفعل فلا ينافيه كذا في الاحمدي ۱۲ ٢٦ه قوله ونزل لما مر نفر من الصحابة برجل الخ واكثر المفسرين على انه نزلت في مرداس بن نهيك من اهل فدك وكان اسلم ولم يسلم من قومه غيره وكان عليه السلام بعث سرية الى قومه واميرهم غالب بن فضالة فهرب القوم وبقي مرداس لثقته باسلامه ونزل من الجبل وقال لا اله الا الله محمد رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فقتله اسامة بن زيد

الدُّنْيَا متاعها من الغنيمة فَعِنْدَ اللّٰهِ مَغَانِمُ كَثِيْرَةٌ تغنيكم عن قتل مثله لماله كَذٰلِكَ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلُ تعصم دماؤكم واموالكم بمجرد قولكم الشهادة فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ بالاشتهار بالايمان والاستقامة فَتَبَيَّنُوْا ان تقتلوا مؤمنا وافعلوا بالداخل في الاسلام كما فعل بكم اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا فيجازيكم به لَا يَسْتَوِي الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ عن الجهاد غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ بالرفع صفة والنصب استثناء من زمانة او عمى ونحوه وَالْمُجٰهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ لضرر دَرَجَةً فضيلة لاستوائهما في النية وزيادة المجاهد بالمباشرة وَكُلًّا من الفريقين وَعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى الجنة وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ لغير ضرر اَجْرًا عَظِيْمًا ويبدل منه دَرَجٰتٍ مِّنْهُ منازل بعضها فوق بعض من الكرامة وَمَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً منصوبان بفعلهما المقدر وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا لاوليائه رَّحِيْمًا ۱۳ ع ۵

باهل طاعته ونزل في جماعة اسلموا ولم يهاجروا فقتلوا يوم بدر مع الكفار اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ۱۰ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ بالمقام مع الكفار وترك الهجرة قَالُوْا لهم موبخين فِيْمَ كُنْتُمْ اي في اي شيء كنتم من امر دينكم قَالُوْا معتذرين كُنَّا مُسْتَضْعَفِيْنَ عاجزين عن اقامة الدين فِي الْاَرْضِ ارض مكة قَالُوْٓا لهم توبيخا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا من ارض الكفر الى بلد آخر كما فعل غيركم قال تعالى فَاُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ حِيْلَةً لا قوة لهم على الهجرة ولا نفقة وَّلَا يَهْتَدُوْنَ سَبِيْلًا طريقا الى ارض الهجرة فَاُولٰٓئِكَ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّعْفُوَ عَنْهُمْ وَكَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُوْرًا وَمَنْ يُّهَاجِرْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَجِدْ فِي الْاَرْضِ مُرٰغَمًا مهاجرا كَثِيْرًا وَّسَعَةً في الرزق وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ في الطريق كما وقع لجندع بن ضمرة الليثي فَقَدْ وَقَعَ ثبت اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۱۳ ع ۴

وَاِذَا ضَرَبْتُمْ سافرتم فِي الْاَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيْ ۱۱ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ بان تردها من اربع الى اثنتين اِنْ خِفْتُمْ اَنْ يَّفْتِنَكُمُ اي ينالكم بمكروه الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بيان للواقع اذ ذاك فلا مفهوم له وبينت السنة ان المراد بالسفر الطويل المباح وهو اربعة برد وهي مرحلتان ويؤخذ من قوله فليس عليكم جناح انه رخصة لا واجب وعليه الشافعي اِنَّ الْكٰفِرِيْنَ كَانُوْا لَكُمْ عَدُوًّا مُّبِيْنًا بين العداوة وَاِذَا كُنْتَ يا محمد حاضرا فِيْهِمْ وانتم تخافون العدو فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ وهذا جرى على عادة القرآن في الخطاب فلا مفهوم له فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَكَ وتتأخر طائفة وَلْيَاْخُذُوْٓا اي الطائفة التي قامت معك اَسْلِحَتَهُمْ معهم فَاِذَا سَجَدُوْا اي صلوا فَلْيَكُوْنُوْا اي الطائفة الاخرى مِنْ وَّرَآئِكُمْ يحرسون الى ان تقضوا

---

۱ قوله فمن الله عليكم اي قبل منكم النطق بالشهادتين ولم يامر بالبحث عن سرائركم ۱۲ صاوی ۲ قوله عن الجهاد آه اي في بدر كما رواه البخاري ۱۲ ۳ قوله بالرفع صفة اي برفع لفظ غير صفة للقاعدون ۱۲ ۴ قوله من زمانة زمانة بالفتح برجائے ماندگی ۱۲ صراح ۵ قوله بضرر كنا بغيره الزجاج واختاره المصنف والاكثر على ان المراد من القاعدين غير اولى الضرر والجملة بيان لنفي الاستواء ۱۲ ك ۶ قوله فضيلة اي في الآخرة والمعنى ان من تقاعد عن القتال لمرض ونحوه فهو ناقص عن المباشرين للجهاد وحقه لانهم استووا مع المجاهد بالنية انما المجاهدون بالمباشرة وكل من القسمين وعده الله بالحسنة ۱۲ ۷ قوله وكلا مفعول اول لما يعقبه قدم عليه لافادة القصر تاكيد الوعد اي كل واحد وقوله الحسنى مفعول ثان والجملة اعتراض جيء بها تداركا لما عسى يوهمه تفضيل احد الفريقين على الآخر حرمان المفضول ۱۲ كرخي ۸ قوله ويبدل منه اي من اجرا بدل الكل مبين لكمية التفضيل ۱۲ روح ۹ قوله منازل الخ فهذه لمن قعد بغير عذر والتي قبله لمن قعد بعذر والاكثر على ان المفضلتين كلتيهما فيمن قعد بغير عذر وانما كرر واجيب في الاول درجة وفي الثاني درجات لان المراد بالدرجة الظفر والغنيمة والذكر الجميل في الدنيا وبالدرجات ثواب الآخرة وبينه بالافراد في الاول والجمع في الثاني لان ثواب الدنيا في جنب ثواب الآخرة يسير ۱۲ ك ۱۰ قوله بفعلهما المقدر اي وغفر الله لهم مغفرة ورحمهم رحمة لم يجعلهما المفسر عطفا على درجات كما جعله غيره لان في كونهما بدلا من الاجر تعسفا ۱۲ ك ۱۱ قوله عاجزين عن اقامة الدين في الاحمدي وفي هذا البرهان ان لم يتمكن من اقامة دينه بسبب ايدي الظلمة او الكفرة يفرض عليها الهجرة وهو الحق ۱۲ ۱۲ قوله لا يستطيعون حيلة الخ صفة للمستضعفين اذ لا توقيت فيه فيكون في حكم المنكر ۱۲ روح وفي البيضاوي واستطاعة الحيلة وجدان اسباب الهجرة وما يتوقف عليه واهتداء السبيل معرفة الطريق بنفسه او بدليل ۱۲ ۱۳ قوله مراغما بفتح الغين اسم ظرف معناه مهاجرا بفتح الجيم اي موضع هجرة من راغمت قومي اي هاجرتهم قيل سميت المهاجرة مراغمة لان من يهاجر يراغم قومه ۱۲ ك ۱۴ قوله مهاجرا اي مكانا يهاجر اليه وعبر عنه بالمراغم للاشعار بان المهاجر يرغم انف قومه اي يذلهم والرغم الذل والهوان واصله لصوق الانف بالرغام بفتح الراء وهو التراب ۱۲ ابو السعود ۱۵ قوله ومن يخرج اي من المقام الذي هو فيه سواء كان مقرا استحسانا وما اليه جبل عليه او منزلا من منازل النفس او مقاما من مقامات القلب مهاجرا الى الله بالتوجه الى توحيد الذات ورسوله بالتوجه الى طلب الاستقامة في توحيد الصفات ثم يدركه الانقطاع قبل الوصول فقد وقع اجره على الله بحسب ما توجه اليه فان المتوجه الى السلوك له اجر المنزل الذي وصل اليه اي المرتبة من الكمال الذي حصل له ان كان واجد المقام الذي وقع نظره عليه وقصده فان ذلك الكمال وان لم يحصل له بحسب المدارك والعدم لكنه اشتاق اليه بحسب القصد والنظر فعسى ان يؤيده التوفيق بعد ارتفاع الحجب لوصول اليه ۱۲ من تفسير الشيخ محي الدين ابن عربي ۱۲ ۱۶ قوله الى الله ورسوله اي الى طاعة الله وطاعة رسوله ۱۲ روح ۱۷ قوله كما وقع لجندع بن ضمرة والاكثر المفسرين على ان اسمه جندب ابن ضمرة وروى ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لما بعث بالآيات المتقدمة الى مسلمي مكة قال جندب بن ضمرة من بني الليث لبنيه وكان شيخا كبيرا احملوني فاني لست من المستضعفين واني لا اهتدي الطريق والله لا ابيت الليلة بمكة فحملوه على سرير متوجها الى المدينة فلما بلغ التنعيم اشرف على الموت فصفق بيمينه على شماله ثم قال اللهم هذه لك وهذه لرسولك ابايعك على ما بايعك رسولك فمات حميدا فبلغ خبره اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا لو توفي بالمدينة لكان اتم اجرا فنزلت قالوا كل هجرة في غرض ديني من طلب علم او حج او جهاد او نحو ذلك فهي هجرة الى الله عز وجل والى رسوله عليه الصلوة والسلام ۱۲ ابو السعود ۱۸ قوله لجندع بن ضمرة الليثي وذلك انه لما نزل قوله تعالى ان الذين توفاهم الملائكة الآيات بعث بها صلى الله عليه وسلم الى مكة فتليت على المسلمين الذين كانوا فيها اذ ذاك فسمعها رجل من بني ليث شيخ مريض كبير يقال له جندع بن ضمرة فقال والله ما انا ممن استثنى الله فاني لاجد حيلة ولي من المال ما يبلغني الى المدينة وابعد منها والله لا ابيت بمكة اخرجوني فخرجوا به على سرير حتى اتوا به التنعيم فادركه الموت فصفق بيمينه على شماله ثم قال اللهم هذه لك وهذه لرسولك ابايعك على ما بايعك رسولك ثم مات فبلغ خبره اصحاب رسول الله فقالوا لو وافى المدينة لكان اتم واوفى اجرا وضحك منه المشركون وقالوا ما ادرك ما طلب فنزلت الآية ۱۲ ۱۹ قوله ضمرة الليثي بفتح الضاد المعجمة وسكون الميم هذا هو الصحيح كما في الاستيعاب فقد روى الطبري من طريق سعيد بن جبير وغيرها انها نزلت في رجل كان بمكة فلما سمع قوله تعالى الم تكن ارض الله واسعة فتهاجروا فيها قال لاهله وهو مريض اخرجوني الى المدينة فاخرجوه فمات في الطريق فنزلت واسمه ضمرة على الصحيح كذا ذكر في فتح الباري قال ابن اسحاق في سيره لما هاجر النبي صلى الله عليه وسلم كان جندع بن ضمرة بن ابي العاص الجندعي الضمري رجلا مسلما فاستبطأ فقال فيه اخرجوني من مكة فخرج مهاجرا فمات في الطريق فنزلت الآية وفي الاصابة في اسمه عشرة اقوال منها ضمرة بن العيص كان اعمى ورجال وسعه وكان شيخا ۱۲ ك ۲۰ قوله بيان للواقع اذ ذاك اي وهو ان غالب اسفار نبينا صلى الله عليه وسلم واصحابه لم تخل من خوف العدو لكثرة المشركين ۱۲ جمل ۲۱ قوله فلا مفهوم له اي فلا يشترط الخوف بل للمسافر السفر مع الامن قال المولى ابو السعود في تفسيره بل نقول ان الآية الكريمة مجملة في حق مقدار القصر وكيفيته وفي حق ما يتعلق به من الصلوات وفي مقدار مدة الضرب الذي نيط به القصر فكل ما ورد عنه صلى الله عليه وسلم من القصر في حال الامن وتخصيصه بالرباعيات على وجه التنصيف وبالضرب في المدة المعينة بيان لاجمال الكتاب انتهى وعن ابن عباس رضي الله عنهما قال سافر رسول الله صلى الله عليه وسلم بين مكة والمدينة لا يخاف فصلى ركعتين آه روح قلت هذا الحديث مروي في الصحيحين ۱۲ ۲۲ قوله وهو اربعة برد الخ وهو جمع بريد وكل بريد اربعة فراسخ وكل فرسخ ثلاثة اميال باميال هاشم جد رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو الذي قدر اميال البادية كل ميل اثنا عشر الف قدم وهي اربعة آلاف خطوة ۱۲ روح ۲۳ قوله برد بضمتين جمع بريد وهو اثنا عشر ميلا والميل اثنا عشر الف قدم وكانوا يبنون رباطا في الطريق يسمونها السكك بين كل سكتين اثنا عشر ميلا ثم بغال ويسمون كلا منها بريدا معرب بريده دم اے مقطوع الذنب ثم سمي الراكب به والمسافات ۱۲ ك ۲۴ قوله وعليه الشافعي اي وهذا المقدار مذكور عند الشافعي واما عند ابي حنيفة فادنى مدة السفر الذي يجوز فيه القصر مسيرة ثلثة ايام ولياليهن سيرا وسطا وهو سير الابل ومشي الاقدام على القصد في البر واعتدال الريح في البحر وما يليق في الجبل ولا اعتبار باسراع المضارب واسراعه فلو سار مسيرة ثلثة ايام ولياليهن في يوم قصر ولو ساره مسيرة يوم في ثلثة ايام لم يقصره ثم تلك المسيرة ستة برد وهكذا في الاحمدي وغيره ۱۲ ۲۵ قوله وتتاخر طائفة لے بازاء العدو ۱۲ صاوی

الصلوٰة وتذهب هذه الطائفة تحرس وَلْتَأْتِ طَآئِفَةٌ اُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ وَلْيَاْخُذُوْا حِذْرَهُمْ
وَاَسْلِحَتَهُمْ معهم الى ان يقضوا الصلوٰة وقد فعل النبى صلى الله عليه وسلم كذلك ببطن نخل رواه الشيخان وَدَّ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا لَوْ تَغْفُلُوْنَ اذا قمتم الى الصلوٰة عَنْ اَسْلِحَتِكُمْ وَاَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيْلُوْنَ عَلَيْكُمْ مَّيْلَةً وَّاحِدَةً بان يحملوا عليكم فيأخذوكم
وهذا علة الامر باخذ السلاح وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ كَانَ بِكُمْ اَذًى مِّنْ مَّطَرٍ اَوْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَنْ تَضَعُوْٓا اَسْلِحَتَكُمْ
فلا تحملوها وهذا يفيد ايجاب حملها عند عدم العذر وهو احد قولى الشافعى والثانى انه سنة ورجح وَخُذُوْا حِذْرَكُمْ
من العدو اى احترزوا منه ما استطعتم اِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ذا اهانة فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فرغتم منها
فَاذْكُرُوا اللّٰهَ بالتهليل والتسبيح قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ مضطجعين اى فى كل حال فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ امنتم فَاَقِيْمُوا
الصَّلٰوةَ ادوها بحقوقها اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مكتوبا اى مفروضا مَّوْقُوْتًا مقدرا وقتها فلا تؤخر عنه ونزل
لما بعث صلى الله عليه وسلم طائفة فى طلب ابى سفيان واصحابه لما رجعوا من احد فشكوا الجراحات وَلَا تَهِنُوْا تضعفوا فِى ابْتِغَآءِ طلب الْقَوْمِ
الكفار لتقاتلوهم اِنْ تَكُوْنُوْا تَاْلَمُوْنَ تجدون الم الجراح فَاِنَّهُمْ يَاْلَمُوْنَ كَمَا تَاْلَمُوْنَ اى مثلكم ولا يجبنون عن قتالكم
وَتَرْجُوْنَ انتم مِنَ اللّٰهِ من النصر والثواب عليه مَا لَا يَرْجُوْنَ هم فانتم تزيدون عليهم بذلك فينبغى ان تكونوا ارغب
منهم فيه وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا بكل شئ حَكِيْمًا فى صنعه وسرق طعمة بن ابيرق درعا وخباها عند يهودى فوجدت عنده

اى فى الحرب ۱۲ ک ... اى الدرع ... ۱۲ ک

فرماه طعمة بها وحلف انه ما سرقها فسأل قومه النبى صلى الله عليه وسلم ان يجادل عنه ويبرئه فنزل اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ
القرآن بِالْحَقِّ متعلق بانزلنا لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَآ اَرٰىكَ علمك اللّٰهُ فيه وَلَا تَكُنْ لِّلْخَآئِنِيْنَ كطعمة خَصِيْمًا
مخاصما عنهم وَّاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ مما هممت به اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِيْنَ يَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَهُمْ
يخونونها بالمعاصى لان وبال خيانتهم عليهم اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا كثير الخيانة اَثِيْمًا اى يعاقبه يَّسْتَخْفُوْنَ
اى طعمة وقومه حياء مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ وَهُوَ مَعَهُمْ بعلمه اِذْ يُبَيِّتُوْنَ يضمرون مَا لَا يَرْضٰى مِنَ الْقَوْلِ
من عزمهم على الحلف على نفى السرقة ورمى اليهودى بها وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطًا علما هٰٓاَنْتُمْ يا هٰٓؤُلَآءِ خطاب
لقوم طعمة جٰدَلْتُمْ خاصمتم عَنْهُمْ اى عن طعمة وذويه وقرئ عنه فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فَمَنْ يُّجَادِلُ اللّٰهَ عَنْهُمْ يَوْمَ

اى فى الشان ۱۲ ک

الْقِيٰمَةِ اذا عذبهم اَمْ مَّنْ يَّكُوْنُ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا ۝ يتولى امرهم ويذب عنهم اى لا احد يفعل ذلك وَمَنْ يَّعْمَلْ

اى عن طعمة ۱۲ ک — اى يدفع ۱۲

سُوْٓءًا ذنبا يسوء به غيره كرمى طعمة اليهودى اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ يعمل ذنب قاصر عليه ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ منه اى يتب
يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا له رَّحِيْمًا ۝ به وَمَنْ يَّكْسِبْ اِثْمًا ذنبا فَاِنَّمَا يَكْسِبُهٗ عَلٰى نَفْسِهٖ لان وباله عليها ولا يضر غيره وَ
كَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝ فى صنعه وَمَنْ يَّكْسِبْ خَطِيْٓئَةً ذنبا صغيرا اَوْ اِثْمًا ذنبا كبيرا ثُمَّ يَرْمِ بِهٖ بَرِيْٓــًٔا منه

ع ۱۵ ۱۲

كمارمى طعمة زيدا ۱۲ مد

لـه قوله والثانى انه سنة ورجح اى رجحه الشيخان وفى الاحمدى ثم خص عن اخذ الاسلحة حين المرض والمطر بقوله تعالى ولا جناح عليكم ان كان بكم اذى من مطر او كنتم مرضى ان تضعوا اسلحتكم وقرر الحذر على كل حال ولم يرخص بتركها احتياطا حيث قال وخذوا حذركم فعلم ان الحذر واجب الخ ۱۲

لـه قوله ان الله اعد آه عبارة ابى السعود ان الله اعد للكافرين عذابا مهينا تعليل للامر باخذ الحذر اى اعد لهم عذابا مهينا بان يخذلهم وينصركم عليهم فاهتموا باموركم ولا تهملوا فى مباشرة الاسباب كى يحل بهم عذابه بايديكم ۱۲ ج لـه قوله فرغتم هذا تفسير على مذهب ابى حنيفة رح وقيل المعنى اذا اردتم الصلوة واشتد الخوف صلوا كيفما امكن قياما مسايفين وقعودا مرامين وعلى جنوبكم مثخنين اى مجروحين على مذهب الشافعى من انه يجب الصلوة حال المحاربة وقال ابو حنيفة لا يصلى المحارب حتى يطمئن ۱۲ ک لـه قوله بحقوقها آه اى من الاركان والشروط والسنن ۱۲ ش لـه قوله موقوتا آه اى فرضا موقتا قال وقته الله عليهم فلا بد من اقامتها فى حالة الخوف ايضا على الوجه المشروع وقيل مفروضا مقدرا فى الحضر اربع ركعات وفى السفر ركعتين فلا بد ان تؤدى فى كل وقت حسبما قدر كذا فى ابى السعود ۱۲ ج لـه قوله لما رجعوا من احد اى فرغوا من وقعتها والضمير عائد على الصحابة فحينئذ هم ابو سفيان و تشاور مع اصحابه فى العود الى المدينة ليستاصلوا المسلمين فبلغ ذلك رسول الله فنادى فى اليوم الثانى من وقعة احد ليخرج من كان معنا بالامس ولا يخرج معنا غيرهم فخرجوا حتى بلغوا الى حمراء الاسد وتقدم ذلك فى آل عمران ۱۲ ش لـه قوله والثواب عليه اى على الجهاد فانكم تقاتلون فى سبيل الله وهم يقاتلون فى سبيل الطاغوت فانتم احق بالشجاعة والقدوم عليهم ۱۲ ش لـه قوله فانتم تزيدون الخ اى ليس ما تجدون من الالم بالجرح والقتل مختصا بكم بل هو مشترك بينكم وبينهم يصيبهم كما يصيبكم ثم انهم يصبرون عليه فما لكم لا تصبرون مثل صبرهم مع انكم اجدر منهم بالصبر لانكم ترجون من الله ما لا يرجون من اظهار دينكم على سائر الاديان ومن الثواب العظيم فى الآخرة ۱۲ مد لـه قوله وسرق طعمة بضم الطاء كما فى القاموس وجامع الاصول وبفتحها وكسرها قوله ابيرق بضم الهمزة وفتح الموحدة مفصله روى ان طعمة بن ابيرق احد بنى ظفر سرق درعا من جار له اسمه قتادة بن النعمان فى جراب دقيق فجعل الدقيق ينتثر من خرق فيه وخباها عند زيد بن السمين رجل من اليهود فالتمست الدرع عند طعمة فلم توجد وحلف ما اخذها وما له بها علم فتركوه واتبعوا اثر الدقيق حتى انتهى الى منزل اليهودى فاخذوها فقال دفعها الى طعمة وشهد له ناس من اليهود فقال بنو ظفر انطلقوا بنا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فسألوه ان يجادل عن صاحبهم وقالوا ان لم تفعل هلك صاحبنا وافتضح وبرئ اليهودى فهم رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يفعل فنزل ۱۲ مد لـه قوله فسأل الخ القارى تفصيحه اى فانطلقوا واتوه فسألوه ان يجادل عن المسلم لان الحال شاهدة له لان السرقة فى يد اليهودى متهمون فى الزور وعداوة الانصار ۱۲ ک لـه قوله علمك اى اوحى اليك و انما يسمى العلم اليقينى رؤية لانه يجرى مجرى الرؤية فى قوة الظهور قال ابن عباس ايكم والرأى فان الله تعالى قال لنبيه لتحكم بين الناس بما اراك الله ولم يقل بما رأيت اخرجه ابن ابى حاتم وقال غيره يحمل قوله بما اراك الله على الوحى والاجتهاد معا قال الشيخ ابو منصور بما الهمك الله بالنظر فى الاصول منزلة وفيه دلالة جواز الاجتهاد ۱۲ ک لـه قوله مما هممت به اى من القضاء على اليهودى فانه ذنب صورة على وعصى آدم ربه فغوى فهو من باب حسنات الابرار سيئات المقربين ۱۲ لـه قوله الذين يختانون والمراد به طعمة ومن عاونه من قومه وهم يعلمون انه سارق او ذكر بلفظ الجمع ليتناول طعمة و كل من خان خيانة ۱۲ مد لـه قوله بالمعاصى جعلت معصية العصاة خيانة منهم لانفسهم لان وبال خيانتهم عليهم واى يعاقبه تفسير لقوله لا يحب ۱۲ ک لـه قوله خوانا وانما قيل بلفظ المبالغة لانه تعالى عالم من طعمة انه مفرط فى الخيانة وركوب الاثم وروى ان طعمة هرب الى مكة وارتد ونقب حائطا بمكة ليسرق متاع اهله فسقط الحائط عليه فقتله وقيل اذا عثرت من رجل على سيئة فاعلم ان لها اخوات وعن عمر رض انه امر بقطع يد سارق فجاءت امه تبكى وتقول هذه اول سرقة سرقها فاعف عنه فقال كذبت ان الله لا يؤاخذ عبده فى اول مرة ۱۲ مد لـه قوله بعلمه اى لا يخفى عليه خاف من سرهم وكفى بهذه الآية ناعية على الناس ما هم فيه من قلة الحياء والخشية من ربهم مع علمهم انهم فى حضرته لا سترة ولا غيبة ۱۲ مدارک لـه قوله يضمرون هذا هو المراد من التبييت ههنا والا فهو فى الاصل تدبير الامر ليلا ۱۲ لـه قوله ها انتم الخ انتم مبتدأ وهؤلاء خبره وها فى اول كل منهما للتنبيه ۱۲ روح لـه قوله يا هؤلاء يشير الى ان انتم مبتدأ وجادلتم خبر والمنادى معترضة بينهما ۱۲ ک لـه قوله اى عن طعمة وذويه اى عن جانب الطعمة و قومه ۱۲ لـه قوله ام من يكون قال العلامة التفتازانى فى هذا الموضع يعنى اذا وقع بعده اسم استفهام يكون بمعنى بل لا منصلة ولا منقطعة وقال صاحب المغنى معنى ام المنقطعة الاضراب ثم يكون تارة للاضراب مجردا وتارة يتضمن مع ذلك استفهاما انكاريا او طلبيا فمن الاول قوله تعالى ام هل تستوى الظلمت والنور ۱۲ ک لـه قوله ويذب عنهم اى يدفع عنهم ذب دفع كردن ۱۲ صراح لـه قوله اى لا احد اشار به الى ان الاستفهام انكارى بمعنى النفى فى الموضعين ۱۲ لـه قوله اى يتب الخ اى يصدق فى التوبة فليس المراد مجرد اللسان كذا افاد شيخنا وقيد بالتوبة لانه لا ينفع الاستغفار مع الاصرار وهذه الآية دلت على ان التوبة مقبولة من جميع الذنوب سواء كانت كفرا او قتلا عمدا وغصبا للاموال لان السوء وظلم النفس يعم الكل ۱۲ كرخى لـه قوله اى يتب اشارة الى انه ليس المراد القول بمجرد اللسان ما لم يقل تبت واسأت ولا اعود اليه ابدا فاغفر لى يا رب ۱۲ روح البيان لـه قوله ذنبا كبيرا او ما كان من عمد والاثم من الوثم وهو الكسر كانه يكسر الاعمال بالاحباط ۱۲ ک لـه قوله ثم يرم به بريئا مفعول به اى شخصا بريئا منه كاليهودى فى واقعة طعمة ۱۲ ابو السعود لـه قوله ان تكونوا تألمون الخ تعليل للنهى وتشجيع لهم المعنى ليس الالم مختصا بكم بل هم كذلك قوله والثواب عليه اى على الجهاد فانكم تقاتلون فى سبيل الله وهم يقاتلون فى سبيل الطاغوت فانتم احق بالشجاعة والقدوم عليهم ۱۲ صاوى لـه قوله خوانا الخ صيغة مبالغة بمعنى كثير الخيانة لانه وقعت منهم خيانات كثيرة اولا السرقة ثم اتهام اليهودى ثم الحلف كاذبا ثم الشهادة زورا آن قلت ان مقتضى الآية ان الله يحب من كان عنده اصل مع انه ليس كذلك اجيب بان ذلك بالنظر لمن نزلت فيهم وهو طعمة وقومه فالواقع ان عندهم خيانات كثيرة ۱۲ صاوى

۱ قوله ولولا فضل الله الخ جوابها قوله لهمت واستشكل بان الهم قد وقع منهم والماخوذ من لولا انه لم يقع لوجود فضل الله ورحمته واجيب بان المراد هم يحصل معه الاضلال فالمعنى انتفى اضلالك الذى هو اثر الهم لوجود فضل الله ورحمته ۱۲ صاوى ۲ قوله زائدة اى شئ من الضرر فهو فى موضع النصب على المصدر ۱۲ ک ۳ قوله بذلك اى بانزال الكتاب والحكمة وتعليمه ما لم يكن يعلم وقوله وغيره اى كالفضائل التى اختص بها مما لا يعلم كنهها الا الله تعالى ۱۲ ک ۴ قوله من نجواهم هذه الآية عامة فى حق جميع الناس غير مختصة بقوم طعمة وان نزلت فى تناجى قوم السارق لتخليصه آه روح واليه اشار الشارح بقوله اى الناس ۱۲ ۵ قوله الا نجوى من امر الخ قدره ليفيد ان الاستثناء متصل على ان النجوى مصدر وفى الكلام حذف مضاف كما اختاره القاضى كالكشاف وقيل الاستثناء منقطع لان من للاشخاص وليست من جنس التناجى فيكون بمعنى لكن من امر بصدقة ففى نجواه الخير ۱۲ كرخى ۶ قوله او معروف المراد به كل طاعة الله فيدخل فيها جميع اعمال البر فهو من عطف العام على الخاص وقوله او اصلاح بين الناس معطوف على قوله او معروف من عطف الخاص على العام اعتناء بشانه واهتماما به وانما خصت الثلاثة لان الامر المرضى لله اما ايصال نفع وهو اما جسمانى او روحانى فالاول كالصدقات والثانى كالامر بالمعروف او دفع شر كالاصلاح بين الناس لان المفاسد مترتبة على التشاحن وبالاصلاح يحصل الخير والبركة ودفع الشر ورد ولذا حث صلى الله عليه وسلم بقوله امش ميلا عد مريضا امش ميلين اصلح بين اثنين وبالجملة فكثرة الكلام لا خير فيها قال بعضهم من كثر لغطه كثر سقطه وفى الحديث وهل يكب الناس فى النار على وجوههم الا حصائد السنتهم ۱۲ صاوى

۱۶ ع ۸ ۱۳

فقد احتمل تحمل بهتانا برميه واثما مبينا بينا بكسبه ولولا فضل الله عليك يا محمد ورحمته بالعصمة
لهمت طائفة منهم من قوم طعمة ان يضلوك عن القضاء بالحق بتلبيسهم عليك وما يضلون الا انفسهم
وما يضرونك من زائدة شىء لان وبال اضلالهم عليهم وانزل الله عليك الكتب القران والحكمة ما فيه
من الاحكام وعلمك ما لم تكن تعلم من الاحكام والغيب وكان فضل الله عليك بذلك وغيره عظيما
لا خير فى كثير من نجواهم اى الناس اى ما يتناجون فيه ويتحدثون الا نجوى من امر بصدقة او
معروف عمل بر او اصلاح بين الناس ومن يفعل ذلك المذكور ابتغاء طلب مرضات الله لا غيره من
امور الدنيا فسوف نؤتيه بالنون والياء اى الله اجرا عظيما ومن يشاقق يخالف الرسول فيما جاء به
من الحق من بعد ما تبين له الهدى ظهر له الحق بالمعجزات ويتبع طريقا غير سبيل المؤمنين اى طريقهم
الذى هم عليه من الدين بان يكفر نوله ما تولى نجعله واليا لما تولاه من الضلال بان نخلى بينه وبينه فى الدنيا
متعلق بقوله ويتبع ۱۲
ونصله ندخله فى الآخرة جهنم فيحترق فيها وساءت مصيرا مرجعا هى ان الله لا يغفر ان يشرك به ۱۷ ع ۳ ۱۴
ويغفر ما دون ذلك لمن يشاء ومن يشرك بالله فقد ضل ضلالا بعيدا عن الحق ان ما يدعون يعبد
المشركون من دونه اى الله اى غيره الا اناثا اصناما مؤنثة كاللات والعزى ومناة وان ما يدعون
وانما سميت اناثا لانها مؤنثة اسمائها ۱۲
يعبدون بعبادتها الا شيطانا مريدا خارجا عن الطاعة لطاعتهم له فيها وهو ابليس لعنه الله ابعده
عن رحمته وقال اى الشيطان لاتخذن لاجعلن لى من عبادك نصيبا حظا مفروضا مقطوعا
ادعوهم الى طاعتى ولاضلنهم عن الحق بالوسوسة ولامنينهم القى فى قلوبهم طول الحيوة
وان لا بعث ولا حساب ولامرنهم فليبتكن يقطعن اذان الانعام وقد فعل ذلك بالبحائر ولامرنهم
فليغيرن خلق الله دينه بالكفر واحلال ما حرم وتحريم ما احل ومن يتخذ الشيطن وليا يتولاه و
يطيعه من دون الله اى غيره فقد خسر خسرانا مبينا بينا لمصيره الى النار المؤبدة عليه يعدهم
طول العمر ويمنيهم نيل الآمال فى الدنيا وان لا بعث ولا جزاء وما يعدهم الشيطن بذلك الا غرورا
باطلا اولئك ماوىهم جهنم ولا يجدون عنها محيصا معدلا والذين امنوا وعملوا الصلحت سندخلهم جنت
تجرى من تحتها الانهر خلدين فيها ابدا وعد الله حقا اى وعدهم الله ذلك وحقه حقا ومن اى
لا احد اصدق من الله قيلا اى قولا ونزل لما افتخر المسلمون واهل الكتاب ليس الامر منوطا بامانيكم
ولا امانى اهل الكتب بل بالعمل الصالح من يعمل سوءا يجز به اما فى الآخرة او فى الدنيا بالبلاء والمحن كما ورد

۷ قوله ومن يشاقق الرسول لما ذكر سبحانه تعالى المطيعين وما اعد لهم فى الآخرة ذكر وعيد الكفار و عاقبة امرهم على ونه سبحانه فى كتابه ۱۲ صاوى ۸ قوله ومن يشاقق الرسول اعلم ان تعلق هذه الآية بما قبلها هو ما روى ان طعمة بن ابيرق لما راى ان الله تعالى عز وجل هتك ستره وبرا اليهودى عن تهمة السرقة ارتد وذهب الى مكة ونقب جدارا لاجل السرقة فهدم الجدار عليه ومات فنزلت هذه الآية ۱۲ كبير فان قيل ما الحكمة فى فك الادغام فى قوله تعالى ومن يشاقق الرسول والادغام فى سورة الحشر فى قوله تعالى ومن يشاق الله اجيب بان ال فى لفظ الجلالة لازم بخلافه فى الرسول واللزوم يقتضى الثقل فخفف بالادغام فما صحبته الجلالة بخلاف ما صحبه لفظ الرسول ۱۲ خطيب ۹ قوله غير سبيل المؤمنين اى سبيل الذين هم عليه من الدين الحنيف وهو دليل على ان الاجماع حجة لا تجوز مخالفتها كما لا تجوز مخالفة الكتاب والسنة لان الله تعالى جمع بين اتباع غير سبيل المؤمنين وبين مشاقة الرسول فى الشرط وجعل جزاءه الوعيد الشديد فكان اتباعهم واجبا كموالاة الرسول ۱۲ مد ۱۰ قوله نجعله واليا اى متوليا اى نتركه مع ما هو فيه من الضلال وقوله لما تولاه اى اختاره ۱۲ جمل ۱۱ قوله بان نخلى بينه اى الخذلان بين المتولى وبين ما اختاره ۱۲ ۱۲ قوله يغفر ما دون ذلك الخ روى ان شيخا جاء الى النبى صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله انى شيخ منهمك فى الذنوب الا انى لم اشرك بالله شيئا منذ عرفته وآمنت به ولم اتخذ من دونه وليا ولم اوقع المعاصى جراءة وما توهمت طرفة عين انى اعجز الله هربا وانى لنادم تائب مستغفر فما ترى حالى فنزلت هذه الآية ۱۲ خطيب والشرك غير مغفور الا بالتوبة عنه وما سواه مغفور سواء حصلت التوبة او لم تحصل لكن لا لكل احد بل لمن يشاء الله مغفرته ۱۲ روح البيان ۱۳ قوله بعيدا عن الحق آه فان الشرك اعظم انواع الضلالة وابعدها عن الصواب والاستقامة كما انه افتراء واثم عظيم ولذلك جعل الجزاء فى هذه الشرطية فقد ضل الخ وفيما سبق فقد افترى اثما عظيما حسبما يقتضيه سياق النظم الكريم و سباقه آه ابو السعود ۱۴ قوله الا اناثا الخ اناث جمع انثى والمراد الاوثان وسميت اصنامهم اناثا لانهم كانوا يصورونها بصورة الاناث ويلبسونها انواع الحلل التى تتزين بها النساء ويسمونها غالبا باسماء المؤنثات نحو اللات والعزى ومناة ۱۲ روح ۱۵ قوله كاللات والعزى اللات تانيث الله والعزى تانيث العزيز ۱۲ كبير ۱۶ قوله ابليس وقال ابن عباس كما ذكره البغوى كان فى كل واحدة منهن شيطان يتراءى للسدنة والكهنة يكلمهم ولذلك قال ان يدعون من دونه الا شيطانا ۱۲ ک ۱۷ قوله ولاضلنهم مفعوله محذوف كما قدره وكذا ولامنينهم وكذا ولآمرنهم وحذف لدلالة ما بعده عليه وقوله ولامنينهم معناه بالفارسية اميد با خواهم داد ۱۲ ۱۸ قوله بالبحائر جمع بحيرة وهى ان تلد الناقة اربعة ابطن وتاتى فى الخامس بانثى فكانوا [illegible] لبنها ولا [illegible] يحلون لبنها للطواغيت ويشقون آذانها علامة على ذلك كذا فى الجمل وفى الصراح البحيرة ناقة گوش شكافته [illegible] الاذن ۱۲ ۱۹ قوله دينه فسره خلقه بالدين على ان يشير اليه قوله ولا تبديل لخلق الله اى لدين الله اخرج ابن ابى حاتم عن ابن عباس خلق الله دين الله واستدل به على احد القولين ان الايمان مخلوق وعنه ان تغيير دين الله هو تحليل الحرام وعكسه تحريم الحلال وقيل تغيير الفطرة والمشهور تفسير تغيير الخلق بتغيير صورة الحيوان كفقء عين الحامى وخصاء بنى آدم والوشم والوشر والوسطة والسحق وتغيير الشيب بالسواد والوصل والنمص ومن ذلك كره انس خصاء الغنم وجوزه الجمهور لان فيه غرضا ظاهرا ۱۲ ک ۲۰ قوله يعدهم ويمنيهم اشار الشارح الى ان مفعوليهما محذوفان والضمير للمن والجمع باعتبار معناها ۱۲ الكرخى ۲۱ قوله عنها محيصا متعلق بمحذوف وقع حالا من محيصا اى كائنا عنها ولا يجوز ان يتعلق بيجدون لانه لا يتعدى بعن ولا بقوله محيصا لانه اما اسم مكان وهو لا يعمل مطلقا واما مصدر ومعمول المصدر لا يتقدم عليه ۱۲ روح ۲۲ قوله محيصا من حاص يحيص اذا عدل يشير الى انه مصدر وقوله عنها صلة مقدم عليه واجاز الرضى عمله فى الظرف المتقدم واختاره المتاخرون وقد يجعل حالا منه ۱۲ ک ۲۳ قوله والذين آمنوا ليبان لوعد المؤمنين اثر بيان وعيد الكفار ۱۲ صاوى ۲۴ قوله اى وعدهم الله ذلك وحقه حقا اشار الى ان وعد الله منصوب على المصدر المؤكد لان مضمون الجملة الاسمية التى قبلها وعد وحقا منصوب بفعل محذوف وصح نصبه على الحال ۱۲ كرخى ۲۵ قوله وعد حقا فالاول مصدر مؤكد بنفسه لان مضمون الجملة التى قبله والثانى مؤكد لغيره ۱۲ ک ۲۶ قوله قيلا اى قولا نبه به على ان القيل مصدر كالقول والقال وقال ابن السكيت القيل والقال اسمان لا مصدران ونصبه على التمييز ۱۲ كرخى ۲۷ قوله واهل الكتاب فقال اهل الكتاب نبينا قبل نبيكم وكتابنا قبل كتابكم ونحن اولى بالله منكم وقال المسلمون نحن اولى منكم نبينا خاتم النبيين وكتابنا يقضى على الكتب المتقدمة رواه ابن جرير عن مسروق مرسلا ۱۲ ک ۲۸ قوله ليس الامر الخ المراد بالامر الثواب الذى وعد الله به اى ليس ما وعد الله من الثواب يحصل بامانيكم ايها المسلمون ولا بامانى اهل الكتاب وانما يحصل بالايمان والعمل الصالح ۲۹ قوله ولا امانى اهل الكتاب ان لا يعذبهم الله ولا يؤاخذهم الا اياما معدودة وعن الحسن ليس الايمان بالتمنى ولكن ما وقر فى القلب وصدقه العمل وان قوما الهتهم امانى المغفرة حتى خرجوا من الدنيا ولا حسنة لهم وقالوا نحسن الظن بالله وكذبوا لو احسنوا الظن بالله لاحسنوا العمل قال بعضهم الرجاء ما قارنه عمل والا فهو امنية والامنية هى الموت اذ هى موجبة لتعطيل فوائد الحيوة ۱۲ روح ۳۰ قوله ولا امانى اهل الكتاب اى علماء شبهات اليهود والنصارى حيث قالوا نحن ابناء الله واحباؤه لن تمسنا النار الا اياما معدودة ۱۲ مد ۳۱ قوله كما ورد فى الحديث عن ابى هريرة رضى الله عنه لما نزلت هذه الآية بكينا وحزنا وقلنا يا رسول الله ما ابقت هذه الآية لنا شيئا فقال عليه الصلوة والسلام ابشروا فانه لا يصيب احدا منكم مصيبة فى الدنيا الا جعلها الله له كفارة حتى الشوكة التى تقع فى قدمه ۱۲ كبير

تعليقات جديدة من التفاسير المعتبرة لحل جلالين

۱ے قوله فى الحديث اى وهو ان ابا بكر لما نزلت قال يا رسول الله وأينا لم يعمل السوء وانا لمجزيون بكل سوء عملناه فقال صلى الله عليه وسلم اما انت واصحابك المؤمنون فتجزون بذلك فى الدنيا حتى تلقوا الله وليس عليكم ذنوب واما الآخرون فيجمع لهم ذلك حتى يجزوا به يوم القيامة وفى رواية قال ابو بكر فمن ينجو مع هذا فقال عليه الصلوة والسلام اما تمرض او يصيبك البلاء قال بلى قال هو ذلك ۱۲ صادى ۲ے قوله شيئا اشار به الى ان من تبعيضية وذلك لانه لا يمكن احدا ان يعمل جميع الطاعات ۱۲ ۳ے قوله اى لا احد اى من استفهام انكارى ۱۲ ۴ے قوله واتبع اما عطف لازم على ملزوم او علة على معلول او حال ثانية والقصد بذلك اقامة الحجة على المشركين جميعا فى عدم اتباعهم لمحمد لان ابراهيم متفق على مدحه حتى من اليهود والنصارى فالمعنى ما تقولون فيمن اتبع ملة ابراهيم فيقولون لا احد احسن منه فيقال لهم ان محمدا على ملة ابراهيم فلم تتبعوه وتركوا ما انتم عليه من عبادة غير الله ۵ے قوله حال يعنى حال عن ابراهيم وقد يجعل حالا عن فاعل اتبع او الملة ۱۲ ۶ے قوله خليلا اى صفيا آه والخلة من الخلال فانه ود تخلل النفس وخالطها قال الزجاج الخليل الذى ليس فى محبته خلل والخلة الصداقة فسمى خليلا لان الله تعالى احبه واصطفاه وانما اعاد ذكر ابراهيم ولم يضمره تفخيما له وتنصيصا على انه الممدوح ۱۲ سراج منير بتغيير ۷ے قوله ولله ما فى السموات وما فى الارض هذا دليل لما تقدم اى حيث كانت السموات وما فيها والارض وما فيها لله وحده ولا مشارك له فى شئ من ذلك فما معنى اشراك من لا يملك لنفسه شيئا مع من له جميع المخلوقات وهو آخذ بناصيتها وقيل اتى بهذه الآية دفعا لما يتوهم ان اتخاذ ابراهيم خليلا عن احتياج كما هو شان الآدميين بل ذلك من فضله وكرمه ۱۲ ك ۸ے قوله علما وقدرة آه افاد ان فى قوله محيطا وجهين احدهما ان المراد منه الاحاطة فى العلم والثانى الاحاطة فى القدرة كقوله واخرى لم تقدروا عليها قد احاط الله بها كرخى يعنى ان حقيقة الاحاطة فى الاجسام فاذا وصف بها سبحانه وتعالى فالمراد بها مجاز شمول علمه وقدرته ۱۲ ك ۹ے قوله الفتوى اى الحكم كما يستفاد من المصباح ۱۲ ۱۰ے قوله فى شان النساء قدر المضاف لان الاستفتاء لم يكن عن ذواتهن بل فى الاحوال ۱۲ ك ۱۱ے قوله فى النساء اذ سبب نزولها ان عيينة بن حصن اتى النبى عليه الصلوة والسلام فقال اخبرنا انك تعطى الابنة النصف والاخت النصف وانما كنا نورث من يشهد القتال ويحوز الغنيمة فقال عليه الصلاة والسلام كذلك امرت ۱۲ روح ۱۲ے قوله وما يتلى عليكم الخ عطف على اسم الله اى يفتيكم الله وكلامه فيكون الافتاء مسندا الى الله والى ما فى القرآن من قوله يوصيكم الله فى اولادكم فى اوائل هذه السورة ونحوه والفعل الواحد ينسب الى فاعلين باعتبارين كما يقال اغنانى زيد وعطاؤه فان المسند اليه فى الحقيقة شئ واحد وهو المعطوف عليه الا انه عطف عليه شئ من احواله للدلالة على ان الفعل انما قام بذلك الفاعل باعتبار اتصافه بتلك الحال ۱۲ روح ۱۳ے قوله من آية الميراث وهى يوصيكم الله فى اولادكم آه او قوله وان خفتم ان لا تقسطوا فى اليتامى فانكحوا آه يشير الى ان قوله وما يتلى فى محل الرفع بالعطف على اسم الله واسند الفعل الى الفاعلين المختلفين ونظيره اغنانى زيد وعطاؤه فان قوله والله يفتيكم بمنزلة اغنانى زيد يعنى به للتقوية والتمهيد وقوله وما يتلى عليكم بمنزلة وكرمه لانه المقصود بالذكر ۱۲ ك ۱۴ے قوله يفتيكم ايضا اى كما يفتيكم الله واشار بهذا الى ان وما يتلى عليكم معطوف على اسم الجلالة او على الضمير المستكن فى يفتى ۱۲ من الجمل ۱۵ے قوله فى يتمى النساء اى فى شان اليتمى اللاتى الخ خطيب وقوله فى يتمى متعلق بيتلى والاضافة بمعنى من لانها اضافة الشئ الى جنسه ۱۲ روح ۱۶ے قوله لدمامتهن والدمامة بالفتح قبح المنظر وصغر الجسم كما فى المصباح ۱۷ے قوله وتعضلوهن اى تحبسوهن وتمنعوهن من ان يتزوجن طمعا فى ميراثهن وقد يفسر ترغبون فى ان تنكحوهن لجمالهن ويؤيد للاول ما رواه ابن ابى حاتم من طريق السدى قال كان لجابر بنت عم دميمة ولها مال ورثته عن ابيها وكان جابر يرغب عن نكاحها ولا ينكحها خشية ان يذهب الزوج بمالها فسأل النبى صلى الله عليه وسلم عن ذلك فنزلت ۱۲ ك ۱۸ے قوله ان لا تفعلوا ان مفسرة اى الافتاء هو النهى عن مثل ذلك الفعل ۱۲ كمالين ۱۹ے قوله وفى المستضعفين اى يفتيكم فى المستضعفين ان يعطوهم حقوقهم ۱۲ ك ۲۰ے قوله المستضعفين آه اظهر الوجوه فيه من الاعراب انه معطوف على يتامى النساء اى ما يتلى عليكم فى يتامى النساء وفى المستضعفين والذى تلى عليهم فيه هو قوله يوصيكم الله فى اولادكم وذلك انهم كانوا يقولون لا نورث الا من يحمى الحوزة ويذب عن الحرم فيحرمون المراة والصغير فنزلت ۱۲ ۲۱ے قوله ويامركم يشير الى انه منصوب بتقدير فعل فقد يجعل مجرورا على انه عطف على يتامى النساء والخطاب فيه للقوام والحكام ۱۲ ك ۲۲ے قوله فيجازيكم الى اقام كونه عالما باعمالهم مقام اثابته اياهم عليها الذى هو فى الحقيقة جواب الشرط اقامة السبب مقام المسبب ۱۲ ك ۲۳ے قوله خافت والتقدير وان خافت امراة وقيل التقدير وان كانت امراة خافت فعلى هذا الفعل المذكور صفة توقعت استعمال الخوف فى التوقع شائع فى كلامهم ولا يخفى انه يصح حمل الخوف ههنا على معناه لان توقع المكروه يوجب الخوف ۱۲ ك ۲۴ے قوله توقعت الخوف توقع الامر المكروه فقوله توقعت اى انتظرته ۱۲ صادى ۲۵ے قوله نشوزا نشوز الرجل فى حق المراة ان يعرض عنها بعبس وجهه فى وجهها ويترك مجامعتها ويسئ عشرتها كما فى الكبير وفى روح البيان نشوز كل واحد من الزوجين كراهته صاحبه وترفعه عليه لعدم رضائه ۱۲ وفى الصراح نشوز ناسازدارى كردن زن با شوى وزدن شوى مر زن را ۱۲ ونزلت هذه الآية فى قصة رجل اراد طلاق امرأته وكانت لا ترضى بفراقه لضيق المعاش وتربية الاولاد فقالت لا تفارقنى وقد وهبت نوبتى لزوجتك اخرى ۱۲ احمدى ۲۶ے قوله والتقصير فى نفقتها اى التقليل منها لكونه لم يكن ترك الحقوق الواجبة والا فصالحه بالمال على ترك الحقوق الواجبة يحرم عليه ولا يحل له اخذه مع ان الموضوع انه لا جناح عليه ولا عليها فيه فتامل ۱۲ صادى ۲۷ے قوله طموح آه فى المختار طمح بصره الى الشئ ارتفع وبابه خضع وطماحا ايضا بالكسر وكل مرتفع طامح ۱۲ جمل ۲۸ے قوله فيه ادغام التاء فى الاصل فى الصاد اى فاصل يتصالحا سكنت التاء وقلبت صادا وادغمت فى الصاد ۱۲ من الجمل ۲۹ے قوله من الفرقة او من خير الخيور لان الخصومة شر من الشرور ۱۲ ك ۳۰ے قوله فى القسم والنفقة ولا يشترط المساواة فى المحبة والجماع كما فى الهداية وغيره ۱۲ ۳۱ے قوله لا هى ايم الخ وهى التى لا زوج لها كذا فى الصراح والمراد المطلقة وقوله ذات بعل فى الصراح بعل شوهر ۱۲ ۳۲ے قوله عن ان تنكحوهن معلوم ان حذف الجار مع أنْ وأنَّ مطرد وانما قدر عن اشارة الى ان الرغبة بمعنى الزهد فتتعدى بعن وبعضهم قدر فى اشارة الى ان الرغبة بمعنى

فى الحديث ولا يَجِدْ لَهُ مِنْ دُوْنِ اللهِ اى غيره وَلِيًّا يحفظه وَّلَا نَصِيْرًا يمنعه منه وَمَنْ يَّعْمَلْ شَيْئًا مِّنَ
الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ بالبناء للمفعول والفاعل الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ
نَقِيْرًا قدر نقرة النواة وَمَنْ اى لا احد اَحْسَنُ دِيْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ اى انقاد واخلص عمله لِلّٰهِ وَ
هُوَ مُحْسِنٌ موحد وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ الموافقة لملة الاسلام حَنِيْفًا حال اى مائلا عن الاديان كلها الى الدين
القيم وَاتَّخَذَ اللهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا صفيا خالص المحبة له وَلِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ملكا وخلقا
وعبيدا وَكَانَ اللهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطًا علما وقدرة اى لم يزل متصفا بذلك وَيَسْتَفْتُوْنَكَ يطلبون منك ع ۱۸ ۱۱ ۱۵
الفتوى فِى شان النِّسَآءِ وميراثهن قُلِ لهم اللهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ وَمَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِى الْكِتٰبِ القران
من اٰية الميراث يفتيكم ايضا فِىْ يَتٰمَى النِّسَآءِ الّٰتِىْ لَا تُؤْتُوْنَهُنَّ مَا كُتِبَ فرض لَهُنَّ من الميراث وَ
تَرْغَبُوْنَ ايها الاولياء عن اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ لدمامتهن وتعضلوهن ان يتزوجن طمعا فى ميراثهن اى
يفتيكم ان لا تفعلوا ذلك وَفِى الْمُسْتَضْعَفِيْنَ الصغار مِنَ الْوِلْدَانِ ان تعطوهم حقوقهم وَيَاْمُرُكُمْ
اَنْ تَقُوْمُوْا لِلْيَتٰمٰى بِالْقِسْطِ بالعدل فى الميراث والمهر وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللهَ كَانَ بِهٖ عَلِيْمًا
فيجازيكم عليه وَاِنِ امْرَاَةٌ مرفوع بفعل يفسره خَافَتْ توقعت مِنْۢ بَعْلِهَا زوجها نُشُوْزًا ترفعا عليها
بترك مضاجعتها والتقصير فى نفقتها لبغضها وطموح عينه الى اجمل منها اَوْ اِعْرَاضًا عنها بوجهه
فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يَّصَّالَحَا فيه ادغام التاء فى الاصل فى الصاد وفى قراءة يُصلحا من اصلح بَيْنَهُمَا
صُلْحًا فى القسم والنفقة بان تترك له شيئا طلبا لبقاء الصحبة فان رضيت بذلك والا فعلى الزوج
ان يوفيها حقها او يفارقها وَالصُّلْحُ خَيْرٌ من الفرقة والنشوز والاعراض قال تعالى فى بيان ما جبل
عليه الانسان وَاُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ شدة البخل اى جبلت عليه فكانه حاضرته لا تغيب عنه
المعنى ان المراة لا تكاد تسمح بنصيبها من زوجها والرجل لا يكاد يسمح عليها بنفسه اذا احب غيرها وَاِنْ
تُحْسِنُوْا عشرة النساء وَتَتَّقُوْا الجور عليهن فَاِنَّ اللهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا فيجازيكم به وَلَنْ
تَسْتَطِيْعُوْٓا اَنْ تَعْدِلُوْا تسووا بَيْنَ النِّسَآءِ فى المحبة وَلَوْ حَرَصْتُمْ على ذلك فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ
الى التى تحبونها فى القسم والنفقة فَتَذَرُوْهَا اى تتركوا الممال عنها كَالْمُعَلَّقَةِ التى لا هى ايم
ولا ذات بعل وَاِنْ تُصْلِحُوْا بالعدل فى القسم وَتَتَّقُوْا الجور فَاِنَّ اللهَ كَانَ غَفُوْرًا لما فى قلوبكم
من الميل رَّحِيْمًا بكم فى ذلك وَاِنْ يَّتَفَرَّقَا اى الزوجان بالطلاق يُغْنِ اللهُ كُلًّا عن صاحبه

[illegible]

مِّنْ سَعَتِهٖ اى فضله بان يرزقها زوجا غيره ويرزقه غيرها وَكَانَ اللّٰهُ وَاسِعًا لخلقه فى الفضل حَكِيْمًا○
فيما دبره لهم وَلِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ۭ وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ بمعنى الكتب
مِنْ قَبْلِكُمْ اى اليهود والنصارى وَاِيَّاكُمْ يا اهل القران اَنِ اى بان اتَّقُوا اللّٰهَ خافوا عقابه بان تطيعوه
وَ قلنا لهم ولكم اِنْ تَكْفُرُوْا بما وصيتم به فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ۭ خلقا وملكا و
عبيدا فلا يضره كفركم وَكَانَ اللّٰهُ غَنِيًّا عن خلقه وعن عبادتهم حَمِيْدًا○ محمودا فى صنعه بهم وَلِلّٰهِ مَا
فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ۭ كرره تاكيدا لتقرير موجب التقوى وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا○ شهيدا بان ما
فيهما له اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ يا اَيُّهَا النَّاسُ وَيَاْتِ بِاٰخَرِيْنَ ۭ بدلكم وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى ذٰلِكَ قَدِيْرًا○ مَنْ كَانَ
يُرِيْدُ بعمله ثَوَابَ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللّٰهِ ثَوَابُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۭ لمن اراده لا عند غيره فلم يطلب احدهما
الاخس وهلا طلب الاعلى باخلاصه له حيث كان مطلبه لا يوجد الا عنده وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا○ ۱۹ ع ۸ ۱۶
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ قائمين بِالْقِسْطِ بالعدل شُهَدَاۗءَ بالحق لِلّٰهِ وَلَوْ كانت الشهادة عَلٰٓى
اَنْفُسِكُمْ فاشهدوا عليها بان تقروا بالحق ولا تكتموه اَوِ على الْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ ۚ اِنْ يَّكُنِ المشهود عليه
غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا منكم واعلم بمصالحهما فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰٓى فى شهادتكم بان تحابوا الغنى
لرضاه او الفقير رحمة له لِ اَنْ لا تَعْدِلُوْا تميلوا عن الحق وَاِنْ تَلْوٗٓا تحرفوا الشهادة وفى قراءة بحذف
الواو الاولى تخفيفا اَوْ تُعْرِضُوْا عن ادائها فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا○ فيجازيكم به يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا داوموا على الايمان بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ محمد وهو القران وَ
الْكِتٰبِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ۭ على الرسل بمعنى الكتب وفى قراءة بالبناء للفاعل فى الفعلين وَ
مَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰۗىِٕكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا○ عن الحق اِنَّ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بموسى وهم اليهود ثُمَّ كَفَرُوْا بعبادة العجل ثُمَّ اٰمَنُوْا بعده ثُمَّ كَفَرُوْا بعيسى ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا
بمحمد لَّمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ ما اقاموا عليه وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيْلًا ۭ طريقا الى الحق بَشِّرِ اخبر يا محمد
الْمُنٰفِقِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمَا○ مؤلما هو عذاب النار الَّذِيْنَ بدل او نعت للمنافقين يَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ
اَوْلِيَاۗءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ لما يتوهمون فيهم من القوة اَيَبْتَغُوْنَ يطلبون عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ استفهام انكار
اى لا يجدونها عندهم فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۭ فى الدنيا والاخرة ولا ينالها الا اولياؤه وَقَدْ نَزَّلَ بالبناء
للفاعل والمفعول عَلَيْكُمْ فِى الْكِتٰبِ القران فى سورة الانعام اَنْ مخففة واسمها محذوف اى انه اِذَا

۱؎ قوله بان يرزقها آه فهذا الغنا بالبدل وكذا يغني كلا منهما عن صاحبه بالسلو ان كان لاحدهما تعلق بالآخر وعشق لكنه اغناه وشيئا ۱۲ جمل ۲؎ قوله ولقد وصينا آه بيان لعموم الامر بالتقوى المامور بها فى فان تحسنوا وتتقوا وان تصلحوا الخ اى فاذا كانت مامورا بها فى كل شرع سهلت عليكم ۱۲ ۳؎ قوله بمعنے الكتب اے واللام فيه للجنس ۱۲ ک ۴؎ قوله اے بان فان مصدرية ويجوز ان يكون مفسرة لان التوصية فے معنى القول ۱۲ ک ۵؎ قوله وان تكفروا اشار الشارح الى انه معمول لمحذوف معطوف على وصينا اى لقد قلنا لهم الخ ويصح ان يكون جملة مستانفة ۱۲ جمل ۶؎ قوله محمودا آه اى فے ذاته حمده او لم يحمده او مستحقا للحمد وان كفر بنوه وفے كلامه اشارة الى ان الحميد فے صفاته تعالے بمعنى المحمود على كل حال ۱۲ كرخي ۷؎ قوله فلم يطلب فاعله ضمير مستكن يعود على من وقوله احدهما مفعول به والاخس نعت له ۱۲ جمل ۸؎ قوله وكان الله سميعا آه اى للاقوال بصيرا بالاعمال فيجازي عليها وهذا تذييل بمعنے التوبيخ يعني كيف يرائي المرائي والحال ان الله تعالے متصف بما ذكر ۱۲ كرخي ۹؎ قوله يا ايها الذين آمنوا قيل سبب نزولها ان غنيا وفقيرا اختصما الى رسول الله صلى الله عليه وسلم وكان النبي صلعم يرى ان الفقير لا يظلم الغني فنزلت الآية فالخطاب للنبي وامته ۱۲ ۱۰؎ قوله قوامين آه قال السدي ان غنيا وفقيرا اختصما الى النبي صلے الله عليه وسلم وكان النبي يرى ان الفقير لا يظلم الغنے فانزل الله هذه الآية وامر بالقيام بالقسط مع الغني والفقير وقيل ان هذه الآية متعلقة بقصة طعمة ابن ابيرق خطابا لقومه الذين جادلوا عنه وشهدوا له بالباطل فامرهم الله تعالے ان يكونوا قائمين بالقسط شهداء لله على كل حال ولو على انفسهم واقاربهم ۱۲ خازن ۱۱؎ قوله ولو كانت الشهادة على انفسكم اى ففي الآية حذف كان واسمها واشار بهذا الى ان لو على بابها وجوابها محذوف كما قدره وان معنى شهادة الشخص على نفسه ان يقر بالتزام الحق ولا يكتمه ۱۲ كرخي ۱۲؎ قوله بان تقروا بالحق لان الشهادة على النفس اقرار على ان الشهادة عبارة عن الاخبار بحق الغير سواء كان ذلك عليه او على ثالث ۱۲ روح ۱۳؎ قوله او الوالدين والاقربين اى ولو كانت علے والديكم و اقاربكم بان تقروا وتقولوا مثلا اشهد ان لفلان على والدي كذا او علے اقاربي كذا هذا بيان ان شهادة الابن علے الوالدين لا تكون عقوقا ولا يحل للابن الامتناع عن الشهادة على ابويه لان فے الشهادة عليهما بالحق منعا لهما من الظلم واما شهادتهما وبالعكس فلا تقبل ۱۲ روح ۱۴؎ قوله فالله اولى بهما استشكل تثنية الضمير مع كون العطف باو واجيب بان الضمير ليس عائدا على الغنے والفقير المتقدمين بل هو عائد علے جنسيهما المدلول عليه بالمذكورين ويدل على ذلك قراءة ابي فالله اولے بهم واجيب ايضا بان او للتقسيم للشهود له والمشهود عليه لانهما اما ان يكونا غنيين او فقيرين او المشهود له غنيا والمشهود عليه فقيرا او بالعكس فالضمير فى الحقيقة عائد على المشهود له والمشهود عليه وقد يجاب بان او بمعنے الواو ۱۲ ۱۵؎ قوله بان تحابوا الغني تصوير للمنفي لا للنفي ۱۲ جمل ۱۶؎ قوله ان لا تعدلوا من العدول بمعنے الميل جعله المفسر للنهي وقال الزمخشري لان تعدلوا من الحق او كراهية ان تعدلوا من الحق فجعله علة للمنهي ۱۲ ک ۱۷؎ قوله وان تلووا اصله تلويون نقلت ضمة الياء الى ما قبلها وهو الواو بعد سلب حركتها فسكنت ثم حذفت الياء لالتقاء الساكنين وحذفت نون الرفع للجازم هذا هو قراءة الجمهور وفے القراءة الثانية ان تلوا من الولاية والتصدي اى وان وليتم اقامة الشهادة اه ابو السعود وفے الكبير ان ولاية الشئ اقباله عليه واشتغاله به والمعنى ان تقبلوا عليه فتتموه او تعرضوا عنه فان الله كان بما تعملون خبيرا ۱۲ ۱۸؎ قوله تلووا من لى اللسان كانه لواها من الحق الى الباطل ۱۲ ۱۹؎ قوله تخفيفا وكان اصله تلو وقال البغوي نقلت ضمة الواو الى ما قبلها ثم حذفت لالتقاء الساكنين وجعله الزمخشري من الولاية يعني ان وليتم اقامة الشهادة ۱۲ ک ۲۰؎ قوله او تعرضوا عن ادائها اشارة الى ان المراد من اللي ههنا اداء الشهادة على غير وجهها الذي تستحق الشهادة ان تكون عليه ومن الاعراض ان لا يقوم بها اصلا بوجه والحاصل ان اللفظين يختلفان باختلاف المتعلق وقيل ان اللي مثل الاعراض فے المعنى قال تعالى لووا رءوسهم اى اعرضوا واجاب ابو علي فى الحجة بانه لا ينكر تكرير اللفظين بمعنے واحد كقوله تعالى فسجد الملئكة كلهم اجمعون ۱۲ كرخي ۲۱؎ قوله فان الله دليل الجواب والجواب محذوف تقديره يعاقبكم على ذلك لان الله كان بما تعملون خبيرا ۱۲ ۲۲؎ قوله آمنوا اى اثبتوا على الايمان وداوموا عليه او آمنوا به بقلوبكم كما آمنتم بلسانكم او آمنوا ايمانا عاما يعم الكتب والرسل فان الايمان بالبعض كلا ايمان وقيل خطاب للمسلمين او للمنافقين او لمؤمني اهل الكتاب اذ روي ان ابن سلام واصحابه قالوا يا رسول الله انا نؤمن بك وبكتابك وبموسى والتوراة وعزير ونكفر بما سواه فنزلت آمنوا ۱۲ ق ۲۳؎ قوله داوموا على الايمان جواب عما يقال ان فيه تحصيل الحاصل وهو محال فاجاب بان داوموا واثبتوا علے ما انتم عليه من الايمان ۱۲ كبير ۲۴؎ قوله فى الفعلين اى نزل وانزل بفتح النون والهمزة والزاء وقراءة الباقين بضم الهمزة والنون وكسر الزاء وهو المثبت فى متن التفسير ۱۲ ک ۲۵؎ قوله وهم اليهود وقيل هذا فے قوم مرتدين آمنوا ثم ارتدوا ثم آمنوا ثم ارتدوا ثم آمنوا ثم ارتدوا ومثل هذا هل تقبل توبته حكي عن علي انه لا يقبل توبته بل يقتل لقوله تعالے لم يكن الله ليغفر لهم واكثر اهل العلم علے قبول توبته وقال مجاهد ثم ازدادوا كفرا اے ماتوا عليه ۱۲ معالم ۲۶؎ قوله لم يكن الله ليغفر لهم ولا ليهديهم سبيلا انه يستبعد منهم ان يتوبوا من الكفر ويثبتوا علے الايمان فان قلوبهم قد ضربت بالكفر وتمرنت علے الردة وكان الايمان عندهم اهون شے وادونه لا انهم لو اخلصوا الايمان لم يقبل منهم ولم يغفر لهم وخبر كان محذوف اى مريدا ليغفر لهم ۱۲ ۲۷؎ قوله ليغفر لهم فان قيل ما معنے قوله لم يكن الله ليغفر لهم ومعلوم انه لا يغفر الشرك وان كان اول مرة قيل معناه ان الكافر اذا اسلم اول مرة ودام عليه يغفر له كفره السابق فان اسلم ثم كفر لا يغفر له كفره السابق الذي كان يغفر له لو دام علے الاسلام ۱۲ معالم ۲۸؎ قوله اخبر اے فاستعملت البشارة فے مطلق الاخبار بل فے الانذار تهكما لان البشارة الخبر السار سمي بشارة لان الخبر السار يظهر سروره فے البشرة اى ظاهر الجلد والانذار الخبر الشاق علے النفس ففي الكلام استعارة تصريحية تبعية ۱۲ جمل ۲۹؎ قوله للمنافقين والفصل بين الصفة والموصوف جائز وقيل انه فے محل النصب او الرفع علے الذم بتقدير الفعل او المبتدا ۱۲ كمالين ۳۰؎ قوله من دون المؤمنين حال من فاعل يتخذون اى يتخذون الكفرة انصارا متجاوزين فے اتخاذهم اتخاذ المؤمنين ۱۲ ابو السعود ۳۱؎ قوله وقد نزل عليكم خطاب للمنافقين بطريق الالتفات والجملة حال من فاعل يتخذون قال المفسرون ان مشركي مكة كانوا يخوضون فے القرآن ويستهزءون به فے مجالسهم فانزل الله تعالے فے سورة الانعام وهي مكية واذا رأيت الذين يخوضون فى آياتنا فاعرض عنهم حتے يخوضوا فے حديث غيره ثم احبار اليهود بالمدينة كانوا يفعلون ما فعل المشركون بمكة وكان المنافقون يقعدون معهم ويوافقونهم علے ذلك الكلام الباطل فقال تعالے مخاطبا لهم وقد نزل عليكم اى والحال انه تعالے قد نزل عليكم قبل هذا بمكة وفيه دلالة علے ان المنزل علے النبي عليه السلام وان خوطب به خاصة لكن منزل علے العامة ۱۲ روح ۳۲؎ قوله والمفعول والنائب مناب فاعله ان اذا سمعتم ۱۲ ک ۳۳؎ قوله سورة الانعام اے فے قوله تعالے واذا رأيت الذين يخوضون فے آياتنا الآية ۱۲ ک

سمعتم ايت الله القران يكفر بها ويستهزا بها فلا تقعدوا معهم اى الكفرين والمستهزئين حتى يخوضوا
فى حديث غيره صلے انكم اذا ان قعدتم معهم مثلهم فى الاثم ان الله جامع المنفقين والكفرين
فى جهنم جميعا ○ كما اجتمعوا فى الدنيا على الكفر والاستهزاء الذين بدل من الذين قبله يتربصون
ينتظرون بكم الدوائر فان كان لكم فتح ظفر وغنيمة من الله قالوا لكم الم نكن معكم فى الدين والجهاد فاعطونا
من الغنيمة وان كان للكفرين نصيب من الظفر عليكم قالوا لهم الم نستحوذ نستول عليكم ونقدر
على اخذكم وقتلكم فابقينا عليكم والم نمنعكم من المؤمنين ان يظفروا بكم بتخذيلهم ومراسلتكم
باخبارهم فلنا عليكم المنة قال تعالى فالله يحكم بينكم وبينهم يوم القيمة بان يدخلكم الجنة ويدخلهم
النار ولن يجعل الله للكفرين على المؤمنين سبيلا ○ طريقا بالاستيصال ان المنفقين يخدعون
الله باظهارهم خلاف ما ابطنوه من الكفر ليدفعوا عنهم احكامه الدنيوية وهو خادعهم مجازيهم على خداعهم فيفتضحون
فى الدنيا باطلاع الله نبيه على ما ابطنوه ويعاقبون فى الاخرة واذا قاموا الى الصلوة مع المؤمنين قاموا كسالى
متثاقلين يراءون الناس بصلاتهم ولا يذكرون الله يصلون الا قليلا ○ رياء مذبذبين مترددين بين
ذلك الكفر والايمان لا منسوبين الى هؤلاء اى الكفار ولا الى هؤلاء اى المؤمنين ومن يضلل الله فلن تجد
له سبيلا ○ الى الهدى يايها الذين امنوا لا تتخذوا الكفرين اولياء من دون المؤمنين اتريدون ان تجعلوا
لله عليكم بموالاتهم سلطنا مبينا ○ برهانا بينا على نفاقكم ان المنفقين فى الدرك المكان الاسفل من النار و
هو قعرها ولن تجد لهم نصيرا ○ مانعا من العذاب الا الذين تابوا من النفاق واصلحوا عملهم واعتصموا وثقوا
بالله واخلصوا دينهم لله من الرياء فاولئك مع المؤمنين فيما يؤتونه وسوف يؤت الله المؤمنين اجرا عظيما
فى الاخرة هو الجنة ما يفعل الله بعذابكم ان شكرتم نعمه وامنتم به والاستفهام بمعنى النفى اى لا يعذبكم
وكان الله شاكرا لاعمال المؤمنين بالاثابة عليما ○ بخلقه لا يحب الله الجهر بالسوء من القول من
احد اى يعاقب عليه الا من ظلم فلا يؤاخذه بالجهر بان يخبر عن ظلم ظالمه ويدعو عليه وكان الله سميعا
لما يقال عليما ○ بما يفعل ان تبدوا تظهروا خيرا من اعمال البر او تخفوه تعملوه سرا او تعفوا عن سوء ظلم فان
الله كان عفوا قديرا ○ ان الذين يكفرون بالله ورسله ويريدون ان يفرقوا بين الله ورسله بان
لا يؤمنوا به دونهم ويقولون نؤمن ببعض من الرسل ونكفر ببعض منهم ويريدون ان يتخذوا بين
ذلك الكفر والايمان سبيلا ○ طريقا يذهبون اليه اولئك هم الكفرون حقا مصدر مؤكد لمضمون

۵۰۱ قوله القرآن اشار به الى ان ال للعهد الخارجى ۱۲ جمل ۵۰۲ قوله يكفر بها حال من ايات الله وبها فى محل رفع لقيامه مقام الفاعل وكذلك قوله ويستهزئ بها والاصل يكفر بها احد فلما حذف الفاعل قام الجار والمجرور مقامه ولذلك روعى هذا الفاعل المحذوف فعاد عليه الضمير من قوله معهم حتى يخوضوا كانه قيل اذا سمعتم ايات الله يكفر بها المشركون ويستهزئ بها المنافقون فلا تقعدوا معهم حتى يخوضوا فى حديث غيره اى غير حديث الكفر والاستهزاء وانما افرد الضمير وان كان المراد به شيئين لان الكفر والاستهزاء شئ واحد فى المعنى اه من الجمل وفى روح البيان فى حديث غيره اى غير القرآن وحتى للغاية للنهى ۱۲ ۵۰۳ قوله فى الاثم اى ولم يرد به التشبيه من كل وجه فان خوض الكافرين فيها كفر وقعودكم ولاء معهم معصية ۱۲ ك ۵۰۴ قوله بدل من الذين اى وصفة للمنافقين او نصب على الذم ۱۲ ك ۵۰۵ قوله الدوائر جمع دائرة اى الامور التى تدور وتحدث من النوائب والحوادث ۱۲ ۵۰۶ قوله الم نستحوذ عليكم آه اى الم نغلب عليكم ونتمكن من قتلكم واسركم آه شيخنا ونستحوذ واستحوذ مما شذ قياسا وفصح استعمالا لان من حقه نقل حركة حرف علة الى الساكن قبلها وقلبها الفا كاستقام واستبان وبابه والاستحواذ التغلب على الشئ والاستيلاء عليه ومنه استحوذ عليهم الشيطان يقال حاذ واحاذ بمعنى والمصدر الحوذ ۱۲ سمين ۵۰۷ قوله فابقينا عليكم اى رقبنا لكم ورحمنا لكم فى المختار وابقى على فلان اذا ارعى عليه ورحمه ۱۲ ۵۰۸ قوله ونمنعكم اى نحميكم من المؤمنين اى من قتلهم لكم ۱۲ جمل ۵۰۹ قوله ان يظفروا ابدل من المؤمنين بدل اشتمال اى لم نمنعكم من ظفر المؤمنين عليكم ۱۲ ك ۵۱۰ قوله ومراسلتكم اى مراسلتنا لكم باخبارهم واسرارهم ۱۲ جمل ۵۱۱ قوله فلنا عليكم المنة اى فاعطونا مما اصبتم فهم لا قصد لهم الا اخذ الاموال لشرههم فى الدنيا ۱۲ ابو السعود ۵۱۲ قوله طريقا بالاستيصال جواب عما يقال كيف هذا النفى فى الآية مع ان كثيرا ما يقتل بعض الكفار بعض المسلمين ۱۲ جمل ۵۱۳ قوله بالاستيصال دفع بذلك ما يقال ان الكفار بالمشاهدة لهم سبيل على المؤمنين فى الدنيا فاجاب المفسر بان معنى ذلك ان الكفار لا يستاصلون المؤمنين ويجاب ايضا بان المراد فى القيامة فلا يطالبونا بشئ يوم القيامة او المراد سبيلا بالشرع فان شريعة الاسلام ظاهرة الى يوم القيامة فمن ذلك ان الكافر لا يرث المسلم وليس له ان يملك عبدا مسلما ولا يقتل المسلم بالذمى ۱۲ صاوى ۵۱۴ قوله متثاقلين كما ترى من تفعل شيئا عن كره لا عن طيب نفس ورغبة ۱۲ ۵۱۵ قوله يراءون المراءة مفاعلة بمعنى التفعيل كنعم وناعم او للمقابلة فان المرائى يريهم عمله وهم يرونه استحسانه ۱۲ ك ۵۱۶ قوله ولا يذكرون الله اى ولا يصلون الا قليلا لانهم لا يصلون قط غائبين عن عيون الناس او ولا يذكرون الله بالتسبيح والتهليل الا ذكرا قليلا نادرا قال الحسن لو كان ذلك القليل لله تعالى لكان كثيرا ۱۲ مدارك ۵۱۷ قوله يصلون سميت الصلاة ذكرا لاشتمالها عليه ۱۲ ۵۱۸ قوله رياء مفعول له فيصلون بحضرتهم لا عند غيبتهم فكان قليلا قال ابن عباس انما قال ذلك لانهم يراءون ولو ارادوا بذلك القليل وجه الله لكان كثيرا قاله البغوى ۱۲ ك ۵۱۹ قوله مترددين نصب على الذم اى مترددين يعنى ذبذبهم الشيطان والهوى بين الايمان والكفر فهم مترددون بينهما متحيرون وحقيقة المذبذب الذى يذب عن كلا الجانبين اى يدفع فلا يقر فى جانب واحد الا ان الذبذبة فيها تكرير ليس فى الذب ۱۲ مد ۵۲۰ قوله منسوبين اشار به الى المتعلق المحذوف ۱۲ ۵۲۱ قوله فى الدرك الاسفل اى فى الطبق الذى فى قعر جهنم والنار سبع دركات سميت بذلك لانها متداركة متتابعة بعضها فوق بعض وانما كان المنافق اشد عذابا من الكافر لانه امن السيف فى الدنيا فاستحق الدرك الاسفل فى العقبى تعديلا ولانه مثله فى الكفر وضم الى كفره الاستهزاء بالاسلام واهله ۱۲ ك ۵۲۲ قوله وهو قعرها اى هو الطبقة التى فى قعر جهنم وهى الهاوية ۱۲ روح ۵۲۳ قوله الا الذين هو استثناء من الضمير المجرور فى ولن تجد لهم ۱۲ ۵۲۴ قوله ما يفعل الله ما استفهامية بمعنى النفى فى محل النصب بيفعل وانما قدم لكونه له صدر الكلام والباء على هذا سببية متعلقة بيفعل والمعنى ان الله لا يفعل بعذابكم شيئا ويجوز ان يكون ما نافية كانه قيل لا يعذبكم الله وعلى هذا فالباء زائدة ۱۲ ۵۲۵ قوله ان شكرتم وامنتم فان قيل لم قدم الشكر على الايمان مع عدم الايمان اجيب بان الناظر يدرك النعمة اولا فيشكر شكرا مبهما فاذا انتهى الى معرفة المنعم امن به ثم شكر شكرا مفصلا فكان الشكر متقدما على الايمان وكانه اصل التكليف ومداره فيومن ۱۲ خطيب ۵۲۶ قوله وامنتم به عطف خاص على عام او مسبب على سبب لان الشكر سبب فى الايمان فان الانسان اذا تذكر نعم الله حملته على الايمان ۱۲ ۵۲۷ قوله لا يحب الله الجهر بالسوء من القول قال اهل العلم انه تعالى لا يحب الجهر بالسوء من القول ولا غير الجهر ايضا ولكنه تعالى انما ذكر هذا الوصف لان كيفية الواقعة اوجبت ذلك فالجهر ليس قيدا بل مثله الاسرار بذلك فهو بيان للواقع فلا مفهوم له اه كبير وقيل فى شان نزوله ان رجلا اضاف قوما اى اتاهم ضيفا فلم يطعموه فاشكاهم فعوتب على الشكاية فنزلت كما فى روح البيان والباء متعلق بالجهر ومن بمحذوف وقع حالا من السوء اى لا يحب الله تعالى ان يجهر احد بالسوء كائنا من القول ۱۲ ابو السعود ۵۲۸ قوله الجهر اى ولا غير الجهر ولكن الجهر افحش ۱۲ ك ۵۲۹ قوله من احد بيان لفاعل المصدر الذى هو الجهر لانه مصدر فيعمل وان اقترن بال والسوء مفعول الجهر ومن القول حال من السوء ۱۲ ۵۳۰ قوله اى يعاقب عليه يشير بتقديره الى ما يستثنى منه المظلوم وقد يقدر المضاف من قوله الا من ظلم اى الا جهر من ظلم ۱۲ ك ۵۳۱ قوله بان يخبر عن ظلمه آه بان يقول سرق مالى او غصبه او سبنى او قذفنى ويدعو عليه دعاء جائزا بان يكون بقدر ظلمه فلا يدعو عليه بخراب دياره لاجل اخذ ماله منه ولا بسب والده وان كان هو فعل كذلك ولا يدعو عليه لاجل ذلك بالهلاك بل يقول اللهم خلص حقى منه او اللهم جازه او كافئه ولا يجوز ان يدعو عليه بسوء الخاتمة او الفتنة فى الدين فان بعضهم منعه مطلقا وهو الظاهر واجازه بعضهم اذا كان ظالما متمردا وقوله الا من ظلم اى مثلا ويقاس عليه ما اذا اريد اجتماع على شخص فيجب على من علم عيوبه بذل النصيحة وان لم يستشر لان الدين النصيحة فيذكر له ما يندفع فان زاد حرم الزائد كذا افاده شيخنا ۱۲ ج

الجملة قبله واعتدنا للكفرين عذابا مهينا ذا اهانة هو عذاب النار والذين امنوا بالله ورسله كلهم و
لم يفرقوا بين احد منهم اولئك سوف نؤتيهم بالنون والياء اجورهم ثواب اعمالهم وكان الله غفورا لاوليائه
رحيما باهل طاعته يسئلك يا محمد اهل الكتب اليهود ان تنزل عليهم كتبا من السماء جملة كما انزل ۲۱ ع ۱۱ ۱
على موسى تعنتا فان استكبرت ذلك فقد سالوا اي اباؤهم موسى اكبر اعظم من ذلك فقالوا ارنا
الله جهرة عيانا فاخذتهم الصعقة الموت عقابا لهم بظلمهم حيث تعنتوا في السؤال ثم اتخذوا العجل
الها من بعد ما جاءتهم البينت المعجزات على وحدانية الله تعالى فعفونا عن ذلك ولم نستاصلهم و
اتينا موسى سلطنا مبينا تسلطا بينا ظاهرا عليهم حيث امرهم بقتل انفسهم توبة فاطاعوه ورفعنا
فوقهم الطور الجبل بميثاقهم بسبب اخذ الميثاق عليهم ليخافوا فيقبلوه وقلنا لهم وهو مظل عليهم
ادخلوا الباب باب القرية سجدا سجود انحناء وقلنا لهم لا تعدوا وفي قراءة بفتح العين وتشديد
الدال وفيه ادغام التاء في الاصل في الدال اي لا تعتدوا في السبت باصطياد الحيتان فيه و
اخذنا منهم ميثاقا غليظا على ذلك فنقضوه فبما نقضهم ما زائدة والباء للسببية متعلقة بمحذوف
اي لعناهم بسبب نقضهم ميثاقهم وكفرهم بايت الله وقتلهم الانبياء بغير حق وقولهم للنبي
قلوبنا غلف لا تعي كلامك بل طبع ختم الله عليها بكفرهم فلا تعي وعظا فلا يؤمنون الا قليلا
منهم كعبد الله بن سلام واصحابه وبكفرهم ثانيا بعيسى وكرر الباء للفصل بينه وبين ما عطف عليه
وقولهم على مريم بهتانا عظيما حيث رموها بالزنا وقولهم مفتخرين انا قتلنا المسيح عيسى ابن
مريم رسول الله في زعمهم اي بمجموع ذلك عذبناهم قال تعالى تكذيبا لهم في قتله وما
قتلوه وما صلبوه ولكن شبه لهم المقتول والمصلوب وهو صاحبهم بعيسى اي القى الله عليه
شبهه فظنوه اياه وان الذين اختلفوا فيه اي في عيسى لفي شك منه من قتله حيث قال
بعضهم لما راوا المقتول الوجه وجه عيسى والجسد ليس بجسده فليس به وقال اخرون بل هو
هو وما لهم به بقتله من علم الا اتباع الظن استثناء منقطع اي لكن يتبعون فيه الظن الذي تخيلوه
وما قتلوه يقينا حال مؤكدة لنفي القتل بل رفعه الله اليه وكان الله عزيزا في ملكه حكيما في
صنعه وان ما من اهل الكتب احد الا ليؤمنن به بعيسى قبل موته اي الكتابي حين يعاين
ملئكة الموت فلا ينفعه ايمانه او قبل موت عيسى لما ينزل قرب الساعة كما ورد في حديث ويوم القيمة يكون

رواه البخاري عن ابي هريرة ۱۲ ک

---

۱۰۱ قوله ولم يفرقوا بين احد منهم اي بان يؤمنوا ببعضهم ويكفروا باخرين ۱۲ روح ۱۰۲ قوله بين احد وانما جاز دخول بين على احد لانه عام في الواحد المذكر والمؤنث وتثنيتهما وجمعهما ۱۲ مد ۱۰۳ قوله غفورا والآية تدل على بطلان قول المعتزلة في تخليد مرتكب الكبيرة لانه اخبر ان من آمن بالله ورسله ولم يفرق بين احد منهم يؤتيه اجره ومرتكب الكبيرة ممن آمن بالله ورسله ولم يفرق بين احد منهم فيدخل تحت الوعد وعلى بطلان قول من لا يقول بقدم صفات الفعل من المغفرة والرحمة لانه قال وكان الله غفورا رحيما وهم يقولون كان الله غفورا رحيما في الازل ثم صار غفورا رحيما ۱۲ مد ۱۰۴ قوله يسئلك اي سؤال تعنت وعناد ولذا لم يلبهم الله مرادهم ولو كان سؤالهم لطلب الاسترشاد لاجيبوا ۱۲ صاوي ۱۰۵ قوله اهل الكتاب الخ نزلت في احبار اليهود حين قالوا لرسول الله عليه السلام ان كنت نبيا صادقا فائتنا بكتاب من السماء جملة كما اتى به موسى عليه السلام ۱۲ ۱۰۶ قوله جملة وانما اقترحوا ذلك على سبيل التعنت وقال الحسن لو سألوه مسترشدين لاعطاهم لان انزال القرآن جملة ممكن ۱۲ مد ۱۰۷ قوله تعنتا عنت في الصراح در كارے دشوار افتادن آه والمتعنت طالب الزلة كذا في المختار ۱۲ ۱۰۸ قوله فان استكبرت ذلك وقدره اشارة الى ان قوله فقد سألوا موسى جواب شرط محذوف والمعنى ان استعظمت سؤالهم اي ان عدت سؤالهم ذلك كبيرا فقد وقع من اصولهم ما هو اعظم من ذلك ۱۲ صاوي ۱۰۹ قوله فقد سألوا جواب شرط مقدر معناه ان استكبرت ما سألوه منك فقد سألوا موسى اكبر من ذلك وانما اسند السؤال اليهم وان وجد من آبائهم في ايام موسى عليه السلام وهم النقباء السبعون لانهم كانوا على مذهبهم وراضين بسؤالهم ۱۲ مد ۱۱۰ قوله الصعقة هي نار جاءت من السماء فاهلكتهم اه من الخطيب وهم النقباء السبعون الذين كانوا مع موسى عليه السلام عند الجبل حين كلم الله تعالى سألوه ان يريهم رؤيته يدركونها بابصارهم في الدنيا ۱۲ روح ۱۱۱ قوله حيث تعنتوا اي لا لسؤالهم الرؤية لانها ممكنة كانزال القرآن جملة ولو كان ذلك بسبب سؤال الرؤية لكان موسى بذلك احق حال رب ارني انظر اليك وما اخذته الصاعقة بل اطمعه وقيده بالممكن ولا يعلق بالممكن الا ما هو ممكن الثبوت ۱۲ مد ۱۱۲ قوله تسلطا تسلط في الصراح برگماشته شدن سلطان قهرمان سلاطة قهر ۱۲ ۱۱۳ قوله فاطاعوه اي فقتل منهم سبعون الفا في يوم واحد ۱۲ ۱۱۴ قوله وهو مظل عليهم اي مرفوع فوق رؤسهم ومحاذيهم كالظلة وهذا التقييد سبق قلم لان قصة فتح القرية كانت بعد خروجهم من التيه وقصة رفع الجبل فوق رؤسهم كانت عقب نزول التوراة قبل دخولهم التيه ۱۲ جمل ۱۱۵ قوله باب القرية وهي اريحا او بيت المقدس ۱۲ ۱۱۶ قوله غلف جمع اغلف اي هي مغشاة باغشية جبلية لا تفقه ما تقول او جمع غلاف اي هي اوعية للعلوم سكن للتخفيف ۱۲ ۱۱۷ قوله لا تعي اي لا تفهم اي عار در وعا نهادن چيزے را وعى بالفتح نگاه داشتن ويادگرفتن ۱۲ صراح ۱۱۸ قوله بل الخ هو رد وانكار لقولهم قلوبنا غلف ۱۲ مد ۱۱۹ قوله وبكفرهم معطوف على فبما نقضهم او على ما يليه من قوله بكفرهم ولما تكرر منهم الكفر لانهم كفروا بموسى ثم بعيسى ثم بمحمد عليهم السلام عطف بعض كفرهم على بعض ۱۲ مد ۱۲۰ قوله ثانيا بعيسى اي والاول بموسى والتوراة ۱۲ ۱۲۱ قوله وكرر الباء اي في قوله وبكفرهم للفصل اي باجنبي وهو قوله بل طبع الله الخ ۱۲ كرخي ۱۲۲ قوله المسيح سمي مسيحا لان جبرئيل مسحه بالبركة فهو ممسوح او لانه كان يمسح المريض والاكمه والابرص فيبرأ فسمي مسيحا بمعنى الماسح ۱۲ مد ۱۲۳ قوله رسول الله فان قيل كانوا كافرين برسالة عيسى ويسمونه الساحر فكيف قالوا انا قتلنا المسيح عيسى ابن مريم رسول الله اجيب بانهم قالوه بزعم عيسى عندهم او انهم قالوه على وجه الاستهزاء ۱۲ من الخطيب ۱۲۴ قوله في زعمهم متعلق بقوله قتلنا ۱۲ ۱۲۵ قوله في زعمهم لما كان القائلون اليهود وهم لا يقرون برسالة عيسى عليه السلام اوله بان تسميته رسولا بناء على قول عيسى واتباعه ويحتمل انهم قالوه استهزاء ويحتمل ان الله وصفه وان لم يقولوا ذلك ۱۲ ک ۱۲۶ قوله اي بمجموع ذلك عذبناهم اشار بهذا الى ان المجرورات المتقدمة تتعلق جميعها بعامل واحد ولا يحتاج كل واحد منها الى افراده بعامل والى ان ما قدره اولا بقوله لعناهم لا يتعين بخصوصه بل يصح تقدير كل ما يدل على هوانهم وحقارتهم فلذلك قدره بعضهم لعناهم وبعضهم فعلنا بهم وبعضهم عذبناهم وهذا اخيرا اولى لانه ينطبق على جميع التقديرات والحاصل انه اشار الى خصوص المتعلق اولا واشار ثانيا الى ان تعميمه اولى ۱۲ من الجمل ۱۲۷ قوله ولكن شبه لهم روي ان رهطا من اليهود سبوه وسبوا امه فدعا عليهم اللهم انت ربي وبكلمتك خلقتني اللهم العن من سبني وسب والدتي فمسخ الله من سبهما قردة وخنازير فاجتمعت اليهود على قتله فاخبره الله بانه يرفعه الى السماء ويطهره من صحبة اليهود فقال لاصحابه ايكم يرضى ان يلقى عليه شبهي فيقتل ويصلب ويدخل الجنة فقال رجل منهم انا فالقى عليه شبهه فقتل وصلب وقيل كان رجلا ينافق عيسى فلما ارادوا قتله قال انا ادلكم عليه فدخل بيت عيسى ورفع عيسى والقى شبهه على المنافق فدخلوا عليه وقتلوه وهم يظنون انه عيسى وجاز هذا على قوم متعنتين حكم الله بانهم لا يؤمنون وشبه مسند الى الجار والمجرور وهو لهم كقولك خيل اليه كانه قيل ولكن وقع لهم التشبيه او مسند الى ضمير المقتول لدلالة انا قتلنا عليه كانه قيل ولكن شبه لهم من قتلوه ۱۲ مد ۱۲۸ قوله المقتول والمصلوب المدلول عليه بقوله انا قتلنا اي شبه وقيل اسند الفعل الى الجار والمجرور اي وقع لهم التشبيه بين عيسى ومن قتلوه ۱۲ ک ۱۲۹ قوله وهو صاحبهم اسمه طيطيانوس كما في المعالم وغيره وقوله بعيسى متعلق بشبه وقوله عليه اي على الصاحب وقوله شبهه اي شبه عيسى ۱۲ ۱۳۰ قوله حيث قال الخ او لانهم كانوا يقولون ان كان هذا عيسى فاين صاحبنا وان كان هذا صاحبنا فاين عيسى ۱۲ مد ۱۳۱ قوله استثناء منقطع لان الظن المتبع ليس من العلم الا ان يفسر العلم بما يعم ۱۲ ک ۱۳۲ قوله وان ما من اشار الى ان إن هنا نافية والمخبر عنه محذوف قامت صفته مقامه اي وما احد من اهل الكتاب وحذف احد لانه ملحوظ في كل نفي يدخله الاستثناء نحو ما قام الا زيد اي ما قام احد الا زيد ۱۲ كرخي ۱۳۳ قوله الا ليؤمنن به جملة قسمية واقعة صفة لموصوف محذوف تقديره وان من اهل الكتاب احد الا ليؤمنن به ونحوه قوله تعالى وما منا الا له مقام معلوم والمعنى وما من اليهود والنصارى احد الا ليؤمنن قبل موته بعيسى عليه السلام وبانه عبد الله ورسوله يعني اذا عاين قبل ان تزهق روحه حين لا ينفعه ايمانه لانقطاع وقت التكليف او الضمير ان لعيسى عليه السلام يعني وان منهم احد الا ليؤمنن بعيسى عليه السلام قبل موت عيسى وهم اهل الكتاب الذين يكونون في زمان نزوله روي انه ينزل من السماء في آخر الزمان فلا يبقى احد من اهل الكتاب الا يؤمن به حتى تكون الملة واحدة وهي ملة الاسلام او الضمير في به يرجع الى الله او الى محمد والثاني الى الكتابي ۱۲ مدارك

عيسى عليهم شهيدا بما فعلوه لما بعث اليهم فبظلم اى بسبب ظلم من الذين هادوا هم اليهود
حرمنا عليهم طيبت احلت لهم هى التى فى قوله حرمنا كل ذى ظفر الاية وبصدهم الناس عن
سبيل الله دينه صدا كثيرا واخذهم الربوا وقد نهوا عنه فى التورية واكلهم اموال الناس بالباطل
بالرشى فى الحكم واعتدنا للكفرين منهم عذابا اليما مؤلما لكن الراسخون الثابتون فى العلم
منهم كعبد الله بن سلام والمؤمنون المهاجرون والانصار يؤمنون بما انزل اليك وما انزل من
قبلك من الكتب والمقيمين الصلوة نصب على المدح وقرئ بالرفع والمؤتون الزكوة والمؤمنون
بالله واليوم الاخر اولئك سنؤتيهم بالنون والياء اجرا عظيما هو الجنة انا اوحينا اليك كما اوحينا ع ۲۲ ۱۰ ۲
الى نوح والنبين من بعده وكما اوحينا الى ابرهيم واسمعيل واسحق ابنيه ويعقوب ابن اسحق
والاسباط اولاده وعيسى وايوب ويونس وهرون وسليمن واتينا اباه داود زبورا بالفتح
اسم للكتاب المؤتى والضم مصدر بمعنى مزبورا اى مكتوبا وارسلنا رسلا قد قصصنهم عليك من
قبل ورسلا لم نقصصهم عليك روى انه تعالى بعث ثمانية الاف نبى اربعة الاف من بنى اسرائيل
واربعة الاف من سائر الناس قاله الشيخ فى سورة غافر وكلم الله موسى بلا واسطة تكليما
رسلا بدل من رسلا قبله مبشرين بالثواب من امن ومنذرين بالعقاب من كفر ارسلناهم لئلا
يكون للناس على الله حجة مقال بعد ارسال الرسل اليهم فيقولوا ربنا لولا ارسلت الينا رسولا فنتبع
اياتك ونكون من المؤمنين فبعثناهم لقطع عذرهم وكان الله عزيزا فى ملكه حكيما فى صنعه
ونزل لما سئل اليهود عن نبوته صلى الله عليه وسلم فانكروه لكن الله يشهد يبين نبوتك بما انزل اليك
من القران المعجز انزله متلبسا بعلمه اى عالما به او وفيه علمه والملئكة يشهدون لك ايضا وكفى
بالله شهيدا على ذلك ان الذين كفروا بالله وصدوا الناس عن سبيل الله دين الاسلام بكتمهم
نعت محمد صلى الله عليه وسلم وهم اليهود قد ضلوا ضللا بعيدا عن الحق ان الذين كفروا بالله و
ظلموا نبيه بكتمان نعته لم يكن الله ليغفر لهم ولا ليهديهم طريقا من الطرق الا طريق جهنم اى
الطريق المؤدى اليها خلدين مقدرين الخلود فيها اذا دخلوها ابدا وكان ذلك على الله يسيرا
هينا يايها الناس اى اهل مكة قد جاءكم الرسول محمد بالحق من ربكم فامنوا به واقصدوا
خيرا لكم مما انتم فيه وان تكفروا به فان لله ما فى السموت والارض

---

۱ قوله شهيدا اى يشهد على اليهود بانهم كذبوه ويشهد على النصارى بانهم زعموه ابن الله ۱۲ مد ۲ قوله هم اليهود سموا بذلك لانهم هادوا بمعنى تابوا ورجعوا عن عبادة العجل ۱۲ صاوى ۳ قوله بالرشى فى المصباح الرشوة بالكسر ما يعطيه الشخص لحاكم وغيره ليحكم به او يحمله على ما يريد وجمعها رشا ۱۲ ۴ قوله لكن الراسخون استدراك على قوله واعتدنا للكافرين منهم عذابا اليما والمعنى من كان من اليهود وفعل تلك الافعال المتقدمة واصر على الكفر ومات عليه اعتدنا لهم عذابا اليما واما من كان من اليهود غير انه رسخ فى العلم وآمن وعمل صالحا فاولئك سنؤتيهم اجرا عظيما والراسخون مبتدأ وفى العلم متعلق به وقوله منهم متعلق بمحذوف حال من الراسخون وقوله اولئك مبتدأ وسنؤتيهم خبره والجملة خبر الراسخون ۱۲ صاوى ۵ قوله يؤمنون الخ خبر المبتدأ وهو الراسخون وما عطف عليه ۱۲ ۶ قوله نصب على المدح بتقدير وامدح المقيمين او خفض عطفا على ما انزل اليك والمراد بهم الانبياء اى يؤمنون بالكتب والانبياء ۱۲ ك ۷ قوله وقرئ بالرفع عطفا على الراسخون او الضمير فى يؤمنون او على انه مبتدأ والخبر اولئك سنؤتيهم ۱۲ بيضاوى ۸ قوله بالرفع وهو الثابت فى مصحف عبد الله عطفا على الراسخون او ضمير يؤمنون او على انه مبتدأ والخبر اولئك ۱۲ ك ۹ قوله انا اوحينا اليك قيل سبب نزولها ان مسكينا وعدى بن زيد قالا يا محمد ما نعلم ان الله انزل على بشر من شىء من بعد موسى وقيل هو جواب لقولهم لن نؤمن لك حتى تنزل علينا كتابا من السماء جملة واحدة فالمعنى انكم تقرون بنبوة نوح وجميع الانبياء المذكورين فى الآية ولم ينزل على احد منهم كتابا جملة مثل ما انزل على موسى فعدم انزال الكتاب جملة ليس قادحا فى نبوتهم فكذلك محمد صلى الله عليه وسلم ۱۲ صاوى ۱۰ قوله كما اوحينا الى نوح وانما بدأ الله عز وجل بنوح لانه اول نذير على الشرك اولانه اول من عذبت امته لردهم دعوته ۱۲ من المعالم ۱۱ قوله واتينا داود زبورا والجملة عطف على اوحينا داخلة فى حكمه والزبور هو الكتاب ماخوذ من الزبر وهو الكتابة وكان فيه مائة وخمسون سورة ليس فيها حكم ولا حلال ولا حرام بل فيها مواعظ وتسبيح وتقديس وتحميد ۱۲ من المعالم والخازن وغيره ۱۲ قوله بالفتح للاكثر كان فيها مائة وخمسون سورة ليس فيها حكم ولا حلال ولا حرام وانما هى مواعظ ۱۲ ك ۱۳ قوله والضم مصدر الخ قراءتان سبعيتان الضم لحمزة والفتح لغيره وقوله مصدر اى فهو اسم مفرد على فعول كالدخول والجلوس والقعود قاله ابو البقاء وغيره وفيه نظر من حيث ان الفعول بالضم يكون مصدر اللازم ولا يكون للمتعدى الا فى الفاظ محفوظة نحو اللزوم والنهوك وزبر كما ترى متعد فيضعف جعل الفعول مصدرا له آه سمين فالاولى انه جمع زبر بالفتح مصدر زبر من باب ضرب ونصر بمعنى كتب وذلك مثل فلس وفلوس او جمع زبر بالكسر مثل حمل وحمول وقدر وقدور كما فى الشهاب وفى المعالم قرأ الاعمش وحمزة زبورا والزبور بضم الزاى حيث كان بمعنى جمع زبر اى اتينا داود كتبا وصحفا مزبورة اى مكتوبة وقرأ الآخرون بفتح الزاى وهو اسم الكتاب الخ وفى المختار والزبر بالكسر الكتاب والجمع زبور كقدر وقدور ومنه وفى الصراح زبر بالكسر نبشته زبور جمع وبالفتح نبشته وهو فعول بمعنى مفعول ۱۲ ۱۴ قوله مصدرا آه اى فهو اسم مفرد على فعول كالدخول والجلوس والقعود قاله ابو البقاء وغيره ۱۲ ۱۵ قوله قاله الشيخ اى الجلال المحلى فى سورة الغافر ونقل المفسر فى الجامع وفى التفسير الكبير انه رواه الحاكم وتعقبه ورواه ابو يعلى بلفظ كان من خلا من اخوانى من الانبياء ثمانية آلاف نبى ثم كان ابن مريم ثم كنت انا ورواه ابن سعد عن انس بلفظ بعثت على اثر ثمانية آلاف من الانبياء منهم اربعة آلاف من بنى اسرائيل ۱۲ ك ۱۶ قوله فى سورة غافر آه ودلت الآية على ان معرفة الرسل باعيانهم ليس بشرط لصحة الايمان بل من شرطه ان يؤمن بهم اذ لو كان معرفة كل واحد منهم شرطا لقص علينا كل ذلك ۱۲ مد ۱۷ قوله وكلم الله موسى الخ عطف على اوحينا اليك عطف القصة على القصة وتاكيد كلم بالمصدر يدل على انه عليه السلام سمع كلام الله حقيقة لا كما يقوله القدرية من ان الله تعالى خلق كلاما فى محل فسمع موسى ذلك الكلام ۱۲ روح ۱۸ قوله ارسلناهم اشارة الى ان لام لئلا متعلق به ۱۲ ۱۹ قوله لئلا يكون متعلق بارسلنا او يتعلق بمبشرين ومنذرين والمعنى ان ارسالهم ازاحة للعلة وتتميم لالزام الحجة لئلا يقولوا لولا ارسلت الينا رسولا فيوقظنا من سنة الغفلة وينبهنا لما وجب الانتباه له ويعلمنا ما سبيل معرفته السمع كالعبادات والشرائع اعنى فى حق مقاديرها واوقاتها وكيفياتها دون اصولها فانها مما يعرف بالعقل ۱۲ مد ۲۰ قوله يشهد ومعنى شهادة الله بما انزل اليه عليه السلام اثباته لصحته باظهار المعجزات كما تثبت الدعاوى بالبينات اذ الحكيم لا يؤيد الكاذب بالمعجزة ۱۲ مدارك ۲۱ قوله اى عالما اى وهو عالم بانك اهل لانزاله اليك وانك مبلغه او انزله بما علم من مصالح العباد وفيه نفى قول المعتزلة فى انكار الصفات فانه اثبت لنفسه العلم ۱۲ مدارك ۲۲ قوله او وفيه علمه اى معلومه مما يحتاج اليه الناس فى معاشهم ومعادهم فالجار والمجرور على الاول حال من الفاعل وعلى الثانى من المفعول والجملة فى موضع التفسير لما قبلها ۱۲ كرخى والمعنى على الثانى انزله حال كونه معلوما لله ومعنى كونها فيه دلالته عليها وفهمها منه ۱۲ ۲۳ قوله مقدرين الخلود اشار به الى ان خالدين حال مقدرة اى من مفعول يهديهم لان المراد بالهداية هدايتهم فى الدنيا الى طريق جهنم اى الى ما يؤدى الى الدخول فيها فهم فى هذه الحالة غير خالدين فيها ۱۲ كرخى ۲۴ قوله هينا اى وكان تخليدهم فى جهنم سهلا عليه والتقدير يعاقبهم خالدين فهو حال مقدرة والآيتان فى قوم علم الله انهم لا يؤمنون ويموتون على الكفر ۱۲ مدارك ۲۵ قوله يايها الناس آه لما حكى الله تعالى لرسوله تعلل اليهود بالاباطيل ورد عليهم ذلك ببيان ان شانه فى امر الوحى والارسال كشأن من يعترفون بنبوتهم واكد ذلك بشهادته وشهادة الملائكة امر المكلفين كافة بالايمان امرا مشفوعا بالوعد بالاجابة والوعيد على الرد تنبيها على ان الحجة قد لزمت ولم يبق لاحد بعد ذلك عذر فى عدم القبول كذا فى ابى السعود ۱۲ جمل ۲۶ قوله بالحق اى بالاسلام او هو حال اى محقا ۱۲ مد ۲۷ قوله واقصدوا اشارة الى ان قوله تعالى خيرا منصوب بفعل مضمر وهو اقصدوا ۱۲ ۲۸ قوله خيرا لكم قيل تقديره لكن الايمان خيرا لكم ومنعه البصريون لان كان لا يحذف مع اسمه الا فيما لا بد منه ولانه يؤدى الى حذف الشرط وجزائه ۱۲ ك

ملكا وخلقا وعبيدا فلا يضره[١] كفركم[٢] وكان الله عليما بخلقه حكيما في صنعه بهم يا اهل الكتب الانجيل[٣] لا تغلوا تتجاوزوا الحد في دينكم ولا تقولوا على الله الا القول الحق من تنزيهه عن الشريك والولد انما المسيح[٤] عيسى ابن مريم رسول الله وكلمته[٥] القاها اوصلها الى مريم وروح[٦] اى ذو روح منه[٧] اضيف[٨] اليه تعالى تشريفا له وليس[٩] كما زعمتم ابن الله او الها معه او ثالث ثلثة لان ذا[١٠] الروح مركب والاله منزه عن التركيب وعن نسبة المركب اليه فامنوا بالله ورسله ولا تقولوا الالهة ثلثة[١١] الله وعيسى وامه انتهوا عن ذلك[١٢] واتوا خيرا لكم منه وهو التوحيد انما الله اله واحد سبحنه[١٣] تنزيها له عن ان يكون له ولد له ما في السموت وما في الارض خلقا وملكا والملكية تنافي البنوة وكفى بالله وكيلا شهيدا[١٤] على ذلك لن يستنكف يتكبر ويانف[١٥] المسيح الذي زعمتم انه اله عن ان يكون عبدا لله ولا الملئكة[١٦] المقربون عند الله لا يستنكفون ان يكونوا عبيدا وهذا[١٧] من احسن الاستطراد ذكر للرد على من زعم انها الهة او بنات الله كما رد بما قبله على النصارى الزاعمين ذلك المقصود خطابهم ومن يستنكف[١٨] عن عبادته ويستكبر[١٩] فسيحشرهم اليه جميعا في الاخرة فاما الذين امنوا وعملوا الصلحت فيوفيهم اجورهم ثواب اعمالهم ويزيدهم من فضله ما لا عين[٢٠] رأت ولا اذن سمعت ولا خطر على قلب بشر واما الذين استنكفوا واستكبروا عن عبادته فيعذبهم عذابا اليما مؤلما هو عذاب النار ولا يجدون لهم من دون الله اى غيره وليا يدفعه عنهم ولا نصيرا يمنعهم منه يايها الناس قد جاءكم برهان حجة من ربكم عليكم وهو النبي[٢١] صلى الله عليه وسلم وانزلنا اليكم نورا مبينا بينا وهو القران[٢٢] فاما الذين امنوا بالله واعتصموا به فسيدخلهم في رحمة منه وفضل ويهديهم اليه صراطا طريقا مستقيما هو دين الاسلام يستفتونك في الكلالة[٢٣] قل الله يفتيكم في الكلالة ان امرؤ مرفوع بفعل يفسره هلك مات ليس له ولد[٢٤] اى ولا والد[٢٥] هو الكلالة[٢٦] وله اخت من ابوين او اب[٢٧] فلها نصف ما ترك وهو اى الاخ كذلك يرثها جميع ما تركت ان لم يكن لها ولد فان كان لها ولد ذكر فلا شيء له او انثى فله ما فضل عن نصيبها ولو كانت الاخت او الاخ من ام ففرضه السدس كما تقدم اول السورة فان كانتا اى الاختان اثنتين اى فصاعدا لانها نزلت في جابر[٢٨] وقد مات[٢٩] عن اخوات فلهما الثلثن مما ترك الاخ وان كانوا اى الورثة اخوة رجالا ونساء فللذكر منهم مثل حظ الانثيين يبين الله لكم شرائع دينكم لئلا[٣٠] ان تضلوا والله بكل شيء عليم ومنه الميراث روى الشيخان عن البراء[٣١] انها اخر اية نزلت من الفرائض[٣٢]

---

[١] قوله فلا يضره كفركم اشارة الى ان الجواب محذوف وجملة فان لله الخ تعليل له ١٢ [٢] قوله كفركم اى لانه غنى عنكم ونبه على غناه بقوله فان لله ما فى السموات والارض وهو يعم ما اشتملتا عليه وتركبتا منه ١٢ ج [٣] قوله الانجيل آه اى فالكتاب عام المراد به خاص وكذا اهل الكتاب المراد بهم حينئذ النصارى فكل منهما عام المراد به خاص وذلك لان ما بعده يدل لذلك وقيل المراد بهم الفريقان فغلو اليهود بتنقيص عيسى حيث قالوا انه ابن زانية وغلو النصارى بالمبالغة فى تعظيمه ١٢ جمل [٤] قوله انما المسيح عيسى ابن مريم المسيح مبتدأ وعيسى بدل منه او عطف بيان وابن مريم صفته ورسول الله خبر المبتدأ وكلمته عطف عليه اه والمسيح لقب من الالقاب المشرفة كالصديق وفاروق واصله بالعبرانية مشيحا ومعناه المبارك ١٢ من روح البيان وغيره [٥] قوله وكلمته اى انه تكون بكلمته وامره الذى هو كن من غير واسطة اب ولا نطفة فان تكوين الخلق كله وان كان بكلمة كن ولكن بالوسائط ١٢ روح [٥] قوله وكلمته عطف على رسول الله وقيل له هذا لانه يهتدى به كما يهتدى بالكلام ١٢ مدارك [٦] قوله روح معطوف على الخبر ايضا وقيل له روح لانه كان يحيى الموتى كما سمى القرآن روحا بقوله وكذلك اوحينا اليك روحا من امرنا لما انه يحيى القلوب ١٢ مدارك [٧] قوله منه اى نشأت وخلقت فمن ابتدائية لا تبعيضية كما زعمت النصارى حكى ان طبيبا حاذقا نصرانيا جاء للرشيد فناظر على بن الحسين الواقدى ذات يوم فقال له ان فى كتابكم ما يدل على ان عيسى جزء من الله وتلا هذه الآية فقرأ الواقدى له وسخر لكم ما فى السموات وما فى الارض جميعا منه فقال اذن يلزم ان تكون جميع الاشياء جزأ منه سبحانه فبهت النصرانى واسلم وفرح الرشيد فرحا شديدا واعطى الواقدى صلة فاخرة ١٢ معالم [٨] قوله اضيف اليه تعالى تشريفا له كما يقال بيت الله وناقة الله ١٢ وعبارة الخطيب وسمى عيسى كلمة الله وروحا منه لانه ذو روح وجد من غير جزء من ذى روح كالنطفة المنفصلة من الاب الحى اه وفى الكبير والروح هو النفخ فى كلام العرب فان الروح والريح متقاربان فالروح عبارة عن نفخة جبرئيل ١٢ وقوله منه يعنى ان ذلك النفخ من جبرئيل كان بامر الله وذاته منه وهذا كقوله فنفخنا فيه من روحنا ١٢ [٩] قوله وليس كما زعمتم ابن الله اشار بذلك الى انهم فرق ثلاثة فرقة تقول انه ابن الله وفرقة تقول انهما الهان الله وعيسى وفرقة تقول الآلهة ثلاثة الله وعيسى وامه ١٢ ص [١٠] قوله لان ذا الروح الخ يشير بهذا الى قياس من الشكل الاول بان يقال عيسى ذو روح وكل ذى روح مركب ينتج عيسى مركب فتجعل هذه النتيجة صغرى لقياس آخر من الشكل الثانى بان يقال عيسى مركب والاله لا يكون مركبا ولا ينسب اليه التركيب ينتج عيسى ليس باله اى لا مستقلا ولا واحدا من ثلاثة ولا ابن الله ١٢ [١١] قوله ثلاثة خبر مبتدأ مضمر واليه اشار الشارح بقوله الآلهة ١٢ [١٢] قوله عن ذلك اى ما ادعيتموه من كون عيسى ابن الله او ثالث ثلاثة وقوله واتوا خيرا اى اعتقدوا خيرا لكم منه اى مما ادعيتموه وقوله وهو التوحيد تفسير لخيرا ١٢ [١٣] قوله سبحانه اى سبحه تسبيحا من ان يكون له ولد ١٢ بيضاوى [١٤] قوله شهيدا اى حافظا ومدبرا لهما ولما فيهما ومن عجز عن كفاية امر يحتاج الى ولد يعينه ولما قال وفد نجران لرسول الله صلى الله عليه وسلم لم تعيب صاحبنا عيسى قال واى شئ اقول قالوا تقول انه عبد الله ورسوله قال انه ليس بعار ان يكون عبد الله ورسوله قالوا بلى فنزل لن يستنكف الخ ١٢ مدارك [١٥] قوله ويانف الانف والانفة ننگ داشتن ١٢ صراح [١٦] قوله ولا الملائكة الخ المعنى ولا الملائكة المقربون ان يكونوا عبادا لله فحذف ذلك لدلالة عبدا لله عليه ايجازا وتشبثت المعتزلة القائلون بتفضيل الملك على البشر بهذه الآية وقالوا الارتقاء انما يكون الى الاعلى يقال فلان لا يستنكف عن خدمتى ولا ابوه ولو قال ولا عبده لم يحسن وكان معنى قوله ولا الملائكة المقربون ولا من هو اعلى منه قدرا واعظم منه خطرا ويدل عليه تخصيص المقربين والجواب انا نسلم تفضيل الثانى على الاول ولكن هذا ليس ما تنازعنا فيه لان الآية تدل على ان الملائكة المقربين باجمعهم افضل من عيسى ونحن نسلم بان جميع الملائكة المقربين افضل من رسول واحد من البشر الى هذا ذهب بعض اهل السنة ولان المراد ان الملائكة مع ما لهم من القدرة الفائقة قدر البشر والعلوم اللدنية وتجردهم عن التولد الازدواجى راسا لا يستنكفون عن عبادته فكيف بمن تولد من آخر ولا يقدر على ما يقدرون ولا يعلم ما يعلمون الى آخر ما قال فى المدارك ١٢ [١٧] قوله وهذا الخ اى قوله ولا الملائكة المقربون لان الاستطراد ذكر الشئ فى غير محله لمناسبة والمناسبة هنا الرد على النصارى فى عيسى فناسب ان يرد على المشركين فى قولهم الملائكة بنات الله ١٢ صاوى [١٨] قوله ومن يستنكف عن عبادته الخ وكذا من لا يستنكف ولا يستكبر فلا بد من ملاحظة هذا المقدر كما يدل عليه عموم الجواب وهو قوله فسيحشرهم الخ اذ الحشر عام للمؤمنين والكافرين وكما يدل عليه التفصيل بقوله فاما الذين آمنوا الى ان قال واما الذين استنكفوا فقد حذف من الاجمال ما اثبت فى التفصيل ١٢ [١٩] قوله ويستكبر الاستكبار دون الاستنكاف ولذلك عطف عليه وانما يستعمل حيث لا استحقاق بخلاف التكبر فانه قد يكون باستحقاق ١٢ روح البيان [٢٠] قوله ما لا عين رأت آه مفعول يزيد اى ان ذلك من مواهب الجنة وهى موصوفة بهذه الصفات الثلاث والمراد انها لم تخطر على قلب بشر على وجه التفصيل واحاطة العلم بها والا فاسم نعيم الجنان يخطر على قلوبنا ونسمعه من السنة لكن على وجه الاجمال ١٢ جمل [٢١] قوله وهو النبى صلى الله عليه وسلم وانما سماه برهانا لان حرفته اقامة البرهان على تحقيق الحق وابطال الباطل كما فى الكبير ١٢ [٢٢] قوله وهو القرآن وسماه نورا لانه سبب لوقوع نور الايمان فى القلب ولانه تتبين به الاحكام كما تتبين بالنور الاعيان هكذا فى روح البيان والكبير اقول ولانه يظهر به سبيل الحق كما يظهر بالنور الاشياء ١٢ [٢٣] قوله فى الكلالة حذف لدلالة الثانى عليه ١٢ ك [٢٤] قوله ليس له ولد صفة امرأ واستدل به من ليس عنده من شرط الكلالة انتفاء الوالدين بل يكفى انتفاء الولد وهو رواية عن ابن جرير باسناد الصحيح لكن الذى عليه جمهور الصحابة والتابعين انه من لا ولد له ووالد وهو قول ابى بكر اخرجه عن ابى شيبة ولهذا زاد المفسر ١٢ [٢٥] قوله اى ولا والد وانما اكتفى الله بذكر نفى الولد فقط فى الموضعين مع ان الوالد ايضا كذلك لانه يستدل بحكم انتفاء الولد على حكم انتفاء الوالد لان الولد اقرب الى الميت من الوالد فاذا ورث الاخ عند انتفاء الاقرب يرث عند انتفاء الابعد بالطريق الاولى وعند ابن عباس رض الكلالة من لا ولد له فقط فلا اشتباه فى الآية حينئذ ١٢ كذا فى الاكليل [٢٦] قوله وهو الكلالة وقد يطلق على من لم يرث من غير والده وولده ايضا ١٢ ك [٢٧] قوله من ابوين او اب فى الخطيب المراد بالاخت الاخت من الابوين او الاب لانه جعل اخوها عصبة والذى لام لا يكون عصبة فتخرج من هذا الحكم بخلاف ما سبق من الآية فان المراد بالاخ والاخت ثمه الاخ او الاخت لام فقط فانه اوجب ثمه السدس وهو يناسب اولاد الام ١٢ [٢٨] قوله فى جابر روى البخارى عنه انه كان مريضا فعاده رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال انى كلالة فكيف اصنع من مالى فنزلت ١٢ ك [٢٩] قوله وقد مات اى كان قرب موته عن اخواته والا فظاهره غير مراد فانه لم يمت فى زمن النبى صلى الله عليه وسلم بل بعده بزمن طويل حتى قيل انه آخر من مات من الصحابة بالمدينة وقوله لئلا تضلوا كذا فسره الكسائى قالوا وحذف لا مبالغة وقيل كراهة ان تضلوا ١٢ ك [٣٠] قوله لئلا تضلوا يشير به الى انه مفعول من اجله على حذف لا ١٢ [٣١] قوله عن البراء انها اى ابن عازب رضى الله عنهما وقوله انها اى آية يستفتونك فى الكلالة الخ آخر آية ١٢ [٣٢] قوله من الفرائض اى فلا يعارض ما رواه البخارى عن ابن عباس انه قال آخر آية نزلت آية الربوا ثم سورة النساء ١٢ كمالين

[1] قوله سورة المائدة وجه المناسبة بينها وبين ما قبلها انه حيث وعدنا الله بالبيان كراهة وقوع الضلال منا تمم ذلك لوعده بذكر هذه السورة فان فيها احكاما لم تكن في غيرها ۱۲ صاوی [2] قوله مدنية اي نزلت بعد الهجرة وان بعضها في مكة كما سيأتي وبكذا هو الراجح في تفسير المعنى ۱۲ جمل [3] قوله اوفوا بالعقود والوفاء القيام بموجب العقد وكذا الايفاء والعقد هو العهد الوثيق المشبه بعقد الحبل ونحوه والمراد بالعقد ما يعم جميع ما الزمه الله تعالى عباده وعقده عليهم من التكاليف والاحكام الدينية وما يعقدونه فيما بينهم من عقود الامانات والمعاملات ونحوها مما يجب الوفاء به او يحسن دينا بان يحمل الامر على معنى يعم الوجوب والندب امر بذلك اولا ۱۲ ابو السعود وفي اللمعات على حديث الترمذي اذا وعد الرجل اخاه ومن نيته ان يفي له فلم يف ولم يجئ للميعاد فلا اثم عليه انتهى فيه دليل على ان الوفاء بالوعد ليس بواجب شرعي بل هو من مكارم الاخلاق بعد ان كان نيته الوفاء انتهت ۱۲ [4] قوله المؤكدة اخذه من لفظ العقود فان العقد في الاصل يشعر بالتاكيد والقوة ۱۲ جمل [5] قوله بهيمة الانعام البهيمة كل ذات اربع قوائم واضافتها للبيان كثوب الخز ۱۲ ابو السعود وفي الكبير كل حي لا عقل له فهو بهيمة ثم اختص هذا الاسم بكل ذات اربع في البر والبحر والانعام هي الابل والبقر والغنم فان قيل لم افرد البهيمة وجمع الانعام اجيب بارادة الجنس كما في الخطيب اي احل لكم اكل البهيمة من الانعام وهي الازواج الثمانية المعدودة في سورة الانعام والحق بها الظباء والبقر الوحشي ونحوهما ۱۲ [6] قوله الا ما يتلى عليكم و ذلك عشرة اشياء اولها الميتة وآخرها وما ذبح على النصب فقول الشارح الآية اي الى قوله وما ذبح على النصب ۱۲ [7] قوله تحريمه يشير به الى ان الاصل آية تحريمه ثم حذف المضاف الذي هو آية واقيم المضاف اليه وهو تحريمه مقامه ثم حذف المضاف اليه ثانيا ۱۲ [8] قوله فالاستثناء منقطع وجه ذلك ان ما يتلى لفظ اذ التلاوة ذكر اللفظ واللفظ ليس من جنس البهيمة ۱۲ زكريا على البيضاوي [9] قوله ويجوز ان يكون متصلا اي فيكون المستثنى منه حلال والمستثنى حرام ۱۲ [10] قوله ونحوه اي من العوارض كالموت بالخنق والوقذ والنطح ۱۲ ك [11] قوله حرم جمع حرام صفة مشبهة بمعنى اسم الفاعل كما اشار اليه الشارح بقوله اي محرمون اي داخلون في الاحرام بالحج والعمرة كما في الكبير والجملة حال من الضمير المستكن في محلي الصيد ۱۲ [12] قوله من ضمير لكم اي احلت لكم هذه الاشياء لا محلين الصيد وانتم محرمون والمعنى كما قاله العلامة الزمخشري احللنا لكم بعض الانعام في حال امتناعكم من الصيد وانتم محرمون لئلا يحرج عليكم النهي يعني ان المقصود من سوق الآية امتنانه سبحانه على عباده بتحليل الانعام في حال الامتناع من الصيد حال الاحرام وزيادة لفظ البعض باعتبار الصيد الوحشي من الانعام مجازا وتغليبا او دلالة وذلك مع وضوحه قد زلت فيه اقدام الاعلام وعن الاخفش انه حال من اوفوا وقيل استثناء ۱۲ ك [13] قوله ان الله يحكم ما يريد كالعلة لما قبله اي فالاحكام صادرة من الله على حسب ارادته فلا اعتراض عليه ولا معقب لحكمه وهذا مما يرد على المعتزلة القائلين بوجوب الصلاح والاصلح [14] قوله لا تحلوا شعائر الله المراد لا تحلوا ما حرم الله عليكم حال احرامكم من الصيد ۱۲ كبير [15] قوله جمع شعيرة وهي اسم ما اشعر اي جعل شعارا وهي المنسك من مواقف الحج ومرامي الجمار والمطاف والمسعى والافعال التي هي علامات الحاج يعرف بها من الاحرام او الطواف ونحوها ۱۲ ك [16] قوله يبتغون حال من الضمير في آمين اي حال كون الآمين مبتغين فضلا وقوله بزعمهم صفة لرضوانا اي رضوانا كائنا بحسب زعمهم الفاسد لان الكافرين ليس لهم نصيب من الرضوان ۱۲ [17] قوله بقصده اي بسبب قصد البيت للحج والعمرة ۱۲ ك [18] قوله بزعمهم متعلق بقوله يبتغون رضوانا وانما قال ذلك لانهم كانوا مشركين يظنون في انفسهم ان الحج يقربهم الى الله ۱۲ ك [19] قوله وهذا منسوخ الخ الاشارة الى قوله ولا الشهر الحرام ولا الهدي ولا القلائد ولا آمين البيت الحرام والاربعة منسوخة وقوله بآية براءة اي بجنس آية براءة اذ الناسخ منها كما هنا آيات متعددة ۱۲ جمل وفي الكبير اختلف الناس فقال بعضهم هذه الآية منسوخة لان قوله تعالى لا تحلوا شعائر الله ولا الشهر الحرام يقتضي حرمة القتال في الشهر الحرام وذلك منسوخ بقوله اقتلوا المشركين حيث وجدتموهم وقوله ولا آمين البيت الحرام يقتضي حرمة منع المشركين عن المسجد الحرام وذلك منسوخ بقوله فلا يقربوا المسجد الحرام بعد عامهم هذا وهذا قول كثير من المفسرين كابن عباس ومجاهد والحسن وقتادة وقال الشعبي لم ينسخ من سورة المائدة الا هذه الآية وقال قوم آخرون من المفسرين هذه الآية غير منسوخة انتهى واختلف ايضا في شان نزولها فقال بعضهم نزلت في المسلمين وقال بعضهم نزلت في المشركين وقال بعضهم نزلت في المسلمين والمشركين جميعا لكن قول جمهور المفسرين هو الثاني وتفصيله في التفسير الواحدي وغيره ۱۲ [20] قوله امر اباحة بقرينة كون الاصطياد لنا فلا ينقلب علينا بالوجوب ولا يلزم منه كون الامر بعد الحظر مطلقا للاباحة الا ترى ان الامر في قوله تعالى فاذا انسلخ الاشهر الحرم فاقتلوا المشركين بعد الحظر مع انه للوجوب ۱۲ ك [21] قوله ولا يجرمنكم هذه الآية نزلت عام الفتح حين تمكن النبي صلى الله عليه وسلم واصحابه من مكة واهلها فنهاهم الله تعالى عن التعريض للكفار بالقتال والايذاء والمعنى لا تعاملوهم مثل ما كانوا يعاملونكم به ۱۲ [22] قوله بفتح النون وسكونها الخ قال في الكبير والفتح اجود لكثرة نظائرها في المصادر كالضربان والسيلان والغليان والغشيان ۱۲ [23] قوله لاجل ان الخ اي عام الحديبية عن العمرة واللام متعلق بشنآن ۱۲ كمالين [24] قوله حرمت عليكم الميتة الخ شروع في بيان المحرمات التي اشير اليها بقوله تعالى الا ما يتلى عليكم والميتة ما فارقه الروح بغير ذبح ۱۲ ابو السعود [25] قوله وما اهل لغير الله به قال ابن عادل وقدم لفظ الجلالة في قوله لغير الله به واخرت في البقرة لان هناك فاصلة او تشبه الفاصلة بخلاف ما هنا لان بعدها معطوفات ۱۲ خطيب [26] قوله خنقا خنق بكسر النون خبه كردن ۱۲ صراح [27] قوله بنطح في القاموس نطحه كمنعه وضربه اصابه بقرنه ۱۲ [28] قوله سادن الكعبة اي خادمها وموضوعة في جوف الكعبة عند هبل اعظم اصنامهم ۱۲ ك [29] قوله عليها اعلام فعلى الواحد امرني ربي وعلى الآخر نهاني وعلى آخر واحد منكم وعلى آخر من غيركم وعلى آخر ملصق وعلى الآخر العقل والدية وغير ذلك من الامور التي يكثر وقوعها والسابع غفل اي ليس عليه شيء ۱۲ ك [30] قوله يجيبونها بضم التحتية وكسر الجيم اي يديرونها فان امرتهم ائتمروا ۱۲ ك [31] قوله وان نهتهم ۱۲ ج وقال الشيخ ابن حجر العسقلاني والذي يحصل من كلامهم ان الازلام كانت على ثلثة انحاء احدها لكل احد وهي ثلثة مكتوب عليها الامر والنهي وغفل وكان الرجل منهم يصحبها في دماره فاذا اراد سفرا او غزوا او حاجة والامر اليها ادخل يده فان خرج الامر فعل او النهي لم يفعل او غفل اعاد وثانيها للاحكام وكانت عند الكعبة عند كل كاهن وحاكم وكانت سبعة مكتوب عليها فواحد عليه منكم وآخر من غيركم وآخر ملصق وآخر فيه العقول والديات وغيرها وثالثها قداح الميسر وهي سبعة مخلطة وثلثة غفل وكانوا يضربون بها مقامرة ۱۲ ك [32] قوله حلال وحرام آه وان ما نزل بعدها الوحي فاخرج ابن ابي حاتم عن سعيد بن جبير آخر ما نزل من القرآن واتقوا...... يوما ترجعون فيه الى الله وعاش النبي صلى الله عليه وسلم بعد نزوله تسع ليال ثم مات يوم الاثنين لليلتين خلتا من ربيع الاول واخرج مثله ابن جرير ۱۲

سورة المائدة مدنية مائة وعشرون آية او اثنتان او ثلث

بسم الله الرحمن الرحيم يا ايها الذين آمنوا اوفوا بالعقود العهود المؤكدة التي بينكم وبين الله والناس احلت لكم بهيمة الانعام الابل والبقر والغنم اكلا بعد الذبح الا ما يتلى عليكم تحريمه في حرمت عليكم الميتة الآية فالاستثناء منقطع ويجوز ان يكون متصلا والتحريم لما عرض من الموت ونحوه غير محلي الصيد وانتم حرم اي محرمون ونصب غير على الحال من ضمير لكم ان الله يحكم ما يريد من التحليل وغيره لا اعتراض عليه يا ايها الذين آمنوا لا تحلوا شعائر الله جمع شعيرة اي معالم دينه بالصيد في الاحرام ولا الشهر الحرام بالقتال فيه ولا الهدي ما اهدي الى الحرم من النعم بالتعرض له ولا القلائد جمع قلادة وهي ما كان يتقلد به من شجر الحرم ليأمن اي فلا تتعرضوا لها ولا لاصحابها ولا تحلوا آمين قاصدين البيت الحرام بان تقاتلوهم يبتغون فضلا رزقا من ربهم بالتجارة ورضوانا منه بقصده بزعمهم وهذا منسوخ بآية براءة واذا حللتم من الاحرام فاصطادوا امر اباحة ولا يجرمنكم يكسبنكم شنآن بفتح النون وسكونها بغض قوم لاجل ان صدوكم عن المسجد الحرام ان تعتدوا عليهم بالقتل وغيره وتعاونوا على البر فعل ما امرتم به والتقوى بترك ما نهيتم عنه ولا تعاونوا فيه حذف احدى التائين في الاصل على الاثم المعاصي والعدوان التعدي في حدود الله واتقوا الله خافوا عقابه بان تطيعوه ان الله شديد العقاب لمن خالفه

ربع

حرمت عليكم الميتة اي اكلها والدم اي المسفوح كما في الانعام ولحم الخنزير وما اهل لغير الله به بان ذبح على اسم غيره والمنخنقة الميتة خنقا والموقوذة المقتولة ضربا والمتردية الساقطة من علو الى سفل فماتت والنطيحة المقتولة بنطح اخرى لها وما اكل السبع منه الا ما ذكيتم اي ادركتم فيه الروح من هذه الاشياء فذبحتموه وما ذبح على اسم النصب جمع نصاب وهي الاصنام وان تستقسموا تطلبوا القسم والحكم بالازلام جمع زلم بفتح الزاي وضمها مع فتح اللام قدح بكسر القاف سهم صغير لا ريش له ولا نصل وكانت سبعة عند سادن الكعبة عليها اعلام وكانوا يجيبونها فان امرتهم ائتمروا وان نهتهم انتهوا ذلكم فسق خروج عن الطاعة ونزل بعرفة عام حجة الوداع اليوم يئس الذين كفروا من دينكم ان ترتدوا عنه بعد طمعهم في ذلك لما رأوا من قوته فلا تخشوهم واخشون اليوم اكملت لكم دينكم احكامه وفرائضه فلم ينزل بعدها حلال ولا حرام واتممت عليكم نعمتي باكماله وقيل بدخول مكة آمنين

[illegible]

ورضيت[1] اخترت لكم الاسلام دينا فمن اضطر[2] في مخمصة مجاعة الى اكل شيء مما حرم عليه فاكل غير متجانف مائل لاثم معصية فان الله غفور له ما اكل رحيم به في اباحته له بخلاف المائل لاثم اي المتلبس به كقاطع[3] الطريق والباغي مثلا فلا يحل له الاكل يسئلونك[4] يا محمد ماذا احل لهم[5] من الطعام قل احل لكم الطيبت المستلذات[6] وصيد ما علمتم من الجوارح[7] الكواسب[8] من الكلاب و السباع والطير مكلبين[9] حال من كلبت[10] الكلب بالتشديد ارسلته[11] على الصيد تعلمونهن[12] حال من ضمير مكلبين اي تؤدبونهن مما علمكم الله من اداب الصيد فكلوا مما امسكن عليكم وان[13] قتلته بان لم ياكلن منه بخلاف[14] غير المعلمة فلا يحل صيدها وعلامتها[15] ان تسترسل اذا ارسلت وتنزجر اذا زجرت وتمسك الصيد ولا تاكل منه واقل ما يعرف به ذلك ثلث[16] مرات فان اكلت منه فليس مما امسكن على صاحبها فلا يحل اكله كما في حديث[17] الصحيحين وفيه ان صيد السهم اذا ارسل وذكر اسم الله عليه كصيد المعلم من الجوارح[18] واذكروا اسم الله عليه عند ارساله[19] واتقوا الله ان الله سريع الحساب ۰ اليوم احل لكم الطيبت المستلذات وطعام الذين اوتوا الكتب اي ذبائح[20] اليهود والنصرى حل حلال لكم وطعامكم[21] اياهم حل[22] لهم والمحصنت من المؤمنت والمحصنت الحرائر[23] من الذين اوتوا الكتب من قبلكم حل لكم ان تنكحوهن اذا اتيتموهن اجورهن مهورهن محصنين متزوجين غير مسافحين معلنين بالزنا بهن ولا متخذي اخدان منهن تسرون بالزنا بهن ومن يكفر بالايمان اي يرتد فقد حبط عمله الصالح قبل ذلك فلا يعتد به ولا يثاب عليه وهو في الاخرة من الخسرين ۰ اذا مات عليه يايها الذين امنوا اذا قمتم اي اردتم القيام الى الصلوة وانتم محدثون[24] فاغسلوا وجوهكم وايديكم الى المرافق اي معها كما بينته السنة وامسحوا برءوسكم الباء للالصاق اي الصقوا المسح بها من غير اسالة ماء وهو اسم جنس فيكفي اقل ما يصدق عليه وهو مسح بعض شعرة وعليه الشافعي وارجلكم بالنصب[25] عطفا على ايديكم وبالجر على الجوار الى الكعبين اي معهما كما بينته السنة وهما العظمان الناتيان في كل رجل عند[26] مفصل الساق والقدم والفصل بين الايدي والارجل المغسولة بالراس الممسوح يفيد وجوب[27] الترتيب في طهارة هذه الاعضاء وعليه الشافعي ويوخذ من السنة وجوب النية فيه كغيره من العبادات وان كنتم جنبا فاطهروا فاغتسلوا وان كنتم مرضى مرضا يضره الماء او على سفر اي مسافرين او جاء احد منكم من الغائط اي احدث او لمستم النساء سبق مثله في اية النساء فلم تجدوا

اي بتشديد اللام ١٢ ك

متعلق بقتلته ١٢

الخدن الصديق يقع على المذكر والانثى ١٢ ك

الخلاف فيه كالخلاف في المرافق

[illegible]

---

[1] قوله ورضيت هذه الجملة مستانفة لبيان الحال وليست معطوفة على اكملت لانه يقتضي انه لم يرض الاسلام دينا الا اليوم ولم يرضه قبل ذلك وليس كذلك لان الاسلام لم يزل مرضيا لله وللنبي واصحابه منذ ارسله ١٢ صاوي

[2] قوله فمن اضطر مفرع على حرمت عليكم الميتة فقوله اليوم يئس الذين كفروا من دينكم الى قوله دينا معترض بينهما لبيان ان الاسلام حنيفية سمحاء لا صعوبة فيه كالاديان المتقدمة ١٢ صاوي

[3] قوله كقاطع الطريق وهذا المعنى عند الشافعي واما عندنا فمعناه انه غير مائل الى الاثم بان لا يتجاوز عن سد الرمق ١٢ ك

[4] قوله يسئلونك الخ هذه الآية مرتبة على قوله حرمت عليكم الميتة الخ فلما بين المحرمات سالوا عن الحلال وصورة السؤال ماذا احل الله لنا وقد روي في سبب نزولها ان جبريل اتى رسول الله صلى الله عليه وسلم يستاذن عليه فاذن له فلم يدخل فقال له النبي قد اذنا لك يا رسول الله قال اجل ولكنا لا ندخل بيتا فيه كلب فامر صلى الله عليه وسلم ابا رافع بقتل كل كلب في المدينة ففعل حتى انتهى الى امراة عندها كلب ينبح عليها فتركه رحمة لها ثم جاء رسول الله صلى الله عليه وسلم فاخبره فامره بقتله فرجع الى الكلب فقتله فجاءوا الى رسول الله فقالوا له ما يحل لنا من الامة التي امرت بقتلها قال فسكت رسول الله صلى الله عليه وسلم فنزل يسئلونك ماذا احل لهم الآية فعند ذلك اذن رسول الله في اقتناء الكلاب التي ينتفع بها ونهى عن امساك ما لا نفع فيه منها ١٢ صاوي

[5] قوله ماذا احل لهم وانما اتى بقوله لهم بلفظ الغيبة لتقدم ضمير الغيبة في قوله تعالى يسئلونك ولو قيل في الكلام ماذا احل لنا لكان جائزا الا ان ضمير المتكلم يقتضي حكاية ما قالوه ١٢ خطيب

[6] قوله المستلذات اي ما يستلذه الطبع السليم ولا يستخبثه ولا ينفر عنه وهذا على قول الشافعي فان ما يستخبثه العرب حرام عنده وتفسير الطيب عندنا ما لم يات تحريمه في كتاب او سنة او اجماع ١٢ ك

[6] قوله المستلذات اي عند اصحاب الطباع السليمة وهذا مقيد بما لم يرد نص بتحريمه من كتاب وسنة او اجماع ولا قياس كذلك ١٢ الاحمدي

[7] قوله ما علمتم من الجوارح معطوف على الطيبات اي احل لكم الطيبات وصيد ما علمتم فحذف المضاف للعلم به واليه اشار الشارح بقوله وصيد ما علمتم وصيد بمعنى مصيد لانه هو الذي احل لهم والا فالجوارح لا تحل وان كانت معلمة ١٢

[8] قوله الكواسب سميت جوارح لانها كواسب من جرح واجترح اذا اكتسب قال تعالى والذين اجترحوا السيات اي اكتسبوا وقال تعالى ويعلم ما جرحتم بالنهار اي ما كسبتم اه كبير وفي الاحمدي والمراد من الجوارح كواسب الصيد من سباع البهائم والطير كالكلب والفهد والعقاب والصقر والبازي والشاهين وغير ذلك من ذي ناب او مخلب وهذا هو قول الشافعي رح وهو رواية عن ابي يوسف رح وهو المذكور في البيضاوي والكشاف وقال في المدارك وقيل الجوارح من الجراحة فيكون الجرح شرطا للحل وهو مذهب ابي حنيفة رح صرح بذلك في الهداية ١٢

[9] قوله مكلبين معناه معلمين وانما ذكر بهذا اللفظ دونه لان السبع يسمى كلبا بقوله عليه الصلوة والسلام اللهم سلط عليه كلبا من كلابك فاكله الاسد كذا في المدارك وهو حال من ضمير علمتم ١٢

[10] قوله من كلبت اي ماخوذ من كلبت الكلب الخ وهذا الاشتقاق ربما يوهم اختصاص هذا الحكم بالكلب مع انه ليس كذلك لما سبق فوجه هذا الاشتقاق ان الصيد بالكلب هو الغالب او لان السبع يسمى كلبا ١٢ من الخطيب وغيره

[11] قوله ارسلته الخ هكذا فسر التكليب بالارسال وغيره من المفسرين فسره بالتعليم والتاديب قال الخطيب في تفسير قوله مكلبين اي حال كونكم معلمين هذه الكواسب للصيد والمكلب المؤدب الجوارح ١٢

[12] قوله تعلمونهن حال ثانية او مستانف والمقصود منه المبالغة اه كبير فان قيل ما فائدة هذه الحال وقد استغنى عنها بعلمتم اجيب بان فائدتها ان يكون من يعلم الجوارح فقيها عالما بالشرائط المعتبرة في الشرع لحل الصيد ١٢ الخطيب

[13] قوله وان قتلته بان لم ياكلن منه اي واما ما اكلن منه فهو مما امسكنه على انفسهن لقوله عليه الصلوة والسلام لعدي بن حاتم وان اكل منه فلا تاكل انما امسك على نفسه واليه ذهب اكثر الفقهاء اه كذا في ابي السعود وفي الاحمدي اي فكلوا مما ياتي هذه الجوارح عليكم بحيث لم ياكلوا منها شيئا فانهم اذا اكلوا منها شيئا لم يوجد الامساك علينا وعندنا يشترط في الكلب ولا يشترط في سباع الطيور لان تاديبها الى هذا الحد متعذر لانه انما يكون بالضرب وبدن البازي مما لا يحتمله بخلاف بدن الكلب صرح بذلك في الهداية ١٢

[14] قوله بخلاف غير المعلمة محترز قوله علمتم ١٢ جمل

[15] قوله وعلامتها اي علامة المعلمة اي صفتها اي شرط تعليمها ان تسترسل الخ ١٢

[16] قوله ثلث مرات اي عند الشافعي وابي حنيفة وعند احمد فلا يحل اكله كما في حديث الصحيحين عن عدي بن حاتم انه صلى الله عليه وسلم قال كل مما امسك عليك وان اكل منه فلا تاكل فانما امسك على نفسه وبه قال الشافعي وقال امامنا ابو حنيفة لا يشترط ذلك في سباع الطير لان تاديبها الى ذلك الحد متعذر وقال مالك لا يشترط مطلقا لحديث ابي ثعلبة عند ابي داؤد فكل وان اكل وحمل حديث عدي على التنزيه ١٢ ك

[17] قوله كما في حديث الصحيحين وهو قوله عليه الصلوة والسلام لعدي بن حاتم كما مر انفا وقوله وفيه اي الحديث وقوله عليه الضمير عائد لما علمتم من الجوارح اي سموا عليه عند ارساله ١٢ كبير

[18] قوله من الجوارح لفظ الحديث اذا رميت بسهمك فاذكر اسم الله فان غاب عنك يوما فلم تجد فيه غير اثر سهمك فكل ان شئت ١٢ ك

[19] قوله عند ارساله يشير الى ان ضمير عليه يرجع الى الجوارح ١٢ ك

[20] قوله اي ذبائح اليهود والنصارى اي بخلاف الذين تمسكوا بغير التوراة والانجيل كصحف ابراهيم فلا تحل ذبائحهم والاصل ان حل الذبيحة تابع لحل المناكحة على التفصيل المقرر في الفروع هذا ما نقله في الجمل لكن قال في فتاوى عالمگيري وكل من يعتقد دينا سماويا وله كتاب منزل كصحف ابراهيم عليه السلام وشيث وزبور داؤد عليه السلام فهو من اهل الكتاب فيجوز مناكحتهم واكل ذبائحهم كذا في التبيين ١٢

[21] قوله وطعامكم يعني ذبائحكم لهم حلال فلا باس عليكم ان تطعموهم وتبيعوا منهم ولو حرم عليهم لم يجز لهم المطاعم وهذا يدل على انهم مخاطبون بشرائعنا وقال الزجاج معناه ويحل لكم ان تطعموهم فجعل الخطاب للمؤمنين ١٢ ك

[22] قوله .... حل لهم فلا عليكم ان تطعموهم وتبيعوه منهم ولو حرم عليهم لم يحرم ذلك اه بيضاوي فالفائدة في ذكر ذلك ان اباحة المناكحة غير حاصلة في الجانبين واباحة الذبائح كانت حاصلة في الجانبين لا جرم ذكر الله تعالى ذلك تنبيها على التمييز بين النوعين ١٢ الكبير

[23] قوله الحرائر فلا يجوز نكاح الاماء من اهل الكتاب عند الشافعي وفسر في الهداية المحصنات بالعفائف فانه يجوز عندنا نكاح امائهم وفسره عبد الله بن عمر بالمسلمات ولذلك منع من تزويج الكتابية لاندراجها في المشركة ولعله لهذا الاختلاف صرح بتفسير المحصنات ههنا دون الاولى فان المراد ههنا العفائف اتفاقا والتقييد للاستحباب ١٢ ك

[24] قوله وانتم محدثون لما كان ظاهر الآية وجوب الوضوء لكل صلوة كما قال به داؤد الظاهري وروي عن علي وعكرمة وابن سيرين اجاب جمهور عنه بوجوه فقيل اذا قمتم من النوم وقيل الامر فيه للندب وقيل كان الوضوء واجبا لكل صلوة اولا ثم نسخ وجه بوجهي ويدل على ذلك ما رواه احمد وابو داؤد وابن خزيمة عن عبد الله بن حنظلة انه صلى الله عليه وسلم امر بالوضوء لكل صلوة فشق ذلك عليهم فرفع عنهم الوضوء الا من حدث وما روي المائدة من آخر القرآن نزولا فاحلوا حلالها وحرموا حرامها قال العراقي لم اجده مرفوعا بل آخر ما نزل براءة ولو صح فذلك باعتبار الاكثر حكم

[25] قوله بالنصب قال المصنف في الاكليل قراءة النصب للغسل والجر لمسح الخف لان تعدد القراءات بمنزلة تعدد الآيات وفيه نظر والصواب ان يقال القراءتان فالرجوع الى السنة يوجب الغسل فقد اشتهرت الاخبار بل تواترت انه صلى الله عليه وسلم واصحابه كانوا يغسلون وحديث ويل للاعقاب من النار قد رواه جمع من الصحابة حتى بلغ مبلغ الشهرة ١٢

[26] قوله عند مفصل الساق و

مَاءً بعد طلب فَتَيَمَّمُوا اقصدوا صَعِيدًا طَيِّبًا ترابا طاهرا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ مع المرافق مِّنْهُ
بضربتين والباء للالصاق وبينت السنة ان المراد استيعاب العضوين بالمسح مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُم
مِّنْ حَرَجٍ ضيق بما فرض عليكم من الوضوء والغسل والتيمم وَلَٰكِن يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ من الاحداث والذنوب
وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ ببيان شرائع الدين لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ○ نعمه وَاذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ بالاسلام
وَمِيثَاقَهُ عهده الَّذِي وَاثَقَكُم بِهِ عاهدكم عليه إِذْ قُلْتُمْ للنبى صلى الله عليه وسلم حين بايعتموه سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا
فى كل ما تامر به وتنهى مما نحب ونكره وَاتَّقُوا اللَّهَ فى ميثاقه ان تنقضوه إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ
بما فى القلوب فبغيره اولى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ قائمين لِلَّهِ بحقوقه شُهَدَاءَ بِالْقِسْطِ بالعدل
وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ يحملنكم شَنَآنُ بغض قَوْمٍ اى الكفار عَلَىٰ أَلَّا تَعْدِلُوا فتنالوا منهم لعداوتهم اعْدِلُوا فى
العدو والولى هُوَ اى العدل أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ○ فيجازيكم به وَعَدَ
اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وعدا حسنا لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ ○ هو الجنة وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا
بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ○ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ هَمَّ قَوْمٌ هم قريش أَن
يَبْسُطُوا يمدوا إِلَيْكُمْ أَيْدِيَهُمْ ليفتكوا بكم فَكَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنكُمْ وعصمكم مما ارادوا بكم وَاتَّقُوا اللَّهَ وَعَلَى
ع ٢ ٦ اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ○ وَلَقَدْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَائِيلَ بما يذكر بعد وَبَعَثْنَا فيه التفات عن الغيبة
اقمنا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيبًا من كل سبط نقيب يكون كفيلا على قومه بالوفاء بالعهد توثقة عليهم وَ
قَالَ لَهُمُ اللَّهُ إِنِّي مَعَكُمْ بالعون والنصر لَئِنْ لام قسم أَقَمْتُمُ الصَّلَاةَ وَآتَيْتُمُ الزَّكَاةَ وَآمَنتُم بِرُسُلِي
وَعَزَّرْتُمُوهُمْ نصرتموهم وَأَقْرَضْتُمُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا بالانفاق فى سبيله لَّأُكَفِّرَنَّ عَنكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَ
لَأُدْخِلَنَّكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ فَمَن كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ الميثاق مِنكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ ○
اخطأ طريق الحق والسواء فى الاصل الوسط فنقضوا الميثاق قال تعالى فَبِمَا نَقْضِهِم ما زائدة مِّيثَاقَهُمْ
لَعَنَّاهُمْ ابعدناهم من رحمتنا وَجَعَلْنَا قُلُوبَهُمْ قَاسِيَةً ج لا تلين لقبول الايمان يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ الذى
فى التوراة من نعت محمد صلى الله عليه وسلم وغيره عَن مَّوَاضِعِهِ التى وضعه الله عليها اى يبدلونه وَنَسُوا
تركوا حَظًّا نصيبا مِّمَّا ذُكِّرُوا امروا بِهِ فى التوراة من اتباع محمد وَلَا تَزَالُ خطاب للنبى صلى الله عليه وسلم تَطَّلِعُ
تظهر عَلَىٰ خَائِنَةٍ اى خيانة مِّنْهُمْ بنقض العهد وغيره إِلَّا قَلِيلًا مِّنْهُمْ ممن اسلم فَاعْفُ عَنْهُمْ
وَاصْفَحْ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ○ هذا منسوخ بآية السيف وَمِنَ الَّذِينَ قَالُوا

١ه قوله وبينت السنة آه اشارة الى جواب يقال اذا كانت الباء للالصاق لم يجب استيعاب العضوين بالمسح بالتراب ١٢ ٢ه قوله السنة الخ جواب عن الشافعية والحنفية عن التعارض الواقع بين آية الوضوء وآية التيمم ١٢ صاوى ٣ه قوله بالمسح آه اعلم ان آية الوضوء والتيمم قد اشتملت على سبعة امور كلها مثنى طهارتان اصل وبدل والاصل اثنان مستوعب وغير مستوعب وغير المستوعب باعتبار الفعل غسل ومسح وباعتبار المحل محدود وغير محدود وان آلتهما مائع وجامد وموجبهما حدث اصغر واكبر وان المبيح للعدول الى البدل مرض او سفر وان الموعود عليهما تطهير الذنوب واتمام النعمة كذا فى البيضاوى ٤ه قوله من الاحداث والذنوب اى فاذا تطهر الانسان فقد خلص من الحدث والذنوب لانه ورد ان الذنوب تتساقط مع غسل الاعضاء ١٢ صاوى ٥ه قوله بايعتموه اى ليلة العقبة وتحت الشجرة عن استعاله والطاعة فى العسر واليسر والمنشط والمكره ١٢ خطيب ٦ه قوله بما فى القلوب اى من الاخلاص وغيره فذات الصدور صفة لموصوف محذوف تقديره بالامور الخفية صاحبة الصدور التى لا يطلع عليها الا الله ١٢ صاوى ٧ه قوله يا ايها الذين آمنوا الخ شروع فى بيان الحقوق الواجبة على العباد وهى قسمان متعلق بالخالق وهو قوله قوامين لله و بالمخلوق وهو قوله شهداء بالقسط وقد تقدمت هذه الآية فى النساء وكررها اعتناء بشانها فان مقام القيام بحق الله وحق عباده عظيم وهو حقيقة التوفيق فليس كل من آمن قام بالحقين وقوله قوامين خبر لكونوا وشهداء خبر ثان ١٢ صاوى ٨ه قوله يجرمنكم آه ضمن يجرمنكم معنى يحملنكم ومن ثم عداه بعلى او يكسبنكم وبها استقاربان ومن ثم عبره الشيخ المصنف فيما تقدم انتهى ١٢ كرخى ٩ه قوله اى الكفار اشار به الى انها مختصة بهم فانها نزلت فى قريش لما صدوا المسلمين عن المسجد الحرام وعليه جرى القاضى كالكشاف وجرى غيرهما على ان الخطاب عام لان العبرة لعموم اللفظ لا لخصوص السبب ١٢ كرخى ١٠ه قوله فتنالوا منهم اى مقصودكم من القتل واخذ المال وهذا جواب منصوب فى جواب النفى ١٢ كرخى ١١ه قوله وهو اى العدل اشار به الى ان الضمير يعود على المصدر المفهوم من قوله اعدلوا ١٢ كرخى ١٢ه قوله يا ايها الذين الخ سبب نزولها ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لما خرج هو واصحابه لعسفان فى غزوة ذى انمار وهى غزوة ذات الرقاع قاموا الى الظهر جميعا فلما صلوا ندم المشركون على عدم المكر بهم فى الصلاة فقالوا ان لهم بعدها صلاة وهى احب اليهم من آبائهم وابنائهم يعنون بها صلاة العصر وهموا ان يقعوا بهم اذا قاموا اليها فرد الله كيدهم بنزول آية صلاة الخوف ١٢ صاوى ١٣ه قوله ليفتكوا بكم يقال فتك به اذا قتله على غفلة ١٢ مدارك ١٤ه قوله ولقد اخذ الله آه كلام مستانف مشتمل على ذكر بعض ما صدر من بنى اسرائيل فوق لتحريض المؤمنين على ذكر نعمة الله ومراعاة حق الميثاق وتحذيرهم من نقضه ١٢ ١٥ه قوله اقمنا بيان البعث بمعنى الاقامة لا بمعنى الارسال ١٢ ك ١٦ه قوله من كل سبط الخ وذلك ان بنى اسرائيل اثنا عشر سبطا بعدد اولاد يعقوب والنقيب هو الذى ينقب عن احوال القوم ويفتش عنها كذا فى البيضاوى ١٧ه قوله نقيب هو الذى ينقب عن احوال القوم ويفتش عنها ١٢ ك ١٨ه قوله توثقة عليهم اى تاكيدا عليهم ١٢ صاوى ١٩ه قوله لهم اى للنقباء وعهد النقباء هو عهد بنى اسرائيل اذ الضمير عائد على بنى اسرائيل عموما وسبب ذلك ان بنى اسرائيل لما رجعوا الى مصر بعد هلاك فرعون امرهم الله تعالى بالسير الى اريحاء بارض الشام وكان يسكنها الجبابرة الكنعانيون وقال لهم انى كتبتها لكم دارا وقرارا فاخرجوا من فيها وانى ناصركم وامر موسى ان ياخذ من كل سبط نقيبا امينا كفيلا على قومه بالوفاء بما امروا به فاختار النقباء واخذ الميثاق على بنى اسرائيل وسار بهم فلما دنا من ارض كنعان بعث النقباء اليهم يتجسسون احوالهم فراوا خلقا اجسامهم عظيمة ولهم قوة وشوكة فهابوهم فرجعوا وكان موسى قد نهاهم ان يتحدثوا بما يرون من احوال الكنعانيين فنكثوا الميثاق وتحدثوا الا اثنين منهم قيل لما توجه النقباء لتجسس احوال الجبارين لقيهم عوج ابن عنق وعنق امه احدى بنات آدم لصلبه وكان عمره ثلثة الاف سنة وطوله ثلثة الاف وثلثمائة وثلاثين ذراعا وكان على راسه حزمة حطب فاخذ النقباء وجعلهم فى الحزمة وانطلق بهم الى امراته فطرحهم بين يديها وقال اطحنهم بالرحى فقالت لا بل خلهم حتى يخبروا قومهم بما راوا فجعلوا يتعرفون احوالهم وكان من احوالهم ان عنقود العنب منهم لا يحمله الا خمسة رجال منهم وان قشرة الرمانة تسع خمسة منهم فلما خرج النقباء من ارضهم قال بعضهم لبعض ان اخبرتم بنى اسرائيل بخبر القوم ارتدوا عن نبى الله ولكن اكتموه الا من موسى وهارون ثم انصرفوا الى موسى وكان معهم حبة من عنبهم فنكثوا عهدهم وجعل كل واحد منهم ينهى سبطه عن القتال ويخبره بما راى الا كالب ويوشع ١٢ صاوى مختصرا ٢٠ه قوله لام قسم اشار به الى ان لام لئن هى اللام الموطئة للقسم المحذوف تقديره والله لئن وقوله لاكفرن جواب القسم فقط وجواب الشرط محذوف لدلالة جواب القسم عليه ١٢ كرخى ٢١ه قوله نصرتموهم بان تردوا عنهم عداهم والعزر فى اللغة الرد يقال عزرت فلانا ردعته يعنى فعلت به ما يرده عن القبيح ١٢ ك ٢٢ه قوله تركوا اشار به الى بيان المراد هنا بالنسيان لانه وقع فى القرآن لمعان ١٢ كرخى ٢٣ه قوله على خائنة آه فى خائنة ثلاثة اوجه احدها انها اسم فاعل والهاء للمبالغة كراوية ونسابة اى على شخص خائن والثانى ان التاء للتانيث وانث على معنى طائفة او نفس او فعلة خائنة الثالث انها مصدر كالعافية والعاقبة ويؤيد هذا الوجه قراءة الاعمش على خيانة واصل خائنة خاونة فاعل اعلال قائمة ومنهم صفة لخائنة ١٢ سمين ٢٤ه قوله باية السيف اقتلوا المشركين حيث وجدتموهم او مقيدا بالتوبة والايمان او التزام الجزية ١٢ ك ٢٥ه قوله ومن الذين قالوا الخ شروع فى بيان قبائح النصارى اثر بيان قبائح اليهود والحكمة فى قوله قالوا ولم يقل ومن النصارى ان هذه التسمية واقعة منهم لانفسهم ولم يسمهم الله تعالى بذلك والجار والمجرور متعلق باخذنا والاصل واخذنا من الذين قالوا انا نصارى ميثاقهم وهو الاحسن ولذلك مشى عليه المفسر ١٢ صاوى مختصرا ٢٦ه قوله وآمنتم برسلى الخ واخره عن الصلاة والزكوة مع انهما من الفروع لان اليهود كان يفعلونهما مع كونهم مكذبين بعض الرسل فافاد الله تعالى ان عدم الايمان لا ينفع معه فعل الطاعات ١٢ صاوى ٢٧ه قوله بالانفاق فى سبيله الخ شبه الانفاق فى سبيل الله لوجه الله بالقرض على سبيل المجاز لانه اذا اعطى المستحق ماله لوجه الله تعالى فكانه اقرضه اياه وذكر اولا بالزكاة الواجبة وبالقرض هنا الصدقة المندوبة وخصها بالذكر تنبيها على شرفها وحينئذ فلا يرد ان قوله تعالى واقرضتم الله قرضا حسنا داخل ١٢

[illegible]

انا نصرى متعلق بقوله اخذنا ميثاقهم كما اخذنا على بني اسرائيل اليهود فنسوا حظا مما ذكروا به في الانجيل
من الايمان وغيره ونقضوا الميثاق فاغرينا اوقعنا بينهم العداوة والبغضاء الى يوم القيمة بتفرقهم واختلاف
اهوائهم فكل فرقة تكفر الاخرى وسوف ينبئهم الله في الاخرة بما كانوا يصنعون ○ فيجازيهم عليه يا اهل الكتب
اليهود والنصارى قد جاءكم رسولنا محمد يبين لكم كثيرا مما كنتم تخفون تكتمون من الكتب التورة والانجيل كاية
الرجم وصفته ويعفوا عن كثير من ذلك فلا يبينه اذا لم يكن فيه مصلحة الا افتضاحكم قد جاءكم من الله نور
هو النبي صلى الله عليه وسلم وكتب قران مبين بين ظاهر يهدي به اي بالكتب الله من اتبع رضوانه بان امن سبل السلم
طرق السلامة ويخرجهم من الظلمت الكفر الى النور الايمان باذنه بارادته ويهديهم الى صراط مستقيم ○ دين
الاسلام لقد كفر الذين قالوا ان الله هو المسيح ابن مريم حيث جعلوه الها وهم اليعقوبية فرقة من النصارى
قل فمن يملك اي يدفع من عذاب الله شيئا ان اراد ان يهلك المسيح ابن مريم وامه ومن في الارض
جميعا اي لا احد يملك ذلك ولو كان المسيح الها لقدر عليه ولله ملك السموت والارض وما بينهما يخلق ما
يشاء والله على كل شيء شاءه قدير ○ وقالت اليهود والنصارى اي كل منهما نحن ابنؤا الله اي كابنائه في القرب
المنزلة وهو كابينا في الشفقة والرحمة واحباؤه قل لهم يا محمد فلم يعذبكم بذنوبكم ان صدقتم في ذلك ولا يعذب
الاب ولده ولا الحبيب حبيبه وقد عذبكم فانتم كاذبون بل انتم بشر ممن جملة من خلق من البشر لكم ما لهم وعليكم ما عليهم
يغفر لمن يشاء المغفرة له ويعذب من يشاء تعذيبه لا اعتراض عليه ولله ملك السموت والارض وما بينهما واليه
المصير ○ المرجع يا اهل الكتب قد جاءكم رسولنا محمد يبين لكم شرائع الدين على فترة انقطاع من الرسل اذ لم يكن بينه
وبين عيسى رسول ومدة ذلك خمسمائة وتسع وستون سنة لـ ان لا تقولوا اذا عذبتم ما جاءنا من زائدة بشير ولا نذير
فقد جاءكم بشير ونذير فلا عذر لكم اذا والله على كل شيء قدير ○ ومنه تعذيبكم ان لم تتبعوه واذكر اذ قال موسى
لقومه يقوم اذكروا نعمة الله عليكم اذ جعل فيكم اي منكم انبياء وجعلكم ملوكا اصحاب خدم وحشم واتكم ما لم
يؤت احدا من العلمين ○ من المن والسلوى وفلق البحر وغير ذلك يقوم ادخلوا الارض المقدسة المطهرة التي كتب الله لكم امركم
بدخولها وهي الشام ولا ترتدوا على ادباركم تنهزموا خوف العدو فتنقلبوا خسرين ○ في سعيكم قالوا يموسى ان فيها قوما
جبارين من بقايا عاد طوالا ذوي قوة وانا لن ندخلها حتى يخرجوا منها فان يخرجوا منها فانا داخلون ○ لها قال لهم
رجلان من الذين يخافون مخالفة امر الله وهما يوشع وكالب من النقباء الذين بعثهم موسى في كشف احوال الجبابرة انعم
الله عليهما بالعصمة فكتما ما اطلعا عليه من حالهم الا عن موسى بخلاف بقية النقباء فافشوه فجبنوا ادخلوا عليهم الباب

ع ٣ / ٨

له قوله انا نصارى شروع في بيان قبائح النصارى اثر بيان قبائح اليهود والحكمة في قوله قالوا ولم يقل ومن النصارى ان هذه التسمية واقعة منهم لانفسهم ولم يسمهم الله تعالى بذلك والجار والمجرور متعلق باخذنا والاصل واخذنا من الذين قالوا انا نصارى ميثاقهم وهو الاحسن ولذا مشى عليه المفسر وقدم الجار والمجرور على قوله ميثاقهم هروبا من عود الضمير على متاخر لفظا ورتبة وهو غير جائز الا في مواضع ليس هذا منها ونصارى نسبة فنصر لانهم يزعمون انهم انصار الله ومفرده نصران ونصرانة ولكن ياء النسب لا تفارق وقيل نسبة لقرية اسمها نصرة فيكون مفرده نصري ثم اطلق على كل من تعبد بهذا الدين ١٢ صاوى عه قوله فنسوا حظا آه قال قتادة لما تركوا العمل بكتاب الله وعصوا رسله وضيعوا فرائضه وعطلوا حدوده القى الله العداوة والبغضاء بينهم وقيل العداوة والبغضاء هي الاهواء المختلفة وفي الهاء والميم من قوله بينهم قولان احدهما ان المراد بهم اليهود والنصارى فان البغضاء حاصلة بينهم الى يوم القيمة والقول الثاني ان المراد بهم فرق النصارى فان كل فرقة منهم تكفر الاخرى ١٢ خازن سه قوله ونقضوا الميثاق اي بتكذيب الانبياء وتحريف ما في الانجيل وهذا مرتب على قوله فنسوا حظا وكذا قوله فاغرينا وهو من غرى بالشيء اذا لصق به يقال غروت الجلد الصقته بالغراء وهو كناية عن ايقاع العداوة بينهم والتعبير بالاغراء ابلغ كان العداوة لاصقة بهم كالاغراء اللاصق بالجلد ١٢ صاوى عه قوله بتفرقهم اي الى الفرق الثلاثة فضمير بينهم للنصارى خاصة وقيل لهم ولليهود فالفرق اثنان يهود ونصارى اي اغرينا العداوة بين اليهود والنصارى وعلى الاول فالفرق الثلاثة هم النسطورية والملكانية واليعقوبية ١٢ جمل شه قوله فكل فرقة وهم نسطورية ويعقوبية وملكانية ١٢ ك جه قوله كآية الرجم هذا بالنسبة لكتم اليهود واما بالنسبة لكتم النصارى فلم يمثل له الشارح ومثل له ابو السعود والخطيب ببشارة عيسى باحمد عليهما السلام في الانجيل ١٢ كه قوله ويعفوا عن كثير اي لا يظهر كثيرا مما تخفونه او عن كثير منكم فلا يواخذ بجرمه كذا في البيضاوي ١٢ شه قوله قد جاءكم آه جملة مستانفة مسوقة لبيان ان فائدة مجيء الرسل ليست منحصرة فيما ذكر من بيان ما كانوا يخفونه بل له منافع لا تحصى ابو السعود وقوله سبل السلام قيل السلام هو الله عز وجل وسبيله دينه الذي شرع لعباده وبعث به رسله وقيل السلام هو السلامة كاللذاذة واللذاذ بمعنى واحد والمراد به طرق السلامة ١٢ معالم فه قوله وهم اليعقوبية آه اي القائلون بالاتحاد وهؤلاء نصارى نجران استدلوا باصفات عيسى من الاحياء والانباء بالغيب على الالهية فهو مثل قولك الكريم زيد اي حقيقة الكرم في زيد وعلى هذا قالوا ان الله هو عيسى بن مريم ومعناه بث القول على ان حقيقة الله هو وذلك ان الجزء اذا عرف بالالف واللام افاد القصر سواء كان التعريف فيه عهديا او جنسيا فاذا ضم معه ضمير الفصل ضاعف تاكيد معنى القصر فاذا صدرت الجملة بان بلغ الكمال في التحقيق ١٢ سله قوله شاءه اي تعلقت به ارادته وهي الممكنات خرج بذلك ذاته وصفاته والمستحيلات فلا تتعلق القدرة والارادة بشيء من ذلك ١٢ صاوى لله قوله كابنيا وقال ابراهيم النخعي ان اليهود وجدوا في التورة يا ابناء احباري فبدلوا يا ابنائي ابكاري فمن ذلك قالوا نحن ابناء الله وقيل معناه ابناء رسل الله ١٢ مدارك عله قوله على فترة فترة زمان ميان دو پيغامبر از صراح وفي الخطيب الفترة من فتر الشيء يفتر فتورا اذا سكت حركته وصار اقل مما كان عليه وسميت المدة بين الانبياء فترة لفتور الدواعي في العمل بترك الشرائع ١٢ سله قوله انقطاع من الرسل واختلفوا في مدة الفترة بين عيسى ومحمد عليهما السلام قال ابو عثمان النهدي ستمائة سنة وقال قتادة خمسمائة وستون سنة وقال معمر والكلبي خمسمائة وستون سنة وسميت فترة لان الرسل كانت تترى بعد موسى عليه السلام من غير انقطاع الى زمن عيسى عليه السلام ولم يكن بعد عيسى سوى رسولنا صلى الله عليه وسلم ١٢ مد عله قوله رسول آه هذا هو الراجح ومقابله انه كان بينهما اربعة رسل كما تقدم ثلاثة من بني اسرائيل والرابع هو خالد بن سنان الذي قال فيه النبي صلى الله عليه وسلم نبي ضيعه قومه كما في الخازن ويمكن ان يقال ان هذا الاربعة لم تكن رسلا بل انبياء او تكون قبل عيسى عليه السلام ١٢ شله قوله ومدة ذلك خمسمائة الخ اي مدة ما بين محمد صلى الله عليه وسلم وعيسى ١٢ واما مدة ما بين موسى وعيسى فالف وسبعمائة سنة ١٢ ابو السعود حله قوله اصحاب خدم وحشم الحشم خدم الرجل كذا في المصباح قال قتادة كانوا اول من ملك الخدم ولم يكن قبلهم خدم وعن ابي سعيد الخدري عن النبي صلى الله عليه وسلم انه كان بنو اسرائيل اذا كان لاحدهم خادم وامراة ودابة يكتب ملكا وبهذا قال ابن عباس وقال الضحاك كانت منازلهم واسعة فيها مياه جارية فمن كان مسكنه واسعا وفيه نهر جار فهو ملك كذا في الخطيب وقدر المفسرون الآخرون في قوله تعالى وجعلكم ملوكا منكم او فيكم اي جعل منكم او فيكم ملوكا لانه لم يكن كلهم ملوكا ١٢ كله قوله الارض المقدسة وهي ارض بيت المقدس سميت بذلك لانها كانت قرار الانبياء ومسكن المؤمنين وقيل هي الطور وما حوله وقيل دمشق وفلسطين كما في البيضاوي وقيل هي الشام كلها ١٢ كما في الخازن وغيره مله قوله المطهرة انما سميت مطهرة لسكنى الانبياء المطهرين فيها فشرفت وطهرت بهم فالظرف طاب بالمظروف ان قلت ان الجبارين كانوا فيها وهم غير مطهرين اجيب بان الخير يغلب الشر والنور يغلب الظلمة ١٢ صاوى وله قوله امركم بدخولها وكتب في اللوح المحفوظ انها تكون مسكنا لكم ان امنتم واطعتم لقوله تعالى لهم بعد ما عصوا فانها محرمة عليهم ١٢ ابو السعود نله قوله بدخولها دفع بذلك ما يقال كيف الجمع بين الكتابة التي تفيد تحتم الدخول وبين قوله قال فانها محرمة عليهم اربعين سنة فاجاب بان المراد بالكتب الامر بالدخول واجيب ايضا بان قوله التي كتب الله لكم اي قدرها في اللوح المحفوظ ان لم تقع منكم مخالفة وقد وقعت فحرمت عليهم اربعين سنة فهو قضاء معلق ١٢ لله قوله الذين يخافون صفة رجلان اي رجلان كائنان ١٢ ٢٢ قوله يوشع بضم التحتية وفتح الشين ابن نون من اسباط افرايم بن يوسف ١٢ ك ٢٣ قوله بقية النقباء اي الاثني عشر وقوله فافشوه اي خبر الجبارين وقوله فجبنوا اي بنو اسرائيل ١٢ صاوى ٢٤ قوله ادخلوا عليهم الباب اي امنعوهم من الخروج لئلا يجدوا في انفسهم قوة للحرب بخلاف ما اذا دخلتم القرية بغتة فانهم لا يقدرون على الكر والفر ١٢ صاوى عه قوله كآية الرجم وصفته اي فقد اخفوهما واطلع الله نبيه على انهما في التورة فبين ذلك واظهره وهو معجزة الرسول صلى الله عليه وسلم لانه لم يقرأ كتابهم ولم يجلس بين ايدي علم وهذا امثال لما في التورة ولم يمثل لما في الانجيل ومثل له بقال كبوة عيسى بمحمد ١٢ صاوى مله ولا ترتدوا على ادباركم اي ترجعوا الى مصر فانهم لما سمعوا اخبار الجبارين قالوا اجعل لنا رئيسا يصرف بنا الى مصر وصاروا يبكون ويقولون ليتنا متنا بمصر ١٢ صاوى ۱۲

باب القرية ولا تخشوهم فانهم اجساد بلا قلوب فاذا دخلتموه فانكم غلبون ۝ قالا ذلك تيقنا بنصر الله
وانجاز وعده وعلى الله فتوكلوا ان كنتم مؤمنين ۝ قالوا يموسى انا لن ندخلها ابدا ما داموا فيها فاذهب
انت وربك فقاتلا انا ههنا قاعدون ۝ عن القتال قال موسى حينئذ رب انى لا املك الا نفسى و
الا اخى ولا املك غيرهما فاجبرهم على الطاعة فافرق فافصل بيننا وبين القوم الفسقين ۝ قال تعالى
له فانها اى الارض المقدسة محرمة عليهم ان يدخلوها اربعين سنة يتيهون يتحيرون فى الارض
وهى تسعة فراسخ قاله ابن عباس فلا تاس تحزن على القوم الفسقين ۝ روى انهم كانوا يسيرون
الليل جادين فاذا اصبحوا اذا هم فى الموضع الذى ابتدأوا منه ويسيرون النهار كذلك حتى انقرضوا كلهم الا
من لم يبلغ العشرين قيل وكانوا ستمائة الف ومات هرون وموسى عليهما السلام فى التيه وكان رحمة لهما و
عذابا لاولئك وسأل موسى ربه عند موته ان يدنيه من الارض المقدسة رمية بحجر فادناه كما فى الحديث ونبئ
يوشع بعد الاربعين وامر بقتال الجبارين فسار بمن بقى معه وقاتلهم وكان يوم الجمعة ووقفت له الشمس ساعة
حتى فرغ عن قتالهم وروى احمد فى مسنده حديث ان الشمس لم تحبس على بشر الا ليوشع ليالى سار الى البيت
المقدس واتل يا محمد عليهم على قومك نبأ خبر ابنى ادم هابيل وقابيل بالحق متعلق باتل اذ قربا قربانا
الى الله وهو كبش لهابيل وزرع لقابيل فتقبل من احدهما وهو هابيل بان نزلت نار من السماء فاكلت
قربانه ولم يتقبل من الاخر وهو قابيل فغضب واضمر الحسد فى نفسه الى ان حج ادم عليه السلام قال له
لاقتلنك قال لم قال لتقبل قربانك دونى قال انما يتقبل الله من المتقين ۝ لئن لام قسم بسطت
مددت الى يدك لتقتلنى ما انا بباسط يدى اليك لاقتلك انى اخاف الله رب العلمين ۝ فى قتلك انى اريد
ان تبوأ ترجع باثمى باثم قتلى واثمك الذى ارتكبته من قبل فتكون من اصحب النار ولا اريد ان ابوء
باثمك اذا قتلتك فاكون منهم قال تعالى وذلك جزؤا الظلمين ۝ فطوعت زينت له نفسه قتل اخيه فقتله
فاصبح فصار من الخسرين ۝ بقتله ولم يدر ما يصنع به لانه اول ميت على وجه الارض من بنى ادم فحمله
على ظهره فبعث الله غرابا يبحث فى الارض ينبش التراب بمنقاره ورجليه ويثيره على غراب اخر ميت معه حتى
واراه ليريه كيف يوارى يستر سوأة جيفة اخيه قال يويلتى اعجزت عن ان اكون مثل هذا الغراب
فاوارى سوأة اخى فاصبح من الندمين ۝ على حمله وحفر له وواراه من اجل ذلك الذى فعله قابيل
كتبنا على بنى اسراءيل انه اى الشان من قتل نفسا بغير نفس قتلها او بغير فساد اتاه فى الارض

١ه قوله تيقنا بنصر الله اى فانهما مصدقان بذلك لاخبار موسى لهما بذلك ١٢صاوى ٢ه قوله وانجاز وعده اياهم بما علما من عادته فى نصرة رسله وما عهد من صنعه بموسى فى قهر اعدائه ١٢ك ٣ه قوله فاذهب انت وربك آه انما قالوا هذه المقالة لان مذهب اليهود التجسيم فكانوا يجوزون الذهاب والمجئ على الله تعالى وقال بعضهم انهم ان قالوا هذا على وجه الذهاب من مكان الى مكان فهم كفار وان قالوه على وجه الخلاف لامر الله فهم فسقة وقال بعضهم انما ارادوا بقولهم انت وربك اخاه هارون لانه كان اكبر من موسى والاصح انهم انما قالوا ذلك جهلا منهم بالله تعالى وبصفاته ومنه قوله تعالى وما قدروا الله حق قدره ١٢خازن ٤ه قوله والا اخى يشير الى انه منصوب عطفا على نفسى و لا املك غيرهما وكانه لم يثق بالرجلين المذكورين فلم يذكر الا النبى المعصوم ١٢ك ٥ه قوله فاجبرهم بزنة المتكلم منصوب على جواب النفى او مرفوع عطفا على املك ١٢ك ٦ه قوله على الطاعة اى لا املك غيرهما فاجبرهم على طاعتك فى قتال الجبابرة ١٢ك ٧ه قوله اربعين عامل اما محرمة فيكون التحريم موقتا فلا يخالف ظاهر كتب الله لكم واما يتيهون فيكون التحريم مؤبدا قيل لم يدخلها احد ممن قال انا لن ندخلها بل هلكوا فى التيه وانما قاتل الجبابرة اولادهم والظاهر من صنع المفسر هو الاول والثانى تفسير كثير من السلف واما الوجه الاول الذى اختاره المصنف فيدل عليه ما روى ان موسى عليه الصلوة والسلام سار بعده بمن بقى منهم ففتح اريحا واقام فيها ما شاء الله ثم قبض كذا فى الكرخى ١٢ ٨ه قوله وهى تسع فراسخ اى عرضا وفى ثلاثين طولا ١٢جمل ٩ه قوله فلا تاس الخ قال ذلك لانه ندم على دعائه عليهم فقيل لا تاس فانهم احق بذلك ١٢صاوى ١٠ه قوله الجادين جد فى الصراح كوشيدن دركار ١٢ ١١ه قوله ومات هارون وموسى فى التيه مات موسى بعد هارون بسنة وقيل ان موسى هو الذى ملك الشام وكان يوشع على مقدمته وعاش فيها زمنا طويلا ومات ولم يعلم له قبر وهما طريقتان ١٢صاوى مختصر ١٢ه قوله ان يدنيه اى يقربه من الارض المباركة اى يدفن بقربها لكونها مطهرة مباركة ويؤخذ من ذلك ان الانسان ينبغى له ان يتحرى الدفن فى الارض المباركة بقرب نبى او ولى وانه لم يسأل الدفن فيها خوفا من ان يعرف قبره فيفتتن به الناس ١٢صاوى ١٣ه قوله لمن بقى آه وهم اولادهم الذين لم يبلغوا العشرين سنة على ما تقدم من انهم انقرضوا كلهم ١٢ ١٤ه قوله لم تحبس على بشر اى قبل يوشع والا فهى حبست بعد لنبينا صلى الله عليه وسلم بل ولبعض الاولياء وقد روى ان نبينا صلى الله عليه وسلم حبست له الشمس مرارا يوم الخندق حين شغلوه عن صلاة العصر حتى غربت الشمس فردها الله عليه حتى صلى العصر روى ذلك الطحاوى وصبيحة ليلة الاسراء حين انتظر العير حيث اخبر بقدومها مع شروق الشمس وفى رواية عند غروب الشمس ومرة فى الصهباء حين نام واضعا رأسه على ركبة على رضى حتى غاب الشمس ولم يصل على رضى العصر ١٢مدارك وخازن ١٥ه قوله على بشر اى فى الزمان السابق الا له والا فقد روى انها حبست لرسول الله صلى الله عليه وسلم ثلث مرات آخر يوم الخندق حين شغلوه عن صلوة العصر فردها الله تعالى حتى صلاها وصبيحة الاسراء انتظر العير الذى كان اخبر بوصولها مع شروق الشمس ومرة فى الصهباء حين نام واضعا راسه على ركبة على رضى حتى غاب الشمس ولم يصل على رضى العصر قال عياض اختلف فى حبس الشمس فقيل الرد وقيل الوقف وقيل ابطاء الحركة ١٢ك ١٦ه قوله ليالى سار الخ ظاهره انها حبست مرارا ليوشع عليه السلام مع ان المشهور انها حبست له مرة واحدة فى ليالى السير فليالى السير ظرف لحبسها وهذا لا يقتضى حبسها اكثر من مرة ١٢جمل ١٧ه قوله واتل عليهم معطوف على الفعل المقدر فى قوله واذ قال موسى لقومه الخ يعنى اذكر يا محمد لقومك واخبرهم ابنى ادم وهما هابيل وقابيل اوحى الله عز وجل الى آدم ان يزوج كلا منهما توأمة الآخر وكانت توأمة قابيل اجمل واسمها اقليما وكانت توأمة هابيل ليوذا فاراد آدم ان ينكح قابيل ليوذا اخت هابيل وينكح هابيل اقليما اخت قابيل فذكر آدم ذلك لهما فرضى هابيل وسخط قابيل وحسد وقال هى اختى وانا احق بها فقال له ابوه انها لا تحل لك فابى ان يقبل ذلك وزعم ان ذلك ليس من عند الله بل من جهة آدم عليه السلام فقال لهما عليه السلام قربا قربانا فمن ايكما قبل تزوجها ففعلا فنزلت نار على قربان هابيل فاكلته وكانت القرابين اذا كانت مقبولة نزلت من السماء نار بيضاء فاكلتها ١٢الخطيب وابو السعود ١٨ه قوله هابيل وهو السعيد المقتول وقابيل وهو الشقى القاتل وظاهر الآية انهما من اولاد آدم لصلبه وهو التحقيق ويؤيده قوله فيما ياتى فبعث الله غرابا وقيل لم يكونا لصلبه بل هما رجلان من بنى اسرائيل بدليل قوله فى آخر القصة من اجل ذلك كتبنا على بنى اسرائيل والاول هو الصحيح وقابيل هو اول اولاده وهابيل بعده بسنة وكلاهما بعد هبوطه الى الارض بمائة سنة ١٢ ١٩ه قوله متعلق باتل اى على انه صفة مصدر محذوف اى تلاوة متلبسة بالحق ١٢ك ٢٠ه قوله واضمر الحسد بعدم قبول قربانه اوحى الله الى آدم ان يزوج كلا منهما توأمة الآخر فسخط منه قابيل لان توأمته كانت اجمل من توأمة هابيل فقال لهما آدم عليه السلام قربا قربانا فمن ايكما قبل تزوجها فقبل قربان هابيل بان نزلت نار فاكلته فازداد قابيل سخطا وفعل ما فعل رواه السدى فى تفسيره باسانيده الذى رواه ابن جرير عن ابن عباس انه كان من شانهما انه لم يكن مسكين يتصدق عليه فبينما هما قاعدان فقالا نقرب قربانا فقرب هابيل خير غنمه وقرب الآخر بعض زرعه فجاءت نار من السماء واكلت الشاة وتركت الزرع وكان هذا علامة القبول والرد فهذا يدل على ان هذا القربان لا عن سبب لا عن بداته فى امر وهو ظاهر القرآن ١٢ك ٢١ه قوله فى نفسه الى ان حج ادم اى اضمر الحسد فى نفسه الى ان اتى آدم لزيارة بيت الحرام وغاب عنهم فاتى قابيل لهابيل وهو فى غنمه وقال له لاقتلنك قال هابيل ولم تقتلنى قال قابيل لان الله قبل قربانك ورد قربانى وتنكح اختى الحسناء وانكح اختك الذميمة فيتحدث الناس بانك خير منى ١٢خطيب ٢٢ه قوله حج آدم عليه السلام فذهب من الهند الى مكة حاجا وغاب عنهم ففعل ما فعل ١٢ك ٢٣ه قوله انى اريد ان تبوأ باثمى واثمك فان قيل كيف قال اريد ان تبوأ باثمى واثمك وارادة القتل والمعصية لا يجوز اجيب بوجوه الاول روى ان الظالم اذا لم يجد يوم القيامة ما يرضى خصمه اخذ من سيئات المظلوم وحمل على الظالم فعلى هذا يجوز ان يقال انى اريد ان تبوأ باثمى فى انه يحمل عليك يوم القيامة اذا لم يجد ما يرضينى وباثمك فى قتلك اياى كما فى الكبير والثانى قال فى البيضاوى لعله لم يرد معصية اخيه وشقاوته بل قصده بهذا الكلام الى ان ذلك ان كان لا محالة واقعا فاريد ان يكون لك لا لى فالمراد بالذات ان لا يكون له لا ان يكون لاخيه ويجوز ان يكون المراد بالاثم عقوبته وارادة عقاب العاصى جائزة ١٢ ٢٤ه قوله باثم قتلى اى اثمى لو بسطت اليك يدى قيل كان هابيل اقوى منه ولكن تحرج عن قتله لان الدفع لم يبح بعد وتحريا لما هو الافضل ١٢ك ٢٥ه قوله ينبش التراب اى يخرج التراب فى المصباح نبشه نبشا من باب قتل استخرجه من الارض نبشت الارض نبشا كشفتها ومنه نبش الرجل القبر وقوله ويثيره على غراب اى يهال على غراب بعد ان نبش الحفرة ووضعه فيها وقوله حتى واراه اى اخفاه ١٢ ٢٦ه قوله سوأة السوءة العورة وما لا يجوز ان ينكشف من جسده والسوءة الفضيحة بفتحها والجملة الثانية مفعول يرى ١٢ك ٢٧ه قوله على حمله اى على ظهره بمدة سنة لا على قتله وقيل انه ندم على قتله لانه لم ينتفع بقتله وسخط عليه ابواه واخوته لا لاجل انه اذنب ذنبا عظيما ١٢ك ٢٨ه قوله كتبنا على بنى اسرائيل انما خصهم بالذكر وان كان القصاص فى كل ملة لان اليهود مع علمهم بهذه المبالغة العظيمة اقدموا على قتل الانبياء والاولياء وذلك يدل على قسوة قلوبهم ١٢صاوى ٢٩ه قوله قتلها يشير بهذا الى تقدير مضاف صرح به غيره ١٢ ٣٠ه قوله او بغير فساد اشار به الى ما عليه الجمهور من ان او فساد مجرور عطفا على نفس المجرور باضافة غير اليها ١٢كرخى ٣١ه قوله فافرق بيننا الخ اى احكم لنا بما نستحقه واحكم عليهم بما يستحقونه وقيل بالتبعيد بيننا وبينهم ١٢ابو السعود وقوله فافصل نبه به على بيان المراد من فافرق لانه ورد لمعان منها قوله تعالى واذ فرقنا بكم البحر اى فلقناه لكم ١٢كرخى

من كفر وزنا او قطع طريق ونحوه فكانما قتل الناس جميعا ومن احياها بان امتنع من قتلها فكانما احيا الناس جميعا قال ابن عباس من حيث انتهاك حرمتها وصونها ولقد جاءتهم اى بنى اسراءيل رسلنا بالبينت المعجزات ثم ان كثيرا منهم بعد ذلك فى الارض لمسرفون ○ مجاوزون الحد بالكفر والقتل وغير ذلك ونزل فى العرنيين لما قدموا المدينة وهم مرضى فاذن لهم النبى صلى الله عليه وسلم ان يخرجوا الى الابل ويشربوا من ابوالها والبانها فلما صحوا قتلوا الراعى واستاقوا الابل انما جزؤا الذين يحاربون الله ورسوله بمحاربة المسلمين ويسعون فى الارض فسادا بقطع الطريق ان يقتلوا او يصلبوا او تقطع ايديهم وارجلهم من خلاف اى ايديهم اليمنى وارجلهم اليسرى او ينفوا من الارض او لترتيب الاحوال فالقتل لمن قتل فقط والصلب لمن قتل واخذ المال والقطع لمن اخذ المال ولم يقتل والنفى لمن اخاف فقط قاله ابن عباس وعليه الشافعى واصح قوليه ان الصلب ثلاثا بعد القتل وقيل قبله قليلا ويلحق بالنفى ما اشبهه فى التنكيل من الحبس وغيره ذلك الجزاء المذكور لهم خزى ذل فى الدنيا ولهم فى الاخرة عذاب عظيم ○ هو عذاب النار الا الذين تابوا من المحاربين والقطاع من قبل ان تقدروا عليهم فاعلموا ان الله غفور لهم ما اتوه رحيم ○ بهم عبر بذلك دون فلا تحدوهم ليفيد انه لا يسقط عنه بتوبته الا حدود الله دون حقوق الادميين كذا ظهر لى ولم ار من تعرض له والله اعلم فاذا قتل واخذ المال يقتل ويقطع ولا يصلب وهو اصح قولى الشافعى ولا تفيد توبته بعد القدرة عليه شيئا وهو اصح قوليه ايضا يايها الذين امنوا اتقوا الله خافوا عقابه بان تطيعوه وابتغوا اطلبوا اليه الوسيلة ما يقربكم اليه من طاعته وجاهدوا فى سبيله لاعلاء دينه لعلكم تفلحون ○ تفوزون ان الذين كفروا لو ثبت ان لهم ما فى الارض جميعا ومثله معه ليفتدوا به من عذاب يوم القيمة ما تقبل منهم ولهم عذاب اليم ○ يريدون يتمنون ان يخرجوا من النار وما هم بخارجين منها ولهم عذاب مقيم ○ دائم والسارق والسارقة ال فيهما موصولة مبتدا ولشبهه بالشرط دخل الفاء فى خبره وهو فاقطعوا ايديهما اى يمين كل منهما من الكوع وبينت السنة ان الذى يقطع فيه ربع دينار فصاعدا وانه ان عاد قطعت رجله اليسرى من مفصل القدم ثم اليد اليسرى ثم الرجل اليمنى وبعد ذلك يعزر جزاء نصب على المصدر بما كسبا نكالا عقوبة لهما من الله والله عزيز غالب على امره حكيم ○ فى خلقه فمن تاب من بعد ظلمه رجع عن السرقة واصلح عمله فان الله يتوب عليه ان الله غفور رحيم ○

ع ٥ ٨ ٩

---

51 قوله قتل الناس اى فى الذنب عن الحسن لان قاتل النفس جزاؤه جهنم وغضب الله عليه والعذاب العظيم ولو قتل الناس جميعا لم يزد على ذلك ١٢ مد 52 قوله كانما قتل الناس جميعا اى من حيث ان قتل الواحد والجميع سواء فى استجلاب غضب الله تعالى والعذاب العظيم ١٢ بيضاوى 53 قوله ومن احياها اى تسبب فى بقائها اما بنهى قاتلها عن قتلها او باعلامها وحفظها من الاسباب المهلكة ١٢ صاوى 54 قوله جميعا جعل قتل الواحد كقتل الجمع وكذلك الاحياء ترغيبا وترهيبا لان المتعرض لقتل النفس اذا تصور ان قتلها كقتل الناس جميعا عظم ذلك عليه فثبطه وكذا الذى اراد احياءها اذا تصور ان حكمه حكم احياء جميع الناس رغب فى احيائها ١٢ 55 قوله من حيث انتهاك حرمتها اى حرمة نفس المقتولة يعنى ان من انتهك حرمة نفس كمن انتهك حرمة جميع النفوس فى التجرى وهدم بناء الله والتشبيه من هذه الجهة لا ينافى ان المشبه به اعظم جرما وقوله وصونها يعنى ان من صان نفسا بان امتنع من قتلها كمن صان جميع النفوس فى مراعاة حق الله وحفظ حدوده وبناءه الذى لا يقدر عليه الا هو فالكلام من قبيل اللف والنشر المرتب ١٢ جمل والانتهاك الحرمة تناولها بما لا يحل كذا فى الصراح ١٢ 56 قوله ونزل وجه المناسبة بينها وبين قصة بنى آدم ظاهرة لان قابيل قتل وافسد فى الارض هو وذريته ١٢ 57 قوله نزل فى العرنيين جمع عرنى نسبة لعرينة قبيلة من العرب تصغير عرنة الشئ هى واد بعرفات كذا فى نور الانوار ١٢ 58 قوله فاذن لهم النبى اى بعد ان اظهروا الاسلام نفاقا ١٢ 59 قوله يحاربون الله ورسوله تقدير الكلام انما جزاء الذى يحاربون اولياء الله تعالى واولياء رسوله اه كبير فاندفع ما قيل ان محاربة مع الله غير ممكنة فما المعنى من محاربة الله ١٢ 60 قوله بمحاربة المسلمين اشار بذلك الى ان الكلام على حذف مضاف تقديره يحاربون اولياء الله واولياء رسوله وهم المسلمون وافاد بان هذا الامر مستمر الى يوم القيامة ١٢ صاوى 61 قوله او لترتيب الاحوال اى لا للتخيير كما قاله مالك اخرج البيهقى فى سننه عن عبد الملك بن عبد العزيز ابن جريج كل شئ فى القرآن فيه او فهو للتخيير الا قوله ان يقتلوا او يصلبوا ليس بتخير فيها قال الشافعى وبهذا اقول ١٢ ک 62 قوله والصلب لمن قتل واخذ المال اى بان يصلبوا احياء ويبعج بطونهم برمح الى ان يموتوا وظاهر الرواية ان الامام مخير ان شاء اكتفى بذلك وان شاء قطع ايديهم وارجلهم من خلاف او قتلهم وصلبهم ١٢ ابو السعود 63 قوله والنفى اى من بلد الى بلد على تفسير الشافعى والجمهور والحبس عند ابى حنيفة رح ورواه عن ابراهيم النخعى ١٢ ک 64 قوله وعليه الشافعى آه وهو قول احمد وقال مالك ان او للتخيير كما هو اصل وضعها فيخير الامام بينها ووافق الامام ابو حنيفة رحمه الله الشافعى رحمه الله فى انها للترتيب لا للتخيير الا انه فرق فى التفصيل بين هذه الاجزية فقال ان من اخاف فقط ولم يقتل نفسا ولم ياخذ مالا حبسهم الامام ومن اخذ المال فقط قطع ايديهم وارجلهم من خلاف ومن قتل ولم ياخذ المال قتل حدا ومن قتل واخذ المال فالامام بالخيار ان شاء قطع ايديهم من خلاف وقتلهم او صلبهم وان شاء قتلهم وان شاء صلبهم بغير القطع فالفرق بين قول الشافعى وقول ابى حنيفة رحمهما الله فى موضعين احدهما ان المراد بالنفى الجلاء عند الشافعى والحبس عند ابى حنيفة رح والثانى ان من اخذ المال وقتل النفس يصلبه الامام عند الشافعى ويخير عند الامام فى اربعة اشياء كما بين لكن يستدل الشافعى رحمه الله بما روى عن النبى صلى الله عليه وسلم انه وادع ابا بردة ان لا يعينه ولا يعين عليه فجاء اناس يريدون الاسلام فقطع اصحاب ابى بردة عليهم الطريق فنزل جبرئيل بالحد فيهم ان من قتل واخذ المال صلب ومن قتل ولم ياخذ المال قتل ومن اخذ المال ولم يقتل قطعت يده ورجله من خلاف ومن افرد الاخافة نفى من الارض واجاب عنه صاحب النور الانوار بان الامام حمل قوله من قتل واخذ المال صلب على اختصاص الصلب بهذه الحالة لا اختصاص هذه الحالة بالصلب بحيث لا يجوز فيها غيره بل اثبت للامام الخيار فى اربعة اشياء ان شاء قطع ثم قتل او صلب وان شاء قتل او صلب من غير قطع لان الجناية تحتمل الاتحاد والتعدد فتراعى كلتا الجهتين فيه ١٢ 65 قوله واصح قوليه ان الصلب ثلاثا اى يترك مصلوبا ثلاثة ايام ولياليها نحو خشبة وعبارة الجمل ناقلا عن المنهاج فان قتل واخذ المال قتل ثم صلب مكفنا معترضا على نحو خشبة ثلاثا من الايام بلياليها وجوبا وقوله وقيل قبله قليلا اى بان يصلب حيا زمانا قليلا ثم يقتل ١٢ 66 قوله عبر بذلك اى بقوله ان الله غفور رحيم ١٢ 67 قوله ولم ار من تعرض له اى من المفسرين من حيث اخذه من الآية وان كان فى نفسه ظاهرا انه يسقط بالتوبة حدود الله فقط دون الادميين ١٢ 68 قوله فاذا قتل واخذ المال هذا تفريع على قوله الا الذين تابوا الخ فقوله يقطع ويقتل اى جوازا لا وجوبا لانه حق العباد فاذا عفا ولى المقتول عنه سقط قتله فالتوبة افادته سقوط تحتم القتل وسقوط الصلب من اصله ١٢ جمل 69 قوله وهو اصح قولى الشافعى ومقابله انه يصلب ولا يسقط الصلب بتوبته ١٢ 70 قوله وهو اصح قوليه ايضا ومقابله انها كالتى قبل القدرة فتسقط عنه العقوبات التى تخصه ومنها الصلب ١٢ جمل 71 قوله الوسيلة وهى ما يتقرب به الى الشئ ومعنى الآية اى اطلبوا ما تتوسلون به اليه ثوابه والزلفى منه من فعل الطاعات وترك المعاصى كذا فى الخطيب وغيره وفى الكبير الوسيلة فعيلة من وسل اليه اذا تقرب اليه الخ فالوسيلة هى التى يتوسل بها الى المقصود ملخصا ١٢ 72 قوله ان الذين كفروا هذا كالدليل لما قبله كان الله يقول الزموا التقوى تحصل لكم الفوز لان من لم تكن عنده التقوى كالكفار لا ينفعه الفداء من العذاب ١٢ 73 قوله به وحد الراجع فيه وقد ذكر شيئان لانه اجرى الضمير مجرى اسم الاشارة كانه قيل ليفتدوا بذلك ١٢ ک 74 قوله موصولة اى بمعنى الذى كما هو شان ال الداخل على اسماء الفاعل والمفعول التى ليست من باب الصفات لا حرف تعريف ١٢ ک 75 قوله وهو اى الخبر فاقطعوا الخ قال التفتازانى الامر فى مثل هذا الوضع يقع خبر المبتدا بلا تاويل لكونه فى الحقيقة جزاء الشرط اى ان سرق احد فاقطعوه هذا والسيد السند على ان الانشاء لا يقع خبرا بلا تاويل ١٢ ک 76 قوله يمين كل منهما من الكوع لما روى الدارقطنى عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده انه صلى الله عليه وسلم امر بقطع السارق الذى سرق رداء صفوان من المفصل اى مفصل الكوع وبه قال الائمة الاربعة وقيل يقطع من المنكب ١٢ ک 77 قوله من الكوع الكوع الرسغ فى الصراح كوع كاع استخوان ساق دست از سوے انگشت ابهام ١٢ 78 قوله ربع دينار اى عند الشافعى رح واما عند ابى حنيفة رح فيقطع فى عشرة دراهم او ما فوقها ١٢ 79 قوله ثم اليد اليسرى ثم الرجل اليمنى وهذا عند الشافعى رح وعندنا ان سرق اولا يقطع يده اليمنى من زنده فان عاد ثانيا فرجله اليسرى فان عاد ثالثا فلا قطع بل يسجن حتى يتوب كما فى الهداية وغيره

في التعبير بهذا ما تقدم فلا يسقط بتوبته حق الآدمي من القطع ورد المال نعم بينت السنة انه ان
عفي عنه قبل الرفع الى الامام سقط القطع وعليه الشافعي الم تعلم الاستفهام فيه للتقرير ان الله له
ملك السموت والارض يعذب من يشاء تعذيبه ويغفر لمن يشاء المغفرة له والله على كل شيء
قدير ومنه التعذيب والمغفرة يايها الرسول لا يحزنك صنع الذين يسارعون في الكفر يقعون فيه
بسرعة اي يظهرونه اذا وجدوا فرصة من للبيان الذين قالوا امنا بافواههم بالسنتهم متعلق بقالوا و
لم تؤمن قلوبهم وهم المنافقون ومن الذين هادوا قوم سمعون للكذب الذي افترتهم احبارهم
سماع قبول سمعون منك لقوم لاجل قوم اخرين من اليهود لم ياتوك وهم اهل خيبر زنى احبارهم
فيهم محصنان فكرهوا رجمهما فبعثوا قريظة ليسألوا النبي صلى الله عليه وسلم عن حكمهما يحرفون الكلم الذي في التوراة
كاية الرجم من بعد مواضعه التي وضعه الله عليها اي يبدلونه يقولون لمن ارسلوهم ان اوتيتم هذا الحكم
المحرف اي الجلد اي افتاكم به محمد فخذوه فاقبلوه وان لم تؤتوه بل افتاكم بخلافه فاحذروا ان تقبلوه
ومن يرد الله فتنته اضلاله فلن تملك له من الله شيئا في دفعها اولئك الذين لم يرد الله ان يطهر
قلوبهم من الكفر ولو اراده لكان لهم في الدنيا خزي ذل بالفضيحة والجزية ولهم في الاخرة عذاب
عظيم ○ هم سمعون للكذب اكلون للسحت بضم الحاء وسكونها اي الحرام كالرشى فان جاءوك لتحكم
بينهم فاحكم بينهم او اعرض عنهم هذا التخيير منسوخ بقوله وان احكم بينهم الاية فيجب الحكم بينهم
اذا ترافعوا الينا وهو اصح قولي الشافعي ولو ترافعوا الينا مع مسلم وجب اجماعا وان تعرض عنهم فلن
يضروك شيئا وان حكمت بينهم فاحكم بينهم بالقسط بالعدل ان الله يحب المقسطين العادلين
في الحكم اي يثيبهم وكيف يحكمونك وعندهم التوراة فيها حكم الله بالرجم استفهام تعجب اي
لم يقصدوا بذلك معرفة الحق بل ما هو اهون عليهم ثم يتولون يعرضون عن حكمك بالرجم الموافق
لكتابهم من بعد ذلك التحكيم وما اولئك بالمؤمنين ○ انا انزلنا التوراة فيها هدى من الضلالة
ونور بيان للاحكام يحكم بها النبيون من بني اسرائيل الذين اسلموا انقادوا لله للذين هادوا و
الربانيون العلماء منهم والاحبار الفقهاء بما اي بسبب الذي استحفظوا استودعوه اي استحفظهم
الله اياه من كتب الله ان يبدلوه وكانوا عليه شهداء انه حق فلا تخشوا الناس ايها اليهود في اظهار ما
عندكم من نعت محمد صلى الله عليه وسلم والرجم وغيرها واخشون في كتمانه ولا تشتروا تستبدلوا

---

١ قوله في التعبير بهذا اي بقوله فان الله يتوب عليه دون ان يقول فلا تحدوه ١٢ صادی ٢ قوله قبل الرفع في الموطا انه صلى الله عليه وسلم قال لمن عفا عن السارق فهلا قبل ان تاتيني به ١٢ ک ٣ قوله سقط القطع وعليه الشافعي اي وكذلك ابو حنيفة رح ايضا كذا في الهداية ١٢ ٤ قوله يعذب من يشاء اے ان لم يتب فالميت المصر على الذنب تحت المشية خلافا للمعتزلة ١٢ صادی ٥ قوله يقعون الخ يقال اسرع في الشيب اذا وقع سريعا ١٢ ک ٦ قوله اذا وجدوا فرصة اي لم يخلوا بمعنى الآية لا تهتم ولا تبال بمسارعة المنافقين في الكفر اي اظهاره مما يلوح من آثار الكيد للاسلام ومن موالات المشركين فاني ناصرك عليهم ١٢ ک ٧ قوله متعلق بقالوا لا بامنا اي قالوا بافواههم آمنا ١٢ ک ٨ قوله سماعون للكذب خبر لمبتدا محذوف اي هم سماعون كذا في الخطيب وبالفارسية پذیرکنندگان دروغ اند وشنوند از تو تا خبر دہند گروه نا آمده را یعنی خیبریان دیگر ایشان را ١٢ زاہدی ٩ قوله سماعون للكذب اے من احبارهم وسبب نزولها ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لما هاجر الى المدينة وقع بينه وبين قريظة صلح فصار دائرا دون عليه وبينه وبين يهود خيبر حرب فاتفق انه زنى منهم محصنان شريف بشريفة فافتاهم الاحبار بانهما يجلدان مائة سوط ويسودان بالفحم ويركبان على حمار مقلوبين ثم انهم بعثوا قريظة للنبي صلى الله عليه وسلم يسألونه عن ذلك وقالوا لهم ان قال لكم مثل ذلك فهو صادق وقوله حجة لنا عند ربنا والا فهو كذاب فاتوه فاخبرهم بانهما يرجمان وفي التوراة كذلك ١٢ ١٠ قوله سماع قبول اي قابلون لما يفتريه الاحبار من الكذب على الله وتحريف كتابه من قولك الملك يسمع كلام فلان ومنه سمع الله لمن حمده قاله الزمخشري وكانه يشير الى ان تعدية السمع باللام لكونه متضمنا لمعنى القبول واورد عليه بان القبول متعد بنفسه ايضا في القاموس قبله تعلم نعم يتعدى السماع بمعنى القبول باللام بمعنى من نحو سمع الله لمن حمده اي قبل الله من حمده لكن هذا اللام يدخل المسموع منزلا المسموع فالاولى ان يجعل اللام مزيدة او للعلة والمفعول محذوف اي سماعون كلامك ليكذبوا عليك فيها ١٢ ک ١١ قوله سماعون لقوم آه اي ان هؤلاء القوم من اليهود ولهم صفتان سماع الكذب من احبارهم ونقله الى عوامهم وسمع الحق منك ونقله لاحبارهم ليحرفوه وقوله لاجل قوم اي فيكونوا وسائط بينك وبين قوم آخرين والوسائط هم قريظة والقوم هم يهود خيبر وقد اشار المفسر الى هذا فتامل كذا افاد شيخنا وقد حمل الشارح اللام على التعليل وحملها غيره على انها بمعنى من وعبارة ابي السعود واللام بمعنى من والمعنى مبالغون في قبول كلام قوم آخرين واما كونها لام تعليل بمعنى سماعون منه عليه السلام لاجل قوم آخرين وجهوهم عيونا ليبلغوهم ما سمعوا منه عليه السلام او كونها متعلقة بالكذب على ان سماعون الثاني مكرر للتاكيد بمعنى سماعون ليكذبوا بقوم آخرين فلا يكاد يساعده النظم الكريم اصلا ١٢ جمل ١٢ قوله فبعثوا قريظة وكانت خيبر حربا لرسول الله صلعم وبنو قريظة صلحا له وفي جواره كما في الزاهدي ١٢ ١٣ قوله من بعد مواضعه اي يميلونه عن مواضعه التي وضعه الله تعالى فيها اما لفظا باهماله او تغيير وضعه فان قلت كان الظاهر يحرفون الكلم عن مواضعه فما فائدة في لفظ بعد قلت المعنى يحرفونه عن مواضعه التي وضعه الله تعالى فيها بعد ان كان ذا مواضع فمعنى من بعد مواضعه بعد تحقق مواضعه هذا مستفاد من الكشاف ١٢ ١٤ قوله يقولون اي يهود خيبر وقوله لمن ارسلوهم اے وهم قريظة ١٢ صادی ١٥ قوله الحكم المحرف اي في الواقع وليس المراد انهم يقولون لهم ذلك بل التحريف واقع من الاحبار سرا ١٢ صادی ١٦ قوله اضلاله وهو حجة على قول من يقول يريد الله الايمان ولا يريد الكفر ١٢ مد ١٧ قوله فلن تملك له الخ فيه رد على المعتزلة القائلين بان العبد يخلق افعال نفسه ١٢ صادی ١٨ قوله لم يرد الله اي لعلمه منهم اختيار الكفر وهو حجة لنا عليهم ايضا ١٢ مد ١٩ قوله للسحت من سحته اذا استاصله لانه مسحوت البركة ١٢ ک ٢٠ قوله كالرشى بضم الراء جمع رشوة بكسرها قال البغوي السحت هو الرشوة في الحكم على قول الحسن وقتادة وقال ابن مسعود هو الرشوة في كل شيء ١٢ ک ٢٠ قوله كالرشى هذا اذا اعطى الرشوة ليبطل حقا او يصور باطلا بصورة الحق واما اذا اعطى ليدفع عن نفسه بلاء او عن ماله اضرارا فالوزر والوبال على الآخذ لا على المعطي ١٢ زاهدی ٢١ قوله فيجب الحكم بينهم واذا ترافعوا الينا فلزم الحكم وزال التخيير وروي هذا عن ابن عباس وعمر بن عبد العزيز وعطاء ومجاهد والسدي وحكى ابو جعفر النحاس عن ابي حنيفة واصحابه اذا تحاكم اهل الكتاب الى الامام فليس له ان يعرض عنهم ١٢ ک ٢٢ قوله وهو اصح قولي الشافعي والقول الثاني انها محكمة وهو قول النخعي والشعبي والزهري والحسن وسعيد بن جبير وبه قال احمد قال ابن الجوزي وهو الصحيح لانه لا تنافي بين الآيتين من جهة ان احدهما خيرت والاخرى اثبت ١٢ ٢٣ قوله استفهام تعجب اي ايقاع للمخاطب في العجب اي التعجب والتعجب من وجهين الاول قوله وعندهم التوراة والثاني قوله ثم يتولون الخ كذا افاد شيخنا ١٢ ج ٢٤ قوله انا انزلنا التوراة آه كلام مستانف سيق لبيان علو شان التوراة ووجوب مراعاة احكامها وانها لم تزل مرعية من الانبياء ومن يقتدي بهم كابرا عن كابر مقبولة لكل احد من الحكام والمتحاكمين محفوظة عن المخالفة والتبديل تحقيقا لما وصف به المحرفون من عدم ايمانهم بها وتقريرا لكفرهم وظلمهم ١٢ ابو السعود ٢٥ قوله ونور في الكلام استعارة مصرحة حيث شبهت الاحكام بالنور بجامع الاهتداء في كل واستعير اسم المشبه به للمشبه وحيث اريد بالنور الاحكام فالمراد بالهدى التوحيد فالعطف مغاير ١٢ صادی ٢٦ قوله للذين هادوا تعلق بانزل او بيحكم اے يحكمون بها في تحاكمهم ١٢ من الخطيب ٢٧ قوله العلماء منهم وقيل الزهاد وقيل الذين يربون الناس بصغار العلم قبل كباره وهذا لا ينافي كلام المفسر بل يقال سموا ربانيين لكونهم منسوبين للرب لزهدهم ما سواه او للتربية لكونهم يربون الخلق ١٢ صادی ٢٨ قوله والاحبار جمع حبر بالفتح والكسر واما المداد فبالكسر لا غير من التحبير وهو التحسين يقال حبره اذا حسنه سموا بذلك لانهم يزينون الكلام ويحسنونه وهو عطف على النبيون ايضا ١٢ صادی عه ومن الذين هادوا الخ يحتمل انه معطوف على من الذين قالوا آمنا فيكون بيانا للذين يسارعون في الكفر ايضا وهو الاقرب وعليه فقوله سماعون حال من الذين هادوا ويحتمل انه خبر مقدم وقوله سماعون صفة لموصوف محذوف هو المبتدأ المؤخر فيكون كلاما مستانفا وقد مشى عليه المفسر وعلى كل فقوله لهم في الدنيا خزي الخ راجع للفريقين ١٢ صادی عه قوله قوم الخ يشير الى ان سماعون مبتدأ بتقدير الموصوف ومن الذين هادوا خبر مقدم عليه ويجوز ان يعطف على من الذين قالوا ويرفع بسماعون على وهم سماعون ١٢ ع

لے قوله ومن لم یحکم بما انزل الله فاولئک هم الکافرون. المقصود من هذا الکلام تهدید الیهود فی اقدامهم علی تحریف حکم الله تعالی فی حد الزانی المحصن یعنی انهم لما انکروا حکم الله المنصوص علیه فی التوراة وقالوا انه غیر واجب فهم کافرون علی الاطلاق لا یستحقون اسم الایمان لا بموسی والتوراة ولا بمحمد صلی الله علیه وسلم والقرآن وقال عکرمة قوله ومن لم یحکم بما انزل الله انما یتناول من انکر بقلبه وجحد بلسانه اما من عرف بقلبه کونه حکم الله واقر بلسانه کونه حکم الله الا انه اتی بما یضاده فهو حاکم بما انزل الله تعالی ولکنه تارک له فلا یلزم دخوله تحت هذه الآیة کذا فی الکبیر وفی الخطیب قال عکرمة معناه ومن لم یحکم بما انزل الله جاحدا له فقد کفر ومن اقر به ولم یحکم به فهو ظالم فاسق فحمل الآیات علی هذا وهو ظاهر وقال الضحاک وقتادة نزلت هذه الآیات الثلاث فی الیهود دون من اساء من هذه الامة وفی ابی السعود ومن لم یحکم بما انزل الله کائنا من کان دون المخاطبین خاصة فانهم مندرجون فیه اندراجا اولیا ای من لم یحکم بذلک مستهینا به منکرا له کما یقتضیه ما فعلوه من تحریف آیات الله اقتضاء بینا انتهی وفی البیضاوی فی تفسیر هذه الآیة مستهینا به منکرا له فاولئک هم الکافرون لاستهزائهم به وتمردهم بان حکموا بغیره وعبارة الخازن اختلف العلماء فی هذه الآیة ای فی من نزلت فقال جماعة نزلت الثلاثة فی الکفار ومن غیر حکم الله من الیهود وقال ابن عباس فی خصوص بنی قریظة والنضیر وقال ابن مسعود والحسن والنخعی هذه الآیات الثلاث عامة فی الیهود وفی هذه الامة فکل من ارتشی وحکم بغیر الله فقد کفر وظلم وفسق انتهی. قلت فالحاصل انه لازم علی المسلم الاتقاء من الحکم بما هو خلاف ما انزل الله تعالی لاجل خوف الکفر ومن حکم من المسلم علی خلاف ما انزل الله تعالی ولیس ذلک علی وجه الانکار فلا یجترأ علی تکفیره لان فیه اختلاف العلماء وفی الدر المختار واعلم انه لا یفتی بکفر مسلم امکن حمل کلامه علی محمل حسن او کان فی کفره خلاف ولو کان ذلک روایة ضعیفة کما حرره فی البحر وعزاه فی الاشباه الی الصغری اه وفی رد المحتار علی قوله ولو روایة ضعیفة قال الخیر الرملی اقول ولو کانت الروایة لغیر اهل مذهبنا ویدل علی ذلک اشتراط کون ما یوجب الکفر مجمعا علیه اه فاغتنم هذا التحقیق ۱۲ ۲ے قوله هم الکافرون ذکر الکفر ههنا مناسب لانه جاء عقب قوله ولا تشتروا بآیاتی ثمنا قلیلا وهذا کفر فناسب ذکر الکفر قاله ابو حیان وقال ابو السعود من لم یحکم بذلک مستهینا به منکرا له کما یقتضیه ما فعلوه من تحریف آیات الله اقتضاء بینا قال ابن عباس من لم یحکم جاحدا فهو کافر وان لم یکن جاحدا فهو فاسق ظالم ۱۲ ۳ے قوله وفی قراءة بالرفع اه ای قراءة سبعیة وعلیها فکل جملة من الاربعة معطوفة علی جملة ان فی قوله ان النفس بالنفس ویاول کتبنا بقلنا لما فی الکتابة من معنی القول ای وقلنا فیها العین بالعین ۱۲ ۴ے قوله تجدع. ای تقطع جدع فی الصراح بینی بریدن وفی المصباح جدع کقطع وزنا ومعنی ۱۲ ۵ے قوله والجروح المراد بالجروح ما یشمل الاطراف ولذا قال المفسر کالید والرجل والذکر ۱۲ ۶ے قوله ونحو ذلک کالشفتین والانثیین والقدمین ۱۲ کرخی ۷ے قوله وما لا یمکن. مبتدأ ای والذی لا یمکن فیه القصاص فیه الحکومة فجملة فیه الحکومة خبر وذلک کرض فی اللحم وکسر فی العظم وجراحة فی بطن یخاف منه التلف اه خازن والحکومة جزء من دیة النفس نسبته الیها کنسبة ما نقص من قیمة المجنی علیه بفرضه رقیقا فلو کانت قیمته بلا جنایة عشرة وبها تسعة فالحکومة عشر الدیة تامل ۱۲ ۸ے قوله فهو مقرر فی شرعنا یعنی ان شرائع من قبلنا اذا قص الله او رسوله من غیر انکار یعنی اذا بین ان شرائع سابقکم کانت موصوفة بهذه الصفات وسکت علی ذلک القدر ولم یامرنا بترکها یلزم علینا تلک الشرائع وهذه هی الضابطة الکلیة فی علم الاصول وههنا کذلک ۱۲ زاهدی ۹ے قوله فمن تصدق به ای فالجانی الذی تصدق به ۱۲ جمل ۱۰ے قوله فهو ای القصاص وقوله له ای للجانی وقوله لما اتاه ای من الذنب فلا یعاقب ثانیا فی الآخرة وقیل فمن تصدق به من اصحاب الحق فالتصدق به کفارة للمتصدق یکفر الله تعالی به من سیأته ما تقتضیه الموازنة ۱۲ خطیب ۱۱ے قوله لما اتاه ای للذی عفا من القتل وقال الزمخشری ان من عفا عنه القاتل فالعفو کفارة له لذنبه فالضمیر فی له الی المفسر المجانی ۱۲ ۱۲ے قوله ومن لم یحکم آه نزلت هذه الآیة حین اصطلحوا علی ان لا یقتل الشریف بالوضیع ولا الرجل بالمرأة آه افاده شیخنا وفی الخازن کان بنو النضیر اذا قتلوا من قریظة ادوا الیهم نصف الدیة واذا قتل بنو قریظة من بنی النضیر ادوا الیهم الدیة کاملة فغیروا حکم الله الذی انزل فی التوراة ۱۲ جمل ۱۳ے قوله هم الظالمون آه ذکر الظلم ههنا مناسب لانه جاء عقیب اشیاء مخصوصة من امر القتل والجرح فناسب ذکر الظلم المنافی للقصاص وعدم التسویة فیه واشارة الی ما قرروه من عدم تساوی النضیر وقریظة ۱۲ ابو حیان ۱۴ے قوله وقفینا شروع فی ذکر تحقیق بفضل عیسی وکتابه بعد ذکر فضل موسی وکتابه وقفینا من التقفیة وهی الاتیان فی القفا ومعناه العقب وقد ضمن قفینا معنی جئنا فلا یقال یلزم علیه ان التضعیف کالهمزة فمقتضاه ان یتعدی لمفعولین بان یقال مثلا قفیناهم عیسی ۱۲ صاوی ۱۵ے قوله للاحکام فیه دلیل کون الانجیل مشتملا علی الاحکام ورد علی من قال ان عیسی کان مستعیدا بما فی التوراة والانجیل مواعظ وزواجر ۱۲ ک ۱۶ے قوله مصدقا معطوف علی محل فیه هدی ومحله النصب علی الحال ۱۲ ک ۱۷ے قوله وقلنا قدر القول لیصح عطفه علی قفینا ۱۲ ک ۱۸ے قوله بنصب یحکم ای بان مضمرة بعد لام کی قوله وکسر

بِاٰیٰتِیْ ثَمَنًا قَلِیْلًا من الدنیا تاخذونه علی کتمانه وَمَنْ لَّمْ یَحْکُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْکٰفِرُوْنَ ٥ ب وَکَتَبْنَا فرضنا عَلَیْهِمْ فِیْهَآ ای التوراة اَنَّ النَّفْسَ تقتل بِالنَّفْسِ اذا قتلتها وَالْعَیْنَ تفقأ بِالْعَیْنِ وَالْاَنْفَ تجدع بِالْاَنْفِ وَالْاُذُنَ تقطع بِالْاُذُنِ وَالسِّنَّ تقلع بِالسِّنِّ وفی قراءة بالرفع فی الاربعة وَالْجُرُوْحَ بالوجهین قِصَاصٌ ای یقتص فیها اذا امکن کالید والرجل والذکر ونحو ذلک وما لا یمکن فیه الحکومة وهذا الحکم وان کتب علیهم فهو مقرر فی شرعنا فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ ای بالقصاص بان مکن من نفسه فَهُوَ کَفَّارَةٌ لَّهٗ لما اتاه وَمَنْ لَّمْ یَحْکُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فی القصاص وغیره فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ٥

وَقَفَّیْنَا اتبعنا عَلٰٓی اٰثَارِهِمْ ای النبیین بِعِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ قبله مِنَ التَّوْرٰىةِ وَاٰتَیْنٰهُ الْاِنْجِیْلَ فِیْهِ هُدًی من الضلالة وَّنُوْرٌ بیان للاحکام وَّمُصَدِّقًا حال لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ لما فیها من الاحکام وَهُدًی وَّمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِیْنَ ٥ وقلنا وَلْیَحْکُمْ اَهْلُ الْاِنْجِیْلِ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِیْهِ من الاحکام وفی قراءة بنصب یحکم وکسر لامه عطفا علی معمول اٰتیناه وَمَنْ لَّمْ یَحْکُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ٥ وَاَنْزَلْنَآ اِلَیْكَ یا محمد الْکِتٰبَ القرآن بِالْحَقِّ متعلق بانزلنا مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ قبله مِنَ الْکِتٰبِ وَمُهَیْمِنًا شاهدا عَلَیْهِ والکتاب بمعنی الکتب فَاحْکُمْ بَیْنَهُمْ بین اهل الکتب اذا ترافعوا الیك بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ الیك وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ عادلا عَمَّا جَآءَكَ مِنَ الْحَقِّ لِکُلٍّ جَعَلْنَا مِنْکُمْ ایها الامم شِرْعَةً شریعة وَّمِنْهَاجًا طریقا واضحا فی الدین یمشون علیه وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَکُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً علی شریعة واحدة وَّلٰکِنْ فرقکم فرقا لِّیَبْلُوَکُمْ لیختبرکم فِیْ مَآ اٰتٰىکُمْ من الشرائع المختلفة لینظر المطیع منکم والعاصی فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرٰتِ سارعوا الیها اِلَی اللّٰهِ مَرْجِعُکُمْ جَمِیْعًا بالبعث فَیُنَبِّئُکُمْ بِمَا کُنْتُمْ فِیْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ٥ من امر الدین ویجزی کلا منکم بعمله وَاَنِ احْکُمْ بَیْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ وَاحْذَرْهُمْ ل اَنْ لَّا یَفْتِنُوْكَ یضلوك عَنْۢ بَعْضِ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَیْكَ فَاِنْ تَوَلَّوْا عن الحکم المنزل وارادوا غیره فَاعْلَمْ اَنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ اَنْ یُّصِیْبَهُمْ بالعقوبة فی الدنیا بِبَعْضِ ذُنُوْبِهِمْ التی اتوها ومنها التولی ویجازیهم علی جمیعها فی الاخری وَاِنَّ کَثِیْرًا مِّنَ النَّاسِ لَفٰسِقُوْنَ ٥ اَفَحُکْمَ الْجَاهِلِیَّةِ یَبْغُوْنَ بالیاء والتاء یطلبون من المداهنة والمیل اذا تولوا استفهام انکار وَمَنْ ای لا احد اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُکْمًا لِّقَوْمٍ عند قوم یُّوْقِنُوْنَ ٥ به خصوا بالذکر لانهم الذین یتدبرونه یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْیَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰٓی اَوْلِیَآءَ توالونهم وتوادونهم بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ لاتحادهم فی الکفر

لامه ای التی هی لام کی قوله عطفا علی معمول آتیناه المراد بالمعمول قوله وهدی وموعظة للمتقین وهذا بناء علی انهما منصوبان علی انهما مفعول له فحینئذ یصح العطف کانه قیل وآتیناه الانجیل للهدی والموعظة ولیحکم ۱۲ جمل [illegible] آتینا ای علی معمول مقدر له والمعنی آتیناهم الانجیل ارشادا واصلاحا ولیحکم اهل الانجیل بما انزل الله فیه ۱۲ ک ۱۹ے قوله هم الفاسقون آه ذکر الفسق ههنا مناسب لانه خروج من امر الله اذ تقدمه قوله ولیحکم اهل الانجیل وهو امر کما قال تعالی اسجدوا لآدم فسجدوا الا ابلیس کان من الجن ففسق عن امر ربه ای خرج عن طاعته ۱۲ ابو حیان ۲۰ے قوله قبله وانما قیل لما قبل الشیء هو بین یدیه لان ما تاخر عنه یکون خلفه فما تقدم علیه یکون مقدمة وبین یدیه ۱۲ ک ۲۱ے قوله شاهدا ای وشاهدا یشهد له بالصحة والثبات ۱۲ ک ۲۲ے قوله فاحکم بینهم واستدل به من قال ان شریعة من قبلنا لا تلزمنا ذکر انزال التوراة علی موسی علیه السلام ثم انزال القرآن علی محمد علیه السلام وبین انه لیس للسماع فحسب بل للحکم به فقال فی الاول یحکم بها النبیون وفی الثانی ولیحکم اهل الانجیل وفی الثالث فاحکم بینهم بما انزل الله ۱۲ مد ۲۳ے قوله عادلا یشیر بتقدیر الحال لتصحیح تعدیة لا تتبع بعن ۱۲ ک ۲۴ے قوله سارعوا ای تسابقوا الیها قبل الفوات بالوفاة المراد بالخیرات کل ما امر الله تعالی ۱۲ مد ۲۵ے قوله جمیعا حال من الضمیر المجرور والعامل المصدر المضاف لانه فی التقدیر الیه ترجعون ۱۲ ۲۶ے قوله واحذرهم ان یفتنوک سبب نزولها ان کعب بن اسید وعبد الله بن صوریا وشاس بن قیس قال بعضهم لبعض اذهبوا بنا الی محمد لعلنا نفتنه عن دینه فاتوه فقالوا یا محمد قد عرفت انا احبار الیهود واشرافهم وسادتهم وانا ان اتبعناک اتبعنا الیهود ولم یخالفونا وان بیننا وبین قومنا خصومة فنحاکمهم الیک فاقض لنا علیهم نؤمن بک ونصدقک فابی رسول الله صلی الله علیه وسلم فنزلت الآیة ۱۲ صاوی ۲۷ے قوله ببعض ذنوبهم لا بجمیعها فعقابهم فی الدنیا بالقتل والسبی والجلاء انما هو ببعض ذنوبهم واما فی الآخرة فیجازیهم علی الجمیع کما قال المفسر لان العذاب المنقضی وان طال لا یکفی

جزاء لذنوب الکافر جمیعها کما ان نعیم الدنیا وان کثر لیس جزاء لاعمال المؤمن الصالحة وان عذب فی الدنیا بمرض او غیره فهو جزاء لاعمال المؤمن السیئة والنعیم فی الدنیا للکافر قد یکون جزاء لما عمل من الصالحات کالصدقات مثلا ۱۲ صاوی

۱ قوله من جملتهم اي وحكمه حكمهم وهذا تغليظ من الله وتشديد في وجوب مجانبة المخالف في الدين ۱۲ مدارك ۲ قوله ان الله لا يهدي الخ علة لكون من يواليهم منهم ۱۲ صاوي ۳ قوله يسارعون حال او مفعول ثان لاحتمال ان يكون فترى من روية العين او القلب ۱۲ مدارك ۴ قوله يقولون اي في انفسهم لقوله على ما اسروا ۱۲ مدارك ۵ قوله فلا يميرونا اي اليهود والنصارى اي لا يعطونا الميرة بكسر الميم وهي الطعام ۱۲ ۶ قوله يهتك ستر اي افشاره بتك في الصراح برده دريدن ۱۲ ك ۷ قوله استينافا اي نحويا او بيانيا واقعا في جواب سوال مقدر تقديره ماذا يقول المؤمنون حينئذ بناء على جواز اقتران البيان بالواو واما على قراءة عدم الواو فيكون بيانيا لا غير ۱۲ ۸ قوله عطفا على ان ياتي اي باعتبار المعنى كانه قال عسى ان ياتي الله بالفتح ويقول الذين امنوا ۱۲ بيضاوي وانما قال باعتبار المعنى لا باعتبار اللفظ لان ان ياتي خبر عسى والمعطوف عليه في حكمه فيفتقر الى ضمير يرجع الى اسم عسى ولا ضمير في قوله ويقول لكن لما كان فعسى الله ان ياتي في قوة فعسى ان ياتي الله ساغ عطف ان يقول عليه بهذا الاعتبار المعنوي ۱۲ من حاشية البيضاوي ۹ قوله جهد ايمانهم اي اقسموا لكم باغلظ الايمان انهم اولياؤكم ومعاضدوكم على الكفار وجهد ايمانهم مصدر في تقدير الحال اي مجتهدين في توكيدها يمانهم ۱۲ مدارك ۱۰ قوله غاية اجتهادهم يشير الى انه نصب على المصدر لانه بمعنى مصدر ۱۲ ك ۱۱ قوله قال تعالى اشار بذلك الى ان قوله حبطت اعمالهم من كلامه تعالى اخبار عن المنافقين لا من كلام المؤمنين لانهم لا علم لهم بذلك ۱۲ ۱۲ قوله حبطت اي ضاعت اعمالهم التي عملوها رياء وسمعة لا ايمانا وعقيدة وهذا من قول الله عز وجل شهادة لهم بحبوط الاعمال وتعجيبا من سوء حالهم ۱۲ مد

وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ من جملتهم إِنَّ اللهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ○ بموالاتهم الكفار
فَتَرَى الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ ضعف اعتقاد كعبد الله بن أبيّ المنافق يُسَارِعُوْنَ فِيْهِمْ في موالاتهم
يَقُوْلُوْنَ معتذرين عنها نَخْشٰى أَنْ تُصِيْبَنَا دَآئِرَةٌ يدور بها الدهر علينا من جدب او غلبة ولا يتم
امر محمد فلا يميرونا قَالَ تعالى فَعَسَى اللهُ أَنْ يَّأْتِيَ بِالْفَتْحِ بالنصر لنبيه باظهار دينه أَوْ أَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهٖ بهتك
ستر المنافقين وافتضاحهم فَيُصْبِحُوْا عَلٰى مَآ أَسَرُّوْا فِيْٓ أَنْفُسِهِمْ من الشك وموالاة الكفار نٰدِمِيْنَ وَيَقُوْلُ
بالرفع استينافا بواو ودونها وبالنصب عطفا على يأتي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لبعضهم اذا هتك سترهم تعجبا
أَهٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ أَقْسَمُوْا بِاللهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ غاية اجتهادهم فيها إِنَّهُمْ لَمَعَكُمْ في الدين قال تعالى
حَبِطَتْ بطلت أَعْمَالُهُمْ الصالحة فَأَصْبَحُوْا صاروا خٰسِرِيْنَ ○ الدنيا بالفضيحة والآخرة بالعقاب يٰٓأَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ بالفك والادغام يرجع مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ الى الكفر اخبار بما علم تعالى وقوعه و
قد ارتد جماعة بعد موت النبي صلى الله عليه وسلم فَسَوْفَ يَأْتِي اللهُ بدلهم بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗٓ قال صلى الله عليه وسلم
هم قوم هذا واشار الى ابي موسى الاشعري رواه الحاكم في صحيحه أَذِلَّةٍ عاطفين عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ أَعِزَّةٍ
اشداء عَلَى الْكٰفِرِيْنَ يُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ فيه كما يخاف المنافقون لوم
الكفار ذٰلِكَ المذكور من الاوصاف فَضْلُ اللهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللهُ وَاسِعٌ كثير الفضل عَلِيْمٌ ○ بمن هو
اهله ونزل لما قال ابن سلام يا رسول الله ان قومنا هجرونا إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا
الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ ○ خاشعون او يصلون صلوة التطوع وَمَنْ
يَّتَوَلَّ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فيعينهم وينصرهم فَإِنَّ حِزْبَ اللهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ ○ لنصره اياهم اوقعه
موقع فانهم بيانا لانهم من حزبه اي اتباعه يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَكُمْ هُزُوًا
مهزوا به وَّلَعِبًا مِّنْ للبيان الَّذِيْنَ أُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ المشركين بالجر والنصب أَوْلِيَآءَ
وَاتَّقُوا اللهَ بترك موالاتهم إِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ○ صادقين في ايمانكم وَالذين إِذَا نَادَيْتُمْ دعوتم إِلَى
الصَّلٰوةِ بالاذان اتَّخَذُوْهَا اي الصلوة هُزُوًا وَّلَعِبًا بان يستهزؤا بها ويتضاحكوا ذٰلِكَ الاتخاذ بِأَنَّهُمْ
بسبب انهم قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ○ ونزل لما قال اليهود للنبي صلى الله عليه وسلم بمن تؤمن من الرسل فقال بالله
وما انزل الينا الآية فلما ذكر عيسى قالوا لا نعلم دينا شرا من دينكم قُلْ يٰٓأَهْلَ الْكِتٰبِ هَلْ تَنْقِمُوْنَ تنكرون
مِنَّآ إِلَّآ أَنْ اٰمَنَّا بِاللهِ وَمَآ أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَمَآ أُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ الى الانبياء وَأَنَّ أَكْثَرَكُمْ فٰسِقُوْنَ ○ عطف على ان آمنا المعنى ما تنكرو

۱۳ قوله يا ايها الذين آه لما نهى فيما سلف عن موالاة اليهود والنصارى وبين ان موالاتهم مستدعية للارتداد شرع في بيان حال المرتدين على الاطلاق ۱۲ ابو السعود ۱۴ قوله بالفك والادغام آه اشارة الى ان قراءة نافع وابن عامر بالفك اي بدالين مكسورة فساكنة مخففتين على الاصل والباقين بالادغام تخفيفا وحركت الثانية بالفتح تخفيفا وكلاهما في مصاحف المدينة والشام ۱۲ كرخي ۱۵ قوله اذلة جمع ذليل من الذل بضم الذال ضد العز ولما كان صلته باللام دون على اشار بقوله عاطفين الى انه تضمن الذل معنى العطف اي عاطفين عليهم على وجه التذلل والانعطاف ۱۲ ك ۱۶ قوله عاطفين اشار بهذا الى ان اذلة متضمن لمعنى عاطفين لاجل تعديته بعلى وكان صلته يتعدى باللام والمعنى عاطفين على المؤمنين على وجه التذلل لهم والتواضع وهذا مقتبس من قوله تعالى واخفض لهما جناح الذل من الرحمة ولما قال على المؤمنين اوهم انهم اذلاء محقرون مهانون فدفع ذلك الايهام بقوله اعزة على الكافرين اي متغلبين عليهم ۱۲ جمل ۱۷ قوله ولا يخافون الواو يحتمل ان يكون للحال اي يجاهدون وحالهم في المجاهدة خلاف حال المنافقين فانهم كانوا موالين لليهود فاذا خرجوا في جيش المسلمين خافوا اولياءهم اليهود فلا يعملون شيئا مما يعلمون انه يلحقهم فيه لوم من جهتهم واما المؤمنون فيجاهدونهم لله لا يخافون لومة لائم وان يكون للعطف اي من صفتهم المجاهدة في سبيل الله وهم صلاب في دينهم اذا شرعوا في امر من امور الدين لا يزعهم لومة لائم واللومة المرة من اللوم وفيها وفي التنكير مبالغتان كانه قيل لا يخافون شيئا قط من لوم واحد من اللوام ۱۲ مد ۱۸ قوله من الاوصاف اي من المحبة والذلة والعزة والمجاهدة وانتفاء خوف اللومة ۱۲ مدارك ۱۹ قوله ان قومنا قد هجرونا وتمامه واقسموا ان لا يجالسونا ولا نستطيع مجالسة اصحابك لبعد المنازل فنزلت هذه الآية فقال رضينا بالله ورسوله وبالمؤمنين اولياء ۱۲ كبير ۲۰ قوله انما وليكم الله وانما قال وليكم الله ولم يقل اولياؤكم للتنبيه على ان الولاية لله تعالى على الاصالة ولرسوله وللمؤمنين على التبع اذ التقدير انما وليكم الله وكذا رسوله والمؤمنون ولو قيل انما اولياؤكم الله ورسوله والذين امنوا لم يكن في الكلام اصل وتبع ۱۲ خطيب ۲۱ قوله الذين مرفوع على البدل من الذين امنوا او على هم الذين او النصب على المدح ۱۲ مدارك ۲۲ قوله وهم راكعون الواو للحال اي يؤتونها في حال ركوعهم في الصلوة قيل انها نزلت في علي رض حين ساله سائل وهو راكع في صلوته فطرح له خاتمه كانه كان مرجا في خنصره فلم يتكلف لخلعه كثير عمل يفسد صلوته وورد بلفظ الجمع وان كان السبب فيه واحدا ترغيبا للناس في مثل فعله لينالوا مثل ثوابه والآية تدل على جواز الصدقة في الصلوة وعلى ان الفعل القليل لا يفسد الصلوة ۱۲ مدارك ۲۳ قوله وهم راكعون حال من فاعل الفعلين اي يعملون ما ذكر وهم خاشعون متواضعون لله وهذا يناسب الاحتمال الاول في كلام الشارح واما على الثاني من كلامه فهو حال من فاعل الفعل الاول ۱۲ جمل ۲۴ قوله اوقعه موقع فانهم اي وضع الظاهر موضع المضمر اظهارا لما شرفهم به ترغيبا لهم في ولايته وتشريفا لهم بهذا الاسم ۱۲ ۲۵ قوله يا ايها الذين امنوا هذا تحذير عام لكل مؤمن من موالاة الكفار وبيان عاقبة من والاهم ومال الى دينهم ۱۲ ۲۶ قوله لا تتخذوا المفعول الثاني هو قوله اولياء ودينكم مفعول اول لا تتخذوا وهزوا ولعبا مفعول ثان وقوله من الذين اوتوا في محل نصب على الحال وصاحبها الموصول الاول او فاعل اتخذوا وقوله من قبلكم متعلق باوتوا لانهم اوتوا الكتاب قبل المؤمنين والمراد بالكتاب الجنس ونزل في رفاعة بن زيد وسويد بن حارث الذين اظهر الاسلام ثم نافقا وكان رجال من المسلمين يوادونهما كما في الخطيب وغيره ۱۲ ۲۷ قوله مهزوا به يعني ان الهزو مصدر بمعنى المفعول ۱۲ كمالين ۲۸ قوله بالجر اي عطفا على الذين المجرور بمن فيفيد العطف حينئذ ان المشركين مستهزؤن وقوله والنصب اي عطفا على الذين الواقع مفعولا به فلا يفيد العطف حينئذ ان المشركين مستهزؤن فيستفاد من آية اخرى اه جمل وفي الكبير اي الكفار بالجر عطفا على قوله من الذين اوتوا الكتاب ومن الكفار وهو قراءة ابي عمرو والكسائي والباقين بالنصب عطفا على قوله الذين اتخذوا بتقدير ولا الكفار وهذه الآية تقتضي امتياز اهل الكتاب عن الكفار لان العطف يقتضي المغايرة وقوله لم يكن الذين كفروا من اهل الكتاب صريح في كونهم كفارا وطريق التوفيق بينهما ان كفر المشركين اعظم واغلظ فنحن لهذا السبب نخصهم باسم الكفر ۱۲ ۲۹ قوله بان يستهزؤا بها آه قال الكلبي كان منادي رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا نادى الى الصلوة وقام المسلمون اليها قالت اليهود قد قاموا لا قاموا وصلوا لا صلوا ويضحكون على طريقة الاستهزاء فانزل الله هذه الآية وقيل ان الكفار والمنافقين كانوا اذا سمعوا الاذان دخلوا على النبي صلى الله عليه وسلم وقالوا يا محمد لقد ابتدعت شيئا لم نسمع بمثله فيما مضى قبلك من الامم فان كنت تدعي النبوة فقد خالفت الانبياء قبلك ولو كان فيه خير لكان اولى الناس به الانبياء فمن اين لك صياح العير فما اقبح هذا الصوت وهذا الامر فانزل الله ومن احسن قولا ممن دعا الى الله الآية وانزل واذا ناديتم الى الصلوة الآية ۱۲ خازن ۳۰ قوله هل تنقمون تنكرون اي اصل نقم ان يتعدى بعلى تقول نقمت عليه بكذا وانما عدي هنا بمن لتضمنه معنى تكرهون وتنكرون وفي الكبير يقال نقمت الشئ ونقمته بكسر القاف وفتحها اذا انكرته ۱۲

الا ايماننا ومخالفتكم في عدم قبوله المعبر عنه بالفسق اللازم عنه وليس هذا مما ينكر قل هل انبئكم اخبركم بشر من اهل ذلك الذى تنقمونه مثوبة ثوابا بمعنى جزاء عند الله هو من لعنه الله ابعده عن رحمته وغضب عليه وجعل منهم القردة والخنازير بالمسخ ومن عبد الطاغوت الشيطان بطاعته وراعى في منهم معنى من وفيما قبله لفظها وهم اليهود وفي قراءة بضم باء عبد واضافته الى ما بعده اسم جمع لعبد ونصبه بالعطف على القردة اولئك شر مكانا تمييز لان ماواهم النار واضل عن سواء السبيل طريق الحق واصل السواء الوسط وذكر شر واضل في مقابلة قولهم لا نعلم دينا شرا من دينكم واذا جاؤكم اى منافقوا اليهود قالوا امنا وقد دخلوا اليكم متلبسين بالكفر وهم قد خرجوا من عندكم متلبسين به ولم يؤمنوا والله اعلم بما كانوا يكتمون من النفاق وترى كثيرا منهم اى اليهود يسارعون يقعون سريعا في الاثم الكذب والعدوان الظلم واكلهم السحت الحرام كالرشى لبئس ما كانوا يعملون عملهم هذا لولا هلا ينههم الربانيون والاحبار منهم عن قولهم الاثم الكذب واكلهم السحت لبئس ما كانوا يصنعون ترك نهيهم وقالت اليهود لما ضيق عليهم بتكذيبهم النبى صلى الله عليه وسلم بعد ان كانوا اكثر الناس مالا يد الله مغلولة مقبوضة عن ادرار الرزق علينا كنوا به عن البخل تعالى عن ذلك قال تعالى غلت امسكت ايديهم عن فعل الخيرات دعاء عليهم ولعنوا بما قالوا بل يداه مبسوطتان مبالغة في الوصف بالجود وثنى اليد لافادة الكثرة اذ غاية ما يبذله السخى من ماله ان يعطى بيديه ينفق كيف يشاء من توسيع وتضييق لا اعتراض عليه وليزيدن كثيرا منهم ما انزل اليك من ربك من القرآن طغيانا وكفرا لكفرهم به والقينا بينهم العداوة والبغضاء الى يوم القيمة فكل فرقة منهم تخالف الاخرى كلما اوقدوا نارا للحرب اى لحرب النبى صلى الله عليه وسلم اطفاها الله اى كلما ارادوه ردهم ويسعون في الارض فسادا اى مفسدين بالمعاصى والله لا يحب المفسدين بمعنى انه يعاقبهم ولو ان اهل الكتب امنوا بمحمد واتقوا الكفر لكفرنا عنهم سيئاتهم ولادخلناهم جنت النعيم ولو انهم اقاموا التورىة والانجيل بالعمل بما فيهما ومنه الايمان بالنبى صلى الله عليه وسلم وما انزل اليهم من الكتب من ربهم لاكلوا من فوقهم ومن تحت ارجلهم بان يوسع عليهم الرزق ويفيض من كل جهة منهم امة جماعة مقتصدة تعمل به وهم من امن بالنبى صلى الله عليه وسلم كعبد الله بن سلام واصحابه وكثير منهم ساء بئس ما

١ـه قوله المعبر عنه بالفسق فاطلق اللازم وهو الفسق واراد الملزوم وهو عدم قبول الايمان ثم اطلق واريد لازمه وهو مخالفتنا لهم في انصافنا بقبول الايمان وهم بعدمه وقوله في عدم قبوله اى الايمان ١٢ صاوى ٢ـه قوله اللازم عنه اى عن المخالفة وتذكير الضمير باعتبار انه مصدر ولكونها عبارة عن عدم قبول الايمان ١٢ ك ٣ـه قوله قل هل انبئكم بشر الخ هذا الكلام من باب المقابلة لانه في مقابلة قول اليهود لا نعلم دينا شرا من دينكم ١٢ صاوى ٤ـه قوله الذى تنقمونه اى المنقوم قدر المضاف ليصح حمل من لعنه الله شرا منه وقد يقدر المضاف قبل من اى دين من لعنه الله ١٢ ك ٥ـه قوله ثوابا بمعنى جزاء كان عليه ان يقول بمعنى عقوبة اذ هى المراد هنا لا مطلق الجزاء الصادق بها وبالخير والمثوبة بمعنى الثواب فهى مختصة بالاحسان وقد استعملت ههنا في العقوبة تهكما على حد فبشرهم بعذاب اليم انتهى خازن ونصب مثوبة على التمييز ١٢ ٦ـه قوله هو من لعنه الله الخ اشار به الى ان من في محل رفع خبر مبتدأ محذوف فانه لما قال بل انبئكم بشر من ذلك نكان قائلا قال من ذلك فقيل هو من لعنه الله وقوله وغضب عليه الخ بدل من بشر على حذف مضاف قبل لفظ ذلك او قبل لفظ من لعنه وتقديره بشر من اهل ذلك من لعنه او بشر من ذلك دين من لعنه الله من الخطيب وغيره ١٢ ٧ـه قوله والخنازير اى كفار اهل مائدة عيسى عليه السلام او كلا المسخين من اصحاب السبت فشبانهم مسخوا قردة ومشايخهم خنازير ١٢ مدارك ٨ـه قوله ومن عبد الطاغوت يشير الى انه عطف على صلة من وذلك على قراءة الجمهور بفتح الباء ونصب التاء على انه فعل ماض معلوم وفيه ضمير يعود الى من ١٢ ك ٩ـه قوله وفيما قبله لفظها اى ان افراد الضمير من الاولين باعتبار لفظه ١٢ ابو السعود ١٠ـه قوله وهم اليهود اى الموصوفون بالصفات المذكورة هم اليهود وفي قوله وهم مراعاة معنى من ١٢ ١١ـه قوله وفي قراءة بضم باء عبد اى في قراءة بضم باء عبد وفتح العين ونصب الدال وجر تاء الطاغوت وهى قراءة حمزة واليه اشار الشارح بقوله واضافته الى ما بعده اى اضافة عبد الى الطاغوت وقوله اسم جمع اى عبد اسم جمع وتوجيهها كما قال الفارسى هو ان عبدا واحد يراد به الكثرة مثل قوله تعالى وان تعدوا نعمة الله لا تحصوها وليس بجمع عبد لانه ليس في ابنية الجمع مثله اه جمل وفي الكبير وعابوا هذه القراءة على حمزة وطعنوه ونسبوه الى ما لا يجوز من قوم وجه جوازه بان يحتمل انه اراد وعبدة الطاغوت كما قرئ ثم حذف الهاء وضم الباء لئلا يشتبه بالفعل ١٢ ١٢ـه قوله ونصبه بالعطف اى نصب طاغوت وقال الفراء تاويله وجعل منهم القردة ومن عبد الطاغوت فعلى هذا الموصول محذوف ١٢ كبير ١٣ـه قوله اولئك شر مكانا اى الموصوفون بما ذكر شر مكانا اولئك شر مبتدأ وخبر مكانا نصب على التمييز ١٢ ١٤ـه قوله وذكر شر واضل في مقابلة قولهم الخ فيه اشارة الى جواب سوال مقدر وهو ان ذكر شر واضل يقتضى مشاركة المؤمنين والكفار في الشر والضلال وان الكفار اشر واضل مع ان المؤمنين لم يشاركوا الكفار في شئ من ذلك فاجاب الشارح بقوله وذكر شر واضل في مقابلة قولهم الخ اى على سبيل التنزل والتسليم على زعمه الزاماله بالحجة وهذا اولى كما قال الخطيب واجاب الآخرون بان مكان هؤلاء في الآخرة شر واضل من مكان المؤمنين في الدنيا لما يلحقهم فيها من الشر والضلال الحاصل لهم باكهم الدنيوية كسماع الاذى وغيره وقال في البيضاوى والمراد من صيغة التفضيل الزيادة مطلقا لا بالاضافة الى المؤمنين في الشرارة والضلال ١٢ ابو السعود ١٥ـه قوله شرا من دينكم لاجل المشاكلة والمراد منها الزيادة مطلقا لا بالاضافة الى المؤمنين ١٢ ك ١٦ـه قوله اى منافقوا اليهود نزلت في ناس من اليهود كانوا يدخلون على رسول الله صلى الله عليه وسلم ويظهرون له الايمان نفاقا فالخطاب لرسول الله صلى الله عليه وسلم والجمع للتعظيم او له مع من عنده من المسلمين ١٢ ابو السعود ١٧ـه قوله وقد دخلوا الخ وقوله وهم خرجوا الخ الجملتان حالان من فاعل قالوا وبالكفر وبه حالان من فاعل دخلوا وخرجوا ١٢ ابو السعود ١٨ـه قوله متلبسين يشير الى ان الجار والمجرور اى بالكفر حال من فاعل دخلوا ١٢ ك ١٩ـه قوله لبئس هذا ذم للعلماء والاول للعامة وعن ابن عباس هى اشد آية في القرآن حيث انزل تارك النهى عن المنكر منزلة مرتكب المنكر بالوعيد ١٢ مدارك ٢٠ـه قوله ترك نهيهم اشارة الى تقدير المخصوص بالذم ١٢ ك ٢١ـه قوله وقالت اليهود آه نزلت في فنحاص اليهودى ولما قال هذه المقالة الشنيعة ولم ينههم بقية اليهود ورضوا بقوله نسب القول الى جملتهم ١٢ خازن ٢٢ـه قوله لما ضيق عليهم آه اى ضيق عليهم الرزق قال ابن عباس ان الله كان قد بسط على اليهود حتى كانوا اكثر الناس اموالا واخصبهم ناحية فلما عصوا الله تعالى في محمد صلى الله عليه وسلم وكذبوا به كف عنهم ما بسط عليهم من السعة فعند ذلك قال فنحاص يد الله مغلولة يعنى محبوسة مقبوضة عن الرزق والبذل والعطاء فنسبوا الى الله البخل والقبض تعالى الله عن ذلك ١٢ خازن ٢٣ـه قوله كنوا به عن البخل ويكفي في الكناية تصور المعنى الحقيقى في نفسه وان ابى عن ذلك خصوصية المحل ١٢ ك ٢٤ـه قوله ولعنوا روى ان اليهود لعنهم الله لما كذبوا محمدا عليه السلام وكف الله ما بسط عليهم من السعة وكانوا من اكثر الناس مالا فعند ذلك قال فنحاص يد الله مغلولة ورضى بقوله الآخرون فاشركوا فيه وغل اليد وبسطها مجاز عن البخل والجود ومنه قوله تعالى ولا تجعل يدك مغلولة الى عنقك ولا تبسطها كل البسط ولا يقصد المتكلم به اثبات يد ولا غل ولا بسط حتى انه يستعمل في ملك يعطى ويمنع بالاشارة من غير استعمال اليد ولو اعطى الاقطع الى المنكب عطاء جزلا لقالوا ما ابسط يده بالنوال وقد استعمل حيث لا يصح اليد يقال بسط الياس كفيه في صدرى فجعل للياس الذى هو من المعانى كفان ومن لم ينظر في علم البيان تحير في تاويل امثال هذه الآية وقوله غلت ايديهم دعاء عليهم بالبخل ومن ثم كانوا ابخل خلق الله او تغل في جهنم فهى كانها غلت ١٢ مد ٢٥ـه قوله بل يداه مبسوطتان عطف على مقدر يقتضيه المقام اى ليس الامر كذلك بل هو في غاية الجود ويد الله صفة من صفات ذاته كالسمع والبصر والوجه فيجب علينا الايمان بها واثباتها له تعالى بلا كيف ولا تشبيه ١٢ ابو السعود وغيره ٢٦ـه قوله ما انزل اليك فاعل يزيدن وهذا من اسناد الفعل الى السبب والمعنى انهم يزدادون عند نزول القرآن لحسدهم في الكفر والجحود كما قال فزادتهم رجسا الى رجسهم ١٢ ك ٢٧ـه قوله العداوة والبغضاء قال ابو حيان العداوة اخص من البغضاء لان كل عدو مبغض وقد يبغض من ليس بعدو ١٢ كرخى ٢٨ـه قوله تخالف الكلام وقلوبهم شتى لا يقع بينها اتفاق ولا تعاضد ١٢ مد ٢٩ـه قوله كلما اوقدوا اى كلما ارادوا محاربة احد غلبوا وقهروا ولم يقم لهم نصر من الله على احد قط وقد اتاهم الاسلام وهم في ملك المجوس وعن قتادة لا تلقى يهود ببلدة الا وجدته من اذل الناس ١٢ كذا في مد ٣٠ـه قوله اى مفسدين ويجتهدون في دفع الاسلام ومحو ذكر النبى صلى الله عليه وسلم من كتبهم ١٢ مد ٣١ـه قوله ولو ان اهل الكتاب بيان لحالهم في الآخرة فهو ترد لهم لعلهم يهتدون ومن هنا لا يجوز لعن كافر معين حى لانه يحتمل انه يهتدى ١٢ صاوى ٣٢ـه قوله من الكتب ككتاب شعياء وكتاب دانيال وكتاب ارمياء وزبور داود وغيره ١٢ ٣٣ـه قوله بان يوسع عليهم الرزق ودلت الآية على ان العمل بطاعة الله تعالى سبب لسعة الرزق وهو كقوله ولو ان اهل القرى امنوا واتقوا لفتحنا عليهم بركات من السماء والارض ومن يتق الله يجعل له مخرجا ويرزقه من حيث لا يحتسب فقلت استغفروا ربكم انه كان غفارا الآيات وان لو استقاموا على الطريقة لاسقيناهم ماء غدقا ١٢ ٣٤ـه قوله مقتصدة معنى الاقتصاد في اللغة الاعتدال في العمل من غير غلو ولا تقصير واصله القصد وذلك لان من عرف مطلوبه فانه يكون قاصدا له على الطريق المستقيم من غير انحراف ولا اضطراب آه كبير وفي الصراح قصد و اقتصاد ميانه رفتن در هر چيز يقال فلان مقتصد في النفقة اى لا اسراف ولا تقصير ١٢

يَعْمَلُوْنَ ۝ ع يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ جميع مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ولا تكتم شيئا منه خوفا ان تنال بمكروه
وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ اى لم تبلغ جميع ما انزل اليك فَمَا بَلَّغْتَ رِسٰلَتَهٗ بالافراد والجمع لان كتمان بعضها
ككتمان كلها وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ان يقتلوك وكان النبي صلى الله عليه وسلم يحرس حتى نزلت فقال انصرفوا
عني فقد عصمني الله تعالى رواه الحاكم اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَسْتُمْ
عَلٰى شَيْءٍ من الدين معتد به حَتّٰى تُقِيْمُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ بان تعملوا بما فيه
ومنه الايمان بي وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ من القران طُغْيَانًا وَّكُفْرًا لكفرهم به
فَلَا تَاْسَ تحزن عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ ان لم يؤمنوا بك اى لا تهتم بهم اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا
هم اليهود مبتدأ وَالصّٰبِـُٔوْنَ فرقة منهم وَالنَّصٰرٰى ويبدل من المبتدأ مَنْ اٰمَنَ منهم بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ
وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ في الاخرة خبر المبتدأ ودال على خبر ان لَقَدْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ
بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ على الايمان بالله ورسله وَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمْ رُسُلًا كُلَّمَا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ منهم بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُهُمْ
من الحق كذبوه فَرِيْقًا منهم كَذَّبُوْا وَفَرِيْقًا منهم يَّقْتُلُوْنَ ۝ كزكريا ويحيى والتعبير به دون قتلوا حكاية للحال
الماضية للفاصلة وَحَسِبُوْٓا ظنوا اَلَّا تَكُوْنَ بالرفع فان مخففة والنصب فهي ناصبة اى تقع فِتْنَةٌ
عذاب بهم على تكذيب الرسل وقتلهم فَعَمُوْا عن الحق فلم يبصروه وَصَمُّوْا عن استماعه ثُمَّ تَابَ اللّٰهُ
عَلَيْهِمْ لما تابوا ثُمَّ عَمُوْا وَصَمُّوْا ثانيا كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ بدل من الضمير وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ۝ فيجازيهم به
لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ سبق مثله وَقَالَ لهم الْمَسِيْحُ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اعْبُدُوا
اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ فاني عبد ولست باله اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ في العبادة غيره فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ
منعه ان يدخلها وَمَاْوٰىهُ النَّارُ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ زائدة اَنْصَارٍ ۝ يمنعونهم من عذاب الله لَقَدْ كَفَرَ
الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ اٰلهة ثَلٰثَةٍ اى احدها والاخران عيسى وامه وهم فرقة من النصارى
وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّآ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَاِنْ لَّمْ يَنْتَهُوْا عَمَّا يَقُوْلُوْنَ من التثليث ولم يوحدوا لَيَمَسَّنَّ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا اى ثبتوا على الكفر مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ مؤلم هو النار اَفَلَا يَتُوْبُوْنَ اِلَى اللّٰهِ وَيَسْتَغْفِرُوْنَهٗ
مما قالوه استفهام توبيخ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ لمن تاب رَّحِيْمٌ ۝ به مَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ
مضت مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ فهو يمضي مثلهم وليس باله كما زعموا والا لما مضى وَاُمُّهٗ صِدِّيْقَةٌ
مبالغة في الصدق كَانَا يَاْكُلٰنِ الطَّعَامَ كغيرهما من الحيوانات ومن كان كذلك لا يكون الها

---

[1] قوله يا ايها الرسول بلغ الخ سبب نزولها ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لما بعث ضاق ذرعا وعلم ان قوما يكذبونه ولابد فنزلت الآية تسلية له وفي ندائه بيايها الرسول شهادة له بالرسالة وال في الرسول للعهد الحضوري اى الرسول الحاضر وقت نزولها وهو محمد صلى الله عليه وسلم ١٢ صاوي

[2] قوله جميع اقدره اشارة الى ان ما اسم موصول بمعنے الذي ولا يصح تقديرها نكرة لانه يصدق بتبليغ البعض مع انه غير مكلف ١٢ صاوي [3] قوله ما انزل آه اى من الاحكام وما يتعلق بها واما الاسرار التي اختصت بها فلا يجوز لك تبليغها كذا في ابي السعود وفي الكرخي قوله جميع ما انزل اليك اشار به الى ان ما موصولة بمعنے الذي لا نكرة موصوفة لانه مامور بتبليغ الجميع كما قدره والنكرة لا تفي بذلك اذ تقدير بلغ شيئا مما انزل اليك ومن ثم قالوا الدعوة مثل الصلوٰة اذا انقص منها ركن بطلت ١٢ [4] قوله لان كتمان بعضها الخ اشار بذلك الى دفع سوال ورد على الآية وحاصله ان ظاهر قوله وان لم تفعل فما بلغت رسالته اتحاد الشرط والجواب لانه يخل المعنى ان لم تبلغ فما بلغت وحاصل الجواب ان المعنى وان تركت شيئا مما امرت بتبليغه ولو حرفا فقد تركت الكل وصار ما بلغته غير معتد لان كتمان بعضه ككتمان كله ١٢ صاوي [5] قوله ان يقتلوك لا من كل ضرر حتى ينتقض بشجة راسه صلى الله عليه وسلم يوم احد وربما يدفع بانها نزلت بعد احد ويدل على ذلك ما اخرجه ابن ابي حاتم انها نزلت في احد ١٢ ك [6] قوله ان يقتلوك اشارة الى دفع ما يقال اليس قد شج وجهه وكسرت رباعيته صلى الله عليه وسلم واوذي بضروب من الاذى وحاصل الدفع ان المراد انه يعصمه من خصوص القتل فلا ينافي انه يقع له غيره ١٢ [7] قوله يحرس اى يصان من العدو وحراسة نگاه بانی کردن وقوله انصرفوا اى ارجعوا انصراف برگشتن ١٢ صراح [8] قوله حتى نزلت يعني آية الله يعصمك من الناس فقال انصرفوا اى ارجعوا عن الحراسة ايها الناس ١٢ ك [9] قوله قل يا اهل الكتاب آه قال ابن عباس جاء رسول الله صلى الله عليه وسلم رافع بن حارثة وسلام بن مشكم ومالك بن الصيف ورافع ابن حرملة وقالوا يا محمد الست تزعم انك على ملة ابراهيم وتؤمن بما عندنا من التوراة فقال بلى ولكنكم احدثتم وجحدتم ما فيها وكتمتم منها ما امرتم ان تبينوه للناس فانا بريء من احداثكم فقالوا فانا ناخذ بما في ايدينا فانا على الحق والهدى ولم نؤمن لك ولا نتبعك فانزل الله قل يا اهل الكتاب لستم على شيء الخ كذا في الخازن ١٢ ج [10] قوله معتد به اى عند الله وهو الهدى والخير وهذا جواب عن سوال مقدر كيف تقول لستم على شيء مع انهم على شيء وهو الدين الباطل ١٢ صاوي [11] قوله ما انزل اليك نسب الانزال اولا اليهم لانهم مامورون باتباعه ونسب الانزال ثانيا اليه لانه منزل اليه حقيقة فتصح نسبة الانزال اليهم باعتبار انهم مامورون بالعمل واليه باعتبار انه يبلغه ١٢ صاوي [12] قوله ان الذين امنوا اى ايمانا حقا لا نفاقا وخبر ان هذه محذوف تقديره فلا خوف عليهم ولا هم يحزنون دل عليه المذكور وقوله والذين هادوا مبتدأ فالواو لعطف الجمل او للاستيناف وقوله والصابئون والنصارى عطف على المبتدأ وقوله فلا خوف عليهم الخ خبر عن هذه المبتدآت الثلاثة وقوله من امن الخ بدل من كل منها بدل بعض فهو تخصيص فكانه قال الذين امنوا من اليهود ومن النصارى ومن الصابئين لا خوف عليهم ولا هم يحزنون فالاخبار عن اليهود ومن بعدهم بما ذكر بشرط الايمان لا مطلقا هذا حاصل ما درج عليه الشارح في الاعراب ١٢ جمل [13] قوله كذبوه اشارة الى جزاء الشرط دل عليه ما بعده وانتصب فريقا وفريقا على انه مفعول كذبوا ويقتلون ١٢ مدارك وغيره [14] قوله فريقا انتصب فريقا وفريقا على انهم مفعول كذبوا ١٢ [15] قوله منهم اشار بتقدير هذا العائد الى ان الجملة الشرطية صفة لرسلا ١٢ جمل [16] قوله يقتلون وانما جيء يقتلون موضع قتلوا على حكاية الحال الماضية استحضارا لتلك الحالة الشنيعة للتعجب منها وتنبيها على ان ذلك دينهم ماضيا ومستقبلا ومحافظة على رؤس الآي ١٢ خطيب [17] قوله حكاية للحال الماضية وصورتها ان يفرض ما حصل فيما مضى حاصلا وقت التكلم ويعبر عنه بالمضارع الدال على حال التكلم وقوله للفاصلة عبارة غيره وللمحافظة على رؤس الآي فكانه سقط من الشارح واو العطف فالتعبير المذكور معلل بكل من العلتين ١٢ جمل اقول ويمكن ان يقال في جوابه ان التعبير المذكور معلل بعلة واحدة وهو الفاصلة وقوله حكاية للحال الماضية جملة معترضة بين المعلل وعلته فتامل ١٢ [18] قوله بالرفع اى رفع تكون في قراءة ابي عمرو وحمزة والكسائي فان مخففة من الثقيلة واسمها ضمير الشان محذوف تقديره انه ولا نافية واصله انه لا تكون فتنة وادخال فعل الحسبان عليها وهي للتحقيق تنزيلا له منزلة العلم لتمكنه في قلوبهم وقوله والنصب اى في قراءة الباقين فهي ناصبة اى لتكون اى وحسب على بابها من الشك وسد مسد مفعولي حسب على القراءتين ما اشتمل عليه الكلام من المسند والمسند اليه ١٢ كرخي [19] قوله اى تقع بالنصب والرفع على القراءتين بهذا التفسير تكون هي تامة على القراءتين وفتنة فاعلها ١٢ جمل [20] قوله فعموا وصموا عطف على حسبوا اى عموا وصموا بعد موسى ويوشع عليهما السلام وقوله ثم تاب الله عليهم اى ببعث عيسى بن مريم حيث وفق بعضهم للايمان به وقوله ثم عموا وصموا كثير منهم اى في زمان محمد عليه الصلوة والسلام بان انكروا نبوته ورسالته وانما قال كثير منهم لان اكثر اليهود وان اصروا على الكفر بمحمد عليه الصلوة والسلام الا جمعا منهم امنوا به مثل عبد الله بن سلام واصحابه كذا في الكبير والخطيب ١٢ [21] قوله بدل اى بدل البعض من الكل والواو علامة الجمع او خبر مبتدأ محذوف اى اولئك كثير منهم ١٢ ك [22] قوله بدل من الضمير هذا الابدال في غاية البلاغة فانه لما قال ثم عموا وصموا اوهم ذلك ان كلهم صاروا كذلك فلما قال كثير منهم علم ان هذا الحكم حاصل للكثير منهم لا للكل ١٢ كرخي [23] قوله منعه كما يمنع المحرم من المحرم عليه ١٢ ك [24] قوله الذين قالوا اى النسطورية لا الملكائية وما سبق قول اليعقوبية القائلين بالاتحاد ١٢ ك [25] قوله اى احدها قال في التفسير الكبير قول النصارى ثالث ثلاثة طريقان الاول قول بعض المفسرين وهو انهم ارادوا بذلك ان الله ومريم وعيسى آلهة ثلاثة والثاني ان المتكلمين حكوا عن النصارى انهم يقولون جوهر واحد ثلاثة اقانيم اب وابن وروح القدس وهذه الثلاثة اله واحد كما ان الشمس اسم يتناول القرص والشعاع والحرارة وعنوا بالاب الذات وبالابن الكلمة وبالروح الحياة واثبتوا الذات والحياة وقالوا ان الكلمة التي هي كلام الله اختلطت بجسد عيسى اختلاط الماء باللبن وزعموا ان الاب اله والابن اله والروح اله والكل اله واحد واعلم ان هذا باطل ببداهة العقل فان الثلاثة لا تكون واحدا والواحد لا يكون ثلاثة ١٢ [26] قوله فرقة من النصارى ولا اشكال انه تعالى قال في الآية الاولى لقد كفر الذين قالوا ان الله هو المسيح بن مريم وقال في الثانية لقد كفر الذين قالوا ان الله ثالث ثلاثة والجواب ان بعض النصارى كانوا يقولون المسيح بعينه هو الله لان الله ربما يتجلى في بعض الازمان في شخص فتجلى في ذلك الوقت في شخص عيسى ولهذا كان يظهر من شخص عيسى افعال لا يقدر عليها الا الله تعالى وبعضهم ذهبوا الى الهة ثلثة الله ومريم والمسيح وانه ولد الله من مريم ١٢ مد [27] قوله من اله من للاستغراق اى وما اله قط في الوجود الا الله موصوف بالوحدانية لا ثاني له وهو الله وحده لا شريك له ١٢ مد [28] قوله المسيح الخ فيه نفي الالوهية عنه ١٢ مد [29] قوله قد خلت صفة لرسول اى ما هو الا رسول من جنس الرسل الذين خلوا من قبله وابراؤه الابرص والاكمه واحياؤه الموتى لم يكن منه لانه اله بل الله ابرأ الاكمه والابرص واحيى الموتى على يده كما احيى العصا وجعلها حية تسعى على يد موسى وخلقه من غير ذكر كخلق آدم من غير ذكر ولا انثى ١٢ كمالين [30] قوله صديقة اى ملازمة للصدق وهذان الوصفان لعيسى وامه مختصان بهما شرفهما الله بهما ثم وصفهما بعد ذلك بوصف البشرية الذي لا يميزهم عن الحيوانات الغير العاقلة فضلا عن العاقلة ١٢ صاوي

لتركيبه وضعفه وما ينشأ منه من البول والغائط اُنْظُرْ متعجبا كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْاٰيٰتِ على وحدانيتنا
ثُمَّ انْظُرْ اَنّٰى كيف يُؤْفَكُوْنَ ○ يصرفون عن الحق مع قيام البرهان قُلْ اَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اى
غيره مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ؕ وَاللّٰهُ هُوَ السَّمِيْعُ لاقوالكم الْعَلِيْمُ باحوالكم ○ والاستفهام للانكار
قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ اليهود والنصارى لَا تَغْلُوْا تجاوزوا الحد فِىْ دِيْنِكُمْ غلوا غَيْرَ الْحَقِّ بان تضعوا
عيسى او ترفعوه فوق حقه وَلَا تَتَّبِعُوْۤا اَهْوَآءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ بغلوهم وهم اسلافهم وَاَضَلُّوْا
كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ وَّضَلُّوْا عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ ○ طريق الحق والسواء فى الاصل الوسط لُعِنَ الَّذِيْنَ ع ١٠ ١١ ١٤
كَفَرُوْا مِنْۢ بَنِىْۤ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ بان دعا عليهم فمسخوا قردة وهم اصحاب ايلة وَعِيْسَى ابْنِ
مَرْيَمَ بان دعا عليهم فمسخوا خنازير وهم اصحاب المائدة ذٰلِكَ اللعن بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا
يَعْتَدُوْنَ ○ كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ اى لا ينهى بعضهم بعضا عَنْ معاودة مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا
يَفْعَلُوْنَ ○ فعلهم هذا تَرٰى يا محمد كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ من اهل مكة بغضا لك
لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ من العمل لمعادهم الموجب لهم اَنْ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَفِى الْعَذَابِ
هُمْ خٰلِدُوْنَ ○ وَلَوْ كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالنَّبِىِّ محمد وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوْهُمْ اى الكفار
اَوْلِيَآءَ وَلٰكِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ○ خارجون عن الايمان لَتَجِدَنَّ يا محمد اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً
لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الْيَهُوْدَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚ من اهل مكة لتضاعف كفرهم وجهلهم وانهماكهم فى اتباع
الهوى وَلَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ قَالُوْۤا اِنَّا نَصٰرٰى ؕ ذٰلِكَ اى قرب مودتهم
للمؤمنين بِاَنَّ بسبب ان مِنْهُمْ قِسِّيْسِيْنَ علماء وَرُهْبَانًا عبادا وَّاَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ○ عن
عبادة الحق كما يستكبر اليهود واهل مكة نزلت فى وفد النجاشى القادمين من الحبشة قرأ
عليهم صلى الله عليه وسلم سورة يٰس فبكوا واسلموا وقالوا ما اشبه هذا بما كان ينزل على
عيسى قال تعالى وَاِذَا سَمِعُوْا مَاۤ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ من القرآن تَرٰۤى
اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ ۚ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ اٰمَنَّا صدقنا بنبيك وكتابك
فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ○ المقرين بتصديقهما وقالوا فى جواب من عيرهم بالاسلام من
اليهود وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَا جَآءَنَا مِنَ الْحَقِّ القرآن اى لا مانع لنا من الايمان مع
وجود مقتضيه وَنَطْمَعُ عطف على نؤمن اَنْ يُّدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِيْنَ ○ المؤمنين

١ه قوله لتركيبه لان من احتاج الى الاغتذاء بالطعام ويتبعه من الهضم لم يكن الا اجساما كبا من عظم ولحم وعروق واعصاب واخلاط وغير ذلك مما يدل على انه مصنوع مؤلف مدبر كغيره من الاجسام فكيف يكون الها وخص الاكل بالذكر لانه اصل الحاجات والاله لا يكون محتاجا ١٢ خطيب ٢ه قوله كيف نبين كيف معمول لنبين لا انظر لان اسم الاستفهام لا يعمل فيه ما قبله لان له الصدارة ١٢ صاوى ٣ه قوله ما لا يملك اى عيسى عليه السلام وهو ان ملك بذلك بتمليك الله تعالى اياه ولكنه لا يملك من ذاته ولا يملك مثل ما يضره الله تعالى به من البلايا والمصائب وما ينفع به من الصحة والسعة وانما قال ما نظرا الى ما هو عليه فى ذاته توطئة لنفى القدرة عنه راسا اى بيان انتظامه عليه الصلوٰة والسلام فى سلك الاشياء التى لا قدرة لها على شئ اصلا اه بيضاوى وغيره اه والمراد كل عبد الله من دون الله تعالى سواء كان ممن يعقل اولا ١٢ خطيب ٤ه قوله لاقوالكم متعلق بما تعبدون اى اتشركون بالله ولا تخشونه وهو الذى يسمع ما تقولونه ويعلم ما تعتقدون ١٢ ك ٥ه قوله غلوا غير الحق اشار الى ان قوله غير الحق نعت لمصدر محذوف موكد من حيث المعنى او حال من ضمير الفاعل فى لا تغلوا اى لا تغلوا متجاوزين الحق ١٢ ابو السعود ٦ه قوله غير الحق الخ يعنى انه صفة مصدر محذوف والظاهر ان الصفة موكدة فان الغلو المجاوزة عن الحق كما قال الصاوى قوله غير الحق اى واما الغلو فى الحق كالتشديد على النفس بان يصوم النهار ويقوم الليل مثلا فليس بحرام ولا ضلال ١٢ ٧ه قوله بان تضعوا عيسى كما فعلت اليهود فقالوا فيه انه ابن زنا وقوله ترفعوه الخ كما فعلت النصارى فقالوا فيه انه الٰه ١٢ ٨ه قوله فوق حقه اى ان تدعوا الوهية وذلك غلو النصارى ١٢ ك ٩ه قوله اهواء قوم آه الاهواء جمع هوى وهو ما تدعو شهوة النفس اليه قال الشعبى ما ذكر الله تعالى الهوى فى القرآن الا ذمه وقال ابو عبيدة لم نجد الهوى يوضع الا موضع الشر لانه لا يقال فلان يهوى الخير انما يقال فلان يحب الخير ١٢ خازن ١٠ه قوله لعن الذين كفروا اى اليهود والنصارى فلعن اليهود على لسان داؤد ولعن النصارى على لسان عيسىٰ قوله على لسان داؤد اختلف فى المراد باللسان فقيل هو الجارحة فداؤد وعيسىٰ صرحا بلعنهم وقيل هو الكتاب والمعنى ان الله لعنهم فى كتاب داؤد وعيسىٰ وهو الاقرب وكلام المفسر يفيد الاول ١٢ صاوى ١١ه قوله بان دعا عليهم اى لما اعتدوا فى السبت واصطادوا الحيتان فيه فقال فى دعائه اللهم العنهم واجعلهم قردة فمسخوا قردة ١٢ من الخطيب ١٢ه قوله اصحاب ايلة وكانوا على شريعة التوراة فى زمن داؤد عليه السلام كانوا امروا بتعظيم السبت وحرمة الصيد فخالفوا امره واصطادوا السمك فى السبت ١٢ ك ١٣ه قوله وهم اصحاب ايلة ايلة بفتح الهمزة وسكون التحتية قرية على ساحل بحر طبرية وقوله فى عيسى بان دعا عليهم اى لما اكلوا من المائدة وادخروا ولم يؤمنوا فقال عيسىٰ اللهم العنهم كما لعنت اصحاب السبت فاصبحوا خنازير اه كبير والمائدة الخوان عليه طعام فان لم يكن عليه طعام فليس مائدة هذا هو المشهور ١٢ جمل ١٤ه قوله بان دعا عليهم اى لما اكلوا من المائدة ولم يؤمنوا فقال اللهم العنهم كما لعن اصحاب السبت ١٢ ١٥ه قوله فمسخوا خنازير اى وقردة فقد حذف من كل نظير ما اثبته فى الآخر وهذا على المشهور من ان كلا مسخوا قردة وخنازير وقيل ان اصحاب السبت مسخوا قردة و اصحاب المائدة مسخوا خنازير وهو ظاهر المفسر ١٢ صاوى ١٦ه قوله كانوا لا يتناهون بيان للاعتداء والعصيان اى لا ينهى بعضهم بعضا فان التناهى تفاعل من النهى ولا ينهون ولا ينتهون فالتناهى بمعنى الانتهاء ١٢ ١٧ه قوله لا يتناهون ليس المراد بالتناهى ان ينهى كل واحد منهم الآخر عما يفعله من المنكر كما هو المعنى المشهور لصيغة التفاعل بل المجرد صدور النهى من اشخاص متعددة من غير اعتبار ان يكون كل واحد منهم ناهيا ومنهيا معا ١٢ ابو السعود ١٨ه قوله عن معاودة منكر انما قدر المفسر هذا المضاف لدفع ما اورد بان المنكر الذى فعل لا معنى للنهى عنه لان رفع الواقع محال فاجاب بان المعنى النهى عن المعاودة ١٢ صاوى ١٩ه قوله لبئس ما كانوا الخ وفيه دليل على ان ترك النهى عن المنكر من العظائم فيا حسرتاه على المسلمين فى اعراضهم عنه ١٢ مدارك ٢٠ه قوله ما قدمت ما هى الفاعل وقوله ان سخط الخ هو المخصوص بالذم على حذف المضاف اى موجب سخط تعالىٰ ١٢ ابو السعود ٢١ه قوله من العمل بيان لما وقوله لمعادهم نعت للعمل وقوله الموجب لهم نعت ثان له وقوله ان سخط معمول للنعت الثانى ١٢ جمل ٢٢ه قوله خارجون عن الايمان اى المعنى ولو كان هؤلاء اليهود يؤمنون بالله وبموسىٰ وما انزل اليه يعنى التوراة ما اتخذوا المشركين اولياء كما لم يوالهم المسلمون ولكن كثيرا منهم فاسقون خارجون عن دينهم فلا دين لهم اصلا ١٢ م ٢٣ه قوله اليهود هو مفعول ثان لتجدن وعداوة تمييز ١٢ م ٢٤ه قوله ولتجدن اقربهم الخ يقال فى اعرابه ما قيل فى الذى قبله من ان اقرب مفعول ثان والذين قالوا مفعول اول ومودة تمييز وللذين صفة للمودة او متعلق به ١٢ صاوى ٢٥ه قوله الذين قالوا انا نصارى اى انصار دين الله ان قلت مقتضى الآية مدح النصارى وذم اليهود مع ان كفر النصارى اشد قلت المدح للنصارى من جهة قرب مودتهم للمسلمين وذم اليهود من حيث انهم اشد عداوة للمسلمين فذلك لا يقتضى شدة الكفر ولا عدمها وايضا الحريص فى اليهود دون النصارى وايضا مذهب اليهود بان ايصال الشر والاذى الى من خالفهم فى الدين قربة ومذهب النصارى انه حرام ١٢ ٢٦ه قوله للمؤمنين اللام يتعلق بعداوة ومودة ووصف اليهود بشدة الشكيمة والنصارى بلين العريكة وجعل اليهود قرناء المشركين فى شدة عداوة المؤمنين ونبه على تقدم قدمهم فيها بتقديمهم على المشركين ١٢ م ٢٧ه قوله قسيسين قال قطرب القس والقسيس العالم بلغة اهل الروم ١٢ كمالين ٢٨ه قوله لا يستكبرون وفيه دليل على ان العلم انفع شئ واهداه الى الخير وان كان علم القسيسين وكذا علم الآخرة وان كان فى الراهب والبراءة من الكبر وان كانت فى نصرانى ١٢ مدارك ٢٩ه قوله نزلت فى وفد النجاشى رواه ابن جرير عن سعيد بن جبير والوفد جمع الوافد واسم جمع والنجاشى ملك الحبشة ١٢ ك ٣٠ه قوله فى وفد النجاشى فى الخطيب نزلت فى وفد النجاشى القادمين من الحبشة لا فى كل النصارىٰ لانهم فى عداوتهم للمسلمين كاليهود والوفد القوم كذا فى القاموس ١٢ ٣١ه قوله واذا سمعوا الخ صنيع الشارح يقتضى انه مستانف حيث قال قال تعالىٰ ولذلك جعله بعضهم اول الربع اه جمل وقال ابو السعود انه عطف على يستكبرون اى ذلك بسبب انهم لا يستكبرون وان اعينهم تفيض من الدمع عند سماع القرآن ١٢ ٣٢ه قوله تفيض الخ اى تمتلئ بدمع فاستعير له الفيض الذى هو الانصباب عن امتلاء مبالغة او جعلت اعينهم من فرط البكاء كانها تفيض بانفسها ١٢ ابو السعود ٣٣ه قوله مما عرفوا من الحق من الاولى للابتدائية والثانية للتبيين ما عرفوا من الحق او للتبعيض فانه بعض الحق والمعنى انهم عرفوا بعض الحق فابكاهم فكيف اذا عرفوا كله ١٢ خطيب ٣٤ه قوله يقولون استيناف مبنى على سوال نشأ من حكاية حالهم عند سماع القرآن كانه قيل ماذا يقولون فقيل يقولون ١٢ ابو السعود ٭

الجنة قال تعالى فاثابهم الله بما قالوا جنت تجري من تحتها الانهر خلدين فيها وذلك جزاء
المحسنين ○ بالايمان والذين كفروا وكذبوا بايتنا اولئك اصحب الجحيم ۝ ونزل لما هم ع ١١ ٩
قوم من الصحابة رضي الله تعالى عنهم ان يلازموا الصوم والقيام ولا يقربوا النساء والطيب
ولا ياكلوا اللحم ولا يناموا على الفراش يايها الذين امنوا لا تحرموا طيبت ما احل الله لكم ولا تعتدوا
تتجاوزوا امر الله ان الله لا يحب المعتدين ○ وكلوا مما رزقكم الله حللا طيبا مفعول والجار و
المجرور قبله حال متعلق به واتقوا الله الذي انتم به مؤمنون ○ لا يؤاخذكم الله باللغو الكائن في
تاكيد للتوصية بما امر به وزاده | تاكيد لقوله الذي آه ١٢م
ايمانكم هو ما يسبق اليه اللسان من غير قصد الحلف كقول الانسان لا والله وبلى والله ولكن يؤاخذكم
بما عقدتم بالتخفيف والتشديد وفي قراءة عاقدتم الايمان عليه بان حلفتم عن قصد فكفارته
اي اليمين اذا حنثتم فيه اطعام عشرة مسكين لكل مسكين مد من اوسط ما تطعمون منه
اهليكم اي اقصده واغلبه لا اعلاه ولا ادناه او كسوتهم بما يسمى كسوة كقميص وعمامة وازار
ولا يكفي دفع ما ذكر الى مسكين واحد وعليه الشافعي او تحرير عتق رقبة مؤمنة كما في كفارة القتل و
الظهار حملا للمطلق على المقيد فمن لم يجد واحدا مما ذكر فصيام ثلثة ايام كفارته وظاهره انه
لا يشترط التتابع وعليه الشافعي ذلك المذكور كفارة ايمانكم اذا حلفتم وحنثتم واحفظوا ايمانكم
اي من نقضها ١٢ك
ان تنكثوها ما لم تكن على فعل بر او اصلاح بين الناس كما في سورة البقرة كذلك اي مثل ما بين لكم
ما ذكر يبين الله لكم ايته لعلكم تشكرون ○ على ذلك يايها الذين امنوا انما الخمر المسكر الذي يخامر
العقل والميسر القمار والانصاب الاصنام والازلام قداح الاستقسام رجس خبيث مستقذر
اي كل منها رجس ١٢ بيض | بدل من الرجس
من عمل الشيطن الذي يزينه فاجتنبوه اي الرجس المعبر به عن هذه الاشياء ان تفعلوه لعلكم
تفلحون ○ انما يريد الشيطن ان يوقع بينكم العداوة والبغضاء في الخمر والميسر اذا اتيتموهما
لما يحصل فيهما من الشر والفتن ويصدكم بالاشتغال بهما عن ذكر الله وعن الصلوة خصهما
بالذكر تعظيما لهما فهل انتم منتهون ○ عن اتيانهما اي انتهوا واطيعوا الله واطيعوا الرسول و
احذروا المعاصي فان توليتم عن الطاعة فاعلموا انما على رسولنا البلغ المبين ○
الابلاغ البين وجزاؤكم علينا ليس على الذين امنوا وعملوا الصلحت جناح فيما طعموا
اكلوا من الخمر والميسر قبل التحريم اذا ما اتقوا المحرمات وامنوا وعملوا الصلحت ثم اتقوا
اي من مال القمار ١٢ك

---

١ قوله لما هم قوم الخ روي ان رسول الله صلى الله عليه وسلم وصف القيامة لاصحابه يوما فبالغ واشبع الكلام في الانذار فرقوا واجتمعوا في بيت عثمان بن مظعون واتفقوا على ان لا يزالوا صائمين ويتركوا امورا بما حاكما ذكره الشارح فبلغ ذلك النبي صلى الله عليه وسلم فقال لهم اني لم اومر بذلك ونهى عنه كما في كتب التفاسير والاحاديث ١٢ ٢ قوله ولا تعتدوا اي الحد الذي حد عليكم في تحريم او تحليل او لا تعتدوا حدود ما احل لكم او ما حرم عليكم او ولا تسرفوا في تناول الطيبات ١٢ مد ٣ قوله مفعول اي لقوله كلوا مما رزقكم اما حال مما تقدمت عليه لكونه نكرة او متعلق بكلوا ١٢ ٤ قوله متعلق به اي وتقدمت عليه لكونه نكرة ومن يحتمل ان يكون للتبعيض وان يكون ابتدائية ويجوز ان يكون حلالا حالا كما اختاره المفسر في البقرة والجار والمجرور مفعولا به ومن للتبعيض ١٢ مد ٥ قوله باللغو الكائن آه اللغو في اليمين الساقط الذي لا يتعلق به حكم وهو عندنا ان يحلف على شيء يظن انه كذلك وليس كما يظن وهو قول مجاهد قيل كانوا احلفوا على تحريم الطيبات على ظن انه قربة فلما نزل النهي قالوا كيف بايماننا فنزلت وعند الشافعي رحمه الله ما يبدو من المرء من غير قصد كقوله لا والله وبلى والله وهو قول عائشة رضي الله عنها كذا في ابي السعود ١٢ ٦ قوله والتشديد اي للباقين وفي قراءة لابي عامر برواية ابن ذكوان عاقدتم وهو فاعل بمعنى فعل ١٢ مدارك ٧ قوله عن قصد اي ونية وعلى هذا فاليمين من المعقودة يجب فيها الكفارة وهو قول الشافعي وقال علماؤنا العقد العزم على الوفا، وذا لا يتصور في الغموس وتتمته سبق في البقرة ١٢ ك ٨ قوله فكفارته اطعام عشرة مساكين الخ فالله تعالى ذكر في كفارة اليمين اربعة اشياء ثلثة منها على التخيير وهو اطعام عشرة مساكين او كسوتهم او تحرير رقبة وواحد منها على الترتيب وهو صوم ثلثة ايام بعد ان لم يجد من هؤلاء الاشياء من تفسير الاحمدي وهكذا في فتح القدير وقوله لكل مسكين مد ام مد يساوي رطلان والرطل الشرعي عشرون استارا والاستار ستة ونصف دراهم كذا في تحقيق الاوزان فهذا اي لكل مسكين مد عند الشافعي رحمه الله واما عند ابي حنيفة رح فلكل واحد منهم نصف صاع من بر او صاع من تمر او شعير ١٢ تفسير احمدي ٩ قوله اذا حنثتم فيه اي وهو الحلف بالله او بصفة من صفاته القديمة واما الحلف بغير ذلك فلا حنث فيه ثم هو ان كان مما يعظم شرعا كالكعبة والنبي فقيل مكروه وقيل حرام والا فهو ممنوع لما في الحديث من كان حالفا فليحلف بالله او ليصمت ١٢ صاوي ١٠ قوله مد اي عند الشافعي و عند ابي حنيفة نصف صاع من بر او صاع من غيره ١٢ ١١ قوله او كسوتهم عطف على اطعام او على محل من اوسط ووجهه ان من اوسط بدل من اطعام والبدل هو المقصود في الكلام وهي ثوب يغطي العورة وعن ابن عمر رض ازار وقميص او رداء او كساء ١٢ مد ١٢ قوله وعليه الشافعي وعندنا يجوز اداؤها الى مسكين واحد في عشرة ايام ايضا ثبت ذلك باشارة النص لان المساكين انما صاروا مصارف لحوائجهم كما يشير اليه لفظ الاطعام وتفصيله في التفسير الاحمدي ١٢ ١٣ قوله مؤمنة او كافرة لاطلاق النص عند امامنا الاعظم ١٢ ك ١٤ قوله لا يشترط التتابع وعليه الشافعي وعندنا يشترط في الصوم التتابع لقراءة عبد الله ابن مسعود وعبد الله بن عباس رض وابي بن كعب ثلثة ايام متتابعات كما في التفسير الزاهدي وغيره وبيان الايمان واوصافه واقسامه ذكرنا في سورة البقرة فلا نعيدها ١٢ ١٥ قوله يا ايها الذين آمنوا سبب نزولها دعاء عمر رضي الله عنه بقوله اللهم بين لنا في الخمر بيانا شافيا وذلك انه لما نزل قوله تعالى يسئلونك عن الخمر والميسر الآية احضره رسول الله صلى الله عليه وسلم عمر وقرأها عليه فقال اللهم بين لنا في الخمر بيانا شافيا ثم نزلت يا ايها الذين آمنوا لا تقربوا الصلاة وانتم سكارى فاحضره رسول الله صلعم وقرأها عليه فقال اللهم بين لنا في الخمر بيانا شافيا فنزلت هذه الآية فاحضره وقرأها عليه فقال انتهينا يا رب وذكرت عقب ما قبلها لانه لما نهى فيما قبلها عن تحريم الطيبات مما احل الله وكانت الخمر والميسر مما يستطاب عندهم ربما يتوهم انهما داخلان في جملة الطيبات فافاد انهما ليسا كذلك ١٢ ص ١٦ قوله المسكر الذي يخامر العقل وهذا عند الشافعي رح واما عندنا فالخمر هو التي من ماء العنب اذا غلا واشتد وقذف بالزبد كما في الدر المختار وغيره ١٢ ١٧ قوله والميسر القمار واعلم ان المحرم المنصوص في القرآن هو ميسر الذي له صفة مخصوصة مذكورة في سورة البقرة وذلك لا يكون الا بالقمار فاللعب بالشطرنج والنرد ان كان القمار يكون حراما بهذه العلة بل بعبارة النص لان الميسر هو القمار غاية انه كان موصوفا بالصفة المذكورة ولهذا صرح صاحب الكشاف في البقرة بان في حكم الميسر هو النرد والشطرنج وفي الزاهدي في البقرة ان النرد والشطرنج والعقا ولعب الصبيان بالجوز وكل مخاطرة قمار وانما رخص اذا كان الخطر من جانب واحد وان كان بدون القمار فالنرد حرام بالاجماع والشطرنج حرام عندنا ومباح عند الشافعي رح بشرط كونه غير مانع من الصلوة ورد السلام وكونه غير مقمر و في الهداية ويكره اللعب بالشطرنج والنرد والاربعة عشر وكل لهو لانه ان قامر بها فالميسر حرام بالنص وهو اسم لكل قمار وان لم يقامر بها فهو عبث ولهو ١٢ ١٨ قوله والانصاب جمع نصب وهي الصنم سميت بذلك لانها تنصب وترفع للعبادة ١٢ صاوي ١٩ قوله قداح الاستقسام تیرہا قسمت کردن ١٢ ٢٠ قوله مستقذر اي يعاب عنه عقول ١٢ بيضاوي ٢١ قوله الرجس الخ او ما ذكر وقيل ارجاع الضمير الى الشيطان اقرب وانفع ١٢ ك ٢٢ قوله اي انتهوا آه اشارة الى ان الاستفهام ههنا بمعنى الامر بل ابلغ لان الاستفهام عقيب ذكر هذه المعايب ابلغ من الامر بتركها كانه قيل قد بينت لكم المعايب فهل انتم منتهون عنها مع هذا ام انتم مقيمون عليها كانكم لم توعظوا ١٢ كرخي ٢٣ قوله واطيعوا معطوف على الاستفهام من حيث تضمنه الامر كما قال الشارح ١٢ جمل ٢٤ قوله ليس على الذين آمنوا سبب نزولها انه لما نزل تحريم الخمر والميسر قال ابو بكر وبعض الصحابة يا رسول الله كيف باخواننا الذين ماتوا وقد شربوا الخمر وفعلوا القمار فنزلت ١٢ صاوي ٢٥ قوله آمنوا وعملوا الصالحات وعبارة الخطيب اي ثبتوا على الايمان والاعمال الصالحات وقوله ثم اتقوا اي ما حرم الله عليهم بعد الخمر وقوله آمنوا اي بتحريمه وقوله ثم اتقوا اي استمروا وثبتوا على اتقاء المعاصي وقوله واحسنوا اي وتحروا الاعمال الجميلة واشتغلوا بها وروي انه لما نزلت آية تحريم الخمر قالت الصحابة ان اخواننا كانوا قد شربوا الخمر يوم احد ثم قتلوا فكيف حالهم فنزلت هذه الآية والمعنى لا اثم عليهم في ذلك لانهم شربوها حال ما كانت محللة ١٢ كبير ٢٦ اي من قوله حلالا طيبا ١٢ ٢٧ غير يستحله اليهود ١٢ ج ٢٨ يشير الى ان الاستفهام بمعنى الامر ولما نزلت قالوا انتهينا يا رب تعالى ١٢ ك

وَّاٰمَنُوْا اثبتوا على التقوى والايمان ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاَحْسَنُوْا العمل وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ بمعنى انه يثيبهم يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَيَبْلُوَنَّكُمُ ليختبرنكم اللّٰهُ بِشَيْءٍ يرسله لكم مِّنَ الصَّيْدِ تَنَالُهٗۤ اى الصغار منه اَيْدِيْكُمْ وَرِمَاحُكُمْ الكبار منه وكان ذلك بالحديبية وهم محرمون فكانت الوحش والطير تغشاهم فى رحالهم لِيَعْلَمَ اللّٰهُ علم ظهور مَنْ يَّخَافُهٗ بِالْغَيْبِ حال اى غائبا لم يره فيجتنب الصيد فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ النهى عنه فاصطاده فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ محرمون بحج او عمرة وَمَنْ قَتَلَهٗ مِنْكُمْ مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآءٌ بالتنوين ورفع ما بعده اى فعليه جزاء هو مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ اى شبهه فى الخلقة وفى قراءة باضافة جزاء يَحْكُمُ بِهٖ اى بالمثل رجلان ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ لهما فطنة يميزان بها اشبه الاشياء به وقد حكم ابن عباس وعمر وعلى رضى الله تعالى عنهم فى النعامة ببدنة وابن عباس وابو عبيدة فى بقر الوحش وحماره ببقرة وابن عمر وابن عوف فى الظبى بشاة وحكم بها ابن عباس وعمر وغيرهما فى الحمام لانه يشبهها فى العب هَدْيًا حال من جزاء بٰلِغَ الْكَعْبَةِ اى يبلغ به الحرم فيذبح فيه ويتصدق به على مساكينه ولا يجوز ان يذبح حيث كان ونصبه نعتا لما قبله وان اضيف لان اضافته لفظية لا تفيد تعريفا فان لم يكن للصيد مثل من النعم كالعصفور والجراد فعليه قيمته اَوْ عليه كَفَّارَةٌ غير الجزاء وان وجده هى طَعَامُ مَسٰكِيْنَ من غالب قوت البلد ما يساوى الجزاء لكل مسكين مد وفى قراءة باضافة كفارة لما بعده وهى للبيان اَوْ عليه عَدْلُ مثل ذٰلِكَ الطعام صِيَامًا يصوم عن كل مد يوما وان وجده وجب ذلك عليه لِّيَذُوْقَ وَبَالَ ثقل جزاء اَمْرِهٖ الذى فعله عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ من قتل الصيد قبل تحريمه وَمَنْ عَادَ اليه فَيَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ غالب على امره ذُو انْتِقَامٍ ۝ ممن عصاه والحق بقتله متعمدا فيما ذكر الخطأ اُحِلَّ لَكُمْ ايها الناس حلالا كنتم او محرمين صَيْدُ الْبَحْرِ ان تاكلوه وهو ما لا يعيش الا فيه كالسمك بخلاف ما يعيش فيه وفى البر كالسرطان وَطَعَامُهٗ ما يقذفه الى الساحل ميتا مَتَاعًا تمتيعا لَّكُمْ تاكلونه وَلِلسَّيَّارَةِ المسافرين منكم يتزودونه وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ وهو ما يعيش فيه من الوحش الماكول ان تصيدوه مَا دُمْتُمْ حُرُمًا فلو صاده حلال فللمحرم اكله كما بينته السنة وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝ جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ المحرم قِيٰمًا لِّلنَّاسِ يقوم به امر دينهم بالحج اليه ودنياهم بامن داخله وعدم التعرض له وجبى ثمرات كل شىء اليه وفى قراءة قيما بلا الف مصدر قام عينه معتل وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ بمعنى الاشهر الحرم ذو القعدة وذو الحجة والمحرم ورجب قيما لهم بامنهم القتال

۱ه قوله ثبتوا على التقوى وقيل المراد بالثانى التقوى عن الخمر والميسر بعد تحريمهما وبالثالث التقوى عن سائر المحرمات وقيل اريد بالاول التقوى عن الكفر وبالثانى عن الكبائر وبالثالث عن الصغائر ١٢ ك ۲ه قوله واحسنوا العمل اى بان يعبدوه كانهم يرونه او الى الناس بالمواساة معهم مدارك رحمهم الله ١٢ ك ۳ه قوله يا ايها الذين آمنوا نزلت عام الحديبية حين احرم رسول الله صلى الله عليه وسلم واصحابه وكانوا الفا واربع مائة بالعمرة من ذى الحليفة وارسل عثمان لاهل مكة يخبرهم بان رسول الله قاصد زيارة بيت الله فجلسوا ينتظرون عثمان فكانت وحوش البر والطيور تاتى اليهم من كل فج فنزلت الآية ١٢ صاوى ۴ه قوله بشىء اى قليل للتقليل فيعلم انه ليس من الفتن العظام ١٢ ك ۵ه قوله من الصيد اى من المصيد وهو وحوش البر والطيور وهذا الابتلاء نظير ابتلاء قوم موسى بتحريم صيد السمك يوم السبت ولكن الله حفظ الامة المحمدية من الوقوع فيما يخالف امر ربهم فتم له السعد والعز فى الدنيا والآخرة واما امة موسى فتعدوا واصطادوا فمسخوا قردة وخنازير ١٢ صاوى ۶ه قوله الصغار منه فى تفسير الزاهدى قال ابن عباس فى رواية الذى تناله الايدى من البيض والفرخ ونحوه من صغار الوحش والذى تناله الرماح كمن كبار الوحش وتكون الآية عامة فى تحريم الصيود والمراد من الصيد حيوان يتوحش منه سواء كان ماكول اللحم او غيره لكن صيد البحر خاصة وعند مالك والشافعى رح المراد منه ماكول اللحم خاصة وعلى كل مذهب الكلب العقور والغراب والعقرب والفارة مستثنى من النص لقوله عليه السلام خمس من الفواسق يقتلن فى الحل والحرم جميعا الحداة والغراب والعقرب والفارة والكلب العقور وفى رواية حية بدل العقرب هذا ما فى البيضاوى وفى رواية الذئب بدل الكلب العقور وفى رواية الغراب بدل الحداة فاما البعوضة والبرغوث والقراد والسلحفاة والنمل والسبع الصائل فمعفو عندنا خلافا لزفر رح ١٢ تفسير الاحمدى وابى السعود ۷ه قوله بالحديبية بتخفيف الياء على الصحيح قرية على تسعة اميال من مكة ١٢ ك ۸ه قوله فى رحالهم اى منازلهم اخرجه ابن ابى حاتم عن مقاتل ١٢ ك ۹ه قوله حال اى من فاعل يخافه اى يخاف الله حال كونه غائبا عن الله ومعنى كون العبد غائبا عن الله انه لم ير الله تعالى فقوله لم يره تفسير للغيب ١٢ الجمل ۱۰ه قوله النهى عنه كان المراد بالنهى ما يفهم من قوله ليبلونكم الخ فان هذا يفهم ان الاصطياد فى الاحرام منهى عنه ١٢ الجمل ۱۱ه قوله عذاب اليم والمراد بالعذاب الاليم عذاب الدارين قال ابن عباس رض يوسع ظهره وبطنه جلدا وينزع ثيابه ١٢ ابو السعود ۱۲ه قوله اى شبهه فى الخلقة هذا عند محمد والشافعى رح وفى المشهور مالك رح واما عند ابى حنيفة وابى يوسف رح فالمراد من مثل فى قوله تعالى مثل ما قتل من النعم القيمة اى المثل فى المعنى فقط وتقرير المسئلة عند ابى حنيفة وابى يوسف رح ان يقوم عدلان قيمة الصيد الذى قتل فى مقتله او اقرب مكان من مقتله فما تقرر قيمته بين العدلين فهو بالخيار ان شاء يشترى به هديا ويذبحه بمكة لانه قتل بالكعبة وان شاء يشترى به طعاما ويتصدق على مساكين لكل مسكين نصف صاع من بر او صاع من تمر او شعير وهو المعنى بقوله طعام مساكين وان شاء صام عن طعام كل مسكين يوما ولذا قال او عدل ذلك صياما من الزاهدى والاحمدى ١٢ ۱۳ه قوله يشبهها الاظهر ان يقول لانها تشبهه وذلك لان المشابهة مسندة فى الآية للجزاء لا للمقتول لانه فى الواقع قائمة به وقوله فى العب اى شرب الماء بلا مص ١٢ الجمل ۱۴ه قوله نصبه نعتا لما قبله اى نصب قوله بالغ الكعبة صفة لقوله هديا لان اضافته غير حقيقية تقديره بالغا الكعبة لان التنوين قد حذف استخفافا كبير وقوله وان اضيف اى وان اضيف الى معرفة هذا اشارة الى دفع ما قيل ان قوله هديا نكرة موصوفة وبالغ الكعبة معرفة ويكون بين الموصوف والصفة موافقة فاجاب بقوله وان اضيف لان اضافته لفظية وهى لا تفيد تعريفا بل تفيده اضافة حقيقية **فائده** وسميت الكعبة كعبة لارتفاعها وتربعها والعرب تسمى كل بيت مربع كعبة ١٢ التفسير الكبير ۱۵ه قوله وان وجده اى وان وجد الجزاء يشير الى ان او فى الآية للتخيير كما قال الصاوى قوله وان وجده اى الجزاء وهو مبالغة فى الكفارة اى الكفارة عليه هذا اذا لم يجد الجزاء بل وان وجده ١٢ ۱۶ه قوله مد اى عند الشافعى وعند ابى حنيفة نصف صاع من بر او صاع من غيره ١٢ م ۱۷ه قوله وهى للبيان اى بيان جنس الكفارة جمل وقوله مد هذا عند الشافعى رح وعندنا نصف صاع من الحنطة وتفصيل المد مر منا سابقا وقوله وان وجده اى الطعام وقوله وجب ذلك اى الجزاء المذكور باقسامه الثلاثة وقوله ليذوق متعلق بذلك المحذوف الذى قدره الشارح ولو قال وجب ذلك عليه لكان اولى لان عبارته توهم ان قوله وجب جواب ان فى قوله وان وجده مع انه ليس كذلك ١٢ جمل ۱۸ه قوله عدل قال الفراء العدل ما عادل الشىء من غير جنسه كالصوم والاطعام والعدل مثله من جنسه ومنه عدل الحمل يقال عندى غلام عدل غلامك اذا كان من جنسه فان اريد ان قيمته كقيمته ولم يكن من جنسه قيل هو عدل غلامك بالفتح ١٢ مد ۱۹ه قوله ذلك اى المذكور من الجزاء والكفارة والصيام ١٢ ك ۲۰ه قوله وبال امره اى جزاءه وتنزيه الوبال فى اللغة عبارة عما فيه من الثقل والمكروه من الكبير وفى الزاهدى واصل الوبال هو الثقل فاخذناه اخذا وبيلا اى ثقيلا وفى القاموس الوبال الثقل والشدة ١٢ ۲۱ه قوله والحق بقتله متعمدا فيما ذكر الخطأ واعلم ان النص يقتضى وجوب هذا الجزاء على العمد فقط اى الذاكر لاحرامه عالما بانه حرام عليه ما يقتله ولكن الجمهور على انه كما يجب على العمد يجب على الخطأ ايضا وحجة من يقول وجوب هذا الجزاء على العمد فقط ان قوله تعالى ومن قتله منكم متعمدا مذكورا فى معرض الشرط وعند عدم الشرط يلزم عدم المشروط فوجب ان لا يجب الجزاء عند فقدان العمدية قال والذى يؤكده هذا انه تعالى قال فى آخر الآية ومن عاد فينتقم الله منه والانتقام انما يكون فى العمد دون الخطأ وقوله ومن عاد الى ما تقدم ذكره وهو العمد الموجب للجزاء لا الخطأ وحجة الجمهور قوله تعالى وحرم عليكم صيد البر ما دمتم حرما ولما كان ذلك حراما بالاحرام صار فعله محظورا بالاحرام فلا يسقط حكمه بالخطأ والجهل كما فى حلق الراس وايضا يحتجون بقوله عليه السلام فى الضبع كبش اذا قتله المحرم وقول الصحابة فى الظبى شاة وليس فيه ذكر العمد ملخصا من الكبير وروى عن الزاهدى انه نزل الكتاب بالعمد ووردت السنة بالخطأ فتامل وقال فى الجمل على قوله فيما ذكر اى فى لزوم الفدية وان كان الخطأ لا اثم فيه ١٢ احمد فيه الاثم ١٢ ۲۲ه قوله الخطأ قالوا التقييد بالتعمد فى الآية لقوله ومن عاد فينتقم الله منه فالاثم مقيد بالتعمد او ان مورده فيمن تعمد ١٢ ك ۲۳ه قوله ان تاكلوه اى اكله وهو بدل من الصيد وهو بمعنى المصيد ١٢ ك ۲۴ه قوله كالسمك المعروف كغيره مما لا يعيش الا فى البحر ولو كان على صورة غير الماكول من حيوان البر كالآدمى والكلب والخنزير فهذا كله حلال عند الشافعى جمل وقال فى البيضاوى ما صيد منه مما لا يعيش الا فى الماء وهو حلال كله واما عند ابى حنيفة فالسمك وحده حلال وفى فتاوى الحمادية ناقلا عن كنز العباد والدود والذى يقال له جهينگه حرام عند بعض العلماء لانه لا يشبه السمك و ...... يباح عندنا من صيد البحر من انواع السمك وهذا لا يكون من انواع السمك قال بعضهم حلال لانه يسمى باسماء السمك انتهى فالاحتياط انه لا يوكل كما قال امام العلماء والعارفين سيدى واستاذى المولوى محمد ارشاد حسين صاحب دام مجدهم ١٢ ۲۵ه قوله كالسرطان اى والضفدع والتمساح ١٢ جمل ۲۶ه قوله من الوحش استثنى الشارع الفارة والحية والعقرب والكلب العقور والحداة والعادى من السباع ١٢ صاوى ۲۷ه قوله قياما اصله قواما وقعت الواو بعد كسرة فقلبت ياء ١٢ صاوى ۲۸ه قوله بالحج اليه اى فهو احد اركان الدين فلا يكمل الا به لان من اتى باركان الدين ما عداه مع القدرة عليه فلم يكمل دينه وقد حرم نفسه من الرحمات المشار اليها بقوله صلى الله عليه وسلم ينزل من السماء كل يوم وليلة مائة وعشرون رحمة ستون للطائفين واربعون للمصلين وعشرون للناظرين ١٢ صاوى ۲۹ه قوله وجبى ثمرات اى جمعها ونقلها كما فى المختار ١٢

بمعونة ثم اسلما وماتا وادخلا الجنة ١٢ رد المحتار

فيها والهدى والقلائد قياما لهم بامن صاحبها من التعرض له ذلك الجعل المذكور لتعلموا ان
الله يعلم ما فى السموت وما فى الارض وان الله بكل شىء عليم ○ فان جعله ذلك لجلب المصالح
لكم ودفع المضار عنكم قبل وقوعها دليل على علمه بما فى الوجود وما هو كائن اعلموا ان الله شديد
العقاب لاعدائه وان الله غفور لاوليائه رحيم ○ بهم ما على الرسول الا البلغ الابلاغ لكم والله يعلم
ما تبدون تظهرون من العمل وما تكتمون ○ تخفون منه فيجازيكم به قل لا يستوى الخبيث الحرام والطيب
الحلال ولو اعجبك كثرة الخبيث فاتقوا الله فى تركه يا اولى الالباب لعلكم تفلحون ○ تفوزون ونزل
لما اكثروا سواله صلى الله عليه وسلم يايها الذين امنوا لا تسئلوا عن اشياء ان تبد تظهر لكم تسؤكم لما فيها من المشقة
وان تسئلوا عنها حين ينزل القران اى فى زمن النبى صلى الله عليه وسلم تبد لكم المعنى اذا سألتم عن اشياء
فى زمنه ينزل القران بابدائها ومتى ابداها ساءتكم فلا تسئلوا عنها عفا الله عنها عن مسألتكم فلا تعودوا
والله غفور حليم ○ قد سألها اى الاشياء قوم من قبلكم انبياءهم فاجيبوا ببيان احكامها ثم اصبحوا
صاروا بها كفرين ○ بتركهم العمل بها ما جعل شرع الله من بحيرة ولا سائبة ولا وصيلة ولا حام كما كان
اهل الجاهلية يفعلونه روى البخارى عن سعيد بن المسيب قال البحيرة التى يمنع درها للطواغيت فلا
يحلبها احد من الناس والسائبة كانوا يسيبونها لالهتهم فلا يحمل عليها شىء والوصيلة الناقة البكر تبكر
فى اول نتاج الابل بانثى ثم تثنى بعد بانثى وكانوا يسيبونها لطواغيتهم ان وصلت احداهما بالاخرى
ليس بينهما ذكر والحام فحل الابل يضرب الضراب المعدود فاذا قضى ضرابه ودعوه للطواغيت و
اعفوه من الحمل فلم يحمل عليه شىء وسموه الحامى ولكن الذين كفروا يفترون على الله الكذب
فى ذلك ونسبته اليه واكثرهم لا يعقلون ○ ان ذلك افتراء لانهم قلدوا فيه اباءهم واذا قيل
لهم تعالوا الى ما انزل الله والى الرسول اى الى حكمه من تحليل ما حرمتم قالوا حسبنا كافينا
ما وجدنا عليه اباءنا من الدين والشريعة قال تعالى احسبهم ذلك ولو كان اباؤهم لا يعلمون شيئا
ولا يهتدون ○ الى الحق والاستفهام للانكار يايها الذين امنوا عليكم انفسكم اى احفظوها وقوموا
بصلاحها لا يضركم من ضل اذا اهتديتم قيل المراد لا يضركم من ضل من اهل الكتب وقيل المراد
غيرهم لحديث ابى ثعلبة الخشنى سألت عنها رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ائتمروا بالمعروف وتناهوا
عن المنكر حتى اذا رايت شحا مطاعا وهوى متبعا ودنيا موثرة واعجاب كل ذى راى برأيه

[illegible]

١ه قوله والهدى والقلائد آه اى التى كانوا يقلدون بها انفسهم ياخذونها من لحاء شجر الحرم اذا رجعوا من مكة ليامنوا على انفسهم من العدو فانهم كانوا اذا راوا شخصا جعل فى عنقه تلك القلادة عرفوا انه راجع من الحرم فلا يتعرضون له فعلى هذا العطف للمغايرة اذ المراد بالهدى الحيوان الذى يهدى لمكة وبالقلائد الاشخاص الذين يتقلدون بلحاء شجر الحرم وفى الخازن وذلك انهم كانوا يامنون بسوق الهدى الى البيت الحرام على انفسهم بذلك وكذلك كانوا يامنون اذا قلدوا انفسهم من لحا شجر الحرم فلا يتعرض لهم احد آه وجعله ابو السعود عطف الخاص على العام حيث قال والمراد بالقلائد ذوات القلائد وهى البدن خصت بالذكر لان الثواب فيها اكثر وبهاء الحج بها اظهر انتهى ١٢ جمل ٢ه قوله قياما لهم اے جعله مايقوم به امر دنياهم ١٢ ك ٣ه قوله لاعدائه اى الذين بطروا نعمته وسماهم اعداء المخالفتهم امره فكل من خالفه فهو كالعدو له والمعنے يعامله معاملة العدو ١٢ صاوى ٤ه قوله لاوليائه اے احبائه الذين يشكرون نعمه وانما قدم شديد العقاب لانه تقدم ذكر النعم فحذر من الاغترار بها والطغيان فيها لان الفقر مع الشكر خير من الغنى مع البطر ١٢ صاوى ٥ه قوله ما على الرسول آه تشديد فى ايجاب القيام لما امر به اے ان الرسول قد اتى بما وجب عليه من التبليغ بما لا مزيد عليه وقامت عليكم الحجة ولزمتكم الطاعة ولا عذر لكم فے التفريط ١٢ ابو السعود ٦ه قوله لما اكثروا سواله روى البخارى عن ابن عباس انه قال كان قوم يسالونه صلى الله عليه وسلم فيقول الرجل من ابى ويقول الرجل ضلت ناقتى اين ناقتى فانزل الله هذه الآية ١٢ ك وروى عن على قال لما نزلت ولله على الناس حج البيت قال رجل يارسول الله افى كل عام فاعرض عنه فعاد مرتين او ثلثا فقال النبى صلى الله عليه وسلم ما يؤمنك ان اقول نعم والله لو قلت نعم لوجبت ولو وجبت ما استطعتم فاتركونى ما تركتكم فانما هلك من كان قبلكم بكثرة سؤالهم واختلافهم عن انبيائهم فاذا امرتكم بشىء فاتوا منه ما استطعتم واذا نهيتكم عن شىء فاجتنبوه فانزل الله تعالے يايها الذين الخ وقال مجاهد هذه نزلت حين سالوا رسول الله صلى الله عليه وسلم عن البحيرة والسائبة والوصيلة والحام الاترى ذكرها بعد ذلك وان تسألوا الخ ١٢ معالم ٧ه قوله يايها الذين امنوا لا تسئلوا عن اشياء الخ هذا نهى عن سوال الاقتراح والتحكم يعنى امرتكم بان تسلكوا طريق النجاة والتخفيف فلا تشددوا على انفسكم بسوال الاقتراح فان ضد الفلاح الهلاك والصحيح فى سبب نزول الآية ما روى عن ابى هريرة رضـ وانس رضـ عن النبى صلعم انه خرج من بيته يوما ودخل المسجد وصعد المنبر واجتمعت اصحابه وقال سلونى فوالله لا تسالونى عن شىء مادمت فى مقامى هذا الا حدثتكم به فينبغى ان يسالوا اعمالا بد لهم منه فقام رجل قال يارسول الله من ابى فقال ابوك حذافة وكان يدعى لغيره فقام اخر وقال اين والدى فقال رسول الله صلعم مع والدى فى النار وقال القفال حرم اهل الكتاب المومنين ان يسالوا النبى صلعم عن هذه الاسولة وهى الاسولة الاقتراحية فانزل الله تعالى هذه الآية ولما نزلت هذه الآية امتنعت الصحابة عن سوال مالا بد منه ومامنه بد فاذن الله تعالى فى سوال مالا بد منه فقال وان تسالوا حين ينزل القرآن من تفسير الزاهدى والاحمدى وغيره وان قال قائل وان تسالوا عنها وهذه الكناية كيف ينصرف الى الاسولة التى لا بد منها ولم يسبق لها ذكر والجواب قلنا مثل هذا جائز اذا كان الحال معروفا كما قال الله تعالى حتى توارت بالحجاب اے الشمس وقال الله تعالى ولو يواخذ الله الناس بظلمهم ما ترك عليها اى على الارض ولم يسبق ذكر الارض اه زاهدى واما مراد الشارح غير هذا او مرجع الضمير عنها فى قوله ان تسالوا عنها الى تلك الاشياء التى تتوقع مسئلتكم عند ابدائها ١٢ ٨ه قوله وان تسئلوا عنها آه الضمير فے عنها يحتمل ان يعود الى نوع الاشياء المنهى عنها لا اليهن انفسها قاله ابن عطية ونقله الواحدى عن صاحب النظم ونظره بقوله تعالى ولقد خلقنا الانسان من سلالة من طين يعنى آدم ثم جعلناه نطفة قال يعنى ابن آدم فعاد الضمير على مادل عليه الاول قال ويحتمل ان يعود عليها انفسها قال الزمخشرى بمعناه ١٢ ٩ه قوله المعنے آه يشير الى ان فى الآية تقديما وتاخيرا فالشرطية الاولى موخرة فے المعنى عن الثانية وكذا فعل النهى موخر فے المعنے عنها فقوله اذا سالتم الخ معنے الشرطية الثانية وقوله ومتى ابداها الخ معنے الشرطية الاولى ١٢ ج ١٠ه قوله عفا الله عنها استيناف مسوق لبيان ان نهيهم لم يكن لمجرد صيانتهم عن المسألة بل لانها فى نفسها معصية متبعة المواخذة وقد عفا الله عنها اى عن مسئلتكم السابقة منكم ١٢ ابو السعود ١١ه قوله قد سالها قوم الخ هذا امتنان من الله تعالى على هذه الامة حيث لم يشدد عليهم كما شدد على من قبلهم رحمة وزجرا لهم عن وقوع مثل ذلك منهم ١٢ ١٢ه قوله قد سالها قوم اے سالوا هذه المسئلة لكن لا بعينها بل مثلها فے كونها محظورة ومستتبعة للوبال وعدم التصريح بالمثل للمبالغة فى التحذير ١٢ ابو السعود ١٣ه قوله قوم من قبلكم يعنى قوم عيسى سالوا المائدة وكان عيسى يقول لهم اتقوا الله ان كنتم مومنين فاعطاهم ولم يومنوا فاهلكهم وقوم صالح ؑ سالوا الناقة ثم كفروا بها وعقروها فاهلكهم الله فاصبحوا خاسرين ١٢ زاهدى ١٤ه قوله بتركهم العمل الخ اشار بذلك الى ان الكفر انما هو بترك العمل لا بنفس تلك الاشياء فالكلام على حذف مضاف ١٢ ١٥ه قوله احد من الناس اے ذكرا او انثى وخص ابو عبيدة المنع بالنساء وقال غيره البحيرة فعيلة بمعنے مفعولة واشتقاقها من البحر وهو الشق يقال بحر ناقة اذا شق اذنها واختلف فيها فقيل هى الناقة تنتج خمسة البطن آخرها ذكر فيشق اذنها فيترك فلا تركب ولا تحلب ولا تطرد عن مرعى ولا ماء وقيل غير ذلك والسائبة بوزن فاعلة بمعنے مسيبة مفعولة من ساب يسوب اذا ذهب ١٢ ك ١٦ه قوله البكر بفتح الباء والكاف الفتية من الابل قاموس وقوله تبكر اے تبادر وابتكر اے تقدم من القاموس وقوله الضراب المعدود وهو عشر مرات فكان اذا احل الانثى عشر مرات تركوه للطواغيت وفے القاموس ضرب الفحل ضرابا نكح فالمراد منه يولد من صلبه عشرة البطن كما يفهم من تفاسير الاخر قوله ودعوه ان تركوه وقوله واعفوه اى تركوه من الحمل فهو بمعنے ما قبله ١٢ ١٧ه قوله احسبهم ذلك ولو الخ اشار به الى ان الواو فى ولو واو الحال دخلت عليها همزة الانكار والتقدير احسبهم دين آبائهم بمعنے كافيهم الخ جمل وفى ابى السعود قيل الواو للحال دخلت عليها همزة للانكار والتعجيب اى احسبهم ذلك ١٢ ١٨ه قوله يايها الذين آمنوا عليكم انفسكم قيل هذا مرتب بما قبله فيكون قوله لا يضركم من ضل يعنى من اهل الكتاب والمعنے ان الله كلفنا بقتال الكفار حتى يسلموا او يؤدوا الجزية فاذا ادوها كففنا انفسنا عنهم ولا يضرنا كفرهم وقيل مستانف نزلت فى العصاة فالمعنے عليك بحفظ نفسك ولا تتعرض لغيرك فلا يضرك ضلال من ضل ١٢ ١٩ه قوله عليكم انفسكم الجمهور على نصب انفسكم وهو منصوب على الاغراء بعليكم لان عليكم هنا اسم فعل والتقدير الزموا انفسكم اے هدايتها وحفظها مما يوذيها من الجمل وقوله احفظوها اے من المعاصى وقوموا بصلاحها اى بفعل الطاعات ١٢ جمل ٢٠ه قوله قيل المراد لا يضركم الخ فعلے هذا تكون الآية تسلية للمومنين على ما حصل لهم من الحزن على عدم ايمان الذين كفروا حين دعوهم الى ما انزل الله والى الرسول فامتنعوا وقالوا حسبنا ما وجدنا عليه آباءنا ١٢ ٢١ه قوله وقيل المراد غيرهم وهم عصاة المومنين فعلى هذا معنى عليكم انفسكم اے بعد ان امرتم بالمعروف ونهيتم عن المنكر فلم يفد امركم ونهيكم فبعد ذلك الزموا حال انفسكم فان لم تفعلوا ذلك ضركم ضلال من ضل لان الاقرار على الضلال ضلال اه جمل ولا توهمن ان فيه رخصة فى ترك الامر بالمعروف والنهى عن المنكر مع استطاعتهما كيف لا ومن جملة الاهتداء ان ينكر على المنكر حسبما تفى به الطاقة قال عليه الصلوة والسلام من راے منكم منكرا فاستطاع ان يغيره فليغيره بيده فان لم يستطع فبلسانه فان لم يستطع فبقلبه من ابى السعود وفيه تفصيل آخر تركته خوفا للاطناب ان شئت فانظر قوله ابى ثعلبة الخشنى نسبة الى خشينة قبيلة من العرب وقوله سالت عنها اے عن هذه الآية وقوله فقال لے فى بيان معناها ١٢ ٢٢ه قوله شحا مطاعا الشح نهاية البخل مع الحرص وفى القاموس الشح مثلثة البخل والحرص مطاعا اے يطيعه صاحبه وهو ے

فعليك نفسك رواه الحاكم وغيره إِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ○ فيجازيكم به يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ اى اسبابه حِينَ الْوَصِيَّةِ اثْنَانِ ذَوَا عَدْلٍ مِنْكُمْ خبر بمعنى الامر اى ليشهد واضافة شهادة لبين على الاتساع وحين بدل من اذا او ظرف لحضر أَوْ آخَرَانِ مِنْ غَيْرِكُمْ اى غير ملتكم إِنْ أَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ سافرتم فِي الْأَرْضِ فَأَصَابَتْكُمْ مُصِيبَةُ الْمَوْتِ تَحْبِسُونَهُمَا توقفونهما صفة آخران مِنْ بَعْدِ الصَّلَاةِ اى صلوة العصر فَيُقْسِمَانِ يحلفان بِاللّٰهِ إِنِ ارْتَبْتُمْ شككتم فيها ويقولان لَا نَشْتَرِي بِهِ بالله ثَمَنًا عوضا نأخذه بدله من الدنيا بان نحلف او نشهد به كاذبا لاجله وَلَوْ كَانَ المقسم له او المشهود له ذَا قُرْبَىٰ قرابة منا وَلَا نَكْتُمُ شَهَادَةَ اللّٰهِ التي امرنا باقامتها إِنَّا إِذًا ان كتمناها لَمِنَ الْآثِمِينَ ○ فَإِنْ عُثِرَ اطلع بعد حلفهما عَلَىٰ أَنَّهُمَا اسْتَحَقَّا إِثْمًا اى فعلا ما يوجبه من خيانة او كذب فى الشهادة بان وجد عندهما مثلا ما اتهما به وادعيا انهما ابتاعاه من الميت او وصى لهما به فَآخَرَانِ يَقُومَانِ مَقَامَهُمَا فى توجه اليمين عليهما مِنَ الَّذِينَ اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ الوصية وهم الورثة ويبدل من آخران الْأَوْلَيَانِ بالميت اى الاقربان اليه وفى قراءة الاولين جمع اول صفة او بدل من الذين فَيُقْسِمَانِ بِاللّٰهِ على خيانة الشاهدين ويقولان لَشَهَادَتُنَا يميننا أَحَقُّ اصدق مِنْ شَهَادَتِهِمَا يمينهما وَمَا اعْتَدَيْنَا تجاوزنا الحق فى اليمين إِنَّا إِذًا لَمِنَ الظَّالِمِينَ ○ المعنى ليشهد المحتضر على وصيته اثنين او يوصى اليهما من اهل دينه او غيرهم ان فقدهم لسفر ونحوه فان ارتاب الورثة فيهما فادعوا انهما خانا باخذ شئ او دفعه الى شخص زعما ان الميت اوصى له فليحلفا الخ فان اطلع على امارة تكذيبهما فادعيا دفعا له حلف اقرب الورثة على كذبهما وصدق ما ادعوه والحكم ثابت فى الوصيين منسوخ فى الشاهدين وكذا شهادة غير اهل الملة منسوخة واعتبار صلوة العصر للتغليظ وتخصيص الحلف فى الآية باثنين من اقرب الورثة لخصوص الواقعة التى نزلت لها وهى ما رواه البخارى ان رجلا من بنى سهم خرج مع تميم الدارى وعدى بن بداء وهما نصرانيان فمات السهمى بارض ليس فيها مسلم فلما قدما بتركته فقدوا جاما من فضة مخوصا بالذهب فرفعا الى النبى صلى الله عليه وسلم فنزلت فاحلفهما ثم وجد الجام بمكة فقال ابتعناه من تميم وعدى فنزلت الآية الثانية فقام رجلان من اولياء

---

٥١ قوله فعليك اے الزموا واتركوا النهى عن المنكر وقال فی المدارك المؤمنون يذهب انفسهم حسرة على اهل العناد من الكفرة يتمنون دخولهم فی الاسلام فقيل لهم عليكم انفسكم كلفتم من اصلاحها لايضركم الضلال من دينكم اذا كنتم مهتدين وليس المراد ترك الامر بالمعروف والنهى عن المنكر فان تركهما مع القدرة عليهما لايجوز ١٢ مدارك ٥٢ قوله يا أيها الذين آمنوا لما بين سبحانه ما يتعلق بمصالح الدين شرع يبين ما يتعلق بمصالح الدنيا اشارة الى ان الانسان ينبغی لان يضبط مصالح دينه ودنياه لانه مكلف بحفظهما ١٢ صاوی ٥٣ قوله شهادة بينكم شهادة بينكم مبتدأ وخبره اثنان بحذف المضاف اے شهادة اثنين وانما احتيج الى هذا الحذف ليطابق المبتدأ والخبر اے فی المصدرية او هو فاعل شهادة بينكم على ان خبرها محذوف اى فيما نزل عليكم ان يشهد بينكم اثنان والمراد بالشهادة الاشهاد واضافتها الى الظرف على الاتساع اے التجوز يعنى حق الشهادة ان تضاف الى المشهود به كان يقال شهادة الحقوق اے الشهادة بها فاتسع فيها واضيف الى البين اما باعتبار جريانها بينهم او باعتبار تعلقها بما يجری بينهم من الخصومات ١٢ ابو السعود والاحمدی ٥٤ قوله اثنان ذوا عدل آه خبر للمبتدأ الذی هو شهادة بينكم على تقدير شهادة اثنين بحذف المضاف من الخبر او ذو شهادة بينكم على حذف المضاف من المبتدأ واحتيج اے هذا الحذف ليتطابق المبتدأ والخبر لان الشهادة لايكون هی الاثنان فاضمر مصدر يكون خبرا عن مصدر هذا ما اشار اليه الشيخ المصنف وجوز الزمخشری ان يكون شهادة مبتدأ والخبر محذوف اے فيما فرض عليكم واثنان فاعل الشهادة اے يشهد اثنان وهذا ماجری عليه ابن هشام وهو الاولى لان الصريح ليس كغيره ١٢ كذا فی الكرخی ٥٥ قوله خبر بمعنى الامر اے هذه الجملة وهی قوله شهادة بينكم خبرية ومعناها الطلب وشهادة مبتدأ واثنان خبره وما بينهما اعتراض ١٢ ٥٦ قوله ليشهد آه من اشهد الرباعی فيكون شهادة بينكم مصدر نائبا عن فعل الامر وهذا هو المناسب لقوله فيما يأتی المعنى ليشهد المحتضر الخ ويصح ان يقرأ ليشهد من شهد الثلاثی ويكون اثنان على هذا فاعلا بالمصدر ١٢ ٥٧ قوله على الاتساع آه اے التجوز يعنى حق الشهادة ان تضاف الى المشهود به كان يقال شهادة الحقوق اے الشهادة بها فاتسع فيها واضيفت الى بين اما باعتبار جريانها بينهم او باعتبار تعلقها بما يجری بينهم من الخصومات ١٢ ابو السعود ٥٨ قوله على الاتساع اے فی الظرف وذلك اضافة اليه اخرجته عن الظرفية وصيرته مفعولا به على السعة وقوله تعالى اذا حضر احدكم الموت ظرف لقوله شهادة بينكم وقوله تعالى ذوا عدل منكم صفة لقوله تعالى اثنان وقوله تعالى او آخران من غيركم عطف على اثنان وقوله تعالى ان انتم ضربتم فی الارض فاصابتكم مصيبة الموت اعتراض بينه وبين صفته وهو قوله تعالى تحبسونهما ان كان صفة له هذا ملخص من تفسير الاحمدی وفی ابی السعود قوله او آخران عطف على اثنان تابع وقوله من غيركم صفة لآخران اے كائنا من الفعل اے من الاجانب وقوله ان انتم مرفوع بمضمر يفسره ما بعده تقديره ان ضربتم فلما حذف الفعل انفصل الضمير وهذا رأی الجمهور البصريين وذهب الاخفش الى انه مبتدأ وقوله ضربتم فی الارض لا محل له من الاعراب عند الاولين لكونه مفسرا او مرفوع على الخبرية عند الباقين وقوله فاصابتكم مصيبة الموت عطف على الشرطية وجوابه محذوف لدلالة ما قبله اى ان سافرتم فقاربكم الاجل حينئذ وما معكم من الاقارب او من اهل الاسلام من يتولى امر الشهادة كما هو الغالب المعتادة فی الاسفار فليشهد آخران او فاستشهدوا آخرين وقوله تحبسونهما استيناف وقع جوابا عما نشأ من اشتراط العدالة ١٢ ٥٩ قوله فاصابتكم مصيبة آه عطف على الشرط والجواب محذوف لدلالة ما قبله عليه اى ان سافرتم فقاربكم الاجل حينئذ وما معكم من اهل الاسلام احد فليشهد آخران فاستشهدوا آخرين من غيركم ١٢ ٦٠ قوله توقفونهما آه يعنى اذا سافرتم واصابتكم مصيبة الموت ولم تجدوا من اهل الاسلام احدا فاوصيتم الى آخرين من غيركم وذهب الاثنان الى الورثة وارتابت الورثة فی امرهم فالحكم ان تحبسوهما من بعد الصلاة اے تستوثقوا منهما فقوله تحبسونهما صفة لقوله آخران وقوله ان انتم ضربتم فی الارض فاصابتكم مصيبة الموت معترض واستفيد منه ان العدول الى آخرين من غير الملة انما يكون مع ضرورة السفر وحضور الموت ولا محل للشرط وجوابه من الاعراب لانه اعتراض بين الصفة والموصوف وجوابه محذوف وهو قوله فاشهدوا آخرين من غيركم كذا فی الجمل بتغير ١٢ ٦١ قوله صفة آخران اے قوله تحبسونهما صفة لآخران والتقدير او آخران من غيركم محبسان ١٢ جمل ٦٢ قوله اى صلوة العصر يعنى المراد بالصلوة صلوة العصر وعدم تعيينها لتعينها عندهم بالتحليف بعدها لانه وقت اجتماع الناس ووقت تصادم ملائكة الليل وملائكة النهار ولان جميع اهل الاديان يعظمونه ويجتنبون فيه الحلف الكاذب ١٢ ابو السعود ٦٣ قوله فيقسمان معطوف على تحبسونهما وان ارتبتم معترض بين يقسمان وجوابه وهو لا نشتری وجواب الشرط محذوف تقديره ان ارتبتم فحلفوهما هذا ما جری عليه الاكثر ومشى الشارح على ما اختاره الجرجانی وهو ان هنا قولا مقدرا فقال ويقولان الخ اى فيقسمان بالله ويقولان هذا القول فی ايمانهما من الجمل وقوله الاوليان تثنية الاولى بمعنى الاحق ومعنى الآية ان اطلع على ان الحالفين السابقين استحقا اثما بسبب ظهور الاثار بينهما فرجلان آخران من الذين استحق عليهم اے من ورثة الميت يقومان مقام الحالفين لان الحالفين الاولين حينئذ يصيران مدعيين للشراء من الميت وورثته وهم مطلب دعمه ومنكران له وعلى المنكر الحلف فكانا قائمين مقامهما فی حق الحلف فيقسمان بالله لشهادتنا احق من شهادتهما اى حلفنا احق من حلفهما وما اعتدينا اى وما تجاوزنا الحق من تفسير الاحمدی وقوله او دفعه عطف على قوله شئ ادعوا بالخيانة او دفعه الى شخص ١٢ ٦٤ قوله ان ارتبتم آه فی قوله ان ارتبتم قولان للمفسرين احدهما وهو قول الاكثرين انه مع جوابه المحذوف وهو قوله فاحبسوهما وحلفوهما من بعد الصلوة دل عليه ما قبله من الحبس والاقسام عليه جملة معترضة بين القسم وجوابه التنبيه على اختصاص الحبس والحلف بحال الارتياب اى ان ارتاب الوارث منكم بخيانة او اخذ شئ من التركة فاحبسوهما وحلفوهما من بعد الصلوة وثانيهما ما مشى عليه المصنف واختاره الجرجانی ان هنا قولا مقدرا تقديره ويقولان الخ كما بينه المصنف اے فيقسمان بالله ويقولان هذا القول والعرب تضمر القول كثيرا كقوله تعالى والملٰئكة يدخلون عليهم من كل باب سلام عليكم اى يقولون سلام عليكم وعلى هذا فلا تكون جملة الشرط معترضة قال فی السمين ولا ادری ما حمله على اضمار القول مختصرا من الجمل ١٢ ٦٥ قوله فآخران يقومان آه آخران مبتدأ وفی الخبر احتمالات احدها قوله من الذين استحق عليهم وجاز الابتداء به لتخصيصه بالوصف وهو جملة من يقومان والثانی ان الخبر يقومان ومن الذين استحق صفة المبتدأ ولايضر الفصل بالخبر بين الصفة والموصوف والمسوغ ايضا للابتداء به اعتماده على الفاء ١٢ ٦٦ قوله عليهم اے لهم ونائب الفاعل قدره المفسر بقوله الوصية اے الايصاء ١٢ صاوی ٦٧ قوله يميننا اے فالمراد بالشهادة اليمين ١٢ صاوی ٦٨ قوله باخذ شئ اى وقد ادعيا انهما اشترياه من الميت او انه اوصى لهما به ١٢ صاوی ٦٩ قوله دفعا له فقالا دفع الينا ذلك فلان على وجه الهبة او اشتريناه منه ١٢ كما ٧٠ قوله والحكم ثابت فی الوصيين الحكم هو التحليف ١٢ ٧١ قوله باثنين الخ والا فالحلف واجب على كل ورثته لان كلهم منكرون ١٢ تفسير احمدی ٧٢ قوله بداء بدال موحدة وقال ابن حجر اختلف فی اسلامه والمشهور انه لم يسلم ١٢ كما ٧٣ قوله مخوصا الخ اى خطوط طوال من الجمل وقوله الآية الثانية يعنى قوله تعالى فان عثر على انهما استحقا اثما الآية ١٢ ❖

السہمی فحلفا وفی روایۃ الترمذی فقام عمرو بن العاص ورجل اٰخر منہم فحلفا وکانا اقرب الیہ وفی
روایۃ فمرض فاوصی الیہما وامرہما ان یبلغا ما ترک اھلہ فلما مات اخذا الجام ودفعا الی اھلہ ما بقی ذٰلِکَ
الحکم المذکور من رد الیمین علی الورثۃ اَدْنٰٓی اقرب اِلٰٓی اَنْ یَّاْتُوْا ای الشہود او الاوصیاء بِالشَّہَادَۃِ
عَلٰی وَجْہِہَآ الذی تحملوھا علیہ من غیر تحریف ولا خیانۃ اَوْ اقرب الی ان یَّخَافُوْٓا اَنْ تُرَدَّ اَیْمَانٌ بَعْدَ
اَیْمَانِہِمْ علی الورثۃ المدعین فیحلفون علی خیانتہم وکذبہم فیفتضحون ویغرمون فلا یکذبوا وَاتَّقُوا
اللّٰہَ بترک الخیانۃ والکذب وَاسْمَعُوْا ما تؤمرون بہ سماع قبول وَاللّٰہُ لَا یَہْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ ۝ ع ۱۴
الخارجین عن طاعتہ الی سبیل الخیر اذکر یَوْمَ یَجْمَعُ اللّٰہُ الرُّسُلَ ھو یوم القیٰمۃ فَیَقُوْلُ لہم توبیخا لقومہم
مَاذَآ ای الذی اُجِبْتُمْ بہ حین دعوتم الی التوحید قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا بذلک اِنَّکَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ ما غاب
عن العباد ذھب عنہم علمہ لشدۃ ھول یوم القیٰمۃ وفزعہم ثم یشہدون علی اممہم لما یسکنون اذکر اِذْ قَالَ
اللّٰہُ یٰعِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ اذْکُرْ نِعْمَتِیْ عَلَیْکَ وَعَلٰی وَالِدَتِکَ بشکرہا اِذْ اَیَّدْتُّکَ قویتک بِرُوْحِ الْقُدُسِ قف
جبرئیل تُکَلِّمُ النَّاسَ حال من الکاف فی ایدتک فِی الْمَہْدِ ای طفلا وَکَہْلًا یفید نزولہ قبل الساعۃ لانہ
رفع قبل الکہولۃ کما سبق فی اٰل عمران وَاِذْ عَلَّمْتُکَ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ وَالتَّوْرٰىۃَ وَالْاِنْجِیْلَ وَاِذْ تَخْلُقُ
مِنَ الطِّیْنِ کَہَیْئَۃِ کصورۃ الطَّیْرِ والکاف اسم بمعنی مثل مفعول بِاِذْنِیْ فَتَنْفُخُ فِیْہَا فَتَکُوْنُ طَیْرًا بِاِذْنِیْ
بارادتی وَتُبْرِئُ الْاَکْمَہَ وَالْاَبْرَصَ بِاِذْنِیْ وَاِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰی من قبورہم احیاء بِاِذْنِیْ وَاِذْ کَفَفْتُ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ
عَنْکَ حین ھموا بقتلک اِذْ جِئْتَہُمْ بِالْبَیِّنٰتِ المعجزات فَقَالَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْہُمْ اِنْ ما ھٰذَآ الذی جئت بہ اِلَّا
سِحْرٌ مُّبِیْنٌ ۝ وفی قراءۃ ساحر ای عیسی وَاِذْ اَوْحَیْتُ اِلَی الْحَوَارِیّٖنَ امرتہم علی لسانہ اَنْ ای بان اٰمِنُوْا بِیْ وَ
بِرَسُوْلِیْ عیسی قَالُوْٓا اٰمَنَّا بہما وَاشْہَدْ بِاَنَّنَا مُسْلِمُوْنَ ۝ اذکر اِذْ قَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ یٰعِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ ھَلْ یَسْتَطِیْعُ
ای یفعل رَبُّکَ وفی قراءۃ بالفوقانیۃ ونصب ما بعدہ ای تقدر ان تسألہ اَنْ یُّنَزِّلَ عَلَیْنَا مَآىِٕدَۃً مِّنَ السَّمَآءِ
قَالَ لہم عیسی اتَّقُوا اللّٰہَ فی اقتراح الاٰیات اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝ قَالُوْا نُرِیْدُ سؤالہا من اجل اَنْ
نَّاْکُلَ مِنْہَا وَتَطْمَىِٕنَّ تسکن قُلُوْبُنَا بزیادۃ الیقین وَنَعْلَمَ نزداد علما اَنْ مخففۃ ای انک قَدْ صَدَقْتَنَا
فی ادعاء النبوۃ وَنَکُوْنَ عَلَیْہَا مِنَ الشّٰہِدِیْنَ ۝ قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ اللّٰہُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَیْنَا مَآىِٕدَۃً
مِّنَ السَّمَآءِ تَکُوْنُ لَنَا ای یوم نزولہا عِیْدًا نعظمہ ونشرفہ لِّاَوَّلِنَا بدل من لنا باعادۃ الجار وَاٰخِرِنَا
ممن یاتی بعدنا وَاٰیَۃً مِّنْکَ علی قدرتک ونبوتی وَارْزُقْنَا ایاھا وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ۝

---

۱ قولہ فحلفا اے علی ان الجام لصاحبہم ای لمورثہم ۱۲ک ۲ قولہ اقرب الی ان یاتوا وقولہ او یخافوا المقام لتثنیۃ الضمیر وانما جمع لان المراد ما یعم الشاہدین المذکورین وغیرہما من بقیۃ الناس وقولہ الی ان یخافوا اشار الی ان یخافوا منصوب بالعطف علی یاتوا وان او بمعنے الواو واختار السفاقسی انہا لاحد الشیئین اما اداء الشہادۃ صدقا او الامتناع عن ادائہا کذبا وہو الاوجہ وقولہ الی السبیل الخیر متعلق بیہدی ۱۲جمل ۳ قولہ علی وجہہا الوجہ ہہنا بمعنے الذات فی الحقیقۃ اے اقرب الاتیان بہا علی حقیقتہا من غیر تغییر لہا والی ہذا اشار بقولہ الذی تحملوہا آہ ۱۲ک ۴ قولہ او اقرب فان قلت ما معنے او ہہنا قلت معناہ ذلک اقرب من ان یؤدوا الشہادۃ بالحق والصدق اما للہ او لخوف العار والافتضاح برد الایمان وقد احتج بہ من یری رد الیمین علی المدعی فالجواب ان الورثۃ قد ادعوا علی النصرانیین انہما قد اختانا فحلفا فلما ظہر کذبہما ادعیا الشراء فیما کتما فانکرت الورثۃ فکانت الیمین علی الورثۃ لانکارہم الشراء ۱۲ک ۵ قولہ فیفتضحون والحاصل ان ذلک اقرب من ان یؤدوا الشہادۃ بالحق اما للہ او لخوف العار والافتضاح برد الایمان ۱۲ک ۶ قولہ الی سبیل الہدایۃ متعلق لا یہدی قالوا ان ہذہ الآیات اصعب ما فی القرآن اعرابا ونظما وحکما حتی صنفوا فیہا تصانیف مفردۃ قالوا مع ذلک لم یخرج احد عن عہدتہا ۱۲

ک ۷ قولہ یوم یجمع اللہ الرسل الخ اعلم ان عادۃ اللہ تعالٰی جاریۃ فی ہذا الکتاب الکریم انہ اذا ذکر انواعا کثیرۃ من الشرائع والتکالیف والاحکام اتبعہا اما بالالٰہیات واما بشرح احوال الانبیاء او بشرح احوال القیامۃ لیصیر ذلک موکدا لما تقدم ذکرہ من التکالیف والشرائع فلا جرم لما ذکر فیما تقدم انواعا کثیرۃ من الشرائع اتبعہا بوصف احوال القیامۃ اہ کبیر ونصب یوم باضمار اذکر ۱۲ ۸ قولہ فیقول لہم توبیخا لقومہم لما کان علی کل من السوال والجواب اشکال اما السوال فلانہ تعالٰی علام الغیوب فما معنے سوالہ فاجابوا بانہ لقصد التوبیخ للقوم واما للجواب فلان الانبیاء قد نفوا العلم عن انفسہم مع علمہم بما اجیبوا بہ فلیلزم الکذب علیہم فاجابوا بوجوہ الاول انہ لیس لنفی العلم بل کنایۃ عن اظہار التشکی والالتجاء الی اللہ بتفویض الامر کلہ الیہ والثانی فی الجواب وہو الاصح وہو الذی اختارہ ابن عباس انہم انما قالوا لا علم لنا لانک تعلم ما اظہروا وما اضمروا ونحن لا نعلم الا ما اظہروا فعلمک فیہم انفذ من علمنا فلہذا المعنے نفوا العلم عن انفسہم لان علمہم عند اللہ کلا علم والثالث فی الجواب انہم قالوا لا علم لنا الا ان علمنا جوابہم لنا وقت حیاتنا ولا نعلم ما کان منہم بعد وفاتنا والجزاء والثواب انما یحصلان علی الخاتمۃ وذلک غیر معلوم لنا فلہذا المعنے قالوا لا علم لنا من تفسیر الکبیر وہذا الجواب الاخیر سمعت ایضا عن استاذی وسیدی مولوی محمد ارشاد حسین دام مجدہم ۱۲ ۹ قولہ ماذا اجبتم آہ یعنی فیقول اللہ تبارک وتعالٰی للرسل ماذا اجابکم اممکم وما الذی رد علیکم قومکم حین دعوتموہم فی الدار الدنیا الی توحیدی وطاعتی وفائدۃ ہذا السوال توبیخ امم الانبیاء الذین کذبوہم قالوا یعنی الرسل لا علم لنا قال ابن عباس لا علم لنا کعلمک فیہم لانک تعلم ما اضمروا وما اظہروا ونحن لا نعلم الا ما اظہروا فعلمک فیہم انفذ من علمنا وابلغ فعلی ہذا القول انما نفوا العلم عن انفسہم وان کانوا علماء لان علمہم صار کلا علم بالنسبۃ لعلم اللہ وقال جمع من المفسرین ان للقیامۃ اہوالا وزلازل تزول فیہا القلوب عن مواضعہا فیفزعون من ہول ذلک الیوم ویذہلون عن الجواب ثم اذا ثابت الیہم عقولہم یشہدون علی اممہم بالتبلیغ وہذا فیہ ضعف ونظر لان اللہ تعالٰی قال فی حق الانبیاء لا یحزنہم الفزع الاکبر وذکر الامام فخر الدین الرازی وجہا آخر وہو ان الرسل علیہم السلام لما علموا ان اللہ تعالٰی عالم لا یجہل وحلیم لا یسفہ وعادل لا یظلم علموا ان قولہم لا یفید خیرا ولا یدفع شرا فرأوا ان الادب فی السکوت وفی تفویض الامر الی علم اللہ تعالٰی وعدلہ فقالوا لا علم لنا ۱۲ خازن ۱۰ قولہ انک انت علام الغیوب علۃ لما قبلہ اے فعلمنا فی جانب علمک کلا شیء لانک تعلم ما غاب عنا وما ظہر وما علمنا فہو قاصر علی بعض ما ظہر ۱۲ ۱۱ قولہ ذہب عنہم علمہ الخ جواب عما یقال کیف یقولون لا علم لنا مع انہم عالمون بذلک فیلزم علیہ الاخبار بخلاف الواقع فاجاب بان فی ذلک الوقت یتجلی اللہ بالجلال علی کل احد حتی ینسی الرسل العصمۃ والمغفرۃ وتذہل کل مرضعۃ عما ارضعت واما قولہ تعالٰی لا یحزنہم الفزع الاکبر ای انتہاء واما فی ابتداء الموقف فلشدۃ الہول یکونون جثیا علی الرکب یقولون رب سلم سلم ثم یحصل لہم ذہول بعد نسیان لما اجیبوا بہ فاذا امنوا وسکن روعہم شہدوا علی اممہم فلا منافاۃ ۱۲ ۱۲ قولہ ذہب عنہم علمہ لشدۃ ہول یوم القیامۃ وفزعہم قال فی التفسیر الکبیر ہذا الجواب وان ذہب الیہ جمع عظیم من الاکابر فہو عندی ضعیف لانہ تعالٰی قال فی صفۃ اہل الثواب لا یحزنہم الفزع الاکبر وقال ایضا وجوہ یومئذ مسفرۃ ضاحکۃ مستبشرۃ بل انہ تعالٰی قال ان الذین اٰمنوا والذین ہادوا والنصاری والصابئین من اٰمن باللہ والیوم الآخر وعمل صالحا فلہم اجرہم عند ربہم ولا خوف علیہم ولا ہم یحزنون فکیف یکون حال الانبیاء والرسل اقل من ذلک ومعلوم انہم لو خافوا لکانوا اقل منزلۃ من ہؤلاء الذین اخبر اللہ تعالٰی عنہم لا یخافون البتۃ انتہی ۱۲ ۱۳ قولہ اذ قال اللہ یعیسی الخ اعلم انا بینا ان الغرض من قولہ تعالٰی للرسل ماذا اجبتم توبیخ من تمرد من اممہم واشد الامم لازم التوبیخ النصاری الذین یزعمون انہم اتباع عیسی فبین اللہ سبحانہ احوال عیسی ثم سوء اعتقادہم بہ وتکذیب قولہم واندراجہم تحت التوبیخ یوم القیامۃ ۱۲ ۱۴ قولہ بشکرہا متعلق باذکر اذ ایدتک العامل فیہ نعمتی ۱۲ک ۱۵ قولہ فی المہد تقدم ان المہد فراش الصبی ولکن المراد منہ ہنا الطفولیۃ فتکلم بقولہ انی عبد اللہ الی آخر ما فی سورۃ مریم ۱۲ صاوی ۱۶ قولہ وکہلا اے ابن ثلث وثلثین فان قیل ان التکلم فی الکہولۃ معہود من کل احد فما معنے ذکرہ مع التکلم فی الطفولیۃ الذی ہو من الآیات اجیب بان القصد الی عدم تفاوت الکلام فی الحالین لا الی ان کلا منہما آیۃ مع ان الثانی ایضا آیۃ لکونہ حین نزولہ من السماء ۱۲ک ۱۷ قولہ کما سبق آہ الذی سبق لہ ہناک انہ رفع وہو ابن ثلث وثلثین سنۃ وہذا ہو سن الکہولۃ فلا وجہ لقولہ ہنا لانہ رفع قبل الکہولۃ ۱۲جمل ۱۸ قولہ الکتب اے الکتابۃ وقولہ والحکمۃ اے العلم النافع وقولہ والتوراۃ اے کتاب موسٰی والانجیل کتابہ ہو وہو ناسخ لبعض ما فی التوراۃ وہو مکلف بالعمل بما فی التوراۃ ما عدا نسخہ الانجیل منہا فیکون العمل بما فی الانجیل ۱۲ صاوی ۱۹ قولہ واذ کففت بمعنی بازداشتم ۱۲ تفسیر زاہدی ۲۰ قولہ امرتہم علی لسانہ انما فسرہ بہذا لان الوحی مخصوص بالانبیاء وہم لیسوا کذلک فجعل امرہم وحیا لکونہ بواسطۃ الوحی الی رسلہم قال الزجاج الوحی فی کلام العرب ورد بمعنے الامر ۱۲ک ۲۱ قولہ اے بان اٰمنوا اشار الی ان ان مصدریۃ ویجوز کونہ مفسرۃ ۱۲ کمالین ۲۲ قولہ ای یفعل اے فاطلق اللازم وہو الاستطاعۃ واراد الملزوم وہو الفعل ودفع بذلک ما یقال ان الحواریین مومنون فکیف یشکون فی قدرۃ اللہ تعالٰی وخذ من قال بکفرہم کالزمخشری ۱۲ صاوی ۲۳ قولہ مائدۃ ہی ما یبسط علی الارض من المنادیل ونحوہا واما الخوان فہو ما یوضع علی الارض ولہ قوائم واما السفرۃ فہی ما کانت من جلد مستدیر فالخوان فعل الملوک والمنادیل فعل العجم والسفرۃ فعل العرب والمقصود ہہنا الطعام الذی یوکل کان علی خوان او غیرہ ۱۲ صاوی ۲۴ قولہ لنا عیدا ای نعظمہ ونشرفہ وقال سفیان نصلی فیہ وروی انہا نزلت یوم الاحد فلذلک اتخذہ النصاری عیدا۔ خطیب والعید مشتق من العود لانہ یعود کل سنۃ من اجل وقیل العید السرور العائد ولذلک سمی عیدا اہ خطیب قولہ ارغفۃ جمع رغیف وہو الخبز وقولہ احوات جمع حوت وہو السمک وقولہ ارعد ای اضطرب ۱۲

قال الله مستجيباله اني منزلها بالتخفيف والتشديد عليكم فمن يكفر بعد اى بعد نزولها
منكم فاني اعذبه عذابا لا اعذبه احدا من العلمين ۱۵ فنزلت الملئكة بها من السماء عليها سبعة
ارغفة وسبعة احوات فاكلوا منها حتى شبعوا قاله ابن عباس وفي حديث انزلت المائدة من السماء
خبزا ولحما فامروا ان لا يخونوا ولا يدخروا لغد فخانوا وادخروا فرفعت فمسخوا قردة وخنازير واذكر اذ
قال اى يقول الله لعيسى في القيمة توبيخا لقومه يعيسى ابن مريم ءانت قلت للناس اتخذوني وامي
الهين من دون الله قال عيسى وقد ارعد سبحنك تنزيها لك عما لا يليق بك من الشريك وغيره ما
يكون ينبغي لي ان اقول ما ليس لي بحق خبر ليس ولي للتبيين ان كنت قلته فقد علمته تعلم ما اخفيه
في نفسي ولا اعلم ما في نفسك اى ما تخفيه من معلوماتك انك انت علام الغيوب ما قلت لهم الا
ما امرتني به وهو ان اعبدوا الله ربي وربكم وكنت عليهم شهيدا رقيبا امنعهم مما يقولون ما دمت
فيهم فلما توفيتني قبضتني بالرفع الى السماء كنت انت الرقيب عليهم الحفيظ لاعمالهم وانت على
كل شيء من قولي لهم وقولهم بعدي وغير ذلك شهيد مطلع عالم به ان تعذبهم اى من اقام على
الكفر منهم فانهم عبادك وانت مالكهم تتصرف فيهم كيف شئت لا اعتراض عليك وان تغفر لهم
اى لمن امن منهم فانك انت العزيز الغالب على امره الحكيم في صنعه قال الله هذا اى يوم
القيمة يوم ينفع الصدقين في الدنيا كعيسى صدقهم لانه يوم الجزاء لهم جنت تجري من
تحتها الانهر خلدين فيها ابدا رضي الله عنهم بطاعته ورضوا عنه بثوابه ذلك الفوز العظيم و
لا ينفع الكاذبين في الدنيا صدقهم فيه كالكفار لما يؤمنون عند رؤية العذاب لله ملك السموت
والارض خزائن المطر والنبات والرزق وغيرها وما فيهن اتى بما تغليبا لغير العاقل وهو على كل
شيء قدير ۱۶ ومنه اثابة الصادق وتعذيب الكاذب وخص العقل ذاته تعالى فليس عليها بقادر

سورة الانعام مكية الا وما قدروا الله الايات الثلث والا قل تعالوا الايات الثلث
وهي مائة وخمس او ست وستون اية بسم الله الرحمن الرحيم الحمد وهو الوصف بالجميل
ثابت لله وهل المراد الاعلام بذلك للايمان به او للثناء به او هما احتمالات افيدها الثالث قاله الشيخ
في سورة الكهف الذي خلق السموت والارض خصهما بالذكر لانهما اعظم المخلوقات للناظرين و
جعل خلق الظلمت والنور اى كل ظلمة ونور وجمعها دونه لكثرة اسبابها وهذا من دلائل وحدانيته

اشار بذلك ان جعل بمعنے خلق فتنصب مفعولا واحدا ١٢

٥١ قوله بالتخفيف اے لابن كثير وابي عمرو وحمزة والكسائي من الانزال ١٢ ك ٥٢ قوله قاله ابن عباس كذا ذكره البغوي وغيره وعن ابن عباس انه نزل على المائدة كل شيء الا الخبز واللحم ١٢ ٥٣ قوله فخانوا وادخروا الخ فسبب مسخهم خيانتهم وادخارهم اے مع كفرهم وفي رواية ان سبب مسخهم انه بعد تمام الاربعين يوما من نزولها اوحى الله الى عيسى ان اجعل مائدتي هذه للفقراء دون الاغنياء فتمارى الاغنياء في ذلك وعادوا الفقراء ١٢ صاوى ٥٤ قوله فمسخوا اى مسخ الله منهم ثلثمائة وثلاثين رجلا باتوا ليلتهم مع نسائهم ثم اصبحوا خنازير فلما ابصرت الخنازير عيسى بكت وجعل يدعوهم باسمائهم فيشيرون برؤسهم ولا يقدرون على الكلام فعاشوا ثلاثة ايام وقيل سبعة وقيل اربعة ثم هلكوا ١٢ صاوى ٥٥ قوله وخنازير وقال البيضاوي وروى انها نزلت سفرة حمراء بين غمامتين وهم ينظرون اليها حتى سقطت بين ايديهم فبكى عيسى عليه السلام وقال اللهم اجعلني من الشاكرين اللهم اجعلها رحمة ولا تجعلها مثلة وعقوبة ثم قام فتوضا وصلے وبكے ثم كشف المنديل وقال بسم الله خير الرازقين فاذا سمكة مشوية بلا فلوس ولا شوك تسيل دسما وعند راسها ملح وعند ذنبها خل وحولها من الوان البقول ما خلا الكراث واذا خمسة ارغفة على واحد منها زيتون وعلى الثاني عسل وعلى الثالث سمن وعلى الرابع جبن وعلى الخامس قديد فقال شمعون يا روح الله امن طعام الدنيا ام من طعام الآخرة قال ليس منهما ولكنه اخترعه الله بقدرته كلوا ما سألتم واشكروا يمددكم الله تعالى ويزدكم من فضله فقالوا يا روح الله لو اريتنا من هذه الآية آية اخرى فقال يا سمكة احيي باذن الله تعالى فاضطربت ثم قال لها عودي كما كنت فعادت مشوية ثم طارت المائدة ثم عصوا بعدها فمسخوا ١٢ كما ٥٦ قوله توبيخا لقومه جواب عما يقال ان الله تعالى عالم بكل شيء فلم كان هذا السوال فاجاب بان المقصود منه توبيخ من كفر وهذا يؤيد ما قاله الجمهور ويضعف الاحتمال الثاني ١٢ ٥٧ قوله ءانت قلت للناس الجمهور على ان السوال هذه يكون في يوم القيامة ودليله سباق الآية وسياقها وقيل خاطبه به حين رفعه الى السماء والاول هو الصحيح ١٢ مدارك ٥٨ قوله قال عيسى وقد ارعد بضم الهمزة وكسر العين اے اخذه الرعدة بالكسر والفتح الاضطراب ١٢ ك ٥٩ قوله ان اقول في محل رفع لانه اسم يكون والخبر في الجار قبله اى ما ينبغي لي ١٢ ٦٠ قوله من معلوماتك يريد ان المعنى تعلم معلومي ولا اعلم معلومك ذكر النفس في نفسك للمشاكلة وان اريد به الحقيقة والذات فليست المشاكلة في اطلاقها فقد ورد اطلاقها عليه سبحانه في قوله كتب على نفسه الرحمة ونحوه بل من حيث ادخال في الظرفية ١٢ ك ٦١ قوله وهو يريد ان قوله ان اعبدوا الله خبر مضمر عائد الى الموصول وان مصدرية ويجوز ان يكون منصوبا بتقدير اعني وجوز القاضي ان يكون عطف بيان للضمير في به او بدلا منه وتعقب الاول بان عطف البيان بمنزلة النعت فكما ان الضمير لا ينعت كذلك لا يعطف عليه عطف البيان ولم يرتض الزمخشري كونه بدلا لبقاء الموصول بغير عائد اليه فاشار القاضي الى دفعه بانه ليس من شرط البدل جواز طرح المبدل مطلقا ليلزم منه بقاء الموصول بلا راجع قال ولا يجوز ابداله من ما امرتني به فانه لا يجوز على هذا ان يكون ان مصدرية فان المصدر لا يكون مفعول القول ولا ان يكون مفسرة لان الامر مسند الى الله تعالى ولا تصح تفسيره باعبدوا الله ربي وربكم بل باعبدوني او اعبدوا الله ورد بانه يجوز ان يكون حكاية بالمعنى وان يكون ربي من كلام عيسى على سبيل الادراج لا الحكاية او على اضمار اعني ونحوه ١٢ ك ٦٢ قوله فلما توفيتني يستعمل التوفي في اخذ الشيء وافيا اے كاملا والموت نوع منه قال تعالى توفى الانفس حين موتها والتي لم تمت في منامها وليس المراد الموت بل المراد الرفع ١٢ صاوى ٦٣ قوله قبضتني فسر البغوي بالقبض والاخذ من الارض كما يقال توفيت المال اذا قبضته بقوله تعالى اني متوفيك ورافعك الي وتمسك ابن حزم بظاهر الآية فقال بموته ١٢ ك ٦٤ قوله ان تعذبهم الى الحكيم قال الزجاج علم عيسى ان منهم من آمن ومنهم من اقام على الكفر فقال في جملتهم ان تعذبهم اى ان تعذب من كفر منهم فانهم عبادك الذين علمتهم جاحدين لعظمتك ومكذبين لرسلك وانت العادل في ذلك فانهم قد كفروا بعد وجوب الحجة عليهم وان تغفر لهم اے لمن اقلع منهم وآمن فذلك تفضل منك وانت عزيز لا يمتنع عليك ما تريد حكيم في ذلك او عزيز قوي قادر على الثواب حكيم لا يعاقب الا عن حكمة وصواب ١٢ مدارك ٦٥ قوله يوم ينفع قرأ جمهور القراء يوم بالرفع وقرأ نافع بالنصب واختاره ابو عبيدة فمن قرأ بالرفع قال الزجاج التقدير هذا اليوم يوم منفعة الصادقين من الكبير في البيضاوي او ظرف مستقر وقع خبرا اے لهذا والمعنے هذا الذي مر من كلام عيسى واقع يوم ينفع والنصب على انه ظرف لقال وخبر هذا محذوف وتقدير الكلام قال الله تعالى هذا القول لعيسى واقع يوم ينفع ١٢ ٦٦ قوله في الدنيا فيه اشارة الى ان المراد بالصدق الصدق في الدنيا فان النافع ما كان حال التكليف اه بيضاوي قوله فيه اے في يوم القيامة ١٢ ٦٧ قوله وهو على كل شيء قدير اى من المنع والعطاء والايجاد والافناء ١٢ ٦٨ قوله وخص العقل ذاته تعالى الخ لان القدرة انما تتعلق بالممكنات لا بالواجبات ولا بالمستحيلات فالمراد بشيء كل موجود يمكن ايجاده ومر تفصيله ١٢ روح البيان ٦٩ قوله سورة الانعام سميت بذلك لذكر الانعام فيها من باب تسمية الكل باسم الجزء وهذه السورة نزلت جملة واحدة ما عدا الست آيات ١٢ صاوى ٧٠ قوله الآيات الثلاث واخرها قوله تعالى وكنتم عن آياته تستكبرون وقوله الآيات الثلاث واخرها قوله تعالى لعلكم تتقون قال ابن عباس رض كلها مكية الا ست آيات منها فانها نزلت بالمدينة قوله وما قدروا الله حق قدره الى اخر ثلث آيات فانها نزلت بالمدينة في رد مقالة اليهود وقوله عز وجل قل تعالوا الى قوله لعلكم تتقون وما سوى هذه الآيات الست نزلت جملة بمكة ليلا ومعها سبعون الف ملك وزجل بالتسبيح والتحميد فقال النبي صلى الله عليه وسلم سبحان الله وخر ساجدا وامر بكتابتها من ليلة تلك وعن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال من قرأ ثلث آيات من اول سورة الانعام الى قوله ما يكسبون وكل الله به اربعين ملكا يكتبون له مثل عبادتهم الى يوم القيمة وينزل ملك من السماء ومعه مرزبة من حديد فاذا اراد الشيطان ان يوسوس في قلبه ضربه بها ضربة كان بينه وبين العبد سبعون حجابا فاذا كان يوم القيمة يقول الله تعالى امش في ظلي وكل من ثمار جنتي واشرب من ماء الكوثر واغتسل من ماء السلسبيل وانت عبدي وانا ربك وعن ابي بن كعب عن النبي صلعم قال من قرأ سورة الانعام استغفر له سبعون الف ملك بعدد كل آية من سورة الانعام يوما وليلة من تفسير الزاهدي وغيره في الخطيب وروى مرفوعا من قرأ سورة الانعام يصلے عليه اولئك السبعون الف ملك ليله ونهاره ١٢ ٧١ قوله وهو الوصف بالجميل وزاد غيره في ذلك كون الوصف بالجميل على جهة التعظيم والتبجيل اے ظاهرا وباطنا ليخرج نحو ذق انك انت العزيز الكريم فانه على جهة التهكم لا على جهة التعظيم وهذا هو الحمد اللغوي واما الحمد الاصطلاحي فهو فعل ينبئ عن تعظيم المنعم بسبب كونه منعما من اكمل ١٢ ٧٢ قوله هل المراد الاعلام بذلك اے فتكون جملة خبرية لفظا ومعنے وقوله او الثناء به اے فهي خبرية لفظا وانشائية معنے ١٢ صاوى ٧٣ قوله قال الشيخ اے قال ما ذكره هو قوله وهو الوصف بالجميل الى اخر العبارة ١٢ ٧٤ قوله وجعل خلق والفرق بين خلق وجعل الذي له مفعول واحد ان الخلق فيه معنى التقدير والجعل فيه معنى التضمين ١٢ بيضاوي ٧٥ اى الشيخ بخطيب ١٢ ٧٦ اے جعل الشيء في ضمن شيء بان يحصل منه او يصيره اياه او ينقل منه واليه وبالجملة فيه اعتبار شيئين او ارتباط بينهما ١٢ ٧٧ اشار الى ان الماضي بمعنى المضارع كما في قوله تعالى ونادى اصحاب الجنة ١٢

١ه قوله بربهم يعدلون اے يسوون به الاوثان تقول عدلت بذا بهذا اذا سويته به والباء في بربهم يعدلون صلة للعدل لا للكفر وثم الذين كفروا بربهم يعدلون عنه اے يعرضون عنه فتكون الباء صلة للكفر وصلة يعدلون اے عنه محذوفة ويؤيد الاحتمال الاول في آخر السورة وهم بربهم يعدلون ١٢ ملخص من المدارك ٢ه قوله بخلق ابيكم آدم منه دفع بذلك ما يقال انهم مخلوقون من النطفة لا من الطين فاجاب بان الكلام على حذف مضاف وذلك الطين الذي خلق منه آدم فيه من كل لون وعجن بكل ماء فخلق الله اولاده مختلفة الالوان والاخلاق فاختلاف الالوان من اختلاف الوان طينة ابيهم واختلاف الاخلاق من اختلاف المياه التي عجنت بها تلك الطينة ١٢ صاوي مختصرا ٣ه قوله اجلا الاجل يطلق على الوقت المعين لانقضاء شئ وبما يقع فيه مجازا كالموت ومجموع المدة كالعمر فاشار المفسر الى ان المراد به هنا المعنى الاخير وقد يفسر بالاول ١٢ ك ٤ه قوله واجل مسمى عنده اے وهو اجل القيامة وقال الحسن الاول من وقت الولادة الى وقت الموت والثاني من وقت الموت الى البعث فان كان الرجل برا تقيا وصولا للرحم زيد له من اجل البعث في اجل العمر وان كان فاجرا قاطعا للرحم نقص من اجل العمر وزيد في اجل البعث وذلك قوله تعالى وما يعمر من معمر ولا ينقص من عمره الا في كتاب ١٢ خطيب

ثم الذين كفروا مع قيام هذا الدليل بربهم يعدلون يسوون به غيره في العبادة هو الذي خلقكم من
طين بخلق ابيكم آدم منه ثم قضى اجلا لكم تموتون عند انتهائه واجل مسمى مضروب عنده لبعثكم ثم
انتم ايها الكفار تمترون ○ تشكون في البعث بعد علمكم انه ابتدأ خلقكم ومن قدر على الابتداء فهو على
نه الاعادة اقدر وهو الله مستحق للعبادة في السموت وفي الارض يعلم سركم وجهركم ما تسرون وما تجهرون
به بينكم ويعلم ما تكسبون ○ تعملون من خير وشر وما تأتيهم اى اهل مكة من زائدة آية من آيت ربهم
من القرآن الا كانوا عنها معرضين ○ فقد كذبوا بالحق بالقرآن لما جاءهم فسوف يأتيهم انبؤا عواقب
ما كانوا به يستهزءون ○ الم يروا في اسفارهم الى الشام وغيرها كم خبرية بمعنى كثيرا اهلكنا من قبلهم
في محل نصب مفعول لاهلكنا ١٢
من قرن امة من الامم الماضية مكنهم اعطيناهم مكانا في الارض بالقوة والسعة ما لم نمكن نعط لكم
فيه التفات عن الغيبة وارسلنا السماء المطر عليهم مدرارا متتابعا وجعلنا الانهر تجري من تحتهم
تحت مساكنهم فاهلكنهم بذنوبهم بتكذيبهم الانبياء وانشأنا من بعدهم قرنا آخرين ○ ولو نزلنا عليك
كتبا مكتوبا في قرطاس رق كما اقترحوه فلمسوه بايديهم ابلغ من عاينوه لانه انفى للشك لقال الذين
كفروا ان ما هذا الا سحر مبين ○ تعنتا وعنادا وقالوا لولا هلا انزل عليه على محمد ملك يصدقه ولو
انزلنا ملكا كما اقترحوه فلم يؤمنوا لقضي الامر بهلاكهم ثم لا ينظرون ○ يمهلون لتوبة او معذرة كعادة
الله فيمن قبلهم من اهلاكهم عند وجود مقترحهم اذا لم يؤمنوا ولو جعلنه اى المنزل اليهم ملكا لجعلنه
اى الملك رجلا اى على صورته ليتمكنوا من رؤيته اذ لا قوة للبشر على رؤية الملك ولو انزلنه وجعلناه
رجلا للبسنا شبهنا عليهم ما يلبسون ○ على انفسهم بان يقولوا ما هذا الا بشر مثلكم ولقد استهزئ
جواب محذوف ١٢
ع ١٠ / ٧ برسل من قبلك فيه تسلية للنبي صلى الله عليه وسلم فحاق نزل بالذين سخروا منهم ما كانوا به يستهزءون ○
وهو العذاب فكذا يحيق بمن استهزأ بك قل لهم سيروا في الارض ثم انظروا كيف كان عاقبة
المكذبين ○ الرسل من هلاكهم بالعذاب لتعتبروا قل لمن ما في السموت والارض قل لله ان لم يقولوه
لا جواب غيره كتب قضى على نفسه الرحمة فضلا منه وفيه تلطف في دعائهم الى الايمان ليجمعنكم الى يوم
القيمة ليجازيكم باعمالكم لا ريب شك فيه الذين خسروا انفسهم بتعريضها للعذاب مبتدأ خبره فهم
لا يؤمنون ○ وله تعالى ما سكن حل في الّيل والنهار اى كل شئ فهو ربه وخالقه ومالكه وهو السميع
عطف على الله ١٢
لما يقال العليم ○ بما يفعل قل لهم اغير الله اتخذ وليا اعبده فاطر السموت والارض مبدعهما م

[illegible]

٥ه قوله وهو الله الضمير لله والله خبره وقوله تعالى في السموات متعلق بمعنى اسم الله والمعنى هو المستحق للعبادة فيهم ١٢ بيضاوي ٦ه قوله يعلم سركم وجهركم الجملة خبر ثان ولعله اراد بالسر والجهر ما يخفى وما يظهر من احوال الانفس وبالمكتسب اعمال الجوارح فاتضح الفرق بين المعطوف والمعطوف عليه واندفع الاشكال المشهور ١٢ ٧ه قوله ويعلم ما تكسبون ان قلت ان الكسب لا يخرج عن السر والجهر والعطف يقتضي المغايرة اجيب بان المراد بالكسب ما يترتب عليه من الثواب والعقاب والمعنى يعلم افعالكم واقوالكم السرية والجهرية ويعلم جزاءها من ثواب وعقاب ١٢ صاوي ٨ه قوله من آية الخ بيان لزيادة قبحهم وكفرهم بعد ظهور الآيات البينات وكلام مستانف ١٢ صاوي ٩ه قوله فسوف يأتيهم انباء ما كانوا به يستهزؤن اے انباء الشئ الذي كانوا به يستهزؤن وهو القرآن اے اخباره واحواله يعني سيعلمون باي شئ استهزءوا وذلك عند ارسال العذاب عليهم في الدنيا او يوم القيامة او عند ظهور الاسلام وعلو كلمته ١٢ مدارك ١٠ه قوله عواقب اے المراد بالانباء هنا عواقب استهزائهم ١٢ جمل ١١ه قوله من قرن في القاموس القرن اربعون سنة او عشرة وعشرون او ثلثون او خمسون او ستون او سبعون او ثمانون او مائة او مائة وعشرون والاول اصح لقوله صلى الله عليه وسلم لانس عش قرنا وعاش مائة او كل امة هلكت فلم يبق منها احد انتهى والمناسب بالمقام المعنى الاخير كما فسر به المص ١٢ ك ١٢ه قوله ما لم نمكن لكم الخ والمعنى لم نعط اهل مكة نحو ما اعطينا عادا وثمود وغيرهم من البسط في الاجسام والسعة في الاموال والاستظهار باسباب الدنيا ١٢ ك ١٣ه قوله فيه التفات عن الغيبة ونكتته الاعتناء بشان المخاطبين حيث خاطبهم مشافهة ١٢ صاوي ١٤ه قوله انشأنا من بعدهم قرنا كلام مستانف دفع به ما يقال حيث هلك من هلك فقد خرب الكون فاجاب بانه كلما اهلك جماعة اتى بغيرهم فانه قادر على ذلك والقادر لا يعجزه شئ ١٢ صاوي ١٥ه قوله ولو انزلنا الخ نزلت هذه الآية لما قال النضر بن الحرث وعبد الله بن امية ونوفل بن خويلد يا محمد لن نؤمن بك حتى تأتينا بكتاب من عند الله تعالى ومعه اربعة من الملائكة يشهدون عليه انه من عند الله وانك رسوله فنزلت هذه الآية ١٢ خطيب ١٦ه قوله اذ لا قوة الخ اے ولذلك كان يأتي الانبياء على صورة رجل ولم ير الملك على صورته الاصلية احد من البشر الا رسول الله صلى الله عليه وسلم مرتين مرة في الارض عند غار حراء ومرة في السماء عند سدرة المنتهى ليلة الاسراء ١٢ صاوي ١٧ه قوله للبسنا عليهم الخ جواب محذوف اے لو جعلناه رجلا للبسنا اے لخلطنا عليهم ما يخلطون على انفسهم فيقولوا ما هذا الا بشر مثلكم ١٢ بيضاوي ١٨ه قوله بان يقولوا الخ اے اذ سبيله كسبيلك يا محمد فانهم يقولون اذا راوا الملك في صورة الانسان هذا انسان وليس بملك يقال لبست الامر على القوم والبسه اذا شبهته واشكلته عليهم ثم سلى نبيه على ما اصابه من استهزاء قومه بقوله ولقد استهزئ ١٢ مد ١٩ه قوله فحاق بالذين سخروا منهم فقوله منهم متعلق بسخروا كقوله فيسخرون منهم والضمير للرسل والدال في لقد مكسور عند ابي عمرو وعاصم لالتقاء الساكنين ومضموم عند غيرهما اتباعا لضم التاء ١٢ مدارك ٢٠ه قوله قل لهم سيروا الخ قال الامام البغوي يحتمل ان يكون هذا سيرا بالعقول والفكرة ويحتمل بالاقدام ١٢ ك وفي المدارك الفرق بين فانظروا وبين ثم انظروا ان النظر جعل مسببا عن السير في فانظروا فكانه قيل سيروا لاجل النظر ولا تسيروا سير الغافلين ومعنى سيروا في الارض ثم انظروا اباحة السير في الارض للتجارة وغيرها وايجاب النظر في آثار الهالكين ونبه على ذلك بثم لتباعد ما بين الواجب والمباح ١٢ ٢١ه قوله لتعتبروا اے تتعظوا فالسير والتفكر يحصل الاستدلال والنور التام ومن هٰهنا اخذت الصوفية السياحة لان من جملة ما يعين على الوصول الى الله والترقي الى المعارف النظر والتفكر في مصنوعاته قال تع سنريهم في الآفاق الخ ١٢ صاوي ٢٢ه قوله لا جواب غيره لانه المتعين للجواب بالاتفاق اذ لا يمكنهم ان يذكروا غيره ١٢ خطيب ٢٣ه قوله كتب قال ابن عباس اوجب على نفسه الرحمة على مصدقي الآيات واصل كتب اوجب لكن لا يجوز الاجراء على ظاهره اذ لا يجب على الله شئ بل يوجبه فالمراد به انه وعد ذلك وعدا مؤكدا فهو منجز لذلك الوعد ١٢ تفسير الزاهدي ٢٤ه قوله الذين خسروا الذين مبتدأ وخسروا صلة وانفسهم مفعول لخسروا وقوله فهم لا يؤمنون مبتدأ وخبر والجملة خبر المبتدأ ان قلت ان ظاهر الآية ان عدم الايمان مسبب عن الخسران مع ان الخسران مسبب عن عدم الايمان اجيب بان المعنى الذين خسروا في علم الله اے قضى عليهم بالخسران ازلا فهم لا يؤمنون فيما لا يزال فالآية باعتبار ما في علم الله ١٢ ٢٥ه قوله ما سكن من السكنى فيشتمل المتحرك والساكن ولذلك فسره الشارح بحل اے استقر فيشتمل القسمين ١٢ جمل ٢٦ه قوله كل شئ اے من المتحرك والساكن فاكتفى باحد الضدين عن الآخر كقوله تقيكم الحر اے الحر والبرد وذكر السكون لانه اكثر من الحركة وهو احتجاج على المشركين لانهم ينكرون انه خالق الكل ومدبره ١٢ جمل ٢٧ه قوله اغير الله رد لقولهم له كيف تترك دين آبائك وغير مفعول اول لاتخذ واو قدمه اعتناء بنفي الغيرية ووليا مفعول ثان ١٢ صاوي ٢٨ه قوله وليا والمراد بالولي المعبود لانه رد لمن دعاه الى الشرك ١٢ بيضاوي ٥ه اے لتاكيد الاستغراق الحاصل من كون النكرة في سياق النفي ومن الثانية تبعيضية ١٢ عه من استفهام وما بمعنى الذي في الرفع ابتداء او لمن خبره ١٢

وهو يطعم يرزق ولا يطعم يرزق لا قل انى امرت ان اكون اول من اسلم لله تعالى من هذه الامة و
قيل لى لا تكونن من المشركين به قل انى اخاف ان عصيت ربى بعبادة غيره عذاب يوم عظيم هو
يوم القيمة من يصرف بالبناء للمفعول اى العذاب وللفاعل اى الله والعائد محذوف عنه يومئذ فقد رحمه
تعالى اى اراد له الخير وذلك الفوز المبين النجاة الظاهرة وان يمسسك الله بضر بلاء كمرض وفقر فلا كاشف
رافع له الا هو وان يمسسك بخير كصحة وغنى فهو على كل شىء قدير ومنه مسك به ولا يقدر على رده عنك
غيره وهو القاهر القادر الذى لا يعجزه شىء مستعليا فوق عباده وهو الحكيم فى خلقه الخبير ببواطنهم
كظواهرهم ونزل لما قالوا للنبى صلى الله عليه وسلم ائتنا بمن يشهد لك بالنبوة فان اهل الكتاب انكروك قل لهم
اى شىء اكبر شهادة تمييز محول عن المبتدا قل الله ان لم يقولوه لا جواب غيره هو شهيد بينى وبينكم على
صدقى واوحى الى هذا القران لانذركم يا اهل مكة به ومن بلغ عطف على ضمير انذركم اى بلغه القران من
الانس والجن ائنكم لتشهدون ان مع الله الهة اخرى استفهام انكار قل لهم لا اشهد بذلك قل انما
هو اله واحد واننى برىء مما تشركون معه من الاصنام الذين اتينهم الكتب يعرفونه اى محمدا بنعته
فى كتابهم كما يعرفون ابناءهم الذين خسروا انفسهم منهم فهم لا يؤمنون به ومن اى لا احد اظلم
ممن افترى على الله كذبا بنسبة الشريك اليه او كذب بايته القران انه اى الشان لا يفلح الظلمون
بذلك واذكر يوم نحشرهم جميعا ثم نقول للذين اشركوا توبيخا اين شركاؤكم الذين كنتم تزعمون
انهم شركاء الله ثم لم تكن بالتاء والياء فتنتهم بالنصب والرفع اى معذرتهم الا ان قالوا اى قولهم والله
ربنا بالجر نعت والنصب نداء ما كنا مشركين قال تعالى انظر يا محمد كيف كذبوا على انفسهم بنفى الشرك
عنهم وضل غاب عنهم ما كانوا يفترون على الله تعالى من الشركاء ومنهم من يستمع اليك اذا قرأت
وجعلنا على قلوبهم اكنة اغطية لـ ان لا يفقهوه ان يفهموا القران وفى اذانهم وقرا صمما فلا يسمعونه
سماع قبول وان يروا كل اية لا يؤمنوا بها حتى اذا جاءوك يجادلونك يقول الذين كفروا ان ما هذا القران
الا اساطير اكاذيب الاولين كالاضاحيك والاعاجيب جمع اسطورة بالضم وهم ينهون الناس
عنه اى عن اتباع النبى صلى الله عليه وسلم وينئون يتباعدون عنه فلا يؤمنون به وقيل نزلت فى
ابى طالب كان ينهى عن اذاه ولا يؤمن به وان ما يهلكون بالنأى عنه الا انفسهم لان ضرره
عليهم وما يشعرون بذلك ولو ترى يا محمد اذ وقفوا عرضوا على النار فقالوا يا للتنبيه ليتنا نرد

ع ٢ ١٠

١ه قوله لا اشارة الى ان الاستفهام انكارى اے لا ینبغی لی ولا یمکن منی ان اعبد غیره ١٢ جمل ٢ه قوله من هذه الامة لان النبی سابق امته فی الدین اه بیضاوی وفی الجمل اے فهو من جملة امته من حیث انه مرسل لنفسه بمعنے انه یجب علیه الایمان برسالة نفسه وبما جاء به من الشریعة والاحکام کما انه مرسل لغیره وهو اول من انقاد لهذا الدین ١٢ ٣ه قوله وقیل لی اے قل یا محمد قیل لی لا تکونن من المشرکین اے فی اعدادهم باتباعهم فی شیء من اغراضهم ١٢ ٤ه قوله اے العذاب تفسیر للضمیر المستکن فیه النائب مناب فاعله ١٢ ک ٥ه قوله والعائد اے العائد الی العذاب محذوف المشهور فی النحو انه لا یجوز حذف العائد الی غیر الموصول فالظاهر جعل العذاب نفسه محذوف ١٢ ک ٦ه قوله وان یمسسک الله بضر هذا تائید من الله لرسوله فالمعنے لا تخش لومهم بل بلغ ما انزل الیک من ربک فان الله متولی امرک بیده الضر والنفع والمنع والاعطاء فهم عاجزون لا یقدرون علی ایصال خیر ولا جنب نفع ١٢ صاوی ٧ه قوله قل ای شیء اکبر شهادة شیء مبتدأ واکبر خبره وشهادة تمیز وعبارة الجمل علے قوله محول عن المبتدأ والاصل شهادة اے شیء اکبر او ای شیء شهادته اکبر ١٢ ٨ه قوله قل الله شهید بینی وبینکم والمراد بشهادة الله اظهار المعجزة علی یدی النبی صلی الله علیه وسلم فان حقیقة الشهادة ما بین به المدعی وهو کما یکون بالقول یکون بالفعل ولا شک ان دلالة الفعل اقوی من دلالة القول لعروض الاحتمالات فی الالفاظ دون الافعال فان دلالتها لا یعرض لها الاحتمال ١٢ جمل ٩ه قوله واوحی الی الخ بمنزلة التعلیل لما قبله یعنی ان الله یشهد لی بالنبوة لانه اوحی الی هذا القرآن ونزوله علی شهادة من الله بانی رسوله وهو اعجزهم عن المعارضة واعظم المعجزات ١٢ ١٠ه قوله ومن بلغ الی یوم القیمة من العرب والعجم قال رسول الله صلے الله علیه وسلم ومن بلغه القرآن فکانی شافهته وخاطبته ١٢ تفسیر زاهدی ١١ه قوله اے بلغه القرآن یشیر الی ان العائد الی الموصول محذوف والفاعل ضمیر القرآن ١٢ ک ١٢ه قوله استفهام انکار والمعنے لا یصح منکم هذه الشهادة لان المعبود واحد ١٢ صاوی ١٣ه قوله قل انما هو اله واحد انما اداة حصر وما کافة وهو مبتدأ واله خبره وواحد صفته هو زیادة فی الرد علیهم وهو من حصر المبتدأ فی الخبر ١٢ صاوی ١٤ه قوله اے محمدا تفسیر للضمیر فی یعرفونه ویصح ان یرجع الضمیر للقرآن او لجمیع ما جاء به رسول الله من التوحید وغیره ١٢ صاوی ١٥ه قوله کما یعرفون ابناءهم اے معرفة کمعرفتهم لابناءهم وهذا من التنزلات الربانیة والا فهم یعرفونه اشد من معرفتهم لابناءهم لما روی ان عمر بن الخطاب سال عبد الله بن سلام بعد اسلامه عن هذه المعرفة فقال یا عمر لقد عرفته حین رایته کما اعرف ابنی ولانا اشد معرفة بمحمد منی بابنی فقال عمر کیف ذلک فقال اشهد انه رسول الله حقا ولا ادری ما تصنع النساء ١٢ صاوی ١٦ه قوله این شرکاؤکم ان قلت مقتضے هذه الآیة ان الشرکاء لیسوا حاضرین معهم ومقتضی قوله تعالی احشروا الذین ظلموا وازواجهم وما کانوا یعبدون من دون الله انهم حاضرون معهم فکیف الجمع بینهما اجیب بان هذا السوال واقع بعد التبری الکائن من الجانبین والانقطاع ما بینهم من الاسباب والعلائق ١٢ ١٧ه قوله بالتاء والیاء فعلی الاول یجوز فی فتنتهم الرفع علی انه اسم یکون وخبرها الا ان قالوا والنصب علی العکس اے النصب علی انها الخبر والاسم الا ان قالوا من ابی السعود وانما انث لتانیث الخبر ١٢ کبیر ١٨ه قوله بالنصب لمن قرأ بالتحتیة لنافع وابی بکر علے انها الخبر والاسم ان قالوا والتانیث للخبر ١٢ ک ١٩ه قوله والرفع لابن کثیر وابن عامر وحفص علے انها الاسم والخبر ان قالوا ١٢ ک ٢٠ه قوله بالجر نعت اے صفة لله تعالے وقوله النصب بالنداء اے والله یا ربنا ١٢ کبیر ٢١ه قوله کذبوا علے انفسهم بقولهم ما کنا مشرکین قال مجاهد اذا جمع الله الخلائق ورای المشرکون سعة رحمة الله وشفاعة الرسول للمؤمنین قال بعضهم لبعض تعالوا نکتم الشرک لعلنا ننجو مع اهل التوحید فاذا قال لهم الله این شرکاؤکم الذین کنتم تزعمون قالوا والله ربنا ما کنا مشرکین فیختم الله علے افواههم فتشهد علیهم جوارحهم ١٢ مدارک ٢٢ه قوله ومنهم من یستمع الیک قال ابن عباس حضر عند رسول الله صلے الله علیه وسلم ابو سفیان والولید بن المغیرة والنضر بن الحرث وعتبة وشیبة ابنا ربیعة وامیة وابی ابنا خلف والحرث بن عامر وابو جهل واستمعوا الی حدیث الرسول صلے الله علیه وسلم فقالوا للنضر ما یقول محمد فقال لا ادری ما یقول لکنی اراه یحرک شفتیه ویتکلم باساطیر الاولین کالذی کنت احدثکم به عن اخبار القرون الاول وقال ابو سفیان انی لاری بعض ما یقول حقا فقال ابو جهل کلا فانزل الله تعالی ومنهم من یستمع الیک الآیة اه کبیر وقوله النائی اے البعد ١٢ ٢٣ه قوله اکنة والاکنة جمع کنان وهو ما یستر به الشیء ابو السعود وقوله صمما اے ثقلا فی الاذن یمنع السمع ١٢ ٢٤ه قوله حتے اذا جاؤک الخ حتے هی التی تقع بعدها الجمل والجملة قوله اذا جاؤک یقولوا الذین کفروا ویجادلونک فی موضع الحال ویجوز ان تکون جارة ویکون اذا جاؤک فی موضع الجر بمعنے وقت مجیئهم ویجادلونک حال ویقول الذین کفروا تفسیر له والمعنی انه بلغ تکذیبهم الآیات الی انهم یجادلونک ویناکرونک ١٢ مدارک ٢٥ه قوله یجادلونک الخ والمعنے انه بلغ تکذیبهم الآیات الی انهم یجادلونک ویناکرونک وفسر مجادلتهم بانهم یقولون ان هذا الا اساطیر الاولین فیجعلون کلام الله اکاذیب وواحد الاساطیر اسطورة ١٢ مد ٢٦ه قوله کالاضاحیک الخ جمع اضحوکة واعجوبة قوله جمع اسطورة بالضم وقیل لا مفرد له فی القاموس السطر الصف من الشیء کالکتاب والشجر والخط والجمع اسطر وسطور واسطار وجمع الجمع اساطیر والاساطیر الاحادیث التی لا نظام لها انتهی فالتفسیر بالاکاذیب کما فعل المفسر تفسیر بلازم معناه فان المکتوب فی کتب قصص الاولین غالبا کان اباطیل لعدم الاطلاع وعدم الاحتیاط فی الروایة ولا یکون لها انتظام علم لاختلاف الروایات ١٢ ک ٢٧ه قوله وقیل نزلت فی ابی طالب اے وعلیه فجمع الضمیر باعتبار اتباعه ١٢ صاوی ٢٨ه قوله بالنأی عنه ولعل وجه تخصیص الهلاک بالنأی عنه علی انه نزلت فی ابی طالب والا فعلے التفسیر الاول الهلاک علی النهی والنأی جمیعا ١٢ ک ٢٩ه قوله ولو تری المقصود من ذلک حکایة ما سیقع من الکفار یوم القیامة وتسلیة للنبی صلعم واصحابه والمعنے لو تبصر بعینیک یا محمد ما یقع لهؤلاء فی الآخرة لرأیت امرا عظیما تتسلی به عن الدنیا فی الخطاب لسیدنا محمد کما قال المفسر ان قلت هذا یقتضے ان رسول الله صلعم لم یطلع علی ذلک مع انه لم یخرج من الدنیا حتے احاط بوقائع الدنیا والآخرة اجیب بان هذا قبل اعلام الله له بالآخرة واجیب ایضا بان الخطاب له والمراد غیره ١٢ صاوی ١ه اے معذرتهم اے جوابهم وسماه فتنة لانه کذب ١٢ جمل

الى الدنيا ولا نكذب بايت ربنا ونكون من المؤمنين ○ برفع الفعلين استينافا ونصبهما في جواب
التمني ورفع الاول ونصب الثاني وجواب لو لرايت امرا عظيما قال تعالى بل للاضراب عن ارادة
الايمان المفهوم من التمني بدا ظهر لهم ما كانوا يخفون من قبل يكتمون بقولهم والله ربنا ما كنا مشركين
بشهادة جوارحهم فتمنوا ذلك ولو ردوا الى الدنيا فرضا لعادوا لما نهوا عنه من الشرك وانهم لكذبون في
وعدهم بالايمان وقالوا اي منكروا البعث ان ما هي اي الحيوة الا حياتنا الدنيا وما نحن بمبعوثين ○ و
لو ترى اذ وقفوا عرضوا على ربهم لرأيت امرا عظيما قال لهم على لسان الملئكة توبيخا أليس هذا البعث
والحساب بالحق قالوا بلى وربنا انه لحق قال فذوقوا العذاب بما كنتم تكفرون ○ به في الدنيا قد ع ٣ ١٠ ٩
خسر الذين كذبوا بلقاء الله بالبعث حتى غاية للتكذيب اذا جاءتهم الساعة القيمة بغتة فجأة قالوا
يحسرتنا هي شدة التألم ونداؤها مجازا اي هذا اوانك فاحضري على ما فرطنا قصرنا فيها اي الدنيا و
هم يحملون اوزارهم على ظهورهم بان تأتيهم عند البعث في اقبح شيء صورة وانتنه ريحا فتركبهم الا
ساء بئس ما يزرون ○ يحملونه حملهم ذلك وما الحيوة الدنيا اي الاشتغال فيها الا لعب ولهو واما
الطاعات وما يعين عليها فمن امور الاخرة وللدار الاخرة وفي قراءة ولدار الاخرة اي الجنة خير للذين
يتقون الشرك افلا يعقلون ○ بالياء والتاء ذلك فيؤمنون قد للتحقيق نعلم انه اي الشان ليحزنك
الذي يقولون لك من التكذيب فانهم لا يكذبونك في السر لعلمهم انك صادق وفي قراءة بالتخفيف اي
لا ينسبونك الى الكذب ولكن الظلمين وضعه موضع المضمر بايت الله اي القران يجحدون ○ يكذبون
ولقد كذبت رسل من قبلك فيه تسلية للنبي صلى الله عليه وسلم فصبروا على ما كذبوا واوذوا حتى اتهم
نصرنا باهلاك قومهم فاصبر حتى ياتيك النصر باهلاك قومك ولا مبدل لكلمت الله مواعيده ولقد
جاءك من نبأى المرسلين ○ ما يسكن به قلبك وان كان كبر عظم عليك اعراضهم عن الاسلام
لحرصك عليهم فان استطعت ان تبتغي نفقا سربا في الارض او سلما مصعدا في السماء فتاتيهم
باية مما اقترحوا فافعل المعنى انك لا تستطيع ذلك فاصبر حتى يحكم الله ولو شاء الله هدايتهم
لجمعهم على الهدى ولكن لم يشأ ذلك فلم يؤمنوا فلا تكونن من الجهلين ○ بذلك انما
يستجيب دعاءك الى الايمان الذين يسمعون سماع تفهم واعتبار والموتى اي الكفار
شبههم بهم في عدم السماع يبعثهم الله في الاخرة ثم اليه يرجعون ○ يردون فيجازيهم باعمالهم

---

١ قوله برفع الفعلين استينافا اي واقع في جواب سوال مقدر تقديره ماذا تفعلون لو رددتم فقوله ولا نكذب خبر لمحذوف تقديره ونحن لا نكذب وكذا قوله ونكون ١٢ صاوي **٢ قوله** ونصبهما في جواب التمني اي باضمار ان بعد الواو واجراؤها مجرى الفاء والمعنى ان رددنا فلا نكذب ونكن من المؤمنين ١٢ ابي السعود **٣ قوله** بل بدا لهم ما كانوا يخفون من قبل اي في الدنيا من قبائحهم وفضائحهم في صحفهم وقيل هو في المنافقين وانه يظهر لهم نفاقهم الذي كانوا يسترونه او في اهل الكتاب وانه يظهر لهم ما كانوا يخفونه من صحة نبوة رسول الله صلى الله عليه وسلم ١٢ م **٤ قوله** للاضراب اي الابطال والمعنى ليس الامر كما قالوا من انهم لو ردوا لامنوا بل انما حملهم على ذلك فضيحتهم بشهادة اعضائهم ١٢ صاوي **٥ قوله** وقالوا الخ عطف على لعادوا اي ولو ردوا لكفروا ولقالوا ١٢ مد **٦ قوله** اي منكروا البعث كما كانوا يقولون قبل معاينة القيامة وهي كناية عن الحياة كما قاله المفسر او هو ضمير للقصة ١٢ من **٧ قوله** اذ وقفوا مجاز عن الحبس للتوبيخ والسوال كما يوقف العبد الجاني بين يدي سيده ليعاتبه او وقفوا على جزاء ربهم ١٢ مد **٨ قوله** قال جواب سوال مقدر كانه قيل ماذا قال لهم ربهم اذ وقفوا عليه فقيل قال اليس آه ١٢ مد **٩ قوله** على لسان الملائكة دفع بذلك ما يقال ان الله لا ينظر اليهم ولا يكلمهم ١٢ صاوي **١٠ قوله** قالوا بلى وربنا اكدوا اعترافهم باليمين اظهار الكمال يقينهم بحقيقته وايذانا بصدور ذلك عنهم بالرغبة و النشاط طمعا في نفعهم ١٢ ابو السعود **١١ قوله** القيامة وانما عبر القيامة بالساعة لان مدة تاخرها مع تابدما بعدها كساعة ١٢ من **١٢ قوله** بغتة نصب على المصدر فانها نوع المجيء كانه قيل بغتتهم الساعة بغتة ١٢ ك **١٣ قوله** يحسرتنا وهذا التحسر وان كان يعتريهم عند الموت لكن لما كان ذلك من مبادي الساعة سمي باسمها ولذلك قال عليه الصلوة والسلام من مات فقد قامت قيامته او جعل مجيء الساعة بعد الموت كالواقع بغير فترة لسرعته ١٢ ابو السعود **١٤ قوله** ونداؤها مجازا اي تنزيلا لها منزلة العاقل لانه لا ينادى حقيقة الا العاقل والمقصود التنبيه على ان هذا الكافر من شدة هوله لم يفرق بين خطاب العاقل وغيره ومثله يا ويلنا فتامل ١٢ صاوي **١٥ قوله** على ظهورهم خص الظهر لان المعهود حمل الاثقال على الظهور كما عهد الكسب بالايدي وهو مجاز عن اللزوم على وجه لا يفارقهم ١٢ م **١٥ قوله** على ظهورهم تمثيل لاستحقاقهم آثار الاثام وقال السدي وغيره ان المؤمن اذا خرج من قبره استقبله احسن شيء صورة واطيبه ريحا فيقول هل تعرفني فيقول لا فيقول انا عملك الصالح فاركبني فقد طال ما ركبتك في الدنيا فذلك قوله تعالى يوم نحشر المتقين الى الرحمن وفدا اي ركبانا واما الكافر فيستقبله اقبح شيء صورة وانتنه ريحا فيقول هل تعرفني فيقول لا فيقول انا عملك الخبيث طال ما ركبتني في الدنيا واليوم اركبك فهو معنى قوله تعالى وهم يحملون اوزارهم على ظهورهم ١٢ خطيب **١٦ قوله** فتركبهم فيقول انا عملك السيء فطال ما ركبتني في الدنيا وانا اركبك اليوم ١٢ م **١٧ قوله** الا ساء الخ اي بئس شيئا يحملونه وافاد الا تعظيم ما يذكر بعده ١٢ مدارك **١٨ قوله** وما الحيوة الدنيا جواب لقولهم ان هي الا حياتنا الدنيا واللعب ترك ما ينفع بما لا ينفع واللهو الميل عن الجد الى الهزل قيل ما اهل الحيوة الدنيا الا اهل لعب ولهو ورد وقيل ما اعمال الحيوة الدنيا الا لعب ولهو لانها لا تعقب منفعة كما تعقب اعمال الآخرة المنافع العظائم ١٢ مد **١٩ قوله** الاشتغال بها آه يشير به الى تقدير مضاف اي ما اشتغالها واعمالها وقوله واما الطاعات الخ جواب عما يرد على الحصر من ان بعض اعمال الحياة الدنيا غير لهو ولعب وهي الطاعات وحاصل الجواب انها ليست من اشغالها واعمالها فتم الحصر الحقيقي ١٢ ج **٢٠ قوله** الا لعب ولهو واللعب عمل يشغل النفس ويفترها عما تنتفع به واللهو صرفها عن الجد الى الهزل ١٢ ابو السعود **٢١ قوله** وللدار مبتدأ الآخرة صفتها ولدار الآخرة بالاضافة شامي اي ولدار الساعة الآخرة لان الشيء لا يضاف الى صفته وخبر المبتدأ على القرائتين خير للذين يتقون ١٢ مد **٢٢ قوله** ولدار الآخرة باضافة الموصوف الى الصفة وتاويلها عند البصريين ولدار الساعة الآخرة اي الجنة ١٢ ك **٢٣ قوله** خير فيه دليل على ان ما سوى اعمال المتقين لعب ولهو ١٢ مد **٢٤ قوله** فانهم لا يكذبونك الفاء للتعليل و المعنى لا تحزن من تكذيبهم لك واصبر ولا تكن في ضيق مما يمكرون فانهم لا يكذبونك في الباطن بل يعتقدون صدقك وانما تكذيبهم عنادا وجحودا ١٢ صاوي **٢٥ قوله** في السر الخ يريد ان المراد به نفي التكذيب القلبي ولا ينافيها الآية الآية المثبتة للجحود اللساني وروي ان الاخنس بن شريق قال لابي جهل يا ابا الحكم اخبرني عن محمد اصادق هو ام كاذب فانه ليس عندنا احد غيرنا فقال له والله ان محمدا لصادق وما كذب قط ولكن اذا ذهب بنو قصي باللواء والسقاية والحجابة والنبوة فماذا يكون بسائر قريش فنزلت هذه الآية ١٢ التفسير الكبير **٢٦ قوله** لعلمهم الخ وهو دليل على ان قوله فانهم لا يكذبونك ليس بنفي لتكذيبه وانما هو من قولك لغلامك اذا اهانه بعض الناس انهم لم يهينوك وانما اهانوني ١٢ مدارك **٢٧ قوله** فيه تسلية الخ اي زيادة تسلية وذلك لان البلوى اذا عمت هانت ١٢ صاوي **٢٨ قوله** ولا مبدل لكلمات الله يدل على قولنا في خلق الافعال لان كل ما اخبر الله عن وقوعه فذلك الخبر ممتنع التغير واذا امتنع تطرق التغير الى ذلك امتنع تطرق التغير الى المخبر عنه فاذا اخبر الله عن بعضهم بانه يموت على الكفر كان ترك الكفر عنه محالا ومن ههنا علم ان من يقول بامكان كذب الباري فقد اخطأ ومنشأه عدم الفهم فتفكر ومحل التفصيل موضع آخر ١٢ **٢٩ قوله** وان كان كبر عليك اعراضهم سبب نزولها ان الحرث بن عامر بن نوفل بن عبد مناف جاء رسول الله صلى الله عليه وسلم في نفر من قريش فقالوا يا محمد ائتنا باية من عند الله كما كانت الانبياء تفعل فانا نصدقك فابى الله ان ياتيهم باية مما اقترحوا فاعرضوا عنه فشق ذلك عليه لانه شديد الحرص على ايمان قومه فكان اذا سألوه آية يود ان ينزلها الله طمعا في ايمانهم فنزلت هذه الآية ١٢ صاوي **٣٠ قوله** نفقا اي منفذا تنفذ فيه الى ما تحت الارض حتى تطلع لهم آية يؤمنون بها ١٢ مد **٣١ قوله** فافعل وهو جواب فان استطعت وهو وجوابها جواب ان كان كبر عليك ١٢ ك **٣٢ قوله** من الجاهلين اي من الذين يجهلون ذلك ثم اخبر ان حرصه على هدايتهم لا ينفع لعدم سمعهم كالموتى بقوله والموتى الخ ١٢ مدارك **٣٣ قوله** السماع اي عدم السماع الذي يترتب عليه الاثر من الاجابة وكفرها ١٢ ك

وَقَالُوْا اي كفار مكة لَوْلَا هلا نُزِّلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ كالناقة والعصا والمائدة قُلْ لهم اِنَّ اللّٰهَ قَادِرٌ عَلٰٓى اَنْ يُّنَزِّلَ بالتشديد والتخفيف اٰيَةً مما اقترحوا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ○ ان نزولها بلاء عليهم لوجوب هلاكهم ان جحدوها وَمَا من زائدة دَآبَّةٍ تمشي فِي الْاَرْضِ وَلَا طٰٓئِرٍ يَّطِيْرُ في الهواء بِجَنَاحَيْهِ اِلَّآ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ في تقدير خلقها ورزقها واحوالها مَا فَرَّطْنَا تركنا فِي الْكِتٰبِ اللوح المحفوظ مِنْ زائدة شَيْءٍ فلم نكتبه ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ يُحْشَرُوْنَ ○ فيقضي بينهم ويقتص للجماء من القرناء ثم يقول لهم كونوا ترابا وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا القرآن صُمٌّ عن سماعها سماع قبول وَّبُكْمٌ عن النطق بالحق فِي الظُّلُمٰتِ الكفر مَنْ يَّشَاِ اللّٰهُ اضلاله يُضْلِلْهُ وَمَنْ يَّشَاْ هدايته يَجْعَلْهُ عَلٰى صِرَاطٍ طريق مُّسْتَقِيْمٍ ○ دين الاسلام قُلْ يا محمد لاهل مكة اَرَءَيْتَكُمْ اخبروني اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ في الدنيا اَوْ اَتَتْكُمُ السَّاعَةُ القيامة المشتملة عليه بغتة اَغَيْرَ اللّٰهِ تَدْعُوْنَ لا اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○ في ان الاصنام تنفعكم فادعوها بَلْ اِيَّاهُ لا غيره تَدْعُوْنَ في الشدائد فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُوْنَ اِلَيْهِ اي يكشفه عنكم من الضر ونحوه اِنْ شَآءَ كشفه وَتَنْسَوْنَ تتركون مَا تُشْرِكُوْنَ ○ معه من الاصنام فلا تدعونه وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ زائدة قَبْلِكَ رسلا فكذبوهم فَاَخَذْنٰهُمْ بِالْبَاْسَآءِ شدة الفقر وَالضَّرَّآءِ المرض لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُوْنَ ○ يتذللون فيؤمنون فَلَوْلَآ فهلا اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا عذابنا تَضَرَّعُوْا اي لم يفعلوا ذلك مع قيام المقتضي له وَلٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ فلم تلن للايمان وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ من المعاصي فاصروا عليها فَلَمَّا نَسُوْا تركوا مَا ذُكِّرُوْا وعظوا وخوفوا بِهٖ من الباساء والضراء فلم يتعظوا فَتَحْنَا بالتخفيف والتشديد عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ من النعم استدراجا لهم حَتّٰٓى اِذَا فَرِحُوْا بِمَآ اُوْتُوْٓا فرح بطر اَخَذْنٰهُمْ بالعذاب بَغْتَةً فجاة فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ ○ آيسون من كل خير فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اي آخرهم بان استوصلوا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ على نصر الرسل وهلاك الكافرين قُلْ لاهل مكة اَرَءَيْتُمْ اخبروني اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ اصمكم وَاَبْصَارَكُمْ اعماكم وَخَتَمَ طبع عَلٰى قُلُوْبِكُمْ فلا تعرفون شيئا مَّنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِهٖ بما اخذه منكم بزعمكم اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ نبين الْاٰيٰتِ الدلالات على وحدانيتنا ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُوْنَ ○ عنها فلا يؤمنون قُلْ لهم اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ بَغْتَةً اَوْ جَهْرَةً ليلا او نهارا هَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الظّٰلِمُوْنَ ○ الكافرون اي ما يهلك الا هم وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ من آمن بالجنة وَمُنْذِرِيْنَ من كفر بالنار فَمَنْ اٰمَنَ بهم وَاَصْلَحَ عمله فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○ في الآخرة وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا يَمَسُّهُمُ الْعَذَابُ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ○ يخرجون عن الطاعة

۱ه قوله وقالوا لولا نزل عليه الخ اے كما نقترح من جعل الصفا والمروة ذهبا وتوسيع ارض مكة وتفجير الانهار خلالها ۱۲ مدارک ۲ه قوله كالناقة والعصا اے والنار لابراهيم والانة الحديد لداود وغير ذلك من معجزات الانبياء الظاهرة فنزلوا معجزاته صلى الله عليه وسلم منزلة العدم حتى طلبوا معجزة على صدقه ولكنهم من عمى قلوبهم لم يفرقوا بين معجزاته ومعجزات غيره فان معجزاته اعلى واجل ۱۲ صاوى ۳ه قوله زائدة زيادة من في الاثبات مذهب الكوفيين والاخفش قال ابن مالك وهو اقوى لثبوت السماع بذلك مثل قوله تعالى ولقد جاءك من نبأ المرسلين وقوله ويحلون فيها من اساور ويكفر عنكم سيآتكم ۱۲ ک ۴ه قوله دابة هي اسم لما يدب على الارض ويطلق على الذكر والانثى ۱۲ مدارک ۵ه قوله في الارض خصهما بالذكر لان المشاهدة اقطع للحجة الخصم والافكان السماء كذلك ۱۲ صاوى ۶ه قوله يطير بجناحيه وصفه به نفيا للمجاز السرعة والعمل وتصويرا لتلك الهيئة الغريبة الدالة على القدرة الباهرة اوافادة للتعميم وتاكيدا له كما يوكد العموم وصف الدابة بقوله في الارض ۱۲ ک ۷ه قوله يطير بجناحيه انما قال بجناحيه مع ان الطيران لا يكون الا بهما قطعا لمجاز السرعة ونحوها كما تقول كتبت بيدي ونظرت بعيني ۱۲ خطيب ۸ه قوله الا امم امثالكم اے طوائف وجماعات امثالكم اے كل نوع على صفة وطريقة وشكل كما انكم كذلك فمن الدواب العزيز والذليل والمرزوق بسهولة وبتعب والقوي والضعيف والكبير والصغير والمتجمل في الرزق وغير المتجمل كبني آدم ۱۲ صاوى ۹ه قوله فلم نكتبه اے ولم نثبت ما وجب ان يثبت او المراد بالكتاب القرآن وقوله من شيء اے من شيء يحتاجون اليه فهو مشتمل على ما تعبدنا به عبارة واشارة ودلالة واقتضاء كما قال القائل شعر جميع العلم في القرآن لكن ٭ تقاصر عنه افهام الرجال ۱۲ من ۱۰ه قوله ثم الى ربهم يحشرون يعني الامم كلها من الدواب والطيور فينصف بعضها من بعض كما روي انه ياخذ للجماء من القرناء ثم يقول كوني ترابا وانما قال الامم مع افراد الدابة والطائر لمعنى الاستغراق فيهما ۱۲ مدارک ۱۱ه قوله للجماء اے فاقدة القرون ۱۲ ۱۲ه قوله والذين كذبوا الخ لما ذكر من خلائقه وآثار قدرته ما يشهد لربوبيته وينادي على عظمته قال والذين كذبوا الآية ۱۲ مدارک ۱۳ه قوله الكفر اے والجهل والحيرة غافلون عن تامل ذلك والتفكر فيه صم بكم خبر الذين ودخول الواو لا يمنع من ذلك وفي الظلمات خبر آخر ثم قال ايذانا بانه فعال لما يريد من يشاء الله الخ ۱۲ مد ۱۴ه قوله يجعله في هذه الآية دلالة خلق الافعال وارادة المعاصي ونفي الاصلح ۱۲ مدارک ۱۵ه قوله قل يا محمد اے على سبيل التخويف والتوبيخ على الكفر ۱۲ صاوى ۱۶ه قوله اخبروني وانما وضع الاستفهام عن العلم موضع الاستخبار لانه لا يخبر عن الشيء الا العالم به فوضع السبب موضع المسبب وكم حرف خطاب اكد به الضمير للتاكيد لا محل له من الاعراب ۱۲ مدارک ۱۷ه قوله اخبروني استعمال ارايت في الاخبار مجاز اي اخبروني عن حالتكم العجيبة ووجه المجاز انه لما كان العلم بالشيء سببا للاخبار عنه او الابصار به طريقا الى الاحاطة به علما والى صحة الاخبار عنه استعملت الصيغة التي لطلب العلم او لطلب الابصار في طلب الخبر لاشتراكهما في الطلب ففيه مجازان استعمال رأى التي بمعنى علم او ابصر في الاخبار واستعمال الهمزة التي هي لطلب الرؤية في طلب الاخبار من الجمل وفي العاصم ووجه كون ارايت بمعنى اخبروني مع افراد الفاعل ان الخطاب عام يشمل المخاطب المتعدد وقال في البيضاوي على قوله تعالى قل ارايتكم استفهام تعجب والكاف حرف الخطاب اكد به للتاكيد وفي التفسير الكبير قال الفراء للعرب في ارايت لغتان احدهما رؤية العين فاذا قلت للرجل ارايتك كان المراد بل رأيت نفسك ثم يثنى ويجمع فتقول ارايتكما ارايتكم والمعنى الثاني ان تقول ارايتك وتريد اخبرني واذا اردت هذا المعنى تركت التاء مفتوحة على كل حال تقول ارايتك ارايتكما ارايتكم ارايتكن ۱۲ ۱۸ه قوله فادعوها يشير الى تقدير جواب ان كنتم اما جواب الشرط الاول فالجملة الاستفهامية او محذوف مدلول عليه بها وتعقب الاول بان الاستفهامية لا يقع جزاء بدون فاء ۱۲ كمالين ۱۹ه قوله بل اياه اضراب انتقالي عن النفي الذي علم من الاستفهام ۱۲ صاوى ۲۰ه قوله ان شاء جوابه محذوف لفهم المعنى ودلالة ما قبله عليه اے ان شاء ان يكشفه كشفه وان لم يشاء كشفه فلا يكشفه فليست اجابة الدعاء وعدا لا يخلف وهذا مخصوص بدعاء الكفار واما دعاء المومنين فمستجاب بالوعد الذي لا يخلف لكن على ما يريد الله اما بعين المطلوب او بغيره فلا منافاة بين ما هنا وبين قوله تعالى ادعوني استجب لكم ۱۲ صاوى ۲۱ه قوله فكذبوهم اشارة الى انه في الآية حذف والتقدير ولقد ارسلنا الى امم من قبلك رسلا فكذبوهم او خالفوهم وحسن الحذف لكونه مفهوما من الكلام المذكور ۱۲ كبير ۲۲ه قوله بالباساء قال ابن عباس وابن مسعود الباساء الفقر والضراء السقم ۱۲ ک ۲۳ه قوله يتذللون اے يتخشعون لربهم ويتوبون عن ذنوبهم فالنفوس تتخشع عند نزول الشدائد ۱۲ م ۲۲ه قوله فلولا اذ جاءهم باسنا تضرعوا اے هلا تضرعوا بالتوبة ومعناه نفي التضرع كانه قيل فلم يتضرعوا اذ جاءهم باسنا ولكنه جاء بلولا ليفيد انه لم يكن لهم عذر في ترك التضرع الا عنادهم ۱۲ م ۲۳ه قوله مبلسون اے آيسون متحسرون واصله الاطراق حزنا لما اصابه او ندما لما فاته واذا للمفاجاة ۱۲ مدارک ۲۴ه قوله فقطع دابر القوم الذين الخ اے اهلكوا عن آخرهم ولم يترك منهم احد ۱۲ مدارک ۲۵ه قوله والحمد لله ايذان لوجوب الحمد عند هلاك الظلمة وانه من اجل النعم واجزل القسم او احمدوا الله على هلاك من لم يحمد الله ثم دل على قدرته وتوحيده بقوله قل ارايتم الخ ۱۲ م ۲۶ه قوله قل ارايتم ان اخذ الله المفعول الاول محذوف تقديره ارايتم سمعكم وابصاركم ان اخذهما الله والجملة الاستفهامية في موضع المفعول الثاني وقد تقدم ان الشيخ يجعله من التنازع وجواب الشرط محذوف على نحو ما مر ولم يوت هنا بكاف الخطاب واتى به هناك لان التهديد هناك اعظم فناسب التاكيد بالاتيان بكاف الخطاب ولما لم يوت بالكاف وجب ثبوت علامة الجمع في التاء لئلا يلتبس ولوجيء معها بالكاف لاستغنى بها كما تقدم ۱۲ جمل ۲۷ه قوله وما نرسل المرسلين الا مبشرين ومنذرين بالجنان للمومنين والنيران للكافرين ولم نرسلهم ليقترح عليهم الآيات بعد وضوح امرهم بالبراهين القاطعة والادلة الساطعة ۱۲ مدارک ۲۸ه قوله فمن آمن واصلح الخ يجوز في من ان تكون شرطية وان تكون موصولة وعلى كلا التقديرين فمحلها رفع بالابتداء والخبر فلا خوف فان كانت شرطية فالفاء في جواب الشرط وان كانت موصولة فالفاء زائدة لشبه الموصول بالشرط وعلى الاول يكون محل الجملتين الجزم وعلى الثاني لا محل للاولى ومحل الثانية الرفع وحمل على اللفظ فافرد في آمن واصلح وعلى المعنى فجمع في فلا خوف عليهم ولا هم يحزنون ويقوى كونها موصولة مقابلتها بالموصول بعدها في قوله والذين كذبوا بآياتنا الخ ۱۲ سمين ۲۹ه قوله فلا خوف عليهم الخ اے بلحوق العذاب وقوله ولا هم يحزنون اے بفوات الثواب ۱۲ سمين

قُلْ لهم لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِیْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ التی منها یرزق وَلَآ اَنِّیْ اَعْلَمُ الْغَیْبَ ما غاب عنی ولم یوح الیّ
وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّیْ مَلَكٌ من الملئكة اِنْ ما اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوْحٰۤى اِلَیَّ قُلْ هَلْ یَسْتَوِی الْاَعْمٰى الكافر وَالْبَصِیْرُ
ع ۵ ۱۱ المؤمن لا اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ ○ فی ذلك فتؤمنون وَاَنْذِرْ خوّف بِهٖ بالقراٰن الَّذِیْنَ یَخَافُوْنَ اَنْ یُّحْشَرُوْٓا اِلٰى
رَبِّهِمْ لَیْسَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ ای غیره وَلِیٌّ ینصرهم وَّلَا شَفِیْعٌ یشفع لهم وجملة النفی حال من ضمیر یحشروا
وهی محل الخوف والمراد بهم المؤمنون العاصون لَعَلَّهُمْ یَتَّقُوْنَ ○ اللّٰه باقلاعهم عما هم فیه وعمل
الطاعات وَلَا تَطْرُدِ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ بعبادتهم وَجْهَهٗ تعالى لا شیئا من
اعراض الدنیا وهم الفقراء وكان المشركون طعنوا فیهم وطلبوا ان یطردهم لیجالسوه واراد النبی صلى الله علیه
وسلم ذلك طمعا فی اسلامهم مَا عَلَیْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ زائدة شَیْءٍ ان كان باطنهم غیر مرضی وَّمَا
مِنْ حِسَابِكَ عَلَیْهِمْ مِّنْ شَیْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ جواب النفی فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ○ ان فعلت ذلك وَكَذٰلِكَ
فَتَنَّا ابتلینا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ ای الشریف بالوضیع والغنی بالفقیر بان قدمناه بالسبق الى الایمان
لِّیَقُوْلُوْٓا ای الشرفاء والاغنیاء منكرین اَهٰٓؤُلَآءِ الفقراء مَنَّ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ مِّنْ بَیْنِنَا بالهدایة ای لو كان ما هم
علیه هدى ما سبقونا الیه قال تعالى اَلَیْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِیْنَ ○ له فیهدیهم بلى وَاِذَا جَآءَكَ الَّذِیْنَ
یُؤْمِنُوْنَ بِاٰیٰتِنَا فَقُلْ لهم سَلٰمٌ عَلَیْكُمْ كَتَبَ قضى رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ اَنَّهٗ ای الشان وفی قراءة
بالفتح بدل من الرحمة مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًۢا بِجَهَالَةٍ منه حیث ارتكبه ثُمَّ تَابَ رجع مِنْۢ بَعْدِهٖ بعد عمله عنه وَ
اَصْلَحَ عمله فَاَنَّهٗ ای الله غَفُوْرٌ له رَّحِیْمٌ ○ به وفی قراءة بالفتح ای فالمغفرة له وَكَذٰلِكَ كما بیّنّا ما ذكر نُفَصِّلُ
ع ۶ ۵ ۱۲ نبین الْاٰیٰتِ القراٰن لیظهر الحق فیعمل به وَلِتَسْتَبِیْنَ تظهر سَبِیْلُ طریق الْمُجْرِمِیْنَ ○ فیجتنب وفی
قراءة بالتحتانیة وفی اخرى بالفوقانیة ونصب سبیل خطاب للنبی صلى الله علیه وسلم قُلْ اِنِّیْ نُهِیْتُ اَنْ
اَعْبُدَ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ تعبدون مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قُلْ لَّآ اَتَّبِعُ اَهْوَآءَكُمْ فی عبادتها قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا ان
اتبعتها وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِیْنَ ○ قُلْ اِنِّیْ عَلٰى بَیِّنَةٍ بیان مِّنْ رَّبِّیْ وَقد كَذَّبْتُمْ بِهٖ بربی حیث اشركتم مَا
عِنْدِیْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ من العذاب اِنِ ما الْحُكْمُ فی ذلك وغیره اِلَّا لِلّٰهِ وحده یَقْضِی القضاء الْحَقَّ وَهُوَ
خَیْرُ الْفٰصِلِیْنَ ○ الحاكمین وفی قراءة یقص ای یقول قُلْ لهم لَّوْ اَنَّ عِنْدِیْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ لَقُضِیَ
الْاَمْرُ بَیْنِیْ وَبَیْنَكُمْ بان اعجله لكم واستریح ولكن عند الله وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالظّٰلِمِیْنَ ○ متى یعاقبهم وَعِنْدَهٗ
تعالى مَفَاتِحُ الْغَیْبِ خزائنه او الطرق الموصلة الى علمه لَا یَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ وهی الخمسة التی فی قوله ان الله

ملہ قولہ قل لا اقول لکم ہذا مرتب علی قولہ وما نرسل المرسلین الا مبشرین ومنذرین کانہ قال لیس علی الرسول الا البشارة والنذارة ولیس من وظیفته اجابتهم عما سالوه عنه ولا فعل ما طلبوه لانه لیس عنده خزائن الله ۱۲ صاوی ۵۲ قولہ خزائن الله ای لا ادعی ان مقدرات الله من ارزاق وغیرها مفوضة الی حتی تطلبوا منی قلب الجبال ذهبا وغیر ذلک ۱۲ صاوی ۵۳ قولہ ولا اعلم الغیب ای ما غاب عنی من افعال الله حتی تسالونی عن وقت الساعة او وقت نزول العذاب ۱۲ صاوی ۵۴ قولہ ولا اقول لکم انی ملک ای لا ادعی ما یستبعد فی العقول ان یکون لبشر من ملک خزائن الله وعلم الغیب ودعوی الملکیة وانما ادعی ما کان لکثیر من البشر وهو النبوة ۱۲ مدارک ۵۵ قولہ قل هل یستوی الاعمی والبصیر مثل للضال والمهتدی او لمن اتبع ما یوحی الیه ومن لم یتبع او لمن یدعی المستقیم وهو النبوة والمحال وهو الالهیة ۱۲ مدارک ۵۶ قولہ وانذر به الذین الخ بعد ما حکی لرسوله ان الکفرة لا یتعظون ولا یخافون امره بتوجیه الانذار الی من یتوقع منه الاتعاظ والخوف فی الجملة وهم المؤمنون العاصون ۱۲ جمل ۵۷ قولہ الذین یخافون ان یحشروا الی ربهم هم المسلمون المقرون بالبعث الا انهم مفرطون فی العمل فینذرهم بما اوحی الیه او اهل الکتاب لانهم مقرون بالبعث ۱۲ مدارک ۵۸ قولہ وهی محل الخوف ای المخوف به لان معناها یخافون ان یحشروا غیر منصورین ولا مشفوعا لهم ولا بد من هذه الحال لان کلا محشور فالمخوف منه انما هو الحشر علی هذه الحالة ۱۲ ۵۹ قولہ ولا تطرد الذین الخ لما امر النبی علیه السلام بانذار غیر المتقین لیتقوا امر بعد ذلک بتقریب المتقین ونهی عن طردهم بقوله ولا تطرد الخ ۱۲ مد ٹلہ قولہ الفقراء وهم صهیب وعمار وبلال وخباب وغیرهم من الضعفاء ۱۲ ملہ قولہ وطلبوا الخ قال فی المدارک نزلت فی الفقراء بلال وصهیب وعمار واضرابهم حین قال روساء المشرکین لو طرد هؤلاء السقاط لجالسناک فقال علیه السلام ما انا بطارد المؤمنین فقالوا اجعل لنا یوما ولهم یوما وطلبوا بذلک کتابا فدعا علیا رضی الله عنه لیکتب فقام الفقراء وجلسوا ناحیة فنزلت فرمی علیه السلام بالصحیفة واتی الفقراء فعانقهم ۱۲ ۱۲ہ قولہ وما من حسابک علیهم من شیء یقال فی اعرابها ما قیل فیما قبلها الا ان قوله من حسابک بیان لقوله من شیء ولیس حالا وفی هاتین الجملتین من انواع البدیع رد العجز علی الصدر کقولهم عادات السادات سادات العادات والتتمیم والافاضل التعلیل فقد حصل بالجملة الاولی ۱۲ صاوی ۳لہ قولہ فتطردهم جواب النفی وهو ما علیک من حسابهم ۱۲ مدارک کلہ قولہ واذا جاءک الذین الخ قال فی الکبیر بعد ذکر الاقاویل المختلفة الاقرب من هذه الاقاویل ان تحمل الآیة علی عمومها فکل من آمن بالله دخل تحت هذا التشریف ۱۲ ھلہ قولہ فقل سلام علیکم الخ ای قل لهم هذه الآیة الی قوله غفور رحیم فی وقت مجیئهم الیک وهذا السلام یحتمل انه سلام التحیة امران یبدأهم به اذا قدموا علیه خصوصیة لهم والا فسنة السلام ان یکون اولا من القادم فتکون الجملة انشائیة ویحتمل انه سلام الله علیهم اکراما لهم امر بتبلیغه لهم وعلیه فتکون الجملة خبریة لفظا ومعنی وسلام مبتدأ وعلیکم خبره ۱۲ صاوی للہ قولہ وفی قراءة بالفتح فان مع فی حیزها مبتدأ خبرها محذوف ویجوز ان یکون خبر المبتدأ محذوف ای فشانه انه غفور ۱۲ ک کلہ قولہ وکذلک نفصل الآیات ولتستبین سبیل المجرمین معناه ومثل ذلک التفصیل المبین نفصل آیات القرآن ونلخصها فی صفة احوال المجرمین من هو مطبوع علی قلبه ومن یرجی اسلامه ولتستوضح سبیلهم فتعامل کلا منهم بما یجب ان یعامل به فصلنا ذلک التفصیل ۱۲ ھلہ قولہ لیظهر الحق فیعمل به قدر العلة لیصلح قوله ولتستبین معطوفا علیه ویمکن ان یقدر المعلول له ای وفصلنا ذلک لتستبین ۱۲ ک فلہ قولہ تظهر هذا التفسیر علی قراءة من قرأ بالفوقیة ورفع السبیل وهم ابو عمرو وابن کثیر وابن عامر وحفص ۱۲ ک ن۲ہ قولہ ما عندی ما تستعجلون به ما الاولی نافیة والثانیة موصولة وقوله من العذاب بیان لما الثانیة وسبب نزولها ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یخوفهم بنزول العذاب وکانوا یستعجلون به استهزاء کما فی آیة الانفال ۱۲ صاوی ۲لہ قولہ القضاء الحق یرید ان قوله تعالی الحق صفة لمصدر محذوف ویجوز ان یکون مفعولا به من قولهم قضی الدرع صنعها ۱۲ ک ۲۲ہ قولہ یقص من قص الخبر اذا حکاه ویجوز ان یکون المعنی یتبع الحق والحکمة فیما یحکم من قص الامر اذا اتبعه ۱۲ ک ۲۳ہ قولہ لو ان عندی ای لو انه مفوض الی من جهته تعالی ۱۲ ابو السعود ۲۴ہ قولہ وعنده مفاتح الغیب لا یعلمها الا هو المفاتح جمع مفتح وهو المفتاح وهی خزائن العذاب والرزق او ما غاب عن العباد من الثواب والعقاب والآجال والاحوال جعل للغیب مفاتح علی طریق الاستعارة لان المفاتح یتوصل بها الی ما فی المخازن المستوثق منها بالاغلاق والاقفال ومن علم مفاتحها وکیفیة فتحها توصل الیها فاراد انه هو المتوصل الی المغیبات وحده لا یتوصل الیها غیره کمن عنده مفاتح اقفال المخازن ویعلم فتحها فهو المتوصل الی ما فی المخازن قیل عنده مفاتح الغیب وعندک مفاتح العیب فمن آمن بغیبه اسبل الله الستر علی عیبه ۱۲ مدارک ۲۵ہ قولہ او الطرق الموصلة فعلی الاول مفتح بفتح المیم وهو الخزانة ونقل عن السدی فیما رواه الطبری وعلی الثانی جمع مفتح بکسر المیم وهو المفتاح قد جعل للغیب مفاتیح علی وجه الاستعارة لان المفاتح هی التی یتوصل بها الی ما فی الخزائن فمن علم کیف یفتح بها ویتوصل الی ما فیها وکذلک ههنا انه تعالی لما کان عالما بجمیع المعلومات ما غاب منها وما لم یغب عبر عنه بهذه العبارة اشارة الی انه هو المتوصل الی المغیبات وحده لا یتوصل الیها غیره وجوز الواحدی انه جمع مفتح بفتح المیم علی انه مصدر بمعنی الفتح ای وعنده فتوح الغیب ای یفتح الغیب علی من یشاء من عباده قال الحافظ ولا یخفی بعده للحدیث المذکور ای ما روی ابن جریر عن ابن مسعود اعطی نبیکم کل شیء الا مفاتیح الغیب رواه البخاری ولفظه مفاتیح الغیب خمس لا یعلمها الا الله ان الله عنده علم الساعة الآیة قالوا ذکر خمسا وان کان الغیب لا یتناهی لان العدد لا ینفی الزائد او لان هذه الخمسة هی التی کانوا یدعون علمها ۱۲ ک ۲۶ہ قولہ لا یعلمها ای الخزائن او الطرق تفصیلا الا هو واما علمنا فیها فهو علی سبیل الاجمال وهو تاکید لما علم من تقدیم الظرف ف قوله علم الساعة ای وقت مجیئها وتفصیل ما یحصل فیها ۱۲ صاوی ۵ قولہ واذا جاءک الذین یؤمنون بآیاتنا فقل سلام علیکم اما ان یکون امرا بتبلیغ سلام الله تعالی الیهم واما ان یکون امرا بان یبدأهم بالسلام اکراما لهم وتطییبا لقلوبهم ۱۲ مدارک

عنده علم الساعة الآية كما رواه البخاري ويعلم ما يحدث في البر القفار والبحر القرى التي على الانهار وما
تسقط من زائدة ورقة الا يعلمها ولا حبة في ظلمت الارض ولا رطب ولا يابس عطف على ورقة الا
في كتب مبين هو اللوح المحفوظ والاستثناء بدل اشتمال من الاستثناء قبله وهو الذي يتوفكم بالليل
يقبض ارواحكم عند النوم ويعلم ما جرحتم كسبتم بالنهار ثم يبعثكم فيه اي النهار برد ارواحكم
ليقضى اجل مسمى هو اجل الحيوة ثم اليه مرجعكم بالبعث ثم ينبئكم بما كنتم تعملون فيجازيكم ع ٥ ١٣
به وهو القاهر مستعليا فوق عباده ويرسل عليكم حفظة ملئكة تحصي اعمالكم حتى اذا جاء
احدكم الموت توفته وفي قراءة توفاه رسلنا الملئكة الموكلون بقبض الارواح وهم لا يفرطون ○
يقصرون فيما يؤمرون ثم ردوا اي الخلق الى الله مولهم مالكهم الحق الثابت العادل ليجازيهم الا
له الحكم القضاء النافذ فيهم وهو اسرع الحاسبين ○ يحاسب الخلق كلهم في قدر نصف نهار
من ايام الدنيا لحديث بذلك قل يا محمد لاهل مكة من ينجيكم من ظلمت البر والبحر اهوالهما
في اسفاركم حين تدعونه تضرعا علانية وخفية سرا تقولون لئن لام قسم انجيتنا وفي قراءة
انجانا اي الله من هذه الظلمت والشدائد لنكونن من الشكرين ○ المؤمنين قل لهم الله ينجيكم
بالتخفيف والتشديد منها ومن كل كرب غم سواها ثم انتم تشركون ○ به قل هو القادر على ان يبعث
عليكم عذابا من فوقكم من السماء كالحجارة والصيحة او من تحت ارجلكم كالخسف او يلبسكم يخلطكم
شيعا فرقا مختلفة الاهواء ويذيق بعضكم باس بعض بالقتال قال صلى الله عليه وسلم لما نزلت هذا
اهون وايسر ولما نزل ما قبله قال اعوذ بوجهك رواه البخاري وروى مسلم حديث سألت ربي
ان لا يجعل باس امتي بينهم فمنعنيها وفي حديث لما نزلت قال اما انها كائنة ولم يات تاويلها
بعد انظر كيف نصرف نبين لهم الايت الدالات على قدرتنا لعلهم يفقهون ○ يعلمون ان
ما هم عليه باطل وكذب به بالقران قومك وهو الحق الصدق قل لهم لست عليكم
بوكيل ○ فاجازيكم انما انا منذر وامركم الى الله وهذا قبل الامر بالقتال لكل نبا خبر مستقر
وقت يقع فيه ويستقر ومنه عذابكم وسوف تعلمون ○ تهديد لهم واذا رايت الذين
يخوضون في ايتنا القران بالاستهزاء فاعرض عنهم ولا تجالسهم حتى يخوضوا في
حديث غيره واما فيه ادغام نون ان الشرطية في ما الزائدة ينسينك بسكون النون و
للاكثر ١٢

١ه قوله القفار قال مجاهد البر المفاوز والقفار والبحر القرى والامصار قال الجمهور هو البر والبحر المعروفة وبه فسر الزمخشري حيث قال يعلم ما في البحر من الحيوان والجواهر وغيرهما واختار المص الاول ولكن قيد كونها على الانهار لم تكن فيه ولكن في القاموس البحرة كل قرية لها نهر جار ١٢ ك ٢ه قوله القرى التي على الانهار هذا على ما قاله المجاهد كما نقله الخطيب ١٢ ٣ه قوله يعلمها حال وجازت الحال من النكرة لاعتمادها على النفي والمعنى ما تسقط من ورقة الا عالما بها ١٢ ك ٤ه قوله ولا رطب ولا يابس عطف عام لان جميع الاشياء اما رطبة او يابسة فان قلت ان جميع هذه الاشياء داخل تحت قوله وعنده مفاتح الغيب فلم افردها بالذكر اجيب بانه من التفصيل بعد الاجمال وقدم ذكر البر والبحر لما فيهما من جنس العجائب ثم الورقة لانه يراها كل احد لكن لا يعلم عددها الا الله ثم ما هو اضعف من الورقة هو الحبة ثم ذكر مثالا يجمع الكل هو الرطب واليابس ١٢ صاوي ٥ه قوله من الاستثناء قبله وهو لا يعلمها وان اريد به علم الله تعالى كما قاله الامام فخر الدين الرازي وهو الاصوب فهو بدل الكل ١٢ ٦ه قوله يقبض ارواحكم عند النوم هذا مبني على ان في الجسد روحين روح الحياة وهي لا تخرج الا بالموت وروح التميز وهي تخرج بالنوم فتفارق الجسد فتطوف بالعالم وترى المنامات ثم ترجع الى الجسد عند تيقظه من النوم وسنفصل عنقريب انشاء الله ١٢ معالم التنزيل ٧ه قوله ويعلم ما جرحتم الخ والمعنى انكم ملقون كالجيف بالليل وكاسبون للآثام بالنهار وانه تعالى مطلع على اعمالكم يبعثكم من القبور في شان ذلك الذي قطعتم به اعماركم من النوم بالليل وكسب الآثام بالنهار ليقضى الاجل الذي سماه وضربه لبعث الموتى وجزائهم على اعمالهم ثم اليه مرجعكم بالحساب ثم ينبئكم بما كنتم تعملون بالجزاء ١٢ ق قال بعض اهل الكلام ان لكل حاسة من هذه الحواس روحا يقبض عند النوم ثم يرد اليها اذا ذهب النوم فالروح التي تحيى بها النفس فانه لا يقبض الا عند انقضاء الاجل والمراد بالارواح المعاني والقوى التي تقوم بالحواس ويكون بها السمع والبصر والاخذ والمشي والشم ومعنى ثم يبعثكم فيه اي يوقظكم ويرد اليكم الحواس فيستدل به على منكر البعث لانه بالنوم يذهب ارواح هذه الحواس ثم يرد اليها فكذا يحيى الانفس بعد موتها ١٢ مدارك ٨ه قوله وهو القاهر فوق عباده اي فوقية تليق بجلاله المعنى انه هو الغالب المتصرف في امورهم لا غيره يفعل بهم ما يشاء ايجادا واعداما واحياء واماتة واثابة وتعذيبا الى غير ذلك ١٢ ج ٩ه قوله ويرسل عليكم حفظة يعني ان من جملة قهره لعباده ارسال الحفظة عليهم والمراد بالحفظة الملائكة الذين يكتبون اعمال بني آدم من الخير والشر والطاعة والمعصية وغير ذلك من الاقوال والافعال فقيل ان مع كل انسان ملكين ملك عن يمينه وملك عن شماله فاذا عمل حسنة كتبها صاحب اليمين واذا عمل سيئة قال صاحب اليمين لصاحب الشمال اصبر لعله يتوب منها فان لم يتب منها كتبها عليه صاحب الشمال وفائدة جعل الملائكة موكلين بالانسان انه اذا علم ان له حافظا من الملائكة موكلا يحفظ عليه اقواله وافعاله في صحائف تنشر له و تقرأ عليه يوم القيمة على رؤس الاشهاد فكان ذلك ازجر له من فعل القبيح وترك المعاصي وقيل المراد بقوله ويرسل عليكم حفظة هم الملائكة الذين يحفظون بني آدم ورزقه واجله و عمله ١٢ ج ١٠ه قوله حتى اذا جاء الخ حتى لغاية حفظ الاعمال اي وذلك دأب الملائكة مع المكلف مدة الحياة الى ان ياتيه الممات ١٢ مد ١١ه قوله توفته رسلنا يعني اعوان ملك الموت الموكلين بقبض ارواح وفيه بحث لانه قال الله تعالى في آية اخرى الله يتوفى الانفس حين موتها وقال في آية اخرى قل يتوفاكم ملك الموت الذي وكل بكم وقال هنا توفته رسلنا فهذه النصوص الثلاثة كالمتناقضة والجواب ان التوفي الحقيقي يحصل بقدرة الله وحكمه وهو في عالم الظاهر مفوض الى ملك الموت وهو الرئيس المطلق في هذا الباب وله اعوان وخدم فيامرهم بنزع روح ذلك العبد من جسده فاذا وصلت الى الحلقوم تولى قبضها ملك الموت فيحصل الجمع بين الآيات من الكبير والخطيب وسمعت عن استاذي ان احوال العباد متفاوتة فيقبض الله تعالى ارواح بعض عباده بنفسه وملك الموت ارواح بعضهم بامره واعوان ملك الموت ارواح بعضهم فحصل الجمع ايضا والله اعلم ١٢ ١٢ه قوله ثم ردوا عطف على توفته وقوله اي الخلق اي المذكورون بقوله احدكم ففيه التفات والكسر في الافراد اولا والجمع ثانيا وقوع التوفي على الانفراد والرد على الاجتماع ١٢ ابو السعود ١٣ه قوله مالكهم اشار به الى الجواب عما يقال الآية في المؤمنين والكافرين جميعا وقد قال في آية اخرى وان الكافرين لا مولى لهم فكيف الجمع بينهما وحاصل الجواب ان المراد بالمولى هنا المالك او الخالق او المعبود وثمة الناصر فلا منافاة ١٢ جمل ١٤ه قوله وهو اسرع الحاسبين لا يشغله حساب عن حساب يحاسب جميع الخلائق في مقدار حلب شاة وقيل الرد الى من رباك خير من البقاء مع من آذاك ١٢ مدارك ١٥ه قوله لحديث بذلك وفي حديث ان الله تعالى يحاسب الكل في مقدار حلب شاة ابو السعود او المراد من قوله تعالى اسرع الحاسبين الوعيد بسرعة القيامة ١٢ الزاهدي ١٦ه قوله بالتخفيف قراءة الباقون وقوله بالتشديد قراءة عاصم وحمزة والكسائي ١٢ الكبير ١٧ه قوله مختلفة الاهواء وقيل المراد اختلاط الناس في القتال فيكون بمعنى قرينة الآتي واختاره البيضاوي ١٢ ك ١٨ه قوله هذا اهون لان الفتن بين المخلوقين وعذابهم اهون من عذاب الله ١٢ كمالين ١٩ه قوله سألت ربي اي ثلثا فاعطاني اثنين ومنعني واحدة سألت ان لا يهلك امتي بالسنة فاعطانيها وسألت ربي ان لا يهلك امتي بالغرق فاعطانيها وسألت ربي ان لا يجعل باس امتي بينهم فمنعنيها وللبخاري والترمذي بدل المسئلة الثانية و سألت ان لا تسلط عليهم عدوا من غيرهم فاعطانيها ١٢ ك ٢٠ه قوله فمنعنيها اي منعني هذه المسئلة وقوله ولم يات تاويلها اي الآية او الامور الاربعة اي صرفا عن ظاهرها بل هي باقية على ظاهرها وقوله بعد اي بعد نزولها ١٢ جمل ٢١ه قوله وكذب به قومك وهو الحق الهاء في به تعود الى العذاب المتقدم في قوله عذابا من فوقكم قاله الزمخشري ١٢ ٢٢ه قوله لكل نبا مستقر نزلت ردا لاستعجالهم العذاب كان يعدهم به والمعنى لكل خبر من الاخبار رحمة او عذابا زمن يقع فيه اما في الدنيا او الآخرة او فيهما لا يعلمه الا الله ١٢ صاوي ٢٣ه قوله يخوضون في ايتنا والخوض في اللغة عبارة عن المفاوضة على وجه العبث واللعب والمراد منه الشروع في آيات الله تعالى على سبيل الطعن والاستهزاء ١٢ الكبير ٢٤ه قوله حتى يخوضوا الخوض في الاصل الدخول في الماء فيستعار للشروع والدخول في الكلام فشبه آيات الله بالبحر وطوى ذكر المشبه به ورمز له بشئ من لوازمه هو الخوض فاثباته تخييل والجامع بينهما التعرض للهلاك في كل فان الخائض الغريق متعرض للهلاك فكذلك المتعرض للاباطيل في كلام الله ١٢ ٢٥ه قوله في حديث غيره الضمير للآيات والتذكير على معنى الآيات لانها القرآن من الخطيب ١٢ ٢٦ه قوله واما ينسينك الشيطان بان يشغلك فتنسى النهي فتجالسهم ابتداء او بقاء ١٢ ابو السعود بز

التخفيف وفتحها والتشديد الشَّيْطٰنُ فقعدتَ معهم فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى اي تذكرة مَعَ الْقَوْمِ
الظّٰلِمِيْنَ ○ فيه وضع الظاهر موضع المضمر وقال المسلمون ان قمنا كلما خاضوا لم نستطع ان
نجلس في المسجد وان نطوف فنزل وَمَا عَلَى الَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ اللّٰهَ مِنْ حِسَابِهِمْ اي الخائضين
مِنْ زائدة شَيْءٍ اذا جالسوهم وَّلٰكِنْ عليهم ذِكْرٰى تذكرة لهم وموعظة لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ○ الخوض و
ذَرِ اترك الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمُ الذي كلفوه لَعِبًا وَّلَهْوًا باستهزائهم به وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فلا
تتعرض لهم وهذا قبل الامر بالقتال وَذَكِّرْ عظ بِهٖ بالقرآن الناس ل اَنْ لَا تُبْسَلَ نَفْسٌ تسلم الى
الهلاك بِمَا كَسَبَتْ عملت لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اي غيره وَلِيٌّ ناصر وَّلَا شَفِيْعٌ يمنع عنها العذاب
وَاِنْ تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ تفد كل فداء لَّا يُؤْخَذْ مِنْهَا ط ما تفدي به اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اُبْسِلُوْا بِمَا كَسَبُوْا
لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ ماء بالغ نهاية الحرارة وَّعَذَابٌ اَلِيْمٌ مولم بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ○ بكفرهم قُلْ
اَنَدْعُوْا انعبد مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُنَا بعبادته وَلَا يَضُرُّنَا بتركها وهو الاصنام وَنُرَدُّ عَلٰٓى اَعْقَابِنَا نرجع
مشركين بَعْدَ اِذْ هَدٰىنَا اللّٰهُ الى الاسلام كَالَّذِي اسْتَهْوَتْهُ اضلته الشَّيٰطِيْنُ فِي الْاَرْضِ حَيْرَانَ متحيرا
لا يدري اين يذهب حال من الهاء لَهٗٓ اَصْحٰبٌ رفقة يَّدْعُوْنَهٗٓ اِلَى الْهُدَى اي ليهدوه الطريق يقولون له
ائْتِنَا فلا يجيبهم فيهلك والاستفهام للانكار وجملة التشبيه حال من ضمير نرد قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ الذي
هو الاسلام هُوَ الْهُدٰى وما عداه ضلال وَاُمِرْنَا لِنُسْلِمَ اي بان نسلم لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ وَاَنْ اي بان
اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّقُوْهُ تعالى وَهُوَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ○ تجمعون يوم القيمة للحساب وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ط اي محقا واذكر يَوْمَ يَقُوْلُ للشيء كُنْ فَيَكُوْنُ ○ هو يوم القيمة يقول
للخلق قوموا فيقوموا قَوْلُهُ الْحَقُّ الصدق الواقع لا محالة وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ القرن النفخة
الثانية من اسرافيل لا ملك فيه لغيره لمن الملك اليوم لله عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ط ما غاب وما شوهد وَهُوَ
الْحَكِيْمُ في خلقه الْخَبِيْرُ ○ بباطن الاشياء كظاهرها واذكر اِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ اٰزَرَ هو لقبه واسمه تارح
اَتَتَّخِذُ اَصْنَامًا اٰلِهَةً تعبدها استفهام توبيخ اِنِّيْٓ اَرٰىكَ وَقَوْمَكَ باتخاذها فِيْ ضَلٰلٍ عن الحق مُّبِيْنٍ ○
بين وَكَذٰلِكَ كما اريناه اضلال ابيه وقومه نُرِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ ملك السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ليستدل به على
وحدانيتنا وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ ○ بها وجملة وكذلك وما بعدها اعتراض وعطف على قال فَلَمَّا جَنَّ
اظلم عَلَيْهِ الَّيْلُ رَاٰ كَوْكَبًا قيل هو الزهرة قَالَ لقومه وكانوا نجامين هٰذَا رَبِّيْ في زعمكم فَلَمَّآ اَفَلَ غاب

---

٥١ قوله وما على الذين يتقون من حسابهم من شيء روى عن ابن عباس انه قال لما نزلت هذه الآية واذا رايت الذين يخوضون في آياتنا فاعرض عنهم قال المسلمون كيف نقعد في المسجد الحرام وهم يخوضون ابدا وفي رواية قال المسلمون فانا نخاف الاثم حين نتركهم ولا ننهاهم فانزل الله عز وجل وما على الذين يتقون الخوض من حسابهم اي اثم الخائضين من شيء ١٢ معالم ٥٢ قوله ولكن ذكرى الخ فيه اربعة اوجه احدها انها منصوبة على المصدر بفعل مضمر وقدره بعضهم امرا اي ولكن ذكروهم ذكرى وبعضهم قدره خبرا اي ولكن يذكرونهم ذكرى والثاني انه مبتدأ خبره محذوف اي ولكن عليهم ذكرى او عليكم ذكرى اي تذكيرهم الثالث انه خبر لمبتدء محذوف اي هو ذكرى اي النهي عن مجالستهم والامتناع منها ذكرى الرابع انه عطف على موضع شيء المجرور بمن اي ما على المتقين من حسابهم شيء ولكن عليهم ذكرى فيكون عطف مفردات واما على الاوجه السابقة فهو من عطف الجمل ١٢ جمل ٥٣ قوله ان تبسل نفس في الكشاف اصل الابسال المنع ومنه هذا عليك بسل اي حرام محظور والباسل الشجاع لامتناعه من خصمه اذا عرفت هذا فنقول قال ابن عباس تبسل نفس بما كسبت اي ترتهن في جهنم بما كسبت في الدنيا وقال الحسن والمجاهد تسلم للهلكة اي تمنع عن مرادها وتخذل وهذا ما اختاره الشارح وقال قتادة تحبس في جهنم وكل هذه الاقوال مذكورة في الكبير ١٢ ٥٤ قوله ما تفدى به جعل الشارح الضمير النائب عن الفاعل راجعا للمفعول وهو المفدى به ولا يصح رجوعه للعدل لانه هنا مصدر باق على مصدريته فليس مثله في قوله ولا يؤخذ منها عدل فانه هناك بمعنى المفدى به لا المصدر ١٢ ابي السعود ٥٥ قوله اولئك اشارة الى المتخذين دينهم لعبا ولهوا وهو مبتدأ والخبر الذين ١٢ مد ٥٦ قوله قل اندعوا قيل سبب نزولها ان عبد الرحمن بن ابي بكر الصديق قبل اسلامه دعا والده الى عبادة الاصنام فنزلت الآية وامر النبي صلى الله عليه وسلم ان يرد على عبد الرحمن ومن يقول بقوله وفيه اعتناء بشان الصديق واظهار لفضله حيث وجه الامر الى الرسول وفي الواقع الامر لابي بكر والمعنى لا يليق عبادة ما لا ينفعنا اذا عبدناه ولا يضرنا اذا تركناه ١٢ صاوي ٥٧ قوله استهوته الخ في الجمل اصله من الهوى وهو النزول من علو الى سفل فكان الشياطين حيث حيرته في الارض طلبت هويه فيما قال الزمخشري والبيضاوي كالذي ذهبت به مردة الجن في المهامه وهي استفعال من هوى يهوي اذا ذهب ١٢ ك ٥٨ قوله حال من الهاء اي من الهاء في استهوته وقوله حال من ضمير نرد اي نرد على اعقابنا مشبهين بالذي استهوته مردة الجن وقوله الحق مبتدأ ويوم يقول كن فيكون ظرف دال على الخبر والتقدير قوله الحق واقع يوم يقول كن فيكون وقوله له الملك مبتدأ وخبر وفي يوم ينفخ في الصور اوجه احدها انه خبر لقوله قوله الحق والثاني انه بدل من يوم يقول كن فيكون حكمه حكم كذا الثالث انه ظرف لتحشرون اي وهو الذي اليه تحشرون في يوم ينفخ في الصور الرابع انه منصوب بنفس الملك اي وله الملك في ذلك اليوم ١٢ الكبير والجمل ٥٩ قوله وان اقيموا الصلوة قدر المفسر الباء اشارة الى انه معطوف على ان نسلم فهو داخل تحت الامر ايضا وفيه التفات من التكلم للخطاب وعطف التقوى عليه من عطف العام وخص الصلوة بعد الاسلام لانها اعظم اركانه ١٢ صاوي ٦٠ قوله قوله الحق مبتدأ ويوم يقول خبره مقدما عليه كما يقول يوم الجمعة قولك الصدق اي قولك الصدق كائن يوم الجمعة واليوم بمعنى الحين والمعنى انه خلق السموات والارض بالحق والحكمة وحين يقول لشيء من الاشياء كن فيكون ذلك الشيء قوله الحق والحكمة اي لا يكون شيئا من السموات والارض وسائر المكونات الا عن حكمة وصواب ١٢ كمالين ٦١ قوله القرن اي المستطيل وفيه جمع الارواح وفيه ثقب بعددها فاذا نفخ خرج كل روح من ثقبه ووصلت لجسدها فتحله الحياة ١٢ من الجمل اختلف العلماء في الصور المذكور في الآية فقال قوم هو قرن ينفخ فيه وهو لغة اليمن وقال مجاهد الصور قرن كهيئة البوق من الخطيب وقوله النفخة الثانية اي وهي نفخة البعث للحساب والنفخة الاولى نفخة الصعق اي الموت قال تعالى ونفخ في الصور فصعق من في السموات ومن في الارض الا من شاء الله ثم نفخ فيه اخرى فاذا هم قيام ينظرون ١٢ جمل ٦٢ قوله واذ قال ابراهيم معطوف على قل اندعوا لا على اقيموا كما قيل لفساد المعنى اي واذكرهم اي لقريش بعد ان انكرت عليهم عبادة ما لا يقدر على نفع ولا ضر وقت قول ابراهيم الذي يدعون انهم على ملته ١٢ ابو السعود ٦٣ قوله اسمه تارح ضبطه بعضهم بالحاء المهملة وبعضهم بالخاء المعجمة وقال البخاري في تاريخه الكبير ابراهيم بن آزر وهو في التوراة تارح فعلى هذا يكون لابي ابراهيم اسمان آزر وتارح مثل يعقوب واسرائيل اسمان لرجل واحد فيحتمل ان يكون اسمه آزر وتارح لقب له وبالعكس فالله سماه آزر وان كان عند النسابين والمورخين اسمه تارح ليعرف بذلك من الخطيب وعبارة الكبير واما قولهم اجمع النسابون ان اسمه كان تارح فنقول هذا ضعيف لان ذلك الاجماع انما حصل لان بعضهم يقلد بعضا وبالآخرة يرجع ذلك الاجماع الى قول الواحد والاثنين مثل قول وهب وكعب ونحوهما وربما تعلقوا بما يجدونه من اخبار اليهود والنصارى ولا عبرة بذلك في مقابلة صريح القرآن انتهى ١٢ ٦٤ قوله تارح بالتاء الفوقية وفتح الراء والحاء المهملة كذا ضبطه الطيبي ويشهد لذلك ايراده في القاموس في باب الحاء المهملة وفيه ايضا آزر اسم عم ابراهيم واسم ابيه تارح انتهى وهذا هو الذي ذكره الشيخ المفسر في بعض رسائله المتضمنة لنفي اثبات ايمان آباء النبي صلى الله عليه وسلم لكن جرى ههنا على الوجه المشهور ١٢ ك ٦٥ قوله ملكوت اعظم الملك والتاء فيه للمبالغة قال ابن عباس خلق السموات والارض وقال مجاهد وسعيد ابن جبير يعني آيات السموات والارض وذلك انه اقيم على صخرة وكشف له عن السموات حتى راى العرش والكرسي وما في السموات من العجائب وحتى راى مكانه في الجنة فذلك قوله تعالى وآتيناه اجره في الدنيا معناه اريناه مكانه في الجنة وكشف له الارض حتى نظر اسفل الارضين فراى ما فيها من العجائب من الخطيب وقال في تفسير الكبير ان هذه الاراءة كانت بعين البصيرة والعقل لا بالبصر الظاهر والحس الظاهر واقام عليه وجوها كثيرة نذكر بعضا منها الحجة الاولى ان ملكوت السموات عبارة عن ملك السماء والملك عبارة عن القدرة وقدرة الله لا ترى وانما تعرف بالعقل وهذا كلام قاطع الا ان يقال المراد بملكوت السموات والارض نفس السموات والارض الا ان على هذا التقدير يضيع لفظ الملكوت ولا يحصل منه فائدة والحجة الثانية انه تعالى كما قال في ابراهيم وكذلك نري ابراهيم الآية فكذلك قال في حق هذه الامة سنريهم آياتنا في الآفاق وفي انفسهم فكما كانت هذه الاراءة بالبصيرة لا بالبصر فكذلك في حق ابراهيم وفي ابي السعود وهذه الاقوال لا تقتضي ان تكون الاراءة بصرية اذ ليس المراد باراءة ما ذكر من الامور الحسية مجرد تمكينه عليه السلام من ابصارها ومشاهدتها في انفسها بل اطلاعه عليه السلام على حقائقها وتعريفها من حيث دلالتها على شيونه عز وجل انتهى ١٢ ٦٦ قوله فلما جن الخ وهو عطف على قال ابراهيم لابيه وقوله وكذلك نري ابراهيم جملة اعتراضية بين المعطوف والمعطوف عليه ١٢ مدارك ٦٧ قوله قيل هو الزهرة او المشتري وكان ابوه وقومه يعبدون الاصنام والشمس والقمر والكواكب فاراد ان ينبههم على الخطاء في دينهم وان يرشدهم الى طريق النظر والاستدلال ويعرفهم ان النظر الصحيح مؤد الى ان شيئا منها ليس باله لقيام الحدوث فيها ولان لها محدثا احدثها ومدبرا دبر طلوعها وافولها وانتقالها ومسيرها وسائر احوالها فلما رأى الكوكب الذي كانوا يعبدونه قال هذا ربي الخ ١٢ مدارك ٦٨ قوله قال لقومه اي ارادة لهداية قومه وبطلان معتقدهم ليوجهوا قوله في زعمكم اي اعتقادكم او قاله على سبيل الاستهزاء لا على الحقيقة والاعتقاد لان هذا لا يكون ابدا وهذا شان من ينصف خصمه عالما ببطلانه ثم ينكر عليه فيبطله بالحجة ١٢ كرخي

قَالَ لَآ أُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ۝ ان اتخذهم اربابا لان الرب لايجوز عليه التغير والانتقال لانهما من شأن الحوادث
فلم ينجع فيهم ذلك فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا طالعا قَالَ لهم هٰذَا رَبِّیْ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَئِنْ لَّمْ یَهْدِنِیْ رَبِّیْ
يثبتني على الهدى لَاَكُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّیْنَ۝ تعريض لقومه بانهم على ضلال فلم ينجع فيهم ذلك
فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا ذكره لتذكير خبره رَبِّیْ هٰذَآ اَكْبَرُ من الكوكب والقمر فَلَمَّآ اَفَلَتْ وقويت
عليهم الحجة ولم يرجعوا قَالَ یٰقَوْمِ اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ۝ بالله تعالى من الاصنام والاجرام المحدثة
المحتاجة الى محدث فقالوا له ما تعبد قال اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ قصدت بعبادتي لِلَّذِیْ فَطَرَ خلق السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
اى الله حَنِیْفًا مائلا الى الدين القيم وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ۝ به وَحَآجَّهٗ قَوْمُهٗ جادلوه فى دينه و
هددوه بالاصنام ان تصيبه بسوء ان تركها قَالَ اَتُحَآجُّوْٓنِّیْ بتشديد النون وتخفيفها بحذف احدى
النونين وهى نون الرفع عند النحاة ونون الوقاية عند القراء اى اتجادلونني فِی اللّٰهِ وحدانية الله وَقَدْ هَدٰىنِ تعالى
اليها وَلَآ اَخَافُ مَا تُشْرِكُوْنَ بِهٖ من الاصنام ان تصيبني بسوء لعدم قدرتها على شيء اِلَّآ لكن اَنْ یَّشَآءَ رَبِّیْ
شَیْـًٔا من المكروه يصيبني فيكون وَسِعَ رَبِّیْ كُلَّ شَیْءٍ عِلْمًا اى وسع علمه كل شيء اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ۝ بهذا
فتؤمنون وَكَیْفَ اَخَافُ مَآ اَشْرَكْتُمْ بالله وهى لا تضر ولا تنفع وَلَا تَخَافُوْنَ انتم من الله تعالى اَنَّكُمْ اَشْرَكْتُمْ
بِاللّٰهِ فى العبادة مَا لَمْ یُنَزِّلْ بِهٖ بعبادته عَلَیْكُمْ سُلْطٰنًا حجة وبرهانا وهو القادر على كل شيء فَاَیُّ
الْفَرِیْقَیْنِ اَحَقُّ بِالْاَمْنِ انحن ام انتم اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۝ من الاحق به اى وهو نحن فاتبعوه قال تعالى
اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یَلْبِسُوْٓا يخلطوا اِیْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اى شرك كما فسر بذلك فى حديث الصحيحين اُولٰٓئِكَ لَهُمُ
الْاَمْنُ من العذاب وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ۝ وَتِلْكَ مبتدأ ويبدل منه حُجَّتُنَآ التى احتج بها ابراهيم على وحدانية
الله تعالى من افول الكوكب وما بعده والخبر اٰتَیْنٰهَآ اِبْرٰهِیْمَ ارشدناه لها حجة عَلٰی قَوْمِهٖ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ
مَّنْ نَّشَآءُ بالاضافة والتنوين فى العلم والحكمة اِنَّ رَبَّكَ حَكِیْمٌ فى صنعه عَلِیْمٌ۝ بخلقه وَوَهَبْنَا
لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ ابنه كُلًّا منهما هَدَیْنَا وَنُوْحًا هَدَیْنَا مِنْ قَبْلُ اى قبل ابراهيم وَمِنْ ذُرِّیَّتِهٖ اى نوح
دَاوٗدَ وَسُلَیْمٰنَ ابنه وَاَیُّوْبَ وَیُوْسُفَ ابن يعقوب وَمُوْسٰی وَهٰرُوْنَ وَكَذٰلِكَ كما جزيناهم نَجْزِی
الْمُحْسِنِیْنَ۝ وَزَكَرِیَّا وَیَحْیٰی ابنه وَعِیْسٰی ابن مريم يفيد ان الذرية يتناول اولاد البنت وَاِلْیَاسَ
ابن اخى هارون اخى موسى كُلٌّ منهم مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ۝ وَاِسْمٰعِیْلَ ابن ابراهيم وَالْیَسَعَ اللام زائدة
وَیُوْنُسَ وَلُوْطًا ابن هاران اخى ابراهيم وَكُلًّا منهم فَضَّلْنَا عَلَی الْعٰلَمِیْنَ۝ بالنبوة وَمِنْ اٰبَآئِهِمْ

وهو يونس بن متى ١٢ ق

ع ١٣ ١٥

۵۱ قوله فلم ينجع فيهم اے لم يؤثر ويفد ١٢ الجمل ۵۲ قوله يثبتني على الهدى والا فالهدے حاصل للانبياء بحسب الفطرة والخلقة والانبياء لم يزالوا يسألون الله تعالى الثبات على الايمان ١٢ ۵۳ قوله لاكونن الخ استعجز نفسه واستعان بربه فى درك الحق فانه لايهتدى اليه الا بتوفيقه ارشادا لقومه وتنبيها لهم على ان القمر ايضا لتغير حاله لايصلح للالوهية وان من اتخذه الها فهو ضال ١٢ ق ۵۴ قوله فلم ينجع فيهم ذلك اے الدليل المذكور ١٢ ۵۵ قوله ذكره لتذكير خبره اے وهو ربى ولقد تقرر فى النحو انه اذا اختلف المرجع والخبر فرعاية الخبر اولى فان المرجع ههنا الشمس ١٢ ۵۶ قوله هذا اكبر اے جرما وضوءا ونفعا فسعة جرم الشمس مائة وعشرون سنة كما قاله الغزالى ١٢ جمل ۵۷ قوله ان تصيبه بسوء ان تركها اے ترك عبادتها آه جمل اقول لفظ ان تركها غير مناسب ههنا لان ترك الامر يقتضى ارتكاب الامر اولا يعنى ارتكبه اولا ثم تركه وابراهيم عليه الصلوٰة والسلام لم يعبدها ابدا فكيف الترك ولهذا قال صاحب الخطيب وغيره ان تصيبه بسوء ان لم يرجع عن الكلام فيها فتدبر ١٢ ۵۸ قوله بتشديد النون اے ادغام نون الرفع فى نون الوقاية وقوله تخفيفا اے لئلا يجتمع مشددا اے فى كلمة واحدة وهما الجيم والنون وقوله وهى نون الرفع وهى الاولى عند النحاة قال سيبويه وغيره من البصريين لانها معهود حذفها وقوله ونون الوقاية وهى الثانية عند القراء ١٢ الجمل ۵۹ قوله ونون الوقاية الخ لا نون الرفع لانها علامة الرفع ولا يحذف الرفع من الافعال بغير جازم ولا ناصب ١٢ ك ۶۰ قوله اے وسع علمه الخ يشير الى ان علما تمييز محول عن الفاعل ١٢ كمالين ۶۱ قوله مالم ينزل به ما موصولة او موصوفة وهو مفعول ثان لقوله اشركتم به شيئا لم ينزل باشراك ذلك الشئ حجة ١٢ ك ۶۲ قوله انحن ام انتم اے الموحدون او المشركون وانما لم يقل اينا انا ام انتم احترازا من تزكية نفسه ١٢ ق ۶۳ قوله الذين آمنوا الخ يحتمل ان يكون من كلام ابراهيم او من كلام قومه او من كلام الله تعالى اقوال للعلماء، فان قلنا انها من كلام ابراهيم كان جوابا عن السؤال فى قوله فاى الفريقين الخ وكذا ان قلنا انها من كلام قومه ويكونون اجابوا بما هو حجة عليهم وعلى هذين الاحتمالين فهو خبر لمحذوف ان كان من كلام الله تعالى لمجرد الاخبار كان الموصول مبتدأ اولئك مبتدأ ثان والامن مبتدأ ثالث ولهم خبره والجملة خبر اولئك واولئك وخبره خبر الاول ١٢ صاوى ۶۴ قوله كما فسر بذلك فى حديث الصحيحين ففيهما عن ابى مسعود قال لما نزلت الذين آمنوا الخ شق ذلك على المسلمين وقالوا اينا لم يظلم نفسه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس ذلك انما هو الشرك الم تسمعوا قول لقمان لابنه يا بنى لا تشرك بالله ان الشرك لظلم عظيم. وذهب المعتزلة الى ان المراد بالظلم فى الآية المعصية لا الشرك بناء على ان خلط احد الشيئين بالآخر يقتضى اجتماعهما ولا يتصور خلط الايمان بالشرك لانهما ضدان لا يجتمعان وهذه الشبهة ترد عليهم بان يقال كما ان الايمان لا يجامع الكفر فكذلك المعصية لا تجامع الايمان عندكم لكونه اسما لفعل الطاعات واجتناب المعاصى فلا يكون مرتكب الكبيرة مؤمنا عندكم ولهم ان يجيبوا عنها بان الايمان كثيرا ما يطلق على نفس التصديق وذهب اهل السنة الى ان المراد من الظلم ههنا الاشراك تمسكا بالحديث وقالوا ان اريد بالايمان مطلق التصديق سواء كان باللسان او بغيره فظاهر انه يجامع الشرك وكذا ان اريد به تصديق القلب لجواز ان يصدق المشرك بوجود الصانع دون وحدانيته كما قال الله تعالى وما يؤمن اكثرهم بالله الا وهم مشركون ١٢ ج ۶۵ قوله وتلك الخ اشارة الى ما احتج به ابراهيم عليه السلام على قومه من قوله فلما جن الى قوله وهم مهتدون او من قوله اتحاجونى فى الله اليه ١٢ ق ۶۶ قوله ويبدل منه وعبارة الكبير قوله وتلك مبتدأ وقوله حجتنا خبر وقوله آتيناها ابراهيم صفة لذلك الخبر انتهى وقوله درجات انتصابها على التمييز او المصدرية او الظرف او المفعول وقوله من نشاء مفعول المشية محذوف اے من نشاء رفعه حسبما تقتضيه الحكمة ١٢ ابو السعود ۶۷ قوله بالاضافة اے فالمفعول به هو درجات وقوله والتنوين اے فالمفعول به من نشاء ودرجات مفعول فيه اے نرفع من نشاء رفعة فى درجات اے رتب جمل وقوله ووهبنا عطف على قوله وتلك حجتنا فان عطف كل من الفعلية والاسمية على الاخرى مما لا نزاع فى جوازه ١٢ ابى السعود ۶۸ قوله ان ربك حكيم ان يضع الشئ فى محله وهو كالدليل لما قبله والمعنى ان الله يحكم لا معقب لحكمه فيرفع من يشاء ويضع من يشاء لا اعتراض عليه فانه حكيم يضع الشئ فى محله عليم لا يخفى عليه شئ ١٢ صاوى ۶۹ قوله ونوحا هدينا عده هداه نعمة على ابراهيم عليه السلام من حيث انه كان اباه وشرف الوالد يتعدى الى الولد ١٢ ق ۷۰ قوله ومن ذريته الضمير لابراهيم اذ الكلام فيه وقيل لنوح لانه اقرب ولان يونس ولوطا عليهما السلام ليسا من ذرية ابراهيم عليه السلام فلو كان لابراهيم عليه السلام اختص البيان بالمعدودين فى تلك الآية والتى بعدها والمذكورون فى الآية الثالثة عطف على نوحا ١٢ ق ۷۱ قوله وكذلك اى ونجزى المحسنين جزاء مثل ما جزينا ابراهيم برفع درجاته وكثرة اولاده والنبوة فيهم ١٢ ق ۷۲ قوله والياس المشهور ان الياس من نسل هارون شقيق موسى وما ذكره ههنا لا يتاتى الا على القول بانه اخا لامه وهو قول ضعيف وقد حكاه المفسر نفسه فى الاتقان بصيغة التمريض ولكنه تبع ههنا الشيخ المحلى ١٢ ك ۷۳ قوله ابن اخى هارون اخى موسى وذلك بناء على كون هارون اخا موسى من جانب الام فقط وهذا احد القولين والقول الآخر الذى مشى عليه جمهور المفسرين انه من اسباط هارون وانه ابن ياسين بن فنحاص ابن العيزار بن هارون بن عمران والشارح تبع ههنا للشيخ المحلى والا فقد جرى على هذا الذى جرى عليه جمهور المفسرين فى كتابه التحبير فلو قال ابن اخى موسى ليوافق ما قالوه من الجمل وغيره بتغير يسير ١٢ ۷۴ قوله اخى موسى وقيل هو ادريس جد نوح فيكون البيان مخصوصا بمن فى الآية الاولى وقيل هو من اسباط هارون كما هو فى المتن ١٢ م ۷۵ قوله من الصالحين اے الكاملين فى الصلاح وهو الاتيان بما ينبغى والتحرز عما لا ينبغى ١٢ ق ۷۶ قوله واليسع هو ابن اخطوب بن العجوز ابو السعود وقوله يونس هو ابن متى ١٢ ۵۰ قوله وحاجه قومه آه لما رجع ابراهيم وصار من الشباب بحالة سقط عنه طمع الذابحين ضمه آزر الى نفسه وجعل آزر يصنع الاصنام ويعطيها ابراهيم ليبيعها فيذهب بها ابراهيم عليه السلام وينادى من يشترى ما يضره ولا ينفعه فلا يشتريها احد فاذا بارت عليه ذهب بها الى نهر فصوب فيه رؤسها وقال اشربى استهزاء بقومه وبما هم فيه من الضلالة حتى فشا استهزاؤه بها فى قومه واهل قريته فحاجه اے خاصمه وجادله قومه فى دينه قال اتحاجونى فى الله قرأ اهل المدينة وابن عامر بتخفيف النون وقرأ الاكثرون بتشديدها ١٢ معالم

وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَاِخْوَانِهِمْ عطف على كلا او نوحا ومن للتبعيض لان بعضهم لم يكن له ولد وبعضهم
كان فى ولده كافر وَاجْتَبَيْنٰهُمْ اخترناهم وَهَدَيْنٰهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ ذٰلِكَ الدين الذى
هدوا اليه هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَلَوْ اَشْرَكُوْا فرضا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ اى ابطلت اعمالهم ١٢
اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ بمعنى الكتب وَالْحُكْمَ الحكمة وَالنُّبُوَّةَ ۚ فَاِنْ يَّكْفُرْ بِهَا اى بهذه الثلثة
هٰٓؤُلَآءِ اى اهل مكة فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا ارصدنا لها قَوْمًا لَّيْسُوْا بِهَا بِكٰفِرِيْنَ ۝ هم المهاجرون والانصار
اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ طريقهم من التوحيد والصبر اقْتَدِهْ ؕ بهاء السكت وقفا ووصلا
وفى قراءة بحذفها وصلا قُلْ لاهل مكة لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اى القران اَجْرًا ؕ تعطونيه اِنْ هُوَ ما القران
حمزة والكسائى ١٢ ك
ع ١٠ ٨ ١٦ اِلَّا ذِكْرٰى عظة لِلْعٰلَمِيْنَ ۝ الانس والجن وَمَا قَدَرُوا اى اليهود اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖٓ اى ما عظموه حق
كذا نقل عن ابن عباس ١٢ ك
عظمته او ما عرفوه حق معرفته اِذْ قَالُوْا للنبى صلى الله عليه وسلم وقد خاصموه فى القران مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى
بَشَرٍ مِّنْ شَيْءٍ ؕ قُلْ لهم مَنْ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ الَّذِيْ جَآءَ بِهٖ مُوْسٰى نُوْرًا وَّهُدًى لِّلنَّاسِ تَجْعَلُوْنَهٗ بالياء
والتاء فى المواضع الثلثة قَرَاطِيْسَ اى يكتبونه فى دفاتر مقطعة تُبْدُوْنَهَا اى ما يحبون ابداءه منها
وَتُخْفُوْنَ كَثِيْرًا ۚ مما فيها كنعت محمد صلى الله عليه وسلم وَعُلِّمْتُمْ ايها اليهود فى القران مَّا لَمْ تَعْلَمُوْٓا اَنْتُمْ وَلَا
اٰبَآؤُكُمْ ۖ من التورىة ببيان ما التبس عليكم واختلفتم فيه قُلِ اللّٰهُ ۙ انزله ان لم يقولوه لا جواب غيره
ثُمَّ ذَرْهُمْ فِيْ خَوْضِهِمْ باطلهم يَلْعَبُوْنَ ۝ وَهٰذَا الْقُرْاٰنُ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ
قبله من الكتب وَلِتُنْذِرَ بالتاء والياء عطف على معنى ما قبله اى انزلناه للبركة والتصديق ولتنذر به اُمَّ
الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا ؕ اى اهل مكة وسائر الناس وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَهُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ
يُحَافِظُوْنَ ۝ خوفا من عقابها وَمَنْ اى لا احد اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا بادعاء النبوة ولم يكن
نبيا اَوْ قَالَ اُوْحِيَ اِلَيَّ وَلَمْ يُوْحَ اِلَيْهِ شَيْءٌ نزلت فى مسيلمة الكذاب وَّمَنْ قَالَ سَاُنْزِلُ مِثْلَ مَآ اَنْزَلَ
اللّٰهُ ؕ وهم المستهزءون قالوا لو نشاء لقلنا مثل هذا وَلَوْ تَرٰٓى يا محمد اِذِ الظّٰلِمُوْنَ المذكورون فِيْ غَمَرٰتِ
سَكَرٰتِ الْمَوْتِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَاسِطُوْٓا اَيْدِيْهِمْ اليهم بالضرب والتعذيب يقولون لهم تعنيفا اَخْرِجُوْٓا
اَنْفُسَكُمْ ۚ الينا لنقبضها اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ الهوان بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ
بدعوى النبوة والايحاء كذبا وَكُنْتُمْ عَنْ اٰيٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ ۝ تتكبرون عن الايمان بها
بان له شريكا وصاحبة وولدا ١٢
وجواب لو لرأيت امرا فظيعا وَ يقال لهم اذا بعثوا لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰى منفردين عن الاهل

---

٥١ قوله من يشاء الخ فيه نقض قول المعتزلة لانهم يقولون ان الله شاء هداية الخلق كلهم لكنهم لم يهتدوا ١٢ تفسير مدارك ٥٢ قوله ولو اشركوا اى مع فضلهم وتقدمهم وما رفع لهم من الدرجات ١٢ مدارك ٥٣ قوله اولئك الذين الخ اشارة الى المذكورين من الانبياء الثمانية عشر وليس لكل منهم كتاب فى المراد بايتاء الكتاب للكل منهم تفهيم ما فيه اعم من ان يكون ذلك بالانزال عليه ابتداء او بوراثة من قبله ١٢ ابو السعود ٥٤ قوله ليسوا بها بكفرين اى بل هم مستمرون على الايمان بها والمعنى لا تحزن يا محمد على كفر اهل مكة فان من كفر منهم وباله على نفسه واما آيات الله فقد جعل لها اهلا يؤمنون بها ويعملون بها الى يوم القيمة ١٢ صاوى ٥٥ قوله هم المهاجرون الخ او الانبياء المذكورون ومن تابعهم بدليل قوله اولئك الذين هدى الله فبهداهم اقتده او كل من آمن به او العجم ومعنى توكيلهم بها انهم وفقوا للايمان بها والقيام بحقوقها كما يوكل الرجل بالشئ ليقوم به ويتعهده ويحافظ عليه ١٢ مد ٥٦ قوله فبهداهم اقتده احتج بهذه الآيات بعض العلماء على ان محمدا صلعم افضل من جميع الانبياء وذلك لان جميع خصال الكمال التى كانت متفرقة فيهم امر بالاقتداء بهم فيها اى بالتخلق فكان نوح صاحب تحمل الاذى من قومه وابراهيم صاحب كرم و اسحق ويعقوب صاحبى صبر على البلاء والمحن وداود وسليمان من اصحاب الشكر على النعمة وايوب صاحب صبر على البلاء ويوسف جامعا بين الصبر والشكر وموسى صاحب الشريعة الظاهرة وزكريا ويحيى وعيسى والياس من اصحاب الزهد فى الدنيا واسمعيل صاحب صدق ويونس صاحب تضرع فامر محمدا ان يقتدى بهم وجمع له جميع ما تفرق فيهم ١٢ جمل ٥٧ قوله من التوحيد الخ دفع بذلك ما يقال ان هذه الآية تقتضى ان رسول الله صلى الله عليه وسلم تابع لغيره من الانبياء مع ان شرعه ناسخ لجميع الشرائع وان كلهم ملتمسون منه فاجاب بان الاقتداء فى التوحيد والصبر على الاذى لا فى فروع الدين ١٢ صاوى ٥٨ قوله بهاء السكت وهى هاء ساكنة تزاد فى آخر الكلمة عند الوقف اذا كان متحركا وقد ثبتت ههنا عند اكثر القراء ١٢ ك ٥٩ قوله بهاء السكت وهى حرف يجئ به للاستراحة عند الوقف ١٢ ٦٠ قوله ووصلا اى اجراء للوصل مجرى الوقف وقيل انها ضمير المصدر اى اقتداء الاقتداء ١٢ ك ٦١ قوله الانس والجن اى ففى الآية دليل على عموم رسالته للعالمين الى يوم القيامة وقد احتج العلماء بهذه على ان رسول الله صلى الله عليه وسلم افضل من جميع الانبياء عليهم السلام وبيانه ان جميع خصال الكمال كانت متفرقة فيهم فكان نوح صاحب احتمال اذى على قومه وابراهيم صاحب كرم وبذل ومجاهدة فى سبيل الله واسحق ويعقوب وايوب اصحاب الصبر على البلاء والمحن وداود وسليمان اصحاب الشكر على النعم ويوسف جمع بين الصبر والشكر وموسى صاحب الشريعة الظاهرة وزكريا ويحيى وعيسى والياس من اصحاب الزهد فى الدنيا واسمعيل صاحب صدق الوعد ويونس صاحب تضرع ثم ان الله امر نبيه ان يقتدى بهم فى جميع تلك الخصال المحمودة المتفرقة فيهم فثبت بهذا انه افضل الانبياء لما اجتمع فيه من هذه الخصال ١٢ صاوى ٦٢ قوله اذ قالوا الخ قال ذلك مالك بن الصيف منهم بما اغضبه النبى صلى الله عليه وسلم بقوله انشدك بالذى انزل التورىة على موسى هل تجد ان الله يبغض الحبر السمين قال نعم قال فانت الحبر السمين ولما سمعت اليهود منه ذلك عتبوا عليه ونزعوه عن الحبرية وجعلوا مكانه كعب بن الاشرف وعلى هذا فالآية مدنية وان كانت السورة مكية و قيل هم قريش فالزامهم لانه كان من المشهورات الذائعة عندهم لاختلاطهم باليهود ١٢ ك ٦٣ قوله بالياء اى التحتية لابن كثير وابى عمرو حملا على قالوا وما قدروا ١٢ ك ٦٤ قوله والتاء اى الفوقية للباقين على الالتفات ١٢ ك ٦٥ قوله فى دفاتر مقطعة اى ورقات متفرقة ليتمكنوا مما راموا من الابداء والاخفاء ١٢ ك ٦٦ قوله القرآن لغة من القرء هو الجمع واصطلاحا اللفظ المنزل على رسول الله صلى الله عليه وسلم للاعجاز باقصر سورة منه المتعبد بتلاوته وهذا رد عليهم حيث قالوا ما انزل الله على بشر من شئ ١٢ صاوى ٦٧ قوله ام القرى وانما سميت ام القرى لانها قبلة اهل القرى وحجهم ومجتمعهم و اعظمهم شانا ولانها سرة الارض ١٢ ك ٦٨ قوله وهم على صلاتهم الخ خصت الصلوة بالذكر لانها علم الايمان وعماد الدين فمن حافظ عليها يحافظ على اخواتها ظاهرا ١٢ ك ٦٩ قوله قال اوحى الى ولم يوح اليه شئ قال قتادة نزلت هذه الآيات فى مسيلمة الكذاب الذى ادعى النبوة وزعم ان الله اوحى اليه وكان قد ارسل الى رسول الله صلى الله عليه وسلم رسولين فقال النبى صلى الله عليه وسلم لهما اتشهدان ان مسيلمة نبى قالا نعم فقال النبى عليه السلام لولا ان الرسل لا يقتل لضربت اعناقكما روى عن ابى هريرة رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بينا انا نائم اذ اوتيت من خزائن الارض فوضع فى يدى سواران من ذهب فكبرا على واهمانى فاوحى الى ان انفخهما فنفختهما فذهبا فاولتهما الكذابين اللذين انا بينهما صاحب صنعاء وصاحب اليمامة اراد بصاحب الصنعاء الاسود العنسى و صاحب اليمامة مسيلمة الكذاب ١٢ معالم ٧٠ قوله فى مسيلمة الكذاب ايضا نزلت فى الاسود العنسى يقال له ذو الحمار ادعى النبوة باليمن فى آخر عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم وقتل فى حياته صلى الله عليه وسلم قبل موته بيومين واخبر صلى الله عليه وسلم اصحابه بقتله قتله فيروز الديلمى فقال رسول الله صلعم فاز فيروز الديلمى بقتل الاسود العنسى ١٢ الخطيب ٧١ قوله قالوا الخ ومن القائلين عبد الله بن سعد بن ابى سرح كاتب الوحى وقد املى عليه السلام عليه ولقد خلقنا الانسان الى خلقا آخر فجرى على لسانه فتبارك الله احسن الخالقين فقال عليه السلام اكتبها فكذلك نزلت فشك فقال ان كان محمد صادقا فقد اوحى الى كما اوحى اليه وان كان كاذبا فقد قلت كما قال فارتد ولحق بمكة ١٢ تفسير مدارك ٧٢ قوله غمرات الموت الغمرات جمع غمرة وهى شدة الموت ١٢ كبير ٧٣ قوله اخرجوا انفسكم الخ فان قيل انه لا قدرة لاحد على اخراج روحه من بدنه فما فائدة هذا اجيب بانهم يقولون لهم اخرجوها الينا من اجسادكم وهذه عبارة عن العنف والتشديد فى ازهاق الروح من غير تنفيس وامهال من الكبير وعبارة الجمل وفى الحديث ان ارواح الكفار تابى الخروج فتضربهم الملائكة حتى تخرج فيفيد ان ارواح الكفار لا تخرج بغيره وليس المراد كما اشار اليه من اخرجوا طلب اخراج الانفس والارواح منهم لانهم غير قادرين عليه بل ايذاؤهم وتغليظ الامر عليهم ١٢ ٧٤ قوله اذا بعثوا اى للحساب والجزاء ١٢ خطيب

والمال والولد كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ اي حفاة عراة غُرْلًا وَّتَرَكْتُمْ مَّا خَوَّلْنٰكُمْ اعطيناكم من الاموال
وَرَآءَ ظُهُوْرِكُمْ في الدنيا بغير اختياركم ويقال لهم توبيخا مَا نَرٰى مَعَكُمْ شُفَعَآءَكُمُ الاصنام الَّذِيْنَ
زَعَمْتُمْ اَنَّهُمْ فِيْكُمْ اي في استحقاق عبادتكم شُرَكٰٓؤُا لله لَقَدْ تَّقَطَّعَ بَيْنَكُمْ وصلكم اي تشتت
جمعكم وفي قراءة بالنصب ظرف اي وصلكم بينكم وَضَلَّ ذهب عَنْكُمْ مَّا كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ۝ في ع ۱۱ ۲ ۱۷
الدنيا من شفاعتها اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ شاق الْحَبِّ عن النبات وَالنَّوٰى عن النخل يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ
كالانسان والطائر من النطفة والبيضة وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ النطفة والبيضة مِنَ الْحَيِّ ذٰلِكُمُ الفالق المخرج
اللّٰهُ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۝ فكيف تصرفون عن الايمان مع قيام البرهان فَالِقُ الْاِصْبَاحِ مصدر بمعنى
الصبح اي شاق عمود الصبح وهو اول ما يبدو من نور النهار عن ظلمة الليل وَجَاعِلُ الَّيْلِ سَكَنًا يسكن
فيه الخلق من التعب وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ بالنصب عطفا على محل الليل حُسْبَانًا حسابا للاوقات
او الباء محذوفة وهو حال من مقدر اي يجريان بحسبان كما في سورة الرحمن ذٰلِكَ المذكور تَقْدِيْرُ آية
الْعَزِيْزِ في ملكه الْعَلِيْمِ ۝ بخلقه وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوْمَ لِتَهْتَدُوْا بِهَا فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَ
الْبَحْرِ في الاسفار قَدْ فَصَّلْنَا بينا الْاٰيٰتِ الدالات على قدرتنا لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝ يتدبرون وَهُوَ
الَّذِيْ اَنْشَاَكُمْ خلقكم مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ هي آدم فَمُسْتَقَرٌّ منكم في الرحم وَّمُسْتَوْدَعٌ منكم في
الصلب وفي قراءة بفتح القاف اي مكان قرار لكم قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّفْقَهُوْنَ ۝ ما يقال لهم
وَهُوَ الَّذِيْ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجْنَا فيه التفات عن الغيبة بِهٖ بالماء نَبَاتَ كُلِّ شَيْءٍ
ينبت فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ اي النبات شيئا خَضِرًا بمعنى اخضر نُّخْرِجُ مِنْهُ من الخضر حَبًّا مُّتَرَاكِبًا يركب
بعضه بعضا كسنابل الحنطة ونحوها وَمِنَ النَّخْلِ خبر ويبدل منه مِنْ طَلْعِهَا اول ما يخرج منها
في اكمامها والمبتدا قِنْوَانٌ عراجين دَانِيَةٌ قريب بعضها من بعض وَّ اخرجنا به جَنّٰتٍ بساتين
مِّنْ اَعْنَابٍ وَّالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا ورقهما حال وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ثمرهما اُنْظُرُوْا يا مخاطبين نظر
اعتبار اِلٰى ثَمَرِهٖٓ بفتح الثاء والميم وبضمهما وهو جمع ثمرة كشجرة وشجر وخشبة وخشب اِذَآ اَثْمَرَ اول
ما يبدو كيف هو وَ اِلٰى يَنْعِهٖ نضجه اذا ادرك كيف يعود اِنَّ فِيْ ذٰلِكُمْ لَاٰيٰتٍ دلالات على قدرته تعالى
على البعث وغيره لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝ خصوا بالذكر لانهم المنتفعون بها في الايمان بخلاف الكافرين
وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ مفعول ثان شُرَكَآءَ مفعول اول ويبدل منه الْجِنَّ حيث اطاعوهم في عبادة الاوثان

---

۵۱ قوله غرلا بالضم الغين المعجمة وسكون الراء المهملة جمع اغرل اي غير مختون ۱۲ ک ۵۲ قوله بينكم الخ البين اسم بمعنى الوصل جعل فاعلا وقيل ظرف اسند اليه الفعل على الاتساع والمعنى وقع التقطع بينكم قال الزجاج البين الوصل والفصل فهو من الاضداد اي تشتت وتفرق جمعكم ۱۲ ک ۵۳ قوله بالنصب اي على انه ظرف والفاعل مضمر يدل عليه ما قبله والى ذلك اشار بقوله اي وصلكم بينكم فالفاعل الوصل وبينكم ظرف ۱۲ ک ۵۴ قوله ان الله فالق الحب والنوى لما تقدم ذكر التوحيد وما يتعلق به اتبعه بذكر ما يدل على ذلك والمراد بالحب ما لا نوى له يعني كالقمح والشعير والفول وبالنوى ضد الحب كالرطب والمشمش والنبق فانحصر ما يخرج من الارض في هذين النوعين واضافة فالق للحب يحتمل انها معنوية ففالق بمعنى فلق فهو بمعنى الصفة المشبهة وهو الاقرب ويحتمل انها لفظية والمراد فالق في الحال والاستقبال ۱۲ صاوی ۵۵ قوله عن النبات اي مخرج الورد الاخضر من الحبة اليابسة ۱۲ ک ۵۶ قوله عن النخل مراده به كل ما له نوى ۱۲ صاوی ۵۷ قوله يخرج الحي من الميت يحتمل انه خبر ثان لان ويحتمل انه كلام مستانف كالعلة لما قبله والمراد بالحي كل ما ينمو كان ذا روح اولا كالحيوان والنبات وبالميت ما لا ينمو كان اصله ذا روح ام لا كالنطفة والحبة وتسمية النبات حيا مجاز بجامع قبول الزيادة في كل ۱۲ صاوی ۵۸ قوله ومخرج الميت عطف على فالق الحب والنوى ولذا اتي فيه بلفظ الاسم وقوله يخرج الحي من الميت كالبيان ولذا ترك الواو ومخرج الميت من الحي لا يصلح للبيان لان فلق الحب من جنس اخراج الحي من الميت لا عكسه ۱۲ ک ۵۹ قوله فكيف تصرفون عن الايمان اي لا وجه لصرفكم عن الايمان بالله مع اعترافكم بانه الخالق لجميع الاشياء فهو استفهام انكاري بمعنى النفي ۱۲ صاوی ۶۰ قوله مصدر اي الاصباح بمعنى الدخول في الصبح وليس مرادا بل المراد الصبح نفسه فلذا فسره حيث اطلق المصدر وهو الاصباح واراد اثره وهو الصبح ۱۲ صاوی ۶۱ قوله عن ظلمة الليل اي الطاري بعد الصبح الكاذب وحاصله انه تعالى يكشف ستر الضوء الذي يكون عند الصبح الكاذب عن وجه الليل فيظهر الليل وفيه دفع لما يورد وهٰهنا المشقوق هو الظلمة حتى يظهر الصبح والمفهوم من الآية عكسه واجيب عنه بوجهين آخرين احدهما انه يشق عمود الصبح الذي هو العكس عن بياض النهار واسفاره او شاق ظلمة الاصباح ۱۲ ک ۶۲ قوله وجاعل الليل بصيغة اسم الفاعل لغير الكوفيين ۱۲ ک ۶۳ قوله من التعب اي في المعيشة من قوله لتسكنوا اليه وقوله سكنا منصوب بجاعل بان المراد منه جعل مستمر في الازمنة المختلفة ومن هٰهنا قال والشمس والقمر ۱۲ ک ۶۴ قوله عطفا على محل الليل وهو النصب ومن قرا جعل الليل فعنده والشمس والقمر معطوفان على الليل ۱۲ ۶۵ قوله على محل الليل والا فلا محل له لان الاسم الفاعل بمعنى الماضي لا يعمل واما على قراءة الكوفيين وجعل الليل بزنة الفعل الماضي فالامر ظاهر ۱۲ ۶۶ قوله حسبانا اي جعلهما على الحسبان لان حساب الاوقات يعلم بدورهما وسيرهما وهو مصدر حسب بالفتح اي عد والحسبان بالكسر مصدر حسب بالكسر اي ظن ۱۲ ک ۶۷ قوله وهو حال عن مقدر ولو قال وهو متعلق بمقدر كما في عبارة غيره لكان احسن ۱۲ جمل ۶۸ قوله بحسبان اي كائنين بحساب معلوم كما في آية الرحمٰن الشمس والقمر بحسبان ۱۲ ک ۶۹ قوله هي آدم اي فكل افراد النوع الانساني منه ۱۲ صاوی ۷۰ قوله فمستقر ومستودع قرا ابن كثير واهل البصرة فمستقر بكسر القاف يعني فمنكم مستقر ومنكم مستودع وقرا الآخرون بفتح القاف اي فلكم مستقر ومستودع واختلفوا في المستقر والمستودع قال عبد الله بن مسعود فمستقر في الرحم الى ان يولد ومستودع في القبر الى ان يبعث وقال سعيد بن جبير وعطاء فمستقر في ارحام الامهات ومستودع في اصلاب الآباء وهو رواية عكرمة عن ابن عباس قال سعيد بن جبير قال لي ابن عباس هل تزوجت قلت لا قال اما انه ما كان من مستودع في ظهرك فسيخرجه الله تعالى عز وجل وقال الحسن المستقر في القبر والمستودع في الدنيا وكان يقول ابن آدم انت وديعة في اهلك ويوشك ان تلحق بصاحبك وقيل المستودع القبر والمستقر الجنة والنار لقوله تعالى في صفة اهل الجنة حسنت مستقرا ومقاما وفي صفة اهل النار ساءت مستقرا ومقاما ۱۲ مختصر من معالم ۷۱ قوله يفقهون اي يفقهون الاسرار والدقائق وعبر هنا بيفقهون اشارة الى ان اطوار الانسان وما احتوى عليه الانسان امر خفي تتحير فيه الالباب بخلاف النجوم فامر ظاهر مشاهد فعبر فيها بيعلمون ۱۲ صاوی ۷۲ قوله وهو الذي انزل من السماء الخ لما امتن سبحانه تعالى على عباده اولا بالايجاد حيث قال هو الذي انشاكم من نفس واحدة امتن ثانيا بانزال الماء الذي به حياة كل شيء وهو الرزق المشار اليه بقوله وفي السماء رزقكم ۱۲ صاوی ۷۳ قوله فيه التفات اي ونكتة الاعتناء بشان ذلك المخرج اشارة الى انه نعمة عظيمة ۱۲ صاوی ۷۴ قوله خضرا اسم فاعل يقال خضر الشيء فهو خضر واخضر كعور واعور فخضر واخضر بمعنى واحد والاخضر جميع البقول والزروع ۱۲ خطيب والجمل ۷۵ قوله ومن النخل خبر اي خبر مقدم وقوله ويبدل منه اي بدل البعض ۱۲ ۷۶ قوله قنوان جمع قنو وهو العذق ونظيره صنوان وصنو ۱۲ ک ۷۷ قوله وينعه اي انظروا اي حال نضجه كيف يعود شيئا جامعا لمنافع نظر اعتبار واستدلال على قدرة مقدره ومدبره وناقله من حال الى حال ۱۲ ک ۷۸ قوله لانهم المنتفعون الخ اشار بذلك الى ان ظهور الادلة لا تفيد ولا تنفع الا اذا كان العبد مؤمنا واما من سبق له الكفر فلا تنفعه الآيات ولا يهتدي بها ۱۲ صاوی ۷۹ قوله وجعلوا لله مفعول ثان اي لله مفعول ثان لجعلوا وقوله شركاء مفعول اول فان قيل لله مفعول ثان لجعلوا وشركاء مفعول اول ويبدل منه الجن فما فائدة التقديم اجيب بان فائدته استعظام ان يتخذ لله شريك من جن او انس او ملك فلذلك قدم اسم الله تعالى على الشركاء ۱۲ خطيب

عه قوله عراجين الخ جمع عرجون قيل هي الشماريخ وقيل هي السبائط ولا شك ان الشماريخ قريب بعضها من بعض والسبائط كذلك واعلم ان اطوار النخل سبع كالانسان يجمعها قولك طاب زبرت فاولها الطلع ثم الاغريض ثم البلح ثم الزهو ثم البسر ثم الرطب ثم التمر وفي الحديث اكرموا عمتكم النخلة ولهٰذه الامور قدم على ما بعده ۱۲ صاوی عمه قوله وجنات الخ معطوف على نبات من عطف الخاص على العام والنكتة مزيد الشرف لكونها من اعظم النعم وكذا قوله الزيتون والرمان معطوفان على النبات ويكون قوله ومن النخل الخ معترضا بين المعطوف والمعطوف عليه اعتناء بشان النخل لعظم منته ويصح عطف جنات على خضرا وهٰذا على قراءة الجمهور ۱۲ صاوی سه قوله الجن قيل المراد بهم الشياطين، والى هذا يشير المفسر بقوله حيث اطاعوهم الخ ۱۲ صاوی ؎ ١٦

وَقَدْ خَلَقَهُمْ فكيف يكونون شركاءه وَخَرَقُوْا بالتخفيف والتشديد اي اختلقوا لَهٗ بَنِيْنَ وَبَنٰتٍ بِغَيْرِ عِلْمٍ حيث
قالوا عزير ابن الله والملٰئكة بنات الله سُبْحٰنَهٗ تنزيها له وَتَعٰلٰى عَمَّا يَصِفُوْنَ ○ بان له ولدا هو بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ مبدعهما من غير مثال سبق اَنّٰى كيف يَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَمْ تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ زوجة وَخَلَقَ كُلَّ
شَيْءٍ من شانه ان يخلق وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ○ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ
فَاعْبُدُوْهُ وحدوه وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ○ حفيظ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ اي لا تراه وهذا مخصوص
برؤية المؤمنين له في الاٰخرة لقوله تعالى وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ وحديث الشيخين انكم
سترون ربكم كما ترون القمر ليلة البدر وقيل المراد لا تحيط به وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ اي يراها ولا تراه
ولا يجوز في غيره ان يدرك البصر وهو لا يدركه او يحيط بها علما وَهُوَ اللَّطِيْفُ باوليائه الْخَبِيْرُ ○ بهم قل
يا محمد لهم قَدْ جَآءَكُمْ بَصَآئِرُ حجج مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنْ اَبْصَرَها فامن فَلِنَفْسِهٖ ابصر لان ثواب ابصاره له
وَمَنْ عَمِيَ عنها فضل فَعَلَيْهَا وبال ضلاله وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ○ رقيب لاعمالكم انما انا نذير وَكَذٰلِكَ
كما بينا ما ذكر نُصَرِّفُ نبين الْاٰيٰتِ ليعتبروا وَلِيَقُوْلُوْا اي الكفار في عاقبة الامر دَرَسْتَ ذاكرت اهل
الكتاب وفي قراءة دَرَسَتْ اي كتب الماضين وجئت بهذا منها وَلِنُبَيِّنَهٗ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ○ اِتَّبِعْ مَآ
اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ اي القرآن لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ○ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكُوْا وَ
مَا جَعَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا رقيبا فتجازيهم باعمالهم وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ○ فتجبرهم على الايمان وهذا قبل
الامر بالقتال وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ هم مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اي الاصنام فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًا اعتداء وظلما
بِغَيْرِ عِلْمٍ اي جهلا منهم بالله كَذٰلِكَ كما زينا لهؤلاء ما هم عليه زَيَّنَّا لِكُلِّ اُمَّةٍ عَمَلَهُمْ من الخير والشر
فاتوه ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ مَّرْجِعُهُمْ في الاٰخرة فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ فيجازيهم به وَاَقْسَمُوْا اي كفار مكة
بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ اي غاية اجتهادهم فيها لَئِنْ جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ مما اقترحوا لَّيُؤْمِنُنَّ بِهَا قُلْ لهم اِنَّمَا
الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ ينزلها كما يشاء وانما انا نذير وَمَا يُشْعِرُكُمْ يدريكم بايمانهم اذا جاءت اي انتم
لا تدرون ذلك اَنَّهَآ اِذَا جَآءَتْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ○ لما سبق في علمي وفي قراءة بالتاء خطابا
للكفار وفي اخرى بفتح ان بمعنى لعل او معمولة لما قبلها وَنُقَلِّبُ اَفْئِدَتَهُمْ نحول قلوبهم عن
الحق فلا يفهمونه وَاَبْصَارَهُمْ عنه فلا يبصرونه فلا يؤمنون كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوْا بِهٖٓ اي بما انزل من
الاٰيات اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّنَذَرُهُمْ نتركهم فِيْ طُغْيَانِهِمْ ضلالهم يَعْمَهُوْنَ ○ يترددون متحيرين

۱ه قوله وقد خلقهم الخ حال بتقدير قد والمعنى وقد علموا ان الله تعالى خالقهم دون الجن وليس من يخلق كمن لا يخلق وقرئ خلقهم عطفا على الجن اي وما يخلقونه من الاصنام او على شركاء اي وجعلوا له اختلاقهم للافك حيث نسبوه اليه تعالى ۱۲ ق ۲ه قوله بغير علم الباء متعلقة بمحذوف هو حال من فاعل خرقوا اي خرقوا متلبسين بغير علم ۱۲ ۳ه قوله حيث قالوا الخ كان عليه ان يقول والمسيح ابن الله ليكون قد جمع مقالة الفرق الثلثة فاليهود قالوا عزير ابن الله والنصارى قالوا المسيح ابن الله والمشركون قالوا الملائكة بنات الله ۱۲ صاوي ۴ه قوله بديع السموات الخ من اضافة الصفة المشبهة الى فاعلها او الى الظرف بمعنى انه عديم النظير فيهما و رفعه على الخبر والمبتدأ محذوف او على الابتداء وخبره محذوف ۱۲ ق ۵ه قوله بديع السموات رفع بديع على الخبر والمبتدأ محذوف اي هو بديع او على الابتداء والخبر قوله تعالى انى يكون له ولد ۱۲ خطيب ۶ه قوله من شانه ان يخلق دفع بذلك ما يقال ان من جملة الشيء ذاته وصفاته فيقتضي انها مخلوقة مع ان ذلك مستحيل فاجاب المفسر بان ذلك عام مخصوص بما من شانه ان يخلق وهو ما عدا ذاته وصفاته ۱۲ صاوي ۷ه قوله عليم اي لا يخفى عليه خافية وانما لم يقل به لتطرق التخصيص الى الاول وفي الآية استدلال على نفي الولد من وجوه الاول ان من مبدعاته السموات والارضون وهي مع انها من جنس ما يوصف بالولادة مبراة عنها لاستمرارها وطول مدتها فهو اولى بان يتعالى عنها او ان ولد الشيء نظيره ولا نظير له فلا ولد والثاني ان المعقول من الولد ما يتولد من ذكر وانثى متجانسين والله تعالى منزه عن المجانسة والثالث ان الولد كفو الوالد ولا كفو له لوجهين الاول ان كل ما عداه مخلوقة فلا يكافئه والثاني انه لذاته عالم بكل المعلومات ولا كذلك غيره بالاجماع ۱۲ ق ۸ه قوله ذلكم اشارة الى المنعوت بما ذكر من خلق السموات والارض وابداعهما ومن انه بكل شيء عليم ومن انه خلق كل شيء وذلكم مبتدأ الله خبر اول ربكم خبر ثان لا اله الا هو خبر ثالث خالق كل شيء خبر رابع من الجمل وقوله وهو على كل شيء وكيل معطوف على جملة ذلكم ۱۲ ۹ه قوله خالق الخ اخبار مترادفة ويجوز ان يكون البعض بدلا او صفة والبعض خبرا ۱۲ ق ۱۰ه قوله وكيل اي هو مع تلك الصفات مالك لكل شيء من الارزاق والآجال رقيب على الاعمال ۱۲ مد ۱۰ه قوله وكيل اي وهو مع تلك الصفات متولي اموركم فكلوها اليه وتوسلوا بالعبادة الى انجاح مآربكم ورقيب على اعمالكم فيجازيكم عليها ۱۲ ق ۱۱ه قوله لا تدركه الابصار وهو يدرك الابصار تمسك اهل الاعتزال بظاهر هذه الآية في نفي رؤية الله عز وجل ومذهب اهل السنة اثبات رؤية الله عز وجل عيانا كما جاء به القرآن والسنة قال الله تعالى وجوه يومئذ ناضرة الى ربها ناظرة و قال الله تعالى كلا انهم عن ربهم يومئذ لمحجوبون قال مالك في تفسير هذه الآية لو لم ير المؤمنون ربهم يوم القيامة لم يعير الله الكفار بالحجاب وقرأ النبي عليه السلام للذين احسنوا الحسنى وزيادة ففسر الزيادة بالنظر الى وجه الله عز وجل و روي عن جرير بن عبد الله قال قال النبي عليه السلام انكم سترون ربكم عيانا و اما قوله تعالى لا تدركه الابصار فالادراك غير الرؤية لان الادراك هو الوقوف على كنه الشيء والاحاطة به والرؤية المعاينة وقد يكون الرؤية بلا ادراك قال الله تعالى في قصة موسى عليه السلام فلما تراء الجمعان قال اصحاب موسى انا لمدركون قال كلا وقال الله تعالى لا تخاف دركا ولا تخشى فنفى الادراك مع اثبات الرؤية فالله عز وجل يجوز ان يرى من غير ادراك واحاطة كما يعرف في الدنيا ولا يحاط به قال الله تعالى ولا يحيطون به علما فنفى الاحاطة مع ثبوت العلم قال سعيد بن المسيب لا يحيط به الابصار وقال عطاء كلت ابصار المخلوقين من الاحاطة به وقال ابن عباس ومقاتل لا تدركه الابصار في الدنيا وهو يرى في الآخرة قوله وهو يدرك الابصار اي لا يخفى على الله شيء ولا يفوته ۱۲ معالم ۱۲ه قوله الابصار جمع بصر وهي حاسة النظر وقد يقال للعين من حيث انها محلها واستدل به المعتزلة على امتناع الرؤية وهو ضعيف لانه ليس الادراك مطلق الرؤية ولا النفي في الآية عاما في الاوقات فلعله مخصوص ببعض الحالات ولا في الاشخاص فانه في قوة قولنا لا كل بصر يدركه مع ان النفي لا يوجب الامتناع ۱۲ ق ۱۳ه قوله وهذا اي النفي المذكور مخصوص اي مقصور على زمن الدنيا وقوله لرؤية المؤمنين الخ علة للتخصيص الذي هو القصر اي لثبوت رؤية المؤمنين الخ وهو قوله مخصوص يقتضي انه عام وقوله لقوله تعالى تعليل للعلة ۱۲ ج ۱۴ه قوله وقيل المراد لا تحيط به اي وعلى هذا القبيل يكون العموم على اطلاقه فلا يحيط به بصر احد لا في الدنيا ولا في الآخرة لعدم انحصاره ۱۲ ۱۵ه قوله وهو يدرك الابصار فيه تفسيران على اسلوب لا تدركه الابصار الاول قوله اي يراها والثاني قوله او يحيط بها علما ۱۲ جمل ۱۶ه قوله وهو اللطيف باوليائه يقتضي ان اللطيف ماخوذ من اللطف بمعنى الرافة قال بعضهم ولا يظهر لهذا مناسبة بل هو ماخوذ من اللطف بمعنى ادراك الخفاء ويكون راجعا لقوله لا تدركه الابصار وقوله الخبير راجعا لقوله وهو يدرك الابصار ج وقيل قوله وهو اللطيف اي فيدرك ما لا يدركه الابصار ويجوز ان يكون من باب اللف اي لا تدركه الابصار لانه اللطيف وهو يدرك الابصار لانه الخبير فيكون اللطيف مستعارا من مقابل الكثيف لما لا يدرك بالحاسة ولا ينطبع فيها ۱۲ ق ۱۷ه قوله نبين الآيات هذا وعد من الله باكمال الدين واظهاره فلهذا كان نزول قوله تعالى اليوم اكملت لكم دينكم من مبشرات الوفاة لرسول الله صلى الله عليه وسلم ۱۲ صاوي ۱۸ه قوله ذاكرت اي قرأت معهم وعليهم فتعلمت هذا القرآن منهم فهو من كتب الماضية ولم تجئ به عند الله وقوله درست اي قرأت عليهم وتعلمت منهم وقوله جئت بهذا اي القرآن منها راجع لكل من المعنيين ۱۲ جمل ۱۹ه قوله ولنبينه الضمير للآيات باعتبار المعنى اي نبينها بالكتاب وللقرآن وان لم يذكر لكونه معلوما ۱۲ بيضاوي ۲۰ه قوله اتبع ما اوحي اليك لما ذكر الله تعالى قبائح المشركين وتكذيبهم لرسول الله اخذ ان يسلي رسوله بقوله اتبع اي دم على ذلك لا تبال بكفرهم ولا تلتفت لقولهم وما موصول والعائد محذوف ۱۲ صاوي ۲۱ه قوله ولا تسبوا الذين سبب نزولها انه لما نزل قوله تعالى انكم وما تعبدون من دون الله حصب جهنم كثر سب المسلمين للاصنام فتحزب المشركون على كونهم يسبون الله نظير سب المسلمين لاصنامهم فنزلت الآية ۱۲ صاوي ۲۱ه قوله ولا تسبوا الذين الخ روي انهم قالوا لرسول الله صلى الله عليه وسلم عند نزول قوله تعالى انكم وما تعبدون من دون الله حصب جهنم لتنتهين عن آلهتنا او لنهجون الهك فنزلت هذه الآية ۱۲ ابو السعود وغيره ۲۲ه قوله فيسبوا الله اي فيترتب على ذلك سب الله فسب الاصنام وان كان جائزا الا انه عرض له النهي بسبب ما ترتب عليه من سب الله ففي الحقيقة النهي عن سب الله ۱۲ صاوي ۲۳ه قوله جهد ايمانهم مصدر في موقع الحال اي اقسموا به تعالى جاهدين في ايمانهم واما قول الشارح غاية اجتهادهم فيشير الى انه مفعول مطلق لقوله اقسموا وقالوا في وجه نزول هذه الآية ان المشركين قالوا للنبي صلى الله عليه وسلم تخبرنا ان موسى ضرب الحجر بالعصا فانفجر الماء وان عيسى احيا الميت وان صالحا اخرج الناقة من الجبل فأتنا ايضا انت بآية لنصدقك فقال عليه الصلوة والسلام ما الذي تحبون فقالوا ان تجعل لنا الصفا ذهبا وحلفوا لئن فعل ليتبعونه مختصر من الصاوي ۲۴ه قوله وما يشعركم ما اسم استفهام مبتدأ وجملة يشعركم خبرها والكاف مفعول اول والثاني محذوف قدره المفسر بقوله بايمانهم ۱۲ م

وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَا اِلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى كما اقترحوا وَحَشَرْنَا جمعنا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا بضمتين جمع قبيل اى فوجا فوجا وبكسر القاف وفتح الباء اى معاينة فشهدوا بصدقك مَّا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا لما سبق في علم الله اِلَّآ لكن اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ايمانهم فيؤمنون وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُوْنَ ○ ذلك وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا كما جعلنا هؤلاء اعداءك ويبدل منه شَيٰطِيْنَ مردة الْاِنْسِ وَالْجِنِّ يُوْحِيْ يوسوس بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ مموهه من الباطل غُرُوْرًا اى ليغروهم وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ اى الايحاء المذكور فَذَرْهُمْ دع الكفار وَمَا يَفْتَرُوْنَ ○ من الكفر وغيره مما زين لهم وهذا قبل الامر بالقتال وَلِتَصْغٰٓى عطف على غرورا اى تميل اِلَيْهِ اى الزخرف اَفْئِدَةُ قلوب الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَلِيَرْضَوْهُ وَلِيَقْتَرِفُوْا يكتسبوا مَا هُمْ مُّقْتَرِفُوْنَ ○ من الذنوب فيعاقبوا عليه ونزل لما طلبوا من النبي صلى الله عليه وسلم ان يجعل بينه وبينهم حكما اَفَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْتَغِيْ اطلب حَكَمًا قاضيا بيني وبينكم وَّهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ اِلَيْكُمُ الْكِتٰبَ القرآن مُفَصَّلًا مبينا فيه الحق من الباطل وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ التوراة كعبد الله بن سلام واصحابه يَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ مُنَزَّلٌ بالتخفيف والتشديد مِّنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ○ الشاكين فيه والمراد بذلك التقرير للكفار انه حق وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ بالاحكام والمواعيد صِدْقًا وَّعَدْلًا تمييز لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ بنقص او خلف وَهُوَ السَّمِيْعُ لما يقال الْعَلِيْمُ ○ بما يفعل وَاِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِي الْاَرْضِ اى الكفار يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ دينه اِنْ ما يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ في مجادلتهم لك في امر الميتة اذ قالوا ما قتل الله احق ان تاكلوه مما قتلتم وَاِنْ ما هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ○ يكذبون في ذلك اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ اى عالم مَنْ يَّضِلُّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ○ فيجازي كلا منهم فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اى ذبح على اسمه اِنْ كُنْتُمْ بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ○ وَمَا لَكُمْ اَلَّا تَاْكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ من الذبائح وَقَدْ فَصَّلَ بالبناء للمفعول وللفاعل في الفعلين لَكُمْ مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ في اية حرمت عليكم الميتة اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَيْهِ منه فهو ايضا حلال لكم المعنى لا مانع لكم من اكل ما ذكر وقد بين لكم المحرم اكله وهذا ليس منه وَاِنَّ كَثِيْرًا لَّيُضِلُّوْنَ بفتح الياء وضمها بِاَهْوَآئِهِمْ بما تهواه انفسهم من تحليل الميتة وغيرها بِغَيْرِ عِلْمٍ يعتمدونه في ذلك اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِيْنَ ○ المتجاوزين الحلال الى الحرام وَذَرُوْا اتركوا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ علانيته وسره والاثم قيل الزنا وقيل كل معصية اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْسِبُوْنَ الْاِثْمَ سَيُجْزَوْنَ فِي الْاٰخِرَةِ

وقيل الزنا في الحوانيت واتخاذ الاخدان ١٢ ک

---

١ قوله ولو اننا نزلنا الخ زيادة في الرد عليهم وتفصيل لما اجمل في قوله وما يشعركم انها اذا جاءت لا يؤمنون ١٢ صاوی ٢ قوله جمع قبيل الخ بمعنى الصنف والمعنى وحشرنا عليهم كل شيء قبيلا قبيلا وفوجا فوجا ويجوز ان يكون قبلا بمعنى قبلا على انه مصدر اے مواجهة ومعاينة من الكبير وابي السعود وقوله يبدل منه اے من عدوا ولاجل هذا نصب شياطين ١٢ ٣ قوله لكل نبي اے وان لم يكن رسولا ولذا ورد ان الكفار قتلوا في يوم واحد سبعين نبيا ١٢ صاوی ٤ قوله مردة جمع مارد وهو المتمرد المستعد للشر وقدم شياطين الانس لانها اقوى في الايذاء قال مالک بن دينار ان شياطين الانس اشد علي من شياطين الجن لاني اذا تعوذت بالله ذهب شيطان الجن عني وشيطان الانس يجيئني فيجرني الى المعاصي وقال الغزالي كن من شياطين الجن في امان واحذر من شياطين الانس فان شياطين الانس اراحوا شياطين الجن من التعب وهذا على ان المراد شياطين من الانس وشياطين من الجن وقيل ان الشياطين كلهم من الجن من ابليس ١٢ صاوی مختصراً ٥ قوله يوحي بعضهم اے بعض هذا كلام مستانف مسوق لبيان احكام عداوتهم وتحقيق وجه الشبه والمشبه به او حال من شياطين او نعت لعدوا والوحي عبارة عن الايحاء والقول السريع اے ان يلقي ويوسوس شياطين الجن الى شياطين الانس او بعض كل من الفريقين الى بعض آخر ١٢ جمل ٦ قوله يوحي عبارة عن الايماء والقول السريع اے يلقي ويوسوس ١٢ ابو السعود ٧ قوله مموهة الخ وهو الذي يكون باطنه باطلا وظاهره مزينا يقال فلان يزخرف كلامه اذا زينه بالباطل ١٢ كبير ٨ قوله ما فعلوه يعني ولو شاء الله لمنع الشياطين من الوسوسة ولكنه امتحن بما يعلم انه لا جزل في الثواب ١٢ مد ٩ قوله وما يفترون اے عليك وعلى الله فان الله يخزيهم وينصرك ويخزيهم ١٢ مد ١٠ قوله لما طلبوا اے قال مشركو قريش للنبي صلى الله عليه وسلم اجعل بيننا وبينك حكما من احبار اليهود وان شئت من اساقفة النصارى ليخبرنا عنك بما في كتابهم من امرك ١٢ خطيب ١١ قوله افغير الله ابتغي آه هذا كلام مستانف وارد على ارادة القول والهمزة للانكار والفاء للعطف على مقدر يقتضيه الكلام اے اميل الى زخارف الشياطين فابتغي حكما ابو السعود وفي السمين ويجوز نصب غير من وجهين احدهما انه مفعول لابتغي مقدما عليه وولي الهمزة لما تقدم في قوله افغير الله اتخذ وليا ويكون حكما حينئذ اما حالا واما تمييزا لغير ذكره الحوفي وابو البقاء وابن عطية والثاني ان ينتصب غير على الحال من حكما لانه في الاصل يجوز ان يكون وصفا له وحكما هو المفعول به فتحصل في نصب غير وجهان وفي نصب حكما ثلثة اوجه كونه حالا او تمييزا او مفعولا والحكم ابلغ من الحاكم قيل لان الحكم من تكرر منه الحكم بخلاف الحاكم فانه يصدق بمرة وقيل لان الحكم لا يحكم الا بالعدل والحاكم قد يجور ١٢ جمل ١٢ قوله فلا تكونن اے ايها السامع او فلا تكونن من الممترين في ان اهل الكتاب يعلمون اے انه منزل بالحق ولا يريبك جحود اكثرهم وكفرهم به ١٢ مد ١٣ قوله التقرير اے في انه منزل من ربك او في انهم يعلمون ذلك لا لنهي الرسول فانه صلى الله عليه وسلم لم يشك قط ١٢ ک ١٤ قوله بالاحكام والمواعيد راجع لقوله صدقا وعدلا على سبيل اللف والنشر المشوش ولو اخره لكان احسن والمعنى تمت كلمات ربك من جهة الصدق كالاخبار والمواعيد والعدل كالاحكام فلا جور فيها وهذا اخبار من الله بحفظ القرآن من التغيير والتبديل كما وقع في الكتب المتقدمة وذلك سر قوله تعالى انا نحن نزلنا الذكر وانا له لحافظون ١٢ صاوی ١٥ قوله تمييز اے محول عن الفاعل وحال او مفعول له وقوله بنقص اے في احكامه ولا خلف في مواعيده اے لا احد يبدل شيئا من ذلك ١٢ ک ١٦ قوله وان تطع اكثر من في الارض هذا يدل على ان اكثر اهل الارض كانوا ضلالا لان الضلال لا بد ان يكون مسبوق بالضلال ١٢ كبير ١٧ قوله اذ قالوا ما قتل الله الخ اشار بسبب نزول هذه الآية وما بعدها وذلك ان المشركين قالوا للنبي خبرنا عن الشاة اذا ماتت من قتلها فقال الله قتلها فقالوا انت تزعم ان ما قتلت انت واصحابك حلال وما قتلها الكلب والصقر حلال وما قتله الله حرام فكيف تدعون انكم تعبدون ولا تاكلون ما قتله ربكم فما قتله الله احق ان تاكلوه مما قتلتم انتم ١٢ صاوی ١٨ قوله اے عالم يريد ان اسم التفضيل ههنا بمعنى اسم الفاعل فلا يشكل بان اسم التفضيل لا ينصب ومنهم من جوز نصبه على قلة وقال القاضي من موصولة او موصوفة في محل النصب لفعل دل عليه اعلم لا به فان افعل لا ينصب الظاهر في مثل ذلك او استفهامية مرفوعة بالابتداء والخبر يضل والجملة معلق عنها الفعل المقدر وقرئ من يضل اے يضله الله تعالى فيكون من منصوبة ايضا بالفعل المقدر او مجرورة باضافة اعلم اليه اى اعلم المضلين من قولهم من يضلل الله او من اضللته اذا وجدته ضالا والتفضيل في العلم بكثرة واحاطته بالوجوه التي يمكن تعلق العلم بها ولزومه وكونه بالذات لا بالغير ١٢ ١٩ قوله في الفعلين يعني فصل وحرم فقرأ ابن كثير وابو عمرو وابن عامر فصل على البناء للمفعول والباقون على بناء الفاعل وقرأ حفص حرم وفصل على بناء الفاعل والباقون على بناء المفعول ١٢ ک ٢٠ قوله وذروا ظاهر الاثم وباطنه يعني الذنوب كلها لانها لا تخلو من هذين الوجهين قال مجاهد ظاهره ما يعمله الانسان بالجوارح من الذنوب وباطنه ما ينويه ويقصده بقلبه كالمصر على الذنب القاصد له وقال الكلبي ظاهره الزنا وباطنه المخالة واكثر المفسرين على ان ظاهر الاثم الاعلان بالزنا وهم اصحاب الرايات وباطنه الاستسرار به وذلك ان العرب كانوا يحبون الزنا وكان الشريف منهم يستحيي فيستتر به وغير الشريف لا يبالي به فيظهره فحرمهما الله عز وجل وقال سعيد بن جبير ظاهر الاثم نكاح المحارم وباطنه الزنا وقال ابن زيد ان ظاهر الاثم التجرد من الثياب والتعري في الطواف والباطن الزنا وروى حيان عن الكلبي ظاهر الاثم طواف الرجال بالبيت نهارا عراة وباطنه طواف النساء بالليل عراة ١٢ معالم ٢١ قوله علانيته وسره لف ونشر مرتب ١٢ صاوی ٢٢ قوله كل معصية قال الامام فخر الدين الرازي ان هذا النهي عام في جميع المحرمات وهو الاصح لان تخصيص اللفظ العام بصورة معينة من غير دليل غير جائز ١٢ ٢٣ قوله سيجزون الخ اے العذاب الدائم ان كان مستحلا او بالعذاب مدة ويخرج ان لم يكن مستحلا ومات من غير توبة ولم يعف الله عنه فان تاب الكافر قبل قطعا وان تاب المسلم فقيل كذلك وقيل تقبل ظنا ان قلت لاي شيء اختلف في توبة المسلم دون الكافر اجيب بان رحمة الله سبقت غضبه فلو جاز عدم القبول لتوبة الكافر لكان مخلدا في النار مع ان رحمته غلبت غضبه واما المومن فهو مقطوع له بالجنة فلو لم يقبل توبته وعذبه فلا بد له من الرحمة ١٢ صاوی -

بِمَا كَانُوْا يَقْتَرِفُوْنَ ○ يكتسبون وَلَا تَأْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ بان مات او ذبح[2] على اسم غيره والا فما ذبحه المسلم ولم يسم فيه عمدا او نسيانا فهو حلال قاله ابن عباس رضي الله عنه وعليه[3] الشافعي وَاِنَّهٗ اي الاكل منه لَفِسْقٌ خروج عما يحل وَاِنَّ الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ يوسوسون اِلٰٓى اَوْلِيٰٓئِهِمْ الكفار لِيُجَادِلُوْكُمْ[4] في تحليل الميتة وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ فيه اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ ○ ونزل[5] في ابي جهل وغيره[6] اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا بالكفر فَاَحْيَيْنٰهُ بالهدى وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِي النَّاسِ يبصر به الحق من غيره وهو الايمان كَمَنْ مَّثَلُهٗ مثل[7] زائد اي كمن هو فِي الظُّلُمٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا وهو الكافر لا كَذٰلِكَ كما زين للمؤمنين الايمان زُيِّنَ لِلْكٰفِرِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ من الكفر والمعاصي وَكَذٰلِكَ كما جعلنا فساق[8] مكة اكابرها جَعَلْنَا فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ اَكٰبِرَ[9] مُجْرِمِيْهَا لِيَمْكُرُوْا فِيْهَا بالصد عن الايمان وَمَا يَمْكُرُوْنَ اِلَّا بِاَنْفُسِهِمْ لان وباله عليهم وَمَا يَشْعُرُوْنَ ○ بذلك وَاِذَا جَآءَتْهُمْ اي اهل مكة اٰيَةٌ على صدق النبي صلى الله عليه وسلم قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ بِهٖ حَتّٰى نُؤْتٰى مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ رُسُلُ اللّٰهِ من الرسالة ويوحى الينا لانا[10] اكثر مالا واكبر سنا قال تعالى اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ[11] يَجْعَلُ رِسٰلٰتَهٗ بالجمع والافراد وحيث مفعول به لفعل دل[12] عليه اعلم اي يعلم الموضع الصالح[13] لوضعها فيه فيضعها وهؤلاء ليسوا اهلا لها سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا[14] بقولهم ذلك صَغَارٌ ذل عِنْدَ اللّٰهِ وَعَذَابٌ شَدِيْدٌۢ بِمَا كَانُوْا يَمْكُرُوْنَ ○ اي بسبب مكرهم فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ بان يقذف في قلبه نورا فينفسح[15] له ويقبله كما ورد في حديث وَمَنْ يُّرِدْ اَنْ يُّضِلَّهٗ يَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَيِّقًا بالتخفيف والتشديد عن قبوله حَرَجًا شديد[16] الضيق بكسر[17] الراء صفة وفتحها مصدر وصف[18] به مبالغة كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ وفي قراءة يصاعد وفيهما ادغام التاء في الاصل في الصاد وفي اخرى بسكونها فِي السَّمَآءِ اذا كلف الايمان لشدته عليه كَذٰلِكَ الجعل يَجْعَلُ[19] اللّٰهُ الرِّجْسَ العذاب او الشيطان اي يسلط[20] عَلَى الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ○ وَهٰذَا الذي انت عليه يا محمد صِرَاطُ[21] طريق رَبِّكَ مُسْتَقِيْمًا لا عوج فيه ونصبه على الحال المؤكدة[22] للجملة والعامل فيها معنى[23] الاشارة قَدْ فَصَّلْنَا بينا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ○ فيه ادغام التاء في الاصل في الذال اي يتعظون وخصوا[24] بالذكر لانهم المنتفعون بها لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ اي السلامة وهي الجنة عِنْدَ رَبِّهِمْ وَهُوَ وَلِيُّهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ وَاذكر يَوْمَ يَحْشُرُهُمْ بالنون والياء اي الله الخلق جَمِيْعًا ويقال لهم يٰمَعْشَرَ[25] الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ مِّنَ الْاِنْسِ باغوائكم وَقَالَ اَوْلِيٰٓؤُهُمُ الذين اطاعوهم مِّنَ الْاِنْسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ

ع ١٤ ١١ ١

---

[1] قوله ولا تاكلوا مما لم يذكر اسم الله عليه قال ابن عباس رضي الله عنه الآية في تحريم الميتات وما في معناها من المنخنقة وغيرها وقال عطاء الآية في تحريم الذبائح التي كانوا يذبحونها على اسم الاصنام واختلف اهل العلم في ذبيحة المسلم اذا لم يذكر اسم الله عليه فذهب قوم الى تحريمها سواء ترك التسمية عامدا او ناسيا وهو قول ابن سيرين والشعبي واحتجوا بظاهر هذه الآية وذهب قوم الى تحليلها يروى ذلك عن ابن عباس وهو قول مالك والشافعي واحمد رضوان الله عليهم اجمعين وذهب قوم الى انه ان ترك التسمية عامدا لا يحل وان تركها ناسيا يحل وهذا مذهب الثوري وابي حنيفة ومن اباحها قال المراد من الآية الميتات او ما ذبح على اسم غير الله ولكن الصحيح ان هذه الآية مخصوص بما اهل لغير الله به واما الميتة فحكمها معلوم من مواضع اخر كآية المائدة وآية قل لا اجد فيما اوحي الى الخ فالحاصل انه كان الاولى للشارح حمل الآية على ما ذبح على اسم غير الله ومذهب ابي حنيفة رحمهم الله مطابق للاحاديث الواردة في هذا الباب كقوله عليه السلام كلوا فان تسمية الله في قلب كل مؤمن وكقوله ذبيحة المسلم حلال وان لم يذكر اسم الله عليها ١٢ مختصر من المعالم والجمل

[2] قوله او ذبح على اسم غيره اي وان لم يذكر اسم غير الله واما الكتابي اذا لم يذكر اسم الله ولم يهل به لغيره فانها تؤكل فان جمع الكتابي بين اسم الله واسم غيره اكلت ذبيحته عند مالك لان اسم الله يعلو ولا يعلى عليه واما المسلم ان جمع بينهما على وجه التشريك في العبودية فهو مرتد لا تؤكل ذبيحته ١٢ صاوي

[3] قوله وعليه الشافعي وقال ابو حنيفة رح يحرم اذا كان عمدا ويحل اذا كان نسيانا ١٢ احمدي

[4] قوله ليجادلوكم في تحليل الميتة اي الكفار سألوا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الشاة اذا ماتت حتف انفها فمن يميتها فقال عليه الصلوة والسلام الله يميتها فقالوا عجبا منك ان تحل ما يهلكه السبع والصيد والصقر وتحرم ما يميته الله تعالى بلا واسطة احد فتمكن الشبهة والضعف في قلوب اهل الاسلام باستماع هذا الكلام فنزلت هذه الآية من تفسير الاحمدي وغيره ١٢

[5] قوله ونزل في ابي جهل الخ اختلف المفسرون في هذين المثالين هل هما مخصوصان بانسانين معينين او هما عامان في كل مؤمن وكافر قيل والصحيح انهما عامة في حق كل مؤمن وكافر وان كان موردها اباجهل وحمزة او عمر وعمار ١٢ ك

[6] قوله وغيره كعمر بن الخطاب او حمزة او عمار بن ياسر او النبي صلى الله عليه وسلم ولكن العبرة بعموم اللفظ فهذا المثل للكافر والمسلم وسبب نزولها على القول بانها في ابي جهل وحمزة ان اباجهل رمى النبي صلى الله عليه وسلم بفرث فاخبر حمزة بما فعل ابوجهل وكان حمزة قد رجع من صيد وبيده قوس وحمزة لم يكن مؤمنا اذ ذاك فاقبل حمزة غضبان حتى علا اباجهل وجعل يضربه بالقوس وجعل ابوجهل يتضرع الى حمزة ويقول يا ابا يعلى الا ترى ما جاء به سفه عقولنا وسب آلهتنا وخالف آباءنا فقال حمزة ومن اسفه منكم عقولا تعبدون الحجارة من دون الله اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا رسول الله فاسلم حمزة يومئذ فنزلت الآية ١٢ صاوي

[7] قوله مثل زائد لان المثل هو الصفة والمستقر في الظلمات ذواتهم لا صفاتهم ١٢ صاوي

[8] قوله فساق مكة اكابرها معناه جعلنا فساق مكة صناديدها دون ضعفائها وهل جعل ضعفاء المسلمين فساق مفعول اول لجعل واكابر هو الثاني ١٢

[9] قوله اكابر مفعول لجعل واكابر مضاف ومجرميها مضاف اليه والثاني في كل قرية وجب تقديمه ليصح عود الضمير عليه هذا احسن الاعاريب وان كان المتبادر من صنيع الشارح ان مجرميها هو الاول واكابر هو الثاني وذلك لان قوله فساق مكة مقابل مجرميها والظاهر في عبارته ان فساق هو الاول واكابر هو الثاني وهذا الاعراب مناقش فيه من جهة العربية ١٢ جمل

[10] قوله لانا اكثر مالا واكبر سنا قال المفسرون قال الوليد بن المغيرة والله لو كانت النبوة حقا لكنت انا احق بها فاني اكثر منك مالا وولدا وسنا فنزلت هذه الآية وقال الضحاك اراد كل واحد منهم ان يخص بالوحي والرسالة كما اخبر الله عنهم في قوله بل يريد كل امرئ منهم ان يؤتى صحفا منشرة ١٢ الكبير وغيره

[11] قوله حيث مفعول به الخ قالوا ولا يكون ظرفا لانه تعالى لا يكون في مكان اعلم منه في مكان ولان المراد انه يعلم نفس المكان المستحق لوضع الرسالة لا شيئا في المكان قال ابوحيان الظاهر ابقاؤها على الظرفية وتضمين العلم معنى ما يتعدى به الى الظرف فالتقدير الله انفذ علما حيث يجعل اي هو نافذ العلم في هذا الموضع كذا في الاتقان ١٢ ك

[12] قوله دل عليه اعلم اي يعلم الموضع الخ لان افعل التفضيل لا يعمل في الظاهر بل بفعل دل هو عليه اي هو اعلم يعلم الموضع كما اشار به الشارح ١٢

[13] قوله الموضع الصالح اي المحل القابل لوضع النبوة في تلك المحل فيضعها هناك ١٢ ك

[14] قوله الذين اجرموا اي داموا على الكفر قوله صغار كسحاب مصدر صغر كتعب معناه الذل والهوان واما الصغر ضد الكبر فيقال فيه صغر بالضم ككظم فهو صغير ١٢ صاوي

[15] قوله فينفسح له اي فيتسع له وهو كناية عن جعل النفس قابلة للحق مهيئة لحلوله فيها مصفاة عما يمنعه وينافيه واليه اشار عليه الصلوة والسلام حين سئل فقال نور يقذفه الله في قلب المؤمن فينشرح له وينفسح فقالوا هل لذلك من علامة يعرف فقال نعم الانابة الى دار الخلود والاعراض عن دار الغرور والاستعداد للموت قبل نزوله ١٢ ابو السعود

[16] قوله شديد الضيق اي زائد الضيق بحيث لا يدخله الحق فهو اخص من الاول فكل حرج ضيق من غير عكس ١٢ جمل

[17] قوله بكسر الراء اي على انه اسم فاعل وقوله صفة اي اسم فاعل انه مشتق بدليل مقابلته بقوله بفتحها ١٢ الجمل

[18] قوله وصف به مبالغة يعني شبهه مبالغة في ضيق صدره بمن يزاول ما لا يقدر عليه فان صعود السماء مثل فيما يبعد عن الاستطاعة ونبه به على ان الايمان يمتنع منه كما يمتنع عليه الصعود وقيل معناه كانما يتصاعد الى السماء نبوا عن الحق وتباعدا في الهرب منه ١٢ ق

[19] قوله يجعل الله الرجس قال ابن عباس الرجس هو الشيطان اي يسلطه عليه وقال الكلبي هو المأثم وقال مجاهد الرجس ما لا خير فيه وقال عطاء الرجس العذاب مثل الرجز وقيل هو النجس ١٢ معالم

[20] قوله اي يسلط تفسير للجعل على التفسير الثاني في الرجس واما تفسيره على الاول فمعناه يلقي ويصب ١٢ جمل

[21] قوله صراط ربك شبه دين الاسلام بالصراط المستقيم الذي لا اعوجاج فيه واستعار اسم المشبه به للمشبه على طريق الاستعارة التصريحية الاصلية ١٢ صاوي

[22] قوله المؤكدة للجملة وهي قوله تعالى هذا صراط ربك قوله والعامل فيها معنى الاشارة يعني اشير صراط ربك حال كونه مستقيما وقال في الجمل قوله معنى الاشارة فيه مسامحة فكان الاولى ان يقول والعامل فيها اسم الاشارة باعتبار ما فيه معنى الفعل فانه في معنى اشير ١٢

[23] قوله معنى الاشارة المناسب ان يقول والعامل فيها اسم الاشارة باعتبار ما فيه من معنى الفعل وهو اشير ١٢ صاوي

[24] قوله وخصوا بالذكر لانهم المنتفعون اي المؤتمرون بامره المنتهون بنهيه وهم الصالحون المتقون فبقاء القرآن دليل على بقاء جماعة على قدم النبي صلى الله عليه وسلم بدليل هذه الآية ولا عبرة بمن يقول عدمت الصالحون وربما قال انا لم ار احدا منهم فقد قال ابن عطاء الله اولياء الله عرائس مخدرة ولا يرى العرائس المجرمون ١٢ صاوي

[25] قوله يا معشر الجن هذا الخطاب بعد جمع الخلائق في الموقف وتصيير غير العاقل ترابا وقوله يا معشر الجن المعشر جماعة والجمع معاشر والمراد بالجن الشياطين ١٢ صاوي +

بَعْضُنَا بِبَعْضٍ انتفع الانس بتزيين الجن لهم الشهوات والجن بطاعة الانس لهم وَّبَلَغْنَآ اَجَلَنَا الَّذِيْٓ
اَجَّلْتَ لَنَا ؕ وهو يوم القيمة وهذا تحسر منهم قَالَ تعالى لهم على لسان الملئكة النَّارُ مَثْوٰىكُمْ مأواكم
خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ من الاوقات التي يخرجون فيها لشرب الحميم فانها خارجها كما قال تعالى
ثُمَّ اِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَاِلَى الْجَحِيْمِ وعن ابن عباس انه في من علم الله تعالى انهم يؤمنون فما بمعنى
من اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ في صنعه عَلِيْمٌ ۝ بخلقه وَكَذٰلِكَ كما متعنا عصاة الانس والجن بعضهم
ببعض نُوَلِّيْ من الولاية بَعْضَ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضًا اي على بعض بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ من المعاصي
يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ اي من مجموعكم الصادق بالانس او رسل الجن نذرهم
الذين يسمعون كلام الرسل فيبلغون قومهم يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ؕ
قَالُوْا شَهِدْنَا عَلٰٓى اَنْفُسِنَا ان قد بلغنا قال تعالى وَغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فلم يؤمنوا وَشَهِدُوْا عَلٰٓى
اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ۝ ذٰلِكَ اي ارسال الرسل اَنْ اللام مقدرة وهي مخففة اي لانه لَّمْ يَكُنْ
رَّبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ منها وَّاَهْلُهَا غٰفِلُوْنَ ۝ لم يرسل اليهم رسول يبين لهم وَلِكُلٍّ من العاملين
دَرَجٰتٌ جزاء مِّمَّا عَمِلُوْا من خير وشر وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ۝ بالياء والتاء وَرَبُّكَ الْغَنِيُّ عن خلقه
وعبادتهم ذُو الرَّحْمَةِ ؕ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ يا اهل مكة بالاهلاك وَيَسْتَخْلِفْ مِنْۢ بَعْدِكُمْ مَّا يَشَآءُ من الخلق
كَمَآ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ۝ اذهبهم ولكنه تعالى ابقاكم رحمة لكم اِنَّ مَا تُوْعَدُوْنَ من الساعة
والعذاب لَاٰتٍ لا محالة وَّمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ۝ فائتين عذابنا قُلْ لهم يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ حالتكم
اِنِّيْ عَامِلٌ ۚ على حالتي فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ موصولة مفعول العلم تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ ؕ اي العاقبة
المحمودة في الدار الآخرة انحن ام انتم اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ يسعد الظّٰلِمُوْنَ ۝ الكافرون وَجَعَلُوْا اي كفار مكة
لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَاَ خلق مِنَ الْحَرْثِ الزرع وَالْاَنْعَامِ نَصِيْبًا يصرفونه الى الضيفان والمساكين ولشركائهم نصيبا
يصرفونه الى سدنتها فَقَالُوْا هٰذَا لِلّٰهِ بِزَعْمِهِمْ بالفتح والضم وَهٰذَا لِشُرَكَآئِنَا ۚ فكانوا اذا سقط في نصيب
الله شيء من نصيبها التقطوه او في نصيبه شيء من نصيبه تركوه وقالوا ان الله غني عن هذا كما قال تعالى
فَمَا كَانَ لِشُرَكَآئِهِمْ فَلَا يَصِلُ اِلَى اللّٰهِ ۚ اي لجهته وَمَا كَانَ لِلّٰهِ فَهُوَ يَصِلُ اِلٰى شُرَكَآئِهِمْ ؕ سَآءَ بئس
مَا يَحْكُمُوْنَ ۝ حكمهم هذا وَكَذٰلِكَ كما زين لهم ما ذكر زَيَّنَ لِكَثِيْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ بالوأد
شُرَكَآؤُهُمْ من الجن بالرفع فاعل زين وفي قراءة ببنائه للمفعول ورفع قتل ونصب الاولاد به
لابن عامر ١٢ على انه نائب الفاعل ١٢

١٥ ع ٨ ٢

---

٥١ قوله انتفع الانس بتزيين الجن لهم عبارة الخازن ربنا استمتع بعضنا ببعض يعني استمتع الانس بالجن والجن بالانس فاما استمتاع الانس بالجن فقال الكلبي كان الرجل في الجاهلية اذا سافر فنزل بارض قفر خاف على نفسه من الجن فقال اعوذ بسيد هذا الوادي من شر سفهاء قومه فيبيت في جوارهم وأما استمتاع الجن بالانس فهو انهم قالوا اسدنا الانس حتى عاذوا بنا فيزدادون بذلك شرفا في قومهم وعظما في انفسهم وقيل استمتاع الانس بالجن هو ما كانوا يلقون اليهم من الاراجيف والسحر والكهانة وتزيينهم الامور التي كانوا يهوونها ويسهلون سبيلها عليهم واستمتاع الجن بالانس طاعة الانس للجن ما يزينون لهم في الضلالة والمعاصي وقيل استمتع الانس بالجن فيما كانوا يدلونهم على انواع الشهوات واصناف الطيبات ويسهلونها عليهم واستمتع الجن بالانس في طاعة الانس للجن فيما يامرونهم به وينقادون لحكمهم فصار الجن كالرؤساء للانس والانس كالاتباع ١٢ جمل ٥٢ قوله والجن بطاعة الانس لهم قال في تفسير الكبير في تفسير هذا الاستمتاع ان الانس كانوا يطيعون الجن وينقادون لحكمهم فصار الجن كالرؤساء والانس كالاتباع والخادمين المطيعين المنقادين الذين لا يخالفون رئيسهم ومخدومهم في قليل ولا كثير ولا شك ان هذا الرئيس قد انتفع بهذا الخادم فهذا استمتاع الجن بالانس ١٢ ٥٣ قوله وهذا تحسر منهم اي ما وقع منهم من تلك المقالة تحسر وتحزن على ما سلف منهم من طاعة الشيطان و اتباع الهوى ١٢ صاوي ٥٤ قوله على لسان الملائكة مرور على القول بان الله لا يكلمهم يوم القيامة اصلا ١٢ صاوي ٥٥ قوله من الاوقات التي يخرجون فيها تبع المفسر في ذلك شيخه جلال الدين المحلي في تفسير سورة الصافات وهو مخالف لظاهر قوله تعالى يريدون ان يخرجوا من النار وما هم بخارجين منها والاحسن ان يقال الا ما شاء الله من الاوقات التي ينقلون فيها من النار الى الزمهرير فينقلون من عذاب النار ويدخلون واديا من الزمهرير هو شدة البرد ما يقطع بعضهم من بعض فيطلبون الرد الى الجحيم كما ذكره في حواشي البيضاوي ١٢ صاوي ٥٦ قوله فما بمعنى من قال في الكبير ثم قال تعالى الا ما شاء الله وفيه وجوه الاول ان المراد منه استثناء اوقات المحاسبة لان في تلك الاحوال ليسوا بخالدين في النار الثاني المراد الاوقات التي ينقلون فيها من عذاب النار الى عذاب الزمهرير وروي انهم يدخلون واديا فيه برد شديد فهم يطلبون الرد من ذلك البرد الى حر الجحيم والثالث قال ابن عباس استثنى الله تعالى قوما سبق في علمه انهم يسلمون وعلى هذا القول يجب ان تكون ما بمعنى من قال الزجاج والقول الاول اولى لان معنى الاستثناء انما هو من يوم القيمة ملخصا اقول فما استثنى الشارح بقوله من الاوقات التي يخرجون فيها لشرب الحميم فانها خارجها اتباعا للشيخ المحلي قاله في سورة الصافات ليس له سند صحيح لانه خالف لظاهر قوله تعالى يريدون ان يخرجوا من النار وما هم بخارجين منها ولا اعلم من اين قاله ايضا مخالف لجمهور المفسرين ١٢ ٥٧ قوله نولي الخ اي نتبع بعضهم بعضا في النار او نسلط بعضهم على بعض او نجعل بعضهم اولياء بعض ١٢ مدارك ٥٨ قوله من الولاية بفتح الواو بمعنى النصرة والتولي وبكسرها بمعنى السلطان والملك كذا ذكره الزمخشري في قوله هنالك الولاية لله الحق والمعنى الثاني اليق بالمقام يدل عليه قول المصنف اي على بعض ١٢ ك ٥٩ قوله يا معشر الجن والانس الخ عن الضحاك بعث الى الجن رسلا منهم كما بعث الى الانس رسلا منهم لانهم به آنس وعليه ظاهر النص وآخرون الرسل من الانس خاصة وانما قيل رسل منكم لانه لما جمع الثقلين في الخطاب صح ذلك وان كان من احدهما كقوله يخرج منهما اللؤلؤ و المرجان او رسلهم رسل نبينا كقوله ولوا الى قومهم منذرين ١٢ مدارك ٦٠ قوله اي من مجموعكم اي بعضكم الصادق بالانس الخ فيه اشارة الى جواب كيف قال ذلك والرسل انما كانت من الانس خاصة على الصحيح والجواب من وجهين كما ذكره المفسر ١٢ جمل ٦١ قوله وغرتهم الحيوة الدنيا ذم لهم على سوء نظرهم وخطاء رأيهم فانهم اغتروا بالحيوة الدنياوية واللذات المخدجة واعرضوا عن الآخرة بالكلية حتى كان عاقبة امرهم ان اضطروا الى الشهادة على انفسهم بالكفر والاستسلام للعذاب الخلد تحذيرا للسامعين من مثل حالهم ١٢ ق ٦٢ قوله وشهدوا على انفسهم كرر شهادتهم على انفسهم لاختلاف مشهود به فاولا شهدوا بتبليغ الرسل لهم وثانيا شهدوا بكفرهم زيادة في التقبيح عليهم والمقصود من ذكر ذلك الاتعاظ به والتحذير من فعل مثل ذلك ١٢ صاوي ٦٣ قوله كانوا كافرين فان قيل كيف اقروا على انفسهم بالكفر في هذه الآية وجحدوا في آية اخرى وهي والله ربنا ما كنا مشركين اجيب بتفاوت الاحوال والمواطن في ذلك اليوم المتطاول فيقرون في بعضها و يجحدون في آخر ١٢ خطيب ٦٤ قوله ذلك الخ مبتدأ خبره ان لم يكن ربك الخ بحذف اللام والمعنى ذلك ثابت لان الشان لم يكن ربك الخ وقوله وهي مخففة اي من الثقيلة واسمها ضمير الشان والتقدير ذلك لانه اي الشان لم يكن ربك الخ ١٢ جمل ٦٥ قوله جزاء دفع بذلك ما يقال ان الدرجات بالجنة للطائعين فينافي العموم المتقدم فاجاب بان المراد بالدرجات الجزاء وهو صادق بالدرجات والدركات واجيب ايضا بان في الكلام اكتفاء اي و دركات على حد سرابيل تقيكم الحر اي والبرد ١٢ صاوي ٦٦ قوله وربك الغني هذا مرتب على ما قبله جواب عما يقال حيث كان لكل من الطائعين والعاصين لا نصر لهم منه فما وجه احيائهم وعدم تعجيل ذلك لهم فاجاب بانه الغني فلا ينتفع بطاعة الطائع ولا تضره معصية العاصي ١٢ صاوي ٦٧ قوله من الساعة بيان لما في اسم ان وخبرها آت ١٢ جمل ٦٨ قوله حالتكم يقال للرجل اذا امر ان يثبت على حاله على مكانتك يا فلان اي اثبت على ما انت عليه والمكانة بمعنى المكان كمقام ومقامة ١٢ ك ٦٩ قوله نصيبا اكتفى في الآية بذكر نصيبه سبحانه عن ذلك بدلالة قوله وهذا لشركائنا ١٢ ك ٧٠ قوله سدنتها بفتح السين والدال اي خدامها قال الجوهري السادن خادم الكعبة وبيت الاصنام والجمع السدنة ١٢ ك ٧١ قوله فهو يصل الى الله روي انهم كانوا يعينون شيئا من الحرث والنتاج لله ويصرفونه الى الضيفان والمساكين وشيئا منها لآلهتهم وينفقونها على سدنتها ويذبحون عندها ثم انهم اذا رأوا ما عينوا لله ازكى بدلوه بما لآلهتهم وان رأوا ما لآلهتهم ازكى فتركوها بحالها لآلهتهم ١٢ ق ٧٢ قوله بالوأد هو دفن الاناث احياء خوفا من الفقر من التزويج ١٢ الكبير وغيره ٧٣ قوله وفي قراءة ببنائه للمفعول اي قرأ ابن عامر وحده زين بضم الزاي وكسر الياء وبضم اللام من قتل واولادهم بنصب الدال وشركائهم بالخفض والتقدير زين لكثير من المشركين قتل شركائهم اولادهم الا انه فصل بين المضاف والمضاف اليه بالمفعول به وهو الاولاد وهو مكروه في الشعر واذا كان مستكرها في الشعر فكيف في القرآن الذي هو معجز في الفصاحة لكن قال في الخطيب ان القراءة المذكورة صحيحة متواترة وتركيبها صحيح في العربية فلا يجوز الطعن فيها ولا في ناقلها والباقون زين بفتح الزاي والياء و قتل بفتح اللام اولادهم بالجر شركاؤهم بالرفع ١٢ الكبير +

وجر شركائهم باضافته[1] وفيه الفصل بين المضاف والمضاف اليه بالمفعول ولا يضر[2] واضافة القتل الى الشركاء لامرهم به لِيُرْدُوْهُمْ يهلكوهم وَلِيَلْبِسُوْا[3] يخلطوا عَلَيْهِمْ دِيْنَهُمْ ۖ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ[4] مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ○ وَقَالُوْا هٰذِهٖٓ[5] اَنْعَامٌ وَّحَرْثٌ حِجْرٌ[6] حرام لَّا يَطْعَمُهَآ اِلَّا مَنْ نَّشَآءُ من خدمة الاوثان وغيرهم[7] بِزَعْمِهِمْ اى لاحجة لهم فيه وَاَنْعَامٌ حُرِّمَتْ ظُهُوْرُهَا فلا تركب كالسوائب[8] والحوامي وَاَنْعَامٌ لَّا يَذْكُرُوْنَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا عند ذبحها بل يذكرون اسم اصنامهم ونسبوا ذلك الى الله افْتِرَآءً[9] عَلَيْهِ ۭ سَيَجْزِيْهِمْ بِمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ○ عليه وَقَالُوْا مَا فِيْ بُطُوْنِ هٰذِهِ الْاَنْعَامِ المحرمة وهو السوائب والبحائر خَالِصَةٌ[10] حلال لِّذُكُوْرِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلٰٓى اَزْوَاجِنَا ۚ اى النساء وَاِنْ يَّكُنْ مَّيْتَةً بالرفع والنصب مع تانيث الفعل وتذكيره فَهُمْ فِيْهِ شُرَكَآءُ ۭ سَيَجْزِيْهِمُ اللّٰهُ وَصْفَهُمْ ۭ ذلك بالتحليل والتحريم اى جزاءه اِنَّهٗ حَكِيْمٌ في صنعه عَلِيْمٌ ○ بخلقه قَدْ خَسِرَ[11] الَّذِيْنَ قَتَلُوْٓا بالتخفيف والتشديد اَوْلَادَهُمْ بالوأد سَفَهًۢا جهلا[12] بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّحَرَّمُوْا مَا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ مما ذكر افْتِرَآءً عَلَى اللّٰهِ ۭ قَدْ ضَلُّوْا وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ○ وَهُوَ الَّذِيْٓ[13] اَنْشَاَ خلق جَنّٰتٍ بساتين مَّعْرُوْشٰتٍ مبسوطات على الارض كالبطيخ[14] وَّغَيْرَ مَعْرُوْشٰتٍ بان ارتفعت على ساق كالنخل وَّ انشأ النَّخْلَ وَالزَّرْعَ[15] مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ ثمره وحبه في الهيئة[16] والطعم وَالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا ورقهما وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ۭ طعمهما كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ[17] قبل النضج وَاٰتُوْا حَقَّهٗ[18] زكوته يَوْمَ حَصَادِهٖ بالفتح والكسر من العشر او نصفه وَلَا تُسْرِفُوْا[19] باعطاء كله فلا يبقى لعيالكم شيء اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ○ المتجاوزين ما حد لهم وَ انشأ مِنَ الْاَنْعَامِ حَمُوْلَةً[20] صالحة للحمل عليها كالابل الكبار وَّفَرْشًا[21] لا تصلح له كالابل[22] الصغار والغنم سميت فرشا لانها كالفرش للارض لدنوها منها كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۭ طرائقه في التحليل والتحريم اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ○ بين العداوة ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ۚ[23] اصناف بدل[24] من حمولة وفرشا مِنَ الضَّاْنِ زوجين اثْنَيْنِ ذكرا وانثى وَمِنَ الْمَعْزِ بالفتح والسكون[25] اثْنَيْنِ ۭ قُلْ يا محمد لمن حرم ذكور الانعام تارة واناثها اخرى ونسب ذلك الى الله ءٰۤالذَّكَرَيْنِ[26] مِنَ الضان والمعز حَرَّمَ الله عليكم اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ منهما اَمَّا اشْتَمَلَتْ[27] عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ۭ ذكرا كان او انثى نَبِّـُٔـوْنِيْ[28] بِعِلْمٍ عن كيفية تحريم ذلك اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○ فيه المعنى من اين جاء التحريم فان كان[29] من قبل الذكورة فجميع الذكور حرام او الانوثة فجميع الاناث او اشتمال الرحم فالزوجان فمن اين التخصيص والاستفهام للانكار وَمِنَ الْاِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ ۭ قُلْ ءٰۤالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ

---

[1] قوله باضافته اے اضافة قتل الى شركائهم اضافة للفاعل على سبيل الاسناد المجازي كما قال واضافة القتل الخ وقوله واضافة القتل مبتدا وقوله لامرهم به خبر والفاعل الحقيقي لهذا المصدر هو الكثير القاتلون لاولادهم وحقيقة الاسناد وكذلك زين لكثير قتلهم اولادهم بسبب امر شركائهم لهم به ١٢ جمل

[2] قوله ولا يضر رد لقول صاحب الكشاف انه ضعيف في العربية معدود من ضرورات الشعر ومنهم من قال ان اضافة المصدر الى معموله اضافة لفظية ويجوز فيه الفصل لانه بتقدير الانفصال واضافة القتل الى الشركاء مع عدم مباشرتهم لذلك لامرهم به لانهم هم الذين زينوا ذلك دعوا اليه فكانهم فعلوه ١٢ ك

[3] قوله يخلطوا اے يدخلوا عليهم الشك في دينهم وكانوا على دين اسمٰعيل ع فرجعوا عنه لتلبيس الشياطين ١٢ ابي السعود والكبير وغيره

[4] قوله ولو شاء الله اے عدم فعلهم ذلك ما فعلوه اے ما زين لهم من القتل واللبس - ابو السعود وقال صاحب المدارك وفيه دليل على ان الكائنات كلها من مشية الله تعالى ١٢

[5] قوله وقالوا الخ هذا نوع آخر من انواع قبائحهم وقوله هذه انعام الاشارة الى ما جعلوه لآلهتهم ١٢ صاوي

[6] قوله حجر فعل بمعنى مفعول كالذبح بمعنى المذبوح يستوي فيه الواحد والكثير ١٢ ك

[7] قوله وغيرهم اے من الرجال دون النساء ١٢ ابو السعود

[8] قوله كالسوائب الخ عبارة ابي السعود يعنون بها البحائر والسوائب والحوامي ١٢ جمل

[9] قوله افتراء عليه معمول لمحذوف كما قدره الشارح ١٢ جمل

[10] قوله خالصة خبر عن ما باعتبار معناها ومحرم خبر لها باعتبار لفظها فعلى هذا تكون التاء في خالصة للتانيث وهذا من جملة ما قيل هنا لكنه بعيد من قول الشارح حلال فالظاهر ان المناسب ان التاء للنقل للاسمية او للمبالغة كما في علامة ونسابة ١٢ الجمل

[10] قوله خالصة لذكورنا ومحرم على ازواجنا قال ابن عباس وقتادة والشعبي اراد اجنة البحائر والسوائب فما ولد منها حيا فهو خالص للرجال دون النساء وما ولد ميتة اكله الرجال والنساء جميعا وادخال الهاء في خالصة للتاكيد كالخاصة والعامة ١٢ معالم

[11] قوله قد خسر الذين قتلوا اولادهم اے في الدنيا باعتبار السعي في نقص عددهم وازالة ما انعم الله به عليهم وفي الآخرة باستحقاق العذاب الاليم والجملة جواب قسم محذوف ١٢ ك

[12] قوله جهلا بان الله هو رازق اولادهم لا هم ١٢ مد

[13] قوله وهو الذي انشا جنت هذا امتنان من الله على عباده وبيان ان كل نعمة منه ١٢ صاوي

[14] قوله كالبطيخ هذا يقتضي ان البطيخ يسمى بستانا وجنة مع ان البستان في اللغة اعتبر في حقيقته ان يكون فيه شجر او نخل او هما ١٢ جمل

[15] قوله والنخل والزرع قدر المفسر انشا اشارة الى انه معطوف على جنت عطف خاص على عام والنكتة عموم النفع بالنخل والزرع لا قامتهما بنية الآدمي فهما يغنيان عن غيرهما وغيرهما لا يغني عنهما والمراد بالزرع جميع الحبوب التي يقتات بها ١٢ صاوي

[16] قوله في الهيئة والطعم اے والرائحة والحجم ايضا وهو حال مقدرة لان النخل وقت خروجه لا اكل فيه حتى يكون مختلفا وهو كقوله فادخلوها خالدين ١٢ م

[17] قوله اذا اثمر اے من ثمر كل واحد وفائدة اذا اثمر ان يعلم ان اول وقت الاباحة وقت اطلاع الشجر الثمر ولا يتوهم انه لا يباح الا اذا ادرك ١٢ كما

[18] قوله واتوا حقه اريد به ما كان يتصدق به يوم الحصاد بطريق الوجوب من غير تعيين المقدار لا للزكوة المقدرة فانها فرضت بالمدينة والسورة مكية وقيل الزكوة والآية مدنية وصححه فخر الدين الرازي وقوله من العشر اے فيما سقته السماء وقوله او نصفه اے فيما سقي بالدوالي ١٢

[19] قوله ولا تسرفوا اے تجاوزوا الحد باخراجه كله للفقراء او بعدم الاخراج من اصله او بانفاقه في المعاصي والاقرب الاول اقتصر عليه المفسر لان سبب نزولها ان ثابت بن قيس صرم خمس مائة نخلة يوم احد ولم يترك لاهله شيئا ١٢ صاوي

[20] قوله حمولة وفرشا منصوبان على انهما على نسق على جنات اے وانشا من الانعام حمولة والحمولة ما اطاق الحمل عليه من الابل والفرش صغارها هذا هو المشهور في اللغة وقيل الحمولة كبار من النعم اعني الابل والبقر والغنم والفرش صغارها ١٢ ج

[21] قوله وفرشا اى ما يفرش للذبح او ما كالفرش المصنوع من شعره وصوفه ووبره وقيل الكبار الصالحة للحمل و الصغار الدانية من الارض كانها فرش مفروش عليها ١٢

[22] قوله كالابل يشير بزيادة الكاف الى ما نقل من اهل اللغة ان الحمولة كبار الابل والفرش صغارها و قال الزجاج اجمعوا عليه ليس مرادهم الحصر في الابل بل انما ذكره على سبيل المثال والحمولة كبار الانعام والفرش صغارها وهما يعمان الابل والبقر والغنم وبدل له انه ابدل منه ثمانية ازواج ١٢ ك

[23] قوله ثمانية ازواج هذا العدد تمهيد لما سيق الكلام من الانكار المتعلق بتحريم كل واحد من الذكر والانثى وما في بطنها و قوله من الضان اثنين بدل من ثمانية ازواج منصوب بناصبه وهو العامل في من اے انشا من الضان زوجين الكبش والنعجة وقوله من المعز اثنين عطف على مثله شريك له في حكمه اے وانشا من المعز زوجين التيس والعنز ونصب الذكرين والانثيين بحرم وهو موخر عنهما بحسب المعنى وان توسط بينهما صورة ١٢ ابي السعود

[24] قوله بدل من حمولة اے او مفعول كلوا ولا تتبعوا معترض بينهما او فعل دل عليه او حال من معنى مختلفة او متعددة والزوج ما معه آخر من جنسه يزاوجه وقد يقال لمجموعهما والمراد الاول ١٢ ق

[25] قوله بالفتح والسكون اے قرئ بفتح العين وبسكون العين قال في الخطيب قرأ ابن كثير وابو عمرو وابن عامر بفتح العين والباقون بالسكون ١٢

[26] قوله آلذكرين الخ والمراد بالذكرين الذكر من الضان والذكر من المعز وبالانثيين الانثى من الضان و الانثى من المعز والمعنى انكار ان يحرم الله من جنسي الغنم ضانها ومعزها شيئا من نوعي ذكورها واناثها ولا مما تحمله الاناث وذلك انهم كانوا يحرمون ذكورة الانعام تارة واناثها طورا واولادها كيف ما كانت ذكورا او اناثا او مختلطة تارة وكانوا يقولون قد حرمها الله فانكر ذلك عليهم وانتصب الذكرين بحرم وكذا ام الانثيين اے ام حرم الانثيين وكذا ما في اما اشتملت ١٢ مدارك

[27] قوله اما اشتملت اے ام حرم ما انضمت ففيه ادغام ام عاطفة في ما الموصولة ١٢

[28] قوله نبئوني بعلم اے علمنا شيء عن طريق الاخبار من الله تعالى بانه حرم ما ذكر وهذا امر تعجيز اذ هم لا يعترفون بنبوة النبي فلا طريق لهم الى معرفة امثال ذلك الا بالمشاهدة والسماع وقد نفاه بقوله ام كنتم شهداء ١٢ جمل

[29] قوله فان كان من قبل الذكورة اے فان كان سبب التحريم الذكورة لزمكم تحريم جميع الذكور و ان كانت الانوثة لزمكم تحريم جميع الاناث وان كان اشتملت عليه ارحام لزمكم تحريم الجميع فلاى شيء خصصتم التحريم ببعض الذكور والاناث فمن اين التخصيص اے تخصيص تحريم البحائر والسوائب بالابل دون بقية النعم من البقر والغنم ١٢ صاوي ◆

لـه قوله ام بل يريد ان ام منقطعة بمعنے الاستفهام والاضراب لان بعدها جملة مستقلة ١٢ک ٢ـه قوله قل لا اجد لما الزمهم الله الحجة بان التحريم من عند انفسهم لا من عند الله اخبرهم بما ثبت تحريمه عن الله فهو نتيجة ما قبله وثمرته والمعنے قل يا محمد لكفار مكة لا اجد فيما اوحي الى الخ. صاوي واختلف في هذه الآية فذهب بعض اهل العلم الى ان التحريم مقصور علے هذه الاشياء يروے ذلک عن عائشة وابن عباس قالوا ويدخل في الميتة المنخنقة والموقوذة وما ذكر في اول سورة المائدة واكثر العلماء على ان التحريم لا يختص بهذه الاشياء بل المحرم بنص الكتاب ما ذكرههنا وذلک معنى قوله تعالىٰ قل لا اجد فيما اوحي الى محرما وقد حرمت السنة اشياء يجب القبول بها منها ما روي عن ابن عباس قال نهى رسول الله صلے الله عليه وسلم عن كل ذي ناب من السباع وكل ذي مخلب من الطير والاصل عند الشافعي في ذلک لباب ان ما لم يرد فيه نص تحريم او تحليل فان كان مما امر الشرع بقتله كما قال خمس فواسق يقتلن في الحل والحرم او نهي عن قتله كما روے انه نهي عن قتل النحلة وقتل النملة فهو حرام وما سوے ذلک فالمرجع فيه الى الاغلب من عادات العرب فما ياكله الاغلب منهم فهو حلال وما لا ياكله الاغلب منهم فهو حرام لان الله تعالىٰ خاطبهم بقوله قل احل لكم الطيبات فثبت ان ما استطابوه فهو حلال ١٢ معالم ٣ـه قوله يطعمه اے يتناوله اكلا وشربا او دواء او غير ذلک ١٢ خطيب ٤ـه قوله مع التحتانية صوابه مع الفوقانية وتكون حينئذ تامة فالقراءة ثلاثة قرا ابن كثير وحمزة الا ان تكون بالتاء وميتة بالنصب على تقدير الا ان تكون العين او النفس او الجثة ميتة وقرا ابن عامر الا ان تكون بالتاء وميتة بالرفع على المعنے الا ان تقع ميتة او تحدث ميتة والباقون الا ان يكون ميتة اے الا ان يكون الماكول ميتة او الا ان يكون الموجود ميتة ١٢ كبير وجمل ٥ـه قوله فانه اے الخنزير او لحمه ورجح الاول بانها اقرب وان التحريم ليس مختصا بلحمه واختاره ابن حزم ورجح الثاني بانه المقصود بالاخبار عنه وتخصيصه لانه اكثر بالقصد منه اللحم ١٢ک ٦ـه قوله او فسقا اے ذا فسق اے معصية فهذا من قبيل المبالغة على حد زيد عدل اذ من المعلوم ان الفسق هو الخروج عن الطاعة والعين المحرمة ذات ووصفها بالفسق مجاز وفي جعل العين المحرمة عين الفسق مبالغة في كون تناولها فسقا اه جمل وفے الكبير وانما سمي ذلک فسقا لتوغله في باب الفسق ١٢ ابي السعود ٧ـه قوله فمن اضطر الخ اي فمن دعته الضرورة الى اكل شيء من هذه المحرمات قوله غير باغ اے على مضطر... مثله مارک لمواساته قوله ولا عاد اے متجاوز قدر حاجته من تناوله ١٢ مدارک ٨ـه قوله ويلحق بما ذكر اے من الامور الاربعة وكان الاولى تقديم هذا على قوله فمن اضطر الخ وهذا جواب عن سوال تقديره المحرمات وغير صورة فيما ذكروا الآية يقتضے الحصر فيه والحاصل والجواب لذي اراده ان الحصر بالنسبة الى المحرم في القرآن بدليل قوله فيما اوحي الي فلا ينافي ان هناک محرمات اخر بالسنة اه جمل اقول لكن بقي ههنا كلام وهو ان الخبر الواحد لا يكون ناسخا نص القرآن فكيف يبطل الحصر فجوابه ان عدم التحريم ماسوے الاربعة ثبت بالآية ورفع بالخبر لكن عدم التحريم معناه بقاء الاباحة الاصلية فالخبر قد حرم حلالا لاصل ولم يرفع حكما شرعيا ومثله ليس نسخا اتفاقا ١٢ تفسير الاحمدي فتدبر ٩ـه قوله من الطير اے وكذلک ما امر بقتله كالحية والعقرب وما نهي عن قتله كالنحلة والنملة ومعنى الآية لا اجد فيما اوحي الي الآن او مما كنتم تستحلونه في الجاهلية او من الانعام فلا يكون السنة ناسخة له بل زيادة عليه اما الموقوذة واخواتها فمن الميتة وقد تعلق لبعضهم لظاهر الآية فقال بانحصار المحرمات فيها روے ذلک عن ابن عباس وعائشة ونسب الى مالک ١٢ک ١٠ـه قوله ما لم تفرق اصابعه اے ما لم تكن مشقوق الاصابع من البهائم والطير ١٢ک ١١ـه قوله كالابل الخ ادخلت الكاف في هذا الحكم الاوز والبط ١٢ صاوی ١٢ـه قوله الثروب جمع ثرب بسكون الراء وهو شحم رقيق يغشي الكرش والامعاء اه قاموس قوله وشحوم الكلى جمع كلية بضم الكاف بمعنے گرده اه صراح وتفسير الثروب بما ذكر نظرا لمعناها اللغوي والمراد بها ههنا الشحم الذي على الامعاء لئلا ينافي الاستثناء في قوله او الحوايا فان الحوايا هي الامعاء وشحمها حلال بمقتضے الاستثناء فادخالها في الثروب المحرمة يوجب التناقض في الكلام فتلخص ان الذي حرم عليهم من الشحوم هو شحم الكرش والكلى وان ما عدا ذلک حلال لهم ١٢ جمل ١٣ـه قوله او حملته الحوايا قوله او الحوايا في موضع رفع عطفا على ظهورهما اے والا الذي حملته الحوايا من الشحم فانه ايضا غير محرم وهذا هو الظاهر ١٢ ١٤ـه قوله جمع حاويا او حاوية وفي ابي السعود وهي جمع حاوية او حاويا كقاصعاء وقواصع او حوية كسفينة وسفائن ١٢ في البيضاوي ١٥ـه قوله بما سبق في سورة النساء اے فبظلم من الذين هادوا حرمنا عليهم طيبات احلت لهم ١٢ ابو السعود ١٦ـه قوله في اخبارنا ومواعيدنا اى بان سبب التحريم هو بغيهم لا كما قالوا حرمها اسرائيل على نفسه فنحن مقتدون به فقد كذبوا بذلک بل لم يطرا التحريم الا بعد موسى ولم يكن ذلک محرما على احد قبلهم لا في شرع ابراهيم ولا غيره وانما حرم اسرائيل على نفسه بالخصوص لحم الابل من اجل شفائه من عرق النسا الذي كان به ١٢ صاوي ١٧ـه قوله فيه تلطف دفع بذلک ما يقال ان مقتضے الظاهر فقل ربكم ذو عقاب شديد فاجاب بانه تلطف بدعائهم الى الايمان لئلا يقطع التائب ولا يياس ١٢ صاوي ١٨ـه قوله سيقول الذين اشركوا هذا اخبار من الله لنبيه بما يقع منهم في المستقبل وقد وقع كما حكاه الله عنهم في سورة النحل قال الذين اشركوا لو شاء الله ما عبدنا من دونه من شيء وانما قالوه اظهارا لكونهم على الحق لا اعتذارا من ارتكاب هذه القبائح يدعون ان المشية لازمة للرضاء فلا يشاء الا ما يرضاه الكفر بمشيته فهو راض به فكيف تقول يا محمد انا نعذب على شيء اراده الله منا ورضيه وحاصل رد تلک الشبهة ان تقول لا يلزم من المشية الرضا بل يشاء القبيح ولا يرضاه ويشاء الحسن ويرضاه فكل شيء بمشيته تم ١٢ صاوي ١٩ـه قوله نحن يشير الى ان الاصل كان تاكيد الضمير لا شركنا ليصح عطف آباؤنا ولكنه ترک للفصل ١٢ک ٢٠ـه قوله تخرصون في القاموس الخرص الكذب وكل قول بالظن ١٢ک ٢١ـه قوله فلله الحجة الفاء جواب شرط محذوف قد ذكره الشارح بقوله ان لم يكن لكم حجة ١٢ ٢٢ـه قوله الحجة البالغة وهے انزال الكتب وارسال الرسل جمل قال في تفسير الزاهدي قال مجاهد حجة بالغة نفس آدمي را كه عوادست عادة گيرنده دل انه تعالىٰ اعطاكم عقولا كاملة وافهاما وافية وآذانا سامعة وعيونا باصرة واقدركم علے الخير والشر وازال الاعذار والموانع بالكلية عنكم فان شئتم ذهبتم الى عمل الخيرات وان شئتم ذهبتم الى عمل المعاصي والمنكرات وهذه القدرة الممكنة معلومة الثبوت بالضرورة وزوال الموانع والعوائق معلوم الثبوت ايضا بالضرورة واذا كان الامر كذلک كان ادعاكم انكم عاجزون عن الايمان والطاعة دعوى باطلة فثبت بما ذكرنا انه ليس لكم على الله الحجة بل لله الحجة البالغة ١٢ كبير ٢٣ـه قوله هلم وهو اسم فعل لا ينصرف عند اهل الحجاز وفعل يونث ويجمع عند بني تميم واصله عند البصريين ها لم من لم اذا قصد حذفت الالف لتقدير السكون في اللام فانه الاصل وعند الكوفيين هل ام فحذف الالف بالقاء حركتها على اللام وهو بعيد لان هل لا تدخل الامر ويكون متعديا كما في الآية ولازما كقوله هلم الينا ١٢ بيضاوي ٢٤ـه قوله احضروا اشارة الى ان هلم ههنا على اللغة الحجازية ١٢ ٢٥ـه قوله شهداءكم انما امروا باحضارهم ليلزمهم الحجة ويظهر ضلالهم وانه لا متمسک لهم سوے تقليدهم ولذلک قيد الشهداء بالاضافة اليهم الدالة على انهم شهداء معروفون بالشهادة لهم وهم قدوتهم الذين ينصرون قولهم ١٢ ٢٦ـه قوله عليكم تحريم الشرک جاز ان على معنى اوصيكم ان لا تشركوا ١٢ خطيب ٢٧ـه قوله ان [illegible] ان ناصبة فمحلها النصب بعليكم على انه

× قوله حرم ربكم عليكم ان لا تشركوا به شيئا وذلک انهم سالوا وقالوا اے الذي حرم الله فامر الله تعالى نبيه ان يبين لهم ذلک فان قيل ما معنے قوله تعالى حرم ربكم

أَحَامُ الْأُنْثَيَيْنِ أَمْ بَلْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ حضور إِذْ وَصّٰكُمُ اللّٰهُ بِهٰذَا التحريم فاعتمدتم ذلك لا بل انتم كاذبون فيه فَمَنْ اى لا احد أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا بذلك لِيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ قُلْ لَّآ أَجِدُ فِيْ مَآ أُوْحِيَ إِلَيَّ شيئا مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗٓ إِلَّآ أَنْ يَّكُوْنَ بالياء والتاء مَيْتَةً بالنصب وفى قراءة بالرفع مع التحتانية أَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا سائلا بخلاف غيره كالكبد والطحال أَوْ لَحْمَ خِنْزِيْرٍ فَإِنَّهٗ رِجْسٌ حرام أَوْ فِسْقًا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ اى ذبح على اسم غيره فَمَنِ اضْطُرَّ الى شئ مما ذكر فاكله غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَإِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ له ما اكل رَّحِيْمٌ ۝ به ويلحق بما ذكر بالسنة كل ذى ناب من السباع ومخلب من الطير وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا اى اليهود حَرَّمْنَا كُلَّ ذِيْ ظُفُرٍ وهو ما لم تفرق اصابعه كالابل والنعام وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُوْمَهُمَآ الثروب وشحم الكلى إِلَّا مَا حَمَلَتْ ظُهُوْرُهُمَآ اى ما علق بها منه أَوِ حملته الْحَوَايَآ الامعاء جمع حاوياء او حاوية أَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ منه وهو شحم الالية فانه احل لهم ذٰلِكَ التحريم جَزَيْنٰهُمْ به بِبَغْيِهِمْ بسبب ظلمهم بما سبق فى سورة النساء وَإِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ۝ فى اخبارنا ومواعيدنا فَإِنْ كَذَّبُوْكَ فيما جئت به فَقُلْ لهم رَّبُّكُمْ ذُوْ رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ حيث لم يعاجلكم بالعقوبة وفيه تلطف بدعائهم الى الايمان وَلَا يُرَدُّ بَأْسُهٗ عذابه اذا جاء عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ۝ سَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ أَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ أَشْرَكْنَا نحن وَلَآ اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ شَيْءٍ فاشراكنا وتحريمنا بمشيته فهو راض به قال تعالى كَذٰلِكَ كما كذب هؤلاء كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ رسلهم حَتّٰى ذَاقُوْا بَأْسَنَا عذابنا قُلْ هَلْ عِنْدَكُمْ مِّنْ عِلْمٍ بان الله راض بذلك فَتُخْرِجُوْهُ لَنَا اى لا علم عندكم إِنْ ما تَتَّبِعُوْنَ فى ذلك إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ ما أَنْتُمْ إِلَّا تَخْرُصُوْنَ ۝ تكذبون فيه قُلْ ان لم يكن لكم حجة فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ التامة فَلَوْ شَآءَ هدايتكم لَهَدٰىكُمْ أَجْمَعِيْنَ ۝ قُلْ هَلُمَّ احضروا شُهَدَآءَكُمُ الَّذِيْنَ يَشْهَدُوْنَ أَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ هٰذَا الذى حرمتموه فَإِنْ شَهِدُوْا فَلَا تَشْهَدْ مَعَهُمْ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَآءَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَهُمْ بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ۝ يشركون

ع ١٧/ ٤

ع ٩/ ٥

قُلْ تَعَالَوْا أَتْلُ اقرأ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ أَنْ مفسرة لَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّ احسنوا بِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَلَا تَقْتُلُوْٓا أَوْلَادَكُمْ بالواد مِّنْ اجل إِمْلَاقٍ فقر تخافونه نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَإِيَّاهُمْ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ الكبائر كالزنا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ اى علانيتها وسرها وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ كالقود وحد الردة ورجم المحصن ذٰلِكُمْ المذكور وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ تتدبرون وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ

بحذف النون ١٢

اے بحفظه ١٢ ق

۵۱ قوله الا بالتی هی احسن یعنی بما فیه اصلاحه وتثمیره وقال مجاهد هو التجارة فیه وقال الضحاک هو ان یبیع له فیه ولا یاخذ من ربحه شیئا ۱۲ معالم ۵۲ قوله حتی یبلغ اشده لیس غایة للنهی اذ لیس المعنی فاذا بلغ اشده فاقربوه لان هذا یقتضی اباحة اکل الولی له بعد بلوغ الصبی بل هو غایة لما یفهم من النهی کانه قیل احفظوه حتی یصیر بالغا رشیدا فحینئذ سلموه الیه ۱۲ ابو السعود ۵۳ قوله بان یحتلم کذا فسره الشعبی ومالک وقیل یعقل وقال الضحاک عشرون سنة والسدی ثلثون ومجاهد ثلث وثلثون کما ورد فی حدیث اخرجه ابن مردویه باسناد حسن عن ابن المسیب مرسلا ۱۲ ۵۳ قوله بان یحتلم وهذا الدلیل علی جواز القربان بعد البلوغ ولکن هذا خرج علی وفق الحال والعادة ۱۲ تفسیر زاهدی ۵۴ قوله الا وسعها ای الا ما یسعها ولا تعجز عنها وانما اتبع الامر بایفاء الکیل والمیزان ذلک لان مراعاة الحد من القسط الذی لا زیادة فیه ولا نقصان مما فیه حرج فامر ببلوغ الوسع وان ما وراءه معفو عنه ۱۲ صاوی ۵۵ قوله فلا مواخذة علیه ای لا اثم ولکنه یضمن ما اخطا فیه لان العمد والخطا فی اموال الناس سواء ۱۲ مدارک ۵۶ قوله ولو کان ذا قربی ای ولو کان المقول له او علیه فی شهادة او غیرها من اهل قرابة القائل کقوله ولو علی انفسکم او الوالدین والاقربین ۱۲ مد ۵۷ قوله بالفتح ای للاکثر علی تقدیر اللام علی انه علة لقوله فاتبعوه ۱۲ ک ۵۸ قوله هذا صراطی مستقیما ای دینی لا اعوجاج فیه فشبه الدین القویم بالصراط بمعنی الطریق بجامع ان کلا یوصل للمقصود واستعار اسم المشبه به للمشبه عن طریق الاستعارة التصریحیة الاصلیة ۱۲ صاوی ۵۹ قوله ولا تتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیله

ای لا تتبعوا الادیان المختلفة والطرق التابعة للهوی فان مقتضی الحجة واحد ومقتضی الهوی متعدد لاختلاف الطباع والعادات اه بیضاوی وفی الزاهدی فی تفسیر هذه الآیة یعنی متابعت مکنید جهودی وترسایی وانواع کافری را وهواها وبدعتها را وفی ابی السعود ای لا تتبعوا الادیان المختلفة او طرق البدع والضلالات انتهی ومن ههنا علم ان التقلید الشخصی لغیر المجتهد واجب لانه سبیل واحد فی الدین وان لم یقلد بل اختار مذهبا متبعا لهواه فتفرق عن سبیل الله واخذ السبل المتعددة والطرق المختلفة وضل فان قلت من لم یقلد المجتهد بعینه فهو ایضا اتبع طریقا واحدا لانه آمن بالله ورسوله واتبع رسوله قلت کلا لانه سبیل المؤمنین الیوم علی تقلید الشخصی وقال الله تعالی ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین له الهدی الخ ویتبع غیر سبیل المؤمنین نوله ما تولی ونصله جهنم وساءت مصیرا وایضا قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اتبعوا السواد الاعظم فالسواد الاعظم علی تقلید الشخصی هذا ینبغی فی بحث وان شئت تفصیله فطالع انتصار الحق لسیدی واستاذی ۱۲ ۶۰ قوله الطرق المخالفة ای الادیان المباینة له فشبه الادیان الباطلة بالطرق المعوجة بجامع ان کلا یوصل صاحبه الی المهالک واستعیر اسم المشبه به للمشبه ۱۲ صاوی ۶۱ قوله وثم لترتیب الاخبار ای لا للتراخی فی الزمان ای ثم اخبرکم بان آتینا فلا یرد ان الایتاء قبل الوصیة بدهر طویل ۱۲ ک ۶۲ قوله تماما علی الذی احسن یجوز فیه خمسة اوجه احدها انه مفعول له ای لاجل تمام نعمتنا الثانی انه حال للکتاب ای حال کونه تماما الثالث انه نصب علی المصدر لانه بمعنی آتیناه ایتاء تمام لا نقصان الرابع انه حال من الفاعل ای متممین الخامس انه مصدر منصوب بفعل مقدر من لفظه ویکون علی حذف الزوائد والتقدیر اتممناه اتماما وعلی الذی متعلق بتماما او بمحذوف علی انه صفة هذا اذا لم یجعل مصدرا موکدا فان جعل مصدرا تعین جعله صفة ۱۲ جمل ۶۳ قوله یا اهل مکة قصر الخطاب علیهم لانهم المعاندون فی ذلک الوقت ۱۲ صاوی ۶۴ قوله لـ یشیر الی انه بتقدیر اللام ولا النافیة علة لقوله انزلناه ۱۲ ک ۶۵ قوله ان تقولوا قال فی الکبیر وفیه وجوه الاول قال الکسائی والفراء والتقدیر انزلناه لئلا تقولوا ثم حذف حرف الجار وحرف النفی کقوله یبین الله لکم ان تضلوا وقوله رواسی ان تمید بکم ای لئلا وهذا ما اختاره الشارح الثانی وهو قول البصریین معناه انزلناه کراهة ان تقولوا ولا یجیزون اضمار لا فانه لا یجوز ان یقال جئت ان اکرمک بمعنی ان لا اکرمک والوجه الثالث قال الفراء یجوز ان یکون متعلقة باتقوا والتاویل واتقوا ان تقولوا انما انزل الکتاب انتهی وقوله لئلا تقولوا قال الشیخ والعامل فیه انزلناه مقدرا مدلولا علیه انزلناه الملفوظ به تقدیره انزلناه ان تقولوا قال ولا جائز ان یعمل فیه انزلناه الملفوظ به لئلا یلزم الفصل بین العامل والمعمول باجنبی وذلک ان مبارک اما صفة واما خبر وهو اجنبی علی کل من التقدیرین وهذا الذی منعه هو ظاهر قول الکسائی والفراء ۱۲ ۶۶ قوله انما انزل الکتاب ای جنسه المنحصر فی التوراة والزبور والانجیل لقولهم من قبلنا واما الصحف فلیست من جنس الکتاب فی العرف اه ابن الکمال جمل وتخصیص الانزال بکتابیهما لانهما اللذان اشتهرا من بین الکتب السماویة بالاشتمال علی الاحکام ۱۲ ابو السعود ۶۷ قوله فقد جاءکم بینة من ربکم ای ان صدقتم فیما کنتم تعدون من انفسکم فقد جاءکم ما فیه البیان الساطع والبرهان القاطع فحذف الشرط ۱۲ ج ۶۸ قوله هل ینظرون استفهام انکاری بمعنی النفی هو مزید تخویف وتعزیر لمن بقی علی الکفران قلت ان ظاهر الآیة یقتضی انهم مصدقون بهذه الاشیاء حتی اثبت لهم انتظار احدها اجیب بان هذه الاشیاء لما کانت محققة عوملوا معاملة المنتظر ولم یعول علی اعتقادهم فالمعنی لا مفر لهم من ذلک ۱۲ صاوی ۶۹ قوله علاماته الدالة علی الساعة کطلوع الشمس من مغربها وعن حذیفة والبراء بن عازب کنا نتذاکر الساعة اذ طلع علینا رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال ما تتذاکرون قلنا نتذاکر الساعة فقال لا تقوم حتی تروا قبلها عشر آیات الدخان ودابة الارض وخسف بالمشرق وخسف بالمغرب وخسف بجزیرة العرب والدجال وطلوع الشمس من مغربها ویاجوج وماجوج ونزول عیسی ونار تخرج من عدن تسوق الناس الی المحشر ۱۲ خطیب ابو السعود ۷۰ قوله لا ینفع نفسا ایمانها عن ابی هریرة مرفوعا لا تقوم الساعة حتی تطلع الشمس فاذا طلعت ورآها الناس آمنوا اجمعون وذلک حین لا ینفع نفسا ایمانها ثم قرأ الآیة وعلیه اکثر المفسرین وقیل المراد من بعض الآیات ای آیة کانت من الدخان والدجال ونحوها والصحیح الاول اذ الکفار یسلمون فی زمن عیسی ولو لم ینفعهم ایمانهم ایام عیسی علیه السلام لما صار الدین واحدا فاذا قبض عیسی علیه السلام ومن معه من المسلمین رجع اکثرهم الی الکفر فعند ذلک تطلع الشمس من مغربها روی عبد بن حمید فی تفسیره عن عبد الله بن ابی اوفی قال یاتی قدر ثلث لیال لا یعرفها الا المتهجدون یقوم الرجل فیقرأ حزبه ثم ینام ثم یقوم فعند ذلک تموج الناس بعضهم فی بعض حتی اذا صلوا الفجر وجلسوا فاذا الشمس قد طلعت من مغربها حتی اذا توسطت الشمس رجعت ولابن مردویه عن حذیفة مرفوعا انه یطول اللیلة قدر لیلتین وقد جاء فی روایة ان طلوعها من المغرب یکون ثلثة ایام قال النووی الاصح انه فی یوم واحد ثم تکون کسائر الایام ۱۲ ک ۷۱ قوله کما فی الحدیث قال صلی الله علیه وسلم ان الله جعل بالمغرب بابا مسیرة عرضه سبعون عاما للتوبة لا یغلق ما لم تطلع الشمس من قبله ۱۲ خطیب ۷۲ قوله ان الذین فرقوا دینهم اختلف فی المراد من هذه الآیة فقال الحسن هم جمیع المشرکین لان بعضهم عبد الاصنام وقالوا هذه شفعاؤنا عند الله وبعضهم عبد الملائکة وقالوا انهم بنات الله وبعضهم عبد الکواکب فکان هذا هو تفریق دینهم وقال مجاهد هم الیهود وقال ابن عباس وقتادة والسدی والضحاک هم الیهود والنصاری لانهم تفرقوا فکانوا فرقا مختلفة وقال ابو هریرة رضی الله عنه فی تفسیر هذه الآیة هم اهل الضلالة

اِلَّا بِالَّتِیْ ای بالخصلة التی هِیَ اَحْسَنُ وهی ما فیه صلاحه حَتّٰی یَبْلُغَ اَشُدَّهٗ بان یحتلم وَاَوْفُوا الْکَیْلَ وَ
الْمِیْزَانَ بِالْقِسْطِ بالعدل وترک البخس لَا نُکَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا طاقتها فی ذلک فان اخطأ فی
الکیل والوزن والله یعلم صحة نیته فلا مؤاخذة علیه کما ورد فی حدیث وَاِذَا قُلْتُمْ فی حکم وغیره فَاعْدِلُوْا
بالصدق وَلَوْ کَانَ المقول له او علیه ذَا قُرْبٰی قرابة وَبِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا ذٰلِکُمْ وَصّٰکُمْ بِهٖ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ ○
بالتشدید تتعظون والسکون وَاَنَّ بالفتح علی تقدیر اللام والکسر استینافا هٰذَا الذی وصیتکم به
صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا حال فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ الطرق المخالفة له فَتَفَرَّقَ فیه حذف احدی التائین
تمیل بِکُمْ عَنْ سَبِیْلِهٖ دینه ذٰلِکُمْ وَصّٰکُمْ بِهٖ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ ○ ثُمَّ اٰتَیْنَا مُوْسَی الْکِتٰبَ التوراة وثم
لترتیب الاخبار تَمَامًا للنعمة عَلَی الَّذِیْ اَحْسَنَ بالقیام به وَتَفْصِیْلًا بیانا لِّکُلِّ شَیْءٍ یحتاج الیه فی
الدین وَّهُدًی وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ ای بنی اسرائیل بِلِقَاءِ رَبِّهِمْ بالبعث یُؤْمِنُوْنَ ○ وَهٰذَا القران کِتٰبٌ
اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَکٌ فَاتَّبِعُوْهُ یا اهل مکة بالعمل بما فیه وَاتَّقُوا الکفر لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ ○ انزلناه لِ اَنْ تَقُوْلُوْا
اِنَّمَا اُنْزِلَ الْکِتٰبُ عَلٰی طَآئِفَتَیْنِ الیهود والنصاری مِنْ قَبْلِنَا وَاِنْ مخففة واسمها محذوف ای انا کُنَّا عَنْ
دِرَاسَتِهِمْ قراءتهم لَغٰفِلِیْنَ ○ لعدم معرفتنا لها اذ لیست بلغتنا اَوْ تَقُوْلُوْا لَوْ اَنَّا اُنْزِلَ عَلَیْنَا الْکِتٰبُ لَکُنَّا
اَهْدٰی مِنْهُمْ لجودة اذهاننا فَقَدْ جَآءَکُمْ بَیِّنَةٌ بیان مِّنْ رَّبِّکُمْ وَهُدًی وَّرَحْمَةٌ لمن اتبعه فَمَنْ ای
لا احد اَظْلَمُ مِمَّنْ کَذَّبَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَصَدَفَ اعرض عَنْهَا سَنَجْزِی الَّذِیْنَ یَصْدِفُوْنَ عَنْ اٰیٰتِنَا سُوْٓءَ
الْعَذَابِ ای اشده بِمَا کَانُوْا یَصْدِفُوْنَ ○ هَلْ یَنْظُرُوْنَ ما ینتظر المکذبون اِلَّآ اَنْ تَاْتِیَهُمُ بالتاء
والیاء الْمَلٰٓئِکَةُ لقبض ارواحهم اَوْ یَاْتِیَ رَبُّکَ ای امره بمعنی عذابه اَوْ یَاْتِیَ بَعْضُ اٰیٰتِ رَبِّکَ
ای علاماته الدالة علی الساعة یَوْمَ یَاْتِیْ بَعْضُ اٰیٰتِ رَبِّکَ وهو طلوع الشمس من مغربها کما فی
حدیث الصحیحین لَا یَنْفَعُ نَفْسًا اِیْمَانُهَا لَمْ تَکُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ الجملة صفة نفس اَوْ نفسا لم
تکن کَسَبَتْ فِیْٓ اِیْمَانِهَا خَیْرًا طاعة ای لا تنفعها توبتها کما فی الحدیث قُلِ انْتَظِرُوْا احد هذه
الاشیاء اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ○ ذلک اِنَّ الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا دِیْنَهُمْ باختلافهم فیه فاخذوا بعضه وترکوا
بعضه وَکَانُوْا شِیَعًا فرقا فی ذلک وفی قراءة فارقوا ای ترکوا دینهم الذی امروا به وهم
الیهود والنصاری لَسْتَ مِنْهُمْ فِیْ شَیْءٍ فلا تتعرض لهم اِنَّمَآ اَمْرُهُمْ اِلَی اللّٰهِ یتولاه ثُمَّ
یُنَبِّئُهُمْ فی الاخرة بِمَا کَانُوْا یَفْعَلُوْنَ ○ فیجازیهم به وهذا منسوخ بآیة السیف

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ اى لا اله الا الله فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا اى جزاء عشر حسنات وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا
يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا اى جزاؤه وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ○ ينقصون من جزائهم شيئا قُلْ اِنَّنِىْ هَدٰىنِىْ رَبِّىْٓ
اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ○ ويبدل من محله دِيْنًا قِيَمًا مستقيما مِّلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۚ وَمَا كَانَ مِنَ
الْمُشْرِكِيْنَ ○ قُلْ اِنَّ صَلَاتِىْ وَنُسُكِىْ عبادتى من حج وغيره وَمَحْيَاىَ حياتى وَمَمَاتِىْ موتى لِلّٰهِ رَبِّ
الْعٰلَمِيْنَ ○ لَا شَرِيْكَ لَهٗ فى ذلك وَبِذٰلِكَ اى التوحيد اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ○ من هذه الامة
قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِىْ رَبًّا الها اى لا اطلب غيره وَّهُوَ رَبُّ مالك كُلِّ شَىْءٍ ۚ وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ ذنبا
اِلَّا عَلَيْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ تحمل نفس وَازِرَةٌ آثمة وِّزْرَ نفس اُخْرٰى ۚ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ
فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ○ وَهُوَ الَّذِىْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ الْاَرْضِ جمع خليفة اى يخلف بعضكم بعضا فيها وَرَفَعَ
مفعول ثان ١٢
بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ بالمال والجاه وغير ذلك لِّيَبْلُوَكُمْ ليختبركم فِىْ مَآ اٰتٰىكُمْ اعطاكم ليظهر
المطيع منكم والعاصى اِنَّ رَبَّكَ سَرِيْعُ الْعِقَابِ لمن عصاه وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ للمؤمنين رَّحِيْمٌ ○ بهم ٢٠ ع ١١

سورة الاعراف مكية الا واسئلهم عن القرية الثمان او الخمس آيات مائتان و
خمس اوست آيات بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ الٓمّٓصٓ ○ الله اعلم بمراده بذلك هٰذَا كِتٰبٌ
مبتدأ ١٢ خبر
اُنْزِلَ اِلَيْكَ خطاب للنبى صلى الله عليه وسلم فَلَا يَكُنْ فِىْ صَدْرِكَ حَرَجٌ ضيق مِّنْهُ ان تبلغه مخافة ان تكذب
لِتُنْذِرَ متعلق بانزل اى للانذار بِهٖ وَذِكْرٰى تذكرة لِلْمُؤْمِنِيْنَ ○ به قل لهم اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ
اى وتذكير ١٢
مِّنْ رَّبِّكُمْ اى القرآن وَلَا تَتَّبِعُوْا تتخذوا مِنْ دُوْنِهٖٓ اى الله اى غيره اَوْلِيَآءَ ۚ تطيعونهم فى معصيته
تعالى قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ○ بالتاء والياء تتعظون وفيه ادغام التاء فى الاصل فى الذال وفى قراءة بسكونها
بالتحتية لابن عامر ١٢ ک للاكثر
وما زائدة لتاكيد القلة وَكَمْ خبرية مفعول مِّنْ قَرْيَةٍ اريد اهلها اَهْلَكْنٰهَا اردنا اهلاكها فَجَآءَهَا بَاْسُنَا عذابنا
اے بيتے ١٢
بَيَاتًا ليلا اَوْ هُمْ قَآئِلُوْنَ ○ نائمون بالظهيرة والقيلولة استراحة نصف النهار وان لم يكن معها نوم
حال معطوف على بياتا ١٢ نصف النهار ١٢ ک
اى مرة جاءها ليلا ومرة نهارا فَمَا كَانَ دَعْوٰىهُمْ قولهم اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَآ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اِنَّا
كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ○ فَلَنَسْـَٔلَنَّ الَّذِيْنَ اُرْسِلَ اِلَيْهِمْ اى الامم عن اجابتهم الرسل وعملهم فيما بلغهم وَ
لَنَسْـَٔلَنَّ الْمُرْسَلِيْنَ ○ عن الابلاغ فَلَنَقُصَّنَّ عَلَيْهِمْ بِعِلْمٍ لنخبرنهم عن علم بما فعلوه وَمَا كُنَّا
غَآئِبِيْنَ ○ عن ابلاغ الرسل والامم الخالية فيما عملوا وَالْوَزْنُ للاعمال او لصحائفها بميزان له لسان و
بان تجسد [illegible] العمل ويوزن ١٢ ک
كفتان كما ورد فى حديث كَآئِنٌ يَّوْمَئِذٍ اى يوم السؤال المذكور وهو يوم القيمة الْحَقُّ العدل صفة الوزن
يشير الى ان الظرف خبر المبتدأ ١٢ ک

١ قوله اے لا اله الا الله بها فسر بعضهم الحسنة والظاهر حملها على العموم كما قاله آخرون ١٢ ک ١ قوله اى لا اله الا الله فى تفسير الكبير قال بعضهم الحسنة قول لا اله الا الله والسيئة هى الشرك وهذا بعيد بل يجب ان يكون محمولا على العموم اما تمسكا باللفظ واما لاجل انه حكم مرتب على وصف مناسب له فيقتضى كون الحكم معللا بذلك الوصف فوجب ان يعم لعموم العلة انتهى وهذا اقل ما وعد من الاضعاف وقد جاء الوعد بسبعين وبسبعمائة وبغير حساب ١٢ ابو السعود وبيضاوى ٢ قوله ومن جاء بالسيئة فلا يجزى الا مثلها وهم لا يظلمون روى عن ابى هريرة رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا احسن احدكم اسلامه فكل حسنة يعملها تكتب له بعشر امثالها الى سبعمائة ضعف وكل سيئة يعملها تكتب له بمثلها حتى يلقى الله عز وجل ١٢ معالم ٣ قوله ويبدل من محله اى محل صراط ومحله النصب لانه المفعول الثانى وهدى يتعدى تارة بالى كما هنا وتارة بنفسه كما فى قوله ويهديكم صراطا مستقيما من الكبير والجمل وقوله قيما قال صاحب الكشاف القيم فيعل من قيام كسيد من ساد وهو ابلغ من القائم وقرأ اهل الكوفة قيما مكسورة القاف خفيفة الياء قال الزجاج هو مصدر بمعنى القيام كالصغر والكبر وقوله ملة ابراهيم حنيفا فقوله ملة بدل من قوله دينا قيما وحنيفا منصوب على الحال من ابراهيم والمعنى هدانى ربى وعرفنى ملة ابراهيم حال كونها موصوفة بالحنيفية ١٢ الكبير ٤ قوله وانا اول المسلمين اى المنقادين لشرع الله واستشكل بانه تقدمه الانبياء وامهم واجاب المفسر بان الاولية بالنسبة لامته واجاب ايضا بان الاولية بالنسبة لعالم الذر فهى حقيقية ١٢ صاوى ٥ قوله اغير الله نزلت لما قال الكفار يا محمد ارجع الى ديننا وغير منصوب بابغى وربا تمييز وقوله الها تفسير لربا ١٢ صاوى ٦ قوله اى لا اطلب غيره اشار به ان الاستفهام للنفى وغير مفعول به لابغى وحينئذ فنصب ربا على التمييز ١٢ جمل ٧ قوله ولا تزر وازرة اے ولا غير وازرة وانما قيد بالوازرة موافقة لسبب النزول وهو ان الوليد بن المغيرة كان يقول للمؤمنين اتبعوا سبيلى احمل عنكم اوزاركم وهو ازر ١٢ صاوى ٨ قوله وزر اخرى اے لا تؤخذ نفس آثمة بذنب نفس اخرى ـ قال الصاوى ان قلت كيف هذا مع قوله تعالى وليحملن اثقالهم واثقالا مع اثقالهم وقوله عليه الصلوة والسلام من سن سنة سيئة فعليه وزرها ووزر من عمل بها الى يوم القيامة اجيب بان ما هنا محمول على من لم يتسبب فيه بوجه وما فى الآية الاخرى والحديث محمول على من تسبب فيه فعليه وزر المباشرة ووزر التسبب ووزر الفاعل لا يفارقه ١٢ صاوى ٩ قوله وهو الذى جعلكم خلائف الارض يعنى اهلك القرون الماضية واورثكم الارض يا امة محمد صلى الله عليه وسلم فجعلكم خلائف منهم فيها تخلفونهم فيها وتعمرونها بعدهم والخلائف جمع خليفة كالوصائف جمع وصيفة وكل من جاء بعد من مضى فهو خليفة لانه يخلفه ١٢ ١٠ قوله ان ربك سريع العقاب ان قلت ان الله حليم لا يعجل بالعقوبة على من عصاه فكيف وصف بكونه سريع العقاب اجيب بان كل آت قريب او المعنى سريع العقاب اذا جاء وقته ١٢ صاوى ١١ قوله سورة الاعراف الخ سميت بذلك لذكر اهل الاعراف فيها تسمية الشئ باسم جزئه ١٢ صاوى ١٢ قوله الثمان آيات اى من قوله تعالى واسئلهم عن القرية الى قوله تعالى واذ نتقنا الجبل فانها مدنية وقيل الخمس آيات مدنية وقوله مائتان وخمس اوست اى عدد آياتها مائتان وخمس وفى رواية ست آيات ١٢ ١٣ قوله الله اعلم بمراده بذلك قال ابن عباس المص انا الله افضل وعنه ايضا انا الله اعلم وافصل ١٢ كبير ١٤ قوله اے للانذار يشير الى انه فى المعنى المصدر بتقدير ان وجملة النهى معترضة بين العلة ومعلولها ١٢ ک ١٥ قوله وذكرى فى محل الرفع عطف على كتاب اى كتاب وذكرى اے تذكرة فهى اسم مصدر هذا قول الفراء وفيه اقوال اخر تركناه ١٢ ١٦ قوله اولياء اے من شياطين الجن والانس فيحملوكم على عبادة الاوثان والاهواء والبدع ١٢ مد ١٧ قوله قليلا ما تذكرون اے تذكرا قليلا او زمانا قليلا تذكرون فهو منصوب على المصدرية او الظرفية ١٢ الجمل ١٨ قوله بالتاء والياء اقول قول الشارح بالتاء معناه تذكرون وبالياء يعنى يتذكرون كما فى تفسير الكبير بالتاء وتشديد الذال هذا قراءة الباقين قال الواحدى رحمه الله تذكرون اصله تتذكرون فادغم تاء تفعل فى الذال لان التاء مهموسة والذال مجهورة والمجهور ازيد صوتا من المهموس فحسن ادغام الانقص فى الازيد وقرأ ابن عامر قليلا ما يتذكرون على صيغة الغيبة وقرأ حمزة والكسائى وحفص عن عاصم بالتاء وتخفيف الذال واما قراءة حمزة والكسائى وحفص خفيفة الذال شديدة الكاف فقد حذفوا التاء التى ادغمها الاولون وذلك حسن لاجتماع ثلاثة احرف متقاربة وايضا قال فى البيضاوى وقرأ حمزة والكسائى وحفص عن عاصم تذكرون بحذف التاء قال فى حاشيته اى التاء الثانية لا الاولى فانها للمضارعة ففى عبارة الشارح اجمال كما هو دابه لا كما فهمه صاحب الجمل نعم قول الشارح وفى قراءة بسكونها ليس له سند قوى فالحاصل ان القراءة المشهورة هنا ثلاث تذكرون بالتاء وتشديد الذال ويتذكرون بالياء وتذكرون بالتاء وتخفيف الذال ١٢ ١٩ قوله وما زائدة اے لا مصدرية لان ما بعدها لا يعمل فيما قبلها والمعنى تذكرون زمانا قليلا ١٢ ک ٢٠ قوله اريد اهلها يعنى ان المضاف محذوف ومن جعلها مبتدأ قدر المضاف قبل الضمير فى اهلكنا لان الحاجة تقع هناك وقدره الزمخشرى قبل الضمير فى جاءها وقال انما يقدر المضاف للحاجة ولا حاجة ههنا فان القرية تهلك كما يهلك الاهل وانما قدرناه فى جاءها لقوله اوهم قائلون ١٢ ک ٢١ قوله فجاءها باسنا القائل ان يقول قوله كم من قرية اهلكناها فجاءها باسنا يقتضى ان يكون الاهلاك مقدما على مجئ الباس وليس الامر كذلك فان مجئ الباس مقدم على الاهلاك والعلماء اجابوا عن هذا السؤال من وجوه الاول المراد بقوله اهلكناها اى حكمنا بهلاكها فجاءها باسنا وثانيها اردنا اهلاكها فجاءها باسنا فان قيل الفاء فى قوله فجاءها باسنا للتعقيب وهو يوجب المغايرة فنقول الفاء قد يجئ بمعنى التفسير لان الاهلاك قد يكون بالموت المعتاد وقد يكون بتسليط الباس فكان ذكر الباس تفسيرا لذلك الاهلاك ١٢ الكبير ٢٢ قوله ليلا فسر البيات بالليل على ان المراد به وقته فيكون ظرفا وقيل بائتين فهو مصدر وقع حالا ١٢ ک ٢٣ قوله فلنسئلن الخ پس سوال كنيم از پيغمبران كه چه وحى رسانيديد وامتان را سوال كنيم كه چه جواب داديد پيغمبران را من تفسير الزاهدى وفى الكبير الذين ارسل عليهم هم الامة والمرسلون هم الرسل ١٢ ٢٤ قوله للاعمال او لصحائفها قال فى الكبير ان اعمال المؤمنين تتصور بصورة حسنة واعمال الكافر بصورة قبيحة فتوزن تلك الصورة كما ذكره ابن عباس رض والقول الثانى ان الوزن يعود الى الصحف التى تكون فيها اعمال العباد مكتوبة وسئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عما يوزن يوم القيامة فقال الصحف وهذا القول مذهب عامة المفسرين وعبارة شرح فقه الاكبر ايضا يؤيده وهى ووزن الاعمال اى الجسدة او صحفها المرسمة يوم القيمة حق لمخالفة الاظهر اثبات موازين يوم القيمة على ميزان واحد والدليل عليه ونضع الموازين القسط ليوم القيمة وفى هذه الآية فمن ثقلت موازينه وعلى هذا فلا يبعد ان يكون لافعال القلوب ميزان ولافعال الجوارح ميزان ولما يتعلق بالقول ميزان آخر وقال الزجاج ان العرب قد توقع لفظ الجمع على الواحد فيقولون خرج فلان الى مكة اے البغال والثانى ان الموازين ههنا جمع موزون لا جمع ميزان واراد بالموازين الاعمال الموزونة وقال ملا على القارى فى شرح فقه الاكبر ثم ذكر الموازين بلفظ الجمع والحال ان الميزان واحد نظرا الى كثرة الخلق على سبيل مقابلة الجمع بالجمع او لاجل كبر ذلك الميزان عبر عنه بلفظ الجمع فى ميدان البيان او جمع موزون ولا شك فى جمعه انتهى ورده الامام فخر الدين الرازى وحاصله ان هذه الوجوه توجب العدول عن ظاهر اللفظ وذلك انما يصار اليه عند تعذر حمل الكلام على ظاهره ولا مانع ههنا منه فوجب اجراء اللفظ على حقيقته هذا ما حققه العلماء والله اعلم بالصواب ١٢ ٢٥ قوله فى حديث الخ اخرجه اللالكائى فى كتاب السنة عن سلمان يوضع الميزان قوله لسان وكفتان لو وضع فى احدهما السموات والارض ومن فيهن لوسعه ١٢ ک ٢٦ قوله يومئذ والاصل يوم اذ يسال الله الامم رسلهم فحذفت الجملة وعوض عنها التنوين ١٢ ک ٢٧ قوله الحق صفة الوزن اے الوزن مبتدأ ويومئذ خبره والحق صفة للوزن اى الوزن الحق اى العدل يوم يسال الله الامم والرسل ويجوز ايضا ان يكون الوزن مبتدأ ويومئذ

وقوله لسان وكفتان خبر ايضا ١٢ [illegible]

لہ قولہ موازینہ اے حسناتہ اوما توزن بہ حسناتہ وجمعہ باعتبار اختلاف الموزونات او تعدد الوزن فہو جمع موزون او میزان ۱۲ بیضاوی ۲ے قولہ ومن خفت موازینہ الخ ہم الکفار فانہ لا ایمان لہم لیعتبر معہ عمل فلا یکون فی میزانہم خیر فتخف موازینہم ۱۲ مدارک ۳ے قولہ الذین خسروا اے بتضییع الفطرۃ السلیمۃ التی فطرت علیہا واقتراف ما عرضہا للعذاب ۱۲ بیضاوی ۴ے قولہ ولقد مکنکم فی الارض ۔ لما امر اللہ تعالےٰ اہل مکۃ باتباع ما انزل الیہم ونہاہم عن اتباع غیرہ وبین لہم وخامۃ عاقبتہم بالاہلاک فی الدنیا والعذاب المخلد فی الآخرۃ ذکرہم ما افاض علیہم من فنون النعم الموجبۃ للشکر ترغیبا فی امتثال الامر والنہی والتمکین بمعنے التملیک وقیل معناہ جعلنا لکم فیہا مکانا وقرارا واقدرناکم علے التصرف فیہا ۱۲ ج ۵ے قولہ معایش جمع معیشۃ وعن نافع انہ بہمزۃ تشبیہا بالیاء فیہ زائدۃ کصحائف ۱۲ ق ۶ے قولہ لتاکید القلۃ ای زائدۃ لتاکید القلۃ والمعنی ان الشاکر قلیل قال تعالیٰ وقلیل من عبادی الشکور ۱۲ صاوی ۷ے قولہ ثم صورناکم اے خلقنا اباکم آدم طینا غیر مصور ثم صورناہ او نزل خلقہ وتصویرہ منزلۃ خلق الکل وتصویرہ او ابتدانا خلقکم ثم تصویرکم بان خلقنا آدم ثم صورناہ ۱۲ ق ۸ے قولہ سجود تحیۃ بالانحناء اشار بذلک الے ان المراد السجود اللغوی وہو الانحناء کسجود اخوۃ یوسف وابویہ لہ وقد کان تحیۃ للملوک فی الامم السابقۃ وعلیہ فلا اشکال وقال بعضہم ان السجود شرعی بوضع الجبہۃ علی الارض للہ وآدم قبلۃ کالکعبۃ ویحتمل ان السجود علی ظاہرہ لآدم وقولہم ان السجود لغیر اللہ کفر محلہ ان کان من ہوی النفس لا بامر اللہ فتعظیم ذلک تعظیمنا مشاء اہ ۱۲ صاوے ۔

فمن ثقلت موازینہ بالحسنات فاولٰئک ہم المفلحون الفائزون ○ ومن خفت موازینہ بالسیات فاولٰئک الذین خسروا انفسہم بتصییرہا الی النار بما کانوا بآیٰتنا یظلمون ○ یجحدون ولقد مکنٰکم یٰبنی آدم فی الارض وجعلنا لکم فیہا معایش بالیاء اسبابا تعیشون بہا جمع معیشۃ قلیلا ما لتاکید القلۃ تشکرون ○ ع ولقد خلقنٰکم ای اباکم آدم ثم صورنٰکم ای صورناہ وانتم فی ظہرہ ثم قلنا للملٰئکۃ اسجدوا لآدم سجود تحیۃ بالانحناء فسجدوا الا ابلیس ابا الجن کان بین الملٰئکۃ لم یکن من السٰجدین ○ قال تعالیٰ ما منعک الا زائدۃ تسجد اذ حین امرتک قال انا خیر منہ خلقتنی من نار وخلقتہ من طین ○ قال فاہبط منہا ای من الجنۃ وقیل من السمٰوٰت فما یکون ینبغی لک ان تتکبر فیہا فاخرج منہا انک من الصٰغرین ○ الذلیلین قال انظرنی اخرنی الی یوم یبعثون ○ ای الناس قال انک من المنظرین ○ وفی آیۃ اخری الی یوم الوقت المعلوم ای وقت النفخۃ الاولیٰ قال فبما اغویتنی ای باغوائک لی والباء للقسم وجوابہ لاقعدن لہم ای لبنی آدم صراطک المستقیم ○ ای علی الطریق الموصل الیک ثم لاٰتینہم من بین ایدیہم ومن خلفہم وعن ایمانہم وعن شمائلہم ای من کل جہۃ فامنعہم عن سلوکہ قال ابن عباس ولا یستطیع ان یاتی من فوقہم لئلا یحول بین العبد وبین رحمۃ اللہ تعالیٰ ولا تجد اکثرہم شٰکرین ○ مؤمنین قال اخرج منہا مذءوما بالہمزۃ معیبا ممقوتا مدحورا مبعدا عن الرحمۃ لمن تبعک منہم من الناس واللام للابتداء او موطئۃ للقسم وہو لاملئن جہنم منکم اجمعین ○ ای منک بذریتک ومن الناس وفیہ تغلیب الحاضر علی الغائب وفی الجملۃ معنی جزاء من الشرطیۃ ای من اتبعک اعذبہ وقال یٰآدم اسکن انت تاکید للضمیر فی اسکن لیعطف علیہ وزوجک حواء بالمد الجنۃ فکلا من حیث شئتما ولا تقربا ہٰذہ الشجرۃ بالاکل منہا وہی الحنطۃ فتکونا من الظٰلمین ○ فوسوس لہما الشیطٰن ابلیس لیبدی یظہر لہما ما وٗری فوعل من المواراۃ عنہما من سوء ٰتہما وقال ما نہٰکما ربکما عن ہٰذہ الشجرۃ الا کراہۃ ان تکونا ملکین وقرئ بکسر اللام او تکونا من الخٰلدین ○ ای وذلک لازم عن الاکل منہا کما فی آیۃ اخری ہل ادلک علی شجرۃ الخلد وملک لا یبلی وقاسمہما ای اقسم لہما باللہ انی لکما لمن النٰصحین ○ فی ذلک فدلٰہما حطہما عن منزلتہما بغرور منہ فلما ذاقا الشجرۃ ای اکلا منہا بدت لہما سوء ٰتہما ای ظہر لکل منہما قبلہ وقبل الآخر ودبرہ وسمی کل منہما سوأۃ لان انکشافہ یسوء صاحبہ وطفقا یخصفٰن اخذا یلزقان علیہما من ورق الجنۃ لیستترا بہ ونادٰہما

ع ۱۰ / ۸

ورق التین والموز ۱۲

۹ے قولہ الا زائدۃ بدلیل ما منعک ان تسجد مؤکدۃ بمعنے الفعل الذی دخلت علیہ ومنبہۃ علی ان الموبخ علیہ ترک السجود ۱۲ ک وقیل الممنوع عن الشیٔ مضطر الی خلافہ فکانہ قیل ما اضطرک الی ان لا تسجد ۱۲ ک ۹ے قولہ زائدۃ ای ای لتاکید معنی النفی فی منعک اہ جمل وقال الامام فخر الدین الرازی ان کلمۃ لا ہہنا مفیدۃ ولیست لغوا وہذا ہو الصحیح فیکون معناہ ما منعک عن ترک السجود ملخصا ۱۲ ۱۰ے قولہ اذ امرتک فیہ دلیل علے ان الامر للوجوب علی الفور ۱۲ مد ۱۱ے قولہ قال انا خیر الخ جواب من حیث المعنی استانف بہ استبعادا لان یکون مثلہ ماموراً بالسجود لمثلہ کانہ قال المانع ای خیر منہ ولا یحسن للفاضل ان یسجد للمفضول فکیف یحسن ان یومر بہ فہو الذی سن التکبر وقال بالحسن والقبح العقلیین اولا ۱۲ ک ۱۲ے قولہ خلقتنی الخ تعلیل لفضلہ علیہ وقد غلط فی ذلک بان رأے الفضل کلہ باعتبار العنصر وغفل عما یکون باعتبار الفاعل کما اشار الیہ بقولہ تعالیٰ ما منعک ان تسجد لما خلقت بیدی اے بغیر واسطۃ وباعتبار الصورۃ کما نبہ علیہ بقولہ ونفخت فیہ من روحی فقعوا لہ سٰجدین وباعتبار الغایۃ وہو ملاکہ ولذلک امر الملائکۃ بالسجود لہ لما بین لہم انہ اعلم منہم وان لہ خواص لیست لغیرہ والآیۃ دلیل الکون والفساد وان الشیاطین اجسام کائنۃ ولعل اضافۃ خلق الانسان الی الطین والشیطان الی النار باعتبار الجزء الغالب ۱۲ ق ۱۳ے قولہ وخلقتہ من طین وہو ظلمانی وقد اخطأ الخبیث بل الطین افضل لرزانتہ ووقارہ ومنہ الحلم والحیاء والصبر وذلک دعاہ الے التوبۃ والاستغفار وفی النار الطیش والحدۃ والترفع وذلک دعاہ الی الاستکبار ۱۲ مختصر من المدارک ۱۴ے قولہ ان تتکبر اے وتعصی فانہا مکان الخاشع المطیع وفیہ تنبیہ علے ان التکبر لا یلیق باہل الجنۃ وانہ تعالیٰ انما طردہ واہبطہ لتکبرہ لا لمجرد عصیانہ ۱۲ ق ۱۵ے قولہ الذلیلین اے من اہانہ اللہ تعالےٰ لتکبرہ قال علیہ السلام من تواضع للہ تعالیٰ رفعہ اللہ تعالیٰ ومن تکبر وضعہ اللہ تعالیٰ ۱۲ ق ۱۶ے قولہ انظرنی ای فلا تمتنی ولا تعذبنی اے یوم القیامۃ ۱۲ ک ۱۷ے قولہ والباء للقسم لان الاغواء صفۃ اللہ وفعلہ فیفسر بہ وقیل الباء للسببیۃ متعلق بالقسم المقدر ای اقسم باللہ بسبب اغوائک لی ۱۲ ک ۱۸ے قولہ لاقعدن لہم ای بعد ان امہلتنی لاجتہدن فے اغوائہم بای طریق یمکننی بسبب اغوائک ایای بواسطتہم تسمیۃ او حملا علی الغی او تکلفا بما غویت لاجلہ والباء متعلقۃ بفعل القسم المحذوف لا لاقعدن فان اللام تصدعنہ وقیل الباء للقسم ۱۲ ق ۱۹ے قولہ من بین ایدیہم ومن خلفہم ای من الجہات التی یعتاد الہجوم ہی الجہات الاربع ولذلک لم یذکر الفوق والتحت اما الفوق فلکونہ لم یمکن لہ ان یحول بین العبد ورحمۃ ربہ کما قال ابن عباس واما التحت فلکبرہ لا یرضی ان یاتی من ذلک ویکثر اتیانہ من امام وخلف ویضعف فی الیمین والیسار لحفظ الملئکۃ وذکر بعضہم حکمۃ اخرے لعدم مجیئہ من تحتہ لکون الآتی انما یرید الارتباح وہو یرید التالیف للغوایۃ والاول اقرب وانما عدی الفعل فے الاولین بمن الابتدائیۃ لان شان التوجہ منہما بخلاف الاخیرین فالآتی منہما کالمنحرف للیسار ۱۲ صاوی ۲۰ے قولہ واللام للابتداء ای داخلۃ علی المبتدأ وہو من الشرطیۃ مبتدأ وقولہ او موطأۃ للقسم ای دالۃ علی قسم مقدر بجنبہا والتقدیر واللہ لمن تبعک الخ وقول الشارح موطئۃ للقسم وہو لاملئن مخالف لقول الجمہور اذ القسم لیس ہو ہذا بل ہو مقدر وہذا جوابہ کما نصہ ۱۲ الکبیر وابی السعود وغیرہ ۲۱ے قولہ تغلیب الحاضر وہو ابلیس علی الغائب وہو الناس ومعنی منکم منک ومنہم ۱۲ ۲۲ے قولہ وفی الجملۃ وہی لاملأن الخ ولاملأن جواب القسم المحذوف ۱۲ ۲۳ے قولہ فکلا من حیث شئتما ای فی اے مکان وفی الکلام حذف بعد من والاصل فکلا من ثمارہا من حیث شئتما وترک رغدا من ہنا اکتفاء بذکرہ فی البقرۃ واتی بالفاء ہنا وفی البقرۃ بالواو تفننا واشارۃ الی ان کلا من الحرفین بمعنی الآخر ووجہ الخطاب اولا لآدم وثانیا لہما وحکمۃ ذلک ان الحواء فی السکنی تابعۃ لآدم فوجہ الخطاب فی السکنی لآدم واما فے الاکل من حیث شاء والنہی عن قربان الشجرۃ فقد اشترکا فیہ فلذا وجہ الخطاب لہما معا ۱۲ صاوی ۲۴ے قولہ فوسوس لہما الشیطان الوسوسۃ حدیث یلقیہ الشیطان فی قلب الانسان یقال وسوس اذا تکلم کلاما خفیا مکررا فان قلت کیف وسوس لہما وآدم وحواء فے الجنۃ وابلیس قد اخرج منہا قلت اجیب عنہ بوجوہ منہا انہ کان یوسوس فے الارض فتصل وسوستہ الے السماء ثم الے الجنۃ بالقوۃ القویۃ التی جعلہا اللہ لہ واما ما قیل من انہ دخل فی جوف الحیۃ فقصۃ مشہورۃ رکیکۃ ومنہا انہما ربما قربا من باب الجنۃ وکان ہو واقفا من خارج الجنۃ علے بابہا فیقرب احدہما منہ فوسوس لہ ۱۲ جمل ۲۵ے قولہ ما ووری اے ما غطے وستر ابو السعود ۱۲ ۲۶ے قولہ اے اقسم لہما الخ یرید ان فاعل ہہنا بمعنی افعل کباعدتہ وابعدتہ وذلک ان الحلف انما کان من ابلیس وقیل اخرجہ علی زنۃ المفاعلۃ للمبالغۃ لانہ اجتہد فیہا اجتہاد المقاسم ۱۲ ک ۲۷ے قولہ حطہما عن منزلتہما التدلیۃ والادلاء ارسال الشیٔ من الاعلی الے الاسفل ابو السعود وفے الکبیر احدہما اصلہ الرجل العطشان یدلی رجلیہ فی البئر لیاخذ الماء فلا یجد فیہا ماء فوضعت التدلیۃ موضع الطمع فیما لا فائدۃ فیہ فیقال دلاہ اذا اطمعہ الثانی فدلاہما بغرور اے اجراہما ابلیس علے اکل الشجرۃ بغرور والاصل فیہ دللہما من الدال والدالۃ وہے الجرأۃ اذا عرفت ہذا فنقول قال ابن عباس فدلاہما بغرور اے غرہما بالیمین وکان آدم یظن ان احدا لا یحلف باللہ کاذبا وقال الخطیب فے تفسیرہ اے خدعہما یقال مازال یدل لفلان بالغرور یعنی مازال یخدعہ ویکلمہ بزخرف القول الباطل وقیل حطہما من منزلۃ الطاعۃ الی حالۃ المعصیۃ وقال فے الجمل علی قولہ حطہما عن منزلتہما ینبغی ان یکون المراد المنزلۃ الحسیۃ وان کانت عبارتہ ظاہرۃ فے المعنویۃ وذلک لان آدم لم تنقص رتبتہ بما وقع لہ بل زادت غایۃ الامر انہ دلی وانزل من العلو وہو الجنۃ الے السفل وہو الارض تامل ۱۲ ۲۸ے قولہ یخصفان اے یلصقان کما یخصف النعل طاقۃ فوق طاقۃ ۱۲ ۲۹ے ای لاملئن جواب القسم المحذوف وفے الجملۃ لاملئن وما فی خبرہ معنی جزاء من الشرطیۃ المذکور فے الآیۃ ۱۲

[illegible]

رَبُّہُمَآ اَلَمْ اَنْہَکُمَا عَنْ تِلْکُمَا الشَّجَرَۃِ وَاَقُلْ لَّکُمَآ اِنَّ الشَّیْطٰنَ لَکُمَا عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ○ بین العداوۃ استفہام تقریر
قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا سکتہ بمعصیتنا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَکُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ○ قَالَ اہْبِطُوْا
ای ادم وحواء بما اشتملتما علیہ من ذریتکما بَعْضُکُمْ بعض الذریۃ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ من ظلم بعضہم بعضا
وَلَکُمْ فِی الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ مکان استقرار وَّمَتَاعٌ تمتع اِلٰی حِیْنٍ تنقضی فیہ اٰجالکم قَالَ فِیْہَا ای
الارض تَحْیَوْنَ وَفِیْہَا تَمُوْتُوْنَ وَمِنْہَا تُخْرَجُوْنَ○ بالبعث بالبناء للفاعل والمفعول یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ قَدْ
اَنْزَلْنَا عَلَیْکُمْ لِبَاسًا ای خلقناہ لکم یُّوَارِیْ یستر سَوْاٰتِکُمْ وَرِیْشًا ہو ما یتجمل بہ من الثیاب وَ
لِبَاسُ التَّقْوٰی العمل الصالح او السمت الحسن بالنصب عطفا علی لباسا والرفع مبتدأ خبرہ جملۃ ذٰلِکَ
خَیْرٌ ذٰلِکَ مِنْ اٰیٰتِ اللّٰہِ دلائل قدرتہ لَعَلَّہُمْ یَذَّکَّرُوْنَ○ فیؤمنون فیہ التفات عن الخطاب یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ لَا
یَفْتِنَنَّکُمُ یضلنکم الشَّیْطٰنُ ای لا تتبعوہ فتفتنوا کَمَآ اَخْرَجَ اَبَوَیْکُمْ بفتنتہ مِّنَ الْجَنَّۃِ یَنْزِعُ حال عَنْہُمَا
لِبَاسَہُمَا لِیُرِیَہُمَا سَوْاٰتِہِمَا اِنَّہٗ ای الشیطن یَرٰکُمْ ہُوَ وَقَبِیْلُہٗ وجنودہ مِنْ حَیْثُ لَا تَرَوْنَہُمْ للطافۃ
اجسادہم او عدم الوانہم اِنَّا جَعَلْنَا الشَّیٰطِیْنَ اَوْلِیَآءَ اعوانا وقرناء لِلَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ○ وَاِذَا فَعَلُوْا
فَاحِشَۃً کالشرک وطوافہم بالبیت عراۃ قائلین لا نطوف فی ثیاب عصینا اللہ فیہا فنہوا عنہا قَالُوْا وَجَدْنَا
عَلَیْہَآ اٰبَآءَنَا فاقتدینا بہم وَاللّٰہُ اَمَرَنَا بِہَا ایضا قُلْ لہم اِنَّ اللّٰہَ لَا یَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَی اللّٰہِ مَا
لَا تَعْلَمُوْنَ○ انہ قالہ استفہام انکار قُلْ اَمَرَ رَبِّیْ بِالْقِسْطِ العدل وَاَقِیْمُوْا معطوف علی معنی بالقسط
ای قال اقسطوا واقیموا او قبلہ فاقبلوا مقدرا وُجُوْہَکُمْ للّٰہ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ ای اخلصوا لہ سجودکم وَّ
ادْعُوْہُ اعبدوہ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ من الشرک کَمَا بَدَاَکُمْ خلقکم ولم تکونوا شیئا تَعُوْدُوْنَ○ ای یعیدکم
احیاء یوم القیٰمۃ فَرِیْقًا منکم ہَدٰی وَفَرِیْقًا حَقَّ عَلَیْہِمُ الضَّلٰلَۃُ اِنَّہُمُ اتَّخَذُوا الشَّیٰطِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ
اللّٰہِ ای غیرہ وَیَحْسَبُوْنَ اَنَّہُمْ مُّہْتَدُوْنَ○ یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِیْنَتَکُمْ ما یستر عورتکم عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ عند
الصلوۃ والطواف وَّکُلُوْا وَاشْرَبُوْا ما شئتم وَلَا تُسْرِفُوْا اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ○ قُلْ انکارا علیہم مَنْ
حَرَّمَ زِیْنَۃَ اللّٰہِ الَّتِیْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِہٖ من اللباس وَالطَّیِّبٰتِ المستلذات مِنَ الرِّزْقِ قُلْ ہِیَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فِی
الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا بالاستحقاق وان شارکہم فیہا غیرہم خَالِصَۃً خاصۃ بہم بالرفع والنصب حال یَّوْمَ الْقِیٰمَۃِ
کَذٰلِکَ نُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ نبینہا مثل ذلک التفصیل لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ○ یتدبرون فانہم المنتفعون بہا قُلْ
اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ الکبائر کالزنا مَا ظَہَرَ مِنْہَا وَمَا بَطَنَ ای جہرہا وسرہا وَالْاِثْمَ

ع ۲ ۱۵ ۹

ع ۳ ۱۶ ۱۰

۱ھ قولہ قالا ربنا ظلمنا انفسنا بمعصیتنا ہذا خبر من اللہ تعالی عن آدم علیہ السلام وحواء واعترافہما علی انفسہما بالذنب والندم علی ذلک والمعنی قالا یا ربنا انا فعلنا بانفسنا من الاساءۃ الیہا بمخالفۃ امرک وطاعۃ عدونا وعدوک ما لم یکن لنا ان نطیعہ فیہ من اکل الشجرۃ التی نہیتنا عن الاکل منہا وقولہ بمعصیتنا ہو اما ماخوذ من قولہ تعالی وعصی آدم ربہ ای قبل النبوۃ واما الاعتراف بکونہ ظالما ویدل علیہ ما روی فی الاثر حسنات الابرار سیئات المقربین او لان التصدر منہم النفس والتنبیہ علی الطاعۃ علی الوجہ الابلغ وحکمۃ الاکل من الشجرۃ ما ترتب علی ذلک من وجود الخلق وعمارۃ الدنیا فانساہ اللہ لاجل حصول تلک الحکمۃ البالغۃ فمن نسب التعمد والتجری لآدم فقد کفر کما ان من نفی عنہ اسم العصیان فقد کفر لمصادمتہ آیۃ فالمخلص من ذلک ان یقال ان معصیتہ لیست کالمعاصی ۱۲ صاوی وجمل ۲ھ قولہ اہبطوا ای الی الارض وقولہ ای آدم ای ندائیۃ لا لتفسیرہ فہبط آدم بسرندیب جبل بالہند وحواء بجدۃ وقیل بعرفۃ وقیل بالمزدلفۃ وابلیس بالابلۃ بضم الہمزۃ والموحدۃ وتشدید اللام جبل بقرب بصرۃ وقیل بقرب جدۃ ۱۲ جمل ۳ھ قولہ مکان استقرار ای وہو المکان الذی یعیش فیہ الانسان والمکان الذی یدفن فیہ ۱۲ صاوی ۴ھ قولہ الی حین ای الی انقضاء آجالکم وعن ثابت البنانی لما اہبط آدم علیہ السلام وحضرتہ الوفاۃ واحاطت بہ الملائکۃ فجعلت حواء تدور حولہم فقال لہا خلی ملائکۃ ربی فانما اصابنی ما اصابنی فیک فلما توفی غسلتہ الملائکۃ بماء وسدر وترا وحنطتہ وکفنتہ فی وتر من الثیاب وحفروا لہ قبرا و دفنوہ بسرندیب بارض الہند وقالوا لبنیہ ہذہ سنتکم بعدہ ۱۲ مد ۵ھ قولہ یا بنی آدم لما قدم قصۃ آدم وحواء وما انعم بہ علیہما وفتنۃ الشیطان لہما خاطب اولادہ عموما بتذکیر نعمہ علیہم وحذرہم من اتباع الشیطان لانہ عدو لابیہم والعداوۃ للآباء متصلۃ للابناء ۱۲ صاوی ۶ھ قولہ ریشا الریش بالکسر للطیر واللباس الفاخر من القاموس وفی الکبیر الریش لباس الزینۃ استعیر من ریش الطیر کانہ لباسہ وزینتہ ۱۲ ۷ھ قولہ ولباس التقوی ای الناشئ عنہا او الناشئۃ عنہ والاضافۃ قرینۃ من کونہا بیانیۃ وقولہ العمل الصالح ای الذی یقیکم العذاب او ہو الصوف والثیاب الخشنۃ ای لبس المتواضع المتقشف بما ذکر ۱۲ جمل ۸ھ قولہ السمت الحسن السمت الطریق وہیئۃ اہل الخیر ۱۲ قاموس ۹ھ قولہ عطفا علی لباسا والعامل فیہ انزلنا وعلی ہذا التقدیر فقولہ ذلک مبتدأ وقولہ خیر خبرہ قراہ بالنصب نافع وابن عامر والکسائی والباقون بالرفع وعلی ہذا التقدیر فقولہ ولباس التقوی مبتدأ وقولہ ذلک صفۃ او بدل او عطف بیان وقولہ خیر خبر لقولہ لباس التقوی ومعنی قولنا صفۃ ان قولہ ذلک اشیر بہ الی اللباس کانہ قیل ولباس التقوی المشار الیہ خیر ۱۲ الکبیر ۱۰ھ قولہ مبتدأ الخ وقیل ہو خبر محذوف ای ہو لباس التقوی ای ستر العورۃ لباس المتقین ثم قال ذلک خیر وعلی ہذا فلباس التقوی علی حقیقتہ ۱۲ ک ۱۱ھ قولہ فیہ التفات ای وکان مقتضی الظاہر لعلکم تذکرون ونکتتہ دفع الثقل فی الکلام ۱۲ صاوی ۱۲ھ قولہ ینزع حال ای حال من ابویکم او من فاعل اخرج وصیغۃ المضارع لاستحضار الصورۃ التی وقعت فیما مضی ۱۲ ابی السعود ۱۳ھ قولہ من حیث لا ترونہم ای اذا کانوا علی صورہم الاصلیۃ اما اذا تصوروا فی غیرہا فنراہم کما وقع کثیرا ومن ابتدائیۃ ای رؤیتہ مبتدأۃ من مکان لا ترونہم فیہ وفی الآیۃ دلیل علی عدم رؤیتہم فی الجملۃ لا للامتناع ۱۲ جمل وغیرہ ۱۴ھ قولہ کالشرک اشارۃ الی ان المراد بالفاحشۃ عمومہا وان کان السبب فی نزول الآیۃ ہو طوافہم بالبیت عراۃ وقولہ طوافہم ای العرب فکانوا یطوفون عراۃ رجالہم بالنہار ونساؤہم باللیل فکان احدہم اذا قدم حاجا او معتمرا یقول لا ینبغی ان اطوف فی ثوب قد عصیت ربی فیہ فیقول من یعیرنی ازارا فان وجد طاف بہ والا فطاف عریانا واذا عدم طاف فی ثیاب نفسہ القاہا اذا قضی طوافہ وحرمہا علی نفسہ ۱۲ جمل ۱۵ھ قولہ اقیموا وجوہکم عند کل مسجد معناہا ای اقصدوا عبادتہ مستقیمین الیہا غیر عادلین الی غیرہا فی کل وقت سجود او فی کل مکان سجود ۱۲ الکشاف والمدارک ۱۶ھ قولہ معطوف علی المعنی غرضہ بہذا دفع ایراد صرح بہ غیرہ وحاصلہ ان امر اخبار واقیموا انشاء وہو لا یعطف علی الخبر وحاصل الجواب انہ عطف انشاء علی انشاء لکن الانشاء المعطوف علیہ اما ان یؤخذ من معنی الکلام واما ان یقدر جمل وفی الکبیر والخطیب جوابہ التقدیر قل امر ربی بالقسط وقل اقیموا وجوہکم فصار عطف الانشاء علی الانشاء ۱۲ ۱۷ھ قولہ علی معنی بالقسط ای مع ضمیمۃ معنی امر فان قولہ ای قال بیان لمعنی امر وقولہ اقسطوا بیان لمعنی بالقسط وقولہ او قبلہ الخ التقدیر او معطوف علی فاقبلوا حال کونہ مقدرا قبلہ ای قبل واقیموا فاو فی قولہ او قبلہ داخلۃ علی فاقبلوا وقولہ مقدرا حال منہ وقولہ قبلہ معمول المقدر تامل ۱۲ جمل ۱۸ھ قولہ کما بدأکم الکاف فی محل النصب نعت لمصدر محذوف تقدیرہ تعودون عودا مثل ما بدأکم وقولہ فریقا ہدی مستانف او حال من فاعل بدأ وہو اللہ وفریقا الاول معمول لہدی بعدہ وفریقا الثانی معمول لمقدر یعنی ابی السعود وانتصابہ بفعل یفسرہ ما بعدہ ای وخذل فریقا ۱۲ ۱۹ھ قولہ کما بدأکم تعودون فریقا ہدی وفریقا حق علیہم الضلالۃ اما مستانف لبیان بطلان اعتقادہم فی انکار البعث فبین بطلانہ بان شبہ البعث بما ہو معروف عندہم وہو المبدأ ای ان الذی قدر علی ابتدائکم ولم تکونوا شیئا یقدر علی اعادتکم کذلک وقولہ فریقا ہدی مستانف او حال من فاعل بدأ وہو اللہ و فریقا الاول معمول بہدی بعدہ وفریقا الثانی معمول لمقدر من قبیل الاشتغال یوافق فی المعنی علی حد زیدا مررت بہ ای واضل فریقا حق علیہم وفی السمین قولہ کما بدأکم الکاف فی محل نصب نعت لمصدر محذوف تقدیرہ تعودون عودا مثل ما بدأکم والاول الیق بلفظ الآیۃ الکریمۃ ۱۲ ج ۲۰ھ قولہ ای یعیدکم احیاء فیجازیکم علی اعمالکم وانما شبہ الاعادۃ بالابتداء تقریرا لامکانہا والقدرۃ علیہا وقیل کما بدأکم من التراب تعودون الیہ وقیل کما بدأکم حفاۃ عراۃ غرلا تعودون وقیل کما بدأکم مومنا وکافرا یعیدکم ۱۲ ق ۲۱ھ قولہ فریقا ہدی مستانف او حال من فاعل بدأ وہو اللہ وفریقا الاول معمول ہدی بعدہ و فریقا الثانی معمول لمقدر من قبیل الاشتغال موافق فی المعنی علی زیدا مررت بہ ای اضل فریقا حق علیہم ۱۲ جمل ۲۲ھ قولہ خذوا زینتکم عند کل مسجد ہذہ الآیۃ التی استدل بہا علی وجوب ستر العورۃ فی الصلوۃ وذلک لان المراد من الزینۃ الثیاب المواری للعورۃ قال فی الکبیر المراد من الزینۃ لبس الثیاب والدلیل علیہ قولہ تعالی ولا یبدین زینتہن یعنی الثیاب وایضا فقد اجمع المفسرون علی ان المراد بالزینۃ ہہنا لبس الثوب الذی یستر العورۃ انتہی وفی الزاہدی المراد من المسجد ہہنا الصلوۃ وہذا المعنی مختار صاحب الہدایۃ ایضا وہذا علی تقدیر المسجد بمعنی غیر العلم وان کان بمعنی العلم یقدر قولہ الصلوۃ او الطواف کما قال فی البیضاوی عند کل مسجد لطواف او صلوۃ وانما قال لطواف لانہم کانوا یطوفون عراۃ فنہاہم اللہ تعالی عنہ وقد اختلف فی ان ہذا الخطاب عام لکل بنی آدم کما ہو مذہب البعض او خاص للمسلمین کما ہو الاکثر علی ما نص بہ فی الحسینی والظاہر ان ستر العورۃ وان کان فرضا علی الکل ویدل علیہ تعمیم قولہ تعالی یا بنی آدم لکن الاخیر ہو المراد بالآیۃ ویشہد سلامۃ الفطرۃ لان الکلام فی الستر للصلوۃ دون مجرد الستر وان امکن تصحیح قول البعض باثبات الایمان اقتضاء ای آمنوا ثم استروا عورتکم للصلوۃ ۱۲ تفسیر احمدی ۲۳ھ قولہ عند الصلوۃ والطواف یعنی ان لفظ عام وان کان نزولہ فی الطواف لیفید ما اخرجہ ابن ابی حاتم عن ابن عباس امر بالستر عند الطواف واستشکل افتراض ستر العورۃ فی الصلوۃ مع وجوبہ فی الطواف واجیب بان الافتراض ثابت بدلیل الاجماع ۱۲ ک ۲۴ھ قولہ اخرج لعبادہ ای التی خلقہا لہم من النبات کالقطن والکتان ومن الحیوان کالحریر والصوف ومن المعادن کالدروع وکلہا جائزۃ للرجال والنساء ما عدی الحریر الخالص للرجال فانہ یحرم علیہم اجماعا واما المختلط بالحریر وغیرہ ففیہ خلاف بین العلماء بالکراہۃ والحرمۃ والجواز والمعتمد عدم الحرمۃ ۱۲ صاوی ۲۵ھ قولہ بالاستحقاق ای الاصلی واما مشارکۃ غیرہم لہ فہو بطریق التبع وہذا جواب عما یقال ان المشاہد ان الکافر یستمتع بالزینۃ والمستلذات اکثر من المسلم فکیف یقال

[illegible]

الْمَعْصِيَةَ وَالْبَغْيَ عَلَى النَّاسِ بِغَيْرِ الْحَقِّ هُوَ الظُّلْمُ وَأَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ بِاشْرَاكِهٖ سُلْطٰنًا حُجَّةً وَّ
أَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ○ مِنْ تَحْرِيْمِ مَا لَمْ يُحَرَّمْ وَغَيْرِهٖ وَلِكُلِّ أُمَّةٍ أَجَلٌ ج مُدَّةٌ فَإِذَا جَآءَ أَجَلُهُمْ لَا
يَسْتَأْخِرُوْنَ عَنْهُ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ○ عَلَيْهِ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ إِمَّا فِيْهِ إِدْغَامُ نُوْنِ إِنِ الشَّرْطِيَّةِ فِيْ مَا
الْمَزِيْدَةِ يَأْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ فَمَنِ اتَّقٰى الشِّرْكَ وَأَصْلَحَ عَمَلَهٗ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ
يَحْزَنُوْنَ ○ فِي الْاٰخِرَةِ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا تَكَبَّرُوْا عَنْهَا فَلَمْ يُؤْمِنُوْا بِهَا أُولٰٓئِكَ أَصْحٰبُ النَّارِ ج
هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ○ فَمَنْ أَيْ لَا أَحَدَ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا بِنِسْبَةِ الشَّرِيْكِ وَالْوَلَدِ إِلَيْهِ أَوْ كَذَّبَ
بِاٰيٰتِهٖ ط الْقُرْاٰنِ أُولٰٓئِكَ يَنَالُهُمْ نَصِيْبُهُمْ حَظُّهُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ ط مِمَّا كُتِبَ لَهُمْ فِي اللَّوْحِ الْمَحْفُوْظِ مِنَ الرِّزْقِ وَالْأَجَلِ وَ
غَيْرِ ذٰلِكَ حَتّٰٓى إِذَا جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا الْمَلٰٓئِكَةُ يَتَوَفَّوْنَهُمْ قَالُوْٓا لَهُمْ تَبْكِيْتًا أَيْنَ مَا كُنْتُمْ تَدْعُوْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ
دُوْنِ اللّٰهِ ط قَالُوْا ضَلُّوْا غَابُوْا عَنَّا فَلَمْ نَرَهُمْ وَشَهِدُوْا عَلٰٓى أَنْفُسِهِمْ عِنْدَ الْمَوْتِ أَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ○ قَالَ
تَعَالٰى لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ادْخُلُوْا فِيْٓ جُمْلَةِ أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ فِي النَّارِ ط مُتَعَلِّقٌ
بِادْخُلُوْا كُلَّمَا دَخَلَتْ أُمَّةٌ النَّارَ لَّعَنَتْ أُخْتَهَا ط الَّتِيْ قَبْلَهَا لِضَلَالِهَا بِهَا حَتّٰٓى إِذَا ادَّارَكُوْا تَلَاحَقُوْا
فِيْهَا جَمِيْعًا قَالَتْ أُخْرٰىهُمْ وَهُمُ الْأَتْبَاعُ لِأُوْلٰىهُمْ أَيْ لِأَجْلِهِمْ وَهُمُ الْمَتْبُوْعُوْنَ رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ أَضَلُّوْنَا
فَاٰتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا مُّضَعَّفًا مِّنَ النَّارِ ط قَالَ تَعَالٰى لِكُلٍّ مِّنْكُمْ وَمِنْهُمْ ضِعْفٌ عَذَابٌ مُضَعَّفٌ
وَّلٰكِنْ لَّا تَعْلَمُوْنَ ○ بِالتَّاءِ وَالْيَاءِ مَا لِكُلِّ فَرِيْقٍ وَقَالَتْ أُوْلٰىهُمْ لِأُخْرٰىهُمْ فَمَا كَانَ لَكُمْ
عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ لِأَنَّكُمْ لَمْ تَكْفُرُوْا بِسَبَبِنَا فَنَحْنُ وَأَنْتُمْ سَوَاءٌ قَالَ تَعَالٰى لَهُمْ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ
بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ○ إِنَّ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا تَكَبَّرُوْا عَنْهَا فَلَمْ يُؤْمِنُوْا بِهَا لَا ع ۸ ۴ ۱۱
تُفَتَّحُ لَهُمْ أَبْوَابُ السَّمَآءِ إِذَا عُرِجَ بِأَرْوَاحِهِمْ إِلَيْهَا بَعْدَ الْمَوْتِ فَيُهْبَطُ بِهَا إِلٰى سِجِّيْنٍ بِخِلَافِ
الْمُؤْمِنِ فَيُفْتَحُ لَهٗ وَيُصْعَدُ بِرُوْحِهٖ إِلَى السَّمَآءِ السَّابِعَةِ كَمَا وَرَدَ فِيْ حَدِيْثٍ وَّلَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ
حَتّٰى يَلِجَ يَدْخُلَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ ط ثَقْبِ الْإِبْرَةِ وَهُوَ غَيْرُ مُمْكِنٍ فَكَذَا دُخُوْلُهُمْ وَكَذٰلِكَ الْجَزَاءِ
نَجْزِي الْمُجْرِمِيْنَ ○ بِالْكُفْرِ لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ فِرَاشٌ وَّمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ ط أَغْطِيَةٌ مِّنَ النَّارِ
جَمْعُ غَاشِيَةٍ وَتَنْوِيْنُهٗ عِوَضٌ مِّنَ الْيَاءِ الْمَحْذُوْفَةِ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ○ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ مُبْتَدَأٌ وَقَوْلُهٗ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَآ ز طَاقَتَهَا مِنَ الْعَمَلِ اعْتِرَاضٌ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ خَبَرِهٖ
وَهُوَ أُولٰٓئِكَ أَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ج هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ○ وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ حِقْدٍ كَانَ بَيْنَهُمْ

۱؎ قوله المعصیة اختلف العلماء فی الفرق بین الفواحش والاثم فقال بعضهم ان الفاحشة اسم للکبیرة والاثم اسم لمطلق الذنب وهذا القول اختیار القاضی وقال بعضهم ان الفاحشة وان کانت بحسب اللغة اسما لکل ما تفاحش الا انه خصوص بالزنا والدلیل انه تعالیٰ قال فی الزنا انه فاحشة واما الاثم فیجب تخصیصه بالخمر لانه تعالیٰ قال فی صفة الخمر واثمهما اکبر من نفعهما وقال بعضهم المراد بالفواحش الکبائر ومن الاثم الصغائر هذا ما نصه فی الخطیب والکبیر وفیها مباحث ترکتها ۱۲ ۲؎ قوله هو الظلم او الکبر وافرده بالذکر مع انه من الکبائر للمبالغة ۱۲ خطیب ۳؎ قوله وان تشرکوا وفیه تهکم اذ لا یجوز ان ینزل برهانا علی ان یشرک به غیره ۱۲ مدارک ۴؎ قوله لکل امة اجل ای لکل فرد من افراد الامة قوله مدة ای وقت معین ۱۲ صاوی ۵؎ قوله لا یستاخرون ای لا یتاخرون اقصر وقت او لا یطلبون التاخر والتقدم لشدة الهول ۱۲ ق ۶؎ قوله ساعة ای شیئا قلیلا من الزمن فالمراد بالساعة الساعة الزمانیة وقوله لا یستاخرون جواب اذا وقوله ولا یستقدمون مستانف او معطوف علی الجملة الشرطیة ولا یصح عطفه علی قوله لا یستاخرون لان المعطوف علی الجواب جواب وجواب اذا یشترط ان یکون مستقبلا والاستقدام بالنسبة لمجیء الاجل ماض فلا یصح ترتبه علی الشرط ۱۲ صاوی ۷؎ قوله یا بنی آدم هذا خطاب لکل من لآدم علیه ولادة من اول الزمان لآخره ولکن المقصود من کان فی زمنه صلی الله علیه وسلم وفی هذه الآیة دلیل علی عموم رسالته لان الله خاطب من اجله عموم بنی آدم ۱۲ صاوی ۸؎ قوله ما المزیدة ای ضمت الیها لتاکید معنی الشرط ولذلک لزمت فعلها النون الثقیلة والخفیفة شرط ذکره بحرف الشک للتنبیه علی ان اتیان الرسل امر جائز لا واجب عقلا کما ظنه اهل التعلیم ۱۲ البیضاوی وابی السعود ۹؎ قوله رسل منکم الخ انما قال رسل بلفظ الجمع وان کان المراد به واحد وهو النبی صلی الله علیه وسلم لانه خاتم الانبیاء وهو مرسل الی کافة الخلق فذکره بلفظ الجمع علی سبیل التعظیم فعلی هذا یکون الخطاب فی قوله یا بنی آدم لاهل مکة ومن یلحق بهم ۱۲ جمل ۱۰؎ قوله حظهم الخ واختلفوا فیه قال الحسن والسدی ما کتب لهم من العذاب وقضی علیهم من سواد الوجوه وزرقة العیون قال عطیة عن ابن عباس کتب لمن یفتری علی الله ان وجهه مسودة قال الله تعالیٰ ویوم القیمة تری الذین کذبوا علی الله وجوههم مسودة وقال سعید بن جبیر ومجاهد ما سبق لهم من الشقاوة والسعادة وقال ابن عباس وقتادة والضحاک یعنی اعمالهم التی عملوها وکتب علیهم من خیر وشر یجزی علیها وقال محمد بن کعب القرظی ما کتب لهم من الارزاق والاعمار والاعمال فاذا فنیت جاءتهم رسلنا ۱۲ م ۱۱؎ قوله یتوفونهم ای یتوفون ارواحهم وهو حال من الرسل وحتی غایة نیلهم وهی التی یبتدأ بعدها الکلام ۱۲ ق ۱۲؎ قوله این ما کنتم تدعون ای این الآلهة التی کنتم تعبدونها فی الدنیا ۱۲ ابو السعود ۱۳؎ قوله فی جملة امم الظرفیة مجازیة لے ادخلوا حال کونکم فی امم ای فی غمارهم واعدادهم ۱۲ جمل ۱۴؎ قوله قد خلت من قبلکم من الجن والانس ای تقدم زمانهم زمانکم وهذا یشعر بانه تعالیٰ لا یدخل الکفار باجمعهم فی النار دفعة واحدة بل یدخل الفوج بعد الفوج فیکون فیهم سابق ومسبوق لیصح هذا القول ویشاهد الداخل فی النار من سبقها ۱۲ کبیر ۱۵؎ قوله لعنت اختها ای فی الدین وقوله التی قبلها ای فی الدخول وقوله لاجلهم اشارة الی ان اللام فی قوله تعالیٰ لاولاهم لام التعلیل لان الخطاب مع الله لا معهم ۱۶؎ قوله قالت اخراهم لاولاهم آه قال ابن عباس رضی الله عنهما یعنی قال آخر کل امة لاولها وقال السدی قالت اخراهم الذین کانوا فی آخر الزمان لاولهم الذین شرعوا لهم الدین وقال مقاتل یعنی قال آخرهم دخول النار وهم الاتباع لاولهم دخولا وهم القادة لان القادة یدخلون النار اولا وقوله اخراهم واولاهم یحتمل ان یکون فعلی انثی افعل الذی للمفاضلة والمعنی علی هذا کما قال الزمخشری اخراهم منزلة وهم الاتباع والسفلة لاولاهم منزلة وهم القادة والسادة والرؤساء ویحتمل ان تکون اخری بمعنی آخرة تانیث آخر مقابل اول لا تانیث آخر الذی للمفاضلة کقوله تعالیٰ ولا تزر وازرة وزر اخری ۱۲ جمل ۱۷؎ قوله مضعفا اشار به الی ان المراد بالضعف هنا التضعیف الشیء وزیادته ای ما لا یتناهی لا الضعف بمعنی مثل الشیء مرة واحدة ۱۲ جمل ۱۸؎ قوله لکل منکم ومنهم ای اما القادة فبکفرهم وتضلیلهم واما الاتباع فبکفرهم وتقلیدهم ۱۲ ۱۹؎ قوله الی سجین هو واد فی جهنم اسفل الارض السابعة سجن به ارواح الکفار وقیل هو کتاب جامع لاعمال الشیاطین والکفرة واما علیون کتاب جامع لاعمال الخیر من الملئکة ومومنی الثقلین وقیل هو مکان فی الجنة فی السماء السابعة تحت العرش ۱۲ صاوی ۲۰؎ قوله کما ورد فی حدیث روی احمد وابو داود عن براء بن عازب مرفوعا ان الملئکة یجعلون روح المومن فی کفن الجنة وحنوطها فیصعدون بها الی السماء الدنیا فیفتح لهم فیشیعهم من کل سماء مقربوها الی السماء التی تلیها حتی ینتهی بها الی السماء السابعة وان الکافر یجعلون روحها فی المسوح فیصعدون بها الی السماء الدنیا فلا یفتح له ثم قرأ رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تفتح لهم ابواب السماء فیقول الله عز وجل اکتبوا کتابه فی سجین فی الارض السابعة فتطرح روحه طرحا الحدیث ۱۲ کمالین ۲۱؎ قوله ولا یدخلون الجنة حتی یلج الجمل فی سم الخیاط۔ ای یدخل ما هو مثل فی عظم الجسم وهو البعیر فیما هو مثل فی ضیق المسلک وهو ثقب الابرة وذلک مما لا یکون قط فکذا ما توقف علیه بیضاوی وفی الخازن ولا یدخلون الجنة حتی یلج الجمل فی سم الخیاط الولوج الدخول والجمل معروف وهو الذکر من الابل وسم الخیاط ثقب الابرة قال الفراء الخیاط والمخیط ما یخاط به والمراد به الابرة فی هذه الآیة وانما خص الجمل بالذکر من بین سائر الحیوانات لانه اکبر من سائر الحیوانات جسما عند العرب فجسم الجمل من اعظم الاجسام وثقب الابرة من اضیق المنافذ فکان ولوج الجمل مع عظم جسمه فی ثقب الابرة الضیق محالا فثبت ان الموقوف علی المحال محال فوجب بهذا الاعتبار ان دخول الکفار الجنة مایوس منه قطعا ۱۲ ۲۲؎ قوله عوض من الیاء المحذوفة فاصله غواشی بتنوین الصرف استثقلت الضمة علی الیاء فحذفت فاجتمع ساکنان الیاء والتنوین فحذفت الیاء ولقائل ان یقول ان غواش علی وزن فواعل فیکون غیر منصرف فکیف دخله التنوین وجوابه علی مذهب سیبویه والخلیل ان هذا جمع والجمع اثقل من الواحد وهو ایضا الجمع الاکبر الذی تتناهی الجموع الیه فزاده ذلک ثقلا ثم وقعت الیاء فی آخره وهی ثقیلة فلما اجتمعت فیه هذه الاشیاء خففوه بحذف یائه فلما حذفت الیاء نقص عن مثال فواعل وصار غواش بوزن جناح فدخله التنوین لنقصانه عن هذا المثال ۱۲ کبیر ۲۳؎ قوله والذین آمنوا الخ لما ذکر وعید الکفرین اتبعه بذکر وعد المومنین علی حکم عادته سبحانه تعالیٰ فی کتابه والاسم الموصول مبتدأ وآمنوا صلته وعملوا الصلحت معطوف علیه وقوله لا نکلف نفسا اعتراض بین المبتدأ والخبر والخبر اولئک اصحاب الجنة هذا ما مشی علیه المفسر تبعا لاکثر علماء المعانی وقال بعضهم لا نکلف آه خبر والرابط محذوف ای لا نکلف منهم ۱۲ صاوی ۲۴؎ قوله الا وسعها معنی الوسع ما یقدر الانسان علیه فی حال السعة والسهولة لا فی حال الضیق والشدة ۱۲ کبیر ۲۵؎ قوله اعتراض وحکمة تبکیت الکفار وتنبیههم علی ان الجنة مع عظم قدرها یتوصل الیها بالعمل السهل من غیر کلفة ولا مشقة ان قلت ورد ان الجنة حفت بالمکاره فکیف تقولون ان الجنة یتوصل الیها بالعمل السهل اجیب بان المراد بالمکاره مخالفة شهوات النفس وهی فی طاقة العبد فالمراد بالعمل السهل ما کان فی طاقة العبد فعلا او ترکا ۱۲ صاوی ۲۶؎ قوله نزعنا ما فی صدورهم من غل ای خلقناهم فی الجنة مطهرین منه لا انهم دخلوا الجنة به ثم نزع وحکمة نزع الغل من صدور اهل الجنة ان کل احد منهم اعطی فوق امانیه اضعافا مضاعفة ۱۲ صاوی ۲۷؎ قوله حقد هو امساک عداوة فی القلب ۱۲ قاموس ☆

له [illegible] ۱۲

ـ١ه قوله فی الدنیا الخ روی الحسن عن علی قال فینا والله اهل بدر نزلت ونزعنا ما فی صدورهم من غل اخوانا علی سرر متقابلین وقال علی رضی الله عنه ایضا انی لارجو ان اکون انا وعثمان وطلحة والزبیر من الذین قال الله عز وجل لهم ونزعنا ما فی صدورهم من غل ١٢ معالم ـ٢ه قوله تحت قصورهم ای بجانب جدارها ولیس المراد انها تجری من تحت الجدار۔ صاوی وقال السدی فی هذه الآیة ان اهل الجنة اذا سیقوا الی الجنة وجدوا عند بابها شجرة فی اصل ساقها عینان فشربوا من احدهما فینزع ما فی صدورهم من غل فهو الشراب الطهور واغتسلوا من الاخری فجرت علیهم نضرة النعیم فلن یشعثوا ولا یشحبوا بعدها ابدا ١٢ معالم ـ٣ه قوله لدلالة ما قبله وهو وما کنا لنهتدی علیه والتقدیر ولولا هدایة الله لنا موجودة ما اهتدینا ١٢ خطیب ـ٤ه قوله ونودوا والمنادی هو الله او الملائکة ١٢ خطیب ـ٥ه قوله ونودوا ان الخ قیل هذا النداء اذا رأوا الجنة من بعید نودوا ان تلکم الجنة وقیل هذا النداء یکون فی الجنة وعن ابی سعید وابی هریرة قال ینادی مناد ان لکم ان تصحوا فلا تسقموا ابدا وان لکم ان تحیوا فلا تموتوا ابدا وان لکم ان تشبوا فلا تهرموا ابدا وان لکم ان تنعموا فلا تبأسوا ابدا فذلک قوله ونودوا ان تلکم الجنة اورثتموها بما کنتم تعملون هذا حدیث صحیح اخرجه مسلم بن الحجاج عن اسحق بن ابراهیم وعبد الرحمن بن حمید عن عبد الرزاق عن سفیان الثوری بهذا الاسناد مرفوعا وروی عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما من احد الا وله منزلة فی الجنة ومنزلة فی النار فاما الکافر فیرث المومن منزلة من النار واما المومن فیرث الکافر منزله من الجنة ١٢ معالم ـ٦ه قوله ای انه ای الشان و

قوله فی المواضع الخمسة ای جواز الوجهین فی المواضع الخمسة اولها هذا الموضع واخرها ان افیضوا علینا من الماء آه جمل والمعنی ونودوا بانه تلکم الجنة ای نودوا بهذا القول آه کبیر وقوله مفسرة ای فی معنی تفسیر النداء والمعنی ونودوا ای تلکم الجنة ١٢ ـ٧ه قوله اورثتموها بما کنتم تعملون جملة اورثتموها حال من الجنة والعامل معنی اسم الاشارة علی ان تلکم الجنة مبتدأ وخبر او الجنة صفة والخبر اورثتموها ومعنی هذه الآیة ای حصلت لکم الجنة بلا تعب کالمیراث فلا یرد کیف قال ذلک مع ان المیراث هو ما ینتقل من میت الی حی وهو مفقود هنا وحاصل الجواب انه علی تشبیه اهل الجنة واهل النار بالوارث والموروث عنه لان الله خلق فی الجنة منازل للکفار بتقدیر ایمانهم کما ورد فی الحدیث فمن لم یومن منهم جعل منزله لاهل الجنة فکانه ورث عنه و حکمة اطلاق اسم المیراث علیها ان الکفار سماهم الله امواتا بقوله اموات غیر احیاء والمومنین احیاء ومن المعلوم ان الحی یرث المیت ١٢ ـ٨ه قوله بما کنتم تعملون الباء سببیة وما مصدریة ای بسبب عملکم ان قلت ورد فی الحدیث ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لن یدخل الجنة احد بعمله قیل ولا انت یا رسول الله قال ولا انا الا ان یتغمدنی الله برحمته اجیب بان الآیة محمول علی العمل المصحوب بالفضل والحدیث محمول علی العمل المجرد عنه ١٢ صاوی ـ٩ه قوله ونادی اصحاب الجنة اصحاب النار ان قلت اذا کانت الجنة فی السماء والنار فی الارض فکیف یسمعون النداء اجیب بان القیامة خارق للعادة فلا مانع من وصول النداء لهم وهذا النداء من کل فرد من افراد الجنة لکل فرد من افراد اهل النار لان مقابلة الجمع بالجمع تقتضی القسمة علی الآحاد ١٢ صاوی ـ١٠ه قوله تقریرا ای وتشفیا منهم وفرحا والتبکیت التقریع والغلبة بالحجة ١٢ قاموس ـ١١ه قوله مناد وهو ملک یسمع اهل الجنة والنار ١٢ مدارک ـ١٢ه قوله اسمعهم تفسیر للبینة فمعنی اذن بینهم اسمعهم ان لعنة الله الخ ١٢ جمل ـ١٣ه قوله معوجة اشارة الی ان عوجا مصدر بمعنی معوجة ای مائلة عن الحق فعوجا حال بدلیل قوله بمعنی معوجة وان کانت یحتمل المفعولیة اه جمل والعوج بکسر العین فی المعانی والاعیان ما لم تکن منتصبة وبالفتح فی المنتصب کالحائط والرمح ١٢ بیضاوی ـ١٤ه قوله قیل هو سور الاعراف الاضافة بیانیة ای سور هو الاعراف ثم فسر الاعراف بقوله وهو سور الجنة فاستفید من مجموع العبارتین ان الحجاب هو الاعراف ومقابل قوله قیل هو سور الاعراف قول الاعراف جمع عرف وهو المکان المرتفع ومنه عرف الدیک لارتفاعه علی ما سواه من جسده غالبا وقال السدی سمی ذلک السور اعرافا لان اصحابه یعرفون الناس ای اهل الجنة والنار ١٢ الکبیر والخطیب ـ١٥ه قوله وهو سور الجنة قال السدی سمی ذلک السور اعرافا لان اصحابه یعرفون الناس واختلفوا فی الرجال الذین اخبر الله عنهم انهم علی الاعراف قال حذیفة وابن عباس هو قوم استوت حسناتهم وسیاتهم وقصرت بهم سیاتهم عن الجنة وتجاوزت بهم حسناتهم عن النار فوقفوا هناک حتی یقضی الله فیهم ما یشاء ثم یدخلهم الجنة بفضل رحمته وهم آخر من یدخل الجنة ١٢ معالم ـ١٦ه قوله رجال ای من افاضل المسلمین او من آخرهم دخولا فی الجنة لاستواء حسناتهم وسیئاتهم او من لم یرض عنهم احد ابویه او اطفال المشرکین ١٢ مدارک ـ١٧ه قوله کما فی الحدیث اخرج ابن مردویه عن جابر سئل النبی صلی الله علیه وسلم عمن استوت حسناته وسیأته فقال اولئک اصحاب الاعراف وله شواهد وروی الطبرانی انهم اناس قتلوا فی سبیل الله عصاة لآبائهم وعند البیهقی عن انس مرفوعا انهم مومنوا الجن وقیل اطفال المشرکین وقیل اصحاب الفترة وقیل قوم کان علیهم دین رواه ابن ابی حاتم عن مسلم بن یسار ١٢ ک ـ١٨ه قوله لم یطمعهم الفاعل الله سبحانه هکذا فی قوله یریدها وقوله روی الحاکم الخ مراده بهذا بیان الکرامة التی فی کلام الحسن ١٢ ـ١٩ه قوله اذ طلع علیهم ربک ای ازال عنهم الحجب حتی راوه وسمعوا کلامه ١٢ صاوی ـ٢٠ه قوله واذا صرفت ابصارهم عبر بالصرف دون النظر اشارة الی ان نظرهم الی اهل النار غیر مقصود لان رؤیة العذاب واهله تسیء الناظر بخلاف النظر للنعیم واهله ففیه مسرة للناظر فلذا لم یعبر فی جانبه بالصرف بل قیل ونادوا اصحاب الجنة ان سلام علیکم ١٢ صاوی ـ٢١ه قوله ما اغنی عنکم ما اما استفهامیة للتوبیخ والتقریع او نافیة وقوله ما کنتم تستکبرون ما مصدریة ای ما اغنی عنکم جمعکم واستکبارکم المستمر عن قبول الحق ١٢ ابو السعود ـ٢٢ه قوله مشیرین الی ضعفاء المسلمین وذلک لان اهل النار یرون اهل الجنة واهل الاعراف ینظرون الی الفریقین فیشیر اهل الاعراف لضعفاء المومنین ممن کانوا یستهزءون بهم فی الدنیا کصهیب وبلال وسلمان وخباب واشباههم ویقولون لاهل النار الخ ملخصا ١٢ الخطیب والجمل ـ٢٣ه قوله قد قیل لهم ای للذین اقسمتم علی عدم دخولهم الجنة ادخلوها بفضل الله فهذا من بقیة کلام اصحاب الاعراف فهو خبر ثان عن اسم الاشارة ای هؤلاء قد قیل لهم ادخلوا الجنة فظهر کذبکم فی اقسامکم ١٢ جمل ـ٢٤ه قوله وقرئ ادخلوا الخ وهاتان القراءتان شاذتان علی عادته حیث یعبر فی الشاذ بقرئ وقوله فجملة النفی ای جنسها والا فهو جملتان وقوله حال ای من فاعل ادخلوا وقوله ای مقولا لهم ذلک لاجل ان ترتبط الحال بصاحبها وحینئذ یکون الحال فی الحقیقة هذا المقدر والجملتان معمولتان له فکلام الشارح فیه مسامحة وقوله فجملة النفی تفریع علی قوله وقرئ الخ ١٢ الجمل ـ٢٥ه قوله منعهما یشیر الشارح الی ان التحریم ههنا مستعمل فی لازمه لانقطاع التکلیف حینئذ ١٢ جمل ـ٢٦ه قوله لهوا ولعبا اللهو صرف الهم بما لا یحسن ان یصرف به و اللعب طلب الفرح بما لا یحسن ان یطلب به ١٢ صاوی ـ٢٧ه قوله وغرتهم الحیاة الدنیا هذا مجاز لان الحیاة الدنیا لا تغر فی الحقیقة بل المراد انه حصل الغرور عند هذه الحیاة الدنیا لان الانسان یطمع فی طول العمر وحسن العیش وکثرة المال وقوة الجاه فلشدة رغبته فی هذه الاشیاء یصیر محجوبا عن طلب الدین غرقا فی طلب الدنیا ثم لما وصف الله تعالی اولئک الکفار بهذه الصفات قال فالیوم ننساهم کما نسوا لقاء یومهم هذا ١٢ کبیر ـ٢٨ه قوله نترکهم فی النار اشار بذلک الی ان النسیان مستعمل فی لازمه وهو الترک لان حقیقته مستحیلة علی الله فالمعنی نعاملهم معاملة الناسی من عدم الاعتناء بهم وترکهم فی النار ١٢ صاوی ـ٢٩ه قوله وما کانوا بایتنا الخ عطف علی ما نسوا ای وکما کانوا منکرین بانها من عند الله تعالی انکارا مستمرا ١٢ ابو السعود

فی الدنیا تجری من تحتهم تحت قصورهم الانهر وقالوا عند الاستقرار فی منازلهم الحمد لله الذی هدنا
لهذا اقف العمل هذا جزاؤه وما کنا لنهتدی لولا ان هدنا الله حذف جواب لولا لدلالة ما
قبله علیه لقد جاءت رسل ربنا بالحق ونودوا ان مخففة ای انه او مفسرة فی المواضع الخمسة
تلکم الجنة اورثتموها بما کنتم تعملون ○ ونادی اصحب الجنة اصحب النار تقریرا وتبکیتا ان
قد وجدنا ما وعدنا ربنا من الثواب حقا فهل وجدتم ما وعد ربکم من العذاب حقا قالوا
اطلاق الوعد مشاکلة ١٢
نعم فاذن مؤذن نادی مناد بینهم بین الفریقین اسمعهم ان لعنة الله علی الظلمین الذین
یصدون الناس عن سبیل الله دینه ویبغونها ای یطلبون السبیل عوجا معوجة وهم بالاخرة
ای دینه ١٢
کفرون ○ وبینهما ای اصحب الجنة والنار حجاب حاجز قیل هو سور الاعراف وعلی الاعراف وهو
المذکور فی قوله تعالی وضرب بینهم بسور
سور الجنة رجال استوت حسناتهم وسیاتهم کما فی الحدیث یعرفون کلا من اهل الجنة والنار
بسیمهم بعلامتهم وهی بیاض الوجوه للمؤمنین وسوادها للکفرین لرؤیتهم لهم اذ موضعهم
عال ونادوا اصحب الجنة ان سلم علیکم قال تعالی لم یدخلوها ای اصحب الاعراف الجنة و
هم یطمعون ○ فی دخولها قال الحسن لم یطمعهم الا لکرامة یریدها بهم وروی الحاکم عن
حذیفة رض قال بینما هم کذلک اذ طلع علیهم ربک فقال قوموا ادخلوا الجنة فقد غفرت لکم واذا
صرفت ابصارهم ای اصحب الاعراف تلقاء جهة اصحب النار قالوا ربنا لا تجعلنا فی النار مع
القوم الظلمین ○ ونادی اصحب الاعراف رجالا من اصحب النار یعرفونهم بسیمهم قالوا ما
اغنی عنکم من النار جمعکم المال او کثرتکم وما کنتم تستکبرون ○ ای واستکبارکم عن الایمان
ویقولون لهم مشیرین الی ضعفاء المسلمین اهؤلاء الذین اقسمتم لا ینالهم الله برحمة قد قیل لهم
ادخلوا الجنة لا خوف علیکم ولا انتم تحزنون ○ وقرئ ادخلوا بالبناء للمفعول ودخلوا فجملة النفی
فی الشاذ ١٢ ک بتقدیر القول ١٢ ک
حال ای مقولا لهم ذلک ونادی اصحب النار اصحب الجنة ان افیضوا علینا من الماء او مما رزقکم
الله من الطعام قالوا ان الله حرمهما منعهما علی الکفرین ○ الذین اتخذوا دینهم لهوا ولعبا و
غرتهم الحیوة الدنیا فالیوم ننسهم نترکهم فی النار کما نسوا لقاء یومهم هذا بترکهم العمل له
وما کانوا بایتنا یجحدون ○ ای وکما جحدوا ولقد جئنهم ای اهل مکة بکتب قران فصلنه بیناه
بالاخبار والوعد والوعید علی علم حال ای عالمین بما فصل فیه هدی حال من الهاء ورحمة لقوم

ع ٨ ٥ ١٢

يؤمنون ○ به هل ينظرون ماينتظرون الا تاويله عاقبة مافيه يوم ياتى تاويله هو يوم القيمة يقول

الذين نسوه من قبل تركوا الايمان به قد جاءت رسل ربنا بالحق فهل لنا من شفعاء فيشفعوا لنا او هل

نرد الى الدنيا فنعمل غير الذى كنا نعمل نوحد الله ونترك الشرك فيقال لهم لا قال تعالى قد خسروا

ع ٦ ١٣ انفسهم اذ صاروا الى الهلاك وضل ذهب عنهم ما كانوا يفترون ۝ من دعوى الشريك ان ربكم الله

الذى خلق السموات والارض فى ستة ايام من ايام الدنيا اى فى قدرها لانه لم يكن ثم شمس ولو شاء

خلقهن فى لمحة والعدول عنه لتعليم خلقه التثبت ثم استوى على العرش هو فى اللغة سرير الملك استواء

يليق به يغشى اليل النهار مخففا ومشددا اى يغطى كلا منهما بالاخر يطلبه يطلب كل منهما الاخر طلبا

حثيثا سريعا والشمس والقمر والنجوم بالنصب عطفا على السموات والرفع مبتدأ خبره مسخرات مذللات

بامره بقدرته الا له الخلق جميعا والامر كله تبارك تعاظم الله رب مالك العلمين ○ ادعوا ربكم

تضرعا حال تذللا وخفية سرا انه لا يحب المعتدين فى الدعاء بالتشدق ورفع الصوت ولا تفسدوا

فى الارض بالشرك والمعاصى بعد اصلاحها ببعث الرسل وادعوه خوفا من عقابه وطمعا فى رحمته

ان رحمت الله قريب من المحسنين ○ المطيعين وتذكير قريب المخبر به عن رحمة لاضافتها الى الله تعالى

وهو الذى يرسل الريح بشرا بين يدى رحمته اى متفرقة قدام المطر وفى قراءة بسكون الشين تخفيفا

وفى اخرى بسكونها وفتح النون مصدرا وفى اخرى بسكونها وضم الموحدة بدل النون اى مبشرا ومفرد

الاولى نشور كرسول والاخيرة بشير حتى اذا اقلت حملت الريح سحابا ثقالا بالمطر سقنه اى السحاب وفيه

التفات عن الغيبة لبلد ميت لا نبات به اى لاحيائه فانزلنا به بالبلد الماء فاخرجنا به بالماء من كل

الثمرت كذلك الاخراج نخرج الموتى من قبورهم بالاحياء لعلكم تذكرون ○ فتؤمنون والبلد الطيب

العذب التراب يخرج نباته حسنا باذن ربه هذا مثل للمؤمن يسمع الموعظة فينتفع بها والذى خبث

ترابه لا يخرج نباته الا نكدا عسرا بمشقة وهذا مثل للكافر كذلك كما بينا ماذكر نصرف نبين الايت لقوم

ع ٥ ١٤ يشكرون ○ الله فيؤمنون لقد جواب قسم محذوف ارسلنا نوحا الى قومه فقال يقوم اعبدوا الله ما لكم

من اله غيره بالجر صفة لاله والرفع بدل من محله انى اخاف عليكم ان عبدتم غيره عذاب يوم عظيم ○

---

١ قوله ماينتظرون اشارة الى ان هل نافية والنظر ههنا بمعنى الانتظار كما نصه فى الكبير وقوله الا تاويله للكتاب يريد عاقبة ما وعدوا به على السنة الرسل من الثواب والعقاب والتاويل مرجع الشئ ومصيره من قولهم آل الشئ يؤل ١٢ ٢ قوله مافيه الضمير راجع الى القرآن والتاويل مرجع الشئ ومصيره من آل الشئ يؤل والمعنى الا مايؤل اليه امره من تبيين صدقه بظهور مانطق به من الوعد والوعيد ١٢ ك ٣ قوله اوهل نرد يشير به الى ان نرد جملة معطوفة على الجملة التى قبلها داخلة معها فى حكم الاستفهام وقوله فنعمل منصوب باضمار ان فى جواب الاستفهام الثانى ١٢ جمل ٤ قوله فى ستة ايام اخرج ابن جرير ان الله تعالى ابتدأ الخلق فى يوم الاحد وخلق الارض فى يومين الاحد والاثنين والسموات فى يومين الخميس والجمعة وخلق الجبال والوحوش والاشجار والحيوانات والزرع فى الثلثاء والاربعاء ١٢ جمل مختصرا ٥ قوله التثبت اى التمهل فى الامور ١٢ ٦ قوله ثم استوى اخرج روى عن ام سلمة والامام جعفر الصادق والحسن وابى حنيفة ومالك ان الاستواء معلوم والكيف مجهول والايمان به واجب والسؤال عنه بدعة وروى البيهقى عن ابى حنيفة ان الله فى السماء دون الارض وعنه وقال من انكر الله فى السماء فقد كفر وقال الشافعى ان الله على عرشه فى سمائه يقرب من خلقه كيف شاء وينزل كيف شاء ومثل ذلك قال احمد وقال اسحق انه اجمع اهل العلم انه فوق العرش استوى ويعلم كل شئ وهو قول المزنى والبخارى وابى داؤد والترمذى وابن ماجة وابى يعلى والبيهقى وغيرهم من ائمة الحديث وقال ابراهيم من الحلبية طريقنا طريق السلف المتبعين لكتاب الله والاجماع ومما اعتقده ان الله لم يزل كاملا بجميع صفاته اى ان قال وان الاحاديث التى تثبت الاستقرار فى العرش والاستواء عليه يقولون بها ويثبتونها من غير تكيف ولاتمثيل وانه بائن من خلقه وقال امام الحرمين والذى نرضاه ونعتقده اتباع السلف الى الانكفاف عن التاويل واجراء الظاهر على مواردها وتفويض معانيها الى الله وقيل استوى بمعنى استولى انتهى مافى الكمالين اقول الكرامية يثبتون جهة العلو من غير استقرار على العرش والمجسمة يصرحون بالاستقرار على العرش بظاهر الآية ولا حجة فيها لان الاستواء له معان كالاستيلاء وكالتمام والكمال وكالاستقرار فلا استدلال مع تعدد الاحتمالات فالتفويض الى الله والاعتقاد بحقية مراد الله من غير ان يعرف مراده كمال العبودية فى العبد ولهذا اختاره السلف الصالحون ١٢ ك ٧ قوله استواء يليق به هذه طريقة السلف الذين يفوضون علم المتشابه لله تعالى ١٢ صاوى ٨ قوله مخففا ومشددا اى بفتح الغين وتشديد الشين قراءة شعبة وحمزة والكسائى والباقون بسكون الغين وتخفيف الشين كما صرح به الخطيب وعلى ياتين القرائتين فالليل فاعل معنى والنهار مفعول لفظا ومعنى وذلك ان المفعولين فى هذا الباب متى صلح ان يكون كل منهما فاعلا ومفعولا وجب تقديم الفاعل لئلا يلتبس نحو اعطيت زيدا عمرا فان لم يلتبس نحو اعطيت زيدا درهما وكسوت عمرا جبة جاز وهذا كما فى الفاعل والمفعولين الصريحين نحو ضرب موسى عيسى وضرب زيد عمرا والآية الكريمة من باب اعطيت زيدا عمرا لان كلا من الليل والنهار يصلح ان يكون غاشيا ومغشيا فوجب جعل الليل فى قراءة الجماعة هو الفاعل المعنوى والنهار هو المفعول من غير عكس ١٢ ٩ قوله تبارك الله اى كثر خيره اودام بره من البركة النماء او من البروك الثبات ومنه البركة ١٢ مدارك ١٠ قوله ادعوا ربكم لان الدعاء هو السؤال والطلب وهو نوع من انواع العبادة لان الداعى لايقدم على الدعاء الا اذا عرف من نفسه الحاجة الى ذلك المطلوب وهو عاجز عن تحصيله وعرف ان ربه سبحانه وتعالى يسمع الدعاء ويعلم حاجته وهو قادر على ايصالها الى الداعى فعند ذلك يعرف العبد نفسه بالعجز والنقص ويعرف ربه بالقدرة والكمال كما بينه فى الخطيب ومن ههنا اندفع ما قيل ان المطلوب بالدعاء ان كان معلوم الوقوع كان واجب الوقوع لامتناع وقوع التغير فى علم الله تعالى وما كان واجب الوقوع لم يكن فى طلبه فائدة وان كان معلوم اللاوقوع فلا فائدة ايضا فى طلبه ووجه الاندفاع ظاهر لانه يظهر به العجز والاحتياج الى الله ويعرف ربه بالقدرة والكمال وهو مخ العبادة كما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الدعاء مخ العبادة وايضا بعض الامور يكون موقوفا بالدعاء وايضا ان لم يحصل له الشئ المطلوب فليس هذا خاليا عن العبادة وامتثال الامر وهما اعظم الفائدة فبطل قوله فلا فائدة فى طلبه ١٢ م ١١ قوله لايحب المعتدين اى المجاوزين ما امروا به فى كل شئ من الدعاء وغيره وعن ابن جريج الرافعين اصواتهم بالدعاء وعنه الصياح مكروه وبدعة وقيل هو الاسهاب فى الدعاء ١٢ مدارك مختصرا ١٢ قوله بالتشدق هو التوسع فى الكلام من غير احتياط واحتراز كذا فى النهاية وفى القاموس وتشدق لوى شدقه للتفصح (التشدق جانب الفم ١٢ مصباح) وقوله رفع الصوت قال ابن جريج من الاعتداء رفع الصوت والنداء بالدعاء والصياح كما فى الخطيب وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم دعوة فى السر تعدل سبعين دعوة فى العلانية ١٢ الكبير ١٣ قوله وتذكير القريب وقال فى ابى السعود وتذكير قريب لان الرحمة بمعنى الرحم اولانه صفة لمحذوف اى امر قريب وقال سعيد بن جبير الرحمة ههنا الثواب فرجع النعت الى المعنى دون اللفظ كما فى الخطيب لكن بقى تفصيل الامر المبهم وهو ما قال بعض الناس لا آية تدل على ان رحمة الله قريب من المحسنين فوجب ان لا يحصل ذلك لمن لم يكن من المحسنين والعصاة واصحاب الكبائر ليسوا محسنين فوجب ان لا يحصل لهم العفو عن العقاب لان العفو عن العذاب رحمة والجواب ان من آمن بالله واقر بالتوحيد والنبوة فقد احسن فان قالوا المحسنون هم الذين اتوا بجميع وجوه الاحسان فنقول هذا باطل لان المحسن من صدر عنه مسمى الاحسان وليس من شرط كونه محسنا ان يكون آتيا بكل وجوه الاحسان هذا خلاصة ما بسط الامام الرازى ١٢ الكبير ١٤ قوله وهو الذى يرسل الرياح بشرا بين يدى رحمته اى قدام المطر روى عن ابى هريرة قال اخذت الناس ريح بطريق مكة وعمر حاج فاشتدت فقال عمر لمن حوله ما بلغكم فى الريح فلم يرجعوا اليه شيئا فبلغنى الذى سئل عمر عنه من امر الريح فاستحثثت راحلتى حتى ادركت عمر وكنت فى مؤخر الناس فقلت يا امير المؤمنين اخبرت انك سألت عن الريح وانى سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الريح من روح الله تاتى بالرحمة وبالعذاب فلا تسبوها واسئلوا الله من خيرها وعوذوا به من شرها ١٢ ١٥ قوله نشرا بالنون والشين لابى عمرو وابن كثير ونافع ١٢ كمالين

١٦ قوله متفرقة اى الرياح التى تهب من كل ناحية من النشر هو التفرق وفى الكلام استعارة مكنية حيث شبه الرحمة بمعنى المطر بسلطان يقدم وله مبشرات وطوى ذكر المشبه به ورمز له بشئ من لوازمه وهو قوله بين يدى فاثباته تخييل ١٢ صاوى ١٧ قوله بسكون الشين تخفيفا كما قالوا رسل فى رسل فسكنوا الضمة تخفيفا تخفيفهم فى المفرد الذى هو اخف من الجمع كقولهم فى عنق عنق ١٢ ك ١٨ قوله وفتح النون مصدرا اى على انه مفعول مطلق فان الارسال والنشر متقاربان فكانه قيل ينشرها نشرا او على انه مصدر فى موضع الحال اى ناشرا ١٢ ك ١٩ قوله كرسول ورسل ونشور قيل بمعنى الفاعل وقيل بمعنى المفعول ١٢ ك ٢٠ قوله بشير كرغيف ورغف وقيل جمع بشيرة كنذيرة ونذر ١٢ ك ٢١ قوله اذا اقلت الاقلال الحمل واشتقاقه من القلة فان الرافع المطيق يرى ما يرفعه قليلا ١٢ ك ٢٢ قوله حسنا اشارة الى ان فى الكلام حال محذوفة اى يخرج نباته وافيا حسنا وحذفت لفهم المعنى ولدلالة البلد الطيب عليها ولمقابلتها بقوله الا نكدا وباذن ربه فى موضع الحال من الجمل وقوله باذن ربه يجوز ان تكون الباء سببية او حالية وخص خروج نبات الطيب بقوله باذن ربه على سبيل المدح والتشريف وان كلا من النباتين يخرج باذنه تعالى وفى ابى السعود باذن ربه اى بمشيئة وعبر به عن كثرة النبات وحسنه وغزارة نفعه ١٢ ٢٣ قوله هذا مثل للمؤمن اى مثل لعمله فشبه المؤمن بالارض الطيبة وشبه نزول القرآن على قلب المؤمن بنزول المطر على الارض الطيبة فاذا نزل القرآن انتفع به وظهرت منه الطاعات والعبادات وانواع الاخلاق الحميدة وشبه الكافر بالارض الردية السبخة التى لا ينتفع بها وان اصابه المطر فكذلك الكافر اذا سمع القرآن لا ينتفع به ١٢ جمل ٢٤ قوله الا نكدا اى قليلا عديم النفع وهو منصوب على الحال وتقدير الكلام والبلد الذى خبث لا يخرج نباته الا نكدا فحذف المضاف واقيم المضاف اليه مقامه فصار مرفوعا مستترا ١٢ ق ٢٥ قوله لقد ارسلنا نوحا المقصود من ذكر تلك القصص تسلية النبى صلى الله عليه وسلم وتركت الواو ههنا وذكرت فى سورة هود والمؤمنون لعدم تقدم ما يعطف عليه ههنا بخلاف ما ياتى ونوح اسمه عبد الغفار بن لمك بفتح اللام وسكون الميم ابن متوشلخ بن اخنوخ وهو ادريس بعث على راس اربعين سنة على الصحيح وقيل على راس خمسين وقيل مائتين وخمسين وقيل مائة سنة ومكث فى قومه تسعمائة وخمسين وعاش بعد الطوفان مائتين وخمسين فجملة عمره الف ومائتان واربعون على الصحيح من انه بعث على راس اربعين وكان نجارا وصنع السفينة فى عامين ولقب بنوح لكثرة نوحه على نفسه حيث دعا على قومه فهلكوا وقيل لمراجعة ربه فى شان ولده كنعان ١٢ صاوى ٢٦ قوله قسم محذوف وتقديره والله لقد ١٢ خطيب ٢٧ قوله الى قومه الخ فى المصباح قوم الرجل اقرباؤه الذين يجتمعون معه فى جد واحد وقد يقيم الرجل بين الاجانب فيسميهم قومه مجازا للمجاورة ١٢ جمل ٢٨ قوله بدل من محله اى فان محله رفع على زيادة من واله مبتدأ ولكم الخبر من الجمل وفى الكبير والباقون قرأوا بالرفع على انه صفة للاله على الموضع لان تقدير الكلام ما لكم اله غيره وقال ابو على وجه من قرأ

اى على المحل لا على اللفظ ١٢

عه و [illegible] اولان اللفظ [illegible] ١٢ عه وفى [illegible] الدعاء [illegible] القلب اى طلب [illegible] ١٢

وهو يوم القيمة قال الملأ الاشراف من قومه انا لنرىك فى ضلل مبين بين قال يقوم ليس بى

ضللة هى اعم من الضلال فنفيها ابلغ من نفيه ولكنى رسول من رب العلمين ○ ابلغكم بالتخفيف و

التشديد رسلت ربى وانصح اريد الخير لكم واعلم من الله ما لا تعلمون ○ اوكذبتم وعجبتم ان جاءكم

ذكر موعظة من ربكم على لسان رجل منكم لينذركم العذاب ان لم تؤمنوا ولتتقوا الله ولعلكم ترحمون ○

بها فكذبوه فانجينه والذين معه من الغرق فى الفلك السفينة واغرقنا الذين كذبوا بايتنا بالطوفان

انهم كانوا قوما عمين ○ عن الحق وارسلنا الى عاد الاولى اخاهم هودا قال يقوم اعبدوا الله وحده ع ٦ ١٥

ما لكم من اله غيره افلا تتقون ○ تخافونه فتؤمنون قال الملأ الذين كفروا من قومه انا لنرىك فى

سفاهة جهالة وانا لنظنك من الكذبين ○ فى رسالتك قال يقوم ليس بى سفاهة ولكنى رسول

من رب العلمين ○ ابلغكم بالوجهين رسلت ربى وانا لكم ناصح امين ○ مامون على الرسالة اوعجبتم

ان جاءكم ذكر من ربكم على لسان رجل منكم لينذركم واذكروا اذ جعلكم خلفاء فى الارض

من بعد قوم نوح وزادكم فى الخلق بصطة قوة وطولا كان طويلهم مائة ذراع وقصيرهم ستين

فاذكروا الاء الله نعمه لعلكم تفلحون ○ تفوزون قالوا اجئتنا لنعبد الله وحده ونذر نترك ما كان

يعبد اباؤنا فاتنا بما تعدنا به من العذاب ان كنت من الصدقين ○ فى قولك قال قد وقع وجب عليكم

من ربكم رجس عذاب وغضب اتجادلونني فى اسماء سميتموها اى سميتم بها انتم واباؤكم

اصناما تعبدونها ما نزل الله بها اى بعبادتها من سلطن حجة وبرهان فانتظروا العذاب انى

معكم من المنتظرين ○ ذلك بتكذيبكم لى فارسلت عليهم الريح العقيم فانجينه اى هودا والذين

معه من المؤمنين برحمة منا وقطعنا دابر الذين كذبوا بايتنا اى استاصلنهم وما كانوا مؤمنين ⑤ ع ٨ ٩

عطف على كذبوا وارسلنا الى ثمود بترك الصرف مرادا به القبيلة اخاهم صلحا قال يقوم

اعبدوا الله ما لكم من اله غيره قد جاءتكم بينة معجزة من ربكم على صدقى هذه

ناقة الله لكم اية حال عاملها معنى الاشارة وكانوا سالوه ان يخرجها لهم من صخرة عينوها

فذروها تاكل فى ارض الله ولا تمسوها بسوء بعقر او ضرب فياخذكم عذاب اليم ○ و

اذكروا اذ جعلكم خلفاء فى الارض من بعد عاد وبواكم اسكنكم فى الارض تتخذون من

سهولها قصورا تسكنونها فى الصيف وتنحتون الجبال بيوتا تسكنونها فى الشتاء ونصبه

ك قوله الاشراف الخ فى المصباح الملأ مهموز اشراف القوم سموا بذلك لملائتهم بما يلتمس عندهم من المعروف وجودة الرأى اولانهم يملؤن العيون ابهة والصدور هيبة والجمع املاء مثل سبب واسباب وفى ابى السعود الملأ الذين يملؤن صدور المحافل باجسادهم والقلوب بجلالتهم وهيبتهم والعيون بجمالهم وابهتهم ١٢ جمل ٥٢ قوله من قومه لم يقل ههنا الذين كفروا من قومه كما قال فى قوم هود وفيما سياتى لان الملأ من قوم هود كان فيهم من آمن ومن كفر بخلاف الملأ من قوم نوح فكلهم اجمعوا على هذا الجواب فلم يكن احد منهم مؤمنا فان قيل سياتى فى سورة هود تقييد قوم نوح بالذين كفروا فالجواب ان ما سياتى فى دعائهم اے الايمان فى ابتداء من رسالته فكان فيهم من آمن ومن كفروا ما ههنا فهو فى اول دعائهم له ١٢ ج ٥٣ قوله هى اعم من الضلال الخ وذلك لان ضلالة دالة على وحدة غير معينة ونفى فرد غير معين نفى عام بخلاف ضلال فانه مصدر يعم الواحد والتثنية والجمع ونفيه لا يقتضى على سبيل القطع النفى العام فكان قوله ليس بى ضلالة ابلغ فى نفى الضلال عن نفسه من قولنا ليس بى ضلال وناداهم باضافتهم اليه استمالة لقلوبهم نحو الحق من الجمل وابى السعود فما قال صاحب الكمالين وكان عمومها باعتبار اخذ معنى البعضية فيه فهى النفى ولو بوجه والضلال النفى من كل وجه ليس بسديد لان الضلال اذا صار اسلفى من كل وجه فما بقى فيه الخصوص فكيف يكون قوله ضلالة اعم من الضلال بل صار الامر بالعكس فافهم ١٢ ٥٤ قوله ابلغ من نفيه لان نفى العام يستلزم نفى الخاص من غير عكس وكان عمومها باعتبار اخذ معنى البعضية فيه فهى النفى ولو بوجه و الضلال النفى من كل وجه وقال صاحب الكشاف ولم يقل ضلال لان الضلالة اخص فكانت ابلغ فى نفى الضلال عن نفيه كانه قال ليس بى شئ من الضلال انتهى وفيه نظر لان نفى الخاص لا يستلزم نفى العام فلا يكون ابلغ وللناظرين فى الكشاف كلام طويل ههنا لا يسمن ولا يغنى من جوع ١٢ ك ٥٥ قوله ولكنى رسول الخ اے لان كونه رسولا من الله مبلغا لرسالاته فى معنى كونه على الصراط المستقيم فكان فى الغاية القصوى من الهدى ١٢ مدارك ٥٦ قوله اكذبتم اشارة اے ان الهمزة للانكار والواو للعطف على محذوف اے اكذبتم وعجبتم كما فى الخطيب ١٢ ٥٧ قوله السفينة الخ وكان طولها ثلثمائة ذراع و سمكها ثلثون ذراعا وعرضها خمسين وطبقاتها ثلث السفلى للوحوش والدواب والوسطى للانس والعليا للطيور وركبها فى عاشر رجب واستوت على الجودى فى عاشر محرم ١٢ صاوى ٥٨ قوله عمين اے عن الحق يقال اعمى فى البصر وعم فى البصيرة ١٢ مدارك ٥٩ قوله الى عاد اخاهم هودا الخ صرح ههنا وفيما سياتى فى صالح وشعيب بتعيين المرسل اليهم دون ماسبق فى نوح وما سياتى فى لوط وذلك لان المرسل اليهم اذا كان لهم اسم قد اشتهروا به ذكروا به والا فلا وقد امتازت عاد وثمود ومدين باسماء مشهورة وايضا قال هنا قال بدون الفاء وفى قصة نوح فقال بها والسر ان نوحا كان مواظبا على دعوة قومه غير متوان فيها على ما حكى عنه فى سورة نوح قال رب انى دعوت قومى ليلا ونهارا. فناسبه التعقيب بالفاء واما هود فلم يكن كذلك بل كان دون نوح فى المبالغة فى الدعاء ١٢ ج ٥٩ قوله عاد الاولى وهو عاد بن عوص بن ارم بن سام بن نوح هذا فى الخطيب وقال فى الجمل ان عادا الاولى هى قوم هود وعاد الثانية قوم صالح وهم ثمود وبينهما مائة سنة ١٢ ١٠ قوله الاولى يحترز به عن عاد الثانية فانها قوم صالح ١٢ صاوى ١١ قوله فى سفاهة الحكمة فى تعبير قوم هود بالسفاهة وقوم نوح بالضلال ان نوحا لما خوف قومه بالطوفان وجعل يصنع الفلك نسبوه للضلال حيث اتعب نفسه فى عمل سفينة فى ارض لا ماء فيه وطين وهود لما نهاهم عن عبادة الاصنام التى سموها صمودا وصمدا وهباء ونسب من يعبدها للسفه خاطبوه بمثل ما خاطبهم به ١٢ صاوى ١٢ قوله وانا لكم ناصح امين اتى هو بالجملة الاسمية ونوح بالفعلية حيث قال وانصح لكم وذلك لان صيغة الفعل تدل على تجدده ساعة بعد ساعة وكان نوح يكرر فى دعائهم ليلا ونهارا من غير تراخ فناسب التعبير بالفعل واما هود فلم يكن كذلك بل كان يدعوهم وقتا دون وقت فلهذا عبر بالاسمية ١٢ الخطيب والجمل ١٣ قوله فى الارض بان جعلكم ملوكا فان شداد بن عاد ممن ملك معمورة الارض من رمل عالج الى شجر امان ١٢ ابو السعود ١٤ قوله مائة ذراع الخ الذى قاله المحلى فى سورة الفجر ان طويلهم كان اربعمائة ذراع بذراع نفسه وفى رواية خمسمائة ذراع وقصيرهم ثلثمائة ذراع وكان راس الواحد منهم قدر القبة العظيمة وكانت عينه بعد موته تفرخ فيه الضباع ١٢ صاوى ١٥ قوله رجس عذاب الرجس العذاب من الارتجاس الذى هو الاضطراب ١٢ ابو السعود ١٦ قوله اتجادلوننى الخ انكار واستقباح لانكارهم مجيئه داعيا لهم الى عبادة الله وترك عبادة الاصنام وقوله فى اسماء اے عارية عن المسميات اذ ليس فيها من معنى الالوهية شيئا ١٢ جمل ١٧ قوله اصناما مفعول اول لسميتموا والهاء مفعول ثان ١٢ ١٨ قوله فارسلت عليهم الريح العقيم وكانت باردة ذات صوت شديد لا مطر فيها وكان وقت مجيئها فى عجز الشتاء وابتداؤهم صبيحة الاربعاء لثمان بقين من شوال و سخرت عليهم سبع ليال وثمانية ايام فاهلكت رجالهم ونساءهم واولادهم واموالهم بان رفعت ذلك فى الجو فمزقتهم ١٢ صاوى مختصرا ١٩ قوله وما كانوا مؤمنين تعريض بمن آمن منهم وتنبيه على ان الفارق بين من نجا ومن هلك هو الايمان روى انهم كانوا يعبدون الاصنام فبعث الله تعالى اليهم هودا فكذبوه وازدادوا واعتوا فامسك الله تعالى القطر عنهم ثلث سنين حتى جهدهم وكان الناس حينئذ مسلمهم ومشركهم اذا نزل بهم بلاء توجهوا الى البيت الحرام وطلبوا من الله تعالى الفرج فجهزوا اليه اقيل ابن عنز ومرثد بن سعد فى سبعين من اعيانهم وكان اذ ذاك بمكة العمالقة اولاد عمليق بن لاوذ بن سام بن نوح وسيدهم معاوية بن بكر فلما قدموا عليه وهو بظاهر مكة انزلهم واكرمهم وكانوا اخواله واصهاره فلبثوا عنده شهرا يشربون الخمر وتغنيهم الجرادتان قينتان له فلما راى ذهولهم باللهو عما بعثوا له اهمه ذلك واستحيى ان يكلمهم فيه مخافة ان يظنوا به ثقل مقامهم فعلم القينتين ؎ الا يا قيل ويحك قم فهينم ؛ لعل الله يصبحنا غماما ؛ فيسقى ارض عاد ان عادا ؛ قد امسوا ما يبينون الكلاما ؛ حتى غنتا به فازعجهم ذلك فقال مرثد والله لا تسقون بدعائكم ولكن ان اطعتم نبيكم وتبتم الى الله تعالى سقيتم فاظهر اسلامه عند ذلك وقال ؎ عصت عاد رسولهم فامسوا ؛ عطاشا ما تبلهم السماء ؛ لهم صنم يقال له صمود ؛ يقابله صداء والهباء ؛ فبصرنا الرسول سبيل رشد ؛ فابصرنا الهدى وجلى العماء ؛ وان اله هود هو الهى ؛ على الله التوكل والرجاء ؛ فقالوا لمعاوية احبسه عنا لا يقدمن معنا مكة فانه قد اتبع دين هود وترك ديننا ثم دخلوا مكة فقال قيل اللهم اسق عادا ما كنت تسقيهم فانشا الله تعالى سحابات ثلاثة بيضاء وحمراء وسوداء ثم ناداه مناد من السماء قال يا قيل اختر لنفسك ولقومك فقال اخترت السوداء فانها اكثرهن ماء فخرجت السحابة على عاد من وادى المغيث فاستبشروا بها وقالوا هذا عارض ممطرنا فجاءتهم منها ريح عقيم فاهلكتهم ونجا هود والمؤمنون معه فاتوا مكة وعبدوا الله تعالى فيها حتى ماتوا ١٢ ٢٠ قوله عطف على كذبوا اى فهو من جملة الصلة وهو عطف علة على معلول او عطف توكيد ١٢ جمل ٢١ قوله ناقة الله الخ اضاف الناقة الى الله تعالى تعظيما ولانها جاءت من عنده بلا وسائط واسباب معهودة ولذلك كانت اية ١٢ ق ٢٢ قوله معنى الاشارة اى كانه قال اشير اليه اية وقوله لكم بيان لمن هے له اية موجبة عليه الايمان خاصة وهم ثمود ١٢ الخطيب ٢٣ قوله من سهولها اے السهل منها اللبن وهو غير الجبل وقوله تنحتون النحت كنديدن وتنحتون يعنى مى بركنيد هذا مستفاد من الزاهدى ١٢ ✲

17
2

علی الحال المقدرة فاذكروا آلاء الله ولا تعثوا في الارض مفسدين ○ قال الملأ الذين
استكبروا من قومه تكبروا عن الايمان به للذين استضعفوا لمن آمن منهم اى من قومه بدل مما
قبله باعادة الجار اتعلمون ان صٰلحا مرسل من ربه اليكم قالوا نعم انا بما ارسل به مؤمنون ○
قال الذين استكبروا انا بالذي آمنتم به كفرون ○ وكانت الناقة لها يوم في الماء ولهم يوم فملوا
ذلك فعقروا الناقة عقرها قدار بامرهم بان قتلها بالسيف وعتوا عن امر ربهم وقالوا يٰصٰلح
ائتنا بما تعدنا به من العذاب على قتلها ان كنت من المرسلين ○ فاخذتهم الرجفة الزلزلة الشديدة
من الارض والصيحة من السماء فاصبحوا في دارهم جٰثمين ○ باركين على الركب ميتين فتولى اعرض
صالح عنهم وقال يٰقوم لقد ابلغتكم رسالة ربي ونصحت لكم ولكن لا تحبون النٰصحين ○ و
اذكر لوطا ويبدل منه اذ قال لقومه اتاتون الفاحشة اى ادبار الرجال ما سبقكم بها من احد من
العٰلمين ○ الانس والجن ءانكم بتحقيق الهمزتين وتسهيل الثانية وادخال الف بينهما على الوجهين
لتاتون الرجال شهوة من دون النساء بل انتم قوم مسرفون ○ متجاوزون الحلال الى الحرام و
ما كان جواب قومه الا ان قالوا اخرجوهم اى لوطا واتباعه من قريتكم انهم اناس يتطهرون من
ادبار الرجال فانجينٰه واهله الا امراته كانت من الغٰبرين ○ الباقين في العذاب وامطرنا عليهم
مطرا هو حجارة السجيل فاهلكتهم فانظر كيف كان عاقبة المجرمين ○ع وارسلنا الى مدين اخاهم
شعيبا قال يٰقوم اعبدوا الله ما لكم من اله غيره قد جاءتكم بينة معجزة من ربكم على صدقي
فاوفوا اتموا الكيل والميزان ولا تبخسوا تنقصوا الناس اشياءهم ولا تفسدوا في الارض
بالكفر والمعاصي بعد اصلاحها ببعث الرسل ذٰلكم المذكور خير لكم ان كنتم مؤمنين ○
مريدي الايمان فبادروا اليه ولا تقعدوا بكل صراط طريق توعدون تخوفون الناس باخذ
ثيابهم او المكس منهم وتصدون تصرفون عن سبيل الله دينه من آمن به بتوعدكم اياه بالقتل
وتبغونها تطلبون الطريق عوجا معوجة واذكروا اذ كنتم قليلا فكثركم وانظروا كيف
كان عاقبة المفسدين ○ قبلكم بتكذيبهم رسلهم اى آخر امرهم من الهلاك وان كان
طائفة منكم آمنوا بالذي ارسلت به وطائفة لم يؤمنوا فاصبروا انتظروا حتى يحكم
الله بيننا وبينكم بانجاء المحق واهلاك المبطل وهو خير الحٰكمين ○ اعدلهم

ربع ٩

ع ١٢ / ١٧

---

١ قوله على الحال المقدرة اے انتصب بيوتا على انه حال مقدرة كقولك خط هذا الثوب قميصا اے مقدرا له كذلك وابرِ هذا القصبة قلما لان الجبل لا يكون بيتا في حال النحت ولا الثوب والقصبة قميصا وقلما في حال الخياطة والبري من الكبير وغيره ١٢ ٢ قوله ولا تعثوا العثو اشد الفساد وقال قتادة معناه لا تسيروا مفسدين في الارض ١٢ خطيب ٣ قوله مفسدين حال مؤكدة لعاملها لان العثو هو الفساد ١٢ صاوی ٤ قوله تكبروا عن الايمان به اے فالسين زائدة وبه بصالح وقوله للذين استضعفوا اللام للتبليغ ١٢ جمل ٤ قوله تكبروا اے فالسين زائدة وقوله به اے بصالح ١٢ جمل ٥ قوله بدل اى قوله تعالى لمن آمن منهم بدل من الذين استضعفوا بدل الكل ان كان ضمير منهم لقومه وبدل البعض ان كان للذين استضعفوا على ان من المستضعفين من لم يؤمنوا والاول هو الاوجه اذ لا داعي الى توجيه الخطاب اولًا الے جميع المستضعفين مع ان المجادبة مع المؤمنين منهم على ان الاستضعاف مختص بالمؤمنين اے قالوا للمؤمنين الذين استضعفوا واسترذلوا كما صرح في ابي السعود وقوله اتعلمون في محل النصب بالقول ومن ربه متعلق بمرسل ومن للابتداء مجازا ويجوز ان يكون صفة فيتعلق بمحذوف ١٢ جمل ٦ قوله انا بما ارسل به الخ حق الجواب ان يقولوا نعم او نعلم انه مرسل من ربه لكن عدلوا عنه مسارعة الى تحقيق الحق واظهار ما لهم من الايمان الثابت المستمر الذي ينبئ عنه الجملة الاسمية ١٢ ابو السعود ٧ قوله انا بالذى آمنتم به لم يقولوا انا بما ارسل به اظهارا لمخالفتهم اياهم تعنتا وعنادا ١٢ صاوی ٨ قوله وكانت الناقة لها يوم في الماء اے فاذا كان يومها وضعت راسها في البير فما ترفعه حتے تشرب جميع ما فيها ثم تتفحج فيحلبون ما شاؤا حتے يملؤا اوانيهم فيشربون ويدخرون ١٢ صاوی ٩ قوله فعقروا الخ اسند العقر الے جميعهم وان كان العاقر قدار بن سالف لانه كان برضاهم وكان قدار احمر ازرق قصيرا كما كان فرعون وقال عليه السلام يا على اشقى الاولين عاقر ناقة صالح واشقى الآخرين قاتلك ١٢ مدارك ١٠ قوله فعقروا الناقة اے في يوم الاربعاء فقال لهم صالح تصبحون غدا ووجوهكم مصفرة ثم تصبحون في يوم الجمعة ووجوهكم محمرة ثم تصبحون يوم السبت ووجوهكم مسودة فاصبحوا يوم الخميس قد اصفرت وجوههم فايقنوا بالعذاب ثم احمرت في يوم الجمعة فازداد خوفهم ثم اسودت يوم السبت فتجهزوا للهلاك فاصبحوا يوم الاحد وقت الضحى فتكفنوا انفسهم وتحنطوا كما يفعل بالميت والقوا بانفسهم الى الارض فلما اشتد الضحى اتتهم صيحة عظيمة من السماء فيها صوت كل صاعقة وصوت في ذلك الوقت كل شئ له صوت مما في الارض ثم تزلزلت بهم الارض حتى هلكوا جميعا واما ولد الناقة فقيل انه فر هاربا فانفتحت له الصخرة التي خرجت منها امه فدخلها وانطبقت عليه قال بعض المفسرين انه الدابة التي تخرج قرب يوم القيامة وقيل انهم ادركوه وذبحوه ١٢ صاوی ١١ قوله عقرها قدار اى ابن سالف وكان ابن زانية ولم يكن لسالف ولكنه ولد على فراشه وكان قدار عزيزا منيعا في قومه ١٢ جمل ١٢ قوله بان قتلها بالسيف اے فالمراد بالعقر النحر ففيه اطلاق السبب على المسبب لان العقر ضرب قوائم البعير والناقة لتقع وتنحر ١٢ صاوی ١٣ قوله فاخذتهم الرجفة اے بعد مضي ثلثة ايام والتعقيب ظاهر لان الثلثة ايام مقدمات الهلاك قوله الصيحة من السماء اشار بذلك الى ان في الآية اكتفاء لان عذابهم كان بهما معا ١٢ صاوی ١٤ قوله والصيحة اى صيحة جبرئيل من السماء فلا مخالفة مافي هود واخذ الذين ظلموا الصيحة ١٢ ك ١٥ قوله جثمين في الصحاح الجثم وضع الظاهر والصاق الصدر على الارض ويعبر بها عن الهلاك ١٢ ك ١٥ قوله جاثمين في القاموس جثم لزم مكانه فلم يبرح او وقع على صدره او تلبد بالارض ١٢ ١٦ قوله فتولى الخ اى بعد ان هلكوا وماتوا توبيخا كما خاطب النبي صلى الله عليه وسلم الكفار من قتلى بدر حين القوا في القليب فقال عمر رض يا رسول الله كيف تكلم اقواما قد جيفوا فقال صلى الله عليه وسلم ما انت باسمع لما اقول منهم ولكن لا يجيبون ١٢ صاوی ١٧ قوله وقال يقوم الخ روى انهم بعد عاد عمروا بلادهم وخلفوهم وكثروا وعمروا اعمارا طوالا لا تفي بها الابنية فنحتوا البيوت من الجبال وكانوا في خصب وسعة فعتوا وافسدوا في الارض وعبدوا الاصنام فبعث الله تعالى اليهم صالحا من اشرافهم فانذرهم فسالوه آية فقال اية آية تريدون قالوا اخرج معنا الى عيدنا فندعو الٰهك وندعو آلهتنا فمن استجيب له اتبع فخرج معهم فدعوا اصنامهم فلم تجبهم ثم اشار سيدهم جندع بن عمرو الى صخرة منفردة يقال لها الكاثبة وقال له اخرج من هذه الصخرة ناقة مخترجة جوفاء وبراء فان فعلت صدقناك فاخذ عليهم صالح مواثيقهم لئن فعلت ذلك لتؤمنن فقالوا نعم فصلى ودعا ربه فتمخضت الصخرة تمخض النتوج بولدها فانصدعت عن ناقة عشراء جوفاء وبراء كما وصفوا وهم ينظرون ثم نتجت ولدا مثلها في العظم فآمن به جندع بن عمرو في جماعة ومنع الباقين من الايمان ذواب بن عمرو والحباب صاحب اوثانهم ورباب بن صمعر وكان كاهنهم فمكثت الناقة مع ولدها ترعى الشجر وترد الماء غبا فما ترفع راسها من البير حتى تشرب كل ما فيها ثم تتفحج فيحلبون ما شاؤا حتے يمتلى اوانيهم فيشربون ويدخرون وكانت تصيف بظهر الوادي فتهرب انعامهم الى بطنه وتشتو ببطنه فتهرب مواشيهم الى ظهره فشق ذلك عليهم وزينت عقرها لهم عنيزة ام غنم و صدقة بنت المختار فعقروا واقتسموا لحمها فرقي سقبها جبلا اسمه قارة فرغا ثلثا فقال صالح لهم ادركوا الفصيل عسى ان يرفع عنكم العذاب فلم يقدروا عليه اذ انفجرت الصخرة بعد رغائه فدخلها فقال لهم صالح تصبح وجوهكم غدا مصفرة وبعد غد محمرة واليوم الثالث مسودة ثم يصبحكم العذاب فلما راوا العلامات طلبوا ان يقتلوه فانجاه الله تعالى الى ارض فلسطين ولما كان ضحوة اليوم الرابع تحنطوا وتكفنوا بالانطاع فاتتهم صيحة من السماء فتقطعت قلوبهم فهلكوا ١٢ ق ١٨ قوله واذكر خطاب لمحمد صلى الله عليه وسلم اى اذكر هذا الوقت لاجل ان تتسلى بما وقع فيه ولم يقدر هنا ارسلنا كما في السابق واللاحق مع انه المناسب للتصريح به في ما سبق في قصة نوح وذلك لان الارسال لم يكن وقت قولهم المذكور فالظرف هنا مانع من تقدير الارسال ١٢ جمل ١٩ قوله الانس والجن اے وجميع البهائم بل هذه الفعلة لم توجد في امة الا في قوم لوط وفساق هذه الامة المحمدية وكان قوم لوط يتباهون بالفعل في المجالس ايضا كما قال الله تعالى وتاتون في ناديكم المنكر وهو فاحشة عظيمة ١٢ صاوی ٢٠ قوله على الوجهين اے التحقيق والتسهيل ١٢ ٢١ قوله شهوة مفعول له او مصدر موقع الحال ١٢ ابو السعود ٢٢ قوله من دون النساء اما حال من الرجال او من الواو في تاتون وحكمة التوبيخ على هذا الفعل القبيح ان الله تعالى خلق الانسان وركب فيه شهوة النكاح لبقاء النسل وعمران الدنيا وجعل النساء محلا للشهوة والنسل فاذا تركهن الانسان فقد عدل عما اصل له وتجاوز الحد ووضع الشئ في غير محله لان الادبار ليست محلا للولادة التي هي المقصودة بالذات ١٢ صاوی ٢٣ قوله اناس يتطهرون انما قالوا ذلك على سبيل السخرية بهم و تطهرهم من الفواحش ١٢ كبير ٢٤ قوله فانجيناه واهله اے هم ابنتاه فلم ينج من العذاب الا هو وابنتاه لانهما اللتان آمنتا به فخرج لوط من ارضهم وطوى الله له الارض في وقته حتى نجى ووصل الے ابراهيم ١٢ ج ٢٥ قوله الغابرين في المصباح غبر غبورا من باب قعد بقي وقد يستعمل فيما مضى ايضا فيكون من الاضداد ١٢ ٢٦ قوله حجارة السجيل اے وكانت معجونة بالكبريت والنار وهلكوا ايضا بالخسف قال تعالى فلما جاء امرنا جعلنا عاليها سافلها وذلك ان جبرئيل رفع مدائنهم الى السماء وكانت خمسة واسقطها مقلوبة اے الارض وامطر عليهم الحجارة متتابعة في النزول عليها اسم كل من يرمى ١٢ صاوی ٢٧ قوله قد جاءتكم بينة - لم تبين هذه المعجزة في القرآن العظيم ككثير معجزات نبينا صلى الله عليه وسلم وقيل ان المراد بها نفسه وقيل ان المراد قوله فاوفوا الكيل وقيل غير ذلك ١٢ ج ٢٨ قوله هو خير الحاكمين التعبير باسم التفضيل باعتبار انه الحاكم حقيقة وغيره حاكم مجازا ومن كان له الحكم بالاصالة والحقيقة خير ممن كان له الحكم مجازا ١٢ صاوی ٢٩ قوله خير الحاكمين وانما قال خير الحاكمين لانه قد يسمى بعض الاشخاص حاكما على سبيل المجاز والله تعالى هو الحاكم في الحقيقة من الخطيب ١٢ ※

١ قولہ معک الخ متعلق بالاخراج لا بالایمان وتوسیط النداء باسمہ العلم بین المعطوفین لزیادۃ التقریر والتہدید الناشئۃ عن غایۃ الوقاحۃ والطغیان اے واللہ لنخرجنک واتباعک ١٢ ج ٢ قولہ من قریتنا۔ سیأتی انہا مدین وان بینہا وبین مصر ثمانیۃ مراحل وانہا سمیت باسم الذی بناہا وہو مدین بن ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام وسیأتی ایضا ان شعیبا ارسل الی اہل تلک القریۃ والی اہل الایکۃ وہی غیضۃ شجر کانت بقرب القریۃ المذکورۃ ١٢ جمل ٣ قولہ وغلبوا فی الخطاب الجمع علی الواحد جواب عما یقال ان شعیبا لم یسبق لہ الدخول فی ملتہم وانما حمل المفسر علی ہذا الجواب تفسیرہ العود بالرجوع وقال بعضہم ان عاد تاتی بمعنی صار وعلی ہذا فلا اشکال ولا جواب ١٢ صاوی ٤ قولہ الجمع وہم قوم شعیب علی الواحد وہو شعیب وہذا اشارۃ الی جواب الاشکال وہو ان یقال ان قولہم او لتعودن فی ملتنا یدل علی انہ علیہ السلام کان علی ملتہم التی ہی الکفر وہذا فی غایۃ الفساد فاجاب الشارح بقولہ وغلبوا فی الخطاب اے الجمع الخ ما ان اتباع شعیب کانوا قبل دخولہم فی دینہم کفارا فغلبوا الجماعۃ علی الواحدۃ وقالوا او لتعودن لان شعیب لم یکن فی دینہم قط والجواب الثانی ان العود یستعمل بمعنی صار کما یستعمل بمعنی رجع فہو انتقال من حالۃ سابقۃ الی مستانفۃ کما فصلہ فی الخطیب الکبیر وقولہ وعلی نحوہ اے نحو التغلیب المذکور الواقع منہم ونحو ہو التغلیب الواقع منہ وقولہ اجاب ای شعیب فی قولہ المقدر وہو الذی قدرہ الشارح بقولہ انعود فیہا ١٢ جمل ٥ قولہ ولو کنا کارہین الہمزۃ لانکار الوقوع وکلمۃ لو فی مثل ہذا المقام لیست لبیان انتفاء شئ فی ضمن انتفاء غیرہ فیہ بل ہی لمجرد الربط والمبالغۃ فی انتفاء العود والمعنے لا تطمعوا فی عودنا حال کون ولو کارہین فتأمل ١٢ صاوی ٦ قولہ استفہام انکار ای کیف نعود فیہا ونحن کارہون لہا ١٢ خطیب ٧ قولہ قد افترینا الخ وہو قسم علی تقدیر حذف اللام ای واللہ لقد افترینا علی اللہ کذبا ان عدنا فی ملتکم ١٢ مد ٨ قولہ ان عدنا فان قلت کیف قال شعیب ان عدنا فی ملتکم والکفر علی الانبیاء محال قلت اراد قومہ الا انہ ضم نفسہ فی جملتہم وان کان بریا من ذلک اجراء للکلام علی حکم التغلیب ١٢ مد ٩ قولہ الا ان یشاء اللہ ربنا یصح ان یکون متصلا والمستثنی من عموم الاحوال او منقطعا وہذا الاستثناء محض رجوع الی اللہ وتفویض الامر الیہ وقد جازاہم اللہ بان کفاہم شر اعدائہم واخذہم اخذ عزیز مقتدر ١٢ صاوی ١٠ قولہ اے وسع علمہ الخ اشار بذلک الی ان علما تمییز محول عن الفاعل ١٢ صاوی ١١ قولہ لخاسرون اے فی الدین او فی الدنیا بفوات ما یحصل لکم بالبخس والتطفیف اذا جواب وجزاء معترض بین اسم ان وخبرہا والجملۃ سادۃ مسد جوابی الشرط والقسم الذی وطأت لہ اللام ١٢ ابو السعود ١٢ قولہ فاخذتہم الرجفۃ۔ وہکذا فی سورۃ العنکبوت وفی سورۃ ہود واخذ الذین ظلموا الصیحۃ اے صیحۃ جبرئیل وصرخۃ علیہم من السماء ولعلہا اے الصیحۃ کانت فی مبادی الرجفۃ فاسند ہلاکہم الے السبب القریب تارۃ والے البعید اخرے وقال قتادۃ بعث اللہ شعیبا الے اصحاب الایکۃ والی اہل مدین فاما اصحاب الایکۃ فاہلکوا بالظلۃ واما اہل مدین فاخذتہم الرجفۃ صاح بہم جبرئیل علیہ السلام صیحۃ فاہلکوا جمیعا فجاز التوافق بین الآیتین لاجل قول قتادۃ رحمہ اللہ ١٢ ج ١٣ قولہ لم یغنوا من غنی بالمکان اقام والمغنی المنزل ١٢ ک ١٤ قولہ فی قولہم السابق وہو قولہم لئن اتبعتم شعیبا انکم اذا لخاسرون ١٢ ١٥ قولہ وقال یا قوم اختلفوا ہل کان ہذا القول قبل نزول العذاب بہم او بعدہ علی قولین سبقا فی قصۃ صالح الخ خازن وفی ابی السعود وکان ہذا القول بعدما ہلکوا تقالہ ما ذکرنا تاسفا لشدۃ حزنہ علیہم ثم انکر علی نفسہ ذلک فقال فکیف آسی اے انہم لیسوا اہل حزن لتسببہم فیما نزل من العذاب علیہم ١٢ ج ١٦ قولہ فکیف آسی ای احزن وانہم لیسوا اہل حزن لاستحقاقہم ما نزل علیہم بسبب کفرہم وقال شعیب ذلک لما تیقن نزول العذاب بہم تاسفا وحزنا علیہم لانہم کانوا کثیرین وکان یتوقع منہم الاجابۃ والایمان ثم انکر علی نفسہ فقال فکیف آسی الآیۃ ١٢ خطیب ١٧ قولہ وما ارسلنا فی قریۃ الخ جملۃ مستانفۃ قصد بہا التعمیم بعد ذکر بعض الامم بالخصوص وانما خص ما تقدم بالذکر لمن یدعی تعنتہم وکفرہم ١٢ صاوی ١٨ قولہ المرض اے استکبارہم عن اتباعہم نبیہم او ما نقصان من النفس والمال ١٢ مدارک ١٩ قولہ یضرعون اصلہ یتضرعون قلبت التاء ضادا وادغمت فی الضاد ومادۃ قرئ بالفک فی الانعام لاجل مناسبۃ الماضی فی قولہ تضرعوا بخلاف ما ہنا فانہ علی الاصل ١٢ صاوی ٢٠ قولہ کما مسنا اے ما ذکر من الامرین وقولہ وہذہ عادۃ الدہر الخ ہذا من جملۃ مقولہم وقولہ فکونوا الخ ہذا من قول بعضہم لبعض ١٢ جمل ٢١ قولہ القرٰی اللام اشارۃ الی القری التی دل علیہا وما ارسلنا فی قریۃ من نبی کانہ قال ولو ان اہل تلک القری الذین کذبوا واہلکوا ١٢ مدارک ٢٢ قولہ واتقوا عطف علی آمنوا عطف عام علی خاص لان التقوی امتثال المامورات ومن جملتہا الایمان ١٢ صاوی ٢٣ قولہ فاخذناہم بما کانوا یکسبون اے من الکفر والمعاصی التی من جملتہا قولہم قد مس آباءنا الخ وہذا الاخذ عبارۃ عما فی قولہ فاخذناہم بغتۃ فہذا الاخذ حال السعۃ والرخاء لا حال جدب کما قیل فانہ قد بدل بالسعۃ ١٢ ج ٢٤ قولہ افامن اہل القری الہمزۃ للانکار والتوبیخ والفاء للعطف علی اخذناہم بغتۃ وما بینہما اعتراض بین المعطوف والمعطوف علیہ جئ بہ للمسارعۃ الی بیان ان الاخذ المذکور بما کسبت ایدیہم والمعنے ابعد ذلک الاخذ امن اہل القری ١٢ ابو السعود ٢٥ قولہ المکذبون اے بکفرہم وسوء کسبہم ویجوز ان یکون اللام للجنس ١٢ مدارک ٢٦ قولہ بیاتا حال من باسنا بمجملہ وہم نائمون حال من ضمیر یاتیہم قولہ وہم یلعبون اے یشتغلون بما لا یعنیہم قولہ مکر اللہ المکر فی الاصل الخدیعۃ والحیلۃ وذلک مستحیل علی اللہ وحینئذ فالمراد بالمکر ان یفعل بہم فعل الماکر بان یستدرجہم بالنعم اولا ثم یاخذہم اخذ عزیز مقتدر ١٢ صاوی ٢٧ قولہ ضحی نہارا اے الضحی فی الاصل ضوء الشمس اذا اشرقت والواو والفاء فی افامن واوامن حرفا عطف دخل علیہما ہمزۃ الانکار والمعطوف علیہ فاخذناہم بغتۃ وقولہ ولو ان اہل القری الے یکسبون اعتراض بین المعطوف والمعطوف علیہ وانما عطف بالفاء لان المعنی فعلوا وصنعوا فاخذناہم بغتۃ ابعد ذلک امن اہل القری ان یاتیہم باسنا بیاتا وامنوا ان یاتیہم باسنا ضحی اوامن شامی وحجازی علی العطف باو والمعنے انکار الامن من احد ہذین الوجہین من اتیان العذاب لیلا وضحی فان قلت کیف دخل ہمزۃ الاستفہام علی حرف العطف وہو ینافی الاستفہام قلت التنافی فی المفرد لا فی عطف جملۃ علی جملۃ لانہ علی استیناف جملۃ بعد جملۃ ١٢ مدارک ٢٨ قولہ یتبین اے یہدی بمعنی یتبین بدلیل تعدیتہ باللام ١٢ ک ٢٩ قولہ مخففۃ اے من المثقلۃ واسمہا محذوف وہو ضمیر الشان ای انہ [illegible] ہذا الشان ١٢ ک ٣٠ قولہ فی المواضع الاربعۃ اولہا افامن اہل القری وآخرہا اولم یہد وہذہ الاربعۃ الثلثان منہا بالفاء والثالث بالواو من الجمل وقولہ وفی قراءۃ بسکون الواو ای فی الموضع الاول وہو قولہ اوامن اہل القری قراءۃ نافع وابن کثیر وابن عامر والباقون بفتح الواو ١٢ ٣١ قولہ والفاء والواو الخ اے فالفاء فی افامن اہل القری عطف علی قولہ فاخذناہم بغتۃ وما بینہما اعتراض والمعنے ابعد ذلک امن اہل القری ١٢ ٣٢ قولہ نحن قدر المفسر نحن اشارۃ الی انہ مستانف منقطع عما قبلہ ١٢ صاوی ۔ ٣٣ لان الکفرۃ یجوز من الانبیاء ١٢ ٣٤ وتوسطہ الضمیر امر اتہم من قولہم عذابنا الکفرۃ ومہ قولہ واعضوا الکفی ١٢ مد ٣٥ یعنے ان مع ما فی صلتہا فاعل یہد ١٢ ک

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ عن الايمان لَنُخْرِجَنَّكَ يٰشُعَيْبُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَكَ مِنْ قَرْيَتِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ ترجعن فِيْ مِلَّتِنَا ديننا وغلبوا في الخطاب الجمع على الواحد لان شعيبا لم يكن في ملتهم قط وعلى نحوه اجاب قَالَ اَنعود فيها وَلَوْ كُنَّا كٰرِهِيْنَ○ لها استفهام انكار قَدِ افْتَرَيْنَا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اِنْ عُدْنَا فِيْ مِلَّتِكُمْ بَعْدَ اِذْ نَجّٰىنَا اللّٰهُ مِنْهَا ؕ وَمَا يَكُوْنُ ينبغي لَنَآ اَنْ نَّعُوْدَ فِيْهَآ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّنَا ؕ ذلك فيخذلنا وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ؕ اي وسع علمه كل شيء ومنه حالي وحالكم عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ؕ رَبَّنَا افْتَحْ احكم بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفٰتِحِيْنَ○ الحاكمين وَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ اي قال بعضهم لبعض لَئِنِ لام قسم اتَّبَعْتُمْ شُعَيْبًا اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ○ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ الزلزلة الشديدة فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ○ باركين على الركب ميتين اَلَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا مبتدأ خبره كَاَنْ مخففة واسمها محذوف اي كانهم لَّمْ يَغْنَوْا يقيموا فِيْهَا ۛ في ديارهم اَلَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا كَانُوْا هُمُ الْخٰسِرِيْنَ○ التاكيد باعادة الموصول وغيره للرد عليهم في قولهم السابق فَتَوَلّٰى اعرض عَنْهُمْ وَقَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ فلم تؤمنوا فَكَيْفَ اٰسٰى احزن عَلٰى قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ○ استفهام بمعنى النفي وَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّبِيٍّ فكذبوه اِلَّآ اَخَذْنَآ عاقبنا اَهْلَهَا بِالْبَاْسَآءِ شدة الفقر وَالضَّرَّآءِ المرض لَعَلَّهُمْ يَضَّرَّعُوْنَ○ يتذللون فيؤمنون ثُمَّ بَدَّلْنَا اعطيناهم مَكَانَ السَّيِّئَةِ العذاب الْحَسَنَةَ الغنى والصحة حَتّٰى عَفَوْا كثروا وَّقَالُوْا كفرا للنعمة قَدْ مَسَّ اٰبَآءَنَا الضَّرَّآءُ وَالسَّرَّآءُ كما مسنا وهذه عادة الدهر وليست بعقوبة من الله فكونوا على ما انتم عليه قال تعالى فَاَخَذْنٰهُمْ بالعذاب بَغْتَةً فجاة وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ○ بوقت مجيئه قبله وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰٓى المكذبين اٰمَنُوْا بالله ورسلهم وَاتَّقَوْا الكفر والمعاصي لَفَتَحْنَا بالتخفيف والتشديد عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ بالمطر وَالْاَرْضِ بالنبات وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا الرسل فَاَخَذْنٰهُمْ عاقبناهم بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ○ اَفَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰٓى المكذبون اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا عذابنا بَيَاتًا ليلا وَّهُمْ نَآئِمُوْنَ○ غافلون عنه اَوَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰٓى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا ضُحًى نهارا وَّهُمْ يَلْعَبُوْنَ○ اَفَاَمِنُوْا مَكْرَ اللّٰهِ استدراجه اياهم بالنعمة واخذهم بغتة فَلَا يَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ○ اَوَلَمْ يَهْدِ يتبين لِلَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْاَرْضَ بالسكنى مِنْ بَعْدِ هلاك اَهْلِهَآ اَنْ فاعل مخففة واسمها محذوف اي انه لَّوْ نَشَآءُ اَصَبْنٰهُمْ بالعذاب بِذُنُوْبِهِمْ كما اصبنا من قبلهم والهمزة في المواضع الاربعة للتوبيخ والفاء والواو الداخلة عليها للعطف وفي قراءة بسكون الواو في الموضع الاول عطفا باو وَنَطْبَعُ نختم عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ○

نافع وابن عمرو ١٢

١١ ع ٩ ١

١٢ ع ٦ ٢

الموعظة سماع تدبر تِلْكَ الْقُرٰى التي مر ذكرها نَقُصُّ عَلَيْكَ يا محمد مِنْ اَنْۢبَآئِهَا اخبار اهلها وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ
رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ المعجزات الظاهرات فَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا عند مجيئهم بِمَا كَذَّبُوْا كفروا به مِنْ قَبْلُ قبل
مجيئهم بل استمروا على الكفر كَذٰلِكَ الطبع يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ وَمَا وَجَدْنَا لِاَكْثَرِهِمْ اي
الناس مِّنْ عَهْدٍ اي وفاء بعهدهم يوم اخذ الميثاق وَاِنْ مخففة وَّجَدْنَآ اَكْثَرَهُمْ لَفٰسِقِيْنَ ۝ ثُمَّ بَعَثْنَا
مِنْۢ بَعْدِهِمْ اي الرسل المذكورين مُّوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ التسع اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ قومه فَظَلَمُوْا كفروا
بِهَا فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ۝ بالكفر من اهلاكهم وَقَالَ مُوْسٰى يٰفِرْعَوْنُ اِنِّيْ رَسُوْلٌ
مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اليك فكذبه فقال انا حَقِيْقٌ جدير عَلٰٓى اَنْ اي بان لَّآ اَقُوْلَ عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ
وفي قراءة بتشديد الياء فحقيق مبتدأ خبره ان وما بعده قَدْ جِئْتُكُمْ بِبَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَرْسِلْ مَعِيَ
الى الشام بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۝ وكان استعبدهم قَالَ فرعون له اِنْ كُنْتَ جِئْتَ بِاٰيَةٍ على دعواك فَاْتِ
بِهَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ فيها فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ۝ حية عظيمة وَّنَزَعَ يَدَهٗ اخرجها
من جيبه فَاِذَا هِيَ بَيْضَآءُ ذات شعاع لِلنّٰظِرِيْنَ ۝ خلاف ما كانت عليه من الادمة قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ
فِرْعَوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ ۝ فائق في علم السحر وفي الشعراء انه من قول فرعون نفسه فكانهم
قالوا معه على سبيل التشاور يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ۝ قَالُوْٓا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ
اخر امرهما وَاَرْسِلْ فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ۝ جامعين يَاْتُوْكَ بِكُلِّ سٰحِرٍ وفي قراءة سحّار عَلِيْمٍ ۝ يفضل
موسى في علم السحر فجمعوا وَجَآءَ السَّحَرَةُ فِرْعَوْنَ قَالُوْٓا ءَاِنَّ بتحقيق الهمزتين وتسهيل الثانية و
ادخال الف بينهما على الوجهين لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ ۝ قَالَ نَعَمْ وَاِنَّكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ۝ قَالُوْا
يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ عصاك وَاِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ نَحْنُ الْمُلْقِيْنَ ۝ ما معنا قَالَ اَلْقُوْا امر للاذن بتقديم القائهم
توسلا به الى اظهار الحق فَلَمَّآ اَلْقَوْا حبالهم وعصيهم سَحَرُوْٓا اَعْيُنَ النَّاسِ صرفوها عن حقيقة ادراكها وَ
اسْتَرْهَبُوْهُمْ خوفوهم حيث خيلوها حيات تسعى وَجَآءُوْ بِسِحْرٍ عَظِيْمٍ ۝ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنْ اَلْقِ عَصَاكَ
فَاِذَا هِيَ تَلْقَفُ بحذف احدى التائين من الاصل تبتلع مَا يَاْفِكُوْنَ ۝ يقلبون بتمويههم فَوَقَعَ الْحَقُّ ثبت و
ظهر وَبَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ من السحر فَغُلِبُوْا اي فرعون وقومه هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوْا صٰغِرِيْنَ ۝ صاروا
ذليلين وَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ۝ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ۝ لعلمهم بان
ما شاهدوه من العصا لا يتاتى بالسحر قَالَ فِرْعَوْنُ ءَاٰمَنْتُمْ بتحقيق الهمزتين وابدال الثانية الفا بِهٖ

اي لا يحصل بل انا هو من عند الله ١٢

---

۵۱ قوله التي مر ذكرها وهي قرى قوم نوح وعاد وثمود وقوم لوط وقوم شعيب ١٢ ج ۵۲ قوله من انبائها اي من بعض انبائها لانه انما قص عليه السلام ما فيه عظة وانزجار دون غيرها ولها انباء غيرها لم يقصها عليه وانما قص عليه انباء اهل هذه القرى لانهم اغتروا بطول الامهال مع كثرة النعم فتوهموا انهم على الحق فذكرها الله تعالى لقوم محمد صلى الله عليه وسلم ليحترزوا عن مثل تلك الاعمال ١٢ ج ۵۳ قوله وما وجدنا لاكثرهم اي الناس. اي فهذه الجملة اعتراض وقعت في آخر الكلام فان الاعتراض في الآخر جائز فليست مرتبطة بما قبلها ومن جعلها مرتبطة به فسر الضمير بالامم السابقة ١٢ ج ۵۴ قوله وان وجدنا اكثرهم اي علمنا فاكثر مفعول اول وفاسقين مفعول ثاني واللام فارقة والمراد ليظهر متعلق علمنا للخلق على حد لنعلم اي الحزبين احصى ١٢ صاوي ۵۵ قوله موسى الخ وعاش مائة وعشرين سنة وبينه وبين يوسف اربعمائة سنة وبين موسى وابراهيم سبعمائة سنة ١٢ صاوي ۵۶ قوله التسع اي وهي العصا واليد البيضاء والسنون المجدبة والطوفان والجراد والقمل والضفادع والدم والطمس وكلها مذكورة في هذه السورة الا الطمس ففي سورة يونس قال الله تعالى ربنا اطمس على اموالهم ١٢ صاوي ۵۷ قوله الى فرعون الخ هذا لقبه واسمه الوليد ابن مصعب بن ريان وفرعون في الاصل علم شخص ثم صار لقبا لكل من ملك مصر في الجاهلية ١٢ صاوي ۵۸ قوله الى فرعون وملائه قيل وعاش فرعون ستمائة و عشرين سنة ولم ير مكروها قط والملأ يطلق على اشراف الناس الذين يملؤن المجالس باجرامهم والعيون بجمالهم والقلوب بمهابتهم والشارح فسره بالقوم وظاهره الاطلاق فيشمل الرفيع والوضيع ولكن الاول هو الاصح من حيث اللغة ١٢ ج ۵۹ قوله وقال موسى تفصيل لما اجمل اولا لان التفصيل بعد الاجمال اوقع في النفس وهذا القول وما بعده انما وقع بعد الكلام طويل حكاه الله تعالى في سورة الشعراء بقوله فاتيا فرعون ١٢ صاوي ۶۰ قوله انا حقيق اي تحقيق خبر لمبتدأ محذوف على هذه القراءة كما قدره الشارح وقوله اي بان اي على بمعنى الباء ١٢ جمل ۶۱ قوله ان لا اقول على الله الخ لعله جواب لتكذيبه اياه في دعوى الرسالة وانما لم يذكره لدلالة قوله فظلموا بها عليه وكان اصله حقيق على ان لا اقول كما قرأ نافع فقلب لامن الالباس اولان ما لزمك فقد لزمته اوللاغراق في الوصف بالصدق والمعنى انه حق واجب على القول الحق ان اكون انا قائله لا يرضى الا بمثلي ناطقا به او ضمن حقيق معنى حريص ١٢ ق ۶۲ قوله بتشديد الياء اي في قراءة على تشديد الياء فعلى هذه القراءة حقيق مبتدأ خبره ان وما بعده ١٢ الخطيب ۶۳ قوله اي الشام اي وسبب سكناهم بمصر مع ان اصلهم من الشام ان الاسباط اولاد يعقوب جاؤا مصر لاخيهم يوسف فمكثوا وتناسلوا في مصر فلما ظهر فرعون استعبدهم واستعملهم في الاعمال الشاقة فاحب موسى ان يخلصهم من ذلك الاسر ١٢ صاوي ۶۴ قوله استعبدهم اي جعلهم عبيد الفداء بسبب استخدامه اياهم ١٢ صاوي ۶۵ قوله ثعبان الخ فان قيل اليس قال الله تعالى في موضع كانها جان والجان الحية الصغيرة اجيب بانها كانت كالجان في الخفة والحركة وهي في جثتها حية عظيمة وروي انه لما القاها صارت ثعبانا اشعر فاغرا فاه بين لحييه ثمانون ذراعا وضع لحيه الاسفل على الارض والاعلى على سور القصر وارتفعت من الارض بقدر ميل وقامت على ذنبها وتوجهت نحو فرعون لتاخذه فوثب فرعون عن سريره هاربا واحدث قيل اخذته البطن في ذلك اليوم اربعمائة مرة وقد قيل انه كان ياكل الموز حتى لا يتغوط ومات الناس خمسة وعشرون الفا ١٢ الخطيب وغيره ۶۶ قوله حية عظيمة روي انه لما القاها صارت ثعبانا اشعر فاغرا فاه بين لحييه ثمانون ذراعا وضع لحيته الاسفل على الارض والاعلى على سور القصر ثم توجه نحو فرعون فهرب منه واحدث و انهزم الناس مزدحمين فمات منهم خمسة وعشرون الفا وصاح فرعون يا موسى انشدك بالذي ارسلك خذه وانا اومن بك وارسل معك بني اسرائيل فاخذه فعاد عصا ١٢ ق ۶۷ قوله ونزع يده اي اليمنى وقوله اخرجها من جيبه اي طوق قميصه وقوله ذات شعاع اي نور يغلب على ضوء الشمس وقوله من الادمة اي السمرة ١٢ جمل ۶۸ قوله بيضاء اي بيضاء بياضا خارجا عن العادة تجتمع عليه النظارة او بيضاء للنظار لا انها كانت بيضاء في جبلتها روي ان موسى كان آدم شديد الادمة فادخل يده في جيبه او تحت ابطه ثم نزعها فاذا هي بيضاء نورانية غلب شعاعها شعاع الشمس ١٢ ق ۶۹ قوله فكانهم قالوا معه هذا بيان لوجه الجمع بين ما هنا وبين ما ياتي في الشعراء ١٢ صاوي ۷۰ قوله فماذا تامرون يصح ان يكون من كلام فرعون ويكون معناه تشيرون ويصح ان يكون من كلام الملأ له والجمع للتعظيم على عادة خطاب الملوك والاول اقرب ١٢ صاوي ۷۱ قوله ارجه الخ كانت اتفقت عليه آراؤهم فاشاروا به الى فرعون والارجاء التاخير اي اخر امره واصله ارجئه كما قرأ ابو عمرو وابو بكر ويعقوب من ارجات وكذلك ارجؤ على قراءة ابن كثير وهشام وعن ابن عامر على الاصل في الضمير او ارجي من ارجيت كما قرأ نافع في رواية ورش واسمعيل والكسائي واما قراءة حمزة وحفص ارجه بسكون الهاء فلتشبيه المنفصل بالمتصل وجعل جه كابل في اسكان وسطه واما قراءة ابن عامر بن ذكوان ارجئه بالهمزة وكسر الهاء فلا يرتضيه النحاة لان الهاء لا تكسر الا اذا كان قبلها كسرة او ياء ساكنة ووجهه ان الهمزة لما كانت تنقلب ياء اجريت مجراها ١٢ ق ۷۲ قوله فجمعوا اي السحرة وهذا القدر مصرح به في الشعراء بقوله تعالى فجمع السحرة لميقات يوم معلوم وكانوا اي السحرة اثنين وسبعين ساحرا وقال كعب الاحبار اثنا عشر الفا وقال ابن اسحق خمسة عشر الفا وقيل سبعين الفا وقيل ثمانين الفا وقيل بضعا وثمانين الفا تنبيه الفرق بين السحر والمعجزة ان الشيء المسحور حقيقته على ما هي عليه لم تنقلب واما المعجزة ففيها قلب حقيقة الشيء كالعصا حيث صارت حية هذا هو الفارق بين السحر والمعجزة ١٢ جمل ۷۳ قوله قالوا الخ استئناف كانه جواب سائل قال ما قالوا اذ جاؤه ١٢ ۷۴ قوله بتحقيق الهمزتين لم يستفد من عبارته الا التنبيه على قراءتين فكان الاولى ان يقول وترك لتكون عبارته منبهة على اربع قراءات وبقي خامسة وهي اسقاط الهمزة الاولى وكلها سبعية ١٢ جمل ۷۵ قوله قالوا يا موسى اما ان يكون ذلك تادبا من السحرة مع موسى وقد جوزوا عليه بالايمان والنجاة من النار واما ان يكون على عادة اهل الصنائع او عدم مبالاة بموسى لاعتمادهم على غلبتهم ١٢ صاوي ۷۶ قوله امر للاذن الخ غرضه بهذا الجواب عن ايراد حاصله كيف امرهم بالسحر واقرهم عليه فمحصل الجواب انه انما امرهم لتظهر معجزته لانهم اذا لم يلقوا قبله لم تظهر معجزته ١٢ خازن ۷۷ قوله سحروا اعين الناس وهذا هو السحر الذي هو محض التخييل في عين الرائي والشيء المسحور حقيقته على ما هي عليه لم تنقلب واما المعجزة ففيها قلب حقيقة الشيء كالعصا حيث صارت حية هذا هو الفارق بين السحر والمعجزة ١٢ خطيب ۷۸ قوله عن حقيقة ادراكها في العبارة قلب اي عن ادراك حقيقتها ١٢ جمل ۷۹ قوله بسحر عظيم اي عند السحرة وفي باب السحر وان كان حقيرا في نفسه وذلك انهم القوا حبالا غلاظا واخشابا طوالا وطلوا تلك الحبال بالزيبق وجعلوا داخل تلك الاخشاب الزيبق ايضا فلما اثر فيها حر الشمس تحركت والتوى بعضها على بعض حتى تخيل للناس انها حيات وكانت سعة الارض ميلا في ميل وكانت الواقعة في سكندرية فلما القى موسى عصاه بلع ذنبها وراء البحر ثم فتحت فاها ثمانين ذراعا فكانت تبتلع حبالهم وعصيهم واحدا واحدا حتى ابتلعت الكل وقصدت القوم الذين حضروا ذلك الجمع ففزعوا ووقع الزحام فمات منهم خمسة وعشرون الفا ثم اخذها موسى فصارت بيده عصا كما كانت الخ ١٢ صاوي مختصرا ۸۰ عطف على ما سد مسد نعم وزيادة على الجواب لتحريضهم ١٢

بموسى قبل ان اذن انا لكم ان هذا الذى صنعتموه لمكر مكرتموه فى المدينة لتخرجوا منها اهلها
فسوف تعلمون ○ ما ينالكم منى لاقطعن ايديكم وارجلكم من خلاف اى يد كل واحد اليمنى و
رجله اليسرى ثم لاصلبنكم اجمعين ○ قالوا انا الى ربنا بعد موتنا باى وجه كان منقلبون ○
راجعون فى الاخرة وما تنقم تنكر منا الا ان امنا بايت ربنا لما جاءتنا ربنا افرغ علينا صبرا
عند فعل ما توعده بنا لئلا نرجع كفارا وتوفنا مسلمين ○ ع ١٤/١٨/٢ وقال الملأ من قوم فرعون له اتذر
تترك موسى وقومه ليفسدوا فى الارض بالدعاء الى مخالفتك ويذرك والهتك وكان صنع
لهم اصناما صغارا يعبدونها وقال انا ربكم وربها ولذا قال انا ربكم الاعلى قال سنقتل
بالتشديد والتخفيف ابناءهم المولودين ونستحى نستبقى نساءهم كفعلنا بهم من قبل وانا فوقهم
قاهرون ○ قادرون ففعلوا بهم ذلك فشكا بنو اسرائيل قال موسى لقومه استعينوا بالله و
اصبروا على اذاهم ان الارض لله يورثها يعطيها من يشاء من عباده والعاقبة المحمودة
للمتقين ○ الله قالوا اى قوم موسى اوذينا من قبل ان تاتينا ومن بعد ما جئتنا قال عسى ربكم
ان يهلك عدوكم ويستخلفكم فى الارض فينظر كيف تعملون ○ ع ١٥/٣/٥ فيها ولقد اخذنا ال فرعون
بالسنين بالقحط ونقص من الثمرت لعلهم يذكرون ○ يتعظون فيؤمنون فاذا جاءتهم الحسنة
الخصب والغنى قالوا لنا هذه اى نستحقها ولم يشكروا عليها وان تصبهم سيئة جدب وبلاء يطيروا
يتشاءموا بموسى ومن معه من المؤمنين الا انما طائرهم شؤمهم عند الله ياتيهم به ولكن اكثرهم
لا يعلمون ○ ان ما يصيبهم من عنده وقالوا لموسى مهما تاتنا به من اية لتسحرنا بها فما نحن لك
بمؤمنين ○ فدعا عليهم فارسلنا عليهم الطوفان وهو ماء دخل بيوتهم ووصل الى حلوق الجالسين
سبعة ايام والجراد فاكل زرعهم وثمارهم كذلك والقمل السوس او نوع من القراد فتتبع
ما تركه الجراد والضفادع فملأت بيوتهم وطعامهم والدم فى مياههم ايت مفصلت مبينات
فاستكبروا عن الايمان بها وكانوا قوما مجرمين ○ ولما وقع عليهم الرجز العذاب قالوا
يموسى ادع لنا ربك بما عهد عندك من كشف العذاب عنا ان امنا لئن لام قسم كشفت عنا
الرجز لنؤمنن لك ولنرسلن معك بنى اسراءيل ○ فلما كشفنا بدعاء موسى عنهم الرجز
الى اجل هم بالغوه اذا هم ينكثون ○ ينقضون عهدهم ويصرون على كفرهم فانتقمنا منهم

اے الى حين الزمان ١٢

---

۵۱ قوله ان هذا لمكر اى ان ما صنعتموه ليس مما اقتضى الحال صدوره عنكم لقوة الدليل بل هو حيلة احتلتموها مع مواطأة موسى فى المدينة قبل ان تخرجوا الى الميعاد وقوله ان هذا لمكر وقوله لتخرجوا منها اهلها شبهتان القاهما الى اسماع عوام القبط فاراهم ان ايمان السحرة مبنى على المواطاة بينهم وبين موسى وان غرضهم بذلك اخراج القوم من المدينة وابطال ملكهم ومعلوم ان مفارقة الاوطان مما لا يطاق فجمع اللعين بين الشبهتين تثبيتا للقبط على ما هم عليه وتهييجا لعداوتهم لموسى ١٢ ج ۵۲ قوله تركتموه اى تواطاتم عليه قبل مجيئكم الينا وقصد بذلك اللعين تثبيت القبط بهاتين الشبهتين اللتين القاهما عليهم وهما قوله ان هذا لمكر وقوله لتخرجوا منها اهلها ١٢ صاوى ۵۳ قوله لتخرجوا منها اهلها اى ان صنعكم هذا حيلة احتلتموها انتم وموسى فى مصر قبل ان تخرجوا الى الصحراء الغرض لكم وهو ان تخرجوا من مصر القبط وتسكنوا بنى اسرائيل ١٢ مدارك ۵۴ قوله فسوف تعلمون وعيد مجمل ثم فصله بقوله لاقطعن الخ ١٢ مد ۵۵ قوله لاقطعن ايديكم هذا بيان لوعيده الذى توعدهم به وهل فعل ما توعدهم به اولا فيه خلاف بل قال بعضهم انه لم يفعل بدليل قوله تعالى انتما ومن اتبعكما الغلبون ١٢ صاوى ۵۶ قوله وما تنقم منا اى تنكره منا فقوله الا ان امنا ان وما دخلت عليه فى تاويل مصدر مفعول به لتنقم والمعنى وما تكره منا الا ايماننا ويصح ان يكون المعنى وما تعيب بنا شئ من الاشياء الا لاجل ايماننا فيكون مفعولا لاجله ١٢ صاوى ۵۶ قوله ما تنقم اى تعيب وتنكر ابو السعود وفى المصباح نقمت عليه امرا ونقمت منه نقما اذا عتبته وكرهته اشد الكراهة لسوء فعله ١٢ ۵۷ قوله الا ان امنا والايمان خير الاعمال واصل المفاخر فلا نعدل عنه اصلا طلبا لمرضاتك ثم اعرضوا عن خطابه اظهارا لما فى قلوبهم من العزيمة على ما قالوا وتقريرا له ففزعوا الى الله عز وجل وقالوا ربنا افرغ علينا صبرا وتوفنا مسلمين ١٢ ج ۵۸ قوله افرغ علينا اى افض علينا من الصبر او صب علينا من ابى السعود وفى الكبير عن مجاهد بمعنى صب علينا الصبر ١٢ ۵۹ قوله ما توعده بنا بزنة الماضى من التفعل اى او مذ خرون بنا واختلف هل فعل بهم ذلك اولا فنقل ابن عباس انه فعل بهم ذلك وقال غيره لم يقدر عليهم بقوله تعالى انتما ومن اتبعكما الغالبون ولانهم سالوا ربهم ان يتوفاهم من جهته لا من هذا القتل قال النيشابورى الاول الاظهر وعليه الاكثر ولكن ولانه حكى عن الملأ اتذر موسى وقومه ولم يذكر السحرة ولانهم طلبوا الصبر وهو لا يطلب الا عند نزول البلاء واجيب عن الاول بانهم دخلوا تحت قومه وعن الثانى بانهم طلبوا الصبر على الايمان ١٢ ك ۶۰ قوله ويذرك عطف على يفسدوا او جواب الاستفهام بالواو وهذا فى ابى السعود وفى الجمل قرا العامة ويذرك بياء الغيبة ونصب الراء وفى النصب وجهان اظهرهما انه عطف على ليفسدوا والثانى انه منصوب على جواب الاستفهام كما ينصب فى جوابه بعد الفاء والمعنى كيف يكون الجمع بين تركك موسى وقومه مفسدين وبين تركهم اياك وعبادة الهتك اى لا يمكن وقوع ذلك ١٢ ۶۱ قوله الهتك الاضافة لادنى ملابسة باعتبار انه صنعها وامرهم لعبادتها لتقربهم اليه هذا من الجمل وعبارة الخطيب قال ابن عباس كان لفرعون بقرة حسنة يعبدها وكان اذا راى بقرة حسنة امرهم بعبادتها ولذلك اخرج لهم السامرى ١٢ ۶۲ قوله قال سنقتل الخ لما لم يقدر فرعون على موسى ان يفعل معه مكروها لخوفه منه لما راى منه من المعجزة عدل الى قومه فقال سنقتل الخ وقال ابن عباس كان ترك القتل فى بنى اسرائيل بعد ما ولد موسى فلما جاء موسى بالرسالة وكان من امره ما كان اعاد فيهم القتل ١٢ خازن ۶۳ قوله كفعلنا بهم اى كما كنا نفعل من قبل ليعلم انا على ما كنا عليه من القهر والغلبة ولا يتوهم انه المولود الذى حكم المنجمون والكهنة بذهاب ملكنا على يده ١٢ ق ۶۴ قوله قال موسى الخ لما سمعوا قول فرعون وتضجروا منه قال تسكينا لهم وتسلية لهم وتقريرا للامر بالاستعانة بالله والتثبت فى الامر ١٢ ق ۶۵ قوله قالوا اوذينا اى بالقتل وذلك ان بنى اسرائيل كانوا مستضعفين فى يد فرعون وقومه وكان يستعملهم فى الاعمال الشاقة نصف النهار فلما جاء موسى وجرى بينه وبين فرعون ما جرى شدد فرعون فى استعمالهم فكان يستعملهم جميع النهار واعاد القتل فيهم ١٢ خازن ۶۶ قوله قال عسى ربكم الخ تصريحا بما كنى عنه اولا لما راى انهم لم يتسلوا بذلك ولعله اتى بفعل الطمع لعدم جزمه بانهم المستخلفون باعيانهم او اولادهم وقد روى ان مصر انما فتح لهم فى زمن داود عليه السلام ١٢ ق ۶۷ قوله فينظر كيف تعملون فيها اى من الاصلاح والافساد فان قيل اذا حملتم هذا النظر على الرؤية لزم اشكال لان الفاء فى قوله تعالى فينظر للتعقيب فيلزم ان تكون رؤية الله تلك الاعمال متاخرة عن حصول تلك الاعمال وذلك يوجب حدوث صفة الله تعالى فالجواب ان المعنى تتعلق رؤية الله تعالى بذلك الشئ والتعلق نسبة حادثة والنسب والاضافات لا وجود لها فى الاعيان فلم يلزم حدوث الصفة الحقيقية فى ذات الله تعالى ١٢ ۶۸ قوله فاذا جاءتهم الحسنة الخ اشار بذلك الى انهم باقون فى غيهم وضلالهم ولم يتعظوا بل زادوا على ما هم عليه ١٢ صاوى ۶۹ قوله لتسحرنا اى لتصرفنا عما نحن عليه من الدين ١٢ خطيب ۷۰ قوله فدعا عليهم اى وقال يا رب ان عبدك فرعون علا فى الارض وبغى وعتى وان قومه قد نقضوا العهد رب فخذهم بعقوبة تجعلها عليهم نقمة ولقومى عظة ولمن بعدهم فاجاب الله تعالى دعاءه فبعث عليهم الطوفان وغير ذلك من المذكورين ١٢ ج ۷۱ قوله فارسلنا عليهم الطوفان اى ماء من السماء والحال ان بيوت القبط مشتبكة ببيوت بنى اسرائيل فامتلأت بيوت القبط حتى قاموا فى الماء الى تراقيهم ومن جلس منهم غرق ولم يدخل من ذلك الماء فى بيوت بنى اسرائيل شئ ودام عليهم سبعة ايام فاستغاثوا بموسى فازال الله عنهم المطر ١٢ صاوى ۷۲ قوله والجراد اى واستمر من السبت الى السبت ياكل زروعهم وثمارهم واوراق اشجارهم وابتلى الجراد بالجوع فكانت لا تشبع ولم تصب بنى اسرائيل وعظم الامر عليهم فضجوا من ذلك ١٢ صاوى ۷۳ قوله السوس اختلفوا فى القمل فعن ابن عباس انه السوس الذى يخرج من الحنطة وعن قتادة انه اولاد الجراد وقيل نبات اجنحتها وعن عكرمة انه الحمنان وهو ضرب من القراد وعن عطاء انه القمل المعروف ١٢ خطيب ۷۴ قوله والضفادع وكانت تقع فى طعامهم وشرابهم حتى اذا تكلم الرجل تقع فيه ١٢ مدارك ۷۵ قوله والدم اى وكان احمر خالصا فصارت مياههم كلها وما يستقون من بير ولا نهر الا وجدوه دما ١٢ صاوى ۷۶ قوله مبينات الخ لا يشكل على عاقل انها ايات الله تعالى ونقمة عليهم او منفصلات لامتحان احوالهم اذ كان بين كل اثنين منها شهر وكان امتداد كل واحدة اسبوعا وقيل ان موسى عليه السلام بعث فيهم بعد ما غلب السحرة عشرين سنة يريهم هذه الايات على مهل ١٢ ق ۷۷ قوله لئن كشفت الخ هذا موزع على الخمسة فكانوا كلما ضجوا قالوا هذه المقالة ١٢ صاوى ۷۸ فيرى ما تعملون من شكر وكفران لنجازيكم ١٢ ۷۹ بيان لمهما وسموها اية على زعم موسى لا لاعتقادهم ١٢

فَاَغْرَقْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ البحر الملح بِاَنَّهُمْ بسبب انهم كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ ○ لا يتدبرونها وَاَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِيْنَ كَانُوْا يُسْتَضْعَفُوْنَ بالاستعباد وهو بنو اسرائيل مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا بالماء والشجر صفة للارض وهي الشام وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنٰى وهي قوله ونريد ان نمن على الذين استضعفوا الخ عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ بِمَا صَبَرُوْا على اذى عدوهم وَدَمَّرْنَا اهلكنا مَا كَانَ يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَقَوْمُهٗ من العمارة وَمَا كَانُوْا يَعْرِشُوْنَ ○ بكسر الراء وضمها يرفعون من البنيان وَجٰوَزْنَا عبرنا بِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْبَحْرَ فَاَتَوْا فمروا عَلٰى قَوْمٍ يَّعْكُفُوْنَ بضم الكاف وكسرها عَلٰٓى اَصْنَامٍ لَّهُمْ يقيمون على عبادتها قَالُوْا يٰمُوْسَى اجْعَلْ لَّنَآ اِلٰهًا صنما نعبده كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ○ حيث قابلتم نعمة الله عليكم بما قلتموه اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ مُتَبَّرٌ هالك مَّا هُمْ فِيْهِ وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ قَالَ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْكُمْ اِلٰهًا معبودا واصله ابغي لكم وَّهُوَ فَضَّلَكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ○ في زمانكم بما ذكره في قوله وَاذكروا اِذْ اَنْجَيْنٰكُمْ وفي قراءة انجاكم مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ يكلفونكم ويذيقونكم سُوْٓءَ الْعَذَابِ اشده وهو يُقَتِّلُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ يستبقون نِسَآءَكُمْ ۭ وَفِيْ ذٰلِكُمْ الانجاء او العذاب بَلَآءٌ انعام او ابتلاء مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ○ ع ١٦ ١٢ افلا تتعظون فتنتهون عما قلتم وَوٰعَدْنَا بالف ودونها مُوْسٰى ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً نكلمه عند انتهائها بان يصومها وهي ذو القعدة فصامها فلما تمت انكر خلوف فمه فاستاك فامره الله بعشرة اخرى ليكلمه بخلوف فمه كما قال تعالى وَّاَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ من ذي الحجة فَتَمَّ مِيْقَاتُ رَبِّهٖٓ وقت وعده بكلامه اياه اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً حال تمييز وَقَالَ مُوْسٰى لِاَخِيْهِ هٰرُوْنَ عند ذهابه الى الجبل للمناجاة اخْلُفْنِيْ كن خليفتي فِيْ قَوْمِيْ وَاَصْلِحْ امرهم وَلَا تَتَّبِعْ سَبِيْلَ الْمُفْسِدِيْنَ ○ بموافقتهم على المعاصي وَلَمَّا جَآءَ مُوْسٰى لِمِيْقَاتِنَا اي للوقت الذي وعدناه بالكلام فيه وَكَلَّمَهٗ رَبُّهٗ بلا واسطة كلاما سمعه من كل جهة قَالَ رَبِّ اَرِنِيْ نفسك اَنْظُرْ اِلَيْكَ ۭ قَالَ لَنْ تَرٰىنِيْ اي لا تقدر على رؤيتي والتعبير به دون لن ارى يفيد امكان رؤيته تعالى وَلٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ الذي هو اقوى منك فَاِنِ اسْتَقَرَّ ثبت مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰىنِيْ اي تثبت لرؤيتي والا فلا طاقة لك فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ اي ظهر من نوره قدر نصف انملة الخنصر كما في حديث صححه الحاكم لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا بالقصر والمد اي مدكوكا مستويا بالارض وَّخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا مغشيا عليه لهول ما راٰى فَلَمَّآ اَفَاقَ قَالَ سُبْحٰنَكَ تنزيها لك تُبْتُ اِلَيْكَ من سؤال ما لم اومر به وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ ○ في زماني قَالَ تعالى له يٰمُوْسٰٓى اِنِّي اصْطَفَيْتُكَ اخترتك عَلَى النَّاسِ اهل

فان كل نبي هو اول مومن في زمانه ١٢

---

٥٠١ قوله في اليم قال صاحب الكشاف اليم البحر الذي لا يدرك قعره ووافقه ابو السعود والقاضي البيضاوي والخطيب وايضا فيه قال الازهري ويقع اليم على البحر الملح والبحر العذب ويدل على ذلك قوله تعالى فاقذفيه في اليم والمراد نيل مصر وهو عذب وقال الامام فخر الدين الرازي اليم البحر وفي القاموس اليم البحر ايكسر ولا يجمع فما فسر الشارح اليم بالبحر الملح ضعيف لان الفرعون واتباعه اغرقوا في النيل وهو العذب كما نصه الازهري وايضا مخالف لجمهور المفسرين واللغة ١٢

٥٠٢ قوله لا يتدبرونها. اي فالمراد بالغفلة عدم التدبر وهذا مواخذ به فسقط ما يقال الغفلة لا مواخذة فيها وفي القاموس غفل عنه غفولا تركه وسها عنه وفي المصباح قد تستعمل الغفلة في ترك الشيء اهمالا واعراضا ص ٥٠٣ قوله مشارق الارض ومغاربها اي نواحيها وجميع جهاتها ١٢ صاوي ٥٠٤ قوله صفة للارض فيه انه يلزم عليه الفصل بين الصفة والموصوف بالمعطوف وهو اجنبي والاولى ان يكون صفة للمشارق والمغارب ١٢ صاوي ٥٠٥ قوله كلمت حرسم هذه بالتاء المجرورة لا غير وما عداها في القرآن بالهاء على الاصل ١٢ صاوي ٥٠٦ قوله وهي قوله ونريد الخ او قوله عسى ربكم ان يهلك عدوكم ويستخلفكم في الارض ١٢ كمالين ٥٠٧ قوله الخ وهو قوله ما كانوا يحذرون بيضاوي واما قول صاحب الكمالين او قوله عسى ربكم ان يهلك عدوكم ويستخلفكم في الارض فبعيد وعش لانه من كلام موسى وليس من كلام الله تعالى بل هو حكاية من كلام موسىٰ ١٢ ٥٠٨ قوله ودمرنا ما كان. اي وخربنا ما كان يصنع اي الذي كان فرعون يصنعه على ان فرعون اسم كان ويصنع خبر مقدم والجملة صلة والعائد محذوف اي يصنعه ابو السعود وفي السمين قوله ودمرنا ما كان يصنع فرعون يجوز في هذه الآية وجهان احدهما ان يكون فرعون اسم كان ويصنع خبر مقدم والجملة الكونية صلة ما والعائد محذوف والتقدير ودمرنا الذي كان فرعون يصنعه الثاني ان اسم كان ضمير عائد على ما الموصولة ويصنع مسند لفرعون والجملة خبر عن كان والعائد محذوف والتقدير ودمرنا الذي كان هو يصنعه فرعون ١٢ جمل ٥٠٩ قوله وجاوزنا شروع في قصة بني اسرائيل وما وقع منهم من كفر النعمة والقبائح والمقصود من ذلك تسلية النبي صلى الله عليه وسلم وتخويف امته من ان يفعلوا مثل فعلهم ١٢ صاوي ٥١٠ قوله البحر روي انهم عبر بهم موسى يوم عاشوراء بعد ما اهلك الله فرعون وقومه فصاموا شكرا لله ١٢ مدارك ٥١١ قوله على اصنام لهم قيل هي حجارة على صور البقر وقيل بقر حقيقة وكان هؤلاء القوم العاكفون من الكنعانيين الذين امر موسى بقتالهم بعد ذلك ١٢ صاوي ٥١٢ قوله اجعل لنا الها قيل انهم مرتدون بهذه المقالة لقصدهم بذلك عبادة الصنم حقيقة وقيل ليسوا مرتدين بل جاهلون جهلا مركبا لاعتقادهم ان عبادة الصنم بقصد التقرب الى الله تعالى لا تضرهم في الدين وعلى كل فهذه المقالة في شرعنا ردة والجار والمجرور مفعول ثان والها مفعول اول وقوله كما لهم آلهة صفة لالها وما اسم موصول ولهم صلتها بدل من الضمير المستتر في لهم والتقدير اجعل الها لنا كالذي استقر لهم الذي هو آلهة ١٢ صاوي ٥١٣ قوله واصله ابغي لكم اي فحذفت اللام فاتصل الفعل بالكاف ١٢ جمل ٥١٤ قوله الانجاء او العذاب اشار بذلك الى ان اسم الاشارة يصح عوده على الانجاء ومعنى كونه بلاء انه يختبرهم هل يشكرون فيوجروا او يكفرون فيعاقبوا وعوده على العذاب ظاهر فالابتلاء كما يكون بالشر يكون في الخير قال تعالى ونبلوكم بالشر والخير فتنة فالشكر على النعمة موجب لزيادتها كما ان الصبر على البلاء موجب لرضاء الله قال تعالى وبشر الذين اذا اصابتهم مصيبة الخ ١٢ صاوي ٥١٥ قوله وواعدنا موسى اي وعدناه بان نكلمه عند انتهاء ثلثين ليلة يصومها وانما عبر بالليالي مع ان الصوم في الايام لما نقله الكرخي وعلى البيضاوي عن ابن عباس انه صام تلك المدة الليل والنهار فكان يواصل الصوم وحرمة الوصال انما هي على غير الانبياء ١٢ جمل ٥١٦ قوله انكر اي كره خلوف فمه وهو ريح الفم من اثر الصوم وقوله بخلوف فمه اي مع بقاء خلوف فمه ١٢ ٥١٧ قوله بعشر من ذي الحجة الخ روي ان موسى وعد بني اسرائيل وهو بمصر ان اهلك الله عدوهم اتاهم بكتاب من عند الله فلما هلك فرعون سال موسى ربه الكتاب فامره بصوم ثلثين يوما في شهر ذي القعدة فلما اتم الثلثين انكر خلوف فمه فتسوك فاوحى الله اليه اما علمت ان خلوف فم الصائم اطيب عندي من ريح المسك فامره ان يزيد عليها عشرة ايام من ذي الحجة لذلك ١٢ مدارك ٥١٨ قوله وقت وعده فائدة الفرق بين الميقات والوقت ان الميقات ما قدر فيه عمل من الاعمال والوقت وقت للشيء قدره مقدر ام لا ١٢ كبير وقوله حال اي تم بالغا هذا العدد وليلة نصب على التمييز ١٢ الخطيب والكبير ٥١٩ قوله وقال موسى الواو لا تقتضي ترتيبا ولا تعقيبا لان تلك الوصية كانت قبل ذهابه وصيامه ١٢ صاوي ٥٢٠ قوله ولما جاء موسى لميقاتنا اي للوقت قال اهل التفسير والاخبار لما جاء موسى لميقات ربه تطهر وطهر ثيابه وصام ثم اتى طور سيناء فانزل الله تعالى ظلة غشيت الجبل على اربع فراسخ من كل ناحية وطرد عنه الشيطان وهوام الارض ونحى عنه الملكين وكشط له السماء فرأى الملائكة في الهواء ورأى العرش بارزا وادناه ربه حتى سمع صريف الاقلام على الالواح وكلمه وكان جبريل معه فلم يسمع ذلك الكلام فاستحلى موسى كلام ربه فاشتاق الى رؤيته فقال رب ارني ١٢ جمل ٥٢١ قوله من كل جهة قيل وفيه اشارة الى ان سماع كلام القديم ليس من جنس كلام المحدثين وقيل اسمعه هذه الحروف قديما قائما بذاته تعالى اي خلق فيها ادراكا سمعه به وكما يثبت رؤية ذاته تعالى مع انه ليس بجوهر ولا عرض فكذلك كلامه وان لم يكن صوتا وحرفا فيصح ان يسمع وفي المدارك انه ذكر الشيخ في التاويلات يعني الشيخ ابا منصور الماتريدي ان موسى سمع صوتا دالا على كلام الله تعالى وكان اختصاصه باعتبار انه اسمعه صوتا تولى تخليقه بنفسه من غير ان يكون ذلك الصوت مكتسبا لاحد من الخلق وغيره ١٢ ك ٥٢٢ قوله نفسك اشار الى ان ثاني مفعولي ارني محذوف اي ارني نفسك انظر اليك كما صرح في الكشاف فان قيل الرؤية عين النظر فكيف قيل ارني انظر اليك اجيب بان المعنى ارني نفسك اي اجعلني متمكنا من رؤيتك بان تتجلى لي فانظر اليك ١٢ خطيب ٥٢٣ قوله انظر اليك جواب الشرط ولا يقال ان الشرط قد اتحد مع الجواب لان المعنى هيئ لي رؤيتك ومكني منها فان تفعل بي ذلك انظر اليك ١٢ صاوي ٥٢٤ قوله لن تراني اي لا طاقة لك على رؤيتي في الدنيا وهذا لا يقتضي انها مستحيلة عقلا والا لما علقت على جائز وهو استقرار الجبل ١٢ صاوي ٥٢٥ قوله يفيد امكان رؤيته فانه يفيد ان المانع من جانبك واني غير محجوب بل محتجب بحجاب منك وهو كونك الفاني وانا باق ووصفي باق فاذا جاوزت قنطرة الفناء ووصلت الى دار البقاء قربت بمطلوبك ١٢ ك ٥٢٦ قوله ولكن انظر الى الجبل هذا من تنزلات الحق لموسى وتسلية له على ما فاته من الرؤية وهذا الجبل كان اعظم الجبال واسمه زبير ١٢ صاوي ٥٢٧ قوله اي ظهر من نوره اشار الى ان التجلي هو الظهور والمراد ظهور بعض نوره كما في الحديث ١٢ ٥٢٨ قوله اي ظهر من نوره اي نور جلال عرشه وفي رواية امر الله ملائكة السموات السبع بحمل عرشه فلما بدا نور عرشه انصدع الجبل من عظمة الرب سبحانه وتعالى ١٢ صاوي ٥٢٩ قوله كما في حديث اخرجه احمد والترمذي والحاكم وصححه عن انس انه صلى الله عليه وسلم قرأ فلما تجلى ربه للجبل جعله دكا واشار بطرف ابهامه على انملة اصبعه اليمنى فساخ الجبل ولابي الشيخ بلفظه واشار بالخنصر كذا في الاتقان ١٢ ك ٥٣٠ قوله وخر موسى صعقا اي سقط مغشيا عليه ذاهبا عن حواسه ولذا لا يصعق عند النفخة ١٢ صاوي ٥٣١ قوله مغشيا عليه هذا هو تفسير ابن عباس وفسره قتادة بالموت والاول اقرب لقوله تعالى فلما افاق قال الزجاج ولا يكاد يقال للميت قد افاق من موته ولكن يقال للذي يغشى عليه انه افاق من غشيه ١٢ كبير ٥٣٢ قوله قال يا موسى هذا تسلية لموسى عليه السلام على ما فاته من الرؤية فكمله انك وان فاتتك الرؤية فقد اعطيتك نعما كثيرة فاشتغل بذكرها وشكرها ١٢ ج

٥٠١ قوله وكن من الشاكرين اے على النعمة لى ذلك فهي من اجل النعم قيل خر موسى صعقا يوم عرفة واعطى التوراة يوم النحر ولما كان هارون وزيرا وتابعا لموسى تخصص الاصطفاء بموسى عليه السلام ١٢ مد ٥٠٢ قوله في الالواح الالواح جمع لوح وكانت عشرة الواح وقيل سبعة وكانت من زمرد وقيل من خشب نزلت من السماء فيها التوراة ١٢ مدارك ٥٠٣ قوله التوراة روى عن الربيع بن انس انزلت التوراة وهو سبعون وقر بعير يقرأ الجزء منه في سنة لم يقرأها الا موسى ويوشع وعزير وعيسى ١٢ ك ٥٠٤ قوله وكانت من سدر الجنة اخرج ابو الشيخ من طريق جعفر بن محمد عن ابيه عن جده صلى الله عليه وسلم قال الالواح التي انزلت على موسى كانت من سدر الجنة ١٢ ك ٥٠٤ قوله من سدر الجنة قال البغوي كان طول اللوح اثنا عشرة ذراعا من الخطيب وايضا عن الحسن رضي الله عنه كانت من خشبة وان طولها كان عشرة اذرع كما نصه في ابي السعود وقوله بدل من الجار والمجرور قبله اے كتبنا له كل شيء من المواعظ وتفصيل الاحكام كما في ابي السعود وقوله قبله قلنا مقدرا اے فقلنا خذها ١٢ ٥٠٥ قوله او زبرجد روى ابن ابي حاتم عن ابن عباس اعطى موسى سبعة الواح من زبرجد ١٢ ك ٥٠٦ قوله بدل من الجار والمجرور يعنے قوله موعظة وتفصيلا بدل عن قوله من كل شيء وهو في محل النصب على انه مفعول كتبنا وقيل نصبهما على المفعول له اے كتبنا له تلك الاشياء والتفصيل والمعنے كتبنا له كل شيء كانوا بنو اسرائيل محتاجين اليه في دينهم من المواعظ وتفصيل الاحكام ١٢ ك ٥٠٧ قوله قلنا مقدرا اشار به الى ان هذا المحذوف معطوف على كتبنا ١٢ صاوى ٥٠٨ قوله باحسنها اے بالاحوط منها لان فيها عزائم ورخصا وفاضلا ومفضولا وجائزا ومندوبا فامر قومك يأخذوا باحوطها بان يتبعوا العزائم ويتركوا الرخص و ذلك كالقود والعفو والانتصار والصبر والاخذ بالعفو احسن من القود والصبر احسن من الانتصار او يقال ان اسم التفضيل ليس على بابه اے بحسنها والاضافة بيانية والمعنے يعملون بجميع ما فيها ١٢ صاوى ٥٠٩ قوله لتعتبروا اے انهم دمروا لفسقهم فلا تفسقوا ١٢ ٥١٠ قوله ساصرف عن آياتي . استيناف مسوق لتحذيرهم عن التكبر الموجب لعدم التفكر في الآيات التي هي ما كتب في الواح التوراة او ما يعمها وغيرها وقوله عن آياتي اے عن فهمها بدليل قوله فلا يتفكرون فيها فمعنے صرفهم عنها الطبع على قلوبهم بحيث لا يفهمونها من ابي السعود ١٢ ج ٥١١ قوله بغير الحق صلة يتكبرون اے يتكبرون بما ليس بحق والتكبر بالحق لا يكون الا لله سبحانه او حال من فاعله اے يتكبرون متلبسين بغير الحق فان تكبر المحق على المبطل وهو التكبر على المتكبر صدقة بان اخذلهم فلا يتفكرون فيها وذلك يجري مجرى العقوبة على كفرهم وكبرهم على الله تقدم مثله ١٢ ك ٥١٢ قوله استعاروها اے قبل الغرق فبقي عندهم بعد هلاك فرعون ملكا لبني اسرائيل بحكم الغنيمة اے فاستمر عندهم حتى خرجوا من مصر وغرق فرعون واستقروا في الشام هذا مستفاد ١٢ ابو السعود والجمل ٥١٣ قوله عجلا وهذا العجل قد حرقه موسى عليه السلام ونسفه في البحر كما قصه الله تعالى في سورة طه ١٢ صاوى ٥١٤ قوله وما يعنى انه كان حيا وهذا قول ابن عباس والحسن وقتادة وقيل كان جسدا من ذهب ولا روح فيه ١٢ ك ٥١٥ قوله اے صوت يسمع وقيل كان صوت الريح يدخل في جوفه ويخرج و قيل الخوار صوت البقر قيل كان يتحرك ويمشي وقيل لم يكن فيه شيء من اثر الحياة الا الصوت ١٢ كما وخازن ٥١٦ قوله اخذه من حافر الخ كما يدل عليه قوله تعالى فقبضت قبضة من اثر الرسول ١٢ ك ٥١٧ قوله ومفعول اتخذ محذوف وهذا انسب الاتخاذ اليهم وقيل اتخذ بمعنے صنع فيكون متعديا بواحد وعلى هذا لابد من تقدير جملة وهو يعبدوه فيكون ذلك مورد الانكار لان حرمة التصوير وردت في شرعنا وعلى هذا فيكون اسناد الاتخاذ اليهم مع انه فعل السامري لانهم رضوا به ١٢ ك ٥١٨ قوله اے ندموا الخ يريد ان السقوط في يده كناية عن الندم فان النادم المتحسر يعض يده غما فيصير يده مسقوطا لان فاه يقع فيها وسقط مسند الى في ايديهم ١٢ ك ٥١٨ قوله اے ندموا على عبادته يقول العرب لكل نادم على امر قد سقط في يده وذلك لان من شان من اشتد ندمه على امر ان يعض يده ثم يضرب فخذه فتصير يده ساقطة لان السقوط عبارة عن النزول من اعلى الى اسفل كما نقله الخطيب فالحاصل ان السقوط في يده يستعمل في الندم ويؤيده عبارة الكبير ايضا و هي اعلم انهم اتفقوا على ان المراد من قوله سقط في ايديهم انه اشتد ندمهم على عبادة العجل واختلفوا في الوجه الذي لاجله حسنت هذه الاستعارة انتهى واقام الامام الرازي وجوها كثيرة نترك للاختصار والمقصود قد حصل بهذا القدر ١٢ ٥١٩ قوله ولما رجع الواو لمطلق الجمع لا يقتضي الترتيب فلا يشكل وقوع ولما رجع موسى بعده ١٢ ك ٥٢٠ قوله غضبان اسفا . اے لما فعلوه من عبادة غير الله وكان قد اخبره الله بذلك قبل رجوعه كما ياتي في سورة طه قال تعالى فانا قد فتنا قومك من بعدك واضلهم السامري وغضبان اسفا منصوبان على الحال من موسى عند من يجيز تعدد الحال وعند من لا يجيز . يجعل اسفا حالا من الضمير المستكن في غضبان فتكون حالا متداخلة واقرب ما يقال انه بدل بعض من كل ان فسرنا الاسف بالشديد الغضب او بدل اشتمال ان فسرناه بالحزين ١٢ ج ٥٢١ قوله بئسما خلفتموني بئس فعل ماض لانشاء الذم وفاعله مستتر تقديره هو وما تمييز بمعنے خلافة والجملة خلفتموني صفة لما والمخصوص بالذم محذوف اے خلافتكم ١٢ جمل ٥٢٢ قوله اعجلتم امر ربكم اے تركتموه غير تام على تضمين عجل معنے سبق او المعنے اعجلتم وعد ربكم الذي وعدنيه من الاربعين وقدرتم موتي وغيرتم بعدي كما غيرت الامم بعد انبيائهم ١٢ صاوى ٥٢٣ قوله فتكسرت وروي ان التوراة كانت سبعة اسباع فلما القى الالواح تكسرت فرفع منها ستة اسباعها وبقي سبع واحد وكان فيما رفع اخبار الغيب وفيما بقي الهدى والرحمة والاحكام والمواعظ كالحلال والحرام نقله الخطيب وغيره وقال الامام الرازي لقائل ان يقول ليس في القرآن الا انه القى الالواح فاما انه القاها بحيث تكسرت فهذا ليس في القرآن فانه لجراءة عظيمة على كتاب الله ومثله لا يليق بالانبياء عليهم السلام وايضا قال واخذ الالواح يدل على ان الالواح لم تتكسر ولم يرفع من التوراة شيء ١٢ ٥٢٤ قوله بكسر الميم وفتحها اے وقرئ بكسر الميم باسقاط الياء تخفيفا كالمنادى المضاف الى الياء واما قراءة الفتحة ففيها مذهبان مذهب البصريين انهما بنيا على الفتح لتركبهما تركيب خمسة عشر فعلى هذا فليس ابن مضافا لام بل هو مركب معها فحركتها حركة بناء والثاني مذهب الكوفيين وهو ان ابن مضاف لام وام مضافة لياء المتكلم وقد قلبت الفا كما تقلب في المنادى المضاف الى ياء المتكلم نحو يا غلاما ثم حذفت الالف واجتزئ عنها بالفتحة كما يجتزئ عن الياء بالكسرة وحينئذ فحركتا ابن حركة اعراب وهو مضاف لام فهي في محل خفض بالاضافة من الجمل وابي السعود وقوله اراد امي اے اصله امي وقوله وذكرها اے الام ١٢ ٥٢٥ قوله وذكرها عطف جواب عما يقال ان هارون شقيق موسى فلم اقتصر في خطابه على الام وكان هارون كثير الحلم محببا في بني اسرائيل وهو اكبر من موسى بثلث سنين ١٢ صاوى ٥٢٦ قوله وكادوا يقتلونني اے لاني نهيتهم عن عبادة العجل وعبارة البيضاوي ان القوم استضعفوني وكادوا يقتلونني ازاحة لتوهم التقصير في حقه والمعنے بذلت وسعي في كفهم حتى قهروني واستضعفوني وقاربوا قتلي انتهت ١٢ جمل ٥٢٧ قوله فلا تشمت اے فلا تفعل بي ما يشمتون بي لاجله واصل الشماتة الفرح ببلية من تعاديه وتعاديك يقال شمت فلان بفلان اذا سره مكروه نزل به ١٢ خطيب ٥٢٨ قوله سينالهم غضب الخ في الزاهدي قال الحسن البصري هذا في حق بعض وهم الذين عبدوا العجل ولم يتوبوا ١٢ ٥٢٩ قوله والذين عملوا السيئات الخ اے التي من جملتها عبادة العجل ١٢ ج ؛ ٥٣٠ اے هذا الاستفهام معناه النفي لذا دخلت الا ١٢

٥٣١ اے لانه كان صائغا وكان من بني اسرائيل ١٢ ج

زمانك برسلتي بالجمع والافراد وبكلامي اي تكليمي اياك فخذ ما اتيتك من الفضل وكن من الشكرين ○ لانعمي

وكتبنا له في الالواح اي الواح التورية وكانت من سدر الجنة او زبرجد او زمرد سبعة او عشرة من كل شيء

يحتاج اليه في الدين موعظة وتفصيلا تبيينا لكل شيء بدل من الجار والمجرور قبله فخذها قبله قلنا مقدرا

بقوة بجد واجتهاد وأمر قومك يأخذوا بأحسنها سأوريكم دار الفسقين ○ فرعون واتباعه وهي مصر لتعتبروا

بهم سأصرف عن ايتي دلائل قدرتي من المصنوعات وغيرها الذين يتكبرون في الارض بغير الحق بان اخذلهم

فلا يتفكرون فيها وان يروا كل اية لا يؤمنوا بها وان يروا سبيل طريق الرشد الهدى الذي جاء من عند الله

لا يتخذوه سبيلا يسلكوه وان يروا سبيل الغي الضلال يتخذوه سبيلا ذلك الصرف بانهم كذبوا

بايتنا وكانوا عنها غفلين ○ تقدم مثله والذين كذبوا بايتنا ولقاء الاخرة البعث وغيره حبطت بطلت

اعمالهم ما عملوه في الدنيا من خير كصلة رحم وصدقة فلا ثواب لهم لعدم شرطه هل ما يجزون الا جزاء ما كانوا

يعملون ○ من التكذيب والمعاصي واتخذ قوم موسى من بعده اي بعد ذهابه الى المناجاة من حليهم الذي ع ١٧ ٦

استعاروه من قوم فرعون بعلة عرس فبقي عندهم عجلا صاغه لهم منه السامري جسدا بدل لحما ودما له خوار

اي صوت يسمع انقلب كذلك بوضع التراب الذي اخذه من حافر فرس جبريل عليه السلام في فمه فان اثره الحياة فيما

يوضع فيه ومفعول اتخذ الثاني محذوف اي الها الم يروا انه لا يكلمهم ولا يهديهم سبيلا فكيف يتخذ الها اتخذوه

الها وكانوا ظلمين ○ باتخاذه ولما سقط في ايديهم اي ندموا على عبادته وراوا علموا انهم قد ضلوا بها وذلك

بعد رجوع موسى قالوا لئن لم يرحمنا ربنا ويغفر لنا بالياء والتاء فيهما لنكونن من الخسرين ○ ولما رجع موسى

الى قومه غضبان من جهتهم اسفا شديد الحزن قال بئسما اي بئس خلافة خلفتموني ها من بعدي

خلافتكم هذه حيث اشركتم اعجلتم امر ربكم والقى الالواح الواح التورية غضبا لربه فتكسرت واخذ براس

اخيه اي بشعره بيمينه ولحيته بشماله يجره اليه غضبا قال يا ابن ام بكسر الميم وفتحها اراد امي وذكرها

اعطف لقلبه ان القوم استضعفوني وكادوا قاربوا يقتلونني فلا تشمت تفرح بي الاعداء باهانتك اياي و

لا تجعلني مع القوم الظلمين ○ بعبادة العجل في المؤاخذة قال رب اغفر لي ما صنعت باخي ولاخي اشركه في الدعاء

ارضاء له ودفعا للشماتة به وادخلنا في رحمتك وانت ارحم الرحمين ۞ قال ان الذين اتخذوا العجل الها ع ١٨ ٨

سينالهم غضب عذاب من ربهم وذلة في الحيوة الدنيا فعذبوا بالامر بقتلهم انفسهم وضربت عليهم الذلة الى

يوم القيمة وكذلك كما جزيناهم نجزي المفترين ○ على الله بالاشراك وغيره والذين عملوا السيات ثم تابوا

۵۱ قوله ولما سكت عن موسى الغضب اے براجعة هارون له حيث الين له الكلام واعتذر له وفى الكلام استعارة بالكناية حيث شبه الغضب بامير قام على موسى فامره بالقاء الالواح والاخذ براس اخيه وطوى ذكر المشبه به ورمز له بشئ من لوازمه وهو السكوت فاثباته تخييل وفى السكوت استعارة تبعية حيث شبه السكون بالسكوت واستعير اسم المشبه به للمشبه واشتق من السكوت سكت بمعنى سكن على طريق الاستعارة التصريحية التبعية وما وقع من موسى عليه السلام من الغضب ليس ناشئا عن سوء خلق وعدم حلم انما هو غضب لانتهاك حرمات الله ولا ينافى الحلم ۱۲ صاوی **۵۲** قوله اے من قومه فحذف الجار واوصل الفعل اليه وهى مسموع فى اختار وامر وكنى وزوج واستغفر وصدق ودعا وحدث وانبا ۱۲ ک **۵۳** قوله سبعين رجلا قيل اختار من اثنى عشر سبطا من كل سبط ستة فبلغوا اثنين وسبعين رجلا فقال ليتخلف منكم رجلان فقعد كالب ويوشع ۱۲ مدارک **۵۴** قوله من لم يعبدوا العجل وجملتهم اثنا عشر الفا وكان جملة بنى اسرائيل الذين خرجوا معه من مصر ست مائة الف وعشرين الفا فكلهم عبدوا العجل الا هذه الشرذمة القليلة وقوله بامره تعالى متعلق باختار ۱۲ جمل **۵۵** قوله بامره تعالى روى انه تعالى امره بان ياتيه فى سبعين من بنى اسرائيل فاختار من كل سبط ستة فزاد اثنان فقال ليتخلف منكم رجلان فتشاحوا فقال ان لمن قعد اجر من خرج فقعد كالب ويوشع وذهب مع الباقين فلما دنوا من الجبل غشيه غمام فدخل موسى عليه السلام بهم الغمام وخروا سجدا فسمعوه يكلم موسى يامره وينهاه ثم انكشف الغمام فاقبلوا اليه وقالوا لن نؤمن لك حتى نرى الله جهرة فاخذتهم الرجفة اے الصاعقة او رجفة الجبل فصعقوا منها ۱۲ ق **۵۶** قوله لميقاتنا هذا ميقات ثان للاعتذار عن عبادة العجل كذا نقله البغوى عن السدى والذى ذهب اليه الزمخشرى ان الميقات ميقات اعطاء التوراة ۱۲ ک **۵۷** قوله ليعتذروا اے ليسألوا التوبة على من تركوهم وراءهم من قومهم الذين عبدوه ۱۲ ابو السعود **۵۸** قوله الرجفة الخ اختلفوا هل كان مع الرجفة موت ام لا ومعظم الروايات على انهم ماتوا بها وقال وهب لم يموتوا ولكنهم لما راوا الهيبة اخذتهم الرعدة فلما راے موسى منهم ذلك خاف عليهم الموت فدعا ربه وبكى فكشف الله عنهم تلك الرجفة ۱۲ خازن وفى القرطبى وقد تقدم فى البقرة انهم ماتوا يوما وليلة ۱۲ جمل **۵۹** قوله لانهم لم يزايلوا الخ اے ولم يامروهم بالمعروف ولم ينهوهم عن المنكر وفى هذا اشارة الى الجواب عما يقال كيف اخذتهم الرجفة وهم لم يعبدوا العجل ۱۲ جمل **۶۰** قوله وهم غير الذين سألوا الرؤية اے غير السبعين الذين سألوا معه الرؤية لانهم كانوا فى ميعاد اخذ التوراة لا فى ميعاد الاعتذار عن عبادة العجل وفى الكرخى وهم غير الذين سألوا الرؤية اے جهرة بل كانوا سبعين قبل هؤلاء الذين اخذتهم الرجفة وهم اخذتهم الصاعقة فماتوا ۱۲ جمل **۶۱** قوله اهلكتهم الخ تمنى هلاكهم وهلاكه قبل ان يرى ما راى او بسبب آخر وعنى به انك قدرت على اهلاكهم قبل ذلك بحمل فرعون على اهلاكهم وباغراقهم فى البحر وغيرها فترحمت عليهم بالانقاذ منها فان ترحمت عليهم مرة اخرى لم يبعد من عميم احسانك ۱۲ مى **۶۲** قوله ليعاين بنو اسرائيل ذلك اے هلاكهم ولا يتهمونى اے بقتلهم ۱۲ جمل **۶۳** قوله واياى معطوف على الهاء فى اهلكتهم وقال موسى هذا تسليما لقضاء الله وان كان لم يسبق منه ما يوجب هلاكه ۱۲ جمل **۶۴** قوله بما فعل السفهاء منا اے من العناد والتجاسر على طلب الرؤية وكان ذلك قاله بعضهم وقيل المراد بما فعل السفهاء عبادة العجل والسبعون اختارهم موسى عليه السلام الميقات التوبة عنها فغشيتهم هيبة قلقوا منها ورجفوا حتى كادت تبين مفاصلهم واشرفوا على الهلاك فخاف عليهم موسى عليه وعلى نبينا الصلوة والسلام فبكى ودعا فكشفها الله تعالى عنهم ۱۲ ق **۶۵** قوله ان هى الا فتنتك اے ابتلاؤك وهو راجع الى قوله انا قد فتنا قومك من بعدك فقال موسى هى تلك الفتنة التى اخبرتنى بها وهى ابتلاء الله تعالى عباده بما شاء ونبلوكم بالشر والخير فتنة ۱۲ **۶۶** قوله ابتلاؤك اے حيث اوجدت خوار العجل او اسمعتهم كلامك فطمعوا فى الرؤية ۱۲ كرخى وفى الخطيب ان هى الا فتنتك المعنى ان تلك الفتنة التى وقع فيها السفهاء لم تكن الا فتنتك اے اختيارك وابتلاؤك وهذا تاكيد لقوله اتهلكنا بما فعل السفهاء منا لان معناه لا تهلكنا بفعلهم وان تلك الفتنة كانت اختبارا منك وابتلاء اضللت بها قوما فافتتنوا بان اوجدت فى العجل خوارا فزاغوا به واسمعتهم كلامك حتى طمعوا فى الرؤية وهديت قوما فعصمتهم منها حتى ثبتوا على دينك وذلك معنى تضل بها من تشاء وتهدى من تشاء ۱۲ جمل **۶۷** قوله انا هدنا من هاد يهود اذا رجع وتاب وقرئ بالكسر من هاده يهيده اذا اماله والمعنى اے رجعنا عن المعصية التى جئناك للاعتذار منها ۱۲ ابو السعود **۶۸** قوله ورحمتى وسعت كل شئ وروى انه لما نزلت هذه الآية فرح ابليس وقال دخلت فى رحمة الله فلما نزل فساكتبها الخ ايس من ذلك وفرحت اليهود وقالوا نحن من المتقين يؤتون الزكوة للمومنين فاخرجهم الله منها واثبتها لهذه الامة بقوله الذين يتبعون الرسول ۱۲ صاوى **۶۹** قوله وسعت كل شئ اے من صفة رحمتى انها واسعة تبلغ كل شئ ما من مسلم ولا كافر الا وعليه اثر رحمتى فى الدنيا ۱۲ مدارک **۷۰** قوله الذين يتبعون الخ مبتدا خبره يامرهم او خبر مبتدا تقديره هم الذين او بدل من الذين يتقون بدل الكل او البعض والمراد من آمن منهم بمحمد صلى الله عليه وسلم وانما سماه رسولا بالاضافة الى الله تعالى ونبيا بالاضافة الى العباد ۱۲ ق **۷۱** قوله الامى نسبة الى الام كانه باق على حالته التى ولد عليها والمراد به الذى لا يقرأ الخط ولا يكتب وهذا الوصف من خصوصياته صلى الله عليه وسلم اذ كثير من الانبياء كان يكتب ويقرأ ۱۲ كرخى **۷۲** قوله الطيبت الخ فى تفسير الطيبات والخبائث قولان احدهما انها الاشياء التى يستطيبها الطبع ويستلذه ويستخبثها فتكون الآية دالة على ان الاصل فى الاول الحل وفى الثانى الحرمة والثانى ما طاب فى حكم الشرع ولا يخبث فيه كالميتة واليه اشار المص بقوله ما حرم عليهم فى شرعهم كالشحوم والابل ۱۲ ک **۷۳** قوله والاغلال التى كانت عليهم يعنى وضع الاثقال والشدائد التى كانت عليهم فى الدين والشريعة وذلك مثل قتل النفس فى التوبة وقطع الاعضاء الخاطئة وقرض النجاسة عن البدن والثوب بالمقاريض وتعيين القصاص فى القتل وتحريم اخذ الدية وترك العمل فى يوم السبت وان صلوتهم لا تجوز الا فى الكنائس وغير ذلك من الشدائد التى كانت على بنى اسرائيل شبهت بالاغلال مجازا لان التحريم يمنع من الفعل كما ان الغل يمنع من الفعل فلما جاء محمد نسخ ذلك كله والحاصل انه كانت هذه الاثقال فى شريعة موسى عليه السلام ۱۲ ج **۷۴** قوله كقتل النفس اے وتعيين القصاص وتحريم اخذ الدية وترك العمل يوم السبت وكون صلاتهم لا تجوز الا فى الكنائس ونحو ذلك من الامور الشاقة التى كلفوا بها وتسميتها اغلالا مجاز لان التحريم يمنع من الفعل كما ان الاغلال تمنع منه ۱۲ صاوى **۷۵** قوله فامنوا بالله تفريع على ما تقدم اے حيث علمتم ان محمدا مرسل للجميع وان الله له ملك السموات والارض لا اله الا هو يحيى ويميت وجب عليكم الايمان بالله ورسوله وفيه التفات من التكلم للغيبة ونكتة التوطئة لا تصاف بقوله النبى الامى الخ ۱۲ صاوى **۷۶** قوله الترنجبين هو شئ حلو كان ينزل عليهم مثل الثلج من الفجر الى طلوع الشمس فياخذ كل انسان صاعا ۱۲ صاوى ⁂

رجعوا عنها من بعدها وامنوا بالله ان ربك من بعدها اى التوبة لغفور لهم رحيم ○ بهم ولما سكت
سكن عن موسى الغضب اخذ الالواح التى القاها وفى نسختها اى ما نسخ فيها اى كتب هدى من الضلالة
ورحمة للذين هم لربهم يرهبون ○ يخافون وادخل اللام على المفعول لتقدمه واختار موسى قومه اى من
قومه سبعين رجلا ممن لم يعبدوا العجل بامره تعالى لميقاتنا اى الوقت الذى وعدناه باتيانهم فيه
ليعتذروا من عبادة اصحابهم العجل فخرج بهم فلما اخذتهم الرجفة الزلزلة الشديدة قال ابن عباس لانهم
لم يزايلوا قومهم حين عبدوا العجل قال وهم غير الذين سألوا الرؤية واخذتهم الصاعقة قال موسى رب
لو شئت اهلكتهم من قبل اى قبل خروجى بهم ليعاين بنو اسرائيل ذلك ولا يتهمونى واياى اتهلكنا
بما فعل السفهاء منا استفهام استعطاف اى لا تعذبنا بذنب غيرنا ان ما هى اى الفتنة التى وقع فيها السفهاء
الا فتنتك ابتلاؤك تضل بها من تشاء اضلاله وتهدى من تشاء هدايته انت ولينا فاغفر لنا وارحمنا و
انت خير الغفرين ○ واكتب اوجب لنا فى هذه الدنيا حسنة وفى الاخرة حسنة انا هدنا تبنا اليك قال تعالى
عذابى اصيب به من اشاء تعذيبه ورحمتى وسعت عمت كل شئ فى الدنيا فساكتبها فى الاخرة للذين يتقون
ويؤتون الزكوة والذين هم باياتنا يؤمنون ○ الذين يتبعون الرسول النبى الامى محمد صلى الله عليه وسلم الذى
يجدونه مكتوبا عندهم فى التورىة والانجيل باسمه وصفته يامرهم بالمعروف وينهىهم عن المنكر ويحل
لهم الطيبت ما حرم فى شرعهم ويحرم عليهم الخبئث من الميتة ونحوها ويضع عنهم اصرهم ثقلهم والاغلل
الشدائد التى كانت عليهم كقتل النفس فى التوبة وقطع اثر النجاسة فالذين امنوا به منهم وعزروه وقروه
ونصروه واتبعوا النور الذى انزل معه اى القران اولئك هم المفلحون ○ قل خطاب للنبى صلى الله عليه وسلم يايها ع ۱۹ ۶ ۹
الناس انى رسول الله اليكم جميعا الذى له ملك السموت والارض لا اله الا هو يحى ويميت فامنوا بالله
ورسوله النبى الامى الذى يؤمن بالله وكلمته القران واتبعوه لعلكم تهتدون ○ ترشدون ومن قوم
موسى امة جماعة يهدون الناس بالحق وبه يعدلون ○ فى الحكم وقطعنهم فرقنا بنى اسرائيل اثنتى عشرة حال
اسباطا بدل منه اى قبائل امما بدل مما قبله واوحينا الى موسى اذ استسقه قومه فى التيه ان اضرب
بعصاك الحجر فضربه فانبجست انفجرت منه اثنتا عشرة عينا بعدد الاسباط قد علم كل اناس
سبط منهم مشربهم وظللنا عليهم الغمام فى التيه من حر الشمس وانزلنا عليهم المن والسلوى
هما الترنجبين والطير السمانى بتخفيف الميم والقصر وقلنا لهم كلوا من طيبت ما رزقنكم وما ظلمونا

ولكن كانوا انفسهم يظلمون ○ واذكر اذ قيل لهم اسكنوا هذه القرية بيت المقدس وكلوا منها حيث شئتم وقولوا امرنا حطة وادخلوا الباب اى باب القرية سجدا سجود انحناء نغفر بالنون وبالتاء مبنيا للمفعول لكم خطيئتكم سنزيد المحسنين ○ بالطاعة ثوابا فبدل الذين ظلموا منهم قولا غير الذى قيل لهم فقالوا حبة فى شعرة ودخلوا يزحفون على استاههم فارسلنا عليهم رجزا عذابا من السماء بما كانوا يظلمون ○ وسئلهم يا محمد توبيخا عن القرية التى كانت حاضرة البحر مجاورة بحر القلزم وهى ايلة ما وقع باهلها اذ يعدون يعتدون فى السبت بصيد السمك المامورين بتركه فيه اذ ظرف ليعدون تاتيهم حيتانهم يوم سبتهم شرعا ظاهرة على الماء ويوم لا يسبتون لا يعظمون السبت اى سائر الايام لا تاتيهم ابتلاء من الله كذلك نبلوهم بما كانوا يفسقون ○ ولما صادوا السمك افترقت القرية اثلاثا ثلث صادوا معهم وثلث نهوهم وثلث امسكوا عن الصيد والنهى واذ عطف على اذ قبله قالت امة منهم لم تصد ولم تنه لمن نهى لم تعظون قوما الله مهلكهم او معذبهم عذابا شديدا قالوا موعظتنا معذرة نعتذر بها الى ربكم لئلا ننسب الى التقصير فى ترك النهى ولعلهم يتقون ○ الصيد فلما نسوا تركوا ما ذكروا وعظوا به فلم يرجعوا انجينا الذين ينهون عن السوء واخذنا الذين ظلموا بالاعتداء بعذاب بئيس شديد بما كانوا يفسقون ○ فلما عتوا تكبروا عن ترك ما نهوا عنه قلنا لهم كونوا قردة خاسئين ○ صاغرين فكانوها وهذا تفصيل لما قبله قال ابن عباس ما ادرى ما فعل بالفرقة الساكتة وقال عكرمة لم تهلك لانها كرهت ما فعلوه وقالت لم تعظون الخ وروى الحاكم عن ابن عباس انه رجع اليه واعجبه واذ تاذن اعلم ربك ليبعثن عليهم اى اليهود الى يوم القيمة من يسومهم سوء العذاب بالذل واخذ الجزية فبعث عليهم سليمان عليه السلام وبعده بختنصر فقتلهم وسباهم وضرب عليهم الجزية فكانوا يؤدونها الى المجوس الى ان بعث نبينا صلى الله عليه وسلم وضربها عليهم ان ربك لسريع العقاب لمن عصاه وانه لغفور لاهل طاعته رحيم ○ بهم وقطعنهم فرقناهم فى الارض امما فرقا منهم الصلحون ومنهم ناس دون ذلك الكفار والفاسقون وبلونهم بالحسنت بالنعم والسيات النقم لعلهم يرجعون ○ عن فسقهم فخلف من بعدهم خلف ورثوا الكتب التورية عن ابائهم ياخذون عرض هذا الادنى اى حطام هذا الشئ الدنى اى الدنيا من حلال وحرام ويقولون سيغفر لنا ما فعلناه و

ه۱ قوله بيت المقدس وقيل اريحا وقد ذكر القولين فى البقرة فعلى الاول يكون القائل الله على لسان موسى وهم فى التيه وعلى الثانى يكون على لسان يوشع وهو المعتمد ۱۲ صاوى ه۲ قوله وكلوا منها حيث شئتم اے مطاعمها واثمارها حيث شئتم اے من نواحيها من غير ان يزاحمكم فيها احد ۱۲ ج ه۳ قوله بالنون وحينئذ يقرء خطايا كم بجمع التكسير بوزن هدايا وبجمع السلامة اے خطيئاتكم وقوله بالتاء الخ اے تغفر وحينئذ يقرء خطايا بوزن السلامة اے خطيئاتكم او بالافراد اى خطيئتكم فعلى التاء لا يقرء خطايا بوزن هدايا ۱۲ جمل ه۴ قوله فبدل الذين ظلموا فى الكلام حذف لان البدل يتعدى الى اثنين الى احدهما بالباء وهو المتروك والى الآخر بغير الباء وهو الماخوذ والتقدير فبدل الذين ظلموا بالذى قيل لهم قولا غير الذى ۱۲ ج ه۵ قوله فقالوا حبة الخ يحتمل انه مجرد هذيان قصدوا به اغاظة موسى ويحتمل ان يكون له معنى صحيح كانهم قالوا مطلوبنا حبة يعنى قمح فى زكائب من شعر ۱۲ صاوى ه۶ قوله واسئلهم اے اليهود الذين فى المدينة وسبب نزولها ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يوبخ اليهود على كفرهم ويقول لهم انتم قد تبعتم اصولكم فى الكفر بانبيائهم فكانوا يقولون ان اصولنا لم تقع منهم مخالفة لربنا ولا كفر بانبيائهم وكانوا يعرفون ما وقع لهذه القرية ويخفونه ويعتقدون انه لا علم لاحد غيرهم به فنزلت الآية فقصها رسول الله صلى الله عليه وسلم فبهتوا فان قلت ان السورة مكية وهذا خطاب لاهل المدينة فالجواب انها مكية ما عدا تلك الآيات الثمانية التى اولها واسئلهم الخ فانها مدنية كما تقدم ۱۲ صاوى ه۷ قوله ايلة قرية بين مدين والطور ذكره فى ابى السعود وسبب نزول هذه الآية ان اليهود ادعوا وقالوا لم يصدر من بنى اسرائيل كفر ولا مخالفة للرب وكانوا يعرفون ما وقع لاهل هذه القرية ويخفونه ويعتقدون انه لا يعلمه احد غيرهم فامر الله ان يسالهم عن حال اهل هذه القرية توبيخا لا سوال استفهام لانه صلى الله عليه وسلم كان قد علم حال هذه القرية بوحى فذكر لهم قصة هذه القرية فبهتوا واظهر كذبهم فى دعواهم المذكورة وكانت واقعة اهل القرية المذكورة فى زمن داود عليه السلام ۱۲ جمل وخطيب ه۸ قوله اذ يعدون اے يتعدون الحدود وكانوا فى زمن داود عليه السلام امتحنهم الله بان حرم عليهم صيد السمك يوم السبت واحله لهم باقى الاسبوع فكانوا يوم السبت يجدون السمك متراكما وباقى الجمعة لم يجدوا منه شيئا ثم ان ابليس علمهم ان يصنعوا جداول حول البحر يوم السبت فاذا جاء العصر وملأت الجداول بالسمك سدوا عليه واخذوه يوم الاحد فافترقت القرية ثلاث فرق وكانوا سبعين الفا ففرقة اصطادوا وفرقة نهتهم وضربوا بينهم وبينهم سورا وفرقة لم تصد ولم تنه فبعد ايام قلائل مسخ من اصطاد قردة وخنازير ومكثوا ثلاثة ايام وماتوا وانجى الله الفرقة الناهية والفرقة الثالثة وقع فيها خلاف بالانجاء والهلاك والصحيح نجاتهم ۱۲ صاوى ه۹ قوله المامورين بتركه اے الصيد فيه اے السبت وذلك ان اليهود امرهم الله باتخاذ يوم الجمعة عيدا يعظمونه كما نعظم فابوا واختاروا يوم السبت فشدد الله عليهم ونهاهم عن الصيد فيه فيما اختاروه اشارة الى انقطاعهم عن الخير اذ السبت فى اللغة القطع فاختاروا ما فيه قطيعتهم ۱۲ جمل ه۱۰ قوله يوم سبتهم اے يوم تعظيمهم امر السبت وقيل اسم اليوم والاضافة لاختصاصهم باحكامهم فيه ويؤيد الاول قراءة عمر بن عبد العزيز يوم اسباتهم ۱۲ ک ه۱۱ قوله شرعا جمع شارع بمعنے ظاهر من الكبير وغيره ۱۲ ه۱۲ قوله السبت السبت يوم من الاسبوع وقيام اليهود بامر السبت والفعل كنصر وضرب ۱۲ ک ه۱۳ قوله ابتلاء من الله مفعول له لقوله لا تاتيهم روے انه كان يوم السبت لم يبق حوت فى البحر الا خرج هنالك واخرج خرطومه فاذا مضى تفرقت فحفروا حياضا وشرعوا فيها الجداول وكانت الحيتان تدخلها يوم السبت فيصطادونها يوم الاحد ۱۲ ک ه۱۴ قوله قالوا معذرة قرأ العامة معذرة رفعا على خبر مبتدأ مضمر اے موعظتنا معذرة وقرأ حفص عن عاصم وزيد بن على وعيسى بن عمرو وطلحة بن مصرف معذرة نصبا وفيها ثلاثة اوجه اظهرها انها منصوبة على المفعول من اجله اے وعظناهم لاجل المعذرة ۱۲ جمل ه۱۵ قوله كونوا امر تكوين لا قول فهو كناية عن سرعة التصيير اذ لا يكلف الشخص الا بما يقدر عليه وكونهم قردة ليس فى طاقتهم ۱۲ صاوى ه۱۶ قوله فكانوها اے صورة ومعنے وقوله وهذا اے قوله فلما عتوا الخ تفصيل لما قبله اے قوله واخذنا الذين الخ ۱۲ جمل ه۱۷ قوله فكانوها اے صاروا قردة قيل صار الشباب قردة والشيوخ خنازير وكانوا يعرفون اقاربهم ويبكون ولا يتكلمون والجمهور على انهم ماتت بعد ثلث وقيل بقيت وتناسلت والصحيح هو الاول فان الممسوخ لا يكون له نسل كذا ورد فى حديث رواه مسلم وعن مجاهد مسخت قلوبهم لا ابدانهم رواه ابن جرير قال انه لظاهر القرآن والاحاديث والآثار واجماع المفسرين وقال الامام الرازى انه غير مستبعد لان الانسان اذا اصر على جهالة يقال له حمار وقرد فهو من المجازات المشهورة ۱۲ ک ه۱۸ قوله لما قبله يعنے واخذنا الذين ظلموا بعذاب فالفاء فى قوله فلما عتوا للتفصيل والتعقيب ۱۲ ک ه۱۹ قوله وقالت لم تعظون الخ اے لان النهى عن المنكر فرض كفاية فاذا باشره بعض سقط عن الباقين ۱۲ ک ه۲۰ قوله اعلم تفعل من الايذان بمعناه كالتوعد والايعاد من البيضاوى وعبارة ابى السعود تاذن بمعنے اذن كما توعد بمعنے اوعد وفى الكبير وقوله تاذن بمعنے اذن اے اعلم ۱۲ ه۲۱ قوله نصر بفتح النون وتشديد الصاد المهملة اسم صنم وجد عنده فلذلك سمى بذلك والبخت معناه العبد وكان بعثه عند قتل شعيا فى عهد ارمياء قبل مولد يحيى بن زكريا بالجماعة واحدى سنين ۱۲ ک ه۲۲ قوله وضربها عليهم ولا تزال مضروبة عليهم الى آخر الدهر حتى ينزل عيسى ابن مريم فانه لا يقبل الجزية ولا يقبل الا الاسلام ۱۲ جمل ه۲۳ قوله وقطعناهم اے اليهود الذين كانوا قبل زمن النبى صلى الله عليه وسلم واما الكائنون فى زمنه فسيأتى ذكرهم فى قوله تعالى فخلف من بعدهم خلف ۱۲ ج ه۲۴ قوله امما اما مفعول ثان لقطعنا او حال من مفعول وقوله منهم الصالحون صفة لامما او بدل منه وهم الذين آمنوا بالمدينة ۱۲ ابى السعود ه۲۵ قوله منهم اے بنى اسرائيل الذين كانوا قبل زمن النبى صلى الله عليه وسلم الصالحون اے الكاملون فى الصلاح فهم قسمان مومن وكافر ۱۲ ج ه۲۶ قوله ومنهم دون ذلك منهم خبر مقدم دون ذلك نعت لمنعوت محذوف هو المبتدأ والتقدير ومنهم ناس اقوام دون ذلك ۱۲ جمل ه۲۷ قوله فخلف من بعدهم خلف اے جاء من بعد هؤلاء الذين وصفناهم وقسمناهم الى القسمين خلف وهو القرن الذى يجئ بعد قرن آخر والخلف بسكون اللام يستعمل فى الشر وبفتحها فى الخير يقال خلف سوء بسكون اللام وخلف صدق بفتحها ۱۲ ج ه۲۸ قوله ورثوا الكتاب اے وقفوا على ما فيها من الاوامر والنواهى والتحليل والتحريم ولم يعملوا بها ۱۲ م ه۲۹ قوله عرض هذا الادنى سمى عرضا لتعرضه للزوال ففى الكلام استعارة تصريحية حيث شبه متاع الدنيا بالارض الذى لا يقوم بنفسه بجامع الزوال فى كل واستعير اسم المشبه به للمشبه ۱۲ صاوى ه۳۰ قوله اے حطام هذا الشئ الدنى الحطام بالضم المنكسر من شدة يبس والمراد حقارته ۱۲ ه۳۱ قوله وحرام والحرام هو ما كانوا ياخذون من الرشى فى الحكومة وعلى التحريف والجملة حال من ضمير فى ورثوا ۱۲ ک ه۳۲ قوله سيغفر لنا اے لا يواخذنا الله بما اخذنا والفعل مسند اے الاخذ او الى الجار والمجرور اے لنا ۱۲ م عه قرية بين مدين والطور ۱۲ ک سه بدل عن القرية بدل اشتمال ۱۲ سه اے فلما عتوا قلنا لهم كونوا قردة ۱۲

إن يأتهم عرض مثله يأخذوه الجملة حال اي يرجون المغفرة وهم عائدون الى ما فعلوه مصرون عليه وليس في التوراة وعد المغفرة مع الاصرار ألم يؤخذ استفهام تقرير عليهم ميثاق الكتاب الاضافة بمعنى في أن لا يقولوا على الله إلا الحق ودرسوا عطف على يؤخذ قرءوا ما فيه فلم كذبوا عليه بنسبة المغفرة اليه مع الاصرار والدار الآخرة خير للذين يتقون الحرام أفلا يعقلون ۝ بالياء والتاء انها خير فيؤثروها على الدنيا والذين يمسكون بالتشديد والتخفيف بالكتاب منهم وأقاموا الصلوة كعبد الله بن سلام واصحابه إنا لا نضيع أجر المصلحين ۝ الجملة خبر الذين وفيه وضع الظاهر موضع المضمر اي اجرهم و اذكر إذ نتقنا الجبل رفعناه من اصله فوقهم كأنه ظلة وظنوا ايقنوا أنه واقع بهم ساقط عليهم بوعد الله اياهم بوقوعه ان لم يقبلوا احكام التورية وكانوا ابوها لثقلها فقبلوا وقلنا لهم خذوا ما آتيناكم بقوة بجد واجتهاد واذكروا ما فيه بالعمل به لعلكم تتقون ۝ و اذكر إذ حين أخذ ربك من بني آدم من ظهورهم بدل اشتمال مما قبله باعادة الجار ذريتهم بان اخرج بعضهم من صلب بعض من صلب آدم نسلا بعد نسل كنحو ما يتوالدون كالذر بنعمان يوم عرفة ونصب لهم دلائل على ربوبيته وركب فيهم عقلا وأشهدهم على أنفسهم قال ألست بربكم قالوا بلى انت ربنا شهدنا بذلك والاشهاد ل أن لا يقولوا بالياء والتاء في الموضعين اي الكفار يوم القيمة إنا كنا عن هذا التوحيد غافلين ۝ لا نعرفه أو تقولوا إنما أشرك آباؤنا من قبل اي قبلنا وكنا ذرية من بعدهم فاقتدينا بهم أفتهلكنا تعذبنا بما فعل المبطلون ۝ من آبائنا بتاسيس الشرك المعنى لا يمكنهم الاحتجاج بذلك مع اشهادهم على انفسهم بالتوحيد والتذكير به على لسان صاحب المعجزة قائم مقام ذكره في النفوس وكذلك نفصل الآيات نبينها مثل ما بينا الميثاق ليتدبروها ولعلهم يرجعون ۝ عن كفرهم واتل يا محمد عليهم اي اليهود نبأ خبر الذي آتيناه آياتنا فانسلخ منها خرج بكفره كما تخرج الحية من جلدها وهو بلعم بن باعوراء من علماء بني اسرائيل سئل ان يدعو على موسى ومن معه واهدي اليه شيء فدعا فانقلب عليه واندلع لسانه على صدره فأتبعه الشيطان فادركه فصار قرينه فكان من الغاوين ۝ ولو شئنا لرفعناه الى منازل العلماء بها بان نوفقه للعمل ولكنه أخلد سكن إلى الأرض اي الدنيا ومال اليها واتبع هواه في دعائه اليها فوضعناه

---

٥١ قوله عرض سمي عرضا لتعرضه للزوال ١٢ صاوي مختصرا ٥٢ قوله الجملة حال اي من الضمير في يقولون بمعنى الاعتقاد والظن والجملة الشرطية تقع حالا ١٢ ك ٥٣ قوله مصرون عليه اي لم يقلعوا عنه فقد طمعوا في المغفرة مع فقد شرطها اذ من اكبر شروطها الندم والاقلاع ١٢ صاوي ٥٤ قوله وعد المغفرة مع الاصرار اي وانما ذلك في شريعتنا وفي ذلك اشارة الى رد الزمخشري في قوله ان الغفران لا وجه له الا بالتوبة والمصر لا غفران له ولو جعلت الجملة مستانفة فلا تمسك له قال بعدم المغفرة مع الاصرار ١٢ ك ٥٥ قوله استفهام تقرير اي بما بعد النفي فالمعنى اخذ عليهم الميثاق ولابد فقوله ودرسوا ما فيه عطف على المعنى كما رأيت فكانه قال اخذ عليهم الميثاق ودرسوا ما في الكتاب ١٢ جمل ٥٦ قوله بمعنى في اي الميثاق المذكور في الكتاب ١٢ ك ٥٧ قوله عطف على يوخذ من حيث المعنى لانه تقرير والمعنى اخذ عليهم ميثاق الكتاب وقرؤا ما فيه وجوز بعضهم دخول الاستفهام عليهما ١٢ ك ٥٨ قوله عطف على يوخذ اي الداخل عليه لم النافية الداخل عليها همزة الاستفهام التقريري فالمعنى انهم اخذ عليهم ميثاق الكتاب ودرسوا ما فيه لان الاستفهام التقريري القصد منه اثبات ما بعد النفي ١٢ جمل ٥٩ قوله والتاء اي الفوقية لحفص ونافع وابن عامر على الالتفات ١٢ ك ٦٠ قوله فيوثروا بالنصب بحذف النون على جواب الاستفهام ١٢ ك ٦١ قوله وفيه وضع الظاهر موضع المضمر اشار بذلك ان الرابط هو لفظ المصلحين لقيامه مقام المضمر ونكتة ذلك الاشارة الى شرفهم والاعتناء بهم ١٢ صاوي

٦٢ قوله اذ نتقنا الجبل قيل هو الطور وقيل هو جبل من جبال فلسطين وقيل من جبال بيت المقدس وفي آية النساء التصريح بالطور و سبب رفع الجبل فوقهم ان موسى لما جاءهم بالتوراة وقرأ عليهم فلما سمعوا ما فيها من التغليظ ابوا ان يقبلوا ذلك فامر الله الجبل فانقلع من اصله حتى قام على رؤسهم مقدار عسكرهم وكان فرسخا في فرسخ وكان ارتفاعه على قدر قامتهم محاذيا لرؤسهم كالسقيفة فلما نظروا الى الجبل فوق رؤسهم خروا سجدا فسجد كل واحد على خده وحاجبه الايسر وجعل ينظر بعينه اليمنى الى الجبل خوف ان يسقط عليه ولذلك لا تسجد اليهود الا على شق وجوههم الايسر ١٢ صاوي ٦٣ قوله انه واقع بهم اي وعلموا انه ساقط عليهم وذلك انهم ابوا ان يقبلوا احكام التوراة لغلظها وثقلها فرفع الله الطور على رؤسهم مقدار عسكرهم وكان فرسخا في فرسخ وقيل لهم ان قبلتموها بما فيها والا ليقعن عليكم فلما نظروا الى الجبل خر كل رجل منهم ساجدا على حاجبه الايسر وهو ينظر بعينه اليمنى الى الجبل فرقا من سقوطه فلذلك لا ترى يهوديا يسجد الا على حاجبه الايسر ويقولون هي السجدة التي رفعت عنا بها العقوبة ١٢ مد ٦٤ قوله لثقلها اي بسبب مشاق التكاليف التي فيها ١٢ جمل ٦٥ قوله مما قبله اي من بني آدم وذريتهم مفعول اخذ واشهدهم عطف عليه والمعنى اذكر وقت اخذ ربك ذرية بني آدم من ظهورهم واشهدهم على انفسهم ١٢ ٦٦ قوله بان اخرج بعضهم من صلب بعض اي فاخرج اولاد ذرية آدم من ظهره فاخذوا من ظهره كما يوخذ بالمشط من الراس ثم اخرج من هذا الذر الذي اخرج من آدم ذرية ذرا ثم اخرج من الذر الآخر ذرية ذرا وهكذا الى آخر من نوع الانسان واحضر الجميع قدام آدم ونظر لهم بعينه وخلق فيهم العقل والفهم والحركة والكلام وبين مسلمهم من كافرهم بان جعل الذر المسلم ابيض والكافر اسود وخاطب الجميع بقوله الست بربكم فقال الجميع بلى اي انت ربنا ثم اعاد الجميع الى ظهر آدم بالتدريج كما اخرجهم كذلك ١٢ جمل تنبيه فان قيل اذا سبق لنا عهد وميثاق مثل هذا فلاي شيء لا نذكره اليوم والجواب انما لم نتذكر هذا العهد لان تلك البنية قد انتقضت وتغيرت بمرور الزمان عليها في اصلاب الآباء وارحام الامهات وهذا مما يوجب النسيان وكان الامام علي بن ابي طالب رضي الله عنه يقول اني لاذكر العهد الذي عهد الي ربي وكذلك كان سهل بن عبد الله التستري يقول ١٢ ج ٦٧ قوله بنعمان وقيل في الجنة وقيل بعد النزول منها وقيل بين مكة والطائف والصحيح ما ذكره المص كما هو المنصوص في حديث رواه احمد عن ابن عباس مرفوعا ١٢ ك ٦٨ قوله بنعمان وهو واد بجنب عرفة كما ذكره في الحسيني وغيره واختلف العلماء في وقته فقال بعضهم كان ذلك قبل الدخول في الجنة وقال بعد النزول من الجنة وقال في الجنة ١٢ مدارك ٦٩ قوله واشهدهم على انفسهم اي قررهم بربوبيته لما تقدم ان شهادة المرء على نفسه هي الاقرار فان قيل ما معنى قوله تعالى واذ اخذ ربك من بني آدم من ظهورهم وانما اخرجهم من ظهر آدم اجيب بان الله تعالى اخرج ذرية آدم بعضهم من ظهور بعض على ما يتوالدون قرنا بعد قرن من الآباء في الترتيب فاستغنى عن ذكر ظهر آدم لما علم انهم كلهم بنوه واخرجوا من ظهره فالمخرج من ظهورهم مخرج من ظهره كما ذكره الخطيب فتأمل واجاب فخر الدين الرازي بطريق آخر فلتنظر ان شئت ١٢ ٧٠ قوله شهدنا يحتمل ان يكون من كلام الملائكة الذين استشهدهم الله على ذلك فيكون الوقف على قوله بلى ويحتمل ان يكون من كلام الذرية ويكون المعنى اقررنا بذلك وحينئذ فلا يصح الوقف على بلى ١٢ صاوي ٧١ قوله والاشهاد الخ يشير الى انه خبر مبتدأ محذوف بتقدير اللام ولا النافية وقد يجعل مفعولا لفعل محذوف اي فعلنا ذلك كراهة ان تقولوا او لئلا تقولوا وقد يجعل شهدنا من كلامه تعالى اي شهدنا على اقراركم كراهة ان تقولوا او لئلا تقولوا ١٢ ٧٢ قوله المعنى لا يمكنهم الخ جواب سوال يرد على تلك التفسير بان لهم ان يحتجوا يوم القيمة بانا لا نتذكر ذلك فكيف يصير حجة اعلم ان تفسير هذه الآية بما فسر به المص من خلقهم في الازل واقرارهم وسوالهم فيه بالربوبية باللسان هو الموافق للحديث رواه مالك عن عمر واحمد عن ابن عباس وعليه جمهور المفسرين واكثر السلف ١٢ ك ٧٣ قوله والتذكير به جواب عن سوال والسوال هو ان ذلك الميثاق لا يذكره احد اليوم فكيف يكون حجة عليهم وكيف يذكر يوم القيمة حتى يحتج عليهم به والجواب لما اخرج الذرية من ظهر آدم وركب فيهم العقول واخذ عليهم الميثاق فلما اعيدوا الى صلبه بطل ما ركب فيهم فتوالدوا ناسين لذلك الميثاق لاقتضاء الحكمة الالهية نسيانهم له ثم ابتدأهم بالخطاب على السنة الرسل واصحاب الشرائع فقام ذلك مقام الذكر اذ هذه الدار دار تكليف وامتحان ولو لم ينسوه لانتفت المحنة والتكليف فقامت الحجة عليهم لانذارهم بالرسل واعلامهم بجريان اخذ الميثاق عليهم بذلك فقامت الحجة عليهم بذلك ايضا يوم القيامة لاخبار الرسل اياهم بذلك الميثاق في الدنيا فمن انكره كان معاندا ناقضا للعهد ولا تسقط الحجة عليه بنسيانهم بعد اخبار الصادق وتذكيره لهم ١٢ ج ٧٤ قوله آياتنا اي علوم الكتب القديمة والتصرف بالاسم الاعظم فكان يدعو به حيث شاء فيجاب بعين ما طلب في الحال وفي القرطبي وكان بلعم من بني اسرائيل في زمن موسى عليه السلام وكان بحيث اذا نظر رأى العرش وهو المعني بقوله واتل عليهم نبأ الذي آتيناه آياتنا ولم يقل الآية وكان في مجلسه اثنا عشر الفا ١٢ جمل ٧٥ قوله من علماء بني اسرائيل لم ينل نبوة والحق خلافه لان الانبياء معصومون من كل ما يغضب الله تعالى ١٢ صاوي ٧٦ قوله ان يدعو الخ فجعل يدعو عليهم فلا يدعو بشر الا صرف الله به لسانه الى قومه ولا يدعو بخير الا صرف الله به لسانه الى بني اسرائيل فقال قومه يا بلعم ماذا تصنع انما تدعو لهم وتدعو علينا فقال هذا ما لا املكه هذا شئ قد غلب الله عليه فاندلع لسانه فوقع على صدره ١٢ صاوي مختصرا ٧٧ قوله واهدي اليه شيئا اي اهدى له جماعة السائلون له في الدعاء ١٢ جمل ٧٨ قوله فاتبعه الشيطان هذا مبالغة في ذمه حيث كان عالما عظيما وكان في مجلسه اثنا عشر الف محبرة مشتغلين الذين يكتبون عنه ثم صار الشيطان من اتباعه ١٢ صاوي ٧٩ قوله فادركه على هذا هو متعد يشير الى ان اتبعه بمعنى ادركه ولحقه متعد الى مفعول واحد قال الراغب يقال اتبعه اذا لحقه قال الجوهري اتبعتهم اذا سبقوك فلحقتهم وقيل المعنى اتبعه الشيطان خطواته والمفعول الثاني محذوف ١٢ ك ٨٠ الظاهر انه بدل بعض كما قال الزمخشري ١٢

فمثله صفته كمثل الكلب ان تحمل عليه بالطرد والزجر يلهث يدلع لسانه او تتركه يلهث وليس
غيره من الحيوانات كذلك وجملتا الشرط حال اي لاهثا ذليلا بكل حال والقصد التشبيه في الوضع
والخسة بقرينة الفاء المشعرة بترتيب ما بعدها على ما قبلها من الميل الى الدنيا واتباع الهوى بقرينة قول ذلك
المثل مثل القوم الذين كذبوا بآياتنا فاقصص القصص على اليهود لعلهم يتفكرون ○ يتدبرون
فيها فيؤمنون ساء بئس مثلا القوم اي مثل القوم الذين كذبوا بآياتنا وانفسهم كانوا يظلمون ○
بالتكذيب من يهد الله فهو المهتدي ومن يضلل فاولئك هم الخسرون ○ ولقد ذرانا خلقنا لجهنم
كثيرا من الجن والانس لهم قلوب لا يفقهون بها الحق ولهم اعين لا يبصرون بها دلائل قدرة الله
تعالى بصر اعتبار ولهم اذان لا يسمعون بها الآيات والمواعظ سماع تدبر واتعاظ اولئك كالانعام في عدم
الفقه والبصر والاستماع بل هم اضل من الانعام لانها تطلب منافعها وتهرب من مضارها وهؤلاء يقدمون
على النار معاندة اولئك هم الغفلون ○ ولله الاسماء الحسنى التسعة والتسعون الوارد بها الحديث والحسنى مؤنث
الاحسن فادعوه سموه بها وذروا اتركوا الذين يلحدون من الحد ولحد يميلون عن الحق في اسمائه حيث
اشتقوا منها اسماء لالهتهم كاللات من الله والعزى من العزيز ومنات من المنان سيجزون في الآخرة جزاء ما
كانوا يعملون ○ وهذا قبل الامر بالقتال وممن خلقنا امة يهدون بالحق وبه يعدلون ○ هم امة ع ۲۲ ۱۰ ۱۲
محمد النبي صلى الله عليه وسلم كما في حديث والذين كذبوا بآياتنا القرآن من اهل مكة سنستدرجهم ناخذهم قليلا
قليلا من حيث لا يعلمون ○ واملي لهم امهلهم ان كيدي متين ○ شديد لا يطاق اولم يتفكروا فيعلموا
ما بصاحبهم محمد صلى الله عليه وسلم من جنة جنون ان ما هو الا نذير مبين ○ بين الانذار اولم ينظروا في ملكوت
ملك السموت والارض وفي ما خلق الله من شيء بيان لما فيستدلوا على قدرة صانعه ووحدانيته وفي
ان اي انه عسى ان يكون قد اقترب قرب اجلهم فيموتوا كفارا فيصيروا الى النار فيبادروا الى الايمان
فباي حديث بعده اي القرآن يؤمنون ○ من يضلل الله فلا هادي له ويذرهم بالياء والنون مع الرفع
استينافا والجزم عطفا على محل ما بعد الفاء في طغيانهم يعمهون ○ يترددون تحيرا يسئلونك اي اهل مكة
عن الساعة القيامة ايان متى مرسها قل لهم انما علمها متى تكون عند ربي لا يجليها يظهرها
لوقتها اللام بمعنى في الا هو ثقلت عظمت في السموت والارض على اهلها لهولها لا تاتيكم الا بغتة
فجاة يسئلونك كانك حفي مبالغ في السؤال عنها حتى علمتها قل انما علمها عند الله تاكيد ولكن

۱ه قوله يلهث والمعنى فصفته التي هي مثل في الخسة والضعة كصفة الكلب في اخس احواله واذلاله وهي حال دوام اللهث به سواء حمل عليه اے شد عليه وهيج فطرد او ترك غير متعرض له بالحمل عليه وذلك ان سائر الحيوان لا يكون منه اللهث الا اذا تحرك اما الكلب فيلهث في الحالين فكان مقتضى الكلام ان يقال ولكنه اخلد الى الارض فحططناه ووضعنا منزلته فوضع هذا التمثيل موضع فحططناه ابلغ حط ومحل الجملة الشرطية النصب على الحال كانه قيل كمثل الكلب ذليلا دائم الذلة لاهثا في الحالين ۱۲ مدارك ۲ه قوله يدلع لسانه اي يخرجه يقال دلع الرجل لسانه اخرجه ودلع لسانه خرج يتعدى ولا يتعدى ولهث يلهث من فتح يفتح ودلع لسانه من شدة العطش والمعنى انه يلهث وانما حمل عليه بالطرد والزجر او ترك ۱۲ ك ۳ه قوله كذلك اي يلهث في الحالين وغيره لا يلهث الا عند الاعياء او العطش وغيره ۱۲ ۴ه قوله بكل حال اي حال الطرد والترك اے دائما ۱۲ ك ۵ه قوله من الميل بيان لما قبلها والمعنى انه مال الى الدنيا واتبع هواه فحططناه عن منزلته ابلغ حط فوضع موضعه هذا التمثيل الذي هو ملزومه ۱۲ ك ۶ه قوله بقرينة قوله ذلك المثل الخ يشير الى ان المثل في الصورة وان ضرب لواحد فالمراد به كفار مكة كلهم لانهم صنعوا مع النبي صلى الله عليه وسلم بسبب ميلهم الى الدنيا من الكيد والمكر يشبه فعل بلعم مع موسى وحينئذ فلا يرد ان هذا التمثيل لحال بلعم فكيف قال بعده ساء مثلا القوم الخ ولم يضرب الواحد ۱۲ جمل ۷ه قوله ذلك المثل فان ذلك المثل لا يكون مثلهم الا باعتبار الوضع والخسة وقيل لما دعا على موسى خرج لسانه فوقع على صدره وجعل يلهث كالكلب وقيل معناه هو مثال وعظ او ترك ۱۲ ك ۸ه قوله فاقصص القصص القصص مصدر بمعنى اسم مفعول فالفاء للترتيب ما بعدها على ما قبلها اے اذا تحققت ان المثل المذكور مثل هولاء المكذبين فاقصصه عليهم ليعلموا انك علمته من جهة الوحي وجملة الترجي في محل نصب على انها حال من ضمير المخاطب او على انها مفعول له اے فاقصص القصص راجيا لتفكرهم او رجاء لتفكرهم ۱۲ جمل ۹ه قوله القصص اي الذي اوحي اليك ليعلموا انك علمته من الوحي فيؤمنون ۱۲ صاوي ۱۰ه قوله على اليهود الخ لا مفهوم له بل المراد اقصص القصص على امتك ليتعظوا بذلك ۱۲ صاوي ۱۱ه قوله ساء الخ ساء فعل ماض لانشاء الذم ومثلا تمييز والقوم فاعل على حذف مضاف تقديره مثل القوم والمخصوص بالذم محذوف تقديره مثلهم ۱۲ صاوي ۱۲ه قوله مثل القوم انما قدر المضاف ليكون التمييز والفاعل والمخصوص بالذم كلها متحدة معنى وفي ابي السعود ساء بمعنى بئس وفاعلها مضمر فيها ومثلا تمييز مفسر له والمخصوص بالذم قوله تعالى القوم الذين كذبوا بآياتنا وحيث وجب التصادق بينه وبين الفاعل والتمييز وجب المصير الى تقدير المضاف وارتفاع القوم بوجهين احدهما ان يكون القوم مبتدأ ويكون ساء مثلا خبره والثاني لما قال ساء مثلا قيل له من هو فقال القوم فيكون رفعه على انه خبر مبتدأ محذوف كما قاله الفخر الدين الرازي ۱۲ ۱۳ه قوله وانفسهم كانوا يظلمون معطوف على كذبوا فيدخل في حيز الصلة اے الذين جمعوا بين التكذيب بآيات الله وظلم انفسهم او منقطع عن الصلة اے وما ظلموا الا انفسهم بالتكذيب وتقديم المفعول به للاختصاص اے وخصوا انفسهم بالظلم لم يتعد الى غيرها ۱۲ مدارك ۱۴ه قوله من الجن والانس هم الكفار من الفريقين المعرضون عن تدبر آيات الله والله تعالى علم منهم اختيار الكفر فشاء منهم الكفر وخلق فيهم ذلك وجعل نصيبهم جهنم بذلك ۱۲ مدارك ۱۵ه قوله بل هم اضل اضراب انتقالي ونكتة الاضراب ان الانعام لا تدري العواقب والعقلاء تعرفها فقدومهم على المضار مع علمهم بعواقبها اضل من قدوم الانعام على مضارها ۱۲ صاوي ۱۶ه قوله ولله الاسماء الحسنى ذكر ذلك في اربع سور في القرآن اولها هذه السورة وثانيها في آخر بني اسرائيل في قوله تعالى قل ادعوا الله او ادعوا الرحمن ايا ما تدعوا فله الاسماء الحسنى وثالثها في اول طٰه وهو قوله الله لا اله الا هو له الاسماء الحسنى ورابعها في آخر الحشر في قوله تعالى هو الله الخالق البارئ المصور له الاسماء الحسنى ۱۲ جمل ۱۶ه قوله ولله الاسماء الحسنى كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يا الله يا رحمن فقال المشركون ان محمدا واصحابه يزعمون انهم يعبدون ربا واحدا فما بال هذا يدعو اثنين فنزل الله هذه الآية ۱۲ خطيب ۱۷ه قوله كاللات من الله الخ وهذا قول ابن عباس ومجاهد وقيل هو من تسميتهم الاصنام آلهة روي عن ابن عباس رض يلحدون في اسمائه اے يكذبون وقال اهل المعاني الالحاد في اسماء الله تعالى تسميته بما لم يتسم به ولم ينطق به كتاب الله ولا سنة رسول الله وجملته ان اسماء الله تعالى على التوقيف فانه يسمى جوادا ولا يسمى سخيا وان كان في معنى الجواد ويسمى رحيما ولا يسمى رقيقا ويسمى عالما ولا يسمى عاقلا وقال تعالى يخادعون الله وهو خادعهم وقال ومكر الله ولا يقال في الدعاء يا مخادع يا مكار بل يدعى باسمائه التي ورد بها التوقيف على وجه التعظيم فيقال يا الله يا رحمن يا عزيز يا كريم ونحو ذلك ۱۲ ك ۱۸ه قوله وبه يعدلون في احكامه قيل هم العلماء والدعاة الى الدين وفيه دلالة على ان اجماع كل عصر حجة ۱۲ مدارك ۱۹ه قوله هم امة محمد النبي صلى الله عليه وسلم قال قتادة بلغنا ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا قرأ هذه الآية قال هذه لكم وقد اعطي القوم بين ايديكم مثلها ومن قوم موسى امة يهدون بالحق وبه يعدلون ۱۲ ك ۲۰ه قوله ناخذهم قليلا قليلا وقال عطاء سنمكر بهم من حيث لا يعلمون وقيل ياتيهم من مأمنهم كما قال فاتاهم الله من حيث لم يحتسبوا وقال الكلبي نزين لهم اعمالهم فنهلكهم قال الضحاك كلما جددوا معصية جددنا لهم نعمة قال سفيان نسبغ عليهم النعم وننسيهم الشكر قال اهل المعاني الاستدراج ان يتدرج الى الشيء في خفية قليلا قليلا فلا يباغت ولا يجاهر ۱۲ معالم ۲۱ه قوله ان كيدي متين اے اخذي شديد المراد به استدراجهم حتى اهلكهم وفي المختار الكيد المكر وفي الكرخي وسمي الاخذ كيدا لان ظاهره احسان وباطنه خذلان ۱۲ جمل ۲۲ه قوله من جنة اے جنون روي انه صلى الله عليه وسلم صعد على الصفا فدعاهم فخذا فخذا من قريش يا بني فلان يا بني فلان يحذرهم باس الله تعالى فقال قائلهم ان صاحبكم لمجنون فنزلت هذه الآية ۱۲ الكبير ۲۳ه قوله وفي ان اے انه الخ اشارة الى ان الجملة في محل خفض عطف على ما قبلها وهو قوله تعالى ملكوت السموات وان مخففة من الثقيلة واسمها ضمير الشان كما مر وخبرها عسى ومعمولها اقترب ۱۲ من الجمل ۲۴ه قوله على محل ما بعد الفاء وذلك المحل جزم لان جملة لا هادي له في محل جزم جواب الشرط وهو من ۱۲ ۲۵ه قوله ما بعد الفاء الخ كانه قيل لا يهده احد غيره ويذرهم ۱۲ ۲۶ه قوله ايان مرسها في الكلام استعارة بالكناية حيث شبه الساعة بسفينة في البحر وطوى ذكر المشبه به ورمز له بشيء من لوازمه هو الارساء فذكره تخييل ومعناه اے وقت له ۱۲ صاوي ۲۶ه قوله مرسها قال ابن عباس منتهاها والمرسى هنا مصدر بمعنى الارساء كقوله تعالى بسم الله مجريها ومرسها اے اجراؤها وارساؤها والارساء الاثبات يقال رسا يرسو اذا ثبت قال الله تعالى والجبال ارسها ۱۲ خطيب ۲۷ه قوله لا تاتيكم الا بغتة اے على حين غفلة والحكمة في اخفائها ليتاهب لها كل احد كما اخفيت ساعة الاجابة يوم الجمعة ليعتنى باليوم كله وليلة القدر في سائر الليالي ليعتنى بجميع الليالي والرجل الصالح في جميع الخلق ليعتقد الجميع والصلوة الوسطى في جميع الصلوات لمحافظة الجميع ۱۲ صاوي ۲۸ه قوله كانك حفي عنها اے عالم بها من قولهم احفيت في المسئلة اذا بالغت في السؤال عنها حتى علمتها ۱۲ خطيب ۲۹ه قوله تاكيدا اي لما قبله لبيان انها من الامر المكتوم الذي استاثر الله بعلمه فلم يطلع عليه احدا الا من ارتضاه من الرسل ۱۲ صاوي ؛ ه القوم مخصوص بالذم على حذف المضاف ۱۲

أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ انما علمها عنده تعالى قُلْ لَّآ أَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا اجلبه وَّلَا ضَرًّا ادفعه اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ۭ وَ
لَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ ما غاب عني لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ ۚ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْٓءُ ۚ من فقر وغيره لاحترازي عنه باجتناب
المضار اِنْ ما اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ بالنار للكافرين وَّبَشِيْرٌ بالجنة لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝ هُوَ اى الله الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ ع ٢٣ ١٣
وَّاحِدَةٍ اى آدم وَّجَعَلَ خلق مِنْهَا زَوْجَهَا حواء لِيَسْكُنَ إِلَيْهَا ويألفها فَلَمَّا تَغَشّٰهَا جامعها حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيْفًا
هو النطفة فَمَرَّتْ بِهٖ ذهبت وجاءت لخفته فَلَمَّآ أَثْقَلَتْ بكبر الولد في بطنها واشفقا ان يكون بهيمة دَّعَوَا اللّٰهَ
رَبَّهُمَا لَئِنْ اٰتَيْتَنَا ولدا صَالِحًا سويا لَّنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ۝ لك عليه فَلَمَّآ اٰتٰهُمَا ولدا صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ شُرَكَآءَ
وفي قراءة بكسر الشين والتنوين اى شريكا فِيْمَآ اٰتٰهُمَا بتسميته عبد الحارث ولا ينبغي ان يكون عبدا الا لله و
ليس باشراك في العبودية لعصمة آدم وروى سمرة رض عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لما ولدت حواء طاف بها ابليس وكان
لا يعيش لها ولد فقال سميه عبد الحارث فانه يعيش فسمته فعاش فكان ذلك من وحي الشيطان وامره
رواه الحاكم وقال صحيح والترمذي وقال حسن غريب فَتَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ اى اهل مكة به من الاصنام و
الجملة مسببة عطف على خلقكم وما بينهما اعتراض أَيُشْرِكُوْنَ به في العبادة مَا لَا يَخْلُقُ شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ۝
وَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ لَهُمْ اى لعابديهم نَصْرًا وَّلَآ أَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ ۝ بمنعها ممن اراد بهم سوءا من كسر او غيره
والاستفهام للتوبيخ وَإِنْ تَدْعُوْهُمْ اى الاصنام اِلَى الْهُدٰى لَا يَتَّبِعُوْكُمْ ۭ بالتشديد والتخفيف سَوَآءٌ
عَلَيْكُمْ أَدَعَوْتُمُوْهُمْ اليه أَمْ أَنْتُمْ صَامِتُوْنَ ۝ عن دعائهم لا يتبعوه لعدم سماعهم اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ
تعبدون مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ مملوكة اَمْثَالُكُمْ فَادْعُوْهُمْ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ دعاءكم اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ في
انها آلهة ثم بين غاية عجزهم وفضل عابديهم عليهم فقال أَلَهُمْ أَرْجُلٌ يَّمْشُوْنَ بِهَآ ۡ اَمْ بل أَلَهُمْ أَيْدٍ جمع يد
يَّبْطِشُوْنَ بِهَآ ۡ اَمْ بل لَهُمْ أَعْيُنٌ يُّبْصِرُوْنَ بِهَآ ۡ اَمْ بل لَهُمْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا ۭ استفهام انكار اى ليس لهم
شيء من ذلك مما هو لكم فكيف تعبدونهم وانتم اتم حالا منهم قُلِ لهم يا محمد ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ الى هلاكي ثُمَّ كِيْدُوْنِ
فَلَا تُنْظِرُوْنِ ۝ تمهلون فاني لا ابالي بكم اِنَّ وَلِيِّیَ اللّٰهُ متولي امورى الَّذِيْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ القرآن ۡ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ ۝
بحفظه وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَكُمْ وَلَآ أَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ ۝ فكيف ابالي بهم وَإِنْ تَدْعُوْهُمْ
اى الاصنام اِلَى الْهُدٰى لَا يَسْمَعُوْا ۭ وَتَرٰىهُمْ اى الاصنام يا محمد يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ اى يقابلونك كالناظر وَهُمْ لَا
يُبْصِرُوْنَ ۝ خُذِ الْعَفْوَ اى اليسر من اخلاق الناس ولا تبحث عنها وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ المعروف وَأَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ ۝
فلا تقابلهم بسفههم وَإِمَّا فيه ادغام نون ان الشرطية في ما الزائدة يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ

---

٥١ قوله لو كنت اعلم الغيب لقائل ان يقول قد اخبر صلى الله عليه وسلم عن المغيبات وقد جاءت احاديث في الصحيح بذلك وهو اعظم من معجزاته صلى الله عليه وسلم فكيف الجمع بينه وبين قوله ولو كنت اعلم الغيب لاستكثرت من الخير واجيب انه يحتمل ان يكون قاله على سبيل التواضع والادب المعنى لا اعلم الغيب الا ان يطلعني الله عليه ويقدره لي ويحتمل ان يكون قال ذلك قبل ان يطلعه الله عز وجل على علم الغيب فلما اطلعه الله اخبر به كما قال فلا يظهر على غيبه احدا الا من ارتضى من رسول او يكون خرج هذا الكلام مخرج الجواب عن سوالهم ثم بعد ذلك اظهره الله تعالى على اشياء من المغيبات فاخبر عنها ليكون ذلك معجزة له ودلالة على صحة نبوته صلى الله عليه وسلم ١٢ جمل ٥٢ قوله لاستكثرت من الخير الخ لقائل ان يقول لم لا يجوز ان يكون الشخص عالما بالغيب لكن لا يقدر على دفع الكسار والضرار اذ العلم بالشيء لا يستلزم القدرة عليه كما في قصة احد فانه صلى الله عليه وسلم كان عالما بانكسار المسلمين لرؤيا رآها كما في كتب السير مع انه لم يقدر على رد ما قدره الله واجيب بان استلزام الشرط للجزاء لا يلزم ان يكون عقليا ولا كليا بل يجوز ان يكون في بعض الاوقات ١٢ گازرونی ٥٣ قوله باجتناب المضار فلم اكن غالبا مرة ومغلوبا اخرى في الحروب وربحا وخاسرا ومصيبا ومخطيا في القول وكان الظاهر ان يقول باجتناب الاسباب ١٢ كما وجمل ٥٤ قوله لقوم يومنون اى كتب في الازل انهم يؤمنون فانهم المنتفعون به فلا ينافي قوله بشيرا ونذيرا للناس كافة ١٢ جمل ٥٥ قوله هو الذي خلقكم من نفس واحدة وجعل منها الخطاب لاهل مكة والضمير المجرور يعود الى النفس المذكورة وهي آدم والتانيث باعتبار لفظ النفس وقوله ليسكن اى آدم فالضمير راجع الى النفس وتذكيره باعتبار المعنى وقوله اليها اى الى زوجها وهو حواء وقوله فلما تغشاها اى تغشى آدم زوجه فالضمير في تغشى يرجع الى آدم المعبر عنه بالنفس والضمير البارز لزوجه ١٢ ج ٥٦ قوله زوجها حواء خلقها من جسد آدم من ضلع من اضلاعه قال الصاوي اى من الضلع الايسر فنبتت منه كما تنبت النخلة من النواة ١٢ مد ٥٧ قوله هو النطفة ان قلت ان الجنة لا حمل فيها ولا ولادة اجيب بان ذلك بعد هبوطها الى الارض واما جماعه لها في الجنة فبغير نطفة ولا حمل منها ولا ولادة ١٢ صاوی ٥٨ قوله واشفقا ان يكون الخ روى انه اتاها ابليس في صورة رجل فقال لها ما يدريك ما في بطنك لعله بهيمة او كلب وما يدريك من اين يخرج فخافت ثم عاد اليها وقال اني من الله بمنزلة فان دعوت الله ان يجعله خلقا مثلك فسميه عبد الحارث ١٢ ک ٥٩ قوله شركاء الخ المراد بالجمع هنا المفرد بدليل القراءة الاخرى التي نبه عليها الشارح وهي شرك بوزن علم وقوله اى شريكا تفسير لكل من القراءتين ١٢ جمل ٦٠ قوله بتسميته اى الولد الذي اعطاهما عبد الحارث والحارث كان اذ ذاك من اسماء ابليس فلما اشفقا من ان يكون الحمل بهيمة وخافا عليه ايضا من الموت قال ابليس لهما انا بمنزلة من الله وقرب فاطيعيني وسميه عبد الحارث وهو يعيش وغرض اللعين بذلك التوسل لكون الولد عبده فيكون شريكا لله في مالكية الخلق ١٢ جمل ٦١ قوله عبد الحارث وكان الحارث من اسماء ابليس في الملائكة ١٢ ٦٢ قوله وليس باشراك في العبودية المناسب ان يقول في العبادة او في المعبودية وانما هو اشراك بالتسمية وهو ليس بكفر بل تعمده حرام لعدم تعظيمه شرعا واما النسبة للمعظم شرعا كعبد النبي وعبد الرسول فقيل بالكراهة والحاصل ان النسبة للمعظم شرعا لا حرمة فيها ولغيره حرام ان لم يعتقد المعبودية والا كان كفرا في الجميع ١٢ صاوی ٦٣ قوله روى سمرة الحكمة في ذكر هذه الرواية ان هذا المقام زلت فيه اقدام العلماء فمنهم من اصاب ومنهم من اخطأ فذكر هذه الرواية ليتضح المقام ويظهر الغث من السمين ١٢ صاوی ٦٤ قوله وكان لا يعيش لها ولد وذلك انها ولدت قبل ذلك عبد الله وعبيد الله وعبد الرحمن فاصابهم الموت وكان ابليس يلح عليها كل مرة فلح عليها في الاخير فسمته عبد الحارث كما افادته رواية المفسر ١٢ صاوی ٦٥ قوله فسمته فعاش الخ قال ابن عباس لما ولد لآدم اول ولد اتاه ابليس فقال سانصح لك في شان ولدك هذا سميه عبد الحارث وكان اسمه في السماء الحارث فقال آدم اعوذ بالله من طاعتك اني اطعتك في اكل الشجرة فاخرجتني من الجنة فلن اطيعك فمات ولده ثم ولد له بعد ذلك ولد آخر فقال اطعني والا مات كما مات الاول فعصاه فمات ولده فقال لا ازال اقتلهم حتى تسميه عبد الحارث فلم يزل به حتى سماه عبد الحارث الخ ١٢ خازن ٦٦ قوله والجملة اى قوله تعالى فتعالى الله عما يشركون مسببة والتقدير هو الذي خلقكم من نفس واحدة فتعالى الله عما يشركون وفي الكرخي قوله مسببة عطف خلقكم اى ليس لها بقصة آدم وحواء تعلق اصلا ويوضح ذلك تغير الضمير الجمع بعد التثنية ولو كانت القصة واحدة لقال عما يشركان ١٢ جمل ٦٧ قوله وما بينهما اعتراض اى جملة معترضة وقال البغوي قيل هذا ابتداء كلام واراد به اشراك اهل مكة ولئن اراد به ما سبق فمستقيم من حيث انه كان الاولى بهما ان لا يفعلا ما فعلا من الاشتراك في الاسم لانه موهم للشرك ١٢ ٦٨ قوله وان تدعوهم الخ بيان لعجز الاصنام عما هو ادنى من النصر المنفي عنها وايسر وهو مجرد الدلالة على المطلوب من غير تحصيله للطالب والخطاب للمشركين بطريق الالتفات المنبئ عن مزيد الاعتناء بامر التوبيخ والتبكيت ١٢ ابو السعود ٦٩ قوله الى الهدى اى لكم اى ان تدعوهم الى ان يهدوكم لا يتبعوكم الى مرادكم ولا يجيبوكم كما يجيبكم الله ١٢ بيضاوي وفي السمين قوله وان تدعوهم الى الهدى الظاهر ان الخطاب للكفار وضمير النصب للاصنام والمعنى وان تدعوا آلهتكم الى طلب هدى ورشاد كما تطلبونه من الله لا يتابعوكم على مرادكم ويجوز ان يكون الضمير للرسول والمؤمنين والمنصوب للكفار اى وان تدعوا انتم هؤلاء الكفار الى الايمان ولا يجوز ان يكون تدعوا مسندا الى ضمير الرسول فقط والمنصوب للكفار ايضا لانه كان ينبغي حينئذ ان تحذف الواو لاجل الجازم ولا يجوز ان يقال قدر حذف الحركة وثبت حرف العلة ويكون مثل قوله تعالى من يتق ويصبر ومثل قوله فلا تنسى لا تخاف دركا ولا تخشى لانه ضرورة واما الآيات فمأولة ١٢ ج ٧٠ قوله سواء عليكم الخ استيناف مقرر لمضمون ما قبله اى سواء عليكم في عدم الافادة دعاؤكم لهم وسكوتكم فانه لا يتغير حالكم في الحالين كما لا يتغير حالهم عن حكم الجمادية ١٢ ابو السعود ٧١ قوله لا يسمعوا اى لا يسمعوا دعاءكم فضلا عن المساعدة والامداد وهذا ابلغ من نفي الاتباع وتراهم ينظرون بيان لعجزهم عن الابصار بعد بيان عجزهم عن السمع وبه يتم التعليل فلا تكرار اصلا والروية بصرية وينظرون حال من المفعول ١٢ ج ٧٢ قوله وامر بالعرف اى بالمعروف والجميل من الافعال وهو كل خصلة يرتضيها العقل ويقبلها الشرع ١٢ مدارک ٧٣ قوله واعرض عن الجاهلين ان كان المراد بالجاهلين الكفار وبالاعراض عدم مقاتلتهم فالآية منسوخة بآية القتال وان كان المراد بالجاهلين ضعفاء الاسلام واجلاف العرب وبالاعراض عدم تعنيفهم والاغلاظ عليهم فالآية محكمة وكلام المفسر يشهد للثاني ومن معنى ذلك قوله تعالى فاصفح الصفح الجميل وهو الذي لا عتاب بعده ١٢ صاوی ٧٤ قوله فلا تقابلهم الخ روى ابن جرير وابن ابي حاتم مرسلا لما نزلت هذه الآية قال النبي صلعم ما هذا يا جبريل قال ان الله امرك ان تعفو عمن ظلمك وتعطي من حرمك وتصل من قطعك قال الحافظ ابن كثير هو مرسل له شواهد ورواية ابن مردويه عن سعد بن عبادة مرفوعا وهو مطابق اللفظ الا ان وصل القاطع عفو منه واعطاء من احرم امر بالمعروف والعفو عن الظالم اعراض عن الجاهل وعن جعفر الصادق ليس في القرآن آية اجمع لمكارم الاخلاق منها ١٢ ک ٧٥ قوله واما ينزغنك سبب نزولها انه صلى الله عليه وسلم لما امر باخذ العفو والامر بالمعروف والاعراض عن الجاهلية قال وكيف بالغضب فنزلت هذه الآية والنزغ هو النخس وهو في الاصل حث السائق للدابة على السير والمراد منه الوسوسة فشبهت الوسوسة بالنزغ بمعنى الحث على السير واستعير اسم المشبه به للمشبه واشتق من النزغ ينزغنك بمعنى يوسوس لك والخطاب للنبي والمراد غيره لان الشيطان لا تسلط له عليه ١٢ صاوی ٧٦ اى لانهم صورة وبصورة من ينظر الى من يوجه ١٢ ک

نزغ ای ان یصرفک عما امرت بہ صارف فاستعذ باللہ جواب الشرط وجواب الامر محذوف ای یدفعہ عنک
انہ سمیع للقول علیم بالفعل ان الذین اتقوا اذا مسہم اصابہم طیف وفی قراءۃ طائف ای شیء الم بہم
من الشیطن تذکروا عقاب اللہ وثوابہ فاذا ہم مبصرون الحق من غیرہ فیرجعون واخوانہم ای
اخوان الشیاطین من الکفار یمدونہم الشیاطین فی الغی ثم ہم لا یقصرون یکفون عنہ بالتبصر کما
یبصر المتقون واذا لم تاتہم ای اہل مکۃ بایۃ مما اقترحوہ قالوا لولا ہلا اجتبیتہا انشأتہا من قبل
نفسک قل لہم انما اتبع ما یوحی الی من ربی ولیس لی ان اتی من عند نفسی بشیء ہذا القران بصائر
حجج من ربکم وہدی ورحمۃ لقوم یؤمنون ○ واذا قرئ القران فاستمعوا لہ وانصتوا عن الکلام
لعلکم ترحمون ○ نزلت فی ترک الکلام فی الخطبۃ وعبر عنہا بالقران لاشتمالہا علیہ وقیل فی قراءۃ
القران مطلقا واذکر ربک فی نفسک ای سرا تضرعا تذللا وخیفۃ خوفا منہ و فوق السر دون الجہر
من القول ای قصدا بینہما بالغدو والاصال اوائل النہار واواخرہ ولا تکن من الغفلین ○ عن ذکر اللہ
ان الذین عند ربک ای الملئکۃ لا یستکبرون یتکبرون عن عبادتہ ویسبحونہ ینزہونہ عما لا
یلیق بہ ولہ یسجدون ○ ای یخصونہ بالخضوع والعبادۃ فکونوا مثلہم ۲۴ ع ۱۸ ۱۴

سورۃ الانفال

مدنیۃ او الا واذ یمکر بک الایت السبع فمکیۃ خمس او ست او سبع و
سبعون ایۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم ○ لما اختلف المسلمون فی غنائم بدر فقال الشبان ہی لنا لانا
باشرنا القتال وقال الشیوخ کنا ردا لکم تحت الرایات ولو انکشفتم لفئتم الینا فلا تستاثروا بہا نزل
یسئلونک یا محمد عن الانفال الغنائم لمن ہی قل لہم الانفال للہ والرسول یجعلانہا حیث شاءا
فقسمہا صلی اللہ علیہ وسلم بینہم علی السواء رواہ الحاکم فی المستدرک فاتقوا اللہ واصلحوا ذات بینکم ای
حقیقۃ ما بینکم بالمودۃ وترک النزاع واطیعوا اللہ ورسولہ ان کنتم مؤمنین ○ حقا انما المؤمنون
الکاملون الایمان الذین اذا ذکر اللہ ای وعیدہ وجلت خافت قلوبہم واذا تلیت علیہم ایتہ زادتہم
ایمانا تصدیقا وعلی ربہم یتوکلون ○ بہ یثقون لا بغیرہ الذین یقیمون الصلوۃ یاتون بہا بحقوقہا
ومما رزقنہم اعطیناہم ینفقون ○ فی طاعۃ اللہ اولئک الموصوفون بما ذکر ہم المؤمنون حقا صدقا
بلا شک لہم درجت منازل فی الجنۃ عند ربہم ومغفرۃ ورزق کریم ○ فی الجنۃ کما اخرجک
ربک من بیتک بالحق متعلق باخرج وان فریقا من المؤمنین لکرہون ○ الخروج والجملۃ حال

۱ہ قولہ نزغ واما ینزغنک منہ نخس اے بان یحملک بوسوسۃ علی خلاف ما امرت بہ ۱۲ مدارک ۲ہ قولہ فاستعذ باللہ اے اطلب الاستعاذۃ باللہ بان تقول اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ۱۲ صاوی ۳ہ قولہ طائف ای ادنی لمۃ من الشیطان علی تنوین فیہ للتحقیر وہو اسم فاعل من طاف یطوف او من طاف بہ الخیال یطیف طیفا ای الم وقرئ طیف ابو السعود وقال فی الکبیر واما الطائف فیجوز ان یکون بمعنی الطیف مثل العافیۃ والعاقبۃ ونحو ذلک مما جاء المصدر فیہ علی فاعل وفاعلۃ ۱۲ ۴ہ قولہ واخوانہم الخ مبتدا وجملۃ یمدونہم خبرہ وقولہ اخوان الشیاطین من الکفار ای الفساق اشار بذلک الی ان المراد بالاخوان الکفار والفساق والضمیر عائد الی الشیاطین وقولہ یمدونہم الواو عائدۃ الی الشیاطین والہاء عائدۃ الی الکفار والفساق فقد عاد ضمیر الخبر الی غیر المبتدا ۱۲ صاوی ۵ہ قولہ ثم لا یقصرون اے ثم لا یمسکون عن اغوائہم حتی یصروا ولا یرجعوا وجاز ان یراد بالاخوان الشیاطین ویرجع الضمیر المتعلق بہ الی الجاہلین والاول اوجہ لان اخوانہم فی مقابلۃ الذین اتقوا وانما جمع الضمیر فی اخوانہم والشیطان مفرد لان المراد بہ الجنس ۱۲ مد ۶ہ قولہ واذا قرئ القرآن فاستمعوا الخ الآیۃ رد علی رجل من الانصار یقرأ خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الصلوۃ علی ما فی الحسینی وکان جمہور الصحابۃ علی ان الآیۃ فی استماع المؤتم خاصۃ وقیل فی الخطبۃ والاصح انہ فیہما جمیعا علی ما فی المدارک وثبت ان القرآن واجب الاستماع فی الصلوۃ وکمال ذلک لا یکون الا بالسکوت لا بالقراءۃ خفیۃ لانہ لما اوجب الانصات لا لاستماع فی الصلوۃ اوجبہ بکمالہ وہذا عندنا وقال الشافعی ان المؤتم یقرأ الفاتحۃ خلف الامام سرا ومن مشہور ادلۃ المذکورۃ فی کتب اصولنا قولہ علیہ السلام لا صلوۃ الا بفاتحۃ الکتاب فانہ محکم فلا یعارضہ الآیۃ المحتملۃ للمعانی والجواب انا سلمنا ان لا صلوۃ الا بفاتحۃ الکتاب ولکنا نقول قراءۃ الامام للفاتحۃ کانہ قراءۃ المؤتم ایاہا وجاء فی الحدیث قراءۃ الامام قراءۃ لہ والادلۃ مع البسط مذکورۃ فی کتب الحنفیۃ ۱۲ ۷ہ قولہ فی الخطبۃ الخ ہذا لیس بشیء لان الجمعۃ فرضت بالمدینۃ والآیۃ مکیۃ قال المدارک ظاہرہ وجوب الاستماع والانصات وقت قراءۃ القرآن فی الصلوۃ وغیرہا وقیل معناہ اذا تلی علیکم الرسول القرآن عند نزولہ فاستمعوا لہ وجمہور الصحابۃ رضی اللہ عنہم علی انہ فی استماع المؤتم وقیل فی استماع الخطبۃ وقیل فیہما وہو الاصح ۱۲ مد ۸ہ قولہ وعبر عنہا بالقرآن لاشتمالہا علیہ ای الخطبۃ علی القرآن وقال سعید بن جبیر وعطاء ومجاہد انہا فی الخطبۃ امروا بالانصات لہا یوم الجمعۃ اخرج ابو الشیخ من طریق سعید بن جبیر عن ابن عباس الآیۃ فی صلوۃ الجمعۃ وفی العیدین قال محی السنۃ والاولی انہا فی القراءۃ فی الصلوۃ لان الآیۃ مکیۃ والجمعۃ وجبت بالمدینۃ وہذا قول الحسن والزہری والنخعی واخرج البیہقی عن احمد انہ قال اجمع الناس علی ان ہذہ الآیۃ فی الصلوۃ واخرج ابن مردویہ فی تفسیرہ عن معاویۃ بن قرۃ قال سألت بعض اشیاخنا من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احسبہ قال عبد اللہ بن مغفل کل من سمع القرآن وجب الانصات والاستماع قال انما نزلت ہذہ الآیۃ فی القراءۃ خلف الامام کذا فی فتح القدیر واخرج ابن ابی شیبۃ وابن جریر عن ابی ہریرۃ کانوا یتکلمون فی الصلوۃ فنزلت ہذہ الآیۃ وفی روایۃ عنہ انہا نزلت فی رفع الاصوات خلفہ صلی اللہ علیہ وسلم ولابن جریر عن ابن مسعود کنا نسلم بعضنا علی بعض فی الصلوۃ فنزلت واخرج البیہقی عن عبد اللہ بن مغفل کانوا یتکلمون فی الصلوۃ ۱۲ ک ۹ہ قولہ مطلقا ای سواء کان فی الصلوۃ او الخطبۃ او غیرہما اخرج ابن ابی حاتم عن الحسن فی الآیۃ اذا جلست الی القرآن فانصت والامر علی ہذا للندب عند الجمہور فیستحب الانصات عندہا والاستماع لہا وللوجوب عند الحنفیۃ فقالوا یجب الاستماع لقاری القرآن ولو خارج الصلوۃ کذا فی الخلاصۃ وقال صاحب المدارک جمہور الصحابۃ علی انہ فی استماع المؤتم وقیل فی استماع الخطبۃ وقیل فیہما وہو اصح ۱۲ ک ۱۰ہ قولہ قصدا بینہما اے متوسطا بین السر والجہر لا یقال لا واسطۃ بینہما فان السر ہو ان یخفی الصوت بحیث یسمع المتکلم دون غیرہ وما عداہ الجہر لانا نقول ذلک اصطلاح الفقہاء بل السر ہو کما قالوا والجہر ما یسمعہ البعید وما یسمعہ القریب متوسط ثم الظاہر من صنیع المفسر ان الذکر عام للقراءۃ والدعاء وغیرہما وعن ابن عباس المراد بالذکر القراءۃ امروا بالسر فی الصلوۃ السریۃ ودون الجہر فی الجہریۃ ۱۲ ک ۱۱ہ قولہ بالغدو جمع غدوۃ وہی من طلوع الفجر الی طلوع الشمس والآصال جمع اصیل وہو من العصر الی المغرب انما خص ہذین الوقتین بالذکر لان الانسان یقوم من النوم عند الغداۃ فطلب ان یکون اول الصحیفۃ ذکر اللہ واما وقت الآصال فلان الانسان یستقبل النوم وہو اخو الموت فینبغی لہ ان یشتغل بالذکر خیفۃ ان یموت فی نومہ فیبعث علی ما مات ۱۲ صاوی ۱۲ہ قولہ سورۃ الانفال مبتدا اخبر بخبرین الاول قولہ مدنیۃ والثانی قولہ خمس الخ وقولہ مدنیۃ ای کلہا کما ہو مفاد ابی السعود والکبیر وہو الاصح وان کانت الآیات السبع المذکورۃ فی شان الواقعۃ التی وقعت بمکۃ اذ لا یلزم من کون الواقعۃ فی مکۃ ان تکون الآیات التی فی شانہا کذلک فالآیات المذکورۃ نزلت بالمدینۃ تذکیرا لہ بما وقع فی مکۃ فقولہ والا الی آخرہ ہذا القول ضعیف کما صرح بہ الخطیب بقولہ مدنیۃ وقیل الا واذ یمکر بک الذین کفروا الآیات السبع فمکیۃ ۱۲ ۱۳ہ قولہ الآیات السبع آخرہا قولہ بما کنتم تکفرون ۱۲ جمل ۱۴ہ قولہ لما اختلف المسلمون الخ روی ابو داؤد والنسائی وابن جریر وابن مردویہ واللفظ لابن حبان والحاکم من طرق عن داؤد بن ابی ہند عن عکرمۃ عن ابن عباس قال لما کان یوم بدر قال رسول اللہ صلعم من صنع کذا وکذا فلہ کذا وکذا فسارع فی ذلک شبان الرجال وبقی الشیوخ تحت الرایات فلما کانت الغنائم الذی جعل لہم فقال الشیوخ لا تستاثروا بہ فانا کنا ردا لکم لو انکشفتم لفئتم الینا فنزلت ۱۲ ک ۱۵ہ قولہ وقال الشیوخ ای وکانوا محدقین برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خوفا علیہ من العدو ۱۲ صاوی ۱۶ہ قولہ کنا ردا لکم ای عونا لکم برأینا وتدبیرنا وثباتنا لکم تحت الرایات ۱۲ ۱۷ہ قولہ لو انکشفتم ای لو انکسرتم وانہزمتم وقولہ لفئتم الینا اے رجعتم الینا ۱۲ ۱۸ہ قولہ عن الانفال جمع نفل ومعناہ فی اللغۃ الزیادۃ وفی عرف الفقہاء یطلق تارۃ علی الغنیمۃ لانہا زائدۃ علی المقصود اعنی اعلاء کلمۃ اللہ او لانہا کانت حراما علی الامم السابقۃ فحلہا علی ہذہ الامۃ زیادۃ ۱۲ تفسیر الاحمدی ۱۹ہ قولہ عن الانفال جمع نفل مثل سبب واسباب ویقال نفل بسکون الفاء ایضا وہی الزیادۃ الزیادۃ ہذہ الامۃ بہا عن الامم السابقۃ فانہا لم تکن حلالا لہم بل کانوا اذا غنموا غنیمۃ وضعوہا فی مکان ان قبلہا اللہ منہم انزل علیہا نارا احرقتہا والا بقیت ۱۲ صاوی ۲۰ہ قولہ للہ والرسول ای انہا لہما من حیث القسمۃ ولیس المراد انہا للرسول من حیث الاستقلال بالملک لا یعطی احدا شیئا منہا وعبارۃ ابی السعود ای حکمہا مختص بہ تعالی یقسمہا الرسول علیہ الصلوۃ والسلام کیف ما امر بہ من غیر ان یدخل فیہ رای احد ۱۲ ۲۱ہ قولہ حقا اے کاملین فی الایمان فعلامۃ کمال الایمان طاعۃ اللہ والرسول وعدم وجود الحرج فی النفس کما قال اللہ تعالی فلا وربک لا یؤمنون حتی یحکموک الی آخر الآیۃ ۱۲ صاوی ۲۲ہ قولہ زادتہم ایمانا قال فی فقہ الاکبر وشرحہ وایمان اہل السماء والارض اے من الانبیاء والاولیاء وسائر المؤمنین من الابرار والفجار لا یزید ولا ینقص اے من جہۃ المؤمن بہ نفسہ لان التصدیق اذا لم یکن علی وجہ التحقیق یکون فی مرتبۃ الظن والتردید والظن غیر مفید فی مقام الاعتقاد عند ارباب التائید قال اللہ تعالی ان الظن لا یغنی من الحق شیئا فالتحقیق ان الایمان کما قال الامام الرازی لا یقبل الزیادۃ والنقصان من حیثیۃ اصل التصدیق لا من جہۃ الیقین فان مراتب اہلہا مختلفۃ فی کمال الدین فان مرتبۃ عین الیقین فوق مرتبۃ علم الیقین ولذا ورد ولیس الخبر کالمعاینۃ ملخصا والتفصیل فی کتب العقائد ۱۲ ۲۳ہ قولہ تصدیقا الخ اشار بذلک الی ان التصدیق یقبل الزیادۃ کما ہو مذہب الشافعی ومالک ۱۲ ۲۴ہ قولہ الذین یقیمون الصلوۃ اے یلازمونہا فی اوقاتہا مستوفیۃ الشروط والارکان والآداب ۱۲ صاوی ۔ ۵ اے نزل بہم من وسوسۃ الشیطان ۱۲ ۵ قال الزجاج ان ذات ہہنا بمنزلۃ حقیقۃ الشئ ونفسہ وعلیہ استعمال المتکلمین ۱۲ ک

۱ه قوله اے هذه الحال اى القصة والواقعة وهى حكم الله بان الانفال لله والرسول وقسمتك لها بينهم على السوية مع كون شانهم يكرهون ذلك ويحبون ان يستأثروا بها كما سبق فكراهتهم لقسمة الغنيمة على السوية مثل كراهتهم لقتال قريش الى حصل اذ وقع للمسلمين فى وقعة بدر كراهتان كراهة قسمة الغنيمة على السوية وهذه الكراهة من شانهم فقط وهى لداعى الطبع ولذا ذلهم بانهم باشروا القتال دون الشيوخ والكراهة الثانية قتال قريش وعذرهم فيها انهم خرجوا من المدينة ابتداء لقصد الغنيمة ولم يتهيأوا للقتال فكان ذلك سبب كراهتهم للقتال فشبه الله احد الحالتين بالاخرے فى مطلق الكراهة ۱۲ جمل ۲ه قوله مثل اخراجك اى مثل اخراج الله لك فى حال كراهتهم للخروج وقد علمت ان الحال مقدرة لان الكراهة لم تكن وقت الخروج تامل ۱۲ ۳ه قوله وقد كان خيرا لهم الجملة حالية اے وقد كان الخروج خيرا لهم لما ترتب عليه من النصر والظفر والثواب وقوله فكذلك اى فهذه الحالة التى هى قسمة الغنيمة على السوية مثل الخروج فى ان الكل خير لهم فلفظ كذلك خبر مبتدأ محذوف اى فهذه الحالة مثل ذلك ايضا اى فى ان كلا خير ۱۲ ۴ه قوله وذلك اى اخراجه لهم مع كراهتهم للخروج وقوله ان ابا سفيان قدم بعير اے ابل حاملة تجارة وكان فيها اموال كثيرة ورجال قليلة نحو الاربعين اه جمل وفى الصراح عير بالكسر كاروان شتر كه غله كشانند وقوله فخرج ابو جهل الخ اى بعد ان اخبره جبرئيل بهذه القافلة و قوله مقاتلوا مكة وكانوا الفا الا خمسين وقوله ليذبوا ذب فى الصراح دفع كردن وقوله هم النفير اے اهل مكة هم النفير اسم لكل عسكر مجتمع لكنه فى اللغة مقيد بكونه من الثلاثة الے العشرة كما فى القاموس وقوله احدى الطائفتين اى العير التى معها المال والطائفة الاخرے كفار قريش فلا نجت العير وعد الله الظفر بالفرقة المقاتلة وقوله لم نستعد له اے لقتال النفير بل خرجنا لطلب العير واذ اعلمنا انا نلقى العدو فنستعد

من كاف اخرجك وكما خبر مبتدأ محذوف اى هذه الحال فى كراهتهم لها مثل اخراجك فى حال كراهتهم

وقد كان خيرا لهم فكذلك ايضا وذلك ان ابا سفيان قدم بعير من الشام فخرج صلى الله عليه وسلم

واصحابه ليغنموها فعلمت قريش فخرج ابو جهل ومقاتلوا مكة ليذبوا عنها وهم النفير واخذ

ابو سفيان بالعير طريق الساحل فنجت فقيل لابى جهل ارجع فابى وسار الى بدر فشاور صلى الله عليه وسلم

اصحابه وقال ان الله وعدنى احدى الطائفتين فوافقوه على قتال النفير وكره بعضهم ذلك وقالوا

لم نستعد له كما قال تعالى يُجَادِلُونَكَ فِى الْحَقِّ القتال بَعْدَ مَا تَبَيَّنَ ظهر لهم كَاَنَّمَا يُسَاقُوْنَ اِلَى

الْمَوْتِ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ۝ اليه عيانا فى كراهتهم له وَ اذكر اِذْ يَعِدُكُمُ اللّٰهُ اِحْدَى الطَّآئِفَتَيْنِ العير او النفير

اَنَّهَا لَكُمْ وَتَوَدُّوْنَ تريدون اَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ اى البأس والسلاح وهى العير تَكُوْنُ لَكُمْ لقلة عددها

وعددها بخلاف النفير وَيُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّحِقَّ الْحَقَّ يظهره بِكَلِمٰتِهٖ السابقة بظهور الاسلام وَيَقْطَعَ

دَابِرَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ اخرهم بالاستئصال فامركم بقتال النفير لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ يمحق الْبَاطِلَ الكفر

وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ۝ المشركون ذلك اذكر اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ تطلبون منه الغوث بالنصر عليهم فَاسْتَجَابَ

لَكُمْ اَنِّىْ اى بانى مُمِدُّكُمْ معينكم بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ ۝ متتابعين يردف بعضهم بعضا وعدهم

بها اولا ثم صارت ثلاثة الاف ثم خمسة كما فى ال عمران وقرئ بالُف كافلس جمع وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اى الامداد

اِلَّا بُشْرٰى وَلِتَطْمَئِنَّ بِهٖ قُلُوْبُكُمْ ۚ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ اذكر اِذْ يُغَشِّيْكُمُ النُّعَاسَ

اَمَنَةً امنا مما حصل لكم من الخوف مِّنْهُ تعالى وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّيُطَهِّرَكُمْ بِهٖ من الاحداث

والجنابات وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطٰنِ وسوسته اليكم بانكم لو كنتم على الحق ما كنتم ظماء محدثين و

المشركون على الماء وَلِيَرْبِطَ يحبس عَلٰى قُلُوْبِكُمْ باليقين والصبر وَيُثَبِّتَ بِهِ الْاَقْدَامَ ۝ ان تسوخ فى

الرمل اِذْ يُوْحِىْ رَبُّكَ اِلَى الْمَلٰٓئِكَةِ الذين امد بهم المسلمين اَنِّىْ اى بانى مَعَكُمْ بالعون والنصر فَثَبِّتُوا

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بالاعانة والتبشير سَاُلْقِىْ فِىْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ الخوف فَاضْرِبُوْا فَوْقَ الْاَعْنَاقِ

اى الرءوس وَاضْرِبُوْا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ۝ اى اطراف اليدين والرجلين فكان الرجل يقصد ضرب رقبة

الكافر فتسقط قبل ان يصل سيفه اليه ورماهم صلى الله عليه وسلم بقبضة من الحصى فلم يبق مشرك الا دخل

فى عينيه منها شىء فهزموا ذٰلِكَ العذاب الواقع بهم بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا خالفوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ وَمَنْ يُّشَاقِقِ

اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝ له ذٰلِكُمُ العذاب فَذُوْقُوْهُ اى ايها الكفار فى الدنيا

لقتالهم ۱۲ ۵ه قوله بعير بكسر العين اى بقافلة التجار من الشام واصل العير الابل باحمالها من عار يعير اذا سار فقيل هى قافلة العير ثم سميت بها كل قافلة وكانها جمع عير وقياسه الضم كسقف سقف لخفة الياء ۱۲ ک ۶ه قوله فعلمت قريش اے باخبار ضمضم بن عمرو الغفارى الذى اكتراه ابو سفيان يعلم قريشا بذلك ۱۲ صاوى ۷ه قوله الى بدر قرية مشهورة او اسم بئر سميت بذلك لاستدارتها او لصفائها او سميت باسم بانيها ۱۲ ک ۸ه قوله ظهر لهم اى ظهر لهم الحق الذى هو القتال اى ظهر لهم انه الصواب اللائق باعلامك لهم انهم ينصرون اينما توجهوا من ابى السعود ۱۲ ۹ه قوله كانما يساقون الخ شبه حالهم فى فرط فزعهم وهم يسار بهم الى الظفر والغنيمة بحال من يعتل الى القتل ويساق على الصغار الى الموت وهو مشاهد لاسبابه ناظر اليها لا يشك فيها وقيل كان خوفهم لقلة العدد وانهم كانوا رجالة وما كان فيهم الا فارسان ۱۲ مدارك ۱۰ه قوله ينظرون اليه اے الى الموت وقوله فى كراهتهم له اے يكرهون القتال كراهة من يساق الى الموت ۱۲ ۱۱ه قوله العير اے التى اقبلت من الشام مع ابى سفيان وقوله او النفير وهم من خرج من مكة مع ابى جهل و عتبة بن ابى ربيعة ۱۲ ک ۱۲ه قوله ان غير ذات الشوكة اے ان الفرقة التى هى غير الفرقة صاحبة الشوكة وتلك الغير هے العير وصاحبة الشوكة هى النفير وقوله اى الباس تفسير للشوكة وقوله هى العير الضمير راجع لغير ذات الشوكة وانث الضمير مراعاة لمعنے غير وهو الفرقة كما عرفت ۱۲ جمل ۱۳ه قوله اى الباس والسلاح الخ وما قيل الشوكة الحدة مستعارة من واحدة الشوك المعروف استعيرت ههنا للسلاح وقوله هى العير تفسير لغير ذات الشوكة فانه لم يكن فيه الا اربعين فارسا ۱۲ ک ۱۴ه قوله لقلة عددها اذ لم يكن فيها الا اربعون فارسا بخلاف النفير لكثرة عددهم وقوله وعددها جمع عدة بضم العين ما اعد للحرب وغيره وبالفارسية معناها سامان ۱۲ ۱۵ه قوله بكلماته لعله اراد به اسباب النصر اه جمل وفى الخطيب وابى السعود على قوله بكلماته اى باياته المنزلة فى هذا الشان او باوامر الملائكة من نزولهم للنصرة وفى البيضاوى الموحى بها فى هذه الحال وقوله السابقة اى السابق علمه بانها تحصل النصرة مثل نزول الملائكة ۱۲ جمل ۱۶ه قوله ليحق الحق الخ لا يقال ان هذا مكرر لان المراد بالاول تثبيت ما وعد به فى هذه الواقعة من النصرة والظفر بالاعداء والمراد بالثانى تقوية الدين واظهار الشريعة لان الذى وقع يوم بدر من نصر المؤمنين مع قلتهم ومن قهر الكافرين مع كثرتهم كان سببا لاعزاز الدين وقوتهم ولهذا قرنه بقوله و يبطل الباطل ۱۲ جمل ۱۷ه قوله او تستغيثون الخ اما خطاب للنبى صلى الله عليه وسلم فقط فيكون الجمع للتعظيم او خطاب للنبى واصحابه ۱۲ صاوى ۱۸ه قوله اذ تستغيثون ربكم بدل من اذ يعدكم او متعلق بقوله ليحق الحق او على اضمار اذكروا استغاثتهم انهم لما علموا ان لا محيص لهم عن القتال اخذوا يقولون اى رب انصرنا على عدوك اغثنا يا غياث المستغيثين وعن عمر رضى الله عنه انه عليه الصلوة والسلام نظر الى المشركين وهم الف والى اصحابه وهم ثلثمائة فاستقبل القبلة ومد يديه يدعو اللهم انجز لى ما وعدتنى اللهم ان تهلك هذه العصابة لا تعبد فى الارض فما زال كذلك حتى سقط رداؤه واخذه ابو بكر رض فالقاه على منكبه وقال يا نبى الله كفاك مناشدتك ربك فانه سينجز لك ما وعدك ۱۲ ابى السعود والبيضاوى والخطيب وغيره ۱۹ه قوله ممدكم بالف ورد ان جبرئيل نزل بخمسمائة وقاتل بها فى يمين العسكر وفيه ابو بكر ونزل ميكائيل بخمسمائة وقاتل بها فى يسار الجيش وفيه على ولم يثبت ان الملائكة قاتلت فى وقعة الا فى وقعة بدر واما فى غيرها فكانت تنزل لتكثير عدد المسلمين ولا تقاتل ۱۲ صاوى ۲۰ه قوله وعدهم بها اولا الخ غرضه بهذا الجمع بين ما هنا وما فى آل عمران من التعبير بثلاثة آلاف وبخمسة آلاف وكانت هى فى الواقع خمسة آلاف فكيف يقال بالف وحاصل الجواب انها كانت الفا فى ابتداء الامر ثم صارت ثلاثة ثم صارت خمسة اى ثم صارت بعد الوعد بالالف ووقوع القتال بالفعل ومقاتلة الالف معهم صارت الالف بزيادة الله عليها الفين ثلاثة آلاف ثم صارت الثلاثة بزيادة الفين عليها خمسة ۱۲ جمل ۲۱ه قوله كما فى آل عمران الخ فلا منافاة بين الآيتين وقيل فى وجه التوفيق ان الالف كانوا على المقدمة او المراد به وجوههم واعيانهم او من قاتل معهم ۱۲ ک ۲۲ه قوله وقرئ بالف اى بمد الالف وضم اللام جمع الف كافلس جمع فلس واصله االف فقلبت الهمزة الثانية الفا ۱۲ ۲۳ه قوله وما النصر الا من عند الله اے لا يتوقف على التاهل والتهيؤ بالعدد والعدد كما تعللتم بذلك حين كرهتم القتال الخ شيخنا وفى الخازن وما النصر الا من عند الله يعنى ان الله ينصركم ايها المؤمنون فثقوا بنصره ولا تتكلوا على قوتكم وشدتكم وباسكم وتنبيه على ان الواجب على المسلم ان لا يتوكل الا على الله فى جميع احواله ولا يثق بغيره فان الله تعالى بيده الظفر والاعانة ۱۲ ج ۲۴ه قوله اذ يغشيكم النعاس اى دفعة واحدة فناموا كلهم هذا على خلاف العادة فهى معجزة للرسول حيث غشى الجميع النوم فى وقت الخوف ۱۲ صاوى ۲۵ه قوله امنا يشير الى انه مفعول له باعتبار ان يغشيكم يتضمن معنى يتغشون والا فى الظاهر انها بدل اشتمال من النعاس ۱۲ ک ۲۶ه قوله والمشركون الخ اخرج ابن جرير عن ابن عباس رض نزل رسول الله صلعم والمسلمون بينهم وبين الماء رملة تسوخ فيها الاقدام فاصابهم ضعف والقى الشيطان فى قلوبهم الوسوسة بانكم تزعمون انفسكم اولياء الله وفيكم رسوله وقد غلبكم المشركون على الماء وانتم تصلون محدثين فامطر الله عليهم مطرا شديدا فشرب المسلمون وتطهروا وصلب الرمل ومشى الناس على الرمل ۱۲ ک ۲۷ه قوله ان تسوخ اى من ان تسوخ اى تغوص وتذهب فى الرمل وفى الصراح تسوخ وتسيخ فى الارض اى دخلت فيها وغابت اه والضمير فى به اے فى قوله تعالى يثبت به يرجع الى الماء ۱۲ ۲۸ه قوله بالاعانة اى بالنصر وقوله والتبشير قال مقاتل وكان الملك يمشى امام الصف فى صورة الرجل يقول ابشروا فان الله ناصركم ۱۲ معالم ۲۹ه قوله سالقى كالتفسير لقوله انى معكم وقوله فاضربوا الخ كالتفسير لقوله فثبتوا الخ فهو لف ونشر مرتب الخ شيخنا وفى الخطيب سالقى فى قلوب الذين كفروا الرعب اى الخوف فلا يكون لهم ثبات وكان ذلك نعمة من الله تعالى على المؤمنين حيث القى الخوف فى قلوب المشركين ۱۲ جمل ۳۰ه قوله فاضربوا قال الانبارى كانت الملائكة لا تعلم كيف تقاتل بنى آدم فعلمهم الله تعالى ذلك بقوله فاضربوا فوق الاعناق الخ ۱۲ خطيب ۳۱ه قوله فوق الاعناق مفعول به ومعناه الرؤس كما قال الشارح فقوله اے الرؤس تفسير للفظ فوق وقد توسع فيه حيث استعمل مفعولا به فى معنے غير المكان وان كان اصله انه ظرف مكان ملازم للظرفية فتوسع فيه من وجهين خروجه عن النصب على الظرفية واستعماله فى غير المكان وهذا احد القولين وقيل ان فوق زائدة وقد اشار الشارح بقوله يقصد ضرب رقبة الكافر الخ فقد اشار الى القولين من الجمل وعبارة الخطيب فوق الاعناق اى اعاليها

وَاَنَّ لِلْكٰفِرِيْنَ فى الاخرة عَذَابَ النَّارِ ۞ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا زَحْفًا اى مجتمعين كانهم لكثرتهم
يزحفون فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ ۞ منهزمين وَمَنْ يُّوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ اى يوم لقائهم دُبُرَهٗۤ اِلَّا مُتَحَرِّفًا منعطفا لِّقِتَالٍ
بان يريهم الفرة مكيدة وهو يريد الكرة اَوْ مُتَحَيِّزًا منضما اِلٰى فِئَةٍ جماعة من المسلمين يستنجد بها فَقَدْ بَآءَ رجع بِغَضَبٍ
مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۞ المرجع هى وهذا مخصوص بما اذا لم يزد الكفار على الضعف فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ ببدر
بقوتكم وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ بنصره اياكم وَمَا رَمَيْتَ يا محمد اعين القوم اِذْ رَمَيْتَ بالحصى لان كفا من الحصى لا يملأ عيون
الجيش الكثير برمية بشر وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى بايصال ذلك اليهم فعل ذلك ليقهر الكفرين وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْهُ بَلَآءً
عطاء حَسَنًا هو الغنيمة اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ لاقوالهم عَلِيْمٌ ۞ باحوالهم ذٰلِكُمْ الابلاء حق وَاَنَّ اللّٰهَ مُوْهِنُ مضعف كَيْدِ
الْكٰفِرِيْنَ ۞ اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا ايها الكفار تطلبوا الفتح اى القضاء حيث قال ابو جهل منكم اللهم اينا كان اقطع للرحم واتانا بما
لا نعرف فاحنه الغداة اى اهلكه فَقَدْ جَآءَكُمُ الْفَتْحُ القضاء بهلاك من هو كذلك وهو ابو جهل ومن قتل معه دون
النبى صلى الله عليه وسلم والمؤمنين وَاِنْ تَنْتَهُوْا عن الكفر والحرب فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَاِنْ تَعُوْدُوْا لقتال النبى نَعُدْ لنصره عليكم وَ
لَنْ تُغْنِيَ تدفع عَنْكُمْ فِئَتُكُمْ جماعتكم شَيْئًا وَّلَوْ كَثُرَتْ وَاَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۞ بكسر ان استينافا وفتحها على تقدير ع ٢ ١٦
اللام يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَوَلَّوْا تعرضوا عَنْهُ بمخالفة امره وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ ۞ القران والمواعظ وَ
لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ۞ سماع تدبر واتعاظ وهم المنافقون او المشركون اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ او
اللّٰهِ الصُّمُّ عن سماع الحق الْبُكْمُ عن النطق به الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ ۞ وَلَوْ عَلِمَ اللّٰهُ فِيْهِمْ خَيْرًا صلاحا بسماع الحق لَاَسْمَعَهُمْ
سماع تفهم وَلَوْ اَسْمَعَهُمْ فرضا وقد علم ان لا خير فيهم لَتَوَلَّوْا عنه وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۞ عن قبوله عنادا وجحودا يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا
اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ بالطاعة اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ من امر الدين لانه سبب الحياة الابدية وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ
بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ فلا يستطيع ان يؤمن او يكفر الا بارادته وَاَنَّهٗۤ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۞ فيجازيكم باعمالكم وَاتَّقُوْا فِتْنَةً ان
اصابتكم لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَآصَّةً ۚ بل تعمهم وغيرهم واتقاؤها بانكار موجبها من المنكر وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ
اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۞ لمن خالفه وَاذْكُرُوْۤا اِذْ اَنْتُمْ قَلِيْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ فِى الْاَرْضِ ارض مكة تَخَافُوْنَ اَنْ
يَّتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ ياخذكم الكفار بسرعة فَاٰوٰىكُمْ الى المدينة وَاَيَّدَكُمْ قواكم بِنَصْرِهٖ يوم بدر بالملئكة وَرَزَقَكُمْ
مِّنَ الطَّيِّبٰتِ الغنائم لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۞ نعمه ونزل فى ابى لبابة بن عبد المنذر وقد بعثه صلى الله عليه وسلم الى
بنى قريظة لينزلوا على حكمه فاستشاروه فاشار اليهم انه الذبح لان عياله وماله فيهم يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا
تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَلَا تَخُوْنُوْۤا اَمٰنٰتِكُمْ ما اؤتمنتم عليه من الدين وغيره وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۞ وَاعْلَمُوْۤا

---

٥١ قوله يا ايها الذين آمنوا الخ خطاب لكل من يحضر القتال ١٢ صاوى ٥٢ قوله زحفا حال من المفعول به وهو الذين فهو مأول بالمشتق اى حال كونهم زاحفين ١٢ صاوى ٥٣ قوله يزحفون اى يدبون دبيبا من زحف الصبى اذا دب على استه قليلا قليلا سمى به وجمع على زحوف وانتصابه على الحال ١٢ خطيب ٥٤ قوله فلا تولوهم الادبار يطلق الدبر على مقابل القبل ويطلق على الظهر وهو المراد ههنا والمقصود ملزوم تولية الظهر وهو الانهزام فهذا اللفظ استعمل فى لازم معناه فقول الشارح منهزمين بيان للمراد ١٢ ج ٥٥ قوله الفرة بمعنى الفرار اى الهرب وقوله مكيدة بمعنى مكر وخدع وقوله الكرة بمعنى رجوع وقوله يستنجد بمعنى يستعين او يتقوى ١٢ جوهرى ٥٦ قوله الى فئة اى الى جماعة اخرى من المسلمين سوى الفئة التى هو فيها وهما حالان من ضمير الفاعل ١٢ مدارك ٥٧ قوله فلم تقتلوهم نزلت هذه الآية لما افتخر المسلمون بعد رجوعهم من بدر فكان الواحد منهم يقول انا قتلت كذا اسرت كذا فعلمهم الله الادب بقوله فلم تقتلوهم والفاء واقعة فى جواب شرط مقدر اى ان افتخرتم بقتلهم فلم تقتلوهم ١٢ صاوى ٥٨ قوله وما رميت اذ رميت الخ ظاهره التناقض حيث جمع بين النفى والاثبات والجواب ان المنفى الرمى بمعنى ايصال الحصى لاعينهم والمثبت فعل الرمى كما اشار لهذا الجواب المفسر بقوله بايصال ذلك اليهم ١٢ صاوى ٥٩ قوله ولكن الله رمى يعنى ان الرمية التى رميتها انت لم ترمها انت على الحقيقة لانك لو رميتها لما بلغ اثرها الا ما يبلغه رمى البشر ولكنها كانت رمية الله حيث اثرت ذلك الاثر العظيم وفى الآية بيان ان فعل العبد مضاف اليه كسبا والى الله تعالى خلقا لا كما تقول الجبرية والمعتزلة لانه اثبت الفعل للعبد بقوله اذ رميت ثم نفاه عنه واثبته لله تعالى بقوله ولكن الله رمى ولكن الله قتلهم ١٢ مدارك ٦٠ قوله ذلكم مبتدأ وخبره محذوف كما قدره الشارح وقوله ان الله معطوف على المبتدأ فهو مبتدأ ثان وخبره محذوف يقدر مثل ما قدر فى الاول اى وتوهين الله كيد الكافرين حق ١٢ ٦١ قوله ان تستفتحوا الخطاب لاهل مكة على سبيل التهكم لانهم الذين وقع بهم الهلاك والذلة وقوله اى القضاء اى حكم الله فيكم بهلاككم وقوله حيث قال ابو جهل اى وغيره من قريش حين ارادوا الخروج الى بدر تعلقوا باستار الكعبة وقالوا اللهم انصر اعلى الجندين واهدى الفئتين واكرم الحزبين ودعوا بما ذكر وهو فى نفس الامر دعاء عليهم وان ارادوا به الدعاء على محمد صلى الله عليه وسلم وحزبه ١٢ بيضاوى ٦٢ قوله اى القضاء اى الحكم بينكم وبين محمد بنصر الحق وخذلان المبطل وقوله اينا اى اى الفريقين يعنى نفسه ومن معه او محمدا ومن معه وهو يزعم ان محمدا هو القاطع للرحم حيث خرج من بلده وترك اقاربه ١٢ جمل ٦٣ قوله فاحنه اى اهلكه فى المختار الحين بالفتح الهلاك واحانه الله اهلكه ١٢ ٦٤ قوله وهم لا يسمعون اى لانهم ليسوا بمصدقين فكانهم غير سامعين والمعنى انكم تصدقون بالقرآن والنبوة فاذا توليتم عن طاعة الرسول فى بعض الامور من قسمة الغنائم وغيرها اشبه سماعكم سماع من لا يؤمن ثم قال الخ ١٢ مدارك ٦٥ قوله ان شر الدواب عند الله نزلت فى جماعة من بنى عبد الدار بن قصى كانوا يقولون نحن صم وبكم وعمى عما جاء به محمد وتوجهوا مع ابى جهل حامل اللواء لقتال النبى واصحابه ببدر فقتلوا جميعا ولم يسلم منهم الا اثنين مصعب بن عمير وسويبط بن حرملة ١٢ صاوى ٦٦ قوله ولو اسمعهم فرضا وقد علم ان لا خير فيهم جواب ما يقال ان الاستدلال بالآية على هيئة قياس اقترانى وهو لو علم الله فيهم خيرا لاسمعهم ولو اسمعهم لتولوا فينتج لو علم الله فيهم خيرا لتولوا وهذا محال لان الذى يحصل منهم بتقدير ان يعلم الله فيهم خيرا هو الانقياد لا التولى وحاصل الجواب ان الوسط مختلف لان الاسماع الاول المراد به الاسماع المفهم الموجب للهداية والاسماع الثانى هو الاسماع المجرد واجيب ايضا بانه ليس المراد من الآية الاستدلال بل بيان السببية على الاصل فى لو اى ان سبب انتفاء اسماعهم هو انتفاء العلم بالخير فيهم وحينئذ فالكلام قد تم عند قوله لاسمعهم ويكون قوله ولو اسمعهم مستأنفا اى ان التولى لازم بتقدير الاسماع فكيف بتقدير عدمه فهو من قبيل لو لم يخف الله لم يعصه ١٢ جمل ٦٧ قوله يا ايها الذين آمنوا استجيبوا لله وللرسول السين والتاء زائدتان يعنى اجيبوهما بالطاعة والانقياد لامرهما اذا دعاكم يعنى الرسول صلى الله عليه وسلم وانما وحد الضمير فى قوله اذا دعاكم لان استجابة الرسول استجابة لله تعالى وانما يذكر احدهما مع الآخر للتوكيد ١٢ ج ٦٨ قوله واعلموا ان الله يحول بين المرء وقلبه اى يفصل بينهما بتصاريفه واحكامه وذلك كناية عن كونه اقرب للشخص من قلبه ومن قلبه لذاته بل هو اقرب من السمع للاذن ومن البصر للعين ومن اللمس للجسد ومن الشم للانف ومن الذوق للسان فشبه القرب بالحيلولة واستعير اسم المشبه به وهو الحيلولة للمشبه وهو القرب واشتق من الحيلولة يحول بمعنى يقرب على سبيل الاستعارة التصريحية التبعية ١٢ صاوى ٦٩ قوله واتقوا فتنة خطاب للمؤمنين مطلقا صلحائهم وغيرهم وقوله فتنة المراد بها العذاب الدنيوى كالقحط والغلاء وتسلط الظلمة وغير ذلك ١٢ جمل ٧٠ قوله ان اصابتكم يشير الى ان قوله لا تصيبن جواب لشرط محذوف فلا يقال ان جواب الشرط متردد فلا يليق به النون المؤكدة قلنا انه مجزوم بوقوعه على تقدير وقوع جواب الشرط ١٢ ك ٧١ قوله واذكروا اذ انتم الخ خطاب للنبى والمؤمنين بتذكير نعمة الله عليهم بالنجاة من اعدائهم حيث آواهم فى المدينة ونصرهم ببدر وهذه الآية نزلت بعد بدر وقوله اذ انتم اذ بمعنى وقت وانتم مبتدأ اخبر عنه بثلاثة اخبار بعده ١٢ جمل ٧٢ قوله الغنائم اى فلما هاجروا وامروا بالقتال تركوا التجارة وصار رزقهم من الغنائم وفى الحديث جعل رزقى تحت ظل رمحى ١٢ صاوى ٧٣ قوله وقد بعثه اى حين حاصرهم بعد غزوة الخندق وتفصيل هذا الاجمال ان هذه الآية نزلت فى ابى لبابة بن عبد المنذر الانصارى من بنى عوف بن مالك وذلك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم حاصر يهود قريظة احدى وعشرين ليلة فسالوا رسول الله صلى الله عليه وسلم الصلح على ما صالح عليه اخوانهم من بنى النضير على ان يسيروا الى اخوانهم الى اذرعات واريحا من ارض الشام فابى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يعطيهم ذلك الا ان ينزلوا على حكم سعد بن معاذ فابوا وقالوا ارسل الينا ابا لبابة بن عبد المنذر وكان مناصحا لهم لان ماله وولده كانت عندهم فبعثه رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا له يا ابا لبابة ما ترى اننزل على حكم سعد بن معاذ فاشار ابو لبابة بيده الى حلقه انه الذبح فلا تفعلوا قال ابو لبابة والله ما زالت قدماى من مكانهما حتى عرفت انى قد خنت الله ورسوله ثم انطلق على وجهه ولم يات رسول الله صلى الله عليه وسلم وشد نفسه على سارية من سوارى المسجد وقال والله لا ابرح ولا اذوق طعاما ولا شرابا حتى اموت او يتوب الله على فلما بلغ رسول الله صلى الله عليه وسلم خبره قال اما لو جاءنى لاستغفرت له فاما اذ فعل فانى لا اطلقه حتى يتوب الله عليه فمكث سبعة ايام لا يذوق طعاما ولا شرابا حتى خر مغشيا عليه ثم تاب الله عليه فقيل له يا ابا لبابة قد تاب عليك فقال لا والله لا احل نفسى حتى يكون رسول الله صلى الله عليه وسلم هو الذى يحلنى بيده فجاءه فحله بيده ثم قال ابو لبابة يا رسول الله ان من تمام توبتى ان اهجر دار قومى اصبت فيها الذنب وان انخلع من مالى كله فقال النبى صلعم يجزئك الثلث ان تصدق به فنزلت فيه لا تخونوا الله كذا فى المعالم ١٢ ٧٤ قوله يا ايها الذين الخ نزل بعد ما بقى مرتبطا ست ليال تاتيه امرأته كل صلوة فتحله حتى يصلى ثم تربطه كذا ذكر هذه القصة فى كتب السير واختلف فى القول الذى وجب ارتباطه بالسارية فقيل هو اظهار سر النبى صلعم لبنى قريظة وقيل لتخلفه عن غزوة تبوك قال ابن عبد البر فى الاستيعاب انه احسن ١٢ ك ٧٥ قوله وانتم تعلمون الواو للحال والمفعول محذوف اى تعلمون ان ما وقع منكم خيانة ١٢ جمل ٧٦ عطف على ذلكم وقيل منصوب بتقدير واعلموا ١٢ ٧٧ اى القول الآتى معطوف على علة محذوفة لرمى ١٢ ٧٨ لابى عمرو ونافع بتقدير اللام اى ولان الله ١٢ ٧٩ اى على حكم النبى صلى الله عليه وسلم ١٢ ك ٨٠ الواو للحال المفعول محذوف ١٢ ؛

ع ۳ ۹ ۱۷
انما اموالكم واولادكم فتنة لكم صادة عن امور الآخرة وان الله عنده اجر عظيم فلا تفوتوه بمراعاة
الاموال والاولاد والخيانة لاجلهم ونزل فى توبته يايها الذين امنوا ان تتقوا الله بالانابة وغيرها يجعل
لكم فرقانا بينكم وبين ما تخافون فتنجون ويكفر عنكم سياتكم ويغفر لكم ذنوبكم والله ذو الفضل
العظيم ○ واذكر يا محمد اذ يمكر بك الذين كفروا وقد اجتمعوا للمشاورة فى شانك بدار الندوة ليثبتوك
يوثقوك ويحبسوك او يقتلوك كلهم قتلة رجل واحد او يخرجوك من مكة ويمكرون بك ويمكر الله
بهم بتدبير امرك بان اوحى اليك ما دبروه وامرك بالخروج والله خير المكرين ○ اعلمهم به واذا تتلى
عليهم ايتنا القران قالوا قد سمعنا لو نشاء لقلنا مثل هذا قاله النضر بن الحارث لانه كان ياتى الحيرة
(اى مثل هذا القرآن وهو التوراة والانجيل ١٢ ع)
يتجر فيشترى كتب اخبار الاعاجم يحدث بها اهل مكة ان هذا القران الا اساطير اكاذيب الاولين ○
(اى الفارس والروم ١٢ ج)
واذ قالوا اللهم ان كان هذا الذى يقرؤه محمد هو الحق المنزل من عندك فامطر علينا حجارة
(بالنصب على خبر كان ١٢)
من السماء او ائتنا بعذاب اليم ○ مؤلم على انكاره قاله النضر وغيره استهزاء او ايهاما انه على بصيرة وجزم
(اى النضر ١٢ ك)
ببطلانه قال تعالى وما كان الله ليعذبهم بما سألوه وانت فيهم لان العذاب اذا نزل عم ولم تعذب امة
(اى ببطلان القرآن ١٢ ك)
الا بعد خروج نبيها والمؤمنين منها وما كان الله معذبهم وهم يستغفرون ○ حيث يقولون فى طوافهم
(قاله ابن عباس فيما رواه عنه على بن طلحة ١٢)
غفرانك غفرانك وقيل هم المؤمنون المستضعفون فيهم كما قال تعالى لو تزيلوا لعذبنا الذين كفروا
(اى نطلب غفرانك)
منهم عذابا اليما وما لهم الا يعذبهم الله بالسيف بعد خروجك والمستضعفين وعلى القول الاول
هى ناسخة لما قبلها وقد عذبهم ببدر وغيره وهم يصدون يمنعون النبى صلى الله عليه وسلم والمسلمين عن المسجد
(حين قتل صناديدهم ١٢)
الحرام ان يطوفوا به وما كانوا اولياءه كما زعموا ان اولياؤه الا المتقون ولكن اكثرهم لا يعلمون ○
ان لا ولاية لهم عليه وما كان صلاتهم عند البيت الا مكاء صفيرا وتصدية تصفيقا اى جعلوا ذلك
موضع صلاتهم التى امروا بها فذوقوا العذاب ببدر بما كنتم تكفرون ○ ان الذين كفروا ينفقون اموالهم
(اى ببدر ١٢ احمد)
فى حرب النبى صلى الله عليه وسلم ليصدوا عن سبيل الله فسينفقونها ثم تكون فى عاقبة الامر عليهم حسرة
ندامة لفواتها وفوات ما قصدوه ثم يغلبون فى الدنيا والذين كفروا منهم الى جهنم فى الآخرة يحشرون ○
(اى فوات المال ١٢ ك — بعد كون الحرب بينهم سجالا ١٢ ج — اى ثبتوا على الكفر ١٢)
يساقون ليميز متعلق بتكون بالتخفيف والتشديد اى يفصل الله الخبيث الكافر من الطيب المؤمن و
يجعل الخبيث بعضه على بعض فيركمه جميعا يجمعه متراكبا بعضه فوق بعض فيجعله فى جهنم اولئك
(اى الفريق الثانى)
هم الخسرون ○ قل للذين كفروا كابى سفيان واصحابه ان ينتهوا عن الكفر وقتال النبى صلى الله عليه وسلم
ع ۴ ۱۸

۱ه قوله الاموال الخ اى لونها امور زائلة فانية وسعادة الآخرة لانهاية لها اى اولى بتقديمها على ما يفنى ١٢ صاوى ۲ه قوله ونزل فى توبته وذلك انه شد نفسه على سارية من سوارى المسجد وقال والله لا اذوق طعاما ولا شرابا حتى اموت او يتوب الله على فمكث سبعة ايام حتى خر مغشيا عليه ثم تاب الله عليه فقيل له قد تيب عليك فحل نفسك قال لا والله لا احلها حتى يكون رسول الله صلى الله عليه وسلم هو الذى يحلنى فجاءه عليه الصلوة والسلام فحله وتمام القصة فى ابى السعود وغيره ١٢ ۳ه قوله فرقانا اى نجاة مما تحذرون كما يشير له الشارح بقوله فتنجون فلو فسر الفرقان من اول الامر بالنجاة لكان اسهل ١٢ جمل ۴ه قوله بدار الندوة دار بناها قصى بن كلاب ليندوا بها اى يجتمعوا للمشاورة من نداء اذا اجتمع ومنه النادى ١٢ ك ۵ه قوله بدار الندوة اى بالدار التى يقع فيها الحديث والاجتماع وهى اول دار بنيت بمكة فلما حج معاوية اشتراها من الزبير العبدرى بمائة الف درهم ثم صارت كلها بالمسجد الحرام وهى فى جانبه الشمالى ١٢ صاوى ۶ه قوله بتدبير امرك الخ جواب عما يقال ان حقيقة المكر محالة على الله تعالى لانه الاحتيال على الشئ من اجل حصول العجز عنه واجيب ايضا بان المراد بمكر الله معاقبته لهم معاملة الماكر حيث خيب سعيهم وضيع الهم او المراد جازاهم على مكرهم فسمى الجزاء مكرا لانه فى مقابلته ١٢ صاوى ۷ه قوله الحيرة بكسر الحاء المهملة وسكون التحتية بلد قريب الكوفة ويروى انه لما قال ان هذا الا اساطير الاولين قال النبى صلى الله عليه وسلم ويلك انه كلام الله فقال هو و ابو جهل ان كان هذا هو الحق من عندك فامطر علينا آه ١٢ ك ۸ه قوله حجارة من السماء اى ان كان القرآن هو الحق فعاقبنا على انكاره بالسجيل كما فعلت باصحاب الفيل ١٢ مدارك ۹ه قوله بعذاب اليم بنوع آخر من جنس العذاب الاليم فقتل يوم بدر صبرا وعن معاوية انه قال لرجل من سبا ما اجهل قومك حين ملكوا عليهم امرأة قال اجهل من قومى قومك قالوا لرسول الله حين دعاهم الى الحق ان كان هذا هو الحق فامطر علينا حجارة من السماء ولم تقولوا ان كان هذا هو الحق فاهدنا له ١٢ مدارك ۹ه قوله قال النضر كذا رواه جرير الطبرى عن ابن عباس قال فانزل الله تعالى سأل سائل بعذاب واقع وكذا عن مجاهد وعطاء ١٢ ك ۱۰ه قوله وما كان الله ليعذبهم الخ اللام لتاكيد النفى والدلالة على ان تعذيبهم وانت بين اظهرهم غير مستقيم لانك بعثت رحمة للعالمين وسنته ان لا يعذب قوما عذاب استيصال مادام نبيهم بين اظهرهم وفيه اشعار بانهم مرصدون بالعذاب اذا هاجر عنهم ١٢ مدارك ۱۱ه قوله وهم يستغفرون الجملة حالية من الضمير فى معذبهم والمعنى ان الله لا يعذبهم والحال انهم يستغفرون فاستغفارهم نافع لهم بعدم نزول العذاب عليهم ان قلت يشكل على هذا قوله تعالى وقدمنا الى ما عملوا من عمل فجعلناه هباء منثورا وقوله تعالى وما دعاء الكافرين الا فى ضلال اجيب بان استغفارهم نافع لهم فى الدنيا فقط واما هاتان الآيتان فالمراد منهما ما يحصل فى الآخرة فاعمال الكفار الصالحة التى لا تفتقر لنية كالصدقات وفعل المعروف والاستغفار تنفعهم فى الدنيا وتمنع عنهم العذاب فيها ولا تنفعهم فى الآخرة ١٢ صاوى ۱۲ه قوله المستضعفون فيهم انه صلى الله عليه وسلم لما خرج بقى بمكة بقية من المسلمين وفيهم من يستغفر ممن لم يستطع الهجرة من مكة من اجل وقوله لو تزيلوا اى المؤمنون اى لو تميزوا عن الكفار لعذبنا الذين كفروا الخ ١٢ ۱۳ه قوله بالسيف الخ وهذا على التفسير الثانى وعلى الاول ناسخة لما قبلها ولا يخفى انه لا ضرورة الى النسخ بل انهم لما تركوا الاستغفار والندم على ما وقع منهم وبالغوا فى معاندة المسلمين ومحاربتهم وصدهم عن المسجد الحرام عذبوا ١٢ ك ۱۴ه قوله وعلى القول الاول هو كون الضمير عائدا الى الكفار والقول الثانى كونه عائدا الى ضعفاء المؤمنين المشار له سابقا بقوله وقيل هم المؤمنون الخ وقوله ناسخة لما قبلها اى نفى الله تعالى فى الآية السابقة انه لا يعذبهم مادام الرسول فيهم او هم يستغفرون وذكر فى هذه الآية انه يعذبهم فقال الحسن الآية الاولى منسوخة بهذه ورد بان الاخبار لا يدخلها النسخ كما نص فى الخطيب فان قيل على تقدير عدم النسخ كيف التوفيق بين الآيتين فجوابه ان الله نفى فى الآية السابقة انه لا يعذبهم مادام الرسول فيهم وذكر فى هذه الآية انه يعذبهم بعد خروجك من بينهم فحصل التوفيق ففيها حذف بقرينة فافهم ١٢ ۱۵ه قوله ان يطوفوا به بدل اشتمال من المسجد الحرام والصد قد تحقق باخراجهم من مكة وقد يفسر بصدهم عنه عام الحديبية وعلى هذا فلا يليق التفسير بالتعذيب ببدر ١٢ ك ۱۵ه قوله ان يطوفوا به وذلك عام الحديبية ونبه تعالى على انهم يصدونهم لادعائهم انهم اولياؤه فكانوا يقولون نحن ولاة البيت والحرم نصد من نشاء وندخل من نشاء فبين الله بطلان هذه الدعوى بقوله وما كانوا اولياءه الخ ١٢ كبير ۱۶ه قوله مكاء فعال مكا يمكو مكوا ومكاء صفر بفيه او شبك باصابعه ونفخ فيها اه قاموس وقوله تصفيقا اى ضربا باحدى اليدين على الاخرى ١٢ ۱۷ه قوله تصفيقا تفسير من الشارح روى ابن جرير عن ابن عمر المكاء الصفير وعن ابن عباس ومجاهد وعكرمة وسعيد بن جبير مثله وفى البخارى عن مجاهد مكاء ادخالهم اصابعهم فى افواههم والتصدية الصفير غريب ١٢ ك ۱۸ه قوله اى جعلوا ذلك الخ جواب ما قيل المكاء والتصدية ليسا من جنس الصلاة فكيف يجوز استثناؤهما عن الصلوة واجيب ايضا بانهم كانوا يعتقدون ان المكاء والتصدية من جنس الصلوة فخرج هذا الاستثناء على حسب معتقدهم ١٢ كبير ۱۹ه قوله بما كنتم تكفرون اى بسبب كفركم ونزل فى مطعمين يوم بدر وكانوا اثنى عشر رجلا كلهم من قريش وكان يطعم كل واحد منهم كل يوم عشر جزائر ان الذين كفروا لكن العبرة بعموم اللفظ لا بخصوص السبب فان المشاهدة فى الكفار ذلك الى يوم القيمة ١٢ مدارك ۲۰ه قوله ليصدوا الخ اى كان غرضهم فى الانفاق الصد عن اتباع محمد عليه السلام وهو سبيل الله ١٢ مدارك ۲۱ه قوله حسرة يقال حسر يحسر كطرب يطرب بمعنى ما ذكره الشارح ويقال حسر كمه عن ذراعه من باب ضرب يضرب ويقال حسر بصره كل وتعب من باب جلس فالاول والاخير لازمان والاوسط متعد هذا ما فى المختار ١٢ ج ۲۲ه قوله ما قصدوه اى من الغلبة واستيصال المسلمين ١٢ كما ۲۳ه قوله متعلق بتكون او بيغلبون او بيحشرون وعلى الاول تفسير الخبيث بالمال المنفق فى عداوة النبى والطيب بالمال المنفق فى نصرته وعلى الاخيرين يفسر الخبيث والطيب بالكافر والمؤمن فما سلكه الشارح تلفيق الخ ١٢ ج ۲۴ه قوله تبكون اى بقوله ثم تكون عليهم حسرة فان وقوع الحسرة والمذكورة مستلزمة لتميز المؤمن عن الكافر ١٢ ك ۲۵ه قوله كابى سفيان وغيره انما خصهم لانهم هم الباقون من كفار مكة لان الآية نزلت بعد بدر وفيها قتل من قتل من صناديدهم وبقى من بقى فالخطاب لمن بقى ١٢ صاوى ۲۶ه قوله ان ينتهوا اى بان ينطقوا بالشهادتين صادقين مصدقين فكلمة التوحيد سبب للانتقال من ديوان الاشقياء لديوان السعداء اذا علمت ان هذا الفضل لمن سبق له الكفر فما بالك بمن لم يسبق له الكفر وعاش مومنا ومات كذلك قال السنوسى فعلى العاقل ان يكثر من ذكرها مستحضرا لما احتوت عليه من المعانى حتى تمتزج مع معناها بلحمه ودمه فانه يرى لها من العجائب والاسرار ما لا يدخل تحت حصر ١٢ صاوى له قوله وهم يصدون عن المسجد الحرام اى فكيف لا يعذبون وحالهم انهم يصدون عن المسجد الحرام كما صدوا رسول الله صلى الله عليه وسلم عام الحديبية واخراجهم رسول الله والمؤمنين من الصد وكانوا يقولون نحن ولاة البيت والحرم فنصد من نشاء وندخل من نشاء ١٢ مدارك عه قوله فى البخارى اى قاله ابو جهل ولا تنافى لاحتمال ان يكون قالاه ١٢ سه اشارة الى الفريق الثانى اى انفسهم واموالهم ١٢

يغفر لهم ما قد سلف من اعمالهم وان يعودوا الى قتاله فقد مضت سنت الاولين ○ اى سنتنا فيهم
بالاهلاك فكذا نفعل بهم وقاتلوهم حتى لا تكون توجد فتنة شرك ويكون الدين كله لله وحده و
لا يعبد غيره فان انتهوا عن الكفر فان الله بما يعملون بصير ○ فيجازيهم به وان تولوا عن الايمان
فاعلموا ان الله مولىكم ناصركم ومتولي اموركم نعم المولى هو ونعم النصير ○ اى الناصر لكم واعلموا
انما غنمتم اخذتم من الكفار قهرا من شيء فان لله خمسه يامر فيه بما يشاء وللرسول ولذي القربى
قرابة النبي صلى الله عليه وسلم من بني هاشم والمطلب واليتمى اطفال المسلمين الذين هلكت اباؤهم وهم فقراء
والمسكين ذوي الحاجة من المسلمين وابن السبيل المنقطع في سفره من المسلمين اى يستحقه النبي صلى
الله عليه وسلم والاصناف الاربعة على ما كان يقسمه من ان لكل خمس الخمس والاخماس الاربعة الباقية للغانمين
ان كنتم امنتم بالله فاعلموا ذلك وما عطف على بالله انزلنا على عبدنا محمد صلى الله عليه وسلم من الملئكة والايات
يوم الفرقان اى يوم بدر الفارق بين الحق والباطل يوم التقى الجمعن المسلمون والكفار والله على كل
شيء قدير ○ ومنه نصركم مع قلتكم وكثرتهم اذ بدل من يوم انتم كائنون بالعدوة الدنيا القربى من
المدينة وهي بضم العين وكسرها جانب الوادي وهم بالعدوة القصوى البعدى منها والركب العير كائنون
بمكان اسفل منكم مما يلي البحر ولو تواعدتم انتم والنفير للقتال لاختلفتم في الميعد ولكن جمعكم
بغير ميعاد ليقضي الله امرا كان مفعولا ○ في علمه وهو نصر الاسلام ومحق الكفر فعل ذلك ليهلك يكفر
من هلك عن بينة اى بعد حجة ظاهرة قامت عليه وهي نصر المؤمنين مع قلتهم على الجيش الكثير و
يحيى يؤمن من حي عن بينة وان الله لسميع عليم ○ اذكر اذ يريكهم الله في منامك اى نومك قليلا
فاخبرت به اصحابك فسروا ولو اريكهم كثيرا لفشلتم جبنتم ولتنازعتم اختلفتم في الامر امر القتال
ولكن الله سلمكم من الفشل والتنازع انه عليم بذات الصدور ○ بما في القلوب واذ يريكموهم
ايها المؤمنون اذ التقيتم في اعينكم قليلا نحو سبعين او مائة وهم الف لتقدموا عليهم ويقللكم
في اعينهم ليقدموا ولا يرجعوا عن قتالكم وهذا قبل التحام الحرب فلما التحم اراهم اياهم
مثليهم كما في ال عمران ليقضي الله امرا كان مفعولا ○ والى الله ترجع تصير الامور ○ ع ٥
يايها الذين امنوا اذا لقيتم فئة جماعة كافرة فاثبتوا لقتالهم ولا تنهزموا واذكروا الله كثيرا
ادعوه بالنصر لعلكم تفلحون ○ تفوزون واطيعوا الله ورسوله ولا تنازعوا تختلفوا فيما بينكم

---

١ قوله من اعمالهم اے السيئة حال الكفر وفي الحديث الاسلام يجب ما قبله رواه مسلم قال الزمخشري احتج به ابو حنيفة على ان المرتد اذا اسلم لم يلزمه قضاء العبادات المتروكة وقال التفتازاني المراد بالذين كفروا ههنا الكفر الاصلي وما سلف في حال الكفر فاحتجاج ابي حنيفة رح على ان من عصى طول العمر ثم ارتد ثم اسلم لم يبق عليه ذنب في غاية الضعف انتهى وبما قال ابو حنيفة قال مالك كما في احكام القرآن لعبد الحق فيما نقله الخفاجي وخالفهما الشافعي والذي ذكره القهستاني انه اذا يقضي الصلوة والزكوة والنذر والكفارة قال شمس الائمة لان تركها معصية والمعصية بالردة لا ترتفع كما في قاضي خان وذكر التمرتاشي انه يسقط عند العامة ما فعله حالة الردة وقبلها من المعاصي ولا يسقط عند كثير من المحققين وعن ابي حنيفة لو وجب عليه صوم شهرين متتابعين ثم ارتد ثم تاب سقط عنه القضاء كما في التهمة ١٢ ك ٢ قوله فقد مضت سنة الاولين اے كعاد وثمود وقوم لوط وغيرهم ممن هلك آن قلت ان هؤلاء قد اصابهم الهلاك العام واما امة محمد صلى الله عليه وسلم محفوظة منه اجيب بان التشبيه في مطلق الهلاك وان كان ما سبق عاما وهذا خاص والاقرب ان يراد بالاولين من سبق قبلهم من الاولاد عمهم واقاربهم ممن قتل ببدر وجملة فقد مضت تعليل لمحذوف ولا يصلح للجواب وتقدير الجواب وان يعودوا انهلكهم كما اهلكنا الاولين ١٢ صاوی ٣ قوله وقاتلوهم معطوف على قل للذين لكن لما كان الغرض من الاول التلطف بهم وهو وظيفة النبي وحده جاء بالافراد ولما كان الغرض من الثاني تحريض المؤمنين على القتال جاء بالجمع فخوطبوا جميعا ١٢ ج ٤ قوله واعلموا انما غنمتم من شيء فان لله خمسه علة فتح ان هذه انها خبر مبتدأ محذوف تقديره فحكمه ان لله خمسه والجار والمجرور خبر ان مقدم وخمسه اسمها مؤخر والتقدير فان خمسه كائن لله الخ والجمهور على ان ذكر الله للتعظيم وان المراد قسم الخمس على الخمسة المعطوفين فكانه قيل فان خمسه لله يعني انه امر بقسمته على هؤلاء فامر بها هكذا فعله رسول الله صلى الله عليه وسلم ولكنهم اختلفوا فيما بينهم بعد وفاته فعند الشافعي رح يصرف سهم الرسول الى مصالح المسلمين كما فعله الشيخان وعند ابي حنيفة رح سقط سهمه وسهم ذوي القربى بوفاته وصار الكل مصروفا الى الثلثة الباقية ملخصا من البيضاوي والاحمدي وفي المدارك تقديره على ما في الكتاب انه قال ابو حنيفة رح يقسم الخمس بعد وفاته صلى الله عليه وسلم على ثلثة اسهم سهم لليتامى وسهم للمساكين وسهم لابن السبيل لان ذكر الله تعالى للتبرك وسهم الرسول سقط بموته وسهم ذوي القربى ايضا سقط بموته صلعم لان المراد من ذوي القربى ذوي القربى رسول الله صلعم بالاجماع فالحاصل ان ما اخذ من الكفرة قهرا يقسم خمسة اخماس اربعة منها للغانمين وبقي الخمس فيصرف في هذا الزمان الى الاصناف الثلثة وهم اليتمى والمساكين وابن السبيل ١٢ ٥ قوله من شيء في محل نصب على الحال من عائد الموصول المقدر والمعنى ما غنمتموه كائنا من شيء اے قليلا كان او كثيرا الخ سمين وقوله قهرا اے بطريق القتال واما ما اخذ منهم من غير قتال فهو فيء كالجزية وعشر التجارة وتركة المرتد والكافر المعصوم الذي لا وارث له وحكمه معلوم من كتب الفروع ١٢ ج ٦ قوله والمطلب اے ابن عبد مناف دون بني عبد شمس وبني نوفل ابني عبد مناف ولو كانوا في القرابة مع النبي صلعم كبني المطلب لقوله صلى الله عليه وسلم انهم اے بني المطلب لم يفارقونا في جاهلية ولا اسلام وشبك بين اصابعه ١٢ ك ٧ قوله المنقطع في سفره اے محتاج في سفره وقوله لكل اے من الاصناف الخمسة خمس الخمس في البيضاوي وبعد وفات النبي صلعم يصرف خمس الخمس الذي كان له الى مصالح المسلمين وهذا مذهب الشافعي و قال ابو حنيفة رح سقط سهمه وسهم ذوي القربى بوفاته وصار الكل مصروفا الى الثلاثة الباقية كما مر ذكره آنفا ١٢ ٨ قوله خمس الخمس وقال ابو حنيفة سقط سهم النبي صلى الله عليه وسلم وسهم ذوي القربى بوفاته وصار الكل مصروفا الى الثلثة لان الخلفاء الاربعة قسموه كذلك والظاهر ان منع الخلفاء كان بناء على انهم مصارفه كمصارف الصدقات ويجوز الاقتصار فيها على صنف واحد سيما وقد ادوهم اغنياء وبه قال مالك ان الامر فيه اے الامام يصرفه الى ما يراه ١٢ ك ٩ قوله فاعلموا ذلك اشار به الى ان جواب الشرط محذوف وقدره من مادة ما قبله وقدره بعضهم بقوله فاقنعوا بذلك جمل اقول وهذا احسن لانه ليس المراد بالعلم العلم المجرد بل المراد العلم المقارن بالعمل والطاعة لامر الله لان العلم المجرد يستوي فيه المؤمن والكافر وما قدره الشارح فيحتاج فيه الى التاويل كما اول بعضهم بان العلم العملي اذا امر به لم يرد منه العلم المجرد لانه مقصود بالعرض والمقصود بالذات هو العمل فتامل وقوله ذلك يعني انه جعل الخمس لهؤلاء فسلموه اليهم واقنعوا بالاخماس الاربعة الباقية ١٢ خطيب ١٠ قوله عطف على بالله اے على مدخول الباء من بالله ففيه مسامحة ١٢ جمل اقول لا يظهر وجه المسامحة بل نص في ابي السعود وغيره انه عطف على الاسم الجليل اے ان كنتم آمنتم بالله وبما انزلنا ١٢ الخ ١١ قوله اذ انتم هذا تذكير لهم بنعمة الله حيث خرجوا الى هذا المكان لا لقصد القتال بل لقصد اخذ العير واجتمعوا على عدوهم وغير ذلك مما ياتي ١٢ ١٢ قوله كائنون بمكان اسفل منكم اشار الى ان الظرف وهو اسفل وقع مع متعلقه خبرا وايضاحه ان الركب مبتدأ واسفل افعل التفضيل استعمل بمعنى صفة لمكان محذوف اقيم مقامه فهو مع متعلقه خبر والجملة حال من الظرف الذي قبله يعني بالعدوة ١٢ جمل ١٣ قوله ليهلك يكفر يشير ان الهلاك والحياة استعير للكفر والايمان والمعنى ليصدر كفر من كفر عن وضوح وبيان لا عن مخالجة شبهة وليصدر اسلام من اسلم عن وضوح وبيان لا عن مخالجة شبهة ١٢ جمل وعبارة ابي السعود ليهلك من هلك عن بينة ويحيى من حي عن بينة اے ليموت من يموت عن بينة عاينها ويعيش من يعيش عن بينة شاهدها لئلا يكون له حجة و معذرة فان واقعة بدر من الآيات الواضحة او ليصدر كفر من كفر وايمان من آمن عن وضوح بينة على استعارة الهلاك والحياة للكفر والايمان ١٢ ١٤ قوله يكفر يعني استعير الهلاك للكفر والحيوة في يحيى للاسلام والمراد من هلك وحي المشارف للهلاك او الحيوة او من هذا حاله في علم الله اذ لو كان المراد حقيقة لكان المعنى ليهلك من هلك فيما مضى ولا معنى له ١٢ ك ١٥ قوله قليلا مفعول ثالث لان راى العلمية تنصب مفعولين فاذا دخلت عليه الهمزة نصبت ثلاثة والمعنى اذكر يا محمد هذه النعمة العظيمة وهي رؤيتك اياهم في المنام قليلا تشجيعا لاصحابك وتثبيتا لهم واشارة الى ضعف الكفار وانهم يهزمون وبهذا اندفع ما يقال ان رؤيا الانبياء حق فكيف يراهم قليلا مع كثرتهم ١٢ صاوی ١٦ قوله قليلا مفعول ثالث لان رأى تنصب مفعولين بلا همزة فاذا دخل عليها الهمزة نصبت ثلاثة والمضارع بمعنى الماضي لان نزول الآية بعد الارادة واشار الشارح لهذا حيث قال فاخبرت به اصحابك فسروا آه ١٢ جمل ١٧ قوله قبل التحام الحرب اے قبل التصاق واختلاط ١٢ ١٨ قوله اراهم اياهم اے اری الكافرين المسلمين ١٩ قوله مثليهم الخ اعلم ان ظاهر هذه العبارة يقتضي ان يكون مرجع الضمير المرفوع في قوله تعالى في آل عمران يرونهم الكفار ومرجع الضمير المنصوب المسلمون وظاهر عبارة المفسر في آل عمران على عكسه كما فسرنا هناك ويمكن توجيه هذه العبارة بحيث لا ينافي ما في آل عمران بان يكون المعنى بهذا التقليل الكفار ما نظر المسلمين قبل الحرب فاما عند وقوع الحرب فارى المسلمون الكفار مثل المسلمين اى فانهم كانوا نحو الف ثلثة امثالهم وهذا اذا اول قوله مثليهم بالاكثر كما نقل المفسر اما اذا ابقي على حقيقته كما مثل الواحدي وجعل مرجع المرفوع في يرونهم المسلمون لا ينافي قوله تعالى يقللهم في اعينكم فانهم اراهم مثليهم وهم كانوا ثلثة امثالهم قال الواحدي في سورة آل عمران يرى المسلمون المشركين مثليهم وهم كانوا ثلثة امثالهم ولكن الله قللهم في اعينهم على قدر ما اعلمهم ليهزموهم لتقوى قلوبهم وذلك ان الله كان قد اعلم المسلمين ان المائة منهم تغلب المائتين من الكفار ١٢ ك ٢٠ قوله واذكروا الله كثيرا او في تفسير هذا الذكر قولان احدهما ان يكونوا بقلوبهم ذاكرين الله وبالسنتهم ذاكرين الله قال ابن عباس امر الله اولياءه بذكره في اشد احوالهم تنبيها على ان الانسان لا يجوز ان يخلي قلبه ولسانه عن ذكر الله ولو ان رجلا اقبل من المغرب الى المشرق ينفق الاموال سخاء والآخر من المشرق الى المغرب يضرب بسيفه في سبيل الله كان الذاكر لله اعظم اجرا والقول الثاني ان المراد من هذا الذكر الدعاء

النصر والظفر لان ذلك لا يحصل الا بمعونة الله تعالى عز وجل ١٢ كبير. ٢١ التقييد بالكفر بقرينة ان المؤمنين ما كانوا يلقون للقتال الا الكفار ١٢ ك.

٥١ قوله ريحكم ودولتكم والريح مستعارة للدولة شبهها في نفوذ اثرها بالريح ثم ادخل المشبه في جنس المشبه به ادعاء واطلق اسم المشبه به على المشبه خطيب وفي القاموس ان الريح يطلق ويراد به القوة والغلبة والرحمة والنصرة والدولة ١٢ ٥٢ قوله ودولتكم الدولة في الحرب بفتح الدال وجمعها دول بكسر الدال واما دولة المال فبضم الدال وجمعها دول بضم الدال ١٢ صاوي ٥٣ قوله ليمنعوا غيرهم اي ليمنعوا المسلمين عنها ولم يرجعوا معطوف على خرجوا اي بل ماتوا واسروا بعد نجاة العير ١٢ ٥٤ قوله ولم يرجعوا نزلت في المشركين حين اقبلوا الى بدر ولهم بغي وفخر فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اللهم هذه قريش قد اقبلت بفخرها وخيلائها تحادك وتكذب رسولك اللهم فنصرك الذي وعدتني قالوا ولما رأى ابو سفيان انه قد احرز عيره ارسل الى قريش انكم انما خرجتم لتمنعوا عيركم فقد نجاها الله فارجعوا فقال ابو جهل والله لا نرجع حتى نرد بدرا وكان بدر موسما من مواسم العرب تجتمع لهم بها سوق كل عام فيقيموا بها ثلاثا فننحر الجزر ونطعم الطعام ونسقي الخمر وتضرب علينا القيان وتسمع بها العرب فلا يزالون يهابوننا ابدا فوافوها فسقوا بها كؤوس المنايا مكان الخمر وناحت عليهم النوائح مكان القيان فنهى الله عباده المؤمنين ان يكونوا مثلهم وامرهم باخلاص النية والحسبة في نصر دينه ومؤازرة نبيه صلى الله عليه وسلم ١٢

فتفشلوا تجبنوا وتذهب ريحكم قوتكم ودولتكم واصبروا ان الله مع الصبرين ○ بالنصر و
العون ولا تكونوا كالذين خرجوا من ديارهم ليمنعوا غيرهم ولم يرجعوا بعد نجاتها بطرا ورئاء
الناس حيث قالوا لا نرجع حتى نشرب الخمور وننحر الجزور وتضرب علينا القيان ببدر فيتسامع بذلك
الناس ويصدون الناس عن سبيل الله والله بما يعملون بالياء والتاء محيط ○ علما فيجازيهم به
واذكر اذ زين لهم الشيطن ابليس اعمالهم بان شجعهم على لقاء المسلمين لما خافوا الخروج
من اعدائهم بني بكر وقال لهم لا غالب لكم اليوم من الناس واني جار لكم من كنانة وكان اتاهم
في صورة سراقة بن مالك سيد تلك الناحية فلما تراءت التقت الفئتن المسلمة والكافرة ورأى
الملئكة وكان يده في يد الحارث بن هشام نكص رجع على عقبيه هاربا وقال لما قالوا له اتخذلنا
على هذه الحال اني بريء منكم من جواركم اني ارى ما لا ترون من الملئكة اني اخاف الله ان
يهلكني والله شديد العقاب ۵ اذ يقول المنفقون والذين في قلوبهم مرض ضعف اعتقاد ع ٦ ٢
غر هؤلاء اي المسلمين دينهم اذ خرجوا مع قلتهم يقاتلون الجمع الكثير توهما انهم ينصرون
بسببه قال تعالى في جوابهم ومن يتوكل على الله يثق به يغلب فان الله عزيز غالب على امره
حكيم ○ في صنعه ولو ترى يا محمد اذ يتوفى بالياء والتاء الذين كفروا الملئكة يضربون حال
وجوههم وادبارهم بمقامع من حديد ويقولون لهم ذوقوا عذاب الحريق ○ اي النار وجواب لو
لرأيت امرا عظيما ذلك التعذيب بما قدمت ايديكم عبر بها دون غيرها لان اكثر الافعال تزاول بها
وان الله ليس بظلام اي بذي ظلم للعبيد ○ فيعذبهم بغير ذنب داب هؤلاء كداب كعادة ال فرعون
اى دأبهم كداب آل فرعون ١٢
والذين من قبلهم كفروا بايت الله فاخذهم الله بالعقاب بذنوبهم جملة كفروا وما بعدها
مفسرة لما قبلها ان الله قوي على ما يريده شديد العقاب ○ ذلك اي تعذيب الكفرة بان اي بسبب
ان الله لم يك مغيرا نعمة انعمها على قوم مبدلا لها بالنقمة حتى يغيروا ما بانفسهم يبدلوا نعمتهم
كفرا كتبديل كفار مكة اطعامهم من جوع وامنهم من خوف وبعث النبي صلى الله عليه وسلم اليهم
بالكفر والصد عن سبيل الله وقتال المؤمنين وان الله سميع عليم ○ كداب ال فرعون والذين
من قبلهم كذبوا بايت ربهم فاهلكنهم بذنوبهم واغرقنا ال فرعون ج قومه معه
وكل من الامم المكذبة كانوا ظلمين ○ ونزل في قريظة ان شر الدواب

٥٥ قوله حيث قالوا لا نرجع وذلك انهم لما بلغوا الجحفة واتاهم رسول ابي سفيان وقال لهم ارجعوا فقد سلمت عيركم فقال ابو جهل لا والله حتى نقدم بدرا ونشرب بها الخمر الخ كما بينه الشارح ١٢ صاوي ٥٦ قوله الجزر ودرجزور وشتر كذا في الصراح وقوله تضرب علينا اي تضرب على رؤوسنا بالدفوف وقوله قيان جمع قينة وهي الجارية المغنية ١٢ ٥٧ قوله فيتسامع بذلك اي فيثنوا عليهم بالشجاعة والسماحة ١٢ بيضاوي ٥٨ قوله ويصدون عن سبيل الله معطوف على بطرا ان جعل مصدرا في موضع الحال وكذا ان جعل مفعولا لكن على تاويل المصدر الخ بيضاوي اي وصدوا عن سبيل الله وانما اوله بما ذكر لان الجملة لا تكون مفعولا له ونكتة التعبير بالاسم اولا ثم الفعل ان البطر والرياء كانا دأبهم بخلاف الصد فانه تجدد لهم في زمن النبوة الخ شهاب ١٢ جمل ٥٩ قوله اذ زين لهم اي المشركين ١٢ ٦٠ قوله لما خافوا الخروج يعني ان المشركين حين ارادوا المسير الى بدر خافوا من بني بكر بن كنانة لانهم كانوا قتلوا منهم واحدا فلم يأمنوا ان يأتوهم من ورائهم فتصور لهم ابليس بصورة سراقة بن مالك بن جعشم وهو من بني بكر بن كنانة وكان من اشرافهم في جند من الشياطين ومعه راية وقال لا غالب لكم اليوم من الناس واني جار لكم مجيركم من بني كنانة ١٢ تفسير كبير ٦١ قوله جار لكم اي مجيركم وناصركم ومعينكم ودافع عنكم ١٢ ٦٢ قوله من كنانة اي التي هي بنو بكر قال ابن عباس جاء ابليس يوم بدر في جند من الشياطين معه راية في صورة رجل من رجال بني مدلج سراقة بن مالك بن جعشم فقال الشيطان للمشركين لا غالب لكم اليوم من الناس ١٢ صاوي ٦٣ قوله الحارث بن هشام اي اخي ابي جهل وكان مشركا ثم اسلم بعد ذلك ١٢ ٦٤ قوله نكص على عقبيه انتزع يده من يد الحارث حتى اسقطه نفسه في البحر فقال يا رب وعدك الذي وعدتني ١٢ ك ٦٥ قوله اتخذلنا اي اتترك نصرتنا في هذه الحال فعل بمعنى في اجعل والخذلان ضد النصر ١٢ ديوان ٦٦ قوله ان يهلكني اي بتسليط الملئكة علي ان قلت انه من المنظرين فكيف يخاف الهلاك حينئذ اجيب بانه لشدة ما رأى من الهول نسي الوعد بانه من المنظرين واما اشار له المفسر جواب عما يقال ان الشيطان لا خوف عنده والا لما كفر واضل غيره اجيب ايضا ان اخاف الله كذب ولا مانع من ذلك ١٢ صاوي ٦٧ قوله ضعف اعتقاد اي الذين لم يطمئنوا بالايمان بعد وبقي في قلوبهم شبهة ١٢ بيضاوي ٦٨ قوله توهما معمول لخرجوا وقوله بسببه اي بسبب الدين ١٢ ٦٩ قوله يثق به تفسير ليتوكل على الله وقوله يغلب تقدير لجواب الشرط اي ومن يتوكل على الله يغلب وقوله فان الله الخ تعليل لهذا المحذوف ١٢ جمل بتغيير يسير ٧٠ قوله بمقامع مقامع جمع المقمعة كمكنسة العمود من حديد او كالمحجن يضرب به راس الفيل او خشبة يضرب بها الانسان على راسه جمعه مقامع المحجن العصا المعوجة وكل معطوف معوج ١٢ قاموس ٧١ قوله ويقولون اي عطف على يضربون باضمار القول اي يقولون ١٢ بيضاوي ٧٢ قوله عبر بها دفع بذلك ما يقال ان اذاقة العذاب حاصلة بسبب ما فعلوا بجميع اعضائهم فلم خصت الايدي فاجاب بما ذكر وبعضهم فسر الايدي بالقدرة جمع قدرة فيكون المعنى ذلك بسبب ما قدمته قدرتكم وكسبكم فان اليد تطلق ويراد بها القدرة قال الله تعالى يد الله فوق ايديهم ١٢ صاوي ٧٣ قوله بذي ظلم دفع بذلك ما يتوهم من ظاهر الآية ان اصل الظلم ثابت من الله والمنفي كثرته فاجاب المفسر بان هذه الصيغة ليست للمبالغة وحينئذ فقد انتفى اصل الظلم بل لا يريده اصلا قال الله تعالى وما الله يريد ظلما للعباد لان الارادة لا تتعلق الا بالجائز والظلم من الله مستحيل عقلا لان حقيقة التصرف في ملك الغير من غير اذنه ولا يتصور العقل ملكا لغير الله ١٢ صاوي ٧٤ قوله داب هؤلاء اشار به الى ان الكاف في كداب متعلقة بما قبلها وان محلها الرفع على انها خبر مبتدأ محذوف والجملة استيناف ١٢ ٧٥ قوله فلا قبلها وهو داب هؤلاء كداب آل فرعون وعبارة ابي السعود وقوله تعالى كفروا بايات الله وقوله فاخذهم الله تفسير لدابهم الذي فعلوه لا لداب آل فرعون ونحوهم كما قيل وعبارة الجمل وقوله لما قبلها وهو الداب والعادة اي عادة الامم الماضية المكذبة ان يكفروا فياخذهم الله بذنوبهم ١٢ ٧٦ قوله بالنقمة بكسر النون وسكون القاف ضد النعمة ونزل في قريظة ١٢ ك ٧٧ قوله يبدلوا نعمتهم كفرا اي يبدلوا ما بهم من الحال الى حال اسوء منه فلا يرد ان قريشا لم تكن لهم حال مرضية فيغيروها الى حال مسخوطة لان قوله تعالى ما بانفسهم يعم الحال المرضية والقبيحة فكما تغير الحال المرضية الى المسخوطة كذلك تغير الحال المسخوطة الى ما هو اسوء منها واولئك كانوا قبل بعثة الرسول كفرة عبدة اصنام فلما بعث النبي بالآيات البينات كذبوه وعادوه وتحزبوا على اراقة دمه فغير الله نعمة امهالهم بمعاجلتهم بالعذاب ١٢ ج ٧٨ قوله كداب آل فرعون الخ في محل النصب على انه نعت لمصدر محذوف اي حتى يغيروا ما بانفسهم تغييرا كائنا كداب آل فرعون اي كتغيرهم على ان دابهم عبارة عما فعلوه فقط كما هو الانسب بمفهوم الداب ابو السعود فان قيل ما فائدة تكرير هذه الآية مرة ثانية اجيب بان فيها فوائد منها ان الكلام الثاني يجري مجرى التفصيل للكلام الاول لان الكلام الاول فيه ذكر اخذهم وفي الثاني ذكر اغراقهم وذلك تفصيل ومنها ان الاولى بسببية التكذيب والنقم بسبب تغييرهم ما بانفسهم ١٢ خطيب ٧٩ قوله فاهلكناهم بذنوبهم اي اهلكنا بعضهم بالرجفة وبعضهم بالخسف وبعضهم بالحجارة وبعضهم بالريح وبعضهم بالمسخ كذلك اهلكنا كفار قريش بالسيف ١٢ ج ٨٠ قوله ونزل الخ كذا روي عن ابن عباس والكلبي ومقاتل ١٢ كمالين ؛

عِنْدَ اللّٰهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ○ اَلَّذِيْنَ عَاهَدْتَّ مِنْهُمْ ان لا يعينوا المشركين ثُمَّ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَهُمْ فِيْ كُلِّ مَرَّةٍ عاهدوا فيها وَّهُمْ لَا يَتَّقُوْنَ ○ الله في غدرهم فَاِمَّا فيه ادغام نون ان الشرطية في ما الزائدة تَثْقَفَنَّهُمْ تجدنهم فِي الْحَرْبِ فَشَرِّدْ فرق بِهِمْ مَّنْ خَلْفَهُمْ من المحاربين بالتنكيل بهم والعقوبة لَعَلَّهُمْ اى الذين خلفهم يَذَّكَّرُوْنَ ○ يتعظون بهم وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ عاهدوك خِيَانَةً في العهد بامارة تلوح لك فَانْبِذْ اطرح عهدهم اِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَآءٍ حال اى مستويا انت وهم في العلم بنقض العهد بان تعلمهم به لئلا يتهموك بالغدر اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْخَآئِنِيْنَ ○ ونزل فيمن افلت يوم بدر وَلَا تَحْسَبَنَّ يا محمد الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَبَقُوْا الله اى فاتوه اِنَّهُمْ لَا يُعْجِزُوْنَ ○ لا يفوتونه وفي قراءة بالتحتانية فالمفعول الاول محذوف اى انفسهم وفي اخرى بفتح ان على تقدير اللام وَاَعِدُّوْا لَهُمْ لقتالهم مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ قال صلى الله عليه وسلم هي الرمي رواه مسلم وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ مصدر بمعنى حبسها في سبيل الله تُرْهِبُوْنَ تخوفون بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ اى كفار مكة وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ اى غيرهم وهم المنافقون او اليهود لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ جزاؤه وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ○ تنقصون منه شيئا وَاِنْ جَنَحُوْا مالوا لِلسَّلْمِ بكسر السين وفتحها الصلح فَاجْنَحْ لَهَا وعاهدهم قال ابن عباس هذا منسوخ باية السيف ومجاهد مخصوص باهل الكتاب اذ نزلت في بني قريظة وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ثق به اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ للقول الْعَلِيْمُ ○ بالفعل وَاِنْ يُّرِيْدُوْا اَنْ يَّخْدَعُوْكَ بالصلح ليستعدوا لك فَاِنَّ حَسْبَكَ كافيك اللّٰهُ هُوَ الَّذِيْۤ اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ ○ وَاَلَّفَ جمع بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ بعد الاحن لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ بقدرته اِنَّهٗ عَزِيْزٌ غالب على امره حَكِيْمٌ ○ لا يخرج شيء عن حكمته يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَحسبك مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ○ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ حث الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ للكفار اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ صٰبِرُوْنَ يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ منهم وَاِنْ يَّكُنْ بالياء والتاء مِّنْكُمْ مِّائَةٌ يَّغْلِبُوْۤا اَلْفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاَنَّهُمْ اى بسبب انهم قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ○ وهذا خبر بمعنى الامر اى ليقاتل العشرون منكم المائتين والمائة الالف ويثبتوا لهم ثم نسخ لما كثروا بقوله اَلْئٰنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا

---

٥١ قوله عند الله الذين كفروا بعد ما شرح احوال المهلكين من شرار الكفرة شرع في بيان احوال الباقين منهم وتفصيل احكامهم وقوله عند الله اے في حكمه وقضائه وقوله الذين كفروا اے اصروا على الكفر ولجوا فيه جعل شر الدواب لا شر الناس ايماء الى انهم بمعزل في مجانستهم وانما هم من جنس الدواب ومع ذلك هم شر من جميع افرادها لانه نطق به قوله تعالى ان هم الا كالانعام بل هم اضل ١٢ ج ٥٢ قوله الذين عاهدت الخ قال ابن عباس هم قريظة فانهم نقضوا عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم واعانوا عليه المشركين بالسلاح في يوم بدر ثم قالوا اخطانا فعاهدهم مرة اخرى فنقضوه ايضا يوم الخندق ١٢ كبير ٥٣ قوله عاهدوا فيها الخ عاهدهم النبي صلى الله عليه وسلم ان لا يعاونوا عليه فاعانوا المشركين يوم بدر بالسلاح وقالوا نسينا واخطانا فعاهدهم ثانيا فنكثوا واعانوهم عليه يوم الخندق ١٢ ك ٥٤ قوله تجدنهم اے تجدن هؤلاء الذين نقضوا العهد وقوله من خلفهم اے من وراءهم من اهل مكة واليمن وغيرهما فيخافون ان تفعل بهم تفعل بهؤلاء ١٢ خطيب فمعنى الآية انك ان ظفرت في الحرب بهؤلاء الكفار الذين ينقضون العهد فافعل بهم فعلا يفرق بهم من خلفهم يعني اكثر قتلهم بحيث يغلب المهابة على كفار سواهم بعدهم ١٢ احمدى والكبير ٥٥ قوله فرق بهم اے فرق غيرهم من محاربتك بالتنكيل لهم والعقوبة حتى لا يجترئ عليك احد بعدهم اعتبارا واتعاظا بحالهم قال ابن عباس شدد عقوبتهم حتى يخاف آخرون ١٢ ك ٥٦ قوله واما تخافن الخ خطاب عام للمسلمين وولاة الامور وان كان اصل نزولها في قريظة ١٢ صاوى ٥٧ قوله فانبذ اليهم الخ اے اعلمهم بان لا عهد لهم بعد اليوم فشبه العهد بالشئ الذي يرمى وطوى ذكر المشبه به ورمز له بشئ من لوازمه وهو النبذ فاثباته تخييل ١٢ صاوى ٥٨ قوله على سواء اے على استواء منك ومنهم في العلم بنقض العهد وهو حال من النابذ والمنبوذ اليهم اے حاصلين على استواء في العلم ١٢ مدارك ٥٩ قوله نزل فيمن افلت اے في الكفار الذين خلصوا وهربوا وهذا تسلية لرسول الله صلى الله عليه وسلم واصحابه حيث حزنوا على نجاة من نجا من الكفار وكان غرضهم استيصالهم بالقتل والاسر ١٢ صاوى ٦٠ قوله ولا تحسبن الخطاب لرسول الله والمعنى لا تظن يا محمد الذين كفروا فائتين الله وفارين من عقابه انهم لا يعجزون وهذا وان كان في اهل بدر الا ان العبرة بعموم اللفظ لا بخصوص السبب وحسب تعدى للمفعولين الاول الذين كفروا والثاني جملة سبقوا ١٢ صاوى ٦١ قوله اے فاتوه اے فاتوا عذابه وخلصوا ونجوا ١٢ ٦٢ قوله اے انفسهم والمعنى لا يحسبن الذين كفروا انفسهم سابقين فائتين من عذابنا ١٢ جمل ٦٣ قوله على تقدير اللام اے لانهم لا يعجزون ١٢ ٦٤ قوله من قوة الخ في المراد بالقوة اقوال احدها انها الحصون الثاني الرمي وقد جاءت مفسرة به عن النبي صلى الله عليه وسلم فيما رواه عقبة بن عامر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو على المنبر يقول واعدوا لهم ما استطعتم من قوة الا ان القوة الرمي ثلاثا الثالث ان المراد بالقوة جميع ما يتقوى به في الحرب على العدو فكل ما هو آلة يستعان به في الجهاد فهو من جملة القوة المامور باعدادها وقوله صلى الله عليه وسلم الا ان القوة الرمي لا ينفي كون غير الرمي انه من القوة فهو كقوله صلى الله عليه وسلم الحج عرفة وقوله الندم توبة فهذا لا ينفي اعتبار غيره بل يدل على ان هذا المذكور من افضل المقصود واجله فكذا هاهنا يحمل معنى الآية على الاستعداد للقتال في الحرب وجهاد العدو بجميع ما يمكن من الآلات كالرمي بالنبل والنشاب والسيف والدرع وتعليم الفروسية كل ذلك مامور به لانه من فروض الكفايات ١٢ جمل ٦٥ قوله اے كفار مكة الخ خصوا باسم العدو وان كان سائر الكفار اعداء لغاية عتوهم ومجاوزتهم الحد في العداوة ١٢ جمل ٦٦ قوله او اليهود اے او الجن كما اخرجه الطبراني مرفوعا وروي ان الشيطان لا يقرب صاحب فرس ولا دارا فيها فرس عتيق ١٢ ك ٦٧ قوله فاجنح لها اے للصلح وتانيث الضمير لحمل السلم على نقيضها اے الحرب ١٢ ك ٦٨ قوله وان يريدوا ان يخدعوك جواب الشرط محذوف اے فصالح ولا تخش منهم لان حسبك الله وفي الخازن وان يريدوا ان يخدعوك يعني يغدروا بك قال مجاهد يعني بني قريظة والمعنى ان ارادوا باظهار الصلح خديعتك لتكف عنهم فان حسبك الله يعني فان الله كافيك بنصره ومعونته ١٢ ج ٦٩ قوله والف بين قلوبهم وذلك ان العرب كان فيهم من الحمية الشديدة والانفة العظيمة والانفس القوية والعصبية والانطباع على الضغينة في ادنى شئ حتى لو ان رجلا من قبيلة لطم لطمة واحدة قاتل عنه اهل قبيلته حتى يدركوا ثاره فلما بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم فيهم وآمنوا به واتبعوه انقلبت تلك الحالة فائتلفت قلوبهم واستجمعت كلمتهم وزالت حمية الجاهلية من قلوبهم وابدلت تلك الضغائن والتحاسد بالمودة والمحبة لله وفي الله واتفقوا على الطاعة وصاروا انصارا واعوانا لرسول الله يقاتلون عنه ويحمونه وهم الاوس والخزرج وكانت بينهم في الجاهلية حروب عظيمة ومعاداة شديدة ثم زالت تلك الحروب وحصلت الالفة والمحبة وهذا ما لا يقدر عليه الا الله وصار ذلك معجزة لرسول الله فذلك قوله تعالى ما الفت بين قلوبهم ولكن الله الف بينهم بقدرته ١٢ ج ٧٠ قوله بعد الاحن جمع احنة وهي العداوة والشحناء التي كانت بين الاوس والخزرج ١٢ صاوى ٧١ قوله يا ايها النبي حسبك الله الخ عن ابن عباس رضي الله عنه نزلت في اسلام عمر رض قال سعيد بن جبير اسلم مع النبي صلى الله عليه وسلم ثلاثة وثلاثون رجلا وست نسوة ثم اسلم عمر فنزلت هذه الآية كما في تفسير الكبير ومعالم التنزيل وغيرهما وقوله من اتبعك في محل النصب على انه مفعول معه ١٢ ابو السعود ٧٢ قوله من اتبعك الخ قال سعيد بن جبير اسلم مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاث وثلثون رجلا وست نسوة ثم اسلم عمر بن الخطاب فتم به الاربعون فنزلت هذه الآية واختلفوا في محل من فقال اكثر المفسرين محله خفض عطفا على الكاف في قوله تعالى حسبك فمعناه حسبك الله وحسب من اتبعك وقال بعضهم هو رفع عطفا على اسم الله معناه حسبك الله ومتبعوك من المؤمنين ١٢ معالم ٧٣ قوله صابرون اے محتسبون اجرهم عند الله وهذا خبر بمعنى الامر لقلة المؤمنين وكثرة الكافرين وحكمة ذلك التكليف ان المسلمين وليهم الله معتمدون عليه متوكلون عليه فبذلك الوصف كان الواحد مكلفا بقتال عشرة واما الكفار فلا ناصر لهم وهم معتمدون على قوتهم وذلك داع للضعف والهزيمة وفي الآية من المحسنات البديعية الاحتباك هو الحذف من كل نظير ما اثبت في الآخر فقد اثبت صابرون في الاول وحذف الذين كفروا منه واثبت الذين كفروا في الثاني وحذف لفظ الصبر ١٢ صاوى ٧٤ قوله حسبك يكفيك اے انت في محل الرفع عطفا على اسم الله وقيل في محل النصب على المفعول معه قيل الآية نزلت عند اسلام عمر مع النبي صلى الله عليه وسلم ثلثة وثلثون رجلا وست نسوة وقيل نزلت ببدر فالمراد بالمومنين الذين كانوا حاضرين وقعتها فيكون في ذلك مدح عظيم لهم ودليل على شرفهم ويؤخذ من ذلك ان المؤمنين اذا اجتمعت قلوبهم مع شخص لا يخذلون ابدا وليس في ذلك اعتماد على غير الله لان المؤمنين ما التفت لهم الا لايمانهم وكونهم حزب الله فرجع الامر لله وقيل نزلت في اسلام عمر بن الخطاب رضي الله عنه بعد اسلام ثلاثة وثلاثين رجلا وست نسوة فيكون متمما للاربعين فعلى الاول الآية مدنية كبقيتها وعلى الثاني تكون الآية مكية اثناء سورة مدنية ولا مانع من انها نزلت مرتين مرة بمكة يوم اسلام عمر ومرة بالمدينة في اهل بدر ١٢ صاوى

بضم الضاد وفتحها عن قتال عشرة امثالكم فَإِنْ تَكُنْ بالياء والتاء مِّنْكُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ يَّغْلِبُوْا
مِائَتَيْنِ منهم وَإِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ اَلْفٌ يَّغْلِبُوْٓا اَلْفَيْنِ بِاِذْنِ اللّٰهِ بارادته وهو خبر بمعنى الامر اي
لتقاتلوا مثليكم وتثبتوا لهم وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝ بعونه ونزل لما اخذوا الفداء من اسرى بدر
مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ بالتاء والياء لَهٗٓ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِي الْاَرْضِ يبالغ في قتل الكفار تُرِيْدُوْنَ
ايها المؤمنون عَرَضَ الدُّنْيَا حطامها باخذ الفداء وَاللّٰهُ يُرِيْدُ لَكُمُ الْاٰخِرَةَ اي ثوابها بقتلهم وَاللّٰهُ
عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ وهذا منسوخ بقوله فاما منا بعد واما فداء لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ باحلال الغنائم
والاسرى لكم لَمَسَّكُمْ فِيْمَآ اَخَذْتُمْ من الفداء عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ فَكُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَيِّبًا وَّاتَّقُوا اللّٰهَ
ع اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّمَنْ فِيْٓ اَيْدِيْكُمْ مِّنَ الْاَسْرٰٓى وفي قراءة من الاسارى اِنْ يَّعْلَمِ
اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ خَيْرًا ايمانا واخلاصا يُّؤْتِكُمْ خَيْرًا مِّمَّآ اُخِذَ مِنْكُمْ من الفداء بان يضعفه لكم في
الدنيا ويثيبكم في الاخرة وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذنوبكم وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَاِنْ يُّرِيْدُوْا اي الاسرى خِيَانَتَكَ
بما اظهروا من القول فَقَدْ خَانُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ قبل بدر بالكفر فَاَمْكَنَ مِنْهُمْ ببدر قتلا واسرا فليتوقعوا
مثل ذلك ان عادوا وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بخلقه حَكِيْمٌ ۝ في صنعه اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ
وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وهم المهاجرون وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا النبي وَّنَصَرُوْٓا وهم الانصار اُولٰٓئِكَ بَعْضُهُمْ
اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ في النصرة والارث وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يُهَاجِرُوْا مَا لَكُمْ مِّنْ وَّلَايَتِهِمْ بكسر الواو وفتحها مِّنْ
شَيْءٍ فلا ارث بينكم وبينهم ولا نصيب لهم في الغنيمة حَتّٰى يُهَاجِرُوْا وهذا منسوخ باٰخر السورة وَاِنِ اسْتَنْصَرُوْكُمْ
فِي الدِّيْنِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ لهم على الكفار اِلَّا عَلٰى قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ عهد فلا تنصروهم
عليهم ولا تنقضوا عهدهم وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ في النصرة والارث
فلا ارث بينكم وبينهم اِلَّا تَفْعَلُوْهُ اي تولي المؤمنين وقطع الكفار تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ وَفَسَادٌ
كَبِيْرٌ ۝ بقوة الكفر وضعف الاسلام وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا
وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝ في الجنة وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْ بَعْدُ اي بعد
السابقين الى الايمان والهجرة وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا مَعَكُمْ فَاُولٰٓئِكَ مِنْكُمْ ايها المهاجرون والانصار و
اُولُوا الْاَرْحَامِ ذوو القرابات بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ في الارث من التوارث بالايمان والهجرة المذكورة
ربع في الاية السابقة فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ اللوح المحفوظ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ ومنه حكمة الميراث سورة التوبة

تعليقات جديدة من التفاسير المعتبرة لحل جلالين

٥١ قوله عن قتال عشرة امثالكم ولا ينافيه ما روى البخاري عن ابن عباس لما نزلت ان يكن منكم عشرون صابرون آه شق ذلك على المسلمين حين فرض ان لا يفر واحد من عشرة فجاء التخفيف لانه يحتمل كون كل من الكثرة والمشقة سببا التخفيف ١٢ ك ٥٢ قوله لما اخذوا الفداء من اسرى بدر وكانوا سبعين رجلا منهم العباس وعقيل فاستشار فيهم النبي صلى الله عليه وسلم فقال ابو بكر رض اهلك وقومك وقد اعطاك الله الظفر فاستبقهم واني ارى ان تاخذوا الفداء منهم فيكون قوة لنا على الكفار وعسى الله ان يهديهم بك وقال عمر اضرب اعناقهم فاخذوا الفداء فنزلت فقال النبي صلى الله عليه وسلم لو نزل العذاب لما نجا منه غير عمر ١٢ ك ٥٣ قوله حتى يثخن من الثخانة والكثافة والصلابة فاستعمل ههنا لازم المعنى الاصلي وهو القوة اللازمة لما ذكره بقوله يبالغ الخ اي حتى تظهر شوكته وقوة المسلمين ١٢ جمل وابو السعود ٥٤ قوله والله يريد الآخرة المراد بالارادة ههنا الرضى وعبر بها للمشاكلة فلا يرد ان الآية تدل على عدم وقوع مراد الله تعالى وهو خلاف مذهب اهل السنة ١٢ ج ٥٥ قوله وهذا اي ما استفيد مما سبق وهو تحريم فداء الاسرى وتعين قتلهم منسوخ بقوله الخ قال في التفسير الاحمدي ثم رجعنا الى اصل المسئلة فنقول ان الحكم المذكور وهو وجوب القتل فقط وعدم جواز الافتداء انما كان في بدء الاسلام والمشروع الآن عندنا هو التخيير بين القتل والاسترقاق والمن والفداء كما سنذكر في سورة محمد ان شاء الله تعالى انتهى وهكذا في ابي السعود واما ما قال صاحب الكمالين وبه اخذ الشافعي رح وقال ابو حنيفة انه يتعين له القتل والاسترقاق وآية المن منسوخ بقوله تعالى فاقتلوا المشركين الخ فخالف لهذا النقل فلا اعلم من اين قال ١٢ ٥٦ قوله لولا كتاب الخ لولا حرف امتناع لوجود وكتاب مبتدأ وجملة من الله صفة وكذا قوله سبق والخبر محذوف تقديره موجود والمعنى لولا وجود حكم من الله مكتوب باحلال الغنائم لمسكم الخ فهو عتاب على ترك الاولى لا على فعل نهي عنه تنزيها لرسول الله عن مثل ذلك ١٢ صاوي ٥٧ قوله باحلال الغنائم او بان لا يعاقب المخطي في اجتهاده وان لا يعذب اهل بدر او قوما لم يصرح لهم بالنهي او بالعفو عن هذه الواقعة ١٢ ك ٥٨ قوله لمسكم الخ قال الحسن والمجاهد لولا كتاب من الله سبق انه لا يعذب احدا ممن شهد بدرا مع النبي صلى الله عليه وسلم قال ابن اسحق لم يكن من المؤمنين الا احب الغنائم الا عمر بن الخطاب فانه اشار على رسول الله صلى الله عليه وسلم بقتل الاسرى وسعد بن معاذ قال يا رسول الله كان الاثخان في القتل احب الي من استبقاء الرجال فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو نزل من السماء عذاب ما نجا منه غير عمر بن الخطاب وسعد بن معاذ ١٢ خطيب ٥٩ قوله يا ايها النبي الخ روي انه قال جماعة من الاسارى للنبي صلى الله عليه وسلم منهم العباس انا كنا مسلمين وانما اخرجنا كرها فنزل وروى ابو داود عن ابن عباس انه صلعم جعل فداء اهل الجاهلية يوم بدر اربعمائة وادعى العباس انه لا مال له فقال له النبي صلعم فاين المال الذي دفنته انت وام الفضل وقلت لها ان اصبت في سفري فهذا للنبي الفضل وعبد الله وقثم فقال والله اني اعلم انك رسول الله ما علمه الا انا وام الفضل قال العباس فابدلني خيرا من ذلك الآن عشرون عبدا ان ادناهم ليضارب في عشرين الفا واني ارجو من الله المغفرة ١٢ ك ٦٠ قوله بما اظهروا من القول اي قولهم رضينا بالاسلام كذا في الجمل وقوله فامكن منهم اي امكنك منهم ١٢ ٦١ قوله من القول اي التلفظ بالاسلام على خلاف باطنهم ١٢ كما ٦٢ قوله فليتوقعوا الخ هذا في الحقيقة جواب الشرط الذي هو قوله وان يريدوا خيانتك وقوله مثل ذلك اي امكانك منهم قتلا واسرا ١٢ ٦٣ قوله ان الذين آمنوا وهاجروا اي سبق لهم الايمان والانتقال مع رسول الله من مكة الى المدينة وهم السابقون الاولون الذين حضروا الغزوات قبل الفتح الذين قال الله فيهم للفقراء المهاجرين الذين اخرجوا من ديارهم الى آخر الآية ١٢ صاوي ٦٤ قوله في النصرة والارث اي فالمهاجري ينصر الانصاري وبالعكس وان كانا اجنبيين وكذلك الارث كان اولا بين المهاجرين والانصار بسبب الهجرة والمواخاة التي عقدها رسول الله صلى الله عليه وسلم بينهما فكان المهاجري يرث الانصاري الذي اخاه وبالعكس حتى نسخ بقوله تعالى واولوا الارحام الآية هذا مضمون ابي السعود وغيره ١٢ ٦٥ قوله بكسر الواو اي لحمزة قوله وفتحها اي للباقين قال الزمخشري في الكشاف الولاية بالفتح النصرة وبالكسر السلطان والملك ١٢ ك ٦٦ قوله ولا نصيب لهم في الغنيمة الاولى اسقاط هذه العبارة لما هو معلوم ان الغنيمة انما يستحق بقتال الكفار وهؤلاء لم يقاتلوا ١٢ جمل ٦٧ قوله بآخر السورة هو قوله واولوا الارحام بعضهم اولى ببعض ١٢ ٦٨ قوله وان استنصروكم اي من اسلم ولم يهاجر قوله فعليكم النصر اي ان وقع بينهم وبين الكفار قتال وطلبوا معونة فواجب عليكم ان تنصروهم على الكافرين الخ ١٢ مدارك ٦٩ قوله الا تفعلوه ان شرطية ادغمت في لا النافية وتفعلوه فعل الشرط مجزوم بان وتكن جواب الشرط ١٢ جمل ٧٠ قوله والذين آمنوا وقوله والذين آووا الخ هذان القسمان عين ما ذكرا اولا بقوله تعالى ان الذين آمنوا الخ ولا تكرار لما ان الاول لايجاد التفاضل بينهم وزعم بعضهم ان هذه الجملة تكرار للتي قبلها وليس كذلك فان التي قبلها تضمنت ولاية بعضهم البعض وتقسيم المؤمنين الى اقسام ثلثة وبيان حكمهم في ولايتهم وتناصرهم وهذه تضمنت الثناء والتشريف والاختصاص وما آل اليه حالهم من المغفرة والرزق الكريم ١٢ ج، ٧١ قوله من بعد اي بعد الحديبية قبل الفتح ولانه بعد الفتح لا هجرة ١٢ صاوي ٧٢ قوله وهاجروا اي لاحقين للسابقين وعن ابن عباس رضي الله عنهما انهم من هاجر بعد الحديبية قال وهي الهجرة الثانية ١٢ خطيب ٧٣ قوله فاولئك منكم اي محسوبون منكم وفي الآية دليل على ان المهاجرين الاولين اعلى واجل من المتاخرين بالهجرة لان الله الحقهم بهم ومن المعلوم ان المفضول يلحق بالفاضل ١٢ صاوي ٧٤ قوله واولوا الارحام الخ اي واولوا القرابات اولى بالتوارث وهو نسخ للتوارث بالهجرة والنصرة ١٢ مدارك ٧٥ قوله في كتاب الله اي في حكمه وقسمته او في اللوح او في القرآن وهو آية المواريث وهو دليل لنا على توريث ذوي الارحام ١٢ مدارك ٧٦ قوله في كتاب الله الخ يجوز ان يتعلق بنفس اولى اي احق في حكم الله او في القرآن او في اللوح المحفوظ ويجوز ان يكون خبر مبتدأ مضمر اي هذا الحكم المذكور في كتاب الله سمين وفي الخازن في كتاب الله يعني في حكم الله وقيل اراد به اللوح المحفوظ وقيل اراد به القرآن وهو ان قسمة المواريث مذكورة في سورة النساء من كتاب الله وهو القرآن وتمسك اصحاب ابي حنيفة بهذه الآية في توريث ذوي الارحام واجاب عنه الشافعي بانه لما قال في كتاب الله كان معناه في حكم الذي بينه في سورة النساء من قسمة المواريث واعطاء اهل الفروض فروضهم والباقي للعصبات ١٢ جمل ٧٧ قوله سورة التوبة الخ سميت بذلك لاشتمالها على ذكر التوبة في قوله لقد تاب الله على النبي الخ جمل وقال الصاوي سورة التوبة مبتدأ ومدنية خبر اول ومائة الخ خبر ثان ١٢ ٧٨ قوله التوبة وانما سميت بذلك لما فيها من التوبة للمؤمنين ١٢ ٥ قوله عرض الدنيا اي متاعها سمي عرضا لزواله وعدم ثباته ١٢ صاوي ٥ قوله ورزق كريم اي لا تعب فيه ولا مشقة ويؤخذ من هذه الآية ان جميع المهاجرين والانصار مبشرون بالجنة من غير سابقة عذاب واما ما ورد من ان المبشرين عشرة فلانهم جمعوا في حديث واحد ١٢ صاوي ٭

مدنية او الا الآيتين[۵۱] آخرها مائة وثلثون او الا آية[۵۲] ولم تكتب[۵۳] فيها البسملة لانه صلى الله عليه وسلم لم يأمر بذلك كما يوخذ من حديث رواه الحاكم وآخرج فى معناه عن علي ان البسملة امان وهي نزلت لرفع الامن بالسيف وعن حذيفة انكم تسمونها سورة التوبة وهي سورة العذاب وروى البخاري عن البراء انها آخر سورة نزلت هذه بَرَاءَةٌ[۵۴] مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ واصلة[۵۵] اِلَى الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ عهدا مطلقا او دون اربعة اشهر او فوقها ونقض[۵۶] العهد بما[۵۷] يذكر فى قوله فَسِيْحُوْا سيروا آمنين ايها المشركون فِى الْاَرْضِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ[۵۸] اولها شوال[۵۹] بدليل ما سيأتى ولا امان لكم بعدها وَّاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللّٰهِ اى فائتى عذابه وَاَنَّ اللّٰهَ مُخْزِي الْكٰفِرِيْنَ ۝ مذلهم فى الدنيا بالقتل والاخرى بالنار وَاَذَانٌ[۶۰] اعلام مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ يوم النحر[۶۱] اَنَّ اى بان اللّٰهَ بَرِيْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۵ وعهودهم وَرَسُوْلُهٗ بريء[۶۲] ايضا وقد[۶۳] بعث صلى الله عليه وسلم عليا من السنة وهي سنة تسع فاذن يوم النحر بمنى بهذه الآيات وان لا يحج بعد العام مشرك ولا يطوف بالبيت عريان رواه البخاري فَاِنْ تُبْتُمْ من الكفر فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ عن الايمان فَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللّٰهِ وَبَشِّرِ اخبر الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ مؤلم وهو القتل والاسر فى الدنيا والنار فى الآخرة اِلَّا الَّذِيْنَ[۶۴] عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ثُمَّ لَمْ يَنْقُصُوْكُمْ شَيْئًا من شروط العهد وَّلَمْ يُظَاهِرُوْا يعاونوا عَلَيْكُمْ اَحَدًا من الكفار فَاَتِمُّوْٓا اِلَيْهِمْ عَهْدَهُمْ اِلٰى انقضاء مُدَّتِهِمْ التى عاهدتم عليها اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ۝ باتمام العهود فَاِذَا انْسَلَخَ خرج الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ وهي آخر مدة التاجيل فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ فى حل وحرم وَخُذُوْهُمْ بالاسر وَاحْصُرُوْهُمْ فى القلاع والحصون حتى يضطروا الى القتل او الاسلام وَاقْعُدُوْا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ طريق يسلكونه ونصب كل على نزع الخافض[۶۵] فَاِنْ تَابُوْا من الكفر وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ ولا تتعرضوا لهم اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ لمن تاب وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ مرفوع بفعل يفسره اسْتَجَارَكَ استامنك من القتل فَاَجِرْهُ امنه حَتّٰى يَسْمَعَ كَلٰمَ اللّٰهِ القرآن ثُمَّ اَبْلِغْهُ[۶۶] مَاْمَنَهٗ اى موضع امنه وهو دار قومه ان لم يؤمن لينظر فى امره ذٰلِكَ المذكور بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْلَمُوْنَ ۝ دين الله فلا بد لهم من سماع القرآن ليعلموا كَيْفَ[۶۷] اى لا يَكُوْنُ[۶۸] لِلْمُشْرِكِيْنَ ع عَهْدٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ رَسُوْلِهٖ وهم كافرون بهما غادرين اِلَّا الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ ثُمَّ

اى غير موقت ۱۲ ک

اى فى السنة التى نزلت فيها هذه السورة ۱۲

---

۵۱ قوله او الا الآيتين بهما من قوله تعالى لقد جاءكم رسول من انفسكم الى آخرها اى فهما مكيتان وهي آخر ما نزلت ۱۲ خطيب **۵۲ قوله** او الآية اى لقد جاءكم رسول من انفسكم فقد نزل بمكة قاله مقاتل ۱۲ ک **۵۳ قوله** ولم تكتب فيها الخ جواب عما يقال ان كل سورة مبتداة بالبسملة الا هذه السورة فما الحكمة فى ذلك فاجاب بان رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يامر بذلك اى لكونه لم ينزل عليه وحي بها وهذا اصح الاقوال ولذا صدر به المفسر وحاصل الخلاف فى حكمة عدم اتيان بالبسملة خمسة اقوال اولها ما قال المفسر الثاني انه سئل عثمان عن ذلك فاجاب بانه ظن انها مع الانفال سورة لان قصتها تشبه قصتها فعلى هذا القول تكون مع الانفال تمام السبع الطوال الثالث انها نزلت لنقض عهد الكفار وفضيحة المنافقين فهي سورة عذاب والبسملة رحمة ولا تجتمع رحمة مع العذاب وتسمى ايضا الفاضحة لفضيحة المنافقين بها وسورة العذاب وسورة التوبة لاشتمالها على ذكرها وغير ذلك من اسمائها الرابع تركت البسملة لاختلاف الصحابة فى ان الانفال وبراءة سورة واحدة او سورتان فتركت البسملة لقول من قال هما سورة واحدة وتركت بينهما فرجة لقول من قال هما سورتان الخامس ان ذلك على عادة الحرب فى الجاهلية اذا كان بينهم وبين قوم عهد فارادوا نقضه كتبوا اليهم كتابا ولم يكتبوا فيه البسملة وهذه السورة نزلت لنقض عهود المشركين فلم تكتب فيها ۱۲ صاوي **۵۴ قوله** براءة خبر مبتدأ محذوف اى هذه براءة من الكبير واليه اشار الشارح بقوله هذه ومعنى البراءة انقطاع العصمة ۱۲ **۵۵ قوله** واصلة اشارة الى انه من ابتدائية متعلقة بمحذوف تقديره واصلة من الله ورسوله كما ذكره الخطيب والقاضي او اشارة الى ان قوله تعالى الى الذين الخ متعلق بمحذوف وهو واصلة وقوله من الله متعلق بمحذوف ايضا وهو مبتداة اى هذه براءة مبتداة من جهة الله تعالى ورسوله واصلة الى الذين الخ وعبارة ابي السعود ومن فى قوله تعالى من الله ورسوله ابتدائية متعلقة بمحذوف وقع صفة لها ليفيدها زيادة تفخيم وتهويل اى هذه براءة مبتداة من جهة الله تعالى ورسوله واصلة الى الذين الخ ۱۲ **۵۶ قوله** ونقض العهد راجع للصور الثلاث قبله والمعنى اى المشركين الناقضين للعهد المطلق او المقيد بدون الاربعة او فوقها اى العهد الصادر من المسلمين للمشركين فهو معطوف على قوله عاهدتم فهو من جملة الصلة فالمعنى الى الذين عاهدتم وقد نقضوا العهد والاظهر انه حال وعلى كل حال فهذا القيد ماخوذ من الاستثناء الآتي فيفهم منه ان الكلام هنا فى الناقضين للعهد اه جمل و قوله بما يذكر فى قوله اى بالاباحة التى تذكر فى قوله فسيحوا فى الارض الخ فانه امر اباحة والباء للملابسة متعلقة براءة اى هذه براءة وتباعد من الله ورسوله عن المشركين مصحوبة باباحة عقد الامان لهم اربعة اشهر بعد نقضهم له بالصور الثلاث من الجمل او المعنى ان نقض العهد بما يذكر فى قوله تعالى فسيحوا فى الارض اربعة اشهر فعلى هذا الباء فى قوله بما يذكر ليس بمتعلقة ببراءة وهذا المعنى الاخير احسن عندي ويستفاد من كلام الخطيب ايضا فافهم ۱۲ **۵۷ قوله** بما يذكر الخ الباء فيه متعلق ببراءة وحاصله ان من كان له عهد غير موقت او دون اربعة اشهر او اكثر منها لكن نقضه فكمل له اربعة اشهر ومن كان له عهد موقت ولم ينقض عهده فاجله الى مدته مهما كان هذا ما عليه الاكثر ويدل عليه ما رواه الترمذي وقال حسن وعن زيد بن تبيع قال سألنا عليا رضي الله عنه باي شيء بعثت قبل حجة الوداع قال بعثت باربع ان لا يطوفوا بالبيت عريانا ومن كان بينه وبين النبي صلى الله عليه وسلم عهد فهو الى مدته ومن لم يكن له عهد فاجله اربعة اشهر ولا يدخل الجنة الا مؤمن ولا يجتمع المشركون والمسلمون بعد عامهم هذا وروى الطبراني عن ابن اسحاق هما صنفان صنف كان عهدهم اربعة اشهر فامهل تمام اربعة اشهر وصنف كانت مدة عهده بغير اجل فقصرت على اربعة اشهر وعن ابن عباس ان من كان له عهد موقتا بقدرها او اكثرها فاجله اربعة اشهر ومن ليس له عهد فاجله انسلاخ الاشهر الحرم بقوله تعالى فاذا انسلخ الاشهر الحرم فاقتلوا المشركين فمن يوم النحر الى انسلاخها خمسون ليلة ثم السيف حتى يدخلوا فى الاسلام ۱۲ ک **۵۸ قوله** اولها شوال قاله الاظهري وقال الآخرون كان ابتداء هذه الاشهر يوم الحج الاكبر وانقضاؤها الى عشر من ربيع الآخر وقال البغوي هذا هو الاصوب وعليه الاكثرون ۱۲ خطيب **۵۹ قوله** سيأتي اى فى قوله فاذا انسلخ الاشهر الحرم فانه يفيد ان انقضاء مدة الامان يكون عند انسلاخ الاشهر الحرم التى آخرها المحرم ومن اول الشوال الى سلخ المحرم اربعة اشهر ۱۲ كما **۶۰ قوله** واذان فعال بمعنى الافعال كالامان والعطاء وهو عطف على براءة ولا تكرار فان الاول اخبار ثبوت البراءة وهذا اخبار بوجوب الاعلام ۱۲ ک **۶۱ قوله** يوم النحر الخ روى الترمذي عن علي سألت صلى الله عليه وسلم عن يوم الحج الاكبر قال هو يوم النحر وله شاهد من حديث ابن عمر عند ابي داؤد ومن حديث ابي هريرة عند الشيخين والنسائي وبهذا قال مالك والشافعي والجمهور ۱۲ ک **۶۲ قوله** بريء ايضا يشير الى ان قوله ورسوله مبتدأ محذوف الخبر وقد يجعل معطوفا على المستكن فى بريء واما العطف على محل اسم ان فلا يجوز الا فى المكسورة حقيقة او حكما ۱۲ ک **۶۳ قوله** وقد بعث صلى الله عليه وسلم اى بعثه من المدينة الى مكة ليجتمع بالناس فى منى ويعلمهم جهارا بما سيأتي وقال عليه السلام لا يبلغ هذا الامر الا رجل من اقاربي و كان فى هذه السنة امر النبي صلى الله عليه وسلم ابا بكر على الحج ولم يحج النبي فى تلك السنة لكن بعث ابا بكر اميرا وعليا رض ليبلغ حكم النبي فخرج ابو بكر قبل علي ولحقه علي بالعرج وفي هذا البعث اشكال لان النبي عليه السلام لم يكتف بابي بكر وامر عليا ان يلحقه فاجاب العلماء عن بعث رسول الله عليا وعدم الاكتفاء بابي بكر فى ذلك بان عادة العرب جرت ان لا يتولى تقرير العهد ونقضه الا سيد القبيلة وكبيرها او رجل من اقاربه وكان علي رض اقرب الى النبي من ابي بكر لانه ابن عمه فبعثه النبي صلى الله عليه وسلم لهذه العلة لئلا يقولوا هذا على خلاف ما نعرفه من عادتنا فى عقد العهود ونقضها ۱۲ روح **۶۴ قوله** الا الذين عاهدتم استثناء من المشركين فى قوله براءة من الله ورسوله وهو منقطع والتقدير لكن الذين عاهدتم فاتموا اليهم عهدهم وهذا اولى من جعله متصلا لئلا يلزم الفصل ۱۲ صاوي **۶۵ قوله** على نزع الخافض والخافض المقدر هو على او الباء الظرفية او فى ۱۲ **۶۶ قوله** ثم ابلغه مامنه اى ان اراد الانصراف ولم يسلم وصله الى قومه ليتدبر فى امره ثم بعد ذلك يكون قد قام بقيام الحجة عليهم ۱۲ صاوي **۶۷ قوله** كيف يكون شروع فى تحقيق حقيقة ما سبق من البراءة واحكامها المتفرعة عليها وتبيين الحكمة الداعية اى ذلك والمراد من المشركين الناكثون لان البراءة انما هي فى شانهم ۱۲ ابو السعود **۶۸ قوله** اى لا يكون اشارة الى ان كيف اسم استفهام للتعجب بمعنى النفي ولهذا حسن بعده الا والاستثناء بعده متصل اه جمل وكيف خبر يكون قدم على اسمه وهو عهد لاقتضائه الصدارة وللمشركين متعلق بمحذوف وقع حالا من عهد ولو كان مؤخرا لكان صفة له ۱۲ ابو السعود

عند المسجد الحرام يوم الحديبية وهم قريش المستثنون من قبل فما استقاموا لكم اقاموا
على العهد ولم ينقضوه فاستقيموا لهم على الوفاء به وما شرطية ان الله يحب المتقين ○ وقد استقام صلى
الله عليه وسلم على عهدهم حتى نقضوا باعانة بني بكر على خزاعة كيف يكون لهم عهد وان يظهروا عليكم
يظفروا بكم لا يرقبوا يراعوا فيكم الا قرابة ولا ذمة عهدا بل يؤذوكم ما استطاعوا وجملة الشرط حال
يرضونكم بافواههم بكلامهم الحسن وتابى قلوبهم الوفاء به واكثرهم فاسقون ○ ناقضون للعهد
اشتروا بآيات الله القرآن ثمنا قليلا من الدنيا اي تركوا اتباعها للشهوات والهوى فصدوا عن سبيله دينه
انهم ساء بئس ما كانوا يعملون ○ عملهم هذا لا يرقبون في مؤمن الا ولا ذمة واولئك هم المعتدون ○
فان تابوا واقاموا الصلوة وآتوا الزكوة فاخوانكم اي فهم اخوانكم في الدين ونفصل نبين الآيات
لقوم يعلمون ○ يتدبرون وان نكثوا نقضوا ايمانهم مواثيقهم من بعد عهدهم وطعنوا في دينكم
عابوه فقاتلوا ائمة الكفر رؤساءه فيه وضع الظاهر موضع المضمر انهم لا ايمان عهود لهم وفي قراءة بالكسر
لعلهم ينتهون ○ عن الكفر الا للتحضيض تقاتلون قوما نكثوا نقضوا ايمانهم عهودهم وهموا باخراج
الرسول من مكة لما تشاوروا فيه بدار الندوة وهم بدءوكم بالقتال اول مرة حيث قاتلوا خزاعة حلفاءكم مع
بني بكر فما يمنعكم ان تقاتلوهم اتخشونهم اتخافونهم فالله احق ان تخشوه في ترك قتالهم ان كنتم مؤمنين ○
قاتلوهم يعذبهم الله يقتلهم بايديكم ويخزهم يذلهم بالاسر والقهر وينصركم عليهم ويشف صدور قوم
مؤمنين ○ مما فعل بهم هم بنو خزاعة ويذهب غيظ قلوبهم كربها ويتوب الله على من يشاء بالرجوع
الى الاسلام كابي سفيان والله عليم حكيم ○ ام بمعنى همزة الانكار حسبتم ان تتركوا ولما يعلم الله علم
ظهور الذين جاهدوا منكم باخلاص ولم يتخذوا من دون الله ولا رسوله ولا المؤمنين وليجة
ع ١٠ ٨ بطانة واولياء المعنى ولم يظهر المخلصون وهم الموصوفون بما ذكر من غيرهم والله خبير بما تعملون ○ ما كان للمشركين
ان يعمروا مسجد الله بالافراد والجمع بدخوله والقعود فيه شاهدين على انفسهم بالكفر اولئك حبطت بطلت
اعمالهم لعدم شرطها وفي النار هم خالدون ○ انما يعمر مساجد الله من آمن بالله واليوم الآخر واقام
الصلوة وآتى الزكوة ولم يخش احدا الا الله فعسى اولئك ان يكونوا من المهتدين ○ اجعلتم سقاية
الحاج وعمارة المسجد الحرام اي اهل ذلك كمن آمن بالله واليوم الآخر وجاهد في سبيل الله
لا يستوون عند الله في الفضل والله لا يهدي القوم الظالمين ○ الكافرين نزلت ردا على من قال

---

٥١ قوله يوم الحديبية حين نزل النبي صلى الله عليه وسلم بها معتمرا فصدهم قريش عن البيت الى ان تقرر الصلح على وضع الحرب عشر سنين وعلى ان يعتمر عاما قابلا وهم قريش المستثنون من قبل في قوله تعالى الا الذين عاهدتم من المشركين قال ابن عباس وقتادة هم قريش الذين عاهدهم النبي صلى الله عليه وسلم يوم الحديبية قال تعالى فما استقاموا على العهد فاستقيموا لهم ونقضوا العهد واعانوا بني بكر على خزاعة فضرب لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد الفتح اربعة اشهر يختارون من امرهم اما ان يسلموا واما ان يلحقوا باي بلاد الله شاؤا فاسلموا قبل اربعة اشهر و قال السدي والكلبي وابن اسحق هم بنو ضمرة قد عاهدهم النبي صلى الله عليه وسلم مع قريش فلم ينقضوا حين نقض قريش العهد وبعد فتح مكة فكيف يقول لشيء قد مضى فما استقاموا لكم فاستقيموا لهم وانما هم الذين عاهدتم من المشركين ثم لم ينقضوكم شيئا كما نقضكم قريش ولم يظاهروا عليكم احدا كما ظاهرت قريش بني بكر على خزاعة حلفاء النبي صلعم انتهى والمفسر اشار الى القولين في تفسير المستثنين حيث فسرهم اولا ببني حمزة وثانيا بقريش وكان التفسير بقريش مبني على ان نزول تلك الآيات قبل الفتح قال في جامع البيان وانت ان تاملت في بعض الآيات لعرفت ان الظاهر ان نزولها قبل الفتح ١٢ ك ٥٢ قوله وما شرطية وهو في محل النصب على الظرف اي في زمان استقاموا لكم فاستقيموا لهم او في محل الرفع على الابتداء وفي الخبر الاقوال المشهورة وفاستقيموا جواب الشرط ويحتمل المصدرية وهي في محل النصب على الظرف اي فاستقيموا لهم مدة استقامتهم وتكرير الفاء للتاكيد ١٢ ك ٥٣ قوله حتى نقضوا الخ هذا مبني على قوله اولا ولو مشى على الصواب لقال حتى فرغت مدتهم ١٢ صاوي ٥٤ قوله كيف يكون لهم و اعلم ان قوله كيف تكرار الاستبعاد ثبات المشركين على العهد وحذف الفعل لكونه معلوما اي كيف يكون عهدهم ١٢ التفسير الكبير ٥٥ قوله الا اي قرابة او حلفا وفي البيضاوي لعله اشتق للحلف من الال وهو الجوار لانهم كانوا اذا تحالفوا رفعوا به اصواتهم وشهروه ثم استعير للقرابة وفي القاموس الال بالكسر العهد والحلف وموضع والجوار والقرابة والمعدن والحقد والعداوة والربوبية واسم الله تعالى ١٢ ٥٦ قوله وجملة الشرط حال اي وحالهم ان يظفروا بكم لا يرقبوا فيكم ١٢ بيضاوي ٥٧ قوله يرضونكم الخ مستانف لبيان حالهم عند عدم الظفر فهو مقابل في المعنى لقوله وان يظهروا عليكم الخ ١٢ ٥٨ قوله وتابى قلوبهم يقال ابى يابى اي اشتد امتناعه فكل اباء امتناع من غير عكس ولم يصب من فسره بمطلق الامتناع ١٢ جمل ٥٩ قوله الوفاء به اي عن الوفاء به لمخالفة ما فيها من الاضغان ١٢ خطيب ٦٠ قوله اي تركوا اتباعها تفسير لاشتروا واشار به الى ان الباء داخلة على المتروك وهو آيات الله و قوله للشهوات اللام للتعليل وفي الكلام حذف المضاف اي لاجل تحصيل الشهوات والهوى اي ما تهوا النفس والشهوات والهوى تفسير للثمن القليل وذلك ان اباسفيان بن حرب اطعم حلفاؤه وترك حلفاء النبي صلى الله عليه وسلم فنقض العهد الذي بينهم بسبب تلك الاكلة ١٢ كبير والجمل ٦١ قوله عملهم هذا اي ما مضى من صدهم عن سبيل الله معه قوله قاتلوا خزاعة حيث اعانوا عليهم باعطاء السلاح وتقدم في هذا الشارح ايضا بالنص حيث نقضوه باعانة بني بكر على خزاعة من الجمل وعبارة ابي السعود وبدؤا بقتال خزاعة حلفاء النبي صلى الله عليه وسلم لان اعانة بني بكر عليهم قتال معهم ١٢ ٦٢ قوله لا يرقبون كرر ذلك لمزيد التشنيع والتقبيح عليهم لان مقام الذم كمقام المدح البلاغة فيه الاطناب ١٢ صاوي ٦٣ قوله فان تابوا الخ كرره لاختلاف جزاء الشرط اذ جزاء الشرط في الاول تخلية سبيلهم في الدنيا وفي الثاني اخوتهم لنا في الدين وهي ليست عين تخليتهم بل سببها ١٢ جمل ٦٤ قوله فيه وضع الظاهر الخ والتقدير فقاتلوهم للاشارة اي انهم صاروا بذلك ذوي الرياسة والتقدم في الكفر احقاء بالقتل ١٢ ك ٦٥ قوله وهموا باخراج الرسول انما اقتصر على الاخراج مع انه وقع منهم الهم بالقتل والهم بالايثاق ايضا لان اثر الاخراج ظهر عقبه وهو خروجه منها باذن ربه لا خوفا منهم لذا ورد اللهم اخرجني من احب البلاد الي فاسكني في احب البلاد اليك ١٢ صاوي ٦٦ قوله بدار الندوة تقدم انها مكان اجتماع القوم للمشاورة والحديث والباني لها قصي بن كلاب وقد ادخلت الآن في المسجد الحرام فهي في مقام الحنفي ١٢ صاوي ٦٧ قوله ما فعل بهم اي وهم كفار قريش وقوله هم اي القوم المؤمنون ١٢ ٦٨ قوله ولم يتخذوا عطف على جاهدوا داخل في حيز الصلة كانه قيل ولما يعلم الله المجاهدين منكم والمخلصين غير المتخذين وليجة من دون الله آه ١٢ خطيب ٦٩ قوله وليجة من الولوج وهو الدخول والمعنى بل ظننتم ان تتركوا من غير قتال بمجرد قولكم آمنا بل ليظهر المجاهد منكم مع الاخلاص من غيره ولم تتخذوا في الله ولا رسوله ولا المؤمنين شيئا تدخلونه في قلوبكم غير محبة الله ورسوله والمؤمنين ١٢ صاوي ٧٠ قوله ما كان للمشركين ان يعمروا مسجد الله سبب نزول هذه الآية وما بعدها ان جماعة من رؤساء قريش اسروا يوم بدر منهم العباس عم رسول الله فاقبل عليهم نفر من اصحاب رسول الله يعيرونهم بالشرك وجعل علي بن ابي طالب يوبخ العباس بسبب قتال رسول الله وقطيعة الرحم فقال العباس ما لكم تذكرون مساوينا وتكتمون محاسننا فقيل له وهل لكم محاسن قال نعم نحن افضل منكم نعمر المسجد الحرام ونحجب الكعبة اي نخدمها ونسقي الحجيج ونفك العاني ١٢ صاوي ٧١ قوله شاهدين على انفسهم بالكفر قال ابن عباس شهادتهم على انفسهم بالكفر سجودهم للاصنام وذلك لان كفار قريش كانوا قد نصبوا اصنامهم خارج البيت الحرام عند القواعد وكانوا يطوفون بالبيت عراة كلما طافوا طوفة سجدوا للاصنام فلم يزدادوا بذلك من الله الا بعدا وكان كلمتهم في الطواف لبيك لا شريك لك الا شريكا هو لك تملكه وما ملك ١٢ جمل ٧٢ قوله سقاية الحاج اي اسقاء الحاج واعطاء الماء لهم آه ١٢ جمل ٧٣ قوله اهل ذلك اي المذكور من السقاية والعمارة وغرضه بهذا دفع ما يقال كيف يشبه المصدر وهو السقاية والعمارة بالعقلاء في قوله كمن آمن الخ وحاصل الجواب ان المشبه اهل السقاية والعمارة فالكلام على حذف المضاف ١٢ جمل ٧٤ قوله نزلت ردا الخ قيل افتخر العباس بالسقاية وشيبة بالعمارة وعلي رضي الله عنه بالاسلام والجهاد فصدق الله عليا رضي الله عنه ١٢ مد ٧٥ قوله نزلت ردا على من قال وهو العباس وغيره قال ابن عباس قال العباس حين اسر يوم بدر لئن كنتم سبقتمونا بالاسلام والهجرة لقد كنا نعمر المسجد الحرام ونسقي الحاج فنزلت وقال الحسن والشعبي قال طلحة بن شيبة انا صاحب البيت بيدي مفاتيحه وقال العباس انا صاحب السقاية والقائم عليها وقال علي رضي الله عنه لقد صليت الى القبلة ستة اشهر قبل الناس وانا صاحب الجهاد فنزلت ١٢ كمالين ٧٦ قوله وقد استقام النبي صلعم على عهدهم حتى نقضوا باعانة بني بكر بن وائل وكانوا احلاف قريش على خزاعة وكانوا احلاف عبد المطلب جد النبي صلى الله عليه وسلم فاقره النبي صلعم حين اتوا بكتابه الى النبي صلى الله عليه وسلم وقال كل حلف في الجاهلية فلا يزيده الاسلام الا شدة ولا حلف في الاسلام وكانت بينهما في الجاهلية ولما مضى سنة وعشرة اشهر من صلح الحديبية ظاهرت بنو بكر قريشا ان يعينوهم على عدوهم من خزاعة وارادوا ان يصيبوا منهم ثارهم فاغاروهم حتى بيتوا خزاعة ليلا وهم غارون فلم يزالوا يقتلوهم حتى انتهوا الى الحرم فبلغ ذلك النبي صلى الله عليه وسلم فغزا النبي صلعم قريشا وصار

ذٰلِكَ وهو العباس او غيره اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ
اَعْظَمُ دَرَجَةً رتبة عِنْدَ اللّٰهِ من غيرهم وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ○ الظافرون بالخير يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ
بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَّجَنّٰتٍ لَّهُمْ فِيْهَا نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ ○ دائم خٰلِدِيْنَ حال مقدرة فِيْهَآ اَبَدًا اِنَّ اللّٰهَ
عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ○ ونزل فی من ترك الهجرة لاجل اهله وتجارته يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَآءَكُمْ وَ
اِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا اختاروا الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ○
قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ اقرباؤكم وفی قراءة عشيراتكم
وَاَمْوَالُ اِقْتَرَفْتُمُوْهَا اكتسبتموها وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا عدم نفاقها وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ
اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فقعدتم لاجله عن الهجرة والجهاد فَتَرَبَّصُوْا
انتظروا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ تهديد لهم وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ○ لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِيْ ۳ ع ۸ ۹
مَوَاطِنَ للحرب كَثِيْرَةٍ كبدر وقريظة والنضير وَّ اذكر يَوْمَ حُنَيْنٍ واد بين مكة والطائف اى يوم
قتالكم فيه هوازن وذلك فی شوال سنة ثمان اِذْ بدل من يوم اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فقلتم لن نُغلب
اليوم من قلة وكانوا اثنی عشر الفا والكفار اربعة آلاف فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْئًا وَّضَاقَتْ عَلَيْكُمُ
الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ما مصدرية ای مع رحبها ای سعتها فلم تجدوا مكانا تطمئنون اليه لشدة ما
لحقكم من الخوف ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُّدْبِرِيْنَ ○ منهزمين وثبت النبی صلى الله عليه وسلم على بغلته البيضاء
وليس معه غير العباس وابو سفيان اخذ بركابه ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ طمانينته عَلٰى رَسُوْلِهٖ
ای رحمته التی سکنوا بها ۱۲
وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ فردوا الی النبی صلى الله عليه وسلم لما ناداهم العباس باذنه وقاتلوا وَاَنْزَلَ
جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا ملائكة وَعَذَّبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بالقتل والاسر وَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ ○
ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ منهم بالاسلام وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ قذر لخبث باطنهم فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ ای لا يدخلوا
الحرم بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا عام تسع من الهجرة وَاِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فقرا بانقطاع تجارتهم
عنكم فَسَوْفَ يُغْنِيْكُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖٓ اِنْ شَآءَ وقد اغناهم بالفتوح والجزية اِنَّ اللّٰهَ
عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ○ قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ والا لآمنوا بالنبی صلى
الله عليه وسلم وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ كالخمر وَلَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ الثابت

---

۱ قوله ذلك ای بالاستواء بين المهاجرين والمجاهدين وبين غيرهما ۱۲ ۲ قوله اعظم درجة اے علی درجة من غيره من لم يستجمع تلك الصفات ۱۲ ک ۳ قوله من غيرهم يدخل فيه اہل السقاية والعمارة من الكفار ومقتضاه ان لهم درجة لكنها ليست اعظم والجواب ان ذلك اما باعتبار ما يعتقدونه من ان لهم درجة ورتبة او اسم التفضيل باعتبار المومنين الذين لم يستكملوا الاوصاف الثلثة ۱۲ صاوی ۴ قوله واولئك هم الفائزون اے الكاملون فی الفوز بالنسبة للمومن الذی لم يستكمل الاوصاف الثلثة او المراد الذين لهم اصل الفوز بالنسبة لاهل السقاية والعمارة ۱۲ صاوی ۵ قوله يايها الذين آمنوا لا تتخذوا آباءكم الخ قال مجاهد هذه الآية متصلة بما قبلها نزلت فی قصة العباس وطلحة وامتناعهما من الهجرة و قال ابن عباس لما امر النبی عليه السلام الناس بالهجرة الی المدينة فمنهم من تعلق به اهله واولاده يقولون ننشدك بالله ان لا تضيعنا فيرق لهم فيقيم عليهم ويدع الهجرة فانزل الله تعالی هذه الآية وقال مقاتل نزلت فی التسعة الذين ارتدوا من الاسلام ولحقوا بمكة فنهى الله المؤمنين عن موالاتهم وانزل الله هذه الآية ولكن حمل هذه الآية على الهجرة مشكل لان هذه السورة نزلت بعد الفتح وهے آخر القرآن نزولا فالاقرب ان يقال ان الله تعالی لما امر المؤمنين بالتبری من المشركين قالوا كيف يمكن ان يقاطع الرجل اباه واخاه وابنه فانزل الله تعالی هذه الآية وامر ان المؤمن لا يوالی الكافر وان كان اباه واخاه وابنه وهو قوله تعالی ان استحبوا الكفر على الايمان ومن يتولهم منكم فاولئك هم الظلمون ۱۲ جمل ۶ قوله عدم نفاقها بفراقكم لها ۱۲ خطيب والنفاق بفتح النون بمعنى الرواج ۱۲ ۷ قوله يوم حنين فی الكلام حذف كما اشار اليه الشارح بقوله اے يوم قتالكم فيه ۱۲ ۸ قوله هوازن وهم قبيلة حليمة السعدية ۱۲ جمل ۹ قوله اعجبتكم كثرتكم اے فادرك المسلمين كلمة الاعجاب بالكثرة وزل عنهم ان الله هو الناصر لا كثرة الجنود فانهزموا حتى بلغ فلهم مكة وبقی رسول الله صلى الله عليه وسلم وحده وهو ثابت فی مركزه وليس معه الا عمه العباس آخذا بلجام دابته وابو سفيان بن الحارث ابن عمه آخذا بركابه فقال للعباس صح بالناس وكان صيتا فنادى يا اصحاب الشجرة فاجتمعوا وهم يقولون لبيك لبيك ونزلت الملائكة عليهم الثياب البيض على خيول بلق فاخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم كفا من تراب فرماهم به ثم قال انهزموا ورب الكعبة فانهزموا ۱۲ مدارك ۱۰ قوله كانوا اثنی عشر الفا العشرة الذين حضروا فتح مكة والباقی من الطلقاء ومن الكفار وهم هوازن وثقيف اربعة آلاف ۱۲ ۱۱ قوله وثبت النبی صلعم على بغلته البيضاء وليس معه غير العباس وابو سفيان بن الحارث بن عبد المطلب آخذ بركابه اے عنده قريبا منه والا فقد روی انه ثبت معه جماعة منهم ابو بكر وعمر وعلی والفضل واسامة ۱۲ ک ۱۲ قوله فردوا ای رجعوا الی النبی صلعم لما ناداهم العباس وكان صيتا ای عالی الصوت يسمع صوته من نحو ثمانية اميال ۱۲ جمل قوله باذنه صلى الله عليه وسلم وامره له صح بالناس فنادى يا عباد الله يا اصحاب السمرة يا اصحاب البقرة وقاتلوا حتى انهزم الكفار ۱۲ كمالين ۱۳ قوله لم تروها قيل كانوا خمسة آلاف وقيل ثمانية آلاف وقيل ستة عشر الفا ولم يقاتلوا بل نزلوا لتقوية قلوب المسلمين وروی ان الملئكة الذين نزلوا يوم حنين عليهم عمائم حمر راكبين خيلا بلقا ر ۱۲ صاوی ۱۴ قوله والاسر اے لستة آلاف من نسائهم وصبيانهم ولم تقع غنيمة اعظم من غنيمتهم فقد كان فيها من الابل اثنا عشر الفا ومن الغنم ما لا يحصى عددا ومن الاسرى ما سمعت وكان فيها غير ذلك ۱۲ جمل ۱۵ قوله نجس اے ذو نجس قال فی التفسير الاحمدی والجمهور على ان المعنى انما المشركون ذو نجس لان النجس بفتحتين عين النجاسة وقيل جعلوا كانهم النجاسة بعينها مبالغة فی وصفهم بما نص به فی المدارك وعلى كل تقدير فلا يقربوا المسجد الحرام بعد عامهم هذا اے العام التاسع من الهجرة او عام حجة الوداع ومعنى عدم القربان منع الحج والعمرة اے لا يدخل المسجد الحرام لاجل هذا عندنا واما عند الشافعی فعدم القربان عبارة عن عدم الدخول فيمنعون من دخول المسجد الحرام ۱۲ تفسير احمدی ۱۵ قوله نجس هو مصدر اے ذو نجس او جعلوا كانهم النجاسات مبالغة فی وصفهم بها فقذر لخبث باطنهم اے لا لخبث ظاهرهم وعن ابن عباس اے اعيانهم نجسة كالخنازير اخرج ابو الشيخ وابن مردويه عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صافح مشركا فليتوضا او يغسل كفيه ۱۲ ک ۱۶ قوله فلا يقربوا المسجد الحرام اے لا يدخلوا الحرم اخرج ابن ابی حاتم عن ابن عباس وسعيد بن جبير ومجاهد وعطاء ان المسجد الحرام حيث اطلق فی القرآن فالمراد به الحرم وبه اخذ الشافعی انهم لا يدخلوا الحرم اصلا لا للتجارة ولا لغيرها الا باذن الامام لمصلحة المسلمين خاصة ولا باس بذلك عند ابی حنيفة رحمه الله والآية محمول على منع الدخول على وجه الاستيلاء عليه والقيام بعمارة المسجد كما قبل الفتح او عن الطواف عريانا او عن الحج والعمرة كما يدل عليه نداء علی رض يوم النحر لا يحج بعد العام مشرك ولا يطوف بالبيت عريان ۱۲ ک ۱۷ قوله بانقطاع تجارتهم اے عنكم وذلك ان اهل مكة كانت معايشهم من التجارات وكان المشركون يأتون مكة بالطعام ويتجرون فلما امتنعوا من دخول الحرم خاف اهل مكة الفقر وضيق العيش فذكروا ذلك لرسول الله عليه السلام فانزل الله تعالی وان خفتم عيلة ای فقرا وحاجة بانقطاع تجارتهم عنكم فسوف يغنيكم الله من فضله اے عطائه وتفضله فانجز الله تعالی وعده بان ارسل المطر عليهم مدرارا فكثر خيرهم ۱۲ ج ۱۸ قوله قاتلوا الذين لا يؤمنون بالله شروع فی ذكر قتال اهل الكتابين اثر بيان قتال مشركی العرب وهذه الآية نزلت حين امر رسول الله صلى الله عليه وسلم بقتال الروم فلما نزلت توجه رسول الله صلى الله عليه وسلم لغزوة تبوك ۱۲ صاوی ۱۹ قوله والا لآمنوا بالنبی صلعم جواب عما يقال ان اهل الكتاب يؤمنون بالله واليوم الآخر فكيف نفت الآية عنهم الايمان بهما ومحصل الجواب ان ايمانهم بهما باطل لا يفيد بدليل انهم لم يؤمنوا بالنبی صلعم فلما لم يؤمنوا به كان ايمانهم بالله واليوم الآخر كالعدم فصح نفيه فی الآية وفی كلام الشارح اشارة الی قياس استثنائی فقوله والا لآمنوا بالنبی اشارة الی الشرطية وصريحا هكذا لو آمنوا بهما لآمنوا بالنبی والاستثناء محذوف تقديره لكنهم لم يؤمنوا بالنبی فلم يؤمنوا بهما فكانه قال واللازم باطل فكذا الملزوم ۱۲ جمل وخطيب ۲۰ قوله ولا يدينون الخ اے لا يعتقدون دين الاسلام ۱۲ ۲۱ قوله دين الحق الخ من اضافة الموصوف الی صفته ۱۲ صاوی

الناسخ لغيره من الاديان وهو الاسلام مِنَ بيان للذين الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اى اليهود والنصارٰى
حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ الخراج المضروب عليهم كل عام عَنْ يَّدٍ حال اى منقادين او بايديهم لا يوكلون
بها وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ۝ اذلاء منقادون لحكم الاسلام وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُ ِۨابْنُ اللّٰهِ وَقَالَتِ النَّصٰرَى
الْمَسِيْحُ عيسى ابْنُ اللّٰهِ ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ لا مستند لهم عليه بل يُضَاهِـُٔوْنَ يشابهون به
قَوْلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ من اٰبائهم تقليدا لهم قٰتَلَهُمُ لعنهم اللّٰهُ اَنّٰى كيف يُؤْفَكُوْنَ ۝ يصرفون
عن الحق مع قيام الدليل اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ علماء اليهود وَرُهْبَانَهُمْ عباد النصارى اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ
اللّٰهِ حيث اتبعوهم في تحليل ما حرم وتحريم ما احل وَالْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَمَآ اُمِرُوْٓا في التوراة والانجيل
اِلَّا لِيَعْبُدُوْٓا اى بان يعبدوا اِلٰهًا وَّاحِدًا لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ سُبْحٰنَهٗ تنزيها له عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ يُرِيْدُوْنَ
اَنْ يُّطْفِــُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ شرعه وبراهينه بِاَفْوَاهِهِمْ باقوالهم فيه وَيَاْبَى اللّٰهُ اِلَّآ اَنْ يُّتِمَّ يظهر نُوْرَهٗ وَلَوْ
كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۝ ذلك هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ محمدا بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ يغلبه عَلَى
الدِّيْنِ كُلِّهٖ جميع الاديان المخالفة له وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۝ ذلك يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ كَثِيْرًا
مِّنَ الْاَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَاْكُلُوْنَ ياخذون اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ كالرشى في الحكم وَيَصُدُّوْنَ الناس
عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ دينه وَالَّذِيْنَ مبتدأ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا اى الكنوز فِيْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ اى لا يؤدون منها حقه من الزكوة والخير فَبَشِّرْهُمْ اخبرهم بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ مؤلم يَّوْمَ يُحْمٰى
عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى تحرق بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ توسع جلودهم حتى توضع عليه
كلها ويقال لهم هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ۝ اى جزاءه اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ
المعتد بها للسنة عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ اللوح المحفوظ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضَ مِنْهَآ اى الشهور اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ محرمة ذو القعدة وذو الحجة والمحرم ورجب ذٰلِكَ اى تحريمها
الدِّيْنُ الْقَيِّمُ المستقيم فَلَا تَظْلِمُوْا فِيْهِنَّ اى الاشهر الحرم اَنْفُسَكُمْ بالمعاصي فانها فيها اعظم وزرا
وقيل في الاشهر كلها وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِيْنَ كَآفَّةً اى جميعا في كل الشهور كَمَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ كَآفَّةً وَاعْلَمُوْٓا
اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ۝ بالعون والنصر اِنَّمَا النَّسِيْٓءُ اى التاخير لحرمة شهر الى اخر كما كانت
الجاهلية تفعله من تاخير حرمة المحرم اذا اهل وهم في القتال الى صفر زِيَادَةٌ فِي الْكُفْرِ
لكفرهم بحكم الله فيه يُضَلُّ بضم الياء وفتحها بِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُحِلُّوْنَهٗ اى النسئ عَامًا وَّ
على البناء للمفعول لحمزة والكسائي وحفص وابي عمرو في رواية ١٢ ك

---

٥١ قوله الناسخ لغيره اى الماحى له فمن اتبع غير الاسلام فهو كافر قال تعالى ان الدين عند الله الاسلام ويصح ان يراد بالحق سبحانه وتعالى لان من اسمائه الحق والمراد بدين الله الاسلام ١٢ صاوى ٥٢ قوله اى منقادين تفسير باللازم اى فاليد كناية عن الانقياد ١٢ صاوى ٥٣ قوله لا مستند لهم يعنى ان التقييد بكونه بافواههم مع ان القول لا يكون الا بالفم يدل على انه قول مجرد عن برهان وتحقيق مماثل للمهمل الذى يوجد فى الافواه ولا يوجد مفهومه فى الاعيان ١٢ ك ٥٤ قوله يشابهون الخ المضاهاة المشابهة والهمزة لغة ثقيف قد قرأ به عاصم وقيل الياء فرع عن الهمزة كقولهم قرأت وقريت وتوضأت وتوضيت والمعنى يضاهى قولهم قول الذين فحذف المضاف واقيم المضاف اليه مقامه ١٢ ك ٥٥ قوله قول الذين كفروا من قبل قال قتادة وسدى معناه ضاهت النصارى قول اليهود من قبلهم فقالوا المسيح ابن الله كما قالت اليهود عزير ابن الله وقال مجاهد معناه يضاهئون قول المشركين من قبل لان المشركين كانوا يقولون ان الملائكة بنات الله ١٢ ج ٥٦ قوله من آبائهم اى قدمائهم على معنى ان الكفر قديم فيهم او المشركون الذين قالوا الملائكة بنات الله او اليهود على ان الضمير فى يضاهئون للنصارى ١٢ بيضاوى ٥٧ قوله انّى يؤفكون استفهام تعجب وهذا التعجب راجع الى الخلق لان الله تعالى لا يتعجب من شئ ولكن هذا الخطاب على عادة العرب فى مخاطباتهم فالله تعالى عجب نبيه عليه الصلوة والسلام من تركهم الحق واصرارهم على الباطل ١٢ ج ٥٨ قوله حيث اتبعوهم الخ يدل على ذلك ما رواه الترمذى عن عدى بن حاتم انه صلى الله عليه وسلم قرأ هذه الآية قال اما انهم لم يكونوا يعبدونهم لكنهم كانوا اذا احلوا لهم شيئا احلوه واذا حرموا عليهم شيئا حرموه ١٢ ك ٥٩ قوله يا ايها الذين آمنوا ان كثيرا من الاحبار لما ذم عقائد الاتباع وصفاتهم شرع فى بيان صفات الرؤساء والاحبار علماء اليهود والرهبان عباد النصارى وقوله كثيرا اشارة الى ان الاقل من الاحبار والرهبان لم يكونوا كذلك كعبد الله بن سلام واحزابه من الاحبار والنجاشى واحزابه من الرهبان ١٢ صاوى ٦٠ قوله ياخذون اشار بذلك الى ان المراد بالاكل الاخذ فاطلق الخاص واريد العام من باب تسمية الشئ باسم جزئه الاعظم لان معظم المقصود من اخذ الاموال اكلها ١٢ صاوى ٦١ قوله يكنزون اى يجمعون ويدفنون ١٢ ٦٢ قوله الكنوز اى المدلول عليها بالفعل وفيه اشارة الى الجواب عما قيل المذكور شيئان الذهب والفضة فكيف افرد الضمير والجواب ان الضمير راجع الى المعنى دون اللفظ لان كل واحد منهما جملة وافية وعدة كثيرة ودنانير ودراهم كما صرح به الخطيب وفى الكبير ان الضمير عائد الى المعنى من وجوه احدها ان كل واحد منهما جملة وآنية دنانير ودراهم فهو كقوله تعالى وان طائفتان من المؤمنين اقتتلوا وثانيها ان يكون التقدير ولا ينفقون الكنوز والوجه الثانى ان يكون الضمير عائدا الى اللفظ وذكر فيه وجوها منها ان ذكر احدهما قد يغنى عن الآخر كقوله تعالى واذا رأوا تجارة او لهوا انفضوا اليها جعل الضمير للتجارة ملخصا ١٢ ٦٣ قوله اى لا يؤدون منها حقها الخ بقوله صلى الله عليه وسلم ما ادى زكوته فليس بكنز رواه الطبرانى والبيهقى ١٢ ك ٦٤ قوله يحمى عليها وانما قيل عليها والمذكور شيئان لان المراد بها دنانير ودراهم كثيرة وكذا الكلام فى قوله تعالى ولا ينفقونها ملخصا من ابى السعود والبيضاوى وفيه سوال وهو انه لا يقال احميت على الحديد بل يقال احميت الحديد فما الفائدة فى قوله يحمى عليها والجواب ليس المراد ان تلك الاموال تحمى على النار بل المراد ان النار تحمى على تلك الاموال التى هى الذهب والفضة اى يوقد عليها نار ذات حمى وحر شديد وهو ماخوذ من قوله نار حامية ولو قيل يوم تحمى لم يفد هذه الفائدة ١٢ كبير ٦٥ قوله توسع جلودهم اى حتى لا يوضع دينار على دينار ولا درهم على درهم وذلك بعد جعلها صفائح من نار ١٢ صاوى ٦٦ قوله حتى توضع عليه الخ اى فيكون التوسعة على قدر النقدين ١٢ ك ٦٧ قوله اثنا عشر شهرا وهذه الشهور السنة القمرية التى هى مبنية على سير القمر فى المنازل وهى شهور العرب التى يعتد بها المسلمون فى صيامهم ومواقيت حجهم واعيادهم وسائر امورهم واحكامهم وايام هذه الشهور ثلثمائة وخمسة وخمسون يوما والسنة الشمسية عبارة عن دور الشمس فى الفلك دورة تامة وهى ثلثمائة وخمسة وستون يوما وربع يوم فتنقص السنة الهلالية عن السنة الشمسية عشرة ايام فبسبب هذا النقصان تدور السنة الهلالية فيقع الصوم والحج تارة فى الشتاء وتارة فى الصيف ١٢ ج ٦٨ قوله فانها فيها اعظم اى منها فى غيرها كارتكابها فى الحرم او حال الاحرام واما حرمة المقاتلة فيها فمنسوخة عند الجمهور ١٢ ك ٦٩ قوله وقيل فى الاشهر كلها قال ابن عباس المراد فلا تظلموا فى الشهور الاثنى عشر انفسكم والمراد منع الانسان من الاقدام على الفساد فى جميع العمر وقال الاكثرون الضمير فى قوله فيهن عائد الى اربعة حرم ١٢ ك ٧٠ قوله كافة اى جميعا الخ هذا هو المراد منه وهو فى الاصل مصدر بمعنى المفعول لانه مكفوف عن الزيادة او بمعنى الفاعل لانه يكف عن التعرض له على الاربعة او بالتخلف عنه والظاهر انه حال عن المفعول ولو جعل حالا عن الفاعل لدل على كون الجهاد فرض عين وقيل انه كان ذلك اولا ثم نسخ وانكره ابن عطية ١٢ ك ٧١ قوله فى كل الشهور اه يشير الى انه ناسخ لحرمة القتال فى الاشهر الحرم وهو قول قتادة وعطاء الخراسانى والزهرى والنووى وقالوا لان النبى صلى الله عليه وسلم غزا هوازن بحنين وثقيفا بالطائف وحاصرهم فى شوال وبعض ذى القعدة وعن عطاء بن ابى رباح انه لا يحل للناس ان يغزوا فى الحرم ولا فى الاشهر الحرم ثم كون الآية ناسخة مبنى على ان الايجاب المطلق يرفع التحريم المقيد كالعام للخاص عند بعضهم ولو سلم فعموم الازمنة يستفاد من عموم المفعول والله اعلم ١٢ ك ٧٢ قوله انما النسئ الخ النسئ مصدر نساه نسأ ونساء ونسيا كقوله مسه مسا ومساسا ومسيسا وقرئ بهن جميعا قاله الزمخشرى وقال الجوهرى فعيل بمعنى مفعول وعلى ذلك فلا بد من تقدير مضاف ١٢ ك ٧٣ قوله اذا اهل وهم فى القتال اى هم راغبون فى القتال والمريدون له اه جمل وعبارة شرح المواهب وذلك انهم كانوا يستحلون القتال فى المحرم لطول مدة التحريم بتوالى ثلاثة اشهر حرم ثم يحرمون صفر مكانه فكانهم يقترضونه ثم يوفونه اهل اى ظهر الهلال ويقال اهللنا الهلال واستهللنا رفعنا الصوت برؤيته ١٢ مصباح ٧٤ قوله زيادة فى الكفر معناه انه تعالى حكى عنهم انواعا كثيرة من الكفر فلما ضموا تحريم ما احل الله تعالى وتحليل ما حرم الله تعالى وهو كفر كان ضم هذا العمل الى تلك الانواع المتقدمة من الكفر زيادة فى الكفر لان الكافر كلما احدث معصية ازداد كفرا فزادتهم رجسا الى رجسهم ١٢ خطيب ٧٥ قوله بضم الياء اى مع فتح الضاد مبنيا للمفعول وقوله وفتحها اى فتح الياء وكسر الضاد مبنيا للفاعل ١٢ ٧٦ قوله يحلونه اى النسئ اى اذا احلوا شهرا من الاشهر الحرم عاما رجعوا فحرموه فى العام القابل ١٢ مدارك ☆

١ہ قولہ لیواطئوا الخ اے لیوافقوا العدۃ التی ہے الاربعۃ ولا یخالفوہا وقد خالفوا التخصیص الذی ہو احد الواجبین واللام تتعلق بیحلونہ ویحرمونہ او بیحرمونہ فحسب وہو الظاہر ۱۲ مدارک ٢ہ قولہ فیحلوا ما حرم اللہ ای فیحلوا بمواطاۃ العدۃ وحدہا من غیر تخصیص ما حرم اللہ من القتال او من ترک الاختصاص للاشہر بعینہا ۱۲ مدارک ٣ہ قولہ ونزل لما دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اے من ہنا اے قولہ انما الصدقات فہذہ الآیۃ متعلقۃ بغزوۃ تبوک والمتخلفین عنہا من منافقین وغیرہم ۱۲ صاوی ٤ہ قولہ وکانوا فی عسرۃ اے قحط وضیق عیش حتی ان الرجلین یجتمعان علی التمرۃ الواحدۃ قولہ فشق علیہم اے تخلف عنہم عشر قبائل ویقال لہا غزوۃ العسرۃ والفاضحۃ لانہا اظہرت حال المنافقین ۱۲ صاوی ٥ہ قولہ یا ایہا الذین الآیۃ نزلت فی الحث علی غزوۃ تبوک وذلک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما رجع من الطائف امر بالجہاد لغزوۃ الروم فکان ذلک فی زمان عسرۃ من الناس والشدۃ من الحر حین طابت الثمار والظلال ولم یکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرید غزوۃ الا وری بغیرہا حتی کانت تلک الغزوۃ فغزاہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حر شدید واستقبل سفرا بعیدا ومفازا وعددا کثیرا فجلی للمسلمین امرہم حتی یتاہبوا اہبۃ غزوہم فشق علیہم الخروج وتثاقلوا فانزل اللہ تعالی یا ایہا الذین الخ ۱۲ معالم التنزیل ٦ہ قولہ ما لکم اذا قیل لکم ما مبتدأ ولکم خبر وقولہ اثاقلتم حال وقولہ اذا قیل لکم ظرف لہذا الحال مقدم علیہا والتقدیر اے شیئ ثبت لکم من الاعذار حال کونکم متثاقلین فی وقت قول الرسول لکم انفروا اے اخرجوا فی سبیل اللہ یقال استنفر الامام الناس اذا حثہم علی الخروج اے الجہاد ودعاہم الیہ ومنہ قولہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا استنفرتم فانفروا والاسم النفیر الخ خازن ۱۲ ج ٧ہ قولہ وملتم عن الجہاد قدرہ لیتعلق بہ قولہ الی الارض جمل وفی ابی السعود قولہ الی الارض متعلق باثاقلتم علی تضمینہ معنی المیل والاخلاد اے اثاقلتم مائلین الی الدنیا وقال فی الکشاف ضمن معنی المیل والاخلاد فعدی بالی والمعنی ملتم الی الدنیا ۱۲ ٨ہ قولہ ارضیتم ای ارضیتم من الآخرۃ راضین بالحیوۃ فمن بمعنی بدل ۱۲ ٩ہ قولہ فی جنب متاع الخ اے بالنسبۃ متاع الآخرۃ یعنی بالقیاس الیہ ۱۲ ١٠ہ قولہ حقیر ای لان لذات الدنیا خسیسۃ فی نفسہا ومشوبۃ بالآفات والبلیات ومنقطعۃ عن قریب لا محالۃ ومنافع الآخرۃ شریفۃ عالیۃ خالصۃ عن کل الآفات دائمۃ ابدیۃ سرمدیۃ وذلک یوجب القطع بان متاع الدنیا فی جنب متاع الآخرۃ قلیل ۱۲ ج ١١ہ قولہ ویستبدل قوما غیرکم یعنی خیرا منکم واطوع قال سعید ابن جبیر ہم ابناء فارس وقیل ہم اہل الیمن وفیہ تنبیہ علی ان اللہ عزوجل تکفل بنصرۃ نبیہ علیہ السلام واعزاز دینہ فان سارعوا معہ الی الخروج الی حیث استنفروا حصلت النصرۃ بہم ووقع اجرہم علی اللہ تعالی وان تثاقلوا وتخلفوا عنہ حصلت النصرۃ بغیرہم وحصلت العتبی لہم ولئلا یتوہموا ان اعزاز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونصرتہ لا تحصل الا بہم وہو قولہ ولا تضروہ شیئا ۱۲ ج ١٢ہ قولہ الا تنصروہ الخ ہذا اعلام من اللہ عزوجل انہ المتکفل بنصر رسول اللہ صلعم واعزاز دینہ اعانوہ او لم یعینوہ وانہ قد نصرہ عند قلۃ الاولیاء وکثرۃ الاعداء فکیف بہ الیوم وہو فی کثرۃ من العدد والعدد ۱۲ معالم ١٣ہ قولہ حال ای حال من ضمیرہ علیہ الصلوۃ والسلام کما فی ابی السعود وتقدیرہ اذ اخرجہ الذین کفروا حال کونہ متفردا عن جمیع الناس الا ابا بکر ۱۲ جمل ١٤ہ قولہ لا تحزن ہذا الحزن کان حاصلا لابی بکر خوفا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کما ہو مصرح فی کتب التفاسیر ۱۲ ١٤ہ قولہ لا تحزن مقول قول النبی علیہ السلام وکان الصدیق قد حزن علیہ لا علی نفسہ فقال لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا رسول اللہ ان مت انا فانا رجل واحد وان مت انت ہلکت الامۃ والدین ۱۲ ج ١٥ہ قولہ معنا روی عن جمیع بن عمیر قال اتیت ابن عمر رض فسمعتہ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لابی بکر رض انت صاحبی فی الغار وصاحبی علی الحوض قال الحسین بن الفضل من قال ان ابا بکر لم یکن صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فہو کافر لانکارہ نص القرآن وفی سائر الصحابۃ اذا انکر کان مبتدعا لا کافرا وقولہ عزوجل لا تحزن ان اللہ معنا لم یکن حزن ابی بکر جبنا منہ وانما کان اشفاقا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال ان اقتل فانا رجل واحد وان قتلت ہلکت الامۃ ینبغی ان یکون ہذا الحدیث من کلام عمر رض بلا ذکرہ فی آخرہ وروی انہ حین انطلق مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الغار جعل یمشی ساعۃ خلفہ وساعۃ بین یدیہ فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما لک یا ابا بکر قال اذکر الطلب فامشی خلفک ثم اذکر الرصد فامشی بین یدیک فلما انتہیا الی الغار قال مکانک یا رسول اللہ حتی استبرئ الغار فدخل فاستبراہ ثم قال انزل یا رسول اللہ فنزل فقال عمر رض والذی نفسی بیدہ لتلک اللیلۃ خیر من عمر ومن آل عمر ۱۲ معالم ١٦ہ قولہ وقیل علی ابی بکر رض وعلیہ الامام الرازی حیث قال ان الضمیر یجب عودہ الی اقرب المذکورات واقرب المذکورات المتقدمۃ فی ہذہ الآیۃ ہو ابو بکر لانہ تعالی قال اذ یقول لصاحبہ والتقدیر اذ یقول محمد لصاحبہ ابی بکر لا تحزن وعلی ہذا التقدیر فاقرب المذکورات السابقۃ ہو ابو بکر فوجب عود الضمیر الیہ والثانی ان الحزن والخوف کان حاصلا لابی بکر رض لا للرسول علیہ الصلوۃ والسلام فانہ علیہ السلام کان آمنا ساکن القلب بما وعدہ اللہ ان ینصرہ علی قریش فلما قال لابی بکر لا تحزن صار آمنا انصرف السکینۃ الی ابی بکر لیصیر ذلک سببا لزوال خوفہ اولی من صرفہا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع انہ قبل ذلک ساکن القلب قوی النفس قال البیضاوی علی النبی او علی صاحبہ وہو الاظہر لانہ کان منزعجا ۱۲ ١٧ہ قولہ ملئکۃ فی الغار اے یصرفون وجوہ الکفار وابصارہم عن رؤیتہ وقیل القوا الرعب فی قلوب الکفار حتی رجعوا معالم التنزیل وقولہ مواطن قتالہ اے یوم بدر والاحزاب وحنین والواو فی قولہ ومواطن قتالہ بمعنی او اذ بہا تفسیران وعلی الاول یکون قولہ وایدہ معطوفا علی قولہ فانزل اللہ سکینتہ وعلی الثانی یکون معطوفا علی فقد نصرہ اللہ ۱۲ جمل ١٨ہ قولہ وکلمۃ اللہ ہی العلیا الجمہور علی رفع کلمۃ علی الابتداء وہی یجوز ان تکون مبتدأ ثانیا والعلیا خبرہا والجملۃ خبر للاول ۱۲ ج ١٩ہ قولہ نشاطا جمع نشیط ککرام وکریم ۱۲ جمل ٢٠ہ قولہ او اغنیاء وفقراء ای علی ان المعنی خفافا من المال وثقالا منہ قال ابو صالح عن الحسن ومجاہد شبابا وشیوخا والصحیح ان الکل داخل فیہ ۱۲ ک ٢١ہ قولہ وہی منسوخۃ ای علی القولین الآخرین واما علی الاول فلا نسخ کما لا یخفی ومحل النسخ قولہ وثقالا واما خفافا فلا نسخ فیہ علی کل قول ۱۲ جمل وکلام صاحب الہدایۃ فی اول باب الجہاد یدل علی ان الآیۃ محمولۃ علی النفیر العام من غیر نسخ مطلقا حیث قال الا ان یکون النفیر عاما فتصیر من فروض الاعیان لقولہ تعالی انفروا خفافا وثقالا الآیۃ وصاحب الاتقان قد جعل الآیۃ منسوخۃ بالآیات الثلث مطلقا سواء کان لبعض صحاحا ومراضا وغیرہ واعم من ان یکون النفیر عاما او لا وان یکون الامر للوجوب او لا ۱۲ تفسیر احمدی ٢٢ہ قولہ بآیۃ لیس علی الخ کذا روی عن ابن عباس والظاہر ان الآیۃ مقیدۃ بالاستطاعۃ کما یدل علیہ قولہ تعالی وسیحلفون باللہ لو استطعنا لخرجنا معکم فلا حاجۃ الی القول بالنسخ ۱۲ ک ٢٣ہ قولہ وسیحلفون ہذا اخبار من اللہ بالغیب فان ہذہ الآیۃ نزلت قبل رجوعہ من تبوک ۱۲ صاوی

يُحَرِّمُونَهُ عَامًا لِّيُوَاطِئُوا يوافقوا بتحليل شهر وتحريم آخر بدله عِدَّةَ عدد مَا حَرَّمَ اللّٰهُ من الأشهر فلا يزيدون
على تحريم أربعة ولا ينقصون ولا ينظرون إلى أعيانها فَيُحِلُّوا مَا حَرَّمَ اللّٰهُ ۚ زُيِّنَ لَهُمْ سُوءُ أَعْمَالِهِمْ ۗ
فظنوه حسنا وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِينَ ۝ ونزل لما دعا رسول الله صلى الله عليه وسلم الناس إلى ع ٥ ١١
غزوة تبوك وكانوا في عسرة وشدة حر فشق عليهم يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا مَا لَكُمْ إِذَا قِيلَ لَكُمُ انْفِرُوا
فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اثَّاقَلْتُمْ بإدغام التاء في الأصل في المثلثة واجتلاب همزة الوصل أي تباطأتم وملتم
عن الجهاد إِلَى الْأَرْضِ ۚ والقعود فيها والاستفهام للتوبيخ أَرَضِيتُمْ بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ولذاتها مِنَ
الْاٰخِرَةِ أي بدل نعيمها فَمَا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فِي جنب مَتَاعِ الْاٰخِرَةِ إِلَّا قَلِيلٌ ۝ حقير إِلَّا بإدغام
نون إن الشرطية في لا في الموضعين تَنْفِرُوا تخرجوا مع النبي صلى الله عليه وسلم للجهاد يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا
أَلِيمًا مؤلما وَيَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ أي يأت بهم بدلكم وَلَا تَضُرُّوهُ أي الله أو النبي شَيْئًا ۗ بترك نصره
فإن الله ناصر دينه وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ ومنه نصر دينه ونبيه إِلَّا تَنْصُرُوهُ أي النبي فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ
إِذْ حين أَخْرَجَهُ الَّذِينَ كَفَرُوا من مكة أي ألجأه إلى الخروج لما أرادوا قتله أو حبسه أو نفيه بدار الندوة
ثَانِيَ اثْنَيْنِ حال أي أحد اثنين والآخر أبو بكر رض المعنى نصره في مثل تلك الحالة فلا يخذله في غيرها
إِذْ بدل من إذ قبله هُمَا فِي الْغَارِ نقب في جبل ثور إِذْ بدل ثان يَقُولُ لِصَاحِبِهِ أبي بكر وقد قال لما
رأى أقدام المشركين لو نظر أحدهم تحت قدميه لأبصرنا لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ۚ بنصره فَأَنْزَلَ اللّٰهُ
سَكِينَتَهُ طمأنينته عَلَيْهِ قيل على النبي صلى الله عليه وسلم وقيل على أبي بكر رض وَأَيَّدَهُ أي النبي صلى الله عليه وسلم بِجُنُودٍ لَّمْ
تَرَوْهَا ملائكة في الغار ومواطن قتاله وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِينَ كَفَرُوا أي دعوة الشرك السُّفْلٰى ۗ المغلوبة وَ
كَلِمَةُ اللّٰهِ أي كلمة الشهادة هِيَ الْعُلْيَا ۗ الظاهرة الغالبة وَاللّٰهُ عَزِيزٌ في ملكه حَكِيمٌ ۝ في صنعه انْفِرُوا
خِفَافًا وَّثِقَالًا نشاطا وغير نشاط وقيل أقوياء وضعفاء أو أغنياء وفقراء وهي منسوخة بآية لَيْسَ عَلَى
الضُّعَفَاءِ الخ وَجَاهِدُوا بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ۚ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ أنه
خير لكم فلا تثاقلوا ونزل في المنافقين الذين تخلفوا لَوْ كَانَ ما دعوتهم إليه عَرَضًا متاعا من الدنيا قَرِيبًا
سهل المأخذ وَّسَفَرًا قَاصِدًا وسطا لَّاتَّبَعُوكَ طلبا للغنيمة وَلٰكِنْ بَعُدَتْ عَلَيْهِمُ الشُّقَّةُ ۚ المسافة
فتخلفوا وَسَيَحْلِفُونَ بِاللّٰهِ إذا رجعتم إليهم لَوِ اسْتَطَعْنَا الخروج لَخَرَجْنَا مَعَكُمْ ۚ يُهْلِكُونَ أَنْفُسَهُمْ ۚ بالحلف
الكاذب وَاللّٰهُ يَعْلَمُ إِنَّهُمْ لَكٰذِبُونَ ۝ في قولهم ذلك وكان صلى الله عليه وسلم أذن لجماعة في التخلف ٦ ع ٥ ١٢

ای من المنافقین ۱۲ ص

باجتهاد منه فنزل عتابا له وقدم العفو تطمینا للقلب عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ فی التخلف و
هلا ترکتهم حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا فی العذر وَتَعْلَمَ الْكٰذِبِيْنَ ○ فیه لَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ
بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فی التخلف عن اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ ○ اِنَّمَا يَسْتَاْذِنُكَ
فی التخلف الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَارْتَابَتْ شکت قُلُوْبُهُمْ فی الدین فَهُمْ فِيْ رَيْبِهِمْ
يَتَرَدَّدُوْنَ ○ یتحیرون وَلَوْ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ معک لَاَعَدُّوْا لَهٗ عُدَّةً اهبة من الآلة والزاد وَّلٰكِنْ
كَرِهَ اللّٰهُ انْۢبِعَاثَهُمْ ای لم یرد خروجهم فَثَبَّطَهُمْ کسلهم وَقِيْلَ لهم اقْعُدُوْا مَعَ الْقٰعِدِيْنَ ○ المرضی و
النساء والصبیان ای قدر اللہ تعالی ذلک لَوْ خَرَجُوْا فِيْكُمْ مَّا زَادُوْكُمْ اِلَّا خَبَالًا فسادا بتخذیل المؤمنین
وَّلَاۡاَوْضَعُوْا خِلٰلَكُمْ ای اسرعوا بینکم بالمشی بالنمیمة يَبْغُوْنَكُمُ ای یطلبون لکم الْفِتْنَةَ ۚ بالقاء
العداوة وَفِيْكُمْ سَمّٰعُوْنَ لَهُمْ ؕ ما یقولون سماع قبول وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ○ لَقَدِ ابْتَغَوُا الْفِتْنَةَ
لک مِنْ قَبْلُ اول ما قدمت المدینة وَقَلَّبُوْا لَكَ الْاُمُوْرَ ای اجالوا الفکر فی کیدک وابطال دینک
حَتّٰى جَآءَ الْحَقُّ النصر وَظَهَرَ اَمْرُ اللّٰهِ دینه وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ○ له فدخلوا فیه ظاهرا وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ
ائْذَنْ لِّيْ فی التخلف وَلَا تَفْتِنِّيْ ؕ وهو الجد بن قیس قال له النبی هل لک فی جلاد بنی الاصفر
فقال انی مغرم بالنساء واخشی ان رأیت نساء بنی الاصفر ان لا اصبر عنهن فافتتن قال تعالی
اَلَا فِی الْفِتْنَةِ سَقَطُوْا ؕ بالتخلف وقرئ سقط وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ○ لا محیص لهم عنها
اِنْ تُصِبْكَ حَسَنَةٌ کنصر وغنیمة تَسُؤْهُمْ ۚ وَاِنْ تُصِبْكَ مُصِيْبَةٌ شدة يَّقُوْلُوْا قَدْ اَخَذْنَآ اَمْرَنَا
بالحزم حین تخلفنا مِنْ قَبْلُ قبل هذه المصیبة وَيَتَوَلَّوْا وَّهُمْ فَرِحُوْنَ ○ بما اصابک قُلْ لهم
لَّنْ يُّصِيْبَنَآ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا ۚ اصابته هُوَ مَوْلٰىنَا ۚ ناصرنا ومتولی امورنا وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ
الْمُؤْمِنُوْنَ ○ قُلْ هَلْ تَرَبَّصُوْنَ فیه حذف احدی التائین فی الاصل ای تنتظرون ان یقع بِنَآ
اِلَّآ اِحْدَى العاقبتین الْحُسْنَيَيْنِ ؕ تثنیة حسنی تانیث احسن النصر او الشهادة وَنَحْنُ نَتَرَبَّصُ ننتظر
بِكُمْ اَنْ يُّصِيْبَكُمُ اللّٰهُ بِعَذَابٍ مِّنْ عِنْدِهٖۤ بقارعة من السماء اَوْ بِاَيْدِيْنَا ۖ بان یاذن لنا بقتالکم فَتَرَبَّصُوْۤا
بنا ذلک اِنَّا مَعَكُمْ مُّتَرَبِّصُوْنَ ○ عاقبتکم قُلْ اَنْفِقُوْا فی طاعة اللہ طَوْعًا اَوْ كَرْهًا لَّنْ يُّتَقَبَّلَ مِنْكُمْ
ما انفقتموه اِنَّكُمْ كُنْتُمْ قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ○ والامر هنا بمعنی الخبر وَمَا مَنَعَهُمْ اَنْ تُقْبَلَ بالتاء والیاء مِنْهُمْ
نَفَقٰتُهُمْ اِلَّآ اَنَّهُمْ فاعل منع وان تقبل مفعوله كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ وَلَا يَاْتُوْنَ الصَّلٰوةَ اِلَّا وَهُمْ

---

۱ قوله باجتهاد منه هذا احد قولین والآخر انه لا یجتهد والحاصل انه اختلف هل یجوز علی النبی الاجتهاد فی غیر الاحکام التکلیفیة الصادرة من اللہ تعالی او لا یجوز والصحیح الاول ولکنه فی اجتهاده دائما مصیب وعتاب اللہ له انما هو علی فعل امر مباح له فهو من باب حسنات الابرار سیئات المقربین لا علی وزر فعله فاعتقاد ذلک کفر ۱۲ صاوی ۲ قوله فنزل عتابا له واختلفوا هل فی ذلک معاتبة للنبی صلی اللہ علیه وسلم ام لا فقال بعضهم فی ذلک معاتبة للنبی صلی اللہ علیه وسلم وقال القاضی عیاض فی الشفاء ان هذا امر لم یتقدم للنبی صلعم فیه من اللہ تعالی نهی فیعد معصیة ولا عده اللہ تعالی معصیة علیه بل لم یعده اهل العلم معاتبة وغلطوا من ذهب الی ذلک ولیس عفا بمعنی غفر بل کما قال النبی صلعم عفا اللہ عنکم عن صدقة الخیل والرقیق ولم تجب علیهم قط ای لم یکن یلزمکم ذلک ونحوه للقشیری قال وانما یقول العفو لا یکون الا عن ذنب من لا یعرف کلام العرب وقال مکی هو استفتاح کلام مثل اصلحک اللہ واعزک وقال السمرقندی ان معناه عافاک اللہ من الخطیب وقال فی الکبیر لا نسلم ان قوله عفا اللہ عنک یوجب الذنب ولم لا یجوز ان یقال ان ذلک یدل علی مبالغة اللہ فی تعظیمه وتوقیره کما یقول الرجل لغیره اذا کان عظیما عنده عفا اللہ عنک ما صنعت فی امری فلا یکون من هذا الامر زیدا التبجیل والتعظیم وبسط فیه الکلام وانا اختصرته ۱۲ ۳ قوله حتی یتبین لک قال ابن عباس لم یکن رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یعرف المنافقین یومئذ حتی نزلت سورة براءة ۱۲ جمل ۴ قوله لا یستاذنک الذین یؤمنون باللہ والیوم الآخر فیه تنبیه علی انه کان ینبغی للنبی ان یستدل باستیذانهم علی حالهم ولا یاذن لهم ای لیس من عادة المؤمنین ان یستاذنوک فی ان یجاهدوا باموالهم وانفسهم بل الخلص منهم یبادرون الیه من غیر توقف علی الاذن فضلا عن یستاذنوک فی التخلف فحیث استاذنوک هؤلاء فی التخلف کان ذلک مظنة التانی فی امرهم بل دلیلا علی نفاقهم ۱۲ ج ۵ قوله ولو ارادوا الخروج هذا تسلیة لرسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم علی عدم خروج المنافقین معه اذ لا فائدة فیه ولا مصلحة وعتاب اللہ له علی الاذن لهم فی التخلف انما هو لاجل اظهار حالهم وتفضیحهم کان اللہ یقول لنبیه کان اولی لک عدم الاذن لهم فی التخلف لیظهر حالهم فان القرائن دالة علی انهم لا یریدون الخروج لعدم التاهب له ۱۲ صاوی ۶ قوله فثبطهم ای کسلهم وضعف رغبتهم فی الانبعاث والتثبیط التوقیف عن الامر بالتزهید فیه ۱۲ مدارک ۷ قوله کسلهم الکسل التثاقل عن الشیء والفتور فیه یقال کسل کفرح ۱۲ قاموس ۸ قوله ای قدره اللہ تعالی ذلک ای القعود هذا تفسیر لقوله وقیل اقعدوا ای فلا قول بالفعل لا من اللہ ولا من النبی کما قیل ۱۲ جمل ۸ قوله ای قدره اللہ تعالی ذلک فی البیضاوی هذا تمثیل لالقاء اللہ تعالی کراهة الخروج فی قلوبهم او وسوسة الشیطان بالامر بالقعود او حکایة قول بعضهم لبعض او اذن الرسول لهم وفی الکرخی القاء الشیطان بوسوسته او بعضهم لبعض فلا یرد کیف امرهم بالقعود عن الجهاد مع انه ذمهم علیه او امرهم بذلک امر توبیخ کقوله تعالی اعملوا ما شئتم بقرینة قوله مع القاعدین ۱۲ جمل ۹ قوله لو خرجوا فیکم ما زادوکم الا خبالا بیان للمفاسد التی تترتب علی خروجهم ان قلت ان مقتضی العتاب المتقدم ان خروجهم فیه مصلحة ومقتضی ما هنا ان خروجهم مفسدة فکیف الجمع بینهما اجیب بان خروجهم مفسدة عظیمة وعتاب اللہ تنبیه انما هو علی عدم التانی حتی یظهر نفاقهم وتفضیحهم ولیس فی خروجهم مصلحة اصلا کما علمت ۱۲ صاوی ۱۰ قوله الا خبالا استثناء مفرغ ای ما زادوکم شیئا الا خبالا ۱۲ ۱۱ قوله ولا اوضعوا خلالکم الایضاع فی الاصل سرعة سیر البعیر ثم استعیر الایضاع بسرعة الافساد ففی الکلام استعارة تبعیة حیث شبه سرعة الافساد بسرعة سیر الرکائب ثم اشتق منه اوضعوا بمعنی اسرعوا او فی الخلال استعارة مکنیة حیث شبه الخلال برکائب تسرع فی السیر وطوی ذکر المشبه به ورمز له بشیء من لوازمه وهو اوضعوا بمعنی اسرعوا فاثباته تخییل ۱۲ صاوی ۱۱ قوله ولا اوضعوا هذا الالف من زوائد رسم الخط ۱۲ ۱۲ قوله وفیکم سماعون لهم ای عیون لهم یؤدون لهم اخبارکم وما یسمعون منکم وهم الجواسیس او مطیعون لهم یسمعون کلام المنافقین ویطیعونهم وذلک انهم یلقون الیهم انواعا من الشبهات الموجبة لضعف القلب فیقبلونها منهم ۱۲ خطیب ۱۳ قوله ولا تفتنی ای لا توقعنی فی الفتنة ۱۲ البیضاوی ۱۴ قوله هو الجد بفتح الجیم وتشدید الدال ابن قیس المنافق احد بنی سلمة قال له النبی صلی اللہ علیه وسلم عند جهازه الی تبوک هل لک رغبة فی جلاد بنی الاصفر ای قتالهم الجلاد بکسر الجیم هو القتل بالسیف ونحوه یقال جلدته بالسیف والسوط ونحوه اذا ضربته به ومنه الجلاد وبنو الاصفر هم الروم لان اباهم الاول کان اصفر اللون وهو روم بن اسحاق بن ابراهیم او لان جدهم روم بن عیص تزوج بنت ملک الحبشة فجاء ولده بین البیاض والسواد کذا فی مجمع البحار وفی القاموس بنو الاصفر هم ملوک الروم اولاد اصفر بن عیصو بن اسحاق او لان جیشا من الحبشة غلب علیهم فوطئ نساءهم فولد لهم اولاد اصفر انتهی وفی نسخة جهاد بنی الاصفر فی موضع جلاد بنی الاصفر ۱۲ ۱۵ قوله فی جلاد بنی الاصفر ای ضربهم بالسیوف وفی نسخة جهاد وهی ظاهرة وبنو الاصفر هم ملوک الروم اولاد الاصفر بن روم بن عیص بن اسحاق ۱۲ صاوی ۱۶ قوله فقال انی مغرم بالنساء ای مولع حریص بهن واخشی ان رایت نساء بنی الاصفر ان لا اصبر علیهن بحالهن فافتتن ای اقع فی الفتنة فاعرض عنه رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم وقال قد اذنت لک فنزل ومنهم من یقول ائذن الخ رواه ابو نعیم وابن منده من طریق الضحاک عن ابن عباس وابن مردویه بسند ضعیف عن عائشة رضی اللہ تعالی عنها ویقال انه تاب وحسنت توبته ومات فی خلافة عثمان کذا فی الاصابة ۱۲ ک ۱۷ قوله الا فی الفتنة سقطوا یعنی ان الفتنة هی التی سقطوا فیها وهی فتنة التخلف ۱۲ مدارک ۱۸ قوله بالتخلف عنک ولم یکن الفتنة فی سیرهم معک کما ظهر وقرئ فی الشواذ سقط بالافراد کما هو الظاهر ولعل الجمع باعتبار الاتباع ۱۲ کمالین ۱۹ قوله بالحزم بالحاء المهملة والزای المعجمة ای بالرای والتدبر فی الامر حیث تخلفنا عن الهلکة والشدة ۱۲ ک ۲۰ قوله النصر والشهادة بالجر علی البدلیة من حسنیین ۱۲ ۲۱ قوله بقارعة من السماء ای صاعقة من السماء وفی المختار القارعة الداهیة الشدیدة من شدائد الدهر ۱۲ جمل

۲۲ قوله قل انفقوا طوعا او کرها نزلت فی الجد بن قیس المنافق وذلک انه استاذن رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فی القعود عن الغزو وقال انا اعطیکم مالی فانزل اللہ تعالی ردا علیه قل انفقوا الخ ای قل یا محمد لهذا المنافق وامثاله فی النفاق انفقوا الخ وهذه الآیة وان نزلت خاصة فی انفاق المنافقین ولکن هی عامة فی حق کل من انفق ماله لغیر وجه اللہ ۱۲ ج ۲۳ قوله لن یتقبل منکم ما انفقتموه لان هذا الانفاق انما وقع لغیر وجه اللہ ۱۲ ج ۲۴ قوله بالتاء والیاء ای المضمومة ای قرا حمزة والکسائی بالتذکیر لان تانیث نفقاتهم مجازی وقرا الباقون بالتانیث اعتبارا باللفظ ۱۲ جمل والخطیب قوله والامر هنا الخ یشیر به الی جواب السوال المقدر تقدیره کیف امرهم بالانفاق ثم قال لن یتقبل منکم فاجاب بقوله والامر ههنا الخ ۱۲ خطیب ۲۵ قوله فاعل منعهم الخ ای ما منعهم قبول نفقاتهم الا کفرهم فالقبول مفعول ثان والاول الضمیر فی منعهم فان منع یتعدی لمفعولین والفاعل کفرهم ۱۲ کذا

كسالى متثاقلون ولا ينفقون الا وهم كارهون ○ النفقة لانهم يعدونها مغرما فلا تعجبك اموالهم
ولا اولادهم اي لا تستحسن نعمنا عليهم فهي استدراج انما يريد الله ليعذبهم اي ان يعذبهم
بها في الحيوة الدنيا بما يلقون في جمعها من المشقة وفيها من المصائب وتزهق تخرج انفسهم وهم
كافرون ○ فيعذبهم في الآخرة اشد العذاب ويحلفون بالله انهم لمنكم اي مؤمنون وما هم
منكم ولكنهم قوم يفرقون ○ يخافون ان تفعلوا بهم كالمشركين فيحلفون تقية لو يجدون ملجأ
يلجأون اليه او مغارات سراديب او مدخلا موضعا يدخلونه لولوا اليه وهم يجمحون ○ يسرعون في
دخوله والانصراف عنكم اسراعا لا يرده شيء كالفرس الجموح ومنهم من يلمزك يعيبك في قسم الصدقات فان
اعطوا منها رضوا وان لم يعطوا منها اذا هم يسخطون ○ ولو انهم رضوا ما آتاهم الله ورسوله من
الغنائم ونحوها وقالوا حسبنا كافينا الله سيؤتينا الله من فضله ورسوله من غنيمة اخرى ما يكفينا انا الى الله
راغبون ○ ان يغنينا وجواب لو لكان خيرا لهم انما الصدقات الزكوات مصروفة للفقراء الذين لا يجدون
ما يقع موقعا من كفايتهم والمساكين الذين لا يجدون ما يكفيهم والعاملين عليها اي الصدقات من جاب
وقاسم وكاتب وحاشر والمؤلفة قلوبهم ليسلموا او يثبت اسلامهم او يسلم نظراؤهم او يذبوا عن المسلمين
اقسام والاول والاخير لا يعطيان اليوم عند الشافعي لعز الاسلام بخلاف الآخرين فيعطيان على الاصح وفي
فك الرقاب اي المكاتبين والغارمين اهل الدين ان استدانوا لغير معصية او تابوا وليس لهم وفاء او
لاصلاح ذات البين ولو اغنياء وفي سبيل الله اي القائمين بالجهاد ممن لا فيء لهم ولو اغنياء وابن السبيل
المنقطع في سفره فريضة نصب لفعله المقدر من الله والله عليم بخلقه حكيم ○ في صنعه فلا يجوز صرفها لغير
هؤلاء ولا منع صنف منهم اذا وجد فيقسمها الامام عليهم على السواء وله تفضيل بعض آحاد الصنف على بعض
وافادت اللام وجوب استغراق افراده لكن لا يجب على صاحب المال اذا قسم لعسره بل يكفي اعطاء ثلاثة من كل صنف
ولا يكفي دونها كما افادته صيغة الجمع وبينت السنة ان شرط المعطى منها الاسلام وان لا يكون هاشميا ولا مطلبيا
ومنهم اي المنافقين الذين يؤذون النبي بعيبه ونقل حديثه ويقولون اذا نهوا عن ذلك لئلا يبلغه هو اذن اي
يسمع كل قيل ويقبله فاذا حلفنا له انا لم نقل صدقنا قل هو اذن مستمع خير لكم لا مستمع شر يؤمن بالله
ويؤمن يصدق للمؤمنين فيما اخبروه به لا لغيرهم واللام زائدة للفرق بين ايمان التسليم وغيره ورحمة بالرفع
عطفا على اذن والجر عطفا على خير للذين آمنوا منكم والذين يؤذون رسول الله لهم عذاب اليم ○ يحلفون

م فدعاهم وسألهم فانكروا وحلفوا ان عامرا كذاب وحلف عامر انهم كذبوا فصدقهم النبي صلے الله عليه وسلم فجعل عامر يدعو ويقول اللهم صدق الصادق وكذب الكاذب

تعليقات جديدة من التفاسير المعتبرة لحل جلالين

٥١ قوله فلا تعجبك اموالهم ولا اولادهم هذا الخطاب وان كان مختصا بالنبي صلے الله عليه وسلم الا ان المراد به جميع المؤمنين والمعنے ولا تعجبوا ايها المؤمنون باموال المنافقين واولادهم ١٢ ج **٥٢ قوله** فهي استدراج اے ظاهرها نعمة وباطنها نقمة ١٢ صاوے **٥٣ قوله** بما يلقون في جمعها من المشقة جواب عما يقال ان المال والولد سرور في الدنيا فاجاب بان المراد بكونهما عذابا باعتبار ما يترتب عليهما من المشقة آن قلت ان هذا ليس مختصا بالمنافقين بل المؤمن كذلك بهذا الاعتبار اجيب بان المؤمن يرجو الآخرة والراحة فيها والتنعم بسبب المشقات فكانها ليست مشقة والمنافق ليس كذلك فهي حينئذ مشقة في الدنيا والآخرة ١٢ صاوے **٥٤ قوله** وفيها من مصائب اے في الاموال مصائب اى يحتاج في اكتسابها وتحصيلها الى تعب شديد ومشقة عظيمة ثم عند حصولها يحتاج الے متاعب اشد واشق واصعب واعظم في حفظها فكان حفظ المال بعد حصوله اصعب من اكتسابه فالمشغوف بالمال والولد ابدا يكون في تعب الحفظ من الكبير فان قيل هذا لا يختص بالمنافق فما فائدة تخصيصه به اجيب بان المؤمن قد علم انه مخلوق للآخرة وانه يثاب بالمصائب الحاصلة في الدنيا فلم يكن المال والولد في حقه عذابا والمنافق لا يعتقد ذلك فبقي ما يحصل له في الدنيا من التعب والشقوة والغم والحزن على المال عذابا عليه في الدنيا ١٢ **٥٥ قوله** ملجأ اے حصنا يلجأون اليه وقوله مغرات اے سراديب جمع مغارة وهو الموضع الذے يغور فيه الانسان اے يستتر ١٢ خطيب **٥٦ قوله** موضعا يدخلونه كالكهف في الجبل اصله مدتخلا ابدل التاء دالا ثم ادغمت وزنه مفتعل من الدخول ١٢ **٥٧ قوله** كالفرس الجموح وهو الذے لا يثنيه اللجام ١٢ ابو السعود **٥٨ قوله** ومنهم من يلمزك الخ هذا بيان لحال بعض المنافقين وقوله يلمزك من باب ضرب في اللمزة الاشارة بعين ونحوها على سبيل التنقيص فهو اخص من الغمز اذ هو اشارة بعين ونحوها مطلقا والمراد هنا الاعابة بالقول قيل نزلت في ابي الجواظ المنافق بفتح الجيم وتشديد الواو ومعناه الفخم المتكبر الكثير الكلام حيث قال الاترون الى صاحبكم يقسم صدقاتكم على رعاة الغنم ويزعم انه يعدل وقيل نزلت في ذي الخويصرة التميمي وقيل اسمه حرقوص بن زهير وهو اصل الخوارج ١٢ صاوے **٥٩ قوله** يعيبك قيل نزلت الآية في ابي الجواظ المنافق حيث قال الاترون الى صاحبكم يقسم صدقاتكم في رعاة الغنم ويزعم انه يعدل وقيل في ابن ذي الخويصرة واسمه حرقوص ابن زهير التميمي راس الخوارج كان رسول الله صلے الله عليه وسلم يقسم غنائم حنين فاستعطف قلوب اهل مكة بتوفير الغنائم عليهم فقال اعدل يا رسول الله فقال عليه الصلوة والسلام ويلك ان لم اعدل فمن يعدل وقيل هم المؤلفة قلوبهم والاول هو الاظهر ١٢ ابو السعود **٦٠ قوله** انما الصدقات للفقراء رد على المنافقين الذين يزعمون ان رسول الله ياخذ الصدقات لنفسه ولاهل بيته فبين في هذه الآية ان المستحق لها الاصناف الثمانية ورسول الله صلے الله عليه وسلم واهل بيته محرمة عليهم تشريفا لهم وتطهيرا والآية من قصر الموصوف على الصفة اے الصدقات مقصورة على الاتصاف بصرفها لهؤلاء الثمانية ١٢ صاوے **٦١ قوله** الذين لا يجدون ما يقع موقعا بان لم يجدوا شيئا او وجدوا ما لا يقع موقعا ولا يكفيهم كما هو مبين في الفروع فالفقير اسوء حالا من المسكين وهذا مذهب الشافعي رح وعند ابي حنيفة على العكس فالفقير من له ادنى شيء فلا يسال لان عنده ما يكفيه للحال والمسكين من لا شيء له فهو اضعف حالا منه لقوله تعالى ومسكينا ذا متربة كما هو المصرح في كتب الفقه والتفاسير ١٢ **٦٢ قوله** من جاب اے وهو الذے يجمع الزكوة من اربابها والقاسم الذے يقسمها على المستحقين والكاتب الذے يكتب ما اعطاه ارباب الاموال والحاشر الذے يجمع ارباب الاموال لياخذ منهم الجابي الزكوة ١٢ صاوي **٦٣ قوله** او يثبت اسلامهم اے فهم حديثو عهد بالاسلام فنعطيهم ليتمكن الاسلام من قلوبهم ١٢ صاوے **٦٤ قوله** او يسلم نظراؤهم اے فهم كبار قبيلة اسلموا فيعطون ليسلم نظراؤهم من الكفار وقوله او يذبوا عن المسلمين اے يدفعوا الكفار ويردوهم عن المسلمين والحال انهم مسلمون ١٢ صاوے **٦٥ قوله** اقسام اے فهذه اقسام اربعة والاول من يعطى ليسلم والاخير من يعطى للدفع ١٢ ك **٦٦ قوله** على الاصح اے من قول الشافعي وقال جماعة ان سهمهم ساقط مطلقا روي ذلك عن عمر وبه قال مالك وابو حنيفة والثوري واسحق وقال احمد ان احتاجوا الى ذلك ١٢ ك **٦٧ قوله** اے المكاتبين وهو قول الاكثر ومنهم النخعي وسعيد بن جبير والزهري والشافعي واحمد ومالك في رواية ابن القاسم وقال ابن عباس انه كان لا يرے باسا ان يعطي الرجل من زكاته في الحج وان يعتق النسمة منها وجه قول الجمهور ما رواه احمد عن البراء ان رجلا جاء الى النبي صلے الله عليه وسلم فقال دلني على امر يقربني الى الجنة ويبعدني عن النار فقال اعتق النسمة وفك الرقبة فقال يا رسول الله اوليسا واحدا فقال لا عتق النسمة ان تنفرد بعتقها وفك الرقبة ان تعين في ثمنها ١٢ ك **٦٨ قوله** او تابوا اے او استدانوه لمعصية كخمر وتابوا اے وظن صدقهم في توبتهم وان قصرت المدة وقوله او لاصلاح ذات البين اے استدانوه لاصلاح ذات البين اے الحال بين القوم كان خافوا فتنة بين قبيلتين تنازعا في قتيل لم يظهر قاتله فتحملوا الدية تسكينا للفتنة ١٢ جمل **٦٩ قوله** اے القائمين بالجهاد الخ وهو قول الجمهور ويدل على ذلك الحديث المذكور آنفا ١٢ ك **٧٠ قوله** لفعله المقدر اے فرض لهم الصدقات فريضة او حال من الضمير المستكن في للفقراء ١٢ خطيب **٧١ قوله** على السواء وهذا عند الشافعي رح واما عندنا فيجوز للمزكي ان يصرف الى جميع الاصناف المذكورة ويجوز ان يصرف الى واحد منهم ١٢ التفسير الاحمدے **٧٢ قوله** لكن لا يجب يعني كان واجبا على صاحب المال الحال تقسيم على جميع الاصناف لان لام الاستغراق يفيد ذلك لكن لما كان هذا عسيرا سقط وجوب التقسيم على جميع الاصناف ويكفي اعطاء ثلاثة من كل صنف لان اقل الجمع ثلثة ولا يكفي ما دون الثلثة هذا كله عند الشافعي رح و ابطاله مذكور في كتبنا بالتفصيل ١٢ **٧٣ قوله** السنة وهو قوله صلى الله عليه وسلم لمعاذ لما بعثه الى اليمن خذ من اغنيائهم وردها على فقرائهم ١٢ كما **٧٤ قوله** ومنهم الذين يؤذون النبي سبب نزولها ان جماعة من المنافقين تكلموا في حقه صلے الله عليه وسلم بما لا يليق فقال بعضهم كفوا عن ذلك الكلام لئلا يبلغه فيقع بنا منه الضرر فقال الجلاس بضم الجيم ابن سويد نقول ما شئنا ثم ناتيه فننكر ما قلنا ونحلف فيصدقنا فيما نقول فان محمدا اذن ١٢ صاوے **٧٥ قوله** اے يسمع سمى بالجارحة للمبالغة كانه من فرط استماعه صار جملته آلة للسماع ١٢ **٧٦ قوله** اے يسمع كل قيل اے من غير ان يتامل فيه ويميز باطنه من ظاهره فقصدوا بذلك وصفه صلى الله عليه وسلم بالغفلة لانه كان لا يقابلهم بسوء ابدا ويحمل اذاهم ويصفح عنهم فحملوا على عدم التنبيه والغفلة وهو انما كان يفعل ذلك رفقا بهم وتغافلا عن عيوبهم وفي تسميته اذنا مجاز مرسل من اطلاق الجزء على الكل للمبالغة في استماعه حتى صار كانه هو آلة السمع كما يسمى الجاسوس عينا ١٢ صاوے **٧٧ قوله** يحلفون بالله لكم اے يحلف المنافقون للمؤمنين انه ما وقع منهم الايذاء للنبي وقصدهم بذلك ارضاء المؤمنين ليذبوا عنهم اذا اراد رسول الله صلے الله عليه وسلم ان يفتك بهم وسبب نزولها انه اجتمع ناس من المنافقين منهم الجلاس بن سويد ووديعة بن ثابت فوقعوا في رسول الله صلے الله عليه وسلم قالوا ان كان ما يقول محمد حقا فنحن شر من الحمير وكان عندهم غلام يقال له عامر بن قيس فاتے النبي صلى الله عليه وسلم واخبره م

2
1

بِاللّٰهِ لَكُمْ ايها المؤمنون فيما بلغكم عنهم من اذى الرسول انهم ما اتوه لِيُرْضُوْكُمْ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَحَقُّ اَنْ يُّرْضُوْهُ
بالطاعة اِنْ كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ○ حقا وتوحيد الضمير لتلازم الرضائين او خبر الله او رسول محذوف اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّهٗ
اى الشان مَنْ يُّحَادِدِ يشاقق اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاَنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ جزاء خَالِدًا فِيْهَا ذٰلِكَ الْخِزْيُ الْعَظِيْمُ ○ يَحْذَرُ
يخاف الْمُنٰفِقُوْنَ اَنْ تُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ اى المؤمنين سُوْرَةٌ تُنَبِّئُهُمْ بِمَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ من النفاق وهم مع ذلك يستهزءون
قُلِ اسْتَهْزِءُوْا امر تهديد اِنَّ اللّٰهَ مُخْرِجٌ مظهر مَّا تَحْذَرُوْنَ ○ اخراجه من نفاقكم وَلَئِنْ لام قسم سَاَلْتَهُمْ عن
استهزائهم بك والقرآن وهم سائرون معك الى تبوك لَيَقُوْلُنَّ معتذرين اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ في الحديث
لنقطع به الطريق ولم نقصد ذلك قُلْ لهم اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ○ لَا تَعْتَذِرُوْا عنه قَدْ كَفَرْتُمْ
بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ اى ظهر كفركم بعد اظهار الايمان اِنْ نَّعْفُ بالياء مبنيا للمفعول والنون مبنيا للفاعل عَنْ طَآئِفَةٍ
مِّنْكُمْ باخلاصها وتوبتها كمخشي بن حمير نُعَذِّبْ بالتاء والنون طَآئِفَةًۢ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ○ مصرين على النفاق
والاستهزاء اَلْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ بَعْضُهُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ اى متشابهون في الدين كابعاض الشيء الواحد يَاْمُرُوْنَ
بِالْمُنْكَرِ الكفر والمعاصي وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ الايمان والطاعة وَيَقْبِضُوْنَ اَيْدِيَهُمْ عن الانفاق في الطاعة
نَسُوا اللّٰهَ تركوا طاعته فَنَسِيَهُمْ تركهم من لطفه اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ○ وَعَدَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ
وَالْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا هِيَ حَسْبُهُمْ جزاء وعقابا وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ ابعدهم عن رحمته وَلَهُمْ عَذَابٌ
مُّقِيْمٌ ○ دائم انتم ايها المنافقون كَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ كَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْكُمْ قُوَّةً وَّاَكْثَرَ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا فَاسْتَمْتَعُوْا
تمتعوا بِخَلَاقِهِمْ نصيبهم من الدنيا فَاسْتَمْتَعْتُمْ ايها المنافقون بِخَلَاقِكُمْ كَمَا اسْتَمْتَعَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ بِخَلَاقِهِمْ
وَخُضْتُمْ في الباطل والطعن في النبي صلى الله عليه وسلم كَالَّذِيْ خَاضُوْا اى كخوضهم اُولٰۗىِٕكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ
فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ○ اَلَمْ يَاْتِهِمْ نَبَاُ خبر الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ قوم هود
وَّثَمُوْدَ قوم صالح وَقَوْمِ اِبْرٰهِيْمَ وَاَصْحٰبِ مَدْيَنَ قوم شعيب وَالْمُؤْتَفِكٰتِ قرى قوم لوط اى اهلها اَتَتْهُمْ
رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ بالمعجزات فكذبوهم فاهلكوا فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ بان يعذبهم بغير ذنب وَلٰكِنْ كَانُوْٓا
اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ○ بارتكاب الذنوب وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاۗءُ بَعْضٍ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ
وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اُولٰۗىِٕكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ
اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ لا يعجزه شيء عن انجاز وعده ووعيده حَكِيْمٌ ○ لا يضع شيئا الا في محله وَعَدَ اللّٰهُ
الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ

---

۵۱ قوله ان كانوا مؤمنين حقا جوابه محذوف تعويلا على دلالة ما سبق عليه اى ان كانوا مؤمنين فليرضوا الله ورسوله بما ذكر فانهما احق بالارضاء ۱۲ ابو السعود ۵۲ قوله وتوحيد الضمير الخ اشار المفسر لثلاثة اجوبة عن سوال وارد على الآية حاصله ان لفظ الجلالة مبتدا ورسوله مبتدا ثان معطوف عليه وجملة احق ان يرضوه خبر والضمير مفرد وما قبله مثنى فلم افرد الضمير فاجاب المفسر بانه افرده لان الرضائين واحد لان رضا رسول الله تابع لرضا الله ولازم له فالكلام جملة واحدة او الجملة خبر عن رسوله وحذف خبر لفظ الجلالة لدلالة ما بعده عليه او خبر عن لفظ الجلالة وخبر رسوله محذوف لدلالة ما قبله عليه ففيه اما الحذف من الثاني لدلالة الاول عليه او بالعكس ۱۲ صاوی ۵۳ قوله او خبر الله محذوف والتقدير والله احق ان يرضوه ورسوله احق ان يرضوه فيكون الكلام جملتين و قوله او رسوله اى او خبر رسوله محذوف اى والمذكور خبر عن اسم الجلالة ويكون قد حذف من الثاني لدلالة الاول وعلى ما قبله يكون قد حذف من الاول لدلالة الثاني فيكون الكلام جملتين ايضا من الجمل وفي كلام البيضاوي اشارة الى ان المذكور خبر الاول لانه المتبوع وفي كلام سيبويه انه للثاني لكونه اقرب مع السلامة من الفصل بين المبتدأ والخبر ۱۲ خطيب ۵۴ قوله محذوف اى والمذكور خبر الرسول او الله والاول مذهب سيبويه وقيل وهو احسن من عكسه لان فيه عدم الفصل بين المبتدأ وخبره ۱۲ ك ۵۵ قوله يحادد الله ماخوذ من الحد الذي هو الجهة كانه في حد غير حد صاحبه ۱۲ ك ۵۶ قوله جزاء يشير الى تقدير خبر فان له متاخرا وقدره الزمخشري مقدما حيث قال فحق له نار جهنم والجملة بعد الفاء جواب الشرط قوله عن استهزائهم بك والقرآن روى انهم كانوا يقولون انظروا الى هذا الرجل يريد ان يفتح قصور الشام وحصونه هيهات هيهات وانه يزعم انه نزل في اصحابنا المقيمين بالمدينة قرآن وانما هو قوله وكلامه ۱۲ ك

۵۷ قوله ذلك الخزي العظيم قال ابن كيسان نزلت هذه الآية في اثني عشر رجلا من المنافقين وقفوا للرسول صلى الله عليه وسلم على العقبة لما رجع من غزوة تبوك ليفتكوا به اذا علاها ومعهم رجل مسلم يخفيهم شانه وتنكروا له في ليلة مظلمة فاخبر جبريل عليه السلام رسول الله صلى الله عليه وسلم بما قدروا وامره ان يرسل اليهم من يضرب وجوه رواحلهم وعمار بن ياسر يقود برسول الله صلعم راحلته وحذيفة يسوق به فقال لحذيفة اضرب وجوه رواحلهم فضربها حتى نحاها فلما نزل رسول الله صلعم قال لحذيفة من عرفت من القوم قال لم اعرف منهم احدا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فانهم فلان وفلان حتى عدهم كلهم فقال حذيفة الا تبعث اليهم فتقتلهم فقال اكره ان تقول العرب لما ظفر محمد واصحابه اقبل يقتلهم بل يكفيناهم الله بالدبيلة ۱۲ معالم ۵۸ قوله من النفاق اى والحسد والعداوة للمؤمنين كانوا يقولون فيما بينهم ويستترون ويخافون الفضيحة بنزول القرآن في شانهم قال عبد الله بن عباس انزل الله تعالى ذكر سبعين رجلا من المنافقين باسمائهم واسماء آبائهم ثم نسخ ذكر الاسماء رحمة للمؤمنين لئلا يعير بعضهم بعضا لان اولادهم كانوا مؤمنين ۱۲ معالم ۵۹ قوله وهم سائرون معك الخ فكانوا يقولون انظروا الى هذا الرجل يريد ان يفتح حصون الشام وقصورها هيهات هيهات ويقولون ايضا ان محمدا يزعم انه ترك في اصحابنا قرآنا وانما هو قوله وكلامه فاطلع الله نبيه على قولهم فقال لهم قلتم كذا وكذا فقالوا انما كنا نخوض و نلعب الخ خازن وفي البيضاوي فقالوا لا والله ما كنا في شيء من امرك وامر اصحابك ولكنا كنا في شيء مما يخوض فيه الركب ليقصر بعضنا على بعض السفر ۱۲ ج ۵۹ قوله سائرون معك الخ روي انه عليه الصلوة والسلام كان يسير في غزوة تبوك وبين يديه ركب من المنافقين يستهزءون بالقرآن وبالرسول صلى الله عليه وسلم ويقولون انظروا الى هذا الرجل يريد ان يفتح حصون الشام وقصورها هيهات هيهات فاطلع الله تعالى نبيه على ذلك فقال احبسوا على الركب فاتاهم فقال قلتم كذا وكذا فقالوا يا نبي الله لا والله ما كنا في شيء من امرك ولا من امر اصحابك ولكن كنا في شيء مما يخوض فيه الركب ليقصر بعضنا على بعض السفر ۱۲ ابو السعود وغيره ۶۰ قوله قل ابالله متعلق بقوله كنتم تستهزءون وتستهزءون خبر كان وفيه دليل على جواز تقديم خبر كان عليها لان تقديم المعمول يؤذن بتقديم العامل ۱۲ سمين ۶۱ قوله ابالله وآياته الخ في الآية توبيخ و تقريع للمنافقين وانكار عليهم والمعنى كيف تقدمون على ايقاع الاستهزاء بالله يعني بفرائض الله وحدوده واحكامه والمراد بآياته كتابه وبرسوله يعني محمدا صلى الله عليه وسلم فيحتمل ان المنافقين لما قالوا كيف يقدر محمد على اخذ حصون الشام قال بعض المسلمين الله يعينه على ذلك فذكر بعض المنافقين كلاما يشعر بالقدح في قدرة الله وانما ذكروا ذلك على طريق الاستهزاء ۱۲ ج ۶۲ قوله مبنيا للفاعل لعاصم وكذا قوله نعذب ولفظ طائفة مرفوع على الاول منصوب على الثاني ۱۲ ك ۶۳ قوله كمخشي بن حمير بفتح الميم وسكون الخاء المعجمة على صورة النسبة ذكره ابن السمعاني ابن حمير الاشجع حليف ابن ابي سلمة وكان من المنافقين وسار مع النبي صلى الله عليه وسلم الى تبوك وارجفوا به ثم تاب وقتل يوم اليمامة شهيدا وهو الذي كان يضحك ولا يخوض وكان يمشي مجانبا لهم فلما نزلت هذه الآية تاب من نفاقه وقال اللهم اجعل وفاتي قتلا في سبيلك فاصيب يوم اليمامة كذا نقل الشيخ محي السنة عن محمد بن اسحاق ۱۲ ك ۶۴ قوله كمخشي بن حمير الاشجعي اى هو مخشي بن حمير الاشجعي يقال هو الذي كان يضحك ولا يخوض وكان يمشي مجانبا لهم وكان ينكر بعض ما يسمع والعرب توقع لفظ الجمع على الواحد والله تعالى يقول الذين قال لهم الناس يعني نعيم بن مسعود فلما نزلت هذه الآية تاب من نفاقه ۱۲ خطيب ۶۵ قوله المنفقون الخ كانوا ثلثمائة وقوله والمنافقات وكن مائة وسبعين ۱۲ جمل ۶۶ قوله كابعاض الشيء الواحد اى كتشابه الابعاض وقوله بعضهم من بعض مبتدأ وخبر ومن اتصالية ۱۲ ك ۶۷ قوله نسوا الله الخ ظاهره مشكل لان النسيان الحقيقي لا يذم صاحبه عليه لعدم التكليف به وقوله ونسيهم ظاهره ايضا مشكل لان حقيقة النسيان محالة على الله فلذلك حمل الشارح النسيان في الموضعين على لازمه وهو الترك فهو مجاز مرسل هكذا ذكره امام الرازي وغيره ۱۲ ۶۸ قوله كالذين من قبلكم الجار والمجرور خبر لمحذوف قدره المفسر بقوله انتم وهذا خطاب للمنافقين ففيه التفات من الغيبة الى الخطاب والمثلية في الاوصاف المتقدمة وهي الامر بالمنكر والنهي عن المعروف وقبض اليد ونسيان حقوق الله الآية بقوله فاستمتعوا ۱۲ صاوی ۶۹ قوله كخوضهم قد جرى الشارح على ان الذي حرف مصدري وهو مذهب ضعيف لبعض النحاة وعليه فيقدر في الكلام مفعول مطلق ليكون مشبها بالمصدر الماخوذ من الذي اى وخضتم خوضا كخوضهم ۱۲ جمل ۷۰ قوله والمؤتفكات قرى قوم لوط اهلكهم الله بان جعل عالي ارضهم سافلها وامطر عليهم الحجارة وقال الواحدي المؤتفكات جمع مؤتفكة ومعنى الائتفاك في اللغة الانقلاب وتلك القرى ائتفكت باهلها اى انقلبت فصار اعلاها اسفلها ۱۲ الكبير ۷۱ قوله والمؤمنون والمؤمنات لما بين حال المنافقين والمنافقات عاجلا وآجلا ذكر حال المؤمنين والمؤمنات عاجلا وآجلا وقوله اولياء بعض اى في الدين وعبر عنهم بذلك دون المنافقين فعبر في شانهم بمن اشارة الى ان نسبة المؤمنين في الدنيا كنسبة القرابة واما المنافقون فنسبة طبيعية نفسانية فهم جنس واحد ۱۲ صاوی ۷۲ قوله لا يعجزه شيء عن انجاز وعده اى للمؤمنين بالتحية وقوله ووعيده اى للمنافقين بالنار فهو لف ونشر مشوش وقوله ان الله عزيز حكيم راجع للسابقين ۱۲ جمل ؛

٥١ قوله عدن اى فى بساتين اقامة لا تحول ولا تزول روى انه سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن قوله تعالى ومسٰكن طيبة فى جنٰت عدن قال قصر من لؤلؤة فى ذلك القصر سبعون دارا من ياقوتة حمراء فى كل دار سبعون بيتا من زمردة خضراء فى كل بيت سبعون سريرا على كل سرير سبعون فراشا من كل لون على كل فراش زوجة من الحور العين وفى رواية فى كل بيت سبعون مائدة على كل مائدة سبعون لونا من طعام ١٢ صاوى ٥٢ قوله ورضوان من الله اكبر التنوين للتقليل اى اقل رضوان يأتيهم من الله اكبر من ذلك كله فضلا عن اكثره ص روى ان الله تعالى يقول لاهل الجنة هل رضيتم فيقولون ما لنا لا نرضى وقد اعطيتنا ما لم تعط احدا من خلقك فيقول انا اعطيكم افضل من ذلك قالوا واى شئ افضل من ذلك قال احل عليكم رضوانى فلا اسخط عليكم بعده ابدا ١٢ جمل ٥٣ قوله واغلظ عليهم فى الجهادين جميعا ولا تحابهم وكل من وقف منه على فساد فى العقيدة فهذا الحكم ثابت فيه يجاهد بالحجة وتستعمل معه الغلظة ما امكن منها ١٢ مدارك ٥٤ قوله ومأواهم جهنم قال ابو البقاء ان قيل كيف حسنت الواو والفاء اشبه بهذا الموضع ففيه ثلثة اجوبة احدها ان الواو واو الحال والتقدير افعل ذلك فى حال استحقاقهم جهنم وتلك الحال كفرهم ونفاقهم والثانى ان الواو جئ بها تنبيها على ارادة ان فعل ذلك محذوف تقديره واعلم ان مأواهم جهنم والثالث ان الكلام قد حمل على المعنى والمعنى انه قد اجتمع لهم عذاب الدنيا بالجهاد والغلظة وعذاب الاٰخرة بجعل جهنم مأواهم ولا حاجة الى هذا كله بل هذه جملة استئنافية مسوقة لبيان مآل امرهم بعد بيان عاجله ١٢ ج

ع ١٥

عدن[٥١] اقامة ورضوان[٥٢] من الله اكبر اعظم من ذلك كله ذلك هو الفوز العظيم ۝ يا ايها النبى جاهد الكفار بالسيف والمنافقين باللسان والحجة واغلظ[٥٣] عليهم بالانتهار والمقت ومأوٰهم[٥٤] جهنم وبئس المصير ۝ المرجع هى يحلفون اى المنافقون بالله ما قالوا ما بلغك عنهم من السب ولقد قالوا كلمة[٥٥] الكفر وكفروا بعد اسلامهم اظهروا[٥٦] الكفر بعد اظهار الاسلام وهموا بما لم ينالوا من الفتك[٥٧] بالنبى صلى الله عليه وسلم ليلة[٥٨] العقبة عند عوده من تبوك وهم بضعة[٥٩] عشر رجلا فضرب[٦٠] عمار بن ياسر وجوه الرواحل لما غشوه فردوا[٦١] وما نقموا[٦٢] انكروا الا ان[٦٣] اغنٰهم الله ورسوله من فضله بالغنائم بعد شدة حاجتهم المعنى لم ينلهم منه الا هذا وليس[٦٤] مما ينقم فان يتوبوا عن النفاق ويؤمنوا يك خيرا لهم وان يتولوا عن الايمان يعذبهم الله عذابا اليما فى الدنيا بالقتل والاٰخرة بالنار وما لهم فى الارض من ولى يحفظهم منه ولا نصير ۝ يمنعهم ومنهم[٦٥] من عٰهد الله لئن اٰتٰنا من فضله لنصدقن فيه ادغام التاء فى الاصل فى الصاد ولنكونن من الصٰلحين ۝ وهو ثعلبة[٦٦] ابن حاطب سأل النبى صلى الله عليه وسلم ان يدعو له ان يرزقه الله مالا ويؤدى منه كل ذى حق حقه فدعا له فوسع عليه فانقطع عن الجمعة والجماعة ومنع الزكوٰة كما قال تعالى فلما اٰتٰهم من فضله بخلوا به وتولوا عن طاعة الله تعالى وهم معرضون ۝ فاعقبهم اى فصير عاقبتهم نفاقا ثابتا فى قلوبهم الى يوم[٦٧] يلقونه اى الله وهو يوم القيٰمة بما اخلفوا الله ما وعدوه وبما كانوا يكذبون ۝ فيه فجاء[٦٨] بعد ذلك الى النبى صلى الله عليه وسلم بزكاته فقال ان الله منعنى ان اقبل منك فجعل يحثو التراب على راسه ثم جاء[٦٩] بها الى ابى بكر فلم يقبلها ثم الى عمر فلم يقبلها ثم الى عثمان فلم يقبلها ثم مات فى زمانه الم يعلموا اى المنافقون ان الله يعلم سرهم ما اسروه فى انفسهم ونجوٰهم[٧٠] ما تناجوا به بينهم وان الله علام الغيوب ۝ ما غاب[٧١] عن العيان ولما نزلت اٰية الصدقة جاء رجل فتصدق بشئ كثير فقال المنافقون مراء وجاء[٧٢] رجل فتصدق بصاع فقالوا ان الله لغنى عن صدقة هذا فنزل الذين مبتدأ يلمزون يعيبون المطوعين المتنفلين من المؤمنين فى الصدقٰت والذين لا يجدون الا جهدهم طاقتهم فياتون به فيسخرون منهم والخبر سخر الله منهم جازاهم[٧٣] على سخريتهم ولهم عذاب اليم ۝ استغفر[٧٤] يا محمد لهم او لا تستغفر لهم تخيير[٧٥] له فى الاستغفار وتركه قال صلى الله عليه وسلم انى خيرت فاخترت يعنى الاستغفار رواه البخارى ان

٥٥ قوله كلمة الكفر قيل هى كلمة الجلاس بن سويد حيث قال ان كان محمد صادقا فيما يقول فنحن شر من الحمير وقيل هى كلمة ابن ابى ابن سلول حيث قال لئن رجعنا الى المدينة ليخرجن الاعز منها الاذل ١٢ صاوى ٥٦ قوله اظهروا الكفر دفع بذلك ما يقال ان ظاهر الآية يقتضى انهم مسلمون ثم كفروا بعد ذلك مع انهم لم يسلموا اصلا فاجاب بان المراد اظهروا الكفر بعد ان اظهروا الاسلام ١٢ صاوى ٥٧ قوله الفتك هو القتل عن غفلة وقوله ليلة العقبة اى التى بين تبوك والمدينة ١٢ جمل ٥٨ قوله ليلة العقبة وهى عقبة على طريق تبوك اجتمع المنافقون فيها للغدر به صلى الله عليه وسلم واجمعوا على ان يدفعوا من راحلته الى الوادى اذا صعد على العقبة بالليل ١٢ ك ٥٩ قوله وهم بضعة عشر اى اثنا عشر او اربعة عشر او خمسة عشر فلما صعدها النبى صلى الله عليه وسلم عرضوا له وهم ملثمون لئلا يعرفوا ١٢ ك ٦٠ قوله فضرب عمار بن ياسر كان آخذا بخطام ناقة رسول الله يقودها وحذيفة بن اليمان خلفها يسوقها وقوله وجوه الرواحل اى رواحل المنافقين وروى ان حذيفة اذا سمع وقع اخفاف الابل وقعقعة السلاح فقال اليكم اليكم يا اعداء الله فهربوا وقوله غشوه اى غشى المنافقون رسول الله صلى الله عليه وسلم فردوا اى فرجعوا ١٢ ٦١ قوله فردوا اى رجعوا وكان عمار آخذا بخطام ناقته وحذيفة خلفها يسوقها فبينما كذلك اذ سمع حذيفة بوقع اخفاف الابل وقعقعة السلاح فقال اليكم اليكم يا اعداء الله فهربوا رواه احمد من حديث ابى الطفيل وعن حذيفة كنت اسير خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم فنام على راحلته فسمعت ناسا يقولون لو طرحوه عن راحلته يدق عنقه فاسترحنا منه فصرت بينه وبينهم وجعلت ارفع صوتى فانتبه النبى صلى الله عليه وسلم قال تعرف من اولئك قلت لا قال فلان وفلان حتى عد اسماءهم ١٢ ك ٦٢ قوله وما نقموا الخ اى وما انكروا على رسول الله صلى الله عليه وسلم شيئا الا ان اغناهم الله ورسوله من فضله فان هؤلاء المنافقين كانوا قبل قدوم النبى صلى الله عليه وسلم المدينة فى ضنك من العيش لا يركبون الخيل ولا يحرزون الغنيمة وبعد قدومه اخذوا الغنائم وفازوا بالاموال ووجدوا الدولة وذلك يوجب عليهم ان يكونوا محبين له مجتهدين فى بذل النفس والمال لاجله فالمنافقون عملوا بضد الواجب فوضعوا موضع شكره صلى الله عليه وسلم ان نقموا منه ١٢ خطيب وكبير ٦٣ قوله الا ان اغنٰهم الله الاستثناء مفرغ من اعم المفاعيل والعلل اى ما انكروا شيئا من الاشياء الا الغناء المذكور ١٢ ك ٦٤ قوله وليس مما ينقم اى يعاب وينكر ١٢ ٦٥ قوله ومنهم من عاهد الله فيه معنى القسم وقوله لئن آتانا من فضله تفسير لقوله عاهدوا اللام موطئة لقسم مقدر وقد اجتمع ههنا قسم وشرط فالمذكور وهو قوله لنصدقن الخ جواب القسم وجواب الشرط محذوف على حد قوله شعر واحذف لدى اجتماع شرط وقسم ¤ جواب ما اخرت فهو ملتزم ¤ واللام فى قوله لنصدقن واقعة فى جواب القسم ١٢ ج ٦٦ قوله ثعلبة بن حاطب فى الاصابة روى ابن السكن وابن شاهين فى ترجمته عن ابى امامة ان ثعلبة بن حاطب قال يا رسول الله ادع الله ان يرزقنى مالا فقال النبى صلى الله عليه وسلم قليل تؤدى شكره خير من كثير لا تطيقه فذكر الحديث بطوله فى دعاء النبى صلى الله عليه وسلم وكثرة ماله ومنعه الصدقة ونزول قوله تعالى ومنهم من عاهد الله الآية وفيه انه صلى الله عليه وسلم مات ولم يقبض منه الصدقة ولا ابو بكر ولا عمر وانه مات فى خلافة عثمان قال الشيخ ابن حجر وصاحب تلك القصة مغاير لثعلبة بن حاطب الاوسى البدرى فانه استشهد باحد على ما قاله ابن الكلبى وايضا روى ابن مردويه ان صاحب تلك القصة ثعلبة بن ابى حاطب وكيف يصح ان يكون بدريا وقد ثبت انه صلى الله عليه وسلم قال لا يدخل النار احد شهد بدرا والحديبية ١٢ ك ٦٧ قوله الى يوم يلقونه غاية لتمكن النفاق فى قلوبهم وحكمة الجمع فى هذه الضمائر مع ان سبب نزولها فى شخص واحد الاشارة الى ان حكم هذه الآية باق لكل من اتصف بهذا الوصف من اول الزمان لآخره وليس مخصوصا بثعلبة ١٢ صاوى ٦٨ قوله فجاء بعد ذلك اى بعد نزول الآية اى جاء غير تائب فى الباطن وقوله يحثو التراب اى يهيله وبعضهم يقول اذا قبضه بيده ثم رماه ١٢ جمل ٦٩ قوله ثم جاء بها الى ابى بكر اى فى خلافته وكذا فى خلافة عمر وعثمان رضى الله عنهم ١٢ ص ٧٠ قوله ونجوٰهم اى وما يتناجون به من المطاعن فى الدين وتسمية الصدقة جزية وتدبير منعها ١٢ مدارك ٧١ قوله ما غاب عن العيان اى بالنسبة للعباد لا بالنسبة لله فان الكل عنده عيان وليس شئ غائبا عن علمه سبحانه وتعالى ١٢ صاوى ٧٢ قوله جاء رجل الخ وهو عبد الرحمٰن بن عوف فجاء باربعة آلاف درهم فقال كان لى ثمانية آلاف فاقرضت ربى اربعة وامسكت لعيالى اربعة وقوله وجاء رجل فتصدق بصاع الخ وهو ابو عقيل الانصارى وجاء بصاع من تمر فقال بت ليلتى اجر بالجرير على صاعين فتركت صاعا لعيالى وجئت بصاع فامر رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ينثره على الصدقات ١٢ ابو سعود ٧٣ قوله جازاهم فسخريته تعالى بذلك لتنزيهه عنها سميت الجزاء سخرية على سبيل المشاكلة ١٢ ك ٧٤ قوله استغفر لهم او لا تستغفر لهم الخ قال المفسرون لما نزلت الآيات المتقدمة فى المنافقين وبيان نفاقهم وظهر للمؤمنين جاؤا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم يعتذرون ويقولون استغفر لنا فنزلت استغفر لهم يا محمد او لا تستغفر لهم وهذا الكلام خرج مخرج الامر ومعناه الخبر تقديره استغفارك لهم وعدمه سواء ١٢ ج ٧٥ قوله تخيير له فالمعنى ان شئت فاستغفر لهم وان شئت فلا تستغفر لهم وقوله قال صلى الله عليه وسلم استدلال على حمل الآية على التخيير وتصويره بصورة الامر للمبالغة فى بيان استوائهما ١٢ جمل

۵۱ قوله سبعين مرة الخ السبعون جار مجرى المثل في كلام العرب للتكثير وليس على التحديد والغاية اذ لو استغفر لهم مدة حياته لن يغفر الله لهم لانهم كفار والله لا يغفر لمن كفر به والمعنى وان بالغت في الاستغفار فلن يغفر الله لهم وقد وردت الاخبار بذكر السبعين وكلها تدل على الكثرة لا على التحديد والغاية ووجه تخصيص السبعين من بين سائر الاعداد ان العدد قليل وكثير فالقليل ما دون الثلثة والكثير الثلاث فما فوقها وادنى الكثير الثلاث وليس لاقصاه غاية ١٢ مدارك مختصرا **۵۲** قوله قيل المراد بالسبعين المبالغة في كثرة الاستغفار دون التحديد لشيوع استعماله في التكثير وفي البخاري عن عمر حديث لو اعلم اني لو زدت على السبعين غفر لهم لزدت عليها اي على السبعين ١٢ **۵۳** قوله وقيل المراد العدد المخصوص اي لا المراد بالسبعين المبالغة كما قال البعض وقوله وسازيد على السبعين هذا لفظ الحديث المروي في البخاري وقوله حسم معناه القطع كذا في المختار ١٢ **۵۴** قوله فبين الله صلعم حسم المغفرة اي قطعها عنهم باٰية سواء عليهم استغفرت لهم ام لم تستغفر لهم ١٢ ك **۵۵** قوله فرح المخلفون عن تبوك الذين استاذنوا النبي صلى الله عليه وسلم من المنافقين فاذن لهم وخلفهم بالمدينة ١٢ ك **۵۵** قوله فرح المخلفون جمع مخلف اسم مفعول والفاعل الكسل اي الذين خلفهم الكسل وكانوا اثنى عشر ١٢ صاوي **۵۶** قوله اي بعد رسول الله يقال اقام زيد خلاف الحي اي تخلف بعد ذهابهم ويؤيده قراءة ابي حيوة خلف رسول الله فيكون انتصابه على الظرفية قال الاخفش وابو عبيدة خلاف بمعنى الخلف وقال الزجاج والطبري هو بمعنى المخالفة منصوب على العلة اي فرحوا لمخالفتهم له ١٢ ك

تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً[۵۱] فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ قيل[۵۲] المراد بالسبعين المبالغة في كثرة الاستغفار
وفي البخاري حديث لو اعلم اني لو زدت على السبعين غفر لزدت عليها وقيل[۵۳] المراد العدد المخصوص
لحديث ايضا وسازيد على السبعين فبين[۵۴] له حسم المغفرة باٰية سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ
ع ١٠ ٨ ١٦ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝ فَرِحَ[۵۵] الْمُخَلَّفُوْنَ
اى عدم المغفرة ١٢ ص
عن تبوك بِمَقْعَدِهِمْ بقعودهم خِلٰفَ اى بعد[۵۶] رَسُوْلِ اللّٰهِ وَكَرِهُوْٓا[۵۷] اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَالُوْا اى قال بعضهم لبعض لَا تَنْفِرُوْا لا تخرجوا[۵۸] الى الجهاد فِي الْحَرِّ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ[۵۹]
حَرًّا من تبوك فالاولى ان تتقوها بترك التخلف لَوْ كَانُوْا يَفْقَهُوْنَ[۶۰] ۝ يعلمون ذلك ما تخلفوا فَلْيَضْحَكُوْا
قَلِيْلًا في الدنيا وَّلْيَبْكُوْا في الاٰخرة كَثِيْرًا جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ خبر عن حالهم بصيغة[۶۱] الامر فَاِنْ
رَّجَعَكَ ردك اللّٰهُ من تبوك اِلٰى طَآئِفَةٍ مِّنْهُمْ ممن[۶۲] تخلف بالمدينة من المنافقين فَاسْتَاْذَنُوْكَ[۶۳] لِلْخُرُوْجِ
معك الى غزوة اخرى فَقُلْ لَّنْ تَخْرُجُوْا مَعِيَ اَبَدًا وَّلَنْ تُقَاتِلُوْا مَعِيَ عَدُوًّا اِنَّكُمْ رَضِيْتُمْ بِالْقُعُوْدِ
اَوَّلَ[۶۴] مَرَّةٍ فَاقْعُدُوْا مَعَ الْخٰلِفِيْنَ ۝ المتخلفين عن الغزو من النساء والصبيان وغيرهم ولما[۶۵] صلى النبي
صلى اللّٰه عليه وسلم على ابن ابي[۶۶] نزل وَلَا تُصَلِّ[۶۷] عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ لدفن او زيارة اِنَّهُمْ[۶۸]
كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ[۶۹] ۝ كافرون وَلَا تُعْجِبْكَ[۷۰] اَمْوَالُهُمْ وَاَوْلَادُهُمْ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ
اَنْ يُّعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ تخرج اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ۝ وَاِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ اى طائفة[۷۱] من القرآن
اَنْ اى بان[۷۲] اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَجَاهِدُوْا مَعَ رَسُوْلِهِ اسْتَاْذَنَكَ اُولُوا الطَّوْلِ ذوو الغنى مِنْهُمْ وَقَالُوْا ذَرْنَا نَكُنْ مَّعَ
الْقٰعِدِيْنَ ۝ رَضُوْا بِاَنْ يَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ جمع خالفة اى النساء اللاتي تخلفن في البيوت وَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ
فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ۝ الخير لٰكِنِ[۷۳] الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ
الْخَيْرٰتُ[۷۴] في الدنيا والاٰخرة وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ
دليل على انها مخلوقة ١٢
ع ١١ ٩ ١٧ فِيْهَا ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ وَجَآءَ الْمُعَذِّرُوْنَ[۷۵] بادغام التاء في الاصل في الذال اى المعتذرون[۷۶] بمعنى
اى ما فيهم من اعداد النعيم ... الكرامة العظمى ١٢ ج — من اعتذر اذا مهد العذر ١٢
المعذورين وقرئ به مِنَ الْاَعْرَابِ[۷۷] الى النبي صلى اللّٰه عليه وسلم لِيُؤْذَنَ لَهُمْ في القعود لعذرهم فاذن لهم وَ
قَعَدَ الَّذِيْنَ كَذَبُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ في ادعاء الايمان من منافقي الاعراب عن المجيء للاعتذار
سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَآءِ[۷۸] كالشيوخ وَلَا عَلَى الْمَرْضٰى كالعمى والزمنى[۷۹]
وَلَا عَلَى[۸۰] الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ مَا يُنْفِقُوْنَ في الجهاد حَرَجٌ اثم في التخلف عنه اِذَا نَصَحُوْا لِلّٰهِ

۵۷ قوله وكرهوا ان يجاهدوا الخ المعنى انهم فرحوا بسبب التخلف وكرهوا الخروج الى الجهاد وذلك ان الانسان يميل بطبعه الى اسباب الراحة والقعود مع الاهل والولد ويكره اتلاف النفس والمال ١٢ جمل **۵۸** قوله لا تخرجوا اي الى تبوك لانها كانت في شدة الحر والقحط ١٢ صاوي **۵۹** قوله اشد حرا الخ لان حر الدنيا يزول ولا يبقى وحر جهنم دائم لا يفتر عنهم وهم فيه مبلسون فمن آثر الشهوات على ما يرضي مولاه كان مأواه جهنم ومن آثر رضا ربه على شهوته كان مأواه الجنة ولذا ورد حفت الجنة بالمكاره وحفت النار بالشهوات ١٢ صاوي **۶۰** قوله لو كانوا يفقهون جعلها الشارح شرطية حيث قدر لها جوابا محذوفا وهو قوله ما تخلفوا ١٢ **۶۱** قوله بصيغة الامر واخبر به على صورة الامر للدلالة على تحتم وقوع المخبر به فان امر المطاع لا يكاد يتخلف عنه المامور به ١٢ ابو السعود **۶۲** قوله ممن تخلف بالمدينة من المنافقين انما قيد بذلك لانه لم يكن المخلفون كلهم منافقين بل منهم من خلفوا كسلا ١٢ ك **۶۳** قوله فاستاذنوك اي الطائفة وجمع الضمير باعتبار المعنى فان معناها متعدد ١٢ ج **۶۴** قوله اول اي اول ما دعيتم اي غزوة تبوك ١٢ مدارك **۶۵** قوله ولما صلى النبي صلى الله عليه وسلم على ابن ابي عبد الله بن ابي ابن سلول المنافق باستدعاء ولده عبد الله بن عبد الله وكان مخلصا نزل ولا تصل على احد منهم قال ابن اسحٰق فلم يصل بعد ذلك النبي صلى الله عليه وسلم على منافق حتى قبض فان قلت جازت الصلوٰة عليه قلت لم يتقدم نهي عن الصلوٰة عليهم وكان يجريهم مجرى المسلمين بظاهر ايمانهم ١٢ ك، **۶۶** قوله على ابن ابي اي عبد الله بن ابي بن سلول كان له ولد مسلم صالح فدعا النبي ليصلي على ابيه شفقة ورجاء ان يغفر له فاجابه النبي صلى الله عليه وسلم تسلية و مراعاة جانبه وكان ساله ايضا ان يكفنه اي ان يكفن النبي اياه في قميصه اي قميص النبي ففعل ١٢ ابو السعود وغيره **۶۶** قوله على ابن ابي وكان رئيس الخزرج وينسب لابيه وامه فابوه ابي وامه سلول وكان اسمه عبد الله ١٢ جمل **۶۷** قوله ولا تصل على احد منهم الخ سأل ابن عبد الله بن ابي وكان مؤمنا ان يكفن النبي صلى الله عليه وسلم اباه في قميصه ويصلي عليه فقبل فاعترض عمر رضي الله عنه في ذلك فقال عليه السلام ذلك لا ينفعه وكنت ارجو ان يؤمن به الف من قومه فنزل ولا تصل على احد منهم الخ ١٢ مدارك **۶۸** قوله انهم كفروا علة لما قبله ولما نزلت هذه الآية ما صلى على منافق ولا قام على قبره بعدها ١٢ صاوي **۶۹** قوله وهم فاسقون اي وانما عبر عنهم بالفسق اشارة الى ان الكافر قد يكون عدلا في دينه بخلاف الفاسق فافعاله خبيثة لا ترضي احدا وليس له دين يقر عليه فعبر عنهم بالفسق بعد التعبير عنهم بالكفر اشارة الى انهم جمعوا بين الوصفين الكفر وخسة الطبع ١٢ صاوي **۷۰** قوله ولا تعجبك اموالهم واولادهم الحكمة في تكرارها المبالغة في التحذير من هذا الشيء الذي وقع الاهتمام به وعبر في الآية الاولى بالفاء وهنا بالواو لان ما سبق له تعلق بما قبله فحسن العطف بخلاف ما هنا فلا تعلق له بما قبله واتى بلا فيما تقدم واسقطها هنا اعتناء بنفي الاولاد هناك وبين هنا انهم سواء واتى باللام في ليعذبهم هناك و بان هنا اشارة الى ان اللام بمعنى ان وليست للتعليل واتى فيما تقدم بالحياة و هنا باسقاطها اشارة الى خسة حياة الدنيا حيث لا تستحق ان تذكر وقال هناك كارهون وهنا كافرون اشارة الى انهم يعلمون كفرهم قبل موتهم ويشاهدون الاماكن اعدت لهم في نظيره فمن حيث تلك المشاهدة تزهق ارواحهم وهم كارهون بخلاف المومن فانه يشهد مقعده في الجنة ولا تخرج روحه الا وهو كاره للدنيا محب للآخرة ١٢ صاوي **۷۱** قوله اي طائفة من القرآن اي سواء كانت تلك الطائفة سورة كاملة او بعضها فليس المراد في الآية من السورة المعنى العرفي ١٢ صاوي وغيره **۷۲** قوله بان آمنوا يشير بتقدير الباء الى ان ان مصدرية ويجوز ان تكون مفسرة ١٢ ك **۷۳** قوله لكن الرسول اي ان تخلف هؤلاء ولم يجاهدوا فقد جاهد من هو خير منهم ١٢ بيضاوي **۷۴** قوله لهم الخيرات الخ اي تناول منافع الدارين لاطلاق اللفظ وقيل الحور لقوله فيهن خيرات ١٢ مدارك **۷۵** قوله وجاء المعذرون اي الطالبون قبول العذر شروع في بيان احوال منافقي الاعراب اثر بيان احوال منافقي اهل المدينة ١٢ ابو السعود **۷۶** قوله اي المعذورين اي لا عذار الباطلة من الاعذار وسوء الاجتهاد في العذر والاحتشاد فيه او من عذر في الامر اذا قصر فيه وتوانى ولم يجد وحقيقته ان يوهم ان له عذرا فيما يفعل ولا عذر له ١٢ ابو السعود **۷۷** قوله من الاعراب الخ الاعراب سكان البادية وهم اخص من العرب اذ العربي من تكلم باللغة العربية سواء كان يسكن البادية او الحاضرة. وهؤلاء المعذرون هم اسد وغطفان استاذنوا في التخلف معتذرين بالجهد وكثرة العيال وقيل هم رهط عامر بن طفيل قالوا ان غزونا معك اغارت طي على اهالينا ومواشينا والمعذر اما من عذر في الامر اذا قصر فيه موهما ان له عذرا ولا عذر له او من اعتذر اذا مهد العذر ١٢ جمل **۷۸** قوله ليس على الضعفاء آه لما ذكر الله المنافقين الذين تخلفوا عن الجهاد واعتذروا باعذار باطلة ذكر اصحاب الاعذار الصحيحة والضعفاء جمع ضعيف وهو العاجز عن الغزوة ١٢ ج **۷۹** قوله الزمنى زمانة بالفتح برجاي ماندگی ١٢ صراح **۸۰** قوله ولا على الذين لا يجدون ما ينفقون اي لفقرهم كجهينة ومزينة وبني عذرة وقوله حرج اسم ليس وقوله في التخلف عنه اي عن الجهاد ١٢ صاوي ؛

ورسوله في حال قعودهم بعد الارجاف والتثبيط والطاعة ما على المحسنين بذلك من سبيل طريق
بالمؤاخذة والله غفور لهم رحيم ○ بهم في التوسعة في ذلك ولا على الذين اذا ما اتوك لتحملهم معك الى
الغزو وهم سبعة من الانصار وقيل بنو مقرن قلت لا اجد ما احملكم عليه حال تولوا جواب اذا اي انصرفوا
واعينهم تفيض تسيل من للبيان الدمع حزنا لاجل ان لا يجدوا ما ينفقون ○ في الجهاد انما السبيل (اي طريق المعاتبة)
على الذين يستاذنونك في التخلف وهم اغنياء رضوا بان يكونوا مع الخوالف وطبع الله على قلوبهم فهم
لا يعلمون ○ تقدم مثله يعتذرون اليكم في التخلف اذا رجعتم اليهم من الغزو قل لهم لا تعتذروا
لن نؤمن لكم نصدقكم قد نبانا الله من اخباركم اي اخبرنا باحوالكم وسيرى الله عملكم ورسوله ثم
تردون بالبعث الى علم الغيب والشهادة اي الله فينبئكم بما كنتم تعملون ○ فيجازيكم عليه سيحلفون بالله
لكم (اللام زائدة ۱۲) اذا انقلبتم رجعتم اليهم من تبوك انهم معذورون في التخلف لتعرضوا عنهم بترك المعاتبة فاعرضوا عنهم
انهم رجس قذر لخبث باطنهم وماواهم جهنم جزاء بما كانوا يكسبون ○ يحلفون لكم لترضوا عنهم فان
ترضوا عنهم فان الله لا يرضى عن القوم الفسقين ○ اي عنهم ولا ينفع رضاكم مع سخط الله الاعراب اهل
البدو اشد كفرا ونفاقا من اهل المدن لجفائهم وغلظ طباعهم وبعدهم عن سماع القران واجدر اولى ان اي
بان لا يعلموا حدود ما انزل الله على رسوله من الاحكام والشرائع والله عليم بخلقه حكيم ○ في صنعه
بهم ومن الاعراب من يتخذ ما ينفق في سبيل الله مغرما غرامة وخسرانا لانه لا يرجو ثوابه بل ينفقه
خوفا وهم بنو اسد وغطفان ويتربص ينتظر بكم الدوائر دوائر الزمان ان ينقلب عليكم فيتخلص عليهم
دائرة السوء (جمع دائرة وهي النكبة والمصيبة ۱۲) بالضم والفتح اي يدور العذاب والهلاك عليهم لا عليكم والله سميع لاقوال عباده عليم
بافعالهم ومن الاعراب من يؤمن بالله واليوم الاخر كجهينة ومزينة ويتخذ ما ينفق في سبيله قربت تقربه (لابن كثير ۱۲)
عند الله ووسيلة الى صلوت دعوات الرسول لهم الا انها اي نفقتهم قربة بضم الراء وسكونها لهم عنده (لورش ۱۲)
سيدخلهم الله في رحمته جنته ان الله غفور لاهل طاعته رحيم ○ بهم والسبقون الاولون من المهجرين ۱۲ ع ۱۰ ۱
والانصار وهم من شهد بدرا او جميع الصحابة والذين اتبعوهم الى يوم القيمة باحسان في العمل رضي الله
عنهم بطاعته ورضوا عنه بثوابه واعد لهم جنت تجري تحتها الانهر وفي قراءة بزيادة من (لابن كثير ۱۲) خلدين (صلة لتجري ۱۲)
فيها ابدا ذلك الفوز العظيم ○ وممن حولكم يا اهل المدينة من الاعراب منفقون كاسلم واشجع و
غفار ومن اهل المدينة منافقون ايضا مردوا على النفاق لجوا فيه واستمروا لا تعلمهم خطاب للنبي

۱؎ قوله بعدم الارجاف اي في الدخول في امر سوء متعلق بنصحوا وفي القاموس ارجف القوم خاضوا في امر الفتن ونحوها ومنه والمرجفون في المدينة والتثبيط اي تكسيل الناس عن السفر في الجهاد وفي القاموس ثبط عن الامر عوقه وبطأ به عنه كثبط فيها والطاعة عطف على عدم الارجاف والمعنى انهم اقاموا لا يثيرون الفتن ولا يمنعون الناس من الجهاد ويسعون في ايصال الخير الى المجاهدين ويقومون باصلاح مهمات بيوتهم وتخليص الايمان والعمل به ۱۲ ک ۲؎ قوله الطاعة معطوف على عدم الارجاف والمعنى ان نصحهم كائن بالطاعة لله ورسوله بان يخلصوا الايمان ويسعوا في ايصال الخير الى المجاهدين ويقومون بمصالح بيوتهم وبعدم اثارة الفتن وبعدم تكسيل غيرهم بل لينشطوا ويرغبوا في الجهاد وينهوا من اراد التخلف ۱۲ صاوی ۳؎ قوله وهم سبعة من الانصار سموا البكائين معقل بن يسار وصخر بن خنساء وعبد الله بن كعب وعلية بن زيد وسالم بن عمير وثعلبة بن غنمة وعبد الله بن معقل المدني وقيل بنو مقرن وكانوا ثلاثة اخوة معقل وسويد والنعمان وقيل هم اصحاب ابي موسى الاشعري وقد كان حلف ان لا يحملهم ثم اتى له صلى الله عليه وسلم بابل من السبي فارسلها اليهم ليحملوا عليها فقالوا لا نركب حتى نسئل رسول الله صلى الله عليه وسلم فانه قد حلف ان لا يحملنا فلعله نسي اليمين فجاؤه فقال ما معناه لا ارى خيرا مما حلفت عليه الا فعلته ۱۲ صاوی ۳؎ قوله وهم سبعة من الانصار اي من فقرائهم جاؤا النبي صلى الله عليه وسلم يستحملونه اي يسالونه ان يحملهم فقال لا اجد ما احملكم وهم معقل بن يسار وصخر بن خنساء وعبد الله بن كعب و سالم بن عمير وثعلبة بن غنمة وعبد الله بن معقل وعلية بن زيد وقوله وقيل بنو مقرن هم بطن من مزينة وكانوا ثلثة اخوة معقل وسويد والنعمان فهذا مقابل لقوله وهم سبعة وقيل ابو موسى واصحابه كما في البيضاوي وغيره ۱۲ ۴؎ قوله حال اي جملة قلت حال اي من الكاف في اتوك وبعضهم جعلها هي الجواب وجعل جملة تولوا مستانفة في جواب سوال كانه قيل فماذا حصل لهم بعد القول المذكور فحينئذ الوقف مبنية القاري على صنيع الشارح لا يقف على قوله عليه وعلى الاحتمال الثاني يصح ان يقف عليه ۱۲ جمل ۵؎ قوله من للبيان اي لبيان المستكن في تفيض اي تفيض دمعها كقولك افديك من رجل ومحل الجار والمجرور النصب على التمييز وهو تمييز محول عن الفاعل كذا قاله الزمخشري ورد بان من التمييزية لا يدخل على التمييز المحول عن الفاعل ولا على المعرف باللام والمثال المستشهد به مدخول من منكر ومفعول و اجيب عن الاول بانه منقوض بقولهم عز من قائل وعن الثاني بانه يجوز كون التمييز معرفا عند الكوفيين ۱۲ ک ۶؎ قوله انما السبيل على الذين يستاذنونك وهم اغنياء اي الطريق للمعاقبة هي الاعمال السيئة واتى بانما للمبالغة في التوكيد لا للحصر قال السفاقسي وليس ثم ما يمنع ان تكون للحصر قوله وهم اغنياء اي واجدون لاهبة الغزو مع سلامتهم ۱۲ جمل ۷؎ قوله تقدم مثله اي فذكره هنا للتاكيد وعبر هنا بالعلم وهناك بالفقه اشارة الى ان معناهما واحد اذ الفقه هو العلم والعلم هو الفقه ۱۲ صاوی ۸؎ قوله يعتذرون اليكم اي هؤلاء المنافقون والخطاب للنبي صلى الله عليه وسلم وانما ذكره بلفظ الجمع تعظيما له ويحتمل ان يكون له وللمؤمنين و يروى ان الذين تخلفوا عن غزوة تبوك من المنافقين بضعة وثمانون رجلا فلما رجع النبي صلى الله عليه وسلم جاؤا يعتذرون اليه بالباطل ۱۲ خطيب ۹؎ قوله نصدقكم اشارة الى ان اللام في قوله تعالى لكم زائدة ۱۲ ۱۰؎ قوله قد نبانا الله من اخباركم فيه وجهان احدهما انها التعدية الى مفعولين احدهما ضمير المتكلم والثاني قوله من اخباركم وعلى هذا ففي من وجهان احدهما انها غير زائدة والتقدير قد نبانا الله اخبارا من اخباركم او جملة من اخباركم فهو في الحقيقة صفة المفعول المحذوف والثاني ان من مزيدة عند الاخفش لانه لا يشترط فيها شيئا والتقدير قد نبانا الله اخباركم الوجه الثاني من الوجهين الاولين انها متعدية لثلثة كاعلم فالاول والثاني ما تقدم والثالث محذوف اختصارا للعلم به والتقدير نبانا الله من اخباركم كذبا ونحوه ۱۲ ج ۱۱؎ قوله اي الله اشار بذلك الى انه اظهار في موضع الاضمار زيادة في التشديد عليهم ۱۲ صاوی ۱۲؎ قوله معذورون في التخلف اشار به الى ان المحلوف عليه محذوف ۱۲ جمل ۱۳؎ قوله انهم رجس تعليل لترك معاتبتهم اي ان المعاتبة لا تنفع فيهم ولا تصلحهم لانهم ارجاس لا سبيل الى تطهيرهم ۱۲ مدارک ۱۴؎ قوله فان الله لا يرضى الخ اي فان رضاكم وحدكم لا ينفعهم اذا كان الله ساخطا عليهم وكانوا عرضة لعاجل عقوبته وآجلها وانما قيل ذلك لئلا يتوهم ان رضا المؤمنين يقتضي رضا الله عنهم ۱۲ مدارک ۱۵؎ قوله من يتخذ ما ينفق مغرما من مبتدأ وهي اما موصوفة او موصولة وما ينفق مفعول الاول ومغرما مفعول الثاني لان اتخذ هنا بمعنى صير والمغرم الخسران مشتق من الغرام و هو الهلاك لانه سببه ومنه ان عذابها كان غراما ۱۲ جمل ۱۶؎ قوله غرامة الغرامة ما يلزم اداؤه اه قاموس وفي الصراح غرامة بمعنى تاوان ۱۲ ۱۷؎ قوله ان ينقلب عليكم اي ينقلب الزمان عليكم بالمصائب فيتخلص من الانفاق الذي هو عنده مغرما ۱۲ ک ۱۸؎ قوله بالضم والفتح هو بالضم اسم وبالفتح مصدر نعت للدائرة اضيف اليها للمبالغة كقولك رجل صدق ۱۲ ک ۱۹؎ قوله ويتخذ ما ينفق قربات عند الله اي سبب قربات وهو ثاني مفعولي يتخذ و عند الله صفتها او ظرف ليتخذ وصلوات الرسول لانه كان يدعو للمتصدقين بالخير كقوله اللهم صل على آل ابي اوفى والثاني انها منسوقة على ما ينفق اي ويتخذ بالاعمال الصالحة صلوات الرسول قربة ۱۲ ج ۲۰؎ قوله ووسيلة الخ فانه صلى الله عليه وسلم كان معمورا بالدعاء للمتصدقين ۲۱؎ قوله دعوات الرسول لهم لانه عم كان يدعو للمتصدقين ويستغفر ۱۲ بیضاوی ۲۲؎ قوله بضم الراء هو قراءة ورش وسكونها للباقين ۱۲ ۲۳؎ قوله وهم من شهد بدرا من الفريقين قاله عطاء وقال ابن عباس وابن المسيب هم الذين صلوا الى القبلتين او جميع الصحابة لانهم هم السابقون بالنسبة الى سائر المسلمين فمن على هذا للتبيين ۱۲ ک ۲۴؎ قوله رضي الله عنهم اي قبل اعمالهم واثابهم عليها واعطاهم ما لم يعط احدا من خلقه ۱۲ صاوی ۲۵؎ قوله ورضوا عنه اي قبلوا ما اعطاهم الله لما في الحديث ما لنا لا نرضى وقد اعطيتنا ما لم تعط احدا من خلقك فيقول انا اعطيكم افضل من ذلك فيقولون اي شيء افضل من هذا فيقول احل عليكم رضواني فلا اسخط بعده ابدا ۱۲ صاوی ۲۶؎ قوله مردوا على النفاق يعني تمرنوا عليه يقال تمرد فلان اذا عتى وتجبر ومنه الشيطان المارد وتمرد في معاصيه اي تمرن وثبت عليها ولم يتب منها وفي المختار المرود على الشيء المرون عليه وبابه دخل ۱۲ ج ۲۷؎ قوله لا تعلمهم الخ يعني انهم بلغوا في التحيل في النفاق الى ان صرت بحيث لا تعلمهم مع صفاء خاطرك واطلاعك على الاسرار فان قلت كيف نفى عنه علمه بحال المنافقين هنا واثبته في قوله ولتعرفنهم في لحن القول فالجواب ان آية النفي نزلت قبل آية الاثبات فلا تنافي ۱۲ جمل وخازن ✻

صلی اللہ علیہ وسلم نحن نعلمهم سنعذبهم مرتين بالفضيحة او القتل في الدنيا وعذاب القبر ثم يردون
في الآخرة الى عذاب عظيم ○ هو النار وقوم آخرون مبتدأ اعترفوا بذنوبهم من التخلف نعته والخبر
خلطوا عملا صالحا وهو جهادهم قبل ذلك او اعترافهم بذنوبهم او غير ذلك وآخر سيئا وهو تخلفهم
عسى الله ان يتوب عليهم ان الله غفور رحيم ○ نزلت في ابي لبابة وجماعة اوثقوا انفسهم في سواري
المسجد لما بلغهم ما نزل في المتخلفين وحلفوا ان لا يحلهم الا النبي صلى الله عليه وسلم فحلهم لما نزلت خذ
من اموالهم صدقة تطهرهم وتزكيهم بها من ذنوبهم فاخذ ثلث اموالهم وتصدق بها وصل
عليهم ادع لهم ان صلوتك سكن رحمة لهم وقيل طمانينة بقبول توبتهم والله سميع عليم ○ الم
يعلموا ان الله هو يقبل التوبة عن عباده ويأخذ يقبل الصدقت وان الله هو التواب على عباده بقبول
توبتهم الرحيم ○ بهم والاستفهام للتقرير والقصد به تهييجهم الى التوبة والصدقة وقل لهم او للناس
اعملوا ما شئتم فسيرى الله عملكم ورسوله والمؤمنون وستردون بالبعث الى علم الغيب و
الشهادة اي الله فينبئكم بما كنتم تعملون ○ فيجازيكم به وآخرون من المتخلفين مرجون بالهمز
وتركه مؤخرون عن التوبة لامر الله فيهم بما يشاء اما يعذبهم بان يميتهم بلا توبة واما يتوب عليهم
والله عليم بخلقه حكيم ○ في صنعه بهم وهم الثلاثة الآتون بعد مرارة بن الربيع وكعب بن مالك و
هلال بن امية تخلفوا كسلا وميلا الى الدعة لا نفاقا ولم يعتذروا الى النبي صلى الله عليه وسلم كغيرهم فوقف
امرهم خمسين ليلة وهجرهم الناس حتى نزلت توبتهم بعد ومنهم الذين اتخذوا مسجدا وهم اثنا عشر
من المنافقين ضرارا مضارة لاهل مسجد قباء وكفرا لانهم بنوه بامر ابي عامر الراهب ليكون معقلا
له يقدم فيه من ياتي من عنده وكان ذهب ليأتي بجنود من قيصر لقتال النبي صلى الله عليه وسلم وتفريقا
بين المؤمنين الذين يصلون بقباء بصلوة بعضهم في مسجدهم وارصادا ترقبا لمن حارب الله
ورسوله من قبل اي قبل بنائه وهو ابو عامر المذكور وليحلفن ان ما اردنا ببنائه الا الفعلة الحسنى
من الرفق بالمسكين في المطر والحر والتوسعة على المسلمين والله يشهد انهم لكذبون ○ في ذلك
وكانوا سألوا النبي صلى الله عليه وسلم ان يصلي فيه فنزل لا تقم تصل فيه ابدا فارسل جماعة هدموه وحرقوه
وجعلوا مكانه كناسة تلقى فيها الجيف لمسجد اسس بنيت قواعده على التقوى من اول يوم وضع يوم
حلت بدار الهجرة وهو مسجد قباء كما في البخاري احق منه ان اي بان تقوم تصلي فيه فيه رجال هم

---

۱ قوله وقوم الخ يشير الى انه بتقدير الموصوف وحاصله ان من تخلف عن تبوك ثلاثة اقسام قسم منافقون استمروا على النفاق وقد تقدم ذكرهم في قوله ومن حولكم من الاعراب الى قوله عظيم وقسم تائبون اعترفوا بذنوبهم وبادروا بالعذر لرسول الله صلى الله عليه وسلم وقد ذكرهم الله بقوله وآخرون اعترفوا الى قوله فينبئكم بما كنتم تعملون وقسم لم يبادروا بالعذر وقد ذكرهم الله بقوله وآخرون مرجون الى قوله حكيم ۱۲ صاوی ۲ قوله اعترفوا بذنوبهم اي اقروا بذنوبهم لربهم وتابوا منها وليس المراد اعترفوا للناس وهتكوا انفسهم فان ذلك امر لا يجوز ۱۲ صاوی ۳ قوله عسى الله ان يتوب عليهم اي يقبل توبتهم والترجي في القرآن بمنزلة التحقيق لان عسى ونحوها تفيد الاطماع ومن اطمع انسانا في شيء ثم حرمه منه كان عارا عليه والله اكرم من ان يطمع احدا في شيء ثم لا يعطيه اياه لانه وعد وهو لا يتخلف وهذه الجملة مستانفة ويصح ان تكون خبرا وجملة خلطوا حالية وقد مقدرة ۱۲ صاوی ۳ قوله عسى الله ان يتوب عليهم اي يقبل توبتهم المفهومة من قوله اعترفوا بذنوبهم. وقال القسطلاني وعبر بعسى للاشعار بان ما يفعله تعالى ليس الا على سبيل التفضل منه حتى لا يتكل المرء بل يكون على خوف وحذر وفي المواهب بالنص واتفق المفسرون على ان كلمة عسى من الله واجب قال اهل المعاني لان لفظة عسى تفيد الاطماع ومن اطمع انسانا في شيء ثم حرمه كان عارا عليه والله تعالى اكرم من ان يطمع احدا في شيء ثم لا يعطيه اياه وقوله واجب اي امر واجب اي ثابت بمعنى ان ما دلت عليه من الترجي ليس مرادا في حقه تعالى بل هو محقق الحصول ومثل عسى سائر صور الترجي ۱۲ جمل ۴ قوله اوثقوا انفسهم الخ اخرج البيهقي عن ابن عباس في الآية كانوا عشرة رهط تخلفوا عنه صلى الله عليه وسلم في غزوة تبوك فلما رجع النبي صلى الله عليه وسلم اوثق سبعة منهم انفسهم بسواري المسجد فقال النبي صلى الله عليه وسلم من هؤلاء فقالوا هذا ابو لبابة واصحاب له تخلفوا عنك يا رسول الله فربطوا انفسهم حتى تطلقهم او تعذرهم قال اقسم بالله لا اطلقهم ولا اعذرهم حتى يكون الله هو الذي يطلقهم فانزل الله تعالى وآخرون اعترفوا بذنوبهم الآية فلما نزلت ارسل اليهم النبي صلى الله عليه وسلم انتهى قد سبق من المص هناك في الانفال انه كان ارتباطه رض بالسارية في قصة اظهار سر النبي صلعم وانه نزل فيه قوله تعالى يا ايها الذين آمنوا لا تخونوا الله ورسوله الآية وقد اختلف فيه الرواية ولعل المص اختار تعدد القصة كما ذكرنا ۱۲ ک ۵ قوله ما نزل في المتخلفين اي من الوعيد الشديد حيث قال الله فيهم فرح المخلفون بمقعدهم خلاف رسول الله الآية ۱۲ صاوی ۶ قوله خذ من اموالهم الخ وذلك انهم لما اطلقوا قالوا يا رسول الله هذه اموالنا التي خلفتنا عنك خذها فتصدق بها وطهرنا واستغفر لنا فقال ما امرت ان آخذ من اموالكم شيئا فانزل الله خذ من اموالهم لانهم لما بذلوا اموالهم صدقة اوجب الله تعالى اخذها وصار ذلك معتبرا في كمال توبتهم لتكون جارية مجرى الكفارة وقوله من اموالهم يجوز فيه الوجهان احدهما انه متعلق بخذ ومن تبعيضية والثاني انه متعلق بمحذوف لانها حال من صدقة اذ هي في الاصل صفة لها فلما قدمت نصبت حالا ۱۲ ج ۷ قوله بها اي بالصدقة والتزكية مبالغة في التطهير وزيادة فيه او بمعنى الانماء والبركة في المال ۱۲ مدارک ۸ قوله سكن لهم اي يسكنون اليه وتطمئن قلوبهم لان الله قد تاب عليهم ۱۲ مد ۹ قوله للتقرير وهو حمل المخاطب على الاقرار بالحكم ۱۲ صاوی ۱۰ قوله اعملوا ما شئتم اي من الاعمال الصالحة والسيئة قوله فسيرى الله عملكم اي فيجازيكم على عملكم فالاستقبال بالنظر للمجازاة والا فالعلم حاصل بالفعل والمجازاة من الله معلومة ومن رسوله والمؤمنين بمعنى الثناء عليهم والدعاء لهم ۱۲ ج ۱۱ قوله فوقف امرهم خمسين ليلة اي في نظير مدة التخلف لانها كانت خمسين ليلة فلما تمتعوا بالراحة فيها مع تعب غيرهم في السفر عوقبوا بهجرهم تلك المدة ۱۲ صاوی ۱۲ قوله قباء موضع قرب المدينة ۱۲ قاموس ۱۳ قوله ابي عامر الخ هو من اهل المدينة قد كان ترهب في الجاهلية فلما قدم النبي صلعم المدينة كفر وناظر مع النبي صلى الله عليه وسلم فقال ابو عامر امات الله الكاذب وحيدا فريدا فامن النبي صلى الله عليه وسلم فمات ابو عامر هاربا الى الشام ۱۲ ک ۱۳ قوله بامر ابي عامر الراهب وهو والد حنظلة غسيل الملئكة وكان قد ترهب في الجاهلية وتنصر ۱۲ خطيب ۱۴ قوله معقلا المعقل الملجا ۱۲ وقوله يقدم اي ينزل فيه ۱۲ ۱۵ قوله و كان ذهب الخ اي وارسل الى المنافقين ان استعدوا بما استطعتم من قوة وابنوا الي مسجدا فاني آت بجند من الروم فاخرج محمدا واصحابه ۱۲ ک ۱۶ قوله بصلوة بعضهم في مسجدهم اي تفريقا الصلوة بعض المؤمنين في مسجدهم اي مسجد المنافقين ۱۲ ۱۷ قوله ترقبا حتى يجيء فيصلي فيه ويظهر على رسول الله صلى الله عليه وسلم وقوله من قبل متعلق باتخذوا اي اتخذوه من قبل ان ينافقوه بالتخلف حيث كانوا بنوه قبل غزوة تبوك بجنب مسجد القباء من ابي السعود وعبارة الكبير وقوله من قبل يعني من قبل بناء مسجد الضرار ۱۲ ۱۸ قوله وهو ابو عامر الخ فانه قد كان قال لرسول الله صلى الله عليه وسلم يوم احد لا اجد قوما يقاتلونك الا قاتلتك معهم فلم يزل يفعل ذلك الى يوم حنين فلما انهزمت هوازن يومئذ ولى هاربا الى الشام وارسل الى المنافقين ان استعدوا بما استطعتم من قوة وسلاح وابنوا لي مسجدا فاني ذاهب الى قيصر وآت من عنده بجند فاخرج محمدا واصحابه فبنوا هذا المسجد وانتظروا مجيء ابي عامر ليصلي بهم في ذلك المسجد كما في الكبير وغيره ۱۲ ۱۹ قوله وليحلفن ان اردنا ليحلفن جواب قسم مقدر اي والله ليحلفن وقوله اردنا جواب لقوله ليحلفن فوقع جواب القسم المقدر فعل قسم مجاب بقوله ان اردنا وقوله الحسنى صفة موصوف محذوف اي الا الخصلة الحسنى او الا الارادة الحسنى ۱۲ ج ۲۰ قوله الفعلة اشارة الى ان الحسنى صفة لموصوف محذوف والفعلة كما قدره الشارح او الخصلة او الارادة ۱۲ ۲۱ قوله ان يصلي فيه وذلك عند ارادته الى غزوة تبوك فقالوا يا رسول الله انا نحب ان تاتينا وتصلي لنا فيه وتدعو لنا بالبركة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اني على جناح سفر وحال شغل ولو قدمنا ان شاء الله لصلينا فيه فلما انصرف رسول الله صلى الله عليه وسلم من غزوة تبوك سالوه اتيان المسجد فنزلت هذه الآية ۱۲ ابو السعود وغيره ۲۲ قوله فارسل جماعة وهم مالك بن الدخشم ومعن بن عدي وعامر بن السكن ووحشي فقال لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم انطلقوا الى هذا المسجد الظالم اهله فاهدموه وحرقوه ففعلوا كذلك ۱۲ ۲۳ قوله من اول يوم اي من ايام وجوده قيل القياس فيه مذ لانه لابتداء الغاية في الزمان ومن لابتداء الغاية في المكان والجواب ان من عام في الزمان والمكان ۱۲ مدارک ۲۴ قوله يوم حللت الخ اي وهو يوم الاثنين فاقام فيه الاثنين والثلثاء والاربعاء والخميس وخرج صبيحة الجمعة فدخل المدينة وقيل صلى به الجمعة وهي اول جمعة صلاها رسول الله صلى الله عليه وسلم وهذا على القول بانه اقام بقباء اربعة ايام وقيل اقام اربعة عشر وقيل اثنين وعشرين يوما ۱۲ صاوی ۲۵ قوله و هو مسجد قباء والاكثرون على انه هو مسجد المدينة من الكبير افمن اسس الهمزة للاستفهام التقريري كما قال الشارح ومن مبتدأ الخبره قوله ام من ام حرف عطف ومن معطوفة على من الاولى خبرها محذوف قدره الشارح بقوله خير و جواب هذا الاستفهام محذوف قدره الشارح بقوله اي الاول خير ۱۲ جمل ۲۶ قوله احق ان تقوم فيه افعل التفضيل على غير بابه او المفاضلة باعتبار زعمهم او بالنظر له في ذاته فان المحذور قصدهم ونيتهم ۱۲ ج

✻ ✻ ✻

الانصار يحبون ان يتطهروا والله يحب المطهرين ○ اى يثيبهم وفيه ادغام التاء فى الاصل فى الطاء روى
ابن خزيمة فى صحيحه عن عويم بن ساعدة انه صلى الله عليه وسلم اتاهم فى مسجد قباء فقال ان الله تعالى قد احسن
عليكم الثناء فى الطهور فى قصة مسجدكم فما هذا الطهور الذى تطهرون به فقالوا والله يا رسول الله ما نعلم
شيئا الا انه كان لنا جيران من اليهود فكانوا يغسلون ادبارهم من الغائط فغسلنا كما غسلوا وفى حديث
رواه البزار فقالوا انا نتبع الحجارة بالماء فقال هو ذاك فعليكموه افمن اسس بنيانه على تقوى مخافة من
الله ورجاء رضوان منه خير ام من اسس بنيانه على شفا طرف جرف بضم الراء وسكونها جانب هار
مشرف على السقوط فانهار به سقط مع بانيه فى نار جهنم خير تمثيل للبناء على ضد التقوى بما يؤول
اليه والاستفهام للتقرير اى الاول خير وهو مثال مسجد قباء والثانى مثال مسجد الضرار والله لا يهدى
القوم الظلمين ○ لا يزال بنيانهم الذى بنوا ريبة شكا فى قلوبهم الا ان تقطع تنفصل قلوبهم بان
يموتوا والله عليم بخلقه حكيم ○ فى صنعه بهم ان الله اشترى من المؤمنين انفسهم واموالهم بان ١٣ ع ١١ ٢
يبذلوها فى طاعته كالجهاد بان لهم الجنة يقاتلون فى سبيل الله فيقتلون ويقتلون جملة
استيناف بيان للشراء وفى قراءة بتقديم المبنى للمفعول اى فيقتل بعضهم ويقاتل الباقى وعدا
عليه حقا مصدران منصوبان بفعلهما المحذوف فى التورىة والانجيل والقران ومن اوفى
بعهده من الله اى لا احد اوفى منه فاستبشروا فيه التفات عن الغيبة ببيعكم الذى بايعتم
به وذلك البيع هو الفوز العظيم ○ النيل غاية المطلوب التائبون رفع على المدح بتقدير مبتدا
من الشرك والنفاق العبدون المخلصون العبادة لله الحامدون له على كل حال السائحون الصائمون
الراكعون الساجدون اى المصلون الامرون بالمعروف والناهون عن المنكر والحفظون لحدود
الله لاحكامه بالعمل بها وبشر المؤمنين ○ بالجنة ونزل فى استغفاره صلى الله عليه وسلم لعمه ابى طالب
واستغفار بعض الصحابة لابويه المشركين ما كان للنبى والذين امنوا ان يستغفروا للمشركين
ولو كانوا اولى قربى ذوى قرابة من بعد ما تبين لهم انهم اصحب الجحيم ○ النار بان ماتوا على
الكفر وما كان استغفار ابرهيم لابيه الا عن موعدة وعدها اياه بقوله ساستغفر لك ربى
رجاء ان يسلم فلما تبين له انه عدو لله بموته على الكفر تبرا منه وترك الاستغفار له
ان ابرهيم لاواه كثير التضرع والدعاء حليم ○ صبور على الاذى وما كان الله ليضل قوما

---

٥١ قوله يحبون ان يتطهروا يحتمل ان المراد الطهارة المعنوية من الذنوب والقبائح وذلك موجب للثناء والمدح والقرب من الله وقيل المراد الطهارة الحسية من النجاسات والاحداث وهو الاقرب لان مزيتهم التى مدحوا عليها مبالغتهم فى طهارة الظاهر واما طهارة الباطن فامر مشترك بين المؤمنين وقيل المراد ما هو اعم فقد حازوا الطهارة الظاهر والباطن ١٢ صاوى **٥٢ قوله** والله يحب الخ قيل لما نزلت مشى رسول الله صلى الله عليه وسلم ومعه المهاجرون حتى وقفوا على باب مسجد قباء فاذا الانصار جلوس فقال مؤمنون انتم فسكت القوم ثم اعادها فقال عمر يا رسول الله انهم المؤمنون وانا معهم فقال عليه السلام اترضون بالقضاء قالوا نعم قال اتصبرون على البلاء قالوا نعم قال اتشكرون فى الرخاء قالوا نعم قال عليه السلام مؤمنون وانتم ورب الكعبة فجلس ثم قال يا معشر الانصار ان الله عز وجل قد اثنى عليكم فما الذى تصنعون عند الوضوء وعند الغائط فقالوا يا رسول الله نتبع الغائط الاحجار الثلثة ثم نتبع الاحجار الماء فتلى النبى عليه السلام رجال يحبون ان يتطهروا ١٢ مختصرا من المدارك **٥٣ قوله** فى الطهور بضم الطاء اى التطهر والمراد بهنا الاستنجاء بالماء كما ياتى وكذا قوله فما هذا الطهور بالضم ايضا ١٢ جمل **٥٤ قوله** نتبع الحجارة اى وهذا هو الاكمل فى الاستنجاء فان لم يوجد حجر فالمدر يقوم مقامه والا فالماء فقط او الحجر فقط او المدر فقط ١٢ صاوى **٥٥ قوله** افمن اسس بنيانه على تقوى من الله الخ هذا سؤال تقرير وجوابه مسكوت عنه لوضوحه والمعنى افمن اسس بنيان دينه على قاعدة محكمة وهو تقوى الله ورضوانه خير ام من اسس على قاعدة هى اضعف القواعد وهو الباطل والنفاق الذى مثله مثل شفا جرف هار فى قلة الثبات والاستمساك وفى الكلام استعارة مكنية حيث شبهت التقوى والرضوان بارض صلبة يعتمد عليه البنيان وطوى ذكر المشبه به ورمز له بشئ من لوازمه هو التاسيس فاثباته تخييل والتاسيس كناية عن احكام امور الدين والاعمال الصالحة ١٢ صاوى **٥٦ قوله** جرف الجرف الوادى الذى ينجرف بالماء اصله فيبقى اصله واهيا وهو من الجرف والاجتراف وهو اقتلاع الشئ من التيسير وايضا جرف الوادى جانبه الذى ينحفر بالماء ويجرفه السيول ١٢ **٥٧ قوله** فانهار به الضمير فى فانهار الى الجرف وفى به الى من اسس والباء للمصاحبة ١٢ ك **٥٨ قوله** خير يشير الى تقدير خبر من اسس بقرينة مقابلة ١٢ ك **٥٩ قوله** تمثيل للبناء اى قوله ام من اسس الخ تمثيل الخ ١٢ **٦٠ قوله** بما يؤل اليه لعل الضمير راجع الى السقوط وما عبارة عن بناء اى بناء يؤل الى السقوط فالمشبه به البناء على محل آئل للسقوط والمشبه هو ترتيب احكام الدين واعماله على الكفر والنفاق ١٢ جمل **٦١ قوله** ريبة على حذف مضاف اى سبب ريبة وشك فى الدين كانه نفس الريبة والمعنى ان بناءهم صار سبب لحصول الريبة فى قلوبهم ١٢ خطيب وغيره **٦٢ قوله** شكا اى ونفاقا والمعنى ان بناءهم لا يزال سبب شكهم وتزايد نفاقهم فانه الذى حملهم على ذلك ثم لما هدمه الرسول رسخ ذلك فى قلوبهم وازداد بحيث لا يزول عن قلوبهم ١٢ ك **٦٣ قوله** الا ان تقطع قلوبهم الظاهر ان الا بمعنى الى بدليل انه قرئ بها شاذا كما تقدم عن السمين ١٢ **٦٤ قوله** ان الله اشترى من المؤمنين الخ ترغيب للمؤمنين فى الجهاد ببيان فضيلة اثر بيان حال المتخلفين عنه وقد بولغ فى ذلك على وجه لا مزيد عليه حيث عبر عن قبول الله من المؤمنين انفسهم واموالهم التى بذلوها فى سبيله واثابته اياهم بمقابلتها بالجنة بالشراء ١٢ جمل **٦٥ قوله** بان لهم الجنة لم يقل بالجنة اشارة الى ان الجنة مختصة بهم وواصلة اليهم كانه قيل بالجنة الثابتة لهم ثم ان قوله اشترى من المؤمنين الخ كناية عن التعويض عن بذل النفوس والاموال بالجنة والا فحقيقة الشراء اخذ ما لا يملك بعوض وهذا مستحيل فى حق الله تعالى بل معناه اثابهم وقبلهم فى نظير خدمتهم فشبهت الاثابة والقبول بالشراء واستعير اسم المشبه به للمشبه واشتق من الشراء اشترى بمعنى اثابهم وقبلهم وانما عبر عنه بالشراء تلطفا ورفقا بهم ١٢ صاوى **٦٦ قوله** بفعلهما المحذوف اى وعدهم وعدا وحق ذلك الوعد حقا اى تحقق وثبت ١٢ جمل **٦٧ قوله** ومن اوفى بعهده من الله اعتراض مقرر لمضمون ما قبله من حقيقة الوعد على نهج المبالغة فى كونه اوفى بالعهد من كل واف فان اخلاف الميعاد مما لا يكاد يصدر عن كرام الخلق مع امكان صدوره منهم فكيف بجانب الخالق ١٢ ج **٦٨ قوله** بتقدير مبتدا اى وهم التائبون وقوله من الشرك الخ متعلق بالتائبون ١٢ **٦٩ قوله** السائحون واختلف فى المراد منهم فقال ابن مسعود وابن عباس هم الصائمون قال ابن عباس رضى الله عنهما كل ما ذكر فى القرآن من السياحة فهو الصوم وقال صلى الله عليه وسلم سياح امتى الصوم وقال عثمان بن مظعون الجهاد فى سبيل الله سياحة وقال عطاء السائحون هم طلاب العلم ١٢ خطيب **٧٠ قوله** لعمه ابى طالب كما رواه الشيخان انه صلى الله عليه وسلم قال لابى طالب لما حضرته الوفاة قل كلمة احاج بها لك عند الله فابى فقال لا ازال استغفر لك ما لم انه عنه ١٢ ك **٧١ قوله** واستغفار بعض الصحابة الخ كما رواه الترمذى وحسنه عن على سمعت رجلا يستغفر لابويه وهو مشرك فقلت استغفرت لابويك وهما مشركان فقال استغفر ابراهيم لابيه وهو مشرك فذكرت ذلك للنبى صلعم فنزلت وهذا وجه آخر لسبب النزول اخرجه الحاكم عن ابن مسعود خرج النبى صلعم يوما الى المقابر فجلس الى قبر منها فناجاه طويلا فبكى فقال القبر الذى جلست عنده قبر امى وانى استاذنت ربى فى الدعاء لها فلم ياذن لى فانزل على ما كان للنبى والذين آمنوا وجمع بين هذه الاحاديث بتعدد النزول كما ذكره المفسر فى الاتقان واشار الى ذلك ههنا حيث اتى بالواو العاطفة فى قوله واستغفار بعض الصحابة لابويه لا باو الفاصلة ويستبعد ما فى الصحيحين بان موت ابى طالب قبل الهجرة وهى آخر ما نزلت بالمدينة قال ابن حجر والمعتمد انها تاخر نزولها وان كانت قصة ابى طالب قبل ذلك فذلك سبب متقدم ثم جاء سبب فنزلت بهما معا ١٢ ك **٧٢ قوله** انه عدو لله اى انه مصر على العداوة والكفر ومستمر عليه والا فكفره كان متبينا من قبل موته والتبين بالموت انما هو استمراره عليه ١٢ ج **٧٣ قوله** صبور على الاذى اى صفوح عن الاذى لانه كان يستغفر لابيه وهو يقول لارجمنك ١٢ مد **٧٤ قوله** وما كان الله ليضل قوما سبب نزولها ان بعض الصحابة كانوا يستغفرون لآبائهم الكفار وماتوا قبل نزول آية النهى فخاف بعض الصحابة ان الله يواخذهم فبين الله انه لا يواخذ احدا بذنب الا بعد ان يبين حكمه فيه ١٢ صاوى **عـه قوله** هار الخ اما اصله هاور او هاير فقدمت اللام على العين فصار كقاض فاعرابه بحركات مقدرة او حذفت عينه تخفيفا بعد قلبها همزة فاعرابه بحركات ظاهرة واما اصله هور او هير تحركت الواو او الياء وانفتح ما قبلها فقلبت الفا مثل باب واعرابه بحركات ظاهرة كالذى قبله ١٢ صاوى **عـه قوله** الا ان تقطع قلوبهم مستثنى من محذوف والتقدير لا يزال بنيانهم الذى بنوا ريبة فى قلوبهم فى كل وقت او كل حال الا وقت او حال تقطيع قلوبهم ١٢ صاوى **سـه قوله** فى التوراة الخ الجار والمجرور متعلق بمحذوف صفة لوعدا والمعنى وعدا مذكورا فى التوراة والانجيل والقرآن وخص التوراة والانجيل بالذكر لاقامة الحجة على من عارض من اليهود والنصارى وحينئذ فلا ينافى ان هذا الوعيد مذكور فى الكتب السماوية ١٢ مختصرا من الصاوى

بَعْدَ اِذْ هَدٰىهُمْ للاسلام حَتّٰى يُبَيِّنَ لَهُمْ مَّا يَتَّقُوْنَ ط من العمل فلا يتقوه فيستحقوا الاضلال اِنَّ
اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ○ ومنه مستحق الاضلال والهداية اِنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط يُحْيٖ
وَيُمِيْتُ ط وَمَا لَكُمْ ايها الناس مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اى غيره مِنْ وَّلِيٍّ يحفظكم منه وَّلَا نَصِيْرٍ ○ يمنع
عنكم ضرره لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ اى ادام توبته عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِيْ
سَاعَةِ الْعُسْرَةِ اى وقتها وهى حالهم فى غزوة تبوك كان الرجلان يقتسمان تمرة والعشرة يعتقبون
البعير الواحد واشتد الحر حتى شربوا الفرث مِنْ بَعْدِ مَا كَادَ تَزِيْغُ بالتاء والياء تميل قُلُوْبُ فَرِيْقٍ مِّنْهُمْ
عن اتباعه الى التخلف لما هم فيه من الشدة ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ بالثبات اِنَّهٗ بِهِمْ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ○ وَّتاب
عَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا عن التوبة عليهم بقرينة حَتّٰى اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ اى
مع رحبها اى سعتها فلا يجدون مكانا يطمئنون اليه وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ قلوبهم للغم والوحشة
بتاخير توبتهم فلا يسعها سرور ولا انس وَظَنُّوْا ايقنوا اَنْ مخففة لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَيْهِ ط ثُمَّ تَابَ
عَلَيْهِمْ وفقهم للتوبة لِيَتُوْبُوْا ط اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ○ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ بترك ١٤ ع ٨ ٢
معاصيه وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ○ فى الايمان والعهود بان تلزموا الصدق مَا كَانَ لِاَهْلِ
الْمَدِيْنَةِ وَمَنْ حَوْلَهُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ اذا غزا وَلَا يَرْغَبُوْا بِاَنْفُسِهِمْ
عَنْ نَّفْسِهٖ ط بان يصونوها عما رضيه لنفسه من الشدائد وهو نهى بلفظ الخبر ذٰلِكَ اى النهى
عن التخلف بِاَنَّهُمْ بسبب انهم لَا يُصِيْبُهُمْ ظَمَاٌ عطش وَّلَا نَصَبٌ تعب وَّلَا مَخْمَصَةٌ جوع
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَطَـُٔوْنَ مَوْطِئًا مصدر بمعنى وطأ يَّغِيْظُ يغضب الْكُفَّارَ وَلَا يَنَالُوْنَ مِنْ عَدُوٍّ
نَّيْلًا قتلا او اسرا او نهبا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهٖ عَمَلٌ صَالِحٌ ط ليجازوا عليه اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ
اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ○ اى اجرهم بل يثيبهم وَلَا يُنْفِقُوْنَ فيه نَفَقَةً صَغِيْرَةً ولو تمرة وَّلَا
كَبِيْرَةً وَّلَا يَقْطَعُوْنَ وَادِيًا بالسير اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ ذٰلِكَ لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا كَانُوْا
يَعْمَلُوْنَ ○ اى جزاءه ولما وبخوا على التخلف وارسل النبى صلى الله عليه وسلم سرية
نفروا جميعا فنزل وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا الى الغزو كَآفَّةً ط فَلَوْلَا فهلا نَفَرَ
مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ قبيلة مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ جماعة ومكث الباقون لِّيَتَفَقَّهُوْا اى الماكثون
فِى الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْا اِلَيْهِمْ من الغزو بتعليمهم ما تعلموه

---

٥١ قوله بعد اذ هديهم الخ هذا مثل قوله فى آل عمران بعد اذ هديتنا وتقدم فيه وجهان احدهما ان اذ بمعنى ان والثانى انها ظرف بمعنى وقت اى بعد ان هديهم او بعد وقت هديهم فيه ١٢ جمل ٥٢ قوله ما يتقون اى ما امر الله باتقائه واجتنابه كالاستغفار للمشركين وغيره مما نهى عنه وبين انه محظور لا يؤاخذ به عباده الذين هديهم للاسلام ولا يخذلهم الا اذا قدموا عليه بعد بيان حظره وعلمهم بانه واجب الاجتناب واما قبل العلم والبيان فلا وهذا بيان لعذر من خاف المواخذة بالاستغفار للمشركين والمراد بما يتقون ما يجب اتقاؤه للنهى فاما ما يعلم بالعقل فغير موقوف على التوقيف ١٢ مدارك ٥٣ قوله ان الله له ملك السموات والارض لما منعهم من الاستغفار للمشركين ولو كانوا اولى قربى بين لهم ان الله مالك كل موجود ومتولى اموره ولا يتاتى النصر ولا المعاونة الا منه ليتوجهوا اليه متبرئين مما سواه ١٢ ج ٥٤ قوله لقد تاب الله على النبى اى تاب عليه باذنه للمنافقين فى التخلف عنه كقوله عفا الله عنك ١٢ مدارك ٥٥ قوله اى ادام توبته تفسير للتوبة المتعلقة بكل من النبى والمهاجرين والانصار وهذا جواب عما يقال ان النبى معصوم من الذنب وان المهاجرين والانصار لم يفعلوا ذنبا فى هذه القضية بل اتبعوه من غير تلعثم فبين الشارح ان المراد بالتوبة فى حق الجميع دوامها لا اصلها وقوله ثم تاب عليهم قال الشارح فى تفسيره بالثبات اى على الاتباع والسير معه فيكون فى المعنى تاكيد التائب الاول اذ يرجع فى المعنى اليه على صنيع الشارح ١٢ جمل ٥٦ قوله الذين اتبعوه الخ اى وكانوا سبعين الفا ما بين راكب وماش من المهاجرين والانصار وغيرهم من سائر القبائل ١٢ صاوى ٥٧ قوله اى وقتها اشار بذلك الى ان المراد بالساعة الزمانية لا الفلكية والعسرة الشدة والضيق وكانت غزوة تبوك تسمى غزوة العسرة وجيشها يسمى جيش العسرة لانه عليهم عسرة فى المركب والزاد والماء فكان العشرة منهم يخرجون على بعير واحد يعتقبونه وكان زادهم التمر المسوس والشعير المتغير وكان تمرهم يسيرا جدا حتى ان احدهم اذا اجهده الجوع ياخذ التمرة فيلوكها حتى يجد طعمها ثم يعطيها لصاحبه حتى تاتى الى آخرهم ولا يبقى الا النواة وكانوا من شدة الحر والعطش يشربون الفرث ويجعلون ما بقى على كبدهم ١٢ مدارك ٥٧ قوله اى وقتها اى الساعة ههنا بمعنى الوقت لا بالمعنى الاصطلاحى ولا بمعنى اللمحة الخفيفة ١٢ ك ٥٨ قوله يعتقبون الخ اى يتعاقبونه فى الركوب ١٢ ك ٥٩ قوله الفرث هو ثفل الغذاء الباقى بعد جذب الكبد فى الكرش ١٢ ٦٠ قوله ما كاد الخ فى كاد ضمير الشان او ضمير القوم العائد اليه الضمير فى منهم ١٢ ق ٦١ قوله بالتاء الفوقية للاكثر والياء التحتية لحفص وحمزة لان تانيث القلوب غير حقيقى فيجوز فيه الوجهان ١٢ ك ٦٢ قوله ثم تاب عليهم تكرير وتنبيه على انه تاب عليهم من اجل ما كابدوا من العسرة وفى الكرخى ثم تاب عليهم بالثبات اى على المشقة وانما عاد ذكر التوبة ليكون ذلك ابلغ فى الدلالة على قبولها والتجاوز عن الذنب وقوله انه بهم رءوف رحيم الرافة عبارة عن السعى فى ازالة الضرر والرحمة عبارة عن السعى فى ايصال النفع ١٢ جمل ٦٣ قوله على الثلاثة انما لم يسمهم الله لكونهم معلومين بين الصحابة والتوبة هنا على حقيقتها بمعنى انه قبل عذرهم وسامحهم وغفر لهم ما سلف منهم واما التوبة فيما تقدم فمستعملة فى مجازها بمعنى دوام العصمة للنبى والحفظ للمهاجرين والانصار ففى الآية استعمال التوبة فى حقيقتها ومجازها ١٢ صاوى ٦٤ قوله عن التوبة عليهم الخ وليس المعنى خلفوا عن تبوك بقرينة حتى اذا ضاقت عليهم الارض فانه لا يصح ان يكون غاية للتخلف عن تبوك ١٢ ك ٦٥ قوله اى مع رحبها اى سعتها يشير الى ان ما مصدرية والباء للمصاحبة ١٢ ك ٦٦ قوله يطمئنون اليه اى الى ذلك المكان قلقا وجزعا مما هم عليه من اعراض النبى عليه السلام والناس عنهم بالكلية ١٢ ك ٦٧ قوله فلا يسعها الخ اى لا يسع قلوبهم من الضيق سرور ولا انس ١٢ ك ٦٨ قوله مخففة واسمه وهو ضمير الشان محذوف ١٢ ك ٦٩ قوله يا ايها الذين آمنوا الخ خطاب عام لكل مؤمن قوله مع الصادقين مع بمعنى من بدليل القراءة الشاذة المروية عن ابن مسعود ١٢ صاوى ٧٠ قوله مع الصادقين الخ اى فى ايمانهم دون المنافقين او مع الذين لم يتخلفوا او مع الذين صدقوا فى دين الله نية وقولا وعملا والآية تدل على ان الاجماع حجة لانه امر بالكون مع الصادقين فلزم قبول قولهم ١٢ مدارك ٧١ قوله بان تلزموا الصدق تصوير للكون مع الصادقين ١٢ ج ٧٢ قوله ولا يرغبوا بانفسهم عن نفسه المعنى ليس لهم ان يكرهوا لانفسهم ما يرضاه الرسول عليه السلام لنفسه كذا فى الكبير وفى ابى السعود اى لا يصرفوها عن نفسه الكريمة ولا يصونوها عما لم يصن عنه نفسه بل يكابدوا معه ما يكابده من الاهوال والخطوب انتهى ١٢ ٧٣ قوله بان يصونوها الخ هذا بيان لحاصل المعنى فان الباء فى قوله بانفسهم للتعدية فقوله رغبت عنه معناه اعرضت عنه فالمعنى ولا يجعلوا انفسهم راغبة عن نفسه اى عما القى فيه نفسه ١٢ جمل ٧٤ قوله عما رضيه لنفسه از چيزيكه پسند كرد رسول صلعم آن چيز را براى جان خويش ١٢ ٧٥ قوله ولا يطئون موطئا اى لا يدوسون بارجلهم وحوافر خيولهم دوسا وقد اشار لهذا الشارح بقوله مصدر بمعنى وطأ اى موطئا مصدر بمعنى وطأ او مكان وطء ١٢ الخطيب ٧٥ قوله ولا يطئون موطئا اى لا يدوسون بارجلهم وحوافر خيولهم واخفاف رواحلهم دوسا وقد اشار لهذا الشارح بقوله مصدر بمعنى وطأ ١٢ ج ٧٦ قوله قتلا او اسرا او نهبا عطف بيان لنيلا ١٢ ك ٧٧ قوله اى اجرهم غرضه بهذا ان المقام للاضمار والعدول عنه لاجل مدحهم ١٢ ابو السعود ٧٨ قوله لما وبخوا من التوبيخ اى بقوله تعالى ما كان لاهل المدينة الخ وقوله نفروا اى خرجوا وسبب هذه الآية ان النبى لما بالغ فى الكشف عن عيوب المنافقين وفضحهم فى تخلفهم عن غزوة تبوك قال المسلمون والله لا نتخلف عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا عن سرية بعثها فلما قدم المدينة من تبوك وبعث السرايا نفر المسلمون جميعا الى الغزو وتركوا النبى وحده فنزلت هذه الآية فالمعنى لا ينبغى للمؤمنين ان ينفروا جميعا ويتركوا النبى بل يجب ان ينقسموا قسمين طائفة تكون مع رسول الله وطائفة تنفر الى الجهاد لان ذلك هو المناسب للوقت اذ كانت الحاجة داعية الى هذا الانقسام قسم للجهاد وقسم لتعلم العلم والفقه فى الدين لان احكام الشريعة كانت تتجدد شيئا بعد شئ والماكثون يحفظون ما تجدد فاذا قدم الغزاة علموهم ما تجدد فى غيبتهم ١٢ جمل ٧٨ قوله ولما وبخوا بضم الواو وكسر الموحدة المشددة من التوبيخ اى ليموا على التخلف عن تبوك وارسل النبى صلى الله عليه وسلم سرية اى طائفة للغزو ١٢ ك ٧٩ قوله نفروا اى خرجوا جميعا احترازا عن اللوم فنزل قوله تعالى وما كان المؤمنون لينفروا الآية ١٢ ٨٠ قوله فهلا اى فهى تحضيضية والمعنى على الطلب كانه قيل تخرج طائفة وتبقى اخرى ١٢ جمل ٨١ قوله ولينذروا قومهم عطف على قوله ليتفقهوا وفيه اشارة الى انه ينبغى لطالب العلم تحسين مقصده بان يقصد بطلبه العلم تعليم غيره واتعاظه هو فى نفسه لا التكبر على العباد والتشدق بالكلام ١٢ صاوى ※

۱۵ ع ۲ من الاحكام لعلهم يحذرون عقاب الله بامتثال امره ونهيه قال ابن عباس رض فهذه مخصوصة بالسرايا والتى قبلها بالنهى عن تخلف احد فيما اذا خرج النبى صلى الله عليه وسلم يايها الذين امنوا قاتلوا الذين يلونكم من الكفار اى الاقرب فالاقرب منهم وليجدوا فيكم غلظة شدة اى اغلظوا عليهم واعلموا ان الله مع المتقين بالعون والنصر واذا ما انزلت سورة من القران فمنهم اى المنافقين من يقول لاصحابه استهزاء ايكم زادته هذه ايمانا تصديقا قال تعالى فاما الذين امنوا فزادتهم ايمانا لتصديقهم بها وهم يستبشرون يفرحون بها واما الذين فى قلوبهم مرض ضعف اعتقاد فزادتهم رجسا الى رجسهم كفرا الى كفرهم لكفرهم بها وماتوا وهم كافرون اولا يرون بالياء اى المنافقون والتاء ايها المؤمنون انهم يفتنون يبتلون فى كل عام مرة او مرتين بالقحط والامراض ثم لا يتوبون من نفاقهم ولا هم يذكرون يتعظون واذا ما انزلت سورة فيها ذكرهم وقرأها النبى نظر بعضهم الى بعض يريدون الهرب يقولون هل يريكم من احد اذا قمتم فان لم يرهم احد قاموا والا ثبتوا ثم انصرفوا على كفرهم صرف الله قلوبهم عن الهدى بانهم قوم لا يفقهون الحق لعدم تدبرهم لقد جاءكم رسول من انفسكم اى منكم محمد صلى الله عليه وسلم عزيز شديد عليه ما عنتم اى عنتكم اى مشقتكم ولقاؤكم المكروه حريص عليكم ان تهتدوا بالمؤمنين رءوف شديد الرحمة رحيم يريد لهم الخير فان تولوا عن الايمان بك فقل حسبى كافى الله لا اله الا هو عليه توكلت به وثقت لا بغيره وهو رب العرش الكرسى العظيم خصه بالذكر لانه اعظم المخلوقات روى الحاكم فى المستدرك عن ابى بن كعب

۱۶ ع ۵ قال اخر اية نزلت لقد جاءكم رسول الى اخر السورة

سورة يونس مكية الا فان كنت فى شك الايتين او الثلث او ومنهم من يؤمن به الاية مائة وتسع او عشر ايات

بسم الله الرحمن الرحيم

الر الله اعلم بمراده بذلك تلك اى هذه الايات ايت الكتب القران والاضافة بمعنى من الحكيم المحكم اكان للناس اى اهل مكة استفهام انكار والجار والمجرور

ه۱ قوله بالسرايا السرية قيل هى اسم لما زاد على المائة الى الخمسمائة وما زاد الى ثمان مائة يقال له منسر وما زاد عليها الى اربعة آلاف يقال له جيش وما زاد عليها يقال له جحفل وجملة سراياه التى ارسلها رسول الله ولم يخرج معها سبعة واربعون وغزواته التى خرج فيها بنفسه سبعة وعشرون قاتل فى ثمانية منها فقط ۱۲ اصاوى

ه۲ قوله قاتلوا الذين يلونكم ليست هذه الآية ناسخة لآية وقاتلوا المشركين كافة على التحقيق بل هذه الآية تعليم لآداب الحرب وبيان ان يبتدأ بقتال الاقرب فالاقرب حتى يصلوا الى الابعد فبهذا يتمكنون من قتالهم كافة لان قتلهم دفعة واحدة لا يتصور ولذا قاتل رسول الله صلى الله عليه وسلم اولا قومه ثم انتقل الى سائر العرب ثم الى قتال اهل الكتاب ثم الى قتال اهل الروم والشام ثم بعد وفاته صلى الله عليه وسلم انتقل صحابه الى قتال العراق ثم بعد ذلك الى سائر الامصار ۱۲ صاوى

ه۳ قوله يلونكم الخ فى المصباح الولى بمعنى القرب وسمعنے يلونكم بالفارسية جنگ كنيد با آنكه نزديك شما اند از كافران ۱۲

ه۴ قوله اى الاقرب فالاقرب اى فى الدار والبلاد والنسب ۱۲

ه۵ قوله غلظة شدة اى وعنفا فى القتال قبل القتال ۱۲ مدارك

ه۶ قوله اى اغلظوا عليهم فعلى هذا فى الآية استعمال المسبب فى السبب فان وجدان الكفار نغلظة المسلمين مسبب اغلاظ المسلمين عليهم ۱۲ ج

ه۷ قوله ايمانا اى يقينا وثباتا او خشية او ايمانا بالسورة لانهم لم يكونوا آمنوا بها تفصيلا ۱۲ مد

ه۸ قوله يفرحون بها لانه كلما نزل شئ من القرآن ازدادوا ايمانا وهذا الحكم باق الى الآن فمن يفرح بكلام الله وبحاملية فهو من المؤمنين الصادقين ومن ينفر من سماعه ومن حامليه فهو اما كافر او قريب من الكفر ۱۲ صاوى

ه۹ قوله مرض اى شك ونفاق فهو فساد يحتاج الى علاج كالفساد فى البدن ۱۲ مد

ه۱۰ قوله وماتوا وهم كافرون هو اخبار عن اصرارهم عليه الى الموت ۱۲ مدارك

ه۱۱ قوله ثم لا يتوبون اى مع ان الابتلاء يقتضى الرجوع والتذكر ۱۲ ج

ه۱۲ قوله فيها ذكرهم اى فيها بيان احوالهم قوله وقرأها النبى اى عليهم فهذا مفروض فيما اذا حضروا المجلس نزولها وغرضه بهذا دفع تكرار هذا مع ما سبق ۱۲ جمل

ه۱۳ قوله نظر بعضهم الى بعض اى تغامزوا بالعيون انكارا للوحى وسخرية به قائلين هل يراكم احد من المسلمين لننصرف فانا لا نصبر على استماعه ويغلبنا الضحك فنخاف الافتضاح بينهم او اذا ما انزلت سورة فى عيب المنافقين اشار بعضهم الى بعض هل يراكم من احد ان قمتم عن حضرته عليه السلام ۱۲ مد

ه۱۴ قوله يقولون هل يراكم يشير الى ان جملة هل يراكم حال بتقدير القول ۱۲ ك

ه۱۵ قوله فان لم يرهم احد قاموا عن المجلس والا اى وان رآهم احد ثبتوا فيه ۱۲ ك

ه۱۶ قوله ثم انصرفوا عطف على نظر بعضهم والتراخى باعتبار وجدان الفرصة والوقوف على عدم رؤية احد من المؤمنين اى انصرفوا جميعا من مجلس الوحى خوفا من الافتضاح الخ ابو السعود فيظهر من عبارته ان قوله ثم انصرفوا بيان لقيامهم من المجلس اذا لم يرهم احد فقاموا ويوهم ان قوله ثم انصرفوا مغاير لهذا القيام مع انه عينه فعبارته ليست على ما ينبغى ۱۲ جمل

ه۱۷ قوله لقد جاءكم رسول خطاب للعرب موبخ لهم فان اوصافه المذكورة تقتضى حبه والمسارعة فى امتثاله واتباعه فما بالكم تبغضونه وتخلفون عنه يعنى لقد جاءكم ايها العرب رسول من انفسكم تعرفون نسبه وحسبه ۱۲ جمل

ه۱۸ قوله عزيز عليه اى شاق شديد عليه عنتكم ولقاؤكم المكروه فهو يخاف عليكم سوء العاقبة والوقوع فى العذاب ۱۲ ابو السعود

ه۱۹ قوله اى عنتكم يشير الى ان ما مصدرية وهو مرفوع على انه فاعل ۱۲ ك

ه۲۰ قوله حريص عليكم اى على هدايتكم فالكلام على حذف مضاف كما يؤخذ من صنيع الشارح وفى البيضاوى اى على ايمانكم وصلاح شانكم ۱۲ ج

ه۲۱ قوله رءوف شديد الرحمة وانما قدم مع انه ابلغ محافظة على الفاصلة ۱۲ ك

ه۲۲ قوله فان تولوا اى فان اعرضوا عن الايمان بك وناصبوك ۱۲ مد

ه۲۳ قوله العرش هو اعظم خلق الله خلق مطافا لاهل السماء وقبلة للدعاء ۱۲ مدارك

ه۲۴ قوله الكرسى قد اعترض بعضهم على هذا التفسير بان العرش غير الكرسى وان الكرسى اصغر من العرش فكيف يفسر به وهو مدفوع بان المسئلة خلافية فالمشهور ما سمعته وقيل انهما اسمان لشئ واحد فالعرش والكرسى معناهما الجسم العظيم المحيط بجميع المخلوقات المسمى بالعرش على القول المشهور ۱۲ جمل

ه۲۵ قوله سورة يونس سميت السورة بذلك لذكر اسمه فيها وقصته وقد جرت عادة الله بتسمية السورة ببعض اجزائها ۱۲ صاوى

ه۲۶ قوله الآيتين او الثلاث هذا الترديد مبنى على الخلاف فى ان آخر الآية الثانية من الخاسرين فتكون الثالثة الى الاليم او ان آخرها الاليم فيكون قوله ولا تكونن من الذين كذبوا الى قوله الاليم آية واحدة وقوله او منهم الخ يعنى ان المدنى منها على هذا القول ثلاث آيات او اربع بزيادة ومنهم من يؤمن به على ما تقدم وعبارة الخازن نزلت بمكة الا ثلاث آيات وهى فان كنت فى شك مما انزلنا اليك الى آخر الثلاث قاله ابن عباس وبه قال قتادة وفى رواية اخرى عن ابن عباس ان فيها من المدنى قوله ومنهم من يؤمن به ومنهم من لا يؤمن به الآية انتهت من الجمل وفى الكبير عن ابن عباس رضى الله عنهما ان هذه السورة مكية الا قوله ومنهم من يؤمن به ومنهم من لا يؤمن به وربك اعلم بالمفسدين فانها مدنية نزلت فى اليهود ۱۲

ه۲۷ قوله تلك آيات الكتاب يحتمل ان يكون اشارة الى ما فى هذه السورة من الآيات ويحتمل ان يكون اشارة الى ما تقدم على هذه السورة من آيات القرآن وعبارة ابى السعود تلك اشارة اليها اما على تقدير كون الر مسرودة على نمط التعديد فقد نزل حضورها بتلاوتها التى هى الحروف المذكورة منزلة ذكرها فاشير اليها كانه قيل هذه الكلمات المؤلفة من جنس هذه الحروف المبسوطة الخ واما على تقدير كونه اسما للسورة فقد نوهت بالاشارة اليها بعد تنويهها بتعيين اسمها او الامر بذكرها او بقراءتها ۱۲

ه۲۸ قوله اى هذه الآيات اى آيات السورة وانما صحت الاشارة الى الآيات مع انه لم يسبق ذكرها لكونها فى حكم الحاضر كما يقال فى الصكوك هذا ما اشترى فلان واوثر لفظ تلك للتعظيم ولكونها فى حكم الغائب من وجه ۱۲ ك

ه۲۹ قوله القرآن وقيل اللوح المحفوظ والاضافة بمعنى من وهى البيانية وشرطها ان يصح اطلاق اسم المجرور بها على المبين والمعنى آيات السورة آيات هى القرآن ۱۲

ه۳۰ قوله والاضافة بمعنى من اى لان هذه السورة بعض القرآن ۱۲

ه۳۱ قوله المحكم اشار به الى ان فعيلا بمعنى مفعول والمحكم معناه الممتنع من الفساد فيكون المراد منه انه لا يمحوه الماء ولا تحرقه النار ولا تغيره الدهور والمراد منه براءته عن الكذب والتناقض ۱۲ كبير

ه۳۲ قوله المحكم بفتح الكاف فعيل بمعنى مفعل اى المحكم آياته او الحكم عن الكذب ۱۲ كمالين

ه۳۳ قوله استفهام انكار اى والمعنى لا يليق ولا ينبغى لاهل مكة ان يتعجبوا من ارساله صلى الله عليه وسلم حيث قالوا العجب ان الله لم يجد رسولا يرسله الى الناس الا يتيم ابى طالب ۱۲ صاوى

ه۳۴ قوله آخر آية الخ مراده بالآية الجنس والآ فالمذكور آيتان وهذا القول مرجوح والراجح ان آخر آية نزلت واتقوا يوما ترجعون فيه الى الله ۱۲ جمل

حال من قوله عجبا بالنصب خبر كان وبالرفع اسمها والخبر وهو اسمها على الاولى ان اوحينا اى
ايحاؤنا الى رجل منهم محمد صلى الله عليه وسلم ان مفسرة انذر خوف الناس الكافرين بالعذاب وبشر الذين
امنوا ان اى بان لهم قدم سلف صدق عند ربهم اى اجرا حسنا بما قدموا من الاعمال قال
الكفرون ان هذا القرآن المشتمل على ذلك لسحر مبين ○ بين وفى قراءة لساحر والمشار اليه النبى
صلى الله عليه وسلم ان ربكم الله الذى خلق السموت والارض فى ستة ايام من ايام الدنيا اى فى
قدرها لانه لم يكن ثم شمس ولا قمر ولو شاء لخلقهن فى لمحة والعدول عنه لتعليم خلقه التثبت
ثم استوى على العرش استواء يليق به يدبر الامر بين الخلائق ما من زائدة شفيع يشفع لاحد
الا من بعد اذنه رد لقولهم ان الاصنام تشفع لهم ذلكم الخالق المدبر الله ربكم فاعبدوه
وحدوه افلا تذكرون ○ بادغام التاء فى الاصل فى الذال اليه تعالى مرجعكم جميعا وعد الله
حقا مصدران منصوبان بفعلهما المقدر انه بالكسر استئنافا والفتح على تقدير اللام يبدؤا
الخلق اى بدأه بالانشاء ثم يعيده بالبعث ليجزى ليثيب الذين امنوا وعملوا الصلحت بالقسط
والذين كفروا لهم شراب من حميم ماء بالغ نهاية الحرارة وعذاب اليم مؤلم بما كانوا يكفرون ○
اى بسبب كفرهم هو الذى جعل الشمس ضياء ذات ضياء اى نور والقمر نورا وقدره
من حيث سيره منازل ثمانية وعشرين منزلا فى ثمان وعشرين ليلة من كل شهر ويستتر
ليلتين ان كان الشهر ثلاثين يوما وليلة ان كان تسعة وعشرين يوما لتعلموا بذلك عدد
السنين والحساب ما خلق الله ذلك المذكور الا بالحق لا عبثا تعالى عن ذلك يفصل بالياء
والنون يبين الايت لقوم يعلمون ○ يتدبرون ان فى اختلاف الليل والنهار بالذهاب و
المجئ والزيادة والنقصان وما خلق الله فى السموت من ملائكة وشمس وقمر ونجوم وغير ذلك
وفى الارض من حيوان وجبال وبحار وانهار واشجار وغيرها لايت دلالات على قدرته تعالى
لقوم يتقون ○ فيؤمنون خصهم بالذكر لانهم المنتفعون بها ان الذين لا يرجون لقاءنا
بالبعث ورضوا بالحيوة الدنيا بدل الاخرة لانكارهم لها واطمانوا بها سكنوا اليها
والذين هم عن ايتنا دلائل وحدانيتنا غفلون ○ تاركون النظر فيها اولئك ماوىهم
النار بما كانوا يكسبون ○ من الشرك والمعاصى ان الذين امنوا وعملوا

١ه قوله حال من قوله لے وكان صفة له متعلقة بمحذوف فلما تقدم صار حالا ١٢ ك ٢ه قوله وهو اسمها لے قوله تعالى ان اوحينا اسم كان وقوله على الاولى لے على القراءة الاولى وهى قراءة النصب وهذه الجملة معترضة بين المبتدأ والخبر ١٢ ٣ه قوله مفسرة لے لقوله تعالى اوحينا ١٢ ٤ه قوله قدم صدق من اضافة الموصوف الى الصفة كمسجد الجامع وصلوة الاولى وفائدة هذه الاضافة التنبيه على زيادة الفضل ومدح القدم لان كل شئ اضيف الى الصدق فهو ممدوح وبعد فسر الشارح السلف الذى هو معنى القدم بالاجر فيكون المراد بالسلف ما اسلفوه وقدموه من الثواب ومعنى تقديمهم للثواب تقديمهم بسببه فلذا قال بما قدموه من الاعمال ١٢ خازن ٥ه قوله سلف كذا روى الحاكم فى تفسيره عن ابى بن كعب باسناد صحيح وفى القاموس السلف كل عمل صالح قدمته او فرط لك وكل من تقدم من آبائك وقرابتك ولذا فسر المص بقوله لے اجراه ١٢ ك ٦ه قوله بما قدموا من الاعمال كذا روى عن ابن عباس فى تفسير الآية فسمى الاجر قدما لترتبه على اعمال قدموها ولابن جرير فى قوله قدم صدق صلوتهم وصومهم وتسبيحهم وصدقتهم هذا وقال الزمخشرى والزجاج المراد بقدم صدق السابقة والفضل والمنزلة الرفيعة ولما كان السعى والسبق بالقدم سمى السعى المعهود قدما كما سمى النعمة يدا لما كانت صادرة عنها واضافتها الى الصدق دلالة على زيادة فضل وتحققها ١٢ ك ٧ه قوله والمشار اليه الخ لے على قراءة لساحر وهذه القراءة لابن كثير والكوفيين ١٢ بيضاوى ٨ه قوله ان ربكم الله هذا رد عليهم فى تعجبهم والمعنى لا ينبغى لكم التعجب من ارسال الرسول لان ربكم الله الذى خلق السموات والارض فمن كان قادرا على ذلك فلا يستغرب عليه ارسال رسول ١٢ صاوى

٩ه قوله من ايام الدنيا وعن ابن عباس انها ستة ايام من ايام الآخرة كل يوم منها كالف سنة ورجح الاول لكونه تعريفا بما نعرفه ولما فيه من الدلالة على القدرة الباهرة بخلق هذه الاجرام العظيمة فى مثل تلك المدة اليسيرة والمراد باليوم اليوم بليلته لا النهار فقط كذا قيل ١٢ ك ١٠ه قوله عنه لے عن الخلق فى اللمحة الى ستة ايام ١٢ ك ١١ه قوله استواء يليق به هذه طريقة السلف المفوضين وطريقة الخلف المؤولين ان المراد بالاستواء الاستيلاء بالقهر والتصرف وفى الكرخى فى استواء يليق به يشير الى ان الاستواء على العرش صفة له سبحانه بلا كيف ومعناه انه سبحانه استوى على العرش على الوجه الذى عناه منزها عن التمكن والاستقرار وايضا ظاهر الآية يدل على انه تعالى انما استوى على العرش بعد خلق السموات والارض لان كلمة ثم للتراخى وذلك يدل على انه تعالى كان قبل العرش غنيا عن العرش فلما خلق العرش امتنع ان ينقلب حقيقته وذاته عن الاستغناء الى الحاجة فوجب ان يبقى بعد خلق العرش غنيا عن العرش ومن كان كذلك امتنع ان يكون مستقرا على العرش فثبت بما ذكرنا انه لا يمكن حمل هذه الآية على ظاهرها بل انما هذا البيان جلالة ملكه وجلالة سلطانه بعد بيان عظمة شانه وسعة قدرته بما من خلق هاتيك الاجرام العظام ١٢ ج ١٢ه قوله يدبر التدبير النظر فى ادبار الامور لتجئ محمودة العاقبة والمراد ههنا التقدير على الوجه الاتم الاكمل والمراد بالامر امر ملكوت السموات والارض والعرش وغير ذلك من الجزئيات الحادثة شيئا فشيئا على اطوار شتى وانحاء لا تكاد تحصى من المناسبات والمباينات فى الذوات والصفات والازمنة والاوقات ١٢ ابو السعود ١٣ه قوله رد لقولهم ان الاصنام هذا الرد غير تام لانهم لما ادعوا شفاعتها قد يدعون الاذن لها فكيف يتم هذا الرد ولا دلالة فيها على انهم لا يؤذن لهم ١٢ جمل ١٤ه قوله بفعلهما لے وعد الله وعدا وحق حقا والاول مؤكد لقوله اليه مرجعكم وهو وعد من الله فيكون مؤكدا لنفسه والثانى مؤكد لغيره لما كان محتملة ١٢ ك ١٥ه قوله يبدؤا الخلق لے المخلوق والمضارع بمعنى الماضى كما قال الشارح وعبر بها استحضارا للصورة الغريبة ١٢ جمل ١٦ه قوله والذين كفروا غاير الاسلوب اشارة الى انهم مستحقون العذاب بسبب اعمالهم واما المؤمنون فثوابهم بفضل الله والى ان المقصود من البدء والاعادة انما هو الثواب واما العقاب فكانه عرض للكفار من سوء اعتقادهم وافعالهم ١٢ صاوى ١٧ه قوله ضياء الضياء لا يخلو من احد الامرين اما ان يكون جمع ضوء كسوط وسياط وحوض وحياض او مصدر ضاء يضوء ضياء كقولك قام قياما وصام صياما وعلى الوجهين حملته فالمضاف محذوف والمعنى جعل الشمس ذات ضياء والقمر ذات نور ويجوز ان يكون من غير ذلك لانه لما عظم الضوء والنور فيهما جعلا نفس الضياء والنور كما يقال للرجل الكريم انه كرم وجود ١٢ كبير ١٨ه قوله ذات ضياء اشار بذلك الى ان ضياء مصدر ويحتمل انه جمع ضوء والمعنى ذات اضواء كثيرة والضوء النور القوى العظيم فهو اخص من مطلق نور وقيل الضياء ما كان ذاتيا والنور ما كان مكتسبا من غيره فما قام بالشمس يقال له ضياء وما قام بالقمر يقال له نور واعلم ان الشعاع الفائض من الشمس قيل جوهر وقيل عرض والحق انه عرض لقيامه بالاجرام ١٢ صاوى ١٩ه قوله من حيث سيره لے القمر وتخصيصه بسرعة سيره واناطة احكام الشرع ١٢ ك ٢٠ه قوله منازل لما لم يصح تقدير نفس القمر منازل اول بتقدير المضاف فى الاول او الثانى لے سير القمر منازل او القمر ذات منازل والمص جعلها منازل مبالغة من حيث سيره ١٢ ك ٢١ه قوله ثمانية وعشرين منزلا وهى منقسمة على اثنى عشر برجا وهى الحمل والثور والجوزاء والسرطان والاسد والسنبلة والميزان والعقرب والقوس والجدى والدلو والحوت لكل برج منزلان وثلث منزل وينزل القمر كل ليلة منزلا منها الى انقضاء ثمانية وعشرين يوما ثمان ٢٢ه قوله ليلتين لے الليل الثامن والعشرون والتاسع والعشرون ١٢ ك ٢٣ه قوله ان كان الشهر ثلثين الخ تبع فى ذلك الشيخ البغوى لكن ذلك خلاف المشاهدة بل قد يستتر ثلث ليال عند كون الشهر كاملا وليلتين عند كونه ناقصا كما لا يخفى على من جرب بالمشاهدة ثم اطلعت على شاهد لما ذكرت من قول العلامة القوشجى فى شرح التذكرة واقل ما يختفى ولا يرى صباحا ولا مساء ليلتان واكثر ثلث ليل ١٢ ك ٢٤ه قوله والحساب معطوف على عدد مسلط عليه تعلموا ولا يجوز جره عطفا على السنين لان الحساب لا يعلم عدده ولذا سئل ابو عمرو عن الحساب انصبه ام تجره فقال ومن يدرى ما عدد الحساب كناية عن كونه لا يجوز جره ١٢ صاوى ٢٥ه قوله ان فى اختلاف الليل والنهار لے فى تعاقبهما وكون كل منهما خلفة للآخر بحسب طلوع الشمس وغروبها او فى تفاوتهما فى انفسهما بازدياد كل منهما وانتقاص الآخر باختلاف حال الشمس بالنسبة الينا قربا وبعدا بحسب الازمنة او فى اختلافهما وتفاوتهما بحسب الامكنة اما فى الطول والقصر فان البلاد القريبة من القطب الشمالى ايامها الصيفية اطول ولياليها الصيفية اقصر من ايام البلاد البعيدة منه ولياليها واما فى انفسهما فان كروية الارض تقتضى ان يكون بعض الاوقات فى بعض الاماكن ليلا وفى مقابله نهارا ١٢ ج ٢٦ه قوله لقوم يتقون خصهم بالذكر لانهم يحذرون الآخرة فيدعوهم الحذر الى النظر ١٢ مدارك ٢٧ه قوله والذين هم الخ العطف اما من قبيل عطف الصفة على الصفة تنبيها على انهم جامعون بينهما وان كلا منهما صالحة لان تكون سببا للوعيد واما لاختلاف الفريقين والاول المشركون والثانى اهل الكتاب ١٢ كمالين

عه لے وهو اسمها على الاولى ١٢ عه وشرطه ايضا موجود فهو ان نسبتى بجملة فيها معنى القول دون حروفه فهى اى اوحينا معنى القول ١٢

الصّٰلِحٰتِ يَهْدِيْهِمْ يرشدهم رَبُّهُمْ بِاِيْمَانِهِمْ به بان يجعل لهم نورا يهتدون به يوم القيمة تَجْرِيْ مِنْ
تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ○ دَعْوٰىهُمْ فِيْهَا طلبهم لما يشتهونه في الجنة ان يقولوا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ اي
يا الله فاذا ما طلبوه بين ايديهم وَتَحِيَّتُهُمْ فيما بينهم فِيْهَا سَلٰمٌ وَاٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ اَنِ مفسرة الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ ع ١٠
ونزل لما استعجل المشركون العذاب وَلَوْ يُعَجِّلُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتِعْجَالَهُمْ اي كاستعجالهم بِالْخَيْرِ
لَقُضِيَ بالبناء للمفعول وللفاعل اِلَيْهِمْ اَجَلُهُمْ بالرفع والنصب بان يهلكهم ولكن يمهلهم فَنَذَرُ نترك
الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ○ يترددون متحيرين وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ الكافر الضُّرُّ
المرض والفقر دَعَانَا لِجَنْۢبِهٖٓ اي مضطجعا اَوْ قَاعِدًا اَوْ قَآئِمًا اي في كل حال فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهٗ مَرَّ
على كفره كَاَنْ مخففة واسمها محذوف اي كانه لَّمْ يَدْعُنَآ اِلٰى ضُرٍّ مَّسَّهٗ كَذٰلِكَ كما زين له الدعاء عند الضر
والاعراض عند الرخاء زُيِّنَ لِلْمُسْرِفِيْنَ المشركين مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ الامم مِنْ
قَبْلِكُمْ يا اهل مكة لَمَّا ظَلَمُوْا بالشرك وَجَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ الدالات على صدقهم وَمَا كَانُوْا
لِيُؤْمِنُوْا عطف على ظلموا كَذٰلِكَ كما اهلكنا اولئك نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ ○ الكافرين ثُمَّ جَعَلْنٰكُمْ يا
اهل مكة خَلٰٓئِفَ جمع خليفة فِي الْاَرْضِ مِنْ بَعْدِهِمْ لِنَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ○ فيها وهل تعتبرون بهم
فتصدقون رسلنا وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيَاتُنَا القران بَيِّنٰتٍ ظاهرات حال قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا لا يخافون
البعث ائْتِ بِقُرْاٰنٍ غَيْرِ هٰذَآ ليس فيه عيب آلهتنا اَوْ بَدِّلْهُ من تلقاء نفسك قُلْ لهم مَا يَكُوْنُ ينبغي لِيْٓ اَنْ
اُبَدِّلَهٗ مِنْ تِلْقَآئِ قبل نَفْسِيْ اِنْ ما اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ اِنِّيْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ بتبديله عَذَابَ يَوْمٍ
عَظِيْمٍ ○ هو يوم القيمة قُلْ لَّوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا تَلَوْتُهٗ عَلَيْكُمْ وَلَآ اَدْرٰىكُمْ اعلمكم بِهٖ ولا نافية عطف على ما قبله
وفي قراءة بلام جواب لو اي لاعلمكم به على لسان غيري فَقَدْ لَبِثْتُ مكثت فِيْكُمْ عُمُرًا سنينا اربعين مِّنْ
قَبْلِهٖ لا احدثكم بشيء اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ○ انه ليس من قبلي فَمَنْ اي لا احد اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا
بنسبة الشريك اليه اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ القران اِنَّهٗ اي الشان لَا يُفْلِحُ يسعد الْمُجْرِمُوْنَ ○ المشركون وَيَعْبُدُوْنَ
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اي غيره مَا لَا يَضُرُّهُمْ ان لم يعبدوه وَلَا يَنْفَعُهُمْ ان عبدوه وهو الاصنام وَيَقُوْلُوْنَ
عنها هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ قُلْ لهم اَتُنَبِّئُوْنَ اللّٰهَ تخبرونه بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ
استفهام انكار اي لو كان له شريك لعلمه اذ لا يخفى عليه شيء سُبْحٰنَهٗ تنزيها له وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ○
معه وَمَا كَانَ النَّاسُ اِلَّآ اُمَّةً وَّاحِدَةً على دين واحد وهو الاسلام من لدن آدم الى نوح

قوله يهديهم ربهم بايمانهم اي يسددهم بسبب ايمانهم للاستقامة على سلوك السبيل المؤدي الى الثواب ولذلك جعل قوله تجري من تحتهم الانهار الخ بيانا له وتفسيرا اذ التمسك بسبب السعادة كالوصول اليها او يهديهم في الآخرة بنور ايمانهم الى طريق الجنة ومنه الحديث ان المومن اذا خرج من قبره صوّر له عمله في صورة حسنة فيقول له انا عملك فيكون له نورا وقائدا الى الجنة والكافر اذا خرج من قبره صوّر له عمله في صورة سيئة فيقول له انا عملك فينطلق به حتى يدخله النار وهذا دليل على ان الايمان المجرد منج حيث قال بايمانهم ولم يضم اليه العمل الصالح ١٢ مدارك قوله بايمانهم اي بسبب تصديقهم بالله ورسله وبسبب اعمالهم الصالحة ايضا فالايمان والاعمال الصالحة سببان موصلان لدار السعادة او المراد بالايمان الكامل ليشمل الاعمال ١٢ صاوي قوله تجري من تحتهم الانهار اي بين ايديهم كقوله سبحانه وهذه الانهار تجري من تحتي او تجري وهم على سرر مرفوعة وارائك مصفوفة والجملة مستانفة او خبر ثان لانهم او حال من مفعول يهديهم على تقدير كون المهدي اليه ما يريدونه في الجنة ١٢ ابو السعود قوله في جنات النعيم خبر آخر او حال اخرى منه او من الانهار او متعلق بتجري او بيهدي ١٢ قوله سبحانك اللهم الخ هي كلمة تنزيه لله من كل سوء ورويناان اهل الجنة يلهمون الحمد والتسبيح كما يلهمون النفس قال اهل التفاسير هذه الكلمة علامة بين اهل الجنة والخدم في الطعام فاذا ارادوا الطعام قالوا سبحانك اللهم فاتوهم في الوقت بما يشتهون على الموائد كل مائدة ميل في ميل على كل مائدة سبعون الف صحفة وفي كل صحفة لون من الطعام لا يشبه بعضها بعضا فاذا فرغوا من الطعام حمدوا الله فذلك قوله وآخر دعواهم ان الحمد لله رب العالمين ١٢ مدارك قوله وتحيتهم التحية التكرمة بالحالة الجليلة اصلها احياك الله حياة طيبة اي ما يحيي به بعضهم بعضا او تحية الملائكة اياهم ١٢ قوله فيها سلام اي يحيي بعضهم بعضا بالسلام او هي تحية الملائكة اياهم واضيف المصدر الى المفعول او تحية الله لهم ١٢ مدارك قوله وآخر دعواهم الخ اي وخاتمة دعائهم الذي هو التسبيح ١٢ مد قوله ان مفسرة وقيل مخففة اصله انه ١٢ كمالين قوله ونزل الخ اي لما بين الله سبحانه وتعالى انه يجيب الداعي بالخير ادب عباده بانهم لا يطلبون الشر بل يطلبون الخير فيعطون وقوله لما استعجل المشركون قيل هم النضر بن حارث وغيره حيث قالوا اللهم ان كان هذا هو الحق من عندك فامطر علينا حجارة من السماء ١٢ صاوي قوله اي كاستعجالهم الخ يريد انه منصوب بنزع الخافض وهو كاف التشبيه والمعنى ولو عجل لهم الشر عند استعجالهم به كاستعجالهم بالخير قال الزمخشري اصله ولو يعجل الله للناس الشر تعجيله لهم بالخير فوضع استعجالهم بالخير موضع تعجيله بالخير اشعارا بسرعة اجابته لهم حتى كان استعجالهم بالخير تعجيل لهم انتهى ١٢ ك قوله واذا مس الانسان الضر وجه مناسبة هذه الآية لما قبلها انه لما وبخهم على الدعاء بالشر لانفسهم بين هنا غاية عجزهم وضعفهم وانهم لا يقدرون على ايجاد شيء ولا اعدامه ١٢ صاوي قوله كان لم يدعنا الخ اي استمر على الطريقة الاولى قبل ان يصيبه الضر ونسي ما كان فيه من الجهد والبلاء كان لم يدعنا ولم يطلب منا كشف ضر مسه ١٢ قوله كان لم يدعنا الى ضر مسه معناه بالفارسية گوياكه هيچ نخوانده مارا بسوے ضرے كه رسيد بوے والمعنى بعد كشف ضره رجع الى حالته الاولى وترك الدعاء ١٢ قوله ما كانوا يعملون اي من العصيان قال ابن جريج كذلك زين للمسرفين ما كانوا يعملون من الدعاء عند البلاء وترك الشكر عند الرخاء وقيل معناه زين لكم اعمالكم كذلك زين للمسرفين الذين كانوا من قبلكم اعمالهم ١٢ مع قوله لننظر كيف تعملون اي ليظهر متعلق علمنا ونعاملهم معاملة من ينظر وفي الكلام استعارة تمثيلية حيث شبه حال العباد مع ربهم بحال رعية مع سلطانها في امهالهم لينظر ماذا تفعل واستعير الاسم الدال على المشبه به للمشبه على سبيل التمثيل والتقريب ولله المثل الاعلى ١٢ صاوي قوله او بدله اي بان تجعل مكان آية عذاب آية رحمة وتسقط ذكر الآلهة وذم عبادتها فامر بان يجيب عن التبديل لانه داخل تحت قدرة الانسان وهو ان يضع مكان آية عذاب آية رحمة وان يسقط ذكر الآلهة بقوله قل ما يكون لي اي ما يحل لي ان ابدله من تلقاء نفسي اي قبل نفسي ١٢ مدارك قوله ولا ادراكم ادري فعل ماض وفاعله مستتر يعود الى الله والكاف مفعول به ١٢ جمل قوله ما قبله اي لو شاء الله ما تلوته ولا اعلمكم به على لساني ١٢ ك قوله بلام اي بدل لا النافية اي لو شاء الله ما تلوته عليكم ولاعلمكم الله به على لسان غيري والمعنى انه الحق الذي لا محيص عنه ولو لم ارسل به لارسل غيري ١٢ ك قوله فقد لبثت فيكم عمرا هذا هو وجه الاحتجاج عليهم والمعنى ان كفار مكة شاهدوا رسول الله قبل مبعثه وعلموا احواله وانه كان اميا لم يقرأ كتابا ولا تعلم من احد وذلك مدة اربعين سنة ثم بعد ما جاءهم بكتاب عظيم الشان مشتمل على نفائس العلوم والاحكام والآداب ومكارم الاخلاق فكل من له عقل سليم وفهم ثابت يعلم ان هذا القرآن من عند الله لا من عند نفسه ١٢ صاوي قوله عمرا اي سنين الحياة والجمع اعمار كما في القاموس قال ابو البقاء ينصب نصب الظروف اي مقدار عمر او مدة عمر قال ابن الشيخ اي مدة متطاولة وهي اربعين سنة ١٢ روح البيان قوله فمن اظلم الخ في هذه الآية بيان ان الكاذب على الله والمكذب بآياته في الكفر سواء ١٢ مد قوله يقولون عنها اي في شانها وفي حقها هؤلاء شفعاؤنا عند الله ١٢ جمل قوله قل اتنبئون الله الخ اي اتخبرونه بكونهم شفعاء عنده وهو انباء بما ليس بمعلوم لله واذا لم يكن له معلوما وهو العالم بجميع المعلومات لم يكن شيئا ١٢ مدارك قوله بما لا يعلم المقصود نفي وجود الشريك بنفي لازمه لان علمه تعالى محيط بكل شيء فلو كان موجودا لعلمه الله وحيث كان غير معلوم لله وجب ان لا يكون موجودا وهذا مثل مشهور فان الانسان اذا اراد نفي الشيء وقع منه يقول ما علم الله ذلك مني اي لم يحصل ذلك مني قط ١٢ صاوي قوله سبحانه وتعالى عما يشركون نزه ذاته عن ان يكون له شريك وبالتاء قراءة حمزة وعلي وما موصولة او مصدرية اي عن الشركاء الذين يشركونهم به او عن اشراكهم ١٢ مدارك قوله من لدن آدم اي الى نوح وجمع بينهما بان عبادة الله وحده استمرت من آدم الى نوح فظهر في امة نوح من يعبد غير الله قال تعالى في شانهم وقالوا لا تذرن آلهتكم الخ فاخذوا بالطوفان واستمر من يعبد الله وحده الى زمان ابراهيم فظهر من امته من يعبد غير الله فاهلكوا بالبعوض واستمر من يعبد الله وحده الى ان ظهر عمرو بن لحي وهو اول من بحر البحائر وسيب السوائب في الجاهلية الى ان ظهر سيدنا محمد صلى الله عليه وسلم ١٢ صاوي

قوله استعجالهم اي اجابة دعائهم بالشر مما لهم فيه مضرة ومكروه في نفس او مال ١٢ جمل

١ه قوله الى عمرو بن لحي وهو اول من بحر البحائر وسيب السوائب في الجاهلية ١٢ جمل ٢ه قوله فيما فيه يختلفون اي فيما اختلفوا فيه وليميز الحق من الباطل وسبق كلمة بالتاخير لحكمة وهي ان هذه الدار دار تكليف وتلك الدار دار ثواب وعقاب ١٢ مد ٣ه قوله لولا انزل عليه آية من ربه ارادوا بها آية من الآيات التي اقترحوها على حدة وقالوا لن نؤمن لك حتى تفجر لنا من الارض ينبوعا الخ كانهم لفرط عتوهم لم يعتدوا بما نزل عليه من الآيات كالقرآن من جنس الآيات واقترحوا غيرها ١٢ ج ٤ه قوله كما كان للانبياء السابقين من الناقة لصالح والعصا واليد لموسى على نبينا وعليهم السلام كانهم لم يعتدوا بما انزل عليه صلى الله عليه وسلم من الآيات العظام المتكاثرة التي لم ينزل على احد من الانبياء مثله وكفى بالقرآن آية باقية على الدهر ١٢ ك ٤ه قوله كما كان للانبياء ارادوا آية من الآيات التي اقترحوها كانهم لفرط العتو والفساد ونهاية التمادي في المكابرة والعناد لم يعتدوا البينات النازلة عليه الصلوة والسلام من جنس الآيات واقترحوا غيرها مع انه قد انزل عليه من الآيات الباهرة والمعجزات المتكاثرة ما يضطرهم الى الانقياد والقبول لو كانوا من ارباب العقول ١٢ ابو السعود ٥ه قوله اذا اذقنا الناس رحمة هذا جواب آخر عن قول اهل مكة لولا انزل عليه آية من ربه وذلك لما اشتد من اهل مكة العناد وعدم الاذعان ابتلاهم الله بالقحط سبع سنين ثم رحمهم بعد ذلك بانزال المطر والخصب فجعلوا ذلك هزوا وسخرية واضافوا النافع الى الاصنام وقالوا لو كان القحط بسبب ذنوبنا كما يقول محمد ما حصل لنا بعد ذلك الخصب لانا لم نتب فاذا كان كذلك فعلى تقدير ان يعطوا ما سالوا من انزال ما طلبوه لا يؤمنون ١٢ صاوي

وقيل من عهد ابراهيم الى عمرو بن لحي فاختلفوا بان ثبت بعض وكفر بعض ولولا كلمة سبقت
من ربك بتاخير الجزاء الى يوم القيمة لقضي بينهم اي الناس في الدنيا فيما فيه يختلفون من الدين
بتعذيب الكافرين ويقولون اي اهل مكة لولا هلا انزل عليه على محمد آية من ربه كما كان
للانبياء من الناقة والعصا واليد فقل لهم انما الغيب ما غاب عن العباد اي امره لله ومنه الآيات
فلا ياتي بها الا هو وانما علي التبليغ فانتظروا العذاب ان لم تؤمنوا اني معكم من المنتظرين ۝ و ع ٢ ١٠ ٧
اذا اذقنا الناس اي كفار مكة رحمة مطرا وخصبا من بعد ضراء بؤس وجدب مستهم اذا لهم
مكر في آياتنا بالاستهزاء والتكذيب قل لهم الله اسرع مكرا مجازاة ان رسلنا الحفظة يكتبون
ما تمكرون ۝ بالتاء والياء هو الذي يسيركم وفي قراءة ينشركم في البر والبحر حتى اذا كنتم في الفلك
السفن وجرين بهم فيه التفات عن الخطاب بريح طيبة لينة وفرحوا بها جاءتها ريح عاصف شديدة
الهبوب تكسر كل شيء وجاءهم الموج من كل مكان وظنوا انهم احيط بهم اي اهلكوا دعوا الله
مخلصين له الدين الدعاء لئن لام قسم انجيتنا من هذه الاهوال لنكونن من الشاكرين ۝ الموحدين
فلما انجيهم اذا هم يبغون في الارض بغير الحق بالشرك يايها الناس انما بغيكم ظلمكم على انفسكم
لان اثمه عليها هو متاع الحيوة الدنيا تتمتعون فيها قليلا ثم الينا مرجعكم بعد الموت فننبئكم بما كنتم
تعملون ۝ فنجازيكم عليه وفي قراءة بنصب متاع اي تتمتعون انما مثل صفة الحيوة الدنيا كماء
مطر انزلناه من السماء فاختلط به بسببه نبات الارض واشتبك بعضه ببعض مما ياكل الناس
من البر والشعير وغيرهما والانعام من الكلا حتى اذا اخذت الارض زخرفها بهجتها من النبات
وازينت بالزهر واصله تزينت ابدلت التاء زايا وادغمت في الزاي ثم اجتلبت همزة الوصل وظن
اهلها انهم قادرون عليها متمكنون من تحصيل ثمارها اتاها امرنا قضاؤنا او عذابنا ليلا او
نهارا فجعلنها اي زرعها حصيدا كالمحصود بالمناجل كان مخففة اي كانها لم تغن تكن بالامس
كذلك نفصل نبين الآيات لقوم يتفكرون ۝ والله يدعوا الى دار السلام اي السلامة وهي
الجنة بالدعاء الى الايمان ويهدي من يشاء هدايته الى صراط مستقيم ۝ دين الاسلام للذين
احسنوا بالايمان الحسنى الجنة وزيادة هي النظر اليه تعالى كما في حديث مسلم ولا يرهق يغشى
وجوههم قتر سواد ولا ذلة كآبة اولئك اصحب الجنة هم فيها خلدون ۝ والذين عطف على للذين

٥ه قوله واذا اذقنا الناس اذا شرطية جوابها اذا الفجائية في قوله اذا لهم مكر ١٢ ٦ه قوله بؤس يقال بئس كعلم بؤسا كقرب اشتدت حاجته من القاموس ١٢ ٧ه قوله اذا لهم مكر في آياتنا اذا للمفاجاة والمعنى اذا رحمناهم من بعد مس الضراء فاجاؤا وقوع المكر منهم وسارعوا اليه ١٢ ك ٨ه قوله اسرع مكرا اي اعجل عقوبة اي عقابه اسرع وصولا اليكم مما ياتي منكم في دفع الحق ١٢ روح البيان ٩ه قوله وفي قراءة لابن عامر ينشركم بفتح التحتية وضم الشين المعجمة من النشر ضد الطي والمعنى يفرقكم ويبثكم ١٢ ك ١٠ه قوله حتى اذا كنتم في الفلك غاية لقوله يسيركم في البحر فان قيل كيف جعل الكون في الفلك غاية للتسيير في البحر مع ان الكون في الفلك مقدم لا محالة على التسيير في البحر واجيب لم يجعل الكون في الفلك غاية للتسيير بل تقدير الكلام كانه قيل هو الذي يسيركم حتى اذا وقع في جملة تلك التسيرات الحصول في الفلك كان كذا وكذا هذا ما قاله الامام الرازي واجاب في روح البيان بقوله قلنا ليس الغاية مجرد الكون في الفلك بل هي الكون في الفلك مع ما عطف عليه من قوله وجرين بهم بريح طيبة وفرحوا بها فان هذا المجموع بعد السير في البحر انتهى ١٢ ١١ه قوله فيه التفات عن الخطاب الى الغيبة وحكمته زيادة التقبيح على الكفار لان شانهم عدم شكر النعمة واما الخطاب اولا فهو لكل شخص مسلم او كافر بتعداد النعم عليهم ١٢ ١٢ه قوله وفرحوا بها يجوز ان تكون هذه الجملة نسقا على جرين وان تكون حالا وقد معها مضمرة عند بعضهم اي وقد فرحوا وصاحب الحال الضمير في بهم ١٢ ج ١٣ه قوله جاءتها جواب اذا والضمير فيها ضمير الريح الطيبة او للفلك ورجح بانه هو المحدث عنه ١٢ ك ١٤ه قوله اي اهلكوا يشير به الى انه استعارة تبعية شبه اتيان الموج من كل مكان الذي اشرف بهم الى الهلاك وسد عليهم مسالك الخلاص ١٢ جمل ١٥ه قوله دعوا الله بدل من ظنوا لان دعاهم من لوازم ظنهم الهلاك فهو ملتبس به قاله الزمخشري وقيل جواب سؤال مقدر كانه قيل فماذا كان حالهم اذ ذلك فقال دعوا الله وقال ابو البقاء جواب شرط تقديره لما ظنوا انهم احيط بهم دعوا الله ١٢ ك ١٦ه قوله لئن لام قسم اي اللام موطئة للقسم على ارادة القول اي قائلين والله لئن انجيتنا ١٢ ابو السعود ١٧ه قوله اذا هم يبغون اذا فجائية اي فاجؤا الفساد وسارعوا اليه وفي الكرخي اي فاجؤا الفساد وسارعوا الى ما كانوا عليه وهو احتراز عن البغي بحق كاستيلاء المسلمين على ارض الكفرة وهدم دورهم واحراق زرعهم وقطع اشجارهم كما فعل رسول الله صلى الله عليه وسلم ببني قريظة فلا يرد ما معنى قوله بغير الحق والبغي لا يكون بحق ١٢ ج ١٨ه قوله انما بغيكم على حذف مضاف اي اثم البغي ووباله كما اشار الشارح لذلك في التعليل وفي الكبير قرا الاكثرون متاع برفع العين وقرا حفص عن عاصم متاع بنصب العين اما الرفع ففيه وجهان الاول ان يكون قوله بغيكم على انفسكم مبتدأ وقوله متاع الحياة الدنيا خبرا والمراد من قوله بغيكم على انفسكم اي بعضكم على بعض كما في قوله فاقتلوا انفسكم ومعنى الكلام ان بغي بعضكم على بعض منفعة الحياة الدنيا ولا بقاء لها والثاني ان قوله بغيكم مبتدأ وقوله انفسكم خبره وقوله متاع الحياة الدنيا خبر مبتدأ محذوف والتقدير هو متاع الحيوة الدنيا واما القراءة بالنصب فوجهها ان نقول ان قوله بغيكم مبتدأ وقوله انفسكم خبره وقوله متاع الحياة الدنيا في موضع المصدر المؤكد والتقدير تتمتعون متاع الحياة الدنيا ١٢ ١٩ه قوله ظلمكم البغي اذا تعدى بعلى يكون بمعنى الظلم واذا تعدى بفي يكون بمعنى الفساد ١٢ ك ٢٠ه قوله كماء انزلناه من السماء حكمة تشبيهها بماء السماء دون ماء الارض اشارة الى ان الدنيا تاتي بلا كسب من طالبها ولا تعاني منه كماء السماء بخلاف ماء الارض فينال بالآلات ١٢ صاوي ٢١ه قوله لقوم يتفكرون اي فليس هذا المثل قاصرا على شخص دون شخص بل هو عبرة لمن كان له بصيرة وتدبر فينبغي للانسان ان ينزل القرآن في خطاباته على نفسه ويتامل فيها ويتدبر فيها لياتمر بما امر وينتهي عما نهي عنه ١٢ صاوي ٢٢ه قوله بالدعاء اي الايمان اي يدعوا الى الجنة بالدعاء اي الايمان الذي هو وسيلة اليها ١٢ ك ٢٣ه قوله للذين احسنوا خبر مقدم وقوله بالايمان اي وان كان معه ذنوب فعصاة المؤمنين داخلون في هذا وقوله الحسنى مبتدأ مؤخر ١٢ ج ٢٤ه قوله هي النظر اليه تعالى الخ في الحديث اذا دخل اهل الجنة الجنة يقول الله تعالى تريدون شيئا ازيدكم فيقولون الم تبيض وجوهنا الم تدخلنا الجنة وتنجنا من النار قال فيكشف لهم الحجاب فما اعطوا شيئا احب اليهم من النظر الى ربهم ثم تلا هذه الآية للذين احسنوا الحسنى وزيادة رواه مسلم والترمذي ١٢ ٢٥ه قوله كآبة اي مشقة واثر هوان ١٢ ٢٦ه قوله والذين كسبوا السيئات شروع في ذكر صفات اهل النار اثر ذكر صفات اهل الجنة ١٢ صاوي ٢٧ه قوله والله يدعوا الخ لما ذكر سبحانه وتعالى صفة الدنيا ورغب في الزهد فيها والتجنب لزخارفها رغب في الآخرة ونعيمها حيث اخبر انه بعظمته وجلاله وكبريائه يدعوا الى دار السلام والسلام اسم من اسمائه ومعناه المنزه عن كل نقص المتصف بكل كمال واضيف الدار للسلام لانها سالمة من الآفات والكدرات كما ان معنى السلام السالم من كل نقص وقيل المراد بالسلام السلامة من الآفات والنقائص عليه درج المفسر ١٢ صاوي ٢٨ه قوله وهي الجنة اشار بذلك الى ان المراد بهذا الاسم ما يشمل جميع الجنات لا خصوص المسماة بهذا الاسم من باب تسمية الكل باسم البعض وكذا يقال في باقي دورها كدار الجلال وجنة النعيم وجنة الخلد وجنة الماوى والفردوس وجنة عدن فهذه الاسماء كما تطلق على مسمياتها تطلق كل اسم منها على جميع دورها لصدق الاسم على المسمى في الكل ١٢ صاوي

احسنوا اي وللذين كسبوا السيئات عملوا الشرك جزاء سيئة بمثلها وترهقهم ذلة ما لهم من الله من
زائدة عاصم مانع كانما اغشيت ألبست وجوههم قطعا بفتح الطاء جمع قطعة واسكانها اي جزءا
من الليل مظلما اولئك اصحب النار هم فيها خلدون ○ واذكر يوم نحشرهم اي الخلق جميعا ثم
نقول للذين اشركوا مكانكم نصب بالزموا مقدرا انتم تاكيد للضمير المستتر في الفعل المقدر
ليعطف عليه وشركاؤكم اي الاصنام فزيلنا ميزنا بينهم وبين المؤمنين كما في اية وامتازوا
اليوم ايها المجرمون وقال لهم شركاؤهم ما كنتم ايانا تعبدون ○ ما نافية وقدم المفعول للفاصلة
فكفى بالله شهيدا بيننا وبينكم ان مخففة اي انا كنا عن عبادتكم لغفلين ○ هنالك اي ذلك
اليوم تبلوا من البلوى وفي قراءة بتائين من التلاوة كل نفس ما اسلفت قدمت من العمل وردوا
الى الله مولهم الحق الثابت الدائم وضل غاب عنهم ما كانوا يفترون ○ عليه من الشركاء قل ع ٣ ١٠ ٨
لهم من يرزقكم من السماء بالمطر والارض بالنبات امن يملك السمع بمعنى الاسماع اي خلقها
والابصار ومن يخرج الحي من الميت ويخرج الميت من الحي ومن يدبر الامر بين الخلائق
فسيقولون هو الله فقل لهم افلا تتقون ○ فتؤمنون فذلكم الفعال لهذه الاشياء الله ربكم
الحق الثابت فماذا بعد الحق الا الضلل استفهام تقرير اي ليس بعده غيره فمن اخطأ
الحق وهو عبادة الله وقع في الضلال فانى كيف تصرفون ○ عن الايمان مع قيام البرهان كذلك
كما صرف هؤلاء عن الايمان حقت كلمت ربك على الذين فسقوا كفروا وهي لاملئن جهنم الاية
او هي انهم لا يؤمنون ○ قل هل من شركائكم من يبدؤا الخلق ثم يعيده قل الله يبدؤا
الخلق ثم يعيده فانى تؤفكون ○ تصرفون عن عبادته مع قيام الدليل قل هل من شركائكم
من يهدي الى الحق بنصب الحجج وخلق الاهتداء قل الله يهدي للحق افمن يهدي الى
الحق وهو الله احق ان يتبع امن لا يهدي يهتدي الا ان يهدى احق ان يتبع استفهام تقرير
وتوبيخ اي الاول احق فما لكم كيف تحكمون ○ هذا الحكم الفاسد من اتباع ما لا يحق اتباعه وما
يتبع اكثرهم في عبادة الاصنام الا ظنا حيث قلدوا فيه اباءهم ان الظن لا يغني من الحق
شيئا فيما المطلوب منه العلم ان الله عليم بما يفعلون ○ فيجازيهم عليه وما كان هذا القرآن
ان يفترى اي افتراء من دون الله اي غيره ولكن انزل تصديق الذي بين يديه

١ه قوله جزاء سيئة الخ اے جزاء سيئاتهم ان تجازى سيئة واحدة بسيئة مثلها لا يزاد عليها كما يزاد في الحسنة ١٢ جمل ٢ه قوله قطعا بفتح الطاء للاكثر على انه جمع قطعة واسكانها لابن كثير والكسائي على انه بمعنى الطائفة ١٢ ك ٣ه قوله جزأ من الليل مظلما يشير الى ان قوله مظلما صفة قطعا بمعنى جزء وعلى الاول حال من الليل قال الزمخشري والعامل فيه اغشيت لان العامل في قطعا وهو موصوف بالجار والمجرور والعامل في الموصوف عامل في الصفة او معنى الفعل في من الليل انتهى اے قطعا كائنة من الليل حال اظلامه ١٢ ك ٤ه قوله بالزموا مقدرا اے الزموا مكانكم حتى تنظروا ما يفعل بكم ١٢ روح ٥ه قوله الضمير المستتر فيه مسامحة وذلك لانه عند النطق بالفعل يكون بارزا اذ الواو من الضمائر التي لا تستتر ولعل تسميته مستترا باعتبار انه غير مذكور بالفعل فيكون مشابها بالمستتر حقيقة ١٢ جمل ٦ه قوله فزيلنا فرقنا وميزنا قال الفراء قوله فزيلنا ليس من ازلت انما هو من زلت اذا فرقت تقول العرب زلت الضان من المعز فلم تزل اي ميزتها فلم تتميز ثم قال الواحدي فالزيل والتزييل والمزايلة التمييز والتفريق ١٢ كبير ٧ه قوله وقال شركاؤهم انما اضاف الشركاء اليهم لوجوه الاول انهم جعلوا نصيبا من اموالهم لتلك الاصنام فصيروها شركاءهم لانفسهم في تلك الاموال فلهذا قال تعالى وقال شركاؤهم الثاني انه يكفي في الاضافة ادنى تعلق فلما كان الكفار هم الذين اثبتوا هذه الشركة لا جرم حسنت اضافة الشركاء اليهم كما بينه الامام الرازي ١٢ ٧ه قوله وقال شركاؤهم يعني الاصنام والاضافة لادنى ملابسة اے قالت الاصنام لعابديها فجعلها شركاءهم من حيث انهم اتخذوها شركاء لله في استحقاق العبادة وهذا القول يصدر منها بعد ان يخلق الله فيها الحيوة والعقل والنطق قال مجاهد تكون في يوم القيامة ساعة في شدة تنصب لهم الآلهة التي كانوا يعبدونها من دون الله فتقول الآلهة والله ما كنا نسمع ولا نبصر ولا نعقل ولا نعلم انكم كنتم تعبدوننا فيقولون والله اياكم كنا نعبد فتقول لهم الآلهة فكفى بالله شهيدا بيننا وبينكم ان كنا عن عبادتكم لغفلين والمعنى قد علم الله وكفى به شهيدا انا ما علمنا انكم كنتم تعبدوننا وما كنا عن عبادتكم ايانا من دون الله الا غافلين لا نشعر بذلك ١٢ ج ٨ه قوله ما كنتم ايانا تعبدون اے انما عبدوا في الحقيقة اهواءهم وشياطينهم الذين اغووهم وانما الآمرة بها اهواؤهم والشياطين دونهم ١٢ ابو السعود ٩ه قوله تبلوا الخ اے تختبر كل ما قدمت من العمل من خير او شر فتعاين نفعه وضره وفي قراءة لحمزة تتلو بتائين من التلاوة اے تقرأ كل نفس ما عملته نظرا في صحف الحفظة ١٢ كمالين ١٠ه قوله من البلوى بالفارسية بيازمودن اي تختبر وتزاول ١٢ روح البيان ١١ه قوله وضل عنهم الخ اے غاب عنهم افتراؤهم بظهور الحق فلا يأتي انهم معهم في النار وهكذا كل من اعتمد على غير الله يقال له هنالك تبلو كل نفس الآية فينبغي للانسان ان يسعى في خلاص قلبه من الوهم الذي يلجئه الى الاعتماد على غير الله من جاه او مال او علم او عمل او غير ذلك ليرى الحق حقا والباطل باطلا فيتبع الحق ويجتنب الباطل وبهذا يتبين الولي من العاصي فالولي يرى الاشياء كلها ظاهرا او باطنا من الله فهو دائما مطمئن ساكن مسلم في كل ما يفعله والعاصي يعتقد ذلك بقلبه غير ان الوهم يخيل له ان لغير الله ضرا او نفعا فيكون دائما في تعب ونصب ١٢ صاوي ١٢ه قوله ما كانوا يفترون واعلم ان اكثر ما اعتمد عليه اهل الايمان يتلاشى ويضمحل عند ظهور حقيقة الامر يوم القيامة فكيف ما استند اليه اهل الشرك والعصيان ثم ان في الآية الشريفة اشارة الى ان النفس انما تعبد الهوى ولا محراب لها في توجهها الا ما سوى المولى ١٢ ١٣ه قوله قل لهم من يرزقكم امر الله سبحانه وتعالى نبيه صلى الله عليه وسلم ان يقيم الحجة على المشركين ويبطل ما هم عليه من الاشراك باسئلة ثمانية اجاب المشركون عن الخمسة الاولى واجاب رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الاثنين بعدها بتعليم الله له وجواب الاخير لم يذكر للعلم به وقد صرح به المفسر ١٢ صاوي ١٤ه قوله امن يملك ام منقطعة لانه لم يتقدمها همزة استفهام ولا همزة تسوية وتقدر هنا ببل وحده دون الهمزة بعد كما في سائر المواضع والمعنى بالفارسية آيا كيست ١٢ ١٥ه قوله فماذا بعد الحق يجوز ان يكون ماذا كلها اسما واحدا قد غلب فيه الاستفهام على اسم الاشارة وان يكون موصولا بمعنى الذي اے ما الذي ١٢ روح البيان ١٦ه قوله امن يهدي من مبتدأ واحق خبره وقوله امن لا يهدي مبتدأ خبره محذوف قدره الشارح بقوله احق ان يتبع من الجمل واصل لا يهدي لا يهتدي وادغم وكسر الهاء لالتقاء الساكنين هذا قراءة العاصم وقرأ حمزة والكسائي ساكنة الهاء وتخفيف الدال على معنى يهتدي وفيه قراءة اربعة اخر ذكره الامام الرازي ١٢ ١٧ه قوله امن لا يهدي بفتح الياء والهاء وتشديد الدال لابن كثير وابن عامر وورش وبكسر الهاء مع التشديد لحفص والاصل يهتدي فادغم وفتح الهاء بنقل حركة التاء وكسرت لالتقاء الساكنين وبكسر الياء والهاء لابي بكر وبالادغام المجرد لابي عمرو وقالون ولم يبال بالتقاء الساكنين لان المدغم في حكم التحرك وبالتخفيف للكسائي وحمزة وعلى فقوله اے يهتدي تفسير على القراءة السبعة فان هدى ايضا جاء بمعنى اهتدى كشرى بمعنى اشترى كما قاله الكسائي والفراء والزمخشري وان انكره المبرد والمعنى انك لا تهتدي غيره الا ان يهديه الله ١٢ ك ١٨ه قوله فما لكم الخ مبتدأ وخبر اے فاي شيء ثبت لكم في هذه الحالة فهذه جملة مستقلة فالوقف على لكم وقوله كيف تحكمون جملة اخرى مستقلة وفي السمين فما لكم مبتدأ وخبر ومعنى الاستفهام ههنا الانكار والتعجب اے اي شيء ثبت لكم في اتخاذ هؤلاء العاجزين عن هداية انفسهم فكيف يمكن ان يهدوا غيرها وقوله كيف تحكمون استفهام آخر اے كيف تحكمون بالباطل وتجعلون لله اندادا وشركاء ١٢ ج ١٩ه قوله فيما المطلوب الخ اے من العقائد والاصول لا مطلقا فلا يصح التمسك بالآية لمن يجحد بخبر الواحد والقياس مطلقا ١٢ كمالين ٢٠ه قوله وما كان هذا القرآن المقصود من هذا الكلام الرد على من كذب بالقرآن وزعم انه ليس من عند الله والمعنى لا ينبغي لهذا القرآن ان يختلق ويفتعل لانه تراكيبه الحسنة اعجزت العالمين وذلك لان حسن الكلام على حسب سعة المتكلم واطلاعه ولا احد اعلم من رب العالمين فلذلك اعجز الخلائق جميعا لكونه في اعلى طبقات البلاغة ١٢ صاوي ٢١ه قوله ولكن تصديق الذي الخ اے مصدقا لما تقدمه من الكتب الالهية ١٢ روح ٢٢ه قوله الا ان يهدى استثناء من اعم الاحوال والمعنى لا يهتدي في حال من الاحوال الا في حال اهداء الغير اياه ومعنى هداية الاصنام كونها تنتقل من مكان لآخر فالمعنى لا تنتقل من مكان لآخر الا ان تحمل وتنقل وهذا ظاهر في الاصنام واما مثل عيسى والعزير فمعنى لا يهدي لا يخلق الهدى لا في نفسه ولا في غيره فالخلق كلهم عاجزون اذ لا يملكون لانفسهم شيئا فضلا عن غيرهم ١٢ صاوي ☆

١ه قوله متعلق بتصديق او بانزل اى ويكون قوله لاريب فيه معترضا بين المتعلق والمتعلق ١٢ صاوى ٢ه قوله وقرئ برفع تصديق له على تقدير المبتدأ اى ولكن هو تصديق الخ وتفصيل الكتاب عطف عليه نصبا ورفعا ١٢ ابو السعود ٣ه قوله بل يقولون بل للاضراب الانتقالي والهمزة لانكار الواقع واستبعاده اى هذا القول منهم فى غاية البعد والشناعة وفى الكرخى قوله ام بل ايقولون اشار الى ان ام منقطعة مقدرة ببل والهمزة عند سيبويه واتباعه وعلى هذا فهو انتقال من الكلام الاول واخذ فى انكار قول آخر من الجمل وجوز الزمخشرى ان تكون للتقرير لالزام الحجة ١٢ ٤ه قوله قل فاتوا الخ اى قل تبكيتا لهم واظهار البطلان مقالتهم الفاسدة اى ان كان الامر كما تقولون فاتوا الخ ١٢ جمل ٥ه قوله من استطعتم اى من آلهتكم التى تزعمون انها ممدة لكم فى المهمات او من سائر خلق الله وقوله من دون الله متعلق بادعوا ودون جار مجرى ادات الاستثناء اى ادعوا سواه تعالى من استطعتم من خلقه ١٢ ج ٦ه قوله بل كذبوا بما لم يحيطوا بعلمه اى سارعوا الى تكذيب القرآن قبل فهمه فان تكذيب الكلام قبل الاحاطة بمعانيه مسارعة اليه فى اول وهلة ١٢ روح ٧ه قوله تاويله اى والاخبار بالغيوب حتى تبين لهم انه صدق ام كذب والتاويل على هذا المعنى وقوع مدلوله وهو عاقبته وما يؤل اليه واتيانه مجاز عن تبينه وانكشافه وقيل معناها انهم كذبوا على البديهة قبل التدبر فى معانيه والتفكر فيها والتاويل على هذا معانى الكلام الوضعية والعقلية واتيانه معرفته الوقوف عليه ١٢ ك ٨ه قوله الذين من قبلهم يعنى كفار الامم الماضية كذبوا رسلهم قبل النظر فى معجزاتهم وقبل تدبرها عنادا وتقليد الآباء ويجوز ان يكون معنى ولما ياتهم تاويله اى ولم ياتهم بعد تاويل ما فيه من الاخبار بالغيوب اى عاقبته حتى تبين لهم اهو كذب ام صدق يعنى انه كتاب معجز من جهتين من جهة اعجاز نظمه ومن جهة ما فيه من الاخبار بالغيوب فتسرعوا الى التكذيب به قبل ان ينظروا فى نظمه وبلوغه حد الاعجاز ١٢ مدارك ٩ه قوله باية السيف يعنى قوله تعالى فاقتلوهم حيث وجدتموهم لما فيه من ايهام الاعراض منهم وتخلية سبيلهم ولو فسر بعدم مؤاخذة كل بعمل الآخر فلا حاجة الى النسخ ١٢ ك ١٠ه قوله ومنهم الخ اخبر الله سبحانه ان التوفيق للايمان به لغيره فقال ومنهم من يستمعون اليك اى من كفار مكة المكذبين فريق يصغون الى قراءتك باذانهم ولم يذعنوا بقلوبهم فلا تطمع فى ايمانهم لوجود الختم على قلوبهم فلا يفقهوا الحق ولا يتبعوه وفى هذا تسلية له صلى الله عليه وسلم كان الله يقول له لا تحزن على عدم ايمانهم فانك لا تقدر ان تسمع الصم ولو كانوا لا يعقلون ١٢ صاوى ١١ه قوله شبههم اى الكفار وقوله بهم اى بالصم وقوله فى عدم الانتفاع هذه هو وجه الشبه اى فكما ان معدوم السمع لا ينتفع بالاصوات فكذلك الكفار لا ينتفعون بسماع القرآن لوجود الحجاب على قلوبهم ١٢ صاوى ١٢ه قوله ومنهم من ينظر اليك اى يعاين دلائل صدقك وقوله ولو كانوا لا يبصرون اى لا يستبصرون بقلوبهم اى لا يستبصرون ولا يتاملون ولا يعتبرون ولا يصح حمله على نفى البصر بالعين لئلا ينافى قوله ومنهم من ينظر اليك فانه يدل على ثبوت البصر لهم ١٢ ج ١٣ه قوله ولو كانوا لا يبصرون اى لا يستبصرون بقلوبهم اى لا يستبصرون ولا يتاملون لا يعتبرون ولا يصح حمله على نفى البصر بالعين لئلا ينافى قوله ومنهم من ينظر اليك فانه يدل على ثبوت البصر لهم ١٢ بيضاوى وحواشيه ١٣ه قوله ولو كانوا لا يبصرون اى ولو انضم الى عدم البصر عدم البصيرة فان المقصود من الابصار هو الاعتبار والاستبصار والعمدة فى ذلك البصيرة ولذلك يحس الاعمى المستبصر ويتفطن لما لا يدركه البصير الاحمق فحيث اجتمع فيهم الحمق والعمى فقد انسد عليهم باب الهدى ١٢ ابو السعود ١٤ه قوله بل هم اعظم اذ هم فاقدون البصيرة والمشبه بهم فاقدون البصر ١٢ جمل ١٥ه قوله وجملة التشبيه حال من الضمير اى من ضمير المفعول اى يحشرهم مشبهين بمن لم يلبث الا ساعة قال فى التاويلات النجمية تشير الآية الى الخروج من مضيق عالم الاجسام الذى هو عالم الكون والفساد والتناهى الى متسع عالم الارواح الذى هو عالم الكون بلا فساد ولا تناه فان مدة عمر الدنيا الفانية بالنسبة الى الآخرة الباقية ترى كساعة من نهار بل اقل من لحظة ثم اعلم ان الحشر يكون عاما وخاصا واخص فالعام هو خروج الاجساد من القبور الى المحشر يوم النشور والحشر الخاص خروج ارواحهم الاخروية من قبور اجسادهم الدنيوية بالسير والسلوك فى حال حياتهم الى عالم الروحانية لانهم ماتوا بالارادة عن صفات النفسانية قبل ان يموتوا بالموت عن صورة الحيوانية والحشر الاخص هو الخروج من قبور الانانية الروحانية الى هوية الربانية كما قال تع يوم نحشر المتقين الى الرحمن وفدا ١٢ روح ١٦ه قوله يتعارفون حال بعد حال او مستانف على تقديرهم يتعارفون بينهم ١٢ مد ١٧ه قوله ثم ينقطع اى فلذلك لا يسال حميم حميما قوله لشدة الاهوال لما كان فى بعض الاخبار ان الانسان يعرف من بجنبه يوم القيمة ولا يكلمه هيبة وخشية ١٢ ك ١٨ه قوله حال مقدرة لان التعارف بعد الحشر يكون هذا فى روح البيان وفى الجمل اى حال كونهم مقدرين التعارف لانهم متعارفون بالفعل وهذا لا يصح الا لو اريد بالحشر اجتماعهم فى الموقف مع انه فسر بالبعث بقوله اذا بعثوا وحينئذ يتعارفون بالفعل فاما ان يراد بالبعث فى كلامه الاجتماع فى الموقف فيصح التعبير بالحال بالتحقيق ١٢ ١٩ه قوله الظرف اى يتعارفون يوم يحشرهم او بيان لقوله لم يلبثوا الا ان التعارف لا يبقى مع طول العهد وينقلب تناكرا او مستانفة بتقدير المبتدأ ١٢ ك ٢٠ه قوله قد خسر الذين شهادة من الله على خسرانهم وتعجيب منه وفى قوله قد خسر الذين جاز الوجهان احدهما انها مستانفة اخبر تعالى ان المكذبين بلقائه خاسرون ولذلك اتى بحرف التحقيق والثانى ان تكون فى محل نصب باضمار قول اى قائلين قد خسر الذين كذبوا ثم لك فى هذا القول المقدر وجهان احدهما انه حال من مفعول نحشرهم اى نحشرهم قائلين ذلك والثانى انه حال من فاعل يتعارفون ١٢ ج ٢١ه قوله واما نرينك هذا التسلية له صلى الله عليه وسلم كان الله يقول لا تحزن فاما نرينك عقوبتهم فى حياتك او نؤخرهم الى يوم القيامة فهم لا يفلتون من عذابنا على كل حال فاصبر ولا تضق فان الامر لنا فيهم ١٢ صاوى ٢٢ه قوله فذلك واعلم ان قوله فالينا مرجعهم جواب نتوفينك و جواب نرينك محذوف والتقدير واما نرينك بعض الذى نعدهم فى الدنيا فذاك او نتوفينك قبل ان نرينك ذلك الموعد فانك ستراه فى الآخرة ١٢ كبير ٢٣ه قوله ولكل امة رسول الخ هذه الآية تدل على ان كل جماعة ممن تقدم قد بعث الله اليهم رسولا والله تعالى ما اهمل امة من الامم قط ويتاكد هذا بقوله تعالى وان من امة الا خلا فيها نذير فان قيل كيف يصح هذا مع ما يعلم من احوال الفترة قلنا الدليل الذى ذكرناه لا يوجب ان يكون الرسول حاضرا مع القوم لان تقدم الرسول لا يمنع من كونه رسولا اليهم كما لا يمنع تقدم رسولنا من كونه مبعوثا الينا الى آخر الابد وتحمل الفترة على ضعف دعوة الانبياء ووقوع موجبات التخليط فيها هذا مذكور فى الكبير لكن ابطله الشيخ اسمٰعيل حقى صاحب روح البيان واجاب بجواب آخر وهو قلت مساق الآية الكريمة على ان كل امة قضى لها الهلاك قد انذروا اولا على لسان رسول من الرسل ولم يعقب اهل الفترة لان العرب لم يرسل اليهم رسول بعد اسماعيل غير رسول الله عليهما الصلوة والسلام فعذب اعقابهم ببدر وغيره لتكذيبهم رسول الله كما دل عليه قوله تع وما كنا معذبين حتى نبعث رسولا وقد انتهت رسالة اسماعيل بموته كبقية الرسل لان ثبوت الرسالة بعد الموت من خصائص نبينا عليه الصلوة والسلام كما فى الانسان العيون ١٢ ٢٤ه قوله قضى بينهم اى عذبوا فى الدنيا واهلكوا بالعذاب يعنى قبل مجئ الرسول لا ثواب ولا عقاب وقال مجاهد ومقاتل فاذا جاء رسولهم الذى ارسل اليهم يوم القيمة قضى بينه وبينهم بالقسط ١٢ ٢٥ه قوله لا يظلمون اى ولا يؤاخذون بغير حجة ولا ينقص من حسناتهم ولا يزاد على سيئاتهم ١٢ م ✲

مِنَ الكتب وَتَفْصِيلَ الْكِتٰبِ تبيين ما كتب الله من الاحكام وغيرها لَا رَيْبَ شك فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ
متعلق بتصديق او بانزل المحذوف وقرئ برفع تصديق وتفصيل بتقدير هو اَمْ بل يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ
اختلقه محمد قُلْ فَأْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّثْلِهٖ في الفصاحة والبلاغة على وجه الافتراء فانكم عربيون فصحاء مثلي
وَادْعُوْا للاعانة عليه مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اي غيره اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○ في انه افتراء فلم
يقدروا على ذلك قال تعالى بَلْ كَذَّبُوْا بِمَا لَمْ يُحِيْطُوْا بِعِلْمِهٖ اي بالقران ولم يتدبروه وَلَمَّا لم يَاْتِهِمْ
تَاْوِيْلُهٗ عاقبة ما فيه من الوعيد كَذٰلِكَ التكذيب كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ رسلهم فَانْظُرْ كَيْفَ
كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ○ بتكذيب الرسل اي اخر امرهم من الهلاك فكذلك يهلك هؤلاء وَمِنْهُمْ اي
اهل مكة مَّنْ يُّؤْمِنُ بِهٖ لعلم الله ذلك منه وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهٖ ابدا وَرَبُّكَ اَعْلَمُ بِالْمُفْسِدِيْنَ ○ تهديد
لهم وَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ لَّهُمْ لِّيْ عَمَلِيْ وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ اي لكل جزاء عمله اَنْتُمْ بَرِيْٓـُٔوْنَ مِمَّآ اَعْمَلُ وَاَنَا
بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ○ وهذا منسوخ باية السيف وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ اذا قرأت القران اَفَاَنْتَ
تُسْمِعُ الصُّمَّ شبههم بهم في عدم الانتفاع بما يتلى عليهم وَلَوْ كَانُوْا مع الصمم لَا يَعْقِلُوْنَ ○ يتدبرون وَ
مِنْهُمْ مَّنْ يَّنْظُرُ اِلَيْكَ اَفَاَنْتَ تَهْدِي الْعُمْيَ وَلَوْ كَانُوْا لَا يُبْصِرُوْنَ ○ شبههم بهم في عدم الاهتداء بل
هم اعظم فانها لا تعمى الابصار ولكن تعمى القلوب التي في الصدور اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْـًٔا وَّلٰكِنَّ
النَّاسَ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ○ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ كَاَنْ اي كانهم لَّمْ يَلْبَثُوْٓا في الدنيا او القبور اِلَّا سَاعَةً
مِّنَ النَّهَارِ لهول ما راوا وجملة التشبيه حال من الضمير يَتَعَارَفُوْنَ بَيْنَهُمْ يعرف بعضهم بعضا اذا بعثوا
ثم ينقطع التعارف لشدة الاهوال والجملة حال مقدرة او متعلق الظرف قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا
بِلِقَآءِ اللّٰهِ بالبعث وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ○ وَاِمَّا فيه ادغام نون ان الشرطية في ما الزائدة نُرِيَنَّكَ
بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ به من العذاب في حياتك وجواب الشرط محذوف اي فذاك اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ
قبل تعذيبهم فَاِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ اللّٰهُ شَهِيْدٌ مطلع عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ ○ من تكذيبهم وكفرهم فيعذبهم
اشد العذاب وَلِكُلِّ اُمَّةٍ من الامم رَّسُوْلٌ فَاِذَا جَآءَ رَسُوْلُهُمْ اليهم فكذبوه قُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ
بالعدل فيعذبوا وينجي الرسول ومن صدقه وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ○ بتعذيبهم بغير جرم فكذلك
يفعل بهؤلاء وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ بالعذاب اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○ فيه قُلْ لَّآ اَمْلِكُ
لِنَفْسِيْ ضَرًّا ادفعه وَّلَا نَفْعًا اجلبه اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ان يقدرني عليه فكيف املك لكم حلول

ع ١٠ ٩

العذاب لِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ مدة معلومة لهلاكهم اِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَلَا يَسْتَاْخِرُوْنَ يتاخرون عنه
سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ○ يتقدمون عليه قُلْ اَرَءَيْتُمْ اخبرونی اِنْ اَتٰكُمْ عَذَابُهٗ ای الله بَيَاتًا
ليلا اَوْ نَهَارًا مَّاذَا ای شیٔ يَسْتَعْجِلُ مِنْهُ ای العذاب الْمُجْرِمُوْنَ ○ المشركون فيه وضع الظاهر موضع
المضمر وجملة الاستفهام جواب الشرط كقولك ان اتيتك ماذا تعطینی والمراد به التهويل ای ما اعظم ما
استعجلوه اَثُمَّ اِذَا مَا وَقَعَ حل بكم اٰمَنْتُمْ بِهٖ ای الله او العذاب عند نزوله والهمزة لانكار التاخير
فلا يقبل منكم ويقال لكم آٰلْئٰنَ تؤمنون وَقَدْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ○ استهزاء ثُمَّ قِيْلَ لِلَّذِيْنَ
ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ ای الذی تخلدون فيه هَلْ مَا تُجْزَوْنَ اِلَّا جزاء بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ○
وَيَسْتَنْۢبِـُٔوْنَكَ يستخبرونك اَحَقٌّ هُوَ ای ما وعدتنا به من العذاب والبعث قُلْ اِیْ نعم وَرَبِّیْٓ اِنَّهٗ
لَحَقٌّ ۚ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ○ بفائتين العذاب وَلَوْ اَنَّ لِكُلِّ نَفْسٍ ظَلَمَتْ كفرت مَا فِی الْاَرْضِ
جميعا من الاموال لَافْتَدَتْ بِهٖ من العذاب يوم القيٰمة وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ على ترك الايمان لَمَّا رَاَوُا
الْعَذَابَ ای اخفاها رؤساؤهم عن الضعفاء الذين اضلوهم مخافة التعيير وَقُضِیَ بَيْنَهُمْ بين
الخلائق بِالْقِسْطِ بالعدل وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ○ شيئا اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۗ اَلَآ اِنَّ
وَعْدَ اللّٰهِ بالبعث والجزاء حَقٌّ ثابت وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ ای الناس لَا يَعْلَمُوْنَ ○ ذٰلك هُوَ يُحْیٖ وَيُمِيْتُ
وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ○ فی الاخرة فيجازيكم باعمالكم يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ ای اهل مكة قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ
رَّبِّكُمْ كتاب فيه ما لكم وعليكم وهو القراٰن وَشِفَآءٌ دواء لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ من العقائد الفاسدة و
الشكوك وَهُدًى من الضلالة وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ○ به قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ الاسلام وَبِرَحْمَتِهٖ
القراٰن فَبِذٰلِكَ الفضل والرحمة فَلْيَفْرَحُوْا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ○ من الدنيا بالياء والتاء قُلْ
اَرَءَيْتُمْ اخبرونی مَّآ اَنْزَلَ خلق اللّٰهُ لَكُمْ مِّنْ رِّزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِّنْهُ حَرَامًا وَّحَلٰلًا كالبحيرة والسائبة و
الميتة قُلْ آٰللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ فی ذلك التحريم والتحليل لا اَمْ بل عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ ○ تكذبون بنسبة
ذلك اليه وَمَا ظَنُّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ای ای شیٔ ظنهم به يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ ايحسبون
انه لا يعاقبهم لا اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ بامهالهم والانعام عليهم وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا
يَشْكُرُوْنَ ○ وَمَا تَكُوْنُ يا محمد فِیْ شَاْنٍ امر وَّمَا تَتْلُوْا مِنْهُ ای من الشان او الله مِنْ قُرْاٰنٍ انزله
عليك وَلَا تَعْمَلُوْنَ خاطبه وامته مِنْ عَمَلٍ اِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُوْدًا رقباء اِذْ تُفِيْضُوْنَ

ع ٥ ١٣ ١٠ وقف النبی عليه السلام

من ابتدائية ١٢

مطلعين عليه ١٢

ع ٦ ١١

ـه قوله يتاخرون بمعنى الاستفعال بمعنى التفعل وقيل ان قوله لا يستقدمون استيناف او معطوف على الجملة الشرطية لا على الجزاء حتى يرد عليه انه لا يتصور التقدم بعد مجئ المدة فلا فائدة في نفيه وقد بان الفائدة فيه المبالغة في انتفاء التاخير لانه لما نظم في سلك المستحيل عقلا اشعر بانه بلغ في الاستحالة الى مرتبة التقدم وقيل اذا جاء اذا قارب المجئ ١٢ ك ـه قوله ارايتم تقدم الكلام فيه فلا نعيده بالتفصيل وقررنا هناك ان العرب تضمن ارايت معنى اخبرني وانها تتعدى اذ ذاك الى مفعولين وان المفعول الثاني اكثر ما يكون جملة استفهام ينعقد منها مع ما قبلها مبتدأ وخبر كقول العرب ارايت زيدا ما صنع والمعنى اخبرني عن زيد ما صنع ١٢ ـه قوله ليلا انما صار بياتا عبارة عن الليل لانه بتقدير المضاف اي وقت بيات وهو الليل ١٢ ك ـه قوله وجملة الاستفهام جواب الشرط اي على تقدير الفاء فان جواب الشرط اذا كان استفهاما لا بد فيه من الفاء الا في الضرورة روح والمعنى اخبروني ان اتاكم عذابه تعالى اي شيء تستعجلون منه اي لا يمكن استعجاله بعد مجيئه اذ الشيء بعد اتيانه يستحيل استعجاله وقوله والمراد به اي الاستفهام وقوله اي ما اعظم ما استعجلوه اي النوع الذي استعجلوه عظيم فظيع فلا يليق استعجاله بل ينبغي التباعد عنه وكانه يراعي الاظهار في الآية والا فكان يقول ما استعجلتموه ١٢ جمل ـه قوله جواب الشرط الخ ثم الجملة الشرطية تتعلق بارايتم كذا قاله الزمخشري وتعقبه ابو حيان بانه لا يصح لان جواب الشرط اذا كان استفهاما فلا بد فيه من الفاء تقول اذا زارنا فلان فاي رجل هو والمثال الذي ذكره ليس من كلام العرب ايضا لا يمكن ان تقع الجملة الشرطية موضع جزاء وجوز الزمخشري ايضا ان يكون جواب الشرط محذوفا اي لندموا وجملة الاستفهام متعلق بارايتم والمعنى اخبروني ماذا يستعجل منه المجرمون ١٢ ك ـه قوله اثم الخ دخول حرف الاستفهام على ثم لانكار التاخير وما مزيدة اي قيل لهم ابعد ما وقع العذاب وحل بكم حقيقة آمنتم به حين لا ينفعكم الايمان ١٢ ابو السعود ـه قوله لانكار التاخير اي لانكار تاخير الايمان الى حين وقوع العذاب اي لا ينبغي هذا التاخير ولا يصح ولا يليق لان الايمان في هذه الحالة غير نافع وغير مقبول ١٢ ـه قوله ويقال لكم الآن تؤمنون اشار به الى ان الناصب لقوله الآن محذوف هو تؤمنون وان الفعل المقدر معمول على اضمار القول وهو يقال لكم اي اذا آمنتم الآن الدال على الفعل المقدر قوله اذا ما وقع آمنتم هذا من الجمل وعبارة روح البيان الآن بابدال الهمزة الثانية الفا مع المد اللازم واصله ان على ان تكون الاولى استفهامية وهو منصوب بآمنتم المقدر دون المذكور لان ما قبل الاستفهام لا يعمل فيما بعده كالعكس وهو استيناف من جهته تعالى غير داخل تحت القول الملقن اي قيل لهم عند ايمانهم بعد وقوع العذاب الآن آمنتم به انكارا للتاخير ١٢ ـه قوله ويقال لكم الخ يشير الى ان قوله الآن منصوب بمضمر لا بآمنتم الظاهر لان ما قبل الاستفهام لا يعمل في ما بعده لان له صدر الكلام ١٢ ك ـه قوله ثم قيل للذين ظلموا الخ عطف على الفعل المضمر قبل الآن والتقدير قيل الآن وقد كنتم به تستعجلون كبير وقدر الشارح قبله يقال لكم ١٢ ـه قوله اي وربي اي بكسر الهمزة وسكون الياء من حروف الايجاب بمعنى نعم وهو من لوازم القسم ولذلك توصل بواوه في التصديق فيقال اي والله كذا في البيضاوي والمعنى بالفارسية آري بحق پروردگار من ١٢ ـه قوله وما انتم بمعجزين اي ربكم حين اراد تعذيبكم حتى يفوتكم العذاب بالهرب فهو لاحق بكم لا محالة وفي الآية اشارة الى ان اهل الغفلة لاحتجاب بصائرهم بحجب التعلقات الكونية ليس الامور الاخروية عندهم بمنزلة المحسوس واما اهل اليقظة فلتنورهم بنور الله تعالى يشاهدون بعين القلب الآخرة واحوالها كما تشاهد عين القالب الدنيا واحوالها فهي عندهم بمنزلة المحسوس بل النبي عليه السلام قد عبر ليلة المعراج على الجنة والنار فشاهد ما شاهد بعين الرأس وكشف حقائق الاشياء ولذا تكلم على الموعود بالحقيقة ١٢ روح ـه قوله بفائتين العذاب لان من عجز عن شيء فقد فاته والمعنى انه لاحق بكم لا محالة ١٢ ك ـه قوله ولو ان لكل نفس الخ لو هنا امتناعية على ما هو الكثير فيها والمعنى امتنع افتداء كل نفس من العذاب لامتناع ملكها لما تفتدي به وهو جميع ما في الارض من الاموال ١٢ جمل ـه قوله لافتدت به افتدى يجوز ان يكون متعديا وان يكون قاصرا فاذا كان مطاوعا لمتعد كان قاصرا تقول فديته فافتدى وان لم يكن مطاوعا يكون بمعنى فدى فيتعدى لواحد والنفس هنا تحتمل الوجهين فان جعلناه متعديا فمفعوله محذوف تقديره لافتدت به نفسها وهو من المجاز كقوله تعالى يوم تاتي كل نفس تجادل عن نفسها سمين والمعنى بالفارسية واگر باشد هر نفس ستم كننده را آنچه در زمين است البته فديه خود دهد آنرا وفي الزاهدي وار باشد كه هر كسے را كه ستم كرده است برتن خود بكفر آنچه در روئے زمين است فدا دهد بهمه مال وملك نپذيرند از وے ١٢ ـه قوله واسروا الندامة قال في الزاهدي واين از جمله اضداد است اسروا اے اعلنوا واسروا اي كتموا اي يستعمل بمعنى اظهر ويستعمل بمعنى اخفى ومثله في البيضاوي وقال الشيخ سليمان الجمل ناقلا عن السمين اسر بمعنى اخفى مشهور في اللغة كقوله تعالى يعلم ما يسرون وما يعلنون وهو في الآية يحتمل الوجهين ١٢ ـه قوله واسروا الندامة الضمير عائد الى الرؤساء والاسرار على حقيقته والمعنى ان الرؤساء حين رأوا العذاب يخفون الندامة خوف التعيير وهذا ما مشى عليه المفسر قيل اسروا بمعنى اظهروا من تسمية الاضداد ولعل هذا هو الاقرب قال الله تعالى ان تقول نفس يا حسرتى على ما فرطت في جنب الله الآية ١٢ صاوي ـه قوله الا اداة تنبيه يؤتى بها للاعتناء بما بعدها ومناسبة هذه الآية لما قبلها انه لما ذكر ان كل نفس كافرة تتمنى انها لو تملك ما في الارض لافتدت به بين هنا انه لا يمكن ذلك لعدم ملكها فان لله ما في السموات والارض ١٢ صاوي ـه قوله قد جاءتكم موعظة هي التذكير بالعواقب سواء كان بالزجر والترهيب او بالاستمالة والترغيب ابو السعود فلذلك قال الشارح كتاب فيه ما لكم وما عليكم اي مبين لما يجب لكم من الاجر وما يلزم عليكم من الوزر مرغب في الاعمال الحسنة منفر عن الاعمال السيئة ١٢ ـه قوله قل بفضل الله متعلق بمحذوف دل عليه ما بعده والاصل ليفرحوا بفضل الله وبرحمته فبذلك فليفرحوا ثم قدم الجار والمجرور على الفعل لافادة الحصر ثم دخلت الفاء لافادة السببية والمعنى ان من اتصف بهذه الصفات المتقدمة فينبغي له ان يفرح ويشكر ما انعم الله به عليه ويجود بروحه وجسده في خدمة ربه ولا يتوانى فمن قذف الله في قلبه نور محبته فالواجب عليه افناء جسمه في خدمته كي يتم له ذلك النور ويزداد السرور وهذه المحبة هي التي يعبر عنها العارفون بالخمرة والشراب والحيلان بها السكر والفناء عما سوى الله تعالى ١٢ صاوي ـه قوله الفضل والرحمة اي اشير الى اثنين الا الاتحاد بهما بالذات او بتاويل المذكور ١٢ ك ـه قوله بالتاء اي الفوقية لابن عامر ويعقوب بالخطاب بمن خوطب بقوله يا ايها الناس ١٢ ك ـه قوله ما انزل الله الخ ما استفهامية على انه مفعول انزل قدم لصدارته واليه يومي كلام المعرب كما نبينه او موصولة والعائد محذوف اي انزله وهي في محل النصب بارايتم وهي مفعوله الاول والثاني جملة الله اذن لكم على ان قل كرر للتوكيد والعائد على الاول مقدر اي اذن لكم فيه ١٢ ك ـه قوله لا اي لم ياذن لكم في التحريم والتحليل فالهمزة للانكار وعلى هذا لا يكون الجملة متصلة بارايتم ويكون ما في ما انزل استفهامية ويكون ام منقطعة بمعنى بل والذي رجحه الاكثر انها متصلة والمعنى اخبروني الله اذن لكم في التحليل والتحريم ام تكذبون في نسبة ذلك الى الله ١٢ ك ـه قوله وما ظن الذين ما مبتدأ استفهامية وظن الذين خبرها ويوم منصوب بنفس الظن والمصدر مضاف لفاعله ومفعولا الظن محذوفان وقدر الشارح جملة سادة مسدهما بقوله انه لا يعاقبهم فقوله ايحسبون تفسير لما والظن وقوله انه لا يعاقبهم لمعمولي الظن ١٢ ج ـه قوله لا اي لا ينبغي هذا الحسبان ولا صحة له بوجه من الوجوه ١٢ جمل ـه قوله اي من الشان او الله اي الضمير في منه للشان او لله ومن على الاول تعليلية اي وما تتلو قرآنا من اجل الشان الذي نزل بك حدث لكون الذي تقرأه نزل في شانه وعلى الثاني ابتدائية اي وما تتلو قرآنا مبتدأ من الله ونازلا من عنده وقوله من قرآن من فيه زائدة على كلا الوجهين فالحاصل ان الثانية زائدة ولابد والاولى اما تعليلية او ابتدائية بحسب الوجهين الذين ذكرهما الشارح وفي روح البيان من مزيدة لتاكيد النفي وقرآن مفعول تتلو ١٢ ـه قوله خاطبه وامته اي بعد تخصيصه به بما هو راسهم وقيل الخطاب للاول عام للامة الخ كما في قوله يا ايها النبي اذا طلقتم النساء ١٢ ك

في قوله من القرآن ١٢

ـه فيكون معناه البعد وقوع العذاب ١٢

ـه اى ان يكون اسر بمعنى اظهر او بمعنى اخفى ١٢ منه ووجهه الامام الزاهدى ١٢

تاخذون فیہ ای العمل وما یعزب یغیب عن ربک من مثقال وزن ذرۃ اصغر نملۃ فی الارض ولا
فی السماء ولا اصغر من ذلک ولا اکبر الا فی کتب مبین بین ہو اللوح المحفوظ الا ان اولیاء اللہ
لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون ○ فی الآخرۃ ہم الذین آمنوا وکانوا یتقون ○ اللہ بامتثال امرہ
ونہیہ لہم البشری فی الحیوۃ الدنیا فسرت فی حدیث صححہ الحاکم بالرؤیا الصالحۃ یراہا الرجل
المؤمن او تری لہ وفی الآخرۃ بالجنۃ والثواب لا تبدیل لکلمت اللہ لا خلف لمواعیدہ ذلک
المذکور ہو الفوز العظیم ○ ولا یحزنک قولہم لک لست مرسلا وغیرہ ان استیناف العزۃ القوۃ
للہ جمیعا ہو السمیع للقول العلیم ○ بالفعل فیجازیہم وینصرک الا ان للہ من فی السموت ومن
فی الارض عبیدا وملکا وخلقا وما یتبع الذین یدعون یعبدون من دون اللہ ای غیرہ اصناما
شرکاء لہ علی الحقیقۃ تعالی عن ذلک ان ما یتبعون فی ذلک الا الظن ای ظنہم انہا الہۃ تشفع لہم و
ان ما ہم الا یخرصون ○ یکذبون فی ذلک ہو الذی جعل لکم الیل لتسکنوا فیہ والنہار
مبصرا اسناد الابصار الیہ مجاز لانہ مبصر فیہ ان فی ذلک لایت دلالات علی وحدانیتہ تعالی لقوم
یسمعون ○ سماع تدبر واتعاظ قالوا ای الیہود والنصاری ومن زعم ان الملئکۃ بنات اللہ اتخذ اللہ
ولدا قال تعالی لہم سبحنہ تنزیہا لہ عن الولد ہو الغنی عن کل احد وانما یطلب الولد من یحتاج الیہ
لہ ما فی السموت وما فی الارض ملکا وخلقا وعبیدا ان ما عندکم من سلطن حجۃ بہذا ای الذی
تقولونہ اتقولون علی اللہ ما لا تعلمون ○ استفہام توبیخ قل ان الذین یفترون علی اللہ الکذب
بنسبۃ الولد الیہ لا یفلحون ○ لا یسعدون لہم متاع قلیل فی الدنیا یتمتعون بہ مدۃ حیاتہم ثم الینا
مرجعہم بالموت ثم نذیقہم العذاب الشدید بعد الموت بما کانوا یکفرون ○ واتل یا محمد علیہم ای
کفار مکۃ نبا خبر نوح ویبدل منہ اذ قال لقومہ یقوم ان کان کبر شق علیکم مقامی لبثی فیکم و
تذکیری وعظی ایاکم بایت اللہ فعلی اللہ توکلت فاجمعوا امرکم اعزموا علی امر تفعلونہ بی و
شرکاءکم الواو بمعنی مع ثم لا یکن امرکم علیکم غمۃ مستورا بل اظہروہ وجاہرونی بہ ثم
اقضوا الی امضوا فی ما اردتموہ ولا تنظرون ○ تمہلون فانی لست مبالیا بکم فان تولیتم عن
تذکیری فما سالتکم من اجر ثواب علیہ فتولوا ان ما اجری ثوابی الا علی اللہ وامرت
ان اکون من المسلمین ○ فکذبوہ فنجینہ ومن معہ فی الفلک السفینۃ وجعلنہم ای

۱؎ قولہ تاخذون فی العمل یرید ان الافاضۃ التی بمعنی الدفع مجاز ہہنا فی الشروع فی العمل والدخول ۱۲ک ۲؎ قولہ ذرۃ نملۃ صغیرۃ او ہباء ۱۲ روح ۳؎ قولہ فی الارض ولا فی السماء ای فی سائر الموجودات وعبر عنہ بالسماء والارض لمشاہدۃ الخلق لہما واعلم ان عالم الملک ما یشاہدہ الخلق کالارض وما حولہ وما ظہر من السماء وعالم الملکوت ما لا یشاہد کما فوق السماء من العرش والکرسی والملئکۃ وغیر ذلک وعالم الجبروت ہو عالم الاسرار وعالم العزۃ ہو ما استاثر اللہ بعلمہ کعلم ذاتہ وصفاتہ ومراداتہ ۱۲ صاوی ۴؎ قولہ مبین بین من ابان ای ظہر فیتعدی ولا یتعدی ۱۲ک ۵؎ قولہ ان اولیاء اللہ ای احباء اللہ واعداء نفوسہم فان الولایۃ ہی معرفۃ اللہ ومعرفۃ نفوسہم فمعرفۃ اللہ رؤیتہ بنظر المحبۃ ومعرفۃ النفس رؤیتہا بنظر العداوۃ عند کشف غطاء احوالہا وصفاتہا فاذا عرفتہا حق المعرفۃ وعلمت انہا عدوۃ للہ ذلک وعالجتہا بالمعاندۃ والمکایدۃ امنت مکرہا وکیدہا وما نظرت الیہا بنظر الشفقۃ والرحمۃ کما فی التاویلات النجمیۃ وقال الامام القشیری الولی فعیل مبالغۃ فی الفاعل ہو الذی یتولی عبادۃ اللہ وطاعتہ فعبادتہ تجری علی التوالی من غیر ان یتخللہا عصیان ومن شرط الولی ان یکون محفوظا کما ان من شرط النبی ان یکون معصوما وکل ما کان للشرع علیہ اعتراض فہو مغرور مخادع اھ اعلم ان الولایۃ علی القسمین عامۃ وہی مشترکۃ بین جمیع المومنین کما قال اللہ تعالی اللہ ولی الذین آمنوا یخرجہم من الظلمات الی النور وخاصۃ وہی مختصۃ بالواصلین الی اللہ من اہل السلوک والولایۃ عبارۃ عن فناء العبد فی الحق والبقاء بہ ولا یشترط فی الولایۃ الکرامات الکونیۃ فانہا توجد فی غیر الملۃ الاسلامیۃ لکن یشترط فیہا الکرامات القلبیۃ کالعلوم الالہیۃ والمعارف الربانیۃ فہاتان الکرامتان قد تجتمعان کما اجتمعتا فی الشیخ عبد القادر الگیلانی والشیخ ابی مدین المغربی مع ما لہما من العلوم والمعارف الالہیۃ وقد تفترقان فتوجد الثانیۃ دون الاولی کما فی اکثر الکمل من اہل الفناء واما الکرامات الکونیۃ کالمشی علی الماء والطیران فی الہواء وقطع المسافۃ البعیدۃ فی المدۃ القلیلۃ وغیرہا فقد صدرت من الرہبانیۃ والمتفلسفۃ الذین استدرجہم الحق بالخذلان من حیث لا یعلمون ولا نہایۃ لکمال الولایۃ فمراتب الاولیاء غیر متناہیۃ والطریق التوحید وتزکیۃ النفس عن الاخلاق الذمیمۃ وتطہیرہا من الاغراض الدنیۃ فمن جاہد فی طریق الحق فقد سعی فی الحاق نفسہ بزمرۃ الاولیاء ومن اتبع الہوی فقد اجتہد فی الالحاق بفرقۃ الاعداء والسلوک الارادۃ لاجل الفناء فان المرید من یفنی ارادتہ فی ارادۃ الشیخ فمن عمل برایہ امرا فہو لیس بمرید ۱۲ روح البیان ۶؎ قولہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون اے لا یعتریہم ما یوجب ذلک لا انہم یعتریہم لکنہم لا یخافون ولا یحزنون بل المراد انہم یستمرون علی النشاط والسرور والمراد بیان دوام انتفائہما لا بیان انتفاء دوامہا کما یوہم کون الخبر فی الجملۃ الثانیۃ مضارعا لما مر مرارا من ان النفی ان دخل علی نفس المضارع یفید الاستمرار والدوام بحسب المقام ۱۲ج ۷؎ قولہ ہم الذین آمنوا قدر المفسر ہم اشارۃ الی ان اسم الموصول خبر لمبتدأ محذوف وہذہ الجملۃ مستانفۃ واقعۃ فی جواب سوال مقدر تقدیرہ ما صفات اولیاء اللہ فاجاب بانہم الذین اتصفوا بالایمان والتقوی والمعنی ان اولیاء اللہ ہم الذین اتصفوا بالایمان وہو الاعتقاد الصحیح المبنی علی الدلالۃ القطعیۃ والتقوی وہی امتثال المامورات واجتناب المنہیات علی طبق الشرع ۱۲ صاوی ۸؎ قولہ بالرؤیا الصالحۃ ہی ما فیہ بشارۃ یراہا الرجل بنفسہ فی حقہ ۱۲ک ۹؎ قولہ او تری لہ ای یراہا مسلم لاجل مسلم آخر ۱۲ ۱۰؎ قولہ استیناف کانہ قیل ما لی لا احزن فاجیب بذلک ویحتمل ان تکون المراد بالاستیناف النحوی اے ابتداء الکلام وہو مشعر بالعلیۃ ۱۲ک ۱۱؎ قولہ ان للہ من فی السموات ومن فی الارض من واقعۃ علی العاقل فالمراد بمن فی السموات الملئکۃ وبمن فی الارض الجن والانس وہذا ہو الحکمۃ فی تعبیرہ فی الآیۃ الاولی بما وفی ہذہ الآیۃ بمن او یقال فی الحکمۃ ان التغایر اشارۃ الی ان الخلق جمیعا فی قبضتہ ومملوکون لہ سبحانہ وتعالی فان ما مستعملۃ فی غیر العاقل کثیرا ومن بالعکس فاذا دان جمیع ما فی السموات وما فی الارض مملوکون لہ حقیقۃ ۱۲ صاوی ۱۲؎ قولہ وما یتبع الذین الخ ما نافیۃ وشرکاء مفعول یتبع ومفعول یدعون محذوف لظہورہ والتقدیر وما یتبع الذین یدعون آلہۃ من دون اللہ شرکاء فی الحقیقۃ وان سموہا شرکاء لان شرکۃ اللہ تعالی فی الربوبیۃ محال ۱۲ روح ۱۳؎ قولہ ان ہم الا یخرصون ہذا من حصر الموصوف فی الصفۃ اے لیس لہم صفۃ الا الکذب والخرص فی الاصل الحزر والتخمین والمراد منہ ہنا الکذب کما افادہ المفسر ۱۲ صاوی ۱۴؎ قولہ ہو الذی جعل لکم اللیل لتسکنوا فیہ ہذا من جملۃ الادلۃ القطعیۃ علی انہ واحد لا شریک وفی ہذہ الآیۃ احتباک حیث حذف من کل نظیر ما اثبتہ فی الآخر فحذف من الاول وصف اللیل وہو مظلم وذکر حکمتہ وحذف من الثانی الحکمۃ وذکر وصفہ والاصل ہو الذی جعل لکم اللیل مظلما لتسکنوا فیہ والنہار مبصرا لتبتغوا وتتحرکوا فیہ ۱۲ صاوی ۱۵؎ قولہ لانہ مبصر فیہ الخ کقولہ نہارہ صائم ولیلہ قائم اے صام فی نہارہ وقام فی لیلہ کما فی المطول وفی غیرہ وانما قال مبصرا ولم یقل لتبصروا فیہ تفرقۃ بین الظرف المجرد یعنی اللیل والظرف الذی ہو سبب یعنی النہار یعنی لما کان النہار سببا للابصار قال مبصرا یدل علی سببیۃ من البیضاوی وحواشیہ ۱۲ ۱۶؎ قولہ لا یسعدون یعنی لا یسعدون وان اغتروا بطول السلامۃ والبقاء فی النعمۃ والمعنی ان قائل ہذا القول لا ینجح فی سعیہ ولا یفوز بمطلوبہ بل خاب وخسر ۱۲ ۱۷؎ قولہ لہم متاع یشیر الی انہ مبتدأ خبرہ محذوف ۱۲ک ۱۸؎ قولہ نبا نوح اے خبرہ مع قومہ والوقف علیہ لازم اذ لو وصل لصار اذ ظرفا لقولہ واتل بل التقدیر واذکر ۱۲ مدارک ۱۹؎ قولہ مقامی یعنی نفسہ کقولہ ولمن خاف مقام ربہ جنتان اے خاف ربہ او قیامی ۱۲ مد ۲۰؎ قولہ فعلی اللہ توکلت جواب الشرط اما اعتراض والجواب فاجمعوا او جوابہ محذوف ای فافعلوا ما شئتم والظن من صنع المصنف ہو الاول ۱۲ مدارک ۲۱؎ قولہ فاجمعوا من الاجماع وہو العزم یقال اجمعت علی الامر اذا عزمت علیہ فہو یتعدی بعلی الا ان حرف الجر حذف فی الآیۃ ۱۲ ۲۲؎ قولہ علی امر تفعلونہ من اہلاکی ونحوہ او شرکاءکم الواو بمعنی مع مفعول من الفاعل وہو ضمیر فاجمعوا لا من المفعول لانہ ہو امرکم ویؤیدہ قراءۃ الحسن بالرفع ۱۲ک ۲۳؎ قولہ غمۃ مستورا من غمہ اذا سترہ ومنہ من قولہم غم علینا الہلال اذا التبس ولم یر ومنہ حدیث لا غمۃ فی امر اللہ ای لا تستروا ۱۲ک ۲۴؎ قولہ مستورا الخ والمعنی ولا یکن قصدکم الی اہلاکی مستورا علیکم ولکن مکشوفا مشہورا تجاہرونی ۱۲ مد ۲۵؎ قولہ ثم اقضوا الی ادوا الی ما ہو حق عندکم من اہلاکی کما یقضی الرجل غریمہ او اصنعوا ما امکنکم ۱۲ مد ۲۶؎ قولہ امضوا فی ما اردتموہ اے الامر الذی تریدون ایقاعہ یرید ان مفعول اقضوا محذوف ۱۲ک ۲۷؎ قولہ فان تولیتم اے ان بقیتم علی اعراضکم بعد ما امرتکم فلا ضیر علی لانی ما سألتکم من اجر فجواب الشرط محذوف ۱۲ج ۲۸؎ قولہ فکذبوہ اے داموا او استمروا علی تکذیبہ وقولہ ومن معہ اے من الانس وکانوا ثمانین او اربعین رجلا واربعین امرأۃ وقولہ فی الفلک فیہ وجہان احدہما ان یتعلق بنجیناہ اے وقع الانجاء فی ہذا المکان والثانی ان یتعلق بالاستقرار الذی تعلق بہ الظرف وہو معہ لوقوعہ صلۃ اے والذین استقروا معہ فی الفلک ۱۲ جمل

من معه خلٰئف فی الارض واغرقنا الذين كذبوا بايٰتنا بالطوفان فانظر كيف كان عاقبة
المنذرين ○ من اهلاكهم فكذلك نفعل من كذب ثم بعثنا من بعده اى نوح رسلا الى قومهم
كابراهيم وهود وصالح فجاءوهم بالبينٰت بالمعجزات فما كانوا ليؤمنوا بما كذبوا به من قبل اے قبل
بعث الرسل اليهم كذلك نطبع نختم على قلوب المعتدين ○ فلا تقبل الايمان كما طبعنا على قلوب
اولئك ثم بعثنا من بعدهم موسى وهٰرون الى فرعون وملائه قومه بايٰتنا التسع فاستكبروا عن
الايمان بها وكانوا قوما مجرمين ○ فلما جاءهم الحق من عندنا قالوا ان هذا لسحر مبين ○ بين
ظاهر قال موسى اتقولون للحق لما جاءكم انه لسحر اسحر هذا وقد افلح من اتى به وابطل سحر
السحرة ولا يفلح السٰحرون ○ والاستفهام فی الموضعين للانكار قالوا اجئتنا لتلفتنا لتردنا عما
وجدنا عليه اٰباءنا وتكون لكما الكبرياء الملك فی الارض ارض مصر وما نحن لكما بمؤمنين ○ مصدقين
وقال فرعون ائتونی بكل سٰحر عليم ○ فائق فی علم السحر فلما جاء السحرة قال لهم موسى بعد ما قالوا
له اما ان تلقی واما ان نكون نحن الملقين القوا ما انتم ملقون ○ فلما القوا حبالهم وعصيهم قال
موسى ما استفهامية مبتدأ خبره جئتم به السحر بدل وفی قراءة بهمزة واحدة اخبار فما موصولة مبتدأ
ان الله سيبطله سيمحقه ان الله لا يصلح عمل المفسدين ○ ويحق يثبت ويظهر الله الحق
بكلمٰته بمواعيده ولو كره المجرمون ○ فما اٰمن لموسى الا ذرية طائفة من اولاد قومه اى فرعون
على خوف من فرعون وملائهم ان يفتنهم يصرفهم عن دينهم بتعذيبه وان فرعون لعال متكبر
فی الارض ارض مصر وانه لمن المسرفين ○ المتجاوزين الحد بادعاء الربوبية وقال موسى
يٰقوم ان كنتم اٰمنتم بالله فعليه توكلوا ان كنتم مسلمين ○ فقالوا على الله توكلنا ربنا لا
تجعلنا فتنة للقوم الظٰلمين ○ اى لا تظهرهم علينا فيظنوا انهم على الحق فيفتنوا بنا ونجنا
برحمتك من القوم الكٰفرين ○ واوحينا الى موسى واخيه ان تبوا اتخذا لقومكما بمصر بيوتا واجعلوا
بيوتكم قبلة مصلى تصلون فيه لتأمنوا من الخوف وكان فرعون منعهم من الصلوة واقيموا الصلوة
اتموها وبشر المؤمنين ○ بالنصر والجنة وقال موسى ربنا انك اٰتيت فرعون وملاه زينة واموالا
فی الحيٰوة الدنيا ربنا اٰتيتهم ذلك ليضلوا فی عاقبته عن سبيلك دينك ربنا اطمس على
اموالهم امسخها واشدد على قلوبهم اطبع عليها واستوثق فلا يؤمنوا حتى يروا العذاب الاليم ○

ع ۱۲ / ۱۳

---

۱ قوله خلائف الخ جمع خليفة اے يخلفون الغارقين فی الارض ۱۲ جمل ۲ قوله واغرقنا انما اخر ذكره عن الانجاء اشارة الى ان الرحمة سابقة عن الغضب وتعجيل المسرة لمن متثل الامر ۱۲ كما ۳ قوله كيف كان عاقبة المنذرين هو تعظيم لما جرى عليهم وتحذير لمن انذرهم رسول الله عن مثله وتسلية لهم ۱۲ مدارك ۴ قوله فما كانوا ليؤمنوا اى فما صح وما استقام لقوم من اولئك الاقوام فی وقت من الاوقات ان يؤمنوا فالمراد بعدم ايمانهم اصرارهم عليه وقوله بما كذبوا به ما موصولة عبارة عن اصول الشرائع التی اجتمعت عليها الامم ۱۲ ابو السعود ۵ قوله فلا نقبل الايمان اے لوجود الحجاب المانع منه فنفی الحقيقة لا يمكنهم الايمان وان كانوا فی الظاهر مختارين ۱۲ صاوی ۶ قوله ثم بعثنا عطف على ما قبله عطف قصة على قصة وهذا من تفصيل الخاص بعد العام لما فی الخاص من الغرابة ۱۲ ج ۷ قوله التسع تقدم بيانها فی الاعراف ثمانية العصا واليد والسنين والطوفان والجراد والقمل والضفادع والدم وستاتی التاسعة بيانی قوله ربنا اطمس على اموالهم الآية ۱۲ صاوی ۸ قوله فلما جاءهم الحق المراد بالحق الآيات التسع ۱۲ ۹ قوله قال موسى اى قال جملا ثلاثا الاولى اتقولون للحق لما جاءكم والثانية اسحر هذا والثالثة ولا يفلح الساحرون وقوله للحق اے فی شانه ولاجله وقوله لما جاءكم اے حين مجيئه اياكم من اول الامر من غير تامل وتدبر وهذا ما نيا فی القول المذكور وقوله انه لسحر هذا مقول القول فحذف لدلالة ما قبله عليه واشارة الى انه لا ينبغى ان يتفوه به وقوله اسحر هذا مبتدأ وخبر وهو استفهام انكار مستأنف من جهته عليه السلام تكذيبا لقولهم وتوبيخا اثر توبيخ وتجهيلا بعد تجهيل وقوله ولا يفلح الساحرون جملة حالية من ضمير المخاطبين والواسطة هو الواو اے اتقولون للحق انه لسحر والحال انه لا يفلح فاعله اے لا يظفر بمطلوب ولا ينجو من مكروه فكيف يمكن صدوره عن مثلی من المؤيدين من عند الله العزيز الحكيم ۱۲ ج ۱۰ قوله اسحر هذا مقول القول محذوف لدلالة ما قبله عليه واشارة الى انه لا ينبغى ان يتفوه به ۱۲ جمل ۱۱ قوله والاستفهام فی الموضعين اے اتقولون واسحر هذا ۱۲ ۱۲ قوله وقال فرعون ليس هذا مرتبا على ما تقدم فان هذا القول وقع فی ابتداء القصة فالمقصود هنا بيان ذكر القصة لا بقيد ترتيبها فان الواو لا تقتضی ترتيبا و لا تعقيبا ۱۲ صاوی ۱۳ قوله ما استفهامية مبتدأ خبره جئتم به والمعنى اى شئ جئتم به وقوله السحر بمد الهمزة على قراءة ابی عمرو بدل من ما الاستفهامية او خبر مبتدأ اے وهو السحر وفی قراءة الباقين السحر بهمزة واحدة فما موصولة مبتدأ خبره السحر اے الذی جئتم به السحر ۱۲ ك ۱۴ قوله بدل اى ان لفظ السحر بدل من ما الاستفهامية واعيدت معه الهمزة على حد قوله للعه وفی البيضاوی وقرأ ابو عمرو آلسحر على ان ما استفهامية مرفوعة بالابتداء وجئتم به خبرها والسحر بدل منه او خبر مبتدأ محذوف تقديره اهو السحر او مبتدأ خبره محذوف اے آلسحر هو ۱۲ ۱۵ قوله سيمحقه اے يظهر بطلانه ۱۲ مدارك ۱۶ قوله اى فرعون روى ابن جرير عن عطية عن ابن عباس هم اناس من قوم فرعون آمنوا منهم امرأة فرعون ومؤمن آل فرعون وخازن فرعون وامرأة خازنه وماشطته انتهى وكان المناسب على هذا على خوف منه الا ان يكون فيه اقامة الظاهر موقع المضمر وقيل الضمير لموسى دعا قومه فلم يجيبوه خوفا من فرعون الا طائفة من شبانهم وقال مجاهد كان اولاد الذين ارسل اليهم موسى من بنی اسرائيل هلك الآباء وبقی الابناء ۱۲ ک ۱۷ قوله وملائهم اے ملاء الذرية ولم يونث لان الذرية قوم فذكر على المعنى وتلخيصه آمنوا وهم يخافون من فرعون ومن اشراف بنی اسرائيل لانهم كانوا يمنعون اعقابهم خوفا من فرعون عليهم وعلى انفسهم ويجوز ان يكون الضمير فی ملائهم للقوم وفی البيضاوی والضمير لفرعون وجمعه على ما هو المعتاد فی ضمير العظماء او للذرية او للقوم ۱۲ ۱۸ قوله ان كنتم الخ ان كنتم مسلمين شرط فی توكل الاسلام وهو ان يسلموا انفسهم لله اى يجعلوها له سالمة خالصة لاحظ للشيطان فيها لان التوكل لا يكون مع التخليط ۱۲ مدارك ۱۹ قوله على الله توكلنا انما قالوا ذلك لان القوم كانوا مخلصين لاجرم ان الله تعالى قبل توكلهم واجاب دعاءهم ونجاهم واهلك ما كانوا يخافونه وجعلهم خلفاء فی ارضه فمن اراد ان يصلح للتوكل على ربه فعليه ان يرفض التخليط الى الاخلاص ۱۲ مدارك ۲۰ قوله فيفتنوا بنا وفی نسخة فيفتتنوا بنا اے لانك لو سلطتهم علينا لوقع فی قلوبهم ان لو كنا على الحق لما سلطهم الله علينا فيصير ذلك شبهة قوية فی اصرارهم على كفرهم فيصير تسليطهم علينا فتنة لهم ۱۲ جمل ۲۱ قوله لقومكما يجوز ان تكون اللام فی لقومكما زائدة فهذا مفعول اول وبيوتا مفعول ثان بمعنى تبوءا قومكما بيوتا اے انزلاهم ويجوز ان تكون غير زائدة وفيها حينئذ وجهان احدهما انها حال من البيوت والثانی انها وما بعدها مفعول تبوءا ۱۲ ج ۲۲ قوله بمصر جوز فيه ابو البقاء اوجها احدها انه متعلق بتبوءا وهو الظاهر والثانی انه حال من ضمير تبوءا والثالث انه حال من البيوت الرابع انه حال من لقومكما والمعنى اجعلا فی المصر المعروفة او الاسكندرية كما فی الكواشی بيوتا من بيوته مباءة لقومكما ومرجعا يرجعون اليها للسكنى والعبادة ۱۲ جمل وروح ۲۳ قوله واجعلوا بيوتكم قبلة اے اجعلوا مساكنكم مصلى والمراد بالقبلة مكان التوجه لله لا خصوص الجهة المعلومة واختلف فی قبلتهم قيل هی الكعبة وقيل بيت المقدس ۱۲ صاوی ۲۴ قوله وكان فرعون منعهم من الصلوة اے فی اول امرهم فامر الله موسى ومن معه ان يصلوا فی بيوتهم خفية لئلا يطلعوا عليهم ويؤذوهم ويفتنوهم عن دينهم وذلك كما كان عليه المسلمون فی اول الاسلام بمكة ۱۲ صاوی ۲۵ قوله وقال موسى اى لما رأى فرعون وقومه طغوا وبغوا ولم ينقادوا للاسلام واستمروا على الكفر والعناد جاءه الاذن من الله بالدعاء عليهم وقدم سبب الدعاء وهو بطر النعم اذ هو من اعظم المعاصی الموجبة لغضب الله وسلب النعم ۱۲ صاوی ۲۶ قوله ربنا اطمس على اموالهم الطمس ازالة اثر الشئ بالمحو ومعنى الطمس على اموالهم ازل صورها وهيأتها وقال مجاهد اهلكها وقال اكثر المفسرين امسخها وغيرها عن هيأتها وقال قتادة بلغنا ان اموالهم وحروثهم وزروعهم وجواهرهم صارت حجارة وقال محمد بن كعب القرظی صارت صورهم حجارة وكان الرجل مع اهله فصارا حجرين وهذا فيه ضعف لان موسى عليه السلام دعا على اموالهم ولم يدع على انفسهم بالمسخ وقال ابن عباس بلغنا ان الدراهم والدنانير صارت حجارة منقوشة كهيئتها صحاحا وانصافا واثلاثا ۱۲ خازن ۲۷ قوله واشدد على قلوبهم اے اربط عليها حتى لا تلين ولا تنشرح للايمان وانما دعا بذلك لما علم ان سابق قضاء الله وقدره فيهم انهم لا يؤمنون فوافق دعاء موسى ما قدر وقضى عليهم فكان ترجمانا عن مراد الله واما الدعاء على الكافر المجهول العاقبة بموته على الكفر فلا يحل ۱۲ صاوی ع۱ قوله ان هذا الخ هذه المقالة وقعت منهم بعد مجئ السحرة وابتلاع العصا حبال السحرة وعصيهم ۱۲ صاوی ع۲ قوله موسى وهرون اے فكل منهما رسول الى فرعون وقومه لكن هرون وزير لموسى ومعين له قال تعالى حكاية عن موسى واخی هرون هو افصح منی لسانا فارسله معی ردءا يصدقنی الآية وهذا لا ينافی ان كلا منهما رسول من عند الله فمن انكر رسالة احد منهما كفر ۱۲ صاوی ع۳ قوله وبشر المؤمنين اے قومك الذين آمنوا بك وهذا خطاب لموسى وحده لان البشارة على لسانه وما قبله من قوله واجعلوا واقيموا الخطاب لموسے وقومه لاشتراكهم فی ذلك ۱۲ صاوی للعه وبدل المضمن الظاهر يلی همزة ۱-۱ ه جمل

ک

۲۳ / ۱

المؤلم دعا عليهم وامّن هرون على دعائه قال تعالى قد أجيبت دعوتكما فمسخت اموالهم
حجارة ولم يؤمن فرعون حتى ادركه الغرق فاستقيما على الرسالة والدعوة الى ان ياتيهم العذاب
ولا تتّبعٰنّ سبيل الذين لا يعلمون ○ في استعجال قضائي روي انه مكث بعدها اربعين سنة
وجاوزنا ببني اسرآءيل البحر فاتبعهم لحقهم فرعون وجنوده بغيا وعدوا مفعول له حتى
اذا ادركه الغرق قال امنت انه اي بانه وفي قراءة بالكسر استينافا لا اله الا الذي امنت به
بنوا اسرآءيل وانا من المسلمين ○ كرره ليقبل منه فلم يقبل ودسّ جبريل في فيه من حماة
البحر مخافة ان تناله الرحمة وقال له الآن تؤمن وقد عصيت قبل وكنت من المفسدين ○
بضلالك واضلالك عن الايمان فاليوم ننجّيك نخرجك من البحر ببدنك جسدك الذي لا روح
فيه لتكون لمن خلفك بعدك اية ط عبرة فيعرفوا عبوديتك ولا يقدموا على مثل فعلك وعن
ابن عباس ان بعض بني اسراءيل شكوا في موته فاخرج لهم ليروه وان كثيرا من الناس اي
ع ٩ ١٠ ١٤ اهل مكة عن ايتنا لغفلون ○ لا يعتبرون بها ولقد بوّانا انزلنا بني اسرآءيل مبوّا صدق
منزل كرامة وهو الشام ومصر ورزقنهم من الطيبت فما اختلفوا بان امن بعض وكفر بعض
حتى جاءهم العلم ان ربك يقضي بينهم يوم القيمة فيما كانوا فيه يختلفون ○ من امر الدين
بانجاء المؤمنين وتعذيب الكفرين فان كنت يا محمد في شك مما انزلنا اليك من القصص فرضا
فسئل الذين يقرءون الكتب التورية من قبلك فانه ثابت عندهم يخبرونك بصدقه قال صلى
الله عليه وسلم لا اشك ولا اسال لقد جاءك الحق من ربك فلا تكوننّ من الممترين ○ الشاكين فيه و
لا تكوننّ من الذين كذبوا بايت الله فتكون من الخسرين ○ ان الذين حقّت وجبت عليهم
كلمت ربك بالعذاب لا يؤمنون ○ ولو جاءتهم كل اية حتى يروا العذاب الاليم ○ فلا ينفعهم
حينئذ فلولا فهلا كانت قرية اريد اهلها امنت قبل نزول العذاب بها فنفعها ايمانها الا لكن
قوم يونس لما امنوا عند رؤية امارات العذاب الموعود ولم يؤخروا الى حلوله كشفنا عنهم عذاب
الخزي في الحيوة الدنيا ومتعنهم الى حين ○ انقضاء اجالهم ولو شاء ربك لامن من في
ع ١١ ١٢ الارض كلهم جميعا ط افانت تكره الناس بما لم يشاء الله منهم حتى يكونوا مؤمنين ○ لا وما كان
لنفس ان تؤمن الا باذن الله بارادته ويجعل الرجس العذاب على الذين لا يعقلون ○

[illegible]

١ه قوله وأمّن هرون الخ اے والمؤمن احد الداعيين فصحت التثنية في قوله دعوتكما وهو جواب عما يقال ان الداعي موسى فلم ثني الضمير في دعوتكما ١٢ صاوي ٢ه قوله قد اجيبت دعوتكما قيل كان موسى عليه السلام يدعو وهارون يؤمن فثبت ان التامين دعاء فكان اخفاؤه اولى والمعنى ان دعاءكما مستجاب وما طلبتما كائن ولكن في وقته۔ قوله قد اجيبت دعوتكما هذا اخبار من الله باجابة دعائهما لكن حصول المدعو به اخره الله تعالى الى اربعين سنة على ما سياتي لحكمة يعلمها هو ١٢ مدارك وجمل ٣ه قوله فمسخت اموالهم اي الدنانير والدراهم والنخيل والزروع والثمار والخبز والبيض وغير ذلك وقيل مسخت صورهم ايضا فكان الرجل مع اهله فصارا حجرين والمرأة قائمة تخبز فصارت حجرا وهذا قول ضعيف لان موسى دعا على اموالهم ولم يدع على انفسهم بالمسخ ١٢ صاوي ٤ه قوله حجارة الخ كذا روي عن قتادة وعن محمد بن كعب كان الرجل مع اهله في فراشه فصارا حجرين والمرأة قائمة تخبز فصارت حجرا قال ابن عباس بلغنا ان الدراهم والدنانير صارت منقوشة صحاحا وانصافا واثلاثا ١٢ ك ٥ه قوله روي انه مكث اے روي ان موسى عليه السلام او فرعون وهو الاولى كما في حواشي سعدي المفتي فمكث فيهم بعد الدعاء اربعين سنة ١٢ ٦ه قوله مفعول له اے لاجل البغي والعدوان ويجوز ان يكونا حالين اي حال كونهم باغين في القول ومعتدين في الفعل ١٢ ٧ه قوله استينافا اي على اضمار القول او بدل لآمنت ١٢ البيضاوي ٨ه قوله فلم يقبل اي لانه اوان الباس عن نفسه وعدم بقاء الاختيار ١٢ ك ٩ه قوله ودس الخ بتشديد السين المهملة في النهاية دس يدس دسا اذا ادخله في الشيء بقهر وقوة وهذا بامر من الله وهو لا يسئل عما يفعل وذلك نظير امرنا بقتال الكفار وبهذا تعلم جواب اشكال الفخر الرازي في هذا المقام ١٢ ك وصاوي ٩ه قوله ودس بامر الله وهو لا يسأل عما يفعل فلا اعتراض عليه في قوله مخافة ان تناله الرحمة والمعنى مخافة ان ياتي بقول آخر تدركه الرحمة بسببه اه جمل قوله ودس معناه بالفارسية انداخت وقوله الحماة اے الطين الاسود وذهب امام الرازي وصاحب الكشاف الى ضعف هذا القول بل ببطلانه وعبارة الزاهدي ايضا يؤيدهما وقال ايضا اين خطاے عظيم است بحث اين است كه جبريل عليه السلام روا دارد از فرعون كفر واگر اين درست شود معنی آن بود كه ايمان فرعون ايمان باس بود وايمان باس مقبول نيست وخاك در دهان كردن زياده خواري او را بود نه منع وے را از اسلام اه ملخصا لكن قوے الشيخ السليمان قول الشارح ١٢ ١٠ه قوله ان تناله الخ اے لخوف ان تصل اليه رحمة الله قال في الكشاف لا اصل له وفي اللباب انه لا يصح لان في تلك الحال اما ان يكون التكليف ثابتا اولا وعلى الاول لم يجز لجبرئيل ان يمنعه من التوبة بل يجب عليه ان يعينه عليها وعلى سائر الطاعات ولو منعه لامكنه التوبة بقلبه كالاخرس وعلى الثاني لا يبقى لفعل جبرئيل فائدة اصلا ولكن الرواية اسندها الترمذي والحاكم وصححه على شرطهما من النضر بن شميل عن عدي ابن ثابت عن سعيد بن حميد عن ابن عباس مرفوعا غير انه قال ان اكثر اصحاب شعبة وقفوه على ابن عباس قال انما فعل جبرئيل ما فعل غضبا عليه لما صدر عنه وخاف انه اذا كرره ربما قبل منه على سبيل خرق العادة لسعة رحمة الذي يعم كل شيء ان قلت ما الحكمة في عدم قبوله مع كون الايمان وقع منه ثلاث مرات اجيب باجوبة منها انه انما امن عند نزول العذاب وهو حينئذ غير نافع قال الله تعالى فلم يك ينفعهم ايمانهم لما رأوا باسنا ومنها ان الايمان بالله من غير اقرار للرسول بالرسالة غير نافع وفرعون لم يقر برسالة موسى عليه السلام فلم يصح ايمانه ومنها ان قوله آمنت ليس قاصدا به الايمان حقيقة بل قصد به النجاة من البحر على حكم عادته اذا اصابته مصيبة رجع واستجار ١٢ ك وصاوي ١١ه قوله وقال له الخ معطوف على قوله دس والمقصود بهذا الاستفهام التوبيخ ١٢ ١٢ه قوله وقد عصيت قبل الجملة حالية والمعنى الآن تتوب وقد ضيعت الايمان في وقته الذي يقبل فيه الايمان وهو غير وقت العذاب ١٢ صاوي ١٣ه قوله ننجيك اے تفعيل من النجاة وهي الخلاص مما ينكره وبعد اغراقه لا نجاة له فهي مجاز عن اخراجه من البحر اے الساحل وقيل المعنى نلقيك على نجوة من الارض اي ربوة مرتفعة ليراك بنو اسرائيل ١٢ ك ١٤ه قوله لا روح فيه الخ هي موضع الحال وقيل عاريا عن الروح وقيل عاريا عن اللباس وقيل البدن الدرع والباء للمصاحبة ١٢ ك ١٥ه قوله بعدك اي من القرون وقيل لمن ورائك وهم بنو اسرائيل وعلى الاول خلفك ظرف زمان وعلى الثاني ظرف مكان ١٢ كما ١٦ه قوله شكوا في موته انما وقع منهم الشك لشدة ما حصل في قلوبهم من الرعب منه فامر الله البحر فالقاه على الساحل احمر قصيرا كانه ثور فرآه بنو اسرائيل فعرفوه فمن ذلك الوقت لا يقبل الماء ميتا ابدا ١٢ صاوي خازن ١٧ه قوله شكوا في موته الخ اخرج عبد الرزاق عن قيس بن عبادة ورجاله ثقات قال بنو اسرائيل لم يمت فرعون فاخرج اليهم ينظرون اليه كالثور الاحمر وابن ابي حاتم عن ابن عباس قال قال من تخلف من قوم فرعون ما غرق فرعون وقومه فاوحى الله الى البحر ان يلفظ فرعون فلفظه عريانا اصلع ١٢ ك ١٨ه قوله وان كثيرا من الناس هو اعتراض تذييلي جيء به عقب الحكاية تقريرا للكلام المحكي ١٢ ١٩ه قوله ولقد بوانا الخ هذا كلام مستانف سيق لبيان النعم الفائضة عليهم بعد بيان نعمة الانجاء يعني لقد اسكناهم مكان صدق وانزلناهم منزل صدق بعد خروجهم واغراق عدوهم فرعون والمعنى انزلنا بني اسرائيل منزلا محمودا صالحا وانما وصف المكان بالصدق لان عادة العرب اذا مدحت شيئا اضافته الى الصدق تقول هذا رجل صدق وقدم صدق والسبب فيه ان الشيء اذا كان صالحا لا بد ان يصدق الظن فيه وفي المراد بالمكان المبوأ قولان احدهما انه مصر فيكون المراد ان الله اورث بني اسرائيل جميع ما كان تحت ايدي فرعون وقومه من ناطق وصامت وزرع وغيره والقول الثاني انه ارض الشام والقدس والاردن لانها بلاد الخصب والخير والبركة ١٢ ج ٢٠ه قوله ومصر الخ والمشهور انهم لم يعودوا الى مصر بعد خروجهم منه وفيه كلام ١٢ ك ٢١ه قوله حتى جاءهم العلم اے التوراة وهم اختلفوا في تاويلها كما اختلف امة محمد صلى الله عليه وسلم في تاويل الآيات من القرآن او المراد العلم بمحمد واختلاف بني اسرائيل وهم اهل الكتب اختلافهم في صفته انه هو ام ليس هو بعد ما جاءهم العلم انه هو ١٢ مدارك ٢٢ه قوله ثابت عندهم اے ومحقق في كتبهم على نحو ما القينا اليك والمراد تحقيق ذلك والاستشهاد بما في الكتب المتقدمة وان القرآن مصدق لما فيها او وصف اهل الكتاب بالرسوخ في العلم بصحة ما انزل اليه او تهييج الرسول وزيادة تثبيته لا امكان وقوع الشك له ولذلك قال عليه السلام لا اشك ولا اسال وقيل الخطاب للنبي والمراد امته او لكل من يسمع اے ان كنت ايها السامع في شك مما نزلنا على لسان نبينا اليك وفيه تنبيه على انه ان خالجت شبهة في الدين ينبغي ان يسارع الى حلها بالرجوع الى اهل العلم ١٢ ك ٢٣ه قوله لقد جاءك الحق هذا كلام مبتدأ منقطع عما قبله وفيه معنى القسم تقديره اقسم لقد جاءك الحق اليقين من الخبر انك رسول الله حقا وان اهل الكتاب يعلمون ذلك ١٢ جمل ٢٤ه قوله كلمة ربك الخ اي حكمه وقضاؤه بانهم يموتون على الكفر كذا في ابي السعود وفي روح البيان وهي قوله هؤلاء في النار ولا ابالي اے وجبت عليهم النار بسبق هذه الكلمة كما في التاويلات النجمية وفي البيضاوي وهي انهم يموتون على الكفر او يخلدون في العذاب ١٢ ٢٥ه قوله ولو جاءتهم كل آية الخ بالفارسية اگر بيارد بايشان آيات همه عالم يعني هر چه در عالم پيدا است نگروند تا ببينند عذاب دردناك را وچون عذاب دردناك ببينند آنگاه بگروند ولكن گروش از معاينه بعد عذاب نفع نكند وقوم يونس مخصوص بودند فلهذا اخص ذكرهم ١٢ زاهدي ٢٦ه قوله فلولا كانت قرية حرف لولا للتحضيض بمعنى هلا وحرف التحضيض اذا دخل على الماضي يكون للتوبيخ على ترك الفعل اه روح والمعنى فلم يكن اهل قرية آمنت عند نزول العذاب فنفعها في ذلك الوقت الا قوم يونس ١٢ زاهدي ٢٧ه قوله اريد اهلها اشار بذلك الى ان في الكلام مجازا مرسلا من باب تسمية الحال باسم المحل لا مجازا بالحذف ١٢ ٢٨ه قوله عند رؤية الخ قال محي السنة الاكثر على انهم رأوا العذاب بدليل قوله كشفنا عنهم والكشف يكون بعد الوقوع وقال بعضهم رأوا دليل العذاب ١٢ ٢٩ه قوله ولو شاء ربك تسلية للنبي عليه السلام عن حرصه على ايمانهم كلهم وكلهم توكيد لمن وجميعا حال

يتدبرون آيات الله قُلِ لكفار مكة انْظُرُوْا مَاذَا اى الذى فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ من الآيات الدالة
على وحدانية الله تعالى وَمَا تُغْنِي الْاٰيٰتُ وَالنُّذُرُ جمع نذير اى الرسل عَنْ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ۝ فى علم
الله اى ما تنفعهم فَهَلْ يَنْتَظِرُوْنَ بتكذيبك اِلَّا مِثْلَ اَيَّامِ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِهِمْ من الامم
اى مثل وقائعهم من العذاب قُلْ فَانْتَظِرُوْا ذلك اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ۝ ثُمَّ نُنَجِّيْ المضارع
لحكاية الحال الماضية رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا من العذاب كَذٰلِكَ الانجاء حَقًّا عَلَيْنَا نُنْجِ
الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ النبى صلى الله عليه وسلم واصحابه حين تعذيب المشركين قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اى اهل
مكة اِنْ كُنْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْ دِيْنِيْ انه حق فَلَآ اَعْبُدُ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اى غيره
وهو الاصنام لشككم فيه وَلٰكِنْ اَعْبُدُ اللّٰهَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰىكُمْ بقبض ارواحكم وَاُمِرْتُ اَنْ اى بان
اَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ وَقيل لى اَنْ اَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا مائلا اليه وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ
الْمُشْرِكِيْنَ ۝ وَلَا تَدْعُ تعبد مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ اى عبدته وَلَا يَضُرُّكَ ان لم تعبده
فَاِنْ فَعَلْتَ ذلك فرضا فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ يصبك اللّٰهُ بِضُرٍّ كفقر ومرض
فَلَا كَاشِفَ رافع لَهٗٓ اِلَّا هُوَ وَاِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ دافع لِفَضْلِهٖ الذى ارادك به يُصِيْبُ بِهٖ
اى بالخير مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝ قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اى اهل مكة قَدْ جَآءَكُمُ
الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ لان ثواب اهتدائه له وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا
يَضِلُّ عَلَيْهَا لان وبال ضلاله عليها وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ۝ فاجبركم على الهدى وَاتَّبِعْ مَا يُوْحٰٓى
اِلَيْكَ وَاصْبِرْ على الدعوة واذاهم حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ فيهم بامره وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ۝ اعدلهم وقد
صبر حتى حكم على المشركين بالقتال واهل الكتب بالجزية سُوْرَةُ هُوْدٍ مكية الا اقم الصلوة
الآية او الا فلعلك تارك الآية واولٰئك يؤمنون به الآية مائة وثنتان او ثلث و
عشرون آية بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ الٓرٰ الله اعلم بمراده بذلك هذا كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ
بعجيب النظم وبديع المعانى ثُمَّ فُصِّلَتْ بينت بالاحكام والقصص والمواعظ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ
خَبِيْرٍ ۝ اى الله اَلَّا اى بان لَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ اِنَّنِيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ بالعذاب ان كفرتم وَّبَشِيْرٌ ۝ بالثواب
ان آمنتم وَّاَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ من الشرك ثُمَّ تُوْبُوْٓا ارجعوا اِلَيْهِ بالطاعة يُمَتِّعْكُمْ فى
الدنيا مَّتَاعًا حَسَنًا بطيب عيش وسعة رزق اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى هو الموت وَّيُؤْتِ فى الآخرة

ع ١٠ ١١ ١٥

ع ١١ ٦ ١٦

حال من الدين او الوجه

١ه قوله ماذا اى الذى اشارة الى ان ماذا اسم بمعنى ما الذى على ان تكون ما استفهامية مرفوعة على الابتداء والظرف صلة الذى وقال الآخرون فماذا جعل بالتركيب اسما واحدا مغلبا فيه الاستفهام على اسم الاشارة ١٢ ١ه قوله ماذا يحتمل ان يكون تفسير الما واشارة الى زيادة ذا فيكون مفعولا لانظروا ويحتمل ان يكون تفسير الذا فاعلى هذا استفهامية مبتدأ والموصول مع صلته خبره وانظروا على هذا معلق عن العمل ١٢ ك ٢ه قوله وما تغنى الآيات اے المذكورة بقوله ماذا فى السموات والارض ففى الكلام اظهار فى مقام الاضمار والجملة اما حالية من الواو فى قوله انظروا كانه قيل انظروا والحال ان النظر لا ينفعكم واما اعتراضية الخ ابو السعود وفى السمين قوله وما تغنى يجوز فى ما ان تكون استفهامية وهى واقعة فى موقع المصدر اے اى غنى تغنى الآيات ويجوز ان تكون نافية وهذا هو الظاهر ١٢ ج ٣ه قوله ما تنفعهم يشير الى ان ما فى ما تغنى نافية وقيل استفهامية فى موضع النصب ١٢ ك ٤ه قوله ثم ننجى الخ عطف على محذوف دل عليه الا مثل ايام الذين خلوا كانه قيل نهلك الامم ثم ننجى رسلنا ومن آمن بهم ١٢ بيضاوى والكشاف ٥ه قوله كذلك حقا علينا الخ اے مثل ذلك الانجاء ننجى المؤمنين منكم ونهلك المشركين وحقا علينا اعتراض اے وحق ذلك علينا حقا ١٢ مدارك ٦ه قوله انه حق بدل من دينى اى ان كنتم فى شك من حقيقته وصحته ١٢ جمل ٧ه قوله فلا اعبد الذين الخ اے فهذا خلاصة دينى عملا واعتقادا فاعرضوها على العقل الصرف والنظر وانظروا فيها بعين الانصاف لتعلموا صحتها وهى انى لا اعبد ما تخلقونه فتعبدونه ولكن اعبد خالقكم الذى يوجدكم ويتوفاكم وانما خص التوفى بالذكر للتهديد اے لانه وصف مخوف وقد اشار الشارح الى هذا بقوله بقبض ارواحكم وقال البيضاوى فاعرضوها الخ اشار به الى ان ارتباط الجزاء بالشرط بالنظر الى محصل الجزاء وتاويله بما ذكر ١٢ ج ٨ه قوله لشككم فيه اے فى دينى الحق اے فالحامل لكم على عبادة غير الله شككم فى حقية دينى واما انا فليس عندى شك حقيقة فلذلك لا اعبد غير الله فكفرهم بالشك لانه لا يتاتى منهم انكار كون الله حقا ودين الاسلام حقا على سبيل الجزم بذلك لقيام الادلة العقلية القطعية على ذلك ١٢ صادى ٩ه قوله وان يردك بخير لعله ذكر الارادة مع الخير والمس مع الضرر مع تلازم الامرين للتنبيه على ان الخير مراد بالذات وان الضر انما مسهم لا بالقصد الاول ووضع الفضل موضع الضمير للدلالة على انه متفضل بما يريد بهم من الخير ولا استحقاق لهم عليه ولم يستثن لان مراد الله لا يمكن رده بيضاوى وقوله لم يستثن اے مع الارادة كما استثنى مع المس بان يقول فلا راد لفضله الا هو وقوله لان مراد الله الخ اى لان ارادة الله قديمة لا تتغير مس الضر فانه صفة فعل ١٢ جمل ١٠ه قوله قل يا ايها الناس الخ اے لاجل ان تنقطع معذرتهم فهذا نهاية الامر وقوله قد جاءكم الحق وهو الرسول والقرآن وقوله من ربكم يجوز ان يتعلق بجاءكم ومن لابتداء الغاية مجازا ويجوز ان يكون حالا من الحق ١٢ جمل ١١ه قوله فمن اهتدى وقوله فمن ضل يجوز ان تكون من فيهما شرطية والفاء واجبة الدخول وان تكون موصولة والفاء جائزة الدخول ١٢ ج ١٢ه قوله فاجبركم اى اكرهكم يقال اجبره على الامر اذا اكرهه عليه وجبر كذا اذا اصلحه وفى القاموس الجبر خلاف الكسر وجبره على الامر اكرهه كاجبره ملخصا ١٢ ١٣ه قوله واصبر على الدعوة اے دعوتهم اے دعاءك اياهم ١٢ ج ١٤ه قوله اعدلهم فلا يخطئ فى حكمه اصلا واما غيره فتارة يخطئ فى حكمه وتارة يعدل فافعاله سبحانه تعالى دائرة بين الفضل والعدل فاثابته المؤمن بالفضل وتعذيبه العاصى بالعدل ١٢ صادى ١٥ه قوله حتى حكم على المشركين بالقتال اى الجهاد واشار بهذا الى قول ابن عباس نسخت هذه الآية باية القتال ١٢ ج ١٦ه قوله سورة هود مكية سورة مبتدا اخبر عنه بخبرين قوله مكية وقوله مائة الخ وقوله الا اقم الصلوة هذا سبق قلم اذ التلاوة واقم الصلوة بثبوت الواو وهذا قول ابن عباس وقوله او الا الخ هذا قول مقاتل وقوله واولئك الخ معطوف على قوله فلعلك فالمستثنى على قول مقاتل آيتان وعلى قول ابن عباس آية من الجمل وعبارة الزاهدى كلها مكية وهے مائة وثلث وعشرون آية وعن ابى بن كعب رض عن النبى عليه السلام انه قال من قرأ سورة هود اعطى من الاجر عشر حسنات بعدد من صدق بنوح وكذب به وهود وشعيب وصالح ولوط وابراهيم وكان يوم القيمة عند الله تم من السعداء نظم سورة يونس مع سورة هود قد ذكر فى سورة يونس بيان حجة الالوهية وبيان حقية القرآن والرسول وبيان بطلان الكفر ووعيده وذكر فى سورة هود بيان هلاك الكفار ونجاة المؤمنين ووعد المؤمنين ووعيد الكفار ١٢ ١٧ه قوله الر اے هذه السورة الر اى مسماة بهذا الاسم فيكون خبر مبتدأ محذوف او لا محل له من الاعراب مسرود على نمط تعديد الحروف للتحدى والاعجاز وهو الظاهر فى هذه السورة الشريفة اذ على الوجه الاول يكون كتاب خبر فيؤدى الى ان يقع هذه السورة كتاب وليس ذلك بل هے آيات الكتاب الحكيم كما فى سورة يونس ١٢ روح ١٨ه قوله كتب خبر مبتدأ محذوف كما صنع الشارح يدل على ذلك قوله فى آية اخرے ذلك الكتاب ١٢ جمل ١٩ه قوله بالاحكام يشير بتقدير الباء الى ان ان مصدرية اى فصلت او احكمت بالتوحيد وقوله ان استغفروا عطف عليه ١٢ ك۔ ٢٠ه قوله اننى لكم منه لما ذكر شؤن الكتاب ذكر ان من جاء به مرسل من عند الله لتبليغ احكامه وقوله منه فى هذا الضمير يجوز الوجهان احدهما وهو الظاهر ان يعود على الله اے اننى لكم من جهة الله نذير وبشير قال الشيخ فيكون فى موضع الصفة فيتعلق بمحذوف اے كائن من جهته وهذا على ظاهره ليس بجيد لان الصفة لا تتقدم على الموصوف فكيف تجعل صفة لنذير وكانه اراد انه صفة فى الاصل لو تاخر لكن لما تقدم صار حالا والثانى من الوجهين انه يعود الى الكتاب اے نذير لكم من مخالفته وبشير منه لمن آمن وعمل صالحا ١٢ ج ٢١ه قوله وان استغفروا عطف على قوله ان لا تعبدوا والسين والتاء للطلب والمعنى اسالوه الغفران لذنوبكم فيما مضى وقوله ثم توبوا اليه اى فى المستقبل لان شرط التوبة الندم على ما فات والاقلاع فى الحال والعزم على عدم العود فى المستقبل فلا يقال ان الاستغفار هو التوبة بل بينهما التغاير ١٢ صادى ٢٢ه قوله ثم توبوا اے فتعرضوا الرحمة بالطاعة ولا تياسوا من غفرانه بالمعصية ١٢ قاضى بيضاوى عه قوله فرضا جواب عما يقال ان عبادة النبى غير الله مستحيلة فكيف يخاطب بذلك اجاب المفسر بان ذلك على سبيل الفرض والتقدير واجيب ايضا بان الخطاب له والمراد غيره ١٢ صادى عه قوله فلا كاشف له الا هو اى لا دافع ولا مانع له الا الله حقيقة فنسبة النفع او الضر لغير الله باعتبار ان الله اجرى على ايديهم ذلك لا باعتبار انهم الخالقون له فان نسبة ذلك لهم من هذه الحيثية كفر ١٢ صادى سه قوله الله اعلم بمراده بذلك تقدم ان هذا هو الاسلم فى تفسير الحروف المقطعة ١٢ صادى لعه قوله احكمت الخ صفة لكتاب وهو اما من الاحكام اے الاتقان ففعله متعد والمعنى اتقنت آياته لفظا ومعنى فلا يحيط بمعنى آيات القرآن غيره تعالى ولم يوجد تركيب بديع الصنع عديم النظير نظير القرآن او الهمزة للنقل من حكم بضم الكاف بمعنى جعلت حكيمة ١٢ صادى ـه قوله ثم فصلت يحتمل ان ثم لمجرد الاخبار والمعنى اخبرنا الله بان القرآن محكم احسن الكلام مفصل احسن التفصيل كما تقول فلان كريم الاصل ثم كريم الفعل ويحتمل انها للترتيب الزمانى بحسب النزول لانها احكمت اولا حين نزلت جملة واحدة ثم فصلت ثانيا بحسب الوقائع ١٢ صادى

كُلَّ ذِي فَضْلٍ في العمل فَضْلَهُ جزاءه وَإِنْ تَوَلَّوْا فيه حذف احدى التائين اي تعرضوا فَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيرٍ ○ هو يوم القيمة إِلَى اللَّهِ مَرْجِعُكُمْ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ○ ومنه الثواب والعذاب ونزل كما رواه البخاري عن ابن عباس رض فيمن كان يستحيي ان يتخلى او يجامع فيفضي الى السماء وقيل في المنافقين أَلَا إِنَّهُمْ يَثْنُونَ صُدُورَهُمْ لِيَسْتَخْفُوا مِنْهُ اي الله أَلَا حِينَ يَسْتَغْشُونَ ثِيَابَهُمْ يتغطون بها يَعْلَمُ تعالى مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ فلا يغني استخفاؤهم إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ○ اي بما في القلوب وَمَا مِنْ زائدة دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ هي ما دب عليها إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا تكفل به فضلا منه وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا مسكنها في الدنيا او الصلب وَمُسْتَوْدَعَهَا بعد الموت او في الرحم كُلٌّ مما ذكر فِي كِتَابٍ مُبِينٍ ○ بين هو اللوح المحفوظ وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ اولها الاحد وآخرها الجمعة وَكَانَ عَرْشُهُ قبل خلقهما عَلَى الْمَاءِ وهو على متن الريح لِيَبْلُوَكُمْ متعلق بخلق اي خلقهما وما فيهما منافع لكم ومصالح ليختبركم أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا اي اطوع لله وَلَئِنْ قُلْتَ يا محمد لهم إِنَّكُمْ مَبْعُوثُونَ مِنْ بَعْدِ الْمَوْتِ لَيَقُولَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ ما هَذَا القرآن الناطق بالبعث او الذي تقوله إِلَّا سِحْرٌ مُبِينٌ ○ بين وفي قراءة بساحر والمشار اليه النبي صلى الله عليه وسلم وَلَئِنْ أَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ إِلَى مجيء أُمَّةٍ جماعة اوقات مَعْدُودَةٍ لَيَقُولُنَّ استهزاء مَا يَحْبِسُهُ يمنعه من النزول قال تعالى أَلَا يَوْمَ يَأْتِيهِمْ لَيْسَ مَصْرُوفًا مدفوعا عَنْهُمْ وَحَاقَ نزل بِهِمْ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ○ من العذاب وَلَئِنْ أَذَقْنَا الْإِنْسَانَ الكافر مِنَّا رَحْمَةً غنى وصحة ثُمَّ نَزَعْنَاهَا مِنْهُ إِنَّهُ لَيَئُوسٌ قنوط من رحمة الله كَفُورٌ ○ شديد الكفر به وَلَئِنْ أَذَقْنَاهُ نَعْمَاءَ بَعْدَ ضَرَّاءَ فقر وشدة مَسَّتْهُ لَيَقُولَنَّ ذَهَبَ السَّيِّئَاتُ المصائب عَنِّي ولم يتوقع زوالها ولا يشكر عليها إِنَّهُ لَفَرِحٌ بطر فَخُورٌ ○ على الناس بما اوتي إِلَّا لكن الَّذِينَ صَبَرُوا على الضراء وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ في النعماء أُولَئِكَ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ ○ هو الجنة فَلَعَلَّكَ يا محمد تَارِكٌ بَعْضَ مَا يُوحَى إِلَيْكَ فلا تبلغهم اياه لتهاونهم وَضَائِقٌ بِهِ صَدْرُكَ بتلاوته عليهم لاجل أَنْ يَقُولُوا لَوْلَا هلا أُنْزِلَ عَلَيْهِ كَنْزٌ أَوْ جَاءَ مَعَهُ مَلَكٌ يصدقه كما اقترحنا إِنَّمَا أَنْتَ نَذِيرٌ فلا عليك الا البلاغ لا الاتيان بما اقترحوه وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ وَكِيلٌ ○ حفيظ فيجازيهم أَمْ بل أَيَقُولُونَ افْتَرَاهُ اي القرآن قُلْ فَأْتُوا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِثْلِهِ في الفصاحة والبلاغة مُفْتَرَيَاتٍ فانكم عربيون فصحاء مثلي تحداهم بها اولا ثم بسورة وَادْعُوا للمعاونة على ذلك مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ اي

كذا في قراءة حمزة ١٢ — اي طلبا بالمبالغة ١٢ — اي الاتيان ١٢ — اي من الاصنام وغيرها

١ه قوله كل ذي فضل فضله كل مفعول اول وفضله مفعول ثان وقد تقدم للسهيلي خلاف في ذلك والضمير في فضله يجوز ان يعود الى الله تعالى اي يعطي كل صاحب فضل فضله اي يوليه اياه وان يعود الى لفظ كل اي يعطي صاحب فضل وخير فضله لا ينقص منه شيئا اے جزاء عمله وفي تفسير الزاهدي ويؤت كل ذي فضل فضله وبدهد خداوند تعالى مرخداوند زيادت را از زيادت وي يعني آنكه زيادت آرد واز بعد گذاردن فريضه ١٢ ٢ه قوله ومنه الثواب اي من كل شيء ١٢ ج ٣ه قوله ونزل يعني قوله تعالى الا انهم يثنون كما رواه البخاري فيمن كان يستحيي ان يتخلى اے يتغوط او يجامع امرأته اے يصل بفرجه الى السماء فيميلون صدورهم ويغطون رؤسهم وقوله ويثنون بمعنى يميلون من ثنيت الشيء اذا عطفته وطويته وقيل في المنافقين كان بعضهم اذا امر النبي صلى الله عليه وسلم ثنى ظهره وطأطأ رأسه وغطى وجهه كے لا يراه النبي صلى الله عليه وسلم اخرجه ابن جرير عن عبد الله بن شداد بن الهاد ورد بان الآية مكية والمنافقون بالمدينة واجيب بان الاخنس كان منافقا بمكة ١٢ ك ٤ه قوله فيمن كان اے جماعة من المسلمين وقوله ان يتخلى اے يقضي حاجته من البول والغائط وقوله فيفضي بالنصب عطفا على المنصوب قبله والمراد انه يستحيي ان يفضي بفرجه الى جهة السماء في وقت التخلي او الجماع كما ذكره زكريا على البيضاوي ١٢ ٥ه قوله وقيل في المنافقين وفيه نظر اذ الآية مكية والنفاق حدث بالمدينة كما في البيضاوي ١٢ ٦ه قوله يثنون يعني يخفون ما في صدورهم من الشحناء والعداوة من ثنيت الثوب اذا طويته على ما فيه من الاشياء المستورة وفي تفسير الزاهدي معنى الآية بدانيد كه ايشان دوتاه ميكنند سينها وشان را ودوتاكردن سينه عبارة از راز گفتن و پوشيده داشتن از در دل از بهر آنكه چيزے كه يك تاه بود كشاده بود چون دوتاه گردد پوشيده گردد وفي حاشية البيضاوي الثني دوتاكردن ١٢ ٧ه قوله الا حين يستغشون ثيابهم اے يتغطون بها الاستخفاء على ما نقل عن ابن شداد او حين ياوون اے فراشهم ويتدثرون بثيابهم فانما يقع حينئذ حديث النفس عادة وقيل كان رجل من الكفار يدخل بيته ويرخي ستره ويحني ظهره ويتغشى بثوبه ويقول هل يعلم الله ما في قلبي ١٢ ج ٨ه قوله يتغطون بها اشار بهذا الى ان قوله ثيابهم منصوب بنزع الخافض وفي القاموس واستغشى ثوبه وبه تغطى به كى لا يسمع ولا يرى ١٢ ٩ه قوله يعلم تعالى ما يسرون اے فلا يمنع الحجاب والثياب عن جسده الباطن ١٢ ك ١٠ه قوله فلا يغني اے لا ينفع استخفاؤهم بميل الصدور ١٢ ك ١١ه قوله وما من دابة اعلم انه تعالى لما ذكر في الآية الاولى انه يعلم ما يسرون وما يعلنون اردفه بما يدل على كونه عالما بجميع المعلومات لانه لو لم يكن هكذا لما حصلت هذه المهمات من الكبير وفي الخطيب فذكر تعالى ان رزق كل حيوان انما يصل اليه من الله تعالى فلو لم يكن عالما بجميع المعلومات لما حصلت هذه المهمات ١٢ ١٢ه قوله اولها الاحد الخ هذا مشكل جدا اذ لا تعيين الاحد ولا غيره من الايام الا عند وجود الايام بالفعل وفي تلك الحال لم يكن زمان قط فضلا عن تفصيله فضلا عن تخصيص كل يوم باسم والجواب الذي تقدم من ان المراد في قدر ستة ايام لا يدفع هذا الاشكال وانما يدفع الاشكال الآخر وهو انه لم يكن ثمه زمان كذا في الجمل وعبارة روح البيان والمراد في ستة اوقات على ان يكون المراد باليوم يوم الشان وهو الآن وهو الزمان الفرد الغير المنقسم وقدم تحقيقه او في مقدار ستة ايام من ايام الدنيا اولها يوم الاحد وآخرها يوم الجمعة فان الايام في المتعارف زمان كون الشمس فوق الارض ولا يتصور ذلك حين لا ارض ولا سماء او من ايام الآخرة كل يوم كالف سنة مما تعدون على ما نقل عن ابن عباس رض ولعل تخصيص ذلك بالعدد المعين باعتبار اصناف الخلق من الجماد والمعدن والنبات والحيوان والانسان والارواح اقول ومن ههنا اندفع اشكال سليمان الجمل ووجه الاندفاع ظاهر لان تعيين يوم الاحد وغيره من الايام في الدنيا انما يكون عند وجود الايام بالفعل اما مقدار ستة ايام من ايام الدنيا بالحيثية المذكورة فلا استحالة في تعيينه وهذا اطلاع الله سبحانه عن مقدار زمان خلقتها بحسب فهمنا وعلمنا وايضا الله سبحانه قادر بتقدير هذا القدر من الزمان وغيره بدون وجود الايام بالفعل واما تعيين يوم الاحد لابتداء خلقتها ويوم الجمعة لاتمامها فثابت بالحديث اخرجه ابن جرير فلا دخل للقياس فيه بعد ثبوته من الله والرسول ١٢ ١٣ه قوله كان عرشه على الماء اے فوقه يعني ما كان تحته قبل خلق السموات والارض الا الماء وفيه دليل على ان العرش والماء كانا مخلوقين قبل خلق السموات والارض قيل بدأ الخلق ياقوتة خضراء فنظر اليه بالهيبة فصارت ماء ثم خلق ريحا فاقر الماء على متنه ثم وضع عرشه على الماء وفي وقوف العرش على الماء اعظم الاعتبار لاهل الافكار ١٢ ك ١٤ه قوله قبل خلقهما اي قبل خلق السموات والارض على الماء الظاهر كون العرش موضوعا على الماء ويحتمل عدم الحيلولة بينهما ١٢ ك ١٥ه قوله وهو على متن الريح اي الماء كان على ظهرها كذا رواه الحاكم عن سعيد بن جبير عن ابن عباس انه سئل من قوله تعالى وكان عرشه على الماء على اي شيء كان الماء قال على متن الريح ١٢ ك ١٦ه قوله ولئن قلت الخ اللام موطئة للقسم فقد اجتمع في الكلام شرط وقسم والقاعدة ان يحذف جواب المتأخر ويذكر جواب المقدم كما تقدم اليها الاشارة فعلى هذا قوله ليقولن جواب القسم وجواب الشرط محذوف وكذا يقال في قوله ولئن اخرنا الخ وقوله ولئن اذقناه في المواضع الاربعة ١٢ ج ١٧ه قوله ما يحبسه اے اي شيء يمنعه من المجيء ١٢ ابو السعود ١٨ه قوله الا يوم ياتيهم كيوم بدر كما قاله الخطيب وغيره او يوم الآخرة وقوله مدفوعا قال في الزاهدي مصروفا مفعول بمعنى المصدر ونظائره كثيرة ١٢ ١٨ه قوله الا يوم ياتيهم العذاب ليس العذاب مصروفا عنهم ويوم منصوب بمصروفا اے ليس العذاب مصروفا عنهم يوم ياتيهم ١٢ مدارك ١٩ه قوله نعماء قال الواحدي انها انعام يظهر اثره على صاحبه والضراء مضرة يظهر اثرها على صاحبها لانها خرجت مخرج الاحوال الظاهرة نحو حمراء وعوراء وهذا هو الفرق بين النعمة والنعماء والمضرة والضراء ١٢ كبير ٢٠ه قوله ليقولن ذهب السيئات عني ولم يتوقع زوالها ولا يشكر عليها عطف على ليقولن والضمير فيها الى النعمة ١٢ ك ٢١ه قوله فلعلك تارك الخ قال الامام الزاهدي واين استفهام بمعنى نهي است اے لا تترك بعد ما يوحى اليك وبلغ جميع ما انزل اليك ويؤيده الكاشفي حيث قال فلعلك تارك پس شايد كه تو ترك كننده باشي امام ماتريدي رحمه الله ميگويد استفهام بمعنى نهي است يعني ترك مكن نقله في روح البيان وفي التفسير الكبير فان قيل قوله فلعلك كلمة شك فما الفائدة فيها قلنا المراد منها الزجر والعرب تقول للرجل اذا ارادوا ابعاده عن امر لعلك تقدر ان تفعل كذا مع انه لا شك فيه ويقول لولده لو امره لعلك تقصر فيما امرتك به ويريد توكيد الامر فمعناه لا تترك انتهى ١٢ ٢٢ه قوله ان يقولوا الخ فقد قالوا ان كنت صادقا في انك رسول الله الذي تصف بالقدرة على كل شيء وبانك عزيز عنده مع انك فقير فهلا انزل اليك ملكا يشهد لك بالرسالة فتزول الشبهة في امرك ١٢ ج ٢٣ه قوله ام يقولون افتراه ام بمعنى بل والهمزة كما قال الشارح وبل التي في ضمنها للاضراب الانتقالي والهمزة للتوبيخ والانكار والتعجب والضمير المستكن في افتراه للنبي والبارز لما يوحى ١٢ ج ٢٤ه قوله قل فاتوا الخ رد لما قالوه والمعنى انكم عربيون مثلي فاتوا بكلام مثل هذا الكلام الذي جئت به فانكم تقدرون على ذلك بل انتم اقدر مني لممارستكم الاشعار والوقائع ١٢ صاوي ٢٥ه قوله مفتريات صفة اخرى لسور والمعنى فاتوا بعشر سور مماثلة له في البلاغة مختلقات من عند انفسكم ١٢ روح البيان ٢٦ه قوله تحداهم بها اي طلب المعارضة منهم بعشر سور اولا اي بعد ان تحداهم بكل القرآن فالاولية نسبية ١٢ جمل ٢٦ه قوله تحداهم بها اولا اي بعد ان تحداهم بجميع القرآن كما في سورة الاسراء قال تعالى قل لئن اجتمعت الانس والجن على ان ياتوا بمثل هذا القرآن لا ياتون بمثله الآية ثم تحداهم بعشر سور كما هنا ثم بسورة كما في البقرة ويونس فالاسراء قبل هود نزولا ثم هود ثم يونس ثم البقرة ١٢ صاوي ※

١ قوله فالم يستجيبوا لكم الم تكتب بغير نون كما فى خط المصحف اى تكتب لا الف ثم اللام وفيها الميم وهذا فى خصوص هذا الموضع وعبارة شيخ الاسلام لشرح الجزرية وصل فالم يستجيبوا لكم فى هود وما عداه نحو فان لم تفعلوا ولن لم تجيبوا فان لم يستجيبوا لك مقطوع ١٢ جمل ٢ قوله بعلم الله اى فكما ان علمه لا يشابه علم كذلك كلامه لا يشابهه كلام لان الكلام على حسب علم المتكلم فكلما كان المتكلم متسع العلم كان كلامه فصيحا بليغا ولا اوسع من علم الله لانه احاط بكل شئ علما ١٢ صاوى ٣ قوله فهل انتم مسلمون ثابتون على الاسلام راسخون فيه مخلصون اذا تحقق عندكم اعجازه ويجوز ان يكون الكل خطابا للمشركين والضمير فى لم يستجيبوا لكم لمن استطعتم اى فان لم يستجيبوا لكم الى المظاهرة لعجزهم وقد عرفتم من انفسكم القصور عن المعارضة فاعلموا انه نظم لا يعلمه الا الله وانه منزل من عنده وان ما دعاكم اليه من التوحيد حق فهل انتم داخلون فى الاسلام بعد قيام الحجة القاطعة وفى مثل هذا الاستفهام ايجاب بليغ لما فيه من معنى الطلب والتنبيه على قيام الموجب وزوال العذر ١٢ ج ٤ قوله من كان يريد الحيوة الدنيا اختلف فى سبب نزولها فقيل فى اليهود والنصارى وقيل فى المنافقين الذين كانوا يطلبون بغزوهم مع رسول الله صلى الله عليه وسلم الغنائم لانهم كانوا لا يرجون ثواب الآخرة وقيل فى المرائين والحمل على العموم اولى فيندرج فيه الكافر والمنافق والمؤمن الذى ياتى بالطاعات على وجه الرياء والسمعة ١٢ صاوى ٥ قوله نوف اليهم اعمالهم اى نوصل اليهم اجور اعمالهم وافية كاملة من غير بخس فى الدنيا وهو ما يرزقون فيها من الصحة والرزق وهم الكفار او المنافقون ١٢

غيره إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ○ فى انه افتراه فَإِلَّمْ يَسْتَجِيبُوا لَكُمْ اى من دعوتموهم للمعاونة فَاعْلَمُوا خطاب للمشركين أَنَّمَا أُنْزِلَ متلبسا بِعِلْمِ اللّٰهِ وليس افتراء عليه وَأَنْ مخففة اى انه لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ فَهَلْ أَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ○ بعد هذه الحجة القاطعة اى اسلموا مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا بان اصر على الشرك وقيل هى فى المرائين نُوَفِّ إِلَيْهِمْ أَعْمَالَهُمْ اى جزاء ما عملوه من خير كصدقة وصلة رحم فِيهَا بان نوسع عليهم رزقهم وَهُمْ فِيهَا اى الدنيا لَا يُبْخَسُونَ ○ ينقصون شيئا أُولٰئِكَ الَّذِينَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ إِلَّا النَّارُ وَحَبِطَ بطل مَا صَنَعُوا فِيهَا اى الآخرة فلا ثواب لهم وَبَاطِلٌ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ○ أَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ بيان مِنْ رَبِّهِ وهو النبى صلى الله عليه وسلم او المومنون وهى القرآن وَيَتْلُوهُ يتبعه شَاهِدٌ يصدقه مِنْهُ اى من الله وهو جبرئيل وَمِنْ قَبْلِهِ اى القرآن كِتَابُ مُوسٰى التورٰة شاهد له ايضا إِمَامًا وَرَحْمَةً حال كمن ليس كذلك لا أُولٰئِكَ اى من كان على بينة يُؤْمِنُونَ بِهِ اى بالقرآن فلهم الجنة وَمَنْ يَكْفُرْ بِهِ مِنَ الْأَحْزَابِ جميع الكفار فَالنَّارُ مَوْعِدُهُ فَلَا تَكُ فِي مِرْيَةٍ شك مِنْهُ من القرآن إِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ اى اهل مكة لَا يُؤْمِنُونَ ○ وَمَنْ اى لا احد أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا بنسبة الشريك والولد اليه أُولٰئِكَ يُعْرَضُونَ عَلٰى رَبِّهِمْ يوم القيمة فى جملة الخلق وَيَقُولُ الْأَشْهَادُ جمع شاهد وهم الملائكة يشهدون للرسل بالبلاغ وعلى الكفار بالتكذيب هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلٰى رَبِّهِمْ أَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظَّالِمِينَ المشركين الَّذِينَ يَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ دين الاسلام وَيَبْغُونَهَا يطلبون السبيل عِوَجًا معوجة وَهُمْ بِالْآخِرَةِ هُمْ تاكيد كَافِرُونَ ○ أُولٰئِكَ لَمْ يَكُونُوا مُعْجِزِينَ الله فِي الْأَرْضِ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِنْ دُونِ اللّٰهِ اى غيره مِنْ أَوْلِيَاءَ انصار يمنعونهم من عذابه يُضَاعَفُ لَهُمُ الْعَذَابُ باضلالهم غيرهم مَا كَانُوا يَسْتَطِيعُونَ السَّمْعَ للحق وَمَا كَانُوا يُبْصِرُونَ ○ اى لفرط كراهتهم له كانهم لم يستطيعوا ذلك أُولٰئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ لمصيرهم الى النار المؤبدة عليهم وَضَلَّ غاب عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ○ على الله من دعوى الشريك لَا جَرَمَ حقا أَنَّهُمْ فِي الْآخِرَةِ هُمُ الْأَخْسَرُونَ ○ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَأَخْبَتُوا سكنوا واطمانوا وانابوا إِلٰى رَبِّهِمْ أُولٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ○ مَثَلُ صفة الْفَرِيقَيْنِ الكفار والمومنين كَالْأَعْمٰى وَالْأَصَمِّ هذا مثل الكافر وَالْبَصِيرِ وَالسَّمِيعِ هذا مثل المومن هَلْ يَسْتَوِيَانِ مَثَلًا لا أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ○ فيه ادغام التاء فى الاصل فى الذال تتعظون ع ١٦ ٢ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلٰى قَوْمِهِ إِنِّي اى بانى وفى قراءة بالكسر على حذف القول لَكُمْ نَذِيرٌ مُبِينٌ ○ بين الانذار أَنْ اى بان لَا تَعْبُدُوا إِلَّا اللّٰهَ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ ان عبدتم غيره عَذَابَ يَوْمٍ

مدارك ٦ قوله الا النار اى فى مقابلة ما عملوا لانهم استوفوا ما تقتضيه صور اعمالهم الحسنة وبقيت لهم اوزار العزائم السيئة ١٢ ج ٧ قوله وحبط ما صنعوا فيها اى وحبط فى الآخرة ما صنعوه او صنيعهم اى لم يكن لهم ثواب لانهم لم يريدوا به الآخرة انما ارادوا به الدنيا وقد وفى اليهم ما ارادوا ١٢ مدارك ٨ قوله افمن كان على بينة من ربه لما تقدم ذكر اوصاف اهل الدنيا الغافلين عن الآخرة وعاقبة امرهم ذكر اوصاف اهل الآخرة الذين يريدون باعمالهم وجه ربهم ١٢ صاوى ٩ قوله وهو النبى صلى الله عليه وسلم ولا يلائمه اولئك الا ان يكون للتعظيم قوله او المومنون وفى نسخة بالواو العاطفة بدل او الفاصلة ١٢ ك ١٠ قوله يتبعه يشير الى ان قوله يتلوا من التلو وهو التبع لا من التلاوة وقيل من التلاوة كما ذكره فى البيضاوى وتذكير الضمير الراجع الى البينة انما هو بتاويل اى البرهان الذى هو دليل العقل ١٢ ١١ قوله شاهد اختلفوا فى ذلك الشاهد فقال بعضهم انه القرآن وقال بعضهم هو النبى عم وقال بعضهم هو الجبرئيل هو مختار الشارح وقال بعضهم هو الاعجاز ١٢ ١٢ قوله التوراة شاهد له ايضا فالخبر محذوف والجملة حال عن الضمير فى الظرف العائد على الكتاب المنتقل من الخبر المحذوف ١٢ ك ١٣ قوله اماما اى كتابا مؤتما به فى الدين وقوله رحمة اى على المنزل عليهم لانه الوصلة الى الفوز بسعادة الدارين حال من كتاب موسى ١٢ خطيب ١٤ قوله كمن ليس كذلك اشارة الى ان جواب قوله تعالى افمن كان على بينة من ربه محذوف تقديره افمن كان على بينة من ربه كمن ليس كذلك وهو من يريد الحياة الدنيا وزينتها وليس لهم فى الآخرة الا النار. وقوله لا اى ليس مثله بل بينهم تفاوت بعيد وتباين بين ١٢ ١٥ قوله ومن يكفر به وهر كه كافر شود بقرآن ١٢ ١٦ قوله فالنار موعده اى مكان وعده الذى يصير اليه ١٢ ج ١٧ قوله فى مرية منه المرية بالكسر والضم الشك ففيها لغتان اشهرهما الكسر وهى لغة الحجاز وبها قرأ جماهير الناس والضم لغة اسد وتميم ١٢ جمل ١٨ قوله اى لا احد اشار بذلك الى ان الاستفهام انكارى بمعنى النفى وهذا شروع فى ذكر اوصافهم وقد ذكر منها هنا اربعة عشر وصفا اولها قوله ومن اظلم وآخرها قوله لا جرم انهم فى الآخرة هم الاخسرون ١٢ صاوى ١٩ قوله يطلبون السبيل لما كان المذكور سابقا سبيل الله ولا يتصور طلبه معوجة اعاد الضمير على جنس السبيل والمعنى يطلبون سبيلا آخر ١٢ ك ٢٠ قوله معوجة اى منحرفة عن الصواب وقيل يبغون اهلها ان يعوجوا بالردة والبغى الطلب يقال بغيت الشئ اى طلبته ١٢ ك ٢١ قوله لم يكونوا معجزين الله اى مفاتين انفسهم من اخذه لو اراد واذ ذلك فى الارض مع سعتها وان هربوا فيها كل مهرب ١٢ ج ٢٢ قوله من اولياء الخ من زائدة فى اسم كان والمعنى ليس لهم انصار من غير الله يمنعون عذاب الله عنهم ١٢ صاوى ٢٣ قوله خسروا انفسهم الخ اى حيث اشتروا عبادة الآلهة بعبادة الله ١٢ مدارك ٢٤ قوله من دعوى الشرك عبارة ابى السعود من الآلهة وشفاعتها وهى اوضح اذ هى التى تغيب عنهم كما يدل عليه قوله تعالى ويوم يناديهم فيقول اين شركائى الذين كنتم تزعمون ١٢ ج ٢٥ قوله لا جرم حقا اختلف فى لا جرم فمذهب الخليل وسيبويه الى انه اسم مركب مع لا تركيب خمسة عشر ومعناها معنى فعل وهو حق وما بعدها فى موضع الرفع على الفاعلية لتاويله بالفعل ومصدر قائم مقامه وهو حقا على ما ذكره ابو البقاء قوله حقا تفسير له على مذهب الجمهور على مسلك ابى البقاء وقيل لا نافية كما تقدم وجرم فعل معناه حق وان ما فى حيزه فاعله وقيل زائدة وجرم معناه كسب وفاعله مضمر اى كسب لهم عملهم الخسران فى الآخرة من قولهم فلان جارم اهله اى كاسبهم ومنه سمى الذنب جرما لانه كسبه وما بعدها فى موضع نصب باسقاط حرف الجر وقيل هو مركب ايضا كلا رجل وما بعدها خبر ومعناها لا محالة ولا بد وقيل انه على تقدير جار اى فى ان الله وقيل معناها لا صد ولا منع ١٢ ك ٢٦ قوله حقا قال الفراء ان قوله لا جرم بمنزلة قولنا لا بد ولا محالة ثم كثر استعمالها حتى صارت بمنزلة حقا تقول العرب لا جرم انك محسن على معنى حقا انك محسن اه كبير وفى ابى السعود لا جرم فيه ثلاثة اوجه الاول ان لا نافية لما سبق وجرم فعل بمعنى حق وان ما فى حيزه فاعله والمعنى لا ينفعهم ذلك الفعل حق وللنحويين فيه وجوه اخر تركناه خوفا للاطناب ١٢ ٢٧ قوله ان الذين آمنوا لما ذكر الله احوال الكفار وما آل اليه امرهم اتبعهم بذكر المومنين وما آل اليه امرهم ١٢ صاوى ٢٨ قوله سكنوا واطمانوا من الجنة وهو الارض المطمئنة وانابوا بالنون و الموحدة اى رجعوا اليه ١٢ ك ٢٩ قوله كالاعمى والاصم هذا كناية عن كون الله سلبهم الانتفاع بالحق لسبق شقاوتهم فى علم الله والمراد من الاعمى والاصم ذات واحدة اتصفت بهذين الوصفين فانه هو الذى لا يقبل الهدى لقصوره باى وجه كان ومثل ذلك يقال فى نظيره هو البصير والسميع ١٢ صاوى ٣٠ قوله ولقد ارسلنا جرت عادة الله فى كتابه العزيز انه اذا اقام الحجج على الكفار ووبخهم وضرب لهم الامثال يذكر لهم بعض قصص الانبياء المتقدمين وامهم لعلهم يهتدون ١٢ صاوى ٣١ قوله على حذف القول اى تقديره فقال او قائلا اى فقال لقومه انى الخ من ابى السعود والروح ١٢ ٣٢ قوله بين الانذار يشير الى ان المبين ههنا من ابان اللازم ١٢ ك ٣٣ قوله ان لا تعبدوا الخ اى بان لا تعبدوا على ان ان مصدرية والباء متعلقة بارسلنا واليه اشار الشارح بقوله اى بان ولا ناهية اى ارسلناه متلبسا بنهيهم عن الشرك قال فى التاويلات النجمية قال نوح الروح لقوله القلب والنفس والبدن ان لا تعبدوا الدنيا وشهواتها والآخرة ودرجاتها فان عبادة الله مهما كانت معلولة بشئ من الدنيا والآخرة فانه عبد ذلك الشئ لا الله على الحقيقة انتهى ١٢ ٣٤ قوله عذاب يوم اليم المتصف بكونه مولما هو العذاب لا اليوم فنسبة الايلام الى اليوم مجازى يعنى ان اسناد الايلام الى اليوم اسناد الى الظرف كقولك نهاره صائم ١٢ الجمل والروح ٣٥ قوله الا لعنة الله الخ هذا من كلام الله تعالى يقوله لهم يوم القيامة فيطردون بذلك عن الرحمة الحاصلة فى الآخرة وليس المراد انهم يطردون عن رحمة الدنيا ١٢ صاوى ⁂

الیم○ مؤلم فی الدنیا والاٰخرة فقال الملا الذین کفروا من قومه وهم الاشراف ما نرٰک الا بشرا مثلنا
ولا فضل لک علینا وما نرٰک اتبعک الا الذین هم اراذلنا اسافلنا کالحاکة والاساکفة بادی
الرأی بالهمزة وترکه ای ابتداء من غیر تفکر فیک ونصبه علی الظرف ای وقت حدوث اول رأیهم وما نری
لکم علینا من فضل فتستحقون به الاتباع منا بل نظنکم کٰذبین○ فی دعوی الرسالة ادرجوا قومه
معه فی الخطاب قال یٰقوم ارءیتم اخبرونی ان کنت علی بینة بیان من ربی واٰتٰنی رحمة نبوة من
عنده فعمیت خفیت علیکم وفی قراءة بتشدید المیم والبناء للمفعول انلزمکموها انجبرکم علی قبولها
وانتم لها کٰرهون○ لا نقدر علی ذلک ویٰقوم لا اسئلکم علیه علی تبلیغ الرسالة مالا تعطونیه ان اجری
ثوابی الا علی الله وما انا بطارد الذین اٰمنوا کما امرتمونی انهم ملٰقوا ربهم بالبعث فیجازیهم ویاخذ
لهم ممن ظلمهم وطردهم ولٰکنی ارٰکم قوما تجهلون○ عاقبة امرکم ویٰقوم من ینصرنی یمنعنی من الله
ای عذابه ان طردتهم ای لا ناصر لی افلا فهلا تذکرون○ بادغام التاء الثانیة فی الاصل فی الذال
تتعظون ولا اقول لکم عندی خزائن الله ولا انی اعلم الغیب ولا اقول انی ملک بل انا بشر مثلکم
ولا اقول للذین تزدری تحتقر اعینکم لن یؤتیهم الله خیرا الله اعلم بما فی انفسهم قلوبهم انی
اذا ان قلت ذلک لمن الظٰلمین○ قالوا یٰنوح قد جٰدلتنا خاصمتنا فاکثرت جدالنا فاتنا بما
تعدنا به من العذاب ان کنت من الصٰدقین○ فیه قال انما یاتیکم به الله ان شاء تعجیله لکم
فان امره الیه لا الیّ وما انتم بمعجزین○ بفائتین الله ولا ینفعکم نصحی ان اردت ان انصح لکم ان
کان الله یرید ان یغویکم ای اغوائکم وجواب الشرط دل علیه ولا ینفعکم نصحی هو ربکم والیه ترجعون○
قال تعالی ام بل یقولون ای کفار مکة افترٰىه اختلق محمد القراٰن قل ان افتریته فعلیّ اجرامی
ای عقوبته وانا بریء مما تجرمون○ ع من اجرامکم فی نسبة الافتراء الیّ واوحی الی نوح انه لن ع ۳ ۱۱ ۲
یؤمن من قومک الا من قد اٰمن فلا تبتئس تحزن بما کانوا یفعلون○ من الشرک فدعا علیهم
بقوله رب لا تذر الخ فاجاب الله تعالی دعاءه وقال واصنع الفلک السفینة باعیننا بمرأی منا
وحفظنا ووحینا امرنا ولا تخاطبنی فی الذین ظلموا کفروا بترک اهلاکهم انهم مغرقون○ و
یصنع الفلک حکایة حال ماضیة وکلما مر علیه ملا جماعة من قومه سخروا منه استهزءوا به
قال ان تسخروا منا فانا نسخر منکم کما تسخرون○ اذا نجونا وغرقتم فسوف تعلمون من

---

۱ قوله کفروا من قومه الخ اے احتجوا علیه بثلث شبهات ما نراک الا بشرا وما نراک اتبعک الخ وما نرے لکم الخ وقد اجابهم عن هذه الثلثة اجمالا بقوله یا قوم ارأیتم ان کنت علی بینة الخ وتفصیلا بقوله ولا اقول لکم عندی خزائن الله الخ هذا رد للاخیرة وقوله ولا اعلم الغیب رد للثانیة وقوله ولا اقول لکم انی ملک رد للاولے ۱۲ ج ۲ قوله کالحاکة جمع حائک وهو النساج وقوله اساکفة جمع اسکاف وهو صانع النعل ۱۲ سیدے ۳ قوله من غیر تفکر الخ ای ولو تفکروا ما اتبعوک وعلے قراءة الیاء یحتمل ان یکون بادے من البدو بمعنی الظهور والمعنی ظاهر الرأے من غیر تعمق ۱۲ ک ۴ قوله ونصبه علی الظرف اے فحذف المضاف واقیم المضاف الیه مقامه والعامل فیه علی القرائتین اتبعک وجاز ان یعمل ما قبل الا فیما بعدها توسعا فی الظروف من الجمل قال فی التاویلات النجمیة اما الاراذل من اتباع الروح البدن وجوارحه الظاهرة فان الغالب علی الحق ان البدن یقبل دعوة الروح ویستعمل الجوارح باعمال الشریعة ولکن النفس الامارة بالسوء تکون علی کفرها ولا تخلی البدن یستعمل باعمال الشریعة الدینیة الا لغرض فاسد ومصلحة دنیویة کما هو المعتاد لاکثر الخلق انتهی ۱۲ ۵ قوله وادرجوا قومه معه الخ والا فکان المقام ان یقال لک ونظنک وعبارة ابی السعود بل نظنکم کاذبین جمیعا لکون کلامکم واحدا ودعواکم واحدة او ایاک فی دعوے النبوة وایاهم فی تصدیقک ۱۲ ۶ قوله یا قوم هذا خطاب فیه غایة التلطف بهم ۱۲ صاوے ۷ قوله فعمیت اے اخفیت تلک البینة علیکم ۱۲ روح ۸ قوله خفیت فلم تهدکم وتوحید الضمیر لان البینة فی نفسها هی الرحمة او لان خفاءها توجب خفاء النبوة او علی تقدیر فعمیت بعد البینة وحذفها للاختصار او لانه لکل واحدة منها ۱۲ ق ۹ قوله ویاخذ لهم ای یاخذ لهم حسناتهم لمفعول یاخذ محذوف ۱۲ ۱۰ قوله تجهلون اے تتسافهون علی المؤمنین وتدعونهم اراذل او تجهلون لقاء ربکم او انهم خیر منکم ۱۲ مدارک ۱۱ قوله ولا اقول لکم عندی خزائن الله هذا رد لقولهم وما نرے لکم علینا من فضل کالمال وقوله ولا اعلم الغیب معطوف علی عندی خزائن الله اے ولا اقول لکم انی اعلم الغیب کما قال الشارح وهذا رد لقولهم وما نراک اتبعک الا الذین هم اراذلنا بادی الرأے ای فی ظاهر حالهم واول فکرهم وفی الباطن لم یتبعوک فقال لهم انی انما اعول علی الظاهر لانی لا اعلم الغیب فاحکم به وقوله ولا اقول انی ملک رد لقولهم ما نراک الا بشرا مثلنا فکانه قال انا لم ادع الملکیة حتی تقولوا ما نراک الا بشرا مثلنا ۱۲ جمل ۱۲ قوله تزدری اعینکم الازدراء افتعال من زرے علیه اذا عابه قلبت تاؤه دالا لتجانس الزاء فی الجهر ۱۲ ک ۱۲ قوله تزدری اعینکم وهم المؤمنون اے لاجل المؤمنین الذین تزدریهم اعینکم لفقرهم ۱۲ ۱۳ قوله خیرا ای فی الدنیا او فی الآخرة فعسے الله ان یؤتیهم خیر الدارین وقد وقع ۱۲ روح البیان ۱۴ قوله فاکثرت جدالنا اے شرعت فی الجدال فاکثرت او جادلتنا ای اردت جدالنا فاکثرت جدالنا فلا بد من احد هذین التاویلین لیصح العطف ۱۲ ج ۱۵ قوله فیه ای فی الوعد المفهوم من الفعل ۱۲ جمل ۱۶ قوله بفائتین الله بالهرب او بالمدافعة من العذاب ۱۲ ۱۷ قوله نصحی الخ لما کان ذلک مقید الشرط لا مطلقا کان تقدیر الکلام ان کان الله یرید ان یغویکم لا ینفعکم نصحی ان اردت ان انصح لکم هذا علی ما ذکره الزمخشری وشرحه العلامة التفتازانی وجعل البیضاوی الجملة الشرطیة کلها دلیل الجواب والتقدیر ان کان الله یرید ان یغویکم فان اردت ان انصح لکم لا ینفعکم نصحی ولذلک تقول لو قال الرجل انت طالق ان دخلت الدار ان کلمت زیدا ان دخلت ثم کلمت تطلق وعلی هذا فیکون الکلام متضمنا لشرطین احدهما جواب الاخیر وعلی الاول شرطیة واحدة مقیدة وفی تلک المقام کلام طویل وتفصیله فی حاشیة الخفاجی ۱۲ ک ۱۸ قوله وجواب الشرط ای الاول ولم یجعل المذکور جوابا لان مذهب البصریین ان الجواب لا یتقدم علی الشرط وان اجازه الکوفیون یعنی وجواب الشرط الثانی هو الشرط الاول وجوابه والتقدیر ان کان الله یرید ان یغویکم فان اردت ان انصح لکم فلا ینفعکم نصحی وذلک لانه اذا اجتمع فی الکلام شرطان وجواب یجعل الشرط الثانی شرطا فی الاول فلا یقع الجواب الا ان حصل الشرط الثانی ووجد فی الخارج قبل وجود الاول لان الشرط مقدم علی المشروط فی الخارج فلو انعکس الامر بان وجد الاول اولا لم یقع المعلق فلو قال لعبده انت حر ان کلمت زیدا ان دخلت الدار لم یعتق الا اذا وجد دخول الدار قبل وجود کلام زید فلو وجد الکلام اولا لم یعتق وذلک لانه جعل الکلام مشروطا بدخول الدار والشرط مقدم علی المشروط فلو وجد الکلام اولا لم یوجد المعلق علیه لانه کلام مسوق بالدخول ولذلک قال فی متن البهجة شعر وطالق ان کلمت ان دخلت۔ ان اولا بعد اخیر فعلت۔ ۱۲ ج ۱۹ قوله دل علیه الخ اے قوله ان اردت ان انصح لکم شرط حذف جوابه لدلالة ما سبق علیه والتقدیر ان اردت ان انصح لکم لا ینفعکم نصحی وهذه الجملة دالة علی ما حذف من جوابه قوله تعالی ان کان الله یرید ان یغویکم والتقدیر ان کان الله یرید ان یغویکم فان اردت ان انصح لکم لا ینفعکم نصحی هذا ما ذهب الیه البصریون من عدم تقدیم الجزاء علی الشرط واما علی ما ذهب الیه الکوفیون من جوازه فقوله عز وجل ولا ینفعکم نصحی جزاء للشرط الاول والجملة جزاء للشرط الثانی وعلی التقدیرین فالجزاء متعلق بالشرط الاول وتعلقه به معلق بالشرط الثانی ۱۲ ابو السعود ۲۰ قوله اے کفار مکة فعلی هذا تکون هذه الآیة دخیلة فی اثناء قصة نوح ومعترضة بین اجزائها لاجل تنشیط السامع لسماع بقیة القصة واکثر المفسرین علی ان هذه الآیة من جملة قصة نوح کما هو ظاهر السیاق من الجمل وعبارة روح البیان ام یقولون قوم نوح افتراه الضمیر المستتر المرفوع لنوح علیه السلام والبارز للوحی الذے بلغه الیهم وفی ابی السعود ام یقولون افتراه قال ابن عباس رضی الله تعالی عنهما یعنی نوحا علیه الصلوة والسلام انتهے وبالجملة اکثر المفسرین علی ان هذه الآیة من جملة قصة نوح علیه السلام ۱۲ ۲۱ قوله بمرأی منا الخ لیشیر اے ان قوله باعیننا کنایة عن الحفظ والرؤیة کما ان بسط الله کنایة عن الجود والا فهو سبحانه منزه عن الجارحة وهو فی محل الحال اے متلبسا باعیننا ۱۲ ک ۲۱ قوله بمرأے منا وحفظنا لیشیر اے ان العین لیست من الآلات التی یستعمل علی مباشرة العمل بل هی سبب لحفظ الشیٔ فی معنی محفوظا وقال الکاشفی باعیننا بنگاه داشتن ما ۱۲ ۲۲ قوله ولا تخاطبنی فی الذین ظلموا الخ فی وقت التحریر شبهة فی قلبی وهو ان نوحا علیه السلام دعا رب لا تذر علی الارض الخ وقال الله تعالی ولا تخاطبنی فی الذین ظلموا حکایة عنه ففهم من هذه الآیة ان نوحا علیه السلام خاطب الله فی نجاتهم فرایت فی تفسیر الکبیر جوابه وهو هذا اما قوله ولا تخاطبنی فی الذین ظلموا انهم مغرقون ففیه وجوه الاول یعنی لا تطلب منی تاخیر العذاب عنهم فانی قد حکمت علیهم بهذا الحکم فلما علم نوح علیه السلام ذلک دعا علیهم بعد ذلک وقال رب لا تذر علی الارض من الکافرین دیارا الثانی ولا تخاطبنی فی تعجیل العقاب علی الذین ظلموا فانی لما قضیت انزال ذلک العذاب فی وقت معین کان تعجیله ممتنعا الثالث المراد بالذین ظلموا امرأته وابنه کنعان واختار صاحب روح البیان جواب الاخیر ۱۲ ۲۳ قوله حکایة حال الماضیة اے فی ذلک الوقت کان یصدق علیه انه یصنع الفلک ۱۲ خطیب ۲۴ قوله استهزؤا به اے بعمله السفینة فانه کان یعملها فی بریة بعیدة من الماء .... فکانوا یضحکون منه ویقولون له صرت نجارا بعد ما کنت نبیا واما استهزاؤهم فاما لکونهم لا یعرفون السفینة ولا الانتفاع بها او لکونهم یعرفونها غیر انهم تعجبوا من صنعه فی ارض لا ماء بها ۱۲ صاوے ۲۵ قوله فانا نسخر منکم اے انتم محل السخریة والاستهزاء لان من کان علی امر باطل فهو احق بالاستهزاء والسخریة ولا حاجة لکون الکلام من باب المشاکلة ۱۲ صاوے

موصولة مفعول العلم يأتيه عذاب يخزيه ويحل ينزل عليه عذاب مقيم ○ دائم حتى غاية للصنع إذا جاء أمرنا باهلاكهم وفار التنور للخباز بالماء وكان ذلك علامة لنوح قلنا احمل فيها في السفينة من كل زوجين اي ذكر وانثى اي من كل انواعهما اثنين ذكرا وانثى وهو مفعول وفي القصة ان الله حشر لنوح السباع والطير وغيرهما فجعل يضرب بيديه في كل نوع فتقع يده اليمنى على الذكر واليسرى على الانثى فيحملهما في السفينة وأهلك اي زوجته واولاده الا من سبق عليه القول اي منهم بالاهلاك وهو زوجته وولده كنعان بخلاف سام وحام ويافث فحملهم وزوجاتهم ثلثة ومن آمن وما آمن معه الا قليل ○ قيل كانوا ستة رجال ونساءهم وقيل جميع من كان في السفينة ثمانون نصفهم رجال ونصفهم نساء وقال نوح اركبوا فيها بسم الله مجرىها ومرسىها بفتح الميمين وضمهما مصدران اي جريها ورسوها اي منتهى سيرها ان ربي لغفور رحيم ○ حيث لم يهلكنا وهي تجري بهم في موج كالجبال في الارتفاع والعظم ونادى نوح ابنه كنعان وكان في معزل عن السفينة يبني اركب معنا ولا تكن مع الكفرين ○ قال ساوي الى جبل يعصمني يمنعني من الماء قال لا عاصم اليوم من امر الله عذابه الا لكن من رحم الله فهو المعصوم قال تعالى وحال بينهما الموج فكان من المغرقين ○ وقيل يارض ابلعي ماءك الذي نبع منك فشربته دون ما نزل من السماء فصار انهارا وبحارا ويسماء اقلعي امسكي عن المطر فامسكت وغيض نقص الماء وقضي الامر تم امر هلاك قوم نوح واستوت وقفت السفينة على الجودي جبل بالجزيرة بقرب الموصل وقيل بعدا هلاكا للقوم الظلمين ○ الكفرين ونادى نوح ربه فقال رب ان ابني كنعان من اهلي وقد وعدتني بنجاتهم وان وعدك الحق الذي لا خلف فيه وانت احكم الحكمين ○ اعلمهم واعدلهم قال تعالى ينوح انه ليس من اهلك الناجين او من اهل دينك انه سؤالك اياي بنجاته عمل غير صالح فانه كافر ولا نجاة للكفرين وفي قراءة بكسر ميم عمل فعل ونصب غير فالضمير لابنه فلا تسئلن بالتخفيف والتشديد ما ليس لك به علم من انجاء ابنك اني اعظك ان تكون من الجهلين ○ بسؤالك ما لم تعلم قال رب اني اعوذ بك من ان اسئلك ما ليس لي به علم والا تغفر لي ما فرط مني وترحمني اكن من الخسرين ○ قيل ينوح اهبط انزل من السفينة بسلم بسلامة او بتحية منا وبركت خيرات عليك وعلى امم ممن معك في السفينة اي من اولادهم وذريتهم وهم المؤمنون

سله قوله يخزيه اے يهينه ويذله وصف العذاب بالاخزاء لما في الاستهزاء والسخرية من لحوق الخزي والعار عادة ١٢ روح ٥٢ قوله غاية للصنع اے يحتمل ان يكون حتى جارة متعلقة بيصنع فاذا ليست بشرطية بل مجرور اوالمعنى يصنع الفلك الى ان جاء وقت الوعد ويحتمل ان يكون ابتدائية دخلت على جزاء الشرطية لا محل لها من الاعراب وهي غاية ايضا ١٢ ك ٥٣ قوله للخباز يعني ليس المراد به وجه الارض كما قيل وكان في الكوفة في موضع مسجد يسمى غار وقالا ان الغرق كان منه ١٢ ك ٥٤ قوله علامة لنوح روي انه قيل لنوح اذا رايت الماء يفور من التنور فاركب ومن معك في السفينة فلما نبع الماء اخبرته امرأته وقيل كان تنور آدم وكان من حجارة من ابي السعود واختلفوا في مكان التنور فقيل كان في الكوفة في موضع مسجدها عن يمين الداخل مما يلي الكندية وكان عمل السفينة في ذلك الموضع وفي القاموس الفاروق مسجد الكوفة لان الغرق كان فيه وقيل في الهند وقيل في موضع بالشام يقال له عين وردة وقيل التنور وجه الارض ١٢ روح البيان ٥٥ قوله في السفينة يعني تانيث الضمير العائد الى الفلك وهو مذكر لكونه في معنى السفينة ١٢ ك ٥٦ قوله اے ذكر وانثى الخ تفسير للزوجين المرء والمرءة ههنا والزوجان كل اثنين لا يستغني احدهما عن الآخر يقال لكل منهما زوج يقال زوج جفت زوج نقل ١٢ ك ٥٧ قوله اے من كل الخ اے من كل اصناف الزوجين ١٢ ك ٥٨ قوله وهو مفعول اي مفعول احمل واثنين صفة مؤكدة له وزيادة بيان كقوله تعالى لا تتخذوا الهين اثنين والزوجان عبارة عن كل اثنين لا يستغني احدهما عن الآخر ويقال لكل واحد منهما زوج ١٢ روح ٥٩ قوله في السفينة وكانت السفينة ثلثة طبقات السفلى للوحوش والوسطى للطعام والغراب والعليا له لمن آمن وقيل كان في اعلاها الطير وفي وسطها الانس ١٢ ك ١٠ قوله واهلك اے واحمل اهلك قوله ومن آمن اے واحمل من آمن وقوله اے زوجتك اے التي اسلمت اذ كان له زوجتان احدهما آمنت فحملها والاخرى لم تؤمن فتركها فغرقت كما يعلم من كلامه ١٢ ج ١١ قوله واهلك عطف على زوجين والمراد امرأته المؤمنة فانه كان له امرأتان احداهما مؤمنة والاخرى كافرة وهي ام كنعان وبنوه نساؤهم اه روح هكذا في ابي السعود بادنى تغير ١٢ ١٢ قوله وهو زوجته واسمها واعلة ١٢ ١٣ قوله ثمانون روي ذلك ابن جرير عن ابن عباس وقال ابن اسحاق كانوا عشرة نوح وبنوه وستة اناس ممن كان آمن به سواهم وازواجهم جميعا ١٢ ك ١٤ قوله بسم الله متعلق باركبوا حال من فاعله اے اركبوا مسلمين الله تعالى او قائلين باسم الله ابو السعود وقال في الجمل بسم الله خبر مقدم وقوله مجريها ومرسيها مبتدأ مؤخر ١٢ ١٥ قوله اي جريها الخ هذا تفسير يناسب الفتح واما الضم فيقال في تفسيره اے اجراؤها وارساؤها جمل ويؤيده قول الخطيب وقرأ حفص وحمزة والكسائي بنصب الميم من جرت ورست اي جريها ورسوها وهما مصدران والباقون بضم الميم من اجريت وارسيت اے بسم الله اجراؤها وارساؤها وعلى هذه القراءة الاخيرة اكثر المفسرين ١٢ ١٦ قوله رسوها بضمتين مع تشديد الواو ونظرا لكونه من باب سما ومصدره سموا وفيه لغة اخرى ايضا وقوله اے منتهى سيرها تفسير للرسو ١٢ ١٧ قوله اے منتهى سيرها الخ تفسير للرسو وهما مرفوعان على الابتداء وبسم الله خبره مقدم والجملة منقطعة عما قبلها لاختلافهما خبرا وطلبا ويحتمل ان يكون الجملة حالا مقدرة من الواو والباء والعائد مقدر اے معكم وبكم ويحتمل ان يكون قوله بسم الله حالا بتقدير القول وهو العامل في مجريها ومرسيها وهما ظرفا زمان اي اركبوا قائلين بسم الله وقت اجرائها ١٢ ك ١٨ قوله تجري بهم متعلق بمحذوف دل عليه الامر بالركوب اے فركبوا فيها مسمين وهي تجري ملتبسة بهم كما في ابي السعود ١٢ ١٩ قوله ونادى نوح اے قبل سير السفينة ابنه كنعان وكان من صلبه على المعتمد وقوله وكان في معزل اے لم يركب السفينة مع نوح ١٢ ج ٢٠ قوله عن السفينة او عن ابيه واخوته وقيل كان في معزل من الكفار انفرد عنهم المعزل اسم مكان من عزله عنه اذا ابعده قال كنت بمعزل عن كذا اے بموضع قد عزل عنه ١٢ ك ٢١ قوله لكن الخ لما لم يصح استثناء من رحمه الله تعالى وهو المعصوم عن العاصم اشار الى دفعه بقوله الى انه استثناء منقطع وقد يجعل الاستثناء متصلا بان يؤخذ العاصم بمعنى ذا عصمة فيعم المفعول ايضا وقيل ان فاعلا قد يجيء بمعنى مفعول نحو ماء دافق وقيل ان يكون المراد بمن رحم هو الله تعالى بان يرجع الضمير المرفوع الى الموصول ١٢ ك ٢٢ قوله ابلعي اے انشفي فان البلع حقيقة ادخال الطعام في الحلق بعمل الجاذبة فهو استعارة لغور الماء في الارض ١٢ روح ٢٣ قوله فصار انهارا فهذه البحور التي على وجه الارض منها واما البحر المحيط فغير ذلك بل هو جزء عن الارض حين خلق الله الارض ١٢ زبدة كما في روح البيان ٢٤ قوله فصار انهارا الخ ولا يقتضي ذلك عدم الانهار والبحار قبل ذلك مطلقا ١٢ ٢٥ قوله للقوم الظالمين اے فهلكوا جميعا حتى البهائم والطيور والاطفال على القول بانهم لم يعقوا ولا يسئل عما يفعل وهذا الغرق عقوبة للمكلفين لا غيرهم وقال بعضهم هذه الآية ابلغ آية في القرآن لاحتوائها على احد وعشرين نوعا من انواع البديع والحال ان كلماتها تسعة عشر وخوطبت الارض اولا بالبلع لان الماء نبع منها اولا قبل ان تمطر السماء ١٢ صاوي ٢٦ قوله ونادى نوح ربه الظاهر ان هذا النداء كان قبل سيرها لانه سؤال في نجاة ابنه ولا معنى للسؤال الا عند امكان النجاة وقوله فقال عطف تفسير او تفصيل اذ القول المذكور هو عين النداء فهو مرتبط في المعنى بقوله ونادى نوح ربه ١٢ ج ٢٧ قوله سؤالك الخ اعترض بعضهم على هذا التفسير بانه يقتضي ان نوحا اخطأ في سؤاله والخطأ لا يليق به فلذلك جمهور المفسرين على تفسير الضمير بابنه وفي حمل الفعل عليه ما في قولك زيد عدل حمل اقول لكن اجاب الامام الرازي بانه لما دلت الدلائل الكثيرة على وجوب تنزيه الله تعالى الانبياء عليهم السلام من المعاصي وجب حمل هذه الوجوه المذكورة على ترك الافضل والاكمل ملخصا ١٢ كبير ٢٨ قوله بكسر ميم الخ اے قرأ الكسائي بكسر الميم ونصب اللام بغير تنوين وقوله فعل اي لا مصدر وقوله ونصب غيرا اے نصب الراء في غير من الخطيب وغيره ١٢ ٢٩ قوله ونصب غيرا اے على المفعولية لعمل فالضمير لابنه اے عمل عملا غير صالح ١٢ ك ٣٠ قوله بالتخفيف والتشديد اے تشديد النون يعني مع فتح اللام قبلها وهذه قراءة نافع وابن كثير وابن عامر والباقون بسكون اللام وتخفيف النون واثبت الياء بعد النون في الوصل دون الوقف ورش وابو عمرو وحذفها الباقون وقفا ووصلا ١٢ الخطيب ٣١ قوله اني اعظك ان تكون من الجاهلين هذا العتاب فيه رفق وتلطف والمعنى كان الله يقول له ان مقامك عظيم فشانك ان لا تسئل ولا تشفع الا فيمن يرجى فيه النجاة واما فيمن تجهل قبول الشفاعة فيه فلا يليق منك ان تقدم على السؤال فيه ١٢ صاوي ٣٢ قوله والا الخ مركب من ان ولا ثم ادغم احدهما في الاخر اے وان لم تغفر لي ما صدر مني من السؤال المذكور ١٢ روح ٣٣ قوله بسلامة اشارة الى ان السلام بمعنى السلامة وقوله او بتحية اشارة الى انه يجوز ايضا ان يكون السلام سلام تحية اے بسلام وتحية منا عليك كما قال سلام على نوح في العالمين فالسلام بمعنى التسليم والاول اوجه لان المقام مقام النجاة من الغرق ١٢ روح البيان ٣٤ قوله ممن معك الخ بيان للامم وقيل على امم هم الذين معك ومن بيانية ورد بانه لو اريد هذا لكفى وعلى من معك ١٢ كمالين ٣٥ قوله ثلثة وعلى هذا لم يكن في السفينة الا ثمانية نفر وروي ذلك عن قتادة وابن جريج اخرج ابن جريج قال حدثت ان نوحا حمل معه بنيه الثلثة وثلث نسوة لبنيه واصاب حام زوجته في السفينة فدعا ان يغير نطفته فجاءت بالسودان انتهى ولكن يابى عن ذلك ظاهر القرآن فان عطف قوله ومن آمن على اهلك يدل على تغايره لاهله والسبعة كانوا من اهله وقيل كانوا ستة رجال ونساءهم

١ه قوله بالرفع على الابتداء على انه منعوت بنعت محذوف وهي من معك وخبره سنمتعهم ويجوز ان يكون سنمتعهم صفة له والخبر محذوف تقديره وممن معك امم سنمتعهم وهم الكفار من ذرية من معه ١٢ ك ٢ه قوله تلك مبتدأ اخبر عنه باخبار ثلثة من انباء الغيب ونوحيها اليك وما كنت تعلمها ١٢ ج ٣ه قوله اخبار ما غاب عنك الخ فانه لتقادم عهده لم يبق علمها الا عند الله ١٢ ك ٤ه قوله ما كنت تعلمها الخ اي تفصيلا والا فقصة نوح كانت مشهورة عند كل القرون لكن اجمالا ١٢ جمل ٥ه قوله فاصبر هذا هو المقصود من ذكر قصة نوح ع فالمقصود منها تسلية النبي صلى الله عليه وسلم اي فتسل ولا تحزن على عدم ايمان المشركين ولا تنزعج من اذاهم ١٢ ج وصاوي ٦ه قوله ارسلنا اي عاد لتشير بهذا الى ان قوله الى عاد متعلق بفعل مضمر معطوف على قوله تعالى ارسلنا في قصة نوح ع فيكون من عطف الجملة على الجملة لا من عطف المفردات ١٢ ٧ه قوله من القبيلة اي الاخوة باعتبار كونه واحدا منهم وهودا عطف بيان لاخاهم ١٢ ك ٨ه قوله هودا اخر هود والانه متاخر عن نوح في الزمن اذ هو من اولاد سام بن نوح وبين هود ونوح ثمانمائة سنة وعاد اسم قبيلة تنسب الى ابيها عاد من ذرية سام بن نوح وهود ينسب له لانه من تلك القبيلة لان عاد بن عوص بن ارم بن سام بن نوح وهود بن عبد الله بن رباح بن خلود بن عاد وعاش هود اربعمائة سنة واربعا وستين سنة ١٢ صاوي ٩ه قوله غيره مرفوع صفة على محل الجار والمجرور وقرئ بالجر صفة على اللفظ ١٢ ك ١٠ه قوله لا اسئلكم عليه اجرا اي ليس مقصودي من تبليغ التوحيد والاحكام لكم ان تعطوني اجرا على ذلك من مال او غيره والمقصود من ذلك الخطاب ازاحة قلوبهم واللطف بهم عسى ان يقبلوا ما جاء بقلب سليم وعبر هنا باجرا وفي قصة نوح بمالا تفننا ١٢ صاوي ١١ه قوله عليه اجرا خاطب بهذا كل نبي قومه ازاحة لما عسى ان تتوهموه وامحاضا للنصيحة فانها ما دامت مشوبة بالمطامع فهي بمعزل عن التاثير ١٢ ابو السعود ١٢ه قوله قالوا يا هود اي قالوا ذلك استهزاء وتكبرا وعنادا ١٢ ج ١٣ه قوله عن قولك اي صادرين عن قولك حال من الضمير في تاركي ١٢ جمل ١٤ه قوله لقولك اي لاجله ليشير الى ان عن في قوله تعالى عن قولك تعليلية كهي في قوله تعالى الا عن موعدة اي الا لاجل موعدة والمعنى وما نحن بتاركي آلهتنا لقولك فيتعلق بنفس تاركي وقد اشار الى التعليل ابن عطية هذا ملخص من الجمل والمختار ما نقلت فيه ١٢ جمل ١٤ه قوله اي لقولك لما لم يصح صلة ترك بعن جعله بمعنى اللام وقال الزمخشري انه حال من الضمير في تاركي اي صادرين عن قولك ١٢ ك ١٥ه قوله ما نقول في شانك اشار الى ان الاستثناء مفرغ وانما بعد الا مفعول القول قبله اذ المراد ان نقول الا هذا اللفظ ١٢ ج ١٦ه قوله الا اعتراك اي اصابك من عراه يعروه اذا اصابه والباء في بسوء للتعدية ١٢ ك ١٧ه قوله فخبلك بالخاء المعجمة وخفة الموحدة اي جعلك مجنونا بسبك اياها الضمير اي البعض والتانيث مكسوب من المضاف اليه او لالهتنا فانت تهذي بكسر الذال المعجمة من الهذيان وهو كلام اصحاب البرسام ١٢ ك ١٨ه قوله فانت تهذي اي تتكلم بالهذيان ١٢ ١٩ه قوله لا تنظرون هذا من معجزاته الباهرة لان الرجل الواحد اذا اقبل على القوم العظام وقال لهم بالغوا في عداوتي وفي ايذائي ولا تؤجلوني فانه لا يقول هذا الا اذا كان واثقا من الله بانه يحفظه ويصونه عن كيد الاعداء وهذا هو المراد بقوله اني توكلت على الله اي اعتمادي على الله ربي وربكم ١٢ ج ٢٠ه قوله ان ربي على صراط مستقيم اي ان ربي على الحق لا يعدل عنه او ان ربي يدل على صراط مستقيم ١٢ مدارك ٢٠ه قوله ان ربي على صراط مستقيم وفي التاويلات النجمية ما من دابة تدب في طلب الخير والشر الا هو اخذ بناصيتها يجرها الى الخير والشر وهي في قبضة قدرته مذللة له ان ربي على صراط مستقيم يدل طالبيه به عليه يقول من طلبه فليطلبه على صراط مستقيم الشريعة على اقدام الطريقة فانه يصل عليه بالحقيقة وايضا يعني الصراط المستقيم هو الذي ينتهي اليه لا الى غيره كقوله وان الى ربك المنتهى ١٢ ٢١ه قوله فان تولوا الخ شرط حذف جوابه لدلالة قوله فقد ابلغتكم الخ عليه والتقدير فلا عذر لكم ولا مواخذة علي فقد ابلغتكم ١٢ صاوي ٢٢ه قوله ويستخلف ربي الخ هذا وعيد شديد مترتب على اعراضهم والمعنى فان تعرضوا عن الايمان فلا مواخذة علي بل يقبلني ربي ويهلككم ويستخلف غيركم ولا تضرونه شيئا باعراضكم بل ما ضرر الا انفسكم ١٢ صاوي ٢٣ه قوله والذين آمنوا معه وكانوا اربعة آلاف قوله برحمة منا اي بفضل منا لا بعملهم او بالايمان الذي انعمنا عليهم ١٢ مدارك ٢٤ه قوله اشارة الى آثارهم ولذلك انث اسم الاشارة وفي الكلام حذف اما قبل المبتدأ اي اصحاب تلك الآثار عاد واما قبل الخبر اي تلك الآثار آثار عاد ١٢ ك ٢٥ه قوله فسيحوا في الارض من السياحة اي سيروا فيها وانظروا اليها واعتبروا ثم وصف احوالهم استينافا ١٢ ك ٢٦ه قوله جحدوا شروع في حكاية بعض قبائحهم كما اشار له الشارح بقوله ثم وصف احوالهم فقال جحدوا الآية ١٢ ج ٢٧ه قوله وعصوا رسله قال في انسان العيون كل نبي من الانبياء كان اذا كذبه قومه خرج من بين اظهرهم واتى مكة يعبد الله تعالى حتى يموت وجاء ان ما بين الركن اليماني والركن الاسود روضة من رياض الجنة وان قبر هود وشعيب وصالح واسماعيل عليهم السلام في تلك البقعة ١٢ ٢٨ه قوله لان من عصى رسولا الخ جواب عما يقال لم جمع الرسل مع انهم عصوا رسولا واحدا وهو هود ١٢ صاوي ٢٩ه قوله واتبعوا اي جميعهم او السفلة والرؤساء متبوعون بالاولى لعنة اي لسان الانبياء فما جاء نبي بعدهم الا لعنهم ١٢ ج ٣٠ه قوله جحدوا ربهم انما فسره بذلك لان الكفر الذي هو ضد الايمان يتعدى بالباء لا بنفسه ١٢ ك ٣١ه قوله الا بعدا تكرار الا مع النداء على كفرهم والدعاء عليهم تهويل لامرهم وبعث على الاعتبار بهم والحذر من مثل حالهم والدعاء ببعد البعد بعد هلاكهم وهو دعاء بالهلاك للدلالة على انهم كانوا مستاهلين له ١٢ تفسير مدارك ٣٢ه قوله قوم هود عطف بيان لعاد وفيه فائدة لان العاد عادان الاولى القديمة التي هو قوم هود والقصة فيهم والاخرى عاد ارم تفسير مدارك ومثله في البيضاوي وابي السعود والكبير ايضا ١٢ ٣٣ه قوله والى ثمود اخاهم صالحا عطف على ما سبق من قوله تعالى والى عاد اخاهم هودا وثمود قبيلة من العرب سموا باسم ابيهم الاكبر ثمود بن عابر بن ارم بن سام وصالح ع هو ابن عبيد ابن جادر بن ثمود وهذا في تفسير ابي السعود واما في روح البيان فقال صالح هو ابن عبيد بن آسف بن ماسخ بن عبيد بن جادر بن ثمود ١٢ ٣٤ه قوله ابتدأ خلقكم الخ اشار به الى ان من لابتداء الغاية باعتبار الاصل لانه خلقكم من آدم وآدم من الارض وقيل من بمعنى في ١٢ جمل ٣٥ه قوله بخلق ابيكم الخ اي وبخلق مواد النطف منها ايضا ١٢ بيضاوي ف قوله الا ان عادا الخ بيان لسبب اتباعهم باللعنتين وقوله الا بعدا الخ المراد منه تحقيرهم. وفي الخازن فان قلت اللعنة معناها الابعاد والهلاك فما الفائدة في قوله الا بعدا لعاد فان الثاني هو الاول بعينه قلت الفائدة فيه ان التكرير بعبارتين مختلفتين يدل على نهاية التاكيد وانهم كانوا مستحقين له ١٢ جمل

وامم بالرفع ممن معك سنمتعهم في الدنيا ثم يمسهم منا عذاب اليم ○ في الاخرة وهم الكفار
تلك اي هذه الايات المتضمنة قصة نوح من انباء الغيب اخبار ما غاب عنك نوحيها اليك يا محمد
ما كنت تعلمها انت ولا قومك من قبل هذا القران فاصبر على التبليغ واذى قومك كما صبر نوح
ان العاقبة المحمودة للمتقين ○ وارسلنا الى عاد اخاهم من القبيلة هودا قال يقوم اعبدوا الله
وحدوه ما لكم من زائدة اله غيره ان ما انتم في عبادتكم الاوثان الا مفترون ○ كاذبون على الله
يقوم لا اسئلكم عليه على التوحيد اجرا ان ما اجري الا على الذي فطرني خلقني افلا تعقلون ○ و
يقوم استغفروا ربكم من الشرك ثم توبوا ارجعوا اليه بالطاعة يرسل السماء المطر وكانوا قد منعوه
عليكم مدرارا كثير الدر ويزدكم قوة الى مع قوتكم بالمال والولد ولا تتولوا مجرمين ○ مشركين
قالوا يهود ما جئتنا ببينة برهان على قولك وما نحن بتاركي الهتنا عن قولك اي لقولك وما نحن لك
بمؤمنين ○ ان ما نقول في شانك الا اعترىك اصابك بعض الهتنا بسوء فخبلك لسبك اياها
فانت تهذي قال اني اشهد الله علي واشهدوا اني بريء مما تشركون ○ به من دونه فكيدوني
احتالوا في هلاكي جميعا انتم واوثانكم ثم لا تنظرون ○ تمهلون اني توكلت على الله ربي وربكم ما من زائدة
دابة نسمة تدب على الارض الا هو اخذ بناصيتها اي مالكها وقاهرها فلا نفع ولا ضرر الا باذنه و
خص الناصية بالذكر لان من اخذ بناصيته يكون في غاية الذل ان ربي على صراط مستقيم ○ اي
طريق الحق والعدل فان تولوا فيه حذف احدى التائين اي تعرضوا فقد ابلغتكم ما ارسلت به اليكم
ويستخلف ربي قوما غيركم ولا تضرونه شيئا باشراككم ان ربي على كل شيء حفيظ ○ رقيب ولما
جاء امرنا عذابنا نجينا هودا والذين امنوا معه برحمة هداية منا ونجينهم من عذاب غليظ ○
شديد وتلك عاد اشارة الى اثارهم اي فسيحوا في الارض وانظروا اليها ثم وصف احوالهم فقال
جحدوا بايت ربهم وعصوا رسله جمع لان من عصى رسولا عصى جميع الرسل لاشتراكهم في اصل ما جاءوا
به وهو التوحيد واتبعوا اي السفلة امر كل جبار عنيد ○ معاند معارض للحق من رؤسائهم واتبعوا
في هذه الدنيا لعنة من الناس ويوم القيمة لعنة على رءوس الخلائق الا ان عادا كفروا جحدوا ربهم الا
بعدا من رحمة الله لعاد قوم هود ○ وارسلنا الى ثمود اخاهم من القبيلة صلحا قال يقوم اعبدوا
الله وحدوه ما لكم من اله غيره هو انشاكم ابتدأ خلقكم من الارض بخلق ابيكم ادم منها

وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيْهَا جعلكم عمارا تسكنون بها فَاسْتَغْفِرُوْهُ من الشرك ثُمَّ تُوْبُوْۤا ارجعوا اِلَيْهِ بالطاعة اِنَّ
رَبِّىْ قَرِيْبٌ من خلقه بعلمه مُّجِيْبٌ لمن ساله قَالُوْا يٰصٰلِحُ قَدْ كُنْتَ فِيْنَا مَرْجُوًّا نرجو ان تكون سيدا
قَبْلَ هٰذَآ الذى صدر منك اَتَنْهٰنَاۤ اَنْ نَّعْبُدَ مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا من الاوثان وَاِنَّنَا لَفِىْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَاۤ
اِلَيْهِ من التوحيد مُرِيْبٍ موقع فى الريب قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ بيان مِّنْ رَّبِّىْ وَاٰتٰىنِىْ مِنْهُ
رَحْمَةً نبوة فَمَنْ يَّنْصُرُنِىْ يمنعنى مِنَ اللّٰهِ اى عذابه اِنْ عَصَيْتُهٗ فَمَا تَزِيْدُوْنَنِىْ بامركم لى بذلك غَيْرَ
تَخْسِيْرٍ تضليل وَيٰقَوْمِ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً حال عاملها الاشارة فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِىْۤ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا
تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ عقر فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ قَرِيْبٌ ان عقرتموها فَعَقَرُوْهَا عقرها قدار بامرهم فَقَالَ صالح
تَمَتَّعُوْا عيشوا فِىْ دَارِكُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ ثم تهلكون ذٰلِكَ وَعْدٌ غَيْرُ مَكْذُوْبٍ فيه فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا باهلاكهم
نَجَّيْنَا صٰلِحًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ وهم اربعة الاف بِرَحْمَةٍ مِّنَّا ونجيناهم مِنْ خِزْىِ يَوْمِئِذٍ بكسر الميم
اعرابا وفتحها بناء لاضافته الى مبنى وهو الاكثر اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْقَوِىُّ الْعَزِيْزُ الغالب وَاَخَذَ الَّذِيْنَ
ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِىْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ باركين على الركب ميتين كَاَنْ مخففة واسمها محذوف
اى كانهم لَّمْ يَغْنَوْا يقيموا فِيْهَا فى دارهم اَلَاۤ اِنَّ ثَمُوْدَاۡ كَفَرُوْا رَبَّهُمْ اَلَا بُعْدًا لِّثَمُوْدَ بالصرف وتركه ع ۸
على معنى الحى والقبيلة وَلَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَاۤ اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى اى باسحاق ويعقوب بعده قَالُوْا سَلٰمًا
مصدر قَالَ سَلٰمٌ عليكم فَمَا لَبِثَ اَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِيْذٍ مشوى فَلَمَّا رَاٰۤ اَيْدِيَهُمْ لَا تَصِلُ اِلَيْهِ
نَكِرَهُمْ بمعنى انكرهم وَاَوْجَسَ اضمر فى نفسه مِنْهُمْ خِيْفَةً خوفا قَالُوْا لَا تَخَفْ اِنَّاۤ اُرْسِلْنَاۤ اِلٰى
قَوْمِ لُوْطٍ لنهلكهم وَامْرَاَتُهٗ اى ابراهيم سارة قَآئِمَةٌ تخدمهم فَضَحِكَتْ استبشارا بهلاكهم
فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ وَمِنْ وَّرَآءِ بعد اِسْحٰقَ يَعْقُوْبَ ولده تعيش الى ان تراه قَالَتْ يٰوَيْلَتٰىۤ كلمة
تقال عند امر عظيم والالف مبدلة من ياء الاضافة ءَاَلِدُ وَاَنَا عَجُوْزٌ لى تسع وتسعون سنة وَّ
هٰذَا بَعْلِىْ شَيْخًا له مائة وعشرون سنة ونصبه على الحال والعامل فيه ما فى ذا من الاشارة اِنَّ
هٰذَا لَشَىْءٌ عَجِيْبٌ ان يولد ولد لهرمين قَالُوْۤا اَتَعْجَبِيْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ قدرته رَحْمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكٰتُهٗ عَلَيْكُمْ
يٰۤاَهْلَ الْبَيْتِ بيت ابراهيم اِنَّهٗ حَمِيْدٌ محمود مَّجِيْدٌ كريم فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ الرَّوْعُ الخوف وَ
جَآءَتْهُ الْبُشْرٰى بالولد اخذ يُجَادِلُنَا يجادل رسلنا فِىْ شان قَوْمِ لُوْطٍ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَحَلِيْمٌ كثير
الاناة اَوَّاهٌ مُّنِيْبٌ رجاع فقال لهم اتهلكون قرية فيها ثلاثمائة مؤمن قالوا لا قال فتهلكون

قوله واستعمركم من العمر اے عمركم واستبقاكم او من العمارة اے اقدركم على عمارتها او جعلكم معمرين ديارکم تسکنونها مدة عمرکم من ابى السعود والمعنے بالفارسية وزندگانى وبقا داد شمارا در زمین ویجوز ان یکون من العمارة بالفارسية آبادان کردن هذا من روح البيان ۱۲ قوله موقع فی الریب یعنی ان مریب اسم فاعل من اراب المتعدی بمعنی اوقعه فی الریب او من اراب اللازم بمعنے صار ذا ریب وشک ۱۲ جمل قوله موقع فی الریب من اراوباذا اوقعه فی الریب واسناد الریب الی الشک مجازی والموقع حقیقة فی الریب بمعنی القلق والاضطراب هو الله سبحانه ۱۲ ک قوله ان کنت علی بینة التعبیر بحرف الشک باعتبار حال المخاطبین بمعنی انه من باب ارخاء العنان ۱۲ جمل قوله یمنعنی من النصر یتضمن معنے المنع ۱۲ ک قوله ویاقوم هذه ناقة الله وذلک لانهم طلبوا ان یخرج لهم ناقة من صخرة کانت هناک اشاروا الیها وقالوا اخرج لنا من هذه الصخرة ناقة وبراء عشراء فدعا الله فتمخضت الصخرة اے اخذها الطلق کطلق النساء وانفرجت عن ناقة عشراء فولدت الناقة فے الحال فصیلا قدرها فے الجثة یشبهها والاضافة فی ناقة الله للتشریف کبیت الله ۱۲ جمل قوله حال ای لفظ آیة حال من ناقة وعاملها ما فی اسم الاشارة من معنے الفعل اے اشیر الیها آیة ولکم حال من آیة متقدمة علیها لکونها نکرة لو تاخرت لکانت صفة لها فلما تقدمت انتصبت حالا من ابی السعود ۱۲ قوله تاکل فی ارض الله اے من العشب والنبات وفی الکلام اکتفاء اے وتشرب من ماء الله علی حد سرابیل تقیکم الحر اے والبرد ۱۲ صاوی قوله ولا تمسوها بسوء ومرسانید بوے آزاری فالباء للتعدیة وذکر السوء لیشتمل جمیع انواع الاذی من ضرب وعقر وغیر ذلک ای لا تضربوها ولا تطردوها ولا تقربوها بشیء من الاذی فضلا عن عقرها وقتلها کذا فی روح البیان وغیره واکثر المفسرین فسروا بهذا التفسیر فاقول ما فسر الشارح بعقر لیس بجید ۱۲ قوله فی دارکم اے فی بلدکم وتسمی البلاد الدیار لانه یدار فیها اے یتصرف او فی دار الدنیا ۱۲ مدارک قوله ثلثة ایام والحکمة فی ذلک بقاء التفصیل بنوح علی امره ثلاثة ایام ثم تحت له الصخرة ودخل فیها فبادوا واما العلامة قال تصبحون فی الیوم الاول وجوهکم مصفرة وفی الیوم الثانی وجوهکم محمرة وفی الیوم الثالث وجوهکم مسودة ۱۲ صاوی قوله بکسر المیم لاکثر اعرابا ای لاجل کونه معربا مجرورا باضافة الخزی الیه وفتحها للنافع والکسائی لاضافته الی مبنی فاکتسب المضاف البناء من المضاف الیه ۱۲ ک قوله بکسر المیم اعرابا الخ ای لاجل کونه معربا لاضافة الخزے الیه وقوله لاضافته الی مبنی وهو اذ الغیر المتمکن ۱۲ قوله بالصرف وترکه قراءتان سبعیتان وقوله علی معنی ای راجع للصرف وقوله والقبیلة راجع لترکه ۱۲ جمل قوله رسلنا من الملائکة واختلفوا فی عددهم فقال ابن عباس وعطاء کانوا ثلثة جبرئیل ومیکائیل واسرافیل وقیل کانوا تسعة وقال مقاتل کانوا اثنی عشر ملکا وقال محمد بن کعب القرظی کان جبرئیل ومعه سبعة املاک وقال السدی کانوا احد عشر ملکا وکانوا علی صور الغلمان الحسان الوجوه وقول ابن عباس هو الاولی لان اقل الجمع ثلثة وقوله رسلنا جمع فیحمل علی الاقل وما بعده غیر مقطوع به واتی بقصة ابراهیم توطئة لقصة لوط لا استقلالا لان الاهلاک هنا لم یکن لقوم ابراهیم ولذا غایر الاسلوب فلم یقل ولقد ارسلنا ابراهیم الی قومه مثلا ۱۲ صاوی قوله مصدر اے لفعل محذوف وجوبا ای سلمنا سلاما وقوله قال سلام هو مبتدأ خبره محذوف کما قدره الشارح بقوله علیکم ۱۲ قوله قال سلام انما اتی ابراهیم بالجملة الاسمیة لتفید الدوام والثبات فیکون الرد احسن من الابتداء لان الجملة الاسمیة اشرف من الفعلیة ۱۲ صاوی قوله فما لبث الخ اے فما ابطأ مجیئه به فقوله ان جاء فاعل لبث ای فما ابطأ ابراهیم فی المجی به والجار مقدر فی ان عند سیبویه وان مع صلتها فی محل النصب بتقدیر الجار کما فی المفعول فیه والمفعول له ومحذوف عند الخلیل والکسائی وهی باقیة علی ما کانت علیه من الجر بعد حذف الجار کما حذف الفعل العامل ۱۲ ک قوله فما لبث ان جاء الخ یعنی پس درنگ نکرد تا آنکه آورد گوساله بریان کرده بر سنگ والحنیذ هو المشوی فی حفرة من الارض بالحجارة المحماة ۱۲ روح قوله فاوجس اے فادرک واحس الایجاس الادراک وفی التهذیب بیم در دل گرفتن قال فی التاویلات النجمیة ما کان خوف ابراهیم خوف البشریة بان خاف علی نفسه فانه حین رمی بالمنجنیق الی النار ما خاف علی نفسه وقال اسلمت لرب العالمین وانما کان خوفه خوف الرحمة والشفقة علی قومه یدل علیه قالوا لا تخف انا ارسلنا الی قوم لوط ۱۲ قوله خیفة خوفا مفعول لاوجس الظاهر انه انما خاف منهم لما احس من عدم اکلهم انهم ملائکة نازلون لتعذیب قومه وقال قتادة وذلک انهم کانوا اذا نزل بهم ضیف فلم یاکل من طعامهم ظنوا انه لم یات بخیر وانما جاء بشر ۱۲ ک قوله تخدمهم وکانت نساءهم لا تحتجب کعادة الاعراب او کانت عجوزا وخدمة الضیف من مکارم الاخلاق ۱۲ ک قوله استبشارا بهلاکهم او سرورا بزوال الخیفة وقال مجاهد ضحکت بمعنے حاضت ۱۲ ک قوله فبشرناها انما نسب البشارة لها دونه لانها کانت اشوق منه الی الولد لانه لم یاتها ولد قط بخلافه هو فقد اتاه اسمعیل قبل اسحق بثلاثة عشر سنة ۱۲ صاوی قوله باسحاق ولد اسحاق بعد البشارة بسنة کانت ولادته بعد اسمعیل باربعة عشر سنة ۱۲ جمل قوله ولده اے ولد اسحاق وقوله تعیش الخ قال فی التبیان اے بشروها بانها تلد اسحق وانها تعیش الی ان تری ولد الولد وهو یعقوب بن اسحاق ۱۲ قوله والالف مبدلة من یاء الاضافة اے من یاء المتکلم اصله یا ویلتی فابدل من الیاء الالف ومن کسرة التاء الفتحة لان الالف مع الفتحة اخف من الیاء مع الکسرة کما فی روح البیان ومثله فی الکشاف ۱۲ قوله االد استفهام تعجب وانا عجوز وهذا بعلی شیخا هاتان جملتان فی محل نصب علی الحال من الضمیر المستتر فی االد وشیخا حال من بعلی مقول الشارح ونصبه اے شیخا وقوله العامل فیه الخ تسامح وحق التعبیر ان یقول والعامل فیه اسم الاشارة لما فیه من معنی الفعل جمل اقول بل الحق منه ان یقول العامل فیه معنے الاشارة کما ذهب الیه اکثر المفسرین ۱۲ قوله بعلی اے زوجی سمی بذلک لانه قیم امرها ۱۲ خطیب قوله ونصبه علی الحال من بعلی فانه فی معنے المفعول والعامل فیه ما فی ذا من معنی الاشارة اے اشیر الی بعلی حال کونه شیخا ۱۲ ک قوله ان یولد ولد بدل من هذا یعنی ان المشار الیه بهذا الولادة وتذکیر الاشارة باعتبار ان المصدر فی تاویل الفعل مع ان ۱۲ ک قوله لهرمین بالنسبة الی سنة الله المسلوکة فیما بین عباده ومقصدها استعظام نعمة الله فی ضمن الاستعجاب لا استبعادا وذلک بالنسبة الی قدرة الله لان التعجب من قدرة الله یوجب الکفر لکونه مستلزما للجهل بقدرة الله تعالی روح والهرم کبر السن ۱۲ قوله فلما ذهب الخ جواب لما محذوف قدره الشارح بقوله اخذ یجادلنا وجملة یجادلنا فی محل نصب خبر اخذ اے شرع ۱۲ جمل قوله الروع بفتح الراء معناه ما قاله الشارح وبضمها القلب لکن القراءة بالفتح وقوله وجاءته البشری اے بعد الروع ۱۲ کبیر قوله قوم لوط اے فی شانهم وهذا الجدال جدال المحتاج الفقیر مع الکریم الغنی وجدال الرحمة والمعاطفة وطلب النجاة للضعفاء وکان لوط بن آزر وهو ابن اخی ابراهیم بن آزر ۱۲ روح قوله کثیر الاناة اے غیر عجول علی الانتقام ممن اساء الیه ابو السعود وهذا کالدلالة علی ان جداله کان فی امر متعلق بالحلم وتاخیر العقاب ۱۲ کبیر قوله اواه کثیر التاوه علی الذنوب والتاسف علی الناس خطیب وقوله رجاع تفسیر للوصفین فعن ابن عباس الاواه المؤمن التواب وقال عطاء هو الراجع عما یکره الله الخائف من النار ۱۲ جمل قوله فقال لهم اتهلکون الخ هذه صورة المجادلة وحاصلها انه سالهم جنس اسئلة واجابوا عن کل منها وسمی هذا مجادلة لان ماله کیف تهلک قریة فیها من هو مؤمن غیر مستحق للعذاب ولذا اجابوه بقولهم لننجینه الخ کذا فی الجمل ناقلا عن

قرية فيها مائتا مؤمن قالوا لا قال افتهلكون قرية فيها اربعون مؤمنا قالوا لا قال افتهلكون قرية فيها
اربعة عشر مؤمنا قالوا لا قال افرأيتم ان كان فيها مؤمن واحد قالوا لا قال ان فيها لوطا قالوا نحن
اعلم بمن فيها الخ فلما اطال مجادلتهم قالوا يٰاِبْرٰهِيْمُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا الجدال اِنَّهٗ قَدْ جَآءَ اَمْرُ
رَبِّكَ بهلاكهم وَاِنَّهُمْ اٰتِيْهِمْ عَذَابٌ غَيْرُ مَرْدُوْدٍ ○ وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِیْٓءَ بِهِمْ حزن بسببهم وَ
ضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا صدرا لانهم حسان الوجوه فی صورة اضياف فخاف عليهم قومه وَّقَالَ هٰذَا يَوْمٌ
عَصِيْبٌ ○ شديد وَجَآءَهٗ قَوْمُهٗ لما علموا بهم يُهْرَعُوْنَ يسرعون اِلَيْهِ وَمِنْ قَبْلُ قبل مجيئهم كَانُوْا
من عصب ای اشتد ۱۲
يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ هی اتيان الرجال فی الادبار قَالَ لوط يٰقَوْمِ هٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِیْ فتزوجوهن هُنَّ اَطْهَرُ
لَكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ تفضحون فِیْ ضَيْفِیْ اضيافی اَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَّشِيْدٌ ○ يامر بالمعروف
وينهى عن المنكر قَالُوْا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِیْ بَنٰتِكَ مِنْ حَقٍّ حاجة وَاِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِيْدُ ○ من اتيان الرجال
قَالَ لَوْ اَنَّ لِیْ بِكُمْ قُوَّةً طاقة اَوْ اٰوِیْٓ اِلٰی رُكْنٍ شَدِيْدٍ ○ عشيرة تنصرنی لبطشت بكم فلما رأت
الملٰئكة ذلك قَالُوْا يٰلُوْطُ اِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ يَّصِلُوْٓا اِلَيْكَ بسوء فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ طائفة مِّنَ
الَّيْلِ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ لئلا يرى عظيم ما ينزل بهم اِلَّا امْرَاَتَكَ بالرفع بدل من احد وفی قراءة
بالنصب استثناء من الاهل ای فلا تسر بها اِنَّهٗ مُصِيْبُهَا مَآ اَصَابَهُمْ فقيل انه لم يخرج بها وقيل
فی قوله فاسر باهلك ۱۲ بضم التاء من الاسراء ۱۲ ک ابی عمرو وابن كثير ۱۲
خرجت والتفتت فقالت واقوماه فجاءها حجر فقتلها وسألهم عن وقت هلاكهم فقالوا اِنَّ مَوْعِدَهُمُ
الصُّبْحُ فقال اريد اعجل من ذلك قالوا اَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيْبٍ ○ فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا باهلاكهم جَعَلْنَا
عَالِيَهَا ای قراهم سَافِلَهَا بان رفعها جبرئيل الى السماء واسقطها مقلوبة الى الارض وَاَمْطَرْنَا
عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ طين طبخ بالنار مَّنْضُوْدٍ ○ متتابع مُّسَوَّمَةً معلمة عليها اسم من يرمی
بها عِنْدَ رَبِّكَ ظرف لها وَمَا هِیَ الحجارة او بلادهم مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ای اهل مكة بِبَعِيْدٍ ﴿۸۳﴾ وَاَرْسَلْنَا
ع ۱۵ نصف
اِلٰی مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وحدوه مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ وَلَا تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ
وَالْمِيْزَانَ اِنِّیْٓ اَرٰكُمْ بِخَيْرٍ نعمة تغنيكم عن التطفيف وَاِنِّیْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ ان لم تؤمنوا عَذَابَ
هو النقص فی الكيل والوزن ۱۲
يَوْمٍ مُّحِيْطٍ ○ بكم يهلككم ووصف اليوم به مجاز لوقوعه فيه وَيٰقَوْمِ اَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ
اتموهما بِالْقِسْطِ بالعدل وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ لا تنقصوهم من حقهم شيئا وَلَا تَعْثَوْا
فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ○ بالقتل وغيره من عثی بكسر المثلثة افسد ومفسدين حال مؤكدة لمعنى
ای كالسرقة والغارة ۱۲ كما

---

۵۱ قوله نحن اعلم بمن فيها اے ممن يستحق العذاب وقوله الى آخره وهو ما ذكر فی سورة العنكبوت لقوله لننجينه واهله الا امرأته كانت من الغابرين ۱۲ ۵۲ قوله غير مردود اے غير مصروف لا بجدال ولا بدعاء ولا غير ذلك ۱۲ بيضاوی ۵۳ قوله حزن الخ يشير الى ان النائب مناب الفاعل ضمير فی سیٔ يعود الى لوط فانه كان مفعول ساء يقال ساء سوء وساءه فعل به ما يكره فاستتار والبارز فی بهم للسببية ۱۲ ک ۵۴ قوله ضاق بهم صدرا تنگ دل شد بجهت ايشاں و ذرعا نصب على التميز اے ضاق بمكانهم صدره او قلبه او وسعه وطاقته وهو كناية عن شدة الانقباض للعجز عن مدافعة المكروه من الروح ۱۲ ۵۵ قوله ذرعا تمييز محول عن الفاعل اے ضاق بهم ذرعه ۱۲ ک ۵۶ قوله صدرا بيان لحاصل المعنى وان ضيق الذرع كناية عن ضيق الصدر وهی كناية عن الانقباض وليس تفسيرا للذرع فانه لم يات الذرع فی اللغة بمعنى الصدر فی الصحاح ضقت بالامر ذرعا اذا لم يطقه وبسط الذرع انما هو بسط اليد وكانك تريد مددت يدك اليه فلم تنله وفی القاموس رجل واسع الذراع والذرع اے الخلق وضاق بالامر ذراعه وضاق به ذرعا ضعفت طاقته ولم يجد من المكروه فيه مخلصا ۱۲ ک ۵۷ قوله يا قوم خاطبهم بهذا الخطاب وهم من وراء الباب خارجه فلما تمت المحاورة بينه وبينهم الى ان قال او آوے الى ان ركن شديد فهموا منه الضعف والعجز فتسوروا الحيطان ونزلوا داره وقيل ان الملائكة قالوا له بعد قولهم لن يصلوا اليك فافتح الباب ودعنا واياهم ففتح الباب فدخلوا فاستأذن جبرئيل ربه فی عقوبتهم فاذن له فتحول الى صورته التی يكون فيها ونشر جناحيه فضرب بجناحيه وجوههم فاعماهم وطمس اعينهم حتے ساوت وجوههم فصاروا لا يعرفون الطريق فانصرفوا وهم يقولون النجاة النجاة فی بيت لوط سحرة سحرونا وجعلوا يقولون يا لوط سترے منا غدا ما ترے ۱۲ ج ۵۸ قوله فتزوجوهن فان تزويج المسلمات من الكفار كان جائزا فی شريعته وهكذا كان فی اول الاسلام ثم نسخ ذلك بقوله تعالى ولا تنكحوا المشركين حتى يؤمنوا قوله فی ضيفی اے فی حقهم والضيف فی الاصل مصدر ثم اطلق على الطارق ليلا الى المضيف ولذلك يقع على المفرد والمذكر وضدهما بلفظ واحد وقد يثنى فيقال ضيفان ويجمع فيقال اضياف وضيوف كابيات وبيوت ۱۲ سمين ۵۹ قوله قال لو ان لی بكم قوة اے لو ثبت ان لی بكم قوة او اوی آدمی وجواب لو محذوف قدره المفسر بقوله لبطشت بكم وانما قال ذلك لانه لم يكن من قومه نسبا بل كان غريبا فيهم لانه كان اولا بالعراق مع ابراهيم ببابل فهاجرا الى الشام بامر من الله فنزل ابراهيم بارض فلسطين ونزل لوط بالاردن فارسله الى اهل سدوم فمن ذلك الوقت لم يرسل الله رسولا الا من قومه ۱۲ صاوی ۶۰ قوله او آوی الى ركن الخ والركن بسكون الكاف وضمها الناحية من الجبل ونحوه من الروح وفی الكبير قوله او آوی الى ركن شديد المراد منه الموضع الحصين المنيع تشبيها له بالركن الشديد من الجبل فان قيل ما الوجه ههنا فی عطف الفعل على الاسم قلنا قال صاحب الكشاف قرئ او اوی بالنصب باضمار ان كانه قيل لو ان لی بكم قوة او آويا واعلم ان قوله لو ان لی بكم قوة او اوی الى ركن شديد لابد من حمل كل واحد من هذين الكلامين على فائدة مستقلة وفيه وجوه الاول المراد بقوله لو ان لی بكم قوة كونه بنفسه قادرا على الدفع وكونه متمكنا اما بنفسه واما بمعاونة غيره على قهرهم وتاديبهم والمراد بقوله او آوی الى ركن شديد هو ان لا يكون له قدرة على الدفع لكنه يقدر على التحصن بحصن ليامن من شرهم بواسطة الثانی انه لما شاهد سفاهة القوم واقدامهم على سوء الادب تمنى حصول قوة على الدفع ثم استدرك على نفسه وقال بل الاولى ان اوے الى ركن شديد وهو الاعتصام بعناية الله تعالى وعلى هذا التقدير فقوله او اوی الى ركن شديد كلام منفصل عما قبله ولا تعلق له به وبهذا الطريق لا يلزم عطف الفعل على الاسم ولذلك قال النبی عليه الصلوة والسلام رحم الله اخی لوطا كان ياوی الى ركن شديد انتهی ۱۲ ۶۱ قوله لبطشت بكم اشارة الى ان جواب لو محذوف وقال فی روح البيان لو للتمنی وهو الانسب بمثل هذا المقام فلا يحتاج الى الجواب وبكم حال من قوة اے بطشا والمعنى بالفارسية كاش كه مرا با شما بدفع شما قوتی انتهی ۱۲ ۶۲ قوله فاسر الخ امر من الاسراء وهو السير اول الليل والباء للتعدية اے سيرهم ليلا او للمصاحبة اے سر معهم ليلا وقرأ نافع وابن كثير بهمزة الوصل فانه يقال سرے واسرے بمعنى واحد ۱۲ ک ۶۳ قوله لئلا يرے الخ يشير الى ان معنى الالتفات النظر الى الوراء لا التخلف ۱۲ ک ۶۴ قوله عظيم ما ينزل عليهم هذا المراد من العذاب الذی ينزل على قوم وفی التاويلات النجمية ولا يلتفت منكم احد الى ما هم فيه من الدنيا وزينتها ومتاعها اراد به تجرد الباطن عن الدنيا وما فيها فان النجاة من العذاب والهلاك منوط به انتهی ۱۲ ۶۵ قوله بدل من احد والمعنى لا ينظر الى خلفه احد الا امرأتك ولا يلزم من ذلك امرها بالالتفات بل عدم نهيها لعدم الاعتناء بشانها وقيل النهی فی موضع النفی اے الالتفات منتفية الا عنها ۱۲ ۶۶ قوله وفی قراءة بالنصب والقراءة الاولى تناسب الرواية الثانية والثانية تناسب الاولى فاختلاف القراءتين سبب لاختلاف الروايتين وقيل الاستثناء فی القراءتين عن قوله ولا يلتفت مثله فی قوله الا قليل فروے بالرفع على البدلية وبالنصب على الاستثناء ۱۲ ک ۶۷ قوله انه مصيبها الضمير ضمير الشان ومصيبها خبر مقدم وما اصابهم مبتدأ مؤخر وما موصول بمعنى الذی والجملة خبر ان لان ضمير الشان يفسر بجملة مصرح بجزئيها ۱۲ ج ۶۸ قوله امرنا باهلاكهم وقيل عذابنا فعلى الاول الامر واحد الاوامر ضد النهی وعلى الثانی واحد الامور ويؤيد الاول الاصل وعدم الاحتياج الى جعل المجیٔ ارادة عن مجیٔ العذاب ۱۲ ک ۶۹ قوله بان رفعها جبرئيل الى السماء اے بان ادخل جناحه تحتها وهی خمس مدائن اكبرها سدوم وهی المؤتفكات المذكورة فی سورة براءة ويقال كان فيها اربعة آلاف الف فرفع جبرئيل المدن كلها حتى سمع اهل السماء صياح الديكة ونباح الكلاب ولم ينكفئ لهم اناء ولم ينتبه لهم نائم ثم قلبها ۱۲ صاوی ۷۰ قوله حجارة من سجيل قال فی تفسير الزاهدی سنگ كلان او برابر حبی بود وخردی مساوی اسبوی واصل سجيل سنگ گل معرب كما فی روح البيان ۱۲ ۷۱ قوله معلمة تفسير للمسومة ثم فسر المعلمة بقوله عليها آه ۱۲ ک ۷۲ قوله اسم من يرمی مبتدأ خبره مقدم عليه يعنی عليها ويجوز ان يكون الخبر معلمة والجار والمجرور متعلقا بها ۱۲ ک ۷۳ قوله وما هی ای ليست الحجارة منهم شيئا بعيدا فانهم بظلمهم حقيق بان يمطر عليهم بها ۱۲ ک ۷۴ قوله او بلادهم ای ليس بلادهم من اهل مكة ببعيد فانهم يمرون بها فی اسفارهم الى الشام ۱۲ ک ۷۵ قوله قال يا قوم اعبدوا الله الخ هذا عادة الانبياء عليهم الصلوة والسلام يبدؤن بالاهم فالاهم ولما كانت الدعوة الى توحيد الله وعبادته اهم الاشياء قال شعيب اعبدوا الله ما لكم من اله غيره ثم بعد الدعوة الى التوحيد شرع فی نهيهم عما هم عليه من المعاصی ولما كان المعتاد من اهل مدين البخس فی الكيل والوزن دعاهم الى ترك هذه العادة القبيحة وهی تطفيف الكيل والوزن فقال ولا تنقصوا ۱۲ ج ۷۶ قوله يهلككم مثل قوله واحيط بثمره واصله من احاطة العدو ۱۲ ک ۷۷ قوله ووصف اليوم به اے بقوله محيط يعنی مع انه فی نفسه لا مر وصف للعذاب نفسه وقوله لوقوعه اے وقوع هذا الوصف وهو احاطة العذاب فيه اے فی اليوم ومحصله انه وصف اليوم بما يقع فيه كما فی الجمل ۱۲ ۷۸ قوله اوفوا المكيال الخ صرح الامر بالايفاء بعد النهی عن ضده للتاكيد والمبالغة وقيل المراد بالاول لا تنقصوا حجم المكيال عن المعهود وكذا صنجات الميزان وتعقب على الاول بانه لو كان التكرار للتاكيد لما فصلت بالواو واجيب بانه لاختلاف المقاصد فيهما جعلا كالمتغايرين ۱۲ ک ۷۹ قوله من عثی بكسر المثلثة اے بكسر الثاء وقوله لمعنى عاملها المعنى هو الافساد وقوله تعثوا بدل من عاملها مفسر له ۱۲ ⁂

عاملها تعثوا بَقِيَّتُ اللّٰهِ[51] رزقه[52] الباقي لكم بعد ايفاء الكيل والوزن خَيْرٌ لَّكُمْ من البخس اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۚ
وَمَآ[53] اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ○ رقيب اجازيكم باعمالكم انما بعثت نذيرا قَالُوْا له استهزاء[54] يٰشُعَيْبُ اَصَلٰوتُكَ
تَاْمُرُكَ بتكليفنا[55] اَنْ نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَآ من الاصنام اَوْ نترك اَنْ نَّفْعَلَ فِيْٓ اَمْوَالِنَا مَا نَشٰٓؤُا ۭ المعنى هٰذا
امر باطل لا يدعو اليه داعي خير اِنَّكَ[56] لَاَنْتَ الْحَلِيْمُ الرَّشِيْدُ ○ قالوا ذلك استهزاء قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ
اِنْ كُنْتُ عَلٰي بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَرَزَقَنِيْ[57] مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًا ۭ حلالا افاشوبه[58] بالحرام من البخس والتطفيف
وَمَآ اُرِيْدُ اَنْ اُخَالِفَكُمْ[59] واذهب اِلٰي مَآ اَنْهٰىكُمْ عَنْهُ ۭ فارتكبه اِنْ اُرِيْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ لكم بالعدل مَا
اسْتَطَعْتُ ۭ وَمَا تَوْفِيْقِيْٓ قدرتي على ذلك وغيره من الطاعات اِلَّا بِاللّٰهِ ۭ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ○ ارجع[60] و
يٰقَوْمِ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ يكسبنكم شِقَاقِيْٓ خلافي فاعل يجرم والضمير مفعول اول والثاني[61] اَنْ يُّصِيْبَكُمْ مِّثْلُ
مَآ اَصَابَ قَوْمَ نُوْحٍ اَوْ قَوْمَ هُوْدٍ اَوْ قَوْمَ صٰلِحٍ ۭ من العذاب وَمَا قَوْمُ لُوْطٍ اي منازلهم او زمن هلاكهم مِّنْكُمْ
بِبَعِيْدٍ[62] ○ فاعتبروا وَاسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا[63] اِلَيْهِ ۭ اِنَّ رَبِّيْ رَحِيْمٌ بالمؤمنين وَّدُوْدٌ ○ محب لهم قَالُوْا
ايذانا بقلة المبالاة يٰشُعَيْبُ مَا نَفْقَهُ نفهم كَثِيْرًا مِّمَّا تَقُوْلُ وَاِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْنَا ضَعِيْفًا ۚ ذليلا وَلَوْلَا
رَهْطُكَ عشيرتك لَرَجَمْنٰكَ بالحجارة وَمَآ اَنْتَ عَلَيْنَا بِعَزِيْزٍ ○ كريم عن الرجم وانما رهطك هم الاعزة
قَالَ يٰقَوْمِ اَرَهْطِيْٓ اَعَزُّ عَلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ ۭ فتتركون قتلي لاجلهم ولا تحفظوني لله وَاتَّخَذْتُمُوْهُ اي الله
وَرَاۗءَكُمْ ظِهْرِيًّا ۭ منبوذا[64] خلف ظهوركم لا تراقبونه[65] اِنَّ رَبِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ○ علما فيجازيكم وَيٰقَوْمِ
اعْمَلُوْا[66] عَلٰي مَكَانَتِكُمْ حالتكم اِنِّىْ عَامِلٌ ۭ على حالتي سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ موصولة مفعول العلم
يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَمَنْ هُوَ كَاذِبٌ[67] ۭ وَارْتَقِبُوْٓا انتظروا عاقبة امركم اِنِّىْ مَعَكُمْ رَقِيْبٌ ○ منتظر وَلَمَّا
جَاۗءَ اَمْرُنَا باهلاكهم نَجَّيْنَا شُعَيْبًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا ۚ وَاَخَذَتِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ
صاح[68] بهم جبريل فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ○ باركين على الركب ميتين كَاَنْ مخففة اي كانهم
لَّمْ يَغْنَوْا يقيموا فِيْهَا ۭ اَلَا بُعْدًا[69] لِّمَدْيَنَ كَمَا بَعِدَتْ ثَمُوْدُ ○ع وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰي بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ ع ۱۲
مُّبِيْنٍ ○ۙ برهان بين ظاهر اِلٰي فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ىِٕهٖ فَاتَّبَعُوْٓا اَمْرَ فِرْعَوْنَ[70] ۚ وَمَآ اَمْرُ فِرْعَوْنَ بِرَشِيْدٍ ○
سديد يَقْدُمُ يتقدم قَوْمَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فيتبعونه كما اتبعوه في الدنيا فَاَوْرَدَهُمُ[71] ادخلهم النَّارَ ۭ
وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُوْدُ ○ هي وَاُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهٖ اي الدنيا لَعْنَةً وَّيَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ لعنة بِئْسَ الرِّفْدُ
العون الْمَرْفُوْدُ ○ رفدهم[72] ذٰلِكَ المذكور[73] مبتدا خبره مِنْ اَنْۢبَاۗءِ الْقُرٰي نَقُصُّهٗ عَلَيْكَ يا محمد

---

۵۱ قوله بقيت الله قال في الخطيب بقيت رسمت هذا بالتاء المجرورة ووقف عليها ابن كثير وابو عمرو والكسائي والباقون وقفوا عليها بالهاء اقول وقرئ بقية بالتاء المربوطة قال في التاويلات النجمية ولا تنقصوا المكيال والميزان اي مكيال المحبة وميزان الطلب فان للمحبة مكيالا الا وهو عداوة ما سوى الله تعالى كما قال الخليل عند اظهار الخلة فانهم عدو لي الا رب العالمين فانك ان تحب احدا شيئا مع الله فقد نقصت في مكيال محبة الله وان للطلب ميزانا وهو السير على قدمي الشريعة والطريقة كما قيل خطوتان وقد وصلت فان خطوت خطوتين دونهما فقد نقصت من الميزان انتهى فعلى السالك ان يتادب بآداب الاولياء والانبياء ويضع القدم في هذا الطريق الاولى كما امر به وشرطه ۱۲

۵۲ قوله رزقه الخ وقد يفسر البقية بالطاعة ۱۲ ک

۵۳ قوله وما انا عليكم بحفيظ احفظكم عن القبائح او احفظ عليكم اعمالكم فاجازيكم عليها وانما انا ناصح مبلغ وقد اعذرت حين انذرت اولست بحافظ عليكم نعم الله لو لم تتركوا سوء صنيعكم ۱۲ ج

۵۴ قوله استهزاء الخ اي وان جاز ان يكون الصلوة آمرة على سبيل المجاز كما كانت ناهية عن الفحشاء والمنكر الا انهم ساقوا الكلام مساق الاستهزاء ۱۲ ک

۵۴ قوله استهزاء الخ اي ارادوا السفيه الضال الغاوي فتهكموا به كما يتهكم بالشحيح فيقال لو ابصرك حاتم لتعلم منك الجود وقال في ربيع الابرار الحليم الرشيد معناه بلغة مدين الاحمق السفيه كما في روح البيان ۱۲

۵۵ قوله بتكليفنا اي تكليف ان نترك فحذف المضاف ۱۲ ک

۵۶ قوله انك لانت الحليم الرشيد قال ابن عباس ارادوا السفيه الغاوي لان العرب قد تصف الشيء بضده فيقولون للديغ سليم وللفلاة المهلكة مفازة وقيل هو على حقيقته وانما قالوا ذلك على سبيل الاستهزاء والسخرية وقيل معناه انك لانت الحليم الرشيد في زعمك وقيل هو على بابه في الصحة ومعناه انت يا شعيب فينا حليم رشيد فلا يشق عليك عصيان قومك ومخالفتهم في دينهم ۱۲ ج

۵۷ قوله ورزقني منه العظيم في منه لله اي من عنده وباعانته بلا كد مني ولا تعب في تحصيله ۱۲ ج

۵۸ قوله افاشوبه الخ وجملة الاستفهام في موضع جواب الشرط على ما قاله البيضاوي وقال ابو حيان الجملة الذي قاله النحاة في امثاله انه يقدر الجملة الاستفهامية في موضع المفعول الثاني لارأيتم المتضمنة معنى اخبرني وجواب الشرط ما يدل عليه الجملة السابقة مع متعلقها والتقدير ههنا وان كنت على بينة من ربي فاخبروني فاشوبه بالحرام على ما ذكره المص او فاتبع لي ان اخون في وحيه واخالفه في امره ونهيه على ما ذكره الزمخشري ۱۲

۵۹ قوله اخالفكم قال في ابي السعود يقال خالفت زيدا الى كذا اذا قصدته وهو مول عنه وخالفته عن كذا اذا كان الامر على العكس هكذا في الكشاف وغيره اي اقصد الى ما انهيكم عنه ۱۲

۶۰ قوله ارجع اي فيما ينزل لي من النوائب او في المعاد ۱۲ ج

۶۱ قوله والثاني اي مفعول ثاني يجرم قوله تعالى ان يصيبكم فعند الشارح يتعدى قوله يجرمن الى مفعولين فالمفعول الاول كم في يجرمنكم والمفعول الثاني قوله تعالى ان يصيبكم ۱۲

۶۲ قوله ببعيد فان قيل لم قال ببعيد ولم يقل ببعيدين اجيب بان التقدير وما اهلاكهم بشيء ببعيد ۱۲ خطيب

۶۳ قوله ثم توبوا اعلم ان التوبة على مراتب اعلاها الرجوع عن جميع ما سوى الله تعالى الى الله سبحانه وهذا المقام يقتضي نسيان المعصية والتوبة عن التوبة فان وقت الصفاء يقتضي نسيان الجفاء وايضا اذا تجلى الحق للسالك ورأى كل شيء هالك الا وجهه فني الذوات كلها فما ظنك بالاعمال والله تعالى تواب يقبل التوبة الا ان يكون العبد كذابا ۱۲ روح

۶۴ قوله منبوذا اي مطرودا وقوله لا تراقبونه اي لا تحافظونه ومعنى الآية بالفارسية وگرفتيد خدا را انداخته پس پشت خويش فراموش ۱۲

۶۵ قوله لا تراقبونه اي تحافظونه جعلتموه كالشيء المنبوذ وراء الظهر والظهري منسوب الى الظهر وبالكسر من تغيرات النسب ۱۲ ک

۶۶ قوله اعملوا على مكانتكم هذا وعيد عظيم وتهديد لهم ۱۲ صاوي

۶۷ قوله ومن هو كاذب عطف على من ياتيه لا لانه قسيم بل لانهم لما اوعدوه وكذبوه قال سوف تعلمون المعذب والكاذب مني ومنكم وقيل كان قياسه ومن هو صادق لينصرف الاول اليهم والثاني اليه لكنهم لما كانوا يدعونه كاذبا قال ومن هو كاذب على زعمهم ۱۲ ج

۶۸ قوله صاح بهم جبرئيل اي فخرجت ارواحهم جميعا وهذا في اهل قرية واما اصحاب الايكة فاهلكوا بعذاب الظلة وهي سحابة فيها ريح طيبة باردة فاظلتهم حتى اجتمعوا جميعا فالهبها الله عليهم نارا ورجفت الارض من تحتهم فاحترقوا وصاروا رمادا ۱۲ صاوي

۶۹ قوله الا بعدا الخ اي هلاكا كاهل مدين ۱۲

۷۰ قوله امر فرعون هو تجهيل لمتبعيه حيث تابعوه على امره وهو ضلال مبين وذلك انه ادعى الالوهية وهو بشر مثلهم وجاهر بالظلم والشر الذي لا ياتي الا من شيطان ومثله بمعزل عن الالهية وفيه انهم عاينوا الآيات والسلطان المبين وعلموا ان موسى على الرشد والحق ثم عدلوا عن اتباعه الى اتباع من ليس في امره رشد قط والمراد وما امره بصالح حميد العاقبة ويكون قوله يقدم قومه يوم القيمة اي يتقدمهم وهم على عقبه تفسيرا له وايضاحا اي كيف يرشد امر من هذه عاقبته والرشد يستعمل في كل ما يحمد ويرتضى كما استعمل الغي في كل ما يذم ويقال قدمه بمعنى تقدمه ۱۲ مدارك

۷۱ قوله فاوردهم النار الورود في الاصل يقال للمرور على الماء للاستقاء منه فشبه النار بما يورد وطوى ذكر المشبه به ورمز له بشيء من لوازمه وهو الورود فاثباته تخييل وشبه فرعون في تقدمه على قومه الى النار بمن يتقدم على الواردين الى الماء ليكسر العطش على سبيل التهكم ۱۲ صاوي

۷۲ قوله رفدهم اي عونهم اشارة الى ان المخصوص بالذم محذوف والمعنى بئس العون المعان وهو اللعنة بعد اللعنة وسميت اللعنة عونا لانها اذا اتبعتهم في الدنيا ابعدتهم عن الرحمة واعانتهم على ما هم فيه من الضلال وسميت رفدا اي عونا لهذا المعنى على التهكم من الخطيب ۱۲

۷۳ قوله ذلك المذكور اي في هذه السورة من القصص السبعة وقوله خبره اي خبر اول ونقصه خبر ثان ومن تبعيضية ۱۲ ج

۷۴ قوله سوف تعلمون الخ قال الزمخشري فان قلت اي فرق بين ادخال الفاء وتركها في سوف قلت ادخال الفاء وصل ظاهر بحرف موضوع للوصل وتركها وصل خفي تقديري بالاستيناف الذي هو جواب لسؤال مقدر كانهم قالوا فماذا يكون اذا عملنا نحن على مكانتنا وعملت انت على مكانتك فقيل سوف تعلمون فوصل تارة بالفاء وتارة بالاستيناف كما عادة البلغاء من العرب واقوى الوصلين وابلغهما الاستيناف لانه اكمل في باب الفصاحة والتهويل ۱۲ جمل

۷۵ قوله كما بعدت ثمود اي كما هلكت ثمود والتشبيه من حيث ان هلاك كل بالصيحة ۱۲ صاوي

۷۶ قوله وسلطان مبين قيل المراد به العصا وخصت بالذكر لكونها اكبر الآيات واعظمها وقيل المراد به المعجزات الباهرة والحجج الظاهرة وسميت الحجة سلطانا لان بها قهر الخصم كما ان السلطان به قهر غيره فيكون عطف عام ۱۲ صاوي

۷۷ قوله ويوم القيمة هذا وقف تام وقدر المفسر لعنة اشارة الى ان فيه الحذف من الآخر لدلالة الاول عليه قوله بئس الرفد المرفود والمراد بالرفد اللعنة الاولى وقوله المرفود اي المعان باللعنة الثانية والمعنى ان اللعنة الاولى ارفدت بلعنة اخرى تقويها وتعاونها وتسميتها رفدا تهكم ۱۲ صاوي ※

منها ای القرى قائم هلك اهله دونه ومنها حصيد هلك باهله فلا اثر له كالزرع المحصود
بالمناجل وما ظلمنهم باهلاكهم بغير ذنب ولكن ظلموا انفسهم بالشرك فما اغنت دفعت عنهم
الهتهم التي يدعون يعبدون من دون الله ای غيره من زائدة شیء لما جاء امر ربك عذابه و
ما زادوهم بعبادتهم لها غير تتبيب تخسير وكذلك مثل ذلك الاخذ اخذ ربك اذا اخذ القرى اريد
اهلها وهي ظالمة بالذنوب ای فلا يغني عنهم من اخذه شیء ان اخذه اليم شديد روى
الشيخان عن ابی موسی الاشعری قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله ليملي للظالم حتى اذا
اخذه لم يفلته ثم قرأ صلى الله عليه وسلم وكذلك اخذ ربك الآية ان في ذلك المذكور من القصص لآية
لعبرة لمن خاف عذاب الاخرة ذلك ای يوم القيمة يوم مجموع له فيه الناس وذلك يوم مشهود
يشهده جميع الخلائق وما نؤخره الا لاجل معدود لوقت معلوم عند الله يوم يات ذلك
اليوم لا تكلم فيه حذف احدى التائين نفس الا باذنه تعالى فمنهم ای الخلق شقی ومنهم
سعيد كتب كل ذلك في الازل فاما الذين شقوا في علمه تعالى ففي النار لهم فيها زفير
صوت شديد وشهيق صوت ضعيف خلدين فيها ما دامت السموت والارض ای
مدة دوامهما في الدنيا الا غير ما شاء ربك من الزيادة على مدتهما مما لا منتهى له والمعنى
خالدين فيها ابدا ان ربك فعال لما يريد واما الذين سعدوا بفتح السين وضمها ففی
الجنة خلدين فيها ما دامت السموت والارض الا غير ما شاء ربك كما تقدم ودل عليه
فيهم قوله عطاء غير مجذوذ مقطوع وما تقدم من التاويل هو الذي ظهر لي وهو خال عن
التكلف والله اعلم بمراده فلا تك يا محمد في مرية شك مما يعبد هؤلاء من الاصنام انا
نعذبهم كما عذبنا من قبلهم وهذا تسلية للنبي صلى الله عليه وسلم ما يعبدون الا كما
يعبد اباؤهم ای كعبادتهم من قبل وقد عذبناهم وانا لموفوهم مثلهم نصيبهم
حظهم من العذاب غير منقوص ای تاما ولقد اتينا موسى الكتب التورية فاختلف فيه
بالتصديق والتكذيب كالقران ولولا كلمة سبقت من ربك بتاخير الحساب والجزاء
للخلائق الى يوم القيمة لقضي بينهم في الدنيا فيما اختلفوا فيه وانهم ای المكذبين
به لفی شك منه مريب موقع الريبة وان بالتشديد والتخفيف كلا ای كل

ع ٩ ١٤ ٩

---

٥١ قوله ومنها حصيد اشارة الى ان حصيد خبر مبتدأ محذوف وهو منها وفی التاويلات النجمية من الاجساد ما هو قائم قابل لتدارك ما فات عنها واصلاح ما افسد النفس منها ومنها ما هو محصود بحصد الموت مايوس من التدارك ١٢ ٥٢ قوله كالزرع المحصود ای المقطوع بالمناجل جمع منجل وهی آلة الحصاد ١٢ ک ٥٣ قوله تخسير يقال تب اذا خسر وتببه غيره اذا اوقعه في الخسران ١٢ ک ٥٤ قوله ليملي اللام زائدة في خبر ان ای يزيد ويطيل له في عمره وفی المصباح واملیت له في الامر اخرت وقوله لم يفلته ای لم يؤخره ولم يتركه من القاموس ١٢ ٥٥ قوله ثم قرأ صلى الله عليه وسلم ففی الآية الكريمة والحديث دليل على ان من اقدم على ظلم يجب عليه ان يتدارك ذلك بالتوبة والانابة ورد الحقوق الى اهلها لئلا يقع في هذا الوعيد العظيم والعذاب الشديد ولا يظن ان الآية مخصوصة بظالمي الامم الماضية وحكمها مخصوص بهم بل هو عام في كل ظالم الى يوم القيامة ويعضده الحديث ١٢ ج ٥٦ قوله فيه الخ اشارة الى ان اللام في قوله يعنى فی ١٢ ٥٧ قوله لوقت معلوم عند الله يعنى ان المراد بالاجل الوقت وبالمعدود المعلوم فان ما يمكن عده يكون معلوما ١٢ ٥٨ قوله لا تكلم نفس الخ ان قيل كيف هذا مع قوله يوم تاتی كل نفس تجادل عن نفسها وقوله اخبارا عن حجاج الكفار والله ربنا ما كنا مشركين فالجواب ان يوم القيمة يوم طويل وفيه احوال مختلفة ففی بعض الاحوال وبعض الوقت لا يقدرون على الكلام لشدة هوله وفی بعض الاحوال يؤذن لهم فی الكلام فيتكلمون وفی بعضها تخف عنهم تلك الاهوال فيحاجون ويجادلون وينكرون ١٢ ج ٥٩ قوله فمنهم شقی ومنهم سعيد وقال في البستان علامة الشقاوة خمسة اشياء قساوة القلب وجمود العين والرغبة في الدنيا وطول الامل وقلة الحياء وعلامة السعادة خمسة اشياء لين القلب وكثرة البكاء والزهد في الدنيا وقصر الامل وكثرة الحياء وفي التاويلات النجمية علامة الشقاوة الاعراض عن الحق وطلبه والاصرار على المعاصي من غير ندم عليها والحرص على الدنيا حلالها وحرامها واتباع الهوى والتقليد والبدعة وعلامة السعادة الاقبال على الله وطلبه والاستغفار من المعاصي والتوبة الى الله والقناعة باليسير من الدنيا وطلب الحلال منها واتباع السنة واجتناب البدعة ومخالفة الهوى انتهى اقول ايضا علامة الشقاوة الرغبة الى الدنيا واهلها والنفرة من الله واوليائه وعلامة السعادة الرغبة الى الله واوليائه والنفرة من الدنيا واهلها فائدة ومن يرغب في انه يكون من اولياء الله فليلتزم صحبة اولياء الله بالمحبة والاخلاص ويترك صحبة اهل الدنيا واعداء الله فيكون وليا كاملا ان شاء الله تعالى ١٢ ٦٠ قوله في علمه تعالى بموتهم على الكفر ١٢ ک ٦١ قوله زفير وشهيق قال في روح البيان الزفير اخراج النفس بقوة وشدة والشهيق رده واستعمالهما في اول ما ينهق الحمار واخر ما يفرغ من نهيقه وقيل الزفير في الحلق والشهيق في الصدر وعلى كل المراد منهما الدلالة على شدة كربهم وغمهم من الخطيب ١٢ ٦٢ قوله الا غير يريد ان كلمة الا ليس باستثناء انما هو بمعنى غير ١٢ ک ٦٣ قوله من الزيادة التي لا آخر لها والمعنى خالدين فيها ابدا فلا ياتی الاستدلال بالآية على خروج الكفار من النار والمؤمنين من الجنة ١٢ ک ٦٤ قوله ان ربك فعال لما يريد دفع بذلك ما يتوهم بالتعبير في المشية انها قد تتخلف فاجاب بقوله ان ربك فعال لما يريد فلا تخلف لمشية الله بخلود الكافر فلا متى اراد شيئا حصل والا وما قيل ان وعيده قد تخلف فالمراد وعيد العاصي لا وعيد الكافر ١٢ صاوی ٦٥ قوله واما الذين سعدوا هذا مقابل قوله فاما الذين شقوا وفي هذه الآية من المحسنات البديعية الجمع والتفريق فالجمع في قوله يوم يات لا تكلم نفس الا باذنه والتفريق في قوله فمنهم شقی وسعيد والتقسيم في قوله فاما الذين شقوا الخ واما الذين سعدوا الخ ١٢ صاوی ٦٦ قوله ما دامت السموات والارض وهذا التوقيت عبارة عن التابيد ونفی الانقطاع على عادة العرب وذلك انهم اذا وصفوا شيئا بالابد والخلود قالوا ما دامت السموات والارض فورد القرآن على هذا المنهاج وان اريد تعليق قرارهم فيها بدوام السموات والارض فالمراد سموات الآخرة وارضها وهي دائمة مخلدة ويدل عليه قوله يوم تبدل الارض غير الارض والسموات وقوله واورثنا الارض نتبوأ من الجنة حيث نشاء وجزم كل احد بان اهل الآخرة لا بد لهم من مظلة ومقلة دائمتين يكفی في تعليق دوام قرارهم فيها بدوامها ولا حاجة الى الوقوف على تفاصيل احوالها وكيفياتها من ابی السعود وروح البيان ومثله في الكبير وغيره ١٢ ٦٧ قوله الا ما شاء الله قال في تفسير الكبير ان كلمة الا ههنا بمعنى سوى والمعنى انه تعالى لما قال خالدين فيها ما دامت السموات والارض فهم منه انهم يكونون في النار في جميع مدة بقاء السموات والارض في الدنيا ثم قال سوى ما يتجاوز ذلك من الخلود الدائم فذكر اولا في خلودهم ما ليس عند العرب اطول منه ثم زاد عليه الدوام الذي لا آخر له بقوله الا ما شاء ربك والمعنى الا ما شاء ربك من الزيادة التي لا آخر لها انتهى وهذا المعنى موافق للشارح وقال في ابی السعود واستثناء من الخلود على طريقة قوله تعالى لا يذوقون فيها الموت الا الموتة الاولى وقوله تعالى حتى يلج الجمل في سم الخياط غير ان استحالة الامور المذكورة معلومة بحكم العقل واستحالة تعلق المشية بعدم الخلود معلومة بحكم النقل يعنى انهم مستقرون في النار في جميع الازمنة الا في زمان مشية الله تعالى واذ لا امكان لتلك المشية ولا زمانها بحكم النصوص القاطعة الموجبة للخلود فلا امكان لانتهاء مدة قرارهم فيها انتهى وقال في روح البيان استثناء من الخلود في النار لان بعض اهل النار وهم فساق الموحدين يخرجون منها وذلك كاف في صحة الاستثناء لان زوال الحكم عن الكل يكفيه زوال الحكم عن البعض ويجوز اجتماع الشقاوة والسعادة في شخص واحد باعتبارين كما قال في التاويلات النجمية الا ما شاء ربك من الاشقياء وذلك لان اهل الشقاوة على ضربين شقی واشقى فيكون من اهل التوحيد شقی بالمعاصي سعيد بالتوحيد فالمعاصي تدخله النار والتوحيد يخرجه منها ويكون من اهل الكفر والبدعة اشقى يصليه كفره وتكذيبه النار فيبقی خالدا مخلدا انتهى ١٢ ٦٨ قوله ظهر لی ای ظهر لا اختيار والا فهو مذكور ايضا في التفاسير الاخر ٦٩ قوله فلا تك في مرية هذا شروع في ذكر احوال المخالفين من هذه الامة اثر بيان المخالفين من غيرهم وهذا الخطاب للنبي صلى الله عليه وسلم والمراد غيره ١٢ صاوی ٧٠ قوله من الاصنام بيان لما الموصولة واذا لا معنى للشك في انفسهم فلا بد من تقدير مضاف ای فلا تكن في شك من حال ما يعبدونه في انه لا يضرهم ولا ينفعهم وبسوء حال عابديها وقوله انا نعذبهم كما عذبنا من قبلهم لبيان سوء حال العابدين ومعبوديهم ١٢ ک ٧١ قوله مثلهم ای مثل ابائهم ای تاما يشير الى ان غير منقوص حال مبينة للنصيب الموفى ١٢ جمل ٧٢ قوله فاختلف فيه ای فآمن به قوم وكفر به قوم كما اختلف هؤلاء في القرآن ١٢ ٧٣ قوله كلمة الخ اختلفوا في الكلمة التي سبقت فقال ابن جرير تاخير العذاب الى القيمة واليه اعتمد المصنف ١٢ ک ٧٤ قوله وانهم لفی شك منه ای من كتابك ای القرآن وان لم يجر له ذكر فان ذكر ايتاء كتاب موسى ووقوع الاختلاف فيه لا سيما بصدد التسلية ينادی به نداء غير خفی ١٢ ج ٧٥ قوله وان بالتشديد الاكثر والتخفيف لابن كثير ونافع وابی بكر مع الاعمال اعتبارا بالاصل الذي هو التثقيل كما هو مذهب البصريين ١٢ ک ٧٦ قوله صوت ضعيف هكذا فسرهما ابن عباس وقال الضحاك ومقاتل الزفير اول نهيق الحمار والشهيق آخره اذا ردده في جوفه ويقرب منه قول الزمخشری الزفير اخراج النفس والشهيق رده ١٢ ک

الخلائق لما ما زائدة واللام موطئة لقسم مقدر او فارقة وفي قراءة بتشديد لما بمعنى الا فان نافية ليوفينهم ربك اعمالهم اى جزاءها انه بما يعملون خبير○ عالم ببواطنه كظواهره فاستقم على العمل بامر ربك والدعاء اليه كما امرت وليستقم من تاب آمن معك ولا تطغوا تجاوزوا حدود الله انه بما تعملون بصير○ فيجازيكم به ولا تركنوا تميلوا الى الذين ظلموا بموادة او مداهنة او رضى باعمالهم فتمسكم تصيبكم النار وما لكم من دون الله اى غيره من زائدة اولياء يحفظونكم منه ثم لا تنصرون○ تمنعون من عذابه واقم الصلوة طرفي النهار الغداة والعشي اى الصبح والظهر والعصر وزلفا جمع زلفة اى طائفة من الليل اى المغرب والعشاء ان الحسنات كالصلوات الخمس يذهبن السيئات الذنوب الصغائر نزلت فيمن قبل اجنبية فاخبره صلى الله عليه وسلم فقال الي هذا قال لجميع امتي كلهم رواه الشيخان ذلك ذكرى للذاكرين○ عظة للمتعظين واصبر يا محمد على اذى قومك او على الصلوة فان الله لا يضيع اجر المحسنين○ بالصبر على الطاعة فلولا فهلا كان من القرون الامم الماضية من قبلكم اولوا بقية اصحاب دين وفضل ينهون عن الفساد في الارض المراد به النفي اى ما كان فيهم ذلك الا لكن قليلا ممن انجينا منهم نهوا فنجوا ومن للبيان واتبع الذين ظلموا بالفساد وترك النهي ما اترفوا نعموا فيه وكانوا مجرمين○ وما كان ربك ليهلك القرى بظلم منه لها واهلها مصلحون○ مؤمنون ولو شاء ربك لجعل الناس امة واحدة اهل دين واحد ولا يزالون مختلفين○ في الدين الا من رحم ربك اراد لهم الخير فلا يختلفون فيه ولذلك خلقهم اى اهل الاختلاف له واهل الرحمة لها وتمت كلمة ربك وهي لاملئن جهنم من الجنة الجن والناس اجمعين○ وكلا نصب بنقص وتنوينه عوض عن المضاف اليه اى كل ما يحتاج اليه نقص عليك من انباء الرسل ما بدل من كلا نثبت نطمئن به فؤادك قلبك وجاءك في هذه الانباء او الآيات الحق وموعظة وذكرى للمؤمنين○ خصوا بالذكر لانتفاعهم بها في الايمان بخلاف الكفار وقل للذين لا يؤمنون اعملوا على مكانتكم حالتكم انا عاملون○ على حالتنا تهديد لهم وانتظروا عاقبة امركم انا منتظرون○ ذلك ولله غيب السموات والارض اى علم ما غاب فيهما واليه يرجع بالبناء للفاعل يعود وللمفعول يرد الامر كله فينتقم ممن عصى فاعبده وحده وتوكل عليه ثق به فانه كافيك وما ربك بغافل عما تعملون○ وانما يؤخرهم لوقتهم وفي قراءة بالفوقانية ع ١٠ ١٢ ١٠

سورة يوسف مكية مائة واحدى عشرة آية بسم الله الرحمن الرحيم○ الر الله اعلم بمراده بذلك

ه١ قوله الخلائق اے كل الخلائق والتنوين عوض عن المضاف اليه وانما قدره جمعا ليصح عود ضمير الجمع اليه ١٢ ك ه٢ قوله لقسم مقدر تقديره والله اه خطيب وقوله او فارقة اے فارقة بين ان النافية والمؤكدة وفيه نظر لان الفارقة انما عهدت بعد ان المهملة المخففة وذلك لانها تفرق بين النافية والمؤكدة والالتباس بينهما انما يكون عند الاهمال بخلاف الاعمال فانه لا التباس فيه ويصح ان يكون قوله موطئة راجعا للتشديد وقوله او فارقة راجعا للتخفيف وقوله وفي قراءة معطوف على ما يستفاد من قوله ما زائدة لانه يفيد ان لما مخففة فكانه قال تخفيف لما وما زائدة وفي قراءة بتشديد لما وقد علمت ان كلا من القرائتين راجع لكل من تخفيف ان وتشديدها وقوله فان نافية اے لفظ ان في قوله تعالى ان كلا نافية وحاصل التركيب ان لفظ كلا منصوب على انه اسم ان وخبرها جملة القسم مع جوابه والقسم هو المدلول عليه باللام في لما على كونها موطئة وجوابه هو قوله ليوفينهم وعلى كون لما مشددة فالخبر جملة ليوفينهم واللام حينئذ في ليوفينهم جواب قسم مقدر ملخص من الجمل وغيره ١٢ ه٣ قوله فاستقم على العمل بامر ربك والدعاء اليه عطف على العمل اے دعوة الخلق الى امره تعالى وتبليغ الوحي ١٢ ك ه٤ قوله وليستقم من تاب يشير اے انه عطف على المستكن في فاستقم وجاز ذلك للفاصل ١٢ ك ه٥ قوله آمن معك يريد ان المراد من التوبة التوبة عن الشرك ١٢ ك ه٦ قوله ولا تطغوا خطاب للنبي والامة ولكن المراد الامة فان الطغيان مستحيل على النبي صلے الله عليه وسلم وهذه الآية صعبت التكليف ولذا قال رسول الله صلے الله عليه وسلم شيبتني هود واخواتها ١٢ صاوی

ه٧ قوله ولا تركنوا الى الذين ظلموا بموادة اے لا تميلوا بالمحبة او مداهنة وهي ترك الامر بالمعروف ونهي المنكر او رضا باعمالهم او التشبه بهم والتزي بزيهم او ذكرهم بما فيه تعظيم لهم ١٢ ك ه٨ قوله ثم لا تنصرون العامة على ثبوت نون الرفع لانه فعل مرفوع اذ هو من باب عطف الجمل عطف جملة فعلية على جملة اسمية وقرأ زيد بن علي وعائشة رض بحذف نون الرفع عطفا على تمسكم والجملة حالية او استينافية واتى بثم تنبيها على تباعد الرتبة ١٢ ج ه٩ قوله نزلت فيمن وهو ابو اليسر قال اتتني امرأة تبتاع تمرا فقلت لها ان في البيت تمرا اطيب من هذا فدخلت معي البيت فقبلتها فاتيت ابا بكر فذكرت ذلك له فقال استر على نفسك وتب ولا تخبر احدا فاتيت عمر فذكرت ذلك له فقال استر على نفسك وتب ولا تخبر احدا فلم اصبر حتى اتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكرت ذلك له فاطرق طويلا حتى اوحي اليه واقم الصلوة الى قوله ان الحسنات يذهبن السيئات ذلك ذكرى للذاكرين فقرأها رسول الله فقلت الي هذا خاصة ام للناس عامة فقال بل للناس عامة ١٢ ج ه١٠ قوله كان الخ الظاهر ان كان تامة واولوا بقية فاعلها وينهون صفة ومن القرون حال مقدم عليه ومن تبعيضية ومن قبلكم حال من القرون والمعنى هلا وجدوا اولو بقية ناهون حال كونهم من قبلكم ١٢ ك ه١١ قوله وفضل سمي الفضل والجود بقية لان الرجل يستبقي مما يخرجه اجوده وافضله فصار مثلا في الجودة والفضل ويقال فلان من بقية القوم اے من خيارهم وبه فسر بيت الحماسة ان تذنبوا ثم يأتيني بقيتكم من الخطيب ١٢ ه١٢ قوله المراد به اے بالتحضيض في هلا النفي اے ما كان فيهم ذلك فان التحضيض اذا دخل على فعل ماض يشتمل على النفي ١٢ ك ه١٣ قوله لكن قليلا يعني انه استثناء منقطع من النفي المراد بهلا قدره منقطعا مع صحة الاتصال لكونه منصوبا ١٢ ك ه١٤ قوله للبيان لا للتبعيض لان النجاة للناهين وحدهم بدليل قوله وانجينا الذين ينهون عن السوء واخذنا الذين ظلموا ١٢ ك ه١٥ قوله واتبع الذين الخ عطف على مضمر دل عليه الكلام تقديره فلم ينهوا عن الفساد واتبع الذين ظلموا وكانوا مجرمين عطف على اتبع او اعتراض بيضاوي وذلك المضمر اشار له الشارح بقوله اے ما كان فيهم ذلك اے النهي عن الفساد فكانه قال لم ينهوا عن الفساد واتبع الخ من الجمل ١٢ ه١٦ قوله ما اترفوا فيه اے ما نعموا فيه من الشهوات واهتموا بتحصيل اسبابها واعرضوا عما وراء ذلك اه خطيب وفي القاموس الترفه بالضم النعمة ومعنى الآية بالفارسية واتباع كردند ستمگاران چيزے را كه نعمت داده شد بآن ١٢ ه١٧ قوله منه اے من الله وفيه اشارة الى ان قوله تعالى بظلم حال من الفاعل اے ظالما لها وقوله لها اے للقرى وقيل قوله بظلم متعلق بالفعل المتقدم والمراد به الشرك والمعنى ليهلك القرى بسبب شرك اهلها كائنا ما كان كما اختاره الخطيب وغيره ١٢ ه١٨ قوله اے اهل الاختلاف له اے للاختلاف وقوله لها اے للرحمة نصب بنقص والمعنى ونقص عليك من انباء الرسل كلا اے كل ما يحتاج اليه وهو الذي نثبت به فؤادك ١٢ جمل ه١٩ قوله وهي اے كلمة لاملئن فهي خبر مبتدأ محذوف ويمكن ان يكون بدلا عن الكلمة ١٢ ك ه٢٠ قوله اے كل ما يحتاج اليه من الانباء لما كان يرد على التفسير المشهور بكل بناء انه لم يقص في القرآن كل انباء الرسل عدل عنه الى ذلك ١٢ ك ه٢١ قوله الانباء او الآيات اے التي في هذه السورة او في هذه الدنيا والاول ما عليه الاكثر وتقديره وجاءك في هذه مع ما جاءك في هذه السورة الحق وخصت بهذه السورة تشريفا لها وان كان قد جاءه الحق في جميع السور لانها جمعت في اهلاك الامم وشرح حالهم ما لم يجمع غيرها والتعريف في الحق اما للجنس او للعهد والمراد به البراهين الدالة على التوحيد والعدل والنبوة وانما عرفه ونكر تالييه تفخيما له لكونه يطلق على الله تعالى بخلاف تالييه ١٢ ج ه٢٢ قوله اے علم ما غاب فيهما يعني ان الاضافة بمعنى في والغيب مصدر في الاصل والمصدر المضاف من صيغ العموم ولذا فسره بما غاب التي من الفاظ العموم ١٢ ك ه٢٣ قوله بالبناء للفاعل يعود الخ اے بفتح اليا وكسر الجيم بمعنى يعود وضم اليا وفتح الجيم بمعنى يرد ١٢ روح البيان ه٢٤ قوله فاعبده هذا مفرع على قوله ولله غيب السموات والارض الخ اے حيث كان هو العالم بما غاب في السموات والارض واليه مرجع الامور كلها فهو حقيق بعبادته هو لا غيره وحقيق بالتوكل عليه وتفويض الامور اليه ١٢ صاوی

ه٢٥ قوله سورة يوسف الخ سورة مبتدأ ومكية خبر اول ومائة الخ خبر ثان جمل وروي ان احبار اليهود قالوا لرؤساء المشركين سلوا محمدا لما ذا انتقل آل يعقوب من الشام الى مصر وعن قصة يوسف فسألوه فنزلت هذه السورة كذا في الكبير وابي السعود وغيره ١٢ ه٢٥ قوله سورة يوسف الخ مناسبة هذه السورة لما قبلها جمع قصص الانبياء فان ما قبلها ذكر فيها سبع قصص للانبياء وهذه من محاسن قصص الانبياء وايضا ليتسلى النبي صلے الله عليه وسلم بما وقع للانبياء من اذى الاقارب والاباعد على ما وقع له من اذى قومه الاقارب والاباعد وحكمة قص القصص عليه ليتاسى بهم ويتخلق باخلاقهم فيكون جامعا لكمالات الانبياء و سبب نزولها ان اليهود سالت النبي صلے الله عليه وسلم وقالوا احدثنا عن امر يعقوب وولده وشان يوسف وهذه السورة فيها من الفوائد الشريفة والحكم المنيفة ما لا يدخل تحت حصر ولذا قال خالد بن معدان سورة يوسف وسورة مريم تتفكه بهما اهل الجنة في الجنة وقال عطاء لا يسمع سورة يوسف محزون الا استراح اليها ١٢ صاوی

تلك هذه الاٰیٰت اٰیٰت الكتٰب القراٰن والاضافة بمعنی من المبین○ المظهر للحق من الباطل انا انزلنٰه
قراٰنا عربیا بلغة العرب لعلكم یا اهل مكة تعقلون○ تفهمون معانیه نحن نقص علیك احسن
القصص بما اوحینا بایحائنا الیك هٰذا القراٰن وان مخففة ای وانه كنت من قبله لمن الغٰفلین○ اذكر
اذ قال یوسف لابیه یعقوب یٰابت بالكسر دلالة علی یاء الاضافة المحذوفة والفتح دلالة علی الف محذوفة
قلبت عن الیاء انی رایت فی المنام احد عشر كوكبا والشمس والقمر رایتهم تاكید لی سٰجدین○ جمع بالیاء
والنون للوصف بالسجود الذی هو من صفات العقلاء قال یٰبنی لا تقصص رءیاك علی اخوتك فیكیدوا
لك كیدا یحتالوا فی هلاكك حسدا لعلمهم بتاویلها من انهم الكواكب والشمس امك والقمر ابوك ان الشیطٰن
للانسان عدو مبین○ ظاهر العداوة وكذٰلك كما رایت یجتبیك یختارك ربك ویعلمك من تاویل الاحادیث
تعبیر الرؤیا ویتم نعمته علیك بالنبوة وعلی اٰل یعقوب اولاده كما اتمها بالنبوة علی ابویك من قبل
ع ١ ١١ ابرٰهیم واسحٰق ان ربك علیم بخلقه حكیم○ فی صنعه بهم لقد كان فی خبر یوسف واخوته وهم
احد عشر اٰیٰت عبر للسآئلین○ عن خبرهم اذكر اذ قالوا ای بعض اخوة یوسف لبعضهم لیوسف
مبتدا واخوه شقیقه بنیامین احب خبر الی ابینا منا ونحن عصبة جماعة ان ابانا لفی ضلٰل خطا
مبین○ بین بایثارهما علینا اقتلوا یوسف او اطرحوه ارضا ای بارض بعیدة یخل لكم وجه ابیكم
بان یقبل علیكم ولا یلتفت لغیركم وتكونوا من بعده ای بعد قتل یوسف او طرحه قوما صٰلحین○
بان تتوبوا قال قآئل منهم هو یهوذا لا تقتلوا یوسف والقوه اطرحوه فی غیٰبت الجب مظلم البئر و
فی قراءة بالجمع یلتقطه بعض السیارة المسافرین ان كنتم فٰعلین○ ما اردتم من التفریق فاكتفوا بذلك
قالوا یٰابانا ما لك لا تامنا علی یوسف وانا له لنٰصحون○ لقائمون بمصالحه ارسله معنا غدا الی الصحراء یرتع
ویلعب بالنون والیاء فیهما ننشط ونتسع وانا له لحٰفظون○ قال انی لیحزننی ان تذهبوا ای ذهابكم به
لفراقه واخاف ان یاكله الذئب والمراد به الجنس وكانت ارضهم كثیرة الذئاب وانتم عنه غٰفلون○ مشغولون
قالوا لئن لام قسم اكله الذئب ونحن عصبة جماعة انا اذا لخٰسرون○ عاجزون فارسله معهم فلما ذهبوا
به واجمعوا عزموا ان یجعلوه فی غیٰبت الجب وجواب لما محذوف ای فعلوا ذلك بان نزعوا
قمیصه بعد ضربه واهانته وارادة قتله وادلوه فلما وصل الی نصف البئر القوه لیموت
فسقط فی الماء ثم اوی الی صخرة فنادوه فاجابهم یظن رحمتهم فارادوا رضخه بصخرة فمنعهم یهوذا

---

١ قوله احسن القصص مفعول مطلق اے قصصا احسن القصص والمفعول به ہذا القرآن فقد تنازع فیه نقص واوحینا فاعمل الثانی واضمر فی الاول ثم حذف لكونه فضلة والتقدیر نقصه اے القرآن الخ ١٢ ج ٢ قوله مخففة اے من الثقیلة واللام ہے الفارقة بینها وبین النافیة واسمها محذوف ہو ضمیر الشان ١٢ ك ٣ قوله وان كنت الجملة حال وقوله مخففة اے من الثقیلة وقوله انه اے الشان وقوله لمن الغافلین اے عن ہذه القصة لم تخطر ببالك ولم تقرع سمعك قط ١٢ بیضاوی و روح ٤ قوله بالكسر اے كسر تاء التانیث اللفظی التی ہے عوض عن یاء المتكلم المحذوفة واصله یا ابی فحذفت الیاء واتی بالتاء عوضا عنها ونقلت كسرة ما قبل الیاء وہو الباء للتاء ثم فتحت الیاء على القاعدة فتح ما قبل تاء التانیث وقوله والفتح والاصل فیه یا ابی بكسر الباء و فتح الیاء ثم قلبت الیاء الفا لتحركها وانفتاح ما قبلها ثم حذفت الالف وعوض عنها تاء التانیث وفتحت للدلالة على ان اصلها الالف المنقلبة عن الیاء ١٢ جمل ٥ قوله قلبت الخ صفة لالف اے ابدلت عنها وكان اصله یا ابتا فحذف الالف وابقیت الفتحة دلالة علیها وذلك منطبق على المذهبین فان عند البصریین الیاء یجوز یا ابتا ویا ابتا لانه جمع عوضین بخلاف یا ابتی فانه لا یجوز الجمع بین العوض والمعوض عنه ١٢ ك ٦ قوله احد عشر كوكبا والشمس والقمر وہے جریان والطارق والذیال وقابس وعمودان والفلیق والمصبح والصروخ والفرع ووثاب وذو الكتفین راٰها یوسف والشمس والقمر نزلن من السماء وسجدن له ١٢ ج ٧ قوله تاكید اے لرایت الاولی وجعله الزمخشری استینافا كان اباه قال كیف رایتها قال رایتهم لی سجدین فمن جعله تاكیدا جعل الرؤیة الحلمیة متعدیة الی مفعولین كالعلمیة ومن جعله استینافا جعله متعدیا الی واحد كالبصریة وساجدین عنده حال ١٢ ك ٨ قوله یا بنی لا تقصص رؤیاك فهم یعقوب علیه السلام من رؤیاه ان الله یصطفیه لرسالته ویفوقه على اخوته فخاف علیه حسدہم ١٢ ج ٩ قوله والشمس امك والقمر ابوك حكمة تاویل امه بالشمس لانها یظهر منها الاقمار وہم الانبیاء وابیه بالقمر لان القمر یهتدی به فی الظلم فكذا الرسل یہتدی به فی ظلمات الجهل والشرك والاخوة بالكواكب لان نورہم لا یبلغ نور ابیهم اما لانهم انبیاء فقط ولیسوا برسل او اولیاء فقط ولیسوا بانبیاء وما مشی علیه المفسرون من ان المراد بالشمس امه احد قولین وقیل ان امه راحیل قد ماتت والمراد بالشمس خالته لیا ١٢ صاوی ١٠ قوله كما رایت اے كما رایت الكواكب ساجدة اجتباك ربك بمثل ہذه الرؤیا ١٢ ك ١١ قوله یختارك اے لامور عظام النبوة والملك من جبیت الشئ اذا حصلته لنفسك ١٢ ك ١٢ قوله تعبیر الرؤیا اے تفسیرها وكان یوسف اعبرہم للرؤیا ١٢ ك ١٣ قوله اولاده اے نسله لا بنیه فان الصحیح انهم لیسوا بانبیاء ١٢ ك ١٤ قوله آیات للسائلین اے ولغیرہم ففیه اكتفاء وذلك ان الیهود لما سالوا رسول الله صلى الله علیه وسلم عن قصة یوسف وقیل سالوا عن انتقال اولاد یعقوب من ارض كنعان الی ارض مصر فذكرہم تلك القصة فوجدوہا مطابقا لما فی التوراة وحینئذ فهی من دلائل نبوته صلى الله علیه وسلم حیث قص علیهم تلك القصة بالغ وجه مع كونه لم یسبق له تعلم من احد ولا قرء ولا كتب ١٢ صاوی ١٥ قوله عن خبرہم اے سائل كان وقیل السائلون ہم الیهود فیكون البیان عن علامات النبوة ١٢ ك ١٦ قوله شقیقه شقیق برادر حقیقی را می گویند كه مادر و پدر یكے باشد وفی روح البیان و الشقیق الاخ من الاب والام وفی القاموس الشقیق كالامیر الاخ كانه شق نسبه من نسبه انتهى ١٢ ١٧ قوله احب خبر وحد الخبر مع تعدد المبتدا لان افعل من كذا لا یفرق فیه بین الواحد وما فوقه ولا بین المذكر والمؤنث نعم اذا عرف وجب الفرق واذا اضیف جاز الامران من ابی السعود ١٢ ١٨ قوله عصبة العصبة والعصابة العشرة فصاعدا وقیل اے اربعین سموا بذلك لان الامور تعصب اے تقوی بهم ١٢ ك ١٩ قوله اے بارض بعیدة بمعنی البعد ماخوذ من تنكیرہا وابهامها ١٢ كمالین، ٢٠ قوله یخل جواب الامر اے یخلص وفی البیضاوی والمعنی یصف لكم وجه ابیكم والمراد سلامة محبته لهم ممن یشاركهم فیها ١٢ ٢١ قوله اے بعد قتل یوسف یشیر اے ان الضمیر یعود الی مصدر اقتلوا واطرحوا ١٢ كمالین ٢٢ قوله یهوذا بالدال المهملة كما فی القاموس وفی بعض نسخ الكشاف صححه بالمعجمة ١٢ ك ٢٢ قوله ہو یهوذا و كان احسنهم فیه رایا حیث جوزوا قتله ولم یساعدہم علیه ١٢ ٢٣ قوله وفی قراءة بالجمع اے غیابات وہی قراءة نافع ١٢ ٢٤ قوله السیارة اے السائرین فی السبیل ١٢ ك ٢٥ قوله فاكتفوا اے عن الطرح فی ارض بعیدة فان من یحمله من السیارة یحمله بعیدا فیحصل المقصود بلا احتیاج الی حركة انفسهم فربما لا یاذن لهم الوہم وربما یطلع على قصدہم وفیه بیان جواب الشرط وانه مقدر ١٢ ك ٢٦ قوله لا تامنا حال من معنی الفعل فی مالك كما تقول مالك قائما بمعنی ما تصنع قائما ١٢ ٢٧ قوله یرتع الرتع التمتع فی اكل الفواكه ونحوها واللعب بالاستباق والتناضل ١٢ ٢٨ قوله بالنون لابن كثیر وابی عمرو وابن عامر ١٢ ك ٢٩ قوله والیاء اے للباقین على اسناد الفعل لیوسف ١٢ ٣٠ قوله نتسع اے نتنعم باكل الثمار والفواكه راجع لنرتع و ننشط اے بالمسابقة ورمی السهام راجع لنلعب فالمراد باللعب المسابقة بالسهام كما سیاتی فی قولهم انا ذهبنا نستبق ١٢ جمل ٣١ قوله لام قسم اے اللام موطئة لجواب الشرط المذكور للقسم المقدرة تقدیره والله لئن اكله الذئب والحال انا جماعة ١٢ ك ٣٢ قوله انا اذا لخاسرون جواب القسم وجواب الشرط محذوف على القاعدة فی اجتماع الشرط والقسم وقوله عاجزون اے والواقع انا اقویاء ١٢ جمل ٣٣ قوله لخاسرون الخسار بمعنی الهلاك او من خسران التجارة وكلاهما غیر مراد فهی مجاز فی الضعیف والعجز لانه سبب لهما او شبههما ١٢ ك ٣٤ قوله فارسله یشیر اے ان ههنا جملة محذوفة ہے سبب لما ذكور ہو قوله فلما آه ١٢ ك ٣٥ قوله فلما الخ الفاء فیه فصیحة وجواب لما محذوف وقیل الجواب اوحینا والواو زائدة ١٢ ك ٣٦ قوله واجمعوا ان یجعلوه الخ اے عزموا على القاء یوسف فی قعر الجب وكان على ثلاثة فراسخ من منزل یعقوب بكنعان التی ہی من نواحی الاردن حفره شداد حین عمر بلاد الاردن وكان اعلاه ضیقا واسفله واسعا وقال الكاشفی ہفتاد گز عمق یافت یا زیاده ١٢ روح ٣٧ قوله اے فعلوا ذلك اے جعله فی غیابة الجب وقوله بان نزعوا قمیصه اے بعد ادلائه فی البیر ١٢ ج ٣٨ قوله القوه اے بان قطعوا الحبل او القوه معه ١٢ جمل ٣٩ قوله رضخه الرضخ كسر الراس بالحجر وتفصیل المقام اتوا به الی راس البیر فتعلق بثیابهم فنزعوها من یدیه فدلوه فیها بحبل مربوط على وسطه فتعلق بشفیرها فربطوا یدیه ونزعوا قمیصه لما عزموا علیه من تلطیخه بدم الكذب احتیالا لابیه فقال یا اخوتاه ردوا علیّ قمیصی اتواری به فی حیاتی ویكون كفنا بعد مماتی فلم یفعلوا فلما بلغ نصفها قطعوا الحبل والقوه لیموت وكان فی البیر ماء فسقط فیه ثم اوی الی صخرة بجانب البیر فقام علیها وہو یبكی فنادوه فظن انها رحمة ادركتهم فاجابهم فارادوا ان یرضخوه فمنعهم یهوذا وقال الكاشفی از حضرت حق سبحانه حكم بجبرئیل رسید ادرك عبدی جبرئیل پیش از آنكه یوسف بہ تک چاه رسد بوے رسید واورا بجنیه مقدسه خود گرفت و بر بالاے حجرے كه در تک چاه بود بنشانید و از طعام و شراب بهشت بوے داد و پیراهن خلیل كه تعویذ وار بر بازو داشت در پوشانید وقال الحسن القی یوسف فی الجب وہو ابن سبع عشرة سنة ولقی اباه بعد ثمانین سنة وقیل كان یوسف ابن سبع عشرة سنة وقیل ابن ثمانی عشرة سنة وروی ان ہوام البیر قال بعضها لبعض لا تخرجن من مساكنكن فان

وَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ فی الجب وحی حقيقة وله سبع عشرة سنة او دونها تطمينا لقلبه لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بعد
اليوم بِاَمْرِهِمْ بصنعهم هٰذَا وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ○ بك حال الانباء وَجَآءُوْٓ اَبَاهُمْ عِشَآءً وقت
المساء يَّبْكُوْنَ ○ قَالُوْا يٰٓاَبَانَآ اِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ نرمی وَتَرَكْنَا يُوْسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا ثيابنا فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ
وَمَآ اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ مصدق لَّنَا وَلَوْ كُنَّا صٰدِقِيْنَ ○ عندك لاتهمتنا فی هذه القصة لمحبة يوسف
فكيف وانت تسئ الظن بنا وَجَآءُوْ عَلٰى قَمِيْصِهٖ محله نصب على الظرفية اى فوقه بِدَمٍ كَذِبٍ اى
ذی كذب بان ذبحوا سخلة ولطخوه بدمها وذهلوا عن شقه وقالوا انه دمه قَالَ يعقوب لما
راٰه صحيحا وعلم كذبهم بَلْ سَوَّلَتْ زينت لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ففعلتموه به فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ لا جزع فيه
وهو خبر مبتدأ محذوف اى امری وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ المطلوب منه العون عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ○
تذكرون من امر يوسف وَجَآءَتْ سَيَّارَةٌ مسافرون من مدين الى مصر فنزلوا قريبا من جب يوسف
فَاَرْسَلُوْا وَارِدَهُمْ الذی يرد الماء ليستقی منه فَاَدْلٰى ارسل دَلْوَهٗ فی البير فتعلق بها يوسف فاخرجه فلما
راٰه قَالَ يٰبُشْرٰى وفی قراءة بشری ونداءها مجازا اى احضری فهذا وقتك هٰذَا غُلٰمٌ فعلم به اخوته
فاتوهم وَاَسَرُّوْهُ اى اخفوا امره جاعليه بِضَاعَةً بان قالوا هو عبدنا ابق وسكت يوسف خوفا
ان يقتلوه وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ○ وَشَرَوْهُ اى باعوه منهم بِثَمَنٍ بَخْسٍ ناقص دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ
عشرين او اثنين وعشرين وَكَانُوْا اى اخوته فِيْهِ مِنَ الزّٰهِدِيْنَ ○ فجاءت به السيارة الى مصر فباعه
الذی اشتراه بعشرين دينارا وزوجی نعل وثوبين وَقَالَ الَّذِی اشْتَرٰىهُ مِنْ مِّصْرَ وهو قطفير
العزيز لِامْرَاَتِهٖ زليخا اَكْرِمِیْ مَثْوٰىهُ مقامه عندنا عَسٰٓى اَنْ يَّنْفَعَنَآ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا وكان حصورا وَكَذٰلِكَ
كما نجيناه من القتل والجب وعطفنا قلب العزيز مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ فِی الْاَرْضِ ارض مصر حتى بلغ ما بلغ وَ
لِنُعَلِّمَهٗ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ تعبير الرؤيا عطف على مقدر متعلق بمكنا اى لنملكه او الواو زائدة وَاللّٰهُ غَالِبٌ
عَلٰٓى اَمْرِهٖ تعالى لا يعجزه شیء وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ وهم الكفار لَا يَعْلَمُوْنَ ○ ذلك وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وهو ثلثون سنة او ثلث
اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا حكمة وَّعِلْمًا فقها فی الدين قبل ان يبعث نبيا وَكَذٰلِكَ كما جزيناه نَجْزِی الْمُحْسِنِيْنَ ○ لانفسهم
وَرَاوَدَتْهُ الَّتِیْ هُوَ فِیْ بَيْتِهَا هی زليخا عَنْ نَّفْسِهٖ اى طلبت منه ان يواقعها وَغَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ للبيت وَقَالَتْ له هَيْتَ لَكَ
اى هلم واللام للتبيين وفی قراءة بكسر الهاء واخری بضم التاء قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اعوذ بالله من ذلك اِنَّهٗ اى الذی
اشترانی رَبِّیْٓ سيدی اَحْسَنَ مَثْوَایَ مقامی فلا اخونه فی اهله اِنَّهٗ اى الشان لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ الزناة وَلَقَدْ هَمَّتْ

---

١ قوله وحی حقيقة يعنی ليس المراد من الوحی الالهام بل اعلامه بارسال جبرئيل والوحی اليه بهذه الآية ليؤنسه ويبشره بالخروج ويخبره انه ينبئهم بما فعلوه وبل كان الايحاء المعروف لتبليغ الشرائع فالآية لا يدل عليه ١٢ ك ٢ قوله لتنبئنهم اى لتخبرن اخوتك بما فعلوا بك ١٢ ك ٣ قوله بعد اليوم اى فيما يستقبل فذكر اليوم لانه كان يوم المصيبة ١٢ ٤ قوله وهم لا يشعرون حال من الهاء فی لتنبئنهم كما يدل عليه قول الشارح حال الانباء وقوله بك اى بانك انت يوسف ١٢ جمل ٥ قوله حال الانباء اى لا يعرفون لعلو شانك وبعده عن اوهامهم وطول العهد المغير للحلية والهيئة وذلك اشارة الى ما قال لهم بمصر حين دخلوا عليه ممتارين فعرفهم وهم له منكرون ١٢ ك ٦ قوله عشاء اى ليكونوا فی الظلمة ليقبل اعتذارهم فلما بلغوا منزل يعقوب جعلوا يبكون ويصرخون فسمع اصواتهم ففزع من ذلك وسالهم فاجابوا بما ذكر ١٢ ك ٧ قوله ولو كنا صادقين جعل لها الشارح جوابا محذوفا قدره بقوله لاتهمتنا وبعد ذلك لا يظهر كونها امتناعية لان الغرض ثبوت الاتهام لا نفيه ولا بمعنى ان الذی هو القليل فيها لانه لا يظهر معه قوله فكيف الخ فليتامل اه جمل قال فی الكبير ليس المعنى ان يعقوب عليه السلام لا يصدق من يعلم انه صادق بل المعنى لو كنا عندك من اهل الثقة والصدق لاتهمتنا فی يوسف لشدة محبتك اياه ولظننت انا قد كذبنا والحاصل انا وان كنا صادقين لكنك لا تصدقنا لانك تتهمنا ١٢ ٨ قوله اى فوقه والظرفية باعتبار المفعول لا الفاعل اى جاءوا بدم فوق قميصه وقيل نصبه على الحال من الدم ان جوز تقديمها على المجرور ١٢ ك ٩ قوله اى ذی كذب يعنی مكذوب به ويجوز ان يكون وصفا بالمصدر للمبالغة ١٢ ك ١٠ قوله سخلة ولد الغنم معزا او ضانا ذكرا او انثى وقيل وقت رضعه ١٢ ك ١١ قوله وذهلوا عن شقه اى غفلوا عن شق القميص وقالوا انه دمه اى يوسف ١٢ ك ١٢ قوله لما راٰه صحيحا روی انه قال ما احلم هذا الذئب ياكل ابنی ولا يقد قميصه وقيل انهم اتوه بذئب وقالوا هذا اكله فقال يعقوب ايها الذئب انت اكلت ولدی وثمرة فؤادی فانطقه الله فقال والله ما اكلت ولدك ولا رأيته قط ولا يحل لنا ان ناكل لحوم الانبياء فقال له يعقوب فكيف وقعت بارض كنعان فقال جئت لصلة الرحم فاخذونی واتوا بی اليك فاطلقه يعقوب ١٢ صاوی ١٣ قوله من جب يوسف وذلك بعد ثلثة ايام من القائه فيها وكان الجب فی قفرة بعيدة من العمران ولم يكن الا للرعاة والمارة وكان ماؤه ملحا فعذب حين القی يوسف فيه ١٢ كمالين ١٤ قوله الذی يرد الماء الخ وقال السدی كان للوارد غلام يقال له بشری فناداه باسمه على اخراجه ١٢ ك ١٥ قوله فادلى دلوه فی المختار الدلو التی يستقى بها [illegible] وفی القاموس دلوت الدلو وليتها ارسلتها فی البير ١٢ ج ١٦ قوله يبشری نادی البشری بشارة لنفسه ١٢ خطيب ١٧ قوله اى اخفوا امره يعنی اخوة يوسف اسروا شانه والمعنى انهم اخفوا كونه اخاهم بل قالوا انه عبد لنا ابق منا وتابعهم على ذلك يوسف لانهم توعدوه بالقتل بلسان العبرانية وهو احد القولين وقال الآخرون الضمير للسيارة اخفوا من الرفقة انهم وجدوه فی الجب وذلك لانهم قالوا ان قلنا للسيارة التقطناه شاركونا فيه وان اشتريناه سالونا الشركة فالاصوب ان نقول ان اهل الماء جعلوه بضاعة عندنا على ان نبيعه لهم بمصر ورجح هذا القول الاخير ابو السعود والامام الرازی وغيرهم من المفسرين ١٢ ١٨ قوله جاعليه اى حال كونهم جاعلين اياه بضاعة ١٢ جمل ١٩ قوله بما يعملون اى بما ترتب على عملهم القبيح بحسب الظاهر من الاسرار والفوائد المنطوية تحت باطنه فان هذا البلاء الذی فعلوه كان سببا لوصوله الى مصر وتنقله فی اطوار حتى صار ملكا فرحم الله به العباد والبلاد خصوصا فی سنی القحط الذی وقع بها ١٢ ج ٢٠ قوله باعوه اى باع الاخوة من السيارة ١٢ ك ٢١ قوله بخس حرام لان ثمن الحر حرام والحرام يسمى بخسا لانه مبخوس البركة اى منقوصها والمراد بالبخس القليل ١٢ خازن ٢٢ قوله الزاهدين اى غير راغبين فيه وفيه متعلق بمحذوف يبينه المذكور او بالمذكور ان قلنا بجواز تقدم متعلق الصلة على الموصول اذا كان ظرفا ١٢ ك ٢٣ قوله بعشرين دينارا اختلف فی مقدار ما اشتراه به العزيز فقيل بعشرين دينارا وزوجی نعل وثوبين ابيضين وقيل ادخلوه فی السوق يعرضونه فترافعوا فی ثمنه حتى بلغ ثمنه وزنه مسكا ووزنه ورقا ووزنه حريرا فاشتراه قطفير بذلك المبلغ وكان سنه اذ ذاك سبع عشرة سنة واقام فی منزله ثلاث عشرة سنة واستوزره الريان وهو ابن ثلثين سنة وآتاه الله العلم والحكمة وهو ابن ثلث وثلثين وتوفی وهو ابن مائة وعشرين كذا فی ابی السعود ١٢ ٢٤ قوله قطفير العزيز [illegible] علم العزيز ١٢ ك ٢٥ قوله كان حصورا وهو الذی لا يقدر على اتيان النساء وكان عقيما كما جرى عليه القاضی البيضاوی ١٢ ٢٦ قوله الارض ارض مصر واللام للعهد او عوض عن المضاف اليه ١٢ ك ٢٧ قوله لنملكه اى اعطيناه القدرة فی الارض لنقدره ولنعلمه والتمكين الاقدار واعطاء القدرة ١٢ ك ٢٨ قوله لا يعجزه شیء جاء فی بعض الآثار ان الله تعالى يقول يا ابن آدم تريد واريد ولا يكون الا ما اريد فان سلمت لی ما اريد اعطيتك ما تريد وان نازعتنی فيما اريد اتعبتك فيما تريد ثم لا يكون الا ما اريد فالادب مع الله تعالى ان يستعمل العبد ما اظهره الله تعالى فی الوقت ولا يريد احداث غيره من الروح ١٢ ٢٩ قوله كما جزيناه اى انعمنا عليه بهذه النعم كلها وقوله نجزی المحسنين لانفسهم اى بالايمان والاهتداء كما قال ابن عباس او الصابرين على النوائب كما صبر يوسف ١٢ جمل ٣٠ قوله وراودته الآية مرتبطة بقوله وقال الذی اشتراه من مصر الخ وما بينهما اعتراض قصد به بيان عواقب صبر يوسف من السيادة والخير العظيم والمراودة مفاعلة وهی فی الاصل تكون من الجانبين ولكنها هنا من جانب واحد ولما كان جانب الآخر سببا فی حصول الفعل نزل منزلة الشريك فيه مفاعلة وذلك لان جمال يوسف سبب لميلها وطلبها له فالمفاعلة ليست على بابها نظير مداواة المريض فان سبب المداواة المرض القائم بالمريض ١٢ صاوی ٣١ قوله هی زليخا ولم يصرح باسمها استحياء وسترا وتعليما للادب كان الله يقول من الآداب ان لا يذكر احد زوجته باسمها ولم يذكر فی القرآن اسم امرأة الا مريم وتقدم الجواب عنه بان النصارى زعموا انها زوجة الله فذكرها باسمها ردا عليهم ١٢ ص ٣٢ قوله هيت لك اسم فعل معناه اقبل وبادر وبالفارسية شتاب بيش من آی [illegible] واللام متعلقة بمحذوف [illegible] وقال فی الخطيب قال ابو زيد هی لغة [illegible] ٣٣ قوله [illegible] ٣٤ قوله واللام للتبيين اى لتبيين المفعول اى الخاطب [illegible] ٣٥ قوله معاذ الله مصدر [illegible] ٣٦ قوله فلا اخونه [illegible] الزناة فان الزنا ظلم على نفسه والمزنی باهله ١٢ كمالين

٣٧ قوله انه الضمير للحال والشان [illegible] اى الذی اشتراه احد تفسيرين والآخران الضمير يعود الى الله تعالى وهو الاقرب والاظهر ١٢ صاوی

[illegible] وهو مختار الشارح [illegible] الريان بن الوليد [illegible] فی حياة يوسف [illegible] قابوس بن مصعب [illegible] يوسف عليه السلام الى الاسلام فابى ١٢ كبير

به قصدت منه الجماع وَهَمَّ بِهَا قصد ذلك لَوْلَآ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ قال ابن عباس مُثِّل له

اى مع العزم والتصميم ١٢ ص

يعقوب فضرب صدره فخرجت شهوته من انامله وجواب لولا لجامعها كَذٰلِكَ اريناه البرهان

لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓءَ الخيانة وَالْفَحْشَآءَ الزنا اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ ۝ فى الطاعة وفى قراءة بفتح

اللام اى المختارين وَاسْتَبَقَا الْبَابَ بادر اليه يوسف للفرار وهى للتشبث به فامسكت ثوبه وجذبته

اليها وَقَدَّتْ شقت قَمِيْصَهٗ مِنْ دُبُرٍ وَّاَلْفَيَا وجدا سَيِّدَهَا زوجها لَدَا الْبَابِ فنزهت نفسها ثم قَالَتْ

مَا جَزَآءُ مَنْ اَرَادَ بِاَهْلِكَ سُوْٓءًا زنا اِلَّآ اَنْ يُّسْجَنَ اى يحبس اى السجن اَوْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ مؤلم بان

يضرب قَالَ يوسف متبرئا هِىَ رَاوَدَتْنِىْ عَنْ نَّفْسِىْ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ اَهْلِهَا ابن عمها روى انه كان

فى المهد فقال اِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ قدام فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝ وَاِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ

قُدَّ مِنْ دُبُرٍ خلف فَكَذَبَتْ وَهُوَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ فَلَمَّا رَاٰ زوجها قَمِيْصَهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ قَالَ اِنَّهٗ اى

قولك ما جزاء من اراد الخ مِنْ كَيْدِكُنَّ اِنَّ كَيْدَكُنَّ ايها النساء عَظِيْمٌ ۝ ثم قال يٰيُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ

هٰذَا الامر ولا تذكره لئلا يشيع وَاسْتَغْفِرِىْ يا زليخا لِذَنْۢبِكِ اِنَّكِ كُنْتِ مِنَ الْخٰطِـِٕيْنَ ۝ الآثمين

واشتهر الخبر وشاع وَقَالَ نِسْوَةٌ فِى الْمَدِيْنَةِ مدينة مصر امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ تُرَاوِدُ فَتٰىهَا عبدها

عَنْ نَّفْسِهٖ قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا تمييزا اى دخل حبه شغاف قلبها اى غلافه اِنَّا لَنَرٰىهَا فِىْ ضَلٰلٍ خطأ

مُّبِيْنٍ ۝ بين بحبها اياه فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ غيبتهن لها اَرْسَلَتْ اِلَيْهِنَّ وَاَعْتَدَتْ اعدت لَهُنَّ

مُتَّكَاً طعاما يقطع بالسكين للاتكاء عنده وهو الاترج وَّاٰتَتْ اعطت كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّيْنًا وَّقَالَتِ

ليوسف اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ فَلَمَّا رَاَيْنَهٗٓ اَكْبَرْنَهٗ اعظمنه وَقَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ بالسكاكين ولم يشعرن بالالم

لشغل قلبهن بيوسف وَقُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ تنزيها له مَا هٰذَا اى يوسف بَشَرًا اِنْ ما هٰذَآ اِلَّا مَلَكٌ

كَرِيْمٌ ۝ لما حواه من الحسن الذى لا يكون عادة فى النسمة البشرية وفى الصحيح انه اعطى شطر

الحسن قَالَتْ امراة العزيز لما رأت ما حل بهن فَذٰلِكُنَّ فهذا هو الَّذِىْ لُمْتُنَّنِىْ فِيْهِ فى حبه بيان

لعذرها وَلَقَدْ رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ فَاسْتَعْصَمَ امتنع وَلَئِنْ لَّمْ يَفْعَلْ مَآ اٰمُرُهٗ بِهٖ لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُوْنًا

مِّنَ الصّٰغِرِيْنَ ۝ الذليلين فقلن له اطع مولاتك قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَىَّ مِمَّا يَدْعُوْنَنِىْ اِلَيْهِ وَاِلَّا

تَصْرِفْ عَنِّىْ كَيْدَهُنَّ اَصْبُ اَمِلْ اِلَيْهِنَّ وَاَكُنْ اصر مِّنَ الْجٰهِلِيْنَ ۝ المذنبين والقصد بذلك الدعاء فلذا قال

تعالى فَاسْتَجَابَ لَهٗ رَبُّهٗ دعاءه فَصَرَفَ عَنْهُ كَيْدَهُنَّ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ للقول الْعَلِيْمُ بالفعل ثُمَّ بَدَا ظهر لَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا

ع ٣ ٩ ١٣

[illegible]

قوله قصد ذلك قال فى الخطيب والمراد بهمه ميل الطبع ومنازعة الشهوة لا القصد الاختيارى وذلك مما لا يدخل تحت التكليف بل الحقيق بالمدح والاجر الجزيل من الله تعالى من يكف نفسه عن الفعل عند قيام هذا الهم وقال فى الكشاف ويجوز ان يريد بقوله وهم بها شارف ان يهم بها كما يقول الرجل قتلته لو لم اخف الله يريد مشارفة القتل ومشافهته كانه شرع فيه وقال فى الكبير والمراد انه عليه السلام هم بدفعها عن نفسه ومنعها عن ذلك القبح لان الهم هو القصد فوجب ان يحمل فى حق كل واحد على القصد الذى يليق به ١٢ قوله قال ابن عباس آه رواه الحاكم عن ابن عباس وصححه على شرطهما ١٢ اك قوله قال ابن عباس له وفى رواية انه انفرج سقف البيت فرأى يعقوب عاضا على اصبعه ١٢ صاوى قوله وجواب لولا الخ من المعلوم انها حرف امتناع لوجود فالمعنى امتنع وانتفى جماعه لها لوجود رؤية البرهان وفى السمين المعنى لولا رؤيته برهان ربه لهم بها لكنه امتنع همه بها لوجود رؤية برهان ربه فلم يحصل منه هم البتة كقولك لولا زيد لاكرمتك فالمعنى ان الاكرام امتنع لوجود زيد وبهذا يتخلص من الاشكال الذى يورد هنا وهو كيف يليق بنبى ان يهم بامرأة ١٢ جمل قوله كذلك هذه الكاف مع مجرورها فى محل نصب لمحذوف كما قدره المفسر واللام فى لنصرف متعلقة بذلك المحذوف ويصح ان تكون فى محل رفع والتقدير الامر مثل ذلك او عصمته كذلك والنصب اجود لمطابقته حرف الجر للافعال ومعانيها ١٢ جمل قوله المخلصين بكسر اللام لابن كثير وابى عمرو وابن عامر فى الطاعة اى الذين اخلصوا فى طاعته تعالى وفى قراءة للكوفيين بفتح اللام اى المختارين منه سبحانه بطاعته ١٢ كمالين قوله واستبقا الباب حكمة افراد الباب هنا وجمعه فيما تقدم انها لم تمكن من المراودة الا بعد غلق تلك الابواب واما فراره وتسابقهما فلم يكن الا عند باب من تلك الابواب ان قلت مقتضى قوة الرجولية انه يسبقها ولم يعقه عائق اجيب بان الذى عاقه عن السبق انما هو الاشتغال بفتح الابواب ١٢ صاوى قوله بادر اليه يشير الى ان فى الآية حذف الجار اى فسبقا الى الباب ١٢ قوله وقدت قميصه من دبر فغلبها يوسف وخرج وخرجت خلفه والفيا سيدها لدى الباب فلما خرجا وجدا زوج المرأة قطفير وهو العزيز عند الباب جالسا فخافت المرأة التهمة فسابقت يوسف بالقول وقالت لزوجها ما جزاء من اراد باهلك سوءا ثم خافت ان يقتله وهى شديدة الحب له فقالت الا ان يسجن الخ ١٢ ج قوله الا ان يسجن او عذاب اليم فى ذلك اشارة لطيفة الى ان زليخا لشدة حبها ليوسف بدئت بذكر السجن لخفته واخرت العذاب لشدته لان المحب لا يسعى فى ايلام المحبوب وايضا فان قولها الا ان يسجن فيه اشارة الى انها ارادت تخفيف السجن والا لو ارادت التطويل والتعذيب بالسجن لقالت الا جعله من المسجونين ١٢ صاوى قوله بان يضرب اى بالسياط ونحوها وانما بدأت بالسجن قبل العذاب لان المحب لا يشتهى ايلام المحبوب وانما ارادت ان يسجن عندها يوما او يومين ولم ترد السجن الطويل فانه لا يعبر عنه بهذه العبارة بل يقال يجب ان يجعل من المسجونين الا ترى فرعون كيف قال فى حق موسى فى قوله لئن اتخذت الها غيرى لاجعلنك من المسجونين ١٢ خطيب قوله قال يوسف متبرئا نفسه دفعا لما عرضته من السجن او العذاب ولولا ذلك لما قاله وكتم عليها ١٢ قوله ابن عمها وروى ابن خالها كما فى البيضاوى وروح البيان وابى السعود وغيره ١٢ قوله روى انه كان فى المهد وروى انه كان شيخا كبيرا حكيما واتفق فى ذلك الوقت انه كان مع الملك يريد ان يدخل عليها فقال قد سمعنا الجلبة من وراء الباب وشق القميص الا انا لا ندرى ايكما قدام صاحبه فان كان شق القميص من قدامه فانت صادقة والرجل كاذب والا فالرجل صادق وانت كاذبة كما هو مصرح فى الآية وروى ان ذلك الشاهد كان صبيا انطقه الله فى المهد ابن ثلاثة اشهر او اربعة او ستة على اختلاف الروايات فهبط الجبريل الى ذلك الطفل واجلسه فى مهده وقال له اشهد ببراءة يوسف فقام الطفل من المهد وجعل يسعى حتى قام بين يدى العزيز وكان فى حجرانه لكن الترجيح للقول الاخير يعنى كون الشاهد صبيا فى المهد انطقه الله تعالى ببراءته قال فى ابى السعود وهو الاظهر فانه روى ان النبى صلى الله عليه وسلم قال تكلم اربعة وهم صغار ابن ماشطة بنت فرعون وشاهد يوسف وصاحب جريج وعيسى رواه الحاكم عن ابى هريرة وقال صحيح على شرط الشيخين ١٢ قوله روى انه اى الشاهد كان فى المهد صبيا وفى الحديث لم يتكلم فى المهد الا اربعة وذكر منها شاهد يوسف رواه احمد عن ابن عباس ١٢ اك قوله تمييز اى محول عن الفاعل اى دخل حبه شغاف قلبها الشغاف بفتح اوله حجاب القلب او جلدة رقيقة يقال لها لسان القلب ١٢ كمالين قوله اى غلافه وهو جلدة محيطة بالقلب من سائر الجوانب جمل وفى روح البيان معنى الآية بدرستيكه بشگافته است غلاف دل او از جهت دوستى يعنى محبت يوسف بدرون دل او در آمده الشغاف حجاب القلب والمحبة هو الميل الى امر جميل وهو اذا كان مفرطا يسمى عشقا ١٢ قوله متكأ فى تفسيره وجوه الاول المتكأ النمرق الذى يتكأ عليها الثانى ان المتكأ هو الطعام قال العتبى والاصل فيه ان من دعوته ليطعم عندك فقد اعددت له وسادة فسمى الطعام متكأ على الاستعارة والثالث متكأ اترجا وهو قول وهب وانكر ابو عبيد ذلك والرابع متكأ طعاما يحتاج الى ان يقطع بالسكين لان متى كان كذلك احتاج الانسان الى ان يتكأ عليه كما فى تفسير الكبير وهذا الوجه الاخير مختار الشارح ١٢ قوله طعاما يقطع بالسكين للاتكاء عنده على الوسائد فهو على هذا اسم مفعول او مصدر وهو الاترج التفسير بالاترج فى المشهور انما هو القراءة متكا كموسى روى عبد بن حميد ان ابن عباس يقرأها متكا مخففة ويقول هو الاترج قال القاضى متكا هو الاترج او ما تقطع من سك الشئ اذا بتكه وفى الكشاف وكانت اهدت اترجة على ناقة وكانها الاترجة التى ذكرها ابو داود فى سننه انها شقت بنصفين وحمل كالعدلين كان على جمل ١٢ اك قوله وهو الاترج بالفارسية ترنج وفى الجمل بضم الهمزة وسكون التاء وضم الراء جمع اترجة ويقال فيه اترنج وهذا هو الطعام الذى يقطع بالسكين شيخنا وفى المصباح الاترج بضم الهمزة وتشديد الجيم فاكهة معروفة الواحدة اترجة وفى لغة ضعيفة ترنج قال الازهرى والاولى هى التى تكلم بها الفصحاء وارتضاها النحويون ١٢ قوله وقطعن ايديهن قال فى روح البيان ولم تقطع زليخا يدها لان حالها انتهت الى التمكين فى المحبة كاهل النهايات وحال النسوة كانت فى مقام التلوين كاهل البداية فلكل مقام تلون وتمكن وبداية ونهاية قال القاشانى خرج يوسف بغتة على النسوة فقطعن ايديهن لما اصابهن من الحيرة لشهود جماله والغيبة عن اوصافهن ولا شك ان زليخا كانت ابلغ فى محبته منهن لكنها لم تغب عن التمييز بشهود جماله لتمكن حال الشهود فى قلبها انتهى ١٢ قوله فاستعصم اى امتنع قال الزمخشرى الاستعصام بناء مبالغة يدل على الامتناع البليغ والتحفظ الشديد كان فى عصمة وهو مجتهد فى الاستزادة منها ١٢ اك قوله احب الى اى عندى قال ابو حيان واحب ليست على بابها من التفضيل لانه لم يحب اليه ما يدعونه اليه قط وانما هذان شران فاثر احدهما على الآخر لان كان فى احدهما مشقة وفى الآخر لذة وقال بعضهم لو لم يقل السجن احب الى لم يبتل به فالاولى بالعبد ان يسأل الله العافية ١٢ جمل قوله والقصد بذلك اى بقوله والا تصرف عنى الخ فكانه يقول اللهم اصرف عنى كيدهن لاجل ان لا اصبر ولاجل ان لا اكون من الجاهلين لانك ان لم تصرفه عنى اصبت منهم اذ لا قدرة لى على الامتناع الا باعانتك واسعافك لى ١٢ جمل قوله ان كيدكن عظيم اى فيما يتعلق بامر الجماع والشهوة والا فالرجال اعظم فى الحيل والمكايد وانما وصف كيد النساء بالعظم وكيد الشيطان

٤ ع ٦ ١٤ راوا الايٰت الدالات على براءة يوسف ان يسجنوه دل على هذا ليسجننه حتى الى حين ينقطع فيه كلام
الناس فسجن ودخل معه السجن فتيٰن غلامان للملك احدهما ساقيه والاخر صاحب طعامه فرایاه
يعبر الرؤيا فقالا لنختبرنه قال احدهما الساقي اني ارىني اعصر خمرا اي عنبا وقال الاخر صاحب الطعام
اني ارىني احمل فوق راسي خبزا تاكل الطير منه نبئنا خبرنا بتاويله بتعبيره انا نرىك من المحسنين قال
لهما مخبرا انه عالم بتعبير الرؤيا لا ياتيكما طعام ترزقنه في منامكما الا نباتكما بتاويله في اليقظة قبل ان ياتيكما
تاويله ذٰلكما مما علمني ربي فيه حث على ايمانهما ثم قواه بقوله اني تركت ملة دين قوم لا يؤمنون بالله وهم بالاخرة
هم تاكيد كفرون واتبعت ملة اباءي ابرٰهيم واسحٰق ويعقوب ما كان ينبغي لنا ان نشرك بالله من زائدة
شيء لعصمتنا ذٰلك التوحيد من فضل الله علينا وعلى الناس ولكن اكثر الناس وهم الكفار لا يشكرون
الله فيشركون ثم صرح بدعائهما الى الايمان فقال يٰصاحبي ساكني السجن ءارباب متفرقون خير ام الله
الواحد القهار خير استفهام تقرير ما تعبدون من دونه اي غيره الا اسماء سميتموها سميتم بها اصناما
انتم واٰباؤكم ما انزل الله بها بعبادتها من سلطٰن حجة وبرهان ان ما الحكم القضاء الا لله وحده امر الا
تعبدوا الا اياه ذٰلك التوحيد الدين القيم ولكن اكثر الناس وهم الكفار لا يعلمون ما يصيرون اليه
من العذاب فيشركون يٰصاحبي السجن اما احدكما اي الساقي فيخرج بعد ثلاث فيسقي ربه سيده خمرا على
عادته هذا تاويل رؤياه واما الاخر فيخرج بعد ثلاث فيصلب فتاكل الطير من راسه هذا تاويل رؤياه فقالا
ما راينا شيئا فقال قضي تم الامر الذي فيه تستفتيٰن عنه سألتما صدقتما ام كذبتما وقال للذي ظن ايقن
انه ناج منهما وهو الساقي اذكرني عند ربك سيدك فقل له ان في السجن غلاما محبوسا ظلما فخرج فانسٰه
٥ ع ٧ اي الساقي الشيطٰن ذكر يوسف عند ربه فلبث مكث يوسف في السجن بضع سنين قيل سبعا وقيل
١٥ اثنى عشر وقال الملك ملك مصر الريان بن الوليد اني ارى اي رايت سبع بقرٰت سمان ياكلهن يبتلعن سبع
مضارع بمعنى الماضي ١٢
من البقر عجاف جمع عجفاء وسبع سنبلٰت خضر واخر اي سبع سنبلات يٰبسٰت قد التوت على الخضر وعلت عليها
يٰايها الملا افتوني في رءياي بينوا لي في تعبيرها ان كنتم للرءيا تعبرون فاعبروها قالوا هذه اضغاث
اخلاط احلام وما نحن بتاويل الاحلام بعٰلمين وقال الذي نجا منهما اي من الفتيين وهو الساقي
وادكر فيه ابدال التاء في الاصل دالا وادغامها في الدال اي تذكر بعد امة حين حال يوسف انا
انبئكم بتاويله فارسلون فارسلوه اليه فاتى يوسف فقال يا يوسف ايها الصديق الكثير الصدق

---

١ قوله الدالات على براءة يوسف كقد القميص من دبره وشهادة الصبي وغير ذلك ان يسجنوه بيان للفاعل المضمر دل على هذا اي على فاعل بدا المضمر ليسجننه فالجملة مفسرة للضمير المستتر في بدا اي ظهر لهم تسجينه ١٢ ك ٢ قوله ينقطع فيه كلام الناس وذلك ان المرأة قالت للعزيز ان هذا العبد العبراني قد فضحني في الناس يخبرهم باني راودته عن نفسه فاما ان تاذن لي فاخرج فاعتذر الى الناس واما ان تحبسه كما حبستني فعند ذلك وقع في قلب العزيز ان الاصلح حبسه حتى يسقط عن السنة الناس وايضا كان العزيز مطاوعة لها كما في ابي السعود والكبير قال الكاشفي آورده اند كه بعد از نوميدى زنان از وى زليخا را گفتند صلاح آنست كه اورا دو سه روز بزندان باز دارے شايد بسبب رياضت رام گردد وقدر نعمت وراحت را دانسته سر تعليم را بر خط فرمان نهد وقال في الكبير اعلم ان زوج المرأة لما ظهر له براءة يوسف ع فلا جرم لم يتعرض له فاحتالت المرأة بعد ذلك بجميع الحيل حتى تحمل يوسف ع على موافقتها على مرادها فلم يلتفت يوسف ع اليها فلما ايست منه احتالت في طريق آخر وقالت لزوجها احبسه ومصلحة مذكورة فيما سبق آنفا ١٢ ٣ قوله فسجن اي سجن يوسف تقديره لما عطف عليه قوله ودخل معه السجن فتيان غلامان للملك وخلاه بتهمة السم احدهما ساقيه اي صاحب شرابه والآخر صاحب طعامه اي خبازه فرایاه في السجن يعبر الرؤيا ١٢ ك ٤ قوله ودخل معه الخ اي في صحبته اي صاحباه في الدخول فدخلت ثلثة في وقت واحد وهذا معطوف على ما قدره الشارح اي فسجن ١٢ جمل ٥ قوله للملك وهو ريان بن الوليد احدهما شرابه واسمه ابروها او يونا والآخر خبازه واسمه غالب او مخلب روي ان جماعة من اهل مصر ضمنوا لهما مالا ليسما الملك في طعامه وشرابه فاجاباهم الى ذلك ثم ان ساقي نكل عن ذلك ومضى عليه الخباز فسم الخبز فلما حضر الطعام قال الساقي لا تاكل ايها الملك فان الخبز مسموم وقال الخباز لا تشرب ايها الملك فان الشراب مسموم فقال الملك للساقي اشربه فشربه فلم يضره وقال للخباز كل فابى فجربه بدابة فهلكت فامر بحبسهما من الروح ١٢ ٦ قوله احدهما الساقي الخ اي صاحب شراب الملك اني اراني اعصر خمرا يعني عنبا سمى العنب خمرا باسم ما يؤل اليه يقال فلان يطبخ الآجر اي يطبخ اللبن حتى يصير آجرا وقيل الخمر العنب بلغة عمان وذلك انه قال رأيت في المنام كاني في بستان وفيه شجرة وعليها ثلاثة عناقيد من العنب وكان كاس الملك في يدي فاصبتها فيه وسقيت الملك فشربه وعلى هذا لا يظهر قوله باسم ما يؤل اليه لان العنب الذي عصره لم يؤل للخمرية بل سقاه الملك عصيرا الا ان يقال انه يؤل للخمر في الجملة وان لم يكن في خصوص تلك الواقعة ١٢ جمل ٧ قوله لا ياتيكما طعام ترزقانه حمله الشارح على ان المراد اتيانه في المنام والمعنى اي طعام رايتماه في المنام واخبرتماني به فسرته لكما قبل ان يقع في الخارج طبق وقوعه وعلى هذا فلعله خص رؤية الطعام دون غيرها لانهما من اهل الطعام والشراب وغالب رؤياهم تتعلق بهما ١٢ جمل ٨ قوله واتبعت ملة آبائي لما بين انه لما ادعى النبوة واظهر المعجزة بين ههنا انه لا غرابة في ذلك لانه من بيت النبوة وذلك ان ابراهيم واسحق ويعقوب كانوا مشهورين بالرسالة ١٢ صاوي ٩ قوله يا صاحبي السجن اي ساكني السجن كقوله اصحاب النار واصحاب الجنة ١٢ كمالين ١٠ قوله قوله على عادته فيسقيه كما كان يسقيه من قبل ويعود الى ما كان عليه ١٢ ك ١١ قوله فقالا ما راينا شيئا قال ابن مسعود فلما سمعا قول يوسف عليه السلام قالا ما راينا شيئا انما كنا نلعب وهذا احد القولين والآخر انهما رايا حقيقة وعلى هذا لعل الجحود من الخباز اذ لا داعي الى جحود الشرابي الا ان يكون ذلك لمراعاة جانبه من الخطيب وروح البيان ١٢ ١٢ قوله ايقن يشير الى ان الظن ههنا بمعنى اليقين فلا حاجة الى ما قيل الظان هو يوسف عليه السلام ان كان تاويله بطريق الاجتهاد والساقي ان ذكره عن وحي ١٢ ك ١٣ قوله ذكر يوسف عند ربه او لربه فاضاف اليه المصدر لملابسته له وليس من اضافة المصدر الى المفعول وقيل معناه انسى يوسف ذكر الله حتى استعان بغيره ١٢ ك ١٤ قوله وقال الملك لما اراد الله الفرج عن يوسف واخراجه من السجن رأى ملك مصر رؤيا عجيبة هالته فجمع سحرته وكهنته ومعبريه واخبرهم بما رأى في منامه وسالهم عن تاويلها فاعجزهم الله جميعا ليكون ذلك سببا لخلاص يوسف من السجن ١٢ صاوي ١٥ قوله اي رايت اشار بذلك الى ان المضارع بمعنى الماضي استحضارا للحال الماضية وحاصل رؤياه انه رأى في منامه سبع بقرات سمان خرجن من البحر ثم خرج بعدهن سبع بقرات عجاف في غاية الهزل والضعف فابتلعت العجاف السمان ودخلت في بطونها ولم ير منهن شيء ولم يتبين على العجاف شيء منها ورأى سبع سنبلات خضر قد انعقد حبها وسبعا اخر يابسات قد استحصدن فالتوت اليابسات على الخضر حتى علون عليهن ولم يبق من خضرتهن شيء ١٢ صاوي ١٦ قوله سمان جمع سمينة معناه بالفارسية فربه وقوله عجاف معناه بالفارسية لاغر جمع عجفاء والقياس عجف لان افعل وفعلاء لا يجمع على فعال لكنه حمل على نقيضه وهو سمان ١٢ روح ١٧ قوله جمع عجفاء وقياسه عجف لان افعل فعلاء لا يجمعان على فعال لكنه حمل على سمان لانه نقيضه ومن دابهم حمل النظير على النظير وحمل النقيض على النقيض ١٢ ك ١٨ قوله اي سبع سنبلات اشارة الى ان حذف اسم العدد من قوله اخر يابسات وانما حذف لان التقسيم في البقرات يقتضي التقسيم في السنبلات ١٢ ١٩ قوله قد التوت يعني بچسپيد وقوله وعلت عليها اي غلبن عليها قوله اضغاث احلام الاضغاث جمع ضغث قال في القاموس الضغث بالكسر قبضة حشيش مختلطة الرطب باليابس والاحلام جمع حلم بضم اللام وسكونها وهي الرؤيا الكاذبة لا حقيقة لها كذا في ابي السعود واضغاث احلام رؤيا لا يصح تاويلها لاختلاطها ١٢ ٢٠ قوله فاعبروها قدر جواب الشرط فانه لا يصح ان يكون مقدما عليه قال الزمخشري حقيقة عبرة الرؤيا ذكر عاقبتها وآخر امرها كما تقول عبرت النهر اذا قطعته حتى تبلغ آخر عرضه ونحوه اولت الرؤيا اذا ذكرت مآلها وهو مرجعها وعبرت بالتخفيف هو الذي اعتمده الاثبات ورأيتهم ينكرون بالتشديد والتعبير والمعبر وقد جاء في بعض الاشعار ١٢ ك ٢١ قوله اخلاط احلام اي اخلاط الرؤيا اباطيلها وما يكون فيها من حديث نفس ووسوسة الشيطان والضغث هو ملأ اليد من الحشيش المختلط وقيل الحزمة منه فضغث الحديث خلطه والاحلام جمع حلم وهو الرؤيا الكاذبة وقال الزمخشري والاضافة بمعنى من الظاهر انه من قبيل لجين الماء ١٢ ك ٢٢ قوله بعد امة اي مدة طويلة حاصلة من اجتماع الايام الكثيرة وهي سبع سنين كما ان الامة من اجتماع الجمع العظيم فالمدة الطويلة كانها امة من الايام والساعات ١٢ روح ٢٣ قوله حين الخ وهو سنتان او سبع او تسع وسمي الحين من الزمان امة لانه جماعة ايام والامة الجماعة ١٢ ج ٢٤ قوله حال يوسف بنصبها مفعول تذكر والجملة حالية بتقدير قد او عطف على الصلة او اعتراض ومفعول القول انا انبئكم ١٢ ك ٢٥ قوله فارسلون انما جمع وان كان الخطاب لواحد لاجل التعظيم او اراد به الملك مع جماعة السحرة والكهنة والمعبرين ١٢ صاوي ٢٦ قوله فاتى يوسف اي فاتى الساقي عند يوسف وقوله فقال اي الساقي ١٢ ٢٧ قوله الكثير الصدق الخ وصفه بذلك لانه قد جربه في السجن في تعبير الرؤيا وفي غيره ١٢ جمل

۵۱ قوله لعلى ارجع الى الناس اى اعود الى الملك ومن عنده او الى اهل البلد اذ قيل ان السجن لم يكن فيه احد ۱۲ ج **۵۲ قوله** تعبيرها او فضلك ومكانك من العلم فيطلبونك ويخلصونك من السجن ۱۲ ک **۵۳ قوله** اى ازرعوا اشير الى ان تزرعون امر اخرجه فى صورة الخبر مبالغة فى وجود المامور به كانه وجد فيخبر عنه يدل عليه قوله فما حصدتم فذروه وقيل الخبر على معناه وما حصدتم فذروه نصيحة منه خارجة عن التعبير ۱۲ ک **۵۳ قوله** اى ازرعوا اشارة الى ان قوله تعالى تزرعون خبر بمعنى الامر كقوله تعالى والمطلقات يتربصن والوالدات يرضعن وانما اخرج الامر فى صورة الخبر للمبالغة فى الايجاب فيجعل كانه وجد فهو يخبر عنه والدليل على كونه فى معنى الامر قوله فذروه فى سنبله ۱۲ ک **۵۴ قوله** بسكون الهمزة للاكثر وفتحها لحفص وهما لغتان كالنهر والنهر والشمع والشمع وهو مصدر داب فى العمل اى جد وتعب فيكنى بها عن العادة المستمرة لانها تنشأ من مداومة العمل اللازم له التعب وهو حال من المامورين اى دائبين على عادتكم المستمرة ۱۲ ک **۵۵ قوله** فما حصدتم الى قوله تاكلون هذه نصيحة منه لهم خارجة عن التعبير. وما يجوز ان تكون شرطية او موصولة ۱۲ ج **۵۶ قوله** المخصبات من الخصب يعنى ارزانى غله وقوله مجدبات من الجدب بمعنى القحط ۱۲ **۵۷ قوله** ياكلن الخ فاسند الاكل اليهن على المجاز الاسنادى لانهن زمان الاكل تطبيقا بين المعبر والمعبر به ۱۲ كمالين **۵۸ قوله** ثم ياتى من بعد ذلك عام. هذه بشارة منه لهم زائدة على تعبير الرؤيا ولعله علم ذلك بالوحى او بان انتهاء الجدب بالخصب على العادة الالهية حيث يوسع على عباده بعد تضييقه عليهم ۱۲ جمل **۵۹ قوله** يغاث الناس يجوز ان تكون الالف مقلوبة عن واو وان تكون عن ياء اما من الغوث وهو الفرج وفعله رباعى يقال اغاثنا الله من الغوث واما من الغيث وهو المطر يقال غيثت البلاد اى مطرت وفعله ثلاثى يقال غاثنا الله من الغيث ۱۲ يمين

الخصبة واصاب القحط ارض كنعان وشام نحو ما اصاب بمصر ۱۲ كمالين

اَفْتِنَا فِىْ سَبْعِ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ يَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعِ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ يٰبِسٰتٍ لَّعَلِّىْ اَرْجِعُ اِلَى
النَّاسِ اى الملك واصحابه لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُوْنَ ○ تعبيرها قَالَ تَزْرَعُوْنَ اى ازرعوا سَبْعَ سِنِيْنَ دَاَبًا بسكون
الهمزة وفتحها متتابعة وهى تاويل السبع السمان فَمَا حَصَدْتُّمْ فَذَرُوْهُ اتركوه فِىْ سُنْۢبُلِهٖ لئلا يفسد اِلَّا
قَلِيْلًا مِّمَّا تَاْكُلُوْنَ ○ فدوسوه ثُمَّ يَاْتِىْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ اى السبع المخصبات سَبْعٌ شِدَادٌ مجدبات صعاب
وهى تاويل السبع العجاف يَّاْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ من الحب المزروع فى السنين المخصبات اى تاكلونه
فيهن اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّا تُحْصِنُوْنَ ○ تدخرون ثُمَّ يَاْتِىْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ اى السبع المجدبات عَامٌ فِيْهِ يُغَاثُ
ع النَّاسُ بالمطر وَفِيْهِ يَعْصِرُوْنَ ○ الاعناب وغيرها لخصبه وَقَالَ الْمَلِكُ لما جاءه الرسول واخبره
بتاويلها ائْتُوْنِىْ بِهٖ اى بالذى عبرها فَلَمَّا جَآءَهُ اى يوسف الرَّسُوْلُ وطلبه للخروج قَالَ قاصدا اظهار
براءته ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَسْئَلْهُ ان يسأل مَا بَالُ حال النِّسْوَةِ الّٰتِىْ قَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ اِنَّ رَبِّىْ سيدى
بِكَيْدِهِنَّ عَلِيْمٌ ○ فرجع فاخبر الملك فجمعهن قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ شانكن اِذْ رَاوَدْتُّنَّ يُوْسُفَ عَنْ
نَّفْسِهٖ هل وجدتن منه ميلا اليكن قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِنْ سُوْٓءٍ قَالَتِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ الْـٰٔنَ
حَصْحَصَ وضح الْحَقُّ اَنَا رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ وَاِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ○ فى قوله هى راودتنى عن نفسى فاخبر
يوسف بذلك فقال ذٰلِكَ اى طلب البراءة لِيَعْلَمَ العزيز اَنِّىْ لَمْ اَخُنْهُ فى اهله بِالْغَيْبِ حال وَاَنَّ اللّٰهَ
لَا يَهْدِىْ كَيْدَ الْخَآئِنِيْنَ ○ ثم تواضع لله فقال وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِىْ من الزلل اِنَّ النَّفْسَ الجنس
لَاَمَّارَةٌ كثيرة الامر بِالسُّوْٓءِ اِلَّا بمعنى من مَا رَحِمَ رَبِّىْ فعصمه اِنَّ رَبِّىْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○ وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِىْ
بِهٖٓ اَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِىْ اجعله خالصا لى دون شريك فجاءه الرسول وقال اجب الملك فقام وودع اهل
السجن ودعا لهم ثم اغتسل ولبس ثيابا حسانا ودخل عليه فَلَمَّا كَلَّمَهٗ قَالَ له اِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِيْنٌ
اَمِيْنٌ ○ ذو مكانة وامانة على امرنا فماذا ترى ان نفعل قال اجمع الطعام وازرع زرعا كثيرا فى هذه السنين
المخصبة وادخر الطعام فى سنبله فياتى اليك الخلق ليمتاروا منك فقال ومن لى بهذا قَالَ يوسف
اجْعَلْنِىْ عَلٰى خَزَآئِنِ الْاَرْضِ ارض مصر اِنِّىْ حَفِيْظٌ عَلِيْمٌ ○ ذو حفظ وعلم بامرها وقيل كاتب وحاسب
وَكَذٰلِكَ كانعامنا عليه بالخلاص من السجن مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ فِى الْاَرْضِ ارض مصر يَتَبَوَّاُ ينزل مِنْهَا حَيْثُ
يَشَآءُ بعد الضيق والحبس وفى القصة ان الملك توجه وختمه وولاه مكان العزيز وعزله ومات بعد فزوجه امرأته
زليخا فوجدها عذراء وولدت له ولدين واقام العدل بمصر ودانت له الرقاب نُصِيْبُ بِرَحْمَتِنَا مَنْ نَّشَآءُ وَلَا نُضِيْعُ

۶۰ قوله وغيرها الزيتون والسمسم يعنى تتخذون الاشربة والادهان ۱۲ ک **۶۱ قوله** ما بال النسوة ولم يذكر سيدته تادبا ومراعاة لحقها ۱۲ **۶۲ قوله** ان ربى اى العزيز وقال الزمخشرى الرب هو الله تعالى ۱۲ ک **۶۳ قوله** الآن حصحص الحق الخ اى ظهر الحق فى الصراح حصحصه پيدا شد حق از باطل آه قال ابن الشيخ لما علمت زليخا ان يوسف راعى جانبها حيث قال ما بال النسوة التى قطعن ايديهن فذكرهن ولم يذكرها مع ان الفتن كلها انما نشأت من جانبها وجزمت بان رعايته اياها انما كانت تعظيما لجانبها واخفاء للامر عليها فارادت ان تكافئه على هذا الفعل الحسن فلذلك اعترفت بان الذنب كلها كان من جانبها وان يوسف بريئا من الكل ۱۲ **۶۴ قوله** بالغيب وهو حال من الفاعل او المفعول اى لم اخنه وانا غائب عنه او هو غائب عنى او ظرف مكان اى بمكان الغيب وراء الاستار والابواب المغلقة من ابى السعود ۱۲ **۶۵ قوله** لا يهدى كيد الخائنين اى لا ينفذه ولا يمضيه ولا يسدده او لا يهدى الخائنين بكيدهم فاوقع الفعل على الكيد مبالغة ۱۲ ج **۶۶ قوله** ما ابرئ نفسى الخ قال الكبير انه عليه السلام لما قال ذلك ليعلم انى لم اخنه بالغيب كان ذلك جاريا مجرى مدح النفس وتزكيتها وقال تعالى فلا تزكوا انفسكم فاستدرك ذلك على نفسه بقوله وما ابرئ نفسى ۱۲ **۶۷ قوله** الجنس اى جنس النفس فانها فى الطبع مائلة الى الشهوات ۱۲ ک **۶۸ قوله** بمعنى من ويجوز ان يكون ما رحم بمعنى الزمان اى الا وقت رحمة ربى يعنى انها امارة بالسوء فى كل وقت الا وقت العصمة او هو استثناء منقطع اى ولكن رحمة ربى هى التى تصرف الاساءة وقيل هو كلام امرأة العزيز كانها تريد الاعتذار مما كان منها فى امر يوسف من بعثه فى السجن بسبب براءة نفسها بقولها ما جزاء من اراد باهلك سوءا الا ان يسجن آه ۱۲ من **۶۹ قوله** فعصمه اى من ذلك والاستثناء من النفس او من الضمير المستتر فى امارة ويجوز ان يكون من مفعولها المحذوف والتقدير لامارة بالسوء صاحبها الا الذى رحمه ربى فلا تامره بالسوء ۱۲ ک **۷۰ قوله** ودعا لهم وقال اللهم اعطف قلوب الصالحين عليهم ولا تستر الاخبار عنهم فمن ثم تقع الاخبار عند اهل السجن قبل ان تقع عند عامة الناس وكتب على باب السجن هذه منازل البلوى وقبور الاحياء وشماتة الاعداء وتجربة الاصدقاء در تيسير آمده كه ملك هفتاد مركب آراسته با تاج ولباس ملوكانه بزندان فرستاد ۱۲ روح البيان **۷۱ قوله** ودخل عليه ورد انه لما دخل سلم عليه بالعربية فقال الملك ما هذا اللسان قال لسان عمى اسمعيل ثم دعا له بالعبرانية فقال له ما هذا اللسان ايضا فقال هذا لسان آبائى وكان الملك يتكلم بسبعين لسانا ولم يعرف هذين اللسانين وكان كلما تكلم بلسان اجابه يوسف به فتعجب الملك من امره مع صغر سنه لانه كان اذ ذاك ابن ثلاثين سنة ثلاث عشرة منها مدة اقامته مع زليخا والسجن وسبع عشرة قبلها وعلى هذا فدعواه لعبادة الله فى السجن اما نبوة قبل الاربعين او نصيحة منه لدين آبائه على عادة العلماء وتاسيسا للنبوة ۱۲ صاوى **۷۲ قوله** ليمتاروا اى لياخذوا منك الميرة وهى بكسر الميم طعام يمتاره الانسان اى يجلبه من بلد الى بلد فقال ومن لى بهذا اى من يتكفل بهذا الذى ذكره من جمع الطعام والزرع الكثير فى عوام السعة وادخارها فى سنبله ۱۲ ک **۷۳ قوله** ليمتاروا اى لياخذوا منك الطعام والمعنى بالفارسية تا گرفتنه از تو غله را قوله وقيل كاتب وحاسب لف ونشر مرتب اى المراد من الحفيظ كاتب ومن العليم حاسب ۱۲ **۷۴ قوله** اجعلنى على خزائن الارض ان قلت ان فى ذلك القول طلب التقدم والامارة وهو لا يليق بالاخيار اجيب بان محل هذا ما لم يتعين عليهم والا فيتعين يجب طلبها وايضا ذلك بوحى من الله وكان بين ذلك القول وتوليته على الخزائن سنة وانما اخره الملك سنة قبل التولية بالفعل مع مزيد رغبة فيه ليشتهر قبل التولية بين اهل المملكة فى اطراف القطر ويصير معروفا للخاص والعام وانه ذو المكانة والامانة عند الملك ۱۲ صاوى **۷۵ قوله** ارض مصر روى انها كانت اربعين فرسخا فى اربعين ۱۲ ک **۷۶ قوله** وعلم اى ذو علم بامر الخزائن من صرفها فى مصارفها ۱۲ ک **۷۷ قوله** يتبوأ منها. هذه جملة حالية من يوسف ومنها يجوز ان يتعلق بيتبوأ ويجوز ان يتعلق بمحذوف على انه حال من حيث وحيث يجوز ان يكون ظرفا ليتبوأ ويجوز ان يكون مفعولا به ۱۲ ج **۷۸ قوله** حيث يشاء اى لدخول جميعها تحت سلطانه فكل مكان اراد ان يتخذه منزلا لم يمنع منه ۱۲ ک **۷۹ قوله** بعد الضيق والحبس. اى حصل له التمكين بعد الصبر على الضيق فى وضعه فى الجب ورق العبودية واتهامه فيما هو برئ منه وحبسه وغير ذلك ۱۲ ج **۸۰ قوله** توجه يعنى تاج داد يوسف را وقوله ختمه اى مهر داد يوسف را وقوله مات بعد اى مات العزيز بعد عزله ۱۲ جمل وقوله فزوجه امرأته اى امرأة العزيز حكى ان زليخا بعد ما توفى قطفير انقطعت عن كل شئ وسكنت فى خرابة من خرابات مصر سنين كثيرة فكانت لها جواهر كثيرة جمعت فى زمان زوجها فاذا سمعت من واحد خبر يوسف او اسمه بذلت منها حبة له حتى نفدت ولم يبق لها شئ ثم لما غيرها الجهد واشتد حالها بمقاساة شدائد الخلوة فى تلك الخرابة اتخذت لنفسها بيتا من القصب على قارعة الطريق التى هى ممر يوسف عليه السلام وكان يوسف يركب فى بعض الاحيان وله فرس يسمع صهيله على ميلين ولا يصهل الا وقت الركوب فيعلم الناس انه قد ركب فتقف زليخا على قارعة الطريق فاذا مر بها يوسف تناديه باعلى صوتها فلا يسمع لكثرة اختلاط الاصوات فاقبلت يوما على صنمها الذى كانت تعبده ولا تفارقه وقالت له تبا لك ولمن يسجد لك اما ترحم كبرى وضعفى فى قواى وعماى وفقرى فانا اليوم كافرة بك فآمنت برب يوسف وصارت تذكر الله تعالى صباحا ومساء فركب يوسف يوما بعد ذلك فلما صهل فرسه علم الناس انه ركب فاجتمعوا للمطالعة جماله ورؤية احتشامه فسمعت زليخا الصهيل فخرجت من بيت القصب فلما مر بها يوسف نادت باعلى صوتها سبحان من جعل الملوك عبيدا بالمعصية وجعل العبيد ملوكا بالطاعة فامر الله تعالى الريح فالقت كلامها فى مسامع يوسف فالتفت فرآها وقال للغلام اقض لهذه المرأة حاجتها قالت ان حاجتى لا يقضيها الا يوسف فحملها الى دار يوسف فلما رجع يوسف الى قصره قال ائتنى بها فاحضرها بين يديه فسلمت عليه ورد عليها السلام وقال من انت ومالى بك معرفة قالت انا زليخا فقال يوسف لا اله الا الله الذى يحيى ويميت وهو حى لا يموت وبكى يوسف برؤية حالها وقال ما حاجتك قالت او تفعل قال نعم فقالت لى ثلاث حوائج الاولى والثانية ان تسأل الله ان يرد على بصرى وشبابى وجمالى فانى بكيت عليك حتى ذهب بصرى ونحل جسمى فدعا يوسف فرد الله عليها بصرها وشبابها وحسنها والحاجة الثالثة ان تزوجنى فسكت يوسف واطرق راسه فاتاه جبرئيل وقال له يا يوسف ربك يقرئك السلام ويقول لك لا تبخل عليها بما طلبت فتزوج بها فرزع بها ام

ع ۸

أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ ○ وَلَأَجْرُ الْآخِرَةِ خَيْرٌ مِنْ أَجْرِ الدُّنْيَا لِلَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ ○ ودخلت سنوا القحط
واصاب ارض كنعان والشام وَجَاءَ إِخْوَةُ يُوسُفَ الا بنيامين ليمتاروا لما بلغهم ان عزيز مصر يعطي الطعام
بثمنه فَدَخَلُوا عَلَيْهِ فَعَرَفَهُمْ انهم اخوته وَهُمْ لَهُ مُنْكِرُونَ ○ لا يعرفونه لبعد عهدهم به وظنهم هلاكه
فكلموه بالعبرانية فقال كالمنكر عليهم ما اقدمكم بلادي فقالوا للميرة فقال لعلكم عيون قالوا معاذ الله
قال فمن اين انتم قالوا من بلاد كنعان وابونا يعقوب نبي الله قال وله اولاد غيركم قالوا نعم كنا اثني عشر
فذهب اصغرنا هلك في البرية وكان احبنا اليه وبقي شقيقه فاحتبسه ليتسلى به عنه فامر بانزالهم و
اكرامهم وَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ وفى لهم كيلهم قَالَ ائْتُونِي بِأَخٍ لَكُمْ مِنْ أَبِيكُمْ اي بنيامين لاعلم
صدقكم فيما قلتم أَلَا تَرَوْنَ أَنِّي أُوفِي الْكَيْلَ اتمه من غير بخس وَأَنَا خَيْرُ الْمُنْزِلِينَ ○ فَإِنْ لَمْ تَأْتُونِي بِهِ
فَلَا كَيْلَ لَكُمْ عِنْدِي اي ميرة وَلَا تَقْرَبُونِ ○ نهي او عطف على محل فلا كيل اي تحرموا ولا تقربوا قَالُوا
سَنُرَاوِدُ عَنْهُ أَبَاهُ سنجتهد في طلبه منه وَإِنَّا لَفَاعِلُونَ ○ ذلك وَقَالَ لِفِتْيَتِهِ وفي قراءة لفتيانه غلمانه
اجْعَلُوا بِضَاعَتَهُمُ التي اتوا بها ثمن الميرة وكانت دراهم فِي رِحَالِهِمْ اوعيتهم لَعَلَّهُمْ يَعْرِفُونَهَا إِذَا انْقَلَبُوا
إِلَىٰ أَهْلِهِمْ وفرغوا اوعيتهم لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ○ الينا لانهم لا يستحلون امساكها فَلَمَّا رَجَعُوا إِلَىٰ
أَبِيهِمْ قَالُوا يَا أَبَانَا مُنِعَ مِنَّا الْكَيْلُ ان لم ترسل معنا اخانا اليه فَأَرْسِلْ مَعَنَا أَخَانَا نَكْتَلْ بالنون و
الياء وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ○ قَالَ هَلْ مَا آمَنُكُمْ عَلَيْهِ إِلَّا كَمَا أَمِنْتُكُمْ عَلَىٰ أَخِيهِ يوسف مِنْ قَبْلُ وقد فعلتم به ما
فعلتم فَاللَّهُ خَيْرٌ حِفْظًا وفي قراءة حافظا تمييز كقولهم لله دره فارسا وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ○ فارجو ان يمن
بحفظه وَلَمَّا فَتَحُوا مَتَاعَهُمْ وَجَدُوا بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ إِلَيْهِمْ قَالُوا يَا أَبَانَا مَا نَبْغِي ما استفهامية اي اي شيء
نطلب من اكرام الملك اعظم من هذا وقرئ بالفوقانية خطابا ليعقوب وكانوا ذكروا له اكرامه لهم هَٰذِهِ بِضَاعَتُنَا
رُدَّتْ إِلَيْنَا وَنَمِيرُ أَهْلَنَا نأتي بالميرة لهم وهي الطعام وَنَحْفَظُ أَخَانَا وَنَزْدَادُ كَيْلَ بَعِيرٍ لاخينا ذَٰلِكَ كَيْلٌ
يَسِيرٌ ○ سهل على الملك لسخائه قَالَ لَنْ أُرْسِلَهُ مَعَكُمْ حَتَّىٰ تُؤْتُونِ مَوْثِقًا عهدا مِنَ اللَّهِ بان تحلفوا
لَتَأْتُنَّنِي بِهِ إِلَّا أَنْ يُحَاطَ بِكُمْ اي تموتوا او تغلبوا فلا تطيقوا الاتيان به فاجابوه الى ذلك فَلَمَّا آتَوْهُ
مَوْثِقَهُمْ بذلك قَالَ اللَّهُ عَلَىٰ مَا نَقُولُ نحن وانتم وَكِيلٌ ○ شهيد وارسله معهم وَقَالَ يَا بَنِيَّ لَا تَدْخُلُوا مصر
مِنْ بَابٍ وَاحِدٍ وَادْخُلُوا مِنْ أَبْوَابٍ مُتَفَرِّقَةٍ لئلا تصيبكم العين وَمَا أُغْنِي ادفع عَنْكُمْ بقولي ذلك مِنَ
اللَّهِ من زائدة شَيْءٍ قدره عليكم وانما ذلك شفقة إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ وحده عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ به

على اولاده ١٢ ك

---

۵۰ قوله ودخلت سنوا القحط الخ قدر ذلك اشارة الى ان قوله وجاء اخوة يوسف مرتب على محذوف اي سبب مجيئهم انه لما فرغت سنوا الخصب واتت سنوا القحط والجدب واحتاجت الناس للطعام فبلغ يعقوب ان بمصر ملكا يبيع الطعام للمحتاجين فبعثهم ليبتاعوا منه ١٢ صاوی ۵۱ قوله ودخلت سنوا القحط بعد مضی الاعوام المخصبة واصاب القحط ارض كنعان والشام نحو ما اصاب بمصر ١٢ ك ۵۲ قوله سنوا القحط وفي بعض النسخ بيا ونون بعد نون الكلمة واظهر سنوا القحط لان الكلمة وقعت في محل الرفع الا ان تعرب على النون كذا في بعض الحواشي ١٢ ۵۳ قوله وجاء اخوة يوسف اي كانوا عشرة وكان مسكنهم بالعربات من ارض فلسطين وهي ثغور الشام وكانوا اهل بادية واهل مواش وشياه وحكمة ذهاب العشرة جميعا انه بلغهم ان الملك لا يزيد الواحد عن حمل بعير قصد للعدل بين الناس فغرضهم بذلك ان تكون الاحمال عشرة ١٢ صاوی ۵۴ قوله ليمتاروا اي ليشتروا والميرة هي الطعام يمتاره الانسان من بلد الى بلد ١٢ ك ۵۵ قوله لا يعرفونه لبعد عهدهم آه قال ابن عباس كان بين ان القوه في الجب وبين دخولهم عليه مدة اربعين سنة فلذلك انكروه وقال عطاء انما لم يعرفوه لانه كان على سرير الملك وكان على راسه تاج الملك وقيل لانه كان قد لبس زي ملوك مصر وكل واحد من هذه الاسباب مانع من حصول المعرفة وكيف قد اجتمعت فيه ١٢ ج ۵۶ قوله للميرة اي قدمنا للميرة اي لاخذها ١٢ جمل ۵۷ قوله عيون اي جواسيس جئتم لتنظروا بلادي ١٢ ج ۵۸ قوله وبقي شقيقه اي اخوه لابيه وامه بنيامين فاحتبسه اي امسكه ابوه عنده ليتسلى به عنه اي عن الهالك فامر اي يوسف بانزال الاخوة واكرامهم ١٢ كمالين ۵۹ قوله ليتسلى به عنه الخ فلما تمت المحاورة المذكورة قال لهم فمن يعلم ان الذي تقولون حق قالوا ايها الملك انا ببلاد غربة لا تعرف فيها احدا قال فأتوني باخيكم الذي من ابيكم ان كنتم صادقين فانا اكتفي بذلك منكم قالوا ان ابانا يحزن بفراقه قال فاتركوا بعضكم عندي رهينة حتى تأتوني به فاقترعوا فيما بينهم فاصاب القرعة شمعون وكان احسنهم رايا في يوسف في واقعة الجب فخلفوه عنده ١٢ خازن ۶۰ قوله جهزهم آه في المصباح جهزت المسافر هيأت جهازه وجهاز السفر اهبة وما يحتاج اليه في قطع المسافة وفي الخازن قال ابن عباس حمل لكل واحد منهم بعيرا من الطعام واكرمهم في النزول واحسن ضيافتهم واعطاهم ما يحتاجون اليه في سفرهم ١٢ ج ۶۱ قوله ائتوني باخ لكم من ابيكم اي ان كنتم صادقين في ذلك فانا اكتفي منكم بذلك قالوا ان ابانا يحزن لفراقه قال فاتركوا بعضكم عندي رهينة حتى تأتوني به فاقترعوا فيما بينهم فاصابت القرعة شمعون فخلفوه عنده وقوله باخ لكم ولم يقل باخيكم زيادة في الابهام عليهم وذلك للفرق بين قولك رأيت غلامك وغلاما لك فان الاول يقتضي ان عندك به نوع معرفة دون الثاني ١٢ صاوی ۶۲ قوله اي ميرة بيان المراد بالكيل المكيل وهو الميرة اي الطعام ١٢ ك ۶۳ قوله نهي اي لا تقربوني ولا تدخلوا بلدي او نفي عطف على محل فلا كيل فهو داخل في حكم الجزاء مجزوم كذلك والمعنى فان لم تأتوني به تحرموا ولا تقربوا ١٢ كمالين ۶۴ قوله لفتيته كذا لابي عمرو وابن كثير ونافع وابن عامر بزنة القلة وفي قراءة للكوفيين لفتيانه بزنة الغلمان وهي جمع فتى كاخوة واخوان الفعلة للقلة والفعلان للكثرة ١٢ ۶۵ قوله اجعلوا بضاعتهم في رحالهم آه اختلفوا في السبب الذي من اجله رد يوسف عليه السلام بضاعتهم فقيل لاجل انهم اذا فتحوا متاعهم وجدوا بضاعتهم ردت اليهم علموا ان ذلك من كرم يوسف وسخائه فيبعثهم ذلك على الرجوع سريعا وقيل انه خاف ان لا يكون عند ابيه شيء آخر من المال لان الزمان كان زمان قحط وشدة وقيل انه راى في اخذ الثمن لوما لشدة حاجتهم اليه وقيل اراد ان يحسن اليهم على وجه لا يلحقهم فيه منة ولا عيب وقيل انما فعل ذلك لانه علم ان ديانتهم وامانتهم تحملهم على رد البضاعة اليه اذا وجدوها في رحالهم لانهم انبياء واولاد انبياء ١٢ جمل ۶۶ قوله وكانت دراهم وقيل كانت نعالا وجلودا والاقرب الاول لان شان الدراهم ان تخفى ولا شك انهم لم يعلموا بها الا عند تفريغ اوعيتهم ١٢ صاوی ۶۷ قوله في رحالهم اي فقد وكل بكل رحل واحدا من غلمانه يضع فيه ثمن الطعام الذي في هذا الرحل ١٢ صاوی ۶۸ قوله اوعيتهم اي التي يحمل فيها الطعام وغيره ١٢ ۶۹ قوله وفرغوا اوعيتهم اي جعلوها فارغة وخالية لعلهم يرجعون الينا لانهم لا يستحلون امساكها فديانتهم تحملهم على الرجوع وقيل معناه لعلهم يردونها بان يكون رجوعهم من الرجع متعديا ١٢ كمالين ۷۰ قوله نكتل بسببه ما نشاء من الطعام من الاكتيال يقال اكتلت عليه اي اخذت منه كيلا ١٢ روح ۷۱ قوله بالنون للاكثر والياء التحتية لحمزة والكسائي اي يكتل اخونا لنفسه فينضم اكتياله الى اكتيالنا ١٢ ك ۷۲ قوله هل ما امنكم يشير الى ان الاستفهام بمعنى النفي وامن فعل مضارع والامن والايمان بمعنى ١٢ ك ۷۳ قوله قال هل آمنكم عليه الا كما امنتكم على اخيه من قبل المعنى بالفارسية گفت يعقوب امين نگيرم شمارا بروے مگر چنانکه امين گرفته بودم شمارا بر برادر وى پيش ازين وفي الجمل يعني كيف آمنكم على ولدي بنيامين وقد فعلتم باخيه يوسف ما فعلتم وانكم ذكرتم مثل هذا الكلام بعينه في يوسف وضمنتم لي حفظه وقلتم وانا له لحافظون ١٢ ۷۴ قوله الا كما امنتكم آه منصوب على نعت مصدر محذوف او على الحال منه اي الا ايتمانا كايتماني لكم على اخيه شبه ائتمانه لهم على هذا بائتمانه لهم على ذلك ١٢ ج ۷۵ قوله حفظا هو قراءة غير الكوفيين و في قراءتهم حافظا وهو منصوب على القراءتين تمييز كقولهم لله دره فارسا واستشهد به على ان التمييز قد يكون مشتقا والمعنى انه خير حفظا او حافظا من انفسكم وقيل على القراءة الاخيرة حال ورد بان خيرا على ذلك يبقى بلا بيان ١٢ ك ۷۶ قوله ما استفهامية اي اي شيء نطلب من اكرام الملك اعظم من هذا حيث رد علينا متاعنا بعدما احسن مثوانا وقرئ في الشاذ وما تبغي بالتاء الفوقانية خطابا ليعقوب عليه السلام اي اي شيء تطلب وراء هذا من الدليل على صدقنا وكانوا ذكروا اكرامه لهم ١٢ ك ۷۷ قوله ونزداد كيل بعير وزياده آريم پيمانه يك شتر وفي روح البيان على قوله كيل بعير اي حمل بعير يكال لنا من اجل اخينا لانه يعطى باسم كل رجل حمل بعير ١٢ ۷۸ قوله لتأتنني متعلق بتؤتون وانما جعل الحلف بالله موثقا منه لان الحلف مما يؤكد به العهود وقد اذن الله في ذلك فهو اذن له ١٢ ك

۷۹ قوله اي تموتوا او تغلبوا فلا تطيقوا الاتيان به وهو استثناء مفرغ من اعم الاحوال ومن اعم العلل على ان قوله لتأتنني به في تاويل النفي اي لا تمتنعون عن الاتيان به في وقت من الاوقات الا وقت الاحاطة او لامر الا للاحاطة بكم ١٢ ك ۸۰ قوله فلما آتوه موثقهم اي بقولهم بالله رب محمد لنأتينك به والموثق العهد المؤكد باليمين ١٢ صاوی ۸۱ قوله قال الله الخ يعني گفت يعقوب خدا بر آنچه ميگوئيم نگهبان است ١٢ ۸۲ قوله ابواب متفرقة اي وكانت ابواب مصر اذ ذاك اربعة ١٢ صاوی ۸۳ قوله لئلا تصيبكم العين انما خاف عليهم العين لكمالهم وجمالهم وقوتهم واشتباههم بين اهل مصر باكرام الملك لهم واحترامهم فامرهم بالتفرق ليسلموا من اصابة العين فانها كما قال اهل السنة سبب عادي للضرر كالسم والسيف يوجد الضرر عنده لا بها وقالت الفلاسفة ان العائن ينبعث من عينه قوة سمية تتصل بالمعيون فيهلك او يفسد فاثبتوا للعين تاثيرا بنفسها وهو كلام باطل واعتقاده كفر واعظم نافع في الرقي من العين سورتا المعوذتين ١٢ صاوی ۸۴ قوله شيء قدره عليكم اي من سوء قضاه الله تعالى عليكم فان الحذر لا يمنع القدر ١٢ ك

۵۱ قوله ولما دخلوا من حيث آه في جواب لما هذه وجهان احدهما انه الجملة المنفية من قوله ما كان يغني عنهم وفيه حجة لمن يدعي كون لما حرفا لا ظرفا اذ لو كانت ظرفا لعمل فيها جوابها اذ لا يصلح للعمل سواه لكن ما بعد ما النافية لا يعمل فيما قبلها والثاني ان الجواب هو قوله اوى اليه اخاه قال ابو البقاء وهو جواب لما الاولى والثانية كقولك لما جئتني ولما كلمتك اجبتني وحسن ذلك ان دخولهم على يوسف عليه السلام يعقب دخولهم من الابواب يعني ان آوى جواب للاولى والثانية وهو واضح ۱۲ جمل ۵۲ قوله ما كان اي ما كان دخولهم من حيث امرهم يدفع عنهم السوء المقدر من نسبة السرقة اليهم واخذ اخيهم بنيامين بوجدان الصواع في رحله وتضاعف المصيبة على يعقوب عليه السلام ۱۲ ک ۵۳ قوله الا حاجة استثناء منقطع ولذا فسره بلكن والمعنى لم يكن تفرقهم دافعا عنهم من قدر الله شيئا لكن حاجة في نفس يعقوب قضاها وهي دفع العين عنهم التي كانت تصيبهم عند دخولهم مجتمعين فان التفرق في الدخول دفعها بارادة الله ۱۲ صاوی ۵۴ قوله ولما دخلوا على يوسف اي منزله ومحل حكمه وهذا الدخول غير الدخول السابق فان المراد به دخول المدينة ۱۲ صاوی ۵۵ قوله من الحسد لنا فيما مضى فان الله قد احسن الينا وامره ان لا يخبرهم بما اخبره به وتواطأ معه على انه يحتال على ان يبقيه عنده روي انه قال فانا لا افارقك قال يوسف قد علمت اغتمام والدي فاذا احتبستك ازداد غمه ولا سبيل الى ذلك الا ان انسبك الى ما لا تحمل قال لا ابالي فافعل ما بدا لك قال فاني ادس الصاع في رحلك ثم انادي عليك بانك سرقت ۱۲ کمالین ۵۶ قوله فلما جهزهم عبر هنا بالفاء اشارة الى طلب سرعة سيرهم وذهابهم لبلادهم بخلاف المرة الاولى فان المطلوب طول اقامتهم ليتعرف حالهم ۱۲ صاوی ۵۷ قوله هي صاع من ذهب قيل يسقى به الملك ثم جعلت صاعا يكال به لعزة الطعام ۱۲ ۵۸ قوله ايتها العير هي في الاصل كل ما يحمل عليه من ابل وحمير ويقال اطلقت واريد اصحابها فهو مجاز علاقته المجاورة ۱۲ صاوی ۵۹ قوله انكم لسارقون فان قيل هل كان ذلك النداء بامر يوسف وما كان بامره فان كان بامره فلا يليق بشان النبي ان يتهم قوما بالكذب اجيب بوجوه الاول ان المراد انكم لسارقون يوسف من ابيه الا انهم ما اظهروا هذا الكلام والمعاريض لا تكون الا كذلك الثاني ان ذلك المؤذن ذكر ذلك النداء على سبيل الاستفهام وعلى هذا التقدير يخرج ان يكون كذبا الثالث ليس في القرآن انهم نادوا بذلك النداء بامر يوسف والاقرب الى ظاهر الحال انهم فعلوا ذلك من انفسهم ملخصا من الكبير ۶۰ قوله وقد اقبلوا اي والحال انهم اي اخوة يوسف اقبلوا عليهم اي على جماعة الملك المؤذن واصحابه اي التفتوا اليهم وخاطبوا بما ذكر ۱۲ جمل ۶۱ قوله صواع الملك اي فالصاع والصواع لغتان معناهما واحد وهو آلة الكيل وقد تقدم انه هو السقاية من الجمل وقال في الكبير قال الآخرون لا فرق بين الصاع والصواع والدليل عليه قراءة ابي هريرة قالوا نفقد صاع الملك ۶۲ قوله وانا به زعيم قال مجاهد زعيم هو المؤذن الذي اذن ذكره الرازي اي اؤديه الى الملك لان الملك يتهمني في ذلك ۶۳ قوله قالوا تالله انما قال ذلك لما ظهر من احوالهم ما يدل على صدقهم حيث كانوا مواظبين على الطاعات والخيرات حتى بلغ من امرهم انهم سدوا افواه دوابهم لئلا تاكل شيئا من اموال الناس ۱۲ صاوی ۶۴ قوله لقد علمتم فان قيل من اين علموا ذلك اجيب بان ذلك بعلم ما راوا من احوالهم وقيل لانهم ردوا البضاعة التي جعلت في رحالهم قالوا فلو كنا سارقين ما رددناها وذكر هذا الوجه امام الرازي ايضا وقيل كانوا اذا دخلوا مصر كموا افواه دوابهم كيلا تتناول شيئا من حروث الناس من خطيب بتغيير يسير ۱۲ ۶۵ قوله يسترق اي يجعل من وجد في رحله رقيقا للمسروق منه فان الذات لا يكون جزاء ثم اكد بقوله فهو جزاؤه تقريرا للحكم والزاما فقوله جزاؤه مبتدأ وخبره من وجد في رحله بتقدير المضاف ۱۲ ک ۶۶ قوله فصرفوا بصيغة المجهول اي صرف الاخوة الى يوسف فبدأ باوعيتهم اي بدأ يوسف بها بدليل قوله قبل وعاء اخيه وقيل المؤذن ۱۲ ک ۶۷ قوله ثم استخرجها من وعاء اخيه اي فلما اخرجها منه نكس الاخوة رؤسهم من الحياء واقبلوا على بنيامين يلومونه ويقولون له فضحتنا وسودت وجهنا يا بني راحيل ما زال لنا منكم بلاء فقال بنيامين بل بنو راحيل ما زال لهم منكم بلاء ذهبتم باخي فاهلكتموه في البرية ان الذي وضع هذه الصاع في رحلي الذي وضع البضاعة في رحالكم ۱۲ صاوی ۶۸ قوله الكيد اي الحيلة وهي استنقاذ يوسف من اخوته ۱۲ صاوی ۶۹ قوله علمناه الاحتيال اي فما وقع من يوسف في تلك الواقعة فهو وحي من الله تعالى وحينئذ فلا يقال كيف نادى على اخوته بالسرقة واتهمهم بها مع انهم بريئون ۱۲ صاوی ۷۰ قوله عنده الضرب اي وبهذه الطريقة لا توصل الى اخذ اخيه فما توصل الا بطريقة شريعة اخوته ۱۲ جمل ۷۱ قوله بحكم ابيه اي كان في شريعة يعقوب استرقاق السارق ۱۲ ۷۲ قوله بالاضافة اي بغير تنوين التاء ۱۲ ۷۳ قوله وفوق الخ خبر مقدم وعليم مبتدأ مؤخر والمعنى ان اخوة يوسف وان كانوا علماء الا ان الله جعل يوسف فوقهم في العلم بل فضله عليهم بمزايا عظيمة منها الرسالة والملك وغير ذلك ۱۲ صاوی ۷۴ قوله من المخلوقين بقرينة ان الكلام فيهم فلا احتجاج بالآية لمن زعم ان علمه تعالى عين ذاته اذ لو كان ذا علم لكان فوقه من هو اعلم منه ۱۲ ک ۷۵ قوله حتى ينتهي الى الله لا يحتاج اليه بعد التقييد بالمخلوقين ۱۲ جمل ۷۶ قوله ان يسرق سبب هذه المقالة انه لما اخرج الصاع من رحل بنيامين افتضح الاخوة ونكسوا رؤسهم فقالوا تبرئة لساحتهم ان يسرق واتوا بان المفيدة للشك لانه ليس عندهم تحقيق سرقته بمجرد اخراج الصاع من رحله وبالمضارع لحكاية الحال الماضية ۱۲ صاوی ۷۷ قوله وكان سرق لابي امه صنما يعبده فاخذه سرا وكسره كذا روي عن سعيد وقتادة وقيل اخذ دجاجة من البيت او بيضة فاعطاها سائلا وقيل غير ذلك ۱۲ کمالین ۷۸ قوله والضمير للكلمة التي آه وفي الخازن في هاء الكناية ثلاثة اقوال احدها ان الضمير يرجع للكلمة التي بعدها وهي انتم شر مكانا والثاني ان الضمير يرجع الى الكلمة التي قالوها في حقه وهي قولهم فقد سرق اخ له من قبل فعلى هذا يكون المعنى فاسر يوسف جواب الكلمة التي قالوها في حقه ولم يجبهم عليها والثالث ان الضمير يرجع الى الحجة فيكون المعنى فاسر يوسف الاحتجاج عليهم في ادعائهم عليه السرقة ولم يبدها لهم قال انتم شر مكانا يعني منزلة عند الله ممن رميتموه بالسرقة ۱۲ ع ۷۹ قوله التي في قوله الخ لان قوله قال انتم شر مكانا مشتمل على قوله انتم شر مكانا وعلى هذا يكون في الكلام رجوع الضمير على متأخر لفظا ورتبة ۱۲ ۸۰ قوله انتم شر مكانا اي منزلة في السرقة من غيره ونصبه على التمييز والمعنى انتم شر منزلة عند الله ممن رميتموه بالسرقة في صنيعكم بيوسف لانه لم يكن من يوسف سرقة حقيقة ففي الكلام تقديم وتاخير تقديره قال في نفسه انتم شر مكانا واسرها اي هذه الكلمة ۱۲ جمل

وثقت وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُونَ ○ قال تعالى وَلَمَّا دَخَلُوا مِنْ حَيْثُ أَمَرَهُمْ أَبُوهُمْ اى
متفرقين مَا كَانَ يُغْنِي عَنْهُمْ مِنَ اللَّهِ اى قضائه مِنْ شَيْءٍ إِلَّا لكن حَاجَةً فِي نَفْسِ يَعْقُوبَ قَضَاهَا وهى
ارادة دفع العين شفقة وَإِنَّهُ لَذُو عِلْمٍ لِمَا عَلَّمْنَاهُ لتعليمنا اياه وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ وهم الكفار لَا يَعْلَمُونَ ○
الهام الله لاوليائه وَلَمَّا دَخَلُوا عَلَى يُوسُفَ آوَى ضم إِلَيْهِ أَخَاهُ قَالَ إِنِّي أَنَا أَخُوكَ فَلَا تَبْتَئِسْ تحزن
بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ○ من الحسد لنا وامره ان لا يخبرهم وتواطأ معه على انه سيحتال على ان يبقيه عنده فَلَمَّا
جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ جَعَلَ السِّقَايَةَ هى صاع من ذهب مرصع بالجواهر فِي رَحْلِ أَخِيهِ بنيامين ثُمَّ أَذَّنَ
مُؤَذِّنٌ نادى مناد بعد انفصالهم عن مجلس يوسف أَيَّتُهَا الْعِيرُ القافلة إِنَّكُمْ لَسَارِقُونَ ○ قَالُوا وقد اقبلوا
عَلَيْهِمْ مَاذَا ما الذى تَفْقِدُونَ ○ قَالُوا نَفْقِدُ صُوَاعَ صاع الْمَلِكِ وَلِمَنْ جَاءَ بِهِ حِمْلُ بَعِيرٍ من الطعام وَأَنَا
بِهِ بالحمل زَعِيمٌ ○ كفيل قَالُوا تَاللَّهِ قسم فيه معنى التعجب لَقَدْ عَلِمْتُمْ مَا جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِي الْأَرْضِ وَمَا كُنَّا
سَارِقِينَ ○ ما سرقنا قط قَالُوا اى المؤذن واصحابه فَمَا جَزَاؤُهُ اى السارق إِنْ كُنْتُمْ كَاذِبِينَ ○ فى قولكم ما
كنا سارقين ووجد فيكم قَالُوا جَزَاؤُهُ مبتدأ خبره مَنْ وُجِدَ فِي رَحْلِهِ يسترق ثم اكد بقوله فَهُوَ اى السارق
جَزَاؤُهُ اى المسروق لا غير وكانت سنة آل يعقوب كَذَلِكَ الجزاء نَجْزِي الظَّالِمِينَ ○ بالسرقة فصرفوا
الى يوسف لتفتيش اوعيتهم فَبَدَأَ بِأَوْعِيَتِهِمْ ففتشها قَبْلَ وِعَاءِ أَخِيهِ لئلا يتهم ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا اى
السقاية مِنْ وِعَاءِ أَخِيهِ قال تعالى كَذَلِكَ الكيد كِدْنَا لِيُوسُفَ علمناه الاحتيال فى اخذ اخيه مَا
كَانَ يوسف لِيَأْخُذَ أَخَاهُ رقيقا عن السرقة فِي دِينِ الْمَلِكِ حكم ملك مصر لان جزاؤه عنده الضرب و
تغريم مثلى المسروق لا الاسترقاق إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ اخذه بحكم ابيه اى لم يتمكن من اخذه الا بمشية
الله تعالى بالهامه سؤال اخوته وجوابهم بسنتهم نَرْفَعُ دَرَجَاتٍ مَنْ نَشَاءُ بالاضافة والتنوين فى العلم
كيوسف وَفَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ من المخلوقين عَلِيمٌ ○ اعلم منه حتى ينتهى الى الله تعالى قَالُوا إِنْ يَسْرِقْ
فَقَدْ سَرَقَ أَخٌ لَهُ مِنْ قَبْلُ اى يوسف وكان سرق لابى امه صنما من ذهب فكسره لئلا يعبده فَأَسَرَّهَا
يُوسُفُ فِي نَفْسِهِ وَلَمْ يُبْدِهَا يظهرها لَهُمْ والضمير للكلمة التى فى قوله قَالَ فى نفسه أَنْتُمْ شَرٌّ مَكَانًا
من يوسف واخيه لسرقتكم اخاكم من ابيكم وظلمكم له وَاللَّهُ أَعْلَمُ عالم بِمَا تَصِفُونَ ○ تذكرون فى امره قَالُوا
يَا أَيُّهَا الْعَزِيزُ إِنَّ لَهُ أَبًا شَيْخًا كَبِيرًا يحبه اكثر منا ويتسلى به عن ولده الهالك ويحزنه فراقه فَخُذْ أَحَدَنَا مَكَانَهُ
بدلا منه إِنَّا نَرَاكَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ ○ فى افعالك قَالَ مَعَاذَ اللَّهِ نصب على المصدر حذف فعله واضيف الى المفعول اى

۸۱ قوله قالوا يا ايها العزيز الخ قال اصحاب الاخبار والسير ان يوسف عليه السلام لما استخرج الصاع من رحل اخيه بنيامين غضب روبيل بذلك وكان بنو يعقوب اذا غضبوا لم يطاقوا وكان روبيل اذا غضب لم يقم لغضبه شيء وكان اذا صاح القت كل حامل حملها اذا سمعت صوته وكان مع هذا اذا مسه احد من ولد يعقوب يسكن غضبه وكان اقوى الاخوة واشدهم وقيل كان هذا صفة شمعون بن يعقوب فلما صاح روبيل قامت كل شعرة في جسده حتى خرجت من ثيابه فقال يوسف لابن له صغير قم الى جنب هذا فمسه وخذ بيده فاتى له فلما مسه سكن غضبه فلما راى اخوة يوسف ما نزل بهم وراوا ان لا سبيل الى الخلاص خضعوا وقالوا يا ايها العزيز الخ ۱۲ جمل ۸۲ قوله كبيرا اي في السن او القدر لانه نبي من اولاد الانبياء ۱۲ صاوی ۸۳ قوله من المحسنين الينا في توفية الكيل وحسن الضيافة ورد البضاعة الينا وقيل اذا رددت الينا بنيامين واخذت احدنا مكانه كنت من المحسنين ۱۲ جمل ۸۴ قوله نصب على المصدر اصله نعوذ بالله معاذا حذف فعله واضيف اي المصدر الى المفعول اي نعوذ بالله معاذا من ان ناخذ من الردح ۱۲ بحر

۵۱ قوله تحرزا عن الكذب وقولنا انكم لسارقون معناه انكم لسارقون يوسف من ابيه او انكم لسارقون على الاستفهام او جوز الكذب لتضمنه مصلحة ۱۲ ك ۵۲ قوله يئسوا يريد ان استفعل بمعنى فعل وزيدت السين والتاء للمبالغة اى يئسوا ياسا كاملا ۱۲ ك ۵۳ قوله مصدر يصلح للواحد وغيره فلذا جاز توحيده خبرا عن الجمع اى يناجى بعضهم بعضا فى تدبير امرهم على اى صفة تذهبون وما ذا تقولون لابيهم فى شان اخيهم ۱۲ ك ۵۴ قوله قال كبيرهم اى فى السن وهو روبيل او فى العقل والرائى وهو يهودا او شمعون ۱۲ مدارك ۵۵ قوله ومن قبل الخ فاصلة اى ومن قبل هذا قصرتم فى شان يوسف ولم تحفظوا عهد ابيكم ۱۲ مدارك ۵۶ قوله ما زائدة ومتحون من متعلق فرطتم اى ومن قبل هذه القصة قصرتم فى شان يوسف والظاهران الجملة على هذا حالية وقيل ما مصدرية مبتدأ خبره من قبل والظرف مستقر اى تفريطكم فى يوسف كائن من قبل هذا ۱۲ ك ۵۷ قوله او يحكم الله لى آه فى نصبه وجهان اظهرهما عطفه على ياذن والثانى انه منصوب باضمار ان فى جواب النفى وهو قوله فلن ابرح اى لن ابرح الارض الا ان يحكم الله كقولك لالزمنك او تقضينى حقى قال ابو حيان ومعناهما ومعنى الغاية متقاربان ۱۲ ج ۵۸ قوله ارجعوا اى قال كبيرهم ارجعوا انتم الى ابيكم ودونى ۱۲ ۵۹ قوله ان ابنك سرق انما نسبوه للسرقة لانهم شاهدوا الصواع قد اخرج من متاعه فغلب على ظنهم انه سرق فلذلك نسبوا الى السرقة فى ظاهر الحال لا فى الحقيقة ۱۲ صاوى ۶۰ قوله وما كنا الخ اى وما كنا للعواقب عالمين فلم ندر حين اعطيناك الموثق انه سيسرق وتصاب به كما اصبت بيوسف ۱۲ صاوى ۶۱ قوله اى اصحاب العير حمل العير هنا على الدواب نفسها وهذا هو المعنى الحقيقى لها كما سبق فاحتاج الى تقدير المضاف فيما سبق حمل على المعنى المجازى وهو نفس اصحابها فاستغنى عن تقدير المضاف ۱۲ جمل ۶۲ قوله اقبلنا فيها اى توجهنا فيهم وكنا معهم ۱۲ ۶۳ قوله من كنعان من جيران يعقوب من ابى السعود ۱۲ ۶۴ قوله وانا لصادقون اى سواء نسبتنا الى التهمة ام لا وليس غرضهم ان يثبتوا اصدق انفسهم بهذا المقالة لان دعوى الخصم لا تثبت بنفسها ۱۲ صاوى ۶۵ قوله فرجعوا اى الخ وقدره اشارة الى ان قوله قال بل سولت مرتب على محذوف كما ترى ۶۶ قوله وقالوا له ذلك اى الذى علموا ومن جملته وما شهدنا الا بما علمنا وفى الحق ما نصه يعنى ولم نقل ذلك الا بعد ان راينا اخراج الصواع وقد اخرج من متاعه وقيل معناه ما كانت منا شهادة فى عمرنا على شئ الا بما علمنا وهذه ليست بشهادة انما هو خبر عن صنيع ابنك انه سرق بزعمهم فيكون المعنى ان ابنك سرق فى زعم الملك واصحابه لا انا نشهد عليه بالسرقة وقيل قال لهم يعقوب هبوا انه سرق فما يدرى هذا الملك ان السارق يؤخذ بسرقته الا بقولكم وكان الحكم كذلك عند الانبياء قبله واورد على هذا القول كيف جاز ليعقوب اخفاء هذا الحكم حتى ينكر على بنيه ذلك واجيب عنه بانه يحتمل ان يكون ذلك الحكم كان مخصوصا بما اذا كان السارق منه مسلما فلهذا انكر عليهم اعلام الملك بهذا الحكم لظنه انه كافر ۱۲ جمل ۶۷ قوله اتهمهم ابوهم فى قولهم انه اخذ لاجل السرقة لما سبق منهم الكذب فى امر يوسف عليه السلام ۱۲ ك ۶۸ قوله صبرى اشارة الى ان قوله فصبر جميل خبر مبتدأ محذوف وقيل تقديره فامرى صبر جميل ۱۲ ۶۹ قوله عسى الله آه انما قال يعقوب عليه السلام هذه المقالة لانه لما طال حزنه واشتد بلاؤه ومحنته علم ان الله سيجعل له فرجا ومخرجا عن قريب فقال ذلك على سبيل حسن الظن بالله عز وجل انه اذا اشتد البلاء وعظم كان اسرع الى الفرج ۱۲ جمل ۷۰ قوله يا اسفى الالف فى اسفى بدل من ياء الاضافة الذى اضيف اليه الاسف للتخفيف وقيل هى الف الندبة والهاء محذوفة اى يا حزنى تعال فهذا اوانك والاسف اشد الحزن والحسرة ۱۲ ك ۷۱ قوله بياضا من بكائه فانه اذا كثر الاستعبار محقت العبرة سواد العين وقلبته الى بياض كدر قيل ما جفت عينا يعقوب من وقت فراق يوسف الى حين لقائه ثمانين عاما وما على وجه الارض اكرم على الله من يعقوب قيل قد عمى بصره وقيل كان يدرك ادراكا ضعيفا ۱۲ ك ۷۲ قوله مغموم مكروب لا يظهر كربه فهو مملوء من الغيظ على اولاده ولا يظهر ما يسوءهم فعيل بمعنى مفعول بدليل قوله اذ نادى ربه وهو مكظوم من كظم السقاء اذا شده على ملأه ۱۲ ك ۷۳ قوله قالوا تالله لا تفتؤ آه انما قدر الشارح اداة النفى لان القسم المثبت لا يجاب الا بفعل مؤكد بالنون او اللام او بهما فلما راينا الجواب هنا خاليا منهما علمنا ان القسم على النفى اى ان جوابه منفى لا مثبت فلذلك قدر النفى ولذلك قال بعض الحنفية لو قال والله اجيئك غدا كان المعنى على النفى فيحنث بالمجئ لا بعدمه وفى البيضاوى اى لا تفتؤ ولا تزال تذكره تفجعا عليه فحذفت لا لانه لا يلتبس بالاثبات فان القسم اذا لم يكن معه علامة الاثبات كان على النفى وفيه تسلية له على ما نزل به من الحزن العظيم ان قلت كيف حلفوا على شئ لا يعلمون حقيقته اجيب بانهم حلفوا على غلبة الظن وهى بمنزلة اليقين فهو من لغو اليمين الذى لا يؤاخذ به العبد ۱۲ صاوى وجمل ۷۴ قوله هو عظيم الحزن الذى لا يصبر عليه حتى يبث اى ينشر اسم من البث بمعنى النشر ۱۲ ك ۷۵ قوله هو عظيم الحزن اى البث اصعب الهم وعظيم الحزن الذى لا يصبر عليه حتى يبث الى الناس اى ينتشر ۱۲ ۷۶ قوله وهو حى اى لما روى ان ملك الموت زار يعقوب فقال يعقوب ايها الملك الطيب ريحه الحسن صورته الكريم على ربه هل قبضت روح ابنى يوسف قال لا فطابت نفس يعقوب وطمع فى رؤيته ۱۲ صاوى ۷۷ قوله يا بنى اذ هو اسبب تلك المقولة ان اولاده لما اخبروه بسيرة ملك مصر وكمال حاله فى جميع اقواله وافعاله احست نفس يعقوب وطمع ان يكون هو يوسف فعند ذلك قال يا بنى الخ ۱۲ صاوى ۷۸ قوله وكانت اى البضاعة دراهم زيوفا لا تؤخذ الا بوضيعة وغيرها صوفا وسمنا واقطا ۱۲ ك ۷۹ قوله بالمساحة عن رداءة بضاعتها والاغماض عنها او برد اخينا او بالزيادة على حقنا ۱۲ ك ۸۰ قوله ورفع الحجاب آه قيل هو اللثام الذى كان يتلثم به وقيل هو الستر الذى كان يكلمهم من ورائه وقيل هو تاج الملك الذى اوجب لبسه له عدم معرفتهم له وفى الخازن وروى عن ابن عباس ان اخوة يوسف عليه السلام لم يعرفوه حتى وضع التاج عن راسه وكان له فى قرنه علامة تشبه الشامة وكان ليعقوب مثلها ولاسحاق مثلها ولسارة مثلها فعرفوه بها وقالوا ائنك لانت يوسف ۱۲ جمل ۸۱ قوله من هضمكم له الهضم الظلم فان قلت الذى فعلوه بيوسف معلوم ظاهر فما الذى فعلوه باخيه من المكروه حتى يقول لهم هذه المقالة قلت انهم لما فرقوا بينه وبين اخيه يوسف نغصوا عليه عيشه وكانوا يؤذونه كلما ذكر يوسف وقيل انهم قالوا له لما اتهم باخذ الصواع ما راينا منكم يا بنى راحيل خيرا ۱۲ جمل ۸۲ قوله اذ انتم جاهلون الخ ظرف لفعلتم اى فعلتم وقت جهلكم وهذا يجرى مجرى العذر لهم يعنى انكم انما اقدمتم على هذا الفعل القبيح المنكر حال كونكم جاهلين بما يؤل اليه امر يوسف من الخلاص من الجب وولاية الملك والسلطنة ۱۲ خازن ۸۳ قوله التحسس طلب الاحساس والمراد هاهنا هو التعرف ۱۲ ۸۴ قوله مزجاة من ازجيته اذا دفعته وطردته ۱۲ كما بز

نعوذ بالله من اَنْ نَّاْخُذَ اِلَّا مَنْ وَّجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهٗۤ لم يقل من سرق تحرزا من الكذب اِنَّاۤ اِذًا ان اخذنا غيره لَّظٰلِمُوْنَ ﴿۷۹﴾ فَلَمَّا اسْتَايْـَٔسُوْا يئسوا مِنْهُ خَلَصُوْا اعتزلوا نَجِيًّا ؕ مصدر يصلح للواحد وغيره اى يناجى بعضهم بعضا قَالَ كَبِيْرُهُمْ سنا روبيل او رايا يهودا اَلَمْ تَعْلَمُوْۤا اَنَّ اَبَاكُمْ قَدْ اَخَذَ عَلَيْكُمْ مَّوْثِقًا عهدا مِّنَ اللّٰهِ فى اخيكم وَ مِنْ قَبْلُ مَا زائدة فَرَّطْتُّمْ فِیْ یُوْسُفَ ۚ وقيل ما مصدرية مبتدأ خبره من قبل فَلَنْ اَبْرَحَ اُفارق الْاَرْضَ ارض مصر حَتّٰى یَاْذَنَ لِیْۤ اَبِیْۤ بالعود اليه اَوْ یَحْكُمَ اللّٰهُ لِیْ ۚ بخلاص اخى وَ هُوَ خَیْرُ الْحٰكِمِیْنَ ﴿۸۰﴾ اعدلهم اِرْجِعُوْۤا اِلٰۤى اَبِیْكُمْ فَقُوْلُوْا یٰۤاَبَانَاۤ اِنَّ ابْنَكَ سَرَقَ ۚ وَ مَا شَهِدْنَاۤ عليه اِلَّا بِمَا عَلِمْنَا تيقنا من مشاهدة الصاع فى رحله وَ مَا كُنَّا لِلْغَیْبِ لما غاب عنا حين اعطاء الموثق حٰفِظِیْنَ ﴿۸۱﴾ ولو علمنا انه يسرق لم ناخذه وَ سْـَٔلِ الْقَرْیَةَ الَّتِیْ كُنَّا فِیْهَا هى مصر اى ارسل الى اهلها فاسألهم وَ الْعِیْرَ اى اصحاب العير الَّتِیْۤ اَقْبَلْنَا فِیْهَا ؕ وهم قوم من كنعان وَ اِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿۸۲﴾ فى قولنا فرجعوا اليه وقالوا له ذلك قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ زينت لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ؕ ففعلتموه اتهمهم لما سبق منهم فى امر يوسف فَصَبْرٌ جَمِیْلٌ ؕ صبرى عَسَى اللّٰهُ اَنْ یَّاْتِیَنِیْ بِهِمْ بيوسف واخويه جَمِیْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِیْمُ بحالى الْحَكِیْمُ ﴿۸۳﴾ فى صنعه وَ تَوَلّٰى عَنْهُمْ تاركا خطابهم وَ قَالَ یٰۤاَسَفٰى الالف بدل من ياء الاضافة اى يا حزنى عَلٰى یُوْسُفَ وَ ابْیَضَّتْ عَیْنٰهُ انمحق سوادهما وبدل بياضا مِنَ الْحُزْنِ عليه فَهُوَ كَظِیْمٌ ﴿۸۴﴾ مغموم مكروب لا يظهر كربه قَالُوْا تَاللّٰهِ لا تَفْتَؤُا تزال تَذْكُرُ یُوْسُفَ حَتّٰى تَكُوْنَ حَرَضًا مشرفا على الهلاك لطول مرضك وهو مصدر يستوى فيه الواحد وغيره اَوْ تَكُوْنَ مِنَ الْهٰلِكِیْنَ ﴿۸۵﴾ الموتى قَالَ لهم اِنَّمَاۤ اَشْكُوْا بَثِّیْ هو عظيم الحزن الذى لا يصبر عليه حتى يبث الى الناس وَ حُزْنِیْۤ اِلَى اللّٰهِ لا الى غيره فهو الذى تنفع الشكوى اليه وَ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۶﴾ من ان رؤيا يوسف صدق وهو حى ثم قال یٰبَنِیَّ اذْهَبُوْا فَتَحَسَّسُوْا مِنْ یُّوْسُفَ وَ اَخِیْهِ اطلبوا خبرهما وَ لَا تَایْـَٔسُوْا تقنطوا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ؕ رحمته اِنَّهٗ لَا یَایْـَٔسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۷﴾ فانطلقوا نحو مصر ليوسف فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلَیْهِ قَالُوْا یٰۤاَیُّهَا الْعَزِیْزُ مَسَّنَا وَ اَهْلَنَا الضُّرُّ الجوع وَ جِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجٰىةٍ مدفوعة يدفعها كل من راها لرداءتها وكانت دراهم زيوفا او غيرها فَاَوْفِ اتم لَنَا الْكَیْلَ وَ تَصَدَّقْ عَلَیْنَا ؕ بالمسامحة عن رداءة بضاعتنا اِنَّ اللّٰهَ یَجْزِی الْمُتَصَدِّقِیْنَ ﴿۸۸﴾ يثيبهم فرق عليهم وادركته الرحمة ورفع الحجاب بينه وبينهم ثم قَالَ لهم توبيخا هَلْ عَلِمْتُمْ مَّا فَعَلْتُمْ بِیُوْسُفَ من الضرب والبيع وغير ذلك وَ اَخِیْهِ من هضمكم له بعد فراق اخيه اِذْ اَنْتُمْ جٰهِلُوْنَ ﴿۸۹﴾ ما يؤل اليه امر يوسف قَالُوْۤا

ع ۱۱ ۳ ۹

[illegible]

بعد ان عرفوه لما ظهر من شمائله مستثبتين ءَاِنَّكَ بتحقيق الهمزتين وتسهيل الثانية وادخال الف بينهما على الوجهين لَاَنْتَ يُوْسُفُ قَالَ اَنَا يُوْسُفُ وَهٰذَآ اَخِيْ قَدْ مَنَّ انعم اللّٰهُ عَلَيْنَا بالاجتماع اِنَّهٗ مَنْ يَّتَّقِ يخف الله وَيَصْبِرْ على ما يناله فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ فيه وضع الظاهر موضع المضمر قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ فضلك اللّٰهُ عَلَيْنَا بالملك وغيره وَاِنْ مخففة اي انا كُنَّا لَخٰطِـِٕيْنَ ۝ آثمين في امرك فاذللناك قَالَ لَا تَثْرِيْبَ عتب عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ خصه بالذكر لانه مظنة التثريب فغيره اولى يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۝ وسألهم عن ابيه فقالوا ذهبت عيناه فقال اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ هٰذَا وهو قميص ابراهيم الذي لبسه حين القي في النار كان في عنقه في الجب وهو من الجنة امره جبرئيل بارساله له وقال ان فيه ريحها ولا يلقى على مبتلى الا عوفي فَاَلْقُوْهُ عَلٰي وَجْهِ اَبِيْ يَاْتِ يصر بَصِيْرًا وَاْتُوْنِيْ بِاَهْلِكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِيْرُ خرجت من عريش مصر قَالَ اَبُوْهُمْ لمن حضر من بنيه واولادهم اِنِّيْ لَاَجِدُ رِيْحَ يُوْسُفَ اوصلته اليه الصبا باذنه تعالى من مسيرة ثلاثة ايام او ثمانية او اكثر لَوْلَآ اَنْ تُفَنِّدُوْنِ ۝ تسفهوني لصدقتموني قَالُوْا له تَاللّٰهِ اِنَّكَ لَفِيْ ضَلٰلِكَ الْقَدِيْمِ ۝ من افراطك في محبته ورجاء لقائه على بعد العهد فَلَمَّآ اَنْ زائدة جَاۗءَ الْبَشِيْرُ يهوذا بالقميص وكان قد حمل قميص الدم فاحب ان يفرحه كما احزنه اَلْقٰىهُ طرح القميص عَلٰي وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ رجع بَصِيْرًا قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَآ اِنَّا كُنَّا خٰطِـِٕيْنَ ۝ قَالَ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّيْ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝ اخر ذلك الى السحر ليكون اقرب الى الاجابة وقيل الى ليلة الجمعة ثم توجهوا الى مصر وخرج يوسف والاكابر لتلقيهم فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰي يُوْسُفَ في مضربه اٰوٰٓى ضم اِلَيْهِ اَبَوَيْهِ اباه وامه او خالته وَقَالَ لهم ادْخُلُوْا مِصْرَ اِنْ شَاۗءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ ۝ فدخلوا وجلس يوسف على سريره وَرَفَعَ اَبَوَيْهِ اجلسهما معه عَلَي الْعَرْشِ السرير وَخَرُّوْا اي ابواه واخوته لَهٗ سُجَّدًا سجود انحناء لا وضع جبهة وكان تحيتهم في ذلك الزمان وَقَالَ يٰٓاَبَتِ هٰذَا تَاْوِيْلُ رُءْيَايَ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّيْ حَقًّا وَقَدْ اَحْسَنَ بِيْٓ اِذْ اَخْرَجَنِيْ مِنَ السِّجْنِ لم يقل من الجب تكرما لئلا تخجل اخوته وَجَاۗءَ بِكُمْ مِّنَ الْبَدْوِ البادية مِنْۢ بَعْدِ اَنْ نَّزَغَ افسد الشَّيْطٰنُ بَيْنِيْ وَبَيْنَ اِخْوَتِيْ اِنَّ رَبِّيْ لَطِيْفٌ لِّمَا يَشَاۗءُ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ بخلقه الْحَكِيْمُ ۝ في صنعه واقام عنده ابوه اربعا وعشرين سنة او سبع عشرة سنة وكانت مدة فراقه ثماني عشرة او اربعين او ثمانين سنة وحضره الموت فوصى يوسف ان يحمله ويدفنه عند ابيه فمضى بنفسه ودفنه ثمة ثم عاد الى مصر واقام بعده ثلاثا وعشرين سنة ولما تم امره وعلم انه لا يدوم تاقت نفسه الى الملك الدائم فقال رَبِّ

---

۵۱ قوله انا يوسف انما عرض باسمه تعظيما لما نزل به من ظلم اخوته ولما عوضه الله من النصر والملك ۱۲ صاوی ۵۲ قوله فيه وضع الظاهر موضع المضمر للتنبيه على ان المحسن من جمع من التقوى والصبر ۱۲ ک ۵۳ قوله آثمين في امرك يريد ان المراد من الخطأ الاثم مطلقا لا مقابل العمد في المعالم يقال خطأ خطأ اذا تعمد واخطأ اذا لم يتعمد فاذللناك اے فمن اجل ذلك جعلنا ذليلا لك بالتمكن بين يديك او اذللنا لاجل ما فعلنا بك ۱۲ كمالين ۵۴ قوله حين القي في النار آه وذلك انه لما جرد من ثيابه والقي فيها عريانا اتاه جبرئيل عليه السلام بقميص من حرير الجنة فالبسه اياه وكان ذلك القميص عند ابراهيم عليه السلام فلما مات ورثه اسحاق فلما مات ورثه يعقوب عليه السلام وجعله في قصبة من فضة وشد راسها وعلقها في عنق يوسف ع حفظا من العين فلما القي في الجب عريانا اتاه جبرئيل واخرج له ذلك القميص من القصبة والبسه اياه ۱۲ ج ۵۵ قوله بارساله اے الى ابيه وقال اے جبرئيل ليوسف ان فيه ريحها الخ ولهذا قال يوسف يأت بصيرا ۱۲ جمل ۵۶ قوله خرجت من عريش مصر وصلت الى العريش ثم خرجت منه متوجها الى ارض كنعان والعريش بلدة معروفة آخر بلاد مصر واول بلاد الشام وهذا احد قولين والثاني انها خرجت من نفس مصر جمل وفي الخطيب والعريش هو آخر بلاد مصر الى اول بلاد الشام وقال في روح البيان في تفسير قوله تعالى فصلت العير اذا انفصل منه وجاوز حيطانه وعمرانه واختلفوا في قدر المسافة فقيل مسيرة ثمانية ايام وقيل عشرة ايام وقيل ثمانون فرسخا كما في الكبير وقيل عشرة ايام وقيل شهر كما ذكره القرطبي ۱۲ ۵۷ قوله لمن حضر من بنيه الخ في تفسير الكبير قال يعقوب عليه السلام لمن حضر عنده من اهله وقرابته وولد ولده اني لاجد ريح يوسف لولا ان تفندون ولم يكن هذا القول مع اولاده لانهم كانوا غائبين بدليل انه عليه السلام قال لهم اذهبوا فتحسسوا من يوسف واخيه ومثله في تفاسير الاخر فلعل قول الشارح محمول على ان بعض ابنائه كانوا موجودين عنده ۱۲ ۵۸ قوله اني لاجد ريح يوسف آه اجد اي اشم وفي الكلام حذف المضاف اے ريح قميص يوسف اي ريح الجنة من قميص يوسف فالاضافة لادنى ملابسة وفي الخطيب قال مجاهد هبت ريح فصفقت القميص ففاحت روائح الجنة في الدنيا واتصلت بيعقوب فوجد ريح الجنة من ذلك القميص قال اهل المعاني ان الله تعالى اوصل اليه ريح يوسف عند انقضاء مدة المحنة من المكان البعيد ومنع من وصول خبره اليه مع قرب احد البلدين من الاخرى في مدة ثمانين سنة وذلك يدل على ان كل سهل فهو في مدة المحنة صعب وكل صعب فهو في زمان الاقبال سهل ۱۲ ج ۵۹ قوله اوصلته اليه الصبا آه وههنا اشكل لان ريح الصبا تقابل الذاهب الى الشام واذا كانت تقابله فكيف تحمل الريح من القميص الذي معه الى جهة الشام فمقتضى العادة ان التي حملته هي الدبور لانها هي التي تهب من جهة مصر الى الشام ۱۲ ج ۶۰ قوله لولا ان تفندون من التفنيد معناه نسبة اے الفند وهو نقصان العقل كما فسره بقوله تسفهون من التسفيه اے النسبة الى السفاهة قوله لصدقتموني يشير الى تقديره جواب لولا ولقلت انه قريب مكانه او لقاؤه لتلقيتم اي استقبالهم ۱۲ كمالين ۶۱ قوله قالوا آه اي قال اولاد اولاده واهله الذين عنده لان اولاده الصلبية كانوا غائبين وقوله لفي ضلالك القديم يعني من ذكر يوسف ولا تنساه لانه كان عندهم ان يوسف كان قد مات ويرون ان يعقوب قد لهج بذكره فلذلك قالوا تالله انك الخ ۱۲ ج ۶۲ قوله فاحب ان يفرحه اے فقال لاخوته اني ذهبت بالقميص ملطخا بالدم فانا اذهب بهذا القميص فافرحه كما احزنته فحمله وخرج به حافيا حاسرا يعدو ومعه سبعة ارغفة لم يستوف اكلها حتى اتى اباه وكانت المسافة ثمانين فرسخا وعلم يعقوب في نظير هذه البشارة كلمات كان ورثها عن ابيه اسحق وهو عن ابيه ابراهيم وهي يا لطيفا فوق كل لطيف الطف بي في اموري كلها كما احب ورضني في دنياي وآخرتي ۱۲ جمل ۶۳ قوله ثم توجهوا الى مصر آه قال اصحاب الاخبار ان يوسف عليه السلام بعث مع اخوته الى ابيه مائتي راحلة وجهازهم ليأتوا بيعقوب وجميع اهله الى مصر فلما اتوه تجهز يعقوب للخروج الى مصر بجميع اهله وهم يومئذ اثنان وسبعون ما بين رجل وامرأة وقال مسروق كانوا ثلاثة وتسعين فلما دنا يعقوب من مصر كلم يوسف الملك الاكبر يعني ملك مصر وعرفه بمجيء ابيه واهله فخرج يوسف في اربعة آلاف من الجند وركب اهل مصر معهم يتلقوا يعقوب عليه السلام وكان يعقوب يمشي وهو يتوكأ على يد ابنه يهوذا فلما نظر الى الخيل والناس قال يا يهوذا هذا فرعون مصر قال لا هذا ابنك يوسف فلما دنا كل واحد من صاحبه اراد يوسف ان يبدأ بالسلام فقال له جبرئيل لا حتى يبدأ يعقوب بالسلام فقال يعقوب السلام عليك يا مذهب الاحزان وقيل انهما نزلا وتعانقا وفعلا كما يفعل الوالد بولده والولد بوالديه وبكيا وقيل ان يوسف قال لابيه يا ابت بكيت علي حتى ذهب بصرك الم تعلم ان القيامة تجمعنا قال بلى ولكن خشيت ان يسلب دينك فيحال بيني وبينك ۱۲ ج ۶۴ قوله في مضربه قال في القاموس المضربة الخيمة العظيمة وفي الجمل والمراد بالمضرب هنا المحل الذي ضرب فيه يوسف خيامه حين خرج لتلقي ابيه قال في روح البيان فاستقبله يوسف والملك الريان في اربعة آلاف من الجند وثلاثمائة الف فارس والعظماء واهل مصر باجمعهم ومع كل واحد من الفرسان جنة من فضة وراية من ذهب فتزينت الصحراء بهم واصطفوا صفوفا وكان الكل غلمان يوسف ومراكبه ولما صعد يعقوب تلا ومعه اولاده وحفدته اے اولاد اولاده ونظر الى الصحراء مملوءة من الفرسان مزينة بالالوان نظر اليهم متعجبا فقال اجبرئيل انظر الى الهواء فان الملائكة قد حضرت سرورا بحالكم كما كانوا محزونين مدة لاجلك ثم نظر يعقوب الى الفرسان فقال ايهم ولدي يوسف فقال جبرئيل هو ذاك الذي فوق راسه ظلة فنزل يعقوب من البعير ثم قال جبرئيل يا يوسف ان اباك يعقوب قد نزل لك فانزل له فنزل عن فرسه وتعانقا وبكيا سرورا وبكت ملائكة السموات وماج الفرسان كل بعضهم في بعض وصهلت الخيول وسبحت الملائكة وضرب بالطبول والبوقات فصار كانه يوم القيامة انتهى ملخصا ۱۲ ۶۵ قوله وامه واسمها راحيل وقوله او خالته واسمها ليا والجمهور على ان المراد بابويه ابوه وخالته لان امه راحيل قد ماتت في ولادة بنيامين ولذلك يسمى بنيامين فان بنيا وجع الولادة بلسانهم كما في تفسير ابي الليث من الروح ۱۲ ۶۶ قوله اباه وامه الخ اباه وامه وكانت باقية كما ذكره ابن اسحق وهو الماثور عن الحسن او خالته ليا وكان قد ماتت امه في نفاس بنيامين وعليه اكثر المفسرين وسميت اما كما ان العم يسمى ابا ولان يعقوب تزوجها بعد امه والرابة اعني موطوءة الاب تدعى اما ۱۲ كمالين ۶۷ قوله ادخلوا مصر هذا الدخول غير الدخول الاول لان المراد هنا دخول نفس المدينة واما الاول فالمراد به دخول خيمته خارج البلد ۱۲ صاوی ۶۸ قوله سجود انحناء بلا وضع جبهة على الارض كان تحيتهم في ذلك الزمان كالسلام والمصافحة والقيام في زماننا وعن ابن عباس رضي الله عنهما معناه خروا لاجله سجدا لله شكرا وقيل الضمير لله سبحانه ثم ان الرفع مؤخر عن الخرور وان قدم لفظا فان الواو لا تقتضي الترتيب للاهتمام بتعظيم لهما ان قلت كيف رضي يوسف بسجود ابيه له مع كونه اكبر سنه وكان الواجب مراعاة الادب اجيب بان هذا بامر من الله تحقيقا لرؤيا يوسف لان رؤيا الانبياء وحي ۱۲ صاوی وک ۶۹ قوله وقد احسن بي يقال احسن اليه وبه ۱۲ ک ۷۰ قوله البادية قال في الخطيب اے من اطراف بادية فلسطين وذلك من اكبر النعم كما جاء في الحديث من يرد الله به خيرا ينقله من البادية الى الحاضرة ۱۲ ۷۱ قوله فوصى يوسف اے وصى يعقوب الى يوسف وقوله عند ابيه اے اسحاق في ارض المقدسة بالشام وقوله فمضى بنفسه لے زيادة في الامتثال ۱۲ ۷۲ قوله تاقت اے اشتاقت نفسه من التوقان وهو جواب لما ۱۲ كمالين

قد اتیتنی من الملک وعلمتنی من تاویل الاحادیث تعبیر الرؤیا فاطر خالق السموٰت والارض انت
ولیّ متولی مصالحی فی الدنیا والاٰخرة توفنی مسلما والحقنی بالصلحین من اٰبائی فعاش بعد ذلک
اسبوعا او اکثر ومات وله مائة وعشرون سنة وتشاح المصریون فی قبره فجعلوه فی صندوق مرمر ودفنوه
ای تنازعوا ۱۲
فی اعلی النیل لتعم البرکة جانبیه فسبحان من لا انقضاء لملکه ذلک المذکور من امر یوسف من انباء الغیب
اخبار ما غاب عنک یا محمد نوحیه الیک وما کنت لدیهم لدی اخوة یوسف اذ اجمعوا امرهم فی کیده
ای عزموا علیه وهم یمکرون به ای لم تحضرهم فتعرف قصتهم فتخبر بها وانما حصل لک علمها من جهة الوحی
وما اکثر الناس ای اهل مکة ولو حرصت علی ایمانهم بمؤمنین وما تسئلهم علیه ای القراٰن من اجر تاخذه
ان ما هو ای القراٰن الا ذکر عظة للعلمین وکاین وکم من اٰیة دالة علی وحدانیة الله فی السموٰت و ع ۱۱ ۵
الارض یمرون علیها یشاهدونها وهم عنها معرضون لا یتفکرون فیها وما یؤمن اکثرهم بالله
حیث یقرون بانه الخالق الرازق الا وهم مشرکون به بعبادة الاصنام ولذا کانوا یقولون فی
تلبیتهم لبیک لا شریک لک الا شریکا هو لک تملکه وما ملک یعنونها افامنوا ان تاتیهم غاشیة نقمة
تغشاهم من عذاب الله او تاتیهم الساعة بغتة فجاة وهم لا یشعرون بوقت اتیانها قبله قل لهم
هذه سبیلی وفسرها بقوله ادعوا الی دین الله علی بصیرة حجة واضحة انا ومن اتبعنی امن بی
عطف علی انا المبتدا المخبر عنه بما قبله وسبحن الله تنزیها له عن الشرکاء وما انا من المشرکین من جملة
سبیله ایضا وما ارسلنا من قبلک الا رجالا یوحی وفی قراءة بالنون وکسر الحاء الیهم لا ملائکة من اهل
بزنة المجهول قراءة للاکثر ۱۲
القری الامصار لانهم اعلم واحلم بخلاف اهل البوادی لجفائهم وجهلهم افلم یسیروا ای اهل مکة فی الارض
فینظروا کیف کان عاقبة الذین من قبلهم ای اٰخر امرهم من اهلاکهم بتکذیبهم رسلهم ولدار الاٰخرة
ای الجنة خیر للذین اتقوا الله افلا یعقلون بالیاء والتاء یا اهل مکة هذا فتؤمنون حتی غایة لما دل
علیه وما ارسلنا من قبلک الا رجالا ای فتراخی نصرهم حتی اذا استایئس یئس الرسل وظنوا ایقن الرسل
انهم قد کذبوا بالتشدید تکذیبا لا ایمان بعده والتخفیف ای ظن الامم ان الرسل اخلفوا ما وعدوا به
من النصر جاءهم نصرنا فنجی بنونین مشددا ومخففا وبنون مشدد ماض من نشاء ولا یرد باسنا
عذابنا عن القوم المجرمین المشرکین لقد کان فی قصصهم ای الرسل عبرة لاولی الالباب
اصحاب العقول ما کان هذا القراٰن حدیثا یفتری یختلق ولکن کان تصدیق الذی بین یدیه
کما زعم الکفار ۱۲

قوله من الملک اے بعضه فمن للتبعیض والمراد بذلک البعض ملک مصر اذ لم یملک جمیع اقطار الارض الاربعة اثنان مسلمان اسکندر وسلیمان بن داؤد واثنان کافران بخت نصر وشداد بن عاد ۱۲ جمل قوله من الملک آه من نے من الملک وفی من تاویل للتبعیض والمفعول محذوف اے شیئا عظیما من الملک فهی صفة لذلک المحذوف وقیل زائدة وقیل لبیان الجنس فاطر یجوز ان یکون نعتا للرب ویجوز ان یکون بدلا او بیانا او منصوبا باضمار اعنی او نداء ثانیا ۱۲ ج قوله توفنی مسلما الخ ان قلت کیف یطلب الموت مع ان تمنیه لا یجوز اجیب بانه علم دحی قرب اجله فطلب ما یکون عند الموت وهو اللحوق بالصالحین فمحط طلب الموت علی ما بعده ان قلت ان کل نبی مخیر عند موته علی الاسلام فلم طلب ذلک اجیب بان الله تجلی علی یوسف بخوف الاجلال فطلب ذلک لان المعصوم عند ذلک ینسی العصمة ۱۲ صاوی قوله فعاش بعد ذلک روی ان یعقوب اقام معه اربعا وعشرین سنة ثم مات واوصی ان یدفنه بالشام الی جنب ابیه اسحق فمضی بنفسه ودفنه ثمه ثم عاد الی مصر وعاش بعد ابیه ثلثا وعشرین سنة فلما تم امره طلبت نفسه الملک الدائم فتمنے الموت وقیل ما تمناه نبی قبله ولا بعده فتوفاه الله طیبا طاهرا فتخاصم اهل مصر وتشاحوا فی دفنه کل یحب ان یدفن فی محلتهم حتی هموا بالقتال فرأوا ان یعملوا له صندوقا من مرمر وجعلوه فیه ودفنوه فی النیل بمکان یمر علیه الماء ثم یصل الی مصر لیکونوا کلهم فیه شرعا حتی نقل موسی علیه السلام بعد اربعمائة سنة تابوته الی بیت المقدس وولد له افرائیم ومیشا وولد لافرائیم نون ولنون یوشع فتی موسی ولقد توارثت الفراعنة من العمالیق بعده مصر ولم تزل بنو اسرائیل تحت ایدیهم علی بقایا دین یوسف وآبائه ۱۲ مدارک قوله ومات الخ اے وخلف من امرأة العزیز ولدین وبنتا فالولدان افرائیم ومیشا والبنت رحمة تزوجها ایوب علیه السلام ۔ خازن ولقد توارثت الفراعنة من العمالقة بعد یوسف مصر ولم یزل بنو اسرائیل تحت ایدیهم علی بقایا دین یوسف وآبائه الی ان بعث الله موسی علیه السلام ۱۲ جمل قوله وتشاح المصریون ای تنازعوا وتخاصم اهل مصر فی قبره اے فی المحل الذی یدفن فیه فطلب اهل کل محلة ان یدفن فی محلتهم رجاء برکته حتی هموا بالقتال فرأوا ان یجعلوه فی صندوق من مرمر ویدفنوه فی النیل حیث یتفرق الماء بمصر لیجری علیه الماء وتصل برکته الی جمیعهم قال عکرمة دفن فی الجانب الایمن من النیل فاخصب ذلک الجانب واجدب جانب الآخر فنقل الی الجانب الایسر فاخصب ذلک الجانب واجدب الآخر فدفنوه فی وسطه وقدروا ذلک بسلسلة فاخصب الجانبان الی ان اخرجه موسی علیه السلام ودفنه بقرب آبائه بالشام ۱۲ خطیب قوله اعلی النیل اے اقصاه من جهة الصعید لاجل ان یجری الماء ویتفرق عنه بعد ذلک الی جمیع البلاد من الجمل ۱۲ قوله ذلک من انباء الغیب آه ذلک مبتدأ ومن انباء الغیب خبره ونوحیه حال ویجوز ان یکون خبرا ثانیا او حالا من الضمیر فی الخبر ۱۲ ج قوله وهم یمکرون اے بیوسف ویبغون له الغوائل والمعنے ان هذا الخبر لم یحصل لک الا من جهة الوحی لانک لم تحضر عند بنی یعقوب حین اتفقوا علی القاء اخیهم فی البئر ۱۲ مدارک قوله وانما حصل لک علمها من جهة الوحی اے فیکون اخباره بها معجزة لانه لم یطالع الکتب القدیمة ولم یاخذ عن احد من البشر فاتیانه بتلک القصص العظیمة علی ابلغ وجه من غیر غلط ولا تحریف غایة الاعجاز ۱۲ صاوی قوله وما اکثر الناس الخ اراد العموم او اهل مکة اے وما هم بمؤمنین ولو اجتهدت کل الاجتهاد علی ایمانهم ۱۲ مدارک قوله وکاین مبتدأ ومن آیة تمییز وهو تسلیة اخری له صلی الله علیه وسلم والمعنے لا تتعجب من اعراضهم عنک فان اعراضهم عن هذه الآیات الدالة علی وحدانیة الله تعالی وقدرته اغرب واعجب ۱۲ صاوی قوله وما یؤمن اکثرهم بالله الا وهم مشرکون الخ ولذلک کانوا یقولون فی تلبیتهم للحج عند الطواف لبیک اللهم لبیک لا شریک لک الا شریکا هو لک تملکه وما ملک اے الذی ملکه الشریک رواه مسلم یعنونها اے الاصنام ۱۲ ک قوله یعنونها اے یعنون بقوله الا شریکا الخ الاصنام ۱۲ قوله نقمة اے عقوبة تحیطهم وتشملهم ۱۲ قوله فجاة بضم الفاء والمد وبفتح الفاء وسکون الجیم والهمزة المفتوحة لغتان ۱۲ ک قوله عطف علی انا الخ وفی السمین ادعوا الی الله یجوز ان یکون مستانفا وهو الظاهر ویجوز ان یکون حالا من الیاء وعلی بصیرة حال من فاعل ادعو ای ادعو کائنا علی بصیرة وقوله من اتبعنی عطف علی فاعل ادعو ولذلک اکد بالضمیر المنفصل ویجوز ان یکون مبتدأ والخبر محذوفا اے ومن اتبعنی یدعو ایضا ویجوز ان یکون علی بصیرة خبرا مقدما وانا مبتدأ مؤخرا ومن اتبعنی عطف علیه ویجوز ان یکون علی بصیرة وحده حالا وانا فاعل به ومن اتبعنی عطف علیه ایضا ومفعول ادعوا یجوز ان لا یراد ویجوز ان یقدر اے ادعوا الناس ۱۲ ج قوله وما ارسلنا من قبلک الا رجالا رد علی اهل مکة حیث قالوا هلا بعث الله لنا ملکا والمعنے کیف یتعجبون من ذلک مع ان جمیع رسل الله الذین کانوا من قبلک بشر مثلک ۱۲ خازن وجمل قوله افلم یسیروا الخ الهمزة داخلة علی محذوف والفاء عاطفة علی ذلک المحذوف والتقدیر اعموا فلم یسیروا الخ والاستفهام للتوبیخ ۱۲ صاوی قوله ولدار الآخرة الخ انما اضاف الدار الی الآخرة مع ان المراد بالدار هی الجنة وهی نفس الآخرة لان العرب قد تضیف الشیء الی نفسه کقولهم حق الیقین والحق هو الیقین نفسه ۱۲ خازن قوله ولدار الآخرة اے الجنة من اضافة الصفة الی الموصوف عند الکوفیین اے الدار الآخرة واوله البصریون بان المعنی ولدار الساعة الآخرة ۱۲ ک قوله افلا تعقلون بالیاء للاکثر والتاء الفوقیة لنافع وابن عامر وعاصم والمعنے افلا تعقلون یا اهل مکة هذا فتؤمنون ۱۲ ک قوله وظنوا انهم قد کذبوا بالتشدید لغیر الکوفیین اے ایقن الرسل انهم کذبوا تکذیبا لا ایمان بعده اے لا یتوقع منهم الایمان بعد ذلک التکذیب یعنی استقروا واستمروا علی الکذب ۱۲ کمالین قوله والتخفیف للکوفیین علی ان الضمیر فی ظنوا للمرسل الیهم والثانی للرسل فظنوا اے الامم ان الرسل قد اخلفوا ما وعدوا به من النصر وخلط الامر علیهم ۱۲ کمالین قوله فننجی بنونین مشددا بزنة المضارع المتکلم من التفعیل ومخففا من الانجاء للاکثر وبنون واحد مشددا بفتح الیاء ماض علی زنة المجهول لابن عامر وعاصم ۱۲ ک والقائم مقام الفاعل من ۱۲ مد قوله وبنون مشددا اے جیمه مع ضم النون وتحریک الیاء فعوله ماض اے مبنی للمفعول ومن نشاء فاعل علی هذه ومفعول به علی اللتین قبلها ۱۲ جمل فما قال فی الکمالین بنون واحد مشددا یعنی جعل مشددا صفة نون فذلک من السهو ۱۲ قوله فی قصصهم اے قصص الانبیاء وامهم او فی قصة یوسف واخوته عبرة لاولی الالباب حیث نقل من غایة الحب الی غیابة الجب ومن الحصیر الی السریر فصار عاقبة الصبر سلامة وکرامة ونهایة المکر وخامة وندامة ۱۲ مدارک قوله الرسل اے کهود وصالح ولوط وشعیب وغیرهم ویحتمل ان الضمیر عائد علی یوسف واخوته بدلیل قوله تعالی فی اول السورة نحن نقص علیک احسن القصص والمعنے ان الذی قدر علی اخراج یوسف من الجب والسجن ومن علیه بالعز والملک وجمع شمله بابیه واخوته بعد المدة الطویلة قادر علی اعزاز محمد صلی الله علیه وسلم واعلاء کلمته واظهار دینه رغما علی انف کل معارض ۱۲ صاوی قوله عبرة لاولی الالباب تعریض بانهم لیسوا باولی الالباب ۱۲ صاوی قوله تصدیق الذی بین یدیه هذه اخبار اربعة اخبر بها عن کان المحذوفة التی قدرها المفسر والمعنے ان هذا القرآن مصدق لما تقدم قبله من الرسل ومن الکتب التی جاءوا بها فقول المفسر من الکتب لا مفهوم له ۱۲ صاوی

۱ اي على جبل قاف وهو جبل من زمرد محيط بالدنيا ۱۲ خطيب

قبله من الكتب وتفصيل تبيين كل شيء يحتاج اليه في الدين وهدى من الضلالة ورحمة
لانه القانون يسند اليه السنة والاجماع والقياس ۱۲ ك
ع لقوم يؤمنون ۝ خصوا بالذكر لانتفاعهم به دون غيرهم سورة الرعد مكية الا ولا
يزال الذين كفروا الاية ويقول الذين كفروا لست مرسلا الاية او مدنية
الا ولو ان قرانا الايتين ثلاث او اربع او خمس او ست واربعون اية
عن ابن عباس الله اعلم وارى ۱۲ ك
بسم الله الرحمن الرحيم ۝ المر الله اعلم بمراده بذلك تلك هذه الايات ايات الكتب القران
والاضافة بمعنى من والذي انزل اليك من ربك اي القران مبتدأ خبره الحق لا شك فيه و
لكن اكثر الناس اي اهل مكة لا يؤمنون ۝ بانه من عنده تعالى الله الذي رفع السموت
شرع في الدلائل من العالم العلوي ۱۲
بغير عمد ترونها اي العمد جمع عماد وهو الاسطوانة وهو صادق بان لا عمد اصلا ثم استوى على
العرش استواء يليق به وسخر ذلل الشمس والقمر كل منهما يجري في فلكه لاجل مسمى يوم القيمة
يدبر الامر يقضي امر ملكه يفصل يبين الايت دلالات قدرته لعلكم يا اهل مكة بلقاء ربكم بالبعث
توقنون ۝ وهو الذي مد بسط الارض وجعل خلق فيها رواسي جبالا ثوابت وانهرا و
شرع في الدلائل من العالم السفلي
من كل الثمرت جعل خلق فيها زوجين اثنين من كل نوع يغشي يغطي اليل بظلمته النهار
ان في ذلك المذكور لايت دلالات على وحدانيته تعالى لقوم يتفكرون ۝ في صنع الله و
في الارض قطع بقاع مختلفة متجورت متلاصقات فمنها طيب وسبخ وقليل الريع وكثيره وهو من
اي ريع الارض وحاصله
دلائل قدرته تعالى وجنت بساتين من اعناب وزرع بالرفع عطفا على جنات والجر على اعناب
وكذا قوله ونخيل صنوان جمع صنو وهي النخلات يجمعها اصل واحد وتتشعب فروعها و
غير صنوان منفردة تسقى بالتاء اي الجنات وما فيها والياء اي المذكور بماء واحد ونفضل
بالنون والياء بعضها على بعض في الاكل بضم الكاف وسكونها فمن حلو وحامض وهو من
دلائل قدرته تعالى ان في ذلك المذكور لايت لقوم يعقلون ۝ يتدبرون وان تعجب يا محمد
من تكذيب الكفار لك فعجب حقيق بالعجب قولهم منكرين للبعث ءاذا كنا ترابا ءانا لفي خلق
جديد ۵ لان القادر على انشاء الخلق وما تقدم على غير مثال سبق قادر على اعادتهم وفي
الهمزتين في الموضعين التحقيق وتحقيق الاولى وتسهيل الثانية وادخال الف بينهما على الوجهين
وتركها وفي قراءة بالاستفهام في الاول والخبر في الثاني واخرى عكسه اولئك الذين
اي ترك ادخالها ۱۲ جمل

---

۵۱ قوله وتفصيل كل شيء الخ اي اذ ما من امر ديني الا وله مستند في القرآن بوسط او بغير وسط قوله في الدين اي من الحلال والحرام والحدود والاحكام والقصص والمواعظ والامثال وغير ذلك ۱۲ بيضاوي وخازن ۵۲ قوله مكية الخ الحاصل انهم اختلفوا فيها على قولين قيل مكية وقيل مدنية وقوله او مدنية الا ولو ان قرانا اي ولو ان قرانا سيرت به الجبال وهي ثلاث او اربع او خمس او ست واربعون آية من الخطيب والجمل ۱۲ ۵۳ قوله هذه الآيات الخ اشارة الى ان تلك بمعنى هذه المشار بها للحاضر و المشار اليه آيات هذه السورة او القرآن وهذا ما جرى عليه في الكشاف وجمهور المفسرين وجرت طائفة على الاشارة بتلك لما مضى من انباء الرسل المتقدم آخر السورة السابقة ۱۲ جمل ۵۳ قوله هذه الآيات آه اشارة الى ان تلك بمعنى هذه المشار بها للحاضر والمشار اليه آيات هذه السورة او القرآن ويجوز في تلك ان يكون مبتدأ والخبر آيات الكتاب وهذه الجملة لا محل لها ان قيل المر كلام مستقل او قصد به مجرد التنبيه وفي محل الرفع على الخبر ان قيل المر مبتدأ ويجوز ان يكون تلك خبر المر وآيات الكتاب بدل او بيان ۱۲ ج ۵۴ قوله الله الذي رفع السموات الخ هذا شروع في ذكر الادلة على وجوب وجوده تعالى واتصافه بالكمالات وبدأ بادلة من العالم العلوي واعقبها بادلة من العالم السفلي بقوله وهو الذي مد الارض الخ ۱۲ صاوي ۵۵ قوله بغير عمد الخ في موضع خبر صفة لعمد اي بغير عمد مرئية جمع عماد كاهاب واهب وهو صادق بان لا عمد اصلا فان نفي المقيد كما يتحقق بنفي القيد يتحقق بنفي المقيد والقيد جميعا وعن بعض السلف ان لها عمدا ولكن لا ترى ۱۲ ك ۵۶ قوله ترونها الضمير راجع الى عمد والجملة صفة لها اي خالية من عمد مرئية ۱۲ روح ۵۷ قوله وهو اي هذا النفي صادق الخ وذلك برجوع النفي للصفة والموصوف معا لان النفي المقيد كما يتحقق بنفي القيد يتحقق بنفي المقيد والقيد جميعا وهذا هو اصح القولين وقيل ان لها عمدا لكن لا ترى وقال في روح البيان وانتفاء العمد المرئية يحتمل ان يكون لانتفاء العمد والرؤية جميعا اي لا عمد لها فلا ترى ويحتمل ان يكون لانتفاء الرؤية فقط بان يكون لها عمدا غير مرئي وهو القدرة فانه تعالى يمسكها مرفوعة بقدرته ۱۲ ۵۸ قوله ثم استوى على العرش الخ ثم للجر والعطف لا للترتيب اذ لا ترتيب بين رفع السموات والاستواء على العرش والاستواء في الاصل الركوب والتمكن وذلك مستحيل عليه تعالى لاستلزامه الجسمية والجهة والمراد به هنا القهر والغلبة والاستيلاء لان من شان من ركب على شيء ان يكون ظاهرا غالبا له وهذه طريقة الخلف وما مشى عليه المفسر طريقة السلف وكل من الطريقتين صحيح ۱۲ صاوي ۵۹ قوله يوم القيمة آه وفي الشهاب روي عن ابن عباس كل منهما يجري الى وقت معين فان الشمس يقطع الفلك في سنة والقمر في شهر لا يختلف جري واحد منهما كما في قوله والشمس تجري لمستقر لها الآية قيل وهذا هو الحق في تفسير الآية ۱۲ ج ۶۰ قوله وهو الذي الخ قال ابن عطية وذلك يقتضي انها بسيطة لا كرة وهذا هو ظاهر الشريعة وقال الامام الرازي ثبت بالدليل ان الارض كرة ولا ينافي ذلك قوله تعالى مد الارض لان الكرة اذا كانت في غاية الكبر كانت كل قطعة منها تشابه السطح ۱۲ ك ۶۱ قوله وجعل فيها رواسي جبالا ثوابت من رسا الشيء اذا ثبت جمع راسية والتاء للتانيث على انه صفة جبل فانه لكونه جمع قلة كانه مفرد وجبال هي جمع كثرة او للمبالغة ۱۲ ك ۶۲ قوله ومن كل الثمرات آه يجوز فيه ثلاثة اوجه احدها ان يتعلق بجعل بعده اي وجعل فيها زوجين اثنين من كل صنف من اصناف الثمرات والثاني ان يتعلق بمحذوف على انه حال من اثنين لانه في الاصل صفة له والثالث ان يتم الكلام على قوله من كل الثمرات فيتعلق بجعل الاولى تقديره انه جعل في الارض كذا وكذا ومن كل الثمرات الخ ۱۲ ج ۶۳ قوله ومن كل نوع تفسير لقوله ومن كل الثمرات وهو متعلق بقوله جعل اي جعل فيها من جميع انواع الثمرات صنفين اثنين كالحلو والحامض والاسود والابيض ۱۲ ك ۶۴ قوله بظلمته آه اي يغشي النهار بالليل فالمفعول الاول هو الليل وفي ابي السعود يغشي الليل النهار اي يستر النهار بالليل والتركيب وان احتمل العكس ايضا بالحمل على تقديم المفعول الثاني على الاول فان ضوء النهار ايضا ساتر لظلمة الليل الا ان الانسب بالليل ان يكون هو الغاشي وعد هذا في تضاعيف الآيات السفلية وان كان تعلقه بالآيات العلوية ظاهرا باعتبار ان ظهوره في الارض فان الليل انما هو ظلها وفيما فوق موقع ظلها لا ليل اصلا ۱۲ ج ۶۵ قوله يتفكرون اي يتاملون فيستدلون بتلك الصنعة على وجود صانعها ويعرفون ان لها صانعا حكيما قادرا متصفا بالكمالات وخص المتفكرون بالذكر لانهم هم الذين يحصل لهم الاعتبار والايمان ۱۲ صاوي ۶۶ قوله وسبخ اي لا ينبت ويقال موضع سبخ وارض سبخة اي ملحة من الملح وسبخة بمعنى شوريده كذا في الصراح وقوله قليل الريع اي قليل النفع ريع بفتح الراء افزون شدن وبكسر الراء زمين بلند كذا في الصراح ۱۲ ۶۷ قوله بالرفع لابي عمرو وابن كثير وحفص عطفا على جنات او على قطع والجر لغيرهم عطفا على الاعناب وكذا قوله ونخيل قرئ بالرفع والجر ۱۲ ك ۶۸ قوله والجر على اعناب اي قرأ زرع بالجر على انه عطف على اعناب ۱۲ ۶۹ قوله جمع صنو ولا فرق في التثنية وجمعه الا في الاعراب وذلك ان النون في التثنية مكسورة غير منونة وهي النخلات يجمعها اصل واحد وتتشعب فروعها وعند سعيد بن منصور عن البراء بن عازب صنوان يكون اصلها واحدا ورؤسها متفرقة وغير صنوان يكون النخلة مفردة ليس عندها شيء ۱۲ ك ۷۰ قوله منفردة متفرقات مختلفة الاصول قال الشيخ ابن حجر اصل الصنو المثل والمراد ههنا فرع يجمعه وفرعا آخر اصل واحد ومنه عم الرجل صنو ابيه لانهما يجمعهما اصل واحد ۱۲ ك ۷۱ قوله بالتاء الفوقية للاكثر اي تسقى الجنات وبالياء التحتية لابن عامر وعاصم بتاويل المذكور ۱۲ ك ۷۲ قوله بماء واحد اي ومع ذلك تراها متغاير الثمرة في الاشكال والالوان والطعوم والروائح متفاضلة فيها وقد يكون من اصل واحد وهذا يدل دلالة قاطعة على ان الكل بتقدير الفاعل المختار لا بسبب الاتصالات الفلكية كرخي وفي الخازن والماء جسم رقيق مائع به حياة كل نام وقيل في حده جوهر سيال به قوام الارواح ۱۲ جمل ۷۳ قوله ونفضل بعضها على بعض آه وفي الخازن قال مجاهد هذا كمثل بني آدم صالحهم وخبيثهم وابوهم واحد وقال الحسن هذا مثل ضربه الله تعالى لقلوب بني آدم كانت الارض طينة واحدة في يد الرحمن فسطحها فصارت قطعا متجاورات وانزل على وجهها ماء السماء فتخرج هذه زهرتها وشجرها وثمرها ونباتها وتخرج هذه سبخها وملحها وخبيثها وكل يسقى بماء واحد كذلك الناس خلقوا من آدم فينزل عليهم من السماء تذكرة فترق قلوب قوم وتخشع وتخضع وتقسو قلوب قوم فتلهو ولا تسمع ۱۲ ج ۷۴ قوله وبالنون الاكثر والياء لحمزة والكسائي ليطابق قوله يدبر الامر ۱۲ كمالين ۷۵ قوله في الاكل ما يؤكل منها وهو الثمر والحب فالثمر من النخيل والاعناب والحب من الزرع كانه قال ونفضل الحب والثمر بعضها على بعض طعما وشكلا ورائحة وقدرا وحلاوة وحموضة وعفوصة وغير ذلك من الطعوم وفضلها ايضا في غير ذلك كاللون والنفع والضرر وانما اقتصر على الاكل لانه اعظم المنافع ۱۲ جمل ۷۶ قوله يعقلون آه خص هذا بالعقل والاول بالتفكر لان الاستدلال باختلاف النهار اسهل ولان التفكر في الشيء سبب لتعقله والسبب مقدم على المسبب فناسب تقديم المتفكر على العقل ۱۲ ج ۷۷ قوله ائذا كنا ترابا بدل من قولهم او مقوله والعامل في اذا المحذوف دل عليه ائنا لفي خلق جديد وفي قراءة لنافع والكسائي بالاستفهام في الاول في قوله ائذا كنا والخبر في الثاني بهمزة واحدة واخرى عكسه لابن عامر ۱۲ ك ۷۸ قوله لان القادر الخ علة لقوله فعجب اي انما كان قولهم المذكور عجبا اي حقيقا بالعجب لان القادر الخ ۱۲ جمل ۷۹ قوله قادر على اعادتهم اي لانه اذا تعلقت قدرته بشيء كان فلا فرق بين الابتداء والاعادة واما قوله تعالى هو اهون عليه فذلك باعتبار عادة المخلوقات ان القادر على الابتداء تسهل عليه الاعادة بالاولى والا فالكل في قدرته تعالى سواء ۱۲ صاوي ۸۰ قوله وفي الهمزتين الخ من هنا الى قوله وتركها اربع قراءات وقوله وفي قراءة الخ ثلاث قراءات وقوله واخرى عكسه فيه قراءتان فمجموع القراءات تسعة وكلها سبعية ۱۲ ملخص من الجمل ۸۱ في بعض النسخ وقع هذا والظاهر فمنه حلو وحامض ۱۲

٥٠ قوله ونزل في استعجالهم العذاب اے وذلك ان مشركي مكة كانوا يطلبون تعجيل العذاب استهزاء حيث يقولون اللهم ان كان هذا هو الحق من عندك فامطر علينا حجارة من السماء او ائتنا بعذاب اليم ۱۲ صاوی ٥١ قوله العذاب وسمي سيئة لانه تسوءهم ۱۲ كبير ٥٢ قوله قبل الحسنة يعني يطلبون العذاب والشر بدل العافية والرحمة والخير استهزاء منهم واظهارا ان الذي يقوله لا اصل له من الروح وقال في الكبير وكان صلى الله عليه وسلم يعدهم على الايمان بالثواب في الآخرة وبحصول النصر والظفر في الدنيا فالقوم طلبوا منه العذاب ولم يطلبوا منه حصول النصر والظفر فهذا هو المراد بقوله ويستعجلونك بالسيئة قبل الحسنة ومنهم من فسر الحسنة ههنا بالامهال والتاخير ۱۲ ٥٣ قوله قبل الحسنة آه فيه وجهان احدهما انه متعلق بالاستعجال ظرفا له والثاني انه متعلق بمحذوف على انه حال مقدرة من السيئة ۱۲ ج ٥٤ قوله جمع المثلة والمثلة نقمة تنزل بالانسان فيجعل مثالا يرتدع غيره به ۱۲ خازن ٥٥ قوله اے عقوبات سميت بها لما بينها وبين المعاقب عليه من المماثلة ومنه المثال للقصاص ۱۲ ابو السعود ٥٦ قوله لذو مغفرة الخ المراد به هنا الامهال وتاخير العذاب كما اشار اليه المفسر بقوله والا الخ قال ابو السعود والمعنى ان ربك لغفور للناس لا يعجل لهم العقوبة وان كانوا ظالمين بل يمهلهم بتاخيرها وان ربك لشديد العقاب فيعاقب من يشاء منهم حين يشاء فتاخير ما استعجلوه ليس للاهمال ۱۲ جمل ٥٧ قوله والا لم يترك على ظهرها دابة كما قال تعالى ولو يؤاخذ الله الناس بظلمهم ما ترك على ظهرها من دابة ولكن يؤخرهم الى اجل مسمى كانه يشير بذلك اے ان المراد بالمغفرة المغفرة في الدنيا وامهال العقوبة لا المغفرة مطلقا كما هو المذكور في سائر التفاسير وقال السدي هي ارجى آية في كتاب الله حيث ذكر المغفرة مع الظلم وهو بدون التوبة فان التوبة ترفع الظلم وتزيلها ۱۲ ک ٥٨ قوله لمن عصاه اي ودام على ذلك فرحمة الله في الدنيا غلبت غضبه لجميع الخلق مؤمنهم وكافرهم واما في الآخرة فقد انفردت رحمته للمؤمنين خاصة ۱۲ صاوی ٥٩ قوله كالعصا واليد مما هو جلية ظاهر يستعظمها من يدركها في بادي الراي فالتنوين في آية للتعظيم ويحتمل ان تكون التنوين للوحدة لعدم الاعتداد بما انزل الصلاة ۱۲ ک ٦٠ قوله انما انت منذر اے ليس عليك الا الانذار بما اوحي اليك لانهم معاندون كفار ليس قصدهم بذلك الايمان بل التعنت في الكفر ۱۲ صاوی ٦١ قوله ولكل قوم هاد اے لكل قوم نبي مخصوص بمعجزة من جنس ما هو الغالب عليهم يهديهم الى الحق ويدعوهم الى الصواب ولما كان الغالب في زمان موسى هو السحر جعل معجزته ما هو اقرب الى طريقتهم ولما كان الغالب في ايام عيسى الطب جعل معجزته ما يناسب الطب وهو احياء الموتى وابراء الابرص والاكمه ولما كان الغالب في زمن نبينا صلعم الفصاحة والبلاغة جعل معجزته فصاحة القرآن وبلوغه في باب البلاغة الى حد خارج عن قدرة الانسان فلما لم يؤمنوا بهذا المعجزة مع انها اقرب الى طريقتهم واليق بطباعهم فان لا يؤمنوا عند اظهار سائر المعجزات اولى واقترحوا الآيات تعنتا لا استرشادا والا لاجيبوا الى مقترحهم وفي التاويلات النجمية والمراد بالهاد هو الله لے انما انت منذر وليس لك هدايتهم ولكل قوم من الفريقين هاد يهديهم بدلائل العناية بالايمان والطاعة الى الجنة وبدلائل الخذلان بالكفر والعصيان الى النار ۱۲ روح ٦٢ قوله ما تحمل آه فيه ثلاثة اوجه احدها ان تكون ما موصولة اسمية والعائد محذوف اے تحمله والثاني ان تكون مصدرية فلا عائد والثالث ان تكون استفهامية وفي محلها وجهان احدهما انها في محل رفع بالابتداء وتحمل خبره والجملة معلقة للعلم والثاني انها في محل نصب مفعول تحمل ۱۲ جمل ٦٣ قوله من مدة الحمل وما تزداد منه فانها تكون اقل من تسعة اشهر وازيد عليها الى سنتين عندنا والى اربع عند الشافعي والى خمس عند مالك وما موصولة في المواضع الثلاثة لے يعلم ما تحمله كل انثى آه روى عبد بن حميد عن الحسن الغيض ما دون تسعة والغيض ما زادت عليها لے في الوضع وغاض جاء متعديا ولازما يقال غاض الماء وغضته انا وكذا ازداد وعلى الثاني تعين كون ما مصدرية ۱۲ ک ٦٤ قوله بقدر وحد لا يتجاوزه لے لا تتخلف شيء عن الحال الذي قدره الله له من سعادة وشقاوة ورزق وغير ذلك ۱۲ صاوی ٦٥ قوله بياء الخ لے قرا ابن كثير في الوقف والوصل بياء بعد اللام والباقون بغير ياء وقفا ووصلا ۱۲ خطيب ٦٦ قوله سواء منكم آه في سواء وجهان احدهما انه خبر مقدم ومن اسر ومن جهر هو المبتدأ وانما لم يثن الخبر لانه في الاصل مصدر وهو هنا بمعنى مستو والثاني انه مبتدأ وجاز الابتداء به لوصفه بقوله منكم ۱۲ ج ٦٧ قوله ظاهر بذهابه في سربه بفتح السين وسكون الراء لے طريقه السرب الطريق والوجهة والسارب الذاهب على وجهه في الارض وسرب سرب بالفرح توجه للرعي كذا في القاموس وسارب عطف على من هو مستخف او على مستخف غير ان من في معنى الاثنين ۱۲ ک ٦٨ قوله في سربه السرب بفتح السين وسكون الراء الطريق ۱۲ قاموس ٦٩ قوله للانسان لے مؤمن او كافر هذا من مزيدة التكرمة للنوع الانساني والا فهو حافظ لكل شيء ۱۲ صاوی ٧٠ قوله معقبات والمعقبات ملائكة الليل والنهار كما في القاموس وقيل للملائكة الحفظة معقبات لكثرة تعاقب بعضهم بعضا في النزول الى الارض بعضهم بالليل وبعضهم بالنهار ۱۲ ٧١ قوله تعتقبه يشير الى انه من اعتقب والاصل معتقبات فادغمت التاء في القاف والمعنى ملائكة تعتقبه بان يعقب بعضهم بعضا لحفظه او بانهم يعقبونه اقواله وافعاله فيكتبونه ۱۲ ک ٧٢ قوله من بين يديه آه يجوز ان يتعلق بمحذوف على انه صفة لمعقبات ويجوز ان يتعلق بمعقبات ومن لابتداء الغاية ويجوز ان يكون حالا من الضمير الذي في الظرف الواقع خبرا والكلام على هذه الاوجه تام عند قوله ومن خلفه ويجوز ان يتعلق بيحفظونه لے يحفظونه من بين يديه ومن خلفه فان قلت كيف يتعلق حرفان متحدان لفظا ومعنى بعامل واحد وهما من الداخلة على بين يديه ومن الداخلة على امر الله فجواب ان من الثانية مغايرة للاولى في المعنى لے ان من بمعنى الباء كما اشار اليه الشارح بقوله لے بامره ۱۲ جمل ٧٣ قوله لے بامره يريد ان من بمعنى الباء يدل عليه قراءة علي وابن عباس يحفظونه بامر الله وقيل يحفظونه من اجل امر الله او يحفظونه من باس الله اذا اذنب بالاستغفار له ومن المضار وقيل من امر الله صفة اخرى للمعقبات وليس بصلة للحفظ كانه قيل له معقبات كائنة من امر الله من الجن صلة يحفظونه وغيره كالحية والعقرب وقول النخعي يحفظونه من الجن على سبيل المثال وعن كعب الاحبار لولا ان الله وكل بكم ملائكة يذبون عنكم في مطعمكم ومشربكم لتخطفتكم **فائدة** اخرج ابن جرير الطبري عن عثمان مرفوعا لكل آدمي عشرة بالليل وعشرة بالنهار واحد عن يمينه وواحد عن يساره واثنان من بين يديه ومن خلفه واثنان على جنبيه وآخر قابض على ناصيته فان تواضع رفعه وان تجبر وضعه واثنان على شفتيه ليس يحفظان الا الصلوة على محمد صلعم والعاشر يحرسه من الحية ان يدخل فاه اذا نام ۱۲ ک ٧٤ قوله من الحالة الجميلة لے وهي الطاعة والمعنى انه جرت عادة الله انه لا يقطع نعمته عن قوم الا اذا بدلوا احوالهم الجميلة باحوال قبيحة ۱۲ صاوی ٧٥ قوله وال لے ناصر وولي امرهم ۱۲ جمل ٧٦ قوله هو الذي يريكم البرق خوفا وطمعا لما اخبر سبحانه تعالى بقوله اذا اراد الله بقوم سوءا فلا مرد له رتب عليه قوله هو الذي يريكم البرق اه انتصبا على الحال من البرق كانه في نفسه خوف وطمع او على ذي خوف وذي طمع او من المخاطبين لے خائفين وطامعين والمعنى يخاف من وقوع الصواعق عند لمع البرق ويطمع في الغيث ۱۲ صاوی وک ٧٧ قوله هو ملك موكل الخ روى الترمذي عن ابن عباس وقال حسن غريب اقبلت يهود الى النبي صلى الله عليه وسلم فقالوا يا ابا القاسم اخبرنا من الرعد ما هو قال ملك من الملائكة موكل بالسحاب معه مخاريق من نار يسوق بها السحاب حيث شاء الله فقالوا ما هذا الصوت قال زجره بالسحاب اذا زجره حتى ينتهي الى حيث امر قالوا صدقت انتهى اول الآية فلا سفة الاسلام بانه يسبح سامعو الرعد هم فاسند الى السبب ۱۲ كماليين ٧٨ قوله من يشاء من مفعول يصيب ومفعول يشاء محذوف تقديره من يشاء الله اصابته ۱۲ ک ٧٩ قوله من يدعوه لے نفرا

كفروا بربهم واولئك الاغلال في اعناقهم واولئك اصحب النار هم فيها خالدون ○
ونزل في استعجالهم العذاب استهزاء ويستعجلونك بالسيئة العذاب قبل الحسنة الرحمة
وقد خلت من قبلهم المثلات جمع المثلة بوزن السمرة اي عقوبات امثالهم من المكذبين
افلا يعتبرون بها وان ربك لذو مغفرة للناس على مع ظلمهم والا لم يترك على ظهرها دابة
وان ربك لشديد العقاب لمن عصاه ويقول الذين كفروا لولا هلا انزل عليه على محمد
اية من ربه كالعصا واليد والناقة قال تعالى انما انت منذر مخوف الكافرين وليس عليك
اتيان الايات ولكل قوم هاد نبي يدعوهم الى ربهم بما يعطيه من الايات لا بما يقترحون
الله يعلم ما تحمل كل انثى من ذكر وانثى وواحد ومتعدد وغير ذلك وما تغيض تنقص
الارحام من مدة الحمل وما تزداد منه وكل شيء عنده بمقدار بقدر وحد لا يتجاوزه
عالم الغيب والشهادة ما غاب وما شوهد الكبير العظيم المتعال ○ على خلقه بالقهر
بياء ودونها سواء منكم في علمه تعالى من اسر القول ومن جهر به ومن هو مستخف
مستتر بالليل بظلامه وسارب ظاهر بذهابه في سربه اي طريقه بالنهار ○ له للانسان
معقبات ملائكة تعتقبه من بين يديه قدامه ومن خلفه ورائه يحفظونه من امر الله
اي بامره من الجن وغيرهم ان الله لا يغير ما بقوم لا يسلبهم نعمته حتى يغيروا ما
بانفسهم من الحالة الجميلة بالمعصية واذا اراد الله بقوم سوءا عذابا فلا مرد له
من المعقبات ولا غيرها وما لهم لمن اراد الله تعالى بهم سوءا من دونه اي غير الله
من زائدة وال ○ يمنعه عنهم هو الذي يريكم البرق خوفا للمسافر من الصواعق وطمعا
للمقيم في المطر وينشئ يخلق السحاب الثقال ○ بالمطر ويسبح الرعد هو ملك موكل
بالسحاب يسوقه متلبسا بحمده اي يقول سبحان الله وبحمده والملائكة من
خيفته اي الله ويرسل الصواعق وهي نار تخرج من السحاب فيصيب بها من
يشاء فتحرق نزل في رجل بعث اليه النبي صلى الله عليه وسلم من يدعوه
فقال من رسول الله وما الله امن ذهب هو ام من فضة ام نحاس فنزلت به
صاعقة فذهبت بقحف راسه وهم اي الكفار يجادلون يخاصمون النبي

له قوله وهو شديد المحال القوة فعال من المحل بمعنى القوة كذا روى ابن نجيح وقتادة والسدي او الاخذ كذا روى عن علي وبمعناه ما رواه ابن ابي حاتم عن مجاهد شديد الانتقام وقد فسر المحال بالمماحلة اي المكائدة من محل بفلان اذا كاده وعرضه للهلاك ومنه تمحل اذا تكلف باستعمال الحيلة ۱۲ ك كه قوله له دعوة الحق اي شرعها وامر بها قوله وهي لا اله الا الله اي مع عديلتها وهي محمد رسول الله فهي كلمة الحق جعلت مفتاحا للاسلام فلا يقبل الاسلام من احد الا بالاقرار بها ۱۲ صاوي سه قوله الا استجابة آه اشار الى ان الكلام على تقدير حذف مصدر مضاف الى المفعول وفاعل المصدر محذوف اي كاجابة من بسط كفيه اليه وفي الخازن اي الا استجابة كاستجابة الماء لمن بسط كفيه اليه يطلب منه ان يبلغ فاه والماء جماد لا يشعر ببسط كفيه ولا بعطشه ولا يقدر ان يجيب دعاءه فكذلك ما يدعونه جماد لا يحس بدعائهم ولا يستطيع اجابتهم ولا يقدر على نفعهم والمعنى انه تعالى شبه من يعبد الاصنام بالرجل العطشان الذي يرى الماء من بعيد فهو يشير بكفيه الى الماء ويدعوه بلسانه فلا يأتيه ابدا ۱۲ ج عه قوله وما هو ببالغه آه في هو ثلاثة اوجه احدها انه ضمير الماء والهاء في ببالغه للفم اي وما الماء ببالغ فيه الثاني انه ضمير الفم والهاء في ببالغه للماء اي وما الفم ببالغ الماء اذ كل واحد منهما لا يبلغ الآخر على هذه الحال فنسبة الفعل الى كل واحد وحدهما صحيحان الثالث ان يكون ضمير الباسط والهاء في ببالغه للماء اي وما باسط كفيه الى الماء ببالغ الماء ۱۲ ج هه قوله عبادتهم الاصنام او حقيقة الدعاء اي دعائهم الاصنام او مطلقا لانهم ان دعوا الله لم يجبهم وان دعوا الاصنام لا يستطيعون اجابتهم وعن ابن عباس رضي الله عنه دعاءهم ربهم

فِي اللّٰهِ وَهُوَ شَدِيْدُ الْمِحَالِ القوة او الاخذ لَهٗ تعالى دَعْوَةُ الْحَقِّ اي كلمته وهي لا اله الا الله
وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ بالياء والتاء يعبدون مِنْ دُوْنِهٖ اي غيره وهم الاصنام لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ
لَهُمْ بِشَيْءٍ مما يطلبونه اِلَّا كَاسْتِجَابَةٍ كَبَاسِطِ اي كاستجابة باسط كَفَّيْهِ اِلَى الْمَاۤءِ على شفير البئر يدعوه
لِيَبْلُغَ فَاهُ بارتفاعه من البئر اليه وَمَا هُوَ بِبَالِغِهٖ اي فاه ابدا فكذلك ما هم بمستجيبين لهم وَ
مَا دُعَاۤءُ الْكٰفِرِيْنَ عبادتهم الاصنام او حقيقة الدعاء اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ضياع وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ
فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا كالمؤمنين وَّكَرْهًا كالمنافقين ومن اكره بالسيف وَّ يسجد ظِلٰلُهُمْ
بِالْغُدُوِّ البكر وَالْاٰصَالِ العشايا قُلْ يا محمد لقومك مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ قُلِ اللّٰهُ ان
لم يقولوه لا جواب غيره قُلْ لهم اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ اي غيره اَوْلِيَاۤءَ اصناما تعبدونها
لَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا وتركتم مالكهما استفهام توبيخ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى
وَالْبَصِيْرُ الكافر والمؤمن اَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمٰتُ الكفر وَالنُّوْرُ الايمان لا اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ
شُرَكَاۤءَ خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ اي خلق الشركاء بخلق الله تعالى عَلَيْهِمْ فاعتقدوا استحقاق
عبادتهم بخلقهم استفهام انكار اي ليس الامر كذلك ولا يستحق العبادة الا الخالق قُلِ اللّٰهُ
خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ لا شريك له فيه فلا شريك له في العبادة وَّهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ لعباده ثم ضرب
مثلا للحق والباطل فقال اَنْزَلَ تعالى مِنَ السَّمَاۤءِ مَاۤءً مطرا فَسَالَتْ اَوْدِيَةٌۢ بِقَدَرِهَا بمقدار
ملئها فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا رَّابِيًا عاليا عليه هو ما على وجهه من قذر ونحوه وَمِمَّا يُوْقِدُوْنَ
بالتاء والياء عَلَيْهِ فِي النَّارِ من جواهر الارض كالذهب والفضة والنحاس ابْتِغَاۤءَ طلب حِلْيَةٍ
زينة اَوْ مَتَاعٍ ينتفع به كالاواني اذا اذيبت زَبَدٌ مِّثْلُهٗ اي مثل زبد السيل وهو خبثه
الذي ينفيه الكير كَذٰلِكَ المذكور يَضْرِبُ اللّٰهُ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ اي مثلهما فَاَمَّا الزَّبَدُ
من السيل وما اوقد عليه من الجواهر فَيَذْهَبُ جُفَاۤءً باطلا مرميا به وَاَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ
من الماء والجواهر فَيَمْكُثُ يبقى فِي الْاَرْضِ زمانا كذلك الباطل يضمحل وينمحق وان علا على
الحق في بعض الاوقات والحق ثابت باق كَذٰلِكَ المذكور يَضْرِبُ يبين اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلَّذِيْنَ
اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمُ اجابوه بالطاعة الْحُسْنٰى الجنة وَالَّذِيْنَ لَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهٗ وهم الكفار لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا
فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ من العذاب اُولٰۤئِكَ لَهُمْ سُوْۤءُ الْحِسَابِ وهو المؤاخذة

السجدة

وعلى ذلك فهو مخصوص بدعاء الآخرة وما في امور الدنيا فقد يقع بدليل اجابة دعوة ابليس والكافرين نه قوله ضياع انما كان دعاؤهم ضائعا لانه طلب من غير من لا يملك لنفسه نفعا ولا ضرا واما دعاؤهم الله فليس بضائع بل يستجيب لهم ان شاء فان كان بامور الدنيا فظاهر وان كان بالجنة فيهديهم للايمان هذا هو الذي يجب المصير اليه ويؤيده قوله تعالى وما كان الله ليعذبهم الخ وجملة وما دعاء الكافرين الا في ضلال نتيجة ما قبلها ۱۲ صاوي كه قوله وكرها يعني المنافقين والكافرين في حال الشدة والضيق ۱۲ مدارك عه قوله وظلالهم معطوف على من سلط عليه يسجد كما قدره المفسر ومعنى سجود الظل سجوده حقيقة تبعا لصاحبه ان اريد بالسجود حقيقته وخضوعه وانقياده ان اريد به المعنى المجازي وسجود الظلال كلها طوعا لخلوها عن النفس التي تحمل الانسان على عدم الرضا ففي الحقيقة الكاره انما هو النفس التي حواها الجسم واما الجسم والظل فخضوعهما طوعا ولذا قيل ان الكافر اذا سجد للصنم سجد ظله لله ۱۲ صاوي له قوله البكر بضم الموحدة والكاف جمع بكرة والغدو جمع غداة والآصال العشايا جمع عشية ما بين الزوال والغروب والمشهور ان الاصيل ما بين العصر الى المغرب ۱۲ ك سه قوله البكر جمع بكرة وهي اول النهار وقوله العشايا جمع عشية وهو بعد العصر الى الغروب والباء في الغدو بمعنى في ظرف تسجد اي يسجدن في هذين الوقتين والمراد بهما الدوام لان السجود سواء اريد به حقيقته او الانقياد والاستسلام لا اختصاص له بالوقتين من الروح والجمل ۱۲ شه قوله لا جواب غيره اي اجب عنهم بذلك ان لم يقولوه ولا جواب لهم غيره ولانه بين لا مرية فيه فكانه حكاية لاعترافهم من الخطيب وغيره ۱۲ لله قوله الكفر اي وعبر عنه بالظلمات جمعا لتعدد انواعه بخلاف الايمان فهو متحد فلذا عبر عنه بالنور مفردا وسمي الكفر ظلمات لانه موصل لدار الظلمات وهي النار وسمي الايمان بالنور لانه موصل لدار النور وهي الجنة ۱۲ صاوي كله قوله لا اشار به الى ان الاستفهام انكاري فهو بمعنى النفي وهذا راجع للاستفهامين هل يستوي الاعمى الخ وهل تستوي الخ آه جمل وفي الخطيب الجواب لا ملخصا وفي التاويلات النجمية هل يستوي المستكن في ظلمات الطبيعة والهوى ومن هو مستغرق في بحر نور جمال المولى فالاول كالاعمى اذ لا يقدر ان يرى ملكوت من في ظلمات الملك والثاني كالبصير فكما ان المستغرق في البحر والغامر فيه لا يرى غير الماء فكذا اهل البصيرة سوى الله ۱۲ سه قوله خلقوا كخلقه آه صفة لشركاء اي انهم لم يتخذوا لله شركاء خالقين قد خلقوا مثل خلق الله فاشتبه عليهم مخلوق الله بمخلوق الشركاء حتى يقولوا قدر هؤلاء على الخلق كما قدر الله عليه فاستحقوا العبادة فنتخذهم له شركاء ونعبدهم كما يعبد ولكنهم اتخذوا شركاء عاجزين لا يقدرون على ما يقدر عليه الخلق فضلا ان يقدروا على ما يقدر عليه الخالق ۱۲ مدارك عه قوله كخلقه اي خلقوا مثل خلقه وهو صفة لشركاء اي انهم لم يتخذوا لله شركاء خالقين قد خلقوا مثل خلق الله ۱۲ مدارك هه قوله اي ليس الامر كذلك اي لم يخلقوا الخلق بالله حتى يشتبه بخلق الله بل الكفار يعلمون بالضرورة ان هذه الاصنام لم يصدر عنها فعل ولا خلق ولا اثر اصلا واذا كان كذلك فجعلهم اياها شركاء لله في الالوهية محض جهل وعناد ۱۲ صاوي له قوله اودية جمع واد وهو الموضع الذي يسيل الماء فيه بكثرة والمراد ههنا الانهار وفي ابي السعود وهو منفرج بين جبال وتلال ۱۲ كه قوله بقدرها اي بملئها اي بملأ الارض مقدر عليه في الصغر والكبر فيحتمل ان يكون الوادي على حقيقته وهو النهر ويكون المجاز في الاسناد ويحتمل ان يكون مجازا في الماء الجاري فيه على الثاني فارادة المواضع من الضمير يكون بطريق الاستخدام ۱۲ ك ثه قوله زبدا هو ما علا على وجه الماء من الرغوة والمعنى علاه زبد ۱۲ مدارك قه قوله ومما يوقدون عليه الخ خبر مقدم لقوله زبد مثله وعليه متعلق بيوقدون والايقاد جعل النار تحت الشيء ليذوب وفي النار حال من الضمير في عليه اي ومن الذي يوقد الناس عليه ۱۲ روح نه قوله او متاع اي من الحديد والنحاس والرصاص تتخذ منها الاواني وما يتمتع به في الحضر والسفر وهو معطوف على حلية اي زينة من الذهب والفضة ۱۲ مدارك لكه قوله كالاواني والآلات الحرب والحرث من الحديد والنحاس او من مطلق الجواهر ۱۲ ك مكه قوله ينفيه اي يزيله ويدفعه وقوله الكير وهو منفاخ الحداد واما الكور فهو موقدة النار اي مكان اتقادها وفي المصباح الكير بالكسر زق الحداد الذي ينفخ به ويكون من جلد غليظ ذي حافات من الجمل ۱۲ سه قوله مرميا به الجفاء الرمي يقال جفأت القدر زبدها اي رمابها اي يرمي السيل والجوهر او الفضة مثلا وانتصابه على الحال في المدارك الجفاء ما يقذفه القدر عند الغليان والبحر عند الطغيان والجفو الرمي وجفأت الرجل صرعته ۱۲ ك سه قوله والحق ثابت باق كالماء والفضة الخالصة ۱۲ ك فه قوله يضرب الله الامثال اي لارشاد عبيده باللطف والرفق فان من جملة ما جاء به القرآن الامثال ۱۲ صاوي لكه قوله الحسنى الجنة وهو مبتدأ خبره للذين استجابوا مقدم عليه والذين لم يستجيبوا ابتداء خبره الجملة الشرطية بعده ۱۲ ك كه قوله سوء الحساب اي الحساب السيئ فهو من اضافة الصفة للموصوف والمراد انهم يناقشون الحساب ويسئلون عن النقير والقطمير ولذا ورد في الحديث من نوقش الحساب هلك ۱۲ صاوي مه قوله المذكور اي من الامور الاربعة مثلين للحق وهما الماء والجوهر ومثلين للباطل وهما الزبدان وقوله يضرب اي يبين الحق والباطل اي الايمان والكفر وهما على تقدير مضاف كما قدره الشارح قوله فاما الزبد اي لتقسيمه كما اشار له الشارح وقوله من السيل اي الناشئ والحاصل من السيل الخ وهذان مثلان للباطل وقوله واما الخ بيان لمثلي الحق فالكلام على اللف والنشر المشوش وقوله من الجواهر بيان لما ۱۲ جمل مه قوله ينمحق اي كما اشير له في الآية بقوله فيذهب جفاء وقوله وان علا الخ كما اشير له فيها بقوله زبدا رابيا بقوله زبد مثله وقوله والحق ثابت كما ان الماء ثابت لا يرى كما يرى زبده والجوهر ثابت لا ينفيه الكير كما نفى خبثه ۱۲ جمل

۵۱ قوله ونزل فی حمزة وابی جهل ای سبب نزول هذه الآیات مدح حمزة بالصفات الجمیلة والوعد علیها بالخیر وذم ابی جهل بالصفات القبیحة والوعید علیها بالشر ولکن العبرة بعموم اللفظ لا بخصوص السبب فآیات الوعد لحمزة ومن کان علی قدمه وخلقه الی یوم القیامة وآیات الوعید لابی جهل ومن کان علی قدمه وخلقه الی یوم القیامة ۱۲ صاوی ۵۲ قوله الذین یوفون بعهد الله ای ما عقدوه علی انفسهم من الاعتراف بربوبیته حین قالوا بلی او ما عهد الله تعالی فی کتبه من الاوامر والنواهی فالعهد علی هذا ما الزمه الله تعالی علی کل امة بالکتب الالهیة علی السنة الرسل ۱۲ جمل ۵۳ قوله فی عالم الذر ای صغار النمل حیث اخرجهم من ظهر آدم علی هیئة الذر وقال الست بربکم قالوا بلی ۱۲ ک ۵۴ قوله والذین یصلون وآنانکه وصل میکنند وقوله ما امر الله به ان یوصل المفعول الاول محذوف تقدیره ما امرهم الله به وان یوصل بدل من الضمیر المجرور ای بوصله وهذه الآیة یندرج فیها امور الاول صلة الرحم واختلف فی حد الرحم التی یجب صلتها فقیل کل ذی رحم محرم بحیث لو کان احدهما ذکرا والآخر انثی حرمت مناکحتها فعلی هذا لا یدخل اولاد الاعمام والعمات واولاد الخالات وقیل هو عام فی کل ذی رحم محرما کان او غیر محرم وارثا کان او غیر وارث وهذا القول هو الصواب قال النووی وهذا الصحیح والمحرم من لا یحل نکاحها علی التابید لحرمتها فقولنا علی التابید احتراز عن اخت الزوجة وقولنا لحرمتها احتراز عن الملاعنة فان تحریمها لیس لحرمتها بل للتغلیظ واعلم ان قطع الرحم حرام والصلة واجبة ومعناها التفقد بالزیارة والاهداء والاعانة بالقول والفعل وعدم النسیان واقله التسلیم وارسال السلام والمکتوب ولا توقیت فیها فی الشرع بل العبرة بالعرف والعادة کذا فی شرح الطریقة وصلة الرحم سبب لزیادة الرزق وزیادة العمر وهی اسرع اثرا کعقوق الوالدین فان العاق لهما لا یمهل فی الاغلب والثانی الایمان بکل الانبیاء علیهم السلام روح ملخصا ۱۲ ۵۵ قوله من الایمان بجمیع الانبیاء فلا یفرق بینهم بالکفر ببعضهم والرحم وغیر ذلک من موالاة الجیران والخدم والمؤمنین علی حسب الطاقة قاله البغوی والاکثرون علی ان المراد به صلة الرحم ۱۲ ک ۵۶ قوله والذین صبروا علی الطاعة آه اشار المفسر الی ان مراتب الصبر ثلاثة اعلاها الصبر عن المعصیة وهو عدم فعلها راسا ویلیها الصبر علی الطاعات ای دوام فعلها علی حسب الطاقة ویلیها الصبر علی البلاء واعلی الجمیع الصبر عن الشهوات لانه مرتبة الاولیاء والصدیقین ۱۲ صاوی ۵۷ قوله علی الطاعة الخ اشارة الی الانواع الثلاثة للصبر المبسوط بیانها فی السلوک ۱۲ ک ۵۸ قوله یدفعون بالحسنة السیئة فیتبعون بالحسنة السیئة فتمحوها او المعنی یجازون الاساءة بالاحسان فصار الحاصل علی الاول یدفعون بحسناتهم سیئاتهم التی اکتسبوها قبل وعلی الثانی یدفعون السیئة التی فعلها الغیر بهم بمقابلته بالحسنة ۱۲ ک ۵۹ قوله کالجهل بالحلم والاذی بالصبر ینطبق علی الوجهین والمعنی دفع سیئة الجهل بحسنة الحلم الذی هو ضده او دفع جهل الغیر علیه بحلمه عنه ودفع الایذاء الذی اذی رجلا بالصبر عن اذی آخر او مقابلة ایذاء الغیر بالصبر علیه ۱۲ کمالین ۶۰ قوله اولئک لهم عقبی الدار آه اولئک مبتدأ وقوله لهم خبر مقدم وعقبی الدار مبتدأ مؤخر والجملة خبر عن المبتدأ الاول ویجوز ان یکون لهم خبر اولئک وعقبی الدار فاعلا بالاستقرار وقوله جنات عدن یجوز ان یکون بدلا من عقبی وان یکون بیانا وان یکون خبر مبتدأ مضمر وان یکون مبتدأ خبره یدخلونها ۱۲ ج ۶۱ قوله ای العاقبة المحمودة فی الدار الآخرة والاضافة بمعنی فی وقال الزمخشری عاقبة الدنیا هی الجنة لانها التی ارادها ان یکون عاقبة الدنیا ومرجع اهلها ای العاقبة ۱۲ کمالین ۶۲ قوله جنات عدن وهی مرفوع علی حذف المبتدأ او علی البدلیة من عقبی الدار اقامة یقیمون فیها ۱۲ ک ۶۳ قوله هم ومن صلح یشیر بتقدیر هم الی ان قوله ومن صلح عطف علی الضمیر المرفوع فی یدخلونها وانما ساغ ذلک وان لم یؤکد بمنفصل للفصل بضمیر المفعول ۱۲ ک ۶۴ قوله وان لم یعملوا بعملهم ولم یبلغوا مبلغ فضلهم یکونون فی درجتهم تبعا لهم تکرمة وتعظیما لهم والتقیید بالصلاح وهو الایمان علی ما فسره المص دلیل علی ان مجرد الانساب من غیر ایمان لا ینفع وعلی ذلک یحمل قوله تعالی فلا انساب بینهم ۱۲ ک ۶۵ قوله تکرمة لهم ای لان الله جعل من ثواب المطیع سروره بما یراه فی اهله ولو کان دخولهم الجنة باعمالهم الصالحة لم یکن فی ذلک کرامة للمطیع اذ کل من کان صالحا فی عمله فله الدرجات العلیة استقلالا ۱۲ صاوی ۶۶ قوله یقولون سلام علیکم آه اشار الی ان قوله سلام مرفوع بالابتداء وعلیکم الخبر والجملة محکیة بقول محذوف کما قدره وهو فی معنی قائلین علی انه حال محذوف وهذا بشارة بدوام السلامة المستفاد من العدول الی الجملة الاسمیة ۱۲ ج ۶۷ قوله سلام علیکم ای سلمکم الله من آفات الدنیا فهو دعاء لهم وتحیة ۱۲ صاوی ۶۸ قوله هذا الثواب یشیر الی انه خبر محذوف والباء متعلق بمحذوف ویجوز ان یتعلق بسلام ای نسلم علیکم ونکرمکم ۱۲ ک ۶۹ قوله هذا الثواب بما صبرتم اشار الی انه خبر مبتدأ محذوف تقدیره هذا بما صبرتم او هذا الثواب بما صبرتم کما اختاره الزمخشری ۱۲ ۷۰ قوله والذین ینقضون جرت عادة الله فی کتابه انه اذا ذکر اوصاف اهل السعادة اتبعه بذکر اوصاف اهل الشقاوة وهذا اوصاف ابی جهل ومن حذا حذوه الی یوم القیامة ۱۲ صاوی ۷۱ قوله من بعد میثاقه آه ان قیل العهد لا یکون الا مع المیثاق فما فائدة اشتراطه بقوله من بعد میثاقه فالجواب لا یمتنع ان یکون المراد بالعهد هو ما کلف العبد به والمراد بالمیثاق الادلة لانه تعالی اکد العهد بدلائل اخر سواء کانت تلک المؤکدات دلائل عقلیة او سمعیة ۱۲ ج ۷۲ قوله الله یبسط الرزق الخ هذا جواب عن شبهة الکفار حیث قالوا لو کان الله غضبانا علینا کما زعمتم ایها المؤمنون لما بسط لنا الارزاق ونعمنا فی الدنیا فرد الله علیهم شبهتهم بذلک والمعنی ان بسط الرزق فی الدنیا لیس تابعا للایمان بل ذلک بتقدیر الله فی الازل لمن یشاء فقد یبسط الرزق للکافر استدراجا ویضیقه علی المؤمنین امتحانا ۱۲ صاوی ۷۳ قوله فرح بطر ای لا فرح سرور وشکر لنعم الله وعبارة الخازن یعنی لما بسط الله علیهم الرزق اشروا وبطروا والفرح لذة تحصل فی القلب عند حصول المشتهی وفیه دلیل علی ان الفرح بالدنیا والرکون الیها حرام ۱۲ صاوی جمل ۷۴ قوله قل ان الله یضل من یشاء آه فان قیل ما وجه کون قوله قل ان الله الخ جوابا عن طلب الکفرة نزول آیة فالجواب انه کلام یجری مجری التعجب من قولهم وذلک لان الآیات الباهرة التی ظهرت علی ید الرسول بلغت فی الکثرة وقوة الدلالة الی حالة یستحیل فیها ان تصیر مشتبهة علی العاقل فطلب آیات اخری بعد ذلک یوقع فی غایة التعجب والاستنکار فکانه قال لهم ما اعظم عنادکم ان الله یضل من یشاء من کان علی صنیعکم فلا سبیل الی اهتدائهم وان انزلت کل آیة ویهدی الیه من اناب بما جئت به بل بادنی منه من الآیات ۱۲ من الجمل ۷۵ قوله ویبدل من من آه ای بدل کل وفی السمین قوله الذین آمنوا وتطمئن یجوز فیه خمسة اوجه احدها ان یکون مبتدأ خبره الموصول الثانی وما بینهما اعتراض الثانی انه بدل من من اناب الثالث انه عطف بیان له الرابع انه خبر مبتدأ مضمر الخامس انه منصوب باضمار فعل ۱۲ ج ۷۶ قوله الذین آمنوا ای اتصفوا بالتصدیق الباطنی الناشئ عن اذعان وقبول ۱۲ صاوی ۷۷ قوله وتطمئن قلوبهم الخ هذه علامة المؤمن الکامل والطمانینة بذکر الله هی ثقة القلب بالله والاشتغال به عمن سواه ثم اعلم ان هذه الآیة تفیدان ذکر الله تطمئن به القلوب وآیة الانفال تفیدان ذکر الله یحصل به الوجل والخوف فتقتضی ذلک انه بین الآیتین تنافـ واجیب بان الطمانینة هنا معناها السکون الی الله والوثوق به فینشأ عن ذلک عدم خوف غیره وعدم الرجاء فی غیره فلا ینافی حصول الخوف من الله والوجل منه وبهذا معنی آیة الانفال ۱۲ صاوی

بل ما عملوه ولا یغفر منه شیء وماوٰهم جهنم وبئس المهاد ۝ الفراش هی ونزل فی حمزة و
ابی جهل افمن یعلم انما انزل الیک من ربک الحق فآمن به کمن هو اعمٰی لا یعلمه ولا یؤمن
به لا انما یتذکر یتعظ اولوا الالباب ۝ اصحاب العقول الذین یوفون بعهد الله المأخوذ علیهم
وهم فی عالم الذر او کل عهد ولا ینقضون المیثاق ۝ بترک الایمان او الفرائض والذین
یصلون ما امر الله به ان یوصل من الایمان والرحم وغیر ذلک ویخشون ربهم ای
وعیده ویخافون سوء الحساب ۝ تقدم مثله والذین صبروا علی الطاعة والبلاء وعن المعصیة
ابتغاء طلب وجه ربهم لا غیره من اغراض الدنیا واقاموا الصلوٰة وانفقوا فی الطاعة
مما رزقنٰهم سرا وعلانیة ویدرءون یدفعون بالحسنة السیئة کالجهل بالحلم والاذی
بالصبر اولٰئک لهم عقبی الدار ۝ ای العاقبة المحمودة فی الدار الآخرة هی جنٰت عدن اقامة
یدخلونها هم ومن صلح آمن من اٰبائهم وازواجهم وذریٰتهم وان لم یعملوا بعملهم
یکونون فی درجاتهم تکرمة لهم والملٰئکة یدخلون علیهم من کل باب من ابواب الجنة او
القصور اول دخولهم للتهنئة یقولون سلٰم علیکم هذا الثواب بما صبرتم بصبرکم فی الدنیا
فنعم عقبی الدار ۝ عقباکم والذین ینقضون عهد الله من بعد میثاقه ویقطعون ما امر الله
به ان یوصل ویفسدون فی الارض بالکفر والمعاصی اولٰئک لهم اللعنة البعد من رحمة الله
ولهم سوء الدار ۝ ای العاقبة السیئة فی الدار الآخرة وهی جهنم الله یبسط الرزق یوسعه لمن
یشاء ویقدر یضیقه لمن یشاء وفرحوا ای اهل مکة فرح بطر بالحیوٰة الدنیا ای بما نالوه فیها
وما الحیوٰة الدنیا فی جنب حیوٰة الآخرة الا متاع ۝ شیء قلیل یتمتع به ویذهب ویقول الذین
کفروا من اهل مکة لولا هلا انزل علیه علی محمد اٰیة من ربه کالعصا والید والناقة قل لهم
ان الله یضل من یشاء اضلاله فلا تغنی الآیات عنه شیئا ویهدی یرشد الیه الی دینه من
اناب ۝ رجع الیه ویبدل من من الذین اٰمنوا وتطمئن تسکن قلوبهم بذکر الله ای وعده
الا بذکر الله تطمئن القلوب ۝ ای قلوب المؤمنین الذین اٰمنوا وعملوا الصٰلحٰت مبتدأ خبره
طوبٰی مصدر من الطیب او شجرة فی الجنة یسیر الراکب فی ظلها مائة عام ما یقطعها لهم وحسن
مآب ۝ مرجع کذٰلک کما ارسلنا الانبیاء قبلک ارسلنٰک فی امة قد خلت من قبلها امم لتتلوا

۷۸ قوله مصدر من الطیب کبشری قلبت یاءه واوا للضمة ما قبلها وقیل هو فعلی من الطیب او شجرة فی الجنة رواه احمد وابن حبان عن

عَلَيْهِمُ الَّذِیْٓ اَوْحَیْنَآ اِلَیْكَ ای القرآن وَھُمْ یَكْفُرُوْنَ بِالرَّحْمٰنِ حیث قالوا لما امروا بالسجود
له وما الرحمٰن قُلْ لهم یا محمد ھُوَ رَبِّیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَیْهِ مَتَابِ ۝ ونزل لما قالوا له ان
كنت نبيا فسير عنا جبال مكة واجعل لنا فيها انهارا وعيونا لنغرس ونزرع وابعث لنا آباءنا
الموتى يكلمونا انك نبي وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُیِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ نقلت عن اماكنها اَوْ قُطِّعَتْ شققت بِهِ الْاَرْضُ
اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى بان يحيوا لما آمنوا بَلْ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِیْعًا لا لغيره فلا يؤمن الا من يشاء الله ايمانه
دون غيره وان اوتوا ما اقترحوا ونزل لما اراد الصحابة اظهار ما اقترحوا طمعا في ايمانهم
اَفَلَمْ یَایْـَٔسِ یعلم الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ مخففة اى انه لَّوْ یَشَآءُ اللّٰهُ لَهَدَى النَّاسَ جَمِیْعًا الى الايمان
من غير آية وَلَا یَزَالُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا من اهل مكة تُصِیْبُهُمْ بِمَا صَنَعُوْا صنعهم اى بكفرهم
قَارِعَةٌ داهية تقرعهم بصنوف البلاء من القتل والاسر والحرب والجدب اَوْ تَحُلُّ يا محمد
ع ٥ ١٠ بجيشك قَرِیْبًا مِّنْ دَارِھِمْ مكة حَتّٰى یَاْتِیَ وَعْدُ اللّٰهِ بالنصر عليهم اِنَّ اللّٰهَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ۝
وقد حل بالحديبية حتى اتى فتح مكة وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ كما استهزئ بك و
هذا تسلية للنبي صلى الله عليه وسلم فَاَمْلَیْتُ امهلت لِلَّذِیْنَ كَفَرُوْا ثُمَّ اَخَذْتُھُمْ بالعقوبة فَكَیْفَ
كَانَ عِقَابِ ۝ اى هو واقع موقعه فكذلك افعل بمن استهزأ بك اَفَمَنْ ھُوَ قَآئِمٌ رقيب عَلٰى
كُلِّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ عملت من خير وشر وهو الله كمن ليس كذلك من الاصنام لا دل على
هذا وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ قُلْ سَمُّوْھُمْ له من هم اَمْ بل تُنَبِّئُوْنَهٗ تخبرون الله بِمَا اى بشريك
لَا یَعْلَمُ فِی الْاَرْضِ استفهام انكار اى لا شريك له اذ لو كان لعلمه تعالى عن ذلك اَمْ بل تسمونهم
شركاء بِظَاھِرٍ مِّنَ الْقَوْلِ بظن باطل لا حقيقة له في الباطن بَلْ زُیِّنَ لِلَّذِیْنَ كَفَرُوْا مَكْرُھُمْ
كفرهم وَصُدُّوْا عَنِ السَّبِیْلِ طريق الهدى وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ ھَادٍ ۝ لَهُمْ عَذَابٌ فِی
الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا بالقتل والاسر وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَقُّ اشد منه وَمَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ اى عذابه
مِنْ وَّاقٍ ۝ مانع مَثَلُ صفة الْجَنَّةِ الَّتِیْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ مبتدأ خبره محذوف اى فيما نقص عليكم
تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ اُكُلُهَا ما يؤكل فيها دَآئِمٌ لا يفنى وَّظِلُّهَا دائم لا تنسخه شمس لعدمها
فيها تِلْكَ اى الجنة عُقْبَى عاقبة الَّذِیْنَ اتَّقَوْا الشرك وَّعُقْبَى الْكٰفِرِیْنَ النَّارُ ۝
وَالَّذِیْنَ اٰتَیْنٰھُمُ الْكِتٰبَ كعبدالله بن سلام وغيره من مؤمني اليهود یَفْرَحُوْنَ

---

٥١ قوله بالرحمٰن بالبليغ الرحمة الذي وسعت رحمته كل شئ ١٢ مدارك ٥٢ قوله ونزل لما قالوا اى كفار مكة منهم ابوجهل وعبدالله بن امية جلسوا خلف الكعبة وارسلوا الى النبي صلى الله عليه وسلم فاتاهم وقيل مر بهم وهم جلوس فدعاهم الى الله فقال عبدالله بن امية ان سرك ان نتبعك فسير جبال مكة بالقرآن فاذهبها عنا حتى تنفسح فانها ارض ضيقة لمزارعنا واجعل لنا فيها انهارا وعيونا لنغرس الاشجار ونزرع ونتخذ البساتين فلست كما زعمت باهون على ربك من داود حيث سخر له الجبال تسير معه او سخر لنا الريح لنركبها الى الشام لميرتنا وحاجتنا ونرجع في يومنا كما سخرت لسليمان الريح كما زعمت فلست باهون على ربك من سليمان واحى لنا جدك قصيا او من شئت كان عيسى يحيى الموتى ولست باهون على الله منه فنزلت هذه الآية ١٢ صاوي ٥٣ قوله ولو ان قرآنا سيرت آه اختلفوا في جواب لو فقال قوم جوابه محذوف اكتفاء بمعرفة السامعين مراده وتقديره لكان هذا القرآن كقول الشاعر ؂ فاقسم لو شئ اتانا رسوله ؂ سواك ولكن لم نجد لك مدفعا اى اذا لرددناه وهذا معنى قول قتادة رض قال لو فعل هذا بقرآن قبل قرآنكم لفعل بقرآنكم وقال الآخرون جواب لو مقدم وتقدير الكلام وهم يكفرون بالرحمن ولو ان قرآنا سيرت الخ كانه قال لو سيرت به الجبال او قطعت به الارض او كلم به الموتى لكفروا بالرحمن ولم يؤمنوا لما سبق من علمنا فيهم كما قال ولو اننا نزلنا اليهم الملائكة الآية ١٢ معالم التنزيل ٥٤ قوله لما امنوا اشارة الى ان جواب لو محذوف تقديره لما امنوا ١٢ ٥٥ قوله وان اوتوا ما اقترحوا روى انه لما نزلت هذه الآية قال عليه السلام والذى نفسي بيده لقد اعطاني ما سألتم ولو شئت لكان ولكن خيرني بين ان تدخلوا في باب الرحمة فيؤمن مؤمنكم وبين ان يكلكم الى ما اخترتم لانفسكم فتضلوا عن باب الرحمة فاخترت باب الرحمة واخبرني انه ان اعطاكم ذلك ثم كفرتم انه يعذبكم عذابا لا يعذبه احدا من العالمين كما في اسباب النزول للامام الواحدي ١٢ روح ٥٦ قوله ييئس قال اكثر المفسرين معناه الم يعلم وهي لغة النخع او هوازن قاله البغوي وانما استعمل اليأس بمعنى العلم لتضمنه معناه لان اليائس عن الشئ عالم بانه لا يكون ودليله قراءة علي وابن عباس وعلي بن الحسين وابنه محمد وحفيده جعفر وجماعة افلم يتبين قال الحافظ روى الطبري وعبد بن حميد باسناد صحيح كلهم من رجال البخاري عن ابن عباس انه كان يقرأ بها افلم يتبين يقول كتبها الكاتب وهو ناعس قال وانكره جماعة ممن لا علم له بالرجال وبالغ الزمخشري في ذلك الى ان قال وهي والله فرية بلا مرية وتبعه جماعة وانكر الفراء كون افلم ييئس بمعنى افلم يعلم ١٢ ك ٥٧ قوله يعلم قال اكثر المفسرين معناه افلم يعلموا وهي لغة النخع او هوازن كما في الكبير وابي السعود ومعالم التنزيل او على استعمال اليأس في معنى العلم لتضمنه معناه لان الآيس من الشئ عالم بانه لا يكون كما نقله الجمل ١٢ ٥٨ قوله داهية اى شدائد الدهر ١٢ ٥٩ قوله تحل يا محمد بجيشك آه ويجوز ان يكون فاعله ضمير القارعة وهذا ابين واظهر اى تصيبهم قارعة او تحل القارعة وموضعها النصب عطفا على خبر يزال وقرأ ابن جبير ومجاهد يحل بالياء من تحت والفاعل على ما تقدم اما ضمير القارعة وانما ذكر الفعل لانها بمعنى العذاب او لان التاء للمبالغة والمراد قارع واما ضمير الرسول ١٢ جمل ٦٠ قوله وقد حل بالحديبية اى نزل النبي صلى الله عليه وسلم بها حتى اتى فتح مكة وهو وعد النصر الموعود ١٢ ك ٦١ قوله وقد حل بالحديبية تفسير لقوله او تحل قريبا وقوله حتى الى فتح مكة تفسير لقوله حتى يأتي وعد الله ١٢ من الجمل ١٢ ٦٢ قوله فامليت الخ الاملاء الامهال وان يترك ملاوة من الزمان في خفض وامن ١٢ مدارك ٦٣ قوله فكيف كان عقاب اى كان عقابي على اى حالة هل كان ظلما لهم او كان عدلا وبين الشارح جوابه بقوله اى هو واقع موقعه اى هو عدل ١٢ جمل ٦٤ قوله افمن هو قائم الخ من موصولة مرفوعة المحل على الابتداء والخبر محذوف كما قدره الشارح بقوله كمن ليس كذلك ١٢ ٦٥ قوله افمن هو قائم آه في زكريا على البيضاوي قال الطيبي في هذه الآية احتجاج بليغ مبني على فنون من علم البيان اولها افمن هو قائم على كل نفس بما كسبت كمن ليس كذلك احتجاج عليهم وتوبيخ لهم على القياس الفاسد لفقد الجهة الجامعة بينهما ثانيها وجعلوا لله شركاء من وضع المظهر موضع المضمر تنبيها على انهم جعلوا شركاء لمن هو فرد واحد لا يشاركه احد في اسمه ثالثها قل سموهم اى عينوا اسماءهم فقولوا فلان وفلان فهو انكار لوجودها على وجه برهاني كما تقول ان كان الذي تدعيه موجودا فسمه لان المراد بالاسم العلم رابعها ام تنبئونه بما لا يعلم احتجاج من باب نفي الشئ اعني العلم بنفي لازمه وهو المعلوم وهو كناية خامسها ام بظاهر من القول احتجاج من باب الاستدراج والهمزة للتقرير لبعثهم على التفكر والمعنى اتقولون بافواهكم من غير روية وانتم البار فتفكروا فيه لتقفوا على بطلانه سادسها التدرج في كل من الاضرابات على ألطف وجه وحيث كانت الآية مشتملة على هذه الاساليب البديعة مع اختصارها كان الاحتجاج المذكور منادياً على نفسه بالاعجاز وانه ليس من كلام البشر ١٢ من الجمل ٦٦ قوله لا اشارة الى ان الاستفهام بمعنى النفي اى لا يستويان وفي الجمل والاستفهام انكاري وجوابه محذوف قدره الشارح بقوله لا وقوله دل على ذلك المذكور من الامرين وهما الخبر محذوف وكون الاستفهام انكاري ١٢ ٦٧ قوله جعلوا هو استيناف جئ به للدلالة على الخبر المحذوف كما تقدم تقريره ١٢ ٦٨ قوله من هم اى عينوا حقيقتهم من اى جنس ومن اى نوع وفي الكلام حذف اى وما اسماؤهم ١٢ ٦٩ قوله ام بل الخ يعني ان ام منقطعة اذ لو كان يعلمه واذ لم يعلم علم انه ليس بشئ ١٢ كمالين ٧٠ قوله بل زين للذين كفروا اضراب عن محاجتهم كانه قال لا تلتفت لهم ولا تعتبر لهم فانهم لا فائدة فيهم لانهم زين لهم ما هم عليه من الكفر والمكر ١٢ صاوي ٧١ قوله وصدوا بضم الصاد وفتحها قراءتان سبعيتان والمعنى منعوا عن طريق الهدى او منعوا الناس عنه ١٢ صاوي ٧٢ قوله مبتدأ خبره محذوف اى فيما نقص عليكم او فيما يتلى عليكم مثل الجنة آه وقوله تجري حال من العائد المحذوف من الصلة وقيل تجري هو الخبر على طريقة قوله صفة زيد اسمر او بتقدير مثل الجنة جنة تجري او على زيادة المثل ١٢ كمالين ٧٣ قوله من تحتها اى من تحت قصورها وغرفها ١٢ صاوي ٧٤ قوله اكلها دائم اى كل شئ يؤكل يتجدد غيره فلا تنقطع الانواع ماكولاتها فليست كثمار الدنيا تنقطع في بعض الاحيان ١٢ صاوي ٧٥ قوله وظلها دائم المراد بالظل فيها عدم الشمس فلا ينافي انها نور ونورها حاصل من نور العرش لانه سقفها ومع ذلك فانوار اهلها تغلب على ضوء العرش ١٢ صاوي ٧٦ قوله لا تنسخه اى لا تمحوه شمس اى ضوءه كما تنسخ ظل الدنيا بالشمس لعدمها فيها اى لعدم الشمس في الجنة ١٢ كمالين ٧٧ قوله والذين آتيناهم الكتاب اى التوراة والانجيل وقوله كعبدالله بن سلام اى وكعب الاحبار وقوله من مؤمني اليهود اى ومن مؤمني النصارى وهم اى مؤمنوا النصارى ثمانون رجلا اربعون بنجران وثمانية باليمن واثنان وثلاثون بالحبشة بيضاوي وعبارة الخازن في المراد بالكتاب هنا قولان احدهما انه القرآن والذين اوتوه المسلمون وهم اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم والمراد انهم يفرحون بما يتجدد من الاحكام والتوحيد والنبوة والحشر بعد الموت بتجدد نزول القرآن ومن الاحزاب يعني الجماعات الذين تحزبوا على رسول الله صلى الله عليه وسلم من الكفار واليهود والنصارى من ينكر بعضه وهذا قول الحسن وقتادة فان قلت ان الاحزاب من الكفار وغيرهم من اهل الكتاب ينكرون القرآن فكيف قال ومن الاحزاب من ينكر بعضه قلت ان الاحزاب لا ينكرون جملته لانه قد ورد فيه آيات دالات على توحيد الله واثبات قدرته وعلمه وحكمته وهم لا ينكرون ذلك ابدا والقول الثاني المراد بالكتاب التوراة والانجيل والمراد باهله الذين اسلموا من اليهود والنصارى وهم ثمانون رجلا كما تقدم ١٢ جمل

۵۱ قوله من ينكر بعضه لانهم كانوا لاينكرون الاقاصيص وبعض الاحكام والمعاني مما هو ثابت في كتبهم وكانوا ينكرون نبوة محمد صلى الله عليه وسلم وغير ذلك مما حرفوه وبدلوا من الشرائع ۱۲ مدارك ۵۲ قوله كذكر الرحمن فانه صلى الله عليه وسلم لما كتب في كتاب الصلح في الحديبية بسم الله الرحمن الرحيم قالوا ما نعرف الرحمن ۱۲ ك قوله وما عدا القصص اي من الاحكام الذي يخالف شرائعهم ۱۲ ك ۵۳ قوله قل انما امرت ان اعبد الله ولا اشرك به هو جواب للمنكرين اي قل انما امرت فيما انزل الي بان اعبد الله ولا اشرك به فانكاركم لانكار لعبادة الله وتوحيده فانظروا ماذا تنكرون مع ادعائكم وجوب عبادة الله وان لا يشرك به ۱۲ مدارك ۵۴ قوله حكما عربيا حال من الضمير في انزلناه والمعنى انزلناه حاكما بين الناس بلغة العرب واسند الحكم له لانه ترجمان عن الله فطاعته طاعة الله ۱۲ صاوي ۵۵ قوله ونزل لما عيروه اي عابوه بكثرة النساء وقال المشركون ليس همة هذا الرجل الا في النساء ۱۲ ك ۵۶ قوله ازواجا وذرية آه فقد كان لسليمان ثلثمائة امرأة حرة وسبعمائة سرية وكان لابيه داؤد مائة امرأة ولم يقدح ذلك في نبوتهما فكيف يجعلون هذا قادحا في نبوتك وذرية اي اولادا وانت مثلهم فقد كان لمحمد صلى الله عليه وسلم سبعة اولاد اربعة اناث وثلاثة ذكور وكانوا في الترتيب في الولادة هكذا القاسم رض فزينب رض فرقية رض ففاطمة رض فام كلثوم رض فعبد الله رض ويلقب بالطيب والطاهر فابراهيم رض وكلهم من خديجة رضي الله عنها الا ابراهيم رض من مارية القبطية رض وماتوا جميعا في حياته صلعم الا فاطمة رضي الله عنها فعاشت بعده ستة اشهر ۱۲ جمل

بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ لموافقته ما عندهم وَمِنَ الْاَحْزَابِ الذين تحزبوا عليك بالمعادات من
المشركين واليهود مَنْ يُّنْكِرُ بَعْضَهٗ كذكر الرحمن وما عدا القصص قُلْ اِنَّمَآ اُمِرْتُ فيما
انزل الي اَنْ اي بان اَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَآ اُشْرِكَ بِهٖ اِلَيْهِ اَدْعُوْا وَاِلَيْهِ مَاٰبِ مرجعي وَكَذٰلِكَ
الانزال اَنْزَلْنٰهُ اي القران حُكْمًا عَرَبِيًّا بلغة العرب تحكم به بين الناس وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ
اَهْوَآءَهُمْ اي الكفار فيما يدعونك اليه من ملتهم فرضا بَعْدَ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ بالتوحيد مَا
لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ زائدة وَّلِيٍّ ناصر وَّلَا وَاقٍ مانع من عذابه ونزل لما عيروه بكثرة النساء ع ۵ ۱۱
وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً اولادا وانت مثلهم وَمَا كَانَ
لِرَسُوْلٍ مِّنْهُمْ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ لانهم عبيد مربوبون لِكُلِّ اَجَلٍ مدة كِتَابٌ مكتوب فيه
تحديده يَمْحُوا اللّٰهُ منه مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ بالتخفيف والتشديد فيه ما يشاء من الاحكام وغيرها وَ
عِنْدَهٗ اُمُّ الْكِتٰبِ اصله الذي لا يتغير منه شيء وهو ما كتبه في الازل وَاِمَّا فيه ادغام نون ان
الشرطية في ما المزيدة نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ به من العذاب في حياتك وجواب الشرط
محذوف اي فذاك اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ قبل تعذيبهم فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ لا عليك الا التبليغ وَعَلَيْنَا
الْحِسَابُ اذا صاروا الينا فنجازيهم اَوَلَمْ يَرَوْا اي اهل مكة اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ نقصد ارضهم
نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا بالفتح على النبي صلى الله عليه وسلم وَاللّٰهُ يَحْكُمُ في خلقه بما يشاء لَا مُعَقِّبَ راد
لِحُكْمِهٖ وَهُوَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ وَقَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ من الامم بانبيائهم كما مكروا بك
فَلِلّٰهِ الْمَكْرُ جَمِيْعًا وليس مكرهم كمكره لانه تعالى يَعْلَمُ مَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ فيعد لها جزاءها و
هذا هو المكر كله لانه ياتيهم به من حيث لا يشعرون وَسَيَعْلَمُ الْكُفّٰرُ المراد به الجنس وفي
قراءة الكفار لِمَنْ عُقْبَى الدَّارِ اي العاقبة المحمودة في الدار الاخرة الهم ام للنبي صلى الله عليه وسلم و
اصحابه وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لك لَسْتَ مُرْسَلًا قُلْ لهم كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ على ع ۶ ۱۲
صدقي وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ من مؤمني اليهود والنصارى سورة ابراهيم مكية
الا الم تر الى الذين بدلوا نعمة الله الايتين احدى او ثنتان او اربع او
خمس وخمسون اية بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
الٓرٰ الله اعلم بمراده بذلك هذا القران كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ يا محمد لِتُخْرِجَ

۵۷ قوله تحديده اي تحديد ما فيه من الارزاق والاعمار وثواب الاعمال وغيرها ۱۲ ك ۵۸ قوله يمحو الله اي يمحو من الكتاب ما يشاء محيه ويثبت بالتخفيف لابي عمرو وابن كثير وعاصم والتشديد للباقين فيه ما يشاء اي يترك فيه باقيا ما يشاء بقاءه من الاحكام فينسخ بعضها في وقت ويترك بعضه على وجهه وغيرها من الرزق والاجل والسعادة والشقاوة اخرج ابن مردويه عن جابر مرفوعا في الآية قال يمحو من الرزق ويزيد فيه ويمحو من الاجل ويزيد فيه وله عن علي رفعه الصدقة على وجهها وبر الوالدين واصطناع المعروف يحول الشقاوة سعادة ويزيد في العمر واخرج الطبراني بسند ضعيف عن ابن عمر مرفوعا يمحو الله ما يشاء ويثبت الا الشقاوة والسعادة والحيوة والموت وقال ابن عباس رض يمحو الله ما يشاء ويثبت الا الرزق والاجل والسعادة والشقاوة وعن عمر وابن مسعود انهما قالا يمحو السعادة والشقاوة ايضا وعن الضحاك والكلبي ان معنى الآية يمحو الله عن ديوان الحفظة ما ليس فيه ثواب ولا عقاب ويثبت ما فيه ثواب وعقاب وعن عكرمة يمحو ما يشاء من الذنوب بالتوبة ۱۲ ك ۵۸ قوله يمحو الله ما يشاء الخ في هذه الآية قولان احدهما انها عامة في كل شيء كما يقتضيه ظاهر اللفظ وهذا مذهب عمر وابن مسعود وغيرهما قالوا ان الله يمحو من الرزق ويزيد فيه وكذا القول في الاجل والسعادة والشقاوة والايمان والكفر وقال ابن عباس يمحو الله ما يشاء ويثبت الا الرزق والاجل والسعادة والشقاوة الخطيب وفي روح البيان ان التغير والتبدل والمحو والاثبات انما هو بالنسبة الى السعادة والشقاوة العارضتين فانهما تقبلان ذلك بخلاف الاصليتين ملخصا ۱۲ ۵۹ قوله اصله الذي لا يتغير منه شيء وهو ما كتبه في الازل وهو اللوح المحفوظ وعن ابن عباس هما كتابان كتاب يمحو منه ما يشاء ويثبت وام الكتاب الذي لا يغير منه شيء وسال ابن عباس كعبا عن ام الكتاب فقال علم الله ما هو خالق وما خلقه عاملون ۱۲ كمالين ۶۰ قوله اي فذاك آه مبتدأ خبره محذوف قدره غيره بقوله شافيك من اعدائك ودليل على صدقك والجملة جواب الشرط وقوله او نتوفينك شرط ثان بعطفه على الشرط قبله وجوابه ايضا محذوف وكان على الشارح التنبيه عليه وتقديره فلا تقصير منك ولا لوم عليك وقوله فانما عليك الخ تعليل لهذا المحذوف ولعل الشارح سكت عن التنبيه على حذف جواب الشرط الثاني لانه قد ذكر ما يدل عليه بخلاف الذي قبله فلم يذكر له دليل ۱۲ جمل ۶۱ قوله ننقص ارضهم اي ارض اهل مكة فالمقصود نصر النبي صلعم وزوال نعمة الكفار وملكهم كما قال الله تعالى واورثكم ارضهم وديارهم واموالهم الآية فالمراد بنقص اطراف الارض ملك كبرائها وخذلانهم وما ذكره المفسر احد قولين والآخر ان المراد بالارض جميعها لا خصوص ارض الكفار وبنقص اطرافها موت العلماء والاشراف والكبراء والصلحاء وحينئذ فوجه مناسبة هذا لما قبله كان الله يقول الم ينظروا الى التغيرات الحاصلة في الدنيا من الخراب بعد العمارة والموت بعد الحياة والذل بعد العز فاذا كان هذا مشاهدا لهم فما المانع من ان الله يصير الكفار اذلاء بعد عزهم ومقهورين بعد قدرتهم ۱۲ صاوي ۶۲ قوله بالفتح على النبي صلى الله عليه وسلم الخ اي بالفتح ديار الشرك على محمد واصحابه فما زاد في بلاد الاسلام باستيلائهم عليها جبرا وقهرا نقص من ديار الكفرة ۱۲ روح ۶۳ قوله راد لحكمه قال الزمخشري حقيقة الذي يعقب الشيء بالابطال والرد ومنه قيل لصاحب الحق معقب لانه يقفو غريمه بالاقتضاء والطلب والمعنى انه حكم للاسلام بالغلبة والاقبال وعلى الكفر بالادبار والحق لا معقب لحكمه على الحال كانه قيل والله يحكم نافذا حكمه كما تقول جاءني زيد لا عمامة على راسه ولا قلنسوة اي حاسرا ۱۲ ك ۶۴ قوله وليس مكرهم كمكره الخ ذكره لانه كمكرهم من مخلوق ولا يعتبر الا الارادة فاثباته لهم باعتبار الكسب ونفيه عنهم باعتبار الخلق فلا يرد كيف اثبت لهم المكر ثم نفاه عنهم بقوله فلله المكر جميعا وفيه تسلية للنبي صلى الله عليه وسلم وامان له من مكرهم ۱۲ جمل ۶۵ قوله فيعد لها بضم الياء وكسر العين من الاعداد اي يهيء النفس جزاء عملها هو المكر كله لانه ياتيهم به من حيث لا يشعرون ۱۲ ك ۶۶ قوله الجنس وفي بعض النسخ جزاء ولا غير الى الجنس ۱۲ كما ۶۷ قوله قل لهم كفى بالله شهيدا بيني وبينكم الجار في فعل الكفى

والباء زائدة لتزيين اللفظ والله فاعل وشهيدا تمييز بيني وبينكم متعلق به وقوله ومن عنده معطوف على الله فهو فاعل ايضا وعلم الكتاب مرتفع بالظرف فانه معتمد على الموصول ۱۲ جمل ۶۸ قوله ومن عنده علم الكتاب معطوف على لفظ الجلالة والمعنى ان الله ومن عنده علم الكتاب يشهدان بالشهادة بيني وبينكم وال في الكتاب للجنس فيشمل التوراة والانجيل والفرقان فقوله من مؤمني اليهود والنصارى اي مثلا ۱۲ صاوي ۶۹ قوله سورة ابراهيم مكية سميت بذلك لذكر قصته فيها ان قلت ان قصة ابراهيم قد ذكرت في غير هذه السورة كالانبياء والبقرة اجيب بان علة التسمية لا تقتضي اطراد التسمية بل التسمية امر توقيفي ۱۲ صاوي ۷۰ قوله الا الذين اي الى قوله تعالى قل تمتعوا فان مصيركم الى النار ۱۲ صاوي ۷۱ قوله كتاب هو خبر مبتدأ محذوف اي هذا كتاب يعني السورة والجملة التي هي انزلناه اليك في موضع الرفع صفة النكرة ۱۲ مدارك ۷۲ قوله وكذلك انزلناه الخ على الانبياء بلغتهم ولسانهم انزلنا اليك يا محمد هذا الكتاب وهو القرآن عربيا بلسانك ولسان قومك وتناسي جميع التكاليف والاحكام والحلال والحرام والنقض والابرام فلما كان القرآن سببا للحكم جعل نفس الحكم على سبيل المبالغة وقيل ان الله تعالى لما حكم على جميع الخلق بقبول القرآن والعمل بمقتضاه سماه حكما لذلك المعنى ۱۲ خازن ۷۳ قوله من الناس اي فيما يتبع لهم من الحوادث الفرعية وان خالفت ما في الكتب اذ لا عجب توافق الشرائع ۱۲ جمل ۷۴ قوله من ملتهم اي قبلتهم بعد ما حولت عنها ۱۲ بيضاوي

١ه قوله من الظلمات الى النور الآية دالة على ان طرق الكفر والبدع كثيرة وان طريق الحق ليس الا واحدا لانه تعالى قال لتخرج الناس من الظلمات وهو صيغة جمع وعبر عن الايمان بالنور وهو لفظ مفرد من الكبير ٢ه قوله بامر ربهم آه فسر الاذن بالامر وعلى هذا فيكون المعنى لتامرهم بالخروج من الظلمات الى النور وفسر بعضهم بالتوفيق والتيسير ١٢ج ٣ه قوله العزيز الغالب فلا يذل سالك طريقه وقوله الحميد المحمود فلا يخيب سائله ١٢ك ٤ه قوله بدل او عطف بيان آه اي من العزيز والحميد نعت للعزيز وهذا على القاعدة ان نعت المعرفة اذا تقدم على المنعوت يعرب بحسب العوامل ويعرب المنعوت بدلا او عطف بيان والاصل الى صراط الله العزيز الحميد الذي الخ فالصفات ثلاثة تقدم منها اثنتان وبقيت الثالثة مؤخرة ١٢ج ٥ه قوله والرفع مبتدأ اي قوله الله مرفوع بالابتداء وخبره ما بعده ١٢كبير ٦ه قوله نعت اي للكافرين وهذا الاعراب معترض لما فيه من الفصل بين النعت والمنعوت باجنبي وهو قوله من عذاب شديد الذي هو بيان للمبتدأ الاجنبي من الخبر وعلى هذا الاعراب يكون قوله اولئك الخ مستانفا والاولى ان يعرب الذين يستحبون الخ مبتدأ ويكون قوله اولئك الخ خبره ١٢جمل ٦ه قوله نعت للكافرين فهو مجرور وقيل مرفوع على انه مبتدأ خبره اولئك ١٢ك ٧ه قوله ويبغونها اي السبيل يريد ان الضمير المنصوب عائد على السبيل مطلقا لا الى سبيل الله عوجا معوجة والمعنى يطلبون السبيل معوجة ويتركون سبيل الله وقال الزمخشري المعنى يطلبون سبيل الله زيغا واعوجاجا يقدحوا فيه ويدلوا الناس على انها سبيل غير مستوية فالاصل ويبغون لها فحذف الجار واوصل الفعل ١٢ك ٧ه قوله ويبغونها اي يبغون لها فحذف الجار واوصل الفعل الى الضمير اي يطلبون لها وقوله عوجا اي زيغا اي يقولون لمن يريدون صده واضلاله انها سبيل ناكبة وزائغة غير مستقيم من ابي السعود ١٢ ٨ه قوله وما ارسلنا من رسول الخ اي الا متكلما بلغتهم ليبين لهم ما هو مبعوث به وله فلا يكون لهم حجة على الله ولا يقولوا لم نفهم ما خوطبنا به فان قلت ان رسولنا عليه السلام بعث الى الناس جميعا لقوله قل يايها الناس اني رسول الله اليكم جميعا بل الى الثقلين وهم على السنة مختلفة فان لم يكن للعرب حجة فلغيرهم الحجة قلت لا يخلو اما ان ينزل بجميع الالسنة او بواحد منها فلا حاجة الى نزوله بجميع الالسنة لان الترجمة تنوب عن ذلك وتكفي التطويل فتعين ان ينزل بلسان واحد وكان لسان قومه اولى بالتعيين لانهم اقرب اليه ولانه ابعد من التحريف والتبديل ١٢ مدارك ٩ه قوله من رسول الا بلسان قومه اي محمد او غيره فان قلت ان كان المراد بقومه الذين نشأ فيهم فظاهر وان كان المراد الذين ارسل لهم فرسول الله ارسل لكافة الخلق مع انه لم يظهر منه الا اللسان العربي وهو لسان بعض قومه اجيب بان الله علمه جميع اللغات فكان يخاطب كل قوم بلغتهم وان لم يثبت انه تكلم باللغة التركية لانه لم يتفق انه خاطب احدا من اهلها ولو خاطبه لكلمه بها ١٢ صاوي ١٠ه قوله ولقد ارسلنا الخ شروع في تفصيل ما اجمله في قوله وما ارسلنا من رسول الخ ١٢ ابو السعود ١١ه قوله وقلنا له ان اخرج يشير الى ان ان مفسرة لكون الارسال متضمنا لمعنى القول ١٢ك ١٢ه قوله بنعمه جمع نعمة من تظليل الغمام وانزال المن والسلوى وفلق البحر وقيل ايام الله وقائعه التي وقعت على الامم الماضية ومنه ايام العرب حروبها ١٢ك ١٢ه قوله بنعمه قاله ابن عباس وقال مقاتل بوقائع الله في الامم السالفة يقال فلان عالم بايام العرب اي بوقائعهم من الخطيب ١٢ ١٣ه قوله واذكر خطاب للنبي صلى الله عليه وسلم والمعنى اذكر لقومك ما وقع لموسى وقومه لعلهم يعتبرون ١٢ صاوي ١٤ه قوله ويذبحون ابناءكم الخ عطفه بالواو هنا اشارة الى انه غير العذاب السيئ المذكور واما في البقرة فهو تفسير لسوء العذاب فصح التغاير بهذا الاعتبار وان كانت القصة واحدة ١٢ صاوي ١٥ه قوله الكهنة جمع كاهن وهو المخبر عن المغيبات المستقبلة واما العراف فهو المخبر عن الامور الماضية ١٢جمل وصاوي ١٦ه قوله بالتوحيد والطاعة الباء متعلق بشكرتم وفي الحديث من اعطي الشكر لم يحرم الزيادة اخرجه ابن مردويه عن ابن مسعود مرفوعا ومن ههنا قيل الشكر قيد الموجود وصيد المفقود ١٢ك ١٧ه قوله لازيدنكم اي من خير الدنيا والآخرة فيحصل لكم النعم والرضا فتظفرون بالسعادتين ١٢ صاوي ١٨ه قوله ولئن كفرتم لم يصرح بالجواب في جانب الوعيد وصرح به في جانب الوعد اشارة الى كرمه سبحانه تعالى وان رحمته سبقت غضبه ونظير ذلك قوله تعالى بيدك الخير ولم يقل بيدك الشر ١٢ صاوي ١٩ه قوله لاعذبنكم هذا هو جواب القسم وحذف جواب الشرط للقاعدة انه عند اجتماعهما يحذف جواب المتاخر ١٢ صاوي ٢٠ه قوله دل عليه اي على هذا الجواب المحذوف وانما حذف هنا وصرح به في جانب الوعد لان عادة اكرم الاكرمين ان يصرح بالوعد ويعرض بالوعيد ١٢ بيضاوي ٢١ه قوله حميد اي وان لم يحمده الحامدون وانتم ضررتم انفسكم حيث حرمتموا الخير الذي لا بد لكم منه ١٢ مدارك ٢٢ه قوله والذين من بعدهم آه مبتدأ وقوله لا يعلمهم الخ خبره والجملة اعتراض بين المفسر وهو نبأ الذين من قبلكم وتفسيره وهو جاءتهم رسلهم او والذين من بعدهم عطف على ما قبله وهو قوم نوح او الذين من قبلكم وقوله لا يعلمهم الا الله اعتراض كما ذكره البيضاوي بايضاح وعبارة السمين والذين من بعدهم يجوز ان يكون عطفا على الموصول الاول او على المبدل منه وان يكون مبتدأ وخبره لا يعلمهم الا الله وجاءتهم خبر آخر وعلى ما تقدم يكون لا يعلمهم حالا من الذين او من الضمير المستكن في من بعدهم لوقوعه صلة ١٢ج ٢٣ه قوله فردوا ايديهم في افواههم اي لكراهتهم ذلك فان كان الانسان اذا كره شيئا واغتاظ منه ولم يقدر على دفعه يعض على يديه ١٢ صاوي ٢٤ه قوله اي الامم ايديهم في افواههم اليها اي الى الافواه يشير الى ان في بمعنى الى ليعضوا عليها اي على الايدي من شدة الغيظ مما جاءت به الرسل كقوله عضوا عليكم الانامل من الغيظ والضمير ان على هذا التفسير للكفرة وقيل المعنى رد القوم ايديهم في افواه الانبياء كي لا يتكلموا بما ارسلوا به وعلى هذا فالضمير الثاني يعود الى الانبياء والاول مأثور عن ابن مسعود رض كما رواه الحاكم ١٢ك ٢٥ه قوله موقع للريبة من ارابني اي اوقعني في الريبة او ذي ريبة من اراب بمعنى صار ذا ريب وعلى كل فريب صفة توكيدية والريبة قلق النفس وان لا يطمئن به الى شيء ١٢ك ٢٦ه قوله زائدة على قول الاخفش فان الاسلام يغفر به ما قبله من الذنوب او تبعيضية لاخراج حقوق العباد المذكور في الاشباه ان الحربي يغفر له كل ذنب والذمي يغفر له ما عدا المظالم ١٢ كمالين ٩ه قوله فيضل الله الخ فيه التفات عن التكلم الى الغيبة وهو استيناف اخبار ولا يجوز نصبه عطفا على ما قبله لان المعطوف كالمعطوف عليه في المعنى والرسل ارسلت للبيان لا للاضلال قال الزجاج لو قرئ بنصبه على ان اللام لام العاقبة جاز ١٢جمل ١٠ه قوله بآياتنا اي متلبسا بها وقوله التسع تقدم منها ثمانية في الاعراف وهي قوله فالقى عصاه الخ وقوله ونزع يده الخ ولقد اخذنا آل فرعون الخ فارسلنا عليهم الطوفان الخ وواحدة في يونس وهي المذكورة في قوله ربنا اطمس على اموالهم الخ ١٢جمل ٢٠ه قوله وقال موسى ان تكفروا الخ لعله عليه السلام انما قال هذا عندما عاين منهم دلائل العناد ومخايل الاصرار على الكفر والفساد وتحقق انه لا ينفعهم الترغيب ولا التعريض بالترهيب ١٢ ابو السعود

الناس من الظلمت الكفر الى النور الايمان باذن بامر ربهم ويبدل من الى النور الى صراط
العزيز الغالب الحميد○ المحمود الله بالجر بدل وعطف بيان وما بعده صفة والرفع مبتدأ
خبره الذي له ما في السموت وما في الارض ملكا وخلقا وعبيدا وويل للكفرين من عذاب
شديد○ الذين نعت يستحبون يختارون الحيوة الدنيا على الاخرة ويصدون الناس عن
سبيل الله دين الاسلام ويبغونها اي السبيل عوجا معوجة اولئك في ضلل بعيد○ عن الحق
وما ارسلنا من رسول الا بلسان بلغة قومه ليبين لهم ليفهمهم ما اتى به فيضل الله من يشاء
ويهدي من يشاء وهو العزيز في ملكه الحكيم○ في صنعه ولقد ارسلنا موسى بايتنا التسع و
قلنا له ان اخرج قومك بني اسرائيل من الظلمت الكفر الى النور الايمان وذكرهم بايىم الله
بنعمه ان في ذلك التذكير لايت لكل صبار على الطاعة شكور○ للنعم واذكر اذ قال موسى لقومه
اذكروا نعمة الله عليكم اذ انجىكم من ال فرعون يسومونكم سوء العذاب ويذبحون
ابناءكم المولودين ويستحيون يستبقون نساءكم لقول بعض الكهنة ان مولودا
يولد في بني اسرائيل يكون سبب ذهاب ملك فرعون وفي ذلكم الانجاء او العذاب بلاء
انعام او ابتلاء من ربكم عظيم○ واذ تاذن اعلم ربكم لئن شكرتم نعمتي بالتوحيد
والطاعة لازيدنكم ولئن كفرتم جحدتم النعمة بالكفر والمعصية لاعذبنكم دل عليه ان
عذابي لشديد○ وقال موسى لقومه ان تكفروا انتم ومن في الارض جميعا فان الله
لغني عن خلقه حميد○ محمود في صنعه بهم الم ياتكم استفهام تقرير نبؤا الذين من قبلكم
قوم نوح وعاد قوم هود وثمود○ قوم صالح والذين من بعدهم لا يعلمهم الا الله
لكثرتهم جاءتهم رسلهم بالبينت بالحجج الواضحة على صدقهم فردوا اي الامم ايديهم
في افواههم اي اليها ليعضوا عليها من شدة الغيظ وقالوا انا كفرنا بما ارسلتم به على زعمكم
وانا لفي شك مما تدعوننا اليه مريب○ موقع للريبة قالت رسلهم افي الله شك استفهام
انكار اي لا شك في توحيده للدلائل الظاهرة عليه فاطر خالق السموت والارض يدعوكم
الى طاعته ليغفر لكم من ذنوبكم من زائدة فان الاسلام يغفر به ما قبله او تبعيضية
لاخراج حقوق العباد ويؤخركم بلا عذاب الى اجل مسمى اجل الموت قالوا ان انتم

اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ط تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَصُدُّوْنَا عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا من الاصنام فَاْتُوْنَا بِسُلْطٰنٍ
مُّبِيْنٍ ○ حجة ظاهرة على صدقكم قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ اِنْ نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ كما قلتم وَلٰكِنَّ اللّٰهَ
يَمُنُّ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ط بالنبوة وَمَا كَانَ ما ينبغي لَنَآ اَنْ نَّاْتِيَكُمْ بِسُلْطٰنٍ اِلَّا بِاِذْنِ
اللّٰهِ ط بامره لانا عبيد مربوبون وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ○ يثقوا به وَمَا لَنَآ اَنْ
لَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ اى لا مانع لنا من ذلك وَقَدْ هَدٰىنَا سُبُلَنَا ط وَلَنَصْبِرَنَّ عَلٰى مَآ اٰذَيْتُمُوْنَا ط
على اذاكم وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ○ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُمْ
مِّنْ اَرْضِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ لتصيرن فِيْ مِلَّتِنَا ط ديننا فَاَوْحٰٓى اِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ
الظّٰلِمِيْنَ ○ الكافرين وَلَنُسْكِنَنَّكُمُ الْاَرْضَ ارضهم مِنْ بَعْدِهِمْ ط بعد هلاكهم ذٰلِكَ
النصر وايراث الارض لِمَنْ خَافَ مَقَامِيْ اى مقامه بين يدى وَخَافَ وَعِيْدِ ○ بالعذاب
وَاسْتَفْتَحُوْا استنصر الرسل بالله على قومهم وَخَابَ خسر كُلُّ جَبَّارٍ متكبر عن طاعة الله
عَنِيْدٍ ○ معاند للحق مِّنْ وَّرَآئِهٖ اى امامه جَهَنَّمُ يدخلها وَيُسْقٰى فيها مِنْ مَّآءٍ صَدِيْدٍ ○ هو ماء يسيل
من جوف اهل النار مختلطا بالقيح والدم يَّتَجَرَّعُهٗ يبتلعه مرة بعد مرة لمرارته وَلَا يَكَادُ يُسِيْغُهٗ
يزدرده لقبحه وكراهته وَيَاْتِيْهِ الْمَوْتُ اى اسبابه المقتضية له من انواع العذاب مِنْ كُلِّ
مَكَانٍ وَّمَا هُوَ بِمَيِّتٍ ط وَمِنْ وَّرَآئِهٖ بعد ذلك العذاب عَذَابٌ غَلِيْظٌ ○ قوى متصل مَثَلُ
صفة الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ مبتدأ ويبدل منه اَعْمَالُهُمْ الصالحة كصلة وصدقة في عدم الانتفاع
بها كَرَمَادِ ۨاشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ يَوْمٍ عَاصِفٍ ط شديد هبوب الريح فجعلته هباء منثورا لا يقدر
عليه والمجرور خبر المبتدأ لَا يَقْدِرُوْنَ اى الكفار مِمَّا كَسَبُوْا عملوا في الدنيا عَلٰى شَيْءٍ ط اى
لا يجدون له ثوابا لعدم شرطه ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الهلاك الْبَعِيْدُ ○ اَلَمْ تَرَ تنظر يا مخاطب
استفهام تقرير اَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ متعلق بخلق اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَ
يَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ ○ بدلكم وَّمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ○ شديد وَبَرَزُوْا اى الخلائق والتعبير
فيه وفي ما بعده بالماضي لتحقق وقوعه لِلّٰهِ جَمِيْعًا فَقَالَ الضُّعَفٰٓؤُا الاتباع لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا
المتبوعين اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا جمع تابع فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ دافعون عَنَّا مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ
شَيْءٍ ط من الاولى للتبيين والثانية للتبعيض قَالُوْا اى المتبوعون لَوْ هَدٰىنَا اللّٰهُ لَهَدَيْنٰكُمْ

ع ۲ ۶ ۱۴

۵۱ قوله الا بشر مثلنا آه اے لا فضل لكم علينا فلم تختصون بالنبوة دوننا ولو شاء الله ان يبعث الى البشر رسلا لبعث من جنس افضل منهم وقوله فاتونا بسلطان مبين اے يدل على فضلكم واستحقاقكم لهذه المزية او على صحة ادعائكم النبوة كانهم لم يعتبروا ما جاؤا به من البينات والحجج واقترحوا عليهم آية اخرے تعنتا ولجاجا في الكفر ۱۲ بيضاوى ۵۲ قوله ان تصدونا آه العامة على تخفيف النون وهى نون الضمير ونون الرفع محذوفة للناصب وقرأ طلحة بالتشديد على ثبوت نون الرفع وادغامها في نون الضمير وفيه تخريجان احدهما ان ان مخففة من الثقيلة لا ناصبة والثانى انها المصدرية واهملت حملا لها على المصدرية ۱۲ ج ۵۳ قوله ولكن الله الخ اے فانا وان كنا بشر مثلكم الا ان الله فضلنا عليكم بالنبوة واعطانا المعجزات كلے مراده فان آمنتم فهو خير لكم وان كفرتم فهو شر لكم فلا قدرة لنا عليكم ما تطلبونه لانا عبيد مقهورون ۱۲ صاوى ۵۴ قوله وما كان لنا الخ جواب لقولهم فاتونا بسلطان مبين المعنے ان الاتيان بالآية التى اقترحتموها ليس الينا ولا في استطاعتنا وانما هو امر متعلق بمشية الله ۱۲ مد ۵۵ قوله لے لا مانع لنا اے لا عذر لنا في عدم التوكل عليه واشار بذلك الى ان الاستفهام انكارى وفي عبارة البيضاوى لے اى عذر لنا في ان لا نتوكل وفي القرطبى ما استفهام في موضع رفع بالابتداء ولنا الخبر وما بعدها في موضع الحال والتقدير اے شئ لنا في ترك التوكل على الله والحال انه قد هدانا الخ فقول الشارح اے لا مانع لنا من ذلك المانع فيه بمعنى العذر ومن بمعنے في لے لا عذر لنا في ذلك لے في عدم التوكل ۱۲ جمل ۵۶ قوله على اذاكم اشارة الى ان ما مصدرية وهو الارجح لعدم الحاجة الى رابط ادعى حذفه على غير قياس ويجوز ان تكون موصولة اسمية والعائد محذوف على التدريج اذ الاصل اذيتمونا به ثم حذفت البا، فوصل الفعل اليه بنفسه ۱۲ جمل ۵۷ قوله لتصيرن آه جواب عما يقال ان العود يقتضى سبقية التلبس بما عاد اليه والرسل لم يسبق منهم تلبس بدين الكفر اصلا لاستحالته في حقهم وحاصل الجواب ان المراد بالعود الصيرورة اے لتصيرن داخلين في ملتنا ۱۲ ج ۵۸ قوله لے مقامه بين يدے آه اے موقفه عندى في القيامة اشار الى ان المقام اسم مكان وفي السمين ومقامى فيه ثلاثة اوجه احدها انه مقحم وهو بعيد اذ الاسماء لا تقحم الثانى انه مصدر مضاف للفاعل لے قيامى عليه بالحفظ الثالث انه اسم مكان اے مكان وقوفه بين يدى للحساب ۱۲ من الجمل ۵۹ قوله اے مقامه بين يديه وهو موقف الحساب لانه موقف الله الذى يقف فيه عباده يوم القيامة من الروح ۱۲ ۶۰ قوله وخاف وعيد بالعذاب في هذه الآية اشارة الى ان الخوف من الله غير الخوف من وعيده لان العطف يقتضى المغايرة ۱۲ صاوى ۶۱ قوله وعيد بحذف اليا، اكتفاء بالكسرة اے وعيدى بالعذاب وعقابى وفي الجمل قول الشارح اے مقامه بين يديه اشارة الى ان المقام اسم مكان ۱۲ ۶۲ قوله استنصر الرسل بالله آه وفي ضمير استفتحوا اقوال احدها انه عائد على الرسل الكرام الثانى ان يعود على الكفار اے استفتح امم الرسل عليهم كقوله فامطر علينا حجارة وقيل عائد على الفريقين لان كلا طلب النصر على صاحبه وقيل يعود على قريش لانهم في سنى الجدب استمطروا فلم يمطروا وهو على هذا مستانف وعلى غيره من الاقوال عطف على قوله فاوحى اليهم وقرأ ابن عباس ومجاهد بكسر التاء على لفظ الامر وهى مقوية لعوده في المشهورة على الرسل والتقدير قال لهم لنهلكن وقال لهم استفتحوا ۱۲ جمل ۶۳ قوله يدخلها اشارة الى ان قوله تعالى ويسقى معطوف على مقدر جوابا عن سوال سائل كانه قيل فماذا يكون اذن فقيل يدخلها ويسقى من ابى السعود ۱۲ ۶۴ قوله هو ما يسيل الخ روى الحاكم عن ابى امامة مرفوعا يقرب اليه فيكرهه فاذا ادنى منه شوى وجهه ووقعت فروة راسه فاذا شرب قطع امعاءه حتى يخرج من دبره كما قال وسقوا ماء حميما فقطع امعاءهم ۱۲ ۶۵ قوله يزدرده اے يبلعه ملخص من القاموس قوله متصل اے متصل بعضه ببعض لا ينقطع ولا يفتر ۱۲ جمل ۶۶ قوله وراء من الاضداد ويطلق بمعنى القدام والخلف ۱۲ ۶۷ قوله مثل الذين كفروا بربهم آه فيه اوجه احدها وهو مذهب سيبويه انه مبتدأ محذوف الخبر تقديره فيما يتلى عليكم مثل الذين كفروا وتكون الجملة من قوله اعمالهم كرماد مستانفة جوابا لسوال مقدر كانه قيل كيف مثلهم فقيل كيت وكيت والثانى ان يكون مثل مبتدأ و اعمالهم بدل منه بدل اشتمال وكرماد الخبر ۱۲ ج ۶۸ قوله مبتدأ وخبره قوله تعالى كرماد الخ كما اشار اليه الشارح بقوله والمجرور خبر المبتدأ ۱۲ ۶۹ قوله ويبدل منه اعمالهم هذا ما مشى عليه الشارح وقال الآخرون قوله تعالى مثل الذين كفروا الخ مبتدأ وخبره قوله تعالى اعمالهم كرماد ۱۲ ۷۰ قوله الصالحة الخ عبارة الخازن اختلفوا في هذه الاعمال ما هى فقيل ما عملوا من اعمال الخير في حال الكفر كالصدقة وصلة الارحام وفك الاسير واقراء الضيف وبر الوالدين ونحو ذلك من اعمال البر والصلاح فهذه الاعمال وان كانت اعمال بر لكنها لا تنفع صاحبها يوم القيامة بسبب كفره لان كفره احبطها وابطلها كلها وقيل المراد باعمالهم عبادتهم الاصنام التى طلبوا انها تنفعهم فبطلت وحبطت ولم تنفعهم البتة ۱۲ جمل ۷۱ قوله وبرزوا اے ظهروا عند النفخة الثانية حين تنتهى مدة لبثهم في بطن الارض واتى بصيغة الماضى للدلالة على تحقق وقوعه ۱۲ ابو السعود ۷۲ قوله وبرزوا هذا اخبار من الله تعالى عن محاجة الكفار مع بعضهم ومع ابليس يوم القيامة والبروز الظهور والمعنے يظهرون بين الخلائق فلا يغيب لهم شئ من اوصافهم ابدا ۱۲ صاوى ۷۳ قوله والتعبير جواب عما يقال ان هذه الاشياء لم تحصل فاجاب بان ذلك لتحقق الوقوع اے لان الله سبحانه وتعالى عالم بما كان ويكون وما هو كائن فالماضى والمستقبل في علمه على حد سواء ۱۲ صاوى ۷۴ قوله انا كنا لكم تبعا اے في تكذيب الرسل والدخول في دينكم ۱۲ صاوى ۷۵ قوله من الاولے للتبيين آه اے للشئ الذى بعدها فقدم البيان على المبين وفي السمين في من ومن اوجه احدها ان من الاولى للتبيين والثانية للتبعيض تقديره مغنون عنا بعض شئ هو بعض عذاب الله قاله الزمخشرى الثانى ان يكونا للتبعيض معا بمعنے هل انتم مغنون عنا بعض الشئ الذى هو بعض عذاب الله قاله الزمخشرى ايضا الثالث ان من في من شئ مزيدة ومن في من عذاب الله تتعلق بمحذوف لانها في الاصل صفة لشئ فلما تقدمت نصبت على الحال ۱۲ ج ۷۶ قوله ولا يكاد يسيغه اے لا يقرب من اساغته قال عليه الصلوة والسلام في قوله تعالى ويسقى من ماء صديد يتجرعه قال يقرب الى فيه فيكرهه فاذا ادنى منه شوى وجهه ووقعت فروة راسه لے جلدتها بشعرها فاذا شربه قطع امعاءه حتى يخرج من دبره كما قال وسقوا ماء حميما فقطع امعاءهم ۱۲ صاوى ۷۷ قوله بعد ذلك العذاب الخ اشار بذلك الے ان الضمير في ورائه عائد على العذاب وقيل عائد على كل جبار والمعنے ويستقبل في كل وقت عذابا اشد مما هو فيه كالحيات والعقارب والزمهرير وغير ذلك اجارنا الله من ذلك ۱۲ صاوى ۷۸ قوله ان يشا يذهبكم الخ يعنى ايها الناس ويات بخلق جديد يعنى سواكم اطوع الله منكم والمعنے ان الذى قدر على خلق السموات والارض قادر على افناء قوم واماتتهم وايجاد خلق آخرين سواهم لان القادر لا يصعب عليه شئ وقيل هذا خطاب لكفار مكة يريد يميتكم يا معشر الكفار ويخلق قوما غيركم خيرا منكم واطوع ۱۲ خازن

۵۱ قوله سواء علينا اجزعنا ام صبرنا آه اے مستويان علينا الجزع والصبر ما لنا من محيص منجى ومهرب من العذاب من الحيص وهو العدول على جهة الفرار وهو يحتمل ان يكون مكانا كالمبيت ومصدرا كالمغيب ويجوز ان يكون قوله سواء علينا كلام الفريقين ويؤيده ما روے انهم يقولون تعالوا نجزع فيجزعون خمس مائة عام فلا ينفعهم فيقولون تعالوا نصبر فيصبرون كذلك ثم يقولون سواء علينا ۱۲ بيضاوي **۵۲** قوله اجزعنا الخ اے مستو علينا الجزع والصبر في عدم الانجاء ۱۲ روح **۵۳** قوله وقال الشيطان الخ اے حين يوضع له منبر من نار في النار فيجتمع عليه اهل النار يلومونه فيقول لهم ان الله وعدكم الخ ۱۲ صاوي **۵۴** قوله لما قضى الامر اے نفذ قضاؤه باستقرار اهل الجنة الجنة واهل النار النار ۱۲ صاوي **۵۵** قوله واجتمعوا عليه اے اجتمع اهل النار على الشيطان وهو يجلس على منبر من نار من الكاشفي وفي الخطيب قال مقاتل يوضع له منبر من نار فيجتمع اهل النار عليه يلومونه فيقول لهم ما اخبر الله تعالى بقوله ان الله وعدكم وعد الحق الخ ۱۲ **۵۶** قوله فصدقكم آه اشار الى ان في الكلام اضمارا من وجهين الاول التقدير ان الله وعدكم وعد الحق فصدقكم ووعدتكم فاخلفتكم وحذف لدلالة الحال على صدق ذلك الوعد لانهم شاهدوه والثاني قوله وعدتكم فاخلفتكم الوعد يقتضي مفعولا ثانيا وحذف للعلم تقديره ووعدتكم ان لا جنة ولا نار ولا حساب ۱۲ جمل **۵۷** قوله انا بمصرخكم بمغيثكم من العذاب يشير الى ان الهمزة في مصرخكم للسلب والصراخ الاستغاثة ۱۲ ك **۵۸** قوله بمصرخكم المصرخ بالفارسية فريادرس ۱۲ **۵۹** قوله بفتح الياء وكسرها والاصل بمصرخيين لي جمع مصرخ كمسلمين جمع مسلم فياء الجمع ساكنة وياء الاضافة كذلك فحذفت اللام للتخفيف والنون للاضافة فالتقى ساكنان وهما الياءان فادغمت ياء الجمع في ياء الاضافة ثم حركت ياء الاضافة بالفتح على القراءة الاولى طلبا للخفة وتخلصا من توالي ثلاث كسرات وكسرت على الثانية لان ياء الاعراب ساكنة وياء التكلم اصلها السكون فلما التقيا كسرت لالتقاء الساكنين من الخطيب وغيره ۱۲ **۶۰** قوله اني كفرت اے كفرت اليوم اے جحدت وانكرت ما اشركتموني والمعنے بالفارسية بيزار شدم بانچه شريك مى گردید مرا باخدائے تعالى ۱۲ **۶۱** قوله وادخل الذين امنوا لما ذكر احوال الاشقياء شرع في ذكر احوال السعداء ۱۲ صاوي **۶۲** قوله ويبدل منه آه يقال عليه انه لا معنے لقولك ضرب الله كلمة طيبة الا بضم مثلا فمثلا هو المقصود بالنسبة فكيف يبدل منه غيره وهذا الوجه مبني على ظاهر قول النحاة ان المبدل منه في نية الطرح وهو غير مسلم وهذا الوجه مبني على تعدي ضرب المفعول واحد ۱۲ جمل **۶۳** قوله لا اله الخ وقيل كل كلمة حسنة كالتسبيحة والتحميدة والاستغفار والتوبة والدعوة ۱۲ كشاف **۶۴** قوله اي لا اله الا الله خصها بذكر لانها مفتاح الجنة ولا يقبل من احد الايمان الا بها وقيل كل كلمة حسنة كالتسبيح والتحميد والاستغفار وغير ذلك ۱۲ صاوي **۶۵** قوله هي النخلة آه الجمهور على انها النخلة فعن ابن عمر رضي الله عنهما ان رسول الله صلعم قال ذات يوم ان الله ضرب مثل مومن شجرة فاخبروني ما هي فوقع الناس في شجر البوادي وكنت صبيا فوقع في قلبي انها النخلة فهبت رسول الله ان اقولها وانا اصغر القوم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم الا انها النخلة فقال عمر يا بني لو كنت قلتها لكانت احب الي من حمر النعم ۱۲ مدارك **۶۶** قوله توتي اكلها كل حين عن قتادة وسعيد بن جبير ستة اشهر وقيل كل غدوة وعشية كذلك كلمة الايمان اے كلمة هي الايمان اے التصديق ثابتة في قلب المومن وعمله باللسان والاركان يصعد الى السماء وينال بركته اے يصل المومن بركة العمل وثوابه في كل وقت فالتصديق بمنزلة اصل الشئ والاعمال كفروعها والبركة والثواب اكلها ۱۲ ك **۶۷** قوله كل حين باذن ربها اے بارادته والحين في اللغة الوقت يطلق على القليل والكثير واختلفوا في مقدارها هنا فقال مجاهد الحين هنا سنة كاملة لان النخلة تثمر في كل سنة مرة وقال قتادة ستة اشهر يعني من حين طلعها الى وقت صرامها وقال الربيع كل حين كل غدوة وعشية لان ثمر النخل يوكل ليلا ونهارا وصيفا وشتاء ۱۲ خطيب **۶۸** قوله وعمله يصعد الى السماء قال الله تعالى اليه يصعد الكلم الطيب والعمل الصالح يرفعه ووجه الشبه بين الايمان والشجرة ان الشجرة لها عرق راسخ وفرع عال وثمر يوكل والايمان بالقلب وقول باللسان وعمل بالابدان فاذا اكثر الانسان من ذكر هذه الكلمة ظهرت عليه انوارها ولمعت له فوائد اسرارها فدام نفعه بها في العاجل والآجل ۱۲ صاوي **۶۹** قوله وعمله يصعد الى السماء اے يصعد اول النهار وآخره لا ينقطع ابدا كالصعود هذه الشجرة ۱۲ روح **۷۰** قوله هي كلمة الكفر وقال الشيخ الغزالي شبه العقل بشجرة طيبة والهوے بشجرة خبيثة فقال الم تر كيف الخ انتهى فالنفس الخبيثة الامارة كالشجرة الخبيثة تتولد منها الكلمة الخبيثة وهي كلمة تتولد من خباثة النفس الخبيثة الظالمة لنفسها بسوء اعتقادها في ذاته وصفاته او باكتساب المعاصي الظالمة لغيرها بالتعرض لعرضه او ماله ۱۲ روح **۷۱** قوله هي الحنظلة حكمة التشبيه بها انها لا يغوص في الارض بل عروقها في وجه الارض ولا غصون لها تصعد الى جهة السماء بل ورقها يمتد على الارض كشجر البطيخ وثمرها ردي وتسميتها شجرا مشاكلة لانها من النجم لا من الشجر لان الشجر ما له ساق والنجم ما لا ساق له ۱۲ صاوي **۷۲** قوله اجتثت الجثث القلع باستيصال اے اقتلعت جثتها واخذت بالكلية ۱۲ روح **۷۳** قوله بالقول الثابت اے الذي ثبت بالحجة عندهم وتمكن في قلوبهم في حياة الدنيا فلا يزلون اذا افتتنوا في دينهم كزكريا ويحيى وجرجيس وشمعون وكالذين فتنهم اصحاب الاخدود ونحوهم ۱۲ جمل **۷۴** قوله اے في القبر آه الجمهور على ان المراد به في القبر بتلقين الجواب وتمكين الصواب فعن البراء ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ذكر قبض روح المومن فقال ثم يعاد روحه في جسده فياتيه ملكان فيجلسانه في قبره فيقولان له من ربك وما دينك ومن نبيك فيقول ربي الله وديني الاسلام ونبيي محمد صلى الله عليه وسلم فينادي مناد من السماء ان صدق عبدي فذلك قوله يثبت الله الذين آمنوا الآية ثم يقول الملكان عشت سعيدا ومت حميدا ونم نومة العروس ۱۲ مدارك **۷۵** قوله لما يسالهم الملكان اے حين يحيي الله الموتى حتى يسمع قرع نعال من كان ماشيا في جنازته فيقعدانه ويقولان له من ربك وما دينك ومن نبيك فاما المومن فيقول ربي الله وديني الاسلام ونبيي محمد صلى الله عليه وسلم فيقولان له نم كنومة العروس قد علمنا ان كنت لموقنا واما الكافر والمنافق فيقول لا ادري كنت اسمع الناس يقولون شيئا فقلت مثل ما يقولون فيضربانه بمطراق من نار فيصيح صيحة يسمعه من في الارض غير الثقلين ويقولان له ما دريت ولا تليت ۱۲ صاوي **۷۶** قوله لا ندري اے لا ندري هاه هاه ولا ادري هاه هاه كما في المشكوة ۱۲ **۷۷** قوله اے شكرها كفرا اے بدلوا شكر نعمة الله كفرا بان وضعوه مكانه فكانهم بدلوا الشكر بالكفر وهم كفار قريش قاله ابن عباس كما في صحيح البخاري اسنده عبد الرزاق عنه ورواه الحاكم عن علي وروى الطبري عن علي هما الافجران بنو امية وبنو مخزوم وعن عمر مثله ۱۲ كمالين **۷۸** قوله جهنم عطف بيان لدار البوار يصلونها حال من جهنم او من القوم اے داخلين فيها ۱۲ كمالين

۳ ع ۹ ۱۵ لدعوناكم الى الهدى سَوَاءٌ عَلَيْنَا أَجَزِعْنَا أَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِنْ زائدة مَّحِيصٍ ملجأ
وَقَالَ الشَّيْطٰنُ ابليس لَمَّا قُضِيَ الْأَمْرُ وادخل اهل الجنة الجنة واهل النار النار واجتمعوا
عليه إِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ بالبعث والجزاء فصدقكم وَوَعَدْتُّكُمْ انه غير كائن
فَأَخْلَفْتُكُمْ وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ مِّنْ زائدة سُلْطٰنٍ قوة وقدرة أقهركم على متابعتي إِلَّا
لكن أَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِي فَلَا تَلُوْمُوْنِيْ وَلُوْمُوْا أَنْفُسَكُمْ على اجابتي مَا أَنَا
بِمُصْرِخِكُمْ بمغيثكم وَمَا أَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ بفتح الياء وكسرها إِنِّيْ كَفَرْتُ بِمَا أَشْرَكْتُمُوْنِ باشراككم
اياي مع الله مِنْ قَبْلُ في الدنيا قال تعالى إِنَّ الظّٰلِمِيْنَ الكافرين لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ ○
مؤلم وَأُدْخِلَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ
حال مقدرة فِيْهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ تَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا من الله ومن الملائكة وفيما بينهم سَلٰمٌ ○
أَلَمْ تَرَ تنظر كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا ويبدل منه كَلِمَةً طَيِّبَةً اي لا اله الا الله كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ
هي النخلة أَصْلُهَا ثَابِتٌ في الارض وَّفَرْعُهَا غصنها فِي السَّمَآءِ ○ تُؤْتِيْ تعطي أُكُلَهَا ثمرها
كُلَّ حِيْنٍ بِإِذْنِ رَبِّهَا بارادته كذلك كلمة الايمان ثابتة في قلب المؤمن وعمله يصعد
الى السماء وينال بركته وثوابه كل وقت وَيَضْرِبُ يبين اللّٰهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ
يَتَذَكَّرُوْنَ ○ يتعظون فيؤمنون وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيْثَةٍ هي كلمة الكفر كَشَجَرَةٍ خَبِيْثَةٍ
هي الحنظلة اجْتُثَّتْ استوصلت مِنْ فَوْقِ الْأَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ ○ مستقر وثبات كذلك
كلمة الكفر لا ثبات لها ولا فرع ولا بركة يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ هو
كلمة التوحيد فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ اي في القبر لما يسألهم الملكان عن ربهم و
دينهم ونبيهم فيجيبون بالصواب كما في حديث الشيخين وَيُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِيْنَ
الكفار فلا يهتدون للجواب بالصواب بل يقولون لا ندري كما في الحديث وَيَفْعَلُ
۴ ع ۶ ۱۲ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ ○ أَلَمْ تَرَ تنظر إِلَى الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ اي شكرها كُفْرًا هم كفار
قريش وَّأَحَلُّوْا انزلوا قَوْمَهُمْ باضلالهم اياهم دَارَ الْبَوَارِ ○ الهلاك جَهَنَّمَ عطف بيان
يَصْلَوْنَهَا يدخلونها وَبِئْسَ الْقَرَارُ ○ المقر هي وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ أَنْدَادًا شركاء لِيُضِلُّوْا
بفتح الياء وضمها عَنْ سَبِيْلِهِ دين الاسلام قُلْ لهم تَمَتَّعُوْا بدنياكم قليلا

رواه الترمذي والنسائي عن انس مرفوعا ۱۲ ك

لابي عمرو وابن كثير ۱۲

فَاِنَّ مَصِيْرَكُمْ مرجعكم اِلَى النَّارِ ○ قُلْ لِّعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُنْفِقُوْا مِمَّا
رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فداء فِيْهِ وَلَا خِلٰلٌ ○ مخالة اى
صداقة تنفع هو يوم القيمة اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً
فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ السفن لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ بالركوب و
الحمل بِاَمْرِهٖ باذنه وَسَخَّرَ لَكُمُ الْاَنْهٰرَ وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَآئِبَيْنِ جاريين فى فلكهما
لايفتران وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ لتسكنوا فيه وَالنَّهَارَ ○ لتبتغوا فيه من فضله وَاٰتٰىكُمْ مِّنْ
كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ ط على حسب مصالحكم وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ بمعنى انعامه لَا تُحْصُوْهَا ط
لاتطيقوا عدها اِنَّ الْاِنْسَانَ الكافر لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ ○ كثير الظلم لنفسه بالمعصية والكفر
لنعمة ربه واذكر اِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ مكة اٰمِنًا ذا امن وقد اجاب
الله تعالى دعاءه فجعله حرما لايسفك فيه دم انسان ولايظلم فيه احد ولايصاد
صيده ولايختلى خلاه وَّاجْنُبْنِيْ بعدنى وَبَنِيَّ عن اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ ○ رَبِّ اِنَّهُنَّ اى
الاصنام اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ بعبادتهم لها فَمَنْ تَبِعَنِيْ على التوحيد فَاِنَّهٗ مِنِّيْ
من اهل دينى وَمَنْ عَصَانِيْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○ هذا قبل علمه انه تعالى لايغفر
الشرك رَبَّنَآ اِنِّيْٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ اى بعضها وهو اسمعيل مع امه هاجر بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ
هو مكة عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ الذى كان قبل الطوفان رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً قلوبا
مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْٓ تميل وتحن اِلَيْهِمْ قال ابن عباس رضى الله عنه لو قال افئدة الناس لحنت
اليه فارس والروم والناس كلهم وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ ○ وقد فعل بنقل
الطائف اليه رَبَّنَآ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِيْ مانسر وَمَا نُعْلِنُ ط وَمَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْ زائدة شَيْءٍ فِي
الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ ○ يحتمل ان يكون من كلامه تعالى او كلام ابراهيم اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ
وَهَبَ لِيْ اعطانى عَلَى مع الْكِبَرِ اِسْمٰعِيْلَ ولد وله تسع وتسعون سنة وَاِسْحٰقَ ط ولد وله
مائة وثنتا عشرة سنة اِنَّ رَبِّيْ لَسَمِيْعُ الدُّعَآءِ ○ رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَاجعل مِنْ
ذُرِّيَّتِيْ من يقيمها واتى بمن لاعلام الله تعالى له ان منهم كفارا رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ○ المذكور
رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ هذا قبل ان يتبين له عداوتهما لله وقيل اسلمت امه وقرئ والدى مفردا

ع ٥ ٧ ١٤

---

١ قوله قل لعبادی الذين آه خصهم بالاضافة اليه تشريفا وبسكون الياء شامی وحمزة وعلی والاعشى ١٢ مدارک ٢ قوله يقيموا الصلوة الخ المقول محذوف لان قل يقتضی مقولا وهو اقيموا وتقديره قل لهم اقيموا الصلوة وانفقوا ليقيموا الصلوة وينفقوا وقيل انه امر وهو المقول وتقديره ليقيموا ولينفقوا فحذفت اللام لدلالة قل عليه ولو قيل يقيموا الصلوة وينفقوا ابتداء بحذف اللام لم يجز ١٢ مدارک ٣ قوله سرا وعلانية انتصابا على الحال اى ذوی سر وعلانية يعنی مسرين ومعلنين او على الظرف اى وقت سر وعلانية او على المصدر اى انفاق سر وانفاق علانية والمعنى اخفاء التطوع واعلان الواجب ١٢ ک ٤ قوله مخالة والمراد المخالة بسبب ميل الطبع ورغبة النفس فلا يخالف قوله تعالى الاخلاء يومئذ بعضهم لبعض عدو الا المتقين لان الواقع فيما بينهم المخالة لله ١٢ روح ٥ قوله اى صداقة يشير الى انه مصدر وقال ابو علی انه جمع خلة ١٢ ک ٦ قوله الله الذی خلق شروع فی ذكر دلائل وحدانيته تعالى واتصافه بالكمالات وهذه الآية مشتملة على عشرة ادلة ١٢ صاوی ٧ قوله الانهار جمع نهر اى ذللها لكم فی جميع الارض على ما تشتهی انفسكم ١٢ صاوی ٨ قوله دائبين آه الداب العادة المستمرة دائما على حالة واحدة وداب فی السير وداوم عليه والمعنى ان الله سخر الشمس والقمر يجريان دائما فيما يعود الى مصالح العباد لا يفتران الى آخر الدهر وقيل يدابان فی سيرهما فی ازالة الظلمة واصلاح النبات والحيوان ١٢ جمل ٩ قوله لا يفتران اى لا يضعفان بسبب الجری ولا ينكسران ١٢ جمل ١٠ قوله من كل ما سالتموه آه العامة على اضافة كل الى ما وفی من قولان احدهما انها زائدة فی المفعول الثانی اى آتاكم كل ما سالتموه وهذا انما ياتی على قول الاخفش والثانی ان تكون تبعيضية اى آتاكم بعض جميع ما سالتموه نظرا لكم ولمصالحكم وعلى هذا فالمفعول محذوف تقديره وآتاكم شيئا من كل ما سالتموه وهو رای سيبويه وما يجوز فيها ان تكون موصولة اسمية او حرفية او موصوفة والمصدر واقع موقع المفعول اى مسؤلكم فان كانت مصدرية فالضمير فی سالتموه عائد على الله تعالى وعائد الموصول او الموصوف محذوف اى سالتموه اياه ١٢ جمل ١١ قوله على حسب مصالحكم اشار بهذا الى جواب كيف قال وآتاكم من كل ما سالتموه والله لم يعطنا كل ما سالناه ولا بعضا من كل فرد مما سالناه وايضاحه انه اعطانا بعضا من جميع ما سالناه لا من كل فرد ولكن لما كان البعض المذكور هو الاكثر من جميع ما سالناه وهو الاصلح الانفع لنا فی معاشنا ومعادنا بالنسبة الى البعض الذی منعه ايضا لمصلحتنا كان كانه اعطانا جميع ما سالناه وقيل اعطى جميع السائلين بعضا من كل فرد مما ساله جميعهم وايضاحه ان يكون قد اعطى هذا شيئا مما سال ذاک واعطى ذاک شيئا مما ساله هذا على ما اقتضته الحكمة والمصلحة فی حقهما كما اعطى نبينا الرؤية ليلة المعراج وهی سؤل موسى وما اشبه ذلک ١٢ جمل ١١ قوله على حسب مصالحكم اشار بهذا الى جواب كيف قال وآتاكم من كل ما سالتموه والله لم يعطنا كل ما سالناه فدفعه بقوله على حسب مصالحكم اى اعطاكم مصلحة لكم بعض جميع ما سالتموه فان الموجود من كل صنف بعض ما قدره الله وهذا كقوله تعالى من كان يريد العاجلة عجلنا له فيها ما نشاء فمن للتبعيض او كل ما سالتموه على ان من للبيان وكلمة كل للتكثير كقولک فلان يعلم كل شیء وآتاه كل الناس وعليه قوله تعالى فتحنا عليهم ابواب كل شیء ١٢ روح ١٢ قوله بمعنى انعامه اشار بذلک الى ان المراد بالنعمة الانعام وهو صفة فعل ودفع بذلک ما يقال كيف يقول وان تعدوا نعمت الله لا تحصوها مع ان كل نعمة دخلت الوجود متناهية ويمكن عدها فاجاب بان المراد بالنعمة الانعام بمعنى تجددها شيئا فشيئا ١٢ صاوی ١٣ قوله الكافر المراد به ابو جهل لانها نزلت فيه والعبرة بعموم اللفظ لا بخصوص السبب ١٢ صاوی ١٤ قوله كفار اى شديد الكفران لها وظلوم فی الشدة يشكو ويجزع كفار فی النعمة يجمع ويمنع والانسان للجنس ١٢ مدارک ١٥ قوله هذا البلد قال الاشياخ حكمة تعريف البلد هنا وتنكيرها فی البقرة ان ابراهيم تكرر منه الدعاء فما فی البقرة كان قبل بنائها فطلب من الله ان تجعل بلدا وان تكون آمنا وما هنا بعد بنائها فطلب من الله ان تكون آمنا ١٢ صاوی ١٦ قوله ولا يختلى خلاه اى لا يقطع خلاه بالقصر اى حشيشه الرطب من الجمل ١٢ ١٧ قوله واجنبنی اى ثبتنی وادمنی على اجتناب عبادتها كما قال واجعلنا مسلمين لک اى ثبتنا على الاسلام ١٢ ١٨ قوله عن ان نعبد الاصنام استشكل بان عبادتها كفر والانبياء معصومون من الكفر باجماع الامة فكيف حسن منه هذا السوال واجيب بانه كان فی حالة خوف اذهلته عن علم ذلک فان الانبياء اعرف بالله من جميع الناس فخوفهم اكثر من خوف غيرهم فهو دعاء لنفسه فی مقام الخوف او قصد به الجمع بينه وبين بنيه ليستجاب لهم ببركته ١٢ كرخی وجمل ١٩ قوله اضللن اسناد الاضلال الى الاصنام مجازی من باب اسناد الشیء الى سببه اى فهذا مجاز لان الاصنام جمادات وحجارة والجماد لا يفعل شيئا البتة الا انه لما حصل الاضلال عند عبادتها اضيف اليها كما تقول فتنتهم الدنيا وغرتهم اى افتتنوا بها واغتروا بسببها من الكبير ١٢ ٢٠ قوله ربنا انی اسكنت الخ هذه القصة كانت بعد ما وقع له من الالقاء فی النار وفی تلک لم يسال ولم يدع بل اكتفى بعلم الله بحاله وفی هذه قد دعا وتضرع و مقام الدعاء اعلى واجل من مقام تركه اكتفاء بعلم الله كما قاله العارفون فيكون ابراهيم قد ترقى وانتقل من طور الى طور من اطوار الكمال ١٢ جمل ٢١ قوله مع امه هاجر آه وسبب هذا الاسكان ان هاجر كانت جارية لسارة فوهبتها لابراهيم فولدت منه اسماعيل فغارت سارة منها لانها لم تكن ولدت قط فانشدته الله تعالى ان يخرجها من عندها فامره الله تعالى بالوحی ان ينقلها الى ارض مكة واتى له بالبراق فركب عليه هو وهاجر والطفل فاتی من الشام ووضعها فی مكة ورجع من يومه وكان يزورها على البراق فی كل يوم من الشام ١٢ جمل ٢٢ قوله الذی كان قبل الطوفان اشار بذلک الى ان تسميته بيتا محرما فيه مجاز باعتبار ما كان ويصح ان يكون المجاز باعتبار ما يؤل اليه الامر لان الله اوحى اليه اعلمه ان هناک بيتا حراما وانه سيعمره ١٢ صاوی ٢٣ قوله وتحن اى تشتاق قال فی المختار الحنين الشوق وتوقان النفس ١٢ ٢٤ قوله قال ابن عباس لو قال افئدة الناس يعنی بغير كلمة من التبعيضية لحنت بتشديد النون اى مالت اليه فارس والروم والناس كلهم ١٢ ک ٢٥ قوله على الكبر آه فيه وجهان احدهما ان على على بابها من الاستعلاء المجازی والثانی انها بمعنى مع ١٢ جمل ٢٦ قوله واسحق اسمه بالعبرانية الضحاک كما فی انسان العيون وسمی اسماعيل لان ابراهيم كان يدعوا الله ان يرزقه ولدا ويقول اسمع يا ايل وايل هو الله فلما رزق به سماه به ١٢ معالم التنزيل ٢٧ قوله واجعل من ذريتی يعنی انه عطف على المنصوب فی اجعلنی واتى بمن التبعيضية لاعلامه تعالى له ان منهم كفار بقوله لا ينال عهدی الظالمين او بغيره ١٢ كمالين ٢٨ قوله هذا قبل ان يتبين له الخ اى لان المنع لا يعلم الا بتوقيف فلعله لم يجد منعا فظن جوازه الثانی اراد بوالديه آدم وحواء الثالث كان ذلک بشرط الاسلام وقال بعضهم كانت امه مؤمنة ولذلک خص اباه بالذكر فی قوله فلما تبين له انه عدو لله تبرا منه كما ذكره الخطيب وقال فی روح البيان كان هذا الاستغفار منه قبل ان يتبين الامر له عليه السلام يعنی قبل از نهی بوده وهنوز ياس از ايمان ايشان نداشت انتهى ١٢ ٢٩ قوله وقد فعل بنقل الطائف الخ وهو قطعة من ارض الشام من مكان يقال له حوران بدلت بقطعة من الحجاز فصارت العيون والاشجار بالطائف والحجارة والحصا والقفر بارض حوران يشاهدها كل من رآه ١٢ صاوی

ع ۱۸ ۶

وولدى وللمؤمنين يوم يقوم يثبت الحساب ۝ قال تعالى ولا تحسبن الله غافلا عما يعمل
الظلمون ط الكافرون من اهل مكة انما يؤخرهم بلا عذاب ليوم تشخص فيه الابصار ۝
لهول ما ترى يقال شخص بصر فلان اى فتحه فلم يغمضه مهطعين مسرعين حال
مقنعى رافعى رءوسهم الى السماء لا يرتد اليهم طرفهم بصرهم وافئدتهم قلوبهم هواء ۝
حال متداخلة او مترادفة ۱۲ ک
خالية من العقل لفزعهم وانذر خوف يا محمد الناس الكفار يوم ياتيهم العذاب هو يوم
القيمة فيقول الذين ظلموا كفروا ربنا اخرنا بان تردنا الى الدنيا الى اجل قريب نجب
دعوتك بالتوحيد ونتبع الرسل ط فيقال لهم توبيخا اولم تكونوا اقسمتم حلفتم من قبل فى
يقال عن القائلين بهم الملائكة ۱۲
الدنيا ما لكم من زائدة زوال ۝ عنها الى الآخرة وسكنتم فيها فى مسكن الذين ظلموا
بالبعث ۱۲ اے فى الدنيا ۱۲
انفسهم بالكفر من الامم السابقة وتبين لكم كيف فعلنا بهم من العقوبة فلم تنزجروا وضربنا
بينا لكم الامثال ۝ فى القرآن فلم تعتبروا وقد مكروا بالنبى صلعم مكرهم حيث ارادوا
قتله او تقييده او اخراجه وعند الله مكرهم ط اى علمه او جزاؤه وان ما كان مكرهم
بدار الندوة قبل الهجرة ۱۲ ک يعنى ان نافية واللام مؤكدة لها ۱۲ ک
وان عظم لتزول منه الجبال ۝ المعنى لا يعبأ به ولا يضر الا انفسهم والمراد بالجبال هنا
قيل حقيقتها وقيل شرائع الاسلام المشبهة بها فى القرار والثبات وفى قراءة بفتح
لام لتزول ورفع الفعل فان مخففة والمراد تعظيم مكرهم وقيل المراد بالمكر
كفرهم ويناسبه على الثانية تكاد السموت يتفطرن منه وتنشق الارض وتخر الجبال
اى يناسب هذا القول ۱۲ ک القراءة ۱۲ قوله تعالى ۱۲
هدا ۝ وعلى الاولى ما قرئ وما كان فلا تحسبن الله مخلف وعده رسله ط بالنصر ان
فى الشواذ ۱۲ ک اى على القراءة ۱۲ ک
الله عزيز غالب لا يعجزه شئ ذو انتقام ۝ ممن عصاه اذكر يوم تبدل الارض غير الارض
والسموت هو يوم القيمة فيحشر الناس على ارض بيضاء نقية كما فى حديث الصحيحين
وروى مسلم حديث سئل صلى الله عليه وسلم اين الناس يومئذ قال على الصراط و
برزوا خرجوا من القبور لله الواحد القهار ۝ وترى يا محمد تبصر المجرمين الكافرين
و
يومئذ مقرنين مشدودين مع شياطينهم فى الاصفاد ۝ القيود او الاغلال سرابيلهم
قمصهم من قطران لانه ابلغ لاشتعال النار وتغشى تعلو وجوههم النار ۝
بضم القاف واليم جمع قميص ۱۲ كمالين
ليجزى متعلق ببرزوا الله كل نفس ما كسبت ط من خير وشر ان الله سريع الحساب ۝

ﻋﻠﮧ اشار الى ان ما فى قول المفسر موصولة لا كما فهمه صاحب الكمالين انها نافية ۱۲

ﻟﮧ قوله يثبت اے يوجد ويظهر وهذا دعاء للمؤمنين والله لا يرد دعاء خليله ففيه بشارة عظيمة لجميع المؤمنين بالمغفرة ۱۲ صاوی ۵۲ قوله غافلا الغفلة فى الاصل معنى يعترى الانسان من قلة التحفظ وقيل معنى يمنع الانسان من الوقوف على حقائق الامور وهذا المعنى فى حق الله مستحيل فظنه كفر بل المراد لازم الغفلة وهو عدم المجازاة لانه يلزم من الغفلة عن الشئ تركه فالمعنى لا تحسبن الله يا مخاطب تاركا مجازاة الظالمين بل مجازيهم ولا بد واحيا لهم مدة حلمه منه وسيخرجهم منه فى الآخرة لما ورد والظلمة واعوانهم كلاب النار ۱۲ صاوی ۵۳ قوله من اهل مكة خصهم بالذكر وان كان المراد العموم لان الآية نزلت فيهم ۱۲ صاوی ۵۴ قوله مهطعين الاهطاع الاسراع فى العدو كذا فى النهاية ۱۲ كمالين ۵۴ قوله مهطعين مقنعى رؤسهم حالان من المضاف المحذوف اذ التقدير اصحاب الابصار اذ تكون الابصار دلت على اربابها فجاءت الحال من المدلول عليه ۱۲ جمل ۵۵ قوله مسرعين اے الى الداعى وهو اسرافيل وقيل جبريل حيث ينادى على صخرة بيت المقدس وهى اقرب موضع من الارض اے السماء يقول ايتها العظام البالية الخ ۱۲ صاوی ۵۶ قوله حال اما عن مضاف محذوف اے اصحاب النار او الابصار يدل على اصحابها فجاءت الحال من المدلول عليه قالها ابو البقاء ۱۲ ک ۵۷ قوله مقنعى المقنع بمعنى الرافع كما ذكره الشارح وهو مستفاد من القاموس وغيره ۱۲ ۵۸ قوله لا يرتد اليهم طرفهم اے لا ينطبق لهم جفن لعظم الهول وهو تاكيد لشخوص البصر ۱۲ صاوی ۵۹ قوله وافئدتهم هواء آه يجوز ان يكون استينافا وان يكون حالا والعامل فيه اما يرتد و اما ما قبله من العوامل وافرد هواء وان كان خبرا عن جمع لانه فى معنى فارغة ولو لم يقصد ذلك لقيل اهوية ليطابق الخبر مبتداه وايضاحه انه لما كان معنى هواء هنا فارغة متخوتة افرد كما يجوز افراد فارغة لان تاء التانيث تدل على تانيث الجمع الذى فى افئدتهم ومثله احوال صعبة واحوال فاسدة ونحو ذلك ۱۲ جمل ۶۰ قوله وافئدتهم هواء اے صفر من الخير لا تعى شيئا من الخوف والهواء الخلاء الذى لم يشغله الاجرام فوصف به فيقال قلب فلان هواء اذا كان جبانا لا قوة فى قلبه ولا جراءة وقيل جوف لا عقول لهم ۱۲ مدارک ۶۱ قوله وتبين لكم كيف فعلنا بهم آه تبين لكم فاعله مضمر لدلالة الكلام عليه اے حالهم وخبرهم وهلاكهم وكيف نصب بفعلنا وجملة الاستفهام ليست معمولة لتبين لانه من الافعال التى لا تعلق ولا جائز ان يكون كيف فاعلا لانها اما شرطية او استفهامية وكلاهما لا يعمل فيه ما تقدمه وقال بعض الكوفيين ان جملة كيف فعلنا بهم هو الفاعل وهم يجيزون ان يكون الجملة فاعلا ۱۲ ۶۲ قوله فلم تنزجروا اى بشاهدة آثار العقوبة فى مساكنهم وبالاخبار المتواتر فيها ۱۲ ک ۶۳ قوله وفى قراءة للكسائى بفتح لام لتزول ورفع الفعل فان مخففة من المثقلة واللام هى الفاصلة والمراد تعظيم مكرهم والمعنى وان كان مكرهم من الشدة بحيث تزول عنها الجبال وتنقطع عن اماكنها ۱۲ ک ۶۴ قوله فان مخففة يعنى على قراءة فتح لام الاولى ورفع الاخيرة ان مخففة من المثقلة فمعناه ان مكرهم كان معدا لان تزول منه الجبال من الكبير وقوله وقيل المراد الخ مقابل لقوله سابقا حيث ارادوا قتله الخ وقوله ويناسبه الخ اے القول المذكور وقوله على الثانية اے على القراءة الثانية وهو قراءة الاثبات يعنى على تقدير ان مخففة وقوله منه اى من قولهم المذكور فى تلك الآية المحكى بقوله تعالى وقالوا اتخذ الرحمن ولدا ووجه المناسبة اثبات الزوال للجبال فى المحلين وقوله وعلى الاول اى على القراءة الاولى وهى كسر اللام الاولى وفتح الثانية التى هى قراءة نصب الفعل و فى نسخة وعلى الاولى اى التفسير للمكر وقوله ما قرئ اے الذى قرئ وقوله ما كان بدل منه وهذه القراءة شاذة اے قرئ شاذا وما كان مكرهم الخ لكن قوله وعلى الاولى الخ لا يتقيد بالقيد الثانى فى تفسير المكر بل قراءة وما كان تناسب قراءة ان على انها نافية من حيث النفى فى كل سواء فسر المكر بكفرهم او بتدبيرهم الذى اجتمعوا له فى دار الندوة ۱۲ جمل ۶۵ قوله مخلف وعده رسله آه العامة على اضافة مخلف الى وعده وفيه وجهان اظهرهما ان مخلف يتعدى لاثنين كفعله فقدم المفعول الثانى واضيف اليه اسم الفاعل تخفيفا والثانى انه متعد لواحد وهو وعده واما رسله فمنصوب بالمصدر فانه ينحل بحرف مصدرى وفعل تقديره مخلف ما وعد رسله فما مصدرية لا بمعنى الذى و قرأ جماعة مخلف وعده رسله بنصب وعده وجر رسله فصلا بالمفعول بين المتضائفين وهى كقراءة ابن عامر قتل اولادهم شركائهم ۱۲ ج ۶۶ قوله يوم تبدل الارض آه التبديل التغيير وقد يكون فى الذوات كقولك بدلت الدراهم دنانير وفى الاوصاف كقولك بدلت الحلقة خاتما اذا اذبتها وسويتها خاتما فنقلتها من شكل الى شكل واختلف فى تبديل الارض والسموات فقيل تبدل اوصافها فتسير عن الارض جبالها وتفجر بحارها وتسوى فلا يرى فيها عوج ولا امت وعن ابن عباس رضى الله عنهما هى تلك الارض وانما تغير وتبدل السماء بانتثار كواكبها وكسوف شمسها وخسوف قمرها و انشقاقها وكونها ابوابا وقيل يخلق بدلها ارض وسموات اخر وعن ابن مسعود رضى الله عنه يحشر الناس على ارض بيضاء لم يخطئ عليها احد خطيئة وعن على رض تبدل ارضا من فضة وسموات من ذهب ۱۲ مدارک ۶۷ قوله كما فى حديث الصحيحين عن سهل ابن سعد وزاد الطبرانى والبيهقى لم يخطئ عليها احد خطيئة يشير المصنف بذكر الحديث الى ان المعنى من التبديل تبديل الذات ۱۲ ک ۶۸ قوله قال على الصراط روى عن عائشة رض قالت لرسول الله صلى الله عليه وسلم يوم تبدل الارض غير الارض اين الناس يومئذ قال سالتنى عن شئ ما سالنى احد قبلك الناس يومئذ على الصراط والتبديل قد يكون فى الذات كما بدلت الدراهم دنانير وقد يكون فى الصفات كما فى قولك بدلت الحلقة خاتما اذا اذبتها وغيرت شكلها والآية تحتملها نقل القرطبى عن صاحب الايضاح ان الارض والسماء تبدلان مرتين المرة الاولى تبدل صفتهما فقط وذلك قبل نفخة الصعق فتناثر كواكبها وتخسف الشمس والقمر اے يذهب نورهما ويكون مرة كالدهان ومرة كالمهل وتكشف الارض وتسير جبالها فى الجو كالسحاب وتسوى اوديتها وتقطع اشجارها وتجعل قاعا صفصفا اے بقعة مستوية والمرة الثانية تبدل ذواتهما وذلك اذا وقفوا فى المحشر فتبدل الارض بارض من فضة لم يقع عليها معصية وهى الساهرة والسماء تكون من ذهب كما جاء عن على رضى الله عنه ۱۲ روح ۶۹ قوله مشددون مع شياطينهم كقوله نقيض له شيطانا فهو له قرين وقوله فوربك لنحشرنهم والشياطين ۱۲ ک ۷۰ قوله سرابيلهم من قطران آه مبتدأ وخبر فى محل نصب على الحال اما من المجرمين واما من المقرنين واما من ضميره ويجوز ان يكون مستانفة وهو الظاهر والقطران ما يستخرج من شجر فيطبخ ويطلى به الابل الجرب ليذهب جربها لحدته وفيه لغات قطران بفتح القاف وكسر الطاء وهى قراءة العامة وقطران سكران وبها قرء عمر بن الخطاب وعلى بن ابى طالب رضى الله عنهما ۱۲ ج ۷۱ قوله قطران د هو ما يتحلب من الابهل فيطبخ فيهنأ به الابل الجرب فيحرق الجرب بحدته وهو اسود منتن يشتعل فيه النار بسرعة تطلى به جلود اهل النار حتى يكون طلاؤه لهم كالقميص ۱۲ بيضاوى ۷۲ قوله متعلق ببرزوا وما بينهما اعتراض وكل نفس عام للمجرمة والمطيعة وقد يقدر له متعلق اے يفعل بهم ذلك ليجزى كل نفس مجرمة ما كسبت ۱۲ ک ۷۳ قوله والمراد تعظيم مكرهم اے على هذه القراءة الثانية فتحصل ان المعنى على القراءة الاولى ما كان مكرهم مزيلا للجبال لضعفه وعدم العبرة به وعلى الثانية والحال ان مكرهم لتزول منه الجبال لعظمه وشدته والمكر على القراءتين قيل تشاورهم فى شان النبى وقيل كفرهم ولكن القول الثانى يوافق القراءة الثانية بدليل آية تكاد السموات الخ ۱۲ صاوى ※

يحاسب جميع الخلق في قدر نصف نهار من ايام الدنيا لحديث بذلك هذا القرآن بلاغ للناس اي انزل لتبليغهم ولينذروا به وليعلموا بما فيه من الحجج انما هو اي الله اله واحد وليذكر بادغام التاء في الاصل في الذال يتعظ اولوا الالباب ○ اصحاب العقول

ع ١١ ١٩

الجزء الرابع عشر

سورة الحجر مكية تسع وتسعون آية

بسم الله الرحمن الرحيم ○

الر الله اعلم بمراده بذلك تلك هذه الآيات آيات الكتاب القرآن والاضافة بمعنى من وقرآن مبين ○ مظهر للحق من الباطل عطف بزيادة صفة ربما بالتشديد والتخفيف يود يتمنى الذين كفروا يوم القيامة اذا عاينوا حالهم وحال المسلمين لو كانوا مسلمين ○ ورب للتكثير فانه يكثر منهم تمني ذلك وقيل للتقليل فان الاهوال تدهشهم فلا يفيقون حتى يتمنوا ذلك الا في احيان قليلة ذرهم اترك الكفار يا محمد ياكلوا ويتمتعوا بدنياهم ويلههم يشغلهم الامل بطول العمر وغيره عن الايمان فسوف يعلمون ○ عاقبة امرهم وهذا قبل الامر بالقتال وما اهلكنا من زائدة قرية اريد اهلها الا ولها كتاب اجل معلوم ○ محدود لاهلاكها ما تسبق من زائدة امة اجلها وما يستاخرون ○ يتاخرون عنه وقالوا اي كفار مكة للنبي صلى الله عليه وسلم يا ايها الذي نزل عليه الذكر القرآن في زعمه انك لمجنون ○ لوما هلا تاتينا بالملائكة ان كنت من الصادقين ○ في قولك انك نبي وان هذا القرآن من عند الله تعالى قال تعالى ما تنزل فيه حذف احدى التائين الملائكة الا بالحق بالعذاب وما كانوا اذا اي حين نزول الملائكة بالعذاب منظرين ○ مؤخرين انا نحن تاكيد لاسم ان او فصل نزلنا الذكر القرآن وانا له لحافظون ○ من التبديل والتحريف والزيادة والنقص ولقد ارسلنا من قبلك رسلا في شيع فرق الاولين ○ وما ياتيهم من رسول الا كانوا به يستهزءون ○ استهزاء قومك بك وهذا تسلية للنبي صلى الله عليه وسلم كذلك نسلكه اي مثل ادخالنا التكذيب في قلوب اولئك ندخله في قلوب المجرمين ○ اي كفار مكة لا يؤمنون به بالنبي صلى الله عليه وسلم وقد خلت سنة الاولين ○ اي سنة الله فيهم من تعذيبهم بتكذيبهم انبياءهم وهؤلاء مثلهم ولو فتحنا عليهم بابا

اي قريش ١٢ اے في التكذيب فيعذبهم كما عذبهم ١٢ ك

عه اي من قوله اجلنا ١٢ عه اے في قوله وما يستاخرون ١٢

---

٥١ قوله هذا ابلاغ للناس في هذه الآية من المحسنات البديعية رد العجز على الصدر فقد افتتحت هذه السورة بقوله كتاب انزلناه اليك لتخرج الناس من الظلمات الى النور ١٢ صاوي ٥٢ قوله ولينذروا به آه معطوف على ما يفهم من المعنى وهو ما ذكره الشارح بقوله لتبليغهم ومحصل صنيعه ان البلاغ مصدر بمعنى اسم الفاعل اے هذا مبلغ وموصل للناس اے مراتب السعادة ١٢ ج ٥٣ قوله سورة الحجر سياتي في الشرح ان الحجر واد بين المدينة والشام وقوله تسع وتسعون آية اے اجماعا وقوله مكية اے اجماعا ١٢ ٥٤ قوله مكية اے بالاجماع وسميت بالحجر لذكره فيها وهو واد بين المدينة والشام وستاتي قصة اصحابه ١٢ صاوي ٥٥ قوله عطف اے للتغاير اللفظي اے انما ساغ العطف وان كان المراد من الكتاب والقرآن واحدا لاجل التعدد في الاسم وقوله بزيادة صفة اے مع زيادة صفة وهي مبين وفي المدارك وتنكير القرآن للتفخيم ١٢ ٥٦ قوله ربما رب ههنا للتكثير كما في مغني اللبيب والمعنى بالفارسية اي بساوقت ١٢ روح ٥٧ قوله يوم القيامة او عند النزع حالة المعاينة قاله الضحاك والمشهور انه حين يخرج الله المؤمنين من النار كذا روي مرفوعا عن ابي موسى ورواه ابو حنيفة عن ابن عباس عنه صلعم ١٢ ك ٥٨ قوله لو كانوا مسلمين مفعول يود ولو مصدرية وقيل مفعوله محذوف ولو للتمني والجملة موقع الحال اے يود الكفار اسلامهم قائلين لو كانوا مسلمين ويجوز ان يكون للشرط والجزاء محذوف اي لو كانوا مسلمين لنجوا من العذاب ثم انه قيل ما نكرة موصوفة بيود والفعل المتعلق به محذوف اي رب شيء يود الذين كفروا الحق وثبت ١٢ كمالين ٥٨ قوله لو كانوا مسلمين لو مصدرية والتعبير عن متمناهم بالغيبة لنظر الاخبار عنهم ولو نظر لصدوره منهم لقيل لو كنا وفي السمين قوله لو كانوا يجوز في لو وجهان احدهما ان تكون الامتناعية وحينئذ يكون جوابها محذوفا تقديره لو كانوا مسلمين لسروا بذلك او تخلصوا مما هم فيه ومفعول يود محذوف على هذا التقدير اے ربما يود الذين كفروا النجاة دل عليه الجملة الامتناعية والثاني انها مصدرية عند من يرى ذلك كما تقدم تقريره وحينئذ يكون هذا المصدر المأول هو المفعول للوادة اي يودون كونهم مسلمين ان جعلنا ما كافة وان جعلناها نكرة كانت يود مع ما في حيزها بدلا من ما ١٢ ٥٩ قوله ورب للتكثير آه في القاموس رب كلمة تقليل او تكثير او لهما او في موضع المباهات للتكثير او لم يوضع لتقليل ولا تكثير بل يستفادان من سياق الكلام وفي شرح ابن الحاجب انها نقلت من التقليل اے التحقيق كما نقلوا قد اذا دخل على المضارع من التقليل الى التحقيق ١٢ ك ٦٠ قوله للتكثير اے بالنظر لثمرات من التمني فلا ينافي القليل الآخر لانها القليل من حيث ازمان الافاقة اے فازمان افاقتهم قليلة بالنسبة لازمان الدهشة وهذا لا ينافي ان التمني يقع كثيرا في تلك الازمان القليلة بالنسبة لازمان الدهشة فلا تخالف بين القولين كذا في الجمل وعبارة القاموس وقيل كلمة تقليل او تكثير او لهما او في موضع المباهات للتكثير او لم توضع لتقليل ولا التكثير بل يستفادان من سياق الكلام ١٢ ٦١ قوله تدهشهم في المختار دهش الرجل تحير ١٢ ٦٢ قوله اريد اهلها اي ففيه مجاز اما بالحذف او مرسل من اطلاق المحل وارادة الحال فيه ١٢ صاوي ٦٣ قوله الا ولها كتاب معلوم فيه اوجه احدها وهو الظاهر انها واو الحال ثم لك اعتباران احدهما ان تجعل الحال وحدها الجار والمجرور ويرتفع كتاب به فاعلا والثاني ان تجعل الجار خبرا مقدما وكتاب مبتدأ والجملة حال لازمة الوجه الثاني ان الواو مزيدة الثالث ان الواو داخلة على الجملة الواقعة صفة تاكيدا قال الزمخشري والجملة واقعة صفة لقرية والقياس ان لا تتوسط هذه الواو بينهما كما في قوله وما اهلكنا من قرية الا لها منذرون وانما توسطت لتاكيد لصوق الصفة بالموصوف كما تقول جاءني زيد عليه ثوبه وجاءني وعليه ثوبه ١٢ ج ٦٣ قوله ولها كتاب معلوم الجملة حالية والمعنى وما اهلكنا قرية من القرى في حال من الاحوال الا في حال ان يكون لها كتاب اے اجل موقت لهلاكها ١٢ ابو السعود ٦٤ قوله وما يستاخرون اے عنه وحذف لانه معلوم وانث الامة اولا ثم ذكرها آخرا حملا على اللفظ والمعنى ١٢ مدارك ٦٥ قوله انك لمجنون اے انك لتقول قول المجانين حيث تدعي ان الله نزل عليك الذكر وقولهم هذا كقول فرعون ان رسولكم الذي ارسل اليكم لمجنون والحاصل انهم قالوا مقالتين الاولى يا ايها الذي نزل عليه الذكر والثانية لوما تاتينا بالملائكة وقد رد الله ذلك على سبيل اللف والنشر المشوش فقوله ما تنزل الملائكة رد للثانية وقوله انا نحن نزلنا الذكر رد للاولى ١٢ صاوي ٦٦ قوله فيه حذف احدى التائين والاصل تتنزل الملائكة وهذا قراءة ما عدا الكوفيين فان قراءتهم بنونين الاولى مضمومة وبكسر الزاي المعجمة المشددة ١٢ ك ٦٧ قوله الا بالحق اے الا تنزيلا متلبسا بالحق اے بالوجه الذي قدره واقتضته حكمته اه بيضاوي وقوله بالعذاب اے بعذابكم من الجمل و انما فسر الحق بالعذاب لكونه ثابتا واقعا من غير ريبة وفسر المفسرون الآخرون بالحكمة ١٢ ٦٨ قوله انا نحن نزلنا الآية هو رد لانكارهم واستهزائهم في قولهم يا ايها الذي نزل عليه الذكر ولذلك قال انا نحن فاكد عليهم انه هو المنزل على القطع وانه هو الذي نزله محفوظا من الشياطين وهو حافظه في كل وقت من الزيادة والنقصان والتحريف والتبديل بخلاف الكتب المتقدمة فانه لم يتول حفظها وانما استحفظها الربانيون والاحبار فاختلفوا فيما بينهم بغيا فوقع التحريف ولم يكل القرآن الى غيره حفظه وقد جعل قوله وانا له لحافظون دليلا على انه منزل من عنده آية اذ لو كان من قول البشر او غير آية لتطرق عليه الزيادة والنقصان كما يتطرق على كل كلام سواه او الضمير في له لرسول الله صلى الله عليه وسلم كقوله والله يعصمك ١٢ مدارك ٦٩ قوله تاكيد اے لفظ نحن تاكيد لاسم ان او فصل اي ضمير فصل وفيه ان فصل الفصل لا يكون الا بين اسمين لا بين اسم وفعل كما هنا وفيه ايضا ان ضمير الفصل لم يعهد الا ضمير غيبة وفي الكرخي قوله او فصل خلاف قول جمهور النحاة لان شرط ضمير الفصل عندهم ان يقع بعد مبتدأ او ما اصله المبتدأ او جوز الجرجاني وقوعه قبل فعل فلعل الشيخ المصنف تبعه اه وعبارة روح البيان ونحن ليست بفصل لانها بين اسمين وانما هي مبتدأ كما في الكواشي ١٢ ٧٠ قوله وانا له لحافظون بخلاف سائر الكتب المنزلة فقد دخل فيها التحريف والتبديل بخلاف القرآن فانه محفوظ من ذلك لا يقدر احد من جميع الخلق الانس والجن ان يزيد فيه او ينقص منه حرفا واحدا او كلمة واحدة جمل فائدة روي انه يرفع القرآن في آخر الزمان من المصاحف فيصبح الناس فاذا الورق ابيض يلوح ليس فيه حرف ثم ينسخ القرآن من القلوب فلا يذكر منه كلمة ثم يرجع الناس اے الاشعار والاغاني واخبار الجاهلية كما في فصل الخطاب فعلى العاقل التمسك بالقرآن وحفظه نظما ومعنى فان النجاة فيه ١٢ روح البيان ٧١ قوله في شيع الاولين نعت للمفعول المحذوف الذي قدره الشارح والاضافة من قبيل اضافة الموصوف لصفته والشيع جمع شيعة وهي الفرقة المتفقة على طريق ومذهب من البيضاوي وغيره ١٢ ٧٢ قوله الا كانوا به يستهزءون هذه الجملة يجوز ان تكون حالا من مفعول ياتيهم ويجوز ان تكون صفة لرسول فيكون في محلها وجهان الجر باعتبار اللفظ والرفع باعتبار الموضع واذا كانت حالا فهي حال مقدرة ١٢ جمل

مِنَ السَّمَاءِ فَظَلُّوا فِيهِ في الباب يَعْرُجُونَ ۝ يصعدون لَقَالُوا إِنَّمَا سُكِّرَتْ سدت أَبْصَارُنَا

ع ١٥ بَلْ نَحْنُ قَوْمٌ مَسْحُورُونَ ۝ يخيل الينا ذلك وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِي السَّمَاءِ بُرُوجًا اثني عشر الحمل

والثور والجوزاء والسرطان والاسد والسنبلة والميزان والعقرب والقوس والجدى

والدلو والحوت وهى منازل الكواكب السبعة السيارة المريخ وله الحمل والعقرب والزهرة

ولها الثور والميزان وعطارد وله الجوزاء والسنبلة والقمر وله السرطان والشمس ولها

الاسد والمشترى وله القوس والحوت وزحل وله الجدى والدلو وَزَيَّنَّاهَا بالكواكب لِلنَّاظِرِينَ ۝

وَحَفِظْنَاهَا بالشهب مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ رَجِيمٍ ۝ مرجوم إِلَّا لكن مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ خطفه فَأَتْبَعَهُ

لحقه شِهَابٌ مُبِينٌ ۝ كوكب مضئ يحرقه او يثقبه او يخبله وَالْأَرْضَ مَدَدْنَاهَا بسطناها وَأَلْقَيْنَا

فِيهَا رَوَاسِيَ جبالا ثوابت لئلا تتحرك باهلها وَأَنْبَتْنَا فِيهَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَوْزُونٍ ۝ معلوم مقدر وَ

جَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا مَعَايِشَ بالياء من الثمار والحبوب وَ جعلنا لكم مَنْ لَسْتُمْ لَهُ بِرَازِقِينَ ۝ من

العبيد والدواب والانعام فانما يرزقهم الله وَإِنْ مَا مِنْ زائدة شَيْءٍ إِلَّا عِنْدَنَا خَزَائِنُهُ

مفاتيح خزائنه وَمَا نُنَزِّلُهُ إِلَّا بِقَدَرٍ مَعْلُومٍ ۝ على حسب المصالح وَأَرْسَلْنَا الرِّيَاحَ لَوَاقِحَ

تلقح السحاب فيمتلئ ماء فَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ السحاب مَاءً مطرا فَأَسْقَيْنَاكُمُوهُ وَمَا أَنْتُمْ

لَهُ بِخَازِنِينَ ۝ اى ليست خزائنه بايديكم وَإِنَّا لَنَحْنُ نُحْيِي وَنُمِيتُ وَنَحْنُ الْوَارِثُونَ ۝

الباقون نرث جميع الخلق وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنْكُمْ اى من تقدم من الخلق

من لدن آدم وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَأْخِرِينَ ۝ المتاخرين الى يوم القيامة وَإِنَّ رَبَّكَ هُوَ

ع ٢ يَحْشُرُهُمْ إِنَّهُ حَكِيمٌ في صنعه عَلِيمٌ ۝ بخلقه وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ آدم مِنْ صَلْصَالٍ

طين يابس تسمع له صلصلة اى صوت اذا نقر مِنْ حَمَإٍ طين اسود مَسْنُونٍ ۝ متغير

وَالْجَانَّ ابا الجن وهو ابليس خَلَقْنَاهُ مِنْ قَبْلُ اى قبل خلق آدم مِنْ نَارِ السَّمُومِ ۝ هى

نار لا دخان لها تنفذ فى المسام وَ اذكر إِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي خَالِقٌ بَشَرًا مِنْ

صَلْصَالٍ مِنْ حَمَإٍ مَسْنُونٍ ۝ فَإِذَا سَوَّيْتُهُ اتممته وَنَفَخْتُ اجريت فِيهِ مِنْ رُوحِي فصار

حيا واضافة الروح اليه تشريف لآدم فَقَعُوا لَهُ سَاجِدِينَ ۝ سجود تحية بالانحناء فَسَجَدَ

الْمَلَائِكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ ۝ فيه تاكيدان إِلَّا إِبْلِيسَ هو ابو الجن كان بين الملائكة

١له قوله فظلوا قال فى بحر العلوم الظلول بمعنى الصيرورة كما يستعمل اكثر الافعال الناقصة بمعناها اى فصاروا ١٢ روح ٢له قوله انما سكرت ابصارنا بل نحن قوم مسحورون آه اى سحر محمد عقولنا كما قالوه عند ظهور غيره من الآيات ١٢ ٣له قوله سكرت ابصارنا سدت من باب الاحساس يعنى اين صورت درخارج وجود ندارد روح قال فى القاموس قوله تعالى سكرت ابصارنا اى حبست عن النظر وحيرت ١٢ ٤له قوله بل نحن قوم مسحورون اضراب انتقالى عما افاده اولا من حصر سحر العين بالحصر والمعنى انهم يقولون انما سدت ابصارنا تخيل لها امر لا حقيقة له ولم يتجاوز بالقلوبنا ثم اضربوا عن ذلك وجعلوا السحر واصلا لقلوبهم ١٢ صاوى ٥له قوله بروجا البرج فى اللغة الحصن وغاية الحصن المنع عن الدخول والوصول الى ما فيه وتقسيم دور الفلك ويسمى كل قسم منها برجا طول كل واحد ثلاثون درجة وعرضه مائة وثمانون من القطب الى القطب وكل ما يقع فى كل قسم يكون فى ذلك البرج ولما كانت هذه الاقسام المتوهمة فى الفلك كالموانع عن تصرفات اشخاص العالم السفلى فيما فيها من الانجم وغيرها كما اشير اليه فى الكتاب الالهى بقوله وجعلنا السماء سقفا محفوظا اعتبر المناسبة وسميت بالبروج ١٢ روح ٦له قوله وله الحمل والعقرب آه كذا يذكره المنجمون ويبنوه بان الاسد يشارك الشمس فى الحر واليبس وفى انه وسط الثلثة النارية كما ان الشمس وسط السيارة وفى انه اقوى البروج تاثيرا لان الكيفيات الفاعلة اقوى من المنفعلة والحرارة اقوى الفاعليتين كما ان الشمس اقوى الكواكب تاثيرا فى كمال قوة الحرارة انما يظهر من الشمس عند كونها فى الاسد فلذلك كان الاسد بيتا لها ولما كان القمر مشابها للشمس فى كونها اعظم الكواكب قدرا فى الحس واظهرها تاثيرا فى هذا العالم كاشراقه و تلطيف هوائه وفى عدم عروض الاستقامة والرجوع لها جعلوا ابنية بيتا ملاصقا لبيتها والسرطان اولى من السنبلة لانه بارد رطب كالقمر بخلاف السنبلة فانها باردة يابسة ولان القمر شديد الانقلاب من سرعة الى بطوء ومن انارة الى ظلام ومن شكل الى شكل والسرطان ينقلب فيه الزمان من فصل الى فصل ثم انهم قالوا البروج من اول الاسد الى آخر الجدى للشمس لانها اقل مطالعا و اصغر ثم لما كانت الخمسة المتحيرة مشاركة للنيرين فى التاثير لكل منها شركة مع كل منهما فى النصف الذى له من الفلك فاثبتوا لكل منها بيتين انتهى قال هذا العبد ولا يليق بمثل المص ان يذكر تلك الامور المبتنى على الامور الوهمية فى التفسير مع انه انكر فى كثير من المواضع فى حاشية الانوار علم الهيئة فضلا عن النجوم ولكنه اقتفى الشيخ المحلى حيث ذكرها فى سورة الفرقان كذلك ١٢ ك ٧له قوله كوكب مضئ آه تفسير للشهاب كما فى المختار وما جرى عليه الشارح احد قولين للمفسرين وهو ان الذى ينزل على الشيطان نفس الكوكب فيصيبه ثم يرجع مكانه والقول الثانى ان الشهاب الذى يصيب الشيطان شعلة نار تنفصل من الكوكب وتسميتها بالشهاب تجوز لانفصالها منه ١٢ جمل ٧له قوله كوكب مضئ تفسير للشهاب وقوله يخبله اى يجعله مجنونا فيصير غولا يضل الناس فى البوادى كذا فى المعالم وفى روح البيان ذهب المحققون الى ان الغول شئ يخوف ولا وجود له والخبل بفتح الخاء يطلق على الفساد والجنون ١٢ جمل ٨له قوله او يخبله بسكون الخاء المعجمة وفتح الموحدة من الخبل محركا بمعنى الجنون اى يجعله مجنونا فيصير غولا يضل الناس فى البوادى كذا فى المعالم ١٢ ك ٩له قوله بالياء التحتية للسبعة على الاصل وقرئ على الهمزة على التشبيه بصحائف والاصل ان الهمزة يقع بدلا عن الياء فى فعائل لا فى فواعل ومفاعل ١٢ ك ١٠له قوله ومن لستم له برازقين اى من العبيد آه اى فانتم تنتفعون بهذه الاشياء وخلقت لمنافعكم ولستم برازقين لها وانما الرزاق للجميع هو الله تعالى وهذا فى غاية الامتنان - ج و من فى محل النصب بالعطف على معايش او على محل لكم كانه قيل وجعلنا لكم فيها معايش و جعلنا لكم من لستم له برازقين او جعلنا لكم معايش ولمن لستم له برازقين واراد بهم العيال والمماليك والخدم الذين يظنون انهم يرزقونهم ويخطئون فان الله هو الرزاق يرزقهم و اياهم ويدخل فيه الانعام والدواب ونحو ذلك ولا يجوز ان يكون محل من جرا بالعطف على الضمير المجرور فى لكم لانه لا يعطف على الضمير المجرور الا باعادة الجار ١٢ مد ١١له قوله وان من شئ الا عندنا خزائنه اى لا يوجده الله اذ تعلقت قدرته وارادته بنفى الكلام مجاز حيث شبه سرعة ايجاده الاشياء كلها خيرها وشرها جليلها وحقيرها فاذا اراد الله شيئا حصل فلا يطلب الانسان من غيره بل يطلب المفاتيح ممن بيده الخزائن والمفاتيح كناية عن التسهيل فمن اراد الله له شيئا اعطاه مفتاحه بمعنى سهل اسبابه ١٢ صاوى ١٢له قوله خزائنه الخزائن جمع خزانة وهى المكان الذى يخزن فيه الشئ والمراد مفاتيحها كما قال الشارح ١٢ جمل ١٣له قوله لواقح اى حوامل جمع لاقحة اى وارسلنا الرياح حوامل لانها تحمل السحاب فى جوفها لانها لاقحة بها من لقحت الناقة حملت وضدها العقيم الريح مدارك وقوله تلقح اى تحمل ١٢ ١٤له قوله ونحن الوارثون قيل للباقى وارث استعارة من وارث الميت لانه يبقى بعد فنائه فالمعنى ونحن الباقون بعد فناء الخلق جميعا والمكاشفون المشاهدون المعاينون يرون الامر الآن على ما هو عليه من العدم فان قيامة العارفين دائمة فهم سامعون الآن من الله تعالى من غير حرف و لا صوت ندا لمن الملك اليوم موقنون بان الملك لله الواحد القهار فى كل يوم وفى كل ساعة وفى كل لحظة وفى التاويلات النجمية وانا لنحن نحيى قلوب اوليائنا بانوار جمالنا ونميت نفوسهم بسطوة نظرات جلالنا ونحن الوارثون بعد فناء وجودهم ليبقوا ببقائنا ١٢ ١٥له قوله اى من تقدم من الخلق الخ كذا روى عن ابن عباس ومجاهد وعكرمة وروى الترمذى و النسائى والحاكم وصححه ابن حبان عن ابن عباس ان امرأة حسناء كانت تصلى خلفه صلعم فتقدم بعض القوم لئلا ينظر اليها وتاخر بعض ليبصرها فنزلت وروى الحاكم عن ابن عباس الصفوف المتقدمة والمتاخرة وقال الاوزاعى المصلون فى اول الوقت وآخره ١٢ كمالين ١٦له قوله اذا نقر اى صدم وضرب بجسم آخر من الجمل قوله متغير اى متغير الرائحة من طول مكثه حتى تخمر جمل وفى روح البيان قوله مسنون صفة حما اى منتن وبالفارسية بوى گرفته بواسطه بسيار بودن در آب ١٢ ١٧له قوله والجان هو منصوب بفعل مضمر يفسره قوله تعالى خلقناه من قبل ١٢ مدارك ١٨له قوله ابا الجن كذا روى عن ابن عباس هو ابليس فلا يعارضه قول قتادة فى الجان انه ابليس وقد يقال الجان ابو الجن وابليس ابو الشياطين ١٢ ك ١٩له قوله من نار السموم اى من نار الحار الشديد ١٢ بيضاوى ٢٠له قوله فى المسام هو ثقب البدن جمع سم بكسر السين على غير قياس كمحاسن جمع حسن ١٢ جمل ٢١له قوله من روحى من زائدة او تبعيضية اى نفخت فيه روحا هى بعض الارواح التى خلقتها اى ادخلتها واجريتها فيها جمل وفى تفسير الخطيب فى تفسير هذه الآية اى خلقت الحياة فيه وليس ثمه نفخ ولا منفوخ وانما هو تمثيل ومثله فى المدارك وهكذا فى روح البيان وعبارته هذا هو كناية عن ايجاد الحياة ولا نفخ ثمه ولا منفوخ واضاف الروح اليه تشريفا كما يقال بيت الله واليه اشار الشارح ١٢ ٢٢له قوله فقعوا له هو امر من وقع يقع اى اسقطوا على الارض يعنى اسجدوا له ودخل الفاء لانه جواب اذا ١٢ مدارك ٢٣له قوله بالانحناء اى لا بوضع الجبهة على الارض الذى هو السجود الحقيقى اذ هو هذا لا يكون الا لله وهذا احد قولين والثانى ان المراد السجود الحقيقى وكان جائزا اذ ذاك او ان المراد من قوله له اى لجهته بان تسجد الله متوجهين لآدم كالقبلة تشريفا له كذا فى الجمل وهذا قول الآخر اختاره صاحب روح البيان ايضا ١٢ ٢٤له قوله فيه تاكيدان قال سيبويه تاكيد بعد تاكيد وسئل المبرد عن ذلك فقال لو قال فسجد الملائكة احتمل ان يكون سجد بعضهم فلما قال كلهم زال هذا الاحتمال فظهر انهم باسرهم سجدوا ثم عند هذا بقى احتمال وهو انهم سجدوا دفعة واحدة او سجد كل واحد فى وقت آخر فلما قال اجمعون ظهر ان الكل سجدوا دفعة واحدة قال الزجاج وقول سيبويه اجود لان اجمعون معرفة فلا يكون حالا من الكبير والخطيب وفى الجمل فيه تاكيدان لزيادة تمكين المعنى وتقرره فى الذهن ولا يكون تحصيلا للحاصل لان النسبة اجمعون الى كلهم كنسبة كلهم الى اصل الجملة او اجمعون يفيد معنى الاجتماع ١٢ ٢٥له اى ونفخت فيه من روحى ١٢

ابی امتنع من ان یکون مع السجدین ○ قال تعالی یا ابلیس ما لک ما منعک ان لا زائدة
تکون مع السجدین ○ قال لم اکن لاسجد لا ینبغی لی ان اسجد لبشر خلقته من صلصال
من حما مسنون ○ قال فاخرج منها ای من الجنة وقیل من السموت فانک رجیم ○ مطرود و
ان علیک اللعنة الی یوم الدین ○ الجزاء قال رب فانظرنی الی یوم یبعثون ○ ای الناس قال
فانک من المنظرین ○ الی یوم الوقت المعلوم ○ وقت النفخة الاولی قال رب بما اغویتنی ای
باغوائک لی والباء للقسم وجوابه لازینن لهم فی الارض المعاصی ولاغوینهم اجمعین ○ الا
عبادک منهم المخلصین ○ ای المؤمنین قال تعالی هذا صراط علی مستقیم ○ وهو ان
عبادی ای المؤمنین لیس لک علیهم سلطن قوة الا لکن من اتبعک من الغوین ○ الکافرین و
ان جهنم لموعدهم اجمعین ○ ای من اتبعک معک لها سبعة ابواب اطباق لکل باب منها
منهم جزء نصیب مقسوم ○ ع ان المتقین فی جنت بساتین وعیون ○ تجری فیها ویقال
لهم ادخلوها بسلم ای سالمین من کل مخوف او مع سلام ای سلموا وادخلوا امنین ○
من کل فزع ونزعنا ما فی صدورهم من غل حقد اخوانا حال من هم علی سرر
متقبلین ○ حال ایضا ای لا ینظر بعضهم الی قفا بعض لدوران الاسرة بهم لا یمسهم فیها
نصب تعب وما هم منها بمخرجین ○ ابدا نبئ خبر یا محمد عبادی انی انا الغفور للمؤمنین
الرحیم ○ بهم وان عذابی للعصاة هو العذاب الالیم ○ المؤلم ونبئهم عن ضیف ابرهیم ○ و
هم ملائکة اثنا عشر او عشرة او ثلاثة منهم جبرئیل اذ دخلوا علیه فقالوا سلما ای هذا
اللفظ قال ابراهیم لما عرض علیهم الاکل فلم یاکلوا انا منکم وجلون ○ خائفون قالوا
لا توجل لا تخف انا رسل ربک نبشرک بغلم علیم ○ ذی علم کثیر هو اسحاق کما ذکر فی
هود قال ابشرتمونی بالولد علی ان مسنی الکبر حال ای مع مسه ایای فبم فبای شیء
تبشرون ○ استفهام تعجب قالوا بشرنک بالحق بالصدق فلا تکن من القنطین ○ الائسین
قال ومن ای لا یقنط بکسر النون وفتحها من رحمة ربه الا الضالون ○ الکافرون قال فما
خطبکم شانکم ایها المرسلون ○ قالوا انا ارسلنا الی قوم مجرمین ○ کافرین
ای قوم لوط لاهلاکهم الا ال لوط انا لمنجوهم اجمعین ○ لایمانهم الا امراته

۱؎ قوله قال تعالی یا ابلیس الخ فی التفسیر الکبیر هذا یقتضی انه تکلم معه فعند هذا قال بعض المتکلمین انه تعالی وصل هذا الخطاب الی ابلیس علی لسان بعض رسله الا ان هذا ضعیف لان ابلیس قال فی الجواب لم اکن لاسجد لبشر خلقته من صلصال فقوله خلقته خطاب الحضور لا خطاب الغیبة وظاهره یقتضی ان الله تعالی تکلم مع ابلیس بغیر واسطة وان ابلیس تکلم مع الله بغیر واسطة وکیف یعقل هذا مع ان مکالمة الله تعالی بغیر واسطة من اعظم المناصب واشرف المراتب فکیف یحصل حصوله لراس الکفرة ورئیسهم ولعل الجواب عنه ان مکالمة الله تعالی انما تکون منصبا عالیا اذا کان علی سبیل الاکرام والاعظام فاما اذا کان علی سبیل الاهانة والاذلال فلا ۱۲ ۲؎ قوله ما منعک آه حل معنی حمله علیه مراعاة الآیة الاخری المذکورة والا فما استفهامیة مبتدا وذلک خبرها والاستفهام للتوبیخ والتقریع ۱۲ ج ۳؎ قوله الی یوم الدین فان قیل کلمة الی تفید حصر انتهاء الغایة فهذا یفید ان اللعنة لا تحصل الا الی یوم الدین وعند القیامة یزول اللعن اجیب بجوابین الاول ان المراد التابید وذکر القیامة ابعد غایة ذکرها الناس فی کلامهم کقوله تعالی ما دامت السموات والارض فی التابید والثانی انه مذموم مدعو علیه باللعن فی السموات والارض الی یوم القیمة من غیر ان یعذب فاذا جاء ذلک الیوم عذب عذابا یقترن اللعن معه فیصیر اللعن حینئذ کالزائل بسبب ان شدة العذاب تذهل عنه ۱۲ کبیر ۴؎ قوله ای یوم یبعثون المراد منه یوم البعث والنشور وهو یوم القیامة ۵؎ قوله قال فانک من المنظرین الی یوم الوقت المعلوم اعلم ان ابلیس استنظر الی یوم البعث والقیامة و غرضه منه ان لا یموت لانه اذا کان لا یموت قبل یوم القیامة وظاهر ان بعد قیام القیامة لا یموت احد فحینئذ یلزم منه ان لا یموت البتة ثم انه تعالی منعه عن هذا المطلوب وقال انک من المنظرین الی یوم الوقت المعلوم وهو وقت موت الخلق عند النفخة الاولی ثم لا یبقی بعد ذلک حی الا الله تعالی اربعین سنة الی النفخة الثانیة یعنی زمان فناء خلق بنفخه اول که نفخه صعقه گویند چه قول جمهور آنست که نفخه اول نفخه موت باشد ونفخه ثانی نفخه احیاء ومیان دو نفخه بقول اشهر چهل سال خواهد بود پس ابلیس چهل سال مرده باشد پس انگیخته شود وعن وهب ان الیوم المعلوم الذی نظر الیه ابلیس یوم بدر قتلته الملائکة فی ذلک الیوم وقیل وقت طلوع الشمس من مغربها ۱۲ الکبیر والروح ۶؎ قوله ای المؤمنین استثناهم لانه علم ان کیده لا یعمل فیهم ولا یقبلونه ۱۲ ک ۷؎ قوله هذا ای تخلص المخلصین من اغوائک روح وقوله صراط علی ای حق علی ان اراعیه قوله مستقیم ای لا عوج له ۱۲ ابو السعود ۸؎ قوله ان عبادی آه وهم المشار الیهم بالمخلصین لیس لک علیهم سلطان ای قوة وقدرة وذلک ان ابلیس لما قال لازینن لهم الآیة اوهم بذلک ان له سلطانا علی غیر المخلصین فبین الله انه لیس له سلطان علی احد من عبیده سواء کان من المخلصین او لم یکن من المخلصین ۱۲ ج ۹؎ قوله اطباق ای طبقات قال علی رضی الله عنه اتدرون کیف ابواب النار هکذا ووضع احدی یدیه علی الاخری ای سبعة ابواب بعضها فوق بعض وان الله تعالی وضع الجنات علی الارض ووضع النیران بعضها علی بعض کما فی الخطیب والابواب علی معناها ای یدخلون منها کل باب فوق باب علی قدر الطبقات لکل طبقات باب ف قال ابن جریج النار سبعة درکات اولها جهنم ثم لظی ثم الحطمة ثم السعیر ثم سقر ثم الجحیم ثم الهاویة وقال الضحاک الطبقة الاول فیها اهل التوحید یعذبون علی قدر اعمالهم ثم یخرجون والثانیة للیهود والثالثة للنصاری والرابعة للصابئین والخامسة للمجوس والسادسة للمشرکین والسابعة للمنافقین کذا فی الکبیر وفی الخطیب فی موضع الثانیة للیهود والثانیة للنصاری والثالثة للیهود ۱۲ ۹؎ قوله جزء مقسوم نصیب مقرر فاعلاها للموحدین العصاة والثانی للنصاری والثالث للیهود والرابع للصابئین والخامس للمجوس والسادس للمشرکین والسابع للمنافقین کذا روی عن الضحاک کما حکاه البغوی ۱۲ کمالین

۱۰؎ قوله ان المتقین قال فی التفسیر الکبیر قول الجمهور الصحابة والتابعین وهو المنقول عن ابن عباس ان المراد الذین اتقوا الشرک بالله تعالی والکفر به واقول هذا القول هو الحق الصحیح والذی یدل علیه هو ان المتقی هو الآتی بالتقوی مرة واحدة کما ان الضارب هو الآتی بالضرب مرة واحدة والقاتل هو الآتی بالقتل مرة واحدة فکما انه لیس من شرط صدق الوصف بکونه ضاربا وقاتلا کونه آتیا بجمیع انواع الضرب والقتل فکذلک لیس من شرط صدق الوصف بکونه متقیا کونه آتیا بجمیع انواع التقوی ملخصا ۱۲ ۱۱؎ قوله یقال لهم اذا ارادوا الانتقال عن محل الی آخر والا فهم مستقرون فیها فامرهم حینئذ بالدخول تحصیل حاصل والقائل یحتمل ان یکون الملائکة او الله تعالی ۱۲ صاوی ۱۲؎ قوله بسلام فی محل نصب علی الحال من الواو فی ادخلوها ای بسلام من الله علی المعنی الاول ومن بعضکم علی بعض علی المعنی الثانی وقوله ای سلموا راجع للمعنی الثانی ای لیسلم بعضکم علی بعض سلام التحیة ۱۲ جمل ۱۳؎ قوله ونزعنا دیرون کشیم وقوله حقد معناه بالفارسیة کینه ۱۲ ۱۴؎ قوله حال منهم فی صدورهم وجاء الحال من المضاف الیه لانه بعض المضاف والعامل فیها معنی الاضافة ویجوز ان یکون حالا من واو ادخلوا او من المستکن فی جنات وکذا قوله علی سرر متقابلین حال ایضا الخ ۱۲ ک ۱۵؎ قوله حال ایضا ای من الضمیر فی اخوانا ویجوز کونه صفة لاخوانا وقوله الاسرة معناه بالفارسیة تختها ۱۲ ۱۶؎ قوله ای لا ینظر بعضهم الی قفا بعض الخ حیث داروا فیکونون فی جمیع احوالهم متقابلین یری بعضهم بعضا ۱۲ ک ۱۷؎ قوله نبئ الخ فذلکة ما سبق من الوعد والوعید وتقریر له وفی ذکر المغفرة دلیل علی انه لم یرد بالمتقین من یتقی الذنوب باسرها کبیرها وصغیرها من البیضاوی والی السعود وقال فی تفسیر روح البیان فی شان نزولها آورده اند که روزی حضرت پیغمبر صلعم در باب بنی شیبه بمسجد حرام درآمد جمعی از صحابه را دید که می خندند فرمود که مالی اراکم تضحکون صحابه را بجهت عتابی ازین سخن استشعار نمودند آنحضرت درگذشت وهنوز در حجره نا رسیده باز گشت وگفت جبرئیل آمد وپیغام آورد که چرا بندگان مرا نا امید سازی نبئ عبادی ای اعلم عبادی واخبرهم انی انا الغفور الرحیم وتوصیف ذاته بالغفران والرحمة دون التعذیب حیث لم یقل علی وجه المقابلة وانی المعذب المؤلم ایذان بانهما مما یقتضیهما الذات وان العذاب انما یتحقق بما یوجبه من خارج وترجیح وعد اللطف وتاکید صفة العفو وبالغ بالتاکید للمغفرة والعفو بثلاثة الفاظ اولها قوله انی وثانیها قوله انا و ثالثها ادخال حرف الالف واللام علی قوله الغفور الرحیم ولما ذکر العذاب لم یقل انی انا المعذب وما وصف نفسه بذلک بل قال وان عذابی هو العذاب الالیم ۱۲ الکبیر ۱۸؎ قوله للمؤمنین ای للعصاة منهم ۱۲ جمل ۱۹؎ قوله ان عذابی الخ اتی بهذه الآیة لمناسبة ذکر النار اولا فقد ذکر النار والجنة ثم ذکر ما یناسب کلا علی سبیل اللف والنشر المشوش واستفید من هذه الآیة ان العبد یکون بین الرجاء والخوف ۱۲ صاوی ۲۰؎ قوله ونبئهم عن ضیف ابراهیم معطوف علی قوله نبئ عبادی الخ والمعنی اخبر عبادی عن ضیوف ابراهیم واعلم انه فی هذه السورة اثبت نبوة سیدنا محمد صلی الله علیه وسلم اولا ثم اتبع ذلک بذکر ادلة التوحید ثم خلق آدم وما یتعلق به ثم بین اهل السعادة واهل الشقاوة ثم اتبع ذلک بذکر قصص بعض الانبیاء لیکون عبرة للمعتبرین واوقع فی نفس المتعظین وقد ذکرها هنا اربع قصص قصة ابراهیم ثم قصة لوط ثم قصة شعیب ثم صالح علی سبیل الاختصار وقد تقدمت فی سورة هود بابسط مما هنا ۱۲ صاوی ۲۱؎ قوله عن ضیف یستوی فیه القلیل والکثیر ای اضیافه ۱۲ روح ۲۲؎ قوله ملائکة اثنا عشر او عشرة او ثلاثة منهم جبرئیل ولابن ابی حاتم من طریق عثمان بن محصن عن عکرمة کانوا اربعة جبرئیل ومیکائیل واسرافیل وعزرائیل ۱۲ ک ۲۳؎ قوله منهم جبرئیل ای علی کل من الاقوال الثلاثة ۱۲ جمل ۲۴؎ قوله سلاما فهو منصوب بفعل مقدر ای نسلم علیک سلاما او سلمت سلاما من خطیب ۱۲ ۲۵؎ قوله ای هذا اللفظ فهو منصوب بفعله المقدر ای نسلم علیک سلاما وقد یجعل منصوبا بقالوا ای ذکروا سلاما ۱۲ ک ۲۶؎ قوله هو اسحاق یدل علیه ما فی سورة هود فبشرناه باسحاق ۱۲ ک ۲۷؎ قوله حال ای حال من قوله تعالی ابشرتمونی ای ابشرتمونی کبیرا وقوله ای مع مسه اشارة الی ان علی بمعنی مع ۱۲ ۲۸؎ قوله ای الاشارة الی ان من فی قوله تعالی من یقنط استفهام انکاری ای لا یقنط ۱۲ ۲۹؎ قوله قال فما خطبکم ای زیادة کم علی البشارة فانها یکفی فیها واحد فما شان کثرتکم فان الظاهر ان لکم شانا آخر غیر البشارة وفی البیضاوی ولعله علم ان کمال المقصود لیس البشارة بهم لانهم کانوا عددا والبشارة لا تحتاج الی العدد ولذلک اکتفی بالواحد فی بشارة زکریا ومریم علیهما السلام ۱۲ بمعنی متصافین ای متحابین ۱۲ ای فی قوله تعالی علی

ع ١٦ قَدَّرْنَآ اِنَّهَا لَمِنَ الْغٰبِرِيْنَ ○ الباقين فی العذاب لكفرها فَلَمَّا جَآءَ اٰلَ لُوْطِ ای لوطا الْمُرْسَلُوْنَ ○
قَالَ لهم اِنَّكُمْ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ○ لا اعرفكم قَالُوْا بَلْ جِئْنٰكَ بِمَا كَانُوْا ای قومك فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ ○
يشكون وهو العذاب وَاَتَيْنٰكَ بِالْحَقِّ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ○ فی قولنا فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ
وَاتَّبِعْ اَدْبَارَهُمْ امش خلفهم وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ لئلا يرى عظيم ما ينزل بهم وَّامْضُوْا حَيْثُ
تُؤْمَرُوْنَ ○ وهو الشام وَقَضَيْنَآ اوحينا اِلَيْهِ ذٰلِكَ الْاَمْرَ وهو اَنَّ دَابِرَ هٰٓؤُلَآءِ مَقْطُوْعٌ مُّصْبِحِيْنَ ○
حال ای يتم استيصالهم فی الصباح وَجَآءَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ مدينة سدوم وهم قوم لوط لما
اُخبروا ان فی بيت لوط مُرْدًا احسانا وهم الملائكة يَسْتَبْشِرُوْنَ ○ حال طمعا فی فعل الفاحشة
بهم قَالَ لوط اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ ضَيْفِيْ فَلَا تَفْضَحُوْنِ ○ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ ○ بقصدكم اياهم بفعل
الفاحشة بهم قَالُوْٓا اَوَلَمْ نَنْهَكَ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ○ عن اضافتهم قَالَ هٰٓؤُلَآءِ بَنٰتِيْٓ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ○
ما تريدون من قضاء الشهوة فتزوجوهن قال تعالى لَعَمْرُكَ خطاب للنبی صلی الله علیه وسلم
ای وحياتك اِنَّهُمْ لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ○ يترددون فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ صيحة جبرئيل
مُشْرِقِيْنَ ○ وقت شروق الشمس فَجَعَلْنَا عَالِيَهَا ای قراهم سَافِلَهَا بان رفعها جبريل الى
السماء واسقطها مقلوبة الى الارض وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ ○ طين طبخ بالنار اِنَّ
فِيْ ذٰلِكَ المذكور لَاٰيٰتٍ دلالات على وحدانيته تعالى لِلْمُتَوَسِّمِيْنَ ○ للناظرين المعتبرين وَاِنَّهَا
ای قرى قوم لوط لَبِسَبِيْلٍ مُّقِيْمٍ ○ طريق قريش الى الشام لم يندرس افلا يعتبرون بهم اِنَّ
فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لعبرة لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ○ وَاِنْ مخففة ای انه كَانَ اَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ هی غيضة شجر
نصف بقرب مدين وهم قوم شعيب لَظٰلِمِيْنَ ○ بتكذيبهم شعيبا فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ بان اهلكناهم بشدة
ع ١٩ الحر وَاِنَّهُمَا ای قرى قوم لوط والايكة لَبِاِمَامٍ طريق مُّبِيْنٍ ○ واضح افلا يعتبر بهم اهل مكة وَلَقَدْ
كَذَّبَ اَصْحٰبُ الْحِجْرِ واد بين المدينة والشام وهم ثمود الْمُرْسَلِيْنَ ○ بتكذيبهم صالحا لانه تكذيب
لباقی الرسل لاشتراكهم فی المجیء بالتوحيد وَاٰتَيْنٰهُمْ اٰيٰتِنَا فی الناقة فَكَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ○
لا يتفكرون فيها وَكَانُوْا يَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا اٰمِنِيْنَ ○ فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُصْبِحِيْنَ ○
وقت الصباح فَمَآ اَغْنٰى دفع عَنْهُمْ العذاب مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ○ من بناء الحصون و
جمع الاموال وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاِنَّ السَّاعَةَ

---

٥١ قوله قدرنا اسناد التقدير للملائكة مجاز اذ المقدر حقيقة هو الله تعالى وهذا كما يقول خواص الملك "امرنا بكذا" والآمر هو الملك ١٢ صاوی ٥٢ قوله فلما جاء آل لوط اے بعد ان خرجوا من عند ابراهيم وسافروا لقرية لوط وكان بينهما اربعة فراسخ ١٢ صاوی ٥٣ قوله اے لوطا آه اے فلفظة آل زائدة بدليل ولقد جاءت رسلنا لوطا وهذه القصة مختصرة هنا وتقدمت فی سورة هود مبسوطة ١٢ ج ٥٤ قوله منكرون اے لا اعرفكم اے ليس عليكم زی السفر ولا انتم من اهل الحضر فاخاف ان تطرقونی بشر ١٢ مدارک ٥٥ قوله بل جئناك الخ اے ماجئناك بما تنكرنا لاجله بل جئناك بما فيه سرورك وتشفيك من اعدائك وهو العذاب الذی كنت تتوعدهم به ولكنهم يمترون فيه اے يشكون ويكذبونك ١٢ مدارک ٥٦ قوله بقطع من الليل اے ببعض منه ١٢ ٥٧ قوله حيث تؤمرون آه فی السمين حيث على بابها من كونها ظرف مكان مبهم ولابهامها تعدى اليها الفعل من غير واسطة على انه قد جاء فی الشعر تعديته اليها بفی وزعم بعضهم انها ظرف زمان مستدلا بقوله بقطع من الليل ثم قال وامضوا حيث تؤمرون اے فی ذلك الزمان وهو ضعيف ولو كان كما قال لكان التركيب وامضوا حيث امرتم على انه لو جاء التركيب هكذا لم يكن فيه دلالة ١٢ ج ٥٨ قوله اوحينا يشير به الى ان قضينا يتضمن معنى اوحينا ولذلك عدی بالى ١٢ ک ٥٩ قوله حال اے عن هؤلاء ويجوز اتيان الحال من المضاف اليه اذا كان المضاف جزء منه والعامل فيه معنى الاضافة لامعنى الاشارة لان الاشارة ليست فی حال الدخول فی الصبح او عن الضمير فی مقطوع وجمعه للحمل على المعنى فان دابر هؤلاء فی معنى مدبری هؤلاء ١٢ ک ٦٠ قوله حال ای من الضمير المستقر فی مقطوع وانما جمع بتقدير جعله حالا من الضمير المذكور حملا على المعنى فان دابر هؤلاء فی معنى مدبری هؤلاء اے فيكون مقطوع بمعنى مقطوعين هذا فی الجمل وفی ابی السعود والخطيب حال من هؤلاء او من الضمير فی مقطوع وجمعه للحمل على المعنى فان دابر هؤلاء بمعنى مدبری هؤلاء ١٢ ٦١ قوله وجاء اهل المدينة الخ الواو لا تقتضی ترتيبا ولا تعقيبا فان هذا المجیء قبل اعلام الملائكة بانهم رسل الله فالقصة هنا على خلاف الترتيب الواقعی بخلافها فی هود ١٢ صاوی ٦٢ قوله سدوم بفتح السين وضم الدال المهملتين كما فی الصحاح ولكن فی القاموس الصواب سذوم بالذال المعجمة وغلط الجوهری وقد يجمع بان اصله بالمهملة فلما عرب قری بالمعجمة ١٢ ک ٦٣ قوله طمعا فی فعل الفاحشة بهم مفعول له او حال ١٢ ک ٦٤ قوله عن العالمين اے عن تضييف احد من الغرباء جمل وعبارة روح البيان از حمايت عالميان يعنی غريبان كه فاحشه ايشان مخصوص بغربا بوده انتهی ولوط عليه السلام منع می نمودند ازاين افعال قبيحه بقدر وسعت خويش وكفاران منع می كردند حضرت لوط را از جای دادن و مهمانی نمودن غريبان وميگفتند اگر باز نه آئی يا لوط هر آئنه ترا از شهر بيرون خواهيم كرد ١٢ ٦٥ قوله هؤلاء بناتی آه يجوز فيه اوجه احدها ان يكون هؤلاء مفعولا بفعل مقدر اے تزوجوا هؤلاء وبناتی بيان او بدل الثانی ان يكون هؤلاء بناتی مبتدأ وخبر ولا بد من شیء يتم به الفائدة اے فتزوجوهن الثالث ان يكون هؤلاء مبتدأ وبناتی بدل او بيان والخبر محذوف اے هن اطهر لكم كما جاء فی نظيرها ١٢ ٦٦ قوله فتزوجوهن ای ان اسلمتم ويحتمل انه كان فی شريعته يحل تزويج الكافر بالمسلمة و تقدم فی هود انه يحتمل ان المراد نساء امته ١٢ صاوی ٦٧ قوله لعمرك آه لعمرك مبتدأ محذوف الخبر وجوبا وانهم وما فی حيزه جواب القسم تقديره ولعمرك قسمی او يمينی انهم والعمر والعمر بالفتح والضم هو البقاء الا انهم التزموا الفتح فی القسم وفی الدر المنثور للشيخ المصنف اخرج ابن مردويه عن ابی هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما حلف الله بحيوة احد الا بحيوة محمد صلى الله عليه وسلم قال لعمرك انهم لفی سكرتهم يعمهون ١٢ ج ٦٨ قوله لعمرك قسم من الله تعالى بحياة النبی صلى الله عليه وسلم وهو المشهور وعليه الجمهور والعمر بالفتح والضم واحد وهو البقاء الا انهم خصوا القسم بالمفتوح لايثار الاخف لان الحلف كثير الدور على السنتهم ولذلك حذفوا الخبر وتقديره لعمرك قسمی كما حذفوا الفعل فی قولهم تالله ١٢ روح ٦٩ قوله صيحة جبرئيل يشير الى ان اللام فی الصيحة للعهد و ذلك ان جبرئيل عليه السلام صاح عليهم صيحة واحدة فهلكوا اجميعا ١٢ ک ٧٠ قوله وقت شروق الشمس اے وقت طلوعها وكان ابتداء العذاب حين اصبحوا وكان تمامه حين اشرقوا فلذلك قال اولا مقطوع مصبحين وقال ههنا مشرقين اه جمل وعلم ان الآية تدل على انه تعالى عذبهم بثلاثة انواع من العذاب احدها الصيحة الهائلة المنكرة وثانيها انه جعل عاليها سافلها وثالثها انه امطر عليهم حجارة من سجيل وكل هذه الاحوال قدم تفسيرها فی سورة هود ١٢ كبير ٧١ قوله اے قراهم وكانت اربعة فيها اربعمائة الف مقاتل ١٢ جمل ٧٢ قوله لبسبيل مقيم اے فی سبيل مقيم ای ثابت يسلكه الناس ويرون آثار القرى فيه بيضاوی وقوله لم يندرس اے السبيل يعنے آثارها ای لم يذهب ولم يمح آثارها ١٢ ٧٣ قوله وان كان اصحاب الايكة شروع فی ذكر قصة شعيب مع قومه اصحاب الايكة وذكرت هنا مختصرا وسيأتی بسطها فی سورة الشعراء ١٢ صاوی ٧٤ قوله هی غيضة شجر الغيضة فی الاصل اسم للشجر الملتف و المراد بها هنا البقعة التی فيها شجر مزدحم ففی الكلام مجاز من اطلاق اسم الحال على المحل وفی المختار الايك الشجر الكثير الملتف الواحدة ايكة ١٢ جمل ٧٥ قوله اهلكناهم بشدة الحر آه وذلك ان الله سلط عليهم الحر سبعة ايام ثم بعث سحابة فالتجؤا اليها يلتمسون الروح فبعث عليهم منها نارا فاحرقتهم فذلك قوله تعالى فاخذهم عذاب يوم الظلة ١٢ معالم ٧٦ قوله طريق الامام اسم ما يؤتم به يسمى به الطريق لانه ما يؤتم به ١٢ كمالين ٧٧ قوله واد بين المدينة والشام آه روی ان النبی صلى الله عليه وسلم لما مر بالحجر قال لاتدخلوا مساكن الذين ظلموا انفسهم الا ان تكونوا باكين ان يصيبكم مثل ما اصابهم قال عبد الرزاق عن معمر ثم قنع راسه واسرع السير حتى اجتاز الوادی ١٢ ک ٧٨ قوله لانه تكذيب لباقی الرسل جواب عما يقال لم جمع المرسلين مع انهم لم يكذبوا الا رسولا واحدا ١٢ صاوی ٧٩ قوله وكانوا ينحتون من الجبال الخ اے يتخذون منها بيوتا بقطع الصخر منها وبنائه بيوتا وهذا هو المناسب لقول الشارح الآتی من بناء الحصون وبه قال بعض المفسرين وقال بعضهم المراد به انهم يتخذون بيوتا فی الجبال بنقرها بالمعاول حتى تصير مساكن من غير بنيان ١٢ جمل ٨٠ قوله آمنين حال اے حال كونهم آمنين عليها من تخريب الاعداء لها ونقب اللصوص لها لغدة احكامها ١٢ جمل ٨١ قوله فاخذتهم الصيحة الخ عبارة هذا المفسر فی سورة الاعراف فاخذتهم الرجفة ای الزلزلة الشديدة من الارض والصيحة من السماء ١٢ جمل ٨٢ قوله من بناء الحصون وجمع الاموال آه ظاهره انه بيان لما وانها نكرة موصوفة اے شیء يكسبونه والظاهر انها بمعنى الذی والعائد محذوف اے الذی يكسبونه ويجوز ان يكون مصدرية ١٢ ج ٥ هو مدة حياة الدنيا ١٢

لَاٰتِيَةٌ لا محالة فيجازى كل احد بعمله فَاصْفَحِ يا محمد عن قومك الصَّفْحَ الْجَمِيْلَ ۝ اعرض عنهم اعراضا لاجزع فيه وهذا منسوخ باٰية السيف اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْخَلّٰقُ لكل شئ الْعَلِيْمُ ۝ بكل شئ وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ قال صلى الله عليه وسلم هى الفاتحة رواه الشيخان لانها تثنى فى كل ركعة وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ ۝ لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا اصنافا مِّنْهُمْ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ ان لم يؤمنوا وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ الن جانبك لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۝ وَقُلْ اِنِّيْٓ اَنَا النَّذِيْرُ من عذاب الله ان ينزل عليكم الْمُبِيْنُ ۝ البين الانذار كَمَآ اَنْزَلْنَا العذاب عَلَى الْمُقْتَسِمِيْنَ ۝ اليهود والنصارى الَّذِيْنَ جَعَلُوا الْقُرْاٰنَ اى كتبهم المنزلة عليهم عِضِيْنَ ۝ اجزاء حيث اٰمنوا ببعض وكفروا ببعض وقيل المراد بهم الذين اقتسموا طرق مكة يصدون الناس عن الاسلام وقال بعضهم فى القراٰن سحر وبعضهم كهانة وبعضهم شعر فَوَرَبِّكَ لَنَسْئَلَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ سوال توبيخ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ فَاصْدَعْ يا محمد بِمَا تُؤْمَرُ اى اجهر به وامضه وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ هذا قبل الامر بالجهاد اِنَّا كَفَيْنٰكَ الْمُسْتَهْزِءِيْنَ ۝ بك بان اهلكنا كلا منهم باٰفة وهم الوليد بن المغيرة و العاص بن وائل وعدى بن قيس والاسود بن المطلب والاسود بن عبد يغوث الَّذِيْنَ يَجْعَلُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ صفة وقيل مبتدأ ولتضمنه معنى الشرط دخلت الفاء فى خبره وهو فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۝ عاقبة امرهم وَلَقَدْ للتحقيق نَعْلَمُ اَنَّكَ يَضِيْقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُوْلُوْنَ ۝ من الاستهزاء والتكذيب فَسَبِّحْ متلبسا بِحَمْدِ رَبِّكَ اى قل سبحان الله وبحمده وَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ۝ المصلين وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ۝ الموت

سورة النحل مكية الا وَاِنْ عَاقَبْتُمْ الى اٰخرها مائة وثمان وعشرون اٰية

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

لما استبطأ المشركون العذاب نزل اَتٰٓى اَمْرُ اللّٰهِ اى الساعة واتى بصيغة الماضى لتحقق وقوعه اى قرب فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ تطلبوه قبل حينه فانه واقع لا محالة سُبْحٰنَهٗ تنزيها له وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ به غيره يُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ اى جبرئيل بِالرُّوْحِ بالوحى مِنْ اَمْرِهٖ بارادته عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖٓ وهم الانبياء اَنْ مفسرة اَنْذِرُوْٓا خوفوا الكافرين

---

٥١ قوله ولقد آتيناك سبعا من المثانى سبب نزولها ان سبع قوافل اتت من بصرى واذرعات فى يوم واحد ليهود قريظة والنضير فيها انواع من التبر والطيب والجواهر فقال المسلمون لو كانت هذه الاموال لنا لتقوينا بها وانفقناها فى سبيل الله فنزلت والمعنى قد اعطيتكم سبع آيات هى خير من سبع قوافل ١٢ صاوى **٥٢ قوله** هى الفاتحة وعليه عمر وعلى وابن مسعود وابو هريرة رضى الله تعالى عنهم والحسن وابو العالية ومجاهد والضحاك وسعيد بن جبير وقتادة رحمهم الله ابو السعود وانما سميت سبعا لانها سبع آيات واما تسميتها بالمثانى فلانها تثنى فى كل صلوٰة بمعنے انها تقرأ فى كل ركعة من الكبير وسبب نزول هذه الآية ان عيرا لابى جهل قدمت من الشام بمال عظيم وهى سبع قوافل ورسول الله واصحابه ينظرون اليها واكثر اصحابه بهم عرى وجوع فخطر ببال النبى صلى الله عليه وسلم شئ لحاجة اصحابه فنزلت ولقد آتيناك سبعا من المثانى مكان سبع قوافل **فائدة** اذا كتبت الفاتحة فى اناء طاهر ومحيت بماء طاهر وغسل وجه المريض بها عوفى باذن الله تعالے واذا كتبت بمسك فى اناء زجاج ومحيت بماء الورد وشرب ذلك الماء البليد الذهن الذى لا يحفظ سبعة ايام زالت بلادته وحفظ ما يسمع كما فى روح البيان ١٢ **٥٣ قوله** رواه الشيخان عن ابى هريرة مرفوعا بلفظ ام القرآن هى السبع المثانى والقرآن العظيم سمى بذلك لانها سبع آيات ولانها تثنى اے تكرر فى كل ركعة والمثانى جمع مثنى مخفف مثنے ١٢ ك وقيل وجه التسمية انها مقسومة بين العبد وبين الله تعالى نصفين فنصفها الاول ثناء على الله ونصفها الثانى دعاء وقيل لانها نزلت مرتين مرة بمكة ومرة بالمدينة معها سبعون الف ملك ١٢ ج **٥٤ قوله** ازواجا منهم اے اصنافا من الكفرة كاليهود والنصارى والمجوس وعبدة الاصنام فان ما فى الدنيا من اصناف الاموال والذخائر بالنسبة الى ما اوتيته من النبوة والقرآن والفضائل والكمالات مستحقر لا يعبأ به فان ما اوتيته كمال مطلوب بالذات مفض الى دوام اللذات يعنى قد اعطيت النعمة العظمى ١٢ الروح **٥٥ قوله** على المقتسمين اے الذين اقتسموا كتبهم فآمنوا ببعضها كاوصاف محمد وكآية الرجم فاليهود آمنوا ببعض التوراة وهو ما وافق غرضهم وكفروا ببعضها وهو ما خالف غرضهم وكذلك النصارى من الانجيل وقال ابن عباس ان المقتسمين هم الذين اقتسموا طرق مكة يصدون الناس عن الايمان برسول الله صلى الله عليه وسلم وفے بعض الروايات ان المقتسمين هم اليهود والنصارى ١٢ الكبير **٥٦ قوله** حيث آمنوا وللطبرانى فى الاوسط عن ابن عباس سئل النبى صلعم عن المقتسمين قال اليهود والنصارى قال عضين قال آمنوا ببعض وكفروا ببعض وقالوا بعضها موافقة للتوراة والانجيل وبعضها مخالف لها فاقتسموه الى حق وباطل واخرجه البخارى عن ابن عباس موقوفا ١٢ ك **٥٧ قوله** الذين اقتسموا طرق مكة كانوا ستة عشر رجلا بعثهم الوليد ايام الموسم فاقتسموا اعقاب مكة وطرقها يصدون الناس عن الاسلام يقولون لمن جاء من الحجاج لا تغتروا بهذا الخارج الذى يدعى النبوة منا فانه مجنون او كاهن او شاعر ١٢ ك **٥٨ قوله** فوربك لنسألنهم اجمعين اے لنسألن يوم القيامة اصناف الكفرة من المقتسمين وغيرهم سوال توبيخ ١٢ روح **٥٩ قوله** سوال توبيخ آه جواب عن سوال حاصله انه اثبت سوالهم هنا ونفاه فى سورة الرحمن بقوله فيومئذ لا يسأل عن ذنبه انس ولا جان وحاصل الجواب ان المثبت هنا سوال التوبيخ والتقريع والتعنيف والمنفى هناك سوال الاستعلام ١٢ جمل **٦٠ قوله** فاصدع بما تؤمر سبب نزولها ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اول امره كان يدعو الى الله مختفيا ويأمر كل من آمن به بالاختفاء فلما نزلت هذه الآية اظهر امره وبالغ فى اظهاره ١٢ صاوى **٦١ قوله** فاصدع بما تؤمر موصولة والعائد محذوف اے فاجهر بما تؤمر به من الشرائع اے تكلم به جهارا واظهره بالفارسية آشكارا كن يقال صدع بالحجة اذا تكلم بها جهارا من ابى السعود والروح ١٢ **٦٢ قوله** امضه اے اجر به ونفذه وبالفارسية قايم نمائے وجارى كن بانچه فرستاده اند از امر ونواہى قوله بان اهلكنا كلا منهم بآفة قال جبريل لرسول الله صلى الله عليه وسلم امرت ان اكفيكهم فاومأ الى عقب الوليد فمر بنبال فتعلق بثوبه سهم فلم ينعطف تعظيما لاخذه فاصاب عرقا فقطعه فمات واومأ الى اخمص العاص بن وائل فدخلت فيها شوكة فقال لدغت لدغت وانتفخت رجله حتى صارت كالرحا ومات واشار الى عينى الاسود بن المطلب فعمى واشار الى انف عدى بن قيس فامتخط قيحا فمات واشار الى الاسود بن عبد يغوث وهو قاعد فى اصل الشجرة فجعل ينطح راسه بالشجرة ويضرب وجهه بالشوك حتى مات من الكبير ومثله فى البيضاوى ١٢ **٦٣ قوله** وهم وليد بن المغيرة مر بنبال فتعلق بثوبه سهم فاصاب عرقا فى بطنه فمات والعاص بن وائل دخل فى رجله شوكة فانتفخت رجله فمات والاسود بن عبد المطلب بن اسد بن عبد العزى عمى وعدى بن قيس امتخط قيحا فمات والاسود بن عبد يغوث جعل ...... ينطح راسه بالشجرة ويضرب وجهه بالشوك حتى مات بهذا قال الجمهور انهم خمسة وهو الاكثر عن ابن عباس وعنه انهم ثمانية وجزم به العراقى فزاد عقبة بن ابى معيط قتل ببدر وابو لهب مات بالعدسة والحكم بن ابى العاص اظهر الاسلام يوم الفتح اخرجه النبى صلى الله عليه وسلم من المدينة كما هو المشهور ١٢ ك **٦٤ قوله** المصلين كذا هو الماثور عن الضحاك وعن ابن عباس فصل بامر ربك وكن من المصلين المتواضعين ١٢ ك **٦٥ قوله** حتى يأتيك اليقين الموت آه سمى الموت يقينا لانه متيقن الوقوع والنزول لا يشك فيه احد وقال ابو حيان ان اليقين من اسماء الموت وفى الكرخى اے المتيقن اللحوق لكل احد اے لانه يقين لا شك فيه وبنزوله يزول كل شك ووقت العبادة بالموت اعلاما بانها ليس لها نهاية دون الموت فلا يرد ما قيل اے فائدة لهذا التوقيت مع ان كل احد يعلم انه اذا مات سقطت عنه العبادة وايضاح الجواب ان المراد واعبد ربك فى جميع زمان حياتك ولا تخل لحظة من لحظات الحيوة من العبادة ١٢ ج **٦٦ قوله** سورة النحل الخ سميت بذلك لذكر قصة النحل فيها على سبيل العبرة العظيمة وتسمى ايضا سورة النعم لكثرة تعداد النعم فيها والمقصود من ذكر هذه السورة الدلالة على اتصافه تعالى بكل كمال وتنزهه عن كل نقص واول ما فيها على هذا المعنے امر النحلة وشانها فى دقة فهمها واتخاذ البيت واختلاف الوان ما يخرج منها وجعله شفاء مع اكلها من كل الثمرات النافعة والضارة الحلوة والمرة وغير ذلك ١٢ صاوى **٦٧ قوله** اتى امر الله روے ان كفار قريش كانوا يستبطئون نزول العذاب الموعود لهم سخرية بالنبى عليه السلام وتكذيبا بالوعد ويقولون ان صح ما تقولون من مجئ العذاب فالاصنام تشفع لنا وتخلصنا منه فنزلت وامر الله هو العذاب الموعود ولان تحققه منوط بحكمه النافذ واتيانه عبارة عن دنوه واقترابه وقد وقع يوم بدر والمعنى دنا واقترب ما وعدتم به من الروح وقال المفسرون الآخرون المراد من قوله تعالى امر الله يوم القيامة وانما ابرزه فى صورة ما وقع وانقضى تحقيقا له ولصدق المخبر به والثانى انه على بابه والمراد مقدماته واوائله وهو نصر رسوله صلى الله عليه وسلم ١٢ الخطيب **٦٨ قوله** اى جبرئيل قال ابن عباس يريد بالملائكة جبرئيل وحده قال الواحدى يسمى الواحد بالجمع اذا كان ذلك الواحد رئيسا والمراد من الروح الوحى او القرآن فان القلوب تحيا به من موت الجهالات اه خطيب وفى التفسير الكبير ان المراد من الروح الوحى وهو كلام الله و نظيره قوله تعالى وكذلك اوحينا اليك روحا من امرنا وقوله يلقى الروح من امره على من يشاء من عباده ١٢ **٦٩ قوله** بالوحى فانه يحيى به القلوب الميتة بالجهل ويقوم فى الدين مقام الروح فى الجسد وقد يفسر الروح بالقرآن والوحى اعم ١٢ كمالين **٧٠ قوله** مفسرة اے للروح الذى هو بمعنے الوحى ١٢ جمل **٧١ قوله** انذروا فى القاموس انذره بالامر انذارا ونذرا اعلمه وخوفه فى الابلاغ ١٢ ك

بالعذاب واعلموهم انه لا اله الا انا فاتقون ○ خافون خلق السموت والارض بالحق
اي محقا تعلى عما يشركون ○ به من الاصنام خلق الانسان من نطفة مني الى ان صيره
قويا شديدا فاذا هو خصيم شديد الخصومة مبين ○ بينها في نفي البعث قائلا من يحيي العظام
وهي رميم والانعام الابل والبقر والغنم ونصبه بفعل يفسره خلقها لكم في جملة الناس
فيها دفء ما تستدفئون به من الاكسية والاردية من اشعارها واصوافها ومنافع من
النسل والدر والركوب ومنها تاكلون ○ قدم الظرف للفاصلة ولكم فيها جمال زينة
حين تريحون تردونها الى مراحها بالعشي وحين تسرحون ○ تخرجونها الى المرعى بالغداة و
تحمل اثقالكم احمالكم الى بلد لم تكونوا بالغيه واصلين اليه على غير الابل الا بشق
الانفس بجهدها ان ربكم لرءوف رحيم ○ بكم حيث خلقها لكم وخلق الخيل والبغال و
الحمير لتركبوها وزينة مفعول له والتعليل بهما لتعريف النعم لا ينافي خلقها لغير
ذلك كالاكل في الخيل الثابت بحديث الصحيحين ويخلق ما لا تعلمون ○ من الاشياء العجيبة
الغريبة وعلى الله قصد السبيل اي بيان الطريق المستقيم ومنها اي السبيل جائر حائد
عن الاستقامة ولو شاء هدايتكم لهديكم الى قصد السبيل اجمعين ○ فتهتدون
اليه باختيار منكم هو الذي انزل من السماء ماء لكم منه شراب تشربونه ومنه شجر
ينبت بسببه فيه تسيمون ○ ترعون دوابكم ينبت لكم به الزرع والزيتون والنخيل و
الاعناب ومن كل الثمرت ان في ذلك المذكور لاية دالة على وحدانيته تعالى لقوم
يتفكرون ○ في صنعه فيؤمنون وسخر لكم اليل والنهار والشمس بالنصب عطفا على
ما قبله والرفع مبتدأ والقمر والنجوم بالوجهين مسخرت بالنصب حال والرفع خبر
بامره بارادته ان في ذلك لايت لقوم يعقلون ○ يتدبرون وسخر لكم ما ذرا خلق لكم في
الارض من الحيوان والنبات وغير ذلك مختلفا الوانه كاحمر واخضر واصفر وغيرها ان في
ذلك لاية لقوم يذكرون ○ يتعظون وهو الذي سخر البحر ذلله لركوبه والغوص فيه لتاكلوا
منه لحما طريا هو السمك وتستخرجوا منه حلية تلبسونها هي اللؤلؤ والمرجان و
ترى تبصر الفلك السفن مواخر فيه تمخر الماء اي تشقه بجريها فيه مقبلة ومدبرة بريح

من المخر وهو شق الماء ١٢ ك

---

١ قوله واعلموا فسر الانذار بالاعلام ليلائم ايقاعه على قوله انه لا اله الا انا كقوله فاعلم انه لا اله الا الله وجارت الحكاية على المعنى في قوله الا انا ولو جارت على اللفظ لكان الا الله ١٢ جمل **٢ قوله** اي محقا اشار الى ان بالحق في محل نصب على الحال كما في نظائره ١٢ كرخي **٣ قوله** من الاصنام اشار بهذا الى ان ما اسمية موصولة او موصوفة لكن كان عليه تقدير العائد بان يقول عما يشركون به من الاصنام ١٢ **٤ قوله** خلق الانسان اي بني آدم لا غيرهم الابوين لم يخلقا من النطفة بل خلق آدم من التراب وحوا من الضلع الايسر ١٢ روح **٥ قوله** مبينها اي ظاهر الخصومة من ابان اللازم في نفيه البعث اي ظاهر الخصومة في انكاره له ١٢ ك **٦ قوله** قائلا الخ الصحيح ان الآية عامة في كل ما يقع فيه الخصومة في الدنيا ويوم القيامة وروي ان المراد به ابي بن خلف الجمحي فانه اتى النبي صلى الله عليه وسلم بعظم رميم فقال يا محمد اتزعم ان الله يحيي العظام وهي رميم فنزلت ومثلها الآية التي في آخر سورة يس من الخطيب وغيره ١٢ **٧ قوله** والانعام خلقها هذا من جملة ادلة توحيده وتعداد نعمه وذلك ان الله تعالى لما ذكر خلق السموات والارض اتبعه بذكر خلق الانسان ثم بذكر ما يحتاج اليه في ضروراته من اكل ولبس فذكر الانعام التي يكون منها ذلك ١٢ صاوي **٨ قوله** فيها دفء والدفء نقيض حدة البرد اي بمعنى السخونة والحرارة ثم سمي به كل ما يدفأ به اي يسخن به من لباس معمول من صوف الغنم او وبر الابل او شعر المعز ومعناه بالفارسية درايشان پوست است گرم كننده يعني جامها از پشم وموى كه از سرما باز دارد ١٢ روح **٩ قوله** من الاكسية بيان لما وقوله من اشعارها بيان للاكسية والاردية ١٢ جمل **١٠ قوله** تردونها من مراعيها آخر النهار الى مراحها بضم الميم اي موضع راحتها ومبيتها ١٢ ك **١١ قوله** الا بشق الانفس الشق بالكسر والفتح الكلفة والمشقة وفي الجمل الشق نصف الشيء والمعنى لم يكونوا بالغيه الا بنقصان قوة الانفس وذهاب نصفها والشق ايضا المشقة ١٢ **١٢ قوله** مفعول له فهو معطوف على محل لتركبوها وانما لم يرد المعطوفين على سنن واحد لان الركوب فعل المخاطبين والزينة فعل الخالق واستدل بالآية ابو حنيفة ومالك على حرمة اكل لحوم الخيل لانه علل خلقها بالركوب والزينة ولم يذكر الاكل كما ذكر في الانعام مع انه من اعظم المنافع وخالفهما الشافعي واحمد وابو يوسف ومحمد فقالوا باباحته فاجاب المعمم من تمسك المحرم بالآية بقوله والتعليل بهما اي بالركوب والزينة الخ ١٢ كمالين **١٣ قوله** كالاكل في الخيل الخ وقد احتج به ابو حنيفة رح على حرمة اكل لحم الخيل لانه علل خلقها للركوب والزينة ولم يذكر الاكل بعد ما ذكره في الانعام ومنفعة الاكل اقوى والآية سيقت لبيان النعمة ولا يليق بالحكيم ان يذكر في موضع المنة ادنى النعمتين ويترك اعلاهما كذا في المدارك والتفصيل في كتاب الذبائح من الكتب الفقهية ١٢ **١٤ قوله** بحديث الصحيحين انه صلى الله عليه وسلم رخص في لحوم الخيل وفي مسلم عن جابر نحرنا فرسا على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فاكلناه ونحن بالمدينة ولكن يعارضه ما لابي داود عن خالد بن الوليد انه صلعم نهى عن اكل لحوم الخيل ١٢ كمالين **١٥ قوله** ويخلق ما لا تعلمون من انواع المخلوقات وفي التاويلات النجمية ويخلق فيكم بعد رجوعكم بالجذبة الى مستقركم ما لا تعلمون قبل الرجوع اليه وهو قبول فيض نور الله تعالى بلا واسطة انتهى ١٢ **١٦ قوله** وعلى الله قصد السبيل معناه بالفارسية وبرخداست بيان راه ميانه وقول الشارح المستقيم اخذه من قصد ١٢ **١٧ قوله** اي بيان الطريق المستقيم تفضلا والدعاء اليه بالحجج والمراد بالسبيل الجنس والمعنى على حذف المضاف والقصد مصدر بمعنى الفاعل يقال سبيل قصد وقاصد اي مستقيم كانه يقصد الوجه الذي يؤمه السالك لا يعدل عنه ١٢ ك **١٨ قوله** حائد عنها اي مائل ومنحرف عن الاستقامة ١٢ **١٩ قوله** لهداكم الخ يريد ان المراد بالهداية ههنا هو الهداية المستلزمة للاهتداء لا بمعنى ارادة الطريق ١٢ ك **٢٠ قوله** لكم منه شراب آه يصح ان يكون مبتدأ وخبرا استئنافا او صفة لماء ويصح ان يكون قوله لكم صفة لماء اي كائنا لكم وقوله منه شراب مبتدأ وخبر ويصح ان يكون ظرفا لغوا متعلقا بانزل ١٢ جمل **٢١ قوله** لاية ذكر لفظ الآية في هذه السورة سبع مرات خمس بالافراد وثنتان بالجمع والحكمة في ذلك ان ما جاء بلفظ الافراد فاعتبار المدلول الذي هو وحدانية الحق وما جاء بلفظ الجمع فاعتبار الدليل فان كل شيء آية تدل على انه الواحد ١٢ صاوي **٢٢ قوله** وسخر لكم الليل والنهار لما ذكر النعم الكائنة في العالم السفلي عقبه بذكر النعم الكائنة في العالم العلوي وكل ذلك لنفع العالم وتمام نظامه ١٢ صاوي **٢٣ قوله** عطفا على ما قبله وهو الليل والنهار ١٢ **٢٤ قوله** بالنصب حال اي حال من الكل والعامل ما في سخر من معنى نفع اي نفعكم بها حال كونها مسخرات الله ١٢ **٢٥ قوله** لقوم يعقلون عبر هنا بالعقل اشارة الى ان العالم العلوي مغيب عن الابصار فيحتاج المتامل فيه لمزيد العقل بخلاف العالم السفلي فهو مشاهد فيكفي فيه ادنى تامل وتعقل والاسلم ان يقال ان التغاير في هذا وما قبله وما بعده تفنن في التعبير دفعا للثقل واشارة الى ان من اتصف بواحد منها فقد اتصف بجميعها ١٢ صاوي **٢٦ قوله** سخر لكم يشير الى انه عطف على الليل اي وسخر لكم ما خلق لكم فيها من حيوان ونبات ١٢ ك **٢٧ قوله** لقوم يذكرون آه اي ان اختلاف طبائعه واشكاله مع اتحاد مواده انما هو بصنع حكيم عليم قادر مختار منزه عن كونه جسما وجسمانيا وهو الله تعالى آه وافراد آية هنا ليطابق ما ذرء وان كثر ما صدقه وكذا في الاولى لان الاستدلال بانبات الماء واحد وجمع آيات في الثانية دون الاولى والثالثة لان الاستدلال فيها بمتعدد وجعل العقل فيها والفكر في الاولى لان العلويات اظهر دلالة على القدرة الباهرة وابين شهادة للكبرياء والعظمة ١٢ ج **٢٨ قوله** والغوص الغوص نزول تحت الماء كذا في المختار ١٢ **٢٩ قوله** لحما طريا من الطراوة ومعناه بالفارسية تازه والمراد السمك والتعبير عنه باللحم مع كونه حيوانا للتلويح بانحصار الانتفاع به في الاكل وللايذان بعدم احتياجه للذبح كسائر الحيوانات غير الجراد كما هو اللائح اه روح ووصفه بالطراوة لانه يسرع اليه الفساد فينبغي المبادرة الى اكله ١٢ جمل **٣٠ قوله** هي اللؤلؤ وغيره من الجواهر للرجال واوله الزمخشري بان المعنى تلبسها نساؤكم فاسند اليهم لانهن من جملتهم ولانهن تتزين بها لاجلهم فكانها من زينتهم ولباسهم والمرجان المشهور انه جوهر احمر ونقل عن ابن مسعود وفسره الواحدي بعظام اللؤلؤ وابو الهيثم بصغاره كذا نقله فترى سفينتين احدهما يقبل والآخر يدبر بريح واحدة كذا نقل عن قتادة الخفاجي عن تهذيب الاسماء ١٢ كمالين **٣١ قوله** والمرجان هو صغار اللؤلؤ كما في القاموس وقال الطرطوشي هو عروق حمر تطلع من البحر كاصابع الكف قال وهكذا شاهدناه بمغارب الارض كثيرا جدا وقيل هو الحجر الاحمر وقيل هو عظام اللؤلؤ ١٢ **٣٢ قوله** مواخر فيه اي جواري فيه آه بيضاوي فاصل المخر الجري فقول الشارح اي تشقه اي بسبب الجري من الجمل ١٢ **له** كانه يذهب القوة لما بيناه من الجسد ١٢ ابو السعود

واحدة ولتبتغوا عطف على لتاكلوا تطلبوا من فضله تعالى بالتجارة ولعلكم تشكرون ○ الله
على ذلك والقى في الارض رواسي جبالا ثوابت ل ان لا تميد تتحرك بكم وجعل فيها
انهرا كالنيل وسبلا طرقا لعلكم تهتدون ○ الى مقاصدكم وعلمت تستدلون بها على
الطرق كالجبال بالنهار وبالنجم بمعنى النجوم هم يهتدون ○ الى الطرق والقبلة بالليل افمن
المراد بالنجم الجنس ١٢
يخلق وهو الله كمن لا يخلق وهو الاصنام حيث تشركونها معه في العبادة لا افلا تذكرون ○
هذا فتؤمنون وان تعدوا نعمة الله لا تحصوها تضبطوها فضلا ان تطيقوا شكرها ان
الله لغفور رحيم ○ حيث ينعم عليكم مع تقصيركم وعصيانكم والله يعلم ما تسرون وما تعلنون ○
والذين تدعون بالتاء والياء تعبدون من دون الله وهو الاصنام لا يخلقون شيئا وهم
الفوقية للاكثر ١٢ ك التحتية لعاصم ١٢ ك
يخلقون ○ يصورون من الحجارة وغيرها اموات لا روح فيهم خبر ثان غير احياء تاكيد و
ما يشعرون اي الاصنام ايان وقت يبعثون ○ اي الخلق فكيف يعبدون اذ لا يكون الها ع ٢ ١٢ ٨
الا الخالق الحي العالم بالغيب الهكم المستحق للعبادة منكم اله واحد لا نظير له في ذاته ولا في
صفاته وهو الله تعالى فالذين لا يؤمنون بالاخرة قلوبهم منكرة جاحدة للوحدانية وهم
مستكبرون ○ متكبرون عن الايمان بها لا جرم حقا ان الله يعلم ما يسرون وما يعلنون فيجازيهم
بذلك انه لا يحب المستكبرين ○ بمعنى انه يعاقبهم ونزل في النضر بن الحارث واذا قيل لهم ما
استفهامية ذا موصولة انزل ربكم على محمد قالوا هو اساطير اكاذيب الاولين ○ اضلالا للناس
ليحملوا في عاقبة الامر اوزارهم ذنوبهم كاملة لم يكفر منها شيء يوم القيمة و من بعض اوزار الذين
اى الاثام العاقبة ١٢
يضلونهم بغير علم لانهم دعوهم الى الضلال فاتبعوهم فاشتركوا في الاثم الا ساء بئس ما
يزرون ○ يحملونه حملهم هذا قد مكر الذين من قبلهم وهو نمرود بنى صرحا طويلا ع ٣ ١٣ ٩
اے بئس شيئا يزرونه ١٢ ابن كنعان ١٢
ليصعد منه الى السماء ليقاتل اهلها فاتى الله قصد بنيانهم من القواعد الاساس فارسل
عليه الريح والزلزلة فهدمتها فخر عليهم السقف من فوقهم اي وهم تحته واتاهم العذاب
من حيث لا يشعرون ○ من جهة لا تخطر ببالهم وقيل هذا تمثيل لافساد ما ابرموه من
المكر بالرسل ثم يوم القيمة يخزيهم يذلهم ويقول لهم الله على لسان الملائكة توبيخا
اين شركاءي بزعمكم الذين كنتم تشاقون تخالفون المؤمنين فيهم في شانهم
اے تنازعونهم في شانهم ١٢ ص

١ه قوله عطف على لتاكلوا اے وما بينهما اعتراض آورده اند كه حق سبحانه تعالے ازروے ظاہر در زمين دريا ها آفريد چون قلزم وعمان ومحيط وجزائر وبراے عبور كشتيها مقرر فرموده وازروے باطن درنفس آدمى دريا ها پديد كرده چون درياهاے شغل وغم وحرص وغفلت وتفرقه وبراے عبور ازاں كشتيها تعيين نموده هركه دركشتى توكل نشيند ازدرياے شغل بساحل فراغت رسد وهركه دركشتى رضا درآيد از بحر غم بساحل فرح رسد وهركه دركشتى قناعت جاے كند از درياے حرص بساحل زهد آيد وهركه دركشتى ذكر نشيند ازدرياے غفلت بساحل آگاهى رسد وهركه بكشتى توحيد درآيد از درياے تفرقه بساحل جمعيت رسد وبحقيقت تفرقه در بقاست وجمعيت در فنا ١٢ كشف الاسرار ١ه قوله عطف على لتاكلوا اے سخر البحر لتاكلوا منه اللحم ولتبتغوا وقيل هو عطف على محذوف والمعنى ترى الفلك مواخر لتعبروا ولتبتغوا ١٢ ك ٢ه قوله رواسى صفة لموصوف محذوف اے جبالا رواسى ومعنے رواسى ثوابت كما اشار لذلك الشارح ١٢ جمل ٣ه قوله ان تميد بكم يعنى لئلا تميد بكم على قول الكوفيين وكراهة ان تميد بكم على قول البصريين ١٢ الكبير ٤ه قوله انهارا آه يصح ان يكون معطوفا على رواسى ويكون العامل فيه القى بمعنى خلق وتقدير الشارح جعل ليس بضرورى لكن عذره في ذلك انه لما كان المتبادر من الالقاء الطرح وهو غير مناسب تقديره قدر جعل ١٢ جمل ٥ه قوله وبالنجم هم يهتدون آه المراد بالنجم الجنس او هو الثريا والفرقدان وبنات النعش والجدى فان قلت وبالنجم هم يهتدون مخرج عن سنن الخطاب مقدم فيه النجم مقحم فيه هم كانه قيل وبالنجم خصوصا هؤلاء خصوصا يهتدون فمن المراد بهم قلت كانه اراد قريشا فلهم اهتداء بالنجوم في مسايرهم ولهم بذلك علم لم يكن مثله لغيرهم وكان الشكر اوجب عليهم والاعتبار الزم لهم فخصصوا ١٢ مدارك ٦ه قوله لا اشارة به الى ان الاستفهام للانكار ١٢ جمل ٧ه قوله فتؤمنون الظاهر فتؤمنوا باسقاط النون لان الفعل في جواب الاستفهام ١٢ كمالين ٨ه قوله لا روح فيهم لا بمعنى عدم الحيوة الطارى عليها خبر ثان لقوله والذين تدعون فلا حاجة الى تقدير المبتدأ ١٢ ك ٩ه قوله ايان هو مركب من اے التى للاستفهام وآن بمعنى الزمان فلذلك كان بمعنى متى اى سؤالا عن الزمان ١٢ ١٠ه قوله ايان يبعثون آه اے الخلق ويجوز ان يكون الضمير عائدا الى الاصنام اے ان الاصنام لا يشعرون متى يبعثها الله تعالى وايان منصوب بما بعده لا بما قبله لانه استفهام وهو معلق ليشعرون فجملته في محل النصب على اسقاط الخافض هذا هو الظاهر وفي الآية قول آخر وهو ان ايان ظرف لقوله الهكم اله واحد يعنى ان الاله يوم القيمة واحد الا ان هذا القول مخرج لايان عن موضوعها وهو اما الشرط واما الاستفهام الى محض الظرفية بمعنى وقت مضاف للجملة بعده ١٢ ج ١١ه قوله اى الخلق فالضمير في يشعرون للاصنام وفي يبعثون للخلق وقيل الضميران للاصنام اے لا يعلمون وقت بعثهم اے اعادتهم فانهم يعادون كما قال الله تعالے انكم وما تعبدون من دون الله حصب جهنم ١٢ ك ١٢ه قوله الهكم اله واحد هذا نتيجة ما قبله اے فحيث ثبت انه الخالق لتلك الاشياء المتقدم ذكرها فقد تقرر انه المعبود المتصف بالوحدة في الذات والصفات والافعال فلا شريك له فيها ١٢ صاوى ١٣ه قوله ماذا انزل ربكم آه ماذا منصوب بانزل اے اے شيء انزل ربكم او مرفوع بالابتداء اى اى شيء انزله ربكم واساطير خبر مبتدأ محذوف قيل هو قول المقتسمين الذين اقتسموا مداخل مكة ينفرون عن رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا سألهم وفود الحاج عما انزل على رسول الله قالوا اساطير الاولين اے احاديث الاولين واباطيلهم واذا راؤا (اى وفود الحاج) اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم يخبرونهم بصدقه وانه نبي فهم الذين قالوا خيرا ١٢ مدارك ١٤ه قوله اساطير اكاذيب الاولين واباطيلها واحدها اسطورة في القريبين هو ما سطره الاولون من الاكاذيب وفي النهاية سطر على فلان اذا زخرف له الاقاويل ١٢ ك ١٥ه قوله كاملة انما قال كاملة لان البلايا التى اصابتهم في الدنيا واعمال البر التى عملوها في الدنيا لا تكفر عنهم شيئا يوم القيمة بل يعاقبون بكل اوزارهم قال الامام الرازي وهذا يدل على انه تعالے قد يسقط بعض العقاب عن المؤمنين اذ لو كان هذا المعنى حاصلا في حق الكل لم يكن لتخصيص هؤلاء الكفار بهذا التكميل فائدة ١٢ جمل ١٦ه قوله لم يكفر منها اے بالبلايا التى تلحقهم في الدنيا كما تكفر من المؤمن بل تكون عقوبة لاعمالهم ١٢ الجمل ١٧ه قوله ومن بعض اوزار الذين الخ هو وزر الاضلال لان المضل والضال شريكان في الوزر ١٢ ك ١٨ه قوله ومن اوزار الذين يضلونهم يعنى ويحصل للرؤساء الذين اضلوا غيرهم وصدوهم عن الايمان مثل اوزار الاتباع والسبب فيه ما روى عن ابي هريرة رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من دعا الى هدى كان له من الاجر مثل اجور من تبعه لا ينقص ذلك من اجورهم شيئا ومن دعى الى ضلالة كان عليه من الاثم مثل اثام من تبعه لا ينقص ذلك من اثامهم شيئا اخرجه مسلم ١٢ خطيب ١٩ه قوله بغير علم حال من المفعول او الفاعل والمعنى يضلون من لا يعلم انه ضلال او يقدمون على الاضلال جهلا منه بما يستحقونه من العذاب الشديد في مقابلته ١٢ ك ٢٠ه قوله فاشتركوا في الاثم اے العقوبة فعقوبة المتبوعين بضلالهم واضلالهم وعقوبة التابعين بالمطاوعة والتقليد ولا يعذرون بالجهل ١٢ صاوى ٢١ه قوله ليقاتل اهلها اے اهل السماء جهلا وحماقة ١٢ ك ٢٢ه قوله قصد يعنى ان الاتيان مجاز عن القصد ١٢ ك ٢٣ه قوله الاساس يعنى العمد والاساطين التى بنوا عليها اے هدمت الريح البنيان ١٢ ك ٢٤ه قوله من فوقهم يعنى نمرود وقومه فهلكوا وفي القصة انه لما سقط الصرح تبلبلت السنة الناس من الفزع يومئذ فتكلموا بثلثة وسبعين لسانا فلذلك سميت بابل وكان لسانهم قبل ذلك بالسريانية وهذا تفسير الجمهور ١٢ ك ٢٥ه قوله وقيل هذا تمثيل آه يعنى انهم سووا منصوبات اے حيلا ليمكروا فيها الرسل فجعل الله هلاكهم من تلك المنصوبات كحال قوم بنوا بنيانا وعمدوه بالاساطين فاتى البنيان من الاساطين بان ضعضعت اے هدمت فسقط عليهم السقف فهلكوا ١٢ كمالين از شاه سلام الله دهلوى ٢٦ه قوله ما ابرموه ابرام استوار كردن ١٢ صراح ٢٧ه قوله على لسان الملائكة مرور منه على القول بان الله لا يكلم الكفار وقيل ان الله يكلمهم وقوله تعالے ولا يكلمهم الله يوم القيامة اے كلام رحمة وتعظيم ١٢ صاوى ٢٨ه قوله اين شركاءى الخ اے ما لهم لا يحضرون معكم ليدفعوا عنكم ما نزل بكم من العذاب قوله تشاقون بفتح النون وكسرها قراءتان سبعيتان وقرئ شذوذا بكسر النون مع التشديد والاصل تشاقونني فادغم ١٢ صاوى عه قوله الا ساء ما يزرون الخ ساء فعل ماض لانشاء الذم وما تمييز بمعنى شيئا او فاعل ساء ويزرون صفة لما والعائد محذوف او ما اسم موصول وقوله يزرون صلة الموصول والعائد محذوف اے يزرونه والمخصوص بالذم محذوف كما اشار له الشارح ١٢ جمل عه قوله بنى صرحا طويلا الخ عبارة الخازن وكان من مكره انه بنى صرحا ببابل ليصعد الى السماء ويقاتل اهلها في زعمه قال ابن عباس ووهب كان طول الصرح في السماء خمسة آلاف ذراع وقال كعب ومقاتل كان طوله فرسخين فهبت ريح فقصفته والقت رأسه في البحر وخر عليهم الباقي فاهلكهم وهم تحته ولما سقط تبلبلت السن الناس بالفزع فتكلموا يومئذ بثلاث وسبعين لسانا فلذلك سميت بابل وكان لسان الناس قبل ذلك السريانية قلت هكذا ذكره البغوي وفيه نظر لان صالحا عليه السلام كان قبلهم وكان يتكلم بالعربية وكان اهل اليمن عربا منهم جرهم الذين نشأ اسمعيل بينهم وتعلم منهم العربية وكان قبائل من العرب قديمة قبل ابراهيم كل هؤلاء عرب ويدل على صحة هذا قوله ولا تبرجن تبرج الجاهلية الاولى والله اعلم ١٢ جمل ××

قال ای یقول الذين اوتوا العلم من الانبياء والمؤمنين ان الخزي اليوم والسوء على
الكفرين ○ يقولونه شماتة بهم الذين تتوفهم بالتاء والياء الملٰئكة ظالمي انفسهم ص بالكفر
فالقوا السلم انقادوا واستسلموا عند الموت قائلين ما كنا نعمل من سوء ط شرك فتقول
الملائكة بلى ان الله عليم بما كنتم تعملون ○ فيجازيكم به ويقال لهم فادخلوا ابواب جهنم
خلدين فيها ط فلبئس مثوى ماوى المتكبرين ○ وقيل للذين اتقوا الشرك ماذا انزل
ربكم ط قالوا خيرا ط للذين احسنوا بالايمان في هذه الدنيا حسنة ط حياة طيبة ولدار
الاخرة اى الجنة خير ط من الدنيا وما فيها قال تعالى فيها ولنعم دار المتقين ○ لا هي جنت عدن
اقامة مبتدا خبره يدخلونها تجري من تحتها الانهر لهم فيها ما يشاءون ط كذلك الجزاء يجزي
الله المتقين ○ لا الذين نعت تتوفهم الملٰئكة طيبين لا طاهرين من الكفر يقولون لهم عند
الموت سلم عليكم ويقال لهم في الاخرة ادخلوا الجنة بما كنتم تعملون ○ هل ما ينظرون
ينتظر الكفار الا ان تاتيهم بالتاء والياء الملٰئكة لقبض ارواحهم او ياتي امر ربك ط العذاب
او القيامة المشتملة عليه كذلك كما فعل هؤلاء فعل الذين من قبلهم ط من الامم كذبوا
رسلهم فاهلكوا وما ظلمهم الله باهلاكهم بغير ذنب ولكن كانوا انفسهم يظلمون ○
بالكفر فاصابهم سيات ما عملوا ج اى جزاؤها وحاق نزل بهم ما كانوا به
يستهزءون ○ ع اى العذاب وقال الذين اشركوا من اهل مكة لو شاء الله ما عبدنا ٤ ع ٩ ١٠
من دونه من شيء نحن ولا اباؤنا ولا حرمنا من دونه من شيء ط من البحائر والسوائب
فاشراكنا وتحريمنا بمشيته فهو راض به قال تعالى كذلك فعل الذين من قبلهم ج اى
كذبوا رسلهم فيما جاءوا به فهل فما على الرسل الا البلغ المبين ○ الابلاغ المبين و
ليس عليهم هداية ولقد بعثنا في كل امة رسولا كما بعثناك في هؤلاء ان اى بان
اعبدوا الله وحدوه واجتنبوا الطاغوت ج الاوثان ان تعبدوها فمنهم من هدى
الله فامن ومنهم من حقت وجبت عليه الضللة ط في علم الله فلم يؤمن فسيروا يا
كفار مكة في الارض فانظروا كيف كان عاقبة المكذبين ○ رسلهم
من الهلاك ان تحرص يا محمد على هدىهم وقد اضلهم الله لا تقدر على ذلك

١ه قوله قال ای یقول عبر عن المستقبل بالماضی لتحقق وقوعه ١٢ ک ٢ه قوله یقولون شماتة ای اظهار الشماتة لا ارادة الاخبار والاعلام لظهور الامر علیهم ١٢ ک ٣ه قوله شماتة اے فرحا والشماتة الفرح ببلاء العیب العدو وفی القاموس الشماتة فرح ببلیة العدو ١٢ ٤ه قوله الذین تتوفاهم الملٰئکة آه یجوز ان یکون الموصول مجرور المحل نعتا لما قبله او بدلا منه او بیانا له وان یکون منصوبا علی الذم مرفوعا علیه او مرفوعا بالابتداء والخبر قوله فالقوا السلم الفاء مزیدة فی الخبر قاله ابن عطیة وهذا لا یجئ الا علی رأے الاخفش فی اجازته زیادة الفاء فی الخبر مطلقا ولا یتوهم ان هذه الفاء هی التی تدخل مع الموصول المتضمن معنی الشرط لانه لو صرح بهذا الفعل مع اداة الشرط لم یجز دخول الفاء علیه فما ضمن معناه اولی بالمنع کذا قاله الشیخ وهو الظاهر اه سمین ١٢ ج ٥ه قوله بالتاء الفوقیة للاکثر والیاء لحمزة فان الجمع المذکر یجوز فیه التذکیر والتانیث ١٢ ک ٦ه قوله عند الموت بخلاف ما کانوا علیه فی الحیوٰة من الشقاق ١٢ ک ٧ه قوله فتقول الملٰئکة فی جوابهم ردا علیهم ١٢ ک ٨ه قوله بما کنتم تعملون الشرک فیجازیکم وهذا ایضا من الشماتة ویقال لهم اے علی لسان الملائکة ١٢ ک ٩ه قوله قالوا خیرا آه فی السمین قوله خیرا العامة علی نصبه اے انزل خیرا قال الزمخشری فان قلت لم رفع الاول ونصب هذا قلت فرقا بین جواب المقر وجواب الجاحد یعنی ان هؤلاء لما سئلوا لم یتلعثموا واطبقوا الجواب علی السوال بینا مکشوفا مفعولا للانزال فقالوا خیرا واولئک عدلوا بالجواب عن السوال فقالوا هو اساطیر الاولین ولیس هو من الانزال فی شیٔ وقرأ زید ابن علی خیر بالرفع اے المنزل خیر وهی مؤیدة لجعل ذا موصولة وهو الاحسن لمطابقة الجواب لسواله وان کان العکس جائزا ١٢ ج ١٠ه قوله للذین احسنوا الآیة هذه الجملة یجوز فیها اوجه احدها ان تکون منقطعة عما قبلها استیناف اخبار بذلک الثانی انها بدل من خیرا الثالث ان هذه الجملة تفسیر لقوله خیرا وذلک ان الخیر هو الوحی الذی انزل الله تعالیٰ فیه من احسن فی الدنیا بالطاعة فله حسنة فی الدنیا وحسنة فی الآخرة ١٢ ج ١١ه قوله حیاة طیبة وهی عصمة الدماء والاموال واستحقاق المدح والثناء والظفر علی الاعداء وفتح ابواب المکاشفات والمجاهدات والالطاف کقوله تعالیٰ والذین اهتدوا زادهم هدی هذا کله من التفسیر الکبیر وغیره وفی التاویلات النجمیة یشیر الے ان من احسن اعماله بالصالحات واخلاقه بالحمیدات واحواله بالانقلاب عن الخلق فله حسنة من الله وهو ان ینزله منازل الواصلین الکاملین فی الدنیا ١٢ ١٢ه قوله هی آه بیان للمخصوص بالمدح فهو من جملة الاولی ولیس مبتدأ وما بعده خبرا کما یعلم من کلام الشارح وفی السمین قوله جنات عدن یجوز ان یکون هو المخصوص بالمدح فیجئ فیها ثلاثة اوجه رفعها بالابتداء والجملة المتقدمة خبرها او رفعها خبر المبتدأ مضمر او رفعها بالابتداء والخبر محذوف وهو اضعفها ویجوز ان یکون جنات عدن خبر مبتدأ لا علی ما تقدم بل یکون المخصوص محذوفا تقدیره ولنعم دارهم هی جنات ویجوز ان یکون جنات عدن مبتدأ والخبر الجملة من قوله یدخلونها ویجوز ان یکون الخبر مضمرا تقدیره لهم جنت عدن ودل علی ذلک قوله للذین احسنوا فی هذه الدنیا حسنة ١٢ ج ١٣ه قوله جنات عدن خبر مبتدا المحذوف والثانی ان یکون مبتدأ خبره محذوف اے لهم جنات والثالث ان یکون هو المخصوص بالمدح کما فی ابی السعود وفی الکبیر قال الزجاج جنات عدن مرفوعة باضمار هی جنات عدن او جنات عدن مرفوع بالابتداء ویدخلونها خبره او نعم دار المتقین خبره والتقدیر جنات عدن نعم دار المتقین ملخصا ونقل صاحب الجمل بعد قوله من السمین ایضا ثلثة اوجه لکن المختار عنده هو الاول کما یدل علیه عبارته ١٢ ١٤ه قوله طیبین حال من ضمیر توفاهم وحینئذ تبشرهم الملائکة عند قبض ارواحهم بالرضوان والجنة والکرامة فیحصل لهم عند ذلک السرور والفرح فیسهل علیهم قبض ارواحهم ویطیب لهم الموت علی هذه الحالة فلو خیر المومن بین الرجوع الے الدنیا ویعطی جمیع ما یشتهی فیها وبین الموت لاختار الموت ولا یرجع الے الدنیا لشهودة حقارة الدنیا بالنسبة لما رآه مهیا له ١٢ صادی ١٥ه قوله عند الموت لما ورد اذا اشرف العبد المومن علی الموت جاء ملک فقال السلام علیک یا ولی الله الله یقرأ علیک السلام ویبشرک بالجنة ١٢ صادی ١٦ه قوله سلام علیکم قال القرطبی رحمه الله اذا استدعیت نفس المومن جاءه ملک الموت فقال السلام علیک یا ولی الله تعالیٰ الله یقرأ علیک السلام ویبشرک بالجنة ١٢ ابو السعود ١٧ه قوله ویقال لهم الخ فانه لیس وقت الدخول ویجوز ان یوم بالدخول حین التوفی علی ان القبر روضة من ریاض الجنة ١٢ ک ١٨ه قوله بما کنتم تعملون الباء للمقابلة لا للسببیة فلا ینافیه قوله لم لن یدخل احدکم الجنة الا بفضل الله ورحمته ١٢ ک ١٩ه قوله هل ینظرون الخ الاستفهام انکاری بمعنی النفی ولذا فسره بما النافیة والمعنی لا ینتظر الکفار الا احد امرین اما نزول الموت بهم او حلول العذاب او مانعة خلو تجوز الجمع ١٢ صادی ٢٠ه قوله اے جزاؤها علی حذف المضاف او تسمیة جزاء الشیٔ باسمه ١٢ ک ٢٠ه قوله اے جزاؤها اے جزاء سیات علی حذف المضاف من البیضاوی ١٢ ٢١ه قوله فاشراکنا لبعض الاشیاء بمشیته تعالیٰ فهو راض به فلم تنکرون ذلک ١٢ ک ٢٢ه قوله واجتنبوا الطاغوت ای اجتنبوا عبادتها فالکلام علی حذف المضاف کما اشار به الشارح ١٢ جمل ٢٣ه قوله ان تعبدوها بدل من الطاغوت بدل اشتمال ١٢ ک ٢٤ه قوله یا کفار مکة لان الکلام معهم ١٢ ک ٢٥ه قوله رسلهم بالنصب مفعول للمکذبین من الهلاک بیان للعاقبة ١٢ کمالین ٢٦ه قوله ان تحرص علی هداهم الخ فی المصباح حرص علیه حرصا من باب ضرب اذا اجتهد والاسم الحرص بالکسر وحرص علی الدنیا من باب ضرب ایضا وحرص حرصا من باب تعب لغة اذا رغب رغبة مذمومة وفی السمین قرأ العامة ان تحرص بکسر الراء مضارع حرص بفتحها وهی اللغة العالیة لغة الحجاز وقرأ الحسن تحرص بفتح الراء مضارع حرص بکسرها وهی لغة لبعضهم ١٢ جمل ٢٧ه قوله لا تقدر علی ذلک الخ هذا هو جواب الشرط وقوله فان الله الخ تعلیل للجواب ١٢ صادی ١ه قوله بالتاء والیاء اے فهما قراءتان سبعیتان لکنه مع الیاء یقرأ بالامالة والملائکة فاعل والمراد بهم عزرائیل واعوانه وانما انث الفعل علی قراءة التاء لان لفظ الجمع مونث ١٢ صادی ٢ه قوله فادخلوا الخ اے لیدخل کل صنف اے الطبقة التی هو موعود بها فابواب جهنم طباقها وانما قیل لهم ذلک لانه اعظم فی الخزی والغم وفیه دلیل علی ان الکفار بعضهم اشد عذابا من بعض وقوله المتکبرین اے عن الایمان ١٢ جمل ٣ه قوله خیر من الدنیا وما فیها اے ولو حصل له فی الدنیا غایة الرفعة والعز واسم التفضیل علی بابه ان اعطی العبد النعیم فی الجنة ولیس علی بابه ان لم یکن من اهل الجنة اذ لا خیر فی لذة بعدها النار بل کل من عظم نعمه فی الدنیا ولم یکن مرضیا علیه فنعمه زیادة فی عذابه ١٢ صادی ※

فان الله لا يهدي بالبناء للمفعول والفاعل من يضل من يريد اضلاله وما لهم من نصرين ۝ مانعين من عذاب الله واقسموا بالله جهد ايمانهم اي غاية اجتهادهم فيها لا يبعث الله من يموت قال تعالى بلى يبعثهم وعدا عليه حقا مصدران مؤكدان منصوبان بفعلهما المقدر اي وعد ذلك وعدا وحقه حقا ولكن اكثر الناس اي اهل مكة لا يعلمون ۝ ذلك ليبين متعلق بيبعثهم المقدر لهم الذي يختلفون مع المؤمنين فيه من امر الدين بتعذيبهم واثابة المؤمنين وليعلم الذين كفروا انهم كانوا كذبين ۝ في انكار البعث انما قولنا لشيء اذا اردنه اي اردنا ايجاده وقولنا مبتدأ خبره ان نقول له كن فيكون ۝ اي فهو يكون وفي قراءة بالنصب عطفا على نقول والآية لتقرير القدرة على البعث والذين هاجروا في الله لاقامة دينه من بعد ما ظلموا بالاذى من اهل مكة وهم النبي صلى الله عليه وسلم واصحابه لنبوئنهم ننزلنهم في الدنيا دارا حسنة هي المدينة ولاجر الآخرة اي الجنة اكبر اعظم لو كانوا يعلمون ۝ اي الكفار او المتخلفون عن الهجرة ما للمهاجرين من الكرامة لوافقوهم هم الذين صبروا على اذى المشركين والهجرة لاظهار الدين وعلى ربهم يتوكلون ۝ فيرزقهم من حيث لا يحتسبون وما ارسلنا من قبلك الا رجالا نوحي اليهم لا ملائكة فسئلوا اهل الذكر العلماء بالتوراة والانجيل ان كنتم لا تعلمون ۝ ذلك فانهم يعلمونه وانتم الى تصديقهم اقرب من تصديق المؤمنين بمحمد صلى الله عليه وسلم بالبينت متعلق بمحذوف اي ارسلناهم بالحجج الواضحة والزبر الكتب وانزلنا اليك الذكر القرآن لتبين للناس ما نزل اليهم فيه من الحلال والحرام ولعلهم يتفكرون ۝ في ذلك فيعتبرون افامن الذين مكروا المكرات السيات بالنبي في دار الندوة من تقييده او قتله او اخراجه كما ذكر في الانفال ان يخسف الله بهم الارض كقارون او يأتيهم العذاب من حيث لا يشعرون ۝ اي من جهة لا تخطر ببالهم وقد اهلكوا ببدر ولم يكونوا يقدروا ذلك او يأخذهم في تقلبهم في اسفارهم للتجارة فما هم بمعجزين ۝ بفائتين العذاب او يأخذهم على تخوف تنقص شيئا فشيئا حتى يهلك الجميع حال من الفاعل او المفعول فان ربكم لرءوف رحيم ۝ حيث لم يعاجلهم بالعقوبة اولم يروا الى ما

١ه قوله فان الله لا يهدي بالبناء للمفعول لما عدا الكوفيين والوجه ان من يضل مبتدأ خبره لا يهدي والجملة خبران والمعنى ان من يضلله الله لا يهدي والفاعل للكوفيين على انه لازم بمعنى لا يهتدي كذا نقل عن الفراء فيتوافق القراءتان في المعنى ولو ترك على ظاهره من التعدية كان الاول ابلغ كما لا يخفى ١٢ ك ٢ه قوله واقسموا بالله آه عطف على وقال الذين اشركوا ايذانا بانهم كما انكروا التوحيد انكروا البعث مقسمين عليه زيادة في البت على فساده ولقد رد الله عليهم ابلغ رد فقال بلى وعدا عليه الخ ١٢ ابو السعود ٣ه قوله جهد ايمانهم اي لانهم كانوا يحلفون بآبائهم وآلهتهم فاذا كان الامر عظيما حلفوا بالله ١٢ صاوي ٤ه قوله غاية اجتهادهم اي فالمراد بالجهد بالفتح الطاقة فقوله الجهد بالفتح المشقة وبالضم الطاقة فهو بحسب الغالب ١٢ صاوي ٥ه قوله مصدران مؤكدان اي للجملة المقدرة بعد بلى وقوله اي وعد ذلك الخ كان عليه ان يقول اي وعد ذلك وعدا وحقه حقا وقدره متعديا وكان الاولى تقديره لازما بان يقول اي وعد ذلك وعدا وحق حقا اي ثبت ثبوتا لان حق بمعنى ثبت ووجب لازم لا ينصب المفعول ١٢ جمل ٦ه قوله لا يعلمون ذلك اي انهم يبعثون اما لعدم علمهم بانه من مواجب الحكمة التي جرت عادته تعالى بمراعاتها واما لقصور نظرهم بالمألوف فيتوهمون امتناع البعث ١٢ جمل ٧ه قوله ليبين لهم اي لمن يموت وهو عام للمؤمنين والكافرين ١٢ ك ٨ه قوله لشيء الخ تسميته شيئا باعتبار ما يؤول اليه والا فالمعدوم لا يسمى شيئا ١٢ صاوي ٩ه قوله فهو يكون يشير الى انه خبر مبتدأ محذوف وفي قراءة لابن عامر والكسائي بالنصب عطفا على نقول وجعله منصوبا على جواب الامر لا يصح لاتحاد المصدرين وشرطهم في جواب الامر كون مصدر الاول سببا للثاني يقتضي تغايرهما فتامل ١٢ ك ١٠ه قوله وفي قراءة بالنصب الخ اي بنصب فيكون ١٢ ١١ه قوله والآية لتقرير القدرة على البعث هي رد على من قال ان الله لا يبعث من يموت والامر كناية عن سرعة الايجاد عند تعلق الارادة بالايجاد وليس ثم كاف ولا نون والا لزم اما خطاب المعدوم حال عدمه او تحصيل الحاصل ان كان الخطاب له بعد وجوده وكلا الامرين محال ١٢ صاوي ١٢ه قوله اي الكفار او المتخلفون ويحتمل ان يكون الضمير للمهاجرين اي لو علموا ذلك علم ايمان ومشاهدة لزادوا في اجتهادهم وصبرهم ١٢ ك ١٣ه قوله ما للمهاجرين مفعول يعلمون ١٢ ١٤ه قوله لوافقوهم جواب لو ١٢ ١٥ه قوله والهجرة اي على مفارقة الوطن التي هي من اعظم البليات ١٢ ك ١٦ه قوله وعلى ربهم يتوكلون اي يثقون به ويفوضون امورهم اليه والتعبير بالمضارع لاستحضار الحال الماضية اشارة الى ان توكلهم كان اعظم توكل وذلك انهم خرجوا عن اموالهم وانفسهم في مرضاة ربهم ورضوا بالذل بدل العز وبالفقر بدل الغنى فجازاهم الله بابدال الذل عزا والفقر غنى فصاروا سادات الناس في الدنيا والآخرة ١٢ صاوي ١٧ه قوله وما ارسلنا من قبلك الا رجالا سبب نزولها ان كفار مكة قالوا ما كان الله ان يرسل رسولا من الرجال بل اللائق ان يرسل ملكا ١٢ صاوي ١٨ه قوله وانتم الى تصديقهم اقرب الخ لان كفار مكة كانوا يعتقدون ان اهل الكتاب اهل علم وقد ارسل اليهم رسلا مثل موسى وعيسى عليهما السلام من البشر وكانوا بشرا مثلهم فاذا سألوهم فلا بد ان يخبرهم ان الرسل الذين ارسلوا اليهم كانوا بشرا فاذا اخبروهم بذلك زالت هذه الشبهة ١٢ خطيب ١٩ه قوله اقرب من تصديق المؤمن لاشتراككم معهم في الكفر بينكم وبينهم رابطة فاسئلوهم عن حاله المقرر في كتبهم وعن كون الرسل السابقين بشرا من اجل وفي الآية اشارة الى وجوب المراجعة الى العلماء فيما لا يعلم ١٢ روح ١٩ه قوله اقرب من تصديق المؤمنين آه لان كفار مكة كانوا يعتقدون ان اهل الكتاب اهل علم بالكتب القديمة وقد ارسل الله اليهم رسلا منهم مثل موسى وعيسى وغيرهما من الرسل وكانوا بشرا مثلهم فاذا سألوهم فلا بد ان يجيبوا بان الرسل الذين ارسلوا اليهم كانوا بشرا فاذا اخبروهم بذلك زالت الشبهة عن قلوبهم ١٢ ج ٢٠ه قوله بالبينات آه فيه ستة اوجه احدها انه متعلق بمحذوف على انه صفة لرجالا فيتعلق بمحذوف اي رجالا متلبسين بالبينات اي مصاحبين لها الثاني انه متعلق بارسلنا وبه بدأ الزمخشري فقال يتعلق بارسلنا داخلا تحت حكم الاستثناء مع رجالا اي وما ارسلنا الا رجالا بالبينات كقولك ما ضربت الا زيدا بالسوط لان اصله ضربت زيدا بالسوط الثالث انه يتعلق بارسلنا ايضا الا انه على نية التقديم اداة الاستثناء تقديره وما ارسلنا من قبلك بالبينات والزبر الا رجالا حتى لا يكون ما بعد الا معمولين متاخرين لفظا ورتبة داخلين تحت الحصر لما قبل الا الرابع انه متعلق بيوحى كما تقول اوحى اليه بحق الخامس ان يتعلق بلا تعلمون على ان الشرط في معنى التبكيت والالزام السادس انه متعلق بمحذوف جوابا لسوال مقدر كانه قيل بم ارسلوا فقيل ارسلوا بالبينات والزبر ١٢ ج ملخصا ٢١ه قوله القرآن انما سمي القرآن ذكرا لانه مشتمل على المواعظ التي بها يتذكر العاقل وتنبيه الغافل ١٢ صاوي ٢٢ه قوله مكروا السيئات آه السيئات فيه اوجه احدها انه نعت لمصدر محذوف اي المكرات السيئات كما اشار اليه الشارح الثاني انه مفعول به على تضمين مكروا عملوا او فعلوا وعلى هذين الوجهين ان يخسف الله مفعول بامن الثالث انه منصوب بامن اي امنوا العقوبات السيئات فقوله ان يخسف الله بدل من السيئات ١٢ ج ملخصا ٢٣ه قوله المكرات اشارة الى ان السيئات نعت لمصدر محذوف وهو المكرات وفي الجمل المكرات بفتح الكاف جمع مكرة بسكونها وهي المرة من المكر ١٢ ٢٤ه قوله يقدروا بضم الياء ذلك اي الهلاك اي يعتقدوه ويظنوه واعترض هذا بان قياس العربية يقدرون باثبات النون اذ لا جازم ولم لا تجزم الافعال واحدا ويكونوا واجيب بانه بدل من يكونوا والمبدل من المجزوم مجزوم والمبدل منه في نية الطرح فكان المعنى ولم يقدروا ذلك او يقال سقطت النون تخفيفا ١٢ جمل ٢٥ه قوله او يأخذهم على تخوف آه اي على مخافة بان يهلك قوما قبلهم فيتخوفوا فيأتيهم الله به وهم متخوفون او على ان ينقص شيئا بعد شيء في انفسهم واموالهم حتى يهلكوا من تخوفته اذا تنقصته روي ان عمر رضي الله عنه قال على المنبر ما تقولون فيها فسكتوا فقام شيخ من هذيل فقال هذه لغتنا التخوف التنقص فقال هل تعرف العرب ذلك في اشعارها فقال نعم قال شاعرنا ابو كبير يصف ناقته ١٢ ٢٦ه قوله او يأخذهم على تخوف اي يهلكهم في حال خوفهم او المراد بالتخوف التنقص كما قال المفسر من تخوفته اذا تنقصته ١٢ صاوي ٢٧ه قوله تنقص قال في القاموس تخوف الشيء تنقصه ١٢ ٢٨ه قوله من الفاعل او المفعول اي الجار والمجرور ظرف مستقر وقع حالا عن احدهما ١٢ كمالين ٢٩ه قوله اولم يروا اي بابصارهم والاستفهام للتوبيخ والواو للعطف على مقدر يقتضيه المقام اي الم ينظروا ولم يروا متوجهين الى ما خلق الله وقرأ الاخوان تروا بتاء الخطاب جريا على قوله فان ربكم والباقون بالياء جريا على قوله افامن الذين مكروا وقوله الى ما خلق الله الخ ما عبارة عن اجرام وقوله من شيء بيان لما وهو وان كان مبهما والمبهم لا يصلح للبيان لكنه مفيد باعتبار صفته وهي يتفيؤ ١٢ جمل مختصرا ٣٠ه قوله والذين هاجروا الخ قوله والذين مبتدأ وقوله هاجروا اي انتقلوا من مكة اي المدينة وقوله في الله في بمعنى لام التعليل والكلام على حذف مضافين كما اشار له الشارح وقوله لاقامة اي لاظهار دينه وقوله لنبوئنهم خبر ١٢ جمل ×

خلق اللہ من شیءٍ لہ ظل کشجرٍ وجبلٍ یتفیؤا یمیل ظلالہ عن الیمین والشمائل جمع شمال ای
عن جانبیہا اول النہار واخرہ سجدًا للہ حال ای خاضعین بما یراد منہم وہم ای الظلال
داخرون ○ صاغرون نزلوا منزلۃ العقلاء وللہ یسجد ما فی السموات وما فی الارض من دابۃ
ای نسمۃ تدب علیہا ای یخضع لہ بما یراد منہ وغلب فی الاتیان بما ما لا یعقل لکثرتہ والملئکۃ
خصہم بالذکر تفضیلًا وہم لا یستکبرون ○ یتکبرون عن عبادتہ یخافون ای الملئکۃ حال
من ضمیر یستکبرون ربہم من فوقہم حال من ہم ای عالیا علیہم بالقہر ویفعلون
ع ۱۰ ما یؤمرون ○ بہ وقال اللہ لا تتخذوا الہین اثنین تاکید انما ہو الہ واحد اتی بہ
لاثبات الالہیۃ والوحدانیۃ فایای فارہبون ○ خافون دون غیری وفیہ التفات عن الغیبۃ و
لہ ما فی السموات والارض ملکا وخلقا وعبیدا ولہ الدین الطاعۃ واصبا دائما حال من الدین
والعامل فیہ معنی الظرف افغیر اللہ تتقون ○ وہو الالہ الحق ولا الہ غیرہ والاستفہام للانکار
او التوبیخ وما بکم من نعمۃ فمن اللہ ای لا یاتی بہا غیرہ وما شرطیۃ او موصولۃ ثم اذا
مسکم اصابکم الضر الفقر والمرض فالیہ تجئرون ○ ترفعون اصواتکم بالاستغاثۃ و
الدعاء ولا تدعون غیرہ ثم اذا کشف الضر عنکم اذا فریق منکم بربہم یشرکون ○
لیکفروا بما آتینہم من النعمۃ فتمتعوا باجتماعکم علی عبادۃ الاصنام امر تہدید
فسوف تعلمون ○ عاقبۃ ذلک ویجعلون ای المشرکون لما لا یعلمون انہا لا تضر و
لا تنفع وہی الاصنام نصیبا مما رزقنہم من الحرث والانعام بقولہم ہذا للہ وہذا
لشرکائنا تاللہ لتسئلن سوال توبیخ وفیہ التفات عن الغیبۃ عما کنتم تفترون ○ علی
اللہ من انہ امرکم بذلک ویجعلون للہ البنات بقولہم الملائکۃ بنات اللہ سبحنہ تنزیہا
لہ عما زعموا ولہم ما یشتہون ○ ای البنون والجملۃ فی محل رفع او نصب بیجعل المعنی
یجعلون لہ البنات التی یکرہونہا وہو منزہ عن الولد ویجعلون لہم الابناء الذین
یختارونہا فیختصون بالابناء لقولہ فاستفتہم الربک البنات ولہم البنون و
اذا بشر احدہم بالانثی تولد لہ ظل صار وجہہ مسودا متغیرا تغیر مغتم
وہو کظیم ○ ممتلیٔ غما فکیف تنسب البنات الیہ تعالی یتواری یختفی من القوم ای

---

۱ قولہ اے عن جانبیہا اول النہار الخ یعنی ان المراد بالیمین والشمائل جانبی الشیٔ استعارۃ من یمین الانسان وشمالہ او مجازا من اطلاق المقید علی المطلق لا جانبی الفلک اللذین ہما المشرق والمغرب کما قالہ الامام وقد یقال ان البلد اذا کان عرضہ اقل من المیل الکلی ففی الصیف یکون الظل فی یمین البلد وفی الشتاء فی شمالہ ولکنہ یختص بقطر مخصوص کمکۃ وبہذا اظہر وجہ افراد الیمین لانہ اقل ہہناک عن الظل الشمالی ولکن ظاہر الکلام العموم وقیل الیمین یرجع الی لفظ ما خلق والشمائل یرجع الی معناہ ۱۲ ک ۲ قولہ حال ای من الضمیر فی ظلالہ وقد یاتی الحال من المضاف الیہ کما مر مرارا ۱۲ ک ۳ قولہ وہم داخرون صاغرون آہ ہو حال من الضمیر فی ظلالہ لانہ فی معنی الجمع وہو ما خلق اللہ من کل شیٔ لہ ظل وجمع بالواو والنون لان الدخور من اوصاف العقلاء او لان فی جملۃ ذلک من یعقل فغلب والمعنی او لم یروا الی ما خلق اللہ من الاجرام التی لہا ظلال متفیئۃ عن ایمانہا وشمائلہا ای یرجع الظلال من جانب الی جانب منقادۃ للہ تعالی غیر ممتنعۃ علیہ فیما سخرلہ من التفیؤ والاجرام فی انفسہا داخرۃ ایضا صاغرۃ منقادۃ لافعال اللہ فیہ غیر ممتنعۃ ۱۲ مدارک ۴ قولہ نزلوا اے فی جمعہم بالواو والنون کالعقلاء وذلک لاتصافہا بالطاعۃ والانقیاد للہ وذلک من وصف العقلاء فجمعت بالواو والنون ۱۲ صاوی ۵ قولہ وللہ یسجد الآیۃ قال العلماء السجود علی نوعین سجود طاعۃ وعبادۃ کسجود مسلم للہ عز وجل وسجود انقیاد وخضوع کسجود الظلال فقولہ وللہ یسجد الخ یحتمل النوعین فسجود الملائکۃ والمسلمین للہ سجود عبادۃ وطاعۃ وسجود غیرہم سجود خضوع واتی بلفظۃ ما للتغلیب لان من لا یعقل اکثر ممن یعقل فی العدد والحکم للاغلب ولانہ لو اتی بمن لم یکن فیہا دلالۃ علی التغلیب بل کانت متناولۃ للعقلاء خاصۃ فاتی بلفظۃ ما لتشمل الکل وقیل اراد وللہ یسجد ما فی السموات من الملائکۃ وما فی الارض من دابۃ فسجود الملائکۃ والمسلمین للطاعۃ وسجود غیرہم لتسخیرہا لما خلقت لہ او سجود ما لا یعقل والجمادات یدل علی قدرۃ الصانع سبحانہ وتعالی فیدعو الغافلین الی السجود للہ عند التامل والتدبر ۱۲ ج ملخصا ۶ قولہ حال من ہم آہ فی ربہم اشترط النحاۃ فی مجیٔ الحال من المضاف الیہ صحۃ قیام المضاف مقام المضاف الیہ او یکون المضاف جزءہ او کجزئہ او ان یکون مما یعمل عمل الفعل ولا یستقیم ہہنا شیٔ من تلک الامور وکان جعل المص ایاہ حالا من المضاف الیہ مبنی علی مذہب ابی البقاء لان معنی الاضافۃ عاملۃ وہی الاختصاص او علی ان الرب اسم فاعل مضاف الی معمولہ وان اصلہ الراب ہذا والظاہر ما ہو المشہور ان الجار والمجرور حال من ربہم ۱۲ کمالین ۷ قولہ اثنین آہ فیہ قولان احدہما انہ تاکید لالہین والیہ اکثر الناس ولا تتخذوا علی ہذا یحتمل ان یکون متعدیا لواحد ویکون بمعنی لا تعبدوا او ان یکون متعدیا لاثنین علی اصلہ والثانی منہا محذوف اے لا تتخذوا الہین اثنین معبود وثانیہما ان اثنین مفعول اول وانما اخر والاصل لا تتخذوا اثنین الہین وفیہ بعد ۱۲ ج ۸ قولہ الہین اثنین لقائل ان یقول ان الالہین اثنین لا بد ان یکون اثنین فما الفائدۃ فی قولہ الہین اثنین وجوابہ من وجوہ الاول فیہ تقدیم وتاخیر والتقدیر لا تتخذوا اثنین الہین وثانیہا وہو الاقرب عندی ان الشیٔ اذا کان مستنکرا مستقبحا فمن اراد المبالغۃ فی التنفیر عنہ عبر عنہ بعبارات کثیرۃ لیصیر توالی تلک العبارات سببا لوقوف العقل علی ما فیہ من القبح اذا عرفت ہذا فالقول بوجود الہین قول مستقبح فی العقول ولہذا المعنی فان احدا من العقلاء لم یقل بوجود الہین متساویین فی الوجود والقدم وصفات الکمال فالمقصود من تکرار اثنین تاکید التنفیر عنہ وتوقیف العقل علی ما فیہ من القبح ۱۲ کبیر ۹ قولہ وفیہ التفات عن الغیبۃ وہی قولہ وقال اللہ الی الحضور وہو قولہ فایای لانہ ابلغ فی الرہبۃ من قولہ فایاہ فارہبون فان الترہیب فی التکلم المنتقل الیہ انید ۱۲ جمل ۱۰ قولہ عن الغیبۃ اے التکلم مبالغۃ فی الترہیب لان الترہیب فی التکلم المنتقل الیہ ازید ۱۲ ک ۱۱ قولہ ولہ ما فی السموات والارض فیہ التفات من التکلم للغیبۃ وہذا دلیل علی انہ المنفرد بالالوہیۃ والوحدانیۃ اذ غیرہ لا یخلو اما ان یکون فی السموات او الارض وکل بما فیہما مملوک للہ فلا یصح ولا یلیق اتخاذ غیرہ الہا ۱۲ صاوی ۱۲ قولہ معنی الظرف ای ثبت لہ الدین والمشہور انہ حال من المستکن فی الظرف والمؤدی واحد ۱۲ کما ۱۳ قولہ معنی الظرف ای الاستقرار المفہوم من الظرف اے الجار والمجرور اے استقر الدین وثبت لہ حال کونہ دائما ۱۲ ۱۴ قولہ وما بکم اے ما حل بکم او اتصل بکم من نعمۃ فہو من اللہ وما شرطیۃ او موصوفۃ متضمنۃ لمعنی الشرط باعتبار العلم فان الاتصال المذکور سبب للعلم بکون النعمۃ من اللہ ۱۲ کما ۱۵ قولہ تجارون من الجوار بضم الجیم مہموزا رفع الصوت فی الدعاء والاستغاثۃ ۱۲ ک ۱۶ قولہ انہا لا تضر ولا تنفع الخ یعنی ان الضمیر فی لا یعلمون للمشرکین والمفعول محذوف تتضمن العائد الی الموصول وقیل الضمیر فیہا للآلہۃ ای الاشیاء غیر موصوفۃ بالعلم وقد یجعل ما مصدریۃ والمعنی ویجعلون لعدم علمہم وجہلہم نصیبا من الرزق لآلہتہم ۱۲ ک ۱۷ قولہ ولہم ما یشتہون آہ ہذہ جملۃ مستانفۃ او فی محل النصب علی الحال من الواو فی یجعلون وقول الشارح والجملۃ فی محل رفع فیہ تساہل لان المراد بہذا الوجہ انہا مستانفۃ والمستانفۃ لا محل لہا الا ان یراد انہا فی محل رفع باعتبار جزئیہا اے ان کلا من جزئیہا فی محل رفع وقولہ او نصب بیجعل مرادہ بہ ان لہم معطوف علی للہ وما یشتہون عطف علی البنات فلا جملۃ بل الکلام من قبیل عطف المفردات فتسمیتہا جملۃ علی ہذا الوجہ تساہل وقولہ المعنی الخ یناسب الوجہ الثانی فی کلامہ ۱۲ جمل ۱۸ قولہ والجملۃ فی محل الرفع اے یجوز فی ما یشتہون الرفع بالابتداء والنصب بالعطف علی البنات علی ان الجعل بمعنی الاختیار بیضاوی وفی الجمل وقول الشارح والجملۃ فی محل رفع فیہ تساہل لان مرادہ بہذا الوجہ انہا مستانفۃ والمستانفۃ لا محل لہا الا ان یراد انہا فی محل رفع باعتبار جزئیہا اے ان کلا من جزئیہا فی محل رفع وقولہ او نصب بیجعل مرادہ بہ ان لہم معطوف علی اللہ وما یشتہون عطف علی البنات فلا جملۃ بل الکلام من قبیل عطف المفردات فتسمیتہا جملۃ علی ہذا الوجہ تساہل وقولہ المعنی الخ یناسب الوجہ الثانی فی کلامہ ۱۲ ۱۹ قولہ یختارونہا الخ کذا فی النسخ المتداولۃ بین الناس والظاہر الذین یختارونہم ۱۲ ۲۰ قولہ فیختصون بالابناء وفی نسخۃ فیختصون بالاسنی اے بالقسم الاسنی اے الارفع والاشرف من النساء بالمد وہو الرفعۃ والشرف واما بالقصر فہو الضوء والنور ۱۲ ۲۱ قولہ تغیر مغتم اے تغیر صاحب غم وحزن ۲۲ قولہ وہو کظیم فی المصباح کظمت الغیظ کظما من باب ضرب اے امسکت علی ما فی نفسی منہ علی صفح او غیظ قولہ من القوم الخ تعلق ہہنا جاران بلفظ واحد لاختلاف معناہما فان الاولی للابتداء والثانیۃ للعلۃ اے من اجل سوء ما بشر بہ ۱۲ سمین ۲۳ قولہ من شیٔ یعنی من جسم قائم لہ ظل وہذہ الرؤیۃ لما کانت بمعنی النظر وصلت بالی لان المراد منہا الاعتبار والاعتبار لا یکون الا بنفس الرؤیۃ التی یکون معہا نظر الی الشیٔ لیتامل احوالہ ویتفکر فیہ ویعتبر بہ ۱۲ خازن ۲۴ قولہ عن الیمین اے یمین الفلک وہو جہۃ المشرق قولہ والشمائل اے شمائل الفلک وہی جہات المغرب وافراد الیمین باعتبار لفظ ما وجمع الشمائل باعتبار معناہا وفی الخازن قال العلماء اذا طلعت الشمس من المشرق وانت متوجہ الی القبلۃ کان ظلک عن یمینک فاذا ارتفعت الشمس واستوت فی وسط السماء کان ظلک خلفک فاذا مالت الشمس اے الغروب کان ظلک عن یسارک ۱۲ جمل ۲۵ قولہ صار الخ اشار بذلک الی ان ظل لیست علی بابہا من انہا تدل علی الاقامۃ علی تلک الصفات نہارا بل المراد منہا الانتقال من حالۃ لاخری ۱۲ صاوی

قومه من سوء ما بشر به خوفا من التعيير مترددا فيما يفعل به ايمسكه يتركه بلا قتل على
هون هوان وذل ام يدسه في التراب بان يئده الا ساء بئس ما يحكمون ○ حكمهم هذا
اى يدفنه من الواد ١٢ ك
حيث نسبوا لخالقهم البنات اللاتي هن عندهم بهذا المحل للذين لا يؤمنون بالآخرة
اي الكفار مثل السوء اي الصفة السوأى بمعنى القبيحة وهي وأدهم البنات مع احتياجهم
اليهن للنكاح ولله المثل الاعلى الصفة العليا وهو انه لا اله الا هو وهو العزيز في
ملكه الحكيم ○ في خلقه ولو يؤاخذ الله الناس بظلمهم بالمعاصي ما ترك عليها اي ع ١٠ ١٣
الارض من دابة نسمة تدب عليها ولكن يؤخرهم الى اجل مسمى فاذا جاء اجلهم لا
يستاخرون عنه ساعة ولا يستقدمون ○ عليه ويجعلون لله ما يكرهون لانفسهم من
البنات والشريك في الرياسة واهانة الرسل وتصف تقول السنتهم مع ذلك الكذب
وهو ان لهم الحسنى عند الله اي الجنة كقوله ولئن رجعت الى ربي ان لي عنده للحسنى
قال تعالى لا جرم حقا ان لهم النار وانهم مفرطون ○ متركون فيها او مقدمون اليها و
في قراءة بكسر الراء متجاوزون الحد تالله لقد ارسلنا الى امم من قبلك رسلا فزين
لهم الشيطن اعمالهم السيئة فراوها حسنة فكذبوا الرسل فهو وليهم متولي امورهم
اى الشيطان ١٢ ك في الدنيا ١٢ ك
اليوم اي في الدنيا ولهم عذاب اليم ○ مولم في الآخرة وقيل المراد باليوم يوم القيمة
اخبر باليوم عن زمان الدنيا ١٢ ك
على حكاية الحال الآتية اي لا ولي لهم غيره وهو عاجز عن نصر نفسه فكيف ينصرهم
وما انزلنا عليك يا محمد الكتب القرآن الا لتبين لهم للناس الذي اختلفوا فيه من امر
الدين وهدى عطف على لتبين ورحمة لقوم يؤمنون ○ به والله انزل من السماء ماء
فاحيا به الارض بالنبات بعد موتها يبسها ان في ذلك المذكور لآية دالة على البعث لقوم
يسمعون ○ سماع تدبر وان لكم في الانعام لعبرة اعتبارا نسقيكم بيان للعبرة مما في بطونه ع ٥ ١٤
اي الانعام من للابتداء متعلقة بنسقيكم من بين فرث ثفل الكرش ودم لبنا خالصا لا يشوبه
شيء من الفرث والدم من طعم او لون او ريح وهو بينهما سائغا للشربين ○ سهل المرور في
حلقهم لا يغص به ومن ثمرت النخيل والاعناب ثمر تتخذون منه سكرا خمرا تسكر
سميت بالمصدر وهذا قبل تحريمها ورزقا حسنا كالتمر والزبيب والخل والدبس ان في
من النخيل ١٢ ك من الاعناب ١٢ من العنب ١٢ بالكسر هو ما عصر من الرطب ١٢

ه١ قوله من سوء ما بشر به التبشير في عرف اللغة مختص بالخبر الذي يفيد السرور الا انه بحسب اصل اللغة عبارة عن الخبر الذي يوثر في تغير بشرة الوجه ومعلوم ان السرور كما يوجب تغير البشرة فكذلك الحزن يوجبه فوجب ان يكون لفظة التبشير حقيقة في القسمين ويتاكد هذا بقوله فبشرهم بعذاب اليم ومنهم من قال المراد بالتبشير ههنا الاخبار والقول الاول ادخل في التحقيق ١٢ كبير ه٢ قوله على هون الظاهر انه حال من المفعول اي يمسكها مهانة ذليلة وقد جوزوا جعله حالا من الفاعل اي يمسكها مع رضاه بهوان نفسه ١٢ ك ه٣ قوله بان يئده اي يدفنه يقال واد يئد وأدا كوعد يعد وعدا والواد دفن البنت حية ١٢ سمين ه٤ قوله بهذا المحل اي الرتبة وهي الحقارة ١٢ ه٥ قوله السوء اي بضم السين والقصر بوزن طوبى ١٢ ه٦ قوله ما ترك عليها اي بشوم ظلمهم او لانه لا يخلو بشر عن معصية ولو صغيرة ١٢ كمالين ه٧ قوله ولكن يؤخرهم الى اجل مسمى اي ولكن سبقت حكمة الله بان الدنيا تصير عمارا الى ان تنقضي المدة التي قدرها الله تعالى فاذا كان كذلك فلا يعاجلهم بالعقوبة بل يوفيهم ارزاقهم وآجالهم لغلبة الرحمة على الغضب فلو عاجلهم بالعقوبة لكان الغضب غالبا على الرحمة وهو خلاف ما سبق علمه به ١٢ صاوى ه٨ قوله ولا يستقدمون اي لا يتقدمون على الاجل المعين الذي حضر آن قلت انه لا يحسن ترتبه على الشرط لان الاجل اذا جاء لا يتوهم التقدم عليه اذ هو مستحيل ولا ينفى الا ما يتوهم ثبوته اجيب بان قوله ولا يستقدمون معطوف على جملة الشرط وجوابه كانه قال اذا جاء اجلهم لا يستاخرون عنه ساعة واذا لم يجئ لا يستقدمون عليه ١٢ صاوى ه٩ قوله والشريك في الرياسة وهو الاصنام جعلوها شركاء لله في الالوهية التي هي اعلى اوصاف الرياسة وقوله واهانة الرسل كما اهانوا رسول الله صلى الله عليه وسلم وهم يكرهون اهانة رسلهم ويكرهون الشريك في الرياسة ويكرهون البنات ١٢ جمل ه١٠ قوله وهو ان لهم الحسنى يشير الى انه خبر مبتدأ محذوف وقد يجعل بدلا عن الكذب ١٢ ك ه١١ قوله لئن رجعت الى ربي اي لئن بعثت فرضا وتقديرا لكان كذا فلا يرد انه كيف يصح هذا القول منهم مع انكارهم ونفيهم البعث ١٢ ك ه١٢ قوله لا جرم الخ تقدم ان لا نافية لمعنى ما قبلها وجرم بمعنى حق وثبت وان وما دخلت عليه في محل رفع فاعل والمعنى لا عبرة بقولهم الكاذب بل حق وثبت كون النار لهم وتركهم فيها وتقدم ان قول المفسر حقا مفعول مطلق لفعل محذوف تقديره حق حقا ١٢ صاوى ه١٣ قوله لا جرم اي لا ظن ولا تردد وقيل لا جرم بمعنى حقا ١٢ خطيب ه١٣ قوله متركون فيها اي في النار من افرطت فلانا خلفي اذا خلفته ونسيته كذا روى ابن جرير عن مجاهد مفرطون منسيون فيها او مقدمون اليها من افرطته في طلب الماء اذا قدمته رواه ابن جرير عن قتادة ومنه انا فرطكم على الحوض ١٢ ك ه١٤ قوله وهدى ورحمة معطوفا على محل لتبين الا انهما انتصبا على انهما مفعولا لهما لانهما فعلا الذي انزل الكتاب ودخل اللام على لتبين لانه فعل المخاطب لا فعل المنزل ١٢ مدارك ه١٥ قوله لعبرة اي دلالة يعبر بها من الجهل الى العلم بيضاوي وهذا اشارة الى ان العبرة مصدر بمعنى العبور اطلق على ما يعبر به اي العلم مبالغة في كونه سببا للعبور واصل معنى العبر والعبور التجاوز من محل الى آخر فاطلاق العبرة على ما يعتبر به لما ذكر لكنه صار حقيقة في عرف اللغة ١٢ ه١٦ قوله مما في بطونه آه من تبعيضية ابتدائية وقوله من بين من هذه مع مجرورها حال من لبنا قدم اليه او من ما التي قبلها ويصح ان يكون ابتدائية ايضا لكن على جعل الاولى تبعيضية فان جعلت ابتدائية ايضا تعين جعل مجرور الثانية بدل اشتمال من مجرور الاولى لئلا يتعلق حرفان متحدان لفظا ومعنى بعامل واحد وهو ممتنع الا في بدل الاشتمال وتذكير الضمير في بطونه مراعاة للفظ الانعام وانثه في سورة المؤمنون مراعاة للمعنى فان الانعام جنس وفي البيضاوي اسم جمع وقيل جمع نعم ١٢ ه١٧ قوله ثفل الكرش اي ثفل الغذاء الذي يحدث في الكرش والكرش المعدة ١٢ كمالين ه١٨ قوله الكرش الكرش للحيوان بمنزلة المعدة للانسان في القاموس وغيره والفرث الاشياء الماكولة المنهضمة بعض الانهضام في الكرش بيضاوي واذا اخرج من الكرش لا يسمى فرثا جمل وفي روح البيان الفرث فضالة العلف في الكرش ١٢ ه١٩ قوله هو بينهما وذلك لان البهيمة اذا اكلت العلف طبخه الكرش فيجعل الله اسفله فرثا واوسطه لبنا خالصا لا يشوبه شيء واعلاه دما وبينهما حاجز بقدرة الله تعالى ثم بسط الكبد عليه فتجري الدم في العروق واللبن في الضرع ويبقى الفرث في الكرش فينزل من مخرجه روثا ١٢ صاوى ه٢٠ قوله وهو بينهما اي اللبن بين الفرث والدم في ابتداء الامر قوله لا يغص به اي لا يعترض بالحلق ١٢ ه٢١ قوله لا يغص به بالغين المعجمة وتشديد الصاد المهملة اي لا ياخذ بالحلق ١٢ كمالين ه٢٢ قوله ومن ثمرات النخيل آه خبر مقدم ومن تبعيضية والمبتدأ محذوف كما قدره الشارح وقوله تتخذون نعت للمبتدأ المحذوف آه شيخنا وفي السمين قوله ومن ثمرات فيه اربعة اوجه احدها انه متعلق بمحذوف فقدره الزمخشري ونسقيكم وحذف لدلالة نسقيكم قبله عليه الثاني انه يتعلق بتتخذون ومنه تكرير للظرف توكيدا وعلى هذا فالهاء فيها ستة اوجه احدها انها تعود على المضاف المحذوف الذي هو العصير الثاني انها تعود على معنى الثمرات لانها بمعنى الثمر الثالث انها تعود على النخيل الرابع انها تعود على الجنس الخامس انها على البعض السادس انها تعود على المذكور الثالث من الاوجه الاول انه معطوف على قوله في الانعام فيكون في المعنى خبرا عن اسم ان في قوله وان لكم ويكون قوله تتخذون بيانا وتفسيرا للعبرة الرابع ان يكون خبر المبتدأ محذوف فقدره الزمخشري ثمر تتخذون منه السكر بفتحتين ١٢ ج ه٢٣ قوله سكرا قال في القاموس السكر محركة الخمر ونبيذ يتخذ من التمر والآية سابقة على تحريم الخمر دالة على كراهتها حيث قوبل السكر بالرزق الحسن ومقابل الحسن لا يكون حسنا روح وفي المدارك ثم فيه وجهان احدهما ان الآية سابقة على تحريم الخمر فيكون منسوخة وثانيهما ان تجمع بين العتاب والمنة ١٢ ه٢٤ قوله خمرا تسكر سميت بالمصدر من سكر سكرا وسكرا نحو رشد رشدا ورشدا وهذا قبل تحريم الخمر لان سورة النحل مكية وآية الخمر نزلت بالمدينة وروى ابن ابي حاتم عن ابن عباس السكر النبيذ واحتج ابو حنيفة رحمه الله على حل المثلث ١٢ كمالين از شاه سلام الله دهلوي رحمهم الله ه٢٥ قوله والزبيب مويز صراح ه٢٦ قوله والدبس في القاموس الدبس بالكسر وبكسرتين عسل التمر وبالفتح الاسود من كل شيء وفي المختار الدبس ما يسيل من الرطب ١٢ ه٢٧ قوله اليوم الخ لفظ اليوم المعرف بأل انما يستعمل حقيقة في الزمان الحاضر المقارن للتكلم كالآن وحينئذ فلفظ اليوم في الآية يحتمل انه اشارة الى وقت تزيين الشيطان الاعمال للامم الماضية فيحتاج الى تاويل بان يقال انه على حكاية الحال الماضية حيث عبر عن الزمان الماضي بلفظ اليوم الموضوع للزمن الحاضر ويحتمل انه اشارة الى يوم القيامة فيحتاج الى تاويل بان يقال انه على حكاية الحال الآتية حيث عبر عن الزمان الذي لم يحصل بما هو موضوع للحاضر المقارن ويحتمل ان يشار به الى مدة الدنيا من حيث هي فلا حاجة الى تاويل اصلا لان مدة الدنيا كالوقت الحاضر بالنسبة للآخرة ١٢ جمل مختصرا ه٢٨ قوله دالة على البعث اي لان القادر على احياء الارض بالماء بعد موتها قادر على اعادة الاجسام بعد تفرقها وانعدامها ١٢ صاوى ه٢٩ قوله سماع تدبر اي فالمراد بالسماع سماع القلوب لا سماع الآذان قوله وان لكم في الانعام الخ في للسببية والمعنى وان لكم بسبب الانعام لعبرة الخ ١٢ صاوى ✻

٥١ قوله واوحى ربك الى النحل لما ذكر سبحانه تعالى مايدل على باهر قدرته وعظيم حكمته من اخراج اللبن من بين فرث ودم واخراج السكر والرزق الحسن من ثمرات النخيل والاعناب ذكر اخراج العسل الذي جعله شفاء للناس من النحل وهي دابة ضعيفة لما فيه من العجائب البديعة والامور الغريبة وكل بذا يدل على وحدانية الصانع وقدرته وعظمته ١٢ صاوى ٥٢ قوله ان مفسرة او مصدرية آه اشاربه الى ما وقع في ان من الخلاف فمن قال انها مفسرة وجه ذلك بوجود شرطها وهو وقوعها بعد فعل فيه معنى القول وهو اوحى وبهذا قال الزمخشري وغيره ومن منع وجهه ابو عبدالله الرازي قال لاتسلم انها مفسرة كيف وقد انتفى فيه شرط التفسير بان المراد من الايحاء هو الالهام اتفاقا وليس فيه معنى القول وحينئذ فهي مصدرية كانه قيل اوحى ربك باتخاذ بعض الجبال بيوتا ورده في المغنى بان الالهام فيه معنى القول من حيث الدلالة على المعنى ١٢ ج ٥٣ قوله ان مفسرة اى لما في الايحاء معنى القول فيما بعدها على هذا لامحل له من الاعراب وقوله او مصدرية اى فما بعدها في محل نصب على تقدير الجار اى بان اتخذي ١٢ جمل ٥٣ قوله اى الناس يبنون لك من الاماكن تسعل فيها والاكم بفتحتين جمع اكام بالكسر جمع اكمة وفي الرواية نباية ١٢ ك ٥٤ قوله والا لم تاو اليها اى ان لم يلهمها الله اتخاذ بيوت في الاماكن الثلاثة لم تاو اليها ولم تجمع فيها عسلا من الجبل وفي بعض النسخة في موضع والا لم تاو اليها والاكم تاوى اليها والاكم هو التل ١٢ القاموس ٥٥ قوله فاسلكي الخ سلك يكون متعديا بمعنى ادخل ولازما بمعنى دخل والطرق يحتمل كونها على حقيقتها وهي طرق الجبى والذباب ويحتمل كونها مجازية وهي طرق عمل العسل او طرق احالة الغذاء وهي الاجواف والمعنى اختار كونه لازما لبقاء الطرق على حقيقتها واختار القاضي كونه متعديا واخذ الطرق مجازية والمعنى ادخلي مااكلت في الاجواف حتى تصير عسلا بقدرته تعالى ١٢ ك ٥٦ قوله وان توعرت اى ان صعبت على غيرك جمل الوعر ضد السهل ١٢ قاموس ٥٧ قوله وقيل حال من الضمير في اسلكي اى ادخلي منقادة لمايراد منك غير ممتنعة منه والتانيث في الخطاب باعتبار اللفظ والجمع في الحال باعتبار المعنى ١٢ ك ٥٨ قوله مختلف الوانه اى مابين ابيض واصفر واحمر وغير ذلك من الوان العسل واختلف في سبب اختلاف الوانه فقيل بسبب اختلاف المرعى وقيل بسبب اختلاف سن النحل فالابيض لصغيرها والاصفر لكهلها والاحمر لمسنها ورد هذا بانه لادليل عليه ١٢ ٥٩ قوله فيه شفاء للناس آه لانه من جملة الادوية النافعة وقل معجون من المعاجين لم يذكر الاطباء فيه العسل وليس الغرض انه شفاء لكل مريض كما ان كل دواء كذلك وتنكيره لتعظيم الشفاء الذي فيه او لان فيه بعض الشفاء لان النكرة في الاثبات تخص وشكا رجل استطلاق بطن اخيه فقال عليه السلام اسقه عسلا فجاء وقال زاده شرا فقال عليه السلام صدق الله وكذب بطن اخيك اسقه عسلا فسقاه فصح وعن ابن مسعود رضي الله تعالى عنه العسل شفاء من كل داء والقرآن شفاء لما في الصدور فعليكم بالشفائين القرآن والعسل ومن بدع الروافض ان المراد بالنحل على رضي الله عنه وقومه وعن بعضهم انه قال عند المهدي انما النحل بنوهاشم يخرج من بطونهم العلم فقال رجل جعل الله طعامكم وشرابكم مما يخرج من بطونهم فضحك المهدي وحدث به المنصور فاتخذوه اضحوكة من اضاحيكهم ١٢ مدارك ٦٠ قوله كما دل عليه تنكير شفاء لان النكرة في الاثبات تخص ١٢ مدارك ٦١ قوله اقول وبدونها بنية اى بنية الشفاء الجازمة ان الله تعالى خلق الشفاء عند استعماله لاخباره تعالى بذلك ١٢ جمل ٦٢ قوله ارذل العمر الخ قال بعض العلماء عمر الانسان له اربع مراتب اولها سن النشوء والنماء وهو من اول العمر الى بلوغ ثلاث وثلاثين سنة وهو غاية سن الشباب وبلوغ الاشد ثم المرتبة الثانية سن الوقوف وهو من ثلاث وثلاثين سنة الى اربعين سنة وهو غاية القوة وكمال العقل ثم المرتبة الثالثة سن الكهولة وهي من الاربعين الى ستين سنة وفي هذه المرتبة يشرع الانسان في النقص غير انه يكون خفيا ثم المرتبة سن الشيخوخة والانحطاط من الستين الى آخر العمر وفيه يتبين النقص ويكون الهرم ١٢ صاوى ٦٣ قوله الهرم الهرم محركة اقصى الكبر ١٢ قاموس والخرف بفتحتين وهو فساد العقل من الكبر ١٢ مختار ٦٤ قوله من قرأ القرآن اى عاملا به وكذلك العلماء العاملون لايصيرون بهذه الحالة بل كلما ازدادوا في العمر ازدادوا في العلم والمعرفة والعقل كما هو مشاهد ولذا قالوا اعلى كلام العارفين ماصدر منهم في آخر عمرهم بل قالوا المراد بارذل العمر يكون للكفار والمنهمكين في الشهوات من عوام المؤمنين ١٢ صاوى ٦٥ قوله فما الذين فضلوا اى فليس الموالي الذين فضلوا في الرزق على المماليك وقوله برادي رزقهم اى بمعطي رزقهم اياه وقوله فهم سواء في الفاء دلالة على ترتب التساوي على الراد اى لا يردون عليهم ردا مستتبعا للتساوي في التصرف والتشارك في التدبير وانما يردون عليهم منه شيئا يسيرا ١٢ روح ٦٦ قوله فهم فيه سواء آه في هذه الجملة اوجه احدها انها على حذف اداة الاستفهام تقديره افهم فيه سواء ومعناه النفي الثاني انها اخبار بالتساوي بمعنى ان مايطعمونه ويلبسونه لمماليكهم انما هو رزقي اجريته على ايديهم فهم فيه سواء الثالث قال ابو البقاء انها واقعة موقع فعل ثم جوز في ذلك الفعل وجهين احدهما انه منصوب في جواب النفي تقديره فما الذين فضلوا برادي رزقهم على ما ملكت ايمانهم فيستووا والثاني انه معطوف على موضع برادي فيكون مرفوعا تقديره فما الذين فضلوا يردون فما يستوون ١٢ جمل ٦٧ قوله فخلق حواء من الخ اقتصر على ذلك الجمهور فالجمع للتعظيم او بتقدير البعض وزاد المفسر على ماهو المشهور قوله وسائر الناس من نطف الرجال والنساء لتوجيه الجمع ١٢ ك ٦٨ قوله اولاد الاولاد كذا روى عن ابن جرير عن ابن عباس باسناد صحيح وعن ابن مسعود كما رواه ابن جرير وصححه الحاكم الاختان وعن ابن عباس بنو امرأة الرجل وعنه من اعانك فقد حفدك ١٢ كمالين ٦٩ قوله شيئا آه فيه ثلاثة اوجه احدها انه منصوب على المصدر اى لا يملك لهم ملكا اى شيئا من الملك والثاني انه بدل من رزقا اى لايملك شيئا وهذا غير مفيد اذ من المعلوم ان الرزق شيء من الاشياء ويؤيد ذلك ان البدل ياتي لاحد المعنيين البيان او التاكيد وهذا ليس فيه بيان لانه اعم ولا تاكيد الثالث انه منصوب برزقا على انه اسم مصدر واسم المصدر يعمل عمل المصدر على خلاف في ذلك ١٢ جمل ٧٠

ذلك المذكور لاية على قدرته تعالى لقوم يعقلون ○ يتدبرون واوحى ربك الى النحل وحي الهام ان مفسرة او مصدرية اتخذي من الجبال بيوتا تاوي اليها ومن الشجر بيوتا ومما يعرشون ○ اى الناس يبنون لك من الاماكن والا لم تاو اليها ثم كلي من كل الثمرت فاسلكي ادخلي سبل ربك طرقه في طلب المرعى ذللا جمع ذلول حال من السبل اى مسخرة لك فلا تعسر عليك وان توعرت ولا تضلي عن العود منها وان بعدت وقيل حال من الضمير في اسلكي اى منقادة لمايراد منك يخرج من بطونها شراب هو العسل مختلف الوانه فيه شفاء للناس من الاوجاع قيل لبعضها كما دل عليه تنكير شفاء او لكلها بضميمة الى غيره اقول وبدونها بنية وقد امر به صلى الله عليه وسلم من استطلق بطنه رواه الشيخان ان في ذلك لاية لقوم يتفكرون ○ في صنعه تعالى والله خلقكم ولم تكونوا شيئا ثم يتوفكم عند انقضاء اجالكم ومنكم من يرد الى ارذل العمر اى اخسه من الهرم والخرف لكي لايعلم بعد علم شيئا قال عكرمة من قرأ القرآن لم يصر بهذه الحالة ان الله عليم بتدبير خلقه قدير ○ على مايريده والله فضل بعضكم على بعض في الرزق فمنكم غني وفقير ومالك ومملوك فما الذين فضلوا اى الموالي برادي رزقهم على ما ملكت ايمانهم اى بجاعلي مارزقناهم من الاموال وغيرها شركة بينهم وبين مماليكهم فهم اى المماليك والموالي فيه سواء شركاء المعنى ليس لهم شركاء من مماليكهم في اموالهم فكيف يجعلون بعض مماليك الله شركاء له افبنعمة الله يجحدون ○ يكفرون حيث يجعلون له شركاء والله جعل لكم من انفسكم ازواجا فخلق حواء من ضلع ادم وسائر الناس من نطف الرجال والنساء وجعل لكم من ازواجكم بنين وحفدة اولاد الاولاد ورزقكم من الطيبت من انواع الثمار والحبوب والحيوان افبالباطل الصنم يؤمنون وبنعمت الله هم يكفرون ○ باشراكهم ويعبدون من دون الله اى غيره مالا يملك لهم رزقا من السموت بالمطر والارض بالنبات شيئا بدل من رزقا ولا يستطيعون ○ يقدرون على شيء وهو الاصنام فلا تضربوا لله الامثال ○ لا تجعلوا لله اشباها تشركونهم به ان الله يعلم ان لا مثل له وانتم

قوله وحى الهام الخ المراد منه الهداية اى ارشدها وعلمها وهداها وفي الخازن اى سخرها لما خلقها له والهمها رشدها وقدر في نفسها هذه الاعمال العجيبة التي يعجز عنها العقلاء من البشر وذلك ان النحل تبني بيوتا على شكل مسدس من اضلاع متساوية لايزيد بعضها على البعض بمجرد طباعها ولو كانت البيوت مدورة او مثلثة او مربعة او غير ذلك من الاشكال لكان فيها فرج خالية ضائعة والهمها الله تعالى ايضا ان يجعلوا عليهم اميرا كبيرا نافذ الحكم فيهم وهم يطيعونه ويمتثلون امره ويكون هذا الامير اكبرهم جثة واعظمهم خلقة ويسمى يعسوب النحل يعني ملكهم كذا حكاه الجوهري والهمها الله تعالى ايضا ان جعلوا على كل باب خلية بوابا لايمكن غير اهلها من الدخول اليها والهمها ايضا انها تخرج من بيوتها فتدور وترعى ثم ترجع الى بيوتها ولا تضل عنها ولما امتاز هذا الحيوان الضعيف بهذه الخواص العجيبة الدالة على مزيد الذكاء والفطنة دل ذلك على الالهام الالهي ١٢ جمل ٧١ قوله قيل لبعضها اى الاوجاع كالبلغم والبرودة وباقي الامراض البارزة وقوله او لكلها اى الاوجاع جميعها فالامراض التي منشؤها البرودة يجمع لها بنفسه والامراض التي منشؤها الحرارة ينفع فيها مضموما لغيره ولذلك تجد غالب المعاجين لاتخلو عنه ١٢ صاوى ×

لا تعلمون ○ ذلك ضرب الله مثلا ويبدل منه عبدا مملوكا صفة تميزه من الحر فانه عبد الله تعالى لا يقدر على شئ لعدم ملكه ومن نكرة موصوفة اي حرا رزقناه منا رزقا حسنا فهو ينفق منه سرا وجهرا اي يتصرف فيه كيف يشاء والاول مثل الاصنام والثاني مثله تعالى هل يستوون اي العبيد العجزة والحر المتصرف لا الحمد لله وحده بل اكثرهم اي اهل مكة لا يعلمون ○ ما يصيرون اليه من العذاب فيشركون وضرب الله مثلا ويبدل منه رجلين احدهما ابكم ولد اخرس لا يقدر على شئ لانه لا يفهم ولا يفهم وهو كل ثقيل على موله ولي امره اينما يوجهه يصرفه لا يات منه بخير بنجح وهذا مثل الكافر هل يستوي هو اي الابكم المذكور ومن يامر بالعدل اي ومن هو ناطق نافع للناس حيث يامر به ويحث عليه وهو على صراط طريق مستقيم ○ ع ١٠ ٦ ١٦ وهو الثاني المؤمن لا وقيل هذا مثل الله تعالى والابكم للاصنام والذي قبله في الكافر والمؤمن ولله غيب السموت والارض اي علم ما غاب فيهما وما امر الساعة الا كلمح البصر او هو اقرب منه لانه بلفظ كن فيكون ان الله على كل شئ قدير ○ والله اخرجكم من بطون امهتكم لا تعلمون شيئا الجملة حال وجعل لكم السمع بمعنى الاسماع والابصار والافئدة القلوب لعلكم تشكرون ○ على ذلك فتؤمنون الم يروا الى الطير مسخرت مذللات للطيران في جو السماء اي الهواء بين السماء والارض ما يمسكهن عند قبض اجنحتهن وبسطها ان يقعن الا الله بقدرته ان في ذلك لايت لقوم يؤمنون ○ هي خلقها بحيث يمكنها الطيران وخلق الجو بحيث يمكن الطيران فيه وامساكها والله جعل لكم من بيوتكم سكنا موضعا تسكنون فيه وجعل لكم من جلود الانعام بيوتا كالخيام والقباب تستخفونها للحمل يوم ظعنكم سفركم ويوم اقامتكم ومن اصوافها اي الغنم واوبارها اي الابل واشعارها اي المعز اثاثا متاعا لبيوتكم كبسط واكسية ومتاعا تتمتعون به الى حين ○ تبلى فيه والله جعل لكم مما خلق من البيوت والشجر والغمام ظللا جمع ظل تقيكم حر الشمس وجعل لكم من الجبال اكنانا جمع كن وهو ما يستكن فيه كالغار والسرداب وجعل لكم

---

١ قوله ضرب الله مثلا هذا مرتب على قوله فلا تضربوا لله الامثال لان النهي عنه الامثال التي تفيد تشبيه الله بغيره واما المثل الذي يفيد التوحيد فقد ضربه الله مثلا الخ ١٢ صاوی ٢ قوله صفة تميزه من الحر فانه عبد الله جواب سوال تقديره لم قال عبدا مملوكا لا يقدر على شئ وكل عبد فهو مملوك وغير قادر على التصرف والايضاح ذلك انه ذكر المملوك ليحصل الامتياز بينه وبين الحر لان الحر قد يقال انه عبد الله واما قوله لا يقدر على شئ فللتميز بينه وبين المكاتب والعبد الماذون فانهما يقدران على التصرف استقلالا ١٢ جمل ٣ قوله ومن رزقناه الخ يجوز في من هذه ان تكون موصولة وان تكون موصوفة واختاره الزمخشري كانه قيل وحرا رزقناه ليطابق عبدا ومحلها النصب عطفا على عبدا ١٢ ج ٤ قوله اي حرا بالطريق الملك ليطابق عبدا ١٢ روح ٥ قوله حسنا اي حلالا وقوله سرا وجهرا يجوز ان يكون منصوبا على المصدر اي انفاق سر وجهر ١٢ ج ٦ قوله والاول مثل الاصنام والثاني الخ والمعنى حكمكم في اشراككم بالله مثل من سوى بين عبد مملوك عاجز وبين حر مالك قد رزقه الله مالا فهو ينفق منه كيف يشاء ١٢ ك ٧ قوله بل يستوون اي في الاجلال والتعظيم ولم يقل يستويان نظرا الى تعداد افراد كل قسم وانما لم يجمع المفسر الحر كما جمع العبيد اشارة الى انه مستقل متوصل به الى توحيد الله والله تعالى واحد فافرده تادبا ١٢ ص ٨ قوله لا اي لا جواب الا ان يقال لا اي لا يستوون فكيف تكون الاصنام التي اعجز المخلوق شريكا للقادر المطلق ١٢ ٩ قوله الحمد لله هذا حمد من الله لنفسه في مقام الرد على المشركين اي هو المستحق لجميع محامد النعم المتفضل الخالق الرازق واما هذه الاصنام فلا تستحق ذلك لانها جمادات عاجزة لا تنفع ولا تضر ١٢ صاوی ٩ قوله الحمد لله وحده اعتراض اي كل الحمد لله لا يستحقه غيره فضلا عن العبادة لانه مولى النعم كلها ١٢ بيضاوي ١٠ قوله لا يعلمون فيضيفون نعمه تعالى الى غيره ويعبدونها لاجلها ١٢ ابو السعود ١١ قوله ولد اخرس فهو اخص من مطلق الاخرس لان الاخرس اذا نفرد هو حقيقة الابكم والابكم فيمن طرء خرسه ١٢ ١٢ قوله اينما يوجهه آه اينما اسم شرط جازم ويوجه فعل الشرط وفاعله مستتر فيه يعود الى المولى والضمير البارز مفعول يعود على الابكم وقوله لا يات لا نافية ويات جواب الشرط مجزوم باينما وعلامة جزمه حذف الياء وقوله منه عائد على اينما لانه عبارة عن مكان ١٢ ج ١٢ قوله بنجح بضم النون هو الظفر بالمقصود ١٢ ١٣ قوله بنجح اي بمطلوب وقضاء حاجة وفي القاموس النجاح الظفر بالشئ ١٢ ١٤ قوله وقيل هذا اي يامر بالعدل وقوله والذي قبله وهو قوله عبدا مملوكا ومن رزقناه الخ ١٢ جمل ١٥ قوله والابكم للاصنام الخ كذا روي عن ابن عباس واختاره ابن جرير ولم يذكر الامام محي السنة وغيره ١٢ ك ١٦ قوله والذي قبله اي عبدا مملوكا ومن رزقناه فالمراد بالعبد المملوك الذي لا يقدر على شئ هو الكافر لانه لما كان محروما من عبادة الله وطاعته صار كالعبد الذليل الفقير العاجز الذي لا يقدر على شئ ولان المؤمن لما اشتغل بطاعة الله تعالى وعبوديته والانفاق في وجوه البر صار كالحر المالك الذي ينفق سرا وجهرا في طاعة الله وابتغاء مرضاته وقيل كل المثلين للمؤمن والكافر فالمؤمن هو الذي يامر بالعدل وهو على صراط مستقيم والكافر هو الابكم الثقيل لا يات بخير فعلى هذا الآية في كل مؤمن وكافر وقيل هي على الخصوص والذي يامر بالعدل رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو على صراط مستقيم والذي هو ابكم هو ابو جهل وقيل الذي يامر بالعدل عثمان بن عفان كان له مولى يامره بالاسلام وذلك المولى يامر عثمان بالامساك عن الانفاق في سبيل الله فهو الذي لا يات بخير وقيل المراد بالابكم الذي لا يات بخير ابي بن خلف وبالذي يامر بالعدل حمزة وعثمان بن مظعون ١٢ ج ١٧ قوله ولله غيب السموت اي لله علم ما غاب فيهما عن العباد وخفي عليهم علمه ١٢ كمالين ١٨ قوله وما امر الساعة الا كلمح البصر اي وما شان قيام القيامة في سرعته الا كرجع الطرف من اعلى الحدقة الى اسفلها ومعنى كلمح البصر بالفارسية مثل برهم زدن ديده ونقل الشيخ سليمان عن الخازن لمح البصر انطباق جفن العين وفتحه والجفن طرف العين ١٢ ١٩ قوله الجملة حال عن ضمير المخاطب في اخرجكم اي غير عالمين شيئا من الاشياء على ما دل عليه عموم شيئا الواقع في سياق النفي ١٢ كمالين ٢٠ قوله وجعل لكم السمع آه الجملة ابتدائية او معطوفة على ما قبلها والواو لا يقتضي ترتيبا فلا ينافي ان هذا الجعل قبل الاخراج من البطون ونكتة تاخيره ان السمع ونحوه من آلات الادراك انما يعتد به اذا احس وادرك وذلك بعد الاخراج ١٢ ج ٢١ قوله السمع الخ وقدم السمع على البصر لانه طريق تلقي الوحي او لان ادراكه اقدم من ادراك البصر من الروح وغيره ١٢ ٢٢ قوله فتؤمنون عطف على تشكرون بيان له ١٢ ك ٢٣ قوله مذللات للطيران بما خلق لها من الاجنحة والاسباب الموافقة له ١٢ كمالين ٢٤ قوله في جو السماء الجو الفضاء الواسع بين السماء والارض وهو الهواء قال كعب الاحبار ان الطير يرتفع في الجو مسافة اثني عشر ميلا ولا يرتفع فوق ذلك ١٢ جمل ٢٥ قوله موضعا تسكنون فيه عند الاقامة وهو فعل بمعنى مفعول ١٢ ك ٢٦ قوله من جلود الانعام بيوتا اي وذلك في بعض الناس كالسودان فانهم يتخذون خيامهم من الجلود ١٢ ص ٢٧ قوله كالخيام جمع خيم بوزن فلس وهو جمع خيمة وقوله القباب جمع قبة وهي دون الخيمة ١٢ جمل ٢٨ قوله اثاثا ومتاعا آه ان قلت اي فرق بين الاثاث والمتاع حتى ذكروا واو العطف والعطف يوجب المغايرة قلت الاثاث ما كثر من آلات البيت والحوائج وغيره ذلك فيدخل فيه جميع اصناف المال والمتاع ما ينتفع به في البيت خاصة فظهر الفرق بين اللفظين ١٢ ج ٢٩ قوله تبلى بفتح اللام من البلى بكسر الموحدة اي تخلق وتفنى فيه الفرش والثياب ١٢ كمالين ٣٠ قوله جمع كن بكسر الكاف وشد النون وهو ما يسكن بشد النون من الاستكنان بمعنى الاستتار ١٢ كمالين ٣١ قوله احدهما ابكم اي والآخر ناطق قادر خفيف على مولاه اينما يوجهه يات بخير وقد حذف هذا المقابل لدلالة قوله ومن يامر بالعدل الخ عليه - صاوی وقال في الجمل فحذف هذا الآخر المقابل المتصف بالصفات الاربع لدلالة عليه بقوله ومن يامر الخ فالآمر بالعدل يستلزم الصفات الثلاث الاول ولذلك قال الشارح اي ومن هو ناطق هذا مقابل الابكم وقوله نافع هذا مقابل لا يقدر على شئ ويستلزم ان يكون خفيفا على مولاه وقوله وهو على صراط مستقيم مستلزم الوصف الرابع وهو انه اينما يوجهه يات بالخير ١٢ جمل ٣٢ قوله لانه لا يفهم اي الكلام الذي يلقى اليه قوله ولا يفهم اي لا يفهم غيره بالكلام لكن هذا الانسب تفسير الابكم بالاخرس لان الاخرس يفهم بالسامع وبالاشارة ويفهم بالاشارة فالاولى تفسيره بما في الخطيب ونصه وروى ثعلب عن ابن الاعرابي الابكم الذي لا يسمع ولا يبصر ١٢ جمل ٣٣ قوله عند قبض اجنحتهن الخ هذا يفيد انها في حال الطيران تقبض اجنحتها فالمناسب ان يقول ان يمسكهن في حال طيرانهن الا الله فان ثقل اجسادها يقتضي سقوطها ولا علاقة فوقها ولا دعامة تحتها يمسكها ١٢ صاوی ٣٤ قوله سكنا الخ يجوز ان يكون مفعولا اول على ان الجعل بمعنى التصيير والمفعول الثاني احد الجارين قبله ويجوز ان يكون الجعل بمعنى الخلق فيتعدى لواحد وانما وحد السكن لانه بمعنى ما يسكنون فيه وقد يقال انه في الاصل مصدر واليه ذهب ابن عطية فتوحيده واضح الا ان الشيخ منع كونه مصدرا ولم يذكر وجه المنع وكانه اعتمد على قول اهل اللغة ان السكن فعل بمعنى مفعول كالقبض والنقض بمعنى المقبوض والمنقوض ١٢ سمين ×

سرابيل قمصا تقيكم الحر اى والبرد وسرابيل تقيكم بأسكم حربكم اى الطعن والضرب
فيها كالدروع والجواشن كذلك كما خلق هذه الاشياء يتم نعمته فى الدنيا عليكم
بخلق ما تحتاجون اليه لعلكم يا اهل مكة تسلمون ○ توحدونه فان تولوا اعرضوا
عن الاسلام فانما عليك يا محمد البلغ المبين ○ الابلاغ البين وهذا قبل الامر
بالقتال يعرفون نعمت الله اى يقرون بانها من عنده ثم ينكرونها باشراكهم و
ع ١١ ١٧ اكثرهم الكفرون ○ واذكر يوم نبعث من كل امة شهيدا هو نبيها يشهد لها و
عليها وهو يوم القيمة ثم لا يؤذن للذين كفروا فى الاعتذار ولا هم يستعتبون ○
لا تطلب منهم العتبى اى الرجوع الى ما يرضى الله واذا را الذين ظلموا كفروا العذاب
النار فلا يخفف عنهم ولا هم ينظرون ○ يمهلون عنه اذا راوه واذا را الذين اشركوا
شركاءهم من الشياطين وغيرها قالوا ربنا هؤلاء شركاؤنا الذين كنا ندعوا
الربع نعبدهم من دونك فالقوا اليهم القول اى قالوا لهم انكم لكذبون ○ فى قولكم انكم
عبدتمونا كما فى اية اخرى ما كانوا ايانا يعبدون سيكفرون بعبادتهم والقوا الى الله
يومئذ السلم اى استسلموا لحكمه وضل غاب عنهم ما كانوا يفترون ○ من ان
الهتهم تشفع لهم الذين كفروا وصدوا الناس عن سبيل الله دينه زدنهم عذابا
فوق العذاب الذى استحقوه بكفرهم قال ابن مسعود رضى الله عنه عقارب انيابها
كالنخل الطوال بما كانوا يفسدون ○ بصدهم الناس عن الايمان واذكر يوم نبعث فى
كل امة شهيدا عليهم من انفسهم هو نبيهم وجئنا بك يا محمد شهيدا على هؤلاء اى
قومك ونزلنا عليك الكتب القران تبيانا بيانا لكل شىء يحتاج الناس اليه من امر
ع ١٢ ٦ ١٨ الشريعة وهدى من الضلالة ورحمة وبشرى بالجنة للمسلمين ○ الموحدين ان الله
يامر بالعدل التوحيد او الانصاف والاحسان اداء الفرائض او ان تعبد الله كانك
تراه كما فى الحديث وايتاء اعطاء ذى القربى القرابة خصه بالذكر اهتماما به وينهى
عن الفحشاء الزنا والمنكر شرعا من الكفر والمعاصى والبغى الظلم للناس خصه بالذكر
اهتماما كما بدا بالفحشاء لذلك يعظكم بالامر والنهى لعلكم تذكرون ○

---

٥١ قوله تقيكم الحر ولم يذكر البرد لدلالته عليه لانه نقيضه او لان وقايته هى الاهم عندهم لان الحر على اهل الحجاز اشد من البرد ١٢ الروح ٥٢ قوله والجواشن جمع الجوشن قال فى القاموس الجوشن الدرع فعطفه على الدروع عطف تفسيرى ١٢ ٥٣ قوله فان تولوا آه فيه التفات وجواب الشرط محذوف اى فلا لوم عليك وهذا تسلية له صلى الله عليه وسلم وقوله اعرضوا اشارة الى ان تولوا فعل ماض ويصح ان يكون مضارعا واصله تتولوا فهو على الظاهر الا انه قيل عليه انه لا تظهر حينئذ ارتباط الجزاء بالشرط الا بتكلف ولذا لم يلتفت اليه المصنف ١٢ ج ٥٤ قوله ثم ينكرونها أتى بثم اشارة الى ان انكارهم مستبعد بعد المعرفة لان من عرف النعمة فحقه ان لا ينكرها بعد ذلك ١٢ ص ٥٥ قوله اكثرهم الكافرون اى يموتون كفارا وقليلهم يهتدى للاسلام فان اكثر صناديدهم مات كافرا والاقل منهم اسلم ١٢ صاوى ٥٦ قوله يشهد لها اى بالايمان وعليها اى بالكفر ١٢ ك ٥٧ قوله ثم لا يؤذن للذين كفروا آه فيه وجوه احدها لا يؤذن لهم فى الاعتذار كقوله تعالى ولا يؤذن لهم فيعتذرون ثانيها لا يؤذن لهم فى كثرة الكلام ثالثها لا يؤذن لهم فى الرجوع الى دار الدنيا رابعها لا يؤذن لهم فى حالة شهادة الشهود بل يسكت اهل الجمع كلها ليشهد الشهود ١٢ ج ٥٨ قوله لاهم يستعتبون معناه بالفارسية ونه از ايشان رجوع بمرضيات الهى طلب كرده شود ١٢ ٥٩ قوله لاتطلب منهم العتبى بضم العين الرجوع الى ما يرضى الله تعالى قال البغوى لا يكلفون ان يرضوا ربهم لان الآخرة ليست بدار التكليف وقال الزمخشرى المعنى ولا يسترضون اى لا يقال لهم ارضوا ربكم من العتبى وهى الرضا فى قانون الادب الاستعتاب از كسے خواستن تا ترا خوشنود كند وقال الكرمانى هو مشتق من الاستعتاب الذى هو طلب الاعتاب اى لا يطلبون ازالة العتاب وهو على غير القياس اذ استفعال انما يبنى من الثلاثى لا من المزيد ١٢ كمالين ٦٠ قوله فلا يخفف اى فهم لا يخفف عنهم وانما احتيج لتقدير المبتدأ لصحة دخول الفاء لان الفعل المضارع الصالح لمباشرة الاداة لا يقترن بالفاء فاحتيج لجعلها جملة اسمية لوجود الفاء ١٢ ص ٦١ قوله من الشياطين وغيرهم من الاوثان التى جعلوها شركاء لله تعالى اى قالوا لهم اى للاوثان وغيرها واجابوهم بالتكذيب ١٢ ك ٦٢ قوله قالوا ربنا الخ وهو اعتراف بانهم كانوا مخطئين فى ذلك او التماس بان يشطر عذابهم ١٢ بيضاوى ٦٣ قوله سيكفرون بعبادتهم اى سينفون فى الآخرة بقولهم ما كانوا ايانا يعبدون وهذا التفسير للشارح المحلى كما سيأتى فى سورة مريم ١٢ جمل ٦٤ قوله اى استسلموا لحكمه اى انقادوا لحكمه تعالى بعد الاباء والاستكبار فى الدنيا ١٢ المدارك ٦٥ قوله الذين كفروا آه يجوز ان يكون مبتدأ والخبر زدناهم وهو واضح وجوز ابن عطية ان يكون الذين كفروا بدلا من فاعل يفترون ويكون زدناهم مستانفا ويجوز ان يكون الذين كفروا نصبا على الذم او رفعا عليه فيضمر الناصب او المبتدأ وجوبا ١٢ ج ٦٦ قوله الذى استحقوه بكفرهم بصدهم الناس عن الاسلام وغيرها من المعاصى ١٢ ك ٦٧ قوله قال ابن مسعود كما رواه الحاكم عقارب انيابها كالنخل الطوال وروى ابن مردويه عن البراء بن عازب انه صلعم سئل عن قوله زدناهم عذابا قال عقارب امثال النخل الطوال ينهشهم فى جهنم ١٢ ك ٦٧ قوله قال ابن مسعود الخ اى فى تفسير تلك الزيادة وايضا من المفسرين فى تفصيل تلك الزيادة قول ابن عباس المراد بتلك الزيادة خمسة انهار من نار تسيل من تحت العرش يعذبون بها ثلثة بالليل واثنان بالنهار ١٢ ٦٨ قوله تبيانا لكل شىء ولم يقل بيانا فى بعض من الخفاء فى كونه تبيانا فان المبالغة فى الكمية دون الكيفية من الروح فان قيل كيف كان القرآن تبيانا لكل شىء اجيب بان المعنى من كل شىء من امور الدين حيث كان نصا على بعضها واحالة على السنة لبعضها حيث امر فيه باتباع النبى صلعم وطاعته وقد قال الله تعالى وما ينطق عن الهوى وحث على الاجماع فى قوله تعالى ويتبع غير سبيل المؤمنين وقد رضى رسول الله صلعم لامته اتباع اصحابه والاقتداء بآثارهم وقد اجتهدوا وقاسوا ووطؤا طرق القياس والاجتهاد فكانت السنة والاجماع والقياس والاجتهاد مستندة الى تبيان الكتاب فمن ثم كان تبيانا لكل شىء ١٢ خطيب ٦٩ قوله لكل شىء محتاج اليه من امر الشريعة من الامر والنهى والحلال والحرام والحدود والاحكام لامور الدنيا ان قلت انا نجد كثيرا من احكام الشريعة لم يعلم من القرآن تفصيلا كعدد ركعات الصلاة ونصاب الزكوة وغير ذلك فكيف يقول الله تبيانا لكل شىء اجيب بان البيان اما فى ذات الكتاب او باحالته على السنة قال الله تعالى وما اتاكم الرسول فخذوه وما نهاكم عنه فانتهوا او باحالته على الاجماع قال الله تعالى ومن يشاقق الرسول من بعد ما تبين له الهدى ويتبع غير سبيل المؤمنين الخ او على القياس قال الله تعالى فاعتبروا يا اولى الابصار والاعتبار النظر والاستدلال اللذان يحصل بهما القياس فهذه اربعة طرق لا يخرج شىء من احكام الشريعة عنها وكلها مذكورة فى القرآن فكان تبيانا لكل شىء بهذا الاعتبار صاوى بتغيير ما ١٢ ٧٠ قوله ان الله يامر بالعدل والاحسان الآية هذه الآية سبب اسلام عثمان بن مظعون فانه قال ما كنت اسلمت اى اولا الا حياء منه عليه السلام لكثرة ما يعرض على الاسلام ولم يستقر الايمان فى قلبى حتى نزلت هذه الآية وانا عنده فاستقر الايمان فى قلبى فقرأتها على الوليد بن مغيرة فقال والله ان له لحلاوة وان عليه لطلاوة وان اعلاه لمثمر وان اسفله لمغدق وما هو بقول البشر وقال ابو جهل ان الهه ليامر بمكارم الاخلاق وهى اجمع آية من القرآن للخير والشر ولذا يقرؤها كل خطيب على المنبر فى آخر خطبته لتكون عظة جامعة لكل مامور ومنهى ١٢ مدارك ٧١ قوله التوحيد كذا روى عن ابن عباس ويسمى عدلا لتوسطه فى التعطيل والتشريك ١٢ ك ٧٢ قوله والاحسان اى مع الله ومع عباده فالاحسان مع الله اداء فرائضه على الوجه الاكمل والاحسان مع عباده ان تعفو عمن ظلمك وتعطى من حرمك وتصل من قطعك ١٢ صاوى ٧٣ قوله كما فى الحديث رواه البخارى وفى المستدرك عن ابن مسعود رض هى اجمع آية فى القرآن للخير والشر ولذا يقرؤها كل خطيب ليكون عظة لكل مامور ومنهى ١٢ كمالين ٧٣ قوله كما فى الحديث وهو المذكور فى مشكوة المصابيح وغيره من الصحاح هو قول رسول الله صلى الله عليه وسلم الاحسان ان تعبد الله كانك تراه وان لم تكن تراه فانه يراك وليست المشاهدة رؤية الصانع بالبصر وهو ظاهر بل المراد بها حالة تحصل عند الرسوخ فى كمال الاعراض عما سوى الله وتمام توجهه الى حضرته بحيث لا يكون فى لسانه وقلبه ووهمه غير الله وسميت هذه الحالة المشاهدة لمشاهدة البصيرة اياه كما اشار اليها بعض العارفين بقوله خيالك فى عينى وذكرك فى فمى وحبك فى قلبى فاين تغيب كذا فى الرسالة الرومية ١٢ ٧٤ كما بدا الخ اى اهتماما به لانه فيه ضياع الانساب او الاعراض ويترتب عليه المقت والعقوبة من الله ١٢ صاوى ٧٥ قوله يعظكم حال من فاعل يامر وينهى اى يامركم وينهاكم حال كونه واعظا لكم ١٢ صاوى عه اى بان يجعل نصف العذاب على الشركاء ١٢ عه وفى رواية من صفر مذاب كالنار ١٢

١ه اي ريطة بنت سعد القرشية ١٢ ٢ه مؤنث الاخرق قال في القاموس الاخرق الاحمق ١٢

تتعظون وفيه ادغام التاء في الذال في الاصل وفي المستدرك عن ابن مسعود هٰذه اجمع اٰية في القرٰان للخير والشر وَاَوۡفُوۡا بِعَهۡدِ اللّٰهِ من البيعة والايمان وغيرهما اِذَا عَاهَدۡتُّمۡ وَلَا تَنۡقُضُوا الۡاَيۡمَانَ بَعۡدَ تَوۡكِيۡدِهَا توثيقها وَقَدۡ جَعَلۡتُمُ اللّٰهَ عَلَيۡكُمۡ كَفِيۡلًا بالوفاء حيث حلفتم به والجملة حال اِنَّ اللّٰهَ يَعۡلَمُ مَا تَفۡعَلُوۡنَ ○ تهديد لهم وَلَا تَكُوۡنُوۡا كَالَّتِيۡ نَقَضَتۡ افسدت غَزۡلَهَا ما غزلته مِنۡۢ بَعۡدِ قُوَّةٍ احكام له وبرم اَنۡكَاثًا حال جمع نكث وهو ما ينكث اي يحل احكامه وهي امرأة حمقاء من مكة كانت تغزل طول يومها ثم تنقضه تَتَّخِذُوۡنَ حال من ضمير تكونوا اي لا تكونوا مثلها في اتخاذكم اَيۡمَانَكُمۡ دَخَلًا هو ما يدخل في الشيء وليس منه اي فسادا او خديعة بَيۡنَكُمۡ بان تنقضوها اَنۡ اي لان تَكُوۡنَ اُمَّةٌ جماعة هِيَ اَرۡبٰى اكثر مِنۡ اُمَّةٍ وكانوا يحالفون الحلفاء فاذا وجدوا اكثر منهم واعز نقضوا حلف اولٰئك وحالفوهم اِنَّمَا يَبۡلُوۡكُمُ يختبركم اللّٰهُ بِهٖ اي بما امر به من الوفاء بالعهد لينظر المطيع منكم والعاصي او بكون امة اربى لينظر اتفون ام لا وَلَيُبَيِّنَنَّ لَكُمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ مَا كُنۡتُمۡ فِيۡهِ تَخۡتَلِفُوۡنَ ○ في الدنيا من امر العهد وغيره بان يعذب الناكث ويثيب الوافي وَلَوۡ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمۡ اُمَّةً وَّاحِدَةً اهل دين واحد وَّلٰكِنۡ يُّضِلُّ مَنۡ يَّشَآءُ وَيَهۡدِيۡ مَنۡ يَّشَآءُ ؕ وَلَتُسۡـَٔلُنَّ يوم القيٰمة سؤال تبكيت عَمَّا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ○ لتجازوا عليه وَلَا تَتَّخِذُوۡۤا اَيۡمَانَكُمۡ دَخَلًاۢ بَيۡنَكُمۡ كرره تاكيدا فَتَزِلَّ قَدَمٌۢ اي اقدامكم عن محجة الاسلام بَعۡدَ ثُبُوۡتِهَا استقامتها عليها وَتَذُوۡقُوا السُّوۡٓءَ العذاب بِمَا صَدَدۡتُّمۡ عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ ۚ اي بصدكم عن الوفاء بالعهد او بصدكم غيركم عنه لانه يستن بكم وَلَكُمۡ عَذَابٌ عَظِيۡمٌ ○ في الاٰخرة وَلَا تَشۡتَرُوۡا بِعَهۡدِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيۡلًا ؕ من الدنيا بان تنقضوه لاجله اِنَّمَا عِنۡدَ اللّٰهِ من الثواب هُوَ خَيۡرٌ لَّكُمۡ مما في الدنيا اِنۡ كُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ○ ذلك فلا تنقضوا مَا عِنۡدَكُمۡ من الدنيا يَنۡفَدُ يفنى وَمَا عِنۡدَ اللّٰهِ بَاقٍ ؕ دائم وَلَنَجۡزِيَنَّ بالياء والنون الَّذِيۡنَ صَبَرُوۡۤا على الوفاء بالعهود اَجۡرَهُمۡ بِاَحۡسَنِ مَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ○ احسن بمعنى حسن مَنۡ عَمِلَ صَالِحًا مِّنۡ ذَكَرٍ اَوۡ اُنۡثٰى وَهُوَ مُؤۡمِنٌ فَلَنُحۡيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ قيل هي حياة الجنة وقيل في الدنيا بالقناعة والرزق الحلال وَلَنَجۡزِيَنَّهُمۡ اَجۡرَهُمۡ بِاَحۡسَنِ مَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ○

---

٥١ قوله هذه اجمع آية الخ روى ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قرأ هذه الآية على الوليد بن المغيرة فقال اعد يا محمد فلما قرأها قال ان له لحلاوة وان عليه لطلاوة وان اعلاه لمثمر وان اسفله لمغدق وما هو بقول البشر وكونها اجمع آية استعملها الخطباء في آخر الخطبة ١٢ صاوي ٥٢ قوله من البيعة اي البيعة لرسول الله صلى الله عليه وسلم على الاسلام فانها مبايعة لله تعالى لقوله تعالى ان الذين يبايعونك انما يبايعون الله لان الرسول فان في الله باق بالله ١٢ الروح ٥٣ قوله ماغزلته اشارة الى ان الغزل مصدر بمعنى المفعول ١٢ ٥٤ قوله وبرم ابرام الحبل جعله طاقين ثم فتله والامر احكمه قاموس برم استوار كردن جامه وريسمان دوتاه تافتن مبرم رسى دوتاه تافته ١٢ صراح ٥٥ قوله حال جمع نكث بكسر النون وسكون الكاف وهو ماينكث بزنة المجهول اي يحل وينقض احكامه وابرامه قال البغوي هو ما نقض بعد الفتل غزلا او حبلا ٥٦ امرأة حمقاء من مكة من قريش وهي ريطة بنت عمرو بن سعد بن كعب بن زيد ابن مناة بن تيم وعند البلاذري انها والدة اسد بن العزى بن قصي وانها بنت سعد بن تيم وهي امرأة كانت تغزل مع جواريها طول يومها ويومهن من الغداة الى نصف النهار ثم تنقضه اي تحل جميع ما غزلن ثم يأمرهن بنقض ذلك اي لا تكونوا اشباها في اتخاذكم الايمان والعهود خديعة بالنقض فكما هي استمرت على نقض الغزل بعد ابرامه فكذلك انتم استمررتم نقض العهد بعد احكامه ولم تفوا به ١٢ ك ٥٦ قوله امرأة حمقاء يقال لها رائطة ويقال ريطة وتلقب بجعراء وقال السدي كانت امرأة بمكة تسمى خرقاء تغزل فاذا برمت غزلها نقضته ١٢ الخطيب ٥٧ قوله دخلا هو حال من الضمير في لا تكونوا اي مشابهين بامرأة شأنها هذا حال كونكم متخذين ايمانكم مفسدة ودخلا بينكم واصل الدخل مايدخل في الشيء ولم يكن منه روح وفي الصراح اي مكر او خديعة وفي القاموس الدخل محركة ما داخلك من فساد في العقل او الجسم وفي الجمل اصل الدخل العيب ليس من جنسه الذي يدخل فيه ١٢ ٥٨ قوله ان تكون امة آه اي بسبب ان تكون او مخافة ان تكون وتكون يجوز ان تكون تامة فتكون امة فاعلها وان تكون ناقصة فتكون امة اسمها وهي مبتدء واربى خبره والجملة في محل نصب على الحال على الوجه الاول وفي محل الخبر على الوجه الثاني وجوز الكوفيون ان تكون امة اسمها وهي عمادا اي ضمير فصل واربى خبر تكون والبصريون لا يجيزون ذلك لاجل تنكير الاسم فلو كان الاسم معرفة لجاز ذلك عندهم ١٢ ج ٥٩ قوله ان تكون امة متعلق بتتخذون اي لا تتخذوا ايمانكم دخلا بينكم اي لا تصيروها خديعة لاجل ان تكون امة اي لاجل وجود امة الخ او متعلق بمحذوف كما قدره الشارح بقوله بان تنقضوها ١٢ جمل ٦٠ قوله هي اربى آه اربى مأخوذ من ربا الشيء يربو اذا زاد وهذه الزيادة قد تكون في العدد وفي الشرف وفي القوة قال مجاهد كانوا يحالفون الحلفاء ثم يجدون من كان اعز منهم واشرف فينقضون حلف الاولين ويحالفون هؤلاء الذين هم اعز فنهاهم الله تعالى عن ذلك ١٢ خطيب ٦١ قوله اكثر من امة عددا وافر مالا كانوا يحالفون الحلفاء فاذا وجدوا اكثر منهم اي وجدوا جماعة هي اكثر من حلفائهم عددا او اعز نقضوا حلف اولئك اي الحلفاء الاول وحالفوهم اي حالفوا الجماعة التي هي اكثر ١٢ ك ٦٢ قوله وكانوا اي قريش وقوله اكثر منهم اي من الحلفاء اي اذا وجدوا جماعة اكثر من الذين حالفوهم اولا واعز منهم نقضوا الحلف الاول وعاهدوا اولئك الاكثر والاعز ١٢ جمل ٦٣ قوله اي بما امر به من الوفاء بالعهد الخ فالضمير في به للايفاء المتضمن له قوله اوفوا او بكون امة اربى عطف على بما امر به فالضمير لان تكون امة الخ يعني المصدر لينظر ان يفوا بعهد الله وبيعة رسوله ام لا فيغترون بكثرة قريش وشوكتهم وقلة المؤمنين وضعفهم ١٢ ك ٦٤ قوله او تكون معطوف على قوله بما امر به وقوله اتفون اي اتفون بالعهد من وفى يفي ١٢ ٦٥ قوله محجة الاسلام بفتح الميم والحاء والجيم المشددة اي طريقه ومثل ذلك من زل به القدم في عهد شيخه فنقضه فانه مطرود عن طريقته ومتى طرد عن طريقته فقد سلب ما وهبه الله له من النور الالهي فلا يرجى له الفتح في طريقة اخرى لان غاية الطرق واحد وهو قد طرد عن الغاية ١٢ ك وص ٦٦ قوله محجة الاسلام المحجة ميانه راه صراح وفي الجمل المحجة الطريق الواضح ١٢ ٦٧ قوله لانه يستن بكم فانهم لو نقضوا الايمان وارتدوا لاتخذوا نقضها سنة لغيرهم يستنون بها ١٢ كمالين ٦٨ قوله ولا تشتروا الخ اي لا تتركوا عهد الله في نظير عرض قليل تأخذونه ١٢ صاوي ٦٩ قوله بان تنقضوه اي العهد وقوله لاجله اي الثمن القليل وظاهره ولو من حلال واذا كان نقض العهد لاجل القليل من الحلال مذموما فالحرام اولى بالذم والمراد بالثمن القليل اعراض الدنيا وان كثرت ١٢ صاوي ٧٠ قوله انما عند الله الخ ما اسم ان وبينها الشارح بالثواب فان عاملة لا مهملة لكون ما المتصلة بها اسما موصولا بمعنى الذي وصلتها عند الله وجملة هو خير لكم خبران - وفي رسم ان هذه اختلاف بين المصاحف العثمانية ففي بعضها وصلها بها وفي بعضها فصلها عنها كما ذكره ابن الجوزي ١٢ جمل ٧١ قوله بالياء للاكثر والضمير المستكن فيه الى الله والنون لابن كثير وعاصم على سبيل الالتفات ١٢ ك ٧٢ قوله احسن بمعنى حسن اشار بذلك الى ان افعل التفضيل ليس على بابه دفع بذلك ما يتوهم من قصر المجازاة على الاحسن الذي هو الواجبات مع انهم يجازون على الواجبات والمندوبات وهنا تقرير آخر في الآية هو ان الاحسن هو صفة لموصوف محذوف اي بثواب احسن من عملهم اي اكثر منه تفضلا واحسانا قال الله تعالى من جاء بالحسنة فله عشر امثالها والباء للتجريد والتعدية ١٢ ص ٧٣ قوله فلنحيينه حيوة طيبة الآية وعد الله ثواب الدنيا والآخرة بقوله فاتاهم الله ثواب الدنيا وحسن ثواب الآخرة وذلك ان المؤمن مع العمل الصالح موسرا كان او معسرا يعيش عيشا طيبا ان كان موسرا فظاهر وان كان معسرا فمعه ما يطيب عيشه وهو القناعة والرضا بقسمة الله تعالى واما الفاجر فامره بالعكس ان كان معسرا فظاهر وان كان موسرا فالحرص لا يدعه ان يتهنى بعيشه وقيل الحياة الطيبة القناعة او حلاوة الطاعة او المعرفة بالله وصدق المقام مع الله وصدق الوقوف على امر الله والاعراض عما سوى الله ١٢ مدارك ٧٤ قوله هي حيوة الجنة قاله مجاهد وقتادة وعن الحسن لا يطيب الحيوة الا في الجنة وقيل في الدنيا بالقناعة روى الحاكم عن ابن عباس حيوة طيبة القنوع قال وكان صلى الله عليه وسلم يدعو اللهم قنعني بما رزقتني آه قاله الحسن ايضا ١٢ ك ٧٥ قوله وقيل في الدنيا قال في روح البيان في الدنيا ليعيش عيشا طيبا لانه ان كان موسرا فظاهر وان كان معسرا فيطيب عيشه بالقناعة والرضى بالقسمة وتوقع الاجر العظيم في الآخرة ١٢ ٧٦ قوله والرزق الحلال قاله سعيد بن جبير وعطاء وقال ابو بكر الوراق حلاوة الطاعة ١٢ كمالين ٧٧ قوله ولنجزينهم اجرهم الخ اي في الجنة واستفيد من هذا ان الحياة الطيبة ليست هي الجزاء لانه قد قيل بانها تكون في الدنيا او القبر وليس النعيم في ذلك بجزاء بل الجزاء ما كان في الآخرة بالجنة وما فيها ١٢ صاوي

٧٨ قوله انما عند الله الخ ما اسم ان وبينها الشارح بالثواب فان عاملة لا مهملة لكون ما المتصلة بها اسما موصولا بمعنى الذي وصلتها عند الله وجملة هو خير لكم خبران - وفي رسم ان هذه اختلاف بين المصاحف العثمانية ففي بعضها وصلها بها وفي بعضها فصلها عنها ١٢ جمل

فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ اى اردت قراءته فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ اى قل اعوذ بالله
من الشيطان الرجيم إِنَّهٗ لَيْسَ لَهٗ سُلْطٰنٌ تسلط عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ○ إِنَّمَا
١٣ ع ١١ ١٩ سُلْطٰنُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يَتَوَلَّوْنَهٗ بطاعته وَالَّذِيْنَ هُمْ بِهٖ اى الله تعالى مُشْرِكُوْنَ ○ وَإِذَا بَدَّلْنَا
اٰيَةً مَّكَانَ اٰيَةٍ بنسخها وانزال غيرها لمصلحة العباد وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ قَالُوْا اى الكفار
للنبى صلى الله عليه وسلم إِنَّمَآ أَنْتَ مُفْتَرٍ كذاب تقوله من عندك بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ حقيقة
القران وفائدة النسخ قُلْ لهم نَزَّلَهٗ رُوْحُ الْقُدُسِ جبرئيل مِنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ متعلق
بنزل لِيُثَبِّتَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بايمانهم به وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ○ وَلَقَدْ للتحقيق
نَعْلَمُ أَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ إِنَّمَا يُعَلِّمُهٗ القران بَشَرٌ وهو قين نصرانى كان النبى صلى الله
عليه وسلم يدخل عليه قال تعالى لِسَانُ لغة الَّذِىْ يُلْحِدُوْنَ يميلون إِلَيْهِ انه يعلمه
أَعْجَمِىٌّ وَّهٰذَا القران لِسَانٌ عَرَبِىٌّ مُّبِيْنٌ ○ ذو بيان وفصاحة فكيف يعلمه اعجمى
إِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ لَا يَهْدِيْهِمُ اللّٰهُ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ ○ مؤلم إِنَّمَا
يَفْتَرِى الْكَذِبَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ القران بقولهم هذا من قول البشر
وَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ○ والتاكيد بالتكرار وان وغيرهما رد لقولهم انما انت مفتر
مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْ بَعْدِ إِيْمَانِهٖٓ إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ على التلفظ بالكفر فتلفظ به وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّ
بِالْإِيْمَانِ وَمن مبتدأ او شرطية والخبر او الجواب لهم وعيد شديد دل على هذا
وَلٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا له اى فتحه ووسعه بمعنى طابت به نفسه فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ
مِّنَ اللّٰهِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ○ ذٰلِكَ الوعيد لهم بِأَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا اختاروها
عَلَى الْاٰخِرَةِ وَأَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ○ أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ
وَسَمْعِهِمْ وَأَبْصَارِهِمْ وَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ○ عما يراد بهم لَا جَرَمَ حقا أَنَّهُمْ
فِى الْاٰخِرَةِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ○ لمصيرهم الى النار المؤبدة عليهم ثُمَّ إِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ
هَاجَرُوْا الى المدينة مِنْ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا عذبوا وتلفظوا بالكفر وفى قراءة بالبناء للفاعل
اى كفروا وفتنوا الناس عن الايمان ثُمَّ جٰهَدُوْا وَصَبَرُوْا على الطاعة إِنَّ رَبَّكَ مِنْ
١٤ ع ١٠ ٢٠ بَعْدِهَا اى الفتنة لَغَفُوْرٌ لهم رَحِيْمٌ ○ بهم وخبر ان الاولى دل عليه خبر الثانية اذكر

---

٥١ قوله فاذا قرأت القرآن حكمة التفريع على ما تقدم ان قراءة القرآن من افضل الاعمال فطلب بالاستعاذة عند قراءته ليحفظ من الضياع المترتب على الوساوس الشيطانية والمعنى اذا علمت ما تقدم ان عظم الجزاء على محاسن الاعمال فاستعذ بالله من الشيطان الرجيم عند قراءة القرآن الذى هو احسن الاعمال وازكاها ١٢ ص ٥٢ قوله اى اردت قراءته آه هذا على مذهب الاكثرين من الفقهاء والمحدثين من ان الاستعاذة تطلب قبل القراءة وذهب جماعة من الصحابة والتابعين وعليه مالك الى الاستعاذة بعد القراءة تمسكا بظاهر الآية وقوله فاستعذ بالله الامر للاستحباب وذهب عطاء الى وجوب الاستعاذة عند قراءة القرآن سواء كان فى الصلوة او فى غيرها ١٢ جمل ٥٣ قوله اى قل اعوذ بالله الخ هذا البيان الافضل والا فالسنة تحصل باى صيغة كانت من صيغ الاستعاذة وعن ابن مسعود رضى الله عنه قرأت على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت اعوذ بالله السميع العليم من الشيطان الرجيم فقال قل اعوذ بالله من الشيطان الرجيم هكذا اقرأنيه جبريل عليه السلام عن القلم عن اللوح المحفوظ- بيضاوى والمراد بالقلم الذى نسخ به اللوح المحفوظ ونزل به جبريل دفعة الى السماء الدنيا ولم يرد القلم الاعلى فانه مقدم الرتبة على اللوح بالنص ١٢ جمل ٥٤ قوله يتولونه اى يتخذونه وليا ويستجيبون دعوته ويطيعونه فان المعصوم بمعزل عن ذلك ١٢ ابو السعود ٥٥ قوله واذا بدلنا آية سبب نزولها ان المشركين من اهل مكة قالوا ان محمدا يسخر باصحابه يامرهم اليوم بامر وينهاهم عنه غدا ما هذا الا مفترى يتقوله من تلقاء نفسه ١٢ صاوى ٥٦ قوله والله اعلم بما ينزل الخ هذه الجملة اعتراضية بين الشرط وجوابه ١٢ ٥٧ قوله كذاب تقوله بزنة المضارع من التقول بحذف احدى التائين من عندك ١٢ ك ٥٨ قوله روح القدس بضم الدال وسكونها والقدس الطهارة والمراد به اسم المفعول والاضافة من اضافة الموصوف لصفته اى الروح القدس اى المطهر ١٢ جمل ٥٩ قوله متعلق بنزل يريد انه حال عن مفعوله اى نزله متلبسا بالحق ١٢ كمالين ٦٠ قوله ليثبت الذين آمنوا اى ليبلوهم بالنسخ حتى اذا قالوا فيه هو الحق من ربنا والحكمة لانه حكيم لا يفعل الا ما هو حكمة وصواب حكم لهم بثبات القدم وصحة اليقين ١٢ مدارك ٦١ قوله وهو قين آه اى حداد وكان روميا وفى نسخة قن اى عبد واسمه جبر وهو غلام عامر الحضرمى وقيل جبر ويسار كانا يصنعان السيوف بمكة ويقرأن التوراة والانجيل وكان الرسول صلى الله عليه وسلم يمر عليهما ويسمع ما يقرأنه وقيل يعنون عايشا غلام حويطب بن عبد العزى قد اسلم وكان صاحب كتب وقيل يعنون سلمان الفارسى ١٢ ج ٦٢ قوله الذى يلحدون يميلون اليه من الحد القبر اذا امال حفرته عن الاستقامة آه يعلمه اى يميلون اليه انه يعلم النبى صلى الله عليه وسلم ١٢ كمالين ٦٣ قوله اعجمى هو الذى لا يفصح وان كان عربيا والعجمى المنسوب الى العجم وان كان فصيحا هذا فى روح البيان وفى الخطيب اعجمى اى لا يعرف لغة العرب وهو مع ذلك الكن فى التادية غير مبين ١٢ ٦٤ قوله والتاكيد بالتكرار وان وغيرهما من ضمير الفصل وتعريف المسند واسمية الجملة رد لقولهم انما انت مفتر بالتاكيدات ١٢ كمالين ٦٥ قوله من كفر بالله من بعد ايمانه الآية فى الخازن نزلت هذه الآية فى عمار بن ياسر وذلك ان الكفار اخذوه واباه وهو ياسر وامه وهى سمية واخذوا ايضا صهيبا وبلالا وخبابا فعذبوهم ليرجعوا عن الايمان فاما سمية فربطوها بين بعيرين وضربها ابو جهل فماتت وقتل زوجها ياسر وهما اول قتيلين فى الاسلام واما عمار فانه اعطاهم بعض ما ارادوا بلسانه مكرها فانهم قالوا اكفر بمحمد صلى الله عليه وسلم فبايعهم على ذلك وقلبه كاره فاخبر النبى صلى الله عليه وسلم بان عمارا كفر فقال كلا ان عمارا ملئ ايمانا من قرنه الى قدمه واختلط الايمان بدمه ولحمه فاتى عمار رسول الله صلعم وهو يبكى فجعل رسول الله صلعم يمسح عينيه وقال له ان عادوا لك فعد لهم بما قلت ١٢ صاوى ٦٦ قوله من كفر بالله الخ نزلت هذه الآية فى عمار بن ياسر وقصتها مشهورة فى كتب التفاسير تركناه ههنا خوفا للاطناب ١٢ ٦٧ قوله من مبتدأ موصولة صلته كفر او شرطية مبتدأ خبره كفر والخبر على تقدير كونها موصولة والجواب على تقدير كونها شرطية لهم وعيد شديد او فعليهم غضب من الله ودل على هذا اى على الجواب المقدر قوله ولكن من شرح الخ ١٢ ٦٨ قوله دل عليه هذا وفى نسخة دل عليه هذا اى دل على جوابه قوله تعالى ولكن من شرح الخ اى جواب من فى قوله ولكن من شرح الخ فالاشارة الى قوله فعليهم غضب من الله ١٢ الكرخى ٦٩ قوله ولكن من شرح الخ اتى بالاستدراك لانه ربما يتوهم من قوله الا من اكره انه حين الاكراه يجوز التكلم بالكفر ولو انشرح صدره له فى بعض الاحيان فدفع ذلك التوهم بالاستدراك ولا يبعد الوهم قوله مطمئن بالايمان ١٢ صاوى ٧٠ قوله اى فتحه ووسعه يشير الى ان صدرا تمييز محول عن المفعول بمعنى طابت به نفسه واعتقده ورضى به ١٢ كمالين ٧١ قوله ثم ان ربك للذين هاجروا آه فى خبر ان هذه ثلثة اوجه احدها انه قوله لغفور رحيم وان ربك الثانية تاكيد للاولى فكانه قيل ثم ان ربك ان ربك لغفور رحيم وحينئذ يجوز فى قوله للذين وجهان ان تتعلق بالخبرين على سبيل التنازع او بمحذوف على سبيل البيان كانه قيل الغفران والرحمة للذين هاجروا والثانى ان الخبر هو نفس الجار بعدها كما تقول ان زيدا لك اى هو لك لا عليك بمعنى هو ناصرهم لا خاذلهم الثالث ان خبر الاولى مستغنى عنه بخبر الثانية يعنى انه محذوف لفظا لدلالة ما بعده عليه ١٢ ج ملخصا ٧٢ قوله للذين هاجروا نزلت هذه الآية فى عياش بن ربيعة وكان اخا ابى جهل من الرضاعة وقيل من امه وفى ابى جندل بن سهل بن عمرو والوليد ابن المغيرة وسلمة بن هشام وعبد الله بن اسد الثقفى فتنهم المشركون وعذبوهم فاعطوهم بعض ما ارادوا ليسلموا من شرهم ثم هاجروا وجاهدوا ١٢ صاوى ٧٣ قوله تلفظوا بالكفر عند الاكراه كعمار وفى قراءة لابن عامر بالبناء للفاعل اى كفروا وفتنوا الناس اى صرفوهم عن الايمان كالحضرمى اكره مولاه جبرا حتى ارتد ثم اسلما وهاجرا ١٢ كمالين ٧٤ قوله خبر ان الاولى اى التى فى قوله ثم ان ربك الخ والثانية هى التى فى قوله ان ربك ١٢ جمل

٧٥ قوله اولئك الذين طبع الله الخ اى جعل عليها غلافا معنويا بحيث لا تذعن للحق ولا تسمعه ولا تبصره قوله الخاسرون اى لانهم ضيعوا اعمارهم فى غير منفعة تعود عليهم والموجب لخسرانهم ان الله تعالى وصفهم بست صفات تقدمت الغضب والعذاب العظيم واختيار الدنيا على الآخرة وحرمانهم من الهدى والطبع على قلوبهم وسمعهم وابصارهم وجعلهم من الغافلين ١٢ صاوى ٧٦ قوله هم الخاسرون اى حيث ضيعوا اعمارهم وصرفوها فيما افضى بهم الى العذاب المخلد بيضاوى وفى الخازن يعنى ان الانسان انما يعمل فى الدنيا ليربح فى الآخرة فاذا ادخل النار بان خسرانه وظهر غبنه لانه ضيع رأس ماله وهو الايمان ومن ضيع رأس ماله فهو خاسر والموجب لخسرانهم ان الله تعالى وصفهم بست صفات تقدمت الاولى انهم استوجبوا غضب الله بقوله فعليهم غضب من الله الثانية انهم استحقوا عذابه العظيم الثالثة انهم استحبوا الحياة الدنيا على الآخرة الرابعة انه حرمهم من الهداية الخامسة انه طبع على قلوبهم وسمعهم وابصارهم السادسة انه جعلهم من الغافلين ١٢ جمل ٧٧ قوله للذين هاجروا الخ متعلق بمحذوف هو خبر ان اى لغفور رحيم للذين هاجروا وهذا معنى قوله الآتى وخبر ان الاولى ١٢ صاوى

۵۱ قوله تجادل عن نفسها اے عن ذاتها تسعى في خلاصها بالاعتذار لا يهمها شان غيرها فتقول نفسي نفسي ابو السعود قال في التاويلات النجمية كل نفس على قدر بقاء وجودها تجادل عن نفسها لدفع المضار او جذب المنافع حتى الانبياء عليهم السلام يقولون نفسي نفسي الا محمد صلى الله عليه وسلم فان عن نفسه باق بربه فانه يقول امتي امتي لانه المغفور من ذنب وجوده المتاخر في الدنيا والمتقدم في الآخرة ١٢ ۵۲ قوله عن نفسها ان قلت ان ظاهر الآية مشكل لانه يقتضي ان النفس لها نفس وليس كذلك اجيب بان المراد بالنفس الاولى الانسان المركب من جسم وروح حقيقة والمراد بالنفس الثانية الذات المركبة من جسم وروح غير ملاحظة فيها الحقيقة فاختلفا بالاعتبار فكانه قال يوم ياتي كل انسان يجادل عن ذاته ولا يهمه غيره والمراد بالمجادلة الاعتذار بما لا يقبل منهم كقولهم والله ربنا ما كنا مشركين ١٢ صاوى ۵۳ قوله لا يهمها من اهمه الامر اقلقه واحزنه ١٢ قاموس ۵۴ قوله ما عملت اے جزاء ما عملت بطريق اطلاق اسم السبب على المسبب اشعارا بكمال الاتصال بين الاجزية والاعمال وايثار الاظهار على الاضمار لزيادة التقرير وللايذان باختلاف وقتي المجادلة والتوفية وان كانتا في يوم واحد ١٢ ابو السعود ۵۵ قوله هي مكة هذا هو المشهور بين المفسرين وهو الصحيح فان الآية مدنية لان الله تعالى وصف القرية بصفات ست كانت هذه الصفات في اهل مكة حين كان النبي صلى الله عليه وسلم بالمدينة وعلى القول بانها مكية يكون اخبارا بالغيب تنزيلا لما سيقع منزلة الواقع لتحقق الحصول ١٢ ص ۵۶ قوله لا تهاج من اهاج الغبار اثاره وهاج الطير اقلقه وفرقه ١٢ جمل ۵۷ قوله لباس الجوع شبه اثر الجوع والخوف وضررهما المحيط بهم باللباس الغاشي للابس فاستعير له اسمه واوقع عليه الاذاقة المستعارة لمطلق الايصال المنبئة عن شدة الاصابة بما فيها من اجتماع ادراكي اللامسة والذائقة على نهج التجريد فانها لشيوع استعمالها في ذلك وكثرة جريانها على الالسنة جرت مجرى الحقيقة كقول كثير — غمر الرداء اذا تبسم ضاحكا ۔ غلقت لضحكته رقاب المال ١٢ ابو السعود ۵۸ قوله لما تصف اللام تعليلية وما مصدرية كما اشار اليه الشارح ومعنى تصف تذكر جمل وفي روح البيان ما موصولة واللام صلة لا تقولوا مثل ما في قوله تعالى ولا تقولوا لمن يقتل في سبيل الله اموات اے لا تقولوا في شان ما تصف السنتكم من البهائم بالحل والحرمة في قولكم ما في بطون هذه الانعام خالصة لذكورنا ومحرم على ازواجنا ١٢ ۵۹ قوله الكذب منتصب بلا تقولوا وقوله تعالى هذا حلال وهذا حرام بدل منه ويجوز ان ينتصب الكذب بتصف ويتعلق هذا حلال الخ بلا تقولوا واللام للتعليل وما مصدرية اے لا تقولوا هذا حلال وهذا حرام لوصف السنتكم الكذب من ابي السعود وفي الآية اشارة الى ان ما تقولت النفوس بالحسبان والغرور انا قد بلغنا الى مقام يكون علينا بعض المحرمات الشرعية حلالا وبعض المحللات حراما فمفترون على الله الكذب انه اعطانا هذا المقام كما هو عادة اهل الاباحة كذا في التاويلات النجمية وايضا في الآية تنبيه للقضاة والمفتين كيلا يقولوا بغير حجة وبيان كما في تفسير ابي الليث ١٢ ۶۰ قوله وعلى الذين هادوا شروع في ذكر ما يخص اليهود من التحريم اثر بيان ما يحل لاهل الاسلام وما يحرم عليهم وتحريم الشئ اما للضرر فيه واما لبغي المحرم عليهم فاشار للاول بقوله انما حرم عليكم الميتة الخ واشار للثاني بقوله وعلى الذين هادوا الخ ١٢ صاوى ۶۱ قوله ثم ان ربك لما بالغ في تهديد المشركين وبين ما احل وما حرم ذكر ان فعل تلك القبائح لا يمنع من التوبة والرجوع والانابة بل باب التوبة مفتوح لكل كافر ما لم يغرغر فهو ترغيب للكافر في الاسلام وللعاصي في التوبة والاقلاع عن الذنوب ١٢ صاوى ۶۲ قوله بجهالة الباء فيه للسببية او الملابسة اے متلبسين بجهالة غير عارفين بالله وعقابه ١٢ ك ۶۳ قوله اماما قدوة واعلم ان في تفسير قوله امة اقوالا مختلفة الاول انه كان وحده امة من الامم لكماله في صفات الخير والثاني قال مجاهد كان مؤمنا وحده والناس كلهم كانوا كفارا فلهذا المعنى كان وحده امة والثالث ان يكون امة فعلة بمعنى مفعول كالرحلة والبغية فالامة هو الذي يؤتم به ودليله قوله تعالى اني جاعلك للناس اماما ولما كان ابراهيم عليه السلام رئيس الموحدين والمشركون كانوا مفتخرين به معترفين بحسن طريقته مقرين بوجوب الاقتداء به لا جرم ذكره الله تعالى في آخر هذه السورة وحكى عنه طريقته في التوحيد ليصير ذلك حاملا لهؤلاء المشركين على الاقرار بالتوحيد والرجوع عن الشرك وابطال اقوالهم الكاذبة هذا كله من الكبير ١٢ ۶۴ قوله جامعا لخصال الخير التي لا تكاد توجد الا متفرقة في اشخاص كثيرة فلذا سمي امة مع كونه واحدا وجعل القاضي وجه عده امة احد هذه الامور الثلثة وجمع المفسر بينها مبني على عموم المشترك او عده اماما وقدوة ماخوذ من كونه جامعا لصفات الخير فانه انما يكون اماما لامن قوله امة روى الحاكم عن ابن مسعود الامة الذي يعلم الناس الخير والقانت الذي يطيع الله ورسوله ١٢ ك ۶۵ قوله ان اتبع الخ المراد بالاتباع الاتباع في الاصول والعقائد واكثر الفروع دون الشرائع المتبدلة بتبدل الاعصار ١٢ جمل ۶۶ قوله ان اتبع ملة ابراهيم الخ الملة اسم لما شرعه الله لعباده على لسان الانبياء من امللت الكتاب اذا مليته وهو الدين بعينه عن الروح وفي الخيالي وهما متحدان بالذات ومختلفان بالاعتبار فان الشريعة من حيث انها تطاع لها دين ومن حيث انها تملى وتكتب ملة قال العلماء المامور به الاتباع في الاصول دون الفروع المتبدلة بتبدل الاعصار واتباعه له بسبب كونه مبعوثا بعده والا فهو اكرم الاولين والآخرين من ابي السعود وقال الامام الرازي ويحتمل ان يكون المراد الامر بمتابعته في كيفية الدعوة الى التوحيد وهو ان يدعو اليه بطريق الرفق والسهولة وايراد الدلائل مرة بعد اخرى بانواع كثيرة على ما هو الطريقة المالوفة في القرآن ومثله في الخطيب ١٢ ۶۷ قوله انما جعل السبت هذا رد على اليهود حيث كانوا يدعون ان تعظيم السبت من شريعة ابراهيم

يَوْمَ تَاْتِيْ كُلُّ نَفْسٍ تُجَادِلُ تحاج عَنْ نَّفْسِهَا لا يهمها غيرها وهو يوم القيمة وَتُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ جزاء
مَّا عَمِلَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ○ شيئا وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا ويبدل منه قَرْيَةً هي مكة والمراد اهلها
كَانَتْ اٰمِنَةً من الغارات لا تهاج مُّطْمَئِنَّةً لا تحتاج الى الانتقال عنها لضيق او خوف يَّاْتِيْهَا
رِزْقُهَا رَغَدًا واسعا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰهِ بتكذيب النبي صلى الله عليه وسلم
فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ فقحطوا سبع سنين وَالْخَوْفِ بسرايا النبي صلى الله عليه وسلم
بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ○ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْهُمْ محمد صلى الله عليه وسلم فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمُ
الْعَذَابُ الجوع والخوف وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ○ فَكُلُوْا ايها المؤمنون مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا
وَّاشْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ○ اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ
الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○ وَ
لَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ اي لوصف السنتكم الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّهٰذَا حَرَامٌ لما لم
يحله الله ولو يحرمه لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ بنسبته ذلك اليه اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ
الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ○ لهم مَتَاعٌ قَلِيْلٌ في الدنيا وَّلَهُمْ في الآخرة عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○ وَ
عَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا اي اليهود حَرَّمْنَا مَا قَصَصْنَا عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ ۚ في اٰية وَعَلَى الَّذِيْنَ
هَادُوْا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِيْ ظُفُرٍ الى آخرها وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ بتحريم ذلك وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ
يَظْلِمُوْنَ ○ بارتكاب المعاصي الموجبة لذلك ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ عَمِلُوا السُّوْٓءَ الشرك بِجَهَالَةٍ
ثُمَّ تَابُوْا رجعوا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْٓا عملهم اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا اي الجهالة او التوبة
لَغَفُوْرٌ لهم رَّحِيْمٌ ○ بهم اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ كَانَ اُمَّةً اماما قدوة جامعا لخصال الخير قَانِتًا ع ۱۵ ۹ ۲۱
مطيعا لِّلّٰهِ حَنِيْفًا مائلا الى الدين القيم وَلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ○ شَاكِرًا لِّاَنْعُمِهٖ
اِجْتَبٰهُ اصطفاه وَهَدٰىهُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ○ وَاٰتَيْنٰهُ فيه التفات عن الغيبة فِي الدُّنْيَا
حَسَنَةً هي الثناء الحسن في كل اهل الاديان وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ○ الذين
لهم الدرجات العلى ثُمَّ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ يا محمد اَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ دين اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۚ وَمَا كَانَ
مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ○ كرره ردا على زعم اليهود والنصارى انهم على دينه اِنَّمَا جُعِلَ السَّبْتُ
فرض تعظيمه عَلَى الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۚ على نبيهم وهم اليهود امروا ان يتفرغوا
اى فى السبت ١٢ ك

وهم تبعون له فرد الله عليهم بانه ليس السبت من ملة ابراهيم التي زعمتم انكم تتبعون لها بل كان من شريعته تعظيم يوم الجمعة ولذا اختاره الله للامة المحمدية لانه يوم تمام النعمة ويوم المزيد في الجنة ١٢ ص ۶۸ قوله انما جعل السبت الخ كانه جواب عما يقال انه عليه السلام لما امر بمتابعة ابراهيم فكيف خالفه باختياره يوم الجمعة فان الظاهر ان ابراهيم قد اختار في شرعه تعظيم يوم السبت بشهادة ان قوم موسى يعظمونه ١٢ جمل ۶۹ قوله اختلفوا فيه اے فبعضهم اطاعوه في اختيارهم الجمعة للعبادة واكثرهم ابوا ذلك وهم اليهود ١٢ ك ۵۵ قوله مكة وقيل هي المدينة آمنت برسول الله صلى الله عليه وسلم ثم كفرت بانعم الله لقتل عثمان وما حدث بها بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم من الفتن وهذا قول عائشة وحفصة زوجي النبي صلى الله عليه وسلم وقيل انه مثل مضروب لاي قرية كانت على هذه الصفة من سائر القرى ١٢ جمل ۵۷ قوله فقحطوا سبع سنين الخ وذلك ان الله تعالى ابتلاهم بالجوع سبع سنين فقطع عنهم المطر وقطعت العرب عنهم الميرة بامر رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى جهدوا فاكلوا العظام المحرقة والجيف والكلاب والميتة والعلهز وهو الوبر يعالج بالدم ويخلط به حتى كان احدهم ينظر الى السماء فيرى شبه الدخان من الجوع ثم ان رؤساء مكة كلموا رسول الله صلى الله عليه وسلم في ذلك وقالوا ما هذا اذ بك عاديت الرجال فما بال النساء والصبيان فاذن رسول الله صلى الله عليه وسلم للناس في حمل الطعام اليهم وهم بعد مشركون ١٢ خازن

للعبادة يوم الجمعة فقالوا لا نريده واختاروا السبت فشدد عليهم فيه وان ربك ليحكم
بينهم يوم القيمة فيما كانوا فيه يختلفون ○ من امره بان يثيب الطائع ويعذب العاصي
بانتهاك حرمته ادع الناس يا محمد الى سبيل ربك دينه بالحكمة بالقران والموعظة
الحسنة مواعظه او القول الرفيق وجادلهم بالتي اي بالمجادلة التي هي احسن كالدعاء
الى الله باياته والدعاء الى حججه ان ربك هو اعلم اي عالم بمن ضل عن سبيله و
هو اعلم بالمهتدين ○ فيجازيهم وهذا قبل الامر بالقتال ونزل لما قتل حمزة ومثل به فقال
صلى الله عليه وسلم وقد راه لامثلن بسبعين منهم مكانك وان عاقبتم فعاقبوا بمثل ما
عوقبتم به ولئن صبرتم عن الانتقام لهو اي الصبر خير للصابرين ○ فكف صلى الله عليه
وسلم وكفر عن يمينه رواه البزار واصبر وما صبرك الا بالله بتوفيقه ولا تحزن عليهم
اي الكفار ان لم يؤمنوا لحرصك على ايمانهم ولا تك في ضيق مما يمكرون ○ اي لا
تهتم بمكرهم فانا ناصرك عليهم ان الله مع الذين اتقوا الكفر والمعاصي والذين هم
محسنون ○ بالطاعة والصبر بالعون والنصر سورة الاسراء مكية الا وان كادوا
ليفتنونك الايات الثمان مائة وعشر ايات او احدى عشرة اية

بسم الله الرحمن الرحيم ○ سبحن تنزيه الذي اسرى بعبده محمد ليلا نصب على الظرف
والاسراء سير الليل وفائدة ذكره الاشارة بتنكيره الى تقليل مدته من المسجد الحرام
اي مكة الى المسجد الاقصا بيت المقدس لبعده منه الذي بركنا حوله بالثمار والانهار
لنريه من اياتنا عجائب قدرتنا انه هو السميع البصير ○ اي العالم باقوال النبي صلى
الله عليه وسلم وافعاله فانعم عليه بالاسراء المشتمل على اجتماعه بالانبياء وعروجه الى
السماء ورؤيته عجائب الملكوت ومناجاته تعالى فانه صلى الله عليه وسلم قال اتيت
بالبراق وهو دابة ابيض فوق الحمار ودون البغل يضع حافره عند منتهى طرفه فركبته فسار
بي حتى اتيت بيت المقدس فربطت الدابة بالحلقة التي يربط فيها الانبياء ثم دخلت فصليت
فيه ركعتين ثم خرجت فجاءني جبرئيل عليه السلام باناء من خمر واناء من لبن فاخترت
اللبن قال جبرئيل اصبت الفطرة قال ثم عرج بي الى السماء الدنيا فاستفتح

لـه قوله واختاروا السبت للعبادة وقالوا نريد اليوم الذي فرغ الله فيه من خلق السموات والارض وهو السبت فشدد الله عليهم فيه اي في السبت حيث ابتلاهم بتحريم الصيد فيه ۱۲ ک ٢ـه قوله بانتهاك حرمته اي بتضييع حرمة السبت والحرمة بمعنى الاحترام وهو التعظيم ۱۲ ۳ـه قوله ادع الناس هو المفعول المحذوف لادع دلالة على التعميم ففيه اشارة الى عموم بعثته عليه الصلوة والسلام ويجوز ان لا يكون المفعول مرادا اي افعل الدعاء ۱۲ جمل ٤ـه قوله بالقرآن فسر الآخرون كالزمخشري والقاضي والبيضاوي وغيرها الحكمة ههنا بالمقالة الحكمة الصحيحة وهي الدليل الموضح للحق المزيح للشبهة ۱۲ ۵ـه قوله اي بالمجادلة الخ المجادلة هي المنازعة لا لاظهار الصواب بل لالزام الخصم كما في الرشيدية لكن المراد ههنا المناظرة والجدل الاحسن ان يكون دليلا مركبا من مقدمات مسلمة في المشهور عند الجمهور ومقدمات مسلمة عند ذلك القائل هكذا في الكبير ۱۲ ٦ـه قوله هو اعلم بالمهتدين حكمة تعبير جانب اهل الهدى بصيغة الاسم وفي جانب اهل الضلال بالفعل الاشارة الى ان اهل الهدى استمروا على الفطرة الاصلية واهل الضلال غيروا تلك الفطرة وبدلوها باحداث الضلال ۱۲ ص ٧ـه قوله ونزل الخ رواه البيهقي عن ابي هريرة لما قتل حمزة رض ومثل به فجدع انفه واذنه وقطعوا مذاكيره وبقروا بطنه ۱۲ ک ٨ـه قوله وان عاقبتم الخ قال ابن العربي وفيه جواز المماثلة في القصاص خلافا لمن قال لا قود الا بالسيف واجيب بان القصد على المماثلة بغير السيف قال الشيخ السيوطي ويستدل بها بمسئلة الظفر اخرج ابن ابي حاتم ان ابن سيرين والنخعي رحمهما الله استدلا بها عليها ولفظ النخعي كمثل عن الرجل يخون الرجل ثم تقع في يده الدراهم قال ان شاء ذهب من دراهمه بمثل ما خانه ثم تلا هذه الآية ۱۲ اكليل ٩ـه قوله فكف صلى الله عليه وسلم عن المثلة تعريض وكفر عن يمينه رواه البزار والترمذي عن ابي بن كعب ههنا نزلت يوم الفتح وقد يجمع بانها نزلت مرتين ۱۲ ک ١٠ـه قوله اي لا تهتم بمكرهم اشار الى ان ما مصدرية ۱۲ ١١ـه قوله بالطاعة والصبر اي فالاحسان بمعنى جعل الشئ جميلا لا ضد الاساءة وقوله بالعون والنصر متعلق بقوله مع الذين ۱۲ جمل ١٢ـه قوله الآيات الثمان اخرها قوله تعالى سلطانا نصيرا اورد على هذا ان الآية الاخيرة من الثمانية وهي قوله وقل رب ادخلني مدخل صدق الخ عن الجمل وفي الكبير عددها مائة آية وعشر آيات عن ابن عباس انها مكية غير قوله وان كادوا ليستفزونك من الارض الى قوله واجعل لي من لدنك سلطانا نصيرا فانها مدنيات وعبارة ابي السعود وسورة بني اسرائيل مائة واحدى عشرة آية مكية الا الآيات في آخرها ۱۲ ١٣ـه قوله سبحان سبحان اسم علم للتسبيح يقال سبحت الله تسبيحا وسبحانا فالتسبيح هو المصدر وسبحان اسم علم للتسبيح وتفسيره تنزيه الله تعالى من كل سوء قال صاحب النظم السبح في اللغة التباعد يدل عليه قوله تعالى ان لك في النهار سبحا اي تباعدا فمعنى سبح الله تعالى اي بعده ونزهه عما لا ينبغي من الكبير وانتصابه بفعل مضمر متروك اظهاره تقديره اسبح الله عن صفات المخلوقين سبحانا بمعنى تسبيحا وقيل هو مصدر كغفران بمعنى التنزه ۱۲ الروح ١٤ـه قوله لعبده انما قال بعبده دون نبيه لئلا يتوهم فيه نبوة والوهية وهو الحال في عيسى ابن مريم عليهما السلام بانسلاخه عن الاكوان وعروجه بجسمه الى الاعلى مناقضا للعادات البشرية والطوارها وفيه اشارة شرف مقام العبودية حتى قال الامام في تفسيره ان العبودية افضل من الرسالة لان بالعبودية ينصرف من الخلق الى الحق فهي مقام الجمع وبالرسالة ينصرف من الحق الى الخلق فهي مقام الفرق والعبودية ان يكل اموره الى سيده فيكون هو المتكفل باصلاح مهامه والرسالة التكفل بمهام الامة وشتان ما بينهما قال الشيخ الاكبر قدس سره ان معراجه عليه السلام اربع وثلاثون مرة واحدة بجسده والباقي بروحه والذي يدل عليه انه عليه السلام عرج مرة بروحه وجسده معا قوله اسرى بعبده فان العبد اسم للروح والجسد جميعا وايضا ان البراق الذي هو من جنس الدواب انما يحمل الاجساد وايضا لو كان بالروح حال النوم او حال الفناء او الانسلاخ لما استبعده المنكرون اذ المتميزون من جميع الملل يحصل لهم مثل ذلك ويتعارفونه بينهم ۱۲ الروح ١٥ـه قوله فائدة ذكره جواب شبهة تقريرها ان الليل معتبر في مفهوم الاسراء فاي فائدة في ذكره والجواب ان السير في الليل وان كان مستفادا من لفظ الاسراء الا ان تقليل مدته لم يكن مستفادا منه من دون ذكره منكرا الا ان المعرف يدل على الاستيعاب كما في غد والغد فانه يطلق غد منكرا على كل جزء من اجزاء الغد بخلاف الغد معرفا فانه يطلق على تمام الغد على ما هو مذكور في الاصول من الشروح ۱۲ ١٦ـه قوله الى تقليل مدته اي جزء قليل من الليل قيل قدر اربع ساعة وقيل ثلاث وقيل اقل من ذلك وهذا بخلاف ما لو قيل اسرى بعبده الليل فان التركيب مع التعريف يفيد استغراق السير بجميع اجزاء الليل آه شيخنا وفي الكرخي قوله الاشارة بتنكيره اي تقليل مدته وذلك لان التنكير قد يكون للتقليل والتقليل والتبعيض متقاربان فاستعمل في التبعيض ما هو للتقليل آه ۱۲ ج ١٧ـه قوله من المسجد الحرام اصح الروايات على ان الاسراء كان من بيت ام هاني بنت ابي طالب وكان بيتها من الحرم والحرم كله مسجد ۱۲ روح ١٨ـه قوله اي مكة يعني ان المراد بالمسجد مكة لاحاطتها به لا المسجد عينه لما روي انه كان في بيت ام هاني ۱۲ ک ١٩ـه قوله اي المسجد الاقصى هو اول مسجد بني في الارض بعد الكعبة بناه آدم بعد ان بنى الكعبة باربعين سنة والحكمة في الاسراء اي بيت المقدس ليظهر شرفه على جميع الانبياء والمرسلين لانه صلى بهم اماما في مكانهم وشانهم الذي يتقدم على الانسان في بيته يكون هو السلطان لان السلطان له التقدم على غيره مطلقا وليسهل على امته المحشر حيث وضع قدمه فيه فان الخلق يحشرون هناك ۱۲ صاوي ٢٠ـه قوله لبعده منه توجيه لكونه اقصى قال في الكبير وسمي بالاقصى لبعد المسافة بينه وبين المسجد الحرام وفي روح البيان وسمي بالاقصى اي الابعد لانه لم يكن حينئذ وراءه مسجد فهو ابعد المساجد من مكة وكان بينهما اكثر من مسيرة شهر قوله الذي باركنا حوله آں مسجدے کہ برکت کردیم برگرد او ببرکات الدین والدنیا لانه مهبط الوحي والملائكة ومتعبد الانبياء من لدن موسى عليه السلام ومحفوف بالانهار والاشجار المثمرة ۱۲ بیضاوی ٢١ـه قوله على اجتماعه بالانبياء اي الرسل وغيرهم اي باجسادهم وارواحهم معا على الصحيح فاخرجهم الله من قبورهم واحضرهم في بيت المقدس واجتمع ايضا بالملائكة وبارواح اموات المؤمنين ممن مضى فصلى الجميع خلفه مقتدين به ۱۲ جمل ٢٢ـه قوله الملكوت وهو العالم الخفي الذي لم نشاهده كالملائكة والجنة والنار ۱۲ جمل ٢٣ـه قوله بالبراق اي اتاني به جبرئيل من الجنة وهو بضم الباء واشتقاقه من البرق لسرعة سيره او من البرق لشدة صفاء بياضه ولمعان تلألؤه قال في ربيع الابرار خد البراق كخد الانسان وقوائمه كقوائم البعير وعرفها كعرف الفرس روح وقوله طرفه اي بصره وقوله اصبت الفطرة الاسلام وقوله قال ثم عرج بي الخ لفظ قال من كلام الراوي الذي هو انس ابن مالك لان الحديث مروي عنه كما في مسلم وفاعله ضمير يعود الى النبي صلى الله عليه وسلم وقوله ثم عرج بفتحتين مبنيا للفاعل اي صعد مني ۱۲ ٢٤ـه قوله فربطت الدابة بالحلقة التي يربطها الانبياء اي حلقة مسجد باب بيت المقدس وفي ظاهره دليل على ركوب الانبياء السابقين ايضا البراق ويصرح بذلك لفظ حديث ابي سعيد عند البيهقي او تفسخ اتي بالحلقة التي كانت الانبياء تربطها فيه ۱۲ ٢٥ـه قوله ثم دخلت فصليت فيه ركعتين وفي رواية فدخلت انا وجبرئيل فصلى كل واحد منا ركعتين وفي اخرى عن ابن مسعود ثم دخلت المسجد فعرفت النبيين ما بين قائم وقاعد وراكع وساجد ثم اذن مؤذن فاقيمت الصلوة فقدمني فصليت بهم وفي حديث ام هاني عند ابي يعلى ونشر لي رهط من الانبياء منهم ابراهيم وموسى وعيسى وعنده مريم ثم حانت الصلوة فاممتهم وهل كانت هذه الصلوة فرضا او نفلا اختلف فيه والظاهر الثاني فان فرض الصلوة لم يكن قبل عروجه وقال ابن كثير صلى بهم ببيت المقدس قبل العروج وبعده فان في الحديث ما يدل على ذلك ولا مانع منه ۱۲ ک ٢٦ـه قوله اصبت الفطرة قال النووي المراد بالفطرة ههنا الاسلام والاستقامة قال ومعناه والله اعلم اخترت علامة الاسلام والاستقامة قال وجعل اللبن علامة الاسلام لكونه سهلا طيبا طاهرا سائغا سليم العاقبة واما الخمر فانها ام الخبائث وجالبة لانواع الشر في الحال والمآل ۱۲ ک

جبریل قیل له من انت فقال جبریل قیل ومن معك قال محمد قیل وقد ارسل الیه قال
ای اجابوا وقد ارسل الیه ١٢ ص
قد ارسل الیه ففتح لنا فاذا انا بآدم فرحب بی ودعا لی بخیر ثم عرج بنا الی السماء الثانیة
بتشدید الحاء ای قال مرحبا ١٢ ک ای بی وبجبرئیل ١٢
فاستفتح جبریل فقیل من انت فقال جبریل قیل ومن معك قال محمد قیل وقد بعث الیه
قال قد بعث الیه ففتح لنا فاذا انا بابنی الخالة یحیی وعیسی فرحبا بی ودعوا لی بخیر ثم عرج بنا الی
السماء الثالثة فاستفتح جبریل فقیل من انت قال جبریل فقیل ومن معك قال محمد فقیل وقد
ارسل الیه قال قد ارسل الیه ففتح لنا فاذا انا بیوسف واذا هو قد اعطی شطر الحسن فرحب بی و
دعا لی بخیر ثم عرج بنا الی السماء الرابعة فاستفتح جبریل فقیل من انت قال جبریل فقیل ومن معك
قال محمد فقیل وقد بعث الیه قال قد بعث الیه ففتح لنا فاذا انا بادریس فرحب بی ودعا لی بخیر ثم
ہو اول من خاط الثیاب وقبلہ کانوا یلبسون الجلود ١٢ جمل
عرج بنا الی السماء الخامسة فاستفتح جبریل فقیل من انت فقال جبریل فقیل ومن معك قال محمد
فقیل وقد بعث الیه قال قد بعث الیه ففتح لنا فاذا انا بهارون فرحب بی ودعا لی بخیر ثم عرج بنا
ای اخی موسی ١٢ ج
الی السماء السادسة فاستفتح جبریل فقیل من انت قال جبریل قیل ومن معك قال محمد قیل
وقد بعث الیه قال قد بعث الیه ففتح لنا فاذا انا بموسی فرحب بی ودعا لی بخیر ثم عرج بنا الی السماء
السابعة فاستفتح جبریل فقیل من انت قال جبریل فقیل ومن معك قال محمد قیل وقد
بعث الیه قال قد بعث الیه ففتح لنا فاذا انا بابراهیم فاذا هو مستند الی البیت المعمور واذا هو یدخله
كل یوم سبعون الف ملك ثم لا یعودون الیه ثم ذهب بی الی سدرة المنتهی فاذا ورقها كآذان الفیلة و
اذا ثمرها كالقلال فلما غشیها من امر الله ما غشیها تغیرت فما احد من خلق الله یستطیع ان یصفها
من حسنها قال فاوحی الی ما اوحی وفرض علی فی كل یوم ولیلة خمسین صلاة فنزلت حتی انتهیت الی
موسی فقال ما فرض ربك علی امتك قلت خمسین صلاة كل یوم ولیلة قال ارجع الی ربك فسله
التخفیف فان امتك لا تطیق ذلك وانی قد بلوت بنی اسرائیل وخبرتهم قال فرجعت الی ربی
فقلت ای رب خفف عن امتی فحط عنی خمسا فرجعت الی موسی قال ما فعلت قلت قد حط عنی
خمسا قال ان امتك لا تطیق ذلك فارجع الی ربك فسله التخفیف لامتك قال فلم ازل ارجع بین ربی
وبین موسی ویحط عنی خمسا خمسا حتی قال یا محمد هی خمس صلوات فی كل یوم ولیلة بكل صلوة عشر فتلك
خمسون صلوة ومن هم بحسنة فلم یعملها كتبت له حسنة فان عملها كتبت له عشرا ومن هم بسیئة ولم یعملها لم تكتب
ہذا من جملۃ کلام اللہ ١٢

١ھ قولہ قیل معناہ فی جمیع ما یأتی قال ای قال بواب السماء ای ملک الموکل ببابہا من انت وفی کل سماء من السبع یذکر ثلاثۃ اسئلۃ وثلاثۃ اجوبۃ کما یعلم بالسیر آہ شیخنا ١٢ جمل ٢ھ قولہ من انت الخ فیہ اختصار وفی الروایۃ المشہورۃ قیل مرحبا بہ والاحیاہ اللہ من اخ ومن خلیفۃ فنعم الاخ ونعم الخلیفۃ ونعم المجیٔ جاء ١٢ اصادی ٣ھ قولہ قیل وقد ارسل الیہ ای ارسل الیہ للعروج وقیل معناہ اوحی الیہ وبعث نبیا والاول اظہر لان امر نبوۃ کان مشہورا فی الملکوت لا یکاد یخفی علی خزان السموات والتقدیر اطلب وقد ارسل الیہ ١٢ اسید ٤ھ قولہ فاذا انا بآدم ای ففاجأنی لقی آدم ای بروحہ وجسدہ معا کبقیۃ الانبیاء الآتی ذکرہم فی السموات السبع فاجتمع النبی صلعم بہم باجسادہم وارواحہم بعد ان اجتمع بہم کذلک فی جملۃ الانبیاء فی بیت المقدس سبقہ ہؤلاء المذکورون الی السموات ثم صعد فوجدہم فیہا کما فی مذکورۃ فی مبسوطات المعارج ١٢ ج ٥ھ قولہ بآدم فی بعض الروایات وعن یمینہ اسودۃ وباب یخرج منہ ریح طیبۃ وعن یسارہ اسودۃ وباب یخرج منہ ریح خبیثۃ فاذا نظر قبل یمینہ ضحک واستبشر واذا نظر قبل شمالہ حزن وبکی فسأل جبریل عن ذلک فقال ہذہ الاسودۃ نسم بنیہ والباب الذی عن یمینہ باب الجنۃ والذی عن یسارہ باب النار فاذا رای من یدخل قبل یمینہ ضحک واذا رای من یدخل قبل یسارہ بکی ١٢ صاوی ٦ھ قولہ فرحب بی فی المصباح رحب المکان رحبا من باب قرب اتسع فہو رحیب ورحب مثل کریم وفلس ومن ہنا قیل مرحبا بک ای نزلت مکانا واسعا ورحب بہ بالتشدید ای قال لہ مرحبا آہ فقولہ رحب بی ای قال لی مرحبا وصیغۃ الترحیب من آدم وابراہیم مرحبا بالابن الصالح والنبی الصالح اما آدم فلانہ ابو البشر واما ابراہیم فلانحصار الانبیاء من بعدہ فی نسلہ واما صیغۃ الترحیب من بقیۃ الانبیاء المذکورین ہنا فہی مرحبا بالاخ الصالح والنبی الصالح ١٢ ج ٧ھ قولہ بابنی الخالۃ فان اشاع ام یحیی کانت بنت عمران کمریم۔ کمالین لکن قال فی الجمل فیہ مسامحۃ اذ عیسی ابن بنت خالۃ یحیی لا ابن خالتہ ویحیی ابن خالۃ ام عیسی م لان عیسی م ابن مریم وہی بنت حنۃ وحنۃ اخت اشاع فاشاع ولدت یحیی وحنۃ ولدت مریم ومریم ولدت عیسی م وعیسی م مقیم فی السماء الثانیۃ مع الملائکۃ لا یاکل ولا یشرب ولا ینام لاتصافہ بصفات الملائکۃ انتہی واللہ اعلم بالصواب وقال فی التعلیقات قولہ بابنی الخالۃ الخ اللام فیہ للجنس لصدق الخالۃ علی ام کل واحد منہما ١٢ ٨ھ قولہ قد اعطی شطر الحسن قال المظہر ای نصف الحسن اقول وہو یحتمل ان یکون المعنی نصف جنس الحسن مطلقا او نصف حسن جمیع اہل زمانہ وقیل بعضہ لان الشطر کما یراد بہ نصف الشیٔ قد یراد بہ بعضہ مطلقا اقول لکنہ لا یلائمہ مقام المدح اللہم الا ان یراد بہ بعض زائد علی حسن غیرہ وہو اما مطلق فیحمل علی زیادۃ الحسن الصوری دون الملاحۃ المعنویۃ لئلا یشکل بنبینا صلی اللہ علیہ وسلم واما مقید بنسبۃ اہل زمانہ وہو الاظہر ١٢ مرقاۃ وفی المجمع ای نصفہ او بعضہ او جہۃ من الحسن ش یقال انہ ورث ذلک الجمال من جدتہ وکانت قد اعطیت سدس الحسن وقیل ذہب یوسف وامہ یعنی جدتہ بثلثی الحسن ١٢ ٩ھ قولہ شطر الحسن ای نصفہ والنصف الآخر قسم بین جمیع الخلق وحسنہ صلی اللہ علیہ وسلم غیر ذلک الحسن الذی اعطی یوسف شطرہا اذ ہو غیر منقسم ولم یعط منہ شیٔ لغیرہ ١٢ صاوی ١٠ھ قولہ البیت المعمور الخ ہو بیت فی السماء مثال الکعبۃ وفیہ جواز استدبار القبلۃ عند الجلوس ١٢ ک ١١ھ قولہ الی سدرۃ المنتہی ای الی مقابل فروعہا فان فروعہا فی جوف الکرسی وہو فوق السموات واما اصلہا ففی السماء السادسۃ وہذہ السدرۃ شجرۃ نبق وقولہ کآذان الفیلۃ ای فی الشکل والا فکل ورقۃ منہا تظل جمیع الخلق ١٢ جمل ١١ھ قولہ الی سدرۃ المنتہی وہی شجرۃ فوق السماء السابعۃ فی اقصی الجنۃ الیہا ینتہی الملائکۃ باعمال اہل الارض من السعداء والیہا تنزل الاحکام العرشیۃ والانوار الرحمۃ وقولہ کآذان الفیلۃ ای فی الشکل وہو الاستدارۃ لا فی السعۃ اذ الواحدۃ منہا تظل الخلق وقولہ کالقلال جمع قلۃ وہی الجرۃ العظیمۃ ١٢ الروح ١٢ھ قولہ المنتہی سمیت بذلک لان علم الملائکۃ ینتہی الیہا ولم یجاوزہا احد الا النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالہ النووی ١٢ ک ١٣ھ قولہ فاذا ورقہا کآذان الفیلۃ وہی کعنبۃ جمع الفیل واذا ثمرہا کالقلال جمع قلۃ تسع قربتین ونصفا ١٢ ک ١٤ھ قولہ فلما غشیہا آہ فی حدیث ابی ذر عند البخاری فغشیہا الوان لا ادری ماہی وفی اخری عند مسلم فغشیہا فراش من ذہب وفی اخری جراد من ذہب وفی روایۃ علی کل ورقۃ منہا ملک ١٢ ک ١٥ھ قولہ فلما غشیہا من امر اللہ الخ ای غشی السدرۃ ما غشی من نور الحضرۃ الالہیۃ فصار لہا من الحسن غیر تلک الحالۃ التی کانت علیہا وقولہ فما احد من خلق یستطیع ان یصفہا من حسنہا لان رویتہا الحسن تدہش الرای ١٢ روح ١٦ھ قولہ فاوحی الی ما اوحی تکلم ای بیان ما اوحی والاحوط الاقرب الی الصواب ان یترک علی ابہامہ واجمالہ وانہ لا یعلمہ الا اللہ ورسولہ وقد فسرہ بعض العلماء بما لاح لہم من ذلک بروایۃ او استنباط وقد صح من جملۃ ذلک ثلثۃ اشیاء فرضیۃ الصلوات الخمس وخواتیم سورۃ البقرۃ والثالث ان ذنوب امۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سوی الشرک مغفورۃ ١٢ لمعات ١٧ھ قولہ الی موسی ای فی السماء السادسۃ والحکمۃ فی ان موسی اختص بالمراجعۃ دون غیرہ من الانبیاء ان امتہ کلفت من الصلوۃ بما لم یکلف بہ غیرہا فثقلت علیہم فرق موسی بامۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم لکونہ طلب ان یکون منہا وایضا فقد طلب موسی الرویۃ فلم ینلہا ومحمد نالہا بغیر طلب فاحب مراجعتہ وتردده لیزداد من نور الرویۃ فیقتبس موسی من تلک الانوار لیکون ای من رآہ ١٢ صاوی ١٨ھ قولہ وخبرتہم ای اختبرتہم وجربتہم بان کلفتہم باذن اللہ تعالی برکعتین فی الغداۃ ورکعتین فی وقت الزوال ورکعتین فی العشی فلم یطیقوا ذلک وعجزوا عنہ ١٢ جمل ١٩ھ قولہ فرجعت الی ربی ای الی المکان الذی ناجیت فیہ ربی ولیس المراد ان اللہ فی ذلک المکان ورجع لہ فان اعتقاد ذلک کفر بل المراد ان اللہ جعل ہذا المکان محلا لسیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم یناجیہ فیہ لیجمع لہ بین الرفعتین الحسیۃ والمعنویۃ ١٢ ص ٢٠ھ قولہ قد حط عنی خمسا قدم فی الحدیث السابق عشرا وجاء فی حدیث البخاری فوضع شطرہا ووقع ہہنا خمسا قال الشیخ ذکر الشطر اعم من کونہ دفعۃ واحدۃ قلت وکذا العشر وکانہ وضع العشر فی دفعتین والشطر من خمس دفعات او المراد بالشطر فی حدیث الباب البعض وقد حققت روایۃ ثابت ان التخفیف خمسا خمسا وہی زیادۃ معتمدۃ ویتعین حمل باقی الروایات علیہا ١٢ لمعات ٢١ھ قولہ ویحط عنی الخ ای اللہ تعالی فجملۃ المرات تسع وکل مرۃ یری فیہا ربہ کما رآہ فی المرۃ الاولی فقد رای ربہ فی تلک اللیلۃ عشر مرات ١٢ صاوی ٢٢ھ قولہ حتی قال الخ ہذا حدیث قدسی من ہنا ای قولہ کتبت سیئۃ واحدۃ ١٢ صاوی ٢٣ھ قولہ ومن ہم بحسنۃ الخ ہذا من جملۃ کلام اللہ والمراد بہا العزم والتصمیم اذ ہو الذی یکلف بہ الشخص فی الخیر والشر واما الہم الذی ہو اضعف منہ وحدیث النفس الذی ہو اضعف من الہم والخاطر الذی ہو اضعف من حدیث النفس والہاجس الذی ہو اضعف من الخاطر فلا تکلیف بہذہ الاربعۃ فی خیر ولا شر ونظم بعضہم الخمسۃ بقولہ ؎ مراتب القصد خمس ہاجس ذکروا ؎ فخاطر فحدیث النفس فاستمعا ؎ یلیہ ہم فعزم کلہا رفعت ؎ سوی الاخیر ففیہ الاخذ قد وقعا ١٢ ج

فان عملها لم تکتب سیئة واحدة فنزلت حتی انتهیت الی موسی فاخبرته فقال ارجع الی ربک فاسأله التخفیف لامتک فان امتک لا تطیق ذلک فقلت قد رجعت الی ربی حتی استحییت رواه الشیخان واللفظ لمسلم وروی الحاکم فی المستدرک عن ابن عباس رض قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم رأیت ربی عزوجل قال تعالی وَاٰتَیْنَا مُوْسَی الْکِتٰبَ التوراة وَجَعَلْنٰهُ هُدًی لِّبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ لِ اَلَّا تَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِیْ وَکِیْلًا ○ یفوضون الیه امرهم وفی قراءة تتخذوا بالفوقانیة التفاتا فان زائدة والقول مضمر یا ذُرِّیَّةَ مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ فی السفینة اِنَّهٗ کَانَ عَبْدًا شَکُوْرًا ○ کثیر الشکر لنا حامدا فی جمیع احواله وَقَضَیْنَآ اوحینا اِلٰی بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ فِی الْکِتٰبِ التوراة لَتُفْسِدُنَّ فِی الْاَرْضِ ارض الشام بالمعاصی مَرَّتَیْنِ وَلَتَعْلُنَّ عُلُوًّا کَبِیْرًا ○ تبغون بغیا عظیما فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ اُوْلٰىهُمَا اولی مرتی الفساد بَعَثْنَا عَلَیْکُمْ عِبَادًا لَّنَآ اُولِیْ بَاْسٍ شَدِیْدٍ اصحاب قوة فی الحرب والبطش فَجَاسُوْا ترددوا لطلبکم خِلٰلَ الدِّیَارِ وسط دیارکم لیقتلوکم ویسبوکم وَکَانَ وَعْدًا مَّفْعُوْلًا ○ وقد افسدوا الاولی بقتل زکریا فبعث علیهم جالوت وجنوده فقتلوهم وسبوا اولادهم وخربوا بیت المقدس ثُمَّ رَدَدْنَا لَکُمُ الْکَرَّةَ الدولة والغلبة عَلَیْهِمْ بعد مائة سنة بقتل جالوت وَاَمْدَدْنٰکُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِیْنَ وَجَعَلْنٰکُمْ اَکْثَرَ نَفِیْرًا ○ عشیرة وقلنا اِنْ اَحْسَنْتُمْ بالطاعة اَحْسَنْتُمْ لِاَنْفُسِکُمْ لان ثوابه لها وَاِنْ اَسَاْتُمْ بالفساد فَلَهَا اساءتکم فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ المرة الْاٰخِرَةِ بعثناهم لِیَسُوْٓءٗا وُجُوْهَکُمْ یحزنوکم بالقتل والسبی حزنا یظهر فی وجوهکم وَلِیَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ بیت المقدس فیخربوه کَمَا دَخَلُوْهُ وخربوه اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّلِیُتَبِّرُوْا یهلکوا مَا عَلَوْا غلبوا علیه تَتْبِیْرًا ○ اهلاکا وقد افسدوا ثانیا بقتل یحیی فبعث علیهم بخت نصر فقتل منهم الوفا وسبی ذریتهم وخرب بیت المقدس وقلنا فی الکتاب عَسٰی رَبُّکُمْ اَنْ یَّرْحَمَکُمْ ج بعد المرة الثانیة ان تبتم وَاِنْ عُدْتُّمْ الی الفساد عُدْنَا م الی العقوبة وقد عادوا بتکذیب محمد صلی الله علیه وسلم فسلط علیهم بقتل قریظة ونفی النضیر وضرب الجزیة علیهم وَجَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْکٰفِرِیْنَ حَصِیْرًا ○ محبسا وسجنا اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ

الصواب بوجود بخت نصر ۱۲

ای التوراة عطف علی وآتینا موسی الکتاب ۱۲ ک

ای موضع الحبس ۱۲ ک

---

۵۱ قوله رأیت ربی عزوجل اے لیلة الاسراء بعینی راسی عشر مرات الاولی فی مرة الفرض والتسع بعدها فی مرات الحط والاسقاط ۱۲ جمل ۵۲ قوله ان لا تتخذوا منصوب بحذف النون ولا نافیة وان مصدریة ولام التعلیل مقدرة کما قدرها الشارح وهذا علی قراءة التحتانیة اما علی قراءة الفوقانیة فهو مجزوم بحذف النون ولا ناهیة وان زائدة کما قال ۱۲ ۵۳ قوله فان زائدة المناسب انها هنا مفسرة لان هذا لیس من مواضع زیادتها وحینئذ فیقدر جملة فیها معنی القول دون حروفه ولما کان وجه زیادتها ظاهرا بحسب الصورة حملها المفسر علیه ۱۲ صاوی ۵۴ قوله ذریة الخ جعله الشارح منادی وحرف النداء محذوف وعلی هذا ففی الکلام حذف والتقدیر یا ذریة من حملنا مع نوح کونوا کما کان نوح فی العبودیة والانقیاد وفی کثرة الشکر لله تعالے بفعل الطاعات آه شیخنا وجملة انه کان تعلیل لهذا المحذوف وفی السمین قوله ذریة العامة علی نصبها وفیها اوجه احدها انه منصوب علی المفعول الاول لیتخذوا والثانی هو وکیلا ویکون وکیلا مما وقع مفردا فی اللفظ والمعنی به جمع اے لا تتخذوا ذریة من حملنا مع نوح وکلاء کقوله تعالی ولا یامرکم ان تتخذوا الملائکة والنبیین اربابا الثانی انها منصوبة علی البدل من وکیلا الثالث انها منصوبة علی الاختصاص وبه بدأ الزمخشری الرابع انها منصوبة علی النداء اے یا ذریة من حملنا وخصوا هذا الوجه بقراءة الخطاب فی تتخذوا وهو واضح علیها الا انه لا یلزم لجواز ان ینادی الانسان شخصا ویخبر عن آخر ۱۲ ج ۵۵ قوله اوحینا لما کان قضی یستعمل بعلی لا بالی اشار المص الی دفعه بانه متضمن لمعنی الایحاء ولهذا عدی بالی وقد یجعل الے بمعنی علی ۱۲ ک وفی السمین قضی یتعدی بنفسه فلما قضی زید منها وطرا فلما قضی موسی الاجل وانما تعدی هنا بالی لتضمنه معنی انفذنا واوحینا اے وانفذنا الیهم بالقضاء المحتوم ومتعلق القضاء محذوف اے بفسادهم وقوله لتفسدن جواب قسم محذوف تقدیره والله لتفسدن وهذا القسم مؤکد لمتعلق القضاء ویجوز ان یکون لتفسدن جوابا لقوله قضینا لانه ضمن معنی القسم ومنه قولهم قضی الله لافعلن فیجرون القضاء والقدر مجری القسم فیتلقیان بما یتلقی به القسم ۱۲ ج ۵۶ قوله مرتین اولهما قتل زکریا علیه السلام وحبس ارمیا حین انذرهم بسخط الله تعالے والاخرے قتل یحیی بن زکریا وقصد قتل عیسی بن مریم ۱۲ کشاف ۵۷ قوله اولی مرتی الفساد والوعد بمعنی الموعد وهو مقدر معه اے اذا جاء وقت اولی الفسادین فنسدوا جازیناهم بکذا وکذا وبذلک یستقیم المعنی فلا حاجة بتقدیر المضاف کما فعله الزمخشری اے اذا جاءت وعد عقاب اولهما فعلنا کذا ۱۲ ک ۵۸ قوله فجاسوا فی القاموس الجوس بالجیم طلب الشیء بالاستقصاء والتردد خلال الدور والبیوت والطواف فیها ۱۲ ۵۹ قوله ترددوا لطلبکم قال الراغب جاسوا الدیار توسطها وترددوا بینها وسط دیارکم لیقتلوکم ویسبوکم یعنی ان خلال اسم مفرد بمعنی وسط وقیل انه جمع خلل کجبال وجبل ۱۲ کمالین ۶۰ قوله فبعث علیهم جالوت الصحیح ان الذی بعث علیهم فی المرة الاولے بخت نصر قیل وقد کان مدة ملکه سبعمائة سنة واما جالوت وجنوده فلم یقع منهم تخریب لبیت المقدس بل جاء لیغزوهم فخرج الیهم داؤد وطالوت فقتل الله جالوت علی ید داؤد کما تقدم مفصلا فی سورة البقرة ۱۲ صاوی ۶۱ قوله ثم رددنا لکم الکرة علیهم فی زمان داؤد فاذا جاء وعد الآخرة بعث الله علیهم بخت نصر فسبی وقتل والصواب ما حکاه الامام البغوی عن ابن اسحاق ان الفساد الاولے قتلهم شعیا نبی الله فی الشجرة وعقوبته کان تسلیط بخت نصر فدخل بجنده بیت المقدس وقتلهم وذکر جالوت ههنا عجب فان جالوت قتله داؤد علیه السلام کما نطق به القرآن وهو قبل زکریا بمدة طویلة ویرده ایضا قوله ولیدخلوا المسجد کما دخلوه اول مرة فان المسجد ابتدأ بنائه داؤد واکمله ابنه سلیمان ع فلم یکن قبل داؤد مسجد حتی یدخلوه مع ان فی نفس قتل زکریا ترددا ففی البحر عن ابن اسحاق ان زکریا مات موتا ولم یقتل وهکذا ذکره القرطبی فی تفسیره ووقع رددنا موضع نرد لانه لم یقع وقت الاخبار لکن لتحققه عبر بالماضی ۱۲ ج ۶۲ قوله الکرة مفعول رددنا وهی فی الاصل مصدر کر یکر اے رجع ثم یعبر بها عن الدولة والقهر وقوله علیهم یجوز ان یتعلق برددنا او بنفس الکرة لانه یقال کر علیه فیتعدی بعلی ویجوز ان یتعلق بمحذوف علی انه حال من الکرة ۱۲ ج ۶۳ قوله الدولة فی المصباح تداول القوم الشیء وهو حصوله فی ید هذا تارة وفی ید هذا اخری والاسم الدولة بفتح الدال وضمها وجمع المفتوح دول بالکسر کقصعة وقصع وجمع المضموم دول مثل غرفة وغرف ومنهم من یقول الدولة بالضم فی المال وبالفتح من الحرب ودالت الایام تدول مثل دارت تدور وزنا ومعنا ۱۲ ج ۶۴ قوله نفیرا فی السمین نفیرا منصوب علی التمییز وفیه اوجه احدها انه فعیل بمعنی فاعل اے اکثر نافرا اے من ینفر معکم الثانی انه جمع نفر نحو عبد وعبید قاله الزجاج وهم الجماعة السائرون اے الاعداء الثالث انه مصدر اے اکثر خروجا اے الغزو والمفضل علیه محذوف فقدره بعضهم اکثر نفیرا من اعدائکم وقدره الزمخشری اکثر نفیرا مما کنتم علیه ۱۲ ج ۶۵ قوله فلها اللام للاستحقاق او بمعنی علی او الے وجعله الزمخشری للاختصاص ویخالفه الاخبار الدالة علی تعدی ضرر الاشرار الی غیر المذنب ۱۲ ک ۶۶ قوله لیظهر فی وجوهکم فان آثار الاعراض النفسانیة فی القلب یظهر فی الوجه فالوجه فی ذلک علی حقیقته ویحتمل ان یراد بالوجه الذات ویحتمل ان یراد سادتکم وکبراؤکم ۱۲ کمالین ۶۷ قوله یحیی کذا اخرج الحاکم عن ابن عباس ان بخت نصر هو الذی بعث الله عند قتلهم یحیی بن زکریا وصححه علی شرطهما وقال الشیخ محی السنة روایة من روی ان بخت نصر غزی بنی اسرائیل عند قتلهم یحیی بن زکریا غلط عند اهل السیر بل هم مجمعون علی ان بخت نصر غزا بنی اسرائیل عند قتلهم شعیا فی عهد ارمیا ومن وقت ارمیا وتخریب بخت نصر بیت المقدس الے مولد یحیی بن زکریا اربعمائة واحدی وستون سنة والصواب ما ذکره ابن اسحاق انه لما رفع عیسی من بین اظهرهم وقتلوا یحیی بعث الله علیهم ملکا من ملوک بابل یقال له خردوس حتے دخل الشام وامر بقتلهم الے آخر القصة ۱۲ کمالین ۶۸ قوله الوفا اے نحو الاربعین وسبی ذریتهم نحو سبعین الفا قیل دخل صاحب الجیش مذبح قربانهم فوجد فیه دما یغلی فسألهم عنه فقالوا دم قربان لم یقبل منا فقال ما صدقونی فقتل علیه الوفا منهم فلم یهدأ الدم ثم قال ان لم تصدقونی ما ترکت منکم احدا فقالوا انه دم یحیی م فقال لمثل هذا ینتقم ربکم منکم ثم قال یا یحیی قد علم ربی وربک ما اصاب قومک من اجلک فاهدأ باذن الله تعالے قبل ان لا ابقی احدا منهم فهدأ فرفع عنهم القتل بعضا وهی وکذا سمعت عن سیدی لکن قال وقت افساد الثانی بالقتل یحیی بعث الله طیطوس الرومی وجنوده وقال بعضهم سلط الله علیهم هردوس ومثله وجدت فی روح البیان ۱۲ ۶۹ قوله حصیرا اے کان الحصیر اسما جامدا کما یدل علیه لفظ القاموس حصیر السجن والحبس فلا یلزم تذکیره وتانیثه وان کان بمعنی حاصرا اے محیطا بهم فتذکیره لحمله علی فعیل بمعنی مفعول او لانه علی النسب کلابن وتامر او لان تانیث جهنم غیر حقیقی او لانه ولیا جانه مذکر ۱۲ کمالین

يهدي للتي اي للطريقة التي هي اقوم اعدل واصوب ويبشر المؤمنين الذين يعملون الصالحات
ان لهم اجرا كبيرا ۝ ويخبر ان الذين لا يؤمنون بالآخرة اعتدنا اعددنا لهم عذابا اليما مؤلما ع ۱۰
هو النار ويدع الانسان بالشر على نفسه واهله اذا ضجر دعاءه اي كدعائه له بالخير وكان الانسان
الجنس عجولا ۝ بالدعاء على نفسه وعدم النظر في عاقبته وجعلنا الليل والنهار آيتين دالتين على
قدرتنا فمحونا آية الليل طمسنا نورها بالظلام لتسكنوا فيه والاضافة للبيان وجعلنا
آية النهار مبصرة اي مبصرا فيها بالضوء لتبتغوا فيه فضلا من ربكم بالكسب ولتعلموا بهما
عدد السنين والحساب للاوقات وكل شيء يحتاج اليه فصلناه تفصيلا ۝ اي بيناه تبيينا و
كل انسان الزمناه طائره عمله يحمله في عنقه خص بالذكر لان اللزوم فيه اشد وقال مجاهد
ما من مولود يولد الا وفي عنقه ورقة مكتوب فيها شقي او سعيد ونخرج له يوم القيامة كتابا مكتوبا
فيه عمله يلقاه منشورا ۝ صفتان لكتابا ويقال له اقرأ كتابك كفى بنفسك اليوم عليك حسيبا ۝
محاسبا من اهتدى فانما يهتدي لنفسه لان ثواب اهتدائه له ومن ضل فانما يضل عليها
لان اثمه عليها ولا تزر نفس وازرة آثمة اي لا تحمل وزر نفس اخرى وما كنا معذبين
احدا حتى نبعث رسولا ۝ يبين له ما يجب عليه واذا اردنا ان نهلك قرية امرنا مترفيها
منعميها بمعنى رؤسائها بالطاعة على لسان رسلنا ففسقوا فيها فخرجوا عن امرنا فحق
عليها القول بالعذاب فدمرناها تدميرا ۝ اهلكناها باهلاك اهلها وتخريبها وكم اي كثيرا
اهلكنا من القرون الامم من بعد نوح وكفى بربك بذنوب عباده خبيرا بصيرا ۝ عالما
ببواطنها وظواهرها وبه يتعلق بذنوب من كان يريد بعمله العاجلة اي الدنيا عجلنا له
فيها ما نشاء لمن نريد التعجيل له بدل من له باعادة الجار ثم جعلنا له في الآخرة
جهنم يصلاها يدخلها مذموما ملوما مدحورا ۝ مطرودا عن الرحمة ومن اراد الآخرة
وسعى لها سعيها عمل عملها اللائق بها وهو مؤمن حال فاولئك كان سعيهم مشكورا ۝
عند الله اي مقبولا مثابا عليه كلا من الفريقين نمد نعطي هؤلاء وهؤلاء بدل من
متعلق بنمد من عطاء ربك في الدنيا وما كان عطاء ربك فيها محظورا ۝ ممنوعا عن احد
انظر كيف فضلنا بعضهم على بعض في الرزق والجاه وللآخرة اكبر اعظم درجات و

كيف حال والعامل فضلنا ١٢

---

١ قوله يهدي مفعوله محذوف اي يهدي كل الناس اي يدلهم فبعضهم يتصل بهدايته وهم المؤمنون وبعضهم لا وهم الكافرون ١٢ ج ٢ قوله ويخبر ان الذين اشار الى ان الذين لا يؤمنون معطوف على يبشر باضمار يخبر كما صرح به البيضاوي اي فلا يكون ذلك داخلا في حيز البشارة وعليه جرى السفاقسي آه كرخي وعبارة السمين وان الذين لا يؤمنون فيه وجهان احدهما ان يكون عطفا على ان الاولى اي يبشر المؤمنين بشيئين باجر كبير وبتعذيب اعدائهم ولا شك ان ما يصيب عدوك سرور لك وقال الزمخشري ويحتمل ان يكون المراد ويخبر بان اي انه من باب الحذف اي حذف ويخبر وابقى معموله وعلى هذا فيكون ان الذين غير داخل في حيز البشارة بلا شك ويحتمل ان يكون قصده انه اريد بالبشارة مجرد الاخبار سواء كان بخير ام بشر وهل هو فيهما حقيقة او في احدهما وحينئذ يكون جمعا بين الحقيقة والمجاز او استعمالا للمشترك في معنييه وفي المسئلتين خلاف مشهور وعلى هذا فلا يكون قوله وان الذين لا يؤمنون غير داخل في حيز البشارة الا ان الظاهر من مذهب الزمخشري انه لا يجيز الجمع بين الحقيقة والمجاز ولا استعمال المشترك في معنييه ١٢ ج ٣ قوله ويدع الانسان القياس ان تثبت واو يدع لانه مرفوع الا انه لما وجب سقوطها لفظا لاجتماع الساكنين سقطت في الخط ايضا على خلاف القياس ونظيره سندع الزبانية آه زاده ١٢ ج ٤ قوله اذا ضجر الضجر شدة القلق من الغم وفي الصراح الضجر بيقراري ١٢ ٥ قوله اي كدعائه يريد انه مصدر تشبيهي واصله دعا كدعائه فحذف الموصوف وحرف التشبيه فانتصب ١٢ كما لين ٦ قوله فمحونا آية الليل اي خلقناه على هذه الحالة وليس المراد انه كان مضيئا ثم محي ضوؤه وفي الحقيقة في الكلام حكمتان الاولى حكمة خلق الليل والنهار من حيث ذاتهما وهي الدلالة على باهر قدرة صانعهما الثانية حكمة كون الليل خلق مظلما والنهار خلق مضيئا لتسكنوا في الليل ولتبتغوا من فضله في النهار ١٢ صاوي ٧ قوله لتسكنوا فيه قدره لمقابلة قوله في النهار لتبتغوا الخ ١٢ ٨ قوله والاضافة اي في آية الليل للبيان وكذا في آية النهار وسكت عن ذلك للعلم به منه كاضافة العدد للمعدود اي فمحونا الآية التي هي الليل وجعلنا الآية التي هي النهار مرسلة ونظيره قولنا نفس الشيء وذاته فكذلك آية الليل هي نفس الليل ومنه يقال دخلت بلاد خراسان اي دخلت البلاد التي هي خراسان فكذا ههنا وقيل المراد بآية الليل وآية النهار الشمس والقمر حيث لم يخلق له شعاع كشعاع الشمس فترى به الاشياء رؤية بينة وجعلنا الشمس ذات شعاع يبصر في ضوئها كل شيء ١٢ جمل ٩ قوله اي مبصرا فيها بفتح الصاد اشار بهذا الى ان في الكلام مجازا عقليا لان النهار لا يبصر بل يبصر فيه فهو من اسناد الحديث الى زمانه ١٢ ج ١٠ قوله لتبتغوا اي لتطلبوا وهو متعلق بقوله وجعلنا آية النهار وقوله لتعلموا متعلق بكلا الفعلين اعني محو آية الليل وجعل آية النهار مبصرة اي لتعلموا بتعاقبهما ١٢ ج ١١ قوله والحساب الخ لا تكرار اذ العدد موضوع الحساب وثنى الآية ههنا وافردها في قوله وجعلناها وابنها آية لتباين الليل والنهار من كل وجه ولتكرارهما فناسبهما التثنية بخلاف عيسى مع امه فانه جزء منها ولا تكرار فيهما فناسب فيهما الافراد ١٢ جمل ١٢ قوله طائره في عنقه تصوير لشدة اللزوم وكمال الارتباط اي الزمناه عمله بحيث لا يفارقه ابدا بل يلزمه لزوم القلادة او الغل للعنق لا ينفك عنه بحال ابو السعود والتحقيق في هذا الباب انه تعالى خلق وخص كل واحد منهم بمقدار مخصوص من العقل والعلم والعمر والرزق والسعادة والشقاوة والانسان لا يمكنه ان يتجاوز ذلك القدر وان ينحرف عنه بل لا بد وان يصل اليه ذلك القدر بحسب الكمية والكيفية فتلك الاشياء المقدرة كانها تطير اليه وتصير اليه فبهذا المعنى لا يبعد ان يعبر عن تلك الاحوال المقدرة بلفظ الطائر فقوله وكل انسان الزمناه طائره في عنقه كناية عن ان كل ما قدره الله تعالى ومضى في علمه حصوله فهو لازم له واصل اليه غير منحرف عنه اه كبير وفي التاويلات النجمية يشير الى ما طار لكل انسان في الازل وقدر بالحكمة الازلية والارادة القديمة من السعادة والشقاوة وما يجري عليه الاحكام المقدرة والاحوال التي جرى بها القلم وهو بعد في العدم وطائره ينتظر وجوده فلما اخرج كل انسان راسه من العدم الى الوجود وقع طائره في عنقه ملازما له وحياته ومماته حتى يخرج من قبره يوم القيامة وهو في عنقه ملخصا ١٢ ١٣ قوله عمله كذا روي عن ابن عباس شبهت لهم اعمالهم التي هي من اسباب الخير والشر بالطائر الذي هو من اسبابهما في زعمهم فانهم كانوا يتيمنون به ويتشاءمون فاطلق اسم المشبه به على المشبه ١٢ ك ١٤ قوله لان اللزوم الخ والمعنى ان عمله لازم له لزوم القلادة او الغل للعنق لانه لا ينفك عنه ١٢ ك ١٥ قوله صفتان لكتابا وهي صحيفة عمله ويجوز ان يكون يلقاه صفة ومنشورا حالا من مفعول يلقى الكتاب حال كونه غير مطوي ليمكنه قراءته ١٢ كما لين ١٦ قوله كفى بنفسك اي كفى نفسك فالباء زائدة في الفاعل وحسيبا تمييز وعليك متعلق به وهو اما بمعنى الحاسب او بمعنى الكافي من البيضاوي يعني خود بہ بیں کہ چہ کردہ و مستحق چہ نوع جزا ہستی ١٢ ١٧ قوله محاسبا الخ توجيه لتعديته بعلى وقيل هو بمعنى الحاسب وعلى صلة اي زائدة ١٢ كما ١٨ قوله ولا تزر وازرة وزر اخرى اي ولا تحمل نفس مذنبة بل ولا غير مذنبة ذنوب نفس اخرى ان قلت ورد في الحديث من سن سنة سيئة فعليها وزرها ووزر من عمل بها الى يوم القيامة فمقتضاه انه يحمل وزره فيكون منافيا لهذه الآية اجيب بان المراد بالوزر الذي يحمل في الحديث وزر التسبب ولا شك ان التسبب من فعل الشخص ومع ذلك فلا ينقص من وزر الفاعل شيء فالمتسبب الفاعل يعاقب على فعله وتسببه والفاعل بدون التسبب يعاقب على فعله فقط ١٢ ص ١٨ قوله ولا تزر الخ قال في القاموس الوزر بالكسر الاثم والثقل والحمل الثقيل انتهى اي لا تحمل نفس حاملة للوزر اي الاثم وزر نفس اخرى ١٢ ١٩ قوله وما كنا معذبين الخ اي وما صح منا ان نعذب قوما عذاب استيصال في الدنيا بعذاب الا نبعث اليهم رسولا فتلزمهم الحجة ١٢ مدارك ٢٠ قوله حتى نبعث رسولا دليل انه لا وجوب قبل الشرع ومن قال به حمل على تعذيب الدنيا ١٢ ٢١ قوله ففسقوا كقولك امرته فقرأ على ان الامر مجاز عن الحمل عليه او التسبيب له بان صبت عليهم من النعم ما ابطرهم وافضى بهم الى الفسوق وقيل معناه كثرنا ١٢ ك ٢٢ قوله بدل من له باعادة الجار يعني ان قوله لمن نريد بدل بعض من كل اي من الضمير في له باعادة العامل وهو اللام في لمن ومفعول نريد محذوف اي لمن نريد تعجيله والضمير في له عائد الى من الشرطية وهو في معنى الجمع ولكن جاءت الضمائر ههنا على اللفظ لا على المعنى ١٢ جمل ٢٣ قوله ثم جعلنا له جهنم جهنم مفعول اول وله مفعول ثان وقوله يصلاها حال من الضمير في له وقوله مذموما مدحورا حالان من الضمير في يصلاها ١٢ ج ٢٤ قوله كلا منصوب بنمد اي كل واحد من مريدي الدنيا ومريدي الآخرة روح وقوله نمد اي نزيد مرة بعد مرة بحيث يكون الآنف مددا للسالف لا نقطعه وما به الامداد هو ما عجل لاحدهما من العطايا العاجلة وما اعد للآخرة من العطايا الآجلة المشار اليها بمشكورية السعي وقوله بدل اي من كلا ١٢ ابو السعود

أَكْبَرُ تَفْضِيلًا ۝ من الدنيا فينبغى الاعتناء بها دونها لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ فَتَقْعُدَ
ع ۲ مَذْمُومًا مَّخْذُولًا ۝ لا ناصر لك وَقَضٰى امر رَبُّكَ أَنْ اى بان أَلَّا تَعْبُدُوٓا إِلَّآ إِيَّاهُ وَأن تحسنوا
بِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا ط بان تبروهما إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا فاعل أَوْ كِلَاهُمَا وفى قراءة
يبلغان فاحدهما بدل من الفه فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ أُفٍّ بفتح الفاء وكسرها منونا وغير منون مصدر
بمعنى تبا وقبحا وَّلَا تَنْهَرْهُمَا تزجرهما وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا ۝ جميلا لينا وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ
الذُّلِّ الن لهما جانبك الذليل مِنَ الرَّحْمَةِ اى لرقتك عليهما وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رحمانى
حين رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ۝ رَبُّكُمْ أَعْلَمُ بِمَا فِيْ نُفُوْسِكُمْ من اضمار البر والعقوق إِنْ تَكُوْنُوْا صٰلِحِيْنَ
طائعين لله تعالى فَإِنَّهٗ كَانَ لِلْأَوَّابِيْنَ الرجاعين الى طاعته غَفُوْرًا ۝ لما صدر منهم فى حق
الوالدين من بادرة وهم لا يضمرون عقوقا وَآتِ اعط ذَا الْقُرْبٰى القرابة حَقَّهٗ من البر والصلة وَ
الْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا ۝ بالانفاق فى غير طاعة الله تعالى إِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ
كَانُوٓا إِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ ط اى على طريقتهم وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا ۝ شديد الكفر لنعمه
فكذلك اخوه المبذر وَإِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ اى المذكورين من ذى القربى وما بعده فلم تعطهم ابْتِغَآءَ
رَحْمَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ تَرْجُوْهَا اى لطلب رزق تنتظره ياتيك فتعطيهم منه فَقُلْ لَّهُمْ قَوْلًا مَّيْسُوْرًا ۝
لينا سهلا بان تعدهم بالاعطاء عند مجئ الرزق وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً إِلٰى عُنُقِكَ اى لا
تمسكها عن الانفاق كل المسك وَلَا تَبْسُطْهَا فى الانفاق كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا راجع
للاول مَّحْسُوْرًا ۝ منقطعا لا شئ عندك راجع للثانى إِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ يوسعه لِمَنْ
ع ۳ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ط يضيقه لمن يشاء إِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًا بَصِيْرًا ۝ عالما ببواطنهم وظواهرهم فيرزقهم
على حسب مصالحهم وَلَا تَقْتُلُوٓا أَوْلَادَكُمْ بالوأد خَشْيَةَ مخافة إِمْلَاقٍ ط فقر نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَإِيَّاكُمْ ط
إِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْأً إثما كَبِيْرًا ۝ عظيما وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰىٓ ابلغ من لا تاتوه إِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً قبيحا
وَسَآءَ بِئْسَ سَبِيْلًا ۝ طريقا هو وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ ط وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا
فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهٖ لوارثه سُلْطٰنًا تسلطا على القاتل فَلَا يُسْرِفْ يتجاوز الحد فِّي الْقَتْلِ ط بان يقتل
غير قاتله او بغير ما قتل به إِنَّهٗ كَانَ مَنْصُوْرًا ۝ وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ إِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ أَحْسَنُ حَتّٰى
يَبْلُغَ أَشُدَّهٗ ص وَأَوْفُوْا بِالْعَهْدِ ج اذا عاهدتم الله او الناس إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا ۝ عنه

---

۵۱ قوله وقضى ربك ذكر الله سبحانه تعالى فى هذه الآيات جملة من التكاليف نحو خمسة وعشرين حكما بعضها اصلى وبعضها فرعى وابتدأ منها بالتوحيد بقوله لا تجعل مع الله الٰها آخر فتقعد مذموما مخذولا وختم به بقوله ولا تجعل مع الله الٰها آخر فتلقى فى جهنم ملوما مدحورا اشارة الى انه راس الامور واساسها وما عداه من الاحكام مبنى عليه ولما كان حق الوالدين اكد الحقوق بعد حق الله ورسوله ذكر بعد التوحيد وشدد فيه دون بقية التكاليف لان امر العقوق فظيع وفيه الوعيد الشديد ففى الحديث قل لعاق والديه فليعمل ما يشاء فان مصيره الى النار ۱۲ ص ۵۲ قوله اے بان لا اشارة الى ان ان مصدرية ولا نافية ويجوز ان يكون مفسرة ولا ناهية كما صرح به فى ابى السعود وغيره ۱۲ ۵۳ قوله وفى قراءة اے سبعية يبلغان بنون التوكيد المشددة بعد الالف آه شيخنا وقوله فاحدهما بدل اى بدل بعض وعلى هذه القراءة فكلاهما معطوف على احدهما فاعلا او بدلا ولذلك لم يجز ان يكون تاكيدا للالف ۱۲ ج ۵۴ قوله بفتح الفاء من غير تنوين لابن كثير وابن عامر وبه فى الشاذ وكسرها منونا لنافع وحفص وغير منون للباقين مصدر بمعنى تبا وقبحا او هو صوت يدل على التضجر او اسم لفعل الامر اے كف واترك او لفعل ماض اے كرهت وتضجرت او لمضارع اے اتضجر وفسر بالصحاح بمعنى قذرا ۱۲ ک ۵۵ قوله بمعنى تبا وقبحا اے خسرانا وقبحا اے ضد الحسن اے لا تقل لهما خسرانا لكما ولا تقل لهما قبحا لكما ملخصا من الجمل قال فى الاسئلة المقحمة ان قلت كيف خص الله حال الكبير بالاحسان الى الوالدين وهو واجب فى حقهما على العموم والجواب ان هذا وقت الحاجة فى الغالب وعند عدم الحاجة اجابتهما ندب وفى حالة الحاجة فرض انتهى روح وقال فى الخطيب ولما كان سبحانه وتعالى عليما بما فى الطباع من ملال الولد لهما عند اخذهما فى السن قال تعالى اما يبلغن عندك الكبر الخ **فائده** قال الامام الغزالى رحمه الله اكثر العلماء على ان طاعة الوالدين واجبة فى الشبهات ولم تجب فى الحرام المحض لان ترك الشبهة ورع ورضى الوالدين حتم اے واجبة قيل اذا تعذر مراعاة حق الوالدين جميعا بان يتاذى احدهما بمراعاة الآخر يرجح حق الاب فيما يرجع الى التعليم والاحترام لان النسب منه ويرجح حق الام فيما يرجع الى الخدمة والانعام حتى لو دخلا عليه يقوم للاب ولو سألا منه شيئا يبدأ فى الاعطاء بالام كما فى منبع الآداب قال الفقهاء تقدم الام على الاب فى النفقة اذا لم يكن عند الولد الا كفاية احدهما لكثرة تعبها عليه وشفقتها وخدمتها ومعاناة المشاق فى حمله ثم وضعه ثم ارضاعه ثم تربيته وخدمته ومعالجة اوساخه وتمريضه وغير ذلك كما فى فتح القريب اه روح وفى اللمعات والمذكور فى كتب الفقه ان حق الوالد اعظم من حق الوالدة وبرها اوجب كذا فى شرعة الاسلام انتهى ۱۲ ۵۶ قوله واخفض لهما جناح الذل فيه استعارة تبعية فى الفعل حيث شبهت الانة الجانب بخفض الجناح بجامع العطف والرقة واستعير الخفض للالانة واشتق منه اخفض بمعنى الن او اصلية فى الجناح حيث شبه الجانب بالجناح واستعير للجانب والاضافة من اضافة الموصوف الى صفته فالمصدر وهو الذل بمعنى الذليل وبهذا كله اشار له الشارح فى الحل وفى السمين قوله جناح هذه استعارة بليغة وذلك ان الطائر اذا اراد الطيران نشر جناحيه ورفعهما ليرتفع واذا اراد ترك الطيران خفض جناحيه فجعل خفض الجناح كناية عن التواضع واللين جمل وفى الكمالين يشير الى انها استعارة مكنية بان شبه الرجل بالطائر المنحط عن علو تشبيها مضمرا واثبات الجناح له تخييل والخفض ترشيح ويحتمل ان تكون مصرحة استعير فيها الجناح للجانب والخفض ترشيح ۱۲ ۵۷ قوله من الرحمة من تعليلية بمعنى اللام كما اشار له الشارح اے لاجل الرحمة لا لاجل خوفك من العار آه شيخنا وفى السمين فى من ثلاثة اوجه احدها انها للتعليل فتتعلق باخفض اے اخفض من اجل الرحمة والثانى انها ابتدائية قال ابن عطية اے ان هذا الخفض يكون ناشئا من الرحمة المستكنة فى النفس الثالث انها فى محل نصب على الحال من جناح ۱۲ ج ۵۸ قوله وقل رب ارحمهما اے ادع لهما ولو خمس مرات فى اليوم والليلة والكاف تعليلية اے من اجل انهما رحمانى حين ربيانى صغيرا وفى البيضاوى وقل رب ارحمهما اے ادع الله ان يرحمهما برحمته الباقية ولا تكتف برحمتك الفانية ولو كانا كافرين لان من الرحمة ان يهديهما كما ربيانى صغيرا اے رحمة مثل رحمتهما على وتربيتهما وارشادهما لى فى صغرى وفاء بوعدك للراحمين روى ان رجلا قال لرسول الله صلى الله عليه وسلم ان ابوى بلغا من الكبر انى الى منهما ما وليا منى فى الصغر فهل قضيت حقهما قال لا فانهما كانا يفعلان ذلك وهما يحبان بقاءك وانت تفعل ذلك وانت تريد موتهما ۱۲ ج ۵۹ قوله ربكم اعلم بما فى نفوسكم هذا وعد ووعيد والمعنى لا عبرة بادعاء البر باللسان فان الله عالم بالسرائر ۱۲ صاوى ۶۰ قوله وآت ذا القربى لما ذكر بيان حق الوالدين ذكر بيان حق الاقارب غيرهما وبيان حق الفقراء والمساكين الاجانب والامر للوجوب عند ابى حنيفة فعنده يجب على الموسر مواساة اقاربه اذا كانوا محارم كالاخ والاخت وعند غيره للندب فلا يجب عند غيره الا نفقة الاصول والفروع دون غيرهما من الاقارب ۱۲ ج ۶۱ قوله بالانفاق فى غير طاعة الله قال ابن مسعود هو انفاق المال فى غير حقه اخرجه ابن ابى حاتم واخرج هو عن مجاهد لو انفق مدا فى الباطل كان تبذيرا وعن السدى هو اعطاء المال كله وقال شعبة كنت مع ابى اسحاق فى طريق الكوفة فاتى على دار بنى بجص فقال هذا التبذير فى قول عبد الله انفاق المال فى غير حقه والاسراف هو الزيادة فى الانفاق فى موقعه ۱۲ ک ۶۲ قوله كانوا اخوان الشياطين قال الكرخى المراد من هذه الاخوة التشبه بهم فى هذا الفعل القبيح لان العرب يسمون الملازم للشئ اخاله فيقولون فلان اخو الكرم والجود واخو الشعر اذا كان مواظبا على هذه الافعال ۱۲ ج ۶۳ قوله واما تعرضن عنهم و اگر اعراض كنى از مستحقين مذكوران شرطية وما زائدة اے ان تعرض عنهم ۱۲ كرخى ۶۴ قوله ابتغاء رحمة اے لفقد رزق من ربك اقامة للمسبب مقام السبب فان الفقد سبب للابتغاء ۱۲ ابو السعود ۶۵ قوله لا تمسكها عن الانفاق اے فهو نهى عن البخل على سبيل الكناية لان شان من جعل يده مغلولة الى عنقه عدم القدرة على التصرف وشان البخيل عدم التصرف فى المال بالانفاق وغيره ۱۲ ص ۶۶ قوله ملوما اے مذموما فى الدارين وقوله راجع للاول اے لقوله ولا تجعل يدك وقوله راجع للثانى اے قوله ولا تبسطها ۱۲ روح ۶۷ قوله ولا تقتلوا اولادكم سبب نزول ذلك ان بعض الجاهلية كانوا يقتلون البنات خوف الفقر وبعضهم خوف العار فحصل النهى عن ذلك لما فيه من سوء الظن بالله وتخريب العالم وكل منهما مذموم ۱۲ صاوى ۶۸ قوله ابلغ من لا تاتوه اے لانه يفيد النهى عن مقدمات الزنا كاللمس والقبلة والنظر بالشهوة والغمزة بالمنطوق وعن الزنا بمفهوم الاولى ۱۲ جمل ۶۹ قوله الا بالحق مستثنى من النهى والمعنى لا تقتلوا النفس المعصومة الا بالقتل بالحق وهو واحد ثلاث كفر بعد ايمان وزنا بعد احصان وقتل مومن معصوم عمدا كما فى الحديث ۱۲ صاوى ۷۰ قوله بان يقتل غير قاتله اے بان يقتل غير القاتل من اقاربه او بان يقتل الاثنين مكان الواحد كما يفعله اهل الجاهلية ۱۲ ابو السعود ۷۱ قوله غير قاتله الخ اے قاتل المقتول ۱۲ ۷۲ قوله ہى احسن وہى حفظه واستثماره يعنى معامله كنيد كه اصل مايه برائے وے بماند وربح بوصله معاش او نشيند اه روح وقوله اشده اے قوته وهو ما بين ثمانى عشرة سنة الى ثلاثين ۱۲

وَاَوْفُوا الْكَيْلَ اتموه اِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ الميزان السوى ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ
تَاْوِيْلًا ۝ مالا وَلَا تَقْفُ تتبع مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ القلب كُلُّ اُولٰٓئِكَ
كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا ۝ صاحبه ماذا فعل به وَلَا تَمْشِ فِى الْاَرْضِ مَرَحًا اى ذا مرح بالكبر و
الخيلاء اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ تشقها حتى تبلغ اخرها بكبرك وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ۝
المعنى انك لا تبلغ هذا المبلغ فكيف تختال كُلُّ ذٰلِكَ المذكور كَانَ سَيِّئُهٗ عِنْدَ رَبِّكَ
مَكْرُوْهًا ۝ ذٰلِكَ مِمَّآ اَوْحٰٓى اِلَيْكَ يا محمد رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ الموعظة وَلَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا
اٰخَرَ فَتُلْقٰى فِىْ جَهَنَّمَ مَلُوْمًا مَّدْحُوْرًا ۝ مطرودا عن رحمة الله اَفَاَصْفٰىكُمْ اخلصكم يا اهل
مكة رَبُّكُمْ بِالْبَنِيْنَ وَاتَّخَذَ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ اِنَاثًا بنات لنفسه بزعمكم اِنَّكُمْ لَتَقُوْلُوْنَ بذلك
قَوْلًا عَظِيْمًا ۝ وَلَقَدْ صَرَّفْنَا بينا فِىْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ من الامثال والوعد والوعيد لِيَذَّكَّرُوْا
يتعظوا وَمَا يَزِيْدُهُمْ ذلك اِلَّا نُفُوْرًا ۝ عن الحق قُلْ لهم لَّوْ كَانَ مَعَهٗٓ اى الله اٰلِهَةٌ
كَمَا يَقُوْلُوْنَ اِذًا لَّابْتَغَوْا طلبوا اِلٰى ذِى الْعَرْشِ اى الله سَبِيْلًا ۝ طريقا ليقاتلوه
سُبْحٰنَهٗ تنزيها له وَتَعٰلٰى عَمَّا يَقُوْلُوْنَ من الشركاء عُلُوًّا كَبِيْرًا ۝ تُسَبِّحُ لَهُ تنزهه
السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَاِنْ مَا مِّنْ شَىْءٍ من المخلوقات اِلَّا
يُسَبِّحُ متلبسا بِحَمْدِهٖ اى يقول سبحان الله وبحمده وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تفهمون
تَسْبِيْحَهُمْ لانه ليس بلغتكم اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ۝ حيث لم يعاجلكم بالعقوبة
وَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا ۝
اى ساترا لك عنهم فلا يرونك ونزل فى من اراد الفتك به صلى الله عليه وسلم وَ
جَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اغطية اَنْ يَّفْقَهُوْهُ من ان يفهموا القران اى فلا يفهمونه
وَفِىْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ثقلا فلا يسمعونه وَاِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِى الْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ وَلَّوْا
عَلٰٓى اَدْبَارِهِمْ نُفُوْرًا ۝ عنه نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَسْتَمِعُوْنَ بِهٖٓ بسببه من الهزء اِذْ
يَسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ قراءتك وَاِذْ هُمْ نَجْوٰٓى يتناجون بينهم اى يتحدثون اِذْ بدل
من اذ قبله يَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ فى تناجيهم اِنْ مَا تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ۝
مخدوعا مغلوبا على عقله قال تعالى اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ

ع ۱۰ ۴ ۴

لہ قوله ذلک لے المذکور من قوله لا تجعل مع الله الٰها آخر الى ہنا والمعنى امتثال المامورات واجتناب المنہیات خير فى الدنيا واحسن تاويلا اے عاقبة فى الآخرة ويحتمل عود اسم الاشارة على خصوص ايفاء الكيل والميزان فخيره فى الدنيا لما فيه من اقبال المشترى على البائع وفى الآخرة بحسن الآخرة ۱۲ صاوی ۲ہ قوله ولا تقف اے لا تتبع من قفا اثره يقفو تبعه ومنه سميت القافية قافية ۱۲ روح ۳ہ قوله مرحا المرح شدة الفرح والبارى قوله بالكبر للملابسة ومرحا على تقدير مضاف كما قدره الشارح اے لا تمش فى الارض حال كونک ذا مرح اے مارحا متلبسا بالكبر والخيلاء وفى المصباح مرح مرحا فهو مرح مثل فرح فرحا وزنا ومعنى وقيل المرح اسعد الفرح ۱۲ ج ۴ہ قوله انک لن تخرق الارض لما كانت مشية المرح مشتملة على شدة الوطى والتكبر على الارض بمشيه عليها وعلى التطاول قال تعالى فى تعليل النهى وكيف تتكبر على الارض ولن تجعل فيه خرقا وشقا وكيف تتعظم وتتطاول ولن تبلغ الجبال طولا فانت احقر واصغر من كل واحد من الجمادين فكيف يليق بك التكبر ۱۲ جمل ۵ہ قوله طولا تمييز محول عن الفاعل اے ولن يبلغ طولک الجبال وهذا تهكم على العبد المتكبر كان الله يقول لہ شان المتكبران يرى كل شئ احقر منه وانت ترى كل شئ اعظم منک لانک بمشيک على الارض لن تخرقها حتى تتدركها ولن يبلغ طولک الجبال حتى تكون اعلى منها فلا يليق منک التكبر ۱۲ م ۶ہ قوله كل ذلک اے الخصال الخمس والعشرين المذكورة من قوله تعالى ولا تجعل ۱۲ ۷ہ قوله سيئه الخ وذلک قرارة الكوفيين وابن عامر ولمن عداهم سيئة على انه خبر كان والاسم ضمير كل فعل هذا يكون ذلک اشارة اے المنهى عنه خاصة ويكون قوله مكروها بدلا من سيئة ۱۲ ک ۸ہ قوله من الحكمة يجوز ان يكون متعلقا باوحى وان يكون حالا من العائد المحذوف وان يكون بدلا مما اوحى ۱۲ خلاصة ۹ہ قوله افاصفكم ربكم لما امر بالتوحيد ونهى عن الاشراک اتبعه بذكر التقبيح والتشنيع على من نسب لله الولد خصوصا اخس الاولاد فى زعمهم وهى البنات فالاستفهام للتوبيخ والتقريع ۱۲ صاوی ۱۰ہ قوله اخلصكم بيان لمعنى اللغوى لان التصفية فى اللغة معناها التخليص ولكنه هنا ضمن معنى اصفكم لاجل تعلقه بالبنين ۱۲ جمل ۱۱ہ قوله لتقولون بذلک اے بسبب ذلک الاعتقاد والمذهب وهو نسبة الهة الى الله آه شيخنا وفى البيضاوى انكم لتقولون قولا عظيما باضافة الاولاد اليه وهى خاصة بعض الاجسام لسرعة زوالها ثم بتفضيل انفسكم عليه حيث تجعلون له ما تكرهون ثم بجعل الملائكة الذين هم اشرف الخلق ادونهم ۱۲ ج ۱۲ہ قوله قل لهم اے فى شان الاستدلال على ابطال التعدد الذى زعموه واثبات الوحدانية ۱۲ ج ۱۳ہ قوله لو كان معه آلهة هذا اشارة الى قياس استثنائى يستثنى فيه نقيض التالى لينتج نقيض المقدم وقد حذف منه الاستثنائية والنتيجة والاصل لكنهم لم يطلبوا طريقا لقتاله فلم يكن معه آلهة والمعنى لو فرض ان له شريكا فى الملک لنازعه وقاتله واستعلى عليه لكنه لم يوجد من هو بهذه المثابة فبطل التعدد وثبت الوحدانية والكبرياء له سبحانه تعالى ۱۲ صاوی ۱۴ہ قوله اذا لابتغوا الخ آنگاه البته طلب كردندى آن معبودان بسوے خداوند عرش راه وقوله سبيلا بالمغالبة والممانعة اے ليغلبوه ويقهروه ويدفعوا عن انفسهم العيب والعجز كما هو ديدن الملوک بعضهم مع بعض ۱۲ ۱۵ہ قوله وتعالى عطف على ما تضمنه المصدر تقديره تنزه وتعالى وعن متعلقة به وعلوا مصدر واقع موقع التعالى كقوله انبتكم من الارض نباتا فى كونه على غير المصدر ۱۲ ع ۱۶ہ قوله والارض افردها مع انها سبع كالسموات لكون جنسها واحدا وهو التراب ۱۲ صاوی ۱۷ہ قوله من المخلوقات ظاهره يعم الحى والجماد كما روى انه قال كل الاشياء يسبح له حيا وجمادا وتسبيحه سبحان الله وبحمده وعن النخعى نحوه وروى عن ابن عباس وان من شئ حى الا يسبح وقال قتادة يعنى الحيوانات والناميات وعن عكرمة الشجرة تسبح والاسطوانة لا تسبح وعن المقدام ان التراب يسبح ما لم يبتل فاذا ابتل ترک التسبيح و ان الورق تسبح ما دامت على الشجر فاذا سقطت تركت وان الماء يسبح ما دام جاريا فاذا ركد ترک وان الثوب يسبح ما دام جديدا فاذا وسخ ترک وان الوحش والطير تسبح اذا صاحت واذا سكنت ترک التسبيح واولها ارباب العقل على انها تدل بديع تركيبها و عجيب صنعها على تنزيه خالقها عن سمات الحدوث والامكان وبانها سبب لتسبيح الناظر اليها ۱۲ ک ۱۸ہ قوله واذا قرأت القرآن اے مطلقا او ثلاث آيات مشهورات من النحل والكهف والجاثية وهى فى سورة النحل اولئک الذين طبع الله على قلوبهم وسمعهم وفى سورة الكهف وجعلنا على قلوبهم اكنة وفى الجاثية افرايت من اتخذ الهه هواه واضله الله على علم الآية فكان الله تعالى يحجبه ببركة هذه الآيات عن عيون المشركين آه من الخطيب وفى القرطبى قلت ويزاد الى هذه الآية اول سورة يٰس الى قوله فهم لا يبصرون فان فى السيرة فى هجرة النبى صلعم ومقام على رض فى فراشه قال وخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم فاخذ حفنة من تراب فى يده واخذ الله على ابصارهم عنه فلا يرونه فجعل ينثر ذلک التراب على رؤسهم وهو يتلو هؤلاء الآيات من يٰس والقرآن الحكيم الى فهم لا يبصرون حتى فرغ رسول الله من هؤلاء الآيات ولم يبق منهم رجل الا وقد وضع على راسه ترابا ثم انصرف الى حيث اراد ان ينصرف ۱۲ ج ۱۹ہ قوله اے ساترا لک من ان يدركوک على ما انت عليه من النبوة ويفهموا قدرک الجليل ولذلک اجترأوا على ان يقولوا ان تتبعون الا رجلا مسحورا ۱۲ روح وفسر بعضهم بالحجاب عن الاعين الظاهرة كما روى عن سعيد بن جبير انه قال لما نزلت تبت يدا ابى لهب جاءت امراة ابى لهب ومعها حجر والنبى صلى الله عليه وسلم مع ابى بكر رض فلم تره فقالت لابى بكر اين صاحبک لقد بلغنى انه هجانى فلما لم تره رجعت ۱۲ الخطيب ۲۰ہ قوله فيمن اراد الفتک به كابى جهل وام جميل زوجة ابى لهب والفتک بمعنى القتل على الغفلة ۱۲ جمل ۲۱ہ قوله فلا يسمعونه اما اصلا كما وقع لبعض الكفار حيث كان النبى صلى الله عليه وسلم يقرء القرآن وهم لا يسمعونه او المنفى سماع التدبر والاتعاظ هو موجود فى جميع الكفار والمنافقين ۱۲ م ۲۲ہ قوله عنه اے عن القرآن او عن ربک وفى الجمل اے عن استماعه ۱۲ ۲۳ہ قوله نحن اعلم بما يستمعون به اذ يستمعون اليک بالفارسية ما دانا تريم بچيزيکه ميشنوند بسبب آن يعنى قصد استهزا وعيب جوئے ميباشد وقتے که گوش مى نهند بسوے تو ويروى انه كان يقوم عن يمينه صلى الله عليه وسلم اذا قرأ رجلان من عبد الدار وعن يساره رجلان فيصفقون ويصفرون ويخلطون بالاشعار ۱۲ روح ۲۴ہ قوله من الهزء بيان لما واشار به الى ان المشركين كانوا يهزؤن بالنبى صلى الله عليه وسلم والمعنى ما يستمعون اليک وهو الهزء والتكذيب وقوله اذ يستمعون ظرف لاعلم وكذا واذ هم نجوى ۱۲ جمل ۲۵ہ قوله بدل من اذ قبله اے من اذ هم نجوى ۱۲ ۲۶ہ قوله مغلوبا على عقله كذا نقل عن مجاهد المسحور من سحر فجن وقال ابو عبيدة اے رجلا له سحر والسحر الرئة انه بشر مثلكم ياكل ويشرب ويتنفس ۱۲ ک ۲۷ہ قوله كيف ضربوا الخ اے حيث شبهوک بالاوصاف الناقصة كالمسحور والشاعر والكاهن ۱۲ صاوی ۲۸ہ قوله اذ يستمعون الخ ظرف لاعلم وكذا قوله واذ هم نجوى والمعنى نحن اعلم بالذى يستمعون بسببه وقت استماعهم اليک ووقت تناجيهم ۱۲ صاوی ※

بالمسحور والکاهن والشاعر فَضَلُّوْا بذلک عن الهدی فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ سَبِیْلًا ۝ طریقا
الیه وَقَالُوْٓا منکرین للبعث ءَاِذَا کُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِیْدًا ۝ قُلْ لهم
کُوْنُوْا حِجَارَةً اَوْ حَدِیْدًا ۝ اَوْ خَلْقًا مِّمَّا یَکْبُرُ فِیْ صُدُوْرِکُمْ یعظم عن قبول الحیوة فضلا
عن العظام والرفات فلابد من ایجاد الروح فیکم فَسَیَقُوْلُوْنَ مَنْ یُّعِیْدُنَا الی الحیوة
قُلِ الَّذِیْ فَطَرَکُمْ خلقکم اَوَّلَ مَرَّةٍ ولم تکونوا شیئا لان القادر علی البدء قادر علی
الاعادة بل هی اهون فَسَیُنْغِضُوْنَ یحرکون اِلَیْکَ رُءُوْسَهُمْ تعجبا وَیَقُوْلُوْنَ استهزاء مَتٰی
هُوَ ای البعث قُلْ عَسٰٓی اَنْ یَّکُوْنَ قَرِیْبًا ۝ یَوْمَ یَدْعُوْکُمْ ینادیکم من القبور علی
لسان اسرافیل فَتَسْتَجِیْبُوْنَ فتجیبون من القبور بِحَمْدِهٖ بامره وقیل وله الحمد وَ
۵ ع ۱۲ ۵ تَظُنُّوْنَ اِنْ مَّا لَبِثْتُمْ فی الدنیا اِلَّا قَلِیْلًا ۝ لهول ما ترون وَقُلْ لِّعِبَادِیْ المؤمنین
یَقُوْلُوا للکفار الکلمة الَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ اِنَّ الشَّیْطٰنَ یَنْزَغُ یفسد بَیْنَهُمْ اِنَّ الشَّیْطٰنَ کَانَ
لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِیْنًا ۝ بین العداوة والکلمة التی هی احسن هی رَبُّکُمْ اَعْلَمُ بِکُمْ اِنْ
یَّشَاْ یَرْحَمْکُمْ بالتوبة والایمان اَوْ اِنْ یَّشَاْ تعذیبکم یُعَذِّبْکُمْ بالموت علی الکفر وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ
عَلَیْهِمْ وَکِیْلًا ۝ فتجبرهم علی الایمان وهذا قبل الامر بالقتال وَرَبُّکَ اَعْلَمُ بِمَنْ فِی
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فیخصهم بما شاء علی قدر احوالهم وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِیّٖنَ عَلٰی
بَعْضٍ بتخصیص کل منهم بفضیلة کموسی بالکلام وابراهیم بالخلة ومحمد علیه وعلیهما
السلام بالاسراء وَاٰتَیْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ۝ قُلْ لهم ادْعُوا الَّذِیْنَ زَعَمْتُمْ انهم الهة مِّنْ
دُوْنِهٖ کالملائکة وعیسی وعزیر فَلَا یَمْلِکُوْنَ کَشْفَ الضُّرِّ عَنْکُمْ وَلَا تَحْوِیْلًا ۝ له
الی غیرکم اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ هم الهة یَبْتَغُوْنَ یطلبون اِلٰی رَبِّهِمُ الْوَسِیْلَةَ
القربة بالطاعة اَیُّهُمْ بدل من واو یبتغون ای یبتغیها الذی هو اَقْرَبُ الیه فکیف
بغیره وَیَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ وَیَخَافُوْنَ عَذَابَهٗ کغیرهم فکیف یدعونهم الهة اِنَّ عَذَابَ
رَبِّکَ کَانَ مَحْذُوْرًا ۝ وَاِنْ ما مِّنْ قَرْیَةٍ ارید اهلها اِلَّا نَحْنُ مُهْلِکُوْهَا قَبْلَ
یَوْمِ الْقِیٰمَةِ بالموت اَوْ مُعَذِّبُوْهَا عَذَابًا شَدِیْدًا بالقتل وغیره کَانَ
ذٰلِکَ فِی الْکِتٰبِ اللوح المحفوظ مَسْطُوْرًا ۝ مکتوبا وَمَا مَنَعَنَآ اَنْ نُّرْسِلَ

---

۵۱ قوله بالمسحور فی زوال العقل والکاهن والشاعر فی اتیان الاسجاع وقال صاحب الکشاف الاظهر فی ضربوا لک الامثال ان یکون تفسیره ماذکرنا ای تمام المقالات الثلث واما القول بانه شاعر او ساحر فلیس بمثل والعنا الظاهر علی التقدیر ان یقال ضربوا فیک لا لک ویؤیده قوله تعالیٰ وضرب لنا مثلا ونسی خلقه ۱۲ ک ۵۲ قوله ءاذا کنا عظاما ورفاتا الاستفهام للانکار والاستبعاد لما بین رطوبة الحی ویبوسة الرمیم من المباعدة والمنافاة آه بیضاوی و العامل فی اذا محذوف تقدیره انبعث او نحشر اذا کنا دل علیه مبعوثون ولا یعمل فیها مبعوثون لان ما بعد ان لا یعمل فیما قبلها وکذا ما بعد الاستفهام لا یعمل فیما قبله وقد اجتمعا ههنا وعلی هذا التقدیر الذی ذکرته تکون اذا متمحضة للظرفیة و یجوز ان تکون شرطیة فیقدر العامل فیها جوابها تقدیره أاذا کنا عظاما ورفاتا نبعث او یقدر نحو ذلک وقوله ورفاتا الرفات ما بولغ فی دقه وتفتیته وهو اسم لاجزاء ذلک الشئ المفتت وقال الفراء هو التراب یؤیده انه فی القرآن ترابا وعظاما ویقال رفت الشئ یرفته بالکسر ای کسره والفعال یغلب فی التفریق کالحطام والرفات والفتات وقوله خلقا جدیدا یجوز فیه وجهان احدهما انه مصدر من معنی الفعل لا من لفظه ای نبعث بعثا جدیدا والثانی انه فی موضع الحال ای مخلوقین آه ۱۲ جمل ۵۳ قوله رفاتا ای اجزاء متفرقة بالفارسیة اعضاء بوسیده از هم پاشیده ۱۲

۵۴ قوله کونوا حجارة ای جوابا عن انکارهم البعث والمعنی قل لهم لو صرتم حجارة او حدیدا او خلقا آخر غیرهما کالسموات والارض فلابد من ایجاد الحیاة فیکم فان قدرة الله لا تعجز عن احیائکم واعادتکم للجسمیة والروحیة فکیف اذا کنتم عظاما ورفاتا ولیس المراد الامر بل المراد انکم لو کنتم کذلک لما اعجزتم الله عن الاعادة ۱۲ ص ۵۵ قوله فلابد من ایجاد الروح فیکم اشارة الی ان هذا جواب لشرط تقدیره هکذا لو تکونوا حجارة او حدیدا الخ ۱۲ ۵۶ قوله قل الذی فطرکم فیه ثلاثة اوجه احدها انه مبتدأ خبره محذوف ای الذی فطرکم یعیدکم وهذا التقدیر فیه مطابقة بین السوال والجواب والثانی انه خبر مبتدأ محذوف ای یعیدکم الذی فطرکم الثالث انه فاعل لفعل مقدر ای یعیدکم الذی فطرکم وبهذا صرح بالفعل فی نظیره عند قوله لیقولن خلقهن العزیز العلیم واول مرة ظرف زمان ناصبه فطرکم ۱۲ ج ۵۷ قوله تعجبا ماخوذ من قول الفراء حیث قال فلان انغض راسه اذا حرکه الی فوق والی اسفل ولا شک ان المتعجب یفعل کذلک وقال ابو الهیثم یقال انغض راسه اذا اخبر بشئ فحرک راسه انکارا ویدل علیه قول الشاعر شعر سالتها یوما فقالت نعم * وحرکت من راسها بالنغض ای اخرت ما سالتها ۱۲ ۵۸ قوله قل عسی ان یکون قریبا فکل ما هو آت قریب ان یکون اسم عسی وکان تامة وقریبا خبره او اسم عسی ضمیر البعث وما بعده خبره ۱۲ جامع البیان ۵۹ قوله بحمده حال من الواو فی تستجیبون ای تجیبون حال کونکم حامدین لله علی کمال قدرته لما قیل انهم ینفضون التراب عن رؤسهم ویقولون سبحانک اللهم وبحمدک ۱۲ ع ۶۰ قوله بامره لما لم یلائم الحمد من الکفار اوله بالامر استعمالا للحمد علی البعث الذی هو بامره سبحانه فی سببه وکذا روی عن ابن عباس ویقرب منه تفسیر قتادة بطاعة وقیل وله الحمد یعنی انه جملة معترضة ولیس حالا عن ضمیر تستجیبون بحمده وقیل یحمدونه حین لا ینفعهم الحمد فیقولون سبحانک اللهم وبحمدک ۱۲ کمالین ۶۱ قوله بامره هذا قول ابن عباس یعنی الحمد بمعنی الامر قاله ابن عباس وقال سعید بن جبیر یخرجون من قبورهم وینفضون التراب عن رؤسهم ویقولون سبحانک اللهم وبحمدک فیحمدونه حین لا ینفعهم الحمد من الخطیب وفی الکواشی بحمده ای بارادته وامره کما قال الکاشفی در تفسیر بصائر حمد را بمعنی امر داشت چنانچه در آیت فسبح بحمد ربک ای صل بامره ۱۲ الروح ۶۲ قوله ان لبثتم ان نافیة وهی معلقة للظن عن العمل وقل من یذکر ان النافیة فی ادوات تعلیق هذا الباب ۱۲ ج ۶۳ قوله وقل لعبادی یقولوا التی هی احسن بالفارسیة بگو بندگان مرا که بگویند کلمه که آن بهتر است یعنی با کفار ۱۲ ۶۴ قوله الکلمة التی هی احسن الکلمة مبتدأ وهی احسن خبره الاول وقوله ربکم الخ خبره الثانی ای فسر تعالیٰ کلمة التی هی احسن بقوله ربکم اعلم الخ ۱۲ ۶۵ قوله ان یشأ یرحمکم الخ تفسیر للتی هی احسن وما بینهما اعتراض ای قولوا لهم هذه الکلمة ونحوها ولا تصرحوا بانهم من اهل النار فان ذلک مما یهیجهم علی الشر مع ان ختام امرهم غیب لا یعلمه الا الله ۱۲ بیضاوی ۶۶ قوله فتجبرهم علی الایمان بزنة المضارع من الثلاثی او الافعال فی القاموس جبر علی الامر اکره علیه کاجبر وهو منصوب فی جواب النفی ۱۲ ک ۶۷ قوله بمن فی السموات والارض ای باحوالهم فیخص بالنبوة من شاء من خلقه بولایته وسعادته من شاء منهم وفی هذه الآیات رد علی المشرکین حیث استبعدوا النبوة علی رسول الله صلی الله علیه وسلم بقولهم کیف یکون یتیم ابی طالب نبیا وکیف یکون العراة الجوع اصحابه وهذه العبارة لا یجوز اطلاقها علی النبی الا فی مقام الحکایة عن الکفار ولذا افتی بعض المالکیة بقتل قائلها فی مقام التنقیص والآیة متعلقة بالعلم ولا یلزم علیه قصر علمه علی من فی السموات والارض لانه مفهوم لقب وهو لا یعتبر وقد رد العلماء علی من اعتبره کابی بکر الدقاق ۱۲ صاوی ۶۸ قوله وآتینا داود زبورا خص بالذکر لان الیهود زعمت انه لا نبی بعد موسی ولا کتاب بعد التوراة وقصدهم بذلک انکار نبوة محمد وانکار کتابه فرد الله علیهم بقوله وآتینا داود زبورا لانهم یعترفون بنبوة داود ونزل الزبور علیه مع انه جاء بعد موسی والزبور کتاب انزل علی داود مشتمل علی مائة وخمسین سورة اطولها قدر ربع من القرآن واقصرها قدر سورة اذا جاء وکلها دعاء وتحمید لیس فیها حلال ولا حرام ولا فرائض ولا حدود ولا احکام ۱۲ ص ۶۹ قوله وآتینا داود زبورا فان قیل ما السبب فی تخصیص داود علیه السلام بالذکر ههنا قلنا فیه وجوه الاول ان السبب فی تخصیصه بالذکر انه تعالیٰ کتب فی الزبور ان محمدا خاتم النبیین وان امته خیر الامم قال ولقد کتبنا فی الزبور من بعد الذکر ان الارض یرثها عبادی الصالحون وهم محمد وامته الوجه الثانی ان السبب فیه ان کفار قریش ما کانوا اهل نظر وجدل بل کانوا یرجعون الی الیهود فی استخراج الشبهات والیهود کانوا یقولون انه لا نبی بعد موسی ولا کتاب بعد التوراة

فنقض الله تعالیٰ علیهم کلامهم بانزال الزبور علی داود کما قاله الرازی فی الکبیر وفی ابی السعود وکونه خاتم النبیین مسطورة فی الزبور وفیه ذکره علیه الصلوة والسلام فظهر وجه التخصیص ۱۲ ۷۰ قوله بدل من واو یبتغون ای واقرب خبر مبتدأ محذوف والجملة صلة ای ۱۲ جمل ۷۱ قوله فکیف بغیره ای بغیر الاقرب کعیسی ۱۲ ۷۲ قوله وان من قریة ای طائعة او عاصیة وقوله الا نحن مهلکوها ای الطائعة وقوله او معذبوها ای العاصیة والمعنی ان کل احد یفنی قبل یوم القیامة قال تعالیٰ کل من علیها فان ولکن الفناء مختلف فمنهم من یموت میتة حسنة ومنهم من یموت میتة سوء ۱۲ صاوی ۷۳ قوله وما منعنا ان نرسل الخ سبب نزولها انهم قالوا للنبی صلی الله علیه وسلم اطلب لنا الصفا ذهبا وصیر لنا هذه الجبال عن مکة لنزرع مکانها واحی لنا آباءنا الموتی فان فعلت ذلک آمنا بک فشرع النبی یسأل الله تعالیٰ فی ذلک فنزلت هذه الآیة ۱۲ ص ۷۴ قوله فلا یملکون کشف الضر الخ ای لا یستطیعون ازالته بعجزهم وحینئذ فهؤلاء لیسوا آلهة لان الاله هو القادر الذی لا یعجزه شئ والجملة جواب الامر ۱۲ صاوی

؎ قوله بالآيات الباء زائدة كما يشير اليه قوله لما ارسلناها او للملابسة والمفعول محذوف اى وما منعنا ان نرسل نبيا حالة كونه متلبسا بالآيات آه وقوله التى اقترحها الخ كقلب الصفا ذهبا وازالة الجبال عن مكة ليزرعوا مكانها ۱۲ جمل ۱؎ قوله بالآيات التى اقترحها اهل مكة من احياء الموتى وقلب الصفا ذهبا ورفع جبال مكة لتنبسط الارض وتصلح للزراعة اجراء الانهار لتحصل الحدائق ونحو ذلك ۱۲ روح ۲؎ قوله لاتمام امر محمد ولان فيهم يومن او يولد من يومن ثم ذكر بعض الامم المهلكة بتكذيب الآيات المقترحة فقال وآتينا ثمود الناقة ۱۲ ۳؎ قوله آية مبصرة قدر الموصوف مشعرا بانها من الآيات التى كذب بها الاولون وهى منصوبة على الحال قوله بينة واضحة يشير الى ان المبصرة للنسبة بمعنى ذى بصارة ۱۲ ک ۴؎ قوله الا تخويفا للعباد ليومنوا فيه اشارة الى جواب عن سوال هو ان هذا يدل على الارسال بالآيات وقوله قبل وما منعنا ان نرسل بالآيات يدل على عدمه والايضاح ذلك ان المراد بالآيات هنا العبر والدلالات وفيما قبله الآيات المقترحة وقوله الا تخويفا يجوز ان يكون مفعولا له وان يكون مصدرا فى موضع الحال اما من الفاعل اى مخوفين او من المفعول اى مخوفا بها واليه اشار فى التقرير ۱۲ جمل ۵؎ قوله فهو يعصمك منهم اى من قتلهم لك دون غيره من الذى لانه قد وقع كثيرا ۱۲ ج ۶؎ قوله عيانا روى البخارى فى تفسيره عن ابن عباس انه قال رؤيا عين اريها رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة اسرى به وتقدم انه قول الاكثر فمنهم سعيد بن جبير والحسن ومسروق وقتادة

بِالْاٰيٰتِ التى اقترحها اهل مكة اِلَّآ اَنْ كَذَّبَ بِهَا الْاَوَّلُوْنَ ○ لما ارسلناها فاهلكناهم و
لو ارسلناها الى هؤلاء لكذبوا بها واستحقوا الاهلاك وقد حكمنا بامهالهم لاتمام امر
محمد وَاٰتَيْنَا ثَمُوْدَ النَّاقَةَ اٰيَةً مُبْصِرَةً بينة واضحة فَظَلَمُوْا كفروا بِهَا فاهلكوا وَمَا نُرْسِلُ
بِالْاٰيٰتِ المعجزات اِلَّا تَخْوِيْفًا ○ للعباد ليؤمنوا وَ اذكر اِذْ قُلْنَا لَكَ اِنَّ رَبَّكَ اَحَاطَ بِالنَّاسِ
علما وقدرة فهم فى قبضته فبلغهم ولا تخف احدا فهو يعصمك منهم وَمَا جَعَلْنَا
الرُّءْيَا الَّتِىْٓ اَرَيْنٰكَ عيانا ليلة الاسراء اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ اهل مكة اذ كذبوا بها و
ارتد بعضهم لما اخبرهم بها وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُوْنَةَ فِى الْقُرْاٰنِ وهى الزقوم التى
تنبت فى اصل الجحيم جعلناها فتنة لهم اذ قالوا النار تحرق الشجر فكيف تنبته
وَنُخَوِّفُهُمْ بها فَمَا يَزِيْدُهُمْ تخويفنا اِلَّا طُغْيَانًا كَبِيْرًا ○ وَ اذكر اِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ ع
اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ سجود تحية بالانحناء فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ قَالَ ءَاَسْجُدُ لِمَنْ
خَلَقْتَ طِيْنًا ○ نصب بنزع الخافض اى من طين قَالَ اَرَءَيْتَكَ اى اخبرنى هٰذَا
الَّذِىْ كَرَّمْتَ فضلت عَلَىَّ بالامر بالسجود له وانا خير منه خلقتنى من نار لَئِنْ لام قسم
اَخَّرْتَنِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَاَحْتَنِكَنَّ لاستاصلن ذُرِّيَّتَهٗٓ بالاغواء اِلَّا قَلِيْلًا ○ منهم ممن
عصمته قَالَ تعالى له اذْهَبْ منظرا الى وقت النفخة الاولى فَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ فَاِنَّ جَهَنَّمَ
جَزَآؤُكُمْ انت وهم جَزَآءً مَّوْفُوْرًا ○ وافرا كاملا وَاسْتَفْزِزْ استخف مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ
اسم مفعول بمعنى الفاعل على عكس عيشة راضية ۱۲ ک اضرع ۱۲
بِصَوْتِكَ بدعائك بالغناء والمزامير وكل داع الى المعصية وَاَجْلِبْ صح عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَ
امر من صياح يصيح ۱۲
رَجِلِكَ وهم الركاب والمشاة فى المعاصى وَشَارِكْهُمْ فِى الْاَمْوَالِ المحرمة كالربوا والغصب
وَالْاَوْلَادِ من الزنا وَعِدْهُمْ بان لا بعث ولا جزاء وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ بذلك اِلَّا
غُرُوْرًا ○ باطلا اِنَّ عِبَادِىْ المؤمنين لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ تسلط وقوة وَكَفٰى
بِرَبِّكَ وَكِيْلًا ○ حافظا لهم منك رَبُّكُمُ الَّذِىْ يُزْجِىْ يجرى لَكُمُ الْفُلْكَ السفن فِى الْبَحْرِ
لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ تعالى بالتجارة اِنَّهٗ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ○ فى تسخيرها لكم وَ
اِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ الشدة فِى الْبَحْرِ خوف الغرق ضَلَّ غاب عنكم مَنْ تَدْعُوْنَ
فى القاموس ضل خفى وغاب ۱۲ ک بيان للغير ۱۲ ک
تعبدون من الالهة فلا تدعونه اِلَّآ اِيَّاهُ تعالى فانكم تدعونه وحده
للانعام ۱۲ ک

ومجاهد وعكرمة وابن جريج وما قاله بعضهم من ان الرؤيا تدل على انها رؤيا منام ضعيف اذ لا فرق بين الرؤية والرؤيا فى اللغة يقال رأيته بعينى رؤية ورؤيا خطيب فى الكواشى الرؤيا تكون نوما ويقظة كالرؤية ۱۲ ک ۷؎ قوله والشجرة اى وما جعلنا الشجرة فهى معطوفة على الرؤيا وقوله الملعونة اى المؤذية او المذمومة فنعتها بذلك مجاز لان العرب تقول طعام ضار انه ملعون او المراد الملعون طاعموها لان الشجرة لا ذنب لها وقيل بل هو على الحقيقة ولعنها ابعادها من رحمة الله لانها تخرج فى اصل الجحيم ۱۲ جمل ۸؎ قوله الملعونة والمراد بلعنها فيه لعن طاعميها على الاسناد المجازى او ابعادها عن الرحمة فانها تنبت فى اصل الجحيم فى ابعد مكان من الرحمة ۱۲ ابو السعود ۹؎ قوله اذ قالوا النار تحرق اى فنسبوا الله الى العجز عن خلق شجرة فى النار وهو قادر على اكثر منه ويقويه ان النعامة تبتلع الجمر والحديد المحمى بالنار ولا يحرقها وان طير السمندل يتخذ من وبره مناديل فاذا اتسخت القيت فى النار فيزول وسخها وتبقى بحالها ۱۲ ۱۰؎ قوله واذ قلنا للملائكة اسجدوا لآدم كرر قصة آدم مع ابليس فى القرآن مرارا الاعتبار السعادة والشقاوة عليهما واشارة الى ان العبد هو من تبع آدم والشقى هو من تبع ابليس ليحصل ما يترتب على ذلك من النعيم المقيم لاهل السعادة والعذاب الاليم لاهل الشقاوة ۱۲ صاوى ۱۱؎ قوله سجود تحية بالانحناء دفع بذلك ما يقال ان السجود لغير الله كفر والملائكة بريئون منه ويدفع ايضا بان السجود لآدم حقيقة بوضع الجبهة وآدم كالقبلة كالمصلين للكعبة وايضا محل كون السجود لغير الله كفرا ما لم يكن الآمر به هو الله والا فيجب امتثاله وقد تقدم ذلك ۱۲ صاوى ۱۲؎ قوله نصب بنزع الخافض عبارة السمين قوله طينا فيه اوجه احدها انه حال من من والعامل فيها اسجد او من عائدها الموصول اى خلقته طينا فالعامل فيها خلقته وجاز وقوع طينا حالا وان كان جامد الدلالة على الاصالة كانه قال متأصلا من طين الثانى انه منصوب على اسقاط الخافض اى من طين كما صرح به فى الآية الاخرى وخلقته من طين الثالث ان ينتصب على التمييز قاله الزجاج وتبعه ابن عطية ولا يظهر ذلك اذ لم يتقدم ابهام ذات ولا نسبة آه ۱۲ ج ۱۳؎ قوله ارايتك الكاف حرف خطاب اى ليس باسم حتى يكون فى محل النصب على انه مفعول رايت بل هو حرف اكد به ضمير الفاعل المخاطب لتاكيد الاسناد فلا محل له من الاعراب وهذا مفعول اول والموصول صفة والثانى محذوف لدلالة الصفة عليه وارايت هنا بمعنى اخبرنى بان يجعل العلم الذى هو سبب الاخبار مجازا عن الاخبار وبان يجعل الاستفهام مجازا عن الامر بجامع الطلب ۱۲ روح ۱۴؎ قوله لئن اخرتن كلام مبتدأ واللام موطئة للقسم وجوابه لاحتنكن ذريته اى لاستاصلنهم بالاغواء الا قليلا لا اقدر ان اقاوم شكيمتهم من احتنك الجراد الارض اذا جرد ما عليها اكلا ماخوذ من الحنك وقيل معنى لاحتنكن لاسوقنهم ولاقودنهم حيث شئت من حنك الدابة اذا جعل الرسن فى حنكها ۱۲ ج ۱۵؎ قوله منظرا بضم الميم وفتح الظاء من الانظار وهى الامهال اى ممهلا انت وهم غلب فيه المخاطب على الغائب ۱۲ ک ۱۶؎ قوله انت وهم اى جزاءك وجزاءهم فغلب المخاطب رعاية لحق المتبوعية ۱۷؎ قوله استخف ومنه استفزه الغضب استخفه والاستفزاز سبك كردن وفى بحر العلوم واستنزل وحرك ۱۲ ۱۸؎ قوله بدعائك الخ عبر عن الدعاء بالصوت تحقيرا له كانه لا معنى له قال مجاهد صوته الغناء والمزامير وقال ابن عباس صوته ۱۲ ک ۱۹؎ قوله وكل داع الى المعصية اخرجه ابن ابى حاتم كما اشار اليه المص بقوله ان الدعاء عام وذكر الغناء وغيره على سبيل المثال ۱۲ ک ۲۰؎ قوله صح الخ امر اى صوت وقوله بخيلك الخيل جماعة الافراس والفرسان اه قاموس وفى الجمل الخيل تطلق على النوع المعروف وعلى الراكبين بها والمراد هنا الثانى كما اشار له الشارح والباء للملابسة وقيل زائدة ۱۲ ۲۱؎ قوله وهم الركاب والمشاة فان الخيل والخيال بتشديد الياء اى اصحاب الخيول والرجل اسم جمع للراجل ضد الفارس ۱۲ ک ۲۲؎ قوله المحرمة تحملهم على كسبها جمعها عن الحرام وصرفها فيما لا ينبغى ۱۲ ک ۲۳؎ قوله وما يعدهم الشيطان الا غرورا اى باطلا وفيه اظهار فى مقام الاضمار والالتفات عن الخطاب اى الغيبة وكان مقتضى الظاهر ان يقال وما تعدهم الا غرورا وغرورا فيه اوجه احدها انه نعت مصدر محذوف وهو نفسه مصدر والاصل الا وعدا غرورا فيجئ فيه ما قيل فى زيد عدل اى الا وعدا ذا غرور او على المبالغة او الا وعدا غارا ونسبة الغرور اليه مجاز الثانى انه مفعول من اجله اى ما يعدهم من الامانى الكاذبة الا لاجل الغرور الثالث انه مفعول به على الاتساع اى ما يعدهم الا الغرور نفسه والجملة اعتراض فانه وقع بين الجمل التى خاطب الله به الشيطان ۱۲ ج ۲۴؎ قوله وكفى بربك وكيلا اى ان الشيطان وان كان قادرا على الوسوسة باقدار الله له فالله ارحم بعباده فهو يدفع عنهم كيده وشره فالمعصوم من عصمه الله وليس للعبد قدرة على دفع الوساوس عنه **فائدة** ذكر اليافعى عن الشاذلى ان ما يعين على دفع وسوسة الشيطان انك عند وسوسته لك تضع يدك اليمنى على جانب صدرك الايسر بحذاء القلب وتقول سبحان الملك القدوس الخلاق الفعال سبع مرات ثم تقرأ قوله تعالى ان يشأ يذهبكم ويأت بخلق جديد وما ذلك على الله بعزيز ۱۲ صاوى ۲۵؎ قوله الا اياه الخ يحتمل ان يكون الاستثناء متصلا ان حمل قوله من تدعون على جميع المعبودات بحق او بباطل ويحتمل ان يكون منقطعا بحمله على المعبود بباطل وتكون الا على هذا المعنى لكن ۱۲ جمل ؎ قوله واذ قلنا للملائكة الخ كرر قصة آدم مع ابليس فى القرآن مرارا الاعتبار السعادة والشقاوة عليهما واشارة الى ان السعيد هو من تبع آدم والشقى هو من تبع ابليس ليحصل ما يترتب على ذلك من النعيم المقيم لاهل السعادة والعذاب الاليم لاهل الشقاوة ۱۲ صاوى ؎ قوله ضل من تدعون اى ذهب عن خواطركم كل من تدعون فى حوادثكم الا اياه وحده فانكم حينئذ لا يخطر ببالكم سواه ولا تدعون لكشفه الا اياه او ضل كل من تعبدون عن اعانتكم ولو كان معكم فى البحر الا الله تعالى ۱۲ بيضاوى ✕

لانكم في شدة لا يكشفها الا هو فَلَمَّا نَجّٰكُمْ من الغرق واوصلكم اِلَى الْبَرِّ اَعْرَضْتُمْ عن التوحيد وَكَانَ الْاِنْسَانُ كَفُوْرًا۝ جحود النعم اَفَاَمِنْتُمْ اَنْ يَّخْسِفَ بِكُمْ جَانِبَ الْبَرِّ اي الارض كقارون اَوْ يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا اي يرميكم بالحصباء كقوم لوط ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَكُمْ وَكِيْلًا۝ حافظا منه اَمْ اَمِنْتُمْ اَنْ يُّعِيْدَكُمْ فِيْهِ اي البحر تَارَةً مرة اُخْرٰى فَيُرْسِلَ عَلَيْكُمْ قَاصِفًا مِّنَ الرِّيْحِ اي ريحا شديدة لا تمر بشيء الا قصفته فتكسر فلككم فَيُغْرِقَكُمْ بِمَا كَفَرْتُمْ بكفركم ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَكُمْ عَلَيْنَا بِهٖ تَبِيْعًا۝ نصيرا او تابعا يطالبنا بما فعلنا بكم وَلَقَدْ كَرَّمْنَا فضلنا بَنِيْٓ اٰدَمَ بالعلم والنطق واعتدال الخلق وغير ذلك ومنه طهارتهم بعد الموت وَحَمَلْنٰهُمْ فِي الْبَرِّ على الدواب وَالْبَحْرِ على السفن وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا كالبهائم والوحوش تَفْضِيْلًا۝ ع ١٠ فمن بمعنى ما او على بابها وتشمل الملائكة والمراد تفضيل الجنس ولا يلزم تفضيل افراده اذ هم افضل من البشر غير الانبياء اذكر يَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ نبيهم فيقال يا امة فلان او بكتاب اعمالهم فيقال يا صاحب الخير ويا صاحب الشر وهو يوم القيامة فَمَنْ اُوْتِيَ منهم كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ وهم السعداء اولوا البصائر في الدنيا فَاُولٰٓئِكَ يَقْرَءُوْنَ كِتٰبَهُمْ وَلَا يُظْلَمُوْنَ ينقصون من اعمالهم فَتِيْلًا۝ قدر قشرة النواة وَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اي الدنيا اَعْمٰى عن الحق فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى عن طريق النجاة وقراءة الكتاب وَاَضَلُّ سَبِيْلًا۝ ابعد طريقا عنه ونزل في ثقيف وقد سألوه صلى الله عليه وسلم ان تحرم واديهم والحوا عليه وَاِنْ مخففة كَادُوْا قاربوا لَيَفْتِنُوْنَكَ يستزلونك عَنِ الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ لِتَفْتَرِيَ عَلَيْنَا غَيْرَهٗ وَاِذًا لو فعلت ذلك لَّاتَّخَذُوْكَ خَلِيْلًا۝ وَلَوْلَآ اَنْ ثَبَّتْنٰكَ على الحق بالعصمة لَقَدْ كِدْتَّ قاربت تَرْكَنُ تميل اِلَيْهِمْ شَيْئًا ركونا قَلِيْلًا۝ لشدة احتيالهم والحاحهم وهو صريح في انه صلى الله عليه وسلم لم يركن ولا قارب اِذًا لو ركنت لَّاَذَقْنٰكَ ضِعْفَ عَذَابِ الْحَيٰوةِ وَضِعْفَ عَذَابِ الْمَمَاتِ اي مثلي ما يعذب غيرك في الدنيا والاخرة ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ عَلَيْنَا نَصِيْرًا۝ مانعا

اي من الريح ١٢ — فاسئلوا لو نفعلوا — اي كسرته ١٢ — اي ادغي ١٢ — يعني در وادي كاد وا ١٢ — اي قوله لقد كدت تركن اليهم ١٢

[illegible]

---

١ قوله وكان الانسان كفورا التعليل لقوله اعرضتم وترك فيه خطابهم تلطفا بهم حيث لم يقل لهم وكنتم كفارا ١٢ ج ٢ قوله افامنتم الهمزة فيه للانكار والفاء للعطف على محذوف تقديره انجوتم فامنتم فحملكم ذلك على الاعراض قال الزمخشري وذهب جماعة الى انه لا حذف ههنا والفاء للعطف على ما قبلها وقدمت همزة الاستفهام لكونها لصدر الكلام والتقدير فامنتم قاله ابو حيان ولعله اختيار المص حيث لم يقدر له معطوفا ١٢ ك وقوله ان يخسف بكم الى قوله فيغرقكم جملة هذه الافعال خمسة وكلها تقرأ بالياء ولا التفات حينئذ وبالنون التفاتا عن الغيبة الى التكلم والقراءتان سبعيتان ١٢ ج ٣ قوله جانب البر فيه وجهان اظهرهما انه مفعول به كقوله فخسفنا به وبداره الارض والثاني انه منصوب على الظرف وبكم يجوز ان يكون حالا اي مصحوبا بكم وان تكون الباء للسببية قيل ولا يلزم من خسفه بسببهم ان يهلكوا واجيب بان المعنى جانب البر الذي انتم فيه فيلزم من خسفه هلاكهم ولولا هذا التقدير لم يكن في التواعد به فائدة ١٢ ج وفي الكمالين والمعنى افامنتم ان يقلبه وانتم عليه وفي ذكر الجانب تنبيه على ان الجوانب كلها في قدرته سواء وله في كل جانب برا او بحرا سبب من اسباب الهلاك ليس جانب البر مختصا به بل ان كان الغرق في جانب البحر ففي جانب البر الخسف فعلى العاقل ان يستوي فرقه من الله ١٢ ٤ قوله او يرسل عليكم حاصبا اي ريحا ترميكم بالحصباء والحصباء الحجارة الصغار واحدتها حصبة كقصبة وقول الشارح اي يرميكم بالحصباء يقتضي تفسير الحاصب بالحصباء مع انه ليس كذلك اذ الحاصب كما في القاموس له معنيان الريح التي ترمي بالحصباء والسحاب الذي يرمي فلو فسر الشارح الحاصب بالريح كما صنع غيره لكان اولى وفي المصباح وحصبته حصبا من باب ضرب وفي لغة من باب قتل رميته بالحصباء ١٢ ج ٥ قوله الا قصفته اي كسرته ١٢ بيضاوي ٦ قوله بما فعلنا بكم اي انتصارا منا ودركا للثار من جهتنا اي تخسف او نغرق من قوله فاتباع بالمعروف اي مطالبة ١٢ ك ٧ قوله ولقد كرمنا بني آدم اي شرفناهم على جميع المخلوقات بامور جليلة عظيمة منها انهم ياكلون بايديهم لا بافواههم ومنها كونهم معتدلين القامة على شكل حسن وصورة جميلة ومنها ان الله خلق لهم ما في الارض جميعا ومنها اخدام الملائكة الكرام لهم حتى جعل منهم حفظة وكتبة لهم وغير ذلك ١٢ صاوي ٧ قوله ولقد كرمنا بني آدم قال المولى ابو السعود بني آدم قاطبة تكريما شاملا لبرهم وفاجرهم وامام قشيري قدس سره فرمود كه مراد از بني آدم مومنان اند چه كافران را نص ومن يهن الله فما له من مكرم از تكريم هيچ نصيبے نيست وتكريم مومنان بدانست كه ظاهر ايشان را بتوفيق مجاهدات بيارا است وباطن ايشان را بتحقيق مشاهدات منور ساخت ومحمد بن كعب رضي الله عنه گفت كه كرامت آدميان بدانست كه حضرت محمد صلى الله عليه وسلم از ايشان ست ١٢ روح البيان ٨ قوله ومنه اي من التكبير طهارتهم بعد الموت اقول وعندنا اذا وقع الانسان الميت في بير تفسد الماء الا الشهيد النظيف والمسلم المغسول اما الكافر فينجسها مطلقا كذا في الدر المختار وغيره وفي رد المحتار ان نجاسة الميت نجاسة خبث لانه حيوان دموي فينجس بالموت كغيره من الحيوانات وان قيل المراد بقوله طهارتهم بعد الموت انه بعد الموت يطهر ويغسل بحكم الشارع دون غيره من الحيوانات فبهذا الوجه كرم الانسان اجيب ان هذا في بعض افراد الانسان هو المسلم لا في كلهم اللهم الا ان يراد بالتكريم التكريم لبعض افراد الانسان كما ذهب اليه امام القشيري وغيره ١٢ ٩ قوله من الطيبات اي المستلذات الحيوانية كاللحم والسمن واللبن والنباتية كالثمار والحبوب وقيل ان جميع الاغذية اما نباتية واما حيوانية ولا يتغذى الانسان الا بالطيب اللقيمين بعد الطبخ الكامل والنضج التام ولا يحصل هذا لغير الانسان ١٢ ج ١٠ قوله وفضلناهم اعلم ان الله قال في اول الآية ولقد كرمنا وفي آخرها وفضلنا فلا بد من الفرق بين التكريم والتفضيل والاقرب ان يقال ان الله كرم الانسان على سائر الحيوان بامور خلقية ذاتية طبعية مثل العقل والنطق والخط وحسن الصورة ثم انه تعالى عرفه بواسطة ذلك العقل والفهم اكتساب العقائد الصحيحة والاخلاق الفاضلة فالاول هو التكريم والثاني هو التفضيل ١٢ ج ١١ قوله فمن بمعنى ما لكون البهائم والوحوش من غير ذوي العقول او على بابها اي لذوي العقول على سبيل التغليب ويشتمل الملائكة ١٢ ك ١٢ قوله والمراد تفضيل الجنس اي جنس الانسان افضل من جنس الملائكة وهذا جواب عما يقال لا نسلم ان جميع البشر افضل من جميع الملائكة فاجاب بان التفضيل بالجنس فلا ينافي ان رؤساء الملائكة افضل من عامة البشر ولا يخفى عليك انه لا حاجة اي اخذ تفضيل الجنس لاخراج خواص الملائكة فان لفظ كثير بمفهومه يدل على ان المفضل عليهم ليس كل الملائكة ١٢ ك وص ١٣ قوله اذكر يوم ندعو الخ يشير اي انه منصوب باضمار اذكر على انه مفعول به قوله بامامهم نبيهم فانه من ائتموا به اي اقتدوا به فيقال يا امة فلان ١٢ ١٤ قوله قدر قشرة النواة صوابه قدر الخيط الذي في الخ الكائن فيها طولا اذ هذا هو الفتيل واما القشرة التي ذكرها في التطمير واما النقير فهو الخيط الذي في النقرة التي في ظهرها ففي النواة امور ثلاثة فتيل وقطمير ونقير ١٢ جمل ١٥ قوله اعمى العمى ذهاب بصر القلب والعقل والصفة مثله ١٢ قاموس ١٦ قوله وقراءة الكتاب اشارة الى وجه عدم ذكر قراءة الكتاب لمن اوتي بشماله بانه اعمى والمراد ههنا وان كان فاقد البصيرة لا البصر فهو لا يقرأ الكتاب لما غشيهم من الحيرة والدهشة التي تمنعهم من الابصار ١٢ ك ١٧ قوله ونزل في ثقيف وهم قبيلة يسكنون الطائف وحاصله انهم قالوا للنبي صلى الله عليه وسلم لا ندخل في امرك حتى تعطينا خصالا نفتخر بها على العرب لا نعشر ولا نحشر ولا نجبي في صلاتنا فالمراد بقولهم لا نعشر لا نعطي العشر وبقولهم لا نحشر لا نؤمر بالجهاد وبقولهم لا نجبي بضم النون وفتح الجيم وتشديد الباء الموحدة مكسورة لا نركع ولا نسجد في صلاتنا والمراد لا نصلي وغير ذلك فان قالت العرب لم فعلت ذلك فقل ان الله امرني فسكت النبي صلى الله عليه وسلم وطمع القوم في سكوته ان يعطيهم ذلك فانزل الله وان كادوا الخ ١٢ صاوي ١٨ قوله ان تحرم واديهم وهو وج الذي هو من الطائف اي يجعله حرما كحرم مكة وقوله والحوا اي بالغوا في الالتماس ١٢ الجمل وابو السعود ١٩ قوله عذاب الممات الخ وهذا القلة التقدير اولى مما قاله الزمخشري كان اصل الكلام عذابا ضعفا من الحيوة وعذابا ضعفا من الممات بمعنى مضاعفا ثم حذف الموصوف واقيمت الصفة مقامه ثم اضيف كما يضاف موصوفها ١٢ ع ٢٠ قوله افضل من البشر ظاهره مطلقا وهو خلاف التحقيق الذي عليه الاشاعرة ان خواص البشر كالانبياء والرسل افضل من خواص الملائكة وهم جبرئيل وميكائيل واسرافيل وعزرائيل وعوام البشر وهم الصلحاء افضل من عوام الملائكة وهم ما عدا الرؤساء الاربعة ١٢ صاوي ٢١ قوله كل اناس في المصباح الانسان من الناس اسم جنس يقع على المذكر والمؤنث والواحد والجمع والاناس قيل فعال بضم الفاء لكن يجوز حذف الهمزة تخفيفا على غير قياس فيبقى ناس فعلى هذا ناس وزنه عال لان الفاء التي هي الهمزة قد حذفت ١٢ جمل ٢٢ قوله لو ركنت الخ المناسب ان يقول لو قاربت الركون لان جواب لولا هو المقاربة ولان حسنات الابرار سيئات المقربين فان المقاربة من فعل القبيح لا عذاب عليها عموما والكاملون يشدد عليهم على قدر مقامهم ١٢ صاوي ✻

منه ونزل لما قال له اليهود ان كنت نبيا فالحق بالشام فانها ارض الانبياء وَاِنْ
مخففة كَادُوْا لَيَسْتَفِزُّوْنَكَ مِنَ الْاَرْضِ ارض المدينة لِيُخْرِجُوْكَ مِنْهَا وَاِذًا لو
اخرجوك لَّا يَلْبَثُوْنَ خِلٰفَكَ فِيْهَآ اِلَّا قَلِيْلًا ○ ثم يهلكون سُنَّةَ مَنْ قَدْ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ
مِنْ رُّسُلِنَا اى كسنتنا فيهم من اهلاك من اخرجهم وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِيْلًا ○ تبديلا ع ٧ ٨
اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اى من وقت زوالها اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ اقبال ظلمته اى
الظهر والعصر والمغرب والعشاء وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ صلوة الصبح اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ
مَشْهُوْدًا ○ تشهده ملائكة الليل وملائكة النهار وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ فصل بِهٖ
بالقران نَافِلَةً لَّكَ ق فريضة زائدة لك دون امتك او فضيلة على الصلوات المفروضة
عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ يقيمك رَبُّكَ فى الأخرة مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ○ يحمدك فيه الاولون
والأخرون وهو مقام الشفاعة فى فصل القضاء ونزل لما امر بالهجرة وَقُلْ رَّبِّ
اَدْخِلْنِىْ المدينة مُدْخَلَ صِدْقٍ اى ادخالا مرضيا لا ارى فيه ما اكره وَّاَخْرِجْنِىْ
من مكة مُخْرَجَ صِدْقٍ اخراجا لا التفت بقلبى اليها وَّاجْعَلْ لِّىْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا
نَّصِيْرًا ○ قوة تنصرنى بها على اعدائك وَقُلْ عند دخولك مكة جَآءَ الْحَقُّ الاسلام وَ
زَهَقَ الْبَاطِلُ ط بطل الكفر اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ○ مضمحلا زائلا وقد دخلها
صلى الله عليه وسلم وحول البيت ثلاث مائة وستون صنما فجعل يطعنها
بعود فى يده ويقول جاء الحق الخ حتى سقطت رواه الشيخان وَنُنَزِّلُ مِنَ للبيان
الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ من الضلالة وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ لا به وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ
الكافرين اِلَّا خَسَارًا ○ لكفرهم به وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَى الْاِنْسَانِ الكافر اَعْرَضَ عن
الشكر وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ ج ثنى عطفه متبخترا وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ الفقر والشدة كَانَ
يَئُوْسًا ○ قنوطا من رحمة الله قُلْ كُلٌّ منا ومنكم يَّعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ ط طريقته
فَرَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ اَهْدٰى سَبِيْلًا ○ طريقا فيثيبه وَيَسْئَلُوْنَكَ اى ٩ ع ٧ ٩
اليهود عَنِ الرُّوْحِ ط الذى يحيى به البدن قُلْ لهم الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّىْ اى علمه
لا تعلمونه وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا ○ بالنسبة الى علمه تعالى

---

٥١ قوله لما قال له اليهود الخ هذا مبنى على ان هذه الآية مدنية وفى الخازن وذلك ان النبى صلى الله عليه وسلم لما قدم المدينة كره اليهود مقامه بالمدينة حسدا فاتوه فقالوا يا ابا القاسم لقد علمت ما هذه بارض الانبياء فان ارض الانبياء الشام وهى الارض المقدسة وكان بها ابراهيم والانبياء عليهم السلام فان كنت نبيا مثلهم فات الشام وانما يمنعك من الخروج اليها مخافة الروم وان الله سيمنعك من الروم ان كنت رسوله فعسكر النبى صلى الله عليه وسلم على ثلثة اميال من المدينة وفى رواية الى ذى الحليفة حتى يجتمع اليه اصحابه فيخرج فانزل الله تعالى هذه الآية والارض هنا ارض المدينة وقيل الارض ارض مكة والآية مكية والمعنى هم المشركون ان يخرجوه منها فكفهم الله تعالى عنه صلى الله عليه وسلم حتى امره بالخروج للهجرة فخرج بنفسه وهذا اليق بالآية لان ما قبلها خبر عن اهل مكة والسورة مكية وقيل هم المشركون كلهم وارادوا ان يستفزوه من ارض العرب باجتماعهم وتظاهرهم عليه فمنع الله رسوله صلى الله عليه وسلم ولم ينالوا ما املوه ١٢ ج **٥٢ قوله** ليستفزونك اى ليزعجونك بعداوتهم ومكرهم - مدارك الاستفزاز بالفارسية بلغزانيدن ١٢ **٥٣ قوله** خلفك اى بعد اخراجك وخلافك كوفى غير ابى بكر وشامى خلفك مدارك **٥٤ قوله** ثم يهلكون وقد كان كذلك فانهم اهلكوا ببدر بعد هجرته عليه السلام ١٢ روح **٥٥ قوله** سنة السنة العادة روح وفى الجمل وسنة فيه ثلاثة اوجه احدها ان ينتصب على المصدر المؤكد اى سن الله ذلك سنة او استنا ذلك سنة الثانى قاله الفراء على اسقاط الخافض اى كسنة الله وعلى هذا لا يوقف على قوله الا قليلا الثالث ان ينتصب على المفعول اى اتبع انت سنته ١٢ **٥٦ قوله** اى كسنتنا فيهم اشار بهذا الى ان سنة منصوب بنزع الخافض ١٢ **٥٧ قوله** لدلوك الشمس الخ اصل هذه المادة يدل على التحول والانتقال ومنه الدلك فان الدالك لا تستقر يده ومنه دلوك الشمس ففى الزوال انتقال من وسط السماء الى ما يليه وفى المصباح دلكت الشئ دلكا من باب قتل مرسته بيدك ودلكت النعل بالارض مسحتها بها ودلكت الشمس والنجوم دلوكا من باب قعد زالت عن الاستواء ويستعمل فى الغروب ايضا ١٢ ج وفى الكمالين روى ابن مردويه بسند ضعيف عن ابن عمر مرفوعا دلوك الشمس زوالها ولكنه فى الموطا موقوف بسند صحيح وهو الماثور عن ابن عباس وجابر وهو قول الحسن وعطاء وقتادة وروى ابن ابى حاتم عن على رضى الله عنه دلوكها غروبها وكذا روى عن ابن مسعود وهو قول النخعى والضحاك ومقاتل والسدى قال البغوى ومعنى اللفظ يجمعها لان اصل الدلوك الميل والشمس تميل اذا زالت او غربت والحمل على الزوال اولى لكثرة القائلين به ولانا اذا حملناه عليه كانت الآية جامعة لمواقيت الصلوة وعلى الثانى يخرج الظهر والعصر ١٢ ك **٥٨ قوله** وقرآن الفجر فيه اوجه احدها انه عطف على الصلاة اى واقم قرآن الفجر والمراد به صلوة الصبح والثانى انه منصوب على الاغراء اى وعليك قرآن الفجر كذا قدره الاخفش وتبعه ابو البقاء واصول البصريين تابى هذا لان اسماء الافعال لا تعمل مضمرة الثالث انه منصوب باضمار فعل اى اقم او الزم قرآن الفجر ١٢ ج **٥٩ قوله** صلوة الصبح سميت قرانا وهو القراءة لكونها ركنا فيها كما سميت ركوعا وسجودا وهو حجة على يزيد الاصم حيث زعم ان القراءة ليست ركنا منها وهو عطف على الصلوة قاله الزمخشرى قال القاضى ولا دليل فيه لجواز ان يكون التجوز لكونها مندوبة فيها نعم لو فسر بالقراءة فى صلوة الفجر دل الامر باقامتها على الوجوب فيها نصا وفى غيرها قياسا ورده صاحب كشف بان العلاقة المعتبرة فى المجاز هى علاقة الكل والجزء لا غير واستعمال سبح فى صلى ليس من التسبيح بمعنى قل سبحان الله بل بمعنى التنزيه البالغ والمصلى يسبح قولا بالقراءة الفاتحة بل بنفس التكبير الواجب بالاتفاق وفعلا ايضا وهو الركن كله ١٢ ك **٦٠ قوله** ومن الليل الخ فى من هذه وجهان احدهما انها متعلقة بتهجد اى تهجد بالقران بعض الليل والثانى انها متعلقة بمحذوف تقديره وقم قومة من الليل فتهجد او واسهر من الليل فتهجد وكون من بمعنى بعض لا يقتضى اسميتها لان واو مع ليست اسما بالاجماع وان كانت بمعنى اسم صريح وهو مع والمعروف فى كلام العرب ان الهجود عبارة عن النوم بالليل ثم لما راينا فى عرف الشرع انه يقال لمن انتبه بالليل من نومه وقام الى الصلوة انه متهجد وجب ان يقال سمى ذلك متهجدا من حيث انه القى الهجود وفى السمين التهجد ترك الهجود وهو النوم وتفعل ياتى للسلب نحو تحرج وتاثم وقيل الهجود هو النوم وقيل مشترك بين النائم والمصلى ١٢ من الجمل ملخصا **٦١ قوله** فتهجد به اى ازل الهجود اى النوم فان صيغة التفعل تجئ للازالة كالتحرج والتحنث والتاثم ونظائرها ابو السعود وفى الكبير وروى ابو عبيد عن ابى قتادة الهاجد النائم والهاجد المصلى بالليل وايضا فيه واما الازهرى فانه توسط فى تفسير هذا اللفظ وقال المعروف فى كلام العرب ان الهاجد هو النائم ثم راينا ان فى الشرع يقال لمن قام من النوم الى الصلوة انه متهجد فوجب ان يحمل هذا على انه سمى متهجدا لالقاء الهجود عن نفسه انتهى والى هذا اشار الشارح فى تفسيره بقوله فصل وفى الجمل قوله فصل يشير به الى ان نافلة مفعول به لتهجد ويصح ان يكون مفعولا مطلقا والمعنى فتنفل نافلة والنافلة مصدر كالعافية والعاقبة ويصح ان يكون حالا والمعنى فصل حال كون الصلوة نافلة ١٢ **٦٢ قوله** فريضة زائدة لك دون امته هذا التفسير مبنى على ان قيام الليل كان واجبا فى حقه دون امته وهو نافلة بالمعنى اللغوى وهو الزيادة لانه زائد على الصلوات الخمس وان كان فى حد ذاته فرضا عليه وقوله او فضيلة اى فضيلة مندوبة زائدة على الصلوات الخمس وهذا مبنى على ان قيام الليل كان مندوبا فى حقه صلى الله عليه وسلم كما هو كذلك فى حق امته والقولان مقرران فى كتب الفروع وقد صرح بهما الخازن واشار اليهما الشارح فى التقرير ١٢ جمل **٦٣ قوله** قوة تنصرنى بها على اعدائك اى وقد اجاب الله دعاءه فوعده بملك فارس والروم وقال له والله يعصمك من الناس وقال ليظهره على الدين كله ١٢ ص **٦٤ قوله** وزهق الباطل من زهق روحه اذا خرج اى ذهب وهلك اه روح وفى المختار زهقت نفسه خرجت وزهق الباطل اى اضمحل ملخصا ١٢ **٦٥ قوله** يطعنها فى القاموس طعنه بالرمح ضربه به وقوله بعود العود الخشب وهو كالعصا ونحوه ١٢ **٦٦ قوله** حتى سقطت اى مع انها كانت مثبتة بالحديد والرصاص وبقى منها صنم خزاعة فوق الكعبة وكان من نحاس اصفر فقال النبى يا على ارم به فصعد فرمى به فكسره ١٢ ص **٦٧ قوله** ونا بجانبه بالفارسية وبه پيچاند بازوى خود را وفى روح البيان وبنفس خود دور شود ١٢ **٦٨ قوله** ثنى عطفه ثنى بمعنى پيچيد عطفا كل شئ بالكسر جانباه ١٢ قاموس **٦٩ قوله** وما اوتيتم من العلم الا قليلا رد لقول اليهود اوتينا التوراة وفيها العلم الكثير بدليل القراءة الشاذة وما اوتوا وقيل الخطاب عام لجميع الخلق وان الخلق عموما وان اعطوا من العلم ما اعطوا فهو قليل بالنسبة لعلمه تعالى ١٢ صاوى **٧٠ قوله** من العلم الخ متعلق باوتيتم ولا يجوز تعلقه بمحذوف على انه حال من قليل لانه لو تاخر لكان صفة لان ما فى حيز الا لا يتقدم عليها وقرأ عبدالله والاعمش وما اوتوا بالضمير الغيبة ١٢ جمل **عه قوله** عن الروح اى عن حقيقة الروح الذى به حياة البدن وهذا هو الاصح ١٢ صاوى

وَلَئِنْ لام قسم شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِیْٓ اَوْحَیْنَآ اِلَیْكَ ای القرآن بان نمحوه من الصدور والمصاحف
ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ بِهٖ عَلَیْنَا وَكِیْلًا ۝ اِلَّا لكن ابقیناه رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ؕ اِنَّ فَضْلَهٗ كَانَ عَلَیْكَ كَبِیْرًا ۝
عظیما حیث انزله علیك واعطاك المقام المحمود وغیر ذلك من الفضائل قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ
وَالْجِنُّ عَلٰٓی اَنْ یَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ فی الفصاحة والبلاغة لَا یَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ
لِبَعْضٍ ظَهِیْرًا ۝ معینا نزل ردا لقولهم لو نشاء لقلنا مثل هذا وَلَقَدْ صَرَّفْنَا بیّنا لِلنَّاسِ فِیْ هٰذَا
الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ صفة لمحذوف ای مثلا من جنس کل مثل لیتعظوا فَاَبٰٓی اَكْثَرُ النَّاسِ ای
اهل مكة اِلَّا كُفُوْرًا ۝ جحودا للحق وَقَالُوْا عطف علی ابی لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰی تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْاَرْضِ
یَنْۢبُوْعًا ۝ عینا ینبع منها الماء اَوْ تَكُوْنَ لَكَ جَنَّةٌ بستان مِّنْ نَّخِیْلٍ وَّعِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الْاَنْهٰرَ خِلٰلَهَا وسطها
تَفْجِیْرًا ۝ اَوْ تُسْقِطَ السَّمَآءَ كَمَا زَعَمْتَ عَلَیْنَا كِسَفًا قطعا اَوْ تَاْتِیَ بِاللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ قَبِیْلًا ۝ مقابلة وعیانا
فنراهم اَوْ یَكُوْنَ لَكَ بَیْتٌ مِّنْ زُخْرُفٍ ذهب اَوْ تَرْقٰی تصعد فِی السَّمَآءِ ؕ بسلم وَلَنْ نُّؤْمِنَ لِرُقِیِّكَ لو رقیت
فیها حَتّٰی تُنَزِّلَ عَلَیْنَا منها كِتٰبًا فیه تصدیقك نَّقْرَؤُهٗ ؕ قُلْ لهم سُبْحَانَ رَبِّیْ تعجب هَلْ كُنْتُ اِلَّا
ع ٩ ١٠ بَشَرًا رَّسُوْلًا ۝ كسائر الرسل ولم یكونوا یاتوا بآیة الا باذن الله وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ یُّؤْمِنُوْٓا اِذْ جَآءَهُمُ
الْهُدٰٓی اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا ای قولهم منكرین اَبَعَثَ اللّٰهُ بَشَرًا رَّسُوْلًا ۝ ولم یبعث ملكا قُلْ لهم لَّوْ كَانَ
فِی الْاَرْضِ بدل البشر مَلٰٓئِكَةٌ یَّمْشُوْنَ مُطْمَئِنِّیْنَ لَنَزَّلْنَا عَلَیْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَلَكًا رَّسُوْلًا ۝ اذ
اے ساکنین فی الارض ١٢ ک
لا یرسل الی قوم رسول الا من جنسهم لیمكنهم مخاطبته والفهم عنه قُلْ كَفٰی بِاللّٰهِ شَهِیْدًاۢ بَیْنِیْ
وَبَیْنَكُمْ ؕ علی صدقی اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِیْرًاۢ بَصِیْرًا ۝ عالما ببواطنهم وظواهرهم وَمَنْ یَّهْدِ اللّٰهُ
فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۚ وَمَنْ یُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ اَوْلِیَآءَ یهدونهم مِنْ دُوْنِهٖ ؕ وَنَحْشُرُهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ماشین
النصف عَلٰی وُجُوْهِهِمْ عُمْیًا وَّبُكْمًا وَّصُمًّا ؕ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ كُلَّمَا خَبَتْ سكن لهبها زِدْنٰهُمْ سَعِیْرًا ۝ تلهبا و
اشتعالا ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاٰیٰتِنَا وَقَالُوْٓا منكرین للبعث ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا
لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِیْدًا ۝ اَوَلَمْ یَرَوْا یعلموا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مع عظمهما قَادِرٌ عَلٰٓی
اَنْ یَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ ای الاناسی فی الصغر وَجَعَلَ لَهُمْ اَجَلًا للموت والبعث لَّا رَیْبَ فِیْهِ ؕ فَاَبَی الظّٰلِمُوْنَ
اِلَّا كُفُوْرًا ۝ جحودا له قُلْ لهم لَّوْ اَنْتُمْ تَمْلِكُوْنَ خَزَآئِنَ رَحْمَةِ رَبِّیْٓ من الرزق والمطر اِذًا لَّاَمْسَكْتُمْ
ع ٧ ١١ لبخلتم خَشْیَةَ الْاِنْفَاقِ ؕ خوف نفادها بالانفاق فتفتقروا وَكَانَ الْاِنْسَانُ قَتُوْرًا ۝ بخیلا وَلَقَدْ
بفتح النون والدال المهملة ای انقضائها ١٢ ک

---

١ قوله ولئن شئنا هذا امتنان من الله تعالی علی نبیه صلی الله علیه وسلم بالقرآن وتحذیر له عن التفریط فیه والمقصود غیره والمعنی حافظوا اهل العلم واحذروا من التفریط فیه فانا قادرون علی اذهابه عن صدورکم ومصاحفکم ولکن ابقاؤه رحمة بکم ١٢ صاوی ٢ قوله لام قسم اے موطئة ودالة علی قسم مقدر وقوله لنذهبن جواب القسم وجواب الشرط محذوف اے ذهبنا به علی القاعدة فی اجتماع الشرط والقسم من حذف جواب المتاخر استغناء عنه بجواب المتقدم ١٢ ج ٣ قوله ثم لا تجد لک الخ ای ثم لا تجد لک بعد الذهاب به من یتوکل علینا باسترداده واعادته محفوظا مسطورا ١٢ ک ٤ قوله الا لکن اے استثناء منقطع استدراک علی قوله لنذهبن اے فکما امتنا علیک بانزاله امتنا علیک بابقائه وفی السمین فیه قولان احدهما انه استثناء متصل لان الرحمة تندرج فی قوله وکیلا اے الا رحمة فانها ان نالتک فلعلها تسترده علیک والثانی انه منقطع فیقدر بلکن عند البصریین وببل عند الکوفیین ١٢ ج ٥ قوله وغیر ذلک اے کجعلک سید ولد آدم وختم الانبیاء بک ١٢ جمل ٦ قوله ولو کان الخ عطف علی مقدر اے لا یاتون بمثله لو لم یکن بعضهم ظهیرا لبعض ولو کان الخ وقد حذف المعطوف علیه حذفا مطردا لدلالة المعطوف علیه دلالة واضحة فان الاتیان بمثله حیث انتفی عند التظاهر فلان ینتفی عند عدمه اولی ١٢ ج ٧ قوله نزل ردا الخ وجه الرد ان القرآن معجز فی النظم والتالیف والاخبار عن الغیوب وهو کلام فی اعلی طبقات البلاغة لا یشبه کلام الخلق لانه غیر مخلوق ولو کان مخلوقا لاتوا بمثله ١٢ ج ٨ قوله من کل مثل المراد بالمثل المعنی الغریب البدیع الذی یشبه المثل فی الغرابة ١٢ ج ٩ قوله فابی اکثر الناس الا کفورا معناه بالفارسیة پس قبول نکرد بیشتر مردمان مگر ناسپاسی را فان قیل کیف جاز فابی اکثر الناس الا کفورا حیث وقع الاستثناء المفرغ فی الاثبات مع انه لا یصح فلا یجوز ان یقال ضربت الا زیدا فالجواب ان لفظة ابی تفید النفی کانه قیل فلم یرضوا الا کفورا ١٢ جمل ١٠ قوله وقالوا لن نؤمن لک الخ لما تبین اعجاز القرآن وانضمت الیه معجزات اُخر وبینات ولزمتهم الحجة وغلبوا اخذوا یتعللون باقتراح الآیات فقالوا لن نؤمن لک الخ ١٢ ج ۔ ١١ قوله حتی تفجر الخ اے حتی تاتینا بواحد من هذه الامور الستة وتفجر بضم التاء وفتح الفاء وتشدید الجیم المکسورة وبفتح التاء وسکون الفاء وضم الجیم مخففة قراءتان سبعیتان هذا فی تفجر الاول واما فتفجر الثانی فهو بالقراءة الاولی لا غیر باتفاق السبعة ١٢ ج ١٢ قوله کسفا بفتح السین لنافع وعاصم وابن عامر کقطع لفظا ومعنی وسکونها للباقین وهو اما مخفف من المفتوح او فعل بمعنی مفعول ١٢ ک ١٣ قوله مقابلة الخ یشیر اے انه مصدر بمعنی المقابلة وقیل هو بمعنی المقابل کالعشیر بمعنی العاشر وهو حال من الله والحال من الملٰئکة محذوف لدلالتها علیه ١٢ ک ١٤ قوله بل کنت الا بشرا رسولا اے کسائر الرسل لا یاتون قومهم الا بما یظهره الله علیهم من الآیات فلیس امر الآیات الیهم انما هو الی الله تعالی ولو اراد ان ینزل ما طلبوه لفعل ولکن لا ینزل الآیات علی ما یقترحه البشر وما انا الا بشر ولیس ما سألتم فی طوق البشر واعلم ان الله تعالی قد اعطی النبی صلی الله علیه وسلم من الآیات والمعجزات ما یغنی عن هذا کله مثل القرآن وانشقاق القمر ونبع الماء من بین اصابعه وما اشبهه من الآیات ولیست بدون ما اقترحوه والقوم عامتهم کانوا متعنتین ولم یکن قصدهم طلب الدلیل لیؤمنوا فرد الله علیهم سؤالهم وقوله الا بشرا رسولا یجوز ان یکون بشرا خبر کنت ورسولا صفته ویجوز ان یکون رسولا هو الخبر وبشرا حال مقدمة علیه ١٢ ج ١٥ قوله وما منع الناس ان یؤمنوا الخ حصر المانع فی قولهم ذلک مع ان لهم موانع شتی لما انه معظمها او لانه هو المانع بحسب الحال اعنی عند سماع الجواب بقوله بل کنت الا بشرا رسولا اذ هو الذی یتمسکون به من غیر ان یخطر ببالهم شبهة اخری وقوله بشرا حال من رسولا الذی هو مفعول به علی القاعدة ان نعت النکرة اذا قدم علیها ینصب حالا ١٢ ج ١٦ قوله وما منع الناس ان یؤمنوا اے لم یبق لهم مانع من الایمان والجملة مفعول منع وقوله الا ان قالوا فاعل منع ١٢ جمل ١٧ قوله قل لهم لو کان الخ اے قل لهم من قبلنا جوابا لقولهم ابعث الله الخ وحاصل الجواب ان الملک لا یبعث الا للملائکة کما ان البشر لا یبعث الیهم الا البشر فکیف تقولون لم یبعث الله رسولا من البشر وهلا بعث الینا رسولا من الملائکة ١٢ ج ١٨ قوله شهیدا بینی وبینکم اے شهیدا علی انی رسول الله الیکم باظهار المعجزة علی وفق دعوای او علی انی بلغت ما ارسلت به الیکم وانکم عاندتم وشهیدا انتصب علی الحال او التمییز ١٢ بیضاوی ١٩ قوله علی وجوههم عمیا وبکما وصما روی البخاری ومسلم عن انس رضی الله عنه ان رجلا جاء الی النبی صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله قال الله تعالی الذین یحشرون علی وجوههم ایحشر الکافر علی وجهه قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الیس الذی امشاه علی الرجلین فی الدنیا قادرا علی ان یمشیه علی وجهه فی الآخرة یوم القیمة قال قتادة حین بلغه بلی وعزة ربنا ان قیل ما وجه الجمع بین هذه الآیة وبین قوله تعالی سمعوا لها تغیظا وزفیرا او قوله ورا المجرمون النار وقوله دعوا هنالک ثبورا قلت قال ابن عباس رضی الله عنه معنی الآیة لا یرون ما یسرهم ولا ینطقون بما یقبل منهم ولا یسمعون ما یلذ مسامعهم لما قد کانوا فی الدنیا لا یستبصرون بالآیات والعبر ولا ینطقون بالحق ولا یستمعون وقال مقاتل هذا اذا قیل لهم اخسئوا فیها ولا تکلمون فیصیرون باجمعهم صما بکما عمیا نعوذ بالله من سخطه ١٢ روح ٢٠ قوله عمیا وبکما وصما اے لا یبصرون ولا ینطقون ولا یسمعون ان قلت کیف وصفهم الله بذلک هنا واثبت لهم ضد تلک الاوصاف فی قوله ورا المجرمون النار دعوا هنالک ثبورا سمعوا لها تغیظا وزفیرا اجیب بان المعنی عمیا لا یرون ما یسرهم وبکما لا یتکلمون بحجة وصما لا یسمعون ما یسرهم او المعنی یحشرون معدومی الحواس ثم تعاد لهم ١٢ صاوی ٢١ قوله قل لهم اے تبشر ما لحالهم التی یدعون خلافها حیث قالوا لن نؤمن لک حتی تفجر لنا الخ اے لاجل ان ننبسط ونتسع فی الرزق ونوسع علی المقلین فبین الله لهم انهم لو ملکوا خزائن الله لما سموا علی بخلهم وشحهم ١٢ صاوی ٢٢ قوله خوف نفادها اے ذهابها بالانفاق اشارة الی ان الانفاق بمعناه المعروف وهو صرف المال وفی الکلام مقدرا اے نفاده او عاقبته او هو مجاز عن لازمه وقال الراغب الانفاق بمعنی الافتقار یقال انفق فلان اذا افتقر فهو کالاملاق فی الآیة الاخری ١٢ جمل ٢٣ قوله ابقیناه اے الی قرب قیام الساعة فعند ذلک یرفع من المصاحف والصدور لما فی الحدیث لا تقوم الساعة حتی یرفع القرآن من حیث نزل له دوی حول العرش فیقول الله مالک فیقول اتلی فلا یعمل بی لا یرفع القرآن حتی تموت حملته العاملون به ولا یبقی الا لکع ابن لکع فعند ذلک یرفع من المصاحف والصدور ویفیقون فی الشعر فتخرج الدابة وتقوم القیامة باثر ذلک ١٢ صاوی ٢٤ قوله سکن لهبها اے بان اکلت جلودهم ولحومهم فتعود ملتهبة متسعرة فانهم لما کذبوا بالاعادة بعد الافناء جزاهم الله بان لا یزالوا علی الاعادة والافناء والیه اشار بقوله ذلک جزاؤهم الخ لان الاشارة اے ما تقدم من عذابهم ١٢ بیضاوی ٢٥ قوله اذا لامسکتم اے فی دار الدنیا فلا ینافی قوله تعالی لو ان لهم ما فی الارض جمیعا ومثله معه لافتدوا به لان ذلک فی الآخرة واذا ظرف لتملکون ولامسکتم جواب لو وخشیة علة للجواب وفی السمین لامسکتم یجوز ان یکون لازما لتضمنه معنی بخلتم وان یکون متعدیا ومفعوله محذوف اے لامسکتم ما ملکتم ١٢ سمین

١ قوله ولقد آتينا المقصود من هذا الكلام الجواب عن قولهم لن نؤمن لك حتى تاتينا فقال تعالى انا آتينا موسى معجزات مساوية للاشياء التى طلبتموها بل اقوى منها واعظم فلو حصل فى علمنا ان جعلها فى زمانكم مصلحة لفعلناها كما فعلنا فى حق موسى فدل هذا على انا انما لم نفعلها فى زمانكم لعلمنا انه لا مصلحة فى فعلها ١٢ كبير ٢ قوله وهى اليد الخ هذا العدد احد اقوال ثلاثة ذكرها البيضاوى ونصه هى العصا واليد والجراد والقمل والضفادع والدم وانفجار الماء من الحجر وانفلاق البحر ونتق الجبل اى الطور على بنى اسرائيل وقيل الطوفان والسنون ونقص الثمرات مكان الثلاثة الاخيرة وعن صفوان ان يهوديا سأل النبى صلى الله عليه وسلم عنها فقال ان لا تشركوا بالله شيئا ولا تسرقوا ولا تزنوا ولا تقتلوا النفس التى حرم الله الا بالحق ولا تسحروا ولا تاكلوا الربا ولا تمشوا ببرئ الى ذى سلطان ليقتله ولا تقذفوا محصنة ولا تفروا من الزحف وعليكم خاصة اليهود ان لا تعتدوا فى السبت فقبل اليهودى يده ورجله فعلى هذا المراد بالآيات الاحكام العامة الثابتة فى كل الشرائع ١٢ ج ٣ قوله والقمل اى السوس الذى نزل فى حبوبهم وقوله والطمس اى مسخ اموالهم حجارة ١٢ جمل ٤ قوله عنه هو المفعول الثانى لاسأل اى عن موسى فيما جرى بينه وبين فرعون وقومه وقوله سؤال تقرير اى سؤالا يترتب على جوابه تقرير المشركين اى اقرارهم بصدقك فعل بمعنى الباء ١٢ جمل ٥ قوله سؤال تقرير الخ يعنى فاسألهم سؤالا يحمل على اقرار المشركين على صدقك حين اخبرك بنو اسرائيل عندهم على وفق ما اخبرتهم ١٢ ك ٦ قوله او فقلنا له اسأل معطوف على يا محمد اى او ان الخطاب لموسى ويكون على تقرير القول المعطوف على آتينا اى آتيناه فقلنا له اسأل بنى اسرائيل وعلى هذا المفعول الاول محذوف اى اسأل فرعون بنى اسرائيل اى اطلبهم منه لتذهب بهم الى الشام جمل وعبارة روح البيان اى فقلنا له اذ جاءهم سلهم يا موسى من فرعون وقل له ارسل معى بنى اسرائيل ١٢ ٧ قوله اذ جاءهم ظرف لآتينا وجملة فاسأل اعتراضية هذا على التفسير الاول واما على الثانى فهو ظرف لقلنا المقدر واما على القراءة بلفظ الماضى فهو ظرف للماضى نفسه ١٢ ج - ٨ قوله مسحورا فيه وجهان اظهرهما انه بمعناه الاصلى اى انك سحرت فمن ثم اختل كلامك قال ذلك حيث جاءه بما لا تهوى نفسه الخبيثة والثانى انه بمعنى فاعل كميمون ومشؤوم اى انت ساحر فلذلك تاتى بالاعاجيب يشير لانقلاب عصاه حية وغير ذلك ١٢ سمين ٩ قوله مغلوبا على عقلك اشار بذلك ان مسحورا باق على معناه الاصلى اى انك سحرت فغلب على عقلك ١٢ ص ١٠ قوله وفى قراءة بضم التاء قرأ الكسائى بضم التاء اى انى متحقق ان ما جئت به هو منزل من عند الله والباقون بالفتح اى انت متحقق ان ما جئت به هو منزل من عند الله وانما كفرك عناد وعن على رضى الله عنه انه انكر الفتح وقال ما علم عدو الله قط وانما علم موسى ١٢ ج ١١ قوله هالكا الخ قال الفراء المثبور الملعون المحبوس عن الخير يقال ما ثبرك عن هذا اى ما منعك منه وما صرفك و قال ابو زيد يقال ثبرت فلانا عن الشئ اثبره رددته عنه وقال مجاهد وقتادة هالكا و قال الزجاج يقال ثبر الرجل فهو مثبور اذا هلك ١٢ كبير ١٢ قوله ان يستفزهم الاستفزاز الازعاج والمعنى بالفارسية برانگيزد و دور كند موسى و قوم او ١٢ ١٣ قوله لفيفا قال فى القاموس جئنا بكم لفيفا مجتمعين مختلفين من كل قبيلة انتهى وفى التاويلات النجمية اى يلتف الكافرون بالمؤمنين لعلهم ينجون بهم من العذاب فيخاطبون بقوله تعالى وامتازوا اليوم ايها المجرمون ولا ينفعهم التلفف بل يقال لهم فريق فى الجنة وفريق فى السعير ١٢ ١٤ قوله وبالحق نزل اى وما انزلنا القرآن الا ملتبسا بالحق المقتضى لانزاله وما نزل الا ملتبسا بالحق الذى اشتمل عليه فالمراد بالحق فى كل من الموضعين معنى يغاير الآخر فلا يرد ان الثانى تاكيد للاول ١٢ روح والى هذا اشار الشارح بقوله المشتمل عليه ١٢ ١٤ قوله وبالحق انزلناه معطوف على قوله ولقد صرفنا وهذا على اسلوب العرب حيث ينتقلون مما كانوا بصدده لشئ آخر ثم يرجعون له ١٢ صاوى ١٥ قوله تبديل لا اولا ولا آخرا يعنى ان الحق فى موضعين بمعنى واحد ولكنه اريد بالجملتين نفى اعتراء البطلان لا اول الامر وآخره وقد يراد بالحق الاول الحكم المقتضى لانزاله ١٢ ك وقيل الحق الاول هو الحكمة المقتضية للانزال والثانى هو المعانى وفى الشهاب والحق فيهما ضد الباطل لكن المراد بالاول الحكمة الالهية وبالثانى ما يشتمل عليه من العقائد والاحكام ونحوها ١٢ ١٦ قوله مفرقا منجما فى عشرين سنة ان لم يعد مدة فترة الوحى او ثلث ان عدت والترديد محمول على اختلاف الروايات فى مدة اقامته صلعم بمكة بعد البعثة ١٢ ك ١٧ قوله مهل و تؤدة اى تان وتثبت وفى القاموس المهل الرفق والتانى والسكينة وفى المصباح واتاد فى الامر يتئد وتوأد اذا تانى فيه وتثبت ١٢ ١٨ قوله يخرون اى يسقطون على وجوههم اللام بمعنى على ١٢ ١٩ قوله عن خلف الوعد اى الذى رايناه فى كتبنا بانزال القرآن وارسال محمد صلى الله عليه وسلم ١٢ ٢٠ قوله بان تقولوا يا الله يا رحمن اشار بذلك الى ان اسماء الله توقيفية فلا يجوز لنا ان نسميه باسم غير وارد فى الشرع ١٢ صاوى ٢١ قوله شرطية ايا منصوب بتدعو على المفعول به والمضاف اليه محذوف اى الاسمين وتدعوا مجزوم بها فهى عاملة ومعمولة وفى ما قولان احدهما انها مزيدة للتاكيد والثانى انها شرطية جمع بينهما تاكيدا كما جمع بين حرفى الجر للتاكيد ١٢ جمل ٢٢ قوله فله الاسماء الحسنى لانه اذا حسن اسمائه كلها حسن تلك الاسماء لانهما منها ومعنى كونها احسن الاسماء انها مشتملة على معانى التقديس والتعظيم والتمجيد وعلى صفات الجلال والكمال - خازن الحكم هو الذى لا يحمله الغضب على استعجال العقوبة العظيمة - ك الشكور هو الذى يعطى الثواب الجزيل بالعمل القليل - ك الحفيظ يحفظ مخلوقه من الزوال والاختلال ما شاء - ك الكريم المنعم الذى يعطى من غير مسئلة ولا وسيلة - ك المجيب الذى يجيب دعوة الداعى اذا دعاه - ك الحكيم ذو حكمة وهى اصابة بالحق و بالعلم - ك المجيد المستحق لكمال صفات العلو من المجد وهو سعة الكرم - ك الشهيد هو الذى لا يغيب عنه شئ - ك الوكيل القائم بامور العباد وبتحصيل ما يحتاجون اليه - المحصى العالم الذى يحصى المعلومات ويحيط بها - ك القيوم البالغ فى القيام بتدبير خلقه ١٢ ك ٢٣ قوله اى لمسماهما لان الضمير فى له للمسمى فمعنى ادعوا الله وادعوا الرحمن سموا المعبود بحق بالله او الرحمن فانهما من الاسماء الحسنى ١٢ ٢٤ قوله المؤمن معناه فى حقه تعالى المصدق لنفسه وقيل انه ماخوذ من الامن وهو المؤمن عباده من المخاوف وقوله المهيمن اى الرقيب المبالغ فى المراقبة والحفظ وقوله البارئ ماخوذ من البرء واصله خلوص الشئ عن غيره وقيل الذى خلق الخلق لا عن مثال وقوله المقيت المقتدر فيرجع لمعنى القادر وقوله الحسيب معناه الكافى وقوله المجيب اى الذى يجيب دعوة الداعى اذا دعاه وقوله الباعث معناه باعث الرسل وباعث الموتى من القبور وقوله الواجد معناه الغنى وقوله الماجد معناه المجيد وقوله الوالى بمعنى الحاكم وقوله البر معناه فاعل الاحسان ١٢ عه الظاهر عما لا يليق به ١٢ عه العالم بحقائق الامور ودقائقها ١٢ ك

اٰتَيْنَا مُوْسٰى تِسْعَ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ واضحات وهى اليد والعصا والطوفان والجراد والقمل والضفادع و
الدم والطمس والسنين ونقص من الثمرات فَسْئَلْ يا محمد بَنِىٓ اِسْرَآءِيْلَ عنه سؤال تقرير للمشركين
على صدقك او فقلنا له اسأل وفى قراءة بلفظ الماضى اِذْ جَآءَهُمْ فَقَالَ لَهٗ فِرْعَوْنُ اِنِّىْ لَاَظُنُّكَ
يٰمُوْسٰى مَسْحُوْرًا مخدوعا مغلوبا على عقلك قَالَ لَقَدْ عَلِمْتَ مَآ اَنْزَلَ هٰٓؤُلَآءِ الآيات اِلَّا رَبُّ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ بَصَآئِرَ عبرا ولكنك تعاند وفى قراءة بضم التاء وَاِنِّىْ لَاَظُنُّكَ يٰفِرْعَوْنُ مَثْبُوْرًا هالكا
او مصروفا عن الخير فَاَرَادَ فرعون اَنْ يَّسْتَفِزَّهُمْ يخرج موسى وقومه مِّنَ الْاَرْضِ ارض مصر فَاَغْرَقْنٰهُ
وَمَنْ مَّعَهٗ جَمِيْعًا وَّقُلْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ لِبَنِىٓ اِسْرَآءِيْلَ اسْكُنُوا الْاَرْضَ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ اى
الساعة جِئْنَا بِكُمْ لَفِيْفًا جميعا انتم وهم وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ اى القران وَبِالْحَقِّ المشتمل عليه نَزَلَ
كما انزل لم يعتره تبديل وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ يا محمد اِلَّا مُبَشِّرًا من اٰمن بالجنة وَّنَذِيْرًا من كفر بالنار
وَقُرْاٰنًا منصوب بفعل يفسره فَرَقْنٰهُ نزلناه مفرقا فى عشرين سنة او وثلاث لِتَقْرَاَهٗ عَلَى النَّاسِ
عَلٰى مُكْثٍ مهل وتؤدة ليفهموه وَّنَزَّلْنٰهُ تَنْزِيْلًا شيئا بعد شئ على حسب المصالح قُلْ لكفار مكة
اٰمِنُوْا بِهٖٓ اَوْ لَا تُؤْمِنُوْا تهديد لهم اِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖٓ قبل نزوله وهم مؤمنوا اهل الكتاب
اِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ يَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا وَّيَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّنَآ تنزيها له عن خلف الوعد اِنْ مخففة كَانَ
وَعْدُ رَبِّنَا بنزوله وبعث النبى لَمَفْعُوْلًا وَيَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ يَبْكُوْنَ عطف بزيادة صفة وَيَزِيْدُهُمْ
القران خُشُوْعًا تواضعا لله وكان صلى الله عليه وسلم يقول يا الله يا رحمن فقالوا انه ينهانا ان نعبد
الهين وهو يدعو الها اخر معه فنزل قُلْ لهم ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ اى سموه بايهما او نادوه
بان تقولوا يا الله يا رحمن اَيًّا شرطية مَّا زائدة اى اى شئ من هذين تَدْعُوْا فهو حسن دل على هذا
فَلَهُ اى لمسماهما الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى وهذان منهما فانها كما فى الحديث الله الذى لا اله الا هو الرحمن
الرحيم الملك القدوس السلام المؤمن المهيمن العزيز الجبار المتكبر الخالق البارئ المصور
عما لا يليق ١٢ ك من هيمن يهيمن اذا كان رقيبا على الشئ ١٢ ك
الغفار القهار الوهاب الرزاق الفتاح العليم القابض الباسط الخافض الرافع المعز المذل السميع
الذى يرفع قوما ويخفض اخرى ١٢ ك لمن يشاء ١٢
البصير الحكم العدل اللطيف الخبير الحليم العظيم الغفور الشكور العلى الكبير الحفيظ المقيت الحسيب
مبالغ فى الحكم ١٢ ك العادل ١٢ ك البالغ فى علو المرتبة ١٢ ك خالق الاقوات والمقتدر ١٢ ك
الجليل الكريم الرقيب المجيب الواسع الحكيم الودود المجيد الباعث الشهيد الحق الوكيل القوى
المنعوت بنعت الجلال ١٢ ك المحب لمن اطاع ١٢ ك من القبور ١٢ ك الثابت وجوده ١٢ ك شديد القوة ١٢ ك
المتين الولى الحميد المحصى المبدئ المعيد المحيى المميت الحى القيوم الواجد الماجد الواحد الصمد
المحمود ١٢ ك بالذات ١٢ ك

القادر المقتدر المقدم المؤخر الاول الآخر الظاهر الباطن[۱ه] الوالي المتعال البر التواب المنتقم العفو الرءوف مالك الملك ذو الجلال والاكرام المقسط الجامع الغني المغني المانع الضار النافع النور الهادي البديع الباقي الوارث الرشيد الصبور رواه الترمذي قال تعالى ولا تجهر بصلاتك بقراءتك[۲ه] فيها فيسمعك[۳ه] المشركون فيسبوك ويسبوا القران ومن انزل ولا تخافت تسر بها لينتفع اصحابك وابتغ اقصد بين ذلك الجهر والمخافتة سبيلا ۝ طريقا وسطا وقل الحمد لله الذي لم يتخذ ولدا ولم يكن له شريك في الملك الالوهية[۲۲ه] ولم يكن له ولي ينصره من اجل الذل[۴ه] اى لم يذل فيحتاج الى ناصر وكبره تكبيرا ۝ عظمه عظمة تامة عن اتخاذ الولد والشريك والذل وكل ما لا يليق به وترتيب[۵ه] الحمد على ذلك للدلالة على انه المستحق لجميع المحامد لكمال ذاته وتفرده في صفاته روى الامام احمد في مسنده عن معاذ الجهني عنه صلى الله عليه وسلم انه كان يقول آية[۶ه] العز الحمد لله الذي لم يتخذ ولدا الى آخر السورة والله اعلم قال مؤلفه هذا آخر ما كملت به تفسير القرآن العظيم الذي الفه الامام العلامة المحقق جلال الدين المحلي الشافعي رضي الله عنه وقد افرغت[۲۳ه] فيه جهدي[۲۴ه] وبذلت فيه فكري[۷ه] في نفائس اراها[۸ه] ان شاء الله[۲۵ه] تجدي والفته في مدة قدر ميعاد[۹ه] الكليم وجعلته وسيلة للفوز بجنات النعيم وهو[۱۰ه] في الحقيقة مستفاد[۱۱ه] من الكتاب المكمل[۱۲ه] وعليه[۱۳ه] في الآي المتشابهة الاعتماد والمعول فرحم الله امرءا نظر بعين[۱۴ه] الانصاف اليه ووقف فيه على خطأ فاطلعني عليه وقد قلت شعرا ع ۱۲

حمدت الله ربي اذ هداني ۔ لما ابديت مع عجزي وضعفي
فمن[۱۵ه] لي بالخطا فارد عنه ۔ ومن لي بالقبول ولو بحرف

هذا ولم يكن قط في خلدي ان اتعرض لذلك لعلمي بالعجز عن الخوض في هذه[۱۶ه] المسالك وعسى الله ان ينفع به نفعا جما[۱۷ه] ويفتح به قلوبا غلفا واعينا عميا واذانا صما وكاني بمن اعتاد بالمطولات وقد اضرب[۱۸ه] عن هذه التكملة واصلها حسما وعدل الى صريح العناد ولم يوجه الى دقائقهما فهما ومن كان[۱۹ه] في هذه اعمى فهو في الآخرة اعمى رزقنا الله به هداية الى سبيل الحق وتوفيقا واطلاعا على دقائق كلماته وتحقيقا وجعلنا به مع الذين انعم الله عليهم من النبيين والصديقين[۲۰ه] والشهداء والصالحين وحسن اولئك رفيقا والحمد لله وحده وصلى الله على سيدنا محمد واله وصحبه وسلم تسليما كثيرا وحسبنا الله ونعم الوكيل قال مؤلفه عامله الله بلطفه فرغت من تاليفه يوم الاحد عاشر شهر شوال سنة سبعين وثمانمائة[۲۱ه] وكان الابتداء فيه يوم الاربعاء مستهل رمضان من السنة المذكورة وفرغ من تبييضه يوم الاربعاء سادس صفر سنة احدى وسبعين وثمان مائة

۱ه قوله الباطن اے المحتجب عن نظر العقل بحجب كبريائه الوالي الذي تولى الامور المتعالي هو البالغ في العلو التواب الرجاع بالمغفرة على كل ذنب المنتقم المعاقب للعصاة العفو الذي يمحو السيئات الجامع جامع الناس في يوم القيمة النور هو الظاهر بنفسه المظهر لغيره البديع المبدع الذي يفعل على غير مثال سابق الوارث الباقي بعد فناء العباد ويرجع اليه الاملاك الرشيد من رشد الخلق الى مصالحهم وهداهم ودلهم فعيل بمعنى مفعل الصبور هو الذي لا يستعجل في اخذ العصاة ۱۲ ک ۲ه قوله بقراءتك فيها فهو بحذف المضاف او على تسمية الجزء باسم الكل مجازا او قال في المدارك قوله بصلاتك اے بقراءة صلاتك على حذف المضاف وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يرفع صوته بقراءته فاذا اسمعها المشركون لغوا وسبوا فامر بان يخفض من صوته والمعنى ولا تجهر حتى تسمع المشركين ۱۲ ۳ه قوله فيسمعك المشركون فيسبوك ويسبوا القرآن ومن انزل اے الذي انزل روى البخاري والترمذي واللفظ له عن ابن عباس رض كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا رفع صوته بالقرآن فسبه المشركون ومن انزله ومن جاء به فنزل الله ولا تجهر بصلاتك ولا تخافت بها عن اصحابك وعن عائشة رضي الله عنها انها نزلت في الدعاء رواه البخاري وقد اخرجه ابن جرير وابن خزيمة والحاكم وزاد في التشهد ولابن مردويه وابن جرير عن ابن عباس مثله ورجح النووي كالطبري الاول وقد يجمع بينهما بانها نزلت في الدعاء داخل الصلوة كما يدل عليه لفظ ابن جرير وقد روى ابن مردويه عن ابي هريرة كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا صلى عند البيت رفع صوته بالدعاء قال الطبري ولا يبعد ان يكون المراد ولا تجهر بصلوتك اے بقراءتك فيها نهارا ولا تخافت بها ليلا قال الشيخ السيوطي قد ورد ذلك مسند عند ابن ابي حاتم عن ابن عباس في الآية اے لا تجعل كلها جهرا ولا كلها سرا وقيل الآية في الدعاء وهي منسوخة بقوله تضرعا وخفية ۱۲ ک ۴ه قوله من اجل الذل فمن تعليلية اے لم يذل فيحتاج الى ناصر فالنفي راجع الى القيد روى احمد عن معاذ الجهني انه صلى الله عليه وسلم كان يقول آية العز الحمد لله الذي لم يتخذ ولدا آه وفي بعض الآثار ما قرأت في ليلة في بيت فتصيبه سرقة او آفة ۱۲ ک ۵ه قوله وترتيب الحمد الخ هذا دفع لسوال وهو ان الحمد يكون على الجميل الاختياري وهو وما ذكر من الصفات العدمية ليس كذلك فالمقام مقام التنزيه لا مقام الحمد وقوله لكمال ذاته الخ بيان لدفعه وحاصله انه يدل على نفي الامكان المقتضي للاحتياج واثبات انه الواجب الوجود لذاته الغني عما سواه المحتاج اليه كل ما عداه فهو الجواد المعطي لكل ما يستحق للحمد دون غيره واجاب في الانموذج بان النعمة في ذلك ان الملك اذا كان له ولد وزوج انما ينعم على عبيده بما يفضل عن ولده وزوجه واذا لم يكن له ذلك كان جميع انعامه واحسانه مصروفا الى عبيده فكان نفي الولد مقتضيا زيادة انعامهم عليهم ۱۲ جمل ۶ه قوله آية العز اے التي من قرأها مومنا بها حصل له العز والرفعة وورد في عدة استعمالها ثلثمائة واحد وخمسون كل يوم ويقول قبلها توكلت على الحي الذي لا يموت الحمد لله الذي لم يتخذ ولدا الخ ۱۲ صاوی ۶ه قوله آية العز عن عمرو بن شعيب قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا افصح الغلام عبد الله بني عبد المطلب علمه وقل الحمد لله الآية وكان يسميها آية العز يقال افصح الصبي في منطقه اذا افهم ما يقال وعن عبد الله بن كعب قال افتتحت التوراة بفاتحة سورة الانعام وختمت بخاتمة هذه السورة من الخطيب وابي السعود ۱۲ ۷ه قوله فكري الفكر قوة في النفس يحصل بها التامل ۱۲ صاوی ۸ه قوله اراها بفتح الهمزة وضمها اے اعلمها واظنها ۱۲ جمل ۹ه قوله قدر ميعاد الكليم اے موسى عليه السلام وذلك اربعون يوما وهي من اول رمضان الى تمام عشرة من سوال كما سياتي ايضاحه نحو قوله وفرغت الخ والاخبار بهذا من قبيل التحدث بالنعمة لان هذا الزمان لا يسع هذا التاليف الا بعناية ربانية خصوصا مع صغر سن الشيخ فانه كان عمره اذ ذاك اقل من ثنتين وعشرين سنة بشهور كما ذكره الكرخي ۱۲ جمل ۱۰ه قوله وهو اے ما كملت به في الحقيقة وقوله من الكتاب المكمل وهو قطعة المحلي وقوله وعليه اے الكتاب المكمل ۱۲ ۱۱ه قوله مستفاد الخ هذا تواضع من الشيخ واشارة الى انه حذا حذوه واقتفى اثره فالشيخ المحلي قدس الله سره قد سن سنة حسنة للشيخ السيوطي فله اجره واجر من عمل بها الى يوم القيامة ۱۲ صاوی ۱۲ه قوله من الكتاب المكمل وهو قطعة المحلي وقوله في الآى بالمد جمع آية وتجمع ايضا على آيات ۱۲ جمل ۱۳ه قوله وعليه اي على الكتاب المكمل وهو متعلق بمحذوف خبر مقدم والاعتماد مبتدأ مؤخر وعطف المعول على الاعتماد من عطف الرديف ففي المصباح عولت على الشئ تعويلا اعتمدت عليه فهو مصدر بصيغة اسم مفعول ۱۲ جمل ۱۴ه قوله بعين الانصاف اما على حذف مضاف اے بعين صاحب الانصاف او في الكلام استعارة بالكناية حيث شبه الانصاف بانسان ذي عين وطوى ذكر المشبه به ورمز له بشئ من لوازمه وهو العين فاثباته تخييل واحترز بعين الانصاف من عين الاعتساف فانها لا ترى محاسنا اصلا كما قال العارف شعر وعين الرضا عن كل عيب كليلة ٭ ولكن عيون السخط تبدي المساويا ۱۲ صاوی ۱۵ه قوله فمن لي الخ اے فمن يتكفل لي باظهار الخطأ وقوله فارد عنه اے عن الخطأ اے اصلحه وقوله في خلدي اي في قلبي وقوله لذلك اي لتكميل تاليف المحلي ۱۲ ۱۶ه قوله في هذه المسالك اي مسالك التفسير الذي هو اصعب العلوم ۱۲ ۱۷ه قوله جما بفتح الجيم اے كثيرا وقوله غلفا اے مغطاة ۱۲ ۱۸ه قوله وقد اضرب اے اعرض وقوله حسما اے قطعا والمعنى وقد اعرض اعراضا ۱۲ ۱۹ه قوله ومن كان في هذه اے التكملة مع اصلها وفي بمعنى عن اے ومن كان عن هذه التكملة واصلها اعمى اے معرضا عنهما وغير واقف على دقائقهما فهو في الآخرة اے عن الآخرة والمراد بالآخرة المطولات اے فهو اعمى عن المطولات اے غير فاهم لها ۱۲ جمل مختصرا ۲۰ه قوله الصديقين الخ الصديقون هم اصحاب النبيين لمبالغتهم في الصدق والتصديق والشهداء القتلى في سبيل الله والصالحون غير من ذكر وحسن اولئك رفيقا اے رفقاء في الجنة والمراد بالمعية ان يستمتع فيها برؤيتهم وزيارتهم والحضور معهم وان كان مقرهم في درجات عالية بالنسبة اے غيرهم قال ابن عطية ومن فضل الله على اهل الجنة ان كلا منهم قد رزق الرضا بحاله وذهب عنه ان يعتقد انه مفضول انتفاء للحسد في الجنة التي تختلف المراتب فيها على قدر الاعمال وعلى قدر فضل الله على من يشاء ۱۲ كمالين ۲۱ه قوله وثمان مائة اے وذلك بعد وفات الجلال المحلي بست سنين ۱۲ صاوی ۲۲ه قوله الالوهية اے كما يقول الثنوية القائلون بتعدد الالهة - ابو السعود وجعل نفي الشريك له في ملكه لسائر الموجودات كناية عن نفي الشريك في الالوهية لانه لو كان معه اله آخر لتصرف فيها فاندفع ما قيل ان الاولى ان يقول في الخالقية ۱۲ جمل ۲۳ه قوله وقد افرغت فيه الخ الضمير راجع لما في قوله آخر ما كملت به وكذا البقية الضمائر اے قوله رزقنا الله به وحاصل ما ذكره من قوله وقد افرغت فيه اے قوله وحسن اولئك رفيقا تسع عشرة سجعة وكلها من السجع المتوازي ۱۲ جمل ۲۴ه قوله جهدي بفتح الجيم وضمها اے استفرغت فيه طاقتي وقوله فكري الفكر قوة في النفس يحصل بها التامل وقوله في نفائس بدل من فيه او في بمعنى مع اے مع نفائس اے دقائق ونكت نفيسة مرضية ۱۲ جمل ۲۵ه قوله ان شاء الله المفعول محذوف وكذا جواب ان دل عليها جملة تجدي الواقعة مفعولا ثانيا لاراها اے اراها تجدي ان شاء الله جدواها وقوله تجدي اے تنفع الراغبين فيه ۱۲ جمل ٭

سورة الكهف مكية الا واصبر نفسك الاية مائة وعشر ايات او خمس عشرة اية

بسم الله الرحمن الرحيم ○

اَلْحَمْدُ هو الوصف بالجميل ثابت لِلّٰهِ وهل المراد الاعلام بذلك للايمان به او الثناء به او هما احتمالات افيدها الثالث الَّذِیْٓ اَنْزَلَ عَلٰی عَبْدِهٖ محمد الْكِتٰبَ القران وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ اى فيه عِوَجًا ○ اختلافاً وتناقضاً والجملة حال من الكتب قَيِّمًا مستقيماً حال ثانية مؤكدة لِّيُنْذِرَ يخوف بالكتاب الكافرين بَاْسًا عذاباً شَدِيْدًا مِّنْ لَّدُنْهُ من قبل الله وَيُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا حَسَنًا ○ مَّاكِثِيْنَ فِيْهِ اَبَدًا ○ هو الجنة وَّيُنْذِرَ من جملة الكافرين الَّذِيْنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ○ مَا لَهُمْ بِهٖ بهذا القول مِنْ عِلْمٍ وَّلَا لِاٰبَآئِهِمْ من قبلهم القائلين له كَبُرَتْ عظمت كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ كلمة تمييز مفسرة للضمير المبهم والمخصوص بالذم محذوف اى مقالتهم المذكورة اِنْ ما يَّقُوْلُوْنَ فى ذلك اِلَّا مقولاً كَذِبًا ○ فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ مهلك نَّفْسَكَ عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بعدهم اى بعد توليهم عنك اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ القران اَسَفًا ○ غيظاً وحزناً منك لحرصك على ايمانهم ونصبه على المفعول له اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ من الحيوان والنبات والشجر والانهار وغير ذلك زِيْنَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ لنختبر الناس ناظرين الى ذلك اَيُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ○ فيه اى ازهد له وَاِنَّا لَجٰعِلُوْنَ مَا عَلَيْهَا صَعِيْدًا فتاتاً جُرُزًا ○ يابساً لا ينبت اَمْ حَسِبْتَ اى اظننت اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ الغار فى الجبل وَالرَّقِيْمِ اللوح المكتوب فيه اسماؤهم وانسابهم وقد سئل صلى الله عليه وسلم عن قصتهم كَانُوْا فى قصتهم مِنْ جملة اٰيٰتِنَا عَجَبًا ○ خبر كان وما قبله حال اى كانوا عجباً دون باقى الآيات او اعجبها ليس الامر كذلك اذكر اِذْ اَوَى الْفِتْيَةُ اِلَى الْكَهْفِ جمع فتى وهو الشاب الكامل خائفين على ايمانهم من قومهم الكفار فَقَالُوْا رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ من قبلك رَحْمَةً وَّهَيِّئْ اصلح لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ○ هداية فَضَرَبْنَا عَلٰٓى اٰذَانِهِمْ اى انمناهم فِى الْكَهْفِ سِنِيْنَ عَدَدًا ○ معدودة ثُمَّ بَعَثْنٰهُمْ اى ايقظناهم لِنَعْلَمَ علم مشاهدة اَيُّ الْحِزْبَيْنِ

١ه قوله ثابت قدره اشارة الى ان الجار والمجرور فى الله متعلق بمحذوف هو خبر المبتدأ والمراد بالثبوت الدوام والاستمرار ازلاً وابداً فحصل الفرق بين حمد القديم والحادث القديم بالكمالات ازلى مستمر وكمال الحادث عارض ١٢ صاوى ٢ه قوله وهل المراد الاعلام بذلك اى بثبوت الحمد لله اى الاخبار به وهذا الاحتمال يعبرون عنه بقولهم الجملة خبرية لفظاً ومعنى وقوله او الثناء به اى بثبوت الحمد لله اى انشاء الثناء بثبوت الحمد لله وهذا الاحتمال يعبرون عنه بقولهم الجملة انشائية لفظاً ومعنى بمعنى انها نقلت فى العرف للانشاء وقوله او هما اى الاعلام والثناء وهذا يعبرون عنه بقولهم الجملة مستعملة فى الخبر والانشاء على طريق الجمع بين الحقيقة والمجاز ١٢ جمل ٣ه قوله احتمالات افيدها الثالث اى هذه احتمالات ثلثة افيدها الثالث يعنى مفيدتر احتمالها احتمال ثالث است ١٢ ٤ه قوله افيدها الثالث اى اكثرها فائدة لدلالته على امرين مقصود كل منهما بالذات ان قلت ان انشاء الثناء يستلزم الاعلام والاعلام يستلزم انشاء الثناء قلنا نعم لكن فرق بين الحاصل المقصود والحاصل الغير المقصود فتحصل انه اذا جعلت الجملة خبرية فقط كان الثناء حاصلاً غير مقصود وان جعلت انشائية فقط كان الايمان بها حاصلاً غير مقصود وان استعملت فيهما كان كل مقصوداً بالذات ١٢ صاوى ٥ه قوله وتناقضاً نعت لاختلافاً على حذف المضاف اى ذا تناقض فى معانيه وعبارة ابى السعود على قوله عوجاً اى بنوع اختلال فى النظم وتناف فى المعنى ١٢ ٦ه قوله حال ثانية اى من الكتاب فهى حال مترادفة او من الضمير فى له فهى متداخلة وقوله مؤكدة للجملة الحالية جمل وقال صاحب الكشاف لا يجوز جعله حالاً من الكتاب لان قوله ولم يجعل له عوجاً معطوف على قوله انزل فهو داخل فى حيز الصلة فجعله حالاً من الكتاب يوجب الفصل بين الحال وذى الحال ببعض الصلة وانه لا يجوز قال ولما بطل هذا وجب ان ينتصب بمضمر والتقدير ولم يجعل له عوجاً وجعله قيماً ١٢ ٧ه قوله لينذر متعلق بانزل وهو ينصب مفعولين حذف اولهما وقدره الشارح بقوله الكافرين وذكر ثانيهما وهو قوله باساً ١٢ ٨ه قوله من جملة الكافرين اشار بذلك الى ان قوله وينذر معطوف على ينذر الاول عطف خاص على عام والنكتة التشنيع والتقبيح عليهم حيث نسبوا لله الولد وهو مستحيل عليه قال تعالى تكاد السموات يتفطرن منه وتنشق الارض وتخر الجبال هداً ان دعوا للرحمن ولداً وما ينبغى للرحمن ان يتخذ ولداً ١٢ ٩ه قوله كبرت كلمة كبر فعل ماض لانشاء الذم والتاء علامة التانيث والفاعل مستتر تقديره هى وكلمة تمييز له والمخصوص بالذم محذوف قدره المفسر بقوله مقالتهم وهذه الجملة مستانفة لانشاء ذمهم ١٢ ١٠ه قوله مقولاً كذباً اشار الى انه نعت مصدر محذوف ١٢ ١١ه قوله باخع فى القاموس بخع نفسه كمنع ١٢ ١٢ه قوله اى بعد توليهم عنك معناه بالفارسية بعد از برگشتن ايشان از تو ١٢ كاشفى ١٣ه قوله ان لم يؤمنوا شرط حذف جوابه لدلالة ما قبله عليه والتقدير فلا تهلك نفسك والمقصود منه تسلية النبى صلى الله عليه وسلم والمعنى لا تحزن على عدم ايمانهم حزناً يؤدى لاهلاك نفسك واما اصل الحزن والغم فهو شرط فى الايمان لا ينهى عنه لان الرضا وشرح الصدر بالكفر كفر ١٢ ١٤ه قوله على المفعول له اى لباخع ١٢ ابو السعود ١٥ه قوله زينة يجوز ان ينتصب على المفعول له وان ينتصب على الحال ان جعلت جعلنا بمعنى خلقنا ويجوز ان يكون مفعولاً ثانياً ان كانت جعل تصييرية ولها متعلق بزينة على العلة ويجوز ان يكون اللام زائدة فى المفعول ويجوز ان يتعلق بمحذوف صفة لزينة ١٢ ج ١٦ه قوله فتاتاً قال الكرخى هو الذى يضمحل بالريح لا اليابس الذى يرسب وقوله جرزاً نعت لصعيداً ففيه تجوز من حيث ان الجرز معناه الاصلى الارض التى قطع نباتها وهنا جعل وصفاً لما عليها من النبات فكانه مجاز علاقته المجاورة ١٢ ج ١٧ه قوله الرقيم هو كلبهم بلغة الروم روح وقال فى القاموس الرقيم كامير قرية اصحاب الكهف او جبلهم او كلبهم او الوادى او الصحراء او لوح رصاصى او حجرى نقش ورقم فيه نسبهم واسماؤهم ودينهم ومما هربوا او جعل على باب الكهف ١٢ ١٨ه قوله اللوح المكتوب الخ فى الخازن الرقيم لوح كتب فيه اسماء اهل الكهف وقصتهم ثم وضعوه على باب الكهف وكان اللوح من رصاص وقيل من حجارة وعن ابن عباس رضى الله عنهما ان الرقيم اسم الوادى الذى فيه اصحاب الكهف وقال كعب الاحبار هو اسم للقرية التى خرجوا منها وقيل اسم الجبل الذى فيه اصحاب الكهف وفى القرطبى وعن ابن عباس ان الرقيم كتاب مرقوم عندهم فيه الشرع الذى تمسكوا به وعن قتادة ان الرقيم دراهمهم التى كانت معهم وعن انس ان الرقيم الكلب ١٢ ج ١٩ه قوله خبر كان اى بحذف الموصوف اى كانوا آية عجباً وصف بالمصدر او ذات عجب ١٢ ك ٢٠ه قوله وما قبله وهو قوله من آياتنا والتقدير كانوا عجباً حال كونهم من جملة آياتنا وقد اوضح هذا بقوله اى كانوا عجباً الخ وقوله دون باقى الآيات الخ هذا هو محل النهى والا فقصتهم عجيبة فى نفسها وانما المنفى كونها عجيبة دون غيرها او كونها اعجب الآيات فقوله اى ليس الامر كذلك اى ليست اعجبها ولا هى عجب دون غيرها بل هى من جملة الآيات العجيبة وفى الآيات آثار قدرة الله تعالى ما هو اعجب منها جمل والمعنى ان قصتهم وان كانت خارقة للعادة لكن ليست بعجيبة بالنسبة الى سائر الآيات فان لله تعالى آيات عجيبة قصتهم عندها كالنذر الحقير روح وفى كلامه اشارة الى ان الاستفهام فى قوله تعالى ام حسبت للانكار ١٢ ٢١ه قوله ليس الامر كذلك بل هو بالنسبة الى الآيات الدالة على قدرته تعالى كالنذر الحقير وفى كلامه اشارة الى ان الاستفهام فى ام للانكار ١٢ ٢٢ه قوله اذ اوى الفتية اى نزلوه وسكنوه يقال اوى الى منزله اذا نزل بنفسه وسكنه من القاموس قوله من قومهم الكفار حيث امرهم بعبادة غير الله وكذلك ملك المدينة امرهم بما ذكر ١٢ ٢٣ه قوله خائفين اى خرجوا من دينهم خائفين على ايمانهم من قومهم الكفار حيث امرهم بعبادة غير الله وكذلك ملك المدينة امرهم بما ذكر واسمه دقيانوس ومدينتهم اسمها افسوس عند اهل الروم واسمها عند العرب طرسوس فلما امرهم بعبادة غير الله خرجوا فارين بدينهم حتى اووا الى كهف فى جبل وصاروا يعبدون الله فجلسوا يوماً بعد الغروب يتحدثون فالقى الله عليهم النوم ١٢ ج ملخصاً ٢٤ه قوله فضربنا على آذانهم مفعوله محذوف اى فضربنا على آذانهم حجاباً مانعاً لهم من السماع جمل وعبارة الكبير والتقدير ضربنا عليهم حجاباً الا انه حذف المفعول الذى هو الحجاب وقوله انمناهم ففى الكلام تجوز ونص على الآذان لان بالضرب عليها خصوصاً يحصل النوم من السمين وفى الكرخى على قوله انمناهم اى نوماً شديداً وارادة هذا المعنى بطريق الاستعارة التبعية بان تشبه الانامة الثقيلة بضرب الحجاب على الآذان ثم يذكر المشبه به ويراد المشبه ثم يشتق منه الفعل واليه اشار فى التقرير ملخصاً ١٢ ٢٥ه قوله معدودة وهى ثلاثمائة وتسع سنين كما سياتى ١٢ ٢٦ه قوله ايقظناهم من نومهم وقال ابو عبيدة احييناهم ويؤيد ما روى عبد الرزاق من طريق عكرمة قال اصحاب الكهف اولاد ملوك اعتزلوا قومهم فى الكهف فاختلفوا فى بعث الروح والجسد فقال قائل يبعثان وقال قائل يبعث الروح فقط فاماتهم الله ثم احياهم كذا فى الفتح ١٢ ك ٢٧ه قوله علم مشاهدة جواب عما يقال كيف قال تعالى لنعلم مع انه تعالى عالم بكل شىء ازلاً فاجاب بقوله علم مشاهدة والمعنى ليظهر ويشاهد ويحصل لهم ما تعلق به علمنا ازلاً من ضبط مدتهم ١٢

ه على انها اخبارية يراد منه الانشاء ١٢ ك ه يشير الى انه متعد الى مفعولين ١٢ ه يعنى انه صفة محذوف ١٢ ك ه اى من الامر الذى نحن عليه من مفارقة الكفار ١٢ ك

لہ قولہ الفریقین المختلفین اختلفوا فی الحزبین المختلفین فقیل الحزبین الملوک الذین تداولوا المدینة ملک بعد ملک واصحاب الکهف وقیل الحزبان من الفتیة اصحاب الکهف لما تیقظوا اختلفوا فی انهم کم لبثوا و عبارة الخازن ان اهل المدینة اختلفوا فی مدة لبثهم فی الکهف ١٢ ج ملخصا لہ قولہ الفریقین مختلفین روی عن ابن عباس رضی اللہ عنهما ان احد الحزبین الفتیة والآخر الملوک الذین تداولوا المدینة ملکا بعد ملک من ابی السعود ١٢ ٢ہ قولہ فعل بمعنی ضبط فی السمین احصی یجوز فیه وجهان احدهما انه افعل تفضیل وهو خبر لایهم الوجه الثانی ان یکون احصی فعلا ماضیا واختار الاول الزجاج والتبریزی واختار الثانی ابو علی والزمخشری قال الزمخشری فان قلت فما تقول فیمن جعله افعل التفضیل قلت لیس بالوجه السدید لان بناءه من غیر الثلاثی لیس بقیاسی ١٢ ج بالاختصار ٣ہ قولہ للبثهم اشار بذلک الی ان ما مصدریة مراعی فیها اعتبار المدة وقوله متعلق بما بعده ای حال منه وامدا مفعول احصی ١٢ ٤ہ قولہ امدا هو مفعول لاحصی والجار والمجرور حال منه قدمت علیه لکونه نکرة ابو السعود وما فی لما لبثوا مصدریة ای للبثهم ١٢ روح ٥ہ قولہ وربطنا فیه استعارة تصریحیة تبعیة لان الربط هو الشد بالحبل کما اشار الیها الشارح ١٢ ٥ہ قولہ قویناها علی قول الحق هو استعارة من الربط بمعنی الشد فشبه القلب المطمئن بامر بالحیوان المربوط فی محل وانما تعدی ربط بعلی وهو متعد بنفسه لتنزیله بمنزلة اللازم ١٢ ک وعبارة البیضاوی قویناها بالصبر علی هجر الوطن والمال والاهل والجرأة علی اظهار الحق والرد علی دقیانوس الجبار آه ١٢

الفریقین المختلفین فی مدة لبثهم اَحْصٰی فعل بمعنی ضبط لِمَا لَبِثُوْٓا للبثهم متعلق بما بعده
ع ١٢ ١ ١٣ اَمَدًا۝ غایة نَحْنُ نَقُصُّ نقرأ عَلَیْكَ نَبَاَهُمْ بِالْحَقِّ ؕ بالصدق اِنَّهُمْ فِتْیَةٌ اٰمَنُوْا بِرَبِّهِمْ وَزِدْنٰهُمْ
هُدًى۝ وَّرَبَطْنَا عَلٰی قُلُوْبِهِمْ قویناها علی قول الحق اِذْ قَامُوْا بین یدی ملکهم وقد امرهم بالسجود
للاصنام فَقَالُوْا رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَنْ نَّدْعُوَا مِنْ دُوْنِهٖٓ ای غیره اِلٰهًا لَّقَدْ قُلْنَآ اِذًا
شَطَطًا۝ ای قولا ذا شطط ای افراط فی الکفران دعونا الٰها غیر اللہ تعالٰی فرضا هٰٓؤُلَآءِ مبتدأ
قَوْمُنَا عطف بیان اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً ؕ لَوْلَا هلا یَاْتُوْنَ عَلَیْهِمْ علی عبادتهم بِسُلْطٰنٍۭ
بَیِّنٍ ؕ بحجة ظاهرة فَمَنْ اَظْلَمُ ای لا احد اظلم مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ کَذِبًا۝ ؕ بنسبة الشریك
الیه تعالٰی قال بعض الفتیة لبعض وَاِذِ اعْتَزَلْتُمُوْهُمْ وَمَا یَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ فَاْوٗٓا اِلَی
الْكَهْفِ یَنْشُرْ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَیُهَیِّئْ لَكُمْ مِّنْ اَمْرِكُمْ مِّرْفَقًا۝ بکسر المیم وفتح الفاء و
بالعکس ما ترفقون به من غداء وعشاء وَتَرَی الشَّمْسَ اِذَا طَلَعَتْ تَّزٰوَرُ بالتشدید والتخفیف
تمیل عَنْ كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْیَمِیْنِ ناحیته وَاِذَا غَرَبَتْ تَّقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ تترکهم وتتجاوز
عنهم فلا تصیبهم البتة وَهُمْ فِیْ فَجْوَةٍ مِّنْهُ ؕ متسع من الکهف ینالهم برد الریح ونسیمها
ذٰلِكَ المذکور مِنْ اٰیٰتِ اللّٰهِ ؕ دلائل قدرته مَنْ یَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ج وَمَنْ یُّضْلِلْ
ع ٥ ٢ ١٤ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِیًّا مُّرْشِدًا۝ ع وَتَحْسَبُهُمْ لو رأیتهم اَیْقَاظًا ای منتبهین لان اعینهم
مفتحة جمع یقظ بکسر القاف وَّهُمْ رُقُوْدٌ نیام جمع راقد وَّنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْیَمِیْنِ وَ
ذَاتَ الشِّمَالِ ق لئلا تاکل الارض لحومهم وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَیْهِ یدیه بِالْوَصِیْدِ ؕ
بفناء الکهف وکانوا اذا انقلبوا انقلب وهو مثلهم فی النوم والیقظة لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَیْهِمْ
لَوَلَّیْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا وَّلَمُلِئْتَ بالتخفیف والتشدید مِنْهُمْ رُعْبًا۝ بسکون العین و
ضمها منعهم اللّٰه بالرعب من دخول احد علیهم وَكَذٰلِكَ کما فعلنا بهم ما ذکرنا
بَعَثْنٰهُمْ ایقظناهم لِیَتَسَآءَلُوْا بَیْنَهُمْ ؕ عن حالهم ومدة لبثهم قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ ؕ
قَالُوْا لَبِثْنَا یَوْمًا اَوْ بَعْضَ یَوْمٍ ؕ لانهم دخلوا الکهف عند طلوع الشمس وبعثوا عند
غروبها فظنوا انه غروب یوم الدخول ثم قَالُوْا متوقفین فی ذلك رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا
لَبِثْتُمْ ؕ فَابْعَثُوْٓا اَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ بسکون الراء وکسرها بفضتکم هٰذِهٖٓ اِلَی الْمَدِیْنَةِ
الورق الفضة المضروبة اولا ١٢ ک للباقین ١٢

٦ہ قولہ ای قولا ذا شططا ای انتصب شططا علی انه نعت لمصدر محذوف بتقدیر المضاف وقال سیبویه نصبه علی الحال من ضمیر مصدر قلنا وقیل انه مفعول لقلنا لتضمنه معنی الجملة ١٢ ج ٧ہ قولہ ای افراط تفسیر شطط لانه من شط بمعنی ابعد والافراط فی الکفر بعد عن الحق ١٢ ک ٨ہ قولہ مبتدأ ای هؤلاء مبتدأ وخبره قوله تعالٰی اتخذوا من دونه آلهة کما فی ابی السعود ١٢ ٩ہ قولہ هلا اشار بذلک الی ان لولا للتحضیض والمقصود من ذکر هذا الکلام فیما بینهم تذاکر التوحید وتقویة انفسهم علیه ١٢ صاوی ١٠ہ قولہ قال بعض الفتیة لبعض ای واذ اعتزلتموهم واعتزلتم الشیء الذی یعبدونه الا اللہ فانکم لم تعتزلوا عبادة اللہ فاووا الی الکهف قال الفراء هو جواب اذ کما تقول اذ فعلت کذا فافعل کذا ومعناه اذهبوا الیه واجعلوه ماواکم ینشر لکم ربکم من رحمته ١٢ کبیر ١١ہ قولہ من غداء طعام الغداة وعشاء بفتح العین طعام العشی فهو اسم آلة من الرفق من قولهم ارتفقت ای انتفعت وفیه لغتان کما ورد به القراءتان وقیل مفتوح المیم مصدر علی غیر قیاس وقیل بفتح المیم الموضع وکسرها الحاجة ١٢ کمالین ١٢ہ قولہ تزاور بالتشدید ای بتشدید الزای لابی عمرو وابن کثیر ونافع اصله تتزاور وبالتخفیف للکوفیین ای تمیل عن کهفهم لا یقع شعاعها علیهم لان باب الکهف کان جنوبیا مقابل القطب الشمالی وهو ذاهب الی الجنوب ناحیته ای جهة المسماة بالیمین ١٢ ک ١٣ہ قولہ ناحیته اشار بذلک الی ان ذات الیمین وذات الشمال ظرف مکان بمعنی جهة الیمین وجهة الشمال والمراد یمین الداخل للکهف وشماله وذلک ان کهفهم مستقبل بنات نعش فتمیل عنهم الشمس طالعة وغاربة لئلا تؤذیهم بحرها ولا ینافی هذا ما تقدم فی القصة انه سد باب الکهف وبنی علیه مسجد لان الکهف له محل منفتح من اعلاه جهة بنات نعش ١٢ ١٤ہ قولہ فجوة الفجوة الفرجة وما اتسع من الارض ١٢ روح ١٥ہ قولہ ونقلبهم قیل انهم یقلبون فی کل سنة مرة فی یوم عاشوراء وقیل یقلبون عاما مرتین وقیل کل تسع سنین ١٢ ج روی عبد بن حمید باسناد صحیح عن ابن عباس انه تعالٰی ارسل من یقلبهم وحول الشمس عنهم فلو طلعت لاحرقتهم ولولا انهم یقلبون لاکلتهم الارض ١٢ کمالین ١٦ہ قولہ وکلبهم وکان اصفر اللون وقیل اسمر اللون واسمه قطمیر فلما خرجوا تبعهم فمنعوه فانطقه اللہ وتکلم وقال انا احب احباب اللہ فمکنوه من الذهاب معهم فلما ناموا نام کنومهم لما استیقظوا استیقظ معهم ولما ماتوا مات معهم ومعلوم انه من الحیوانات التی تدخل الجنة فی القرطبی قال ابن عطیة وحدثنی ابی رضی اللہ عنه قال سمعت ابا الفضل الجوهری فی جامع مصر یقول علی منبر وعظ ان من احب اهل الخیر نال من برکتهم کلب احب اهل فضل وصحبهم فذکره اللہ تعالٰی فی محکم تنزیله فما ظنک بالمؤمنین الموحدین المحبین للاولیاء والصالحین بل فی هذا تسلیة وانس للمؤمنین المقصرین عن درجات الکمال المحبین للنبی صلی اللہ علیه وسلم وآله خیر آل ١٢ ج مختصرا ١٧ہ قولہ الوصید قال فی القاموس الوصید الفناء والعتبة انتهی **فائده** در تفسیر امام ثعلبی مذکور ست هر که این کلمات و کلبهم باسط ذراعیه بالوصید نوشته باخود نگاه دارد از سگ متضرر نگردد ١٢ روح ١٨ہ قولہ لو اطلعت قال الخفاجی الخطاب فی لو اطلعت ان کان لغیر معین فظاهر وان کان للنبی صلعم اقتضی وجودهم علی هذه الحالة الآن وقد قال السهیلی ان فیه خلافا فابن عباس انکره وآخرون قالوا به انتهی ١٢ ک ١٩ہ قولہ ولملئت بالفارسیة هر آینه پر کرده شوی ١٢ ٢٠ہ قولہ رعبا ای فزعا روی عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال غزونا مع معاویة نحو الروم فمررنا بالکهف فیه اصحاب الکهف فقال معاویة لو کشف لنا عن هؤلاء فنظرنا الیهم فقال ابن عباس قد منع من ذلک من هو خیر منک لو اطلعت علیهم لولیت منهم فرارا فبعث معاویة اناسا فقال اذهبوا فانظروا فلما دخلوا الکهف بعث اللہ علیهم ریحا فاخرجتهم ١٢ صاوی ٢١ہ قولہ وکذلک بعثناهم ای وکما انمناهم تلک النومة کذلک ایقظناهم اظهارا للقدرة علی الانامة والبعث ١٢ مدارک

٢٢ہ قولہ لیتساءلوا بینهم ای لیسال بعضهم بعضا فیتعرفوا حالهم وصنع اللہ بهم فیزدادوا یقینا بکمال قدرة اللہ ویستبصروا فی امر البعث ویشکروا ما انعم اللہ به علیهم آه ١٢ بیضاوی ٢٣ہ قولہ قال قائل منهم وهو رئیسهم واسمه مکسلمینا ١٢ ابو السعود ٢٤ہ قولہ فابعثوا احدکم وهو یملیخا ١٢ روح وجمل ٢٤ہ قولہ او بعض یوم جواب مبنی علی غالب الظن وفیه دلیل علی جواز الاجتهاد والقول بالظن الغالب ١٢ مدارک ٢٥ہ قولہ قالوا ربکم اعلم بما لبثتم ای بمدة لبثکم انکار علیهم من بعضهم کانهم قد علموا بالادلة او بالالهام ان المدة طویلة وان مقدارها لا یعلمها الا اللہ وروی انهم دخلوا الکهف غدوة وکان انتباههم بعد الزوال فظنوا انهم فی یومهم فلما نظروا الی طول اظفارهم واشعارهم قالوا ذلک ١٢ مدارک ع ہ ای انامتهم وحمایتهم من اصابة الشمس ١٢ ج ع ہ حکایة حال ماضیة ولذلک عمل عمل اسم فاعل ١٢ ک ٥ہ ای تشدید اللام للمبالغة لابن کثیر ونافع ١٢ ک ٥ہ ای لما نظروا الی طول اظفارهم واشعارهم ١٢ ک ※

۵۱ قوله الآن طرسوس اي في الاسلام واما في الجاهلية فكانت تسمى افسوس بضم الهمزة وسكون الفاء كما هو مشهور في كتب التفاسير ۱۲ ۵۲ قوله اي اطعمة المدينة احل في كلامه اشارة الى ان الضمير في ايها الى المدينة والمضاف مقدر ويجوز ان يكون الضمير الى الاطعمة التي في الذهن او جعل طعاما تمييزا وقال الزمخشري اي اهلها احل واطيب او اكثر وارخص فقدر المضاف الاهل ۱۲ ك ۵۳ قوله احل اي من جهة انه ذبيحة مؤمن وكانوا يذبحون للطواغيت كذا روى سعيد بن منصور عن ابن عباس ۱۲ ك ۵۳ قوله احل يريد ما حل من الذبائح لان عامة اهل بلدهم كانوا مجوسا وفيهم قوم يخفون ايمانهم كما قال ابن عباس وقال مجاهد كان ملكهم ظالما فقولهم ايها ازكى طعاما اي ايها ابعد عن الغصب وكل سبب حرام ۱۲ خطيب ۵۴ قوله او يعيدوكم اي يصيروكم اليها كرها من العود بمعنى الصيرورة وقيل كانوا اولا على دينهم فآمنوا ۱۲ بيضاوي ۵۵ قوله ولن تفلحوا اذا جواب وجزاء واستشكل الحكم عليهم بعدم الفلاح مع الاكراه المستفاد من ان يظهروا اذ المكره لا يؤاخذ بما اكره عليه بخبر رفع عن امتي الخ واجيب بان المؤاخذة به كانت في غير هذه الشريعة بدليل وما اكرهتنا عليه من السحر وخبر رفع عن امتي الخ ۱۲ ج ۵۶ قوله بطريق اشار بهذا الى ان علمهم بذلك بطريق القياس وهذا قياس اقناعي ۱۲ ك ۵۷ قوله ربهم اعلم بهم جملة معترضة اما من كلام الله عز وجل رد القول الخائضين في حديثهم من المتنازعين او من كلام المتنازعين الرد الى الله والتفويض اليه بعد ما تذكروا امرهم وتناولوا الكلام من انسابهم واحوالهم ومدة لبثهم فلم يهتدوا الى حقيقة ذلك ۱۲ ك ۵۸ قوله يصلي فيه ويتبرك في مكانهم وفي القصة انه جعل على باب الكهف مسجد يصلي فيه وقصتهم على ما ورد باسناد صحيح عند عبد بن حميد عن ابن عباس انه غزا مع معوية فمروا بالكهف فقال معوية اريد ان اكشف عنهم فمنعه ابن عباس فلم يسمع وبعث اناسا فبعث الله ريحا فاحرقتهم قال فبلغ ابن عباس فقال انهم كانوا في مملكة جبار يعبدون الاوثان فلما راوا ذلك خرجوا منها فجاؤا الى الكهف ففقدوهم فاخبروا الملك فامر بكتابة اسمائهم من رصاص وجعلوه في خزانته فدخل الفتية الكهف فضرب الله على آذانهم فناموا فارسل اليهم من تقلبهم وحول الشمس عنهم فلو اطلعت عليهم لاحرقتهم ولولا انهم يقلبون لاكلتهم الارض ثم ذهب ذلك الملك وجاء آخر فكسر الاوثان وعبد الله وعدل فبعث الله اصحاب الكهف فارسلوا واحدا منهم ياتيهم بما ياكلون فدخل المدينة مستخفيا فراى هيئة وناسا انكرهم لطول المدة فدفع درهما الى خباز فاستنكر ضربه وهم بان يرفعه الى الملك فقال تخوفني بالملك واني دهقانه فقال من ابوك قال فلان فلم يعرفه فاجتمع الناس فرفعوه الى الملك فساله فقال علي باللوح وكان قد سمع به فسمى اصحابه فعرفهم من اللوح فكبر الناس وانطلقوا الى الكهف وسبق الفتى لئلا يخافوا من الجيش فلما دخل عليهم عمى الله على الملك ومن معه المكان فلم يدر اين ذهب الفتى فاتفق رايهم على ان يبنوا عليهم مسجدا فجعلوا يستغفرون لهم ويدعون لهم ۱۲ ك ۵۹ قوله نجران موضع بين الشام واليمن والحجاز ۱۲ ۶۰ قوله رجما بالغيب منصوب بفعل مقدر اي يرمون رميا بالخبر الخفي الذي لا مطلع لهم عليه والرجم بمعنى الرمي وهو استعارة للتكلم بما لا يطلع عليه تشبيها له بالرمي بالحجارة التي لا تصيب غرضا ۱۲ ج ۶۱ قوله في الغيبة عنهم من قولهم رجم بالظن اذ ظن نصبه على المفعول اي سيقولون كذا وكذا لظنهم ذلك ويجوز ان يكون منصوبا على الحال وان يكون مصدرا لفعل مضمر ۱۲ ك ۶۲ قوله الجملة من مبتدأ وخبر صفة سبعة اي الجملة وهي قوله تعالى ثامنهم كلبهم مبتدأ وخبر واقعة صفة لقوله تعالى سبعة بزيادة الواو وقال في المدارك ثلثة خبر مبتدأ محذوف اي هم ثلثة وكذلك خمسة وسبعة ورابعهم كلبهم جملة من مبتدأ وخبر واقعة صفة لثلثة وكذلك سادسهم كلبهم وثامنهم كلبهم وقال في الجمل على قوله بزيادة الواو اي من غير ملاحظة معنى التوكيد على راي الاخفش والكوفيين لان وجودها في الكلام كالعدم في عدم افادة اصل معناها وقوله وقيل تاكيدا اي وقيل زائدة لتاكيد لصوق الصفة بالموصوف كما عبر به غيره وقوله ودلالة عطف تفسير على تاكيدا فالذي في كلامه قولان فقط ۱۲ ۶۳ قوله بزيادة الواو اي من غير ملاحظة معنى التوكيد على راي الاخفش والكوفيين وقوله وقيل زائدة لتاكيد لصوق الصفة بالموصوف وقوله ودلالة عطف تفسير على تاكيدا بمعنى ان اتصافه بها امر ثابت مستقر واذا كان اتصافه بها ثابتا مستقرا كان الموصوف ثابتا لا محالة وقيل انها واو العطف قال العلامة الكافيجي هي في التحقيق واو العطف لكن لما اختص استعمالها بمحل مخصوص تضمنت امرا غريبا واعتبارا لطيفا ناسب ان تسمى باسم غير جنسها فسميت بواو الثمانية لمناسبة بينها وبين سبعة لان السبعة عقد تام كعقود العشرات لاشتمالها على اكثر مراتب اصول الاعداد فان الثمانية عقد فكان بينهما اتصال من وجه وانفصال من وجه وهذا هو المقتضي للعطف ۱۲ ج ملخصا ۶۴ قوله هم سبعة وعن علي رضي الله عنه انهم سبعة نفر اسماؤهم يمليخا ومكسلمينا ومشلينا ومرنوش ودبرنوش وشاذنوش والسابع كفشططيوش او كفيشططيوش وهو الراعي وافقهم وقال الكاشفي الاصح انه مرطونش فائدة قال النيشافوري عن ابن عباس رضي الله عنه ان اسماء اصحاب الكهف تصلح للطلب والهرب واطفاء الحريق تكتب في خرقة ويرمى بها في وسط النار ولبكاء الطفل تكتب وتوضع تحت راسه في المهد وللحرث تكتب على القرطاس وترفع على خشب منصوب في وسط الزرع وللضربان والحمى المثلثة والصداع والغنى والجاه والدخول على السلاطين تشد على الفخذ اليمنى ولعسر الولادة تشد على فخذها اليسرى ولحفظ المال والركوب في البحر والنجاة من القتل وفرمود محبوب رباني مجدد الف ثاني رحمه الله كه اصحاب كهف بزمانه امام مهدي رضي الله عنه بيدار شده بعيت امام موصوف جهاد خواهند كرد ۱۲ ۶۵ قوله من اهل الكتاب اليهود الاولى عدم التقييد باليهود كما لم يقيد غيره بل الاولى التقييد بالنصارى كما يؤخذ من القرطبي ونصه روي انه عليه الصلوة والسلام سال نصارى نجران عنهم فنهي عن السوال وفي هذا دليل على منع المسلمين من مراجعة اهل الكتاب في شيء من العلم ۱۲ ج

ربع

يقال انها المسماة الآن ۵۱ طرسوس بفتح الراء فَلْيَنْظُرْ اَيُّهَآ اَزْكٰى طَعَامًا اي اطعمة المدينة ۵۲ احل
فَلْيَاْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ وَلَا يُشْعِرَنَّ بِكُمْ اَحَدًا ○ اِنَّهُمْ اِنْ يَّظْهَرُوْا يطلعوا عَلَيْكُمْ
يَرْجُمُوْكُمْ يقتلوكم بالرجم اَوْ يُعِيْدُوْكُمْ فِيْ مِلَّتِهِمْ وَلَنْ تُفْلِحُوْٓا اِذًا اي ان عدتم في ملتهم اَبَدًا ○
وَكَذٰلِكَ كما بعثناهم اَعْثَرْنَا اطلعنا عَلَيْهِمْ قومهم والمؤمنين لِيَعْلَمُوْٓا اي قومهم اَنَّ وَعْدَ
اللّٰهِ بالبعث حَقٌّ بطريق ان القادر على انامتهم المدة الطويلة وابقائهم على حالهم بلا غذاء
قادر على احياء الموتى وَّاَنَّ السَّاعَةَ لَا رَيْبَ شك فِيْهَا ج اِذْ معمول لاعثرنا يَتَنَازَعُوْنَ
اي المؤمنون والكفار بَيْنَهُمْ اَمْرَهُمْ امر الفتية في البناء حولهم فَقَالُوْا اي الكفار ابْنُوْا عَلَيْهِمْ
اي حولهم بُنْيَانًا يسترهم رَبُّهُمْ اَعْلَمُ بِهِمْ ط قَالَ الَّذِيْنَ غَلَبُوْا عَلٰٓى اَمْرِهِمْ امر الفتية وهم
المؤمنون لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِمْ حولهم مَّسْجِدًا ○ يصلى فيه وفعل ذلك على باب الكهف
سَيَقُوْلُوْنَ اي المتنازعون في عدد الفتية في زمن النبي صلى الله عليه وسلم اي يقول بعضهم هم
ثَلٰثَةٌ رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ ج وَيَقُوْلُوْنَ اي بعضهم خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ والقولان لنصارى نجران
رَجْمًا بِالْغَيْبِ ج اي ظنا في الغيبة عنهم وهو راجع الى القولين معا ونصبه على المفعول له
اي لظنهم ذلك وَيَقُوْلُوْنَ اي المؤمنون سَبْعَةٌ وَّثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ ط الجملة من مبتدأ وخبر
صفة سبعة بزيادة الواو وقيل تاكيد او دلالة على لصوق الصفة بالموصوف ووصف الاولين
بالرجم دون الثالث يدل على انه مرضي وصحيح قُلْ رَّبِّيْٓ اَعْلَمُ بِعِدَّتِهِمْ مَّا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا قَلِيْلٌ ۵ قف
قال ابن عباس رضي الله عنه انا من القليل وذكرهم سبعة فَلَا تُمَارِ تجادل فِيْهِمْ اِلَّا مِرَآءً ظَاهِرًا م
بما انزل عليك وَّلَا تَسْتَفْتِ فِيْهِمْ تطلب الفتيا مِّنْهُمْ من اهل الكتاب اليهود اَحَدًا ○ وسال ۳ ع ۵ ۱۵
اهل مكة عن خبر اهل الكهف فقال اخبركم به غدا ولم يقل ان شاء الله فنزل وَلَا
تَقُوْلَنَّ لِشَايْءٍ اي لاجل شيء اِنِّيْ فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا ○ اي فيما يستقبل من الزمان اِلَّآ
اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ز اي الا متلبسا بمشية الله بان تقول ان شاء الله وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اي
مشيته معلقا بها اِذَا نَسِيْتَ التعليق بها ويكون ذكرها بعد النسيان كذكرها
مع القول قال الحسن وغيره ما دام في المجلس وَقُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّهْدِيَنِ رَبِّيْ
لِاَقْرَبَ مِنْ هٰذَا من خبر اهل الكهف في الدلالة على نبوتي رَشَدًا ○ هداية

كلمة في متعلق باقرب ۱۲ ك

تعالى

۶۶ قوله وساله اهل مكة الخ اخرج ابن المنذر عن مجاهد انه قالت اليهود لقريش اسالوه عن الروح وعن اصحاب الكهف وذي القرنين فسألوه فقال ائتوني غدا اخبركم ولم يستثن فابطأ عنه الوحي بضعة عشر يوما حتى شق عليه وكذبته قريش فانزل هذه الآية ۱۲ ك ۶۷ قوله فنزل اي بعد انفصال تلك المدة تعليما للامة الادب وتفويض الامور الى الله تعالى فان الانسان لا يدري ما يفعل به فاذا كان هذا الخطاب لرسول الله صلى الله عليه وسلم وهو سيد الخلق فما بالك بغيره ۱۲ صاوي ۶۸ قوله اذا نسيت ويكون ذكرها بعد النسيان كذكرها مع القول استدل به ابن عباس على جواز انفصال الاستثناء اخرجه عنه الحاكم وغيره ولكن اخرج الطبراني ان ذلك خاص بالنبي صلى الله عليه وسلم ۱۲ ك ۶۹ قوله ويكون ذكرها بعد النسيان الخ اي لما روي انه صلى الله عليه وسلم لما نزلت الآية قال ان شاء الله ۱۲ ۷۰ قوله ما دام في المجلس وعليه عامة الفقهاء وحملوا ما روي عن ابن عباس على تدارك التبرك بالاستثناء واما الاستثناء المغير حكما فلا يصح الا متصلا واجيب عن الآية بانه ليس الاستثناء فيه للتدارك من القول السابق بل هو من شيء مقدر والتقدير كلما نسيت ذكر الله اذكره حين الذكر ان شاء الله او المعنى اذكر ربك بالتسبيح والاستغفار اذا نسيت كلمة الاستثناء مبالغا في الحث عليه او صل صلوة نسيتها اذا ذكرتها او اذكر اذا اعتراك نسيان وليذكرك المنسي او اذكر عقاب ربك اذا تركت بعض الامور ليبعثك على التوبة ۱۲ ك ۷۱ قوله من خبر الخ بيان لقوله هذا ومن تفضيلية واللام في قوله لاقرب صلة ليهديني ۱۲ ك

وقد فعل الله تعالى ذلك وَلَبِثُوا فِي كَهْفِهِمْ ثَلٰثَ مِائَةٍ بالتنوين سِنِينَ عطف بيان
لثلاثمائة وهذه السنون الثلاثمائة عند اهل الكتاب شمسية وتزيد القمرية عليها عند
العرب تسع سنين وقد ذكرت في قوله وَازْدَادُوا تِسْعًا ○ اي تسع سنين فالثلاثمائة الشمسية
ثلاثمائة وتسع قمرية قُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوا ۚ ممن اختلفوا فيه وهو ما تقدم ذكره
لَهٗ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ اي علمه اَبْصِرْ بِهٖ اي بالله هي صيغة تعجب وَاَسْمِعْ ۭ به
كذلك بمعنى ما ابصره وما اسمعه وهما على جهة المجاز والمراد انه تعالى لا يغيب عن
بصره وسمعه شيء مَا لَهُمْ لاهل السموات والارض مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِيٍّ ناصر وَّلَا يُشْرِكُ
فِيْ حُكْمِهٖٓ اَحَدًا ○ لانه غني عن الشريك وَاتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ ۚ لَا
مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَلَنْ تَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ○ ملجأ وَاصْبِرْ نَفْسَكَ احبسها مَعَ
الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ بعبادتهم وَجْهَهٗ تعالى لا شيئا من
اغراض الدنيا وهم الفقراء وَلَا تَعْدُ تنصرف عَيْنٰكَ عَنْهُمْ ۚ عبر بهما عن صاحبهما
تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا اي القران وهو
عيينة بن حصن واصحابه وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ في الشرك وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا ○ اسرافا و
قُلْ له ولاصحابه هذا القران الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۣ فَمَنْ شَاۗءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَاۗءَ
فَلْيَكْفُرْ ۚ تهديد لهم اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ اي الكافرين نَارًا ۙ اَحَاطَ بِهِمْ
سُرَادِقُهَا ۭ ما احاط بها وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَاۗءٍ كَالْمُهْلِ كعكر الزيت يَشْوِي
الْوُجُوْهَ ۭ من حره اذا قرب اليها بِئْسَ الشَّرَابُ ۭ هو وَسَاۗءَتْ اي النار مُرْتَفَقًا ○ تمييز
منقول من الفاعل اي قبح مرتفقها وهو مقابل لقوله الآتي في الجنة وحسنت
مرتفقا والا فاي ارتفاق في النار اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اِنَّا
لَا نُضِيْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا ○ الجملة خبر ان الذين وفيها اقامة الظاهر
مقام المضمر والمعنى اجرهم اي نثيبهم بما تضمنه اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ جَنّٰتُ
عَدْنٍ اقامة تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ قيل
من زائدة وقيل للتبعيض وهي جمع اسورة كاحمرة جمع سوار

---

٥١ قوله وقد فعل الله ذلك اي هداه لما هو اعجب واطلعه على ما هو اغرب حيث شاهد ما شاهد في ليلة الاسراء واعطاه علوم الاولين والآخرين وفاق عليهم بعلوم لم يطلع عليها احد سواه واشار المفسر بذلك الى ان الترجي في كلام الله بمنزلة التحقيق ١٢ صاوي ٥٢ قوله بالتنوين اي للاكثر ولحمزة وعلي بالاضافة على وضع الجمع موضع الواحد في التمييز كقوله بالاخسرين اعمالا ١٢ ك ٥٣ قوله عطف بيان ولا يصح ان يكون تمييزا لان تمييز المائة بالجر وجره بالاضافة والتنوين مانع منه ١٢ جل وفي روح البيان لا تمييز والا لكان اقل مدة لبثهم عند الخليل ستمائة سنة لان اقل الجمع عنده اثنان وعند غيره تسعمائة لان اقله ثلاثة عندهم هذا على قراءة مائة بالتنوين واما على قراءة الاضافة فاقيم الجمع مقام المفرد لان حق المائة ان يضاف الى المفرد وجه ذلك ان المفرد في ثلاث مائة درهم في المعنى جمع فحسن اضافته الى لفظ الجمع كما في الآخرين اعمالا فانه ميز بالجمع وحقه المفرد نظرا الى ميزه ١٢ ٥٤ قوله تسعا مفعول به وازدادوا افتعل ابدلت التاء دالا بعد الزاي وكان متعديا لاثنين نحو زدناهم هدى فلما بني على الافتعال نقص واحد ١٢ ج ٥٥ قوله فالثلث مائة الشمسية الخ كذا روي عن علي وهذا الحكم تقريبي فلا يرد انه لا يوافق ما عليه الحساب والنجمون وقيل لما استكملوا ثلثمائة سنة قرب امرهم من الانتباه ثم اتفق ما اوجب بقاءهم نائمين تسع سنين وقيل بل انتبهوا ثم ردوا الى حالتهم الاولى فلذا ذكر الازدياد ١٢ ك ٥٦ قوله بما لبثوا اي بالزمن الذي لبثوه في نومهم قبل بعثهم وموتهم المراد ان الله العليم بحقيقة ذلك وكيفيته وهو بعد الاخبار عنه اشارة الى انه باختيار الله تعالى لا من عنده صلى الله عليه وسلم واختلف في اصحاب الكهف هل ماتوا وفنوا او هم نيام واجسادهم محفوظة فروي عن ابن عباس انه مر بالشام في بعض غزواته على موضع الكهف وجبله فمضى الناس معه اليه فوجدوا عظاما فقالوا هذه عظام اهل الكهف فقال لهم ابن عباس اولئك قوم فنوا وعدموا منذ مدة طويلة وردت فرقة بان النبي صلى الله عليه وسلم قال ليحجن عيسى ابن مريم ومعه اصحاب الكهف فانهم لم يحجوا بعد فعلى هذا هم نيام لم يموتوا ولا يموتون الى يوم القيامة بل يموتون قبيل الساعة ١٢ ج ملخصا ٥٧ قوله اي علمه اي علم ما غاب عنها وخفي من حال اهلها فالمضاف مقدر ١٢ ك ٥٨ قوله ابصر به بالفارسية چه بينا است خداي تعالى بهر موجودي وقوله اسمع به اي وچه شنوا است بهر مسموعي قال الشيخ في تفسيره والضمير في به لله محله رفع لكونه فاعلا لفعل التعجب والباء زائدة والهمزة في الفعلين للصيرورة اصله بصر الله وسمع الله ثم غير الى لفظ الامر وليس بامر اذ لا معنى للامر هنا ومعناه ما ابصر الله بكل موجود وما اسمعه لكل مسموع وصيغة التعجب ليست على حقيقتها لاستحالته على الله بل للدلالة على ان علمه بالمبصرات والمسموعات خارج عما عليه ادراك المدركين لا يحجبه شيء ولا يحول دونه حائل ١٢ ٥٩ قوله صيغة تعجب بمعنى ما ابصره على سبيل المجاز وفي مثل هذا ثلاثة مذاهب الاصح انه بلفظ الامر ومعناه الخبر والباء مزيدة في الفاعل اصلاحا للفظ والثاني ان الفاعل ضمير المصدر والثالث انه ضمير المخاطب اي اوقع الاسماع والابصار ايها المخاطب اي حصلها ١٢ ج ٦٠ قوله على جهة المجاز اي لان التعجب استعظام امر خفي سببه وعظم وصف الله ظاهر بالبرهان لا يخفى فاحاطته بالموجودات سمعا وبصرا وعلما امر ثابت بالبرهان وصار كالضروري وانما المقصود ذكر العظمة لا حقيقة التعجب ١٢ صاوي ٦١ قوله لا مبدل لكلماته اي لا يقدر احد ان يغير شيئا من القرآن فلا تخش من قراءتك عليهم تبديله بل هو محفوظ من ذلك لا ياتيه الباطل من بين يديه ولا من خلفه الى يوم القيامة ١٢ صاوي ٦٢ قوله واصبر نفسك في هذه الآية امر للنبي صلى الله عليه وسلم بمراعاة فقراء المسلمين والجلوس معهم وهي ابلغ من آية الانعام لان تلك انما نهى فيها عن طردهم وهذه امر بحبس نفسه على الجلوس معهم كان الله يقول احبس نفسك على ما يكره غيرك من رثاثة ثياب الفقراء وروائحهم الكريهة ولا تلتفت لجمال الاغنياء وحسن ثيابهم فان حسن الظاهر مع فساد الباطن غير نافع ١٢ صاوي ٦٣ قوله وهم الفقراء اي فقراء المؤمنين مثل صهيب وعمار وخباب ونحوهم رضي الله عنهم وقيل اصحاب الصفة ابو السعود نزلت هذه الآية حين طلب رؤساء الكفار طردهم من المجالسة عليه السلام ١٢ ٦٤ قوله تنصرف عيناك الخ اشار به الى جواب ما يقال حق الكلام لا تعد عينيك بالنصب لان تعد متعد بنفسه والتلاوة بالرفع فما وجهه وايضاحه ان التلاوة تؤول الى معنى النصب فان معنى لا تنصرف عيناك عنهم لا تصرف عينيك عنهم فالفعل مسند الى العينين وهو في الحقيقة متوجه لصاحبهما وهو النبي صلى الله عليه وسلم وقوله تريد مضارع في موضع الحال وهو نهي له صلى الله عليه وسلم وان لم يرد وليس هو باكبر من قوله تعالى لئن اشركت ليحبطن عملك وان كان اعاذه من الشرك وانما هو على فرض المحال ١٢ ٦٥ قوله عن صاحبها فنهي رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يصرف بصره ونفسه عنهم ١٢ خطيب ٦٦ قوله تريد زينة الحيوة الدنيا في زبدة التفاسير تريد حال صرف للاستقبال لانه حكم على النبي عليه السلام بارادة زينة الدنيا وهو قد حذر عن الدنيا ونهى عن صحبة الاغنياء كما قال لا تجالسوا الموتى يعني الاغنياء انتهى وفي التفسير الكبير وقوله تريد زينة الحياة الدنيا نصب في موضع الحال يعني انك ان فعلت ذلك لم يكن اقدامك عليه الا رغبتك في زينة الحياة الدنيا ومثله سمعت عن سيهكي وسندي يعني ان فعلت ذلك فرضا تريد في الاستقبال زينة الحياة الدنيا ١٢ ٦٧ قوله ولا تطع اي في تنحية الفقراء عن مجالسك ١٢ ابو السعود ٦٨ قوله سرادقها السرادق هو الخيمة وفي القاموس الذي يمد فوق صحن البيت والدخان المرتفع المحيط بالشيء ملخصا وفي بحر العلوم السرادق ما يدار حول الخيمة من مسقف بلا سقف وبالفارسية سراپرده ١٢ ٦٩ قوله كعكر او العكر بفتحتين الدردي اي ما يبقى في اسفل الاناء ١٢ جل ٧٠ قوله مرتفقا اي متتفعا ومتكأ في البيضاوي والاصل الارتفاق نصب المرفق تحت الخد ١٢ ٧١ قوله اي قبح مرتفقها اي فحول الاسناد الى النار ونصب مرتفقا على التمييز مبالغة وتاكيدا لان ذكر الشيء مبهما ثم تفسيره اوقع في النفس من ان يفسر اولا ١٢ ج ٧٢ قوله وهو مقابل الخ اي ذكره على سبيل المقابلة والمشاكلة لما سياتي في الجنة فعبر عن الاصرار والعذاب بالمرتفق الذي هو المنتفع به على سبيل المشاكلة وفي البيضاوي وساءت مرتفقا متكأ واصل الارتفاق نصب المرفق تحت الخد ١٢ ج ٧٣ قوله والا فاي ارتفاق الخ وقد يوجه بان الارتفاق الانكار على المرفق هو كما يكون لاستراحة يكون للحزن والتحسر ١٢ ك ٧٤ قوله بما تضمنه اي بثواب تضمنه اولئك الى قوله وحسنت مرتفقا فقوله اولئك فاعل تضمنه ١٢ ٧٥ قوله وهي جمع اسورة هي اي اساور جمع الجمع وسوار بالفارسية كنگن ١٢ ❊ ٧٦ اي منزلا يرفق به نازلا او متكأ ١٢ ك ❊

مِنْ ذَهَبٍ وَّيَلْبَسُوْنَ ثِيَابًا خُضْرًا مِّنْ سُنْدُسٍ ما رق من الديباج وَّاِسْتَبْرَقٍ ما غلظ
منه وفي اٰية الرحمٰن بَطَآئِنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ مُّتَّكِئِيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ ط جمع اريكة و
هي السرير في الحجلة وهي بيت يزين بالثياب والستور للعروس نِعْمَ الثَّوَابُ ط الجزاء
الجنة وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا ۝ وَاضْرِبْ اجعل لَهُمْ للكفار مع المؤمنين مَّثَلًا رَّجُلَيْنِ ع ۹ ۱۶
بدل وهو وما بعده تفسير للمثل جَعَلْنَا لِاَحَدِهِمَا الكافر جَنَّتَيْنِ بستانين مِنْ اَعْنَابٍ
وَّحَفَفْنٰهُمَا احدقناهما بِنَخْلٍ وَّجَعَلْنَا بَيْنَهُمَا زَرْعًا ۝ ط يقتات به كِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ كلتا مفرد
يدل على التثنية مبتدأ اٰتَتْ خبره اُكُلَهَا ثمرها وَلَمْ تَظْلِمْ تنقص مِّنْهُ شَيْئًا وَّفَجَّرْنَا
خِلٰلَهُمَا نَهَرًا ۝ لا يجري بينهما وَّكَانَ لَهٗ مع الجنتين ثَمَرٌ ج بفتح الثاء والميم وضمهما و
بضم الاول وسكون الثاني وهو جمع ثمرة كشجرة وشجر وخشبة وخشب وبدنة وبدن
فَقَالَ لِصَاحِبِهٖ المؤمن وَهُوَ يُحَاوِرُهٗ يفاخره اَنَا اَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا وَّاَعَزُّ نَفَرًا ۝ عشيرة وَدَخَلَ
جَنَّتَهٗ بصاحبه يطوف به فيها ويريه اثمارها ولم يقل جنتيه ارادة للروضة وقيل اكتفى
بالواحد وَهُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ج بالكفر قَالَ مَآ اَظُنُّ اَنْ تَبِيْدَ تنعدم هٰذِهٖٓ اَبَدًا ۝ لا وَّمَآ اَظُنُّ
السَّاعَةَ قَآئِمَةً وَّلَئِنْ رُّدِدْتُّ اِلٰى رَبِّيْ في الاخرة على زعمك لَاَجِدَنَّ خَيْرًا مِّنْهَا
مُنْقَلَبًا ۝ ج مرجعا قَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗ يجاوبه اَكَفَرْتَ بِالَّذِيْ خَلَقَكَ مِنْ
تُرَابٍ لان ادم خلق منه ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ مني ثُمَّ سَوّٰىكَ عدلك وصيرك رَجُلًا ۝ لٰكِنَّا
اصله لكن انا نقلت حركة الهمزة الى النون وحذفت الهمزة ثم ادغمت النون
في مثلها هُوَ ضمير الشان يفسره الجملة بعده والمعنى انا اقول اللّٰهُ رَبِّيْ وَلَآ
اُشْرِكُ بِرَبِّيْٓ اَحَدًا ۝ وَلَوْلَآ هلا اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ عند اعجابك بها
هذا مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ج في الحديث من اُعطي خيرا من اهل او مال
فيقول عند ذلك ما شاء الله لا قوة الا بالله لم ير فيه مكروها اِنْ تَرَنِ اَنَا
ضمير فصل بين المفعولين اَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَّوَلَدًا ۝ ج فَعَسٰى رَبِّيْٓ اَنْ
يُّؤْتِيَنِ خَيْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ جواب الشرط وَيُرْسِلَ عَلَيْهَا حُسْبَانًا
جمع حسبانة اي صواعق مِّنَ السَّمَآءِ فَتُصْبِحَ صَعِيْدًا زَلَقًا ۝

---

۱ قوله ويلبسون عطف على يحلون وبنى الفعل في التحلية للمفعول ايذانا بكرامتهم وان غيرهم يفعل بهم ذلك ويزينهم به بخلاف اللبس فان الانسان يتعاطاه بنفسه وقدم التحلي على اللباس لانه اشهى للنفس ۱۲ ج ۲ قوله وفي آية استشهاد على كون الاستبرق غليظا فان البطانة في العادة يكون غليظا بالنسبة الى الظهارة ۱۲ ک ۳ قوله متكئين فيها حال عاملها محذوف اي ويجلسون متكئين وقوله في الحجلة بفتحتين في محل النصب على الحال اي فان لم يكن فيها فلا يقال لها اريكة بل سرير فقط ۱۲ ج ۴ قوله في الحجلة بفتحتين فان لم يكن فيها فلا يقال لها اريكة بل سرير فقط ۱۲ روح ۵ قوله واضرب لهم الخ قيل نزلت في اخوين من اهل مكة من بني مخزوم وهما ابو سلمة عبد الله بن عبد الاسد وكان مؤمنا واخوه الاسود بن الاسد وكان كافرا وقيل مثل عيينة واصحابه مع سلمان واصحابه وشبههما برجلين من بني اسرائيل اخوين احدهما مومن والآخر كافر وكانت قصتهما انهما كانت لهما ثمانية آلاف دينار فاقتسماها فاشترى احدهما ارضا بالف دينار فقال صاحبه اللهم ان فلانا قد اشترى ارضا واني اشترى منك ارضا في الجنة بالف دينار فتصدق بها ثم ان صاحبه بنى دارا بالف دينار فتصدق هذا بالف دينار وقال اللهم اني اشتريت منك دارا في الجنة ثم تزوج صاحبه امرأة وانفق عليها الف دينار فقال هذا اللهم اني اخطب امرأة من نساء الجنة بالف دينار فتصدق بها ثم صاحبه اشترى خدما ومتاعا فقال هذا اللهم اني اشترى منك خدما ومتاعا في الجنة وتصدق الدنانير ثم اصابته حاجة فجلس على طريق حتى مر به صاحبه في خدمه وحشمه فقام اليه فنظر اليه وعرفه وقال ما شانك قال اصابتني حاجة قال فما فعل بمالك وقد اقتسمناه واخذت شطره فقص عليه قصته فقال وانك من المتصدقين اذهب فلا اعطيك شيئا وروي انه لما اتاه اخذه بيده وجعل يطوف به ويريه فنزل فيهما واضرب لهم مثلا رجلين الخ ۱۲ ملخصا ۶ قوله بدل عن مثلا بتقدير المضاف اي مثل رجلين ويصح ان يكون مفعولا ثانيا لان ضرب مع المثل يجوز ان يتعدى لاثنين ۱۲ ک ۷ قوله وهو يعني جملة وجعلنا لاحدهما جنتين بتمامها ۱۲ ک ۸ قوله وحففناهما اي جعلنا النخل محيطة بالجنتين ملفوفا بها بالفارسية يعني درختان خرما گرداگرد آورديم ۱۲ ۹ قوله كلتا مفرد الخ لاجل هذا روعي هذا الافراد في قوله اتت وروعيت التثنية المعنوية في قوله وفجرنا خلالهما ۱۲ ش ۱۰ قوله اتت اكلها هذا كناية من نموها وزيادتها فليست كالاشجار يتم ثمرها في بعض السنين وينقص في بعض ۱۲ ص ۱۱ قوله ثمر المراد به امواله التي هي من غير الجنتين كالنقد والمواشي وسمي ثمرا لانه يثمر اي يزيد ۱۲ ص ۱۲ قوله بفتح الثاء الخ قال اهل اللغة انه بالضم انواع الاموال من الذهب والفضة وغيرهما وبالفتح حمل الشجرة ۱۲ كبير ۱۳ قوله فقال لصاحبه حاصل مقالات الكافر لصاحبه المومن ثلاث وكلها شنيعة الاولى انا اكثر منك الخ الثانية ودخل جنته الخ الثالث وما اظن الساعة قائمة ۱۲ ۱۴ قوله يفاخره معنى المفاخرة ماخوذ من قرينة المقام والا فمعنى المحاورة المراجعة في الكلام من حار يحور اذا رجع اي يخاطبه ويجاوبه ۱۲ كمالين ۱۵ قوله آثارها اي بهجتها وحسنها وفي بعض النسخ اثمارها ۱۲ ص ۱۶ قوله ان تبيد اي ان تهلك هذه الجنة شك في بيدودة جنته لطول امله وتمادي غفلته واغتراره بالمهلة وترى اكثر الاغنياء تنطق السنة احوالهم بذلك ۱۲ مدارك ۱۷ قوله ولئن رددت الى ربي الخ اقسام منه على انه ان رد الى ربه على سبيل الفرض كما يزعم صاحبه ليجدن في الآخرة خيرا من جنته في الدنيا ادعاء لكرامته على الله ومكانته عنده ومنقلبا تميز اي مرجعا وعاقبة ۱۲ مدارك ۱۸ قوله على زعمك دفع بهذا ما يقال انه ينكر البعث فكيف يقول ذلك فاجاب بانه مجاراة له في زعمه ۱۲ صاوي ۱۹ قوله مرجعا اشار بذلك الى ان منقلبا تميز وهو اسم مكان من الانقلاب بمعنى الرجوع والمراد عاقبة المآل ۱۲ صاوي ۲۰ قوله لكنا الخ الاستدراك من اكفرت كانه قال انت كافر بالله لكن انا مومن به بيضاوي ورسم في النون الف كما في خط المصحف الامام ولذلك جميع القراء اذا وقفوا وقفوا بالالف وان كانوا عند الوصل بعضهم يثبتها وبعضهم يحذفها ۱۲ جمل ۲۱ قوله ضمير الشان فهو مبتدأ والجملة بعده خبره ولا تحتاج لرابط لانها عينه وهو مع خبره خبر انا ۱۲ جمل ۲۲ قوله والمعنى انا اقول يشير الى ان في الكلام حذفا بدليل عطف قوله ولا اشرك به احدا عليه ۱۲ ک ۲۳ قوله ولا اشرك بربي احدا مراده لا اكفر به لان انكار البعث كفر ۱۲ صاوي ۲۴ قوله ولولا اذ دخلت جنتك لولا داخلة على قوله قلت وقوله اذ دخلت ظرف لقلت مقدم عليه وقوله ما شاء الله ما موصولة والعائد محذوف وهي خبر مبتدأ والجملة مقول القول اي هلا قلت اي كان ينبغي لك ان تقول هذا الامر هو الذي شاء الله فترده لخالقه ولا تفتخر به لانه ليس من صنعك ۱۲ ج ۲۵ قوله في الحديث من اعطى خيرا آه لفظ الحديث كما رواه ابن السني تلميذ النسائي عن انس من راى شيئا يعجبه فقال ما شاء الله ولا قوة الا بالله لم يصبها العين انتهى قالوا وهذا مما جرب بمنع اصابة العين ۱۲ ک ۲۶ قوله ان ترن هذا القول من المومن رد القول الكافر ۱۲ ۲۷ قوله فعسى ربي هذا رجاء من المومن وقوله ان يؤتين يحتمل ان مراده في الدنيا ويحتمل ان مراده في الآخرة لكن في الاحتمال الاول يكون الكافر اشد غيظا وحسرة ۱۲ ج ۲۸ قوله جمع حسبانة اي الصواعق كذا قاله الزمخشري ان حسبانا جمع حسبانة بمعنى الصاعقة ولكن ذكر في القاموس ان الحسبان بمعنى الصاعقة مفرد وانما هي جمع حسبانة بمعنى العذاب والبلاء والعجاج والسهام وغيرها

۱۲ كمالين ۵ قوله من ذهب الخ من بيانية وجاء في آية اخرى من فضة وفي اخرى من ذهب ولؤلؤ فيلبسون الاساور الثلاثة فيكون في يد الواحد منهم سوار من ذهب وآخر من فضة وآخر من لؤلؤ وفي تذكرة القرطبي ما نصه ويسور المؤمن في الجنة بثلاثة اساور سوار من ذهب وسوار من فضة وسوار من لؤلؤ فذلك قوله تعالى يحلون فيها من اساور من ذهب ولؤلؤا ولباسهم فيها حرير قال المفسرون ليس احد من اهل الجنة الا وفي يده ثلاثة اسورة سوار من ذهب وسوار من فضة وسوار من لؤلؤ وفي الصحيح تبلغ حلية المؤمن حيث يبلغ الوضوء ۱۲ جمل مختصرا ۵ قوله من سندس واستبرق هما جمع سندسة واستبرقة وقيل ليسا جمعين واهل استبرق عربي الاصل مشتق من البريق او معرب اصله استبره خلاف بين اللغويين ۱۲ جمل ۵ بتقديم الحاء على الجيم المفتوحتين ۱۲ ک ۵ على تقديم ضم الاول وسكون الثاني ۱۲ ک

ارضا ملساء[1] لا يثبت عليها قدم او يصبح ماؤها غورا بمعنى غائرا[2] عطف على يرسل

هذا تفسير للملساء ۱۲

دون تصبح لان غور الماء لا يتسبب عن الصواعق فلن تستطيع له طلبا ○ حيلة

تدركه بها واحيط بثمره باوجه الضبط[4] السابقة مع جنته[5] بالهلاك فهلكت فاصبح[6]

يقلب كفيه ندما وتحسرا على ما انفق فيها فى عمارة جنته وهى خاوية ساقطة على

كان النادم يقلب كفيه ۱۲ ک

عروشها[7] دعائمها[8] للكرم بان سقطت ثم سقط الكرم ويقول يا للتنبيه ليتنى[9] لم

اشرك[10] بربى احدا ○ ولم تكن له بالتاء[11] والياء فئة جماعة ينصرونه[12] من دون الله

عند هلاكها وما كان منتصرا ○ عند هلاكها بنفسه هنالك[13] اى يوم القيمة الولاية

خبر مقدم الولاية مبتدأ مؤخر

بفتح الواو النصرة وبكسرها[14] الملك لله الحق بالرفع[15] صفة الولاية وبالجر صفة الجلالة

لغيرهم ۱۲ ک اى اجر الله سبحانه ۱۲ ک

ع ۵ ۱۳ ۱۷ هو خير ثوابا[16] من ثواب غيره لو كان يثيب وخير عقبا ○ بضم القاف وسكونها عاقبة

للمؤمنين ونصبهما[17] على التمييز واضرب صير[18] لهم لقومك مثل الحيوة الدنيا

مفعول اول كماء مفعول ثان[19] انزلنه من السماء فاختلط به تكاثف بسبب نزول

او الماء نبات الارض وامتزج[20] الماء بالنبات فروى[21] وحسن فاصبح فصار النبات

هشيما[22] يابسا متفرقة اجزاؤه تذروه تنثره وتفرقه الريح فتذهب به المعنى

من الهشم بمعنے الكسر ۱۲ ک

شبه الدنيا بنبات حسن فيبس فتكسر ففرقته الرياح وفى قراءة الريح[23] وكان الله على كل شئ

مقتدرا ○ قادرا المال والبنون[24] زينة[25] الحيوة الدنيا يتجمل بهما فيها والبقيت

الصلحت هى سبحان الله[26] والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر وزاد بعضهم و

لا حول ولا قوة الا بالله خير عند ربك[27] ثوابا وخير املا ○ اى ما يامله[28] الانسان ويرجوه

عند الله تعالى واذكر يوم يسير الجبال يذهب بها عن وجه الارض فتصير هباء

منبثا وفى قراءة بالنون وكسر الياء ونصب الجبال وترى الارض بارزة ظاهرة

ليس عليها شئ من جبل ولا غيره وحشرنهم[29] المؤمنين والكافرين فلم نغادر

نترك[30] منهم احدا ○ وعرضوا على ربك صفا حال[31] اى مصطفين[32] كل امة صف و

يقال لهم لقد جئتمونا كما خلقنكم اول مرة اى فرادى حفاة[33] عراة غرلا و

جمع حاف ۱۲ ک جمع عار ۱۲ ک

يقال لمنكرى البعث بل زعمتم ان مخففة من الثقيلة اى انه لن نجعل لكم

---

۱ قوله ارضا ملساء يزلق عليها لملاستها وقيل ارضا لا نبات فيها فزلق بمعنے مزلوق كنقص بمعنے منقوص من زلق راسه اى حلقه ۱۲ ک ۲ قوله بمعنى غائرا اے ذاهب فے الارض او مصدر وصف به كالزلق عطف علے يرسل دون تصبح لان غور الماء لا يتسبب عن الصواعق ولو فسر الحسبان بالعذاب والبلاء صح عطفه علے تصبح كما لا يخفى ۱۲ ک ۳ قوله غائرا اى ذاهب فے الارض لا تناله الايدى والدلاء فاطلق هذا المصدر مبالغة ۱۲ ۴ قوله باوجه الضبط السابقة اے بفتحتين وبضمتين وبضم الاول وسكون الثانى وهى قراءات سبعية ۱۲ ج ۵ قوله مع جنته بالهلاك فهلكت فهو ماخوذ من احاط به العدو فانه اذا احاط عليه غلبه واذا غلبه اهلكه ۱۲ ک ۶ قوله فاصبح اى صار وقوله على ما انفق يجوز ان يتعلق بيقلب وانما عدى بعلے لانه ضمن معنے يندم ويجوز ان يتعلق بمحذوف علے انه حال من فاعل يقلب اى متحسرا ۱۲ ج ۷ قوله عروشها جمع عرش وهو بيت من جريد او خشب يجعل فوقه الثمار ۱۲ صاوى ۸ قوله دعائمها جمع دعامة وهى الخشب ونحوه الذى ينصب ليمد الكرم عليه ۱۲ صاوے ۹ قوله يا ليتنى تحسر او ندما علے تلف ماله لا توبة بدليل قوله ولم تكن له فئة ۱۲ صاوى ۱۰ قوله لم اشرك بربى احدا تذكر موعظة اخيه فعلم انه من جهة كفره وطغيانه فتمنى لو لم يكن مشركا حتے لا يهلك الله بستانه حين لم ينفعه التمنى ويجوز ان يكون توبة من الشرك وندما على ما كان منه ودخولا فے الايمان ۱۲ مدارک ۱۱ قوله بالتاء الفوقانية للاكثر والياء التحتية لحمزة وعلے بجواز التذكير والتانيث عند كون الفاعل بمعنى الجماعة ۱۲ ک ۱۲ قوله ينصرونه اے يدفع الهلاك عنها او يرد الهالك منها او يرد مثله عليه وقوله ما كان منتصرا اے قادرا علے واحد من هذه الامور بنفسه ۱۲ ج ۱۳ قوله اے يوم القيامة وقد يفسر اسم الاشارة بتلك المقام وتلك الحالة الشديدة ويؤيد ما فسر به المصنف قوله وخير ثوابا وخير عقبا ۱۲ ک ۱۴ قوله وبكسرها لحمزة وعلے الملك والسلطان وقال الفراء هما لغتان كالرضاعة والرضاعة والكسر بمعنے الفتح ۱۲ ک ۱۵ قوله بالرفع لابى عمرو والكسائى صفة للولاية او خبر محذوف اى هى الحق ۱۲ ک ۱۶ قوله هو خير ثوابا الخ اى لاوليائه وهنالك اشارة الى الآخرة اے فى تلك الدار الولاية لله ۱۲ مدارک ۱۷ قوله ونصبهما علے التمييز وهو محول عن الفاعل والمعنے ثوابه خير من ثواب غيره وعاقبة طاعته خير من عاقبة طاعة غيره ۱۲ ک ۱۸ قوله صير اے اذكر وقرر وقوله مثل الحيوة الدنيا اے صفتها وحالها وهيئتها كما رفا لمشبه هيئة الدنيا بهيئة الماء المذكور ۱۲ ۱۹ قوله مفعول ثان انت خبير بان كاف التشبيه يابى عنه الا ان يقال ان الكاف مقحمة ۱۲ ک ۲۰ قوله وامتزج الماء بالنبات اشار بذلك الى انه تفسير ثان لاختلط ومن المعلوم ان الامتزاج من الجانبين فصح نسبته الى النبات وان كان فى عرف اللغة والاستعمال ان الباء تدخل علے الكثير الغير الطارى وقد دخلت هنا علے الكثير الطارى مبالغة فى كثرة الماء حتى كانه الاصل ۱۲ صاوے ۲۱ قوله فروے بالكسر والتخفيف سيراب سغدن ۱۲ صراح ۲۲ قوله هشيما الهشم كسر الشئ اليابس من القاموس ۱۲ ۲۳ قوله وفے قراءة الريح اے قرا حمزة والكسائى بالتوحيد والباقون بالجمع ۱۲ خطيب ۲۴ قوله المال والبنون القصد من هذا الرد عليهم فى الافتخار بالمال والبنين وهذا اشارة الى قياس حذفت كبراه ونتيجته ونظمته هكذا المال والبنون زينة الحيوة وكل ما هو زينتها فهو هالك ينتج المال والبنون هالكان ثم يقال ما هو هالك فلا يفتخر به فالمال والبنون لا يفتخر بهما ۱۲ ج ۲۵ قوله زينة هو مصدر بمعنے اسم مفعول بدليل قوله يتجمل بهما فيها ولذا صح الاخبار به عن الاثنين ۱۲ صاوے ۲۶ قوله هى سبحان الله سيأتى له فى سورة مريم ان يفسرها بالطاعات وعبارة البيضاوے والباقيات الصالحات اى اعمال الخيرات التى تبقى له ثمرتها ابد الابد ويندرج فيه ما فسرت به من الصلوات الخمس واعمال الحج وصيام رمضان وسبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر والكلام الطيب ۱۲ ج ۲۷ قوله خير عند ربك التفضيل ليس على بابه لان زينة الدنيا ليس فيها خير ولا يرد علينا ان السعى علے العيال من الخير لانه من خير الباقيات الصالحات لا من خير الزينة او يقال انه على بابه بالنسبة لزعم الجاهل ۱۲ ص ۲۸ قوله يامله بالفارسية اميد ميدارد ويرجوه عطف تفسير قوله هباء منبثا اى غبارا مفرقا ۱۲ ۲۹ قوله وحشرناهم اتى ماضيا اشارة الے ان الحشر مقدم علے تسيير الجبال والبروز ليعاينوا تلك الاحوال العظام كانه قيل وحشرناهم قبل ذلك وعلے هذا فتبديل الارض تحصيل وهم ناظرون لذلك ووقت التبديل يكون الخلق علے الصراط وقيل علے اجنحة الملائكة كما تقدم ۱۲ صاوى ۳۰ قوله نترك يقال غادره وغدره تركه ومنه الغدر ترك الوفاء والغدير ما تركه السيل ۱۲ ک ۳۱ قوله حال اى من مرفوع عرضوا وعبارة القرطبى وعرضوا على ربك صفا صفا نصب علے الحال قال مقاتل يعرضون صفا بعد صف كالصفوف فى الصلوة كل امة صف لا انهم صف واحد وقيل جميعا وقيل قياما واخرج الحافظ ابو القاسم عبد الرحمن بن منده فے كتاب التوحيد عن معاذ بن جبل ان النبى صلے الله عليه وسلم قال ان الله تبارك وتعالے ينادى بصوت رفيع غير فظيع يا عبادى انا الله لا اله الا الله انا ارحم الراحمين واحكم الحاكمين واسرع الحاسبين يا عبادى لا خوف عليكم اليوم ولا انتم تحزنون احضروا حجتكم ويسروا جوابكم فانكم مسؤلون محاسبون يا ملائكتى اقيموا عبادى صفوفا علے اطراف انامل اقدامهم للحساب ۱۲ ج ملخصا ۳۲ قوله اے مصطفين اشارة الے ان صفا مفرد نزل منزلة الجمع كقوله تعالے ثم يخرجكم طفلا اے اطفالا وفے التاويلات النجمية وعرضوا علے ربك صفا اے صفا صفا من الانبياء والاولياء والمؤمنين والكافرين والمنافقين ويقال لهم لقد جئتمونا فرادى كما خلقناكم اول مرة فى خمسة صفوف صف من الانبياء وصف من الاولياء وصف من المؤمنين وصف من الكافرين وصف من المنافقين ۱۲ ۳۳ قوله حفاة جمع حاف بمعنے پابرہنه وقوله عراة جمع عار اے خاليا عن الثوب وقوله غرلا جمع اغرل اے غير مختونين ۱۲ ع لعاصم وحمزة بمعنے العاقبة ۱۲ ک ع لحمزة الريح بدل الرياح ۱۲ ک ف يريد ان املا مصدر بمعنے المفعول ۱۲ ک ل يشير الى انه بتقدير القول حال ۱۲ بح

مَوْعِدًا۝ للبعث وَوُضِعَ الْكِتٰبُ ای کتاب کل امرأ فی یمینه من المؤمنین وفی شماله
ای مکانا یجمعون فیه ۱۲ ص
من الکافرین فَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ الکافرین مُشْفِقِيْنَ خائفین مِمَّا فِيْهِ وَيَقُوْلُوْنَ عند
معاینتهم ما فیه من السیئات يٰ للتنبیه وَيْلَتَنَا هلکتنا وهو مصدر لا فعل له من
لفظه مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً من ذنوبنا اِلَّآ اَحْصٰىهَا عدها و
اثبتها تعجبوا منه فی ذلك وَوَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا مثبتا فی کتابهم وَلَا يَظْلِمُ
رَبُّكَ اَحَدًا۝ لا یعاقبه بغیر جرم ولا ینقص من ثواب مؤمن وَاِذْ منصوب باذکر ع ۶ ۵ ۱۸
قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ سجود انحناء لا وضع جبهة تحیة له فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ
ای جمیعا ۱۲
كَانَ مِنَ الْجِنِّ قیل هم نوع من الملائکة فالاستثناء متصل وقیل هو منقطع
وابلیس ابو الجن وله ذریة ذکرت معه بعد والملائکة لا ذریة لهم فَفَسَقَ عَنْ
اَمْرِ رَبِّهٖ ای خرج عن طاعته بترك السجود اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَذُرِّيَّتَهٗٓ الخطاب لآدم و
ای الفسق لغة الخروج ۱۲ کما
ذریته والهاء فی الموضعین لابلیس اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِيْ تطیعونهم وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ
ای اعداء حال بِئْسَ لِلظّٰلِمِيْنَ بَدَلًا۝ ابلیس وذریته فی اطاعتهم بدل اطاعة
الله تعالی مَآ اَشْهَدْتُّهُمْ ای ابلیس وذریته خَلْقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَا خَلْقَ
ای ما احضرتهم ۱۲
اَنْفُسِهِمْ ای لم احضر بعضهم خلق بعض وَمَا كُنْتُ مُتَّخِذَ الْمُضِلِّيْنَ الشیاطین
عَضُدًا۝ اعوانا فی الخلق فکیف تطیعونهم وَيَوْمَ منصوب باذکر يَقُوْلُ بالیاء
والنون نَادُوْا شُرَكَآءِيَ الاوثان الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ لیشفعوا لکم بزعمکم فَدَعَوْهُمْ
فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ لم یجیبوهم وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ بین الاوثان وعابدیها مَّوْبِقًا۝
وادیا من اودیة جهنم یهلکون فیها جمیعا وهو من وبق بالفتح هلك وَرَاَ
ای موبق فی الاصل اسم مکان ۱۲ ک ای من وبق یبق وبوقا هلک ۱۲ ک
الْمُجْرِمُوْنَ النَّارَ فَظَنُّوْٓا ای ایقنوا اَنَّهُمْ مُّوَاقِعُوْهَا ای واقعون فیها و
یرید ان المفاعلة بمعنے الثلاثی ۱۲ ک
لَمْ يَجِدُوْا عَنْهَا مَصْرِفًا۝ معدلا وَلَقَدْ صَرَّفْنَا بیّنّا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِلنَّاسِ ع ۷ ۴ ۱۹
مِنْ كُلِّ مَثَلٍ صفة لمحذوف ای مثلا من جنس کل مثل لیتعظوا وَكَانَ
الْاِنْسَانُ ای الکافر اَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا۝ خصومة فی الباطل وهو تمییز منقول
من اسم کان المعنی وکان جدل الانسان اکثر شیء فیه وَمَا مَنَعَ النَّاسَ

۵۱ قوله فی یمینه ای فمن یقرؤه مبیض وجهه ویقول هاؤم اقرؤا کتابیه الی آخر ما فی الحاقة ۱۲ صاوی ۵۲ قوله وفی شماله الخ ای فمن یقرؤه یسود وجهه ویقول یالیتنی الخ ۱۲ صاوی ۵۳ قوله للتنبیه وعبارة البیضاوی ینادون هلکتهم آه ونداء ها علی تشبیهها بشخص یطلب اقباله کانه قیل یا هلاکنا اقبل فهذا اوانك ففیه استعارة مکنیة وتخییلیة وفیه تقریع لهم واشارة الی انه لا صاحب لهم غیر الهلاك فی طلبوا هلاکهم لئلا یروا ما هم فیه ۱۲ ج ۵۴ قوله هلکتنا ای هلاکنا والمقصود التحسر والتندم وقیل الیاء حرف نداء و ویلتنا منادی تنزیلا لها منزلة العاقل فکانه یقول یا هلاکی احضر فهذا اوانك ۱۲ صاوی ۵۵ قوله مالهذا الکتاب ما مبتدأ ولهذا الکتاب خبره ای ای شیء ثبت لهذا الکتاب حال کونه لا یغادر الخ من الجمل ۱۲ ۵۶ قوله عدها واثبتها هذا لا ینافی قوله ان تجتنبوا کبائر ما تنهون عنه نکفر الآیة اذ لا یلزم من العد عدم التکفیر اذ یجوز ان یکتب لیشاهدها العبد ثم یکفر عنه فیعلم قدر نعمة العفو ۱۲ ج ۵۷ قوله ولا یظلم ربك احدا ای فیکتب علیه ما لم یفعل او یزید فی عقابه او یعذبه بغیر جرم ۱۲ مدارك ۵۸ قوله منصوب باذکر ای فاذ ظرف لذلك المقدر والمعنی اذکر یا محمد لقومك وقت قولنا للملائکة الخ والمراد اذکرهم تلك القصة وقد کررت فی القرآن مرارا لان معصیة ابلیس اول معصیة اظهرت فی الخلق ۱۲ صاوی ۵۹ قوله سجود انحناء جواب عما یقال ان السجود لغیر الله کفر وتقدم الجواب بان السجود لله وآدم کالقبلة او ان محل کون السجود لغیر الله کفرا ان لم یکن هو الآمر به والا فالکفر فی المخالفة ۱۲ صاوی ۶۰ قوله قیل هم نوع من الملائکة ای وعلی هذا القول فهم لیسوا معصومین کالملائکة بل یتوالدون ویعصون ۱۲ ص ۶۱ قوله فالاستثناء متصل وقد یاول قوله کان من الجن بمعنی صار ای مسخ بالمعصیة او المراد منه کونه فعلا وقیل منقطع وابلیس ابو الجن فله ذریة ذکرت بعد فی قوله افتتخذونه وذریته والفاء للتعلیل استدل بذکر الذریة علی انه من الجن والملائکة لا ذریة لهم و المخالف اول الذریة بالاتباع ۱۲ ک ۶۲ قوله وابلیس ابو الجن هذا توجیه لکونه منقطعا وهو الحق وعلیه فالجن نوع آخر غیر الملائکة فالجن من نار والملائکة من نور ۱۲ ص ۶۳ قوله افتتخذونه الهمزة داخلة علی محذوف والفاء عاطفة علی ذلك المحذوف والاستفهام توبیخی والمعنی ابعد ما حصل منه یلیق منکم اتخاذه ۱۲ صاوی ۶۴ قوله وذریته عطف علی الضمیر فی تتخذونه قال مجاهد من ذریة ابلیس لاقیس وولهان وهما صاحبا الطهارة والوضوء اللذان یوسوسان فیهما ومن ذریته مرة وبه یکنی وزلنبور وهو صاحب الاسواق یزین اللغو والحلف والکاذب ومدح السلع وبتر وهو صاحب المصائب یزین خدش الوجوه ولطم الخدود وشق الجیوب والاعور وهو صاحب الزنا ینفخ فی احلیل الرجل وعجیزة المرأة ومطروس وهو صاحب الاخبار الکاذبة یلقیها فی افواه الناس لا یجدون لها اصلا وداسم وهو الذی اذا دخل الرجل فی بیته ولم یسلم ولم یذکر الله دخل معه ۱۲ صاوی ۶۵ قوله تطیعونهم ای بدل طاعتی وفیه اشارة الی ان المراد بالولایة ههنا اتباع الناس لهم فیما یامرونهم به من المعاصی فالموالاة مجاز عن هذا لانه من لوازمها فلا یرد کیف قال ذلك مع ان الشیطان و ذریته لیسوا اولیاء بل اعداء لان الاولیاء هم الاصدقاء من الجمل ۱۲ ۶۶ قوله حال ای من مفعول الاتخاذ او فاعله ۱۲ ۶۷ قوله بئس للظالمین بدلا فاعل بئس مضمر مفسر بتمییزه والمخصوص محذوف تقدیره بئس البدل ابلیس وذریته وللظالمین متعلق بمحذوف حال من بدلا وقیل متعلق بفعل الذم ۱۲ ج ۶۸ قوله وما کنت متخذ المضلین فیه وضع الظاهر موضع المضمر اذ المراد بالمضلین من انتفی عنهم اشهاد خلق السموات والارض واصل العضد العضو الذی هو من المرفق الی الکتف ففی الکلام استعارة یقال فلان عضدی ویراد به المعین والناصر ومنه قوله سنشد عضدك باخیك ای سنقوی نصرتك ومعونتك ۱۲ ج ۶۹ قوله عضدا هو فی الاصل العضو الذی هو من المرفق الی الکتف ثم اطلق علی المعین والناصر والمراد هنا معدما لهم فی مناصب خیر بل هم مطرودون عنها فکیف یطاعون ۱۲ صاوی ۷۰ قوله الذین زعمتم مفعولاه محذوفان ای زعمتموهم شرکاء وقوله فدعوهم الخ معناه علی الاستقبال کما هو ظاهر ۱۲ ج ۷۱ قوله وجعلنا بینهم ای مشترکا بینهم موبقا یجتمعون فیه کما یفهم من قوله یهلکون فیه جمیعا ۱۲ جمل ۷۲ قوله وادیا من اودیة جهنم یهلکون فیه جمیعا کذا روی عن ابن عباس ومجاهد ۱۲ ک ۷۳ قوله ورأی المجرمون النار ای عاینوها من مسیرة اربعین عاما ۱۲ جمل ۷۴ قوله ایقنوا جعل الظن مجازا من الیقین بدلیل ولم یجدوا عنها مصرفا ۱۲ ک ۷۵ قوله معدلا ای مکانا یحلون فیه غیرها والمصرف یجوز ان یکون اسم مکان او زمان ۱۲ ج ۷۶ قوله مثلا ای معنی غریبا بدیعا یشبه المثل فی غرابته وقوله من جنس کل مثل ای من جنس کل معنی غریب یشبه المثل ۱۲ ج ۷۷ قوله اکثر شیء جدلا تمییز ای اکثر الاشیاء التی یتأتی منها الجدل ان فصلتها واحدا بعد واحد خصومة ومماراة بالباطل یعنی ان جدل الانسان اکثر من جدل کل شیء ۱۲ مدارك ۷۸ قوله خصومة فی الباطل قیده به لانه الاکثر فی الاستعمال والالیق بالمقام والا فالجدل مطلق المنازعة ۱۲ کمالین عه قوله تعجبوا الخ اشار به الی ان الاستفهام للتعجب وقوله منه ای من الکتاب وقوله فی ذلك ای فی الاحصاء المذکور ۱۲ جمل عه قوله لا یعاقبه بغیر جرم الخ وانما سمی هذا ظلما بحسب عقولنا لو خلیت ونفسها ولو فعله الله لم یکن ظلما فی حقه لانه لا یسأل عما یفعل ۱۲ جمل سه قوله نوع من الملائکة الخ وعلی هذا القول نقل عن ابن عباس ان هذا النوع یتوالد ولیس معصوما ۱۲ جمل لله قوله ابلیس وذریته الخ بیان للمخصوص بالذم المحذوف وفی السمین بئس للظالمین بدلا فاعل بئس مضمر مفسر بتمییزه والمخصوص بالذم محذوف تقدیره بئس البدل ابلیس وذریته وللظالمین متعلق بمحذوف حال من بدلا وقیل متعلق بفعل الذم ۱۲ جمل

ای کفار مکۃ ان یؤمنوا مفعول ثان اذ جاءهم الهدی ای القرآن ویستغفروا ربهم الا ان
تاتیهم سنۃ الاولین فاعل ای سنتنا فیهم وهی الاهلاک المقدر علیهم او یاتیهم
العذاب قبلا مقابلۃ وعیانا وهو القتل یوم بدر وفی قراءۃ بضمتین جمع قبیل ای انواعا
وما نرسل المرسلین الا مبشرین للمؤمنین ومنذرین مخوفین للکافرین ویجادل
الذین کفروا بالباطل بقولهم ابعث الله بشرا رسولا ونحوه لیدحضوا به لیبطلوا
بجدالهم الحق القرآن واتخذوا اٰیتی القرآن وما انذروا به من النار هزوا سخریۃ
ومن اظلم ممن ذکر بایٰت ربه فاعرض عنها ونسی ما قدمت یداه ما عمل من الکفر
والمعاصی فلم یتفکر فی عاقبتها انا جعلنا علی قلوبهم اکنۃ اغطیۃ ان یفقهوه من ان
یفقهوا القرآن ای فلا یفهمونه وفی اذانهم وقرا ثقلا فلا یسمعونه وان تدعهم الی الهدی
فلن یهتدوا اذا ای بالجعل المذکور ابدا وربک الغفور ذو الرحمۃ لو یؤاخذهم فی
الدنیا بما کسبوا لعجل لهم العذاب فیها بل لهم موعد وهو یوم القیمۃ لن یجدوا من
دونه موئلا ملجا من العذاب وتلک القری ای اهلها کعاد وثمود وغیرهما اهلکنٰهم
ع۶ ۲۰ لما ظلموا کفروا وجعلنا لمهلکهم لاهلاکهم وفی قراءۃ بفتح المیم ای لهلاکهم موعدا
واذکر اذ قال موسی هو ابن عمران لفتٰه یوشع بن نون وکان یتبعه ویخدمه ویاخذ
منه العلم لا ابرح لا ازال اسیر حتی ابلغ مجمع البحرین ملتقی بحر الروم وبحر فارس مما
یلی المشرق ای المکان الجامع لذلک او امضی حقبا دهرا طویلا فی بلوغه ان بعد
فلما بلغا مجمع بینهما بین البحرین نسیا حوتهما نسی یوشع حمله عند الرحیل و
نسی موسی تذکیره فاتخذ الحوت سبیله فی البحر ای جعله بجعل الله سربا
ای مثل السرب وهو الشق الطویل لانفاذ به وذلک بان الله تعالی امسک عن
الحوت جری الماء فانجاب عنه فبقی کالکوۃ لم یلتئم وجمد ما تحته منه فلما
جاوزا ذلک المکان بالسیر الی وقت الغداء من ثانی یوم قال لفتٰه اٰتنا غداءنا هو
ما یؤکل اول النهار لقد لقینا من سفرنا هذا نصبا تعبا وحصوله بعد المجاوزۃ قال
ارءیت ای تنبه اذ اوینا الی الصخرۃ بذلک المکان فانی نسیت الحوت وما

---

۵۱ قوله الا ان تاتیهم سنۃ الاولین الکلام علی حذف المضاف ای الا انتظارهم وطلبهم اتیان مثل سنۃ الاولین بقولهم اللهم ان کان هذا هو الحق من عندک ۱۲ ص ۵۲ قوله وهی الاهلاک المقدر علیهم یشیر بزیادۃ الصفۃ الی دفع ما یرد ههنا ان الهلاک لا یصیر مانعا لهم عن الایمان فان المانع یقارن الممنوع واتیان الهلاک متاخر عن عدم ایمانهم فاجاب بان الهلاک لکونه مقدرا کائنا لا محالۃ کانه محقق عند عدم ایمانهم وتدیوجه بحذف المضاف بعد الا ای طلب ان تاتیهم سنۃ الاولین وانتظاره ۱۲ ک ۵۳ قوله قبلا قرأ الکوفیون برفع القاف والباء الموحدۃ والباقون بکسر القاف وفتح الباء الموحدۃ ۱۲ خطیب ۵۴ قوله ای انواعا فواجا القبیل جماعۃ لیسوا من اب والقبیلۃ من اب وقیل انه لغۃ فی قبلا بمعنی المقابلۃ ویؤیده ما فی القاموس قبلا محرکۃ وبضمتین کصرد وعنب ای عیانا ومقابلۃ ۱۲ ک ۵۵ قوله ویجادل مستانف والذین فاعل ای ویجادل الکفار والمفعول محذوف ای المرسلین فکان الاولی تفسیر الحق بضد الباطل لیشمل جمیع الشرائع وکذا فی قوله واتخذوا آیاتی الاولی ان یراد بالآیات معجزات الرسل الاعم من القرآن ۱۲ ج ۵۶ قوله آیاتی المناسب تفسیرها بمعجزات الرسل لا خصوص القرآن لانه فی کل کافر من هذه الامۃ وغیرها ۱۲ صاوی ۵۷ قوله وما انذروا به اشار الی ان ما بمعنی الذی والعائد محذوف جمل ویصح کون ما مصدریۃ ای وانذارهم کما صرح فی الخطیب ۱۲ ۵۸ قوله فاعرض عنها ای لم یتدبرها وهو بالفاء الدالۃ علی التعقیب لان ما ههنا فی الاحیاء من الکفار فانهم ذکروا فاعرضوا اعقیب ما ذکروا وقال فی السجدۃ ثم الدالۃ علی التراخی لان ما هناک فی الاموات من الکفار فانهم ذکروا مرۃ بعد اخری ثم اعرضوا بالموت فلم یؤمنوا والمراد من النسیان التشاغل والتغافل عن کفره المتقدم ۱۲ کرخی ۵۹ قوله وهو یوم القیامۃ اشار بذلک الی ان المراد بالموعد الزمان الموعد لهم ویصح ان یراد به المکان ۱۲ ص ۵۱۰ قوله موئلا الموئل المرجع من وأل یئل ای رجع ویقال للملجا ایضا یقال وأل فلان الی فلان اذ لجأ الیه والمعنی لن یجدوا غیر العذاب ملجأ یلجئون الیه کنایۃ عن عدم خلوصهم منه ۱۲ ص ۵۱۱ قوله لمهلکهم بضم المیم اسم مصدر لاهلک لکنه علی زنۃ اسم المفعول فلذلک قال الشارح لاهلاکهم وهو مضاف لمفعوله ای لاهلاکنا ایاهم وقوله وفی قراءۃ ای سبعیۃ وتحتها قراءتان فتح اللام وکسرها فمجموع القراآت ثلاث ضم المیم مع فتح اللام وفتح المیم مع فتح اللام ومع کسرها وعلیهما فهو مضاف لفاعله ۱۲ ج ۵۱۲ قوله واذکر الخ قدره اشارۃ الی ان اذ ظرف لمحذوف والمعنی اذکر یا محمد لقومک وقت قول موسی لفتاه والمراد اذکر لهم قصته وما وقع له مع الخضر علیهما السلام ۱۲ صاوی ۵۱۳ قوله هو ابن عمران رسول بنی اسرائیل من سبط لاوی ابن یعقوب وهذا هو الصحیح الذی اجتمعت علیه الآثار الصحیحۃ ولا یقدح فیه کونه یتعلم من الخضر لان الکامل یقبل الکمال سواء قلنا ان الخضر نبی او ولی فاستفادته منه لا تقدح فی کونه افضل منه لان تلک مزیۃ وهی لا تقتضی الافضلیۃ ۱۲ صاوی مختصرا ۵۱۳ قوله هو ابن عمران اشارۃ الی الاختلاف فی موسی فی هذا الموضع واختار ما هو الاصح قال فی الخطیب اکثر العلماء علی ان موسی المذکور فی هذه الآیۃ هو موسی بن عمران صاحب المعجزات الظاهرۃ وصاحب التوراۃ وعن کعب الاحبار انه موسی بن میشا ابن یوسف بن یعقوب وهو قد کان نبیا قبل موسی بن عمران قال البغوی والاول اصح ۱۲ ۵۱۴ قوله یوشع بن نون وهو ابن افرائیم بن یوسف وفی بعض الکتب افرائیم ۱۲ ۵۱۵ قوله وکان یتبعه هذا بیان وجه اضافته الی موسی وکان ابن اخته وقیل کان عبدا له وهو بعید لان شرط النبوۃ الحریۃ ۱۲ ص ۵۱۶ قوله ملتقی بحر الروم وبحر فارس ای موضع التقائهما وقیل هما بحر الاردن والقلزم وقیل انهما لا یلتقیان الا فی البحر المحیط فلعل المراد به مکان یقرب منه التقاؤهما وقیل هما موسی والخضر لانهما بحرا العلم قال الحافظ وهذا غیر ثابت ولا یقتضیه اللفظ وانما یحسن ان یذکر لمناسبۃ اجتماعهما بالمکان المخصوص کما قال السهیلی اجتمع البحران بمجمع البحرین ۱۲ ک ۵۱۷ قوله ای المکان الجامع لذلک اشارۃ الی ان المراد بقوله تعالی مجمع البحرین مکان الذی هو جامع البحرین ۱۲ ۵۱۸ قوله او امضی حقبا قیل الحقب ثمانون سنۃ حاصله انه قال موسی علیه السلام لا ازال امضی حتی یجتمع البحران فیصیر الجزاء واحدا او امضی دهرا طویلا حتی اجد هذا العالم ۱۲ کبیر ۵۱۹ قوله نسی یوشع حمله هذا یقتضی انه کان موجودا علی البرجین نسیه یوشع ولکن الموجود فی القصۃ ان موسی ویوشع لما وصلا الصخرۃ التی عندها عین الحیاۃ ناما ثم استیقظ یوشع فتوضأ من تلک العین فانتفع الماء علیه فعاش ووثب فی الماء فهذا یقتضی انه نسی اخبار موسی بما رأی فالمناسب ان یقول نسی یوشع ان یخبر موسی بما شاهده من الامر العجیب ان قلت ان شان امر العجیب عدم نسیانه اجیب بانه ادهش من عظیم ما رأی من قدرۃ الله وعظمته للحکمۃ التی ترتبت علی ذلک ۱۲ ص ۵۲۰ قوله عند الرحیل الرحیل السیر قاموس وفی الصراح رحیل کوچ ۱۲ ۵۲۱ قوله فاتخذ سبیله فی البحر هذا الاتخاذ قبل النسیان فیکون فی الآیۃ تقدیم وتاخیر والاصل فادرکته الحیاۃ فخرج من المکتل وسقط فی البحر فاتخذ سبیله ۱۲ ص ۵۲۲ قوله سربا مفعول ثان من اتخذ او حال من الضمیر المستتر فی البحر وهو المفعول الثانی حینئذ وقوله مثل السرب ینطبق علی الوجهین ۱۲ ک ۵۲۳ قوله وهو الشق الطویل لانفاذ فیه شق بالکسر نیمه چیزی من الصراح ونفاذ بمعنی الفناء والذهاب من القاموس وفی نسخۃ لانفاذ له بالذال المعجمۃ ای لا مخرج له وقوله فانجاب ای انقطع الماء وانکشف وقوله کالکوۃ فی الصباح الکوۃ بالفتح نقب البیت وقوله لم یلتئم ای لم یلتصق وقوله ما تحته منه ای الماء ۱۲ ۵۲۴ قوله ارایت بالفارسیۃ خبرداری وقال امام الرازی الهمزۃ فی ارایت همزۃ الاستفهام ورایت علی معناه ۱۲ ۵۲۵ قوله ای تنبه لما کان ارایت ههنا لیس بعدها منصوب ولا استفهام بل جملۃ مصدرۃ بالفاء اخرجت عن بابها وضمنت معنی تنبه او اما ای الا اذ اوینا وتنبه فالفاء جوابها لا جواب اذ لانها لا تجازی الا مقرونۃ بما کما فی شرح التسهیل کما نقله الخفاجی وقال الزمخشری ان ارایت علی اصله بمعنی اخبرنی ومفعولاه محذوفان ای اخبرنی الامر او الحال ای شئ اصابنی او اخبرنی الذی اصابنی کیف نسیت الحوت ۱۲ عه بکسر القاف وفتح الباء قراءۃ الاکثر بمعنی مقابلۃ وعیانا ۱۲ ک عه بضم المیم وفتح اللام فی قراءۃ الاکثر ۱۲ ک سه لا ابن هامان کما زعمه اهل الکتاب ۱۲ ک لله حذف الجزء لدلالۃ الحال وهو السفر والغایۃ الآتیۃ علیه ۱۲ ک

اَنْسَانِيْهُ اِلَّا الشَّيْطٰنُ يبدل[٥١] من الهاء اَنْ اَذْكُرَهٗ ج بدل اشتمال اى انسانى ذكره
وَاتَّخَذَ الْحُوْتَ سَبِيْلَهٗ فِي الْبَحْرِ عَجَبًا ۝ مفعول[٥٢] ثان اى يتعجب منه موسى وفتاه لما تقدم[٥٣]
فى بيانه قَالَ موسى ذٰلِكَ اى فقدنا الحوت مَا[٥٤] الَّذِيْ كُنَّا نَبْغِ نطلبه فانه علامة لنا على
وجود من نطلبه فَارْتَدَّا رجعا عَلٰٓى اٰثَارِهِمَا يقصانها[٥٥] قَصَصًا[٥٦] ۝ فأتيا الصخرة فَوَجَدَا[٥٧] عَبْدًا
مِّنْ عِبَادِنَآ[٥٨] هو الخضر[٥٩] اٰتَيْنٰهُ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا نبوة[٦٠] فى قول وولاية فى اخر وعليه اكثر
العلماء وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا[٦١] من قبلنا عِلْمًا ۝ مفعول ثان اى معلوما من المغيبات روى
البخارى حديث ان موسى قام خطيبا[٦٢] فى بنى اسرائيل فسئل اى الناس اعلم فقال
انا فعتب الله عليه اذ لم يرد العلم اليه فاوحى الله اليه ان لى عبدا بمجمع البحرين هو اعلم[٦٣]
منك قال موسى يا رب فكيف[٦٤] لى به قال تأخذ[٦٥] معك حوتا فتجعله فى مكتل فحيثما فقدت
اى كيف السبيل لى بلقائه ١٢
الحوت فهو ثم فاخذ حوتا فجعله فى مكتل ثم انطلق وانطلق معه فتاه يوشع بن نون حتى
اتيا الصخرة فوضعا رؤسهما فناما واضطرب الحوت فى المكتل فخرج منه فسقط فى البحر
هو الزنبيل كبيت القرع ١٢
فاتخذ سبيله فى البحر سربا وامسك الله عن الحوت جرية الماء فصار عليه مثل الطاق[٦٦]
اى صار الماء على الحوت كالطاق
فلما استيقظ نسى صاحبه ان يخبره بالحوت فانطلقا بقية يومهما وليلتهما حتى اذا كان
من الغداة قال[٦٧] موسى لفتاه اٰتنا غداءنا الى قوله واتخذ سبيله فى البحر عجبا قال وكان
للحوت سربا ولموسى ولفتاه عجبا قَالَ لَهٗ مُوْسٰى هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰٓى اَنْ تُعَلِّمَنِ[٦٨] مِمَّا عُلِّمْتَ
رُشْدًا ۝ اى صوابا ارشد به وفى قراءة بضم الراء وسكون الشين وسأله[٦٩] ذلك لان[٧٠] الزيادة
فى العلم مطلوبة قَالَ[٧١] اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا ۝ وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلٰى مَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا ۝
فى الحديث السابق عقب هذه الاية يا موسى انى[٧٢] على علم من علم الله علمنيه لا تعلمه
وانت على علم من علم الله علمك الله لا اعلمه وقوله خبرا مصدر بمعنى لم تحط اى
لم تخبر حقيقته قَالَ سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّلَآ اَعْصِيْ اى وغير عاص لَكَ اَمْرًا ۝
تامرنى به قيد بالمشية لانه[٧٣] لم يكن على ثقة من نفسه فيما التزم وهذه عادة الانبياء و
الاولياء ان لا يثقوا على انفسهم طرفة عين قَالَ فَاِنِ اتَّبَعْتَنِيْ فَلَا تَسْئَلْنِيْ[٧٤] وفى قراءة[٧٥] بفتح
اللام وتشديد النون عَنْ شَيْءٍ تنكره منى فى علمك[٧٦] واصبر حَتّٰىٓ اُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا ۝ اى
ع ٩ ١١ ٢١

---

٥١ قوله يبدل من الهاء فى انسانيه قوله ان اذكره بدل اشتمال اى ما انسانى ذكره الا الشيطان آن قلت ان الشيطان لا تسلط له على الانبياء واجيب بانه اضاف النسيان اليه هضما لنفسه ١٢ ص ك

٥٢ قوله مفعول ثان الخ وقيل سبيلا عجبا وهو كونه كالسرب او اتخاذا عجبا والمفعول الثانى هو الظرف وقيل هو مصدر فعله مضمر اى قال فى آخر كلامه او قال موسى فى جوابه عجبت عجبا وقيل الفعل لموسى اى اتخذ موسى سبيل الحوت فى البحر عجبا ١٢ ج

٥٣ قوله لما تقدم فى بيانه وهو قوله وذلك ان الله امسك عن الحوت الخ ١٢ جل

٥٤ قوله ما كنا نبغ اصله نبغى حذفت الياء للتخفيف لدلالة الكسر عليه وكان من حقها الثبوت وانما حذفت تشبيها بالفواصل او لان الحذف يأنس بالحذف فان ما موصولة حذف عائدها ١٢ ج

٥٥ قوله يقصانها اشارة الى ان قوله تعالى قصصا مصدر لفعل محذوف تقديره يقصان قصصا اى يتبعان اثرهما اتباعا وتقصصان تقصصا ١٢

٥٦ قوله قصصا فيه وجهان احدهما انه مصدر فى موضع الحال اى رجعا على آثارهما مقتصين آثارهما والثانى ان يكون مصدرا لقوله فارتدا على آثارهما لان معناه فاقتصا على آثارهما ١٢ كبير

٥٧ قوله فوجدا عبدا قيل دخلا السرب مكان الحوت فوجداه جالسا على جزيرة فى البحر وقيل وجداه على الصخرة مغطى بثوب ابيض طرفه تحت راسه والآخر تحت رجليه فسلم عليه موسى فرفع راسه واستوى جالسا وقال وعليك السلام يا نبى بنى اسرائيل فقال له موسى من اخبرك انى نبى بنى اسرائيل فقال الذى ادراك بى ودلك على ثم قال لقد كان لك فى بنى اسرائيل شغل قال موسى ان ربى ارسلنى اليك لاتبعك واتعلم منك ١٢ صاوى

٥٨ قوله من عبادنا الاضافة لتشريف المضاف اى من عبيد الخصوصية ١٢ ص

٥٩ قوله وهو الخضر فيه لغات ثلاثة كسر الخاء مع سكون الضاد وفتح الخاء مع سكون الضاد وكسرها ولقب بهذا لانه كان اذا صلى اخضر ما حوله وكنيته ابو العباس واسمه بليا فى الخازن قيل كان من بنى اسرائيل وقيل كان من ابناء الملوك الذين تزهدوا وتركوا الدنيا ١٢ ص

٦٠ قوله نبوة فى قول قال ابن عطية والبغوى الاكثر انه نبى وكذا قاله القرطبى وولاية فى آخر وعليه اكثر العلماء ومنهم القشيرى ١٢ ك

٦١ قوله من لدنا اى مما يختص بنا ولا يعلم بواسطة تعلم من اهل العلم ١٢ ص

٦٢ قوله قام خطيبا اى واعظا يذكر الناس حتى فاضت العيون ورقت القلوب وكانت تلك الخطبة بعد هلاك القبط ورجوع موسى الى مصر ١٢ بيضاوى

٦٣ قوله هو اعلم منك اى باحكام وقائع مفصلة وحكم نوازل معينة لا مطلقا بدليل قول الخضر لموسى انك على علم علمكه الله لا اعلمه وانا على علم علمنيه لا تعلمه انت وعلى هذا يصدق على كل واحد منهما انه اعلم من الآخر بالنسبة الى ما يعلمه كل واحد منهما ولا يعلمه الآخر فلما سمع موسى هذا اشتوقت نفسه الفاضلة وهمته العالية لتحصيل علم ما لم يعلم وللقاء من قيل فيه انه اعلم فسأل الخ ١٢ جمل

٦٤ قوله فكيف لى به اى فكيف السبيل لى بلقائه وقوله مكتل وهو الزنبيل وقوله مثل الطاق هو البناء المقوس ١٢

٦٥ قوله تأخذ معك حوتا لعل السر فى تخصيصه ما ظهر بعد من حياته ودخوله فى البحر الذى هو ماواه فى الاصل ١٢ ج

٦٦ قوله الطاق هو البناء المقوس كالقنطرة وفى المختار الطاق ما عقد من الابنية ١٢ ج

٦٧ قوله قال موسى اى بعد ان صليا الظهر من اليوم الثانى ١٢ صاوى

٦٨ قوله على ان تعلمن اى ليس قصدى فى اتباعك الا التعليم ايا ى لا شيئا من الاغراض غير التعليم ١٢ صاوى

٦٩ قوله وسأله ذلك الخ جواب عما يقال ان موسى من اولى العزم ونبى ورسول جزما واسمعه الله كلامه واعطاه التوراة وهو افضل من الخضر فكيف يسعى اليه ويتعلم منه فاجاب بان الزيادة فى العلم مطلوبة على ان علم الخضر لا يحتاج اليه موسى فى شرعه وانما هى مزية اختص بها الخضر وامر الله موسى ان يأخذها عن الخضر ويكتمها لتكمل له جميع المزايا ولا يقتضى ان الخضر اعلم منه لان موسى كامل فى علمه لا تحتاج شريعته الى شيء من علم الخضر وانما اعلمه مزية خصه الله بها لا يقتدى به فيها ١٢ ص

٧٠ قوله لان الزيادة الخ يشير بذلك الى انه لم يطلب على تلك المبالغة الا التعليم كانه قال لا اطلب منك على هذه المبالغة الجاه والمال ولا غرض لى الا طلب التعليم روى انه لما قال له موسى هل اتبعك على ان تعلمنى مما علمت رشدا قال له الخضر كفى بالتوراة علما وبنى اسرائيل شغلا فقال له موسى ان الله امرنى بهذا فحينئذ قال له الخضر انك لن تستطيع معى صبرا ١٢ ج

٧١ قوله قال انك لن تستطيع معى صبرا اى لما ترى من مخالفة شرعك ظاهرا لان المتعلم قسمان متعلم ليس عنده شيء من العلوم ولم يمارس الاستدلال وهذا تعليمه سهل ويقبل كل ما القى اليه ومتعلم مارس الاستدلال وحصل العلوم غير انه يريد ان يزداد علما على علمه وهذا تعليمه شاق شديد لانه اذا رأى شيئا او سمع كلاما عرضه على ما عنده فان وافقه والا ناقش فيه ١٢ صاوى

٧٢ قوله انى على علم وهو علم الكشف الذى تحصل به المفاضلة بين الكمل فقد ورد ان الصديق ما فضل غيره من الصحابة بصلاة ولا غيرها من الاعمال وانما فضلهم بشيء وقر فى صدره وهو علم المكاشفة وقوله وانت على علم وهو علم ظاهر الشريعة ١٢ ج

٧٣ قوله لانه لم يكن على ثقة من نفسه اى فكأنه قال ستجدنى صابرا ان وافق شرعى او اوحى الله الى فى شأنه فانا لا ادرى ما يفعله الله ولم يقل الخضر ان شاء الله لان الله اطلعه على ان موسى لا يصبر على امر يخالف شرعه فحينئذ جزم بانه لا يستطيع معه صبرا ١٢ صاوى

٧٤ قوله فلا تسألنى عن شيء اى شيء تشاهده من فعالى اى لا تفاتحنى بالسوال عن حكمته فضلا عن المناقشة والاعتراض حتى احدث لك منه ذكرا اى حتى ابتدئ ببيانه وفيه ايذان بان كل ما صدر عنه فله حكمة وغاية حميدة البتة وهذا من ادب المتعلم مع العالم والتابع مع المتبوع ١٢ ابو السعود

٧٥ قوله وفى قراءة اى ابن عامر ونافع لا تسألنى بفتح اللام وتشديد النون ١٢ كمالين

٧٦ قوله فى علمك اى بحسب ظاهر علمك قوله واصبر قدره اشارة الى انه المغيا بحتى وقوله لحكمته اى بحكمته وسببه ١٢ صاوى

اذكره لك بعلته فقبل موسى شرطه رعاية لادب المتعلم مع العالم فَانْطَلَقَا تمشيان عَلٰى ساحل البحر حَتّٰٓى اِذَا رَكِبَا فِي السَّفِيْنَةِ التي مرت بهما خَرَقَهَا الخضر بان اقتلع لوحا او لوحين منها من جهة البحر بفاس لما بلغت اللج قَالَ له موسى اَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا وفي قراءة بفتح التحتانية والراء ورفع اهلها لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا اِمْرًا ۝ اي عظيما منكرا روي ان الماء لم يدخلها قَالَ اَلَمْ اَقُلْ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا ۝ قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِيْ بِمَا نَسِيْتُ اي غفلت عن التسليم لك وترك الانكار عليك وَلَا تُرْهِقْنِيْ تكلفني مِنْ اَمْرِيْ عُسْرًا ۝ مشقة في صحبتي اياك اي عاملني فيها بالعفو واليسر فَانْطَلَقَا بعد خروجهما من السفينة يمشيان حَتّٰٓى اِذَا لَقِيَا غُلٰمًا لم يبلغ الحنث يلعب مع الصبيان احسنهم وجها فَقَتَلَهٗ الخضر بان ذبحه بالسكين مضطجعا او اقتلع راسه بيده او ضرب راسه بالجدار اقوال واتى هنا بالفاء العاطفة لان القتل عقب اللقاء وجواب اذا قَالَ له موسى اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَاكِيَةً اي طاهرة لم تبلغ حد التكليف وفي قراءة زكية بتشديد الياء بلا الف بِغَيْرِ نَفْسٍ اي لم تقتل نفسا لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُكْرًا ۝ بسكون الكاف وضمها اي منكرا قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا ۝ زاد لك على ما قبله لعدم العذر هنا ولهذا قَالَ اِنْ سَاَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا اي بعد هذه المرة فَلَا تُصٰحِبْنِيْ لا تتركني اتبعك قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّيْ بالتشديد والتخفيف من قبلي عُذْرًا ۝ في مفارقتك لي فَانْطَلَقَا حَتّٰٓى اِذَآ اَتَيَآ اَهْلَ قَرْيَةِ هي انطاكية اسْتَطْعَمَآ اَهْلَهَا طلبا منهم الطعام ضيافة فَاَبَوْا اَنْ يُّضَيِّفُوْهُمَا فَوَجَدَا فِيْهَا جِدَارًا ارتفاعه مائة ذراع يُّرِيْدُ اَنْ يَّنْقَضَّ اي يقرب ان يسقط لميلانه فَاَقَامَهٗ الخضر بيده قَالَ له موسى لَوْ شِئْتَ لَتَخَذْتَ وفي قراءة لاتخذت عَلَيْهِ اَجْرًا ۝ جعلا حيث لم يضيفونا مع حاجتنا الى الطعام قَالَ له الخضر هٰذَا فِرَاقُ اي وقت فراق بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ فيه اضافة بين الى غير متعدد سوغها تكريره بالعطف بالواو سَاُنَبِّئُكَ قبل فراقي لك بِتَاْوِيْلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا ۝ اَمَّا السَّفِيْنَةُ فَكَانَتْ لِمَسٰكِيْنَ عشرة يَعْمَلُوْنَ فِي الْبَحْرِ بالسفينة مواجرة لها طلبا للكسب فَاَرَدْتُّ اَنْ اَعِيْبَهَا وَكَانَ وَرَآءَهُمْ اذا رجعوا او امامهم الآن مَّلِكٌ كافر يَّاْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ صالحة غَصْبًا ۝ نصبه على المصدر المبين لنوع الاخذ وَاَمَّا الْغُلٰمُ فَكَانَ

---

١ قوله فانطلقا اي وهما يوشع واما لم يذكر في الآية لانه تابع لموسى فالمقصود ذكر موسى والخضر ١٢ ج

٢ قوله على ساحل البحر يطلبان سفينة يركبانها فوجدا سفينة فركباها فقال اهل السفينة هؤلاء لصوص لانهم رأوهم نزلوا بغير زاد ولا متاع وامروهم بالخروج فقال صاحب السفينة ما هم بلصوص ولكني ارى وجوه الانبياء، وعن ابي بن كعب عن النبي صلى الله عليه وسلم مرت بهم سفينة فكلموا اهلها ان يحملوهم فعرفوا الخضر بعلامة فحملوهم بغير نول اي عوض فلما لججوا اخذ الخضر فأسا واخرج بها لوحا من السفينة ١٢ ج

٣ قوله خرقها اي نزع من السفينة لوحا كما رواه البخاري ١٢ كمالين

٤ قوله اللج اللج معظم الماء كما في المصباح ١٢

٤ قوله اي غفلت عن التسليم لك وترك الانكار عليك كما هو مقتضى وصيتك وقيل المراد بالنسيان الترك ويؤيد الاول ما في الصحيح انه كان الاول من موسى عليه السلام نسيانا ١٢ ك

٥ قوله الحنث الحنث يطلق على المعصية وعلى مخالفة اليمين اي عدم البر والمراد به ههنا لازم المعصية وهو التكليف والكلام على حذف المضاف اي لم تبلغ حد الحنث اي حد التكليف ١٢ جل

٦ قوله بان ذبحه بالسكين الخ اقوال ثلاثة ورد كل منها في الاثر وجمع بينها بانه ضرب راسه بالحائط اولا ثم اضجعه فذبحه ثم قطع عنقه واتى بها بالفاء العاطفة لان القتل عقيب اللقي فاتى بفاء التعقيب للدلالة على انه كما لقيه قتله وجواب اذا قال له اقتلت بخلاف خرق السفينة فانه لم يتعقب الركوب فجعل جزاء الشرط ١٢ كمالين

٧ قوله بغير نفس فيه ثلاثة اوجه احدها انه متعلق بقتلت الثاني انه متعلق بمحذوف على انه حال من الفاعل او المفعول اي قتلته ظالما او مظلوما الثالث انه صفة لمصدر محذوف اي قتلا بغير نفس. ج وقوله اي لم تقتل نفسا فيقتص منها ولعل في شرعهم كان ايجاب القصاص على الصبي بل قالوا انه كان في شرعنا كذلك قبل الهجرة قال البيهقي في المعرفة انما صارت الاحكام متعلقة بالبلوغ بعد الهجرة بعد وقعة احد ١٢ ك

٨ قوله اي لم تقتل نفسا فيقتص منها قيل الصغير لا يقاد فالظاهر من الآية كبر الغلام فيه ان الشرائع مختلفة فلعل الصغير يقاد في شريعته ويؤيد هذا الكلام ما نقل البيهقي في كتاب المعرفة ان الاحكام انما صارت متعلقة بالبلوغ بعد الهجرة وقال الشيخ تقي الدين السبكي انها انما صارت متعلقة بالبلوغ بعد احد من روح البيان ١٢

٩ قوله لقد جئت شيئا نكرا هو اعظم من الامر لان فيه القتل بالفعل بخلاف خرق السفينة فانه يمكن تداركه او قيل بالعكس لان الامر قتل نفس متعددة بسبب الخرق فهو اعظم من قتل الغلام وحده ١٢ ص

١٠ قوله منكرا اي من الاول اذ يمكن سد الخرق ولا يمكن احياء المقتول ١٢ كما

١١ قوله بالتشديد والتخفيف اي بتشديد النون وهي قراءة الجمهور وتخفيف النون وهي قراءة لنافع ١٢

١٢ قوله طلبا منهم الطعام قال الكاشفي واهل ديه چون شب شدى دروازه بستندے وبراى هيچكس نكشادندى نماز شام موسى وخضر بدان ديه رسيدند وخواستند كه بديه درآيند كسے دروازه نكشود واهل ديه را گفتند اينجا غريب رسيده ايم گرسنه نيز هستيم چون مارا در ديه جاى نداديد بارى طعام جهت ما بفرستيد ١٢

١٣ قوله ارتفاعه مائة ذراع وعرضه خمسون ذراعا وامتداده على وجه الارض خمسمائة ذراع ١٢ جل

١٤ قوله يريد ان ينقض الارادة نزوع النفس الى شيء مع حكمه فيه بالفعل او عدمه وهذا من مجاز كلام العرب لان الجدار لا ارادة له وانما معناه قرب ودنا من السقوط روح وفي الكبير فان قيل كيف يجوز وصف الجدار بالارادة مع ان الارادة من صفات الاحياء قلنا هذا اللفظ ورد على سبيل الاستعارة وله نظائر في الشعر قال يريد الرمح صدر ابي براء ويرغب عن دماء بني عقيل لخصا منه ١٢

١٥ قوله لو شئت لتخذت. في البيضاوي قال لو شئت لتخذت الخ تحريضا على اخذ الجعل ليتعشيا به او تعريضا بانه فضول لما في لو من النفي كانه لما راى الحرمان ومساس الحاجة واشتغاله بما لا يعنيه لم يتمالك نفسه ١٢ ج

١٦ قوله هذا اي هذا الانكار على ترك الاجر ١٢ خطيب

١٧ قوله اي وقت فراق بيني وبينك والمشار اليها بهذا هو الاعتراض الثالث بتقدير الوقت اي وقت هذا الاعتراض وقت الفراق ١٢ ك

١٨ قوله فيه اضافة بين الخ اشارة الى دفع سؤال وهو كيف ساغ اضافة بين الى غير متعدد فاجاب بقوله فيه اضافة بين الخ حاصله ساغ ذلك تكريره بالعطف بالواو الا ترى انك لو اقتصرت على قولك المال بيني لم يكن كلاما حتى تقول بيننا او بيني وبين فلان كما ذكره الخطيب ١٢

١٩ قوله بتاويل ما لم تستطع - اي تفسير هذه الآيات التي وقعت لموسى مع الخضر وحكمة تخصيص الخضر لموسى بتلك الثلاثة ما ما ورد انه لما انكر خرق السفينة نودي يا موسى اين كان تدبيرك هذا وانت في التابوت مطروحا في اليم فلما انكر امر الغلام قيل له اين انكارك هذا من وكزك القبطي وقضائك عليه فلما انكر اقامة الجدار نودي اين هذا من رفعك حجر البئر لبنتي شعيب دون اجر ١٢ ص

٢٠ قوله اما السفينة. شروع في وفاء ما وعد الخضر به موسى على سبيل اللف والنشر المرتب والسفينة تجمع على سفين وسفائن ويجمع السفين على سفن بضمتين ماخوذة من السفن كانها تسفن الماء اي تقشره وصاحبها سفان ١٢ ص

٢١ قوله وكان وراءهم ملك جملة حالية باضمار قد ١٢ جل

٢٢ قوله اذا رجعوا من المعلوم انه اذا كان وراءهم اذا رجعوا يكون الآن اي في حال توجههم امامهم فلا يغاير هذا القول ما بعده جل وفي ابي السعود على قوله وكان وراءهم اي امامهم وقد قرئ به او خلفهم وكان رجوعهم عليه لا محالة وفي روح البيان وراء من الاضداد واريد به ههنا الامام دون الخلف على ما ياتي من القصص ملخصا ١٢

٢٢ قوله اذا رجعوا - اي كان طريقهم في رجوعهم عليه والوراء بمعنى الخلف او امامهم فالوراء بمعنى القدام وهو من الاضداد ويؤيد الثاني قراءة ابن عباس وكان امامهم ملك ١٢ كمالين

٢٣ قوله ملك كافر اسمه جلندي بن كركر وكان بجزيرة الاندلس ببلدة قرطبة واول فساد ظهر في البحر كان ظلمه على ما ذكره ابو الليث واول فساد ظهر في البر قتل قابيل هابيل ١٢ روح

٢٤ قوله صالحة وقد قرئ كذلك ابو السعود وعلى تقدير عدم ذكر الصفة فهو من قبيل ايجاز الحذف روح وفي الخطيب وحذف التقييد بذلك للعلم به وروي ان الخضر اعتذر الى القوم وذكر لهم شان الملك الغاصب ولم يكونوا يعلمون بخبره ١٢ روح

٢٥ قوله واما الغلام الذي قتله وهو جيسور واسم ابيه كازبرا واسم امه سهوى كما في التعريف ١٢ روح

٢٦ قوله بتاويل التاويل رجع الشيء الى مآله والمراد ههنا المآل والعاقبة روح وقال الآخرون المراد به تفسيره ١٢

* * *

ابواه مومنين فخشينا ان يرهقهما طغيانا وكفرا فانه كما فی حديث مسلم طبع كافرا ولو عاش لارهقهما ذلك ای لمحبتهما له يتبعانه فی ذلك فاردنا ان يبدلهما بالتشديد والتخفيف ربهما خيرا منه زكوة ای صلاحا وتقی واقرب منه رحما بسكون الحاء وضمها رحمة وهی البر بوالديه فابدلهما الله تعالی جارية تزوجت نبيا فولدت نبيا فهدی الله تعالی به امة واما الجدار فكان لغلامين يتيمين فی المدينة وكان تحته كنز مال مدفون من ذهب وفضة لهما وكان ابوهما صالحا فحفظا بصلاحه فی انفسهما ومالهما فاراد ربك ان يبلغا اشدهما ای ايناس رشدهما ويستخرجا كنزهما رحمة من ربك مفعول له عامله اراد وما فعلته ای ما ذكر من خرق السفينة وقتل الغلام واقامة الجدار عن امری ای اختياری بل بامر الهام من الله تعالی ذلك تاويل ما لم تسطع عليه صبرا يقال اسطاع واستطاع بمعنی اطاق ففی هذا وما قبله جمع بين اللغتين ونوعت العبارة فی فاردت فاردنا فاراد ربك ويسئلونك ای اليهود عن ذی القرنين اسمه اسكندر ولم يكن نبيا قل ساتلوا ساقص عليكم منه من حاله ذكرا خبرا انا مكنا له فی الارض بتسهيل السير فيها واتيناه من كل شیء يحتاج اليه سببا طريقا يوصل الی مراده فاتبع سببا سلك طريقا نحو المغرب حتی اذا بلغ مغرب الشمس موضع غروبها وجدها تغرب فی عين حمئة ذات حماة وهی الطين الاسود وغروبها فی العين فی رأی العين والا فهی اعظم من الدنيا ووجد عندها ای العين قوما كافرين قلنا يا ذا القرنين بالهام اما ان تعذب القوم بالقتل واما ان تتخذ فيهم حسنا بالاسر قال اما من ظلم بالشرك فسوف نعذبه نقتله ثم يرد الی ربه فيعذبه عذابا نكرا بسكون الكاف وضمها شديدا فی النار واما من امن وعمل صالحا فله جزاء الحسنی ای الجنة والاضافة للبيان وفی قراءة بنصب جزاء وتنوينه قال الفراء نصبه علی التفسير ای لجهة النسبة وسنقول له من امرنا يسرا ای نامره بما يسهل عليه ثم اتبع سببا نحو المشرق حتی اذا بلغ مطلع الشمس موضع طلوعها وجدها تطلع علی قوم هم الزنج لم نجعل لهم من دونها ای الشمس سترا من لباس ولا سقف

تعليقات جديدة من التفاسير المعتبرة لحل جلالين

٥١ قوله فخشينا ان يرهقهما طغيانا وكفرا بالفارسية پس بترسيديم از انكه غالب آيد بر ايشان سركشی وكفر وفی القاموس رهقه غشيه ولحقه وارهقه طغيانا اغشاه اياه ١٢ ٥٢ قوله طبع كافرا ای خلق كافرا مجبولا علی الكفر حال ولادته وحال معيشته وحال موته ويكون ذلك مستثنی من حديث كل مولود يولد علی فطرة الاسلام قال الامام السبكی ما فعله الخضر من قتل الغلام لكونه طبع كافرا مخصوص به لانه اوحی اليه ان يعمل بحكم الباطن وخلاف الظاهر الموافق للحكمة فلا اشكال وفی القرطبی وكان للخضر قتله لما علم من سره وانه طبع كافرا كما فی صحيح الحديث وانه لو ادرك ابويه لارهقهما كفرا وقتل الصغير غير مستحيل اذا اذن الله فيه فان الله تعالی فعال لما يريد القادر علی ما يشاء ١٢ ج ٥٣ قوله جارية تزوجت نبيا فی الخازن قيل ابدلهما جارية فتزوجت نبيا من الانبياء فولدت له نبيا فهدی الله علی يديه امة من الامم وقيل ولدت اثنی عشر نبيا وقيل سبعين نبيا وقيل ابدلهما بغلام مسلم ١٢ ج ٥٤ قوله فولدت نبيا وعن جعفر بن محمد عن ابيه قال ابدلهما الله تعالی جارية ولدت سبعين نبيا وقال ابن جريج ابدلهما بغلام مسلم كما رواه الخطيب ١٢ ٥٥ قوله لغلامين اسمهما اصرم وصريم ابنا كاشح واسم امهما دنيا فيما ذكره النقاش ١٢ روح ٥٦ قوله فی المدينة وهی الانطاكية المعبر عنها فيما تقدم بالقرية تحقيرا لها لخسة اهلها وعبر عنها هنا بالمدينة تعظيما لها من حيث اشتمالها علی هذا الغلامين وعلی ابيهما يعنی فی الذكر والا ففی السكونة كانوا سواء ١٢ ٥٧ قوله وكان تحته كنز لهما اختلف فی الكنز فقال عكرمة وقتادة كان مالا جسيما وقال ابن عباس كان علما فی صحف مدفونة وعنه ايضا قال كان لوحا من ذهب مكتوب فی احد جانبيه بسم الله الرحمن الرحيم عجبت لمن يؤمن بالقدر كيف يحزن عجبت لمن يؤمن بالرزق كيف يتعب عجبت لمن يؤمن بالموت كيف يفرح عجبت لمن يؤمن بالحساب كيف يغفل عجبت لمن يعرف الدنيا وتقلبها باهلها كيف يطمئن اليها لا اله الا الله محمد رسول الله وفی الجانب الآخر مكتوب انا الله لا اله الا انا وحدی لا شريك لی خلقت الخير والشر فطوبی لمن خلقته للخير واجريته علی يديه والويل لمن خلقته للشر واجريته علی يديه ١٢ ج ٥٨ قوله عن امری يعنی ان الامر واحد الامور والمراد الرأی والارادة بقرينة الاضافة قوله بل بامر الالهام التقييد بالالهام مبنی علی ما اختاره المص من انه كان وليا ١٢ كمالين ٥٩ قوله يقال اسطاع اصله استطاع فحذف منه تاء الافتعال ومضارعه يسطيع واصله يستطيع بوزن يستقيم فحذفت منه التاء ايضا ١٢ جمل ٦٠ قوله وما قبله ای قوله تعالی لن تستطيع معی صبرا وقوله جمع بين اللغتين يعنی معنی استطاع واسطاع واحد لكن جمع بين اللغتين وفی روح البيان فحذف التاء للتخفيف وهو الجائز للتنبيه الموعود ١٢ ٦١ قوله ونوعت العبارة الخ ای ان هذا التغاير فی التعبير فی المواضع الثلاثة لتنويع العبارة وهذا مبنی قول غيره للتفنن وبعضهم ابدی حكمة فی اختلاف التعبير وهی ان الاول لما كان افسادا محضا عبر فيه بقوله فاردت ادبا مع الله والثالث لما كان اصلاحا محضا ونعمة من الله عبر فيه بقوله فاراد ربك والثانی لما كان فيه نوع افساد ونوع اصلاح عبر فيه بقوله فاردنا ١٢ جمل ٦٢ قوله ونوعت العبارة ای ان هذا التغاير تنويع فی العبارة وبعضهم ابدی حكمة فی اختلاف التعبير وهی ان الاولی لما كان ظاهرها افسادا محضا اضافه لنفسه حيث قال فاردت ادبا مع الله وان كان الكل منه والثانی لما كان فيه نوع اصلاح ونوع افساد عبر فيه بقوله فاردنا والثالث لما كان اصلاحا محضا اضافه لله بقوله فاراد ربك قيل ان الخضر لما اراد ان يفارق موسی قال له موسی اوصنی قال كن بساما ولا تكن ضحاكا ولا تمش فی غير حاجة ولا تعب علی الخطائين خطاياهم وابك علی خطيئتك يا ابن عمران ١٢ ص ٦٣ قوله ويسئلونك ای المشركون بامر اليهود فاليهود سبب فی السؤال وان لم يقع منهم المباشرة له فصح قول المفسر اليهود ١٢ ٦٤ قوله اسمه اسكندر واما ذو القرنين فلقبه قيل سمی ذا القرنين لانه بلغ علم الظاهر والباطن وعبارة الكرخی قوله اسمه الاسكندر ای اليونانی علی الاصح وهو الذی طاف بالبيت مع ابراهيم وكان وزيره الخضر وقيل هو الرومی الذی كان قبل المسيح بثلاثمائة سنة ووزيره ارسطو واختلف ايضا فی زمانه وبالجملة فان الله مكنه وملكه وكان الخضر صاحب لوائه الاعظم ١٢ ج ٦٥ قوله اسمه اسكندر ای اسكندر بن فيلقوس اليونانی ملك الدنيا باسرها كما قال مجاهد وكان بعد نمرود فی عهد ابراهيم عليه السلام لكنه عاش طويلا الفا وستمائة سنة علی ما قالوا وقال ابن كثير والصحيح انه ما كان نبيا ولا ملكا وانما كان ملكا صالحا عادلا واما ذو القرنين الثانی وهو اسكندر الرومی الذی يورخ بايامه الروم فكان متاخرا عن الاول بدهر طويل اكثر من الفی سنة كان هذا قبل المسيح عليه السلام بنحو من ثلاثمائة سنة وكان

فی مقابلة القتل من الخطيب ای انت مخير فی امرهم بعد الدعوة الی الاسلام اما تعذيبك بالقتل ان ابوا واما احسانك بالاسر وجوزان

وزيره ارسطاطاليس الفيلسوف وهو الذی حارب دارا وكان كافرا عاش ستا وثلاثين سنة فالمراد بذی القرنين فی القرآن هو الاول دون الثانی ملخصا من روح البيان وفی الكبير انه لقب بهذا اللقب لاجل بلوغه قرنی الشمس ای مطلعها ومغربها ١٢ ٦٦ قوله يحتاج اليه ای من مهمات ملكه ومقاصده المتعلقة بسلطانه ١٢ ابو السعود ٦٧ قوله سببا السبب فی اللغة عبارة عن الحبل ثم استعير لكل ما يتوصل به الی المقصود وهو يتناول العلم والقدرة والآلة ١٢ كبير ٦٨ قوله تغرب ای بحسب الحس لا بحسب الواقع والمراد من العين البحر المحيط وتسميته عينا لا بعد فيه فانه وان عظم عندنا فهو بالنسبة الی عظمة الله كقطرة ١٢ ٦٩ قوله وغروبها فی العين جواب عما يقال ان الشمس فی السماء الرابعة وهی قدر كرة الارض مائة وستين مرة فكيف تسعها عين فی الارض تغرب فيها فاجاب بان هذا الوجدان باعتبار ما رأی لا حقيقة كما يری راكب البحر الشمس طالعة وغاربة ١٢ ٧٠ قوله فی رأی العين ای وان لم تكن كذلك فی الحقيقة كما ان راكب البحر يری الشمس كانها تغيب فی البحر اذا لم ير الشط [illegible] وهی فی الحقيقة تغيب وراء البحر الكبير وفی التاويلات النجمية ان الله تعالی لم يخبر عن حقيقة غروبها فی عين حمئة وانما اخبر عن وجدان ذی القرنين غروبها فيها فقال وجدها تغرب فی عين حمئة وذلك ان [illegible] ذا القرنين ركب بحر المغرب واجری مركبه الی ان بلغ فی البحر موضعا لم يتمكن جريان المراكب فيه فنظر الشمس عند غروبها وجدها تغرب فی عين حمئة ملخصا ١٢ ٧١ قوله بالهام ردا لاستدلال من زعم انه كان نبيا بانه تعالی خاطبه بان المراد منه الالهام وروی عن عبدالله بن عمرو بن العاص انه كان نبيا كما هو ظاهر القرآن واخرج الحاكم عن ابی هريرة مرفوعا قال النبی صلی الله عليه وسلم لا ادری ذا القرنين كان نبيا ام لا ١٢ ك ٧٢ قوله حسنا وسماه

القراءة الثانية ای علی قراءة الرفع وجهان الاول فله جزاء الفعلة الحسنی وهی الايمان والعمل الصالح والثانی بان يكون التقدير فله جزاء المثوبة الحسنی واضافة الموصوف الی الصفة مشهورة كما فی الخطيب

۱ قوله لان ارضهم الخ فيه قولان الاول انه لا شئ لهم من سقف ولا جبل يمنع من وقوع شعاع الشمس عليهم لان ارضهم لا تحمل بناء اولهم سرب يغيبون فيها عند طلوع الشمس ويظهرون عند غروبها والثاني ان معناه لا ثياب لهم ويكونون كسائر الحيوانات عراة ابدا ١٢ جمل ۲ قوله عند ارتفاعها ويصطادون السمك ويطبخونه في الشمس وقال الرازي ولهم سروب يغيبون فيها عند طلوع الشمس ويظهرون عند غروبها وسروب جمع سرب وهو شق في الارض فعلى هذا فسر الشيخ سليمان قوله عند ارتفاعها بقوله اي عند زوالها عنهم وذلك في الليل ١٢ ۳ قوله اي الامر كما قلنا اي امر ذي القرنين كما وصفناه في رفعة المكان وبسطة الملك او امره فيهم كامره في اهل المغرب من التخيير والاختيار ١٢ بيضاوي ۴ قوله وقد احطنا بما لديه الجملة مستانفة من كلام الله وفائدة الاخبار بذلك الاعتناء بشان ذي القرنين وان الله معه بالنصر والعون اينما حل ١٢ صاوي ۵ قوله علما يعني ان كثرة عدد جنوده وعدته بلغت مبلغا لا يحيط به الا علمه سبحانه ١٢ ك ۶ قوله ثم اتبع سببا اي ثم ان ذي القرنين لما بلغ المشرق و المغرب اتبع سببا آخر من جهة الشمال واستمر آخذا فيه حتى اذا بلغ في مسيره بين السدين اي الجبلين ج د وفي الكبير الاظهر ان موضع السدين في ناحية الشمال وقيل جبلان بين ارمينية وبين آذربيجان وقيل هذا المكان في مقطع ارض الترك في تاريخ الطبري ان صاحب آذربيجان ايام فتحها وجه انسانا اليه فشاهده ووصف انه بنيان رفيع وراء خندق عميق وذكر ابن خرداذبه في كتاب المسالك والممالك ان الواثق بالله راى في المنام كانه فتح هذا الردم فبعث بعض القوم اليه ليعاينوه فخرجوا من باب الابواب حتى وصلوا اليه وشاهدوه فوصفوا انه بناء من لبن من حديد مشدود بالنحاس المذاب وعليه باب مقفل ثم انهم لما حاولوا الرجوع اخرجهم الدليل على البقاع المحاذية لسمرقند قال ابو الريحان مقتضى هذا ان موضعه في الربع الشمالي الغربي من المعمورة والله اعلم بحقيقة الحال ١٢

لان ارضهم لا تحمل بناء ولهم سروب يغيبون فيها عند طلوع الشمس ويظهرون عند ارتفاعها كذلك اي الامر كما قلنا وقد احطنا بما لديه اي عند ذي القرنين من الآلات والجند وغيرهما خبرا ٥ علما ثم اتبع سببا ٥ حتى اذا بلغ بين السدين بفتح السين وضمها هنا وبعدهما جبلان بمنقطع بلاد الترك سد الاسكندر ما بينهما كما سياتي وجد من دونهما اي امامهما قوما لا يكادون يفقهون قولا ٥ اي لا يفهمونه الا بعد بطوء وفي قراءة بضم الياء وكسر القاف قالوا يا ذا القرنين ان ياجوج وماجوج بالهمزة وتركها اسمان اعجميان لقبيلتين فلم ينصرفا مفسدون في الارض بالنهب والبغي عند خروجهم الينا فهل نجعل لك خرجا جعلا من المال وفي قراءة خراجا على ان تجعل بيننا وبينهم سدا ٥ حاجزا فلا يصلون الينا قال ما مكني وفي قراءة بالنونين من غير ادغام فيه ربي من المال وغيره خير من خرجكم الذي تجعلونه لي فلا حاجة لي اليه واجعل لكم السد تبرعا فاعينوني بقوة لما اطلبه منكم اجعل بينكم وبينهم ردما ٥ حاجزا حصينا اتوني زبر الحديد قطعه على قدر الحجارة التي يبنى بها فبنى بها وجعل بينها الحطب والفحم حتى اذا ساوى بين الصدفين بضم الحرفين وفتحهما وضم الاول وسكون الثاني اي جانبي الجبلين بالبناء ووضع المنافخ والنار حول ذلك قال انفخوا فنفخوا حتى اذا جعله اي الحديد نارا اي كالنار قال اتوني افرغ عليه قطرا ٥ هو النحاس المذاب تنازع فيه الفعلان وحذف من الاول لاعمال الثاني فافرغ النحاس المذاب على الحديد المحمى فدخل بين زبره فصار شيئا واحدا فما اسطاعوا اي ياجوج وماجوج ان يظهروه يعلوا ظهره لارتفاعه وملاسته وما استطاعوا له نقبا ٥ خرقا لصلابته وسمكه قال ذو القرنين هذا اي السد اي الاقدار عليه رحمة من ربي نعمة لانه مانع من خروجهم فاذا جاء وعد ربي بخروجهم القريب من البعث جعله دكاء مدكوكا مبسوطا وكان وعد ربي بخروجهم وغيرهم حقا ٥ كائنا قال تعالى وتركنا بعضهم يومئذ يوم خروجهم يموج في بعض يختلط به لكثرتهم ونفخ في الصور اي القرن للبعث فجمعناهم اي الخلائق في مكان واحد يوم القيمة جمعا ٥ وعرضنا قربنا جهنم يومئذ للكافرين عرضا ٥ الذين كانت اعينهم

---

۷ قوله سببا اي طريقا آخر توصله بجهة الشمال لان ياجوج وماجوج وان كانوا في وسط الارض الا انهم بجهة الشمال لان ارضهم واسعة جدا تنتهي الى البحر المحيط قال بعضهم مسافة الارض بتمامها خمسمائة عام ثلثمائة بحار ومائة وتسعون مسكن ياجوج وماجوج تبقى عشرة للحبشة منها سبعة وثلثة لجملة الخلق غيرهم ١٢ صاوي ۸ قوله هنا اي في هذه الآية وقوله وبعدها اي في قوله الآتي على ان تجعل بيننا وبينهم سدا تقرأ بفتح السين وضمها ١٢ ۹ قوله بضم الياء وكسر القاف اي لا يفهمون غيرهم ١٢ ۱۰ قوله بالهمزة لعاصم وتركه لغيره اسمان عجميان لقبيلتين من ولد يافث بن نوح وقيل ياجوج من الترك وماجوج من الجبل فلم ينصرفا للعجمة والعلمية وقيل عربيان ومنع صرفهما للتعريف والتانيث ١٢ ك ۱۱ قوله عند خروجهم اي انهم كانوا يخرجون ايام الربيع الى ارضهم فلا يدعون فيها شيئا اخضر الا اكلوه ولا يابسا الا احتملوه وادخلوه ارضهم وقيل معناه انهم سيفسدون بعد خروجهم ١٢ ج ۱۲ قوله خرجا والخرج والخراج واحد كالنول والنوال وقيل الخراج ما على الارض والذمة والخرج مصدر وقيل الخرج ما كان على كل راس والخراج ما كان على البلد وقيل الخرج ما تبرعت به والخراج ما لزمك اداؤه ١٢ ابو السعود ۱۳ قوله لما اطلبه منكم بفعلة وضياع يحسنون البناء والعمل وبالآلات لابد منها في البناء ١٢ روح ۱۴ قوله حاجزا اي قويا والردم اصل معناه سد الثلمة بالحجارة قوله حصينا بالفارسية حجابے سخت ١٢ ۱۵ قوله وجعل بينها الحطب والفحم حتى سد ما بين الجبلين قيل بعد ما بين السدين مائة فرسخ ١٢ ك ۱۶ قوله والفحم الفحم انگشت كذا في الصراح وفي القاموس الفحم الجمر الطافي ١٢ ۱۷ قوله بين الصدفين الصدف محركة كل شئ مرتفع من حائط ونحوه قاموس وقوله المنافخ جمع منفخ ويقال فيه منفاخ هو آلة نفخ النار قاموس هندي دهونكني ١٢ ۱۸ قوله فنفخوا اي هذه كرامة لذي القرنين حيث منع الله حرارة النار عن العملة الذين ينفخون ويفرغون النحاس مع انه اصعب من النار مع قربهم من ذلك ١٢ ۱۹ قوله افرغ اي اصب وقوله عليه اي المنفوخ فيه ١٢ ۲۰ قوله هو النحاس المذاب لانه يقطر كذا رواه ابن ابي حاتم عن ابن عباس وقيل الرصاص وقيل الصفر وقيل الحديد ١٢ ك ۲۱ قوله تنازع فيه اي تنازع في قوله تعالى قطرا الفعلان وهما آتوني وافرغ تقديره آتوني قطرا افرغ عليه قطرا فحذف الاول لدلالة الثاني عليه ١٢ ۲۲ قوله وملاسته ملاسته تابانی ونرمی ضد خشونت صراح فكان لا يثبت عليه قدم ولا غيره ١٢ ۲۳ قوله وما استطاعوا له نقبا روى الشيخان عن ابي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال في السد يحفرونه كل يوم حتى اذا كادوا يخرقونه قال الذي عليهم ارجعوا فستحفرونه غدا قال فيعيده الله كاشد ما كان حتى اذا بلغ مدتهم واراد الله ان يبعثهم الى الناس قال الذي عليهم ارجعوا فستحفرونه غدا ان شاء الله تعالى واستثنى قال فيرجعون فيجدونه على هيئته حين تركوه فيخرقونه فيخرجون منه على الناس فيستقون المياه وتفر الناس منهم آه ١٢ خازن ۲۴ قوله وسمكه اي ثخنه اي عرضه فكان ارتفاعه مائتي ذراع وعرضه خمسين ذراعا وسعة الفتحة التي بين الجبلين مائة فرسخ وروى الشيخان عن ابي هريرة رضي الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال في السد يحفرونه كل يوم حتى اذا كادوا يخرقونه قال الذي عليهم ارجعوا فستحفرونه غدا قال فيعيده الله كاشد ما كان حتى اذا بلغ مدتهم واراد الله ان يبعثهم الى الناس قال الذي عليهم ارجعوا فستحفرونه غدا ان شاء الله تعالى وتقدس واستثنى قال فيرجعون فيجدونه على هيئته حين تركوه فيخرقونه فيخرجون منه على الناس فيستقون المياه وتفر الناس منهم وهذا لا ينافي ما في الآية من قوله جعله دكا لاحتمال ان يصير دكا بعد خرقهم له تامل ملخصا من الجمل وروح وقصتهم طويلة مذكورة في المطولات ١٢ ۲۵ قوله بخروجهم اي فيخرجون على الناس فينشفون مياههم فيرمون بسهام الى السماء فترجع مخضبة بالدماء فيقولون قهرنا من في الارض ومن في السماء فيزدادون قوة وقسوة ١٢ ۲۶ قوله مبسوطا مستويا بالارض وكلما انبسط بعد الارتفاع فقد اندك ١٢ ك ۲۷ قوله وتركنا بعضهم اي جعلنا وصيرنا بعضهم يختلط ببعضهم من شدة الازدحام عند خروجهم وذلك عقب موت الدجال فينحاز عيسى بالمومنين الى جبل الطور فرارا منهم ثم يسلط الله عليهم دودا في انوفهم فيموتون به ولا يخلون مكة ولا

۲۸ قوله يومئذ ان كان المراد يوم الموقف فالعرض على حقيقته بمعنى التقريب والاظهار وان كان المراد بعد انقضاضه فالمراد

بدل[1] من الکافرین فی غطاء عن ذکری ای القرآن فہم عمی لا یہتدون بہ وکانوا لا یستطیعون سمعا ای لا یقدرون ان یسمعوا من النبی ما یتلو علیہم بغضا لہ فلا یؤمنوا بہ ع ۱۹/۲ افحسب الذین کفروا ان یتخذوا عبادی ای ملائکتی وعیسی وعزیرا من دونی اولیاء اربابا مفعول[2] ثان لیتخذوا والمفعول الثانی لحسب محذوف المعنی اظنوا ان الاتخاذ المذکور لا یغضبنی[3] ولا اعاقبہم علیہ کلا انا اعتدنا جہنم للکافرین ہؤلاء وغیرہم نزلا ای ہی معدة لہم کالنزل[4] المعد للضیف قل ہل ننبئکم بالاخسرین اعمالا تمیز[5] طابق الممیز وبینہم بقولہ الذین ضل سعیہم فی الحیوة الدنیا بطل عملہم وہم یحسبون یظنون انہم یحسنون صنعا عملا یجازون علیہ اولئک الذین کفروا بایات ربہم بدلائل توحیدہ من القرآن وغیرہ ولقائہ ای وبالبعث والحساب والثواب والعقاب فحبطت اعمالہم بطلت فلا نقیم لہم یوم القیمة وزنا ای لا نجعل[6] لہم قدرا ذلک ای الامر[7] الذی ذکرت من حبوط اعمالہم وغیرہ وابتداء[8] جزاؤہم جہنم بما[9] کفروا واتخذوا ایاتی ورسلی ہزوا ای مہزوا بہما ان الذین امنوا وعملوا الصلحت کانت لہم فی علم اللہ جنت الفردوس ہو وسط[10] الجنة واعلاہا[11] والاضافة الیہ للبیان نزلا منزلا خالدین فیہا لا یبغون یطلبون عنہا حولا تحولا[12] الی غیرہا قل لو[13] کان البحر ای ماؤہ مدادا ہو ما یکتب بہ لکلمت ربی الدالة علی حکمہ وعجائبہ بان تکتب بہ لنفد[15] البحر فی کتابتہا قبل ان[14] تنفد بالتاء والیاء تفرغ کلمت ربی ولو جئنا بمثلہ ای البحر مددا زیادة فیہ لنفد ولم تفرغ[16] ہی نصبہ علی التمیز قل انما انا بشر آدمی مثلکم یوحی الی انما الہکم الہ واحد ان المکفوفة بما باقیة علی مصدریتہا والمعنی یوحی الی وحدانیة الالہ فمن کان یرجوا یأمل لقاء ربہ بالبعث والجزاء فلیعمل عملا صالحا ولا یشرک[17] بعبادة ربہ ای فیہا بان[18] یرائی احدا ع ۱۲/۹/۴

سورة مریم[19]

مکیة او الا سجدتہا فمدنیة او الا فخلف من بعدہم خلف الآیتین فمدنیتان وہی ثمان او تسع وتسعون آیة

بسم اللہ الرحمن الرحیم کہیعص اللہ اعلم[21] بمرادہ بذلک ہذا[22] ذکر[23] رحمت ربک عبدہ مفعول رحمة زکریا بیان لہ اذ[24] متعلق برحمة نادی ربہ نداء مشتملا علی دعاء خفیا سرا جوف اللیل لانہ اسرع للاجابة قال رب انی وہن ضعف العظم جمیعہ منی واشتعل[25] الراس منی شیبا تمیز[26] محول عن الفاعل ای انتشر[27] الشیب فی شعرہ کما ینتشر شعاع النار فی الحطب

اشار الی ان اللام فیہ للجنس ۱۲

۱؎ قولہ بدل من الکافرین وفی السمین یجوز ان یکون مجرورا بدلا من للکافرین او بیانا او نعتا وان یکون منصوبا باضمار اذم وان یکون مرفوعا خبر مبتدأ مضمر ۱۲ ج ۲؎ قولہ مفعول ثان لیتخذوا ای والاول عبادی وقولہ والمفعول الثانی لحسب الخ ای والاول ان یتخذوا وجعل السمین قولہ ان یتخذوا سادا مسد مفعولی حسب والحذف فی الکلام تامل ۱۲ ج ۳؎ قولہ لا یغضبنی بضم الیاء ای لا یجعلنی غضبان ولا اعاقبہم علیہ وقیل ان الصلة سد مسد مفعولی محسب کلا ردع لہم عن تلک الظن القبیح ۱۲ ک ۴؎ قولہ کالنزل المعد للضیف ای ففی الکلام نوع استہزاء بہم حیث سمی محل عذابہم نزلا والنزل اسم لمکان الضیف او لما یہیأ لہ ۱۲ صاوی ۵؎ قولہ تمیز طابق الممیز جواب سوال حاصلہ کیف جمع التمیز مع ان اصلہ الافراد وکیف جمع المصدر وہو لا یثنی ولا یجمع وحاصل الجواب ان جمعہ لمشاکلة الممیز جمل وفی ابی السعود وقولہ اعمالا نصب علی التمیز والجمع للایذان بتنوعہا ۱۲ ۶؎ قولہ ای لا نجعل لہم قدرا ای بل نزدریہم ونستذل لہم وانما اول الشارح بذلک لان الکفار توزن یومئذ الحق فمن ثقلت موازینہ فاولئک ہم المفلحون ومن خفت موازینہ فاولئک الذین خسروا انفسہم بما کانوا بایتنا یظلمون فمعنی قولہ فلا نقیم لہم یوم القیمة وزنا ای مقدارا ولا اعتبار عند اللہ کما فی شرح فقہ الاکبر وایضا فی ابی السعود فی معنی الآیة المذکورة ای ولا نجعل لہم مقدارا واعتبارا لان مدارہ الاعمال الصالحة وقد حبطت بالمرة ۱۲ ۷؎ قولہ ای الامر الخ وفی السمین قولہ ذلک جزاؤہم جہنم فیہ اربعة اوجہ احدہا ان یکون ذلک خبر مبتدأ محذوف ای الامر ذلک وجزاؤہم جہنم جملة برأسہا الثانی ان یکون ذلک مبتدأ اول وجزاؤہم مبتدأ ثان وجہنم خبرہ وہو وخبرہ خبر الاول والعائد محذوف ای جزاؤہم بہ الثالث ان ذلک مبتدأ وجزاؤہم بدل او بیان وجہنم خبرہ الرابع ان یکون ذلک مبتدأ ایضا وجزاؤہم خبر وجہنم بدل او بیان او خبر مبتدأ مضمر آہ ۱۲ ۸؎ قولہ وابتداء اشار بذلک الی ان جملة جزاؤہم جہنم مستانفة وہو صادق بان یکون جزاؤہم مبتدأ وجہنم خبرا او بالعکس ویصح ان یکون ذلک مبتدأ اول وجزاؤہم مبتدأ ثان وجہنم خبر الثانی وہو وخبرہ خبر الاول ۱۲ صاوی ۹؎ قولہ بما کفروا الخ ای جزاؤہم جہنم بکفرہم واستہزائہم بآیات اللہ ورسلہ ۱۲ مدارک عـہ قولہ فی علم اللہ ای قبل ان یخلقوا وہو جواب عما یقال انہم یدخلونہا فی المستقبل فلم عبر بالماضی فاجاب بان المراد ثبتت واستقرت لہم قبل خلقہم فہو نظیر قولہ تعالی ان الذین سبقت لہم منا الحسنی ۱۲ ص ۱۰؎ قولہ ہو وسط الجنة ای المکان المتوسط بین اجزائہا وقولہ اعلاہا ای باعتبار الدرجات والقصور فقد ورد ان درجات الجنة مائة درجة کل درجة مائة سنة وفی البیضاوی الفردوس اعلی درجات الجنة واصلہ البستان الذی یجمع الکرم والنخل ۱۲ جمل ۱۱؎ قولہ واعلاہا ای باعتبار الدرجات والقصور من الجمل ۱۲ ۱۲؎ قولہ تحولا ای انتقالا عنہا الی غیرہا لان فیہا ما تشتہیہ الانفس وتلذ الاعین ۱۲ ص ۱۳؎ قولہ قل لو کان البحر سبب نزولہا ان الیہود قالت یا محمد انا قد اوتینا التوراة وفیہا علم کثیر فکیف تقول وما اوتیتم من العلم الا قلیلا وقصدہم بذلک الانکار علیہ واثبات الفضل لہم ۱۲ ص ۱۴؎ قولہ قبل ان تنفد ان قلت الآیة تدل علی نفاد الکلمات وفراغہا لان مقتضی قولہ قبل ان تنفد کلمات ربی انہا تفرغ بعد فراغ المداد واجیب بان قبل بمعنی غیر ۱۲ ص ۱۵؎ قولہ لنفد ہذا جواب محذوف تقولہ نعم ولو جئنا الخ لان لفظ لو شرطیة ۱۲ ۱۶؎ قولہ ولم تفرغ ہی ہذا اشارة الی جواب وسوال حاصلہ ان الآیة تدل علی نفاد الکلمات وفراغہا لان مقتضی قولہ قبل ان تنفد کلمات ربی انہا تفرغ بعد فراغ المداد وحاصل الجواب ان فی لفظ قبل معنی غیر کما صرح بہ بعضہم ای لنفد البحر ولم تنفد کلمات ربی وذکر فی الکشاف ان قبل ہنا بمعنی غیر او بمعنی دون جل وعز نزلت ہذہ الآیة حین قال حیی بن اخطب فی کتابکم ومن یؤت الحکمة فقد اوتی خیرا کثیرا ثم تقرؤن وما اوتیتم من العلم الا قلیلا کانہ یشیر الی ان التوراة خیر کثیر فکیف یخاطب اہلہا بہذا الخطاب یعنی ان ذلک خیر کثیر بالنسبة الینا ولکنہ قطرة من بحر کلمات اللہ من المدارک والروح ۱۲ ۱۷؎ قولہ ولا یشرک بعبادة ربہ الخ اشراکا جلیا کما فعلہ الذی کفروا بآیات ربہم ولقائہ ولا اشراکا خفیا کما یفعلہ اہل الریاء ۱۲ ابو السعود ۱۸؎ قولہ بان یرائی الخ قیل نزلت ہذہ الآیة فی جندب بن زہیر قال لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی اعمل العمل للہ تعالی فاذا اطلع علیہ احد سرنی فقال علیہ الصلوة والسلام ان اللہ لا یقبل ما شورک فیہ وروی ایضا انہ قال لک اجران اجر السر واجر العلانیة ۱۲ کبیر ۱۹؎ قولہ سورة مریم سمیت بذلک لذکر قصتہا فیہا علی عادتہ تعالی من تسمیة السورة باسم بعضہا وفی بعض النسخ علیہا السلام ولا ضرر فیہا وان کان المقصود ذکر اسم السورة لا العلم المشہور ولم تذکر امرأة باسمہا صریحا فی القرآن الا مریم فذکرت فیہا فی ثلاثین موضعا وحکمة ذلک التبکیت لمن یزعم من الکفار انہا زوجة اللہ لان العظیم یانف من ذکر زوجتہ باسمہا فکان اللہ یقول لہم لو کان ما تزعمون حقا ما صرحت باسمہا ۱۲ صاوی ۲۰؎ قولہ او الا سجدتہا ای آیتہا وعبارة ابی السعود الا آیة السجدة ۱۲ ۲۱؎ قولہ اللہ اعلم بمرادہ وقال السدی ہو اسم اللہ الاعظم ویشہد لذلک ما رواہ ابن ماجة عن علی انہ کان یقول یا کہیعص اغفر لی وقیل ہو اسم السورة ۱۲ کمالین ۲۲؎ قولہ ہذا اشارة الی ان قولہ تعالی ذکر خبر مبتدأ محذوف تقدیرہ [illegible] ہذا المتلو ذکر مضاف الی مفعولہ عبدہ مفعول رحمة زکریا بدل منہ من الخطیب والروح ۱۲ ۲۳؎ قولہ ذکر رحمة ربک عبدہ ای رحمة مضاف لفاعلہ ومفعولہ عبدہ وہذا التاء لا تمنع من عمل المصدر لانہ بنی علیہا ای مقترن بہا وضعا فلیست للوحدة والمرة التی تمنع من عملہ ۱۲ ج ۲۴؎ قولہ اذ متعلق برحمة ای ہو ظرف زمان لہا ای رحمة اللہ تعالی ایاہ وقت ان نادہ ۱۲ ۲۵؎ قولہ واشتعل الراس منی اکتفی بلام العہد ہہنا عن الاضافة ولیست اللام فی العظم عہدیة حتی یکتفی بہا عن الاضافة مع ان النکات لا یلزم اطرادہا ۱۲ ک ۲۶؎ قولہ تمیز محول من الفاعل ای اشتعل شیب الراس ای انتشر الشیب فی شعرہ کما ینتشر شعاع النار فی الحطب ففی تشبیہ الشیب لشعاع النار استعارة بالکنایة وفی قولہ اشتعل استعارة تصریحیة تبعیة وہو مع ذلک یتضمن کنایة عن استعارة شعاع النار للشیب وبہذا ظہر انہ لا یلزم ان یکون قرینة الاستعارة بالکنایة تخییلیة ۱۲ کمالین ۲۷؎ قولہ ای انتشر تفسیر لاشتعل ففی الکلام استعارة حیث شبہ انتشار الشیب وکثرتہ باشتعال النار بالحطب واستعیر الاشتعال للانتشار واشتق منہ اشتعل بمعنی انتشر وقولہ فی شعرہ ای الراس لانہ مذکر ۱۲ جمل

❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖

وانی اریدان ادعوك وَلَمْ اَكُنْ بِدُعَآئِكَ ای بدعائی ایاك رَبِّ شَقِيًّا ای خائبا فیما مضی
فلا تخیبنی فیما یاتی وَاِنِّیْ خِفْتُ الْمَوَالِیَ ای الذین یلونی فی النسب کبنی العم مِنْ وَّرَآءِیْ ای
بعد موتی علی الدین ان یضیعوه کما شاهدته فی بنی اسرائیل من تبدیل الدین وَكَانَتِ امْرَاَتِیْ
عَاقِرًا لا تلد فَهَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ من عندك وَلِيًّا ابنا يَّرِثُنِیْ بالجزم جواب الامر وبالرفع
صفة ولیا وَیَرِثُ بالوجهین مِنْ اٰلِ یَعْقُوْبَ جدی العلم والنبوة وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِیًّا ای
مرضیا عندك قال تعالی فی اجابة طلبه الابن الحاصل بها رحمة یٰزَكَرِیَّاۤ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ
یرث کما سالت اسْمُهٗ یَحْیٰی لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِیًّا ای مسمی بیحیی قَالَ رَبِّ اَنّٰی کیف یَكُوْنُ لِیْ
غُلٰمٌ وَّكَانَتِ امْرَاَتِیْ عَاقِرًا وَّقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ عِتِیًّا من عتا یبس ای نهایة السن مائة
وعشرین سنة وبلغت امراتی ثمانی وتسعین سنة واصل عتی عتو وکسرت التاء تخفیفا وقلبت
الواو الاولی یاء لمناسبة الکسرة والثانیة یاء لتدغم فیها الیاء قَالَ الامر كَذٰلِكَ من خلق غلام
منکما قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَیَّ هَیِّنٌ ای بان ارد علیك قوة الجماع وافتق رحم امراتك للعلوق وَقَدْ
خَلَقْتُكَ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ تَكُ شَیْئًا قبل خلقك ولاظهار الله تعالی هذه القدرة العظیمة الهمه
السؤال لیجاب بما یدل علیها ولما تاقت نفسه الی سرعة المبشر به قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّیْۤ اٰیَةً ای
علامة علی حمل امراتی قَالَ اٰیَتُكَ علیه اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ای تمتنع من کلامهم بخلاف ذکر الله
تعالی ثَلٰثَ لَیَالٍ ای بایامها کما فی اٰل عمران ثلاثة ایام سَوِیًّا حال من فاعل تکلم ای بلا علة
فَخَرَجَ عَلٰی قَوْمِهٖ مِنَ الْمِحْرَابِ ای المسجد وکانوا ینتظرون فتحه لیصلوا فیه بامره علی العادة فَاَوْحٰۤی
اشار اِلَیْهِمْ اَنْ سَبِّحُوْا صلوا بُكْرَةً وَّعَشِیًّا اوائل النهار واواخره علی العادة فعلم بمنعه من کلامهم
حملها بیحیی وبعد ولادته بسنتین قال تعالی له یٰیَحْیٰی خُذِ الْكِتٰبَ ای التورٰیة بِقُوَّةٍ بجد وَاٰتَیْنٰهُ الْحُكْمَ
النبوة صَبِیًّا ابن ثلاث سنین وَّحَنَانًا رحمة للناس مِّنْ لَّدُنَّا من عندنا وَزَكٰوةً صدقة علیهم وَكَانَ
تَقِیًّا روی انه لم یعمل خطیئة قط ولم یهم بها وَّبَرًّا بِوَالِدَیْهِ ای محسنا الیهما وَلَمْ یَكُنْ جَبَّارًا متکبرا
عَصِیًّا عاصیا لربه وَسَلٰمٌ منا عَلَیْهِ یَوْمَ وُلِدَ وَیَوْمَ یَمُوْتُ وَیَوْمَ یُبْعَثُ حَیًّا ای فی هذه الایام المخوفة
التی یری فیها ما لم یره قبلها فهو امن فیها وَاذْكُرْ فِی الْكِتٰبِ القران مَرْیَمَ ای خبرها اِذِ حین انْتَبَذَتْ
مِنْ اَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِیًّا ای اعتزلت فی مکان نحو الشرق من الدار فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُوْنِهِمْ حِجَابًا ارسلت

ولذلک اتخذ النصاری المشرق قبلتهم

ع ۵

۱؎ قوله ای خائبا تخیب ناامید گردانیدن ۱۲ صراح ۲؎ قوله فیما مضی لے فی الزمان الماضی کنت یا الله تجیبنی ولا تخیب دعائی فلا تخیبنی فی الزمان الآتی بل استجب دعائی فهنا توسل الی الله بما سلفه من الاستجابة وتنبیه علی ان المطلوب وان لم یکن معتادا فاجابة معتادة وانه تعالی عوده بالاجابة واطمعه فیها ومن حق الکریم ان لا یخیب من اطمعه والتعرض بوصف الربوبیة مع الاضافة الی ضمیره علیه السلام لاسیما توسیطه بین کان وخبرها لتحریک سلسلة الاجابة بالمبالغة فی التضرع ولذلک قیل اذا اراد العبد ان یستجاب له دعاءه فلیدع الله تعالی بما یناسبه من اسمائه وصفاته ۱۲ جمل مختصرا ۳؎ قوله الموالی ذکر فی القاموس للفظ الموالی معان کثیرة منها المولی القریب کابن العم ونحوه قوله یلونی لے یقربونی وکانوا بنو عمه اشرار بنی اسرائیل فخاف ان لا یحسنوا خلافته فی امته ویبدلوا علیهم دینهم ۱۲ بیضاوی وغیره ۴؎ قوله یلونی فی النسب کبنی العم یشیر الی ان اللام فی الموالی موصولة والظرف متعلق بصلة وقیل لا حاجة الی جعل اللام بمعنی الموصول بل الظرف متعلق بما فی الموالی من معنی الولایة والظرف یکفیه رائحة من الفعل ۱۲ ک ۵؎ قوله بعد موتی یشیر الی ان وراء ههنا بمعنی بعد مجازا والمراد بعد موته واصل معناه خلف وقدام ۱۲ ک ۶؎ قوله علی الدین متعلق بخفت ان یضیعوه بدل من الدین لے خفت علی تضییعهم الدین ۱۲ ک ۷؎ قوله من عندک لے لان مثله لا یرجی الا من فضلک وکمال قدرتک فانی وامراتی لا تصلح للولادة ۱۲ بیضاوی ۸؎ قوله بالجزم لے بجزم الثاء المثلثة وهی قراءة ابی عمرو والکسائی والزهری والاعمش وطلحة والقراءة المعروفة بالرفع من الکبیر قوله بالوجهین لے بالجزم والرفع ۱۲ ۹؎ قوله وبالرفع صفة ولیا والقراءتان سبعیتان والثانیة اظهر معنے لانها تفهم ان الوصف من جملة المطلوب بخلاف قراءة الجزم ۱۲ ج ۱۰؎ قوله قال تعالی اشار بذلک الی ان هذا من کلام الله ولا ینافیه ما تقدم فی سورة آل عمران من انه من کلام الملائکة لانه یمکن ان یکون الخطاب وقع مرتین او المعنی علی لسان الملائکة ۱۲ ص ۱۱؎ قوله الحاصل به نعت للابن علی هذه النسخة فهو منصوب ونعت سببی للاجابة علی نسخة بها فهو مجرور ۱۲ جمل ۱۲؎ قوله انا نبشرک بغلام بین هذه البشارة ووجود الغلام فی الخارج بالفعل ثلاث عشرة سنة فان طلب زکریا للولد والبشارة به کان فی صغر مریم وهی فی کفالته وان الحمل بیحیی کان مقارنا للحمل بعیسی وکانت مریم اذ ذاک بنت ثلاث عشرة سنة فان اشاع حملت بیحیی قبل حمل مریم بعیسی بستة اشهر ۱۲ ج ۱۳؎ قوله یرث کما سالت قد یستشکل بانه سال ولدا یرث منه ولم یقع ذلک لقتل یحیی فی حیاة زکریا والجواب ان المراد وراثة العلم والنبوة ولو فی حیاة زکریا واجیب ایضا بان اجابة دعاء الانبیاء غالبة لا لازمة فقد یتخلف لقضاء الله تعالی بخلافه کما فی دعاء ابراهیم علیه السلام فی حق ابیه من الخلیب وغیره ۱۲ ۱۴؎ قوله اسمه یحیی انما سماه بذلک لان رحم امه حیی به بعد موته بالعقم او لحیاة القلوب به وهو ممنوع من الصرف للعلمیة والعجمة ۱۲ ص ۱۵؎ قوله ای مسمی بیحیی لے لم یسم یحیی قبله ۱۲ صاوی ۱۶؎ قوله کیف استفهام سوال من جهة حصول الولد لا استبعاد ذلک بحسب العادة لا بحسب القدرة الالهیة او استفهام تعجب وسرور فی هذا الامر العجیب ۱۲ صاوی ۱۷؎ قوله عتیا فیه اربعة اوجه اظهرها انه مفعول به ای بلغت عتیا من الکبر الثانی ان یکون مصدرا مؤکدا لمعنی الفعل لان بلوغ الکبر فی معناه الثالث مصدر واقع موقع الحال من فاعل بلغت لے عاتیا او ذا عتو الرابع انه تمییز ۱۲ ج ۱۸؎ قوله من عتی یبس فالعتو الیبس فی العظم والعصب والجلد فقوله نهایة السن تفسیر باللازم جمل وفی المختار عتا من باب سما تجاوز للحد فی الاستکبار وعتی الشیخ یعتو عتوا بضم العین وکسرها کبر وولی ۱۲ ۱۹؎ قوله واصل عتی عتو کقعود وقرأ الکوفیون عتیا بکسر العین والمقرر فی متن التفسیر قراءة غیرهم عتیا بضم العین ۱۲ ک ۲۰؎ قوله افتق لے اشق واصلح ۱۲ ۲۱؎ قوله ولما تاقت نفسه لے اشتاقت نفسه فی القاموس تاق الیه توقا وتوقانا اشتاق ۱۲ ۲۱؎ قوله ولما تاقت نفسه تطلعت وتشوقت واشار بذلک الی ان قوله قال رب اجعل لی آیة مرتب علی محذوف ۱۲ ص ۲۲؎ قوله ان لا تکلم الناس ای ان لا تقدر علی ان تکلمهم بکلام الناس مع القدرة علی الذکر والتسبیح کما هو المفهوم من تخصیص الناس ۱۲ روح ۲۳؎ قوله لے تمتنع من کلامهم فلا تطیق به حال کونک سوی الخلق سلیم الجوارح کما اشار الیه الشارح بقوله بلا علة ۱۲ ۲۳؎ قوله لے تمتنع من کلامهم بخلاف ذکر الله تعالی یعنی تمتنع من الکلام مع الناس مع قدرتک علی التکلم بذکره تعالی ولیس المعنی یسکت مع القدرة علی الکلام فانه لا یکون آیة ومعجزة وقد مر فی آل عمران ما یؤید ذلک ۱۲ ک ۲۴؎ قوله بایامها اشار بذلک الی وجه الجمع بین ما هنا وبین آیة آل عمران وحکمة ذکر اللیالی هنا ان اللیل سابق علی النهار وهذه السورة مکیة والمکی مقدم علی المدنی وآل عمران مدنیة فاعطی السابق للسابق والمتاخر للمتاخر ۱۲ صاوی ۲۵؎ قوله وکانوا ینتظرون الخ فکان هو متقیما به ولا یفتحه الا وقت الصلاة ولا یدخلونه الا باذنه ۱۲ جمل ۲۶؎ قوله اوائل النهار لے صلوا الفجر والعصر ولم یکن مفروضا علیهم غیر هاتین الصلوتین ۱۲ ک ۲۷؎ قوله یا یحیی خذ الکتاب هذا مرتب علی مقدر اشار له الشارح بقوله فعلم بمنعه الخ لے فحملت به ووضعته ومضی علیه سنتان فقال تعالی لسبعنے علی لسان الملک ۱۲ جمل ۲۸؎ قوله الحکم النبوة قال ابن عباس رضی الله عنهما الحکم النبوة ۱۲ ابو السعود ۲۹؎ قوله ابن ثلاث سنین وذلک لان الله تعالی احکم عقله واوحی الیه فان قلت کیف یصح حصول العقل والنبوة قلت اصل النبوة مبنی علی خرق العادات فلا تمنع صیرورة الصبی نبیا وقیل المراد بالحکم فهم الکتاب ۱۲ ج ۳۰؎ قوله صدقة علیهم لے وتفقنا وللتصدق علی الناس وقال فی ابی السعود قوله زکوة لے طهارة من الذنوب او صدقة تصدقنا به علی ابویه ۱۲ ۳۱؎ قوله لم یهم بها لے لم یقصد بالخطیئة ۱۲ ۳۲؎ قوله ویوم یموت ویوم یبعث حیا لے من هول الموقف ولا ینافی هذا ما ورد ان الانبیاء یوم القیامة یحثون علی الرکب ویقولون رب سلم سلم لان جلال الله محیط بهم فهم خائفون من هیبته وجلاله لامن عذابه وعقابه بصدق وعد الله فی تامینهم فلا یخلف وعده ۱۲ ص ۳۳؎ قوله لے خبرها اشارة الی حذف مضاف ۱۲

١ قوله لتفلي راسها الفلي بالفاء هو تفتيش القمل ونحوها من الثياب ۱۲ كمالين ١ قوله لتفلي راسها فلي بيش جستن در سر ويقال فليت راسه من القمل وفي القاموس فلى راسه بحثه عن القمل ۱۲ ٢ قوله لتغسل من حيضها اي لانها كانت تتحول من المسجد الى بيت خالتها اذا حاضت وتعود اليه اذا طهرت وقد حاضت قبل حملها بعيسى مرتين ۱۲ صاوي ٣ قوله فارسلنا اليها روحنا سمي بذلك لان الله احيا به القلوب والاديان كما ان الروح به حياة الاجساد او كناية عن محبة الله كما يقول الانسان لمن يحبه انت روحي قال شيخ الاسلام زكريا الانصاري فان قلت كيف ذلك مع اتفاق العلماء على ان الوحي لم ينزل على امرأة ولهذا قالوا في قوله واوحينا الى ام موسى انه وحي الهام وقيل وحي منام قلت لا نسلم ان الوحي لم ينزل على امرأة فقد قال مقاتل في قوله واوحينا الى ام موسى انه كان بواسطة جبرئيل والمتفق عليه ان المنفي وحي الرسالة لا مطلق الوحي وهذا الوحي انما هو بشارة الولد ۱۲ ج ٤ قوله بعد لبسها ثيابها جواب عما يقال ان الملك لا يدخل على امرأة مكشوفة الراس فضلا عن كونها مكشوفة البدن فكيف اتى مريم وهي تغتسل فاجاب المفسر بانه انما تمثل لها بعد ان لبست ثيابها ۱۲ صاوي ٥ قوله بشرا سويا بشرا حال من فاعل تمثل وسوغ وقوع الحال جامدة وصفها فلما وصفت النكرة وقعت حالا وفي البيضاوي قيل قعدت في مشرفة للاغتسال من الحيض محتجبة بشيء يسترها وكانت تتحول من المسجد الى بيت خالتها اذا حاضت وتعود اليه اذا طهرت فبينما هي في مغتسلها اتاها جبرئيل متمثلا بصورة شاب امرد سوي الخلق لتأنس بكلامه ۱۲ ج ملخصا ٦ قوله ان كنت تقيا اي تتقي الله وتبالي بالاستعاذة به وجواب الشرط محذوف اشار اليه الشارح بقوله فتنتهي عني الخ ۱۲ ٧ قوله فتنتهي عني هو جواب الشرط وقدره فعلا مضارعا مقرونا بالفاء فهو على تقدير المبتدأ ليكون الجواب جملة اسمية حتى يسوغ اقترانه بالفاء اي فانت تنتهي ۱۲ صاوي ٨ قوله لاهب لك اي لاكون سببا في هبته بالنفخ في الدرع ويجوز ان يكون حكاية لقول الله سبحانه ويؤيده قراءة ابي عمرو ونافع بالياء ۱۲ بيضاوي ٩ قوله زكيا اي طاهرا من الذنوب ۱۲ ١٠ قوله بتزوج اشارة الى ان هذه الكنايات انما تطلق في نكاح الحلال واما الزنا فانما يقال فيه خبث بها وفجر ونحو ذلك فلا يدخل قوله ولم اك بغيا تحت قوله لم يمسسني بشر وقوله بغيا هو فعول كما البغي قلبت واوه ياء وادغمت ثم كسرت الغين اتباعا وقيل فعيل بمعنى فاعل ولم يلحقه التاء لانه للمبالغة او انه للنسب كلابن وتامر ۱۲ ج بتغيير يسير ١٠ قوله بتزوج اشارة الى ان المس كناية عن الوطي الحلال اما الزنا فانما يقال خبث بها او فجر ونحوه كما في روح البيان ۱۲ ١١ قوله ولكون ما ذكر اي قوله هو علي هين وقوله في معنى العلة اي لما قبله من قوله قال كذلك جمل فيكون المعنى هو لاجل كونه هينا ولنجعله الآية ۱۲ ١٢ قوله على قدرتنا اي على كمال قدرتنا على انواع الخلق فانه تعالى خلق آدم من غير ذكر ولا انثى وخلق حواء من ذكر بلا انثى وخلق عيسى من انثى بلا ذكر وخلق بقية الخلق من ذكر وانثى ۱۲ كرخي ١٣ قوله في جيب درعها اي في طوق قميصها من الجمل ۱۲ ١٤ قوله فانتبذت به مكانا قصيا اي فاعتزلت وهو في بطنها والجار والمجرور في موضع الحال يعني ان الباء للملابسة والمصاحبة لا للتعدية وقوله قصيا قال ابن عباس اقصى الوادي وهو وادي بيت لحم فرارا من قومها ان يعيروها بالولادة من غير زوج ۱۲ جمل ١٥ قوله فاجاءها المخاض يقال جاء واجاء لغتان بمعنى واحد وقوله جاء بها اي الجاءها الى جذع النخلة والاصل في جاء ان يتعدى الى واحد بنفسه فاذا دخلت عليه الهمزة كان القياس يقتضي تعديته لاثنين الا ان استعماله قد تغير بعد النقل فصار بمعنى الجاء الى كذا ۱۲ جمل ١٦ قوله لتعتمد عليه اي على الجذع عند الولادة وكان جذعا يابسا فلما اعتمدت عليه اخضر واطلع الجريد والخوص والتمر رطبا في وقت واحد ۱۲ ١٧ قوله والحمل والتصوير الخ وقيل سبعة اشهر وقيل ستة وقيل ثمانية اشهر وذلك اقوى في الدلالة على قدرة الله تعالى لانه لا يعيش من ولد لثمانية اشهر ۱۲ ج ١٨ قوله في ساعة وقيل كانت مدة حملها سبعة اشهر وقيل ثمانية وقيل تسع اشهر على عادة النساء وقيل ثلث ساعات من ابي السعود وغيره ۱۲ ١٩ قوله نهرا اخرج الطبراني عن ابن عمر مرفوعا السري نهر اخرجه الله لتشرب منه كان قد انقطع اي نهر كان قد انقطع ماؤها فجرت ۱۲ ك ٢٠ قوله والباء زائدة للتاكيد وفي القاموس هزه وهز به وهو يدل على انه استعمل متعديا بنفسه وبالحرف ۱۲ ك ٢١ قوله حذفت منه لام الفعل فاصله ترأيين بهمزة هي عين الفعل وياء مكسورة هي لامه واخرى ساكنة هي ياء الضمير والنون علامة الرفع جمل وقوله والقيت حركتها اي حركة عين الفعل ۱۲ ٢٢ قوله فيسالك عن ولدك جواب عما يقال ان قولها فلن اكلم اليوم انسيا كلام فقد حصل التناقض فاجاب بان المراد اذا رايت احدا من البشر وسالك عن امرك فقولي الخ ويكون انشاء النذر من حين قولها للسائل تلك المقالة ۱۲ صاوي ٢٣ قوله اي امساكا عن الكلام وكان صومهم فيه الصمت وكان التزامه سالزامه وقد نهى النبي صلى الله عليه وسلم عن صوم الصمت فصار منسوخا ۱۲ ك ٢٤ قوله مع الاناسي اے لا مع الله ولا مع الملائكة لما ورد انها كانت تكلم الملائكة ولا تكلم الانس ۱۲ صاوي ٢٤ قوله مع الاناسي بفتح الهمزة جمع انسي او جمع انسان واصله على هذا اناسين فقلبت النون ياء وادغمت الياء في الياء من الجمل ۱۲ ٢٥ قوله بعد ذلك اي بعد قولها اني نذرت للرحمن صوما ۱۲ صاوي ٢٦ قوله فاتت به اے في يوم وضعه وقيل بعد اربعين يوما لما طهرت من نفاسها ۱۲ صاوي ٢٧ قوله فريا قال في القاموس فراه يفريه شقه فاسدا او صالحا والمناسب ههنا من معنية الشق على طريق الفساد والمراد منه شيء قبيح ۱۲ ٢٨ قوله هو رجل صالح قال في الخطيب وفي هارون هذا اربعة اقوال احدها انه رجل صالح من بني اسرائيل ينسب اليه كل من عرف بالصلاح والمراد انك كنت في الزهد كهارون فكيف صرت هكذا وثانيها انه كان لها اخ من ابيها يسمى هارون من صلحاء بني اسرائيل فعيرت به قال الرازي وهذا هو الاقرب ملخصا ۱۲ ٢٨ قوله هو رجل صالح وليس المراد به اخو موسى

سترا استتر به لتفلي راسها او ثيابها او تغتسل من حيضها فارسلنا اليها روحنا جبرئيل فتمثل لها بعد لبسها ثيابها بشرا سويا ۝ تام الخلق قالت اني اعوذ بالرحمن منك ان كنت تقيا فتنتهي عني بتعوذي قال انما انا رسول ربك لاهب لك غلاما زكيا ۝ بالنبوة قالت انى يكون لي غلام ولم يمسسني بشر بتزوج ولم اك بغيا ۝ زانية قال الامر كذلك من خلق غلام منك من غير اب قال ربك هو علي هين اي بان ينفخ بامري جبرئيل فيك فتحملي به ولكون ما ذكر في معنى العلة عطف عليه ولنجعله آية للناس على قدرتنا ورحمة منا لمن آمن به وكان خلقه امرا مقضيا ۝ به في علمي فنفخ جبرئيل في جيب درعها فاحست بالحمل في بطنها مصورا فحملته فانتبذت تنحت به مكانا قصيا ۝ بعيدا من اهلها فاجاءها جاء بها المخاض وجع الولادة الى جذع النخلة لتعتمد عليه فولدت والحمل والتصوير والولادة في ساعة قالت يا للتنبيه ليتني مت قبل هذا الامر وكنت نسيا منسيا ۝ شيئا متروكا لا يعرف ولا يذكر فناداها من تحتها اي جبريل وكان اسفل منها ان لا تحزني قد جعل ربك تحتك سريا ۝ نهر ماء كان انقطع وهزي اليك بجذع النخلة كانت يابسة والباء زائدة تساقط اصله بتائين قلبت الثانية سينا وادغمت في السين وفي قراءة بتركها عليك رطبا تمييز جنيا ۝ صفته فكلي من الرطب واشربي من السري وقري عينا بالولد تمييز محول من الفاعل اي لتقر عينك به اي تسكن فلا تطمح الى غيره فاما فيه ادغام نون ان الشرطية في ما المزيدة ترين حذفت منه لام الفعل وعينه والقيت حركتها على الراء وكسرت ياء الضمير لالتقاء الساكنين من البشر احدا فيسالك عن ولدك فقولي اني نذرت للرحمن صوما اي امساكا عن الكلام في شانه وغيره مع الاناسي بدليل فلن اكلم اليوم انسيا ۝ اي بعد ذلك فاتت به قومها تحمله حال فاتوه فقالوا يا مريم لقد جئت شيئا فريا ۝ عظيما حيث اتيت بولد من غير اب يا اخت هرون هو رجل صالح اي يا شبيهته في العفة ما كان ابوك امرأ سوء اي زانيا وما كانت امك بغيا ۝ زانية فمن اين لك هذا الولد فاشارت لهم اليه ان كلموه قالوا كيف نكلم من كان اي وجد في المهد صبيا ۝ قال اني عبد الله آتاني الكتب اي الانجيل وجعلني نبيا ۝ وجعلني مبركا اينما كنت اي نفاعا للناس اخبار بما كتب له واوصاني بالصلوة والزكوة امرني بهما ما دمت حيا ۝ وبرا بوالدتي منصوب بجعلني مقدرا ولم يجعلني جبارا متعاظما شقيا ۝ عاصيا لربه والسلام من الله علي يوم ولدت ويوم اموت

اخبار ما كتب له في التقدير ولذا عبره بلفظ الماضي ۱۲ كمالين ٢٩ قوله فاشارت اليه اے الى عيسى ان كلموه وذلك ان عيسى عليه السلام قال لها لا تحزني واحيلي بالجواب علي وقيل امرها جبرئيل بذلك ولما اشارت اليه غضبوا وتعجبوا وقالوا الخ ۱۲ مدارك ٣٠ قوله في المهد بالفارسية درگهواره في الصراح مهد گهواره وگستردن في القاموس المهد الموضع يهيأ للصبي ۱۲ ٣١ قوله اني عبد الله ولما اسكتت بامر الله لسانها الناطق انطق الله لها اللسان الساكت حتى اعترف بالعبودية وهو ابن اربعين ليلة او ابن يوم روي انه اشار بالسبابة وقال بصوت رفيع اني عبد الله وفيه رد لقول النصارى ۱۲ مدارك

۱ قولہ یوم ابعث حیا اذا آخر کلامہ ثم سکت بعد ذلک فلم یتکلم حتی بلغ المدۃ التی یتکلم فیہا الاطفال ۱۲ ص ۲ قولہ یقال فیہ ما تقدم ای من انہ انما خص ہذہ المواضع الثلاثۃ لکونہا خصوصۃ من غیرہا ۱۲ ۳ قولہ والمعنی الخ ہذا تفسیر للاضافۃ ای انہ من اضافۃ الموصوف الی الصفۃ وہو راجع لکل من الرفع والنصب من الجمل ۱۲ ۴ قولہ الذی فیہ یمترون خبر مبتدء محذوف ای ہو ای عیسی الذی فیہ یمترون وفی القرطبی ذلک عیسی بن مریم ای ذلک الذی ذکرنا عیسی بن مریم فکذلک فاعتقدوہ لا کما تقول الیہود انہ ابن یوسف النجار ولا کما قالت النصاری انہ الالہ او ابن الالہ قول الحق نعت لعیسی ای ذلک عیسی بن مریم قول الحق وسمی قول اللہ کما سمی کلمۃ اللہ والحق ہو اللہ عز وجل ۱۲ ج ۵ قولہ ان یتخذ آہ فی موضع رفع اسم کان ومن صلۃ لنفی عن نفسہ الولد والمعنی ان ثبوت الولد لہ محال نقولہ ما کان للہ ان یتخذ من ولد کقولنا ما کان للہ ان یکون لہ ثان ای لا یصح ذلک ولا ینبغی بل یستحیل ۱۲ ج ۶ قولہ اذا قضی امرا ہذا کالدلیل لما قبلہ کانہ قال ان اتخاذ الولد والسعی فی اسبابہ شان العاجز الضعیف المحتاج الذی لا یقدر علی شیء واما القادر الغنی الذی یقول للشیء کن فیکون فلا یحتاج فی اتخاذ الولد الی احبال الانثی وحیث اوجدہ یقول کن لا یسمی ابنا لہ بل ہو عبدہ ومخلوقہ فہو تبکیت والزام لہم بالحجج الباہرۃ ۱۲ ۷

یخرج الحی من المیت ولا ینافیہ قولہ صلی اللہ علیہ وسلم مازلت انتقل من الاصلاب الطاہرۃ الی الارحام الفاخرۃ لان المعنی الطاہرۃ

وَيَوْمَ اُبْعَثُ حَيًّا ۝ يقال فيه ما تقدم في السيد يحيى قال تعالى ذٰلِكَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ ج قَوْلُ الْحَقِّ بالرفع خبر مبتدأ مقدر اي قول ابن مريم وبالنصب بتقدير قلت والمعنى القول الحق الَّذِيْ فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ ۝ من المرية اي يشكون هم النصارى قالوا ان عيسى ابن الله كذبوا مَا كَانَ لِلّٰهِ اَنْ يَّتَّخِذَ مِنْ وَّلَدٍ سُبْحٰنَهٗ تنزيها له عن ذلك اِذَا قَضٰٓى اَمْرًا اي اراد ان يحدثه فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝ بالرفع بتقدير هو وبالنصب بتقدير ان ومن ذلك خلق عيسى من غير اب وَاِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ بفتح ان بتقدير اذكر وبكسرها بتقدير قل بدليل مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَآ اَمَرْتَنِيْ بِهٖٓ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ هٰذَا المذكور صِرَاطٌ طريق مُّسْتَقِيْمٌ ۝ مؤد الى الجنة فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْ بَيْنِهِمْ ج اي النصارى في عيسى اهو ابن الله او اله معه او ثالث ثلثة فَوَيْلٌ شدة عذاب لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا بما ذكر وغيره مِنْ مَّشْهَدِ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝ اي حضور يوم القيمة واهواله اَسْمِعْ بِهِمْ وَاَبْصِرْ بهم صيغتا تعجب بمعنى ما اسمعهم وما ابصرهم يَوْمَ يَاْتُوْنَنَا في الآخرة لٰكِنِ الظّٰلِمُوْنَ من اقامة الظاهر مقام المضمر الْيَوْمَ اي في الدنيا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ اي بين به صموا عن سماع الحق وعموا عن ابصاره اي اعجب منهم يا مخاطبا في سمعهم وابصارهم في الآخرة بعد ان كانوا في الدنيا صما عميا وَاَنْذِرْهُمْ خوف يا محمد كفار مكة يَوْمَ الْحَسْرَةِ هو يوم القيمة يتحسر فيه المسيء على ترك الاحسان في الدنيا اِذْ قُضِيَ الْاَمْرُ لهم فيه بالعذاب وَهُمْ في الدنيا فِيْ غَفْلَةٍ عنه وَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ به اِنَّا نَحْنُ تاكيد نَرِثُ الْاَرْضَ وَمَنْ عَلَيْهَا من العقلاء وغيرهم باهلاكهم وَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ ۝ فيه للجزاء وَاذْكُرْ لهم فِي الْكِتٰبِ اِبْرٰهِيْمَ ۝ اي خبره اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا مبالغا في الصدق نَّبِيًّا ۝ ويبدل من خبره اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ آزر يٰٓاَبَتِ التاء عوض عن ياء الاضافة ولا يجمع بينهما وكان يعبد الاصنام لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِيْ عَنْكَ لا يكفيك شَيْـًٔا ۝ من نفع او ضر يٰٓاَبَتِ اِنِّيْ قَدْ جَآءَنِيْ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَاْتِكَ فَاتَّبِعْنِيْٓ اَهْدِكَ صِرَاطًا طريقا سَوِيًّا ۝ مستقيما يٰٓاَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطٰنَ بطاعتك اياه في عبادة الاصنام اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ عَصِيًّا ۝ كثير العصيان يٰٓاَبَتِ اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يَّمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ ان لم تتب فَتَكُوْنَ لِلشَّيْطٰنِ وَلِيًّا ۝ ناصرا وقرينا في النار قَالَ اَرَاغِبٌ اَنْتَ عَنْ اٰلِهَتِيْ يٰٓاِبْرٰهِيْمُ فتعيبها لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ عن التعرض لها لَاَرْجُمَنَّكَ بالحجارة او بالكلام القبيح فاحذرني وَاهْجُرْنِيْ مَلِيًّا ۝ دهرا طويلا قَالَ سَلٰمٌ عَلَيْكَ مني اي لا اصيبك بمكروه سَاَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّيْ اِنَّهٗ كَانَ بِيْ حَفِيًّا ۝ من حفي اي بارا فيجيب دعائي و

[illegible]

قولہ بالرفع ای رفع قولہ تعالی فیکون ۱۲ ۸ قولہ بفتح ان لابی عمرو وابن کثیر بتقدیر اذکر او بتقدیر اللام متعلق بما بعدہ ای فاعبدوہ لان اللہ ربی وبکسرہا للباقین بتقدیر قل بدلیل ما قلت لہم الا ما امرتنی بہ ان اعبدوا اللہ ۱۲ ک ۹ قولہ بدلیل ما قلت لہم متعلق المحذوف تقدیرہ وہذا من کلام عیسی بدلیل ما قلت لہم الخ وہو راجع الی القرائتین من الجمل ۱۲ ۱۰ قولہ المذکور آہ یعنی القول بالتوحید ونفی الولد والصاحبۃ وسمی ہذا القول صراطا مستقیما تشبیہا بالطریق لانہ المؤدی الی الجنۃ ۱۲ ج ۱۱ قولہ اہو ابن اللہ ہذا قول النسطوریۃ وقولہ الٰہ معہ ہذا قول الملکانیۃ وقولہ او ثالث ثلثۃ ہذا قول الیعقوبیۃ والثلثۃ اللہ وعیسی وامہ جل وعبارۃ روح البیان فقالت النسطوریۃ ہو ابن اللہ والیعقوبیۃ ہو اللہ ہبط الی الارض ثم صعد الی السماء وقالت الملکانیۃ ہو عبد اللہ ونبیہ وقال فی التاویلات النجمیۃ ای تحزبوا ثلاث فرق فرقۃ یعبدون اللہ بالسر علی قدمی الشریعۃ والطریقۃ بالعبور علی المقامات والوصول الی القربات وہم الاولیاء والصدیقون وہم اہل اللہ خاصۃ وفرقۃ یعبدون اللہ علی صورۃ الشریعۃ واعمالہا وہم المؤمنون المسلمون وہم اہل الجنۃ وفرقۃ یعبدون الہوی علی وفق الطبیعۃ ویظنون انہم یعبدون اللہ کما ان الکفار یعبدون الاصنام ویقولون ما نعبدہم الا لیقربونا الی اللہ زلفی وہم ینکرون علی اہل الحق وہم اہل البدعۃ والنفاق وہم اہل النار ۱۲ ۱۲ قولہ بما ذکر من ان عیسی عبد اللہ ورسولہ والباء صلۃ کفروا ۱۲ ک ۱۳ قولہ من مشہد یوم عظیم مشہد مفعل اما من الشہادۃ واما من الشہود وہو الحضور ومشہد ہنا یجوز ان یراد بہ الزمان او المکان او المصدر فاذا کان من الشہادۃ فالمراد بہ الزمان فتقدیرہ من وقت شہادۃ یوم وان ارید بہ المکان فتقدیرہ من مکان شہادۃ یوم وان ارید بہ المصدر فتقدیرہ من شہادۃ ذلک الیوم وان تشہد علیہم السنتہم وایدیہم وارجلہم والملائکۃ والانبیاء واذا کان من الشہود وہو الحضور فتقدیرہ من شہود الحساب والجزاء یوم القیمۃ او من مکان الشہود فیہ وہو الموقف او من وقت الشہود ملخص من الجمل ۱۲ ۱۴ قولہ اسمع بہم وابصر آہ ہذا لفظہ امر ومعناہ التعجب واصح الاعاریب فیہ ان فاعلہ ہو المجرور بالباء والباء زائدۃ وزیادتہا لازمۃ اصلاحا للفظ لان فاعل افعل الامر لا یکون الا ضمیرا مستترا وقول ثان ان الفاعل مضمر والمراد بہ المتکلم کان المتکلم یامر نفسہ بذلک والمجرور بعدہ فی محل نصب ویعزی ہذا للزجاج وقول ثالث وہو ان الفاعل ضمیر المصدر والمجرور منصوب المحل ایضا وقیل بل ہو امر حقیقۃ والمامور ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والمعنی اسمع الناس وابصرہم بہم وبحالہم ماذا نصنع بہم من العذاب ۱۲ ج ۱۵ قولہ من اقامۃ الظاہر مقام المضمر اشعارا بانہم ظلموا انفسہم حیث اغفلوا الاستماع والنظر حین ینفعہم ۱۲ ک ۱۶ قولہ ای اعجب ای تعجب منہم الی قولہ فی الآخرۃ تفسیر لقولہ اسمع بہم وابصر یوم یاتوننا وقولہ بعد ان کانوا الخ تفسیر لقولہ لکن الظالمون الیوم الخ وانما صرف التعجب الی المخاطبین لظہور استحالۃ الحمل علی التعجب من المتکلم نفسہ والمراد ان اسماعہم وابصارہم یومئذ جدیر بان یتعجب منہما بعد ما کانوا صما عمیا فی الدنیا او ان المعنی اسمع ہؤلاء وابصرہم ای عرفہم حال الیوم الذی یاتوننا فیہ لیعتبروا وینزجروا ۱۲ جمل ۱۷ قولہ یتحسر فیہ ای یتحسر فیہ المحسن علی ترک الزیادۃ فی الاحسان ۱۲ ج ۱۸ قولہ واذکر لہم ای لکفار مکۃ ای اتل علی الناس قصتہ وبلغہا ایاہم والا فالذاکر لہ ہو اللہ فی کتابہ ۱۲ کشاف واعلم ان ابراہیم علیہ السلام رتب ہذا الکلام علی غایۃ الحسن وقرنہ لغایۃ التلطف والرفق فقولہ یا ابت دلیل علی شدۃ الحب والرغبۃ فی صرفہ عن العقاب وارشادہ الی الصواب لانہ اولا نبہہ علی ما یدل علی المنع من عبادۃ الاصنام ثم امر بالاتباع فی الایمان ثم نبہ علی ان طاعۃ الشیطان غیر جائزۃ فی العقول ثم ختم الکلام بالوعید الزاجر عن الاقدام علی ما لا ینبغی آہ خازن ۱۲ ج ۱۹ قولہ مبالغا فی الصدق ای بلیغ الصدق فی اقوالہ وافعالہ وفی تصدیق غیوب اللہ وآیاتہ وکتبہ ورسلہ ۱۲ ج ۲۰ قولہ نبیا وصف خاص لان کل نبی صدیق ولا عکس وبین الولایۃ والصدیقیۃ عموم وخصوص مطلق ایضا فکل صدیق ولی ولا عکس لان الصدیقیۃ مرتبۃ تحت مرتبۃ النبوۃ ۱۲ ص ۲۱ قولہ ولا یجمع بینہما آہ فلا یقال یا ابتی ویقال یا ابتا اہ بیضاوی وانما جاز الثانی لعدم الجمع فیہ بین العوض والمعوض اذ الالف بدل من الیاء لا من التاء وانما جمع فیہ بین عوضین ولا محذور فیہ کما جمع صاحب الجبیرۃ بین المسح والتیمم وہما بدلان عن الغسل ۱۲ ج ۲۲ قولہ انی اخاف ان یمسک عذاب ای فی المستقبل ان لم ترجع وانما عبر بالخوف لانہ لم یکن قاطعا بموتہ علی الکفر بل کان مترجیا ایمانہ وقیل المراد بالخوف العلم والاقرب الاول لانہ لو علم عدم ہدایتہ ما خاطبہ بہذا الخطاب اللطیف ۱۲ ص ۲۳ قولہ ناصرا او قرینا فی النار اشارۃ الی ان ولیا من الولی وہو القرب والدنو فلما کان المفہوم من الآیۃ ترتیب الولایۃ علی مس العذاب والامر بالعکس اشار الی دفعہ بان فسر الولایۃ بالنصرۃ والمقارنۃ فی النار ۱۲ ک ۲۴ قولہ حفیا ای بالغا فی اکرامی واللطف بی والاعتناء بشانی ویطلق الحفی علی المستقصی فی السوال ومنہ قولہ تعالی کانک حفی عنہا ۱۲ صاوی ۲۵ قولہ من حفی ای بلیغا فی البر والالطاف روح یقال حفی حفاوۃ ہکذا ای اعتنی بہ وبالغ فی اکرامہ فی المختار

قد وفى بوعده بقوله المذكور فى الشعراء وَاغْفِرْ لِأَبِيْ وهذا قبل ان يتبين له انه عدو لله كما ذكر
فى براءة وَأَعْتَزِلُكُمْ وَمَا تَدْعُوْنَ تعبدون مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَأَدْعُوْا اعبد رَبِّيْ عَسٰى أَلَّا أَكُوْنَ
بِدُعَاءِ رَبِّيْ بعبادته شَقِيًّا ○ كما شقيتم بعبادة الاصنام فَلَمَّا اعْتَزَلَهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ
اللّٰهِ بان ذهب الى الارض المقدسة وَهَبْنَا لَهٗ ابنين يانس بهما إِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ۭ وَكُلًّا منهما جَعَلْنَا
نَبِيًّا ○ وَوَهَبْنَا لَهُمْ الثلاثة مِّنْ رَّحْمَتِنَا المال والولد وَجَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا ○ رفيعا ٣ ع ١٠
وهو الثناء الحسن فى جميع اهل الاديان وَاذْكُرْ فِى الْكِتٰبِ مُوْسٰى اِنَّهٗ كَانَ مُخْلَصًا بكسر اللام و
فتحها من اخلص فى عبادته واخلصه الله من الدنس وَّكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ○ وَنَادَيْنٰهُ بقول يا
مُوْسٰى اِنِّيْ اَنَا اللّٰهُ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ اسم جبل الْاَيْمَنِ اى الذى يلى يمين موسى حين اقبل
من مدين وَقَرَّبْنٰهُ نَجِيًّا ○ مناجيا بان اسمعه تعالى كلامه وَوَهَبْنَا لَهٗ مِنْ رَّحْمَتِنَا نعمتنا اَخَاهُ
هٰرُوْنَ بدل وعطف بيان نَبِيًّا ○ حال هى المقصودة بالهبة اجابة لسؤاله ان يرسل اخاه
معه وكان اسن منه وَاذْكُرْ فِى الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ لم يعد شيئا الا وفى به و
انتظر من وعده ثلثة ايام او حولا حتى رجع اليه فى مكانه وَكَانَ رَسُوْلًا الى جرهم نَّبِيًّا ○ وَكَانَ يَأْمُرُ
اَهْلَهٗ اى قومه بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا ○ اصله مرضوو قلبت الواوان يائين والضمة
كسرة وَاذْكُرْ فِى الْكِتٰبِ اِدْرِيْسَ هو جد ابى نوح اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ○ وَّرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا ○ هو
حى فى السماء الرابعة او السادسة او السابعة او فى الجنة ادخلها بعد ان اذيق الموت واحيى ولم
يخرج منها اُولٰٓئِكَ مبتدا الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ صفة له مِّنَ النَّبِيّٖنَ بيان لهم وهو فى معنى
الصفة وما بعده الى جملة الشرط صفة للنبيين فقوله مِنْ ذُرِّيَّةِ اٰدَمَ اى ادريس وَمِمَّنْ
حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ فى السفينة اى ابراهيم ابن ابنه سام وَّمِنْ ذُرِّيَّةِ اِبْرٰهِيْمَ اى اسماعيل
واسحاق ويعقوب وَمن ذرية اِسْرَآءِيْلَ وهو يعقوب اى موسى وهارون وزكريا و
يحيى وعيسى وَمِمَّنْ هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا اى من جملتهم وخبر اولئك اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ
اٰيٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّبُكِيًّا ○ جمع ساجد وباك اى فكونوا مثلهم واصل بكى
بكوى قلبت الواو ياء والضمة كسرة فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ بتركها
كاليهود والنصارى وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ من المعاصى فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ○

قوله وهذا قبل الخ هذا جواب عما يقال كيف يجوز الاستغفار للكفار فاجاب بانه استغفر له قبل علمه انه عدو لله فلما علم ذلك تبرأ منه وبهذا العلم انه يجوز الدعاء بالمغفرة للكافر ان قصد بها هدايته واسلامه فان قطع بكفره فلا يجوز ١٢ صاوى قوله واعتزلكم اى ارتحل من ارضكم وبلادكم وقد فعل ذلك ١٢ صاوى قوله بان ذهب اى من بابل العراق الى الارض المقدسة ١٢ صاوى قوله اسحاق ويعقوب وتخصيصهما بالذكر لانهما شجرة الانبياء او لانه اراد ان يذكر اسماعيل بفضل على انفراده روح وفى ابى السعود ولعل ترتيب بينهما على اعتزاله ههنا لبيان كمال عظم النعم التى اعطاها الله تعالى اياه بمقابلة من اعتزالهم من الاهل والاقرباء فانهما شجرة الانبياء ملخصا ١٢ قوله والمال والولد آه وهو قول الاكثرين وقالوا معناه ما بسط لهم فى الدنيا من سعة الرزق وقيل الكتاب والنبوة ١٢ معالم قوله هو الثناء الحسن آه اى السيرة الحسنة ففى اللسان مجاز مرسل من اطلاق اسم الآلة وارادة ما ينشأ عنها فالمعنى وجعلنا لهم ثناء صادقا يذكرهم الامم كلها الى يوم القيمة بما لهم من الخصال المرضية ويصلون على ابراهيم وعلى آله الى قيام الساعة ١٢ ج قوله وهو الثناء الحسن عبر بالثناء عما يوجد باللسان كما عبر باليد عما يعطى باليد وهو العطية كبير وفى الجمل ففى اللسان مجاز مرسل من اطلاق اسم الآلة وارادة ما ينشأ عنها ١٢ قوله واذكر فى الكتاب موسى معطوف على قوله واذكر فى الكتاب مريم عطف قصة على قصة والحاصل ان الله تعالى ذكر فى هذه السورة اسماء عشرة من الانبياء زكريا ويحيى وعيسى وهارون وادريس وذكر لكل اوصافا ومناقب يجب الايمان بها تنبيها على عظم شانهم وتعليما للامة المحمدية ليقتدوا بهم وكذا يقال فى جمع قصص الانبياء المذكورة فى القرآن ١٢ ص قوله رسولا الرسول الذى معه كتاب من الانبياء والنبى الذى ينبئ عن الله عز وجل وان لم يكن معه كتاب كيوشع ١٢ مدارك قوله يلى يمين موسى اى لان الجبل لا يمين له فهو صفة الجانب لا الطور ١٢ ك قوله وقربناه نجيا آه حال من مفعول قربناه واصله نجيو من نجا ينجو والايمن صفة للجانب بدليل انه تبعه فى الاعراب فى قوله وواعدناكم جانب الطور الايمن وقيل انه صفة للطور اذ اشتقاقه من اليمن والبركة سمين وفى البيضاوى وناديناه من جانب الطور الايمن من ناحية اليمنى من اليمين وهى التى تلى يمين موسى عليه السلام او من جانبه الميمون من اليمن ١٢ ج قوله اسمعيل اى ابن ابراهيم وكان من هاجر جارية سارة التى وهبتها له فلما ولدت له اسمعيل نقلها الى الحجاز قبل بناء البيت فتربى اسمعيل بين جرهم عرب من اليمن فزوجوه فلما كبر ارسله الله اليهم كما قال المفسر ثم تناسلت منه العرب الذين منهم رسول الله صلى الله عليه وسلم وكفاه بهذا فخرا ولما كان اعظم مزية من اولاد ابراهيم افرده بالذكر والثناء ١٢ صاوى قوله صادق الوعد خص بهذا الوصف وان كان موجودا فى غيره من الانبياء لانه المشهور من خصاله ١٢ صاوى قوله وانتظر من وعده ثلثة ايام الخ روى ابن ابى حاتم عن الثورى قال بلغنى ان اسماعيل وصاحبا له اتيا قرية فقال له صاحبه اما ان اجلس فتدخل فتشترى طعاما زادنا واما ان ادخل فاكفيك ذلك فقال له اسماعيل بل ادخل انت وانا اجلس انتظرك فدخل ثم نسى فلم يخرج فاقام اسماعيل مكانه فمر بالحول من ذلك اليوم فمر به الرجل فقال له انت ههنا حتى الساعة قال قلت لك لا ابرح حتى تجئ فقال فذكر فى الكتاب اسماعيل انه كان صادق الوعد ١٢ ك قوله وانتظر الخ عن ابن عباس رضى الله عنهما ان اسماعيل عليه السلام وعد صاحبا له ان ينتظره فى مكان فانتظره سنة كما ذكره الخطيب وغيره ١٢ قوله الى جرهم هو قبيلة من عرب اليمن نزل على هاجر ام اسماعيل بوادى مكة حين خلفها ابراهيم هى وابنها فسكنوا معها وزوجوه منهم وارسل اليهم ١٢ جمل قوله ورفعناه الخ قال بعض المفسرين المراد برفعه شرف النبوة وقرب المنزلة عنده سبحانه وقال آخرون كما ذكره المص ١٢ ك قوله هو حى فى السماء الرابعة او السادسة او السابعة او فى الجنة ادخلها بعد ان اذيق الموت واحيى ولم يخرج منها قال صاحب روضة الاحباب هذا القول ضعيف روى ابن جرير انه قال كعب الاحبار لابن عباس كان لادريس صديق من الملائكة فسأله عن عمره فرفعه على جناحه وذهب به الى السماء فلما بلغ السماء الرابعة لقيه ملك الموت فسأله كم بقى من عمر ادريس قال لمن ادريس قال ملك الموت ان هذا الشئ عجيب امرت ان اقبض روحه قال كعب فهذا معنى ورفعناه مكانا عليا واخرج ابن ابى حاتم عن ابن عباس ان ملكا استاذن ربه ان يهبط الى ادريس فاتاه فسلم عليه فقال له ادريس هل بينك وبين ملك الموت شئ فقال ذلك اخى من الملائكة قال هل تستطيع ان تنفعنا عنده بشئ قال اما ان يؤخر شيئا او يقدمه فلا ولكن ساكلمه لك فيرفق بك عند الموت فقال اركب بين جناحى فركب ادريس وصعد به الى السماء العليا فلقى ملك الموت وادريس بين جناحيه فقال له الملك ان لى اليك حاجة قال علمت حاجتك تكلمنى بها فى ادريس وقد محى اسمه ولم يبق من اجله الا نصف طرفة عين فمات ادريس بين جناحى الملك وفى المستدرك بسند رواه عن سمرة بن جندب انه لما راى الله تعالى من اهل الارض من جورهم واعتدائهم فى امر الله رفعه الى السماء السادسة فهو حيث يقول ورفعناه مكانا عليا وحكى بعضهم انه نزل ملك الموت بالارض بامره سبحانه فصاحب ادريس واتخذه خليلا فقال له ادريس ان لى اليك حاجة ان تميتنى فاذاقه الموت باذنه سبحانه ثم رجع اليه روحه بعد لحظة ثم سأل منه اخرى ان يريه جهنم ففعل ثم تمنى رؤية الجنة فرفعه ملك الموت على جناحه وذهب به الى السماء السابعة وادخله الجنة فطلب منه الملك الخروج فابى وقال ان الله تعالى قال كل نفس ذائقة الموت وانى ذقته وقال وما هم منها بمخرجين اى من الجنة والله لا اخرج فذلك معنى قوله ورفعناه مكانا عليا قال ابن حجر لم يثبت ذلك من طريق مرفوع قوى ١٢ ك قوله صفة له آه اى اولئك الموصوفون بانعام الله عليهم وقوله بيان له اى للموصول من بيان العام بالخاص والمعنى اولئك المنعم عليهم الذين هم النبيون فمن للبيان آه شيخنا ١٢ ج قوله اى ادريس تقربة منه لانه جد ابى نوح ١٢ خطيب قوله اى ابراهيم يعنى ان المراد بذرية من حملنا مع نوح ابراهيم لانه من نسل سام وكان فى السفينة مع نوح ١٢ ك قوله وخبر اولئك هذا ان جعل الموصول صفة ولو جعل خبرا فالجملة الشرطية استيناف لبيان خشيتهم من الله ١٢ ك قوله خروا سجدا وبكيا اى ان الانبياء اذا سمعوا آيات الله التى خصهم بها من الكتب المنزلة عليهم سجدوا وبكوا خضوعا وخشوعا ١٢ م قوله فكونوا آه اى يا اهل مكة مثلهم اى خشوعا وخضوعا وحذرا وخوفا عند التلاوة وفى الحديث اتلوا القرآن وابكوا فان لم تبكوا فتباكوا آه كرخى وعن ابن عباس اذا قرأتم سجدة سبحان فلا تعجلوا بالسجود حتى تبكوا فان لم تبك عين احدكم فليبك قلبه وروى انه صلى الله عليه وسلم قال ما اغرورقت عين بمائها الا حرم الله تعالى على النار جسدها الى غير ذلك من الاحاديث آه خطيب ١٢ ج قوله فخلف من بعدهم اى وجد من بعد النبيين قوله خلف هو بالسكون فى الشر وبالفتح فى الخير يقال خلف سوء وخلف صدق ١٢ صاوى قوله خلف اى عقب يستعمل الخلف بسكون اللام كما هنا فى الشر فيقال خلف سوء وبفتحها فى الخير فيقال خلف صالح ومعنى الآية بالفارسية وجانشين شد بعد انبيا عليهم السلام قوم ناخلف ١٢ قوله واتبعوا الشهوات اى ملاذ النفوس وعن على رضى الله عنه من بنى الشديد وركب المنظور ولبس المشهور ١٢ مدارك

هُوَ وادٍ في جهنم اي يقعون فيه إِلَّا لكن مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُونَ ينقصون شَيْئًا ۝ من ثوابهم جَنَّاتِ عَدْنٍ اقامة بدل من الجنة الَّتِي وَعَدَ الرَّحْمَٰنُ عِبَادَهُ بِالْغَيْبِ حال اي غائبين عنها إِنَّهُ كَانَ وَعْدُهُ اي موعوده مَأْتِيًّا ۝ بمعنى آتيا واصله ماتوي او موعوده هنا الجنة ياتيه اهله لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا من الكلام إِلَّا لكن يسمعون سَلَامًا من الملائكة عليهم او من بعضهم على بعض وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيهَا بُكْرَةً وَعَشِيًّا ۝ اي على قدرهما في الدنيا وليس في الجنة نهار ولا ليل بل ضوء ونور ابدا تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي نُورِثُ نعطي وننزل مِنْ عِبَادِنَا مَنْ كَانَ تَقِيًّا ۝ بطاعته ونزل لما تاخر الوحي اياما وقال النبي صلى الله عليه وسلم لجبريل ما يمنعك ان تزورنا اكثر مما تزورنا وَمَا نَتَنَزَّلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ لَهُ مَا بَيْنَ أَيْدِينَا اي امامنا من امور الآخرة وَمَا خَلْفَنَا من امور الدنيا وَمَا بَيْنَ ذَٰلِكَ اي ما يكون من هذا الوقت الى قيام الساعة اي له علم ذلك جميعه وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا ۝ بمعنى ناسيا اي تاركا لك بتاخير الوحي عنك هو رَبُّ مالك السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا فَاعْبُدْهُ وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهِ اي اصبر عليها هَلْ تَعْلَمُ لَهُ سَمِيًّا ۝ اي مسمى بذلك لا وَيَقُولُ الْإِنْسَانُ المنكر للبعث ابي بن خلف او الوليد بن المغيرة النازل فيه الآية أَإِذَا بتحقيق الهمزة الثانية وتسهيلها وادخال الف بينهما بوجهيها وبين الاخرى مَا مِتُّ لَسَوْفَ أُخْرَجُ حَيًّا ۝ من القبر كما يقول محمد فالاستفهام بمعنى النفي اي لا أحيى بعد الموت وما زائدة للتاكيد وكذا اللام ورد عليه بقوله تعالى أَوَلَا يَذَّكَّرُ الْإِنْسَانُ اصله يتذكر ابدلت التاء ذالا وادغمت في الذال وفي قراءة بتركها وسكون الذال وضم الكاف أَنَّا خَلَقْنَاهُ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ يَكُ شَيْئًا ۝ فيستدل بالابتداء على الاعادة فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ اي المنكرين للبعث وَالشَّيَاطِينَ اي نجمع كلا منهم وشيطانه في سلسلة ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ من خارجها جِثِيًّا ۝ على الركب جمع جاث واصله جثوو او جثوي من جثى يجثو ويجثي لغتان ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيعَةٍ فرقة منهم أَيُّهُمْ أَشَدُّ عَلَى الرَّحْمَٰنِ عِتِيًّا ۝ جرأة ثُمَّ لَنَحْنُ أَعْلَمُ بِالَّذِينَ هُمْ أَوْلَىٰ بِهَا احق بجهنم الاشد وغيره منهم صِلِيًّا ۝ دخولا واحتراقا فنبدأ بهم واصله صلوي من صلي بكسر اللام وفتحها وَإِنْ اي ما مِنْكُمْ أَحَدٌ إِلَّا وَارِدُهَا اي داخل جهنم كَانَ عَلَىٰ رَبِّكَ حَتْمًا مَقْضِيًّا ۝ حتمه وقضى به لا يتركه ثُمَّ نُنَجِّي مشددا ومخففا

---

٥١ قوله هو واد في جهنم آه قال ابن عباس رضي الله عنهما الغي واد في جهنم وان اودية جهنم لتستعيذ من حره أعد للزاني المصر عليه ولشارب الخمر المدمن عليها ولآكل الربوا ولاهل العقوق ولشاهد الزور ولامرأة ادخلت على زوجها ولدا ه قال الضحاك غيا خسرانا وقيل هلاكا وقيل عذابا ه وقوله يلقون ليس مراده الرؤية فقط بل معناه الاجتماع والملابسة مع الرؤية ١٢ مدارك ملخصا **٥٢ قوله** بدل من الجنة اے بدل البعض لاشتمال الجنة عليه اشتمال الكل على اجزائه لا يقال جنات عدن نكرة لاضافة الى النكرة والنكرة لا تبدل من المعرفة لان ذلك في بدل الكل وهو بدل بعض وايضا ذلك اذا لم يفد البدل كقولك جاء زيد رجل والا فهو جائز كما نص عليه الشيخ الرضي وقد جعل القاضي العدن علما والموصول بعده صفة ولكن قال انه ليس بعلم ان يجعل الموصول بدلا لا صفة ١٢ ك **٥٣ قوله** بالغيب آه فيه وجهان احدهما ان الباء حالية وفي صاحب الحال احتمالان احدهما ضمير الجنة وهو عائد الموصول اے وعدها وهي غائبة عنهم لا يشاهدونها والثاني ان يكون هو عباده اے وهم غائبون عنها لا يرونها وانما آمنوا بها بمجرد الاخبار منه والوجه الثاني ان الباء سببية اے بسبب تصديق الغيب وبسبب الايمان ١٢ سمين **٥٤ قوله** اے غائبين عنها اے غير مشاهدين لها لان الوعد حاصل في الدنيا ومن فيها لا يشاهد الجنة ١٢ صاوی **٥٥ قوله** اے موعوده اے الذي وعد به من الجنة وغيرها وقوله او موعوده الخ اشارة لتفسير آخر يكون ماتيا عليه باقيا على كونه اسم مفعول ويكون المراد بالموعود خصوص الجنة فقوله هنا اے في هذه الآية وقوله الجنة خبر عن موعوده وقوله ياتيه اهله بين به ان ماتيا اسم مفعول بحاله ١٢ جمل **٥٦ قوله** آتيا يعني ان اسم المفعول بمعنى الفاعل كما في قوله تعالى حجابا مستورا وهذا على تقدير ان يترك الوعد على معناه المصدري واصله ماتوي كرموي فعلل اعلاله ١٢ ك **٥٧ قوله** اهله اے الموعود لهم يريد انه اذا كان الوعد بمعنى الموعود فماتي على معناه ١٢ ك **٥٨ قوله** لغوا آه هو فضول الكلام وقوله الا سلاما ما اهدى الزمخشري فيه ثلاثة اوجه احدها ان معناه ان كان تسليم بعضهم على بعض او تسليم عليهم لغوا فلا يسمعون لغوا الا ذلك فهو من وادي قوله ع ولا عيب فيهم غير ان سيوفهم ÷ بهن فلول من قراع الكتائب ÷ الثاني انهم لا يسمعون فيها الا قولا يسلمون فيه من العيب والنقيصة الثالث ان معنى السلام الدعاء بالسلامة ودار السلام اهلها عن الدعاء بالسلامة اغنياء فكان ظاهره من باب فضول الحديث لولا ما فيه من فائدة الاكرام ١٢ ج ملخصا **٥٩ قوله** وليس في الجنة نهار آه وانما يعرفون الليل بارخاء الحجب وغلق الابواب والنهار بفتحها ورفع الحجب والرزق بالبكرة والعشي افضل العيش عند العرب فوصف سبحانه جنته بذلك وقيل المراد دوام الرزق كما تقول انا عند فلان بكرة وعشيا تريد الدوام ١٢ مدارك بتغيير يسير **٦٠ قوله** تلك الجنة التي اسم الاشارة عائد على الجنة في قوله فاولئك يدخلون الجنة ولا يظلمون شيئا واتى باسم الاشارة البعيد اشارة لعلو رتبتها ورفيع منزلتها ١٢ **٦١ قوله** ونزل لما تاخر الوحي اي حين ساله اليهود عن الروح واصحاب الكهف وذي القرنين فقال اخبركم غدا ولم يقل ان شاء الله فتاخر جبريل حتى شق على النبي صلى الله عليه وسلم ثم نزل بعد اربعين يوما او خمسة عشر فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم ابطأت علي حتى ساءني واشتقت اليك فقال له جبريل اني كنت اشوق ولكني عبد مامور اذا بعثت نزلت واذا حبست احتبست ١٢ صاوی **٦٢ قوله** ما يمنعك الخ هذا عتاب من رسول الله لجبريل كانه قال ان شوقي اليك في ازدياد فكان الرجاء فيك الزيارة لا الهجر ١٢ صاوی **٦٣ قوله** وما نتنزل الا بامر ربك هذا على لسان جبريل امره الله تعالى بذلك اعتذارا لرسول الله صلى الله عليه وسلم وجوابا لسواله المذكور والتنزل النزول شيئا فشيئا ١٢ صاوی **٦٤ قوله** له ما بين ايدينا الخ اے له ما قدامنا وما خلفنا من الاماكن وما نحن فيها فلا نتمالك ان ننتقل من مكان الى مكان الا بامر الملك ومشيته وهو الحافظ العالم بكل حركة وسكون وما يحدث من الاحوال لا تجوز عليه الغفلة والنسيان فاني لنا ان نتقلب في ملكوته الا اذا اذن لنا فيه ١٢ مدارك **٦٥ قوله** هو رب يعني انه خبر مبتدأ محذوف ويمكن ان يجعل بدلا من ربك ١٢ ك **٦٦ قوله** اے مسمى بذلك اي بلفظ الجلالة او برب السموات والارض جمل قال في الخطيب قال الكلبي في تفسير قوله سميا هل تعلم احدا تسمى الله غيره فانهم وان كانوا يطلقون لفظ الاله على الوثن فما اطلقوا لفظ الله تعالى على شيء وقال ابن عباس هل تعلم له مثلا اي نظيرا ١٢ **٦٧ قوله** المنكر للبعث اشار بذلك الى ان المراد بالانسان خصوص الكافر المنكر للبعث ١٢ صاوی **٦٨ قوله** وادخال الف بينهما اے الثانية وقوله وبين الاخرى اے الاولى وكان الاولى ان يزيد وتركه لاجل ان تكون عبارته منبهة على القراءات الاربعة وكلها سبعية ١٢ جمل **٦٩ قوله** مامت الخ ما زائدة وكذا اللام زائدة للتوكيد مجردة من معنى ولذا الحال ساغ اقترانها بحرف الاستقبال ١٢ ك **٧٠ قوله** يذكر بتشديد الذال والكاف المفتوحتين لابن عمرو وابن كثير وحمزة ١٢ **٧١ قوله** وشيطانه في سلسلة اذ كل كافر يحشر مع شيطانه في سلسلة ١٢ روح **٧٢ قوله** واصله جثوو بواوين قلبت الواو الثانية ياء ثم الاولى كذلك وادغمت الياء في الياء وقوله او جثوي قلبت الواو ياء وادغمت في الياء من الجمل ١٢ **٧٣ قوله** من جثى يجثو في القاموس جثا كدعا ورمى يجثو ويجثي جثوا وجثيا جلس على ركبته او قام على اطراف اصابعه فهو جاث والجمع جثي بالضم والكسر ١٢ ك **٧٤ قوله** ايهم اشد على الرحمن اے موصولة حذف صدر صلتها اي ايهم هو اشد ولذلك بنيت على الضم وان كانت معربة عند عدم الحذف في نحو اضرب ايهم لقيت بالنصب للزوم الاضافة الى المفرد التي هي من خواص الاسم المتمكن وهو منصوب المحل تمييز عن اي تمييز طوائفهم اعتاهم فاعتاهم ونطرحهم في النار على الترتيب او ندخل كلا في طبقتهم التي يليق بهم ١٢ **٧٥ قوله** اي ما منكم احد آه اے مسلما كان او كافرا في الدار الورود والدخول عند علي وابن عباس رضي الله عنهما وعليه جمهور اهل السنة لقوله تعالى فاوردهم النار وقوله لو كان هؤلاء آلهة ما وردوها ولقوله ثم ننجي الذين اتقوا اذ النجاة انما يكون بعد الدخول ولقوله عليه السلام الورود الدخول لا يبقى بر ولا فاجر الا دخلها فتكون على المؤمنين بردا وسلاما كما كانت على ابراهيم وتقول النار للمؤمن جز يا مؤمن فان نورك اطفأ لهبي وقيل الورود بمعنى الدخول لكنه يختص بالكفار لقراءة ابن عباس وان منهم ويحمل القراءة المشهورة على الالتفات وعن عبد الله ابن مسعود الورود الحضور لقوله تعالى ولما ورد ماء مدين وقوله اولئك عنها مبعدون واجيب عنه بان المراد عن عذابها وعن الحسن وقتادة الورود المرور على الصراط لان الصراط ممدود عليها فيسلم اهل الجنة ويتقادق اهل النار ١٢ ك **٧٦ قوله** اي داخل جهنم كذا رواه الحاكم عن ابن مسعود والبيهقي عن ابن عباس ولاحمد عن جابر مرفوعا لا يبقى بر ولا فاجر الا دخلها فيكون على المؤمن بردا وسلاما وكثير من السلف على ان الورود هو العبور على الصراط فانه ممدود على جهنم ورجحه النووي وروي عن انس وابي هريرة وجابر وابي سعيد ولابن ابي حاتم عن ابن مسعود ووردهم قيامهم حول النار والذي يظهر لهذا العبد ان هذا الاختلاف لفظي فان المرور على الصراط مما اتفقوا عليه غير ان منهم من عده دخولا ومنهم من حسبه عبورا ١٢ ك **٧٦ قوله** اي داخل جهنم فان قلت كيف يدخلونها والله تعالى يقول اولئك عنها مبعدون لا يسمعون حسيسها قلت المراد به الابعاد عن عذابها قال في الاسئلة المقحمة يجوز ان يدخلوها ولا يسمعوا حسيسها لان الله تعالى يجعلها عليهم بردا وسلاما كما جعلها على ابراهيم عليه السلام فالمؤمنون يمرون بجهنم وهي برد وسلام والكافرون وهي نار كما ان الكوز الواحد كان يشربه القبطي فيصير دما والاسرائيلي فيكون ماء عذبا ١٢ روح **٧٧ قوله** حتما مقضيا اے بمقتضى حكمته لا بايجاب عليه ١٢ صاوی

۵۱ قوله ونذر الظالمين اى نترك الظالمين ۱۲ م ۵۲ قوله جثيا آه مفعول ثان ان كان نذر يتعدى لاثنين بمعنى نترك ونصير واما حال ان جعلت نذر بمعنى نخليهم وفيها يجوز ان يتعلق بنذر وان يتعلق بجثيا وان كان حالا ولا يجوز ذلك فيه ان كان مصدرا ويجوز ان يتعلق بمحذوف على انه حال من جثيا لانه فى الاصل صفة لنكرة قدم عليها فنصب عليها ۱۲ ج ۵۳ قوله واذا تتلى عليهم اى حين نزلت على النبى صلى الله عليه وسلم آيات القرآن وتلاها على المؤمنين والكافرين و عجزوا عن معارضتها اخذ اغنياء الكفار فى الافتخار على فقراء المؤمنين بما لهم من حظوظ الدنيا حيث قالوا انظروا الى منازلنا فترونها احسن من منازلكم والى مجالسنا فترونا احسن من مجالسكم نجلس فى صدر المجلس وتجلسون فى طرفه الحقير فاذا كان ذلك لنا فى الدنيا فنحن عند الله خير منكم ولو كنتم على خير لاكرمكم كما اكرمنا وقصدهم بذلك فتنة فقراء المؤمنين بزينة الدنيا قال الله تعالى وان كل ذلك لما متاع الحيوة الدنيا والآخرة عند ربك للمتقين ۱۲ ص ۵۴ قوله قال الذين كفروا اى اغنياؤهم المتجملون بالثياب وغيرها قوله للذين آمنوا اے لفقراء المؤمنين الذين هم فى خشونة عيش ورثاثة ثياب وضيق منزل اے قالوا لهم انظروا الى منازلنا فترونها احسن من منازلكم وانظروا الى مجلسنا عند التحدث ومجلسكم فترونا نجلس فى صدور المجلس وانتم فى طرفه الحقير فاذا كنا بهذه المثابة وانتم بتلك فنحن عند الله خير منكم ولو كنتم خيرا اے على خير لاكرمكم بهذه الامور كما اكرمنا بها ۱۲ جمل ۵۵ قوله نديا آه الندى قيل اصله نديو والندى والنادى مجلس القوم ومتحدثهم وقيل هو مشتق من الندى وهو الكرم لان الكرماء يجتمعون فيه ومقاما ونديا تمييزان من افعل ۱۲ ج ۵۶ قوله مالا ومتاعا وقيل هو ما جد منه والخرثى ما رث ۱۲ ك الخرثى بالضم اثاث البيت او اردأ المتاع ۱۲ قاموس ۵۷ قوله رئيا بمعنى المرئى فقوله منظرا بفتح الظاء اى صورة وهيئة وهذا كالذبح والطحن بمعنى المذبوح والمطحون ۱۲ جمل ۵۸ قوله بمعنى الخبر وانما اخرجه على لفظ الامر ايذانا بان امهاله مما ينبغى ان يفعله استدراجا وقطعا لمعاذيره اے يمهله الرحمن ويمهله بطول العمر والتمتع ۱۲ ك ۵۹ قوله يستدرجه اے بان يطيل عمره ويكثر ماله ويمكنه من التصرف فيه ۱۲ صاوى ۵۱۰ قوله جندا اے اعوانا وانصارا اے فحينئذ يعلمون ان الامر على عكس ما قدروه وانهم شر مكانا واضعف جندا لا خير مقاما واحسن نديا وان المؤمنين على خلاف صفتهم ۱۲ مدارك مختصرا ۵۱۱ قوله وجند المؤمنين عليهم آه عليهم متعلق بجند لما فيه من معنى المعاونة اى معاونون لهم عليهم كما وقع لهم فى بدر فان الكفار كان جندهم ابليس واعوانه والمؤمنين كان جندهم الملائكة التى قاتلت معهم ۱۲ ج ۵۱۲ قوله والباقيات الصالحات خير فى التاويلات النجمية الباقيات الصالحات هى الاعمال الصالحات التى هى من نتائج الواردات الالهية التى ترد من عند الله على قلوب اهل الغيوب يعنى كل عمل يصدر من عند نفس العبد من نتائج طبعه وعقله لا يكون من الباقيات الصالحات يدل عليه قوله ما عندكم ينفد وما عند الله باق انتهى فعلى العاقل ان يجتهد فى اصلاح النفس وتزكيتها ليتولد منها الاعمال الباقية والاحوال الفاضلة ويحصل له النسل بلا عقم ونكاح منتج ۱۲ ۵۱۳ قوله هى الطاعات آه اے اعمال الآخرة كلها والصلوة الخمس او سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر كما فسرها فى سورة الكهف ۱۲ ۵۱۴ قوله بخلاف اعمال الكفار اے فانها شر مردا لكونهم يردون الى جهنم فتحصل ان الاعمال كلها باقية لاصحابها فالمؤمنون تبقى لهم الاعمال الصالحة فيتنعمون بها فى الجنة والكفار تبقى لهم الاعمال السيئة فيعذبون بها فى النار فالعاقل يختار لنفسه اے العليين ينبغى له ۱۲ صاوى ۵۱۵ قوله والخيرية آه ذكر افعل التفضيل على المشاكلة بكلامهم السابق اى اى الفريقين خير مقاما او على طريقة قولهم الصيف احر من الشتاء اے ابلغ منه فى حره منه فى برده فلا يقال ان اعمال الكفار لا خير فيها اصلا فكيف يصح المفاضلة ۱۲ ۵۱۶ قوله العاص بن وائل هو ابو سيدنا عمرو الذى فتح مصر فى خلافة عمر بن الخطاب رضى الله عنهما وهو والد عبد الله احد العبادلة المشهورة وقوله لخباب بن الارت هو بدرى من فقراء الصحابة وذلك ان خبابا كان صائغا فصاغ للعاص حليا ثم طالبه باجرته فقال له لن اقضيك حتى تكفر بمحمد فقال خباب لن اكفر به حتى تموت ثم تبعث قال انى لمبعوث من بعد الموت فسوف اعطيك اذا رجعت اے مال وولد ۱۲ صاوى ۵۱۷ قوله وقال اے العاص وكان كافرا لخباب بفتح الخاء المعجمة وتشديد الموحدة ابن الارت بتشديد الفوقية فى آخره وكان خباب صحابيا القائل لصفة خباب اے القائل لابن وائل تبعث بعد الموت اے تحيى والمطالب له بماله الذى استدانه العاص منه فاقضيك اے اؤدى اليك دينك حينئذ ۱۲ ۵۱۸ قوله اطلع الغيب آه من قولهم اطلع الجبل اذا ارتقى الى اعلاه والهمزة للاستفهام وهمزة الوصل محذوفة اى انظر فى اللوح المحفوظ فراى منيته ام اتخذ عند الرحمن عهدا موثقا ان يوتيه ذلك ۱۲ مدارك ۵۱۹ قوله اطلع الغيب همزة استفهام واصله اطلع من قولهم اطلع الجبل اذا ارتقى الى اعلاه والمعنى اقد بلغ من عظمة الشان الى ان ارتقى الى علم الغيب الذى توحد به العليم الخبير من الروح واما قول الشارح فى تفسيره اے علمه فتفسير لازم معناه ۱۲ ۵۲۰ قوله عند الرحمن كرر لفظ الرحمن فى هذه السورة ست عشرة مرة اشارة الى ان رحمته غلبت غضبه ۱۲ ص ۵۲۱ قوله اے لا يوتى ذلك آه يشير الى ان كلا ههنا للردع اعلم ان للنحويين فى هذه اللفظة ستة مذاهب احدها وهو مذهب جمهور البصريين انها حرف ردع والثانى انها حرف تصديق بمعنى نعم فيكون جوابا فلا بد ان يتقدمها شئ لفظا او تقديرا والثالث وهو مذهب الكسائى انها بمعنى حقا والرابع انها رد لما قبلها وهذا قريب من معنى الردع والخامس انها صلة فى الكلام بمعنى اى ۱۲ ج ملخصا ۵۲۲ قوله ونرثه اے نموته ومعناه بالفارسية ووارث خواهيم گرديد يعنى باز ستانيم بعد ازوے ۱۲ ۵۲۳ قوله ونرثه اے نسلبه منه وناخذه بان نخرجه من الدنيا خاليا من ذلك ۱۲ جمل ۵۲۴ قوله فردا آه المراد بالفردية الانقطاع عن المال والولد بالكلية وهذه الفردية لا تحصل الا للكافر والا فالمؤمن والكافر سواء عند البعث فى كونهما منفردين عن المال والولد لقوله تعالى ولقد جئتمونا فرادى كما خلقناكم اول مرة ثم يتفاوتون بعد ذلك فالمؤمن يلاقى احبابه واولاده وما يشتهيه والكافر يحال بينه وبين ما يشتهيه وينفرد عنها ابدا ۱۲ ج بتغيير ۵۲۵ قوله تؤزهم اے تغريهم على المعاصى بالتسويلات وتحبيب الشهوات والمراد تعجيب الرسول صلى الله عليه وسلم من اقاويل الكفرة وتماديهم فى الغى وتصميمهم على الكفر بعد وضوح الحق على ما نطقت به الآيات المتقدمة ۱۲ بيضاوى ۵

الَّذِيْنَ اتَّقَوْا الشرك والكفر منها وَنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ بالشرك والكفر فِيْهَا جِثِيًّا○ على الركب وَاِذَا تُتْلٰى
عَلَيْهِمْ اى المؤمنين والكافرين اٰيٰتُنَا من القراٰن بَيِّنٰتٍ واضحات حال قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ
اٰمَنُوْٓا اَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ نحن او انتم خَيْرٌ مَّقَامًا منزلا ومسكنا بالفتح من قام وبالضم من اقام وَّاَحْسَنُ
نَدِيًّا○ بمعنى النادى وهو مجتمع القوم يتحدثون فيه يعنون نحن فنكون خيرا منكم قال تعالى وَ
كَمْ اى كثيرا اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ اى امة من الامم الماضية هُمْ اَحْسَنُ اَثَاثًا مالا ومتاعا وَّرِءْيًا○
منظرا من الرؤية فلما اهلكناهم لكفرهم نهلك هؤلاء قُلْ مَنْ كَانَ فِى الضَّلٰلَةِ شرط جوابه
فَلْيَمْدُدْ بمعنى الخبر اى يمد لَهُ الرَّحْمٰنُ مَدًّا○ فى الدنيا يستدرجه حَتّٰٓى اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ
اِمَّا الْعَذَابَ كالقتل والاسر وَاِمَّا السَّاعَةَ المشتملة على جهنم فيدخلونها فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ
هُوَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضْعَفُ جُنْدًا○ اعوانا اهم ام المؤمنون وجندهم الشياطين وجند المؤمنين
عليهم الملائكة وَيَزِيْدُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اهْتَدَوْا بالايمان هُدًى بما ينزل عليهم من الاٰيات وَ
الْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ هى الطاعات تبقى لصاحبها خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ مَّرَدًّا○ اى ما يرد
اليه ويرجع بخلاف اعمال الكفار والخيرية هنا فى مقابلة قولهم اى الفريقين خير مقاما
اَفَرَءَيْتَ الَّذِيْ كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا العاص بن وائل وَقَالَ لخباب بن الارت القائل له تبعث بعد
الموت والمطالب له بمال لَاُوْتَيَنَّ على تقدير البعث مَالًا وَّوَلَدًا○ فاقضيك قال تعالى
اَطَّلَعَ الْغَيْبَ اى اعلمه وان يؤتى ما قاله واستغنى بهمزة الاستفهام عن همزة الوصل فحذفت
اَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا○ بان يؤتى ما قاله كَلَّا اى لا يؤتى ذلك سَنَكْتُبُ نأمر بكتب
مَا يَقُوْلُ وَنَمُدُّ لَهٗ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا○ نزيده بذلك عذابا فوق عذاب كفره وَّنَرِثُهٗ مَا
يَقُوْلُ من المال والولد وَيَاْتِيْنَا يوم القيامة فَرْدًا○ لا مال له ولا ولد وَاتَّخَذُوْا اى كفار مكة
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ الاوثان اٰلِهَةً يعبدونهم لِّيَكُوْنُوْا لَهُمْ عِزًّا○ شفعاء عند الله بان لا يعذبوا كَلَّا
اى لا مانع من عذابهم سَيَكْفُرُوْنَ اى الاٰلهة بِعِبَادَتِهِمْ اى ينفونها كما فى اٰية اخرى مَا كَانُوْٓا
اِيَّانَا يَعْبُدُوْنَ وَيَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا○ اعوانا واعداء اَلَمْ تَرَ اَنَّآ اَرْسَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ ع ۵ ۱۷ ۸
سلطناهم عَلَى الْكٰفِرِيْنَ تَؤُزُّهُمْ تهيجهم الى المعاصى اَزًّا○ فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ بطلب
العذاب اِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ الايام والليالى او الانفاس عَدًّا○ الى وقت عذابهم اذكر يَوْمَ

١ه قوله جمع وافد بمعنے راكب قيل يركبون من اول خروجهم من القبور وهو ظاهر الآية وقيل من منصرفهم من الموقف وعلى كلا القولين فيسيرون راكبين حتى يقرعون باب الجنة ١٢ جمل ٢ه قوله بمعنى راكب فيركبون على نجائب سرجها من ياقوت وعلى نوق رحالها من ذهب وازمتها من زبرجد قيل يركبون من اول خروجهم من القبور وهو ظاهر الآية وقيل من منصرفهم من الموقف جمل ويؤيده ما قال في الخطيب والروح قال ابن عباس وفدا ركبانا وقال ابو هريرة على الابل وقال علي رضي الله تعالى عنه والله ما يحشرون على ارجلهم ولكن على نوق رحالها الذهب وبنجائب سروجها ياقوت وازمتها زبرجد وفي الكبير عن علي رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم والذي بيده ان المتقين اذا خرجوا من قبورهم استقبلوا بنوق بيض لها اجنحة عليها رحال الذهب ثم تلا هذه الآية قال الكاشفي وفدا در حالتيكه واردان باشند برناقها بهشت وامام قشيري رحمه الله فرموده كه بعضے بر نجائب طاعات وعبادات باشند وقومى بر مراكب همم ونيات آنانكه مراكب طاعت باشند بهشت جويانند ايشانرا بروضه جنان برند وآنانكه بر نجائب همت خداى طلبانند ايشانرا بقرب رحمت خوانند وفي القاموس وفد اليه وعليه يفد وفدا ووفادة وافادة قدم وورد وفي الصراح وفادة بالكسر بر آمدن بر چيزى ملخصا وفي البيضاوي وفدا وافدين عليه تعالى كما يفد الوفاد على الملوك منتظرين لكرامتهم وانعامهم انتهى ١٢ ٣ه قوله بمعنے ماش عطشان فان من يرد الماء لا يرده الا العطش الورد في القاموس القوم يردون الماء ١٢ ٣ه قوله بمعنے ماش عطشان آه اى مشاة عطاشا قد تقطعت اعناقهم من العطش والورد الجماعة يردون الماء ولا يرد احد الا بعد العطش وقيل يساقون الى النار باهانة واستخفاف كانهم نعم عطاش مشتاق الى الماء ١٢ ج ٤ه قوله اى شهادة ان لا اله الا الله ولا قوة الا بالله تفسير للعهد والمعنى لا يشفع للعصاة الا من شهد ان لا اله الا الله ويحتمل ان يكون من عهد الامير الى فلان بكذا اى امره اى لا يشفع الا المامور بالشفاعة ١٢ ك ٥ه قوله لقد جئتم شيئا ادا آه على الالتفات للمبالغة في الذم والتسجيل عليهم بالجراة على الله والاد بالفتح والكسر العظيم المنكر والادة الشدة وادني الامر اثقلني وعظم علي ١٢ بيضاوي ٦ه قوله والياء لنافع والكسائي لان تانيث الفاعل غير حقيقي فيجوز الوجهان ١٢ ك ٧ه قوله يتفطرن اى يتشققن وقوله بالنون اى ينفطرن وقوله بالانشقاق راجع لكل من النون والتاء ١٢ ٨ه قوله تخر الجبال هدا آه في هدا ثلاثة اوجه احدها انه مصدر في موضع الحال اى مهدودة من هد يد الحائط اى هدمه والثاني وهو قول ابي جعفر انه مصدر على غير لفظ الفعل لان الخر السقوط والهدم وهذا على ان يكون من هد يهد اى الهدم والثالث ان يكون مفعولا من اجله اى لان تهد ١٢ ج بتغير يسير ٩ه قوله من اجل ان دعوا اشار به الى ان محل ان دعوا النصب على المفعول له والعامل فيه هدا اى هدا لان دعوا علل الخرور بالهد من اجل وعبارة روح البيان منصوب على حذف اللام المتعلقة بتكاد ومجرور باضمارها اى يكاد السموات تتفطرن الارض وتنشق الجبال تخر لان دعوا للرحمن ولدا ١٢ ١٠ه قوله وعدهم عدا اى عدد اشخاصهم وانفاسهم وآجالهم ١٢ ١١ه قوله سيجعل لهم الرحمن ودا اے في الدنيا والآخرة والتنوين للتعظيم اى ودا عظيما فكلما عظمت طاعاتهم عظم ودهم لربهم ولاحبابه وعبر بالرحمن لتعظيم تلك النعمة فان المحبة راس الايمان واساسه لما في الحديث الا لا ايمان لمن لا محبة له فمن اعطى المحبة لله ولاحبابه فقد اعطى خير الدنيا والآخرة لان المحبة حكمة ايجاد الخلق لما في الحديث القدسي فاحببت ان اعرف فخلقت الخلق فبي عرفوني بالجملة فالمحبة امرها عظيم ولذا كان تنافس العارفين فيها فكل من عظمت معرفته ازداد محبة وشغفا وعبر باداة الاستقبال لان المومنين كانوا بمكة في مبدء الاسلام مغرقين فوعد الله رسوله بان يولف بين قلوب المومنين ويضع فيها المحبة فهذه الآية نزلت في مبدء الاسلام تسلية له صلى الله عليه وسلم وود بضم الواو للسبعة وقرئ بفتحها وكسرها فهو مثلث ١٢ صاوى ١٢ه قوله لدا شديد الخصومة وهذا الجمع من قبيل قولهم فعل لنحو احمر وحمرا ١٢ ١٣ه قوله ركزا الركز بالكسر الصوت الخفي كذا في القاموس ١٢ ١٤ه قوله نهلك هؤلاء اى ان اعرضوا عن تدبر ما انزل عليك فعاقبتهم الهلاك ١٢ مدارك ١٥ه قوله سورة طه وعن ابي بن كعب عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال من قرء سورة طه اعطى يوم القيامة ثواب المهاجرين والانصار وهذه السورة سبب اسلام عمر بن الخطاب رض كذا في تفسير الزاهدي ١٢ ١٦ه قوله مكية اى كلها وقيل الا فاصبر على ما يقولون الآية وهذه السورة نزلت قبل اسلام عمر بن الخطاب رضي الله عنه وكانت سببا فيه ١٢ ص ١٧ه قوله الله اعلم بمراده آه اى ان هذه حروف مقطعة استاثر الله بعلمها وقيل ان طه اسم له صلى الله عليه وسلم حذف فيه حرف النداء وقيل فعل امر اصله طا ها اى طا الارض بقدميك معا خوطب به لما كان يقوم في تهجده على احدى رجليه ويريح الاخرى من شدة التعب وطول القيام وقال الكلبي لما نزل على النبي صلى الله عليه وسلم الوحي بمكة اجتهد في العبادة واشتدت عبادته فجعل يصلي الليل كله زمانا حتى نزلت هذه الآية فامره الله ان يخفف عن نفسه فيصلي وينام ١٢ ج ملخصا ١٨ه قوله لتتعب بما فعلت الخ الشقاء شائع في التعب ومنه سيد القوم اشقاهم اخرج ابن المنذر والبيهقي في الشعب عن ابن عباس كان النبي صلى الله عليه وسلم كان يربط نفسه ويضع احدى رجليه على الاخرى فنزلت طه رواه عبد بن حميد وقيل المعنى لتتعب لفرط تاسفك على كفار قريش ١٢ ك ١٩ه قوله الا لكن انزلناه آه قال الكرخي اشار الى ان الاستثناء منقطع وان تذكرة مفعول من اجله والعامل انزلنا والمقدر لا المذكور وكل واحد من لتشقى وتذكرة علة لقوله ما انزلنا وتعدى في لتشقى باللام لاختلاف العامل لان ضمير انزلنا لله وضمير لتشقى للنبي صلى الله عليه وسلم فلم يتحد الفاعل واتحد في تذكرة لان المذكر هو الله تعالى وهو المنزل فنصب بغير لام ١٢ من الجمل ٢٠ه قوله بدل من اللفظ بفعله اى عوض فليس المراد البدل الاصطلاحي وقوله من اللفظ اى من التلفظ والنطق بفعله اے المقدر تقديره نزلناه تنزيلا فحذف وجوبا من الجمل ١٢ ٢١ه قوله هو الرحمن اشار الشارح الى ان هذا نعت مقطوع لقصد المدح ١٢ ٢٢ه قوله استواء يليق به هذا على طريق السلف المفوضين علم المتشابه الى الله تعالى واما على طريق الخلف فقال اعلم ان العرش سرير الملك والاستواء الاستقرار والمراد به ههنا الاستيلاء ومعنے الاستيلاء عليه كناية عن الملك لانه من توابع الملك فذكر اللازم واريد الملزوم يقال استوى فلان على سرير الملك على قصد الاخبار عنه بانه ملك وان لم يقعد على السرير المعهود اصلا كذا في روح البيان ١٢ ٢٣ه قوله التراب الندى اى المبلول والمراد اى بما تحت الثرى الارضون السبع لانها تحته اى لان الارضون تحت الثرى وقيل الثرى صخرة تحت الارض السابعة قال النيسابوري التحقيق الثرى التراب الندى وهو ما جاور البحر من جرم الارض فالذي تحته هو ما بقي من جرم الارض الى المركز عن محمد بن كعب ان ما تحت سبع ارضين ١٢ ك له اصل الركز هو المختار منه ركز الرمح ١٢

يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِينَ بايمانهم إِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا ۝ جمع وافد بمعنى راكب وَنَسُوقُ الْمُجْرِمِينَ بكفرهم
إِلٰى جَهَنَّمَ وِرْدًا ۝ جمع وارد بمعنى ماش عطشان لَا يَمْلِكُونَ اى الناس الشَّفَاعَةَ إِلَّا مَنِ
الدول عليه بذكر تفسير ١٢ك
اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ۝ اى شهادة ان لا اله الا الله ولا حول ولا قوة الا بالله وَقَالُوا اى
اليهود والنصارى ومن زعم ان الملائكة بنات الله اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا ۝ قال تعالى لهم لَقَدْ
جِئْتُمْ شَيْئًا إِدًّا ۝ اى منكرا عظيما تَكَادُ بالتاء والياء السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ بالنون وفي قراءة
بالتاء وتشديد الطاء بالانشقاق مِنْهُ من عظم هذا القول وَتَنْشَقُّ الْأَرْضُ وَتَخِرُّ
الْجِبَالُ هَدًّا ۝ اى تنطبق عليهم من اجل أَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ۝ قال تعالى وَمَا يَنْبَغِي
لِلرَّحْمٰنِ أَنْ يَتَّخِذَ وَلَدًا ۝ اى ما يليق به ذلك إِنْ اى ما كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ إِلَّا
آتِي الرَّحْمٰنِ عَبْدًا ۝ ذليلا خاضعا يوم القيامة منهم عزير وعيسى لَقَدْ أَحْصٰهُمْ وَعَدَّهُمْ عَدًّا ۝
فلا يخفى عليه مبلغ جميعهم ولا واحد منهم وَكُلُّهُمْ آتِيهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَرْدًا ۝ بلا مال ولا نصير يمنعه إِنَّ
الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ۝ فيما بينهم يتوادون ويتحابون
ويحبهم الله تعالى فَإِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ اى القرآن بِلِسَانِكَ العربي لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِينَ الناجين
بالايمان وَتُنْذِرَ تخوف بِهٖ قَوْمًا لُدًّا ۝ جمع الد اى ذو جدل بالباطل وهم كفار مكة وَكَمْ
جمع الد اى كثير الخصومة ١٢ك
اى كثيرا أَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِنْ قَرْنٍ اى امة من الامم الماضية بتكذيبهم الرسل هَلْ تُحِسُّ تجد
مِنْهُمْ مِنْ أَحَدٍ أَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا ۝ صوتا خفيا لا فكما اهلكنا اولئك نهلك هؤلاء

ع ١٦ ٩

سُورَةُ طٰهٰ مَكِّيَّةٌ مِائَةٌ وَخَمْسٌ وَثَلٰثُونَ آيَةً اَوْ اَرْبَعُونَ وَاثْنَتَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

طٰهٰ ۝ الله اعلم بمراده بذلك مَا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ يا محمد لِتَشْقٰى ۝ لتتعب بما فعلت
بعد نزوله من طول قيامك بصلوة الليل اى خفف عن نفسك إِلَّا لكن انزلناه
تَذْكِرَةً بِهٖ لِمَنْ يَخْشٰى ۝ يخاف الله تَنْزِيلًا بدل من اللفظ بفعله الناصب له مِمَّنْ
خَلَقَ الْأَرْضَ وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰى ۝ جمع عليا ككبرى وكبر هو الرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ وهو
في اللغة سرير الملك اسْتَوٰى ۝ استواء يليق به لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَمَا
بَيْنَهُمَا من المخلوقات وَمَا تَحْتَ الثَّرٰى ۝ هو التراب الندى والمراد الارضون
خاک نمناک ١٢ صراح
نم و تری ١٢ صراح

السبع لانها تحته وَاِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ في ذكر او دعاء فالله غني عن الجهر به فَاِنَّهٗ يَعْلَمُ السِّرَّ
يعني ان الجواب محذوف واقيم ان اللفظ علة مقامه ١٢ ك
وَاَخْفٰى منه اي ما حدثت به النفس وما خطر ولم تحدث به فلا تجهد نفسك بالجهر اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا
تفسير لاخفى وقيل السر ما اسر الرجل الى غيره واخفى ما اسر في نفسه ١٢ ك
هُوَ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى التسعة والتسعون الوارد بها الحديث والحسنى مؤنث الاحسن وَهَلْ
اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى اِذْ رَاٰ نَارًا فَقَالَ لِاَهْلِهِ لامرأته امْكُثُوْٓا هنا وذلك في مسيره
من مدين طالبا مصر اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ ابصرت نَارًا لَّعَلِّيْٓ اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِقَبَسٍ شعلة في راس فتيلة
او عود اَوْ اَجِدُ عَلَى النَّارِ هُدًى اي هاديا يدلني على الطريق وكان اخطأها لظلمة الليل
وقال لعل لعدم الجزم بوفاء الوعد فَلَمَّآ اَتٰىهَا وهي شجرة عوسج نُوْدِيَ يٰمُوْسٰى اِنِّيْ بكسر الهمزة
بتاويل نودي بقيل وبفتحها بتقدير الباء اَنَا تاكيد لياء المتكلم رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ اِنَّكَ بِالْوَادِ
الْمُقَدَّسِ المطهر او المبارك طُوًى بدل او عطف بيان بالتنوين وتركه مصروف باعتبار المكان و
غير مصروف للتانيث باعتبار البقعة مع العلمية وَاَنَا اخْتَرْتُكَ من قومك فَاسْتَمِعْ لِمَا يُوْحٰى اليك
مني اِنَّنِيْٓ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِيْ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ فيها اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ اَكَادُ اُخْفِيْهَا
عن الناس ويظهر لهم قربها بعلاماتها لِتُجْزٰى فيها كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا تَسْعٰى به من خير وشر فَلَا يَصُدَّنَّكَ
يصرفنك عَنْهَا اي عن الايمان بها مَنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ في انكارها فَتَرْدٰى فتهلك ان
انصددت عنها وَمَا تِلْكَ كائنة بِيَمِيْنِكَ يٰمُوْسٰى الاستفهام للتقرير ليرتب عليه المعجزة فيها قَالَ هِيَ
عَصَايَ اَتَوَكَّؤُا اعتمد عَلَيْهَا عند الوثوب والمشي وَاَهُشُّ اخبط ورق الشجر بِهَا ليسقط عَلٰى غَنَمِيْ فتاكله
وَلِيَ فِيْهَا مَاٰرِبُ جمع مأربة مثلث الراء اي حوائج اُخْرٰى كحمل الزاد والسقاء وطرد الهوام زاد في
الجواب بيان حاجاته بها قَالَ اَلْقِهَا يٰمُوْسٰى فَاَلْقٰىهَا فَاِذَا هِيَ حَيَّةٌ ثعبان عظيم تَسْعٰى تمشي على
بطنها سريعا كسرعة الثعبان الصغير المسمى بالجان المعبر به عنها في آية اخرى قَالَ خُذْهَا وَلَا تَخَفْ
منها سَنُعِيْدُهَا سِيْرَتَهَا منصوب بنزع الخافض اي الى حالتها الْاُوْلٰى فادخل يده في فمها فعادت
عصا وتبين ان موضع الادخال موضع مسكها بين شعبتيها واري ذلك السيد موسى لئلا يجزع
اذا انقلبت حية لدى فرعون وَاضْمُمْ يَدَكَ اليمنى بمعنى الكف اِلٰى جَنَاحِكَ اي جنبك الايسر تحت العضد
الى الابط واخرجها تَخْرُجْ خلاف ما كانت عليه من الادمة بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ اي برص تضيء كشعاع الشمس تغشى
البصر اٰيَةً اُخْرٰى وهي وبيضاء حالان من ضمير تخرج لِنُرِيَكَ بها اذا فعلت ذلك لاظهارها مِنْ اٰيٰتِنَا الْكُبْرٰى
اشار الى انه نعت

---

١ قوله في ذكر او دعاء والتخصيص بهما مع عموم اللفظ بقرينة قوله فانه يعلم السر واخفى فانه انما يصح اذا كان المخاطب بالقول هو الله تعالى وذلك انما هو في الدعاء والذكر كما في البيضاوي اي وان تجهر الخ اے وان تجهر بذكر الله ودعائه فاعلم انه غني عن جهرك فانه تعالى يعلم السر واخفى منه وهو ضمير النفس وفيه تنبيه على ان شرع الذكر والدعاء والجهر فيهما ليس لاعلام الله بل لتصوير النفس بالذكر ورسوخه فيها ومنعها عن الاشتغال بغيره وهضمها بالتضرع والجوار ١٢ ٢ قوله اي ما حدثت به النفس وما خطر ولم تحدث به هذا تفسير للاخفى وفي الخطيب قال الحسن في السر ما اسر الرجل الى غيره واخفى من ذلك ما استر في نفسه وعن ابن عباس السر ما تسر في نفسك واخفى من السر ما يلقيه الله تعالى في قلبك من بعد ١٢ ٣ قوله والحسنى مؤنث الاحسن اي فهي اسم تفضيل يوصف به الواحد المؤنث والجمع من المذكر والمؤنث ابو السعود ومراد الشارح بهذا الجواب عما يقال لم لم يقل الحسان ١٢ جمل ٤ قوله وهل اتاك حديث موسى الاستفهام للتشويق والتقرير في ذهن السامع والجملة مستانفة خطاب لسيدنا محمد صلى الله عليه وسلم كان الله يقول له انا ارسلناك بالتوحيد ولا غرابة في ذلك فانه امر مستمر فيما بين الانبياء كابرا عن كابر وقد خوطب به موسى حيث قيل له انني انا الله لا اله الا انا فاعبدني وبه ختم موسى مقالته حيث قال انما الهكم الله الذي لا اله الا هو فالمقصود من الاستفهام تشويق السامع ليتلقى ما ذكر بتطلع والتفات وحضور قلب فانه يستحيل عليه تعالى او ان هل بمعنى قد كما قال المفسر ١٢ صاوي ٥ قوله اذ رأى نارا آه ظرف للحديث وقيل ظرف لمضمر اي حين رأى نارا كان كيت وكيت وقيل مفعول لمضمر مقدم اي اذكر وقت رؤيته نارا روي انه عليه السلام استاذن شعيبا عليه السلام في الخروج الى امه واخيه بمصر فخرج باهله واخذ على غير الطريق مخافة من ملوك الشام فلما وافى وادي طوى ولد له ولد في ليلة مظلمة شاتية مثلجة وكانت ليلة الجمعة وقد ضل الطريق وتفرقت ماشيته ولا ماء عنده وقدح زنده فلم يخرج نارا فبينما هو في ذلك اذ رأى على يسار الطريق من جانب الطور نارا فقال لاهله امكثوا والخطاب للمرأة والولد والخادم وقيل لها والجمع اما لظاهر لفظ الاهل او للتفخيم ١٢ ج ٦ قوله لاهله امكثوا والخطاب لامرأته وولدها والخادم ويجوز ان يكون للمرأة وحدها خرج على ظاهر لفظ الاهل فان الاهل يقع على الجمع وايضا قد يخاطب الواحد بلفظ الجمع تفخيما كما في الخطيب واسم امرأة موسى صفورا وقيل صفوريا وقيل صفورة ١٢ جمل ٧ قوله شعلة في القاموس القبس شعلة من نار تقتبس من معظم النار ١٢ ك ٨ قوله اي هاديا يدلني على الطريق آه او يهديني ابواب الدين فان افكار الابرار مائلة اليها في كل ما يعن لهم ١٢ بيضاوي ٩ قوله شجرة عوسج عوسج بفتح العين الشوك كما في القاموس المراد بها شجرة ذات شوكة بالهندية جهڑبیری ١٢ ١٠ قوله نودي يا موسى آه في البيضاوي قيل انه لما نودي قال من المتكلم قال اني انا الله فوسوس اليه ابليس لعلك تسمع كلام شيطان فقال انا عرفت انه كلام الله باني اسمعه من جميع الجهات وبجميع الاعضاء ١٢ ١١ قوله فاخلع نعليك آه امره بذلك لان الحفوة تواضع وادب ولذلك طاف السلف حافين وقيل لنجاسة نعليه فانهما كانا من جلد حمار غير مدبوغ وقيل معناه فرغ قلبك من الاهل والمال ١٢ بيضاوي ١٢ قوله طوى اسم واد بالشام وامر بخلع النعلين لان الحفوة ادخل التواضع وحسن الادب ١٢ روح ١٣ قوله للتانيث باعتبار البقعة وذلك هو الاصل في اسماء الامكنة يصرف باعتبار جعله اسما للمكان ولا يصرف اعتبار التانيث وجعله علما للبقعة ١٢ ك ١٤ قوله لذكري فيها آه مصدر مضاف الى المفعول اي لتذكرني في الصلوة فانها مشتملة على كلامي وقيل مضاف للفاعل اي لذكري اياك وخصت الصلوة بالذكر وافردت بالامر لفضلها وانافتها على سائر العبادات لما نيطت به من ذكر المعبود وشغل القلب واللسان بذكره ١٢ ج ١٥ قوله اكاد اخفيها آه اي اريد اخفاءها وقتها او اقرب ان اخفيها فلا اقول انها آتية ولولا ما في الاخبار باتيانها من اللطف وقطع الاعذار لما اخبرت به او اكاد اظهرها من اخفاه اذا سلب عنه خفاه ١٢ بيضاوي ١٦ قوله فلا يصدنك عنها من لا يؤمن بها بالفارسية پس باز ندارد ونگرداند ترا از ایمان بقیامت آنکه نگرویده است بقیامت کذا فی الزاہدی ١٢ ١٧ قوله وما تلك بيمينك يا موسى اي بعد ان خلع عليه خلعة النبوة والرسالة بسط له الكلام ليزداد حبا وشغفا ويؤيده بالمعجزات الباهرة وما اسم استفهام مبتدء وتلك اسم اشارة خبر وقوله بيمينك متعلق بمحذوف حال والعامل فيه معنى الاشارة وهذا احسن من جعل تلك اسما موصولا بمعنى التي وبيمينك صلتها لانه ليس مذهب البصريين ١٢ صاوي ١٨ قوله كائنة ليشير الى انه ظرف مستقر في موضع الحال من اسم الاشارة الواقع مبتدأ وخبرا والعامل فيه من معنى الاشارة ١٢ كمالين ١٩ قوله عند الوثب اي عند الطفرة كذا في المدارك وفي الجمل النهوض القيام كما عبر به غيره ١٢ ٢٠ قوله كحمل الزاد آه اشار بالكاف الى ان لها منافع اخر روي عن ابن عباس ان عصا موسى كان يحمل عليها زاده وسقاءه فجعلت تماشيه وتحدثه وكان يضرب بها الارض فيخرج له ما ياكله يومه ويركزها فيخرج الماء فاذا رفعها ذهب الماء وكان اذا اشتهى ثمرة ركزها فصارت شجرة فاورقت واثمرت واذا اراد الاستقاء اولاها فطالت على طول البئر وشعبتاها كالدلوين وكانت شعبتاها تضيئان بالليل كالسراج واذا ظهر له عدو كانت تحارب وتناضل له ١٢ ج ٢١ قوله طرد الهوام طرد راندن ودور کردن ١٢ صراح ٢٢ قوله فاذا هي حية تسعى آه في البيضاوي قيل لما القاها انقلبت حية صفراء بغلظ العصا ثم تورمت وعظمت فلذلك سماها جانا تارة نظرا الى المبدأ وثعبانا مرة باعتبار المنتهى وحية اخرى بالاسم الذي يعم الحالين وقيل كانت في ضخامة الثعبان وجلادة الجان ولذلك قال كانها جان فاشار الشارح الى الجمع بين الثلاثة بتفسير الحية بالثعبان فانها اسم جنس وبقوله المعبر به عنها في آية اخرى اي قوله تعالى فلما رآها تهتز كانها جان ١٢ ٢٣ قوله موضع الادخال وهو فمها موضع مسكها اي الاتكاء عليها وقوله بين شعبتيها ظرف لمسكها او حال منه او نعت له اي لما وضع يده في فمها وانقلبت عصا ويده بحالها اي محل يده هو ما بين الشعبتين فالشعبتان صارا شدقين وصار ما تحتها هو محل مسكها بيده عنق اللحية جمل في الكاشفي طول آن عصا ده گز بود وسر او دو شاخه ودر زیر سنانی نشانده نامش علیق بود دیا تبعه از آدم میراث بشعیب رسیده بود ١٢ ٢٤ قوله من غير سوء متعلق بتخرج وهذا يسمى عند اهل البيان احتراسا وهو ان يوتى بشيء يرفع توهم غير المراد لان البياض قد يراد به البرص والبهق ١٢ صاوي ٢٥ قوله الآية الكبرى آه في السمين يجوز ان يتعلق آياتنا بمحذوف على انه حال من الكبرى ويكون الكبرى مفعولا ثانيا لنريك اے لنريك الكبرى حال كونها من آياتنا ١٢ جمل

اى العظمىٰ علىٰ رسالتك واذا اراد عودها الى حالتها الاولىٰ ضمها الى جناحه كما تقدم واخرجها
اِذْهَبْ رسولا اِلٰى فِرْعَوْنَ ومن معه اِنَّهٗ طَغٰى ع جاوز الحد فى كفره الى ادعاء الالٰهية قَالَ رَبِّ
اشْرَحْ لِىْ صَدْرِىْ ۙ وسعه لتحمل الرسالة وَيَسِّرْ سهل لِىْٓ اَمْرِىْ ۙ لابلغها وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ
لِّسَانِىْ ۙ حدثت من احتراقه بجمرة وضعها وهو صغير بفيه يَفْقَهُوْا يفهموا قَوْلِىْ ۠ عند تبليغ الرسالة
وَاجْعَلْ لِّىْ وَزِيْرًا معينا عليها مِّنْ اَهْلِىْ ۙ هٰرُوْنَ مفعول ثان اَخِى ۙ عطف بيان اشْدُدْ بِهٖٓ
اَزْرِىْ ۙ ظهرى وَاَشْرِكْهُ فِىْٓ اَمْرِىْ ۙ اى الرسالة والفعلان بصيغتى الامر والمضارع المجزوم وهو
جواب للطلب كَىْ نُسَبِّحَكَ تسبيحا كَثِيْرًا ۙ وَّنَذْكُرَكَ ذكرا كَثِيْرًا ۭ اِنَّكَ كُنْتَ بِنَا بَصِيْرًا ۝ عالما فانعمت
بالرسالة قَالَ قَدْ اُوْتِيْتَ سُؤْلَكَ يٰمُوْسٰى ۝ منا عليك وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلَيْكَ مَرَّةً اُخْرٰٓى ۙ اِذْ للتعليل
اَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّكَ مناما او الهاما لما ولدتك وخافت ان يقتلك فرعون فى جملة من يولد مَا يُوْحٰٓى ۙ فى
امرك ويبدل منه اَنِ اقْذِفِيْهِ القيه فِى التَّابُوْتِ فَاقْذِفِيْهِ بالتابوت فِى الْيَمِّ بحر النيل فَلْيُلْقِهِ الْيَمُّ بِالسَّاحِلِ
اى شاطئه والامر بمعنى الخبر يَاْخُذْهُ عَدُوٌّ لِّىْ وَعَدُوٌّ لَّهٗ ۭ وهو فرعون وَاَلْقَيْتُ بعد ان اخذك عَلَيْكَ
مَحَبَّةً مِّنِّىْ ڬ لتحب من الناس فاحبك فرعون وكل من راٰك وَلِتُصْنَعَ عَلٰى عَيْنِىْ ۝ تربى على رعايتى
وحفظى لك اِذْ للتعليل تَمْشِىْٓ اُخْتُكَ مريم لتعرف خبرك وقد احضروا مراضع وانت لا تقبل ثدى
واحدة منها فَتَقُوْلُ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَنْ يَّكْفُلُهٗ ۭ فاجيبت فجاءت بامه فقبل ثديها فَرَجَعْنٰكَ اِلٰٓى
اُمِّكَ كَىْ تَقَرَّ عَيْنُهَا بلقائك وَلَا تَحْزَنَ ڛ حينئذ وَقَتَلْتَ نَفْسًا هو القبطى بمصر فاغتممت لقتله من جهة
فرعون فَنَجَّيْنٰكَ مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنّٰكَ فُتُوْنًا ڛ اختبرناك بالايقاع فى غير ذلك وخلصناك منه
فَلَبِثْتَ سِنِيْنَ عشرا فِىْٓ اَهْلِ مَدْيَنَ ۥ بعد مجيئك اليها من مصر عند شعيب النبى وتزوجك بابنته
ثُمَّ جِئْتَ عَلٰى قَدَرٍ فى علمى بالرسالة وهو اربعون سنة من عمرك يّٰمُوْسٰى ۝ وَاصْطَنَعْتُكَ اخترتك
لِنَفْسِىْ ۚ بالرسالة اِذْهَبْ اَنْتَ وَاَخُوْكَ الى الناس بِاٰيٰتِىْ التسع وَلَا تَنِيَا تفترا فِىْ ذِكْرِىْ ۚ بتسبيح و
غيره اِذْهَبَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ۚ بادعاء الربوبية فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا فى رجوعه عن ذلك لَّعَلَّهٗ
يَتَذَكَّرُ يتعظ اَوْ يَخْشٰى ۝ الله فيرجع والترجى بالنسبة اليهما لعلمه تعالى بانه لا يرجع قَالَا رَبَّنَآ اِنَّنَا
نَخَافُ اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيْنَآ اى يعجل بالعقوبة اَوْ اَنْ يَّطْغٰى ۝ علينا اى يتكبر قَالَ لَا تَخَافَآ اِنَّنِىْ مَعَكُمَآ بعونى
اَسْمَعُ ما يقول وَاَرٰى ۝ ما يفعل فَاْتِيٰهُ فَقُوْلَآ اِنَّا رَسُوْلَا رَبِّكَ فَاَرْسِلْ مَعَنَا بَنِىْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ ۥ الى الشام وَلَا تُعَذِّبْهُمْ ۭ

---

١ قوله واحلل عقدة اے لكنة حاصلة فيه وقد اجيب بحلها فعاد لفصاحته الاصلية وهذا هو الاحسن ١٢ صاوى مختصرا ٢ قوله حدثت من احتراقه وذلك ان فرعون حمله يوما فاخذ لحيته ونتفها لما كانت مرصعة بالجواهر فغضب وقال ان هذا عدوى المطلوب وامر بقتله فقالت آسية زوجته ايها الملك انه صبى لا يفرق بين الجمر والياقوت فاحضر بين يدى موسى بان جعل الجمرة فى طست والياقوت فى آخر فقصد الى اخذ الجواهر فامال جبريل يده الى الجمرة فرفعها الى فيه فاحترق لسانه فكانت منه لكنة روح واختلف العلماء فى احتراق يده فقيل احترقت يده وقيل لم تحترق ونقل لم تحترق ونقل ايضا ان تبييض يده كان لاخذ الجمر واللحية والنتف واختلفوا فى زوال العقدة بكمالها فقيل بقى بعضها وقال الحسن زالت بالكلية والحق انما حل اكثر العقد من الخطيب ١٢ ٣ قوله واجعل لى وزيرا آه يجوز ان يكون لى مفعولا ثانيا مقدما ووزيرا هو المفعول الاول ومن اهلى يجوز ان يكون صفة لوزيرا ويجوز ان يكون متعلقا بالجعل وهارون بدل من وزيرا ويجوز ان يكون وزيرا مفعولا ثانيا وهارون هو الاول وقدم الثانى اعتناء بامر الوزارة وعلى هذا فقوله لى يجوز ان يتعلق بنفس الجعل او بمحذوف على انه حال من وزيرا وهو فى الاصل صفة له ومن اهلى على ما تقدم من وجهيه ويجوز ان يكون وزيرا مفعولا اولا ومن اهلى هو الثانى والوزير قيل من الوزر وهو الثقل سمى بذلك لانه يتحمل اعباء الملك ومؤنته فهو معين على امر الملك وقائم بامره وقيل من الوزر وهو الملجأ ومنه قوله تعالى كلا لا وزر وقيل من الموازرة وهى المعاونة وكان القياس ازيرا بالهمزة لان المادة كذلك آه سمين ١٢ ج ٤ قوله مفعول ثان يعنى ان هرون مفعول ثان والاول وزيرا والاولى عكس هذا لان القاعدة انه اذا اجتمع معرفة ونكرة يجعل المفعول الاول هو المعرفة لان اصله المبتدأ والنكرة المفعول الثانى لان اصله الخبر ووزيرا نكرة وهارون معرفة بالعلمية كذا فى الجمل وايضا صرح به فى روح البيان والبيضاوى وابى السعود والمدارك وغيرها ان هرون مفعول اول لاجعل قدم عليه الثانى وهو وزيرا للعناية لان مقصوده الاهم طلب الوزير ١٢ ك ٥ قوله عطف بيان اى لهارون ولا يشترط فيه كون الثانى اشهر كما توهم لان الايضاح حصل من المجموع كما حقق فى المطول وحواشيه وقيل ان المضاف الى الضمير يعرف من العلم وقيل انه عطف بيان لوزيرا وهو اشهر منه وجعله القاضى بدلا ١٢ ك ٦ قوله ازرى قال فى القاموس الازر الاحاطة والقوة والظهر ملخصا منه ١٢ ٧ قوله وهو اى المضارع المجزوم جواب للطلب اى قوله اجعل ١٢ ٨ قوله سؤلك اى مسؤلك فعل بمعنى مفعول كالخبز بمعنى المخبوز ١٢ روح ٩ قوله مناما او الهاما فلا يلزم نبوة ام موسى كما قيل ويحتمل ان يكون على لسان ملك ولا يستلزم ذلك نبوتها فان النبى من اوحى اليه باحكام الشريعة ولم يؤمر بتبليغها ١٢ ك ١٠ قوله ما يوحى معناه ما لا يعلم الا بالوحى او ما ينبغى ان يوحى كذا فى الخطيب ١٢ ١١ قوله فى امرك قيده به ليفيد فان مفعول الوحى لا يكون الا ما يوحى وفسر غيره بما لا يعلم الا بالوحى ١٢ ك ١٢ قوله بحر النيل واليم البحر كما فى القاموس والمراد منه نيل مصر فى قول جميع المفسرين كذا فى روح البيان ١٢ ١٣ قوله والامر اى فليلقه بمعنى الخبر اے فيلقيه جمل ولما كان القاء البحر اياه بالساحل امرا واجب الوقوع لتعلق الارادة الربانية به جعل البحر كانه ذو تميز مطيع امر بذلك واخرج الجواب مخرج الامر فصورته امر ومعناه خبر من ابى السعود ١٢ ١٤ قوله والامر بمعنى الخبر وحكمة العدول عنه انه لما كان القاء البحر اياه بالساحل امرا واجب الحصول لتعلق الارادة به نزل البحر منزلة شخص مطيع امره الله بامر لا يستطيع مخالفته ١٢ ص ١٥ قوله ياخذه عدو لى آه جواب فليلقه وتكرير عدو للمبالغة او لان الاول باعتبار الواقع والثانى باعتبار المتوقع قيل انها جعلت فى التابوت قطنا ووضعته فيه ثم قيرته والقته فى اليم وكان يشرع منه الى بستان فرعون نهر فدفعه الماء اليه فاداه الى بركة فى البستان وكان فرعون جالسا على راسها مع امراته آسية بنت مزاحم فامر به فاخرج ففتح فاذا هو صبى اصبح الناس وجها فاحبه حبا شديدا ١٢ بيضاوى ١٥ قوله تربى على رعايتى وحفظى اى فالعين هنا بمعنى الرعاية مجازا مرسلا من اطلاق السبب وهو العين اى نظرها على المسبب وهو الحفظ والرعاية ١٢ جمل ١٦ قوله اختك مريم اے وكانت شقيقة وهى غير ام عيسى ١٢ صاوى ١٧ قوله لتعرف خبرك اے فوجدتك انك وقعت فى يد فرعون فدلتهم على امك حيث قالت هل ادلكم الخ ١٢ صاوى ١٨ قوله وانت لا تقبل الخ اى لحكمة عظيمة وهى رجوعك فى يد امك لانك لو رضعت غيرها لاستغنوا عن امك ١٢ ص ١٩ قوله على من يكفله اے يكمل له رضاعه وكانت امه قد ارضعت ثلاثة اشهر وقيل اربعة قبل القائه فى اليم ١٢ جمل ٢٠ قوله وقتلت نفسا وكان عمره اذ ذاك ثلثين سنة قوله هو القبطى واسمه قاب وكان طباخا لفرعون وقوله من جهة فرعون اے لا من جهة قتله لانه كان كافرا وايضا قتله له كان خطأ ١٢ جمل ٢١ قوله وفتناك فتونا اى خلصناك من محنة بعد اخرى روى عن سعيد بن جبير سال ابن عباس رضى الله عنهما عن هذه الآية فقال خلصناك من محنة بعد محنة ولد فى عام كان يقتل فيه الولدان فهذه فتنة يا ابن جبير والقته امه فى البحر وهم فرعون بقتله وقتل قبطيا واجر نفسه عشر سنين وضل الطريق وضلت غنمه فى ليلة مظلمة وكان يقول عند كل واحدة فهذه فتنة يا ابن جبير ١٢ صاوى ٢٢ قوله الى الناس قدره اشارة الى انه حذف من هنا لدلالة قوله فيما ياتى اے فرعون عليه كما انه حذف فيما ياتى قوله بآياتى لدلالة ما هنا عليه ففى الكلام احتباك حيث حذف من كل نظير ما اثبته فى الآخرة ١٢ صاوى ٢٣ قوله ولا تنيا يقال ونى ينى ونيا اذا فتر والونى الفتور معناه بالفارسية سستى وضعف ١٢ ٢٤ قوله اذهبا الى فرعون ان قلت ما الحكمة جمعهما فى ضمير واحد مع ان هارون لم يكن حاضرا فى محل المناجاة بل كان فى ذلك الوقت بمصر اجيب بان الله كشف الحجاب فى ذلك الوقت عن سمع هارون حتى سمع الخطاب مع اخيه لكن موسى سمعه من الله بلا واسطة وهارون سمعه من جبريل عن الله وهذا احسن ما يقال ١٢ ص ٢٥ قوله قولا لينا آه مثل هل لك الى ان تزكى واهديك الى ربك فتخشى فانه دعوة فى صورة عرض ومشورة حذرا ان تحمله الحماقة على ان يسطو عليكما واحتراما لما له من حق التربية عليك وقيل كنياه وكان له ثلاث كنى ابو العباس وابو الوليد وابو مرة وقيل عداه شبابا لا يهرم بعده وملكا لا يزول الا بالموت آه بيضاوى وقرأ رجل عند يحيى بن معاذ هذه الآية فبكى وقال الهى هذا برك بمن يقول انا الاله فكيف برك بمن يقول انا العبد وانت الاله ١٢ معالم ٢٦ قوله لعلمه تعالى بانه لا يرجع وفائدة ارسالهما والمبالغة عليهما فى الاجتهاد مع علم الله بانه لا يؤمن الزام الحجة وقطع المعذرة واظهار ما حدث فى تضاعيف ذلك من الآيات ١٢ بيضاوى ٢٧ قوله فقولا انا رسولا ربك امرهما الله ان يقول لست بحال ولهذا قوله انا رسولا ربك الثانية قوله فارسل معنا بنى اسرائيل الثالثة ولا تعذبهم الرابعة

اى خل عنهم من استعمالك اياهم فى اشغالك الشاقة كالحفر والبناء وحمل الثقيل قد جئناك
باية بحجة من ربك على صدقنا بالرسالة والسلام على من اتبع الهدى ۝ اى السلامة له
من العذاب انا قد اوحى الينا ان العذاب على من كذب بما جئنا به وتولى ۝ اعرض عنه
فاتياه وقالا له جميع ما ذكر قال فمن ربكما يا موسى ۝ اقتصر عليه لانه الاصل ولإدلاله
عليه بالتربية قال ربنا الذى اعطى كل شىء من الخلق خلقه الذى هو عليه متميز به عن
غيره ثم هدى ۝ الحيوان منه الى مطعمه ومشربه ومنكحه وغير ذلك قال فرعون فما بال حال
القرون الامم الاولى ۝ كقوم نوح وهود ولوط وصالح فى عبادتهم الاوثان قال موسى علمها
اى علم حالهم محفوظ عند ربى فى كتاب ج هو اللوح المحفوظ يجازيهم عليها يوم القيمة لا يضل
يغيب ربى عن شىء ولا ينسى ۝ ربى شيئا هو الذى جعل لكم فى جملة الخلق الارض مهدا
فراشا وسلك سهل لكم فيها سبلا طرقا وانزل من السماء ماء مطرا قال تعالى تتميما لما وصف
به موسى وخطابا لاهل مكة فاخرجنا به ازواجا اصنافا من نبات شتى ۝ صفة ازواجا اى
مختلفة الالوان والطعوم وغيرهما وشتى جمع شتيت كمريض ومرضى من شت الامر تفرق كلوا منها
وارعوا انعامكم فيها جمع نعم هى الابل والبقر والغنم يقال رعت الانعام ورعيتها والامر للاباحة
وتذكير النعمة والجملة حال من ضمير اخرجنا اى مبيحين لكم الاكل ورعى الانعام ان فى ذلك
لآيات لعبر لاولى النهى ۝ لاصحاب العقول جمع نهية كغرفة وغرف سمى به العقل لانه ينهى صاحبه
عن ارتكاب القبائح منها اى الارض خلقناكم بخلق ابيكم ادم منها وفيها نعيدكم مقبورين بعد الموت ومنها
نخرجكم عند البعث تارة مرة اخرى ۝ كما اخرجناكم عند ابتداء خلقكم ولقد اريناه اى بصرنا فرعون
اياتنا كلها التسع فكذب بها وزعم انها سحر وابى ۝ ان يوحد الله تعالى قال اجئتنا لتخرجنا من ارضنا
مصر ويكون لك الملك فيها بسحرك يموسى ۝ فلنأتينك بسحر مثله يعارضه فاجعل بيننا وبينك موعدا لذلك
لا نخلفه نحن ولا انت مكانا منصوب بنزع الخافض فى سوى ۝ بكسر اوله وضمه اى وسطا يستوى اليه مسافة
الجائى من الطرفين قال موسى موعدكم يوم الزينة يوم عيد لهم يتزينون فيه ويجتمعون وان يحشر
الناس يجمع اهل مصر ضحى ۝ وقت النظر فيما يقع فتولى فرعون ادبر فجمع كيده اى ذوى كيده من السحرة ثم اتى ۝
بهم الموعد قال لهم موسى وهم اثنان وسبعون الفا مع كل واحد حبل وعصا ويلكم اى الزمكم الله تعالى الويل لا تفتروا

---

٥١ قوله قد جئناك آه قال الزمخشرى هذه الجملة جارية من الجملة الاولى وهى انا رسولا ربك مجرى البيان والتفسير لان دعوى الرسالة لا تثبت الا ببينتها التى هى مجئ الآية وانما وحد آية ولم يثن ومعه اثنان لان المراد تثبيت الدعوى ببرهانها فكانه قيل قد جئناك بمعجزة وبرهان على ما ادعيناه من الرسالة ١٢ جمل ٥٢ قوله اى السلامة آه وفى البيضاوى وسلام الملائكة وخزنة الجنة على المهتدين والسلامة فى الدارين لهم ١٢ ٥٣ قوله فمن ربكما لم يضف الرب لنفسه تكبرا وطغيانا وخوفا على انه اذا اضاف الرب لنفسه ان يميلوا الى موسى ١٢ ص ٥٤ قوله لانه الاصل آه اى نادى موسى وحده بعد مخاطبتهما معا لان موسى هو الاصل فى الرسالة وهارون تبع وردء ووزير او لان فرعون كان يعرف اراد استنطاقه دون اخيه لانه كان يعلم الرتة التى فى لسان موسى ويعلم فصاحة هارون وقوله لادلاله اى لاقامة فرعون الدليل على موسى بان ذكره بتربيته له فى قوله الآتى فى الشعراء الم نربك فينا وليدا ١٢ اج ملخصا ٥٥ قوله خلقه اى صورته وشكله اللائق به المشتمل على خواصه ومنافعه فالمراد بالخلق المخلوق ١٢ روح ٥٦ قوله الذى هو عليه آه فى المدارك خلقه اول مفعولى اعطى اى اعطى خليقته كل شىء يحتاجون اليه ويرتفقون به او ثانيهما اى اعطى كل شىء صورته وشكله الذى يطابق المنفعة المنوطة به الخ وقوله ثم هدى اى ثم عرفه كيف يرتفق بما اعطى للمعيشة فى الدنيا والسعادة فى العقبى وهو جواب فى غاية البلاغة لاختصاره واعرابه عن جميع الموجودات باسرها على مراتبها ودلالته على ان الغنى القادر بالذات المنعم على الاطلاق هو الله تعالى وان جميع ما عداه مفتقر اليه منعم عليه فى حد ذاته وصفاته وافعاله ولذلك بهت الذى كفر وافحم عن الدخل عليه فلم ير الا صرف الكلام عنه وقال فما بال القرون الخ ١٢ بيضاوى ٥٧ قوله قال فرعون الخ لما ظهر للعين حقية ما قال موسى وبطلان ما هو عليه اراد ان يصرفه عليه السلام الى ما لا يعنيه من الامور التى لا تعلق لها بالرسالة من الحكايات خوفا على رياسته ان تذهب فلم يلتفت موسى عليه السلام الى ذلك الحديث وقال علمها عند ربى ١٢ صاوى ٥٨ قوله لا يضل ربى اى لا يخطئ ابتداء اى لا يذهب شىء عن علمه ولا ينسى اى بعد ما علم ١٢ ابو السعود ٥٩ قوله هو الذى جعل لكم الارض الخ من جملة كلام موسى فى جواب فرعون عن سؤاله الاول فهو مرتبط بقوله ثم هدى لكنه ذكر فى خلال كلامه على سبيل الاعتراض سؤال فرعون الثانى وجوابه ١٢ جمل ٦٠ قوله قال تعالى الخ اشار بذلك الى ان قوله فاخرجنا به ازواجا من كلامه تعالى لا بطريق الحكاية عن موسى بل خطابا لاهل مكة وامتنانا عليهم وينتهى الى قوله تارة اخرى ١٢ صاوى ٦١ قوله اصنافا سميت بذلك لازدواجها واقتران بعضها مع بعض ١٢ ك ٦٢ قوله صفة ازواجا ويحتمل ان يكون صفة للنبات على انه مصدر فى الاصل يستوى فيه الواحد والجمع ١٢ ك ٦٣ قوله كلوا وارعوا الجملة حال من ضمير اخرجنا بتقدير الاباحة المستفاد من الامر اى اخرجنا اصناف النبات مبيحين لكم الاكل ورعى الانعام او بتقدير القول اى قائلين كلوا وارعوا ١٢ كمالين ٦٤ قوله نهية بالضم العقل كغرفة اى كغرف جمع غرفة ١٢ ٦٥ قوله سمى به اى بالنهى والتذكير باعتبار كونها اسما ١٢ جمل ٦٦ قوله خلقناكم اى اباكم آدم عليه السلام وقيل يعجن كل نطفة بشىء من تراب مدفنه فيخلق من التراب والنطفة معا او لان النطفة من الاغذية وهى من الارض ١٢ مدارك ٦٧ قوله اريناه آياتنا كلها اخبار عما وقع لموسى فى عدة دعائه لفرعون وبهذا التقرير صح قول المفسر التسع واندفع ما يقال ان فرعون فى ابتداء الامر لم ير الا العصا واليد وعليه فتكون هذه الجملة معترضة بين القصة ١٢ صاوى ٦٨ قوله التسع وهى العصا ونزع يده والطوفان والقحط والجراد والقمل والضفادع والدم وطمس الاموال ١٢ ٦٩ قوله بسحرك يا موسى آه هذا تعلل وتحير ودليل على انه علم كونه محقا حتى خاف منه على ملكه فان ساحرا لا يقدر ان يخرج ملكا مثله من ارضه ١٢ بيضاوى ٧٠ قوله موعدا الاحسن انه ظرف زمان مفعول اول مؤخر لقوله اجعل وقوله بيننا مفعول ثان مقدم وقوله بنزع الخافض اى فالمعنى عين زمانا بيننا وبينك نجتمع فيه فى مكان سوى اى متوسط ١٢ صاوى ٧١ قوله مكانا ولما كان كل من الزمان والمكان لا ينفك عن الآخر قال مكانا واثر ذلك المكان لاجل وصفه بقوله سوى اى عدلا خطيب وحاصل معنى الآية اى عد مكانا عدلا بيننا وبينك وسطا يستوى طرفاه من حيث المسافة علينا وعليكم لا يكون فيه احد الطرفين ارجح من الآخر او مكانا مستويا لا يحجب العين ارتفاعه ولا انخفاضه كذا فى روح البيان ١٢ ٧٢ قوله منصوب بنزع الخافض آه فيه ان العامل ان كان اجعل فهو متعد بنفسه لهذا المنصوب فلا وجه لتكلف حذف حرف الجر وان كان وعدا فلا يخلو اما ان يكون المراد المصدر او الزمان او المكان فان كان الاول يرد عليه ان الوعد ليس فى المكان المستوى بل فيه انما هو المناظرة والوعد وقع فى مكان التخاطب وان كان الثانى ورد عليه مثل ذلك وان كان الثالث كان الصواب ان يجعله بدلا منه وحينئذ فالاظهر انه منصوب باجعل على انه مفعول فيه وهو على معنى فى فبهذا الشبهة تعبير الشارح بنزع الخافض مع انها لا تقال الا فى العامل الذى لا يصل للمعمول بنفسه تامل ١٢ اج ملخصا ٧٣ قوله موعدكم يوم الزينة خصه عليه السلام بالتعيين لمزيد وثوقه بربه وعدم مبالاته بهم ليكون ظهور الحق على رؤس الاشهاد وشيوع ذلك بين كل حاضر وباد فيكون اعظم لفخر موسى عليه السلام ١٢ صاوى ٧٤ قوله يوم الزينة سالوا عن المكان فاجابهم بالزمان فان يوم الزينة يدل على مكان مشتهر باجتماع الناس فيه فى ذلك اليوم روح واختلف فى يوم الزينة فقال مجاهد وقتادة النيروز وقال ابن عباس وسعيد بن جبير هو يوم عاشوراء وقيل كان يوم عيد لهم يتزينون فيه ويجتمعون فى كل سنة من الخطيب ١٢ ٧٥ قوله وان يحشر الناس آه فى محله وجهان احدهما الجر نسقا على الزينة اى موعدكم يوم الزينة ويوم حشر الناس والثانى الرفع نسقا على يوم اى موعدكم يوم كذا وموعدكم ان يحشر الناس اى حشرهم ١٢ اج ٧٦ قوله وهم اثنان وسبعون الفا ونقله ابن ابى حاتم عن ابن عباس وعن محمد بن كعب ثمانون الفا وعن كعب الاحبار اثنى عشر الفا ١٢ كمالين ٧٧ قوله اى الزمكم الله اشار به ان ويلكم منصوب بفعل مقدر ١٢ كرخى

عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا باشراك احد معه فَيُسْحِتَكُمْ بضم الياء وكسر الحاء وبفتحهما اى يهلككم بِعَذَابٍ من عنده وَقَدْ خَابَ خسر مَنِ افْتَرٰى ۝ كذب على الله فَتَنَازَعُوٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ فى موسى واخيه وَاَسَرُّوا النَّجْوٰى ۝ اى الكلام بينهم فيهما قَالُوٓا لانفسهم اِنْ هٰذَيْنِ لابى عمرو ولغيره هٰذَانِ هو موافق للغة من يأتى فى المثنى بالالف فى احواله الثلاث لَسٰحِرٰنِ يُرِيْدٰنِ اَنْ يُّخْرِجٰكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِمَا وَيَذْهَبَا بِطَرِيْقَتِكُمُ الْمُثْلٰى ۝ مؤنث امثل بمعنى اشرف اى باشرافكم بميلهم اليهما لغلبتهما فَاَجْمِعُوْا كَيْدَكُمْ من السحر بهمزة وصل وفتح الميم من جمع اى لمّ وبهمزة قطع وكسر الميم من اجمع احكم ثُمَّ ائْتُوْا صَفًّا حال اى مصطفين وَقَدْ اَفْلَحَ فاز الْيَوْمَ مَنِ اسْتَعْلٰى ۝ غلب قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اختر اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ عصاك اى اولا وَاِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَلْقٰى ۝ عصاه قَالَ بَلْ اَلْقُوْا فالقوا فَاِذَا حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ اصله عصوو قلبت الواوان يائين وكسرت العين والصاد يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا حيات تَسْعٰى ۝ على بطونها فَاَوْجَسَ احس فِيْ نَفْسِهٖ خِيْفَةً مُّوْسٰى ۝ اى خاف من جهة ان سحرهم من جنس معجزته ان يلتبس امره على الناس فلا يؤمنوا به قُلْنَا لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى ۝ عليهم بالغلبة وَاَلْقِ مَا فِيْ يَمِيْنِكَ وهى عصاه تَلْقَفْ تبتلع مَا صَنَعُوْا اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سٰحِرٍ اى جنسه وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُ حَيْثُ اَتٰى ۝ بسحره فالقى موسى عصاه فتلقفت كل ما صنعوه فَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا خروا ساجدين لله تعالى قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰرُوْنَ وَمُوْسٰى ۝ قَالَ فرعون ءَاٰمَنْتُمْ بتحقيق الهمزتين وابدال الثانية الفا لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ معلمكم الَّذِيْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ فَلَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ حال بمعنى مختلفة اى الايدى اليمنى والارجل اليسرى وَّلَاُصَلِّبَنَّكُمْ فِيْ جُذُوْعِ النَّخْلِ اى عليها وَلَتَعْلَمُنَّ اَيُّنَآ يعنى نفسه ورب موسى اَشَدُّ عَذَابًا وَّاَبْقٰى ۝ ادوم على مخالفته قَالُوْا لَنْ نُّؤْثِرَكَ نختارك عَلٰى مَا جَاۗءَنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ الدالة على صدق موسى وَالَّذِيْ فَطَرَنَا خلقنا قسم او عطف على ما فَاقْضِ مَآ اَنْتَ قَاضٍ اى اصنع ما قلته اِنَّمَا تَقْضِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝ النصب على الاتساع اى فيها وتجزى عليه فى الاخرة اِنَّآ اٰمَنَّا بِرَبِّنَا لِيَغْفِرَ لَنَا خَطٰيٰنَا من الاشراك وغيره وَمَآ اَكْرَهْتَنَا عَلَيْهِ مِنَ السِّحْرِ تعلما وعملا لمعارضة موسى وَاللّٰهُ خَيْرٌ منك ثوابا اذا اطيع وَّاَبْقٰى ۝ منك عذابا اذا عُصى قال تعالى اِنَّهٗ مَنْ يَّاْتِ رَبَّهٗ مُجْرِمًا كافرا كفرعون فَاِنَّ لَهٗ جَهَنَّمَ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا فيستريح وَلَا يَحْيٰى ۝ حياة تنفعه وَمَنْ يَّاْتِهٖ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ الفرائض والنوافل فَاُولٰۗىِٕكَ لَهُمُ

---

۵۱ قوله بضم الياء وكسر الحاء من الاسحات لاهل الكوفة وبفتحهما لغيرهم ۱۲ ک ۵۲ قوله فتنازعوا امرهم بينهم اے تناظروا وتشاوروا فى امر موسے واخيه سرا واختلف فى ما اسروه فقيل هو قولهم ان هذين لساحران الخ وقيل هو قول بعضهم لبعض ان هذا ساحر فان غلبنا اتبعناه وان غلبناه بقينا على ما نحن عليه ۱۲ صاوی ۵۳ قوله واسروا النجوى اے تشاوروا فى السر وقالوا ان كان ساحرا فسنغلبه وان كان من السماء فله امر والنجوى يكون مصدرا واسما ثم نفقوا الكلام يعنى قالوا الخ ۱۲ مدارک ۵۴ قوله ان هذين لساحران آه تفسير لاسروا النجوى كانهم تشاوروا فى تلفيقه حذرا ان يغلبا فيتبعهما الناس وهذان اسم ان على لغة بلحارث بن كعب فانهم جعلوا الالف للتثنية واعربوا المثنى تقديرا وقيل اسمها ضمير الشان المحذوف وهذان لساحران خبرها وقيل ان بمعنى نعم وما بعدها مبتدأ وخبر وفيهما ان اللام لا تدخل خبر المبتدأ وقيل اصله انه هذان لهما ساحران فحذف الضمير وفيه ان المؤكد باللام لا يليق به الحذف وقرأ ابو عمرو ان هذين وهو ظاهر وابن كثير وحفص ان هذان على انها هى المخففة واللام هى الفارقة او النافية واللام بمعنى الا ۱۲ بيضاوی ۵۵ قوله مؤنث امثل وانما انث باعتبار التعبير بالطريقة والا فباعتبار المعنى كان يقال اماثل ۱۲ جمل ۵۶ قوله اى باشرافكم تفسير للطريقة فانها تطلق على وجوه الناس واشرافهم لانهم قدوة لغيرهم من ابى السعود وفى المختار وطريقة القوم اماثلهم وخيارهم وفى القاموس والطريقة بالهاء شريف القوم واماثلهم للواحد والجمع وتجمع على طرائق ۱۲ ک ۵۷ قوله بهمزة وصل وفتح الميم لابى عمرو من جمع اى لمّ بفتح اللام وشد الميم وليضف قوله فجمع كيده وبهمزة قطع وكسر الميم للباقين من اجمع اى احكم اى عزموا عليه ۱۲ ک ۵۸ قوله من جمع لمّ يقال لمّ الله شعثه اى جمعه فلم يترك شيئا منه متفرقا ولعل وفى بعض النسخ من جمع اى لم ولعل وقع التغير من قلم الكاتبين ۱۲ ۵۹ قوله صفا اصله مصدر وقد اشار الشارح الى تاويل بالمشتق بقوله اى مصطفين ۱۲ جمل ۶۰ قوله اختر اشارة الى قوله اما ان تلقى منصوب باضمار فعل تقديره اختر ۱۲ ۶۱ قوله اما ان تلقى آه ان مع ما بعدها فى تاويل مصدر منصوب بفعل مضمر قدره الشارح بقوله اختر آه شيخنا وعبارة السمين قوله اما ان فيه اوجه احدها انه منصوب باضمار فعل تقديره اختر احد الامرين والثانى انه مرفوع على انه خبر مبتدأ محذوف تقديره الامر اما القاءك اول او القاءنا الثالث ان يكون خبر مبتدأ كونه خبره محذوف تقديره القاءك اول ويدل عليه واما ان يكون اول من القى ۱۲ ج ملخصا ۶۲ قوله قلبت آه فيه اشارة الى اربعة اعمال اى قلبت الواو الثانية منهما اولا ثم الاولى لاجتماعها ساكنة مع الياء وكسرت الصاد لتصح الياء وكسرت العين اتباعا للصاد ۱۲ ۶۳ قوله احس قال فى القاموس قوله تعالى فاوجس فى نفسه اے احس واضمر انتهى ۱۲ ۶۴ قوله خيفة اصله خوفة قلبت الواو ياء لكسر ما قبله ۱۲ ۶۵ قوله اى خاف آه جواب عما يقال كيف استشعر الخوف وقد عرض الله تعالى عليه وقت المناجاة المعجزات الباهرة كالعصا واليد فجعل العصا حية ثم اعادها كما كانت عليه فكيف وقع الخوف فى قلبه ۱۲ ج ملخصا ۶۶ قوله كيد ساحر آه العامة على رفع كيد على انه خبر ان وما موصولة وصنعوا صلتها والعائد محذوف والتقدير ان الذى صنعوه كيد ساحر ويجوز ان يكون ما مصدرية فلا حاجة الى العائد والاعراب بحاله اى ان صنعهم كيد ساحر وقرأ مجاهد وحميد وزيد بن على كيد بالنصب على انه مفعول به وما مزيدة مهيئة ۱۲ ج ۶۷ قوله اى جنسه دفع بذلك ما يقال لم لم يقل ولا يفلح السحرة بصيغة الجمع وفيه اشارة الى ان الكلام موجه للعموم فكانه قال لا يفلح كل ساحر سواء كان من هؤلاء او من غيرهم ۱۲ ص ۶۸ قوله اى جنسه بين به المراد حيث لم يقل ولا يفلح السحرة بصيغة الجمع قال الزمخشرى لان القصد فى هذا الكلام الى معنى الجنسية لا الى العدد فلو جمع تخيل ان المقصود هو العدد وانما افرد لان الجمع نوع واحد من السحر فكانه صدر من واحد ۱۲ ۶۹ قوله فالقى السحرة سجدا اى ايمانا بالله وكفرا بفرعون وهذا من غرائب قدرة الله حيث القى جباههم وعصيهم للكفر والجحود ثم القوا رؤسهم بعد ساعة للشكر والسجود فما اعظم الفرق بين الالقائين قيل لم يرفعوا رؤسهم حتى رأوا الجنة والنار والثواب والعقاب ورأوا منازلهم فى الجنة ۱۲ صاوی ۷۰ قوله حال بمعنى مختلفة اى لاقطعنها مختلفات ومن ابتدائية كان القطع ابتدأ من مخالفة العضو قاله القاضى وفيه دليل على ان من الابتدائية تقع ظرفا مستقرا ۱۲ ک ۷۱ قوله اى عليها اشار بذلك الى ان فى الكلام استعارة تبعية حيث شبه الاستعلاء المطلق بالظرفية المطلقة فسرى التشبيه من الكليات للجزئيات فاستعيرت لفظة فى الموضوعة للظرفية الخاصة لمعنى على الموضوعة للاستعلاء الخاص بجامع التمكن فى كل ۱۲ ص ۷۲ قوله اينا اشد عذابا وابقى آه مبتدأ وخبر وهذه الجملة سادة مسد المفعولين ان كانت العلم على بابها ومسد واحد ان كانت عرفانية ويجوز على جعلها عرفانية ان يكون اينا موصولة بمعنى الذى وبنيت لانها قد اضيفت وحذف صدر صلتها واشد خبر مبتدأ محذوف والجملة من ذلك المبتدأ وهذا الخبر صلة لاى واى وما فى حيزها فى محل نصب مفعول به ۱۲ سمين ۷۳ قوله قالوا لن نؤثرك الخ اے قالوا ذلك غير مكترثين بوعيده لهم ۱۲ ابو السعود ۷۴ قوله على ما جاءنا الخ انما نسب المجئ اليهم وان كانت البينات جاءت لهم ولغيرهم لانهم كانوا اعرف بالسحر من غيرهم وقد علموا ان ما جاءهم به موسى ليس من السحر فكانوا على جلية من العلم بالمعجزة وغيره وغيرهم كالمقلد وايضا كانوا هم المنتفعون بها ۱۲ كرخى ۷۵ قوله والذى فطرنا آه فيه وجهان احدهما ان الواو عاطفة وهو العطف على ما جاءنا اى لن نؤثرك على الذى جاءنا ولا على الذى فطرنا وانما اخروا ذكر البارى تعالى للترقى من الادنى الى الاعلى والثانى انها واو قسم والموصول مقسم به وجواب القسم محذوف اى وحق الذى فطرنا لا نؤثرك على الحق ولا يجوز ان يكون الجواب لن نؤثرك عند من يجوز تقديم الجواب لان القسم لا يجاب بلن الا فى شذوذ من الكلام ۱۲ جمل ۷۶ قوله النصب اے نصب هذه المبدل منه الحياة الدنيا على الاتساع وهذا معنى قول غيره النصب بنزع الخافض كما اشار بقوله فيها ۱۲ ۷۷ قوله من السحر حال من ما روى انهم قالوا لفرعون ارنا موسے نائما ففعل فوجده تحرسه عصاه فقالوا ما هذا بسحر الساحر اذا نام بطل سحره فكرهم فرعون على الاتيان بالسحر وحضر فرعون جهله به وبعلمهم عليهم بالسحر فكيف بعلم الشرع ۱۲ مدارک ۷۸ قوله تعلما وعملا اى لان فرعون كان يخبره الكهنة بظهور مولود من بنى اسرائيل يكون زوال ملكه على يديه فلعلهم كانوا الصغر به [illegible] فاحب ان [illegible] المعارضة باكراه الناس على تعليم السحر والاكراه ايضا على الاتيان بهم من المدائن البعيدة ۱۲ ص ۷۹ قوله انه اى الشان [illegible] فلا عبرة بما اظهر نحوه لانكم من اتباعه فو اظالم معه ۱۲ ابو السعود

الدّرجٰت العُلٰى○ جمع عليا مؤنث اعلى جَنّٰتُ عَدْنٍ اي اقامة بيان له تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ
فِيْهَا وَذٰلِكَ جَزٰؤُا مَنْ تَزَكّٰى○ تطهر من الذنوب وَلَقَدْ اَوْحَيْنَا اِلٰى مُوْسٰى اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْ بهمزة
قطع من اسرى وهمزة وصل وكسر النون من سرى لغتان اي سِر بهم ليلا من ارض مصر فَاضْرِبْ
اجعل لَهُمْ بالضرب بعصاك طَرِيْقًا فِي الْبَحْرِ يَبَسًا اي يابسا فامتثل ما امر به وايبس الله الارض
فمروا فيها لَا تَخٰفُ دَرَكًا اي ان يدركك فرعون وَلَا تَخْشٰى○ غرقا فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُوْدِهٖ وهو
معهم فَغَشِيَهُمْ مِّنَ الْيَمِّ اي البحر مَا غَشِيَهُمْ○ فاغرقهم وَاَضَلَّ فِرْعَوْنُ قَوْمَهٗ بدعائهم الى عبادته
وَمَا هَدٰى○ بل اوقعهم في الهلاك خلاف قوله وما اهديكم الا سبيل الرشاد يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ قَدْ
اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ عَدُوِّكُمْ فرعون باغراقه وَوٰعَدْنٰكُمْ جَانِبَ الطُّوْرِ الْاَيْمَنَ فنؤتي موسى التورىة
للعمل بها وَنَزَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى○ هما الترنجبين والطير السماني بتخفيف الميم والقصر و
المنادى من وجد من اليهود زمن النبي محمد صلى الله عليه وسلم وخوطبوا بما انعم به على اجدادهم زمن النبي
موسى توطية لقوله تعالى لهم كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ اي المنعم به عليكم وَلَا تَطْغَوْا فِيْهِ
بان تكفروا النعمة به فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبِيْ بكسر الحاء اي يجب وبضمها اي ينزل وَمَنْ يَّحْلِلْ عَلَيْهِ
غَضَبِيْ بكسر اللام وضمها فَقَدْ هَوٰى○ سقط في النار وَاِنِّيْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ من الشرك وَاٰمَنَ
وحّد الله وَعَمِلَ صَالِحًا يصدق بالفرض والنفل ثُمَّ اهْتَدٰى○ باستمراره على ما ذكر الى موته وَ
مَآ اَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ لمجيء ميعاد اخذ التورىة يٰمُوْسٰى○ قَالَ هُمْ اُولَآءِ اي بالقرب مني
ياتون عَلٰٓى اَثَرِيْ وَعَجِلْتُ اِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضٰى○ عني اي زيادة على رضاك وقبل الجواب اتى
بالاعتذار بحسب ظنه وتخلف المظنون كما قَالَ تعالى فَاِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ مِنْ بَعْدِكَ
اي بعد فراقك لهم وَاَضَلَّهُمُ السَّامِرِيُّ○ فعبدوا العجل فَرَجَعَ مُوْسٰٓى اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ
من جهتهم اَسِفًا○ شديد الحزن قَالَ يٰقَوْمِ اَلَمْ يَعِدْكُمْ رَبُّكُمْ وَعْدًا حَسَنًا اي صدقا انه
يعطيكم التورىة اَفَطَالَ عَلَيْكُمُ الْعَهْدُ مدة مفارقتي اياكم اَمْ اَرَدْتُّمْ اَنْ يَّحِلَّ يجب عَلَيْكُمْ
غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ بعبادتكم العجل فَاَخْلَفْتُمْ مَّوْعِدِيْ○ وتركتم المجيء بعدي قَالُوْا مَآ
اَخْلَفْنَا مَوْعِدَكَ بِمَلْكِنَا مثلث الميم اي بقدرتنا او بامرنا وَلٰكِنَّا حُمِّلْنَا بفتح الحاء
مخففا وبضمها وكسر الميم مشددا اَوْزَارًا اثقالا مِّنْ زِيْنَةِ الْقَوْمِ اي حلي قوم فرعون

لابي عمرو وحمزة وعلي ١٢ ك للباقين ١٢ ك

معناها القدرة والاختيار ١٢

---

٥١ قوله تطهر من الذنوب اي بعدم فعلها او بالتوبة النصوح منها ١٢ صاوي ٥٢ قوله ولقد اوحينا اه اي بعد سنين اقامها بينهم يدعوهم بآيات الله فلم يزدادوا الا عتوا آه جلال من صورة الشعراء وعبارة ابي السعود ولقد اوحينا الى موسى الخ حكاية اجمالية لما انتهى اليه امر فرعون وقومه وقد طوى بينها ذكر ما جرى عليهم من الآيات المفصلات الظاهرة على يد موسى بعد ما غلب السحرة في نحو عشرين سنة حسبما فصل في سورة الاعراف ١٢ ج ٥٣ قوله ان اسر بعبادي الخ قال ابن عباس لما امر الله موسى ان يقطع بقومه البحر وكان يوسف عهد اليهم عند موته ان يخرجوا بعظامه معهم من مصر فلم يعرفوا مكانها حتى دلتهم عليها عجوز فاخذوها وقال لها موسى اطلبي مني ما شئت فقالت اكون معك في الجنة فلما خرجوا تبعهم فرعون فلما وصل البحر وكان على حصان اقبل جبريل على فرس انثى في ثلاثة وثلثين من الملائكة فسار جبريل بين يدي فرعون فابصر الحصان الفرس فاقتحم بفرعون على اثرها فصاحت الملائكة بالناس اي القبط الحقوا حتى اذا لحق آخرهم وكاد اولهم ان يخرجوا التقى البحر عليهم فغرقوا فرجع بنو اسرائيل حتى ينظروا اليهم وقالوا يا موسى ادع الله ان يخرجهم لنا حتى ننظر اليهم ففعل فلفظهم البحر الى الساحل فاصابوا من سلاحهم شيئا كثيرا ١٢ جمل ٥٤ قوله بهمزة قطع اي وبسكون النون يعني أَنْ اَسْرِ وقرأ نافع وابن كثير بكسر النون وهمزة وصل بعدها اي ان اسر ١٢ ٥٥ قوله لغتان بمعنى واسرى لازم كسرى يحتاج في التعدية الى الباء ١٢ ك ٥٦ قوله فاضرب لهم طريقا آه طريقا مفعول به كما اشار اليه الشارح وفي السمين طريقا مفعول به على سبيل المجاز وهو ان الطريق مسبب عن ضرب البحر اذ المعنى اضرب البحر لينفلق لهم فيصير طريقا فبهذا صح نسبة الضرب الى الطريق وقيل اضرب بمعنى اجعل لهم طريقا واشرعه آه والمراد بالطريق جنسه فان الطرق كانت ثنتي عشرة بعدد اسباط بني اسرائيل ١٢ ج ٥٧ قوله يابسا اشار الى ان يبس مصدر قام مقام الاسم كما في الزاهدي ١٢ ٥٨ قوله فاتبعهم فرعون اي بعد ما ارسل حاشرين يجمعون له الجيش فجمعوا جيوشا كثيرة حتى كانت مقدمة جيشه سبعمائة الف فضلا عن الجناحين والقلب والساقة ١٢ ص ٥٩ قوله هو معهم يشير الى ان الجار ليس صلة لاتبعهم بل هو في موضع الحال والمفعول الثاني لاتبع محذوف والمعنى اي اتبعهم فرعون نفسه مع جنوده كذا في البيضاوي والمعنى فاتبعهم فرعون نفسه ومعه جنوده فحذف المفعول الثاني وقيل الباء مزيدة والمعنى واتبعهم جنوده وذادهم خلفهم ١٢ ه ٩ قوله وهو معهم على كثرتهم وعلومهم وقوتهم وعزتهم فكانوا كالتابع ١٢ خطيب ٦٠ قوله فغشيهم اي سترهم وعلاهم ما غشيهم اي الموج الهائل الذي لا يعلم كنهه الا الله رح في الخطيب وذكر ابن عباس ان جبريل ع قال يا محمد لو رأيتني وانا ادس في فم فرعون الماء والطين مخافة ان يتوب فهذا معنى قوله تعالى فغشيهم من اليم ما غشيهم ١٢ ٦١ قوله ما غشيهم الخ هو من جوامع الكلم التي تحتمل مع قلتها المعاني الكثيرة اي غشيهم ما لا يعلم كنهه الا الله عز وجل ١٢ مدارك ٦٢ قوله فنؤتي موسى التورىة جواب عن سوال وهو ان المواعدة انما كانت لموسى عليه الصلوة والسلام لا لهم فكيف اضيف اليهم والجواب انه لما كانت المواعدة لانزال الكتاب بسببهم او فيه صلاح دينهم ودنياهم اضيف اليهم بهذه الملابسة فهو من المجاز العقلي وايضا فان الله امران ياتي منهم سبعون مع موسى الى الطور لاخذ التوراة فكانت المواعدة لهم بهذا الاعتبار جمل والى هذين الجوابين اشار في البيضاوي ايضا ١٢ ٦٣ قوله ونزلنا عليكم المن اي في التيه والمن هو شيء حلو ابيض مثل الثلج كان ينزل من الفجر الى طلوع الشمس لكل انسان صاع وبعث الريح الجنوب عليهم السماني فيذبح الرجل منهم ما يكفيه وشربهم من العيون التي تخرج من الحجر ١٢ جمل ٦٤ قوله بكسر الحاء اي للاكثر اي يجب من حل الدين اذا وجب وبضمها للباقي اي ينزل من حل يحل اذا نزل ١٢ ك ٦٥ قوله باستمراره على ما ذكر الى موته اي بان يدوم على التوبة والايمان والاعمال الصالحة وهو جواب عما يقال ما فائدة ذكر الاهتداء آخرا مع انه داخل في عموم قوله وآمن فافاد المفسر ان النجاة التامة والمغفرة الشاملة لمن حصلت منه التوبة والايمان والاعمال الصالحة ثم استمر عليها الى ان لقي مولاه ١٢ صاوي ٦٦ قوله وما اعجلك عن قومك آه في الخطيب ولما امر الله تعالى موسى بحضور الميقات مع قوم مخصوصين وهم السبعون الذين اختارهم الله تعالى من جملة بني اسرائيل ليذهبوا معه الى الطور لاجل ان ياخذوا التوراة فسار بهم موسى ثم عجل من بينهم شوقا الى ربه وخلفهم وراءه وامرهم ان تبعوه الى الجبل فقال تعالى له وما اعجلك الخ ١٢ ج ٦٧ قوله بحسب ظنه اي ظنه انهم لحقوا وتبعوه وجاءوا على اثره وقوله وتخلف المظنون وهو انهم لم يخرجوا او لم يتبعوه فقوله هم اولاء على اثري اي بحسب ظنه وفي الواقع ليس كذلك وقوله كما قال علة لقوله وتخلف المظنون وما مصدرية اي ودليل تخلف المظنون من الجمل ١٢ ٦٨ قوله فانا قد فتنا قومك الظاهر من صنيع المفسر ان المراد من قومك اللاحق هم الذين عني بما قبله كما يستفاد من اصل ان المعرفة اذا اعيدت كانت عين الاولى وانهم تخلفوا كلهم وشغلهم الفتنة من المجيء الى الطور ولكن الثابت عند غيره ان المعني بالاول هم النقباء والمراد بالثاني هم المتخلفون وقوله فانا قد فتنا قومك استيناف كلام وقصة اخرى فلذا اعاد قال والفاء للتعقيب اي اقول لك عقب ما ذكرنا انا قد فتنا قومك وقيل انها تعليل اي لا ينبغي البعد من قومك اي النقباء السبعين فان القوم الذين خلفتهم مع اخيك اضلهم السامري فكيف تامن على هؤلاء ١٢ ٦٩ قوله واضلهم السامري اسمه موسى بن ظفر منسوب الى سامرة قبيلة من بني اسرائيل كان منافقا قد رباه جبريل لان فرعون لما شرع في ذبح الولد وضعته امه في حفرة فتعهد جبريل وكان يغذيه من اصابعه الثلاثة فيخرج له من احدها لبن ومن الاخرى سمن ومن الاخرى عسل ١٢ ص ٧٠ قوله فرجع موسى اي بعد ان تم الاربعين واخذ التوراة روي انه لما رجع موسى سمع الصياح والضجيج وكانوا يرقصون حول العجل فقال للسبعين الذين كانوا معه هذا صوت الفتنة ١٢ صاوي ٧١ قوله وعدا حسنا الخ وعدهم الله ان يعطيهم التوراة التي فيها هدى ونور وكانت الف سورة كل سورة الف آية يحمل اسفارها سبعون جملا ولا وعد احسن من ذلك ١٢ مدارك ٧٢ قوله ام اردتم الخ المعنى ان كان الحامل لكم على عبادة العجل والمخالفة طول العهد فانه لم يطل وان كان الحامل لكم على ذلك غضب الله عليكم فلا يليق من العاقل التعرض لغضب الله ١٢ صاوي ٧٣ قوله فاخلفتم الخ لانه وعدهم ان يتبعوه على اثره للميقات فخالفوا واشتغلوا بعبادة العجل ١٢ صاوي ٧٤ قوله مثلث الميم توضيحه ان في ميم ملكنا ثلث قراءة قرأ حمزة والكسائي بضم الميم ونافع وعاصم بفتح الميم وابو عمرو وابن عامر وابن كثير بالكسر اما الكسر والفتح فيهما واحد وهما لغتان مثل رطل ورطل واما الضم فهو السلطان كذا في الكبير ١٢ ×

استعارها منهم بنو اسرائيل بعلّة عرس فبقيت عندهم فَقَذَفْنٰهَا طرحناها في النار بامر
السامري فَكَذٰلِكَ كما القينا اَلْقَى السَّامِرِيُّ ○ ما معه من حليهم ومن التراب الذي اخذه
من اثر حافر فرس جبرئيل على الوجه الآتي فَاَخْرَجَ لَهُمْ عِجْلًا صاغه لهم من الحلي جَسَدًا لحمًا
ودمًا لَّهٗ خُوَارٌ اي صوت يسمع اي انقلب كذلك بسبب التراب الذي اثره الحيوة فيما يوضع
فيه ووضعه بعد صوغه في فمه فَقَالُوْا اي السامري واتباعه هٰذَآ اِلٰهُكُمْ وَاِلٰهُ مُوْسٰى
فَنَسِيَ ○ موسى ربّه هنا وذهب يطلبه قال تعالى اَفَلَا يَرَوْنَ اَنْ مخففة من الثقيلة واسمها
محذوف اي انه لَّا يَرْجِعُ العجل اِلَيْهِمْ قَوْلًا اي لا يرد لهم جوابًا وَّلَا يَمْلِكُ لَهُمْ ضَرًّا اي دفعه وَّ
لَا نَفْعًا ○ اي جلبه اي فكيف يتخذ الهًا وَلَقَدْ قَالَ لَهُمْ هٰرُوْنُ مِنْ قَبْلُ اي قبل ان يرجع
موسى يٰقَوْمِ اِنَّمَا فُتِنْتُمْ بِهٖ ۚ وَاِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمٰنُ فَاتَّبِعُوْنِيْ في عبادته وَاَطِيْعُوْٓا اَمْرِيْ ○
فيها قَالُوْا لَنْ نَّبْرَحَ نزال عَلَيْهِ عٰكِفِيْنَ على عبادته مقيمين حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْنَا مُوْسٰى ○ قَالَ
موسى بعد رجوعه يٰهٰرُوْنُ مَا مَنَعَكَ اِذْ رَاَيْتَهُمْ ضَلُّوْٓا بعبادته اَلَّا تَتَّبِعَنِ ۭ لا زائدة اَفَعَصَيْتَ
اَمْرِيْ ○ باقامتك بين من يعبد غير الله قَالَ هٰرون يَبْنَؤُمَّ بكسر الميم وفتحها اراد امي و
ذكرها اعطف لقلبه لَا تَاْخُذْ بِلِحْيَتِيْ وكان اخذها بشماله وَلَا بِرَاْسِيْ ۚ وكان اخذ شعره
بيمينه غضبًا اِنِّيْ خَشِيْتُ لو اتبعتك ولا بد ان يتبعني جمع ممن لم يعبد العجل اَنْ
تَقُوْلَ فَرَّقْتَ بَيْنَ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ وتغضب علىّ وَلَمْ تَرْقُبْ تنتظر قَوْلِيْ ○ فيما رايته في ذلك
قَالَ فَمَا خَطْبُكَ شانك الداعي الى ما صنعت يٰسَامِرِيُّ ○ قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ يَبْصُرُوْا بِهٖ
بالياء والتاء اي علمت ما لم يعلموه فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ تراب اَثَرِ حافر فرس الرَّسُوْلِ
جبرئيل فَنَبَذْتُهَا القيتها في صورة العجل المصاغ وَكَذٰلِكَ سَوَّلَتْ زينت لِيْ نَفْسِيْ ○ و
أُلقي فيها ان اخذ قبضة من تراب ما ذكر والقيها على ما لا روح له يصير له روح ورأيت
قومك طلبوا منك ان تجعل لهم الهًا فحدثتني نفسي ان يكون ذلك العجل الٰهَهم
قَالَ له موسى فَاذْهَبْ من بيننا فَاِنَّ لَكَ فِي الْحَيٰوةِ اي مدة حياتك اَنْ تَقُوْلَ لمن رأيته
لَا مِسَاسَ اي لا تقربني فكان يهيم في البرية واذا مس احدًا او مسه احد حُمّا جميعًا
وَاِنَّ لَكَ مَوْعِدًا لعذابك لَّنْ تُخْلَفَهٗ ۚ بكسر اللام اي لن تغيب وبفتحها اي بل تبعث
في الآخرة ۱۲ ک

---

۵۱ قولہ بعلۃ عرس آہ وقیل استعاروا العید کان لہم ثم لم یردوا عند الخروج مخافۃ ان یعلموا بہ وقیل ہی ما القاہ البحر علی الساحل بعد اغراقہم فاخذوہ ولعلہم سموا اوزارا لانہا آثام فان الغنائم لم تکن تحل بعد ولانہم کانوا مستامنین ولیس للمستامن ان یاخذ مال الحربی ۱۲ بیضاوی ۵۲ قولہ فقذفناہا ای فی نار السامری التی اوقدہا فی الحفرۃ وامرنا ان نطرح فیہا الحلی ۱۲ مدارک ۵۳ قولہ بامر السامری ای فقال لہم انما تاخر عنکم موسی لما معکم من الاوزار فالرای ان تحفروا لہا حفیرۃ وتوقدوا فیہا نارا وتقذفوہا فیہا لتخلصوا من ذنبہا ۱۲ جمل وصاوی ۵۴ قولہ فاخرج لہم عجلا ہذا من کلامہ تعالی حکایۃ عن فتنۃ السامری فہو معطوف علی قولہ واضلہم السامری ۱۲ صاوی ۵۵ قولہ جسدا آہ حال من العجل اے فاخرج لہم صورۃ عجل حال کونہا جسدا ای صائرۃ جسدا وفی المصباح الجسد جمعہ اجساد وقال فی البارع لا یقال الجسد الا للحیوان العاقل وہو الانسان والملائکۃ والجن ولا یقال لغیرہ جسد الا للزعفران وللدم ایضا اذا یبس وقولہ تعالی فاخرج لہم عجلا جسدا اے ذا جثۃ علی التشبیہ بالعاقل ۱۲ ج ملخصا

۵۶ قولہ واتباعہ اے الذین ضلوا فی بادی الرای فصاروا یساعدونہ علی من توقف من بنی اسرائیل ۱۲ جمل ۵۷ قولہ فنسی اے فنسی موسی ربہ ہنا وذہب لیطلب عند الطور او ہو ابتداء کلام من اللہ تعالیٰ اے نسی السامری ربہ وترک ما کان علیہ من الایمان الظاہر او نسی السامری الاستدلال علی ان العجل لا یکون الہا بدلیل قولہ افلا الخ ۱۲ مدارک ۵۸ قولہ مخففۃ آہ ای فیرجع بالرفع فی قراءۃ العامۃ ویدل علی ذلک وقوع اصلہا وہی المشددۃ فی قولہ الم یروا انہ لا یکلمہم قال القاضی وقری یرجع بالنصب وفیہ ضعف لان ان الناصبۃ لا تقع بعد افعال الیقین والرویۃ علی الاول علمیۃ وعلی الثانی بصریۃ ۱۲ ج ۵۹ قولہ انما فتنتم بہ اے ابتلیتم بہ وان ربکم الرحمن خص ہذا الموضع باسم الرحمن تنبیہا علے انہم متی تابوا قبل اللہ تعالیٰ توبتہم لانہ ہو الرحمن ومن رحمتہ ان خلصہم من آفات فرعون ۱۲ کرخی ۶۰ قولہ الرحمن الخ انما ذکر ہذا الاسم تنبیہا علی انہم متی تابوا قبل اللہ توبتہم لانہ ہو الرحمن ۱۲ صاوی ۶۱ قولہ الا تتبعنی بالیاء فی الوصل والوقف مکی ووافقہ ابو عمرو ونافع فی الوصل وغیرہم بلا یاء ای ما دعاک ان لا تتبعنی لوجود التعلق بین الصارف عن فعل الشئ وبین الداعی الی ترکہ وقیل لا مزیدۃ والمعنی ای شئ منعک ان تتبعنی حین لم یقبلوا قولک وتلحق بی وتخبرنی او ما منعک ان تتبعنی فی الغضب للہ وہلا قاتلت من کفر بمن آمن وما لک لم تباشر الامر کما کنت اباشرہ انا لو کنت شاہدا ۱۲ مدارک ۶۲ قولہ ای لا تتبعن ای ما منعک ان لا تلحقنی لا زائدۃ کما فی قولہ ما منعک ان لا تسجد ۱۲ ک ۶۳ قولہ افعصیت امری اے الذی امرتک بہ من القیام بمصالحہم ثم اخذ بشعر راسہ بیمینہ ولحیتہ بشمالہ غضبا وانکارا علیہ لان الغیرۃ فی اللہ ملکتہ ۱۲ مدارک ۶۴ قولہ اراد امی ای علی کل من القراءتین لکن علی الاولے حذف الیاء اکتفاء عنہا بالکسرۃ وعلی الثانیۃ حذفت الالف المنقلبۃ عن الیاء اکتفاء عنہا بالفتحۃ ۱۲ جمل ۶۵ قولہ وذکرہا اعطف ای ادخل فی العطف والرقۃ ای فلیس ذکرہا لکونہ اخاہ من امہ فقط کما قیل فان الحق انہ کان شقیقہ ۱۲ ج وکذلک فی البیضاوی وخص الام استعطافا وترقیقا وقیل لانہ کان اخاہ من الام والجمہور علی انہما کانا من اب وام ۱۲ ۶۶ قولہ ان تقول فرقت بیان لترتیب التفرقۃ علی اتباعہ ۱۲ ک ۶۷ قولہ بصرت بما لم یبصروا بہ آہ وقرا حمزۃ والکسائی بالتاء علی الخطاب اے علمت ما لم تعلموہ وفطنت لما لم تفطنوا لہ وہو ان الرسول الذی جاءک روحانی محض لا یمس اثرہ شیئا الا احیاہ او رأیت ما لم تروہ وہو ان جبریل جاءک علی فرس الحیوۃ قیل انما عرفہ لان امہ القتہ حین ولدتہ خوفا من فرعون وکان جبریل یغذوہ حتی استقل ۱۲ بیضاوی ۶۸ قولہ ای علمت ما لم یعلموہ وقد کان رای ان جبریل جاء راکب فرس وکان کل ما وضع الفرس یدیہ او رجلیہ علی الطریق الیابس یخرج من تحتہ النبات فی الحال فعرف ان لہ شانا فاخذ من موطئہ حفنۃ روح وفی الکبیر راٰہ یوم فلق البحر حین تقدم خیل فرعون راکبا علی رمکۃ ودخل البحر ۱۲ ۶۹ قولہ قبضۃ القبضۃ بالفتح المرۃ من القبض فاطلق علے المقبوض کضرب الامیر ۱۲ بیضاوی وجمل ۷۰ قولہ من اثر الرسول ای وعرفہ لسابق الالفۃ فلما جاء جبریل لیطلب موسیٰ الی المیقات لاخذ التوراۃ کان راکبا علی فرس کلما وضعت حافرہا علی شئ اخضر فعرف السامری ان للتراب الذی تضع الفرس حافرہا علیہ شانا ۱۲ صاوی ۷۱ قولہ الرسول الخ فان قلت کیف عرف السامری الرسول الذی ہو جبریل قلت سبب معرفتہ لہ انہ اے جبریل ربی السامری وہو صغیر ای کان یتعہدہ وکان یلقمہ اصابعہ الثلاثۃ فیخرج لہ من واحدۃ منہا اللبن ومن اخری السمن ومن اخری العسل فلما جاء جبریل لیطلب موسی الی المیقات اے حضور جبل الطور لیاخذ التوراۃ وکان راکبا علی فرس کلما وضعت حافرہا علی شئ اخضر فلما راٰہ السامری عرفہ لسابق الالفۃ وعرف ان للتراب الذی تضع الفرس حافرہا علیہ شانا وسبب تربیتہ لہ ان امہ ولدتہ فی السنۃ التی کان یقتل فرعون الولدان فوضعتہ فی کہف خوفا علیہ من القتل فبعث اللہ الیہ جبریل لیتعہدہ ۱۲ جمل ۷۲ قولہ فی صورۃ العجل ای فی فمہ وقولہ المصاغ صوابہ المصوغ کما فی بعض النسخ ولانہ من باب قال کما فی المختار قولہ والقی فیہا اے فی النفس وہو عطف تفسیر وحاصل جوابہ ان ما فعلہ انما صدر عنہ بمحض اتباع ہوی النفس الامارۃ بالسوء واغوائہا لا بشئ اخر من البرہان العقلی والالہام الالٰہی ۱۲ ابو السعود ۷۳ قولہ زینت لی نفسی اے احسنت لی وہو اعتراف بالخطاء واعتذار منہ ۱۲ کمالین ۷۴ قولہ فان لک فی الحیاۃ آہ الجار والمجرور خبرہا مقدم وان تقول اسمہا موخر اے فان قولک المذکور ثابت لک فی مدۃ حیاتک لا ینفک عنک فکان یہیج باعلے صوتہ لا مساس وحرم موسے علیہم مکالمتہ ومواجہتہ ومبایعتہ وغیرہا مما یعتاد جریانہ فیما بین ویقال ان قومہ باقیۃ فیہم تلک الحالۃ اے الیوم آہ ابو السعود وقولہ لا مساس ہو مصدر ماس کقتال من قاتل فہو یقتضی المشارکۃ وہو مبنی مع لا الجنسیۃ والمراد بہ النہی اے لا تمسنی ولا امسک فکان یہیم فی البریۃ مع السباع والوحوش وہذہ الآیۃ اصل فی نفی اہل البدع والمعاصی وہجرانہم وان لا یخالطوا آہ کرخی ۱۲ ج ۷۵ قولہ حما جمیعا بضم الحاء وتشدید المیم اے صار احموہ مین وقیل المراد ان موسے امرہم ان لا یواکلوہ ولا یخالطوہ ۱۲ ک ۷۶ قولہ بکسر اللام لابی عمرو وابن کثیر اے لن تغیب عنہ اے عن الوعد وسیاتیہ لا محالۃ وبفتحہا للباقین اے لن یخلفنا اللہ تعالیٰ اے بل تبعث الیہ لا محالۃ ۱۲ کمالین ۷۷ قولہ فکان یہیم فی البریۃ اے مع السباع والوحوش یقال ان موسے ہم بقتلہ فقال اللہ لہ لا تقتلہ فانہ سخی ۱۲ صاوی

الیه وَانْظُرْ اِلٰٓى اِلٰهِكَ الَّذِیْ ظَلْتَ اصله ظللت بلامين اولٰهما مكسورة وحذفت تخفيفا
اى دُمْتَ عَلَیْهِ عَاكِفًا اى مقيما تعبده لَنُحَرِّقَنَّهٗ بالنار ثُمَّ لَنَنْسِفَنَّهٗ فِی الْیَمِّ نَسْفًا ۝ لنذرينه
فى هواء البحر وفعل موسٰى بعد ذبحه ماذكره اِنَّمَآ اِلٰهُكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ وَسِعَ كُلَّ شَیْءٍ
عِلْمًا ۝ تمييز محول من الفاعل اى وسع علمه كل شئ كَذٰلِكَ اى كما قصصنا عليك هٰذه
القصة نَقُصُّ عَلَیْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ اخبار مَا قَدْ سَبَقَ ۚ من الامم وَقَدْ اٰتَیْنٰكَ اعطيناك مِنْ لَّدُنَّا
من عندنا ذِكْرًا ۝ قرانا مَنْ اَعْرَضَ عَنْهُ فلم يؤمن به فَاِنَّهٗ یَحْمِلُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وِزْرًا ۝ حملا
ثقيلا من الاثم خٰلِدِیْنَ فِیْهِ ؕ اى فى عذاب الوزر وَسَآءَ لَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ حِمْلًا ۝ تمييز
مفسر للضمير فى ساء والمخصوص بالذم محذوف تقديره وزرهم واللام للبيان ويبدل
من يوم القيٰمة یَّوْمَ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ القرن النفخة الثانية وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِیْنَ الكافرين یَوْمَئِذٍ
زُرْقًا ۝ عيونهم مع سواد وجوههم یَّتَخَافَتُوْنَ بَیْنَهُمْ يتساررون اِنْ لَّبِثْتُمْ فى الدنيا اِلَّا
عَشْرًا ۝ من الليالى بايامها نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا یَقُوْلُوْنَ فيه ذلك اى ليس كما قالوا اِذْ یَقُوْلُ
اَمْثَلُهُمْ اعدلهم طَرِیْقَةً فيه اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا یَوْمًا ۝ يستقلون لبثهم فى الدنيا جدا لما يعاينونه
فى الاٰخرة من اهوالها وَیَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْجِبَالِ كيف تكون يوم القيٰمة فَقُلْ لهم یَنْسِفُهَا
رَبِّیْ نَسْفًا ۝ بان يفتتها كالرمل السائل ثم يطيرها بالرياح فَیَذَرُهَا قَاعًا منبسطا صَفْصَفًا ۝
مستويا لَّا تَرٰى فِیْهَا عِوَجًا انخفاضا وَّلَآ اَمْتًا ۝ ارتفاعا یَوْمَئِذٍ اى يوم اذ نسفت الجبال
یَّتَّبِعُوْنَ اى الناس بعد القيام من القبور الدَّاعِیَ الى المحشر بصوته وهو اسرافيل يقول
هلموا الى عرض الرحمٰن لَا عِوَجَ لَهٗ ۚ اى لاتباعهم اى لا يقدرون ان لا يتبعوا وَخَشَعَتِ
سكنت الْاَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ فَلَا تَسْمَعُ اِلَّا هَمْسًا ۝ صوت وطء الاقدام فى نقلها الى المحشر
كصوت اخفاف الابل فى مشيها یَوْمَئِذٍ لَّا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ احدا اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ
ان يشفع له وَرَضِیَ لَهٗ قَوْلًا ۝ بان يقول لا اله الا الله یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ من امور
الاٰخرة وَمَا خَلْفَهُمْ من امور الدنيا وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِهٖ عِلْمًا ۝ لا يعلمون ذلك وَعَنَتِ
الْوُجُوْهُ خضعت لِلْحَیِّ الْقَیُّوْمِ ؕ اى الله وَقَدْ خَابَ خسر مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ۝ شركا وَمَنْ
یَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ الطاعات وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا یَخٰفُ ظُلْمًا بزيادة فى سيأته وَّلَا

ع ۵ ۱۵ ۱۴

---

۱ قوله ثم لننسفنه الخ بالفارسية بازبباد دهيم گوساله را بدريا يعنى پراگنده كردنى كما فى الزاهدى وقوله لنذرينه قال فى القاموس ذرت الريح الشئ ذروا واذرته وذرته اطارته واذهبته ۱۲ ۱ قوله لننسفنه فى اليم آه اى بحيث لا يبقى منه عين ولا اثر آه ابو السعود والمقصود من ذلك زيادة عقوبته واظهار غباوة المفتتنين به لمن له ادنى نظر آه بيضاوى والنسف التفرقة والتذرية وقلع الشئ من اصله يقال نسفه بكسر السين وضمها فى المضارع آه سمين ۱۲ ج ۲ قوله بعد ذبحه الخ اے ولما ذبحه سال منه الدم ۱۲ صاوى ۳ قوله كذلك نقص عليك جملة مستانفة ذكرت تسلية له صلى الله عليه وسلم وتكثير المعجزاته وزيادة فى علم امته ليعرفوا احباب الله فيحبهم واعداء الله فيبغضهم ليزدادوا رفعة وشانا حيث اطلعوا على سير الاوائل ۱۲ ص ۴ قوله القصة أل للجنس لان المتقدم ثلث قصص قصة موسى مع فرعون ومع بنى اسرائيل ومع السامرى ۱۲ صاوى ۵ قوله قرانا اے فهو ذكر عظيم وقرآن كريم فيه النجاة لمن اقبل عليه وهو مشتمل على الاقاصيص والاخبار الحقيقية بالتفكر والاعتبار ۱۲ مدارک ۶ قوله اى فى عذاب الوزر ليشير الى تقدير المضاف ويمكن ان يرجع الى الوزر فان الاسم سبب الثقل بمعنى العقوبة بطريق الاستخدام ۱۲ ک ۷ قوله للبيان كما فى هيت لك متعلق بالقول المقدر اى يقال هذا الكلام فى حقهم ۱۲ ک ۸ قوله النفخة الثانية آه اے لقوله بعد ذلك ونحشر المجرمين الخ فالنفخ فى الصور كالسبب لحشرهم فهو كقوله يوم ينفخ فى الصور فتاتون افواجا ۱۲ ج ۹ قوله زرقا عيونهم آه وصفوا بذلك لان الزرقة اسوء الوان العين وابغضها الى العرب لان الروم كانوا اعدى اعدائهم وهم زرق ولذلك قالوا فى صفة العدو اسود الكبد اصهب السبال ازرق العين ۱۲ بيضاوى ۱۰ قوله من الليالى اشار به الى انه لم يقل عشرة بالتاء ذهابا الى الليالى لان الشهور غررها بالليالى فتكون الايام داخلة تبعا كما قال فى الكشاف ۱۲ ۱۱ قوله امثلهم بالفارسية تمام ترين ايشان از روى عقل وفى الزاهدى يعنى يقول امثل المجرمين طريقة اے افضلهم حالا عند انفسهم وعند اصحابه فى العلم والحفظ والحدة فى الفهم ما لبثتم عشرا اے لبثتم يوما ۱۲ ۱۲ قوله اعدلهم اى اعدلهم رايا او عملا فى الدنيا ونسبة هذا القول الى امثلهم استرجاع منه تعالى له لا لكونه اقرب الى الصدق بل لكونه ادل على شدة الهول ۱۲ ابو السعود ۱۳ قوله ويسئلونك عن الجبال قال الضحاك نزلت فى مشركى مكة قالوا يا محمد كيف تكون الجبال يوم القيامة وكان سوالهم على سبيل الاستهزاء كبير وفى ابى السعود وقد سال رجل من ثقيف فنزلت هذه الآية ۱۲ ۱۴ قوله ينسفها اى يكسرها فيجعلها كالرمل قال الراغب نسفت الريح الشئ اذا قلعته ونسفته واصل معناه يطرحه طرح النسافة وهى ما يثور من غبار الارض فما ذكره المصنف تفسيره معناه الحقيقى وجعله كالرمل داخل فى معناه ۱۲ ک ۱۵ قوله فيذرها اى فيذر مواضعها وفى الخطيب وفى ضمير فيذرها قولان احدهما انه ضمير الارض اضمرت للدلالة عليها كقوله تعالى ما ترك على ظهرها من دابة والثانى ضمير الجبال وذلك على حذف المضاف اے فيذر مراكزها ومقارها ويذر بمعنى يترك والقاع هو المكان المستوى وهو قيل الارض التى لا بناء فيها ولا نبات وفى الزاهدى ومعنى القاع والصفصف كلاهما متقاربان وهى الارض المستوية التى لا ارتفاع فيها ولا انخفاض وفى القاموس القاع ارض سهلة مطمئنة قد انفرجت عنها الجبال والآكام ۱۲ ۱۶ قوله وهو اسرافيل يقول الخ اى يدعو الناس عند النفخة الثانية قائما على صخرة بيت المقدس ويقول ايتها العظام البالية والاوصال المتفرقة واللحوم المتمزقة قوموا الى عرض الرحمن فيقبلون من كل اوب الى صوته اے من كل جانب الى جهته كذا فى روح البيان ۱۲ ۱۶ قوله وهو اسرافيل آه وذلك انه يضع الصور على فيه ويقف على صخرة بيت المقدس ويقول ايتها العظام البالية والجلود المتمزقة واللحوم المتفرقة هلموا الى عرض الرحمن آه خازن والراجح ان الداعى جبريل والنافخ اسرافيل ۱۲ ج ۱۷ قوله الى عرض الرحمن اے الى حيث تعرضون عليه ارض الشام فيقبلون من كل اوب الى صوته ۱۲ ک ۱۸ قوله لا عوج له اے للداعى كما فى الخطيب اے لا يعوج له مدعو ولا يعدل عنه جنادى وفى الجمل والضمير فى له فيه اوجه اظهرها انه يعود الى الداعى اے لا عوج لدعائه بل يسمع جميعهم فلا يميل الى ناس دون ناس وقيل هو عائد الى ذلك المصدر المحذوف اى لا عوج لذلك الاتباع الثالث ان فى الكلام قلبا تقديره لا عوج لهم عنه ۱۲ ۱۹ قوله اے لاتباعهم يعنى ان الضمير فى له للمصدر فى يتبعون والمعنى انهم لا يقدرون ان يعوجوا ويميلوا عن اتباع الداعى ۱۲ ک ۲۰ قوله كصوت اخفاف الابل يعنى انه لا تسمع الا اصوات الاقدام وان اصوات النطق ساكتة ۱۲ ک ۲۱ قوله احدا يعنى انه ان الاستثناء من اعم المفاعيل وكلمة من منصوب على المفعولية والمراد به المشفوع والمعنى لا تنفع الشفاعة احدا الا من اذن ان يشفع له ۱۲ ک ۲۲ قوله الا من اذن له آه فيه اوجه احدها انه منصوب على المفعول به والناصب تنفع ومن حينئذ واقعة على المشفوع له والثانى انه فى محل رفع بدل من الشفاعة ولا بد من حذف مضاف تقديره الا شفاعة من اذن له والثالث انه منصوب على الاستثناء من الشفاعة بتقدير المضاف المحذوف وهو استثناء متصل على هذا ويجوز ان يكون استثناء منقطعا اذا لم تقدر شيئا وحينئذ يجوز ان يكون منصوبا وهى لغة الحجاز او مرفوعا وهى لغة تميم آه سمين ۱۲ ج ۲۳ قوله ورضى له قولا قال فى روح البيان وابى السعود وغيره اے ورضى لاجله قول الشافع فى شانه او رضى قوله لاجله وفى شانه واما من عداه فلا تنفعه ۱۲ ۲۴ قوله خضعت آه فى السمين يقال عنى يعنو عنا اذا ذل وخضع واعناه غيره اى اذله ومنه العناة جمع عان وهو الاسير ۱۲ جمل ۲۵ قوله للحى اى الذى حياته ابدية لا اول لها ولا آخر قوله القيوم اے القائم على كل نفس بما كسبت فيجازيها على الخير والشر ۱۲ صاوى ۲۶ قوله من حمل ظلما اى تحمله وارتكبه وهذا الاعتبار باعتبار ظاهرها تدل على ان اهل الظلم خائبون خاسرون اى معرضون لذلك ففى الحديث الظلم ظلمات يوم القيامة فان الظالم ربما اداه ظلمه الى الكفر والعياذ بالله تعالى واذا مات على ذلك فهو مخلد فى النار وان مات على الاسلام فقد نقص عن مراتب المطهرين بسبب الزيادة فى سيأته والنقص من حسناته ۱۲ ص ۲۷ قوله وهو مومن اے مصدق بما جاء به محمد عليه السلام وفيه دليل انه يستحق اسم الايمان بدون الاعمال الصالحة وان الايمان شرط قبولها ۱۲ مدارک ⁂

هَضۡمًا ○ بنقص من حسناته وَكَذٰلِكَ معطوف على كذلك نقص ای مثل انزال ماذكر
اَنۡزَلۡنٰهُ ای القراٰن قُرۡاٰنًا عَرَبِيًّا وَّصَرَّفۡنَا كررنا فِيۡهِ مِنَ الۡوَعِيۡدِ لَعَلَّهُمۡ يَتَّقُوۡنَ الشرك اَوۡ يُحۡدِثُ
القراٰن لَهُمۡ ذِكۡرًا ○ بهلاك من تقدمهم من الامم فيعتبرون فَتَعٰلَى اللّٰهُ الۡمَلِكُ الۡحَقُّ ج عما
يقول المشركون وَلَا تَعۡجَلۡ بِالۡقُرۡاٰنِ ای بقراءته مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ يُّقۡضٰۤى اِلَيۡكَ وَحۡيُهٗ ز ای
يفرغ جبريل من ابلاغه وَقُلۡ رَّبِّ زِدۡنِىۡ عِلۡمًا ○ ای بالقراٰن فكلما اُنزل عليه شئ منه زاد
به علمه وَلَقَدۡ عَهِدۡنَاۤ اِلٰۤى اٰدَمَ وصيناه ان لا يأكل من الشجرة مِنۡ قَبۡلُ ای قبل اكله منها
ع ۶ ۱۱ ۱۵ فَنَسِىَ ترك عهدنا وَلَمۡ نَجِدۡ لَهٗ عَزۡمًا ○ حزما وصبرا عما نهيناه عنه وَ اذكر اِذۡ قُلۡنَا لِلۡمَلٰۤئِكَةِ
اسۡجُدُوۡا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوۡۤا اِلَّاۤ اِبۡلِيۡسَ ط وهو ابو الجن كان يصحب الملائكة ويعبد الله معهم اَبٰى ○
عن السجود لادم قال انا خير منه فَقُلۡنَا يٰۤاٰدَمُ اِنَّ هٰذَا عَدُوٌّ لَّكَ وَلِزَوۡجِكَ حواء بالمد فَلَا
يُخۡرِجَنَّكُمَا مِنَ الۡجَنَّةِ فَتَشۡقٰى ○ تتعب بالحرث والزرع والحصد والطحن والخبز وغير ذلك واقتصر
على شقاه لان الرجل يسعى على زوجته اِنَّ لَكَ اَلَّا تَجُوۡعَ فِيۡهَا وَلَا تَعۡرٰى ○ وَاَنَّكَ بفتح الهمزة و
كسرها عطفا على اسم ان وجملتها لَا تَظۡمَؤُا فِيۡهَا تعطش وَلَا تَضۡحٰى ○ لا يحصل لك حر شمس
الضحى لانتفاء الشمس فی الجنة فَوَسۡوَسَ اِلَيۡهِ الشَّيۡطٰنُ قَالَ يٰۤاٰدَمُ هَلۡ اَدُلُّكَ عَلٰى شَجَرَةِ
الۡخُلۡدِ ای التی يخلد من ياكل منها وَمُلۡكٍ لَّا يَبۡلٰى ○ لا يفنى وهو لازم الخلد فَاَكَلَا ادم وحواء
مِنۡهَا فَبَدَتۡ لَهُمَا سَوۡاٰتُهُمَا ای ظهر لكل منهما قبله وقبل الاخر ودبره وسمى كل منهما سوأة لان
انكشافه يسوء صاحبه وَطَفِقَا يَخۡصِفٰنِ اخذا يلزقان عَلَيۡهِمَا مِنۡ وَّرَقِ الۡجَنَّةِ ليستترا
به وَعَصٰۤى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى ○ بالاكل من الشجرة ثُمَّ اجۡتَبٰهُ رَبُّهٗ قربه فَتَابَ عَلَيۡهِ قبل
توبته وَهَدٰى ○ ای هداه الى المداومة على التوبة قَالَ اهۡبِطَا ای ادم وحواء بما اشتملتما عليه
من ذريتكما مِنۡهَا من الجنة جَمِيۡعًۢا بَعۡضُكُمۡ بعض الذرية لِبَعۡضٍ عَدُوٌّ ج من ظلم بعضهم
بعضا فَاِمَّا فيه ادغام نون ان الشرطية فی ما الزائدة يَاۡتِيَنَّكُمۡ مِّنِّىۡ هُدًى ۙ فَمَنِ اتَّبَعَ
هُدَاىَ ای القراٰن فَلَا يَضِلُّ فی الدنيا وَلَا يَشۡقٰى ○ فی الاخرة وَمَنۡ اَعۡرَضَ عَنۡ ذِكۡرِىۡ ای
القراٰن فلم يؤمن به فَاِنَّ لَهٗ مَعِيۡشَةً ضَنۡكًا بالتنوين مصدر بمعنى ضيقة وفسرت فی حديث
بعذاب الكافر فی قبره وَّنَحۡشُرُهٗ ای المعرض عن القراٰن يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ اَعۡمٰى ○ ای اعمى

۱ه قوله بنقص من حسناته الهضم النقص ومنه هضم الكشحين ای ضامر بها ومنه هضم الطعام لتلاشيه فی المعدة ۱۲ ک ۲ه قوله عربيا آه اے بلغة العرب ليفهموه ويقفوا على ما فيه من النظم المعجز الدال على كونه خارجا عن طوق البشر نازلا من عند خلاق القوى والقدر ابو السعود ۱۲ ج ۳ه قوله او يحدث اے يجدد لهم القرآن ايقاظا واعتبارا ۱۲ روح ۴ه قوله ولا تعجل بالقرآن الخ علم الله تعالى نبيه كيفية تلقى القرآن قال ابن عباس كان عليه الصلوٰة والسلام يبادر جبريل فيقرأ قبل ان يفرغ جبريل من الوحی حرصا على الوحی وشفقة على القرآن مخافة النسيان فنهاه الله عن ذلك وانزل ولا تعجل بالقرآن وهذا كقوله لا تحرك به لسانك لتعجل به على ما يأتی وروى ابن نجيح عن مجاهد قال لا تتله قبل ان يبينه وقيل ولا تعجل ای لا تسأل انزاله قبل ان يقضى ای يأتيك وحيه وقيل المعنى لا تلقه اے الناس قبل ان يأتيك بيان تاويله والحكمة فی تلقی رسول الله عن جبريل ظاهر انه يكون سنة متبعة لامته فهم مامورون بالتلقی من افواه المشائخ ولا يفلح من اخذ العلم او القرآن من السطور بل التلقی له سر آخر ۱۲ ص و ج ۵ه قوله بالقرآن قال فی روح البيان على قوله رب زدنی علما اے فهما لادراك حقائقه فانها غير متناهية وتنورا بانواره وتخلقا بخلقه وقال بعضهم علما بالقرآن قال الشيخ الاكبر قدس سره الاطهر العلم نور من انوار الله تعالى يقذفه فی قلب من اراده من عباده وهو معنى قائم بنفس العبد يطلعه على حقائق الاشياء وهو للبصيرة كنور الشمس للبصر مثلا بل اتم ملخصا ۱۲ ۶ه قوله اے بالقرآن اے ومعانيه وقيل ما امر الله رسوله بطلب الزيادة فی شئ الا فی العلم ۱۲ مدارك ۷ه قوله فنسى اے العهد او النهی والانبياء عليهم السلام يؤاخذون بالنسيان الذی لو تكلفوا لحفظوا ۱۲ مدارك ۸ه قوله ولم نجد له عزما آه يحتمل انه من الوجدان بمعنى العلم فينصب مفعولين وله عزما ويحتمل انه من الوجود ضد العدم فينصب مفعولا وهو عزما وله حال منه او متعلق نجد آه بيضاوی ۱۲ ج ۹ه قوله حزما الخ وقيل عزما على الذنب لانه اخطأ ولم يتعمد ۱۲ بيضاوی ۱۰ه قوله اذ قلنا للملائكة كررت هذه القصة فی سبع سور من القرآن تعليما للعباد امتثال الامر واجتناب النهی وعطف هذه القصة على ما قبلها من عطف السبب على المسبب لان هذه القصة سبب فی عداوة ابليس لآدم ۱۲ ص ۱۱ه قوله كان يصحب آه كان غرضه بهذا توجيه اتصال الاستثناء بدليل انه لم يفسر الا بلكن على عادته فی تقرير الانقطاع آه شيخنا والاولى ان يكون توجيها للانقطاع لان المنقطع لابد فيه من نوع ارتباط واتصال بين المستثنى والمستثنى منه تامل ۱۲ ج ۱۲ه قوله ابى جملة مستانفة لبيان ما منعه من السجود وهو الاستنكاف وعلى هذا لا يقدر له مفعول مثل السجود المدلول عليه بقوله فسجدوا او الان المعنى اظهر الاباء عن المطاوعة ۱۲ بيضاوی ۱۳ه قوله فلا يخرجنكما اے فلا يكونن سببا لاخراجكما والمراد نهيهما من ان يكونا بحيث يتسبب الشيطان اے اخراجهما ۱۲ ك ۱۴ه قوله ان لك الا تجوع فيها آه ای فی الجنة ولا تعرى وانك لا تظمأ ولا تضحى ای لا تبرز للشمس فيؤذيك حرها لانه ليس فی الجنة شمس واهلها فی ظل ممدود والمعنى ان الشبع والرى والكسوة واللذة هی الامور التی يدور عليها كفاية الانسان فذكر الله حصول هذه الاشياء فی الجنة وانه مكفی لا يحتاج الى كفاية كاف ولا الى كسب كاسب كما يحتاج اليه اهل الدنيا والله اعلم آه خازن ۱۲ ج ۱۵ه قوله ولا تعرى اے من الثياب لان الملبوسات كلها موجودة فی الجنة والعرى تجرد الجلد عما يستره ۱۲ ۱۶ه قوله لا تظمؤا الخ قابل الله سبحانه وتعالى بين الجوع والعرى والظمأ والضحو وان كان الجوع يقابل العطش والعرى يقابل الضحو لان الجوع ذل الباطن والعرى ذل الظاهر والظمأ حر الباطن والضحو حر الظاهر فنفى عن ساكن الجنة ذل الظاهر والباطن وحر الظاهر والباطن ۱۲ صاوی ۱۷ه قوله شجرة الخلد الشجرة التی من اكل منها خلد ولم يمت اصلا فاضافها اے الخلد وهو الخلود لانه سببه بزعمه ۱۲ بيضاوی ۱۸ه قوله فبدت لهما الخ اے بسبب تساقط حلل الجنة عنهما لما اكلا الشجرة ۱۲ صاوی ۱۹ه قوله وعصى آدم ربه آه اے خالف نهيه فالعصيان هو المخالفة خالف بتاويل لانه اعتقد ان احدا لا يحلف بالله كاذبا او لانه اعتقد ان النهی قد نسخ لما حلف له ابليس او لانه اعتقد ان النهی عن شجرة معينة وان غيرها من بقية افراد الجنس ليس منهيا عنه وقوله فغوى ای ضل عن مطلوبه وهو الخلود اے خاب عنه ولم يظفر به هذا هو الحق فی تقرير هذا المقام آه شيخنا واعلم انه لا يجوز اطلاق العاصی وغيره على آدم عليه السلام لانه انما يقال عاص لمن اعتاد فعل المعصية كالرجل يخيط ثوبه يقال خاط ثوبه ولا يقال هو خياط حتى يعاود ذلك ويعتاده ۱۲ معالم ۲۰ه قوله فغوى اے فضل عن المطلوب وخاب حيث طلب التخلد باكل الشجرة او عن المامور به او عن الرشد حيث اغتر بقول العدو وقرئ فغوى من غوى الفصيل اذا اتخم من اللبن وفی النعی عليه بالعصيان والغواية مع صغر زلته تعظيم للزلة وزجر بليغ لاولاده عنها ۱۲ بيضاوی ۲۱ه قوله قال اهبطا اے قال الله تعالى لآدم وحواء اهبطا من الجنة لان مكثهما فيها كان معلقا على عدم اكلهما من الشجرة وقد سبق فی علمه تعالى انهما ياكلان منها فهو امر مبرم والمعلق على المبرم مبرم فاخراجهما ليس للغضب عليهما بل لمزيد شرفهما ورفعة قدرهما لانهما خرجا من الجنة منفردين ويعودان اليها بمائة وعشرين صفا من اولادهما لا يحيط بعدة تلك الصفوف الا الله تعالى ان قلت ما الحكمة فی تعليق الخروج على الاكل من الشجرة ولم يكن بلا سبب اجيب بان الله تعالى كريم ومن عادة الكريم ان لا يسلب نعمته عن المنعم عليه الا بحجة قال الله تعالى ذلك بان الله لم يك مغيرا نعمة الخ ۱۲ صاوی ۲۲ه قوله ای القرآن وكذا قوله الآخر ای القرآن فيه قصور فی الموضعين لان الخطاب مع ذرية آدم وهداهم وتذكيرهم اعم من ان يكون بالقرآن او بغيره من الكتب النازلة على الرسل جمل ولهذا فسر الآخرون فی تفسيره بمطلق كتاب الله ورسوله اقول ويمكن ان يجاب بان الشارح فسر الهدى ههنا بالقرآن تبعا لابن عباس رض فی تفسير هذه الآية كما قال فی تفسير الزاهدی قال ابن عباس رضی الله عنه الهدى القرآن انتهى ۱۲ ۲۳ه قوله معيشة ضنكا آه ضيقا مصدر وصف به ولذلك يستوی فيه المذكر والمؤنث وقرئ ضنكى كسكرى وذلك لان مجامع همه ومطامح نظره تكون الى اعراض الدنيا متهالكا على ازديادها خائفا على انتقاصها بخلاف المؤمن الطالب للآخرة ۱۲ بيضاوی ملخصا ۲۴ه قوله مصدر بمعنى صفة ای فلهذا لم يؤنث بان يقال ضنكة فی القاموس الضنك الضيق ۱۲ ۲۵ه قوله اے المعرض عن القرآن المناسب ان يقول المعرض عن الهدى ۱۲ صاوی

البصر او القلب قال رب لم حشرتني اعمى وقد كنت بصيرا ○ في الدنيا وعند البعث قال الامر
كذلك اتتك ايتنا فنسيتها ج تركتها ولم تؤمن بها وكذلك مثل نسيانك ايتنا اليوم تنسى ○
تترك في النار وكذلك ومثل جزائنا من اعرض عن القران نجزي من اسرف اشرك ولم
يؤمن بايت ربه ط ولعذاب الاخرة اشد من عذاب الدنيا وعذاب القبر وابقى ○ ادوم افلم
يهد يتبين لهم لكفار مكة كم خبرية مفعول اهلكنا اي كثيرا اهلاكنا قبلهم من القرون
اي الامم الماضية بتكذيب الرسل يمشون حال من ضمير لهم في مسكنهم ط في سفرهم الى
الشام وغيرها فيعتبروا وما ذكر من اخذ اهلاك من فعله الخالي عن حرف مصدري لرعاية
المعنى لا مانع منه ان في ذلك لايت لعبرا لاولي النهى ع لذوي العقول ولولا كلمة سبقت ع ١٣ ١٦
من ربك بتاخير العذاب عنهم الى الاخرة لكان الاهلاك لزاما لازما لهم في الدنيا واجل مسمى ○
مضروب له معطوف على الضمير المستتر في كان وقام الفصل بخبرها مقام التاكيد فاصبر على
ما يقولون منسوخ باية القتال وسبح صل بحمد ربك حال اي متلبسا به قبل طلوع الشمس
صلوة الصبح وقبل غروبها ج صلوة العصر ومن اناي الليل ساعاته فسبح صل المغرب والعشاء
واطراف النهار عطف على محل من اناء المنصوب اي صل الظهر لان وقتها يدخل بزوال الشمس
فهو طرف النصف الاول وطرف النصف الثاني لعلك ترضى ○ بما تعطى من الثواب ولا تمدن عينيك
الى ما متعنا به ازواجا اصنافا منهم زهرة الحيوة الدنيا ه زينتها وبهجتها لنفتنهم فيه ط بان يطغوا
ورزق ربك في الجنة خير مما اوتوه في الدنيا وابقى ○ ادوم وامر اهلك بالصلوة واصطبر اصبر
عليها ط لا نسئلك نكلفك رزقا ط لنفسك ولا لغيرك نحن نرزقك ط والعاقبة الجنة للتقوى ○ لاهلها
وقالوا اي المشركون لولا هلا ياتينا محمد باية من ربه ط مما يقترحونه اولم تاتهم بالتاء والياء بينة
بيان ما في الصحف الاولى ○ المشتمل عليه القران من انباء الامم الماضية واهلاكهم بتكذيب الرسل
ولو انا اهلكنهم بعذاب من قبله قبل محمد الرسول لقالوا يوم القيمة ربنا لولا هلا ارسلت الينا
رسولا فنتبع ايتك المرسل بها من قبل ان نذل في القيمة ونخزى ○ في جهنم قل لهم كل منا ومنكم
متربص منتظر ما يؤول اليه الامر فتربصوا ج فستعلمون في القيمة من اصحب الصراط الطريق
السوي المستقيم ومن اهتدى ○ من الضلالة انحن ام انتم سورة الانبياء ع ۸ ۱۷

۱؎ قوله في الدنيا وعند البعث الخ وعبارة الخطيب اي في الدنيا او في اول هذا اليوم ١٢ ۲؎ قوله افلم يهد لهم الهمزة داخلة على محذوف هو معطوف عليه بالفاء اي اغفلوا فلم يهد لهم ويهدي من هدى بمعنى اهتدى فهو لازم ومعناه يتبين كما قال وفاعله المصدر الماخوذ من اهلكنا وسياتي للشارح الاعتذار عن اخذه منه بدون اداة سبك وكم مفعول به وتمييزها محذوف اي قرنا وقوله من القرون نعت لهذا المحذوف اي اغفلوا فلم يتبين لهم اهلاكنا اما كثيرة فيعتبروا بهذا الاهلاك فيرجعوا عن تكذيب الرسول جمل وفي روح البيان ومعنى الآية اغفلوا فلم يبين لهم مآل امرهم كثرة اهلاكنا القرون الاولى ١٢ ۳؎ قوله وما ذكر الخ مبتدأ وقوله من احد بيان له وقوله لرعاية المعنى علة لاخذ المذكور وقوله لا مانع منه خبر له اي واخذ المصدر من الفعل المذكور بدون حرف مصدري يكون آلة في السبك جائز مراعاة للمعنى ١٢ ج ۴؎ قوله لا مانع له اي اخذ المصدر من الفعل المذكور بدون حرف مصدري جائز مراعاة للمعنى ١٢ ۵؎ قوله ولولا كلمة الخ اي لولا ان الله تعالى جعل الجزاء يوم القيمة وسبقت بذلك كلمة لكان العذاب لزاما اي ملازما لا يفارق في الآية تقديم وتاخير اي ولولا كلمة سبقت من ربك واجل مسمى لجاء بهم العذاب والهلاك كما في الزاهدي ١٢ ۶؎ قوله معطوف على الضمير الخ واستغنى لكان الاهلاك والاجل المعين لزاما لهم اي لازما لهم ولم يقل لازمين لان لزاما مصدري الاصل وان كان هنا بمعنى اسم الفاعل وقوله وقام الفصل الخ اشار بهذا الى انه كان من حق العطف ان يؤكد الضمير المستتر في كان بالضمير المنفصل فكان يقال لكان هو لزاما واجل مسمى لكن الفصل بخبرها قام مقام التاكيد بالضمير المنفصل فيكون من قبيل قول ابن مالك او فاصل ما هذا والاولى كما صنع غيره ان يكون واجل معطوفا على كلمة وعبارة السمين قوله في رفعه وجهان اظهرهما عطفه على كلمة اي ولولا اجل مسمى لكان العذاب لازما لهم والثاني جوزه الزمخشري وهو ان يكون مرفوعا عطفا على الضمير المستتر عائدا الى الاخذ الاجل المدلول عليه بالسياق والتقدير ولولا كلمة سبقت من ربك لكان الاخذ العاجل واجل مسمى لازمين لهم كما كانا لازمين لعاد وثمود كما في الجمل ١٢ ۷؎ قوله معطوف على الضمير المستتر في كان اي لكان العذاب العاجل واجل مسمى لازمين ١٢ ك ۸؎ قوله منسوخ باية القتال آه هذا احد القولين والآخر انها محكمة وفي الشهاب ما نصه اي اذا لم نعذبهم عاجلا فاصبر فالفاء سببية والمراد بالصبر عدم الاضطراب لما صدر منهم من الاذية لا ترك القتال حتى تكون الآية منسوخة ١٢ ج ۹؎ قوله صل انما سمى التسبيح والتحميد صلاة لاشتمالها عليهما ولان المقصود من الصلوة تنزيه الله عن كل نقص والمعنى لا تشتغل بالدعاء عليهم بل صل الصلوات الخمس ولما كان الاصل في الامر الوجوب حمل الامر بالتسبيح والتحميد على الامر بالصلوة ١٢ صاوي ۱۰؎ قوله واطراف النهار المراد بالجمع ما فوق الواحد لان المراد بالاطراف على ما قرره الشارح الزمن الذي هو آخر النصف الاول واول النصف الثاني فهما طرفان اي آخر الاول واول الثاني طرفان للنهار اي طرفان لنصفيه كل واحد منهما طرف لنصف جمل وقال الطبري قبل غروبها وهي العصر ومن آناء الليل هي العشاء الآخرة واطراف النهار الظهر والمغرب لان الظهر في آخر الطرف الاول من النهار وفي اول الطرف الثاني فكانها بين طرفين والمغرب في آخر الطرف الثاني فكانت اطرافا انتهى ١٢ روح ۱۱؎ قوله ولا تمدن عينيك الخ في تفسير الزاهدي ونزول وي آنست كه مصطفى عم را حاجتي افتاده بود بصاعي از جوار همسايه جهود وام خواست جهود گفت تا گرو ندهي ولا زراع فمن لين فقضي الدين مصطفى عم فرمود اين زره گرو نهيد جهود بگرفت وبداد مصطفى عم را چيزے بر خاطر گذشت اين آية آمد ولا تمدن الخ ١٢ ۱۲؎ قوله ازواجا منهم آه في نصبه وجهان احدهما انه منصوب على المفعول به وهو واضح والثاني انه منصوب على الحال من الهاء في به ومعنى لفظ ما مرة ومعناها اخرى فلذلك جمع ١٢ ج ۱۳؎ قوله زهرة الحيوة الدنيا آه في نصبه تسعة اوجه احدها انه مفعول ثان لانه ضمن متعنا معنى اعطينا فازواجا مفعول اول وزهرة هو الثاني الثاني ان يكون بدلا من ازواجا وذلك اما على حذف مضاف اي ذوي زهرة واما على المبالغة الثالث ان يكون منصوبا بفعل مضمر دل عليه متعنا تقديره جعلنا زهرة الرابع نصبه على الذم الخامس ان يكون بدلا من موضع الموصول السادس ان ينتصب على البدل من محل به السابع ان ينتصب على الحال من ما الموصولة الثامن انه حال من الهاء في به وهو ضمير الموصول التاسع انه تمييز لما او للهاء في به قاله الفراء ١٢ جمل ۱۴؎ قوله بان يطغوا اي لنختبرهم في الدنيا بطغيانهم ١٢ ك ۱۵؎ قوله وامر اهلك بالصلوة روى البيهقي انه صلعم اذا اصابه ضر امرهم بالصلوة وتلا هذه الآية ١٢ ك ۱۶؎ قوله وقالوا اي انكار الماجاء من الآيات او لعدم الاعتداد به تعنتا وعنادا ١٢ ك ۱۷؎ قوله ياتينا الخ تاتينا لابي عمرو ونافع وحفص والياء التحتية للباقين ١٢ ك ۱۸؎ قوله باية مما يقترحونه من كل ما تقترحوه لا على التعيين حتى يقال التنكير ينافيه ١٢ ك ۱۹؎ قوله اولم تاتهم آه اي لم يكفيهم اشتمال القرآن على بيان ما في الصحف الاولى في كونه معجزة حتى طلبوا غيرها آه شيخنا قالوا والواو عاطفة على مقدر يقتضيه المقام كانه قيل الم تاتهم سائر الآيات ولم تاتهم خاصة بينة ما في الصحف الاولى تقريرا لاتيانه وايذانا بانه من الوضوح بحيث لا يتاتى معه انكار اصلا آه ابو السعود ١٢ ج ۲۰؎ قوله لقالوا ربنا الخ لكان لهم ان يحتجوا ويتعللوا بهذا العذر فقطعنا معذرتهم بان ابقيناهم حتى جاءهم الرسول ولم نهلكهم قبل اتيانه جمل وكان المناسب ارجاع الضمير من قبله الى القرآن او البينة كما هو صنيع غيره ووجهه لا يخفى فتدبر ۲۱؎ قوله من قبل ان نذل ونخزى بالفارسية پيش از آنكه ما ذليل شويم وخوار شويم ١٢

۲۱؎ قوله من اصحاب الصراط آه من في الموضعين استفهامية محلها الرفع بالابتداء وخبرها ما بعدها والجملة سادة مسد مفعولي العلم والكلام على حذف المضاف اي فستعلمون جواب من اصحاب الصراط الخ اي ستعلمون جواب هذا السؤال وهو انهم المؤمنون ويجوز كون الثانية موصولة بخلاف الاولى لعدم العائد آه ابو السعود وفي السمين ويجوز ان يكون موصولة بمعنى الذي واصحاب خبر مبتدأ مضمر اي هم اصحاب وهذا على مقتضى مذهبهم يحذفون مثل هذا العائد وان لم تطل الصلة وعلم يجوز ان تكون عرفانية فتكتفي بهذا المفعول وان تكون على بابها فلا بد من تقدير ثانيها ١٢ ج ۲۲؎ قوله ومن اهتدى من الضلالة اشار المفسر الى وجه المغايرة بين القسمين فاصحاب الصراط السوي من لم يضل اصلا كالنبي ومن اسلم صبيا ومن اهتدى هو من سبق له الكفر ثم اسلم بعد ذلك ومن اهتدى فيه ثلاثة اوجه احدها ان تكون استفهامية وحكمها كالتي قبلها الا في حذف العائد والثاني انها في محل رفع على ما تقدم في الاستفهام والثالث انها في محل خفض نسقا على الصراط اي واصحاب من اهتدى وعلى هذين الوجهين تكون موصولة قال ابو البقاء في الوجه الثاني وفيه عطف الخبر على الاستفهام ١٢ ص وجمل ۲۳؎ قوله سورة الانبياء سميت بذلك لذكر قصص الانبياء فيها ١٢ جمل

مكية وهي مائة واحدى او اثنتا عشرة آية

بسم الله الرحمن الرحيم ○

اقترب قرب للناس اهل مكة منكري البعث حسابهم يوم القيمة وهم في غفلة عنه معرضون ○
عن التاهب له بالايمان ما ياتيهم من ذكر من ربهم محدث شيئا فشيئا اى لفظ قرآن الا استمعوه و
هم يلعبون ○ يستهزءون لاهية غافلة قلوبهم عن معناه واسروا النجوى اى الكلام الذين ظلموا
بدل من واو واسروا النجوى هل هذا اى محمد الا بشر مثلكم فما ياتى به سحر افتاتون السحر
تتبعونه وانتم تبصرون ○ تعلمون انه سحر قل لهم ربي يعلم القول كائنا في السماء والارض و
هو السميع لما اسروه العليم ○ به بل للانتقال من غرض الى آخر في المواضع الثلاثة قالوا فيما
اتى به من القرآن هو اضغاث احلام اخلاط راها في النوم بل افتريه اختلقه بل هو شاعر فما
اتى به شعر فلياتنا باية كما ارسل الاولون ○ كالناقة والعصا واليد قال تعالى ما امنت قبلهم
من قرية اى اهلها اهلكنها بتكذيبها ما اتاها من الايات افهم يؤمنون ○ لا وما ارسلنا قبلك
الا رجالا يوحى وفي قراءة بالنون وكسر الحاء اليهم لا ملائكة فسئلوا اهل الذكر العلماء
بالتورية والانجيل ان كنتم لا تعلمون ○ ذلك فانهم يعلمونه وانتم الى تصديقهم اقرب من
تصديق المؤمنين بمحمد صلى الله عليه وسلم وما جعلنهم اى الرسل جسدا بمعنى اجسادا لا ياكلون
الطعام بل ياكلونه وما كانوا خلدين ○ في الدنيا ثم صدقنهم الوعد بانجائهم فانجينهم و
من نشاء اى المصدقين لهم واهلكنا المسرفين ○ المكذبين لهم لقد انزلنا اليكم يا
ع ١٠ معشر قريش كتابا فيه ذكركم لانه بلغتكم افلا تعقلون ○ فتؤمنون به وكم قصمنا
اهلكنا من قرية اى اهلها كانت ظالمة كافرة وانشانا بعدها قوما اخرين ○ فلما احسوا
باسنا اى شعر اهل القرية بالاهلاك اذا هم منها يركضون ○ يهربون مسرعين فقالت لهم
الملائكة استهزاء لا تركضوا وارجعوا الى ما اترفتم نعمتم فيه ومسكنكم لعلكم تسئلون ○
شيئا من دنياكم على العادة قالوا يا للتنبيه ويلنا هلاكنا انا كنا ظلمين ○ بالكفر فما زالت
تلك الكلمات دعوىهم يدعون بها ويرددونها حتى جعلنهم حصيدا اى كالزرع المحصود
بالمناجل بان قتلوا بالسيف خامدين ميتين كخمود النار اذا طفيت وما خلقنا السماء

---

١ قوله اهل مكة اشار به الى انه من باب اطلاق اسم الجنس على بعضه للدليل القائم على ان المراد بالناس المشركون بدليل ما يتلوه من الصفات من قوله الا استمعوه الى قوله افتاتون السحر وانتم تبصرون والحاصل ان الناس عام والمشار اليهم في ذلك كفار قريش فانهم قالوا محمد يهددنا بالبعث والجزاء على الاعمال وهذا بعيد فانزل الله تعالى اقترب للناس الخ ١٢ ج ٢ قوله عن التاهب تاهب ساختگی کردن كذا في الصراح ١٢ ٣ قوله لفظ قرآن دفع بذلك ما يقال كيف وصف الذكر بالحدوث مع ان المراد به القرآن وهو قديم فاجاب بان وصف بالحدوث باعتبار الفاظه المنزلة علينا واما باعتبار المدلول وهو الوصف القائم بذاته تعالى فهو قديم واما ما دلت عليه الالفاظ الحادثة فمنها ما هو قديم كمدلول آية الكرسي والصمدية ومنها ما هو حادث كمدلول القصص واخبار المتقدمين ومنها ما هو مستحيل كمدلول ما اتخذ الله من ولد وقال بعضهم محدث تنزيله فان السلف تحاشوا عن اطلاق المحدث على اللفظ لما فيه من سوء الادب ١٢ صاوى ٤ قوله الا استمعوه آه استثناء مفرغ محله النصب على انه حال من مفعول ياتيهم وقد مقدرة وقوله هم يلعبون حال من فاعل استمعوه وقوله لاهية قلوبهم حال من واو يلعبون آه ابو السعود وفي السمين قوله لاهية قلوبهم يجوز ان يكون حالا من فاعل استمعوه عند من يجيز تعدد الحال فيكون الحالان مترادفتين وان يكون حالا من فاعل يلعبون فيكون الحالان متداخلتين ١٢ ج ٥ قوله بدل من واو واسروا النجوى قال سيبويه او فاعل له والواو علامة الجمع قاله الاخفش او مبتدء والجملة المتقدمة خبره قاله الكسائي او خبر لمحذوف او منصوب على الذم قاله الزجاج او على انه بدل من مفعول ياتيهم او مجرور على انه بدل من الناس او من هم في قلوبهم ١٢ كمالين ٦ قوله هل هذا آه بدل من النجوى مفسر لها او مفعول لمضمر هو جواب عن سوال نشأ مما قبله كانه قيل ماذا قالوا في نجواهم فقيل قالوا هل هذا الخ وهل بمعنى النفي آه ابو السعود ١٢ ج ٧ قوله بل للانتقال من غرض الى آخر اى من الاولى في المواضع الثلثة قال في المغني بل حرف اضراب فان تلاها جملة كان الاضراب للابطال واما للانتقال من غرض الى آخر انتهى كمالين يعني ان المشركين اقتسموا القول فيه وفيما يقوله قال بعضهم اضغاث احلام و قال بعضهم بل هو فرية وقال بعضهم بل محمد شاعر وما جاءكم به شعر ١٢ معالم ٨ قوله اضغاث احلام خبر مبتدأ محذوف اى هو كما قاله الشارح والجملة في محل نصب مفعول به لقالوا والضغث بالكسر قبضة حشيش مختلطة الرطب باليابس واضغاث احلام رؤيا لا يصلح تاويلها لاختلاطها كما في القاموس والحلم بضم الحاء وسكون اللام الرؤيا والضم في اللام ايضا لغة فيه قال في القاموس الحلم بالضم وبضمتين الرؤيا ١٢ ٩ قوله بل للانتقال ايضا اى بل لاضراب من جهته تعالى وانتقال من حكاية قولهم السابق الى حكاية قول آخر مضطرب في مسالك البطلان اى لم يقتصروا على ان يقولوا في حقه عليه السلام هل هذا الا بشر وفي حق ما ظهر على يده من القرآن انه سحر بل قالوا تخاليط الاحلام ثم اضربوا عنه فقالوا بل افتراه من تلقاء نفسه ١٢ ابو السعود ١٠ قوله فما اتى به شعر اى كلام يخيل الى السامع معاني لا حقيقة لها لان الشاعر يخيل ما لا حقيقة له لغيره كما في الخطيب ١٢ ١١ قوله فلياتنا باية جواب شرط محذوف يفصح عنه السياق كانه قيل وان لم يكن كما قلنا بل كان رسولا من عند الله فلياتنا باية وقوله كما ارسل الاولون نعت لآية اى آية كائنة مثل الآية التي ارسل بها الاولون فمحل الكاف الجر وما موصولة ويجوز ان تكون مصدرية فالكاف منصوبة على انها مصدر تشبيهي اى فلياتنا باية اتيانا كائنا مثل ارسال الاولين آه ابو السعود ١٢ ج ١٢ قوله العلماء بالتوراة والانجيل آه اى فانهم لا ينكرون ان الرسل كانوا بشرا وان انكروا نبوة محمد صلى الله عليه وسلم وامر المشركين بمسألتهم لانهم الى تصديق من لم يؤمن بالنبي اقرب منهم الى تصديق من آمن به صلى الله عليه وسلم ١٢ معالم ١٣ قوله وانتم الى تصديقهم اقرب الخ لان اخبار الجم الغفير يوجب العلم لا سيما وهم كانوا يشايعون المشركين في عداوته عليه السلام ويشاورونهم ويودونهم ولمشاركتهم كاهل الكتاب في الكفر والانكار ١٢ ١٤ قوله من تصديق المؤمنين بمحمد المصدر مضاف لمفعوله والفاعل محذوف اى اقرب من تصديقكم المؤمنين بمحمد ان الذين آمنوا بمحمد اذا اخبركم المؤمنون بحاله وحال الرسل السابقين واخبركم اهل الكتاب بذلك كنتم الى تصديق اهل الكتاب اقرب من تصديقكم المؤمنين لمشاركتكم لاهل الكتاب في الدين ومباينتكم المؤمنين فيه فان قيل اذا لم يوثق باليهود والنصارى فكيف يجوز ان يامرهم بان يسألوهم عن الرسل قلنا اذا تواتر خبرهم وبلغ حد الضرورة جاز ذلك كما قد يعمل بخبر الكفار اذا تواتر مثل ما يعمل بخبر المؤمنين ١٢ كبير ١٥ قوله بمعنى اجسادا يشير الى انه جسد مفرد مراد به الجمع او هو على حذف مضاف اى ذوي جسد كما هو صنيع غيره ١٢ ١٦ قوله لا ياكلون الطعام آه في هذه الجملة وجهان اظهرهما انها في محل نصب نعتا لجسدا اذ جسدا مفرد يراد به الجمع او هو على حذف مضاف اى ذوي جسد غير آكلين الطعام وهذا رد لقولهم ما لهذا الرسول ياكل الطعام وجعل اما بمعنى صير فيتعدى لاثنين ثانيهما جسدا واما بمعنى خلق وانشأ فيكون جسدا حالا بتاويله بمشتق اى متغذين لان الجسد لا بد له من الغذاء ١٢ ملخصا ١٧ قوله بانجائهم محمول على الرسل الذين امروا بالجهاد فلا يرد من قتل من الرسل فانهم لم يؤمروا بالجهاد ١٢ ص ١٨ قوله لقد انزلنا آه اللام للقسم اى والله لقد انزلنا اليكم يا معشر قريش كتابا عظيم الشان نير البرهان فيه ذكركم اى فيه شرفكم وصيتكم وقيل ما تحتاجون اليه في امور دينكم ودنياكم وقيل ما تطلبون به حسن الذكر من مكارم الاخلاق وقيل فيه موعظتكم وهو الانسب بسياق النظم الكريم وسياقه فان قوله افلا تعقلون انكار توبيخي فيه بعث لهم على التدبر في امر الكتاب والتامل فيما في تضاعيفه من فنون المواعظ والزواجر التي من جملتها القوارع السابقة واللاحقة آه ابو السعود ١٢ ج ١٩ قوله قصمنا القصم الكسر قاموس وفي الكشاف القصم افظع الكسر وهو الكسر الذي يبين تلاؤم الاجزاء وكلام الشارح الآتي دال على انه قرية مخصوصة كانت باليمن فان الاستيصال بالعذاب بالسيف لم يحصل الا لاهل هذه القرية بخلاف قرى قوم لوط وغيرهم فانهم اهلكوا بغير السيف كالصيحة والرجفة جمل ونص في معالم التنزيل انها نزلت في اهل حضور وهي قرية باليمن ١٢ ٢٠ قوله من قرية الخ نزلت في اهل حضور وهي قرية باليمن وكان اهلها من العرب فبعث الله اليهم نبيا يدعوهم الى الله فكذبوه وقتلوه فسلط الله عليهم بخت نصر حتى قتلهم وسباهم فلما استمر فيهم القتل ندموا وهربوا وانهزموا فقالت الملائكة لهم استهزاء لا تركضوا وارجعوا الآية ١٢ معالم ٢١ قوله استهزاء بهم جواب عما يقال ان الملائكة معصومون من الكذب فكيف يقولون لهم ذلك مع علمهم بانهم مهلكون عن آخرهم فاجاب بان هذا القول ليس على حقيقته بل سخرية بهم على حد ذق انك انت العزيز الكريم ١٢ صاوى ٢٢ قوله ومساكنكم بالجر عطف على ما ١٢ ٢٣ قوله شيئا من دنياكم اى فانتم اهل سخاء ونحن تعطون الفقراء وهذا توبيخ وتهكم بهم ١٢ صاوى ٢٤ قوله على العادة اى التشاور والتدبير في المهمات والنوازل من الروح ١٢ ٢٥ قوله بالمناجل جمع منجل بكسر الميم وفتح الجيم وهو ما يحصد به الزرع ١٢ ٢٦ قوله كخمود خمود فرو بردن آتش كذا في الصراح ١٢ ٢٧ قوله لعلكم تسألون اى يقال لهم استهزاء بهم ارجعوا الى نعيمكم ومساكنكم لعلكم تسألون غدا عما جرى عليكم ونزل باموالكم فتجيبوا السائل عن علم ومشاهدة او ارجعوا واجلسوا كما كنتم في مجالسكم حتى يسألكم عبيدكم ومن ينفذ فيه امركم

[illegible]

وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ○ عابثين بل دالين على قدرتنا ونافعين عبادنا لَوْ اَرَدْنَآ اَنْ
نَّتَّخِذَ لَهْوًا ما يلهى به من زوجة او ولد لَّاتَّخَذْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّآ من عندنا من الحور العين و
الملئكة اِنْ كُنَّا فٰعِلِيْنَ ○ ذلك لكنا لم نفعله فلم نرده بَلْ نَقْذِفُ نرمى بِالْحَقِّ الايمان عَلَى
الْبَاطِلِ الكفر فَيَدْمَغُهٗ يذهبه فَاِذَا هُوَ زَاهِقٌ ذاهب ودمغه فى الاصل اصاب دماغه بالضرب و
هو مقتل وَلَكُمُ يا كفار مكة الْوَيْلُ العذاب الشديد مِمَّا تَصِفُوْنَ ○ الله به من الزوجة او
الولد وَلَهٗ تعالى مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ملكا وَمَنْ عِنْدَهٗ اى الملائكة مبتدأ خبره لَا
يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَلَا يَسْتَحْسِرُوْنَ ○ لا يعيون يُسَبِّحُوْنَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُوْنَ ○
عنه فهو منهم كالنفس منا لا يشغلنا عنه شاغل اَمِ بمعنى بل للانتقال وهمزة الانكار اتَّخَذُوْٓا
كذا روى عن كعب الاحبار ۱۲ ك
اٰلِهَةً كائنة مِّنَ الْاَرْضِ كحجر وذهب وفضة هُمْ اى الآلهة يُنْشِرُوْنَ ○ اى يحيون الموتى لا و
لا يكون الٰها الا من يحيى الموتى لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اى السموات والارض اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ اى غيره
لَفَسَدَتَا خرجتا عن نظامهما المشاهد لوجود التمانع بينهم على وفق العادة عند تعدد الحاكم من
التمانع فى الشئ وعدم الاتفاق عليه فَسُبْحٰنَ تنزيه اللّٰهِ رَبِّ خالق الْعَرْشِ الكرسى عَمَّا
يَصِفُوْنَ ○ اى الكفار الله به من الشريك له وغيره لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْئَلُوْنَ ○ عن
من الصاحبة والولد ۱۲ ك
افعالهم اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ تعالى اى سواه اٰلِهَةً فيه استفهام توبيخ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ
على ذلك ولا سبيل اليه هٰذَا ذِكْرُ مَنْ مَّعِىَ اى امتى وهو القران وَذِكْرُ مَنْ قَبْلِىْ من الامم
اى ذكر من معى ۱۲ ك
وهو التوراة والانجيل وغيرهما من كتب الله ليس فى واحد منها ان مع الله الٰها مما قالوا
تعالى عن ذلك بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ الْحَقَّ اى توحيد الله فَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ○ عن
النظر الموصل اليه وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا يُوْحٰى وفى قراءة بالنون وكسر
الحاء اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ○ اى وحدونى وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا من الملئكة
سُبْحٰنَهٗ بَلْ هم عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ ○ عنده والعبودية تنافى الولادة لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ لا يأتون
بقولهم الا بعد قوله وَهُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ ○ اى بعده يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ اى ما
عملوا وما هم عاملون وَلَا يَشْفَعُوْنَ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى تعالى ان يشفع له وَهُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ تعالى
مُشْفِقُوْنَ ○ اى خائفون وَمَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّىْٓ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ اى الله اى غيره وهو ابليس

---

۱ قوله لاعبين اللعب فعل يروق اوله ولا ثبات له ولاعبين حال من فاعل خلقنا والمعنى وما سوينا هذا السقف المرفوع وهذا المهاد الموضوع وما بينهما من اصناف الخلق للهو ولعب وانما سويناها ليستدل بها على قدرة مدبرها وليجازى المحسن والمسئ على ما تقتضيه حكمتنا ۱۲ مدارك **۲ قوله** لو اردنا ان نتخذ آه جواب لو هو قوله لاتخذناه من لدنا ويستثنى نقيض التالى لينتج نقيض المقدم وقوله ان كنا فاعلين ان فيه شرطية جوابها محذوف تقديره اردناه واشار الشارح بقوله لكنا لم نفعله الى استثناء نقيض التالى لينتج نقيض المقدم كما ذكره بعد بقوله فلم نرده آه شيخنا ۱۲ ج **۳ قوله** لهوا قال الراغب اللهو ما يشغل الانسان عما يعنيه ويهمه ۱۲ **۴ قوله** من زوجة او ولد تفسير اللهو بالزوجة ماثور عن ابن عباس والحسن وبالولد عن الكلبى قال البغوى والاول اظهر لان الوطى سمى لهوا فى اللغة والمرأة محل الوطى قلت بل الظاهر التعميم كما فعله المفسر ۱۲ ك **۵ قوله** فلم نرده آه اشار بها الى ان ان شرطية ويجوز ان تكون نافية اى ما كنا فاعلين وفى كلامه اشارة الى ان المستحيل لا يدخل تحت القدرة واستحالة التلهى على الله تعالى كاستحالة اتخاذ الولد والزوجة بلا فرق آه كرخى ۱۲ **۶ قوله** فيدمغه آه اى يمحقه وانما استعار لذلك القذف وهو الرمى البعيد المستلزم لصلابة المرمى والدمغ الذى هو كسر الدماغ بحيث يشق غشاءه المؤدى الى زهوق الروح تصويرا لابطاله به ومبالغة فيه وقرئ فيدمغه بالنصب كقوله عه ما ترك منزلى لبنى تميم ، والحق بالحجاز فاستريحا ۔ ووجهه مع بعده الحمل على المعنى والعطف على الحق ۱۲ بيضاوى **۷ قوله** اصاب دماغه بالضرب وفى البيضاوى الدمغ الذى هو كسر الدماغ بحيث يشق غشاءه المؤدى الى زهوق الروح ۱۲ **۸ قوله** مما تصفون متعلق بالاستقرار الذى تعلق به الخبر اى استقر لكم الويل من اجل ما تصفون الله به مما لا يليق بعزته فمن تعليلية وما فى مما يجوز ان تكون مصدرية وان تكون بمعنى الذى او نكرة موصوفة حذف العائد لاستكمال الشروط ۱۲ ج **۹ قوله** لا يعيون من الاعياء وهو اللغوب يقال حسر واستحسر اذا تعب واعيا ۱۲ ك **۱۰ قوله** فهو منهم الخ اى فالتسبيح منهم هذا جواب عما قيل ان قوله جاعل الملائكة رسلا وقوله اولئك عليهم لعنة الله والملائكة يقتضى ان يكون الرسالة والاشتغال باللعن مانعين لهم من التسبيح والجواب ان التسبيح لهم كالتنفس لنا كما ان اشتغالنا بالتنفس لا يمنعنا الكلام والقعود والقيام وغير ذلك من افعالنا فكذلك اشتغالهم بالتسبيح لا يمنعهم من سائر الاعمال كما قال عبد الله بن الحارث لكعب اليس انهم يؤدون الرسالة ويلعنون من لعنه الله كما قال جاعل الملائكة رسلا وقال اولئك عليهم لعنة الله والملائكة فقال التسبيح لهم كالتنفس لنا فلا يمنعهم عن عمل من الروح والجمل ۱۲ **۱۱ قوله** بل للانتقال وهمزة الانكار يشير الى ان ام منقطعة مقدرة ببل والهمزة ففيها انتقال واستفهام للانكار ۱۲ كمالين **۱۲ قوله** كائنة من الارض يشير الى انها صفة للآلهة وقد تجعل متعلقة بالفعل على معنى الابتداء ويجوز ان يكون ثانى مفعولى اتخذوا ۱۲ ك **۱۳ قوله** الا الله آه الا اسم بمعنى غير صفة ظهر اعرابها على ما بعدها ولا يصح ان يكون استثنائية لان مفهوم الاستثناء هنا فاسد اذ حاصله انه لو كان فيهما آلهة لم يستثن الله منهم لم تفسدا وليس كذلك بل متى تعدد الآلهة لزم الفساد مطلقا آه شيخنا وفى الكرخى وللوصف بها شروط منها تنكير الموصوف او قربه من النكرة بان يكون معرفا بال الجنسية ومنها ان يكون جمعا صريحا كالآية او ما فى قوة الجمع ومنها ان لا يحذف موصوفها عكس غير وقد وقع الوصف بالا كما وقع الاستثناء بغير والاصل فى الا الاستثناء وفى غير الصفة ولا يجوز ان ترفع الجلالة على البدل من آلهة لفساد المعنى ۱۲ ج **۱۴ قوله** اى غيره قال اهل النحو الا ههنا بمعنى غير اى لو كان يتولاهما ويدبر امورهما شئ غير الواحد الذى هو فاطرهما لفسدتا ولا يجوز ان يكون بمعنى الاستثناء لانا لو حملنا على الاستثناء لكان المعنى لو كان فيهما آلهة ليس معهم الله لفسدتا وهذا يوجب بطريق المفهوم انه لو كان فيهما آلهة معهم الله لا يحصل الفساد وذلك باطل لانه لو كان فيهما آلهة فسواء لم يكن الله معهم او كان فالفساد لازم كما فى الكبير ۱۲ **۱۵ قوله** لفسدتا اى لبطلتا لما يكون بينهما من الاختلاف والتمانع فانها ان توافقت فى المراد تطاردت عليه القدر وان تخالفت فيه تعاوقت عنه ۱۲ بيضاوى **۱۶ قوله** لوجود التمانع اى التخالف بين الآلهة ويسمى الدليل على ذلك ببرهان التمانع والتطارد فى فرض اختلافهما وتقريره ان يقال لو فرض الٰهان متصفان بصفات الالوهية واراد احدهما ايجاد شئ والآخر اعدامه فاما ان يتم مرادهما معا وهو باطل للزوم اجتماع الضدين او لا يتم مرادهما معا وهو باطل ايضا للزوم عجز من لا يتم مراده وعجز من يتم مراده ايضا لوجود المماثلة بينهما فبطلت التعدد وثبت الوحدانية ۱۲ صاوى **۱۷ قوله** وعدم الاتفاق عليه لان كل امر بين الاثنين لا يجرى على نظام واحد روح وتفصيل الدليل وتحقيقه ذكره الرازى باخبار كثيرة واطوار مختلفة فلينظره فى تفسيره ۱۲ **۱۸ قوله** لا يسأل عما يفعل اى لا يسأل عما يحكم فى عباده من اعزاز واذلال وهدى واضلال واسعاد واشقاق لانه الرب الخالق المالك لجميع الاشياء اذا علمت ذلك فالاعتراض على افعال الله اما كفر او قريب منه ۱۲ صاوى **۱۹ قوله** وهم يسألون اى يقال للخلق لم فعلتم كذا لانهم عبيد يجب عليهم امتثال امر مولاهم وتبين بهذا ان من يسأل عن اعماله كعيسى والملائكة لا يصلح للالوهية ۱۲ صاوى **۲۰ قوله** ام اتخذوا من دونه آلهة اضراب انتقالى من بطلان التعدد الى اظهار بطلان اتخاذهم تلك الآلهة من غير دليل على الوهيتها ۱۲ صاوى **۲۱ قوله** هذا ذكر من معى آه اى عظتهم ومتمسكهم على التوحيد فاقيموا انتم برهانكم على التعدد آه وهذا اسم اشارة مبتدأ اشار به للكتب السماوية وقد اخبر عنه بخبرين فبالنظر للخبر الاول يراد به القرآن وبالنظر للخبر الثانى يراد به ما عداه من الكتب السماوية ۱۲ ج **۲۲ قوله** وقالوا اتخذ الرحمن الخ نزلت فى خزاعة حيث قالوا الملائكة بنات الله فنزه ذاته عن ذلك ثم اخبر عنهم بانهم عباد ۱۲ مدارك

۲۳ قوله والعبودية تنافى الولادة هذا اما بحسب المعتاد الذى لا يتخلف عند العرب من كون عبد الانسان لا يكون ولده واما بحسب قواعد الشرع من ان الانسان اذا ملك ولده عتق عليه الاول فى تقرير المنافات اظهر اذ الكلام مع جهال العرب وهم لا يعرفون قواعد الشرع ۱۲ جمل **۲۴ قوله** لا يأتون بقولهم الخ اى لا يقولون شيئا حتى يقوله تعالى ويأمرهم به لكمال انقيادهم وطاعتهم كالعبيد المؤدبين ۱۲ روح **۲۵ قوله** من خشيته مشفقون واصل الخشية خوف مع تعظيم ولذلك خص بها العلماء والاشفاق خوف مع اعتناء فان عدى بمن فمعنى الخوف فيه اظهر وان عدى بعلى فبالعكس اى معنى الاعتناء اظهر ۱۲ بيضاوى **۲۶ قوله** خائفون قال القاضى الاشفاق خوف مع الاعتناء فان عدى بمن فمعنى الخوف فيه اظهر وان عدى بعلى فبالعكس ۱۲ كمالين **۲۷ قوله** ومن يقل منهم اى من الملائكة المحدث عنهم اولا بقوله بل عباد مكرمون وهذا على سبيل الفرض والتقدير لانهم معصومون من الكفر والمعاصى ويحتمل ان القول قد وقع من بعضهم وهو ابليس كما قال المفسر وكونه من الملائكة باعتبار انه كان بينهم وملحقا بهم فى العبادة حتى قيل انه كان اعبدهم ۱۲ صاوى ۔ **عه** اشار الى الفاعل والمفعول والعائد الى الموصول ۱۲

عه فهذا اشارة الى الكتب كلها اى هذا كتب الله ۱۲ ك ۔

34/2

۳۴/۲

۵۱ قوله كانتا رتقا آه الضمير يعود على السموات والارض بلفظ التثنية والمتقدم جمع وفى ذلك اوجه احدها ما ذكره الزمخشرى فقال وانما قال كانتا دون كن لان المراد جماعة السموات وجماعة الارضين والثانى قال ابو البقاء الضمير يعود على الجنسين الثالث قال الحوفى انما قال كانتا رتقا والسموات جمع لانه اراد الصنفين ومن احسن البديع هنا حيث قابل الرتق بالفتق ۱۲ ج ۵۲ قوله رتقا رتق بستہ صراح وقوله ففتقناهما اى فرقناهما فتق شگافتن كذا فى الصراح ۱۲ ۵۳ قوله اے سدا بمعنى مسدودة الرتق فى اللغة السد والفتق الشق والاخبار به عن المثنى لانه مصدر والحمل بتاويله بمشتق كما اشار اليه الكمالين او لقصد المبالغة او بتقدير مضاف اے ذوى رتق والمعنى كانتا شيئا واحدا ملتزقا فجعلناها طبقات شتى وفصلنا بينهما بالهواء والخلاء والفصل ثابت بين السموات بعضها ببعض بخمسمائة عام فيما رواه الترمذى مرفوعا كذا بين الارضين فيما يروى والى ذلك اشار المفسر بقوله اے جعلنا السماء سبعا والارض سبعا ومن هذا اخذ الفلاسفة فى منع الخرق والالتيام فسر فتق السموات بتحريكاتها المختلفة حتى صارت افلاكا وفسر فتق الارض بالاختلاف فى كيفياتها واحوالها حتى صارت طبقات واقاليم والاول هو المأثور قال ابن عباس وعطاء وقتادة كانتا شيئا واحدا ملتزقا ففتقناهما اے فصلناهما بالهواء، قال كعب خلق الله السموات والارض بعضها على بعض ثم خلق ريحا ثم توسطها ففتحها بها ۱۲ ک ۵۴ قوله او فتق السماء الخ وهذا ماثور عن عكرمة وعطية وروى الحاكم عن ابن عباس ايضا انه قال فتقت السماء بالغيث وفتقت الارض بالنبات قالوا وعلى هذا فالمراد بالسموات سماء الدنيا وجمعه باعتبار الآفاق ۱۲ كمالين ۵۵ قوله ان كانت بفتح الهمزة اى كونها لا تمطر فامطرت جمل وعبارة البيضاوى وقيل كانتا رتقا لا تمطر ولا تنبت ففتقناهما بالمطر والنبات ۱۲ ۵۶ قوله وجعلنا من الماء آه يجوز فى جعل ان يكون بمعنى خلق فتتعدى لواحد وهو كل شئ حى ومن الماء متعلق بالفعل قبله ويجوز ان يتعلق بمحذوف على انه حال من كل شئ محمول على الصفة لتقدمه ومعنى خلقه من الماء اما شدة احتياج كل حيوان للماء فلا يعيش بدونه واما لانه مخلوق من النطفة التى تسمى ماء ويجوز ان يكون جعل بمعنى صير فيتعدى لاثنين ثانيهما الجار والمجرور بمعنى انا صيرنا كل شئ حى من الماء بسبب ان الماء لا بد منه له ۱۲ ج ملخصا ۵۷ قوله والنابع فى القاموس نبع الماء خرج من العين وفى الصراح نبوع بيرون آمدن آب از چشمہ ۱۲ ۵۸ قوله كل شئ حى نبات وغيره اختلف المفسرون فقال بعضهم المراد من قوله كل شئ حى الحيوان فقط وقال آخرون بل يدخل فيه النبات والشجر لانه من الماء صار ناميا وصار فيه الرطوبة والخضرة والنور والثمر وهذا القول اليق بالمعنى المقصود كانه تعالى قال ففتقنا السماء لانزال المطر وجعلنا منه كل شئ فى الارض من النبات وغيره حيا كبير وفسر بعضهم الماء بالنطفة وقال فى الخطيب فى تفسير الماء هو الدافق وغيره وقوله كل شئ حى مجازا فى النبات وحقيقة فى الحيوان وقال صاحب روح البيان فالظاهر ما جاء فى بعض الروايات من ان الله تعالى خلق الملائكة من ريح خلقها من الماء وآدم من تراب خلقه منه والجن من نار خلقها منه ملخصا ۱۲ ۵۹ قوله نبات وغيره اى فالحياة فى كل شئ بحسبه فحياة الحيوان قيام الروح وحيات النبات بروزه من الارض وخضرته واثماره ۱۲ صاوى ۶۰ قوله ان تميد وقال الآخرون كراهة ان تميد قال فى الكبير ان تميد بهم فحذف لا اولئلا تميد بهم فحذف لا واللام الاولى وانما جاز حذف لا لعدم الالتباس ۱۲ ۶۱ قوله عوض عن المضاف اليه اى كلهم ولما كان يرد عليه انه لم يسبق الا ذكر الشمس والقمر فكيف يعود ضمير الجمع اليهما اشار الى جوابه بقوله من الشمس الخ ۱۲ ک ۶۲ قوله اے مستدير الخ اشارة الى ان الفلك غير السماء وهو قول البعض قال فى الكبير الفلك فى كلام العرب كل شئ دائر وجمعه افلاك واختلف العقلاء فيه فقال بعضهم الفلك ليس بجسم وانما هو مدار هذه النجوم وهو قول الضحاك وقال الاكثرون بل هى اجسام تدور النجوم عليها وهذا اقرب الى ظاهر القرآن ثم اختلفوا فى كيفيته فقال بعضهم الفلك موج مكفوف تجرى الشمس والقمر والنجوم فيه وقال الكلبى ماء مجموع تجرى فيه الكواكب واحتج بان السباحة لا تكون الا فى الماء، قلنا لا نسلم فانه يقال فى الفرس الذى يمد يديه فى الجرى سابح وفى الجمل وعبارة الخازن وقيل الفلك طاحونة مستديرة كهيئة فلكة المغزل يعنى ان الذى تجرى فيه النجوم مستدير كاستدارة الرحى ۱۲ ۶۳ قوله فى السماء يشير الى ان الفلك غير السماء، قال الجمهور الفلك موج مكفوف تحت السماء تجرى فيه الشمس والقمر والنجوم قال ابن العربى السموات ساكنة الا انه فى كل سموات فلك وذلك الفلك هو الذى يتحرك ويدور مع سكون السماء، والكواكب تسبح فعدد الافلاك بعدد الكواكب قال الشيخ العسقلانى السموات السبع عند اهل الشرع غير الافلاك وعن ابن عباس الفلك السماء، والله اعلم ۱۲ ک ۶۴ قوله وللتشبيه اے اجل تشبيه سرعة سيرها بالسباحة التى هى فعل العقلاء ۱۲ ک ۶۵ قوله والتشبيه جواب عما يقال لم جمعها بضمير العقلاء، فاجاب بانه لما اسندت لها السباحة التى هى من افعال العقلاء جمعها جمعهم ۱۲ صاوى ۶۶ قوله فالجملة الاخيرة اے فالهمزة مقدمة من تاخير واصل الكلام افهم الخالدون ان مت وانما قدمت للصدارة ۱۲ ۶۷ قوله كل نفس ذائقة الموت المراد النفس الناطقة التى هى الروح الانسانى فى الانسان وموتها عبارة عن مفارقتها جسدها اے ذائقة مرارة المفارقة روح والذوق ههنا لا يمكن اجراؤه على ظاهره لان الموت ليس من جنس المطعوم حتى يذاق بل الذوق ادراك خاص فيجوز جعله مجازا عن اصل الادراك واما الموت فالمراد منه ههنا مقدماته من الآلام العظيمة لان الموت قبل دخوله فى الوجود يمتنع ادراكه وحال وجوده يصير النفس ميتا والميت لا يدرك شيئا ۱۲ ۶۸ قوله فتنة آه فى نصبه ثلثة اوجه احدها انه مفعول من اجله الثانى انه مصدر فى موضع الحال اى فاتنين لكم الثالث انه مصدر من العامل لا من لفظه لان الابتلاء فتنة فكانه قيل نفتنكم فتنة آه سمين ۱۲ ۶۹ قوله وهم بذكر الرحمن الخ هم مبتدأ وكافرون خبره وبذكر متعلق به وهم الثانية تاكيد لفظى للاولى وحينئذ فقد فصل بين العامل والمعمول بالمؤكد وبين المؤكد والمؤكد بالمعمول واضافة ذكر للرحمن من اضافة المصدر لفاعله كما اشار له المفسر ۱۲ صاوى مختصرا ۷۰ قوله اے انه لكثرة الخ اشار به الى ان فيه اشارة بالكناية فشبه العجل الذى طبع الشخص عليه وصار له كالجبلة بالمادة وهى الطين تشبيها مضمرا فى النفس ورمز اليه بشئ من لوازم المشبه به وهو قوله خلق وقول الشارح اى انه لكثرة الخ اشار به الى وجه الشبه والمعنى ان الانسان من حيث هو مطبوع العجلة فيستعجل كثيرا من الاشياء وان كانت تضره من العجل ۱۲ ۷۱ قوله ما نعرفه اے الرحمن وذلك انهم كانوا يقولون لا نعرف الا رحمان اليمامة وهو مسيلمة الكذاب ۱۲ صاوى ۷۲ حذف اللام على ما هو القياس فى ان الامن من الالتباس ۱۲ ک ۷۳ من فجاجا للتاكيد وللدلالة على انه خلقها ووسعها للسابلة ۱۲ مد

ع ۱۹

دعا الى عبادة نفسه وامر بطاعتها فَذٰلِكَ نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ كَذٰلِكَ كما نجزيه نَجْزِى الظّٰلِمِيْنَ ○ اى المشركين اَوَلَمْ بواو وتركها يَرَ يعلم الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا اى سدا بمعنى مسدودة فَفَتَقْنٰهُمَا اى جعلنا السماء سبعا والارض سبعا او فتق السماء ان كانت لا تمطر فامطرت وفتق الارض ان كانت لا تنبت فانبتت وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ النازل من السماء والنابع من الارض كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ نبات وغيره فالماء سبب لحيوته اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ ○ بتوحيدى وَجَعَلْنَا فِى الْاَرْضِ رَوَاسِيَ جبالا ثوابت لـ اَنْ لا تَمِيْدَ تتحرك بِهِمْ وَجَعَلْنَا فِيْهَا اى الرواسى فِجَاجًا مسالك سُبُلًا بدل اى طرقا نافذة واسعة لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ○ الى مقاصدهم فى الاسفار وَجَعَلْنَا السَّمَآءَ سَقْفًا للارض كالسقف للبيت مَّحْفُوْظًا عن الوقوع وَّهُمْ عَنْ اٰيٰتِهَا من الشمس والقمر والنجوم مُعْرِضُوْنَ ○ لا يتفكرون فيها فيعلمون ان خالقها لا شريك له وَهُوَ الَّذِىْ خَلَقَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ تنوينه عوض عن المضاف اليه من الشمس والقمر وتابعه وهو النجوم فِىْ فَلَكٍ اى مستدير كالطاحونة فى السماء يَّسْبَحُوْنَ ○ يسيرون بسرعة كالسابح فى الماء وللتشبيه به اتى بضمير جمع من يعقل ونزل لما قال الكفار ان محمدا سيموت وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ اى البقاء فى الدنيا اَفَاۡئِنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ ○ فيها لا فالجملة الاخيرة محل الاستفهام الانكارى كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ فى الدنيا وَنَبْلُوْكُمْ نختبركم بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ كفقر وغنى وسقم وصحة فِتْنَةً مفعول له اى لننظر اتصبرون وتشكرون اولا وَاِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ○ فيجازيكم وَاِذَا رَاٰكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ مَّا يَتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا اى مهزوا به يقولون اَهٰذَا الَّذِىْ يَذْكُرُ اٰلِهَتَكُمْ اى يعيبها وَهُمْ بِذِكْرِ الرَّحْمٰنِ لهم هُمْ تاكيد كٰفِرُوْنَ ○ به اذ قالوا ما نعرفه ونزل فى استعجالهم العذاب خُلِقَ الْاِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ اى انه لكثرة عجله فى احواله كانه خلق منه سَاُورِيْكُمْ اٰيٰتِىْ مواعيدى بالعذاب فَلَا تَسْتَعْجِلُوْنِ ○ فيه فاراهم القتل ببدر وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ بالقيامة اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○ فيه قال تعالى لَوْ يَعْلَمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا حِيْنَ لَا يَكُفُّوْنَ يدفعون عَنْ وُّجُوْهِهِمُ النَّارَ وَلَا عَنْ ظُهُوْرِهِمْ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ○ يمنعون منها فى القيمة وجواب لو ما قالوا ذٰلك بَلْ تَاْتِيْهِمُ القيمة بَغْتَةً فَتَبْهَتُهُمْ تحيرهم فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ رَدَّهَا وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ○ يمهلون لتوبة او معذرة وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فيه تسلية للنبى صلى الله عليه وسلم

[illegible]

۱ قوله فحاق بالذين سخروا منهم الخ وعد له بان ما يفعلونه به يحيق بهم كما حاق بالمستهزئين بالانبياء ما فعلوا يعني جزاءه ۱۲ بیضاوی ۲ قوله يحفظكم آه فى المصباح كلاه الله يكلؤه مهموز بفتحتين من باب قطع كلاءة بالكسر والمد حفظه ويجوز التخفيف فيقال كليته اكلاه من باب تعب لغة لقريش لكنهم قالوا مكلو بالواو اكثر من مكلى بالياء آه ۱۲ ج ۳ قوله من الرحمٰن الخ وفى لفظ الرحمن تنبيه على ان لا كالئ غير رحمة العامة وان اندفاعه بمهلته تعالى ۱۲ بیضاوی ۴ قوله والمخاطبون لا يخافون آه اشار به الى ان الاستدراك ببل اضراب عما تضمنه الكلام من النفى اذ التقدير ليس لهم كالئ ولا مانع غير الرحمن كما هو ظاهر كلام الزمخشري اى فكيف يخافونه حتى يسألوا من كالئهم آه كرخى ۱۲ ج ۵ قوله من دوننا صفة آلهة لا آلهة من دوننا تمنعهم ولذا قال ابن عباس ان فى الكلام تقديما وتاخيرا ۱۲ جمل ومثله يستفاد من الكبير ۱۲ ۶ قوله لا يستطيعون الخ استيناف بابطال ما اعتقدوه فان ما لا يقدر على نصر نفسه ولا يصحبه نصر من الله تعالى كيف ينصر غيره ۱۲ بیضاوی ۷ قوله واجارك اى اعاذك قاموس والاضافيه والجار الناصر كذا فى الصراح اجارة زنهار دادن ۱۲ ۸ قوله بل متعنا هؤلاء الخ اضراب عما توهموا ببيان ما هو الداعى الى حفظهم وهو الاستدراج والتمتيع بما قدر لهم من الاعمار او عن الدلالة على بطلانه ببيان ما اوهمهم ذلك وهو انه تعالى متعهم بالحيوة الدنيا وامهلهم حتى طالت اعمارهم فحسبوا ان لا يزال وكذلك فانه بسبب ما هم عليه لذلك عقبه بما يدل على انه امل

فحاق نزل بالذين سخروا منهم ما كانوا به يستهزءون ۝ وهو العذاب فكذا يحيق بمن استهزأ بك قل لهم من يكلؤكم يحفظكم بالّيل والنهار من الرحمٰن من عذابه ان نزل بكم اى لا احد يفعل ذلك والمخاطبون لا يخافون عذاب الله لانكارهم له بل هم عن ذكر ربهم اى القرآن معرضون ۝ لا يتفكرون فيه ام فيها معنى الهمزة الانكارى اى الهم آلهة تمنعهم مما يسوءهم من دوننا اى الهم من يمنعهم منه غيرنا لا لا يستطيعون اى الآلهة نصر انفسهم فلا ينصرونهم ولا هم اى الكفار منا من عذابنا يصحبون ۝ يجارون يقال صحبك الله اى حفظك واجارك بل متعنا هؤلاء وآباءهم بما انعمنا عليهم حتى طال عليهم العمر فاغتروا بذلك افلا يرون انا نأتى الارض نقصد ارضهم ننقصها من اطرافها بالفتح على النبى افهم الغلبون ۝ لا بل النبى واصحابه قل لهم انما انذركم بالوحى من الله لا من قبل نفسى ولا يسمع الصم الدعاء اذا بتحقيق الهمزتين وتسهيل الثانية بينها وبين الياء ما ينذرون ۝ اى هم لتركهم العمل بما سمعوه من الانذار كالصم ولئن مستهم نفحة وقعة خفيفة من عذاب ربك ليقولن يا للتنبيه ويلنا هلاكنا انا كنا ظلمين ۝ بالاشراك وتكذيب محمد ونضع الموازين القسط ذوات العدل ليوم القيمة اى فيه فلا تظلم نفس شيئا من نقص حسنة او زيادة سيئة وان كان العمل مثقال زنة حبة من خردل اتينا بها اى بموزونها وكفى بنا حاسبين ۝ محصين فى كل شئ ولقد اتينا موسى وهارون الفرقان اى التورٰىة الفارقة بين الحق والباطل والحلال والحرام وضياء بها وذكرا اے عظة للمتقين ۝ الذين يخشون ربهم بالغيب عن الناس اى فى الخلاء عنهم وهم من الساعة اى اهوالها مشفقون ۝ اى خائفون وهذا اى القرآن ذكر مبارك انزلناه افانتم له منكرون ۝ الاستفهام فيه للتوبيخ ولقد اتينا ابراهيم رشده من قبل اى هداه قبل بلوغه وكنا به علمين اى بانه اهل لذلك اذ قال لابيه وقومه ما هذه التماثيل الاصنام التى انتم لها عاكفون ۝ اى على عبادتها مقيمون قالوا وجدنا آباءنا لها عابدين ۝ فاقتدينا بهم قال لهم لقد كنتم انتم وآباؤكم بعبادتها فى ضلل مبين ۝ بين قالوا اجئتنا بالحق فى قولك هذا ام انت من اللعبين ۝ فيه قال بل ربكم المستحق للعبادة رب مالك السموات والارض الذى فطرهن خلقهن على غير مثال سبق وانا على ذلكم الذى قلته من الشهدين ۝ به وتالله لاكيدن اصنامكم بعد ان تولوا مدبرين ۝

كاذب ۱۲ بیضاوی ۹ قوله انا نأتى الارض بالفارسية تحقيق كه ما در گرفت میکنیم زمین دار الحرب را ۱۲ ۱۰ قوله بالفتح على النبى آه اى بتسليط المسلمين عليها وهو تصوير لما يخربه الله تعالى على ايدى المسلمين اى حيث لم يقل انا ننقص الارض من اطرافها وزاد قوله انا نأتى الارض لتصوير كيفية نقصها وتخريبها فانه يكون باتيان الجيوش ودخولها فاصله تأتى جيوش المسلمين لكنه اسنده الى نفسه تعظيما لهم واشارة الى انه بقدرته وفيه تعظيم للجهاد والمجاهدين آه شهاب ۱۲ ج ۱۱ قوله ولا يسمع الصم الدعاء الخ فان قلت الصم لا تسمع دعاء المبشر كما لا يسمعون دعاء المنذر فكيف قال اذا ما ينذرون قلت اللام فى الصم اشارة الى هؤلاء المنذرين كائنة للعهد لا للجنس والاصل ولا يسمعون الصم الدعاء اذا ما ينذرون فوضع الظاهر موضع المضمر ۱۲ كبير ۱۲ قوله اذا ما ينذرون منصوب بيسمع او بالدعاء والتقييد به لان الكلام فى الانذار او للمبالغة فى تصامهم وتجاسرهم ۱۲ بیضاوی ۱۳ قوله ونضع الموازين آه الجمع فى الموازين للتعظيم او باعتبار اجزائه فان الصحيح انه ميزان واحد لجميع الامم ولجميع الاعمال وهو جسم محسوس له كفتان وعمود كل كفة قدر ما بين المشرق والمغرب ومكانه بين الجنة والنار كفته اليمنى للحسنات عن يمين العرش وكفته اليسرى للسيات عن يساره ۱۲ جمل ۱۴ قوله ونضع الموازين انما جمع الموازين للكثرة من توزن اعمالهم ويجوز ان يرجع الى الموزونات من الخطيب قال الرازى قال مجاهد هذا مثل والمراد بالموازين العدل ويروى مثله عن قتادة والضحاك والمعنى بالوزن القسط بينهم فى الاعمال والثانى وهو قول ائمة السلف انه سبحانه يضع الموازين الحقيقية فتوزن بها الاعمال وعن الحسن هو ميزان له كفتان ولسان وهو بيد جبريل عليه السلام كبير فان قيل توزن الاعمال مع انها اعراض اجيب بان فيه طريقين احدهما ان توزن صحائف الاعمال فتوضع صحائف الحسنات فى كفة وصحائف السيئات فى كفة والثانى بان توضع فى كفة الحسنات جواهر بيض مشرقة وفى كفة السيئات جواهر سود مظلمة فان قيل هذه الآية يناقضها قوله تعالى فلا نقيم لهم يوم القيمة وزنا اجيب بان المراد منه انا لا نكرمهم ولا نعظمهم من الخطيب ومثل ما ذكرت فى الكبير ۱۲ ۱۵ قوله ذوات العدل يوزن بها صحائف الاعمال وقيل وضع الموازين تمثيل لارصاد الحساب السوى والجزاء على حسب الاعمال بالعدل وافراد القسط لانه مصدر وصف به للمبالغة ۱۲ بیضاوی ۱۶ قوله اى فيه كقولك جئت لخمس خلون من الشهر او لاهله يجزى اى يوم القيمة ۱۲ ك ۱۷ قوله وان كان العمل آه اشار الى ان قراءة الجمهور بنصب مثقال على ان كان ناقصة واسمها مستتر فيها ومثقال خبرها ورفعه نافع اى وان وجد مثقال فكان تامة ۱۲ جمل ۱۸ قوله بالغيب عن الناس آه يشير الى ان بالغيب حال من الفاعل فى يخشون اى حال كونهم غائبين ومنفردين عن الناس وقوله وهم من الساعة مشفقون من ذكر الخاص بعد العام لكونها اعظم المخلوقات وللتنصيص على اتصافهم بضد ما اتصف به المستعجلون وايثار الجملة الاسمية للدلالة على ثبات الاشفاق ودوامه آه من ابى السعود ۱۲ ج ۱۹ قوله ولقد آتينا موسى الخ لما تكلم سبحانه وتعالى فى دلائل التوحيد والنبوة والمعاد شرع فى قصص الانبياء عليهم السلام تسلية لرسوله صلى الله عليه وسلم فيما يناله من قومه وتقوية لقلبه على اداء الرسالة والصبر على كل عارض وذكر منها عشرا ۱۲ خطيب ۲۰ قوله التماثيل التماثيل جمع تمثال وهو الشئ المصور المصنوع مشبها بخلق من خلائق الله والمثل المصور على مثال غيره ۱۲ روح ۲۱ قوله التماثيل جمع تمثال وهو الصورة المصنوعة من رخام او نحاس او خشب وكانت تلك الاصنام اثنين وسبعين صنما بعضها من ذهب وبعضها من فضة وبعضها من حديد وبعضها من رصاص وبعضها من نحاس وبعضها من خشب وبعضها من حجر وكان كبيرها من ذهب مكللا بالجواهر فى عينيه ياقوتتان متقدتان تضيئان بالليل ۱۲ صاوى ۲۲ قوله انتم لها عاكفون اى لاجلها وحدها مع كثرة ما يشابهها فان قيل هلا قال عليها عاكفون كقوله تعالى يعكفون على اصنام لهم اجيب بان اللام للاختصاص لا للتعدية ولو قصد التعدية لعداه بصلته التى هى على خطيب ۱۲ ۲۳ قوله عاكفون عبر بالعكوف الذى هو عبارة عن الاستمرار على الشئ لغرض ولم يعبر بالعبادة تحقيرا لهم ۱۲ صاوى ۲۴ قوله قالوا اجئتنا بالحق آه كانهم لاستبعادهم تضليل آبائهم ظنوا ان ما قاله انما قاله على وجه الملاعبة فقالوا أبالجد تقوله ام تلعب ۱۲ بیضاوی ۲۵ قوله بل ربكم اضراب عن قولهم باقامة البرهان على ما صدق ما ادعاه ۱۲ صاوى ۲۶ قوله وتالله لاكيدن اصنامكم انتقال من دلالة قولية الى دلالة فعلية فلما لم يفد فيهم الدليل القولى عدل الى الدليل الفعلى وهو الكسر والمعنى لاجتهدن فى كسرها والكيد فيها ۱۲ صاوى ۲۷ قوله لاكيدن اصنامكم بر آینه تدبیری کنم وجهد نمایم بتان شمارا فان قيل لم قال لاكيدن اصنامكم والكيد هو الاحتيال على الغير فى ضرر لا يشعر به والاصنام جمادات لا تضرر بالكسر ونحوه وايضا ليست هى مما يحتال فى ايقاع الكسر عليها لان الاحتيال انما يكون فى حق من له شعور اجيب بان ذلك من قبيل التوسع فى الكلام فان القوم كانوا يزعمون ان الاصنام لهن شعور ويجوز عليهن التضرر فقال ذلك بناء على زعمهم وقيل المراد لاكيدن فى اصنامكم لانه بذلك الفعل قد انزل بهم الغم كذا فى روح البيان ۱۲

فجعلهم بعد ذهابهم الی مجتمعهم فی یوم عید لهم جذاذا بضم الجیم وکسرها فتاتا بفاس الا کبیرا
لهم علق الفاس فی عنقه لعلهم الیه ای الکبیر یرجعون ○ فیرون ما فعل بغیره قالوا بعد
رجوعهم ورؤیتهم ما فعل من فعل هذا بالهتنا انه لمن الظلمین ○ فیه قالوا ای بعضهم
لبعض سمعنا فتی یذکرهم ای یعیبهم یقال له ابراهیم ○ قالوا فاتوا به علی اعین الناس
ای ظاهرا لعلهم یشهدون ○ علیه انه الفاعل قالوا له بعد اتیانه ءانت بتحقیق الهمزتین وابدال
الثانیة الفا وتسهیلها وادخال الف بین المسهلة والاخری وترکه فعلت هذا بالهتنا یا ابراهیم ○
قال ساکتا عن فعله بل فعله کبیرهم هذا فاسئلوهم عن فاعله ان کانوا ینطقون ○ فیه
تقدیم جواب الشرط وفیما قبله تعریض لهم بان الصنم المعلوم عجزه عن الفعل لا یکون الها
فرجعوا الی انفسهم بالتفکر فقالوا لانفسهم انکم انتم الظلمون ○ ای بعبادتکم من لا ینطق
ثم نکسوا من الله علی رءوسهم ای ردوا الی کفرهم وقالوا والله لقد علمت ما هؤلاء ینطقون ○
ای فکیف تامرنا بسوالهم قال افتعبدون من دون الله ای بدله ما لا ینفعکم شیئا من
رزق وغیره ولا یضرکم ○ شیئا ان لم تعبدوه اف بکسر الفاء وفتحها بمعنی مصدر ای تبا وقبحا لکم
ولما تعبدون من دون الله ای غیره افلا تعقلون ○ ای هذه الاصنام لا تستحق العبادة ولا تصلح
لها وانما یستحقها الله تعالی قالوا حرقوه ای ابراهیم وانصروا الهتکم ای بتحریقه ان کنتم فاعلین ○
نصرتها فجمعوا له الحطب الکثیر واضرموا النار فی جمیعه واوثقوا ابراهیم وجعلوه فی منجنیق ورموه
فی النار قال تعالی قلنا ینار کونی بردا وسلما علی ابراهیم ○ فلم تحرق منه غیر وثاقه وذهبت
حرارتها وبقیت اضاءتها وبقوله سلما سلم من الموت ببردها وارادوا به کیدا وهو التحریق فجعلنهم
الاخسرین ○ فی مرادهم ونجینه ولوطا ابن اخیه هاران من العراق الی الارض التی برکنا فیها
للعلمین ○ بکثرة الانهار والاشجار وهی الشام نزل ابراهیم بفلسطین ولوط بالموتفکة وبینهما یوم
ووهبنا له لابراهیم وکان سال ولدا کما ذکر فی الصافات اسحق ویعقوب نافلة ○ ای زیادة علی المسئول
او هو ولد الولد وکلا ای هو وولداه جعلنا صلحین ○ انبیاء وجعلنهم ائمة بتحقیق الهمزتین و
ابدال الثانیة یاء یقتدی بهم فی الخیر یهدون الناس بامرنا الی دیننا واوحینا الیهم فعل الخیرات
واقام الصلوة وایتاء الزکوة ای ان تفعل وتقام وتوتی منهم ومن اتباعهم وحذف هاء اقامة تخفیفا

---

۵۱ قوله بضم الجیم وکسرها آه قرأ العامة بضم الجیم والکسائی بکسرها وابن عباس وابو نهیک وابو السماک بفتحها قال قطرب هی فی لغاتها کلها مصدر فلا یثنی ولا یجمع ولا یؤنث والظاهر ان المضموم اسم للشیء المکسور کالحطام والرفات والفتات وقال الیزیدی المضموم جمع جذاذة نحو زجاج فی زجاجة والمکسور جمع جذیذ نحو کرام فی کریم وقال بعضهم المفتوح مصدر بمعنی المفعول ای مجذوذین وقیل المضموم جمع جذاذة بالضم والمکسور جمع جذاذة بالکسر والمفتوح مصدر ۱۲ ج ۵۲ قوله فتاتا فت ریزه ریزه کردن وفتات بالضم ریزه هر چیزی من الصراح وقوله بفاس بمعنی تبر ۱۲ ۵۳ قوله الیه یرجعون آه ای الی الکبیر یرجعون فیسالون عن کاسرها فیتبین لهم عجزه او الی ابراهیم لیحتج علیهم او الی الله لما رأوا عجز الهتهم ۱۲ مدارک ۵۴ قوله من فعل هذا آه ای من مبتدأ وجملة فعل هذا خبره وقوله انه لمن الظلمین استیناف مقرر لما قبله لا محل له من الاعراب ویجوز ان تکون من موصولة مبتدأ وقوله انه فی موضع رفع خبرها ابو السعود ج ۵۵ قوله سمعنا آه سمع ههنا متعدیة لاثنین لدخولها علی ما لا یسمع فالاول فتی والثانی جملة یذکرهم بخلاف ما لو دخلت علی ما یسمع کان قلت سمعت کلام زید فانها تتعدی لواحد ۱۲ ج ۵۶ قوله یقال له آه ای یسمی ابراهیم وفی رفع ابراهیم وجه احدها انه مرفوع علی ما لم یسم فاعله ای یقال له هذا اللفظ ولذلک قال ابو البقاء المراد الاسم لا المسمی الثانی انه خبر مبتدأ مضمر ای یقال له هذا ابراهیم او هو ابراهیم الثالث انه مبتدأ محذوف الخبر ای یقال له ابراهیم فاعل ذلک الرابع انه منادی وحرف النداء محذوف ای یا ابراهیم وعلی الاوجه الثلاثة فهو مقتطع من جملة وتلک الجملة محکیة بیقال آه سمین ۱۲ ج ۵۷ قوله علی اعین الناس فی محل نصب علی الحال من الضمیر المجرور بالباء ای ائتوا به حال کونه ظاهرا ومکشوفا للناس ۱۲ جمل ۵۸ قوله هذا اشارة الی الذی ترکه من غیر کسر ۱۲ خطیب ۵۹ قوله کبیرهم هذا آه نسب الفعل الی کبیرهم هذا آه نسب الفعل الی کبیرهم وقصده تقریره لنفسه واثباته لها علی اسلوب تعریضی تبکیتا لهم والزاما للحجة علیهم لانهم اذا نظروا النظر الصحیح علموا عجز کبیرهم وانه لا یصلح الها وهذا کما لو قال لک صاحبک وقد کتبت کتابا بخط رشیق انیق اانت کتبت هذا وصاحبک امی فقلت له بل کتبته انت کان قصدک تقریره لک مع الاستهزاء به لا نفیه عنک واثباته للامی ویمکن ان یقال غاظته تلک الاصنام حین ابصرها مصطفة وکان غیظ کبیرها اشد لما رای من زیادة تعظیمهم له فاسند الفعل الیه ویحکی انه قال غضب ان تعبد هذه الصغار معه وهو اکبر منها فکسرهن او هو متعلق بشرط لا یکون وهو نطق الاصنام فیکون نفیا للمحنة عند قوله فاسئلوهم اعتراض وقیل عرض بالکبیر لنفسه وانما اضاف نفسه الیهم لاشتراکهم فی الحضور ۱۲ مدارک ملخصا ۶۰ قوله ان کانوا ینطقون ای ان کانوا ممن یمکن ان ینطق وخص النطق بالذکر وان کان غیره من السمع والعقل ولبقیة اوصاف العقلاء کذلک لانه اظهر فی تبکیتهم ۱۲ صاوی ۶۱ قوله فیه تقدیم جواب الشرط ای والمعنی ان کانوا ینطقون فاسئلوهم ۱۲ کبیر ۶۲ قوله بالتفکر ای راجعوا الی عقولهم وتذکروا ان ما لا یقدر علی دفع المضرة عن نفسه ولا علی الاضرار بمن کسره بوجه من الوجوه یستحیل ان یقدر علی دفع مضرة عن غیره او جلب منفعة له فکیف یستحق ان یکون معبودا ۱۲ ابو السعود ۶۳ قوله ثم نکسوا رؤسهم شبه عودهم الی الباطل بصیرورة اسفل الشیء اعلاه ۱۲ روح ۶۴ قوله ای ردوا الی کفرهم بعد ان اقروا علی انفسهم بالظلم یقال نکسته قلبته فجعلت اسفله اعلاه قالوا اجری الله الحق علی لسانهم فی القول الاول ثم ادرکتهم الشقاوة ۱۲ کمالین ۶۵ قوله لقد علمت ما هؤلاء ینطقون علی ارادة القول ای قائلین والله لقد علمت ان لیس من شانهم النطق ابو السعود والیه اشار الشارح ایضا بقوله وقالوا ۱۲ ۶۶ قوله اف او صوت المتضجر معناه قبحا ونتنا بالفارسیة زشتی و ناخوشی من الروح والبیضاوی وقوله اضرموا النار ای اوقدوها فی جمیعه جمل وقوله فی منجنیق بکسر المیم آلة ترمی بها الحجارة قاموس وبالفارسیة فلاخن کذا فی الصراح ۱۲ ۶۷ قوله لکم اللام لبیان المتافف الیه ای لکم ولآلهتکم هذا التافف ۱۲ ک ۶۸ قوله ومه القائل ذلک النمرود بن کنعان ابن سنجاریب بن نمرود بن کوش بن حام بن نوح علیه السلام وقیل رجل من اکراد فارس اسمه هیون خسف الله به الارض والحکمة فی اختیارهم التحریق علی غیره من انواع القتل ان ابراهیم بادأهم بالفضیحة والتشنیع علیهم فاحبوا ان یجازوه بما فیه التشنیع والشهرة ۱۲ صاوی ۶۹ قوله حرقوه وهو یقول حسبی الله ونعم الوکیل وقال له جبریل هل لک حاجة فقال اما الیک فلا فقال فاسئل الله ربک قال حسبی من سؤالی علمه بحالی ۱۲ ک ۷۰ قوله فلم تحرق منه غیر وثاقه بفتح الواو وکسره ما یشد به ای الحبل الذی شدوا به ابراهیم وذهب حرارتها وبقیت اضاءتها لا انها انقلبت النار هواء کما قیل ۱۲ ک ۷۱ قوله وثاقه الوثاق ما یشد به قاموس وروی ان ابراهیم القی فی النار وهو ابن ست عشرة سنة ۱۲ ۷۲ قوله فجعلناهم الاخسرین آه لانهم خسروا السعی والنفقة فلم یحصل لهم مرادهم او الاخسرین بمعنی الهالکین بارسال البعوض علی نمرود وقومه فاکلت لحومهم وشربت دماءهم ودخلت فی دماغه بعوضة فاهلکته ۱۲ ج ۷۳ قوله ابن اخیه هاران ای الاصغر وکان لهما اخ ثالث اسمه ناحور والثلاثة اولاد آزر ۱۲ وقوله من العراق متعلق بمحذوف ای اخرج ابراهیم من کوثی من ارض العراق من الجمل ناقلا عن الخازن ۱۲ ۷۴ قوله نافلة زائدة علی المسئول ای ساله ابراهیم وهو اسحاق وهو حال من یعقوب فقط ولا باس به للقرینة او هو ولد الولد فی القاموس النافلة الغنیمة والعطیة وما تفعله مما لم یجب کالنفل وولد الولد ۱۲ کمالین ۷۵ قوله واوحینا الیهم فعل الخیرات ای ان تفعل وتقام اشارة الی ان اصل الترکیب ان تفعل الخیرات لان استعمال اوحینا یکون بان والفعل فالموحی لا یکون نفس الفعل الذی هو صادر عن فاعله بل الفاظ تدل علیه ۱۲ کمالین ۷۶ قوله ای ان تفعل وتقام الخ اشارة الی ان اصل الترکیب ان تفعل الخیرات وتقام الصلوة وتوتی الزکوة لان استعمال اوحینا فی موضع الامر یکون بان صیغة الامر فالموحی یوم بصیغة الامر لا بالمصدر ۱۲ وقوله منهم ومن اتباعهم ای هذه الثلاثة المذکورة لیست مختصة بهم بل عامة لهم ولغیرهم من الاتباع وقوله وحذف هاء الاقامة المعوضة من احدی الالفین لقیام المضاف الیه مقامها ۱۲ بیضاوی ۷۷ قوله وحذف هاء اقامة للمعوضة عن احدی الالفین تخفیفا لقیام المضاف الیه مقامه ای للمقابلة وایتاء الزکوة وهو بغیر تاء ۱۲ کمالین

وَكَانُوْا لَنَا عٰبِدِيْنَ ۝ وَلُوْطًا اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا فصلا بين الخصوم وَّعِلْمًا وَّنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ تَّعْمَلُ اي اهلها الْخَبٰٓئِثَ من اللواطة والرمي بالبندقة واللعب بالطيور وغير ذلك اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ مصدر ساءه نقيض سره فٰسِقِيْنَ ۝ وَاَدْخَلْنٰهُ فِيْ رَحْمَتِنَا بان انجيناه من قومه اِنَّهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ ع وَ اذكر نُوْحًا وما بعده بدل منه اِذْ نَادٰى اي دعا على قومه بقوله رب لا تذر الخ مِنْ قَبْلُ اي قبل ابراهيم ولوط فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ الذين في سفينته مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ۝ اي الغرق وتكذيب قومه له وَنَصَرْنٰهُ منعناه مِنَ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا الدالة على رسالته ان لا يصلوا اليه بسوء اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ وَ اذكر دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ اي قصتهما ويبدل منهما اِذْ يَحْكُمٰنِ فِي الْحَرْثِ هو زرع او كرم اِذْ نَفَشَتْ فِيْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ اي رعته ليلا بلا راع بان انفلتت وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شٰهِدِيْنَ ۝ فيه استعمال ضمير الجمع لاثنين قال داؤد عليه السلام لصاحب الحرث رقاب الغنم وقال سليمان عليه السلام ينتفع بدرها ونسلها وصوفها الى ان يعود الحرث كما كان باصلاح صاحبها فيردها اليه فَفَهَّمْنٰهَا اي الحكومة سُلَيْمٰنَ وحكمهما باجتهاد ورجع داؤد الى سليمان وقيل بوحي والثاني ناسخ للاول وَكُلًّا منهما اٰتَيْنَا حُكْمًا نبوة وَّعِلْمًا بامور الدين وَّسَخَّرْنَا مَعَ دَاوٗدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ كذلك سخرنا للتسبيح معه لامره به اذا وجد فترة لينشط له وَكُنَّا فٰعِلِيْنَ ۝ تسخير تسبيحهما معه وان كان عجبا عندكم اي مجاوبته للسيد داؤد عليه السلام وَعَلَّمْنٰهُ صَنْعَةَ لَبُوْسٍ وهي الدرع لانها تلبس وهو اول من صنعها وكانت قبلها صفائح لَّكُمْ في جملة الناس لِتُحْصِنَكُمْ بالنون لله وبالتحتانية لداؤد وبالفوقانية للبوس مِّنْۢ بَاْسِكُمْ حربكم مع اعدائكم فَهَلْ اَنْتُمْ يا اهل مكة شٰكِرُوْنَ ۝ نعمي بتصديق الرسل اي اشكروني بذلك وَ سخرنا لِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ عَاصِفَةً وفي اٰية اخرى رُخَآءً اي شديدة الهبوب وخفيفة بحسب ارادته تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖٓ اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا وهي الشام وَكُنَّا بِكُلِّ شَيْءٍ عٰلِمِيْنَ ۝ من ذلك علمه تعالى بان ما يعطيه سليمان يدعوه الى الخضوع لربه ففعله تعالى على مقتضى علمه وَ سخرنا مِنَ الشَّيٰطِيْنِ مَنْ يَّغُوْصُوْنَ لَهٗ يدخلون في البحر فيخرجون منه الجواهر لسليمان وَيَعْمَلُوْنَ عَمَلًا دُوْنَ ذٰلِكَ اي سوى الغوص من

---

[1] قوله ولوطا آه لوطا منصوب بفعل مقدر يفسره الظاهر بعده تقديره آتينا لوطا آتيناه فهو من باب الاشتغال ۱۲ جمل [2] قوله من القرية اسمها سدوم هي اعظم القرى بالموتفكة ۱۲ [3] قوله والرمي بالبندق اي رمي المارة بالبندق كما ذكره العمادي وقوله وغير ذلك كالضراط بالمجالس ۱۲ [4] قوله بان انجيناه من قومه آه هذا التفسير ليوقع في التكرار ولذا قال غيره كالبيضاوي اي في اهل رحمتنا او في جنتنا وفي الخازن قيل ياد بالرحمة النبوة وقيل الثواب ۱۲ ج [5] قوله ونوحا آه نوحا منصوب باضمار اذكر كما اشار اليه الشارح او عطفا على لوطا فيكون مشتركا معه في عامله الذي هو آتينا والتقدير ونوحا آتيناه حكما ۱۲ من الجمل [6] قوله الذين في سفينة آه وجملتهم ستة رجال ونساؤهم وقيل جميع من كان في السفينة ثمانون نصفهم رجال ونصفهم نساء ۱۲ ج [7] قوله ان لا يصلوا اليه لئلا يصلوا اليه [illegible] ۱۲ جمل [8] قوله وداؤد وسليمان عاش داؤد مائة سنة وبينه وبين موسى خمسمائة وتسعة وستون سنة وقيل وتسع وسبعون وعاش ولده سليمان تسعا وخمسين وبينه وبين مولد النبي صلى الله عليه وسلم نحو الف سنة وسبعمائة سنة من التحبير للسيوطي ۱۲ [9] قوله اذ نفشت فيه نفش بان ترعى الغنم والابل ليلا بلا راع [10] قوله فيه استعمال ضمير الجمع لاثنين في ضمير المضاف اليه حكم وجهان احدهما انه ضمير يراد به المثنى وانما وقع الجمع موقع التثنية مجازا اولان التثنية جمع واقل الجمع اثنان ويدل على ان المراد تثنية قراءة ابن عباس لحكمهما بصيغة التثنية الثاني ان المصدر مضاف للحاكمين وهما داؤد وسليمان والمحكوم عليه فهؤلاء جماعة وهذا يلزم منه اضافة المصدر لفاعله ومفعوله دفعة واحدة وهو انما يضاف لاحدهما فقط وفيه الجمع بين الحقيقة والمجاز فان الحقيقة اضافة المصدر لفاعله والمجاز اضافته لمفعوله كذا في الجمل ناقلا عن السمين والجواب بالنقل في روح البيان ان هذه الاضافة لمجرد الاختصاص مع كون القطع عن كون المضاف اليه فاعلا او مفعولا على طريق عموم المجاز كانه قيل وكنا للحكم المتعلق بهم ۱۲ [11] قوله رقاب الغنم لـ عوضا عن حرثه وحاصل تلك القصة ان رجلين دخلا على داؤد عليه السلام احدهما صاحب حرث والآخر صاحب غنم فقال صاحب الحرث ان هذا قد انفلتت غنمه ليلا فوقعت في حرثي فافسدت فلم تبق منه شيئا فاعطاه داؤد رقاب الغنم في الحرث فخرجا فمرا على سليمان وهو ابن احدى عشرة سنة فقال كيف قضى بينكما فاخبراه فقال سليمان لو وليت امركما لقضيت بغير هذا وروي انه قال غير هذا ارفق بالفريقين فاخبر ذلك داؤد فدعاه فقال له بحق النبوة والابوة الا ما اخبرتني بالذي هو ارفق بالفريقين قال ادفع الغنم لصاحب الحرث ينتفع بلبنها وصوفها ونسلها ويزرع صاحب الغنم لصاحب الحرث مثل حرثه فاذا صار الحرث كهيئته يوم اكل دفع الى صاحبه واخذ صاحب الغنم غنمه فقال داؤد القضاء ما قضيت ۱۲ صاوي [12] قوله رقاب الغنم اي عوضا عما فات من حرثه اذ لم يكن بين قيمة الحرث وقيمة الغنم تفاوت من الروح ۱۲ [13] قوله بدرها ونسلها اي بلبنها واولادها ۱۲ [14] قوله وحكمهما باجتهاد اي لا بطريق الوحي والا لما رجع داؤد عليه السلام الى قول سليمان عليه السلام وكان حينئذ سليمان ابن احدى عشرة سنة كما ذكره المفسرون ۱۲ [15] قوله وحكمهما باجتهاد لا بوحي كما ذكر في الصفات ورجع داؤد الى سليمان ولو كان حكم داؤد بالوحي لم يجز لداؤد الرجوع وقيل بوحي والثاني ناسخ للاول ويحتاج ذلك الى نبوة سليمان كي ينسخ وحي احد النبيين المعاصرين بوحي الآخر وقال مجاهد كان ما فعله سليمان صلحا وما فعله داؤد حكما والصلح خير ولا يخفى انه لا يتاتى ذلك الا بان يكون الحكم الاول باقيا والاقضاء فان الصلح وكذا القضاء بعد القضاء الاول لا يجوز ۱۲ كمالين [16] قوله وقيل بوحي اي لكل منهما فانهما كانا نبيين يقضيان بما يوحى اليهما فحكم داؤد بوحي وحكم سليمان بوحي نسخ به حكم داؤد وهذا معنى قول الشارح والثاني ناسخ للاول ۱۲ [17] قوله يسبحن آه جملة حالية من الجبال اي مسبحة وقيل استئناف كان قائلا قال كيف سخرهن فقال يسبحن قيل كان يمر بالجبال مسبحا فتجاوبه بالتسبيح وقيل كانت تسير معه حيث سار والظاهر وقوع التسبيح منها بالنطق خلق الله فيها الكلام كما سبح الحصا في كف رسول الله صلى الله عليه وسلم وسمع الناس ذلك وكان داؤد هو الذي يسمع وحده آه من البحر وقوله والطير يجوز ان ينتصب نسقا على الجبال وان ينتصب على المفعول معه وقرئ والطير رفعا وفيه وجهان احدهما انه مبتدا والخبر محذوف اي والطير مسخرات ايضا والثاني انه نسق على الضمير في يسبحن ولم يؤكد ولم يفصل على مذهب الكوفيين ۱۲ ج [18] قوله لامره به المصدر مضاف لفاعله والمفعول محذوف اي لامر داؤد لهما به اي بالتسبيح اذا وجد داؤد فترة وقوله فترة بالفارسية سستی كذا في الصراح وقوله لينشط اي ليفرح في الصراح نشاط شادمانی کردن ۱۲ [19] قوله صنعة لبوس اي وسبب ذلك انه مر به ملكان على صورة رجلين فقال احدهما للآخر نعم الرجل الا انه ياكل من بيت المال فسال الله ان يرزقه من كسبه فالان الله له الحديد فكان يعمل منه الدرع بغير نار كانه طين في يده ۱۲ ج [20] قوله صفائح اي قطع حديد عراضا فحلقها وسردها ۱۲ روح [21] قوله لتحصنكم تعليل للتعليم او بدل من لكم بالنون لابي بكر والضمير لله وبالتحتانية للاكثر والضمير لداؤد او للبوس وبالفوقانية لابن عامر وحفص والضمير للبوس على تاويل الدرع او للصنعة ۱۲ ك [22] قوله لسليمان الريح آه قال الحسن لما اشتغلت نبي الله سليمان الخيل حتى فاتته صلوة العصر غضب لله فعقر الخيل فابدله الله مكانها خيرا منها واسرع الرياح تجري بامره كيف شاء فكان يغدو من ايليا فيقيل باصطخر ثم يروح منها فيكون رواحها ببابل وعبر باللام اشارة الى ان الله ملكه الريح وجعلها ممتثلة لامره وعبر بمع في حق داؤد لان الجبال والطير قد صاحباه في التسبيح واشتركا معه ۱۲ ص ج [23] قوله وفي آية اخرى رخاء بضم الراء اي طيبة لينة ولما كانتا متنافيين في الظاهر اشار الى وجه الجمع بقوله اي شديد الهبوب كما هو مدلول لفظ العاصفة وخفيفة كما هو معنى الرخاء بحسب ارادته فاذا اراد الشدة هب كذلك وان شاء الخفة تهب كذلك ۱۲ ك [24] قوله من يغوصون آه يجوز ان تكون من موصولة او موصوفة وعلى كلا التقديرين فمحلها اما النصب نسقا على الريح او رفع على الابتداء والخبر في الجار قبله وجمع الضمير حملا على معنى من وحسن ذلك تقدم الجمع في قوله الشياطين فلما ترشح جانب المعنى روعي آه سمين ۱۲ جمل

◆ ◆ ◆ ◆ ◆ ◆ ◆ ◆ ◆ ◆ ◆ ◆ ◆ ◆ ◆

البناء وغيره وكنا لهم حفظين من ان يفسدوا ما عملوا لانهم كانوا اذا فرغوا من عمل قبل الليل افسدوه ان لم يشتغلوا بغيره و اذكر ايوب ويبدل منه اذ نادى ربه لما ابتلي بفقد جميع ماله وولده وتمزق جسده وهجر جميع الناس له الا زوجته سنين ثلاثا او سبعا او ثماني عشرة وضيق عيشه اني بفتح الهمزة بتقدير الباء مسني الضر اي الشدة وانت ارحم الرحمين فاستجبنا له نداءه فكشفنا ما به من ضر واتينه اهله اولاده الذكور والاناث بان احيوا له وكل من الصنفين ثلاث او سبع ومثلهم معهم من زوجته وزيد في شبابها وكان له اندر للقمح واندر للشعير فبعث الله سحابتين افرغت احدهما على اندر القمح الذهب وافرغت الاخرى على اندر الشعير الورق حتى فاض رحمة مفعول له من عندنا صفة وذكرى للعبدين ○ ليصبروا فيثابوا و اذكر اسمعيل وادريس وذا الكفل كل من الصبرين ○ على طاعة الله و عن معاصيه وادخلنهم في رحمتنا من النبوة انهم من الصلحين ○ لها وسمي ذا الكفل لانه تكفل بصيام جميع نهاره وبقيام جميع ليله وان يقضي بين الناس ولا يغضب فوفى بذلك وقيل لم يكن نبيا و اذكر ذا النون صاحب الحوت وهو يونس بن متى ويبدل منه اذ ذهب مغاضبا لقومه اي غضبان عليهم مما قاسى منهم ولم يؤذن له في ذلك فظن ان لن نقدر عليه اي نقضي عليه ما قضينا من حبسه في بطن الحوت او نضيق عليه بذلك فنادى في الظلمت ظلمة الليل و ظلمة البحر وظلمة بطن الحوت ان اي بان لا اله الا انت سبحنك اني كنت من الظلمين ○ في ذهابي من بين قومي بلا اذن فاستجبنا له ونجينه من الغم بتلك الكلمت وكذلك كما انجيناه ننجي المؤمنين ○ من كربهم اذا استغاثوا بنا داعين و اذكر زكريا ويبدل منه اذ نادى ربه بقوله رب لا تذرني فردا اي بلا ولد يرثني وانت خير الورثين ○ الباقي بعد فناء خلقك فاستجبنا له نداءه ووهبنا له يحيى ولدا واصلحنا له زوجه فاتت بالولد بعد عقمها انهم اي من ذكر من الانبياء كانوا يسرعون يبادرون في الخيرت الطاعات و يدعوننا رغبا في رحمتنا ورهبا من عذابنا وكانوا لنا خشعين ○ متواضعين في عباداتهم و اذكر مريم التي احصنت فرجها حفظته من ان ينال فنفخنا فيها من روحنا اي جبريل حيث نفخ في جيب درعها فحملت بعيسى وجعلنها وابنها اية

۱ه قوله من ان يفسدوا ما عملوا الخ قال الزجاج حفظناه من ان يفسدوا ما عملوا وكان من عادة الشياطين اذا عملوا عملا بالنهار وفرغوا منه قبل الليل افسدوه وخربوه وفي القصة ان سليمان كان اذا بعث شيطانا مع انسان ليعمل له عملا قال له اذا فرغ من عمله قبل الليل فاشغله بعمل آخر لئلا يفسد ما عمل ويخربه كما في الخطيب ۱۲ ۲ه قوله او ثماني عشرة رواه ابن ابي حاتم عن مالك بن انس مرفوعا قال الحافظ الصحيح انه لبث ثلث عشر سنة كما اخرجه ابن جرير وصححه ابن حبان عن انس ۱۲ كمالين ۳ه قوله وانت ارحم الراحمين آه وصف ربه بغاية الرحمة بعد ما ذكر نفسه بما يوجبها واكتفى بذلك عن عرض المطلوب لطفا في السوال وكان روميا من ولد عيص بن اسحٰق استنبأه الله وكثر اهله وماله فابتلاه الله بهلاك اولاده بهدم بيت عليهم وذهاب امواله والمرض في بدنه وروي ان امرأته ماخير بنت ميشا بن يوسف او رحمة بنت افرائيم بن يوسف قالت له يوما لو دعوت الله فقال كم كانت مدة الرخاء فقالت ثمانين سنة فقال استحيي من الله ان ادعوه وما بلغت مدة بلائي مدة رخائي ۱۲ بيضاوي ۴ه قوله فكشفنا ما به من ضر روي ان الله قال له اركض برجلك الارض فركض فخرجت عين ماء فامره ان يغتسل منها ففعل فذهب كل داء كان بظاهره ثم مشى اربعين خطوة فامره ان يضرب برجله الارض مرة اخرى ففعل فنبعت عين ماء بارد فامره ان يشرب منها فشرب فذهب كل داء كان بباطنه فصار كاصح ما كان وهو معنى قوله تعالى في سورة ص اركض برجلك هذا مغتسل بارد وشراب ۱۲ ص ۵ه قوله بان احيوا له اي لانهم ماتوا قبل انتهاء آجالهم وهذا احد التاويلين في ذلك وروي ان الله تعالى رد الى امرأته شبابها فولدت له ستة وعشرين ولدا كما هو مروي عن ابن عباس وفيه اقوال كثيرة وروايات مختلفة تركناها خوفا للاطناب ۱۲ ۶ه قوله ثلاث او سبع فجملتهم ستة او اربعة عشر ۱۲ جمل ۷ه قوله وكان له اندر بوزن احمد وهو البيدر بلغة اهل الشام والجمع الانادر مختار والبيدر بوزن خيبر الموضع الذي يداس فيه الطعام واندر اسم جنس فيكون مصروفا جمل وقوله للقمح قمح بالفارسية گندم ميراح وقوله افرغت اي امطرت وصبت وقوله حتى فاض اي سال وجرى ۱۲ ۸ه قوله حتى فاض اي جرى وسال وكثر كل منهما كذا روي ابن جرير وابن ابي حاتم عن انس وصححه ابن حبان والحاكم ۱۲ ک ۹ه قوله وادريس آه هو جد نوح ولد في حياة آدم قبل موته بمائة سنة وبعث بعد موته بمائتي سنة وعاش بعد نبوته مائة وخمسين سنة فتكون جملة عمره ثلاثمائة وخمسين سنة وكان بينه وبين نوح الف سنة ۱۲ ج ۱۰ه قوله وذا الكفل هذا لقبه واسمه بشر وهو ابن ايوب ۱۲ صاوي ۱۱ه قوله وان يقضي بين الناس اي يحكم بينهم وقوله وقيل لم يكن نبيا قائله ابو موسى الاشعري كما في الخطيب والصحيح انه نبي قاله الحسن وعليه الجمهور من الكبير ۱۲ ۱۲ه قوله وقيل لم يكن نبيا آه اي بل كان عبدا صالحا وعبارة الكرخي وقيل لم يكن نبيا بل عبدا صالحا تكفل بعمل صالح قال ابو موسى الاشعري ومجاهد والصحيح انه نبي قاله الحسن وعليه الجمهور لانه تعالى قرن ذكره باسمعيل وادريس والغرض ذكر الفضلاء من عباده فيدل ذلك على نبوته ولان السورة ملقبة بسورة الانبياء ۱۲ ج ۱۳ه قوله اي غضبان عليهم اشار به الى ان المفاعلة ليست على بابها فلا مشاركة كعاقبت وسافرت ويحتمل ان يكون على بابها من المشاركة اي غاضب قومه وغاضبوه حين لم يومنوا في اول الامر ۱۲ جمل ۱۴ه قوله مما قاسى منهم المقاساة رنج كشيدن وقوله ولم يؤذن بذلك اي بالذهاب ۱۲ ۱۵ه قوله اي نقضي عليه الخ فهو من القدر بمعنى القضاء لا من القدرة وقيل المعنى لن نعمل فيه قدرتنا او هو تمثيل لحاله بحال من ظن ان لن نقدر عليه في مراغمة قومه من غير انتظار لامرنا او خطرة شيطانية سبقت الى وهمه فسمي ظنا للمبالغة ۱۲ ک ۱۶ه قوله من حبسه في بطن الحوت آه ومدة مكثه في بطن الحوت اربعون يوما او سبعة ايام او ثلاثة كما في الخازن وفي البيضاوي انه مكث اربع ساعات واوحى الله تعالى الى ذلك الحوت لا تاكل له لحما ولا تهشم له عظما فانه ليس رزقا لك وانما جعلتك له سجنا ۱۲ ج ۱۷ه قوله فنادى الفاء فصيحة اي فكان ما كان من القرعة والتقام الحوت فنادى روي انه حين خرج مغاضبا اتى بحر الروم فوجد قوما هيأوا السفينة فركب معهم فلما توسطت السفينة في البحر وقفت ولم تجر بحال قال الملاحون هنا رجل عاص او عبد آبق لان السفينة لا تفعل هذا الا وفيها عاص او آبق ومن عادتنا اذا ابتلينا بهذا البلاء ان نقترع فمن وقعت عليه القرعة القيناه في البحر فاقترعوا ثلاث مرات فوقعت القرعة فيها كلها على يونس ع فقال انا الرجل العاصي والعبد الآبق فالقى نفسه في البحر فجاء الحوت فابتلعه فاوحى الله تعالى الى الحوت ان لا تؤذي منه شعرة فاني جعلت بطنك سجنا له ولم اجعله طعاما ۱۲ روح ۱۸ه قوله ان لا اله آه يجوز في ان وجهان احدهما انها المخففة من الثقيلة واسمها محذوف والجملة المنفية بعدها الخبر والثاني انها تفسيرية لانها بعد ما هو بمعنى القول لا حروفه آه سمين واول هذا الدعاء تهليل واوسطه تسبيح وآخره اقرار بالذنب وعن النبي صلى الله عليه وسلم ما من مكروب يدعو بهذا الدعاء الا استجيب له ۱۲ ج ۱۹ه قوله فاستجبنا له اي دعاءه في ضمن الاعتراف بالذنب على الطف وجه واكده ۱۲ النجية ۲۰ه قوله زوجه ايشاع بنت عمران او بنت فاقود وكان بلغ عمر زكريا مائة سنة وبلغ عمر زوجته تسعا وتسعين من الروح ۱۲ ۲۱ه قوله رغبا ورهبا آه يجوز ان ينتصبا على المفعول من اجله وان ينتصبا على انهما مصدران واقعان موقع الحال اي راغبين وراهبين وان ينتصبا على المصدر الملاقي لعامله في المعنى دون اللفظ لان ذلك نوع منه آه ۱۲ سمين ۲۲ه قوله من ان ينال اي يصل اليها احد بحلال او حرام ۱۲ بيضاوي ۲۳ه قوله في جيب درعها واشار الى ان المراد بفرجها جيبها لانها اذا امنعت جيبها من ان ينال كانت لما سواه امنع جمل ومعنى فنفخنا فيها اي احيينا عيسى كائنا في جوفها فقوله فيها حال من المفعول المحذوف روح ومن هٰهنا اندفع ما يقال نفخ الروح في شيء عبارة عن احيائه قال الله تعالى عز وجل فاذا سويته ونفخت فيه من روحه فالآية تدل على احياء مريم والمقصود احياء عيسى ۱۲ وعبارة الجمل والمعنى فنفخنا في عيسى روحه فيها في جوفها اي اجريناه فيها اجراء الهواء بالنفخ من جيبها روحنا جبريل فاندفع ما يقال الخ ۱۲ ۲۴ه قوله فحملت بعيسى يشير الى ان معنى من روحنا من جهة روحنا ومعنى قوله فنفخنا فيها بتنزيله منزلة اللازم ۱۲ ک ۲۵ه قوله وجعلناها وابنها آية اي قصتهما او حالهما ولذلك وحد قوله آية للعالمين ۔ بيضاوي وفي السمين وانما لم يطابق الاول لان كلا من مريم وابنها آية بانضمامه للآخر فصار آية واحدة او نقول انه حذف من الاول لدلالة الثاني او بالعكس اي وجعلنا ابن مريم آية وامه كذلك وهو نظير الحذف في قوله والله ورسوله احق ان يرضوه ۱۲ جمل

للعلمين ○ الانس والجن والملائكة حيث ولد من غير فحل ان هذه اى ملة الاسلام امتكم دينكم ايها المخاطبون اى يجب ان تكونوا عليها امة واحدة حال لازمة وانا ربكم فاعبدون ○ وحدون وتقطعوا اى بعض المخاطبين امرهم بينهم اى تفرقوا امر دينهم متخالفين فيه وهم طوائف اليهود والنصارى قال تعالى كل الينا راجعون ○ اى فنجازيه بعمله فمن يعمل من الصلحت وهو مؤمن فلا كفران اى جحود لسعيه وانا له كاتبون ○ بان نامر الحفظة بكتبه فنجازيه عليه وحرم على قرية اهلكنها اريد اهلها انهم لا زائدة يرجعون ○ اى ممتنع رجوعهم الى الدنيا حتى غاية لامتناع رجوعهم اذا فتحت بالتخفيف والتشديد يأجوج ومأجوج بالهمزة وتركه اسمان اعجميان لقبيلتين ويقدر قبله مضاف اى سدهما وذلك قرب القيمة وهم من كل حدب مرتفع من الارض ينسلون ○ يسرعون واقترب الوعد الحق اى يوم القيمة فاذا هى اى القصة شاخصة ابصار الذين كفروا فى ذلك اليوم لشدته يقولون يا للتنبيه ويلنا هلاكنا قد كنا فى الدنيا فى غفلة من هذا اليوم بل كنا ظلمين ○ انفسنا بتكذيبنا الرسل انكم يا اهل مكة وما تعبدون من دون الله اى غيره من الاوثان حصب جهنم وقودها انتم لها واردون ○ داخلون فيها لو كان هؤلاء الاوثان الهة كما زعمتم ما وردوها دخلوها وكل من العابدين والمعبودين فيها خلدون ○ لهم للعابدين فيها زفير وهم فيها لا يسمعون ○ شيئا لشدة غليانها ونزل لما قال ابن الزبعرى عبد عزير والمسيح والملائكة فهم فى النار على مقتضى ما تقدم ان الذين سبقت لهم منا المنزلة الحسنى ومنهم من ذكر اولئك عنها مبعدون ○ لا يسمعون حسيسها صوتها وهم فى ما اشتهت انفسهم من النعيم خلدون ○ لا يحزنهم الفزع الاكبر وهو ان يؤمر بالعبد الى النار وتتلقهم تستقبلهم الملئكة عند خروجهم من القبور يقولون لهم هذا يومكم الذى كنتم توعدون ○ فى الدنيا يوم منصوب باذكر مقدرا قبله نطوى السماء كطى السجل اسم ملك للكتب صحيفة ابن ادم عند موته واللام زائدة او السجل الصحيفة والكتاب بمعنى المكتوب به واللام بمعنى على وفى قراءة للكتب جمعا كما بدانا اول خلق عن عدم نعيده بعد اعدامه فالكاف متعلقة بنعيد وضميره عائد الى اول وما مصدرية وعدا علينا منصوب بوعدنا مقدرا قبله وهو مؤكد لمضمون ما قبله انا كنا فعلين ○ ما وعدنا

ع ١٨

۵۰ قوله ان هذه امتكم اشار المفسر الى ان اسم الاشارة يعود على ملة الاسلام والامة فى الاصل الجماعة ثم اطلقت على الملة لانها تستلزم الاجتماع والمعنى ان ملة الاسلام ملتكم لا اختلاف فيه من لدن آدم الى محمد فلا تغيير ولا تبديل فى اصول الدين وانما التغاير فى الفروع فمن غير وبدل فى الملة فهو خارج عنها ضال مضل وحكمة ذكر هذه الآية عقب القصص دفع ما يتوهم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم بعث بعقائد تخالف عقائد من قبله من الرسل ۱۲ صاوى ۵۱ قوله حال لازمة اى حال من امتكم اى غير مختلفة فيما بين الانبياء فانهم متفقون فى الاصول ۱۲ روح ۵۲ قوله حال لازمة فان معنى كونها واحدة انها غير مختلفة فيما بين الانبياء وهى لازمة لها لا منتقلة ۱۲ ک ۵۳ قوله وتقطعوا امرهم اى تفرقوا فى امرهم واختلفوا فيه بينهم وهذا اخبار من الله بان الجميع لم يكونوا على دين واحد لسبق حكمته البالغة بذلك والحكمة فى ذكر العبادة هنا والتقوى فى المومنين وذكر الواو هنا والفاء هناك قيل تفنن وقيل لان الخطاب هنا للكفار فناسبه ذكر التوحيد والخطاب هناك للرسل فناسب ذكر التقوى وآتى بالواو هنا لانها لا تقتضى الترتيب وهو المراد هنا فان التفرق كان حاصلا من قبل بخلاف ما يأتى فان التفرق حصل بعد ارسال الرسل فناسبه الفاء ۱۲ صاوى ۵۴ قوله اى ممتنع رجوعهم الخ يعنى ان الحرام استعير للممتنع الوجود بجامع ان كلا منهما غير مرجو الحصول واشار الشارح بهذا الى ان حرام مبتدأ وانهم لا يرجعون مرفوع باغنى عن الخبر والاولى ان يعرب خبرا مقدما وانهم لا يرجعون مبتدأ مؤخرا ملخصا من الجمل ۱۲ ۵۵ قوله حتى آه فى السمين وتلخص فى متعلق حتى اوجه احدها انها متعلقة بحرام والثانى انها متعلقة بمحذوف دل عليه المعنى الثالث انها متعلقة بتقطعوا الرابع انها متعلقة بيرجعون وتلخص فى حتى وجهان احدهما انها حرف ابتداء والثانى انها حرف جر بمعنى الى وفى جواب اذا (اى التى فى اذا فتحت) وجهان احدهما انه محذوف فقدره ابو اسحق قالوا يا ويلنا وقدره غيره فحينئذ يبعثون ۱۲ ج ۵۶ قوله غاية لامتناع رجوعهم لان امتناع رجوعهم لا يزول حتى تقوم القيامة ۱۲ ج ۵۷ قوله اى سدهما فالسد مضاف اليهما يقال الناس عشرة اجزاء تسعة منها يأجوج ومأجوج من الخطيب وغيره ۱۲ ۵۸ قوله وذلك قرب القيامة آه اى بعد نزول سيدنا عيسى عليه السلام الى الارض ثم يهلكون بدعائه عليهم فتملأ دمهم وجيفهم الارض فيرسل الله عليهم طيرا كاعناق البخت فتحملهم فتطرحهم حيث شاء الله ثم يرسل الله مطرا فيغسل الارض من آثارهم ثم يقول الله للارض انبتى ثمرك فيكثر الرزق وتستقيم الحال لعيسى والمومنين فبينما هم كذلك بعث الله عليهم ريحا طيبا تقبض روح كل مومن ومسلم وتبقى شرار الناس يتهارجون فى الارض فعليهم تقوم الساعة وبين موت عيسى والنفخة مائة وعشرون سنة لكن السنة بقدر شهر كما ان الشهر بقدر جمعة والجمعة بقدر يوم واليوم بقدر ساعة فيكون بين عيسى والنفخة الاولى قدر ثنتى عشرة سنة من السنين المعتادة ۱۲ ج ۵۹ قوله فاذا هى شاخصة آه فيه وجهان احدهما وهو الاجود ان هى ضمير القصة وشاخصة خبر مقدم وابصار مبتدأ مؤخر والجملة خبر لها لانها لا تفسر الا بجملة مصرح بجزئيها وهذا مذهب البصريين والثانى ان يكون شاخصة مبتدأ وابصار خبر سد مسد الخبر وهذا انما يتمشى على مذهب الكوفيين لان ضمير القصة عندهم يفسر بالمفرد العامل عمل الفعل فانه فى قوة الجملة آه ۱۲ سمين ۶۰ قوله شاخصة اى مرتفعة الاجفان لا تطرف من هول ما هم فيه ۱۲ ۶۱ قوله شاخصة يقال شخص بصره فهو شاخص اذا فتح عينيه وبالفارسية باز مانده است فان قيل فتح السد واقتراب الوعد الحق يحصل فى آخر ايام الدنيا والجزاء وشخوص الابصار انما يحصل يوم القيامة والشرط والجزاء لا بد وان يكونا متقاربين فالجواب ان التفاوت القليل يجرى مجرى العدم ۱۲ روح ۶۲ قوله يقولون يا ويلنا يشير بتقدير القول انها واقعة موقع الحال من الموصول ۱۲ ک ۶۳ قوله وقودها بالفارسية آتش انگيز ۱۲ روح ۶۴ قوله ابن الزبعرى بكسر الزاى المعجمة وفتح الباء وسكون العين المهملة وفتح الراء والقصر معناه سيئ الخلق الغليظ وهو كعب والد عبد الله القرشى وقد اسلم بعد هذه القصة ۱۲ جمل ۶۵ قوله مبعدون لان الجنة فى اعلى عليين والنار فى اسفل السافلين ۱۲ ۶۶ قوله مبعدون اى عن جهنم ان قلت كيف ذلك مع قوله تعالى وان منكم الا واردها والورود يقتضى القرب منها اجيب بان المراد مبعدون عن عذابها والمها فان المومنين اذا مروا على النار تخمد وتقول جز يا مومن فان نورك قد اطفأ لهبى وهذا ايضا فى الورود ۱۲ صاوى ۶۷ قوله هو ان يؤمر بالعبد آه وقيل الفزع الاكبر هو حين تغلق النار على اهلها وييأسون من الخروج منها فيحصل لهم الفزع الاكبر وقيل هو حين يذبح الموت بين الجنة والنار وقيل هو اهوال يوم القيمة وهذا اعم مما تقدم ۱۲ جمل ۶۸ قوله اسم ملك فان هذا الملك يطوى كتب الاعمال اذا رفعت اليه قاله ابن عباس رضى الله عنهما ۱۲ كبير ۶۹ قوله صحيفة ابن آدم عند موته يعنى ان المراد من الكتاب الصحيفة وهو مفعول طى واللام زائدة لتقوية العمل لان الطى يتعدى بنفسها ۱۲ ک ۷۰ قوله او السجل الصحيفة والكتاب بمعنى المكتوب واللام بمعنى على والمعنى كطى السجل على ما فيه من المكتوب بعد الكتابة الكتاب اصله المصدر كالبناء ثم يوقع على المكتوب وجعل الزمخشرى والقاضى اللام بمعنى العلة والكتاب بمعنى الكتابة والمعنى طيا كطى الطومار لاجل الكتابة فيها وتسوية ووضعه مسوى مطويا حتى لا يحتاج الى تسوية مرة اخرى ۱۲ كبير ۷۱ قوله وفى قراءة للكتب جمعا اى واما على قراءة الافراد فالالف واللام فى الكتاب للجنس قال فى الخطيب قرأ حفص وحمزة والكسائى بضم الكاف والتاء على الجمع والباقون بكسر الكاف وفتح التاء وبين الكاف والتاء الف على الافراد ۱۲ ۷۲ قوله كما بدانا اول خلق اى كما بدأناهم فى بطون امهاتهم حفاة عراة غرلا كذلك نعيدهم يوم القيمة والخلق بمعنى المخلوق واضافة اول اليه من اضافة الصفة للموصوف والمعنى كما بدانا المخلوق الاول نعيده ثانيا ۱۲ صاوى ۷۳ قوله وما مصدرية اى وبدانا صلتها فما المصدرية وصلتها فى محل جر بالكاف واول خلق مفعول به لبدانا والمعنى نعيد اول خلق اعادة مثل بدئنا له اى كما ابرزناه من العدم الى الوجود نعيده من العدم الى الوجود من الجمل ۱۲ ۷۴ قوله لا زائدة وقال الآخرون لا ليس بزائدة ومعنى قوله تعالى شانه لا يرجعون اى لا يرجعون الينا اى ممتنع التوبة عدم رجوعهم الينا ظلم ۱ او حرام خبر لقوله انهم لا يرجعون ۱۲ ۷۵ قوله زفير اى انين وتنفس شديد بيضاوى وفى القاموس وزفير من باب ضرب يضرب اى اخرج نفسه بعد مده اياه قال ابن مسعود فى هذه الآية اذا بقى فى النار من يخلد فيها جعلوا فى توابيت من نار ثم جعلت تلك التوابيت فى توابيت اخرى ثم تلك التوابيت فى توابيت اخرى عليها مسامير من نار فلا يسمعون ولا يرى احد منهم ان فى النار احدا يعذب غيره ۱۲ خازن وجمل

لقد كتبنا فى الزبور بمعنى الكتاب اى كتب الله المنزلة من بعد الذكر بمعنى ام الكتب الذى عند
الله ان الارض ارض الجنة يرثها عبادى الصلحون ○ عام فى كل صالح ان فى هذا القران
لبلغا كفاية فى دخول الجنة لقوم عبدين ○ عاملين به وما ارسلنك يا محمد الا رحمة اى للرحمة
للعلمين ○ الانس والجن بك قل انما يوحى الى انما الهكم اله واحد اى ما يوحى الى فى امر
الاله الا وحدانيته فهل انتم مسلمون ○ منقادون لما يوحى الى من وحدانية الاله والاستفهام بمعنى
الامر فان تولوا عن ذلك فقل اذنتكم اعلمتكم بالحرب على سواء حال من الفاعل والمفعول
اى مستوين فى علمه لا استبد به دونكم لتتاهبوا وان ما ادرى اقريب ام بعيد ما توعدون ○
من العذاب او القيمة المشتملة عليه وانما يعلمه الله انه تعالى يعلم الجهر من القول والفعل
منكم ومن غيركم ويعلم ما تكتمون ○ انتم وغيركم من السر وان ما ادرى لعله اى ما اعلمتكم
به ولم يعلم وقته فتنة اختبار لكم ليرى كيف صنعكم ومتاع تمتع الى حين ○ اى انقضاء
اجالكم وهذا مقابل للاول المترجى بلعل وليس الثانى محلا للترجى قل وفى قراءة قال رب
احكم بينى وبين مكذبى بالحق بالعذاب لهم او النصر عليهم فعذبوا ببدر واحد والاحزاب و
حنين والخندق ونصر عليهم وربنا الرحمن المستعان على ما تصفون ○ من كذبكم على الله
فى قولكم اتخذ ولدا وعلى فى قولكم ساحر وعلى القران فى قولكم شعر

ع ۱۴ النصف

سورة الحج مكية الا و من الناس من يعبد الله الايتين او الا هذان خصمان الست ايات فمدنيات وهى اربع او خمس او ست او سبع او ثمان وسبعون اية

بسم الله الرحمن الرحيم

يايها الناس اى اهل مكة وغيرهم اتقوا ربكم اى عقابه بان تطيعوه ان زلزلة الساعة
اى الحركة الشديدة للارض التى يكون بعدها طلوع الشمس من مغربها الذى هو قرب الساعة
شىء عظيم ○ فى ازعاج الناس هو نوع من العقاب يوم ترونها تذهل بسببها كل مرضعة بالفعل
عما ارضعت اى تنساه وتضع كل ذات حمل اى حبلى حملها وترى الناس سكرى من شدة
الخوف وما هم بسكرى من الشراب ولكن عذاب الله شديد ○ فهم يخافونه ونزل فى النضر
ابن الحارث وجماعة ومن الناس من يجادل فى الله بغير علم قالوا الملائكة بنات الله والقران
اساطير الاولين وانكروا البعث واحياء من صار ترابا ويتبع فى جداله كل شيطن مريد ○

---

۱ قوله بمعنى الكتاب يعنى ان المراد به الجنس لا كتاب داؤد خاصة ۱۲ ک ۲ قوله بمعنى ام الكتب الخ المراد منه اللوح المحفوظ كما صرح غيره وقال الآخرون المراد من الذكر التوراة كما نص فى ابى السعود والبيضاوى ۱۲ ۳ قوله ارض الجنة كما قاله ابن عباس المراد ارض الجنة كما ينبئ عنه قوله تعالى شانه وقالوا الحمد لله الذى صدقنا وعده واورثنا الارض نتبوأ من الجنة حيث نشاء وقال الآخرون المراد من الارض ارض الدنيا وهى ارض الكفار يغنمها المسلمون وهذا وعد منه تعالى شانه باظهار الدين واعزاز اهله كما فى ابى السعود والكبير وغيره ۱۲ ۴ قوله كفاية آه يقال فى هذا الشىء بلاغ وبلغة اى كفاية : القرآن زاد الجنة كبلاغ المسافر ۱۲ ج ۵ قوله الا رحمة آه يجوز ان يكون مفعولا له اى لاجل الرحمة وان ينتصب على الحال مبالغة فى ان جعله نفس الرحمة واما على حذف مضاف اى ذا رحمة او بمعنى راحم وفى الحديث يا ايها الناس انما انا رحمة مهداة ۱۲ ج ۶ قوله للرحمة اشارة الى ان قوله تعالى رحمة مفعول له ويجوز ان يكون حالا مبالغة فى ان جعله نفس الرحمة واما على حذف المضاف اى ذا رحمة ۱۲ ۷ قوله الانس والجن اى برا وفاجرا مومنا وكافرا لانه رفع بسببه الخسف والمسخ وعذاب الاستيصال ورحمة ايضا من حيث انه جاء بما يرشد الخلق الى السعادة العظمى لمن آمن فهو رحمة له دنيا واخرى ومن كفر فهو رحمة له فى الدنيا فقط ۱۲ صاوى ۸ قوله الا وحدانية آه لم يذكر المفسر القصر الثانى الماخوذ من انما المفتوحة اذ لو ذكره يقال ما يوحى الى الا اختصاص الاله بالوحدانية وقال الشهاب فى هذه الآية قصران الاول قصر الصفة على الموصوف والثانى بالعكس فالثانى قصر فيه الله على الوحدانية والاول قصر فيه الوحى على الوحدانية والمعنى لا يوحى الى الا اختصاص الاله بالوحدانية واورد عليه انه كيف يقصر الوحى على الوحدانية وقد اوحى اليه امور كثيرة غيرها واجيب بان معنى قصره عليها انه الاصل الاصيل وما عداه غير منظور اليه فى جنبه فهو قصر ادعائى ۱۲ جمل ۹ قوله اعلمتكم بالحرب الايذان افعال من الاذن بمعنى العلم اذ اصله العلم بالاجازة فى شىء وترخيص ثم تجوز به عن مطلق العلم وصيغ منه الافعال ۱۲ ک ۱۰ قوله بالحرب قال فى الجمل المراد بالحرب العقوبة والعذاب وليس المراد به المحاربة ويدل على ان المراد بالحرب العذاب تصريح الشارح بقوله من العذاب او القيامة لكن فى القرطبى ما يقتضى ان المراد بالحرب حقيقة ونصه ملخصا وفى الكبير وثانيها ان المراد فقد اعلمتكم ما هو الواجب عليكم من التوحيد وغيره على سواء فلم افرق فى الابلاغ والبيان بينكم لانى بعثت معلما ۱۲ ۱۱ قوله اى مستوين فى علمه اى فى علم بالحرب الذى اعلمتكم ۱۲ ۱۲ قوله لا استبد به دونكم الخ استبداد تنها برسر كار استادن ومنع كسى قبول نكردن كذا فى منتخب اللغات والمعنى لم اخصص باعلام الحرب بعضكم ۱۲ ۱۳ قوله وان ادرى آه العامة على ارسال الياء ساكنة اذ لا موجب بغير ذلك وروى عن ابن عباس انه قرء وان ادرى اقريب وان ادرى لعله بفتح الياءين وخرجت على التشبيه بياء الاضافة والجملة الاستفهامية فى محل نصب بادرى وما توعدون يجوز ان يكون مبتدأ وما قبله خبر عنه ومعطوف عليه ويجوز ان يرتفع فاعلا بقريب او بعيد لانه اقرب اليه يعنى انه يجوز ان تكون من باب التنازع فان كلا من الوصفين يصح تسلطه على ما توعدون من حيث المعنى آه سمين ۱۲ ج ۱۴ قوله او القيمة المشتملة عليه اى على العذاب لا يخالف ذلك فاتحة السورة لان المراد ههنا القرب المتعارف وهناك القرب بالنسبة الى الله تعالى او بالنسبة الى الازمنة السابقة ۱۲ كمالين ۱۵ قوله ان ادرى لعله اى ما ادرى لعل تاخير جزائكم استدراج لكم وزيادة فتنتكم او امتحان لينظر كيف تعملون ۱۲ ابو السعود ۱۶ قوله وهذا اى قوله ومتاع الى حين مقابل للاول الخ والاول هو قوله لعله فتنة لكم وقوله وليس الثانى وهو قوله ومتاع الى حين محلا للترجى اى لانه محقق ومقتضى عبارة الشارح ان قوله ومتاع معطوف على خبر لعل وحينئذ لا يستقيم قوله وليس الثانى محلا للترجى لانه حيث كان معطوفا على خبرها وكان معمولا لها فتكون مسلطة عليه فيكون محلا للترجى قطعا فالاولى فى المقام ان يقال ان قوله ومتاع خبر مبتدأ محذوف تقديره وهذا متاع الى حين اى وتاخير عذابكم متاع اى تمتع لكم وعليه تكون هذه الجملة مستانفة فليتامل ۱۲ جمل ۱۷ قوله محلا للترجى فان الثانى كونه متاعا الى حين مقطوع به ۱۲ ک ۱۸ قوله وفى قراءة قال اى وهى سبعية ايضا فالاولى امر والثانية اخبار عن مقالته ۱۲ صاوى ۱۹ قوله احكم بالحق اى عجل النصر لى والعذاب لاعدائى ۱۲ صاوى ۲۰ قوله فعذبوا ببدر واحد الخ وفى الكلام خلل من وجهين الاول انهم لم يعذبوا باحد بل كان لهم النصر والثانى بانه لا وجه لذكر الخندق مع الاحزاب فانهما واحد ويمكن ان يجاب عن الاول بانه لما لم يحصل مقصودهم وكانت عاقبة الامر للمسلمين مع سعيهم وتعبهم فى سفرهم عد ذلك تعذيبا فى سعيهم ۱۲ كمالين ۲۱ قوله والخندق فيه ان الخندق هو الاحزاب ۱۲ ۲۲ قوله المستعان اى الذى تطلب منه الاعانة وقوله ما تصفون اى على وصفكم لربكم ولنبيه بالنقايص فقد امر رسول الله بتفويض الامر الى الله والصبر على الشاق تعليما لامته حسن الالتجاء الى ربهم ۱۲ ۲۳ قوله الست آيات من هذان خصمان الى صراط الحميد ۱۲ ابو السعود ۲۴ قوله هو قرب الساعة وهو قول علقمة والشعبى انها عند طلوع الشمس من مغربها فاضافتها الى الساعة حينئذ لكونها من اشراطها ابو السعود ومثله فى الخطيب وعن الحسن انها تكون يوم القيمة وعن ابن عباس رض زلزلة الساعة قيامها وفى روح البيان الاظهر ما قال ابن عباس رض ۱۲ ۲۴ قوله قرب الساعة فاضافتها الى الساعة لانها من اشراطها وقيل انها تكون فى يوم القيمة نفسه واختار القرطبى الاول بقرينة ذهول المراضع واسقاط الحوامل ولا شىء من ذلك فى الآخرة واجاب الثانى بان ذلك خرج مخرج المجاز والتمثيل لشدة الهول والفزع لا الحقيقة كقوله تعالى يوما يجعل الولدان شيبا ولا شيب فيه وانما هو مجاز لشدة الهول واستدل لذلك ما اخرجه احمد والترمذى وصححه عن عمران بن حصين قال كنا مع النبى صلعم فنزلت يا ايها الناس اتقوا ربكم الى قوله ولكن عذاب الله شديد قال اتدرى اى يوم ذلك يوم يقول الله ابعث بعث النار واخرج الشيخان عن ابى سعيد مرفوعا يقول الله لآدم يوم القيمة قم فابعث بعث النار من ذريتك فيقول آدم وما بعث النار فيقول من كل الف تسع مائة وتسع وتسعون فعند ذلك يشيب الصغير وتضع كل ذات حمل حملها وترى الناس سكارى ۱۲ ک ۲۵ قوله ازعاج ازعاج فى الصراح ازعاج از جاى بر كندن ۱۲ ۲۶ قوله يوم ترونها آه فيه اوجه احدها انه منتصب بتذهل الثانى انه منصوب بعظيم الثالث انه منصوب باضمار اذكر الرابع انه بدل من الساعة وانما فتح لانه لاضافته الى الفعل مبنى الخامس انه بدل من زلزلة بدل اشتمال ۱۲ ج ۲۷ قوله تذهل ذهول غافل شدن ۱۲ صراح ۲۸ قوله بالفعل اى التى فى حال الارضاع ملقمة ثديها الصبى يريد بيان الكلام على الحقيقة وليس مجازا عن شدة الهول قال الزمخشرى المرضعة هى التى فى حال الارضاع والمرضع التى من شانها ان ترضع انتهى ۱۲ كمالين ۲۹ قوله كل ذات حمل هو بفتح الحاء ما كان فى بطن او على راس شجرة واما الحمل بكسر الحاء فهو ما حمل على ظهر ۱۲ صاوى ۳۰ قوله من يجادل فى الله اى فى قدرته وصفاته فلما ذكر تعالى اهوال يوم القيمة ذكر من غفل عن الجزاء فى ذلك وكذب به ۱۲ جمل ۳۱ قوله وانكروا البعث اى قالوا ان الله لا يقدر على ذلك قوله واحياء بالنصب عطفا على البعث ۱۲ جمل

اي متمرد كتب عليه قضى على الشيطان انه من تولاه اى اتبعه فانه يضله ويهديه يدعوه الى
عذاب السعير ○ اى النار يايها الناس اى اهل مكة ان كنتم في ريب شك من البعث فانا خلقنكم
اى اصلكم ادم من تراب ثم خلقنا ذريته من نطفة منى ثم من علقة وهى الدم الجامد ثم
من مضغة وهى لحمة قدر ما يمضغ مخلقة مصورة تامة الخلق وغير مخلقة اى غير تامة الخلق
لنبين لكم كمال قدرتنا لتستدلوا بها في ابتداء الخلق على اعادته ونقر مستانف في الارحام
ما نشاء الى اجل مسمى وقت خروجه ثم نخرجكم من بطون امهتكم طفلا بمعنى اطفالا ثم
نعمركم لتبلغوا اشدكم اى الكمال والقوة وهو ما بين الثلاثين الى الاربعين سنة ومنكم من
يتوفى يموت قبل بلوغ الاشد ومنكم من يرد الى ارذل العمر اخسه من الهرم والخرف لكيلا
يعلم من بعد علم شيئا قال عكرمة من قرأ القران لم يصر بهذه الحالة وترى الارض هامدة
يابسة فاذا انزلنا عليها الماء اهتزت تحركت وربت ارتفعت وزادت وانبتت من زائدة كل
زوج صنف بهيج ○ حسن ذلك المذكور من بدأ خلق الانسان الى اخر احياء الارض بان
بسبب ان الله هو الحق الثابت الدائم وانه يحى الموتى وانه على كل شيء قدير ○ وان الساعة
اتية لا ريب شك فيها وان الله يبعث من في القبور ○ ونزل في ابي جهل ومن الناس من يجادل
في الله بغير علم ولا هدى معه ولا كتب منير ○ له نور معه ثاني عطفه حال اى لاوى عنقه
تكبرا عن الايمان والعطف الجانب عن يمين او شمال ليضل بفتح الياء وضمها عن سبيل الله دينه
له في الدنيا خزى عذاب فقتل يوم بدر ونذيقه يوم القيمة عذاب الحريق ○ اى الاحراق بالنار و
يقال له ذلك بما قدمت يداك اى قدمته عبر عنه بهما دون غيرهما لان اكثر الافعال تزاول بهما
وان الله ليس بظلام اى بذى ظلم للعبيد ○ فيعذبهم بغير ذنب ومن الناس من يعبد الله ع ۱۰ ۸
على حرف اى شك في عبادته شبه بالحال على حرف جبل في عدم ثباته فان اصابه خير
صحة وسلامة في نفسه وماله اطمان به وان اصابته فتنة محنة وسقم في نفسه وماله انقلب على
وجهه اى رجع الى الكفر خسر الدنيا بفوات ما امله منها والاخرة بالكفر ذلك هو الخسران المبين ○
البين يدعوا يعبد من دون الله من الصنم ما لا يضره ان لم يعبده وما لا ينفعه ان عبده ذلك الدعاء
هو الضلل البعيد ○ عن الحق يدعوا لمن اللام زائدة ضره لعبادته اقرب من نفعه ان

---

۱ قوله كتب عليه آه قرء العامة كتب مبنيا للمفعول وفتح ان في الموضعين وفي ذلك وجهان احدهما ان انه وما في حيزها في محل رفع لقيامه مقام الفاعل فالهاء في عليه وفي انه يعودان على من المتقدمة ومن الثانية يجوزان تكون شرطية والفاء جوابها وان تكون موصولة والفاء زائدة في الخبر لشبه المبتدأ بالشرط وفتحت ان الثانية لانها وما في حيزها خبر مبتدأ محذوف تقديره فشانه وحاله انه يضله او يقدر فانه مبتدأ او الخبر محذوف اى فله ان يضله الثاني قال الزمخشري فمن فتح فلان الاول نائب فاعل كتب والثاني عطف عليه وقال ابوحيان هذا لا يجوز وقرئ بالكسر في الموضعين على حكاية المكتوب او اضمار القول ۱۲ ج ملخصا ۲ قوله يا ايها الناس ان كنتم في ريب من البعث مناسبة لهذه الآية لما قبلها انه لما ذكر من يجادل في قدرة الله بغير علم وكان جدالهم في البعث ذكر دليلين على ذلك الاول في نفس الانسان وابتداء خلقه والثاني في الارض وما يخرج منها فاذا تامل الانسان فيهما ثبت عنده البعث وانه واقع لامحالة ۱۲ ص ۳ قوله في ريب من البعث يعني ان ارتبتم في البعث فمزيل ريبكم ان تنظروا في بدء خلقكم وقد كنتم في الابتداء ترابا وماء وليس سبب انكاركم البعث الا هذا وهو صيرورة الخلق ترابا وماء ۱۲ مدارك ۴ قوله اى لحمة اے قطعة من اللحم ۱۲ ۵ قوله مصورة تامة الخلق اخرج الحاكم عن ابن عباس المخلقة ما كان حيا وغير المخلقة ما كان من سقط كذا قال ابن عباس وقتادة آه مسواة معيوبة ۱۲ ك ۶ قوله وغير مخلقة المخلقة المسواة الملساء من النقصان والعيب كان الله عز وجل يخلق المضغ متفاوتة منها ما هو كامل الخلقة من العيوب ومنها ما هو عكس ذلك فيتبع ذلك التفاوت تفاوت الناس في خلقهم وصورهم وطولهم وقصرهم وتمامهم ونقصانهم ۱۲ مدارك ۷ قوله كمال قدرتنا آه اشار به الى ان مفعول نبين محذوف تقديره كمال قدرتنا وقوله لنبين لكم متعلق بخلقناكم على ان اللام فيه للعاقبة وقوله لتستدلوا تعليل لقوله لنبين لكم اى بينا لكم كمال قدرتنا لتستدلوا بقدرتنا لان من قدر على خلق البشر من تراب اولا الى آخر الاشياء المذكورة قدر على اعادة ما ابداه بل هذا اهون في القياس المعتاد ۱۲ ج ۸ قوله ونقر في الارحام اے فلا تسقط الرحم قوله الى اجل مسمى اے معين لاخراجه فتارة يخرج لستة اشهر وتارة لاكثر ۱۲ صاوي ۹ قوله طفلا حال من مفعول نخرجكم وانما وحده لانه في الاصل مصدر كالرضى والعدل فيلزم الافراد والتذكير قال المبرد اما لانه مراد به الجنس واما لان المعنى نخرج كل واحد منكم نحو القوم يشبعهم رغيف اے كل واحد منهم وقد يطابق به فيقال طفلان واطفال والطفل يطلق على الولد من حين الانفصال الى البلوغ واما الطفل بالفتح فهو الناعم ۱۲ مختصر من الجمل ۱۰ قوله اطفالا يريد ان المراد به الجنس حتى يصح كونه حالا من ضمير الجمع ۱۲ ك ۱۱ قوله نعمركم تقدير لتعلق اللام المعطوف على قوله ثم نخرجكم ۱۲ كمالين ۱۲ قوله اے ارذل العمر آه قال على بن ابي طالب رضي الله عنه ارذل العمر خمس وسبعون سنة وقيل ثمانون سنة وقال قتادة تسعون آه خازن ۱۲ ج ۱۳ قوله من الهرم هرم بالتحريك كلان سالی وقوله الخرف خرف بالتحريك بازگشتن عقل از كلان سالی صراح وفساد عقل من القاموس ۱۲ ۱۴ قوله لكيلا يعلم آه اے ليعود كهيئته الاولى في اوان الطفولية من سخافة العقل وقلة الفهم فينسى ما علمه وينكر ما عرفه ۱۲ بيضاوي ۱۵ قوله قال عكرمة الخ اے فهو مخصوص بغير من قرأ القرآن والعلماء واما هم فلا يردون الى الارذل بل يزداد عقلهم كلما طال عمرهم كما هو مشاهد ۱۲ صاوي ۱۶ قوله هامدة يابسة من همدت النار اذا يبست ۱۲ كمالين ۱۷ قوله تحركت اے في راى العين بسبب حركة النبات وقوله وانبتت الاسناد مجازي لان المنبت في الحقيقة هو الله تعالى ۱۲ جمل ۱۸ قوله بسبب ان آه اى ذلك الصنع البديع حاصل بسبب انه تعالى هو الحق وحده في ذاته وصفاته وافعاله المحقق والموجد لما سواه من الاشياء فهذه الآثار الخاصة من فروع القدرة العامة التامة ومسبباتها ومن جملة فروعها ومتعلقاتها احياء الموتى ۱۲ ج ۱۹ قوله ونزل في ابي جهل الخ والذي رواه ابن جرير عن مجاهد انها نزلت في النضر بن الحارث ۱۲ ك ۲۰ قوله ثاني عطفه اى لاوى جنبه والمراد منه الاعراض عن الحق لان شان من اعرض عن شيء لوى جنبه عنه فشبه عدم التمسك بالحق بلى الجانب واستعير اسم المشبه به للمشبه بجامع الاعراض في كل على طريق الاستعارة التصريحية الاصلية والعامة على كسر العين وهو الجانب ۱۲ ص ۲۰ قوله ثاني عطفه بالفارسية پیچنده جانب خود را العطف في القاموس الجانب والجانب الناحية ويكون بمعنى الجنب ايضا لانه ناحية من الشخص من الجمل ناقلا عن المصباح وفي تفسير الفارسي پیچیده دامن خود دست واين كنايه باشد از تكبر ۱۲ ۲۱ قوله ليضل بفتح الياء لابي عمرو وابن كثير وضمها للباقين فيقتل اى ابوجهل ۱۲ كمالين ۲۲ قوله يداك وفي غير هذه السورة ايديكم لان هذه الآية نزلت في ابي جهل وحده وفي غيرها نزلت في جماعة تقدم ذكرهم ۱۲ كرماني ۲۳ قوله تزاول بهما اى تعالج وتعمل بهما ۱۲ ۲۴ قوله ومن الناس من يعبد الله على حرف نزلت في المنافقين واعراب البوادي كان احدهم اذا قدم المدينة فصح فيها جسمه ونتجت بها فرسه مهرا وولدت امرأته غلاما وكثر ماله قال هذا دين حسن وقد اصبت فيه خيرا واطمان له وان اصابه مرض وولدت امرأته جارية ولم تلد فرسه وقل ماله قال ما اصبت منذ دخلت في هذا الدين الا شرا فينقلب عن دينه وقوله على حرف حال من فاعل يعبد اى متزلزلا وقد صار مثلا لكل من كان عنده شك في شيء ۱۲ صاوي ۲۵ قوله شبه بالحال على حرف جبل آه اشار الى ان في الآية استعارة تمثيلية وهي انه نزل من دخل في الاسلام من غير اعتقاد وصحة قصد منزلة الحال على طرف شيء في تزلزله وعدم ثباته وفي تقريره بيان للمعنى المجازي ۱۲ ج ۲۶ قوله على حرف اى على طرف من الدين لاثبات له فيه كالذي سيكون على طرف الجيش فان احس بظفر قر والا فر بيضاوي وفي القاموس الحرف من كل شيء طرفه ومن الناس من يعبد الله على حرف اے وجه واحد وهو ان يعبده على السراء لا الضراء او على شك او على غير طمانية على امره اى لا يدخل في الدين متمكنا ۱۲ ملخصا ۲۷ قوله في عدم ثباته اى قراره ههنا ك في القاموس الحرف من كل شيء طرفه وشفيره ومن الجبل اعلاه المحدد ومن الناس من يعبد الله على حرف اى وجه واحد وهو ان يعبده على السراء لا الضراء او على شك او على غير طمانية على امره اى لا يدخل في الدين متمكنا ۱۲ ك ۲۸ قوله ما امله بالتحريك اميد وبالفتح اميد داشتن ۱۲ صراح ۲۹ قوله من الصنم لا مفهوم له بل مثله كل مخلوق والحاصل ان العبرة بعموم اللفظ لا بخصوص السبب فهذه الآية تقال ايضا لمن التجا لمخلوق وترك الخالق معتمدا على ذلك المخلوق واما الالتجاء للمخلوق من حيث انه مهبط الرحمات كزيارة آل البيت والاولياء والصالحين فهو مطلوب وهو في الحقيقة التجاء للخالق بقرب ذلك ان الله تعالى امرنا بالجلوس في المساجد والطواف بالبيت وقيام ليلة القدر ونحوها وما ذاك الا للتعرض للرحمة النازلة في تلك الاماكن والازمان فلا فرق بين الاشخاص وغيرها فهم مهبط الرحمات لا منشؤها ۱۲ صاوي ۳۰ قوله اللام زائدة اى ومن مفعول يدعوا وضره مبتدأ واقرب خبره والجملة صلة من ان قلت انه اثبت الضر والنفع ههنا ونفاهما فيما تقدم فقد حصل التعارض والتناقض اجيب بان النفي باعتبار ما في نفس الامر والاثبات باعتبار زعمهم الباطل ۱۲ صاوي ۳۱ قوله على حرف اے طرف من الدين لا في وسطه وقلبه وهذا مثل لكونهم على قلق واضطراب في دينهم لا على سكون وطمانينة وهو حال اے مضطربا ۱۲ مدارك ۵

نفع بتخيله لَبِئْسَ الْمَوْلٰى هو اى الناصر وَلَبِئْسَ الْعَشِيْرُ○ اى الصاحب هو وعقب ذكر الشاك
بالخسران بذكر المؤمنين بالثواب فى اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ من الفرض
والنوافل جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ○ من اكرام من يطيعه واهانة من
يعصيه مَنْ كَانَ يَظُنُّ اَنْ لَّنْ يَّنْصُرَهُ اللّٰهُ اى محمدا نبيه فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ فَلْيَمْدُدْ بِسَبَبٍ بحبل
اِلَى السَّمَآءِ اى سقف بيته يشد فيه وفى عنقه ثُمَّ لْيَقْطَعْ اى ليختنق به بان يقطع نفسه من الارض
كما فى الصحاح فَلْيَنْظُرْ هَلْ يُذْهِبَنَّ كَيْدُهٗ فى عدم نصرة النبى صلى الله عليه وسلم مَا يَغِيْظُ○ منها
المعنى فليختنق غيظا منها فلا بد منها وَكَذٰلِكَ اى مثل انزالنا الاٰيٰت السابقة اَنْزَلْنٰهُ اى القراٰن
الباقى اٰيٰتٍ بَيِّنٰتٍ ظاهرات حال وَّاَنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يُّرِيْدُ○ هداه معطوف على هاء انزلناه
اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وهم اليهود وَالصّٰبِئِيْنَ طائفة منهم وَالنَّصٰرٰى وَالْمَجُوْسَ
وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بادخال المؤمنين الجنة وغيرهم النار
اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ من عملهم شَهِيْدٌ○ عالم به علم مشاهدة اَلَمْ تَرَ تعلم اَنَّ اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهٗ مَنْ
فِى السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِى الْاَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَآبُّ
اى يخضع له بما يراد منه وَكَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ وهم المؤمنون بزيادة على الخضوع فى سجود
الصلاة وَكَثِيْرٌ حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ وهم الكافرون لانهم ابوا السجود المتوقف على الايمان
وَمَنْ يُّهِنِ اللّٰهُ يشقه فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ مسعد اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ○ من الاهانة والاكرام
هٰذٰنِ خَصْمٰنِ اى المؤمنون خصم والكفار الخمسة خصم وهو يطلق على الواحد والجماعة
اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ اى فى دينه فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِّنْ نَّارٍ يلبسونها
يعنى احيطت بهم النار يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ الْحَمِيْمُ○ الماء البالغ نهاية الحرارة يُصْهَرُ
به يذاب مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ من شحوم وغيرها وَالْجُلُوْدُ○ وتشوى به وَلَهُمْ مَّقَامِعُ مِنْ حَدِيْدٍ○ لضرب
رءوسهم كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا اى النار مِنْ غَمٍّ يلحقهم بها اُعِيْدُوْا فِيْهَا ردوا
اليها بالمقامع وقيل لهم وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ○ اى البالغ نهاية الاحراق وقال فى ع ٢ ١٢ ٩
المؤمنين اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ
تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا بالجر اى منهما بان

---

١ قوله هو هذا هو المخصوص بالذم وقوله الناصر تفسير للمولى وكذا يقال فى ما بعده وتسمية مولى على سبيل التهكم ١٢ جمل ٢ قوله وعقب ذكر الشاك بالخسران الجار والمجرور حال من الشاك والباء للملابسة والمصاحبة اى حالة كونه متلبسا بالخسران وكذا يقال فى ما بعده او تضمن ذكرى الاول معنى الوعيد وفى الثانى معنى الوعد وقوله بذكر المؤمنين متعلق بعقب على كل من المعنيين وقوله فى ان الله الخ نعت للذكر الثانى اى الذكر الكائن فى هذه الاٰية وقوله من اكرام من يطيعه الخ لف ونشر مشوش ١٢ جمل ٣ قوله اى سقف لان كل ما علاك فهو سقف روح وقوله يشد فيه اى يشد الحبل فى ذلك السقف وقوله وفى عنقه اى ليختنق ١٢ ٤ قوله وفى عنقه اى ليختنق به بان يقطع نفسه بفتح الفاء بحبس مجاريه من الارض كما فى الصحاح وفى القاموس قطع فلان الحبل ومنه قوله تعالى ثم ليقطع انتهى والكلام من باب الكناية فانه ذكر اللازم وهو القطع واريد الملزوم الذى هو الاختناق. كمالين از شيخ سلام الله دهلوى نور الله مضجعه ١٢ ٥ قوله اى ليختنق به قال فى القاموس قطع فلان الحبل اختنق ومنه قوله تعالى عز وجل ثم ليقطع اى ليختنق انتهى وقوله بان يقطع نفسه اشار به الى ان مفعول ليقطع محذوف تقديره ليقطع نفسه لان المختنق يقطع نفسه بحبس مجاريه ١٢ جمل ٦ قوله كما فى الصحاح راجع لجميع ما ذكر من قوله بحبل الى السماء الخ والصحاح بفتح الصاد اسم كتاب فى اللغة للامام ابى النصر اسمعيل بن حماد الجوهرى ١٢ صاوى ٧ قوله كيده المراد بكيده فعله الذى هو الاختناق اى احتياله فى عدم نصرة النبى صلى الله عليه وسلم بخنق نفسه ١٢ جمل ٨ قوله منها بيان لما التى هى العبارة عن نصرة النبى صلى الله عليه وسلم وقوله غيظا منها اى من اجلها وقوله فلا بد منها اى النصرة تعليل لقوله فليختنق والتقدير لانه لا بد منها ١٢ جمل ٩ قوله المعنى فليختنق غيظا آه وفى ابى السعود والمعنى انه تعالى ناصر لرسوله صلى الله عليه وسلم فى الدنيا والاٰخرة لا محالة من غير صارف يلويه ولا عاطف يثنيه فمن كان يغيظه ذلك من اعاديه وحساده ويظن ان لا يفعله تعالى بسبب مدافعة ببعض الامور ومباشرة ما يرده من المكائد فليبالغ فى استفراغ المجهود وليجاوز فى الجد كل حد معهود فقصارى امره وعاقبة امره ان يختنق خنقا مما يرى من ضلال مساعيه وعدم انتاج مقدمات مباديه فليمدد بسبب الى السماء اى فليمدد حبلا الى سقف بيته ثم ليقطع اى ليختنق وقيل ليقطع الحبل بعد الاختناق على ان المراد به فرض القطع وتقديره على ان المراد بالنظر فى قوله تعالى تقدير النظر وتصويره اى فليصور فى نفسه النظر هل يذهبن كيده الذى هو اقصى ما انتهت اليه قدرته فى باب المضادة والمضارة ما يغيظه من النصر كلا وقيل المعنى فليمدد حبلا الى السماء المظلة وليصعد عليه ثم ليقطع الوحى وقيل ليقطع المسافة حتى يبلغ عنانها ويجتهد فى عدم نصره صلى الله عليه وسلم ١٢ ج ١٠ قوله معطوف على ها انزلناه اى انزلنا القراٰن وانزلنا ان الله يهدى اى يعصم من النصر من يريد هداه وقيل المعنى ولان الله يهدى به من يريد هداه انزلناه والجملة عطف على كذلك انزلناه ١٢ كمالين ١١ قوله ان الذين اٰمنوا الاٰية فالاديان ستة واحد للرحمٰن واصحابه فى الجنة وخمسة للشيطان واصحابها فى النار ١٢ صاوى ١٢ قوله طائفة منهم اى من اليهود وقال الشيخ السيوطى فى سورة البقرة انهم طائفة من النصارى ١٢ ك ١٣ قوله والمجوس قيل هم قوم يعبدون النار وقيل الشمس ويقولون العالم له اصلان النور والظلمة وقيل هم قوم يستعملون النجاسات والاصل نجوس ابدلت النون ميما ١٢ صاوى ١٤ قوله وكثير من الناس فانه مرتفع بفعل مضمر يدل عليه المذكور اى ويسجد له كثير من الناس سجود طاعة من ابى السعود ونص ابو السعود فى اولية وهذا عند من يمنع استعمال المشترك فى معنييه او الجمع بين الحقيقة والمجاز فى كلمة واحدة وذلك ان السجود المسند بغير العقلاء غير السجود المسند للعقلاء فلا يعطف كثير من الناس على ما قبله لاختلاف الفعل المسند اليهما فى المعنى الا ترى ان السجود غير العقلاء هو الطوعية والاذعان لامره وسجود العقلاء هو هذه الكيفية المخصوصة واما من لم يمنعه فيجوز عطفه على ما قبله ويؤول بان المراد بالسجود القدر المشترك بين الكل العقلاء وغيرهم وهو الخضوع والطوعية وهو من باب الاشتراك المعنوى والتاويل الثانى انه مشترك اشتراكا لفظيا ويجوز استعمال المشترك فى معنييه ملخص من الجمل ١٢ ١٥ قوله وهم المؤمنون آه يريد انه عطف على من فى السمٰوٰت غير ان خضوعهم يكون بسجود الصلوة ١٢ ك ١٦ قوله هذان خصمان اسم الاشارة يعود على المؤمنين والكفار كما قال المفسر وسبب نزولها تخاصم حمزة وعلى وعبيدة بن الحرث مع عتبة وشيبة ابنى ربيعة والوليد بن عتبة فكان كل من الفريقين يسب دين الآخر وقيل نزلت فى المسلمين واهل الكتاب حيث قال اهل الكتاب نحن اولى بالله واقدم منكم كتابا ونبينا قبل نبيكم وقال المسلمون نحن احق بالله منكم اٰمنا بنبينا محمد صلى الله عليه وسلم وبنبيكم وبما انزل الله من كتاب انتم تعرفون كتابنا ونبينا وكفرتم حسدا واختلف هل هذا الخصام فى الدنيا والتعقيب بقوله فالذين كفروا الخ باعتبار تحقق مضمونه او فى الآخرة بدليل التعقيب ولذا قال على بن ابى طالب كرم الله وجهه انا اول من يجثو يوم القيٰمة للخصومة بين يدى الله تعالى ١٢ صاوى ١٧ قوله والكفار الخمسة وهم اليهود والنصارى والصابئون والمجوس والمشركون ١٢ ١٨ قوله اختصموا هو للمعنى وهذان للفظ والمراد المؤمنون والكافرون وقال ابن عباس رضى الله عنهما رجع الى اهل الاديان المذكورة فالمؤمنون خصم وسائر الخمسة خصم مدارك ١٩ قوله قطعت لهم التقطيع پاره پاره كردن والمراد هنا قدرت على مقادير جثثهم ١٢ روح ٢٠ قوله يعنى احيطت بهم النار اى جعلت محيطة بهم واشار به الى ان فى الكلام استعارة عن احاطة النار بهم كما يحيط الثوب بلابسه قوله مقامع من حديد بالفارسية گرز آهن ١٢ ٢١ قوله يصب آه هذه الجملة يحتمل ان يكون مستانفة وقوله يصهر به جملة حالية من الحميم والصهر الاذابة وقوله والجلود فيه وجهان اظهرهما عطفه على ما الموصولة اى يذاب ظاهرهم وباطنهم والثانى مرفوع بفعل مقدر اى وتحرق الجلود ١٢ ج ٢٢ قوله لهم مقامع من حديد آه يجوز فى هذا الضمير وجهان احدهما انه يعود على الذين كفروا وفى اللام حينئذ قولان احدهما انها للاستحقاق والثانى انها بمعنى على وليس بشىء الوجه الثانى ان الضمير يعود الى الزبانية ودل عليهم سياق الكلام وفيه بعد ١٢ ج ٢٣ قوله ردوا اليها بالمقامع فهم يخرجون فيعادون لان الاعادة لا تكون الا بعد الخروج ونقل الامام احمد عن سلمان وعن الحسن ان ايديهم وارجلهم موثقة لكن يدفعهم لهيبها فتردهم مقامعها ١٢ ك ٢٤ قوله ان الله يدخل الذين اٰمنوا لم يقل فى حقهم والذين اٰمنوا عطفا على قوله فالذين كفروا والاشارة لتعظيم شان المؤمنين ١٢ ص ٢٥ قوله بالجر آه اى فى قراءة الجمهور عطفا على ذهب على ان الاساور مركبة منهما وصورة بقوله بان يرصع اللؤلؤ بالذهب لدفع ما قيل انه لم تعهد الاسورة من اللؤلؤ ١٢ ج ٢٦ قوله بان يرصع الخ اى يحلى لان الترصيع فى اللغة ان يجعل فى احد جانبى العقد من اللآلى مثل ما فى جانب الآخر ١٢ جمل ٢٧ مبتدأ وخبر والجملة عطف على جملة ان الله ١٢ ك ٢٨ اى بسبب النار فمن للتعليل وقيل من غم بدل منها ١٢ كما

يرصع اللؤلؤ بالذهب وبالنصب عطف على محل من اساور ولباسهم فيها حرير هو المحرم لبسه على الرجال في الدنيا وهدوا في الدنيا الى الطيب من القول وهو لا اله الا الله وهدوا الى صراط الحميد اى طريق الله المحمود ودينه ان الذين كفروا ويصدون عن سبيل الله طاعته وعن المسجد الحرام الذى جعلناه منسكا ومتعبدا للناس سواء العاكف المقيم فيه والباد الطارى ومن يرد فيه بالحاد الباء زائدة بظلم اى بسببه بان ارتكب منهيا ولو شتم الخادم نذقه من عذاب اليم مؤلم اى بعضه ومن هذا يؤخذ خبر ان اى نذيقهم من عذاب اليم واذكر اذ بوانا بينا لابراهيم مكان البيت ليبنيه وكان قد رفع زمن الطوفان وامرناه ان لا تشرك بي شيئا وطهر بيتى من الاوثان للطائفين والقائمين المقيمين به والركع السجود جمع راكع وساجد اى المصلين ع ۳ ۱۰

واذن ناد في الناس بالحج فنادى على جبل ابى قبيس يايها الناس ان ربكم بنى بيتا واوجب عليكم الحج اليه فاجيبوا ربكم والتفت بوجهه يمينا وشمالا وشرقا وغربا فاجابه كل من كتب له ان يحج من اصلاب الرجال وارحام الامهات لبيك اللهم لبيك وجواب الامر ياتوك رجالا مشاة جمع راجل كقائم وقيام وركبانا على كل ضامر اى بعير مهزول وهو يطلق على الذكر والانثى ياتين اى الضوامر حملا على المعنى من كل فج عميق طريق بعيد ليشهدوا اى يحضروا منافع لهم في الدنيا بالتجارة او في الآخرة او فيهما اقوال ويذكروا اسم الله في ايام معلومات اى عشر ذى الحجة او يوم عرفة او يوم النحر الى اخر ايام التشريق اقوال على ما رزقهم من بهيمة الانعام الابل والبقر والغنم التى تنحر في يوم العيد وما بعده من الهدايا والضحايا فكلوا منها اذا كانت مستحبة واطعموا البائس الفقير اى الشديد الفقر ثم ليقضوا تفثهم اى يزيلوا اوساخهم وشعثهم كطول الظفر وليوفوا بالتخفيف والتشديد نذورهم من الهدايا والضحايا وليطوفوا طواف الافاضة بالبيت العتيق اى القديم لانه اول بيت وضع ذلك خبر مبتدا مقدر اى الامر او الشان ذلك المذكور ومن يعظم حرمت الله هي ما لا يحل انتهاكه فهو اى تعظيمها خير له عند ربه في الآخرة واحلت لكم الانعام اكلا بعد الذبح الا ما يتلى عليكم تحريمه في حرمت عليكم الميتة الآية فالاستثناء منقطع ويجوز ان يكون متصلا والتحريم لما عرض من الموت ونحوه فاجتنبوا الرجس من الاوثان من للبيان اى الذى هو الاوثان واجتنبوا قول الزور اى

۱ه **قوله** وبالنصب عطف على محل اساور لانه يقدر ويحلون حليا من اساور اى فالكل في موضع نصب على صفة لمفعول محذوف ومن زائدة او تبعيضية ملخصا من الخطيب وغيره ۱۲ ۲ه **قوله** ولباسهم فيها حرير آه غير اسلوب الكلام فيه للدلالة على ان الحرير ثيابهم المعتادة او للمحافظة على هيئة الفواصل ۱۲ بيضاوى ۳ه **قوله** وهدوا الى الطيب الخ اى ارشد هؤلاء في الدنيا الى كلمة التوحيد والى صراط الحميد اى الاسلام او هداهم الله في الآخرة والهمهم ان يقولوا الحمد لله الذى صدقنا وعده وهداهم الى طريق الجنة والحميد الله اى المحمود بكل لسان ۱۲ مدارك ۴ه **قوله** وهو لا اله الا الله اى مع عديلتها وهو محمد رسول الله فهي افضل القول لما في الحديث افضل ما قلته انا والنبيون من قبلي لا اله الا الله فهي راس المال لذاكرها لا يقبل شيء من الاعمال الا بها فمن مات عليها حصلت له السعادة والسيادة نسأل الله تعالى الثبات عليها في الدنيا والآخرة بمنه وكرمه ۱۲ صاوى ۵ه **قوله** ويصدون آه فيه ثلاثة اوجه احدها انه معطوف على ما قبله فعلى عطفه على الماضي ثلاث تاويلات احدها ان المضارع قد لا يقصد به الدلالة على حال او استقبال وانما يراد به الاستمرار الثاني انه مؤول بالماضي الثالث انه على بابه وان الماضي قبله مؤول بالمستقبل الوجه الثاني انه حال من فاعل كفروا وهو فاسد ظاهرا لان المضارع المثبت لا تدخل عليه الواو وعلى هذين القولين فالخبر محذوف الثالث ان الواو في ويصدون مزيدة في خبر ان تقديره ان الذين كفروا يصدون وزيادة الواو مذهب كوفي آه سمين ۱۲ ج ملخصا ۶ه **قوله** منسكا اشار بتقدير منسكا الى ان المفعول الثاني محذوف والمنسك هو موضع الذى تذبح فيه النسيكة والمتعبد والنسك العبادة من القاموس ۱۲ ۷ه **قوله** المقيم فيه والباد والمراد بالمسجد الحرام المسجد خاصة عند الشافعي واحمد وابى يوسف والحرم كله عند مالك وابى حنيفة والثورى ومحمد بقرينة العاكف فيه فان الاقامة لا يكون في نفس البيت بل في المنازل ويقول ابن عباس كانوا يرون الحرم كلها مسجدا وعلى ذلك قالوا يكره بيع ارض مكة واجارتها روى محمد في الآثار عن ابى حنيفة مسندا الى عبد الله بن عمر مرفوعا ان الله حرم مكة فحرام بيع رباعها واكل ثمنها قال محمد وبه ناخذ وعلى الوجه الاول تجوز بيعها واجارتها وهو رواية عن ابى حنيفة وعليه الفتوى في الفتاوى والكلام طويل لا يليق ايراده في هذه التعليقة ۱۲ ک ۸ه **قوله** والباد باثبات الياء وصلا ووقفا وحذفها فيهما وحذفها وقفا واثباتها وصلا ثلاث قراءات سبعيات وقوله الطارى دفع به ما يتوهم من قوله البادى ان المراد به ساكن البادية بل المراد به الطارى كان من البادية اولا وانما سمى الطارى باديا لانه لا ياتى اليها الا من البادية ۱۲ صاوى ۹ه **قوله** اى بسببه يريد ان الباء للسببية صلة للفعل وعلى الثاني حال مترادفة او بدل عن الاول بان ارتكب منهيا ولو شتم الخادم وعن مجاهد وقتادة هو الشرك وعن عطاء هو دخول الحرم غير محرم وروى ابن ابى حاتم عن ابن مسعود لو ان رجلا هم بقتل رجل بمكة ببلد آخر اذاقه الله تعالى من عذاب اليم واسناده صحيح على شرط البخارى ۱۲ ک ۱۰ه **قوله** من هذا اى من قوله نذقه الخ ۱۲ ۱۱ه **قوله** بينا اشار بتفسيره المذكور الى ان اللام في لابراهيم غير زائدة فتكون معدية للفعل على انه متضمن معنى فعل يتعدى بها كما ذكره ومن فسر بوانا بانزلنا قال انها زائدة وبه قال اكثر المعربين ۱۲ جمل ۱۲ه **قوله** بينا اى ارينا اصله ليبنيه حين اسكن ولده اسمعيل وامه هاجر في تلك الارض وانعم الله عليهما بزمزم فدعا الله بعمارة هذا البيت فبعث الله له ريحا هفافة فكشفت عن اساس آدم فرتب قواعده عليه لان اساسه في الارض كما قيل ثلاثون ذراعا بذراع آدم وقيل بعث الله سحابة بقدر البيت فقامت بحذاء البيت وفيه راس تتكلم يا ابراهيم ابن على دورى فبنى عليه وجعل طوله في السماء سبعة اذرع بذراعه وادخل الحجر في البيت ولم يجعل له سقفا وجعل له بابا وحفر له بئرا يلقى فيه ما يهدى للبيت وبناه قبله شيث وقبل شيث آدم وقبل آدم الملائكة ثم بعد ابراهيم بناه العمالقة ثم جرهم ثم قصى ثم قريش ثم ابن الزبير ثم الحجاج وهى باقية الآن على بنائه ثم يهدمها في آخر الزمان ذو السويقتين ثم يجدده عيسى ابن مريم عليه السلام ۱۲ صاوى ۱۳ه **قوله** وكان قد رفع آه وكانت الانبياء يحجون مكانه ولا يعلمونه حتى بواه الله تعالى لابراهيم فبناه على اساس آدم وبناه قبله شيث وقبل شيث آدم وقبل آدم الملائكة ۱۲ ج ۱۴ه **قوله** المقيمين به الظاهر انه جعل مع ما عطف عليه كناية عن الصلوة فان القيام ركن كالركوع كما فعله غيره ۱۲ ک ۱۵ه **قوله** مشاة بالفارسية پياده پا رفتن ۱۲ ۱۶ه **قوله** ياتين اى الضوامر حملا على معناه يريد ان جمع ياتين مع انه صفة لضامر مفرد باعتبار معناه فانها كثيرة ۱۲ ک ۱۷ه **قوله** طريق بعيد قال محمد بن ياسين قال لى شيخ في الطواف من اين انت فقلت من خراسان قال كم بينكم وبين البيت قلت مسيرة شهرين او ثلاثة قال فانتم جيران البيت فقلت انت من اين جئت قال من مسيرة خمس سنوات وخرجت وانا شاب فاكتهلت قلت والله هذه الطاعة الجميلة والمحبة الصادقة ۱۲ مدارك ۱۸ه **قوله** ليشهدوا آه يجوز في هذه اللام وجهان احدهما ان تتعلق باذن والثاني انها متعلقة بياتوك وهو الاظهر قال الزمخشرى ونكر منافع لانه اراد منافع مختصة بهذه العبادة دينية او دنيوية لا توجد في غيرها من العبادات ۱۲ ج ۱۹ه **قوله** فكلوا منها آه اى من لحومها امر بذلك اباحة وازاحة لما عليه اهل الجاهلية من التحرج فيه او ندبا الى مساواة الفقراء ومواساتهم وهذا في التطوع دون الواجب بيضاوى فلا يجوز الاكل عن الدم الواجب عند الشافعى وقال ابو حنيفة ياكل من دم التمتع والقران ولا ياكل من الواجب سواهما ۱۲ كمالين ۲۰ه **قوله** البائس والبائس الذى اصابه بؤس وشدة وبالفارسية درمانده ومحنت كشيده ۱۲ روح ۲۱ه **قوله** وشعثهم شعث بفتحتين پراگندگى وژوليده موى شدن من الصراح ۱۲ ۲۲ه **قوله** كطول الظفر مثال للتفث اى كحلق الراس وقص الشوارب ونتف الابط ۱۲ ۲۳ه **قوله** كطول الظفر والشارب التفث هو الوسخ وقيل بل ازالته فان كان الاولى فلابد من تقدير المضاف كما اشار به الزمخشرى اى ليقضوا ازالة تفثهم وقوله ليقضوا معناه انه لما مضى الزمان المضروب لازالته كان الازالة بعده قضاء لما فات وبهذا ظهر ان قوله اى يزيلوا ليس تفسير ليقضوا فانه لم يعرف القضاء بمعنى الازالة بل بيان لحاصل المعنى ۱۲ ک ۲۴ه **قوله** القديم آه لانه اول بيت وضع للناس او المعتق من تسلط الجبابرة فكم من جبار سار اليه ليهدمه فمنعه الله تعالى واما الحجاج فانما قصد اخراج ابن الزبير منه دون التسلط ۱۲ بيضاوى ۲۵ه **قوله** الامر او الشان ذلك اشار بذلك الى ان قوله ذلك خبر لمحذوف وهذا على عادة الفصحاء اذا ذكروا جملة من الكلام ثم ارادوا الخوض في كلام آخر يقولون هذا وقد كان كذا فهو يذكر للفصل بين كلامين او بين وجهى كلام واحد ۱۲ ص ۲۶ه **قوله** الا ما يتلى عليكم تحريمه آه يشير الى ان في النظم تقدير مضاف هو المسند اليه وان الضمير المجرور بعد حذف المضاف ارتفع واستتر وفي جعل التحريم متلوا تسامح وفي الحقيقة المتلو آية تحريمه ۱۲ ع ۲۷ه **قوله** فالاستثناء منقطع لانه ذكر في آية المائدة ما ليس من جنس الانعام بسبب عارض كالموت ونحوه وقيل وجه الانقطاع انه ليس في الانعام محرم من اجل ۱۲ ۲۸ه **قوله** فاجتنبوا الرجس الخ هو في الاصل القذر والاوساخ وعبادة الاوثان قذر معنوى والفاء تفريعية على ومن يعظم الخ فلما حث على المحافظة على حدود الله وترك الشرك تفرع عنه هذا ۱۲ ج ۲ه **قوله** على جبل ابى قبيس فلما صعده للنداء خفضت الجبال رءوسها ورفعت له القرى فنادى في الناس بالحج فاجابه كل شيء ۱۲ جمل ❖

الشرك فی تلبیتهم او شهادة الزور حُنَفَاۤءَ لِلّٰهِ مسلمین عادلین عن کل سوی دینه غَیْرَ مُشْرِكِیْنَ بِهٖ تاکید لما قبله وهما حالان من الواو وَمَنْ یُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ سقط مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّیْرُ ای تاخذه بسرعة اَوْ تَهْوِیْ بِهِ الرِّیْحُ ای تسقطه فِیْ مَكَانٍ سَحِیْقٍ ۝ بعید ای فهو لا یرجی خلاصه ذٰلِكَ یقدر قبله الامر مبتدأ وَمَنْ یُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا ای فان تعظیمها وهی البدن التی تهدی للحرم بان تستحسن وتستسمن مِنْ تَقْوَی الْقُلُوْبِ ۝ منهم وسمیت شعائر لاشعارها بما یعرف به انها هدی کطعن حدیدة بسنامها لَكُمْ فِیْهَا مَنَافِعُ کرکوبها والحمل علیها ما لا یضرها اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی وقت نحرها ثُمَّ مَحِلُّهَاۤ ای مکان حل نحرها اِلَی الْبَیْتِ الْعَتِیْقِ ۝ ای عنده والمراد الحرم جمیعه وَلِكُلِّ اُمَّةٍ جماعة مؤمنة سلفت قبلکم جَعَلْنَا مَنْسَكًا بفتح السین مصدر وبکسرها اسم مکان ای ذبحا قربانا او مکانه لِّیَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلٰی مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِیْمَةِ الْاَنْعَامِ عند ذبحها فَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَلَهٗۤ اَسْلِمُوْا انقادوا وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِیْنَ ۝ المطیعین المتواضعین الَّذِیْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ خافت قُلُوْبُهُمْ وَالصّٰبِرِیْنَ عَلٰی مَاۤ اَصَابَهُمْ من البلایا وَالْمُقِیْمِی الصَّلٰوةِ فی اوقاتها وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ۝ یتصدقون وَالْبُدْنَ جمع بدنة وهی الابل جَعَلْنٰهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ اعلام دینه لَكُمْ فِیْهَا خَیْرٌ نفع فی الدنیا کما تقدم واجر فی العقبی فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَیْهَا عند نحرها صَوَآفَّ قائمة علی ثلث معقولة الید الیسری فَاِذَا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا سقطت الی الارض بعد النحر وهو وقت الاکل منها فَكُلُوْا مِنْهَا ان شئتم وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ الذی یقنع بما یعطی ولا یسأل ولا یتعرض وَالْمُعْتَرَّ السائل او المتعرض كَذٰلِكَ ای مثل ذلك التسخیر سَخَّرْنٰهَا لَكُمْ بان تنحر وترکب والا لم تطق لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ انعامی علیکم لَنْ یَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا ای لا یرفعان الیه وَلٰكِنْ یَّنَالُهُ التَّقْوٰی مِنْكُمْ ای یرفع الیه منکم العمل الصالح الخالص مع الایمان كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰی مَا هَدٰىكُمْ ارشدکم لمعالم دینه ومناسك حجه وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِیْنَ ۝ ای الموحدین اِنَّ اللّٰهَ یُدٰفِعُ عَنِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا غوائل المشرکین اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ فی امانته كَفُوْرٍ ۝ لنعمته وهم المشرکون المعنی انه یعاقبهم ع ٥ اُذِنَ لِلَّذِیْنَ یُقٰتَلُوْنَ ای للمؤمنین ان یقاتلوا وهذه اول ایة نزلت فی الجهاد بِاَنَّهُمْ ای بسبب انهم ظُلِمُوْا بظلم الکافرین ایاهم وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰی نَصْرِهِمْ لَقَدِیْرُ ۝

له قوله فی تلبیتهم او شهادة الزور ویشهد للاخیر ما رواه احمد انه صلی الله علیه وسلم قال عدلت شهادة الزور بالشرک ثم قرء هذه الآیة حنفاء لله الخ ۱۲ ک ٢ه قوله او شهادة الزور ای الشهادة بما لا یعلم حقیقته ۱۲ صادی ٣ه قوله ومن یشرک بالله الخ هذا مثل ضربه الله تعالی للمشرک والمعنی انه شبه حال المشرک بحال الهاوی من السماء فی انه لا یملک لنفسه حیلة حتی یقع فهو هالک لا محالة اما بتخطف الطیر لحمه او تفرقة الریاح لاجزائه فی امکنة بعیدة لا یرجی خلاصه ۱۲ صادی ٤ه قوله فکانما خر الی سحیق آه غرضه بهذا ضرب مثل لمن یشرک بالله ومعنی الآیة ان بعد من اشرک بالله عن الحق والایمان کبعد من سقط من السماء فذهبت به الطیر او هوت به الریح فلا یصل الیه احد بحال وقیل شبه حال المشرک بحال الهاوی من السماء لانه لا یملک لنفسه حیلة حتی یقع حیث تسقط الریح فهو هالک لا محالة اما باستلاب الطیر لحمه او بسقوطه فی المکان السحیق ۱۲ جمل ٥ه قوله فهو لا یرجی خلاصه تفریع علی کلا الامرین وفیه اشارة الی ان او فی الآیة للتخییر وقیل للتنویع فان من المشرکین من لا خلاص له اصلا ومنهم من یمکن خلاصه بالایمان علی بعد ۱۲ ک ٦ه قوله یقدر قبله الامر الخ ای الامر ذلک من ابی السعود ۱۲ ٧ه قوله هی البدن قال فی الجمل فیه قصور وکانه حمله علیه مراعاة السیاق والا فالشعائر اعم منها کما فی المصباح ونصه اقول لیس فی کلام الشارح قصور کما فهمه صاحب الجمل بل فسر الشعائر بقوله وهی البدن مطابقة لما بعده لانه منکر التعمیم کما قال فی ابی السعود والمدارک وروح البیان وغیره علی ان قوله تم شعائر الله ای الهدایا فانها من معالم الحج وشعائره تعالی کما ینبئ عنه والبدن جعلناها لکم من شعائر الله وهو الاوفق لما بعده انتهی ۱۲ ٨ه قوله وهی البدن آه فیه قصور وکانه حمله علیه مراعاة السیاق والا فالشعائر اعم منها فی المصباح الشعائر اعلام الحج وافعاله الواحدة شعیرة او شعارة بالکسر والمشاعر مواضع المناسک ۱۲ جمل ٩ه قوله بان تستحسن آه روی انه علیه الصلوة والسلام اهدی مائة بدنة فیها جمل لابی جهل فی انفه برة من ذهب وان عمر اهدی نجیبة طلبت منه بثلاث مائة دینار ۱۲ ج ١٠ه قوله من تقوی القلوب ای من امتثال الاوامر واجتناب النواهی وقوله منهم قدره اشارة الی ان العائد محذوف ۱۲ صادی ١١ه قوله کطعن طعن زدن به نیزه ۱۲ صراح ١٢ه قوله بسنامها سنام بالفتح کوهان ۱۲ صراح ١٣ه قوله کرکوبها الخ هذا عند الشافعی واما عند ابی حنیفة رح لا یجوز شیء من هذا الا عند الاضطرار قال فی الهدایة من ساق بدنة واضطر الی رکوبها رکبها وان استغنی عن ذلک لم یرکبها ۱۲ ١٤ه قوله والمراد الحرم جمیعه انما اوله بذلک لانها لا تنتهی الی البیت نفسه والقریب من الشیء یعطی حکم ذلک الشیء وفیه ان الهدی لا یذبح الا بالحرم کما هو مذهب ابی حنیفة ثم هذا التفسیر مأثور عن هشام بن حجر وفسره غیره بان معناه وآخر محله الی طواف الافاضة فاقتضی ذلک ان الحاج حل له کل شیء بعد الطواف وفی البخاری عن ابن عباس اذا طاف بالبیت فقد حل قال سبحانه محلها الی البیت العتیق ۱۲ ک ١٥ه قوله ای ذبحا قربانا مفعول للمصدر الذی هو ذبحا ای ان یذبحوا القربان ۱۲ ١٦ه قوله المتواضعین هذا اصل معناه لان الاخبات نزول الخبت وهو المکان المنخفض ۱۲ ١٧ه قوله وهی الابل آه سمیت الابل بدنا لعظم ابدانها آه شیخنا وفی المصباح البدنة ناقة او بقرة تنحر بمکة سمیت بذلک لانهم کانوا یسمنونها ۱۲ زرقانی ١٨ه قوله وهی الابل وهو قول الشافعی کما قال فی القسطلانی البدن عند الشافعی خاصة بالابل وعند ابی حنیفة رح من الابل والبقر وکلام ابی حنیفة رح موافق باللغة والشرع اما موافقته باللغة فقال فی القاموس البدنة محرکة من الابل والبقر انتهی وفی الصراح بدنه شتر وگاؤ که بمکه قربان کنند ومثله فی المنتخب وغیره واما بالشرع ففی سنن ابی داؤد والنسائی عن جابر رضی الله عنه انه قال خرجنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم مهلین بالحج فامرنا رسول الله صلی الله علیه وسلم ان نشترک فی الابل والبقرة کل سبعة منا فی بدنة وفی صحیح مسلم من حدیث جابر کنا نحر البدنة عن سبعة فقیل والبقرة فقال بل هی الا من البدن ۱۲ ١٩ه قوله من شعائر الله ای من اعلام الشریعة التی شرعها الله واضافتها الی اسمه تعظیم لها ومن شعائر الله ثانی مفعولی جعلنا ۱۲ مدارک ٢٠ه قوله کما تقدم ای فی قوله لکم فیها منافع الی اجل مسمی وهو الرکوب والحمل علیها بالا یضرها ۱۲ ٢١ه قوله صواف جمع صاف ومفعوله مقدر وهو ایدیهن وارجلهن فیکون بمعنی قائمة کذا رواه ابن ابی حاتم عن ابن عباس صواف قیاما فقوله علی ثلث الخ زیادة علی معنی صواف لحدیث ورد فی ذلک ۱۲ ک ٢٢ه قوله معقولة ای مشدودة من الصراح ۱۲ ٢٣ه قوله سقطت یقال وجب الحائط یجب وجبة اذا سقط رح وفی الکبیر واعلم ان وجوب الجنوب وقوعها علی الارض من وجب الحائط وجبة اذا سقط ۱۲ ٢٤ه قوله القانع والمعتر آه القانع السائل من قنعت الیه اذا خضعت له وسألته قنوعا والمعتر الذی یریک نفسه ویتعرض ولا یسأل وقیل القانع الراضی بما عنده وبما یعطی من غیر سوال من قنعت قنعا وقناعة والمعتر المتعرض للسوال ۱۲ مدارک ٢٥ه قوله والا لم تطق ای وان لم نسخرها لم یقدر علی نحرها ورکوبها ۱۲ صادی ٢٦ه قوله لن ینال الله لحومها آه ای لن تتقبل الله اللحوم والدماء ولکن یتقبل التقوی او لن یصیب رضی الله اللحوم المتصدق بها ولا الدماء المراقة بالنحر والمراد اصحاب اللحوم والدماء والمعنی لن یرضی المضحون والمتقربون ربهم الا بمراعاة النیة والاخلاص ورعایة شروط التقوی وقیل کان اهل الجاهلیة اذا نحروا الابل نضحوا الدماء حول البیت ولطخوه بالدم فلما حج المسلمون ارادوا مثل ذلک فنزلت ۱۲ مدارک ٢٧ه قوله ان الله یدافع آه مناسبة هذه الآیة لما قبلها انه تعالی لما ذکر جملة مما یفعل فی الحج وکان المشرکون قد صدوا رسول الله صلی الله علیه وسلم عام الحدیبیة وآذوا من کان بمکة من المؤمنین انزل الله هذه الآیات مبشرة للمؤمنین بدفعه تعالی عنهم ومبشرة الی نصرهم واذنه لهم فی القتال وتمکینهم فی الارض بردهم الی دیارهم وفتح مکة وان عاقبة الامور راجعة الی الله آه من البحر ۱۲ ج ٢٨ه قوله غوائل المشرکین قدره اشارة الی ان المفعول محذوف لدلالة المقام علیه والغوائل جمع غائلة وهی ما یعیب الانسان من المکروه ۱۲ صادی ٢٩ه قوله هم المشرکون آه قال ابن عباس خانوا الله فجعلوا معه شریکا وکفروا نعمه ۱۲ جمل ٣٠ه قوله ای للمؤمنین الخ سماهم مقاتلین لطلبهم له او باعتبار المآل ۱۲ ک ٣١ه قوله ان یقاتلوا فحذف الماذون فیه لدلالة یقاتلون علیه ۱۲ ک ٣٢ه یشیر الی تقدیر العائد باعتبار الموصول ۱۲ ک

اَلَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ فی الاخراج ما اخرجوا اِلَّآ اَنْ يَّقُوْلُوْا ای بقولهم رَبُّنَا
اللّٰهُ وحده وهٰذا القول حق والاخراج به اخراج بغير حق وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ
بدل بعض من الناس بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ بالتشديد للتكثير وبالتخفيف صَوَامِعُ للرهبان
وَبِيَعٌ كنائس للنصارٰی وَّصَلَوٰتٌ كنائس لليهود بالعبرانية وَّمَسٰجِدُ للمسلمين يُذْكَرُ فِيْهَا
ای المواضع المذكورة اسْمُ اللّٰهِ كَثِيْرًا ۗ وتنقطع العبادات بخرابها وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ ۗ
ای ينصر دينه اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ علی خلقه عَزِيْزٌ ○ منيع فی سلطانه وقدرته اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ
فِی الْاَرْضِ بنصرهم علی عدوهم اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا
عَنِ الْمُنْكَرِ ۗ جواب الشرط وهو وجوابه صلة الموصول ويقدر قبله هم مبتدأ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ
الْاُمُوْرِ ○ ای اليه مرجعها فی الاخرة وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ تسلية للنبی صلی اللّٰه عليه وسلم فَقَدْ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ
نُوْحٍ تانيث قوم باعتبار المعنٰی وَّعَادٌ قوم هود وَّثَمُوْدُ ○ قوم صالح وَقَوْمُ اِبْرٰهِيْمَ وَقَوْمُ لُوْطٍ ○ وَّ
اَصْحٰبُ مَدْيَنَ قوم شعيب وَكُذِّبَ مُوْسٰی كذبه القبط لا قومه بنو اسرائيل ای كذب هٰؤلاء رسلهم
فلك اسوة بهم فَاَمْلَيْتُ لِلْكٰفِرِيْنَ امهلتهم بتاخير العقاب لهم ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ بالعذاب فَكَيْفَ كَانَ
نَكِيْرِ ○ ای انكاری عليهم بتكذيبهم باهلاكهم والاستفهام للتقرير ای هو واقع موقعه فَكَاَيِّنْ ای كم
مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا وفی قراءة اَهْلَكْنَاهَا وَهِیَ ظَالِمَةٌ ای اهلها بكفرهم فَهِیَ خَاوِيَةٌ ساقطة
عَلٰی عُرُوْشِهَا سقوفها وَكَمْ من بِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ متروكة بموت اهلها وَّقَصْرٍ مَّشِيْدٍ ○ رفيع خال بموت
اهله اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا ای كفار مكة فِی الْاَرْضِ فَتَكُوْنَ لَهُمْ قُلُوْبٌ يَّعْقِلُوْنَ بِهَآ ما نزل بالمكذبين
قبلهم اَوْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا ۚ اخبارهم بالاهلاك وخراب الديار فيعتبروا فَاِنَّهَا ای القصة
لَا تَعْمَی الْاَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَی الْقُلُوْبُ الَّتِیْ فِی الصُّدُوْرِ ○ تاكيد وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ
وَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ ۗ بانزال العذاب فانجزه يوم بدر وَاِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ مِنْ اَيَّامِ
الاخرة بالعذاب كَاَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ○ بالتاء والياء فی الدنيا وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ
اَمْلَيْتُ لَهَا وَهِیَ ظَالِمَةٌ ثُمَّ اَخَذْتُهَا ۚ المراد اهلها وَاِلَیَّ الْمَصِيْرُ ○ المرجع قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ ع ۶ ۱۰ ۱۲
ای اهل مكة اِنَّمَآ اَنَا لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ○ بين الانذار وانا بشير للمؤمنين فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ
عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ من الذنوب وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ○ هو الجنة وَالَّذِيْنَ سَعَوْا فِیْٓ اٰيٰتِنَا

۱ه قوله الذين اخرجوا آه يجوز ان يكون فی محل جر نعتا للموصول الاول او بيانا له او بدلا منه وان يكون فی محل نصب علی المدح وان يكون فی محل رفع علی اضمار مبتدأ آه سمين ۱۲جمل ۲ه قوله بغير حق فی الاخراج ای حق كائن فی الاخراج قوله ما اخرجوا ای ما اخرجوا بشیء الا بقولهم ربنا اللّٰه وحده يعنی لا موجب لاخراجهم الا التوحيد الذی هو موجب الاقرار والتمكين لا الاخراج وهذا القول حق فالاخراج به اخراج بغير حق فذلك من باب تاكيد المدح بما يشبه الذم نحو ولا عيب فيهم غير ان سيوفهم ٭ بهن فلول من قراع الكتائب ۱۲ک ۳ه قوله الا ان يقولوا هذا استثناء منقطع فی محل النصب لاجماع العرب علی نصب مثل هذا اذ لا يصح تسليط العامل عليه لانك لو قلت الذين اخرجوا من ديارهم الا ان يقولوا ربنا اللّٰه لم يصح ولذا اقدر له الشارح عاملا محذوفا وجعل الاستثناء مفرغا وصيره متصلا ای ما اخرجوا بشیء من الاشياء الا بقولهم ربنا اللّٰه من السمين والمضارع بمعنی الماضی ۱۲ ۴ه قوله بعضهم بعضهم هنا هم الكافرون وقوله ببعض هم المؤمنون والمراد بالدفع اذن اللّٰه لاهل دينه فی مجاهدة الكفار فكانه قال ولولا دفع اللّٰه اهل الشرك بالمؤمنين بالاذن لهم فی جهادهم لاستولی اهل الشرك علی اهل الاديان وعطلوا مواضع العبادة والمراد بهذا الموضع موضع عبادات المؤمنين منهم والمعنی لهدم فی شرع كل نبی المكان الذی يصلی فيه ۱۲جمل ۵ه قوله بالتشديد للاكثر والتخفيف لابن كثير ونافع ۱۲ک ۶ه قوله صوامع جمع صومعة وهی موضع يتعبد فيه الرهبان وينفردون فيه لاجل العبادة ۱۲روح ۷ه قوله كنائس للنصارٰی ای التی يبنونها فی البلدان ليجتمعوا فيها لاجل العبادة والصوامع لهم ايضا الا انهم يبنونها فی المواضع الخالية كالجبال والصحاری ۱۲روح كنائس انما سميت كنيسة صلوات لانها يصلی فيها ۱۲خطيب ۸ه قوله وصلوات الجمع صلوة سميت الكنائس بذلك لانه يصلی فيها وقيل هی كلمة معربة اصلها بالعبرانية صلوثا بفتح الصاد والثاء المثلثة والقصر ومعناه فی لغتهم المصلی ۱۲صاوی ۹ه قوله منيع فی سلطانه آه ای غالب لان عزيز ماخوذ من عز بمعنی غلب وقد انجز اللّٰه تعالی وعده بان سلط المهاجرين والانصار علی صناديد العرب واكاسرة العجم وقياصرتهم واورثهم ارضهم وديارهم ۱۲ج ق ۹ه قوله منيع ای الغالب كما قال فی الصراح منع عزيز شدن ومنهار جل منيع ملخصا ۱۲ ۱۰ه قوله اقاموا الصلوٰة الخ هو اخبار من اللّٰه تعالی عما ستكون عليه سيرة المهاجرين ان مكنهم فی الارض وبسط لهم فی الدنيا وكيف يقومون بامر الدين وفيه دليل صحة امر الخلفاء الراشدين لان اللّٰه عز وجل اعطاهم التمكين ونفاذ الامر مع السيرة العادلة وعن الحسن هم امة محمد صلی اللّٰه عليه وسلم ۱۲مدارک ۱۱ه قوله جواب الشرط ای اقاموا الصلوٰة وما عطف عليه جواب الشرط وقوله وهو ای الشرط وجوابه وهو اقاموا الصلوٰة وما عطف عليه وقوله هم مبتدأ والصلة مع موصوله خبره ۱۲ ۱۲ه قوله ويقدر قبله هم مبتدأ آه وهذا الضمير يرجع لما اذن لهم فی القتال وهم المهاجرون وفی الخطيب قوله تعالی الذين ان مكناهم الخ وصف للذين هاجروا وهو اخبار من اللّٰه تعالی بظهر الغيب عما ستكون عليه سيرة المهاجرين والانصار رضی اللّٰه عنهم وعن عثمان رضی اللّٰه عنه هذا واللّٰه ثناء قبل بلاء يريد ان اللّٰه تعالی اثنی عليهم قبل ان يحدثوا من الخير ما احدثوا ۱۲ج ۱۳ه قوله وكذب موسٰی غير فيه النظم وبنی الفعل للمفعول لان قومه بنو اسرائيل لم يكذبوه وانما كذبه القبط بالكسر ای اهل مصر ۱۲ ۱۴ه قوله كذبه القبط لا قومه ولذلك غير فيه النظم ولم يقل وقوم موسٰی بل كرر الفعل ۱۲كمالين ۱۵ه قوله ای انكاری عليهم آه اشار به الی ان نكير مصدر بمعنی الانكار وتكذيبهم مفعوله وباهلاكهم متعلق بانكاری فالمراد بالانكار التغيير للضد بالضد بان غير حياتهم باهلاكهم وموتهم وعمارتهم بالخراب ليس بمعنی الانكار اللسانی والقلبی ۱۲ع ۱۶ه قوله للتقرير ای فالمعنی فليقر المخاطبون بان اهلاكی لهؤلاء كان واقعا موقعه وفی الحقيقة هو متضمن معنی التعجب والمعنی ما اشد ما كان انكاری عليهم ۱۲صاوی ۱۷ه قوله ساقطة آه ساقطة حيطانها علی سقوفها بان تعطلت بنيانها فخرت سقوفها ثم تهدمت حيطانها فسقطت فوق السقوف او خالية مع بقاء عروشها وسلامتها فيكون متعلقا بخاوية ويجوز ان يكون خبرا بعد خبر ای هی خاوية وهی علی عروشها ای مطلة عليها بان سقطت وبقيت الحيطان مائلة مشرفة عليها والجملة معطوفة علی اهلكتها لا علی وهی ظالمة فانها حال والاهلاك ليس حال خوايها فلا محل لها ان نصبت كاين بمقدر يفسره اهلكتها وان رفعته بالابتداء فمحلها الرفع ۱۲بيضاوی ۱۸ه قوله وبئر معطلة وقصر مشيد آه روی ان هذه البئر كانت بحضرموت فی بلدة يقال لها حاضوراء وذلك ان اربعة آلاف نفر من آمن بصالح نجوا من العذاب واتوا حضرموت ومعهم صالح فلما حضروه مات صالح فسمی حضرموت فبنوا حاضوراء فاقاموا دهرا وتناسلوا حتی كثروا ثم انهم عبدوا الاصنام وكفروا فارسل اللّٰه عليهم نبيا يقال له حنظلة بن صفوان فاهلكهم اللّٰه وعطلت بئرهم وخربت قصورهم ۱۲معالم التنزيل ۱۹ه قوله مشيد فی القاموس شاد الحائط يشيده طلاه بالشيد وهو ما طلی به حائط من جص ونحوه المشيد المعمول به ای بالشيد وكمؤيد المطول وقيل مشيد ای مطول مرفوع البنيان روح وتشييد برافراشتن ۱۲صراح ۲۰ه قوله خال بموت اهله مع بقاء عروشها فمن بيوتها ما استهدمت ومنها ما هی خالية عن اهلها مع بقائها ۱۲كمالين ۲۱ه قوله تاكيد يعنی ان ذكر الصدور للتاكيد ونفی التجوز كانه قال ما نفيت عن الابصار واثبت للقلب سهوا بل تعمدت اياه تعمدا ۱۲ک ۲۲ه قوله ويستعجلونك بالعذاب آه ای يطلبون تعجيلك بالعذاب ای ان تاتيهم به عاجلا وفی المختار استعجله طلب عجلته ۱۲ج ۲۳ه قوله فانجزه الانجاز رواكردن حاجت صراح وفی القاموس نجز انقضی ونجز حاجة قضاها والناجز الحاضر والنجز علی القتيل اجهز والوعد وفا به ملخصا ۱۲ ۲۴ه قوله وان يوما الخ والخطاب للرسول ومن معه من المؤمنين كانه قيل كيف يستعجلون بعذاب ويوم واحد من ايام عذابه فی طول الف سنة من سنينكم اما من حيث طول ايام عذابه حقيقة او من حيث ان ايام الشدائد مستطالة من الروح ۱۲ ۲۵ه قوله من ايام الآخرة الخ متعلق بعند ربك يشير به الی ان الجملة بيان التمادی العذاب بطول ايام حقيقة ۱۲ک ۲۶ه قوله كالف سنة اقتصر علی الالف لانه منتهی العدد بلا تكرار وهو كناية عن طول العذاب وعدم تناهيه ۱۲ص ۲۷ه قوله بالتاء الفوقية للاكثر وبالياء التحتية لحمزة والكسائی وابن كثير علی وفق يستعجلونك فی الدنيا متعلق بتعدون ۱۲ ۲۸ه قوله وكاين من قرية اتی هنا بالواو ولمناسبة ما قبلها فی قوله ولن يخلف اللّٰه وعده وان يوم الخ بخلاف الاولی فانی بالفاء لمناسبة ما قبلها فی قوله فكيف كان نكير فاتی فی كل بما يناسبه ۱۲صاوی ۲۹ه قوله نذير مبين بين الانذار آه ای اوضح لكم ما انذركم به والاقتصار علی الانذار مع عموم الخطاب وذكر الفريقين لان صدر الكلام ومساقه للمشركين وانما ذكر المؤمنين وثوابهم زيادة فی غيظهم ۱۲بيضاوی

القرآن بابطالها مُعٰجِزِيْنَ من اتبع النبى اى ينسبونهم الى العجز ويثبطونهم عن الايمان او مقدرين عجزنا عنهم وفى قراءة معاجزين مسابقين لنا يظنون ان يفوتونا بانكارهم البعث والعقاب اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۝ النار وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ هو نبى امر بالتبليغ وَّلَا نَبِيٍّ اى لم يؤمر بالتبليغ اِلَّآ اِذَا تَمَنّٰٓى قرأ اَلْقَى الشَّيْطٰنُ فِيْٓ اُمْنِيَّتِهٖ قراءته ما ليس من القرآن مما يرضاه المرسل اليهم وقد قرأ النبى صلى الله عليه وسلم فى سورة النجم بمجلس من قريش بعد اَفَرَءَيْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى ۝ وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى ۝ بالقاء الشيطن على لسانه صلى الله عليه وسلم من غير علمه صلى الله عليه وسلم به تلك الغرانيق العلى وان شفاعتهن لترتجى ففرحوا بذلك ثم اخبره جبرئيل بما القاه الشيطان على لسانه من ذلك فحزن فسلى بهذه الآية ليطمئن فَيَنْسَخُ اللّٰهُ يبطل مَا يُلْقِى الشَّيْطٰنُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ يثبتها وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بالقاء الشيطان ما ذكر حَكِيْمٌ ۝ فى تمكينه منه يفعل ما يشاء لِّيَجْعَلَ مَا يُلْقِى الشَّيْطٰنُ فِتْنَةً محنة لِّلَّذِيْنَ فِىْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ شك ونفاق وَّالْقَاسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ اى المشركين عن قبول الحق وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ الكافرين لَفِىْ شِقَاقٍ بَعِيْدٍ ۝ خلاف طويل مع النبى والمؤمنين حيث جرى على لسانه ذكر آلهتهم بما يرضيهم ثم ابطل ذلك وَّلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ التوحيد والقرآن اَنَّهُ اى القرآن الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَيُؤْمِنُوْا بِهٖ فَتُخْبِتَ تطمئن لَهٗ قُلُوْبُهُمْ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِلٰى صِرَاطٍ طريق مُّسْتَقِيْمٍ ۝ اى دين الاسلام وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِىْ مِرْيَةٍ شك مِّنْهُ اى القرآن بما القاه الشيطان على لسان النبى صلى الله عليه وسلم ثم ابطل حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً اى ساعة موتهم او القيمة فجأة اَوْ يَاْتِيَهُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَقِيْمٍ ۝ هو يوم بدر لا خير فيه للكفار كالريح العقيم التى لا تاتى بخير او هو يوم القيمة لا ليل له اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ اى يوم القيمة لِّلّٰهِ وحده وما تضمنه من الاستقرار ناصب للظرف يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ بين المؤمنين والكافرين بما بين بعده فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِىْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝ فضلا من الله وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝ شديد بسبب كفرهم ع ٩ ١٤ وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اى طاعته من مكة الى المدينة ثُمَّ قُتِلُوْٓا اَوْ مَاتُوْا لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ رِزْقًا حَسَنًا هو رزق الجنة وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝ افضل المعطين لَيُدْخِلَنَّهُمْ

هذا هو مذهب اهل السنة والجماعة ۱۲

١ه قوله ويثبطونهم اى يعوقونهم قال فى القاموس ثبطه عن الامر عوقه ۱۲ ١ه قوله يثبطونهم بضم الياء وفتح المثلثة وتشديد الموحدة المكسورة من التثبيط اى يمنعونهم ۱۲ک ٢ه قوله اى لم يؤمر بالتبليغ بل اوحى اليه ما يحتاج اليه لكمال نفسه من غير ان يكون مبعوثا الى غيره واعلم انه اختلف فى الفرق بين الرسول والنبى فقال بعضهم انهما متساويان فكل نبى رسول وكل رسول نبى لا فرق الا بحسب المفهوم وقال بعضهم ان النبى اعم لان الرسول ما صاحب كتاب او شريعة متجددة بخلاف النبى وقال بعضهم ان الرسول من انزل عليه الكتاب والنبى بخلافه والجمهور على ان النبى اعم من الرسول كما فى الخيالى شرح فقه الاكبر لملا على القارى لكن اختلف العلماء ايضا فى معنى عمومية فاختار الرازى ان من جاءه الملك ظاهرا وامره بدعوة الخلق فهو الرسول ومن لم يكن كذلك بل راى فى النوم كونه رسولا او اخبره احد من الرسول بانه رسول فهو النبى الذى لا يكون رسولا وهذا هو الاولى وفى ابى السعود الرسول من بعثه الله تع بشريعة جديدة يدعو الناس اليها والنبى يعمه ومن بعثه لتقرير شريعة سابقة وهكذا فى البيضاوى وفى روح البيان والرسول انسان ارسله الله الى الخلق لتبليغ رسالة وتبيين ما قصرت عنه عقولهم من مصالح الدارين وقد يشترط فيه الكتاب بخلاف النبى فانه اعم ومثله فى شرح عقائد النسفى وفيه اعتراض وجواب تركناه خوفا للاطناب وقال القهستانى الرسول من بعث لتبليغ الاحكام ملكا كان او انسانا بخلاف النبى فانه يختص بالانسان ۱۲ ٣ه قوله حتى قرأ قال فى القاموس تمنى الكتاب قرأه ۱۲ ٤ه قوله وقد قرأ النبى صلى الله عليه وسلم اشار بذلك الى ان سبب نزول هذه الآية قراءة النبى سورة النجم وذلك كان فى رمضان سنة خمس من البعثة وكانت الهجرة الى الحبشة فى رجب من تلك السنة وقدوم المهاجرين الى مكة كان فى شوال من تلك السنة ۱۲ صاوى ٥ه قوله بالقاء الشيطان الخ قال الرازى هذه رواية عامة المفسرين الظاهرين اما اهل التحقيق فقد قالوا هذه الرواية باطلة موضوعة واحتجوا عليه بالقرآن والسنة والمعقول قال الله تعالى شانه وما ينطق عن الهوى ان هو الا وحى يوحى وقال سنقرئك فلا تنسى ولا ياتيه الباطل من بين يديه ولا من خلفه وقال انا نحن نزلنا الذكر وانا له لحافظون وقال البيهقى هذه القصة غير ثابتة من جهة النقل ثم اخذ يتكلم فى ان رواة هذه القصة مطعون وايضا روى عن محمد بن اسحاق بن خزيمة انه سئل عن هذه القصة فقال هذا وضع الزنادقة وصنف فيه كتابا وايضا فقد روى البخارى فى صحيحه ان النبى عليه السلام قرأ سورة النجم وسجد فيها المسلمون والمشركون وليس فيه حديث الغرانيق وروى هذا الحديث من طرق كثيرة وليس فيها البتة حديث الغرانيق وفى مواهب اللدنية مثله وما يرى فيه احاديث فهو غير مستند ملخصا وان شئت تفصيله فليرجع الى تفسير الكبير ومواهب اللدنية فالاحسن ما ذكر فى المدارك فلما ابطلت هذه الوجوه لم يبق الا وجه واحد وهو انه عليه الصلوة والسلام سكت عند قوله ومنات الثالثة الاخرى فتكلم الشيطان بهذه الكلمات متصلا بقراءة النبى صلى الله عليه وسلم فوقع عند بعضهم انه عليه السلام هو الذى تكلم بها فيكون هذا القاء فى قراءة النبى صلى الله عليه وسلم وقال القاضى عياض وهذا احسن الوجوه وهو الذى يظهر ترجيحه وكذا استحسن ابن العربى هذا التاويل فتح البارى لكن مشى الرازى الى ضعفه ۱۲ ٦ه قوله تلك الغرانيق الغرانيق فى الاصل الذكور من طير الماء واحدها غرنوق كفردوس او غرنوق كعصفور او غرنيق كعليق او غرنيق كسكين سمى به لبياضه والغرنوق ايضا الشاب الابيض الناعم وكانوا يزعمون ان الاصنام تقربهم من الله وتشفع لهم فشبهت بالطيور التى تعلو فى السماء وترتفع من المواهب وغيره ۱۲ ٧ه قوله الغرانيق العلى فى القاموس الغرنوق كزنبور وفردوس طائر مائى اسود او ابيض كالغرنيق بالضم او هو الكركى او طائر يشبه الغرنوق بالضم وكزنبور وقنديل وفردوس وقرطاس علابط الشاب الابيض الجميل والجمع غرانيق انتهى وكانوا يزعمون ان الاصنام تقربهم الى الله وتشفع لهم فشبهت بالطيور التى تعلو فى السماء وترتفع ۱۲ک ٨ه قوله بهذه الآية ليطمئن يعنى ما انت بمنفرد بهذا بل سنة هذا فى رسله اذ قالوا قولا لكن الشيطان ليلقى فى قراءتهم كما القى فى قراءتك ابتلاء ليزداد المنافقون شكا والمؤمنون ايمانا كذا اخرجه ابن ابى حاتم وابن جرير وابن المنذر من طرق عن شعبة عن سعيد بن جبير مرسلا نقلا الشيخ العسقلانى قال فقد وردت القصة من طرق كثيرة وكلها اما ضعيفة او منقطع الا طريق ابن جرير وكثرة الطرق تدل على ان لها اصلا وقد روى مسندا عن ابن عباس وممن روى القصة ابن مردويه والبزار وابن اسحاق وموسى بن عقبة فى المغازى وابو معشر فى السيرة كما نبه عليه الحافظ ابن كثير لكن قال ان طرقها كلها مرسلة وانه لم يرها مسندة من وجه صحيح وقد انكر كثير هذه الحكاية فقال الامام الرازى انها باطلة موضوعة وقال ابن خزيمة انها من وضع الزنادقة وقال عياض انها باطلة لا يصح عقلا ولا نقلا وقال البيهقى انها غير ثابتة نقلا ثم اخذ يتكلم فى ان رواتها مطعونون وبالجملة روى ابن جرير فى تفسير هذه القصة فتبعه المفسرون فانكره جماعة واثبته آخرون واولوه على وجوه احسنها انه صلى الله عليه وسلم كان يرتل القرآن فارتصده الشيطان فى سكتة من سكتاته ونطق بتلك الكلمات محاكيا نغمة النبى صلعم بحيث سمعها من دنى اليه وظنها من قوله فاشاعها ويؤيده ما ورد عن ابن عباس لقوله تمنى تكلم ومن انكره قال فى معنى الآية الا اذا احب شيئا واشتهاه وحدث به نفسه ما لم يؤمر به القى الشيطان فى امنيته اى فى تشهيه ما يوجب اشتغاله بالدنيا او ما من نبى الا اذا تمنى ان يؤمن من قومه الا القى الشيطان عليه ما يرضى قومه ۱۲ک ٩ه قوله يبطل فالمراد بالنسخ اللغوى لا النسخ الشرعى المستعمل فى الاحكام ۱۲ روح ١٠ه قوله القاسية القسوة غلظ القلب بالفارسية آنانكه سخت است دل ايشان ۱۲ ١١ه قوله حيث جرى على لسانه الخ عبارة الخازن فلما نزلت هذه الآية قالت قريش ندم محمد على ما ذكر من منزلة آلهتنا عند الله فغير ذلك وكان الحرفان اللذان القى الشيطان على لسان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد وقعا فى فم كل مشرك فازدادوا شرا على ما كانوا عليه وشدة على من اسلم ۱۲ ١٢ه قوله يوم عقيم العقم فى الاصل عدم الولادة فشبه اليوم الذى لا خير فيه بامرأة عقيم وطوى ذكر المشبه به ورمز له بشئ من لوازمه وهو العقم فاثباته تخييل والجامع عدم الثمرة فى كل ۱۲ صاوى ١٣ه قوله كالريح العقيم لا خير فلا تنشئ مطرا ولا تلقح شجرا وقيل وصف يوم الحرب بالعقيم لان اولاد النساء يقتلون فيه فيصرن كالعقيم او لان المقاتلين ابناء الحرب اذا قتلوا صارت عقيما او هو يوم القيمة لا ليل له او كان كل يوم يلد مثله او الليل فما لا مثل له او لا ليل له فهو عقيم وعلى هذا المراد بالساعة ساعة الموت او المعنى تاتيهم القيمة او عذابها فوضع الظاهر موضع المضمر للتهويل ۱۲ک ١٤ه قوله لا ليل له اى لا ليل له بعده ولا يوم ۱۲ ١٥ه قوله فضلا من الله يدل على ذلك ترك الفاء فى خبره واما قوله تعالى ادخلوا الجنة بما كنتم تعملون فالباء فيه للمقابلة لا للسببية ۱۲ک ١٦ه قوله والذين هاجروا مبتدأ خبره ليرزقنهم الله وخصهم بالذكر وان كانوا داخلين فى جملة المؤمنين تعظيما لشانهم ۱۲ صاوى

مُّدْخَلًا بضم الميم وفتحها اى ادخالا او موضعا يَّرْضَوْنَهٗ ؕ وهو الجنة وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَلِيْمٌ بنياتهم
حَلِيْمٌ ۝ عن عقابهم اَلْاَمْرُ ذٰلِكَ ۚ الذى قصصنا عليك وَمَنْ عَاقَبَ جازى من المؤمنين
بِمِثْلِ مَا عُوْقِبَ بِهٖ ظلما من المشركين اى قاتلهم كما قاتلوه فى الشهر المحرم ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ منهم
اى ظلم باخراجه من منزله لَيَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ عن المؤمنين غَفُوْرٌ ۝ لهم عن
قتالهم فى الشهر الحرام ذٰلِكَ النصر بِاَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِى النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِى الَّيْلِ اى
يدخل كلا منهما فى الآخر بان يزيد به وذلك من اثر قدرته التى بها النصر وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ
دعاء المؤمنين بَصِيْرٌ ۝ بهم حيث جعل فيهم الايمان فاجاب دعاءهم ذٰلِكَ النصر ايضا بِاَنَّ اللّٰهَ
هُوَ الْحَقُّ الثابت وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ بالياء والتاء يعبدون مِنْ دُوْنِهٖ وهو الاصنام هُوَ الْبَاطِلُ
الزائل وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ اى العالى على كل شئ بقدرته الْكَبِيْرُ ۝ الذى يصغر كل شئ سواه
اَلَمْ تَرَ تعلم اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ؗ مطرا فَتُصْبِحُ الْاَرْضُ مُخْضَرَّةً ؕ بالنبات وهذا من اثر
قدرته اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ بعباده فى اخراج النبات بالماء خَبِيْرٌ ۝ بما فى قلوبهم عند تاخير المطر
لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ على جهة الملك وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْغَنِيُّ عن عباده الْحَمِيْدُ ۝ لاوليائه ع ٨ ١٥
اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِى الْاَرْضِ من البهائم وَالْفُلْكَ السفن تَجْرِيْ فِى الْبَحْرِ للركوب والحمل
بِاَمْرِهٖ باذنه وَيُمْسِكُ السَّمَآءَ من اَنْ او لئلا تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ فتهلكوا اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ
لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ فى التسخير والامساك وَهُوَ الَّذِيْۤ اَحْيَاكُمْ ؗ بالانشاء ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ عند انتهاء
آجالكم ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ؕ عند البعث اِنَّ الْاِنْسَانَ اى المشرك لَكَفُوْرٌ ۝ لنعم الله بتركه توحيده لِكُلِّ
اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا بفتح السين وكسرها شريعة هُمْ نَاسِكُوْهُ عاملون به فَلَا يُنَازِعُنَّكَ يراد به
لا تنازعهم فِى الْاَمْرِ امر الذبيحة اذ قالوا ما قتل الله احق ان تاكلوه مما قتلتم وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ ؕ
اى الى دينه اِنَّكَ لَعَلٰى هُدًى دين مُّسْتَقِيْمٍ ۝ وَاِنْ جٰدَلُوْكَ فى امر الدين فَقُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا
تَعْمَلُوْنَ ۝ فيجازيكم عليه وهذا قبل الامر بالقتال اَللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ ايها المؤمنون والكافرون
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۝ بان يقول كل من الفريقين خلاف قول الآخر اَلَمْ تَعْلَمْ
الاستفهام فيه للتقرير اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِى السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ اى ما ذكر فِىْ كِتٰبٍ ؕ
هو اللوح المحفوظ اِنَّ ذٰلِكَ اى علم ما ذكر عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝ سهل وَيَعْبُدُوْنَ اى المشركون

١ه قوله بضم الميم للاكثر وفتحها لنافع قوله اے ادخالا او موضعا تفسير على كلا القراءتين فتحمل على كل ان يكون مصدرا وان يكون اسم مكان ١٢ ك ٢ه قوله ذلك الذى الخ اے من وعد المؤمنين ووعيد الكافرين واسم الاشارة خبر لمحذوف تقديره الامر الذى قصصنا عليك ذلك اے لا تغيير فيه ولا تبديل فهى كلمة يؤتى بها للانتقال من كلام الى آخر ١٢ صاوى ٣ه قوله ومن عاقب الخ العقاب ماخوذ من التعاقب وهو مجئ الشئ بعد غيره وحينئذ فقوله عاقب بمعنى جازى حقيقة لغوية ١٢ صاوى ٤ه قوله بمثل ما عوقب به اى جازى الظالم بمثل ما ظلمه من غير زيادة وانما سمى ابتداء العقاب عقابا للازدواج اولانه سببه وقوله اى قاتلهم كما قتلوه فى الشهر المحرم يشير الى سبب النزول فانه نزلت فى المسلمين لقوا جمعا من المشركين للمسلمين بقيتا من الشهر المحرم فناشدهم المسلمون فابوا وقاتلوا فنصر الله المسلمين ١٢ ك ٥ه قوله منهم اى بغى على المسلم من المشركين اى ظلم باخراجه عن منزله بمكة وثم ههنا ليس للتراخى الزمانى فان اخراجهم من منازلهم بمكة كانت قبل قتالهم فى الشهر الحرام بل للتعاقب الذكرى ١٢ ك ٦ه قوله وذلك آه اى الايلاج من اثر قدرته تعالى هذا اشارة الى كون الايلاج سببا للنصر وحاصله ان المسبب الحقيقى هو قدرته تعالى على جميع الممكنات الا انه تعالى اقام دليل القدرة واثرها مقامها اى ذلك النصر بسبب انه قادر ومن آثار قدرته ايلاج كل من الليل والنهار فى الآخر ١٢ جمل ٧ه قوله وان ما تدعون بالتاء الفوقية لنافع وابن كثير وابن عامر و ابى بكر على مخاطبة المشركين وبالياء التحتية للباقين ١٢ ك ٨ه قوله يصغر الخ اى كل ما سواه سافل حقير تحت قهره وامره ١٢ خطيب ٩ه قوله الم تر ان الله انزل من السماء ماء شروع فى ذكر ستة ادلة على كونه هو الحق وما سواه باطل وفى الحقيقة كل دليل نتيجة للدليل الذى قبله وفى الادلة الترقى فى الاحتجاج والمعرفة فالاول الاول انزال الماء الناشى عنه اخضرار الارض الثانى قوله ما فى السموات وما فى الارض الثالث تسخير ما فى الارض الرابع تسخير الفلك الخامس امساك السماء السادس الاحياء ثم الاماتة ثم الاحياء ثانيا ١٢ صاوى ١٠ه قوله فتصبح بالرفع على انه عطف على انزل اى فتصبح به ويجوز ان يكون الفاء سببية لا عاطفة فلا يحتاج الى تقدير العائد وليس للاستفهام جواب حتى ينصب به فانه بمعنى الخبر اى قد رأيت وايضا لو نصب جوابا لدل على نفى الاخضرار والمقصود اثباته والعدول الى المضارع للدلالة على بقاء اثر المطر زمانا بعد زمان ١٢ كمالين ١١ه قوله والفلك آه العامة على نصب الفلك وفيه وجهان احدهما انه عطف على ما فى الارض اے سخر لكم الفلك وافردها بالذكر وان اندرجت تحت ما فى قوله ما فى الارض لظهور الامتنان وتعجيب تسخيرها وتجرى على هذا حال الثانى انها عطف على الجلالة بتقدير الم تر ان الفلك تجرى فتجرى خبر ١٢ ج ١٢ه قوله من ان الخ اى اصله من ان تقع او لئلا تقع تفصيله ان قوله ان تقع لها فى محل نصب او جر على حذف حرف الجر تقديره من ان تقع وقيل فى محل نصب فقط بدل اشتمال من السماء اى ويمسك وقوعها وقيل فى محل نصب على المفعول لاجله فالبصريون يقدرون كراهة ان تقع والكوفيون لئلا تقع وقد اشار الشارح للاحتمال الاول والثالث ملخصا من الجمل ١٢ ١٣ه قوله الا باذنه الظاهر انه استثناء مفرغ من اعم الاحوال وهو لا يقع فى الكلام الموجب الا ان قوله ويمسك السماء ان تقع على الارض فى قوة النفى اے لا تتركها تقع فى حالة من الاحوال الا فى حالة كونها متلبسة بمشية الله تعالى فالباء للملابسة ١٢ جمل ١٤ه قوله وهو الذى احياكم الخ قال الجنيد قدس سره احياكم بمعرفته ثم يميتكم باوقات الغفلة والفترة ثم يحييكم بالجذب بعد الفترة ١٢ ١٥ه قوله منسكا مصدر ماخوذ من النسك وهو العبادة اى شريعة خاصة ١٢ ١٦ه قوله شريعة اے احكام دين لكل امة معينة من الامم بحيث لا تتخطى امة منهم شريعتها المعينة لها الى شريعة اخرى فالامة التى كانت من مبعث موسى الى مبعث عيسى منسكهم التوراة ومن مبعث عيسى الى مبعث محمد صلى الله عليه وسلم منسكهم الانجيل والامة الموجودون عند مبعث النبى صلى الله عليه وسلم ومن بعدهم الى يوم القيامة منسكهم القرآن لا غير وحينئذ فقوله فلا ينازعنك فى الامر اے لا ينازعك هؤلاء الامم فى امر دينك زعما منهم ان شريعتهم باقية لم تنسخ ١٢ مختصرا من الصاوى ١٧ه قوله يراد به لا تنازعهم يعنى ان المراد نهيه صلعم من منازعتهم وعدم الالتفات الى قولهم على طريق الكناية فان عدم منازعته بترك الالتفات الى قولهم يستلزم عدم منازعتهم لان المنازعة لا تتم الا باثنين فاذا ترك احدهما فلا مخاصمة ١٢ ك ١٨ه قوله امر الذبيحة الخ قال ابن الخطيب نزلت فى بديل بن ورقاء وبشر بن سفيان ويزيد بن خنيس قالوا لاصحاب النبى صلى الله عليه وسلم ما لكم تاكلون مما تقتلون ولا تاكلون مما قتله الله تعالى يعنون الميتة وقال فى البيضاوى على قوله تعالى فلا ينازعنك سائر ارباب الملل فى امر الدين او النسائك ومعنى الآية بالفارسية پس نزاع نكنند سائر ارباب اديان باتو در كار دين ١٢ ١٩ه قوله وان جادلوك اے مراء وتعنتا كما يفعله السفهاء بعد اجتهادك ان لا يكون بينك وبينهم تنازع وجدال قوله فقل الله اعلم الخ اے فلا تجادلهم وادفعهم بهذا القول والمعنى ان الله اعلم باعمالكم وما تستحقون عليها من الجزاء فهو مجازيكم به وهذا وعيد وانذار ١٢ مدارك ٢٠ه قوله وهذا قبل الامر بالقتال اے فهو منسوخ باية القتال وهذا احد القولين وقيل ان الآية محكمة وحينئذ فيكون المعنى اترك جدالهم وفوض الامر الى الله ١٢ صاوى ٢١ه قوله الاستفهام فيه للتقرير اے تقرير المنفى وتثبيته وهى فى الاصل لانكار النفى ويلزم منه تقرير المنفى ١٢ كمالين ٢٢ه قوله اى ما ذكر اى ان الله يعلم ما فى السماء والارض ١٢ ك ٢٣ه قوله هو اللوح المحفوظ وسمى بذلك لانه حفظ من الشياطين ومن تغيير شئ منه طوله ما بين السماء والارض وعرضه ما بين المشرق والمغرب وهو من درة بيضاء وهو معلق فوق السماء السابعة ١٢ ج ٢٤ه قوله اے علم ما ذكر الخ وقد يجعل الاشارة الى الاثبات فى اللوح وقد يجعل الى الحكم ١٢ كمالين

ـه قوله فلا ينازعنك اے سائر ارباب الملل قوله فى الامر اے فى امر الدين او النسائك لانهم بين جهال واهل عناد ولان امر دينك اظهر من ان يقبل النزاع وقيل المراد نهى الرسول صلى الله عليه وسلم عن الالتفات الى قولهم وتمكينهم من المناظرة المؤدية اے نزاعهم فانهن انما تنفع طالب الحق وهؤلاء اهل مراء ١٢ جلالين

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ هو الاصنام سُلْطٰنًا حجة وَّمَا لَيْسَ لَهُمْ بِهٖ عِلْمٌ انها الهة وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ
اي موصولة وهو مفعول يعبدون ۱۲ ک
بالاشراك مِنْ نَّصِيْرٍ يمنع عنهم عذاب الله وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا من القرآن بَيِّنٰتٍ ظاهرات حال
تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْمُنْكَرَ اي الانكار لها اي اثره من الكراهة والعبوس يَكَادُوْنَ يَسْطُوْنَ
بِالَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا اي يقعون فيهم بالبطش قُلْ اَفَاُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكُمْ اي باكره
اليكم من القرآن المتلو عليكم هو النَّارُ وَعَدَهَا اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بان مصيرهم اليها وَبِئْسَ
الْمَصِيْرُ هي يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اي اهل مكة ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وهو اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ تعبدون
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اي غيره وهم الاصنام لَنْ يَّخْلُقُوْا ذُبَابًا اسم جنس واحده ذبابة يقع على المذكر
والمؤنث وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا لَهٗ اي لخلقه وَاِنْ يَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْئًا مما عليهم من الطيب والزعفران
الملطخون به لَّا يَسْتَنْقِذُوْهُ لا يستردوه مِنْهُ لعجزهم فكيف يعبدون شركاء لله تعالى هذا امر
مستغرب عبر عنه بضرب مثل ضَعُفَ الطَّالِبُ العابد وَالْمَطْلُوْبُ المعبود مَا قَدَرُوا اللّٰهَ عظموه
حَقَّ قَدْرِهٖ عظمته اذ اشركوا به ما لم يمتنع من الذباب ولا ينتصف منه اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ غالب
اَللّٰهُ يَصْطَفِيْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ رسلا نزل لما قال المشركون ءانزل عليه الذكر
حذف لدلالة الاول ۱۲
من بيننا اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ لمقالتهم بَصِيْرٌ بمن يتخذه رسلا كجبريل وميكائيل وابراهيم ومحمد
وغيرهم صلى الله عليهم وسلم يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ اي ما قدموا وما خلفوا
او ما عملوا وما هم عاملون بعد وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَ
اسْجُدُوْا اي صلوا وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وحدوه وَافْعَلُوا الْخَيْرَ كصلة الرحم ومكارم الاخلاق
لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ تفوزون بالبقاء في الجنة وَجَاهِدُوْا فِي اللّٰهِ لاقامة دينه حَقَّ جِهَادِهٖ باستفراغ
الطاقة فيه ونصب حق على المصدر هُوَ اجْتَبٰىكُمْ اختاركم لدينه وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ
مِنْ حَرَجٍ اي ضيق بان سهله عند الضرورات كالقصر والتيمم واكل الميتة والفطر للمرض
الباء متعلق بقوله ما جعل ۱۲ ک
والسفر مِلَّةَ اَبِيْكُمْ منصوب بنزع الخافض الكاف اِبْرٰهِيْمَ عطف بيان هُوَ اي الله سَمّٰىكُمُ
الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ قَبْلُ اي قبل هذا الكتاب وَفِيْ هٰذَا اي القرآن لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ يوم
القيامة انه بلغكم وَتَكُوْنُوْا انتم شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ ان رسلهم بلغتهم فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ داوموا عليها
ع وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ ثقوا به هُوَ مَوْلٰىكُمْ ناصركم ومتولي اموركم فَنِعْمَ الْمَوْلٰى هو وَنِعْمَ النَّصِيْرُ

[illegible]

۱ه قوله والعبوس عبوس ترش روئی کردن ۱۲ صراح ۲ه قوله يكادون يسطون آه هذه الجملة حال اما من الموصول وان كان مضافا اليه لان المضاف جزؤه واما من الوجوه لانها يعبر بها عن اصحابها ويسطون ضمن معنى يبطشون فتعدى تعديته والا فهو متعد بعلى يقال سطا عليه واصله القهر والغلبة وقد اشار الشارح للتضمين لقوله اي يقعون فيهم بالبطش ۱۲ ج ۳ه قوله يسطون الخ بالفارسية حمله كنند بر آنانكه مى خوانند برايشان آيات ۱۲ ۴ه قوله اي باكره اليكم من القرآن المتلو عليكم يشير الى ان الاشارة في ذلكم الى القرآن وقد يجعل الاشارة الى شر ضجر اصحاب الكافرين بتلاوة المومنين عليهم والى الشر الحاصل للمومنين التالين اي بشر يحصل لهم ازيد في معنى الشر من الشر الحاصل لهم ۱۲ كمالين ۵ه قوله النار آه خبر مبتدأ محذوف كان سائلا سأل فقال وما الاشر فقيل النار اي هو النار ج فالوقف على ذلكم او على النار ويصح ان يكون مبتدأ والخبر وعدها الله وعلى هذا فالوقف على كفروا وفي السمين النار يقرأ بالحركات الثلاث الرفع على الابتداء او الخبر والنصب وهو قراءة زيد بن علي وابن ابي عبلة على انه منصوب بفعل مقدر يفسره الظاهر او على الاختصاص او باضمار اعني والجر وهو قراءة ابن اسحق وابراهيم بن نوح على البدل من شر ۱۲ ج ۶ه قوله يا ايها الناس ضرب مثل فاستمعوا له هذه الآية مرتبطة بقوله ويعبدون من دون الله ما لم ينزل به سلطانا فالخطاب وان كان لاهل مكة لكن المراد به عموم من كان يعبد الاصنام والمثل في اللغة مرادف للمثل والشبه والنظير ثم صار حقيقة عرفية في ما شبه مضربه بمورده كقولهم الصيف ضيعت اللبن وليس مرادا هنا بل المراد به الامر الغريب والقصة العجيبة واليه يشير المفسر في آخر العبارة بقوله هذا امر مستغرب ۱۲ ص ۷ه قوله واحده ذبابة ويجمع على ذبان بالكسر كغربان وذبان بالضم كقضبان وعلى اذبة والذباب ماخوذ من الذب لانه يذب اي يدفع من البيضاوي والجمل ۱۲ ۸ه قوله ولو اجتمعوا متصلة في موضع الحال اي مفروضين اجتماعهم شيئا ۱۲ كمالين ۹ه قوله الزعفران عن ابن عباس انهم كانوا يطلون الاصنام بالزعفران ورؤسها بالعسل ويغلقون عليها الابواب فدخل الذباب من الكوى فياكله وعن ابن زيد كانوا يحلون الاصنام باليواقيت واللآلي وانواع الجواهر ويطيبونها بالوان الطيب فربما يسقط شئ منها فياخذه طائر او ذباب فلا تقدر الآلهة على استرداده منه خطيب وقوله الملطخون به لطخ آلودن ۱۲ صراح ۱۰ه قوله فكيف يعبدون بزنة المجهول اي كيف يعبد الاصنام شركاء لله حال عن ضمير ۱۲ ک ۱۱ه قوله عبر عنه بضرب مثل هذا جواب ما يقال ان الذي ضرب وبين ليس بمثل فكيف سماه مثلا وحاصل الجواب ان الصفة والقصة العجيبة تسمى مثلا تشبيها لها ببعض الامثال لكونها مستحسنة مستغربة عندهم ۱۲ ۱۲ه قوله المطلوب المعبود اي الصنم وقد يفسر الطالب بالذباب فانه يطلب ما يسلب عن الصنم والمطلوب بالصنم لانه يطلب منه السلب وقد يعكس فالصنم كانه يطلب الذباب ليستنقذ منه ما سلبه ۱۲ كمالين ۱۳ه قوله ما قدروا الله حق قدره هذه الآية غير مرتبطة بما قبلها وعليه فيكون سبب نزولها كما قيل ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان جالسا وحوله اصحابه وفي القوم مالك بن ابي الصيف من احبار اليهود فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم ناشدتك الله هل رأيت في التوراة ان الله يبغض الحبر السمين فقال نعم فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم وانت حبر سمين فضحك القوم فالتفت مالك الى عمر بن الخطاب وقال ما انزل الله على بشر من شئ ۱۲ صاوي ملخصا ۱۴ه قوله من الملائكة رسلا ان قلت ان هذا يقتضي ان يكون الرسل بعض الملائكة لا كلهم وآية فاطر تقتضي ان الكل رسل اجيب بان التبعيض بالنسبة لارسالهم لبني آدم والجمع رسل بالنسبة لبعضهم بعضا ۱۲ صاوي ۱۵ه قوله انزل عليه الذكر اي القرآن من بيننا وليس باكبرنا ولا اشرفنا اي لم ينزل عليه فاخبر تعالى ان الاختيار اليه يختار من يشاء من خلقه ۱۲ ۱۶ه قوله اي صلوا انما خص هذين الركنين في التعبير عن الصلوة لانهما لما لفقهما الهيات المعتادة هما الدالان على الخضوع فحسن التعبير بهما وذكر عن ابن عباس ان الناس كانوا في اول الاسلام يركعون ولا يسجدون من الخطيب وفي ابي السعود عبر عن الصلاة بهما لانهما اعظم اركانها ۱۲ ۱۶ه قوله اي صلوا عبر عن الصلوة لانهما اعظم اركانها وقيل كانوا اول ما اسلموا يصلون بلا ركوع وسجود فامروا ان يكون صلوتهم بركوع وسجود ۱۲ ک ۱۷ه قوله وجاهدوا في الله اي في سبيله اي لاجل الله وهو على تقدير مضافين اي لاقامة دين الله ومفعول جاهدوا محذوف تقديره اعداءكم وهذه الاعداء ظاهرية وباطنية فالظاهرية فرق الضلال ومجاهدتها معلومة والباطنية مثل النفس والهوى ومجاهدتها منعها من شهواتها شيئا فشيئا على التدريج وهذا الجهاد الثاني هو الجهاد الاكبر والاول هو الاصغر كما ورد به الحديث ۱۲ ج ۱۸ه قوله ونصب حق على المصدر فاصله اي اصل قوله حق جهاده جهادا حقا من اضافة الصفة للموصوف والاضافة في جهاده على معنى في اي فيه وقد اشار اليه الشارح قال الامام الراغب الجهاد ثلاثة اضرب مجاهدة العدو الظاهر ومجاهدة الشيطان ومجاهدة النفس وتدخل ثلثتها في قوله تعالى وجاهدوا في الله حق جهاده وفي الحديث جاهدوا اهواءكم كما تجاهدون اعداءكم وعنه صلى الله عليه وسلم انه رجع من غزوة تبوك فقال رجعنا من الجهاد الاصغر الى الجهاد الاكبر فجهاد النفس اشد من جهاد الاعداء والشياطين وهو حملها على اتباع الاوامر والاجتناب عن النواهي ۱۲ روح ۱۹ه قوله وما جعل عليكم في الدين من حرج ان قلت كيف لا حرج فيه مع ان في قطع اليد بسرقة عشرة دراهم ورجم محصن بزنا مرة ووجوب صوم شهرين متتابعين بافساد صوم يوم من رمضان ونحو ذلك حرجا فالجواب ان المراد بالدين التوحيد ولا حرج فيه بل فيه تخفيف فانه يكفر ما قبله من الشرك وان امتد ولا يتوقف الاتيان به على زمان او مكان معين او رخصة كما اشار الشارح وايضا قال الرازي ما المراد من الحرج في الآية الجواب قيل هو الاتيان بالرخص فمن لم يستطع ان يصلي قائما فليصل جالسا ومن لم يستطع ذلك فليوم واباح للصائم الفطر في السفر والقصر فيه وايضا فانه سبحانه لم يبتل عبده بشئ من الذنوب الا وجعل له مخرجا منها اما بالتوبة او بالكفارة وعن ابن عمر رضي الله عنهما انه من جاءته رخصة فرغب عنها كلف يوم القيامة ان يحمل ثقل ثهلين حتى يقضي بين الناس او المراد نفي الحرج الذي كان في زمن بني اسرائيل من الاصر والتشديد والتضييق بتكليف وفي القرطبي قال العلماء رفع الحرج انما هو لمن استقام على منهاج الشرع واما السراق واصحاب الحدود فعليهم الحرج وهم جاعلوه على انفسهم بمفارقتهم الدين من الجمل والكبير ۱۲ ۲۰ه قوله في الدين آه ويدخل في الدين الجهاد في الطاعة دخولا اوليا فيلايم ما قبله ولا يظهر وجه تضعيف القاضي لهذا الوجه ۱۲ كمالين ۲۱ه قوله منصوب بنزع الخافض آه هذا احد اوجه ذكرها السمين ونصه احدها انه منصوب باتبعوا مضمرا الثاني انه منصوب على الاختصاص اي اعني بالدين ملة ابيكم الثالث انه منصوب بمضمون ما تقدمه كانه قال وسع دينكم توسعة ملة ابيكم ثم حذف المضاف واقيم المضاف اليه مقامه الرابع انه منصوب بجعل مقدرا الخامس انه منصوب على حذف كاف الجر اي كملة ابيكم ۱۲ ج ۲۲ه قوله هو سماكم المسلمين الضمير لله ويدل عليه

۱ قوله وثمان هذا قول الكوفيين وقوله او تسع عشرة آية هو قول البصريين وسبب هذا اختلافهم في قوله تعالى ثم ارسلنا موسى واخاه هارون بآياتنا وسلطن مبين هل هو آية كما قاله البصريون او بعض آية كما قاله الكوفيون ۱۲ صاوی ۲ قوله للتحقيق آه اي تدل على ثباته اذا دخل الماضي ولذلك تقربه عن الحال وتمثبت المتوقع كما ان لما تنفيه ولما كان المؤمنون متوقعين ذلك من فضل الله صدرت بها بشارتهم ۱۲ من البيضاوي ۳ قوله خاشعون له خائفون من الله متذللون له ملزمون ابصارهم مساجدهم روي انه صلى الله عليه وسلم رأى رجلا يعبث بلحيته فقال لو خشع قلب هذا لخشعت جوارحه ۱۲ بيضاوي ۴ قوله للزكوة فاعلون آه وصفهم بذلك بعد وصفهم بالخشوع في الصلوة ليدل على انهم بلغوا الغاية في القيام على الطاعات البدنية والمالية والتجنب عن المحرمات وسائر ما يوجب المروة اجتنابه والزكوة تقع على المعنى والعين والمراد الاول لان الفاعل فاعل الحدث لا المحل الذي هو موقعه او الثاني على تقدير مضاف، بيضاوي فان قيل السورة مكية وانما فرضت الزكوة بالمدينة قلت انما فرضت بالمدينة نصابها وقدرها واما اصلها فقد كان واجبا بمكة او المراد بها ههنا زكوة النفس وتطهيرها عن الرذائل ۱۲ ك ۵ قوله والذين هم الخ استدل به على تحريم المتعة اخرج ابن ابي حاتم عن القاسم بن محمد انه سئل عن المتعة فقرء هذه الآية قال فمن ابتغى وراء ذلك فهو عاد

اى الناصر هو لكم

سورة المؤمنون مكية وهي مائة وثمان ۱ او تسع عشرة آية

بسم الله الرحمن الرحيم

قد للتحقيق أفلح فاز المؤمنون ۝ الذين هم في صلوتهم خاشعون ۝ متواضعون والذين هم عن اللغو من الكلام وغيره معرضون ۝ والذين هم للزكوة فاعلون ۝ مؤدون والذين هم لفروجهم حفظون ۝ عن الحرام إلا على أزواجهم أي من زوجاتهم أو ما ملكت أيمانهم أي السراري فإنهم غير ملومين ۝ في اتيانهن فمن ابتغى وراء ذلك أي من الزوجات والسراري كالاستمناء بيده فأولئك هم العادون ۝ المتجاوزون الى ما لا يحل لهم والذين هم لأماناتهم جمعا ومفردا وعهدهم فيما بينهم وبين الله من صلوة وغيرها راعون ۝ حافظون والذين هم على صلوتهم جمعا ومفردا يحافظون ۝ يقيمونها في اوقاتها أولئك هم الوارثون ۝ لا غيرهم الذين يرثون الفردوس هو جنة اعلى الجنان هم فيها خلدون ۝ في ذلك اشارة الى المعاد ويناسبه ذكر المبدأ بعده والله لقد خلقنا الإنسان آدم من سلالة هي من سللت الشيء من الشيء اي استخرجته منه وهو خلاصته من طين ۝ متعلق بسلالة ثم جعلناه اي الانسان نسل آدم نطفة منيا في قرار مكين ۝ هو الرحم ثم خلقنا النطفة علقة دما جامدا فخلقنا العلقة مضغة لحمة قدر ما يمضغ فخلقنا المضغة عظاما فكسونا العظام لحما وفي قراءة عظما في الموضعين وخلقنا في المواضع الثلاثة بمعنى صيرنا ثم أنشأناه خلقا آخر بنفخ الروح فيه فتبارك الله أحسن الخالقين ۝ المقدرين ومميزا احسن محذوف للعلم به اي خلقا ثم إنكم بعد ذلك لميتون ۝ ثم إنكم يوم القيمة تبعثون ۝ للحساب والجزاء ولقد خلقنا فوقكم سبع طرائق اي سموات جمع طريقة لانها طرق الملائكة وما كنا عن الخلق تحتها غافلين ۝ أن تسقط عليهم فتهلكهم بل نمسكها كآية ويمسك السماء أن تقع على الأرض وأنزلنا من السماء ماء بقدر من كفايتهم فأسكناه في الأرض وإنا على ذهاب به لقادرون ۝ فيموتون مع دوابهم عطشا فأنشأنا لكم به جنات من نخيل وأعناب هما اكثر فواكه العرب لكم فيها فواكه كثيرة ومنها تأكلون ۝ صيفا وشتاء وأنشأنا شجرة تخرج من طور سيناء جبل بكسر السين وفتحها ومنع الصرف للعلمية والتأنيث للبقعة تنبت من الرباعي

وروى عن ابن ابي مليكة سألت عائشة رض عن المتعة فقالت بيني وبينهم القرآن ثم قرأت الآية قالت فمن ابتغى وراء ذلك غير ما زوجه الله او ملكه يمينه فقد عدا ۱۲ كمالين ۶ قوله من زوجاتهم اشار به الى ان على بمعنى من بدليل الحديث احفظ عورتك الا من زوجتك ۱۲ ۷ قوله او ما ملكت ايمانهم يعني كنيز كان كه مليكه يمين اند فما ملكت ايمانهم وان كان عاما للرجال ايضا لكنه مختص بالنساء اجماعا ۱۲ روح ۸ قوله او ما ملكت ايمانهم عبر بما دون من وان كان المقام له لان الاناث ناقصات ولاسيما الارقاء ففيهن شبه بالبهائم في حل البيع والشراء ۱۲ صاوی ۹ قوله كالاستمناء باليد اي فهو حرام عند مالك والشافعي وابي حنيفة رحمة الله عليهم وقال احمد بن حنبل يجوز بشروط ثلاثة ان يخاف الزنا وان لا يجد مهر حرة او ثمن امة وان يفعله بيده لا بيد اجنبي او اجنبية ۱۲ ۱۰ قوله كالاستمناء بيده اي والزنا واللواطة استدل الشافعي بهذه الآية بحرمته قال البغوي في الآية دليل على ان الاستمناء باليد حرام ويباح عند ابي حنيفة رح اذا خاف على نفسه الفتنة في در المختار وكذا الاستمناء بالكف وان كره تحريما لحديث ناكح اليد ملعون ولو خاف الزنا يرجى ان لا وبال عليه في رد المحتار على قوله الظاهر انه غير قيد بل لو تعين الخلاص من الزنا به وجب لانه اخف وعبارة الفتح فان غلبته الشهوة ففعل ارادة تسكينها به فالرجاء ان لا يعاقب انتهى ۱۲ ۱۱ قوله راعون اي قائمون عليها وحافظون على وجه الاصلاح وفي التاويلات النجمية الامانة التي حملها الانسان وهي الفيض الالهي بلا واسطة في القبول وذلك الذي يختص الانسان بكرامة حمله وعهدهم اي الذي عاهدهم عليه يوم الميثاق على ان لا يعبدوا الا اياه وان اعبدوني هذا صراط مستقيم راعون بان لا يخونوا في الامانات الظاهرة والباطنة ولا يعبدوا غير الله فان البعض ما عبد غير الله الهوى لانه بالهوى عبد ما عبد من دون الله انتهى ۱۲ ۱۲ قوله جمعا آه اي قراءة الجمهور ووجهها انه مصدر جمع بسبب اختلاف انواعه من طهارة وصلوة وصيام الى غير ذلك وقوله مفردا اي في قراءة ابن كثير لامن اللبس بالاضافة الى الجمع ولانه مصدر وقوله لا غيرهم اي فان ضمير الفصل يدل على التخصيص والحصر اضافي لا حقيقي لانه ثبت ان الجنة يدخلها الاطفال والمجانين والولدان والحور ويدخلها الفساق من اهل القبلة بعد العفو لقوله تعالى ويغفر ما دون ذلك لمن يشاء ۱۲ من الجمل ۱۳ قوله اولئك هم الوارثون روى ابن ابي حاتم عن ابي هريرة مرفوعا ما منكم من احد الا وله منزلان منزل في الجنة ومنزل في النار فان مات كافرا دخل النار ورث اهل الجنة منزله فذلك قوله واولئك هم الوارثون ۱۲ كمالين ۱۴ قوله ويناسبه ذكر المبدأ بعده اشار بذلك الى وجه المناسبة بين هذه الآية وما قبلها والمعنى ان الآية التي سبقت ذكر فيها المعاد وما يؤول اليه امر من اتصف بتلك الصفات وهذه الآية ذكر فيها بيان المبدأ وحينئذ فبين الآيتين مناسبة وهذا اتم مما قيل ان هذه الآية جملة مستأنفة لا ارتباط لها بما قبلها ۱۲ ص ۱۵ قوله الانسان نسل آدم اشار المفسر الى ان الضمير يعود على الانسان لكن لا بالمعنى الاول وحينئذ ففي الكلام استخدام ويؤيده قوله تعالى في الآية الاخرى وبدأ خلق الانسان من طين ثم جعل نسله من سلالة من ماء مهين ۱۲ ص ۱۶ قوله منيا في قرار اي مستقر وهو الرحم عبر عنها بالقرار الذي هو مصدر مبالغة وقوله مكين اي حصين وبالفارسية در قرارگاهی استوار من الروح ۱۲ ۱۷ قوله هو الرحم عبر عنه بالقرار للمبالغة كما ان المكين في الاصل صفة للنطفة جعل صفة له لذلك ۱۲ ك ۱۸ قوله بنفخ الروح فيه هذا قول ابن عباس والشعبي والضحاك وقيل الخلق الآخر هو خروجه الى الدنيا وقيل خروج اسنانه وشعره وقيل كمال شبابه والاتم انه عام في هذا وغيره من النطق والادراك وتحصيل المعقولات وغيره ۱۲ صاوی

مع بخلاف قراءة الفتح فانه فيعال كليسان وفعلاء كصحراء كذا ذكره البيضاوي ۱۲ ك

۱۹ قوله اے المقدرين فسره بذلك لئلا يلزم تعدد الخالق وعن مجاهد خير الصانعين وعن ابن جريج انما جمع لان عيسى كان يخلق ۱۲ كمالين ۲۰ قوله يوم القيمة اي عند النفخة الثانية ان قلت ما حكمة اختلاف التعاطفات بثم والفاء لانه ورد ان مدة كل طور اربعون يوما فان نظر لآخر المدة واولها اقتضى ان يعطف بثم وان نظر لآخرها اقتضى ان يعطف بالفاء اجيب بانه نزل التفاوت بين الاطوار منزلة التراخي والبعد الحسي لان حصول النطفة من التراب غريب جدا وكذا جعلها دما بخلاف جعل الدم لحما فهو قريب لمشابهته له في اللون والصورة وكذا جعلها عظما واما جعلها خلقا آخر فقريب وكذا الموت والبعث فظهر حكمة التعبير في كل موضع بما يناسبه ۱۲ صاوی ۲۱ قوله لانها طرق الملائكة آه اي في العروج والهبوط والطيران وفي البيضاوي سبع طرائق سموات لانها طورق بعضها فوق بعض مطارقة النعل وكل ما فوقه مثله فهو طريقة او لانها طرق الملائكة او الكواكب فيها مسيرها ۱۲ ج ۲۲ قوله وانا على ذهاب به لقادرون آه الذهاب مصدر ذهب والباء في به للتعدية اي لقادرون على اذهابه وازالته وهو متعلق بقادرون قدم عليه رعاية للفاصلة ۱۲ ج ۲۳ قوله وانشأنا اشار به الى ان قوله شجرة عطف على جنات اي وانشأنا لكم شجرة وهي شجرة زيتونة ۱۲ ۲۴ قوله شجرة تخرج من طور سيناء آه المراد بها شجرة الزيتون وانما خصت بطور سيناء لان اصلها منه ثم نقلت الى غيره ۱۲ ج ۲۵ قوله من طور سيناء هو جبل بين مصر وايلة نودي منه موسى عليه السلام ومعناه بالفارسية كوه زيبا وقد يقال له طور سينين قال اهل التفسير فاما ان يكون الطور اسم الجبل وسيناء اسم البقعة اضيف اليها او المركب منهما علم له كامرئ القيس كما قال في البيضاوي ايضا ۱۲ ۲۶ قوله سيناء بكسر السين لابي عمرو وابن كثير ونافع وفتحها للاربعة الباقية ومنع الصرف للعلمية والتانيث على تقدير الكسر للبقعة لا للالف فانه فيعال كديماس من السناء بالمد وهو الرفعة او بالقصر هو النور اذ لا فعلاء بالف التانيث

تعليقات جديدة من التفاسير المعتبرة لحل جلالين

والثلاثي بِالدُّهْنِ الباء زائدة على الاول ومعدية على الثاني وهي شجرة الزيتون وَصِبْغٍ لِّلْاٰكِلِيْنَ ۝ عطف على الدهن اي ادام يصبغ اللقمة بغمسها فيه هو الزيت وَاِنَّ لَكُمْ فِي الْاَنْعَامِ الابل والبقر والغنم لَعِبْرَةً عظة تعتبرون بها نُسْقِيْكُمْ بفتح النون وضمها مِّمَّا فِيْ بُطُوْنِهَا اي اللبن وَلَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ كَثِيْرَةٌ من الاصواف والاوبار والاشعار وغير ذلك وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۝ وَعَلَيْهَا اي الابل وَعَلَى الْفُلْكِ اي السفن تُحْمَلُوْنَ ۝ع وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ اطيعوه ووحدوه مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ وهو اسم ما وما قبله الخبر ومن زائدة اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ تخافون عقوبته بعبادتكم غيره فَقَالَ الْمَلَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لاتباعهم مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُرِيْدُ اَنْ يَّتَفَضَّلَ يتشرف عَلَيْكُمْ بان يكون متبوعا وانتم اتباعه وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ ان لا يعبد غيره لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً بذلك لا بشرا مَّا سَمِعْنَا بِهٰذَا الذي دعا اليه نوح من التوحيد فِيْٓ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ ۝ اي الامم الماضية اِنْ هُوَ ما نوح اِلَّا رَجُلٌۢ بِهٖ جِنَّةٌ حالة جنون فَتَرَبَّصُوْا بِهٖ انتظروه حَتّٰى حِيْنٍ ۝ الى زمن موته قَالَ نوح رَبِّ انْصُرْنِيْ عليهم بِمَا كَذَّبُوْنِ ۝ اي بسبب تكذيبهم اياي بان تهلكهم قال تعالى مجيبا دعاءه فَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ اَنِ اصْنَعِ الْفُلْكَ السفينة بِاَعْيُنِنَا بمراى منا وحفظنا وَوَحْيِنَا امرنا فَاِذَا جَآءَ اَمْرُنَا باهلاكهم وَفَارَ التَّنُّوْرُ للخباز بالماء وكان ذلك علامة لنوح فَاسْلُكْ فِيْهَا اي ادخل في السفينة مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ ذكر وانثى اي من كل انواعهما اثْنَيْنِ ذكرا وانثى وهو مفعول ومن متعلق باسلك وفي القصة ان الله حشر لنوح السباع والطير وغيرهما فجعل يضرب بيديه في كل نوع فيقع يده اليمنى على الذكر واليسرى على الانثى فيحملهما في السفينة وفي قراءة كلٍّ بالتنوين فزوجين مفعول واثنين تاكيد له وَاَهْلَكَ اي زوجته واولاده اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ مِنْهُمْ بالاهلاك وهو زوجته وولده كنعان بخلاف سام وحام ويافث فحملهم وزوجاتهم ثلثة وفي سورة هود وَمَنْ اٰمَنَ وَمَآ اٰمَنَ مَعَهٗٓ اِلَّا قَلِيْلٌ قيل كانوا ستة رجال ونساؤهم وقيل جميع من كان في السفينة ثمانية وسبعون نصفهم رجال ونصفهم نساء وَلَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا كفروا بترك اهلاكهم اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ۝ فَاِذَا اسْتَوَيْتَ اعتدلت اَنْتَ وَمَنْ مَّعَكَ عَلَى الْفُلْكِ فَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ نَجّٰىنَا مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ الكافرين اي اهلاكهم وَقُلْ عند نزولك من الفلك رَّبِّ اَنْزِلْنِيْ مُنْزَلًا بضم الميم وفتح الزاي مصدر او اسم مكان وبفتح الميم وكسر الزاي مكان

---

١ قوله الباء زائدة على الاول لتعديته بنفسه او تقديره تنبت زيتونها متلبسا بالدهن ومعدية على الثاني والمعنى تنبت بالدهن مستصحبا له وقيل هما لغتان بمعنى ١٢ ك ٢ قوله عطف على الدهن عطف احد وصفي الشيء على الآخر اي ادام يصبغ اللقمة بغمسها فيه الصبغ والصباغ الادام الذي يلون الخبز اذا غمس فيه ويصبغ كالخل والزيت وادام ككتاب ما يوكل مع الخبز اي شيء كان ١٢ ك ٣ قوله ادام ادام بالكسر نان خورش كذا في الصراح ١٢ ٤ قوله هو الزيت اي الشيء الجامع بين كونه دهنا وادما هو الزيت ١٢ كمالين ٥ قوله وان لكم في الانعام لعبرة عبر في جانب الانعام بالعبرة دون النبات لان العبرة فيها اظهر ١٢ صاوي ٦ قوله مما في بطونها الخ ذكر هاهنا بلفظ الجمع وفي النحل قال مما في بطونه بالافراد واجاب الكرماني عن ذلك بان ما في النحل مراد به الاناث والتقدير وان لكم في بعض الانعام وذلك البعض هو الاناث فاتى بالضمير مفردا مذكرا واما في المؤمنون فالمراد منه الكل الشامل للذكور والاناث بدليل العطف في قوله ولكم فيها منافع فان هذا لا يخص الاناث وهذا العطف لم يذكر في النحل ١٢ ج ٧ قوله الابل ويجوز كون الضمير اخص من المرجع وانما خصت بالابل لانها هي المحمول عليها عندهم والمناسب للفلك فانها سفاين البر ١٢ كمالين ٨ قوله ولقد ارسلنا نوحا الى قومه شروع في ذكر خمس قصص غير قصة خلق آدم فتكون ستا الاولى قصة نوح الثانية قصة هود الثالثة قصة القرون الآخرين الرابعة قصة موسى وهارون الخامسة قصة عيسى وامه والمقصود منه اطلاع الامة المحمدية على احوال من مضى ليقتدوا بهم في الخصال المرضية ويتباعدوا عن خصالهم المذمومة ونوح لقبه واسمه قيل عبد الغفار وقيل عبد الله وقيل يشكر وعاش من العمر الف سنة وخمسين لانه ارسل على راس الاربعين ومكث يدعو قومه الف سنة الا خمسين وعاش بعد الطوفان ستين سنة ١٢ صاوي ٩ قوله وهو اسم ما اي لفظ اله اسم ما واما لفظ غيره فيصح فيه الرفع اتباعا على المحل والجر اتباعا على اللفظ قراءتان سبعيتان فقوله ما قبله الخ وهو لكم والاصل ما اله غيره كائنا لكم وهذا من الشارح جرى على وجه ضعيف للنحاة وهو جواز عملها عند انعكاس الترتيب اذا كان الخبر ظرفا والمشهور اهمالها ١٢ ج ١٠ قوله فقال الملأ اي اشراف قومه وحاصل ما ذكروه من الشبه خمسة اولاها قولهم ما هذا الا بشر مثلكم الثانية ولو شاء الله لانزل ملائكة الثالثة ما سمعنا بهذا في آبائنا الاولين الرابع ان هو الا رجل به جنة الخامسة فتربصوا به حتى حين ولم يتعرض لردها لظهور فسادها ١٢ جمل ١١ قوله ان لا يعبد غيره الخ يشير الى ان مفعول المشية محذوف وشانه ان يقدر ماخوذا من جواب ولكنه اخذه من السياق فقدره بقوله ان لا يعبد غيره وقدره البيضاوي بقوله ولو شاء الله ان يرسل رسولا لانزل ملائكة رسلا ١٢ جمل ١٢ قوله لا بشرا اي لان الملائكة لشدة سطوتهم وعلو شانهم ينقاد الخلق اليهم من غير شك فلما لم يفعل ذلك علمنا انه ما ارسل رسولا ١٢ صاوي ١٣ قوله فتربصوا به الخ عبارة البيضاوي فتربصوا به فاحتملوه وانتظروه حتى حين لعله يفيق من جنونه وفي الكرخي فتربصوا به انتظروه الى زمان موته هذا كلام مستانف وهو ان يقول بعضهم لبعض اصبروا فانه ان كان نبيا حقا فالله ينصره ويقوي امره فنتبعه حينئذ وان كان كاذبا فالله يخذله ويبطل امره فحينئذ نستريح منه ١٢ مختصر من الجمل ١٤ قوله بمرأى منا وحفظنا اشار بذلك الى ان في الآية مجازا مرسلا لان شان من نظر الى الشيء بعينه حفظه فاطلق اللازم واريد الملزوم ١٢ صاوي ١٥ قوله ووحينا امرنا الخ اي تعليمنا فاوحى الله اليه جبريل فعلمه صنعتها وجعل طولها ثلاث مائة ذراع وعرضها خمسين وارتفاعها ثلاثين وجعلها ثلاث طباق السفلى للسباع والهوام والوسطى للدواب والانعام والعليا للانس ١٢ جمل ١٦ قوله وفار التنور عطف بيان لمجيء الامر روي انه قيل له عليه السلام اذا فار الماء من التنور فاركب انت ومن معك وكان تنور آدم عليه السلام من حجر تخبز فيه حواء فصار الى نوح فلما نبع منه الماء اخبرته امرأته فركبوا واختلف في مكانه فقيل كان بمسجد الكوفة على يمين الداخل مما يلي باب كندة اليوم وقيل كان في عين وردة من الشام ١٢ صاوي ١٧ قوله وكان ذلك علامة لنوح روي انه قيل له اذا فار من التنور اركب انت ومن معك ١٢ ك ١٨ قوله اي ادخل في السفينة من الادخال وسلك جاء متعديا ايضا ومنه ما سلككم في سقر ١٢ ك ١٩ قوله من كل زوجين اي من كل امتي زوجين وهما امة الذكر وامة الانثى كالجمال والنوق والحصن والرماك ١٢ مدارك ٢٠ قوله زوجين اي من غير البشر لما ياتي انه ادخل فيها من البشر سبعين او ثمانين ١٢ صاوي ٢٠ قوله وهو مفعول اي قوله اثنين مفعول هذا على تقدير بغير تنوين اللام من كل وهو قراءة الباقين واما على تقدير قراءة حفص بتنوين اللام من كل اي من كل نوع زوجين فزوجين مفعول من الخطيب وبه صرح الشارح ايضا ١٢ ٢١ قوله وغيرهما اي من كل ما يلد او يبيض بخلاف ما يتولد من العفونات كالدود والبق فلم يحمله فيها ١٢ صاوي ٢٢ قوله اي زوجته اي المؤمنة لانه كان له زوجتان احداهما مؤمنة فاخذها معه في السفينة والاخرى كافرة تركها وهي ام ولده كنعان ١٢ صاوي ٢٣ قوله وهو زوجته واسمها واعلة روح فكان له زوجتين احداهما المؤمنة فاركبها معه والاخرى كافرة تركها وهي ام ولده كنعان ١٢ جمل ٢٤ قوله بخلاف سام هو ابو العرب وحام هو ابو السودان ويافث هو ابو الترك ١٢ ٢٥ قوله فقل الحمد لله الخ جواب اذا الشرطية وكان الظاهر ان يقال فقولوا اي انت ومن معك وانما افرد نوحا بالامر بالدعاء المذكور اظهارا لفضله واشعارا بان في دعائه مندوحة عن دعائهم ١٢ ج ٢٦ قوله عند نزولك من الفلك الى الارض وقيل عند الصعود في السفينة والبركة في الارض كثرة النسل وفي السفينة النجاة ١٢ كمالين ٢٧ قوله بضم الميم الخ قراءتان سبعيتان وصنيعه يوهم ان الوجهين انما هما على القراءة الاولى وانه على الثانية يتعين ان يكون اسم مكان وليس كذلك بل على كل من الضم والفتح يحتمل الوجهين ١٢ جمل

١ قوله مباركا الخ والبركة في السفينة لنجاة فيها وبعد الخروج منها كثرة النسل وتتابع الخيرات ١٢ مدارك ٢ قوله ذلك الانزال آه تفسير للضمير المستتر في مباركا والوجهان راجحان لكل من الضم والفتح وقوله ما ذكر ما مفعول للمنزلين وما ذكر اما المصدر او المكان اى المنزلين الانزال المبارك او المكان المبارك ١٢ ج ٣ قوله مخففة من الثقيلة واللام هي الفارقة بين النافية وبينها والمعنى وان الشان (او القصة) ١٢ مدارك ٤ قوله هم عاد وعليه ابن عباس والاكثر ويشهد لذلك مجيء قصة هود على اثر قصة نوح في الاعراف وهود والشعراء وقيل ثمود لقوله فاخذتهم الصيحة وثمود هم المهلكون بالصيحة واجيب بان المراد بالصيحة العقوبة الهالكة والعذاب المستاصل وقد يجاب بانهم صاح بهم جبرئيل صيحة واحدة مع الريح اهلكهم فيه ١٢ ک ٥ قوله فيهم اى في القرن وانما جعل القرن موضع الارسال ليدل على انه لم يأت من مكان غير مكانهم ١٢ صاوی ٦ قوله منهم اى من جنسهم وقبيلتهم لان هود بن عبد الله ابن رباح بن الخلود بن عاد بن عوص بن ارم بن سام بن نوح وهم ينسبون لعاد وتقدم ذلك في هود ١٢ صاوی ٧ قوله وقال الملأ الخ اتى ههنا بالواو اشارة الى كلامهم الباطل على كلامه الحق فاتى بالواو واشارة الى تباين الاخبارين واما في سورة الاعراف فوقع في جواب سؤال مقدر فتركت الواو ١٢ جمل ٨ قوله ماهذا الا بشر مثلكم هذه شبهة اولى تنتهي لقوله لخاسرون والثانية انكارهم البعث وتنتهي لقوله بمبعوثين واهمل الجواب عنها لفسادها وركاكتها ١٢ صاوی ٩ قوله ويشرب مما تشربون آه اى منه فحذف العائد لاستكمال شروطه وهي اتحاد الحرف والمتعلق وعدم قيامه مقام مرفوع وعدم ضمير آخر هذا اذا جعلنا ما اى ما بمعنى الذي فان جعلناها مصدرية لم نحتج الى عائد ويكون المصدر واقعا موقع المفعول اى من مشروبكم ١٢ ج ١٠ قوله قسم وشرط والجواب لاولهما اى القسم لا للشرط لخلوها عن الفاء واللام موطئة للقسم لا للشرط وهو مغن عن جواب الثاني لما طال الفصل بينه وبين خبره ١٢ ک ١١ قوله والجواب لاولهما ولا يصلح ان يكون جوابا للثاني وهو الشرط اذ لو كان كذلك لقرن بالفاء لانه جملة اسمية قوله مغبونون غبن نقصان ١٢ صراح ١٢ قوله هو خبر انكم آه هذا الاعراب احد اوجه ذكرها السمين وعبارته انكم اذا متم الخ فيه اوجه احدها ان اسم ان الاولى مضاف لضمير الخطاب حذف واقيم المضاف اليه مقامه والخبر قوله اذا متم وانكم مخرجون تكرير لان الاولى للتاكيد والدلالة على المحذوف والمعنى ان اخراجكم اذا متم وكنتم الثاني خبر ان الاولى هو مخرجون وهو العامل في اذا وكررت الثانية توكيدا لما طال الفصل والثالث ان خبر الاولى محذوف لدلالة خبر الثانية عليه تقديره انكم تبعثون وهو العامل في الظرف وان الثانية وما في حيزها بدل من الاولى والرابع ان انكم مخرجون مبتدأ وخبره الظرف مقدما عليه والجملة خبر عن انكم ولا يجوز ان يكون العامل في اذا مخرجون على كل قول لان ما في حيز ان لا يعمل في ما قبلها ولا يعمل فيها متم لانه مضاف اليه ١٢ ج ١٣ قوله لما طال الفصل اى لطول الفصل بينه وبين خبره الذي هو قوله تعالى مخرجون ١٢ ابو السعود ١٤ قوله اى بعد بعد آه اما ان يقرأ بلفظ الفعل ان جعل تفسيرا للفعل الماضي او بلفظ المصدر ان جعل تفسيرا للمصدر ١٢ ج ١٥ قوله واللام بكلمة او الفاصلة وهذا هو الصحيح المطابق لما في سائر التفاسير وقد وقع في اكثر النسخ من الكتاب الواو العاطفة بدل او الفاصلة باسقاط الالف ولا يظهر وجهه قوله زائدة للبيان اى لبيان المستبعد وعلى هذا هيهات باق على معنى الفعل وما توعدون فاعله واللام زائدة في الفاعل وقد جوزه بعض النحاة كما في المغني والظاهر على تقدير كون اللام للبيان كون فاعل هيهات بمعنى بعد ضميرا مستترا فيه وقوله لما توعدون بيان له فهو متعلق بمقدر اى البعد المذكور كائن لما توعدون وعلى هذا فاللام لا تكون زائدة ١٢ ک ١٦ قوله ان هي الا حياتنا آه اصله ان الحيوة الا حياتنا فاقيم الضمير مقام الاولى لدلالة الثانية عليها حذرا من التكرار واشعارا باغنائها عن التصريح كما هي في هي النفس تتحمل ما حملت وهي العرب تقول ما شاءت ١٢ ج ١٧ قوله بحياة ابنائنا جواب عما يقال ان في قولهم ونحيى اعترافا بالبعث وانهم ينكرونه فاجاب بان المراد بقولهم ونحيى اى يحيى بعدنا ابناؤنا وقيل في الآية تقديم وتاخير اى نحيا ونموت لانهم كانوا ينكرون البعث بعد الموت من الخطيب وغيره ١٢ ١٨ قوله عما قليل اى عن زمان قليل وما مزيدة بين الجار والمجرور لتاكيد معنى القلة كما زيدت في قوله تعالى فبما رحمة من الله ١٢ ابو السعود ١٨ قوله عما قليل آه في هذا الجار ثلاثة اوجه احدها انه متعلق بقوله ليصبحن والثاني انه متعلق بنادمين الثالث انه متعلق بمحذوف تقديره عما قليل ننصره فحذف لدلالة ما قبله عليه وهو قوله رب انصرني ١٢ ج ١٩ قوله صيحة العذاب والهلاك والاضافة بيانية اى المراد بالصيحة العذاب لا صيحة جبرئيل فانها لم تكن في قوم عاد ١٢ ک ٢٠ قوله بالحق اى بالعدل من الله يقال فلان يقضي بالحق اى بالعدل قوله فجعلناهم غثاء شبههم في دمارهم بالغثاء وهو حميل السيل مما بلي واسود من الورق والعيدان ١٢ مدارك ٢١ قوله اى صيرناهم الخ يعني صيرناهم هالكين فيبسوا كيبس الغثاء من النبات ١٢ ک ٢٢ قوله فبعدا آه بعدا مصدر يذكر بدلا من اللفظ بفعله فناصبه واجب الاضمار لانه بمعنى الدعاء عليهم والاصل بعدوا بعدا ١٢ ج ٢٢ قوله فبعدا او المعنى بعدوا بعدا اى هلكوا ١٢ روح ٢٣ قوله وما يستاخرون اى يتاخرون عنه والمقصود من هذه الآية التقريع والتخويف لاهل مكة كانه قال لا تغتروا بطول الامل فان للظالم وقتا يؤخذ فيه لا يتقدم عليه ولا يتاخر عنه ١٢ صاوی ٢٤ قوله بعد تانيثه اى في قوله اجلها الراجع الى امة وقوله رعاية للمعنى اى لان امة بمعنى قوم ١٢ صاوی ٢٥ قوله تترا التاء مبدلة من الواو اصله وترا والتتر المتابعة مع مهلة فلذلك قال الشارح بين كل اثنين زمان طويل فان كانت بدونها قيل لها مداركة ومواصلة كما في القاموس من الجمل وفي ابي السعود تترا اى متواترين واحدا بعد واحد من الوتر وهو الفرد ١٢ ٢٦ قوله احاديث اى لمن بعدهم اى لم يبق عين ولا اثر الا الحكايات يسمر بها ١٢ روح ٢٦ قوله احاديث جمع احدوثة كاعجوبة واضحوكة ما يتحدث عجبا وتسليا ولا يقال ذلك الا في الشر ولا يقال في الخير ١٢ صاوی ٢٧ قوله لبشرين البشر يقع على الواحد والمثنى والمجموع والمذكر والمؤنث قال تعالى ما انتم الا بشر مثلنا وقد يطابق ومنه هذه الآية ١٢ جمل ❊

النزول مُبٰرَكًا ذلك الانزال او المكان وَّاَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ ○ ما ذكر اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ المذكور من امر
نوح والسفينة واهلاك الكفار لَاٰيٰتٍ دلالات على قدرة الله تعالى وَّاِنْ مخففة من الثقيلة و
اسمها ضمير الشان كُنَّا لَمُبْتَلِيْنَ ○ مختبرين قوم نوح بارساله اليهم ووعظه ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْۢ
بَعْدِهِمْ قَرْنًا قوما اٰخَرِيْنَ ○ هم عاد فَاَرْسَلْنَا فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ هود اَنِ اى بان اعْبُدُوا
اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ○ عقابه فتؤمنون وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ ع ١٠ ٢
كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ اى بالمصير اليها وَاَتْرَفْنٰهُمْ انعمناهم فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يَاْكُلُ
مِمَّا تَاْكُلُوْنَ مِنْهُ وَيَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُوْنَ ○ وَالله لَئِنْ اَطَعْتُمْ بَشَرًا مِّثْلَكُمْ فيه قسم وشرط و
الجواب لاولهما وهو مغن عن جواب الثاني اِنَّكُمْ اِذًا اى ان اطعتموه لَّخٰسِرُوْنَ ○ اى مغبونون
اَيَعِدُكُمْ اَنَّكُمْ اِذَا مِتُّمْ وَكُنْتُمْ تُرَابًا وَّعِظَامًا اَنَّكُمْ مُّخْرَجُوْنَ ○ هو خبر انكم الاولى وانكم الثانية
تاكيد لها لما طال الفصل هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ اسم فعل ماض بمعنى مصدر اى بَعُدَ بُعْدَ لِمَا
تُوْعَدُوْنَ ○ من الاخراج من القبور واللام زائدة للبيان اِنْ هِيَ اى ما الحيوة اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ
وَنَحْيَا بحيوة ابنائنا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ○ اِنْ هُوَ اى ما الرسول اِلَّا رَجُلُ ِۨافْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا وَّمَا
نَحْنُ لَهٗ بِمُؤْمِنِيْنَ ○ اى مصدقين في البعث بعد الموت قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ○ قَالَ عَمَّا
قَلِيْلٍ من الزمان وما زائدة لَّيُصْبِحُنَّ يصيرون نٰدِمِيْنَ ○ على كفرهم وتكذيبهم فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ
صيحة العذاب والهلاك كائنة بِالْحَقِّ فماتوا فَجَعَلْنٰهُمْ غُثَآءً وهو نبت يبس اى صيرناهم مثله في
اليبس فَبُعْدًا من الرحمة لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ○ المكذبين ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قُرُوْنًا اى اقوامًا
اٰخَرِيْنَ ○ مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا بان تموت قبله وَمَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ○ عنه ذكر الضمير بعد تانيثه
رعاية للمعنى ثُمَّ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تَتْرَا بالتنوين وعدمه اى متتابعين بين كل اثنين زمان طويل
حال او نعت لمصدر محذوف اى ارسالا تترا ١٢ ج
كُلَّمَا جَآءَ اُمَّةً بتحقيق الهمزتين وتسهيل الثانية بينها وبين الواو رَّسُوْلُهَا كَذَّبُوْهُ فَاَتْبَعْنَا
بَعْضَهُمْ بَعْضًا في الهلاك وَّجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ فَبُعْدًا لِّقَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ○ ثُمَّ اَرْسَلْنَا
جمع احدوثة او حديث على غير قياس ١٢
مُوْسٰى وَاَخَاهُ هٰرُوْنَ ۙ بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ○ حجة بينة وهي اليد والعصا وغيرهما
من الآيات اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَاسْتَكْبَرُوْا عن الايمان بها وبالله وَكَانُوْا
قَوْمًا عَالِيْنَ ○ قاهرين بني اسرائيل بالظلم فَقَالُوْا اَنُؤْمِنُ لِبَشَرَيْنِ مِثْلِنَا

3

٣٧
١

١ه قوله مطیعون خاضعون حمل صاحب الکشاف العبادة علی حقیقتها فان فرعون کان یدعی الالوهیة ولم یثبت عبادة بنی اسرائیل له عند المصنف لم یحملها علیه ١٢ ک ٢ه قوله لے قومه بنی اسرائیل المفهوم من ذکر موسی اذ ارید بموسی قومه کما یقال تقیف للقبیلة ولا یجوز عود الضمیر الی فرعون وقومه لانه انما اوتی التورٰیة بعد هلاکهم ١٢ ک ٣ه قوله واوتیها لے التورٰیة بعد هلاک فرعون وقومه وقوله جملة واحدة یحتمل ان یکون راجعا لقوله واوتیها وان یکون راجعا لهلاک فرعون وقومه والظاهر من صنیعه الثانی والاول اقعد ١٢ جمل ٤ه قوله ولادته من غیر فحل وینسب لها وله فیقال ولدت من غیر فحل وولد هو من غیر فحل او جعلنا ابن مریم آیة بان تکلم فی المهد فظهرت منه معجزات جمة وامه آیة بانها ولدته من غیر مسیس فحذف الاولی لدلالة الثانیة علیها ١٢ روح ٥ه قوله وآوینا هما ذکر فی سبب هذه الایواء ان ملک ذلک الزمان عزم علی قتل عیسی علیه السلام نفرت به امه الی احد هذه الاماکن وقال الصاوی فهربت به امه الی تلک الربوة ومکثت بها اثنتی عشرة سنة حتی هلک ذلک الملک ١٢ ٦ه قوله وهو بیت المقدس هو اعلی مکان من الارض لانه یزید علی غیره فی الارتفاع ثمانیة عشر میلا فهو اقرب البقاع الی السماء ١٢ صاوی ٧ه قوله ماء جار فیه اشارة الی ان قوله معین صفة لمحذوف وهو ماء ووزنه فعیل من معن الماء اذا جرے وقیل من العین والمیم زائدة ویسمی الماء الجاری معینا لظهوره وکونه مدرکا بالعیون ١٢ روح ٨ه قوله تراه العیون آه یقال عانه اذا ادرکه بالبصر بعینه وفی السمین ومعین صفة لمحذوف اے وماء معین وفیه قولان احدهما ان میمه زائدة واصله معیون اے مبصر بالعین فاعل اعلال مبیع وبابه وهو مثل قولهم کبدته اے ضربت کبده ولذا ادخله الخلیل فی مادة ع ی ن والثانی ان المیم اصلیة ووزنه فعیل من المعن وقیل هو الشیء القلیل ومنه الماعون وقیل هو من معن الشیء معانة کثر وقال الراغب هو من معن الماء اے جری وسمی مجرے الماء معیان وامعن الفرس تباعد فی عدوه وفلان معن حاجته یعنی سریع وهذا کله راجع الی معنی الجرے والسرعة ١٢ اج ملخصا ٩ه قوله یا ایها الرسل کلوا من الطیبات خطاب لجمیع الرسل علی وجه الاجمال فلیس المراد انهم خوطبوا بذلک دفعة واحدة بل المراد خوطب کل رسول فی زمانه بذلک بان قیل مثلا لکل رسول کل من الطیبات واعمل صالحا انی بما تعمل علیم وحکمة خطاب النبی بها علی سبیل الاجمال التشنیع علے رهبانیة النصارے حیث یزعمون ان ترک المستلذات مقترب الی الله فرد الله علیهم بان المدار علے اکل الحلال وفعل الطاعات ١٢ صاوے ١٠ه قوله واعلموا آه اشار به الی ان ان مفتوحة معمولة لمحذوف وسیأتی له التنبیه علی القراءتین الاخیرتین والثلاثة سبعیة وهذه اسم ان وامتکم خبرها وامة حال لازمة وواحدة صفة وهذا الاعراب علی کل من قراءتی التشدید واما علے قراءة التخفیف فاسمها ضمیر الشان وهی بحالها معمولة للمحذوف وهذه مبتدأ وبقیة الاعراب بحاله ١٢ جمل ملخصا ١١ه قوله ان هذه بفتح همزة ان لابی عمرو وابن کثیر ونافع وقیل اللام مقدر اے لان هذه والمعلل به فاتقون اے خافون لان ملتکم ملة واحدة وانا ربکم ١٢ کمالین ١٢ه قوله امة واحدة اے متحدة فی العقائد واصول الشرائع ١٢ ک ١٣ه قوله بتخفیف النون اے لابن عامر بتخفیف النون مع الفتح علے انه مخففة من المثقلة ١٢ ک ١٤ه قوله وفی اخرے اے للکوفیین بکسر همزة ان مشددة استینافا من عطف الجملة علے الجملة المستانفة والمعطوف علے المستانف مستانف ١٢ ک ١٥ه قوله دینهم وجعلوه ادیانا مختلفة وهو مفعول تقطعوا علے انه متعد بمعنے قطعوا کتقدم بمعنے قدم ١٢ ک ١٦ه قوله زبرا اے قطعا جمع الزبور بمعنے القطعة من الحدید حال من فاعل تقطعوا او مفعوله ١٢ ک ١٧ه قوله فی غمرتهم ضلالتهم آه اے فی جهالتهم شبهها بالماء الذی یغمر القامة لانهم مغمورون فیها او لاعبون بها وقرئ فی غمراتهم ١٢ بیضاوے ١٨ه قوله بل لا یشعرون اضراب انتقالی اے لا یعلمون ان توسعة الدنیا علیهم لیست ناشئة عن الرضاء علیهم بل استدراج لهم قال تعالی انما نملی لهم لیزدادوا اثما ١٢ ص ١٩ه قوله والذین یؤتون ما اتوا بالفارسیة وآنانکه میدهند آنچه میدهند وصیغة المضارع للدلالة علی الاستمرار والماضی علی التحقق وفی قراءة یأتون ما اتوا اے یفعلون ما فعلوه من الطاعات من ابے السعود فقول الشارح والاعمال الصالحة مبنی علے قراءة یأتون ١٢ ٢٠ه قوله والاعمال الصالحة اخرج احمد عن عائشة رض انها قالت یا رسول الله یؤتون ما اتوا وقلوبهم وجلة هو الذی یسرق ویزنی وهو یخاف الله قال لا ولکن الذے یصوم ویصلے ویتصدق وهو یخاف الله ١٢ ک ٢١ه قوله وقلوبهم وجلة الجملة حالیة من فاعل یؤتون اے والحال ان قلوبهم خائفة من عدم قبول اعمالهم الصالحة لما قام بقلوبهم من جلال الله وهیبته وعزته واستغنائه ولذا ورد عن ابی بکر الصدیق قال لا آمن مکر الله ولو کانت احدے قدمی داخل الجنة والاخرے خارجها وکان کثیر البکاء من خشیة الله حتی اثرت الدموع فی خدیه ١٢ صاوے ٢٢ه قوله اولئک یسارعون فی الخیرات هذه الجملة خبر عن قوله ان الذین هم من خشیة ربهم وما عطف علیه فاسم ان اربع موصولات وخبرها جملة اولئک الخ ١٢ صاوے ٢٣ه قوله وهم لها سابقون آه فی الضمیر ثلاثة اوجه اظهرها انه یعود علے الخیرات وقیل یعود علے الجنة وقیل علے السعادة والظاهر ان سابقون هو الخبر ولها متعلق به قدم للفاصلة وللاختصاص والمعنے یرغبون فی الطاعات والعبادات اشد الرغبة وهم لاجلها فاعلون السبق ولاجلها سابقون الناس والاول هو الاولے ١٢ من الجمل ٢٤ه قوله لا نکلف نفسا الا وسعها اے تفضلا منه سبحانه تعالی ان لا فلا یسئل عما یفعل والی هذه الآیة عقب اوصاف المؤمنین اشارة الی ان تلک الاوصاف فی طاقة الانسان وکذا جمیع التکالیف التی افترضها الله علی عباده فعلا وترکا هذا من وفقه الله وکشف عنه الحجب فیرے التکالیف ثقیلة یشق علیه تعاطیها قال بعض العارفین اذا رفع الحجاب فلا مشقة فی التکلیف الآیة کما ه ١٢ صاوے ٢٥ه قوله عندنا اے عندیة رتبة ومکانة واختصاص ١٢ صاوے ٢٦ه قوله بل قلوبهم الخ الکفرة فی غفلة غامرة لها مما علیه هؤلاء الموصوفون من المؤمنین قوله ولهم اعمال اے ولهم اعمال خبیثة متجاوزة متخطیة لذلک اے لما وصف به المؤمنون ١٢ مدارک ٢٧ه قوله من دون ذلک المذکور للمؤمنین فی قوله ان الذین هم من خشیة ربهم مشفقون آه وهذا قول الاکثر وقال قتادة الضمیر فی قوله لهم یرجع الی المسلمین اے لهم اعمال سوے ما عملوا من الخیرات هم لها عاملون قال البغوے الاول هو الاظهر ١٢ کمالین ٢٨ه قوله یضجون بالضاد المعجمة والجیم المشددة اے یصرخون وجملة المفاجاة جواب الشرط ویجوز ان یکون قید الشرط والجواب لا تجاروا فانه مقید بالقول کما اشار الیه المفسر بقوله یقال لهم لا تجاروا ١٢ کمالین ٢٨ه قوله یضجون اے یصیحون ویستغیثون ضجه فریاد وبانگ کردن ١٢ صراح ٢٩ه قوله لا تجاروا الیوم علے اضمار القول اے فیقال لهم ۔ روح بالفارسیة فریاد مکنید امروز ١٢

وَقَوْمُهُمَا لَنَا عَابِدُوْنَ ۝ مطیعون خاضعون فَكَذَّبُوْهُمَا فَكَانُوْا مِنَ الْمُهْلَكِيْنَ ۝ وَلَقَدْ
اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ التورٰیة لَعَلَّهُمْ ای قومه بنی اسرائیل يَهْتَدُوْنَ ۝ به من الضلالة و
اوتیها بعد هلاك فرعون وقومه جملة واحدة وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ عیسى وَاُمَّهٗٓ اٰيَةً لم یقل
ایتین لان الاٰیة فیهما واحدة ولادته من غیر فحل وَّاٰوَيْنٰهُمَآ اِلٰى رَبْوَةٍ مکان مرتفع وهو بیت
المقدس او دمشق او فلسطین اقوال ذَاتِ قَرَارٍ ای مستویة لیستقر علیها ساکنوها وَّمَعِيْنٍ ۝ ع ٣ ١٨ ٣
ای ماءٍ جار ظاهر تراه العیون يٰٓاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ الحلالات وَاعْمَلُوْا صَالِحًا من فرض
ونفل اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ۝ فاجازیکم علیه واعلموا اَنَّ هٰذِهٖٓ ای ملة الاسلام اُمَّتُكُمْ دینکم ایها المخاطبون
ای یجب ان تکونوا علیها اُمَّةً وَّاحِدَةً حال لازمة وفی قراءة بتخفیف النون وفی اخرى بکسرها
مشددة استینافا وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُوْنِ ۝ فاحذرون فَتَقَطَّعُوْٓا ای الاتباع اَمْرَهُمْ دینهم بَيْنَهُمْ
زُبُرًا حال من فاعل تقطعوا ای احزابا متخالفین کالیهود والنصارٰی وغیرهما كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ
ای عندهم من الدین فَرِحُوْنَ ۝ مسرورون فَذَرْهُمْ اترك کفار مکة فِيْ غَمْرَتِهِمْ ضلالتهم حَتّٰى
حِيْنٍ ۝ ای حین موتهم اَيَحْسَبُوْنَ اَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهٖ نعطیهم مِنْ مَّالٍ وَّبَنِيْنَ ۝ فی الدنیا نُسَارِعُ
نعجل لَهُمْ فِي الْخَيْرٰتِ لا بَلْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ۝ اَن ذلك استدراج لهم اِنَّ الَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ خَشْيَةِ
رَبِّهِمْ خوفهم منه مُّشْفِقُوْنَ ۝ خائفون من عذابه وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ القراٰن يُؤْمِنُوْنَ ۝
یصدقون وَالَّذِيْنَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُوْنَ ۝ معه غیره وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ یعطون مَآ اٰتَوْا اعطوا
من الصدقة والاعمال الصالحة وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ خائفة ان لا تقبل منهم اَنَّهُمْ یقدر قبله لام
الجر اِلٰى رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَهُمْ لَهَا سٰبِقُوْنَ ۝ فی علم الله وَلَا نُكَلِّفُ
نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ای طاقتها فمن لم یستطع ان یصلی قائما فلیصل جالسا ومن لم یستطع ان یصوم
فلیاکل وَلَدَيْنَا عندنا كِتٰبٌ يَّنْطِقُ بِالْحَقِّ بما عملته وهو اللوح المحفوظ تسطر فیه الاعمال وَهُمْ ای
النفوس العاملة لَا يُظْلَمُوْنَ ۝ شیئا منها فلا ینقص من ثواب اعمال الخیر ولا یزاد فی السیئات بَلْ قُلُوْبُهُمْ
ای الکفار فِيْ غَمْرَةٍ جهالة مِّنْ هٰذَا القراٰن وَلَهُمْ اَعْمَالٌ مِّنْ دُوْنِ ذٰلِكَ المذکور للمؤمنین هُمْ لَهَا
عٰمِلُوْنَ ۝ فیعذبون علیها حَتّٰٓى ابتدائیة اِذَآ اَخَذْنَا مُتْرَفِيْهِمْ اغنیاءهم ورؤساءهم بِالْعَذَابِ ای السیف
یوم بدر اِذَا هُمْ يَجْاَرُوْنَ ۝ یضجون یقال لهم لَا تَجْاَرُوا الْيَوْمَ اِنَّكُمْ مِّنَّا لَا تُنْصَرُوْنَ ۝ لا تمنعون قد كانت

۵۱ قوله ترجعون قهقری ای الی جهة الخلف القهقری الرجوع الی خلف ۱۲ قاموس ۵۲ قوله مستکبرین به ای حال کونکم مکذبین بکتابی الذی عبر عنه بآیاتی علی تضمین الاستکبار معنی التکذیب روح وجعل الشارح الضمیر به راجعا الی البیت او الحرم فالباء علی هذا التقدیر للسببیة او بمعنی فی ۱۲ ۵۲ قوله مستکبرین به آه الجار والمجرور متعلق بقوله مستکبرین والباء سببیة او بسامرا والباء بمعنی فی والضمیر للبیت او للحرم وشهرة استکبارهم وافتخارهم بانهم قوامه اغنت عن سبق ذکره والسامر ماخوذ من السمر وهو سهر اللیل وقال الراغب السامر اللیل المظلم ۱۲ ج ۵۳ قوله ای جماعة یسمرون ویتحدثون حول البیت بالطعن فی القرآن وهو فی الاصل مصدر علی لفظ الفاعل ولهذا جاز اطلاقه علی الجمع ۱۲ ک ۵۴ قوله من الثلاثی ای قرأ غیر نافع بفتح التاء وضم الجیم من هجر بمعنی الترک او الهذیان وقرأ نافع بضم التاء وکسر الجیم من اهجر یهجر بمعنی الفحش فی الکلام ۱۲ ۵۵ قوله افلم یدبروا القول الهمزة داخلة علی محذوف والفاء عاطفة علیه والتقدیر اعموا فلم یدبروا وهذا شروع فی بیان ان اقدامهم علی هذه الضلالات لا بد ان یکون لاحد امور اربعة احدها ان لا یتأملوا فی دلیل نبوته وهو القرآن المعجز مع انهم تأملوا وظهرت لهم حقیته ثانیها ان یعتقدوا ان بعثة الرسول امر غریب لم تسمع ولم ترو عن الامم السابقة ولیس کذلک لانهم عرفوا ان الرسل کانت ترسل الی الامم ثالثها ان لا یکونوا عالمین بامانته وصدقه قبل ادعاء النبوة ولیس کذلک بل سبقت لهم معرفة کونه فی غایة الامانة والصدق رابعها ان یعتقدوا فیه الجنون ولیس کذلک لانهم کانوا یعلمون انه اعقل الناس وسیأتی خامس فی قوله ام تسئلهم خرجا آه فی المواضع الاربعة مقدرة ببل الانتقالیة وهمزة الاستفهام التقریری وهو حمل المخاطب علی الاقرار بما یعرفه ۱۲ صاوی ۵۶ قوله ام لم یأت آباءهم الاولین آه ای من الرسول والکتاب او الامن من عذاب الله فلم یخافوا کما خاف آباءهم الاقدمون کاسمعیل واعقابه فآمنوا به وبکتبه ورسله واطاعوه ۱۲ بیضاوی ۵۷ قوله آباءهم الاولین ای الذین بعد اسمعیل وقبله خطیب قوله ام لم یعرفوا رسولهم الخ ای الذی اتاهم بهذا القول الذی لا قول مثله وهم یعرفون نسبه وصدقه وامانته ۱۲ ۵۸ قوله بل للانتقال من غرض الی آخر نحو بل تؤثرون الحیوة الدنیا الظاهر ما ذکره الشیخ السیوطی فی بل ههنا للاضراب ای الابطال لما قبلها ویمکن ان یحمل لفظ الانتقال علیه ۱۲ ک ۵۹ قوله واکثرهم للحق ای القرآن وغیره فهو اعم من الحق الاول ولذا اظهر فی مقام الاضمار واشار بقوله واکثرهم الی ان الاقل لم یذم علی کراهة الحق بل رجع عن کفره وآمن ۱۲ صاوی ۶۰ قوله بان جاء ای نزل القرآن بما یهوونه ای یتمنونه من الشریک والولد تعالی الله تعالی عن ذلک ۱۲ ک ۶۱ قوله ای خرجت عن نظامها کما مر تقریره فی قوله تعالی لوکان فیهما آلهة الا الله لفسدتا ۱۲ ک ۶۲ قوله عادة المناسب ان یقول عقلا لان وجود الشریک یقتضی بفساد العالم عقلا لا عادة ۱۲ صاوی ۶۳ قوله بل اتیناهم بذکرهم اضراب انتقالی والمعنی کیف یکرهون الحق مع ان القرآن اتاهم بتشریفهم وتعظیمهم فاللائق بهم الانقیاد له وتعظیمه ۱۲ ص ۶۴ قوله فخراج ربک الخ فخراج هو ما تخرجه الی الامام من زکاة ارضک والی کل عامل من اجرته وجعله والخرج اخص من الخراج تقول خراج القریة وخرج الکوفة فزیادة اللفظ لزیادة المعنی ولذا حسنت القراءة الاولی یعنی ام تسألهم علی هدایتک لهم قلیلا من عطاء الخلق فالکثیر من الخالق خیر ۱۲ مدارک ۶۵ قوله ورزقه فی الدنیا یرید انه یعم الامرین والخراج غالب فی الضریبة علی الارض اطلق علی الاجر اشعارا بالکثرة ولزومه فان ما یضرب علی الارض یکون کثیرا فی الغالب ویلزم فی کل سنة ۱۲ ۶۶ قوله وفی قراءة خرجا ای جعلا وعوضا والخراج ابلغ منه لان الاول یقال لما یدفع مرة ولا یجب تکراره والثانی یقال للملتزم الذی یجب تکراره کخراج الارض من الجمل وفی التاویلات النجمیة وفی هذه الآیة اشارة الی ان العلماء بالله الراسخین فی العلم لا یدنسون وجوه قلوبهم الناضرة بدنس الاطماع الفاسدة والصالحة الدنیویة والاخرویة فیما یعاملون الله فی دعوة الخلق الی الله بالله لله ۔ زبان میکند مرد تفسیر دان ؛ کہ علم و ہنر می فروشد بنان ۱۲ ۶۷ قوله ای جوع اصابهم بمکة وذلک بسبب دعوة النبی صلی الله علیه وسلم علیهم بقوله اللهم اشدد وطأتک علی مضر اللهم اجعلها علیهم سنینا کسنی یوسف روی انهم قحطوا حتی اکلوا العلهز فجاء ابوسفیان الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال انشدک الله والرحم الست تزعم انک بعثت رحمة للعالمین قتلت الآباء بالسیف والابناء بالجوع فنزلت الآیة ۱۲ بیضاوی ۶۸ قوله للجوا آه جواب لو وقد توالی فیه لامان وفیه تضعیف لقول من قال جوابها اذا نفی بلم ونحوها مما صدر فیه حرف النفی بلام انه لا یجوز دخول اللام لو قلت لو قام زید للم یقم عمرو ولم یجز قال لئلا یتوالی لامان وهذا امر جود فی الایجاب کهذه الآیة لم یمتنع والا فما فرق بین النفی والاثبات فی ذلک ۱۲ ج ۶۹ قوله ولقد اخذناهم بالعذاب آه ذلک ان النبی صلی الله علیه وسلم دعا علی قریش ان یجعل علیهم سنین کسنی یوسف فاصابهم القحط فجاء ابوسفیان الی النبی صلی الله علیه وسلم وقال انشدک الله والرحم الست تزعم انک بعثت رحمة للعالمین فقال بلی فقال قد قتلت الآباء بالسیف والابناء بالجوع فادع الله ان یکشف عنا هذا القحط فدعا فکشف عنهم فانزل الله تعالی هذه الآیة ۱۲ معالم ۷۰ قوله الجوع بالقحط وقیل القتل یوم بدر ۱۲ ک ۷۱ قوله استکانوا استفعال من الکون لان التواضع انتقل من کون الی کون او افتعال من السکون ۱۲ ک ۷۲ قوله یوم بدر بالقتل کذا نقله البغوی عن ابن عباس ومجاهد وقیل الجوع والصواب الاول فان واقعة الجوع کان قبل الهجرة وقیل وقعة بدر ۱۲ ک ۷۳ قوله مبلسون آه فی المصباح الابلاس مثل سلام التحیر وهو فارسی معرب والجمع بلس بضمتین مثل عناق وعنق وابلس الرجل سکت وایس وفی التنزیل فاذا هم مبلسون ومنه ابلیس لیأسه من رحمة الله ۱۲ ج ۷۴ قوله انشأ لکم السمع والابصار آه ای لتحسوا بها ما نصب من الآیات وفیه تنبیه علی ان من لم یعمل هذه الاعضاء فیما خلقت له فهو بمنزلة عادمها قوله تعالی فما اغنی عنهم سمعهم ولا ابصارهم ولا افئدتهم من شیء ۱۲ ج ۷۵ قوله ما تاکید للقلة ای لفظا ما تاکید للقلة المفهومة من قلیلا وکذا التنکیر وقلیلا منصوب علی انه مفعول مطلق مطابقة لمحذوف هو المفعول المطلق فی الحقیقة تقدیره شکرا قلیلا کما فی العیون ای قلیلا ولا کثیرا ای القول الفقیر وهذا ان القلة ربما تستعمل فی العدم وهو موافق بحال الکفار ۱۲ روح

بِاٰیٰتِی من القرآن تُتْلٰی عَلَیْکُمْ فَکُنْتُمْ عَلٰٓی اَعْقَابِکُمْ تَنْکِصُوْنَ ترجعون قهقری مُسْتَکْبِرِیْنَ عن الایمان بِهٖ ای بالبیت او الحرم بانهم اهله فی امن بخلاف سائر الناس فی مواطنهم سٰمِرًا حال ای جماعة یتحدثون باللیل حول البیت تَهْجُرُوْنَ من الثلاثی تترکون القرآن ومن الرباعی ای تقولون غیر الحق فی النبی والقرآن قال تعالی اَفَلَمْ یَدَّبَّرُوا اصله یتدبروا فادغمت التاء فی الدال الْقَوْلَ ای القرآن الدال علی صدق النبی صلی الله علیه وسلم اَمْ جَآءَهُمْ مَّا لَمْ یَاْتِ اٰبَآءَهُمُ الْاَوَّلِیْنَ۝ اَمْ لَمْ یَعْرِفُوْا رَسُوْلَهُمْ فَهُمْ لَهٗ مُنْکِرُوْنَ۝ اَمْ یَقُوْلُوْنَ بِهٖ جِنَّةٌ الاستفهام فیه للتقریر بالحق من صدق النبی ومجیء الرسل للامم الماضیة ومعرفة رسولهم بالصدق والامانة وان لا جنون به بَلْ للانتقال جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ ای القرآن المشتمل علی التوحید وشرائع الاسلام وَاَکْثَرُهُمْ لِلْحَقِّ کٰرِهُوْنَ۝ وَلَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ ای القرآن اَهْوَآءَهُمْ بان جاء بما یهوونه من الشریک والولد لله تعالی عن ذلک لَفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِیْهِنَّ ای خرجت عن نظامها المشاهد لوجود التمانع فی الشیء عادة عند تعدد الحاکم بَلْ اَتَیْنٰهُمْ بِذِکْرِهِمْ ای بالقرآن الذی فیه ذکرهم وشرفهم فَهُمْ عَنْ ذِکْرِهِمْ مُّعْرِضُوْنَ۝ اَمْ تَسْئَلُهُمْ خَرْجًا اجرا علی ما جئتهم به من الایمان فَخَرَاجُ رَبِّکَ اجره وثوابه ورزقه خَیْرٌ وفی قراءة خرجا فی الموضعین وفی قراءة اخری خراجا فیهما وَّهُوَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ۝ افضل من اعطی واجر وَاِنَّکَ لَتَدْعُوْهُمْ اِلٰی صِرَاطٍ طریق مُّسْتَقِیْمٍ۝ ای دین الاسلام وَاِنَّ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ بالبعث والثواب والعقاب عَنِ الصِّرَاطِ ای الطریق لَنٰکِبُوْنَ۝ عادلون وَلَوْ رَحِمْنٰهُمْ وَکَشَفْنَا مَا بِهِمْ مِّنْ ضُرٍّ ای جوع اصابهم بمکة سبع سنین لَّلَجُّوْا تمادوا فِیْ طُغْیَانِهِمْ ضلالتهم یَعْمَهُوْنَ۝ یترددون وَلَقَدْ اَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ الجوع فَمَا اسْتَکَانُوْا تواضعوا لِرَبِّهِمْ وَمَا یَتَضَرَّعُوْنَ۝ یرغبون الی الله فی الدعاء حَتّٰی ابتدائیة اِذَا فَتَحْنَا عَلَیْهِمْ بَابًا ذَا اصحاب عَذَابٍ شَدِیْدٍ هو یوم بدر بالقتل اِذَا هُمْ فِیْهِ مُبْلِسُوْنَ۝ آئسون من کل خیر وَهُوَ الَّذِیْٓ اَنْشَاَ لَکُمُ السَّمْعَ بمعنی الاسماع وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْئِدَةَ القلوب قَلِیْلًا مَّا تاکید للقلة تَشْکُرُوْنَ۝ وَهُوَ الَّذِیْ ذَرَاَکُمْ خلقکم فِی الْاَرْضِ وَاِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ۝ تبعثون وَهُوَ الَّذِیْ یُحْیٖ بنفخ الروح فی المضغة وَیُمِیْتُ وَلَهُ اخْتِلَافُ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ بالسواد والبیاض والزیادة والنقصان

۳۷
۲

٥١ قوله افلا تعقلون الهمزة داخلة على محذوف والفاء عاطفة عليه اے أغفلتم فلا تعقلون ان القادر على انشاء الخلق قادر على اعادتهم بعد الموت ١٢ صاوی ٥٢ قوله صنيعه آه اى بالنظر والتامل ان الكل منا وان قدرتنا تعم الممكنات كلها وان البعث من جملتها ١٢ بيضاوی ٥٣ قوله الاولون اے من قوم نوح وهود وصالح وغيرهم ١٢ صاوے ٥٤ قوله وادخال الف بينهما اے وترك الادخال فالقراآت اربع سبعيات في الثاني وثلاث في الاول بترك الادخال بين المحققين ١٢ صاوی ٥٥ قوله هذا اے البعث بعد الموت من قبل آه قالوا هٰهنا بتاخير هٰذا عما قبله وقالوه في النمل بالعكس جريا على القياس هنا من تقديم المرفوع على المنصوب وعكس ثم بيانا لجواز تقديم المنصوب على المرفوع وخص ما هنا بتاخير هٰذا جريا على الاصل بلا مقتضى لخلافه وما هناك بتقديمه اهتماما به من منكرے البعث فكانهم قالوا ان هٰذا الوعد كما وقع منه صلے الله عليه وسلم فقد وقع قديما من سائر الانبياء ثم لم يوجد مع طول العهد فظنوا ان الاعادة تكون في الدنيا ثم قالوا لما لم يكن ذلك فهو من اساطير الاولين ١٢ ج ٥٦ قوله جمع اسطورة لان الاساطير يستعمل فيما يتلهى به كالاعاجيب والاضاحيك يعني ان القاعدة استقرائية وهي ان الافاعيل اذا كان مستعملا فيما يتلهى به يكون جمع افعولة من البيضاوے وحواشيه ١٢ ٥٧ قوله سيقولون الخ هٰذا اخبار من الله بما يقع منهم في الجواب قبل وقوعه وقوله قل افلا تذكرون اے قل لهم بعد ان يجيبوا بما ذكر تبكيتا وتوبيخا لهم ١٢ جمل ٥٨ قوله الكرسي سبق له هٰكذا غير مرة والتحقيق ان العرش غير الكرسي كما هو مشهور ١٢ جمل ٥٩ قوله تحذرون عبادة غيره آه فيه تنبيه على ان اتقاء عذاب الله لا يحصل الا بترك عبادة الاوثان والاعتراف بجواز الاعادة فهٰذا الختم ابلغ من ختم الآية الاولے لاشتماله على الوعيد الشديد ١٢ ج ٦٠ قوله وفي قراءة لغير ابي عمرو بلام الجر في الموضعين اے الآخرين من المواضع الثلثة واما الاول فقد اتفقوا على ذكر اللام فيه نظرا الى ان المعنى في الموضعين من له ما ذكر فان قولك من رب هٰذا في معنے لمن هٰذا وكذا من بيده ملكوت كل شئ في قوة من له ذلك فاما قراءة ابي عمرو وهو الذي جعله المص اصلا فهو باللام في الموضع الاول دون الآخرين كما هو المطابق للسؤال بحسب الظاهر ١٢ ك ٦١ قوله في الموضعين اے الاخيرين واما جواب السؤال الاول فهو باللام باتفاق السبعة ولم يقرأ بدونها احد ١٢ صاوی ٦٢ قوله تخدعون اشارة الى ان السحر هٰهنا مجاز في الخدع وتصرفون عن الحق عبادة الله بالجر بدل عن الحق اے كيف يخيل لكم انه باطل يشير اے ان انی بمعنے كيف والاستفهام فيه للانكار ١٢ ك ٦٣ قوله اے لو كان معه اله يشير الى جواب سؤال مقدر وهو ان اذا لا تدخل الا على كلام هو جزاء وشرط فكيف وقع قوله تعالے لذهب جزاء ولم يتقدمه شرط فاجاب بان الشرط محذوف تقديره ولو كان معه الهة وانما حذف لدلالة قوله تعالے وما كان معه من اله عليه ١٢ خطيب ٦٤ قوله ولعلى بعضهم آه اے لعلى بعض الالهة على بعض آخر على ما هو العادة فالحجة الزامية اقناعية والملازمة عادية ١٢ ك ٦٥ قوله عالم الغيب والشهادة هٰذا دليل آخر على الوحدانية كانه قال الله عالم الغيب والشهادة وغيره لا يعلمها فغيره ليس باله ١٢ صاوی ٦٦ قوله بالجر صفة الخ اے قرأ نافع وحفص وحمزة والكسائي برفع الميم على انه خبر مبتدأ محذوف وتقديره هو والباقون بالخفض على انه صفة لله ١٢ ٦٧ قوله اما تريني آه فعل مضارع مبني على الفتح لاتصاله بنون التاكيد وما مفعول به والرای بصرية تعدت لمفعولين بواسطة الهمزة لانه من باب الرباعي فياء المتكلم مفعول اول وما الموصولة المفعول الثاني وكذا يقال في قوله على ان نريك ما نعدهم ١٢ ج ٦٨ قوله فلا تجعلني في القوم الظالمين هٰذا جواب الشرط واعيد لفظ الرب مبالغة في الابتهال والتضرع وفي بمعنے مع ١٢ جمل ٦٩ قوله فاهلك بهلاكهم اے لان شوم الظالم قد يسرے الى غيره وكان صلى الله عليه وسلم يعلم ان الله لا يجعله في القوم الظالمين اذا انزل بهم العذاب ومع هٰذا امره بالدعاء ليعظم اجره وليكون في جميع الاوقات ذاكرا له تعالے قال الزمخشري فان قلت كيف يجوز ان يجعل الله نبيه المعصوم مع الظالمين حتى يطلب ان لا يجعله معهم قلت يجوز ان يسأل العبد ربه ما علم انه يفعله وان يستعيذ به مما علم انه لا يفعله اظهارا للعبودية وتواضعا لربه واخباتا له ١٢ ٦٩ قوله فاهلك بهلاكهم اے لان شوم الظالم قد يعم غيره آه قلت ان رسول الله معصوم من جعله مع القوم الظالمين فكيف امره الله بهٰذا الدعاء اجيب بانه امر بذلك اظهارا للعبودية وتواضعا لربه وتعظيما لاجره وليكون في جميع الاوقات ذاكرا الله تعالے ١٢ ص ٧٠ قوله بالتي هي احسن التي نعت لمحذوف اشار به بقوله اے الخلة وهي الخصلة وبينها بقوله من الصفح والاعراض جمل وقوله السيئة اے التي ياتيك منهم من الاذے والمكروه وهو مفعول ادفع ١٢ روح، ٧١ قوله اذاهم اياك تفسير للسيئة وقيل الخلة كلمة التوحيد والسيئة الشرك ١٢ ك ٧٢ قوله وهٰذا قبل الامر بالقتال اے فهو منسوخ ويحتمل ان المعنے ادفع بالتي هي احسن ولو في حال القتال كان الله يقول له اذا قدرت عليهم فاصفح عنهم ولا تعاملهم بما كانوا يعاملونك به وحينئذ فيكون محكمة وقد حصل منه هٰذا الامر عند فتح مكة

أَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ○ صنيعه تعالى فتعتبرون بَلْ قَالُوْا مِثْلَ مَا قَالَ الْاَوَّلُوْنَ قَالُوْا اى الاولون ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ○ لا وفى الهمزتين فى الموضعين التحقيق وتسهيل الثانية وادخال الف بينهما على الوجهين لَقَدْ وُعِدْنَا نَحْنُ وَاٰبَآؤُنَا هٰذَا اى البعث بعد الموت مِنْ قَبْلُ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ اكاذيب الْاَوَّلِيْنَ ○ كالاضاحيك والاعاجيب جمع اُسطورة بالضم قُلْ لهم لِّمَنِ الْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهَا من الخلق اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○ خالقها ومالكها سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ قُلْ لهم اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ○ بادغام التاء الثانية فى الذال فتعلمون ان القادر على الخلق ابتداء قادر على الاحياء بعد الموت قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ○ الكرسى سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ قُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ○ تحذرون عبادة غيره قُلْ مَنْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ ملك كُلِّ شَيْءٍ والتاء للمبالغة وَّهُوَ يُجِيْرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ يحمى ولا يُحمى عليه اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ وفى قراءة الله بلام الجر فى الموضعين نظرا الى ان المعنى من له ما ذكر قُلْ فَاَنّٰى تُسْحَرُوْنَ ○ تخدعون وتصرفون عن الحق عبادة الله وحده اى كيف يخيل لكم انه باطل بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِالْحَقِّ بالصدق وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ○ فى نفيه وهو مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ وَّلَدٍ وَّمَا كَانَ مَعَهٗ مِنْ اِلٰهٍ اِذًا اى لو كان معه اله لَّذَهَبَ كُلُّ اِلٰهٍۭ بِمَا خَلَقَ اى انفرد به ومنع الآخر من الاستيلاء عليه وَلَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مغالبة كفعل ملوك الدنيا سُبْحٰنَ اللّٰهِ تنزيها له عَمَّا يَصِفُوْنَ ○ به مما ذكر عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ما غاب وما شوهد بالجر صفة والرفع خبر هو مقدرا فَتَعٰلٰى تعظم عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ○ معه ع ١٥ ٥ قُلْ رَّبِّ اِمَّا فيه ادغام نون ان الشرطية فى ما الزائدة تُرِيَنِّيْ مَا يُوْعَدُوْنَ ○ من العذاب هو صادق بالقتل ببدر رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِيْ فِى الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ○ فاهلك بهلاكهم وَاِنَّا عَلٰٓى اَنْ نُّرِيَكَ مَا نَعِدُهُمْ لَقٰدِرُوْنَ ○ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ اى الخلة من الصفح والاعراض عنهم السَّيِّئَةَ اذاهم اياك وهذا قبل الامر بالقتال نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَصِفُوْنَ ○ اى يكذبون ويقولون فنجازيهم عليه وَقُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ اعتصم بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ ○ نزغاتهم بما يوسوسون به وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ○ فى اموري لانهم انما يحضرون بسوء حَتّٰىٓ ابتدائية اِذَا جَآءَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ ورأى مقعده من النار ومقعده من الجنة لو آمن قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ ○ الجمع للتعظيم لَعَلِّيْٓ اَعْمَلُ صَالِحًا بان اشهد ان لا اله الا الله يكون فِيْمَا تَرَكْتُ ضيعت من عمرى اى فى مقابلته قال تعالى كَلَّا اى لا رجوع اِنَّهَا اى رب ارجعون كَلِمَةٌ هُوَ قَآئِلُهَا ولا فائدة له

١٢ صاوے ٧٣ قوله همزات الشياطين اے خطراتها التي يخطر بقلب الانسان كذا في الصراح ١٢ ٧٤ قوله نزغاتهم نزغ برغلانيدن ١٢ صراح ٧٥ قوله الجمع للتعظيم اے لتعظيم المخاطب لان العرب تخاطب الواحد الجليل الشان بلفظ الجماعة وفيه رد على من يقول الجمع للتعظيم في غير المتكلم انما ورد في كلام المولدين ١٢ روح ٧٥ قوله الجمع للتعظيم آه جواب ما قيل لم لم يقل رب ارجعني فان المخاطب واحد وهو الله تعالى فجمع الضمير تعظيما لله تعالے او الواو لتكرار ارجعون كانه قال ارجعني ارجعني وهو يشبه ما قالوه في قوله القيا في جهنم انه بمعنے الق الق ثنے الفعل للدلالة على ذلك او الجمع باعتبار الملائكة الذين يقبضون روحه كانه استغاث بالله اولا ثم رجع الى طلب الرجوع الى الدنيا من الملائكة ١٢ ك وص ٧٦ قوله بان اشهد ان الخ كذا رواه ابن المنذر وعبد بن حميد عن عكرمة ١٢ ك ٧٧ قوله فيما تركت اے يكون العمل الصالح في مقابلة الذے تركته من الايمان وتداركا له ١٢ ك ٧٨ قوله اے رب ارجعون اے كلمة رب ارجعون مع ما بعدها ١٢ ٧٩ قوله ولا فائدة له فيها يريد انها قول لا تجدي ولا ثمرة له فيها ١٢ كمالين ٨٠ قوله وانا على ان نريك الخ ان حرف توكيد ونصب ونا اسمها والجار والمجرور متعلق بقادرون وما واقعة على العذاب وقادرون خبر ان واللام للابتداء زحلقت للخبر والمعنے وانا لقادرون على ان نريك العذاب الذے نعدهم به ١٢ صاوے ٨١ قوله ابتدائية اے تبتدأ بعدها الجمل اشارة الى ان هٰذا الكلام منقطع عما قبله قصد به وصف حال الكافر بعد موته ١٢ صاوے

فيها ومن ورآئهم امامهم برزخ حاجز يصدهم عن الرجوع الى يوم يبعثون ○ ولا رجوع بعده فاذا نفخ في الصور القرن النفخة الاولى او الثانية فلا انساب بينهم يومئذ يتفاخرون بها ولا يتساءلون ○ عنها خلاف حالهم في الدنيا لما يشغلهم من عظم الامر عن ذلك في بعض مواضع القيمة وفي بعضها يفيقون وفي اية اخرى واقبل بعضهم على بعض يتساءلون فمن ثقلت موازينه بالحسنات فاولئك هم المفلحون الفائزون ومن خفت موازينه بالسيئات فاولئك الذين خسروا انفسهم فهم في جهنم خلدون ○ تلفح وجوههم النار تحرقها وهم فيها كالحون ○ شمرت شفاههم العليا والسفلى عن اسنانهم ويقال لهم الم تكن ايتي من القران تتلى عليكم تخوفون بها فكنتم بها تكذبون ○ قالوا ربنا غلبت علينا شقوتنا وفي قراءة شقاوتنا بفتح اوله والف وهما مصدران بمعنى وكنا قوما ضالين عن الهداية ربنا اخرجنا منها فان عدنا الى المخالفة فانا ظلمون ○ قال لهم بلسان مالك بعد قدر الدنيا مرتين اخسئوا فيها اقعدوا في النار اذلاء ولا تكلمون في رفع العذاب عنكم فينقطع رجاؤهم انه كان فريق من عبادي هم المهاجرون يقولون ربنا امنا فاغفر لنا وارحمنا وانت خير الرحمين ○ فاتخذتموهم سخريا بضم السين وكسرها مصدر بمعنى الهزء منهم بلال وصهيب وعمار وسلمان حتى انسوكم ذكري فتركتموه لاشتغالكم بالاستهزاء بهم فهم سبب الانساء فنسب اليهم وكنتم منهم تضحكون ○ اني جزيتهم اليوم النعيم المقيم بما صبروا على استهزائكم بهم واذاكم اياهم انهم بكسر الهمزة هم الفائزون ○ بمطلوبهم استيناف وبفتحها مفعول ثان لجزيتهم قال تعالى لهم بلسان مالك وفي قراءة قل كم لبثتم في الارض في الدنيا وفي قبوركم عدد سنين ○ تمييز قالوا لبثنا يوما او بعض يوم شكوا في ذلك واستقصروه لعظم ما هم فيه من العذاب فسئل العادين ○ اي الملائكة المحصين اعمال الخلق قل تعالى بلسان مالك وفي قراءة قل ان اي ما لبثتم الا قليلا لو انكم كنتم تعلمون ○ مقدار لبثكم من الطول كان قليلا بالنسبة الى لبثكم في النار افحسبتم انما خلقنكم عبثا لا لحكمة وانكم الينا لا ترجعون ○ بالبناء للفاعل وللمفعول لا بل لنتعبدكم بالامر والنهي وترجعوا الينا ونجازي على ذلك وما خلقت الجن والانس الا ليعبدون فتعلى الله عن العبث وغيره مما لا يليق به الملك الحق لا اله الا هو رب العرش الكريم ○ الكرسي هو السرير الحسن ومن يدع مع الله الها اخر لا برهان له به صفة كاشفة لا مفهوم لها فانما حسابه جزاؤه عند ربه انه لا يفلح الكفرون ○ لا يسعدون وقل رب اغفر وارحم المؤمنين في الرحمة زيادة على

١ه قوله ومن ورائهم الضمير لاحدهم والجمع باعتبار المعنى لانه في حكم كلهم كما ان الافراد في الضمائر الاول باعتبار اللفظ ١٢ ابو السعود ٢ه قوله النفخة الاولى كذا روى سعيد بن جبير عن ابن عباس او الثانية كما روى عن ابن مسعود وعطاء عن ابن عباس ١٢ ك ٣ه قوله يتفاخرون آه لما كانت الانساب ثابتة بينهم لا يصح نفيها اشار الى ان النفي انما هو لصفتها المحذوفة وفي ابي السعود فلا انساب بينهم تنفعهم لزوال التراحم والتعطف من فرط الحيرة واستيلاء الدهشة بحيث يفر المرء من اخيه وامه وابيه وصاحبته وبنيه او لا انساب يفتخرون بها ١٢ ج ٤ه قوله ولا يتساءلون فان قيل قد قال الله تعالى ههنا ولا يتساءلون وفي موضع آخر واقبل بعضهم على بعض يتساءلون اجيب بان ابن عباس قال ان للقيامة احوالا ومواطن ففي موضع يشتد عليهم الخوف فيشغلهم عظم الامر عن التساؤل فلا يتساءلون وفي موطن يفيقون افاقة فيتساءلون خطيب وقول الشارح وفي بعضها الخ اشارة مع ما قبله الى الجمع بين هذه الآية والآية التي نقلها وهذا الجمع مبنى على ان المراد النفخة الثانية فان جرينا على ان المراد بها الاولى كان وجه الجمع اظهر من هذا والحاصل ان نفي المسألة انما هو عند النفخة الاولى لموتهم حينئذ واثباتها انما هو بعد الثانية ١٢ جمل ٥ه قوله عنها اے عن الانساب خلاف حالهم في الدنيا حيث يسأل بعضهم لبعضهم من انت ومن اي قبيلة انت ١٢ ك ٦ه قوله موازينه اي موزونات عقائده واعماله اي ومن كانت له عقائد واعمال صالحة تكون لها وزن عند الله وقدر بيضاوي وقال البقاعي ولعل الجمع ان لكل عمل ميزانا يعرف انه لا يصلح لغيره وذلك ادل على القدرة خطيب وباقي الكلام في هذا المقام مر في تفسير سورة الاعراف ١٢ ٧ه قوله فهم في جهنم يشير الى انه خبر محذوف وقيل بدل عن الصلة ١٢ ك ٨ه قوله تلفح وجوههم النار آه مستانف او خبر ثان واللفح اشد النفخ لانه الاصابة بشدة والنفخ الاصابة مطلقا كما في قوله تعالى ولئن مستهم نفحة من عذاب ربك ١٢ ج ٩ه قوله شمرت شفاههم بالفار اي اظهرت شفاههم العليا والسفلى عن اسنانهم روى احمد والترمذي عن ابي سعيد الخدري مرفوعا هم فيها كالحون تشويه النار فتقلص شفته العليا حتى تبلغ وسط راسه وتسترخي شفته السفلى حتى يقرب سرته ١٢ ك ١٠ه قوله والسفلى ينبغي ان يكون معمولا لمحذوف تقديره واسترخت السفلى ١٢ جمل ١١ه قوله ويقال لهم الم تكن الخ يريد انه باضمار القول عطف على الصلة او حال عن ضمير في كالحون او عن هم في وجوههم ١٢ ك ١٢ه قوله بعد قدر الدنيا مرتين وقدرها قيل سبعة آلاف سنة بعدد الكواكب السيارة وقيل اثنا عشر الف سنة بعدد البروج وقيل ثلاث مائة الف سنة وستون سنة بعدد ايام السنة من تذكرة القرطبي ١٢ جمل ١٣ه قوله اخسئوا فيها اے اسكتوا في النار سكوت هوان وذل ابو السعود وفي الكبير اما قوله اخسئوا فيها فالمعنى ذلوا فيها ١٢ ١٤ه قوله فينقطع رجاؤهم اي وهذا آخر كلامهم في النار فلا يسمع لهم بعد ذلك الا الزفير والشهيق والنباح كنباح الكلاب ١٢ ص ١٥ه قوله بضم السين الخ اے لنافع وكسرها للباقين مصدر بمعنى الهزء زيدت فيها ياء النسبة للمبالغة لدلالتها على زيادة قوة في الفعل كما قيل الخصوصية في الخصوص ١٢ كمالين ١٦ه قوله وسلمان المناسب ان يقول بدله وخباب لان سلمان ليس من المهاجرين ١٢ صاوي ١٦ه قوله وسلمان فيه مسامحة لانه ليس من المهاجرين كما هو معلوم فكان الاولى ابداله بخباب ١٢ جمل ١٧ه قوله حتى انسوكم اي الاستهزاء بهم فان انفسهم ليست سبب الانساء ١٢ روح ١٨ه قوله فنسب اليهم اے وحقيقة التركيب ان يقال حتى انساكم اے الاستهزاء بهم ذكري ١٢ ١٨ه قوله فنسب اليهم يشير الى ان الضمير المستتر في انسوكم للفريق من عبادي واسناد الانساء اليهم بسببيتهم له ١٢ ك ١٩ه قوله اني جزيتهم اليوم آه استيناف لبيان حسن حالهم وانهم انتفعوا بما اذيتم اياهم هذا الكفار ينصب مفعولين الاول الهاء والثاني قدره بقوله النعيم وهذا على قراءة الكسر في انهم واما على قراءة الفتح فالمفعولان مذكوران ١٢ جمل ٢٠ه قوله انهم بكسر الهمزة لحمزة على استيناف وبفتحها للباقين على انه مفعول ثان لجزيتهم فانه في معنى المصدر اے فوزهم ولا يبعد تعليلا لجزيتهم بتقدير اللام فيتوافق قراءة الكسر والفتح من حيث المعنى لان الظاهر ان الاستيناف بيان ١٢ ك ٢١ه قوله تمييز آه فيه اجمال اے ان المضاف وهو عدد تمييز لكم وعدد مضاف وسنين مضاف اليه والمعنى لبثتم كم عددا من السنين ١٢ ج ٢٢ه قوله مقدار لبثكم آه اي لو علمتم مقدار لبثكم في الدنيا بحسب الواقع كان قليلا ايضا بالنسبة الى لبثكم في النار وقيل المعنى لو ثبت انكم من اهل النار لذكرتموني وكان حالكم على خلاف هذا وقال ابو البقاء لو كنتم تعلمون مقدار طول لبثكم لما اجبتم بهذه المدة ١٢ ك ٢٣ه قوله عبثا آه في نصبه وجهان احدهما انه مصدر واقع موقع الحال اي عابثين والثاني انه مفعول من اجله اے لاجل العبث والعبث اللعب وما لا فائدة فيه وكل ما ليس فيه غرض صحيح ١٢ ج ٢٤ه قوله بالبناء للفاعل من الرجوع لحمزة وعلي وللمفعول لغيرهما من ارجع المتعدي ١٢ ك ٢٥ه قوله لا برهان له هو صفة لازمة لالها كقوله تعالى يطير بجناحيه جيء به للتاكيد من ابي السعود ١٢ ٢٦ه قوله صفة اے اخرى لاله كاشفة لا مخصصة مفيدة فان الباطل لا برهان له به لا مفهوم لها فان من شرط المفهوم المخالف عدم كون الصفة كاشفة ١٢ كمالين ٢٧ه قوله كاشفة اے بيان للواقع لان كل من ادعى مع الله الها آخر لا بد وان يكون لا برهان له به ١٢ صاوي ٢٨ه قوله في الرحمة زيادة على المغفرة اے فذكر الرحمة بعد المغفرة تحلية بعد تخلية ففي الغفران محو السيئات وفي الرحمة رفع الدرجات ١٢ ص ٢٩ه بيان الصور فانه كما في الحديث قرن ينفخ فيه ١٢ ك ٣٠ه من خسئات الكلب اذا زجرته فخسأ اے انزجر ١٢ ك ٣١ه قوله كم لبثتم في الارض الخ الغرض من هذا السؤال التبكيت والتوبيخ لانهم كانوا ينكرون اللبث في الآخرة اصلا ولا يعدون اللبث الا في دار الدنيا ويظنون ان بعد الموت يدوم الفناء ولا اعادة فلما حصلوا في النار وايقنوا دوامها وخلودهم فيها سألهم كم لبثتم في الارض منبها لهم على ما ظنوه دائما طويلا وهو يسير بالاضافة الى ما انكروه فحينئذ تحصل لهم الحسرة على ما كانوا يعتقدونه في الدنيا من حيث تيقنوا خلافه وهذا هو الغرض من السؤال ١٢ جمل ٣٢ه قوله فاسأل العادين الخ هذا من جملة كلامهم اے لانا لما غشينا من العذاب بمعزل عن ضبط ذلك واحصائه ١٢ ابو السعود ٣٣ه قوله لنتعبدكم الخ اے نكلفكم وقوله وترجعوا معطوف على نتعبد وقوله على ذلك اے على امتثال ذلك اے التعبد المذكور ١٢ جمل ☆

المغفرة وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ۝ افضل رحمة سورة النور مدنية وهي ثنتان او اربع
ستون اية بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ هٰذِهٖ سُوْرَةٌ اَنْزَلْنٰهَا وَفَرَضْنٰهَا مخففا و مشددا لكثرة
المفروض فيها وَاَنْزَلْنَا فِيْهَآ اٰيٰتٍ بَيِّنٰتٍ واضحات الدلالة لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝ بادغام التاء
الثانية في الذال تتعظون اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ اي غير المحصنين لرجمهما بالسنة وال فيما ذكر موصولة
وهو مبتدأ ولشبهه بالشرط دخلت الفاء في خبره وهو فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ اي
ضربة يقال جلده ضرب جلده ويزاد على ذلك بالسنة تغريب عام والرقيق على النصف مما ذكر وَلَا
تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اي حكمه بان تتركوا شيئا من حدهما اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ
الْاٰخِرِ اي يوم البعث في هذا تحريض على ما قبل الشرط وهو جوابه او دال على جوابه وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا
اي الجلد طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ قيل ثلاثة وقيل اربعة عدد شهود الزنا اَلزَّانِيْ لَا يَنْكِحُ يتزوج اِلَّا
زَانِيَةً اَوْ مُشْرِكَةً وَّالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَآ اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ اي المناسب لكل منهما ما ذكر وَحُرِّمَ ذٰلِكَ اي
نكاح الزواني عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ الاخيار نزل ذلك لما هم فقراء المهاجرين ان يتزوجوا بغايا المشركين و
هن موسرات لينفقن عليهم فقيل التحريم خاص بهم وقيل نسخ بقوله تعالى وانكحوا الايامى منكم وَالَّذِيْنَ
يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ العفيفات بالزنا ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ على زناهن برؤيتهم فَاجْلِدُوْهُمْ اي كل
واحد منهم ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً في شيء اَبَدًا وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ لاتيانهم كبيرة
اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا عملهم فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ لهم قذفهم رَّحِيْمٌ ۝ بهم بالهامهم التوبة
فيها ينتهي فسقهم وتقبل شهادتهم وقيل لا تقبل رجوعا بالاستثناء الى الجملة الاخيرة وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ
اَزْوَاجَهُمْ بالزنا وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ عليه اِلَّآ اَنْفُسُهُمْ وقع ذلك لجماعة من الصحابة فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ
مبتدأ اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍ نصب على المصدر بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ فيما رمى به زوجته من الزنا وَالْخَامِسَةُ
اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝ في ذلك وخبر المبتدأ يدفع عنه حد القذف وَيَدْرَؤُا عَنْهَا
الْعَذَابَ اي حد الزنا الذي ثبت بشهاداته اَنْ تَشْهَدَ اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝ فيما رماها
به من الزنا وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَآ اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ في ذلك وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ
عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ بالستر في ذلك وَاَنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ بقبوله التوبة في ذلك وغيره حَكِيْمٌ ۝
في ما حكم به في ذلك وغيره لبين الحق في ذلك وعاجل بالعقوبة من يستحقها اِنَّ

---

۱ قوله سورة النور سميت بذلك لذكر النور فيها وفي هذه السورة ذكر احكام العفاف والستر وغيرها من الاحكام الدينية المفصلة ولذلك كتب عمر رضي الله عنه الى الكوفة علموا نسائكم سورة النور وقالت عائشة رضي الله عنها لا تنزلوا النساء في الغرف ولا تعلموهن الكتابة وعلموهن سورة النور ۱۲ صاوی ۲ قوله هذه سورة اشار الى ان سورة خبر مبتدأ محذوف تقديره هذه سورة من الخطيب ۱۲ ۳ قوله مخففا الخ اي قرأ غير ابن كثير وابو عمرو بتخفيف الراء وابن كثير وابو عمرو بتشديد الراء ۱۲ ۴ قوله آيات بينات آه المراد بها الآيات الدالة على الاحكام المفروضة وهذا هو المناسب بقوله واضحات الدلالة وفي الشهاب قال الامام الرازي ذكر الله في اول السورة انواعا من الاحكام والحدود وفي آخرها دلائل التوحيد فقوله فرضناها اشارة الى الاحكام وقوله انزلنا فيها آيات بينات اشارة الى ما بين فيها من دلائل التوحيد ويؤيده قوله لعلكم تذكرون فان الاحكام لم تكن معلومة حتى تؤمر بتذكرها ۱۲ جمل ۵ قوله الزانية والزاني وتقديمها على الزاني لان زنى النساء من اماء العرب كان فاشيا في ذلك الزمان او لانها الاصل في الفعل لكون الداعية فيها اوفر والشهوة اكثر ولولا تمكينها منه لم يقع ۱۲ روح ۶ قوله بالسنة فقد رجم عليه السلام ماعزا وغيره فيكون من باب نسخ الكتاب بالسنة المشهورة فحد المحصن هو الرجم وحد غير المحصن هو الجلد ۱۲ روح ۷ قوله ولشبهه بالشرط وقطع الفاء في ابي السعود والفاء لتضمن المبتدأ معنى الشرط اذ اللام بمعنى الموصول والتقدير التي زنت والذي زنى ۱۲ ۸ قوله ضرب جلده وعبارة الخطيب يقال جلده اذا ضرب جلده ۱۲ ۹ قوله ويزاد على ذلك بالسنة تغريب عام عند مالك والشافعي واحمد وهي قوله صلى الله عليه وسلم البكر بالبكر جلد مائة وتغريب عام وخالفهم ابو حنيفة متمسكا بان الزيادة على الكتاب لا يجوز بخبر الواحد ويحمل التغريب على انه فعله سياسة لا حدا ۱۲ ك ۱۰ قوله في هذا اي في قوله ان كنتم تؤمنون الخ تحريض اي حث على ما قبل الشرط وهو ولا تاخذكم بهما رافة فانه من باب التهييج واستعمال الغضب لله ولدينه ۱۲ جمل ۱۱ قوله وهو اي ما قبله جواب الشرط كما هو رأي الكوفيين وقوله او دال على جوابه كما هو رأي البصريين ۱۲ ۱۲ قوله وليشهد عذابهما الخ بالفارسية وبايد كه حاضر شوند در وقت عذاب آن دو تن يعني در زمان اقامت بر ايشان گروهي از مومنان تا تشهير ايشان حاصل دآن تفضيح مانع گردد از معاودت بامثال آن عمل ۱۲ روح ۱۳ قوله وقيل اربعة فما عدا قاله مالك وقال النخعي ومجاهد اقله واحد وبه قال احمد وعن عطاء اقله رجلان ۱۲ ك ۱۴ قوله الزاني لا ينكح الخ حكم مؤسس على الغالب المعتاد جيء به لزجر المؤمنين عن نكاح الزواني بعد زجرهم عن الزنا بهن وقد رغب بعض من ضعفة المهاجرين في نكاح موسرات كانت بالمدينة من بقايا المشركين فاستاذنوا رسول الله صلى الله عليه وسلم في ذلك فنفروا عنه ببيان انه من افعال الزناة وخصائص المشركين كانه قيل الزاني لا يرغب الا في نكاح احداهما والزانية لا يرغب في نكاحها الا احدهما فلا تحوموا حوله كي لا تنتظموا في سلكهما المنحط من ابي السعود ۱۲ ۱۵ قوله يتزوج يريد انه ليس المراد بالنكاح الوطي فيؤول الى ان نهي الزاني عن الزنا الا بزانية او مشركة وفساده ظاهر ۱۲ ك ۱۶ قوله نزل ذلك لما هم فقراء المهاجرين الخ روى الحاكم وصححه من طريق عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان مرثد بن ابي مرثد الغنوي كان يحمل الاسارى بمكة وكان بمكة بغي يقال لها عناق وكانت صديقته قال فجئت النبي صلعم فقلت يا رسول الله انكح عناقا قال فسكت عني فنزلت الزاني لا ينكح آه وروى ابن ابي شيبة عن سعيد بن جبير قال كن بغايا بمكة قبل الاسلام فلما جاء الاسلام اراد رجال من اهل الاسلام ان يتزوجوهن فحرم ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم ذكره شيخ الاسلام ابن حجر فقيل التحريم خاص بهم وهذا قول مجاهد وعطاء والزهري والشعبي وقتادة وقيل عام نسخ بقوله وانكحوا الايامى منكم فانه يعم المسافحات قيل هذا انما يصح على مذهب ابي حنيفة والا فعلى مذهب الشافعي العام المتاخر محمول على الخاص فلا نسخ ۱۲ كمالين ۱۷ قوله الايامى جمع ايم وهي من ليس لها زوج بكرا كانت او ثيبا ومن ليس له زوجة ۱۲ صراح والجمل ۱۸ قوله يرمون المحصنات والمراد بالمحصنات الاجنبيات لان رمي الازواج اي النساء الداخلات تحت نكاح الرامين حكمه سيأتي واجمعوا على ان شروط احصان القذف خمسة الحرية والبلوغ والعقل والاسلام والعفة من الزنا حتى ان من زنى مرة في اول بلوغه ثم تاب وحسنت حاله فقذفه شخص لا حد عليه ۱۲ ۱۹ قوله فيها الخ اي فبالتوبة وقوله وتقبل شهادتهم هذا عند الشافعي واحمد بن حنبل واما عندنا وعند مالك لا تقبل شهادة المحدود في القذف ما دام حيا وان تاب كما في تفسير الحسيني ۱۲ ۲۰ قوله وتقبل شهادتهم عند الجمهور والائمة الثلاثة وقيل لا تقبل قائله امامنا الاعظم ابو حنيفة رجوعا بالاستثناء الى الجملة الاخيرة واولئك هم الفاسقون واستدل على ذلك بانه غير داخل في حيز الجزاء لقيام دليل عدم المشاركة في الشرط لانه جملة خبرية غير مخاطب به الائمة بدليل افراد الكاف في اولئك بخلاف ولا تقبلوا لهم شهادة ابدا فهو عطف على الجملة الاسمية اعني قوله الذين يرمون او كلام مستانف وتمام الكلام في هذا المرام يطلب من فن الاصول ۱۲ ك ۲۱ قوله رجوعا بالاستثناء الى الجملة الاخيرة وهي اولئك هم الفاسقون يعني المحدود في القذف يسمى فاسقا الا ان تاب بعد ذلك عن قذف مسلم آخر فلا يسمى فاسقا والقرينة عليه ان عدم قبول الشهادة لما كان مؤكدا بقوله تعالى ابدا صار محكما لا يحتمل النسخ ولا الاستثناء وان الله قد قال بعد تمام الآية ان الله غفور رحيم اي غفور له ورحيم عليه بارتفاع اسم الفاسق عنه لا بقبول الشهادة واليه مال صاحب الهداية كما في التفسير الاحمدي ۱۲ ۲۲ قوله وقع ذلك اي قذف الزوجة بالزنا ۱۲ ۲۳ قوله فشهادة احدهم آه في رفعها ثلاثة اوجه احدها ان تكون مبتدأ وخبره مقدر التقديم اي فعليهم شهادة او موخر اي فشهادة احدهم كائنة او واجبة الثاني ان يكون خبر مبتدأ مضمر اي فالواجب شهادة احدهم الثالث ان يكون فاعلا بفعل مقدر اي فيكفي والمصدر هنا مضاف للفاعل وقرأ العامة اربع شهادات بالنصب على المصدر والعامل فيه شهادة فالناصب للمصدر مصدر مثله كما في قوله فان جهنم جزاؤكم جزاء موفورا ۱۲ كما ۲۳ قوله فشهادة احدهم الخ بيانه اذا قذف الرجل زوجته بالزنا فلا يخلو اما ان يكون كل منهما اهلا للشهادة اولا فان كان كل منهما اهلا للشهادة فطالبت المرأة فيجب على الرجل ان يلاعن فان ابى اللعان حبس حتى يلاعن او يكذب الرجل نفسه فحينئذ حد القذف وان شاء ان يلاعن يقول اربع مرات بالله اني لمن الصادقين فيما رميتها به من الزنا ويقول مرة خامسة لعنة الله علي ان كنت من الكاذبين وبهذا اللعان الرجل يسقط عن الرجل حد القذف فبعد لعان الرجل يجب على المرأة ان تلاعن فان ابت حبست حتى تلاعن او تصدق زوجها فتحد حد الزنا هذا عندنا وعند الشافعي يجب عليها حد الزنا بمجرد النكول عن اللعان وان شاءت ان تلاعن تقول اربع مرات بالله انه لمن الكاذبين فيما رماني به من الزنا وتقول مرة خامسة غضب الله علي ان كان من الصادقين وبهذا اللعان المرأة بهذا القدر سقط عنها حد الزنا وهذا معنى قوله تعالى ويدرؤ عنها العذاب فحينئذ استويا في سقوط الحد كذا في التفسير الاحمدي ۱۲ ۲۴ قوله نصب على المصدر اي المصدر الاصطلاحي اي النحوي وهو كل ما انتصب على المفعولية المطلقة فانه يسمى عند النحاة مصدرا وان كان غير مصدر بمعنى اللفظ الدال على الحدث وحده ۱۲ ۲۵ قوله والخامسة الخ لا خلاف في رفع الخامسة ههنا في المشهور والتقدير والشهادة الخامسة ۱۲ مدارك ۲۶ قوله في ذلك اي فيما رماها به فائدة يترتب على لعانه دفع الحد عنه وقطع نسب الولد منه وعلى لعانها دفع الحد عنها وتابيد تحريمها ما كان اهلا اللعان وفسخ نكاحها ۱۲ صاوی ۲۷ قوله ولولا فضل الله الخ جواب لولا محذوف اي لفضحكم او لعاجلكم بالعقوبة ۱۲ مدارك ۲۸ قوله بالزنا متعلق بيرمون والقذف بغيره يوجب التعزير ۱۲ كذا في الحسيني ك ۲۹ قوله وقيل في القذف خاصة لانها كبيرة وهو الافتراء ۱۲ ك

ان الذين جاءو بالافك اسوء الكذب على عائشة ام المؤمنين رضى الله تعالى عنها بقذفها عصبة منكم جماعة من المؤمنين قالت حسان بن ثابت وعبد الله بن ابى ومسطح وحمنة بنت جحش لا تحسبوه ايها المؤمنون غير العصبة شرا لكم بل هو خير لكم يأجركم الله به ويظهر براءة عائشة ومن جاء معها منه وهو صفوان فانها قالت كنت مع النبى صلى الله عليه وسلم فى غزوة بعد ما انزل الحجاب ففرغ منها ورجع ودنا من المدينة وآذن بالرحيل ليلة فمشيت وقضيت شانى واقبلت الى الرحل فاذا عقدى انقطع هو بكسر المهملة القلادة فرجعت التمسه وحملوا هودجى هو ما يركب فيه على بعيرى يحسبوننى فيه وكانت النساء خفافا انما يأكلن العلقة هو بضم المهملة وسكون اللام من الطعام اى القليل ووجدت عقدى و جئت بعد ما ساروا فجلست فى المنزل الذى كنت فيه وظننت ان القوم سيفقدوننى فيرجعون الى فغلبتنى عيناى فنمت وكان صفوان قد عرس من وراء الجيش فادلج هما بتشديد الراء والدال اى نزل من آخر الليل للاستراحة فسار منه فاصبح فى منزلى فرأى سواد انسان نائم اى شخصه فعرفنى حين رآنى وكان يرانى قبل الحجاب فاستيقظت باسترجاعه حين عرفنى اى قوله انا لله وانا اليه راجعون فخمرت وجهى بجلبابى اى غطيته بالملاءة والله ما كلمنى بكلمة ولا سمعت منه كلمة غير استرجاعه حين اناخ راحلته و وطى على يدها فركبتها فانطلق يقود بى الراحلة حتى اتينا الجيش بعد ما نزلوا موغرين فى نحر الظهيرة اى من اوغر واقفين فى مكان وغر من شدة الحر فهلك من هلك فى وكان الذى تولى كبره منهم عبد الله بن ابى ابن سلول انتهى قولها رواه الشيخان قال تعالى لكل امرئ منهم اى عليه ما اكتسب من الاثم فى ذلك والذى تولى كبره منهم اى تحمل معظمه فبدأ بالخوض فيه واشاعه وهو عبد الله بن ابى له عذاب عظيم ۝ هو النار فى الآخرة لولا هلا اذ حين سمعتموه ظن المؤمنون والمؤمنات بانفسهم اى ظن بعضهم ببعض خيرا وقالوا هذا افك مبين ۝ كذب بين فيه التفات عن الخطاب اى ظننتم ايها العصبة وقلتم لولا هلا جاءو اى العصبة عليه باربعة شهداء شاهدوه فاذ لم يأتوا بالشهداء فاولئك عند الله اى فى حكمه هم الكذبون ۝ فيه ولولا فضل الله عليكم ورحمته فى الدنيا والآخرة لمسكم فيما افضتم فيه ايها العصبة اى خضتم عذاب عظيم ۝ فى الآخرة اذ تلقونه بالسنتكم اى يرويه بعضكم عن بعض وحذف من الفعل احدى التائين واذ منصوب بمسكم او بافضتم وتقولون بافواهكم ما ليس لكم به علم وتحسبونه هينا لا اثم فيه وهو عند الله عظيم ۝ فى الاثم ولولا هلا اذ حين سمعتموه قلتم

---

۱ قوله ان الذين جاءو بالافك الخ شروع فى ذكر الآيات المتعلقة بالافك وهى ثمانية عشر تنتهى بقوله اولئك مبرؤن مما يقولون لهم مغفرة ورزق كريم ومناسبة هذه الآيات لما قبلها ان الله لما ذكر ما فى الزنا من الشناعة والقبح وذكر ما يترتب على من رمى غيره به وذكر انه لا يليق بآحاد الامة فضلا عن زوجة سيد المرسلين صلى الله عليه وسلم ذكر ما يتعلق بذلك ۱۲ صاوى ۲ قوله اسوء الكذب آه فى الخازن الافك اسوء الكذب لكونه مصروفا عن الحق وذلك ان عائشة رضى الله تعالى عنها كانت تستحق الثناء والمدح بما كانت عليه من الحصانة والشرف والعقل والديانة فمن رماها بالسوء فقد قلب الحق بالباطل ۱۲ ج ۳ قوله جماعة من المؤمنين اى فى الظاهر والا فعبد الله بن ابى لم يكن من خلص المؤمنين والعصبة من العشرة الى الاربعين او ما بين الثلثة والعشرة وقد تطلق على الجماعة من غير حصر فى عدد ۱۲ كمالين ۴ قوله قالت اى عائشة فى تعيين عدد اهل الافك و قوله وحمنة بنت جحش هى زوجة طلحة بن عبيد الله ۱۲ جمل ۵ قوله ومسطح بكسر الميم وهو ابن اثاثة بضم الهمزة والثلثتين قوله وحمنة بفتح الحاء المهملة والنون بينهما ميم ساكنة قوله جحش بتقديم الجيم المفتوحة على الحاء هى اخت ام المؤمنين زينب رضى الله عنها ۱۲ كمالين ۶ قوله ومن جاء معها اى ويظهر براءة الرجل الذى جاء معها اى مع عائشة منه اى من البرية ۱۲ ک ۶ قوله ومن جاء معها اى اتى الى الجيش يقود بها البعير وقوله منه متعلق ببراءة والضمير للافك جمل فارجاع الضمير الى البرية ليس بصحيح كما هو صنيع صاحب الكمالين ۷ قوله وهو صفوان اى السلمى بن المعطل ۱۲ ۸ قوله فى غزوة هى غزوة المريسيع ويقال غزوة بنى المصطلق ايضا وقع سنة خمس من الهجرة على ما قاله موسى بن عقبة ۱۲ ک ۹ قوله وقضيت شانى اى حاجتى كالبول وقوله واقبلت الرحل اى المنزل الذى فيه القوم وقوله التمسه اى افتشه وقوله قد عرس فى القاموس عرس القوم تعريسا نزلوا فى آخر الليل لاستراحة وقوله فادلج والادلاج هو السير آخر الليل وقوله هما بتشديد الراء والدال لف ونشر مرتب قوله بجلبابى وهو ثوب اقصر من الخمار ويقال له المقنعة كذا فى روح البيان وفى القاموس الجلباب القميص وثوب واسع للمرأة دون الملحفة او ما تغطى به ثيابها من فوق كالملحفة او هو الخمار وفى الصراح جلباب بالكسر چادر وقوله بالملاءة هو ثوب يغطى الجسد وقوله اناخ راحلته اى اجلسها وقوله ووطى على يدها اى وضع صفوان رجله على ركبة الراحلة ليتيسر الركوب عليها وقوله موغرين فى نحر الظهيرة اى داخلين فى وسطها وهو بلوغ الشمس منتهاها من الارتفاع روح وعبارة الجمل ونحرها اولها يعنى اتينا الجيش فى وقت القيلولة وفى القاموس الوغرة شدة الحر وغرة الهاجرة كوعدوا وغروا دخلوا فيها وقوله فى مكان وغر فى الصراح وغر سختى گردن ۱۲ ۱۰ قوله فاذا عقدى انقطع آه اى فاذا انا ادركت انه قد انقطع لما وضعت يدى على صدرى فما وجدته وكان جزع اظفار اى خرزيا فى خالى القيمة وكان اصله لامها اعطته لها حين تزوجها النبى صلى الله عليه وسلم ۱۲ ج ۱۱ قوله فجلست فى المنزل الذى كنت فيه اى وهذا من حسن عقلها وجودة رأيها فان من الآداب ان الانسان اذا ضل عن رفقته وعلم انهم يفتشون عليه ان يجلس فى المكان الذى فقدوه فيه ولا ينتقل منه فربما رجعوا فلم يجدوه ۱۲ ص ۱۲ قوله فنمت اى وكانت كثيرة النوم لحداثة سنها ۱۲ صاوى ۱۳ قوله وكان صفوان الخ اى وكان صاحب ساقة رسول الله لشجاعته وكان اذا رحل الناس يصلى ثم اتبعهم فما سقط منهم شئ الا حمله حتى ياتى به اصحابه ۱۲ صاوى ۱۴ قوله قد عرس من وراء الجيش فمن سقط له اى شئ من متاعه كالقدح والدلو والاداوة اتاه ۱۲ كمالين ۱۵ قوله هما بتشديد الراء والدال آه لف ونشر مرتب فالتعريس هو النزول آخر الليل للاستراحة والادلاج هو السير آخر الليل ۱۲ ج ۱۶ قوله فخمرت بالخاء المعجمة والميم المشددة المفتوحتين والراء الساكنة وجهى بجلبابى بكسر الجيم وموحدتين اى غطيته بالملاءة بفتح الميم واللام والهمزة هو رداء يملأ الجسد ۱۲ كمالين ۱۷ قوله حين اناخ راحلته اى اجلسها ووطى على يدها اى وطى صفوان يد الراحلة لئلا تقوم وليسهل الركوب عليها بلا احتياج الى مساعدة ۱۲ ک ۱۸ قوله موغرين بضم الميم وكسر الغين المعجمة بعدها راء اى داخلين فى الوغر وهى شدة الحر وفى نحر الظهيرة بالحاء المهملة الساكنة حتى بلغت الشمس منتهاها من الارتفاع كانها وصلت الى النحر وهو على الصدر ۱۲ ۱۹ قوله وكان الذى تولى كبره اى باشر معظمه عبد الله بن ابى بالتنوين ابن سلول بالرفع صفة لعبد الله فان سلول علم لام عبد الله فكتب بالالف ۱۲ ک ۲۰ قوله لولا اذ سمعتموه آه لما بين تعالى حال الخائضين فى الافك بقوله لكل امرئ منهم الخ شرع هنا فى توبيخهم وتعييرهم وزجرهم بتسعة زواجر هذا اولها ولولا جاءو عليه آه ولولا فضل الله آه واذ تلقونه آه ولولا اذ سمعتموه آه ويعظكم الله آه وان الذين يحبون آه ولولا فضل الله عليكم آه ويا ايها الذين آمنوا لا تتبعوا خطوات الشيطان الى سميع عليم ولولا للتوبيخ واذ ظرف لظن اى هلا ظننتم بانفسكم خيرا حين سمعتم الافك اى كان ينبغى لكم بمجرد سماعه ان تحسنوا الظن فى ام المؤمنين فضلا عن ان تتمادوا فى سماعه وفضلا عن ان تصروا عليه بعد السماع ۱۲ ج ۲۰ قوله لولا اذ سمعتموه الآية بالفارسية چرا نشد كه چون شنيديد افك را گمان كردند مردان مسلمانان وزنان مسلمانان در حق خويش نيكى را والمراد بانفسهم ابناء جنسهم النازلون منزلة انفسهم روح او المراد بانفسهم حقيقة ۱۲ خطيب ۲۱ قوله بانفسهم اى بالذين منهم فالمؤمنون كنفس واحدة ۱۲ مدارک ۲۲ قوله خيرا اى عفافا وصلاحا وذلك نحو ما يروى ان عمر رضى الله عنه قال لرسول الله عليه الصلوة والسلام انا قاطع بكذب المنافقين لان الله عصمك من وقوع الذباب على جلدك لانه يقع على النجاسات فيتلطخ بها فلما عصمك الله من ذلك القدر من القذر فكيف لا يعصمك عن صحبة من تكون متلطخة بمثل هذه الفاحشة ۱۲ مد ۲۳ قوله فيه التفات عن الخطاب اى الى الغيبة اذ كان مقتضى الظاهر ظننتم وحكمته التسجيل عليهم والمبالغة فى توبيخهم ۱۲ صاوى ۲۴ قوله فيما افضتم فيه آه ما عبارة عن حديث الافك والابهام لتهويل امره يقال افاض فى الحديث وخاض واندفع بمعنى وما اسم موصول اى لمسكم بسبب الذى افضتم فيه ويصح ان تكون مصدرية والمعنى لمسكم بسبب افاضتكم وخوضكم فيه ۱۲ ج ۲۵ قوله يرويه بعضكم عن بعض يقال تلقى القول اى اخذه ۱۲ كمالين ۲۶ قوله تقولون بافواهكم آه اى وتقولون كلاما مختصا بالافواه بلا مساعدة من القلوب لانه ليس تعبيرا عن علم به فى قلوبكم كقوله تعالى تقولون بافواهكم ما ليس فى قلوبهم ۱۲ بيضاوى ۲۷ قوله هينا اى سهلا لا تبعة له ۱۲ بيضاوى ۲۸ قوله على عائشة متعلق بالكذب وقد عقد عليها النبى صلى الله عليه وسلم بمكة وهى بنت ست سنين او سبع ودخل عليها بالمدينة وهى بنت تسع وتوفى عنها وهى بنت ثمانية عشر سنة ۱۲ صاوى ۲۹ اى عائشة فى تعيين عدد اهل الافك ۱۲ ج ۳۰ يريد ان لولا للتحضيض ۱۲ ک

ما يكون ما ينبغى لنا ان نتكلم بهذا ق سبحنك هو للتعجب هنا هذا بهتان كذب عظيم ○ يعظكم الله
ينهاكم ان تعودوا لمثله ابدا ان كنتم مؤمنين ○ تتعظون بذلك ويبين الله لكم الايت ط فى الامر والنهى
والله عليم بما يامر به وينهى عنه حكيم ○ فيه ان الذين يحبون ان تشيع الفاحشة باللسان فى الذين
امنوا بنسبتها اليهم وهم العصبة لهم عذاب اليم فى الدنيا بالحد للقذف والاخرة ط بالنار لحق الله والله
يعلم انتفاءها عنهم وانتم ايها العصبة لا تعلمون ○ وجودها فيهم ولولا فضل الله عليكم ايها العصبة
ورحمته وان الله رءوف رحيم ○ بكم لعاجلكم بالعقوبة يايها الذين امنوا لا تتبعوا خطوت طرق
الشيطن ط اى تزيينه ومن يتبع خطوت الشيطن فانه اى المتبع يامر بالفحشاء اى القبيح والمنكر ط
شرعا باتباعها ولولا فضل الله عليكم ورحمته ما زكى منكم ايها العصبة بما قلتم من الافك من احد
ابدا اى ما صلح وطهر من هذا الذنب بالتوبة منه ولكن الله يزكى يطهر من يشاء ط من الذنب بقبول توبته
منه والله سميع لما قلتم عليم ○ بما قصدتم ولا ياتل يحلف اولوا الفضل اى اصحاب الغنى منكم والسعة
ان لا يؤتوا اولى القربى والمسكين والمهجرين فى سبيل الله صلے نزلت فى ابى بكر حلف ان لا ينفق
على مسطح وهو ابن خالته مسكين مهاجر بدرى لما خاض فى الافك بعد ان كان ينفق عليه وناس من
الصحابة اقسموا ان لا يتصدقوا على من تكلم بشىء من الافك وليعفوا وليصفحوا ط عنهم فى ذلك الا
تحبون ان يغفر الله لكم ط والله غفور رحيم ○ للمؤمنين قال ابو بكر بلى انا احب ان يغفر الله لى ورجع
الى مسطح ما كان ينفقه عليه ان الذين يرمون بالزنا المحصنت العفائف الغفلت عن الفواحش
بان لا يقع فى قلوبهن فعلها المؤمنت بالله ورسوله لعنوا فى الدنيا والاخرة ص ولهم عذاب عظيم ○
يوم ناصبه الاستقرار الذى تعلق به لهم تشهد بالفوقانية والتحتانية عليهم السنتهم وايديهم و
ارجلهم بما كانوا يعملون ○ من قول وفعل وهو يوم القيمة يومئذ يوفيهم الله دينهم الحق يجازيهم
جزاءه الواجب عليهم ويعلمون ان الله هو الحق المبين ○ حيث حقق لهم جزاءه الذى كانوا
يشكون فيه منهم عبد الله بن ابى والمحصنت هنا ازواج النبى صلى الله عليه وسلم لم يذكر فى قذفهن توبة ومن ذكر فى
قذفهن اول سورة التوبة غيرهن الخبيثت من النساء ومن الكلمت للخبيثين من الناس والخبيثون
من الناس للخبيثت مما ذكر والطيبت مما ذكر للطيبين من الناس والطيبون منهم للطيبت
مما ذكر اى اللائق بالخبيث مثله وبالطيب مثله اولئك الطيبون والطيبت من النساء منهم عائشة وصفوان

النصف ع ١٠ ٢ ٨

١ه قوله للتعجب اے من عظم الامر ومعنى التعجب فى كلمة التسبيح ان الاصل ان يسبح الله عند رؤية العجيب من صنائعه ثم كثر حتے استعمل فى كل متعجب منه او لتنزيه الله من ان تكون حرمة نبيه فاجرة وانما جاز ان تكون امرأة النبى كافرة كامرأة نوح ولوط ولم يجز ان تكون فاجرة لان النبى مبعوث الى الكفار ليدعوهم فيجب ان لا يكون معه ما ينفرهم عنه والكفر غير منفر عندهم واما الكشخنة فمن اعظم المنفرات ١٢ مدارك ٢ه قوله ينهاكم آه يشير الى ان يعظكم ضمن معنى فعل يتعدى بان ثم حذف اے ينهاكم عن العود وهذا احد الاوجه فى الآية والثانى انه على حذف فى اے فى ان تعودوا والثالث ان ان تعودوا مفعول لاجله اى يعظكم كراهة ان تعودوا وفى ابى السعود يعظكم الله اے ينصحكم او يزجركم ١٢ ج ٣ه قوله ان الذين يحبون ان تشيع الفاحشة بالفارسية تحقيق آنانكه دوست ميدارند اين امر كه فاش شود تهمت بدكارى ١٢ ٤ه قوله بنسبتها اليهم اشار بذلك الى ان المراد بالذين آمنوا خصوص عائشة وصفوان ١٢ صاوى ٥ه قوله وهم العصبة اى الذين يحبون شيوع الفاحشة هم العصبة المذكورون فى قوله عصبة منكم ١٢ ك ٦ه قوله اے المتبع فجعل الشارح الضمير عائدا على من واذا اعاده على الشيطان لقال اے الشيطان اذ هو اوضح فى هذا المقام وفى ابى السعود وقيل انه اى الضمير عائد على من اى فان المتبع للشيطان يامر الناس بهما فان شان الشيطان هو الاضلال فمن اتبعه فانه يترقى من رتبة الضلال والفساد الے رتبة الاضلال والافساد ١٢ ج ٧ه قوله ما زكى منكم الخ هذا يفيد انهم تابوا وطهروا وهو كذلك الا عبد الله بن ابى فانه استمر على النفاق حتى هلك كافرا ١٢ صادى ٧ه قوله ما زكى منكم الخ بالفارسية پاک نشدے از شما هيچکس ١٢ ٨ه قوله ولا ياتل آه وهو يفتعل من الالية وهى القسم وقرا ابو جعفر يتال بتقديم التاء وتاخير الهمزة وهو يتفعل من الالية وهى القسم ١٢ معالم ٩ه قوله اے اصحاب الغنى والسعة المشهور تفسير الفضل بالفضل فى الدين حتى يستدلون بها على فضيلة ابى بكر الصديق وتفسير المصنف بالغنى تبعا للبغوى مع انه يلزم عليه تكرار قوله والسعة لا يظهر وجهه ١٢ ك ١٠ه قوله ان لا يؤتوا فحذف لا لدلالة المقام عليه كما فى تفتؤ تذكر يوسف وهى بتقدير حرف الجر اے على ان لا يؤتوا ١٢ ك ١١ه قوله اولى القربى الخ اے لا يحلفوا على ان لا يحسنوا الى المستحقين الاحسان او لا يقصروا فى ان يحسنوا اليهم وان كانت بينهم وبينهم شحناء لجناية اقترفوها ١٢ مدارك ١٢ه قوله حلف ان لا ينفق على مسطح اى فبعد ذلك تاب وجاء الى ابى بكر واعتذر وقال انما كنت اغشو مجلس حسان واسمع منه ولا اقول فقال له ابو بكر لقد ضحكت وشاركت فيما قيل وكفر عن يمينه لطيفة ؛ وقع لابن المقرى انه وقع منه هفوة فقطع والده ما كان يجريه له من النفقة فكتب الولد لابيه ؛ لا تقطعن عادة بر ولا ؛ تجعل عقاب المرء فى رزقه ؛ فان امر الافك من مسطح ؛ يحط قدر النجم من افقه ؛ وقد جرى منه الذى قد جرى ؛ وعوتب الصديق فى حقه ؛ فكتب اليه والده ؛ قد يمنع المضطر من ميتة ؛ اذا عصى بالسير فى طرقه ؛ لانه يقوى على توبة ؛ توجب ايصالا الى رزقه ؛ لو لم يتب مسطح من ذنبه ؛ ما عوتب الصديق فى حقه ١٢ ص ١٣ه قوله وهو ابن خالته اے ابن خالة الصديق مسكين مهاجر بدرى برفع الكلمات الثلثة علے انه خبر بعد خبر للضمير الراجع وفيه اشارة الى ان قوله تعالى اولى القربى والمساكين والمهاجرين صفات لموصوف واحد لانها نزلت فى مسطح وهو موصوف بها والعطف لتنزيل تغاير الصفات منزلة تغاير الذات ١٢ كمالين ١٤ه قوله وناس من الصحابة وناس بالجر عطف على قوله ابى بكر اے نزلت فى ابى بكر وناس من الصحابة ١٢ ١٥ه قوله ورجع الخ اے وحلف ان لا ينزع نفقته ابدا ١٢ كرخى ١٦ه قوله الغافلات عن الفواحش آه قال الزمخشرى الغافلات السليمات الصدور النقيات القلوب اللاتى ليس فيهن دهاء ولا مكر لانهن لم يجربن الامور ولم يرزن الاحوال فلا يفطن لما تفطن له المجربات العارفات ١٢ ج ١٧ه قوله لعنوا فى الدنيا والآخرة اے ابعدوا فيهما عن الثناء الحسن على السنة المؤمنين والآخرة ان لم يتوبوا. كرخى وفى الخازن لعنوا اے عذبوا فى الدنيا بالحد والآخرة بالنار ١٢ جمل ١٨ه قوله بالفوقانية للاكثر والتحتانية لحمزة وعلے جاء تذكير الفعل للتقدم والفصل وكون الفاعل مؤنثا غير حقيقى ومن قول وفعل بيان لما الموصولة ١٢ ك ١٩ه قوله منهم عبد الله بن ابى بهذا يصح قوله كانوا يشكون فيه فالشك من بعضهم واما حسان ومسطح وحمنة فهم مؤمنون لا يترددون فى الجزاء ١٢ صاوى ٢٠ه قوله لم يذكر فى قذفهن توبة المراد بهذا تقرير مذهب ابن عباس فانه جعل الافك اغلظ من سائر انواع الكفر حين سئل عن هذه الآية فقال من اذنب ذنبا ثم تاب قبلت توبته الا من خاض فى امر عائشة رضى الله عنها وهذا منه رضى الله عنه انما هو لتهويل امر الافك والتنبيه على انه امر غليظ ١٢ ابو السعود ٢١ه قوله ومن ذكر مبتدأ غيرهن خبره وهذا من باب التهويل والتعظيم لامر الافك والا فهو كغيره من سائر المعاصى التى تمحى بالتوبة واما بعد نزول الآيات فقد صار قذف عائشة رضى الله عنها وصفوان كفرا لمصادمة القرآن العظيم فاعتقاد براءتها شرط فى صحة الايمان ١٢ صاوى ٢٢ه قوله التوبة بالرفع على انه مفعول ما لم يسم فاعله لقوله ذكر وقوله غيرهن بالرفع خبر لمن الموصول اے غير ازواج صلے الله عليه وسلم ١٢ كمالين ٢٣ه قوله الخبيثات للخبيثين كلام مستانف سيق لتاكيد البراءة لعائشة رض وتقبيحا علے من تكلم فيها والمعنى ان المجانسة من دواعى الانضمام فالخبيث لا يكاد يالف غير جنسه والطيب كذلك وهو بمعنے قولهم وكل اناء بالذى فيه ينضح ١٢ ص ٢٤ه قوله ومن الكلمات آه فالمعنے الخبيثات من الكلمات تعدا وتعال للخبيثين من الرجال وتليق بهم اے هى مختصة لهم لا ينبغى ان تقال فى حق غيرهم والخبيثون من الرجال للخبيثات من الكلمات وكذا قوله والطيبات الخ جمل اے فما نسبوه الے الصديقة هم اولے به وهى رضے الله تعالى عنها اولى بالبراءة والثناء الجميل ١٢ كمالين ٢٥ه قوله من الناس كابن ابى المنافق تكون له امرأة زانية ١٢ من الروح ٢٦ه فالدين بمعنى الجزاء والحق بمعنى الثابت الواجب ١٢ ك

مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا يَقُوْلُوْنَ اى الخبيثون والخبيثات من النساء فيهم لَهُمْ للطيبين والطيبات من النساء مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝ فى الجنة وقد افتخرت عائشة باشياء منها انها خلقت طيبة ووعدت مغفرة ورزقا كريما يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا اى تستاذنوا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَهْلِهَا فيقول الواحد السلام عليكم ادخل كما ورد فى حديث ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ من الدخول بغير استيذان لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝ بادغام التاء الثانية فى الذال خيريته فتعملون به فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِيْهَآ اَحَدًا ياذن لكم فَلَا تَدْخُلُوْهَا حَتّٰى يُؤْذَنَ لَكُمْ ۚ وَاِنْ قِيْلَ لَكُمُ بعد الاستيذان ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا هُوَ اى الرجوع اَزْكٰى اى خير لَكُمْ ۭ من القعود على الباب وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ من الدخول باذن وغير اذن عَلِيْمٌ فيجازيكم عليه لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ مَسْكُوْنَةٍ فِيْهَا مَتَاعٌ اى منفعة لَّكُمْ باستكنان وغيره كبيوت الربط والخانات المسبلة وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ تظهرون وَمَا تَكْتُمُوْنَ ۝ تخفون فى دخول غير بيوتكم من قصد صلاح او غيره وسياتى انهم اذا دخلوا بيوتهم يسلمون على انفسهم قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ عما لا يحل لهم نظره ومن زائدة وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ۭ عما لا يحل لهم فعله بها ذٰلِكَ اَزْكٰى اى خير لَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ۝ بالابصار والفروج فيجازيهم عليه وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ عما لا يحل لهن نظره وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ عما لا يحل فعله بها وَلَا يُبْدِيْنَ يظهرن زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وهو الوجه والكفان فيجوز نظره لاجنبى ان لم يخف فتنة فى احد الوجهين والثانى يحرم لانه مظنة الفتنة ورجح حسما للباب وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ اى يسترن الرؤس والاعناق والصدور بالمقانع وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ الخفية وهى ما عدا الوجه والكفين اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ جمع بعل اى زوج اَوْ اٰبَاۗىِٕهِنَّ اَوْ اٰبَاۗءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَاۗىِٕهِنَّ اَوْ اَبْنَاۗءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَاۗىِٕهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ فيجوز لهم نظره الا ما بين السرة والركبة فيحرم نظره لغير الازواج وخرج بنسائهن الكافرات فلا يجوز للمسلمات الكشف لهن وشمل ما ملكت ايمانهن العبيد اَوِ التّٰبِعِيْنَ فى فضول الطعام غَيْرِ بالجر صفة والنصب استثناء اُولِي الْاِرْبَةِ اصحاب الحاجة الى النساء مِنَ الرِّجَالِ بان لم ينتشر ذكر كل اَوِ الطِّفْلِ بمعنى الاطفال الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا يطلعوا عَلٰي عَوْرٰتِ النِّسَاۗءِ للجماع فيجوز ان يبدين لهم ما عدا ما بين السرة والركبة وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ ۭ من خلخال

١ه قوله ورزق كريم اے فى الجنة ودخل ابن عباس رضى الله عنهما على عائشة رضى الله عنها فى مرضها وهى خائفة من القدوم على الله تعالىٰ فقال لا تخافى لانك لا تقدمين الا على مغفرة ورزق كريم وتلا الآية فغشى عليها فرحا بما تلاه ١٢ مدارك ٢ه قوله وقد افتخرت عائشة رض باشياء آه روى ان عائشة رضى الله تعالىٰ عنها كانت تفتخر باشياء اعطيتها لم تعطها امرأة غيرها منها ان جبرئيل عليه السلام اتى بصورتها فى خرقة حرير وقال هذه زوجتك ويروى انه اتى بصورتها فى راحته ومنها ان النبى صلى الله عليه وسلم لم يتزوج بكرا غيرها وقبض رسول الله صلى الله عليه وسلم فى حجرها وفى يومها ودفن فى بيتها وكان ينزل الوحى عليه وهى معه فى اللحاف ونزلت براءتها من السماء وانها ابنة الصديق وخليفة رسول الله صلى الله عليه وسلم وخلقت طيبة ووعدت مغفرة ورزقا كريما قال بعض اهل التحقيق ان يوسف عليه وعلى نبينا الصلوة والسلام لما رمى بالفاحشة برأه الله تعالىٰ على لسان صبى فى المهد وان مريم لما رميت بالفحشاء برأها الله على لسان ولدها عيسىٰ عليه السلام وان عائشة رض لما رميت برأها الله بالقول فما رضى لها ببراءة صبى ولا نبى حتى برأها الله بكلامه من القذف والبهتان ١٢ ج ٣ه قوله يا ايها الذين آمنوا الخ لما ذكر الله احكام العفاف وكان من جملة العفاف عدم دخول منازل الغير الا باذن اهلها ذكر الاستيذان عقب ذلك وسبب نزولها ان امرأة من الانصار قالت يا رسول انى اكون فى بيتى على حال لا احب ان يرانى عليها احد لا والد ولا ولد فياتى الاب فيدخل على وانه لا يزال يدخل على رجل من اهلى وانا على تلك الحالة فنزلت ١٢ ص ٤ه قوله غير بيوتكم اى غير محل سكنكم وحينئذ فقد خرج مالك ذات الدار اذا دخل على مكتريها فيجب عليه الاستيذان لانه قد صدق عليها انه غير بيته ١٢ صاوى ٥ه قوله اے تستاذنوا من الاستيناس بمعنى الاعلام من انس الشئى اى علمه فان المستاذن مستعلم للحال مستكشف له هل يراد دخوله ام لا ومن الاستيناس الذى هو ضد الاستيحاش فان المستاذن مستوحش خايف ان لا يؤذن فاذا اذن استانس وكان ابن عباس يقرء حتى تستاذنوا اخرجه ابن ابى حاتم ١٢ ك ٦ه قوله فيقول اے الداخل فى الاستيذان والتسليم السلام عليكم ادخل كما ورد فى حديث رواه ابن ماجة تفسير للامرين وبيان لتقديم السلام على الاستيذان وعليه الاكثر وقيل تقدم الاستيذان لتقدمه فى الآية واجيب بان الواو لا يفيد ترتيبا وبانه قرئ حتى تسلموا وتستاذنوا كذا هو فى مصحف ابن مسعود واخرج ابن ابى حاتم عن ابى ايوب قلت يا رسول الله ما الاستيناس قال يتكلم الرجل بتكبيرة وتسبيحة وتحميدة ويتنحنح فيؤذن اهل البيت ١٢ ك ٧ه قوله ليس عليكم جناح هذا كالاستثناء من قوله لا تدخلوا بيوتا غير بيوتكم وسبب نزولها ان ابا بكر رضى الله عنه لما نزلت آية الاستيذان قال يا رسول الله فكيف بالبيوت التى بين مكة والشام على ظهر الطريق والخانات افلا ندخلها الا باذن فنزلت ١٢ صاوى ٨ه قوله باستكنان اے طلب كن يستتر فيه من الحر والبرد والكن بالكسر وقاء كل شئ وستره واستكن استتر ١٢ قاموس ٩ه قوله كبيوت الربط الربط بضم الراء والباء جمع رباط وهو ما يربط فيه الدواب وقوله الخانات وهى التى ينزلها التجار بامتعتهم ويسكنون فيها بالفارسية سراى من حاشية البيضاوى وغيره وقوله المسبلة نعت للربط فلو قدمه بجنبه لكان اوضح وعبارة الخطيب كبيوت الخانات والربط المسبلة جمل والمسبلة المسافر النازل ١٢ ١٠ه قوله من زائدة اے يغضوا ابصارهم وحكمة دخول من فى غض البصر دون حفظ الفرج الاشارة الى ان امر النظر اوسع من امر الفرج ١٢ ص ١١ه قوله ذلك ازكى لهم اے انه ابعد للريبة ولا مفهوم للبصر والفرج بل باقى الجوارح كذلك وخص البصر والفرج بالذكر لانهما مقدمتان بغيرهما من الجوارح ١٢ ص ١٢ه قوله والكفان اے وكذلك القدمان عندنا وقوله حسما للباب اے قطعا لباب النظر عن تفاصيل الاحوال لخلوة الاجنبية كذا فى الجمل او قطعا لباب الفتنة ١٢ ١٣ه قوله نظره الاضافة الى المفعول اى يباح رؤية ما ظهر من المرء وهو الوجه والكفان لاجنبى ١٢ ك ١٤ه قوله حسما للباب اے قطعا لباب الفتنة اخرج الحاكم عن ابن مسعود ولا يبدين زينتهن قال لا خلخال ولا قرط ولا قلادة الا ما ظهر منها قال الثياب انتهى ففسر الزينة بالخلخال والمستثنى بالثياب وكذا اخرج الطبرانى عن ابن مسعود الا ما ظهر منها قال هو الثياب واسناده قوى وهو دليل لمن لا يحل النظر الى شئ من بدنها وجعلها كلها عورة ١٢ ك ١٥ه قوله جيوبهن جيب القميص ونحوه بالفتح طوقه قاموس وفى الصراح جيب گريبان ١٢ ١٦ه قوله ولا يبدين زينتهن المراد بها ههنا البدن الذى هو محل الزينة ويدل عليه قول الشارح ايضا هو الوجه والكفان ١٢ ١٧ه قوله فلا يجوز آه كذا رواه ابن ابى حاتم عن ابن عباس ومجاهد وهو قول الشافعى انه يحرم نظر الذمية الى المسلمة واخرج سعيد بن منصور عن عمر بن الخطاب انه كتب الى ابى عبيدة اما بعد فانه بلغنى ان نساء من نساء المسلمين يدخلن الحمامات مع نساء اهل الشرك فانه لا يحل لامرأة تؤمن بالله واليوم الآخر ان تنظر الى عورتها ١٢ ك ١٨ه قوله وشمل ما ملكت ايمانهن العبيد لظاهر لفظه وهو قول الشافعى وهو الماثور عن مجاهد وسعيد بن جبير اخرجه ابن ابى حاتم ويدل على ذلك ما اخرجه ابو داؤد عن انس رض انه صلعم اتى بفاطمة بعبد وهبه لها وعليها ثوب حتى اذا قنعت به راسها لم يبلغ رجليها واذا غطت رجليها لم يبلغ راسها فقال النبى صلى الله عليه وسلم ليس عليك باس انما هو ابوك وغلامك واخرج عبد الرزاق واحمد عن ام سلمة رض انه صلعم قال اذا كان لاحدكن غلام مكاتبا وكان له ما يؤدى فليحتجب عنه وعن عبد الرزاق عن مجاهد كان العبيد يدخلون على ازواج النبى صلعم واخرج ابن ابى شيبة عن ابن عباس لا باس ان يرى العبد شعر السيدة وقال ابو حنيفة المراد بها الاماء وعبد المرأة كالاجنبى وبه جزم الغزالى والنووى واستدل على ذلك فى الهداية بانه فحل غير محرم ولا زوج والشهوة متحققة بجواز النكاح فى الجملة انتهى قال سعيد بن المسيب فيما رواه ابن ابى شيبة ولا تغرنكم سورة النور الا ما ملكت ايمانهن فانه انما عنى به الاماء دون العبيد وعن الحسن انه كره ان يدخل المملوك على مولاته بغير اذنها واخرج ابن ابى شيبة عن ابراهيم قال تستتر المرأة من غلامها واخرج عبد الرزاق عن طاؤس ومجاهد قالا لا ينظر المملوك الى شعر سيدته وقالا وفى بعض القراءة وما ملكت ايمانكم الذين لم يبلغوا الحلم ١٢ ك ١٩ه قوله او التابعين الخ الحق ان المراد بالتابع الشيخ الهرم الذى لا يشتهى النساء او الابله الذى لا يعرف الارض من السماء ولا الرجل من المرأة ١٢ صاوى ٢٠ه قوله او التابعين اے يتبعون القوم ليصيبوا من فضل طعامهم خطيب معناه بالفارسية طفيلى وفى الجمل على قوله التابعين اى للنساء وقوله فى فضول الطعام اى الذين لا غرض لهم فى تبعية النساء الا الاكتساب الاكل من حولهن وليس لهم غرض فى نظره ولا غيره ولذلك قال بان لم ينتشر ذكر كل وهذا التفسير مشكل على مذهب الشافعى لان المقرر فيه انه يحرم عليهم النظر ويحرم التكشف لهم وبعضهم فسر التابعين بالممسوحين وهو ظاهر انتهى وقال فى روح البيان التابعين هم اتباع اهل البيت لا حاجة لهم فى النساء وهم الشيوخ الاهمام والممسوخون ١٢ ٢١ه قوله ان يبدين الخ هذا عند الشافعى واما عندنا فلا يجوز ابداء الظهر والبطن ايضا وعلله فى الهداية بانه انما حل لهم مواضع الزينة والظهر والبطن ليسا منها ١٢ ك عه بالخاء المعجمة وهم الذين حولت قواهم واعضاؤهم عن سلامتها الاصلية يقال للممسوخ المخنث ١٢ عه جمع الهم وهو الشيخ الفانى ١٢ قاموس

يتقعقع وَتُوبُوا إِلَى اللهِ جَمِيعًا أَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ مما وقع لكم من النظر للممنوع منه ومن
غيره لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ○ تنجون من ذلك لقبول التوبة منه وفي الآية تغليب الذكور على الاناث و
أَنْكِحُوا الْأَيَامَىٰ مِنْكُمْ جمع ايم وهي من ليس له زوج بكرا كانت او ثيبا ومن ليس له زوجة وهذا في
الاحرار والحرائر وَالصَّالِحِينَ اي المؤمنين مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ وعباد من جموع عبد إِنْ يَكُونُوا اي
الاحرار فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللهُ بالتزوج مِنْ فَضْلِهِ وَاللهُ وَاسِعٌ لخلقه عَلِيمٌ ○ بهم وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِينَ
لَا يَجِدُونَ نِكَاحًا اي ما ينكحون به من مهر ونفقة عن الزنا حَتَّىٰ يُغْنِيَهُمُ اللهُ يوسع عليهم مِنْ
فَضْلِهِ فينكحون وَالَّذِينَ يَبْتَغُونَ الْكِتَابَ بمعنى المكاتبة مِمَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ من العبيد والاماء
فَكَاتِبُوهُمْ إِنْ عَلِمْتُمْ فِيهِمْ خَيْرًا اي امانة وقدرة على الكسب لاداء مال الكتابة وصيغتها مثلا
كاتبتك على الفين في شهرين كل شهر الف فاذا اديتها فانت حر فيقول قبلت ذلك وَآتُوهُمْ
امر للسادة مِنْ مَالِ اللهِ الَّذِي آتَاكُمْ ما يستعينون به في اداء ما التزموه لكم وفي معنى الايتاء
حط شيء مما التزموه وَلَا تُكْرِهُوا فَتَيَاتِكُمْ اي امائكم عَلَى الْبِغَاءِ اي الزنا إِنْ أَرَدْنَ تَحَصُّنًا تعففا
عنه وهذه الارادة محل الاكراه فلا مفهوم للشرط لِتَبْتَغُوا بالاكراه عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا نزلت في
عبد الله بن ابي كان يكره جواري له على الكسب بالزنا وَمَنْ يُكْرِهْهُنَّ فَإِنَّ اللهَ مِنْ بَعْدِ
إِكْرَاهِهِنَّ غَفُورٌ لهن رَحِيمٌ ○ بهن وَلَقَدْ أَنْزَلْنَا إِلَيْكُمْ آيَاتٍ مُبَيِّنَاتٍ بفتح الياء و
كسرها في هذه السورة بين فيها ما ذكر او بينة وَمَثَلًا اي خبرا عجيبا وهو خبر عائشة
رضي الله تعالى عنها مِنَ الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ اي من جنس امثالهم اي اخبارهم
ع ٤ ١٠ العجيبة كخبر يوسف ومريم وَمَوْعِظَةً لِلْمُتَّقِينَ ○ في قوله تعالى وَلَا تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا
رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللهِ الخ لَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُونَ الخ وَلَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ قُلْتُمْ الخ
يَعِظُكُمُ اللهُ أَنْ تَعُودُوا الخ وتخصيصها بالمتقين لانهم المنتفعون بها اللهُ نُورُ السَّمَاوَاتِ
وَالْأَرْضِ اي منورهما بالشمس والقمر مَثَلُ نُورِهِ اي صفته في قلب المؤمن
كَمِشْكَاةٍ فِيهَا مِصْبَاحٌ الْمِصْبَاحُ فِي زُجَاجَةٍ هي القنديل والمصباح السراج اي
الفتيلة الموقودة والمشكوة الطاقة غير النافذة اي الانبوبة في القنديل الزُّجَاجَةُ
كَأَنَّهَا والنور فيها كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ اي مضيء بكسر الدال وضمها من الدرء بمعنى الدفع

بيان للموصول ١٢ك متعلق بقوله وليستعفف ١٢ من الاحكام والحدود ودليل على قراءة الفتحة ١٢ للباقين ١٢ك حيث اتهمت امراة العزيز ١٢ك لغة ١٢ك من الزجاج ١٢ك لابي عمرو والكسائي ١٢ك

---

٥١ قوله وتوبوا الى الله جميعا هذا احسن اختتام لهذه الآية كان الله يقول لا تقنطوا من رحمتي فمن كان قد وقع منه شيء مما نهيته عنه فليتب فان التوبة فيها الفلاح والظفر بالمقصود ١٢ ص ٥٢ قوله وانكحوا الايامى منكم والصالحين من عبادكم وامائكم بالفارسية وبنكاح دهيد زنان بے شوهر را از قوم خويش وشايستگان را از بندگان خويش وكنيزكان خويش خطاب للاولياء والسادات وانما خص الصالحين من بين العباد والاماء وان كان لهم ولاية جميع العباد والاماء اهتماما بشانهم وخصالهم على الصلاح وقيل المراد بالصالحين المؤمنين صرح بذلك في المدارك واما ان الامر للوجوب او غيره فمما لا يوقف عليه من التفاسير الحنفية سوى الكشاف حيث قال وهذا الامر للندب لما علم من ان النكاح امر مندوب اليه وقد يكون للوجوب في حق الاولياء عند طلب المراة ذلك وعند اصحاب الظواهر النكاح واجب وهكذا سرد الكلام الى آخره من تفسير الاحمدي وفي الجمل وهذا الامر للوجوب ان كانت المراة محتاجة للنكاح لعدم نفقة او خوف زنا او كان الرجل محتاجا لخوف الزنا فان لم تكن حاجة كان الامر للاباحة عند الشافعي وللندب عند مالك وابي حنيفة رض من القرطبي وقال في الكواشي هذا امر ندب اي وقع في الآية ١٢ روح ٥٣ قوله والصالحين اي المؤمنين آه او اريد بالصلاح القيام بحقوق النكاح حتى يقوم العبد بما يلزم لها في تقوم الامة بما يلزم للزوج او ان المراد بالصلاح ان لا يكون صغيرة لا تحتاج الى النكاح وخص الصالحين بالذكر لان الصالحين هم الذين مواليهم يشفقون عليهم وينزلونهم منزلة الاولاد في المودة فكانوا مظنة التوصية والاهتمام بهم ومن ليس بصالح فحاله على العكس ١٢ج ملخصا ٥٤ قوله يغنهم الله الخ اطلق الغنى في هذه الآية وهي مشروطة المشية بدليل آية وان خفتم عيلة فسوف يغنيكم الله من فضله ان شاء عن عمر رض عجبا لمن يبتغي الغنى بغير النكاح ١٢ك ٥٥ قوله وليستعفف الذين الخ اي ليجتهدوا في طلب العفة وتحصيل اسبابها وذلك يكون بالتباعد من الغلمان والنساء ويكون بملازمة الصوم والرياضة لما في الحديث من استطاع منكم الباءة فليتزوج ومن لم يستطع فعليه بالصوم فانه له وجاء ويكون بترك استعمال العقاقير التي تقوي الشهوة واستعمال ضدها ١٢ صاوي ٥٦ قوله اي ما ينكحون به الخ يشير الى ان النكاح اسم آلة فان فعال من اوزان الآلة كالاكام والازار ويجوز ابقاره على معناه ١٢ ٥٧ قوله اي امانة وقدرة على الكسب فسره ابن عباس بالقدرة على الكسب والشافعي ضم اليها الامانة لانه قد يضيع ما اكتسب فلا يعتق وما لابي داود في المراسيل مرفوعا تفسيره بالحرفة فلا ينافيه لان الحرفة طريق القدرة وقيل الخير الصلاح في الدين وقيل المال ثم انه لو فقد الشرطان لم يستحب لكن لا يكره لان الخير شرط الامر فلا يلزم من عدمه عدم الجواز ١٢ك ٥٨ قوله وفي معنى الايتاء الخ كذا روي عن عثمان والزبير وابن عمران في الآية امر اللمولى بالحط عن موالي الكتابة شيئا وبه قال الشافعي قال مالك في الموطا ان ذلك ان يكاتب الرجل غلامه ثم يضع عنه من اجر كتابته شيئا قال فهذا احسن ما سمعت وادركت عمل الناس على ذلك عندنا انتهى و الامر في قوله وآتوا للوجوب عند الاكثر وللندب عندنا كما في المدارك والاصح عند الشافعي انه يكفي حط ما يقع عليه اسم المال ويستحب الربع كذا في المنهاج ١٢ك ٥٩ قوله ان اردن تحصنا في الخطيب كان لعبد الله بن ابي راس المنافقين ست جوار معاذة ومسيكة واميمة وعمرة واروى وقتيلة يكرههن على البغاء وضرب عليهن الضرائب فشكت اثنتان منهن الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فنزلت وكذلك كانوا يفعلون في الجاهلية يواجرون اماءهم وهذا ليس لتخصيص النهي بصورة ارادتهن التعفف عن الزنا واخراج ما عداها من حكمه بل للمحافظة عادتهم المستمرة حيث كانوا يكرهونهن على البغاء وهن يردن التعفف عنه ١٢ روح ٦٠ قوله وهذه الارادة محل الاكراه فلا يوجد دونها فهي قيد للاكراه المنفي لا شرط للنهي فلا مفهوم للشرط حتى يلزم جواز الاكراه عند عدم الارادة وان جعل شرطا للنهي لم يلزم من عدمه ايضا جواز الاكراه بجواز ان يكون ارتفاع النهي بامتناع المنهي عنه ١٢ك ٦١ قوله فلا مفهوم للشرط لان الاكراه لا يتصور الا عند ارادة التحصن فاما اذا ترد المراة التحصن فانها تبغي بالطبع طوعا ١٢ خطيب ٦٢ قوله نزلت في عبد الله بن ابي الخ روى ابن جرير الطبري ان عبد الله بن ابي امر امته بالزنا فجاءت ببرد فقال ارجعي فازني على آخر فقالت ما انا براجعة فنزلت وهذا اخرجه مسلم عن ابي سفيان عن جابر مرفوعا وروى ابو داود و النسائي من طريق ابي الزبير عن جابر قال جاءت مسيكة امة لبعض الانصار فقالت ان سيدي يكرهني على البغاء فنزلت والظاهر انها نزلت فيهما ١٢ك ٦٣ قوله فان الله الخ الجملة وقعت جزاء للشرط والعائد على اسم الشرط محذوف تقديره غفور لهم ١٢ ٦٤ قوله غفور لهن رحيم بهن كذا هو في مصحف ابن مسعود وروى ابن ابي حاتم قال في قراءة ابن مسعود فان الله لبعد اكراههن لهن غفور واثمهن على من اكرههن وكذا حكاه ابن كثير عن ابن عباس ومجاهد فان قلت لا حاجة الى تعليق المغفرة بهن لان المكرهة على الزنا غير آثمة بخلاف المكره عليه قلت الاكراه اذا كان غير ملجئ غير موجب للرخصة ولو سلم فالاكراه لا ينافي المواخذة بالذات ١٢ ٦٥ قوله يا ذكر راجع للفتح وقوله بينة راجع للكسر من الجمل ١٢ ٦٦ قوله كخبر يوسف الخ فيوسف اتهمته زليخا ومريم اتهمها اليهود مع براءتهما ١٢ روح ٦٧ قوله اي منورهما الخ انما اوله باسم الفاعل لان حقيقة النور كيفية اي عرض يدرك بالبصر فلا يصح حمله على الذات الاقدس ١٢ جمل ٦٨ قوله اي منورهما بالشمس والقمر لما كانت النور في الاصل كيفية تدركها الباصرة اولا وبواسطتها تدرك ساير المبصرات وهو بهذا المعنى لا يصح اطلاقه على الله تعالى اشار الى تاويله بانه مجاز مرسل من قبيل اطلاق اسم الاثر على المؤثر وقال الامام حجة الاسلام النور في الحقيقة اسم لكل ما هو ظاهر بذاته مظهر لغيره والله سبحانه هو المتصف بهذه الصفة وهو النور الحقيقي ١٢ك ٦٩ قوله اي صفته في قلب المؤمن آه اي العجيبة في قلب المؤمن اي الذي هو في الصدر الكائن في البدن فالمشبه فيه اربعة امور متداخلة البدن فيه الصدر فيه القلب فيه النور كالمشكوة فيها الزجاجة فيها المصباح فيه النور والذي في قلب المؤمن هو العلوم والمعارف وعلى هذا يكون في الكلام استخدام حيث فسر النور اولا بمعنى منور تنويرا حسيا وفسر الضمير بالنور الذي في قلب المؤمن ويفسر الضمير في قوله يهدي الله لنوره من يشاء بالاسلام فيكون في الكلام استخدام آخر ١٢ج ٧٠ قوله كمشكوة بحذف المضاف اي كنور مشكوة ففيه تمثيل لما نور الله به قلب المؤمن من المعارف والعلوم بنور المشكوة المثبت فيها من مصباحها واضافة النور الى الله تعالى باعتبار السببية وفي الآية تفاسير وما ذكر المصنف رجحه الطيبي وقال انه تفسير السلف ١٢ كمالين ٧١ قوله كمشكوة اي كصفة مشكوة وهي الكوة في الجدار غير النافذة خطيب وبالفارسية طاق ١٢ ٧٢ قوله اي الفتيلة اي الشعلة تفسير لما هو المراد بالمصباح ههنا ١٢ كما ٧٣ قوله الانبوبة بيان لما هو المراد ههنا والانبوبة بضم الهمزة وسكون النون وبالموحدتين معروف يعني موضع الفتيلة روى الطبري عن ابن عباس المشكوة موضع الفتيلة ١٢ كمالين ٧٤ قوله اي الانبوبة الخ هي موضع الفتيلة سمعته عن حضرة شيخي وسيدي وعبارة البيضاوي وهي الكوة الغير النافذة وقيل المشكوة الانبوبة في وسط القنديل والمصباح الفتيلة المشتعلة انتهى ١٢ ٧٥ قوله بمعنى الدفع آه في المختار الدرء الدفع وبابه قطع ودرء طلع مفاجاة وبابه خضع ومنه كوكب دري لكسكين كثر توقده وتلألؤه ودري بالضم منسوب الى الدر ١٢ج ※

غرلق في الحائط

لدفع الظلام وبضمها وتشديد الياء منسوب الى الدر اللؤلؤ يوقد المصباح بالماضي وفي قراءة بمضارع اوقد مبنيا للمفعول بالتحتانية وفي اخرى بالفوقانية اي الزجاجة من زيت شجرة مبركة زيتونة لا شرقية ولا غربية بل بينهما فلا يتمكن منها حر ولا برد مضرين يكاد زيتها يضيء ولو لم تمسسه نار لصفائه نور به على نور بالنار ونور الله اي هداه للمؤمن نور على نور الايمان يهدي الله لنوره اي دين الاسلام من يشاء ويضرب يبين الله الامثال للناس تقريبا لافهامهم ليعتبروا فيؤمنوا والله بكل شيء عليم ○ منضرب الامثال في بيوت متعلق بيسبح الآتي اذن الله ان ترفع تعظم ويذكر فيها اسمه بتوحيده يسبح بفتح الموحدة وكسرها اي يصلي له فيها بالغدو مصدر بمعنى الغدوات اي البكر والآصال ○ العشايا من بعد الزوال رجال فاعل يسبح بكسر الباء وعلى فتحها نائب الفاعل له ورجال فاعل فعل مقدر جواب سوال مقدر كانه قيل من يسبحه لا تلهيهم تجارة اي شراء ولا بيع عن ذكر الله واقام الصلوة حذف هاء اقامة تخفيفا وايتاء الزكوة يخافون يوما تتقلب تضطرب فيه القلوب والابصار ○ من الخوف القلوب بين النجاة والهلاك والابصار بين ناحيتي اليمين والشمال هو يوم القيمة ليجزيهم الله احسن ما عملوا اي ثوابه واحسن بمعنى حسن ويزيدهم من فضله والله يرزق من يشاء بغير حساب ○ يقال فلان ينفق بغير حساب اي يوسع كانه لا يحسب ما ينفقه والذين كفروا اعمالهم كسراب بقيعة جمع قاع اي في فلاة وهو شعاع يرى فيها نصف النهار في شدة الحر يشبه الماء الجاري يحسبه يظنه الظمآن اي العطشان ماء حتى اذا جاءه لم يجده شيئا مما حسب كذلك الكافر يحسب ان عمله كصدقة تنفعه حتى اذا مات وقدم على ربه لم يجد عمله اي لم ينفعه ووجد الله عنده عند عمله فوفيه حسابه اي جازاه عليه في الدنيا والله سريع الحساب ○ اي المجازاة او الذين كفروا اعمالهم السيئة كظلمت في بحر لجي عميق يغشه موج من فوقه اي الموج موج من فوقه اي الموج الثاني سحاب اي غيم هذه ظلمت بعضها فوق بعض ظلمة البحر وظلمة الموج الاول وظلمة الموج الثاني وظلمة السحاب اذا اخرج الناظر يده في هذه الظلمت لم يكد يريها اي لم يقرب من رؤيتها ومن لم يجعل الله له نورا فما له من نور ○ ع ۵ ۱۱ اي من لم يهده الله لم يهتد الم تر ان الله يسبح له من في السموت والارض ومن التسبيح صلوة والطير جمع طائر بين السماء والارض صفت حال باسطات اجنحتهن كل قد علم الله

۵۱ قولہ لدفع الظلام اے اولدفع بعض ضوئہ بعضا بین لمعانہ ۱۲ک ۵۲ قولہ وبضمہا وتشدید الیاء لابن کثیر ونافع وابن عامر وحفص منسوب الی الدر ای اللؤلؤ وقد یجعل علی تلک القراءۃ ایضا من الدرء ویقال بقلب الہمزۃ یاء ۱۲ک ۵۳ قولہ بالتحتانیۃ اسے لابن عامر ونافع وحفص علی اسناد الفعل الی ضمیر المصباح ای وقد مصباح الزجاجۃ ۱۲ک ۵۴ قولہ وفی اخری بالفوقانیۃ علی اسنادہ الی الزجاجۃ کما اشار الیہ المص بقولہ ای الزجاجۃ و اسنادہ الی الزجاجۃ بحذف المضاف ای مصباح الزجاجۃ ۱۲ کمالین ۵۵ قولہ من زیت الخ من لابتداء الغایۃ علی حذف مضاف ای من زیت شجرۃ ۱۲ ۵۶ قولہ زیتونۃ فیہا قولان اشہرہما انہا بدل من شجرۃ الثانی انہا عطف بیان قال ابن عباس فی الزیتون منافع یسرج بزیتہ وہو ادام ودہان ودباغ ووقود یوقد حطبہ وثفلہ ولیس فیہ شیء الا وفیہ منفعۃ حتی الرماد یغسل بہ الابریسم وہو اول شجرۃ نبتت فی الدنیا واول شجرۃ نبتت بعد الطوفان ونبتت فی منازل الانبیاء والارض المقدسۃ ودعا لہا سبعون نبیا بالبرکۃ منہم ابراہیم ومحمد صلی اللہ علیہما وسلم فانہ صلی اللہ علیہ وسلم قال مرتین اللہم بارک فی الزیت والزیتون ۱۲ج ۵۷ قولہ لا شرقیۃ ولا غربیۃ آہ تقع الشمس علیہا حینا دون حین بل بحیث تقع علیہا طول النہار کالتی تکون علی قلۃ او صحراء واسعۃ فان ثمرتہا تکون انضج وزیتہا اصفی اولا نابتۃ فی شرق المعمورۃ وغربہا بل وسطہا وہو الشام وزیتونہ اجود الزیتون اولا فی مضحی تشرق الشمس علیہا دائما فتحرقہا او مقنأۃ تغیب عنہا دائما فتترکہا نیا وفی الحدیث لا خیر فی شجرۃ ولا فی نبات فی مقنأۃ ولا خیر فیہما فی مضحی ۱۲ بیضاوی ۵۸ قولہ ونور اللہ اسے ہداہ الخ ای فبراہین اللہ تزداد فی قلب المؤمنین برہانا بعد برہان ان قلت لم ضرب اللہ المثل بنور الزیت ولم یضرب بنور الشمس والقمر والشمع مثلا اجیب بان الزیت فیہ منافع ویسہل لکل احد کما ان المؤمن الکامل الایمان منافعہ کثیرۃ ۱۲ صاوی ۵۹ قولہ علی نور الایمان ای کما ان صفاء الزیت والقندیل نور مضاعف علی نور النار ۱۲ک ۶۰ قولہ یضرب اللہ الامثال للناس اسے تقریبا للمعقول من المحسوس فحیث کان نور الایمان والمعارف مثلہ ہکذا فلا تدخل شبہۃ علی المؤمن الاشاہد بالعین البصیرۃ کما تشاہد بعین البصر ویشہد الحق بعین البصیرۃ کما یشہدہ بعین البصر ۱۲ صاوی ۶۱ قولہ فی بیوت آہ فیہ ستۃ اوجہ احدہا انہ صفۃ لمشکوۃ ای کمشکوۃ فی بیوت الثانی انہ صفۃ لمصباح الثالث انہ صفۃ لزجاجۃ الرابع انہ متعلق بتوقد وعلی ہذہ الاقوال لا یوقف علی علیم الخامس انہ متعلق بمحذوف ای سبحوہ فی بیوت السادس انہ متعلق بیسبح اسے یسبح رجال فی بیوت وعلی ہذین القولین فیوقف علی علیم قیل المراد بالبیوت جمیع المساجد فقد قال ابن عباس بیوت اللہ فی الارض تضیء لاہل السماء کما تضیء النجوم لاہل الارض وقیل المراد بہا اربعۃ مساجد لم یبنہا الا نبی الکعبۃ بناہا ابراہیم واسمعیل وبیت المقدس بناہ داود وسلیمان ومسجد المدینۃ ومسجد قبا بناہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیہم وسلم ۱۲ج ۶۲ قولہ من یسبحہ اسے فقال فی جوابہ یسبح رجال ۱۲ ۶۳ قولہ تجارۃ اسے شراء آہ افاد بہ انہ ارید بالتجارۃ الشراء وان کان اسم التجارۃ یقع علی البیع والشراء جمیعا لانہ ذکر البیع بعدہ وانما خص البیع لان الالتہاء والاشتغال بہ اعظم لکون الربح الحاصل من البیع معینا ناجزا والربح الحاصل من الشراء مشکوک فیہ مستقبل فلا یرد لم عطف البیع علی التجارۃ مع شمولہا لہ ۱۲ج ۶۴ قولہ یخافون یوما تتقلب آہ یجوز ان یکون نعتا ثانیا لرجال وان یکون حالا من مفعول تلہیہم ویوما مفعول بہ لا ظرف علی الاظہر وتتقلب صفۃ لیوما یعنی ان ہؤلاء الرجال وان بالغوا فی ذکر اللہ تعالی والطاعات فانہم مع ذلک وجلون خائفون لعلمہم بانہم ما عبدوا اللہ حق عبادتہ ۱۲ج ۶۵ قولہ لیجزیہم اللہ الخ یجوز تعلقہ بیسبح اسے یسبحون لاجل الجزاء ویجوز تعلقہ بمحذوف اسے فعلوا ذلک لیجزیہم اللہ ۱۲ جمل ۶۶ قولہ ای ثوابہ یرید انہ بتقدیر المضاف لاحسن واحسن بمعنی حسن ویجوز ان یقدر المضاف لما الموصولۃ اسے احسن جزاء ما عملوا واحسن علی معناہ حینئذ ۱۲ک ۶۷ قولہ ویزیدہم من فضلہ اسے فلا یقتصر فی اعطائہم علی جزاء اعمالہم بل یعطون اشیاء لم تخطر ببالہم ۱۲ صاوی ۶۸ قولہ واللہ یرزق الخ تذییل ووعد کریم بانہ تعالی یعطیہم فوق اجور اعمالہم من الخیرات ما لا یفی بہ الحساب ۱۲ صاوی ۶۹ قولہ والذین کفروا لما ضرب اللہ المثل للمؤمن باشرف الامثال واعلاہ ضرب المثل للکفار باخس الاشیاء واخسہا والحاصل ان اللہ ضرب للکفار مثلین مثل لاعمالہم الحسنۃ بقولہ کسراب الخ ومثل لاعمالہم السیئۃ بقولہ او کظلمات والاسم الموصول مبتدأ وکفروا صلۃ واعمالہم مبتدأ ثان وکسراب خبر ثان والثانی وخبرہ خبر الاول ویصح ان یکون اعمالہم بدل اشتمال وکسراب خبر الذین ۱۲ ص ۷۰ قولہ ای فی فلاۃ الفلاۃ القفر او المفازۃ لا ماء فیہا او الصحراء الواسعۃ ۱۲ قاموس ۷۱ قولہ فوفاہ حسابہ اسے اعطاہ وافیا کاملا حساب عملہ من الروح ۱۲ ۷۲ قولہ اسے انہ جازاہ الخ بیان لتوفیۃ اللہ وتکمیلہ للکافر حساب عملہ بجزائہ علی عملہ فی الدنیا بوسعۃ الرزق فی العیش ونحوہا وعلی ہذا یکون قولہ ووجد اللہ عندہ عود البیان حال المشبہ وہو الکافر وقد یجعل من تتمۃ وصف السراب والمعنی وجد مقدور اللہ علیہ من ہلاکہ من الظماء فوفاہ ما کتب لہ من ذلک وہو المحسوب لہ ۱۲ کمالین ۷۳ قولہ لجی منسوب الی اللج وہو معظم الماء ۱۲ بیضاوی ۷۴ قولہ عمیق منسوب الی اللج عظیم التعظیم مستفاد من التنکیر ۱۲ک ۷۵ قولہ لم یکد یراہا آہ ای لم یقرب ان یراہا فضلا عن ان یراہا کقولہ ۔ اذا غیر النأی المحبین لم یکد رسیس الہوی من حب میۃ یبرح ۱۲ بیضاوی ۷۶ قولہ کل قد علم آہ فی ہذہ الضمائر اقوال احدہا انہا کلہا عائدۃ علی کل ای کل قد علم ہو صلوۃ نفسہ وتسبیحہ وہذا اولی لتوافق الضمائر والثانی ان الضمیر فی عائد علی اللہ تعالی وفی صلوتہ وتسبیحہ علی کل والثالث بالعکس ای علم کل صلوۃ اللہ وتسبیحہ ای الذین امر بہما وبان یفعلا کاضافۃ الخلق اسے الخالق ۱۲ جمل ⁂

صَلَاتَهٗ وَتَسْبِيْحَهٗ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ○ فيه تغليب العاقل وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ خزائن المطر والرزق والنبات وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ○ المرجع اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُزْجِيْ سَحَابًا يسوقه برفق ثُمَّ يُؤَلِّفُ بَيْنَهٗ يضم بعضه الى بعض فيجعل القطع المتفرقة قطعة واحدة ثُمَّ يَجْعَلُهٗ رُكَامًا بعضه فوق بعض فَتَرَى الْوَدْقَ المطر يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ مخارجه وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَاۗءِ مِنْ زائدة جِبَالٍ فِيْهَا في السماء بدل باعادة الجار مِنْۢ بَرَدٍ اى بعضه فَيُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَصْرِفُهٗ عَنْ مَّنْ يَّشَاۗءُ ۭ يَكَادُ يقرب سَنَا بَرْقِهٖ لمعانه يَذْهَبُ بِالْاَبْصَارِ ○ الناظرة له اى يخطفها يُقَلِّبُ اللّٰهُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۭ اى يأتي بكل منهما بدل الآخر اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ التقليب لَعِبْرَةً دلالة لِّاُولِي الْاَبْصَارِ ○ لاصحاب البصائر على قدرة الله تعالى وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَاۗبَّةٍ اى حيوان مِّنْ مَّاۗءٍ ۚ اى نطفة فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰي بَطْنِهٖ ۚ كالحيات والهوام وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰي رِجْلَيْنِ ۚ كالانسان والطير وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰٓي اَرْبَعٍ ۭ كالبهائم والانعام يَخْلُقُ اللّٰهُ مَا يَشَاۗءُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ ۭ اى بينات هى القرآن وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ اِلٰى صِرَاطٍ طريق مُّسْتَقِيْمٍ ○ اى دين الاسلام وَيَقُوْلُوْنَ اى المنافقون اٰمَنَّا صدقنا بِاللّٰهِ بتوحيده وَبِالرَّسُوْلِ محمد وَاَطَعْنَا هما فيما حكما به ثُمَّ يَتَوَلّٰى يعرض فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ۭ عنه وَمَآ اُولٰۗىِٕكَ المعرضون بِالْمُؤْمِنِيْنَ ○ المعهودين الموافق قلوبهم لالسنتهم وَاِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ المبلغ عنه لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ○ عن المجيء اليه وَاِنْ يَّكُنْ لَّهُمُ الْحَقُّ يَاْتُوْٓا اِلَيْهِ مُذْعِنِيْنَ ۭ○ مسرعين طائعين اَفِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ كفر اَمِ ارْتَابُوْٓا اى شكوا في نبوته اَمْ يَخَافُوْنَ اَنْ يَّحِيْفَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَرَسُوْلُهٗ ۭ في الحكم اى يظلموا فيه لا بَلْ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ○ بالاعراض عنه اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اى بالقول اللائق بهم اَنْ يَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۭ بالاجابة وَاُولٰۗىِٕكَ حينئذ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○ الناجون وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ يخافه وَيَتَّقْهِ بسكون الهاء وكسرها بان يطيعه فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفَاۗىِٕزُوْنَ ○ بالجنة وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ غايتها لَىِٕنْ اَمَرْتَهُمْ بالجهاد لَيَخْرُجُنَّ ۭ قُلْ لهم لَّا تُقْسِمُوْا ۚ طَاعَةٌ مَّعْرُوْفَةٌ ۭ للنبي خير من قسمكم الذي لا تصدقون فيه اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ○ من طاعتكم بالقول ومخالفتكم بالفعل قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا عن طاعته بحذف احدى التائين خطاب لهم فَاِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ من التبليغ وَعَلَيْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ ۭ من طاعته وَاِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا ۭ وَمَا عَلَي الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ

ع ۶ ۱۰ ۱۲

---

۵۱ قوله صلاته الخ الضمير في علم لكل او لله وكذا في صلاته وتسبيحه والصلاة الدعاء ولم يبعد ان يلهم الله الطير دعاءه كما الهمها سائر العلوم الدقيقة التي لا يكاد العقلاء يهتدون اليها ۱۲ مدارك ۵۲ قوله فيه تغليب العاقل يعني لفظ من والضمير في يفعلون تغليب للعاقل على غيره ۱۲ ک ۵۳ قوله بينه اے بين اجزائه لان كل جزء سحاب وبهذا اندفع ما قيل ان بين لا تدخل الا على متعدد والى هذا يشير المفسر بقوله يضم بعضه الى بعض الخ ۱۲ صاوی ۵۴ قوله يضم بعضه الى بعض اے يولف بين اجزائه وبهذا التعدد صح لفظ بين وانما يحتاج الى هذا القدر اذا كان السحاب مفردا اما اذا كان جمع سحابة فلا حاجة اليه ۱۲ ک ۵۵ قوله من خلاله حال من الودق لان الرؤية بصرية و الخلال جمع خلل كجبال وجبل وهو فرجة بين الشيئين والمراد ههنا مخارج المطر ۱۲ روح ۵۶ قوله مخارجه اے ثقبه فالسحاب غربال المطر قال كعب لولا السحاب حين ينزل المطر من السماء لافسد ما يقع عليه من الارض ۱۲ صاوی ۵۷ قوله بدل اے جبال من السماء بدل البعض باعادة الجار فمن زائدة والرابط قوله فيها ويحتمل ان يكون الجار والمجرور بدلا عن الجار والمجرور فمن ابتدائية كالاولى ۱۲ ک ۵۸ قوله من برد اے بعضه يشير الى ان من تبعيضية واقعة موقع المفعول والمعنى ينزل بعض برد من جبال في السماء وقد يجعل من بيانية ومن الثانية زائدة او تبعيضية على ان قوله من جبال مفعول ينزل اے ينزل من السماء جبالا فيها من برد اى جبالا من هذا النوع وقد يجعل المفعول محذوفا والمعنى ينزل مبتدأ من السماء من جبال من برد بردا وعلى هذا يكون في السماء جبالا من برد ۱۲ ک ۵۹ قوله بالابصار جمع بصر كما اشار اليه بقوله الناظرة ۱۲ جمل ۶۰ قوله لاولى الابصار جمع بصيرة كما اشار له بقوله لاصحاب البصائر ۱۲ جمل ۶۱ قوله اے نطفة هذا بحسب الاغلب في الحيوانات والا فالملائكة خلقوا من النور وهم اكثر المخلوقات عددا والجن خلقوا من النار وهم بقدر تسعة اعشار الانس وآدم خلق من الطين وعيسى خلق من الريح الذي نفخه جبريل في جيب مريم والدود يخلق من نحو الفاكهة والعفونات ۱۲ جمل ۶۲ قوله والهوام بتشديد الميم وحشرات الارض كذا في المنتخب ۱۲ ۶۳ قوله والله يهدي من يشاء الى صراط مستقيم اشار بذلك الى ان الهدى بيد الله وعنايته فلا يهتدي الا من خصه الله بالعناية فليس ظهور الآيات سببا في الاهتداء دون عناية الله ۱۲ صاوی ۶۴ قوله ويقولون آمنا بالله آه قال ابن عباس نزلت في رجل من المنافقين يقال له بشر كان بينه وبين يهودي خصومة فقال اليهودي ننطلق اے محمد صلى الله عليه وسلم وقال المنافق ننطلق الى كعب بن الاشرف فابى اليهودي ان يخاصمه الا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقضى رسول الله صلى الله عليه وسلم لليهودي فلما خرجا من عنده لزمه المنافق و قال انطلق بنا الى عمر فاتياه فقال اليهودي اختصمت انا وهذا الى محمد اى عنده فقضى عليه فلم يرض بقضائه وزعم انه يخاصمني اليك فقال عمر رضي الله عنه للمنافق اكذلك فقال نعم فقال لهما عمر رض رويدا حتى اخرج اليكما فدخل عمر البيت واخذ السيف واشتمل عليه ثم خرج فضرب به المنافق حتى برد اى مات و قال هكذا اقضي بين من لم يرض بقضاء الله وقضاء رسوله فنزلت هذه الآية وقال جبريل ان عمر فرق بين الحق والباطل فسمي الفاروق ۱۲ من الجمل ۶۵ قوله المبلغ عنه اشار به للاعتذار عن افراد الضمير في ليحكم وحاصله ان الرسول هو المباشر للحكم وانما ذكر الله معه تعظيما لشانه اى الرسول ۱۲ جمل وفي روح البيان ليحكم اے الرسول بينهم لانه المباشر للحكم حقيقة وان كان الحكم حكم الله حقيقة وذكر الله لتفخيمه عليه السلام والايذان بجلالة محله عنده تعالى ۱۲ ۶۶ قوله اذا فريق الخ اذا فجائية قائمة مقام الفاء في ربط الجواب بالشرط ۱۲ صاوی و في المدارك اے فاجاء من فريق منهم الاعراض نزلت في بشر المنافق وخصمه اليهودي حين اختصما في ارض فجعل اليهودي يجره الى رسول الله صلى الله عليه وسلم والمنافق الى كعب بن الاشرف ويقول ان محمدا يحيف علينا ۱۲ ۶۷ قوله مذعنين حال اے مسرعين في الطاعة طلبا لحقهم لا رضا بحكم رسولهم قال الزجاج الاذعان الاسراع مع الطاعة والمعنى انهم لمعرفتهم انه ليس معك الا الحق المر والعدل البحت يمتنعون عن المحاكمة اليك اذا ركبهم الحق لئلا تنتزعه من احداقهم بقضائك عليهم لخصومهم وان ثبت لهم حق على خصم اسرعوا اليك و لم يرضوا الا بحكومتك لتاخذ لهم ما وجب لهم في ذمة الخصم ۱۲ مدارك ۶۸ قوله ان يحيف الحيف الجور والظلم والميل في الحكم اے احد الجانبين يقال حاف في قضيته اے جار فيما حكم ۱۲ روح ۶۹ قوله انما كان قول آه العامة على نصب قول خبر الكان والاسم ان المصدرية وما بعدها وقرئ برفعه على انه الاسم وان وما في حيزها الخبر ۱۲ ج ملخصا ۷۰ قوله ويتقه بسكون الهاء مع كسر القاف لابي عمرو وابي بكر وكسرها مع كسر القاف للباقين الا الحفص فانه قرء باسكان القاف فشبه تقه بكتف فخفف باسكان المكسور وانما بقي كسرة الهاء لعروض سكون القاف بانه صارت آخر الفعل بعد حذف الياء فاسكنت المكسورة ۱۲ ک ۷۱ قوله غايتها آه اشار به الى ان جهد منصوب على المفعول المطلق وفي السمين فيه وجهان احدهما انه منصوب على المصدر بدلا من اللفظ بفعله اذ اصل اقسم بالله جهد اليمين جهد الحذف الفعل وقدم المصدر موضوعا موضعه مضافا الى المفعول كضرب الرقاب والثاني انه حال تقديره مجتهدين في ايمانهم كقولهم افعل ذلك جهدك وطاقتك ۱۲ ج ۷۲ قوله خير من قسمكم يشير الى انه مبتدأ موصوف خبره محذوف وقيل المعنى امركم اے الذي يطلب منكم طاعة معروفة وقد يفسر بان طاعتكم طاعة معروفة بانها بالقول دون الفعل ۱۲ كمالين ۷۲ قوله خير من قسمكم اشار الى ان طاعة مبتدأ او معروفة صفة والخبر محذوف ۱۲ من الجمل ۱۲ ۷۳ قوله تهتدوا اى تصلوا الرشاد والفوز برضاء الله وهذا راجع لقوله وعليكم ما حملتم وقوله وما على الرسول الا البلاغ المبين راجع لقوله فانما عليه ما حمل على سبيل اللف والنشر المشوش ۱۲ صاوی

الْمُبِيْنُ ○ اي التبليغ البين وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ
بدلا عن الكفار كَمَا اسْتَخْلَفَ بالبناء للفاعل والمفعول الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ من بني اسرائيل
بدلا عن الجبابرة وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وهو الاسلام بان يظهره على جميع
الاديان ويوسع لهم في البلاد فيملكوها وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ بالتخفيف والتشديد مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ من
الكفار اَمْنًا وقد انجز الله وعده لهم بما ذكره واثنى عليهم بقوله يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا هو
مستانف في حكم التعليل وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ الانعام منهم به فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ○ واول
من كفر به قتلة عثمان رضي الله عنه فصاروا يقتتلون بعد ان كانوا اخوانا وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ
وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ○ اي رجاء الرحمة لَا تَحْسَبَنَّ بالفوقانية والتحتانية والفاعل للرسول
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مُعْجِزِيْنَ لنا فِي الْاَرْضِ بان يفوتونا وَمَاْوٰىهُمُ مرجعهم النَّارُ وَلَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ○ المرجع ع ١٣
هي يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِيَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِيْنَ مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ من العبيد والاماء وَالَّذِيْنَ لَمْ يَبْلُغُوا
الْحُلُمَ مِنْكُمْ من الاحرار وعرفوا امر النساء ثَلٰثَ مَرّٰتٍ في ثلثة اوقات مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَحِيْنَ
تَضَعُوْنَ ثِيَابَكُمْ مِّنَ الظَّهِيْرَةِ اي وقت الظهر وَمِنْ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ بالرفع
خبر مبتدأ مقدر بعده مضاف وقام المضاف اليه مقامه اي هي اوقات وبالنصب بتقدير اوقات
منصوبا بدلا من محل ما قبله قام المضاف اليه مقامه وهي لالقاء الثياب فيها تبدو فيها العورات
لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ اي المماليك والصبيان جُنَاحٌ في الدخول عليكم بغير استيذان بَعْدَهُنَّ
اي بعد الاوقات الثلثة هم طَوّٰفُوْنَ عَلَيْكُمْ للخدمة بَعْضُكُمْ طائف عَلٰى بَعْضٍ والجملة مؤكدة لما قبلها
كَذٰلِكَ كما بين ما ذكر يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ اي الاحكام وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بامور خلقه حَكِيْمٌ ○ بما دبره لهم وآية
الاستيذان قيل منسوخة وقيل لا ولكن تهاون الناس في ترك الاستيذان وَاِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْكُمْ ايها
الاحرار الْحُلُمَ فَلْيَسْتَاْذِنُوْا في جميع الاوقات كَمَا اسْتَاْذَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ اي الاحرار الكبار كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ
اٰيٰتِهٖ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ○ وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ قعدن عن الحيض والولد لكبرهن الّٰتِيْ لَا يَرْجُوْنَ نِكَاحًا
لذلك فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ اَنْ يَّضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ من الجلباب والرداء والقناع فوق الخمار غَيْرَ مُتَبَرِّجٰتٍ مظهرات
بِزِيْنَةٍ خفية كقلادة وسوار وخلخال وَاَنْ يَّسْتَعْفِفْنَ بان لا يضعنها خَيْرٌ لَّهُنَّ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ لقولكم
عَلِيْمٌ ○ بما في قلوبكم لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ في مواكلة

١ه قوله منكم من تبعيضية وهي مع مجرورها في محل الحال من الموصول والخطاب للنبي صلى الله عليه وسلم وامة الدعوة ١٢ جمل **٢ه قوله** في الارض فيها قولان احدهما يعني ارض مكة لان المهاجرين سألوا الله ذلك فوعدوا كما وعدت بنو اسرائيل قال معناه النقاش الثاني انها بلاد العرب والعجم قال ابن العربي هو الصحيح لان ارض مكة محرمة على المهاجرين ١٢ مختصر من الجمل **٣ه قوله** بالبناء للفاعل للاكثر والمفعول لابي بكر ١٢ ك **٤ه قوله** بالتخفيف من الابدال لابن كثير والتشديد للاكثر ١٢ ك **٥ه قوله** لايشركون الخ حال من واو يعبدونني اے غير مشركين ١٢ كما **٦ه قوله** هو مستانف آه اے قوله يعبدونني مستانف وفي السمين فيه سبعة اوجه احدها انه مستانف اے جواب لسوال مقدر الثاني انه خبر مبتدأ مضمر والجملة ايضا استينافية الثالث انه حال من مفعول وعد الله الرابع انه حال من مفعول ليستخلفنهم الخامس انه حال من فاعله السادس انه حال من مفعول ليبدلنهم السابع انه حال من فاعله وقوله في حكم التعليل اي التعليل لوعدهم بما ذكر من الامور الثلثة ١٢ ج **٧ه قوله** واول من كفر به آه اے بالانعام بما ذكر اے لم يقم بحق هذه النعم من عدم التعرض للفتن ١٢ جمل **٧ه قوله** واول من كفر قال في الجمل المراد بالكفر هنا كفر النعمة اي عدم القيام بحقها لا الكفر المقابل للايمان فلذلك قال فاولئك هم الفاسقون ولم يقل الكافرون ١٢ **٨ه قوله** بالفوقانية للاكثر والتحتانية لابن عامر وحمزة والفاعل الرسول على القراءتين والذين كفروا مع ما بعده مفعول وقيل على الثانية الفاعل الذين كفروا والمعنى لا يحسبن الكفار في الارض احدا معجز الله فيكون مفعولا ولامعجزين في الارض اولا يحسبوا انفسهم معجزين فحذف المفعول الاول ١٢ ك **٩ه قوله** يا ايها الذين آمنوا ليستاذنكم آه روي ان غلام اسماء بنت مرثد دخل عليها في وقت كرهته فنزلت هذه الآية وقيل ارسل رسول الله صلى الله عليه وسلم مدلج بن عمرو الانصاري وكان غلاما وقت الظهيرة ليدعو عمر فدخل وهو نائم وقد انكشف عنه ثوبه فقال عمر لوددت ان الله عز وجل نهى آبائنا وابنائنا وخدمنا ان لا يدخلوا في هذه الساعات علينا الا باذن ثم انطلق معه الى النبي صلى الله عليه وسلم فوجد هذه الآية قد انزلت فخر ساجدا شكرا لله تعالى ١٢ صاوي وغيره **٩ه قوله** يا ايها الذين آمنوا ليستاذنوا الخ روي ان غلاما لاسماء بنت ابي مرثد دخل عليها في وقت كرهته فنزلت والخطاب للرجال المومنين والنساء المومنات جميعا بطريق التغليب ١٢ روح **١٠ه قوله** ثلاث مرات آه فيه وجهان احدهما انه منصوب على الظرف الزماني اي ثلاث اوقات والثاني انه منصوب على المصدرية اي ثلاثة استيذانات لكن الشارح جرى على الاول حيث قال ثلاث مرات في ثلاثة اوقات ١٢ ج **١١ه قوله** من الظهيرة قال في القاموس الظهيرة حد انتصاف النهار وهي بيان للحين وقال في ابي السعود وهي شدة الحر عند انتصاف النهار بيان للحين ومثله في اكثر كتب التفاسير واما قوله اي وقت الظهر فلعله وقع من قلم الناسخ والاصل اے وقت الظهيرة والله اعلم بالصواب واما ما قال في تاويله سليمان الجمل فقول الشارح اي وقت الظهر تفسير للحين فلا يستقر في قلبي فافهم ١٢ **١٢ه قوله** بالرفع خبر مقدر وعلى هذا فالوقف على العشاء واما على قراءة النصب فالوقف على لكم وقوله بعده مضاف اي يقدر ايضا وقوله اقام المضاف اليه وهو قوله ثلث ١٢ **١٣ه قوله** اي هي اوقات اي هي اوقات ثلاث عورات وقوله ما قبله وهو الظروف الثلاثة ١٢ جمل **١٤ه قوله** بدلا من محل ما قبله يعني قوله من قبل صلوة الفجر وقوله وهي مبتدأ اي الاوقات الثلثة وقوله تبدو فيها العورات خبره وقوله لالقاء الثياب الخ علة مقدمة ١٢ **١٥ه قوله** وهي اے تلك الاوقات الثلاثة لالقاء الثياب فيها من الجسد تبدو فيها العورات اي تظهر للناظر فان ما قبل الفجر وقت القيام عن المضاجع وطرح ثياب النوم ولبس ثياب اليقظة واما الظهيرة وما بعد العشاء فبالعكس ١٢ ك **١٦ه قوله** وآية الاستيذان يعني قوله ليستاذنكم الذين ملكت ايمانكم قيل منسوخة وقيل لا لكن تهاون الناس في ترك الاستيذان به روى ابو داود والبيهقي عن ابن عباس رض ان الناس لم يكن لهم ستور على ابوابهم والحجال فربما فاجأه الرجل ولده او خادمه وهو على اهله فامرهم الله بالاستيذان ثم بسط الله عليهم الرزق فاتخذوا الستور والحجال فرأى الناس ان ذلك قد كفاهم من الاستيذان فتهاونوا وتركوا العمل بتلك الآية ١٢ ك **١٧ه قوله** وقيل لا اي كما روي عن سعيد بن جبير حيث قال يقولون نسخت والله ما نسخت ولكن مما تهاون الناس ١٢ ص **١٨ه قوله** ولكن تهاون الناس في ترك الاستيذان اي لكثرة الغطاء والوطاء ومع ذلك فالمناسب تعليم الاستيذان في هذه الاوقات للصبيان والمماليك ليكونوا متخلقين بالاخلاق الجميلة ١٢ صاوي **١٩ه قوله** الحلم اي البلوغ اعلم ان ادنى مدة البلوغ للغلام اثنتا عشرة سنة ولذا تطرح هذه المدة من سن الميت الذكر ثم يحسب ما بقي من عمره فتعطي فدية صلاته على ذلك وادنى مدته للجارية تسع سنين على المختار ولذا تطرح هذه المدة من الميت الانثى فلا تحتاج الى اسقاط صلاتها بالفدية ١٢ روح **٢٠ه قوله** القناع قناع پرده وپوشش كه بر بالاى مقنعه باشد ١٢ صراح **٢١ه قوله** مظهرات آه اشارة الى ان الباء للتعدية ولذا فسر بمتعد مع ان تفسير اللازم بالمتعدي كثير ويؤيده ان اهل اللغة لم يذكروه متعديا بنفسه وليست الزينة ماخوذة في مفهومه حتى يقال انه تجريد كما توهم من قال انه اشارة الى زيادة الباء في المفعول فقد اخطأ وفي المختار التبرج اظهار المرأة زينتها للرجال ١٢ ج **٢٢ه قوله** خفية فيما امرن باخفائها في قوله ولا يبدين زينتهن كقلادة آه دون الخاتم ونحوها مما لم يؤمر باخفائها ١٢ كمالين مؤلفه شيخ سلام الله دهلوي نور الله قبره **٢٣ه قوله** ليس على الاعمى حرج الخ اختلف العلماء في سبب نزولها فقال ابن عباس لما نزل يا ايها الذين آمنوا لا تاكلوا اموالكم بينكم بالباطل تحرج المسلمون عن مواكلة المرضى والزمنى والعمي والعرج وقالوا الطعام افضل الاموال وقد نهانا الله تعالى عن اكل المال بالباطل والعمى لا يبصر موضع الطعام الطيب والاعرج لا يتمكن من الجلوس ولا يستطيع المزاحمة على الطعام والمريض يضعف عن التناول ولا يستوفي حقه من الطعام فنزلت هذه الآية وعلى هذا فتكون على بمعنى في اي ليس عليكم في مواكلة الاعمى والاعرج والمريض حرج وقيل سبب نزولها ان هؤلاء الجماعة كانوا يتحرجون عن مواكلة الاصحاء خوف ان يستقذرهم وعلى هذا فعلى على بابها ١٢ صاوي **٢٣ه قوله** ليس على الاعمى حرج الخ قال سعيد بن المسيب كان المسلمون اذا غزوا اغلقوا منازلهم ويدفعون اليهم مفاتيح ابوابهم ويقولون قد احللنا لكم ان تاكلوا مما في بيوتنا فكانوا يتحرجون من ذلك ويقولون لا ندخلها وهم غيب فانزل الله تعالى هذه الآية رخصة لهم كما في المدارك ١٢

❖ ❖ ❖ ❖ ❖

مقابلهم وَلَا حَرَجٌ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اَنْ تَاْكُلُوْا مِنْ بُيُوْتِكُمْ[1] اى بيوت اولادكم اَوْ بُيُوْتِ اٰبَآئِكُمْ
اَوْ بُيُوْتِ اُمَّهٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اِخْوَانِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَخَوٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَعْمَامِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ عَمّٰتِكُمْ
اَوْ بُيُوْتِ اَخْوَالِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ خٰلٰتِكُمْ اَوْ مَا مَلَكْتُمْ مَّفَاتِحَهٗٓ[2] اى خزنتموه لغيركم اَوْ صَدِيْقِكُمْ وهو
من صدقكم في مودته المعنى[3] يجوز الاكل من بيوت من ذكر وان لم يحضروا اى اذا علم[4] رضاهم
به لَيْسَ[5] عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَاْكُلُوْا جَمِيْعًا مجتمعين اَوْ اَشْتَاتًا متفرقين جمع شت نزل فيمن تحرج
ن ان ياكل وحده واذا لم يجد من يواكله يترك الاكل فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا لكم لا اهل فيها فَسَلِّمُوْا اى كالمساجد مثلا
عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اى قولوا السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين فان الملائكة[6] ترد عليكم وان تعليل لقوله فسلموا ۱۲ ک
كان بها اهل فسلموا عليهم تَحِيَّةً مصدر حيى مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَيِّبَةً يثاب عليها كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ
ع ۸ ۱۴ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ اى يفصل لكم معالم دينكم لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ لكى تفهموا ذلك اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ[7]
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاِذَا كَانُوْا مَعَهٗ اى الرسول عَلٰٓى اَمْرٍ جَامِعٍ كخطبة الجمعة لَمْ يَذْهَبُوْا لعرض
عذر لهم حَتّٰى[8] يَسْتَاْذِنُوْهُ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَاِذَا اسْتَاْذَنُوْكَ
لِبَعْضِ شَاْنِهِمْ امرهم فَاْذَنْ لِّمَنْ شِئْتَ مِنْهُمْ بالانصراف وَاسْتَغْفِرْ[9] لَهُمُ اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝
لَا تَجْعَلُوْا[10] دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا بان تقولوا يا محمد بل قولوا يا نبي الله يا
رسول الله في لين وتواضع وخفض صوت قَدْ يَعْلَمُ[11] اللّٰهُ الَّذِيْنَ يَتَسَلَّلُوْنَ مِنْكُمْ لِوَاذًا[12] اى
يخرجون[13] من المسجد في الخطبة من غير استيذان خفية مستترين[14] بشئ وقد للتحقيق فَلْيَحْذَرِ[15] الَّذِيْنَ
يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖٓ اى الله او رسوله اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ بلاء اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ في الآخرة
اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ملكا وخلقا وعبيدا قَدْ يَعْلَمُ مَآ اَنْتُمْ ايها المكلفون عَلَيْهِ من
الايمان والنفاق وَيعلم يَوْمَ يُرْجَعُوْنَ اِلَيْهِ فيه التفات عن الخطاب اى متى يكون فَيُنَبِّئُهُمْ فيه
ع ۹ ۴ ۱۵ بِمَا عَمِلُوْا من الخير والشر وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ من اعمالهم وغيرها عَلِيْمٌ ۝ سورة الفرقان[16] مكية[17] الا
والذين لا يدعون مع الله الها آخر الى رحيما فمدني وهي سبع وسبعون آية
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ تَبٰرَكَ[18] تعالى الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ القرآن لانه فرق بين الحق والباطل مصدر فرق اى فصل بين الشيئين ۱۲
عَلٰى عَبْدِهٖ محمد لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ اى الانس[19] والجن دون[20] الملائكة نَذِيْرًا ۝ مخوفا من عذاب الله
الَّذِيْ[21] لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَخَلَقَ

[illegible]

---

[1] قوله اے بيوت اولادكم يريد ان المقصود من البيوت المضافة الى انفسهم بيوت اولادهم باعتبار انهم واموالهم لابيهم والافلا طائل في بيان نفي الحرج عن الاكل من بيت نفسه وقيل انما ذكره ليعطف عليه الباقي فيعلم ان بيوت الاقارب كبيوت نفسه ۱۲ كمالين [2] قوله اے خزنتموه الخ وتحقيقه ان المراد من ما ملكتم مفاتحه من بيوت ما ملكتم خزائنه من النقود والامتعة والاطعمة وكالة او حفظا وذلك لان من ملك المفاتيح فقد ملك الخزائن فيجوز الاكل بقدر الضرورة تفسير الاحمدى وقال في الجمل على قوله اى خزنتموه لغيركم اى حفظتموه لغيركم كان تكونوا وكلاء عليه قال ابن عباس عنى بذلك وكيل الرجل وقيمه في ضيعته وماشيته فلا باس عليه ان ياكل من ثمر ضيعته ويشرب من لبن ماشيته ومثله في الخطيب ۱۲ [3] قوله المعنى يجوز الاكل من بيوت من ذكر الخ عن السدى كان الرجل يدخل بيت ابيه او اخيه او ابنه فتتحفه المرأة بشئ من الطعام فلا ياكل من اجل رب البيت ليس فيه فنزلت اے اذا علم رضاهم به من خارج باذن او قرينة ۱۲ كمالين [4] قوله اذا علم رضاهم به اى ولو بالقرينة وهذا احد قولين للعلماء وقيل يجوز الاكل من بيوت من ذكر ولو لم يعلم رضاهم به لان القرابة التي بينهم تقتضے العطاف والسماح فان قلت علے الاول حيث كان مشروطا بعلم رضاهم فلا فرق بينهم وبين غيرهم من الاجانب واجيب بان هؤلاء يكفي فيهم ادنى قرينة بل الشرط فيهم ان لا يعلم عدم الرضاء بخلاف غيرهم من الاجانب فلا بد من علم الرضاء بصريح الاذن او قرينة ۱۲ صاوى [4] قوله اى اذا علم رضاءهم به اى بصريح الاذن او بقرينة دالة كالقرابة والصداقة ونحو ذلك ولذلك خص هؤلاء بالذكر لاعتيادهم التبسط فيما بينهم يعني ليس عليكم جناح ان تاكلوا من منازل هؤلاء اذا دخلتموها وان لم يحضروا ولم يعلموا من غير ان تتزودوا وتحملوا ۱۲ روح [5] قوله ليس عليكم جناح الخ كلام مستانف مسوق لبيان حكم آخر من جنس ما بين قبله حيث كان فريق من المؤمنين كبني ليث بن عمرو من كنانة يتحرجون ان ياكلوا طعامهم منفردين وكان الرجل لا ياكل ويمكث يومه حتے يجد ضيفا ياكل معه وان لم يجد من يواكله لم ياكل شيئا فنزلت هذه الآية من ابى السعود ۱۲ [6] قوله فان الملائكة الخ روى الترمذي وقال حسن صحيح عن انس مرفوعا اذا دخلت علے اهل بيتك فسلم عليهم تكن بركة عليك وعلے اهل بيتك ۱۲ ک [7] قوله انما المؤمنون الخ المقصود من هذه الآية مدح المؤمنين الخالصين والتعريض بذم المنافقين وانما اداة حصر والمؤمنون مبتدأ وقوله الذين آمنوا خبره ۱۲ صاوى [8] قوله حتى يستاذنوه آه اے يستاذنوا رسول الله فياذن لهم واعتباره في كمال ايمانهم لانه كالمصداق لصحته والمميز للمخلص فيه عن المنافق فان ديدنه وعادته التسلل والفرار ولتعظيم الجرم في الذهاب عن مجلس رسول الله صلے الله عليه وسلم بغير اذنه ولذلك اعاده موكدا علے اسلوب ابلغ فقال ان الذين يستاذنونك اولئك الذين يؤمنون بالله ورسوله فانه يفيد ان المستاذن مؤمن لا محالة وان الذاهب بغير اذن ليس كذلك ۱۲ بيضاوى [9] قوله واستغفر لهم الله اے بعد الاذن فان الاستيذان ولو لعذر قصور لانه تقديم لامر الدنيا علے امر الدين ۱۲ بيضاوى [10] قوله لا تجعلوا دعاء الرسول بينكم اى نداءه بمعنے لا تنادوه باسمه فتقولوا يا محمد ولا بكنيته فتقولوا يا ابا القاسم بل نادوه وخاطبوه بالتعظيم والتكريم والتوقير بان تقولوا يا رسول الله يا نبي الله يا امام المرسلين يا رسول رب العالمين يا خاتم النبيين وغير ذلك واستفيد من الآية انه لا يجوز نداء النبي بغير ما يفيد التعظيم لا في حياته ولا بعد وفاته فبهذا يعلم ان من استخف بجنابه صلے الله عليه وسلم فهو كافر ملعون في الدنيا والآخرة وقيل معناه لا تجعلوا دعاء الرسول ربه مثل ما يدعو صغيركم كبيركم وفقيركم غنيكم يسأله حاجة فربما يجاب دعوته وربما لا يجاب فان دعوات الرسول صلے الله عليه وسلم مسموعة مستجابة ۱۲ صاوى بزيادة [11] قوله قد يعلم الخ تفصيل القصة فيما اخرج ابو داؤد في مراسيله عن مقاتل كان لا يخرج احد لرعاف او احداث حتے يستاذن النبي صلعم يشير اليه باصبعه التي تلي الابهام فياذن له النبي صلعم يشيره بيده وكان من المنافقين من يثقل عليه الجلوس في المسجد فكان اذا استاذن رجل من المسلمين قام المنافق الى جنبه فيستتره حتے يخرج فانزل الله قد يعلم الله الذين يتسللون ۱۲ ک [11] قوله قد يعلم الله الذين يتسللون منكم لواذا والمعنى يعلم الله الذين يخرجون من الجماعة قليلا قليلا على خفية قال في القاموس اللوذ بالشئ الاستتار والاحتصان به ۱۲ روح [12] قوله لواذا آه فيه وجهان احدهما انه منصوب علے المصدر من معنى الفعل اے يتسللون منكم تسللا ويلاوذون لواذا والثاني انه مصدر في موضع الحال اے ملاوذين ۱۲ ج [13] قوله اى يخرجون من المسجد في الخطبة من غير استيذان خفية من تسلل اذا مضے وخرج بتان وتدريج وذهب خفية ۱۲ كمالين [14] قوله مستترين لشئ من الملاوذة بمعنے الستر وانتصابه على الحال وصحة العين في مصدره لصحتها في فعله اذ كان مصدر لاذ يقال لياذ القام قياما ۱۲ ک [15] قوله فليحذر اى ليقع الحذر ۱۲ خطيب وبالفارسية پس بايد كه بترسند ۱۲ [16] قوله الفرقان سميت بذلك لان بها الفرق بين الحق والباطل لاشتمالها علے احكام التوحيد وادلته ومكارم الاخلاق واحوال المعاد ۱۲ [17] قوله مكية اے نزلت قبل الهجرة ۱۲ جمل [18] قوله تعالى اے تنزه عن كل شئ في صفاته وافعاله ۱۲ خطيب ويجيء ايضا بمعنے تكاثر الخير كما في روح البيان ۱۲ [19] قوله اى الانس والجن الخ كذا ذكر الحليمي والبيهقي انه صلعم لم يرسل الى الملئكة وحكى الامام الرازي الاجماع في تفسير الآية علے ذلك لكن قال السبكي العالم ما سوى الله فلفظ العالمين يعم الملائكة فمن ادعى خروجهم من هذا العموم فعليه البيان وحكاية الاجماع عن مثل الرازي غير مسموع كذا في المواهب ۱۲ ت [20] قوله دون الملائكة في الخطيب قال البقاعي ان المكلفين كلهم من الجن والانس الملائكة ولكن في رسالة الملائكة خلاف بين العلماء فقد نقل الجلال المحلي في شرحه على جمع الجوامع الاجماع على انه لم يرسل اليهم وغيره صرح بانه ارسل اليهم ومن حفظ حجة على من لم يحفظ انتهى وفي روح البيان قال ابن الشيخ جمع الواو والنون لان المقصود استغراق افراد العقلاء من جنس الجن والانس فان جنس الملائكة وان كان من جملة اجناس العالم الا ان النبي عليه السلام لم يكن رسولا الى الملائكة فلم يبق من العالمين الا الجن والانس فهو رسول اليهما جميعا انتهى ۱۲ [21] قوله الذي له ملك السموات والارض آه قوله تعالى ولم يتخذ ولدا فيه رد علے النصارى واليهود وقوله لم يكن له شريك آه فيه رد على الثنوية وعباد الاصنام فاثبت الملك بجميع وجوهه ثم نفى ما يقوم مقامه وما يقاومه فيه ثم نبه على ما يدل عليه فقال وخلق كل شئ الخ ۱۲ بيضاوى [22] قوله القرآن اے ويسمى به البعض كما يسمى به الكل فالسورة الواحدة تسمى فرقانا والجميع يسمى فرقانا لانه معجز للبشر وفارق بين الحق

كُلَّ شَيْءٍ من شانه ان يخلق فَقَدَّرَهٗ تَقْدِيْرًا ۝ سوّاه تسوية وَاتَّخَذُوْا اي الكفار مِنْ دُوْنِهٖٓ اي الله
اي غيره اٰلِهَةً هي الاصنام لَّا يَخْلُقُوْنَ شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ وَلَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ ضَرًّا اي دفعه وَّ
لَا نَفْعًا اي جره وَّلَا يَمْلِكُوْنَ مَوْتًا وَّلَا حَيٰوةً اي اماتة لاحد واحياء لاحد وَّلَا نُشُوْرًا ۝ اي بعثا للاموات
وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اي ما القران اِلَّآ اِفْكٌ كذب اِۨفْتَرٰىهُ محمد وَاَعَانَهٗ عَلَيْهِ قَوْمٌ اٰخَرُوْنَ ۚ وهم
من اهل الكتاب قال تعالى فَقَدْ جَآءُوْ ظُلْمًا وَّزُوْرًا ۚ كفرا وكذبا اي بهما وَقَالُوْٓا ايضا هو اَسَاطِيْرُ
الْاَوَّلِيْنَ اكاذيبهم جمع اسطورة بالضم اكْتَتَبَهَا انتسخها من ذلك القوم بغيره فَهِيَ تُمْلٰى تقرأ عَلَيْهِ ليحفظها
بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝ غدوة وعشيا قال تعالى ردا عليهم قُلْ اَنْزَلَهُ الَّذِيْ يَعْلَمُ السِّرَّ الغيب فِي السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ ۭ اِنَّهٗ كَانَ غَفُوْرًا للمؤمنين رَّحِيْمًا ۝ بهم وَقَالُوْا مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ يَاْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِيْ
فِي الْاَسْوَاقِ ۭ لَوْلَآ هلا اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَلَكٌ فَيَكُوْنَ مَعَهٗ نَذِيْرًا ۝ يصدقه اَوْ يُلْقٰٓى اِلَيْهِ كَنْزٌ من السماء ينفقه و
لا يحتاج الى المشي في الاسواق لطلب المعاش اَوْ تَكُوْنُ لَهٗ جَنَّةٌ بستان يَّاْكُلُ مِنْهَا ۭ اي من ثمارها فيكتفي
بها وفي قراءة ناكل بالنون اي نحن فيكون له مزية علينا بها وَقَالَ الظّٰلِمُوْنَ اي الكافرون للمؤمنين
اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ۝ مخدوعا مغلوبا على عقله قال تعالى اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ
بالمسحور والمحتاج الى ما ينفقه والى ملك يقوم معه بالامر فَضَلُّوْا بذلك عن الهدى فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا ۝ ع ۹ ۱۶
طريقا اليه تَبٰرَكَ تكاثر خير الَّذِيْٓ اِنْ شَآءَ جَعَلَ لَكَ خَيْرًا مِّنْ ذٰلِكَ الذي قالوا من الكنز والبستان
جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ اي في الدنيا لانه شاء ان يعطيه اياها في الآخرة وَيَجْعَلْ بالجزم
لَّكَ قُصُوْرًا ۝ ايضا وفي قراءة بالرفع استينافا بَلْ كَذَّبُوْا بِالسَّاعَةِ القيامة وَاَعْتَدْنَا لِمَنْ كَذَّبَ
بِالسَّاعَةِ سَعِيْرًا ۝ نارا مسعرة اي مشتدة اِذَا رَاَتْهُمْ مِّنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ سَمِعُوْا لَهَا تَغَيُّظًا غليانا
كالغضبان اذا غلا صدره من الغضب وَّزَفِيْرًا ۝ صوتا شديدا او سماع التغيظ رؤيته وعلمه و
اِذَآ اُلْقُوْا مِنْهَا مَكَانًا ضَيِّقًا بالتشديد والتخفيف بان يضيق عليهم ومنها حال من مكانا لانه في
الاصل صفة له مُّقَرَّنِيْنَ مصفدين قد قرنت ايديهم الى اعناقهم في الاغلال والتشديد
للتكثير دَعَوْا هُنَالِكَ ثُبُوْرًا ۝ هلاكا فيقال لهم لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُوْرًا وَّاحِدًا وَّادْعُوْا ثُبُوْرًا كَثِيْرًا ۝
لعذابكم قُلْ اَذٰلِكَ المذكور من الوعيد وصفة النار خَيْرٌ اَمْ جَنَّةُ الْخُلْدِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ۭ
كَانَتْ لَهُمْ في علمه تعالى جَزَآءً ثوابا وَّمَصِيْرًا ۝ مرجعا لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَآءُوْنَ خٰلِدِيْنَ ۭ حال لازمة كَانَ

---

۱ قوله من شانه ان يخلق دفع بذلك ما يقال انه دخل في الشئ ذاته تعالى وصفاته فاجاب بان المراد بالشئ ما شانه ان يتعلق به الخلق وهو المعدوم ۱۲ صادی ۲ قوله سواه تسوية آه جواب عما قاله بعضهم من ان في الآية قلبا لاجل رعاية الفاصلة وسبب هذا القيل ان الخلق متاخر عنه اذ التقدير ازلي والخلق حادث وعما قوله بعض آخر من ان الخلق بمعنى التقدير فكيف عطف عليه وحاصل الجواب ان الخلق ههنا بمعنى الاخراج من العدم والتقدير بمعنى التسوية وتسوية الشئ بعد ايجاده فحصلت المغايرة وصح العطف ۱۲ ج ۳ قوله جره بيان لحاصل المعنى لا تقدير مضاف فيهما فلا يرد ان ملكهما هو نفس القدرة على التصرف فيهما بالرد والجلب او هي من لوازم الملك فلا حاجة الى تقدير المضاف ۱۲ ک ۴ قوله اي اماتة لاحد واحياء لاحد بيان لحاصل المعنى والا فالموت والحيوة ليس معناه الاماتة والاحياء ۱۲ ک ۵ قوله وقال الذين كفروا شرع في ذكر اباطيلهم المتعلقة بالقرآن اثر اكاذيبهم المتعلقة بالله سبحانه تعالى ۱۲ ص ۶ قوله وهم من اهل الكتاب الخ ارادوا بهم اليهود حيث قالوا انهم ياتون له بالاخبار الماضية وهو يعبر عنها بعبارات من عنده فهذا معنى اعانتهم له ۱۲ صادی ۷ قوله اي بهما يشير به الى ان ظلما منصوب بنزع الخافض وقال في الجمل ظلما منصوب بجاءوا فان جاء واتى يستعملان متعديين او هو منصوب بنزع الخافض وهو الذي درج عليه الشارح ملخصا ۱۲ ۸ قوله اكاذيبهم جمع اسطورة ما سطره الاولون من الاكاذيب كذا في الغريبين باسم الكتاب الجامع لغريب القرآن والحديث ۱۲ ک وفي النهاية سطر على فلان اذا زخرف له الاقاويل وتلك الاقاويل الاساطير ۱۲ ک ۹ قوله اكتتبها اي امر ان تكتب له لانه عليه السلام لا يكتب روح وقوله انتسخها اي طلب نسخها اي كتابتها وقوله بغيره متعلق بانتسخها اي امر غيره ان ينسخ له لانهم يعترفون بانه لا يكتب وقوله تقرء عليه اي فليس المراد بالاملاء معناه الاصلي وهو الالقاء على الكاتب ليكتب من الجمل ۱۲ ۱۰ قوله انتسخها من ذلك القوم بغيره يريد ان مرادهم بالكتابة النسخ والنقل بغيره لا حقيقة الكتابة فانه صلى الله عليه وسلم كان اميا لا يعرف الكتابة ۱۲ ک ۱۱ قوله وقالوا مال هذا الرسول الخ شروع في بعض قبائحهم التي قالوا في حق الرسول عليه السلام والمعنى اي شئ حصل لهذا الذي يدعي الرسالة حال كونه ياكل الطعام كما ناكل ويمشي في الاسواق لطلب الرزق كما نفعل فتسميتهم اياه رسولا بطريق الاستهزاء به ۱۲ صادی ۱۲ قوله فيكون معه نذيرا انتصب لانه جواب لولا بمعنى هلا و حكمه حكم الاستفهام ۱۲ كمالين ۱۳ قوله وقال الظالمون الخ اظهار في موضع الاضمار للاشعار بوصف الظلم وتجاوز الحد فيما قالوا ۱۲ صادی ۱۴ قوله مسحورا من السحر ويجوز ان يكون المسحور من النسب بمعنى ذي سحر اي ساحرا وذا سحر بفتح السين وهو الرئة اي بشرا لا ملكا ۱۲ ک ۱۵ قوله مغلوبا على عقله اي فالمراد بالسحر ههنا لازمه وهو اختلال العقل ۱۲ ۱۶ قوله انظر كيف ضربوا لك الامثال خطاب لرسول الله صلى الله عليه وسلم على سبيل الاستفهام التعجبي اي تعجب يا محمد من وصف هؤلاء بتلك الاوصاف التي كانت سببا في ضلالهم ۱۲ صادی ۱۷ قوله تبارك اعلم ان هذا الوصف جامع لكل كمال مستلزم لنفي كل نقص وحينئذ فيحسن تفسيره في كل مقام بما يناسبه فلما كان ما تقدم مقام تنزيه فسره بتعالى ولما كان ما هنا مقام اعطاء فسره بتكاثر خيره ولما كان ما ياتي في آخر السورة مقام عظمة وكبرياء فسره بتعاظم وهكذا يقال في كل مقام ۱۲ صادی ۱۸ قوله بالجزم للاكثر عطفا على محل الجزاء وفي قراءة لابن كثير وابن عامر وابي بكر بالرفع استينافا فالوعد ما يكون له في الآخرة والمراد من الاستيناف النحوي اي الابتداء لا البياني ۱۲ كمالين ۱۹ قوله بل كذبوا بالساعة اضراب انتقالي عن ذكر قبائحهم الى بيان ما لهم في الآخرة من انواع العذاب ۱۲ صادی ۲۰ قوله مسعرة في القاموس اسعر النار اوقدها ۱۲ ۲۱ قوله اذا رأتهم صفة للسعير اي اذا كانت بمرأى الناظر في البعد من ابي السعود وغيره قال في الخطيب وهذا تاويل للمعتزلة بناء منهم على ان الرؤية مشروطة بالحياة بخلاف الاشاعرة فانهم يجوزون رؤيتها حقيقة وفي الجمل اذا رأتهم اي رؤية حقيقية لعينها كما جاء في الحديث ان لها عينين ولا مانع منه وايضا نقل الحديث في الخطيب ملخصه اذا استفسر واحد من رسول الله صلى الله عليه وسلم وقالوا وهل لها عينين قال نعم الم تسمع قوله تعالى اذا رأتهم من بعيد ۱۲ ۲۲ قوله سمعوا لها تغيظا وزفيرا آه لما كان التغيظ لا يسمع اشار الشارح اولا الى ان المراد به ما يدل عليه وهو الغليان وهو يسمع وثانيا الى ان المراد بالسماع الرؤية والعلم والتغيظ يرى ويعلم وفي السمين ان قيل التغيظ لا يسمع فالجواب من ثلاثة اوجه احدها انه على حذف مضاف اي صوت تغيظها الثاني انه على حذف تقديره سمعوا ورأوا تغيظا وزفيرا فيرجع كل واحد الى ما يليق به الثالث انه يضمن سمعوا معنى يشمل الشيئين اي ادركوا لها تغيظا وزفيرا ۱۲ ج ۲۳ قوله رؤيته وعلمه اي ولما كان التغيظ لا يسمع اشار الشارح اولا الى ان المراد به ما يدل عليه وهو الغليان وهو يسمع وثانيا الى ان المراد بالسماع الرؤية والعلم والتغيظ يرى ويعلم ۱۲ ۲۴ قوله واذا القوا اي اطرحوا اطراح اهانة خطيب وقوله منها مكانا اي في مكان ومنها بيان تقدم فصار حالا منه بيضاوي والضمير عائد الى السعير ۱۲ روح ۲۵ قوله لانه في الاصل صفة اي وصفة النكرة اذا تقدمت عليها اعربت حالا ۱۲ جمل ۲۶ قوله مصفدين بتشديد الفاء المفتوحة من صفدت الشياطين اي شددت واوثقت بالاغلال الصفد الغل قد قرنت ايديهم الى اعناقهم في الاغلال ۲۷ قوله للتكثير في الكثرة فان التفعيل يجيئ للتكثير ۱۲ ک ۲۸ قوله ثبورا هلاكا ودعائه عبارة عن ندائه تمنيه فيقولون يا ثبوراه تعال فهذا حينك ۱۲ ک ۲۹ قوله اذلك خير ام جنة الخلد آه فان قيل كيف يقال العذاب خير ام جنة الخلد وهل يجوز ان يقول العاقل السكر احلى ام الصبر فالجواب ان هذا يحسن في معرض التقريع كما اذا اعطى السيد عبده مالا فتمرد وابى واستكبر فضربه وقال له هذا خير ام ذاك فان قيل الجنة اسم لدار مخلدة فاي فائدة في قوله جنة الخلد فالجواب ان الاضافة قد تكون للتبيين وقد تكون لبيان صفة الكمال كقوله تعالى الخالق البارئ وهذا من هذا الباب ۱۲ ج ۳۰ قوله وعدها اشارة الى ان الراجع الى الموصول محذوف بيضاوي وعبارة الخطيب اي وعدها الله تعالى لهم فالراجع الى الموصول وهو ها وعدها محذوف ۱۲ ۳۱ قوله لهم في علمه تعالى تفسير للمضي بانه باعتبار كونه في علمه تعالى او المراد انه تكون لكنه لتحققه عبر عنه بالماضي ۱۲ كمالين ۳۲ قوله حال اي من الضمير في لهم فيها او عن ضمير يشاؤن وما يلزمه من تقييد المشية بها لا يضر ۱۲ ک

* * *

وعدهم[1] ما ذكر عَلٰى رَبِّكَ وَعْدًا مَّسْـُٔوْلًا ۝ فيسأله من وعد به ربنا[2] وآتنا ما وعدتنا على رسلك او يسأله لهم الملائكة ربنا وادخلهم جنات عدن التي وعدتهم وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ بالنون والتحتانية وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اي غيره من[3] الملائكة وعيسى وعزير والجن فَيَقُوْلُ تعالى بالتحتانية والنون للمعبودين اثباتا[4] للحجة على العابدين ءَاَنْتُمْ بتحقيق[5] الهمزتين وابدال الثانية الفا وتسهيلها وادخال الف بين المسهلة والاخرى وتركه اَضْلَلْتُمْ عِبَادِيْ هٰٓؤُلَآءِ اوقعتموهم في الضلال بامركم اياهم بعبادتكم اَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِيْلَ ۝ طريق الحق بانفسهم قَالُوْا سُبْحٰنَكَ تنزيها لك عما لا يليق بك مَا كَانَ يَنْۢبَغِيْ يستقيم لَنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ مِنْ دُوْنِكَ اي غيرك مِنْ[6] اَوْلِيَآءَ مفعول[7] اول ومن زائدة لتاكيد النفي وما قبله الثاني فكيف نأمر بعبادتنا وَلٰكِنْ[8] مَّتَّعْتَهُمْ وَاٰبَآءَهُمْ من قبلهم باطالة العمر وسعة الرزق حَتّٰى نَسُوا الذِّكْرَ تركوا الموعظة والايمان بالقرآن وَكَانُوْا قَوْمًۢا بُوْرًا[9] ۝ هلكى قال تعالى فَقَدْ كَذَّبُوْكُمْ اي كذب المعبودون بِمَا تَقُوْلُوْنَ بالفوقانية انهم آلهة فَمَا تَسْتَطِيْعُوْنَ[10] بالفوقانية والتحتانية اي لا هم[11] ولا انتم صَرْفًا دفعا للعذاب عنكم وَّلَا نَصْرًا منعا لكم منه وَمَنْ يَّظْلِمْ يشرك[12] مِّنْكُمْ نُذِقْهُ عَذَابًا كَبِيْرًا ۝ شديدا في الآخرة وَمَآ اَرْسَلْنَا[13] قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّآ اِنَّهُمْ لَيَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَيَمْشُوْنَ فِي الْاَسْوَاقِ فانت مثلهم في ذلك وقد قيل لهم كما قيل لك وَجَعَلْنَا[14] بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ فِتْنَةً بلية ابتلى الغني بالفقير والصحيح بالمريض والشريف بالوضيع يقول[15] الثاني في كل ما لي لا اكون كالاول في كل اَتَصْبِرُوْنَ على ما تسمعون ممن ابتليتم بهم استفهام بمعنى الامر اي اصبروا وَكَانَ رَبُّكَ بَصِيْرًا[16] ۝ بمن يصبر وبمن يجزع وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا لا يخافون[17] البعث لَوْلَآ هلا اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْمَلٰٓئِكَةُ فكانوا رسلا الينا اَوْ نَرٰى رَبَّنَا فيخبرنا بان محمدا رسول الله قال تعالى لَقَدِ اسْتَكْبَرُوْا تكبروا فِيْٓ شان اَنْفُسِهِمْ وَعَتَوْا طغوا عُتُوًّا كَبِيْرًا ۝ بطلبهم رؤية الله في الدنيا وعتوا بالواو على اصله[18] بخلاف عتى بالابدال في مريم يَوْمَ يَرَوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ في جملة الخلائق هو يوم القيامة ونصبه باذكر مقدرا لَا بُشْرٰى يَوْمَئِذٍ لِّلْمُجْرِمِيْنَ اي الكافرين بخلاف المؤمنين فلهم البشرى بالجنة وَيَقُوْلُوْنَ[19] حِجْرًا[20] مَّحْجُوْرًا[21] ۝ على عادتهم في الدنيا اذا نزلت بهم شدة اي عوذا معاذا[22] يستعيذون من الملائكة قال تعالى وَقَدِمْنَآ[23] عمدنا اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ من الخير كصدقة وصلة رحم وقرى[24] ضيف واغاثة ملهوف[25] في الدنيا[26] فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا ۝ هو ما يرى في الكوى[27] التي عليها

١ه قوله وعدهم ما ذكر اشار بذلك الى ان اسم كان يعود على الوعد المفهوم من قوله وعد المتقون ۱۲ صاوی ٢ه قوله ربنا وآتنا الخ اي يقول السائل في سواله ربنا وآتنا الخ وكذلك في قوله الآتي ربنا وادخلهم ۱۲ ٢ه قوله ربنا وآتنا اي كما قال تعالى حكاية عن دعائهم لانفسهم وقوله وربنا وادخلهم اي كما قال تعالى حكاية عن دعاء الملائكة للمؤمنين ۱۲ صاوی ٣ه قوله من الملائكة الخ خص بيان الموصول بهولاء بقرينة السوال والجواب الآتيين ۱۲ ک ٤ه قوله اثباتا للحجة على العابدين اي وتبكيتا لهم وهو جواب عما يقال ان الله عالم في الازل بما ذكر فما فائدة هذا السوال ۱۲ صاوی ٥ه قوله بتحقيق الهمزتين اي مع ادخال الف بينهما وتركه فالتحقيق فيه قراءتان والتسهيل كذلك والابدال واحدة فتكون خمسا خلافا لما يوهمه المفسر من انها اربع وكلها سبعية ان قلت على قراءة الابدال يلزم عليه التقاء الساكنين على غير حده وهو ممنوع اجيب بان محل منعه ما لم يكن مسموعا وهذا مسموع من رسول الله صلى الله عليه وسلم ۱۲ صاوی ٦ه قوله من اولياء الخ جمع ولي بمعنى تابع اي عابد فاولياء بمعنى الاتباع وفي الكرخي من اولياء اي اتباعا فان الولي كما يطلق على المتبوع يطلق على التابع كالمولى يطلق على الاعلى والاسفل ومنه اولياء الشيطان وعبارة ابي السعود ما كان ينبغي لنا اي ما صح وما استقام لنا ان نتخذ من دونك اي متجاوزين اياك من اولياء نعبدهم لما بنا من الحالة المنافية له فاني يتصور ان نحمل غيرنا على ان يتخذ وليا غيرك فضلا ان يتخذنا وليا او ان نتخذ من دونك اولياء اي اتباعا فان الولي كما يطلق على المتبوع يطلق على التابع كالمولى يطلق على الاعلى والاسفل ومنه اولياء الشيطان والاحتمال الاول هو اللائق بصنيع الشارح فعليه يراد بالاولياء المعبودون ۱۲ ج ٧ه قوله مفعول اول اي لنتخذ وقوله وما قبله وهو قوله من دونك وقوله الثاني اي المفعول الثاني ۱۲ ٨ه قوله ولكن متعتهم الخ استدراك لرفع ما يتوهم ثبوته والمعنى انت انعمت عليهم بنعم عظيمة فجعلوا ذلك سببا للضلال وليس لنا مدخل في ذلك وفي هذا الاستدراك رجوع للحقيقة ۱۲ صاوی ٩ه قوله بورا الخ يجوز فيه وجهان احدهما انه جمع بائر كعائذ وعوذ والثاني انه مصدر في الاصل فيستوي فيه المفرد والمثنى والمجموع والمذكر والمؤنث وهو من البوار وهو الهلاك وقيل من الفساد ۱۲ ج ١٠ه قوله فما يستطيعون صرفا ولا نصرا اي فما يستطيع آلهتكم ان يصرفوا عنكم العذاب او ينصروكم وبالتاء حفص اي فما تستطيعون انتم يا كفار صرف العذاب عنكم ولا نصر انفسكم ۱۲ مدارك ١١ه قوله لا هم راجع للتحتانية وقوله ولا انتم راجع للفوقانية فهو لف ونشر مرتب ۱۲ ١٢ه قوله يشرك يريد ان المراد بالظلم الشرك والمخاطبون هم المشركون لان المطلق ينصرف الى الكامل ولكونه مناسبا لما قبله وعلى هذا فلا يصح تقييد الجزاء بالعفو ۱۲ ک ١٣ه قوله وما ارسلنا من قبلك الخ المقصود من هذه الآية تسلية له صلى الله عليه وسلم والرد على المشركين حيث قالوا ما لهذا الرسول يأكل الطعام ۱۲ صاوی ١٤ه قوله وجعلنا بعضكم الخ هذا ايضا تسلية له صلى الله عليه وسلم فانه اشرف الاشراف وقد ابتلي باخس الاخساء ۱۲ جمل ١٥ه قوله يقول الثاني اي الفقير والمريض والوضيع في كل اي من الاقسام الثلاثة وقوله كالاول اي الغني والصحيح والشريف والوضيع بمعنى الرذيل ۱۲ ١٦ه قوله وكان ربك بصيرا في ذلك تانيس للعبد اي ان الله بصير ومطلع على من يصبر ومن يجزع فلا تنبغي الشكوى للخلق ولا اظهار ما في القلب بل ان وجد الشخص في نفسه صبرا فليشكر الله وان وجد غير ذلك فعليه ان يرجع الى ربه بالندم والتوبة ۱۲ صاوی ١٧ه قوله لا يخافون البعث قال الشيخ الرضي الترجي ارتقاب شيء لا وثوق بحصوله فمن ثم لا يقال لعل الشمس تغرب ويدخل في الارتقاب الطمع والاشفاق فالطمع ارتقاب شيء محبوب والاشفاق مكروه فيتضمن يرجون معنى الخوف كالطمع وقال القاضي لا يرجون بمعنى لا يخافون على لغة تهامة ۱۲ ک ١٨ه قوله على اصله اي من عدم الابدال وقوله بالابدال اي لمناسبة الفواصل هناك واصله كما تقدم للشارح هناك عتوو بواوين الاولى ساكنة فكسرت التاء فيقال سكنت الواو اثر كسرة فقلبت ياء فصار عتيوا ثم يقال اجتمعت الواو والياء وسبقت احداهما بالسكون فقلبت الواو ياء وادغمت الياء في الياء ۱۲ جمل ١٩ه قوله ويقولون اي المجرمون عند لقاء الملائكة على عادتهم في الدنيا اذا نزلت بهم شدة من لقاء عدو وغيره ۱۲ ک ٢٠ه قوله حجرا الحجر مصدر بمعنى الاستعاذة وقوله محجورا تاكيد له على حد قولهم حرام محرم وقوله اي عوذا اي استعاذة ومعاذا بمعنى ما قبله ۱۲ جمل ٢١ه قوله محجورا اصل الحجر المنع كذا روي عن ابن جريج وقيل المعنى ويقول الملائكة حراما محرما عليكم الجنة والرحمة كذا روي عن مجاهد والحسن وقتادة واختاره ابن جرير قال ابو علي الفارسي حجرا محجورا انما كانت العرب تستعمله ثم ترك وهذا كان عندهم بمعنيين احدهما ان يقول عند الحرمان اذا سأله الانسان فقال حجرا محجورا فهم السامع انه يريد حرمانه والوجه الآخر الاستعاذة كان احدهم اذا سافر رأى ما يخاف قال حجرا محجورا اي حرام عليك التعرض لي انتهى ۱۲ ٢٢ه قوله يستعيذون من الملائكة اي اذا رأوهم عند الموت او يوم القيامة كرهوا لقاءهم وفزعوا منهم لانهم لا يلقونهم الا بما يكرهون وقالوا عند رؤيتهم ما كانوا يقولونه عند لقاء العدو والشدة النازلة مع انهم كانوا يطلبون نزول الملائكة ويقترحونه كذا في الخطيب ۱۲ ٢٣ه قوله عمدنا الخ لما كان القدوم عليه تعالى محالا فسره بلازمه وهو القصد ۱۲ ٢٣ه قوله عمدنا اي تعلقت ارادتنا ودفع بذلك ما قيل ان القدوم من صفات الحوادث وهو محال على الله تعالى ففسره بلازمه وهو القصد والمراد من القصد في حقه تعالى تعلق ارادته بالشيء ۱۲ صاوی ٢٤ه قوله وقرى ضيف القرى مصدر بمعنى الاحسان الى الضيف ويصح فيه كسر القاف مع القصر وفتحها مع المد ويستعمل المكسور ايضا بمعنى ما يقدم للضيف من الزاد ويقال فعله قرى يقري كرمى يرمي فمضارعه بفتح الياء ۱۲ جمل ٢٥ه قوله ملهوف في الصراح ملهوف مظلوم فرياد خواه ۱۲ ٢٦ه قوله في الدنيا اي باعطاء الولد والمال والصحة والعافية ۱۲ ٢٧ه قوله الكوى آه جمع كوة بفتح الكاف وضمها وهي الطاقة في الحائط لكن جمع المفتوح يجوز فيه كسر الكاف مع القصر والمد واما جمع المضموم فهو بضم الكاف مع القصر لا غير ۱۲ جمل ع قوله يوم يرون الملائكة اي المتولين عذابهم قوله لا بشرى يومئذ هذه الجملة مقولة لقول محذوف حال من الملائكة تقديره قائلين لهم لا بشرى ۱۲ صاوی

التمس كالغبار المفرق اي مثله في عدم النفع به اذ لا ثواب فيه لعدم شرطه ويجازون عليه في الدنيا اصحب الجنة يومئذ يوم القيمة خير مستقرا من الكافرين في الدنيا واحسن مقيلا○ منهم اى موضع قائلة فيها وهي الاستراحة نصف النهار في الحر واخذ من ذلك انقضاء الحساب في نصف نهار كما ورد في حديث ويوم تشقق السماء اى كل سماء بالغمام اى معه وهو غيم ابيض ونزل الملئكة من كل سماء تنزيلا○ هو يوم القيمة ونصبه باذكر مقدرا وفي قراءة بتشديد شين تشقق بادغام التاء الثانية في الاصل فيها وفي اخرى ننزل بنونين الثانية ساكنة وضم اللام ونصب الملائكة الملك يومئذ الحق للرحمن لا يشركه فيه احد وكان اليوم يوما على الكفرين عسيرا○ بخلاف المؤمنين ويوم يعض الظالم المشرك عقبة بن ابي معيط كان نطق بالشهادتين ثم رجع رضاء لابي بن خلف على يديه ندما وتحسرا في يوم القيمة يقول يا للتنبيه ليتني اتخذت مع الرسول محمد سبيلا○ طريقا الى الهدى يويلتى الفه عوض عن ياء الاضافة اى ويلتي ومعناه هلكتي ليتني لم اتخذ فلانا اى ابيا خليلا○ لقد اضلني عن الذكر اى القران بعد اذ جاءني بان ردني عن الايمان به قال تعالى وكان الشيطن للانسان الكافر خذولا○ بان يتركه ويتبرء منه عند البلاء وقال الرسول محمد يرب ان قومي قريشا اتخذوا هذا القران مهجورا○ متروكا قال تعالى وكذلك كما جعلنا لك عدوا من مشركي قومك جعلنا لكل نبي قبلك عدوا من المجرمين المشركين فاصبر كما صبروا وكفى بربك هاديا لك ونصيرا○ ناصرا لك على اعدائك وقال الذين كفروا لولا هلا نزل عليه القران جملة واحدة كالتورية والانجيل والزبور قال تعالى نزلناه كذلك اى متفرقا لنثبت به فؤادك نقوي قلبك ورتلناه ترتيلا○ اى اتينا به شيئا بعد شيء بتمهل وتؤدة لتيسر فهمه وحفظه ولا ياتونك بمثل في ابطال امرك الا جئنك بالحق الدافع له واحسن تفسيرا○ بيانا هم الذين يحشرون على وجوههم اى يساقون الى جهنم اولئك شر مكانا هو جهنم واضل سبيلا○ اخطأ طريقا من غيرهم وهو كفرهم ولقد اتينا موسى الكتب التورية وجعلنا معه اخاه هرون وزيرا○ معينا فقلنا اذهبا الى القوم الذين كذبوا بايتنا اى القبط فرعون وقومه فذهبا اليهم بالرسالة فكذبوهما فدمرنهم تدميرا○ اهلكناهم اهلاكا واذكر قوم نوح لما كذبوا الرسل بتكذيبهم نوحا

---

۱ قوله ويجازون عليه في الدنيا اى باعطاء المال والولد والصحة والعافية ۱۲ ۲ قوله مقيلا المراد من المقيل ههنا المكان الذى ينزل فيه للاستراحة في نصف النهار قائلة فيها كما بينه الشارح وانما سمى مكان دعتهم واسترواحهم الى الحور مقيلا مع انه لا نوم في الجنة على طريق التشبيه ۱۲ خطيب ۳ قوله واخذ من ذلك اى من قوله واحسن مقيلا وذلك لان القائلة تكون في نصف النهار والحساب من اوله وقد اشارت الآية الى ان كلا من اهل الجنة واهل النار قد قالوا اى استقروا في وقت القيلولة وان كان استقرار المومنين في راحة واستقرار الكافرين في عذاب فيكون الحساب لجميع الخلائق قد انقضى في هذا الوقت . وقوله كما ورد في حديث قال ابن عباس وابن مسعود لا ينتصف النهار يوم القيامة حتى يقيل اهل الجنة في الجنة واهل النار في النار وقال ابن عباس في هذه الآية الحساب في ذلك اليوم في اوله ۱۲ ۴ قوله كما ورد في حديث اخرج الحاكم وابن ابي حاتم عن ابن مسعود قال لا ينتصف النهار حتى يقيل هؤلاء ثم قرأ الآية ۱۲ ک ۵ قوله في حديث وفيه الملائكة ينزلون في ايديهم صحائف الاعمال فيحيطون الخلائق في مقام الحشر ۱۲ ک ۶ قوله اى كل سماء روى في الخبر انه تنشق السماء الدنيا فتنزل الملائكة بمثل من في الارض من الجن والانس فيقول لهم الخلق افيكم ربنا يعنون هل جاء امر ربنا بالحساب فيقولون لا وسوف ياتي ثم ينزل ملائكة السماء الثانية بمثلي من في الارض من الملائكة والانس والجن ثم ينزل ملائكة كل سماء على هذا التضعيف حتى ينزل ملائكة سبع سموات فيظهر الغمام وهو كالسحاب الابيض فوق سبع سموات ثم ينزل الامر بالحساب فذلك قوله تع ويوم تشقق الآية ۱۲ روح ۷ قوله بالغمام هو غيم ابيض اى سحاب ابيض فوق السموات السبع ثخنه كثخن السموات السبع وثقله كذلك فينزل على السماء السابعة فيخرقها بثقله ويشققها وهكذا حتى ينزل الى الارض وفيه الملائكة اى ملائكة كل سماء ۱۲ جمل ۸ قوله اى معه آه يشير الى ان الباء للمصاحبة وفي السمين في هذه الباء ثلاثة اوجه احدها انها للسببية اى بسبب الغمام يعنى بسبب طلوعه منها الثاني انها للحال اى متلبسة بالغمام الثالث انها بمعنى عن اى عن الغمام كقوله يوم تشقق الارض عنهم ۱۲ ج ۹ قوله ونصبه اى نصب يوم وهو معطوف على يوم يرون الملائكة ۱۲ ۱۰ قوله وفي قراءة لابن كثير ونافع وابن عامر بتشديد شين تشقق بادغام التاء الثانية في الشين في الاصل اى تاء التانيث في الاصل وللباقين بخفة الشين على حذف احدى التائين وفي اخرى لابن كثير ننزل بنونين الثانية ساكنة والاولى مضمومة واللام بزنة المضارع المتكلم من الانزال ونصب الملائكة على المفعولية وللباقين بنون واحدة وتشديد الزاء اى وفتح اللام ورفع الملائكة ۱۲ كمالين ۱۱ قوله الملك يومئذ آه الملك مبتدأ ويومئذ ظرف لذلك المبتدأ والحق نعت له وللرحمن خبره ۱۲ جمل ۱۲ قوله بخلاف المومنين آه اى فليس عسيرا عليهم لما في الحديث ان يوم القيامة يهون على المؤمن حتى يكون اخف عليه من صلوة مكتوبة صلاها في الدنيا ۱۲ جمل ۱۳ قوله عقبة بن ابي معيط بالمهملة والتصغير كان نطق بالشهادتين ثم رجع رضى لابي بن خلف اى لاجل رضاه وكان صديقا لعقبة فعاتبه على الاسلام فارتد رواه ابن جرير مرسلا وهذا عام وان كان مورده خاصا ۱۲ ک ۱۴ قوله كان نطق بالشهادتين الخ وذلك انه صنع طعاما ودعا الناس اليه ودعا رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما قدم الطعام قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما انا باكل طعامك حتى تشهد ان لا اله الا الله واني محمد رسول الله ففعل فاكل رسول الله صلى الله عليه وسلم من طعامه وكان عقبة صديقا لابي بن خلف فلما اخبر بذلك قال له يا عقبة صبأت قال لا ولكن دخل على رجل فابى ان ياكل طعامي الا ان اشهد له فاستحييت ان يخرج من بيتي ولم يطعم فشهدت له فطعم فقال ما انا براض عنك حتى تاتيه فتبزق في وجهه ففعل ذلك عقبة فعاد بزاقه على وجهه فحرقه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا اراك خارج مكة الا علوت راسك بالسيف فاسر يوم بدر فامر عليا فقتله وطعن النبي ابيا باحد في المبارزة فرجع الى مكة ومات وحكم الآية عام في كل صاحبين اجتمعا على معصية الله ۱۲ صاوى ۱۵ قوله عوض عن ياء الاضافة للتخفيف كصحاري اى ويلتي ومعناه هلكتي ۱۲ كمالين ۱۶ قوله عن ياء الاضافة اى ياء المتكلم ۱۲ ۱۷ قوله مهجورا اى فاعرضوا عنه ولم يومنوا به فهذه الآية وردت في الكفار المعرضين عن القرآن الذين لم يومنوا به لا فيمن حفظ من المومنين ثم نسيه وان كان يعاتب عليه في الآخرة من تعلم القرآن وعلق مصحفه ولم يتعاهده ولم ينظر فيه جاء يوم القيامة متعلقا به يقول يا رب عبدك هذا اتخذني مهجورا اقض بيني وبينه ۱۲ صاوى ۱۸ قوله وكفى بربك الباء زائدة صلة للتاكيد ۱۲ ۱۹ قوله وقال الذين الخ حكاية عن بعض قبائح كفار مكة وشبههم التي تتعلق بالقرآن ولما كانت تلك الشبهة ربما تدخل على بعض الضعفاء اعتنى الله بردها والتوبيخ لمن ابداها ۱۲ صاوى ۲۰ قوله نقوى قلبك فنعيه ونحفظ لان المتلقن انما يقوى قلبه على حفظ العلم شيئا فشيئا وجزءا عقب جزء ولو القي عليه جملة واحدة لتعى بحفظه والرسول صلى الله عليه وسلم فارقت حاله حال داؤد وموسى عليهما السلام وعيسى حيث كان اميا لا يقرأ ولا يكتب وهم كانوا قارئين كاتبين فلم يكن له بد من التلقن والتحفظ فانزله الله منجما في عشرين سنة كما في الخطيب ولان نزوله بحسب الوقائع يوجب مزيدة بصيرة ولانه اذا نزل به جبريل حالا بعد حال تثبت به فواده ولانه اذا نزل منجما وهو يتحدى بكل نجم فيعجزون عن معارضته زاد ذلك قوة قلبه من البيضاوي ۲۱ قوله اى اتيناه شيئا بعد شئ آه اى كذلك انزلناه ترتيلا بديعا لا يقادر قدره ومعنى ترتيله تفريقه آية بعد آية وقال ابن عباس بيناه بيانا فيه ترتيل وتثبيت وقال السدي فصلناه تفصيلا وقيل هو الامر بترتيل قراءته لقوله تعالى ورتل القرآن ترتيلا ۱۲ ج ۲۲ قوله تؤدة بضم الفوقية وفتح الهمزة وهو التاني والتمهل ليتيسر فهمه وحفظه له صلى الله عليه وسلم فانه كان اميا فلو القى عليه جملة عجز بحفظه ۱۲ ک ۲۳ قوله ولا ياتونك بمثل آه اى بسوال عجيب كانه مثل في البطلان يريدون به القدح في نبوتك الا جئناك بالحق الدافع له ۱۲ بيضاوى ۲۴ قوله الا جئناك بالحق استثناء مفرغ من عموم الاحوال كانه قيل لا ياتونك بمثل في حال من الاحوال الا في حال اتياننا اليك بالحق وبما هو احسن بيانا له والمعنى كلما اوردوا شبهة او اتوا بسوال عجيب اجبنا عنه بجواب حسن برده ويدفعه من غير كلفة عليك فيه فلو نزل القرآن جملة لكان النبي هو الذي يبحث في القرآن عن رد تلك الشبهة كالعالم الذي يكشف عن جواب المسائل التي يسئل عنها فيكون الامر موكولا له فتكون الكلفة عليه وما كان موكولا الى الله كان اتم مما هو موكول الى العبد وفيه قمع للمعاندين ۱۲ صاوى ۲۵ قوله اى يساقون اى يجرون وفي الحديث يحشر الناس يوم القيامة على ثلاثة اصناف صنف على الدواب وصنف على الاقدام وصنف على الوجوه فقيل يا نبي الله كيف يحشرون على وجوههم فقال ان الذي امشاهم على اقدامهم فهو قادر على ان يمشيهم على وجوههم ۱۲ روح ۲۶ قوله فدمرناهم آه معطوف على ما قدره الشارح بقوله فذهبا اليهم الخ وعبارة البيضاوي المعنى فذهبا اليهم فكذبوهما فدمرناهم تدميرا فاقتصر على حاشيتي القصة اكتفاء بما هو المقصود وهو الزام الحجة ببعثة الرسل واستحقاق التدمير بتكذيبهم ۱۲ جمل ٭

لطول لبثه فيهم فكانه رسل ولان تكذيبه تكذيب لباقي الرسل لاشتراكهم في المجئ بالتوحيد
اَغْرَقْنٰهُمْ جواب لما وَجَعَلْنٰهُمْ لِلنَّاسِ بعدهم اٰيَةً ط عبرة وَاَعْتَدْنَا في الاٰخرة لِلظّٰلِمِيْنَ الكافرين
عَذَابًا اَلِيْمًا ۝ مؤلما سوى ما يحل بهم في الدنيا وَاذكر عَادًا قوم هود وَّثَمُوْدَا قوم صالح وَاَصْحٰبَ الرَّسِّ
اسم بئر ونبيهم قيل شعيب وقيل غيره كانوا قعودا حولها فانهارت بهم وبمنازلهم وَقُرُوْنًا اقواما
اي انهدمت ١٢
بَيْنَ ذٰلِكَ كَثِيْرًا ۝ اي بين عاد واصحب الرس وَكُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ الْاَمْثَالَ في اقامة الحجة عليهم فلم نهلكهم الا
بعد الانذار وَكُلًّا تَبَّرْنَا تَتْبِيْرًا ۝ اهلكنا اهلاكا بتكذيبهم انبياءهم وَلَقَدْ اَتَوْا مروا اي كفار مكة عَلَى
الْقَرْيَةِ الَّتِيْٓ اُمْطِرَتْ مَطَرَ السَّوْءِ مصدر ساء اي بالحجارة وهي عظمٰى قرى قوم لوط فاهلك الله اهلها
لفعلهم الفاحشة اَفَلَمْ يَكُوْنُوْا يَرَوْنَهَا في سفرهم الى الشام فيعتبرون والاستفهام للتقرير بَلْ كَانُوْا لَا
يَرْجُوْنَ يخافون نُشُوْرًا ۝ بعثا فلا يؤمنون وَاِذَا رَاَوْكَ اِنْ مَا يَتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا مهزوا به يقولون
اَهٰذَا الَّذِيْ بَعَثَ اللّٰهُ رَسُوْلًا ۝ في دعواه محتقرين له عن الرسالة اِنْ مخففة من الثقيلة واسمها
محذوف اي انه كَادَ لَيُضِلُّنَا يصرفنا عَنْ اٰلِهَتِنَا لَوْلَآ اَنْ صَبَرْنَا عَلَيْهَا ط لصرفنا عنها قال تعالى وَ
سَوْفَ يَعْلَمُوْنَ حِيْنَ يَرَوْنَ الْعَذَابَ عيانا في الاٰخرة مَنْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ۝ اخطأ طريقا اهم ام
المؤمنون اَرَءَيْتَ اخبرني مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ ط اي مهويه قدم المفعول الثاني لانه اهم وجملة من
اتخذ مفعول اول لرايت والثاني اَفَاَنْتَ تَكُوْنُ عَلَيْهِ وَكِيْلًا ۝ حافظا تحفظه عن اتباع هواه لا اَمْ تَحْسَبُ
اَنَّ اَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُوْنَ سماع تفهم اَوْ يَعْقِلُوْنَ ط ما تقول لهم اِنْ هُمْ اِلَّا كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ
سَبِيْلًا ۝ اخطأ طريقا منها لانها تنقاد لمن يتعهدها وهم لا يطيعون مولاهم المنعم عليهم اَلَمْ تَرَ تنظر ع ٤ ١٠ ٢
اِلٰى فعل رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ ج من وقت الاسفار الى وقت طلوع الشمس وَلَوْ شَآءَ لَجَعَلَهٗ سَاكِنًا ج مقيما
لا يزول بطلوع الشمس ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَيْهِ اي الظل دَلِيْلًا ۝ فلولا الشمس ما عرف الظل ثُمَّ
قَبَضْنٰهُ اي الظل الممدود اِلَيْنَا قَبْضًا يَّسِيْرًا ۝ خفيا بطلوع الشمس وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِبَاسًا
ساترا كاللباس وَّالنَّوْمَ سُبَاتًا راحة للابدان بقطع الاعمال وَّجَعَلَ النَّهَارَ نُشُوْرًا ۝ منشورا فيه لابتغاء
الرزق وغيره وَهُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ الرِّيٰحَ وفي قراءة الريح بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ج اي متفرقة قدام
المطر وفي قراءة بسكون الشين تخفيفا وفي قراءة بسكونها وفتح النون مصدر وفي اخرى بسكونها و
ضم الموحدة بدل النون اي مبشرات ومفرد الاولى نشور كرسول والاخيرة بشير وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً
كنذير ونذر ١٢ ك

---

٥١ قوله لطول لبثه دفع بذلك ما يقال لم جمع الرسل مع انه رسول واحد وهو نوح فاجاب بجوابين الاول انه جمع لطول مدته في قومه فكانه رسل متعددة الثاني ان من كذب رسولا فقد كذب باقي الرسل ١٢ صاوي ٥٢ قوله وقيل غيره آه وهو حنظلة بن صفوان آه خطيب وعبارة البيضاوي هم قوم كانوا يعبدون الاصنام فبعث الله اليهم شعيبا فكذبوه فبينا هم حول الرس وهي البئر الغير المطوية فانهارت فخسف بهم وبديارهم وقيل الرس قرية بفلج اليمامة كان فيها بقايا ثمود فبعث اليهم نبي فقتلوه فهلكوا وقيل الاخدود وقيل بئر بانطاكية قتلوا فيها حبيبا النجار وقيل هم اصحاب حنظلة بن صفوان النبي ابتلاهم الله تعالى بطير عظيم كان فيها من كل لون وسموها عنقاء لطول عنقها وكانت تسكن جبلهم وتنقض على صبيانهم فتخطفهم فدعا عليها حنظلة فاصابها الصاعقة ثم انهم قتلوه فاهلكوا وقيل قوم كذبوا نبيهم ورسوه اي دسوه في بئر ١٢ من الجمل ملخصا ٥٣ قوله فانهارت اي انهدمت هار البناء هدمه فانهار ١٢ قاموس ٥٤ قوله وكلا الخ منصوب بفعل محذوف يلاقي ضربنا في معناه تقديره وخوفنا كلا ضربنا له الامثال والمعنى بينا لكل القصص العجيبة فلم يؤمنوا تبرناهم تتبيرا اي فتتناهم تفتيتا فجعلناهم كالتبر وهو قطع الذهب والفضة المفتتة ١٢ صاوي ٥٥ قوله مروا اشارة الى ان اتوا ضمن معنى مروا فاندفع ما قيل ان اتى يستعمل متعديا بنفسه او بالى لا بعلى ١٢ ٥٦ قوله مطر السوء مفعول ثان والاصل امطرت القوم مطر السوء او مصدر محذوف الزوائد ١٢ ٥٧ قوله وهي عظمى قرى قوم لوط آه اسمها سدوم ويصح حمل القرية على الجنس لما ذكره ابو السعود ونصه ولقد اتوا على القرية التي امطرت اي اهلكت بالحجارة وهي قرى قوم لوط وكانت خمس قرى ما نجت منها الا واحدة كان اهلها لا يعملون العمل الخبيث واما الباقيات فاهلكها الله تعالى بالحجارة ١٢ ج ٥٨ قوله فيعتبرون اي يتعظون بما يرون فيها من آثار العذاب ١٢ ك ٥٩ قوله يخافون الرجاء هو ارتقاب امر مرغوب او مكروه فيعم الطمع والخوف ١٢ ك ٦٠ قوله مهزوا به هزوا مصدر بمعنى المفعول ومتعلقه محذوف ١٢ ك ٦١ قوله من اضل سبيلا آه من اسم استفهام مبتدأ واضل خبره وسبيلا تمييز والجملة في محل نصب سادة مسد مفعولي يعلمون المعلق عنها بالاستفهام وقد اشار الشارح الى كونها استفهامية بقوله اهم ام المؤمنون ١٢ ج ٦٢ قوله الٰهه هواه بان اطاعه وبنى عليه دينه ولا يسمع حجة ولا يتبصر دليلا بيضاوي قال الكاشفي صاحب تاويلات فرموده كه هر كه بغير هذا اے چيزے دوست دارد وبر وے يازماند واورا پرستد در حقيقت هواے خود را مي پرستد زيرا كه هواے او را بر محبت غير خدا ميدارد وفي التاويلات النجمية وفي الحديث ما عبد اله ابغض على الله من الهوى فكل من يعيش على ما يكون له فيه شرب نفساني ولو كان استعمال الشريعة لهذه الطبيعة ومطلبه فيه الحظوظ النفسانية لا الحقوق الربانية فهو عابد هواه انتهى قال ابو سليمان رحمه الله من اتبع نفسه هواها فقد سعى في قتلها لان حياتها بالذكر وموتها وقتلها بالغفلة فاذا اغفل اتبع الشهوات واذا اتبع الشهوات صار في حكم الاموات ١٢ روح ٦٣ قوله قدم المفعول الثاني آه هذا احد وجهين والآخر انه لا تقديم ولا تاخير لاستوائهما في التعريف وفي ابي السعود والٰهه مفعول ثان لاتخذ قدم على الاول للاعتناء به لانه الذي يدور عليه امر التعجيب ومن توهم انهما على الترتيب بناء على تساويهما في التعريف فقد غاب عنه ان المفعول الثاني في هذا الباب هو المتلبس بالحالة الحادثة اي ارايت من جعل هواه الٰها لنفسه من غير ان يلاحظه وبنى عليه امر دينه معرضا عن استماع الحجة الباهرة والبرهان النير بالكلية ١٢ جمل ٦٤ قوله لانها اي الانعام وقوله يتعهدها اي يتفقدها كما قال في القاموس تعهده تفقده ١٢ ٦٥ قوله الم تر الى ربك كيف مد الظل اقام سبحانه وتعالى ادلة محسوسة على انفراده تعالى بالالوهية وذكر منها هنا خمسة الاول هذا الثاني قوله هو الذي جعل لكم الليل لباسا الثالث قوله وهو الذي ارسل الرياح الرابع قوله هو الذي مرج البحرين الخامس هو الذي خلق من الماء بشرا وهذا الخطاب للنبي صلى الله عليه وسلم ولكل عاقل فان من تامل في تلك الادلة حق التامل عرف ان موجدها فاعل مختار منفرد بالكمال ١٢ صاوي ٦٦ قوله الى فعل ربك اي الى صنعه ويمكن ان يجعل الروية علمية ١٢ كمالين ٦٧ قوله من وقت الاسفار اي وقت طلوع الشمس قال ابن عطية تظاهرت اقوال المفسرين بهذا وفيه نظر فانه لا خصوصية لهذا الوقت بذلك لوجود الظل في سائر النهار واجيب بان المراد تنزيل الشمس لقوله تعالى ثم جعلنا الشمس عليه دليلا وهو مخصوص بهذا الوقت وهو اطيب الاحوال فان الظلمة الخالصة تنفر الطبع وتسد النظر وشعاع الشمس يسخن الجو ويبهر البصر ١٢ كمالين ٦٨ قوله ثم جعلنا الشمس عليه دليلا اي جعلنا الشمس دليلا على الظل ليلا ونهارا فالمراد بالظل ما قابل نور الشمس وكل من الظل ونور الشمس عرض لقيامه بغيره واما ذات الشمس فجوهر ١٢ صاوي ٦٩ قوله قبضا يسيرا اي قليلا شيئا فشيئا وذلك ان الشمس اذا طلعت ظهر لكل شاخص ظل الى جهة المغرب فكلما ارتفعت في الافق نقص الظل شيئا فشيئا الى ان تصل الشمس وسط السماء فعند ذلك ينتهي نقص الظل فبعض البلاد لا يبقى فيها ظل ابدا في بعض ايام السنة كمكة وزبيد وما عداها تبقى له بقية ١٢ مختصرا من الصاوي ٧٠ قوله كاللباس اشار بذلك الى انه من التشبيه البليغ بحذف الاداة والجامع بين المشبه والمشبه به الستر في كل ١٢ صاوي ٧١ قوله راحة للابدان بقطع الاعمال والمشاغل والسبت في الاصل القطع ١٢ ك ٧٢ قوله بقطع الاعمال يشير الى ان اصل السبت القطع كما صرح في البيضاوي وغيره فظهر في تفسيره المناسبة بين معنى اللغوي ١٢ ٧٣ قوله هو الذي ارسل الرياح اي المبشرات وهي ثلاث الشمال وتاتي من جهة القطب والجنوب تقابلها والصبا تاتي من مطلع الشمس والدبور تاتي من المغرب وبها اهلكت قوم عاد ١٢ صاوي ٧٤ قوله وفي قراءة لابن كثير الريح بالتوحيد وارادة الجنس ١٢ كمالين ٧٥ قوله بشرا بضم الباء والشين كما هو قراءة ابي عمرو وابن كثير اي متفرقة ١٢ ك ٧٦ قوله قدام المطر يريد ان الرحمة هنا بمعنى المطر ١٢ ٧٧ قوله في قراءة اي قراءة ابن عامر بسكون الشين تخفيفا للضمة وفي اخرى لحمزة وعلي بسكونها وفتح النون مصدر وفي اخرى لعاصم بسكونها وضم الموحدة بدل النون ١٢ ك ٧٨ قوله وضم الموحدة اي ضم الباء الموحدة وهي قراءة عاصم جمع بشور بمعنى مبشر من الخطيب وفي الكبير قال ابو مسلم من قرأ بشرا اراد جمع بشير ١٢ ٧٩ قوله ومفرد الاولى اي ضم النون والشين ومثلها الثانية كما علمت وسكت عن الثانية لانه نص فيها على انه مصدر والمصدر مفرد وقوله والاخيرة اي ومفرد الاخيرة ١٢ ※

طَهُوْرًا ۝ مطهرا لِّنُحْيِيَ بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا بالتخفيف يستوى فيه المذكر والمؤنث ذكره باعتبار المكان وَّنُسْقِيَهٗ
اى الماء مِمَّا خَلَقْنَآ اَنْعَامًا ابلا وبقرا وغنما وَّاَنَاسِيَّ كَثِيْرًا ۝ جمع انسان واصله اناسين فابدلت النون ياء و
ادغمت فيها الياء او جمع انسى وَلَقَدْ صَرَّفْنٰهُ اى الماء بَيْنَهُمْ لِيَذَّكَّرُوْا اصله يتذكروا وادغمت التاء فى
الذال وفى قراءة ليذكروا بسكون الذال وضم الكاف اى نعمة الله به فَاَبٰٓى اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا ۝
جحود النعمة حيث قالوا مطرنا بنوء كذا وَلَوْ شِئْنَا لَبَعَثْنَا فِىْ كُلِّ قَرْيَةٍ نَّذِيْرًا ۝ يخوف اهلها ولكن بعثناك
الى اهل القرى كلها نذيرا ليعظم اجرك فَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ فى هواهم وَجَاهِدْهُمْ بِهٖ اى القران جِهَادًا
كَبِيْرًا ۝ وَهُوَ الَّذِىْ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ ارسلهما متجاورين هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ شديد العذوبة وَّهٰذَا مِلْحٌ
اُجَاجٌ شديد الملوحة وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا حاجزا لا يختلط احدهما بالاخر وَّحِجْرًا مَّحْجُوْرًا ۝ اى سترا
ممنوعا به اختلاطهما وَهُوَ الَّذِىْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا من المنى انسانا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا ذا نسب وَّصِهْرًا
ذا صهر بان يتزوج ذكرا كان او انثى طلبا للتناسل وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيْرًا ۝ قادرا على ما يشاء وَيَعْبُدُوْنَ
اى الكفار مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُهُمْ بعبادته وَلَا يَضُرُّهُمْ بتركها وهو الاصنام وَكَانَ الْكَافِرُ عَلٰى رَبِّهٖ
ظَهِيْرًا ۝ معينا للشيطان بطاعته وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا بالجنة وَّنَذِيْرًا ۝ مخوفا من النار قُلْ مَآ
اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اى على تبليغ ما ارسلت به مِنْ اَجْرٍ اِلَّا لكن مَنْ شَآءَ اَنْ يَّتَّخِذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ۝ طريقا
بانفاق ماله فى مرضاته تعالى فلا امنعه من ذلك وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِىْ لَا يَمُوْتُ وَسَبِّحْ متلبسا بِحَمْدِهٖ
اى قل سبحان الله والحمد لله وَكَفٰى بِهٖ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرًا ۝ عالما تعلق به بذنوب هو الَّذِىْ
خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِىْ سِتَّةِ اَيَّامٍ من ايام الدنيا اى فى قدرها لانه لم يكن ثم شمس
ولو شاء لخلقهن فى لمحة والعدول عنه لتعليم خلقه التثبت ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ هو فى اللغة
سرير الملك اَلرَّحْمٰنُ بدل من ضمير استوى اى استواء يليق به فَسْئَلْ ايها الانسان بِهٖ بالرحمن
خَبِيْرًا ۝ يخبرك بصفاته وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ لكفار مكة اسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ قَالُوْا وَمَا الرَّحْمٰنُ اَنَسْجُدُ
لِمَا تَاْمُرُنَا بالفوقانية والتحتانية والامر محمد ولا نعرفه لا وَزَادَهُمْ هذا القول لهم نُفُوْرًا ۝ عن
الايمان قال تعالى تَبٰرَكَ تعظم الَّذِىْ جَعَلَ فِى السَّمَآءِ بُرُوْجًا اثنى عشر الحمل والثور والجوزاء
والسرطان والاسد والسنبلة والميزان والعقرب والقوس والجدى والدلو والحوت وهى منازل
الكواكب السبعة السيارة المريخ وله الحمل والعقرب والزهرة ولها الثور والميزان وعطارد وله الجوزاء

ع ۵ ۱۲ ۳

۵۱ قوله يستوى فيه المذكر آه جواب عما يقال كان الاولى ميتة لتحصل المطابقة بين النعت والمنعوت فى التانيث واجاب عنه بقوله يستوى الخ واجاب بجواب آخر بقوله ذكره الخ وكان الصواب كما قال القارى ان يقول وذكره كما لا يخفى ۱۲ جمل ۵۲ قوله انعاما الخ خصها بالذكر لانها ذخيرتهم ومدار معاش اكثر اهل المدر ولذلك قدم سقيها على سقيهم كما قدم عليها احياء الارض فانها سبب لحياتها ولعيشها فقدم ما هو سبب حياتهم ومعاشهم ۱۲ كرخى ۵۳ قوله واصله اناسين آه كسرحان وسراحين وهذا التوجيه هو مذهب سيبويه وهو الراجح وقوله جمع انسى هو مذهب الفراء وهو معترض بان الياء فى انسى للنسب وما هى فيه لا يجمع على فعالى كما قال ۱۲ جمل فعالى لغير ذى نسب ۱۲ آه ج وفى الكمالين وما قيل ان فعالى انما يكون جمعا لما فيه ياء مشددة اذا لم يكن للنسبة ككرسى وكراسى وما فيه ياء النسبة يجمع على فاعلة فذلك اكثرى قاله فى التسهيل ۱۲ ك ۵۴ قوله فابى اكثر الناس الخ الاباء شدة الامتناع وهو متاول بالنفى ولذا صح الاستثناء اى لم يفعل او لم يرد او لم يرض ۱۲ روح ملخصا ۵۵ قوله بنوء كذا النوء سقوط النجم وفى المغرب مع طلوع الفجر طلوع آخر يقابله من ساعته فى المشرق من نار نهس لان الطالع ناهض وقيل النوء السقوط فهو من الاضداد وكانوا اذا سقط نجم وطلع آخر وكان عنده ريح او مطر نسبوه الى الساقط كما قال الصادى وكانت العرب تضيف الامطار والرياح والحر والبرد الى الساقط وقيل الى الطالع واعتقاد تاثير تلك الاشياء فى المصنوعات كفر لانه لا اثر لشئ فى شئ بل المؤثر هو الله وحده وانما تلك الاشياء من جملة الاسباب العادية التى توجد الاشياء عندها لا بها ويمكن تخلفها كالاحراق للنار والرى للماء والشبع للاكل ۱۲ ۵۶ قوله وجاهدهم به اى واتل عليهم زواجره ونواهيه وقوله جهادا كبيرا اى لان مجاهدة السفهاء بالحجة اكبر من مجاهدة الاعداء بالسيف ۱۲ بيضاوى ۵۷ قوله مرج البحرين آه اى خلاهما متجاورين متلاصقين بحيث لا يتمازجان من مرج دابته اذا خلاها آه بيضاوى وفى المصباح المرج ارض ذات نبات ومرعى والجمع مروج ومرجت الدابة مرجا رعت فى المرج ومرجتها مرجا ارسلتها ترعى فى المرج وفى المختار وقوله تعالى مرج البحرين اى خلاهما لا يلتبس احدهما بالآخر ۱۲ ج ۵۸ قوله شديد العذوبة من فرت وهو مقلوب من رفت اذا كسره لانه يكسر سورة العطش ويقمعها والاجاج ضده وهو شديد الملوحة ۱۲ كمالين ۵۹ قوله شديد الملوحة اى وقيل شديد الحرارة وقيل شديد المرارة وهذا من احسن المقابلة حيث قال عذب فرات وملح اجاج ۱۲ صادى ۶۰ قوله حاجزا اى حائلا من قدرته يفصل بينهما ويمنعهما من التمازج فهما فى الظاهر مختلطان وفى الحقيقة منفصلان ۱۲ مد ۶۱ قوله وحجرا محجورا تقدم ان معناه تعوذا تعوذا والمراد ههنا الستر المانع فشبه البحران بطائفتين متعاديتين كل منهما تحصن من الاخرى وطوى ذكر المشبه به ورمز له بشئ من لوازمه وهو قوله حجرا محجورا على طريق الاستعارة المكنية ۱۲ صادى ۶۲ قوله اى سترا ممنوعا به آه يريد ان الحجر بمعنى الستر ومحجورا نعت ليعنى ممنوعا به وليس ههنا مستعارا للمعنى الاستعاذة او الحرمان ۱۲ ك ۶۳ قوله وكان ربك قديرا آه حيث خلق من مادة واحدة بشرا ذا اعضاء مختلفة وطباع متباعدة وجعله قسمين متقابلين وربما يخلق من نطفة واحدة توأمين ذكرا وانثى ۱۲ بيضاوى ۶۴ قوله لكن من شاء اى فالاستثناء منقطع والاستدراك باعتبار ان المراد من شاء ان يتخذ سبيلا بالانفاق القائم مقام الاجر كالصدقة والنفقة فى سبيل الله لا مطلقا ليناسب الاستدراك ۱۲ ۶۵ قوله قل سبحان الله والحمد لله اى فذلك جمع للتسبيح والتحميد لان معنى سبحان الله تنزيه الله عن كل نقص ومعنى الحمد لله كل كمال ثابت لله فهاتان كلمتان من الجوامع الكلم التى اوتيها رسول الله صلى الله عليه وسلم وهما من جملة الباقيات الصالحات وغراس الجنة التى بقيتها لا اله الا الله والله اكبر وكلمة تاخير لا اله الا الله عن هاتين الجملتين ليكون النطق بها عن معرفة ويقين فهى نتيجة ما قبلها والله اكبر نتيجة الثلاث قبلها لانه اذا تنزه عن النقائص واتصف بالكمالات وثبت انه لا اله غيره فقد انفرد بالكبرياء والعظمة وحكمة الاقتصار هنا على التسبيح والتحميد لانهما مستلزمان للجملتين بعدهما ۱۲ صادى ۶۶ قوله فى ستة ايام اى فالارض فى يومين الاحد والاثنين وما عليها فى يومين الثلاثاء والاربعاء والسموات فى يومين الخميس والجمعة وفرغ من آخر ساعة من يوم الجمعة ۱۲ صادى ۶۷ قوله اى فى قدرها دفع بذلك ما يقال ان الايام لم تكن موجودة اذ ذاك ۱۲ صادى ۶۸ قوله الرحمن آه من قرا الرحمن بالرفع ففيه اوجه احدها انه خبر الذى خلق او يكون خبر مبتدا مضمر اى هو الرحمن او يكون بدلا من الضمير فى استوى او يكون مبتدا وخبره الجملة من قوله فاسئل به خبيرا او يكون صفة للذى خلق اذا قلنا انه مرفوع واما على قراءة زيد بن على بالجر فيتعين ان يكون نعتا ۱۲ جمل ۶۹ قوله اى استواء يليق به لا كاستواء الاجسام كذا روى عن مالك والسفيانين وابن المبارك وغيرهم من السلف انه يؤمن بامثال هذه من غير تعرض للكيفية واوله المعتزلة على الاستيلاء محتجين بقوله قد استوى بشر على العراق والجهمية على الاستقرار ومن اهل السنة من حمله على معنى ارتفع وعلى ونقله البغوى عن ابن عباس واكثر المفسرين قالوا ارادة الاستيلاء جائزة ولا دليل على ارادته عينا اذا خيف على العامة عدم فهم الاستواء الذى هو من لوازم الجسمية فلا باس بصرف فهمهم الى الاستيلاء ۱۲ كمالين ۷۰ قوله فاسئل به خبيرا آه به صلة كقوله سال سائل بعذاب واقع كما يكون عن صلة فى قوله تعالى ثم لتسئلن يومئذ عن النعيم فسال به كقولك اهتم به واشتغل وسال عنه بحث عنه وفتش عنه او صلة خبيرا او يكون خبيرا مفعول سل اى فاسئل عنه رجلا عارفا يخبرك برحمته او فاسئل رجلا خبيرا به وبرحمته والرحمن اسم من اسماء الله تعالى مذكور فى الكتب المتقدمة ولم يكونوا يعرفونه فقيل فاسئل بهذا الاسم من يخبرك من اهل الكتاب حتى تعرف من ينكره ومن ثم كانوا يقولون ما نعرف الرحمن الا الذى باليمامة يعنى مسيلمة الكذاب وكان يقال له رحمان اليمامة ۱۲ مدارك ۷۱ قوله ولا نعرفه حال من ما فى قوله لما تامرنا ولو ذكره بجنبه كغيره لكان اوضح ۱۲ جمل ۷۲ قوله بروجا جمع برج وهو فى الاصل القصر العالى سميت هذه المنازل بروجا لانها للكواكب السبعة السيارة كالمنازل الرفيعة التى هى كالقصور لسكانها فالمراد بالبروج الطرق والمنازل للكواكب السيارة ۱۲ صادى ۷۳ قوله المريخ وهو نجم فى السماء الخامسة والزهرة فى الثالثة وعطارد فى الثانية والقمر فى الاولى والشمس فى الرابعة والمشترى فى السادسة وزحل فى السابعة ۱۲

۱ قوله ایضا ای فی السماء وان کان یصح رجوع الضمیر للبروج ۱۲ جمل ۲ قوله ای نیرات نعت محذوف ای کواکب نیرات ای مضیات وهی السبع السیارة فدخل فیها القمر فلذلک اعتذر عن عطفه بقوله وخص الخ ۳ قوله لنوع فضیلة اے عند العرب لانها تبنی السنة علی الشهور القمریة من اجل بادی تغیر ۱۲ ۳ قوله وخص القمر آه ای منیرا بمعنی نیرات نعت لمحذوف ای کواکب کبارا نیرات اے مضیات فدخل فیها القمر وانما خص بالذکر لنوع فضیلة عند العرب لانها تبنی السنة علی الشهور القمریة ۱۲ من اجل ۴ قوله لنوع فضیلة اے لان مواقیت العبادة تبنی علی الشهور القمریة قال تعالی ویسئلونک عن الاهلة قل هی مواقیت للناس والحج ۱۲ صاوی ۵ قوله اے یخلف کل منهما الآخر فیما ینبغی ان یفعل فیه وهو بتقدیر ذو الخلفة وهی للحالة من خلف کالجلسة فی القاموس الخلف والخلفة بالکسر المختلفة فعلے هذا لا یحتاج الی تقدیر المضاف والمعنی جعلهما مختلفین وتوحیدها لکونها علی زنة المصدر ۱۲ک ۶ قوله کما تقدم اے فی قوله ولقد صرفناه بینهم لیذکروا وقوله فیفعله فی الاخر قال ابن عباس رضی الله عنهما جعل کل واحد منهما یخلف صاحبه فیما یحتاج ان یعمل فیه فمن فرط فی عمل فی احدهما قضاه فی الآخر من الکبیر ۱۲ ۷ قوله غیر المعترض فیه اے غیر الجمل المعترضة فیما بعده فانها لیست بصفات کقوله ان عذابها کان غراما ومن یفعل ذلک یلق اثاما ۱۲ک ۸ قوله قالوا سلاما اے مع القدرة علی الانتقام فالمراد الاغضاء عن السفهاء وترک مقابلتهم فی الکلام وهذا الخلق من اعظم الاخلاق لما فی الحدیث کاد الحلیم ان یکون نبیا وفی الحدیث یبلغ الحلیم بحلمه ما لا یبلغه الصائم القائم والآثار فی ذلک کثیرة ۱۲ صاوی ۹ قوله اے قولا یسلمون الخ ولیس المراد التحیة لان المومنین لم یومروا بالسلام علی المشرکین ۱۲ خطیب ۱۰ قوله والذین یبیتون شرع فی ذکر معاملتهم للخالق اثر معاملتهم للخلق وخص البیتوتة بالذکر لان العبادة باللیل ابعد عن الریاء وفی الحدیث لا زال جبرئیل یوصینی بقیام اللیل حتی علمت ان خیار امتی لا ینامون واخر القیام مراعاة للفواصل ۱۲ صاوی ۱۱ قوله سجدا آه خبر یبیتون ویضعف ان یکون تامة (ای یدخلون فی البیات) وسجدا حال ولربهم متعلق بسجدا وقدم السجود علی القیام وان کان بعده فی الفعل لاتفاق الفواصل وسجدا جمع ساجد کضرب فی ضارب ۱۲ ج ۱۲ قوله والذین یقولون الخ ای انهم مع حسن المعاملة للخالق وللخلق لیس عندهم غرور ولا امن من مکر الله بل هم خائفون من عذاب الله وجلون من هیبته ۱۲ صاوی ۱۳ قوله اے لازما ومنه الغریم لملازمته ولزومها باعتبار اکثر الداخلین او یقال اللزوم لا یستلزم التابید فان معناه عدم الانفکاک ولو فی بعض الازمان کما فی لزوم الغریم ۱۲ ۱۴ قوله ساءت آه یجوز ان یکون ساءت بمعنے احزنت فتکون متصرفة ناصبة للمفعول وهو هنا محذوف اے انها یعنی جهنم احزنت اصحابها وداخلیها ومستقرا یجوز ان یکون تمییزا وان یکون حالا ویجوز ان یکون ساءت بمعنی بئست فتعطی حکمها ویکون المخصوص محذوفا وفی ساءت ضمیر مبهم ومستقرا یتعین ان یکون تمییزا اے ساءت هی هی فی الثانی مخصوص وهو الرابط بین هذه الجملة وبین ما وقعت خبرا عنه وهو ان ۱۲ ج ۱۴ قوله ساءت الفاعل ضمیر مستتر مبهم یفسره التمییز المذکور والمخصوص بالذم محذوف قدره بقوله هی وهو العائد الی اسم ان فهو الرابط ۱۲ ۱۵ قوله هی یشیر الی تقدیر المخصوص بالذم وهو الرابط لهذه الجملة بما هی خبر عنه ۱۲ک ۱۶ قوله ای موضع استقرار واقامة یشیر الی ان مستقرا ومقاما بمعنی واحد وهو قول البعض وقال بعضهم مستقر العصاة المومنین ومقاما للکافرین ۱۲ ۱۷ قوله ولم یقتروا مع کسر التاء لابی عمرو وابن کثیر ومع ضم التاء للکوفیین وضمه مع کسر التاء من اقتر لنافع وابن عامر اے لم یضیقوا وفی القاموس قتر یقتر قترا وقتورا فهو قاتر وقتور وقتر علیهم واقتر ضیق فی النفقة ۱۲ک ۱۸ قوله وکان بین ذلک الخ ای کان الانفاق المدلول علیه بقوله انفقوا بین ذلک اے بین ما ذکر من الاسراف والتقتیر وهو خبر کان وقوله قواما خبر بعد خبر او هو الخبر وبین ذلک ظرف لغو لکان علی رای من یری اعمالها فی الظرف ۱۲ روح ۱۹ قوله وسطا عدلا سمی به لاستقامة الطرفین کما سمی سواء لاستوائهما وهو خبر ثان او هو الخبر وبین ذلک ظرفا لغوا ۱۲ک ۲۰ قوله بجزم الفعلین بدلا ای بدلا من یلق بدل اشتمال من الخطیب ۱۲ ۲۱ قوله برفعهما لابن عامر مع التشدید بلا الف ولابی بکر بالتخفیف استینافا او للحال ۱۲ک ۲۲ قوله یبدل الله سیاتهم آه اے بان یمحوا سوابق معاصیهم بالتوبة ویثبت مکانها لواحق طاعاتهم او یبدل ملکة المعصیة فی النفس بملکة الطاعة وقیل ان یوفقه لاضداد ما سلف منه او بان یثبت بدل کل عقاب ثوابا ۱۲ ج ۲۲ قوله یبدل الله الخ قال الزجاج لیس ان السیئة بعینها تصیر حسنة ولکن التاویل ان السیئة تمحی بالتوبة وتکتب الحسنة مع التوبة انتهی من الروح ۱۲ ۲۳ قوله غیر من ذکر اشار بذلک الی ان السلف للمغایرة وبعضهم لم یقیده بهذا القید وجعله من عطف العام ۱۲ ۲۴ قوله ای الکذب والباطل ویشهد علی ذلک من الشهود بمعنی الحضور وانتصاب الزور علی انه مفعول به والاصل لا یحضرون محاضر الزور وقیل المعنی لا یقیمون الشهادة الباطلة ویشهدون علی ذلک من الشهادة وانتصاب الزور علی المصدریة وعن مجاهد ان الزور الغناء وقیل الشرک ومن الضحاک الزور شامل لکل باطل ومنه الشرک ۱۲ کمالین ۲۵ قوله مروا کراما ای معرضین عنه مکرمین انفسهم عن الوقوف علیه والخوض فیه من الخطیب ۱۲ ۲۶ قوله یسقطوا اے علی الآیات غیر واعین لها ولا مستبصرین بما فیها کمن لا یسمع ولا یبصر ۱۲ک ۲۷ قوله بل خروا سامعین آه یشیر الی ان النفی متوجه للقید فقط وهو صما وعمیانا وقوله سامعین فی مقابلة صما وناظرین فی مقابلة عمیانا ومنتفعین حال من کل سامعین وناظرین وفی البیضاوی لم یخروا لم یقیموا علیها

والسنبلة والقمر وله السرطان والشمس وله الاسد والمشتری وله القوس والحوت وزحل وله
الجدی والدلو وجعل فیها ایضا سراجا هو الشمس وقمرا منیرا ○ وفی قراءة سرجا بالجمع ای نیرات
وخص القمر منها بالذکر لنوع فضیلة وهو الذی جعل الیل والنهار خلفة ای یخلف کل منهما
الاخر لمن اراد ان یذکر بالتشدید والتخفیف کما تقدم ما فاته فی احدهما من خیر فیفعله فی الاخر
او اراد شکورا ○ ای شکرا لنعمة ربه علیه فیهما وعباد الرحمن مبتدأ وما بعده صفات له الی اولئک یجزون
غیر المعترض فیه الذین یمشون علی الارض هونا ای بسکینة وتواضع واذا خاطبهم الجهلون
بما یکرهونه قالوا سلما ○ ای قولا یسلمون فیه من الاثم والذین یبیتون لربهم سجدا
جمع ساجد وقیاما ○ بمعنی قائمین ای یصلون باللیل والذین یقولون ربنا اصرف عنا
عذاب جهنم ان عذابها کان غراما ○ ای لازما انها ساءت بئست مستقرا ومقاما ○ هی ای موضع
استقرار واقامة والذین اذا انفقوا علی عیالهم لم یسرفوا ولم یقتروا بفتح اوله وضمه ای
یضیقوا وکان انفاقهم بین ذلک الاسراف والاقتار قواما ○ وسطا والذین لا یدعون مع الله
الها اخر ولا یقتلون النفس التی حرم الله قتلها الا بالحق ولا یزنون ومن یفعل ذلک
ای واحدا من الثلثة یلق اثاما ○ ای عقوبة یضعف وفی قراءة یضعف بالتشدید له
العذاب یوم القیمة ویخلد فیه بجزم الفعلین بدلا وبرفعهما استینافا مهانا ○ حال الا من
تاب وامن وعمل عملا صالحا منهم فاولئک یبدل الله سیاتهم المذکورة حسنت فی الاخرة و
کان الله غفورا رحیما ○ ای لم یزل متصفا بذلک ومن تاب من ذنوبه غیر من ذکر وعمل صالحا
فانه یتوب الی الله متابا ○ ای یرجع الیه رجوعا فیجازیه خیرا والذین لا یشهدون الزور
ای الکذب والباطل واذا مروا باللغو من الکلام القبیح وغیره مروا کراما ○ معرضین
عنه والذین اذا ذکروا وعظوا بایت ربهم ای القران لم یخروا یسقطوا علیها
صما وعمیانا ○ بل خروا سامعین ناظرین منتفعین والذین یقولون ربنا هب
لنا من ازواجنا وذریتنا بالجمع والافراد قرة اعین لنا بان نراهم مطیعین لك واجعلنا
للمتقین اماما ○ فی الخیر اولئک یجزون الغرفة الدرجة فی الجنة بما صبروا علی طاعة الله
ویلقون بالتشدید والتخفیف مع فتح الیاء فیها فی الغرفة تحیة وسلما ○ من

ای یعطون ۱۲ للاکثر ۱۲ک من لقی یلقے لحمزة وعلی ۱۲ک

غیر واعین لها ولا متبصرین بما فیها کمن لا یسمع ولا یبصر بل اکبوا علیها سامعین باذان واعیة مبصرین بعیون راعیة فالمراد من النفی نفی الحال دون الفعل کقولک لا یلقانی زید مسلما ۱۲ ج ۲۸ قوله قرة اعین فان المومن اذا ساعده اهله فی طاعة الله عز وجل وشارکوه فیها یسر بهم قلبه وتقر بهم عینه لما یشاهده من مساعدتهم له فی الدین وتوقع لحوقهم به فی الجنة حسبما وعد بقوله الحقنا بهم ذریتهم من ابی السعود وغیره ۱۲ ۲۹ قوله بان نراهم مطیعین لك فان المومنین اذا شارکهم اهله فی طاعة الله سر به قلبه وقر به عینه لما یری عن مساعدتهم فی الدین وتوقع لحوقهم به فی الجنة ۱۲ک ۳۰ قوله واجعلنا للمتقین اماما اے اجعلنا بحیث یقتدون بنا فی اقامة مراسم الدین بافاضة العلم علینا والتوفیق للعمل الصالح ابو السعود ولفظ امام یستوی فیه الجمع وغیره فالمطابقة حاصلة ۱۲ جمل ۳۱ قوله تحیة وسلاما آه ای یسلم بعضهم علی بعض وقال الکلبی یحیی بعضهم بعضا بالسلام ویرسل الرب الیهم بالسلام وقیل سلاما اے سلامة من الآفات ۱۲ ج ۳۱ قوله تحیة بالفارسیة چیزے پیش کسی در آوردن وفی الخطیب دعاء بالحیاة ۱۲ عه باسکان الذال وضم الکاف ۱۲ک عه بیان لقوله یخلف کل منهما الآخر ۱۲ک سه فی الکشاف الاثام کالوبال والنکال وزنا ومعنی ۱۲ له ای تشدید العین وحذف الالف ۱۲ک صه لابی عمرو وحمزة وعلی وابی بکر ۱۲ک سه کذا روی عن عطار وهی لغة کل بناء مرتفع عال ۱۲ک

۱ قوله قل ما یعبأ بکم ربی الخ لما ذکر اوصاف المؤمنین الکاملین افاد ان المدار علی تلک الاوصاف التی بها العبادة فلولا العبادة الواقعة من الخلق لم یکترث بهم ولم یعتد بهم عنده فان الانسان خلق لیعرف ربه ویعبده والا فهو شبیه بالبهائم ثم قال تعالیٰ وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون ففی العبادة یتنافس المتنافسون وبها یفوز الفائزون ۱۲ صاوی **۲ قوله** لزاما مصدر لازم کقاتل قتالا والمراد هنا اسم الفاعل وفی الآیة تهدید لکفار مکة ۱۲ صاوی **۳ قوله** دل علیه ما قبله آه وهو قوله ما یعبأ بکم ربی والتقدیر لولا دعاؤکم ما یعبأ بکم ای اکترث بکم وهذا الجواب منفی ولولا تفید انتفائه فیتحصل المعنی الی انه تعالیٰ اکترث بهم بدفع الشدائد عنهم بسبب دعائهم وانظر علی هذا ما موقع قوله فقد کذبتم خصوصا علی حل الشارح بقوله فکیف یعبأ بکم الظاهر منه انه لم یعبأ بهم لاجل تکذیبهم فتامل ۱۲ ج **۴ قوله** الکتاب المبین اے الظاهر اعجازه وصحته انه من عند الله والمراد به السورة او القرآن والمعنی آیات هذا المؤلف من الحروف المبسوطة تلک آیات الکتاب المبین ۱۲ مدارک **۵ قوله** المظهر الحق الخ او الظاهر صحته واعجازه وابان جاء متعدیا ولازما ۱۲ ک **۶ قوله** ولعل ههنا للاشفاق اے اشفق علیها بتخفیف هذا الغم کما کان الترجی غیر صحیح والامر او اجعلها للاشفاق ولما کان الله تعالیٰ منزها ایضا من الخوف اشار الی انه لاشفاق المخاطب وتاویله بالامر لازم لانه لم یقع اشفاق حتی یخبر عنه قال الطیبی دل علی الامر بالاشفاق قضیة الانکار اے انک تفعل ذلک فلا تفعل ۱۲ ک **۷ قوله** ان نشأ ننزل علیهم الخ هذا تسلیة لرسول الله صلی الله علیه وسلم ببیان حقیقة امرهم والمعنی لا تحزن علی عدم ایمانهم فانا لو شئنا ایمانهم لانزلنا علیهم معجزة تاخذ بقلوبهم فیؤمنون قهرا علیهم ولکن سبق فی علمنا شقاؤهم فعدم ایمانهم منا لا منهم فارح نفسک من التعب القائم بها وان حرف شرط ونشأ فعل الشرط وننزل جوابه ۱۲ صاوی **۸ قوله** بمعنی المضارع الخ ای لما استصعب ترتب الماضی علی المضارع بکلمة الفاء وجب تاویله بالمضارع وقرئ به ایضا علی ما فی الکشاف ۱۲ **۹ قوله** الذی هو لاربابها ای والاصل فظلوا خاضعین ثم لما نسب الخضوع للاعناق لظهور الکبر بها کان الظاهر ان یقال خاضعة لکن لما وصفت الاعناق بالخضوع وهو وصف لاربابها فی الحقیقة سوغ ذلک جمعه بالیاء والنون الذی هو للعقلاء من الجمل وفی ابی السعود واصله فظلوا لها خاضعین فاقحمت الاعناق لزیادة التقریر ببیان موضع الخضوع وترک الخبر علی حاله ۱۲ **۱۰ قوله** جمعت الصفة منه جمع العقلاء آه وفی السمین قوله خاضعین فیه وجهان احدهما انه خبر عن اعناقهم واستشکل جمعه جمع السلامة لانه مختص بالعقلاء واجیب عنه باوجه احدها ان المراد بالاعناق الرؤساء کما قیل لهم وجوه وصدور الثانی انه علی حذف مضاف اے فظل اصحاب الاعناق ثم حذف وبقی الخبر علی ما کان علیه قبل الحذف مراعاة للمحذوف الثالث انه لما اضیف الی العقلاء اکتسب منهم هذا الحکم کما یکتسب التانیث بالاضافة الرابع ان الاعناق جمع عنق من الناس وهم الجماعة فلیس المراد الجارحة الخامس قال الزمخشری اصل الکلام فظلوا لها خاضعین فاقحمت الاضافة لبیان موضع الخضوع وترک الکلام علی اصله السادس انها عوملت معاملة العقلاء لما اسند الیهم ما یکون من فعل العقلاء کقوله ساجدین وطائعین فی یوسف والسجدة الوجه الثانی انه منصوب علی الحال من الضمیر فی اعناقهم قاله الکسائی ۱۲ ج **۱۱ قوله** قرآن ای طائفة من قرآن ومن تبعیضیة وقد یفسر الذکر بالموعظة فمن زائدة ۱۲ ک **۱۲ قوله** محدث اے مجدد انزاله لتکریر التذکیر وتنویع التقریر فلا یلازم حدوث القرآن روح وقوله صفة کاشفة ای لفهم معناها من التعبیر بالاتیان ۱۲ **۱۳ قوله** عواقب وعبر عنها بالانباء ای الاخبار لان القرآن انباء اخبر عنها من ابی السعود ۱۲ **۱۴ قوله** کم انبتنا فیها الخ کل لاحاطة الازواج وکم لکثرتها من البیضاوی ۱۲ **۱۵ قوله** اے کثیرا الخ یشیر الی ان کم خبریة والمعنی اشیاء کثیرا من کل زوج ومن بیانیة او شیئا کثیرا من کل صنف فمن تبعیضیة ۱۲ ک **۱۶ قوله** نوع حسن یشیر الی ان المراد بالزوج لیس معناه المعروف وهو احدی القرینتین من ذکر واُنثی بل ما فی قوله وازواجا من نبات شتی اے انواعا متشابهة وقال الراغب انه یطلق لترکبه علیه ۱۲ ک **۱۷ قوله** ان فی ذلک الخ قوله ان فی ذلک لآیة قد ذکرت هذه الآیة فی هذه السورة ثمانی مرات ۱۲ صاوی **۱۸ قوله** وکان قال سیبویه زائدة والمعنی وما اکثرهم مؤمنین وهو الانسب بمقام بیان عتوهم وغلوهم فی المکابرة والعناد مع تعاضد موجبات الایمان من جهته تعالیٰ من ابی السعود ۱۲ **۱۹ قوله** اذ نادے ربک موسیٰ الخ ذکر الله سبحانه تعالیٰ فی هذه السورة سبع قصص اولها قصة موسیٰ وهارون وثانیها قصة ابراهیم ثالثها قصة نوح رابعها قصة هود خامسها قصة صالح سادسها قصة لوط سابعها قصة شعیب وتقدم حکمة ذکر تلک القصص ان بها تکون الحجة علی الکافرین والزیادة فی علم المؤمنین ولذا کان المؤمن من هذه الامة اسعد السعداء وکافرها اشقی الاشقیاء وحکمة التکرار الزیادة فی ایمان المؤمنین وقطع حجة الکافرین والظرف معمول لمحذوف قدره المفسر بقوله اذکر ولیس المراد به ذکر وقت المناداة بل المراد ذکر القصة الواقعة فی ذلک الوقت ۱۲ صاوی **۲۰ قوله** اے بان الخ یشیر الی ان ان مصدریة وقبلها حرف جر مقدر ۱۲ کمالین **۲۱ قوله** قوم فرعون الخ ولعل الاقتصار علی القوم للعلم بان فرعون اولی بالاتیان وقد یقال ان قوم فرعون شامل له لشمول بنی آدم لآدم وبنی اسرائیل عطف علی انفسهم ای فظلموا بنی اسرائیل باستعبادهم ۱۲ ک **۲۲ قوله** معه ای مع فرعون ولعل الاقتصار علی القوم للعلم بان فرعون کان اولی بذلک بیضاوی وقوله باستعبادهم ای باتخاذهم عبیدا اے یعاملون بهم معاملة العبید کاستخدامهم فی الاعمال الشاقة ۱۲ **۲۳ قوله** لطاعته ای لایتقون الله والجملة استیناف کانه بیان جواب سوال مقدر هو ما اقول اذا جئتهم ۱۲ ک **۲۴ قوله** للعقدة التی فیه آه ای الثقل الحاصل فیه لسبب وضع الجمرة علیه وهو صغیر لما نتف لحیة فرعون فاغتم منه فاشارت الیه زوجته ان یختبره فقدم له تمرة وجمرة فاخذ الجمرة ووضعها علی لسانه فحصل فیه ثقل فی النطق ۱۲ ج **۲۵ قوله** فارسل ای فارسل جبریل علیه السلام کما فی روح البیان ۱۲ **۲۶ قوله** ذنب بقتلی آه وانما سماه ذنبا علی زعمهم ۱۲ ک **۲۷ قوله** ففیه تغلیب الحاضر ای فی مکان الخطاب وهو موسی علی الغائب ای عن ذلک المکان وهو هارون لانه اذ ذاک کان بمصر للارسال والخطاب المذکوران کانا فی الطور کما علمته ۱۲ جمل

* * *

الملائكة خٰلِدِيْنَ فِيْهَا حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ○ موضع اقامة لهم واولئك وما بعده خبر عباد الرحمن[1] السبتدأ قُلْ يا محمد لاهل مكة مَا نافية يَعْبَؤُا يكترث بِكُمْ رَبِّيْ لَوْلَا دُعَآؤُكُمْ اياه فى الشدائد فيكشفها فَقَدْ اى فكيف يعبؤ بكم وقد كَذَّبْتُمْ الرسولَ والقرانَ فَسَوْفَ يَكُوْنُ العذابُ لِزَامًا[2] ○ ملازما لكم فى الاخرة بعد مايحل بكم فى الدنيا فقتل منهم يوم بدر سبعون وجواب لولا دل[3] عليه ماقبلها

سورة الشعراء مكية الا والشعراء الى اٰخرها فمدنى وهى مائتان وسبع وعشرون اٰية

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ طٰسٓمّٓ ○ الله اعلم بمراده بذلك تِلْكَ اى هذه الاٰيات اٰيٰتُ الْكِتٰبِ[4] القران الاضافة بمعنى من الْمُبِيْنِ ○ المظهر[5] الحق من الباطل لَعَلَّكَ يا محمد بَاخِعٌ نَّفْسَكَ قاتلها غما من اجل اَنْ لَّا يَكُوْنُوْا اى اهل مكة مُؤْمِنِيْنَ ○ ولعل[6] هنا للاشفاق اى اشفق عليها بتخفيف هذا الغم اِنْ نَّشَاْ[7] نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ اٰيَةً فَظَلَّتْ بمعنى[8] المضارع اى تدوم اَعْنَاقُهُمْ لَهَا خٰضِعِيْنَ ○ فيؤمنون ولما وصفت الاعناق بالخضوع الذى[9] هو لاربابها جمعت[10] الصفة منه جمع العقلاء وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ قران[11] مِّنَ الرَّحْمٰنِ مُحْدَثٍ[12] صفة كاشفة اِلَّا كَانُوْا عَنْهُ مُعْرِضِيْنَ ○ فَقَدْ كَذَّبُوْا به فَسَيَاْتِيْهِمْ اَنْۢبٰٓؤُا عواقب[13] مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ○ اَوَلَمْ يَرَوْا ينظروا اِلَى الْاَرْضِ كَمْ[14] اَنْۢبَتْنَا فِيْهَا اى كثيرا[15] مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ ○ نوع[16] حسن اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ[17] لَاٰيَةً دلالة على كمال قدرته تعالى وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ○ فى علم الله وكان[18] قال سيبويه زائدة وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ ذو العزة ينتقم من الكافرين الرَّحِيْمُ ○ يرحم المؤمنين وَاذكر يا محمد لقومك اِذْ[19] نَادٰى رَبُّكَ مُوْسٰٓى ليلة راى النار والشجرة اَنِ اى بان[20] ائْتِ الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ○ رسولا قَوْمَ فِرْعَوْنَ[21] ○ معه[22] ظلموا انفسهم بالكفر بالله وبنى اسراءيل باستعبادهم اَلَا الهمزة للاستفهام الانكارى يَتَّقُوْنَ ○ الله بطاعته[23] فيوحدونه قَالَ موسى رَبِّ اِنِّىْٓ اَخَافُ اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ ○ وَيَضِيْقُ صَدْرِىْ من تكذيبهم لى وَلَا يَنْطَلِقُ لِسَانِىْ باداء الرسالة للعقدة[24] التى فيه فَاَرْسِلْ[25] اِلٰى اخى هٰرُوْنَ ○ معى وَلَهُمْ عَلَىَّ ذَنْۢبٌ[26] بقتلى القبطى منهم فَاَخَافُ اَنْ يَّقْتُلُوْنِ ○ به قَالَ تعالى كَلَّا اى لايقتلونك فَاذْهَبَا اى انت واخوك ففيه[27] تغليب الحاضر على الغائب بِاٰيٰتِنَآ اِنَّا مَعَكُمْ مُّسْتَمِعُوْنَ ○ ماتقولون

وما يقال لكما اجريا بمجرى الجماعة فَأْتِيَا فِرْعَوْنَ فَقُوْلَآ اِنَّا اى كُلًّا منا رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ۙ
اے تعظیما لہما ۱۲
اليك اَنْ اى بان اَرْسِلْ مَعَنَا الى الشام بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۝ؕ فاتياه فقالا له ما ذكر قَالَ فرعون لموسى
اَلَمْ نُرَبِّكَ فِيْنَا فى منازلنا وَلِيْدًا صغيرا قريبا من الولادة بعد فطامه وَّلَبِثْتَ فِيْنَا مِنْ عُمُرِكَ
سِنِيْنَ ۝ۙ ثلاثين سنة يلبس من ملابس فرعون ويركب من مراكبه وكان يسمى ابنه وَفَعَلْتَ
فَعْلَتَكَ الَّتِيْ فَعَلْتَ هى قتل القبطى وَاَنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ الجاحدين لنعمتى عليك بالتربية و
عدم الاستعباد قَالَ موسى فَعَلْتُهَآ اِذًا اى حينئذ وَّاَنَا مِنَ الضَّآلِّيْنَ ۝ؕ عما اتانى الله بعدها
اے تلک الفعلة ۱۲
من العلم والرسالة فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِىْ رَبِّىْ حُكْمًا علما وَّجَعَلَنِىْ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝
وَتِلْكَ نِعْمَةٌ تَمُنُّهَا عَلَىَّ اصله تمن بها اَنْ عَبَّدْتَّ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۝ؕ بيان لتلك النعمة اى اتخذتهم
فاوصل الفعل الی الضمیر بحذف الجار ۱۲
عبيدا ولم تستعبدنى لا نعمة لك بذلك لظلمك باستعبادهم وقدّر بعضهم اول الكلام
همزة استفهام للانكار قَالَ فِرْعَوْنُ لموسى وَمَا رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ؕ الذى قلت انك رسوله اى اى
شئ هو ولما لم يكن سبيل للخلق الى معرفة حقيقته تعالى وانما يعرفونه بصفاته اجاب موسى
عليه الصلوة والسلام ببعضها قَالَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا اى خالق ذلك اِنْ كُنْتُمْ
مُّوْقِنِيْنَ ۝ بانه تعالى خالقه فامنوا به وحده قَالَ فرعون لِمَنْ حَوْلَهٗ من اشراف قومه اَلَا تَسْتَمِعُوْنَ ۝
جوابه الذى لم يطابق السؤال قَالَ موسى رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ وهذا وان كان
داخلا فيما قبله يغيظ فرعون ولذلك قَالَ اِنَّ رَسُوْلَكُمُ الَّذِيْٓ اُرْسِلَ اِلَيْكُمْ لَمَجْنُوْنٌ ۝ قَالَ
اے حمل فرعون علی الغیظ ۱۲ ک
موسى رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَمَا بَيْنَهُمَا اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ انه كذلك فامنوا به وحده قَالَ فرعون
لموسى لَئِنِ اتَّخَذْتَ اِلٰهًا غَيْرِىْ لَاَجْعَلَنَّكَ مِنَ الْمَسْجُوْنِيْنَ ۝ كان سجنه شديدا يحبس الشخص فى
مكان تحت الارض وحده لا يبصر ولا يسمع فيه احدا قَالَ له موسى اَوَلَوْ اى اتفعل ذلك وَلَوْ جِئْتُكَ
بِشَىْءٍ مُّبِيْنٍ ۝ۚ اى برهان بين على رسالتى قَالَ فرعون له فَاْتِ بِهٖٓ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ فَاَلْقٰى
عَصَاهُ فَاِذَا هِىَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ۝ۚ حية عظيمة وَّنَزَعَ يَدَهٗ اخرجها من جيبه فَاِذَا هِىَ بَيْضَآءُ ذات شعاع
اے من جیبہ ۱۲ ج
ع ۲ لِلنّٰظِرِيْنَ ۝ع خلاف ما كانت عليه من الادمة قَالَ فرعون لِلْمَلَاِ حَوْلَهٗٓ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ ۝ۙ فائق
فى علم السحر يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهٖ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ۝ قَالُوْٓا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ اخّر امرهما
امر من الارجاء بمعنی التاخیر ۱۲ ک
وَابْعَثْ فِى الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ۝ۙ جامعين يَاْتُوْكَ بِكُلِّ سَحَّارٍ عَلِيْمٍ ۝ يفضل موسى فى علم السحر
اے یفوق ۱۲ ص

---

۱ قوله اجرا بمجری الجماعة ای تعظیما لهما ۱۲ ۲ قوله ای کلا منا توجیه لافراد الرسول مع تعدد المخبر عنه ۱۲ ک ۳ قوله بان ارسل یشیر بتقدیر الباء کون ان مصدریة ۱۲ ک ۴ قوله قریبا من الولادة قصد بذلک دفع ما ورد علی الآیة بان الولید یطلق علی المولود حال ولادته ولیس مرادا هنا فانه کان زمن الرضاع عند امه ثم اخذه فرعون بعد الفطام والاولی ابقاء الآیة علی ظاهرها لان موسی وان کان عند امه الا انه تحت نظر فرعون فهو فی تربیته من حین ولادته ۱۲ صاوی ۴ قوله قریبا من الولادة ای فعی الولید مجاز لانه یطلق علی المولود حال ولادته ولیس مراد هنا وفی الکبیر الولید الصبی لقرب عهده من الولادة ای عبر عن الصبی بذلک لقرب عهده من الولادة وقوله بعد فطامه ای واما فی زمن الرضاع فکان عند امه ثم اخذه فرعون عنده بعد الفطام وعدم هذا القید اولی کما صنع غیره لانه فی مدة الرضاع وان کان عند امه لکنه کان تحت نظر فرعون واشارته فکانت امه کالمرضعة المکتراة له تامل ۱۲ جمل ۵ قوله قتل القبطی ای الذی کان خبازا لفرعون واسمه فاتون من الروح ۱۲ ۶ قوله وعدم الاستعباد ای اتخاذک عبدا الی مثل بنی اسرائیل ۱۲ صاوی ۷ قوله اذا ای حینئذ آه ای حین اذ کنت لا ابنا فیکم وهذا التفسیر معنی اذ لا یذهب احد الی ان اذا ترادف من حیث الاعراب حینئذ وهی هنا حرف جواب فقط وقال الزمخشری انها حرف جواب وجزاء معا ثم قال فان قلت اذا جواب وجزاء معا والکلام وقع جوابا لفرعون فکیف وقع جزاء قلت قول فرعون وفعلت فعلتک فیه معنی انک جازیت نعمتی بما فعلت فقال له موسی نعم فعلتها مجازیا لک تسلیما لقوله لان نعمته کانت عنده جدیرة بان تجازی بنحو ذلک الجزاء ۱۲ ج ۸ قوله وانا من الضالین آه قال ابن جریر العرب تضع الضلال موضع الجهل والجهل موضع الضلال و الحاصل انه اراد به وانا من الجاهلین او من المخطئین لا من المتعمدین فلا یرد کیف قال موسی وانا من الضالین والنبی لا یکون ضالا ابدا ۱۲ ج ۹ قوله وجعلنی من المرسلین فی ذلک رد لما وبخه به فرعون وهو القتل بغیر حق فکانه قال کیف تدعی الرسالة وقد حصل منک ما یقدح فی تلک الدعوی فاجابه موسی فانه قتله قبل ان تاتیه الرسالة ثم اتته بعد ذلک ۱۲ صاوی ۱۰ قوله وتلک ای التربیة المدلول علیها بقوله الم نربک قوله نعمة تمنها علی ای تمن بها علی ظاهرا وفی الحقیقة ان عبدت بنی اسرائیل ای تعبیدک بنی اسرائیل وقصدک ایاهم بذبح ابنائهم فانه السبب فی وقوعی عندک وحصولی فی تربیتک قوله تلک مبتدأ ونعمة خبرها وتمنها علی صفة وان عبدت خبر مبتدأ محذوف ای وهی فی الحقیقة تعبید قومی من ابی السعود والروح وقال فی الجمل قوله ان عبدت عطف بیان لتلک موضح لها فتلک اشارة الی شئ مبهم وقد وضح وبین بقوله ان عبدت الخ ۱۲ ۱۱ قوله ان عبدت آه فیه اوجه سبعة احدها انه فی محل رفع عطف بیان لتلک والثانی انه فی محل نصب مفعولا من اجله والثالث انه بدل من نعمة والرابع انه بدل من الهاء فی تمنها والخامس انه مجرور بباء مقدرة ای بان عبدت والسادس انه خبر مبتدأ مضمر ای هی والسابع انه منصوب باضمار اعنی والجملة من تمنها صفة لنعمة وتمن یتعدی بالباء فهی محذوفة ای تمن بها وقیل ضمن تمن معنی تذکر ۱۲ ج ۱۲ قوله بیان ای عطف بیان والمعنی تعبیدک بنی اسرائیل نعمة تمنها علی ۱۲ ک ۱۲ قوله بیان لتلک ای عطف بیان موضح لها وقوله ولم تستعبدنی الخ ای فلا فضیلة لک فی عدم استعبادی الذی منت به علی لان استعبادک لغیری ظلم ۱۲ جمل ۱۳ قوله وقدر بعضهم وهو الاخفش اول الکلام ای قبل وتلک واصل الکلام او تلک الخ ای لیست هذه نعمة حتی تمن بها علی ۱۲ جمل ۱۴ قوله قال فرعون وما رب العالمین لما سمع جواب ما طعن به فیه ورأی انه لم یرد بذلک شرع فی الاعتراض علی دعواه فبدأ بالاستفسار عن حقیقة المرسل ۱۲ بیضاوی ۱۵ قوله ای ای شئ هو وذلک لان ما یسئل بها عن الحقیقة والمعنی ای جنس هو من اجناس الموجودات ۱۲ صاوی ۱۶ قوله قال رب السموات والارض الخ عرفه تعالی باظهر خواصه وآثاره لما امتنع تعریف الافراد الا بذکر الخواص والافعال والیه اشار بقوله ان کنتم موقنین ۱۲ بیضاوی ۱۷ قوله وما بینهما ای جنس السموات والارض فاندفع ما یقال لم ثنی الضمیر مع ان مرجعه جمع ۱۲ صاوی ۱۸ قوله لم یطابق السؤال ای لان السؤال عن الحقیقة وقد اجابه بالصفة التی لیسال عنها وتقدم ان العدول عن الجواب المطابق متعین لاستحالته فالسؤال عن الحقیقة سفه وعبث ۱۲ جمل ۱۹ قوله قال ربکم ورب آبائکم الاولین عدولا الی ما لا یمکن ان یتوهم فیه مثله ویشک فی افتقاره الی مصور حکیم ویکون اقرب الی الناظر واوضح عند التامل ۱۲ ک ۲۰ قوله وهذا الخ ای هذا التعریف الثانی وان کان داخلا فی تعریف الذی عرفه قبله لکن یغیظ به فرعون لاجله ترکه اولا وهذا ما ذهب الیه الشارح وقال فی الکبیر کانه عدل عن التعریف بخالقیة السماء والارض الی التعریف بکونه تعالی خالقکم ولآبائکم وذلک لانه لا یمتنع ان یعتقد احد ان السموات والارضین واجبة لذواتها فهی غنیة عن الخالق والمؤثر ولکن لا یمکن ان یعتقد العاقل فی نفسه وابیه واجداده کونهم واجبین لذواتهم لما ان المشاهدة دلت علی انهم وجدوا بعد العدم ثم عدموا بعد الوجود وما کان کذلک یکون حادثا وما یکون حادثا استحال وجوده الا بمؤثر فکان التعریف بهذا النمط اظهر ۱۲ ۲۱ قوله فیما قبله یعنی قوله رب السموات والارض وما بینهما ۱۲ ک ۲۲ قوله قال موسی رب المشرق الخ فعدل الی طریق ثالث اوضح من الثانی لانه اراد بالمشرق طلوع الشمس وظهور النهار واراد بالمغرب غروب الشمس وزوال النهار والامر ظاهر فی ان هذا التدبیر المستمر علی الوجه العجیب لا یتم الا بتدبیر مدبر ۱۲ کبیر ۲۲ قوله قال رب المشرق والمغرب وما بینهما ای تشاهدون کل یوم انه یاتی بالشمس من المشرق ویحرکها علی مدار غیر مدار الیوم الذی قبله حتی یبلغها الی المغرب علی وجه نافع ینتظم به امور الکائنات ۱۲ بیضاوی ۲۳ قوله لئن اتخذت الها غیری آه هذا عدول عن المحاجة بعد الانقطاع الی التهدید وهکذا دیدن المعاند المحجوج واستدل به علی ادعائه الالوهیة وانکاره للصانع ولعله کان دهریا اعتقد ان من ملک قطرا وتولی امره بقوة طالعه استحق العبادة من اهله ۱۲ بیضاوی ۲۴ قوله المسجونین اللام فی المسجونین للعهد ای ممن عرفت حالهم فی سجونی فانه کان یطرحهم فی هوة عمیقة حتی یموتوا ولذلک جعل ابلغ من لاسجننک ۱۲ بیضاوی ۲۵ قوله ای اتفعل ذلک ای جعل من المسجونین ۱۲ ۲۶ قوله ونزع یده ای من جیبه قیل لما رای فرعون الآیة الاولی قال لک غیرها فاخرج یده فادخلها فی ابطه ثم نزعها ولها شعاع یکاد یغشی الابصار ویسد الافق ۱۲ صاوی ۲۷ قوله من الادمة بالفارسیة گندم گونہ ۱۲ ۲۸ قوله یرید ان یخرجکم الخ لما رای تلک الآیات الباهرة خاف علی قومه ان یتبعوه فتنزل الی مشاورتهم بعد ان کان مستقلا بالرأی والتدبیر واراد تنفیرهم عن موسی علیه السلام ۱۲ صاوی

فجمع السحرة لميقات يوم معلوم ٥ وهو وقت الضحى من[1] يوم الزينة وقيل[2] للناس هل انتم مجتمعون ٥
لعلنا نتبع السحرة ان كانوا هم الغلبين ٥ الاستفهام حث على الاجتماع والترجي[3] على تقدير غلبتهم
ليستمروا على دينهم فلا يتبعوا موسى فلما جاء السحرة قالوا لفرعون ائن بتحقيق الهمزتين وتسهيل
الثانية وادخال الف بينهما على الوجهين لنا لاجرا ان كنا نحن الغلبين ٥ قال[4] نعم وانكم اذا حينئذ
لمن المقربين ٥ قال لهم موسى بعد ما قالوا له اما ان تلقي واما ان نكون نحن الملقين القوا ما[5]
انتم ملقون ٥ فالامر[6] منه للاذن بتقديم القائهم توسلا به الى اظهار الحق فالقوا حبالهم[7] و
عصيهم وقالوا بعزة[8] فرعون انا لنحن الغالبون ٥ فالقى موسى عصاه فاذا هي تلقف[9] بحذف
احدى التائين من الاصل تبتلع ما يافكون[10] ٥ يقلبونه[11] بتمويههم[12] فيتخيلون حبالهم وعصيهم انها
حيات تسعى فالقي[13] السحرة ساجدين ٥ قالوا امنا برب العلمين ٥ رب موسى وهرون ٥ لعلمهم[14]
بان ما شاهدوه من العصا لا يتاتي بالسحر قال فرعون ءامنتم بتحقيق الهمزتين وابدال الثانية
الفا له لموسى قبل ان اذن انا لكم انه لكبيركم الذي علمكم السحر فعلمكم شيئا منه وغلبكم[15]
باخر فلسوف تعلمون ٥ ما ينالكم مني لاقطعن ايديكم وارجلكم من خلاف اي يد كل واحد
اليمنى ورجله اليسرى ولاصلبنكم اجمعين ٥ قالوا لا ضير[16] لا ضرر علينا في ذلك انا الى ربنا
بعد موتنا باي وجه كان منقلبون ٥ راجعون في الاخرة انا نطمع نرجو ان يغفر لنا ربنا خطينا
ان اي بان كنا اول المؤمنين ٥ في زماننا[17] واوحينا الى موسى بعد سنين اقامها بينهم يدعوهم
بايات الله الى الحق فلم يزيدوا الا عتوا ان اسر بعبادي بني اسرائيل وفي قراءة بكسر النون
ووصل همزة اسر من سرى لغة[18] في اسرى اي سر بهم ليلا الى البحر[19] انكم متبعون[20] ٥ يتبعكم
فرعون وجنوده فيلجون[21] وراءكم البحر فانجيكم واغرقهم[22] فارسل فرعون حين اخبر بسيرهم[23]
في المداين قيل كان له الف مدينة واثنتا عشرة الف قرية حشرين ٥ جامعين[24] الجيش قائلا ان
هؤلاء لشرذمة[25] طائفة قليلون ٥ قيل[26] كانوا ستمائة الف وسبعين الفا ومقدمة[27] جيشه[28] سبعمائة الف
فقللهم بالنظر الى كثرة جيشه وانهم لنا لغائظون ٥ فاعلون[29] ما يغيظنا[30] وانا لجميع حذرون[31] ٥
متيقظون[32] وفي قراءة حاذرون مستعدون[33] قال تعالى فاخرجنهم اي فرعون وجنوده من مصر
ليلحقوا موسى وقومه من جنت بساتين كانت على جانبي[34] النيل وعيون ٥ انهار جارية في الدور

---

[1] قوله من يوم الزينة اي عاشوراء وكان يوم عيدهم كما قال في المدارك وميقاته وقت الضحى لانه الوقت الذي وقته لهم موسى عليه السلام من يوم الزينة في قوله تعالى موعدكم يوم الزينة والميقات ما وقت به اے حد من زمان او مكان ومنه مواقيت الاحرام وقال الصاوي يوم الزينة كان يوم عيد لهم وقيل كان يوم سوق ١٢

[2] قوله وقيل للناس الآية بالفارسية وگفته شد بمردمان آیا شما جمع شونده اید بود که ما پیروی ساحران کنیم اگر ایشان غالب شوند ١٢

[3] قوله والترجي على تقدير غلبتهم الخ وعبارة ابي السعود اي نتبعهم في دينهم ان كانوا هم الغالبين لا موسى عليه السلام وليس مرادهم بذلك ان يتبعوا دينهم حقيقة وانما هوان لا يتبعوا موسى عليه السلام لكنهم ساقوا كلامهم مساق الكناية حملا لهم اي فالمراد انا نرجوان تكون الغلبة لهم فلا نتبع موسے ١٢

[3] قوله والترجي على تقدير غلبتهم آه عبارة البيضاوي والترجي باعتبار الغلبة المقتضية للاتباع ومقصودهم الاصلي ان لا يتبعوا موسى لا ان يتبعوا السحرة فساقوا الكلام مساق الكناية لانهم اذا اتبعوهم لم يتبعوا موسى آه اي فالمراد انا نرجوان تكون الغلبة لهم فلا نتبع موسے وليس الرجاء لاتباع السحرة لانه مقطوع به عندهم ١٢ جمل

[4] قوله قال نعم اي لكم الاجرة على علمكم السحر وزادهم بقوله وانكم اذا الخ صاوي وقال في المدارك قوله قال نعم الخ اے قال فرعون نعم لكم اجر عندي وتكونون مع ذلك من المقربين عندي في المرتبة والجاه فتكونون اول من يدخل علي وآخر من يخرج ١٢ مختصرا

[5] قوله القوا ما انتم ملقون اے من السحر فسترون عاقبته ١٢ مدارك

[6] قوله فالامر منه الخ هذا جواب عما يقال كيف امرهم بالسحر والتمويه به وهو ممنوع وحاصل الجواب ان صيغة الامر ليست على حقيقتها بل هي مجاز عن الاذن لتوسل به الى اظهار الحق ١٢

[6] قوله فالامر منه آه جواب عما يقال كيف يامرهم بفعل السحر وفي البيضاوي ولم يرد بهذا امرهم بالسحر والتمويه بل اراد الاذن في تقديم ما هم فاعلوه لا محالة توسلا الى اظهار الحق ١٢ جمل

[7] قوله حبالهم اے سبعين الف حبل قوله وعصيهم اے سبعين الف عصا وقيل كانت الحبال اثنين وسبعين الفا وكذا العصي ١٢ مدارك

[8] قوله وقالوا بعزة فرعون الخ اے تقسم وتحلف بعزة فرعون وهو العزة على ان الغلبة لهم لفرط اعتقادهم في انفسهم انهم غالبون واتيانهم باقصى ما يمكن ان يؤتى به من السحر ١٢ بيضاوي

[9] قوله بحذف احدى التائين وتشديد القاف من التلقف للاكثر و لحفص تلقف بالتخفيف ومعناه على الوجهين تبلع ١٢ ك

[10] قوله ما يافكون بالفارسية آنچه تزویر می ساختند ١٢

[11] قوله يقلبونه يشير بتقدير العائد الى ان ما موصولة اي الذي يبدلونه عن وجهه بتمويههم فيخيلونهم بضم التحتانية وفتح الخاء المعجمة وكسر التحتية المشددة اي يوقعون في الخيال ان حبالهم و عصيهم حيات تسعى ولما بحسب الواقع فلا يتبدل حقائق الاشياء بعضها ببعض بالسحر ١٢ ك

[12] قوله تمويههم في القاموس موه الشئ طلاه بفضة او ذهب وتحته نحاس او حديد ويقال له ملمع ١٢

[13] قوله فالقي السحرة ساجدين آه اي خروا وسقطوا على الارض ساجدين وانما بدل الخرور بالالقاء ليشاكل ما قبله ويدل على انهم لما راوا ما راوا لم يتمالكوا انفسهم وكانهم اخذوا فطرحوا على وجوههم وانه تعالى القاهم بما خولهم من التوفيق ١٢ جمل

[14] قوله لعلمهم بان ما شاهدوه من العصا فان انقلاب الشئ عن حقيقته لا يتاتي بالسحر وفيه ان التبحر في كل فن نافع ١٢ كمالين

[15] قوله وغلبكم باخر اے بان اخفاه عنكم ولم يعلمكم وقال الصاوي واراد فرعون بهذا الكلام التلبيس على قومه لئلا يعتقدوا ان السحرة آمنوا على بصيرة وظهور حق ١٢

[16] قوله لا ضير الخ اراد والاضرر علينا في ذلك بل لنا اعظم النفع لما يحصل لنا في الصبر عليه لوجه الله من تكفير الخطايا او لا ضير علينا فيما تتوعدنا به لانه لا بد لنا من الانقلاب الى ربنا بسبب من اسباب الموت والقتل اهون اسبابه وارجاها ١٢ مدارك مختصرا

[17] قوله في زماننا يرد عليه ان بني اسرائيل آمنوا قبلهم وهم من اهل زمانهم فلذلك فسر الآخرون كصاحب روح البيان وابي السعود والقاضي البيضاوي وغيره بقوله اي من اتباع فرعون او من اهل المشهد ١٢

[18] قوله من سرى لغة في اسرى وهو بمعنى السير في الليل لازمان والتعدية بالباء ١٢ كمالين

[19] قوله الى البحر اي بحر القلزم فخرج موسى عليه السلام ببني اسرائيل في آخر الليل فترك طريق الشام على يساره وتوجه جهة البحر فكان الرجل من بني اسرائيل يراجعه في ذلك فيقول هكذا امرني ربي فلما اصبح فرعون وعلم بسير موسى ببني اسرائيل خرج في اثرهم وبعث الى مدائن مصر لتلحقه الجيوش ١٢ صاوي

[20] قوله انكم متبعون آه اي يتبعكم فرعون وجنوده وهو علة للامر بالسير اے سر بهم حتى اذا اتبعوكم مصبحين كان لكم تقدم عليهم بحيث لا يدركونكم قبل وصولكم بل يكونون على اثركم حيث تلجون البحر فيدخلون مداخلكم فاطبقه عليهم واغرقهم ١٢ بيضاوي

[21] قوله فيلجون بكسر اللام المخففة والجيم من ولج يلج اي يدخلون وراءكم البحر ١٢ كمالين

[22] قوله فانجيكم واغرقهم برفع الفعلين على انه عطف على يلجون ويجوز النصب على جواب الامر ١٢ كمالين

[23] قوله حين اخبر بسيرهم روي ان قوم موسے قال لجماعة فرعون ان لنا في هذه الليلة عيدا ثم استعاروا منهم عليهم بهذا السبب ثم خرجوا بتلك الاموال في الليل الى جانب البحر فلما سمع فرعون ذلك جمع قومه وتبعهم ١٢ صاوي

[24] قوله جامعين الجيش والحشر بمعنى الجمع ١٢ ك

[25] قوله طائفة الشرذمة الطائفة القليلة ومنها ثوب شراذم لما بلي وتقطع وكانه جرد من معنى القلة حيث وصفت بالقلة ١٢ ك

[26] قوله قيل كانوا اے بنو اسرائيل ست مائة الف وسبعين الفا ١٢ كمالين

[27] قوله ومقدمة جيشه اي جيش فرعون سبعمائة الف فقللهم بالنسبة الى كثرة جيشه مع كثرتهم في انفسهم ١٢ كمالين

[28] قوله جيشه الخ اے وجملة جيشه الف الف وستمائة ١٢ صاوي

[29] قوله فاعلون ما يغيظنا بضم التحتية من الاغاظة لخروجهم بلا اذن من بلادنا وهم منخرطون في سلك عبادنا وخيانتهم بما استعاروا من اموالهم ١٢ ك

[30] قوله ما يغيظنا اے حيث خالفوا ديننا وطمسوا على اموالنا وقتلوا ابكارنا لما روي ان اسلام الملائكة يقتلوا ابكار القبط واوحى الى موسى ان يجمع بني اسرائيل كل اربعة ابيات في بيت ثم يذبحوا اولاد الضان ويلطخوا ابوابهم بدمائها لتميز الملائكة بيوت بني اسرائيل من بيوت القبط فدخلت الملائكة فقتلت ابكارهم فاصبحوا مشغولين بموتاهم وهذا هو سبب تاخر فرعون وقومه عن موسى وقومه ١٢ صاوي

[31] قوله حذرون اي من عادتنا الحذر والحذر الاحتراز جمعه حذرون اي متيقظ شديد الحذر من القاموس وفي الصراح رجل حذر بضم الوسط وكسره مرد بيدار با پرہیز حذرون حذر اي جماعة وفي قراءة حاذرون قال في الصراح وقوله تعالى وانا لجميع حاذرون اي متاهبون انتهى ١٢

[32] قوله متيقظون في شانهم او في الامور كلها ولسنا غافلين وهذا تفسير باللازم فان حذرون من الحذار بكسر الحاء والتحريك بمعنى الاحتراز واليقظة لازمة ١٢ كمالين

[33] قوله مستعدون الخ قال الزجاج الحاذر المستعد والحذر المتيقظ فان لحاذر المودي بالهمز اي صاحب السلاح لانه صاحب اداة الحرب وهو ايضا من الحذر لان ذلك انما يفعل حذرا ١٢ ك

[34] قوله على جانبي النيل اي حافتي النيل روح قوله في الدور جمع دار بمعنى سرائے ١٢ صراح

❖ ❖ ❖

تعليقات جديدة من التفاسير المعتبرة لحل جلالين

١ قوله لانه لم يعط حق الله اى ما لا يؤدى منه حق الله تعالى فهو كنز وان كان ظاهرا على وجوه الارض وما ادى منه فليس بكنز وان كان تحت سبع ارضين ١٢ روح ٢ قوله يحفه اى يحيطه حف گرداگرد آمدن چیزے را من الصراح ١٢ ٣ قوله كما وصفنا يعنى اخرجناهم اخراجا مثل الاخراج الذى وصفناه من كونه جنات وعيون فالكاف منصوب المحل على المصدرية كذا قال الزمخشرى وتعقبه ابو حيان بان فيه تشبيه الشئ بنفسه واجيب بان مثله لا يراد به التشبيه بل التعظيم والتشهير كما فى شعرى شعرى ومن استبعد ذلك قال معنى الآية الامر كذلك فيكون خبر المحذوف ١٢ ك ٤ قوله وقت شروق الشمس قال الكاشفى يعنى بهنگام طلوع آفتاب بنى اسرائيل رسيدند ودران زمان لشكر موسى بكناره دريا قلزم رسيدند تدبير عبور ميكردند كه ناگاه اثر فرعونيان پديد آمد انتهى ودران بحر كه فرعون غرق شد اختلاف است بعضے گفته دريائے قلزم بود وبعضے گفته دريائے نيل وقال فى روح البيان وبحر القلزم طرف من بحر فارس والقلزم بضم القاف وسكون اللام وضم الزاى بلدة كانت على ساحل البحر من جهة مصر وبينها وبين مصر نحو ثلاثة ايام وقد خربت ويعرف اليوم موضعها بالسويس ١٢ ٥ قوله فاوحينا الى موسى آه قيل لما انتهى موسى ومن معه الى البحر هاج البحر فصار يرمى بموج كالجبال قال يوشع يا كليم الله اين امرت فقد غشينا فرعون من خلفنا والبحر امامنا قال موسى ههنا فخاض يوشع البحر لا يوارى الماء حافر دابته وقال الذى يكتم ايمانه يا كليم الله اين امرت قال ههنا فحرك فرسه بلجامه حتى طار الزبد من شدقه ثم اقحمه البحر فارتسب فى الماء وذهب القوم يصنعون مثل ذلك فلم يقدروا فجعل موسى لا يدرى كيف يصنع فاوحى الله ان اضرب بعصاك البحر فاذا الرجل واقف على فرسه ولم يبتل سرجه ولا لبده وذلك ان الله تعالى عزوجل اراد ان يكون الآية متصلة بموسى ومتعلقة بفعل يفعله والا فضرب العصا ليس بفارق البحر ولا معينا على ذلك بذاته الا بما اقترن من قدرة الله تعالى واختراعه ١٢ جمل ٦ قوله اثنى عشر فرقا الفرق بكسر الفاء القسم من كل شئ كذا فى القاموس واعترض بانه لابد ان يكون الفرق ثلثة عشر حتى يحصل اثنا عشر من المسالك بعدد الاسباط حتى يدخل كل سبط فى شعب لان الاسباط اثنا عشر واجيب بان الفرق المحتاج اليها بحفظ المسالك الاثنى عشر اثنى عشر لان الفرق من الجانب الاعلى اذا لم يستقر ينسد المسلك الذى فى اسفله واما الفرق الاخير الذى فى جانب الاسفل فغير محتاج اليه فى حفظ المسلك الاخير حتى يعتد به لان استقراره وعدم استقراره سواء لان المسلك الاخير متحقق بدونه وقيل المراد بالفرق ما ارتفع من الماء فصار تحته كالسرداب لا ما انفصل من الماء فيما يقابله ١٢ ك ٧ قوله ولا لبده لبد بالكسر نمده ١٢ صراح ٨ قوله وحزقيل مومن وهو المذكور فى قوله تعالى وقال رجل مومن من آل فرعون وفى معالم التنزيل والمدارك وروح البيان اسمه حزبيل وقوله مريم بنت ناموس وفى روح البيان وابى السعود مريم بنت ناموشى وفى الجمل وكانت عجوزا تعيش من العمر نحو سبعمائة سنة وقوله على عظام يوسف عبارة غيره على قبر يوسف وعبارة اخرين من تابوت يوسف وسبب دلالتها على ان الله امر موسى باخذه معه الى الشام حين خروجه من مصر فسال قبره فلم يعرف اذ ذاك فدلت عليه هذه العجوز بعد ما ضمن لها موسى على الله الجنة وكان يوسف قد دفن فى قعر بحر النيل فحضر عليه موسى واخرجه وذهب به الى الشام فى خروجه من مصر ١٢ ٩ قوله ومريم بنت الخ اخرج الحاكم وصححه على شرطهما عن ابى موسى الاشعرى ان موسى حين اراد ان يسير ببنى اسرائيل ضل منه الطريق فقال لبنى اسرائيل ما هذا فقال له علماءهم ان يوسف عليه السلام حين حضره الموت اخذ علينا موثقا من الله ان لا نخرج من مصر حتى ننقل عظامه معنا فقال ايكم يدرى اين قبر يوسف فقالوا ما يعلم احد مكان قبره الا عجوز لبنى اسرائيل فارسل اليها موسى فقال دلينا على قبر يوسف قالت لا والله حتى يعطينى حكمى فقال ما هو قالت حكمى ان اكون معك فى الجنة فكانه كره ذلك قال فقيل له اعطها حكمها فانطلقت بهم الى بحيرة فقالت لهم انضبوا هذا الماء فلما انضبوا قالت لهم احفروا فحفروا فاستخرجوا عظام يوسف فلما ان اقلوه من الارض اذا الطريق مثل ضوء النهار ١٢ كمالين ١٠ قوله اى كفار مكة خصهم بالذكر لانهم الحاضرون وقت نزول الآية والا فهو خطاب لهم ولمن بعدهم يوم القيامة ١٢ صاوى ١١ قوله صرحوا بالفعل الخ اى لم يقتصروا على الجواب الكافى بان يقولوا اصناما كما فى قوله تعالى ويسئلونك ماذا ينفقون قل العفو بل صرحوا الفعل الخ وعطف دوام عكوفهم على اصنامهم افتخارا وابتهاجا بذلك ١٢ ١٢ قوله نقيم نهارا على عبادتها لان ظل يستعمل فى افعال النهار كما ان بات يستعمل فى افعال الليل من حاشية البيضاوى وفى الكبير وانما قالوا نظل لانهم كانوا يعبدونها بالنهار دون الليل وقوله زادوه اى قوله فنظل الخ ١٢ ١٣ قوله اذ تدعون آه منصوب بما قبله فما قبله وما بعده ماضيان معنى وان كانا مستقبلين لفظا لعمل الاول فى اذ ولعمل اذ فى الثانى وقال بعضهم اذ هنا بمعنى اذا وقال الزمخشرى انه على حكاية الحال الماضية ومعناه استحضروا الاحوال التى كنتم تدعونها فيها هل سمعوكم اذا دعوتم وهو ابلغ فى التبكيت ١٤ قوله قال افرءيتم الفاء عاطفة على محذوف اى اتنبهتم فعلمتم حال الذى تعبدونه اى انه لا ينفع ولا يضر ١٢ ك ١٥ قوله قال افرءيتم الخ اى اتنبهتم فعلمتم حال الذى كنتم تعبدون انه لا ينفع ولا يضر فلا يستحق العبادة وان عبد آباؤهم الاولون وفى روح البيان فان الباطل لا ينقلب حقا بكثرة فاعليه وكونه دابا قديما ١٢ ١٦ قوله فانهم عدو لى اسند العداوة لنفسه تعريضا بهم وهو ابلغ فى النصيحة من التصريح بان يقول فانهم عدو لكم ان قلت كيف وصف الاصنام بالعداوة وهى لا تعقل اجيب باجوبة منها ان المعنى عدو لى يوم القيامة ان عبدتهم فى الدنيا ومنها ان الكلام على حذف مضاف اى فان اصحابهم عدو لى ومنها ان الكلام على القلب اى فانى عدو لهم ١٢ صاوى ١٧ قوله عدو لى يريد انهم اعداء لعابديهم من حيث انهم يتضررون من جهتهم فوق ما يتضرر الرجل من جهة عدوه ١٢ بيضاوى ١٨ قوله لا اعبدهم يريد ان كونهم اعداء كناية عن عدم عبادتهم فلا يرد كيف وصف الاصنام بالعداوة وهى جمادات وقيل هى من باب القلب اى انى عدو لهم ١٢ كمالين ١٩ قوله الا لكن يشير الى ان الاستثناء منقطع والضمير فى فانهم عدو لى للاصنام وقد يجعل متصلا على ان الضمير لكل معبود عبدوه ولو كانوا يعبدون الله ايضا ١٢ ك ٢٠ قوله الذى خلقنى آه يجوز فيه اوجه النصب على النعت لرب العالمين او البدل او عطف البيان او على اظهار اعنى والرفع على الخبر لمبتدأ مضمر اى هو او على الابتداء وقوله فهو يهدين جملة اسمية فى محل رفع خبره ١٢ ج ٢١ قوله فهو يهدين اتى بالفاء ههنا وفى قوله فهو يشفين لترتب الهداية على الخلق والشفاء على المرض بخلاف الاطعام والاسقاء فليس بينهما ترتب واتى بثم فى جانب الاحياء لبعد زمنه عن زمن الموت لان المراد به الاحياء فى الآخرة ١٢ ص ٢٢ قوله واذا مرضت فهو يشفين اسند المرض لنفسه وان كان الكل من الله تادبا كما قال الله بيدك الخير ولم يقل بيدك الشر وقال الخضر ١٢

امة الا دهم محبون له مثنون عليه ١٢ بيضاوى ٢٥ قوله بان تتوب عليه متعلق بقوله اغفر كما ذكر فى سورة براة بقوله ما كان استغفار ابراهيم لابيه الا عن موعدة وعدها اياه فلما تبين له انه عدو لله تبرأ منه ١٢ ك

من النيل وكنوز اموال ظاهرة من الذهب والفضة وسميت كنوزا لانه لم يعط حق الله تعالى منها ومقام كريم ٥ مجلس حسن للامراء والوزراء يحفه اتباعهم كذلك اى اخراجنا كما وصفنا واورثنها بنى اسراءيل ٥ بعد اغراق فرعون وقومه فاتبعوهم لحقوهم مشرقين ٥ وقت شروق الشمس فلما تراء الجمعن اى راى كل منهما الاخر قال اصحب موسى انا لمدركون ٥ يدركنا جمع فرعون ولا طاقة لنا به قال موسى كلا اى لن يدركونا ان معى ربى بنصره سيهدين ٥ طريق النجاة قال تعالى فاوحينا الى موسى ان اضرب بعصاك البحر فضربه فانفلق انشق اثنى عشر فرقا فكان كل فرق كالطود العظيم ٥ الجبل الضخم بينها مسالك سلكوها لم يبتل منها سرج الراكب ولا لبده وازلفنا قربنا ثم هنالك الاخرين ٥ فرعون وقومه حتى سلكوا مسالكهم وانجينا موسى ومن معه اجمعين ٥ باخراجهم من البحر على هيئته المذكورة ثم اغرقنا الاخرين ٥ فرعون وقومه باطباق البحر عليهم لما تم دخولهم البحر وخروج بنى اسراءيل منه ان فى ذلك اى اغراق فرعون وقومه لاية عبرة لمن بعدهم وما كان اكثرهم مؤمنين ٥ بالله لم يؤمن منهم غير اسية امرأة فرعون وحزقيل مؤمن ال فرعون ومريم بنت ناموسى التى دلت على عظام يوسف عليه السلام وان ربك لهو العزيز فانتقم من الكافرين باغراقهم الرحيم ٥ بالمؤمنين فانجاهم من الغرق واتل عليهم اى كفار مكة نبا خبر ابرهيم ٥ ويبدل منه اذ قال لابيه وقومه ما تعبدون ٥ قالوا نعبد اصناما صرحوا بالفعل ليعطفوا عليه فنظل لها عكفين ٥ اى نقيم نهارا على عبادتها زادوه فى الجواب افتخارا به قال هل يسمعونكم اذ حين تدعون ٥ او ينفعونكم ان عبدتموهم او يضرون ٥ كم ان لم تعبدوهم قالوا بل وجدنا اباءنا كذلك اى يفعلون ٥ اى مثل فعلنا قال افرءيتم ما كنتم تعبدون ٥ انتم واباؤكم الاقدمون ٥ فانهم عدو لى لا اعبدهم الا لكن رب العلمين ٥ فانى اعبده الذى خلقنى فهو يهدين ٥ الى الدين والذى هو يطعمنى ويسقين ٥ واذا مرضت فهو يشفين ٥ والذى يميتنى ثم يحيين ٥ والذى اطمع ان يغفر لى خطيئتى يوم الدين ٥ اى الجزاء رب هب لى حكما علما والحقنى بالصلحين ٥ اى النبيين واجعل لى لسان صدق ثناء حسنا فى الاخرين ٥ الذين ياتون بعدى الى يوم القيمة واجعلنى من ورثة جنة النعيم ٥ اى ممن يعطاها واغفر لابى انه كان من الضالين ٥ بان تتوب

مع الاستغنا عنه لقرينة وما تعبدون ١٢ ك

وهذا[١] قبل ان يتبين له انه عدو الله كما ذكر فى سورة براءة وَلَا تُخْزِنِيْ تفضحنى يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ ۝
اى[٢] الناس قال تعالى فيه[٣] يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ ۝ احدا اِلَّا[٤] لكن مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ۝
من الشرك والنفاق وهو قلب المؤمن فانه ينفعه ذلك وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ[٥] قربت لِلْمُتَّقِيْنَ ۝ فيرونها
وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ اظهرت لِلْغٰوِيْنَ ۝ الكافرين وَقِيْلَ لَهُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ۝ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اى
غيره من الاصنام هَلْ يَنْصُرُوْنَكُمْ بدفع العذاب عنكم اَوْ يَنْتَصِرُوْنَ ۝ بدفعه عن انفسهم لا
فَكُبْكِبُوْا[٦] القوا فِيْهَا هُمْ وَالْغَاوٗنَ ۝ وَجُنُوْدُ اِبْلِيْسَ اتباعه ومن اطاعه من الجن والانس اَجْمَعُوْنَ ۝
قَالُوْا اى الغاوون وَهُمْ فِيْهَا يَخْتَصِمُوْنَ ۝ مع معبوديهم تَاللّٰهِ اِنْ مخففة من الثقيلة واسمها محذوف[٧]
اى انه كُنَّا لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ بين اِذْ حيث نُسَوِّيْكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ فى العبادة وَمَاۤ اَضَلَّنَاۤ عن الهدى
اِلَّا الْمُجْرِمُوْنَ ۝ اى الشياطين او اولون الذين اقتدينا بهم فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِيْنَ ۝ كما للمؤمنين
من الملائكة والنبيين والمؤمنين وَلَا صَدِيْقٍ حَمِيْمٍ[٨] ۝ اى يهمه امرنا فَلَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً رجعة الى الدنيا
فَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ لو هنا للتمنى ونكون جوابه اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ المذكور من قصة ابراهيم وقومه
لَاٰيَةً ۚ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝ كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوْحِ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ ع ٥ ٦ ٩
بتكذيبهم له لاشتراكهم فى المجئ بالتوحيد او لانه لطول لبثه فيهم كانه رسل وتانيث قوم باعتبار معناه
وتذكيره باعتبار لفظه اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ نسبا نُوْحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ الله اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ۝ على
تبليغ ما ارسلت به فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۝ فيما امركم به من توحيد الله وطاعته وَمَاۤ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ
على تبليغه مِنْ اَجْرٍ اِنْ ما اَجْرِيَ اى ثوابى اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۝ كرره تاكيدا
قَالُوْۤا اَنُؤْمِنُ نصدق لَكَ لقولك وَاتَّبَعَكَ وفى قراءة واتباعك جمع تابع مبتدأ الْاَرْذَلُوْنَ ۝ السفلة
كالحاكة والاساكفة قَالَ وَمَا عِلْمِيْ اى علم لى بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ اِنْ ما حِسَابُهُمْ اِلَّا عَلٰى رَبِّيْ
فيجازيهم لَوْ تَشْعُرُوْنَ ۝ تعلمون ذلك ما عبتموهم وَمَاۤ اَنَا بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ اِنْ ما اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ
مُّبِيْنٌ ۝ بين الانذار قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ يٰنُوْحُ عما تقول لنا لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمَرْجُوْمِيْنَ ۝ بالحجارة او
بالشتم قَالَ نوح رَبِّ اِنَّ قَوْمِيْ كَذَّبُوْنِ ۝ فَافْتَحْ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ فَتْحًا اى احكم وَنَجِّنِيْ وَمَنْ مَّعِيَ
مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ قال تعالى فَاَنْجَيْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ فِى الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ۝ المملوء من الناس والحيوان و
الطير ثُمَّ اَغْرَقْنَا بَعْدُ اى بعد انجائهم الْبٰقِيْنَ ۝ من قومه اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۚ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ

منزل

١ه قوله وهذا قبل ان يتبين له انه عدو الله قال فى الكبير ان اباه قال له انه على دينه باطنا وعلى دين نمرود ظاهرا تقية وخوفا فدعا له لاعتقاده ان الامر كذلك فلما تبين له خلاف ذلك تبرأ منه ولذلك قال فى دعائه انه كان من الضالين فلولا اعتقاده فيه انه فى الحال ليس بضال لما قال ذلك ١٢

٢ه قوله اى الناس يريد ان الضمير للناس لانهم معلومون ١٢ كمالين

٣ه قوله قال تعالى فيه آه اى فى شان هذا اليوم وبعضهم جعل هذا اى قوله يوم لا ينفع الخ من كلام ابراهيم واعربه بدلا من يوم يبعثون قال شيخنا وهو اظهر وفى السمين يوم لا ينفع بدل من يوم قبله وجعل ابن عطية هذا من كلام الله تعالى مع اعرابه يوم لا ينفع بدلا من يوم قبله ورده الشيخ بان العامل فى البدل هو العامل فى المبدل منه او آخره مثله مقدرا وعلى كل من هذين القولين لا يصح ما هنا لا اختلاف المتكلمين ١٢ ج

٤ه قوله الا من اتى الله بقلب سليم آه اى فينفعه ماله الذى انفقه فى الخير وولده الصالح بدعائه كما جاء فى الخبر اذا مات ابن آدم انقطع عمله الا من ثلث صدقة جارية او مال ينتفع به او ولد صالح يدعو له واما الذنوب فليس يسلم منه احد وقال سعيد بن المسيب القلب السليم هو الصحيح وهو قلب المومن لان قلب الكافر والمنافق مريض قال تعالى فى قلوبهم مرض ١٢ ج

٥ه قوله وازلفت الجنة للمتقين اى بحيث يشاهدونها فى الموقف ويعرفون ما فيها فتحصل لهم البهجة والسرور وعبر بالماضى لتحقق الحصول ١٢ ص

٦ه قوله القوا اى مرة بعد اخرى لان الكبكبة تكرر الكب وهو الالقاء على الوجه فكرر لفظه لتكرر معناه كما فى صرصر كان من القى فى النار يكب مرة بعد اخرى حتى يستقر قعرها ١٢ صاوى وكمالين

٧ه قوله هم اى الهتهم قوله والغاوون اى الذى كانوا يعبدونهم وفى تاخير ذكرهم عن ذكر الهتهم رمز الى انهم يؤخرون عنها فى الكبكبة ليشاهدوا سوء حالها فيزدادوا غما على غمهم ١٢ ابو السعود

٨ه قوله واسمها محذوف الخ قد يقال انها فى الآية مهملة فلا اسم لها ولا خبر لوجود اللام قال ابن الملك وخففت ان فقل العمل الخ ١٢ صاوى

٩ه قوله ولا صديق حميم افرد الصديق وجمع الشفعاء لكثرة الشفعاء فى العادة وقلة الصديق والحميم القريب من قولهم حامة فلان اى خاصته او الخالص ويؤيده قول المفسر اى يهمه امرنا وقوله يهمه بضم اوله وكسر ثانيه وبفتح اوله وضم ثانيه ١٢ صاوى

١٠ه قوله حميم فى القاموس الحميم كامير القريب ١٢

١١ه قوله اى يهمه اهمام اندوهگين كردن كذا فى الصراح ١٢

١٢ه قوله فلو ان لنا كرة بالفارسية پس كاش مارا يكبار درجوع باشد ١٢

١٣ه قوله لو هنا للتمنى كليت ونكون جوابه وقيل لو شرطية حذف جوابه ونكون عطف على كرة اى لو ان لنا كرة فنكون من المومنين لرجعنا عما كنا عليه او خلصنا من العذاب ونحوه ١٢ كمالين

١٤ه قوله وما كان اكثرهم مؤمنين اى بل لم يؤمن منهم الا لوط بن اخيه وسارة زوجته كما تقدم فى سورة الانبياء ١٢ صاوى

١٥ه قوله وتانيث قوم فى كذبت باعتبار معناها اى الجماعة ويدل عليه تصغيره على قويمة فى المصباح القوم يذكر ويؤنث فيقال قام القوم وقامت وكذلك كل اسم جمع لا واحد له من لفظه نحو رهط ونفر وتذكيره فى ضمائرهم واخوهم وتتقون باعتبار لفظه فانه مذكر ١٢ ك

١٦ه قوله اخوهم نسبا لانه كان منهم من قول العرب يا اخا بنى تميم يريدون واحدا منهم ١٢ كبير

١٧ه قوله امين كان مشهورا بالامانة فيهم كمحمد عليه الصلوة والسلام فى قريش ١٢ مدارك

١٨ه قوله فاتقوا الله واطيعون آه تصدير القصص الخمس بالحث على التقوى يدل على ان البعثة مقصورة على الدعاء الى معرفة الحق والطاعة فيما يقرب المدعو الى ثوابه ويبعده عن عقابه وكان الانبياء متفقين على ذلك وان اختلفوا فى بعض التفاريع مبرئين عن المطامع الدنية والاغراض الدنيوية ١٢ ج

١٩ه قوله كرره تاكيدا اى وحسن ذلك كون الاول مرتبا على الرسالة والامانة والثانى على عدم سواله اجرا منهم ١٢ صاوى

٢٠ه قوله السفلة والرذالة الخسة والدناءة وانما استرذلوهم لاتضاع نسبهم وقلة نصيبهم من الدنيا وقيل كانوا من اهل الصناعات الدنية والصناعة لا تزرى بالديانة فالغنى غنى الدين والنسب نسب التقوى ولا يجوز ان يسمى المومن رذلا وان كان افقر الناس واوضعهم نسبا وما زالت اتباع الانبياء كذلك ١٢ مدارك

٢١ه قوله كالحاكة والاساكفة الحائك نورباف قال فى القاموس حاك الثوب حوكا وحياكا نسجه فهو حائك ملخصا والاساكفة جمع اسكاف بالكسر كفشگر كذا فى الصراح ١٢

٢٢ه قوله وما علمى آه فى السمين يجوز فى ما وجهان احدهما وهو الظاهر انها استفهامية فى محل رفع بالابتداء وعلمى خبرها والباء متعلقة بها والثانى انها نافية والباء متعلقة بعلمى ايضا قاله الحوفى ويحتاج الى اضمار خبر ليصير الكلام به جملة ١٢ ج

٢٣ه قوله وما انا بطارد المومنين آه رد لما اشعر به كلامهم من طلبهم منه ان يطرد الضعفاء المومنين آه شيخنا وفى البيضاوى وما انا بطارد المومنين جواب لما اوهم قولهم من استدعاء طردهم وتوقيف ايمانهم عليه حيث جعلوا اتباعهم هو المانع لهم آه وقوله ان انا الا نذير مبين كالعلة له وفى القرطبى فى سورة هود وسالوه ان يطرد الاراذل الذين آمنوا كما سالت قريش النبى صلى الله عليه وسلم ان يطرد الموالى والفقراء حسبما تقدم فى سورة الانعام آه ١٢

٢٤ه قوله قال رب ان قومى كذبون آه انما قال هذا اظهارا لما يدعو عليهم لاجله وهو تكذيب الحق لا تخويفهم له واستخفافهم به آه بيضاوى يعنى ان قوله رب ان قومى كذبون لم يقله نوح افادة له تعالى بمضمون هذا الخبر ولا بكونه عالما بمضمونه لعلمه بانه تعالى عالم الغيب والشهادة ولكن اراد به انى لا ادعوك عليهم لاجل تخويفهم اياى بالرجم واستهانتهم اياى بقولهم واتبعك الارذلون وانما ادعو عليهم لاجلك ولاجل دينك لانهم كذبونى فى وحيك ورسالتك آه زاده ١٢ جمل

٢٥ه قوله اى احكم من الفتاحة بالضم والكسر الحكم بين الخصمين قاموس ١٢ كمالين

٢٦ه قوله من المومنين آخر الايمان اشارة الى انهم خالصون فى الاتباع وكان من معه من المومنين ثمانين اربعون من الرجال واربعون من النساء على احد اقوال ١٢ صاوى

٢٧ه قوله ثم اغرقنا بعد اى بالطوفان حيث التقى ماء السماء على ماء الارض ١٢ صاوى

٢٨ه قوله الباقين من قومه اى صغارا وكبارا فالهلاك الدنيوى عم الكبار والصغار والبهائم واما فى الآخرة فالخلود فى النار مخصوص بمن مات كافرا بعد البلوغ واما صبيانهم بل وصبيان كل المشركين من اول الدنيا الى آخرها فيدخلون الجنة لشفاعة النبى صلى الله عليه وسلم ١٢ صاوى

٤٠
١

١ه قوله كذبت عاد انث عاد باعتبار القبيلة وهو اسم ابيهم الاقصى ١٢ ٢ه قوله فاتقوا الله تفريع على قوله اني لكم رسول امين اے فحيث كنت رسولا امينا فالواجب عليكم تقوى الله وطاعتي فطاعة من حيث كونه رسولا من عند الله لا من حيث ذاته ولذا لم يقل الا تتقونني وتطيعوني ١٢ صادی ٣ه قوله بناء علما آه يشير بتقدير الموصوف لقوله آية بمعنى علما انه مفعول به لقوله تبنون علما للمارة اے تبنون بناء هي علامة للمسافرين ١٢ ك ٤ه قوله للمارة اے المسافرين السارين فانهم كانوا يبنون اعلاما طوالا للاهتداء المارة فعد ذلك عبثا لاستغنائهم عنها بالنجوم قال سعدي المفتي فيه بحث اذ لا نجوم بالنهار وقد يحدث في الليل ما يستر النجوم من الغيوم انتهى يقول الفقير وايضا ان تلك الاعلام اذا كانت لزيادة الانتفاع بها كالاميال بين بغداد ومكة مثلا كيف تكون عبثا ١٢ روح ٥ه قوله بمن يمر بكم وتسخرون وانما عدل عن تفسير القاضي تبنون بنائها اذا كانوا يهتدون بالنجوم في اسفارهم فلا يحتاجون الى علامة آخر لانه يرد عليه انه لا نجوم بالنهار وقد يحدث بالليل ما يستر النجوم ١٢ كمالين ٦ه قوله مصانع للماء تحت الارض كالبرك والحياض في القاموس المصنع الحوض يجمع فيه ماء المطر ويضم نونها والمعنى من القصور والحصون ١٢ ك ٦ه قوله مصانع جمع مصنع وهو كالحوض يجمع فيها ماء المطر من القاموس ١٢ ٧ه قوله كانكم فسر لعل بكان بدليل القراءة الشاذة اے كانكم تخلدون والاولى ابقاء لعل على بابها من الترجي ويكون المعنى راجين ان تخلدوا في الدنيا بسبب عملكم عمل من يرجو ذلك لان مجيء لعل بمعنى كان لم يرد ١٢ صادی ٧ه قوله كانكم تخلدون فيها لا تموتون فتحكمون بنائها لظن الخلود بها ١٢ ٨ه قوله واذا بطشتم بطشتم جبارين بالفارسية چون دست میکشائید دست میکشائید ظلم کننده وفي القاموس بطش يبطش ويبطش اخذه بالعنف والسطوة او البطش الاخذ الشديد ١٢ ٩ه قوله بطشتم جبارين اے قتلا بالسيف وضربا بسوط والجبار الذي يقتل ويضرب على الغضب ١٢ مدارك ١٠ه قوله امدكم بانعام آه فيه وجهان احدهما ان الجملة الثانية بيان للاولى وتفسير لها والثاني ان بانعام بدل من قوله بما تعلمون باعادة العامل كقوله اتبعوا المرسلين اتبعوا من لا يسئلكم اجرا قال الشيخ والاكثرون لا يجعلون هذا بدلا وانما يجعلونه تكريرا وانما يجعلون البدل باعادة العامل اذا كان العامل حرف جر من غير اعادة متعلقه نحو مررت بزيد باخيك ولا تقولون مررت بزيد مررت باخيك على البدل ١٢ جمل ١١ه قوله مستو عندنا خبر مقدم وما بعده بتاويل المفرد مبتدأ اي الوعظ وعدمه مستو وام والهمزة للتسوية ١٢ ك ١٢ه قوله لا نرعوي الارعواء باز ماندن انتهى صراح وقوله لوعظك اے لاجل وعظك ١٢ ١٣ه قوله الا خلق خلق بفتح الخاء وسكون اللام بمعنى الافتراء وبضم وبضمتين السجية والطبع والمروة والدين من القاموس ١٢ ١٣ه قوله الا خلق الاولين بفتح الخاء وسكون اللام لابي عمرو وابن كثير والكسائي اے اختلاقهم لما افتراهم وكذبهم وفي قراءة لنافع وابن عامر وحمزة وعاصم بضم الخاء واللام بمعنى العادة ١٢ ك ١٤ه قوله الا خلق الاولين اے من تقدموا قبلك كشيث ونوح فانهم كانوا يختلقون امورا فاقتديت بهم فاسم الاشارة على هذه القراءة راجع لما اخبرهم به ١٢ صادی ١٥ه قوله اي طبيعتهم وعادتهم ونحن بهم مقتدون او المعنى ما هذا الذي جئتنا به الا عادة من قبلنا من خوف وانذار ١٢ كمالين ١٦ه قوله بالريح آه اے الريح الصرصر وهي ريح باردة شديدة الصوت لا ماء فيها وسلطت عليهم سبع ليال وثمانية ايام اولها من صبح يوم الاربعاء لثمان بقين من شوال وكانت في عجز الشتاء ١٢ جمل ١٧ه قوله كذبت ثمود انث باعتبار القبيلة وهو اسم جدهم الاعلى وهو ثمود بن عبيد بن عوص بن عاد بن ارم ابن سام بن نوح ١٢ ١٨ه قوله اخوهم اے في النسب لاجتماعهم في الاب الاعلى وعاش صالح من العمر مائتين وثمانين سنة وبينه وبين هود مائة سنة ١٢ ص ١٩ه قوله فيما ههنا اے في نعيم الذي هو ثابت في هذا المكان اي الدنيا وقوله آمنين حال من فاعل تتركون وقوله في جنات تفسير لقوله فيما ههنا ١٢ روح ٢٠ه قوله ونخل آه اسم جمع الواحدة نخلة وكل اسم جمع كذلك يؤنث ويذكر واما النخيل بالياء فمؤنثة اتفاقا وقوله طلعها هو ثمرها اي اول ما يطلع وبعده يسمى خلالا ثم بلحا ثم بسرا ثم رطبا ثم تمرا ١٢ جمل ٢١ه قوله طلعها هو ثمرها هو اول ما يطلع كنصل السيف في جوفه شماريخ القنو وبعده الاغريض ويسمى خلالا ثم البلح ثم الزهو ثم البسر ثم الرطب ثم التمر فاطوار النخيل سبعة كاطوار الانسان ولذا ورد في الحديث اكرموا عمتكم النخيل وافرد النخل بالذكر لفضله على سائر الاشجار (اے عند العرب) ١٢ صادی ٢٢ه قوله لطيف لين للطف الثمر ولان النخل انثى وطلع اناث النخل هو الطف ما يطلع منها ١٢ ك ٢٣ه قوله ولا تطيعوا امر المسرفين اسناد مجازي في النسبة الايقاعية اے ولا تطيعوا المسرفين في امرهم والمسرفون قال ابن عباس المراد بهم المشركون وقيل المراد بهم التسعة الذين عقروا الناقة ١٢ جمل وفي الكمالين المسرفين البطرين من الفراهة وهي النشاط وفي قراءة الكوفيين وابن عامر فرهين اے حاذقين في القاموس فره ككرم وفراهة حذق حذاقة ١٢ ٢٤ه قوله سحروا كثيرا اشارة الى ان صيغة التفعيل لتكثير الفعل ١٢ ٢٥ه قوله قال هذه ناقة آه اشار اليها بعد ما اخرجها الله من الصخرة بدعائه كما اقترحوها وعن ابي موسى الاشعري رضي الله تعالى عنه قال رايت مبركها فاذا ستون ذراعا في ستين ذراعا ثم وصاهم صالح بامرين الاول لها شرب الخ والثاني ولا تمسوها بسوء الخ ١٢ ٢٦ه قوله نصيب من الماء اے فهي تشرب منه يوما وانتم تشربون منه يوما ولا تزاحموها ولا تزاحمكم وفي يومها تشربون من لبنها ١٢ صادی ٢٧ه قوله فعقروها اے يوم الثلاثاء واخذهم العذاب يوم السبت وقد جعل لهم علامة على نزول العذاب بهم وهو انهم في اليوم الاول تصفر وجوههم ثم تحمر في اليوم الثاني ثم تسود في اليوم الثالث ١٢ صادی ٢٨ه قوله اي عقرها بعضهم آه اے ضربها بالسيف في ساقيها بعضهم واسمه قدار وكان قصيرا ذميما وكان ابن زنا ١٢ ج ٢٩ه قوله نادمين على عقرها خوفا من حلول العذاب لا توبة او عند معاينة العذاب ولذلك لم ينفعهم ١٢ كمالين ٣٠ه قوله العزيز الرحيم حكمة ختم كل قصة في هذه السورة بهذين الاسمين الاشارة الى ان العذاب النازل بالكفار لا يجاوزهم احدا والرحمة الحاصلة للمؤمنين لا يجاوزهم احدا فكل من مظهر الاسمين ظهر في مستحقه ١٢ صادی

ع ٦ ٨ ١٠ مؤمنين ۝ وان ربك لهو العزيز الرحيم ۝ كذبت عاد المرسلين ۝ اذ قال لهم اخوهم هود الا
تتقون ۝ اني لكم رسول امين ۝ فاتقوا الله واطيعون ۝ وما اسئلكم عليه من اجر ان اجري الا
على رب العلمين ۝ اتبنون بكل ريع مكان مرتفع اية بناء علما للمارة تعبثون ۝ بمن يمر بكم و
تسخرون منهم والجملة حال من ضمير تبنون وتتخذون مصانع للماء تحت الارض لعلكم كانكم
تخلدون ۝ فيها لا تموتون واذا بطشتم بضرب او قتل بطشتم جبارين ۝ من غير رأفة فاتقوا الله في
ذلك واطيعون ۝ فيما امرتكم به واتقوا الذي امدكم انعم عليكم بما تعلمون ۝ امدكم بانعام وبنين ۝
وجنت بساتين وعيون ۝ انهار اني اخاف عليكم عذاب يوم عظيم ۝ في الدنيا والاخرة ان
عصيتموني قالوا سواء علينا مستو عندنا اوعظت ام لم تكن من الوعظين ۝ اصلا اي لا نرعوي
لوعظك ان ما هذا الذي خوفتنا به الا خلق الاولين ۝ اي اختلاقهم وكذبهم وفي قراءة بضم
الخاء واللام اي ما هذا الذي نحن عليه من ان لا بعث الا خلق الاولين اي طبيعتهم وعادتهم وما
نحن بمعذبين ۝ فكذبوه بالعذاب فاهلكنهم في الدنيا بالريح ان في ذلك لاية وما كان
ع ٧ ٨ ١١ اكثرهم مؤمنين ۝ وان ربك لهو العزيز الرحيم ۝ كذبت ثمود المرسلين ۝ اذ قال لهم
اخوهم صلح الا تتقون ۝ اني لكم رسول امين ۝ فاتقوا الله واطيعون ۝ وما اسئلكم عليه
من اجر ان اجري الا على رب العلمين ۝ اتتركون في ما ههنا من الخير امنين ۝ في جنت و
عيون ۝ وزروع ونخل طلعها هضيم ۝ لطيف لين وتنحتون من الجبال بيوتا فرهين ۝
بطرين وفي قراءة فارهين حاذقين فاتقوا الله واطيعون ۝ فيما امركم به ولا تطيعوا امر المسرفين ۝
الذين يفسدون في الارض بالمعاصي ولا يصلحون ۝ بطاعة الله تعالى قالوا انما انت من
المسحرين ۝ الذين سحروا كثيرا حتى غلب على عقلهم ما انت ايضا الا بشر مثلنا فأت باية ان
كنت من الصدقين ۝ في رسالتك قال هذه ناقة لها شرب نصيب من الماء ولكم شرب يوم معلوم ۝
ولا تمسوها بسوء فيأخذكم عذاب يوم عظيم ۝ بعظم العذاب فعقروها اي عقرها بعضهم
برضاهم فاصبحوا ندمين ۝ على عقرها فاخذهم العذاب الموعود به فهلكوا ان في ذلك لاية
ع ٩ ١٢ وما كان اكثرهم مؤمنين ۝ وان ربك لهو العزيز الرحيم ۝ كذبت قوم لوط المرسلين ۝ اذ
قال لهم اخوهم لوط الا تتقون ۝ اني لكم رسول امين ۝ فاتقوا الله واطيعون ۝ وما اسئلكم

عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ اَتَاْتُوْنَ الذُّكْرَانَ مِنَ الْعٰلَمِيْنَ ○ اى الناس
وَتَذَرُوْنَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ ؕ اى اقبالهن بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ عٰدُوْنَ ○ متجاوزون
الحلال الى الحرام قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ يٰلُوْطُ عن انكارك علينا لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُخْرَجِيْنَ ○ من بلدتنا
قَالَ اِنِّيْ لِعَمَلِكُمْ مِّنَ الْقَالِيْنَ ؕ المبغضين رَبِّ نَجِّنِيْ وَاَهْلِيْ مِمَّا يَعْمَلُوْنَ ○ اى من عذابه
فَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗۤ اَجْمَعِيْنَ ○ اِلَّا عَجُوْزًا امرأته فِي الْغٰبِرِيْنَ ○ الباقين اهلكناها ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِيْنَ ○
اهلكناهم وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۚ حجارة من جملة الاهلاك فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ○ مطرهم اِنَّ
فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ○ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ○ كَذَّبَ اَصْحٰبُ لْـَٔيْكَةِ ع ١٦ ٩ ١٣
وفي قراءة بحذف الهمزة والقاء حركتها على اللام وفتح الهاء هي غيضة شجر قرب مدين الْمُرْسَلِيْنَ ○
اِذْ قَالَ لَهُمْ شُعَيْبٌ لم يقل اخوهم لانه لم يكن منهم اَلَا تَتَّقُوْنَ ○ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ○ فَاتَّقُوا
اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ○ وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ اَوْفُوا الْكَيْلَ
اتموه وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُخْسِرِيْنَ ○ الناقصين وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ○
الميزان السوي وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ لا تنقصوهم من حقهم شيئا وَلَا تَعْثَوْا
فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ○ بالقتل وغيره من عثي بكسر المثلثة افسد ومفسدين حال
مؤكدة لمعنى عاملها تعثوا وَاتَّقُوا الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَالْجِبِلَّةَ الخليقة الْاَوَّلِيْنَ ○ قَالُوْۤا اِنَّمَآ
اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ ○ وَمَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَاِنْ مخففة من الثقيلة واسمها محذوف اى
انه نَّظُنُّكَ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ○ فَاَسْقِطْ عَلَيْنَا كِسَفًا بسكون السين وفتحها قطعة مِّنَ السَّمَآءِ
اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ○ في رسالتك قَالَ رَبِّيْۤ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ○ فيجازيكم به
فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمْ عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ ؕ هي سحابة اظلتهم بعد حر شديد اصابهم فامطرت
عليهم نارا فاحترقوا اِنَّهٗ كَانَ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ○ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ
مُّؤْمِنِيْنَ ○ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ○ وَاِنَّهٗ اى القران لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ ع ١٦ ١٠ ١٤
نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ ○ جبريل عَلٰى قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ○ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ ○
بين وفي قراءة بتشديد نزل ونصب الروح والفاعل الله وَاِنَّهٗ اى ذكر القران المنزل على
محمد لَفِيْ زُبُرِ الْاَوَّلِيْنَ ○ كالتورٰة والانجيل اَوَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ لكفار مكة اٰيَةً على ذلك
اى اليس علم علمائهم بانه من الله دليلا والا على صحة ١٢ ك

له قوله اى الناس بيان للعالمين والمعنى اتاتون الذكران من الناس مع كثرتهم وغلبة الاناث فيهم وقيل المراد من العالمين كل من ينكح والمعنى اتاتون من بين من عداكم من العالمين لما يشارككم فيه غيركم ١٢ كمالين له قوله اے الناس وكذا غيرهم من الحيوانات الغير العاقلة فهذه الخصلة القبيحة لم تكن في احد قبل قوم لوط ثم لما خسف بهم توسعت حتى ظهرت في هذه الامة المحمدية فانا لله وانا اليه راجعون ١٢ صاوی ١ه قوله اے اقبالهن جمع القبل اى الفرج بيان لما الموصولة فيما خلق لكم ١٢ ك ٢ه قوله اے اقبالهن تفسير لما في قوله ما خلق لكم ومعنى خلق اصلح كما قرئ به اى احل واباح ١٢ جمل ٣ه قوله من المخرجين اے من اخرجنا ومن بين اظهرنا وطردناه من بلدنا ولعلهم كانوا يخرجون من اخرجوه على اسوء حال ١٢ مدارك ٤ه قوله من القالين آه متعلق بمحذوف اے لقال من القالين وذلك المحذوف خبر ان ومن القالين صفة ولعملكم متعلق بالخبر المحذوف ولو جعل من القالين خبر ان لعمل القالين في لعملكم فيقضي الى تقديم معمول الصلة على الموصول وهو ال مع انه لا يجوز آه شيخنا وفي الصباح قليت الرجل اقليه من باب رمي قلى بالكسر والقصر وقد يمد اذا ابغضته ومن باب تعب لغة آه وعبارة الكشاف القلى البغض الشديد كانه يقلي الفواد ١٢ جمل ٥ه قوله الا عجوزا الخ هي امرأة لوط وكانت راضية بذلك والراضي بالمعصية في حكم العاصي واستثناء الكافرة من الاهل وهم مؤمنون للاشتراك في هذا الاسم وان لم تشاركهم في الايمان ١٢ مدارك ٦ه قوله امرأته اسمها والهة ١٢ روح ٧ه قوله الباقين في القرية فانها لم تخرج مع لوط وقيل انها خرجت الا انها لما اصيب في الطريق فهلكت كانت من الباقين حكما وتقديرا او كانت مائلة الى القوم راضية بفعلهم ١٢ ك ٨ه قوله كذب اصحاب الايكة هذا آخر القصص التي ذكرت في هذه السورة على الاختصار وقد وقع لفظ الايكة في اربع مواضع في القرآن في الحجر وق وهنا وص فالاوليان بال مع الجر لا غير والاخريان يقرآن بالوجهين ١٢ صاوی ٩ه قوله هي غيضة غيضة بالفتح بيشه وجنگل صراح وفي القاموس الغيضة مجتمع الشجر ١٢ ١٠ه قوله قرب مدين هي قرية شعيب سميت باسم بانيها مدين بن ابراهيم وبينها وبين مصر مسيرة ثمانية ايام ١٢ صاوی ١١ه قوله المرسلين المراد به شعيب وفي جمعه ما علمت وقد ارسل شعيب ايضا لاهل مدين لكن اهل مدين اهلكوا بالصيحة واصحاب الايكة اهلكوا بعذاب يوم الظلة ١٢ صاوی ١٢ه قوله ولا تكونوا الخ اے ولا تنقصوا الناس حقوقهم فالكيل واف وهو مامور به وطفيف وهو منهي عنه وزائد وهو مسكوت عنه فتركه دليل على انه ان فعله فقد احسن وان لم يفعل فلا شيء عليه ١٢ مدارك ١٣ه قوله الميزان السوي في القاموس القسطاس بالضم والكسر الميزان او اقوم الموازين او الميزان العدل رومي معرب ١٢ ك ١٤ه قوله من عثى الخ في الصحاح عثا يعثو افسد وهو عاث ومفسدين حال مؤكدة اے مفسدين الآخرة ١٢ ١٥ه قوله لمعنى عاملها اى واما لفظها فمختلف ١٢ جمل ١٦ه قوله الخليقة بمعنى الخلائق ١٢ والجبلة الخليقة الجبلة الطبيعة والسجية كالخليقة والكلام على حذف المضاف اى ذوا الجبلة او على المبالغة والمعنى خلقكم ومن تقدم من الخلائق ١٢ ك ١٧ه قوله وما انت الا بشر مثلنا آه جاء في قصة هود ما انت بغير واو وهنا وما انت بالواو فقال الزمخشري اذا دخلت الواو فقد قصد معنيان كلاهما مخالف للرسالة عندهم التسحير والبشرية وان الرسول لا يجوز ان يكون مسحورا ولا بشرا واذا تركت فلم يقصد الا معنى واحد وهو كونه مسحرا ثم اكد بكونه بشرا ١٢ جمل ١٨ه قوله مخففة من الثقيلة الناسب ان يقول مهملة لا عمل لها لان المكسورة اذا خففت قل عملها والاولى حمل القرآن على الكثير ١٢ صاوی ١٩ه قوله بسكون السين لاكثر وفتحها لحفص قطعة تفسير للقراءة الاولى فانه مفرد والذي قاله الزمخشري ان الكسف يجوز ان يكون مفردا وجمعا فعلى هذا الاولى تفسيره بالجمع ليعم القرائتين ١٢ ٢٠ه قوله عذاب يوم الظلة آه اضيف الى اليوم لا اليها اشارة الى ان عذاب ذلك اليوم لم يكن قاصرا عليها بل حل بهم فيه عذاب آخر غير الذي نزل منها روي عن ابن عباس وغيره ان الله تعالى فتح عليهم بابا من ابواب جهنم وارسل عليهم هدة وحرا شديدا فاخذ بانفاسهم فدخلوا بيوتهم فلم ينفعهم ظل ولا ماء فانضجهم الحر فخرجوا هرابا فارسل الله تعالى سحابة فاظلتهم فوجدوا لها بردا وروحا وريحا طيبة فنادى بعضهم بعضا فلما اجتمعوا تحت السحابة الهبها الله تعالى عليهم نارا ورجفت بهم الارض فاحترقوا كما يحترق الجراد المقلي فصاروا رمادا فلذلك قوله تعالى فاصبحوا في دارهم جاثمين كان لم يغنوا فيها ١٢ جمل ٢١ه قوله يوم الظلة وفي اضافة العذاب الى يوم الظلة دون نفسها ايذان بان لهم يومئذ عذابا آخر غير عذاب الظلة وذلك بان سلط الله عليهم الحر سبعة ايام ولياليها فاخذ بانفاسهم لا ينفعهم ظل ولا ماء ولا سرب فاضطروا الى ان اخرجوا الى البرية فاظلتهم سحابة وجدوا لها بردا ونسيما فاجتمعوا تحتها فامطرت عليهم نارا فاحترقوا جميعا ابو السعود قوله نزل به اى انزله ١٢ ابو السعود ٢٢ه قوله ان في ذلك لاية هذا آخر القصص السبع المذكورة على سبيل الاختصار تسلية لرسول الله صلى الله عليه وسلم وتهديدا للمكذبين آه وفي القرطبي انما كان جواب هؤلاء الرسل واحدا على صيغة واحدة لانهم متفقون على الامر بالتقوى والطاعة والاخلاص في العبادة والامتناع من اخذ الاجر على تبليغ الرسالة ١٢ جمل ٢٣ه قوله وانه لتنزيل رب العلمين شروع في مدح القرآن ومن انزله والمنزل عليه والمعنى ان هذا القرآن منزل من عند الله تعالى ليس بشعر ولا كهانة ولا سحر كما يزعمون وقال البيضاوي هذا التقرير لحقية تلك القصص وتنبيه على اعجاز القرآن ونبوة محمد صلى الله عليه وسلم فان الاخبار عنها ممن لم يتعلمها لا يكون الا وحيا من الله تعالى ١٢ بيضاوی ٢٤ه قوله على قلبك آه خصه بالذكر وانما انزل عليه ليؤكد ان ذلك المنزل محفوظ والرسول متمكن من قلبه لا يجوز عليه التغير ولان القلب هو المخاطب في الحقيقة لانه موضع التمييز والاختيار واما سائر الاعضاء فمسخرة له يدل على ذلك القرآن والحديث والمعقول اما القرآن فقوله تعالى ان في ذلك لذكرى لمن كان له قلب واما الحديث فقوله صلى الله عليه وسلم الا ان في الجسد مضغة اذا صلحت صلح الجسد كله واذا فسدت فسد الجسد كله الا وهي القلب واما المعقول فان القلب اذا غشي عليه وقطع سائر الاعضاء لم يحصل له شعور واذا افاق القلب شعر بجميع ما ينزل بالاعضاء من الآفات ١٢ من الجمل ٢٥ه قوله وفي قراءة لابن عامر وحمزة وعلي وابي بكر بتشديد نزل اى بتشديد الزاي ونصب الروح على انه مفعول نزل ١٢ ك ٢٦ه قوله اے ذكر القرآن دفع بذلك ما يقال ان ظاهر الآية ان القرآن نفسه ثابت في سائر الكتب مع انه ليس كذلك والمراد بذكره نعته والاخبار عنه بانه ينزل على محمد وانه صدق وحق ١٢ صاوی ٥ه اى اصلح كما قرئ به اى احل واباح ١٢ ج ٥ه اشارة الى تقدير المضاف وتمسكت الحنفية بظواهره على كون القرآن اسما للمعنى ١٢ ك

١ قوله ان يعلمه اى القرآن او محمدا صلى الله عليه وسلم اى يعرفوه بنعته المذكور فى كتبهم وهو تقرير لكونه دليلا ١٢ بيضاوى ٢ قوله واصحابه وهم اربعة غيره اسد واسيد وثعلبة وابن يامين فهؤلاء الخمسة من علماء اليهود وقد حسن اسلامهم ١٢ جمل ٣ قوله ونصب آية آه اے على انه خبر يكن مقدم واسمها ان يعلمه الخ وقوله رفع آية اى على انها اسمها وخبرها لهم وان يعلمه بدل من اسمها او على انه فاعل بها وهى تامة ولهم حال وان يعلمه بدل من الفاعل ولا يجوز ان يكون آية اسمها وان يعلمه خبرها لانه يلزم عليه جعل الاسم نكرة والخبر معرفة وقد نص بعضهم على انه ضرورة ١٢ ج ٤ قوله جمع اعجم آه فيه انه وصف على وزن افعل فى المذكر وعلى وزن فعلاء فى المؤنث وشرط الجمع بالياء والنون ان لا يكون الوصف كذلك واجيب بانه جمع اعجمى بياء النسب وحذفت تخفيفا كاشعرين فى اشعرى فقوله جمع اعجم اے مخفف اعجمى آه شيخنا لكن هذا الشرط انما هو رأى البصريين واما الكوفيون فيجيزون جمع افعل فعلاء جمع المذكر السالم فعلى هذا يكون كلام الشارح على ظاهره ١٢ ج ٥ قوله انفة بفتح الهمزة والنون اى استنكافا من اتباعه مثل ادخالنا التكذيب به بقراءة الاعاجم ادخلناه يشير الى ان قوله كذلك فى محل النصب على انه صفة لمصدر محذوف ہے مفعول مطلق سلكنا والضمير عائد على التكذيب المدلول عليه بقوله ما كانوا به مومنين استفهامية بمعنى اے شئى فى محل النصب لاغنى وما كانوا يمتعون فاعله وما مصدرية او موصولة اى لم يغن عنهم تمتعهم المتطاول فى دفع العذاب وتخفيفه يشير بذلك الى ان الاستفهام انكارى وقد يجعل ما نافية عظة لهم فهو فى محل النصب على العلة ١٢ ک ٦ قوله كذلك الخ معمول لسلكنا والضمير فى سلكناه للقرآن على حذف مضاف افاده المفسر ١٢ صاوى

أَنْ يَّعْلَمَهٗ عُلَمٰٓؤُا بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۝ؕ كعبد الله بن سلام واصحابه ممن امنوا فانهم يخبرون بذلك ويكن بالتحتانية ونصب اية وبالفوقانية ورفع اية وَلَوْ نَزَّلْنٰهُ عَلٰى بَعْضِ الْاَعْجَمِيْنَ ۝ جمع اعجم فَقَرَاَهٗ عَلَيْهِمْ اى كفار مكة مَّا كَانُوْا بِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ۝ؕ انفة من اتباعه كَذٰلِكَ اى مثل ادخالنا التكذيب به بقراءة الاعجم سَلَكْنٰهُ ادخلنا التكذيب به فِىْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ ۝ اى كفار مكة بقراءة النبى لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ۝ فَيَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ فَيَقُوْلُوْا هَلْ نَحْنُ مُنْظَرُوْنَ ۝ؕ لنؤمن فيقال لهم لا قالوا متى هذا العذاب قال تعالى اَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ ۝ اَفَرَءَيْتَ اخبرنى اِنْ مَّتَّعْنٰهُمْ سِنِيْنَ ۝ۙ ثُمَّ جَآءَهُمْ مَّا كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ۝ۙ من العذاب مَآ استفهامية بمعنى اى شئ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يُمَتَّعُوْنَ ۝ؕ فى دفع العذاب او تخفيفه اى لم يغن وَمَآ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ اِلَّا لَهَا مُنْذِرُوْنَ ۝ رسل تنذر اهلها ذِكْرٰى عظة لهم وَمَا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝ فى هلاكهم بعد انذارهم ونزل رد القول المشركين وَمَا تَنَزَّلَتْ بِهِ بالقران الشَّيٰطِيْنُ ۝ وَمَا يَنْۢبَغِىْ يصلح لَهُمْ ان ينزلوا به وَمَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ۝ؕ ذلك اِنَّهُمْ عَنِ السَّمْعِ لكلام الملائكة لَمَعْزُوْلُوْنَ ۝ؕ محجوبون بالشهب فَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَكُوْنَ مِنَ الْمُعَذَّبِيْنَ ۝ۚ ان فعلت ذلك الذى دعوك اليه وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ ۝ۙ وهم بنو هاشم وبنو المطلب وقد انذرهم جهارا رواه البخارى ومسلم وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ اَلِنْ جانبك لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ۚ الموحدين فَاِنْ عَصَوْكَ اى عشيرتك فَقُلْ لهم اِنِّىْ بَرِىْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ من عبادة غير الله وَتَوَكَّلْ بالواو والفاء عَلَى الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ۝ۙ الله اى فوض اليه جميع امورك الَّذِىْ يَرٰىكَ حِيْنَ تَقُوْمُ ۝ۙ الى الصلوة وَتَقَلُّبَكَ فى اركان الصلوة قائما وقاعدا وراكعا وساجدا فِى السّٰجِدِيْنَ ۝ اى المصلين اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ اى كفار مكة عَلٰى مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيٰطِيْنُ ۝ؕ بحذف احدى التائين من الاصل تَنَزَّلُ عَلٰى كُلِّ اَفَّاكٍ كذاب اَثِيْمٍ ۝ۙ فاجر مثل مسيلمة وغيره من الكهنة يُّلْقُوْنَ اى الشياطين السَّمْعَ اى ما سمعوه من الملائكة الى الكهنة وَاَكْثَرُهُمْ كٰذِبُوْنَ ۝ؕ يضمون الى المسموع كذبا كثيرا وكان هذا قبل ان حجبت الشياطين عن السماء وَالشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ ۝ؕ فى شعرهم فيقولون به ويروون عنهم فهم مذمومون اَلَمْ تَرَ تعلم اَنَّهُمْ فِىْ كُلِّ وَادٍ من اودية الكلام وفنونه يَّهِيْمُوْنَ ۝ۙ يمضون فيجاوزون الحد مدحا وهجاء وَاَنَّهُمْ

مع

٧ قوله افرايت اه اذا كانت بمعنى اخبرنى تعدت الى مفعولين احدهما مفرد والآخر جملة استفهامية غالبا وقد تنازع افرايت وجاءهم فى قوله ما كانوا يوعدون فان اعملت الثانى رفعت بها ما كانوا فاعلا به ومفعول الثانى هو الجملة الاستفهامية فى قوله ما اغنى عنهم ولا بد من رابط بين هذه الجملة وبين المفعول الاول المحذوف وهو مقدر تقديره افرايت ما كانوا يوعدونه واضمرت فى جاءهم ضميره فاعلا به والجملة الاستفهامية مفعول ثان ايضا والعائد مقدر والشرط معترض وجوابه محذوف هذا كله انما يتاتى على قولنا ان ما استفهامية ولا يضرنا تفسيرهم لها بالنفى فان الاستفهام قد يرد بمعنى النفى واما اذا جعلتها نافية حرفا فلا يتاتى ذلك لان مفعول ارايت الثانى لا يكون جملة استفهامية آه سمين ١٢ ج ٨ قوله وما اهلكنا من قرية الخ اے انه جرت عادته سبحانه وتعالى انه لا يهلك قرية الا بعد ارسال الرسول اليهم وعصيانهم وذلك تفضل منه سبحانه والا فلو اهلكهم من اول الامر لا يعد ظالما لانه متصرف فى ملكه بحكم لا معقب لحكمه ففعله دائر بين الفضل والعدل ١٢ صاوى ٩ قوله الا لها منذرون يجوز ان يكون الجملة صفة لقرية وان تكون حالا منها وسوغ ذلك سبق النفى وقال الزمخشرى فان قلت كيف تركت الواو من الجملة بعد الا ولم تترك منها فى قوله وما اهلكنا من قرية الا ولها كتاب معلوم قلت الاصل ترك الواو لان الجملة صفة لقرية واذا زيدت فلتاكيد وصل الصفة بالموصوف كما فى قوله سبعة وثامنهم كلبهم ١٢ ج ١٠ قوله لها منذرون قال فى كشف الاسرار جمع منذر لان المراد بهم النبى واتباعه ١٢ ١١ قوله ردا لقول المشركين اى فى حق القرآن الكريم من انه من قبيل ما يلقيه الشيطان على الكهنة من ابى السعود ١٢ ١٢ قوله وما تنزلت به الشياطين بالفارسية وفرود نياورند آنرا شيطانان ١٢ ١٣ قوله وما تنزلت الخ لما قال المشركون ان الشياطين تلقى القرآن على محمد انزل وما تنزلت به الخ ١٢ مدارك ١٤ قوله بالشهب شهب جمع شهاب بالكسر درخش آتش من الصراح ١٢ ١٥ قوله رواه البخارى الخ لما نزلت وانذر عشيرتك الاقربين صعد النبى صلعم على الصفا فجعل ينادى يا بنى فهر يا بنى عدى لبطون قريش حتى اجتمعوا قال فانى نذير لكم بين يدى عذاب شديد فقال ابو لهب تبا لك سائر اليوم الهذا جمعتنا فنزلت تبت يدا ابى لهب وفى رواية له عن ابى هريرة انه قال رسول الله صلى الله عليه وسلم حين نزلت يا معشر قريش اشتروا انفسكم لا اغنى عنكم من الله شيئا يا بنى عبد مناف لا اغنى عنكم يا عباس لا اغنى عنك يا صفية لا اغنى عنك يا فاطمة سلينى من مالى ما شئت لا اغنى عنك وبهذا يعلم ان قوله الاقربين فى الآية يعم قريشا كلهم ١٢ ک ١٦ قوله الن جانبك اى تواضع واصله ان الطائر اذا اراد ان ينحط للوقوع كسر جناحه وخفضه واذا اراد ان ينهض للطيران رفع جناحه فالانحطاط مثلا فى التواضع ولين الجانب ١٢ ک ١٦ قوله فقل انى برئ مما تعملون يعنى انذر قومك فان اتبعوك واطاعوك فاخفض جناحك لهم وان عصوك ولم يتبعوك فتبرأ منهم ومن اعمالهم من الشرك بالله وغيره ١٢ مدارک ١٧ قوله الذى يراك حين تقوم وتقلبك فى السجدين بالفارسية آنكه مى بيند ترا چون برمى خيزى يعنى وقت تهجد ومى بيند گشتن تو يعنى از قيام بركوع واز ركوع بسجود در ميان سجده كنندگان ١٢ ١٨ قوله فى اركان الصلوة فيما بين المصلين قال عكرمة وعطية عن ابن عباس وقال مقاتل والكلبى يراك حين تقوم وحدك للصلوة ويراك اذا صليت بجماعة وقال مقاتل يرى تقلب بصرك فى المصلين فانه كان يبصر من خلفه كما يبصر من امامه ١٢ معالم ١٩ قوله مسيلمة بكسر اللام الكذاب المتنبى ولم يعرف كون مسيلمة كاهنا وانما كان مفتريا بحتا ١٢ كمالين ٢٠ قوله يلقون اے الشياطين يريد ان الضمير فى يلقون الى الشياطين والمراد بالسمع مسموعهم من الملائكة وبالالقاء الالقاء المسموع الى اوليائهم من الانس وهم الكهنة كذا فسره قتادة ١٢ ک ٢١ قوله ان حجبت الشياطين عن السماء دفع بذلك التناقض بين ما هنا وما تقدم فى قولهم انهم عن السمع لمعزولون وحاصل ذلك ان هذه الآية اخبار من الله عن الشياطين قبل عزلهم عن السموات وتمثيله بمسيلمة باعتبار ما كان قبل وجوده صلى الله عليه وسلم واما بعد وجوده صلى الله عليه وسلم فلم يصل لمسيلمة ولا غيره شئ من الشياطين ١٢ ص ٢٢ قوله والشعراء اى الذين يستعملون الشعر وهو الكلام الموزون باوزان عربية المقفى قصدا والمراد شعراء الكفار الذين كانوا يهجون رسول الله صلى الله عليه وسلم ١٢ صاوى ٢٢ قوله والشعراء الخ يعنى ليس القرآن بشعر ولا محمد بشاعر لان الشعراء يتبعهم الضالون من الروح ١٢ ٢٣ قوله فيقولون به اے الشعر وقوله ويروون عنهم اے يروون الكفار عن الشعراء وقوله فهم اے الشعراء ١٢ ٢٤ قوله من اودية الكلام اشار بذلك الى ان الشعراء يخوضون فى كل كلام فهم مشبهون بالهائم فى الاودية الذى لا يدرى اين يتوجه ١٢ صاوى ٢٥ قوله يهيمون اے يتحيرون فى القاموس رجل هائم وهوم متحير ١٢ ـه قوله لكلام الملائكة الخ ان المراد كلامهم بالوحى الذى يبلغونه للانبياء فى الشياطين معزولون عنه لا يصلون اليه اصلا وان كان المراد به المغيبات التى تقع فى العالم فكانوا ولا يسترقونها فلما ولد صلى الله عليه وسلم منعوا من السموات فلما بعث سلط عليهم الشهب وحينئذ فقد انسد باب السماء على الشياطين وانقطع نزولهم على الكهنة فبطل قول المشركين ان القرآن تنزلت به الشياطين على رسول الله ١٢ صاوى ١٢

يقولون فعلنا ما لا يفعلون ○ اى يكذبون الا الذين امنوا وعملوا الصلحت من الشعراء و
ذكروا الله كثيرا اى لم يشغلهم الشعر عن الذكر وانتصروا بهجوهم من الكفار من بعد ما
ظلموا اذ هجوا الكفار لهم فى جملة المؤمنين فليسوا مذمومين قال الله تعالى لا يحب الله الجهر
بالسوء من القول الا من ظلم فمن اعتدى عليكم فاعتدوا عليه بمثل ما اعتدى عليكم
وسيعلم الذين ظلموا من الشعراء وغيرهم اى منقلب مرجع ينقلبون ○ يرجعون بعد الموت ١١ ع ٦ ١٥

معمول لينقلبون الذى يكے بعده لا لما قبله ١٢ ص — وبهذا التميم يلايم ما قبله ١٢ ك

سورة النمل مكية وهى ثلاث او اربع او خمس وتسعون اية

بسم الله الرحمن الرحيم ○

طس الله اعلم بمراده بذلك تلك هذه الايات ايت القران اى ايات منه وكتب مبين (١)
مظهر الحق من الباطل عطف بزيادة صفة هو هدى اى هاد من الضلالة وبشرى للمؤمنين (٢)
المصدقين به بالجنة الذين يقيمون الصلوة ياتون بها على وجهها ويؤتون يعطون الزكوة
وهم بالاخرة هم يوقنون ○ يعلمونها بالاستدلال واعيد هم لما فصل بينه وبين الخبر ان
الذين لا يؤمنون بالاخرة زينا لهم اعمالهم القبيحة بتركيب الشهوة حتى راوها حسنة
فهم يعمهون ○ يتحيرون فيها لقبحها عندنا اولئك الذين لهم سوء العذاب اشده فى الدنيا
القتل والاسر وهم فى الاخرة هم الاخسرون ○ لمصيرهم الى النار المؤبدة عليهم وانك خطاب
للنبى صلى الله عليه وسلم لتلقى القران اى يلقى عليك بشدة من لدن من عند حكيم عليم ○
فى ذلك اذكر اذ قال موسى لاهله زوجته عند مسيره من مدين الى مصر انى انست ابصرت
من بعيد نارا سأتيكم منها بخبر عن حال الطريق وكان قد ضلها او اتيكم بشهاب قبس
بالاضافة للبيان وتركها اى شعلة نار فى راس فتيلة او عود لعلكم تصطلون ○ والطاء بدل
من تاء الافتعال من صلى بالنار بكسر اللام وفتحها تستدفئون من البرد فلما جاءها نودى
ان اى بان بورك اى بارك الله من فى النار اى موسى ومن حولها اى الملئكة او العكس
وبارك يتعدى بنفسه وبالحرف ويقدر بعد فى مكان وسبحن الله رب العلمين ○ من جملة
ما نودى ومعناه تنزيه الله من السوء يموسى انه اى الشان انا الله العزيز الحكيم ○ و
الق عصاك فالقاها فلما راها تهتز تتحرك كانها جان حية خفيفة ولى مدبرا

بيان الواقع فان من يذهب لحضور نار على الطريق يكون كذلك ١٢ ك

۱ه قوله الا الذين آمنوا الخ سبب نزولها ان كعب بن مالك قال للنبى صلى الله عليه وسلم قد انزل فى الشعر فقال النبى صلى الله عليه وسلم ان المؤمن يجاهد بسيفه ولسانه والذى نفسى بيده لكان ما ترمونهم به نضح النبل وقوله قد انزل فى الشعر اى انزل القرآن فى ذم الشعر واهله ١٢ صاوى ۲ه قوله من الشعراء اى شعراء المؤمنين حسان وعبد الله بن رواحة وكعب بن مالك روى ابن جرير وابن ابى حاتم لما نزلت والشعراء الخ جاء هؤلاء الثلثة الى رسول الله صلى الله عليه وسلم وهم يبكون فقالوا قد علم الله حين انزل هذه الآية انا شعراء فانزل الله الا الذين آمنوا والسورة وان كانت مكية لكن اربعة آيات منها وهى الشعراء يتبعهم الغاوون مدنية كما صرح به محى السنة فلا اشكال ١٢ ك روى عن ابن عباس رضى الله عنهما قال جاء اعرابى الى النبى صلى الله عليه وسلم فجعل يتكلم بكلام فقال ان من البيان سحرا وان من الشعر حكمة اخرجه ابو داؤد وقال عائشة رضى الله عنها الشعر كلام فمنه حسن ومنه قبيح فخذ الحسن ودع القبيح و قال الشعبى كان ابو بكر رضى الله عنه يقول الشعر وكان عمر رضى الله عنه يقول الشعر وكان عثمان رضى الله عنه يقول الشعر وكان على رضى الله عنه اشعر من الثلاثة آه خ وروى عن عائشة رضى الله عنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يضع لحسان منبرا فى المسجد يقوم عليه قائما يفاخر عن رسول الله او ينافح عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ويقول رسول الله ان الله يؤيد حسان بروح القدس ما ينافح او يفاخر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ١٢ ۳ه قوله وذكروا الله كثيرا اى كان ذكر الله وتلاوة القرآن اغلب عليهم من الشعر واذا قالوا شعرا قالوه فى توحيد الله تعالى والثناء عليه والحكمة والموعظة والزهد والادب و مدح رسول الله صلى الله عليه وسلم والصحابة وصلحاء الامة ونحو ذلك مما ليس فيه ذنب وقال ابو يزيد الذكر الكثير ليس بالعدد والغفلة لكنه بالحضور ١٢ مدارك ٤ه قوله من بعد ما ظلموا اے هجوا اے ردوا هجاء من هجا رسول الله صلى الله عليه وسلم والمسلمين واحق الخلق بالهجاء من كذب رسول الله صلى الله عليه وسلم وهجاه ١٢ مدارك ٥ه قوله قال الله تعالى استدلال على جواز ما فعلوه من هجوهم للكفار فى مقابلة هجو الكفار لهم وقوله فمن اعتدى عليكم الخ استدلال على اشتراط المماثلة فى المقابلة فلا يجوز للمظلوم ان يزيد فى الذم على ما ظلم به من الهجو ١٢ جمل ٦ه قوله مكية اے كلها وقد اشتملت هذه السورة على خمس قصص الاولى قصة موسى مع فرعون الثانية قصة النمل الثالثة قصة بلقيس الرابعة قصة صالح مع قومه الخامسة قصة لوط مع قومه وما بقى منها حكم ومواعظ ١٢ صاوى ٧ه قوله عطف بزيادة صفة جواب عما يقال ان الكتاب والقرآن بمعنى واحد فما فائدة العطف وحاصل الجواب ان المعطوف لما كان فيه صفة زائدة على مفهوم المعطوف عليه كان مفيدا بهذا الاعتبار ١٢ جمل ٨ه قوله وهم مبتدأ وقوله يوقنون خبره وبالآخرة متعلق بالخبر ولما فصل بينه وبين المبتدأ بالمتعلق الذى هو بالآخرة اعيد المبتدأ ثانيا ليتصل خبره فى الصورة هذا ما اشار اليه بقوله واعيد هم الخ ١٢ ٩ه قوله واعيد هم لما فصل بينه وبين الخبر بالجار والمجرور وقدم على متعلقه لاجل الفاصلة او لاجل الحصر الاضافى للتعريض باليهود وقال الزمخشرى تكرير الضمير للاختصاص اى لتاكيده والا فتقديم الضمير الثانى يكفى فى افادة الاختصاص والواو للعطف او الحال وتغير النظم للدلالة على قوة تعينهم و ثباته وانهم الاوحدون فيه ١٢ ك ١٠ه قوله يتحيرون فيها العمه الحيرة والتردد وتحيرهم فى ذلك لقبحها عندنا والا فهم يرونها حسنة فلا وجه للتحير وقال البيضاوى وغيره فهم يعمهون عنها لا يدركون ما يتبعها من ضر او نفع ١٢ ١١ه قوله هم الاخسرون آه فى افعل هنا قولان احدهما انها على بابها من التفضيل و ذلك بالنسبة الى الكفار من حيث اختلاف الزمان والمكان يعنى انهم اكثر خسرانا فى الآخرة منهم فى الدنيا و قال جماعة هى هنا للمبالغة لا للتشريك لان المؤمن لا خسران له فى الآخرة وقد تقدم جواب ذلك هو ان الخسران راجع الى شئ واحد باعتبار اختلاف زمانه ومكانه ١٢ ج ١٢ه قوله بشدة لعل معنى الشدة ماخوذ من التفعل وفى الجمل بشدة اى لما فيه من التكاليف الشاقة وفى الكبير معنى لتلقى القرآن لتؤتاه ١٢ ١٣ه قوله من لدن حكيم عليم الخ الجمع بينهما مع ان العلم داخل فى الحكمة لعموم العلم ودلالة الحكمة على اتقان الفعل والاشعار بان علوم القرآن فيها ما هو حكمة كالعقائد والشرائع ومنها ما ليس كذلك كالقصص والاخبار عن المغيبات ١٢ بيضاوى ١٤ه قوله حكيم عليم اى من عند من يضع الشئ فى محله العالم بالكليات و الجزئيات فذكر وصف العالم بعد الحكمة من ذكر العام بعد الخاص ١٢ ص ١٥ه قوله بالاضافة يعنى انه ليس من اضافة الشئ الى نفسه بل بيانية لما بينهما من العموم والخصوص فان الشهاب شعلة من النار فالقبس النار المقتبسة من جمرة ونحوها وهى قد تكون شهابا كالشعلة ماخوذة من اخرى وقد لا يكون كالجمرة ١٢ ك ١٦ه قوله بالاضافة للبيان لان الشهاب يكون قبسا وغير قبس بيضاوى وقوله وتركها اى ترك الاضافة ١٢ ١٧ه قوله وتركها اى ترك الاضافة للكوفيين على انه بدل او وصف للاولى لانه بمعنى المقبوس ١٢ ك ١٨ه قوله صلى بالنار فى النهاية رايت ابا سفيان يصلى ظهره بالنار يدفيه وفيه الاصطلاء افتعال من صلا النار اى التسخين ١٢ ١٩ه قوله تستدفئون الدفاء بالكسر ويحرك نقيض حدة البرد ١٢ قاموس ٢٠ه قوله نودى آه فى القائم مقام الفاعل ثلاثة اوجه احدها انه ضمير موسى وفى ان حينئذ ثلاثة اوجه احدها انها المفسرة لتقدم ما هو بمعنى القول والثانى انها الناصبة للمضارع ولكن وصلت هنا بالماضى وذلك على اسقاط الخافض اى بان بورك الثالث انها المخففة واسمها ضمير الشان وبورك خبرها الثانى من الاوجه الاولى ان القائم مقام الفاعل نفس ان بورك على حذف حرف الجر اى بان بورك وان حينئذ اما ناصبة واما مخففة الثالث انه ضمير المصدر المفهوم من الفعل اى نودى النداء ثم فسرها بعده ومثله ثم بدا لهم من بعد ما راوا الآيات ليسجننه ١٢ ج ٢١ه قوله اى موسى وهو عليه السلام وان لم يكن فى النار كان قريبا منها كما يقال بلغ فلان المنزل اذا قرب منه وان لم يبلغه بعد وقيل معناه بورك من فى طلب النار اے موسى عليه السلام ١٢ ك ٢٢ه قوله اى الملائكة الذين هم حول النار قال البغوى وهذا تحية من الله عز وجل لموسى بالبركة كما حيى ابراهيم على السنة الملائكة حين دخلوا عليه فقال رحمة الله وبركاته عليكم اهل البيت او بالعكس قال البغوى يذهب اكثر المفسرين الى ان المراد بالنار النور ذكر بلفظ النار لان موسى حسبه نارا ومن فى النار هم الملئكة لهم زجل بالتسبيح والتقديس ومن حولها هو موسى لانه كان بالقرب منها ولم يكن فيها انتهى زجل بالفتح الزاى وسكون الجيم صوت رفيع عال كذا فى النهاية روى عن ابن عباس وسعيد بن جبير والحسن فى قوله بورك من فى النار يعنى قدس من فى النار وهو الله عنى به نفسه روى مجاهد عن ابن عباس معناه بوركت وروى عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال سمعت ابيا يقرء ان بورك النار ومن حولها ومن قد ياتى بمعنى ما كقوله تعالى فمنهم من يمشى على بطنه وما قد يكون صلة كقوله جند ما هنالك ومعناه بورك فى النار وفيمن حولها وهم الملئكة وموسى ١٢ ٢٣ه قوله او العكس اى تفسير من الاولى بالملائكة والثانية بموسى وقوله بنفسه اى كما هنا فان قوله من فى النار نائب فاعل بورك فتعدى اليه بنفسه وقوله بالحرف اى فى وعلى واللام ١٢ ٢٤ه قوله وبارك يتعدى بنفسه وبالحرف يقال بارك الله فيك وعليك ولك ويقدر بعد فى مكان اے يقدر بعد لفظ فى قوله من فى النار لفظ مكان يعنى بورك من فى مكان النار وهو البقعة المباركة المذكورة فى قوله تعالى نودى من شاطئ الوادى الايمن فى البقعة المباركة من الشجرة وقيل يجوز ان يكون تنزيها من موسى ١٢ ك م

م ٢٤ه قوله ويقدر بعد فى مكان اى فى قوله تعالى من فى النار فتقديره من فى مكان النار ١٢ ٢٥ه قوله من جملة ما نودى اى انه داخل فى المنادى به هنا لدفع ما يتوهم ان الكلام الذى سمعه فى ذلك المكان بحرف وصوت او كون الله فى مكان او جهة ١٢

ص ٢٦ه قوله تهتز الخ جملة حالية من ها در اٰها وقوله كانها جان يجوز ان يكون حالا ثانية او حالا متداخلة من ضمير تستتر ١٢ ※

وَلَمْ يُعَقِّبْ يرجع قال تعالى يٰمُوْسٰى لَا تَخَفْ منها اِنِّيْ لَا يَخَافُ لَدَيَّ عندي الْمُرْسَلُوْنَ ۝ من حية
وغيرها اِلَّا لكن مَنْ ظَلَمَ نفسه ثُمَّ بَدَّلَ حُسْنًا اتاه بَعْدَ سُوْٓءٍ اى تاب فَاِنِّيْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ اقبل
بيان لقوله ثم بدل ١٢ ك
التوبة واغفر له وَاَدْخِلْ يَدَكَ فِيْ جَيْبِكَ طوق القميص تَخْرُجْ خلاف لونها من الادمة بَيْضَآءَ
گردن بند ١٢ صراح
مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ برص لها شعاع يغشى البصر اٰيَةً فِيْ تِسْعِ اٰيٰتٍ مرسلا بها اِلٰى فِرْعَوْنَ وَقَوْمِهٖ اِنَّهُمْ
كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ۝ فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ اٰيٰتُنَا مُبْصِرَةً اى مضيئة واضحة قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝
بين ظاهر وَجَحَدُوْا بِهَا اى لم يقروا وَ قد اسْتَيْقَنَتْهَآ اَنْفُسُهُمْ اى تيقنوا انها من عند الله ظُلْمًا
يشير الى انه بتقدير قد ١٢ ك
وَّعُلُوًّا تكبرا عن الايمان بما جاء به موسى راجع الى الجحد فَانْظُرْ يا محمد كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ
الْمُفْسِدِيْنَ ۝ التي علمتها من اهلاكهم وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ ابنه عِلْمًا بالقضاء بين
الناس ومنطق الطير وغير ذلك وَقَالَا شكرا لله الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ فَضَّلَنَا بالنبوة وتسخير الجن و
الانس والشياطين عَلٰى كَثِيْرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ وَوَرِثَ سُلَيْمٰنُ دَاوٗدَ النبوة والعلم وَقَالَ
يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ اى فهم اصواته وَاُوْتِيْنَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يؤتاه الانبياء والملوك
اِنَّ هٰذَا المؤتى لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِيْنُ ۝ البين الظاهر وَحُشِرَ جمع لِسُلَيْمٰنَ جُنُوْدُهٗ مِنَ الْجِنِّ
وَالْاِنْسِ وَالطَّيْرِ في مسير له فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ۝ يجمعون ثم يساقون حَتّٰٓى اِذَآ اَتَوْا عَلٰى وَادِ النَّمْلِ
هو بالطائف او بالشام نمله صغارا وكبارا قَالَتْ نَمْلَةٌ ملكة النمل وقد رأت جند سليمان يٰٓاَيُّهَا
هى نملة كانت عرجاء [illegible] ١٢ ك
النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰكِنَكُمْ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ يكسرنكم سُلَيْمٰنُ وَجُنُوْدُهٗ وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ بهلاككم
نزل النمل منزلة العقلاء في الخطاب بخطابهم فَتَبَسَّمَ سليمان ابتداء ضَاحِكًا انتهاء مِّنْ
قَوْلِهَا وقد سمعه من ثلثة اميال حملته الريح اليه فحبس جنده حين اشرف على واديهم حتى
دخلوا بيوتهم وكان جنده ركبانا ومشاة في هذا المسير وَقَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ الهمني اَنْ اَشْكُرَ
نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَدْخِلْنِيْ بِرَحْمَتِكَ فِيْ
عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ الانبياء والاولياء وَتَفَقَّدَ الطَّيْرَ ليرى الهدهد الذي يرى الماء تحت الارض
اى طلبها وبحث عنها والتفقد طلب ما فقد والمعنى طلب ما فقد من الطير ١٢ ك
ويدل عليه بنقره فيها فتستخرجه الشياطين لاحتياج سليمان اليه للصلوة فلم يره فَقَالَ مَا لِيَ
لَآ اَرَى الْهُدْهُدَ اى اعرض لي ما منعني من رؤيته اَمْ كَانَ مِنَ الْغَآئِبِيْنَ ۝ فلم اره لغيبته فلما
تحققها قال لَاُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا شَدِيْدًا بنتف ريشه وذنبه ورميه في الشمس فلا يمتنع

ع ١ ١٦

١ه قوله ولم يعقب اى لم يرجع من عقب المقاتل اذا كر بعد الفر قاله البيضاوي وقال البغوي يقال عقب فلان اذا رجع وكل معقب وقال قتادة معناه لم يلتفت ١٢ ك ٢ه قوله الا من ظلم استثناء منقطع ولذا فسره بلكن على عادته ١٢ ٣ه قوله من ظلم نفسه يشير الى انه استثناء منقطع وانه ليس باستثناء من المرسلين لانه لا يجوز عليهم ظلم والمعنى لكن من ظلم من سائر الناس فانه يخاف فان تاب فاغفر له وسماهم ايها المرسلون من الظالمين التائبين فلا خوف عليكم و قال البيضاوي واستثناء منقطع استدرك به ما يختلج في الصدر من نفي الخوف من كلهم ومنهم من فرطت منهم صغيرة فانهم وان فعلوها اتبعوا فعلها ما يبطلها ويستحقون به من الله مغفرة ورحمة وقصد تعريض موسى بالقبطي وقيل متصل اى لا يخافون الا الذين ظلموا بارتكاب الصغائر وحينئذ تم الكلام وثم بدل مستانف معطوف على محذوف اى من ظلم ثم بدل ذنبه بالتوبة ١٢ ٤ه قوله طوق القميص آه سمي جيبا لانه يجاب اى يقطع لتدخل فيه الراس ولم يامره بادخالها في كمه لانه كان عليه مدرعة صغيرة من صوف لا كم لها وقيل كان لها كم قصير ١٢ جمل ٥ه قوله تخرج بيضاء آه الظاهر انه جواب لقوله ادخل اى ادخلها تخرج على هذه الصفة وقيل في الكلام حذف تقديره وادخل يدك تدخل واخرجها تخرج حذف من الثاني ما اثبت في الاول و من الاول ما اثبت في الثاني وهذا التقدير لا حاجة اليه وقوله بيضاء حال من فاعل تخرج ومن غير سوء يجوز ان يكون حالا اخرى او من الضمير في بيضاء او صفة لبيضاء ١٢ جمل ٦ه قوله برص البرص محركة بياض يظهر في ظاهر البدن لفساد مزاجه ١٢ قاموس ٧ه قوله مرسلا بها الى فرعون يشير الى انه بتقدير متعلقه حال عن الآيات ولو قدر قبل قوله في تسع آيات اذهب متعلقا بها يكون الى فرعون متعلقا به ١٢ ك ٨ه قوله مبصرة آه حال نسب الابصار اليها (اى الآيات) مجازا لان بها يبصر وقيل هو بمعنى مفعول نحو ماء دافق اى مدفوق ١٢ جمل ٩ه قوله كيف كان عاقبة آه كيف خبر مقدم وعاقبة اسمها والجملة في محل نصب على اسقاط الخافض لانها معلقة لانظر بمعنى تفكر ١٢ جمل ١٠ه قوله ولقد آتينا داود وسليمان الخ هو بالمد بمعنى اعطينا و هو شروع في ذكر القصة الثانية وكان لداود تسعة عشر ولدا اجلهم سليمان وعاش داود مائة سنة وسليمان ابنه نيفا وخمسين سنة وبين داود وموسى خمس مائة سنة وتسع وستون سنة وبين سليمان ومحمد صلى الله عليه وسلم الف وسبع مائة سنة ١٢ صاوي ١١ه قوله فضلنا على كثير آه يعني من لم يوت علما او مثل علمهما وفيه دليل على فضل العلم و شرف اهله حيث شكرا على العلم وجعلاه اساس الفضل ولم يعتبرا دونه ما اوتيا من الملك الذي لم يوت غيرهما وتحريض للعالم على ان يحمد الله على ما آتاه من فضله و ان يتواضع ويعتقد انه وان فضل على كثير فقد فضل عليه كثير ١٢ بيضاوي ١٢ه قوله وورث سليمان داود آه اى النبوة والملك دون سائر بنيه وكانوا تسعة عشر قالوا اوتي النبوة مثل ابيه فكانه ورثه والا فالنبوة لا تورث ١٢ مدارك ١٢ه قوله وورث سليمان الخ بان قام مقامه دون سائر بنيه وكانوا تسعة عشر كما في بيضاوي فلا يخالف قوله عليه السلام نحن معشر الانبياء لا نورث ١٣ه قوله منطق الطير في البيضاوي النطق والمنطق في التعارف كل لفظ يعبر به عما في الضمير مفردا كان او مركبا وقد يطلق لكل ما يصوت به على التشبيه او التبع ١٢ ١٤ه قوله واوتينا من كل شيء اراد كثرة ما اوتي به كما يقال فلان يقصده كل احد ويعلم كل شيء ويراد به كثرة قصاده وغزارة علمه ١٢ روح ١٥ه قوله واوتينا من كل شيء الآية هذا قول اورد على سبيل الشكر كقوله عليه الصلوة والسلام انا سيد ولد آدم ولا فخر اى اقول هذا القول شكرا ولا اقوله فخرا والنون في علمنا واوتينا نون الواحد المطاع وكان ملكا مطاعا فكلم اهل طاعته على الحالة التي كان عليها وليس التكبر من لوازم ذلك ١٢ مدارك ١٥ه قوله وحشر لسليمان جنوده آه قال محمد بن كعب القرظي كان معسكر سليمان بمائة فرسخ خمسة وعشرون منها للانس وخمسة وعشرون للجن وخمسة وعشرون للطير وكان له الف بيت من قوارير على خشب فيها ثلثمائة منكوحة وسبعمائة سرية يامر الريح العاصف فيرفعه ويامر الرخاء فتسير به فاوحى الله اليه وهو يسير بين السماء والارض اني قد زدت في ملكك انه لا يتكلم احد من الخلائق بشيء الا جاءته الريح فاخبرتك ١٢ معالم ١٦ه قوله يجمعون ثم يساقون بيان لحاصل المعنى فان الوزع لغة الكف والمنع في القاموس وزعه كفه والمعنى يحبس اولهم على آخرهم كيلا يتقدموا في المسير ويجمعون والوازع الحابس ١٢ ك ١٧ه قوله حتى اذا اتوا آه في المغيا بحتى وجهان احدهما هو يوزعون لانه مضمن معنى فهم يسيرون ممنوعا بعضهم من مفارقة بعض حتى اذا اتوا و الثاني انه محذوف اى فساروا حتى اذا اتوا ١٢ جمل ١٨ه قوله هو بالطائف قاله كعب او بالشام قاله قتادة ومقاتل نمل جمع نملة فهو مما يفرق بينه وبين واحده بالتاء صغارا او كبارا قيل كانت نمل ذلك الوادي امثال الذباب وقيل كالبخاتي والمشهور انه النمل الصغير ١٢ ك ١٩ه قوله ملكة النمل وكانت عرجاء ذات جناحين وهي من الحيوانات التي تدخل الجنة ١٢ جمل ٢٠ه قوله يا ايها النمل الخ اشتمل هذا القول على احد عشر نوعا من البلاغة اولها النداء بيا ثانيها نعتها باى ثالثها ها للتنبيه رابعها التسمية بقولها النمل خامسها الامر بقولها ادخلوا سادسها التنصيص بقولها سليمان تاسعها التعميم بقولها وجنوده عاشرها الاشارة بقولها وهم حادي عشر العذر بقولها وهم لا يشعرون ١٢ صاوي ٢١ه قوله ابتداء الخ يريد ان قوله ضاحكا حال مقدرة وان التبسم لا يقارن الضحك وقيل تبسم شارعا في الضحك وهو للتعجب او للسرور ١٢ ك ٢٢ه قوله وتفقد الطير شروع في القصة الثالثة والمعنى نظر في الطير فلم ير الهدهد وكان سبب سواله انه كان دليل سليمان على الماء وكان يعرف موضع الماء ويرى الماء تحت الارض كما يرى في الزجاجة و يعرف قربه وبعده فينقر الارض ثم تجيء الشياطين فيحفرونه ويستخرجون الماء في ساعة يسيرة وقيل لم يكن له في مسيره الا هدهد واحد ١٢ صاوي ٢٣ه قوله الهدهد وكان رئيس الهداهد واسمه يعفور كذا في روح البيان ١٢ ٢٤ه قوله فيها اى في الارض وكان يعرف موضع الماء من تحت الارض كما يرى في الزجاجة ١٢ ك ٢٥ه قوله فتستخرجه الخ اى بان تسلخ وجه الارض عن الماء كما تسلخ الشاة ١٢ صاوي ٢٦ه قوله لاعذبنه عذابا شديدا الآية والاشكال انه عليه السلام حلف على احد ثلثة اشياء اثنان منها فعله ولا مقال فيه والثالث فعل الهدهد وهو مشكل لانه من اين درى انه ياتي بسلطان حتى قال والله لياتيني بسلطان والجواب ان معنى كلامه ليكونن احد الامور يعني ان كان الاتيان بالسلطان لم يكن تعذيب ولا ذبح وان لم يكن كان احدهما وليس في هذا ادعاء دراية ١٢ مدارك ٢٧ه قوله بنتف ريشه هذا احد اقوال في معنى التعذيب وقيل هو ان يحشر مع غير ابناء جنسه وقيل هو ان يطلى بالقطران ويوضع في الشمس ١٢ صاوي

من الهوام اَوْ لَاَاذْبَحَنَّهٗ بقطع حلقومه اَوْ لَيَاْتِيَنِّيْ بنون مشددة مكسورة او مفتوحة يليها نون
مكسورة بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ○ برهان بيّن ظاهر على عذره فَمَكَثَ بضم الكاف وفتحها غَيْرَ بَعِيْدٍ اي
يسيرا من الزمان وحضر لسليمان متواضعا برفع راسه وارخاء ذنبه وجناحيه فعفا عنه وساله عما
لقي في غيبته فَقَالَ اَحَطْتُّ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ اي اطلعت على ما لم تطلع عليه وَجِئْتُكَ مِنْ سَبَاٍ بالصرف
وتركه قبيلة باليمن سميت باسم جد لهم باعتباره صرف بِنَبَاٍ بخبر يَّقِيْنٍ ○ اِنِّيْ وَجَدْتُّ امْرَاَةً تَمْلِكُهُمْ
اي هي ملكة لهم اسمها بلقيس وَاُوْتِيَتْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ تحتاج اليه الملوك من الالة والعدة وَّلَهَا
عَرْشٌ سرير عَظِيْمٌ ○ طوله ثمانون ذراعا وعرضه اربعون ذراعا وارتفاعه ثلثون ذراعا مضروب
اخرجه ابن ابي حاتم عن زهير بن محمد ۱۲ ک
من الذهب والفضة مكلل بالدر والياقوت الاحمر والزبرجد الاخضر والزمرد وقوائمه من الياقوت
الاحمر والزبرجد الاخضر والزمرد عليه سبعة بيوت على كل بيت باب مغلق وَجَدْتُّهَا وَقَوْمَهَا
يَسْجُدُوْنَ لِلشَّمْسِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ
اي فهم مجوس ۱۲ ص
طريق الحق فَهُمْ لَا يَهْتَدُوْنَ ○ اَلَّا يَسْجُدُوْا لِلّٰهِ اي ان يسجدوا له فزيدت لا وادغم فيها نون ان
كما في قوله تعالى لِئَلَّا يَعْلَمَ اَهْلُ الْكِتٰبِ والجملة في موضع مفعول يهتدون باسقاط الى الَّذِيْ
يُخْرِجُ الْخَبْءَ مصدر بمعنى المخبوء من المطر والنبات فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُخْفُوْنَ في
قلوبهم وَمَا تُعْلِنُوْنَ ○ بالسنتهم اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ○ استيناف جملة ثناء مشتمل ع ۳ ۱۱
على عرش الرحمن في مقابلة عرش بلقيس وبينهما بون عظيم قَالَ سليمان للهدهد سَنَنْظُرُ
اَصَدَقْتَ فيما اخبرتنا به اَمْ كُنْتَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ○ اي من هذا النوع فهو ابلغ من ام كذبت فيه ثم
دلهم على الماء فاستخرج وارتووا وتوضؤا وصلوا ثم كتب سليمان كتابا صورته من عبد الله سليمان بن
داؤد الى بلقيس ملكة سبا بسم الله الرحمن الرحيم السلام على من اتبع الهدى اما بعد فلا تعلوا علي و
ائتوني مسلمين ثم طبعه بالمسك وختمه بخاتمه ثم قال للهدهد اِذْهَبْ بِّكِتٰبِيْ هٰذَا فَاَلْقِهْ اِلَيْهِمْ اي
بلقيس وقومها ثُمَّ تَوَلَّ انصرف عَنْهُمْ وقف قريبا منهم فَانْظُرْ مَاذَا يَرْجِعُوْنَ ○ يردون من الجواب فاخذه واتاها
وحولها جندها فالقاه في حجرها فلما رأته ارتعدت وخضعت خوفا ثم قَالَتْ لاشراف قومها يٰۤاَيُّهَا الْمَلَؤُا
بتحقيق الهمزتين وتسهيل الثانية بقلبها واوا مكسورة اِنِّيْ اُلْقِيَ اِلَيَّ كِتٰبٌ كَرِيْمٌ ○ مختوم اِنَّهٗ مِنْ
سُلَيْمٰنَ وَاِنَّهٗ اي مضمونه بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ اَلَّا تَعْلُوْا عَلَيَّ وَاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ ○ ۲ ع ۱۷

---

۵۱ قوله فمكث غير بعيد آه ضمير الفاعل للهدهد بقرينة قوله حضرت سليمان ويحتمل ان يعود على سليمان نفسه والمعنى بقي سليمان بعد التفقد والوعيد غير طويل ۱۲ جمل ۵۲ قوله اي يسيرا من الزمان وروي انه كانت غيبته من الزوال ولم يرجع الا بعد العصر من الجمل ۱۲ ۵۳ قوله احطت بما لم تحط به اي علمت ما لم تعلمه انت ولا جنودك وفي هذا تنبيه على ان الله تعالى ارى سليمان عجزه لكونه لم يعلم ذلك مع كون المسافة قريبة وهي ثلاث مراحل ۱۲ ص ۵۴ قوله اطلعت على ما لم تطلع عليه آه ان قلت كيف خفي على سليمان مكانها وكانت المسافة بينهما قريبة وهي مسيرة ثلاث مراحل بين صنعاء ومأرب فالجواب ان الله عز وجل اخفى ذلك عنه لمصلحة رآها كما اخفى مكان يوسف على يعقوب ۱۲ جمل ۵۵ قوله ما لم تطلع عليه وهذا لا يقدح في حال النبي والرسول بان لا يعلم علما غير نافع في النبوة فان النبي عليه السلام كان يستعيذ بالله منه فيقول اعوذ بك من علم لا ينفع والحاصل ان الذي احاط به الهدهد كان من الامور المحسوسة التي لا تعد الاحاطة بها فضيلة ولا الغفلة عنها نقيصة للاستواء فيها العقلاء وغيرهم روح وفي الجمل فان قلت كيف خفي على سليمان ع مكانها وكانت المسافة بينهما قريبة وهي مسيرة ثلاث مراحل بين صنعاء ومأرب فالجواب ان الله عز وجل اخفى ذلك عنه لمصلحة رآها كما اخفى مكان يوسف على يعقوب قرطبي ومثله في روح البيان ايضا ۱۲ ۵۶ قوله بالصرف للاكثر وتركه على تاويل القبيلة او البلدة لابي عمرو والبزي عن ابن كثير ۱۲ ک ۵۷ قوله قبيلة باليمن اي فمن صرفه نظر الى ان اصله اسم رجل ومن لم يصرفه نظر الى انه اسم قبيلة فان فيها التعريف والتانيث ۱۲ جمل ۵۸ قوله باعتباره صرف اي باعتبار اسم جد صرف وباعتبار اسم قبيلة منع عن الصرف ۱۲ ۵۹ قوله بلقيس وهي بنت شراحيل بن مالك بن الريان وكان ابوها مالك ارض اليمن كلها وورث الملك من اربعين ابا ولم يكن له ولد غيرها وكان يقول لملوك الاطراف ليس احد منكم كفوا وابى ان يتزوج منهم فزوجوه امرأة من الجن يقال لها قارعة او ريحانة بنت السكن فولدت بلقيس فان الجن وان كانوا من النار لكنهم ليسوا باقين على عنصرهم الناري كالانس ليسوا باقين على عنصرهم الترابي فيمكن ان يحصل الازدواج بينهما على ما حقق في آكام المرجان من الروح ۱۲ ۶۰ قوله واوتيت من كل شيء آه يجوز ان تكون هذه الجملة معطوفة على تملكهم وجاز عطف الماضي على المضارع لان المضارع بمعناه اي ملكتهم ويجوز ان تكون في محل نصب على الحال من مرفوع تملكهم وقد معها مقدرة عند من يرى ذلك ۱۲ جمل ۶۱ قوله والعدة عدة بالضم ساز وساخت ۱۲ صراح ۶۲ قوله ولها عرش عظيم اي تجلس عليه ووصفه بالعظم بالنسبة الى ملوك الدنيا واما وصف عرش الله بالعظم فهو بالنسبة الى جميع المخلوقات من السموات والارض وما بينهما فحصل الفرق ۱۲ صاوي ۶۳ قوله الا يسجدوا آه بالتشديد اي فصدهم عن السبيل لان لا يسجدوا فحذفت الجار مع ان وادغمت النون في اللام ويجوز ان تكون لا مزيدة ويكون المعنى فهم لا يهتدون الى ان يسجدوا وبالتخفيف ليزيد وعلي وتقديره الا يا هؤلاء اسجدوا فالا للتنبيه ويا حرف النداء ومناداه محذوف فمن شدد لم يقف الا على العرش العظيم ومن خفف وقف على فهم لا يهتدون ثم ابتدأ الا يا اسجدوا او وقف على الا يا ثم ابتدأ اسجدوا وسجدة التلاوة واجبة في القرائتين جميعا بخلاف ما يقوله الزجاج انه لا يجب السجود مع التشديد لان مواضع السجدة اما امر بها او مدح للآتي بها او ذم لتاركها واحدى القرائتين امر والاخرى ذم للتارك ۱۲ مدارك ۶۴ قوله فزيدت لا فيكون المعنى فهم لا يهتدون الى ان يسجدوا واليه اشار الشارح بقوله باسقاط الى انه فيه وجهان كما طرح وعبارة الكبير ان في قوله تعالى الا يسجدوا قراءات احدها بالتشديد اراد فصدهم عن السبيل لئلا يسجدوا فحذف الجار مع ان ويجوز ان تكون لا مزيدة ويكون المعنى فهم لا يهتدون الى ان يسجدوا ملخصا وفي روح البيان ان لا يسجدوا مفعول له للصد على حذف اللام منه اي قصدهم لئلا يسجدوا وقرأ الكسائي ويعقوب الا بالتخفيف على انه للتنبيه ويا للنداء ومناداه محذوف اي الا يا قوم اسجدوا كما في البيضاوي ۱۲ ۶۵ قوله الخبأ في البيضاوي الخبأ ما خفي في غيره واخراجه اظهاره ويعم اشراق الكواكب وانزال الامطار وانبات النبات ۱۲ ۶۶ قوله الله لا اله الا هو الخ اعلم ان ما ذكره الهدهد من قوله الذي يخرج الخبء الى هنا انما هو بيان لحقيقة عقيدته وعلومه التي اقتبسها من سليمان وليس داخلا تحت قوله احطت بما لم تحط به وانما ذكر الهدهد ذلك ليغري سليمان على قتالهم ويبين انه لم يكن عنده ميل لهم بل انما غرضه وصف ملكها ۱۲ صاوي ۶۷ قوله فهو ابلغ الخ اي لم يقل ام كذبت مع انه اخصر واشهر لان هذا ابلغ لافادته انخراطه في سلك الكاذبين وعده منهم فهو يفيد انه كاذب لا محالة على اتم وجه من الجمل ۱۲ ۶۸ قوله وارتووا بالفارسية سيراب گشتند في الصراح ري بالفتح والكسر وروي بالكسر والتخفيف سيراب شدن رويت وارتويت وترويت بمعنى انتهى ۱۲ ۶۹ قوله ثم طبعه بالمسك اي جعل عليه قطعة مسك كالشمع ۱۲ جمل ۷۰ قوله ماذا يرجعون آه ان جعلنا انظر بمعنى تامل وتفكر كانت ما استفهامية وفيها حينئذ وجهان احدهما ان تجعل مع ذا بمنزلة اسم واحد وتكون مفعولا بيرجعون تقديره اي شيء يرجعون والثاني ان تجعل ما مبتدأ وذا بمعنى الذي ويرجعون صلتها وعائدها محذوف تقديره اي شيء الذي يرجعونه وهذا الموصول هو خبر ما الاستفهامية وعلى التقديرين فالجملة الاستفهامية قد علق عنها العامل وهو انظر بالاستفهام فمحلها النصب على اسقاط الخافض اي انظر في كذا وفكر فيه وان جعلناه بمعنى انتظر من قوله انظرونا نقتبس من نوركم كانت ماذا بمعنى الذي ويرجعون صلة والعائد مقدر وهذا الموصول مفعول به اي انتظر الذي يرجعون ۱۲ جمل ۷۱ قوله ارتعدت ارتعاد لرزيدن كذا في الصراح وفي نسخة ارعدت ۱۲ ۷۲ قوله وتسهيل الثانية ليس المراد بالتسهيل ههنا معناه المشهور بل المراد به القلب فقوله بقلبها تفسير للتسهيل ۱۲ ۷۳ قوله كريم مختوم قاله السدي كما اخرجه عنه ابن ابي حاتم وروي عن ابن عباس ايضا كرم الكتاب ختمه فيستحب ختم الكتاب وفي البيضاوي كريم لكرم مضمونه او مرسله او لانه كان مختوما او لغرابة شانه ۱۲ ۷۴ قوله مختوم لما روي عن ابن عباس رضي الله عنه انه قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم كرم الكتاب ختمه كذا في الكشاف ۱۲ ۷۵ قوله انه من سليمان استيناف كانه قيل ممن هو وما هو فقالت انه اي ان الكتاب او العنوان من سليمان ۱۲ بيضاوي ۷۶ قوله الا تعلوا علي آه ان مفسرة ولا ناهية اي لا تتكبروا كما يفعل جبابرة الملوك وقيل مصدرية ناصبة للفعل ولا نافية محلها الرفع على انها بدل من كتاب او خبر لمبتدأ مضمر يليق بالمقام اي مضمونه لا تعلوا او النصب باسقاط الخافض اي بان لا تعلوا ۱۲ ج ۷۷ قوله مسلمين اي منقادين للدين الله وفي هذا الخطاب اشعار بانه رسول من عند الله يدعوهم الى دين الله وليس مطلق سلطان والا قال واتوني طائعين ۱۲ صاوي

قَالَتْ یٰۤاَیُّهَا الْمَلَؤُا اَفْتُوْنِیْ بتحقیق الهمزتین وتسهیل الثانیة بقلبها واوا ای اشیروا علیّ فِیْۤ
اَمْرِیْ ۚ مَا كُنْتُ قَاطِعَةً اَمْرًا قاضیة حَتّٰی تَشْهَدُوْنِ تحضرون ○ قَالُوْا نَحْنُ اُولُوْا قُوَّةٍ وَّاُولُوْا بَاْسٍ
شَدِیْدٍ اصحاب شدة فی الحرب وَّالْاَمْرُ اِلَیْكِ فَانْظُرِیْ مَاذَا تَاْمُرِیْنَ ○ نطعك قَالَتْ اِنَّ الْمُلُوْكَ
مجزوم فی جواب الامر ١٢
اِذَا دَخَلُوْا قَرْیَةً اَفْسَدُوْهَا بالتخریب وَجَعَلُوْۤا اَعِزَّةَ اَهْلِهَاۤ اَذِلَّةً ۚ وَكَذٰلِكَ یَفْعَلُوْنَ ○ ای مرسلوا
الکتاب وَاِنِّیْ مُرْسِلَةٌ اِلَیْهِمْ بِهَدِیَّةٍ فَنٰظِرَةٌۢ بِمَ یَرْجِعُ الْمُرْسَلُوْنَ ○ من قبول الهدیة اوردها ان
کان ملکا قبلها او نبیا لم یقبلها فارسلت خدما ذکورا واناثا الفا بالسویة وخمسمائة لبنة من الذهب
وتاجا مکللا بالجواهر ومسکا وعنبرا وغیر ذلك مع رسول بکتاب فاسرع الهدهد الی سلیمان یخبره
الخبر فامر ان تضرب لبنات الذهب والفضة وان تبسط من موضعه الی تسعة فراسخ میدانا وان
یبنوا حوله حائطا مشرفا من الذهب والفضة وان یؤتی باحسن دواب البر والبحر مع اولاد الجن عن
یمین المیدان وشماله فَلَمَّا جَآءَ الرسول بالهدیة ومعه اتباعه سُلَیْمٰنَ قَالَ سلیمان اَتُمِدُّوْنَنِ بِمَالٍ
فَمَاۤ اٰتٰىنِۦَ اللّٰهُ من النبوة والملك خَیْرٌ مِّمَّاۤ اٰتٰىكُمْ من الدنیا بَلْ اَنْتُمْ بِهَدِیَّتِكُمْ تَفْرَحُوْنَ ○ لفخرکم بزخارف
الدنیا اِرْجِعْ اِلَیْهِمْ بما اتیت به من الهدیة فَلَنَاْتِیَنَّهُمْ بِجُنُوْدٍ لَّا قِبَلَ لا طاقة لَهُمْ بِهَا وَلَنُخْرِجَنَّهُمْ مِّنْهَاۤ من
بلدهم سبا سمیت باسم ابی قبیلتهم اَذِلَّةً وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ○ ای ان لم یاتونی مسلمین فلما رجع الیها
الصغار الذل ١٢ ک
الرسول بالهدیة جعلت سریرها داخل سبعة ابواب داخل قصرها وقصرها داخل سبعة قصور
واغلقت الابواب وجعلت علیها حرسا وتجهزت للمسیر الی سلیمان لتنظر ما یامرها به فارتحلت فی
ای سلیمان ١٢
اثنی عشر الف قیل مع کل قیل الوف کثیرة الی ان قربت منه علی فرسخ شعر بها قَالَ یٰۤاَیُّهَا الْمَلَؤُا
اَیُّكُمْ فی الهمزتین ما تقدم یَاْتِیْنِیْ بِعَرْشِهَا قَبْلَ اَنْ یَّاْتُوْنِیْ مُسْلِمِیْنَ ○ ای منقادین طائعین
فلی اخذه قبل ذلك لا بعده قَالَ عِفْرِیْتٌ مِّنَ الْجِنِّ هو القوی الشدید اَنَا اٰتِیْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ
مِنْ مَّقَامِكَ ۚ الذی تجلس فیه للقضاء وهو من الغداة الی نصف النهار وَاِنِّیْ عَلَیْهِ لَقَوِیٌّ ای علی
حمله اَمِیْنٌ ○ ای علی ما فیه من الجواهر وغیرها قال سلیمان ارید اسرع من ذلك قَالَ الَّذِیْ عِنْدَهٗ
عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ المنزل وهو اٰصف بن برخیا کان صدیقا یعلم اسم الله الاعظم الذی اذا دعی به اجاب اَنَا
اٰتِیْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ یَّرْتَدَّ اِلَیْكَ طَرْفُكَ ؕ اذا نظرت به الی شیء ما قال له انظر الی السماء فنظر الیها ثم رد بطرفه
فوجده موضوعا بین یدیه ففی نظره الی السماء دعا اٰصف بالاسم الاعظم ان یاتی الله به فحصل

---

١ قوله قالت یا ایها الملأ ای الاشراف سموا بذلک لانهم یملؤون العین بمهابتهم وکانوا ثلثمائة واثنی عشر لکل واحد منهم عشرة الآف من الاتباع ١٢ ص ٢ قوله اے اشیروا قال فی الصراح الاشارة فرمودن یقال اشار علیه بشورة ١٢ ٣ قوله حتی تشهدون آه المضارع منصوب بحتی ونصبه بحذف نون الرفع والنون الموجودة نون الوقایة ویاء المتکلم محذوفة ١٢ ج ٤ قوله تحضرون ای لا اقطع امرا الا بمحضرکم وبموجب آرائکم وبالفارسیة تاشما نزد من حاضر گردید یعنی بے حضور ومشورت شما کارے نمی کنم ١٢ روح ٥ قوله نحن اولوا قوة الخ استفید من ذلک انهم اشاروا الیها بالقتال اولا ثم ردوا الامر الیها ١٢ ص ٦ قوله ماذا تامرین آه ماذا هو المفعول الثانی لتامرین والاول محذوف تقدیره تامرینا والاستفهام معلق للنظر ١٢ ٧ قوله ان الملوک الخ وفیه اشارة وهی ان ملوک الصفات الربانیة اذا دخلوا قریة الشخص الانسانی بالتجلی افسدوها بافساد الطبیعة الانسانیة الحیوانیة وجعلوا اعزة اهلها وهم النفس الامارة وصفاتها اذلة لذلولیتهم بسطوات التجلی وکذلک یفعلون مع الانبیاء والاولیاء لانهم خلقوا المرآتیة هذه الصفات اظهار الکنز المخفی فیکون قوله ان الملوک الخ لغت العارف کما قال ابو یزید البسطامی قدس سره ١٢ روح ٨ قوله ای مرسلوا الکتاب یدخلون علی من لم یقبل کتابهم ولم یطعهم فیفسدون المشهور ارجاع الضمیر الی الملوک وانما عدل عنه المص لیکون الکلام تاسیسا لا تاکیدا وقال البغوی وهو من کلام الله تصدیقا لها ١٢ ک ٩ قوله فناظرة آه عطف علی مرسلة وبم متعلق بیرجع وقد وهم الحوفی فجعلها متعلقة بناظرة وهذا لا یستقیم لان اسم الاستفهام له صدر الکلام وبم یرجع متعلق لناظرة والمعنی منتظرة برجوع المرسل وعوده الی بای جواب هل بقبول الهدیة او بردها ١٢ ج ١٠ قوله ذکورا واناثا الفا وروی انها بعثت خمسمائة غلام علیهم ثیاب الجواری وحلیهن کالاساور والاطواق والقرطة مخضبی الایدی وخمسمائة جاریة فی زی الغلمان والف لبنة خمسمائة من ذهب وخمسمائة من فضة وحقة فیها درة ثمینة عذراء اے غیر مثقوبة وخرزة معوجة الثقب وبعثت بالهدیة رجلا من اشراف قومها یقال له المنذر ابن عمرو وضمت الیه رجالا من قومها ذوی رای وعقل وقالت ان کان نبیا میز بین الغلمان والجواری واخبر بما فی الحقة قبل فتحها وثقب الدرة ثقبا مستویا وسلک فی خرزة خیطا فلما حضروا بین یدی سلیمان فاخبره رئیس القوم بما جاؤا فیه واعطاه کتاب الملکة فنظر فیه وقال این الحقة فجیء بها فقال فیها درة ثمینة غیر مثقوبة وخرزة معوجة الثقب وذلک باخبار جبریل ع وامر ارضة فاخذت شعرة ونفذت فی الدرة وامر دودة بیضاء فاخذت الخیط ونفذت بخرزة وامر الجواری والغلمان بان یغسلوا وجوههم وایدیهم فجعلت الجاریة تاخذ الماء بیدها فتجعله فی الاخری ثم تضرب به وجهها والغلام یاخذ بیدیه ویضرب به وجهه فمیز بین الغلمان والجواری ثم رد الهدیة وقد کانت بلقیس قالت ان کان نبیا لم یاخذ الهدیة وقوله بالسویة ای نصفهم من الغلمان ونصفهم من الجواری وقوله وان یؤتی باحسن دواب البر والبحر تفصیله وامر باحسن الدواب فی البر والبحر واصطفت الشیاطین صفوفا فراسخ والجن کذلک والانس صفوفا والوحش والسباع والهوام کذلک ثم قعد سلیمان ع فی مجلسه علی سریره ووضع اربعة آلاف کراسی علی یمینه واربعة آلاف علی شماله فلما دنا القوم من المیدان ونظروا الی ملک سلیمان وراؤا الدواب التی لم یروا مثلها والدواب تروث علی اللبن فتقاصرت الیهم نفوسهم ورموا بما معهم من الهدایا خوفا من ان یتهموا بالسرقة هذا کلها تخصت من ابی السعود والبیضاوی وروح البیان وغیره ١٢ ١١ قوله من النبوة والملک فسره بالنبوة والملک وان کان المناسب للمفضل علیه ذکر امر دنیوی لخساسة الدنیا لفنائها ولانه ابلغ لان من بلغ الغایة القصوی فی الوصول الی مانی الدارین کیف یحتاج الی امداد غیره ١٢ ک ١٢ قوله بل انتم بهدیتکم تفرحون آه ای انکم اهل مفاخرة ومکاثرة بالدنیا تفرحون باهداء بعضکم الی بعض واما انا فلا افرح بالدنیا ولیست الدنیا من حاجتی لان الله عز وجل قد اعطانی منها ما لم یعط احدا ومع ذلک اکرمنی بالدین والنبوة ١٢ ج ١٣ قوله بزخارف الدنیا فی الصراح زخارف الدنیا آرائشهای وی ١٢ ١٤ قوله لا طاقة فی الصراح قبل طاقة یقال وما لی به قبل ای طاقة مختصا ١٢ ١٤ قوله لا طاقة ای لا قدرة والقبل بمعنی المقابلة جعل مجازا او کنایة عن القدرة ١٢ ک ١٥ قوله فلما رجع الیها الرسول آه قال ابن عباس لما رجعت رسل بلقیس الیها من عند سلیمان واخبروها الخبر قالت قد عرفت والله ما هذا بملک ولا لنا به طاقة وبعثت الی سلیمان انی قادمة الیک بملوک قومی حتی انظر ما امرک وما تدعوا الیه من دینک ثم ارتحلت الی سلیمان فی اثنی عشر الف قائد تحت کل قائد الوف ١٢ ج ١٦ قوله حرسا حرس بفتحتین نگاہبان درگاه سلطان کذا فی الصراح وقوله قیل بمعنی مهتر وبادشاه کذا فی الصراح وقوله وقربت منه ای من سلیمان علیه السلام وقوله شعر بها ای علم بها وذلک انه جلس یوما علی سریره فرای جمعا جما علی فرسخ عنه فقال ما هذا فقالوا بلقیس بملوکها وجنودها فاقبل سلیمان علیه السلام حینئذ علی اشراف قومه یا ایها الملأ الخ من الروح ١٢ ١٦ قوله حرسا بفتح الحاء والراء وبضم الحاء وتشدید الراء المفتوحة جمع حارس ١٢ ک ١٧ قوله قیل الخ القیل بفتح القاف السید بلغة الیمن واقیال الیمن ملوکها کذا فی الصراح وفی المعالم القیل الملک دون الملک الاعظم مع کل قیل الوف کثیرة اخرج ابن ابی حاتم عن ابن عباس کان له اثنی عشر الف قیل تحت کل قیل مائة الف ١٢ ک ١٨ قوله شعر بها ای علم ذلک انه خرج یوما فجلس علی سریره فسمع وهی قریبا منه فقال ما هذا قالوا بلقیس قد نزلت هنا بهذا المکان وکانت علی مسیرة فرسخ من سلیمان ١٢ صاوی ١٩ قوله ایکم یاتینی بعرشها ای وکان سلیمان اذ ذاک فی بیت المقدس وعرشها فی سبا وبینها وبین بیت المقدس مسیرة شهرین ١٢ صاوی ٢٠ قوله فلی اخذه قبل ذلک لانه مال حربی لا بعده لانه مال المسلم لا یحل اخذه کذا روی عن قتادة ولم ینقل انه اخذه لیملکه وانما اراد اظهار معجزته فلا یرد ان الغنائم لم تحل لاحد قبل نبینا صلی الله علیه وسلم ١٢ ک ٢١ قوله عفریت من الجن وکان اسمه ذکوان او صخرا ابو السعود ١٢ ٢٢ قوله ای علی حمله لم یقل علی اتیانه کما هو المتبادر لان قوله قوی قرینة علیه ١٢ ک ٢٣ قوله وهو آصف بن برخیا وهو ابن خالة سلیمان ع وزیره وکاتبه ومؤدبه فی الصغر ١٢ روح ٢٣ قوله وهو آصف بن برخیا آه بالمد والقصر آصف هذا کان وزیر سلیمان وقیل کاتبه وکان من اولیاء الله تعالی تظهر الخوارق علی یدیه کثیرا آه وقیل الذی عنده علم من الکتب هو جبریل وقیل الخضر وقیل ملک آخر وقیل سلیمان نفسه وعلی هذا فالخطاب فی انا آتیک للعفریت کانه استبطأه فقال له ذلک ١٢ بیضاوی ٢٤ قوله یعلم اسم الله الاعظم آه قیل کان الدعاء الذی دعا به یا ذا الجلال والاکرام یا حی یا قیوم وروی ذلک عن عائشة رضی الله عنها وروی عن الزهری قال دعاء الذی عنده علم من الکتب یا الهنا واله کل شیء الها واحدا لا اله الا انت ائتنی بعرشها ١٢ جمل ٢٥ قوله قبل ان یرتد الیک طرفک قال ابو السعود الطرف تحریک الاجفان وفتحها للنظر الی شیء وارتداده انضمامها ولکونه امرا طبیعیا غیر منوط بالقصد آثر الارتداد علی الرد آه شیخنا وفی القاموس ان الطرف کما یطلق علی نظر العین یطلق علی العین نفسها الخ ١٢ جمل ٢٦ قوله قال له ای قال آصف لسلیمان انظر الخ وقوله فنظر اے سلیمان علیه السلام ١٢ ※

بان[1] جری تحت الارض حتی[2] ارتفع عند کرسی سلیمان فلما راٰه مستقرا ای[3] ساکنا عنده قال هذا
ای الاتیان لی به من فضل ربی لیبلونی لیختبرنی ءاشکر بتحقیق الهمزتین و ابدال الثانیة الفا
وتسهیلها وادخال الف بین المسهلة والاخری وترکه ام اکفر النعمة ومن شکر فانما یشکر لنفسه ای
لاجلها لان ثواب شکره له ومن کفر النعمة فان ربی غنی عن شکره کریم ○ بالافضال علی من یکفرها
قال نکروا لها عرشها ای غیروه الی حال تنکره اذا راته ننظر اتهتدی الی معرفته ام تکون من الذین
لا یهتدون ○ الی معرفة ما تغیر علیهم قصد[4] بذلک اختبار عقلها لما[5] قیل له ان فیه شیئا فغیروه
بزیادة او نقص او غیر ذلک فلما جاءت قیل لها اهکذا[6] عرشک ای امثل هذا عرشک قالت
کانه هو ای فعرفته وشبهت[7] علیهم کما شبهوا علیها اذ لم یقل اهذا عرشک ولو قیل هذا قالت نعم
قال[8] سلیمان لما رای لها معرفة وعلما واوتینا العلم من قبلها وکنا[9] مسلمین ○ وصدها[10] عن عبادة
الله ما کانت تعبد من دون الله ای غیره انها کانت من قوم کٰفرین ○ قیل لها ایضا ادخلی الصرح
هو[11] سطح من زجاج ابیض شفاف تحته ماء جار فیه سمک اصطنعه[12] سلیمان لما[13] قیل له ان ساقیها و
رجلیها کقدمی حمار فلما[14] راته حسبته لجة[15] من الماء وکشفت[16] عن ساقیها لتخوضه وکان[17] سلیمان علی
ای معظم الماء ۱۲
سریره فی صدر الصرح فرای ساقیها وقدمیها[18] حسانا قال لها انه صرح ممرد[19] ملس[20] من قواریر ○
ای زجاج ودعاها الی الاسلام قالت رب انی ظلمت نفسی بعبادة غیرک واسلمت کائنة مع[21]
سلیمٰن لله رب العٰلمین ○ ع ۳ ۱۳ ۱۸ وارادت تزوجها فکره شعر ساقیها فعملت له الشیاطین النورة فازالته بها
وکانت اول من صنعت له النورة رواه ابن جریر عن عکرمة ۱۲
فتزوجها[22] واحبها واقرها علی ملکها وکان یزورها کل شهر مرة ویقیم عندها ثلثة ایام وانقضی ملکها
بانقضاء ملک سلیمان روی انه ملک وهو ابن ثلاث عشرة سنة ومات[23] وهو ابن ثلاث وخمسین
سنة فسبحٰن من لا انقضاء لدوام ملکه ولقد ارسلنا الی ثمود اخاهم من القبیلة صٰلحا ان
ای بان اعبدوا الله وحده فاذا[24] هم فریقٰن یختصمون ○ فی الدین فریق مؤمنون من حین
وقدم بیان الاختصام [illegible] فی سورة الاعراف من کلامه سبحانه [illegible]
ارساله الیهم وفریق کافرون قال للمکذبین یٰقوم لم[25] تستعجلون بالسیئة قبل الحسنة
ای بالعذاب قبل الرحمة حیث قلتم ان کان ما اتیتنا به حقا فاتنا بالعذاب لولا هلا تستغفرون
الله من الشرک لعلکم ترحمون ○ فلا تعذبون قالوا اطیرنا اصله تطیرنا ادغمت التاء فی
الطاء واجتلبت[26] همزة وصل ای تشاءمنا بک وبمن معک ای المؤمنین حیث قحطوا المطر

---

[1] قوله بان جری تحت الارض فی روح البیان وقال اهل المعانی لاینکر من قدرة الله ان یعدمه من حیث کان ثم یوجده حیث کان سلیمان بلا نقل بدعاء الذی عنده علم من الکتاب ویکون ذلک کرامة للولی ومعجزة للنبی انتهی ۱۲

[2] قوله حتی ارتفع عند کرسی سلیمان آه قال ابن عباس ان آصف قال لسلیمان حین صلی مد عینیک حتی ینتهی طرفک فمد سلیمان عینیه ونظر نحو الیمن ودعا آصف فبعث الله الملائکة فحملوا السریر یجرون به تحت الارض حتی نبع بین یدی سلیمان وقیل خر سلیمان ساجدا ودعا باسم الله الاعظم فغاب العرش فی الارض حتی ظهر عند کرسی سلیمان ۱۲ج

[3] قوله ای ساکنا عنده یرید بتفسیر الاستقرار بالسکون انه لیس من الافعال العامة التی یجب حذفها وذهب ابن مالک الی انه غلبی وانه قد یظهر فی هذه الآیة ۱۲ک

[4] قوله قصد بذلک اختبار عقلها لما قیل له ان فیها ای فی عقلها شیئا ای نقصا فغیروه بزیادة او نقص آه اخرج ابن ابی حاتم من وجه صحیح عن مجاهد امر بالعرش فغیر ما کان احمر جعل اخضر وما کان اخضر جعل اصفر وعن عکرمة زیدوا فیه وانقصوا ۱۲ک

[5] قوله لما قیل له ان فیه ای فی عقله وقوله شیئا ای نقصا والقائل له ما ذکر الجن من الجمل ۱۲

[6] قوله اهکذا عرشک آه الهمزة للاستفهام والهاء حرف تنبیه والکاف حرف جر وذا اسم اشارة مجرور بها والجار والمجرور خبر مقدم وعرشک مبتدأ موخر وفصل فی هذا الترکیب بین هاء التنبیه واسم الاشارة بحرف الجر والاصل اتصالها بها فکان مقتضاه ان یقال اکهذا عرشک وهذا الفصل لایجوز بغیر الکاف من حروف الجر ۱۲ج

[7] قوله وشبهت علیهم حیث لم تقل هو هو مع علمها بحقیقة الحال تلویحا بما اعتراه بالتنکیر من نوع مغایرة فی الصفات مع اتحاد الذات ومراعات لحسن الادب فی محاورته علیه السلام ۱۲ ابو السعود

[8] قوله قال سلیمان لما رای الخ ای لاجل الثناء علی الله والتحدث بنعمه ای هی وان هدیت الی العلم بجلال الله وقدرته وصدق الرسل والمعجزات والی الاسلام لکنا اوتینا العلم من قبلها اے من قبل ان توتی هی العلم وکنا مسلمین من قبل ان تسلم جمل وفی الکبیر ویکون غرضهم من ذلک شکر الله تعالی فی ان خصهم بمزیة التقدم فی الاسلام و اکثر المفسرین علی انه هذا من بقیة کلام بلقیس والمعنی انها قالت اوتینا العلم بکمال قدرة الله وصحة نبوة سلیمان من قبل ظهور هذه المعجزة او من هذه الحالة التی شاهدناها بما سمعناه من المنذر من الآیات الدالة علی ذلک وکنا مسلمین من ذلک الوقت ۱۲

[9] قوله وکنا مسلمین کذا رواه ابن جریر عن مجاهد انه من قول سلیمان واختاره ونقل الواحدی انه بقیة قول بلقیس قال شیخ الاسلام ابن حجر الاول هو المعتمد لکن السیاق یدل علی انه من قول بلقیس ولهذا اختاره الشیخ البغوی والبیضاوی وغیرهما والمعنی انها قالت اوتینا العلم بکمال قدرة الله وصحة نبوتک من قبل الآیة فی العرش بالآیات المتقدمة من امر الهدیة والرسل ۱۲

[10] قوله وصدها من جملة کلام الله او من کلام سلیمان و المعنی صدها عن ما تقدم الی الاسلام عبادتها للشمس ۱۲

[10] قوله وصدها من جملة کلام سلیمان او من جملة کلامها علی الاحتمال السابقین وذکر فی ابی السعود احتمال آخر وهو انه من کلام الله ۱۲

[11] قوله هو سطح من الزجاج الخ هذا احد اطلاقاته ففی روح البیان وابی السعود والبیضاوی وغیرها الصرح هو القصر وعبارة الکبیر الصرح القصر کقوله تعالی یا هامان ابن لی صرحا وقیل صحن الدار انتهی وفی القاموس الصرح القصر وکل بناء عال ۱۲ وفی الصراح صرح کوشک وبنای بلند صرحة زمین استوار صرحة الدار عرصتها ۱۲

[12] قوله اصطنعه سلیمان ای امر الشیاطین باصطناعه فحفروا حفیرة کالصهریج وجعلوا سقفها زجاجا شفافا وهو الصرح ای السطح ای سطح هذه الحفیرة ووضعوا فیها ماء وسمکا وضفدعا وغیرهما من حیوانات البحر وصار الماء وما فیه یری من هذا الزجاج فمن لم یکن عالما بالحال یظن ان هذا ماء مکشوف لیس له سطح یمنع من الخوض فیه مع انه لیس کذلک من الجمل وفی ابی السعود روی ان سلیمان علیه السلام امر قبل قدومها فبنی له علی طریقها قصر من زجاج ابیض واجری تحته الماء والقی فیه من دواب البحر السمک وغیره و وضع سریره فی صدره فجلس علیه وعکف علیه الطیر والجن والانس وانما فعل ذلک لیزیدها استعظاما لامره وتحققا لنبوته وثباتا علی الدین ۱۲

[13] قوله لما قیل له ان ساقیها ورجلیها کقدمی حمار قال لها ذلک الجن لما کرهوا ان یتزوجها فتفضی الیه باسرارهم لانها کانت بنت جنیة او خافوا ان یتولد منها ولد یجتمع له فطنة الانس والجن فیخرج من ملک سلیمان الی اشد منه ۱۲ک

[14] قوله فلما راته پس چون بدید قصر را درحالتیکه آفتاب بران تافته بود وآن صافی مینمود دریاهیان را دید ۱۲ روح

[15] قوله لجة اللج بالضم معظم الماء من القاموس ۱۲

[16] قوله وکشفت عن ساقیها اے علی عادة من اراد الخوض فی الماء قیل لما رأت اللجة فزعت وظنت انه قصد بها الغرق فلما لم یکن لها بد من امتثال الامر سلمت وکشفت عن ساقیها ۱۲ صاوی

[17] قوله وکان سلیمان علی سریره فی صدر الصرح وانما وضع السریر کذلک لتمر علیه فتحتاج الی کشف الساق فرای ساقیها وقدمیها الا انها کانت شعراء الساقین روی ابن جریر عن مجاهد الصرح برکة ماء ضرب علیها سلیمان قواریر البسها ایاه قال وکانت امرأة شعراء فکشفت عن ساقیها فاذا هی شعراء فامر سلیمان بالنورة فصنعت ومن طریق عکرمة نحوه ووصله ابن ابی حاتم من وجه آخر عن عکرمة عن ابن عباس نحوه ۱۲ کمالین

[18] قوله وقدمیها حسانا فاذا هی احسن الناس ساقا وقدما خلا انها شعراء ۱۲ روح

[19] قوله ممرد الخ ومنه الامرد فی القاموس التمرید التملیس والتسویة ۱۲ک

[20] قوله ملس املیساس نرم وتابان شدن تملیس متعد منه ۱۲ صراح

[21] قوله مع سلیمان آه حال من التاء فی اسلمت کما اشار له بتقدیم المتعلق ای حالة کونی معه ای مصاحبة له فی الدین ولیس ظرفا لغوا متعلقا باسلمت والا لاوهم اتحاد اسلامهما فی الزمان ولیس کذلک بل اسلامه قبل اسلامها ۱۲ج

[22] قوله فتزوجها الخ هذا احد قولین والثانی ان انکحها سلیمان علیه السلام لذی تبع ملک همدان وذی تبع من ملوک الیمن وهمدان بسکون المیم من بلاد الیمن والجمهور علی ان سلیمان نکحها لنفسه کما فی روح البیان ۱۲

[23] قوله ومات الخ ووفاته من اواخر سنة خمس وسبعین وخمس مائة لوفات موسی علیه السلام وبین وفاته والهجرة الشریفة الاسلامیة الف وسبعمائة وثلاث وسبعون سنة ۱۲ روح

[24] قوله فاذا هم فریقان یختصمون آه المراد بالفریقین قوم صالح وانهم انقسموا فریقین مومن وکافر وجعل الزمخشری الفریق الواحد صالحا وحده والآخر جمیع قومه وحمله علی ذلک العطف بالفاء فانه یوذن انه بمجرد ارساله صاروا فریقین ولا یصیر قومه فریقین الا بعد زمان ولو قلیلا ویختصمون صفة لفریقان علی المعنی کقوله هذان خصمان اختصموا وان طائفتان من المؤمنین اقتتلوا ۱۲ج

[25] قوله لم تستعجلون بالسیئة آه فی البیضاوی قال یا قوم لم تستعجلون بالسیئة بالعقوبة فتقولون ائتنا بما تعدنا قبل الحسنة ای قبل التوبة فتوخرونها الی نزول العقاب فانهم کانوا یقولون ان صدق ایعاده تبنا حینئذ والا فنحن علی ما کنا علیه آه ۱۲ج

[26] قوله واجتلبت همزة الوصل اے لاجل التوصل للنطق بالساکن الذی هو الطاء المدغمة لان المدغم ساکن دائما وقوله ای تشاءمنا ای اصابنا الشوم اے الضیق وفی القرطبی الشوم النحس من الجمل ۱۲

۱ه قوله طائركم شومكم قال جار الله كان الرجل يسافر فيمر بطاير فان مر سانحا تيمن وان مر بارحا تشاءم ونسبوا الخير والشر الى الطاير ثم استعير لما كان سببهما من قدر الله وقسمته او من عمل العبد الذي هو سبب الرحمة والنقمة ومنه طائر الله لا طائرك وفي القاموس البارح من الصيد ما مر من ميامنك الى مياسرك والسانح عكسه ۱۲ كمالين وفي القرطبي الشوم النحس ولا شئ اضر بالراي وافسد للتدبير من اعتقاد الطيرة ومن ظن ان خوار بقرة او نعيق غراب يرد قضاء او يدفع مقدورا فقد جهل ۱۲ جمل ۲ه قوله تختبرون الخ كذا روي عن ابن عباس قال القاضي وهو اضراب من بيان طائرهم الذي هو مبدأ الحق بهم الى ما هو الداعي اليه ۱۲ ك ۳ه قوله مدينة ثمود اي وهي الحجر وتقدم انه واد بين الشام والمدينة ۱۲ صاوي ۴ه قوله تسعة رهط آه الاكثر على ان تمييز العدد يجر بمن كقوله اربعة من الطير وفي المسألة مذاهب احدها انه لا يجوز الا في قليل الثاني انه يجوز ولكن لا ينقاس الثالث التفصيل بين ان يكون للقلة كرهط ونفر فيجوز او للكثرة فقط او لها وللقلة فلا يجوز نحو تسعة قوم ونص سيبويه على امتناع ثلثة اغنم قال الزمخشري انما جاز تمييز التسعة بالرهط لانه في معنى الجمع كانه قيل تسعة انفس ۱۲ جمل ۵ه قوله اي رجال دفع بذلك ما يقال ان تمييز التسعة جمع مجرور فكيف يوتى به مفردا فاجاب بانه وان كان مفردا في اللفظ فهو جمع في المعنى وهؤلاء التسعة هم الذين قتلوا اولادهم حين اخبر صالح ان مولودا يولد في شهرهم هذا يكون عقر الناقة على يديه فقتل التسعة اولادهم وابى العاشر ان يقتل ابنه فعاش ذلك الولد ونبت نباتا سريعا فكان اذا مر بالتسعة حزنوا على قتل اولادهم فسول لهم الشيطان ان يجتمعوا في غار فاذا جاء الليل خرجوا الى صالح وقتلوه وتقدم انهم اجتمعوا في الغار فارادوا ان يخرجوا منه فسقط عليهم الغار فقتلهم وعقر الناقة ولد العاشر وهو قدار بن سالف ۱۲ صاوي ۶ه قوله منها قرضهم الدنانير الخ اي قطعهم لها وقد منعوا من قطعها ۱۲ ۷ه قوله والتاء الفوقية وضم التاء الثانية لحمزة وعلي خطاب بعضهم لبعض ۱۲ ك ۸ه قوله نقتلهم ليلا البيات مباغتة العدو ليلا وفي القاموس بيت العدو اوقع بهم ليلا ۱۲ ك ۹ه قوله بضم الميم اي للاكثر وفتحها لحفص اي اهلاكهم على الوجه الاول وهلاكهم على الثاني يشير الى انه مصدر على الوجهين ويحتمل كونه اسم مكان ۱۲ ك ۱۰ه قوله فانظر كيف كان الخ كيف خبر كان وان جعلت تامة فكيف حال ۱۲ ك ۱۱ه قوله انا دمرناهم بكسرة همزة انا استئنافا واما على قراءة الكوفيين بفتح الهمزة فهي بدل من اسم كان او خبر له وكيف حال ۱۲ كمالين ۱۲ه قوله برمي الملائكة قال ابن عباس ارسل الله الملائكة تلك الليلة الى دار صالح عليه السلام يحرسونه فاتى التسعة دار صالح شاهرين سيوفهم فرمتهم الملئكة بالحجارة وهم يرون الحجارة ولا يرون الملائكة فقتلتهم واهلك الله جميع القوم بالصيحة انتهت فكلمة او في كلام الشارح للتنويع اي عذابهم نوعان موزعان عليهم رمي الحجارة على التسعة بسبب تبييتهم على قتل صالح واهله والصيحة على غيرهم بسبب عقر الناقة ولو قال المفسر اهلكناهم برمي الملائكة الحجارة وقومهم اجمعين بصيحة جبريل لكان اوضح ۱۲ ج وص ۱۳ه قوله خالية من اخوى البطن اذا خلا او ساقطة من خوى النجم اذا سقط ونصبه على الحال والعامل فيها معنى الاشارة اي اشير بيوتهم حال كونها خالية ۱۲ كمالين ۱۴ه قوله وانجينا الذين آمنوا اي من الهلاك فخرج صالح بهم الى حضرموت فلما دخلها مات صالح فسميت تلك البلدة بذلك ثم بنى الاربعة آلاف مدينة يقال لها حاضوراء ۱۲ ص ۱۵ه قوله يبصر بعضكم بعضا اشار بذلك الى ان المراد الابصار بالعين وقيل المراد ابصار القلب ويكون المعنى وتعلمون انها قبيحة ۱۲ ص ۱۶ه قوله من دون النساء اي ان الله خلق الانثى للذكر ولم يخلق الذكر للذكر ولا الانثى للانثى فهي مضادة لله في حكمته ۱۲ مدارك ۱۷ه قوله بل انتم قوم تجهلون اي تفعلون فعل الجاهلين بانها فاحشة مع علمكم بذلك او اريد بالجهل السفاهة والمجانة التي كانوا عليها ۱۲ مدارك ۱۸ه قوله عاقبة فعلكم يشير الى ان مفعول تجهلون محذوف ۱۲ ۱۸ه قوله عاقبة فعلكم يشير الى تقدير المفعول وقد ينزل منزلة اللازم اي انتم تفعلون فعل من يجهل قبحها ۱۲ كمالين ۱۹ه قوله فما كان جواب قومه آه خبر مقدم والا ان قالوا في موضع الاسم وقرأ الحسن وابن ابي اسحق برفع اسما والا ان قالوا خبرا وهو ضعيف ۱۲ جمل ۲۰ه قوله وامطرنا عليهم مطرا آه اي على من كان منهم خارج المدائن والسجيل هو الطين المحرق ۱۲ جمل ۲۱ه قوله قل الحمد لله آه لما فرغ من قصص هذه السورة امر رسوله صلى الله عليه وسلم بحمده تعالى وبالسلام على المصطفين وكان هذا صدر خطبة لما يلقى من البراهين الدالة على الوحدانية والعلم والقدرة الآتي ذكرها بقوله امن خلق السموات والارض الخ ۱۲ جمل ۲۲ه قوله على هلاك كفار الامم الخالية في الكبير في هذه الآية قولان الاول انه متعلق بما قبله من القصص والمعنى الحمد لله على اهلاكهم وسلام على عباده الذين اصطفى بان ارسلهم ونجاهم الثاني انه مبتدأ فانه تعالى لما ذكر احوال الانبياء عليهم السلام وكان محمد صلى الله عليه وسلم كالمخالف لمن قبله في العذاب لان عذاب الاستيصال مرتفع عن قومه امره تعالى بان يشكر ربه على ما خصه بهذه النعم وبان يسلم على الانبياء عليهم السلام الذين صبروا على مشاق الرسالة ۱۲ ۲۳ه قوله عباده الذين اصطفى آه قال مقاتل هم الانبياء والمرسلون وقال ابن عباس هم اصحاب محمد صلى الله عليه وسلم وقال الكلبي امة محمد صلى الله عليه وسلم وقيل هم كل المؤمنين من السابقين واللاحقين ۱۲ جمل ۲۴ه قوله ءالله خير اصله أالله على ان الهمزة الاولى استفهام والثانية وصل فمدوا الاولى تخفيفا روح معناه بالفارسية آيا خدا بهتر است يا انچه شريک مي آرند ۱۲ ۲۵ه قوله بالياء التحتية لابي عمرو وعاصم وبالتاء الفوقانية للباقين ۱۲ ك ۲۶ه قوله اهل مكة راجع لكل من الياء والتاء لكنه على الياء يكون مرفوعا تفسير الواو وتكون اي تفسيرية وعلى التاء يكون منصوبا تفسير الخطاب ويكون منادى تكون اي ندائية وقوله الآلهة بالرفع تفسير لما الواقعة مبتدأ وقوله خير لعابديها خبر عنها فهو محذوف والتقدير ام الآلهة التي يشركونها خير لعابديها وقوله به اي بالله ۱۲ ۲۷ه قوله امن خلق السموات ام منقطع بمعنى بل وهمزة الاستفهام او للاضراب والاستفهام التوبيخي في المعادلة الى الاستفهام التقريري والخبر مقدر اي خير ۱۲ ك ۲۸ه قوله فيه التفات اي وحكمته اختصاصه سبحانه وتعالى بهذا الفعل اشارة الى ان الله تعالى هو المنبت للاشجار والزرع لا غيره وخلقها مختلفة الالوان والطعوم مع كونها تسقى بماء واحد ۱۲ صاوي ※

وجاعوا قال طائركم شومكم عند الله اتاكم به بل انتم قوم تفتنون ○ تختبرون بالخير والشر
وكان في المدينة مدينة ثمود تسعة رهط اي رجال يفسدون في الارض بالمعاصي منها قرضهم
الدنانير والدراهم ولا يصلحون ○ بالطاعة قالوا اي قال بعضهم لبعض تقاسموا اي احلفوا بالله
لنبيتنه بالنون والتاء وضم التاء الثانية واهله اي من آمن به اي نقتلهم ليلا ثم لنقولن بالنون
والتاء وضم اللام الثانية لوليه اي ولي دمه ما شهدنا حضرنا مهلك اهله بضم الميم وفتحها اي اهلاكهم
او هلاكهم فلا ندري من قتلهم وانا لصادقون ○ ومكروا في ذلك مكرا ومكرنا مكرا اي جازيناهم
بتعجيل عقوبتهم وهم لا يشعرون ○ فانظر كيف كان عاقبة مكرهم انا دمرناهم اهلكناهم
وقومهم اجمعين ○ بصيحة جبريل او برمي الملائكة بحجارة يرونها ولا يرونهم فتلك بيوتهم خاوية
خالية ونصبه على الحال والعامل فيها معنى الاشارة بما ظلموا بظلمهم اي كفرهم ان في ذلك
لاية لعبرة لقوم يعلمون ○ قدرتنا فيتعظون وانجينا الذين امنوا بصالح وهم اربعة آلاف
وكانوا يتقون ○ الشرك ولوطا منصوب باذكر مقدرا قبله ويبدل منه اذ قال لقومه اتاتون
الفاحشة اي اللواطة وانتم تبصرون ○ يبصر بعضكم بعضا انهماكا في المعصية ائنكم
بتحقيق الهمزتين وتسهيل الثانية وادخال الف بينهما على الوجهين لتاتون الرجال شهوة
من دون النساء بل انتم قوم تجهلون ○ عاقبة فعلكم فما كان جواب قومه الا ان قالوا
اخرجوا آل لوط اي اهله من قريتكم انهم اناس يتطهرون ○ من ادبار الرجال فانجينه واهله
الا امراته قدرنها جعلناها بتقديرنا من الغبرين ○ الباقين في العذاب وامطرنا عليهم مطرا
ع ۱۴ هو حجارة السجيل اهلكتهم فساء بئس مطر المنذرين ○ بالعذاب مطرهم قل يا محمد الحمد لله على هلاك ۱۹
كفار الامم الخالية وسلم على عباده الذين اصطفى هم ءآلله بتحقيق الهمزتين وابدال الثانية
الفا وتسهيلها وادخال الف بين المسهلة والاخرى وتركه خير لمن يعبده اما يشركون ○ بالياء
والتاء اي اهل مكة به الالهة خير لعابديها امن خلق السموات والارض وانزل لكم
من السماء ماء فانبتنا فيه التفات من الغيبة الى التكلم به حدائق جمع حديقة وهو البستان
المحوط ذات بهجة حسن ما كان لكم ان تنبتوا شجرها لعدم قدرتكم عليه ءاله بتحقيق الهمزتين
وتسهيل الثانية وادخال الف بينهما على الوجهين في مواضعه السبعة مع الله اعانه على ذلك

اى ليس معه اله بل هم قوم يعدلون ○ يشركون بالله غيره امن جعل الارض قرارا لا تميد باهلها
وجعل خللها فيما بينها انهرا وجعل لها رواسى جبالا اثبت بها الارض وجعل بين البحرين
جمع خلل وهى الفرجة فيما بين الشيئين ۱۲
حاجزا بين العذب والملح لا يختلط احدهما بالاخر ءاله مع الله بل اكثرهم لا يعلمون ○ توحيده
امن يجيب المضطر المكروب الذى مسه الضر اذا دعاه ويكشف السوء عنه وعن غيره ويجعلكم
خلفاء الارض الاضافة بمعنى فى اى يخلف كل قرن القرن الذى قبله ءاله مع الله قليلا ما
خلفاء فيها ۱۲ ک
تذكرون ○ تتعظون بالفوقانية والتحتانية وفيه ادغام التاء فى الذال وما زائدة لتقليل القليل امن
لابى عمرو ۱۲ ک للاكثر ۱۲ ک
يهديكم يرشدكم الى مقاصدكم فى ظلمت البر والبحر بالنجوم ليلا وبعلامات الارض نهارا ومن يرسل
الريح بشرا بين يدى رحمته اى قدام المطر ءاله مع الله تعلى الله عما يشركون ○ به غيره امن يبدؤا
الخلق فى الارحام من نطفة ثم يعيده بعد الموت وان لم يعترفوا بالاعادة لقيام البراهين عليها ومن
يرزقكم من السماء بالمطر والارض بالنبات ءاله مع الله اى لا يفعل شيئا مما ذكر الا الله ولا اله معه
قل يا محمد هاتوا برهانكم حجتكم ان كنتم صدقين ○ ان معى الها فعل شيئا مما ذكر وسألوه عن وقت
قيام الساعة فنزل قل لا يعلم من فى السموت والارض من الملائكة والناس الغيب اى ما غاب عنهم
الا لكن الله يعلمه وما يشعرون اى الكفار كغيرهم ايان وقت يبعثون ○ بل بمعنى هل ادرك بوزن
اكرم فى قراءة وفى اخرى ادّارك بتشديد الدال واصله تدارك ابدلت التاء دالا وادغمت فى الدال و
لابى عمرو وابن كثير ۱۲ للباقين
اجتلبت همزة الوصل اى بلغ ولحق او تتابع وتلاحق علمهم فى الاخرة اى بها حتى سألوا عن وقت مجيئها
ليس الامر كذلك بل هم فى شك منها بل هم منها عمون ○ من عمى القلب وهو ابلغ مما قبله والاصل ع ۵ ۸ ۱
عميون استثقلت الضمة على الياء فنقلت الى الميم بعد حذف كسرها وقال الذين كفروا ايضا فى
انكار البعث ءاذا كنا ترابا واباؤنا ائنا لمخرجون ○ اى من القبور لقد وعدنا هذا نحن واباؤنا من
قبل ان هذا الا اساطير الاولين ○ جمع اسطورة بالضم اى ما سطر من الكذب قل سيروا فى
الارض فانظروا كيف كان عاقبة المجرمين ○ بانكارهم وهى هلاكهم بالعذاب ولا تحزن عليهم و
لا تكن فى ضيق مما يمكرون ○ تسلية للنبى صلى الله عليه وسلم اى لا تهتم بمكرهم عليك فانا ناصرك
عليهم ويقولون متى هذا الوعد بالعذاب ان كنتم صدقين ○ فيه قل عسى ان يكون ردف
قرب لكم بعض الذى تستعجلون ○ فحصل لهم القتل ببدر وباقى العذاب ياتيهم بعد الموت

---

۵۱ قوله اى ليس معه اله يريد ان الاستفهام انكارى وقوله ذلك اے خلق ما ذكر ۱۲ ک ۵۲ قوله يشركون بالله قال فى المفردات قوله بل هم قوم يعدلون يصح ان يكون من قولهم عدل عن الحق اذا جار عدولا انتهى فهم جاروا وظلموا بوضع الكفر موضع الايمان والشرك محل التوحيد وفى الكبير وقد اختلفوا فى معنى قوله تعالى بل هم قوم يعدلون فقيل يعدلون عن هذا الحق الظاهر وقيل يعدلون بالله سواه ۱۲ ۵۳ قوله امن جعل الارض قرارا آه قيل هو بدل من امن خلق السموات الخ وكذا ما بعده من الجمل الثلاث وحكم الكل واحد والاظهر ان كل واحد منها اضراب وانتقال من التبكيت بما قبلها الى التبكيت بوجه آخر ادخل فى الالزام بجهة من الجهات اے جعلها بحيث يستقر عليها الانسان والدواب باظهار بعضها من الماء ودحوها وتسويتها حسبما تدور عليه منافعهم ۱۲ جمل ۵۴ قوله لا تميد اى لا تتحرك فى الصراح ميد جنبيدن ۱۲ ۵۵ قوله خلالها آه يجوز ان يكون ظرفا فالجعل بمعنى خلق المتعدية لواحد وان يكون فى محل المفعول الثانى على انها بمعنى صير ۱۲ جمل ۵۶ قوله جبالا اثبت بها الارض بيان لما هو المقصود بها لئلا يميد ما قبله والافراسى جمع راسية من رسى بمعنى ثبت ۱۲ ک ۵۷ قوله اذا دعاه اشار بذلك الى ان اجابة المضطر متوقفة على دعائه فلا ينبغى لمن كان مضطرا ترك الدعاء بل يدعو والله يجيبه على حسب ما اراد سبحانه وتعالى لان الله ارأف على العبد من نفسه فالعاقل اذا دعا يسلم فى الاجابة لمراد الله ۱۲ ص ۵۸ قوله وفيه ادغام التاء فى الذال للاكثر وتخفيف الذال لحمزة وعلى وحفص ۱۲ ۵۹ قوله لتقليل القليل وتقليل القليل كناية عن العدم بالكلية فالمعنى نفى تذكرهم راسا من الجمل ۱۲ ۶۰ قوله وان لم يعترفوا الخ فى الكواشى وسالوا عن بدا خلقهم اعادتهم مع انكارهم البعث لتقدم البراهين الدالة على ذلك من انزال الماء وانبات النبات وجفافه ثم عوده مرة ثانية والعقل يحكم بامكان الاعادة بعد الابلاء وهم يعلمون انهم وجدوا بعد ان لم يكونوا فايجادهم بعد ان كانوا ايسر ۱۲ روح ۶۰ قوله وان لم يعترفوا آه هذا جواب عما يقال كيف قيل لهم امن يبدؤ الخلق ثم يعيده وهم منكرون للاعادة وايضاح الجواب انهم كانوا معترفين بالابتداء ودلالة الابتداء على الاعادة ظاهرة قوية فلما كان الكلام مقرونا بالدلالة الظاهرة صاروا كانهم لم يبق لهم عذر فى الانكار ۱۲ جمل ۶۱ قوله قل هاتوا برهانكم الخ امره صلى الله عليه وسلم بتبكيتهم اثر قيام الادلة على انه لا يستحق العبادة غيره ۱۲ صاوى ۶۲ قوله ان معى الها فعل شيئا كذا فى بعض النسخ وصوابه ان معه لان الذى تقدم اله مع الله وايضا فالنبى صلى الله عليه وسلم المامور بهذا القول لا يقول لهم ان كنتم صادقين ان معى الها وفى بعض النسخ ان مع الله الها وهى ظاهرة ۱۲ جمل ۶۳ قوله من فى السموات والارض آه من فاعل يعلم والظرف صفتها اى لا يعلم الذى ثبت وسكن واستقر فى السموات والارض وهم الملائكة والانس كما قال الشارح والغيب مفعول به والله مبتدا خبره محذوف كما قدره الشارح وفسر الا بلكن اشارة الى انقطاع الاستثناء ويصح ان يكون من فى محل نصب على المفعولية والغيب بدل منها والله فاعل يعلم والمعنى قل لا يعلم الاشياء التى تحدث فى السموات والارض الغائبة عنا الا الله تعالى ۱۲ جمل ۶۴ قوله الا لكن حمله على الانقطاع لان الاتصال يقتضى ان الله من جملة من فى السموات والارض فيكون له مكان ۱۲ ۶۵ قوله ايان هى ههنا بمعنى متى وقول الشارح وقت تفسير لايان لكنه اخل بتفسير الاستفهام الذى فى ضمنها ولو قال متى يبعثون او اى وقت يبعثون لكان اوضح من الجمل وفى ابى السعود وايان مركبة من اى وان فمعناه الاصلى اى ان يبعثون اى اى وقت ۱۲ ۶۶ قوله وقت يبعثون تفسير لايان والمناسب تفسيرها بمتى لان ايان ظرف متضمن معنى همزة الاستفهام ومتى كذلك بخلاف لفظ وقت ۱۲ صاوى ۶۷ قوله بل بمعنى هل آه لم يوجد بل بمعنى هل فى كتب اللغة والنحو لكن يدل عليه قراءة ابن عباس أادرك بهمزتين على الاستفهام وقراءة ابى بن كعب ام تدارك علمهم ۱۲ ک ۶۸ قوله اى بلغ ولحق كما تقول ادركه علمى اذا لحقه وبلغه وذلك تفسير على القراءة الاولى او تتابع وتلاحق من قولهم تدارك بنو فلان اذا تتابعوا فى الهلاك وذلك على القراءة الثانية ۱۲ ک ۶۹ قوله فى الآخرة اى بها آه وفى السمين فيه وجهان احدهما ان فى على بابها وادرك وان كان ماضيا لفظا فهو مستقبل معنى لانه كائن قطعا كقوله اتى امر الله وعلى هذا ففى متعلق بادرك والثانى ان فى بمعنى الباء اے بالآخرة كما فسره الشارح بقوله اى بها وعلى هذا فتعلق بنفس علمهم كقولك علمى بزيد كذا ۱۲ من الجمل ۶۹ قوله فى الآخرة اے فى شان الآخرة ومعناها والمعنے ان اسباب استحكام العلم وتكامله بان القيامة كائنة قد حصلت لهم ومكنوا من معرفته وهم شاكون جاهلون ۱۲ مدارك ۷۰ قوله ليس الامر كذلك يريد ان الاستفهام انكارى اى لم يبلغ علمهم بالآخرة ولم تتابع ۱۲ ک ۷۱ قوله بل هم منها عمون اے عندهم جزم بعدمها العدم ادراكهم دلائلها ۱۲ صاوى ۷۲ قوله بعد حذف كسرها اى وسقطت الياء لوقوعها ساكنة اثر ضمة ۱۲ صاوى ۷۳ قوله ءاذا كنا ترابا آه الهمزة داخلة على مقدر عامل فى اذا وآباؤنا معطوف على اسم كان وهو الضمير وسوغ العطف عليه الفصل بالخبر وقوله ائنا لمخرجون بمعنى ما قبله وانما اعيد تاكيدا ولا يصح ان يكون مخرجون عاملا فى اذا لوجود موانع ثلاثة كل منها لا يعمل ما بعده فيما قبله همزة الاستفهام وان ولام الابتداء ۱۲ جمل ۷۴ قوله قل سيروا فى الارض امر تهديد لهم اشارة الى انهم لم يرجعوا وانزل بهم انزل بمن قبلهم ۱۲ صاوى ۷۵ قوله ولا تحزن عليهم اے لا تهتم على عدم ايمانهم فيما مضى ولا تخف من مكرهم فى المستقبل فالحزن غم لما مضى والخوف غم لما يستقبل ۱۲ صاوى ۷۶ قوله فى ضيق بفتح الضاد وكسرها قراءتان سبعيتان اى حرج ۱۲ صاوى ۷۷ قوله مما يمكرون اے من مكرهم وكيدهم لك فان الله يعصمك من الناس يقال ضاق الشئ ضيقا بالفتح وهو قراءة ابن كثير وبالكسر وهو قراءته ۱۲ مدارك ۷۸ قوله قل عسى ان يكون قال القاضى عسى ولعل وسوف فى مواعيد الملوك كالجزم بها وانما يطلقونه اظهارا لوقارهم واشعارا بان الرمزة منهم كالتصريح من غيرهم ۱۲ ک ۷۹ قوله ردف لكم آه فيه اوجه اظهرها ان ردف ضمن معنى فعل يتعدى باللام اى دنا وقرب (وبهذا فسره ابن عباس) وبعض الذى فاعل به والثانى ان مفعوله محذوف واللام للعلة اے ردف الخلق لاجلكم ولشؤمكم الثالث ان اللام مزيدة فى المفعول تاكيدا آه ۱۲ جمل ✖

وان ربك لذو فضل على الناس ومنه تاخير العذاب عن الكفار ولكن اكثرهم لا يشكرون ○
اي الفضل ۱۲ ص
فالكفار لا يشكرون تاخير العذاب لانكارهم وقوعه وان ربك ليعلم ما تكن صدورهم تخفيه و
ما يعلنون ○ بالسنتهم وما من غائبة في السماء والارض التاء للمبالغة اي شئ في غاية الخفاء على
الناس الا في كتب مبين ○ بين هو اللوح المحفوظ ومكنون علمه تعالى ومنه تعذيب الكفار ان
الواو بمعنى او وهذا تفسير ثان للكتاب ۱۲
هذا القران يقص على بني اسراءيل الموجودين في زمن نبينا صلى الله عليه وسلم اكثر الذي هم فيه
يختلفون ○ اي ببيان ما ذكر على وجه الرافع للاختلاف بينهم لو اخذوا به واسلموا وانه لهدى من
الضلالة ورحمة للمؤمنين ○ من العذاب ان ربك يقضي بينهم كغيرهم يوم القيمة بحكمه اي
عدله وهو العزيز الغالب العليم ○ بما يحكم به فلا يمكن احدا مخالفته كما خالف الكفار في الدنيا
انبياءه فتوكل على الله ثق به انك على الحق المبين ○ اي الدين البين فالعاقبة لك بالنصر على
الكفار ثم ضرب لهم امثالا بالموتى والصم والعمى فقال انك لا تسمع الموتى ولا تسمع الصم
الدعاء اذا بتحقيق الهمزتين وتسهيل الثانية بينها وبين الياء ولوا مدبرين ○ وما انت بهدي العمي
عن ضللتهم ان ما تسمع سماع افهام وقبول الا من يؤمن بايتنا القران فهم مسلمون ○
مخلصون بتوحيد الله واذا وقع القول عليهم حق العذاب ان ينزل بهم في جملة الكفار اخرجنا
لهم دابة من الارض تكلمهم اي تكلم الموجودين حين خروجها بالعربية تقول لهم من جملة
كلامها نائبة عنا ان الناس اي كفار مكة وفي قراءة فتح همزة ان بتقدير الباء بعد تكلمهم كانوا بايتنا
لا يوقنون ○ اي لا يؤمنون بالقران المشتمل على البعث والحساب والعقاب وبخروجها ينقطع الامر ع ۱۶ ۶ ۲
بالمعروف والنهي عن المنكر ولا يؤمن كافر كما اوحى الله تعالى الى نوح انه لن يؤمن من قومك الا
من قد امن واذكر يوم نحشر من كل امة فوجا جماعة ممن يكذب بايتنا وهم رؤساؤهم المتبوعون
فهم يوزعون ○ اي يجمعون برد اخرهم الى اولهم ثم يساقون حتى اذا جاءو مكان الحساب قال
تعالى لهم اكذبتم انبيائي بايتي ولم تحيطوا من جهة تكذيبكم بها علما اما فيه ادغام ما في ما
الاستفهامية ذا موصول اي ما الذي كنتم تعملون ○ مما امرتم ووقع القول حق العذاب
عليهم بما ظلموا اي اشركوا فهم لا ينطقون ○ اذ لا حجة لهم الم يروا انا جعلنا خلقنا اليل
ليسكنوا فيه كغيرهم والنهار مبصرا بمعنى يبصر فيه ليتصرفوا فيه ان في ذلك لايت

[illegible]

---

۵۱ قوله اكثرهم لا يشكرون اي اكثرهم لا يعرفون حق النعمة فيه ولا يشكرونه فيستعجلون العذاب بجهلهم ۱۲ مدارك ۵۲ قوله وما يعلنون اي يظهرون من القول فليس تاخير العذاب عنهم لخفاء حالهم ولكن له وقتا مقدرا او انه يعلم ما يخفون وما يعلنون من عداوة رسول الله صلى الله عليه وسلم ومكايدهم وهو معاقبهم على ذلك بما يستحقونه وقرئ تكن يقال كننت الشئ واكننته اذا سترته واخفيته ۱۲ مدارك ۵۳ قوله التاء للمبالغة آه وفي السمين في هذه التاء قولان احدهما انها للمبالغة كراوية بمعنى كثير الرواية وعلامة والثاني انها كالتاء الداخلة على المصادر نحو العاقبة والعافية قال الزمخشري ونظيرها الذبيحة والنطيحة والرمية في انها اسماء غير صفات ۱۲ ج ۵۴ قوله اي شئ في غاية الخفاء اي كانه قال وما من شئ شديد الغيبوبة والخفاء ۱۲ روح ۵۵ قوله ومكنون علمه تعالى الواو بمعنى او فانه قول ثان للمفسرين وعليه فتسمية العلم كتابا على سبيل الاستعارة التصريحية حيث شبه بالكتاب كالسجل الذي يضبط الحوادث ويحصيها ولا يشذ عنه شئ منها ۱۲ جمل ۵۶ قوله اكثر الذي هم فيه يختلفون اي فقد نص بالتصريح على الاكثر فلا ينافي قوله ما فرطنا في الكتاب من شئ ومن جملة اختلافهم في شان المسيح وتفرقهم فيه فرقا كثيرة فوقع بينهم التباغض حتى لعن بعضهم بعضا ۱۲ صاوي ۵۷ قوله اي ببيان الخ هذا الجار والمجرور متعلق بيقص وقوله ما ذكر اي اكثر ما اختلفوا فيه وقوله على وجه متعلق ببيان وقوله الرافع صفة للبيان وقوله لو اخذوا به متعلق بالرافع ۱۲ ۵۸ قوله اي عدله اشارة الى جواب ما يقال القضاء والحكم شئ واحد فقوله يقضي بينهم بحكمه بمنزلة ان يقال يقضي بقضائه او يحكم بحكمه ولا يقال زيد يضرب بضربه فما معناه وحاصل الجواب ان الحكم بمعنى العدل والباء للملابسة اي متلبسا بالعدل ۱۲ ۵۹ قوله فتوكل على الله امره بالتوكل على الله وقلة المبالاة باعداء الدين وبقوله انك على الحق المبين علل التوكل بانه على الحق الابلج وهو الدين الواضح الذي لا يتعلق به شك وفيه بيان ان صاحب الحق حقيق بالوثوق بالله وبنصرته ۱۲ مدارك ۶۰ قوله انك لا تسمع الموتى الخ لما كانوا لا يعون ما يسمعون ولا به ينتفعون شبهوا بالموتى وهم احياء صحاح الحواس وبالصم الذين ينعق بهم فلا يسمعون وبالعمي حيث يضلون الطريق ولا يقدر احد ان ينزع ذلك عنهم ويجعلهم هداة بصراء الا الله تعالى ثم اكد حال الصم بقوله اذا ولوا مدبرين لانه اذا تباعد عن الداعي بان تولى عنه مدبرا كان ابعد عن ادراك صوته ۱۲ مدارك ۶۱ قوله انك لا تسمع الموتى هذه الآية واردة في حق الكفار وقطع الطمع للنبي صلى الله عليه وسلم في هدايتهم فان كونهم كالموتى موجب لقطع الطمع وانما شبهوا بالموتى لعدم انتفاعهم بما يتلى عليهم من الآيات والمراد المطبوعون على قلوبهم فلا يخرج ما فيها من الكفر ولا يدخل ما لم يكن فيها من الايمان ملخصا من الروح ولا دلالة في هذه الآية على عدم سماع الموتى كلام الاحياء كما استدل بها بعض الجهلة والاحاديث الصحيحة واردة في باب السماع الموتى ولا نذكرها خوفا للاطناب ۱۲ ۶۲ قوله بينها وبين الياء اي ينطق بها متوسطة بين الهمزة والياء وذلك لانها مكسورة بخلاف المفتوحة فانها اذا سهلت ينطق بها الالف اللينة والهمزة المخففة ۱۲ جمل ۶۳ قوله اذا وقع القول والمراد من القول متعلقه هو ما وعدوا به من قيام الساعة ووقوعه حصوله والمراد مشارفة الساعة كبير وفي ابي السعود والمراد بالقول ما نطق من الآيات الكريمة بمجئ الساعة وما فيها من فنون الاهوال التي كانوا يستعجلونها ۱۲ ۶۴ قوله واذا وقع القول عليهم آه في القرطبي واختلف في معنى وقع القول فقيل معناه وجب الغضب عليهم قاله قتادة وقال مجاهد حق القول عليهم بانهم لا يؤمنون وقال ابن عمر رض وابو سعيد الخدري اذا لم يأمروا بالمعروف ولم ينهوا عن المنكر وجب السخط عليهم وقال عبد الله ابن مسعود رض وقوع القول يكون بموت العلماء وذهاب العلم ورفع القرآن ۱۲ ج ۶۵ قوله حق العذاب الخ حق تفسير لوقع والعذاب تفسير للقول قال في روح البيان واكثر ما جاء في القرآن من لفظ وقع جاء في العذاب والشدائد ۱۲ ۶۶ قوله اخرجنا لهم دابة من الارض قيل انها مختلفة الخلقة تشبه عدة الحيوانات تصعد جبل الصفا فتخرج به ليلة جمع وقيل من الحجر وقيل من الطائف ومعها عصى موسى وخاتم سليمان عليهما السلام لا يدركها طالب ولا يعجزها هارب تضرب المؤمن بالعصا وتنكت في وجه الكافر رواه الحاكم في المستدرك عن ابي الطفيل عن ابي سريحة عنه صلى الله عليه وسلم قال تكون للدابة ثلاث خرجات وان اردت التفصيل فعليك بمعالم التنزيل ۱۲ ك ۶۷ قوله اي تكلم الموجودين حين خروجها ظرف للموجودين بالعربية كذا نقل عن مقاتل اي تقول لهم من جملة كلامها قولها عنا اي حكاية عنا اي يقول لهم قال الله ۱۲ ك ۶۸ قوله تقول لهم تفسير لتكلمهم وقوله عنا متعلق بمحذوف اي حال كونها حاكية وناقلة لما تقوله عنا بان تقول قال الله ان الناس الخ من الجمل واسم الدابة الجساسة لتجسسها الاخبار للدجال وروي ان طولها ستون ذراعا ولها قوائم اربعة وزغب وريش وجناحان لا يفوتها هارب ولا يدركها طالب وروي انه عليه السلام سئل عن مخرجها فقال من اعظم المساجد حرمة على الله تعالى يعني المسجد الحرام وقيل يخرج من الصفا وروي انها تخرج ومعها عصى موسى وخاتم سليمان فتنكت بالعصا في مسجد المؤمن نكتة بيضاء فيبيض وجهه ويكتب بين عينيه اي جبهته هو مؤمن وبالخاتم في انف الكافر نكتة سوداء فيسود وجهه ويكتب بين عينيه هو كافر ثم تقول لهم انت يا فلان من اهل الجنة وانت يا فلان من اهل النار كذا في البيضاوي وروح البيان وغيره ۱۲ ۶۹ قوله ان الناس آه قرء الكوفيون بفتح ان والباقون بالكسر فاما الفتح فعلى تقدير الباء ثم هذه الباء يحتمل ان تكون معدية وان تكون سببية وعلى التقديرين يجوز ان تكون تكلمهم بمعنييه من الحديث والجرح اي تحدثهم بان الناس او بسبب ان الناس او تجرحهم بان الناس اي تسمهم بهذا اللفظ او تسمهم بسبب انتفاء الايمان واما الكسر فبالاستيناف ۱۲ ج ۷۰ قوله والنهي عن المنكر في نسخة بعد هذا ولا يبقى تائب ولا تائب ولا يؤمن الخ وقوله ولا يبقى تائب اي لا يوجد في ذلك الوقت من يتوب الى الله اي يتيقظ من غفلته ولا تائب اي لا تقبل توبة تائب من العصاة ولا يؤمن كافر اي لا يقبل ايمانه ۱۲ جمل ۷۱ قوله ولا يؤمن كافر وقيل في تفسيره اي لا يقبل ايمانه ۱۲ ۷۲ قوله من كل امة من هذه تبعيضية وقوله ممن يكذب من هذه بيانية للفوج وقوله وهم رؤساؤهم تفسير لمن الواقعة بيانا وفي هذا التفسير قصور لان جميع المكذبين رؤساء او تابعين حكمهم ما ذكر ۱۲ جمل ۷۳ قوله ولم تحيطوا بها علما الواو للحال اي كذبتم بها بادي الرأي غير ناظرين فيها نظرا يحيط علمكم بكنهها وانها حقيقة بالتصديق او التكذيب او للعطف اي اجمعتم بين التكذيب بها وعدم القاء الاذهان لتحققها ۱۲ بيضاوي ۷۴ قوله اي ما الذي يريد ان ما استفهامية مبتدأ وذا موصول خبره وما بعدها صلة اي اي الشئ الذي كنتم تعملونه ۱۲ كمالين ۷۵ قوله ووقع القول اي قرب وقوعه وانما عبر بالماضي لحصوله في علم الله لان الماضي والحال والاستقبال في علم الله واحد لاحاطته بها والمراد بالقول مواعيد القرآن بالفضائح والخزي والعذاب الدائم وغير ذلك للكفار ۱۲ صاوي ۷۶ قوله الم يروا انا جعلنا الليل آه فيه حذف اي مظلما يدل عليه والنهار مبصرا وفي قوله والنهار مبصرا حذف ايضا دل عليه ليسكنوا فيه اي ليتحركوا فيه اشار له الشارح بقوله ليتصرفوا فيه ففي الكلام احتباك ۱۲ ج

[١] قوله النفخة اي وتسمى نفخة الصعق ونفخة الفزع فعبر عنها هنا بالفزع وفي سورة الزمر بالصعق قال تعالى ونفخ في الصور فصعق من في السموات ومن في الارض الخ فعند حصولها يموت كل حي ماعدا ما استثني واما النفخة الثانية فعندها يحيى كل من كان ميتا فالنفخة اثنان وبينهما اربعون سنة وقيل انها ثلاث نفخة الزلزلة وذلك حين تسير الجبال وترتج الارض باهلها ونفخة الموت ونفخة الاحياء والقول الاول هو المشهور والصحيح في الصور انه قرن من نور خلقه الله واعطاه اسرافيل فهو واضعه على فيه شاخص ببصره الى العرش ينتظر متى يؤمر بالنفخة وعظم كل دائرة فيه كعرض السماء والارض ويسمى بالبوق في لغة اليمن ١٢ صاوي [٢] قوله ففزع من في السموات الخ اي كل من كان حيا ذلك الوقت لم يسبق له موت او كان ميتا لكنه حي في قبره كالانبياء والشهداء وقوله المفضي الى الموت هذا في حق الاحياء ويزاد عليه فيقال والمفضي بهم الى الغشي والاغماء في حق الاموات الاحياء في قبورهم وقوله اي جبرئيل وميكائيل استثناء من الفزع المفضي الى الموت فهؤلاء لا يموتون بالنفخة الاولى وانما يموتون بين النفختين وقوله وعن ابن عباس هم الشهداء هذا استثناء من الفزع المفضي الى الغشي اي الاغماء فالشهداء لا يغشى عليهم بالنفخة الاولى ١٢ ج [٣] قوله جبرئيل آه فلا يبقى بعد النفخة الا هؤلاء الاربعة ثم يقبض روح ميكائيل ثم اسرافيل ثم جبرئيل كذا نقل عن الكلبي ومقاتل وقيل هم حملة العرش والحور ١٢ كمالين [٤] قوله وعن ابن عباس هم الشهداء ويؤيد ذلك ما اخرج البيهقي والحاكم وصححه عن ابي هريرة انه صلى الله عليه وسلم قال سألت جبرئيل من الذين لم يشأ الله ان يصعقهم قال هم الشهداء متقلدون سيوفهم حول عرشه وضعف الحليمي ما عدا الشهداء لان الاستثناء انما وقع من سكان السموات والارض وحملة العرش ليسوا من سكانهما لان العرش وحملته فوق السموات والملائكة الاربعة من الصافين حول العرش وكذا الجنان فوق السموات ١٢ ك [٥] قوله والتعبير بالماضي الخ جواب عما يقال ان الفزع مستقبل فلم عبر بالماضي فاجاب بانه لتحققه نزل منزلة الواقع لان الماضي والحال والاستقبال بالنسبة لعلمه تعالى واحد لتعلق العلم ١٢ ص [٦] قوله لعظمها آه ذلك لان كل شيء عظيم وكل جسم كبير وكل جمع كثير يقصر عنه البصر لكثرته وعظمه وبعد ما بين اطرافه فهو يحسبه الناظر واقفا وهو سائر كذلك سير الجبال يوم القيامة لا يرى لعظمها كما ان سير السحاب لا يرى لعظمها ١٢ ج [٧] قوله المطر قال القاري هذا التفسير لا يوافق اللغة ولا المعقول ولا المنقول فالصواب ابقاء اللفظ على ظاهره ١٢ جمل [٨] قوله مبثوثة اي متفرقة بث پراگنده ١٢ صراح [٩] قوله اي لا اله الا الله قال ابو معشر وكان ابراهيم يحلف ولا يستثني ان الحسنة لا اله الا الله وقيل كل طاعة ١٢ كمالين [١٠] قوله فله خير منها آه قال ابن عباس رض فمنها يصل الخير اليه يعني له من تلك الحسنة خير يوم القيامة وهو الثواب والامن من العذاب اما ان يكون له شيء خير من الايمان فلا لانه ليس شيء خيرا من قول لا اله الا الله وقيل فله خير منها اي رضوان الله وقال تعالى ورضوان من الله اكبر وقال محمد بن كعب وعبد الرحمن بن زيد فله خير منها يعني الاضعاف اعطاه الله تعالى بالواحدة عشرا فصاعدا وهذا احسن لان للاضعاف خصائص منها ان العبد يسأل عن عمله ولا يسأل عن الاضعاف ومنها ان للشيطان سبيلا الى عمله وليس له سبيل الى الاضعاف ولا مطمع للخصوم في اضعاف ولان الحسنة على استحقاق العبد والتضعيف كما يليق بكرم الرب تبارك وتعالى ١٢ معالم التنزيل [١١] قوله وليس للتفضيل الخ اي فخير اسم من غير تفضيل اذ ليس شيء خيرا من قول لا اله الا الله ويجوز ان يكون صيغة تفضيل ان اريد بالحسنة غير هذه الكلمة من الطاعات فالمعنى اذا فله من الجزاء ما هو خير منها اذا ثبت له الشريف بالخسيس والباقي بالفاني وعشرة بل سبعمائة بواحد ١٢ روح [١٢] قوله بالاضافة اي اضافة فزع الى يوم وقوله كسر الميم قراءة غير الكوفيين ونافع وقرأ الكوفيون ونافع بفتح الميم من البيضاوي وفي الجمل وقوله وكسر الميم اي كسرة اعراب وقوله فتحها اي الميم اي فتحة بناء لاضافة يوم الى المبني وهذا معطوف على كسر الميم فهو قراءة ثانية في الاضافة اي فاذا قرئ باضافة فزع الى يوم جاز في الميم كسرها وفتحها قراءتان سبعيتان وقوله وفزع منونا معطوف على بالاضافة اي يقرأ بفزع منونا وفتح الميم لا غير فهذه قراءة ثالثة سبعية ايضا ولو عبر باو لكان اوضح بان يقول او فزع منونا الا ان يقال الواو بمعنى او وقوله وفتح الميم اي على انه ظرف لآمنون او لمحذوف وهو صفة للفزع اي فزع كائن يومئذ ١٢ [١٣] قوله بالاضافة اي باضافة فزع الى يومئذ لابي عمرو وابن كثير ونافع وابن عامر كسر الميم من يومئذ للمذكورين غير نافع وفزع منونا وفتح الميم من يومئذ للكوفيين ١٢ ك [١٣] قوله آمنون اي لا يصيبهم منه شيء والمراد بالفزع هنا الخوف من العذاب وبالفزع المتقدم الهيبة والانزعاج من الشدة الحاصلة في ذلك اليوم فلا تنافي بين اثباته فيما تقدم ونفيه هنا ١٢ صاوي [١٤] قوله اي الشرك بقرينة فكبت وجوههم في النار روى الحاكم وصححه من شرطهما عن ابن مسعود من جاء بالحسنة بلا اله الا الله ومن جاء بالسيئة بالشرك ١٢ ك [١٥] قوله انما امرت امر صلى الله عليه وسلم بان يقول لهم ما ذكر بعد بيان ما يحصل في المعاد اشارة الى ان عبادة الله هي المقصودة بالذات له آمنوا او كفروا فيتسبب عن ذلك اهتمامهم بامر الفهم ودرجهم عما يوجب نقصانهم ١٢ [١٦] قوله الذي حرمها صفة للرب ولا يعارضه قوله صلى الله عليه وسلم ان ابراهيم حرم مكة واني حرمت المدينة لان اسناد التحريم لله باعتبار حكمه وقضائه واسناد التحريم لابراهيم باعتبار اخباره بذلك واظهاره ١٢ صاوي [١٧] قوله ولا يختلى اي لا ينقلع ولا يقطع خلاه هو الحشيش ما دام رطبا فاذا يبس قيل له حشيش فقط ١٢ [١٧] قوله ولا يختلى اي لا يقطع خلاها بالقصر وهو الكلأ الرطب وذلك من النعم على قريش اهلها بالجر بدل من قريش اي اهل مكة ١٢ ك [١٨] قوله وان اتلوا القرآن اي اواظب على تلاوته لتنكشف لي حقائقه الرائقة المخزونة في تضاعيفه شيئا فشيئا او على تلاوته على الناس بطريق تكرير الدعوة وتثنية الارشاد فيكون ذلك تنبيها على كفايته في الهداية والارشاد من غير حاجة الى اظهار معجزة اخرى فمعنى قوله من اهتدى فانما يهتدي لنفسه حينئذ فمن اهتدى بالايمان به والعمل بما فيه من الشرائع والاحكام وعلى الاول فمن اهتدى باتباعه اياي في ما ذكر من العبادة والاسلام وتلاوة القرآن فانما منافع اهتدائه عائدة اليه لا الي ١٢ ابو السعود [١٩] قوله فمن اهتدى له اي للايمان بدليل قوله ومن ضل عن الايمان ١٢ [٢٠] قوله فقل له انما انا من المنذرين اشار بهذا الى ان جواب ومن ضل هو ما بعده والرابط محذوف كما قدره وهذا اظهر من جعل الجواب محذوفا اي فوبال ضلاله عليه ١٢ جمل

دلالات على قدرته تعالى لقوم يؤمنون ۝ خصوا بالذكر لانتفاعهم بها في الايمان بخلاف الكافرين ويوم ينفخ في الصور القرن النفخة الاولى من اسرافيل ففزع من في السموت ومن في الارض اي خافوا الخوف المفضي الى الموت كما في اية اخرى فصعق والتعبير فيه بالماضي لتحقق وقوعه الا من شاء الله اي جبرئيل وميكائيل واسرافيل وعزرائيل وعن ابن عباس رضي الله عنهما هم الشهداء اذ هم احياء عند ربهم يرزقون وكل تنوينه عوض عن المضاف اليه اي كلهم بعد احيائهم يوم القيمة اتوه بصيغة الفعل واسم الفاعل داخرين ۝ صاغرين والتعبير في الاتيان بالماضي لتحقق وقوعه وترى الجبال تبصرها وقت النفخة تحسبها تظنها جامدة واقفة مكانها لعظمها وهي تمر مر السحاب المطر اذا ضربته الريح اي تسير سيره حتى تقع على الارض فتستوي بها مبثوثة ثم تصير كالعهن ثم تصير هباء منثورا صنع الله مصدر مؤكد لمضمون الجملة قبله اضيف الى فاعله بعد حذف عامله اي صنع الله ذلك صنعا الذي اتقن احكم كل شيء صنعه انه خبير بما تفعلون ۝ بالياء والتاء اي اعداؤه من المعصية واولياؤه من الطاعة من جاء بالحسنة اي لا اله الا الله يوم القيمة فله خير ثواب منها اي بسببها وليس للتفضيل اذ لا فعل خير منها وفي اية اخرى عشر امثالها وهم اي الجائون بها من فزع يومئذ بالاضافة وكسر الميم وفتحها وفزع منونا وفتح الميم امنون ۝ ومن جاء بالسيئة اي الشرك فكبت وجوههم في النار بان وليتها وذكرت الوجوه لانها موضع الشرف من الحواس فغيرها من باب اولى ويقال لهم تبكيتا هل اي ما تجزون الا جزاء ما كنتم تعملون ۝ من الشرك والمعاصي قل لهم انما امرت ان اعبد رب هذه البلدة اي مكة الذي حرمها اي جعلها حرما امنا لا يسفك فيها دم انسان ولا يظلم فيها احد ولا يصاد صيدها ولا يختلى خلاها وذلك من النعم على قريش اهلها في رفع الله عن بلدهم العذاب والفتن الشائعة في جميع بلاد العرب وله تعالى كل شيء فهو ربه وخالقه ومالكه وامرت ان اكون من المسلمين ۝ لله بتوحيده وان اتلوا القران عليكم تلاوة الدعوة الى الايمان فمن اهتدى له فانما يهتدي لنفسه اي لاجلها لان ثواب اهتدائه له ومن ضل عن الايمان واخطا طريق الهدى فقل له انما انا من المنذرين ۝ المخوفين فليس علي الا التبليغ وهذا قبل الامر بالقتال وقل الحمد لله سيريكم اياته فتعرفونها فاراهم الله يوم بدر القتل والسبي وضرب الملائكة وجوههم وادبارهم وعجلهم الله الى النار وما ربك بغافل عما تعملون ۝ ع ١١/٣

[1] قوله سميت بذلك لاشتمالها على الحكايات والاخبار المروية عن الله لان القصص مصدر بمعنى الاخبار وتسمى ايضا سورة موسى ١٢ ص [2] قوله الا ان الذى فرض اى الا قوله تعالى ان الذى فرض عليك القرآن لرادك الى معاد وقوله نزلت بالجحفة قال مقاتل خرج النبى صلى الله عليه وسلم من الغار ليلا مهاجرا فى غير الطريق مخافة الطلب فلما رجع الى الطريق ونزل الجحفة عرف الطريق الى مكة فاشتاق اليها فقال له جبريل عليه السلام ان الله يقول ان الذى فرض عليك القرآن لرادك الى معاد اى الى مكة ظاهرا عليها قال ابن عباس نزلت هذه الآية بالجحفة فليست مكية ولا مدنية وروى سعيد عن ابن عباس الى معاد قال الى الموت وعن مجاهد ايضا وعكرمة والزهرى والحسن ان المعنى لرادك الى يوم القيمة من القرطبى ١٢ [3] قوله نزلت بالجحفة اى حين خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم من الغار ليلا مهاجرا فى غير الطريق مخافة الطلب فلما رجع الى الطريق ونزل بالجحفة عرف الطريق الى مكة فاشتاق اليها فنزلت هذه الآية تسلية وتبشيرا له بانه يرجع الى مكان عوده وهو مكة احسن مرجع ومن هنا صح استعمال هذه الآية للعارفين عند توديع المسافر وقيل المعاد الموت وقيل الآخرة وكل صحيح وهذه السورة ليست مكية ولا مدنية لانها لم تنزل قبل الهجرة ولم تنزل بعد استقرارها بل نزلت بالطريق ١٢ صاوى [4] قوله نتلوا عليك آه يجوز ان يكون مفعوله محذوفا دلت عليه صفته وهى قوله من نبأ موسى تقديره نتلوا عليك شيئا من نبأ موسى ويجوز ان تكون من مزيدة على راى الاخفش اى نتلوا عليك نبأ موسى ١٢ جمل

بالياء والتاء وانما يمهلهم لوقتهم سُوْرَةُ الْقَصَصِ مكية الا اٰن الذى فرض الآية نزلت
بالجحفة والا الذين اٰتيناهم الكتٰب الى لا نبتغى الجاهلين وهى سبع او ثمان وثمانون اٰية

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

طٰسٓمّٓ ○ الله اعلم بمراده بذلك تِلْكَ اى هٰذه الاٰيات اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الاضافة بمعنى من الْمُبِيْنِ ○
المظهر الحق من الباطل نَتْلُوْا نقص عَلَيْكَ مِنْ نَّبَاِ خبر مُوْسٰى وَفِرْعَوْنَ بِالْحَقِّ بالصدق لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ○
لاجلهم لانهم المنتفعون به اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا تعظم فِى الْاَرْضِ ارض مصر وَجَعَلَ اَهْلَهَا شِيَعًا
فرقا فى خدمته يَّسْتَضْعِفُ طَآئِفَةً مِّنْهُمْ وهم بنو اسرائيل يُذَبِّحُ اَبْنَآءَهُمْ المولودين وَيَسْتَحْيٖ
نِسَآءَهُمْ يستبقيهن احياء لقول بعض الكهنة له ان مولودا يولد فى بنى اسرائيل يكون سبب
ذهاب ملكك اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ○ بالقتل وغيره وَنُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا
فِى الْاَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ اَئِمَّةً بتحقيق الهمزتين وابدال الثانية ياء يقتدى بهم فى الخير وَّنَجْعَلَهُمُ
الْوٰرِثِيْنَ ○ ملك فرعون وَنُمَكِّنَ لَهُمْ فِى الْاَرْضِ ارض مصر والشام وَنُرِيَ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ
وَجُنُوْدَهُمَا وفى قراءة ويرى بفتح التحتانية والراء ورفع الاسماء الثلثة مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَحْذَرُوْنَ ○
يخافون من المولود الذى يذهب ملكهم على يديه وَاَوْحَيْنَآ وحى الهام او منام اِلٰٓى اُمِّ مُوْسٰٓى و
هو المولود المذكور ولم يشعر بولادته غير اخته اَنْ اَرْضِعِيْهِ ج فَاِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ فَاَلْقِيْهِ فِى الْيَمِّ البحر
اى النيل وَلَا تَخَافِىْ غرقه وَلَا تَحْزَنِىْ ج لفراقه اِنَّا رَآدُّوْهُ اِلَيْكِ وَجَاعِلُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ○ فارضعته
ثلثة اشهر لا يبكى وخافت عليه فوضعته فى تابوت مطلى بالقار من داخل ممهد له فيه واغلقته
والقته فى بحر النيل ليلا فَالْتَقَطَهٗٓ بالتابوت صبيحة الليل اٰلُ اعوان فِرْعَوْنَ فوضعوه بين يديه
وفتح واخرج موسى منه وهو يمص من ابهامه لبنا لِيَكُوْنَ لَهُمْ اى فى عاقبة الامر عَدُوًّا يقتل
رجالهم وَّحَزَنًا ط يستعبد نساءهم وفى قراءة بضم الحاء وسكون الزاى لغتان فى المصدر وهو
هنا بمعنى اسم الفاعل من حزنه كاحزنه اِنَّ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وزيره وَجُنُوْدَهُمَا كَانُوْا خٰطِـِٕيْنَ ○
من الخطيئة اى عاصين فعوقبوا على يده وَقَالَتِ امْرَاَتُ فِرْعَوْنَ وقد هم مع اعوانه بقتله هو قُرَّتُ
عَيْنٍ لِّىْ وَلَكَ ط لَا تَقْتُلُوْهُ ق صلے عَسٰٓى اَنْ يَّنْفَعَنَآ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا فاطاعوها وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ○
بعاقبة امرهم معه وَاَصْبَحَ فُؤَادُ اُمِّ مُوْسٰى لما علمت بالتقاطه فٰرِغًا مما سوى ه

[5] قوله علا اى طغا وجاوز الحد فى الظلم واستكبر وافتخر بنفسه ونسى العبودية ١٢ مدارك [6] قوله احياء آه اخرج ابن جرير عن السدى ان فرعون راى رؤيا ان نارا اقبلت من بيت المقدس حتى اشتملت بيوت مصر فاحرقت القبط وتركت بنى اسرائيل فدعى السحرة والكهنة والقافة والحازة وهم الذين يزجرون الطير فسألهم عن رؤياه فقالوا يخرج من هذا البلد رجل يكون على وجهه هلاك مصر فامر بنى اسرائيل ان لا يولد لهم غلام الا ذبحوه ولا يولد لهم جارية الا تركت ١٢ كمالين [7] قوله ونمكن اصل التمكين ان يجعل للشئ مكانا يتمكن فيه ثم استعير للتسليط ١٢ بيضاوى [8] قوله ارض مصر والشام والاصل ان المعرفة اذا اعيدت كانت الاولى وان كان يقتضى ارادة مصر فقط لكن قرينة استقرارهم لهم فى الشام صرفه الى ما ذكر ١٢ كمالين [9] قوله وحى الهام او منام آه وفى القرطبى اختلف فى هذا الوحى الى ام موسى فقالت فرقة كان قولا فى منامها وقال قتادة كان الهاما وقالت فرقة كان بملك تمثل لها قال مقاتل اتاها جبرئيل بذلك فعلى هذا هو وحى اعلام لا الهام واجمع الكل على انها لم تكن نبية ١٢ من الجمل [10] قوله ام موسى واسمها يارخا وقيل ايارخت كما فى التعريف للسهيلى ولوحانذ بالنون ويوحانذ بالياء كما فى عين المعانى من الروح وفى القرطبى قال الثعلبى كان اسم ام موسى لوخا بنت هانذ بن لاوى بن يعقوب واسم اخت موسى كلثوم وفى رواية اسمها مريم والاصح هو الاول كما فى روح البيان ١٢ [11] قوله ولا تخافى آه بهذا التقرير اندفع التناقض بين اثبات الخوف فى قوله فاذا خفت عليه وبين نفيه فى قوله ولا تخافى وحاصل الدفع ان المثبت هو خوف الذبح والمنفى هو خوف الغرق والخوف غم يصيب الانسان لامر يتوقعه فى المستقبل والحزن غم يصيبه لامر وقع ومضى فلا يرد ان يقال ما الفرق بين الخوف والحزن حتى عطف احدهما على الآخر آه جمل اما حسن هذا النظم المعجز انه قد جمع فى هذه الآية امران ونهيان وخبران وبشارتان ١٢ [12] قوله بالقار القار شئ اسود يطلى به السفن كذا فى القاموس ١٢ [13] قوله ممهد له فيه نعت ثان لتابوت اى ممهد لموسى فيه اى فى التابوت اى مفروش له فيه ففرشت فيه قطنا محلوجا ١٢ جمل [14] قوله فى عاقبة الامر اشار بذلك الى ان اللام للعاقبة والصيرورة لا للعلة لان علة التقاطهم ان يكون حبيبا او ابنا ففى الآية استعارة تبعية فى متعلق معنى الحرف يقدر تشبيه ترتب نحو العداوة والحزن على نحو الالتقاط بترتب العلة الغائية فى المحبة والتبنى بجامع مطلق الترتب الاعم من الطرفين فالترتب الثانى متعلق معنى اللام فقدر استعارة الترتب الكلى المشبه به بالترتب الكلى المشبه فسرى التشبيه بمعنى اللام الذى هو الترتب الجزئى فاستعير لفظ اللام واستعمل فى الترتب الجزئى والعداوة والحزن قرينة افاده الملوى ١٢ صاوى [15] قوله وفى قراءة للكسائى بضم الحاء وسكون الزاى وهما لغتان فى المصدر اى حزنا بفتحتين وبضم الاول ١٢ ك [16] قوله من حزنه كاحزنه قال فى القاموس حزنه الامر حزنا بالضم واحزنه جعله حزينا فهو محزون ومحزن وحزين وفى الصراح حزنه واحزنه اندوهگين كرد ١٢ [17] قوله من الخطيئة آه بمعنى الذنب اى عاصين فعوقبوا على يده اى على يد موسى فغرقوا من ضربة البحر بعصاه وقيل من الخطأ اى خاطئين حيث ربوا عدوهم ١٢ ك [18] قوله وقالت امرأة فرعون وهى آسية بنت مزاحم وكانت من خيار النساء ومن بنات الانبياء وكانت اما للمساكين ترحمهم وتتصدق عليهم فقالت لفرعون وهى قاعدة الى جنبه هذا الولد اكبر من ابن سنة وانت تذبح ولدان هذه السنة فدعه يكون عندى وقيل انها قالت له انه اتانا من ارض اخرى وليس هو من بنى اسرائيل ١٢ خازن وجمل [19] قوله امرأة فرعون وهى آسية بنت مزاحم بن عبيد بن الريان بن الوليد الذى كان فرعون مصر فى زمن يوسف الصديق عليه السلام من ابى السعود ١٢ [20] قوله قرة عين آه فيه وجهان اظهرهما انه خبر مبتدأ مضمر اى هو قرة عين والثانى وهو بعيد جدا ان يكون مبتدأ والخبر لا تقتلوه وكان مقتضى هذا ان يقال لا تقتله الا انه لما كان المراد ذكرا ساغ ذلك ١٢ جمل فقال فرعون هو قرة عين لك اما لى فلا فقال النبى صلى الله عليه وسلم لو قال فرعون لى ولك لكان لهما جميعا رواه جرير عن محمد بن قيس ١٢ ك [21] قوله عسى ان ينفعنا آه اى لان فى جبينه اثر اليمن وقال الزمخشرى فان فيه مخايل اليمن ودلائل النفع لاهله وذلك لما عاينت من النور وارتضاع الابهام وابراء البرصاء ولعلها توسمت فيه النجابة المؤذنة بكونه نفاعا ١٢ جمل [22] قوله عسى ان ينفعنا وذلك لما رات من برء البرصاء بريقه وارتضاعه بابهامه لبنا ونور بين عينيه ١٢ روح [23] قوله وهم لا يشعرون آه جملة حالية وهل هى من كلام الله تعالى وهو الظاهر او من كلام امرأة فرعون كانها لما رات الملأ اشاروا بالقتل قالت له كذا اى افعل انت ما اقول لك وقومك لا يشعرون آه جمل وفى المدارك حال وذو حالها آل فرعون وتقدير الكلام فالتقطه آل فرعون ليكون لهم عدوا وحزنا وقالت امرأة فرعون كذا وهم لا يشعرون انهم على خطأ عظيم فى التقاطه ورجاء النفع وتنبيه وقوله ان فرعون الآية جملة اعتراضية واقعة بين المعطوف والمعطوف عليه مؤكدة لمعنى خطائهم وما احسن نظم هذا الكلام عند اصحاب المعانى والبيان ١٢ [24] قوله فارغا مما سواه اى خاليا عن كل شئ سوى موسى كذا روى الحاكم وابن جرير عن ابن عباس وقال ابو عبيدة فارغا من الحزن لعلمها انه لم يغرق ورد ذلك الطبرى وقال انه يخالف بجميع اقوال التاويل ١٢ كمالين [25] قوله مما سواه اى من التفكر فى غيره لما ورد انه اتاها الشيطان وقال كرهت ان يقتل فرعون ابنك فيكون لك اجره وثوابه وتوليت انت قتله فاغرقتيه فى البحر فحزنت لذلك وانحصرت فكرتها فيه ونسيت ما اوحى به اليها ١٢ صاوى

✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣

ان مخففة من الثقيلة واسمها محذوف اي انها كادت لتبدي به اي بانه ابنها لولا ان ربطنا
على قلبها بالصبر اي سكناه لتكون من المؤمنين ۝ المصدقين بوعد الله وجواب لولا دل
عليه ماقبلها وقالت لاخته مريم قصيه اتبعي اثره حتى تعلمي خبره فبصرت به اي ابصرته عن
جنب من مكان بعيد اختلاسا وهم لا يشعرون ۝ انها اخته وانها ترقبه وحرمنا عليه المراضع
من قبل اي قبل رده الى امه اي منعناه من قبول ثدي مرضعة غير امه فلم يقبل ثدي
واحدة من المراضع المحضرة فقالت اخته هل ادلكم على اهل بيت لما رات حنوهم
عليه يكفلونه لكم بالارضاع وغيره وهم له ناصحون ۝ وفسرت ضمير له بالملك جوابا لهم
فاجيبت فجاءت بامه فقبل ثديها واجابتهم عن قبوله بانها طيبة الريح طيبة اللبن فاذن لها بارضاعه
في بيتها فرجعت به كما قال تعالى فرددناه الى امه كي تقر عينها بلقائه ولا تحزن حينئذ ولتعلم
ان وعد الله برده اليها حق ولكن اكثرهم اي الناس لا يعلمون ۝ ع بهذا الوعد ولا بان هذه
اخته وهذه امه فمكث عندها الى ان فطمته واجرى عليها اجرتها لكل يوم دينار واخذتها لانها مال
حربي فاتت به فرعون فتربى عنده كما قال تعالى حكاية عنه في سورة الشعراء الم نربك فينا وليدا
ولبثت فينا من عمرك سنين ولما بلغ اشده وهو ثلاثون سنة او وثلث واستوى اي بلغ اربعين سنة
اتيناه حكما حكمة وعلما فقها في الدين قبل ان يبعث نبيا وكذلك كما جزيناه نجزي المحسنين ۝
لانفسهم ودخل موسى المدينة مدينة فرعون وهي منف بعد ان غاب عنه مدة على حين
غفلة من اهلها وقت القيلولة فوجد فيها رجلين يقتتلان هذا من شيعته اي اسرائيلي و
هذا من عدوه اي قبطي يسخر الاسرائيلي ليحمل حطبا الى مطبخ فرعون فاستغاثه الذي
من شيعته على الذي من عدوه فقال له موسى خل سبيله فقيل انه قال لموسى لقد هممت
ان احمله عليك فوكزه موسى اي ضربه بجمع كفه وكان شديد القوة والبطش فقضى عليه اي
قتله ولم يكن قصد قتله ودفنه في الرمل قال هذا اي قتله من عمل الشيطن المهيج غضبي
انه عدو لابن ادم مضل له مبين ۝ بين الاضلال قال نادما رب اني ظلمت نفسي بقتله
فاغفر لي فغفر له انه هو الغفور الرحيم ۝ اي المتصف بهما ازلا وابدا قال رب بما انعمت بحق
انعامك علي بالمغفرة اعصمني فلن اكون ظهيرا عونا للمجرمين ۝ الكافرين بعد هذا ان عصمتني

في جواب الامر والباء متعلقة باعصمني ولعل معرفته بالمغفرة حصل بالالهام او رؤيا لا بوحي فانه لم يستنبئ بعد قبل الاظهار ان يبدل بالتوفيق بالاقرار والاستغفار

۱؎ قوله لتبدي اي تظهر بانه ابنها من شدة الحزن او من شدة الفرح ۱۲ ۱؎ قوله لتبدي به آه ضمن معنى تصرح فعدي بالباء كما اشار له الشارح وفي السمين الباء مزيدة في المفعول اي لتظهره وقيل ليست زائدة بل سببية والمفعول محذوف اي لتبدي القول بسبب موسى او بسبب الوحي فالضمير يجوز عوده على موسى او على الوحي ۱۲ جمل ۲؎ قوله لولا ان ربطنا على قلبها جوابها محذوف اي لابدت كقوله وهم بها لولا ان رای برهان ربه وقوله لتكون من المؤمنين متعلق بربطنا ۱۲ ۳؎ قوله دل عليه ماقبلها تقديره لابدت بانه ابنها ۱۲ ۴؎ قوله لاخته مريم آه وفي القرطبي وذكر الماوردي عن الضحاك ان اسمها كلثمة وقال السهيلي كلثوم جاء ذلك في حديث رواه الزبير بن بكار ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لخديجة رضي الله عنها اشعرت ان الله زوجني معك في الجنة مريم بنت عمران وكلثوم اخت موسى وآسية امرأة فرعون فقالت الله اخبرك بذلك فقال نعم فقالت بالرفاء والبنين ۱۲ جمل ۵؎ قوله مريم هو احد اقوال وقيل اسمها كلثمة وقيل كلثوم ۱۲ صاوي ۶؎ قوله اختلاسا اختلاس ربودن صراح والمراد به اختفاء ۱۲ ۷؎ قوله اي منعناه من قبول ثدي امرأة الخ يريد ان التحريم مجاز عن المنع اما استعارة او مجازا مرسلا لان من حرم عليه الشيء فقد منعه لان الصبي ليس من اهل التكليف وحكمه ان يكون صبيا مع امه ولئلا يرضع من لبن كافرة وفي كلامه ايضا اشارة الى ان المراضع في كلامه سبحانه اسم موضع الرضاع وهو الثدي ويحتمل ان يكون جمع مرضع بضم الميم وترك التاء اما لاختصاصه بالنساء او بتاويل الشخص ويؤيده ما روى الحاكم وحرمنا عليه المراضع لا تؤتى بمرضع فيقبلها ۱۲ كمالين ۷؎ قوله اي منعناه اشار بذلك الى ان المراد من التحريم لازمه وهو المنع لان الصبي ليس من اهل التكليف ۱۲ صاوي ۸؎ قوله وفسرت ضمير له بالملك اي فسرت اخت موسى عليه السلام قيل لما قالت وهم له ناصحون يعني اهل البيت لموسى عليه السلام ناصحون ففهموا من هذا الكلام انها تعرفه وتعرف اهله فقالوا انك قد عرفت هذا الصبي فدلينا على اهله فقالت لهم اراد الضمير في له الى الملك اي قالت ما اعرفه لكن قلت وهم للملك ناصحون لا لموسى كما فهمتم ومعنى نصحهم للملك امتثالهم امره وفي البيضاوي وروي ان هامان لما سمعه اي قول اخته هل ادلكم قال انها لتعرفه واهله فخذوها واحبسوها حتى تخبر بحاله فقالت انما اردت وهم للملك ناصحون فامر لها فرعون بان تاتي بمن يكفله فاتت بامها وموسى على يد فرعون يبكي وهو يعلله فلما وجد ريحها استانس والتقم ثديها فقال لها من انت منه فقد ابى كل ثدي الا ثديك فقالت اني امرأة طيبة الريح طيبة اللبن لا اوتى بصبي الا قبلني فدفعه اليها وقوله فاجيبت اي اجابوها عن قولها هل ادلكم الخ اي اذنوا لها للاتيان بمرضعة وقوله واجابتهم اي امه عن قبول ثديها لما قبل ثديها قال فرعون من انت منه وظن انها امه فقالت مجيبة له بان سبب قبوله ثديها انها طيبة الريح الخ ۱۲ ۹؎ قوله فقبل ثديها اي بعد ان مكث عندهم ثمانية ايام لا يقبل ثدي مرضعة اصلا ۱۲ صاوي ۱۰؎ قوله اجابتهم عن قوله آه اي لما قيل لها من انت منه فقد ابى كل ثدي الا ثديك فقالت اني امرأة طيبة الريح طيبة اللبن لا اكاد اوتى بصبي الا قبلني فدفعه اليها ۱۲ ۱۱؎ قوله فطمته فطام بالكسر از شير باز كردن كودك ۱۲ صراح ۱۲؎ قوله واخذتها لانها مال حربي هذا دفع لما قيل كيف جاز لها ان تاخذ الاجر منه على ارضاع ولدها وحاصل الجواب انها ما كانت تاخذه على انه اجر على الارضاع ولكنه مال حربي وهو مباح كما صرح في الخطيب ۱۲ ۱۳؎ قوله ولما بلغ اشده اي بلغ موسى نهاية القوة وتمام العقل واشد جمع شدة كنعمة وانعم عند سيبويه ۱۲ مدارك ۱۴؎ قوله واستوى اي واعتدل وتم استحكامه وهو اربعون سنة ويروى انه لم يبعث نبي الا على راس اربعين سنة ۱۲ مدارك ۱۵؎ قوله اي بلغ اربعين سنة المناسب ان يقول اي كمل عقله وانتهى شبابه لان موسى اقام في مصر ثلاثين سنة ثم ذهب الى مدين واقام فيها عشر سنين ووقعة قتل القبطي كانت قبل ذهابه لمدين فهي السبب فيه ۱۲ صاوي ۱۵؎ قوله اي بلغ اربعين سنة آه فيه انه كان بلوغه الاربعين عند رجوعه من مدين واقام في مصر ثلاثين سنة ثم ذهب الى مدين واقام فيها عشر سنين ووقعة قتل القبطي كانت قبل ذهابه لمدين فهي السبب فيه ولو فسر الاستواء بان انتهى شبابه وتكامل عقله لكان اظهر ۱۲ من الجمل روى ابن ابي حاتم وابن جرير عن مجاهد ان بلوغ الاشد في ثلاث وثلاثين والاستواء في اربعين وعن ابن عباس ان الاشد ما بين ثماني عشرة الى ثلثين والاستواء ما بين الثلثين الى الاربعين والتحقيق ان اصل معناه القوة وهي تختلف باختلاف اللغات والاعصار ولذا وقع له تفاسير مختلفة في كتب اللغة والتفسير بحسب القرائن ۱۲ ك ۱۶؎ قوله قبل ان يبعث الخ اي وان استنبئ بعد رجوعه من مدين مع اهله ابنة شعيب ۱۲ كما ۱۷؎ قوله وهي منف بضم الميم وسكون النون غير المنصرف لاجتماع العلمية والعجمة او التانيث وهي مدينة معروفة آه كشاف وفي ابي السعود وقيل منف او حابين او عين الشمس وفي الكبير فالجمهور على انها هي المدينة التي كان يسكنها فرعون وهي قرية على راس فرسخين من مصر ۱۲ ۱۸؎ قوله وقت القيلولة وقيل بين المغرب والعشاء وسبب دخول المدينة في ذلك الوقت ان موسى كان يسمى ابن فرعون وكان يركب مراكبه ويلبس لباسه فركب فرعون يوما وكان موسى غائبا فلما قدم قيل له ان فرعون قد ركب فركب موسى في اثره فادركه المقيل في ارض منف فدخلها وليس في طرقها احد ۱۲ صاوي ۱۹؎ قوله وهذا من عدوه اي وكان طباخا لفرعون اراد ان يسخر الاسرائيلي لحمل الحطب ۱۲ صاوي ۲۰؎ قوله اي قتله وانما عدي بعلى لانه بمعنى اوقع القضاء عليه واصله انهى حيوته اي جعلت منهية منقضية وهو بهذا المعنى يتعدى بعلى كما في الاساس ۱۲ ك ۲۱؎ قوله ولم يكن قصد قتله جواب عما يقال كيف تجرا على قتل القبطي وحاصل ايضاح الجواب ان قتله كان خطأ وقد يقال قتله من باب دفع الصائل وهو واجب والاستغفار من باب حسنات الابرار سيئات المقربين ۱۲ ص ۲۲؎ قوله من عمل الشيطان وانما جعل قتل الكافر من عمل الشيطان وسماه ظلما لنفسه واستغفر منه لانه كان مستامنا فيهم ولا يحل قتل الكافر الحربي المستامن او لانه قتله قبل ان يؤذن له في القتل ۱۲ مدارك ۲۳؎ قوله بما انعمت علي يجوز ان يكون قسما جوابه محذوف تقديره اقسم بانعامك علي بالمغفرة لاتوبن فلن اكون ظهيرا للمجرمين وان يكون استعطافا كانه قال رب اعصمني بحق ما انعمت علي من المغفرة فلن اكون ان عصمتني ظهيرا للمجرمين وقيل ليس هذا خبرا بل هو دعاء اي فلا اكون بعد هذا ظهيرا اي فلا تجعلني يا رب ظهيرا للمجرمين ۱۲ جمل ۲۴؎ قوله بحق انعامك علي اشار بهذا الى ان ما مصدرية والكلام على حذف مضاف واشار بقوله اعصمني الى ان الباء متعلقة بمقدر وهو هذا وقوله فلن اكون جواب شرط قدره بقوله ان عصمتني من الجمل ۱۲ ۲۵؎ قوله فلن اكون الخ الفاء فيه عاطفة والباء في بانعامك متعلقة باقسم وعلى للاستعطاف والفاء واقعة ۱۲

فَاَصْبَحَ[1] فِي الْمَدِيْنَةِ خَآئِفًا يَّتَرَقَّبُ ينتظر ماينا له من جهة القتيل فَاِذَا[2] الَّذِي اسْتَنْصَرَهٗ بِالْاَمْسِ
يَسْتَصْرِخُهٗ يستغيث[3] به على قبطي اخر قَالَ لَهٗ مُوْسٰٓى اِنَّكَ لَغَوِيٌّ[4] مُّبِيْنٌ ۝ بين الغواية لما فعلته
امس واليوم فَلَمَّآ[5] اَنْ زائدة اَرَادَ اَنْ يَّبْطِشَ بِالَّذِيْ هُوَ عَدُوٌّ[6] لَّهُمَا لموسى والمستغيث به قَالَ
المستغيث ظانا انه يبطش به لما قال له يٰمُوْسٰٓى اَتُرِيْدُ اَنْ تَقْتُلَنِيْ كَمَا قَتَلْتَ نَفْسًا بِالْاَمْسِ ق
اِنْ مَا تُرِيْدُ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ جَبَّارًا[7] فِي الْاَرْضِ وَمَا تُرِيْدُ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْمُصْلِحِيْنَ ۝ فسمع القبطي
ذلك فعلم ان القاتل موسى فانطلق الى فرعون فاخبره بذلك فامر فرعون الذباحين بقتل موسى
فاخذوا الطريق اليه قال تعالى وَجَآءَ رَجُلٌ هو مؤمن[8] ال فرعون مِّنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ اخرها يَسْعٰى
يسرع في مشيه من طريق اقرب من طريقهم قَالَ يٰمُوْسٰٓى اِنَّ الْمَلَاَ من قوم فرعون يَاْتَمِرُوْنَ بِكَ
يتشاورون[9] فيك لِيَقْتُلُوْكَ فَاخْرُجْ من المدينة اِنِّيْ[10] لَكَ مِنَ النّٰصِحِيْنَ ۝ في الامر بالخروج فَخَرَجَ مِنْهَا
ع خَآئِفًا يَّتَرَقَّبُ لحوق طالب او غوث الله اياه[11] قَالَ رَبِّ نَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ قوم فرعون وَلَمَّا[12]
تَوَجَّهَ قصد بوجهه تِلْقَآءَ مَدْيَنَ جهتها وهي قرية شعيب مسيرة ثمانية ايام من مصر سميت بمدين
ابن ابراهيم[13] ولم[14] يكن يعرف طريقها قَالَ عَسٰى رَبِّيْٓ اَنْ يَّهْدِيَنِيْ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ۝ اي قصد الطريق
اي الطريق[15] الوسط اليها فارسل الله اليه ملكا[16] بيده عنزة فانطلق به اليها وَلَمَّا وَرَدَ مَآءَ مَدْيَنَ
بئر[17] فيها اي وصل اليها وَجَدَ عَلَيْهِ اُمَّةً جماعة كثيرة مِّنَ النَّاسِ يَسْقُوْنَ[18] ۝ مواشيهم وَوَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمُ
اي سواهم امْرَاَتَيْنِ[19] تَذُوْدٰنِ تمنعان اغنامهما عن الماء قَالَ موسى لهما مَا خَطْبُكُمَا اي شانكما
لا تسقيان قَالَتَا لَا نَسْقِيْ حَتّٰى يُصْدِرَ[20] الرِّعَآءُ جمع راع اي يرجعوا من سقيهم خوف الزحام فنسقي وفي
قراءة[21] يَصْدُرَ من الرباعي اي يصرفوا مواشيهم عن الماء وَاَبُوْنَا شَيْخٌ[22] كَبِيْرٌ ۝ لا يقدر[23] ان يسقي فَسَقٰى لَهُمَا
من بئر اخرى بقربها رفع حجرا عنها لا يرفعه الا عشرة انفس ثُمَّ تَوَلّٰٓى انصرف اِلَى الظِّلِّ لسمرة من شدة حر
الشمس وهو جائع فَقَالَ رَبِّ اِنِّيْ لِمَآ[25] اَنْزَلْتَ اِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ طعام فَقِيْرٌ ۝ محتاج[24] فرجعتا الى ابيهما في زمن
اقل مما كانتا ترجعان فيه فسألهما عن ذلك فاخبرتاه بمن سقى لهما فقال لاحداهما ادعيه لي قال تعالى
فَجَآءَتْهُ اِحْدٰىهُمَا تَمْشِيْ[26] عَلَى اسْتِحْيَآءٍ اي[27] واضعة كم درعها على وجهها حياء منه قَالَتْ اِنَّ اَبِيْ يَدْعُوْكَ لِيَجْزِيَكَ اَجْرَ
مَا سَقَيْتَ لَنَا فاجابها[28] منكرا في نفسه اخذ الاجرة وكانها قصدت المكافأة ان كان ممن يريدها فمشت بين يديه فجعلت الريح
تضرب ثوبها فتكشف ساقها فقال لها امشي خلفي ودليني على الطريق ففعلت الى ان جاء اباها وهو شعيب عليه السلام وعنده

---

[1] قوله فاصبح في المدينة خائفا الخ الظاهر انه خبر اصبح وفي المدينة متعلق به ويجوز ان يكون حالا والخبر في المدينة (ويضعف تمام اصبح اے دخل في الاصباح) وقوله يترقب يجوز ان يكون خبرا ثانيا وان يكون حالا ثانية وان يكون بدلا من الحال الاولى او الخبر الاول او حالا من الضمير في خائفا فتكون حالا متداخلة ومفعول يترقب محذوف اي يترقب المكروه او الفرج او الخبر هل وصل لفرعون ام لا ۱۲ ج

[2] قوله فاذا الذي الخ اذا فجائية والذي مبتدأ نعت لمحذوف اے فاذا الاسرائيلي الذي استنصره صلته ويستصرخه خبر للمبتدأ ۱۲ صاوی

[3] قوله يستغيث به على قبطي آخر من الصراخ والمعنى يطلب منه ان يزيل صراخه قال المستغيث الاسرائيلي ظانا انه يبطش عليه لما قال موسى انك لغوي مبين للاسرائيلي وقيل القائل القبطي وكانه توهم من قوله انك لغوي انه الذي قتل القبطي بالامس لهذا الاسرائيلي ۱۲ ک

[4] قوله انك لغوي مبين اے ضال عن الرشد ظاهر الغي فقد قاتلت بالامس رجلا فقتلته بسببك والرشد في التدبير ان لا يفعل فعلا يفضي الى البلاء على نفسه وعلى من يريد نصرته ۱۲ مدارک

[5] قوله فلما ان اراد ان يبطش الخ وذلك ان موسى اخذته الغيرة والرقة على الاسرائيلي فمد يده ليبطش بالقبطي فظن الاسرائيلي انه يريد ان يبطش به لما راى من غضبه وسمع من قوله انك لغوي مبين فقال ياموسى اتريد الى آخره آه ۱۲ جل

[6] قوله هو عدو لهما اے لموسى والاسرائيل لانه ليس على دينهما ولان القبط كانوا اعداء بني اسرائيل ۱۲ مدارک

[7] قوله جبارا في الارض الجبار هو الذي يقتل ويضرب ويتعاظم ولا ينظر في العواقب ۱۲ صاوی

[8] قوله مؤمن آل فرعون وكان ابن عم فرعون ويسعى صفة لرجل او حال من رجل لانه وصف بقوله من اقصى المدينة ۱۲ مدارک

[8] قوله هو مؤمن آل فرعون وهو ابن عم فرعون واسمه حزقيل ۱۲ المدارک وابو السعود

[9] قوله يتشاورون فيك في البيضاوي وانما سمي التشاور ايتمارا لان كلا من المتشاورين يأمر الآخر ويأتمر وفي الكبير الائتمار التشاور ۱۲

[10] قوله اني لك من الناصحين الخ بيان ليس صلة الناصحين الصلة لا تتقدم على الموصول كانه قال اني من الناصحين ثم اراد ان يبين فقال لك كما يقال مرحبا لك وسقيا لك في البين يجوز ان تعلق لك بما يدل عليه من الناصحين اے ناصح لك من الناصحين او بنفس الناصحين للاتساع في الظروف او على جهة البيان اعني لك ۱۲ ج

[11] قوله اياه الضمير راجع الى موسى ع ۱۲

[12] قوله ولما توجه تلقاء مدين اے بالهام من الله لعلمه بان ارض مدين لا تسلط لفرعون عليها وان بينه وبين اهل مدين قرابة لكونهم من ذرية ابراهيم وهو كذلك ۱۲ صاوی

[13] قوله ابراهيم اے الخليل عليه السلام وله ولد آخر اسمه مداين فاولاده اربعة اسمعيل واسحق ومدين ومداين وانما لم يصرح في القرآن بمدين ومداين لانهما لم يكونا نبيين ۱۲ صاوی

[14] قوله ولم يكن يعرف طريقها اے وخرج بلا زاد ورفيق ولم يكن له طعام الا ورق الشجر ونبات الارض حتى رأيت خضرته في باطنه من خارج وما وصل الى مدين حتى وقع خف قدميه وهو اول ابتلاء من الله لموسى ۱۲ صاوی

[15] قوله اے الطريق الوسطى وكان لها ثلاث طرق فاخذ موسى يمشي في الوسطى وجاء الطلاب في اثره فساروا في الآخرين ولم يعرفوا محله قوله ملكا اے وكان راكبا على فرس قيل هو جبريل ع ۱۲ صاوی

[16] قوله بيده عنزة عنزة بالتحريك نوعي از سنان ۱۲ صراح

[17] قوله بئر فيها اشارة الى انه ذكر الحال واراد منه المحل فاطلق الماء واريد البئر وعبارة الكبير ورد ماء مدين وهو الماء الذي يسقون منه وكان بئرا فيما روي ۱۲

[18] قوله يسقون مواشيهم انما حذف المفعول من الافعال الاربعة لان الغرض هو بيان مايدل على عفتهما ويدعو الى السقي لهما دون المفعول فكان ذكره فضولا في الكلام قاله القاضي ۱۲ كمالين

[19] قوله امرأتين تذودان اے تطردان غنمهما عن الماء لان على الماء من هو اقوى منهما فلا تتمكنان من السقي او لئلا تختلط اغنامهما باغنامهم والذود الطرد والدفع ۱۲ مدارک

[20] قوله يصدر بفتح التحتية وضم الدال من الثلاثي المجرد كما هو قراءة ابي عمرو وابن عامر اي يرجعوا من سقيهم وفي قراءة لعاصم والاكثر يصدر بضم الياء من الرباعي اے من باب الافعال ۱۲ ک

[21] قوله وفي قراءة يصدر من الرباعي اي من باب الافعال يعني بضم الياء وكسر الدال وهو قراءة الجمهور وفي قراءة ابي عمرو وابن عامر وعاصم بفتح الياء وضم الدال كما نقله الرازي ۱۲

[22] قوله شيخ كبير الخ ابداء منهما للعذر في مباشرة السقي بانفسهما كانهما قالتا اننا امرأتان ضعيفتان مستورتان لا نقدر على مزاحمة الرجال وما لنا رجل يقوم بذلك وابونا شيخ كبير السن قد اضعفه الكبر فلا بد لنا من تأخير السقي الى ان يقضي الناس اوطارهم من الماء ۱۲ ابو السعود

[23] قوله لا يقدر ان يسقي اے فيرسلنا اضطرارا وبه يندفع ما يقال كيف ساغ للنبي شعيب عليه السلام ان يرضى لابنتيه بسقي الماشية فان الضرورات تبيح المحظورات مع ان الامر في نفسه ليس بمحظور فالدين لا يأباه والعادات متباينة فيه كما فصل الزمخشري وهو ان احوال العرب فيه خلاف احوال العجم ومذهب اهل البدو فيه غير مذهب اهل الحضر ۱۲ جل

[24] قوله محتاج قال الضحاک مكث سبعة ايام لم يذق فيها طعاما الا بقل الارض ۱۲

[25] قوله لما انزلت الى الآية عدى فقير باللام لانه ضمن معنى سائل وطالب قيل كان لم يذق طعاما من سبعة ايام وقد لصق ظهره ببطنه ويحتمل ان يريد اني فقير من الدنيا لاجل ما انزلت الي من خير الدارين ۱۲ مدارک

[26] قوله تمشي آه حال من الفاعل وقوله على استحياء حال من الضمير في تمشي وعلى بمعنى مع اي مع استحياء والاستحياء والحياء بالمد الحشمة والانقباض والانزواء يقال استحيت بياء واحدة وبيائين ويتعدى بنفسه وبالحرف فيقال استحيته واستحيت منه آه من المصباح ۱۲

[27] قوله اي واضعة كم درعها على وجهها حياء منه كذا اخرجه ابن ابي حاتم عن ابن عمر وفيه مشروعية ستر الوجه للحرة وانه لا باس بكلامها مع الرجال ۱۲ ک

[28] قوله فاجابها منكرا في نفسه آه جواب عن سوال كيف اجاب دعوتها مع قولها المذكور والحال انه لم يسبق لها طلبا للاجر وان سمي في الدعوة اجرا وايضاح انه اجاب دعوتها ودعوة ابيها وهو منكر في نفسه ان سقيه كان لطلب الاجرة وانما هو لوجه الله تعالى والتبرك برؤية الشيخ ۱۲ جل

[28] قوله فاجابها جواب عن سوال وهو ان موسى ع سقى اغنامهما تقربا الى الله فكيف يليق به اخذ الاجرة واجابة الدعوة عليه واجاب الرازي ايضا بقوله ان المرأة وان قالت ذلك فلعل موسى عليه السلام ما ذهب اليهم طلبا للاجرة بل للتبرك برؤية ذلك الشيخ وفي الكشاف ان طلب الاجرة لشدة الفاقة غير منكر وهو جواب آخر ويشهد لصحته قول موسى ع للخضر لو شئت لاتخذت عليه اجرا لكن تكلم الرازي فيه وقال ولم يكره ذلك مع الخضر حين قال لو شئت لاتخذت عليه اجرا والفرق ان اخذ الاجرة على الصدقة لا يجوز اما الاستيجار ابتداء فغير مكروه ۱۲

عشاء فقال[1] له اجلس فتعش قال اخاف ان يكون عوضا مما سقيت لهما وانا اهل بيت لا نطلب على عمل خير عوضا قال لا عادتي وعادة آبائي نقري[2] الضيف ونطعم الطعام فاكل واخبره بحاله قال تعالى فلما جاءه وقص عليه القصص مصدر[3] بمعنى المقصوص من قتله القبطي وقصدهم قتله وخوفه من فرعون قال لا تخف نجوت من القوم الظلمين ۝ اذ لا سلطان لفرعون على مدين قالت احدهما وهي[4] المرسلة الكبرى[5] او الصغرى يابت استاجره اتخذه اجيرا يرعى غنمنا اي بدلنا ان[6] خير من استاجرت القوي الامين ۝ اي استاجره لقوته وامانته فسالها عنهما فاخبرته بما تقدم من[7] رفعه حجر البئر ومن قوله لها امشي خلفي وزيادة[8] انها لما جاءته وعلم بها صوب راسه فلم يرفعه فرغب في انكاحه قال اني اريد ان انكحك احدى ابنتي هتين[9] وهي الكبرى او الصغرى على ان تاجرني تكون اجيرا لي في رعي غنمي ثمني حجج[10] اي سنين فان اتممت عشرا اي رعي[11] عشر سنين فمن عندك[12] التمام[13] وما اريد ان اشق عليك باشتراط العشر ستجدني ان شاء الله للتبرك من الصلحين ۝ الوافين بالعهد قال موسى ذلك الذي قلت بيني وبينك ايما الاجلين[14] الثمان او العشر وما زائدة اي رعيه[15] قضيت به اي فرغت عنه فلا عدوان علي بطلب[16] الزيادة عليه والله على ما نقول انا وانت وكيل ۝ ع حفيظ او شهيد فتم[17] العقد بذلك وامر شعيب ابنته ان تعطي موسى عصا يدفع بها السباع من غنمه وكانت عصي الانبياء عنده فوقع[18] في يدها عصا[19] آدم من آس[20] الجنة فاخذها موسى بعلم شعيب فلما قضى موسى الاجل اي رعيه وهو ثمان او عشر سنين وهو المظنون به وسار باهله زوجته باذن ابيها نحو مصر انس ابصر من بعيد من جانب الطور اسم جبل نارا قال لاهله امكثوا هنا اني انست نارا لعلي اتيكم منها بخبر عن الطريق وكان قد اخطاها او جذوة[21] بتثليث الجيم قطعة او شعلة من النار لعلكم تصطلون ۝ تستدفئون والطاء بدل من تاء الافتعال من صلي بالنار بكسر اللام وفتحها فلما اتها نودي[22] من شاطئ الواد الايمن لموسى في البقعة المبركة لموسى لسماعه كلام الله فيها من الشجرة[23] بدل من شاطئ باعادة الجار لنباتها فيه وهي شجرة عناب او عليق[24] او عوسج[25] ان[26] مفسرة لا مخففة يموسى اني انا الله رب العلمين ۝ وان الق عصاك فالقاها[27] فلما راها تهتز تتحرك كانها جان وهي الحية[28] الصغيرة من سرعة حركتها ولى مدبرا هاربا منها ولم يعقب اي يرجع فنودي يموسى اقبل ولا تخف انك من الامنين ۝ اسلك ادخل يدك اليمنى

ع ۳ / ۷ / ۶

---

[1] قوله قال له شعيب وعاش شعيب ثلاثة آلاف سنة ذكره الشيوخ زروق وفي رواية وكان في غنمه اثنا عشر الف كلب وفي رواية انه عاش ثلاثة آلاف سنة وستمائة سنة ۱۲ صاوی

[2] قوله نقري الضيف بفتح النون من القرى الضيافة ۱۲ كمالين

[3] قوله مصدر بمعنى المقصوص ويستعمل على وجهين مصدرا بمعنى الاقتصاص ويكون فعلا بمعنى المفعول ۱۲ كمالين

[4] قوله وهي المرسلة الكبرى او الصغرى قولان اخرج الخطيب في تاريخه عن ابي ذر مرفوعا انه الصغرى التي تزوجت بها وهي التي قالت يا ابت استاجره وقال ابن جريج ووهب انكحه الكبرى وارتضاه الزمخشري واسم الكبرى صفراء والصغرى صفيرا ۱۲ كمالين

[5] قوله الكبرى او الصغرى واسم الكبرى صفورا او صفراء واسم الصغرى صفيرا من ابي السعود ۱۲

[6] قوله ان خير من استاجرت آه جعل خير اسما لان مع ان الظاهر فيه ان يكون خبرا ويكون القوي اسما لان وذلك لان ما هو اعنى فهو بالتقديم اولى فان شدة العناية والاهتمام لما كانت بالخيرية قدمت وجعلت اسم ان وذكر الفعل بلفظ الماضي ولم يقل تستاجر مع انه الظاهر لانه جعله لتحققه وتجربته منزلا منزلة ما مضى وعرف قبل ۱۲ ج

[7] قوله من رفعه حجر البئر الذي لا يرفعه الا عشرة انفس وذلك دليل قوته ۱۲ ک

[8] قوله وزيادة انها اهى واخبرته بزيادة على بيان القوة والامانة لكن فيه ان هذا من جملة الامانة كما صنع البيضاوي فلا زيادة وقوله صوب راسه اے خفض راسه ۱۲ جمل

[9] قوله هاتين يدل على انه كان له غيرهما وهذه مواعدة منه ولم يكن ذلك عقد نكاح اذ لو كان عقدا لقال قد انكحتك ۱۲ مدارک

[10] قوله ثماني حجج ظرف والحجة السنة وجمعها حجج والتزوج على رعي الغنم جائز بالاجماع لانه من باب القيام بامر الزوجية فلا مناقضة بخلاف التزوج على الخدمة ۱۲ مدارک

[11] قوله اي رعي الخ يشير الى انه مفعول به باضمار مضاف ۱۲

[12] قوله فمن عندك اي فذلك تفضل منك ليس بواجب عليك او فاتمامه من عندك ولا احتمه عليك ولكنك ان فعلته فهو منك تفضل وتبرع ۱۲ مدارک

[13] قوله التمام آه اشار الى ان فمن عندك خبر مبتدا محذوف اي والتقدير فالتمام من عندك تفضلا لا من عندي الزاما عليك والجملة جواب الشرط ۱۲ ج

[14] قوله ايما الاجلين قضيت آه اي شرطية وجوابها فلا عدوان علي وفي ما قولان اشهرهما انها زائدة كزيادتها في اخواتها من ادوات الشرط والثاني انها نكرة والاجلين بدل منها ۱۲

[15] قوله اي رعيه يشير الى ان قوله ايما مفعول لقضيت بحذف المضاف فتم العقد بذلك اي من المذكور من الايجاب والقبول واستدل بها على جواز التزوج على رعي الغنم للمرأة وهو قول الشافعي ورواه ابن سماعة عن محمد وعلى جواز الجمع بين نكاح واجارة في صفقة وعلى انه لا يعتبر الكفاءة باليسارة وفي الاول نظر لانه انما يلزم لو كان الغنم ملك البنت دون شعيب وهو منتف نعم فيه دليل على جواز التزوج على خدمة حر آخر وفي قول الله تعالى على ما نقول وكيل دليل على عدم اشتراط الاشهاد في النكاح ۱۲ كمالين

[16] قوله لطلب الزيادة عليه اے فكما لا اطالب بالزيادة على العشر لا اطالب بالزيادة على الثماني اه بيضاوي اي اراد بذلك تقرير امر الخيار يعني ان شاء هذا وان شاء هذا ۱۲ كبير

[17] قوله فتم العقد بذلك لعل هذا كان في شرعهما والا فهذه الصيغة لا يكفي عندنا في عقد النكاح وجرى غير الشارح على انهما عقدا عقدا بغير الصورة المذكورة ۱۲ ج

[17] قوله فتم العقد اي عقد النكاح والاجارة ان قلت ان الذي وقع من شعيب وعد والنكاح لا يكون الا بصيغة ابرام وايضا لم يبين المنكوحة وايضا الصداق ليست ثمرته عائدة عليها اجيب بجوابين الاول انه كان في شرعه جائزا والثاني ان يمكن تنزيله على شرعنا بانه قصد بالوعد انشاء الصيغة وقد وقع من موسى القبول بقوله ذلك وبانه يمكن انه بين المنكوحة باشارة مثلا وبان الغنم يمكن ان يكون بعضها مملوكا لها فثمرة الرعي عائدة عليها ۱۲ صاوی

[18] قوله فوقع في يدها عصا آدم آه فاتت بها اباها فمسها وكان مكفوفا فضن بها وقال اعطيه غيرها فردتها ثم اخذت فما وقع في يدها الا هي واستمر يراجعها سبع مرات فدفعها الى موسى وعلم ان له شانا ۱۲ ج

[19] قوله عصا آدم قيل انه اودعها ملك في صورة رجل عند شعيب فامر ابنته ان تاتيه بعصا فاتته بها فردها سبع مرات فلم يقع في يدها غيرها فدفعها اليه ثم ندم لانه وديعة عنده فتبعه فاختصما فيها ورضيا ان يحكم بينهما اول طالع فاتاهما الملك فقال القياها فمن رفعها فهي له فعالجها الشيخ فلم يطقها فرفعها موسى عليه السلام فكانت له ۱۲ صاوی

[20] قوله من آس الجنة اے وتوارثها الانبياء بعد آدم فصارت منه الى نوح ثم الى ابراهيم حتى وصلت الى شعيب وكان لا ياخذها غير نبي الا اكلته صاوی آس درخت ۱۲ صراح

[21] قوله بتثليث الجيم اي بحركات الثلثة قرأ حمزة بضم الجيم وعاصم بالفتح والباقون بالكسر قال صاحب الكشاف والجذوة هي العود الغليظ كانت في راسه نار او لم تكن قال الزجاج الجذوة القطعة الغليظة ۱۲ كشاف

[22] قوله نودي من شاطئ الواد الخ قيل ان موسى لما راى النار مشتعلة في الشجرة الخضراء علم ان ذلك لا يقدر عليه الا الله فلما نودي علم ان الله هو المتكلم بذلك النداء ۱۲ صاوی

[23] قوله بدل من شاطئ باعادة الجار بدل الاشتمال لنباتها فيه وفيه اشارة الى ان تحقق بدل الاشتمال قد يكون باشتمال المبدل منه على البدل ۱۲ ک

[24] قوله او عليق او عوسج عليق گیاهی که درآویزد بر درخت آه صراح وفي القاموس والعليق كقبيط نبت يتعلق بالشجر مضغه يشد اللثة وعوسج نوعی از خار آه صراح كذا في كتب اللغة والمراد منه شجر ذات شوكة يكون في البوادي ثمرته بقدر حمص او اكبر ۱۲

[25] قوله او عوسج بفتح العين شجرة ذات شوكة تكون في البوادي ثمرته بقدر الحمص مع طول ۱۲ كمالين

[26] قوله مفسرة لا مخففة آه اي لان النداء قول اي بان يا موسى لا مخففة من الثقيلة لعدم افادتها هذا المعنى المقصود واشار بهذا الى رد قول من قال ان اسمها محذوف يفسره جملة النداء اي نودي بانه اي الشان كما نقله السمين واستبعده ۱۲ ج

[27] قوله فالقاها فلما راها يشير الى ان الفاء فصيحة ۱۲

[28] قوله الحية الصغيرة اي اول وقت الالقاء فلا يخالف قوله فاذا هي ثعبان مبين ۱۲ جمل

42/1

تعليقات جديدة من التفاسير المعتبرة لحل جلالين

٥١ قوله واضمم اليك جناحك جعل الجناح هنا مضموما وفي آية طه مضموما اليه حيث قال واضمم يدك الى جناحك لان المراد بالجناح المضموم اليد اليمنى وبالجناح المضموم اليه اليد اليسرى وكل من اليدين جناح ١٢ صاوي ٥٢ قوله كالجناح للطائر اي لان الطائر اذا خاف نشر جناحيه واذا امن واطمأن ضمهما اليه ١٢ صاوي ٥٣ قوله بالتشديد والتخفيف اي فهما قراءتان سبعيتان فالمشددة تثنية ذلك بلام البعد والمخفف تثنية ذاك فالتشديد عوض عن اللام في المفرد ١٢ صاوي ٥٤ قوله وانما ذكر المشار به الخ جواب عما يقال ان العصا واليد مؤنثتان فكان اللائق الاشارة اليهما بتان فاجاب بانه روعي الخبر ١٢ صاوي ٥٥ قوله من ربك آه متعلق بمحذوف هو صفة برهانان وقدره الشارح بقوله مرسلان وغيره بقوله كائنان وعبارة الكرخي قوله الى فرعون متعلق بمحذوف اي اذهب الى فرعون وقدره ابو البقاء مرسلان الى فرعون كما اشار اليه في التقرير ١٢ جمل ٥٦ قوله معينا وهو في الاصل اسم لما يعان به كالدفء اسم لما يدفأ به ومنه الصنع ١٢ ك ٥٧ قوله وفي قراءة لنافع روي بفتح الدال بلا همز وقد تجوز في هذه القراءة معنى الزيادة من زيد عليه اذا زيده ١٢ ك ٥٨ قوله بالجزم للاكثر جواب الدعاء يعني قوله فارسله وفي قراءة لعاصم وحمزة يصدقني بالرفع والجملة صفة ردءا ولا حاجة الى حذف الجواب كما ارتكبه القاضي فانه لا يلزم الجواب لكل امر ١٢ ك ٥٩ قوله جواب الدعاء يعني قوله فارسله وسمى الامر دعاء تأدبا ١٢

بمعنى الكف فِي جَيْبِكَ هو طوق القميص وأخرجها تَخْرُجْ خلاف ما كانت عليه من الأدمة بَيْضَاءَ
مِنْ غَيْرِ سُوٓءٍ اى برص فأدخلها واخرجها تضيئ كشعاع الشمس تغشى البصر وَاضْمُمْ إِلَيْكَ جَنَاحَكَ
مِنَ الرَّهْبِ بفتح الحرفين وسكون الثاني مع فتح الاول وضمه اى الخوف الحاصل من اضاءة
اليد بان تدخلها في جيبك فتعود الى حالتها الاولى وعبر عنها بالجناح لانها للانسان كالجناح
للطائر فَذٰنِكَ بالتشديد والتخفيف اى العصا واليد وهما مؤنثان وانما ذكر المشار به اليهما المبتدأ
لتذكير خبره بُرْهَانٰنِ مرسلان مِنْ رَّبِّكَ إِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖٓ إِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ۝ قَالَ
رَبِّ إِنِّيْ قَتَلْتُ مِنْهُمْ نَفْسًا هو القبطي السابق فَأَخَافُ أَنْ يَّقْتُلُوْنِ ۝ به وَأَخِيْ هٰرُوْنُ هُوَ أَفْصَحُ مِنِّيْ
لِسَانًا ابين فَأَرْسِلْهُ مَعِيَ رِدْءًا معينا وفي قراءة بفتح الدال بلا همزة يُّصَدِّقُنِيٓ بالجزم جواب الدعاء
وفي قراءة بالرفع وجملته صفة ردءا إِنِّيٓ أَخَافُ أَنْ يُّكَذِّبُوْنِ ۝ قَالَ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ نقويك
بِأَخِيْكَ وَنَجْعَلُ لَكُمَا سُلْطٰنًا غلبة فَلَا يَصِلُوْنَ إِلَيْكُمَا ۚ بسوء اذهبا بِاٰيٰتِنَآ ۚ أَنْتُمَا وَمَنِ اتَّبَعَكُمَا
الْغٰلِبُوْنَ ۝ لهم فَلَمَّا جَآءَهُمْ مُّوْسٰى بِاٰيٰتِنَا بَيِّنٰتٍ واضحات حال قَالُوْا مَا هٰذَآ إِلَّا سِحْرٌ مُّفْتَرًى
مختلق وَّمَا سَمِعْنَا بِهٰذَا كائنا فِيٓ اٰبَآئِنَا الْأَوَّلِيْنَ ۝ وَقَالَ بواو وبدونها مُوْسٰى رَبِّيٓ أَعْلَمُ اى
عالم بِمَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى مِنْ عِنْدِهٖ الضمير للرب وَمَنْ عطف على من قبله تَكُوْنُ بالفوقانية والتحتانية
لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ ۭ اى العاقبة المحمودة في الدار الآخرة اى وهو انا في الشقين فانا محق فيما جئت به
إِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ الكافرون وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰٓأَيُّهَا الْمَلَأُ مَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِّنْ إِلٰهٍ غَيْرِيْ ۚ فَأَوْقِدْ
لِيْ يٰهَامٰنُ عَلَى الطِّيْنِ فاطبخ لي الآجر فَاجْعَلْ لِّيْ صَرْحًا قصرا عاليا لَّعَلِّيٓ أَطَّلِعُ إِلٰىٓ إِلٰهِ مُوْسٰى
انظر اليه واقف عليه وَإِنِّيْ لَأَظُنُّهٗ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝ في ادعائه الها آخر وانه رسوله وَاسْتَكْبَرَ هُوَ وَ
جُنُوْدُهٗ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَظَنُّوْٓا أَنَّهُمْ إِلَيْنَا لَا يُرْجَعُوْنَ ۝ بالبناء للفاعل وللمفعول فَأَخَذْنٰهُ
وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ طرحناهم فِي الْيَمِّ البحر الملح فغرقوا فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ۝
حين صاروا الى الهلاك وَجَعَلْنٰهُمْ في الدنيا أَئِمَّةً بتحقيق الهمزتين وابدال الثانية ياء
رؤساء في الشرك يَّدْعُوْنَ إِلَى النَّارِ ۚ بدعائهم الى الشرك وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يُنْصَرُوْنَ ۝
بدفع العذاب عنهم وَأَتْبَعْنٰهُمْ فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً ۚ خزيا وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ هُمْ مِّنَ
الْمَقْبُوْحِيْنَ ۝ المبعدين وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ التوراة مِنْ بَعْدِ مَآ أَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ

٦٠ قوله نقويك آه فالمقصود قوة الشخص بشدة اليد على مزاولة الامور ولذلك يعبر عنه باليد وعن شدتها بشدة العضد آه بيضاوي اي فهو مجاز مرسل على طريق اطلاق السبب وارادة المسبب بمرتبتين فان شدة العضد سبب مستلزم لشدة اليد وشدة اليد مستلزمة لقوة الشخص في المرتبة الثانية ١٢ من الجمل ٦١ قوله بآيتنا آه يجوز فيه اوجه ان يتعلق بنجعل او بيصلون او بمحذوف اي اذهبا او على البيان فيتعلق بمحذوف ايضا او بالغالبون على ان ال ليست موصولة او موصولة واتسع فيه ما لا يتسع في غيره او قسم وجوابه محذوف متقدم وهو فلا يصلون او من لغو القسم ١٢ جمل ٦٢ قوله فلما جاءهم موسى بآيتنا آه المراد بالآيات هنا العصا واليد اذ هما اللتان اظهرهما واذ ذاك التعبير عنهما بصيغة الجمع لان في كل منهما آيات عديدة ١٢ جمل ٦٣ قوله مختلق اي لم يفعل قبل هذا الوقت مثله او تعلمه ثم افتريته على الله ١٢ ابو السعود ٦٤ قوله وما سمعنا بهذا الخ هذا محض عناد وكذب اذ هم يعرفون ان قبله الرسل كابراهيم واسحق ويعقوب وغيرهم ١٢ صاوي ٦٥ قوله بواو اي للاكثر وبدون واو لابن كثير لانه قال جوابا لمقالهم ووجه العطف ان المراد حكاية القولين ليوازن الناظر بينهما فيميز صحيحهما من الفاسد ١٢ بيضاوي ٦٦ قوله اي عالم يريد ان اسم التفضيل ههنا بمعنى اسم الفاعل فلا يرد ان اسم التفضيل لا ينصب الظاهر ١٢ كمالين ٦٧ قوله من تكون له آه قرأ العامة تكون بالتانيث وله خبرها وعاقبة اسمها ويجوز ان يكون اسمها ضمير القصة والتانيث لاجل ذلك وله عاقبة الدار جملة في موضع الخبر وقرئ بالياء من تحت على ان يكون عاقبة اسمها والتذكير للفصل ولانه تانيث مجازي ويجوز ان يكون اسمها ضمير الشان والجملة خبر كما تقدم ويجوز ان تكون تامة وفيها ضمير يرجع الى من والجملة في موضع الحال ويجوز ان يكون تكون ناقصة واسمها ضمير من والجملة خبرها ١٢ جمل ٦٨ قوله اي العاقبة المحمودة في الدار الآخرة يريد ان المراد بالدار الآخرة وكون العاقبة محمودة ماخوذة من كلمة له فان العاقبة الغير المحمودة يكون عليه لا له وفسر القاضي الدار بالدنيا والعاقبة بالخيرية ١٢ كمالين ٦٩ قوله في الشقين شق بالكسر نيمه چيزے وكرانه كوه ١٢ صراح ٧٠ قوله فاطبخ لي الآجر بمد الهمزة وبالجيم الطين المطبوخ قيل اول من اتخذه فرعون ولذلك امر باتخاذه على وجه يتضمن تعليم الصنعة ١٢ كمالين ٧١ قوله انظر اليه واقف عليه كانه توهم انه لو كان لكان جسما في السماء يمكن الترقي اليه ١٢ كمالين ٧٢ قوله واني لاظنه من الكاذبين آه اي في دعواه ان له الها وانه ارسل الينا رسولا وقد تناقض المخذول فانه قال ما علمت لكم من اله غيري ثم اظهر حاجته الى هامان واثبت لموسى عليه السلام الها واخبر انه غير متيقن بكذبه وكانه تحصن من عصا موسى عليه السلام فلبس وقال لعلي اطلع الى اله موسى روي ان هامان جمع خمسين الف بناء وبنى صرحا لم يبلغه بناء احد من الخلق فضرب الصرح جبريل عليه السلام بجناحه فقطعه ثلث قطع وقعت قطعة على عسكر فرعون فقتلت الف الف رجل وقطعة في البحر وقطعة في المغرب ولم يبق احد من عماله الا هلك ١٢ مدارك ٧٣ قوله فانظر الخ الخطاب لرسول الله صلى الله عليه وسلم ليخبر به المشركين فيرجعوا عن كفرهم وعنادهم ١٢ صاوي ٧٤ قوله وابدال الثانية ياء هذا الوجه جائز عربية فقط ولم يقرأ به احد من السبع ١٢ ٧٥ قوله ويوم القيمة هم من المقبوحين آه فيه اوجه احدها ان يتعلق بالمقبوحين على ان ال ليست موصولة او موصولة واتسع فيها او يتعلق بمحذوف يفسره المقبوحين كانه قيل وقبحوا يوم القيمة او يعطف على موضع في الدنيا اي واتبعناهم لعنة يوم القيمة او معطوف على لعنة على حذف مضاف اي ولعنة يوم القيامة والوجه الثاني اظهر والمقبوح المطرود وقيل من المقبوحين اي الموسومين بعلامة منكرة كزرقة العيون وسواد الوجوه ١٢ جمل ٧٦ قوله واتبعناهم الخ اي الزمناهم طردا وابعادا عن الرحمة وقيل هو ما يلحقهم من لعن الناس اياهم بعدهم ١٢ مدارك ٧٧ قوله من المقبوحين اي المطرودين او الموسومين بعلامة منكرة كزرقة العيون وسواد الوجه ١٢ صاوي ٧٨ قوله ولقد آتينا موسى الكتاب اخبار من الله لقريش بامتنانه على بني اسرائيل حين اهلك الامم الماضية لما عاندوا وكذبوا رسلهم وساروا في زمن فترة بانزال التوراة ليتعبدوا بها والمقصود من ذلك تعداد النعم على هذه الامة المحمدية والمعنى كما انزل على موسى التوراة وقومه في فترة وجهل انزل على محمد القرآن وقومه في فترة وجهل ليهتدوا به ١٢ صاوي عـه قوله على الطين اي بعد اتخاذه لبنا قيل انه اول من اتخذ الآجر وبنى به وهو الذي علم صنعته لهامان ١٢ صاوي

✧ ✧ ✧

عسه قوله ياء اي فهما قراءتان سبعيتان لكن قراءة الابدال من طريق الطيبة لا من طريق الشاطبية ١٢ صاوي

الاولى قوم نوح وعاد وثمود وغيرهم بصائر للناس حال من الكتاب جمع بصيرة وهي نور القلب اي انوار القلوب وهدى من الضلالة لمن عمل به ورحمة لمن آمن به لعلهم يتذكرون ۝ يتعظون بما فيه من المواعظ وما كنت يا محمد بجانب الجبل او الوادي او المكان الغربي من موسى حين المناجاة اذ قضينا اوحينا الى موسى الامر بالرسالة الى فرعون وقومه وما كنت من الشاهدين ۝ لذلك فتعرفه فتخبر به ولكنا انشانا قرونا امما بعد موسى فتطاول عليهم العمر اي طالت اعمارهم فنسوا العهود واندرست العلوم وانقطع الوحي فجئنا بك رسولا و اوحينا اليك خبر موسى وغيره وما كنت ثاويا مقيما في اهل مدين تتلوا عليهم آياتنا خبر ثان فتعرف قصتهم فتخبر بها ولكنا كنا مرسلين ۝ لك واليك باخبار المتقدمين وما كنت بجانب الطور الجبل اذ حين نادينا موسى ان خذ الكتاب بقوة ولكن ارسلناك رحمة من ربك لتنذر قوما ما اتاهم من نذير من قبلك وهم اهل مكة لعلهم يتذكرون ۝ يتعظون ولولا ان تصيبهم مصيبة عقوبة بما قدمت ايديهم من الكفر وغيره فيقولوا ربنا لولا هلا ارسلت الينا رسولا فنتبع آياتك المرسل بها ونكون من المؤمنين ۝ وجواب لولا محذوف وما بعدها مبتدأ والمعنى لولا الاصابة المسبب عنها قولهم او لولا قولهم المسبب عنها لعاجلناهم بالعقوبة ولما ارسلناك اليهم رسولا فلما جاءهم الحق محمد من عندنا قالوا لولا هلا اوتي مثل ما اوتي موسى من الآيات كاليد البيضاء والعصا وغيرهما والكتاب جملة واحدة قال تعالى اولم يكفروا بما اوتي موسى من قبل حيث قالوا فيه وفي محمد صلى الله عليه وسلم ساحران وفي قراءة سحران اي التوراة والقرآن تظاهرا تعاونا وقالوا انا بكل من النبيين والكتابين كافرون ۝ قل لهم فاتوا بكتاب من عند الله هو اهدى منهما من الكتابين اتبعه ان كنتم صادقين ۝ في قولكم فان لم يستجيبوا لك دعاءك بالاتيان بكتاب فاعلم انما يتبعون اهواءهم في كفرهم ومن اضل ممن اتبع هواه بغير هدى من الله اي لا اضل منه ان الله لا يهدي القوم الظالمين ۝ الكافرين ع ۸
ولقد وصلنا بينا لهم القول القرآن لعلهم يتذكرون ۝ يتعظون فيؤمنون الذين آتيناهم الكتب من قبله اي القرآن هم به يؤمنون ۝ ايضا نزل في جماعة اسلموا من اليهود كعبد الله بن سلام وغيره ومن النصارى قدموا من الحبشة ومن الشام واذا يتلى عليهم القرآن قالوا آمنا به انه الحق من ربنا انا كنا من قبله مسلمين ۝

---

۱ قوله بصائر اي ذا بصائر او على المبالغة ويجوز كونه مفعولا لاجله ۱۲ ۲ قوله جمع بصيرة وهي نور القلب كما ان البصر نور العين التي تبصر بها الحقائق وتميز به بين الحق والباطل ۱۲ ۳ قوله لعلهم يتذكرون اي فالعاقل اذا علم ان كتاب الله من اوصافه انه منور للقلوب وهاد من الضلالة ورحمة لمن صدق به بادر الى امتثال اوامره واجتناب نواهيه ولا يرضى لنفسه بالتواني والكسل والعناد ۱۲ ص ۴ قوله بجانب الجبل او الوادي او المكان الغربي يشير بتقدير الموصوف للغربي الى تاويل ما يستفاد من ظاهر اللفظ انه من قبيل اضافة الموصوف الى الصفة وقد منعها البصريون والحق ما قاله الكوفيون انها يجوز وقد وقع في مواضع من القرآن والحديث والتاويل في كل موضع كما ابتدعه البصرية تعسف والمعنى ههنا ما كنت حاضرا بالجانب الغربي من مكان موسى حين المناجاة ۱۲ كمالين ۴ قوله بجانب الجبل او الوادي او المكان الخ هذا اشارة الى دفع سوال مقدر وهو ان الجانب موصوف والغربي صفة فكيف اضافة الموصوف الى الصفة وهو غير جائز لان اضافة الموصوف الى الصفة يقتضي اضافة الشيء الى نفسه وهذا غير جائز والجواب ان اصله جانب الجبل الغربي او جانب الوادي الغربي او جانب المكان الغربي فالشيء الموصوف بالغربي الذي يضاف اليه الجانب لا يكون الا مكانا او ما يشبهه فلا جرم حسنت هذه الاضافة كما صرح في الكبير ۱۲ ۵ قوله وما كنت من الشاهدين ان قلت ان هذا معلوم نفيه من قوله وما كنت بجانب الغربي فما ثمرة ذكر عقبه اجيب بانه لا يلزم من كونه هناك على فرض حصول مشاهدته لذلك و لذلك قال ابن عباس لم تحضر ذلك الموضع ولو حضرته ما شاهدت ما وقع فيه ۱۲ صاوي ۶ قوله وما كنت ثاويا ان قلت ان قصة مدين متقدمة على قصة الارسال فكان مقتضى الترتيب ذكرها قبلها اجيب بان المقصود تعداد العجائب من غير نظر للترتيب اشارة الى ان اي واحدة تكفي في اثبات صدقه فيما يخبر به عن ربه ۱۲ صاوي ۷ قوله خبر ثان اے لقوله كنت ويمكن جعله حالا قوله فتعرف اے بتلاوتك عليهم وتعلمك منهم قوله قصتهم اے قصة اهل مدين وهم شعيب وقومه ۱۲ كمالين ۸ قوله فتخبر بها حسبما تعلمت منهم اخبار المتقدمين ومنه خبر موسى وشعيب ۱۲ كمالين ۹ قوله وما كنت بجانب الطور اے كما لم تحضر يا محمد جانب المكان الغربي اذ ارسل الله موسى الى فرعون فكذلك لم تحضر جانب الطور اذ نادينا موسى لما اتى الميقات مع السبعين لاخذ التوراة وبين الارسال وايتاء التوراة نحو ثلاثين سنة ۱۲ صاوي ۱۰ قوله ان خذ الكتب يريد ان هذه الآية متعلقة بايتاء التوراة والآية المتقدمة اے قوله تعالى وما كنت بجانب الغربي الخ متعلقة باصل الارسال وبعضهم ذهبوا الى عكس هذا التركيب محل الاولى في قصة التوراة والثانية في قصة الارسال ۱۲ ۱۱ قوله وهم اهل مكة فانه لم يبعث نبي الى العرب بعد ابراهيم واسمعيل ولو صح كون خالد بن سنان نبيا من العرب فلم يثبت رسالته اليهم فاما دعوة ابراهيم واسماعيل بطول العهد لم يصل اليهم واما دعوة موسى وعيسى كانت مختصة ببني اسرائيل وما حولهم ۱۲ كمالين ۱۲ قوله ولولا ان تصيبهم هي الامتناعية وان وما في حيزها في موضع رفع بالابتداء اي ولولا اصابة المصيبة لهم وجوابها محذوف وقدره الزجاج ما ارسلنا اليهم رسلا يعني ان الحامل على ارسال الرسل لهم تعللهم بهذا القول وقدر ابن عطية لعاجلناهم بالعقوبة ولا معنى لهذا فيقولوا عطف على تصيبهم ولولا الثانية تحضيض وفنتبع جوابه فلذلك نصب باضمار ان ۱۲ جمل ۱۳ قوله وجواب لولا اے الاولى واما الثانية فهي تحضيضية وجوابها مذكور وهو قوله فنتبع فلذلك نصب ۱۲ ۱۴ قوله وما بعدها مبتدأ لان الفعل الذي بعده في تقدير المصدر تكون مبتدأ كما اوله الشارح بقوله والمعنى لولا الاصابة الخ والخبر محذوف وهو موجود ونحوه وقوله والمعنى لولا الاصابة الخ ناظرة لمقتضى التركيب وقوله او لولا قولهم ناظر لحاصل المعنى ۱۲ ۱۴ قوله وما بعدها مبتدأ فان الفعل الذي بعده في تقدير المصدر تكون مبتدأ والخبر محذوف وهو نحو موجود والمعنى لولا الاصابة اي اصابة العقوبة المسبب عنها قولهم او لولا قولهم المسبب عنها لما كان ما بعد لولا سببا لانتفاء ما يجاب به وكان قولهم المسبب عن الاصابة هو السبب في الحقيقة لانتفاء العقوبة به اشار الى توجيهه بانه يجوز كون الاصابة سببا باعتبار كونها سببا لما هو سبب لانتفاء الجواب ويجوز ان يأول بانه لولا قولهم المسبب عنها فان فاء السببية يدل على ان القول هو المقصود بالسببية لانتفاء الجواب والمعنى لولا انهم يحتجون بترك الارسال اليهم لعاجلناهم بالعقوبة لكفرهم ولما ارسلناك اليهم رسولا ولكن بعثناك اليهم لئلا يكون للناس على الله حجة بعد الرسل ۱۲ ك ۱۵ قوله لما ارسلناك اليهم رسولا اي فالحاصل على ذلك تعللهم بهذا القول فالمعنى امتنع عدم ارسالنا لك لوجود المصائب المسبب عنها قولهم ربنا لولا ارسلت الخ ان قلت ان الآية تقتضي وجود اصابتهم بالمصائب وقولهم المذكور والواقع انهم حين نزول تلك الآيات لم يصابوا ولم يقولوا اجيب بان الآية على سبيل الفرض والتقدير فالمعنى لولا اصابة المصائب لهم واحتجاجهم على سبيل الفرض والتقدير لما ارسلناك اليهم فهو بمعنى قوله تعالى ولو انا اهلكناهم بعذاب من قبله الى آخره ۱۲ صاوي ۱۶ قوله تعاونا بتوافق الكتابين قال الكلبي كانت مقالتهم تلك حين بعثوا الرهط الى رسول الله صلعم الى ثقة اليهود بالمدينة فسالوهم عن محمد فاخبروهم ان نعته في التوراة فقالوا سحران تظاهرا ۱۲ ك ۱۷ قوله قالوا انا بكل اي بكل واحد منهما قوله كافرون قيل ان اهل مكة كما كفروا بمحمد عليه السلام وبالقرآن فقد كفروا بموسى والتوراة وقالوا في موسى ومحمد ساحران تظاهرا او في التوراة والقرآن سحران تظاهرا وذلك حين بعثوا الرهط الى رؤساء اليهود بالمدينة يسالونهم عن محمد فاخبروهم انه في كتابهم فرجع الرهط الى قريش فاخبروهم بقول اليهود فقالوا عند ذلك ساحران تظاهرا ۱۲ مدارك ۱۸ قوله قل فاتوا بكتاب آه اي قل لهم ما ذكر تعجيزا لهم وتوبيخا وتقريعا اذا لم تؤمنوا بهذين الكتابين وقلتم فيهما ما قلتم فاتوا بكتاب من عند الله هو اهدى منهما اي اوضح وابين فان اتيتم به اتبعته انا فقوله اتبعه مجزوم في جواب الامر المحذوف ۱۲ جمل ۱۹ قوله دعاءك بالاتيان بكتاب حذف المفعول لان فعل الاستجابة يتعدى بنفسه الى الدعاء وباللام الى الداعي فاذا ذكر لك حذف الدعاء قال الزمخشري لا يقال استجاب له دعاءه الا نادرا ۱۲ ك ۲۰ قوله الذين آتيناهم الكتاب آه الذين مبتدأ اول وهم مبتدأ ثان ويؤمنون خبر الثاني والجملة خبر الاول وبه متعلق بيؤمنون ۱۲ جمل ۲۱ قوله نزل في جماعة اسلموا قال سعيد بن جبير هم اربعون رجلا قدموا مع جعفر من الحبشة على النبي صلى الله عليه وسلم فلما رأوا ما بالمسلمين من الخصاصة قالوا يا نبي الله ان لنا اموالا فان اذنت لنا انصرفنا وجئنا باموالنا فواسينا المسلمين بها فاذن لهم فانصرفوا فاتوا باموالهم فواسوا بها المسلمين فنزل وعن ابن عباس رضي الله عنهما قال نزلت في ثمانين من اهل الكتاب اربعون من نجران واثنان وثلثون من الحبشة وثمانية من الشام ۱۲ معالم التنزيل

موحدين أُولَٰئِكَ يُؤْتَوْنَ أَجْرَهُم مَّرَّتَيْنِ بايمانهم بالكتابين بِمَا صَبَرُوا بصبرهم على العمل بهما
وَيَدْرَءُونَ يدفعون[1] بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ منهم وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ ○ يتصدقون وَإِذَا[2] سَمِعُوا اللَّغْوَ
الشتم والاذى من الكفار أَعْرَضُوا عَنْهُ وَقَالُوا لَنَا أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ سلام[3]
متاركة اى سلمتم منا من الشتم وغيره لَا نَبْتَغِي الْجَاهِلِينَ ○ لا نصحبهم ونزل[4] في حرصه صلى الله عليه وسلم
على ايمان عمه ابى طالب إِنَّكَ[5] لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ هدايته وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَن يَشَاءُ ج
وَهُوَ أَعْلَمُ اى عالم بِالْمُهْتَدِينَ ○ وَقَالُوا[6] اى قومه إِن نَّتَّبِعِ الْهُدَىٰ مَعَكَ نُتَخَطَّفْ مِنْ أَرْضِنَا اى
ننتزع منها بسرعة قال تعالى أَوَلَمْ[7] نُمَكِّن لَّهُمْ حَرَمًا آمِنًا يامنون فيه من الاغارة والقتل الواقعين
من بعض العرب على بعض يُجْبَىٰ بالفوقانية والتحتانية إِلَيْهِ ثَمَرَاتُ[8] كُلِّ شَيْءٍ من كل اوب[9] رِّزْقًا لهم
مِّن لَّدُنَّا اى عندنا وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ○ ان ما نقوله حق وَكَمْ[10] أَهْلَكْنَا مِن قَرْيَةٍ بَطِرَتْ
مَعِيشَتَهَا[11] اى عيشها واريد بالقرية اهلها فَتِلْكَ[12] مَسَاكِنُهُمْ لَمْ تُسْكَن مِّن بَعْدِهِمْ إِلَّا قَلِيلًا[13] للمارة يوما او
بعضه وَكُنَّا نَحْنُ الْوَارِثِينَ ○ منهم وَمَا كَانَ[14] رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرَىٰ بظلم اهلها حَتَّىٰ يَبْعَثَ فِي أُمِّهَا اى
اعظمها رَسُولًا يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِنَا ج وَمَا كُنَّا مُهْلِكِي الْقُرَىٰ إِلَّا وَأَهْلُهَا ظَالِمُونَ ○ بتكذيب الرسل وَمَا أُوتِيتُم[15]
مِّن شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَزِينَتُهَا ج اى تتمتعون وتتزينون به ايام حيوتكم ثم يفنى وَمَا عِندَ اللَّهِ
وهو ثوابه خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ ط أَفَلَا تَعْقِلُونَ ○ بالياء والتاء ان الباقي خير من الفاني أَفَمَن[16] وَعَدْنَاهُ وَعْدًا ع ٦ ١٠ ٩
حَسَنًا فَهُوَ لَاقِيهِ مصيبه وهو الجنة كَمَن مَّتَّعْنَاهُ مَتَاعَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فيزول عن قريب ثُمَّ هُوَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
مِنَ الْمُحْضَرِينَ ○ النار الاول المؤمن والثاني الكافر اى لا تساوي بينهما وَ اذكر يَوْمَ يُنَادِيهِمْ الله فَيَقُولُ
أَيْنَ شُرَكَائِيَ الَّذِينَ كُنتُمْ تَزْعُمُونَ ○ هم شركائي قَالَ[17] الَّذِينَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ بدخول النار وهم
رؤساء الضلالة رَبَّنَا[18] هَٰؤُلَاءِ الَّذِينَ أَغْوَيْنَا ج مبتدأ[19] وصفة أَغْوَيْنَاهُمْ[20] خبره[21] فغووا كَمَا[22] غَوَيْنَا ج
لم نكرههم على الغي تَبَرَّأْنَا إِلَيْكَ ز منهم مَا كَانُوا إِيَّانَا يَعْبُدُونَ ○ ما نافية وقدم المفعول للفاصلة وَقِيلَ
ادْعُوا شُرَكَاءَكُمْ اى الاصنام الذين كنتم تزعمون انهم شركاء الله فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيبُوا لَهُمْ
دعاءهم وَرَأَوُا هم الْعَذَابَ ابصروه لَوْ[23] أَنَّهُمْ كَانُوا يَهْتَدُونَ ○ في الدنيا ما راوه في الآخرة
وَ اذكر يَوْمَ يُنَادِيهِمُ الله فَيَقُولُ مَاذَا أَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِينَ ○ اليكم فَعَمِيَتْ[24] عَلَيْهِمُ الْأَنبَاءُ الاخبار
المنجية في الجواب يَوْمَئِذٍ اى لم يجدوا خبرا لهم فيه نجاة فَهُمْ لَا يَتَسَاءَلُونَ[25] ○ عنه

١ه قوله يدفعون الخ كدفع الشرك بالتوحيد كذا روی عن ابن عباس وقيل المعنى يدفعون سيئة غيرهم بمقابلة الحسنة فيقابلون الشتم والاذى بالصفح والعفو كذا نقل عن مقاتل ١٢ كمالين ٢ه قوله واذا سمعوا اللغو الخ وذلك ان المشركين كانوا يسبون مومن اهل الكتاب ويقولون تبا لكم اعرضتم عن دينكم وتركتموه فيعرضون عنهم ويقولون لنا اعمالنا ولكم اعمالكم ١٢ صاوی ٣ه قوله سلام متاركة اى سلام اعراض ومفارقة لا سلام تحية وقوله اى سلمتم منا من الشتم وغيره اى لا نقابلكم بمثل ما فعلتم بنا ١٢ ٣ه قوله سلام متاركة اى اعراض وفراق لا سلام تحية قال الجصاص استدل بهذه الآية على جواز ابتداء الكافر بالسلام وليس كذلك بل هي سلام متاركة اى سلمتم منا من الشتم وغيره لا نعارضكم بها والمتاركة مفاعلة يقتضي الترك من الجانبين لكونها غالبا ينجر الى ترك التعرض من الجانب الآخر ١٢ كمالين ٤ه قوله ونزل في حرصه آه وذلك انه لما احتضرته الوفاة جاءه رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال يا عم قل لا اله الا الله كلمة احاج لك بها عند الله تعالى فقال يا ابن اخي قد علمت انك صادق ولكني اكره ان يقال جزع عند الموت ولولا ان يكون عليك وعلى بني ابيك غضاضة بعدي لقلتها ولا قررت بها عينك عند الفراق لما ارى من شدة وجدك ونصيحتك ثم انشد ؎ ولقد علمت بان دين محمد ÷ من خير اديان البرية دينا ÷ لولا الملامة او حذار مسبة ÷ لوجدتني سمحا بذاك مبينا ÷ ولكني سوف اموت على ملة الاشياخ عبد المطلب وهاشم وعبد مناف ثم مات ١٢ ج ٥ه قوله انك لا تهدي من احببت اى لا تقدر على هدايته آه قلت ان بين هذه الآية وآية وانك لتهدي الى صراط مستقيم تنافيا اجيب بان المنفي خلق الاهتداء والمثبت هناك الدلالة على الدين القويم ١٢ صاوی ٥ه قوله انك لا تهدي الخ اى هداية التوفيق وشرح الصدر وهذه الآية دالة في ظاهرها على كفر ابي طالب ثم قال الزجاج اجمع المسلمون على انها نزلت في ابي طالب من الكبير وفي البيضاوي والجمهور على انها نزلت في ابي طالب فانه لما احتضر جاءه رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال يا عم قل لا اله الا الله كلمة احاج بها لك عند الله قال يا ابن اخي قد علمت انك صادق ولكني اكره ان يقال جزع عند الموت ١٢ ٦ه قوله وقالوا ان نتبع الهدى الخ نزلت في الحارث بن عثمان بن نوفل بن مناف حيث اتى النبي عليه الصلوة والسلام فقال نحن نعلم انك على الحق لكنا نخاف ان اتبعناك وخالفنا العرب وانما نحن اكلة راس ان يتخطفونا من ارضنا فرد الله عليهم بقوله اولم نمكن لهم الآية ١٢ ابو السعود ٧ه قوله اولم نمكن لهم حرما آمنا آه في السمين قال ابو البقاء عداه بنفسه لانه بمعنى جعل وقد صرح به في قوله اولم يروا انا جعلنا حرما وقيل متعد بنفسه من غير تضمن معنى جعل كقوله مكناهم فيما ان مكناكم فيه وآمنا قيل بمعنى مؤمن اى يؤمن من دخله وقيل مؤمن من قبيل التجوز في الاسناد اى آمنا اهله وقيل فاعل بمعنى النسب اى ذا امن ١٢ ج ٨ه قوله ثمرات كل شيء مجاز عن الكثرة كقوله واوتيت من كل شيء قال بعض العارفين من يتعلق ببيت الله الحرام ويسعى اليه فهو من خيار الخلق لقوله في الآية يجبى اليه ثمرات كل شيء ١٢ صاوی ٩ه قوله كل اوب اوب كرانه يقال جاؤا من كل اوب اى من كل ناحية ١٢ صراح ١٠ه قوله وكم اهلكنا من قرية رد بذلك على الكفار وبين لهم ان العبارة بالعكس وان خوف التخطف يكون بالكفر لا بالايمان وانهم ما داموا مصرين على كفرهم يحل بهم وبال بطرهم كما حصل لمن قبلهم ١٢ صاوی ١١ه قوله معيشتها آه فيه اوجه مفعول به على تضمين بطرت خسرت او على الظرف اى ايام معيشتها قاله الزجاج او على حذف في اى في معيشتها او على التمييز او على التشبيه بالمفعول به وهو قريب من سفه نفسه والبطر حرك النشاط وقلة احتمال النعمة والدهش والحيرة والطغيان بالنعمة وكراهة الشيء من غير ان يستحق الكراهة ١٢ ق ١٢ه قوله فتلك مساكنهم لم تسكن آه جملة لم تسكن حال والعامل فيها معنى تلك ويجوز ان تكون خبرا ثانيا وقوله الا قليلا اى الا سكنا قليلا كسكون المسافر ونحوه او الا زمنا قليلا او الا مكانا قليلا يعني ان القليل منها قد يسكن ١٢ ج ١٣ه قوله للمارة الخ اذ المار في الطريق اذا نزل للاستراحة انما يستقر يوما او بعضه في الغالب من الجمل ١٢ ١٤ه قوله وما كان ربك مهلك القرى الخ بيان للحكمة الالهية التي سبقت بها مشيئته تعالى والمعنى ما ثبت في حكمه ان يهلك قرية قبل الانذار ١٢ صاوی ١٥ه قوله وما اوتيتم من شيء الخ ما شرطية ومن شيء بيان لها وقوله فمتاع الحيوة الدنيا خبر مبتدأ محذوف والجملة جوابها اى فهو متاع الحيوة الدنيا وقرئ فمتاعا الحيوة بنصب متاعا على المصدر اى يتمتعون متاعا والحيوة نصب على الظرف ١٢ ج ١٦ه قوله افمن وعدناه وعدا حسنا فهو لاقيه كمن متعناه الاول للمؤمن والثاني للكافر واما ما روى ابن جرير عن مجاهد انها نزلت في النبي صلعم وفي ابي جهل فعلى سبيل المثال ١٢ ك ١٧ه قوله قال الذين حق عليهم القول كلام مستانف وقع في جواب سوال مقدر تقديره ماذا قالوا وجواب هذا السوال انه حصل التنازع والتخاصم بين الرؤساء والاتباع فقال الاتباع انهم اضلونا وقال الرؤساء ربنا هؤلاء الخ فهو بمعنى قوله تعالى وبرزوا لله جميعا الخ وبمعنى واذ يتحاجون في النار الخ ١٢ ص ١٨ه قوله ربنا هؤلاء الذين اغوينا الآية بالفارسية اى پروردگار ما اين جماعت كه گمراه كرديم گمراه كرديم ايشانرا چنانكه خود گمراه شديم ١٢ ١٩ه قوله مبتدأ وصفة يريد ان هؤلاء مبتدأ والذين صفة والراجع الى الموصول محذوف ١٢ كمالين ٢٠ه قوله اغوينا هم خبره فيه انه غير مفيد لانه عين الصلة التي في المبتدأ الا ان يقال افاد بالنظر لتقييده بقوله كما غوينا وعبارة النهر هؤلاء مبتدأ او صفة الاسم الموصول الذي هو الذين واغوينا صلة للذين والعائد محذوف تقديره اغويناهم واغويناهم خبر المبتدأ وتقييد بقوله كما غوينا فاستفيد من الخبر ما لم يستفد من الصلة فقول الجلال خبره اى بمعونة وملاحظة الظرف من الجمل ١٢ ٢١ه قوله خبره وزاد الخبر على الصفة لاجل ما اتصل به من قوله كما غوينا فغووا ١٢ ك ٢٢ه قوله كما غوينا الكاف صفة مصدر محذوف تقديره واغويناهم فغووا غيا مثل ما غوينا يعني لم نكرههم على الغي كما انا لم نغوا الا باختيارنا ١٢ ك ٢٣ه قوله ما راوه في الآخرة اى العذاب بيان لجواب لو المحذوف ١٢ كمالين ٢٤ه قوله فعميت عليهم الانباء اى صارت كالعمى عليهم لا تهتدي اليهم واصله فعموا عن الانباء فقلب والقلب من محسنات الكلام وقول الشارح اى لم يجدوا خبرا فيه اشارة الى القلب وتعدية الفعل بعلى لتضمنه معنى الخفاء ١٢ ج ٢٥ه قوله لا يتساءلون اى لا يسال بعضهم بعضا عن الجواب لفرط الدهشة او العلم بانه مثله ١٢ بيضاوی

⁂

۱ قولہ عسیٰ تحقیق علی عادۃ الکرام او ترجی من التائب بمعنی فلیتوقع ان یفلح ۱۲ بیضاوی ۲ قولہ فعسیٰ ان یکون الخ الترجی فی القرآن بمنزلۃ التحقیق لانہ وعد کریم ومن شانہ لا یخلف وعدہ ۱۲ صاوی ۳ قولہ وربک یخلق ما یشاء ویختار آہ قال ابن عباس المعنی وربک یخلق ما یشاء من خلقہ ویختار منہم من یشاء لطاعتہ وحکی النقاش ان المعنی وربک یخلق ما یشاء یعنی محمدا صلی اللہ علیہ وسلم ویختار الانصار لدینہ قلت وفی کتاب البزار مرفوعا صحیحا عن جابر رضی اللہ عنہ ان اللہ اختار اصحابی علی العالمین سوی النبیین والمرسلین واختار لی من اصحابی اربعۃ یعنی ابابکر وعمر وعثمان وعلیا رضی اللہ عنہم فجعلہم اصحابی وفی کل اصحابی خیر واختار امتی علی سائر الامم واختار لی من امتی اربعۃ قرون ۱۲ ج وقال الصاوی سبب نزولہا ان الولید بن المغیرۃ استعظم النبوۃ ونزول القرآن علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال لولا انزل ہذا القرآن علی رجل من القریتین عظیم فنزلت ہذہ الآیۃ ردا علیہ ۱۲ ۴ قولہ ما کان لہم الخیرۃ آہ فیہ اوجہ احدہا ان ما نافیۃ فالوقف علی یختار والثانی ان ما مصدریۃ ای یختار اختیارہم والمصدر واقع موقع المفعول بہ والثالث ان یکون بمعنی الذی والعائد محذوف ای ما کان لہم الخیرۃ فیہ وقال الزمخشری ما کان لہم الخیرۃ بیان لقولہ ویختار لان معناہ ویختار ما یشاء ولہذا لم یدخل العاطف والمعنی ان الخیرۃ للہ تعالیٰ فی افعالہ وہو اعلم بوجوہ الحکمۃ فیہا لیس لاحد من خلقہ ان یختار علیہ قلت لم یزل الناس یقولون ان الوقف علی یختار والابتداء بما علی انہا نافیۃ وہو مذہب اہل السنۃ ونقل لہ عن جماعۃ وان کونہا موصولۃ متصلۃ بیختار مذہب المعتزلۃ ۱۲ ج مختصرا وفی البیضاوی الخیرۃ ای التخیر کالطیرۃ بمعنی التطیر وظاہرہ نفی الاختیار عنہم راسا والامر کذلک عند التحقیق فان اختیار العباد مخلوق باختیار اللہ تعالیٰ منوط بدواع لا اختیار لہم فیہا وقیل المراد انہ لیس لاحد من خلقہ ان یختار علیہ تعالیٰ ولذلک خلا عن العاطف ویؤیدہ ما روی انہ نزل فی قولہم لولا نزل ہذا القرآن علی رجل من القریتین عظیم وقیل ما موصولۃ مفعول یختار والراجع الیہ محذوف والمعنی ویختار الذی کان لہم فیہ الخیرۃ ای الخیر والصلاح ۱۲ ۵ قولہ الخیرۃ بالتحریک والاسکان معناہما واحد وہو الاختیار ۱۲ صاوی ۶ قولہ من الکفر وغیرہ ای کالایمان فیجازی الکافر بالخلود فی النار والمومن بالخلود فی الجنۃ ۱۲ صاوی ۷ قولہ الجنۃ ای فی الجنۃ فیقولون الحمد للہ الذی اذہب عنا الحزن ۱۲ ک ۸ قولہ سرمدا مفعول ثان لجعل ای دائما من السرد وہو المتابعۃ ومنہ قولہم فی الاشہر الحرم ثلاثۃ سرد وواحد فرد والمیم مزیدۃ ووزنہ فعمل ۱۲ مدارک ۸ قولہ دائما من السرد وہو المتابعۃ والمیم زائدۃ ۱۲ ک ۹ قولہ بزعمکم یرید انہ کان المناسب ہہنا ہل الٰہ غیر اللہ فانہ لطلب التصدیق وہو المناسب للمقام بحسب الظاہر لا من التی لطلب التعیین المقتضی لاصل الوجود لکنہ اتی بہ علی زعمہم ان آلہتہم موجودۃ تبکیتا وتضلیلا فہو ابلغ من الجمل بادنی تغییر ۱۰ قولہ ارأیتم ان جعل اللہ آہ ارأیتم وجعل تنازعا فی اللیل واعمل الثانی ومفعول ارأیتم الثانی ہو جملۃ الاستفہام بعدہ والعائد منہا الی اللیل محذوف تقدیرہ بضیاء بعدہ وجواب الشرط محذوف وسرمدا مفعول ثان ان کان الجعل تصییرا او حال ان کان خلقا وانشاء ۱۲ ج ۱۱ قولہ بلیل تسکنون فیہ ولم یقل بنہار تتصرفون فیہ کما قال بلیل تسکنون فیہ بل ذکر الضیاء وہو ضوء الشمس لان المنافع التی تتعلق بہ متکاثرۃ لیس التصرف فی المعاش وحدہ والظلام لیس بتلک المنزلۃ ومن ثم قرن بالضیاء افلا تسمعون لان السمع یدرک ما لا یدرکہ البصر من ذکر منافعہ ووصف فوائدہ وقرن باللیل افلا تبصرون لان غیرک یبصر من منفعۃ الظلام ما تبصرہ انت من السکون ونحوہ ۱۲ مدارک ۱۲ قولہ ولتبتغوا من فضلہ استفید من الآیۃ مدح السعی فی طلب الرزق لما ورد الکاسب حبیب اللہ ۱۲ صاوی ۱۳ قولہ ذکر ثانیا ای ذکر حال اشراکہم ثانیا وعبارۃ البیضاوی ویوم ینادیہم الآیۃ تقریع بعد تقریع للاشعار بانہ لا شیء اجلب لغضب اللہ تعالیٰ من الاشراک بہ تعالیٰ او الاول لتقریر فساد رایہم والثانی لبیان انہ لم یکن عن سند وانما کان محض تشہی وہوی ۱۲ ۱۴ قولہ وہو نبیہم یشہد علیہم کذا نقل عن مجاہد وقتادۃ واما قولہ تعالیٰ وجیء بالنبیین والشہداء الدال علی انہم غیر الانبیاء فلعلہ فی موطن آخر ۱۲ ک ۱۵ قولہ ابن عمہ لانہ کان قارون بن یصہر بن قاہث بن لاوی وموسیٰ بن عمران بن قاہث بن لاوی ۱۲ الکبیر ۱۶ قولہ وآتیناہ من الکنوز الخ بالفارسیۃ وعطا کردہ بودیم او را از گنجہا آنقدر کہ کلیدہای او گرانی میکرد جماعت صاحب توانائی ۱۲ ک ۱۷ قولہ مفاتحہ ای مفاتح صنادیقہ جمع مفتح بالکسر وہو ما یفتح بہ وقیل خزائنہ وقیاس واحدہا المفتح ۱۲ بیضاوی ۱۸ قولہ لتنوء بالعصبۃ آہ فیہ وجہان احدہما ان الباء للتعدیۃ کالہمزۃ ولا قلب فی الکلام والمعنی لتنوء المفاتح العصبۃ الاقویاء ای لتثقل المفاتح العصبۃ والثانی فی الکلام قلب والاصل لتنوء العصبۃ بالمفاتح ای لتنہض بہا ۱۲ ج ۱۹ قولہ وقیل اربعون وہو قول ابن عباس رض وفی الکبیر قالوا کانت مفاتحہ من جلود الابل وکل مفتاح مثل اصبع وکان لکل خزانۃ مفتاح وکان اذا رکب قارون حملت المفاتیح علی ستین بغلا ۱۲ ۲۰ قولہ لا تفرح الفرح بالدنیا مذموم مطلقا لانہ نتیجۃ حبہا والرضی بہا والذہول عن ذہابہا فان العلم بان ما فیہا من اللذۃ مفارقۃ لا محالۃ یوجب الترح ولذلک قال تعالیٰ ولا تفرحوا بما آتٰکم ۱۲ بیضاوی ۲۱ قولہ ای ان تعمل فیہا للآخرۃ ففی الحدیث اغتنم خمسا قبل خمس شبابک قبل ہرمک وصحتک قبل سقمک وغناک قبل فقرک وفراغک قبل شغلک وحیاتک قبل موتک وہو مرسل وہذا ما جری علیہ مجاہد وابن زید قالا لان حقیقۃ نصیب الانسان من الدنیا ان یعمل فی عمرہ للآخرۃ من الاجل ۲۲ قولہ انما اوتیتہ علی علم عندی آہ ای علی استحقاق لما فی من العلم الذی فضلت بہ الناس وہو علم التوراۃ او علم الکیمیاء وکان یاخذ الرصاص والنحاس فیجعلہما ذہبا او العلم بوجوہ المکاسب من التجارۃ والزراعۃ وعندی صفۃ لعلم قال سہل ما نظر احد الی نفسہ فافلح والسعید من صرف بصرہ عن افعالہ واقوالہ وفتح لہ سبیل رؤیۃ منۃ اللہ تعالیٰ علیہ فی جمیع الافعال والاقوال والشقی من زین فی عینہ افعالہ واقوالہ واحوالہ ولم یفتح لہ سبیل رؤیۃ منۃ اللہ فافتخر بہا وادعاہا لنفسہ فشومہ یہلکہ یوما کما خسف بقارون لما ادعی لنفسہ فضلا ۱۲ مدارک

فیسکنون فاما من تاب من الشرک وآمن صدق بتوحید اللہ وعمل صالحا ادی الفرائض فعسیٰ ان یکون من المفلحین ۰ الناجین بوعد اللہ وربک یخلق ما یشاء ویختار ما یشاء ما کان لہم للمشرکین الخیرۃ الاختیار فی شیء سبحان اللہ وتعالیٰ عما یشرکون ۰ عن اشراکہم وربک یعلم ما تکن صدورہم تسر قلوبہم من الکفر وغیرہ وما یعلنون ۰ بالسنتہم من الکذب وہو اللہ لا الٰہ الا ہو لہ الحمد فی الاولیٰ الدنیا والآخرۃ الجنۃ ولہ الحکم القضاء النافذ فی کل شیء والیہ ترجعون ۰ بالنشور قل لاہل مکۃ ارأیتم ای اخبرونی ان جعل اللہ علیکم اللیل سرمدا دائما الی یوم القیامۃ من الٰہ غیر اللہ بزعمکم یاتیکم بضیاء نہار تطلبون فیہ المعیشۃ افلا تسمعون ۰ ذلک سماع تفہم فترجعون عن الاشراک قل لہم ارأیتم ان جعل اللہ علیکم النہار سرمدا الی یوم القیامۃ من الٰہ غیر اللہ بزعمکم یاتیکم بلیل تسکنون تستریحون فیہ من التعب افلا تبصرون ۰ ما انتم علیہ من الخطأ فی الاشراک فترجعون عنہ ومن رحمتہ تعالیٰ جعل لکم اللیل والنہار لتسکنوا فیہ فی اللیل ولتبتغوا من فضلہ فی النہار بالکسب ولعلکم تشکرون ۰ النعمۃ فیہما واذکر یوم ینادیہم فیقول این شرکائی الذین کنتم تزعمون ۰ ذکر ثانیا لیبنی علیہ قولہ ونزعنا اخرجنا من کل امۃ شہیدا وہو نبیہم یشہد علیہم بما قالوہ فقلنا لہم ہاتوا برہانکم علی ما قلتم من الاشراک فعلموا ان الحق فی الالٰہیۃ للہ لا یشارکہ فیہا احد وضل غاب عنہم ما کانوا یفترون ۰ع فی الدنیا من ان معہ شریکا ع ۱۰ تعالیٰ عن ذلک ان قارون کان من قوم موسیٰ ابن عمہ وابن خالتہ وآمن بہ فبغی علیہم بالکبر والعلو وکثرۃ المال وآتیناہ من الکنوز ما ان مفاتحہ لتنوء تثقل بالعصبۃ الجماعۃ اولی القوۃ ای تثقلہم فالباء للتعدیۃ وعدتہم قیل سبعون وقیل اربعون وقیل عشرۃ وقیل غیر ذلک اذکر اذ قال لہ قومہ المؤمنون من بنی اسرائیل لا تفرح بکثرۃ المال فرح بطر ان اللہ لا یحب الفرحین ۰ بذلک وابتغ اطلب فیما آتاک اللہ من المال الدار الآخرۃ بان تنفقہ فی طاعۃ اللہ ولا تنس تترک نصیبک من الدنیا ای ان تعمل فیہا للآخرۃ واحسن للناس بالصدقۃ کما احسن اللہ الیک ولا تبغ تطلب الفساد فی الارض بعمل المعاصی ان اللہ لا یحب المفسدین ۰ بمعنی انہ یعاقبہم قال انما اوتیتہ ای المال علی علم عندی

١ہ قوله اى فى مقابلته يشير الى انه ظرف لغو متعلق باوتيته وعلى بمعنى الباء للمقابلة وقيل حال ١٢ ک ٢ہ قوله وكان اعلم بنى اسرائيل آه يعنى ان المراد بالعلم علم التوراة وقيل علم الكيميا وقيل علم التجارة والدهقنة وسائر المكاسب وقيل علم بكنوز يوسف ١٢ كذا فى الكمالين و البيضاوى ٣ہ قوله اى هو عالم بذلك اى بان الله قد اهلكهم من قبله والمقصود التعجيب والتوبيخ والمعنى انه اذا اراد اهلاكهم لم ينفعه ذلك ولا ايزيد عليه اضعافا وحسب علمه باهلاك من قبله لانه قرأه فى التوراة وسمعه من حفاظ التواريخ ١٢ جمل ٤ہ قوله ولا يسئل عن ذنوبهم المجرمون اى لا يسئلهم الله عن ذنوبهم اذا اراد عقابهم ان قلت كيف الجمع بينه وبين قوله تعالى فوربك لنسئلنهم اجمعين عما كانوا يعملون اجيب بان السؤال قسمان سؤال استعتاب وسؤال توبيخ وتقريع فالمنفى سؤال الاستعتاب الذى يعقبه العفو والغفران كسؤال المسلم العاصى والمثبت سؤال التوبيخ الذى لا يعقبه الا النار ١٢ صاوى ٤ہ قوله ولا يسئل عن ذنوبهم المجرمون فى الكبير فالمراد ان الله تعالى اذا عاقب المجرمين فلا حاجة به الى ان يسألهم عن كيفية ذنوبهم وكميتها لانه تعالى عالم بكل المعلومات فلا حاجة به الى السؤال فان قيل كيف الجمع بينه وبين قوله فوربك لنسئلنهم اجمعين قلنا يحمل ذلك على وقتين ١٢

اى فى مقابلته وكان اعلم بنى اسرائيل بالتورية بعد موسى وهارون قال تعالى اولم يعلم
ان الله قد اهلك من قبله من القرون الامم من هو اشد منه قوة واكثر جمعا للمال
اى هو عالم بذلك ويهلكهم الله تعالى ولا يسئل عن ذنوبهم المجرمون ○ لعلمه تعالى بها
فيدخلون النار بلا حساب فخرج قارون على قومه فى زينته باتباعه الكثيرين ركبانا متحلين
بملابس الذهب والحرير على خيول وبغال متحلية قال الذين يريدون الحيوة الدنيا يا للتنبيه
ليت لنا مثل ما اوتى قارون فى الدنيا انه لذو حظ نصيب عظيم ○ وافٍ فيها وقال لهم الذين
اوتوا العلم بما وعد الله فى الآخرة ويلكم كلمة زجر ثواب الله فى الآخرة بالجنة خير لمن آمن
وعمل صالحا مما اوتى قارون فى الدنيا ولا يلقها اى الجنة المثاب بها الا الصابرون ○ على
الطاعة وعن المعصية فخسفنا به بقارون وبداره الارض فما كان له من فئة ينصرونه من
دون الله من غيره بان يمنعوا عنه الهلاك وما كان من المنتصرين ○ منه واصبح الذين تمنوا
مكانه بالامس اى من قريب يقولون ويكان الله يبسط يوسع الرزق لمن يشاء من عباده
ويقدر يضيق على من يشاء ووى اسم فعل بمعنى اعجب اى انا والكاف بمعنى اللام لولا ان
ع ١١ من الله علينا لخسف بنا بالبناء للفاعل والمفعول ويكانه لا يفلح الكافرون ○ ع لنعمة الله كقارون
تلك الدار الآخرة اى الجنة نجعلها للذين لا يريدون علوا فى الارض بالبغى ولا فسادا بعمل
المعاصى والعاقبة المحمودة للمتقين ○ عقاب الله بعمل الطاعات من جاء بالحسنة فله خير منها ج
ثواب بسببها وهو عشر امثالها ومن جاء بالسيئة فلا يجزى الذين عملوا السيئات الا جزاء ما كانوا
يعملون ○ اى مثله ان الذى فرض عليك القرآن انزله لرادك الى معاد الى مكة وكان قد
اشتاقها قل ربى اعلم من جاء بالهدى ومن هو فى ضلل مبين ○ نزل جوابا لقول كفار مكة
له انك فى ضلال اى فهو الجائى بالهدى وهم فى الضلال واعلم بمعنى عالم وما كنت ترجوا ان يلقى
اليك الكتب القرآن الا لكن القى اليك رحمة من ربك فلا تكونن ظهيرا معينا للكافرين على دينهم
الذى دعوك اليه ولا يصدنك اصله يصدوننك حذفت نون الرفع للجازم والواو الفاعل
لالتقائها مع النون الساكنة عن ايت الله بعد اذ انزلت اليك اى لا ترجع اليهم فى ذلك وادع
الناس الى ربك بتوحيده وعبادته ولا تكونن من المشركين ○ باعانتهم ولم يؤثر الجازم

٥ہ قوله فيدخلون النار بغير حساب هذا احد قولين فى المسئلة والآخر وعليه الجمهور انهم يحاسبون ويشدد عليهم كما قال تعالى فوربك لنسئلنهم اجمعين الآية جمل و فى الخطيب ولا يسئل عن ذنوبهم الآية اختلف فى معناها فقال قتادة يدخلون النار بغير سؤال ولا حساب وقال مجاهد لا تسأل الملائكة عنهم لانهم يعرفونهم بسيماهم و قال الحسن لا يسئل سؤال استعلام وانما يسألون سؤال توبيخ وتقريع ١٢ ٦ہ قوله فخرج على قومه الخ عطف على قوله انما اوتيته على علم وما بينهما اعتراض وكان خروجه يوم السبت وقوله باتباعه قيل كانوا اربعة آلاف وقيل تسعين الفا عليهم المعصفرات وهو اول يوم رئى فيه المعصفرات وكان عن يمينه ثلاثمائة غلام وعن يساره ثلاثمائة جارية بيض عليهن الحلى والديباج وكانت خيولهم وبغالهم متحلية بالديباج الاحمر وكانت بغلته شهباء بياضها اكثر من سوادها وسرجها من ذهب وكان على سرجها الارجوان بضم الهمزة والجيم وهو قطيفة حمراء ١٢ صاوى ٧ہ قوله قال الذين الخ اى وكانوا مؤمنين غير انهم مجبولون ١٢ صاوى ٨ہ قوله الا الصابرون على الطاعة وعن المعصية الصبر حبس النفس وهو كف وثبات فلهذا عدى تعديتها بعن وعلى اول متعلقان ما انقطع عنه وهى المعصية وما اتصل به وهو الطاعة فعدى الاول بعن والثانى بعلى ١٢ كمالين ٩ہ قوله من فئة ينصرونه آه فئة يجوز ان يكون اسم كان ان كانت ناقصة وله الخبر او ينصرونه وان يكون فاعلا ان كانت تامة وينصرونه صفة لفئة فيحكم على موضعها بالجر لفظا وبالرفع معنى لان من مزيدة فيها ١٢ جمل ١٠ہ قوله واصبح اى صار الذين تمنوا مكانه اى منزلته ورتبته من الدنيا وقوله بالامس ظرف لتمنوا ولم يرد بالامس خصوص اليوم الذى قبل يومه بل الوقت القريب كما اشار اليه الشارح بقوله اى من قريب والكلام على حذف مضاف اى مثل مكانه ١٢ جمل ١١ہ قوله اى من قريب جعل امس مجازا من القرب اذ المراد به قربه لا التعيين وقته ١٢ كمالين ١٢ہ قوله ووى اسم فعل مثل صه بمعنى اعجب انا قال الخليل وقال سيبويه وى كلمة تنبيه على الخطأ وتندم يستعملها النادم اظهار ندامته لك وعن سيبويه والخليل ان وى للتندم وكان للتعجب والمعنى متعجبين والكاف بمعنى اللام اى اعجب لان الله يبسط الرزق ١٢ ک ١٣ہ قوله بمعنى اللام وفى البيضاوى ويكان وعند البصريين مركب من وى للتعجب وكان للتشبيه والمعنى ما اشبه الامر ان الله يبسط الرزق ١٢ ١٤ہ قوله بالبناء للفاعل لحفص ويعقوب والمفعول محذوف اى خسف الله الارض بنا والمفعول للباقين اى لولا ان من الله علينا فلم يعطنا ما تمنينا من غنى قارون لخسف بنا لتوليده فينا ما ولده فيه فخسف به لاجله ١٢ ک ١٥ہ قوله تلك الدار الآخرة الخ مناسبة هذه الآية لما قبلها ظاهرة فان فرعون وقارون تكبرا وتجبرا واختارا العلو فآل امرهما للخسران والوبال والدمار وموسى وهارون اختارا التواضع فآل امرهما للعز الدائم الذى لا يزول ولا يحول ١٢ صاوى ١٦ہ قوله من جاء بالحسنة الخ تقدم انه ان اريد بالحسنة لا اله الا الله فالمراد بالخير الجنة ومن للتعليل وليس فى الصيغة تفضيل وان اريد بها مطلق طاعة فالمراد بالخير منها عشر امثالها كما جاء مفسرا به فى الآية الاخرى من جاء بالحسنة فله عشر امثالها فقول المفسر ثواب بسببها الخ اشارة للمعنى الثانى ١٢ صاوى ١٧ہ قوله وهو عشر امثالها هذا اقل المضاعفة وتضاعف لسبعين و لسبعمائة والله يضاعف لمن يشاء وهذا فى الحسنة التى فعلها بنفسه او فعلت من اجله كالقراءة والذكر اذا فعل واهدى ثوابه لميت مثلا واما الحسنة التى تؤخذ فى نظير الظلامة فلا تضاعف بل تؤخذ الحسنة للمظلوم واما المضاعفة فتكتب للظالم لانها محض فضل من الله تعالى ليس للعبد فيه فعل والمضاعفة مخصوصة بهذه الامة واما غيرهم فلا مضاعفة له ١٢ صاوى ١٨ہ قوله مثله فحذف المثل واقيم مقامه ما كانوا يعملون مبالغة فى المماثلة ١٢ ابو السعود قال الزمخشرى انما كرر ذكر السيئات لان فى اسناد عمل السيئة اليهم مكررا فضل تهجين لحالهم وزيادة تبغيض للسيئة الى قلوب السامعين وهذا من فضله العظيم انه لا يجزى السيئة الا بمثلها ويجزى الحسنة بعشر امثالها ١٢ جمل ١٩ہ قوله الى مكة اى كما رواه البخارى عن ابن عباس وفى ابى السعود هو المقام المحمود وقيل هو مكة ١٢ ٢٠ہ قوله وكان قد اشتاقها آه فرده اليها يوم الفتح وتفسير المعاد بمكة رواه البخارى عن ابن عباس وروى الطبرى عن ابن عباس وابن مردويه عنه وعن ابى سعيد انه الموت واخرجه ابن سعد والبخارى فى تاريخه عن ابن عباس انه الجنة ١٢ كمالين ٢١ہ قوله وما كنت ترجوا الخ اى وما كنت قبل مجيء الرسالة ترجوا وتأمل انزال القرآن عليك فانزاله عليك لا عن ميعاد ولا عن تطلب سابق منك وفى القرطبى اى ما علمت انا نرسلك الى الخلق وننزل عليك القرآن ١٢ ٢٢ہ قوله ولا يصدنك آه لا ناهية ويصدن فعل مضارع مجزوم بلا الناهية وعلامة جزمه حذف النون والواو الفاعل والكاف مفعول به والنون المذكورة نون التاكيد وقوله عن آيات الله اى عن تبليغ او قراءة آيات الله ١٢ جمل ٢٣ہ قوله حذفت نون الرفع للجازم اى وهو لا الناهية ١٢ ٢٤ہ قوله ولم يؤثر الجازم اى لم يؤثر لفظا وان كان مؤثرا محلا ١٢ ٢٥ہ قوله ولم يؤثر الجازم الخ لانه مع النون الثقيلة مبنى كما تقرر فى محله ١٢ كمالين

۱ قوله تعبدا شار بذلك الى ان المراد بالدعاء العبادة فحينئذ فليس في الآية دليل على ما زعمه الخوارج من ان الطلب من الغير حيا وميتا شرك فانه جهل مركب لان سؤال الغير من حيث اجراء الله النفع او الضر على يده قد يكون واجبا لانه من التمسك بالاسباب ولا ينكر الاسباب الا جحود او جهول ۱۲ صاوی ۲ قوله الا وجهه اى الا ذاته فان ماعداه ممكن هالك في حد ذاته معدوم ۱۲ بيضاوی ۳ قوله سورة العنكبوت مكية مبتدأ وخبر وفي بعض النسخ سورة العنكبوت وهي تسع وستون آية مكية ففيه الفصل بين المبتدأ والخبر بالجملة الحالية وسميت بذلك لذكر العنكبوت فيها من باب تسمية الكل باسم الجزء وتقدم ان اسماء السور توقيفي ۱۲ صاوی ۴ قوله اى بقولهم يشير الى ان ما مصدرية والباء محذوف ومعنى الآية حسبوا تركهم غير مفتونين بقولهم آمنا فالترك اول مفعوليه وغير مفتونين من تمامه وقوله بقولهم هو الثاني من مفعوليه او حسبوا انفسهم متروكين غير مفتونين بقولهم آمنا ۱۲ ک ۵ قوله بما يتبين به حقيقة ايمانهم اى بمشاق التكاليف كالمهاجرة والمجاهدة ورفض الشهوات الانفس ووظائف الطاعات وفنون المصائب في الانفس والاموال ليتميز المخلص من المنافق والراسخ في الدين من المتزلزل فيه ويجازيهم بحسب مراتب اعمالهم وروي انها نزلت في ناس من الصحابة رضوان الله تعالى عليهم اجمعين جزعوا من اذية المشركين من ابي السعود ۱۲ ۶ قوله فآذاهم المشركون لايمانهم فجزعوا اخرج ابن سعد وابن جرير عن عبد الله بن عمر انها نزلت في عمار اذ كان يعذب في الله واخرج عبد بن حميد انها نزلت في اناس اقروا بالاسلام بمكة فخرج جماعة منهم الى المدينة فاتبعهم المشركون فردوهم فنزلت فكتبوا اليهم انه قد انزل فيكم آية كذا وكذا فقالوا نخرج فان اتبعنا احد قاتلناه فخرجوا فاتبعهم المشركون فقاتلوهم فمنهم من قتل ومنهم من نجا فنزل

في الفعل لبنائه ولا تدع تعبد مع الله الٰها آخر لا اله الا هو كل شيء هالك الا
وجهه الا اياه له الحكم القضاء النافذ واليه ترجعون بالنشور من القبور

سورة العنكبوت مكية وهي تسع وستون آية

بسم الله الرحمن الرحيم ○

الم ○ الله اعلم بمراده به احسب الناس ان يتركوا ان يقولوا اى بقولهم امنا وهم لا يفتنون ○ يختبرون بما يتبين به حقيقة ايمانهم نزل في جماعة امنوا فآذاهم المشركون ولقد فتنا الذين من قبلهم فليعلمن الله الذين صدقوا في ايمانهم علم مشاهدة وليعلمن الكذبين ○ فيه ام حسب الذين يعملون السيئات الشرك والمعاصي ان يسبقونا يفوتونا فلا ننتقم منهم ساء بئس ما الذي يحكمون ○ حكمهم هذا من كان يرجوا يخاف لقاء الله فان اجل الله به لآت فليستعد له وهو السميع لاقوال العباد العليم ○ بافعالهم ومن جاهد جهاد حرب او نفس فانما يجاهد لنفسه لان منفعة جهاده له لا لله ان الله لغني عن العلمين ○ الانس والجن والملائكة وعن عبادتهم والذين امنوا وعملوا الصلحت لنكفرن عنهم سيئاتهم بعمل الصالحات ولنجزينهم احسن بمعنى حسن ونصبه بنزع الخافض الباء الذي كانوا يعملون ○ وهو الصالحات ووصينا الانسان بوالديه حسنا اى ايصاء ذا حسن بان يبرهما وان جاهداك لتشرك بي ما ليس لك به باشراكه علم موافقة للواقع فلا مفهوم له فلا تطعهما في الاشراك الي مرجعكم فانبئكم بما كنتم تعملون ○ فاجازيكم به والذين امنوا وعملوا الصلحت لندخلنهم في الصلحين ○ الانبياء والاولياء بان نحشرهم معهم ومن الناس من يقول امنا بالله فاذا اوذي في الله جعل فتنة الناس اى اذاهم له كعذاب الله في الخوف منه فيطيعهم فينافق ولئن لام قسم جاء نصر للمؤمنين من ربك فغنموا ليقولن حذف منه نون الرفع لتوالي النونات والواو ضمير الجمع لالتقاء الساكنين انا كنا معكم في الايمان فاشركونا في الغنيمة قال الله تعالى اوليس الله باعلم اى بعالم بما في صدور العلمين ○ بما في قلوبهم من الايمان والنفاق بلى وليعلمن الله الذين امنوا بقلوبهم وليعلمن المنافقين ○ فيجازي الفريقين واللام في الفعلين لام قسم وقال الذين كفروا للذين امنوا اتبعوا سبيلنا طريقنا في ديننا ولنحمل خطاياكم في اتباعنا ان كانت والامر بمعنى

ثم ان ربك للذين هاجروا من بعد ما فتنوا ثم جاهدوا وصبروا ان ربك من بعدها لغفور رحيم ۱۲ كمالين ۷ قوله ولقد فتنا آه متصل بقوله احسب الناس بان يكون حالا من فاعله والمعنى احسبوا ذلك وقد علموا انه خلاف سنة الله والمقصود التنبيه على خطائهم في الحسبان او بقوله وهم لا يفتنون بان يكون حالا من فاعله لبيان انه لا وجه لتخصيصهم انفسهم بعدم الافتتان والمعنى احسبوا ان لا يكونوا كغيرهم ولا يسلك بهم مسلك الامم السابقة ۱۲ ۸ قوله الذين صدقوا عبر في جانب الصدق بالفعل الماضي وفي جانب الكذب باسم الفاعل اشارة الى ان الكاذبين وصفهم مستمر لم يظهر منهم الا ما كان محبا واما الصادقون فقد زال وصف الكذب عنهم وتجدد لهم الصدق فناسبه التعبير بالفعل ۱۲ صاوی ۹ قوله علم مشاهدة جواب عما يقال ان علم الله لا تجدد فيه والجواب ان المراد ليظهر متعلق علم الله للناس ببيان الصادق من الكاذب ۱۲ صاوی ۱۰ قوله ام حسب الذين الخ انتقال من توبيخ الى توبيخ فالاول توبيخ للناس على ظنهم بلوغ الدرجات بمجرد الايمان من غير مشقة ولا تعب والثاني اشد منه وهو توبيخهم على ظنهم انهم يفوتون عذاب الله ويفرون منه مع دوامهم على الكفر ۱۲ صاوی ۱۱ قوله الشرك فان العمل يعم افعال القلوب والجوارح عمم السيئة كالقاضي وخص البغوي بالاول والزمخشري بالثاني ۱۲ ک ۱۲ قوله ان يسبقونا ساد مسد مفعولي حسب وان مخففة من الثقيلة اى انهم يسبقونا او مصدرية فانها ايضا قد يقوم مقامها كما في عسى ان يقوم زيد ۱۲ ک ۱۳ قوله فلا ننتقم منهم والعصاة وان لم يحسبوا ذلك لاصرارهم على المعاصي جعلوا بمنزلة من يحسب ذلك ۱۲ كمالين ۱۴ قوله يحكمون حكمهم هذا آه اشار الى ان ما موصولة ويحكمون صلة والعائد محذوف كما قدره والجملة فاعل ساء والمخصوص بالذم محذوف اى حكمهم ويجوز ان تكون ما تمييزا ويحكمون صفتها والفاعل مضمر يفسره ما والمخصوص ايضا محذوف ويجوز ان تكون ما مصدرية فعلى هذا يكون التمييز محذوفا والمصدر المؤول مخصوص بالذم اى ساء حكما حكمهم وحتى يحكمون دون حكموا للتنبيه على ان هذا ديدنهم واما لوقوعه موقع الماضي لاجل الفاصلة ۱۲ جمل ۱۵ قوله يخاف قال الرازي قال بعض المفسرين المراد من الرجاء الخوف والمعنى من قوله من كان يرجو لقاء الله من كان يخاف لقاء الله وهو ضعيف فان المشهور في الرجاء هو توقع الخير لا غير ولانا اجمعنا على ان الرجاء ورد بهذا المعنى يقال رجو فضل الله ولا يفهم منه اخاف فضل الله واذا كان واردا لهذا لا يكون لغيره دفعا للاشتراك ۱۲ ک ۱۶ قوله فليستعد له اشارة الى ان جواب الشرط محذوف قدره الشارح بقوله فليستعد له وليس جواب الشرط قوله فان اجل الله لآت لانه لو كان جواب الشرط لزم ان من لا يرجو لقاء الله لا يكون اجل الله آتيا له لان المعلق على شرط ينعدم بانعدام الشرط ملخصا من الجمل لكن اجاب الرازي بان المراد من ذكر اتيان الاجل وعد المطيع بما بعده من الثواب يعني من كان يرجو لقاء الله فان اجل الله لآت ثواب الله يثاب على طاعته عنده ولا شك ان من لا يرجو لا يكون اجل الله آتيا على وجه يثاب هو انتهى ۱۲ ۱۷ قوله فليستعد له آه يشير الى جواب الشرط لانه لا يصح ان يكون قوله فان اجل الله لآت جوابا للشرط لان اجل الله آت لا محالة من غير تقييد بشرط فانه لو كان جواب الشرط لزم ان من لا يرجو لقاء الله لا يكون اجل الله آتيا له لان المعلق على شرط ينعدم بانعدام الشرط ۱۲ جمل ۱۸ قوله جهاد حرب او نفس آه الجهاد هو الصبر على الشدة ويكون ذلك في الحرب وقد يكون على مخالفة النفس في الكف عن شهواتها ۱۲ كمالين ۱۹ قوله ونصبه بنزع الخافض آه وقيل هو على حذف مضاف اى ثواب احسن والمراد باحسن ههنا مجرد الوصف لئلا يلزم ان جزاءهم بالحسن مسكوت عنه وهذا ليس بشيء لانه من باب الاولى فانه اذا جازاهم بالاحسن جازاهم بما دونه فهو من التنبيه على الادنى بالاعلى ۱۲ جمل ۲۰ قوله اى ايصاء ذا حسن يشير بتقدير الموصوف والمضاف الى انه مصدر لقوله ووصينا ويجوز ان يكون المعنى ووصينا فعلا ذا حسن للمبالغة جعل الفعل حسنا ۱۲ ک ۲۱ قوله وان جاهداك الآية نزلت في سعد بن ابي وقاص وامه حمنة بنت ابي سفيان بن امية حلفت امه انها لا تاكل ولا تشرب حتى يرتد فاسلم و ابو داؤد والترمذي والنسائي ۱۲ ک ۲۲ قوله ما ليس لك به علم اى لا علم لك بالهيته والمراد بنفي العلم نفي المعلوم كانه قال لتشرك بي شيئا لا يصح ان يكون الها ۱۲ مدارک ۲۳ قوله موافقة للواقع فيكون نفي العلم ملزوما لنفي الشريك في الواقع وقوله فلا مفهوم له بيان لذلك لانه ليس ثم اله لك به علم والا لا علم لك به بل الا اله واحد والآية نزلت في سعد بن ابي وقاص وامه حمنة بنت ابي سفيان حلفت امه انها لا تاكل ولا تشرب حتى يرتد رواه مسلم وابو داؤد والترمذي وغيره ۱۲

۲۴ قوله بان نحشرهم معهم الى يوم القيامة بل يحشرون بهم في البرزخ فاذا مات المؤمن الصالح اجتمع روحه بمن احب من الانبياء والاولياء حتى تقوم القيامة ۱۲ صاوی ۲۵ قوله ومن الناس من يقول امنا الآية نزلت في المنافقين ۱۲ ۲۶ قوله اوليس الله الخ عطف على محذوف اى اول نخبهم وليس الله باعلم بما في صدور العالمين كذا في جامع البيان وفي بعض الحواشي تقديره اليس المتفرسون الذين ينظرون في احوالهم عالمين وليس الله باعلم فاعلم للزيادة على بابه ۱۲ ک ۲۷ قوله والامر بمعنى الخبر آه اى في قوله ولنحمل خطاياكم قال الزمخشري هو في معنى قول من يريد اجتماع امرين في الوجود فيقول ليكن منك العطايا وليكن مني الدعاء فقوله ولنحمل اى وليكن منا الحمل وليس هو في الحقيقة امر طلب وايجاب وقرأ الحسن وعيسى بكسر لام الامر وهو لغة الحجاز ۱۲ جمل ۲۸ قوله والامر اى قوله ولنحمل خطاياكم اى ان كان ذلك خطيئة يؤاخذ عليها بالبعث كما تقولون وانما امروا انفسهم بالحمل عاطفين له على امرهم بالاتباع للمبالغة في تعليق الحمل بالاتباع ۱۲ کرخی

الخبر قال تعالى وَمَا هُمْ بِحَامِلِيْنَ مِنْ خَطٰيٰهُمْ مِّنْ شَيْءٍ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ○ في ذلك وَلَيَحْمِلُنَّ اَثْقَالَهُمْ اوزارهم وَاَثْقَالًا مَّعَ اَثْقَالِهِمْ بقولهم للمؤمنين اتبعوا سبيلنا واضلالهم مقلديهم وَلَيُسْـَٔلُنَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَمَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ○ يكذبون على الله سوال توبيخ فاللام في الفعلين لام قسم وحذف فاعلهما الواو ونون الرفع ع ١٣

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ وعمره اربعون سنة او اكثر فَلَبِثَ فِيْهِمْ اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِيْنَ عَامًا يدعوهم الى توحيد الله فكذبوه فَاَخَذَهُمُ الطُّوْفَانُ اي الماء الكثير طاف بهم وعلاهم فغرقوا وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ○ مشركون فَاَنْجَيْنٰهُ اي نوحا وَاَصْحٰبَ السَّفِيْنَةِ اي الذين كانوا معه فيها وَجَعَلْنٰهَا اٰيَةً عبرة لِّلْعٰلَمِيْنَ ○ لمن بعدهم من الناس ان عصوا رسلهم وعاش نوح بعد الطوفان ستين سنة او اكثر حتى كثر الناس وَ اذكر اِبْرٰهِيْمَ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ خافوا عقابه ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ مما انتم عليه من عبادة الاصنام اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○ الخير من غيره اِنَّمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اي غيره اَوْثَانًا وَّتَخْلُقُوْنَ اِفْكًا تقولون كذبا ان الاوثان شركاء الله اِنَّ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَمْلِكُوْنَ لَكُمْ رِزْقًا لا يقدرون ان يرزقوكم فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ اطلبوه منه وَاعْبُدُوْهُ وَاشْكُرُوْا لَهٗ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ○ وَاِنْ تُكَذِّبُوْا اي تكذبوني يا اهل مكة فَقَدْ كَذَّبَ اُمَمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ من قبلي وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ○ الابلاغ البين في هاتين القصتين تسلية للنبي صلى الله عليه وسلم وقال تعالى في قومه اَوَلَمْ يَرَوْا بالياء والتاء ينظروا كَيْفَ يُبْدِئُ اللّٰهُ الْخَلْقَ بضم اوله وقرئ بفتحه من بدأ وابدأ بمعنى اي يخلقهم ابتداء ثُمَّ هو يُعِيْدُهٗ اي الخلق كما بدأه اِنَّ ذٰلِكَ المذكور من الخلق الاول والثاني عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ○ فكيف تنكرون الثاني قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ بَدَاَ الْخَلْقَ لمن كان قبلكم واماتهم ثُمَّ اللّٰهُ يُنْشِئُ النَّشْاَةَ الْاٰخِرَةَ مدا وقصرا مع سكون الشين اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ ومنه البدء والاعادة يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ تعذيبه وَيَرْحَمُ مَنْ يَّشَاۗءُ رحمته وَاِلَيْهِ تُقْلَبُوْنَ ○ تردون وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ربكم عن ادراككم فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاۗءِ لو كنتم فيها اي لا تفوتونه وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اي غيره مِنْ وَّلِيٍّ يمنعكم منه وَّلَا نَصِيْرٍ ○ ينصركم من عذابه ع ٢ ١٢

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَلِقَاۗىِٕهٖ اي القران والبعث اُولٰۗىِٕكَ يَىِٕسُوْا مِنْ رَّحْمَتِيْ اي جنتي وَاُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○ مؤلم قال تعالى في قصة ابراهيم فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ

---

١ قوله واثقالا مع اثقالهم اى لان الدال على الشر كفاعله من غير ان ينقص من وزر الاتباع شيء ١٢ صاوي ٢ قوله فلبث فيهم الف سنة الا خمسين عاما عاش بعد الطوفان ستين كان عمره الفا وخمسين كذا روى الحاكم عن ابن عباس انه بعث لاربعين وعاش بعد الطوفان ستين حتى كثر الناس وفشوا وفي جامع الاصول انه عاش بعد الطوفان خمسين سنة - ك الف منصوب على الظرف وخمسين منصوب على الاستثناء ووقوع الاستثناء من اسماء العدد خلاف للمانعين عنه جواب هذه الآية وقد روعيت ههنا نكتة لطيفة وهي انه غاير بين تمييز العددين فقال في الاول سنة وفي الثاني عاما لانه يثقل اللفظ ثم انه خص لفظ العام بالخمسين ايذانا بان نبي الله عليه السلام لما استراح منهم بقي في زمن حسن والعرب تعبر عن الخصب بالعام وعن الجدب بالسنة - ج وقال الصاوي الحكمة في ذكر لبثه هذه المدة تسلية صلى الله عليه وسلم على عدم دخول الكفار في الاسلام فكان الله يقول لنبيه لا تحزن فان نوحا لبث هذا العدد الكثير ولم يؤمن من قومه الا القليل فصبر وما ضجر فانت اولى بالصبر لقلة مدة لبثك وكثرة من آمن من قومك ١٢ ك ٣ قوله طاف بهم وعلاهم اى احاط بهم وارتفع فوق اعلى الجبل اربعين ذراعا صاوي وقيل خمسة عشر حتى غرق كل شيء غير من في السفينة خازن وفي قوله طاف بهم الخ اشارة الى ما قاله الرازي من ان معنى الطوفان كل ما طاف على حائط بالانسان لكثرته ماء كان او غيره كالظلمة ولكنه غلب في الماء كما هو المراد ههنا جمل ٤ قوله واصحاب السفينة وكانوا ثمانية وسبعين نفسا نصفهم ذكور ونصفهم اناث منهم اولاد نوح سام وحام ويافث ونساؤهم ١٢ مدارك ٥ قوله او اكثر قال ابو السعود في سورة الاعراف عاش نوح بعد الطوفان مائتين وخمسين سنة فكان عمره الفا ومائتين واربعين سنة وقال الصاوي كان عمره الفا وخمسين سنة بعث على رأس اربعين ولبث في قومه تسع مائة وخمسين سنة وعاش بعد الطوفان ستين وعن وهب انه عاش الفا واربع مائة سنة فقال له ملك الموت يا اطول الانبياء عمرا كيف وجدت الدنيا قال كدار لها بابان دخلت وخرجت ولم يقل تسع مائة وخمسين سنة لانه لو قيل كذلك لجاز ان يتوهم اطلاق هذا العدد على اكثره وهذا التوهم زائل ههنا فكانه قيل تسعمائة وخمسين سنة كاملة وافية العدد الا ان ذلك اخصر واعذب لفظا واملأ بالفائدة ولان القصة سيقت لما ابتلي به نوح عليه السلام من امته وما كابده من طول المصابرة تسلية لنبينا عليه السلام فكان ذكر الالف افخم واوصل الى الغرض وجيء بالمميز اولا بالسنة ثم بالعام لان تكرار لفظ واحد في كلام واحد حقيق بالاجتناب في البلاغة ١٢ ٦ قوله مما انتم عليه في زعمكم ان فيه خيرا والاحسن ان يقال ذلكم خير لكم من جميع المخلوقات المعجلة ١٢ صاوي ٧ قوله لا يملكون لكم رزقا او في الكسين رزقا يجوز ان يكون منصوبا على المصدر [illegible] ناصبه لا يملكون لانه في معناه وعلى اصول الكوفيين يجوز ان يكون الاصل لا يملكون ان يرزقوكم رزقا فان يرزقكم هو مفعول لا يملكون ورزقا يكون بمعنى المرزوق فينتصب مفعولا به ١٢ ج ٨ قوله اي تكذبوني اشارة الى ان المفعول محذوف للعلم به يا اهل مكة يشير الى ان هذه الآية والتي بعدها الى قوله فما كان جواب قومه معترضة بين كلام ابراهيم بذكر شان النبي صلعم وقريش وهذا منهم وبين جواب قومه من حيث ان ساقها لتسلية الرسول صلعم كذا روي عن عمر وقتادة واختاره ابن جرير وقيل هي من جملة قول ابراهيم لقومه وجعله القاضي اظهر ١٢ ك ٩ قوله من قبلي من موصولة مفعول كذب اي كذب امم من قبلكم الذين قبلي من الرسل فلم يضرهم تكذيبهم ١٢ ك ١٠ قوله في هاتين القصتين اي قصة نوح وابراهيم وقومهما تسلية للنبي صلعم بان نوحا وابراهيم خليل الله كان مبتلى بنحو ما ابتلي به من شرك القوم وتكذيبهم ١٢ ك ١١ قوله اولم يروا بالياء آه قرء حمزة وشعبة والكسائي بتاء الخطاب مخاطبة من النبي صلى الله عليه وسلم لقومه والباقون بياء الغيبة والضمير للامم فان قيل متى رأى الانسان بدء الخلق حتى يقال اولم يروا الخ فالجواب ان المراد بالرؤية العلم الواضح الذي هو كالرؤية والعاقل يعلم ان البدء من الله لان الخلق الاول لا يكون من مخلوق الا لما كان للخلق الاول خالق غير الله تعالى ١٢ جمل ١٢ قوله كيف يبدئ الله الخلق لما تقدم ذكر التوحيد والرسالة ذكر الحشر وهذه الاصول الثلاثة يجب الايمان بها ولا ينفك بعضها عن بعض ١٢ صاوي ١٣ قوله ثم هو يعيده عطف هو على اولم يروا لا على يبدء فان الرؤية غير واقعة عليه وان في معرض الاستدلال من الاول على الثاني ويجوز ان يؤول الاعادة بان ينشئ كل سنة مثل ما كان في السنة السابقة من النبات والثمار ونحوهما ويعطف على يبدي قال القاضي وكذا قوله ثم الله ينشئ النشأة الآخرة معطوف على يروا ١٢ ك ١٤ قوله قل سيروا امر من الله لمحمد صلى الله عليه وسلم بان يقول لمنكري البعث ما ذكر ليشاهدوا كيف انشأ الله جميع الكائنات ومن قدر على انشائها بدءا يقدر على اعادتها ١٢ صاوي ١٥ قوله فانظروا كيف بدء الخلق آه ابرز اسم الله تعالى في الآية الاولى عند البدء حيث قال كيف يبدئ الله الخلق واضمر عند الاعادة وفي هذه الآية اضمره عند البدء وابرزه عند الاعادة حيث قال ثم الله ينشئ النشأة لانه في الآية الاولى لم يسبق ذكر الله بفعل حتى يسند اليه البدء فقال يبدئ الله ثم قال يعيده وفي الآية الثانية كان ذكر البدء مسندا الى الله تعالى فاكتفى به واما اظهاره عند الانشاء ثانيا حيث قال ثم الله ينشئ فليقع في ذهن السامع كمال قدرته وعلمه وارادته ولم يقل يعيده بل قال ينشئ للتنبيه على ان البدء يسمى نشأة كالاعادة والتغاير بينهما بالوصف حيث قال النشأة الاولى ونشأة اخرى ١٢ ج ١٦ قوله مدا اي بالف بعد الشين لابي عمرو وابن كثير على وزن فعالة وقصرا مع سكون الشين من غير الف للباقين ١٢ ك ١٧ قوله مدا وقصرا اي قرأ ابن كثير وابو عمرو والنشاءة بفتح الشين والف بعد الشين ممدودة قبل الهمزة والباقون بسكون الشين والهمزة بعد الشين كذا في الخطيب ١٢

١٨ قوله من يشاء تعذيبه مفعول المشية يقدر من جنس ما قبله وحذفه كاللازم احترازا عن العبث كما قال الصاوي قوله يعذب من يشاء اي في الدنيا والآخرة وقوله ويرحم من يشاء اي فيهما فلا يسأل عما يفعل ١٢ ١٩ قوله لو كنتم فيها اي في السماء كقول القائل ما يفوتني فلان ههنا ولا بالبصرة لو كان بها قاله قطرب وقال الفراء معناه ولا من في السماء بمعجز ١٢ ك ٢٠ قوله لو كنتم فيها اشار بذلك الى ان المراد بالارض والسماء حقيقتهما ويصح ان يراد بهما جهة السفل والعلو ١٢ صاوي ٢١ قوله اولئك يئسوا من رحمتي آه اي يئسوا منها يوم القيامة وصيغة الماضي لدلالة علمه على تحقق وقوعها او يئسوا منها في الدنيا لانكارهم البعث والجزاء واضاف الرحمة الى نفسه ولم يضف العذاب اليها لسبق رحمته اعلاما للعباد لعمومها لهم ١٢ جمل ٢٢ قوله وما انتم بمعجزين في الارض الخطاب لبني آدم وهم من اهل الارض وليس في وسعهم الهرب في السماء والمقصود بيان امتناع الفوات على جميع التقادير ممكنا كان او مستحيلا كما اشار اليه الشارح بقوله لو كنتم فيها وهذا ان حملت الارض والسماء على المشهور من معناهما ويجوز ان يراد بهما جهة السفل وجهة العلو وقال ههنا في الارض ولا في السماء واقتصر في شورى على الارض لان ما ههنا خطاب لقوم فيهم النمرود الذي حاول الصعود الى السماء وقد عنفنا معا للاختصار في قوله في الزمر وما هم بمعجزين ١٢ جمل ٢٣ قوله فما كان جواب قومه الا ان قالوا اقتلوه الخ اي لم يكن جواب قوم ابراهيم لابراهيم حين امرهم بعبادة الله وترك ما هم عليه من عبادة الاوثان جزاء لما صدر منه من النصيحة الا ذلك فان النفس الخبيثة ابت ان لا تخرج من الدنيا حتى تسيء الى من احسن اليها وهذا الكلام واقع من كبارهم لصغارهم لان الشأن ان الامر بالقتل او التحريق يكون من الكبار والذي يتولى ذلك الصغار وانما اجابوا بذلك عنادا بعد ظهور الحجة ١٢

قالوا اقتلوه او حرقوه فانجىه الله من النار التي قذفوه فيها بان جعلها عليه بردا وسلاما ان
في ذلك اي انجائه منها لايت هي عدم تاثيرها فيه مع عظمها واخمادها وانشاء روض مكانها في
زمن يسير لقوم يؤمنون ○ يصدقون بتوحيد الله وقدرته لانهم المنتفعون بها وقال ابراهيم انما
اتخذتم من دون الله اوثانا تعبدونها وما مصدرية مودة بينكم خبر ان وعلى قراءة النصب
مفعول له وما كافة المعنى تواددتم على عبادتها في الحيوة الدنيا ثم يوم القيمة يكفر بعضكم
ببعض يتبرأ القادة من الاتباع ويلعن بعضكم بعضا يلعن الاتباع القادة وماوىكم مصيركم
جميعا النار وما لكم من نصرين ○ مانعين منها فامن له صدق بابراهيم لوط وهو ابن اخيه هاران
وقال ابراهيم اني مهاجر من قومي الى ربي اي الى حيث امرني ربي وهجر قومه وهاجر من سواد
العراق الى الشام انه هو العزيز في ملكه الحكيم ○ في صنعه ووهبنا له بعد اسماعيل اسحق و
يعقوب بعد اسحاق وجعلنا في ذريته النبوة فكل الانبياء بعد ابراهيم من ذريته والكتب بمعنى
الكتب اي التورية والانجيل والزبور والقران واتينه اجره في الدنيا وهو الثناء الحسن في كل
اهل الاديان وانه في الاخرة لمن الصلحين ○ الذين لهم الدرجات العلى و اذكر لوطا اذ قال
لقومه ائنكم بتحقيق الهمزتين وتسهيل الثانية وادخال الف بينهما على الوجهين في الموضعين
لتاتون الفاحشة اي ادبار الرجال ما سبقكم بها من احد من العلمين ○ الانس والجن ائنكم
لتاتون الرجال وتقطعون السبيل ۵ طريق المارة بفعلكم الفاحشة بمن يمر بكم فترك الناس
الممر بكم وتاتون في ناديكم متحدثكم المنكر ط فعل الفاحشة بعضكم ببعض فما كان جواب قومه
الا ان قالوا ائتنا بعذاب الله ان كنت من الصدقين ○ في استقباح ذلك وان العذاب نازل
لفاعليه قال رب انصرني بتحقيق قولي في انزال العذاب على القوم المفسدين ○ العاصين
باتيان الرجال فاستجاب الله دعاءه ولما جاءت رسلنا ابرهيم بالبشرى باسحاق ويعقوب بعده
قالوا انا مهلكوا اهل هذه القرية ج اي قرية لوط ان اهلها كانوا ظلمين ○ كافرين قال
ابراهيم ان فيها لوطا ط قالوا اي الرسل نحن اعلم بمن فيها لننجينه بالتخفيف والتشديد واهله
الا امراته ذ كانت من الغبرين ○ الباقين في العذاب ولما ان جاءت رسلنا لوطا سيء بهم حزن
بسببهم وضاق بهم ذرعا صدرا لانهم حسان الوجوه في صورة اضياف فخاف عليهم قومه فاعلموه

ع ۸ ۱۵ ۳

---

۵۱ قوله اوحرقوه اتى ههنا بالترديد واقتصر في الانبياء على احد الامرين وهو الذي فعلوه اشارة الى ان ما هنا حكاية عن اصل تشاورهم وما في الانبياء عن عزمهم وتصميمهم على ما فعلوه ۱۲ صاوی ۵۲ قوله بان جعلها الخ روي انه في ذلك اليوم لم ينتفع احد بنار ۱۲ خازن ۵۳ قوله واخمادها بالخاء المعجمة بالرفع عطف على عدم تاثيرها فيه اطفاءها ۱۲ ك وفي المختار خمدت النار سكن لهبها ولم يطفأ جمرها بخلاف همدت يقال همدت النار اي طفئت وذهبت البتة وبابهما دخل واخمدها غيرها ۱۲ جمل ۵۴ قوله في زمن يسير اي مقدار طرفة عين بحيث انها لم تؤذيه ولكن احرقت وثاقه قيل وهذا راجع للاخماد والانشاء ۱۲ جمل ۵۵ قوله ان ما اتخذتم آه في ما هذه ثلاثة اوجه احدها انها موصولة بمعنى الذي والعائد محذوف وهو المفعول الاول واوثانا مفعول ثان والخبر مودة في قراءة من رفع كما سياتي والتقدير ان الذي اتخذتموه اوثانا مودة اي ذو مودة او جعل نفس المودة مبالغة ومحذوف على قراءة من نصب مودة اي الذي اتخذتموه اوثانا لاجل المودة لا ينفعكم او يكون عليكم والثاني ان تجعل ما كافة واوثانا مفعول به والاتخاذ هنا متعد لواحد او لاثنين والثاني هو من دون الله فمن رفع مودة كانت خبر مبتدأ مضمر اي هي مودة اي ذات مودة او جعلت نفس المودة مبالغة والجملة حينئذ صفة لاوثانا او مستانفة و من نصب كان مفعولا له او باضمار اعني الثالث ان تجعل ما مصدرية وحينئذ يجوز ان يقدر مضاف من الاول اي ان سبب اتخاذكم اوثانا مودة فيمن رفع مودة ويجوز ان لا يقدر بل يجعل نفس الاتخاذ هو المودة مبالغة وفي قراءة من نصب يكون الخبر محذوفا على ما مر في الوجه الاول وقرأ ابن كثير وابو عمرو والكسائي برفع مودة غير منونة وجر بينكم ونافع وابن عامر وابو بكر بنصب مودة ونصب بينكم وحمزة وحفص بنصب مودة غير منونة وجر بينكم فالرفع قد تقدم والنصب ايضا قد تقدم وجهاه ويجوز ايضا وجه ثالث وهو ان يجعل مفعولا ثانيا على المبالغة للاتساع في الظرف ومن نصبه فعلى اصله ونقل عن عاصم انه رفع مودة غير منونة ونصب بينكم وخرجت على اضافة مودة للظرف وانما بني لاضافته الى غير متمكن كقراءة لقد تقطع بينكم بالفتح اذا جعلنا بينكم فاعلا ۱۲ ج ۵۶ قوله وما مصدرية وحينئذ يجوز ان يقدر مضاف من الاول اي ان سبب اتخاذكم اوثانا مودة على تقدير رفع مودة ويجوز ان لا يقدر بل يجعل نفس الاتخاذ هو المودة مبالغة وقوله مفعول له فيكون المعنى ان الذي اتخذتموه من دون الله اوثانا لاجل المودة ۱۲ ۵۷ قوله صدق بابراهيم اي بنبوته وان كان مومنا قبل ذلك ويجب الوقف على لوط لان قوله وقال اني مهاجر الى ربي من كلام ابراهيم فلو وصل لتوهم انه من كلام لوط ۱۲ صاوی ۵۸ قوله وهو ابن اخيه هاران ابن آذر لا ابن اخته كما وقع في الكشاف وهو اول من آمن به حين راى النار لم تحرقه وهاجر من سواد العراق الى الشام ومعه لوط وامراته سارة ۱۲ كمالين ۵۹ قوله اي الى حيث الخ اي الى مكان امرني ربي بالتوجه اليه وانما اول بذلك لان ظاهره يوهم الجهة ۱۲ جمل ۶۰ قوله وهاجر من سواد العراق اي مع زوجته سارة ابنة عمه ومع لوط ابن اخيه فنزل بحران ثم منها الى الشام فنزل فلسطين ونزل لوط بسدوم الخ بيضاوی وكان عمر ابراهيم اذ ذاك خمسا وسبعين سنة ۱۲ جمل ۶۱ قوله بعد اسماعيل اي بعده باربع عشرة سنة ۱۲ جمل ۶۲ قوله فكل الانبياء الخ اي لانحصار الانبياء في اسماعيل واسحق ومدين جد شعيب ۱۲ صاوی ۶۳ قوله في الدنيا فيه دليل على انه تعالى قد يعطي الاجر في الدنيا ۱۲ مدارك ۶۴ قوله وهو الثناء الحسن آه عبارة البيضاوي آتيناه اجره على هجرته الينا في الدنيا باعطاء الولد في غير اوانه والذرية الطيبة واستمرار النبوة فيهم وانتماء اهل الملل اليه والثناء والصلوة عليه صلى الله عليه وسلم الى آخر الدهر ۱۲ جمل ۶۵ قوله الفاحشة هي الفعلة البالغة في القبح وهي اللواطة ۱۲ مدارك ۶۶ قوله بفعلكم الفاحشة بمن يمر بكم قيل انهم كانوا يجلسون في مجالسهم وعند كل رجل منهم قصعة فيها حصى فاذا مر بهم عابر سبيل حذفوه فايهم اصابه كان اولى به فياخذ ما معه وينكحه ويغرمه ثلاثة دراهم ولهم قاض بذلك ۱۲ ص ۶۷ قوله الممر بكم اي المرور بكم ۱۲ جمل ۶۸ قوله في ناديكم اي في مجالسكم النادي مجلس القوم نهارا او ما داموا فيه ۱۲ قاموس ۶۹ قوله المنكر الخ للترمذي وحسنه عن ام هانی كانوا يحذفون اهل الطريق ويسخرون منهم فهو المنكر الذي كانوا يأتونه ولابن ابي حاتم عن مجاهد انه الصفير ولعب الحمام والجلاهق وقيل اراد الغناء عن عبد الله بن سلام كان بعضهم يبزق على بعض وعن القاسم كانوا يتضارطون وعن مكحول كان من اخلاقهم مضغ العلك وتطريف الاصابع بالحناء ۱۲ ك ۷۰ قوله فاستجاب الله دعاءه اي فامر الملائكة باهلاكهم وارسلهم مبشرين ومنذرين فبشروا ابراهيم بالذرية الطيبة وانذروا قوم لوط بالعذاب ۱۲ صاوی ۷۱ قوله بالتخفيف لحمزة وعلي والتشديد للباقين ۱۲ ۷۲ قوله الباقين في العذاب اي الذين لم يخلصوا منه لان الدال على الشر كفاعله وهي قد دلت القوم على اضياف لوط فصارت واحدة منهم بسبب ذلك ۱۲ صاوی ۷۳ قوله سيء بهم في البيضاوي جاءته المساءة والغم بسببهم مخافة ان يقصدهم قومه بسوء انتهى ۱۲ قوله جاءت المساءة اشارة الى ان النائب عن الفاعل ضمير المصدر والغم عطف تفسير للمساءة وقوله بسببهم اشارة الى ان الباء في بهم سببية آه شهاب ويحتمل ان نائب الفاعل ضمير يعود الى لوط ۱۲ ج ۷۴ قوله ذرعا تمييز محول عن الفاعل اي ضاق ذرعه بهم وقوله صدر التفسير لحاصل المعنى والا فالذرع معناه الطاقة والقوة ففي المصباح وضاق بالامر ذرعا عجز عن احتماله وذرع الانسان طاقته التي يبلغها ۱۲ جمل ۷۵ قوله وضاق بهم ذرعا اي ضاق بشانهم وبتدبير امرهم وذرعه اي طاقته وقد جعلوا ضيق الذرع والذراع عبارة عن فقد الطاقة كما قالوا رحب الذرع اذا كان مطيقا والاصل فيه الرجل اذا طالت ذراعه نال ما لا يناله القصير الذرع فضرب ذلك مثلا في العجز والقدرة وهو نصب على التمييز ۱۲ مدارك

عه قوله قالوا اقتلوه اي بسيف او نحوه ليظهر مقابلته بالاحراق فلا حاجة لجعل او بمعنى بل جمل وقال المدارك اوحرقوه اي قال بعضهم لبعض او قاله واحد منهم وكان الباقون راضين فكانوا جميعا في حكم القائلين فاتفقوا على تحريقه ۱۲ به قوله هي اي الآيات وذكر منها ثلاثة الاولى عدم تاثيرها فيه والثانية اخمادها والثالثة الانشاء روض اي بستان مكانها اي في مكانها اي في وسطها وفي المختار خمدت النار سكن لهبها ولم يطفأ جمرها بخلاف همدت يقال همدت النار اي طفئت وذهبت البتة وبابهما دخل واخمدها غيرها الخ وفيه ايضا الروضة من البقل والعشب وجمعها روض ورياض والبقل كل نبات اخضرت به الارض والعشب الكلأ الرطب وماضيه اعشب يقال اعشبت الارض اي انبتت العشب ۱۲ جمل به قوله تواددتم اي اجتمعتم وتحاببتم على مودتها ۱۲ جمل لله قوله فاستجاب الله دعاءه فبشروا ابراهيم بذرية طيبة لكن البشارة اثر الرحمة والانذار بالاهلاك اثر الغضب ورحمته سبقت غضبه فقدم البشارة على الانذار ولما كان في الاهلاك اخلاء الارض من العباد قدم على ذلك بشارة ابراهيم بانه يملأ الارض من العباد الصالحين ۱۲ جمل صه قوله في العذاب وقال في الجمل قوله كانت من الغابرين اي كانت في علم الله وحكمه الازلي من الغابرين وقوله الباقين في العذاب اي المتغمسين فيه الذين لم يخلصوا منه بسبب ان الدال على الشر له نصيب كفاعله كما ان الدال على الخير كفاعله ۱۲

بانهم رسل ربه وَقَالُوا لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ قف إِنَّا مُنَجُّوكَ بالتشديد والتخفيف وَأَهْلَكَ إِلَّا امْرَأَتَكَ
كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِينَ ○ ونصب اهلك عطفا على محل الكاف إِنَّا مُنْزِلُونَ بالتشديد والتخفيف عَلٰى
أَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ رِجْزًا عذابا مِّنَ السَّمَاءِ بِمَا بالفعل الذي كَانُوا يَفْسُقُونَ ○ به اي بسبب فسقهم
وَلَقَدْ تَّرَكْنَا مِنْهَا آيَةً بَيِّنَةً ظاهرة هي آثار خرابها لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُونَ ○ يتدبرون وَأَرْسَلْنَا إِلٰى مَدْيَنَ
أَخَاهُمْ شُعَيْبًا فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَارْجُوا الْيَوْمَ الْآخِرَ اخشوه هو يوم القيمة وَلَا تَعْثَوْا فِي
الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ○ حال مؤكدة لعاملها من عثي بكسر المثلثة افسد فَكَذَّبُوهُ فَأَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ
الزلزلة الشديدة فَأَصْبَحُوا فِي دَارِهِمْ جٰثِمِينَ ○ باركين على الركب ميتين واهلكنا عَادًا وَّثَمُودَا
بالصرف وتركه بمعنى الحي والقبيلة وَقَدْ تَّبَيَّنَ لَكُمْ اهلاكهم مِّنْ مَّسٰكِنِهِمْ قف بالحجر واليمن وَزَيَّنَ لَهُمُ
الشَّيْطٰنُ أَعْمَالَهُمْ من الكفر والمعاصي فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيلِ سبيل الحق وَكَانُوا مُسْتَبْصِرِينَ ○
ذوي بصائر وَأَهْلَكْنَا قَارُونَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ قف وَلَقَدْ جَاءَهُمْ مُّوسٰى من قبل بِالْبَيِّنٰتِ بالحجج الظاهرات
فَاسْتَكْبَرُوا فِي الْأَرْضِ وَمَا كَانُوا سٰبِقِينَ ○ فائتين عذابنا فَكُلًّا من المذكورين أَخَذْنَا بِذَنْبِهِ
فَمِنْهُمْ مَّنْ أَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حَاصِبًا ج ريحا عاصفا فيها حصباء كقوم لوط وَمِنْهُمْ مَّنْ أَخَذَتْهُ
الصَّيْحَةُ ج كثمود وَمِنْهُمْ مَّنْ خَسَفْنَا بِهِ الْأَرْضَ ج كقارون وَمِنْهُمْ مَّنْ أَغْرَقْنَا ج كقوم نوح وفرعون
وقومه وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ فيعذبهم بغير ذنب وَلٰكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ○ بارتكاب
الذنب مَثَلُ الَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللّٰهِ أَوْلِيَاءَ اي اصناما يرجون نفعها كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوتِ ج
اِتَّخَذَتْ بَيْتًا ط لنفسها تأوي اليه وَإِنَّ أَوْهَنَ اضعف الْبُيُوتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوتِ م لا يدفع عنها حرا
ولا بردا كذلك الاصنام لا تنفع عابديها لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ○ ذلك ما عبدوها إِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ
مَا بمعنى الذي يَدْعُونَ يعبدون بالياء والتاء مِنْ دُونِهِ غيره مِنْ شَيْءٍ ط وَهُوَ الْعَزِيزُ في ملكه
الْحَكِيمُ ○ في صنعه وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ في القرآن نَضْرِبُهَا نجعلها لِلنَّاسِ ج وَمَا يَعْقِلُهَا اي يفهمها
إِلَّا الْعٰلِمُونَ ○ المتدبرون خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ ط اي محقا إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَةً
دلالة على قدرته تعالى لِّلْمُؤْمِنِينَ ○ خصوا بالذكر لانهم المنتفعون بها في الايمان بخلاف
الكافرين اُتْلُ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ القرآن وَأَقِمِ الصَّلٰوةَ ط إِنَّ الصَّلٰوةَ
تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ ط شرعا اي من شانها ذلك ما دام المرء فيها وَلَذِكْرُ اللّٰهِ أَكْبَرُ

١ه قوله منجوك بالتشديد لابي عمرو وابن عامر ونافع وحفص والتخفيف من الانجاء لمن عداهم ١٢ ك ٢ه قوله منها اي من القرية ١٢ ابو السعود ٣ه قوله الى مدين اخاهم شعيبا آه اضيف منها اليهم حيث قال اخاهم شعيبا بخلافه في قصة نوح وابراهيم ولوط حيث ذكر قوم موخرا عنهم معرفا بالاضافة الى ضمير كل واحد منهم لان الاصل في جميع المواضع ان يذكر القوم ثم يذكر رسولهم لان الله لا يبعث رسولا الى غير معين غير ان قوم نوح وابراهيم ولوط لم يكن لهم اسم خاص ولا نسبة مخصوصة يعرفون بها فعرفوا بالاضافة الى نبيهم فقيل قوم نوح وقوم لوط وقوم ابراهيم واما قوم شعيب وهود وصلح فكان لهم نسب معلوم اشتهروا به عند الناس فجرى الكلام على اصله فقال والى مدين اخاهم شعيبا ١٢ جمل ٤ه قوله وارجوا اليوم الخ في البيضاوي افعلوا ما ترجون به ثوابه فاقيم المسبب مقام السبب وقيل الرجا بمعنى الخوف وفي ابي السعود وارجوا اليوم الاخر اي توقعوه وما سيقع من فنون الاحوال ١٢ ٥ه قوله فكذبوه ان قلت مقتضى الظاهر ان يقال فلم تمتثلوا اوامره لان التكذيب انما يكون في الاخبار اجيب بان ما ذكره من الامر والنهي متضمن للخبر كانه قيل الله واحد فاعبدوه والحشر كائن فارجوه والفساد محرم فاجتنبوه فالتكذيب راجع الى الخبر ١٢ صادي ٦ه قوله فاخذتهم الرجفة آه فان قيل قال ههنا وفي الاعراف فاخذتهم الرجفة وقال في هود فاخذتهم الصيحة والقصة واحدة قلنا يجوز ان يجتمع على اهلاكهم سببان وقيل ان جبرئيل صاح فتزلزلت الارض من صيحة فرجفت قلوبهم والاضافة الى السبب لا تنافي الاضافة الى سبب السبب ١٢ جمل

٧ه قوله باركين اي ساقطين برك اي سقط مجمع البحار وفي القاموس بارك برد كاو براكا اناخ ١٢ ٨ه قوله عادا وهو قوم هود وثمود وهو قوم صالح ١٢ ٩ه قوله اهلاكهم اشارة الى ان فاعل تبين ضمير ١٢ ١٠ه قوله بالحجر اي حجر ثمود وهو واد بين المدينة والشام ١٢ جمل ١١ه قوله ذوي بصائر اي متمكنين من النظر والاستدلال ولكنهم لم يفعلوا ابو السعود وفي الكبير يعني بواسطة الرسل يعني فلم يكن لهم في ذلك عذر فان الرسل اوضحوا السبيل ١٢ ١٢ه قوله فائتين من قولهم سبق طالبه اذا فاته ولم يدركه ابو السعود ومثله في البيضاوي ١٢ ١٣ه قوله عاصفا اي شديدا في القاموس عصفت الريح تعصف اشتدت فهي عاصفة وعاصف وعصوف وقوله حصباء بمعنى سنگريزه كذا في الصراح ١٢ ١٤ه قوله كمثل العنكبوت آه شبه حال من اتخذ الاصنام اولياء وعبدها واعتمد عليها راجيا نفعها وشفاعتها بحال العنكبوت التي اتخذت بيتا لا يغني عنها في حر ولا برد ولا مطر ولا اذى والعنكبوت معروف ونونه اصلية والواو والتاء مزيدتان بدليل قولهم في الجمع عناكب وفي التصغير عنيكيب ويذكر ويؤنث وهذا مطرد في اسماء الاجناس ١٢ جمل ١٥ه قوله لا تنفع عابديها اي فمن التجا لغير الله فلا ينفعه شيء ومن التجا الى الله وقاه بغير سبب وبسبب ضعيف ومن هنا وقاية رسول الله صلى الله عليه وسلم من الكفار حين نزل الغار بالعنكبوت وبيض الحمام مع كونها اضعف الاشياء ١٢ صادي ١٦ه قوله ما عبدوها اشارة الى ان جواب لو محذوف قدره بقوله ما عبدوها ١٢ ١٧ه قوله ما بمعنى الذي وعبارة البيضاوي وما استفهامية منصوبة بتدعون ويعلم معلقة عنها او موصولة مفعول ليعلم مفعول يدعون عائده المحذوف ملخصا ١٢ ١٨ه قوله بمعنى الذي آه اي منصوبة بيعلم اي يعلم الذين يدعونهم ويعلم احوالهم وهذا اظهر الاوجه فيها والثاني انها استفهامية على جهة التوبيخ فتكون هي وما عمل فيها معترضا بين قوله يعلم وبين قوله وهو العزيز الحكيم كانه قيل اي شيء يدعون من دونه والثالث انها نافية ومن مزيدة في المفعول به كانه قيل ما يدعون من دونه ما يستحق ان يطلق عليه شيء ١٢ جمل ١٨ه قوله يدعون بالتاء الفوقية للاكثر والياء التحتية لابي عمرو وعاصم ١٢ ١٩ه قوله نضربها آه يجوز ان يكون خبر تلك والامثال نعت او بدل او عطف بيان وان يكون الامثال خبرا ونضربها حالا وان يكون خبرا ثانيا ١٢ جمل ٢٠ه قوله اي يفهمها على ما هي عليه من الحسن واستتباع الفوائد ١٢ ابو السعود ٢١ه قوله اي محقا يشير الى ان الباء في بالحق للملابسة والجار والمجرور حال من لفظ الجلالة اي محقا غير قاصد به باطلا كقوله تعالى وما خلقنا السماء والارض وما بينهما لاعبين ١٢ ك ٢٢ه قوله اتل ما اوحي اليك آه اي تقربا الى الله تعالى بقراءته وتذكرا لما في تضاعيفه من المعاني وتذكيرا للناس وحملا لهم على العمل بما فيه من الاحكام ومحاسن الآداب ومكارم الاخلاق واقم الصلوة اي داوم على اقامتها ١٢ جمل ٢٢ه قوله اتل ما اوحي اليك الخ يعني ان كنت تاسف على كفرهم فاتل ما اوحي اليك لتعلم ان نوحا ولوطا وغيرهما كانوا على ما انت عليه بلغوا الرسالة وبالغوا في اقامة الدلالة ولم ينقذوا قومهم من الضلالة والجهالة ولهذا قال اتل من الكبير ١٢ ٢٣ه قوله ان الصلوة تنهى الخ فان قيل كم مصل يرتكب الفحشاء اجيب بان المراد الصلاة التي هي الصلوة عند الله تعالى المستحق بها الثواب بان يدخل فيها مقدما قبلها التوبة النصوح متقيا لقوله تعالى انما يتقبل الله من المتقين ويصليها خاشعا بالقلب والجوارح. قال ابن مسعود وابن عباس ان الصلاة تنهى وتزجر عن معاصي الله عز وجل فمن لم تامره صلاته بالمعروف ولم تنهه عن المنكر لم يزدد بصلاته من الله تعالى الا بعدا وقال الحسن وقتادة من لم ينه صلوته عن الفحشاء والمنكر فصلاته وبال عليه ملخصا من الخطيب ١٢ ٢٤ه قوله شرعا اي من شانها ذلك ما دام المرء فيها كذا فسره ابن عوف كما رواه عنه ابن جرير وحماد بن ابي سليمان كما رواه عنه ابن المنذر وقيل المعنى ان مواظبتها تحمل على ترك ذلك من حيث انها تذكر الله وتورث للنفس خشية منه وهو قول اكثر السلف يشهد لذلك ما رواه احمد عن جابر قيل له صلعم ان فلانا يصلي فاذا اصبح سرق قال سينهاه ما تقول وما رواه الطبراني وابن جرير عن ابن مسعود من لم تنهه صلوته عن الفحشاء والمنكر لم يزدد من الله الا بعدا ورواه ابن جرير ايضا عن الحسن مرفوعا ١٢ ك ٢٥ه قوله ما دام المرء فيها اي ان الصلوة تنهى عن الفحشاء والمنكر ما دام صاحبها في الصلوة كما قال ابن عوف معنى الآية ان الصلوة تنهى صاحبها عن الفحشاء والمنكر ما دام فيها ١٢ ٢٦ه قوله ولذكر الله اكبر اي بسائر انواعه من تحميد وتهليل وتسبيح وغير ذلك وعن ابي سعيد الخدري رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم سئل اي العبادة افضل درجة عند الله يوم القيامة قال الذاكرون الله كثيرا قالوا يا رسول الله ومن الغازي في سبيل الله فقال لو ضرب بسيفه الكفار والمشركين حتى ينكسر ويختضب دما لكان الذاكرون الله كثيرا افضل منه درجة وقوله اكبر اي افضل وقوله من غيره من الطاعات اي التي ليس فيها ذكر الله وقد نقل هذا التقييد عن ابن زيد وقتادة وقال ابن عطية وعندي ان المعنى ولذكر الله اكبر على الاطلاق اي هو الذي ينهى عن الفحشاء والمنكر فالجزء الذي منه في الصلوة يفعل ذلك وكذلك يفعل في غير الصلاة ملخصا من الجمل وفي عبارة ابي السعود ولذكر الله اكبر اي الصلوة اكبر من سائر الطاعات ١٢ ه قوله رجزا من السماء اي عذابا منه وسمي بذلك لانه يقلق المعذب من قولهم ارتجز اذا ارتجس اي اضطرب، بيضاوي وفي الخطيب واختلف في ذلك الرجز فقيل حجارة وقيل نار وقيل خسف وعلى هذا يكون المراد ان الامر بالخسف والقضاء به من السماء ١٢ جمل ه قوله هي آثار خرابها وقيل هي الحجارة التي اهلكوا بها ابقاها الله عز وجل حتى ادركها اوائل هذه الامة وقيل هي ظهور الماء الاسود على وجه الارض ١٢ صادي ه قوله اخاهم شعيبا اي لانه من ذرية مدين بن ابراهيم الذي هو ابو القبيلة فكانها منسوب لمدين بهم كذلك ١٢ صادي ه قوله الرجفة اي الزلزلة التي نشأت من صيحة جبريل عليهم وتقدم في سورة هود فاخذتهم الصيحة ولا منافاة بين الموضعين فان سبب الرجفة الصيحة والرجفة سبب في هلاكهم فتارة يضاف الاخذ للسبب وتارة لسببه

من غيره من الطاعات والله يعلم ما تصنعون ○ فيجازيكم به ولا تجادلوا اهل الكتب الا بالتي
اي بالمجادلة التي هي احسن كالدعاء الى الله باياته والتنبيه على حججه الا الذين ظلموا
منهم بان حاربوا وابوا ان يقروا بالجزية فجادلوهم بالسيف حتى يسلموا او يعطوا الجزية وقولوا لمن
قبل الاقرار بالجزية اذا اخبروكم بشئ مما في كتبهم امنا بالذي انزل الينا وانزل اليكم ولا
تصدقوهم ولا تكذبوهم في ذلك والهنا والهكم واحد ونحن له مسلمون ○ مطيعون وكذلك
انزلنا اليك الكتب القران اي كما انزلنا اليهم التورية وغيرها فالذين اتينهم الكتب التورية
كعبد الله بن سلام وغيره يؤمنون به بالقران ومن هؤلاء اي اهل مكة من يؤمن به وما يجحد
بايتنا بعد ظهورها الا الكفرون ○ اي اليهود وظهر لهم ان القران حق والجائي به محق وجحدوا ذلك
وما كنت تتلوا من قبله اي القران من كتب ولا تخطه بيمينك اذا اي لو كنت قارئا كاتبا لارتاب
شك المبطلون ○ اي اليهود فيك وقالوا الذي في التورية انه امي لا يقرأ ولا يكتب بل هو اي القران
الذي جئت به ايت بينت في صدور الذين اوتوا العلم اي المؤمنين يحفظونه وما يجحد
بايتنا الا الظلمون ○ اليهود جحدوها بعد ظهورها لهم وقالوا اي كفار مكة لولا هلا انزل عليه
على محمد اية من ربه وفي قراءة ايات كناقة صالح وعصا موسى ومائدة عيسى قل انما الايت
عند الله ينزلها كما يشاء وانما انا نذير مبين ○ مظهر انذاري بالنار اهل المعصية اولم
يكفهم فيما طلبوه انا انزلنا عليك الكتب القران يتلى عليهم فهو اية مستمرة لا انقضاء لها
بخلاف ما ذكر من الايات ان في ذلك الكتاب لرحمة وذكرى عظة لقوم يؤمنون ○ قل كفى ع ٥ ٧ ١
بالله بيني وبينكم شهيدا بصدقي يعلم ما في السموت والارض ومنه حالي وحالكم والذين
امنوا بالباطل وهو ما يعبد من دون الله وكفروا بالله منكم اولئك هم الخسرون ○ في صفقتهم
حيث اشتروا الكفر بالايمان ويستعجلونك بالعذاب ولولا اجل مسمى له لجاءهم العذاب عاجلا
وليأتينهم بغتة وهم لا يشعرون ○ بوقت اتيانه يستعجلونك بالعذاب في الدنيا وان جهنم
لمحيطة بالكفرين ○ يوم يغشهم العذاب من فوقهم ومن تحت ارجلهم ونقول فيه بالنون اے نامر
بالقول وبالياء اي يقول الموكل بالعذاب ذوقوا ما كنتم تعملون ○ اي جزاءه فلا تفوتونا يعبادي
الذين امنوا ان ارضي واسعة فاياي فاعبدون ○ في اي ارض تيسرت فيها العبادة بان تهاجروا اليها

١ه قوله من غيره من الطاعات فالصلوٰة لما كان كلها مشتملة بذكر الله تكون اكبر وقيل المراد بالذكر الصلوٰة وانما عبر عنها به للتعليل بان اشتمالها على ذكره هي السبب لكونها افضل عن سائر الطاعات وقيل ذكر الله لعباده اكبر من ذكرهم اياه في جامع البيان هذا هو المنقول عن السلف نقله ابن جرير عن ابن عباس وابن مسعود وابي الدرداء وسلمان وفي المعالم وهو قول مجاهد وعكرمة وسعيد بن جبير وروى ذلك موسى بن عقبة عن نافع عن ابن عمر عنه صلى الله عليه وسلم وروى الحاكم وصححه عن عبد الله بن ربيعة سالني ابن عباس عن قوله تعالى ولذكر الله اكبر فقلت ذكر الله بالتسبيح والتهليل فقال لذكر الله من ذكركم اياه قلت يشهد تفسير الكتاب مالابن جرير عن سلمان انه سئل اي العمل افضل قال اما تقرأ القرآن ولذكر الله اكبر لا شئ افضل من ذكر الله واخرج احمد في الزهد وابن المنذر عن معاذ ما عمل آدمي عملا انجى له من عذاب الله من ذكر الله قال ولا الجهاد قال ولا الجهاد الا ان يضرب بسيفه حتى يتقطع لان الله يقول في كتابه ولذكر الله اكبر واخرج ابن ابي شيبة عن ابي الدرداء قال الا اخبركم بخير اعمالكم قالوا وما هو قال ذكر الله ولذكر الله اكبر وله عن ابن عباس انه سئل اي العمل افضل قال ذكر الله اكبر ١٢ ك

٢ه قوله والله يعلم اي هو تعالى يعلم الذي تصنعونه من ذكر وسائر الطاعات ١٢ ك

٣ه قوله ولا تجادلوا اهل الكتاب الخ اے لا تدعوهم الى دين الله الا بالكلام اللين والمعروف والاحسان لعلهم يهتدون وقوله الا الذين ظلموا اے فادعوهم الى دين الله بالاغلاظ والشدة وقاتلوهم حتى يسلموا ويعطوا الجزية عن يد وهم صاغرون ١٢ صاوی

٤ه قوله هي احسن. وذلك لمن قبل الجزية منهم وقيل المعنى لا تجادلوهم الا بالخصلة التي هي احسن كمعارضة الخشونة باللين والغضب بالكظم فانهم اذا ارادوا منكم الاهتداء كما قال تعالى ادع الى سبيل ربك بالحكمة والموعظة الحسنة وقال قتادة ومقاتل صارت منسوخة لقوله تعالى قاتلوا الذين لا يؤمنون بالله ١٢ ك

٥ه قوله الا الذين ظلموا آه استثناء متصل وفيه معنيان احدهما الا الظلمة فلا تجادلوهم البتة بل جادلوهم بالسيف والثاني جادلوهم بغير التي هي احسن اي اغلظوا لهم كما اغلظوا عليكم وقرأ ابن عباس الا حرف تنبيه اي فجادلوهم ١٢ جمل

٦ه قوله بان حاربوا الخ اشار بذلك الى ان المراد بالظلم الامتناع مما يلزمهم شرعا فلا يقال ان الكل ظالمون لانهم كفار ١٢ ص

٧ه قوله لمن قبل الاقرار بالجزية آه رواه البخاري عن ابي هريرة مرفوعا لا تصدقوا اهل الكتاب ولا تكذبوهم وقالوا آمنا بالله وما انزل الينا وروى محي السنة باسناده من طريق اسحاق عن عبد الرزاق عن محمد عن الزهري عن ابن ابي نملة الانصاري عن ابيه اخبره انه بينما جالس عنده صلى الله عليه وسلم جاء رجل من اليهود ومر بجنازة فقال يا محمد هل تتكلم هذه الجنازة فقال النبي صلى الله عليه وسلم الله اعلم فقال اليهودي انها تتكلم فقال النبي صلى الله عليه وسلم ما حدثكم اهل الكتاب فلا تصدقوهم ولا تكذبوهم وقولوا آمنا بالله وكتبه ورسله فان كان باطلا لم تصدقوه وان كان حقا لم تكذبوه ١٢ ك

٨ه قوله آمنا بالذي انزل الينا الخ من جنس المجادلة بالاحسن وقال عليه السلام ما حدثكم اهل الكتاب فلا تصدقوهم ولا تكذبوهم وقولوا آمنا بالله وكتبه ورسله فان كان باطلا لم تصدقوهم وان كان حقا لم تكذبوهم ١٢ مدارك

٩ه قوله كعبد الله ابن سلام آه فيه ان اسلامهم انما كان بالمدينة والسورة مكية ويجاب بان هذا من قبيل الاخبار بالغيب فاخبره تعالى بحالهم قبل وقوعه ١٢ جمل

١٠ه قوله اے اليهود ولا مفهوم له بل النصارى والمشركون كذلك فالمناسب ان يقول الا الكافرون كاليهود وقال قتادة المبطلون هم اهل مكة يعني لو كنت تقرأ وتكتب قبل الوحي شك المشركون وقالوا انه يقرأ من كتب الاولين وينسخ منها ١٢ صاوی وكما

١١ه قوله وما كنت تتلوا الآية بالفارسية ونميخواندی پیش از نزول قرآن هیچ کتاب را ونمی نوشتی هیچ کتاب را بدست راست خود آنگاه در شک می افتادند این بدکیشان ١٢

١٢ه قوله الذي في التوراة اے النبي الذي نجد نعته في التوراة قوله امي لا يقرأ الخ اے وليس ذلك على هذا النعت كذا نقل عن مقاتل ١٢ كمالين

١٣ه قوله اے المؤمنين يحفظونه فيتلونه من حفظهم لا من مصاحفهم ذلك من خاصة هذا الكتاب فان سائر الكتب ما كان يقرأ الا من المصاحف ولهذا جاء في صفة محمد صلى الله عليه وسلم في الكتب المتقدمة صدورهم اناجيلهم ١٢ ك

١٤ه قوله يحفظونه حيث لا يقدر احد تحريفه ١٢ ابو السعود

١٥ه قوله جحدوها اي ولم يعتدوا بما صدر من النبي صلى الله عليه وسلم من الآيات والمعجزات ظلما وعنادا ١٢ ك

١٦ه قوله لولا انزل عليه آية بافراد لابن كثير وحمزة وعلي وابي بكر ١٢ ك

١٧ه قوله ينزلها كما يشاء اے على ما يريد ولا دخل لاحد في ذلك لان المعجزة امر خارق للعادة ياتي بفضل الله ١٢ صاوی

١٨ه قوله فهو آية مستمرة اے باقية على ممر الدهور والسنين بخلاف ناقة صالح وغيرها واخذ الاستمرار من المضارع في قوله تتلى عليهم ١٢ جمل

١٩ه قوله ولولا اجل مسمى له اے العذاب والاجل بمعنى الوقت وقد يرجع الضمير الى القوم فالاجل بمعنى المدة ١٢ كمالين

٢٠ه قوله وليأتينهم بغتة آه كوقعة بدر فانها اتتهم بغتة وهم لا يشعرون على ما يشهد له كتب السير وقوله وهم لا يشعرون يحتمل وجهين احدهما تاكيد معنى قوله بغتة كما يقال اتيته على غفلة منه بحيث لم يدر والثاني انه فائدة مستقلة وهي ان العذاب ياتيهم بغتة وهم لا يشعرون هذا الامر ويظنون ان العذاب لا ياتيهم اصلا ١٢ جمل

٢١ه قوله يستعجلونك بالعذاب تعجب من قلة فطنتهم ومن تعنتهم والمعنى كيف يستعجلون العذاب والحال ان جهنم محيطة بهم يوم القيمة لا مفر لهم منها ١٢ صاوی

٢٢ه قوله من فوقهم ومن تحت ارجلهم آه فان قيل لم خص الجانبين ولم يذكر اليمين ولا الشمال ولا الخلف ولا القدام فالجواب ان المقصود ذكر ما تتميز به نار جهنم عن نار الدنيا فانها لا تنزل من فوق انما تصعد من اسفل في العادة وتحت الاقدام لا تبقى الشعلة بل تطفأ ونار جهنم تنزل من فوق ولا تطفأ بالدوس عليها بوضع القدم ١٢ الرازی

٢٣ه قوله بالنون لابي عمرو وابن كثير وابن عامر اے نامر بالقول وبالياء التحتية لنافع واهل الكوفة اي يقول الموكل بالعذاب ١٢ ك

٢٤ه قوله ان ارضي واسعة آه يعني ان المؤمن اذا لم يتسهل له العبادة في بلد هو فيه ولم يتمش له امر دينه فليهاجر عنه الى بلد يقدر انه فيه اسلم قلبا واصح دينا واكثر عبادة والبقاع تتفاوت في ذلك تفاوتا كثيرا وقالوا لم نجد اعون على قهر النفس واجمع للقلب واحث على القناعة واطرد للشيطان وابعد من الفتن واضبط للامر الديني من مكة حرسها الله تعالى وعن سهل اذا ظهرت المعاصي والبدع في ارض فاخرجوا منها الى ارض المطيعين وعن رسول الله صلى الله عليه وسلم من فر بدينه من ارض الى ارض وان كان شبرا من الارض استوجب الجنة ١٢ ك

٢٥ه قوله فاياي فاعبدون آه اياي منصوب بفعل مضمر اے فاعبدوا اياي فاعبدون فاستغنى باحد الفعلين عن الثاني والفاء في قوله فاياي بمعنى الشرط اي ان ضاق بكم موضع فاياي فاعبدون ١٢ جمل ✲

١ه قوله كل نفس ذائقة الموت اى لاتقيموا بدار الشرك خوفا من الموت فان كل نفس ذائقة الموت فالحكمة فى تخويفهم من الموت كون مفارقة الاوطان تهون عليهم فان من اليقن على الموت بان عليه كل شئ فى الدنيا ١٢ صاوى ٢ه قوله والذين آمنوا وعملوا الصالحات لما ذكر احوال الكفار وما آل اليه امرهم اتبعه بذكر احوال المؤمنين وما آل اليه امرهم ١٢ صاوى ٣ه قوله وفى قراءة بالمثلثة آه اى الساكنة بعد النون ويا مفتوحة بعد الواو المكسورة المخففة من الثواء و هو الاقامة وغرفا على هذه القراءة مفعول به بتضمين نثوى معنى ننزل فيتعدى لاثنين بسبب التضمين لان ثوى قاصر واكسبه الهمزة التعدى لواحد اما على تشبيه الظرف المختص بالمبهم واما على اسقاط الخافض اتساعا اى فى غرف اما على القراءة الاولى بالباء الموحدة فغرفا مفعول ثان لان بوأ يتعدى لاثنين قال تعالى تبوئ المؤمنين مقاعد للقتال ويتعدى تارة باللام كما قال واذ بوأنا لابراهيم مكان البيت وقوله تجرى من تحتها الانهار صفة لغرفا ١٢ ج ٤ه قوله وفى قراءة بالمثلثة بعد النون الخ اى قرأ حمزة والكسائى لنثوينهم اى لنقيمنهم من الثواء فيكون انتصاب غرفا لاجرائه مجرى لننزلنهم او بنزع الخافض او تشبيه الظرف الموقت بالمبهم بيضاوى ومثله فى ابى السعود وقوله تعديته الى غرف بحذف فى اى فيكون تقديره لنثوينهم فى غرف من الجنة ١٢ ٥ه قوله وكاين من دابة لاتحمل رزقها سبب نزولها انه صلى الله عليه وسلم لما امر المؤمنين بالهجرة قالوا كيف نخرج الى المدينة وليس لنا بها دار ولا مال فمن يطعمنا بها ويسقينا وقوله لاتحمل رزقها اى لاتدخره لغد كالبهائم والطير قال سفيان بن عيينة ليس شئ من الخلق يخبأ الا الانسان والفارة والنملة ١٢ صاوى ٦ه قوله لضعفها اى لاتطيق حملها لضعفها بيضاوى اولاتدخر شيئا لساعة اخرى ١٢ ٧ه قوله الله يرزقها واياكم اى فلا فرق بين الحريص والمتوكل والضعيف والقوى فى امر الرزق بل بتقدير سبحانه وتعالى فينبغى للانسان ان يفوض امر الرزق له تعالى ولاينافى هذا اخذه فى الاسباب لان الله تعالى اوجد الاشياء عند اسبابها لابها فالاسباب لاتنكر ومن انكرها فقد ضل وخسر ١٢ صاوى ٨ه قوله من خلق السموات والارض اتى فى جانب السموات والارض بالخلق وفى جانب الشمس والقمر بالتسخير اشارة الى ان الحكمة فى خلقهما التسخير الذى ينشأ عنه الليل والنهار اللذان بهما قوام العالم بخلاف السموات والارض فالحكمة فى مجرد خلقهما ١٢ صاوى ٩ه قوله بعد البسط فالمضيق عليه هو الموسع عليه ١٢ ك ١٠ه قوله او لمن يشاء ابتلاء فوضع الضمير موضع لمن يشاء بجامع كونهما مبهمين وعلى هذا فيكون المضيق عليه غير الموسع عليه والمراد ان الضمير الى من يشاء آخر غير المذكور لفهمه منه لانه اذا ذكر من يشاء يوسع رزقه يفهم منه ذلك فهو نظير قوله وما يعمر من معمر ولاينقص من عمره اى من عمر معمر آخر وعندى درهم ونصفه اى نصف درهم آخر وهو قريب من الاستخدام ١٢ ك ١١ه قوله او لمن يشاء ابتلاء توضيحه فى البيضاوى اى يحتمل ان يكون الموسع له والمضيق عليه واحدا على ان البسط والقبض على التعاقب و ان لايكون بناء على وضع الضمير موضع من يشاء وابهامه لان من يشاء مبهم انتهى ١٢ ١٢ه قوله بكل شئ عليم اى يعلم ما يصلح العباد وما يفسدهم فى الحديث ان من عبادى من لايصلح ايمانه الا الغنى ولو افقرته لافسده ذلك وان من عبادى من لايصلح ايمانه الا الفقر ولو اغنيته لافسده ذلك ١٢ مدارك ١٣ه قوله على ثبوت الحجة عليكم آه وفى القرطبى الحمد لله على ما اوضح من الحجج والبراهين على قدرته وقيل قل الحمد لله على اقرارهم بذلك وقيل قل الحمد لله على انزال الماء واحياء الارض بالنبات ١٢ ج ١٤ه قوله تناقضهم فى ذلك حيث يقرون بانه المبدئ لكل ما عداه ثم انهم يشركون به غيره من الخطيب ١٢ قوله لانهم فى شدة الخ اى لعلمهم بانه لايكشف الشدائد الا هو ١٢ بيضاوى ١٥ه قوله الا لهو ولعب اللهو الاشتغال بما فيه نفع عاجل واللعب الاشتغال بما لانفع فيه اصلا صاوى وقال الرازى اللهو هو الاستمتاع بلذات الدنيا وقيل هو الاشتغال بما لايعنيه ومالايهمه واللعب هو العبث وفى هذا تصغير للدنيا و ازدراء بها ١٢ جمل ١٦ه قوله وان الدار الآخرة لهى الحيوان آه اى الحيوة اى ليس فيها الا حيوة مستمرة دائمة لاموت فيها فكانها فى ذاتها حيوة والحيوان مصدر حى والقياس حييان فقلبت الياء الثانية واوا ولم يقل لهى الحيوة لما فى بناء فعلان من معنى الحركة والاضطراب والحيوة حركة والموت سكون فمجيئه على بناء دال على معنى الحركة مبالغة فى معنى الحيوة ويوقف على الحيوان لان التقدير لوكانوا يعلمون حقيقة الدارين لما اختاروا اللهو الفانى على الحيوان الباقى ولو وصل لصار وصف الحيوان معلقا بشرط علمهم ذلك وليس كذلك ١٢ مدارك ١٧ه قوله فاذا ركبوا الخ قال الزمخشرى فان قلت بما اتصل قوله فاذا ركبوا فى الفلك قلت اتصل بمحذوف دل عليه ما وصفهم به وشرح من امرهم معناه هم على ما وصفوا به من الشرك والعناد فاذا ركبوا الخ وذلك لانهم كانوا اذا ركبوا البحر حملوا معهم الاصنام فاذا اشتدت الريح القوها فى البحر وقالوا يا رب يا رب ودعوا الله مخلصين اى صورة لاحقيقة لان قلوبهم مشحونة بالشرك ١٢ جمل ١٨ه قوله وفى قراءة بسكون اللام الخ اى قرأ الجمهور وليتمتعوا بسكون اللام وهى ظاهرة فى الامر وقوله امر تهديد جواب لسؤال مقدر وهو كونها للامر مشكل اذ كيف يامر الله تعالى بالكفر فاجيب بان ذلك على سبيل التهديد كقوله تعالى اعملوا ما شئتم كما صرح فى الخطيب ١٢ ١٩ه قوله امر تهديد ووعيد كقوله اعملوا ما شئتم وهذه القراءة يؤيد كون اللام المكسورة فيه وكذا فى قوله ليكفروا لام الامر وقوله فسوف يعلمون يؤيد التهديد ايضا والمعنى ليجحدوا نعمة الله فى انجائه وليتمتعوا فسوف يعلمون عاقبة انجائه وقيل من كسر اللام فيهما جعلها لام كى والمعنى لافائدة لهم فى الاشراك الا الكفر والتمتع بما يستمتعون به فى العاجلة من غير نصيب فى الآخرة ١٢ ك ٢٠ه قوله ويتخطف الناس اى يختلسون ١٢ ابو السعود ٢١ه قوله دونهم فان العرب كان يقتل بعضهم ويسبى بعضهم وهم آمنون مع كثرة وقلة ١٢ كما ٢٢ه قوله اى فيه ذلك وهو منهم يشير الى ان الاستفهام للتقرير وان فيه ماوى الكافرين جميعا ومنهم ذلك الكافر المكذب ١٢ ك ٢٣ه قوله اى فيه ذلك اشارة الى ان همزة الانكار اذا دخلت على النفى صار ايجابا فيرجع الى معنى التقرير ١٢ جمل ٢٤ه قوله والذين جاهدوا الخ بلزوم الطاعات من جهاد الكفار وغيرهم من كل ماينبغى الجهاد فيه بالقول والفعل فى الشدة والرخاء ومخالفة الهوى عند هجوم الفتن وشدائد المحن مستحضرين لعظمتنا وقال الحسن الجهاد مخالفة الهوى من الخطيب ١٢ ٢٥ه قوله والذين جاهدوا الخ قال المفسرون ان هذه الآية نزلت قبل الامر بالجهاد ولكونها مكية وحينئذ فالمراد بالجهاد فيها جهاد النفس قال الحسن الجهاد مخالفة الهوى وقال الفضيل بن عياض والذين جاهدوا فى طلب العلم لنهدينهم سبل العمل به وقال سهل بن عبد الله والذين جاهدوا فى طاعتنا لنهدينهم سبل ثوابنا وقيل الذين جاهدوا فينا علموا لنهدينهم الى مالم يعلموا لما فى الحديث من عمل بما علم علمه الله علم مالم يعلم ١٢ صاوى ٢٦ه قوله فى حقنا ففيه مضاف مقدر وفى حقنا اى من اجلنا ولوجهنا خالصا ١٢ ك ٢٧ه قوله لمع المحسنين آه فيه اقامة الظاهر مقام المضمر اظهارا لشرفهم بوصف الاحسان واللام للتوكيد وفى مع قولان قيل اسم وقيل حرف فدخول اللام عليها ظاهر على القول الاول ولام التاكيد انما تدخل على الاسماء وكذا على الثانى من حيث ان فيها معنى الاستقرار كما فى ان زيدا لفى الدار ومع اذا سكنت فهى حرف لاغير واذا فتحت جاز ان يكون اسما وان تكون حرفا والاكثر ان تكون حرفا جاء لمعنى ١٢ جمل ٭

من ارض لم يتيسر فيها نزل فى ضعفاء مسلمى مكة كانوا فى ضيق من اظهار الاسلام بها كُلُّ
نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ثُمَّ اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ○ بالتاء والياء بعد البعث وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
لَنُبَوِّئَنَّهُمْ ننزلنهم وفى قراءة بالمثلثة بعد النون من الثوى الاقامة وتعديته الى غرف بحذف فى
مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ مقدرين الخلود فِيْهَا ؕ نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ○ هذا
الاجر هم الَّذِيْنَ صَبَرُوْا على اذى المشركين والهجرة لاظهار الدين وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ○ فيرزقهم
من حيث لا يحتسبون وَكَاَيِّنْ كم مِّنْ دَآبَّةٍ ۗ لَا تَحْمِلُ رِزْقَهَا ۚ لضعفها اَللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَاِيَّاكُمْ ايها
المهاجرون وان لم يكن معكم زاد ولا نفقة وَهُوَ السَّمِيْعُ لقولكم الْعَلِيْمُ ○ بضميركم وَلَئِنْ لام قسم
سَاَلْتَهُمْ اى الكفار مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۚ فَاَنّٰى
يُؤْفَكُوْنَ ○ يصرفون عن توحيده بعد اقرارهم بذلك اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ يوسعه لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ
عِبَادِهٖ امتحانا وَيَقْدِرُ يضيق لَهٗ ؕ بعد البسط او لمن يشاء ابتلاء اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ○ ومنه
محل البسط والتضييق وَلَئِنْ لام قسم سَاَلْتَهُمْ مَّنْ نَّزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ مِنْ بَعْدِ
مَوْتِهَا لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ فكيف يشركون به قُلِ لهم الْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ على ثبوت الحجة عليكم بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا
يَعْقِلُوْنَ ○ تناقضهم فى ذلك وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ ؕ واما القرب فمن امور الاخرة
لظهور ثمرتها فيها وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ ۘ بمعنى الحياة لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ○ ذلك ما اثروا
الدنيا عليها فَاِذَا رَكِبُوْا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ○ اى الدعاء اى لا يدعون
معه غيره لانهم فى شدة ولا يكشفها الا هو فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ اِذَا هُمْ يُشْرِكُوْنَ ○ به لِيَكْفُرُوْا
بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ من النعمة وَلِيَتَمَتَّعُوْا باجتماعهم على عبادة الاصنام وفى قراءة بسكون
اللام امر تهديد فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ○ عاقبة ذلك اَوَلَمْ يَرَوْا يعلموا اَنَّا جَعَلْنَا بلدهم مكة
حَرَمًا اٰمِنًا وَّيُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ ۚ قتلا وسبيا دونهم اَفَبِالْبَاطِلِ الصنم يُؤْمِنُوْنَ
وَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَكْفُرُوْنَ ○ باشراكهم وَمَنْ اَظْلَمُ اى لا احد اظلم مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا
بان اشرك به اَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ النبى او الكتاب لَمَّا جَآءَهٗ ؕ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى
ماوى لِّلْكٰفِرِيْنَ ○ اى فيه ذلك وهو منهم وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا فى حقنا لَنَهْدِيَنَّهُمْ
سُبُلَنَا ؕ اى طرق السير الينا وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ○ المؤمنين بالنصر والعون

اى الطاعات والجهادات ١٢ ك

ع ٦ ١٢ ٢

تعليقات جديدة من التفاسير المعتبرة لحل جلالين

١ قوله سورة الروم الخ مبتدأ وستون خبر اول ومكية خبر ثان ١٢ صاوي ٢ قوله الله اعلم بمراده به لقدم ان هذا اصلح التفاسير ١٢ صاوي ٣ قوله الم غلبت الروم الخ سبب نزول هذه الآية على ماذكره المفسرون انه كان بين فارس والروم قتال وكان المشركون يودون ان تغلب فارس لان اهل فارس كانوا مجوسا اميين والمسلمون يودون غلبة الروم على فارس لكونهم اهل كتاب فغلبت الروم فبلغ الخبر مكة ففرح المشركون وقالوا للمسلمين انكم اهل كتاب والنصارى اهل كتاب ونحن اميون وقد ظهر اخواننا من اهل فارس على اخوانكم من اهل الروم ولنظهرن عليكم فنزلت هذه الآية وظهرت الروم على فارس يوم الحديبية وفي رواية في يوم بدر ١٢ ٤ قوله في ادنى الارض آه يعني اقرب ارض الشام الى فارس وقيل هي اذرعات وقيل الاردن وقيل الجزيرة وكانت هذه الواقعة قبل الهجرة بخمس سنين على القول بان الواقعة الثانية كانت في السنة الثانية من الهجرة في يوم بدر كما يوخذ من قول الشارح فالتقى الجيشان الخ مع قوله وعلموا به يوم وقوعه يوم بدر وقيل ان الواقعة الثانية كانت عام الحديبية سنة ست وعليه تكون الواقعة الاولى قبل الهجرة بسنة ١٢ ج ٥ قوله بالجزيرة الخ المراد بالجزيرة مابين دجلة والفرات وليس المراد بها جزيرة العرب ١٢ جمل ٥ قوله بالجزيرة صفة لارض الروم متعلق بمحذوف اي ارض الروم الكائنة بالجزيرة الخ ١٢ جمل ٦ قوله والبادي بالغزو الفرس اي ابتدأ بالقتال الفارس فرس جمع الفارس كركب جمع راكب ١٢ ٧ قوله اضيف المصدر الى المفعول فيكون المعنى من بعد مغلوبيتهم ابو السعود والفاعل مقدر بينه الشارح بقوله اي غلبة فارس اياهم ١٢ ٨ قوله سيغلبون فارس اي سيغلبون الروم على فارس ١٢ ٩ قوله فالتقى الجيشان الخ وربطوا خيولهم ونبوا الروية روي انه لما انزل الله هذه الآية خرج ابو بكر يصيح ليظهرن الروم على فارس بعد بضع سنين فقال له ابي بن خلف كذبت اجعل بيننا وبينك اجلا اناهبك عليه فراهنه على عشر قلائص وجعل الاجل ثلاث سنين وفي رواية خمسا وفي اخرى ستا فاخبر النبي صلى الله عليه وسلم فقال البضع مابين الثلاث الى التسع فزايده في الخطر وماده في الاجل فجعلها مائة قلوص الى تسع سنين فظهرت الروم على فارس بعد سنين فاخذه ابو بكر من ورثة ابي بن خلف وكان قد مات وجاء به الى النبي صلى الله عليه وسلم وتصدق به ذكره البغوي والبيضاوي فصكه عند الترمذي فيه انه كان ذلك قبل تحريم القمار وكذا ذكره الطحاوي في شرح الآثار فلا يصح الاستدلال به على جواز العقود الفاسدة في دار الحرب كما هو قول علمائنا ١٢ كمالين ١٠ قوله من الالتقاء الاول اي يوم بدر ان كانت الواقعة الاولى قبل الهجرة بخمس سنين او يوم الحديبية ان كانت الاولى قبل الهجرة بسنة والمراد بالجيشان جيش كسرى وجيش قيصر ملك الروم فاقبل في خمس مائة الف رومي الى الفرس وغلبوهم ومات كسرى ملك الفرس ١٢ صاوي ١١ قوله لله الامر من قبل ومن بعد اي من قبل كل شئ ومن بعد كل شئ او حين غلبوا وحين يغلبون كانه قيل من قبل كونهم غالبين وهو وقت كونهم مغلوبين ومن بعد كونهم مغلوبين وهو وقت كونهم غالبين يعني ان كونهم مغلوبين اولا وغالبين آخرا ليس الا بامر الله وقضائه وتلك الايام نداولها بين الناس ١٢ مدارك ١٢ قوله المعنى ان غلبة الروم آه اشار به الى جواب ما قيل انه لا فائدة في ذكر قوله بعد غلبهم لان قوله سيغلبون بعد قول غلبت الروم لايكون الا بعد الغلبة والايضاح الجواب ان فائدته اظهار القدرة وبيان ان ذلك بامر الله لان من غلب بعد غلبه لايكون الا ضعيفا فلو كان غلبتهم لشوكتهم لكان الواجب ان لا يغلبوا قبل غلبهم فاذا غلبوا بعد ما غلبوا دل على ان ذلك بامر الله فقال من بعد غلبهم ليتفكروا في ضعفهم ويتذكروا انه ليس بقوتهم وانما ذلك بامر هو من عند الله تعالى ١٢ ج ١٣ قوله وقد فرحوا بذلك الخ كذا روى الترمذي انهم ظهروا عليهم يوم بدر وفي معالم التنزيل انه ظهرت الروم على فارس يوم الحديبية وذلك عند رأس سبع سنين من اللقاء الاول وقيل كان يوم بدر ثم انه قرأ ابن عمر وابو سعيد الخدري والحسن غلبت الروم بفتح الغين واللام وسيغلبون بالضم والمعنى ان الروم غلبوا على فارس وهم من بعد غلبهم سيغلبهم المسلمون في بضع سنين فغلبهم المسلمون ثامنة الهجرة في غزوة موتة ويؤيده ما رواه الترمذي عن ابي سعيد لما كان يوم بدر ظهرت الروم على فارس ونزلت الم غلبت الروم ففرح به المؤمنون قال هكذا قرأ نصر بن علي غلبت الروم والتوفيق بين القراءتين انها نزلت مرتين مرة بمكة غلبت بالضم ومرة يوم بدر بالفتح ١٢ ك ١٤ قوله بدل من اللفظ بفعله اي وعدهم الله وعدا كقوله على الف عرفا لان معناه اعترفت لهما اعترافا ١٢ ابن جزي ١٥ قوله وعده الخ قدر مفعوله المحذوف بما ذكر لانه المناسب للاستدراك ويجوز ان ينزل منزلة اللازم على معنى انهم ليسوا من اهل العلم او يقدر عاما اي لا يعلمون شيئا ومنه وعده تعالى بنصرهم ١٢ كمالين ١٦ قوله اعادة هم تاكيدا اي وهم الثانية تكرير الاول للتاكيد يفيد انهم معدن الغفلة عن الآخرة من الروح ١٢ ١٧ قوله تاكيدا لفظي لدفع التجوز وعدم الشمول ويجوز ان يكون هم الثانية مبتدأ وغافلون خبره والجملة خبر هم الاولى ١٢ ك ١٨ قوله ما خلق الله السموات آه ما نافية وفي هذه الجملة وجهان احدهما انها مستانفة لاتعلق لها بما قبلها والثاني انها معلقة للتفكر فتكون في محل نصب على اسقاط الخافض ويضعف ان تكون استفهامية بمعنى النفي وفيها الوجهان المذكوران وبالحق اما سببية واما حالية ١٢ ج ١٩ قوله الا بالحق اي الامر الثابت الذي يطابق الواقع من الخطيب ١٢ ٢٠ قوله حرثوها وقلبوها تفسير للاثارة فانها لغة القلب والتغيير ومنه تثير الارض ١٢ كمالين

سُوْرَةُ الرُّوْمِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ سِتُّوْنَ اَوْ تِسْعٌ وَخَمْسُوْنَ اٰيَةً

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓمّٓ الله اعلم بمراده به غُلِبَتِ الرُّوْمُ وهم اهل كتاب غلبتها فارس وليسوا اهل كتاب بل يعبدون الاوثان ففرح كفار مكة بذلك وقالوا للمسلمين نحن نغلبكم كما غلبت فارس الروم فِيْٓ اَدْنَى الْاَرْضِ اي اقرب ارض الروم الى فارس بالجزيرة التقى فيها الجيشان والبادي بالغزو الفرس وَهُمْ اي الروم مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِهِمْ اضيف المصدر الى المفعول اي غلبة فارس اياهم سَيَغْلِبُوْنَ فارس فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ هو مابين الثلاث الى التسع او العشر فالتقى الجيشان في السنة السابعة من الالتقاء الاول وغلبت الروم فارس لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْۢ بَعْدُ اي من قبل غلبة الروم ومن بعده المعنى ان غلبة فارس اولا وغلبة الروم ثانيا بامر الله اي ارادته وَيَوْمَىِٕذٍ اي يوم تغلب الروم يَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ بِنَصْرِ اللّٰهِ اياهم على فارس وقد فرحوا بذلك وعلموا به يوم وقوعه يوم بدر بنزول جبرئيل بذلك فيه مع فرحهم بنصرهم على المشركين فيه يَنْصُرُ مَنْ يَّشَاۗءُ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الغالب الرَّحِيْمُ بالمؤمنين وَعْدَ اللّٰهِ مصدر بدل من اللفظ بفعله والاصل وعدهم الله النصر لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهٗ به وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ اي كفار مكة لَا يَعْلَمُوْنَ وعده تعالى بنصرهم يَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا اي معايشها من التجارة والزراعة والبناء والغرس وغير ذلك وَهُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ اعادة هم تاكيد اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ليرجعوا عن غفلتهم مَا خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى لذلك تفنى عند انتهائه وبعده البعث وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ اي كفار مكة بِلِقَاۗئِ رَبِّهِمْ لَكٰفِرُوْنَ اي لا يؤمنون بالبعث بعد الموت اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ من الامم وهي اهلاكهم بتكذيبهم رسلهم كَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً كعاد وثمود وَّاَثَارُوا الْاَرْضَ حرثوها وقلبوها للزرع والغرس وَعَمَرُوْهَآ اَكْثَرَ مِمَّا عَمَرُوْهَا اي كفار مكة وَجَاۗءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ بالحجج الظاهرات فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ باهلاكهم بغير جرم وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ بتكذيبهم رسلهم ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِيْنَ اَسَاۗءُوا السُّوْۗآٰى تانيث الاسوء الاقبح خبر كان على رفع عاقبة واسم كان على نصب عاقبة والمراد بها جهنم واساءتهم اَنْ اي بان كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ القرآن وَكَانُوْا بِهَا يَسْتَهْزِءُوْنَ اَللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ اي ينشئ خلق الناس ثُمَّ يُعِيْدُهٗ اي خلقهم بعد موتهم ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ بالتاء والياء وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يُبْلِسُ الْمُجْرِمُوْنَ يسكت المشركون لانقطاع حجتهم

ع ١٠ ٢

٢١ قوله فما كان الله ليظلمهم اي ليعاملهم معاملة ملك ظالم جبار بل معاملة ملك عدل رحيم وعلى فرض اخذهم من غير جرم لايكون ظالما اذ لا مشارك له في خلقه ولكن من فضله تعالى الزم نفسه مالا يلزمه ١٢ صاوي ٢٢ قوله اساؤا السوئى اي عملوا السيئات ١٢ وبالفارسية بدكردند يعني كافر شدند وقوله السوئى تانيث الاسوء كما ان الحسنى تانيث الاحسن من روح البيان ١٢ ٢٣ قوله خبر كان آه قرأ نافع وابن كثير وابو عمرو بالرفع والباقون بالنصب فالرفع على انها اسم كان وذكر الفعل لان التانيث مجازي وفي الخبر حينئذ وجهان احدهما السوئى اي الفعلة السوئى والثاني ان كذبوا اي كان آخر امرهم التكذيب فعلى الاول يكون في ان كذبوا وجهان احدهما انه على اسقاط الخافض اما لام العلة السببية والثاني انه بدل من السوئى اي ثم كان عاقبتهم التكذيب وعلى الثاني يكون ان السوئى مصدر لاساؤا اوان يكون نعتا لمصدر محذوف اي اساؤا الفعلة السوئى واما النصب فعلى خبر كان وفي الاسم وجهان احدهما السوئى اي كانت الفعلة السوئى عاقبة المسيئين وان كذبوا على ما تقدم والثاني ان الاسم ان كذبوا والسوئى على ما تقدم ايضا ١٢ ج ٢٤ قوله واساءتهم ان كذبوا اي حصلت لهم الاساءة بسبب تكذيبهم الآيات واستهزائهم بها ١٢ جمل ٢٥ قوله بان كذبوا يشير الى انه بتقدير الباء خبر مبتدأ محذوف وقيل علة وقيل عطف بيان او بدل للسوئى ١٢ ك ٢٦ قوله الله يبدأ الخلق عبر بالمضارع اشارة الى ان البدأ متجدد شيئا فشيئا مادامت الدنيا ١٢ صاوي ٢٧ قوله يبلس الخ يقال ناظرته فابلس اذا سكت وايس من ان يحتج ١٢ كمالين

وَلَمْ يَكُنْ اي لا يكون لَهُمْ مِّنْ شُرَكَآئِهِمْ ممن اشركوهم بالله وهم الاصنام ليشفعوا لهم شُفَعٰٓؤُا وَكَانُوْا اي يكونون بِشُرَكَآئِهِمْ كٰفِرِيْنَ اي متبرئين منهم وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ تاكيد يَّتَفَرَّقُوْنَ اي المؤمنون والكافرون فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَهُمْ فِيْ رَوْضَةٍ جنة يُّحْبَرُوْنَ يسرون وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا القرآن وَلِقَآئِ الْاٰخِرَةِ البعث وغيره فَاُولٰٓئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ۝ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ اي سبحوا الله بمعنى صلوا حِيْنَ تُمْسُوْنَ اي تدخلون في المساء وفيه صلاتان المغرب والعشاء وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ ۝ تدخلون في الصباح وفيه صلوة الصبح وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اعتراض ومعناه يحمده اهلهما وَعَشِيًّا عطف على حين وفيه صلوة العصر وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ ۝ تدخلون في الظهيرة وفيه صلوة الظهر يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ كالانسان من النطفة والطائر من البيضة وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ النطفة والبيضة مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِ الْاَرْضَ بالنبات بَعْدَ مَوْتِهَا اي يبسها وَكَذٰلِكَ الاخراج تُخْرَجُوْنَ ۝ ع من القبور بالبناء للفاعل وللمفعول وَمِنْ اٰيٰتِهٖ تعالى الدالة على قدرته تعالى اَنْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ اي اصلكم آدم ثُمَّ اِذَآ اَنْتُمْ بَشَرٌ من دم ولحم تَنْتَشِرُوْنَ ۝ في الارض وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا فخلقت حواء من ضلع آدم وسائر النساء من نطف الرجال والنساء لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وتألفوها وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ جميعا مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ المذكور لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝ في صنع الله تعالى وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ اي لغاتكم من عربية وعجمية وغيرهما وَاَلْوَانِكُمْ من بياض وسواد وغيرهما وانتم اولاد رجل واحد وامرأة واحدة اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ دلالات على قدرته تعالى لِّلْعٰلِمِيْنَ ۝ بفتح اللام وكسرها اي ذوي العقول واولي العلم وَمِنْ اٰيٰتِهٖ مَنَامُكُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ بارادته تعالى راحة لكم وَابْتِغَآؤُكُمْ بالنهار مِّنْ فَضْلِهٖ اي تصرفكم في طلب المعيشة بارادته اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ۝ سماع تدبر واعتبار وَمِنْ اٰيٰتِهٖ يُرِيْكُمُ اي اراءتكم الْبَرْقَ خَوْفًا للمسافر من الصواعق وَّطَمَعًا للمقيم في المطر وَّيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَيُحْيٖ بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا اي يبسها بان تنبت اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ المذكور لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝ يتدبرون وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ تَقُوْمَ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ بِاَمْرِهٖ بارادته من غير عمد ثُمَّ اِذَا دَعَاكُمْ دَعْوَةً مِّنَ الْاَرْضِ بان ينفخ اسرافيل في الصور للبعث من القبور اِذَآ اَنْتُمْ تَخْرُجُوْنَ ۝ منها احياء فخروجكم منها بدعوة من آياته تعالى وَلَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ملكا وخلقا وعبيدا كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ۝ مطيعون وَهُوَ الَّذِيْ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ للناس ثُمَّ يُعِيْدُهٗ بعد هلاكهم وَهُوَ اَهْوَنُ عَلَيْهِ من البدء بالنظر الى ما عند المخاطبين من ان اعادة الشيء اسهل من ابتدائه والا فهما عنده تعالى سواء في السهولة

---

[١] قوله اي لا يكون اشار بذلك الى ان الماضي بمعنى المضارع لان المنفي بلم ماضي المعنى، صاوي وقال الشهاب قوله اي لا يكون اشارة الى ان هذا من قبيل التعبير بالماضي عن المضارع وذلك لتحقق وقوعه وكذا يقال في ما بعده والمراد بالماضي المضارع المنفي بلم فلما كانت لم لنفي الماضي معنى وليس مرادا هنا فسرها بلا التي لنفي المضارع ليتوصل الى تغيير الفعل الذي في حيزها بالمضارع الحقيقي ١٢ جمل [٢] قوله تاكيد اي لفظي والتنوين عوض عن جملة والتقدير يوم اذ تقوم الساعة ١٢ جمل [٣] قوله في روضة الخ الروضة كل ارض ذات نبات وماء ورونق ونضارة ١٢ صاوي [٤] قوله يحبرون اي يكرمون وينعمون بما تشتهيه الانفس وتلذ الاعين روي ان في الجنة اشجارا عليها اجراس من فضة فاذا اراد اهل الجنة السماع بعث الله ريحا من تحت العرش فتقع في تلك الاشجار فتحرك تلك الاجراس باصوات لو سمعها اهل الدنيا لماتوا طربا ١٢ صاوي [٥] قوله يسرون كذا فسره ابو عبيدة والحبرة السرور والتحبير التحسين وقال ابن عباس يكرمون وقال مجاهد ينعمون وقال الاوزاعي عن يحيى بن ابي كثير هو السماع في الجنة ١٢ ك [٦] قوله فسبحان الله الخ وجه مناسبة هذه الآية لما قبلها انه لما ذكر اولا انه يبدؤ الخلق ويعيده وان الخلق يكونون فريقين فريق في الجنة وفريق في السعير ذكر ههنا انه منزه عن النقائص اشارة الى ان تسبيحه وتحميده وسيلتان للنجاة من العذاب وحلول دار الثواب ١٢ صاوي [٦] قوله فسبحان الله الخ والمراد بالتسبيح ظاهره الذي هو تنزيه الله من السوء والثناء عليه بالخير في هذه الاوقات لما يتجدد فيها من نعمة الله الظاهرة ١٢ مدارك [٧] قوله اي سبحوا الله بمعنى صلوا اخبار في معنى الامر وليس امرا ابتداء لان سبحان الله علم ما بين لازم طريقة واحدة لا ينصبه فعل الامر اخرج الحاكم عن ابن عباس ان نافع بن الازرق ساله عن الصلوات الخمس في القرآن قال نعم فقرأ فسبحان الله حين تمسون وحين تصبحون قال صلوة المغرب والعشاء والصبح وعشيا العصر وحين تظهرون الظهر ١٢ كمالين [٨] قوله وله الحمد في السموات والارض اعتراض ومعناه ان على المميزين كلهم من اهل السموات والارض ان يحمدوه وفي السموات حال من الحمد ١٢ مدارك [٩] قوله عطف على حين وجعله بعضهم عطفا على قوله في السموات وعلى هذا فيكون قوله الحمد عطفا على ما قبله ورد بان ظرف الزمان لا يعطف على المكان فالصواب على هذا ان يجعل عطفا على مقدر اي له الحمد فيها دائما وعشيا ١٢ كمالين [١٠] قوله في الظهيرة هي وسط النهار روح وقوله فيه اي الظهيرة بمعنى الحين ١٢ جمل [١١] قوله ومن آياته ان خلقكم من تراب شروع في ذكر جملة من الآيات الدالة على وحدانيته سبحانه وتعالى وذكر لفظ من آيات ست مرات تنتهي عند قوله اذا انتم تخرجون وابتدأها بذكر خلق الانسان ثم بخلق العالم علويا وسفليا اشارة الى ان الانسان هو المنتفع بها والحكمة في ذكر تلك الآيات يهتدي بها من اراد الله هدايته وتقوم الحجة على من لم يهتد ١٢ صاوي [١٢] قوله اي اصلكم الخ اشار بذلك الى ان الكلام على حذف مضاف ويصح ان يبقى الكلام على ظاهره لان النطفة ناشئة من الغذاء وهو ناشئ من التراب ١٢ صاوي [١٣] قوله قوله اذا انتم بشر تنتشرون آه الترتيب والمهلة ههنا ظاهران فانهم انما يصيرون بشرا بعد اطوار كثيرة وتنتشرون حال واذا هي الفجائية الا ان الفجائية اكثر ما تقع بعد الفاء لانها تقتضي التعقيب ووجه وقوعها مع ثم بالنسبة الى ما يليق بالحالة الخاصة اي بعد تلك الاطوار التي قصها علينا فاجأ البشرية والانتشار ١٢ جمل [١٤] قوله فخلقت حواء من ضلع آدم آه فمن تبعيضية والانفس معناه الحقيقي وقيل من ابتدائية والانفس مجاز عن الجنس كما في قوله تعالى ولقد جاءكم رسول من انفسكم ١٢ كمالين [١٥] قوله لتسكنوا اليها اي الى الازواج وقوله وتألفوها عطف تفسير ١٢ [١٦] قوله وجعل بينكم مودة ورحمة آه قال ابن عباس وفي هذه المودة الجماع والرحمة الولد وقيل المودة والرحمة عطف قلوب بعضهم على بعض ١٢ جمل [١٧] قوله لقوم يتفكرون اي يتأملون في تلك الاشياء ليحصل لهم الاعتبار وزيادة الايمان سيما اذا تأمل في خلق الله اياه من نطفة ثم جعله بشرا سويا ثم جعل له زوجة من جنسه ولم تكن جنية ولا بهيمة واسكن بينهما المحبة والشفقة فاذا اراد جماعها زينها له وجعل بينهما اللذة فاذا انزلت النطفة منه جعلها راحة له وخلق منها بشرا سويا وغير ذلك من انواع التفكرات فاذا تأمل الانسان في ذلك كان سببا في زيادة معارفه وادبه مع ربه لذا قال بعض العارفين لذة الجماع ربما كانت من ابواب الوصول الى الله تعالى ١٢ صاوي [١٨] قوله بفتح اللام للاكثر وكسرها لحفص اي ذوي العقول وذوي العلم ويؤيده قوله وما يعقلها الا العالمون ١٢ ك [١٩] قوله منامكم بالليل والنهار آه قيل في الآية تقديم وتاخير ليكون كالواحد مع ما يلائمه والتقدير ومن آياته منامكم بالليل وابتغاؤكم من فضله بالنهار فحذف حرف الجر لاتصاله بالليل وعطف عليه لان حرف العطف قد يقوم مقام الجار والاحسن ان يجعل على حاله والنوم بالنهار مما كانت العرب تعده نعمة من الله تعالى ١٢ ك [٢٠] قوله اي اراءتكم يشير الى ان الفعل فيه نزل منزلة المصدر باستعماله في جزء معناه الذي هو الحدث كقولهم تسمع بالمعيدي خير من ان تراه وقد يقدر بان ١٢ كمالين [٢١] قوله خوفا وطمعا نصبهما على العلة لفعل يلزم المذكور فان اراءتهم تستلزم رؤيتهم اي يجعلكم رائين للخوف والطمع او للفعل المذكور بتقدير مضاف اي ارادة خوف وطمع او تاويلهما بالاخافة والاطماع ويجوز انتصابهما على المصدر اي يخافون خوفا ١٢ ك [٢٢] قوله اذا انتم الخ اذا فيه للمفاجات ينوب مناب الفاء في جواب الشرط ١٢ ك [٢٣] قوله مطيعون لفعله فيهم من الاحياء والابقاء والاماتة والبعث وان عصوا في العبادة كذا نقل عن ابن عباس وقال الكلبي هذا خاص لمن كان مطيعا ١٢ ك [٢٤] قوله وهو الذي يبدؤ الخلق آه حمله الشارح على المصدر حيث علق به قوله للناس وعلى هذا فضمير ثم يعيده عائد له بمعنى المخلوق فهو استخدام وقوله وهو اهون عليه الضمير للاعادة المفهومة من الفعل ولعل التذكير باعتبار كونها ردا وارجاعا او مراعاة للخبر ١٢ جمل [٢٥] قوله بالنظر الى ما عند المخاطبين آه اشارة الى جواب سوال وهو انه كيف قال تعالى وهو اهون عليه والافعال كلها بالنسبة الى قدرته متساوية في السهولة وايضاح الجواب ان الامر مبني على القياس على اصولكم وتقتضيه معقولكم من ان الاعادة للشيء اهون من ابتدائه فالاعادة محكوم عليها بزيادة السهولة او ان اهون ليست للتفضيل بل هي صفة بمعنى هين وقيل ان الضمير في عليه ليس عائدا على الله تعالى بل هو عائد على الخلق اي والعود اهون على الخلق اي اسرع لان البداءة فيها تدريج من طور الى طور الى ان صار انسانا والاعادة لا تحتاج الى هذه التدريجات والمعنى انهم يقومون بصيحة واحدة فيكون اهون عليهم من ان يكونوا نطفا ثم علقا ثم مضغا الى ان يصيروا رجالا ونساء ١٢ جمل-

۱؎ قولہ ولہ المثل الاعلیٰ آہ یجوز ان تکون مرتبطا بما قبلہ وھو اھون علیہ والیہ نحا الزجاج او بما بعدہ من قولہ ضرب لکم مثلا وقیل المثل الوصف وفی السموٰت یجوز ان یتعلق بالاعلیٰ ای انہ علی فی ہاتین الجہتین ویجوز ان یتعلق بمحذوف علی انہ حال من الاعلیٰ او من المثل او من الضمیر فی الاعلیٰ فانہ یعود الی المثل ۱۲ جمل ۲؎ قولہ اے الصفۃ العلیا وھو انہ لا الٰہ الا ھو یعنی لہ الوصف بالوحدانیۃ کذا نقل عن قتادۃ وقال ابن عباس انہ لیس کمثلہ شیٔ ۱۲ کمالین ۳؎ قولہ وھی انہ الخ اے فالمراد بہا الوصف بالوحدانیۃ ولوازمہا من کل کمال والتنزیہ عن کل نقص ۱۲ صاوی ۴؎ قولہ کائنا من انفسکم ای کائنا من امثالکم من الاحرار فمن فیہ للابتداء ومن الثانیۃ للتبعیض ومن فی قولہ من شرکاء زائدۃ لما فی الاستفہام من معنے النفی وقولہ فانتم فیہ سواء جواب الاستفہام المتضمن معنی النفی والمعنے کما ذکر المفسر ۱۲ ۵؎ قولہ ہل لکم من ما ملکت الخ شرکاء مبتدأ ومن مزیدۃ فیہ وخبرہ لکم ومما ملکت ایمانکم متعلق بمحذوف حال من شرکاء لانہ فی الاصل نعت نکرۃ فقدم علیہا والعامل فی ہذا الجار الواقع خبرا والخبر مقدر بعد المبتدأ وفیما رزقناکم متعلق بشرکاء وما فی ما ملکت بمعنے النوع وتقدیر ذلک کلہ ہل شرکاء فیما رزقناکم کائنون من النوع الذی ملکت ایمانکم مستقرون لکم وقیل الخبر مما ملکت ولکم متعلق بما تعلق بہ الخبر وقولہ فانتم فیہ سواء جواب الاستفہام الذی بمعنے النفی وفیہ متعلق بسواء وتخافونہم خبر ثان لانتم تقدیرہ فانتم مستوون معہم فیما رزقناکم خائفوہم کخوف بعضکم بعضا والمراد نفی الاشیاء الثلاثۃ اعنے الشرکۃ والاستواء مع العبید وخوفہم ایاہم ولیس المراد ثبوت الشرکۃ ونفی الاستواء والخوف کما ہو احد الوجہین فی قولک ما تاتینا فتحدثنا بمعنے ما تاتینا محدثا بل تاتینا ولا تحدثنا بل المراد نفی الجمیع وقولہ کخیفتکم اے خیفۃ مثل خیفتکم والمصدر مضاف لفاعلہ ۱۲ جمل ۶؎ قولہ من الاموال وغیرہا وعبارۃ روح البیان ای ہل ترضون لانفسکم شرکۃ فی ذلک ثم حقق معنی الشرکۃ فقال فانتم فیہ سواء الخ ۱۲ ۷؎ قولہ تخافونہم ای تخافون ممالیککم ان یستقلوا وینفردوا بالتصرف فیہ کخیفتکم انفسکم معنی انفسکم ہہنا امثالکم من الاحرار والمعنی خیفۃ کائنۃ مثل خیفتکم من امثالکم من الاحرار المشارکین لکم فیما ذکر ۱۲ ۸؎ قولہ کخیفتکم انفسکم یعنی کما یخاف بعض الاحرار بعضا فیما ہو مشترک بینہم فاذا لم ترضوا بذلک لانفسکم فکیف ترضون لرب الارباب ومالک الاحرار والعبید ان تجعلوا البعض عبیدہ لہ شرکاء ۱۲ مدارک ۹؎ قولہ کذلک موضع الکاف نصب اے مثل ہذا التفصیل ۱۲ مدارک ۱۰؎ قولہ بل اتبع الذین ظلموا الخ اضراب عما ذکر او للاشارۃ الی انہم لا حجۃ لہم فی الاشراک ولا دلیل لہم سوی اتباع ہواہم ۱۲ ص ۱۱؎ قولہ فاقم وجہک شروع فی تسلیۃ صلی اللہ علیہ وسلم والمراد باقامۃ الوجہ بذل الہمۃ ظاہرا وباطنا فی الدین ۱۲ صاوی ۱۲؎ قولہ مائلا الیہ اے الی الدین یشیر الی انہ حال من ضمیر اقم وانہ فعیل بمعنے الفاعل وقد یجعل فعیلا بمعنے المفعول حالا من الدین واصل الحنف المیل من الضلال الی الاستقامۃ وضدہ الجنف بالجیم ۱۲ ک ۱۳؎ قولہ ای اخلص دینک الخ بیان للمعنے المراد منہ علی وجہ الکنایۃ فان اخلاص الدین للہ یلزمہ توجیہ الوجہ الی الدین وجعلہ مستقیما مائلا الیہ ۱۲ ک ۱۴؎ قولہ وہی دینہ فان الانسان لو خلی وما خلق علیہ ادی بہم الیہ کما ورد فی الحدیث ان کل مولود یولد علی الفطرۃ فابواہ یہودانہ وما ورد فی الغلام الذی قتلہ الخضر علیہ السلام من انہ طبع علی الکفر فقیل فی معناہ انہ قدر انہ لو عاش یصیر کافرا باضلال غیرہ وقیل ہو مخصوص من العموم ۱۲ ک ۱۴؎ قولہ وہی دینہ وہو التوحید قال صلی اللہ علیہ وسلم ما من مولود الا وہو یولد علی الفطرۃ وانما ابواہ یہودانہ وینصرانہ ویمجسانہ فقولہ علی الفطرۃ ای علی العہد الذی اخذہ علیہم بقولہ تعالیٰ الست بربکم قالوا بلیٰ وکل مولود فی العالم علی ذلک الاقرار وہی الحنیفیۃ التی وقعت الخلقۃ علیہا من الخطیب ۱۲ ۱۵؎ قولہ اے الزموہا والمراد بلزومہا الجریان علی موجبہا وعدم الاخلال بہ باتباع الہوی وتسویل الشیاطین ۱۲ ابو السعود ۱۵؎ قولہ الزموہا یشیر الی انہ منصوب علی الاغراء ویجوز تقدیر علیکم ان جاز حذف العوض والمعوض ۱۲ ک ۱۶؎ قولہ ای لا تبدلوہ بان تشرکوا یشیر الی ان النفی بمعنے النہی وقد یاول بانہ ما ینبغی ان یبدل کذا روی عن مجاہد وابراہیم والمعنے الزموا دین اللہ ولا تبدلوا التوحید بالشرک وقد تفسر الفطرۃ بالجبلۃ السلیمۃ والطبع المتہیئ لقبول الدین فلو ترک علیہا لاستمر علے لزومہ وانما یعدل عنہ الی غیرہ لعارض التقلید وعلی ہذا فالخبر علی معناہ فانہ لا یتبدل ولا یتغیر ولا یقدر احد علی ان یغیرہ ۱۲ ک ۱۷؎ قولہ توحید اللہ بیان لقولہ ذلک الیٰ لا یعلمون توحید اللہ قدر المفعول ذلک لانہ المناسب للاستدراک ۱۲ ک ۱۸؎ قولہ راجعین الیہ من اناب اذا رجع مرۃ بعد اخری ومنہ التوبۃ لتکررہا حال من فاعل اقم وما ارید بہ فانہ لم یرد واحد بعینہ بل الخطاب فیہ للنبی صلعم وامتہ کما ذکرہ المصر ۱۲ ک ۱۹؎ قولہ حال من فاعل اقم ای وما بینہما اعتراض وقولہ وما ارید بہ وذلک لان الخطاب فی اقم للکل والافراد انما ہو لان الرسول امام الامۃ فامرہ مستتبع لامرہم ابو السعود وفی السمین علی قولہ وما ارید بہ ای لیس یراد بہ واحد بعینہ انما المراد الجمیع فیکون منیبین حال عن فاعل اقم علی المعنے والی ہذا اشار شارح بقولہ ای اقیموا وعطف قولہ تعالیٰ واتقوہ علیہ ۱۲ ۲۰؎ قولہ ای اقیموا واتقوہ یشیر الی ان قولہ واتقوہ عطف علی اقم فان الجمع فیہ یدل علی ارادۃ معنے الجمع فیما عطف علیہ ۱۲ کمالین ۲۱؎ قولہ من الذین فرقوا بدل ای من المشرکین باعادۃ الجار ویجوز ان یکون الجار والمجرور بدلا من الجار والمجرور قبلہ ۱۲ ک ۲۲؎ قولہ کل حزب بما لدیہم فرحون اے فاہل السعادۃ فرحون بسعادتہم واہل الشقاوۃ فرحون بما زینہ لہم الشیطان انہم علی حق ۱۲ صاوی ۲۳؎ قولہ اے ترکوا دینہم الخ توجیہ لانہم لم یکونوا علی دین حتی یفارقوہ بانہم لما کانوا مامورین بہ کانہم تدینوا بہ او المراد بالترک عدم اختیارہ والاعراض عنہ ۱۲ ک ۲۴؎ قولہ واذا مس الناس الخ اذا شرطیۃ وجوابہا قولہ دعوا ربہم وقولہ اے کفار مکۃ خص ذلک بہم لانہ سبب النزول والا فالعبرۃ بعموم اللفظ ۱۲ صاوی ۲۵؎ قولہ ارید بہ التہدید یشیر الی ان اللام فیہ لام الامر وقیل اللام لام العاقبۃ ویدل علی الاول قولہ فتمتعوا فانہ بمعنے لیتمتعوا وقولہ فسوف تعلمون عاقبۃ تمتعکم وعید لہم علی التمتع المسبب عن الکفر ۱۲ ۲۶؎ قولہ حجۃ کذا روی عن ابن عباس فالانزال مجاز عن التعلیم او الاعلام او کتابا کذا فسرہ قتادۃ ۱۲ ک ۲۷؎ قولہ فہو یتکلم الخ وتکلمہ مجاز کما تقول کتابہ ناطق بکذا وہذا مما نطق بہ القرآن ومعناہ الشہادۃ کانہ قال فہو یشہد بشرکہم وبصحتہ ۱۲ مدارک ۲۸؎ قولہ تکلم دلالۃ فمعنے یتکلم یدل علی سبیل الاستعارۃ المصرحۃ او المکنیۃ ۱۲ ک ۲۹؎ قولہ فرح بطر البطر حرکۃ النشاط والاشر قاموس وفی الصراح البطر سخت شادی نمودن ۱۲ ک ۲۹؎ قولہ فرح بطر جواب عما یقال الفرح بنعم اللہ مطلوب کما دل علیہ قولہ تعالیٰ قل بفضل اللہ وبرحمتہ فبذلک فلیفرحوا فکیف ذم ہؤلاء علیہ کما صرح فی الخطیب ۱۲ ۳۰؎ قولہ امتحانا ای ہل یشکر ام یطغی فیکفر وقولہ ابتلاء ای ہل یصبر ام یضیق ذرعا فیکفر اھ ۱۲ جمل ۳۱؎ قولہ فآت ذا القربی حقہ الخ عدم ذکر لبقیۃ الاصناف المستحقین للزکوۃ یدل علی ان ذلک فی صدقۃ التطوع وقد احتج ابو حنیفۃ بہذہ الآیۃ علی وجوب نفقۃ المحارم والشافعی قاس سائر الاقارب ما عدا الفروع والاصول علی ابن العم لانہ لا ولادۃ بینہم ۱۲ جمل

وَلَهُ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اي الصفة العليا وهي انه لا اله الا هو وَهُوَ الْعَزِيْزُ في ملكه الْحَكِيْمُ ۞ في خلقه ضَرَبَ جعل لَكُمْ ايها المشركون مَّثَلًا كائنا مِّنْ اَنْفُسِكُمْ وهو هَلْ لَّكُمْ مِّنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ اي من مماليككم مِّنْ شُرَكَآءَ لكم فِيْ مَا رَزَقْنٰكُمْ من الاموال وغيرها فَاَنْتُمْ وهم فِيْهِ سَوَآءٌ تَخَافُوْنَهُمْ كَخِيْفَتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ اي امثالكم من الاحرار والاستفهام بمعنى النفي المعنى ليس مماليككم شركاء لكم الى آخره عندكم فكيف تجعلون بعض مماليك الله شركاء له كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ نبينها مثل ذلك التفصيل لِقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۞ يتدبرون بَلِ اتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا بالاشراك اَهْوَآءَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ فَمَنْ يَّهْدِيْ مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ اي لا هادي له وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۞ مانعين من عذاب الله فَاَقِمْ يا محمد وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا مائلا اليه اي اخلص دينك لله انت ومن تبعك فِطْرَتَ اللّٰهِ خلقته الَّتِيْ فَطَرَ خلق النَّاسَ عَلَيْهَا وهي دينه اي الزموها لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ لدينه اي لا تبدلوه بان تشركوا ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ المستقيم توحيد الله وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ اي كفار مكة لَا يَعْلَمُوْنَ توحيد الله مُنِيْبِيْنَ راجعين اِلَيْهِ تعالى فيما امر به ونهى عنه حال من فاعل اقم وما اريد به اي اقيموا وَاتَّقُوْهُ خافوه وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۞ مِنَ الَّذِيْنَ بدل باعادة الجار فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ باختلافهم فيما يعبدونه وَكَانُوْا شِيَعًا فرقا في ذلك كُلُّ حِزْبٍ منهم بِمَا لَدَيْهِمْ عندهم فَرِحُوْنَ مسرورون وفي قراءة فارقوا اي تركوا دينهم الذي امروا به وَاِذَا مَسَّ النَّاسَ اي كفار مكة ضُرٌّ شدة دَعَوْا رَبَّهُمْ مُّنِيْبِيْنَ راجعين اِلَيْهِ دون غيره ثُمَّ اِذَآ اَذَاقَهُمْ مِّنْهُ رَحْمَةً بالمطر اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ ۞ لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ اريد به التهديد فَتَمَتَّعُوْا فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۞ عاقبة تمتعكم فيه التفات عن الغيبة اَمْ بمعنى همزة الانكار اَنْزَلْنَا عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا حجة وكتابا فَهُوَ يَتَكَلَّمُ تكلم دلالة بِمَا كَانُوْا بِهٖ يُشْرِكُوْنَ ۞ اي يامرهم بالاشراك لا وَاِذَآ اَذَقْنَا النَّاسَ كفار مكة وغيرهم رَحْمَةً نعمة فَرِحُوْا بِهَا فرح بطر وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ شدة بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ اِذَا هُمْ يَقْنَطُوْنَ ۞ ييأسون من الرحمة ومن شان المؤمن ان يشكر عند النعمة ويرجو ربه عند الشدة اَوَلَمْ يَرَوْا يعلموا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ يوسعه لِمَنْ يَّشَآءُ امتحانا وَيَقْدِرُ يضيقه لمن يشاء ابتلاء اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۞ بها فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى القرابة حَقَّهٗ من البر والصلة وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ المسافر من الصدقة وامة النبي صلى الله عليه وسلم تبع له في ذلك ذٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ اي ثوابه بما يعملون

۳۱؎ قولہ فآت ذا القربی الخ ہذہ الآیۃ فی صدقۃ التطوع لا فی الزکوۃ الواجبۃ لان السورۃ مکیۃ والزکوۃ فرضت فی السنۃ الثانیۃ من الہجرۃ بالمدینۃ ۱۲ صاوی

وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ الفائزون وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ رِّبًا[١] بان يعطى[٢] شيئا هبة او هدية ليطلب اكثر منه
فسمى باسم المطلوب من الزيادة فى المعاملة لِّيَرْبُوَا فِىْٓ اَمْوَالِ النَّاسِ المعطين اى يزيد فَلَا يَرْبُوْا
يزكوا عِنْدَ اللّٰهِ[٣] اى لا ثواب فيه للمعطين وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ[٤] صدقة تُرِيْدُوْنَ بها وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ
هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ ثوابهم بما ارادوه فيه التفات[٥] عن الخطاب اَللّٰهُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ
ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ ممن اشركتم بالله مَّنْ يَّفْعَلُ مِنْ ذٰلِكُمْ مِّنْ شَىْءٍ لا سُبْحٰنَهٗ[٦] وَ
ع ١٢ تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ظَهَرَ الْفَسَادُ فِى الْبَرِّ اى القفار[٧] بقحط المطر وقلة النبات وَالْبَحْرِ اى البلاد[٨] التى
على الانهار بقلة مائها بِمَا كَسَبَتْ[٩] اَيْدِى النَّاسِ من المعاصى[١٠] لِيُذِيْقَهُمْ[١١] بالنون والياء[١٢] بَعْضَ الَّذِىْ
عَمِلُوْا اى عقوبته[١٣] لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ يتوبون قُلْ لكفار مكة سِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ
عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلُ كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّشْرِكِيْنَ فاهلكوا باشراكهم ومساكنهم ومنازلهم خاوية اى ساقطة ١٢
فَاَقِمْ وَجْهَكَ[١٤] لِلدِّيْنِ الْقَيِّمِ دين الاسلام مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِىَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ هو يوم القيمة
يَوْمَئِذٍ يَّصَّدَّعُوْنَ فيه ادغام التاء فى الاصل فى الصاد يتفرقون[١٥] بعد الحساب الى الجنة والنار مَنْ
كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ وبال كفره هو النار وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِاَنْفُسِهِمْ يَمْهَدُوْنَ[١٦] يوطئون[١٧] منازلهم
فى الجنة لِيَجْزِىَ[١٨] متعلق بيصدعون الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْ فَضْلِهٖ يثيبهم اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ
الْكٰفِرِيْنَ اى يعاقبهم وَمِنْ اٰيٰتِهٖ تعالى اَنْ يُّرْسِلَ[١٩] الرِّيٰحَ مُبَشِّرٰتٍ بمعنى لتبشركم[٢٠] بالمطر وَّلِيُذِيْقَكُمْ
بها مِّنْ رَّحْمَتِهٖ المطر والخصب وَلِتَجْرِىَ الْفُلْكُ السفن بها بِاَمْرِهٖ بارادته وَلِتَبْتَغُوْا تطلبوا مِنْ فَضْلِهٖ
الرزق بالتجارة فى البحر وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ هذه النعم يا اهل مكة فتوحدونه وَلَقَدْ[٢١] اَرْسَلْنَا مِنْ
قَبْلِكَ رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ بالحجج الواضحات على صدقهم فى رسالتهم اليهم
فكذبوهم فَانْتَقَمْنَا مِنَ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا اهلكنا الذين كذبوهم وَكَانَ حَقًّا[٢٢] عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ
على الكافرين باهلاكهم وانجاء المؤمنين اَللّٰهُ الَّذِىْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ فَتُثِيْرُ سَحَابًا تزعجه[٢٣] فَيَبْسُطُهٗ فِى السَّمَآءِ
كَيْفَ يَشَآءُ من قلة وكثرة وَيَجْعَلُهٗ كِسَفًا[٢٤] بفتح السين وسكونها قطعا متفرقة فَتَرَى الْوَدْقَ المطر يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ
اى وسطه فَاِذَآ اَصَابَ بِهٖ بالودق مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖٓ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ يفرحون بالمطر وَاِنْ[٢٥] وقد
كَانُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْهِمْ مِّنْ قَبْلِهٖ تاكيد[٢٦] لَمُبْلِسِيْنَ آئسين من انزاله فَانْظُرْ[٢٧] اِلٰٓى اٰثٰرِ وفى قراءة
اثر رَحْمَتِ اللّٰهِ اى نعمته بالمطر كَيْفَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا اى يبسها بان تنبت اِنَّ ذٰلِكَ

---

[١] قوله وما آتيتم من ربا الخ يريد وما اعطيتم اكلة الربا من ربا ليربوا في اموالهم قوله فلا يربوا عند الله اي فلا يزكو عند الله ولا يبارك فيه وقيل من الربا الحلال اے وما تعطونه من الهدية لتاخذوا اكثر منها فلا يربوا عند الله لانكم لم تريدوا بذلك وجه الله ١٢ مدارك [٢] قوله بان يعطى شئ هبة اشار بذلك الى ان هذه الآية نزلت في هبة الثواب وهي ان يريد الرجل بهديته اكثر منها وهي مكروهة في حقنا واما في حقه صلى الله عليه وسلم فمحرمة لقوله تعالى ولا تمنن تستكثر والحكم فيها اذا وقعت انه اذا شرط عليه الثواب لزمه الدفع وان لم يشترط عليه فلا يلزمه الا دفع قيمتها ان كان مثله ممن يطلب الثواب من الموهوب له لا من نحو غني لفقير ١٢ صاوي [٣] قوله اي لا ثواب فيه للمعطين في الآخرة اخرج ابن ابي حاتم عن ابن عباس ومجاهد وضحاك ومحمد بن كعب انها نزلت في هبة الثواب الذي ليس له وزر ولا اجر ولفظه عن محمد هذا الربا الحلال ان يهدي ويريد اكثر منه وليس له اجر ولا وزر ونهى عنه النبي صلى الله عليه وسلم خاصة فقال ولا تمنن تستكثر كذا في الاكليل في احكام التنزيل ١٢ كمالين [٤] قوله صدقة اے صدقة تطوع وعبر عنها بالزكاة اشارة الى انها مطهرة للاموال والابدان والاخلاق ١٢ صاوي [٥] قوله فيه التفات آه اي عن الخطاب وفي المدارك التفات حسن لانه يفيد التعميم كانه قيل من فعل هذا فسبيله سبيل المخاطبين والمعنى المضعفون به لانه لابد من ضمير يرجع الى الموصولة وقال الزجاج هم المضعفون اے قائلها هم المضعفون اي هم الذين يضاعف لهم الثواب يعطون بالحسنة عشر امثالها ١٢ [٦] قوله سبحانه وتعالى هذا نتيجة ما قبلها اي فاذا ثبت انه تعالى هو الفاعل لذلك كله ولا شريك له في شئ منها فالواجب تسبيحه وتنزيهه عن كل نقص ١٢ صاوي [٧] قوله القفار بكسر القاف جمع قفر هو المفازة التي لا ماء فيها ولا كلأ واما القفار بفتح القاف فهو الخبز الذي لا ادام معه كما يستفاد من القاموس وغيره ١٢ [٨] قوله اي البلاد التي على الانهار سميت بحرا لمجاورتها وعن عكرمة ان العرب تسمي الامصار بحارا لسعتها بقلة مائها متعلق بالفساد عن عكرمة وغيره المراد منها المعروفان وقلة المطر كما تؤثر في البر تؤثر في البحر ايضا فيخلو الاصداف لان الصدف اذا جاء المطر يفتح فاه فما يقع في فيه من المطر يصير لؤلؤا وقال ابن عباس وعكرمة ومجاهد الفساد في البر قتل احد بني آدم اخاه وفي البحر غصب الملك الجابر السفينة ولا وجه للتخصيص اللهم الا ان يكون على سبيل التمثيل ١٢ كمالين [٩] قوله بما كسبت ايدي الناس اي بسبب معاصيهم وشركهم كقوله وما اصابكم من مصيبة فبما كسبت ايديكم ١٢ مدارك [١٠] قوله من المعاصي اے ومبدأها قتل قابيل هابيل لان الارض كانت قبل ذلك نضرة مثمرة لا ياتي ابن آدم شجرة الا وجد عليها الثمر وكانت البحر عذبا وكان الاسد لا يصول على الغنم ونحوها فلما قتله اقشعرت الارض ونبت الشوك في الاشجار وصار ماء البحر ملحا وتسلطت الحيوانات بعضها على بعض ١٢ صاوي [١١] قوله ليذيقهم بعض الذي عملوا اے ليذيقهم وبال بعض اعمالهم في الدنيا قبل ان يعاقبهم بجميعها في الآخرة ١٢ مدارك [١٢] قوله بالنون لابن كثير والياء للباقين ١٢ ك [١٣] قوله اي عقوبته فهو على تقدير المضاف واطلق عليها مجازا لانه سببها ١٢ ك [١٤] قوله فاقم وجهك الخ الخطاب للنبي صلى الله عليه وسلم والمراد هو وامته والمعنى ابذل همتك في دين الاسلام واشتغل به ولا تحزن عليهم ١٢ صاوي [١٥] قوله يتفرقون بعد الحسات الخ الصدع اصله تفريق اجزاء الاواني فاستعمل ههنا في مطلق التفريق ١٢ ك [١٦] قوله فلانفسهم يمهدون آه المعنى انه يمهد لهم الجنة بسبب اعمالهم فاضيف اليهم وتقديم الظرف في الموضعين للدلالة على ان ضرر الكفر لا يعود الا على الكافر ومنفعة الايمان والعمل الصالح ترجع الى المؤمن لا يتجاوزه ١٢ مدارك يوطئون منازلهم في الجنة توطية الفراش لمن يريد الاجر عليه ١٢ كمالين [١٧] قوله يوطئون منازلهم اے يتخذون ويهيئون منازلهم وفي الصراح مهدت الفراش اي بسطته ووطأته ١٢ [١٨] قوله متعلق بيصدعون والاقتصار على جزاء المؤمنين للاشعار بانه المقصود بالذات والاكتفاء على فحوى قوله انه لا يحب الكافرين ولو جعل متعلقا بقوله يمهدون لا يحتاج الى التوجيه ١٢ ك [١٩] قوله ان يرسل الرياح الخ هي الجنوب والشمال والصبا وهي رياح الرحمة واما الدبور فريح العذاب ومنه قوله عليه السلام اللهم اجعلها رياحا ولا تجعلها ريحا ١٢ مدارك [٢٠] قوله لتبشركم بالمطر وانما فسره بذلك ليتاتى عطف وليذيقكم عليه والحال قد يتضمن معنى التعليل كما في قولك اهن زيدا مسيئا فانك تريد لاساءته ١٢ ك [٢١] قوله ولقد ارسلنا من قبلك رسلا هذه الآية معترضة بين الآيات المفصلة لان قوله الله الذي يرسل الرياح تفصيل لقوله ومن آياته ان يرسل الرياح وحكمة ذلك تسليته صلى الله عليه وسلم وتانيسه حيث وعده بنصر المؤمنين عموما ١٢ صاوي [٢٢] قوله وكان حقا علينا نصر المؤمنين آه بعض القراء يقف على حقا ويبتدئ بما بعده بجعل اسم كان مضمرا فيها وحقا خبرها اي وكان الانتقام حقا وجعل بعضهم حقا منصوبا على المصدر واسم كان ضمير الشان وعلينا خبره مقدم ونصر مبتدأ مؤخر والجملة خبرها وبعضهم جعل حقا منصوبا على المصدر ايضا وعلينا خبر مقدم ونصر اسمها مؤخرا والصحيح ان نصر اسمها وحقا خبرها وعلينا متعلق بحقا او بمحذوف صفة اه سمين [٢٣] قوله تزعجه اے تهيجه وتحركه في الصراح ازعاج از جای بر كندن ١٢ [٢٤] قوله وسكونها لابن عامر في القاموس الكسف بالكسر القطعة من الشئ جمعها كسف وكسف ١٢ كمالين [٢٥] قوله وان كانوا الخ فسر الشارح ان بقد وتبع في هذا البغوي وقال غيره الاولى انها مخففة من الثقيلة واسمها ضمير الشان محذوف اے وان الشان كانوا الخ ويدل على ذلك اللام في لمبلسين فانها اللام الفارقة ١٢ جمل [٢٦] قوله تاكيد اے اشارة الى انه تاخر الفرج بعد تمادي ياسهم ١٢ صاوي [٢٧] قوله فانظر الى آثار رحمة الله آه اي المرتبة على تنزيل المطر من النبات والاشجار والثمار والفواكه للدلالة على سرعة ترتبها عليه وقوله كيف الخ في حيز النصب بنزع الخافض وكيف معلق لانظر اي فانظر الى احيائه البديع للارض بعد موتها وقيل على الحالية بالتاويل وايا ما كان فالمراد بالنظر التنبيه على عظيم قدرته وسعة رحمته مع ما فيه من التمهيد لامر البعث ١٢ جمل

المحیی الارض لَمُحْیِ الْمَوْتٰی ۚ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ وَلَئِنْ لام قسم اَرْسَلْنَا رِیْحًا مضرۃ علی نبات فَرَاَوْهُ
مُصْفَرًّا لَّظَلُّوْا اصاروا جواب القسم مِنْ بَعْدِهٖ ای بعد اصفرارہ یَكْفُرُوْنَ ۝ یجحدون النعمۃ بالمطر
فَاِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰی وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا بتحقیق الہمزتین وتسہیل الثانیۃ بینہا وبین الیاء
وَلَّوْا مُدْبِرِیْنَ ۝ وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِ الْعُمْیِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ؕ اِنْ ما تُسْمِعُ سماع افہام وقبول اِلَّا مَنْ یُّؤْمِنُ
بِاٰیٰتِنَا القرآن فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ ع مخلصون بتوحید اللہ اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ ضُعْفٍ ماء مہین ثُمَّ ع ١٣ ٨ ٥
جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ ضُعْفٍ آخر وہو ضعف الطفولیۃ قُوَّةً ای قوۃ الشباب ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ ضُعْفًا وَّ
شَیْبَةً ؕ ضعف الکبر وشیب الہرم والضعف فی الثلاثۃ بضم اولہ وفتحہ یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ ۚ من الضعف والقوۃ
والشباب والشیبۃ وَهُوَ الْعَلِیْمُ بتدبیر خلقہ الْقَدِیْرُ ۝ علی ما یشاء وَیَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ یُقْسِمُ یحلف الْمُجْرِمُوْنَ
الکافرون مَا لَبِثُوْا فی القبور غَیْرَ سَاعَةٍ ؕ قال تعالی كَذٰلِكَ كَانُوْا یُؤْفَكُوْنَ ۝ یصرفون عن الحق البعث کما
صرفوا عن الحق الصدق فی مدۃ اللبث وَقَالَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَالْاِیْمَانَ من الملائکۃ وغیرہم لَقَدْ لَبِثْتُمْ
فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ فیما کتبہ فی سابق علمہ اِلٰی یَوْمِ الْبَعْثِ ۫ فَهٰذَا یَوْمُ الْبَعْثِ الذی انکرتموہ وَلٰكِنَّكُمْ كُنْتُمْ لَا
تَعْلَمُوْنَ ۝ وقوعہ فَیَوْمَئِذٍ لَّا یَنْفَعُ بالتاء والیاء الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مَعْذِرَتُهُمْ فی انکارہم لہ وَلَا هُمْ یُسْتَعْتَبُوْنَ ۝
لا یطلب منہم العتبی ای الرجوع الی ما یرضی اللہ وَلَقَدْ ضَرَبْنَا جعلنا لِلنَّاسِ فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ؕ
تنبیہا لہم وَلَئِنْ لام قسم جِئْتَهُمْ یا محمد بِاٰیَةٍ مثل العصا والید لموسی لَّیَقُوْلَنَّ حذف منہ نون
الرفع لتوالی النونات والواو ضمیر الجمع لالتقاء الساکنین الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا منہم اِنْ ما اَنْتُمْ ای محمد و
اصحابہ اِلَّا مُبْطِلُوْنَ ۝ اصحاب اباطیل كَذٰلِكَ یَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰی قُلُوْبِ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ التوحید
کما طبع علی قلوب ہؤلاء فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ بنصرک علیہم حَقٌّ وَّلَا یَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِیْنَ لَا
یُوْقِنُوْنَ ۝ ع بالبعث ای لا یحملنک علی الخفۃ والطیش بترک الصبر ای لا تترکنہ سورۃ ع ٧ ٩ ٦

لقمان مکیۃ الا ولو ان ما فی الارض من شجرۃ اقلام الآیتین فمدنیتان و هی اربع وثلثون آیۃ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ الٓمّٓ ۚ اللہ اعلم بمرادہ بہ تِلْكَ
ای ہذہ الآیات اٰیٰتُ الْكِتٰبِ القرآن الْحَكِیْمِ ۝ ذی الحکمۃ والاضافۃ بمعنی من ہُدًی وَّ
رَحْمَةً بالرفع لِّلْمُحْسِنِیْنَ ۝ وفی قراءۃ العامۃ بالنصب حالا من الآیات العامل فیہا ما فی تلک
من معنی الاشارۃ الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ بیان للمحسنین وَیُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ

---

٥١ قوله مضرۃ اے وہی ریح الدبور قومہ فراوہ مصفرا ای بعد خضرتہ ١٢ صاوی ٥٢ قوله فراوہ مصفرا ای النبات فالضمیر راجع الی اثر الریح باعتبار دلالۃ علیہ ١٢ ک ٥٣ قوله جواب القسم ای الساد مسد جواب الشرط لانہ اجتمع ہہنا شرط وقسم والشرط مؤخر فیحذف جوابہ دلالۃ علیہ بجواب القسم علی القاعدۃ اے وباللہ لئن ارسلنا ریحا حارۃ او باردۃ فضربت زرعہم بالصفرۃ فراوہ مصفرا الظلوا من بعدہ یکفرون ١٢ جمل ٥٤ قوله فانک لاتسمع الموتی الخ ہو تعلیل لما یفہم من الکلام السابق کانہ قیل لاتحزن لعدم تذکیرک فانک لاتسمع الموتی قال ابن الہمام کثیر من مشائخنا علی ان المیت لاتسمع استدلالا بہذہ الآیۃ ونحوہا ولہذا لم یقولوا بتلقین المیت وقالوا لو حلف لا اکلم فلانا فکلمہ میتا لایحنث واورد علیہم قولہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اہل القلیب ما انتم باسمع منہم واجیب تارۃ بانہ روی عن عائشۃ رض انہا انکرتہ واخری بانہ من خصوصیاتہ صلعم معجزۃ لہ او انہ تمثیل کما روی عن علی کرم اللہ وجہہ واورد ما فی مسلم من ان المیت یسمع قرع نعالہم اذا انصرفوا الا ان یخص باول الوضع فی القبر مقدمۃ للسوال جمعا بینہ وبین ما فی القرآن انتہی قال ہذا العبد قد کثر ورود الاحادیث فی سماع الموتی ومعرفتہم زوار قبرہ وقد اغنانا عن ایرادہا جدنا الشیخ الاجل الدہلوی فی شرح المشکوۃ وغیرہا معنی الآیۃ کما علیہ جماعۃ من المفسرین انہ مجاز وان المراد من الموتی ومن فی القبور الکفار شبہوا بالموتی وہم احیاء من حیث انہم لاینتفعون بمسموعہم کما لاتنتفع الاموات بعد موتہم وصیرورتہم الی قبورہم وہم کفار بالہدایۃ والدعوۃ ویحتمل ان یکون المعنی لاتسمعہم سماعا یترتب علیہ اثرہا وہو الاجابۃ والتکلم ١٢ ک ٥٥ قوله اللہ الذی خلقکم من ضعف آہ الجملۃ من مبتدأ وخبر وقولہ من ضعف ای اصل ضعیف ولذا فسرہ بماء مہین واطلاق الضعف علی الاصل الضعیف تجوز لان الضعف مصدر ضد القوۃ ١٢ ج ٥٦ قوله وہو ضعف الطفولیۃ وانما فسرہ بضعف آخر لان النکرۃ اذا اعید کانت غیر الاولی وہذا الاصل وان کان یقتضی تغایر القوتین لکنہا قامت القرینۃ علی اتحادہما ١٢ ک ٥٧ قوله وشیبۃ ای ہو بیاض الشعر الاسود ویحصل اولہ غالبا فی السنۃ الثالثۃ والاربعین وہو اول سن الکہولۃ والاخذ فی النقص بعد الخمسین لثلاث وستین فیزید وہو اول سن الشیخوخۃ فیزید الضعف فی الجسم والعقل الی آخر العمر وہذا فی غیر اہل التقوی والصلاح واما ہم فیزید عقلہم لآخر عمرہم ١٢ صاوی ٥٨ قوله وشیب الہرم ہرم بالتحریک کلان سالی اہ صراح وفی التاویلات النجمیۃ یخلق ما یشاء من القوۃ والضعف فی السعید والشقی فیخلق فی السعید قوۃ الایمان وضعف البشریۃ وفی الشقی قوۃ البشریۃ لقبول الکفر وضعف الروحانیۃ لقبول الایمان ١٢ ٥٩ قوله فی القبور الخ وفی الخطیب ما لبثوا فی قبورہم غیر ساعۃ کما قال تعالی کانہم یوم یرون ما یوعدون لم یلبثوا الا ساعۃ من نہار وقیل فیما بین فناء الدنیا والبعث ١٢ ج ٦٠ قوله غیر ساعۃ استقلوا مدۃ لبثہم فی الدنیا او فی القبور لہول یوم القیامۃ وطول مقامہم فی شدائدہا او ینسون لذلک ١٢ ک ٦١ قوله الی یوم البعث وہو مدۃ مدیدۃ وغایۃ بعیدۃ لا ساعۃ حقیقۃ ١٢ ٦٢ قوله فیومئذ آہ لفظ یوم منصوب بلاتنفع والتنوین فی اذ عوض عن جمل محذوفۃ ای یومئذ قامت الساعۃ وحلف المشرکون کاذبین ورد علیہم الملائکۃ والمؤمنون وبینوا کذبہم لاتنفع الخ ١٢ جمل ٦٣ قوله بالتاء والیاء لان المعذرۃ بمعنی العذر لان تانیثہا غیر حقیقی وقد فصل بینہما ١٢ ک ٦٤ قوله ولاہم یستعتبون الاعتاب ازالۃ العتب اے الغضب والغلظۃ وبالفارسیۃ خوشنود کردن والاستعتاب طلب ذلک یعنی از کسے خواستن کہ ترا خوشنود کند ١٢ روح ٦٥ قوله العتبی آہ اسم من اعتب کالرجعی وزنا ومعنی ولذلک فسرہا بقولہ ای الرجوع الی ما یرضی اللہ وفی البیضاوی ولاہم یستعتبون لایدعون الی ما یقتضی اعتابہم ای ازالۃ عتبہم من الطاعۃ والتوبۃ کما دعوا الیہ فی الدنیا من قولہم استعتبنی فلان فاعتبتہ ای استرضانی فارضیتہ ١٢ ج ٦٦ قوله حذف منہ نون الرفع آہ ہذا سبق قلم والاولی اسقاط ہذہ العبارۃ لانہا توہم ان الفعل بضم اللام وان فاعلہ واو محذوفۃ لالتقاء الساکنین وتوہم ان ضم اللام قراءۃ ولیس کذلک لان یقولن فعل مضارع مبنی علی الفتح لاتصالہ بنون التاکید فاللام باتفاق القراء مفتوح والفاعل ہو الاسم الموصول الذی ہو من قبیل الظاہر وہو الذین کفروا ١٢ من الجمل بتغییر یسیر ٦٧ قوله فاصبر ان وعد اللہ حق یا محمد علی اذاہم قولا وفعلا وفی التاویلات النجمیۃ وفی قولہ فاصبر یشیر الی الطالب الصادق یصبر علی مقاساۃ شدائد فطام النفس عن مالوفاتہا تزکیۃ لہا وعلی مراقبۃ القلب عن التدنس بصفات النفس تصفیۃ لہ وعلی معافۃ الروح علی بذل الوجود لنیل الجود تحلیۃ لہ ان وعد اللہ حق فیما قال الا من طلبنی وجدنی ولا یستخفنک الذین لایوقنون یشیر بہ الی استخفاف اہل البطالۃ واستہزاءہم اہل الحق وطلبہ وہم لیسوا اہل الایقان وان کانوا علی الایمان التقلیدی یعنی لایقطعون علیک الطریق الا بطریق الاستہزاء والانکار کما ہو عادۃ اہل الزمان یستخفون طالبی الحق وینظرون الیہم بنظر الحقارۃ ویزوردونہم وینکرون علیہم فیما یفعلون من ترک الدنیا وتجردہم عن الاہالی والاولاد والاقارب وذلک لانہم لایوقنون بوجوب طلب الحق تعالی انتہی ١٢ ٦٨ قوله لایستخفنک الخ ای لایحملنک ہؤلاء الذین لایؤمنون بالآخرۃ علی الخفۃ والعجلۃ فی الدعاء علیہم او لایحملنک علی الخفۃ والقلق جزعا مما یقولون ویفعلون فانہم ضلال شاکون لایستبدع منہم ذلک ١٢ مدارک ٦٩ قوله ای لاتترکنہ ای الصبر یرید ان النہی وان کانت لغیرہ لکنہ فی الحقیقۃ راجع الیہ فہو کقولہ لا اریتک ہہنا ١٢ کمالین ٧٠ قوله الا ولو ان ما فی الارض الخ ہذا احد اقوال ثلثۃ وقیل کلیۃ کلہا وقیل الا ثلاث آیات من قولہ ولو ان ما فی الارض الی خبیر وہذا القول الثالث للبیضاوی ١٢ صاوی ٧١ قوله ای ہذہ الآیات ای آیات السورۃ واشیر الیہا باشارۃ البعید لعلو رتبتہا ورفعۃ قدرہا عند اللہ وان کانت قریبۃ من الاذہان ١٢ صاوی ٧٢ قوله ذی الحکمۃ آہ زاد فی الکشاف او وصف بصفۃ اللہ تعالی علی الاسناد المجازی قال ویجوز ان یکون الاصل الحکیم قائلہ فحذف المضاف واقیم المضاف الیہ مقامہ وہو الضمیر المجرور فانقلب مرفوعا بعد الجر استکن فی الصفۃ المشبہۃ وہو من حسن الصناعۃ ١٢ جلالین ٧٣ قوله العامل فیہا ما فی تلک من معنی الاشارۃ اے یشیر الی آیاتہ حال کونہ ہدی ورحمۃ ١٢ کمالین ٧٤ قوله معنی الاشارۃ اے اشیر الی آیات الکتاب الحکیم حال کونہ ہدی ورحمۃ ١٢ ٦٠ قوله فی کتاب اللہ اے لبثتم فی القبور بحسب ما علمہ اللہ وقدرہ وقولہ فہذا یوم البعث معطوف علی لقد لبثتم فہو من جملۃ المقول ١٢ جمل

هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝ هم الثاني تاكيد أُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ الفائزون
وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ اي ما يلهى منه عن ما يعني لِيُضِلَّ بفتح الياء وضمها عَنْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ طريق الاسلام بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّيَتَّخِذَهَا بالنصب عطفا على يضل وبالرفع عطفا على يشترى
هُزُوًا مهزوا بها أُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝ ذو اهانة وَإِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا القرآن وَلّٰى مُسْتَكْبِرًا
متكبرا كَأَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا كَأَنَّ فِيْ أُذُنَيْهِ وَقْرًا ج صمما وجملتا التشبيه حالان من ضمير ولى والثانية
بيان للاولى فَبَشِّرْهُ اعلمه بِعَذَابٍ أَلِيْمٍ ۝ مؤلم وذكر البشارة تهكم به وهو النضر بن الحارث كان
ياتي الحيرة يتجر فيشتري كتب اخبار الاعاجم ويحدث بها اهل مكة ويقول ان محمدا يحدثكم
احاديث عاد وثمود وانا احدثكم حديث فارس والروم فيستملحون حديثه ويتركون استماع القرآن
إِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتُ النَّعِيْمِ ۝ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ط حال مقدرة اى مقدرا
خلودهم فيها اذا دخلوها وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ط اى وعدهم الله ذلك وحقه حقا وَهُوَ الْعَزِيْزُ الذى لا يغلبه
شئ فيمنعه عن انجاز وعده ووعيده الْحَكِيْمُ ۝ الذى لا يضع شيئا الا في محله خَلَقَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ
تَرَوْنَهَا اى العمد جمع عماد وهو الاسطوانة وهو صادق بان لا عمد اصلا وَأَلْقٰى فِي الْأَرْضِ رَوَاسِيَ
جبالا مرتفعة أَنْ لا تَمِيْدَ تتحرك بِكُمْ وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ط وَأَنْزَلْنَا فيه التفات عن الغيبة مِنَ السَّمَآءِ
مَآءً فَأَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ ۝ صنف حسن هٰذَا خَلْقُ اللّٰهِ اى مخلوقه فَأَرُوْنِيْ اخبروني يا
اهل مكة مَاذَا خَلَقَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ط غيره اى الهتكم حتى اشركتموها به تعالى وما استفهام انكار
مبتدأ وذا بمعنى الذى بصلته خبره وأروني معلق عن العمل وما بعده سد مسد المفعولين بَلِ
ع ١١ للانتقال الظّٰلِمُوْنَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ ع بين باشراكهم وانتم منهم وَلَقَدْ اٰتَيْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ
منها العلم والديانة والاصابة في القول وحكمه كثيرة ماثورة كان يفتي قبل بعث داود وادرك
زمنه واخذ منه العلم وترك الفتيا وقال في ذلك الا اكتفي اذا كفيت وقيل له اي الناس شر
قال الذى لا يبالي ان راه الناس مسيئا أَنِ اى وقلنا له ان اشْكُرْ لِلّٰهِ ط على ما اعطاك من الحكمة
وَمَنْ يَّشْكُرْ فَإِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ج لان ثواب شكره له وَمَنْ كَفَرَ النعمة فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عن خلقه حَمِيْدٌ ۝ محمود
في صنعه وَ اذكر إِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ تصغير اشفاق لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ط إِنَّ الشِّرْكَ باللّٰه
لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ۝ فرجع اليه واسلم وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ ج امرناه ان يبرهما حَمَلَتْهُ أُمُّهٗ

١ه قوله ومن الناس من يشتري الخ شروع في ذكر مقابل الفريق الاول على حكم عادته تعالى في كتابه والجار والمجرور خبر مقدم والاسم الموصول مبتدأ مؤخر واعلم ان من لفظها مفرد ومعناها جمع فروعي لفظها في جمع الضمائر الآتية وروعي معناها في قوله اولئك لهم عذاب مهين ١٢ صاوی ١ه قوله ومن الناس من يشتري لهو الحديث قال الكلبي ومقاتل نزلت في النضر بن الحارث بن كلدة كان يتجر فياتي الحيرة ويشتري اخبار العجم ويحدث بها قريشا ويقول ان محمدا يحدثكم بحديث عاد وثمود وانا احدثكم بحديث رستم واسفنديار فيستملحون حديثه ويتركون استماع القرآن فانزل الله تعالى هذه الآية اه خطيب وقيل كان يشتري القيان ويحملهن على معاشرة من اراد الاسلام ومنعه عنه وفي المدارك في تفسير هذه الآية وكان ابن عباس وابن مسعود رضي الله عنهما يحلفان انه الغناء انتهى وفي الخطيب وعن الحسن وغيره قالوا لهو الحديث هو الغناء والآية نزلت فيه ومعنى يشتري لهو الحديث يستبدل ويختار الغناء والمزامير والمعازف على القرآن وقال ابو الصهباء سألت ابن مسعود رضـ عن هذه الآية فقال هو الغناء والله الذي لا اله الا هو يرددها ثلاث مرات وفي رد المحتار لهو الحديث الآية جار في التفسير ان المراد الغناء ١٢ صراح ٢ه قوله اے ما يلهي منه عما يعني بفتح الياء معلوما اے يهمه وقيل انه بضمها مجهولا اى يقصد اے الذي يشتغل لاجله عما يهمه او يقصد واضافة اللهو الى الحديث بمعنى من اما من اضافة الخاص الى العام فان اللهو قد لا يكون حديثا فمن للبيان واما من اضافة الخاص الى العام فان الحديث قد يكون لهوا هذا ملخص ماذكره القاضي والزمخشري والمشهور ان الثاني بمعنى اللام ١٢ كمالين ٣ه قوله طريق الاسلام اے الامور الموصولة للاسلام فاللهو كل ما يشغل عن عبادة الله وذكره من الاضاحيك والخرافات والمغاني والمزامير وغيرها من الامور الباطلة ١٢ صاوی ٤ه قوله تتخذها بالنصب عطفا على يضل لحفص وحمزة وعلي وبالرفع عطفا على يشتري للباقين وجملتا التشبيه حالان من ضمير ولى اى ولى مشابها حاله بحال من لم يسمعها ومشابها لمن في اذنيه ثقل لا يقدر ان يسمع بها او الثانية بيان الاولى او حال من المستكن في يسمعها فتكون حالا متداخلة ١٢ك ٥ه قوله صمما صمم بفتحتين كرى ١٢ صراح ٦ه قوله او الثانية بيان للاولى آه وعبارة السمين قوله كان في اذنيه وقرا حال ثانية او بدل مما قبلها او حال من فاعل يسمعها او تبيين لما قبلها وجوز الزمخشري ان تكون جملتا التشبيه استينافيتين ١٢ جمل ٧ه قوله اعلمه اشار بذلك الى ان المراد بالبشارة مطلق الامر بالخبر وان لم يكون فيه بشارة ودفع بذلك ما يقال ان الاخبار بالعذاب الاليم ليس ببشارة بل نذارة وقوله وذكر البشارة الخ جواب آخر فكان المناسب ان يذكره باو ١٢ صاوی ٨ه قوله وهو النضر بن الحارث كان ياتي الحيرة بكسر الحاء بلد قريب من الكوفة فيشتري كتب اخبار الاعاجم آه كذا النقله عن مقاتل والكلبي وعن ابن عباس وابن مسعود والحسن وعكرمة وسعيد بن جبير لهو الحديث الغناء والآية نزلت فيه كذا في المعالم روى الحاكم وصححه عن ابن مسعود لهو الحديث والله الغناء ١٢ كمالين ٩ه قوله فيستملحون حديثه اے يعدونه مليحا حسنا ١٢ جمل ١٠ه قوله حال مقدرة اى حال من الضمير في لهم او من جنات ١٢ بيضاوی ١١ه قوله وعد الله حقا وعد مصدر مؤكد لنفسه لان قوله لهم جنات النعيم في معنى وعدهم الله ذلك وحقا مصدر مؤكد لغيره اى لمضمون تلك الجملة الاولى وعاملها مختلف فتقدير الاولى وعد الله ذلك وعدا وتقدير الثانية وحقه حقا جمل ناقلا عن السمين ١٢ ١٢ه قوله اى وعدهم الله ذلك يشير الى انه مصدر بدل عن فعله وهو مؤكد لنفسه لان قوله لهم جنات لا يحتمل الا وعد ١٢ كمالين ١٣ه قوله وحقه حقا يشير الى انه مصدر مؤكد لغيره اذ ليس كل وعد حقا ١٢ك ١٤ه قوله الاسطوانة اسطوانة بالضم ستون ١٢ صراح ١٥ه قوله وهو صادق الخ لان السالبة تصدق بنفي الموضوع وهو المراد ههنا ويصح ان يراد الشق الثاني وهو ان يكون لها عمد لا ترى وهي قدرة الله تعالى ١٢ صاوی ١٦ه قوله جبالا مرتفعة قال ابن عباس هي سبعة عشر جبلا منها قاف وابو قبيس والجودي ولبنان وطور سينين ١٢ صاوی ١٧ه قوله ان تميد بكم قدر المفسر لام التعليل ولا النافية اشارة الى ان حكمة تثبيت الارض بالجبال عدم تحركها باهلها ١٢ ص ١٨ه قوله وما استفهام انكار مبتدأ وذا بمعنى الذي بصلته خبره والعائد اے الموصول محذوف ١٢ك ١٩ه قوله واروني معلق عن العمل لاجل الاستفهام وما بعده سد مسد المفعولين وذلك مبني على جريان التعليق في المفعولين الاخيرين وفيه كلام في الرضي وقد يجعل كلمة ماذا استفهاما منصوبا بخلق ١٢ك ٢٠ه قوله معلق عن العمل اى في لفظ جزا اى هذه الجملة ولكنه عامل في محلها النصب فقوله وما بعده هو جملة الاستفهام ١٢ جمل ٢١ه قوله ولقد آتينا لقمان الحكمة آه يعني العقل والعلم والعمل به والاصابة في الامور قال محمد بن اسحاق هو لقمان بن فاعور بن ناحور بن تارخ وهو آزر وقال وهب انه كان ابن اخت ايوب وقال مقاتل ذكر انه كان ابن خالته قال الواقدي كان قاضيا في بني اسرائيل واتفق العلماء على انه كان حكيما ولم يكن نبيا الا عكرمة فانه قال كان لقمان نبيا وتفرد بهذا القول وقال بعضهم خير لقمان بين النبوة والحكمة فاختار الحكمة ١٢ معالم ٢٢ه قوله لقمن الخ اختلف في لقمان فقيل اسم اعجمي ممنوع من الصرف للعلمية والعجمة وقيل عربي ومنع من الصرف للعلمية وزيادة الالف والنون ١٢ مختصر من الصاوی ٢٣ه قوله منها العلم والديانة اے فالحكمة هي العلم والعمل ولا يسمى الرجل حكيما حتى يجمعهما وقيل الحكمة المعرفة والامانة وقيل هي نور في القلب يدرك به الاشياء كما تدرك بالبصر ١٢ صاوی ٢٤ه قوله وقال في ذلك اے في شان ذلك اے في شان الاعتذار عن ترك الفتيا الا اكتفي اى استريح بترك الفتيا اذ كفيتها بقيام داود بها ١٢ ٢٥ه قوله ان اشكر لله آه ان مفسرة والمعنى اى اشكر لان ايتاء الحكمة في معنى القول وقد نبه الله تعالى على ان الحكمة الاصلية والعلم الحقيقي هو العمل بهما وعبادة الله والشكر له حيث فسر ايتاء الحكمة بالحث على الشكر وقيل لا يكون الرجل حكيما حتى يكون حكيما في قوله وفعله ومعاشرته وصحبته وقال السري رح الشكر ان لا تعصي الله بنعمه وقال الجنيد ان لا ترى معه شريكا في نعمه وقيل هو الاقرار بالعجز عن الشكر والحاصل ان شكر القلب المعرفة وشكر اللسان الحمد وشكر الاركان الطاعة ورؤية العجز في الكل دليل قبول الكل ١٢ مدارك ٢٦ه قوله اے وقلنا له يعني انه عطف بتقدير القول والعاطف على قوله ولقد آتينا وان مخففة وذلك انسب في المعنى كما لا يخفى من تقدير اللام التعليلية او من جعل انه مفسرة اى لان اشكر او اى اشكر كما قاله القاضي وكذا من جعله بدلا من الحكمة كما قال غيره ١٢ك ٢٧ه قوله لابنه واسمه ثاران وقال الكلبي اسمه مشكم وقيل انعم من الروح ١٢ جمل ٢٨ه قوله وهو يعظه الخ قيل كان ابنه وامرأته كافرين فما زال يعظهما حتى اسلما قيل ووضع لقمان جرابا من خردل الى جنبه وجعل يعظ ابنه موعظة موعظة ويخرج خردلة خردلة فنفد الخردل فقال يا بني وعظتك موعظة لو وعظتها جبلا لتفطر فتفطر ابنه ومات ١٢ صاوی ٢٩ه قوله فرجع اليه واسلم آه اى الى ابيه اى الى دينه فقوله اسلم عطف تفسير وهذا مبني على انه كان كافرا وقيل كان مسلما ونهاه عن ان يصدر منه اشراك في المستقبل ١٢ جمل ٣٠ه قوله ووصينا الانسان الخ هاتان الآيتان نزلتا في شان سعد بن ابي وقاص كما تقدم فهما معترضتان بين كلامي لقمان والعبرة بعموم اللفظ لا بخصوص السبب قال في الانسان للجنس ١٢ صاوی

۱ قولہ فوہنت وہنا علی وہن یشیر الی انہ مفعول مطلق لفعل محذوف معطوف بالفاء علی جملۃ وجعلہ القاضی حالا بتقدیر الفعل والمضاف ای تہن وہنا او ذات وہن والوہن الضعف فی العمل ویحرک فی القاموس ای ضعفت ۱۲ ک ۲ قولہ علی وہن صفۃ لوہنا ای ضعفا کائنا علی ضعف والمراد التوالی لا الخصوص وہنین بدلیل قول المفسر اے ضعفت للحمل ۱۲ صاوی ۳ قولہ وفصالہ ای فطامہ عن الرضاع لتمام عامین ۱۲ مدارک ۴ قولہ ان اشکر لی الخ قال سفیان بن عیینۃ فی ہذہ الآیۃ من صلی الصلوات الخمس فقد شکر اللہ تعالی ومن دعا للوالدین فی ادبار الصلوات الخمس فقد شکر للوالدین آہ خازن وفی ان وجہان احدہما انہا مفسرۃ و الثانی انہا مصدریۃ فی محل النصب بوصینا وہو قول الزجاج آہ سمین ۱۲ جمل ۵ قولہ موافقۃ للواقع اے فلا مفہوم لہ وہو جواب عما یقال ان الشریک مستحیل علی اللہ تعالی فربما یتوہم وجود شریک لہ بہ علم قولہ فی الدنیا اے امورہا التی لا تتعلق بالدین ۱۲ صاوی ۶ قولہ واتبع سبیل من اناب الی آہ خطاب لسائر المکلفین ای واتبع ایہا المکلف دین من اقبل الی طاعتی وہو النبی صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ وقیل من اناب الی یعنی ابابکر الصدیق رضی اللہ عنہ قال ابن عباس وذلک انہ حین اسلم اتاہ عثمان وطلحۃ والزبیر وسعد بن ابی وقاص وعبد الرحمن بن عوف وقالوا لہ قد صدقت ہذا الرجل وآمنت بہ قال نعم ہو صادق فآمنوا ثم حملہم الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی اسلموا فہؤلاء لہم سابقۃ الاسلام بارشاد ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین ۱۲ جمل ۷ قولہ وجملۃ الوصیۃ وما بعدہا اعتراض فی اثناء وصیۃ لقمان تاکیدا لما فیہا من النہی عن الشرک کانہ قال وقد وصینا بمثل ما وصی بہ ۱۲ ک ۸ قولہ یا بنی انہا ان تک مثقال حبۃ الخ رجوع لذکر وصایا لقمان لولدہ وسبب تلک المقالۃ انہ قال لہ ولدہ یا ابت ان عملت الخطیئۃ حیث لا یرانی احد کیف یعلمہا اللہ فقال لہ تلک المقالۃ وہذا السوال لیس عن اعتقاد لمضمونہ اذ ہو مسلم لا یعتقد ان اللہ تخفی علیہ خافیۃ وانما مقصودہ الانتقال من العلم بالدلیل الی المعرفۃ والمشاہدۃ ولذا مات من استیلاء الہیبۃ علی قلبہ ۱۲ صاوی ۹ قولہ فی صخرۃ قیل المراد بہا التی تحت الارضین السبع وہی التی یکتب فیہا اعمال الفجار وخضرۃ السماء منہا لما قیل خلق اللہ الارض علی حوت والحوت فی الماء علی ظہر صفاۃ والصفاۃ علی ظہر ملک وقیل علی ظہر ثور وہو علی الصخرۃ وہی التی ذکرہا لقمان فلیست فی السماء ولا فی الارض ۱۲ صاوی ۱۰ قولہ ان اللہ لطیف خبیر معنی الآیۃ انہ محیط علما بالاشیاء صغیرہا وکبیرہا وقیل ان ہذہ الکلمۃ آخر کلمۃ تکلم بہا لقمان فانشقت مرارۃ ابنہ من ہیبتہا وعظمہا فمات ۱۲ جمل ۱۱ قولہ ای معزوماتہا الخ یشیر الی انہ مصدر اطلق علی المفعول قولہ التی یعزم اے یقطع الارادۃ یقال عزم علی الامر عزما وعزیمۃ اے اراد فعلہ وقطع علیہ ۱۲ کمالین ۱۲ قولہ لا تمل وجہک عنہم تکبرا من الصعر وہو داء تعتری الابل فیلوی عنقہ یقال صعر وجہہ وصاعر اذا امال واعرض وتکبر ورجل اصعر ای مائل العنق قال ابن عباس لا تتکبر فتحقر الناس وتعرض عنہم بوجہک اذا کلموک رواہ ابن ابی حاتم ولہ عن مجاہد الرجلان یکون بینہما الشحناء فیعرض ہذا عن ہذا وہذا عن ہذا وعن الربیع بن انس لیکن الغنی والفقیر عندک سواء فی التکلم ۱۲ ک ۱۳ قولہ مرحا مصدر وقع موقع الحال ای ذا مرح او تمرح مرحا والمعنی لا تمش لاجل المرح وہو الفرح والبطر ۱۲ ک ۱۴ قولہ توسط من التوسط وہو الاعتدال والدبیب المشی علی ہیئۃ علی بطوء ضد الاسراع ۱۲ ک ۱۵ قولہ الدبیب دبیب نرم رفتن ۱۲ صراح ۱۶ قولہ وعلیک السکینۃ والوقار بالنصب ای الزمہما والسکینۃ التانی فی الحرکات واجتناب العبث والوقار فی الہیئۃ کغض البصر وخفض الصوت اوہما بمعنی لان اولہ زفیر وآخرہ شہیق وہما صوت اہل النار وقد سبق فی ہود ۱۲ ک ۱۷ قولہ اولہ زفیر وآخرہ شہیق آہ کصوت اہل النار وعن الثوری صیاح کل شیء تسبیح الا الحمار فانہ کرویۃ الشیطان ولذلک سماہ اللہ تعالی منکرا وفیہ تشبیہ الرافعین اصواتہم بالحمیر وتمثیل اصواتہم تنبیہ علی ان رفع الصوت فی غایۃ الکراہۃ ۱۲ مدارک الحمیر قال الزمخشری انہ بمنزلۃ اسماء الاجناس وقیل انہ جمع وزال معنی الجمعیۃ عنہ بتعریف الجنس وقد قیل ان الجمع للتعمیم والمبالغۃ فان الصوت اذا توافقت علیہ الحمیر کان اشد فی النکیر ۱۲ ک ۱۸ قولہ زفیر بگلو فرو رفتن آواز از سختی واول بانگ خر وشہیق آخر آن من الصراح ۱۲ ۱۹ قولہ سخر لکم والمراد من التسخیر المنافع المسببۃ عنہا ۱۲ ک ۲۰ قولہ واسبغ علیکم نعمہ آہ قرأ نافع وابو عمرو ونعمہ جمع نعمۃ مضافا لہا الضمیر فظاہرۃ حال منہا والباقون نعمۃ بسکون وتنوین تاء التانیث اسم جنس مراد بہ الجمع فظاہرۃ نعت لہا ۱۲ جمل ۲۱ قولہ وہی حسن الصورۃ وتسویۃ الاعضاء کذا نقل عن الضحاک وعن ابن عباس الظاہر الاسلام والقرآن والباطن ما ستر علیک من الذنوب ولم یعجل علیک بالنقمۃ وقیل غیر ذلک ولہذا قال المص وغیر ذلک لیعم ذلک کلہ ۱۲ ک ۲۲ قولہ ہی المعرفۃ کذا نقل عن الضحاک وغیرہا فیعم ستر الذنوب وحسن الخلق کما قال غیرہ ۱۲ ک ۲۳ قولہ ومن الناس نزلت فی النضر بن الحرث وابی بن خلف ومن حذا حذوہم کانوا یجادلون النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی اللہ وصفاتہ من غیر علم ۱۲ ص ۲۴ قولہ اے اہل مکۃ وہم النضر بن الحرث وابی بن خلف واشباہہم کانوا یجادلون النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی اللہ تعالی وصفاتہ فنزلت ہذہ الآیۃ کذا فی الخطیب ۱۲ ۲۵ قولہ ایتبعونہ فیہ اشارۃ الی ان ہذا الشرط للحال والتقدیر ایتبعونہم ولو کان الشیطان یدعوہم ای فی حال دعاء الشیطان ایاہم الی العذاب ۱۲ ۲۵ قولہ یتبعونہ ولو کان الشیطان الخ فالواو فیہ للحال ای ایتبعون ما وجدوا علیہ آباءہم فی حال دعاء الشیطان ایاہم الی العذاب وقد یجعل الضمیر فی یتبعونہ الی الشیطان کذا قالہ الزمخشری وقال القاضی جواب لو محذوف مثل لاتبعوہ فجعل الواو للعطف ولا یلزم عطف الاخبار علی الانشاء فان الاستفہام انکاری کما اشار الیہ المصنف بقولہ لا ای لا ینبغی ان یکون حالہم کذلک والضمیر فی یدعوہم یحتمل ان یکون لہم ولآباءہم ۱۲ جمل ۲۶ قولہ ای یقبل علی طاعتہ تفسیر باللازم والمراد فان معنی الاسلام عند تعدیتہ بالی ہو التفویض والتوکل من اسلمت المتاع الی فلان فاذا فوض امرہ الی اللہ اقبل بشراشرہ علیہ ۱۲ ک ۲۷ قولہ وہو محسن ای فی عملہ کذا فسر البغوی والزمخشری وقول المص موحد مومن تبع فیہ الواحدی ۱۲ ک ۲۸ قولہ بالعروۃ الوثقی بالطرف الی وثق الذی لا یخاف انقطاعہ مثل حال المتوکل المطیع بحال من اراد ان یتدلی من شاہق جبل فتمسک باوثق عروۃ من الحبل المتدلی عنہ المامون انقطاعہ کذا فی الکشاف ۱۲ کمالین ۲۹ قولہ بالطرف الاوثق وہو جانب اللہ سبحانہ فانہ مرجو لکل عبد ۱۲ جمل ۳۰ قولہ لا تہتم اہتمام غمخوارگی کردن ۱۲ صراح ۳۱ قولہ ثم نضطرہم اتی بثم اشارۃ الی ان العذاب الغلیظ انما یکون لہم فی الآخرۃ لا فی الدنیا کما ان المومن اذا انعم فی الدنیا بانواع النعم فلیس ذلک جزاء لاعمالہ الصالحۃ ۱۲ صاوی ۵ قولہ والاسراع اے وہو قوۃ المشی وہو مذموم لما ورد سرعۃ المشی تذہب بہاء المومن ان قلت ورد فی الحدیث کنا نجہد انفسنا خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیقتضی انہ کان یسرع فی مشیہ اجیب بانہ صلی اللہ علیہ وسلم فی نفسہ مشی مشیۃ متوسطۃ وبالنسبۃ للصحابۃ ہو اعلی مشیا منہم لما فی الحدیث المتقدم وہو غیر مکترث کان الارض تطوی لہ ۱۲ صاوی

فَوَهَنَتْ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ اى ضعفت للحمل وضعفت للطلق وضعفت للولادة وَّفِصٰلُهٗ فطامه
فِىْ عَامَيْنِ وقلنا له اَنِ اشْكُرْ لِىْ وَلِوَالِدَيْكَ اِلَىَّ الْمَصِيْرُ ○ اى المرجع وَاِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰٓى اَنْ تُشْرِكَ
بِىْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ موافقة للواقع فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِى الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا اى بالمعروف البر و
الصلة وَّاتَّبِعْ سَبِيْلَ طريق مَنْ اَنَابَ رجع اِلَىَّ بالطاعة ثُمَّ اِلَىَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○
فاجازيكم عليه وجملة الوصية وما بعدها اعتراض يٰبُنَىَّ اِنَّهَآ اى الخصلة السيئة اِنْ تَكُ مِثْقَالَ
حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِىْ صَخْرَةٍ اَوْ فِى السَّمٰوٰتِ اَوْ فِى الْاَرْضِ اى فى اخفى مكان من ذلك
يَاْتِ بِهَا اللّٰهُ فيحاسب عليها اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ باستخراجها خَبِيْرٌ ○ بمكانها يٰبُنَىَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ
بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰى مَآ اَصَابَكَ بسبب الامر والنهى اِنَّ ذٰلِكَ المذكور مِنْ عَزْمِ
الْاُمُوْرِ ○ اى معزوماتها التى يعزم عليها لوجوبها وَلَا تُصَعِّرْ وفى قراءة تصاعر خَدَّكَ لِلنَّاسِ لا تمل
وجهك عنهم تكبرا وَلَا تَمْشِ فِى الْاَرْضِ مَرَحًا اى خيلاء اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ متبختر فى
مشيه فَخُوْرٍ ○ على الناس وَاقْصِدْ فِىْ مَشْيِكَ توسط فيه بين الدبيب والاسراع وعليك السكينة
والوقار وَاغْضُضْ اخفض مِنْ صَوْتِكَ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ اقبحها لَصَوْتُ الْحَمِيْرِ ○ اوله زفير و ع ۲ ۸ ۱۱
اخره شهيق اَلَمْ تَرَوْا تعلموا يا مخاطبين اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِى السَّمٰوٰتِ من الشمس والقمر والنجوم
لتنتفعوا بها وَمَا فِى الْاَرْضِ من الثمار والانهار والدواب وَاَسْبَغَ اوسع واتم عَلَيْكُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً
وهى حسن الصورة وتسوية الاعضاء وغير ذلك وَّبَاطِنَةً هى المعرفة وغيرها وَمِنَ النَّاسِ اى اهل
مكة مَنْ يُّجَادِلُ فِى اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى من رسول وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ○ انزله الله بل بالتقليد
وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا قال تعالى ايتبعونه
وَلَوْ كَانَ الشَّيْطٰنُ يَدْعُوْهُمْ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ○ اى موجباته لا وَمَنْ يُّسْلِمْ وَجْهَهٗٓ اِلَى اللّٰهِ اى
يقبل على طاعته وَهُوَ مُحْسِنٌ موحد فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى بالطرف الاوثق الذى لا يخاف
انقطاعه وَاِلَى اللّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ○ مرجعها وَمَنْ كَفَرَ فَلَا يَحْزُنْكَ يا محمد كُفْرُهٗ لا تهتم بكفره
اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ فَنُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ○ اى بما فيها كغيره فمجاز عليه
نُمَتِّعُهُمْ فى الدنيا قَلِيْلًا ايام حيوتهم ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ فى الاخرة اِلٰى عَذَابٍ غَلِيْظٍ ○ وهو
عذاب النار لا يجدون عنه محيصا وَلَئِنْ لام قسم سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

⁂

لَيَقُولُنَّ اللّٰهُ حذف منه نون الرفع لتوالی الامثال وواو الضمير لالتقاء الساكنين قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ
على ظهور الحجة عليهم بالتوحيد بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ○ وجوبه عليهم لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضِ ملكا وخلقا وعبيدا فلا يستحق العبادة فيهما غيره اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِیُّ عن خلقه الْحَمِيْدُ ○
المحمود فی صنعه وَلَوْ اَنَّ مَا فِی الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ عطف على اسم ان يَمُدُّهٗ
مِنْ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مدادا مَّا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِ المعبر بها عن معلوماته بكتبها بتلك الاقلام
ای خلف ماء البحر ١٢ ک
بذلك المداد ولا باكثر من ذلك لان معلوماته تعالى غير متناهية اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ لا يعجزه شیء
حَكِيْمٌ ○ لا يخرج شیء عن علمه وحكمته مَا خَلْقُكُمْ وَلَا بَعْثُكُمْ اِلَّا كَنَفْسٍ وَّاحِدَةٍ خلقا وبعثا لانه
بكلمة كن فيكون اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ يسمع كل مسموع بَصِيْرٌ ○ يبصر كل مبصر لا يشغله شیء عن شیء اَلَمْ
تَرَ تعلم يا مخاطبا اَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ يدخل الَّيْلَ فِی النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ يدخله فِی الَّيْلِ فيزيد كل
منهما بما نقص من الآخر وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ منهما يَّجْرِیْ فی فلكه اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی هو يوم القيمة
وَّاَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ○ ذٰلِكَ المذكور بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ الثابت وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ بالياء والتاء
ع ٣ ١١ ١٢ يعبدون مِنْ دُوْنِهِ الْبَاطِلُ الزائل وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِیُّ على خلقه بالقهر الْكَبِيْرُ ○ العظيم اَلَمْ تَرَ اَنَّ
الْفُلْكَ السفن تَجْرِیْ فِی الْبَحْرِ بِنِعْمَتِ اللّٰهِ لِيُرِيَكُمْ يا مخاطبين بذلك مِّنْ اٰيٰتِهٖ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ عبرا لِّكُلِّ
صَبَّارٍ عن معاصی الله شَكُوْرٍ ○ لنعمه وَاِذَا غَشِيَهُمْ ای علا الكفار مَّوْجٌ كَالظُّلَلِ كالجبال التی تظل
من تحتها دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ای الدعاء بان ينجيهم ای لا يدعون معه غيره فَلَمَّا نَجّٰهُمْ اِلَی الْبَرِّ
فَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ متوسط بين الكفر والايمان ومنهم باق على كفره وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ ومنها الانجاء من الموج
اِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ غدار كَفُوْرٍ ○ لنعم الله يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ ای اهل مكة اتَّقُوْا رَبَّكُمْ وَاخْشَوْا يَوْمًا لَّا يَجْزِیْ
يغنی وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِهٖ فيه شيئا وَلَا مَوْلُوْدٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِهٖ فيه شَيْـًٔا اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ بالبعث حَقٌّ
فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا عن الاسلام وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ فی حلمه وامهاله الْغَرُوْرُ ○ الشيطان اِنَّ
اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ متى تقوم وَيُنَزِّلُ بالتخفيف والتشديد الْغَيْثَ بوقت يعلمه وَيَعْلَمُ مَا فِی
الْاَرْحَامِ اذكر ام انثى ولا يعلم واحدا من الثلاثة غير الله تعالى وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا من
ع ٤ ١٣ خير او شر ويعلمه الله وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ويعلمه الله اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ بِكُلِّ شیء خَبِيْرٌ ○ بباطنه
كظاهره روی البخاری عن ابن عمر حديث مفاتح الغيب خمسة ان الله عنده علم الساعة الى آخر السورة

١ه قوله ليقولن الله الجملة جواب القسم وحذف جواب الشرط للقاعدة ولفظ الجلالة مرفوع اما على انه فاعل لفعل محذوف تقديره خلقهن الله او خبر لمحذوف تقديره الخالق لهن ١٢ صاوی ٢ه قوله بل اكثرهم لا يعلمون اے بل يعتقدون ان الاشراک يقرب الى الله مع كونهم ينسبون الخلق لله وحده ١٢ صاوی ٣ه قوله وجوبه عليهم ای وجوب التوحيد عليهم والظاهر ما قاله غيره لا يعلمون ان ذلک الزام لهم ١٢ ک ٤ه قوله لله ما فی السموات الخ هذا نتيجة ما قبله اے فحيث ثبت انه الخالق لها تحقق انه المالک لها ١٢ صاوی ٥ه قوله ولو ان ما فی الارض من شجرة الخ قال قتادة ان المشركين قالوا ان القرآن وما ياتی به محمد يوشک ان ينفد فينقطع فنزلت وقال نزلت فی اليهود جوابا لهم حين سالوا رسول الله صلی الله عليه وسلم او امروا وفد قريش ان يسالوه عن قوله وما اوتيتم من العلم الا قليلا وقد انزل الينا التوراة وفيها علم كل شئ يعنی ان علم التوراة وسائر ما اوتی الانسان من الحكمة والمعرفة وان كان كثيرا بالنسبة اليهم لكنه قطرة من بحر علم الله من روح البيان ١٢ ٦ه قوله عطف على اسم ان آه ای وهو ما والتقدير ولو ان البحر يمده وهذا على قراءة ابی عمرو وقرأ الباقون بالرفع عطفا على موضع ان ومعمولها اذ هو مرفوع على الفاعلية بفعل مضمر ای لو ثبت او مبتدأ خبره يمده والجملة حال ای فی حال كون البحر ممدودا ١٢ ج ٧ه قوله يمده ای يزيد وينصب فيه من مد الدواة ای جعلها ذا مداد ١٢ ک ٨ه قوله سبعة ابحر فاعل يمده والضمير المنفصل فيه يرجع الى البحر بمعنى المكان وموضع الماء والضمير فی قوله من بعده يرجع الى البحر ايضا بمعنى المائع على وجه الاستخدام ويمكن ان يحمل على حذف المضاف وعدد السبعة للتكثير لا للحصر والجملة خبر لقوله البحر على تقدير النصب لان اقلاما لا يستقيم ان يكون خبرا له وحال على قراءة الرفع كما ذكرنا ١٢ ک ٩ه قوله ما نفدت كلمات الله جواب لو ولو ههنا ليست بمعناها المشهور من انتفاء الجواب لانتفاء الشرط او العكس لاقتضائها نفاد الكلمات بل هی دالة على ثبوت الجواب او هو حرف شرط فی المستقبل ١٢ ک وقوله كلمات الله آه ای كلامه القديم النفسی القائم بذاته تعالى وقوله المعبر بها عن معلوماته آه يعنی على سبيل الفرض والتقدير ای لو كان يعبر به والا فالتعبير به محال لان التعبير انما يكون بالالفاظ المحدثة وبعد هذا كله لا حاجة بقوله المعبر بها الخ لان الكلام القديم فی حد ذاته لا يتناهی ولا ينحصر ١٢ ١٠ه قوله بكتبها بتلک الاقلام و فيه اشارة الى ان فی الكلام اضمارا تقديره ما نفدت بكتابتها والمعنی ولو ان ما فی الارض من شجرة اقلام والبحر مداد يكتب بها كلام الله ما نفدت فاغنی عن ذكر المداد قوله يمده ١٢ ک ١٠ه قوله بكتبها ای بسبب كتبها ای لو كتبت بتلک الاقلام وبذلک المداد ما نفدت ولا تناهت ١٢ جمل ١١ه قوله ما خلقكم ولا بعثكم الا كنفس واحدة سبب نزولها ان ابی بن خلف وجماعة قالوا للنبی صلی الله عليه وسلم ان الله خلقنا اطوارا نطفة ثم علقة ثم مضغة ثم عظاما ثم تقول انا نبعث خلقا جديدا جميعا فی ساعة واحدة فنزلت والمعنی ان الله لا يصعب عليه شئ بل خلق العالم وبعثه برمته كخلق نفس واحدة وبعثها ١٢ صاوی ١٢ه قوله الا كنفس واحدة ای الا كخلق نفس واحدة وبعث نفس واحدة فحذف للعلم به اے سواء فی قدرته القليل والكثير فلا يشغله شان عن شان ١٢ مدارک ١٣ه قوله بما نقص اے بالجزء الذی نقص من الآخر وهو اربع ساعات دائرة بين الليل والنهار زائدة على الاثنی عشر فتارة يزيدها الليل وتارة يزيدها النهار ١٢ صاوی ١٤ه قوله وسخر الشمس الخ عطف على يولج وعبر فی الاول بالمضارع لان الايلاج متجدد بخلاف التسخير ١٢ صاوی ١٥ه قوله الى اجل مسمى عبر ههنا بالى وفی فاطر والزمر باللام تفننا لان اللام والى للانتهاء ١٢ صاوی ١٦ه قوله يوم القيمة او الى وقت معلوم الشمس الى آخر السنة والقمر الى آخر الشهر والجری على الاول مطلق الحركة وعلى الثانی الحركة من نقطة معينة الى ان يرجع اليها ١٢ ک ١٧ه قوله الم تر ان الفلک الخ استشهاد آخر على باهر قدرته وغاية حكمته وشمول انعامه ١٢ ابو السعود ١٨ه قوله علا الكفار يعنی غشی من الغشاء بمعنى الغطاء من فوق لانه المناسب ههنا لا من الغشيان بمعنى الاتيان ١٢ ک ١٩ه قوله كالظلل جمع والظلة كل ما اظلک من جبل او سحاب او غيرها ١٢ ک ٢٠ه قوله كالجبال قاله مقاتل وقال الكلبی كالسحاب ١٢ خطيب ٢١ه قوله متوسط الخ المناسب تفسير المقتصد بالعدل الموفی بما عاهد الله عليه من التوحيد ليكون موافقا بسبب النزول فانها نزلت فی عكرمة بن ابی جهل وذلک انه هرب عام الفتح الى البحر فجاءتهم ريح عاصف فقال عكرمة لئن انجانا الله من هذا لارجعن الى محمد صلی الله عليه وسلم ولاضعن يدی فی يده فسكن الريح فرجع عكرمة الى مكة فاسلم وحسن اسلامه ١٢ ص ٢٢ه قوله بين الكفر والايمان اے فلا يغلو اے فی كفره لانزجاره بعض الانزجار ١٢ كمالين ٢٣ه قوله كل ختار الختر اشد الغدر والختار فی مقابلة صابر لا يكون الا من قلة الصبر كما ان الكفور فی مقابلة الشكور ١٢ ک ٢٤ه قوله لا يجزی والد عن ولده آه كل من الجملتين نعت ليوما والعائد فی كل منهما مقدر قدره الشارح لقوله فيه ومعنى الآية ان الله ذكر شخصين فی غاية الشفقة والمحبة وهما الولد والوالد فنبه بالاعلى على الادنی وبالادنی على الاعلى فالوالد يجزی عن ولده فی الدنيا لكمال شفقته والولد يجزی عن والده لما عليه حق التربية فاذا كان يوم القيامة فكل انسان يقول نفسی ولا يهتم بقريب ولا بعيد وقال ابن عباس كل امرئ تهمه نفسه ١٢ ج ٢٥ه قوله ولا مولود آه مبتدأ وهو مبتدأ ثان وجاز خبره والجملة خبر مولود وجاز الابتداء به وهو نكرة لانه فی سياق النفی وفی السمين قوله ولا مولود جوزوا فيه وجهين احدهما انه مبتدأ وما بعده الخبر والثانی انه معطوف على والد ويكون الجملة صفة له ١٢ ج ٢٦ه قوله هو جاز ای قاض ومؤد ١٢ ک ٢٧ه قوله فيه الخ زيادة المصنف لفظ فيه يومی الى ان قوله ولا مولود مبتدأ سوغه النفی خبره ما بعده وقيل هو عطف على والد والجملة بعده صفة له ای لا يجزی فيه مولود هو جاز عن والده فی الدنيا شيئا قوله شيئا تنازع فيه الفعلان على الوجهين ١٢ ک ٢٨ه قوله ولا يغرنكم بالله الغرور ای بان يرجيكم التوبة والمغفرة فيجسركم على المعاصی. بيضاوی وقوله بالله ای بسبب الله وفی الكلام حذف المضاف اے بسبب حلم الله كما اشار له بقوله فی حلمه وامهاله ١٢ جمل ٢٩ه قوله ان الله عنده علم الساعة نزلت لما قال الحرث بن عمرو للنبی صلی الله عليه وسلم متى الساعة وانا قد القيت الحب فی الارض فمتى السماء تمطر وامرأتی حامل فهل حملها ذكر ام انثى واے شئ اعمله غدا ولقد علمت بای ارض ولدت فبای ارض اموت ١٢ صاوی ٣٠ه قوله بالتخفيف ای من الانزال لابی عمرو وابن كثير وحمزة وعلی وقوله بالتشديد ای من التنزيل للباقين ١٢ ک ٣١ه ولا يعلم واحدا من الثلثة غير الله لما كان المقصود ههنا امران علمه سبحانه بهذه الامور وعدم علم غيره به وصرح فی الامور الثلثة الاول فی الآية بالاول دون الثانی وفيما بعدها بالعكس تعرض المفسر لما سكت النظم عن بيانه فی الموضعين ١٢ ک ٣٢ه قوله وما تدری نفس ماذا تكسب غدا ای من حيث ذاتها واما باعلام الله للعبد فلا مانع منه كالانبياء وبعض الاولياء فلا مانع من كون الله يطلع بعض عباده الصالحين على بعض هذه المغيبات فتكون معجزة للنبی وكرامة للولی ١٢ مختصر من الصاوی ٣٣ه قوله ان الله عليم بكل شئ آه يشير الى ان الله تعالى لما حصر اولا علمه بالاشياء المذكورة بقوله ان الله عنده الخ ذكر ان علمه غير مختص بها بل هو عليم مطلقا بكل شئ وليس علمه علما بظواهر الاشياء فقط بل هو خبير بظواهر الاشياء وبواطنها ١٢ ج ٣٤ه قوله مفاتح الغيب ای خزائنه او ما يتوصل به الى المغيبات على جهة الاستعارة وعلى الاول جمع مفتح بفتح الميم وهو المخزن وعلى الثانی جمع مفتح بالكسر وهو المفتاح ١٢ ک ٣٥ه قوله خمسة اقتصر عليها لان هذه الخمسة هی التی يدعون علمها او لان العدد لا ينفی الزائد ١٢ ک

⁂

سُوْرَةُ السَّجْدَةِ مكيّة وهي ثلثون اٰية

ای التی ذکر فیہا السجدة ١٢ صاوی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

الٓمّٓ الله اعلم بمراده به تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ القراٰن مبتدأ١ لَا رَيْبَ شك فِيْهِ خبر اول مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ خبر ثان٢ اَمْ٣ بل يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ج محمد لا بَلْ هُوَ الْحَقُّ٤ مِنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ بِهٖ قَوْمًا مَّا نافية٥ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ۝ بانذارك اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ اولها الاحد واٰخرها الجمعة كذا في حديث رواه ابن جرير ١٢ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ وهو في اللغة سرير الملك استواء يليق به٦ مَا لَكُمْ٧ يا كفار مكة مِّنْ دُوْنِهٖ غيره مِنْ وَّلِيٍّ اسم ما بزيادة من اي ناصر وَّلَا شَفِيْعٍ يدفع عنكم عذابه اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ۝ هذا فتؤمنون يُدَبِّرُ الْاَمْرَ٨ مِنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ مدة الدنيا ای الی قیام الساعة ١٢ ک ثُمَّ يَعْرُجُ يرجع الامر ای امر الدنیا ١٢ ک والتدبير اِلَيْهِ٩ فِيْ يَوْمٍ١٠ كَانَ مِقْدَارُهٗٓ اَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ۝ في الدنيا١١ وفي سورة سأل خمسين الف سنة بعد فناء الدنيا ١٢ ک وهو يوم القيمة لشدة اهواله١٢ بالنسبة الى الكافر واما المؤمن فيكون اخف عليه من صلوة مكتوبة يصليها في الدنيا كما جاء في الحديث ذٰلِكَ الخالق المدبر عٰلِمُ الْغَيْبِ١٣ وَالشَّهَادَةِ اي ما غاب عن الخلق وما حضر الْعَزِيْزُ المنيع في ملكه الرَّحِيْمُ ۝ باهل طاعته الَّذِيْٓ اَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ بفتح اللام فعلا ماضيا١٤ صفة لشیٔ ١٢ ک لنافع والكوفيين ١٢ وبسكونها بدل اشتمال وَبَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ اٰدم مِنْ طِيْنٍ ۝ ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ ذريته مِنْ سُلٰلَةٍ علقة مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ۝ ج ضعيف هو النطفة ثُمَّ سَوّٰىهُ اي خلق اٰدم١٥ وَنَفَخَ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ اي جعله حيا حساسا بعد ان كان جمادا وَجَعَلَ لَكُمُ اي الذرية١٦ السَّمْعَ بمعنى الاسماع وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ القلوب قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝ ما زائدة مؤكدة للقلة وَقَالُوْٓا اي منكروا البعث ءَاِذَا ضَلَلْنَا فِي الْاَرْضِ غبنا فيها بان صرنا ترابا مختلطا بترابها ءَاِنَّا لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ۝ استفهام انكار بتحقيق الهمزتين وتسهيل الثانية وادخال الف بينهما على الوجهين في الموضعين١٧ قال تعالى بَلْ هُمْ بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ بالبعث كٰفِرُوْنَ ۝ قُلْ لهم١٨ يَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِيْ وُكِّلَ بِكُمْ اي بقبض ارواحكم ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ۝ ع احياء فيجازيكم باعمالكم وَلَوْ تَرٰٓى١٩ اِذِ الْمُجْرِمُوْنَ الكافرون نَاكِسُوْا رُءُوْسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ مطأطئوها ای خافضوها ١٢ حياء يقولون٢٠ رَبَّنَآ اَبْصَرْنَا ما انكرنا من البعث وَسَمِعْنَا منك تصديق الرسل فيما كذبناهم فيه فَارْجِعْنَا الى الدنيا نَعْمَلْ صَالِحًا فيها اِنَّا مُوْقِنُوْنَ ۝ الاٰن فما ينفعهم ذلك ولا يرجعون وجواب لو لرايت امرا فظيعا قال تعالى وَلَوْ شِئْنَا لَاٰتَيْنَا كُلَّ نَفْسٍ هُدٰىهَا فتهتدي

ويجوز ان يكون ... للتمني فلا يحتاج الى الجواب ١٢ ک

ع ١ ١١ ١٤

---

١ قوله مبتدأ آه في السمين تنزيل الكتاب فيه خمسة اوجه احدها انه خبر عن الٓمّٓ لان الٓمّٓ يراد به السورة وبعض القرآن وتنزيل بمعنى منزل ولاريب فيه حال من الكتاب والعامل فيها تنزيل لانه مصدر ومن رب العالمين متعلق به ايضا ويجوز ان يكون حالا من الضمير في فيه لوقوعه خبرا والعامل فيه الظرف او الاستقرار الثاني ان يكون تنزيل مبتدأ ولاريب فيه خبره ومن رب العالمين حال من الضمير في فيه ولا يجوز حينئذ ان يتعلق بتنزيل لان المصدر قد اخبر عنه فلا يعمل الثالث ان تكون تنزيل مبتدأ ايضا ومن رب خبره ولاريب حال او معترض الرابع ان يكون لاريب فيه ومن رب العالمين خبرين لتنزيل الخامس ان يكون تنزيل خبر مبتدأ مضمر وكذلك لاريب وكذلك من رب فيكون كل جملة مستقلة براسها ويجوز ان يكونا حالين من تنزيل وان يكون من رب هو الحال ولاريب معترض ١٢ ج ٢ قوله خبر ثان الخ هذا احسن الاعاريب في هذا الموضع ويصح ان يكون حالا من ضمير الخبر ١٢ صاوی ٣ قوله ام يقولون افتراه اي اختلقه محمد صلى الله عليه وسلم لان ام هي المنقطعة الكائنة بمعنى بل والهمزة معناه بل ايقولون افتراه انكارا لقولهم وتعجيبا منهم لظهور امره في عجز بلغائهم عن مثل ثلاث آيات منه ١٢ مدارك ٣ قوله بل ايقولون يشير الى ان ام منقطعة بمعنى بل والهمزة معناه بل ا يقولون افتراه اي اختلقه محمد انكارا لقولهم وتعجبا منه لظهور امره في عجز بلغائهم مثل سورة منه ثم اضرب على الانكاري اثبات انه الحق بقوله بل هو الحق ١٢ ک ٤ قوله بل هو الحق اضراب انتقالي من نفي الافتراء عنه الى اثبات حقيته ويصح ان يكون ابطاليا لقولهم كانه قيل ليس هو كما قالوا بل هو الحق وقولهم كل ما في القرآن من الاضراب انتقالي يحمل على غير هذا والمعنى ان القرآن محصور في الحق لا يخرج عنه لغيره واستفيد الحصر من الجملة المعرفة الطرفين ١٢ صاوی ٥ قوله ما نافية والجملة صفة لقوما قال قتادة كانوا امة امية لم ياتهم نذير قبل محمد صلى الله عليه وسلم وقال ابن عباس ذلك في الفترة ١٢ ک ٦ قوله استواء يليق به هذا اشارة لطريق السلف الذين يؤمنون بالمتشابه ويفوضون علمه لله تعالى وهو اسلم ولذا سلكه المفسر وطريقة الخلف يأولون الاستواء بالاستيلاء والقهر اذ هو احد معنى الاستواء ١٢ صاوی ٧ قوله مالكم من دونه يحتمل ان يكون حالا من قوله ولي او شفيع اي ليس لهم ناصر وشفيع حال كونه غير الله ويحتمل ان يكون حالا من المجرور في لكم اي ما استقر لكم مجاوزين الله اي رضاه وطاعته شفيع ١٢ ک ٨ قوله يدبر الامر الخ اي امر الدنيا اي شانها وحالها والامور التي تقع فيها والمراد بتدبيرها القضاء السابق الذي هو الارادة الازلية المقتضية لنظام الموجودات على ترتيب خاص ١٢ جمل مختصرا ٩ قوله اليه اي بصعود الملك الى الله ١٢ خطيب ١٠ قوله في يوم اي من ايام الدنيا وقوله كان مقداره اي كان مقدار ذلك اليوم الف سنة مما تعدون اي نزول الامر وعروج العمل في مسافة الف سنة مما تعدون وهو في يوم فان بين السماء والارض مسيرة خمسمائة سنة فينزل في مسيرة خمسمائة سنة ويعرج في مسيرة خمسمائة سنة فهو مقدار الف سنة كبير وفي روح البيان پس عروج میکند بسوی آسمان در روزی که هست اندازه او هزار سال از آنچه شما شمار میکنید سالی دوازده ماه و ماهی سی روز یعنی فرشته فرود می آید از آسمان وبالا میرود در مدتی که اگر آدمی رود و آید جز هزار سال میسر نشود زیرا که از زمین تا آسمان پانصد سال راه است پس مقدار نزول وعروج هزار سال بود انتهى لكن مراد الشارح من اليوم هو يوم القيامة فيكون حاصل المعنى على تقديره ثم يرجع الامر والتدبير اي التصرف في المخلوقات بالحشر والحساب ووزن الاعمال والتعذيب والتنعيم وغير ذلك مما يقع في ذلك اليوم الذي كان مقداره الف سنة فقوله هنا كان مقداره الف سنة يشكل مع قوله تعالى في سورة سأل خمسين الف سنة ودفع بعض بان يوم القيمة فيه ايام فمنه ما مقداره الف سنة ومنه ما مقداره خمسون الف سنة فتامل ١٢ ١١ قوله في الدنيا وفي سورة سأل خمسين الف سنة وهو اي المقدر بالف او بخمسين الفا يوم القيمة لشدة اهواله بالنسبة الى الكافر فيكون على بعضهم اطول مقدار خمسين الف سنة وعلى بعضهم اقصر مقدار الف سنة وقيل ليس الف سنة على حقيقتها بل اريد بها الاستطالة لانها نهاية العقود وكذا القول بخمسين الف سنة وقيل معناه نزول الملك بالوحي وبتدبير الدنيا وعروجه الى السماء في يوم واحد من ايام الدنيا ولو قطعه احد من بني آدم لم يقطعه الا في الف سنة لان المسافة بين الارض والسماء خمسمائة فالنزول والعروج كله لا يكون الا في الف سنة والملائكة يقطعونها في يوم واحد فعلى هذا ضمير اليه للسماء واما قوله في سورة آخر في يوم كان مقداره خمسين الف سنة فالمراد به مدة المسافة من الارض الى سدرة المنتهى التي هي مقام جبرئيل وهذا التفسير منقول عن مجاهد وقتادة والضحاك وعن ابن عباس انه سئل عن خمسين الف سنة فقال ايام سماها الله لا ادري ما هي واكره ان اقول في كتاب الله ما لا اعلم ١٢ ک ١٢ قوله لشدة اهواله اي فالمراد من ذكر الالف وذكر الخمسين التنبيه على طوله والتخويف منه لا العدد المذكور بخصوصه ١٢ جمل ١٣ قوله عالم الغيب آه العامة على رفع عالم والعزيز والرحيم على ان يكون ذلك مبتدأ وعالم خبره والعزيز والرحيم خبران او نعتان او العزيز الرحيم مبتدأ وصفته والذي احسن خبره او العزيز الرحيم خبر مبتدأ مضمر وقرأ زيد بن علي بجر الثلاثة وتخريجها على اشكالها ان يكون ذلك اشارة الى الامر المدبر ويكون فاعلا ليعرج والاوصاف الثلاثة بدل من الضمير في اليه كانه قيل ثم يعرج الامر المدبر اليه عالم الغيب اي الى عالم الغيب وابو زيد برفع عالم وخفض العزيز الرحيم على ان يكون ذلك عالم مبتدأ وخبرا والعزيز الرحيم بدلان من الهاء في اليه ايضا ويكون الجملة بينهما اعتراضا ١٢ ج ١٤ قوله فعلا ماضيا في السمين خلقه قرأ ابن كثير وابو عمرو وابن عامر بسكون اللام والباقون بفتحها فاما الاولى ففيها اوجه احدها ان يكون خلقه بدلا من كل شيء بدل اشتمال والضمير عائد الى كل شيء هذا هو المشهور المتداول الثاني انه بدل كل من كل والضمير عائد على الباري تعالى ومعنى احسن حسن اي المخلوقات كلها حسنة الثالث ان يكون كل شيء مفعولا اولا وخلقه مفعولا ثانيا على ان تضمن احسن معنى اعطى والهم الرابع ان يكون كل شيء مفعولا ثانيا قدم وخلقه مفعول اول على ان تضمن احسن معنى الهم وعرف واما القراءة الثانية فخلق فيها فعل والجملة صفة للمضاف او المضاف اليه فيكون منصوبة المحل ومجرورته ١٢ ج ١٥ قوله اي خلق آدم الخ اشار بذلك الى ان الضمير في سواه عائد على آدم ويصح ان يكون عائدا على النسل ويكون المعنى سوى اعضاءه في الرحم وصورها بعد ان كان يشبه الجماد حيث كان نطفة ثم علقة ثم مضغة ١٢ صاوی ١٦ قوله الذرية فيه التفات من الغيبة الى الخطاب والنكتة ان الخطاب انما يكون مع الحي فلما نفخ فيه الروح حسن خطابه ١٢ صاوی ١٧ قوله في الموضعين متعلق بقوله استفهام انكار وبقوله بتحقيق الهمزتين الخ والموضعان هما ءاذا ضللنا وءانا لفي خلق جديد ١٢ جمل ١٨ قوله قل لهم يتوفاكم ملك الموت واعلم ان الله تعالى اخبر ههنا ان ملك الموت هو المتوفي والقابض وفي موضع انا الرسل اي الملائكة وفي موضع انه هو الله تعالى فوجه الجمع بين الآي ان ملك الموت يقبض الارواح والملائكة اعوان له يعالجون ويعملون بامره والله تعالى يزهق الروح فالفاعل لكل فعل حقيقة والقابض للارواح جميع الخلائق هو الله وان ملك الموت واعوانه وسائط ١٢ روح البيان

بالایمان والطاعة باختیار منها ولکن[1] حق القول منی وهو لاملأن[2] جهنم من الجنة الجن والناس
اجمعین ۝ وتقول لهم الخزنة اذا دخلوها فذوقوا العذاب بما نسیتم لقاء یومکم هذا ای بترککم[3]
الایمان به انا نسینکم ترکناکم[4] فی العذاب وذوقوا عذاب الخلد[5] الدائم بما کنتم تعملون ۝ من الکفر
والتکذیب انما یؤمن[6] بایتنا القران[7] الذین اذا ذکروا وعظوا بها خروا سجدا وسبحوا متلبسین بحمد
ربهم ای قالوا سبحان الله وبحمده وهم لا یستکبرون ۝ عن الایمان والطاعة تتجافی[8] جنوبهم ۱۵ سجدة
ترتفع عن المضاجع مواضع الاضطجاع بفرشها لصلاتهم[9] باللیل تهجدا یدعون ربهم خوفا[10] من
عقابه وطمعا فی رحمته ومما رزقنهم ینفقون ۝ یتصدقون فلا تعلم نفس ما اخفی[11] خبئ لهم من
قرة اعین ما تقر به اعینهم وفی قراءة بسکون الیاء مضارع جزاء[12] بما کانوا یعملون[13] ۝ افمن[14] کان
مؤمنا کمن کان فاسقا لا یستون[15] ۝ ای المؤمنون والفاسقون اما الذین امنوا وعملوا الصلحت
فلهم جنت الماوی نزلا وهو ما یعد للضیف بما کانوا یعملون ۝ واما الذین فسقوا[16] بالکفر والتکذیب
فماوىهم النار کلما[17] ارادوا ان یخرجوا منها اعیدوا فیها وقیل لهم ذوقوا عذاب النار الذی
کنتم به تکذبون ۝ ولنذیقنهم من العذاب الادنی عذاب الدنیا بالقتل والاسر والجدب قحط
بدر کما رواه الحاکم عن ابن مسعود ۱۲
سنین[18] والامراض دون قبل العذاب الاکبر عذاب الاخرة لعلهم ای من بقی منهم یرجعون ۝
الی الایمان ومن اظلم ممن ذکر بایت ربه القران ثم اعرض[19] عنها ای لا احد اظلم منه
ع ۲ ۱۱ ۱۵ انا من المجرمین ای المشرکین منتقمون ۝ ع ولقد اتینا[20] موسی الکتب التورىة فلا تکن فی
مریة شک من لقائه[21] وقد التقیا[22] لیلة الاسراء وجعلناه ای موسی او الکتاب هدی هادیا لبنی
اسرائیل ۝ ج وجعلنا منهم ائمة بتحقیق الهمزتین وابدال[23] الثانیة یاء قادة[24] یهدون الناس بامرنا
لما صبروا[25] قف[26] علی دینهم وعلی البلاء من عدوهم وکانوا بایتنا الدالة علی قدرتنا ووحدانیتنا یوقنون ۝
لحمزة وعلی ۱۲
وفی قراءة بکسر اللام وتخفیف المیم ان ربک هو یفصل بینهم[27] یوم القیمة فیما کانوا فیه یختلفون ۝
من امر الدین اولم یهد[28] لهم کم اهلکنا من قبلهم ای یتبین[29] لکفار مکة اهلاکنا کثیرا من القرون
الامم بکفرهم یمشون حال من ضمیر لهم فی مسکنهم فی اسفارهم[30] الی الشام وغیرها فیعتبروا ان
فی ذلک لایت دلالات علی قدرتنا افلا یسمعون ۝ سماع تدبر واتعاظ اولم یروا انا نسوق الماء الی الارض
ای الم یسمعوا اولم یبصروا ۱۲ ک
الجرز الیابسة التی لا نبات[31] فیها فنخرج به زرعا تاکل منه انعامهم وانفسهم افلا یبصرون ۝ هذا فیعلمون

---

[1] قوله ولکن حق القول منی ای وجب قضائی وثبت وعیدی وقوله لاملئن جهنم من الجنة قدم الجن لان المقام مقام تحقیر ولان الجهنمیین منهم اکثر فیما قیل ولا یلزم من قوله اجمعین دخول جمیع الانس والجن فیها لانها تفید عموم الانواع لا الافراد فالمعنی لاملانها من ذینک النوعین جمیعا کما ذکره بعض المحققین ۱۲ جمل [2] قوله من الجنة والناس تحقیر الهم من الخطیب وفی روح البیان علی قوله من الجنة بالکسر جماعة الجن انتهی وقدم الجن علی الانس لان الجهنمیین منهم اکثر ۱۲ [3] قوله بترککم الایمان به ای باللقاء یشیر الی ان النسیان بمعنی الترک علی سبیل المجاز فان النسیان سبب الترک ۱۲ ک [4] قوله ترکناکم فی العذاب انما حمل النسیان علی الترک لانه محال علیه تعالی وهو استعارة او مجاز مرسل وقد جعله الزمخشری مقابلة ای مشاکلة فالقرینة علیه انه قصد جزاؤهم من جنس اعمالهم فهو کقوله وجزاء سیئة سیئة مثلها وکون المشاکل الاول لا یمنع منها ۱۲ ک [5] قوله عذاب الخلد ای العذاب الدائم الذی لا انقطاع له ۱۲ مدارک [6] قوله انما یؤمن بآیاتنا الخ هذا تسلیة له صلی الله علیه وسلم علی بقاء من کفر علی کفره کان الله یقول لنبیه لا تحزن فان اهل الایمان مجبولون علی الاتعاظ بالقرآن واهل الکفر مجبولون علی عدم الاتعاظ به فالخلق فریقان فی علم الله ۱۲ صاوی [7] قوله القرآن استشکل ظاهر تلک الآیة بانه یقتضی مدح کل من سمع القرآن واتعظ به وسجد لله وان لم یکن موضع سجود واجیب بان السنة بینت مواضع السجود فی القرآن فیمدح المتعظین بالقرآن فی کل آیة الساجدین فی مواضع السجود ۱۲ صاوی [8] قوله تتجافی جنوبهم آه یجوز ان یکون مستانفا وان یکون حالا وکذلک یدعون واذا جعل یدعون حالا احتمل ان یکون حالا ثانیة وان یکون حالا من الضمیر فی جنوبهم لان المضاف جزء والتجافی الارتفاع عن ترک النوم وخوفا وطمعا اما مفعول من اجله واما حالان واما مصدران لعامل مقدر ۱۲ جمل [9] قوله لصلاتهم باللیل الخ روی احمد والحاکم انه صلی الله علیه وسلم قرأها وقال هو صلوة الرجل فی جوف اللیل ۱۲ ک [10] قوله خوفا وطمعا الخ مفعولان له او حالان او مصدران ۱۲ کمالین [11] قوله ما اخفی لهم ما موصولة مفعول تعلم بمعنی تعرف وفی قراءة لحمزة ویعقوب ما اخفی بسکون الیاء مضارع اخفیت ۱۲ ک [12] قوله جزاء مفعول مطلق لمحذوف ای جوزوا او مفعول لاجله لاخفی ای اخفی لاجل جزائهم ۱۲ [13] قوله بما کانوا یعملون الباء للمعاوضة او للسببیة وکونها سببا بالقبول وهو بفضله ورحمته فلا تنافی حدیث لا یدخل احدکم الجنة بعمله ۱۲ ک [14] قوله افمن کان مؤمنا الهمزة داخلة علی مقدر ای افبعد ما بینهما من التفاوت والتباین یتوهم کون المؤمن الذی حکیت اوصافه کالفاسق الذی ذکرت احواله والتصریح بقوله لا یستوون مع افادة الانکار لنفی المساواة علی ابلغ وجه واوکده لیبنی علیه التفسیر الآتی ۱۲ جمل [15] قوله لا یستوون آه ای المؤمنون کعلی رضی الله عنه والفاسقون کالولید بن عقبة بن ابی معیط وذلک انه کان بینهما تنازع فقال الولید لعلی اسکت فانک صبی وانا والله ابسط منک لسانا واشجع منک جنانا واملأ منک حشوا فی الکتیبة فقال علی رض اسکت فانک فاسق فانزل الله عز وجل افمن کان مؤمنا کمن کان فاسقا لا یستوون ۱۲ جمل [16] قوله واما الذین فسقوا الخ لم یقل وعملوا السیئات اشارة الی ان مجرد الکفر کاف فی الخلود فی النار فلا التفات الی الاعمال معه واما العمل الصالح فله مع الایمان تاثیر فلذا قرنه به ۱۲ صاوی [17] قوله کلما ارادوا ان یخرجوا منها الخ وروی انه یضربهم لهب النار فیرتفعون الی طبقاتها حتی اذا قربوا من بابها وارادوا ان یخرجوا منها یضربهم اللهب فیهوون الی قعرها وهکذا یفعل بهم وکلمة فی للدلالة علی انهم مستقرون فیها وانما الاعادة من بعض طبقاتها الی بعض ۱۲ ابو السعود [18] قوله سنین سبعا حتی اکلوا الجیف والعظام کما نقل عن مقاتل ورواه الحاکم وصححه عن ابن مسعود ایضا وقد دام علی قریش قبل الهجرة الامراض والمصائب کما نقل عن الحسن وابراهیم والظاهر التعمیم کما ذکره المصنف وما نقل من التفاسیر عن السلف فهو علی سبیل المثال ۱۲ ک [19] قوله ثم اعرض عنها ای فتولی عنها ولم یتدبر فیها وثم للاستبعاد ای ان الاعراض عن مثل هذه الآیات فی وضوحها وانارتها وارشادها الی سواء السبیل والفوز بالسعادة العظمی بعد التذکیر بها مستبعد فی العقل کما تقول لصاحبک وجدت مثل تلک الفرصة ثم لم تنتهزها استبعادا لترکه الانتهاز ۱۲ مدارک [20] قوله ولقد آتینا موسی الکتاب الحکمة فی ذکر موسی قربه من النبی ووجود من کان علی دینه لتقوم الحجة علیهم ۱۲ صاوی [21] قوله من لقائه فی مرجع الضمیر اختلاف واقوال احدها انها عائدة الی موسی علیه السلام والمصدر مضاف لمفعوله ای من لقائک موسی لیلة الاسراء من الخطیب والثانی ان الضمیر یعود الی الکتاب وحینئذ یجوز ان تکون الاضافة للفاعل ای من لقاء الکتاب لموسی او المفعول ای من لقاء موسی الکتاب لان اللقاء یصح نسبته الی کل منهما ۱۲ [22] قوله وقد التقیا لیلة الاسراء وروی البخاری عن ابن عباس عنه صلعم رایت لیلة اسری بی موسی رجلا آدم طوالا جعدا کانه من رجال شنوءة وفی کلامه اشارة الی ان کون الضمیر فی قوله فلا تکن فی مریة من لقائه لموسی کذا روی عن ابن عباس وغیره ولکن وجه التفریع فیه بالفاء خفی وقال السدی لا تکن فی مریة من تلقی موسی الکتاب بالرضاء والقبول وروی الطبرانی عن ابن عباس مرفوعا جعل موسی هدی لبنی اسرائیل فلا تکن فی مریة من لقاء موسی ربه ۱۲ ک [23] قوله وابدال الثانیة یاء آه هذا الوجه جائز عربیة لا قراءة ففی کلام الشارح الباس ۱۲ [24] قوله قادة قادة جمع قائد بمعنی کشنده کذا فی الصراح ۱۲ [25] قوله لما صبروا بفتح اللام وتشدید المیم فی قراءة الجمهور علی ان لما هنا هی التی فیها معنی الجزاء وهی ظرف بمعنی حین ای جعلناهم ائمة حین صبروا والضمیر للائمة وجوابها محذوف دل علیه وجعلنا منهم او هو نفسه هو الجواب والتقدیر ولما صبروا جعلنا منهم ائمة وفی قراءة لحمزة والکسائی بکسر اللام وتخفیف المیم علی جعل اللام تعلیلیة ای بسبب صبرهم علی دینهم وعلی البلاء من عدوهم من الجمل والخطیب ۱۲ [26] قوله صبروا ای تحملوا المشاق فالصبر عواقبه خیر کما قیل شعر الصبر کالصبر مر فی مذاقته ؛ لکن عواقبه احلی من العسل ؛ والمعنی جعلناهم ائمة حین صبروا ۱۲ صاوی [27] قوله بینهم ای بین الانبیاء واممهم او بین المؤمنین والمشرکین ۱۲ مدارک [28] قوله اولم یهد لهم عطف علی مقدر مما یناسب المعطوف نحو الم یتعظوا ولم یتنبهوا ولم یهد وقیل للعطف فیه والهمزة مقدمة من تاخیر ۱۲ ک [29] قوله ای لم یتبین لکفار مکة اهلاکنا کثیرا من القرون ظاهر کلامه ان الفاعل مضمون الجملة والظاهر انه لا امتناع فی حذف الفاعل اذا اقیم دلیله مقامه فانه رح لتشبه المذکور وقال القاضی فاعله ضمیر ما دل علیه کم اهلکنا ای کثرتهم او ضمیر الله بدلیل القراءة بالنون انتهی وکم یجوز ان یکون فاعلا لانه استفهام فلا یعمل فیه ما قبله بل محله نصب بقوله کم اهلکنا ۱۲ ک [30] قوله فی اسفارهم وعبارة غیره ای یمرون فی متاجرهم ۱۲ [31] قوله لا نبات فیها بان قطع منها نباتها من الجرز وهو القطع ۱۲ کمالین

(١) قوله ويقولون متى هذا الفتح سبب نزولها ان المسلمين كانوا يقولون ان الله سيفتح لنا على المشركين ويفصل بيننا وبينهم وكان اهل مكة اذا سمعوهم يقولون بطريق الاستعجال تكذيبا واستهزاءً متى هذا الفتح ١٢ صاوي (٢) قوله لا ينفع الذين آه ان عم غير المستهزئين فهو تعميم بعد تخصيص وان خص بهم فهو اظهار في مقام الاضمار تسجيلا عليهم بالكفر وبيانا للعلة عدم النفع وعدم امهالهم آه شهاب وعبارة زاده قوله لا ينفع الذين كفروا ايمانهم هذا ظاهر على تقدير ان يراد بيوم الفتح يوم القيامة لان الايمان المقبول هو الذي يكون في دار الدنيا ولا يقبل بعد خروجهم منها ولا هم ينظرون اے يمهلون بالاعادة الى الدنيا ليؤمنوا ومن حمل يوم الفتح على يوم بدر او يوم فتح مكة قال معناه لا ينفع الذين كفروا ايمانهم اذا جاءهم العذاب وقتلوا لان ايمانهم حال القتل ايمان الاضطرار ولا هم ينظرون اى يمهلون بتاخير العذاب عنهم ولما فتحت مكة هربت قوم من بني كنانة فلحقهم خالد بن الوليد فاظهروا الاسلام فلم يقبل منهم خالد وقتلهم فذلك قوله تعالى لا ينفع الذين كفروا ايمانهم ١٢ جمل (٣) قوله مدنية اى في قولهم جميعهم نزلت في المنافقين وايذائهم رسول الله صلى الله عليه وسلم وطعنهم في مناكحته وغيرها وكانت فيها آية الرجم الشيخ والشيخة اذا زنيا فارجموهما البتة نكالا من الله والله عزيز حكيم فنسخ قراءتها وبقي حكمها كما في الجمل وغيره وفي ابي السعود نزلت هذه الآية في الكفار والمنافقين وقدموا عليه الصلوة والسلام في الموادعة التي كانت بينه عليه السلام وبينهم وقام معهم عبد الله بن ابي ومعتب بن قشير والجد بن قيس فقالوا لرسول الله صلى الله عليه وسلم ارفض ذكر آلهتنا وقل انها تشفع وتنفع وندعك وربك فشق ذلك على النبي عليه الصلوة والسلام والمؤمنين وهموا بقتلهم فنزلت اى اتق الله في نقض العهد ونبذ الموادعة ولا تساعد الكافرين والمنافقين فيما طلبوا اليك انتهى ١٢ (٤) قوله يا ايها النبي لم يخاطبه الله كما خاطب غيره من الانبياء حيث قال يا موسى يا عيسى يا داود لكونه صلى الله عليه وسلم افضل الخلق على الاطلاق فخاطبه بما يشعر بالتعظيم والاجلال حيث قال يا ايها النبي ويا ايها الرسول وان ذكر اسمه صريحا اردفه بما يشعر بالتعظيم حيث قال محمد رسول الله وما محمد الا رسول الى غير ذلك ١٢ صاوي (٥) قوله دم الخ انما اوله بذلك لانه صلعم كان اتقاهم لله من قبل فلم يكن يؤمر بانشاء التقوى ١٢ ك (٦) قوله على تقواه دفع بذلك ما يقال ان في الآية تحصيل الحاصل وسبب نزول هذه الآية ان اباسفيان بن حرب وعكرمة بن ابي جهل وابا الاعور وعمرو بن سفيان السلمي قدموا المدينة فنزلوا على عبد الله بن ابي رأس المنافقين بعد قتال احد وقد اعطاهم النبي صلى الله عليه وسلم الامان على ان يكلموه فقام معهم عبد الله بن سعد بن ابي سرح وطعمة بن ابيرق فقالوا للنبي صلى الله عليه وسلم وعنده عمر بن الخطاب رضي الله عنه ارفض ذكر آلهتنا اللات والعزى ومناة وقل ان لها شفاعة لمن عبدها وندعك وربك فشق ذلك على النبي صلى الله عليه وسلم فقال عمر يا رسول الله ائذن لنا في قتلهم فقال اني اعطيتهم الامان فقال عمر اخرجوا في لعنة الله وغضبه فامر النبي عمر ان يخرجهم من المدينة ١٢ صاوي (٧) قوله بالله الخ في موضع رفع لانه فاعل كفى ووكيلا مفعول على البيان او الحال ١٢ ج (٨) قوله من الكفار هو ابو معمر جميل بن اسد الفهري وكان رجلا لبيبا حافظا لما سمع ويلقبه العرب بذي القلبين ١٢ ك (٨) قوله من الكفار ان له قلبين الخ هو ابو معمر جميل بن اسد يقول في صدري قلبان اعقل بهما افضل مما يعقل محمد بقلبه وعن ابن عباس رضي الله عنه كان المنافقون يقولون ان لمحمد قلبين قلبا معنا وقلبا مع اصحابه فاكذبهم الله ١٢ روح (٩) قوله وياء اے بعد الهمزة لابن عامر والكوفيين وبلا ياء لورش عن نافع وللطبري عن ابن كثير وبالياء وحده لابي عمرو وابن كثير في رواية قيل هي جمع التي ١٢ ك (١٠) قوله وبها اى بالالف بعد الظاء ١٢ (١١) قوله وما جعل ادعياءكم نزلت في حق زيد بن حارثة وهو كما روي كان من سبايا الشام فاشتراه حكيم بن حزام بن خويلد فوهبه لعمته خديجة بنت خويلد فوهبته خديجة للنبي صلى الله عليه وسلم فاعتقه وتبناه فجاء ابوه وعمه في فدائه فخيره فاختار الرق مع رسول الله صلى الله عليه وسلم وزوجه زينب بنت جحش فمكثت معه ثم اخبر الله نبيه انه زوجه زينب فلما طلقها زيد تزوجها رسول الله صلى الله عليه وسلم فتكلم المنافقون وقالوا تزوج محمد حليلة ابنه وهو يحرمها فنزلت هذه الآية ردا عليهم وستاتي هذه القصة في اثناء السورة ١٢ صاوي ملخصا منه (١٢) قوله جمع دعي بمعنى مدعو فعيل بمعنى مفعول واصله دعيو فادغم ولكن جمعه على ادعياء غير مقيس لان افعلاء انما يكون جمعا لفعيل المعتل اللام اذا كان بمعنى فاعل نحو تقي واتقياء وغني واغنياء وهذا وان كان فعيلا معتل اللام الا انه بمعنى مفعول فكان القياس جمعه على فعلى كقتيل وقتلى وجريح وجرحى ونظير هذا في الشذوذ قولهم اسير واسارى والقياس اسرى وقد سمع فيه الاصل ١٢ جمل (١٣) قوله فاكذبهم الله اے بانه لا يكون الدعي ابنا للمتبنى اباله ١٢ كما (١٤) قوله ادعوهم اى الادعياء ١٢ خطيب (١٥) قوله فان لم تعلموا آباءهم اى حتى تنسبوهم لهم وقوله فاخوانكم اى فهم اخوانكم في الدين اى فادعوهم بمادة الاخوة كان تقول له يا اخي وقوله بنو عمكم تفسير للموالي فان الموالي يطلق على معان من جملتها ابن العم اى فاذا لم تعرفوا ابا شخص تنسبونه اليه واردتم خطابه فقولوا له يا ابن عمي ١٢ جمل (١٦) قوله فهم اخوانكم الخ فيه اشارة الى انه خبر مبتدأ والجملة جواب الشرط او الجواب فقولوا هذا اخي وهذا مولاي لانهم اخوانكم ومواليكم فاقيم علة الجواب مقامه ١٢ ك (١٧) قوله بنو عمكم فان آدم ع جد كل بني آدم والمولى يطلق على بني العم ومنه قول زكريا فاني خفت الموالي من ورائي والمشهور تفسير مواليكم بمولى الموالاة او المعتق وانما عدل عنه المص لتناول بني العم لكل بني آدم ١٢ ك (١٨) قوله في ذلك اى في دعائكم لغير آبائهم حقيقة ١٢ (١٩) قوله ولكن ما تعمدت آه يجوز في ما وجهان احدهما انها مجرورة المحل عطفا على ما قبلها المجرور بفي والتقدير ولكن الجناح فيما تعمدت والثاني انها مرفوعة المحل بالابتداء والخبر محذوف تقديره تؤاخذون به او عليكم فيه الجناح ونحوه آه سمين ١٢ جمل (٢٠) قوله النبي اولى الخ روي انه عليه الصلوة والسلام اراد غزوة بتبوك فامر الناس بالخروج فقال ناس نستاذن آباءنا وامهاتنا فنزلت هذا خلاصة ما في ابي السعود لكن قول الشارح فيما دعاهم اليه متعلق باولى والمعنى ان طاعتهم للنبي اولى من طاعتهم لانفسهم فان نفوسهم تدعوهم الى ما فيه هلاكهم وهو يدعوهم الى ما فيه نجاتهم الابدية ١٢ (٢١) قوله واولوا الارحام بعضهم اولى ببعض الآية في الارث كان المسلمون في صدر الاسلام يتوارثون بالموالاة في الدين والمواخاة وبالهجرة لا بالقرابة ثم نسخ ذلك لما قوي الاسلام وعز اهله وجعل التوارث بالقرابة من الروح ١٢ (٢٢) قوله في كتاب الله آه يجوز ان يتعلق باولى لان افعل التفضيل يعمل في الظرف ويجوز ان يتعلق بمحذوف على انه حال من الضمير في اولى والعامل فيها اولى لانها شبيهة بالظرف ولا جائز ان يكون حالا من اولوا للفصل بالخبر ولانه لا عامل فيها ١٢ جمل (٢٣) قوله من المؤمنين آه يجوز في من وجهان احدهما انها من الجارة للمفضل عليه كهي في زيد افضل من عمرو والمعنى واولوا الارحام اولى بالارث من المؤمنين والمهاجرين الاجانب والثاني انها للبيان جيء بها بيانا لاولي الارحام فتتعلق بمحذوف والمعنى واولوا الارحام من المؤمنين اولى بالارث من الاجانب آه ١٢ جمل (٢٤) قوله اى من الارث بالايمان الخ والمعنى واولوا الارحام م اولى بالارث من المؤمنين والمهاجرين الاجانب ١٢ (٢٥) قوله الا ان تفعلوا الاستثناء منقطع كما اشار له الشارح بتفسير الا بلكن على عادته (٢٦) قوله الا ان تفعلوا هذا استثناء من غير الجنس وهو مستثنى من معنى الكلام وفحواه اذ التقدير واولوا الارحام بعضهم اولى ببعض في الارث وغيره لكن اذا فعلتم وان تفعلوا في تاويل مصدر مبتدأ خبره محذوف قدره بقوله فجائز ١٢ شيخنا في السمين الرجل لمن تولاه بما احب من ثلث ماله ١٢ جمل (٢٧) قوله واذ اخذنا آه يجوز في اذ وجهان احدهما ان يكون منصوبا باذكر اى واذكر اذ اخذنا والثاني ان يكون معطوفا على محل في الكتاب فيعمل فيه مسطورا اى كان هذا الحكم مسطورا في الكتاب ووقت اخذنا آه سمين ١٢

انا نقدر على اعادتهم وَيَقُولُونَ للمؤمنين مَتَىٰ هَٰذَا الْفَتْحُ بيننا وبينكم إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ۝ قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ بانزال العذاب بهم لَا يَنفَعُ الَّذِينَ كَفَرُوا إِيمَانُهُمْ وَلَا هُمْ يُنظَرُونَ ۝ يمهلون لتوبة او معذرة فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ وَانتَظِرْ انزال العذاب بهم إِنَّهُم مُّنتَظِرُونَ ۝ بك حادث موت او قتل فيستريحون منك وهذا قبل الامر بقتالهم

سورة الاحزاب مدنية وهي ثلث وسبعون اية

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ۝

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللَّهَ دم على تقواه وَلَا تُطِعِ الْكَافِرِينَ وَالْمُنَافِقِينَ فيما يخالف شريعتك إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا بما يكون قبل كونه حَكِيمًا ۝ فيما يخلقه وَاتَّبِعْ مَا يُوحَىٰ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ اى القران إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ۝ وفي قراءة بالفوقانية وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ في امرك وَكَفَىٰ بِاللَّهِ وَكِيلًا ۝ حافظا لك وامته تبع له في ذلك كله مَّا جَعَلَ اللَّهُ لِرَجُلٍ مِّن قَلْبَيْنِ فِي جَوْفِهِ ردا على من قال من الكفار ان له قلبين يعقل بكل منهما افضل من عقل محمد وَمَا جَعَلَ أَزْوَاجَكُمُ اللَّائِي بهمزة وياء وبلا ياء تُظَاهِرُونَ بلا الف قبل الهاء وبها والتاء الثانية في الاصل مدغمة في الظاء مِنْهُنَّ بقول الواحد مثلا لزوجته انت علي كظهر امي أُمَّهَاتِكُمْ اى كالامهات في تحريمها بذلك المعد في الجاهلية طلاقا وانما تجب به الكفارة بشرطه كما ذكر في سورة المجادلة وَمَا جَعَلَ أَدْعِيَاءَكُمْ جمع دعي وهو من يدعى لغير ابيه ابنا له أَبْنَاءَكُمْ حقيقة ذَٰلِكُمْ قَوْلُكُم بِأَفْوَاهِكُمْ اى اليهود والمنافقين قالوا لما تزوج النبي صلى الله عليه وسلم زينب بنت جحش التي كانت امرأة زيد بن حارثة الذي تبناه النبي صلى الله عليه وسلم قالوا تزوج محمد امرأة ابنه فاكذبهم الله في ذلك وَاللَّهُ يَقُولُ الْحَقَّ في ذلك وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيلَ ۝ سبيل الحق لكن ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ اعدل عِندَ اللَّهِ فَإِن لَّمْ تَعْلَمُوا آبَاءَهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ وَمَوَالِيكُمْ بنو عمكم وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيمَا أَخْطَأْتُم بِهِ في ذلك وَلَٰكِن في مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوبُكُمْ فيه وهو بعد النهي وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا لما كان من قولكم قبل النهي رَّحِيمًا ۝ بكم في ذلك النَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنفُسِهِمْ فيما دعاهم اليه ودعتهم انفسهم الى خلافه وَأَزْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ في حرمة نكاحهن عليهم وَأُولُو الْأَرْحَامِ ذوو القرابات بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ بِبَعْضٍ في الارث فِي كِتَابِ اللَّهِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ اى من الارث بالايمان والهجرة الذي كان اول الاسلام فنسخ إِلَّا لكن أَن تَفْعَلُوا إِلَىٰ أَوْلِيَائِكُم مَّعْرُوفًا بوصية فجائز كَانَ ذَٰلِكَ اى نسخ الارث بالايمان والهجرة بارث ذوي الارحام فِي الْكِتَابِ مَسْطُورًا ۝ واريد بالكتاب في الموضعين اللوح المحفوظ وَاذكر إِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ

ميثاقهم حين اخرجوا من صلب آدم كالذر جمع ذرة وهي اصغر النمل ومنك ومن نوح وابراهيم ومو
وعيسى ابن مريم بان يعبدوا الله ويدعوا الناس الى عبادته وذكر الخمسة من عطف الخاص على العام
واخذنا منهم ميثاقا غليظا شديدا بالوفاء بما حملوه وهو اليمين بالله تعالى ثم اخذ الميثاق ليسئل الله
الصدقين عن صدقهم في تبليغ الرسالة تبكيتا للكافرين بهم واعد تعالى للكفرين بهم عذابا اليما
مؤلما هو عطف على اخذنا يايها الذين امنوا اذكروا نعمة الله عليكم اذ جاءتكم جنود من الكفار متحزبون
ايام حفر الخندق فارسلنا عليهم ريحا وجنودا لم تروها ملائكة وكان الله بما تعملون بالتاء من حفر
الخندق وبالياء من تحزيب المشركين بصيرا اذ جاءوكم من فوقكم ومن اسفل منكم من اعلى الوادي واسفله
من المشرق والمغرب واذ زاغت الابصار مالت عن كل شيء الى عدوها من كل جانب وبلغت القلوب
الحناجر جمع حنجرة وهي منتهى الحلقوم من شدة الخوف وتظنون بالله الظنونا المختلفة بالنصر واليأس
هنالك ابتلي المؤمنون اختبروا ليتبين المخلص من غيره وزلزلوا حركوا زلزالا شديدا من شدة
الفزع واذكر اذ يقول المنفقون والذين في قلوبهم مرض ضعف اعتقاد ما وعدنا الله ورسوله بالنصر الا
غرورا باطلا واذ قالت طائفة منهم اي المنافقين يااهل يثرب هي ارض المدينة ولم تنصرف
للعلمية ووزن الفعل لا مقام لكم بضم الميم وفتحها اي لا اقامة ولا مكانة فارجعوا الى منازلكم
من المدينة وكانوا خرجوا مع النبي صلى الله عليه وسلم الى سلع جبل خارج المدينة للقتال ويستاذن
فريق منهم النبي في الرجوع يقولون ان بيوتنا عورة غير حصينة يخشى عليها قال تعالى وما
هي بعورة ان يريدون الا فرارا من القتال ولو دخلت اي المدينة عليهم من اقطارها نواحيها
ثم سئلوا اي سألهم الداخلون الفتنة الشرك لاتوها بالمد والقصر اي اعطوها وفعلوها وما تلبثوا
بها الا يسيرا ولقد كانوا عاهدوا الله من قبل لا يولون الادبار وكان عهد الله مسئولا عن الوفاء
به قل لن ينفعكم الفرار ان فررتم من الموت او القتل واذا ان فررتم لا تمتعون في الدنيا
بعد فراركم الا قليلا بقية آجالكم قل من ذا الذي يعصمكم يجيركم من الله ان اراد بكم سوءا
اهلاكا او هزيمة او يصيبكم بسوء ان اراد الله بكم رحمة خيرا ولا يجدون لهم من دون الله
اي غيره وليا ينفعهم ولا نصيرا يدفع الضر عنهم قد يعلم الله المعوقين المثبطين منكم والقائلين
لاخوانهم هلم تعالوا الينا ولا ياتون البأس القتال الا قليلا رياء وسمعة اشحة

---

۱ قوله ميثاقهم اي واذكر حين اخذنا من النبيين ميثاقهم بتبليغ الرسالة والدعاء الى الدين القيم قوله ومنك اي خصوصا وقدم رسول الله صلى الله عليه وسلم على نوح ومن بعده لان هذا العطف لبيان فضيلة هؤلاء لانهم اولوا العزم واصحاب الشرائع فلما كان محمد صلى الله عليه وسلم افضل هؤلاء قدم عليهم ولولا ذلك لقدم من قدم زمانه ١٢ مدارك ٢ قوله وهي اصغر النمل اي فكل اربعين منها اصغر من جناح بعوضة ١٢ صراح ٣ قوله ويدعوا الناس الى عبادته اي يبلغوا شرائعه للخلق فعهد الانبياء ليس كعهد مطلق الخلق ١٢ صاوي ٤ قوله من عطف الخاص على العام اي والنكتة كونهم اولي العزم ومشاهير الرسل وقدمه صلى الله عليه وسلم لمزيد شرفه وتعظيمه ١٢ صاوي ٥ قوله وهو اليمين وفي القرطبي والميثاق هو اليمين بالله فالميثاق الثاني تاكيد للميثاق الاول باليمين وقيل الاول هو الاقرار بالله والثاني في امر النبوة ونظير هذا قوله تعالى واذ اخذ الله ميثاق النبيين لما آتيتكم من كتاب وحكمة الآية اي اخذ عليهم ان يعلنوا ان محمدا رسول الله وان يعلن محمد صلى الله عليه وسلم بان لا نبي بعده ١٢ ج ٦ قوله ثم اخذ الميثاق الخ في الكرخي اشار به الى ان اللام في ليسأل لام كي وان اخذ الميثاق ليسأل المؤمنين عن صدقهم والكافرين عن كذبهم فاستغنى عن الثاني بذكر مسببه وهو قوله واعد ومفعول صدقهم محذوف كما قدره الشارح ويجوز ان يكون صدقهم في معنى تصديقهم ومفعوله محذوف ايضا اي عن تصديقهم الانبياء وقيل اللام للصيرورة اي واخذ الميثاق على الانبياء ليصير الامر الى كذا آه ١٢ ج ٧ قوله ليسأل الصادقين متعلق باخذنا وفي الكلام التفات من التكلم للغيبة كما اشار له المفسر بقوله ثم اخذ الميثاق والمراد بالصادقين الرسل ١٢ صاوي ٨ قوله ليسئل الله اي ليسأل الله يوم القيامة وقوله الصادقين اي الانبياء الذين صدقوا عهدهم وقوله عن صدقهم اي عما قالوه لقومهم تبكيتا للكافرين بهم ١٢ خطيب ٩ قوله بهم اي بالرسل هو عطف على اخذنا ولما كان المقصود من اخذ الميثاق من الانبياء التبليغ للمؤمنين ليثابوا كان في قوة اثاب المؤمنين فنظر المناسبة المقتضية لها العطف ١٢ ك ١٠ قوله جنود من الكفار وهم قريش وغطفان ويهود قريظة والنضير بعض والمراد انعامه يوم الاحزاب وهو يوم الخندق وقوله متحزبون التحزب گروه گروه شدن كما في التاج ١٢ ١١ قوله فارسلنا عليهم ريحا وجنودا لم تروها روي انه لما سمع باقبالهم ضرب الخندق على المدينة ثم خرج اليهم في ثلثة الالف والخندق بينه وبينهم ومضى على الفريقين قريب شهر لا حرب بينهم الا الترامي بالنبل والحجارة حتى بعث الله تعالى عليهم صبا باردة في ليلة شاتية فاحصرتهم وسفت التراب في وجوههم واطفأت نيرانهم وقلعت خيامهم وماجت الخيل بعضها في بعض وكبرت الملائكة في جوانب العسكر فقال طليحة بن الخويلد الاسدي اما محمد فقد بداكم بالسحر فالنجا النجا فانهزموا من غير قتال بيضاوي وقال البخاري قال موسى بن عقبة كانت غزوة الخندق وهي الاحزاب في شوال سنة اربع ١٢ ١٢ قوله جنودا لم تروها وهم الملائكة وكانوا الفا بعث الله تعالى عليهم صبا باردة في ليلة شاتية فاحصرتهم وسفت التراب في وجوههم وامر الملائكة فقلعت الاوتاد وقطعت الاطناب واطفأت النيران واكفأت القدور وماجت الخيل بعضها في بعض وقذف في قلوبهم الرعب وكبرت الملائكة في جوانب عسكرهم فانهزموا من غير قتال وحين سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم باقبالهم ضرب الخندق على المدينة باشارة سلمان ثم خرج في ثلثة الآف من المسلمين فضرب معسكره والخندق بينه وبين القوم وامر بالذراري والنسوان فرفعوا في الآطام واشتد الخوف وكانت قريش قد اقبلت في عشرة آلاف من الاحابيش وبني كنانة واهل تهامة وقائدهم ابو سفيان وخرج غطفان في الف ومن تابعهم من اهل نجد وقائدهم عيينة بن حصن وعامر بن الطفيل في هوازن وضامتهم اليهود من قريظة والنضير ومضى على الفريقين قريب من شهر لا حرب بينهم الا الترامي بالنبل والحجارة حتى انزل الله النصر ١٢ مدارك ١٣ قوله ملائكة وكانوا الفا ولم يقاتلوا وانما القوا الرعب في قلوبهم ١٢ صاوي ١٤ قوله من حفر الخندق وكانت خامس الهجرة والخندق معرب كنده حفر حول العسكر براي سلمان الفارسي ولم يقاتل الملائكة يومئذ ١٢ ك ١٥ قوله من المشرق والمغرب بدل من الاعلى والاسفل على سبيل اللف ١٢ كما ١٦ قوله وهي منتهى الحلقوم وهو مجرى النفس على المشهور وقيل مدخل الطعام قالوا اذا انتفخت الرئة من شدة الفزع او الغضب وربت وارتفع القلب بارتفاعها الى راس الحنجرة وقيل هو مثل في اضطراب القلوب وان لم تبلغ الحناجر حقيقة ١٢ كما ١٧ قوله الظنونا قرأ نافع وابن عامر وابو بكر باثبات الف بعد نون الظنون وبعد لام الرسول في قوله واطعنا الرسولا ولام السبيل في قوله فاضلونا السبيلا وصلا ووقفا موافقة للرسم لان هذه الثلاثة رسمت في المصحف كذلك وايضا فان هذه الالف تشبه هاء السكت لبيان الحركة وهاء السكت تثبت وقفا للحاجة اليها وقد تثبت وصلا اجراء للوصل مجرى الوقف كما تقدم في البقرة والانعام فكذلك هذه الالف وقرأ ابو عمرو وحمزة بحذفها في الحالين لانها لا اصل لها وقولهم اجريت الفواصل مجرى القوافي غير معتد به لان القوافي يلزم الوقف عليها غالبا والفواصل لا يلزم ذلك فيها فلا تشبه بها والباقون باثباتها وقفا وحذفها وصلا اجراء للفواصل مجرى القوافي في ثبوت الف الاطلاق ولانها كهاء السكت وهي تثبت وقفا وتحذف وصلا آه سمين ١٢ ١٨ قوله بالنصر والياس اي بعضهم ظن النصر وهم المخلصون وبعضهم ظن الياس وهم المنافقون ١٢ ١٩ قوله واذ يقول المنافقون الخ القائل معتب بن قشير وقال ايعدنا محمد بفتح فارس والروم واحدنا لا يقدر ان يتبرز فرقا وخوفا ما هذا الا وعد غرور ١٢ صاوي ٢٠ قوله ما وعدنا الله ورسوله الا غرورا وروي ان معتب بن قشير حين راى الاحزاب قال يعدنا محمد فتح فارس والروم واحدنا لا يقدر ان يتبرز فرقا ما هذا الا وعد غرور ١٢ ك ٢١ قوله اي المنافقين وهم اوس بن قيظي واصحابه ١٢ خطيب ٢٢ قوله يا اهل يثرب قد ورد النهي في الحديث عن تسمية المدينة يثرب لانه من الثرب بمعنى اللوم والكراهة تنزيهية ١٢ ك ٢٣ قوله لا مقام لكم بضم الميم لحفص وفتحها للباقين اي لا اقامة تفسير على تقدير ضم الميم مصدر من اقام ولا مكانة وذلك على تقدير فتحها فهي بمعنى موضع القيام ١٢ ك ٢٤ قوله فارجعوا الى منازلكم اي او ارجعوا من متابعة النبي صلى الله عليه وسلم الى الكفر ١٢ ك ٢٥ قوله الى سلع نام كوهي بمدينة كذا في الصراح فيكون قوله جبل خارج المدينة تفسير اليه ١٢ ٢٦ قوله ويستاذن فريق منهم النبي وهم المنافقون بنو حارثة وبنو سلمة من الروح ١٢ ٢٧ قوله غير حصينة اي غير محفوظة في القاموس وحصينة محكمة والعورة في اللغة الخلل في البناء وغيره يخاف منه العدو والسارق ويقال فلان يحفظ عورته اي خلله والعورة ايضا سوءة الانسان ١٢ ٢٧ قوله يخشى عليها اي على البيوت من السراق واللصوص واصل العورة الخلل في البناء ونحوه بحيث يمكن دخول السارق فيها وهي في الاصل مصدر وصف به مبالغة ١٢ ك ٢٨ قوله ولو دخلت اي المدينة عليهم من قولك دخلت على داره حذف الفاعل للايذان بان دخول هؤلاء المتحزبين عليهم ودخول غيرهم سيان في اقتضاء الحكم المترتب عليه ١٢ ك ٢٨ قوله ولو دخلت عليهم من اقطارها الآية معناه بالفارسية واگر درآمده ميشد بمدينه از نواحي آن پس طلب كرده ميشد از ايشان شرك البته ميدادند آنرا وتاخير نميكردند

فتنة الا يسيرا اقدر ما يسع السوال والجواب من الزمان فضلا عن التعلل باختلال البيوت عند سلامتها ١٢ ٢٩ قوله وما تلبثوا بها الا يسيرا اي ما اقاموا

عَلَيْكُمْ بالمعاونة جمع شحيح وهو حال من ضمير ياتون فَإِذَا جَآءَ الْخَوْفُ رَأَيْتَهُمْ يَنْظُرُونَ إِلَيْكَ
تَدُورُ أَعْيُنُهُمْ كَالَّذِي كنظر او كدوران الذى يُغْشَى عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ اى سكراته فَإِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ
وحيزت الغنائم سَلَقُوكُمْ آذوكم وضربوكم بِأَلْسِنَةٍ حِدَادٍ أَشِحَّةً عَلَى الْخَيْرِ اى الغنيمة يطلبونها أُولَئِكَ
لَمْ يُؤْمِنُوا حقيقة فَأَحْبَطَ اللهُ أَعْمَالَهُمْ وَكَانَ ذَلِكَ الاحباط عَلَى اللهِ يَسِيرًا ○ بارادته يَحْسَبُونَ
الْأَحْزَابَ من الكفار لَمْ يَذْهَبُوا الى مكة لخوفهم منهم وَإِنْ يَأْتِ الْأَحْزَابُ كرة اخرى يَوَدُّوا يتمنوا لَوْ
أَنَّهُمْ بَادُونَ فِي الْأَعْرَابِ اى كائنون فى البادية يَسْأَلُونَ عَنْ أَنْبَائِكُمْ اخباركم مع الكفار وَلَوْ كَانُوا
۲ ع ۱۲ فِيكُمْ هذه الكرة مَا قَاتَلُوا إِلَّا قَلِيلًا ○ رياء وخوفا من التعيير لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ بكسر
۱۸ الهمزة وضمها حَسَنَةٌ اقتداء به فى القتال والثبات فى مواطنه لِمَنْ بدل من لكم كَانَ يَرْجُو اللهَ يخاف
وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللهَ كَثِيرًا ○ بخلاف من ليس كذلك وَلَمَّا رَأَى الْمُؤْمِنُونَ الْأَحْزَابَ من الكفار
قَالُوا هَذَا مَا وَعَدَنَا اللهُ وَرَسُولُهُ من الابتلاء والنصر وَصَدَقَ اللهُ وَرَسُولُهُ فى الوعد وَمَا زَادَهُمْ
ذلك إِلَّا إِيمَانًا تصديقا بوعد الله وَتَسْلِيمًا ○ لامره مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللهَ
عَلَيْهِ من الثبات مع النبى صلى الله عليه وسلم فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَى نَحْبَهُ مات او قتل فى سبيل الله وَمِنْهُمْ
مَنْ يَنْتَظِرُ ذلك وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا ○ فى العهد وهم بخلاف حال المنافقين لِيَجْزِيَ اللهُ الصَّادِقِينَ
بِصِدْقِهِمْ وَيُعَذِّبَ الْمُنَافِقِينَ إِنْ شَاءَ بان يميتهم على نفاقهم أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ ان شاء إِنَّ اللهَ
كَانَ غَفُورًا لمن تاب رَحِيمًا ○ به وَرَدَّ اللهُ الَّذِينَ كَفَرُوا اى الاحزاب بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوا خَيْرًا مرادهم
من الظفر بالمؤمنين وَكَفَى اللهُ الْمُؤْمِنِينَ الْقِتَالَ بالريح والملئكة وَكَانَ اللهُ قَوِيًّا على ايجاد ما
يريده عَزِيزًا ○ غالبا على امره وَأَنْزَلَ الَّذِينَ ظَاهَرُوهُمْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ اى قريظة مِنْ صَيَاصِيهِمْ
حصونهم جمع صيصية وهو ما يتحصن به وَقَذَفَ فِي قُلُوبِهِمُ الرُّعْبَ الخوف فَرِيقًا تَقْتُلُونَ منهم
وهم المقاتلة وَتَأْسِرُونَ فَرِيقًا ○ منهم اى الذرارى وَأَوْرَثَكُمْ أَرْضَهُمْ وَدِيَارَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ وَأَرْضًا
۳ ع ۷ لَمْ تَطَئُوهَا بعد وهى خيبر اخذت بعد قريظة وَكَانَ اللهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرًا ○ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ
۱۹ لِأَزْوَاجِكَ وهن تسع وطلبن منه من زينة الدنيا ما ليس عنده إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيَوٰةَ
الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا فَتَعَالَيْنَ أُمَتِّعْكُنَّ اى متعة الطلاق وَأُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا ○ اطلقكن من
غير ضرار وَإِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللهَ وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ اى الجنة فَإِنَّ اللهَ أَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ

---

۵۱ قوله ضمير ياتون اى ياتون الحرب بخلا عليكم بالمعونة والنفقة فى سبيل الله ۱۲ ك ۵۲ قوله كالذى يغشى عليه من الموت اى فانه يذهب عقله ويشخص بصره وقوله كنظر او كدوران الخ اشار به الى ان قوله كالذى يغشى عليه فيه وجهان احدهما انه نعت لمصدر محذوف من ينظرون اى ينظرون اليك نظرا كنظر الذى يغشى عليه والثانى انه نعت لمصدر محذوف ايضا من تدور اى دورانا كدوران عين الذى يغشى عليه فبعد الكاف محذوفان وهما دوران وعين ۱۲ جمل ۵۳ قوله سلقوكم السلق بسط العضو ومده للقهر كان يدا او لسانا ففى الكلام استعارة بالكناية شبه اللسان بالسيف وطوى ذكر المشبه به ورمز له بشىء من لوازمه وهو السلق بمعنى الضرب فاثباته تخييل والحداد ترشيح ۱۲ ص ۵۴ قوله آذوكم يقال سلقه بالكلام اذاه كما فى القاموس وفى الخطيب واصل السلق البسط بقهر اليد او اللسان وقوله بالسنة حداد بالفارسية بزبانهاى تيز ومعنى الآية برنجانند شمارا وسخنها سخت گويند بزبانهاى تيز يعنى تيز زبانى كنند حريص اند بر غنيمت كذا فى روح البيان ۱۲ ۵۵ قوله يطلبونها فيقولون وفروا قسمتنا فانا قد شاهدناكم وقاتلنا معكم ولمكاننا غلبتم عدوكم ۱۲ ك ۵۶ قوله يحسبون اى يظنون هؤلاء المنافقين لجبنهم ان الاحزاب الكفار لم ينهزموا وقد انهزموا ففروا الى داخل المدينة من البيضاوى ومعنى الآية بالفارسية مى پندارند كه لشكرهاى كفار نرفته اند واگر بيايند لشكرها مكرر تمنا كنند كاش ايشان در صحرا بودندے يعنى تا كه مقابله از كفار نبودے ۱۲ ۵۷ قوله يسألون كل قادم من جانب المدينة وقوله عن انبائكم اى عما جرى عليكم وقوله هذه الكرة اے ولم يرجعوا الى المدينة وكان قتال ۱۲ بيضاوى ۵۸ قوله لقد كان لكم فى رسول الله اسوة حسنة هذا عتاب للمتخلفين عن القتال اى كان لكم قدوة بالنبى صلى الله عليه وسلم حيث بذل نفسه لنصرة دين الله فى خروجه الى الخندق وايضا فقد شج وجهه وكسرت رباعيته وقتل عمه حمزة وجاع بطنه ولم يكن الا صابرا محتسبا وشاكرا راضيا واختلف فيمن اريد بهذا الخطاب على قولين احدهما انه المنافقون عطفا على ما تقدم من خطابهم الثانى انه المؤمنون لقوله تعالى لمن كان يرجو الله واليوم الآخر واختلف فى هذه الاسوة بالنبى صلى الله عليه وسلم هل هى على الايجاب او على الاستحباب على قولين احدهما انها على الاستحباب حتى يقوم دليل على الايجاب ويحتمل ان تحمل على الايجاب فى امور الدين وعلى الاستحباب فى امور الدنيا آه قرطبى ۱۲ ۵۹ قوله وضمها اى لعاصم بمعنى القدوة اقتداء به فى القتال والثبات فى مواطنه ۱۲ ك ۶۰ قوله بدل من لكم ويجوز البدل من ضمير المخاطبين عند الكوفيين والاخفش ومن لم يجوزه جعله صلة لحسنة او صفة لها وقد يقال هذا بدل البعض لان فى المخاطبين من لا يرجو الله واليوم الآخر والعائد محذوف اے منكم وذلك جائز وفاقا وقد يقال يجوز البدل من الجار والمجرور وان لم يجز البدل من الضمير ولعله الى ذلك يشير قول المصنف بدل من لكم ۱۲ ك ۶۱ قوله يرجو الله الرجاء يجئ بمعنى الخوف وقيل المعنى ما يل ثواب الله ونعيم اليوم الآخر ۱۲ كمالين ۶۲ قوله ما وعدنا الله ورسوله لقوله تعالى ام حسبتم ان تدخلوا الجنة ولما ياتكم مثل الذين خلوا من قبلكم مستهم الباساء والضراء الآية وقوله عليه السلام سيشتد الامر باجتماع الاحزاب عليكم والعافية لكم عليهم وقوله عليه الصلوٰة والسلام ان الاحزاب سائرون اليكم بعد تسع ليال او عشر كما فى ابى السعود وغيره ۱۲ ۶۳ قوله من الابتلاء والنصر لقوله صلعم سيشتد الامر باجتماع الاحزاب عليكم والعاقبة لكم وعن ابن عباس وقتادة وعد الله اياهم ما ذكر فى سورة البقرة ام حسبتم ان تدخلوا الجنة ولما ياتكم مثل الذين خلوا من قبلكم ۱۲ ك ۶۴ قوله وصدق الله ورسوله اى ظهر صدق خبر الله ورسوله فى الوعد بالنصر فاستبشروا بالنصر قبل حصوله واظهر فى محل الاضمار زيادة فى تعظيم اسم الله ولانه لو اضمر لجمع بين اسم الله ورسوله فى ضمير واحد مع ان النبى صلى الله عليه وسلم عاب على من قال من يطع الله ورسوله فقد رشد ومن يعصهما فقد غوى فقال له بئس خطيب القوم انت قل ومن يعص الله ورسوله ۱۲ ص ۶۵ قوله من المؤمنين رجال آه نذر رجال من الصحابة انهم اذا لقوا حربا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ثبتوا وقاتلوا حتى يستشهدوا وهم عثمان بن عفان وطلحة وسعيد بن جبير وحمزة ومصعب وغيرهم فمنهم من قضى نحبه اى مات شهيدا كحمزة ومصعب وقضاء النحب صار عبارة عن الموت لان كل حى من المحدثات لا بد له من ان يموت فكانه نذر لازم فى رقبته فاذا مات فقد قضى نحبه اى نذره ومنهم من ينتظر الموت اے على الشهادة كعثمان وطلحة ۱۲ مدارك ۶۶ قوله قضى نحبه النحب النذر استعير للموت لانه كنذر لازم فى رقبة كل حيوان خطيب وبالفارسية قرار داد ۱۲ ۶۷ قوله ومنهم من ينتظر قضاء نذره لكونه موقتا كعثمان وطلحة وغيرهما فانهم مستمرون على نذورهم وقد قضوا بعضها وهو الثبات مع رسول الله والقتال الى حين نزول الآية الكريمة من الروح ۱۲ ۶۸ قوله ذلك اى الموت او الشهادة او احد الامرين من الشهادة والنصر ۱۲ ك ۶۹ قوله ليجزى الله الخ اللام متعلق بمعنى قوله ولما راى المؤمنون الاحزاب كانه قال انما ابتلاهم الله برؤية هذا الخطب ليجزى الصادقين ويعذب المنافقين او متعلق بما بدلوا مع ما يفهم منه بالتعريض كانه قال ما بدل المؤمنون وبدل المنافقون ليجزى الله ۱۲ ك ۷۰ قوله وكفى الله المؤمنين القتال روى البخارى عن سليمان بن صرد قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم حين انجلى الاحزاب يقول الآن نغزوهم ولا يغزوننا ونحن نسير اليهم آه خازن ۱۲ ج ۷۱ قوله بالريح والملئكة روى انه بعث الله اليهم ريحا باردة فقطع الاوتاد واطناب الفساطيط واطفات النيران واكفات القدور وجال الخيل بعضها فى بعض وكثر تكبير الملائكة فى جوانب عسكرهم حتى انهزموا من غير قتال وفى صحيح البخارى نصرت بالصبا واهلكت عاد بالدبور ۱۲ ك ۷۲ قوله ظاهروهم اى عاونوا الاحزاب ۱۲ ۷۳ قوله ما يتحصن به ولا حيل هذا يقال لشوكة الديك وغيره ايضا صيصية ۱۲ ۷۴ قوله وتاسرون الاسر الشد بالقيد وسمى الاسير بذلك ثم قيل لكل ماخوذ مقيد وان لم يكن مشدودا ۱۲ روح ۷۵ قوله اى الذرارى يعنى نساءهم وصبيانهم ۱۲ ۷۶ قوله لم تطؤها من وطئ وطا بالفارسية بپاى سپردن ۱۲ روح ۷۷ قوله بعد قريظة اى بعامين وقيل كل ارض فتحت بعد قريظة ۱۲ ك ۷۸ قوله وهن تسع اى وهن يومئذ تسع نسوة عائشة وحفصة بنت عمر وام حبيبة واسمها رملة بنت ابى سفيان وام سلمة واسمها هند بنت ابى امية المخزومية وسودة بنت زمعة العامرية وزينب بنت جحش الاسدية وميمونة بنت الحارث الهلالية وصفية بنت حيى بن اخطب الخيبرية الهارونية وجويرية بنت الحارث الخزاعية المصطلقية وكانت هذه بعد وفات خديجة رضى الله عنها ۱۲ ۷۹ قوله وطلبن منه الخ روى انهن سالنه ثياب الزينة وزيادة النفقة فنزلت هذه الآية بيض ۱۲ ۸۰ قوله ما ليس عنده من ثياب الزينة وزيادة النفقة فهجرهن النبى صلى الله عليه وسلم وآلى ان لا يقربهن شهرا فنزلت الآية وحكى النقاش ان ازواجه طالبنه فكان اولهن ام سلمة سالته سترا معلما فلم يقدر عليه وسالته ميمونة حلة يمانية وسالته زينب ثوبا مخططا وهو البرد اليمانى وسالته ام حبيبة ثوبا سحوليا وسالته كل واحدة شيئا ۱۲ كمالين ۸۱ قوله امتعكن اى اعطكن المتعة بيضاوى وقوله اسرحكن قال فى الصراح تسريح المراة تطليقها ۱۲ ك

45/1

45

منكن بارادة الآخرة اجرا عظيما ○ اي الجنة فاخترن الآخرة على الدنيا يا نساء النبي من يات منكن بفاحشة مبينة بفتح الياء وكسرها اي بينت او هي بينة يضعف وفي قراءة يضعف بالتشديد وفي اخرى نضعف بالنون معه ونصب العذاب لها العذاب ضعفين ضعفي عذاب غيرهن اي مثليه وكان ذلك على الله يسيرا ○ ومن يقنت يطع منكن لله ورسوله وتعمل صالحا نؤتها اجرها مرتين اي مثلي ثواب غيرهن من نساء وفي قراءة بالتحتانية في تعمل ونؤتها واعتدنا لها رزقا كريما ○ في الجنة زيادة يا نساء النبي لستن كاحد كجماعة من النساء ان اتقيتن الله فانكن اعظم فلا تخضعن بالقول للرجال فيطمع الذي في قلبه مرض نفاق وقلن قولا معروفا ○ من غير خضوع وقرن بكسر القاف وفتحها في بيوتكن من القرار واصله اقررن بكسر الراء وفتحها من قررت بفتح الراء وكسرها نقلت حركة الراء الى القاف وحذفت مع همزة الوصل ولا تبرجن بترك احدى التائين من اصله تبرج الجاهلية الاولى اي ما قبل الاسلام من اظهار النساء محاسنهن للرجال والاظهار بعد الاسلام مذكور في آية ولا يبدين زينتهن الا ما ظهر منها واقمن الصلوة وآتين الزكوة واطعن الله ورسوله انما يريد الله ليذهب عنكم الرجس الاثم يا اهل البيت اي نساء النبي ويطهركم منه تطهيرا ○ واذكرن ما يتلى في بيوتكن من آيات الله القرآن والحكمة السنة ان الله كان لطيفا باوليائه خبيرا ○ بجميع خلقه ان المسلمين والمسلمات والمؤمنين والمؤمنات والقانتين والقانتات المطيعات والصادقين والصادقات في الايمان والصابرين والصابرات على الطاعات والخاشعين المتواضعين والخاشعات المتواضعات والمتصدقين والمتصدقات والصائمين والصائمات والحافظين فروجهم والحافظات عن الحرام والذاكرين الله كثيرا والذاكرات اعد الله لهم مغفرة للمعاصي واجرا عظيما ○ على الطاعات وما كان لمؤمن ولا مؤمنة اذا قضى الله ورسوله امرا ان يكون بالتاء والياء لهم الخيرة الاختيار من امرهم خلاف امر الله ورسوله نزلت في عبد الله بن جحش واخته زينب خطبها النبي صلى الله عليه وسلم وعنى لزيد بن حارثة فكرها ذلك حين علماه لظنهما قبل ان النبي صلى الله عليه وسلم خطبها لنفسه ثم رضيا للآية ومن يعص الله ورسوله فقد ضل ضلالا مبينا ○ بينا فزوجها النبي لزيد ثم وقع بصره عليها بعد حين فوقع في نفسه حبها وفي نفس زيد كراهتها ثم قال للنبي صلى الله عليه وسلم اريد فراقها

له قوله فاخترن الآخرة على الدنيا روى البخاري انها لما نزلت بدأ رسول الله صلى الله عليه وسلم بعائشة فخيرها وقرأ عليها فاخترت الله ورسوله والدار الآخرة وتابعها على ذلك قال البغوي اختلفوا في هذا الخيار على قولين فذهب الحسن وقتادة واكثر على انه خيرهن بين اختيارهن الدنيا فيفارقهن واختيار الآخرة فيمسكهن وهو الظاهر من قوله سبحانه فتعالين امتعكن واسرحكن سراحا جميلا ومما يدل على ذلك انه لم يكن جوابهن على الفور فانه قال لعائشة رضي الله تعالى عنها لا تعجلي حتى تستشيري ابويك وفي تفويض الطلاق يكون الجواب على الفور وذهب قوم الى انه خيرهن بين الطلاق والمقام معه وهذا قول عائشة ومجاهد والشعبي ومقاتل ويؤيد الاول ايضا ما اخرجه احمد عن علي رضي الله تعالى عنه قال لم يخير رسول الله صلى الله عليه وسلم الا بين الدنيا والآخرة ثم الاكثرون على ان المخيرة اذا اختارت زوجها لا يقع شيء ولو اختارت نفسها تقع واحدة رجعية عند الشافعي وبائنة عند ابي حنيفة وقال زيد بن ثابت اذا اختارت الزوج يقع طلقة واذا اختارت نفسها فثلث وقال به مالك واستدل للاول بما في البخاري عن عائشة خيرنا رسول الله صلعم فاخترناه ولم يعد طلاقا ولا يخفى ان ذلك لا يستقيم على قول الاكثر انه لم يكن تخييره صلعم لنسائه تخييرا بين نفسها وزوجها بل بين الدنيا والآخرة وقد بينا ان ذلك القول هو الراجح ١٢ ك له قوله فاخترن الآخرة اي ومن على ذلك فكن زاهدات في الدنيا حتى ورد ان عائشة دخل عليها ثمانون الف درهم من بيت المال فامرت جاريتها بتفرقتها ففرقتها في مجلس واحد فلما فرغت طلبت عائشة منها شيئا تفطر به وكانت صائمة فلم تجد منها شيئا ١٢ صاوی له قوله يا نساء النبي من يات منكن بفاحشة هذه الآيات خطاب من الله لازواج النبي اظهارا لفضلهن وعظم قدرهن عند الله تعالى لان العتاب و التشديد في الخطاب مشعر برفعة رتبتهن لشدة قربهن من رسول الله صلى الله عليه وسلم لانهن ضجيعاته في الجنة فبقدر القرب من رسول الله يكون القرب من الله خلافا لمن شذ وزعم ان حب النبي والقرب منه والتعلق به شرف ١٢ صاوی له قوله بفاحشة اي سيئة من قول وفعل كالنشوز وسوء الخلق واختيار الحيوة الدنيا وزينتها على الله تعالى ورسوله خطيب وفي الجمل بفاحشة اي معصية ظاهرة قيل هو كقوله تعالى لئن اشركت ليحبطن عملك لا ان منهن من اتت بفاحشة لان الله تعالى صان ازواج الانبياء عن الفاحشة ١٢ له قوله يا نساء النبي لستن كاحد من النساء تقدم ان حكمة التشديد عليهن شدة قربهن من رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو دليل على رفعة قدرهن وعظم رتبتهن فلا يليق منهن التوغل في الشهوات وتطلب زينة الدنيا لان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لست من الدنيا وليست الدنيا مني والمقربون منه كذلك والمعنى ليست الواحدة منكن كالواحدة من آحاد النساء فالتفاضل في الافراد ١٢ صاوی له قوله كاحد كجماعة الخ حمل احدا على الجمع ليطابق المشبه فان نساء النبي جماعة ١٢ اي كما قبل الاسلام كذا نقل عن قتادة في تفسير الجاهلية الاولى ١٢ له قوله ان اتقيتن قيل جواب هذا الشرط محذوف يدل عليه ما قبله وهو الذي يشير له صنيع الشارح فان قوله فانكن اعظم تعليل لنفي المساواة التي يفيدها التشبيه وعلى هذا فقوله فلا تخضعن الخ مستانف وقيل هو الجواب ١٢ جمل له قوله فانكن اعظم وفي كلام المص اشارة الى ان الجملة الشرطية متعلقة بما قبله وظاهر التفاسير الأخر ان جزاءها قوله فلا تخضعن بالقول للرجال ان اتقيتن فلا تكلمن كلاما لينا خاضعا مع الرجال ككلام المريبات ١٢ ك له قوله فلا تخضعن بالقول عند مخاطبة الناس اي لا تجبن بقولكن خاضعا لينا مثل قول المطمعات وبالفارسية پس نرمی وفروتنی مکنید در سخن گفتن با مردان بیگانه من الروح ١٢ له قوله وقرن في بيوتكن بالفارسية وآرام گیرید در خانهای خویش ١٢ له قوله من القرار اي الثبات اشار الى توجيه القراءتين فمن كسر القاف قال ان قرن امر من القرار وهو السكون تقول قر يقر وقارا اذا ثبت وسكن واصله اقررن فحذفت الراء تخفيفا ثم الهمزة استغناء عنها فصار قرن او من قر يقر بكسر القاف في المضارع فاصله اقررن بكسر الراء وهذا قراءة الجمهور وقرأ نافع وعاصم وابو جعفر بفتح القاف في المضارع واصله اقررن ١٢ له قوله ولا تبرجن اي لا تتبخترن في مشيكن ابو السعود وقيل هو ابراز الزينة وابراز المحاسن للرجال ١٢ خطيب له قوله يا اهل البيت يشير الى انه منصوب على النداء اي نساء النبي صلعم اختلف في المراد باهل البيت في هذا الامر فروى ابن حاتم عن ابن عباس انها نزلت في نساء النبي صلعم وروى ابن جرير عن عكرمة انه كان ينادي في السوق انها نزلت فيهن وذهب ابو سعيد الخدري ومجاهد وقتادة الى انهم علي وفاطمة والحسنان استدل عليه بتذكير ضمير عليكم ويطهركم والصواب انها يعمهن وفاطمة وعليا وابنيهما اما شمولها لهن فان سياق الكلام معهن وفيما قبله وكذا فيما بعده الخطاب معهن واما لهم فلما في مسلم ان عليا وفاطمة وحسنا وحسينا جاؤا فادخلهم النبي صلى الله عليه وسلم في كساء من شعر اسود كان عليه ثم قرأ انما يريد الله ليذهب عنكم الرجس اهل البيت آه وفي مسند احمد وغيره عن ام سلمة انه صلعم كان في بيتها فجاء علي وفاطمة وابناهما وجلسوا عنده على كساء خيبري فانزل الله هذه الآية فاخذ فضل الكساء وغطاهم به ثم اخرج يده فالوى بها الى السماء قال اللهم اهل بيتي وخاصتي فاذهب الرجس عنهم وطهرهم تطهيرا قالت فادخلت رأسي البيت فقلت وانا معكم يا رسول فقال انك على خير وفي اسناده من لم يسم وبقية اسناده ثقات وروى ابن جرير عن ابي سعيد قال النبي صلعم نزلت هذه الآية في خمسة في وفي علي وحسن وحسين وفاطمة ولو سلم انها نزلت فيهن خاصة فاذا كن من اهل بيته فهؤلاء احق واولى بهذه التسمية وهذا مثل ما قالوا في مسجد اسس على التقوى انها نزلت في مسجد قباء كما في البخاري ومع ذلك انه صلعم لما سئل عنها قال هو مسجدي هذا والتوفيق انه اذا كان ذلك اسس على التقوى فمسجدي هذا اولى واحرى بهذه التسمية ولكن لا دليل للشيعة في الآية على ثبوت العصمة لهم لدخول الازواج ولو سلم عدم دخولهن فيها فلا تدل على العصمة من الذنب لانه يجوز كون التطهير بالعفو عنها بل هو اظهر لاقتضاء التطهير وقوع المطهر عنه ولو سلم فنقول كما اورده ابن تيمية الجواب على اصل القدرية ومنهم الامامية ظاهر فانه تعالى قد اراد ايمان من على وجه الارض فما تقع مراده واما على اصل اهل الاثبات فالتحقيق ان الارادة نوعان ارادة شرعية دينية يتضمن رضاه ومحبته وارادة تكوينية قدرية يتضمن خلقه وتقديره الاول مثل يريد الله بكم اليسر ولا يريد بكم العسر وكقوله يريد الله ليبين لكم ويهديكم سنن الذين من قبلكم ويتوب عليكم والله يريد ان يتوب عليكم ويريد الذين يتبعون الشهوات فان ارادة الله في هذه الآيات متضمنة لمحبة الله ورضاه والثانية كقوله تعالى فمن يرد الله ان يهديه يشرح صدره للاسلام ومن يرد ان يضله يجعل صدره ضيقا حرجا والآية من قبيل الاولى ولو عم فلا يثبت بالمعنى الذي ادعوه وهو العصمة عن الخطأ والاثم كليهما بل عن الاثم فقط ١٢ كمالين له قوله اے نساء النبي قصره عليهن لمراعاة السياق والا فقد قيل الآية عامة في اهل بيت سكنه وهن ازواجه واهل بيت نسبه وهن ذريته ١٢ صاوی له قوله واذكرن ويادكنيد اي زنان پيغمبر اي في انفسكن ذكرا دائما واذكرنه لغيركن على جهة الوعظ والتعليم ١٢ خطيب له قوله ان المسلمين والمسلمات الخ سبب نزولها ان ازواج النبي صلى الله عليه وسلم جلس يتذاكرن فيما بينهن وقلن ان الله ذكر الرجال في القرآن ولم يذكر النساء بخير فما فينا خير يذكر به انا نخاف ان لا تقبل منا طاعة فسألت ام سلمة رسول الله صلى الله عليه وسلم وكانت كثيرة السؤال فقالت يا رسول الله ما بال ربنا يذكر الرجال في كتابه ولا يذكر النساء فنخشى ان لا يكون فيهن خير افنزلت جبرا لخاطرهن ١٢ صاوی له قوله والذاكرين الله كثيرا اي بقلوبهم والسنتهم في كل حالة ومن علامات الاكثار من الذكر اللهج به عند الاستيقاظ من النوم وقال مجاهد لا يكون العبد من الذاكرين الله كثيرا حتى يذكر الله تعالى قائما وقاعدا ومضطجعا من الخطيب والروح وفي الكبير يعني هم في جميع هذه الاحوال يذكرون الله وروى ان ازواج النبي صلى الله عليه وسلم قلن يا رسول الله ذكر الله الرجال في القرآن بخير فما فينا خير نذكر به فنزلت ١٢ بیضاوی له قوله الاختيار يشير الى انه مصدر على غير القياس كالطيرة وقال القاضي الخيرة ما يتخير ١٢ ك له قوله نزلت في عبد الله بن جحش واخته زينب اي بنت جحش ايضا وامهما اميمة بنت عبد المطلب عمة رسول الله صلى الله عليه وسلم وقوله فكرهاه ذلك اي كون الخطبة لزيد وذلك انها لما علمت الحال قالت انا بنت عمتك يا رسول الله فلا ارضاه لنفسي صر

يصلح ولا يليق وهذا اللفظ يستعمل تارة في الحظر والمنع كما هنا وتارة في الامتناع عقلا كما في قوله تعالى ما كان لكم ان تنبتوا شجرها وتارة في الامتناع شرعا كقوله تعالى وما كان لبشر

فقال امسك عليك زوجك كما قال تعالى واذ منصوب باذكر تقول للذي انعم الله عليه بالاسلام
وانعمت عليه بالاعتاق وهو زيد بن حارثة كان من سبي الجاهلية اشتراه رسول الله صلى الله عليه وسلم
قبل البعثة واعتقه وتبناه امسك عليك زوجك واتق الله في امر طلاقها وتخفي في نفسك ما الله
مبديه مظهره من محبتها وان لو فارقها زيد تزوجتها وتخشى الناس ان يقولوا تزوج محمد زوجة ابنه و
الله احق ان تخشه في كل شيء وتزوجتها ولا عليك من قول الناس ثم طلقها زيد وانقضت عدتها
قال الله تعالى فلما قضى زيد منها وطرا حاجة زوجنكها فدخل عليها النبي صلى الله عليه وسلم بغير اذن واشبع
المسلمين خبزا ولحما لكي لا يكون على المؤمنين حرج في ازواج ادعيائهم اذا قضوا منهن وطرا
وكان امر الله مقضيه مفعولا ○ ما كان على النبي من حرج فيما فرض احل الله له سنة الله اي
اوقدر وقسم له من قولهم فرض له في الديوان ١٢ ك
كسنة الله فنصب بنزع الخافض في الذين خلوا من قبل من الانبياء ان لا حرج عليهم في ذلك
اوسن الله ذلك سنة او الزموا سنة الله ١٢ ك
توسعة لهم في النكاح وكان امر الله فعله قدرا مقدورا ○ مقضيا الذين نعت للذين قبله
يبلغون رسلت الله ويخشونه ولا يخشون احدا الا الله فلا يخشون مقالة الناس فيما احل الله
لهم وكفى بالله حسيبا ○ حافظا لاعمال خلقه ومحاسبهم ما كان محمد ابا احد من رجالكم فليس ابا زيد
اي والده فلا يحرم عليه التزوج بزوجته زينب ولكن كان رسول الله وخاتم النبين فلا يكون له ابن رجل
بعده يكون نبيا وفي قراءة بفتح التاء كالة الختم اي به ختموا وكان الله بكل شيء عليما ○ منه بان لا ع ٥ ٦ ٢
نبي بعده واذا نزل السيد عيسى يحكم بشريعته يايها الذين امنوا اذكروا الله ذكرا كثيرا ○ وسبحوه
بكرة واصيلا ○ اول النهار واخره هو الذي يصلي عليكم اي يرحمكم وملئكته اي يستغفرون لكم
ليخرجكم ليديم اخراجه اياكم من الظلمت اي الكفر الى النور اي الايمان وكان بالمؤمنين رحيما ○
تحيتهم منه تعالى يوم يلقونه سلم بلسان الملئكة واعد لهم اجرا كريما ○ هو الجنة يايها النبي
انا ارسلنك شاهدا على من ارسلت اليهم ومبشرا من صدقك بالجنة ونذيرا ○ منذرا من
كذبك بالنار وداعيا الى الله الى طاعته باذنه بامره وسراجا منيرا ○ اي مثله في الاهتداء به وبشر
المؤمنين بان لهم من الله فضلا كبيرا ○ هو الجنة ولا تطع الكفرين والمنفقين فيما يخالف شريعتك
ودع اترك اذهم لا تجازهم عليه الى ان تؤمر فيهم بامر وتوكل على الله فهو كافيك وكفى بالله
وكيلا ○ مفوضا اليه يايها الذين امنوا اذا نكحتم المؤمنت ثم طلقتموهن من قبل ان

ے١ قوله اي فقال امسك عليك زوجك كذا نقل عن ائمة التفسير مقاتل وقتادة وذهب اليه ابن جرير الطبري وغيره انه صلعم وقع منه استحسان لها وهي في عصمة زيد وانه كان حريصا على ان يطلقها فيزوجها هو ثم ان زيدا لما اخبره انه يريد فراقها وشكا منها غلظ قولها وعصيان امره واذى باللسان وتعظيما بالشرف قال له امسك عليك زوجك واتق الله اي فيما تقول عنها وهو يخفي الحرص على طلاق زيد اياها وهذا الذي كان يخفي في نفسه لكنه لزم ما يجب من الامر بالمعروف وروى عبد الرزاق عن معمر عن قتادة قال جاء زيد فقال يا رسول الله ان زينب اشتدت علي لسانها وانا اريد ان اطلقها فقال اتق الله وامسك عليك زوجك قال والنبي صلعم يحب ان يطلقها ويخشى الناس وقال مقاتل انه صلى الله عليه وسلم اتى زيدا يوما فطلبه فابصر زينب نائمة وكانت بيضاء جميلة جسيمة من اتم نساء قريش فهواها وقال سبحان الله مقلب القلوب فسمعت زينب بالتسبيحة فذكرتها لزيد ففطن زيد فقال يا رسول الله ائذن لي في طلاقها فان فيها كبرا تعظم علي وتؤذيني بلسانها فقال النبي صلعم امسك عليك زوجك واتق الله وعند الحاكم في المستدرك من طريق فيه الواقدي عن محمد بن يحيى بن حبان نحو ذلك لكنه مرسل والواقدي ضعيف وقد خطأ القشيري وعياض وغيرهما من روى من المفسرين انه صلعم لما راها اعجبته ووقع في قلبه حبها واحب طلاق زيد لها قال القشيري هذا اقدام عظيم من قائله وتفريط بحق النبي صلعم وبفضله وكيف يقال راها فاعجبته وهي ابنة عمته لم يزل يراها منذ ولدت ولم يكن النساء يحتجبن منه صلعم وهو الذي زوجها لزيد وقال بعضهم انه غير صحيح وان صح عن قائله فهو منكر من القول تحاشى جانب النبوة والذي اشار اليه جماعة من اهل التحقيق في هذه القصة انه تبارك وتعالى اوحى اليه انه سيزوجها وذلك بحكمة اقتضتها الارادة الالهية فهذا الذي عاتبه الله على اخفائه من زيد و روى ابن ابي حاتم عن طريق السدي انه صلعم اراد ان يزوجها زيدا فكرهت ذلك ثم انها رضيت به فزوجها اياه ثم اعلم الله نبيه بعد انها من ازواجه فكان يستحيي ان يامره بطلاقها وكان لا يزال يكون بين زيد وزينب ما يكون بين الناس فامره ان يمسك عليه زوجه وكان يخشى الناس ان يعيبوا عليه ويقولوا تزوج امراة ابنه وروى ايضا عن علي بن الحسين رض قال اعلم الله نبيه ان زينب ستكون من ازواجه قبل ان يتزوجها فلما اتاه زيد يشكوها قال اتق وامسك عليك زوجك قال الله تعالى قد اخبرتك اني مزوجكها وتخفي في نفسك ما الله مبديه قال القرطبي قال علماؤنا قول علي بن الحسين احسن ما قيل في الآية وهو الذي عليه اهل التحقيق من المفسرين والعلماء الراسخين كالزهري والقاضي وابو بكر بن العلاء والقاضي ابو بكر ابن العربي وغيرهم ذكر هذا كله العلامة عبد الرؤف المناوي في شرح الالفية للعراقي ١٢ ك ے٢ قوله اشتراه رسول الله الخ اي صورة والا فهو كان حرا لعدم مشروعية الرق بالسبي قبل البعثة خصوصا والوقت وقت فترة واهلها ناجون لا يقال فيهم حربيون وفي نسبة الشراء لرسول الله صلى الله عليه وسلم نوع تسمح اذ المنقول في السير ان خديجة اشترته باربعمائة درهم ثم وهبته للنبي صلى الله عليه وسلم ١٢ جمل ے٣ قوله وتبناه اي قبل البعثة ايضا ١٢ جمل ے٤ قوله واتق الله اي فلا تطلقها وهو نهي تنزيه اولى ما تقول عنها من الكبر واذى الزوج ونحوها ١٢ ے٥ قوله وتخفي في نفسك وهو علم بان زيدا سيطلقها وستنكحها يعني انك تعلم بما اعلمتك انها ستكون زوجتك وانت تخفي في نفسك هذا المعنى والله يريد ان ينجز لك وعده ويبدي انها زوجتك بقوله زوجناكها من روح البيان ١٢ ے٦ قوله من محبتها وان لو فارقها الخ هذا هو المشهور فيما بينهم والذي عليه اهل التحقيق هو علم ان زيدا سيطلقها وهو ينكحها كما علمه الله بذلك كما مر بيانه آنفا ١٢ ك ے٧ قوله فلما قضى زيد منها وطرا اي بان لم يبق له فيها ارب وطلقها وانقضت عدتها ١٢ صاوي ے٨ قوله زوجناكها اه اي ولم نحوجك الى ولي من الخلق يعقد لك عليها تشريفا لك ولها قال انس كانت زينب تفتخر على ازواج النبي صلى الله عليه وسلم وتقول زوجكن بهاليكن وزوجني الله من فوق سبع سموات وكانت تقول للنبي جدي وجدك واحد وليس من نسائك من هي كذلك غيري وقد انكحنيك الله والسفير في ذلك جبريل ١٢ جمل ے٩ قوله فدخل عليها بغير اذن الخ يعني از نزول آيت بخانه زينب آمد بی دستوری وزینب گفت یا رسول بی خطبه وبی گواه حضرت فرموده که الله المزوج وجبريل الشاهد وهو من خصائصه عليه السلام واباح الامام محمد انعقاد النكاح بغير شهود خلافا لهما وروى انها لما اعتدت قال رسول الله لزيد ما اجد احدا اوثق في نفسي منك اخطب علي زينب قال زيد فانطلقت فاذا هي تخمر عجينها فقلت يا زينب البشرى فان رسول الله يخطبك ففرحت ونزل القرآن زوجناكها فتزوجها رسول الله صلى الله عليه وسلم ودخل بها وما اولم على امراة من نسائه ما اولم عليها ذبح شاة واطعم الناس الخبز واللحم ملخصا من الروح ١٢ ے١٠ قوله بغير اذن اي ولا عقد ولا صداق وهذا من خصوصياته التي لم يشركه فيها احد بالاجماع وكان تزوجه سنة خمس من الهجرة وقيل سنة ثلاث وهي اول من مات بعده من زوجاته ماتت بعده بعشر سنين ولها من العمر ثلاث وخمسون سنة ١٢ صاوي ے١١ قوله خبزا ولحما اي فذبح شاة واطعم الناس خبزا ولحما حتى تركوه ولم يولم النبي على احد من نسائه كما اولم على زينب ١٢ ے١٢ قوله سنة الله الخ اسم موضوع موضع كقوله ترابا وجندلا مؤكد لقوله ما كان على النبي من حرج كانه قيل سن الله ذلك سنة في الانبياء الماضين وهو ان لا يحرج عليهم في الاقدام على ما اباح لهم ووسع عليهم في باب النكاح وغيره ١٢ مدارك ے١٣ قوله ما كان محمد ابا احد من رجالكم اي ابوة حقيقة فلا ينافي انه ابوهم من حيث انه شفيق عليهم وناصح لهم يجب عليهم تعظيمه وتوقيره ١٢ ص ے١٤ قوله خاتم النبيين قال اهل السنة والجماعة لا نبي بعد نبينا لقوله تعالى ولكن رسول الله وخاتم النبيين وقوله عليه السلام لا نبي بعدي ومن قال بعد نبينا نبي يكفر لانه انكر النص وكذلك لو شك فيه لان الحجة تبين الحق من الباطل ومن ادعى النبوة بعد موت محمد لا يكون دعواه الا باطلا انتهى ١٢ روح ے١٥ قوله واذا نزل السيد عيسى يحكم بشريعته جواب عما يقال كيف قال تعالى وخاتم النبيين وعيسى ينزل بعده وهو نبي ولا يرد على هذا حكمه باشياء من وضع الجزية وعدم قبوله غير الاسلام ونحو ذلك مما جاء في الاحاديث مما يخالف شرعنا الآن لان ذلك شرع نبينا عند نزول عيسى عليهما الصلاة والسلام وقال الزمخشري فان قلت كيف كان آخر الانبياء وعيسى ينزل في آخر الزمان قلت معنى كونه آخر الانبياء انه لا نبي بعده احد وعيسى ممن نبئ قبله وحين ينزل ينزل عاملا بشريعة محمد صلى الله عليه وسلم اه كرخي ١٢ جمل ے١٦ قوله اول النهار وآخره تخصيصهما بالذكر للدلالة على فضيلتهما على ساير الاوقات لكونهما مشهودين والمراد بالتسبيح كما قاله مجاهد سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر ولا حول ولا قوة الا بالله فعبر بالتسبيح عن اخواته وقيل صلوا صلوة الصبح والعصر وعن الكلبي وسبحوه بكرة صلوا صلوة الفجر واصيلا الصلوات الاربعة الباقية ١٢ ك ے١٧ قوله اي يستغفرون ثم المراد بالصلوة الاهتمام والعناية بما يصلحكم على وجه المجاز وذلك من الله رحمة ومن الملائكة استغفار فالآية من قبيل عموم المجاز لا من عموم المشترك ١٢ ے١٨ قوله ليديم اخراجه جواب عما يقال ان اخراجه ايانا من الظلمات حاصل بمجرد الايمان وايضاح الجواب ان المراد دوام هذا الاخراج لان الغفلة عن الخالق اذا دامت ربما اخرجت العبد من النور اي الايمان اعياذا بالله ١٢ صاوي ے١٩ قوله يوم يلقونه اي يوم لقائه عند الموت او عند الخروج من القبور او عند دخول الجنة ١٢ بيضاوي ے٢٠ قوله منذرا يشير الى انه فعيل بمعنى المفعل كاليم وبديع بمعنى مولم ومبدع ١٢ ك ے٢١ قوله بامره دفع بذلك ما يقال ان الاذن حاصل بقوله ارسلناك فاجاب بان المراد بالاذن تسهيل وتيسير ومن هنا اخذ الاشياخ استعمال الاجازة للمريدين فمن اجازه اشياخه لشيء من العلم والارشاد فقد سهلت له الطريق وتيسرت ومن لم تحصل له الاجازة وتصدر بنفسه فقد عطل نفسه وغيره وانسدت عليه الطريق ١٢ صاوي ے٢٢ قوله وسراجا منيرا يحتمل ان المراد السراج الشمس وهو ظاهر ويحتمل ان المراد به المصباح وحينئذ فيقال انما شبه بالسراج ولم يشبه بالشمس مع ان نورها اتم لان السراج يسهل اقتباس الانوار منه وهو صلى الله عليه وسلم تقتبس منه الانوار الحسية والمعنوية ١٢ صاوي

تَمَسُّوْهُنَّ وفي قراءة تماسوهن اى تجامعوهن فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا تحصونها

بالاقراء او غيرها فَمَتِّعُوْهُنَّ اعطوهن ما يتمتعن به اى ان لم يسم لهن اصدقة والا فلهن نصف

المسمى فقط قاله ابن عباس رض وعليه الشافعي رح وَسَرِّحُوْهُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ۝ خلوا سبيلهن من غير

اضرار يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ الّٰتِيْٓ اٰتَيْتَ اُجُوْرَهُنَّ مهورهن وَمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ

مِمَّآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلَيْكَ من الكفار بالسبي كصفية وجويرية وَبَنٰتِ عَمِّكَ وَبَنٰتِ عَمّٰتِكَ وَبَنٰتِ خَالِكَ وَبَنٰتِ

خٰلٰتِكَ الّٰتِيْ هَاجَرْنَ مَعَكَ بخلاف من لم يهاجرن وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ اِنْ

اَرَادَ النَّبِيُّ اَنْ يَّسْتَنْكِحَهَا يطلب نكاحها بغير صداق خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ النكاح

بلفظ الهبة من غير صداق قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ اى المؤمنين فِيْٓ اَزْوَاجِهِمْ من الاحكام بان

لا يزيدوا على اربع نسوة ولا يتزوجوا الا بولي وشهود ومهر وَفِيْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ من الاماء بشراء او

غيره بان تكون الامة ممن تحل لمالكها كالكتابية بخلاف المجوسية والوثنية وان تستبرأ قبل

الوطي لِكَيْلَا متعلق بما قبل ذلك يَكُوْنَ عَلَيْكَ حَرَجٌ ضيق في النكاح وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا فيما يعسر

التحرز عنه رَّحِيْمًا ۝ بالتوسعة في ذلك تُرْجِيْ بالهمزة والياء بدله تؤخر مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ اى ازواجك

عن نوبتها وَتُـْٔوِيْٓ تضم اِلَيْكَ مَنْ تَشَآءُ منهن فتأتيها وَمَنِ ابْتَغَيْتَ طلبت مِمَّنْ عَزَلْتَ من

القسمة فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ في طلبها وضمها اليك خيّر في ذلك بعد ان كان القسم واجبا عليه ذٰلِكَ

التخيير اَدْنٰٓى اقرب اِلٰٓى اَنْ تَقَرَّ اَعْيُنُهُنَّ وَلَا يَحْزَنَّ وَيَرْضَيْنَ بِمَآ اٰتَيْتَهُنَّ ما ذكر المخير فيه كُلُّهُنَّ

تاكيد للفاعل في يرضين وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ من امر النساء والميل الى بعضهن وانما خيرناك

فيهن تيسيرا عليك في كل ما اردت وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا بخلقه حَلِيْمًا ۝ عن عقابهم لَا يَحِلُّ بالتاء والياء

لَكَ النِّسَآءُ مِنْ بَعْدُ التسع اللاتي اخترنك وَلَآ اَنْ تَبَدَّلَ بترك احدى التائين في الاصل بِهِنَّ مِنْ

اَزْوَاجٍ بان تطلقهن او بعضهن وتنكح بدل من طلقت وَّلَوْ اَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ اِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ

من الاماء فتحل لك وقد ملك بعدهن مارية القبطية وولدت له ابراهيم ومات في حيوته وَكَانَ

اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ رَّقِيْبًا ۝ حفيظا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّآ اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ

في الدخول بالدعاء اِلٰى طَعَامٍ فتدخلوا غَيْرَ نٰظِرِيْنَ منتظرين اِنٰىهُ نضجه مصدر انى يانى

وَلٰكِنْ اِذَا دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا تمكثوا مُسْتَاْنِسِيْنَ لِحَدِيْثٍ ط من

[illegible]

---

٥١ قوله اى تجامعوهن تفسير على القراءتين والخلوة الصحيحة في حكم المس عند ابي حنيفة رح ١٢ ك **٥٢ قوله** اعطوهن ما يتمتعن اى يتمتعن به وهي المتعة الواجبة للمفارقة في الحياة اذا كانت مدخولا بها او غير مدخول بها وكانت مفوضة ولم يفرض لها شئ قبل الفراق واشار الشارح الى هذا التفصيل بقوله ان لم يسم لهن اصدقة الخ جمل وقال في التفسير الاحمدي فان كان فرض لها مهر يجب على الزوج نصف المفروض والمتعة حينئذ مستحبة وان لم يفرض لها مهر لم يجب من المهر شئ ولكن يجب المتعة حينئذ وهي درع وخمار وملحفة على الاصح ١٢ **٥٣ قوله** والا فلهن نصف المهر فقط قاله ابن عباس وعليه الشافعي والتفصيل انها تجب المتعة لكل مطلقة في الجديد من قول الشافعي الا لغير المدخولة المفروض لها فهي سنة في حقها وهو رواية عن احمد ويحكى عن علي وقال مالك يستحب لكل الا لهذه وقال ابوحنيفة واحمد في رواية يستحب للمدخولة مطلقا ويجب لغير المدخولة التي لم يسم لها فاذا سمى لها لم يشرع في حقها لقوله تعالى في سورة البقرة وان طلقتموهن من قبل ان تمسوهن وقد فرضتم لهن فريضة فنصف ما فرضتم ١٢ ك **٥٤ قوله** كصفية جويرية التمثيل بهما يقتضي عطف ما ملكت يمينك على صلة اتيت اجورهن فانهما من الازواج تزوجهما بعد عتقهما ولو جعلت معطوفة على ازواجك فالصواب ح التمثيل بمارية وريحانة بخلاف من لم يهاجرن كام هانئ فانها تحرم عليه وذلك من خصائصه صلى الله عليه وسلم روى الترمذي عن ام هانئ خطبني النبي صلى الله عليه وسلم فاعتذرت له بعذري ثم انزل الله هذه الآية فلم احل له لاني لم اهاجر معه كنت من الطلقاء قال السيوطي في خصائصه ماحرم صلى الله عليه وسلم خاصة نكاح من لم يهاجر في احد الوجهين انتهى ويحتمل الحل عليه كتقييد الاحلال له باعطائها المهر معجلة وتقييد احلال المملوكة بكونها سبية وعن بعض معناه اللاتي اسلمن ١٢ كمالين **٥٥ قوله** وبنات عمك وبنات عماتك اى نساء قريش المنسوبات لابيك وقوله وبنات خالاتك اى نساء بني زهرة المنسوبات لامك وحكمة افراد العم والخال دون العمة والخالة ان العم والخال يعمان اذا اضيفا لكونهما مفردين خاليين من تاء الوحدة والخالة والعمة لا يعمان لوجود التاء ١٢ ص **٥٦ قوله** وبنات خالاتك الخ نصبها باحللنا لان معنى احللنا قضينا او علمنا حلها فلم ينافي الماضي الشرط المستقبل او نقول احللنا جواب الشرط بحسب المعنى والحقيقة فهي ايضا مستقبل ١٢ ك **٥٧ قوله** خالصة لك العامة على النصب وفيه اوجه احدها انه منصوب على الحال من فاعل وهبت اى حال كونها خالصة لك دون غيرك الثاني انها حال من امرأة لانها وصفت فتخصصت وهو بمعنى الاول واليه ذهب الزجاج الثالث انها نعت مصدر مقدر اى هبة خالصة فنصبها بوهبت الرابع انها مصدر مؤكد كوعد الله آه ١٢ ج **٥٨ قوله** من غير صداق وذلك قول مالك والشافعي واحمد وقال ابوحنيفة رح ينعقد النكاح لغيره صلى الله عليه وسلم وانما خص النبي لعدم وجوب المهر عليه ١٢ **٥٩ قوله** ومهر لكن عند الشافعي رح ان كل ما يصلح ثمنا في البيع يصلح مهرا في النكاح قل او كثر وغير مقدر من عند الله وان تقديره الى راى الزوج وعندنا هو مقدر شرعا من عند الله تعالى وهو عشرة دراهم والزيادة عليه بالغا ما بلغ تبرع والنقصان عنه ممنوع من تفسير الاحمدي وتفصيله في كتب الاصول وقد يقال ان قدر المفروض لم يعلم من الآية فيكون مجملا واجيب بان المفروض مجمل فقد بينه عليه السلام بقوله لا مهر اقل من عشرة دراهم او قدرناه بالقياس على اليد في حد السرقة ولا ضير فيه هكذا قالوا ١٢ **٦٠ قوله** متعلق بما قبل ذلك يعني لقوله خالصة لك وفي قوله قد علمنا ما فرضنا آه جملة معترضة ١٢ ك **٦١ قوله** ترجي في القاموس ارجاء الامر اخره والمعنى تؤخر يا محمد من تشاء من ازواجك وتترك مضاجعتها من غير نظر الى نوبة وقسم وعدل ١٢ **٦٢ قوله** من ابتغيت طلبت اى طلبت ردها الى فراشك بعد ان عزلتها واسقطتها من القسمة جمل وفي ابي السعود على قوله ممن عزلت اى طلقتها بالرجعة والعزل الترك والتبعيد ١٢ روح **٦٣ قوله** طلبت اى بالرجعة فلا اثم وقيل هي محمولة على اباحة التبدل بازواجه بعد التحريم ١٢ ك **٦٤ قوله** خير في ذلك الخ اختلف المفسرون في معنى هذه الآية فاشهر الاقوال انها في القسم بينهن وذلك ان التسوية بينهن في القسم كانت واجبة عليه فلما نزلت هذه الآية سقط عنه وصار الاختيار اليه فيهن من الخطيب ١٢ **٦٥ قوله** ذلك ادنى الخ هذا اشارة الى حكمة تخييره في القسم وعدم وجوبه عليه والمعنى لم يجب عليه القسم بين نسائه مع انه عدل لان التخيير اقرب الى سكون اعينهن وعدم حزنهن واقرب الى رضاهن بما حصل لهن لانهن اذا علمن ان الله لم يوجب على النبي شيئا من القسم وحصل منه القسم سررن بذلك وقنعن به ١٢ صاوي **٦٦ قوله** ان تقر اعينهن اے لانهن اذا علمن ان هذا التخيير من عند الله اطمانت نفوسهن وذهبت التغاير وحصلت الرضا وقرت العيون ١٢ ك **٦٧ قوله** لا يحل لك النساء من بعد التسع الخ هذه الآية منسوخة بالآية السابقة وهي يا ايها النبي انا احللنا لك ازواجك اللاتي اتيت اجورهن وما ملكت يمينك مما افاء الله عليك الآية ويؤيده ما روي عن عائشة رضي الله عنها ما مات رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى حل له من النساء ما شاء وقيل معناه لا يحل لك النساء من بعد الاجناس الاربعة التي نص على احلالهن فهو محكم غير منسوخة هكذا ذكره صاحب الكشاف وكلام صاحب المدارك ايضا يساعده وذكر في البيضاوي ان ناسخه ليس هذه الآية بل الآية اسلفت فاصله بينها وبين قوله تعالى لا يحل لك النساء من بعد وهي قوله تعالى ترجي من تشاء منهن وتؤوي اليك من تشاء على تقدير ان يكون معناه تطلق من تشاء وتمسك من تشاء ملخص من التفسير الاحمدي ١٢ **٦٨ قوله** والياء اى التحتية للاكثر لان تانيث الجمع غير حقيقي مع وجود الفصل والتاء الفوقية لابي عمرو ويعقوب ١٢ ك **٦٩ قوله** بعد التسع جزاء لهن على اختيارهن النبي صلى الله عليه وسلم والآخرة فلم تحل له غيرهن اختلفوا في الآية فقيل انها محكمة لم تنسخ بل هي ناسخة لقوله تعالى ترجي من تشاء على المعنى الثاني روى ابن مردويه عن ابن عباس حبسه الله عليهن كما حبسهن عليه وهو المروي عن الحسن وابن سيرين وقيل انها منسوخة بقوله ترجي من تشاء منهن على وجه فانه وان تقدمها قراءة فهو مسبوق نزولا بما رواه احمد والترمذي والنسائي عن عائشة ما مات رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى حل له من النساء ما شاء اخرج ابن ابي حاتم عن ام سلمة نحوه وذلك اصح وقال شيخ الاسلام ابن حجر اختلف في قوله لا يحل لك النساء من بعد هل المراد بعد الاوصاف المذكورة فكان يحل له صنف دون صنف او بعد النساء الموجودة عند التخيير على قولين والى الاول ذهب ابي بن كعب ومن وافقه كما اخرجه عبد الله بن احمد والى الثاني وان ذلك وقع مجازاة لهن على اختيارهن نعم الواقع لم يتجدد له تزوج بعد القصة المذكورة لكن ذلك لا يرفع الحجاب انتهى وعن ابن عباس كما رواه الترمذي لا يحل لك من بعد الاجناس الاربعة التي نص على احلالهن ولا ان تبدل بهن ازواجا من اخر ١٢ ك **٧٠ قوله** الا ما ملكت يمينك فيه وجهان احدهما انه مستثنى من النساء فيجوز فيه وجهان النصب على اصل الاستثناء والرفع على البدل وهو المختار والثاني انه مستثنى من ازواج قال ابو البقاء فيجوز ان يكون في موضع نصب على اصل الاستثناء وان يكون في موضع جر بدلا منهن على اللفظ وان يكون في موضع نصب بدلا منهن على المحل آه ١٢ ج **٧١ قوله** يا ايها الذين آمنوا لا تدخلوا الخ هذه الآية نزلت في شان وليمة زينب بنت جحش حين بنى بها رسول الله صلى الله عليه وسلم فدعا القوم فاصابوا من الطعام ثم خرجوا وبقي رهط عند النبي صلى الله عليه وسلم فاطالوا المكث فثقل على النبي صلى الله عليه وسلم ١٢ صاوي ملخصا **٧٢ قوله** اناه اى وقت الطعام او ادراكه بيضاوي وفي الخطيب روى عن ابن عباس انها نزلت في ناس من المسلمين كانوا يتحينون طعام رسول الله صلى الله عليه وسلم قبل الطعام الى ان يدرك ثم ياكلون ولا يخرجون وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يتاذى بهم فنزلت هذه الآية وقال اكثر المفسرين نزلت هذه الآية في شان وليمة زينب حين دخل بها رسول الله صلى الله عليه وسلم فاجتمعوا الناس في الوليمة وياكل الناس ويخرج ثم يدخل الى ان قال انس رض يا رسول الله دعوت حتى ما اجد احدا ادعوه فقال ارفعوا طعامكم وتفرق الناس كلهم وبقي ثلثة نفر يتحدثون فاطالوا المقام رسول الله صلى الله عليه وسلم ليخرجوا فلم يخرجوا وكان رسول صلى

٥١ قوله ان يخرجكم اي من اخراجكم يعني ان فيه تقدير مضاف بدليل ما بعده فانه يدل على ان المستحى منه معنى من المعاني لا النفس ١٢ ک ٥٢ قوله ان يخرجكم فوضع الحق موضع الاخراج للدلالة على ان اخراجكم حق فلا ينبغي ان يترك بيانه ١٢ ک ٥٣ قوله اي لا يترك بيانه لما كان الحياء لا يليق به سبحانه فانه عبارة عن تكسر النفس والانقباض اوله بغاية وهو الترك وقرئ في الشاذ يستحي بياء واحدة وحذف احدى اليائين ١٢ ک ٥٤ قوله واذا سألتموهن الخ روي ان عمر رضي الله عنه قال يا رسول الله يدخل عليك البر والفاجر فلو امرت امهات المؤمنين بالحجاب فنزلت ١٢ بيضاوي ٥٥ قوله فاسألوهن الخ هذه آية الحجاب التي امر بها امهات المؤمنين بعد ان كان النساء لا يحتجبن وفيها جواز سماع كلامهن ومخاطبتهن وكان ذلك في ذي القعدة من السنة الخامسة من الهجرة كما رواه ابن سعد قال عياض فرض الحجاب مما اختص به فهو فرض عليهن بلا خلاف في الوجه والكفين فلا يجوز لهن كشف ذلك في الشهادة ولا غيرها ولا اظهار شخوصهن وان كن مستترات الا ما دعت اليه ضرورة ثم استدل بما في الموطأ ان حفصة لما توفي سترها النساء عن ان يرى شخصها وان زينب بنت جحش جعلت لها القبة فوق نعشها ليستر شخصها انتهى قال الحافظ وليس فيما ذكره دليل على ان ما ادعاه فرض ذلك عليهن فقد كن بعد النبي صلى الله عليه وسلم يحججن ويطفن وكان الصحابة ومن بعدهم يسمعون منهن الحديث وهم مستترات الابدان لا الاشخاص ١٢ ک ٥٦ قوله من الخواطر المريبة فان كل واحد من الرجل والمرأة اذا لم ير الآخر لم يقع في قلبه شيء ١٢ روح ٥٧ قوله ولا ان آه نزلت في رجل من اصحابه عزم ان ينكح بعض نسائه ان قبض رواه ابن ابي حاتم عن ابن عباس ونقل عن السدي ان العازم على ذلك طلحة بن عبيد الله كذا روي عن مقاتل ١٢ ک ٥٨ قوله لا جناح عليهن الآية روي انه لما نزلت آية الحجاب وتم احتجاب النساء من الرجل قال الآباء والابناء والاقارب نحن ايضا يا رسول الله نكلمهن من وراء حجاب فنزل عقبها قوله تعالى لا جناح عليهن الآية والمراد من النساء المؤمنات بدليل الاضافة الى كلمة هن ومن ما ملكت ايمانهن الاماء خاصة على ما قال سعيد بن المسيب وقيل يتناول العبيد وبه اخذ الشافعي من الاحمدي وعبارة روح البيان ولا ما ملكت ايمانهن من العبيد والاماء فيكون عبد المرأة محرما لها فيجوز له الدخول عليها اذا كان عفيفا وان ينظر اليها كالمحارم وقيل من الاماء خاصة فيكون العبد حكمه حكم الاجنبي معها قال في بحر العلوم وهو اقرب الى التقوى لان عبد المرأة كالاجنبي خصيا كان او فحلا وهو قول ابي حنيفة رضي الله عنه وعليه الجمهور فلا يجوز لها الحج ولا السفر معه وقد اجاز رؤيته الى وجهها وكفيها اذا وجد الامن من الشهوة ولكن جواز النظر لا يوجب المحرمية ملخصا ١٢ ٥٩ قوله في آبائهن الخ ولم يذكر العم والخال لانهما يجريان مجرى الوالدين وقد جاءت تسمية العم ابا في القرآن في قوله تعالى واله آبائك ابراهيم واسمعيل واسحق ١٢ كمالين وروي انه لما نزلت آية الحجاب قال الآباء والابناء يا رسول الله او نكلمهن ايضا من وراء حجاب فنزلت هذه الآية ١٢ صاوي ٦٠ قوله اي المؤمنات اي فلا يجوز للكتابيات الدخول عليهن وقيل هو عام وانما قال او نسائهن لانهن من اجناسهن ١٢ ک ٦١ قوله من غير حجاب الخ وذلك مذهب الشافعي وقال ابو حنيفة والجمهور عبد المرأة كالاجنبي وقد مر في سورة النور ١٢ ک ٦٢ قوله يا ايها الذين آمنوا صلوا عليه اي ادعوا له بما يليق به وحكمة صلاة الملائكة والمؤمنين على النبي تشريفهم بذلك حيث اقتدوا بالله في مطلق الصلاة واظهار تعظيمه صلى الله عليه وسلم و مكافاة لبعض حقوقه على الخلق لانه الواسطة العظمى في كل نعمة وصلت لهم وحق على من وصل له نعم من شخص ان يكافئه فصلاة جميع الخلق عليه مكافاة لبعض ما يجب عليهم من حقوقه ان قلت ان صلاتهم طلب من الله ان يصلي عليه وهو مصل عليه مطلقا طلبوا او لا اجيب بان الخلق لما كانوا عاجزين عن مكافاته صلى الله عليه وسلم طلبوا من القادر المالك ان يكافيه ولا شك ان الصلاة الواصلة للنبي صلى الله عليه وسلم من الله لا تقف عند حد فكلما طلبت من الله زادت على نبيه فهي دائمة بدوام الله ١٢ صاوي ٦٣ قوله صلوا عليه وسلموا تسليما ثم ان للصلوة والتسليمات مواطن فمنها ان يصلي عند سماع اسمه الشريف في الاذان قال القهستاني في شرحه الكبير نقلا عن كنز العباد اعلم انه يستحب ان يقال عند سماع الاولى من الشهادة الثانية صلى الله عليك يا رسول الله وعند سماع الثانية قرة عيني بك يا رسول الله ثم يقال اللهم متعني بالسمع والبصر بعد وضع ظفر الابهامين على العينين فانه صلى الله عليه وسلم قائد له الى الجنة انتهى وحضرت شيخ امام ابو طالب محمد بن علي المكي رفع الله درجته در قوت القلوب روايت كرده از ابن عيينه كه حضرت پيغمبر عليه السلام بمسجد در آمد وابو بكر رضي الله عنه ظفر ابهامين چشم خود را مسح كرد وگفت قرة عيني بك يا رسول الله وچون بلال رضي الله عنه از اذان فراغت روي نمود حضرت رسول الله صلى الله عليه وسلم فرمود كه ابا بكر هر كه بگويد انچه تو گفتي از روي شوق بلقاي من وبكند انچه تو كردي خداي در گذرد گناهان وي را انچه باشد نو وكهنه خطا وعمد ونهان وآشكارا از مضمرات. برين وجه نقل كرده وقال عليه السلام من سمع اسمي في الاذان فقبل ظفري ابهاميه ومسح على عينيه لم يعم ابدا قال الامام السخاوي في المقاصد الحسنة ان هذا الحديث لم يصح في المرفوع والمرفوع من الحديث هو ما اخبر الصحابي عن قول رسول الله عليه السلام وفي شرح اليماني ويكره تقبيل الظفرين ووضعهما على العينين لانه لم يرد فيه والذي ورد فيه ليس بصحيح انتهى يقول الفقير قد صح من العلماء تجويز الاخذ بالحديث الضعيف في العمليات فكون الحديث المذكور غير مرفوع لا يستلزم ترك العمل بمضمونه وقد اصاب القهستاني في القول باستحبابه وكفانا كلام الامام المكي في كتابه فانه قد شهد الشيخ السهروردي في عوارف المعارف بوفور علمه وكثرة حفظه وقوة حاله وقبل جميع ما اورده في كتابه قوت القلوب ملخصا من روح البيان ولقد فصلنا الكلام واطنبناه لان بعض الناس ينازع فيه لقلة علمه وقوله تسليما مصدر مؤكد قال الامام ولم تؤكد الصلاة لانها مؤكدة بقوله ان الله وملائكته الخ وقال بعض الفضلاء انه سئل في منامه لم خص السلام بالمؤمنين دون الله وملائكته لم يذكر له جوابا قلت وقد لاح لي فيه نكتة سرية اي شريفة وهي ان السلام تسليم عما يؤذيه فلما جاءت هذه الآية عقيب ذكر ما يؤذي النبي والاذية انما هي من البشر فناسب التخصيص بهم والتأكيد واليه الاشارة بما ذكر بعده ١٢ شهاب من الجمل ٦٤ قوله اي قولوا الخ وهي واجبة في العمر مرة عند الكرخي و كلما ذكر اسمه عند الطحاوي وفي الصلوة بعد التشهد في القعدة الاخيرة عند الشافعي ١٢ ک ٦٥ قوله يا ايها النبي قل لازواجك الخ سبب نزولها ان المنافقين كانوا يتعرضون للنساء بالاذية يريدون منهن الزنا ولم يكونوا يطلبون الا الاماء ولكن كانوا لا يعرفون الحرة من الامة لان زي الكل واحد تخرج الحرة والامة في درع وخمار وشكون ذلك لازواجهن فذكروا ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم فنزلت ١٢ صاوي ٦٦ قوله يدنين اي يقربن خطيب وقوله تشتمل اي تتغطى وتستر بها المرأة فوق الدرع والخمار ١٢ ٦٧ قوله جمع جلباب وهي الملاءة الخ بالمد الريطة وهي كل ملاءة غير ذات لفقين كلها نسج واحد وقطعة واحدة كذا في القاموس سميت بذلك لانها تملأ الجسد ١٢ ک ٦٨ قوله وكان المنافقون يتعرضون لهن اي للنساء اذا خرجن لكن كانوا يتعرضون للاماء دون الحرائر ولم يكونوا يعرفون الحرة من الامة لان زي الكل كان واحدا لكن يخرجن في درع وخمار فشكوا ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم فنزل نهي الحرائر عن ان يتشبهن بالاماء القول يا ايها النبي قل لازواجك ١٢ جمل ٦٩ قوله المرجفون اصل الارجاف التحريك ماخوذ من الرجفة التي هي الزلزلة ووصف به الاخبار الكاذبة لكونها متزلزلة غير ثابتة ابو السعود وفي التاج الارجاف خبر دروغ افگندن ١٢ ٧٠ قوله قد اتاكم العدو اي يرجفون باخبار السوء عن سرايا المسلمين بان يقولوا انهزموا وقتلوا واخذوا وجرى عليهم كيت وكيت واتاكم العدو وغير ذلك من الاراجيف الموذية الموقعة لقلوب المؤمنين في الاضطراب والكسر والرعب ١٢ ٧١ قوله ليساكنونك بالفارسية پس همسائگي نكنند باتو در مدينه فان الجار من يقرب مسكنه والمجاورة باكسي همسائگي كردن ١٢ ٧٢ قوله ملعونين حال من فاعل يجاورونك قاله ابن عطية والزمخشري وابو البقاء قال ابن عطية لانه بمعنى ينتفون منها ملعونين وقال الزمخشري دخل حرف الاستثناء على الحال والظرف معا كما مر في قوله الا ان يؤذن لكم الى طعام غير ناظرين وجوز الزمخشري ان ينتصب على الذم وجوز ابن عطية ان يكون بدلا من قليلا على انه حال كما تقدم صح

صح تقريره ويجوز ان يكون ملعونين نعتا لقليلا على انه منصوب على الاستثناء من واو يجاورونك كما تقدم تقريره اي لا يجاورك منهم احد الا قليلا ملعونا ويجوز ان يكون منصوبا باخذوا

بعضكم لبعض اِنَّ ذٰلِكُمُ المكث كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيِ مِنْكُمْ اَنْ يخرجكم وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْيِ
مِنَ الْحَقِّ ان يُخرجكم اي لا يترك بيانه وقرئ يستحي بياء واحدة وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ اي ازواج النبي
مَتَاعًا فَسْئَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ستر ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَقُلُوْبِهِنَّ من الخواطر المريبة وَمَا كَانَ
لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ بشيء وَلَآ اَنْ تَنْكِحُوْٓا اَزْوَاجَهٗ مِنْ بَعْدِهٖٓ اَبَدًا اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ
ذنبا عَظِيْمًا ○ اِنْ تُبْدُوْا شَيْئًا اَوْ تُخْفُوْهُ من نكاحهن بعده فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ○ فيجازيكم
عليه لَا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِيْٓ اٰبَآئِهِنَّ وَلَآ اَبْنَآئِهِنَّ وَلَآ اِخْوَانِهِنَّ وَلَآ اَبْنَآءِ اِخْوَانِهِنَّ وَلَآ اَبْنَآءِ اَخَوٰتِهِنَّ
وَلَا نِسَآئِهِنَّ اي المؤمنات وَلَا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ من الاماء والعبيد ان يروهن ويكلموهن من غير
حجاب وَاتَّقِيْنَ اللّٰهَ فيما امرتن به اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا ○ لا يخفى عليه شيء اِنَّ اللّٰهَ وَ
مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ محمد صلى الله عليه وسلم يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ○ اي قولوا
اللهم صل على محمد وسلم اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وهم الكفار يصفون الله بما هو منزه عنه
من الولد والشريك ويكذبون رسله لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ابعدهم وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا
مُّهِيْنًا ○ ذا اهانة وهو النار وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا يرمونهم بغير ما
عملوا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا تحملوا كذبا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ○ بينا يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ
الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ جمع جلباب وهي الملحفة التي تشتمل بها المرأة اي
يرخين بعضها على الوجوه اذا خرجن لحاجتهن الا عينا واحدة ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اقرب الى اَنْ يُّعْرَفْنَ بانهن
حرائر فَلَا يُؤْذَيْنَ بالتعرض لهن بخلاف الاماء فلا يغطين وجوههن وكان المنافقون يتعرضون
لهن وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا لما سلف منهن من ترك الستر رَّحِيْمًا ○ بهن اذ سترهن لَئِنْ لام قسم
لَّمْ يَنْتَهِ الْمُنٰفِقُوْنَ عن نفاقهم وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ بالزنا وَّالْمُرْجِفُوْنَ فِي الْمَدِيْنَةِ
المؤمنين بقولهم قد اتاكم العدو وسراياكم قتلوا او هزموا لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ لنسلطنك عليهم
ثُمَّ لَا يُجَاوِرُوْنَكَ يساكنونك فِيْهَآ اِلَّا قَلِيْلًا ○ ثم يخرجون مَّلْعُوْنِيْنَ مبعدين عن الرحمة اَيْنَمَا
ثُقِفُوْٓا وجدوا اُخِذُوْا وَقُتِّلُوْا تَقْتِيْلًا ○ اي الحكم فيهم هذا على جهة الامر به سُنَّةَ اللّٰهِ اي سن
الله ذلك فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ من الامم الماضية في منافقيهم المرجفين المؤمنين وَلَنْ
تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ○ منه يَسْئَلُكَ النَّاسُ اي اهل مكة عَنِ السَّاعَةِ متى تكون قُلْ اِنَّمَا

عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ ۭ وَمَا يُدْرِيْكَ يعلمك بها اي انت لا تعلمها لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُوْنُ توجد قَرِيْبًا ۝
اِنَّ اللّٰهَ لَعَنَ الْكٰفِرِيْنَ ابعدهم وَاَعَدَّ لَهُمْ سَعِيْرًا ۝ نارا شديدة يدخلونها خٰلِدِيْنَ مقدرا
خلودهم فِيْهَآ اَبَدًا ۚ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا يحفظهم عنها وَّلَا نَصِيْرًا ۝ يدفعها عنهم يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ
فِي النَّارِ يَقُوْلُوْنَ يا للتنبيه لَيْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ۝ وَقَالُوْا اي الاتباع منهم رَبَّنَآ اِنَّآ
اَطَعْنَا سَادَتَنَا وفي قراءة ساداتنا جمع الجمع وَكُبَرَاۗءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا ۝ طريق الهدى رَبَّنَآ اٰتِهِمْ
(لابن عامر ۱۲ ك)
ع ۱۰ ۵ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ اي مثلي عذابنا وَالْعَنْهُمْ عذبهم لَعْنًا كَبِيْرًا ۝ عدده وفي قراءة بالموحدة
(بالمثلثة في قراءة الجمهور ۱۲)
اي عظيما يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا مع نبيكم كَالَّذِيْنَ اٰذَوْا مُوْسٰى بقولهم مثلا ما يمنعه ان
يغتسل معنا الا انه آدر فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا ۭ بان وضع ثوبه على حجر ليغتسل ففر الحجر به حتى
(اي موسى ۱۲ ك)
وقف بين ملأ من بني اسرائيل فادركه موسى فاخذ ثوبه واستتر به فرأوه لا ادرة به وهي نفخة في
الخصية وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا ۝ ذا جاه ومما اوذي به نبينا صلى اللّٰه عليه وسلم انه قسم قسما فقال رجل
هذه قسمة ما اريد بها وجه اللّٰه فغضب النبي صلى اللّٰه عليه وسلم من ذلك وقال يرحم اللّٰه موسى لقد
اوذي باكثر من هذا فصبر رواه البخاري يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۝ صوابا
يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ يتقبلها وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۭ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ۝
نال غاية مطلوبه اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ الصلوات وغيرها مما في فعلها من الثواب وتركها من العقاب عَلَى
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ بان خلق فيها فهما ونطقا فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ خفن مِنْهَا وَحَمَلَهَا
الْاِنْسَانُ ۭ آدم بعد عرضها عليه اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا لنفسه بما حمله جَهُوْلًا ۝ به لِّيُعَذِّبَ اللّٰهُ اللام متعلقة
(اي بسبب تحمل الامانة عليها ۱۲ ك) (اي عاقبة ۱۲ كما)
بعرضنا المترتب عليه حمل آدم الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ المضيعين الامانة
ع ۹ ۵ وَيَتُوْبَ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ۭ المؤدين الامانة وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا للمؤمنين رَّحِيْمًا ۝ بهم

سورة السبا مكية الا ويرى الذين اوتوا العلم الاية وهي اربع او خمس و خمسون اية

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اَلْحَمْدُ حمد اللّٰه تعالى نفسه بذلك والمراد به الثناء بمضمونه من ثبوت الحمد وهو الوصف بالجميل
لِلّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ملكا وخلقا وعبيدا وَلَهُ الْحَمْدُ فِي الْاٰخِرَةِ ۭ
كالدنيا يحمده اولياؤه اذا دخلوا الجنة وَهُوَ الْحَكِيْمُ في فعله الْخَبِيْرُ ۝ بخلقه يَعْلَمُ مَا يَلِجُ

---

۵۱ قوله ومايدريك بالفارسية وچه چيز ترا دانا كرد بيان روح ما مبتدأ وجملة يدريك خبره والاستفهام انكاري وقد اشار لهذا الاعراب ولتفسير الاستفهام بقوله اي انت لا تعلمها ۱۲ جمل **۵۲ قوله** لعل الساعة آه الظاهر ان لعل تعلق كما يعلق التمني وقريبا خبر كان على حذف موصوف اي شيئا قريبا وقيل التقدير قيام الساعة فروعيت الساعة في تانيث تكون وروعي المضاف المحذوف في تذكير قريبا وقيل قريبا كثر استعماله استعمال الظروف فهو هنا ظرف في موضع الخبر آه ۱۲ جمل **۵۳ قوله** لعل الساعة تكون قريبا لعل حرف ترج ونصب والساعة اسمها وجملة تكون خبرها وقريبا حال وتكون تامة ولذا فسرها بتوجد والمعنى قل اترجى وجود الساعة عن قريب فكل منهما جملة مستقلة كما ورد ان الدنيا سبعة آلاف سنة بعث رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم في الالف السابع فلم يبق من الدنيا الا القليل ۱۲ صاوي **۵۴ قوله** خالدين فيها آه اي في السعير لانها مؤنثة او لانه في معنى جهنم وقوله ابدا تاكيد لما استفيد من خالدين وقوله لا يجدون حال ثانية او حال من خالدين آه ۱۲ جمل **۵۵ قوله** يوم تقلب اي تصرف من جهة الى جهة كاللحم يشوى بالنار او من حال الى حال ۱۲ ك **۵۶ قوله** يقولون ياليتنا كلام مستانف واقع في جواب سوال مقدر كانه قيل ماذا صنعوا عند ذلك فقيل يقولون متحسرين على ما فاتهم ياليتنا ۱۲ ص **۵۷ قوله** ساداتنا جمع الجمع اي بالف بعد الدال وكسر التاء على جمع الجمع للدلالة على الكثرة قرأة ابن عامر والباقون بغير الف بعد الدال وفتح التاء على انه جمع تكسير غير مجموع بالف وتاء ۱۲ خطيب **۵۸ قوله** جمع الجمع اي للدلالة على الكثرة واصل سادة سودة وهو شاذ في فيعل وان جعل جمع سايد قريب من القياس كفاجر وفجرة ۱۲ **۵۹ قوله** وفي قراءة بالموحدة اي بالباء الموحدة يعني كبيرا وهما قراءة العاصم فمعناه والعنهم لعنا هو اشد اللعن واعظمه وقرأ الباقون بالثاء المثلثة اي كثير العدد ۱۲ الخطيب و البيضاوي **۶۰ قوله** آذوا موسى نزل في شان زيد وزينب وما سمع فيه من مقالة بعض الناس ما يمنعه ان يغتسل معنا عريانا وكانوا يغتسلون عراة الا انه آدر بمد الهمزة والدال المهملة اي منتفخ الخصية ۱۲ ك **۶۱ قوله** ما يمنعه ان يغتسل معنا الخ اي لما روي ان بني اسرائيل كانوا يغتسلون عراة ينظر بعضهم الى سوءة بعض وكان موسى يغتسل وحده فقالوا واللّٰه ما يمنع موسى ان يغتسل معنا الا انه آدر فذهب يوما يغتسل فوضع ثوبه على حجر ففر الحجر بثوبه فجعل موسى عليه السلام يعدو اثره يقول ثوبي حجر ثوبي حجر حتى نظرت بنو اسرائيل الى سوءة موسى فقالوا واللّٰه ما بموسى من باس فقام الحجر حتى نظروا اليه فاخذ ثوبه فاستتر به وطفق بالحجر ضربا قال ابو هريرة واللّٰه ان به ندبا اي اثرا ستة او سبعة من ضرب موسى ۱۲ صاوي **۶۲ قوله** الا انه آدر على وزن افعل وهو من له ادرة روح والادرة بالضم نفخة في الخصية كذا في مجمع البحار وسياتي معناه من الشارح ايضا ۱۲ **۶۳ قوله** بان وضع آه كذا روى البخاري عن ابي هريرة وروى ابن جرير باسناد قوي عن ابن عباس عن علي قال صعد موسى وهارون الجبل فمات هارون فقال بنو اسرائيل لموسى انت قتلته فحملته الملائكة فمرت به مجالس بني اسرائيل فعلموا موته وانه غير مقتول قال الطبري يحتمل هذا هو المراد بالاذى في الآية قال الحافظ وما في الصحيح اصح لكن لا مانع من ان يكون للشيء سببان فاكثر وقال ابو العالية ان قارون استاجر مومسة لتقذف موسى بنفسها على راس الملأ فعصمها اللّٰه وبرى موسى من ذلك واهلك قارون ۱۲ ك **۶۴ قوله** وجيها اي ذا قدر ومنزلة وكان مستجاب الدعوة يقال وجه يوجه وجاهة فهو وجيه اذا كان ذا جاه و قدر ۱۲ ك **۶۵ قوله** قولا سديدا المراد به قولا فيه رضى اللّٰه بان يكون مما يعني الانسان فدخل في ذلك جميع الطاعات القولية وهذا التفسير اتم من غيره ۱۲ صاوي **۶۶ قوله** صوابا كذا نقل عن ابن عباس وفي القاموس السداد الصواب من القول والعمل والمراد نهيهم عما خاضوا فيه من حديث زينب عن غير قصد وعدل في القول ۱۲ **۶۷ قوله** انا عرضنا الامانة الخ بان قلنا لهن تحملن الامانة بتمامها قلن بعد ما انطقهن اللّٰه وما فيها قلنا ان احسنتن اثبناكن و ان اساتن عوقبتن ۱۲ ك **۶۸ قوله** الصلوات وغيرها الخ واختلف في هذه الامانة فقال ابن عباس اراد بالامانة الطاعة من الفرائض التي فرضها اللّٰه تعالى على عباده وقال ابن مسعود الامانة اداء الصلوة وايتاء الزكوة وصوم رمضان وحج البيت وصدق الحديث وقضاء الدين والعدل في المكيال والميزان وقال ابو العالية ما امروا به ونهوا عنه من الخطيب وفي الكبير في الامانة وجوه كثيرة منها من قال هو التكليف ومنهم من قال معرفة اللّٰه تعالى بما فيها وفي روح البيان الامانة ضد الخيانة وهي على ثلاث مراتب المرتبة الاولى انها التكاليف الشرعية والامور الدينية المرعية ولذا سميت امانة لانها لازمة الوجود كما ان الامانة لازمة الاداء والمرتبة الثانية انها المحبة والعشق والانجذاب الالهي التي هي ثمرة الامانة الاولى ونتيجتها وبها فضل الانسان على الملائكة اذ الملائكة وان حصل لهم المحبة في الجملة لكن محبتهم ليست بمبنية على المحن والبلايا و التكاليف الشاقة التي تؤتي الترقي اذ الترقي ليس الا للانسان والمرتبة الثالثة انها الفيض الالهي بلا واسطة وبهذا اسماه بالامانة لانه من صفات الحق تعالى فلا يتملكه احد وهذا الفيض انما يحصل بالخروج عن الحجب الوجودية المشار اليها بالظلومية والجهولية وذلك بالفناء في وجود الهوية والبقاء ببقاء الربوبية وهذه المرتبة نتيجة المرتبة الثانية وغايتها فان العشق من مقام المحبة الصفاتية وهذا الفيض والفناء من مقام المحبوبية الذاتية ملخصا ۱۲ **۶۹ قوله** فابين ان يحملنها فقلن لا طاقة لنا بالعمل ولا نريد ثوابا ولا عقابا وقلن ذلك خوفا وخشية ان لا يقوموا بها وكان العرض عليهن تخييرا لا الزاما ولو الزمهن لم يمتنعن من حملها وحملها الانسان آدم بعد عرضها عليه فقال اللّٰه لآدم اني عرضت الامانة على السموات والارض والجبال فلم يطقنها فهل انت آخذ بما فيها قال يا رب وما فيها قال ان حملتها اجرت وان ضيعتها عذبت قال حملتها بما فيها قال فما مكث في الجنة الا قدر ما بين الابكار والعصر حتى اخرجه ابليس من الجنة رواه ابن جرير عن ابن عباس وعن مجاهد ايضا ما كان بين ان تحملها وبين ان يخرج من الجنة الا مقدار ما بين الظهر والعصر ۱۲ ك **۷۰ قوله** وحملها الانسان آه قال محي السنة هذا قول ابن عباس وجماعة من التابعين واكثر السلف ونقله ابن ابي حاتم عن الحسن البصري و مقاتل ومجاهد ورواه ابن جرير عن ابن عباس ايضا وذكر الزجاج وبعض العلماء ان الامانة في حق السموات والارض والجبال الخضوع والانقياد لمشية اللّٰه وارادته وفي حق بني آدم الطاعة والفرائض ومعنى ابين ان يحملنها على هذا ادين الامانة ولم يخش منها وما خرج من عهدتها يقال فلان حامل الامانة ومحتملها اي لا يؤديها الى صاحبها ونقل عن الحسن مثل ذلك والظلومية والجهولية باعتبار الجنس وفي القاموس ابين ان يحملنها اي يخنها وخانها الانسان والانسان ههنا الكافر والمنافق ۱۲ ك **۷۱ قوله** ظلوما لنفسه المراد بظلمه لما اتعب به اياها وهذا الظلم ممدوح من الانبياء ومن توقف فيه فهم ان المراد بالظلم حقيقته وهي مجاوزة حد الشرع ۱۲ جمل **۷۲ قوله** ليعذب اللّٰه المنافقين الخ تعليل للحمل من حيث انه نتيجة كالتاديب للضرب في ضربته تاديبا بيضاوي قال عليه الصلوة والسلام من قرأ سورة الاحزاب وعلمها اهله وما ملكت يمينه اعطي الامان من عذاب القبر ۱۲ ابو السعود **۷۳ قوله** رحيما بهم اي حيث اثابهم واكرمهم بانواع الكرامات وحكمة اخبار الامة بما حصل من [illegible] آدم الامانة ليكونوا على اهبة ويعرفوا انهم متحملون امرا عظيما لم تقدر على حمله الارض والسموات والجبال وقيل في حق المعصوم انه كان ظلوما جهولا ۱۲ صاوي **۷۴ قوله** كالدنيا اذ النعمة في الآخرة ايضا منه سبحانه كالدنيا غير انه دار تكليف فيجب فيه الحمد لا في الآخرة لعدم التكليف ۱۲ كمالين **۷۵ قوله** يحمده اولياؤه في الجنة سرورا بالنعم وتلذذا بما نالوا من الاجر العظيم بقولهم الحمد للّٰه الذي صدقنا وعده الحمد للّٰه الذي اذهب عنا الحزن ۱۲ ك ❊

٥١ قوله يدخل اى كماء وغيره من الاموات والدفائن والبذور ١٢ ك ٥٢ قوله وغيره اسے من الحيوان والمعادن والمار والاموات اذا احضروا ١٢ ك ٥٣ قوله ومايعرج فيها ولم يقل مايعرج اليها اشارة الى قبول الاعمال الصالحة لان كلمة الى للغاية فلو قال ومايعرج اليها لفهم الوقوف عند السموات فقال ومايعرج فيها ليفهم نفوذه فيها وصعوده وتمكنه فيها ولهذا قال فى الكلم الطيب اليه يصعد الكلم الطيب لان الله تعالى هو المنتهى ولا مرتبة فوق الوصول ١٢ خطيب ٥٤ قوله لاتاتينا الساعة بالفارسية نمى آيد بما قيامت ١٢ ٥٥ قوله وربى اتى بالقسم تاكيدا للرد وقوله عالم الغيب تقوية للتاكيد والحكمة فى وصفه تعالى بهذا الوصف الاهتمام بشان المقسم عليه ١٢ ص ٥٦ قوله عالم الغيب وصفه بهذه من بين الصفات لان الساعة من ادخل المغيبات فى الخفية ١٢ ك ٥٧ قوله بالجر صفة اى قرأ ابن كثير وابو عمرو وعاصم بجر الميم صفة لربى وقوله والرفع خبر مبتدأ اى تقديره هو عالم الغيب قرأه نافع وابن عامر وقوله وفى قراءة علام بالجر اى قراءة حمزة والكسائى بعد العين بلام الف مشددة وخفض الميم ١٢ ٥٨ قوله لايعزب هو فى قراءة الكسائى بكسر الزاى يغيب عنه يقال عزب يعزب اذا غاب وبعد ١٢ ك ٥٩ قوله ولا اصغر آه العامة على رفع اصغر واكبر وفيه وجهان احدهما الابتداء والخبر الا فى كتاب و

يدخل فى الارض كماء وغيره وما يخرج منها كنبات وغيره وما ينزل من السماء من رزق وغيره
وما يعرج يصعد فيها من عمل وغيره وهو الرحيم باوليائه الغفور ○ لهم وقال الذين كفروا لا
تاتينا الساعة القيامة قل لهم بلى وربى لتاتينكم علم الغيب بالجر صفة والرفع خبر مبتدا او
فى قراءة علام بالجر لا يعزب يغيب عنه مثقال وزن ذرة اصغر نملة فى السموت ولا فى الارض و
لا اصغر من ذلك ولا اكبر الا فى كتب مبين ○ بين هو اللوح المحفوظ ليجزى فيها الذين امنوا و
عملوا الصلحت اولئك لهم مغفرة ورزق كريم ○ حسن فى الجنة والذين سعوا فى ابطال
ايتنا القران معجزين وفى قراءة هنا وفيما ياتى معاجزين اى مقدرين عجزنا او مسابقين لنا فيفوتوننا
لظنهم ان لا بعث ولا عقاب اولئك لهم عذاب من رجز سيئ العذاب اليم ○ مؤلم بالجر والرفع
صفة لرجز او عذاب ويرى يعلم الذين اوتوا العلم مؤمنوا اهل الكتب كعبد الله بن سلام واصحابه
الذى انزل اليك من ربك اى القران هو فصل الحق ويهدى الى صراط طريق العزيز الحميد ○
اى الله ذى العزة المحمودة وقال الذين كفروا اى قال بعضهم على جهة التعجب لبعض هل ندلكم
على رجل هو محمد ينبئكم يخبركم انكم اذا مزقتم قطعتم كل ممزق بمعنى تمزيق انكم لفى
خلق جديد ○ افترى بفتح الهمزة للاستفهام واستغنى بها عن همزة الوصل على الله كذبا فى
ذلك ام به جنة جنون تخيل به ذلك قال تعالى بل الذين لا يؤمنون بالاخرة المشتملة على
البعث والحساب فى العذاب فيها والضلل البعيد ○ من الحق فى الدنيا افلم يروا ينظروا الى ما
بين ايديهم وما خلفهم ما فوقهم وما تحتهم من السماء والارض ان نشا نخسف بهم الارض
او نسقط عليهم كسفا بسكون السين وفتحها قطعة من السماء وفى قراءة فى الافعال الثلثة
بالياء ان فى ذلك المرئى لاية لكل عبد منيب ○ راجع الى ربه تدل على قدرة الله تعالى على
البعث وما يشاء ولقد اتينا داود منا فضلا نبوة وكتابا وقلنا يجبال اوبى رجعى معه بالتسبيح
والطير بالنصب عطفا على محل الجبال اى ودعوناها للتسبيح معه والنا له الحديد ○ فكان فى
يده كالعجين وقلنا ان اعمل منه سبغت دروعا كوامل يجرها لابسها على الارض وقدر فى السرد
اى نسج الدروع قيل لصانعها سراد اى اجعله بحيث يتناسب حلقه واعملوا اى ال داود معه صالحا
انى بما تعملون بصير ○ فجازيكم به وسخرنا لسليمن الريح وفى قراءة بالرفع بتقدير تسخر

الثانى النسق على مثقال وعلى هذا فيكون قوله الا فى كتاب تاكيدا للنفى فى لا يعزب كانه قال لكنه فى كتاب مبين ويكون فى محل الحال وقرأ قتادة والاعمش وروى عن ابى عمرو ونافع ايضا بفتح الزايين وفيه وجهان احدهما ان لا هى لا التبرئة بنى اسمها معها والخبر قوله الا فى كتاب والثانى النسق على ذرة اشارة الى ان مثقال لم يذكر للتحديد بل الاصغر منه لا يعزب ايضا فان قيل فاى حاجة الى ذكر الاكبر فان من علم الاصغر من الذرة لابد وان يعلم الاكبر فالجواب لما كان الله تعالى اراد بيان اثبات الامور فى الكتاب فلو اقتصر على الاصغر لتوهم متوهم انه يثبت الصغائر لكونها محل النسيان واما الاكبر فلا ينسى فلا حاجة الى اثباته فقال الاثبات فى الكتاب ليس كذلك فان الاكبر مكتوب فيه ايضا ١٢ جمل ٦٠ قوله فيها ليشير بزيادة فيها الى ان اللام متعلق بتاتينكم تعليلا له ١٢ ٦١ قوله والذين سعوا آه يجوز فيه وجهان اظهرهما انه مبتدأ واولئك وما بعده خبره والثانى انه عطف على الذين قبله اى ويجزى الذين سعوا ويكون اولئك بعده مستانفا واولئك الذى قبله وما فى حيزه معترضا بين المتعاطفين ١٢ جمل ٦٢ قوله مقدرين عجزنا الخ لف ونشر مرتب والمعنى مؤملين انهم يعجزون رسولنا بسبب سعيهم فى ابطال القرآن ١٢ صاوى ٦٣ قوله او مسابقين لنا فيفوتوننا تفسير على القراءة الاخرى فى القاموس عاجز فلان ذهب فلم يوصل اليه وفلان سابقه معجزه فسبقه وقوله تعالى معاجزين اى معاجزين الانبياء والاولياء يقاتلونهم ويمانعونهم ليصيروهم الى العجز عن امر الله تعالى ومعاندين سابقين او ظانين انهم يعجزوننا ١٢ ك ٦٤ قوله ويرى الذين معطوف على يجزى فهو منصوب او مستانف فهو مرفوع كقول الشارح يعلم يصح قراءته بالوجهين والذين فاعل والذى انزل مفعول اول وقوله هو فصل اى ضمير فصل متوسط بين المفعولين والحق مفعول ثان ويهدى معطوف على المفعول الثانى اى يرونه حقا وهاديا وفى الشهاب قوله ويهدى فيه اوجه احدها انه مستانف وفاعله اما ضمير الذى انزل او الله ففى قوله العزيز الحميد التفات الثانى انه معطوف على الحق بتقدير وانه يهدى الثالث انه معطوف عليه عطف الفعل على الاسم الرابع انه حال بتقدير وهو يهدى ١٢ جمل ٦٥ قوله الحق بالنصب على انه مفعول ثان ليرى وقوله الذى انزل هو المفعول الاول من الروح والخطيب ٦٦ قوله انكم اذا مزقتم آه تقديره انكم غير واف بالمقصود فان غرضه الاشارة الى العامل فى اذا وعبارة غيره انكم تبعثون اذا مزقتم ولو قدره هكذا لكان اوضح وعبارة السمين قوله اذا مزقتم اذا منصوب بمقدر اى تبعثون وتحشرون وقت تمزيقكم لدلالة انكم لفى خلق جديد عليه ولا يجوز ان يكون العامل ينبئكم لان التنبئة لم تقع ذلك الوقت ولا مزقتم لانه مضاف اليه والمضاف اليه لا يعمل فى المضاف ولا حال جديد لان ما بعد ان لا يعمل فيما قبلها ومن توسع فى الظرف اجازه هذا اذا جعلنا اذا ظرفا محضا فان جعلناها شرطا كان جوابها مقدرا اى تبعثون وهو العامل فى اذا عند الجمهور قال الشيخ والجملة الشرطية يحتمل ان تكون معمولة لينبئكم لانه فى معنى يقول لكم اذا مزقتم تبعثون ثم اكد ذلك بقوله انكم لفى خلق جديد ويحتمل ان يكون انكم لفى خلق جديد معلقا لينبئكم سادا مسد المفعولين ولولا اللام لفتحت ان وعلى هذا فجملة الشرط اعتراض وقد منع قوم التعليق فى اعلم وبابها والصحيح جوازه ١٢ جمل ٦٧ قوله واستغنى بها عن همزة الوصل فانها تحذف لاجلها فلذلك تثبت هذه الهمزة ابتداء ووصلا خطيب وفى روح البيان واصل افترى أافترى بهمزة الاستفهام المفتوحة الداخلة على همزة الوصل المكسورة للانكار والتعجب فحذفت همزة الوصل تخفيفا مع عدم اللبس ١٢ ٦٨ قوله قطعة الاولى ان يقول قطعا لان كلا من كسف وكسف جمع كسفة بمعنى قطعة كما تقدم عن القاموس فى سورة الروم ١٢ جمل ٦٩ قوله ولقد آتينا داود الخ لما ذكر تعالى من ينيب من عباده وكان من جملتهم داود عليه السلام كما قال ربه فاستغفر ربه وخر راكعا واناب ذكره بقوله تعالى ولقد آتينا داود الآية ١٢ خطيب ٧٠ قوله وقلنا اشارة الى ان قوله يا جبال اوبى بدل من آتينا باضمار قلنا ١٢ ٧١ قوله رجعى بالفارسية نغمه گردانيدن وباز گردانيدن آواز فالمعنى رجعى معه التسبيح وسبحى مرة بعد مرة يعنى موافقت كنيد با وى ملخصا من روح البيان ١٢ ٧٢ قوله بالنصب عطفا على محل الجبال لانه منصوب تقديرا لان كل منادى فى موضع نصب ١٢ خطيب ٧٣ قوله اى ودعوناها اى الجبال والطير تسبح معه حقيقة فان اصول الشرع دالة على انه تعالى خلق فيها ادراكا وفى المدارك معنى تسبيح الجبال ان الله يخلق فيها تسبيحا فيسمع منها كما يسمع من المسبح قيل وليس التاديب منحصرا فى الجبال والطير لكن خصها بالذكر لان الصخور للجمود والطيور للنفور يستبعد منهما الموافقة فاذا وافقته هذه الاشياء فغيرهما اولى ١٢ ك ٧٤ قوله والنا له الحديد اى جعلناه لينا وبالفارسية ونرم گردانيديم براے داؤد عليه السلام آهن را ١٢ ٧٥ قوله ان اعمل الخ قالوا كان عليه السلام حين ملك على بنى اسرائيل يخرج متنكرا فيسأل الناس ماتقولون فى داؤد فيثنون عليه فيقيض الله له ملكا فى سورة آدمى فساله على عادته فقال نعم الرجل لولا خصلة فيه فساله عنها فقال لانه ياكل ويطعم عياله من بيت المال ولو اكل من عمل يده لتمت فضائله فعند ذلك سال ربه ان يسبب له مايستغنى به عن بيت المال فعلمه تعالى صنعة الدروع فكان كل يوم يصنع درعا ويبيعها باربعة آلاف درهم او بستة آلاف ينفق عليه وعلى عياله الفين والباقى يتصدق على الفقراء ١٢ روح ٧٦ قوله دروعا كوامل يجرها لابسها على الارض يريد ان فيه موصوف مقدر والسابغات الطويل التام وهو اول من اتخذها فكان يبيع الدرع باربعة آلاف فينفق منها على نفسه وعياله ويتصدق وكان سبب ذلك على ماروى انه كان يخرج متنكرا فيسأل الناس عن نفسه فيثنون عليه فيقيض الله ملكا فى صورة آدمى فساله على عادته فقال نعم الرجل لولا خصلة فيه وهو انه يطعم عياله من بيت المال فسأل عند ذلك ربه ان يسبب له مايستغنيه عن بيت المال فعلمه صنعة الدروع كذا ذكر البغوى ١٢ ك ٧٧ قوله اى اجعله بحيث يتناسب حلقه اى اجعل كل حلقة مساوية لاختها مع كونها ضيقة لئلا ينفذ منها السهم ولتكن فى ثخنها بحيث لايقطعها سيف ولا تثقل على الذراع من الخطيب ١٢ ٧٨ قوله بتقدير تسخر بزنة المجهول او بتقدير ولسليمان الريح مسخرة ١٢ ك

۵۱ قوله غدوها شهر مبتدأ وخبر والمعنى سيرها من الغداة الى الزوال مسيرة شهر للسائر المجد ومن الزوال الى المغرب مسيرة شهر عن الحسن كان سليمان يغدو من دمشق فيقيل في اصطخر وبينهما مسيرة شهر ثم يروح من اصطخر فيبيت ببابل وبينهما مسيرة شهر للراكب المسرع وتقدم ان الريح كانت تحمل البساط بجيوشه لاي جهة توجه اليها فالعاصف تقطع البساط والرخاء تسيره ۱۲ صاوي ۵۲ قوله اي مسيرة اي وقت سيره انما قدر المضاف لان الغدو والرواح ليسا نفس الشهر بل يكونان فيه روي الحسن انه قال كان يغدو من دمشق فيقيل باصطخر فارس وبينهما مسيرة شهر ثم يروح من اصطخر فيبيت ببابل وبينهما مسيرة شهر للراكب الفارس كذا في المعالم ۱۲ ک ۵۳ قوله اي النحاس الخ وسال له من معدنه فنبع منه نبوع الماء وكان باليمن ۱۲ ک ۵۴ قوله وعمل الناس الى اليوم الخ قوله عمل الناس مبتدأ وقوله مما اعطي سليمان خبر اي من الكرامة التي اعطيها سليمان ولولاها ما لان النحاس اصلا لاحد قيل سليمان لم يكن يلين اصلا لا بنار ولا بغيرها ۱۲ جمل ۵۵ قوله من يعمل بين يديه يجوز ان يكون مرفوعا بالابتداء وخبره الجار والمجرور قبله اي من الجن من يعمل وان يكون في موضع نصب بفعل مقدر اي وسخرنا له من يعمل ومن الجن متعلق بهذا المقدر او بمحذوف على انه حال او بيان ۱۲ سمين ويؤيد الاحتمال الثاني ما في سورة ص من قوله تعالى والشياطين كل بناء وغواص فانه هناك منصوب بسخرنا المصرح به ۱۲ جمل ۵۶ قوله ومن يزغ من رفع بالابتداء وهي شرطية ام قام مقامه جوابه ۱۲ ک ۵۷ قوله بان يضربه ملك روي عن السدي انه كان معه ملك بيده سوط من نار كلما استعصى عليه الجني ضربه من حيث لايراه ضربة احرقته بالنار ۱۲ روح ۵۸ قوله محاريب الخ سمي باسم صاحبه لانه يحارب غيره في حمايته ومحراب من صيغ المبالغة وليست منقولة من اسم الآلة ۱۲ ک ۵۹ قوله بدرج جمع درجة في الصراح درجه بالضم لغة في درجة وهي المرقاة ۱۲

غدوها سيرها من الغدوة بمعنى الصباح الى الزوال شهر ورواحها سيرها من الزوال الى الغروب شهر اي مسيرته واسلنا اذبنا له عين القطر اي النحاس فاجريت ثلثة ايام بلياليهن كجري الماء وعمل الناس الى اليوم مما اعطي سليمان ومن الجن من يعمل بين يديه باذن بامر ربه ومن يزغ يعدل منهم عن امرنا له بطاعته نذقه من عذاب السعير النار في الآخرة وقيل في الدنيا بان يضربه ملك بسوط منها ضربة تحرقه يعملون له ما يشاء من محاريب ابنية مرتفعة يصعد اليها بدرج وتماثيل جمع تمثال وهو كل شيء مثلته بشيء اي صور من نحاس وزجاج ورخام ولم تكن اتخاذ الصور حراما في شريعته وجفان جمع جفنة كالجواب جمع جابية وهي حوض كبير يجتمع على الجفنة الف رجل ياكلون منها وقدور راسيت ثابتات لها قوائم لا تتحرك عن اماكنها تتخذ من الجبال باليمن يصعد اليها بالسلالم وقلنا اعملوا يا آل داود بطاعة الله شكرا له على ما آتاكم وقليل من عبادي الشكور العامل بطاعتي شكرا لنعمتي فلما قضينا عليه على سليمان الموت اي مات ومكث قائما على عصاه حولا ميتا والجن تعمل تلك الاعمال الشاقة على عادتها لا تشعر بموته حتى اكلت الارضة عصاه فخر ميتا ما دلهم على موته الا دابة الارض مصدر ارضت الخشبة بالبناء للمفعول اكلتها الارضة تاكل منساته بالهمزة وتركه بالف عصاه لانها ينسأ يطرد ويزجر بها فلما خر ميتا تبينت الجن انكشف لهم ان مخففة اي انهم لو كانوا يعلمون الغيب ومنه ما غاب عنهم من موت سليمان ما لبثوا في العذاب المهين العمل الشاق لهم لظنهم حياته خلاف ظنهم علم الغيب وعلم كونه سنة بحساب ما اكلته الارضة من العصا بعد موته يوما وليلة مثلا لقد كان لسبا بالصرف وعدمه قبيلة سميت باسم جد لهم من العرب في مسكنهم باليمن آية دالة على قدرة الله جنتان بدل عن يمين وشمال عن يمين واديهم وشماله وقيل لهم كلوا من رزق ربكم واشكروا له على ما رزقكم من النعمة في ارض سبا بلدة طيبة ليس بها سباخ ولا بعوضة ولا ذبابة ولا برغوث ولا عقرب ولا حية ويمر الغريب بها وفي ثيابه قمل فيموت لطيب هوائها والله رب غفور فاعرضوا عن شكره وكفروا فارسلنا عليهم سيل العرم جمع عرمة وهو ما يمسك الماء من بناء وغيره الى وقت حاجته اي سيل واديهم الممسوك بما ذكر فاغرق جنتيهم واموالهم وبدلناهم بجنتيهم جنتين ذواتي تثنية ذوات مفرد على الاصل اكل خمط مر بشع باضافة اكل بمعنى ماكول وتركه ويعطف عليه واثل وشيء من سدر

[illegible]

وجاء في بعض القراءات باضافة الاكل الى الخمط ... على ان يكون الخمط كل شجر مر الثمر او كل شجر له شوك او هو الاراك على ماقاله البخاري انتهى ۱۲ ۸۰ قوله واثل اثل شورگز كذا في الصراح وسدر درخت كنار ۱۲

۶۰ قوله وتماثيل اي صور السباع والطيور روي انهم عملوا له اسدين في اسفل كرسيه ونسرين فوقه فاذا اراد ان يصعد بسط الاسدان له ذراعيهما واذا قعد اظله النسران باجنحتهما وكان التصوير مباحا حينئذ ۱۲ مدارک ۶۱ قوله ورخام رخام بالضم سنگ سپید ۱۲ صراح ۶۲ قوله ولم تكن اتخاذ الصور حراما الخ جواب عما يقال ان اتخاذ الصور حرام فكيف يليق اتخاذها من سليمان واعلم ان اتخاذ الصور اولا كان لمقصد حسن فلما سار المقصد بسبب اتخاذها آلهة تعبد من دون الله حرم الله اتخاذها على العباد ۱۲ صاوي ۶۳ قوله بالسلالم جمع سلم بالفارسية نردبان ۱۲ ک ۶۴ قوله شكرا الخ يجوز فيه اوجه احدها انه مفعول به اي اعملوا الطاعة سميت الصلوٰة ونحوها شكرا لسدها مسده الثاني انه مصدر من معنى اعملوا كانه قيل اشكروا شكرا بعملكم او اعملوا عمل شكر الثالث انه مفعول من اجله اي لاجل الشكر الرابع انه مصدر واقع موقع الحال اي شاكرين الخامس انه منصوب بفعل مقدر من لفظه تقديره واشكروا شكرا السادس انه صفة لمصدر اعملوا تقديره اعملوا عملا شكرا الخ سمين ۱۲ جمل ۶۵ قوله الارضة كرمک چوب خوار ۱۲ ۶۶ قوله بالبناء للمفعول يتامل ما وجه اعتباره لهذا المصدر من المبني للمفعول مع ان الدابة مضافة اليه والظاهر من اضافتها اليه ان يكون المراد به المعنى الذي يقوم بها وهو مصدر المبني للفاعل لانها هي الفاعلة لاكل الخشبة فليتامل وفي السمين في دابة الارض وجهان اظهرهما ان المراد بها الارض المعروفة والمراد بدابة الارض الارضة دويبة تاكل الخشب والثاني ان الارض مصدر كقولك ارضت الدابة الخشبة تارضها ارضا اي اكلتها فكانه قيل دابة الاكل يقال ارضت الدابة الخشبة تارضها ارضا فارضت بالكسر اي تاكل اكلا بالفتح ونحوه جدعت انفه جدعا فجدع هو جدعا بفتح عين المصدر وبفتح الراء قرأ ابن عباس وقيل الارض بالفتح ليس مصدرا بل هو جمع ارضة وعلى هذا يكون من باب اضافة العام الى الخاص لان الدابة اعم من الارضة وغيرها من الدواب ۱۲ جمل ۶۷ قوله عصاه فقوله منساته من النسء وهو التاخير في الوقت لان العصا يؤخر بها الشيء ويزجر ويطرد ۱۲ روح ۶۸ قوله انكشف لهم اي للجن بعد التباس الامر عليهم قد يجعل تبينت متعديا بمعنى عرف والجن فاعله وما بعده مفعولا اي عرفت الجن انهم لو كانوا يعلمون الغيب ما لبثوا في العذاب وقد يجعل لازما بمعنى ظهر والجن فاعله وما بعده مبدل عنه كما تقول تبين زيد جهله اي ظهر جهل الجن الانس ويؤيده قراءة ابن عباس وابن مسعود تبينت الانس ان لو كان الجن يعلمون الغيب فقول المفسر انكشف لهم يحتمل ان يكون بيانا لحاصل معنى اللفظ على الوجه الاول والضمير في لهم للجن ويحتمل ان يكون بيانا له على الوجه الاخير والضمير في لهم للناس روي ان داود عليه السلام اسس بناء بيت المقدس في موضع فسطاط موسى فمات قبل ان يتمه فوصى به الى سليمان فامر الشياطين باتمامه فلما دنى اجله واعلمه ربه سال ان يعمي عليهم موته حتى يفرغوا منه وليبطل دعوتهم علم الغيب ودعاهم فبنوا عليه صرحا من قوارير ليس له باب فقام يصلي متكئا على عصاه فقبض روحه وهو متكئ عليها فبقي كذلك حتى اكلته الارضة فخر ميتا كذا ذكر القاضي وروى الحاكم وابو نعيم في الطب عن ابن عباس كان سليمان نبي الله اذا قام في مصلاه راى شجرة نابتة بين يديه فيقول لاي شيء انت فيقول لكذا وكذا فان كان لدواء كتب وان كان لغرس غرس فبينما هو يصلي يوما اذا راى شجرة نابتة بين يديه فقال ما اسمك قالت الخرنوب قال لاي شيء انت قالت لخراب هذا البيت قال سليمان عليه السلام اللهم اعم على الجن موتي حتى تعلم الانس ان الجن لا يعلمون الغيب فنحتها عصا فتوكا فاكلته الارضة كانت تاتيها بالماء حيث كانت وعلم كونه سنة بحساب ما اكلته الارضة من العصا بعد موته يوما وكان ذلك بعد ما حصل لهم العلم بالوحي الى نبي ذلك الزمان انه عليه السلام حين مات اي ابتدأ الارضة ياكل المنساة والا فيجوز ان يبتدي الدابة قبل موته او بعده بزمان ۱۲ ک ۶۹ قوله وعلم كونه سنة بحساب الخ اي وضعوا الارضة على العصا فاكلت يوما وليلة مقدارا فحسبوا على ذلك فوجدوه قد مات منذ سنة وكان عمره ثلثا وخمسين سنة وملك وهو ابن ثلث عشرة سنة وابتدأ عمارة بيت المقدس لاربع مضين من ملكه ۱۲ بيضاوي ۷۰ قوله بالصرف للاكثر وعدمه لابن كثير قبيلة سميت باسم جد لهم من العرب وهو سبا بن يشجب ابن يعرب بن قحطان ۱۲ ک ۷۱ قوله جنتان والمراد جماعتين من البساتين عن يمين وشمال من الكشاف والبيضاوي ۱۲ ۷۲ قوله بدل من آية او خبر محذوف اي هو عن يمين مسكنه وشماله قال الزمخشري اراد جماعتين من البساتين جماعة عن يمين بلدهم واخرى عن شمالها وكل واحدة من الجماعتين في تقاربها وتضامها كانها جنة واحدة كما تكون بساتين الارض العامرة او اراد بستاني كل رجل منهم من يمين مسكنه وشماله انتهى وكانه انما اوله بالجماعة لان الجنة الواحدة لا يمكن استيعاب الوادي ۱۲ ک ۷۳ قوله من اي ثمار الجنتين قال السدي كانت المرأة تحمل مكتلها على راسها وتمر بالجنتين فيمتلئ المكتل من انواع الفواكه من غير ان تمس شيئا بيدها كذا في المعالم ۱۲ ک ۷۴ قوله ليس بها الخ كذا روي عن ابن زيد قال فذلك قوله بلدة طيبة اي طيبة الهواء ۱۲ ک ۷۵ قوله سباخ سباخ جمع سبخة بمعنى شوره ارض سبخة زمين شوره ناک من الصراح ۱۲ ۷۶ قوله وهو ما يمسك الماء الخ وقال الآخرون العرم من العرامة وهي الشدة والصعوبة واضاف السيل الى العرم اي الصعب وهو من اضافة الموصوف الى صفته والمعنى بالفارسية پس فرستاديم برايشان سيل صعب ودشوار وقال ابن عباس رضي الله عنهما العرم اسم الوادي يعني نام وادي كه آب ازجانب او آمد ملخصا من روح البيان ۱۲ ۷۷ قوله تثنية ذوات مفرد اي ان لفظ ذوات مفرد لان اصله ذوية فالواو عين الكلمة والياء لامها لانها مؤنث ذو وذو اصله ذوي فتحركت الياء وانفتح ما قبلها فقلبت الفا فصار ذوات ثم حذفت الواو تخفيفا وفي تثنيته وجهان تارة ينظر للفظه الآن فيقال ذاتان وتارة ينظر لما قبل حذف الواو فيقال ذواتان فقول الشارح على الاصل متعلق بتثنية اي تثنية بهذه الصيغة منظور فيها للاصل وهو حالته قبل حذف الواو وعبارة السمين في سورة الرحمن وفي تثنية ذات لغتان احداهما الرد الى الاصل فان اصله ذوية فالعين واو واللام ياء لانها مؤنثة ذو والثانية على اللفظ فيقال ذاتان ۱۲ جمل ۷۸ قوله خمط في الصراح خمط نوعي از اراك كه ميوه دارد وفي الخطيب والخمط الاراك وثمرة يقال له البرير هذا قول اكثر المفسرين ۱۲ جمل ۷۹ قوله بشع في القاموس البشع الكريه الطعم يأخذ بالحلق من الكريه فيه مرارة وقوله باضافة اكل اي على انها من اضافة الموصوف لصفته وهي قراءة ابي عمرو وقوله وتركها اي يقرأ اكل بالتنوين وخمط صفة له وهي قراءة الجمهور وسكن الكاف نافع وابن كثير وضمها الباقون من الخطيب وغيره وعبارة روح البيان والاكل بضم الكاف وسكونه اسم ۳

قَلِيلٍ ۝ ذٰلِكَ التبديل جَزَيْنٰهُم بِمَا كَفَرُوا بكفرهم وَهَلْ نُجٰزِىٓ إِلَّا الْكَفُورَ ۝ بالياء والنون مع كسر
الزاى ونصب الكفور اى ما يناقش الا هو وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ بين سبا وهم باليمن وَبَيْنَ الْقُرَى الَّتِى بٰرَكْنَا
فِيهَا بالماء والشجر وهى قرى الشام التى يسيرون اليها للتجارة قُرًى ظٰهِرَةً متواصلة من اليمن الى الشام
وَقَدَّرْنَا فِيهَا السَّيْرَ بحيث يقيلون فى واحدة ويبيتون فى اخرى الى انتهاء سفرهم ولا يحتاجون فيه الى
حمل زاد وماء وقلنا سِيرُوا فِيهَا لَيَالِىَ وَأَيَّامًا اٰمِنِينَ ۝ لا تخافون فى ليل ولا نهار فَقَالُوا رَبَّنَا بٰعِدْ وفى
قراءة باعد بَيْنَ أَسْفَارِنَا الى الشام اجعلها مفاوز ليتطاولوا على الفقراء بركوب الرواحل وحمل الزاد و
الماء فبطروا النعمة وَظَلَمُوٓا أَنفُسَهُمْ بالكفر فَجَعَلْنٰهُمْ أَحَادِيثَ لمن بعدهم فى ذلك وَمَزَّقْنٰهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ
فرقناهم بالبلاد كل التفريق إِنَّ فِى ذٰلِكَ المذكور لَاٰيٰتٍ عبر لِّكُلِّ صَبَّارٍ عن المعاصى شَكُورٍ ۝ على
النعم وَلَقَدْ صَدَّقَ بالتخفيف والتشديد عَلَيْهِمْ اى الكفار منهم سبا إِبْلِيسُ ظَنَّهُ انهم باغوائه
يتبعونه فَاتَّبَعُوهُ فصدق بالتخفيف فى ظنه او صدق بالتشديد ظنه اى وجده صادقا إِلَّا بمعنى
لكن فَرِيقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝ للبيان اى هم المؤمنون لم يتبعوه وَمَا كَانَ لَهُ عَلَيْهِم مِّن سُلْطٰنٍ تسليط
منا إِلَّا لِنَعْلَمَ علم ظهور مَن يُؤْمِنُ بِالْاٰخِرَةِ مِمَّنْ هُوَ مِنْهَا فِى شَكٍّ فنجازى كلا منهما وَرَبُّكَ عَلٰى كُلِّ
شَىْءٍ حَفِيظٌ ۝ رقيب قُلِ يا محمد لكفار مكة ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُم اى زعمتموهم الهة مِّن دُونِ اللّٰهِ ع ۱۲
اى غيره لينفعوكم بزعمكم قال تعالى فيهم لَا يَمْلِكُونَ مِثْقَالَ وزن ذَرَّةٍ من خير او شر فِى
السَّمٰوٰتِ وَلَا فِى الْأَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيهِمَا مِن شِرْكٍ شركة وَمَا لَهُ تعالى مِنْهُم من الالهة مِّن ظَهِيرٍ ۝
معين وَلَا تَنفَعُ الشَّفٰعَةُ عِندَهُ تعالى رد لقولهم ان الهتهم تشفع عنده إِلَّا لِمَنْ أَذِنَ بفتح الهمزة و
ضمها لَهُ فيها حَتّٰىٓ إِذَا فُزِّعَ بالبناء للفاعل وللمفعول عَن قُلُوبِهِمْ كشف عنها الفزع بالاذن فيها
قَالُوا قال بعضهم لبعض استبشارا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ فيها قَالُوا القول الْحَقَّ اى قد اذن فيها وَهُوَ
الْعَلِىُّ فوق خلقه بالقهر الْكَبِيرُ ۝ العظيم قُلْ مَن يَرْزُقُكُم مِّنَ السَّمٰوٰتِ المطر وَالْأَرْضِ النبات قُلِ
اللّٰهُ ان لم يقولوه لا جواب غيره وَإِنَّآ أَوْ إِيَّاكُمْ اى احد الفريقين لَعَلٰى هُدًى أَوْ فِى ضَلٰلٍ مُّبِينٍ ۝
بين فى الابهام تلطف بهم داع الى الايمان اذا وفقوا له قُل لَّا تُسْـَٔلُونَ عَمَّآ أَجْرَمْنَا اذنبنا وَلَا
نُسْـَٔلُ عَمَّا تَعْمَلُونَ ۝ لانا بريئون منكم قُلْ يَجْمَعُ بَيْنَنَا رَبُّنَا يوم القيامة ثُمَّ يَفْتَحُ يحكم بَيْنَنَا
بِالْحَقِّ فيدخل المحقين الجنة والمبطلين النار وَهُوَ الْفَتَّاحُ الحاكم الْعَلِيمُ ۝ بما يحكم به

۱؎ قوله ذلك اى جزيناهم ذلك فهو مفعول ثان مقدم ۱۲ ك ۲؎ قوله بالياء التحتية على بناء المفعول مع رفع الكفور لابى عمرو وابن كثير ونافع وابن عامر والنون مع كسر الزاى ونصب الكفور للكوفيين غير ابى بكر وعن الضحاك كانوا فى الفترة التى بين عيسى ومحمد ۱۲ ك ۳؎ قوله اى ما يناقش الا هو اشار الى جواب سوال وهو كيف حصر الامر بالمجازاة فى الكافر مع ان المومن والكافر يجازيان وايضاحه لا يجازى بكل عمله ويناقش عليه الا الكافر واما المؤمن ففى الحديث ان الصلاتين يكفران ما بينهما ۱۲ جمل ۴؎ قوله وجعلنا بينهم الخ معطوف على قوله لقد كان لسبا فى مساكنهم آية جنتان الخ وقوله فقالوا ربنا باعد بين اسفارنا الخ معطوف فى المعنى على قوله فاعرضوا فارسلنا عليهم الخ فالحاصل انه ذكر هم نعمتين ونقمتين فعطف النعمة على النعمة وعطف النقمة على النقمة اه ۱۲ ج ۵؎ قوله بركنا فيها بركت داديم دران يعنى بالمياه والاشجار والثمار والخصب والسعة فى العيش والبركة ثبوت الخير الالهى فى الشئ والمبارك ما فيه ذلك الخير ۱۲ روح

۶؎ قوله قرى ظاهرة قيل كانت قراهم اربعة آلاف وسبع مائة قرية متصلة من سبا الى الشام ۱۲ صاوى ۷؎ قوله وقدرنا فيها السير اى جعلنا هذه القرى على مقدار معلوم يقيل المسافر فى قرية ويروح فى اخرى الى ان يبلغ الشام ۔ مدارك وقال الفراء اى جعلنا بين كل قريتين نصف يوم يكون المقيل فى قرية والمبيت فى قرية اخرى وانما يبالغ الانسان فى السير لعدم الزاد والماء ولخوف الطريق فاذا وجد الزاد والامن لم يحمل على نفسه المشقة ۱۲ جمل ۸؎ قوله سيروا فيها اى فى هذه المسافة فهو امر تمكين اے كانوا يسيرون فيها الى مقاصدهم اذا ارادوا آمنين فهو امر بمعنى الخبر وفيه اضمار القول و ليالى واياما منصوبان على الحال ۱۲ جمل ۹؎ قوله فقالوا ربنا باعد بين اسفارنا اے لما بطروا وطغوا وكرهوا الراحة تمنوا طول السفر والتعب فى المعايش ۱۲ صاوى ۱۰؎ قوله بعد من التبعيد لابى عمرو وابن كثير وفى قراءة لمن عداهما باعد ۱۲ كمالين ۱۱؎ قوله مفاوز جمع مفازة وهو الموضع المهلك ماخوذ من فوز بالتشديد اذا مات وقيل من فاز اذا نجا و سلم سمى بذلك تفاؤلا بالسلامة ۱۲ صاوى ۱۲؎ قوله فى ذلك اى بسبب ذلك اى بسبب ما حصل لهم اى جعلناهم بحيث يتحدث الناس بهم متعجبين من احوالهم ومعتبرين بعاقبتهم دمارهم ۱۲ ابو السعود ۱۳؎ قوله فرقناهم فى البلاد كل التفريق فلحق منهم غسان بالشام والاوس والخزرج الى يثرب وخزاعة الى تهامة والازد الى عمان ۱۲ كمالين ۱۴؎ قوله عليهم متعلق بما قبله لا بظنه كما قال ابن جنى قوله اے الكفار منهم سبا يشير الى ان الضمير للكفار مطلقا لا لسبا خاصة لذا روى عن مجاهد ۱۲ كمالين ۱۵؎ قوله بالتخفيف فى ظنه حيث اتبعوه كما ظن فقوله ظنه على هذا نصب انتصاب الظرف وصدق بالتشديد ظنه فظنه منصوب على انه مفعول به اى وجده اى وجد الشيطان الظن صادقا او حقق ظنه صادقا فصدق بمعنى حقق مجازا ۱۲ ك ۱۶؎ قوله بمعنى لكن اشار بذلك الى ان الاستثناء منقطع وحمله على ذلك تفسيره الضمير بالكفار ويصح ان يكون متصلا لان بعض المؤمنين يذنب ويتبع ابليس فى بعض المعاصى ويكون قوله الا فريقا من المؤمنين المراد بهم من لم يتبعه اصلا والاقرب الاول لان المعصومين استثناهم من حين طرده بقوله لاغوينهم اجمعين الا عبادك منهم المخلصين ۱۲ صاوى ۱۷؎ قوله من يؤمن بالآخرة يجوز فى من وجهان احدهما انها استفهامية فتسد مسد مفعولى العلم كذا ذكره ابو البقاء وليس بظاهر لان المعنى الا لنميز ونظهر للناس من يؤمن ممن لا يؤمن فعبر عن ما لا يؤمن بقوله ممن هو منها فى شك لانه من نتائجه ولوازمه والثانى انها موصولة وهذا هو الظاهر كما تقدم تفسيره وفى نظم الصلتين نكتة لا تخفى وهى التخالف بينهما بالفعلية الدالة على الحدوث والاسمية المشعرة بالدوام والثبات ومقابلة الايمان بالشك المؤذن بان ادنى مرتبة الكفر توقع فى الورطة وجعل الشك محيطا وتقديم صلته والعدول الى كلمة من مع انه يتعدى بعن للمبالغة والاشعار بشدته وانه لا يرجى زواله وقال العلامة الطيبى لعل نكتة ايقاع الشك فى الصلة الثانية فى مقابلة الايمان المذكور فى الصلة الاولى وانه لم يقل من هو مؤمن بالآخرة ممن هو كافر بها او من يوقن بالآخرة ممن هو فى شك منها ليؤذن بان ادنى شك فى الآخرة كفر وان الكافرين لا يوقنون فى الرد بل هم مستقرون فى الشك لا يتجاوزون الى اليقين آه و الاول اوجه جمل ۱۸؎ قوله مثقال ذرة اى من خير او شر او نفع او ضر ۱۲ مدارك ۱۹؎ قوله الا لمن اذن له آه فيه اوجه احدها ان اللام متعلقة بنفس الشفاعة قال ابو البقاء كما تقول شفعت له الثانى ان يتعلق بتنفع قاله ابو البقاء ايضا وفيه نظر لانه يلزم عليه احد امرين اما زيادة اللام فى المفعول فى غير موضعها واما حذف مفعول تنفع وكلاهما خلاف الاصل الثالث استثناء مفرغ من مفعول الشفاعة المقدر اى لا تنفع الشفاعة لاحد الا لمن اذن له ثم المستثنى منه المقدر يجوز ان يكون هو المشفوع له وهو الظاهر والشافع ليس مذكورا انما دل عليه الفحوى والتقدير لا تنفع الشفاعة لاحد من المشفوع لهم الا لمن اذن تعالى للشافعين ان يشفعوا فيه ويجوز ان يكون هو الشافع والمشفوع له ليس مذكورا والتقدير لا تنفع الشفاعة من احد الشافع اذن له ان يشفع وعلى هذا فاللام فى له لام التبليغ لا لام العلة ۱۲ ج ۲۰؎ قوله بالاذن فيها اى فى الشفاعة يشير الى ان الضمير فى قلوبهم يعود على الشافعين والمشفوع لهم هى كشف الفزع عن قلوبهم بكلمة يتكلم بها رب العزة فى اطلاق الاذن وحتى غاية لما فهم من السابق من ان ثمه انتظارا وتربصا للاذن وتوقعا وفزعا من الراجين والشفعاء هل يؤذن لهم ام لا كانه قيل يتربصون ويتوقعون زمانا طويلا فزعين حتى ازيل الفزع منهم بالاذن فيها قالوا وهذا التفسير على راى المتاخرين واما كلام السلف هو انه تعالى اذا تكلم بالوحى ارعد اهل السموات من الهيبة فيلحقهم كالغشى فاذا اجلى عن قلوبهم سال بعضهم بعضا ماذا قال ربكم قالوا القول الحق يعنى اخبر بعضهم بعضا بقوله تعالى من غير زيادة ولا نقصان وعلى هذا فالضمير فى قلوبهم للملائكة وقد تقدم ذكرهم فان قوله الذين زعمتم من دون الله يتناولهم وفى صحيح البخارى والترمذى وابن ماجة عن ابن عباس والنواس بن سمعان و ابى هريرة احاديث صحيحة فى هذا المعنى وعلى هذا فتعلق الآية بما قبله مشكل ويمكن ان يقال ان المشركين يعبدون الملائكة زاعمين انهم شفعاؤهم فبين سبحانه مقامه انه لا يجترى احد منهم ان يشفع لاحد الا باذنه اى فهم يرعدون من كلامه تعالى تربصون لما صدر من امره تعالى حتى اذا فزع عن قلوبهم قالوا ماذا قال ربكم ۱۲ ك ۲۱؎ قوله قل من يرزقكم الخ هذا سوال تبكيت للمشركين واشارة الى ان آلهتهم لا تملك لهم ضرا ونفعا وهذه الآية بمعنى قوله تعالى قل من يرزقكم من السماء والارض الى قوله فسيقولون الله ۱۲ صاوى ۲۲؎ قوله لا جواب غيره اى لانه لا جواب غيره ۱۲ جمل ۲۳؎ قوله لعلى هدى او فى ضلال مبين غاير بين الحرفين اشارة الى ان المؤمنين مستعلون على الهدى كراكب الجواد يسير به حيث شاء والكفار محبوسون فى الضلال كالمنغمس فى الظلمات الذى لا يبصر شيئا ۱۲ صاوى ۲۴؎ قوله فى الابهام خبر مقدم وقوله تلطف الخ مبتدأ مؤخر وقوله قل لا تسالون الخ هذا ايضا من جملة التلطف من الجمل ۱۲ ۲۵؎ قوله قل لا تسالون عما اجرمنا الخ هذا ادخل فى الانصاف وابلغ فى التواضع حيث اسند الاجرام الى انفسهم والعمل الى المخاطبين فهو ايضا من جملة التلطف ۱۲ بيضاوى ⁂

قُلْ اَرُوْنِیَ اعلمونی الَّذِیْنَ اَلْحَقْتُمْ بِهٖ شُرَكَآءَ فی العبادۃ كَلَّا ردع لہم عن اعتقاد شریک لہ بَلْ هُوَ اللّٰهُ
الْعَزِیْزُ الغالب علی امرہ الْحَكِیْمُ ۝ فی تدبیرہ لخلقہ فلا یکون لہ شریک فی ملکہ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً
حال من الناس قدم للاہتمام بہ لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا مبشرا للمؤمنین بالجنۃ وَّنَذِیْرًا منذرا للکافرین بالعذاب
وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ ای کفار مکۃ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ ذلک وَیَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ بالعذاب اِنْ كُنْتُمْ
صٰدِقِیْنَ ۝ فیہ قُلْ لَّكُمْ مِّیْعَادُ یَوْمٍ لَّا تَسْتَاْخِرُوْنَ عَنْهُ سَاعَةً وَّلَا تَسْتَقْدِمُوْنَ ۝ علیہ وہو یوم القیامۃ ع ۹ النصف
وَقَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا من اہل مکۃ لَنْ نُّؤْمِنَ بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَلَا بِالَّذِیْ بَیْنَ یَدَیْهِ ای تقدمہ کالتوراۃ و
الانجیل الدالین علی البعث لانکارہم لہ قال تعالی فیہم وَلَوْ تَرٰۤی یا محمد اِذِ الظّٰلِمُوْنَ الکافرون
مَوْقُوْفُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚۖ یَرْجِعُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضِ اِۨلْقَوْلَ ۚ یَقُوْلُ الَّذِیْنَ اسْتُضْعِفُوْا الاتباع لِلَّذِیْنَ
اسْتَكْبَرُوْا الرؤساء لَوْلَاۤ اَنْتُمْ صددتمونا عن الایمان لَكُنَّا مُؤْمِنِیْنَ ۝ بالنبی قَالَ الَّذِیْنَ اسْتَكْبَرُوْا
لِلَّذِیْنَ اسْتُضْعِفُوْۤا اَنَحْنُ صَدَدْنٰكُمْ عَنِ الْهُدٰى بَعْدَ اِذْ جَآءَكُمْ لا بَلْ كُنْتُمْ مُّجْرِمِیْنَ ۝ فی انفسکم وَ
قَالَ الَّذِیْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِیْنَ اسْتَكْبَرُوْا بَلْ مَكْرُ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ ای مکر فیہما منکم بنا اِذْ تَاْمُرُوْنَنَاۤ اَنْ
نَّكْفُرَ بِاللّٰهِ وَنَجْعَلَ لَهٗۤ اَنْدَادًا شرکاء وَاَسَرُّوا ای الفریقان النَّدَامَةَ علی ترک الایمان لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ای
اخفاہا کل عن رفیقہ مخافۃ التعییر وَجَعَلْنَا الْاَغْلٰلَ فِیْۤ اَعْنَاقِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فی النار هَلْ یُجْزَوْنَ اِلَّا
جزاء مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝ فی الدنیا وَمَاۤ اَرْسَلْنَا فِیْ قَرْیَةٍ مِّنْ نَّذِیْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَاۤ رؤساءہا المتنعمون
اِنَّا بِمَاۤ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ۝ وَقَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا ممن آمن وَّمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِیْنَ ۝ قُلْ اِنَّ
رَبِّیْ یَبْسُطُ الرِّزْقَ یوسعہ لِمَنْ یَّشَآءُ امتحانا وَیَقْدِرُ یضیقہ لمن یشاء ابتلاء وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ ای کفار مکۃ
لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ ع ذلک وَمَاۤ اَمْوَالُكُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُكُمْ بِالَّتِیْ تُقَرِّبُكُمْ عِنْدَنَا زُلْفٰۤى قربی ای تقریبا اِلَّا لکن مَنْ ع ۱۰
اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَزَآءُ الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوْا ای جزاء العمل الحسنۃ مثلا بعشر فاکثر وَهُمْ
فِی الْغُرُفٰتِ من الجنۃ اٰمِنُوْنَ ۝ من الموت وغیرہ وفی قراءۃ الغرفۃ وہی بمعنی الجمع وَالَّذِیْنَ یَسْعَوْنَ فِیْۤ
اٰیٰتِنَا القرآن بالابطال مُعْجِزِیْنَ لنا مقدرین عجزنا وانہم یفوتوننا اُولٰٓئِكَ فِی الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ۝ قُلْ
اِنَّ رَبِّیْ یَبْسُطُ الرِّزْقَ یوسعہ لِمَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ امتحانا وَیَقْدِرُ یضیقہ لَهٗ بعد البسط او لمن یشاء
ابتلاء وَمَاۤ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فی الخیر فَهُوَ یُخْلِفُهٗ ۚ وَهُوَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ۝ یقال کل انسان یرزق عائلتہ ای من رزق
اللہ وَاذکر یَوْمَ یَحْشُرُهُمْ جَمِیْعًا المشرکین ثُمَّ یَقُوْلُ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اَهٰۤؤُلَآءِ اِیَّاكُمْ بتحقیق الہمزتین وابدال

---

۵۱ قولہ اروني آہ فیہا وجہان احدہما انہا علمیۃ متعدیۃ قبل النقل الی اثنین فلما جیٔ بہمزۃ النقل تعدت لثلاثۃ اولہا یاء المتکلم ثانیہا الموصول ثالثہا شرکاء وعائد الموصول محذوف ای الحقتموہم والثانی انہا بصریۃ متعدیۃ قبل النقل لواحد وبعدہ لاثنین اولہما یاء المتکلم وثانیہما الموصول وشرکاء نصب علی الحال من عائد الموصول ای بصرونی الملحقین بہ حال کونہم شرکاء لہ ۱۲ جمل ۵۲ قولہ کافۃ ای جمیعا من الکف فانہا اذا شملتہم فقد کفتہم ان یخرج منہا احد قال الزجاج معنی الکاف فی اللغۃ الاحاطۃ والمعنی ارسلناک جامعا للناس فی الانذار والابلاغ فجعلہ حالا من الکاف وحق التاء علی ہذا للمبالغۃ کتاء الروایۃ والعلامۃ وقال المص حال من الناس قدم علیہ ذہب کثیر من النحاۃ الی ان الحال لایتقدم علی صاحبہا المجرور بالحرف او بالاضافۃ وقد ذہب کثیر الی جوازہ واختارہ ابن مالک فی الآیۃ وابو حیان والرضی جعلوا ہذا الوجہ احسن فی الآیۃ وما عداہا تکلفا اعترض علیہ بانہ یلزمہ عمل ما قبل الا فیما بعد الا یعنی للناس ولیس بمستثنی ولا مستثنی منہ ولا تابع وقد منعوہ واجیب بانہ مستثنی فان المعنی وما ارسلناک لشیٔ من الاشیاء الا لتبلیغ الناس کافۃ وما ارسلناک للخلق مطلقا الا للناس کافۃ ۱۲ ک ۵۳ قولہ ویقولون ای علی سبیل الاستہزاء والسخریۃ قولہ ان کنتم صادقین الخطاب للنبی والمؤمنین ۱۲ صاوی ۵۴ قولہ لاتستاخرون عنہ ای ان اردتم التاخر وقولہ ولاتستقدمون ای ان اردتم التقدم والاستعجال کما ہو مطلوبکم آن قلت ان الجواب لیس مطابقا للسوال لان السوال عن طلب تعیین الوقت والجواب یقتضی انہم منکرون للوقت من اصلہ واجیب بان الجواب مطابق بالنظر لحالہم لا لسوالہم لان سوالہم وان کان علی صورۃ الاستفہام عن الوقت الا ان مرادہم الانکار والتعنت والجواب المطابق ان یکون بالتہدید علی تعنتہم ۱۲ صاوی ۵۵ قولہ وقال الذین کفروا لن نؤمن الخ سبب ذلک ان اہل الکتاب قالوا لہم ان صفۃ محمد فی کتبنا فلما سالوہم ووافق ما قال اہل الکتاب قال المشرکون لن نؤمن بہذا القرآن ولا بالذی بین یدیہ ۱۲ صاوی ۵۶ قولہ ولو تری آہ لو فیہ للتمنی وجوابہ مقدر وہو رأیت امرا عظیما ونحوہ وقولہ یرجع حال ویقول الذین استیناف ۱۲ ک ۵۷ قولہ صددناکم ای منعناکم ۱۲ خطیب ۵۸ قولہ وقال الذین استضعفوا الخ فان قیل لم عطف ہنا وترک العطف فیما سبق قلت لان الذین استضعفوا مر اولا کلامہم فجیٔ بالجواب محذوف العاطف علی طریقۃ الاستیناف ثم جیٔ بکلام آخر للمستضعفین فعطف علی کلامہم الاول ۱۲ جمل ۵۹ قولہ بل ای الصاد لنا مکر اللیل والنہار ای الواقع فیہما من مکرکم فابطلوا اضرابہم کانہم قالوا ما کان الاجرام من جہتنا بل من جہۃ مکرکم بنا لیلا ونہارا ۱۲ خطیب واضافۃ المکر الی اللیل والنہار اما علی الاسناد المجازی واما علی الاتساع فی الظرف ۱۲ ۶۰ قولہ بل مکر اللیل والنہار اضراب من اضرابہم ای لم یکن اجرامنا صادا بل مکرکم بنا وقولہ ای مکر فیہما منکم بنا اضافۃ المکر الی الظرف للاتساع باجراء الظرف مجری المفعول بہ حتی کانہ ممکور بہ او باجرائہ مجری الفاعل حتی جعلا ماکرین وعلی کلا الوجہین ہو من المجاز العقلی ۱۲ ک ۶۱ قولہ ای الفریقان من المستکبرین والمستضعفین ۱۲ ۶۲ قولہ ای اخفاہا کل عن صاحبہ او اظہرہا فانہ من الاضداد اذ الہمزۃ یصلح للاثبات والسلب کما فی اشکیتہ ۱۲ ک ۶۳ قولہ وقالوا نحن اکثر اموالا واولادا ای فلو لم یکن راضیا بما نحن علیہ لما اعطانا الاموال والاولاد فی الدنیا واذا کان کذلک فلا یعذبنا فی الآخرۃ قولہ وما نحن بمعذبین ای لانہ لما اکرمنا فی الدنیا فلا یہیننا فی الآخرۃ علی فرض وجودہا ۱۲ صاوی ۶۴ قولہ قل ان ربی ای قل ردا علیہم وحسما لمادۃ طمعہم وتحقیقا للحق الذی یدور علیہ امر التکوین یبسط الرزق الخ ای فلا غرض لہ فی البسط ولا فی التضییق فربما یوسع علی العاصی ویضیق علی المطیع وربما یعکس الامر وربما یضیق علیہما معا وربما یوسع علی شخص فی وقت ویضیق علیہ فی وقت آخر کل ذلک حسبما تقتضیہ مشیئتہ المبنیۃ علی الحکم البالغۃ فلا ینقاس علی ذلک امر الثواب والعذاب الذین مناطہما الطاعۃ وعدمہا ۱۲ جمل ۶۵ قولہ بالتی تقربکم عندنا زلفی والتی اما لان المراد وما جماعۃ اموالکم والاولاد او لانہا صفۃ محذوف کالتقوی والخصلۃ بیضاوی وقولہ عندنا زلفی نصب مصدرا بتقربکم کانبتکم من الارض نباتا والزلفی والزلفۃ والقربی والقربۃ بمعنی واحد وقال الاخفش زلفی مصدر کانہ قال بالتی تقربکم عندنا تقریبا ۱۲ روح ۶۶ قولہ قربی ای تقریبا یشیر الی انہ فی موضع نصب علی المصدر کانہ قال ازلافا کقولہ انبتکم من الارض ای یقربکم عندنا تقریبا ۱۲ ک ۶۷ قولہ الا من آمن فیہ اوجہ احدہا انہ استثناء منقطع فہو منصوب المحل الثانی انہ فی محل جر بدلا من الضمیر فی اموالکم قالہ الزجاج وغلط النحاس بانہ بدل من ضمیر المخاطب قال ولو جاز ہذا الجاز رأیتک زیدا الثالث ان من آمن فی محل رفع علی الابتداء والخبر قولہ فاولئک لہم جزاء الضعف ۱۲ جمل ۶۸ قولہ وغیرہ ای من سائر المکارہ فلا یفنی شبابہم ولا تبلی ثیابہم ۱۲ صاوی ۶۹ قولہ بمعنی الجمع ای حملا للالف واللام علی انہا جنسیۃ ۱۲ جمل ۷۰ قولہ قل ان ربی یبسط الرزق لمن یشاء اختلف فی ہذہ الآیۃ فقیل مکررۃ مع التی قبلہا للتاکید وقیل مغایرۃ لہا فالاولی محمولۃ علی اشخاص متعددین وہذہ محمولۃ علی شخص واحد باعتبار وقتین فوقت البسط غیر وقت القبض وہو الاحتمال الاول فی المفسر والاولی محمولۃ علی الکفار وہذہ فی حق المؤمنین وکل صحیح ۱۲ جمل ۷۱ قولہ بعد البسط ای فالضمیر فی لہ راجع لمن یشاء یفید انہ وقع لہ البسط وقولہ او لمن یشاء ای فالضمیر فی لہ راجع لمن یشاء لا بقید البسط فہما تفسیران وقولہ ابتلاء علۃ لقولہ ویقدر لہ ۱۲ جمل ۷۲ قولہ فہو یخلفہ ای اللہ سبحانہ یعطیہ خلفا من المنفق ۱۲ کمالین ۷۳ قولہ یقال کل انسان الخ ای لغۃ ودفع بذلک ما قیل ان الرازق فی الحقیقۃ واحد وہو اللہ فاجاب بان الجمع باعتبار الصورۃ فاللہ خالق الرزق والعبید متسببون فیہ ان قلت ای مشارکۃ بین المفضل والمفضل علیہ اجیب بان الرازق یطلق علی الموصل للرزق والخالق لہ والرب یوصف بالامرین والعبد یوصف بالایصال فقط فخیریۃ اللہ من حیث انہ خالق وموصل فعلم ان العبد یقال لہ رازق بہذا ولا یقال لہ رزاق لانہ من الاسماء المختصۃ بہ تعالی ۱۲ صاوی ۷۳ قولہ یقال کل انسان الخ ای یقال قولا لغویا وغرضہ بہذا تصحیح التعبیر بالجمع ان الرازق فی الحقیقۃ واحد وہو اللہ من الجمل ۱۲ ۷۴ قولہ یرزق عائلتہ ای عیالہ وعیال الرجل من یعولہم واحدہ عیل کجید ۱۲ صاوی ⁂

الاولیاء واسقاطها کانوا یعبدون ○ قالوا سبحنک تنزیها لک عن الشریک انت ولینا من دونهم
ای لا موالاة بیننا وبینهم من جهتنا بل للانتقال کانوا یعبدون الجن ۚ الشیاطین ای یطیعونهم
فی عبادتهم ایانا اکثرهم بهم مؤمنون ○ مصدقون فیما یقولون لهم قال تعالی فالیوم لا یملک
بعضکم لبعض ای بعض المعبودین لبعض العابدین نفعا شفاعة ولا ضرا تعذیبا ونقول للذین
ظلموا کفروا ذوقوا عذاب النار التی کنتم بها تکذبون ○ واذا تتلی علیهم ایتنا من القران بینت
واضحات بلسان نبینا محمد قالوا ما هذا الا رجل یرید ان یصدکم عما کان یعبد اباؤکم من الاصنام
وقالوا ما هذا ای القران الا افک کذب مفتری ط علی الله وقال الذین کفروا للحق القران لما
جاءهم ان ما هذا الا سحر مبین ○ بین قال تعالی وما اتینهم من کتب یدرسونها وما ارسلنا
الیهم قبلک من نذیر ○ ط فمن این کذبوک وکذب الذین من قبلهم وما بلغوا ای هؤلاء معشار ما
اتینهم من القوة وطول العمر وکثرة المال فکذبوا رسلی الیهم فکیف کان نکیر ○ انکاری علیهم بالعقوبة ع ۵/۹ ۱۱
والاهلاک ای هو واقع موقعه قل انما اعظکم بواحدة ۚ هی ان تقوموا لله ای لاجله مثنی ای اثنین
اثنین وفرادی ای واحدا واحدا ثم تتفکروا وقف فتعلموا ما بصاحبکم محمد من جنة ط جنون ان هو
الا نذیر لکم بین یدی ای قبل عذاب شدید ○ فی الاخرة ان عصیتموه قل لهم ما سالتکم علی
الانذار والتبلیغ من اجر فهو لکم ط ای لا اسالکم علیه اجرا ان اجری ما ثوابی الا علی الله ۚ وهو علی کل
شیء شهید ○ مطلع یعلم صدقی قل ان ربی یقذف بالحق ۚ یلقیه الی انبیائه علام الغیوب ○ ما غاب
عن خلقه فی السموت والارض قل جاء الحق الاسلام وما یبدئ الباطل الکفر وما یعید ○ ای لم یبق
له اثر قل ان ضللت عن الحق فانما اضل علی نفسی ۚ ای اثم اضلالی علیها وان اهتدیت فبما یوحی
الی ربی ط من القران والحکمة انه سمیع للدعاء قریب ○ ولو تری یا محمد اذ فزعوا عند البعث لرأیت امرا
عظیما فلا فوت لهم منا ای لا یفوتوننا واخذوا من مکان قریب ○ ای القبور وقالوا امنا به ای بمحمد او
القران وانی لهم التناوش بالواو وبالهمزة بدلها ای تناول الایمان من مکان بعید ○ عن محله اذ
هم فی الاخرة ومحله الدنیا وقد کفروا به من قبل ۚ فی الدنیا ویقذفون یرمون بالغیب من مکان بعید ○
ای بما غاب علمه عنهم غیبة بعیدة حیث قالوا فی النبی ساحر شاعر کاهن وفی القران سحر شعر کهانة وحیل
بینهم وبین ما یشتهون من الایمان ای قبوله کما فعل باشیاعهم اشباههم فی الکفر

---

۵۱ قوله انت ولینا الموالات خلاف المعاداة وہی مفاعلة من الولی وہو القرب والولی یقع علی المولی والموالی جمیعا والمعنی انت الذی نوالیه ۱۲ مدارک ۵۲ قوله ای یطیعونهم ای فالمراد بعبادة الجن طاعتهم فیما یوسوسون لهم وقیل کانوا یتمثلون لهم ویخیلون الیهم انهم الملائکة کما وقع لجماعة من خزاعة کانوا یعبدون الجن ویزعمون ان الجن تتراای لهم ملائکة وانهم بنات الله ۱۲ صاوی ۵۳ قوله اکثرهم آه مبتدأ وقوله مؤمنون خبره وبهم متعلق بمؤمنون و الاکثر ہنا بمعنی الکل آه شہاب وفی الکرخی فان قیل جمیعهم متابعون الشیاطین فما وجه قوله اکثرهم بهم مؤمنون فانه یدل علی ان بعضهم لم یؤمن بهم ولم یطعهم فالجواب من وجهین احدهما ان الملائکة احترزوا عن دعوی الاحاطة بهم فقالوا اکثرهم لان الذین راوہم واطلعوا علی احوالهم کانوا یعبدون الجن ویؤمنون بهم ولعل فی الوجود من لم یطلع الله الملائکة علی حاله من الکفار والثانی ہو ان العبادة عمل ظاہر والایمان عمل باطن فقالوا بل کانوا یعبدون الجن لاطلاعهم علی اعمالهم وقالوا اکثرهم بهم مؤمنون عند عمل القلب لئلا یکونوا مدعین اطلاعهم علی ما فی القلوب فان القلب لا یطلع علی ما فیه الا الله کما قال انه علیم بذات الصدور ۱۲ جمل ۵۴ قوله التی کنتم بها تکذبون وقع الموصول ہنا وصفا للمضاف الیه وفی السجدة وصفا للمضاف فی قوله عذاب النار الذی کنتم به تکذبون فقیل لانهم ثمه کانوا ملابسین للعذاب کما صرح به فی النظم فوصف لهم ما لابسوه وما ہنا عند رؤیة النار عقب الحشر فوصف لهم ما عاینوه ۱۲ جمل ۵۵ قوله الا افک ای کذب غیر مطابق للواقع ومع کونه کذلک ہو مفتری ای مختلق من حیث نسبته الی الله فقوله مفتری تاسیس لا تاکید ۱۲ صاوی ۵۶ قوله یدرسونها ویکون فیها صحة الاشراک وقوله من نذیر ای لیدعوهم الی الشرک وینذرهم بالعقاب علی ترکه وقد بان من قبل لان لا وجه له فمن این وقع لهم ہذه الشبهة وہذا فی غایة التجهیل والتسفیه لرایهم ۱۲ بیضاوی ۵۷ قوله وما بلغوا معشار ما اتینهم ای عشر ما اتینا اولئک فالمعشار بمعنی العشر کالمرباع بمعنی الربع قال الواحدی المعشار والعشیر والعشر جزء من العشرة ۱۲ روح ۵۸ قوله وما بلغوا معشار ما اتینهم جملة معترضة فقط بین المعطوف و المعطوف علیه علی تقدیر ان یکون قوله فکذبوا رسلی عطفا علی کذب الذین من قبلهم او ہو مع قوله فکذبوا رسلی علی تقدیر عطفه علی بلغوا وکون الضمیر فیه لاہل مکة لان قوله فکیف کان نکیر للمکذبین الاولین والمعشار جزء من العشرة کالعشر والعشیر کذا فی القاموس ۱۲ ک ۵۹ قوله ای ہو واقع موقعه ای الہلاک والعقاب واقع فی غایة العدل خال عن الجور والظلم ۱۲ ۶۰ قوله اعظکم بواحدة ای بخصلة واحدة وہی ما دل علیه قوله تعالی ان تقوموا لله علی انه بدل منها او بیان لها او خبر مبتدأ محذوف ای ان تقوموا من مجلس رسول الله صلی الله علیه وسلم او تنتصبوا للامر خالصا لوجه الله معرضا عن المراء والتقلید ۱۲ ابو السعود ۶۱ قوله ان تقوموا لله الخ ان وما دخلت علیه فی تاویل مصدر خبر لمحذوف قدره المفسر بقوله ہی ولیس المراد بالقیام حقیقة وہو الانتصاب علی القدمین بل المراد صرف الہمة والاشتغال والتفکر فی امر محمد وما جاء به لان اول واجب علی المکلف النظر المؤدی للمعرفة ۱۲ صاوی ۶۲ قوله فتعلموا ما بصاحبکم من جنة یشیر الی تقدیر العلم لدلالة التفکر علیه لکونه طریقه او ان التفکر مجاز عن العمل وقیل ما استفہامیة ای تفکروا ای شیء به ای من آثار الجنون وقیل کلام مستانف من الله للتنبیه علی جهة النظر ۱۲ ک ۶۳ قوله قل ما سالتکم من اجر آه یحتمل ان تکون ما شرطیة مفعولا مقدما وقوله فهو لکم جوابها وان تکون موصولة فی محل رفع بالابتداء والعائد محذوف ای سالتکموه والخبر فهو لکم ودخلت الفاء لشبه الموصول بالشرط وعلی کل من الاحتمالین فیحتمل ان المعنی انه لم یسالهم اجرا البتة فیکون کقوله ان اعطیتنی شیئا فخذه مع علمک بانه لم یعطک شیئا ویؤیده ان اجری الا علی الله فیکون الکلام کنایة عن انه لم یسال اصلا لان ما یساله السائل یکون له فجعله للمسؤل منه کنایة عن عدم السؤال بالکلیة وہذا الاحتمال ہو الذی اشار له الشارح بقوله ای لا اسالکم علیه اجرا الخ ویحتمل انه سالهم شیئا نفعه عائد علیهم وہو المراد بقوله قل لا اسالکم علیه اجرا الا من شاء ان یتخذ الی ربه سبیلا وقوله قل لا اسالکم علیه اجرا الا المودة فی القربی واتخاذ السبیل ینفعهم وقربی رسول الله قرباهم ۱۲ جمل ۶۴ قوله علام الغیوب آه خبر ثان لان او خبر مبتدأ مضمر او بدل من الضمیر فی یقذف ۱۲ جمل ۶۵ قوله ما یبدئ الباطل وما یعید ما نافیة ای یہلک الکفر بالکلیة فان الابداء والاعادة من خواص صفات الحی فعدمهما عبارة عن الہلاک والمعنی جاء الحق وزہق الباطل ای ہلک وعن قتادة والسدی ومقاتل ان الباطل ابلیس ای ہو لا یبدئ احدا ولا یعیده بل المبدئ والباعث ہو الله وقیل لا یبدئ الباطل لاہله خیرا ولا یعید یعنی لا ینفعهم فی الدارین ۱۲ ک ۶۶ قوله قل ان ضللت فانما اضل علی نفسی سبب نزولها ان الکفار قالوا للنبی صلی الله علیه وسلم ترکت دین آبائک فضللت والمعنی قل لهم یا محمد ان حصل لی ضلال کما زعمتم فان وبال ضلالی علی نفسی لا یضر غیری وقراءة العامة بفتح اللام من باب ضرب وقری شذوذا بکسر اللام من باب علم ۱۲ صاوی ۶۷ قوله اثم ضلالی علیها لانه بسببها لانها الامارة بالسوء وبہذا الاعتبار قابل الشرطیة الآتیة وکان قیاس التقابل ان یقال وان اہتدیت فانها اہتدی لها کقوله فمن اہتدی فلنفسه ومن ضل فانما یضل علیها ۱۲ ک ۶۸ قوله فبما یوحی الی فبتسدیده بالوحی الی وکان قیاس التقابل ان یقال وان اہتدیت فانما اہتدی لها کقوله فمن اہتدی فلنفسه ومن ضل فانما یضل علیها ولکن ہما متقابلان معنی لان النفس کل ما علیها وضار لها فهو بها وبسببها لانها الامارة بالسوء وما لها مما ینفعها فبهدایة ربها وتوفیقه وہذا حکم عام لکل مکلف وانما امر رسوله ان یسنده الی نفسه لان الرسول اذا دخل تحته مع جلالة محله وسداد طریقته کان غیره اولی به ۱۲ مدارک ۶۹ قوله قریب ای منی ومنکم یجازینی ویجازیکم ۱۲ مدارک ۷۰ قوله ولو تری اذ فزعوا فلا فوت یحتمل ان مفعول تری محذوف تقدیره ولو تری حالهم وقت فزعهم و یحتمل ان اذ مفعول تری ای ولو تری وقت فزعهم واسناد الرؤیة للوقت مجاز وحقه ان یسند لهم وقوله عند البعث احد اقوال فی وقت الفزع وقیل فی الدنیا یوم بدر حین ضربت اعناقهم بسیوف الملائکة فلم یستطیعوا الفرار الی التوبة وقیل نزلت فی ثمانین الفا یاتون فی آخر الزمان یغزون الکعبة لیخربوها فلما یدخلوا البیداء یخسف بهم فهو الاخذ من مکان قریب ۱۲ صاوی ۷۱ قوله وانی لهم التناوش آه مبتدأ وانی خبره ای کیف لهم التناوش ولهم حال ویجوز ان یکون لهم رافعا للتناوش لاعتماده علی الاستفہام ای کیف استقر لهم التناوش وفیه بعد ۱۲ جمل ۷۲ قوله وبالهمزة ای لسن عدہم تناول الایمان ای او تناول التوبة وہو من ناش ینوش اذا تناول ۱۲ ک ۷۳ قوله ومحله الدنیا ای محل تناول الایمان والتوبة الدنیا لا الآخرة روی الحاکم عن ابن عباس انهم یسالون الرد ولیس بحین رد ۱۲ ک ۷۴ قوله ویقذفون عطف علی قد کفروا علی الحکایة الماضیة والمعنی ویرمون النبی صلعم بما لا یعلمون قاله مجاهد وعن قتادة یرجمون بالظن ویقولون لا بعث ولا جنة ولا نار ۱۲ ک ۷۵ قوله ای بما غاب علمه عنهم غیبة بعیدة یشیر الی ان قوله من مکان بعید ظرف مستقر صفة للغیب وکلام غیره یشعر بانه صلة یقذفون ای یرمون من جانب بعید من امره وہو الشبهة التی تحلوہا فی امر الرسول والآخرة ۱۲ ک ۷۶ قوله ای قبوله والنجاة به من النار کذا روی عن الحسن وقال مجاهد من مال وولد ۱۲ کمالین ×

ع ۶/۹ ۱۲ مِنْ قَبْلُ اى قبلهم اِنَّهُمْ كَانُوْا فِىْ شَكٍّ مُّرِيْبٍ ۝ موقع الريبة لهم فيما آمنوا به الآن ولم يعتدوا
بدلائله فى الدنيا

سورة فاطر مكية وهى خمس او ست واربعون اية

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حمد تعالى نفسه بذلك كما بين فى اول سبا فَاطِرِ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ خالقهما على غير مثال سبق جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا الى الانبياء اُولِىْٓ اَجْنِحَةٍ
مَّثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ يَزِيْدُ فِى الْخَلْقِ فى الملئكة وغيرها مَا يَشَآءُ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ۝
مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ كرزق ومطر فَلَا مُمْسِكَ لَهَا وَمَا يُمْسِكْ من ذلك فَلَا مُرْسِلَ
لَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ اى بعد امساكه وَهُوَ الْعَزِيْزُ الغالب على امره الْحَكِيْمُ ۝ فى فعله يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اى اهل
مكة اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ باسكانكم الحرم ومنع الغارات عنكم هَلْ مِنْ خَالِقٍ من زائدة وخالق
مبتدأ غَيْرُ اللّٰهِ بالرفع والجر نعت لخالق لفظا ومحلا وخبر المبتدأ يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ المطر وَمِنَ
الْاَرْضِ النبات والاستفهام للتقرير اى لا خالق رازق غيره لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۝ من اين
تصرفون عن توحيده مع اقراركم بانه الخالق الرازق وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ يا محمد فى مجيئك بالتوحيد والبعث
والحساب والعقاب فَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ فى ذلك فاصبر كما صبروا وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝
فى الآخرة فيجازى المكذبين وينصر المرسلين يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ بالبعث وغيره حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ
الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا عن الايمان بذلك وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ فى حلمه وامهاله الْغَرُوْرُ ۝ الشيطان اِنَّ الشَّيْطٰنَ
لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا بطاعة الله ولا تطيعوه اِنَّمَا يَدْعُوْا حِزْبَهٗ اتباعه فى الكفر لِيَكُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ
السَّعِيْرِ ۝ النار الشديدة اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ
ع ۱/۷ ۱۳ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝ فهذا بيان ما لموافقى الشيطان وما لمخالفيه ونزل فى ابى جهل وغيره اَفَمَنْ زُيِّنَ
لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ بالتمويه فَرَاٰهُ حَسَنًا من مبتدأ خبره كمن هداه الله لا دل عليه فَاِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ
يَّشَآءُ وَيَهْدِىْ مَنْ يَّشَآءُ فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ على المزين لهم حَسَرٰتٍ باغتمامك ان لا
يؤمنوا اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ۝ فيجازيهم عليه وَاللّٰهُ الَّذِىْٓ اَرْسَلَ الرِّيٰحَ وفى قراءة
الريح فَتُثِيْرُ سَحَابًا المضارع لحكاية الحال الماضية اى تزعجه فَسُقْنٰهُ فيه التفات عن
الغيبة اِلٰى بَلَدٍ مَّيِّتٍ بالتشديد والتخفيف لا نبات بها فَاَحْيَيْنَا بِهِ الْاَرْضَ من البلد
بَعْدَ مَوْتِهَا يبسها اى انبتنا به الزرع والكلأ كَذٰلِكَ النُّشُوْرُ ۝ اى البعث والاحياء

۱ه قوله من قبل الخ متعلق بفعل او باشیاعهم ای الذین شایعوهم قبل ذلک الحین آه سمین وعبارة البحر من قبل یصح ان یکون متعلقا باشیاعهم ای من اتصف بصفاتهم من قبل ای فی الزمان الاول ویؤیده ان ما یفعل بجمیعهم انما هو فی وقت واحد ویصح ان یکون متعلقا بفعل اذا کانت الحیلولة فی الدنیا ۱۲ جمل ۲ه قوله موقع الریبة لهم من ارابه اذا اوقعه فی الریبة قوله فیما آمنوا به الآن ای فی الآخرة ۱۲ ک ۳ه قوله ولم یعتدوا بدلائله الخ حال من الواو فی آمنوا اے آمنوا به فی الآخرة والحال انهم لم یعتدوا فی الدنیا بدلائله ۱۲ صاوی ۴ه قوله حمد تعالی نفسه اے تعظیما لنفسه وتعلیما لخلقه کیفیة الثناء علیه قیل فی الحمد الصادر منه تعالی یحتمل ان تکون اللام للاستغراق او للجنس ولا یصح ان تکون عهدیة لانه لم یکن ثمه شئ معهود غیر الحاصل بهذه الجملة واما فی کلام العباد فالاولی ان تکون عهدیة والمعهود هو الصادر منه تعالی لنفسه ۱۲ صاوی ۵ه قوله کما بین فی اول سورة سبا ای حیث قال هناک حمد تعالی نفسه بذلک المراد به الثناء بمضمونه من ثبوت الحمد وهو الوصف بالجمیل واعلم ان السورة المفتتحة بالحمد اربع الانعام والکهف وسبا وفاطر وحکمة افتتاحها بذلک ان فیها تفصیل النعم الدینیة والدنیویة التی احتوت علیها الفاتحة ۱۲ صاوی ۶ه قوله خالقهما علی غیر مثال سبق کان اصل معنی الفطر الشق ثم تجوز به عما ذکر وشاع فیه حتی صار حقیقة قال القاضی کانه شق العدم باخراجهما منه والاضافة معنویة لانه بمعنی الماضی ولهذا صح وقوعه صفة للمعرفة ۱۲ کمالین ۷ه قوله جاعل الملائکة فان قلت لا یخلو اما ان یکون جاعل بمعنی الماضی او غیره فان کان الاول لزم ان لا یعمل مع انه عامل فی رسلا وان کان الثانی لزم ان تکون اضافته غیر محضة فلا یصح ان یکون صفة للمعرفة فان صرح الطیبی بان جاعل هنا للاستمرار فباعتبار انه یدل علی المضی یصلح کونه صفة للمعرفة وباعتبار انه یدل علی الحال والاستقبال یصلح للعمل آه ۱۲ ج ۷ه قوله جاعل الملائکة اے بعضهم اذ لیس کلهم رسلا کما هو معلوم وقوله اولی اجنحة نعت لرسلا وهو جید لفظا لتوافقهما تنکیرا وللملائکة وهو جید معنی اذ کل الملائکة لها اجنحة فهی صفة کاشفة ۱۲ ۸ه قوله رسلا الی الانبیاء عبارة البیضاوی جاعل الملائکة رسلا وسائط بین الله تعالی وبین انبیائه والصالحین من عباده یبلغون الیهم رسالاته بالوحی والالهام والرؤیا الصالحة او بینه وبین خلقه یوصلون الیهم آثار صنعه ۱۲ جمل ۹ه قوله مثنی الخ القصد به التکثیر واختلافهم فی عدد الاجنحة لا الحصر والا فبعضهم له ستمائة وغیر ذلک ۱۲ جمل ۱۰ه قوله فی الملائکة بزیادة اجنحة بعضها علی بعض لو علی اربع فانه صلعم رای جبریل فی صورته وله ستمائة جناح وغیرها من طول قامة وحسن صوت وملاحة فی الوجه والعینین ۱۲ ک ۱۰ه قوله فی الملائکة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه رای جبریل علیه السلام لیلة المعراج وله ستمائة جناح ۱۲ ابو السعود ۱۱ه قوله وما یمسک یجوز ان یکون علی عمومه اے ای شئ امسکه من رحمة او غیرها فعلی هذا التذکیر فی قوله ظاهر لانه عائد علی ما یمسک ویجوز ان یکون قد حذف المبین من الثانی لدلالة الاول علیه تقدیره وما یمسک من رحمة فعلی هذا التذکیر فی قوله له علی لفظ ما وفی قوله اولا فلا ممسک لها التانیث فیه حمل علی معنی ما لان المراد به الرحمة حمل اولا علی المعنی وفی الثانی علی اللفظ والفتح والامساک استعارة حسنة ۱۲ ج ۱۲ه قوله نعت لخالق لفظا ومحلا الخ ای قرأ حمزة والکسائی بکسر الراء نعتا لخالق علی اللفظ ومن خالق مبتدأ زاد فیه من والباقون بالرفع وفیه ثلاثة اوجه احدها انه خبر المبتدأ والثانی انه صفة لخالق علی الموضع والخبر اما محذوف واما یرزقکم والثالث انه مرفوع باسم الفاعل علی جهة الفاعلیة لان اسم الفاعل قد اعتمد علی اداة الاستفهام هذا ما ذکره الخطیب ومعنی کلام الشارح ان الجر لاجل انه نعت لخالق لفظا والرفع لاجل انه صفة لخالق علی المحل وخالق مبتدأ وخبره یرزقکم وقوله لفظا ومحلا لف ونشر مشوش ۱۲ ۱۳ه قوله والاستفهام للتقریر ای لتقریر الامر والمراد فی المقام تنبیه وهو النفی ههنا او حمل المخاطب علی الاقرار به ۱۲ کمالین ۱۴ه قوله تؤفکون من الافک بالفتح وهو الصرف وبابه ضرب ومنه قوله تعالی قالوا اجئتنا لتافکنا عن آلهتنا واما الافک بالکسر فهو الکذب ۱۲ صاوی ۱۵ه قوله من این تصرفون عن توحیده الی الشرک یشیر الی ان این بمعنی الی والافک الصرف ۱۲ ک ۱۶ه قوله فاصبر کما صبروا وتلک الجملة هو الجزاء حقیقة ولکنه وضع سببه موضعه وهو قوله فقد کذبت ۱۲ ک ۱۷ه قوله والی الله ترجع الامور کلام یشتمل علی الوعد والوعید من رجوع الامور الی حکمه ومجازاة المکذِّب والمکذَّب بما یستحقانه ۱۲ مدارک ۱۸ه قوله فلا تغرنکم الخ ای فلا تخدعنکم الدنیا ولا یذهلنکم التمتع بها والتلذذ بمنافعها عن العمل للآخرة وطلب ما عند الله ۱۲ مدارک ۱۹ه قوله الغرور ای الشیطان فانه یمنیکم الامانی الکاذبة ویقول ان الله غنی عن عبادتک وعن تکذیبک ۱۲ مدارک ۲۰ه قوله الذین کفروا۔ یجوز رفعه ونصبه وجره فرفعه من وجهین اقواهما ان یکون مبتدأ والجملة بعده خبره والاحسن ان یکون لهم هو الخبر وعذاب فاعله والثانی انه بدل من واو لیکونوا ونصبه من اوجه البدل من حزبه او النعت له او اضمار فعل کاذم ونحوه وجره من وجه النعت او البدلیة من اصحاب واحسن الوجوه الاول لمطابقة التقسیم واللام فی لیکونوا اما للعلة علی المجاز من اقامة المسبب مقام السبب واما للصیرورة ۱۲ ج ۲۱ه قوله ونزل فی ابی جهل وغیره افمن زین له سوء عمله کذا روی عن ابن عباس وقال سعید بن جبیر نزل فی اهل البدع ۱۲ کمالین ۲۲ه قوله بالتمویه الخ التمویه ملمع کردن وفی الصراح تمویه سیم وزر اندود کردن چیزے را وتلبیس کردن ملخصا ۱۲ ۲۳ه قوله من مبتدأ خبره کمن هداه الله فحذف الخبر دل علیه ای علی الخبر قوله فان الله یضل من یشاء او الخبر کمن لم یزین له وقیل تقدیره افمن زین له سوء عمله ذهبت نفسک علیهم حسرة فحذف الجواب للدلالة ۱۲ ک ۲۴ه قوله دل علیه ای علی تقدیر الخبر والمعنی حذف الخبر لدلالة قوله فان الله یضل من یشاء الخ علیه وفی هذه الآیة رد علی المعتزلة الذین یزعمون ان العبد یخلق افعال نفسه فلو کان کذلک ما اسند الاضلال والهدی لله ۱۲ صاوی ۲۵ه قوله فلا تذهب نفسک الخ ذکر الزجاج ان المعنی افمن زین له سوء عمله فرآه ذهبت نفسک علیهم آه او افمن زین له سوء عمله کمن هداه الله فحذف فان الله یضل من یشاء ویهدی من یشاء علیه فلا تذهب نفسک یریدای لا تهلکها وحسرات مفعول له یعنی لا تهلک نفسک للحسرات وعلیهم صلة تذهب کما تقول هلک علیه حبا ومات علیه حزنا فلا یجوز ان تتعلق بحسرات لان المصدر لا یتقدم علیه صلته ۱۲ مدارک ۲۶ه قوله وفی قراءة لابن کثیر وحمزة وعلی الریح بالافراد ۱۲ کمالین ۲۷ه قوله ای تزعجه ازعاج از جائے برکندن ۱۲ صراح ۲۸ه قوله فیه التفات عن الغیبة الی التکلم الذی هو ادخل فی الاختصاص لما فیها من مزید الصنع ۱۲ کمالین ۲۹ه قوله بالتشدید لنافع والکوفیین غیر ابی بکر والتخفیف لمن عداهم ۱۲ کمالین ۲۹ه قوله بالتشدید والتخفیف ای قرأ نافع وحفص وحمزة والکسائی بتشدید الیاء والباقون بالتخفیف ۱۲ خطیب ٭

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعِزَّةَ فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِيْعًا ای فی الدنیا والآخرة فلا تنال منه الا بطاعته فلیطعه
اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ یعلمه وهو لا اله الا الله ونحوها وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ یقبله وَالَّذِيْنَ
يَمْكُرُوْنَ المکرات السَّيِّاٰتِ بالنبی فی دار الندوة من تقییده او قتله او اخراجه کما ذکر فی الانفال
لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ؕ وَمَكْرُ اُولٰٓئِكَ هُوَ يَبُوْرُ ۝ یهلک وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ بخلق ابیکم آدم منه
ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ای منی بخلق ذریته منها ثُمَّ جَعَلَكُمْ اَزْوَاجًا ذکورا واناثا وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ
اِلَّا بِعِلْمِهٖ ؕ حال ای معلومة له وَمَا يُعَمَّرُ مِنْ مُّعَمَّرٍ ای مایزاد فی عمر طویل العمر وَّلَا يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهٖٓ ای
من ذلک المعمر او معمر آخر اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ ؕ هو اللوح المحفوظ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝ هین وَمَا
يَسْتَوِي الْبَحْرٰنِ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ شدید العذوبة سَآئِغٌ شَرَابُهٗ شربه وَهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ؕ شدید
الملوحة وَمِنْ كُلٍّ منهما تَاْكُلُوْنَ لَحْمًا طَرِيًّا هو السمك وَّتَسْتَخْرِجُوْنَ من الملح وقیل منهما
حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا هی اللؤلؤ والمرجان وَتَرَى تبصر الْفُلْكَ السفن فِيْهِ فی کل منهما مَوَاخِرَ تمخر
الماء ای تشقه بجریها فیه مقبلة ومدبرة بریح واحدة لِتَبْتَغُوْا تطلبوا مِنْ فَضْلِهٖ تعالی بالتجارة وَلَعَلَّكُمْ
تَشْكُرُوْنَ ۝ الله علی ذلک يُوْلِجُ یدخل الله الَّيْلَ فِي النَّهَارِ فیزید وَيُوْلِجُ النَّهَارَ یدخله فِي الَّيْلِ فیزید
وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ منهما يَّجْرِيْ فی فلکه لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ یوم القیمة ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ؕ
وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ تعبدون مِنْ دُوْنِهٖ ای غیره وهم الاصنام مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ ۝ لفافة النواة اِنْ
تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا دُعَآءَكُمْ ۚ وَلَوْ سَمِعُوْا فرضا مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ ؕ ما اجابوکم وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُوْنَ بِشِرْكِكُمْ ؕ
باشراککم ایاهم مع الله ای یتبرءون منکم ومن عبادتکم ایاهم وَلَا يُنَبِّئُكَ باحوال الدارین مِثْلُ خَبِيْرٍ ۝ ع ۷ ۱۴
عالم وهو الله تعالی يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ ۚ بکل حال وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ عن خلقه الْحَمِيْدُ ۝
المحمود فی صنعه بهم اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ ۝ بدلکم وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ۝
شدید وَلَا تَزِرُ نفس وَازِرَةٌ آثمة ای لاتحمل وِّزْرَ نفس اُخْرٰى ؕ وَاِنْ تَدْعُ نفس مُثْقَلَةٌ بالوزر
اِلٰى حِمْلِهَا منه احدا یحمل بعضه لَا يُحْمَلْ مِنْهُ شَيْءٌ وَّلَوْ كَانَ المدعو ذَا قُرْبٰى ؕ قرابة کالاب والابن
وعدم الحمل فی الشقین حکم من الله اِنَّمَا تُنْذِرُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ ای یخافونه وما راوه
لانهم المنتفعون بالانذار وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ اداموها وَمَنْ تَزَكّٰى تطهر من الشرک وغیره فَاِنَّمَا يَتَزَكّٰى لِنَفْسِهٖ ؕ
فصلاحه مختص به وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ۝ المرجع فیجزی بالعمل فی الآخرة وَمَا يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۝ لکافر

۱؎ قوله من کان یرید العزة آه وفی القرطبی ویحتمل ان یرید سبحانه ان ینبه ذوی الاقدار والهمم من این تنال العزة ومن این تستحق فتکون الالف واللام للاستغراق وهو المفهوم من آیات هذه السورة فمن طلب العزة من الله وصدقه فی طلبها بافتقار وذل وسکون وخضوع وجدها عنده ان شاء الله غیر ممنوعة ولامحجوبة عنه قال صلی الله علیه وسلم من تواضع لله رفعه الله ومن طلبها من غیره وکله الی من طلبها عنده وقد ذکر الله قوما طلبوا العزة من عند سواه فقال الذین یتخذون الکافرین اولیاء من دون المومنین ایبتغون عندهم العزة فان العزة لله جمیعا فقد انباک صریحا لااشکال فیه ان العزة له یعز بها من یشاء ویذل بها من یشاء وقال صلی الله علیه وسلم مفسرا لقوله من کان یرید العزة فلله العزة جمیعا من اراد عز الدارین فلیطع العزیز وهذا معنی قول الزجاج ولقد احسن من قال ؎ واذا تذللت الرقاب تواضعا * منا الیک فعزها فی ذلها * فمن کان یرید العزة لینال الفوز ویدخل دار العزة فلیقصد بالذلة لله سبحانه الاعتزاز به فانه من اعتز بالعبید اذله الله ومن اعتز بالله اعزه الله ۱۲ جمل ۲؎ قوله الکلم الطیب کان القیاس الطیبة ولکن کل جمع لیس بینه وبین واحده الا التاء یذکر ویونث کذا فی المدارک ۱۲ ک ۳؎ قوله العلم یشیر الی ان صعود الکلم الیه مجازا وکنایة عن علمه سبحانه ورضاه وعبر عنه بالصعود اشارة لقبوله لان موضع الثواب فوق وموضع العذاب اسفل وقیل المعنی یصعد الی سمائه وقیل یحمل الکتاب الذی کتب فیه طاعة العبد الی السماء ۱۲ ص وک ۴؎ قوله ونحوها ای من الاذکار والتسبیحات وقراءة القرآن والدعاء والاستغفار وقال الرازی والمختار ان کل کلام هو ذکر الله او هو لله کالنصیحة والعلم فهو الیه یصعد ۱۲ ۵؎ قوله یرفعه یقبله یشیر الی ان المستکن فی یرفع یرجع الی الله تعالی ورفعه کنایة عن قبوله وهو احد الوجوه الاربعة فی الآیة اخرج ابن المبارک عن قتادة قال یرفع الله العمل لصاحبه والثانی انه یرجع الی العمل والهاء الی الکلم فمن ذکر الله ولم یود فرائضه رد الله قوله قال البغوی هو قول ابن عباس وسعید بن جبیر والحسن وعکرمة والاکثر والثالث عکس الثانی ای الکلم الطیب یرفع العمل الصالح فلایقبل عمله الا ان یکون صادرا عن التوحید وهو قول الکلبی ومقاتل والرابع ان المستکن الی العمل والهاء الی العامل ای العمل الصالح یرفع العامل ویشرفه ۱۲ ک ۶؎ قوله یقبله یشیر الی ان المستکن فی یرفعه لله تعالی وقال فی الخطیب فصعود الکلم والعمل الصالح مجاز عن قبوله تعالی ایاهما ۱۲ ۷؎ قوله المکرات الخ قدره اشارة الی ان السیئات صفة لموصوف محذوف مفعول مطلق لیمکرون لان مکر لازم لاینصب المفعول والمکر الحیلة والخدیعة ۱۲ صاوی ۸؎ قوله السیئات لیس مفعولا به لان مکر لازم بل هو مفعول مطلق کما اشار لهذا بتقدیر الموصوف الذی هو الموصوف الحقیقی والمکرات بفتحات جمع مکرة بسکون الکاف وهی المرة من المکر الذی هو الحیلة والخدیعة آه شیخنا وقیل المراد بالمکر هنا الریاء فی الاعمال آه قرطبی ۱۲ جمل ۹؎ قوله فی دار الندوة هو دار بمکة یجتمعون فیه للمشورة والندوة الاجتماع ومنه النادی کما ذکر فی الانفال فی قوله واذ یمکر بک الذین کفروا لیثبتوک ۱۲ ک ۱۰؎ قوله والله خلقکم الخ دلیل آخر علی صحة البعث والنشور ۱۲ جمل ۱۱؎ قوله حال ای عن الانثی الحامل والواضع والاستثناء مفرغ من اعم الاحوال ای لاتحمل ولاتضع فی حال الاحال کونه متلبسة بعلمه معلومة له ۱۲ ک ۱۲؎ قوله ومایعمر من معمر بفتح المیم فی قراءة العامة قال ابن عباس مایعمر من معمر الا کتب عمره کم هو سنة وکم هو شهرا وکم هو یوما وکم هو ساعة ثم یکتب فی کتاب آخر نقص من عمره یوم نقص شهر نقص سنة حتی یستوفی اجله فما مضی من اجله فهو النقصان ویستقبله فهو الذی یعمره وهذا هو الاحسن ۱۲ صاوی مختصرا ۱۳؎ قوله ولاینقص من عمره الا فی کتاب ای اللوح او صحیفة الانسان ولاینقص زید فان قلت الانسان اما معمر ای طویل العمر او منقوص العمر ای قصیره فاما ان یتعاقب علیه التعمیر وخلافه فمحال فکیف صح قوله ومایعمر من معمر ولاینقص من عمره قلت هذا من الکلام المتسامح فیه ثقة فی تاویله بافهام السامعین واتکالا علی تسدیدهم معناه بعقولهم وانه لایلتبس علیهم احالة الطول والقصر فی عمر واحد وعلیه کلام الناس یقولون لایثیب الله عبدا ولایعاقبه الا بحق او تاویل الآیة بانه یکتب فی الصحیفة عمره کذا وکذا سنة ثم یکتب فی اسفل ذلک ذهب یوم وذهب یومان حتی یاتی علی آخره فذلک نقصان عمره وعن قتادة المعمر من بلغ ستین سنة والمنقوص من یموت قبل ستین سنة ۱۲ مدارک ۱۴؎ قوله ومایستوی البحران آه ضرب البحرین العذب والملح مثلین للمومن والکافر ثم قال علی سبیل الاستطراد فی صفة البحرین وماعلق بهما من نعمته وعطائه ویحتمل غیر طریقة الاستطراد وهو ان یشبه الجنسین بالبحرین ثم یفضل البحر الاجاج علی الکافر بانه قد شارک العذب فی منافع من السمک واللؤلؤ وجری الفلک فیه والکافر خلو من النفع فهو فی طریقة قوله تعالی ثم قست قلوبکم من بعد ذلک فهی کالحجارة او اشد قسوة ثم قال وان من الحجارة لما یتفجر منه الانهار وان منها لما یشقق فیخرج منه الماء الی آخره ۱۲ مدارک ۱۵؎ قوله سائغ سوغ آسان بگلو فرو شدن صراح وانما فسر الشارح الشراب بالشرب لان الشراب هو المشروب فیلزم اضافة الشیٔ لنفسه جمل وفی روح البیان والشراب ماشرب والمراد ههنا الماء ۱۲ ۱۶؎ قوله وقیل منهما ای وجهه ان فی البحر الملح عیونا عذبة تمتزج بالملح فیخرج اللؤلؤ منهما عند الامتزاج ۱۲ صاوی ۱۷؎ قوله والمرجان فی المصباح والمرجان قال الازهری وجماعة هو صغار اللؤلؤ وقال الطرطوشی هو عروق حمر تطلع من البحر کاصابع الکف قال وهکذا شاهدنا بمغارب الارض کثیرا ۱۲ ۱۸؎ قوله بجریها فیه فی القاموس مخر السابح الماء شقه بیدیه ومخرت السفینة کمنع جرت او استقبلت الریح فی جریها ۱۲ ک ۱۹؎ قوله لفافة النواة بکسر اللام وهی القشرة الرقیقة التی تکون علی النواة وفی الکرخی قوله لفافة النواة ای القشرة الرقیقة الملتفة علی النواة وقیل هی النکتة فی ظهرها ومعلوم ان فی النواة اربعة اشیاء یضرب به المثل فی القلة الفتیل وهو مافی شق النواة والقطمیر وهو اللفافة والنقیر وهو ما فی ظهرها والثفروق وهو ما بین القمع والنواة ۱۲ جمل ۲۰؎ قوله لاینبئک مثل خبیر ای لایخبرک احد مثلی لانی عالم بالاشیاء وغیری لایعلمها وهذا الخطاب یحتمل ان یکون عاما غیر مختص باحد ویحتمل ان یکون خطاب له صلی الله علیه وسلم ۱۲ صاوی ۲۱؎ قوله یاایها الناس انتم الفقراء الی الله وانما خاطب الناس بذلک وان کان کل ماسوی الله فقیرا لان الناس هم الذین یدعون الغنی وینسبونه لانفسهم والمعنی یاایها الناس انتم اشد الخلق افتقارا واحتیاجا الی الله فی انفسکم وعیالکم واموالکم وفیما یعرض لکم من سائر الامور فلاغنی لکم عنه طرفة عین ولا اقل من ذلک ومن هنا قول الصدیق رضی الله عنه من عرف نفسه فقد عرف ربه ای من عرف نفسه بالفقر والذل والعجز والمسکنة عرف ربه بالغنی والعز والقدرة والکمال ۱۲ صاوی ۲۲؎ قوله نفس وازرة اشارة الی ان فیه حذف الموصوف للعلم به ای ولاتحمل نفس اثمة اثم نفس اخری کما صرح فی الخطیب ۱۲ ۲۳؎ قوله منه صفة یحملها بمعنی المحمول والضمیر راجع الی الوزر ای الی محمولها الکائن من الوزر ۱۲ جمل ۲۴؎ قوله فی الشقین ای الحمل القهری المذکور بقوله ولاتزر الخ والاختیاری المذکور بقوله وان تدع الخ فالاول نفی للحمل اجبارا والثانی نفی للحمل اختیارا ۱۲

والمؤمن ولا الظلمت الكفر ولا النور الايمان ولا الظل ولا الحرور الجنة والنار وما يستوي الاحياء
ولا الاموات المؤمنون والكفار وزيادة لا في الثلثة تاكيد ان الله يسمع من يشاء هدايته فيجيبه
بالايمان وما انت بمسمع من في القبور اي الكفار شبههم بالموتى فلا يجيبون ان انت الا نذير
منذر لهم انا ارسلنك بالحق بالهدى بشيرا من اجاب اليه ونذيرا من لم يجب اليه وان من
امة الا خلا سلف فيها نذير نبي ينذرها وان يكذبوك اي اهل مكة فقد كذب الذين من
قبلهم جاءتهم رسلهم بالبينت المعجزات وبالزبر صحف ابراهيم وبالكتب المنير هو التورية و
الانجيل فاصبر كما صبروا ثم اخذت الذين كفروا بتكذيبهم فكيف كان نكير انكاري عليهم ع ٣ ١٢ ١٥
بالعقوبة والاهلاك اي هو واقع موقعه الم تر تعلم ان الله انزل من السماء ماء فاخرجنا فيه التفات
عن الغيبة به ثمرت مختلفا الوانها كاخضر واحمر واصفر وغيرها ومن الجبال جدد جمع جدة طريق
في الجبل وغيره بيض وحمر وصفر مختلف الوانها بالشدة والضعف وغرابيب سود عطف على جدد
اي صخور شديدة السواد يقال كثيرا اسود غربيب وقليلا غربيب اسود ومن الناس والدواب و
تلك تنبيه لما قبله ١٢ ك
الانعام مختلف الوانه كذلك كاختلاف الثمار والجبال انما يخشى الله من عباده العلموا
بخلاف الجهال ككفار مكة ان الله عزيز في ملكه غفور لذنوب عباده المؤمنين ان الذين
يتلون يقرءون كتب الله واقاموا الصلوة اداموها وانفقوا مما رزقنهم سرا وعلانية زكوة وغيرها
يرجون تجارة لن تبور تهلك ليوفيهم اجورهم ثواب اعمالهم المذكورة ويزيدهم من فضله
البوار الهلاك والكساد ١٢ ك
انه غفور لذنوبهم شكور لطاعتهم والذي اوحينا اليك من الكتب القران هو الحق
مصدقا لما بين يديه تقدمه من الكتب ان الله بعباده لخبير بصير عالم بالبواطن والظواهر
ثم اورثنا اعطينا الكتب القران الذين اصطفينا من عبادنا وهم امتك فمنهم ظالم لنفسه
يجوز ان تكون من بيانية او للتبعيض ١٢ ك
بالتقصير في العمل به ومنهم مقتصد يعمل به في اغلب الاوقات ومنهم سابق بالخيرت يضم
الى العمل به التعليم والارشاد الى العمل باذن الله بارادته ذلك اي ايراثهم الكتاب هو الفضل
اى الاصطفاء او السبق ١٢ ك
الكبير جنت عدن اقامة يدخلونها اي الثلاثة بالبناء للفاعل وللمفعول خبر جنات المبتدأ
لابي عمرو ١٢ للاكثر ١٢
يحلون خبر ثان فيها من بعض اساور من ذهب ولؤلؤا مرصع بالذهب ولباسهم فيها حرير
بالجر اي من بعضه ١٢
وقالوا الحمد لله الذي اذهب عنا الحزن جميعه ان ربنا لغفور للذنوب شكور للطاعة

---

٥١ قوله ولا الظلمات ولا النور جمع الظلمات باعتبار انواع الكفر فان انواعه كثيرة بخلاف الايمان فهو نوع واحد قوله ولا الحرور هي الريح الحارة خلاف السموم فالحرور تكون بالنهار والسموم بالليل وقيل الحرور والسموم بالليل والنهار ١٢ صاوي ٥٢ قوله الجنة والنار وعن ابن عباس الحرور الريح الحارة بالليل والسموم بالنهار وقيل الحرور يكون بالنهار مع الشمس ١٢ كمالين ٥٣ قوله وزيادة لا في الثلثة تاكيد للنفي فان اصله حصل بتصديرها بالنفي وانما ترك ذلك في الاول لان قوله الاحياء والاموات لما كان بمعناه اكتفي بالتكرار فيه وقيل كررت فيما فيه تضاد والاعمى والبصير لا تضاد بين ذاتيهما فان الشخص يصير اعمى بعد كونه بصيرا وان تضاد وصفاهما وقيل لان المخاطب في اول الكلام لا يفتقر في فهم المراد ١٢ ك ٥٤ قوله ان الله يسمع من يشاء الخ يعني انه قد علم من يدخل في الاسلام ممن لا يدخل فيه فيهدي من يشاء هدايته واما انت فخفي عليك امرهم فلذلك تحرص على اسلام قوم مخذولين شبه الكفار بالموتى حيث لا ينتفعون بمسموعهم ١٢ مدارك ٥٥ قوله نبي ينذرها اي اوعالم ينذرها كما صرح غيره فلا ترد الفترة ١٢ ٥٦ قوله وبالزبر هو اسم لكل ما يكتب قوله صحف ابراهيم اي وهي ثلاثون وصحف موسى قبل التوراة وهي عشرة وصحف شيث وهي ستون فجملة الصحف مائة تضم لها الكتب الاربعة فجملة الكتب السماوية مائة واربعة ١٢ صاوي ٥٧ قوله فكيف كان نكير تقدم ان النكير بمعنى الانكار وهو تغيير المنكر وفي قوله اي هو واقع موقعه اشارة الى ان الاستفهام تقريري كما قاله الكرخي وينبغي ان يتامل فيه ١٢ جمل ٥٨ قوله فيه التفات اي وحكمته ان المنة في الاخراج ابلغ من انزال الماء ولما في الاخراج من الصنع البديع الدال على كمال القدرة الالهية ١٢ صاوي ٥٩ قوله ومن الجبال جدد الظاهر ان الواو استينافية جمع جدة بالضم اوله كمدة ومدد وهو طريق في الجبل وغيره والمعنى ان من الجبال ذو طرائق لان الجبال ليس نفس الطريق اللهم الا ان يكون على وجه المبالغة والمراد من الطرائق الوانها وقيل هي من الطرائق ما يخالف لونه لون ما يليه ومنه جدة الحمار للخط الذي في وسط ظهره ومآله الى ان الجبال مختلفة الوانها فيناسب قرينيه لانه المقصود ١٢ ك ٦٠ قوله طرائق في الجبل وفي البيضاوي وغيره اي خطط وطرائق يقال جدة الحمار للخطة السوداء على ظهره وقال الزمخشري ايضا الجدد والخطوط والطرائق وقال الرازي والجدد جمع جدة وهي الخطة او الطريقة ١٢ ٦١ قوله مختلف الوانها آه مختلف صفة لجدد ايضا والوانها فاعل به كما تقدم في نظيره ولا جائز ان يكون مختلف خبرا مقدما والوانها مبتدأ مؤخرا والجملة صفة اذ كان يجب ان يقال مختلفة لتحملها ضمير المبتدأ ١٢ جمل ٦٢ قوله وغرابيب سود آه فيه ثلاثة اوجه احدها انه معطوف على حمر عطف ذي لون على لون الثاني انه معطوف على بيض الثالث انه معطوف على جدد قال الزمخشري معطوف على بيض او على جدد كانه قيل ومن الجبال مخطط ذو جدد ومنها ما هو على لون واحد ثم قال ولابد من تقدير حذف المضاف في قوله ومن الجبال جدد بمعنى ومن الجبال ذو جدد بيض وحمر وسود حتى يؤول الى قولك ومن الجبال مختلف الوانها كما قال ثمرات مختلف الوانها ولم يذكر غرابيب سود مختلف الوانها كما ذكر ذلك بعد بيض وحمر لان الغرابيب هو البالغ في السواد فصار لونا واحدا غير متفاوت بخلاف ما تقدم وغرابيب جمع غربيب وهو الاسود المتناهي في السواد فهو تابع للاسود كفاقع وناصع ويقق فمن ثم زعم بعضهم انه في نية التاخير ومذهب هؤلاء انه يجوز تقديم الصفة على موصوفها ١٢ جمل ٦٣ قوله وغرابيب سود وسود بدل او عطف بيان من غرابيب وفي ابي السعود الغرابيب تاكيد للاسود كالقاني تاكيد للاحمر ومن حق التوكيد ان يتبع المؤكد وانما قدم للمبالغة ١٢ ٦٤ قوله اي صخور جمع صخر بالفتح والفتحتين يعني سنگ بزرگ كذا في الصراح ١٢ ٦٥ قوله وقليلا غربيب اسود اي بتقديم المؤكد ليفيد زيادة تاكيد لان في تقديم التاكيد يكون مبالغة ما لا يكون في تاخيره ١٢ ٦٦ قوله مختلف الخ صفة مبتدأ محذوف ومن الناس خبره اي ومنهم وصف مختلف ١٢ ك ٦٧ قوله انما يخشى الله من عباده العلماء اي ان خشية الله شرطها العلم والمعرفة به فمن اشتدت معرفته لربه كان اخشاهم له ولذا ورد في الحديث انا اخشاكم بالله واتقاكم ١٢ صاوي ٦٨ قوله انما يخشى الله الخ وفي قراءة برفع اسم الله ونصب العلماء معناها يعظم ويجل ١٢ كبير ٦٩ قوله ان الله عزيز غفور تعليل لوجوب الخشية كانه قيل يجب على كل انسان ان يخشى الله تعالى لانه عزيز قاهر لما سواه غفور للمذنبين ١٢ صاوي ٧٠ قوله ان الذين يتلون آه في خبر ان وجهان احدهما الجملة من قوله يرجون اي ان التالين يرجون ولن تبور صفة لتجارة وليوفيهم متعلق بيرجون او بتبور او بمحذوف اي فعلوا ذلك ليوفيهم وعلى الوجهين الاولين يجوز ان تكون اللام لام العاقبة والثاني ان الخبر انه غفور شكور جوزه الزمخشري على حذف العائد اي غفور لهم وعلى هذا فيرجون حال من انفقوا اي انفقوا ذلك راجين ١٢ جمل ٧١ قوله ليوفيهم متعلق بما دل عليه لن تبور يعني منتفي عن التجارة الكساد وتنفق وتبقى عند الله ليوفيهم اجورهم او بمقدر اي فعلوا ليوفيهم او بيرجون ١٢ ك ٧٢ قوله من الكتاب آه يجوز ان تكون من للبيان وان تكون للجنس وان تكون للتبعيض وهو فصل او مبتدأ ومصدقا حال مؤكدة ١٢ جمل ٧٣ قوله ثم اورثنا الخ اتى بثم اشارة لبعد رتبتهم عن رتبة غيرهم من الامة قوله اعطينا اشار بذلك الى ان المراد بالتوريث الاعطاء ووجه تسميته ميراثا ان الميراث يحصل للوارث بلا تعب ولا نصب وكذلك اعطاء الكتاب حاصل بلا تعب ولا نصب ١٢ صاوي ٧٤ قوله اے الثلثة اي الظالم والمقتصد والسابق روى احمد والترمذي عن ابي سعيد مرفوعا في هذه الآية هؤلاء كلها في الجنة وروى البغوي باسناده عن عمر مرفوعا سابقنا سابق ومقتصدنا ناج وظالمنا مغفور واختلف اقوال السلف في تفسير الثلاثة فعن ابن عباس السابق المخلص والمقتصد المرائي والظالم الكافر بالنعمة الجاحد له وعن الربيع ابن انس الظالم صاحب الكبيرة والمقتصد صاحب الصغيرة والسابق المجتنب عنهما وعن الحسن الظالم من رجحت سيئاته والسابق من رجحت حسناته والمقتصد من استوت حسناته وسيئاته وقيل المقتصد الذي خلط عملا صالحا وآخر سيئا وقيل في تفسيرها خمسة واربعون قولا ١٢ ك ٧٥ قوله اي الثلاثة وهم الظالم والمقتصد وسابق بالخيرات في الخطيب عن ابن عباس رضي الله عنه قال السابق المؤمن المخلص والمقتصد المرائي والظالم الكافر نعمة الله تعالى غير جاحد لها لانه تعالى حكم للثلاثة بدخول الجنة وقال عقبة بن صهبان سالت عائشة رض عن قول الله عز وجل ثم اورثنا الكتب الآية فقالت يا بني كلهم في الجنة وروى ابو الدرداء قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم قرأ هذه الآية ثم اورثنا الكتاب الآية قال اما السابق بالخيرات فيدخل الجنة بغير حساب واما المقتصد فيحاسب حسابا يسيرا واما الظالم لنفسه فيحبس في المقام حتى يدخله الهم ثم يدخل الجنة ملخصا ١٢ ٧٦ قوله خبر ثان وجعله الزمخشري ترويجا لمذهبه وتوسلا اليه بدلا من الفضل الكبير الذي هو السبق بالخيرات المشار اليه بذلك وهو تكلف ١٢ ك ٧٧ قوله مرصع بالذهب تفسير على قراءة جر اللؤلؤ واما نصبه كما هو قراءة عاصم ونافع فعلى انه معطوف على محل من اساور ١٢ ٧٨ قوله جميعه يعني انه يعم كل حزن في الدارين وما ورد من المفسرين انه خوف العاقبة او حزن النار او الموت او هم المعاش او هم وسوسة ابليس وغيرها فعلى سبيل التمثيل قال الزجاج وذهب عن اهل الجنة كل الاحزان ما كان منها لمعاش او معاد ١٢ كمالين ×

۵۱ قوله ولا یمسنا حال من مفعول الاول لاحلنا او الثانی لان الجملة مشتملة علی ضمیر کل منهما الا ان الاول اظهر ۱۲ج ۵۲ قوله اعیاء بالفارسیة ماندگی وملال ۱۲ ۵۳ قوله وذکر الثانی الخ لما ورد انه ما الفائدة فی نفی اللغوب مع ان انتفاءه یعلم من نفی النصب لان انتفاء السبب یستلزم انتفاء المسبب اجاب عنه بان انتفاء التابع وان کان یعلم من نفی المتبوع لکنه نفاه بعد ذلک قصد المبالغة فی بیان انتفائه وقیل النصب تعب البدن واللغوب تعب النفس و نفی احدهما لا یدل علی انتفاء الآخر خطیب والجمل وفی القاموس نصب کفرح اعیا وفیه ایضا لغب لغبا ولغوبا کمنع وسمع وکرم اعیا اشد الاعیاء فاتضح الفرق منه ایضا لان نصب نفس الاعیاء ولغوب الاعیاء مع الزیادة وایضا فی الخطیب النصب التعب والمشقة واللغوب الفتور الناشی عنه وعلی هذا فیقال اذا انتفی السبب انتفی المسبب فاذا قیل لم آکل فیعلم انتفاء الشبع فلا حاجة الی قوله ثانیا فلم اشبع بخلاف العکس ۱۲ ۵۴ قوله للتصریح بنفیه یعنی ان النصب المشقة التی یصیب بمزاولة امر واللغوب الفتور الذی یلحقه بسبب النصب فهو نتیجة لازمة له فنفیه یستلزم لنفیه وانما ذکر للتصریح بنفیه وقیل الاول جسمانی والثانی نفسانی ۱۲ ۵۵ قوله بالیاء والنون الخ ای قرأ ابو عمرو بیاء مضمومة وفتح الزای مع رفع کل و الباقون بنون مفتوحة وکسر الزای ونصب کل هذا فی الخطیب وفی الجمل قوله بالیاء المضمومة ای والزای المفتوحة ورفع کل انتهی لکن ظاهر کلام الشارح لا یساعده فافهم ۱۲ ۵۶ قوله عویل فی القاموس اعول رفع صوته بالبکاء والصیاح کعول والاسم العول والعولة والعویل ۱۲

الَّذِیْۤ اَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ ای الاقامة مِنْ فَضْلِهٖ ۚ لَا یَمَسُّنَا فِیْهَا نَصَبٌ تعب وَّلَا یَمَسُّنَا فِیْهَا لُغُوْبٌ ○ اعیاء من التعب لعدم التکلیف فیها وذکر الثانی التابع للاول للتصریح بنفیه وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ ۚ لَا یُقْضٰی عَلَیْهِمْ بالموت فَیَمُوْتُوْا یستریحوا وَلَا یُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِّنْ عَذَابِهَا ؕ طرفة عین کَذٰلِکَ کما جزیناهم نَجْزِیْ کُلَّ کَفُوْرٍ ۚ کافر بالیاء والنون المفتوحة مع کسر الزای ونصب کل وَهُمْ یَصْطَرِخُوْنَ فِیْهَا ۚ یستغیثون بشدة وعویل یقولون رَبَّنَاۤ اَخْرِجْنَا منها نَعْمَلْ صَالِحًا غَیْرَ الَّذِیْ کُنَّا نَعْمَلُ ؕ فیقال لهم اَوَلَمْ نُعَمِّرْکُمْ مَّا وقتا یَتَذَکَّرُ فِیْهِ مَنْ تَذَکَّرَ وَجَآءَکُمُ النَّذِیْرُ ؕ الرسول فما اجبتم فَذُوْقُوْا فَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ الکافرین مِنْ نَّصِیْرٍ ○ یدفع العذاب عنهم اِنَّ اللّٰهَ عٰلِمُ غَیْبِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اِنَّهٗ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ○ بما فی القلوب فعلمه بغیره اولٰی بالنظر الی حال الناس هُوَ الَّذِیْ جَعَلَکُمْ خَلٰٓئِفَ فِی الْاَرْضِ ؕ جمع خلیفة ای یخلف بعضکم بعضا فَمَنْ کَفَرَ منکم فَعَلَیْهِ کُفْرُهٗ ؕ ای وبال کفره وَلَا یَزِیْدُ الْکٰفِرِیْنَ کُفْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ اِلَّا مَقْتًا ۚ غضبا وَلَا یَزِیْدُ الْکٰفِرِیْنَ کُفْرُهُمْ اِلَّا خَسَارًا ○ للآخرة قُلْ اَرَءَیْتُمْ شُرَکَآءَکُمُ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ تعبدون مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ ای غیره وهم الاصنام الذین زعمتم انهم شرکاء الله تعالٰی اَرُوْنِیْ اخبرونی مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْکٌ شرکة مع الله فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ ۚ اَمْ اٰتَیْنٰهُمْ کِتٰبًا فَهُمْ عَلٰی بَیِّنَتٍ حجة مِّنْهُ ۚ بان لهم معی شرکة لا شیء من ذلک بَلْ اِنْ ما یَّعِدُ الظّٰلِمُوْنَ الکافرون بَعْضُهُمْ بَعْضًا اِلَّا غُرُوْرًا ○ باطلا بقولهم الاصنام تشفع لهم اِنَّ اللّٰهَ یُمْسِکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا ۚ ای یمنعهما من الزوال وَلَئِنْ لام قسم زَالَتَاۤ اِنْ ما اَمْسَکَهُمَا یمسکهما مِنْ اَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ؕ ای سواه اِنَّهٗ کَانَ حَلِیْمًا غَفُوْرًا ○ فی تاخیر عقاب الکفار وَاَقْسَمُوْا ای کفار مکة بِاللّٰهِ جَهْدَ اَیْمَانِهِمْ ای غایة اجتهادهم فیها لَئِنْ جَآءَهُمْ نَذِیْرٌ رسول لَّیَکُوْنُنَّ اَهْدٰی مِنْ اِحْدَی الْاُمَمِ ۚ الیهود والنصارٰی وغیرهما ای ای واحدة منها لما رأوا من تکذیب بعضها بعضا اذ قالت الیهود لیست النصارٰی علٰی شیء وقالت النصارٰی لیست الیهود علٰی شیء فَلَمَّا جَآءَهُمْ نَذِیْرٌ محمد صلی الله علیه وسلم مَّا زَادَهُمْ مجیئه اِلَّا نُفُوْرَا ○ ۙ تباعدا عن الهدٰی اِسْتِکْبَارًا فِی الْاَرْضِ عن الایمان مفعول له وَمَکْرَ العمل السَّیِّئِ ؕ من الشرک وغیره وَلَا یَحِیْقُ یحیط الْمَکْرُ السَّیِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ ؕ وهو الماکر ووصف المکر بالسیئ اصل واضافته الیه قبل استعمال آخر قدر فیه مضاف حذرا من الاضافة الی الصفة فَهَلْ یَنْظُرُوْنَ ینتظرون اِلَّا سُنَّتَ الْاَوَّلِیْنَ ۚ سنة الله فیهم من تعذیبهم بتکذیبهم رسلهم فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبْدِیْلًا ۚ ○

ع ۴ ۱۱ ۱۶

۵۷ قوله یقولون ربنا اخرجنا یشیر الی انه حال بتقدیر القول او الاستیناف منها ای اخرجنا من النار وردنا الی الدنیا نؤمن بدل الکفر ونطع بدل المعصیة ۱۲ک ۵۸ قوله ربنا اخرجنا علی اضمار القول ان شئت قدرته فعلا مفسرا لیصطرخون ای یقولون فی صراخهم ربنا اخرجنا وان شئت قدرته حالا من فاعل یصطرخون ای قائلین ربنا من الجمل ۱۲ ۵۹ قوله صالحا غیر الذی آه یجوز ان یکونا نعتی مصدر محذوف ای عملا صالحا غیر الذی کنا نعمل وان یکونا نعتی مفعول به محذوف ای نعمل شیئا صالحا غیر الذی کنا نعمل وان یکون صالحا نعتا لمصدر وغیر الذی کنا نعمل هو المفعول به ۱۲ج ۶۰ قوله فیقال لهم الخ یشیر الی انهم یجابون بذلک توبیخا بعد قدر ایام الدنیا ۱۲ک ۶۱ قوله وقتا اشارة الی ان ما نکرة موصوفة او مصدر یراد به الزمان کما صرح فی روح البیان ۱۲ ۶۲ قوله الرسول الخ وهذا قول الاکثر وقیل الشیب وقیل العقل ۱۲ک ۶۳ قوله انه علیم بذات الصدور تعلیل لما قبله کانه قیل اذا علم ما یخفی فی الصدور کان اعلم بغیرها من باب اولی وقوله بالنظر الی حال الناس جواب عما یقال علم الله لا تفاوت فیه بل جمیع الاشیاء مستویة فی علمه لا فرق بین ما خفی منها علی الخلق وما ظهر لهم فاجاب بما ذکر ای ان الاولیة من حیث عادة الناس الجاریة ان من علم الخفی یعلم الظاهر بالاولی ۱۲ صاوی ۶۴ قوله بما ای من المضمرات والخطرات فانها تصحب الصدور وذات بمعنی الصحبة ۱۲ک ۶۵ قوله فعلمه بغیره الخ استنتاج للمدعی من الدلیل فالغیر هو غیب السموات والارض اذ هو المدعی المستدل علیه وقوله اولی لما ورد علیه ان علم الله تعالٰی لا تفاوت فیه باولیة واودنیة بل جمیع الاشیاء منکشفة له علی حد سواء لا فرق بین ما خفی منها علی الخلق وما ظهر لهم اجاب عنه بقوله بالنظر الی حال الناس ای الاولویة انما هی بالنظر الی حال الناس من حیث جرت عادتهم بان من یعلم الخفی یعلم الظاهر بالاولٰی لسهولة الاطلاع علیه اکثر وقلة موانع الاطلاع علیه ۱۲ جمل ۶۶ قوله قل ارایتم آه فیها وجهان احدهما انها الف استفهام علی بابها ولم تتضمن هذه الکلمة معنی اخبرونی بل هو استفهام حقیقی وقوله ارونی امر تعجیز والثانی ان الاستفهام غیر مراد وانها ضمنت معنی اخبرونی فعلی هذا تتعدی لاثنین احدهما شرکاءکم والثانی الجملة الاستفهامیة من قوله ماذا خلقوا وارونی جملة اعتراضیة ویحتمل ان تکون المسألة من باب التنازع فان ارایتم یطلب ماذا خلقوا مفعولا ثانیا وارونی یطلبه ایضا معلقا له وتکون المسألة من باب اعمال الثانی علی مختار البصریین وارونی هنا بصریة تعدت للثانی بهمزة النقل والبصریة قبل النقل تعلق بالاستفهام ۱۲ج ۶۷ قوله اخبرونی وهو بدل من ارایتم الذی هو ایضا بمعنی اخبرونی مع همزة الاستفهام بدل کل ویجوز کون ارونی اعینا فاعلی انه حذف منها احد المفعولین وعلی البدلیة لا حذف اصلا ۱۲ک ۶۸ قوله ماذا ای ای شیء خلقوا من الارض والمعنی اخبرونی عن هؤلاء الشرکاء وعما استحقوا به الشرکة ارونی ای جزء من اجزاء الارض استقلوا بخلقه دون الله قوله ماذا خلقوا آه سد مسد المفعول الثانی واختار الرضی انه لا محل للجملة المتضمنة لمعنی الاستفهام لانها مستانفة لبیان الحال المستخبر عنها کانه قال المخاطب لما قلت ارایت زیدا عن ای شیء عن حاله تسال فقلت ما صنع ۱۲ک ۶۹ قوله بل ان یعد الظالمون لما ذکر نفی الحجج اضرب عنه بذکر الامر الحامل للرؤساء علی الشرک واضلال الاتباع وهو قولهم انهم شفعاء عند الله ۱۲ صاوی ۷۰ قوله ای یمنعهما من الزوال اشار به الی ان قوله ان تزولا فی محل المفعول الثانی علی اسقاط الجار ویجوز ان یکون مفعولا من اجله ای کراهة ان تزولا وقیل لئلا تزولا کذا ذکره الخطیب ۱۲ ۷۱ قوله ان امسکهما الخ جواب القسم وجواب الشرط محذوف یدل علیه جواب القسم ولذلک کان فعل الشرط ماضیا من الخطیب ۱۲ ۷۲ قوله ای کفار مکة ای لما بلغ کفار مکة ان اهل الکتاب کذبوا رسلهم قالوا لعن الله الیهود والنصارٰی ولله لو اتانا رسول لنکونن اهدی من احدی الامم الیهود والنصارٰی وغیرهم او من امة التی یقال لها اهدی الامم تفضیلا لها علی غیرها فی الهدی والاستقامة ۱۲ ابو السعود وبیضاوی ۷۳ قوله ای غایة الخ منصوب علی المصدر ای اقساما بلیغا ویجوز ان یکون حالا ای جاهدین فی ایمانهم ۱۲ ۷۴ قوله الیهود والنصارٰی یرید ان تعریف الامم للعهد والمراد الامم الذین کذبوا بعضهم بعضا بقرینة سبب النزول ای لهن واحدة منهم یرید ان اهدی عام وان کان فی الاثبات لان المراد انهم اهدی من کل واحد لا من واحد ما ۱۲ک

۷۵ قوله العمل اشارة الی ان موصوف السیئ محذوف وهو العمل کما صرح فی الخطیب وایضا قال فیه وجه آخر ان مکر السیئ من اضافة الموصوف الی صفته فی الاصل اذ الاصل والمکر السیئ ۱۲ک ۷۶ قوله ووصف المکر آه ای فی الترکیب الثانی وهو قوله ولا یحیق المکر السیئ الا باهله وقوله اصل ای جار علی الاصل من استعمال الصفة تابعة وقوله قبل ای قبل هذا الترکیب ای فی الترکیب الذی قبله وهو قوله ومکر السیئ وقوله آخر ای جار علی خلاف الاصل حیث اضیفت فیه الصفة للموصوف وقوله قدر فیه مضاف ای مضاف الیه وقوله حذرا من الاضافة ای اضافة المکر الذی هو الموصوف الی السیئ الذی هو صفته فیتخلص من هذا بجعل المکر مضافا للمحذوف هو مضاف الیه وموصوف بالسیئ آه وفی السمین قوله ومکر السیئ فیه وجهان اظهرهما انه عطف علی نفورا والثانی انه عطف علی استکبارا وهذا من اضافة الموصوف الی صفته فی الاصل اذ الاصل والمکر السیئ والبصریون یؤولونه علی حذف محذوف ای العمل السیئ ۱۲ج ۷۷ قوله الا سنت الاولین آه مصدر مضاف لمفعوله تارة کما هنا ولفاعله اخری کقوله فلن تجد لسنة الله تبدیلا الخ وفی السمین الا سنة الاولین مصدر مضاف لمفعوله وسنة الله مضاف لفاعله لانه تعالی سنها بهم فصحت اضافتها الی الفاعل والمفعول ۱۲ج ✻

وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَحْوِيْلًا ○ اى لايبدل بالعذاب غيره ولايحول الى غير مستحق اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ
فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَكَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً فاهلكهم الله بتكذيبهم رسلهم
وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعْجِزَهٗ مِنْ شَيْءٍ يسبقه ويفوته فِى السَّمٰوٰتِ وَلَا فِى الْاَرْضِ اِنَّهٗ كَانَ عَلِيْمًا ○ بالاشياء
كلها قَدِيْرًا ○ عليها وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوْا من المعاصى مَا تَرَكَ عَلٰى ظَهْرِهَا اى الارض
مِنْ دَآبَّةٍ نسمة تدب عليها وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى اى يوم القيمة فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَاِنَّ
اللّٰهَ كَانَ بِعِبَادِهٖ بَصِيْرًا ○ فيجازيهم على اعمالهم باثابة المؤمنين وعقاب الكافرين

سورة يٰسٓ مكية الا قوله واذا قيل لهم انفقوا الاية او مدنية وهى ثلث وثمانون اية

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يٰسٓ ○ الله اعلم بمراده به وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ○
قيل معناه يا سيد البشر وقيل اسم للقرآن ١٢
المحكم بعجيب النظم وبديع المعانى اِنَّكَ يا محمد لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ○ عَلٰى متعلق بما قبله صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ○
اى طريق الانبياء قبلك التوحيد والهدى والتاكيد بالقسم وغيره رد لقول الكفار له لست مرسلا
تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ فى ملكه الرَّحِيْمِ ○ بخلقه خبر مبتدأ مقدر اى القرآن لِتُنْذِرَ به قَوْمًا متعلق بتنزيل مَّآ اُنْذِرَ
اٰبَآؤُهُمْ اى لم ينذروا فى زمن الفترة فَهُمْ اى القوم غٰفِلُوْنَ ○ عن الايمان والرشد لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ
وجب عَلٰٓى اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ○ اى الاكثر اِنَّا جَعَلْنَا فِىْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا بان تضم اليها الايدى لان
الغل يجمع اليد الى العنق فَهِىَ اى الايدى مجموعة اِلَى الْاَذْقَانِ جمع ذقن وهو مجتمع اللحيين فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ○
رافعون رء وسهم لايستطيعون خفضها وهذا تمثيل والمراد انهم لايذعنون للايمان ولايخفضون رء وسهم
له وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا بفتح السين وضمها فى الموضعين فَاَغْشَيْنٰهُمْ
فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ○ تمثيل ايضا لسد طرق الايمان عليهم وَسَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ بتحقيق الهمزتين
وابدال الثانية الفا وتسهيلها وادخال الف بين المسهلة والاخرى وتركه اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ○
اِنَّمَا تُنْذِرُ ينفع انذارك مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ القرآن وَخَشِىَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ خافه ولم يره فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّ
اَجْرٍ كَرِيْمٍ ○ هو الجنة اِنَّا نَحْنُ نُحْىِ الْمَوْتٰى للبعث وَنَكْتُبُ فى اللوح المحفوظ مَا قَدَّمُوْا فى حيوتهم من خير وشر ليجازوا
عليه وَاٰثَارَهُمْ ما استن به بعدهم وَكُلَّ شَيْءٍ نصب بفعل يفسره اَحْصَيْنٰهُ ضبطناه فِىْٓ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ ○ كتاب بين
هو اللوح المحفوظ وَاضْرِبْ اجعل لَهُمْ مَّثَلًا مفعول اول اَصْحٰبَ مفعول ثان الْقَرْيَةِ انطاكية اِذْ جَآءَهَا الى آخره
بدل اشتمال من اصحاب القرية الْمُرْسَلُوْنَ ○ اى رسل عيسى اِذْ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوْهُمَا الى آخره بدل من اذ الاول

قوله اى لايبدل الخ اشار بذلك الى ان المراد بالتبديل تغيير العذاب بغيره والتحويل نقله لغير مستحقيه وجمع بينهما للتهديد والتقريع ١٢ صاوى قوله اولم يسيروا فى الارض الخ استشهاد على ماقبله من جريان سنته تعالى على تكذيب المكذبين بما يشاهدونه فى سفرهم الى الشام واليمن والعراق من آثار ديارهم الماضية والهمزة للانكار والنفى والواو للعطف على مقدر يليق بالمقام اى اقعدوا فى مساكنهم ولم يسيروا فى الارض فينظروا كيف كان عاقبة الذين من قبلهم ١٢ جمل قوله كيف كان عاقبة الذين من قبلهم اى على اى حالة كانت ليعلموا انهم ما اخذوا الا لتكذيب رسلهم فيخافوا ان يفعل بهم مثل ذلك قوله وكانوا اشد منهم قوة اى اطول اعمارا والجملة حالية او معطوفة على قوله من قبلهم ١٢ صاوى قوله ماترك على ظهرها الخ اى من جميع مادب على وجهها من الحيوانات العاقلة وغيرها وذلك بان يمسك عنها ماء السماء مثلا فينقطع عنهم النبات فيموتون جوعا فالظالم لظلمه وغير الظالم بشوم الظالم وعبر بالظهر تشبيها للارض بالدابة من حيث التمكن عليها ويعبر تارة بوجه الارض من ان ظاهرها كالوجه للحيوان وغيره كالبطن وهو الباطن منها فتحصل انه يقال لما عليه الخلق من الارض وجه الارض وظهرها فهو من قبيل اطلاق الضدين على شئ واحد ١٢ صاوى قوله نسمة تدب عليها اى من بنى آدم كانهم المكلفون المجازون ويعضده مابعد الآية او من غيرهم ايضا فان شوم معاصى المكلفين يلحق الدواب فى الصحارى والطيور فى الهواء بالقحط ونحوه ١٢ روح البيان قوله يٰس روى عن شعبة ان معناه يا انسان بلغة طى على ان اصله يا انيسين فاقتصر على شطره لكثرة النداء وقال ابو بكر الوراق معناه يا سيد البشر ومحله الرفع على انه خبر مبتدأ محذوف اى هذه يٰسين او النصب على انه مفعول لفعل مضمر اى اقرأ يٰس من الخطيب والروح ١٢ قوله يٰس آه عن ابن عباس رضى الله تعالى عنهما معناه يا انسان فى لغة طى وعن ابن الحنفية يا محمد صلى الله عليه وسلم وفى الحديث سمانى فى القرآن سبعة اسماء محمد واحمد وطٰه ويٰس والمزمل والمدثر وعبد الله وروى الترمذى عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لكل شئ قلبا وقلب القرآن يٰس ومن قرأ يٰس كتب الله له بها قراءة القرآن عشر مرات وعن عائشة رضى الله عنها ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان فى القرآن لسورة تشفع لقاريها وتغفر لمستمعها الا وهى سورة يٰس تدعى فى التوراة المعمة قيل يا رسول الله وما المعمة قال تعم صاحبها بخير الدنيا وتدفع عنه اهوال الآخرة وتدعى ايضا الدافعة والقاضية قيل يا رسول الله وكيف ذلك قال تدفع عن صاحبها كل سوء وتقضى له كل حاجة وفى البيضاوى وعن ابن عباس انه صلى الله عليه وسلم قال ان لكل شئ قلبا وقلب القرآن يٰس من قرأها يريد بها وجه الله غفر الله له واعطى من الاجر كانما قرأ القرآن عشر مرات وايما مسلم قرئ عنده اذا نزل به ملك الموت سورة يٰس نزل بكل حرف منها عشرة املاك يقومون بين يديه صفوفا يصلون عليه ويستغفرون له ويشهدون غسله ويشيعون جنازته ويصلون عليه ويشهدون دفنه وايما مسلم قرأ سورة يٰس وهو فى سكرات الموت لم يقبض ملك الموت روحه حتى يجيئه رضوان بشربة من الجنة فيشربها وهو على فراشه فيقبض روحه وهو ريان ويمكث فى قبره وهو ريان ولا يحتاج الى حوض من حياض الانبياء حتى يدخل الجنة وهو ريان ١٢ ج قوله متعلق بما قبله اى المرسلين اى من الذين ارسلوا الى صراط مستقيم اى طريقة التوحيد ويجوز ان يكون حالا من المستكن فى الجار والمجرور الراجع الى النبى صلى الله عليه وسلم او من المستكن فى الصفة من ضمير الموصول ١٢ ك قوله خبر مبتدأ الخ اى هذا تنزيل العزيز الرحيم وهذا على قراءة الرفع وقراءة حمزة والكسائى وابن عامر وحفص بالنصب مفعولا مطلقا لمقدر اى نزل القرآن تنزيلا واضيف لفاعله او بالمدح والباقى برفع كما مرت الاشارة اليه آه كرخى ١٢ ج قوله اى لم ينذروا اشار به الى ان ما نافية لان قريشا لم يبعث اليهم نبى قبل نبينا صلى الله عليه وسلم فالجملة صفة لقوما اى قوما لم ينذروا ويصح كونها موصولة او نكرة موصوفة والعائد على هذين الوجهين مقدر اى ما انذره آباؤهم فتكون ما وصلتها او وصفتها منصوبة المحل على المفعول الثانى لتنذر والتقدير لتنذر قوما الذى انذره آباؤهم من العذاب او لتنذر قوما عذابا انذره آباؤهم ١٢ ج قوله فهم غافلون متعلق بالنفى على تقدير كون ما نافية اى لم ينذروا فهم غافلون والفاء داخلة على المسبب وبقوله انك لمن المرسلين على الوجوه الاخر اى ارسلناك اليهم لتنذرهم فهم غافلون والفاء تعليلية داخلة على السبب ١٢ ك قوله القول اى وهو قوله لاملأن جهنم من الجنة والناس اجمعين ١٢ ك قوله انا جعلنا فى اعناقهم اغلالا الخ قال النقشبندى هى اغلال الامانى والآمال وسلاسل الحرص والطمع بزخرفات الدنيا الدنية وما يترتب عليها من اللذات الوهمية وشهوات البهيمية ١٢ روح قوله لان الغل يجمع اليد الى العنق تمهيد لما سيأتى ان ضمير هى للايدى وبيان للواقع فان الغل يكون فى العنق دون الايدى ويدل عليه قراءة ابن مسعود انا جعلنا فى ايمانهم وابن عباس فى ايديهم والاغلال دلالة للفظ عليه ١٢ ك قوله مقمحون المقمح الذى رفع راسه وغض بصره يقال قمح البعير فهو قامح اذا روى فرفع راسه وغض بصره ١٢ ك قوله لايستطيعون الخ وقال الزمخشرى معناه ان الاغلال واصلة الى الاذقان وهذا لان طوق الغل الذى فى عنق المغلول يكون فى ملتقى طرفيه تحت الذقن حلقة فيها رأس العمود خارجا من الحلقة الى الذقن ولايطاطى راسه ١٢ كمالين قوله وهذا التمثيل اى استعارة تمثيلية وليس هناك غل فشبههم فى عدم التفاتهم الى الحق وعدم وصولهم اليه مغلولا لايلتفت ولا ينظر لما خلفه وما قدامه والمراد انهم لايذعنون للايمان ولايخفضون له وحمله ابو حيان على احوالهم فى الآخرة على انه حقيقة لا تمثيل فيه فورد عليه ان يكون اجنبيا فى البين وتوجيهه بانه كالبيان لقوله حق القول على اكثرهم قيل ويؤيد الاول ما ورد فى سبب نزول الآيتين ان ابا جهل حلف لئن راى محمدا يصلى ليرضخن راسه فاتاه يوما ومعه حجر ليدمغه فلما رفعه لصقت يده بالحجر وشلت يده فلما عاد الى اصحابه سقط الحجر فقال مخزومى آخر انا اقتله بهذا الحجر فاتاه وهو يصلى فعمى بصره ولايخفى انه ينطبق على الوجهين ١٢ ك قوله سدا بفتح السين لحمزة وعلى وحفص وضمها للباقين فى الموضعين وهما لغتان وقال الخليل المفتوح مصدر والمضموم اسم وقيل ما كان بفعل الانسان فبالفتح وما كان بخلق الله كالجبل ونحوه فبالضم تمثيل الخ بسد طرق الايمان عليهم شبهوا بمن احاط بهم سدان فغطى ابصارهم لايبصرون ما قدامهم ولا ما خلفهم فى انه لا تامل لهم ولا تبصر وانهم متعامون عن النظر فى آياته تعالى ١٢ ك قوله سدا دوارى وحجابى روح وقال فى الزاهدى والسد الجبل وجمعها اسداد وفى القاموس والسد الجبل والحاجز ١٢ قوله بفتح السين وضمها اى قرأ حفص بالفتح والباقون بالضم وكلاهما بمعنى ١٢ روح قوله تمثيل اى استعارة تمثيلية حيث شبه حالهم فى سد طريق الايمان عليهم ومنعهم منه بحال من سدت عليه الطريق واخذ بصره بحيث لا يهتدى لمقصوده ١٢ صاوى قوله وسواء عليهم ءانذرتهم الخ هذا نتيجة ماقبله وقوله لايؤمنون بيان للاستواء والمعنى انذارك وعدمه سواء فى عدم ايمانهم وهو تسلية له صلى الله عليه وسلم وكشف لحقيقة امرهم وعاقبتها ١٢ صاوى قوله ما استن به بعدهم قال النبى صلى الله عليه وسلم من سن سنة حسنة فله اجرها واجر من عمل بها من غير ان ينقص من اجورهم شيئا ومن سن سنة سيئة فله وزرها ووزر من عمل بها من غير ان ينقص من اوزارهم شيئا رواه مسلم ١٢ قوله مفعول ثان وجعله القاضى مفعولا اول ومثلا مفعول ثان اى اجعل مثل اهل القرية مثلا لهم وقيل هو متعد لواحد والثانى بدل بيان عن الاول ١٢ ك قوله اثنين وهما يوحنا وبولس وقيل غيرهما ابو السعود وفى البيضاوى وهما يحيى ويونس ١٢ ج

الخ فَعَزَّزْنَا بالتخفيف والتشديد قوينا الاثنين بِثَالِثٍ فَقَالُوْٓا اِنَّآ اِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ ○ قَالُوْا مَآ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ
مِّثْلُنَا وَمَآ اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ مِنْ شَيْءٍ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَكْذِبُوْنَ ○ قَالُوْا رَبُّنَا يَعْلَمُ جار مجرى القسم وزيد
التاكيد به وباللام على ما قبله لزيادة الانكار في اِنَّآ اِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُوْنَ ○ وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ○ التبليغ
البين الظاهر بالادلة الواضحة وهي ابراء الاكمه والابرص والمريض واحياء الميت قَالُوْٓا اِنَّا تَطَيَّرْنَا تشاءمنا
بِكُمْ لانقطاع المطر عنا بسببكم لَئِنْ لام قسم لَّمْ تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ بالحجارة وَلَيَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا عَذَابٌ
اَلِيْمٌ ○ مؤلم قَالُوْا طَآئِرُكُمْ شؤمكم مَّعَكُمْ اَئِنْ همزة استفهام دخلت على ان الشرطية وفي همزتها
التحقيق والتسهيل وادخال الف بينها بوجهيها وبين الاخرى ذُكِّرْتُمْ وعظتم وخوفتم وجواب الشرط
محذوف اي تطيرتم وكفرتم وهو محل الاستفهام والمراد به التوبيخ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ○ متجاوزون
الحد بشرككم وَجَآءَ مِنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ رَجُلٌ هو حبيب النجار كان قد آمن بالرسل ومنزله باقصى
البلد يَّسْعٰى يشتد عدوا لما سمع بتكذيب القوم الرسل قَالَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِيْنَ اتَّبِعُوْا تاكيد
للاول مَنْ لَّا يَسْـَٔلُكُمْ اَجْرًا على رسالته وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ○ فقيل له انت على دينهم فقال وَمَا لِيَ
لَآ اَعْبُدُ الَّذِيْ فَطَرَنِيْ خلقني اي لا مانع لي من عبادته الموجود مقتضيها وانتم كذلك وَاِلَيْهِ
تُرْجَعُوْنَ ○ بعد الموت فيجازيكم بكفركم ءَاَتَّخِذُ في الهمزتين منه ما تقدم في ءانذرتهم وهو استفهام
بمعنى النفي مِنْ دُوْنِهٖٓ اي غيره اٰلِهَةً اصناما اِنْ يُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّيْ شَفَاعَتُهُمْ التي زعمتموها
شَيْـًٔا وَّلَا يُنْقِذُوْنِ ○ صفة آلهة اِنِّيْٓ اِذًا اي ان عبدت غير الله لَّفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ○ بين اِنِّيْٓ اٰمَنْتُ بِرَبِّكُمْ
فَاسْمَعُوْنِ ○ اي اسمعوا قولي فرجموه فمات قِيْلَ له عند موته ادْخُلِ الْجَنَّةَ وقيل دخلها حيا قَالَ يٰ
حرف تنبيه لَيْتَ قَوْمِيْ يَعْلَمُوْنَ ○ بِمَا غَفَرَ لِيْ رَبِّيْ بغفرانه وَجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُكْرَمِيْنَ ○ وَمَآ نافية اَنْزَلْنَا
عَلٰى قَوْمِهٖ اي حبيب مِنْۢ بَعْدِهٖ بعد موته مِنْ جُنْدٍ مِّنَ السَّمَآءِ اي ملائكة لاهلاكهم وَمَا كُنَّا مُنْزِلِيْنَ ○
ملائكة لاهلاك احد اِنْ ما كَانَتْ عقوبتهم اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً صاح بهم جبرئيل فَاِذَا هُمْ خٰمِدُوْنَ ○
ساكنون ميتون يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ هؤلاء ونحوهم ممن كذبوا الرسل فاهلكوا وهي شدة
التالم ونداؤها مجازا اي هذا اوانك فاحضري مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ○
جملة حالية من مفعول ياتيهم ١٢
مسوق لبيان سببها لاشتماله على استهزائهم المؤدي الى اهلاكهم المسبب عنه الحسرة اَلَمْ
يَرَوْا اي اهل مكة القائلون للنبي لست مرسلا والاستفهام للتقرير اي علموا كَمْ خبرية بمعنى كثير
جعلوا الروية علمية لا بصرية لانها لا تعلق ١٢ ک

۱ه قوله قوينا الاثنين بثالث فحذف المفعول لدلالة ما قبله عليه ولان المقصود ذكر المعزز به ١٢ ک ۲ه قوله بثالث هو شمعون الصفار ويقال له شمعون والصخرة ايضا رئيس الحواريين وقد كان خليفة عيسى عليه السلام بعد رفعه الى السماء قال في التكملة اختلف في المرسلين الثلاثة فقيل كانوا انبياء رسلا ارسلهم الله تعالى وقيل كانوا من الحواريين ارسلهم عيسى بن مريم الى اهل القرية المذكورة ولكن لما كان ارساله اياهم عن امره اضاف الارسال اليه انتهى ١٢ روح البيان ۳ه قوله فقالوا انا اليكم مرسلون وذلك انهم كانوا عبدة الاصنام فارسل اليهم عيسى عليه السلام اثنين فلما قربا من المدينة رايا حبيبا النجار يرعى غنما فسالهما فاخبراه فقال امعكما آية فقالا نشفي المريض ونبرئ الاكمه والابرص وكان له ولد مريض فمسحاه فبرأ فآمن حبيب النجار وفشا الخبر فشفي على ايديهما خلق وبلغ حديثهما الى الملك وقال لهما الكما اله سوى آلهتنا قالا نعم من اوجدك وآلهتك قال قوما حتى انظر في امركما فحبسهما ثم بعث عيسى شمعون فدخل متنكرا وعاشر اصحاب الملك حتى استانسوا به واوصلوه الى الملك فانس به فقال له يوما سمعت انك حبست رجلين فهل سمعت ما يقولانه قال لا فدعاهما فقال شمعون من ارسلكما قالا الله الذي خلق كل شيء وليس له شريك فقال صفاه واوجزا قالا يفعل ما يشاء ويحكم ما يريد قال وما آيتكما قالا ما يتمنى الملك فدعا بغلام مطموس العينين فدعوا الله تعالى حتى انشق له بصر واخذ بندقتين فوضعا في حدقتيه فصارتا مقلتين ينظر بهما فقال له شمعون ارايت لو سالت الهتك حتى تصنع مثل هذا حتى يكون لك ولها الشرف قال ليس لي عنك سر آلهتنا لا تبصر ولا تسمع ولا تضر ولا تنفع ثم قال ان قدر الهكما على احياء ميت آمنا به فدعوا بغلام مات منذ سبعة ايام فدعوا فقام وقال اني ادخلت في سبعة اودية من النار وانا احذركم ما انتم فيه فامنوا وقال فتحت ابواب السماء فرايت شابا يشفع لهؤلاء الثلاثة شمعون وهذان فلما راى شمعون ان قوله قد اثر فيه نصحه فآمن في جمع ومن لم يؤمن صاح عليهم جبريل فهلكوا كذا في البيضاوي وابي السعود الا ان في ابي السعود عليه ولكن لا يساعده سياق النظم الكريم حيث اقتصر فيه حكاية تماديهم في العناد واللجاج وركوبهم متن المكابرة في الحجاج ولم يذكر فيه من يؤمن احد سوى حبيب اللهم الا ان يكون ايمان الملك بطريق الخفية على خوف من عتاة ملائه ملخصا منه ويؤيد هذا الكلام كلام الامام الزاهد في تفسيره وعبارة روح البيان فآمن الملك فقط كما حكاه القشيري خفية على خوف من عتاة ملائه واصر قومه فرجموا الرسل بالحجارة وقال وهب بن منبه وكعب الاحبار بل كفر الملك ايضا واصروا جميعا هو وقومه على تعذيب الرسل وقتلهم ملخصا منه ١٢ ۴ه قوله جار مجرى القسم اي في التاكيد به وفي انه يجاب بما يجاب به القسم وقوله على ما قبله وهو قوله انا اليكم مرسلون اذ فيه مؤكدان فقط ان واسمية الجملة وقوله لزيادة الانكار اي لتعدده ثلاث مرات حيث قالوا ما انتم الا بشر مثلنا وقوله في انا اليكم الخ متعلق باللام اي صفة لها اي زيد التاكيد باللام الكائنة في قوله انا اليكم الخ او متعلق بزيد من حيث تعلقه باللام اي وزيد التاكيد باللام في انا اليكم الخ شيخنا وعبارة الكشاف فان قلت لم قيل انا اليكم مرسلون اولا وانا اليكم لمرسلون آخرا قلت لان الاول ابتداء اخبار والثاني جواب عن انكار آه وهذا مخالف لما في المفتاح من انهم اكدوا في المرة الاولى لان تكذيب الاثنين تكذيب للثالث لاتحاد المقالة فلما بالغوا في تكذيبهم زادوا التاكيد وما ذهب اليه الزمخشري نظرا الى ان مجموع الثلاثة لم يسبق منهم اخبار ولا تكذيب لهم في المرة الاولى فالتاكيد فيها للاعتناء والاهتمام بالخبر ١٢ ج ۵ه قوله بالادلة الواضحة اي المؤيد بالادلة الواضحة ١٢ ۶ه قوله قالوا انا تطيرنا بكم اصل التطير التفاؤل بالطير فانهم كانوا يزعمون ان الطائر السانح سبب للخير والبارح سبب للشر ثم استعمل في كل ما يتشاءم به آه زاده وفي المختار وطائر الانسان عمله الذي قلده والطير ايضا الاسم من التطير ومنه قولهم لا طير الا طير الله كما يقال لا امر الا امر الله وقال ابن السكيت يقال طائر الله لا طائرك ولا تقل طير الله وتطير من الشيء وبالشيء والاسم الطيرة بوزن عنبة وهو ما يتشاءم به من الفال الردي وفي الحديث انه كان يحب الفال ويكره الطيرة وقوله تعالى قالوا اطيرنا بك وبمن معك اصله تطيرنا فادغم ١٢ ج ۷ه قوله تشاءمنا بالفارسية قال بد گرفتيم وشوم داشتيم وفي الجمل تشاءمنا اي حصل لنا الشوم وفي الحديث انه كان يحب الفال ويكره الطيرة وفي روح البيان وكان عليه السلام يحب التفاؤل ويكره التطير والفرق بينهما ان الفال انما هو من طريق حسن الظن بالله والتطير انما هو من طريق الاتكال على شيء سواه وفي الخبر لما توجه النبي عليه السلام نحو المدينة لقي بريدة ابن الحصيب فقال من انت يا فتى قال بريدة فالتفت عليه السلام الى ابي بكر فقال برد امرنا وصلح اي سهل لكن قال في شرح فقه الاكبر ومن جملة علم الحروف فال المصحف حيث يفتحونه وينظرون في اول الصفحة اي حرف واقع وكذا في سابع الورقة السابعة فان جاء حرف من الحروف المركبة من تشخلا كم حكموا بانه غير مستحسن وفي سائر الحروف بخلاف ذلك وقد صرح ابن العجمي في منسكه وقال لا ياخذ الفال من المصحف فان العلماء اختلفوا في ذلك فكرهه بعضهم واجازه بعضهم ونص المالكية على تحريمه انتهى ولعل من اجاز الفال او من كره اعتمد على المعنى ومن حرمه اعتبر حروف المبنى فانه في معنى الاستقسام بالازلام انتهى عبارته فالحاصل ان الفال اذا كان لا يعتمد عليه ولا يعلمه مؤثرا بل يعلم ان المؤثر الحقيقي هو الله تعالى يجوز كما ثبت من حديث صحيح لمسلم ١٢ ۸ه قوله وفي همزتها التحقيق اي الابقاء على حاله وهي قراءة اهل الكوفة وابن عامر والتسهيل لابن كثير وورش ١٢ ک ۹ه قوله وادخال الف الخ الالف مع التسهيل قراءة ابي عمرو وقالون ١٢ ک ۱۰ه قوله وجواب الشرط محذوف الخ هذا ما ذهب اليه سيبويه وهو انه اذا اجتمع شرط واستفهام يجاب بالاستفهام وذهب يونس الى اجابة الشرط فالتقدير عند سيبويه ائن ذكرتم تطيرتم وعند يونس تطيروا بالجزم وما ١٢ ج ۱۱ه قوله بل انتم قوم مسرفون اضراب عما يقتضيه الشرط من كون التذكير سببا للشوم اي ليس الامر كذلك بل انتم قوم عادتكم الاسراف في العصيان فشومكم لذلك ١٢ صاوي ۱۲ه قوله هو حبيب النجار آه قال ابن عباس ومقاتل ومجاهد هو حبيب بن اسرائيل النجار وكان ينحت الاصنام وهو ممن آمن بالنبي صلى الله عليه وسلم وبينهما ستمائة سنة كما آمن به تبع الاكبر وورقة بن نوفل وغيرهما ولم يؤمن احد بنبي غير نبينا الا بعد ظهوره واما نبينا فآمن به قبل ظهوره كثير ١٢ ج ۱۳ه قوله يشتد عدوا العدو والسرعة في المشي وعبارة روح البيان السعي مشي السريع وهو دون العدو كما في المفردات ١٢ ۱۴ه قوله تاكيد للاول آه وعبارة السمين قوله من لا يسألكم اجرا بدل من المرسلين باعادة العامل الا ان الشيخ قال النحاة لا يقولون ذلك الا اذا كان العامل حرف جر والا فلا يسمونه بدلا بل تابعا وكانه يريد التاكيد اللفظي بالنسبة الى العامل ١٢ ج ۱۵ه قوله ومالي لا اعبد الذي فطرني تلطف في ارشادهم وفيه نوع تقريع على ترك عبادة خالقهم والاحسن ان في الآية احتباكا حيث حذف من الاول نظير ما اثبته في الآخر والاصل ومالي لا اعبد الذي فطرني وفطركم واليه ترجعون وارجع ١٢ صاوي ۱۶ه قوله في الهمزتين منه اي من هذا التركيب ما تقدم الخ والذي تقدم في كلامه قراءات اربعة وتقدم ان التحقيق انها خمسة والخمسة تاتي هنا ايضا ١٢ جمل ۱۷ه قوله ولا ينقذون الانقاذ التخليص اي لا يخلصونني من ذلك للضرر والمكروه بالنصرة والظاهر وهو عطف على لا تغن وعلامة الجزم حذف نون الاعراب لان اصله لا ينقذونني وهو تعميم بعد تخصيص مبالغة في عجزهم وانتفاء قدرتهم ١٢ روح ۱۸ه قوله فرجموه فمات وعن ابن عباس وطئوه بارجلهم حتى خرج قصبه من دبره ١٢ ک ۱۹ه قوله قيل له اي لحبيب النجار وقوله تعالى ادخل الجنة لانه شهيد والشهداء يسرحون في الجنة حيث شاؤا من حين الموت وقيل لما هموا بقتله رفعه الله تعالى الى الجنة ١٢ جمل ۲۰ه قوله عند موته آه قيل له ذلك لما قتلوه اكراما له بدخولها كسائر الشهداء وقيل لما هموا بقتله رفعه الله الى الجنة قال الحسن ولم يذكر لفظ له في نظم الآية لان الغرض بيان المقول دون المقول له فانه معلوم وقوله وقيل دخلها حيا معطوف على قوله فرجموه فمات اي وقيل لم يتمكنوا منه بل لما هموا بقتله رفعه الله من بينهم وادخله الجنة حيا اكراما له كما وقع لعيسى انه رفعه الله واسكنه السماء وهذا القول قاله قتادة وعليه فالامر في قوله ادخل الجنة امر تكوين لا امر امتثال على حد قوله ان يقول له كن فيكون آه شيخنا فالمعنى ادخله الله الجنة سريعا ١٢ ج ۲۱ه قوله هؤلاء ونحوهم آه فيه اشارة الى ان الالف واللام في العباد لتعريف الجنس اي جنس الكفار المكذبين وهذا التحسر من الملائكة والمؤمنين او من الله استعارة لتعظيم جرمهم وحينئذ تكون كالالفاظ التي وردت في حق الله كالضحك والنسيان والسخرية والتعجب والتمني الخ وقيل المراد بالعباد نفس الرسل وعلى بمعنى من ١٢ جمل ۲۲ه قوله الم يروا الخ راي علمية وكم خبرية مفعول لاهلكنا مقدم وقبلهم ظرف لاهلكنا ومن القرون بيان لكم ١٢ صاوي

معمولة لمابعدها معلقة لما قبلها عن العمل والمعنى انا اهلكنا قبلهم كثيرا من القرون الامم انهم اى
المهلكين اليهم اى المكيين لا يرجعون ○ افلا يعتبرون بهم وانهم الى اخره بدل مما قبله برعاية المعنى المذكور
وان نافية او مخففة كل اى كل الخلائق مبتدأ لما بالتشديد بمعنى الا وبالتخفيف فاللام فارقة وما مزيدة
جميع خبر المبتدأ اى مجموعون لدينا عندنا فى الموقف بعد بعثهم محضرون ○ للحساب خبر ثان و ع ۲۰
اية لهم على البعث خبر مقدم الارض الميتة بالتخفيف والتشديد احيينها بالماء مبتدأ واخرجنا منها
حبا كالحنطة فمنه ياكلون ○ وجعلنا فيها جنت بساتين من نخيل واعناب وفجرنا فيها من
العيون ○ اى بعضها ليأكلوا من ثمره بفتحتين وبضمتين اى ثمر المذكور من النخيل وغيره وما عملته
ايديهم اى لم تعمل الثمر افلا يشكرون ○ انعمه تعالى عليهم سبحن الذى خلق الازواج الاصناف
كلها مما تنبت الارض من الحبوب وغيرها ومن انفسهم من الذكور والاناث ومما لا يعلمون ○ من
المخلوقات الغريبة العجيبة واية لهم على القدرة العظيمة اليل نسلخ نفصل منه النهار فاذا هم
مظلمون ○ داخلون فى الظلام والشمس تجرى الخ من جملة الاية لهم او اية اخرى والقمر كذلك
لمستقر لها اى اليه لا يتجاوزه ذلك جريها تقدير العزيز فى ملكه العليم ○ بخلقه والقمر بالرفع و
النصب وهو منصوب بفعل يفسره مابعده قدرنه من حيث سيره منازل ثمانية وعشرين منزلا فى
ثمان وعشرين ليلة من كل شهر ويستتر ليلتين ان كان الشهر ثلثين يوما وليلة ان كان تسعة و
عشرين يوما حتى عاد فى اخر منازله فى راى العين كالعرجون القديم ○ اى كعود الشماريخ اذا عتق فانه
يدق ويتقوس ويصفر لا الشمس ينبغى يسهل ويصح لها ان تدرك القمر فتجتمع معه فى الليل ولا
اليل سابق النهار فلا ياتى قبل انقضائه وكل تنوينه عوض عن المضاف اليه من الشمس والقمر والنجوم
فى فلك مستدير يسبحون ○ يسيرون نزلوا منزلة العقلاء واية لهم على قدرتنا انا حملنا ذريتهم وفى قراءة
ذرياتهم اى اباءهم الاصول فى الفلك اى سفينة نوح المشحون ○ المملوء وخلقنا لهم من مثله اى
مثل فلك نوح وهو ما عملوه على شكله من السفن الصغار والكبار بتعليم الله تعالى ما يركبون ○ فيه وان
نشا نغرقهم مع ايجاد السفن فلا صريخ مغيث لهم ولا هم ينقذون ○ ينجون الا رحمة منا ومتاعا الى
حين ○ اى لا ينجيهم الا رحمتنا لهم وتمتيعنا اياهم بلذاتهم الى انقضاء اجالهم واذا قيل لهم اتقوا ما بين
ايديكم من عذاب الدنيا كغيركم وما خلفكم من عذاب الاخرة لعلكم ترحمون ○ اعرضوا وما تاتيهم

---

۵۱ قوله معمولة لمابعدها الخ اشارة الى ان يروا ليس عاملا فى كم لانها اذا كانت خبرية لا يعمل فيها ما قبلها بل ما بعدها وهو هنا اهلكنا وهى معلقة لما قبلها وهو يروا عن العمل ذهابا بالخبرية مذهب الاستفهامية الى آخر ما ذكره وقوله والمعنى انا اهلكنا اى قد علموا انا اهلكنا اى اهلكنا للامم السابقة كثيرا ۱۲ جمل **۵۲ قوله** لمابعدها اى لان كم وان كانت خبرية لا يعمل فيها ما قبلها لصدارتها لان اصلها الاستفهام ۱۲ ک **۵۳ قوله** انهم الخ فى محل النصب على المفعولية ۱۲ كمالين **۵۴ قوله** بدل مما قبله اى بدل من اهلكنا على المعنى اى الم يعلموا اكثرة اهلكنا القرون الماضية والامم السابقة كونهم اى الهالكين غير راجعين اليهم ۱۲ روح **۵۵ قوله** مما قبله اى الجملة التى قبله وهى كم اهلكنا قبلهم من القرون ۱۲ ک **۵۶ قوله** المعنى المذكور اى لم يروا انا اهلكنا قبلهم كثيرا من القرون وعدم رجوعهم الى هؤلاء اى الم يروا عدم رجوع الهالكين الى هؤلاء ۱۲ ک **۵۷ قوله** وان نافية اى على تشديد لما ومخففة من الثقيلة على تقدير تخفيف لما ۱۲ ک **۵۸ قوله** اى كل الخلائق فالتنوين بدل من المضاف اليه مبتدأ على كون ان نافية واسم ان على كونها مخففة ۱۲ ک **۵۹ قوله** خبر مبتدأ اى خبر اول للمبتدأ وهو كل ومحضرون خبر ثان لكما بينه الشارح ايضا ۱۲ **۶۰ قوله** خبر مقدم اى والمبتدأ هو قوله تعالى الارض الميتة احييناها وقوله لهم صفة لآية وهى متعلقة بمضمر ۱۲ **۶۱ قوله** احييناها آه يحتمل الاستيناف وهو ظاهر ويحتمل ان يكون نعتا وهو المتبادر من صنيع الشارح حيث اخر قوله مبتدأ عنه آه شيخنا وفى السمين قوله احييناها يجوز ان يكون خبر الارض ويجوز ان يكون حالا من الارض اذا جعلناها مبتدأ وآية خبرا مقدما وجوز الزمخشرى فى احييناها وفى نسلخ ان يكون صفتين للارض والليل وان كانا معرفتين بال لانه تعريف بال الجنسية فهما فى قوة النكرة ۱۲ ج **۶۲ قوله** المذكور من النخيل وغيره كان الظاهر ثمرها اى النخيل والاعناب فاولها بالمذكور يشملها فان الضمير قد يجرى مجرى اسم الاشارة ۱۲ ک **۶۳ قوله** وما عملته آه فى ما هذه اربعة اوجه احدها انها موصولة اى ومن الذى عملته ايديهم من الغرس والمعالجة وفيه تجوز على هذا والثانى انها نافية اى لم يعملوه هم بل الفاعل له هو الله تعالى الثالث انها نكرة موصوفة والكلام فيها كالذى فى الموصولة الرابع انها مصدرية اى ومن عمل ايديهم والمصدر واقع موقع المفعول به فيعود المعنى الى معنى الموصولة او الموصوفة آه سمين وعبارة الخطيب وما عملته ايديهم عطف على الثمر والمراد ما يتخذ منه كالعصير والدبس فما موصولة اى ومن الذى عملته ايديهم ويؤيد هذا قراءة حمزة والكسائى وشعبة بحذف الهاء من عملته ونافية على قراءة الباقين باثباتها اى وجدها معمولة ولم تعملها ايديهم ولا صنع لهم فيها وقيل اراد العيون والانهار التى لم تعملها يد مخلوق مثل دجلة والفرات والنيل ۱۲ ج **۶۴ قوله** افلا يشكرون الخ الفاء عاطفة على مقدر اى لا يذكرون النعمة فلا يشكرون ۱۲ كمالين **۶۵ قوله** من المخلوقات الخ يقال دواب البر والبحر الف صنف ۱۲ روح **۶۶ قوله** نفصل منه اى نزيل عنه كما فى الكرخى وفى البيضاوى نسلخ نزيله ونكشف عن مكانه مستعار من سلخ الجلد والسلخ النزع كما فى القاموس ۱۲ **۶۷ قوله** منه من بمعنى عن اى نزيل عنه النهار الذى هو كالساتر له فاذا ازال الساتر ظهر الاصل وهو الليل فصح ترتب قوله فاذا هم مظلمون ۱۲ جمل **۶۸ قوله** من جملة الآية لهم يشير الى انه معطوف على قوله خبر بقوله آية او مبتدأ وقوله تجرى صفة لها او آية اخرى فهو على ذلك مبتدأ خبره محذوف وقد يجعل تجرى خبرا وعلى هذا فالجملة معترضة والقمر كذلك اى والقمر آية اخرى وهذا على تقدير قراءة الرفع واما على النصب فلا يتاتى فيه ذلك ۱۲ ک **۶۹ قوله** اى اليه لا يتجاوزه يشير الى ان اللام بمعنى الى ومستقر ظرف زمان يعنى يتحرك الى الوقت الذى يستقر فيه وينقطع جريها استقرارا لا يتجاوزه وهو يوم القيمة عند انقطاع الدنيا وقيل انها تسير حتى تنتهى الى ابعد منازلها ثم ترجع وقيل مستقرها نهاية ارتفاعها فى السماء فى الصيف وهو نقطة الانقلاب الصيفى اول السرطان ونهاية هبوطها فى الشتاء عند اول الجدى والمستقر على هذين ظرف مكان وفسرها النبى صلى الله عليه وسلم بنفسه كما فى البخارى مستقرها تحت العرش وقال تذهب وتسجد هناك قال صاحب جامع البيان واذا كان العرش كرة محيطة فتحتيتها باعتبار مكان مخصوص من العرش الله ورسوله اعلم به قال وظاهر بعض الاخبار دال على انه قبة ذات قوائم يحملها الملائكة فوق هذا الجانب من الارض فح يكون وقت الظهر اقرب ما يكون من العرش وفى نصف الليل ابعد فح يسجد ويستاذن فى الطلوع ۱۲ كمالين **۷۰ قوله** والقمر اختلف هل لكل شهر قمر جديد او هو قمر واحد لكل شهر قال الرملى من ائمة الشافعية ان لكل شهر قمرا جديدا ولكن المتبادر من كلام الحكماء ومن غالب الاحاديث انه متحد ۱۲ صاوى **۷۱ قوله** بالرفع لابى عمرو وابن كثير ونافع وعلى وآية لهم القمر او الخبر قدرناه والنصب للباقين يفسره ما بعده اى قدرنا القمر قدرناه منازل ولما لم يصح تقدير القمر نفسه منازل قدر المضاف فى المفعول الاول او الثانى اى قدرنا منازله كما فى قوله وفجرنا الارض عيونا وقيل منصوب على الظرفية وقيل قدرنا له منازل فهنا حذف وايصال ۱۲ ک **۷۲ قوله** ثمانية وعشرين منزلا مقسومة على الاثنى عشر برجا ۱۲ **۷۳ قوله** منزلا اى كما نصه القاضى وغيره اخرجه الخطيب فى كتاب النجوم عن ابن عباس ينزل القمر كل ليلة فى واحد منها ۱۲ ک **۷۴ قوله** الشماريخ جمع شمراخ بالكسر شاخ خرما وخوشه انگور اه صراح وقوله اذا عتق اى قدم كذا فى المختار وقوله يدق اى يصير دقيقا وقوله ويتقوس اى يصير كالقوس ۱۲ **۷۵ قوله** لا الشمس ينبغى لها ان تدرك القمر اى بحيث تاتى فى وسط الليل لان ذلك يخل بتلوين النباتات ونفع الحيوان ويفسد النظام ولم يقل سبحانه تعالى ولا القمر يدرك الشمس لان سير القمر اسرع لانه يقطع الفلك فى شهر واحد والشمس لا تقطع فلكها الا فى سنة فالشمس قطعا لا تدرك القمر والقمر قد يدرك الشمس فى سيرها ولكن لا سلطنة له ۱۲ صاوى **۷۶ قوله** يسهل لانه مطاوع بغى بمعنى طلب فيكون فى الاستعمال بمعنى تسهل وتسخر وقد يكون بمعنى يليق ويحسن فيجتمع معه فى الليل ويطمس نوره بل لكل منهما سلطانا فى وقته فسلطان الشمس بالنهار وسلطان القمر بالليل ۱۲ ک **۷۷ قوله** والنجوم ذكر النجوم مع انه لم يسبق له ذكر لان ذكرهما مشعر بها ۱۲ ک **۷۸ قوله** فى فلك مستدير قيل المراد بالفلك الفلك الاعلى لانها تتحرك بحركته قال عماد بن كثير فى البداية والنهاية انه حكى ابن حزم وابن الجوزى وغير واحد الاجماع على ان السموات كروية مستديرة واستدل لذلك بقوله كل فى فلك يسبحون قال الحسن يدورون وقال ابن عباس فى فلكة مثل فلكة المغزل وقال ابن جرير لكن الاجماع على ان السموات مستديرة جمع وقد اقام عليه الادلة وخالف فى ذلك جمع يسير من اهل الحديث كذا فى شرح الجامع الصغير للعلامة عبد الروؤف المناوى ونحو ذلك فى شرح البخارى للقسطلانى ۱۲ ک **۷۹ قوله** مستدير اشار الى ان هذا القول هو المختار رد قول الآخرين الفلك مبسوطة غير مستديرة كالسقف المستوى وابطله الرازى بحجة واضحة ۱۲ **۸۰ قوله** يسبحون قال النجوم قوله تعالى يسبحون يدل على انها احياء لان ذلك لا يطلق الا على العاقل قال الرازى ان ارادوا القدر الذى يصح به التسبيح فنقول به لان كل شىء يسبح بحمده وان ارادوا شيئا آخر فذلك لم يثبت والاستعمال لا يدل عليه كما فى قوله تعالى فى حق الاصنام مالكم لا تنطقون وقوله الا تاكلون **۸۱ قوله** نزلوا منزلة العقلاء قال الامام النسفى جمع يسبحون بالواو والنون لانه تعالى وصفها بصفات العقلاء كالسباحة والسبق والادراك وان لم يكن لها اختيار فى افعالها ۱۲ روح **۸۲ قوله** الاصول الخ اطلاق الذرية على الاصول صحيح فان لفظ الذرية مشترك بين الضدين ۱۲ جمل مختصرا **۸۳ قوله** اى سفينة نوح وقيل الذرية بمعناه المتعارف وحملها فى سفينة نوح باعتبار انه حمل آباءهم وهم فى اصلاب آبائهم وقيل المراد السفن مطلقا والمعنى حمل اولادهم الذين يبعثونهم للتجارة ۱۲ ک

مِنْ اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ○ وَاِذَا قِيْلَ اى قال فقراء الصحابة لَهُمْ اَنْفِقُوْا علينا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ من الاموال قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا استهزاء بهم اَنُطْعِمُ مَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ اَطْعَمَهٗ في معتقدكم هذا اِنْ ما اَنْتُمْ في قولكم لنا ذلك مع معتقدكم هذا اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ○ بين التصريح بكفرهم موقع عظيم وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ بالبعث اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○ فيه قال تعالى مَا يَنْظُرُوْنَ اى ينتظرون اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً وهي نفخة اسرافيل الاولى تَاْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُوْنَ ○ بالتشديد اصله يختصمون نقلت حركة التاء الى الخاء وادغمت في الصاد اى وهم في غفلة عنها بتخاصم وتبايع واكل وشرب وغير ذلك وفي قراءة يخصمون كيضربون اى يخصم بعضهم بعضا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ تَوْصِيَةً اى ان يوصوا وَّلَآ اِلٰٓى اَهْلِهِمْ يَرْجِعُوْنَ ○ من اسواقهم واشغالهم بل يموتون فيها وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ هو قرن النفخة الثانية للبعث وبين النفختين اربعون سنة فَاِذَا هُمْ اى المقبورون مِّنَ الْاَجْدَاثِ القبور اِلٰى رَبِّهِمْ يَنْسِلُوْنَ ○ يخرجون بسرعة قَالُوْا اى الكفار منهم يٰ للتنبيه وَيْلَنَا هلاكنا وهو مصدر لا فعل له من لفظه مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا سكتة لانهم كانوا بين النفختين نائمين لم يعذبوا هٰذَا اى البعث مَا اى الذي وَعَدَ به الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ فيه الْمُرْسَلُوْنَ ○ اقروا حين لا ينفعهم الاقرار وقيل يقال لهم ذلك اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا عندنا مُحْضَرُوْنَ ○ فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَّلَا تُجْزَوْنَ اِلَّا جزاء مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِيْ شُغُلٍ بسكون الغين وضمها عما فيه اهل النار مما يلتذون به كافتضاض الابكار لا شغل يتعبون فيه لان الجنة لا نصب فيها فٰكِهُوْنَ ○ ناعمون خبر ثان لان والاول في شغل هُمْ مبتدأ وَاَزْوَاجُهُمْ فِيْ ظِلٰلٍ جمع ظلة او ظل خبر اى لا تصيبهم الشمس عَلَى الْاَرَآئِكِ جمع اريكة وهي السرير في الحجلة او الفرش فيها مُتَّكِـُٔوْنَ ○ خبر ثان متعلق على لَهُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّلَهُمْ فِيْهَا مَّا يَدَّعُوْنَ ○ يتمنون سَلٰمٌ مبتدأ قَوْلًا اى بالقول خبره مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ○ بهم اى يقول لهم سلام عليكم وَيقول امْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ○ اى انفردوا عن المؤمنين عند اختلاطهم بهم اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ امركم يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ على لسان رسلي اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ لا تطيعوه اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ○ بين العداوة وَّاَنِ اعْبُدُوْنِيْ وحدوني واطيعوني هٰذَا صِرَاطٌ طريق مُّسْتَقِيْمٌ ○ وَلَقَدْ اَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا خلقا جمع جبيل كقديم وفي قراءة بضم الباء كَثِيْرًا اَفَلَمْ تَكُوْنُوْا تَعْقِلُوْنَ ○ عداوته واضلاله او ما حل بهم من العذاب فتؤمنون ويقال لهم في الآخرة هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ○ بها اِصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ○ اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ

---

[1] قوله قال الذين كفروا اى بالصانع وهم زنادقة بمكة ١٢ ابو السعود وفي الشهاب عليه ما نصه قوله كفروا بالصانع يعني انكروا وجوده وهم المعطلة المنكرون لوجود الباري وهذا مروي عن ابن عباس ١٢ جمل [2] قوله انطعم الخ لم يقل انفق مع انه المناسب لما قبله اما لانه المراد من الانفاق او نطعم بمعنى نعطي او لانه يدل على منع غيره بالطريق الاولى ١٢ جمل [3] قوله من لو يشاء الله مفعول انطعم وقوله اطعمه جواب لو وجاء على احد الجائزين وهو تجرده من اللام والافصح ان يكون باللام نحو لو نشاء لجعلناه حطاما ١٢ سمين [4] قوله في معتقدكم انما قيد بذلك لانهم كانوا كما روي عن ابن عباس معطلة لا يثبتون الصانع ولا يعتقدون الطعامه ومن قال المراد قريش فالمعنى انه من لم يرزقه مع مشية وقدرته عليه لا نعطيه لتوافق مشية الله ١٢ ك [5] قوله ان انتم الخ قول الله لهم او حكاية قول المومنين او هو من جملة جوابهم للمومنين ١٢ مدارك [6] قوله موقع عظيم وهو الاشارة لاختلاف نوعي الكفار لان المراد بهنا الزنادقة المنكرون لوجود الصانع المختار والمراد بهم فيما سبق في قوله الم يروا الخ كفار قريش المعترفون بوجود الله تع مع كونهم يعبدون الاصنام ليقربوا ١٢ جمل [7] قوله بالتشديد اى للاكثر مع فتح الخاء الا ابن كثير وورش وهشام وكسرته لمن عداهم غير حمزة ١٢ ك [8] قوله وتبايع اى في اسواقهم يتبايعون كذا نقل ١٢ [9] قوله القبور في القاموس الاجداث جمع جدث وهو القبر فان قيل اين يكون في ذلك الوقت اجيب بان الله يجمع اجزاء كل ميت في مواضع اقبره فيخرج من ذلك الموضع وهو جدثه ١٢ روح [10] قوله بسرعة اى بطريق الجبر والقهر لا بطريق الاختيار ١٢ [11] قوله يا ويلنا الخ العامة على الاضافة الى ضمير المتكلمين دون تانيث وهو ويل مضاف لما بعده ونقل ابو البقاء عن الكوفيين ان وي كلمة برأسها ولنا جار ومجرور آه ولا معنى لهذا الا بتاويل بعيد وهو ان يكون يا عجب لنا لان وي تفسيره بمعنى اعجب منا وابن ابي ليلى يا ويلتنا بتاء التانيث وعنه ايضا يا ويلتي بابدال الياء الفا وتاويل هذه ان كل واحد منهم يقول يا ويلتي ١٢ ج [12] قوله من بعثنا آه العامة على فتح ميم من بعثنا فعلا ماضيا خبر المن قبله وابن عباس والضحاك وغيرهما بكسر الميم على انها حرف جر وبعثنا مصدر مجرور بمن فمن الاولى متعلقة بالويل والثانية متعلقة بالبعث والمرقد يجوز ان يكون مصدرا اى من رقادنا وان يكون مكانا وهو مفرد اقيم مقام الجمع والاول احسن اذ المصدر يفرد مطلقا ١٢ ج [13] قوله ما وعد الرحمن آه اى وعدنا به وقوله وصدق المرسلون اى صدقوا فيه فالمفعول من كل محذوف ولم يقدره الشارح وقوله اقروا الخ اشار به الى ان هذه الجملة من كلامهم فيكون هذا مبتدأ والموصول مع صلته خبره والجملة في محل نصب لتسلط قوله قالوا عليها اى قالوا السوال وجوابه فلما سالوا فلم يجابوا اجابوا من تلقاء انفسهم فعلى هذا يكون الوقف على مرقدنا تاما وقوله وقيل يقال لهم ذلك اى من جانب المومنين او الملائكة او الله اقوال ثلثة وعلى كل فهذا مبتدأ وما بعده خبره وبعضهم اعرب هذا نعتا لمرقدنا او بدلا منه آه شيخنا وعلى هذا فما وعد الرحمن منقطع عما قبله فهو مستانف وما اسم موصول مبتدأ والخبر مقدر اى الذي وعده الرحمن وصدق المرسلون حق ووجب عليكم ويحتمل ان ما خبر مبتدأ مضمر اى هذا وعد الرحمن او الذي وعده الرحمن ١٢ ج [14] قوله ما وعد الرحمن الخ جملة مبتدأ وخبر وما موصولة والعائد محذوف اى هذا البعث هو الذي وعده الرحمن في الدنيا وهو جواب من قبل الملائكة والمومنين ١٢ روح [15] قوله محضرون في الآية اشارة الى الحشر المعنوي الحاصل لاهل السلوك في الدنيا وذلك ان العالم الكبير صورة الانسان وتفصيله فكما انه تتلاشى اجزاؤه وقت الساعة بالنفخ الاولى ثم تجتمع بالنفخ الثاني فيحصل الوجود بعد العدم كذلك الانسان العاشق يتفرق انياته وينقطع تعيناته وقت حصول العشق بالجذبة القوية الالهية ثم يظهر ظهورا اخر فيحصل البقاء فاذا وصل الى هذه المرتبة يكون هو اسرافيل وقته كما جاء في المثنوي ٭ هين كه اسرافيل وقتند اولياء ٭ مرده را زايشان حياتست ونما ٭ جان هريك مرده از گور تن ٭ برجهد ز آوازشان اندر كفن ٭ فالرقود هو غفلة الروح في جدث البدن ولا يبعث في الحقيقة الا بفضل الله تع وكرمه ولا يغنيه عنه الا التجلي من جلاله والانبياء والاولياء عليهم السلام وسائط بين الله تعالى وبين ارباب الاستعداد ومن ليس له قابلية الحياة لا ينفعه النفخ ١٢ روح [16] قوله في شغل ابهمه ونكره اشارة الى تعظيمه ورفعة شانه والمراد به ما هم فيه من انواع الملاذ التي تلهيهم عما عداها بالكلية كالتفكه بالاكل والشرب والسماع وضرب الاوتار والتزاور واعظم ذلك سماع كلام الله تعالى ورؤية ذاته ١٢ صاوي [17] قوله كافتضاض الابكار اى لما روي ان اهل الجنة كلما ارادوا القرب من نسائهم وجدوهن ابكارا فيفتضون من غير قذر ولا الم ١٢ صاوي [18] قوله كافتضاض الفض الكسر بالتفرقة وفك خاتم الكتاب ١٢ [19] قوله الحجلة بفتحتين وبسكون الجيم مع ضم الحاء او كسرها وهي قبة تعلق على السرير وتزين به العروس ١٢ صاوي [20] قوله لهم ما يدعون او لهم خبر مقدم وما يدعون مبتدأ مؤخر والجملة معطوفة على الجملة السابقة آه ابو السعود واصل يدعون يدتعيون على وزن يفتعلون استثقلت الضمة على الياء فنقلت الى ما قبلها فحذفت لالتقاء الساكنين فصار يدتعون ثم ابدلت التاء دالا وادغمت الدال في الدال فصار يدعون آه زاده وفي ما هذه ثلاثة اوجه موصولة اسمية نكرة موصوفة والعائد على هذين محذوف مصدرية ويدعون مضارع ادعى بوزن افتعل من دعا يدعو واشرب معنى التمني قال ابو عبيدة العرب تقول ادع على ما شئت اى تمن وفلان في خير ما يدعي اى يتمنى وقال الزجاج هو من الدعاء اى ما يدعونه اهل الجنة ياتيهم من دعوت غلامي وقيل افتعل بمعنى تفاعل اى ما يتداعونه وفي خبرها وجهان احدهما وهو الظاهر انه الجار قبلها والثاني انه سلام اى مسلم خالص او ذو سلامة ١٢ ج [21] قوله اى بالقول وجملة منصوبا بنزع الخافض وانفرد به وغيره جعله منصوبا بالفعل هو صفة لسلام وعبارة السمين قوله سلام العامة على رفعه وفيه اوجه احدها انه خبر ما يدعون الثاني انه بدل من ما قاله الزمخشري قال الشيخ واذا كان بدلا كان ما يدعون خصوصا والظاهر انه عموم في كل ما يدعونه واذا كان عموما لم يكن بدلا منه الثالث انه صفة لما وهذا اذا جعلتها نكرة موصوفة اما اذا جعلتها بمعنى الذي او مصدرية تعذر ذلك لتخالفهما تعريفا وتنكيرا الرابع انه خبر مبتدأ مضمر اى هو سلام الخامس انه مبتدأ خبره الناصب لقولا اى سلام يقال لهم قولا وقيل تقديره سلام عليكم السادس انه مبتدأ وخبره من رب وقولا مصدر موكد لمضمون الجملة وهو مع عامله معترض بين المبتدأ والخبر ١٢ ج [20] قوله اى يقول لهم ربهم سلام عليكم ويؤيد هذا التفسير ما رواه ابن ابي حاتم انه قال بينا اهل الجنة في نعيمهم اذ سطع لهم نور فرفعوا رؤسهم فاذا الرب اشرف عليهم من فوقهم فقال السلام عليكم يا اهل الجنة فذلك قوله سلام قولا من رب الرحيم فينظرون اليه وينظر اليهم قال فلا يلتفتون الى شيء ما داموا ينظرون اليه حتى يحتجب منهم وتبقى نوره وبركته اليهم وقد يقال سلام بدل عن ما يدعون او مبتدأ محذوف الخبر اى عليهم السلام والجملة خبر آخر وعلى هذين فقولا مصدر فعل محذوف اى يقال قولا كائنا من رب رحيم او منصوب على المدح بتقدير اعني ١٢ ك [21] قوله يقول امتازوا الخ يشير الى انه بتقدير القول عطف على مضمون الجملة السابقة اى انفردوا عن المومنين عند اختلاطهم بهم وذلك حين يسار بهم الى الجنة ١٢ ك [22] قوله وفي قراءة بضم الباء مخففة اللام لابن كثير وحمزة وعلي وشددها يعقوب وقرا ابو عمرو وابن عامر بضم الجيم وسكون الباء ١٢ كمالين [23] قوله يقال لهم في الآخرة الخ يشير الى انه بتقدير القول الجملة مستانفة لقولهم والله ربنا ما كنا مشركين يعني انه تختم على افواههم لجحدهم الشرك وغيره من سيئ الاعمال وروى ابن جرير عن ابي موسى الاشعري انه يدعى الكافر والمنافق للحساب فيعرض عليه فيجحد ويقول اى رب وعزتك لقد كتب على الملك ما لم اعمله فيقول له الملك اما عملت كذا يوم كذا فيقول لا وعزتك اى فح يختم على فيه ويشهد عليه جوارحه وفي حديث ان اول عظم من الانسان يتكلم يوم يختم على افواههم فخذه من الرجل اليسرى رواه ابن ابي حاتم وابن جرير ١٢ كمالين ٭ [24] اى في الحجلة وهي بيت يزين بالثياب كخلوة العروس ١٢ ك [25] فعيل بمعنى مفعول من جبله اى خلقه ١٢ ك

۵۱ قوله فاستبقوا آه عطف علی لطمسنا وهذا علی سبیل الفرض والتقدیر وقرأ عیسی فاستبقوا امر وهو علی اضمار القول ای فیقال لهم استبقوا والصراط ظرف مکان مختص عند الجمهور فلذلک تأولوا وصول الفعل الیه اما بانه مفعول به مجازا جعل مسبوقا الا مسبوقا الیه وتضمن استبقوا معنی بادروا واما علی حذف الجار ای الی الصراط ۱۲ ج ۵۲ قوله وفی قراءة بالتشدید وهی قراءة عاصم وحمزة وقرأ الباقون بفتح النون الاولی وسکون الثانیة وتخفیف الکاف مضمومة من نکسه ۱۲ خطیب ۵۳ قوله وما علمناه عطف علی جملة انک لمن المرسلین الذی هو جملة القسم ۱۲ ک ۵۴ قوله وما ینبغی له ای لا یصلح ولا یتأتی له ای جعلناه بحیث لو اراد انشاده لم یقدر علیه او اراد انشاده لم یقدر علیه ایضا بالطبع والسجیة فعدم قدرته علی الانشاد ظاهر مقرر فی النصوص وعدم قدرته علی الانشاد لما روی عن عائشة انه قیل لها هل کان النبی صلی الله علیه وسلم یتمثل بشیٔ من الشعر قالت کان الشعر ابغض الحدیث الیه ولم یتمثل الا ببیت ابن رواحة ستبدی لک الایام ما کنت جاهلا ٭ ویاتیک بالاخبار من لم تزود ٭ فجعل یقول ویاتیک بالاخبار فقال ابو بکر لیس هکذا یا رسول الله فقال انی لست بشاعر ولا ینبغی لی وقال العلماء ما کان یتزن له بیت شعر وان تمثل ببیت شعر جری علی لسانه مکسرا آه مل من البیضاوی والخازن وکتب الشهاب قوله ای ما یصح منه ولا یتاتی له الخ المراد کما قال ابن الحاجب لا یستقیم عقلا کقوله وما ینبغی للرحمن ان یتخذ ولدا لانه لو کان ممن یتعاطی الشعر لتطرقت التهمة عقلا فی ان ما جاء به من عند نفسه ولذا قال ویحق القول الخ لانه لم یبق الا العناد والموجب للهلاک فظهر ارتباطه بما قبله وما بعده آه وفی القرطبی ما نصه واصا الوزن منه صلی الله علیه وسلم فی بعض الاحیان لا توجب انه یعلم الشعر کقوله انا النبی لا کذب ٭ انا ابن عبد المطلب ٭ والمعول علیه فی الانفصال علی تسلیم ان هذا شعر ان التمثل بالبیت لا یوجب ان یکون قائله عالما بالشعر ولا ان یسمی شاعرا باتفاق العلماء کما ان من خاط خیطا علی سبیل الاتفاق لا یکون خیاطا قال ابو اسحق الزجاج فی قوله تعالی وما علمناه الشعر ای ما علمناه ان یشعر ای ما جعلناه شاعرا وهذا لا ینافی ان ینشئ شیئا من الشعر من غیر قصد کونه شعرا قال النحاس وهذا احسن ما قیل فی هذا وقد قیل انما اخبر الله عز وجل انه ما علمه الشعر ولم یخبر انه لا ینشئ الشعر وقد قالوا کل من قال قولا موزونا لا یقصد به الی شعر فلیس بشاعر وانما وافق الشعر فما یجری علی اللسان من موزون الکلام لا یعد شعرا وانما یعد منه ما یجری علی وزن الشعر مع القصد الیه ۱۲ ج ۵۵ قوله فیسهل من الشعر الشعر فی الاصل اسم للعلم الدقیق فی قولهم لیت شعری وصار فی التعارف اسما للموزون المقفی من الکلام والشاعر المختص بصناعته وقال بعضهم الشعر المنطقی وهو المؤلف من المقدمات الکاذبة واما اصطلاحی وهو کلام مقفی موزون علی سبیل القصد والقید الاخیر یخرج ما کان وزنه اتفاقیا کآیات شریفة اتفق جریان الوزن فیها وکلمات شریفة نبویة جار الوزن فیها اتفاقیا من غیر قصد الیه نحو قوله علیه الصلوٰة والسلام حین عثر فی بعض الغزوات فاصاب اصبعه حجر فدمیت هل انت الا اصبع دمیت ٭ وفی سبیل الله ما لقیت ٭ وقوله یوم حنین انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب وقوله یوم الخندق باسم الاله وبه بدأنا ولو عبدنا غیره شقینا وغیر ذلک والمراد بالشعر الواقع فی القرآن الشعر المنطقی سواء کان مجردا عن الوزن ام لا والشعر المنطقی اکثر ما یروج بالاصطلاح قال الراغب قال بعض الکفار للنبی علیه الصلوٰة والسلام انه شاعر فقیل لما وقع فی القرآن من الکلمات الموزونة والقوافی وقال بعض المحصلین ارادوا به انه کاذب لان اکثر ما یاتی به الشاعر کذب وقال الشریف الجرجانی فی حاشیة المطالع قوله تعالی وما علمناه الشعر الآیة والمعنی وما علمنا محمدا الشعر بتعلیم القرآن علی معنی ان القرآن لیس بشعر فان الشعر کلام متکلف موضوع ومقال مزخرف مصنوع مبنی علی خیالات واوهام واهیة فاین ذلک من التنزیل ۱۲ روح ملخصا ۵۶ قوله ویحق ای یجب ویثبت ۱۲ خطیب ۵۷ قوله مما عملت ایدینا هذا کنایة عن الحصر فیه سبحانه تعالی وهذا کقول الانسان کتبته بیدی مثلا بمعنی انی انفردت به ولم یشارکنی فیه غیری فهو کنایة عرفیة ۱۲ صاوی ۵۸ قوله ای عملناه یرید ان العمل بالایدی کنایة عن العمل بلا معین ۱۲ ک ۵۹ قوله ضابطون فی القاموس ضبط ضبطا وضباطة حفظه بالحزم ورجل وجمل ضابط قوی شدید ۱۲ ۶۰ قوله جمع مشرب بالفتح مصدر او مکان وقوله او موضعه الظاهر ان المراد به موضعها حل وفی البیضاوی جمع مشربة بمعنی الموضع او المصدر ۱۲ ۶۱ قوله وهم لهم جند آه وهم مبتدأ وجند خبر اول ولهم متعلق بجند ومحضرون خبر ثان او نعت الجند آه شیخنا واعاد الشارح الضمیر علی الاصنام وهو احد وجهین والآخر انه عائد علی الکفار العابدین لها وفی القرطبی وهم یعنی الکفار لهم ای للآلهة جند محضرون قال الحسن یمنعون عنهم وقال قتادة ای یغضبون لهم فی الدنیا وقیل المعنی انهم یعبدون الآلهة ویقومون بها فهم لها بمنزلة الجند وهی لا تستطیع ان تنصرهم وهذه الاقوال الثلاثة متقاربة المعنی وقیل وهم ای الآلهة جند لهم ای للعابدین محضرون معهم فی النار فلا یدفع بعضهم عن بعض وقیل معناه وهذه الاصنام لهؤلاء الکفار جند الله علیهم فی جهنم لانهم یلعنونهم ویتبرؤن من عبادتهم ۱۲ ج ۶۲ قوله وهو العاص ابن وائل ابو عمرو بن العاص الصحابی وروی الحاکم عن سعید بن جبیر عن ابن عباس جاء العاص الی رسول الله صلعم بعظم حائل ففتته فقال یا محمد ایبعث الله هذا بعد ما رم قال نعم یبعث هذا ویمیتک ثم یحییک ثم یدخلک نار جهنم فنزلت الآیات انتهی ولابن مردویه عن ابن عباس نزلت فی ابی جهل وعن مجاهد وقتادة اخرجه عبد الرزاق وابن المنذر والسدی اخرجه ابو حاتم هو ابی بن خلف ۱۲ ک ۶۳ قوله وهو العاص بن وائل فی الخطیب وقیل هو العاص بن وائل قاله الجلال المحلی واکثر المفسرین علی الاول وهو ابی ابن خلف الذی قتله النبی صلی الله علیه وسلم ملخصا لکن قال فی الکبیر قیل ان المراد بالانسان ابی بن خلف وعبارة ابی السعود روی ان جماعة من کفار قریش منهم ابی بن خلف الجمحی وابو جهل والعاص بن وائل والولید بن المغیرة تکلموا فی ذلک فقال لهم ابی بن خلف الا ترون الی ما یقول محمد ان الله یبعث الاموات ثم قال واللات والعزی لاذهبن الیه ولاخصمنه واخذ عظما بالیا فجعل یفتته بیده ویقول یا محمد ان الله یحیی هذا بعد ما رم قال علیه الصلوٰة والسلام نعم ویبعثک ویدخلک جهنم فنزلت ردا علیه فی انکاره البعث لکنها عامة تصلح ردا لکل من ینکره لان الاعتبار بعموم اللفظ لا لخصوص السبب ۱۲ ابو السعود وروح البیان ۶۴ قوله بینها ای فهو علی مهانة اصله ودناءة اوله یتصدی لمخاصمة ربه وینکر قدرته علی احیاء المیت بعد ما رمت عظامه ۱۲ ۶۵ قوله وضرب لنا مثلا ای اورد کلاما عجیبا فی الغرابة کالمثل حیث قاس قدرتنا علی قدرة الخلق قوله ونسی خلقه ای ذهل عنه وهذا عطف علی ضرب داخل فی حیز الانکار واضافة خلق للضمیر من اضافة المصدر لمفعوله ای خلق الله ایاه ۱۲ صاوی ۶۶ قوله ولم یقل بالتاء الخ اشارة لسؤال حاصله ان فعیلا فی الآیة بمعنی فاعل وقد تقرر ان فعیلا بمعنی فاعل یفرق فیه بین المذکر والمؤنث بالتاء فینبغی ان یقال رمیمة وقوله لانه اسم لا صفة جواب عنه وایضاحه ان فعیلا بمعنی فاعل لا تلحق التاء فی مؤنثه الا اذا بقیت وصفیته وما هنا انسلخ عنها وغلبت علیه الاسمیة ای صار بالغلبة اسما لما بلی من العظام ۱۲ جمل ۶۷ قوله اسم ای جامد لما بلی من العظام کالرفت والرفات ۱۲ ک ۶۸ قوله فقال صلی الله علیه وسلم نعم ویدخلک النار اخذ من هذا انه مقطوع بکفره وخلوده فی النار وزیادة ذلک فی الجواب لانه متعنت لا متفهم وجزاء المتعنت المنکر ان یجاب بما یکره وبعضهم ما یترقب ویسمی عند علماء البلاغة الاسلوب الحکیم ۱۲ صاوی ٭

ای الکفار لقولهم والله ربنا ما کنا مشرکین وتُکَلِّمُنَآ اَیْدِیْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ وغیرها بِمَا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ ○
فکل عضو ینطق بما صدر منه وَلَوْ نَشَآءُ لَطَمَسْنَا عَلٰٓی اَعْیُنِهِمْ لاعمیناها طمسا فَاسْتَبَقُوا ابتدروا
الصِّرَاطَ الطریق ذاهبین کعادتهم فَاَنّٰی فکیف یُبْصِرُوْنَ ○ حینئذ ای لا یبصرون وَلَوْ نَشَآءُ لَمَسَخْنٰهُمْ
قردة وخنازیر او حجارة عَلٰی مَکَانَتِهِمْ وفی قراءة مکاناتهم جمع مکانة بمعنی مکان ای فی منازلهم فَمَا
اسْتَطَاعُوْا مُضِیًّا وَّلَا یَرْجِعُوْنَ ○ ع ای لم یقدروا علی ذهاب ولا مجیء وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ باطالة اجله نُنَکِّسْهُ
وفی قراءة بالتشدید من التنکیس فِی الْخَلْقِ ط ای خلقه فیکون بعد قوته وشبابه ضعیفا وهرما اَفَلَا
یَعْقِلُوْنَ ○ ان القادر علی ذلک المعلوم عندهم قادر علی البعث فیؤمنون وفی قراءة بالتاء وَمَا عَلَّمْنٰهُ ای
النبی الشِّعْرَ رد لقولهم ان ما اتی به من القرآن شعر وَمَا یَنْبَغِیْ یتسهل لَهٗ ط الشعر اِنْ هُوَ لیس الذی
اتی به اِلَّا ذِکْرٌ عظة وَّقُرْاٰنٌ مُّبِیْنٌ ○ لا مظهر للاحکام وغیرها لِّیُنْذِرَ بالیاء والتاء به مَنْ کَانَ حَیًّا
یعقل ما یخاطب به وهم المؤمنون وَیَحِقَّ الْقَوْلُ بالعذاب عَلَی الْکٰفِرِیْنَ ○ وهم کالمیتین لا یعقلون
ما یخاطبون به اَوَلَمْ یَرَوْا یعلموا والاستفهام للتقریر والواو الداخل علیها للعطف اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ فی جملة
الناس مِّمَّا عَمِلَتْ اَیْدِیْنَآ ای عملناه بلا شریک ولا معین اَنْعَامًا هی الابل والبقر والغنم فَهُمْ لَهَا
مٰلِکُوْنَ ○ ضابطون وَذَلَّلْنٰهَا سخرناها لَهُمْ فَمِنْهَا رَکُوْبُهُمْ مرکوبهم وَمِنْهَا یَاْکُلُوْنَ ○ وَلَهُمْ فِیْهَا مَنَافِعُ
کاصوافها واوبارها واشعارها وَمَشَارِبُ ط من لبنها جمع مشرب بمعنی شرب او موضعه اَفَلَا یَشْکُرُوْنَ ○
المنعم علیهم بها فیؤمنون ای ما فعلوا ذلک وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ای غیره اٰلِهَةً اصناما یعبدونها
لَّعَلَّهُمْ یُنْصَرُوْنَ ○ ط یمنعون من عذاب الله بشفاعة الهتهم بزعمهم لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ ای الهتهم نزلوا
منزلة العقلاء نَصْرَهُمْ وَهُمْ ای الهتهم من الاصنام لَهُمْ جُنْدٌ بزعمهم نصرهم مُّحْضَرُوْنَ ○ فی النار
معهم فَلَا یَحْزُنْکَ قَوْلُهُمْ لک لست مرسلا وغیر ذلک اِنَّا نَعْلَمُ مَا یُسِرُّوْنَ وَمَا یُعْلِنُوْنَ ○ من ذلک و
غیره فنجازیهم علیه اَوَلَمْ یَرَ الْاِنْسَانُ یعلم وهو العاص بن وائل اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ منی الی ان
صیرناه شدیدا قویا فَاِذَا هُوَ خَصِیْمٌ شدید الخصومة لنا مُّبِیْنٌ ○ بینها فی نفی البعث وَضَرَبَ لَنَا
مَثَلًا فی ذلک وَّنَسِیَ خَلْقَهٗ ط من المنی وهو اغرب من مثله قَالَ مَنْ یُّحْیِ الْعِظَامَ وَهِیَ رَمِیْمٌ ○
ای بالیة ولم یقل بالتاء لانه اسم لا صفة روی انه اخذ عظما رمیما ففتته وقال للنبی صلی الله علیه وسلم
اتری یحی الله هذا بعد ما بلی ورم فقال صلی الله علیه وسلم نعم ویدخلک النار قُلْ یُحْیِیْهَا

الَّذِیۡۤ اَنۡشَاَهَاۤ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَهُوَ بِكُلِّ خَلۡقٍ ای مخلوق عَلِیۡمٌ مجملا و مفصلا قبل خلقه و بعد خلقه الَّذِیۡ جَعَلَ لَكُمۡ فی جملة الناس مِّنَ الشَّجَرِ الۡاَخۡضَرِ المرخ والعفار او كل شجر الا العناب نَارًا فَاِذَاۤ اَنۡتُمۡ مِّنۡهُ تُوۡقِدُوۡنَ تقدحون وهذا دال على القدرة على البعث فانه جمع فيه بين الماء والنار والخشب فلا الماء يطفئ النار ولا النار يحرق الخشب اَوَلَیۡسَ الَّذِیۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ مع عظمهما بِقٰدِرٍ عَلٰۤی اَنۡ یَّخۡلُقَ مِثۡلَهُمۡ ای الاناسی فی الصغر بَلٰی ای هو قادر على ذلك اجاب نفسه وَهُوَ الۡخَلّٰقُ الكثير الخلق الۡعَلِیۡمُ بكل شیء اِنَّمَاۤ اَمۡرُهٗ شانه اِذَاۤ اَرَادَ شَیۡئًا ای خلق شیء اَنۡ یَّقُوۡلَ لَهٗ كُنۡ فَیَكُوۡنُ ای فهو يكون وفی قراءة بالنصب عطفا على يقول فَسُبۡحٰنَ الَّذِیۡ بِیَدِهٖ مَلَكُوۡتُ ملك زيدت الواو والتاء للمبالغة ای القدرة عَلٰی كُلِّ شَیۡءٍ وَّاِلَیۡهِ تُرۡجَعُوۡنَ تردون فی الاخرة

سُوۡرَةُ الصّٰٓفّٰتِ مكية وهی مائة واثنتان وثمانون اٰیة

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا الملائكة تصف نفوسها فی العبادة او اجنحتها فی الهواء تنتظر ما تؤمر به فَالزّٰجِرٰتِ زَجۡرًا الملائكة تزجر السحاب ای تسوقه فَالتّٰلِیٰتِ جماعة قراء القران تتلوه ذِكۡرًا مصدر من معنى التاليات اِنَّ اِلٰهَكُمۡ لَوَاحِدٌ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَمَا بَیۡنَهُمَا وَرَبُّ الۡمَشٰرِقِ ای والمغارب للشمس لها كل يوم مشرق ومغرب اِنَّا زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنۡیَا بِزِیۡنَةِ نِ الۡكَوَاكِبِ ای بضوئها او بها والاضافة للبيان كقراءة تنوين زينة المبينة بالكواكب وَحِفۡظًا منصوب بفعل مقدر ای حفظناها بالشهب مِّنۡ كُلِّ متعلق بالمقدر شَیۡطٰنٍ مَّارِدٍ عات خارج عن الطاعة لَا یَسَّمَّعُوۡنَ ای الشياطين مستانف وسماعهم هو فی المعنى المحفوظ عنه اِلَی الۡمَلَاِ الۡاَعۡلٰی الملائكة فی السماء وعدی السماع بالی لتضمنه معنى الاصغاء وفی قراءة بتشديد الميم والسين اصله يتسمعون ادغمت التاء فی السين وَیُقۡذَفُوۡنَ ای الشياطين بالشهب مِنۡ كُلِّ جَانِبٍ من آفاق السماء دُحُوۡرًا مصدر دحره ای طرده وابعده وهو مفعول له وَّلَهُمۡ فی الاخرة عَذَابٌ وَّاصِبٌ دائم اِلَّا مَنۡ خَطِفَ الۡخَطۡفَةَ مصدر ای المرة والاستثناء من ضمير يسمعون ای لا يسمع الا الشيطان الذی سمع الكلمة من الملائكة فاخذها بسرعة فَاَتۡبَعَهٗ شِهَابٌ كوكب مضیء ثَاقِبٌ يثقبه او يحرقه او يخبله فَاسۡتَفۡتِهِمۡ استخبر كفار مكة تقريرا او توبيخا اَهُمۡ اَشَدُّ خَلۡقًا اَمۡ مَّنۡ خَلَقۡنَا من الملائكة والسموت والارضين وما فيهما وفی الاتيان بمن تغليب العقلاء اِنَّا خَلَقۡنٰهُمۡ ای اصلهم آدم مِّنۡ طِیۡنٍ لَّازِبٍ لازم يلصق باليد

---

۱ قوله المرخ بفتح المیم وسکون الراء وبالخاء المعجمة شجر سریع القدح وقوله العفار بفتح العین المهملة بعدها فاء مفتوحة فالف فراء وکیفیة ایقاد النار منهما ان یجعل العفار کالزند یضرب علی المرخ وقیل یوخذ منهما غصنان خضراوان ویسحق المرخ علی العفار فتخرج منهما النار باذن الله ۱۲ صاوی ۲ قوله بفتح المیم وکسر الراء قاموس والعفار وهو کسحاب وبیانه علی ماذکره الزمخشری انه یقطع منها غصنان کالسواکین وهما خضراوان یقطر منهما الماء فیسحق المرخ وهو ذکر علی العفار وهی انثی فتقدح النار باذن الله تعالی او کل شجر الا العناب کذا حکی عن بعض الحکماء انه لیس من شجرة الا وفیها نار الا العناب لمصلحة الدق للثیاب ۱۲ ک ۳ قوله ان یقول له کن فیکون فی الکلام استعارة وتقریره ان یقال شبه سرعة تاثیر قدرته ونفاذها فیما یریدها بالمطاع المطیع فی حصول المامور به من غیر امتناع ولا توقف وحینئذ فمعنی ان یقول له کن ان تتعلق به قدرته تعلقا تنجیزیا ۱۲ صاوی ۴ قوله ملک زیدت الواو والتاء ای الملکوت مصدر زیدت الواو والتاء فیها للمبالغة فی الملک قال فی المفردات الملکوت مختص بملک الله والملک ضبط للشیء والتصرف فیه بالامر والنهی روح ملخصا ومعنی الآیة بالفارسیة پس پاک است انکه بدست اوست پادشاهی هر چیز او بسوئے او بازگردانیده شوید فائدة وفی الحدیث وایما مسلم قرئ عنده اذا نزل به ملک الموت یٰس نزل بکل حرف منها عشرة املاک یقومون بین یدیه صفوفا یصلون علیه ویستغفرون له ویشهدون غسله ویتبعون جنازته ویصلون علیه ویشهدون دفنه وایما مسلم قرأ یٰس وهو فی سکراته لم یقبض ملک الموت روحه حتی یجیئه رضوان بشربة من الجنة یشربها وهو علی فراشه فیقبض روحه وهو ریان ویمکث فی قبره وهو ریان ولا یحتاج الی حوض من حیاض الانبیاء حتی یدخل الجنة وهو ریان وفی الحدیث من قرأها عدلت له عشرین حجة ومن سمعها کان له ثواب صدقة الف دینار فی سبیل الله ومن کتبها ثم شربها ادخلت جوفه الف دواء والف نور والف برکة والف رحمة ونزع منه کل داء وغل وفی الحدیث اقرؤا یٰس فان فیها عشر برکات ما قرأها جائع الا شبع وما قرأها عار الا اکتسی وما قرأها اعزب الا تزوج وما قرأها خائف الا امن وما قرأها مسجون الا فرج وما قرأها مسافر الا اعین علی سفره وما قرأها رجل ضلت له ضالة الا وجدها وما قرئت عند میت الا خفف عنه وما قرأها عطشان الا روی وما قرأها مریض الا برئ وفی الحدیث یٰس لما قرئت له هذا کله من تفسیر الزاهدی وروح البیان ۱۲ ۵ قوله والیه ترجعون العامة علی ترجعون مبنیا للمفعول وزید بن علی بالبناء للفاعل ۱۲ سمین روی الترمذی عن انس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لکل شیء قلب وقلب القرآن یٰس قال الغزالی لان الایمان صحة الاعتراف بالحشر والنشر وهذا المعنی مقرر فیها بابلغ وجه یعنی فشابهت القلب الذی به یصح البدن واستحسنه الامام فخر الدین الرازی وقال النسفی ان هذه السورة لیس فیها الا تقریر الاصول الثلاثة الوحدانیة والرسالة والحشر وهو القدر الذی یتعلق بالقلب والجنان واما الذی باللسان وبالارکان ففی غیر هذه السورة فلما کان فیها اعمال القلب لا غیر سماها قلبا ولهذا امر بقراءتها عند المحتضر لانه فی ذلک الوقت یکون اللسان ضعیف القوة والاعضاء ساقطة لکن القلب قد اقبل علی الله ورجع عما سواه فیقرأ عنده ما یزاد به قوة فی قلبه ویشتد یقینه بالاصول الثلاثة ۱۲ ج ۶ قوله والصافات اقسم سبحانه وتعالی بطوائف الملائکة او بنفوسهم الصافات اقدامها فی الصلوة فالزاجرات السحاب سوقا او عن المعاصی بالالهام فالتالیات لکلام الله تعالی من الکتب المنزلة وغیرها وهو قول ابن عباس وابن مسعود ومجاهد رض او بنفوس العلماء العمال الصافات اقدامها فی التهجد وسائر الصلوات فالزاجرات بالمواعظ والنصائح فالتالیات آیات الله والدارسات شرائعه او بنفوس الغزاة فی سبیل الله التی تصف الصفوف وتزجر الخیل للجهاد وتتلو الذکر مع ذلک وصفا مصدر مؤکد وکذلک زجرا والفاء یدل علی ترتیب الصافات فی التفاضل فتفید الفضل للصف ثم للزجر ثم للتلاوة او علی العکس ۱۲ مدارک ۷ قوله ای قراء القرآن الخ وفی نسخة جماعة قراء القرآن تتلوه وفی الزاهدی سوگند بفرشتگان خوانندگان قرآن جبرئیل ومیکائیل واسرافیل وغیرهم من السفرة کما قال الله تعالی بایدی سفرة کرام بررة وذکر بمعنی قرآن آیه کما قال الله تعالی وهذا ذکر مبارک انزلناه وانزلنا الیک الذکر لتبین للناس انتهی واوله بعضهم بالصفات الآیة العلماء والعمال الصافات انفسها فی صفوف الجماعات واقدامها فی الصلوة الزاجرات بالمواعظ والنصائح التالیات آیات الله الدارسات شرائعه واحکامه وفی التاویلات النجمیة والصافات صفا یشیر الی صفوف الارواح وجاء انهم لما قاموا قبل الاجساد کانوا فی اربعة صفوف کان الصف الاول ارواح الانبیاء والمرسلین وکان الصف الثانی ارواح الاولیاء والاصفیاء وکان الصف الثالث ارواح المؤمنین والمسلمین وکان الصف الرابع ارواح الکفار والمنافقین فالزاجرات هی الالهامات الربانیة الزاجرات للعوام عن المناهی وللخواص عن رؤیة الطاعات وللاخص عن الالتفات الی الکونین فالتالیات ذکرا هم الذاکرون الله تعالی کثیرا والذاکرات انتهی ۱۲ ۸ قوله مصدر یرید انه مصدر من غیر لفظه والظاهر انه مفعول به ۱۲ ک ۹ قوله ان الهکم لواحد ان قلت ما حکمة ذکر القسم هنا لانه ان کان المقصود المؤمنین فلا حاجة له لانهم مصدقون ولو من غیر قسم وان کان المقصود الکفار فلا حاجة له ایضا لانهم غیر مصدقین علی کل حال اجیب بان المقصود منه تاکید الادلة التی تقدم تفصیلها فی سورة یٰس لیزداد الذین آمنوا ایمانا ویزداد الکافر طردا وبعدا ۱۲ صاوی ۱۰ قوله ای والمغارب فاکتفی بذکر المشارق عن المغارب لدلالتها علیها لها کل یوم من السنة مشرق ومغرب علی حدة کما بین فی الهیئة ولذا جمع المشارق ۱۲ ک ۱۱ قوله ای بضوئها او بها ای بیانها زینة السماء الدنیا بضوئها او بنفسها وان کانت ماعدا القمر مرکوزة فی غیرها والاضافة ای اضافة الزینة الی الکواکب کما هو قراءة من عدا حمزة وعاصم للبیان ثم استشهد علی کونها للبیان بقوله کقراءة تنوین زینة لحمزة وحفص المبینة بالکواکب فانها عطف بیان للزینة او بدل عنها وقراءة ابی بکر بنصب الکواکب علی انه مفعول المصدر المنون او علی اضمار اعنی او علی البدل من محل بزینة وعلی هذا جعل بعضهم الاضافة اضافة المصدر الی المفعول ای بان زان الله الکواکب وحسنها وقد یجعل من اضافة المصدر الی الفاعل ای بان زانة الکواکب ۱۲ ک ۱۲ قوله منصوب بفعل مقدر هو معطوف علی زینا علی انه مفعول مطلق وقیل انه عطف علی زینة ای انا خلقناها زینة وحفظا ای حفظنا بالشهب من کل شیطان اذا اراد استراق السمع اتاه شهاب ثاقب فاحرقه ۱۲ ک ۱۳ قوله لا یسمعون اصله لا یتسمعون فادغمت التاء فی السین وشددت ومعناه بالفارسیة [illegible] قراءة لا یسمعون بسکون السین وتخفیف المیم معناه بالفارسیة نشنوند من الزاهدی ۱۲ ۱۴ قوله مستانف یعنی الاستیناف النحوی فهو کلام مبتدأ منقطع لبیان حالهم اقتصارا لما علیه حال المسترقة للسمع او البیانی [illegible] عن وجه الحفظ وعن کیفیة الحفظ فیکون قوله لا یسمعون جوابا عن الاول وتقذفون جوابا عن الثانی وسماعهم هو فی معنی المحفوظ عنه فان المقصود من ارسال الشهب هو الحفظ عن سماعهم لا غیر ۱۲ ک ۱۵ قوله وسماعهم [illegible] الی ان قوله من کل شیطان علی حذف مضاف ای من سماع کل شیطان حمل الجلال المعنی ان المقصود من الحفظ من کل شیطان هو الحفظ عن سماعهم لا غیر ۱۲ ۱۶ قوله الملائکة فی السماء لانهم فی مکان السماء والملأ الاسفل الانس والجن ۱۲ ک ۱۷ قوله [illegible] فانه یلزم من نفی الاصغاء نفی السماع بطریق الاولی ۱۲ ۱۸ قوله بالشهب الشهاب ککتاب شعلة من نار ساطعة جمعه شهب بضمتین وبالکسر ۱۲ قاموس ۱۹ قوله الا من خطف الخطفة بالفارسیة مکر ربایند [illegible] الخطف الاختلاس بسرعة ۱۲ روح ۲۰ قوله کوکب معنی هذا هو الذی دلت علیها ظواهر النصوص بان المستنیر فی السماء کوکب

المعنى ان خلقهم ضعيف فلا يتكبروا بانكار النبي والقرآن المؤدي الى هلاكهم اليسير بل[1] للانتقال من غرض الى آخر وهو الاخبار بحاله وحالهم عجبت[2] بفتح التاء خطابا للنبي اي من تكذيبهم اياك وهم يسخرون ○ من تعجبك واذا ذكروا وعظوا بالقرآن لا يذكرون ○ لا يتعظون واذا راوا آية كانشقاق القمر يستسخرون ○ يستهزؤن بها وقالوا فيها ان ما هذا الا سحر مبين ○ بين وقالوا منكرين للبعث ءاذا متنا[3] وكنا ترابا وعظاما ءانا لمبعوثون ○ في الهمزتين في الموضعين التحقيق وتسهيل الثانية وادخال الف[4] بينهما على الوجهين او آباؤنا الاولون ○ بسكون الواو عطفا باو[5] وبفتحها والهمزة للاستفهام والعطف بالواو والمعطوف عليه محل ان واسمها او الضمير في لمبعوثون والفاصل همزة الاستفهام قل نعم تبعثون وانتم داخرون[6] ○ صاغرون فانما هي[7] ضمير مبهم يفسره ما بعده زجرة اي صيحة واحدة فاذا هم اي الخلائق احياء ينظرون ○ ما يفعل بهم وقالوا اي الكفار يا للتنبيه ويلنا هلاكنا وهو مصدر لا فعل له من لفظه وتقول[8] لهم الملائكة هذا يوم الدين ○ اي الحساب والجزاء هذا يوم الفصل بين الخلائق الذي كنتم به تكذبون ○ ع ٤١ ٥ ويقال للملائكة احشروا[9] الذين ظلموا انفسهم بالشرك وازواجهم قرناءهم[10] من الشياطين وما كانوا يعبدون ○ ربع من دون الله اي غيره من الاوثان فاهدوهم دلوهم وسوقوهم الى صراط الجحيم ○ طريق النار وقفوهم احبسوهم عند الصراط[11] انهم مسئولون ○ عن جميع اقوالهم وافعالهم ويقال لهم توبيخا ما لكم لا تناصرون ○ لا ينصر بعضكم بعضا كحالكم في الدنيا ويقال لهم بل هم اليوم مستسلمون ○ منقادون[12] اذلاء واقبل بعضهم على بعض يتساءلون ○ يتلاومون ويتخاصمون قالوا اي الاتباع منهم للمتبوعين انكم كنتم تاتوننا[13] عن اليمين[14] ○ عن الجهة التي كنا نامنكم منها بحلفكم انكم على الحق فصدقناكم واتبعناكم المعنى انكم اضللتمونا قالوا اي المتبوعون لهم بل لم تكونوا مؤمنين ○ وانما يصدق الاضلال منا ان لو كنتم مؤمنين فرجعتم[15] عن الايمان الينا وما كان لنا عليكم من سلطان قوة وقدرة تقهركم على متابعتنا بل كنتم قوما طاغين ○ ضالين مثلنا فحق[16] وجب علينا جميعا قول ربنا بالعذاب اي قوله لاملئن جهنم من الجنة والناس اجمعين انا جميعا لذائقون ○ العذاب بذلك القول ونشأ عنه قولهم فاغويناكم[17] المعلل بقولهم انا كنا غاوين ○ قال تعالى فانهم[18] يومئذ يوم القيمة في العذاب مشتركون ○ لاشتراكهم في الغواية انا كذلك كما نفعل بهؤلاء نفعل بالمجرمين ○ غير هؤلاء اي نعذب بهم التابع منهم والمتبوع انهم[19] اي هؤلاء بقرينة ما بعده كانوا اذا قيل لهم لا اله الا الله يستكبرون ○ ويقولون ائنا في همزتيه ما تقدم لتاركوا

---

[1] قوله للانتقال اي لا للاضراب فان الجملة السابقة غير مسكوت عنها وقيل هو اضراب عن الامر بالاستفتاء اي لا تستفهم فانهم معاندون مكابرون ١٢ ك [2] قوله بفتح التاء اي وبضم التاء ايضا سبعيتان وفي بعض النسخ بعد قوله اياك وبضمها لله تعالى او على تقدير قل وفي الخطيب قرأ حمزة والكسائي بل عجبت بضم التاء والباقون بفتحها اما بالضم فباسناد التعجب الى الله وليس هو كالتعجب من الآدميين كما قال تعالى فيسخرون منهم سخر الله منهم وقال تعالى نسوا الله فنسيهم فالعجب من الآدميين انكاره وتعظيمه والعجب من الله تعالى قد يكون بمعنى الانكار والذم وقد يكون بمعنى الاستحسان والرضا كما في الحديث عجب ربك من شاب ليس له صبوة ١٢ جمل [3] قوله ءاذا متنا اصل الكلام انبعث اذا متنا وكنا ترابا وعظاما قدموا الظرف وكرروا الهمزة واخروا العامل وعدلوا به الى الجملة الاسمية لقصد الدوام والاستمرار اشعارا بانهم مبالغون في الانكار ١٢ صاوي [4] قوله وادخال الف بينهما الخ اي وترك الادخال ايضا ١٢ [5] قوله عطفا باو اي على محل ان واسمها وعلى هذا فاو للشك والمعنى انحن مبعوثون ام آباؤنا يبعثون ولا يصح على هذا ان يكون العطف على الضمير في لمبعوثون لعدم الفاصل وقوله والهمزة الخ راجع لقراءة الفتح وقوله للاستفهام اي الانكاري وقوله بالواو اي لا باو كما في الوجه الاول فقوله والمعطوف عليه اي على كل من القراءتين وقوله او الضمير الخ اي على القراءة الثانية فيكون مبعوثون عاملا فيه ايضا لكن يرد عليه ان ما بعد همزة الاستفهام لا يعمل فيه ما قبلها فالاولى ان يجعل مبتدأ محذوف الخبر اي او آباؤنا يبعثون واجاب الشهاب بان الهمزة على هذا الوجه في العطف موكدة للاولى لا مقصودة بالاستقلال فهي في النية مقدمة فصح عمل ما قبلها فيما بعدها وقوله والفاصل اي بين المعطوف عليه وهو ضمير الرفع المستكن وبين المعطوف وهو آباؤنا همزة الاستفهام فهو على حد قوله او فاصل ما ١٢ جمل [6] قوله وانتم داخرون الجملة حالية والعامل فيها معنى نعم كانه قيل تبعثون والحال انكم صاغرون لخروجهم من قبورهم حاملين اوزارهم على ظهورهم ١٢ صاوي [7] قوله فانما هي زجرة هي ضمير البعثة المدلول عليها بالسياق لما كانت بعثتهم ناشئة عن الزجرة جعلت اياها مجازا وقال الزمخشري هي مبهمة يوضحها خبرها قال الشيخ وكثيرا ما يقول هو وابن مالك ان الضمير يفسره خبره ووقف ابو حاتم على ويلنا وجعل ما بعده من قول الباري تعالى وبعضهم جعل هذا يوم الدين من كلام الكفرة فيقف عليه وقوله هذا يوم الفصل من قول الباري وقيل الجميع من كلامهم وعلى هذا فيكون قوله تكذبون اما التفاتا من التكلم الى الخطاب واما مخاطبة من بعض لبعض ١٢ ج [8] قوله وتقول لهم الملئكة هذا يوم الدين كانهم اجابوهم بانه لا ينفعهم القول بالويل وفيه اشارة الى انه تم كلامهم عند قوله يا ويلنا فينبغي الوقف عليه وما بعده من كلام الملائكة وقال غيره كلامهم يتم عند قوله هذا يوم الدين ١٢ كمالين [9] قوله احشروا الذين ظلموا خطاب من الله عز وجل للملائكة او من بعضهم لبعض بحشر الظلمة من مقامهم الى الموقف وقيل من الموقف الى الجحيم قوله وازواجهم اي اشباههم ونظراءهم من العصاة عابد الصنم مع عبدة الصنم وعابد الكوكب مع عبدة الكوكب كقوله تعالى وكنتم ازواجا ثلثة ١٢ جمل [10] قوله قرناءهم من الشياطين كل كافر يحشر مع شيطانه في سلسلة كذا روي عن الضحاك ومقاتل وعن ابن عباس وابي عمر واحشروا الظالمين واشباههم عابدي الصنم مع عابدي الصنم وعابدي الكواكب مع عبدتها وعن عمر صاحب كل ذنب مع صاحب ذلك الذنب كالزاني مع الزناة وصاحب الخمر مع نظيره وعن الحسن ازواجهم المشركات روى الحاكم عن عمر انه قال في ازواجهم امثالهم الذين هم مثلهم ١٢ ك [11] قوله احبسوهم عند الصراط لان السؤال عند الصراط كذا قاله البغوي روى الحاكم عن انس مرفوعا من داع دعا رجلا الى شر الا كان موقوفا معه يوم القيمة لازما معه يقادمه ثم قرأ وقفوهم انهم مسئولون ١٢ ك [12] قوله منقادون اذلاء لا حيلة لهم في دفع تلك المضار ١٢ خطيب [13] قوله تاتوننا عن اليمين الخ حال من فاعل تاتوننا واليمين اما الجارحة عبر بها عن القوة واما الحلف لان المتعاقدين بالحلف يمسح كل منهما يمين آخر فالتقدير على الاول تاتوننا اقوياء وعلى الثاني مقسمين حالفين آسين ففي المراد باليمين تفاسير عديدة فمن جملتها ان المراد باليمين الشرعية التي هي القسم كما ذكره غير واحد فالمراد بالجهة في كلام الشارح الحلف وعن بمعنى من في قوله نامنكم اي تصدقكم منها اي من اجلها وبسببها والباء في قوله بحلفكم للتصوير اي تصوير اليمين في الآية اي تفسيرها فالمراد بها الحلف الشرعي قال الشهاب ما نصه قوله او عن الحلف ومعنى اتيانهم عن الحلف انهم ياتونهم مقسمين لهم على حقية ما هم عليه والجار والمجرور حال وعن بمعنى الباء كما في قوله وما ينطق عن الهوى او ظرف لغو الخ ١٢ ج [14] قوله عن اليمين يطلق على الحلف والجارحة المعلومة والقوة والدين والخير والآية محتملة لتلك المعاني والمفسر اختار الاول وعليه فعن بمعنى من والمعنى كنتم تاتوننا من الجهة التي كنا نامنكم منها فتلك الجهة مصورة بحلفكم انكم على الحق ١٢ صاوي [15] قوله فرجعتم عن الايمان اي باضلالنا واغوائنا كانهم قالوا لهم ان من آمن لا يطيعنا لثبات الايمان في قلبه فلو حصل منكم الايمان لما اطعتمونا ١٢ صاوي [16] قوله فحق علينا اي فلزمنا جميعا قوله قول ربنا انا لذائقون يعني وعيد الله بانا ذائقون لعذابه لا محالة لعلمه بحالنا ولو حكى الوعيد كما هو لقال انكم لذائقون ولكنه عدل به الى لفظ المتكلم لانهم متكلمون بذلك عن انفسهم ١٢ مدارك [17] قوله فاغويناكم اي تسببنا لكم في الغواية من غير اكراه فلا ينافي ما قبله قوله انا كنا غاوين اي فاصابكم ما قام بانفسنا الا ان من كان متصفا بصفة شنيعة يحب ان يتصف بها غيره لتهون المصيبة عليه ١٢ صاوي [18] قوله فانهم يومئذ اي يوم اذ يتساءلون ويتحاورون ويتخاصمون بما سبق ١٢ جمل [19] قوله انهم كانوا الخ اي عبدة الاصنام وسبب ذلك ان النبي صلى الله عليه وسلم دخل على ابي طالب عند موته وقريش مجتمعون عنده فقال قولوا لا اله الا الله تملكوا بها العرب وتدين لكم بها العجم فابوا وانفوا من ذلك وقالوا ائنا لتاركوا آلهتنا ١٢ صاوي

الهتنا لشاعر مجنون ۰ ای لاجل قول محمد قال تعالى بل جاء بالحق وصدق المرسلين ۰ الجائين
به وهو ان لا اله الا الله انكم فيه التفات لذائقوا العذاب الاليم ۰ وما تجزون الا جزاء ما كنتم تعملون ۰
الا عباد الله المخلصين ۰ اى المؤمنين استثناء منقطع اى ذكر جزاؤهم في قوله اولئك لهم في الجنة
رزق معلوم ۰ بكرة وعشيا فواكه بدل او بيان للرزق وهي ما يؤكل تلذذا لا لحفظ صحة لان اهل
الجنة مستغنون عن حفظها بخلق اجسامهم للابد وهم مكرمون ۰ بثواب الله في جنت النعيم ۰
على سرر متقابلين ۰ لا يرى بعضهم قفا بعض يطاف عليهم على كل منهم بكاس هو الاناء بشرابه
من معين ۰ من خمر يجري على وجه الارض كانهار الماء بيضاء اشد بياضا من اللبن لذة لذيذة
للشاربين ۰ بخلاف خمر الدنيا فانها كريهة عند الشرب لا فيها غول ما يغتال عقولهم ولا هم عنها
ينزفون ۰ بفتح الزاي وكسرها من نزف الشارب وانزف اى يسكرون بخلاف خمر الدنيا وعندهم قصرت
الطرف حابسات الاعين على ازواجهن لا ينظرن الى غيرهم لحسنهم عندهن عين ۰ ضخام الاعين
حسانها كانهن في اللون بيض للنعام مكنون ۰ مستور بريشه لا يصل اليه غبار ولونه وهو البياض
في صفرة احسن الوان النساء فاقبل بعضهم بعض اهل الجنة على بعض يتساءلون ۰ عما مر بهم في الدنيا
قال قائل منهم اني كان لي قرين ۰ صاحب ينكر البعث يقول لي تبكيتا ائنك لمن المصدقين ۰
بالبعث ائذا متنا وكنا ترابا وعظاما ائنا في الهمزتين في ثلثة مواضع ما تقدم لمدينون ۰ مجزيون ومحاسبون
انكر ذلك ايضا قال ذلك القائل لاخوانه هل انتم مطلعون ۰ معي الى النار لننظر حاله فيقولون لا
فاطلع ذلك القائل من بعض كوى الجنة فراه اى راى قرينه في سواء الجحيم ۰ اى وسط النار قال
جمع كوة بمعنى روزن ١٢ ك
له تشميتا تالله ان مخففة من الثقيلة كدت قاربت لتردين ۰ لتهلكني باغوائك ولولا نعمة ربي اى
انعامه علي بالايمان لكنت من المحضرين ۰ معك في النار ويقول اهل الجنة افما نحن بميتين ۰ الا
موتتنا الاولى اى التي في الدنيا وما نحن بمعذبين ۰ هو استفهام تلذذ وتحدث بنعمة الله تعالى من تابيد
الحياة وعدم التعذيب ان هذا الذي ذكر لاهل الجنة لهو الفوز العظيم ۰ لمثل هذا فليعمل العاملون ۰
قيل يقال لهم ذلك وقيل هم يقولونه اذلك المذكور لهم خير نزلا وهو ما يعد للنازل من ضيف وغيره ام
شجرة الزقوم ۰ المعدة لاهل النار وهي من اخبث الشجر المر بتهامة ينبتها الله في الجحيم كما سياتي انا
جعلناها بذلك فتنة للظالمين ۰ اى الكافرين من اهل مكة اذ قالوا النار تحرق الشجر فكيف تنبته

---

١ قوله وصدق المرسلين الخ رد عليهم بان ما جاء به من التوحيد حق قائم به البرهان وتطابق عليه المرسلون ١٢ بيضاوي ٢ قوله فيه التفات اے من الغيبة الى الخطاب لاظهار كمال الغضب عليهم ١٢ ابو السعود ٣ قوله استثناء منقطع لے استثناء من الواو في يجزون والمعنى ان الكفرة لا يجزون الا بقدر اعمالهم واما عباد الله المخلصون فانهم يجزون اضعافا مضاعفة وهذا هو المناسب لقوله اے ذكر جزاؤهم الخ ١٢ جمل ٤ قوله في جنات النعيم يجوز ان يتعلق بمكرمون وان يكون خبرا ثانيا وان يكون حالا وكذلك على سرر ومتقابلين حال ويجوز ان يتعلق على سرر بمتقابلين ويطاف عليهم صفة لمكرمون او حال من الضمير في متقابلين، او من الضمير في احد الجارين اذا جعلناه حالا ١٢ ج ٥ قوله على سرر قال ابن عباس على سرر مكللة بالدر والياقوت والزبرجد والسرير ما بين صنعاء الى الجابية وما بين عدن الى ايلياء ١٢ صاوي ٦ قوله ويطاف عليهم اى والطائف الولدان كما في آية يطوف عليهم ولدان مخلدون باكواب واباريق وكاس ١٢ ص ٧ قوله هو الاناء بشرابه فان الكاس يطلق على الزجاجة ما دام فيها خمر والا فهو قدح واناء ١٢ روح ٨ قوله لذيذة يشير الى انها تانيث الذ بمعنى لذيذ كطب بمعنى طبيب ١٢ كمالين ٩ قوله لا فيها غول اى غائلة من غاله اذا افسده واهلكه ابو السعود و بالفارسية نيست دراں شراب آفتى وعلتى كه بر خمر دنيا مرتب است چون فساد حال وذهاب عقل وصداع سر وخواب وجزآن ١٢ روح ١٠ قوله ينزفون بفتح الزاي للاكثر وكسرها لحمزة وعلي فالذي هو بالفتح من نزف الشارب فهو نزيف ومنزوف اذا ذهب عقله والذي هو بالكسر من انزف الشارب اذا ذهب عقله او شرابه واصله للنفاد ١٢ ك ١١ قوله قاصرات الطرف يجوز ان يكون من باب الصفة المشبهة اى قاصرات اطرافهن كمنطلق اللسان وان يكون من باب اسم الفاعل على اصله فعلى الاول المضاف اليه مرفوع المحل وعلى الثاني منصوبه اى قصرن اطرافهن على ازواجهن وهو مدح عظيم والعين جمع عيناء وهي الواسعة العين والذكر اعين والبيض جمع بيضة وهو معروف والمراد به هنا بيض النعام والمكنون من كننته اى جعلته في كن والعرب تشبه المراة به في لونه وهو بياض مشرب ببعض صفرة والعرب تحبه ١٢ ج ١٢ قوله ضخام الاعين اى عظامها والمعنى حسانها يقال للبقر الوحشي عيناء واعين لحسن عينه ١٢ ١٣ قوله بيض للنعام البيض جمع بيض وكونها للنعام ماخوذ من الخارج ١٢ ك ١٤ قوله للنعام بالفارسية شترمرغ ١٢ ١٥ قوله مكنون انما افرده مع ان البيض جمع لان الجمع الذي يفرق بينه وبين واحده بالتاء يستوي فيه التذكير والتانيث ١٢ ك ١٦ قوله مستور بريشه ريش جناح النعام ١٢ ك ١٧ قوله فاقبل بعضهم على بعض معطوف على يطاف عليهم اى يشربون فيتحادثون على الشراب ١٢ ك ١٨ قوله مجزيون فمدين بزنة مبيع من الدين بمعنى الجزاء ١٢ كمالين ١٩ قوله هل انتم مطلعون اے الى النار لاريكم ذلك القرين قيل ان في الجنة كوى ينظر اهلها منها الى اهل النار او قال الله تعالى لاهل الجنة هل انتم مطلعون الى النار فتعلموا اين منزلتكم من منزلة اهل النار ١٢ مدارك ٢٠ قوله كوى الجنة الكوة الثقب في الحائط وهو بفتح الكاف وضمها وفي الجمع الوجهان كسرها وضمها لكن مع الكسر يصح المد والقصر ومع الضم يتعين القصر ١٢ جمل ٢١ قوله تشميتا التشميت الفرح والسرور بما يصيب العدو من المصائب وفي المختار الشماتة الفرح ببلية العدو ١٢ ٢٢ قوله افما نحن بميتين الخ الف استفهام است وما نفي است والا بمعنى غير و سوے بالفارسية ايا نيستيم ما ميرندگان از بعد مرگ نخستين ونيستيم ما عذاب كردگان زاهدي يعني بالخطيب وقال بعضهم ان اهل الجنة لا يعلمون في اول دخولهم الجنة انهم لا يموتون فاذا جيئ بالموت على صورة كبش املح وذبح يقول اهل الجنة للملائكة افما نحن بميتين فتقول الملائكة لا فعند ذلك يعلمون انهم لا يموتون وعلى هذا الكلام حصل قبل ذبح الموت وقيل ان الذي تكاملت سعادته اذا عظم تعجبه بها يقول ذلك على جهة التحديث بالنعمة التي انعم الله تعالى بها عليه وقيل يقوله المؤمن لقرينه توبيخا له بما كان ينكره ١٢ ٢٢ قوله افما نحن بميتين عطف على مقدر بعد همزة الاستفهام اى انحن مخلدين في الجنة منعمين فما نحن بميتين ١٢ كمالين ٢٣ قوله الا موتتنا الاولى الخ منصوب على المصدر والعامل فيه الوصف قبله ويكون الاستثناء مفرغا وقيل هو استثناء منقطع اى لكن الموتة الاولى كانت لنا في الدنيا وهذا قريب في المعنى من قوله تعالى لا يذوقون فيها الموت الا الموتة الاولى ١٢ ج ٢٤ قوله هو استفهام تلذذ اے فهو من كلام بعضهم لبعض وقيل من كلام المؤمنين للملائكة حين يذبح الموت ويقال يا اهل الجنة خلود بلا موت ويا اهل النار خلود بلا موت ١٢ صاوي ٢٥ قوله ان هذا لهو الفوز العظيم قيل يقال لهم ذلك وعليه الاكثر وقيل هم يقولونه تحدثا بنعمة الله ١٢ كمالين ٢٦ قوله لمثل هذا فليعمل العاملون اى لنيل هذا المراد الجليل يجب ان يعمل العاملون ويجتهد المجتهدون لا للحظوظ الدنيوية السريعة الانقطاع المشوبة بفنون الآلام والبلايا والصداع ١٢ روح ٢٧ قوله قيل يقال لهم ذلك اى ما ذكر من الجملتين من قبل الله تعالى وقوله قيل هم يقولونه اى يقول بعضهم لبعض ويبعد كلا من الاحتمالين قوله فليعمل العاملون فان العمل والترغيب فيه انما يكون في الدنيا فالاولى انه جملة مستانفة من كلام الله تعالى ترغيبا للمكلفين في عمل الطاعات ١٢ صاوي ٢٨ قوله نزلا الخ تمييز لخير والخيرية بالنسبة الى ما اختاره الكفار على غيره والزقوم شجرة مسمومة متى مست جسد احد تورم فمات والتزقم البلعة بشدة وجهد للاشياء الكريهة وقول ابي جهل وهو من العرب العرباء لا نعرف الزقوم الا التمر بالزبد من العناد والكذب البحت آه سمين وفي ابي السعود اذلك خير نزلا ام شجرة الزقوم اصل النزل الفضل والريع فاستعير للحاصل من الشئ فانتصابه على التمييز اى ذلك الرزق المعلوم الذي حاصله اللذة والسرور خير نزلا ام شجرة الزقوم التي حاصلها الالم والغم ويقال النزل لما يقام ويهيا من الطعام الحاضر للنازل والمعنى ان الرزق المعلوم نزل اهل الجنة واهل النار نزلهم شجرة الزقوم فايهما خير في كونه نزلا والزقوم اسم شجرة صغيرة الورق ذو مرة كريهة الرائحة تكون في تهامة سميت بها الشجرة الموصوفة ١٢ ج ٢٩ قوله من ضيف وغيره الضيف من ياتي بدعوة وغيره من ياتي زائرا للصحبة والالفة وربما كان اعز من الضيف ١٢ صاوي ٣٠ قوله بتهامة اى تكون بارض تهامة يعرفها المشركون ١٢ ٣١ قوله فتنة للظالمين اے محنة وعذابا لهم في الآخرة او ابتلاء لهم في الدنيا وذلك انهم قالوا كيف يكون في النار شجرة والنار تحرق الشجر فكذبوا ١٢ مدارك

٥١ قوله الى دركاتها اے منازلها وذلك نظير شجرة طوبى لاهل الجنة فان اصلها في عليين وما من بيت في الجنة الا وفيه غصن منها ١٢ صاوي ٥٢ قوله طلعها كانه آه الطلع للنخلة فاستعير لما طلع من شجرة الزقوم من حملها وشبه برؤس الشياطين للدلالة على تناهيه في الكراهة وقبح المنظر لان الشياطين مكروه مستقبح في طباع الناس لاعتقادهم انه شر محض وقيل الشياطين جنة عرفا قبيحة المنظر هائلة جدا مدارك وفي السمين قوله كانه رؤس الشياطين فيه وجهان احدهما انه حقيقة وان راس الشياطين شجر بعينه بناحية تسمى الاستن وهو شجر منكر الصورة سمته العرب بذلك تشبيها برؤس الشياطين في القبح ثم صار اصلا يشبه به وقيل الشياطين صنف من الحيات وقيل هو شجر يقال له الصرام فعلى هذا قد خوطب العرب بما تعرفه وهذه الشجرة موجودة فالكلام حقيقة والثاني انه من باب التمثيل والتخييل وذلك ان كل ما يستنكر ويستقبح في الطباع والصورة يشبه بما يتخيله الوهم وان لم يره والشياطين وان كانوا موجودين لكنهم غير مرئيين للعرب الا انه خاطبهم بما الفوه من الاستعارات ١٢ ج ٥٣ قوله اى الحيات القبيحة الخ وعبارة غيره في تناهي القبح والهول وهو تشبيه بالمخيل كتشبيه الفائق في الحسن بالملك وقيل الشياطين الحيات الهائلة القبيحة المنظر وقيل ان رؤس الشياطين شجر معروف يقال له الاستن ايضا وقال الرازي الوجه الاول هو الحق وفي الزاهدي والشياطين وان لم يكن مرئية فان من عادات العرب ضرب المثل بها في الاشياء القبيحة ١٢ ٥٤ قوله ثم ان لهم عليها لشوبا الخ على بمعنى الى است والشوب الخلط والمزج ١٢ زاهدي

يزفون بضم الياء من ازف وله معنيان احدهما انه من ازف يزف اى دخل في الزفيف وهو الاسراع او زفاف العروس وهو المشي على هينة

إِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِي أَصْلِ الْجَحِيمِ ○ قعر جهنم واغصانها ترفع الى دركاتها طَلْعُهَا المشبه بطلع النخل كَأَنَّهُ رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ ○ اى الحيات القبيحة المنظر فَإِنَّهُمْ اى الكفار لَآكِلُونَ مِنْهَا مع قبحها لشدة جوعهم فَمَالِئُونَ مِنْهَا الْبُطُونَ ○ ثُمَّ إِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِنْ حَمِيمٍ ○ اى ماء حار يشربونه فيختلط بالماكول منها فيصير شوبا له ثُمَّ إِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَإِلَى الْجَحِيمِ ○ يفيد انهم يخرجون منها لشرب الحميم وانه خارجها إِنَّهُمْ أَلْفَوْا وجدوا آبَاءَهُمْ ضَالِّينَ ○ فَهُمْ عَلَى آثَارِهِمْ يُهْرَعُونَ ○ يزعجون الى اتباعهم فيسرعون اليه وَلَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ أَكْثَرُ الْأَوَّلِينَ ○ من الامم الماضية وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا فِيهِمْ مُنْذِرِينَ ○ من الرسل مخوفين فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِينَ ○ الكافرين اى عاقبتهم العذاب إِلَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ ○ اى المؤمنين فانهم نجوا من العذاب لاخلاصهم في العبادة او لان الله اخلصهم لها على قراءة فتح اللام وَلَقَدْ نَادَانَا نُوحٌ بقوله رب اني مغلوب فانتصر فَلَنِعْمَ الْمُجِيبُونَ ○ له نحن اى دعانا على قومه فاهلكناهم بالغرق وَنَجَّيْنَاهُ وَأَهْلَهُ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيمِ ○ اى الغرق وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهُ هُمُ الْبَاقِينَ ○ فالناس كلهم من نسله عليه السلام وكان له ثلثة اولاد سام وهو ابو العرب وفارس والروم وحام وهو ابو السودان ويافث ابو الترك والخزر ويأجوج ومأجوج وما هنالك وَتَرَكْنَا ابقينا عَلَيْهِ ثناء حسنا فِي الْآخِرِينَ ○ من الانبياء والامم الى يوم القيمة سَلَامٌ منا عَلَى نُوحٍ فِي الْعَالَمِينَ ○ إِنَّا كَذَلِكَ كما جزيناهم نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ○ إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ○ ثُمَّ أَغْرَقْنَا الْآخَرِينَ ○ كفار قومه وَإِنَّ مِنْ شِيعَتِهِ اى ممن تابعه في اصل الدين لَإِبْرَاهِيمَ ○ وان طال الزمان بينهما وهو الفان وستمائة واربعون سنة وكان بينهما هود وصالح إِذْ جَاءَ اى تابعه وقت مجيئه رَبَّهُ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ ○ من الشك وغيره إِذْ قَالَ في هذه الحالة المستمرة له لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ موبخا مَاذَا ما الذى تَعْبُدُونَ ○ أَئِفْكًا في همزتيه ما تقدم آلِهَةً دُونَ اللَّهِ تُرِيدُونَ ○ وافكا مفعول له وآلهة مفعول به لتريدون والافك اسوأ الكذب اى اتعبدون غير الله فَمَا ظَنُّكُمْ بِرَبِّ الْعَالَمِينَ ○ اذ عبدتم غيره انه يترككم بلا عقاب لا وكانوا نجامين فخرجوا الى عيد لهم وتركوا طعامهم عند اصنامهم زعموا التبرك عليه فاذا رجعوا اكلوه وقالوا للسيد ابراهيم اخرج معنا فَنَظَرَ نَظْرَةً فِي النُّجُومِ ○ ايهاما لهم انه يعتمد عليها ليعتمدوه فَقَالَ إِنِّي سَقِيمٌ ○ عليل اى ساسقم فَتَوَلَّوْا عَنْهُ الى عيدهم مُدْبِرِينَ ○ فَرَاغَ مال في خفية إِلَى آلِهَتِهِمْ وهي الاصنام وعندها الطعام فَقَالَ استهزاء أَلَا تَأْكُلُونَ ○ فلم ينطقوا فقال مَا لَكُمْ لَا تَنْطِقُونَ ○ فلم يجب فَرَاغَ عَلَيْهِمْ ضَرْبًا بِالْيَمِينِ ○ بالقوة فكسرها فبلغ قومه من رآه فَأَقْبَلُوا إِلَيْهِ يَزِفُّونَ ○ اى يسرعون

[illegible]

٥٥ قوله عليها اے على ما ياكلونه منها اذا شبعوا وغلبهم العطش قوله لشوبا بالفتح الشين في قراءة العامة مصدر على اصله وقرئ شذوذا بضم الشين اسم بمعنے المشوب ١٢ صاوي ٥٦ قوله يفيد انهم يخرجون منها لشرب الحميم كما يخرج الدواب للسقي لانه خارجها ومما يدل على ذلك قوله تعالى يطوفون بينها وبين حميم آن ويؤيده ايضا انه قرئ ثم ان منقلبهم وقيل انهم يخرجون من مقرهم في محل من النار الى محل آخر منه الزمهرير وليس المراد انه خارج من الجحيم بالكلية حتے ينافي انهم بعد دخول النار لا يخرجون بالاتفاق وقيل الزقوم والحميم نزل يقدم اليهم قبل دخولها ١٢ ك ٥٧ قوله وانه لخارجها قال مقاتل اى بعد اكل الزقوم وشرب الحميم وهذا يدل على انهم عند شرب الحميم لم يكونوا في الجحيم وذلك بان يكون الحميم في موضع خارج عن الجحيم فهم يردون الے الحميم لاجل الشرب كما ترد الابل الى الماء ويدل عليه قوله تعالى يطوفون بينها وبين حميم آن ١٢ خطيب ٥٨ قوله انهم الفوا آباءهم الخ هذا تعليل لاستحقاقهم العذاب والمعنى ان سبب استحقاقهم للعذاب تقليد آباءهم في الضلال من غير شيء يتمسكون به سوى التقليد ١٢ صاوي ٥٩ قوله ولقد نادنا نوح شروع في تفصيل ما اجمله في قوله ولقد ارسلنا فيهم منذرين وقد ذكر في هذه السورة سبع قصص قصة نوح وقصة ابراهيم وقصة ذبيح وقصة موسى وهارون وقصة الياس وقصة لوط وقصة يونس وذلك تسلية له صلے الله عليه وسلم وتحذير لمن كفر من امته ١٢ صاوي ٦٠ قوله ويافث ابو الترك والخزر بضم الخاء جيل معروف بين الناس روى الترمذي انه صلعم قال في قوله وجعلنا ذريته هم الباقين سام وحام ويافث وروى احمد انه صلعم قال سام ابو العرب وحام ابو الحبش ويافث ابو الروم ١٢ ك ٦١ قوله ثناء حسنا اشار به الى ان مفعول تركنا محذوف فعلى هذا يكون قوله وتركنا عليه في الآخرين كلاما مستقلا وقوله سلام على نوح الخ كلام مستقل ايضا دعاء من الله تعالى لنوح وقد اشار الشارح في التقرير لهذا بقوله منا ويحتمل ان يكون مفعول تركنا هو جملة سلام الخ من حيث المعنے اى تركنا عليه ان يسلموا عليه الى يوم القيمة اى ان يقولوا سلام على نوح اى هذه الجملة آه كرخي وفي السمين قوله سلام على نوح مبتدأ وخبر وفيه اوجه احدها انه مفسر لتركنا والثاني انه مفسر لمفعوله اى تركنا عليه شيئا وهو هذا الكلام وقيل ثم قول مقدر اے فقلنا سلام وقيل ضمن تركنا معنے قلنا وقيل سلط تركنا على ما بعده قال الزمخشري وتركنا عليه في الآخرين هذه الكلمة وهي سلام على نوح في العالمين يعني يسلمون عليه تسليما ويدعون له وهو من الكلام المحكي كقولك قرأت سورة انا انزلناها وهذا الذي قاله قول الكوفيين جعلوا الجملة في محل نصب مفعولا لتركنا لانه ضمن معنى القول بل هو على معناه بخلاف الوجه قبله وهو ايضا من اقوالهم وقرء عبد الله سلاما وهو مفعول به لتركنا ١٢ ج ٦٢ قوله في العالمين اے ثبت هذه التحية فيهم جميعا ولا يخلو احد منهم منها كانه قيل ثبت الله التسليم على نوح وادامه في الملائكة والثقلين يسلمون عليه عن آخرهم ١٢ مدارك ٦٣ قوله اذ جاء ربه الخ معنے مجيئه توجهه بقلبه مخلصا لربه وفي الكلام استعارة تبعية تقريرها بان تقول شبه اقباله على ربه مخلصا القلب بمجيئه بتحفة جميلة والجامع بينهما طلب الفوز بالرضا واشتق من المجيء جاء بمعنى اقبل بقلبه ١٢ صاوے ٦٤ قوله اى تابعه الخ اى تابع ابراهيم نوحا ومعنى المجيء به ربه اخلاصه لله تعالى كانه جاء ربه متحفا اياه ١٢ بيضاوي ٦٥ قوله ائفكا آلهة الآية الافك اسوأ الكذب اى اتريدون آلهة من دون الله افكا اى للافك فقدم المفعول على الفعل للعناية ثم المفعول له على المفعول به لان الاهم مكافحتهم بانهم على افك الهتهم وباطل شركهم ١٢ روح ٦٦ قوله ائفكا آلهة آه فيه اوجه احدها انه مفعول من اجله اى اتريدون آلهة دون الله افكا فآلهة مفعول به ودون ظرف لتريدون وقدمت معمولات الفعل اهتماما بها لانه مكافحهم بانهم على افك وباطل ولهذا الوجه بدأ الزمخشري الثاني ان يكون مفعولا به بتريدون ويكون آلهة بدلا منه جعلها نفس الافك مبالغة فابدلها منه وفسره بها ولم يذكر ابن عطية غيره الثالث انه حال من فاعل تريدون اى اتريدون آلهة آفكين او ذوي افك واليه نحا الزمخشري قال الشيخ وجعل المصدر حالا لا يطرد الا مع اما نحو اما علما فعالم آه سمين ١٢ ج ٦٧ قوله وكانوا نجامين اى يتعاطون علم النجوم ويتعاملون به وقوله وخرجوا الى عيد لهم وكانوا في قرية بين البصرة والكوفة يقال لها هرمز ١٢ قرطبي ٦٨ قوله فنظر نظرة في النجوم اى رأى مواقعها واتصالاتها او في علمها او في كتابها ولا مانع منه فان علم النجوم كان حقا ثم نسخ الاشتغال بمعرفته مع ان قصده كان ايهامهم والى ذلك اشار المص بقوله ايهاما لهم انه يعتمد عليها الخ ١٢ ٦٩ قوله ايهاما لهم انه يعتمد الخ في تفسير الزاهدي ابن عباس رض گوید بنگریست در علم وفقه خود ای بیندیشید در علم خود تا چگونه کند علم را نجوم گفت چرا زیرا که بستاره راه دنیا توان بردن وبنور علم راه دین وشریعت توان بردن ازینمعنی از علم نجوم کنایه کرد وقیل نظر في علم النجوم ملخصا ١٢ ٧٠ قوله اى ساسقم جواب لما يقال كيف جاز له عليه السلام ان يقول اني سقيم والحال انه لم يكن سقيما وايضاحه انه كقوله تعالى انك ميت اى ستموت او سقيم القلب عليكم بعبادتكم الاصنام وهي لا تبصر ولا تنفع واجاب فخر الدين الرازي بجواب آخر انه عليه السلام نظر نظرة في النجوم في اوقات الليل والنهار وكانت تاتيه سقامة كالحمى في بعض ساعات الليل والنهار فنظر ليعرف هل هي في تلك الساعة وقال اني سقيم فجعله عذرا في تخلفه عن العيد الذي لهم وكان صادقا فيما قال لان السقم كان ياتيه في ذلك الوقت قوله فراغ اى مال وذهب ١٢ ٧١ قوله اے ساسقم اشار اولا بذلك لانه لم يكن سقيما بالفعل كما شاهده وانه لا يحتاج الى النظر في النجوم والمراد من السقم الطاعون وكانوا يفرون من الطاعون مخافة العدوى وقيل المراد اني سقيم القلب لكفركم او خارج المزاج عن الاعتدال دائما ولو بذلك لانه معصوم عن الكذب ١٢

تعليقات جديدة من التفاسير المعتبرة لحل جلالين

١ه قوله وانت تكسرها بذا يدل على ان ابراهيم هو الكاسر لآلهتهم وقوله في الانبياء قالوا من فعل هذا بآلهتنا يا ابراهيم يدل على انهم ما عرفوا الكاسر لها واجيب بانه يحتمل ان بعضهم عرفه فاقبل اليه وبعضهم جهله فسأل او ان كلهم جهلوه وسألوا ابراهيم عنه فلما عرفوه اقبلوا اليه ١٢ جمل ٢ه قوله فاعبدوه اے لان الصنم المنحوت او نحته مخلوقة له تعالى ولا يليق بالعبادة ١٢ ك ٣ه قوله وما مصدرية آه في ما هذه اربعة اوجه احدها انها بمعنى الذي اي خلق الذي تصنعونه فالعمل هنا التصوير والنحت والثاني انها مصدرية اي خلقكم واعمالكم وجعلها الاشعرية دليلا على خلق افعال العباد لله تعالى وهو الحق والثالث انها استفهامية وهو استفهام توبيخ اي واي شيء تعملون والرابع انها نافية اي ان العمل في الحقيقة ليس لكم فانتم لا تعملون شيئا والجملة من قوله والله خلقكم حال ومعناها حينئذ اتعبدون الاصنام على حالة تنافي ذلك وهي ان الله خالقكم وخالقهم جميعا ويجوز ان تكون مستانفة ١٢ ج ٤ه قوله بنيانا قيل بنوا له حائطا من الحجر طوله في السماء ثلاثون ذراعا وعرضه عشرون ذراعا وملؤه من الحطب واوقدوا عليه النار ثم تحيروا في كيفية رميه فعلمهم ابليس المنجنيق فصنعوه ووضعوه فيه ورموه فيها فصارت عليه بردا وسلاما ١٢ صاوی ٥ه قوله واضرموه بالنار اي اوقدوه بها في المصباح الضرام بالكسر اشتعال النار ١٢ ٦ه قوله فخرج من النار سالما لكمام قصته في سورة الانبياء وفيه اشارة الى تقدير معطوف لقوله وقال اني ذاهب الى ربي المدلول عليه بقوله فجعلناهم الاسفلين ١٢ كمالين

[illegible]

الشي فقالوا نحن نعبدها وانت تكسرها قال لهم موبخا اتعبدون ما تنحتون ٥ من الحجارة وغيرها اصناما والله خلقكم وما تعملون ٥ من نحتكم ومنحوتكم فاعبدوه وحده وما مصدرية وقيل موصولة وقيل موصوفة قالوا بينهم ابنوا له بنيانا فاملؤه حطبا واضرموه بالنار فاذا التهب فالقوه في الجحيم ٥ النار الشديدة فارادوا به كيدا بالقائه في النار لتهلكه فجعلناهم الاسفلين ٥ المقهورين فخرج من النار سالما وقال اني ذاهب الى ربي مهاجرا اليه من دار الكفر سيهدين ٥ الى حيث امرني بالمصير اليه وهو الشام فلما وصل الى الارض المقدسة قال رب هب لي ولدا من الصالحين ٥ فبشرناه بغلام حليم ٥ اے ذي حلم كثير فلما بلغ معه السعي اي ان يسعى معه ويعينه قيل بلغ سبع سنين وقيل ثلاث عشرة سنة قال يا بني اني ارى اي رأيت في المنام اني اذبحك ورؤيا الانبياء حق وافعالهم بامر الله تعالى فانظر ماذا ترى من الراي شاوره ليانس بالذبح وينقاد للامر به قال يا ابت التاء عوض عن ياء الاضافة افعل ما تؤمر به ستجدني ان شاء الله من الصابرين ٥ على ذلك فلما اسلما خضعا وانقادا لامر الله وتله للجبين ٥ صرعه عليه ولكل انسان جبينان بينهما الجبهة وكان ذلك بمنى وامر السكين على حلقه فلم تعمل شيئا بمانع من القدرة الالهية وناديناه ان يا ابراهيم ٥ قد صدقت الرؤيا بما اتيت بما امكنك من امر الذبح اي يكفيك ذلك فجملة ناديناه جواب لما بزيادة الواو انا كذلك كما جزيناك نجزي المحسنين ٥ لانفسهم بامتثال الامر بافراج الشدة عنهم ان هذا الذبح المامور به لهو البلاء المبين ٥ اي الاختبار الظاهر وفديناه اي المامور بذبحه وهو اسمعيل او اسحاق قولان بذبح بكبش عظيم ٥ من الجنة وهو الذي قربه هابيل جاء به جبرئيل عليه السلام فذبحه السيد ابراهيم مكبرا وتركنا ابقينا عليه في الاخرين ٥ ثناء حسنا سلام منا على ابراهيم ٥ كذلك كما جزيناه نجزي المحسنين ٥ لانفسهم انه من عبادنا المؤمنين ٥ وبشرناه باسحق استدل بذلك على ان الذبيح غيره نبيا حال مقدرة اي يوجد مقدرا نبوته من الصالحين ٥ وباركنا عليه بتكثير ذريته وعلى اسحق بولده بجعلنا اكثر الانبياء من نسله ومن ذريتهما محسن مؤمن وظالم لنفسه كافر مبين ٥ بين الكفر ولقد مننا على موسى وهرون ٥ بالنبوة ونجيناهما وقومهما بني اسرائيل من الكرب العظيم ٥ اي استعباد فرعون اياهم ونصرناهم على القبط فكانوا هم الغالبين ٥ واتيناهما الكتاب المستبين ٥ البليغ البيان فيما اتى به من الحدود والاحكام وغيرها وهو التورية وهديناهما الصراط الطريق المستقيم ٥ وتركنا ابقينا عليهما في الاخرين ٥ ثناء حسنا سلام منا على موسى

ص وبشرناه باسحق نبيا بشرناه بنبوة اسحق بعد البشارة بوجوده ١٢ صاوی ٢٢ه قوله استدل بذلك الخ وذلك لان العطف للمغايرة

٧ه قوله اني ذاهب الى ربي اے الى موضع امرني بالذهاب اليه قوله سيهدين اے سيرشدني الى ما فيه صلاحي في ديني ويعصمني ويوفقني ١٢ مدارك ٨ه قوله فبشرناه بغلام مرتب على محذوف تقديره فاستجبنا له فبشرناه وتلك البشارة على لسان الملائكة الذين جاؤا له في صورة اضياف فبشروه بالغلام ثم انتقلوا من قريته وهي فلسطين الى قرية لوط وهي سدوم لاهلاك قومه كما تقدم ذلك في سورة هود وياتي في الذاريات ١٢ صاوی ٩ه قوله فلما بلغ معه الخ مع متعلق بمحذوف على سبيل البيان كان قائلا قال مع من بلغ السعي فقيل مع ابيه ولا يجوز تعلقه ببلغ لانه يقتضي بلوغهما معا حد السعي قال الطيبي يريد ان لفظة مع تقتضي استحداث المصاحبة لان مع على هذا حال من فاعل بلغ فيكون قيدا للبلوغ فيلزم منه ما ذكر من المحذور ولان معنى المعية المصاحبة وهي مفاعلة وقد قيد الفعل بها فيجب الاشتراك فيه ولا يجوز تعلقه بالسعي لان صلة المصدر لا تتقدم عليه لانه عند العمل مأول بان والفعل وهو موصول ومعمول الصلة لا يتقدم على الموصول لانه كتقدم جزء من الشيء المترتب الاجزاء عليه فتعين ان يكون بيانا قال الزمخشري معناه ومن يتسع في الظرف يجيز تعلقه بالسعي آه يعني والى هذا الثاني يشير صنيع الشارح حيث قال اي ان يسعى معه وفي القرطبي فلما بلغ معه المبلغ الذي يسعى مع ابيه في امور دنياه معينا له على اعماله قال يا بني الخ ١٢ ج ١٠ه قوله قال يا بني جواب لما والحكمة في ذلك ان ابراهيم اتخذه الله تعالى خليلا والخلة هي صفاء المودة ومن شانها عدم مشاركة الغير مع الخليل وكان قد سأل ربه الولد فلما وهبه له تعلقت شعبة من قلبه بمحبته فجاءت غيرة الخلة تنزعها من قلب الخليل فامر بذبح المحبوب لتظهر صفاء الخلة وعدم المشاركة فيها حيث امتثل امر ربه وقدم محبته على محبة ولده ١٢ ص ١١ه قوله اذبحك اي افعل الذبح او امرت به فيها احتمالان ويشير للثاني افعل ما تؤمر ويشير للاول قد صدقت الرؤيا وروي انه راى ليلة التروية ان قائلا يقول له ان الله يامرك بذبح ابنك فلما اصبح فكر في نفسه انه من الله او من الشيطان فلما امسى راى مثل ذلك فعرف انه من الله تعالى ثم راى مثله في الليلة الثالثة فهم بنحره فقال له يا بني اني ارى في المنام الخ ولهذا سميت الايام الثلاثة بالتروية وعرفة والنحر ١٢ جمل ١٢ه قوله من الراي اے لا من رؤية العين والراي لا يقتضي الا مفعولا واحدا وهو ماذا ١٢ ك ١٣ه قوله قال يا ابت الخ قال ابن اسحق وغيره لما امر ابراهيم بذلك قال لابنه يا بني خذ هذا الحبل والمدية وانطلق بنا الى هذا الشعب لنحتطب فلما خلا بابنه في الشعب اخبره بما امر الله به فقال يا ابت افعل ما تؤمر ١٢ صاوی ١٤ه قوله ما تؤمر به يعني ان ما موصولة حذفت الباء فعدي بنفسه كقوله امرتك الخير فافعل ما امرت به وقد يجعل ما مصدرية والامر بمعنى المامور به فلا حذف ١٢ ك ١٥ه قوله وتله اصل معنى تله رماه على التل وهو التراب المجتمع ثم عم لكل صرع وقال في المدارك قوله وتله اے صرعه على جبينه ووضع السكين على حلقه فلم يعمل ثم وضع السكين على قفاه فانقلبت السكين ونودي يا ابراهيم قد صدقت الرؤيا وروي ان ذلك المكان عند الصخرة التي بمنى ١٢ كما ود ١٦ه قوله للجبين اللام فيه بمعنى على كما في يخرون للاذقان لبيان ما خر عليه ولكل انسان جبينان من الجانبين بينهما الجبهة كذا قال اهل اللغة وكان ذلك بمنى عند الصخرة ١٢ ك ١٧ه قوله بمانع من القدرة الالهية قبل ان يذبحه جعل الله عليه صفحة من نحاس وفعل القطع عند الامرار بخلق الله مع ما فيها عادة وقيل لا يجعله بجعله ناديناه جواب لما بزيادة الواو وقال الزمخشري جواب لما مقدر بعد قوله صدقت الرؤيا اي لما اسلما فكذا وكذا اي كان ما كان في وفور الشكر والسرور لهما مما ينطق به الحال ولا يحيط به المقال ١٢ ك ١٨ه قوله قد صدقت الرؤيا يقول الفقير ففي الآية الكريمة اشارة الى ان الهمة هو الاخلاص هما المقصود في الاعمال وان لم يكمل العمل فعلى العبد ان يمر على الاعمال بالهمة والاخلاص ليترتب عليها سبحانه تعالى جزاء كاملا بفضله العميم ولطفه الكريم ١٢ ١٩ه قوله وهو اسمعيل او اسحق قولان فروي عن ابن عمر ان الذبيح اسمعيل وكذا عن ابن عباس كما في المستدرك وعن الحسن لا شك في ان الذي امر الله تعالى بذبحه اسمعيل وقال عبد الله بن احمد سالت ابي عن الذبيح من هو فقال اسمعيل قال ابن ابي حاتم هو المروي عن علي وابي هريرة وسعيد بن جبير والشعبي وعن ابن مسعود ومجاهد وعكرمة وقتادة والسدي وابن اسحاق وغيرهم على انه اسحاق والرواية عن علي وابن عباس مختلفة وقال بعضهم عند عمر بن عبد العزيز من تحريفات اليهود انه اسحاق لانه ابوهم واسمعيل ابو العرب ومن زعم من السلف انه اسحاق هو الذي سمع من كعب الاحبار حين يروي من الاسرائيليات وليس فيه حديث غير ضعيف قال البيضاوي وغيره والاظهر انه اسمعيل لانه الذي ذهب له اثر الهجرة وان البشارة باسحاق بعده معطوفة على البشارة بهذا الغلام ولانه كان ترك بمكة ولم تكن اسحاق ثمه ولقوله عليه السلام انا ابن الذبيحين والآخر ابوه عبد الله وقد فصل الحكاية بطولها وحديث انا ابن الذبيحين صححه ابن الجوزي في الوفاء ولكن لم يوجد في كتب الحديث نعم اخرج الحاكم انه ناداه رجل اعرابي بقوله يا ابن الذبيحين فتبسم النبي صلعم ١٢ ك ٢٠ه قوله قربه هابيل اي فحق لمان يكون عظيما لانه تقبل مرتين ١٢ جمل ٢١ه قوله فذبحه السيد ابراهيم اے وبقي قرناه معلقين على الكعبة الى ان احترق البيت في زمن ابن الزبير وما بقي من الكبش اكلته السباع والطيور لان النار لا تؤثر فيما هو من الجنة ١٢ صاوی ٢٣ه قوله استدل بذلك الخ اي وهو مذهب الشافعي وقال مالك وابوحنيفة لا دليل فيها لان اسحاق وقعت البشارة به مرتين مرة بوجوده ومرة بنبوته فمعنى قوله

[illegible]

تعليقات جديدة من التفاسير المعتبرة لحل جلالين

١ قوله قيل هو ابن اخي هارون اخي موسى وذلك بناء على كون هارون اخا موسى من جانب الام فقط والمشهور انه نبي من سبط هارون وقيل غيره عن ابن مسعود وقتادة وابن اسحاق والضحاك هو ادريس ١٢ ك **٢ قوله** قيل هو ابن اخي هارون اخي موسى قال في روح البيان وهو الياس بن ياسين بن شبر بن فنحاص بن العيزار بن هارون بن عمران وهو من سبط هارون اخي موسى بعث بعد موسى هذا هو المشهور ١٢ **٣ قوله** اسم صنم لهم طوله عشرون ذراعا وله اربعة اوجه فاعتنوا به وعظموه حتى اخدموه باربعمائة خادم وجعلوهم ابناءه فكان الشيطان يدخل في جوفه ويتكلم بالضلال والخدمة يحفظونه ويعلمونه الناس وقوله وبه سمي البلد اي ثانيا واما اولا فاسم البلد بك فقط فاسمها في الاصل بك ثم لما عبد فيها هذا الصنم المسمى ببعل سميت ببعل بك ١٢ جمل **٤ قوله** وتذرون يجوز ان يكون حالا وان يكون عطفا على تدعون فيكون داخلا في حيز الانكار ١٢ سمين وقوله احسن الخالقين اي المقدرين فان الخلق حقيقة في اختراع الاشياء ويستعمل ايضا بمعنى التقدير وهو المراد هنا ١٢ زاده فاندفع ما يتوهم من ثبوت الخلق لغيره تعالى لان افعل التفضيل لبعض ما يضاف اليه واجاب الشهاب بان خلق الله بمعنى الايجاد وخلق العباد كسبهم وهو على مذهب المعتزلة ظاهر لان المراد احسن من يطلق عليه ذلك باي معنى كان كما قاله الآمدي ١٢ ج **٥ قوله** برفع الثلاثة اي برفع الهاء من الاسم الكريم ورفع الباء الموحدة من ربكم ورب آبائكم وقوله وبنصبها اي بنصب الثلاثة المذكورة في وجه الرفع ١٢

الحوت وقيل المراد ارسال ثان اليهم واختاره المصنف لكن قوله في النظم فآمنوا يابى عن حمله على ارسال ثان الا ان يكون المراد به ايمانا ام

وهٰرون ۝ انا كذلك كما جزيناهما نجزي المحسنين ۝ انهما من عبادنا المؤمنين ۝ وان الياس بالهمز اوله وتركه لمن المرسلين ۝ قيل هو ابن اخي هارون اخي موسى وارسل الى قوم ببعلبك ونواحيها اذ منصوب باذكر مقدرا قال لقومه الا تتقون ۝ الله اتدعون بعلا اسم صنم لهم من ذهب وبه سمي البلد مضافا الى بك اي اتعبدونه وتذرون تتركون احسن الخالقين ۝ فلا تعبدونه الله ربكم ورب آبائكم الاولين ۝ برفع الثلاثة على اضمار هو وبنصبها على البدل من احسن فكذبوه فانهم لمحضرون ۝ في النار الا عباد الله المخلصين ۝ اي المؤمنين منهم فانهم نجوا منها وتركنا عليه في الآخرين ۝ ثناء حسنا سلام منا على الياسين ۝ هو الياس المتقدم ذكره وقيل هو ومن آمن معه فجمعوا معه تغليبا كقولهم للمهلب وقومه المهلبون وعلى قراءة آل ياسين بالمد اي اهله المراد به الياس ايضا انا كذلك كما جزيناه نجزي المحسنين ۝ انه من عبادنا المؤمنين ۝ وان لوطا لمن المرسلين ۝ اذكر اذ نجيناه واهله اجمعين ۝ الا عجوزا في الغابرين ۝ الباقين في العذاب ثم دمرنا اهلكنا الآخرين ۝ كفار قومه وانكم لتمرون عليهم اي على آثارهم ومنازلهم في اسفاركم مصبحين ۝ اي وقت الصباح يعني بالنهار وبالليل افلا تعقلون ۝ يا اهل مكة ما حل بهم فتعتبرون به وان يونس لمن المرسلين ۝ اذ ابق هرب الى الفلك المشحون ۝ السفينة المملوءة حين غاضب قومه لما لم ينزل بهم العذاب الذي وعدهم به فركب السفينة فوقفت في لجة البحر فقال الملاحون هنا عبد ابق من سيده تظهره القرعة فساهم قارع اهل السفينة فكان من المدحضين ۝ المغلوبين بالقرعة فالقوه في البحر فالتقمه الحوت ابتلعه وهو مليم ۝ اي آت بما يلام عليه من ذهابه الى البحر وركوبه السفينة بلا اذن من ربه فلولا انه كان من المسبحين ۝ الذاكرين بقوله كثيرا في بطن الحوت لا اله الا انت سبحانك اني كنت من الظالمين للبث في بطنه الى يوم يبعثون ۝ لصار بطن الحوت قبرا له الى يوم القيامة فنبذناه القيناه من بطن الحوت بالعراء بوجه الارض اي بالساحل من يومه او بعد ثلاثة او سبعة ايام او عشرين او اربعين يوما وهو سقيم ۝ عليل كالفرخ الممعط وانبتنا عليه شجرة من يقطين ۝ وهو القرع تظله وهي بساق على خلاف العادة في القرع معجزة له وكانت تاتيه وعلة صباحا ومساء يشرب من لبنها حتى قوي وارسلناه بعد ذلك كقبله الى قوم بنينوى من ارض الموصل الى مائة الف او بل يزيدون ۝ عشرين او ثلاثين او سبعين الفا فآمنوا عند معاينة العذاب الموعودين به فمتعناهم ابقيناهم ممتعين بما لهم الى حين ۝ تنقضي آجالهم فيه فاستفتهم استخبر كفار مكة توبيخا لهم الربك البنات بزعمهم ان الملائكة بنات الله ولهم البنون ۝ فيختصون بالابناء

٦ قوله فانهم نجوا منها آه ظاهره ان الاستثناء من محضرون وهو غير سديد بل الحق انه من الواو في كذبوه وعبارة السمين قوله الا عباد الله استثناء متصل من فاعل فكذبوه وفيه دلالة على ان في قومه من لم يكذبه فلذلك استثنوا ولا يجوز ان يكونوا مستثنين من ضمير محضرون لانه يلزم عليه ان يكونوا مندرجين فيمن كذب لكنهم لم يحضروا لكونهم عباد الله المخلصين وهو بين الفساد لا يقال هو مستثنى منه استثناء منقطعا لانه يصير المعنى لكن عباد الله المخلصين من غير هؤلاء لم يحضروا ولا حاجة الى هذا الوجه اذ به يفسد نظم الكلام ١٢ ج **٧ قوله** هو الياس المتقدم ذكره فعلى هذا هو مفرد مجرور بالباء لانه غير منصرف للعلمية والعجمة وقوله وقيل هو الخ فعلى هذا هو مجرور بالياء لانه جمع مذكر سالم فسمي كل واحد من قومه الياس تغليبا وجمعوا على الياسين جمل وقوله وعلى قراءة آل ياسين اي باضافة آل الى ياسين لانهما في المصحف مفصولان فيكون ياسين ابا الياس والآل هو نفس الياس روح وقوله المراد به الياس الخ اي المراد بالآل الياس ١٢ **٨ قوله** وقومه المهلبون فان قيل المقرر عند النحاة ان العلم اذا جمع او ثني وجب تعريفه باللام جبرا لما فاته من العلمية ولا فرق فيه بين التغليب وغيره كما في شرح المفصل لابن الحاجب قلنا هو معارض بما قاله ابن يعيش في شرح المفصل يجوز استعمال نكرة بعد التثنية والجمع ووصفه بالنكرة نحو زيدان كريمون واختاره عبد القاهر على انه انما يرد ذلك على من لم يجعل لام الياس للتعريف كذا ذكره الخفاجي ١٢ ك **٩ قوله** الياس ايضا فان ياسين يكون اب الياس وآل نفسه وقيل ياسين هو الياس والياء والنون في لغة السريانية والآل مقحم كآل موسى وهارون ١٢ كمالين **١٠ قوله** اذكر اذ نجيناه قدر المفسر اذكر اشارة الى ان الظرف متعلق بمحذوف ولم يجعله متعلقا بقوله المرسلين لانه يوهم انه قبل النجاة لم يكن رسولا مع انه رسول قبل النجاة وبعدها ١٢ صاوي **١١ قوله** وان يونس لمن المرسلين يونس هو ذو النون وهو ابن متى وهو ابن العجوز التي نزل عليها الياس فاستخفى عندها من قومه ستة اشهر ويونس صبي يرضع وكانت ام يونس تخدمه بنفسها وتؤانسه ولا تدخر عنه كرامة تقدر عليها ثم ان الياس سئم ضيق البيوت فلحق الجبال ومات ابن المرأة يونس فخرجت في اثر الياس تطوف وراءه في الجبال حتى وجدته فسالته ان يدعو الله لها لعله يحيي لها ولدها فجاء الياس الى الصبي بعد اربعة عشر يوما مضت من موته فتوضأ وصلى ودعا الله فاحيا الله يونس بن متى بدعوة الياس عليه السلام وارسل الله يونس الى اهل نينوى من ارض الموصل وكانوا يعبدون الاصنام ١٢ جمل **١٢ قوله** اذ ابق ظرف لمحذوف تقديره اذكر كما تقدم نظيره وقوله ابق بابه فتح والاباق في الاصل الهرب من السيد واطلاقه على هروب يونس استعارة تصريحية فشبه خروجه بغير اذن ربه باباق العبد من سيده ١٢ ص **١٣ قوله** حين غاضب قومه اي غضب عليهم فالمفاعلة ليست على بابها فلا مشاركة كعاقبت وسافرت ويحتمل ان تكون على بابها من المشاركة اي غاضب قومه وغاضبوه حين لم يؤمنوا في اول الامر ١٢ كرخي **١٤ قوله** فركب السفينة اي باجتهاد منه لظنه انه ان بقي بينهم قتلوه لانهم كانوا يقتلون كل من ظهر عليه كذب فركوب السفينة ليس معصية لربه لا صغيرة ولا كبيرة ومواخذته بحبسه في بطن الحوت على مخالفة الاولى فالاولى له انتظار الاذن من الله تعالى هذا هو الصواب في تحقيق المقام وهناك اقوال اخر اعتقادها يضر في العقيدة والعياذ بالله تعالى ١٢ صاوي **١٥ قوله** في لجة البحر اي معظمه ووسطه والمراد من البحر بحر الدجلة ١٢ جمل **١٦ قوله** فقال الملاحون هنا عبد ابق الخ وكان من عادتهم ان السفينة اذا كان فيها ابق او مذنب لم تسر وكان ذلك بدجلة ١٢ جمل **١٧ قوله** المغلوبين بالقرعة واصل المدحض المزلق بفتح اللام اي الواقع بمزلقة فاستعير للمغلوب لسقوطه من مقام الظفر فالقوه في البحر والذي ذكره البغوي والزمخشري بانه القى عليه السلام نفسه في البحر ١٢ ك **١٨ قوله** اي آت بما يلام عليه من ذهابه الى البحر آه في القاموس الام اتى بما يلام عليه او صار ذا لائمة في بطن الحوت وقيل مدة عمره في الرخاء وقيل من المصلين بالرخاء او في البطن نقل انه لما استقر في بطنه ظن انه قد مات فحرك رجله فاذا هي حي فقام وصلى وهو في بطنه وما في الكتاب نقل عن سعيد بن جبير وهو المشهور ١٢ ك **١٩ قوله** قبرا له قيل وهو باق على الحياة وقيل بان يموت فيبقى في بطنه ميتا والثاني اقرب لقول الشارح لصار بطن الحوت قبرا له لان القبر للميت ١٢ جمل **٢٠ قوله** بالعراء العراء ممدود مكان لا سترة وهو من التعري سمي به الفضاء الخالي عن البناء والاشجار المظللة لتعريه عما يستر اهله ١٢ روح **٢١ قوله** بوجه الارض على جانب دجلة او بارض اليمن والعراء الارض الخالية عن النبات والشجر اي بالساحل من عشيا ولفظه كان ضحى كذا روي عن الشعبي ١٢ ك **٢٢ قوله** بالساحل كما روي عن قتادة ومقاتل ١٢ ك **٢٢ قوله** من يومه الخ فالتقمه ضحى ونبذه عشية وما ذكره المفسر خمسة اقوال الاول للشعبي والثاني لمقاتل والثالث لعطاء والرابع للضحاك والخامس للسدي ١٢ صاوي **٢٣ قوله** عليل كالفرخ ولد الطائر الممعط بضم الميم الاولى وفتح الميم الثانية المشددة والعين المهملة المكسورة اصله المنمعط بالنون اي ليس عليه شعر في القاموس امعط الشعر تساقط كالمعط ١٢ ك **٢٤ قوله** كالفرخ الممعط الحميط الذي ليس عليه شعر وريش في القاموس امعط الشعر تساقط ١٢ **٢٥ قوله** وهو القرع على الاكثر وعن سعيد ابن جبير كل شجرة لا ساق لها فهو يقطين وهي بساق على خلاف العادة فان العادة فيها ان لا يكون لها ساق وفائدته ان الذباب لا يجتمع عنده وانه اسرع الاشجار نباتا وامتدادا وكان لرقة جلده يؤذيه الذباب اذى شديدا

مخصوصا او اخلصوا الايمان او جددوه ١٢ ك **٢٧ قوله** او بل الخ يعني ان او بمعنى بل كذا نقل عن مقاتل والكلبي والفراء وابي عبيدة وعن ابن عباس انها بمعنى الواو وقرئ وقيل او يزيدون في راي الناظر اذا نظر اليهم قال هو مائة الف او اكثر ١٢ ك **٢٨ قوله** عشرين رواه الترمذي عن ابي بن كعب مرفوعا ونقل عن ابن عباس او ثلاثين وحكي عن الحسن او سبعين الفا كما روي عن سعيد بن جبير ١٢ كمالين **٢٩ قوله** ان الملائكة ذكرهم باسم جنسهم وضعا منهم ان يبلغوا هذه المرتبة بيضاوي وفي الجمل على قوله لاجتنانهم اي سميت الملائكة جنة لاجتنانهم اي استتارهم ١٢ **٣٠ قوله** فيختصون بالابناء وفي نسخة بالاسنى اي بالاشرف والارفع وهو المذكور ١٢ صاوي بتغيير يسير

١ قوله الا انهم من افكهم استيناف من جهة تعالى غير داخل تحت الامر بالاستفتاء مسوق لابطال مذهبهم الفاسد ببيان انه ليس مبناه الا الافك الصريح والافتراء القبيح من غير ان يكون لهم دليل او شبهة ١٢ جمل ٢ قوله مالكم الخ اي اي شيء ثبت واستقر لكم من حكمكم بهذا الحكم الجائر حيث تنسبون اخس الجنسين في زعمكم لله سبحانه وتعالى ١٢ ص ٣ قوله ام لكم سلطان مبين اي حجة نزلت عليكم من السماء بان الملائكة بنات الله ١٢ مدارک ٤ قوله وجعلوا بينه التفات من الخطاب للغيبة اشارة الى انهم بعيدون من رحمة الله وليسوا اهلا للخطاب ١٢ ص ٥ قوله اي الملائكة سموا جنا لاجتنانهم عن الابصار اي استتارهم عنها كذا نقل عن مجاهد وقتادة او المراد بها الجن والمراد بالنسب المصاهرة روي انه زعم قريش ان الملائكة بنات الله فقال ابو بكر فمن امهاتهم قالوا بنات سراة الجن ١٢ كمالين ٦ قوله نسبا الخ وهو زعمهم انهم بناته او قالوا ان الله تزوج من الجن فولدت له الملائكة ١٢ مدارک ٧ قوله ولقد علمت الجنة الخ هذا زيادة في تبكيتهم وتكذيبهم كانه قيل هؤلاء الملائكة الذين عظمتموهم وجعلتموهم بنات الله اعلم بحالكم وما يؤول اليه امركم ويحكمون بتعذيبكم على سبيل التابيد ١٢ صاوی ٨ قوله سبحان الله هذا من كلام الملائكة تنزيه لله تعالى عما وصفه به المشركون بعد تكذيبهم لهم فكانه قيل ولقد علمت الملائكة ان المشركين لمعذبون بقولهم ذلك وقولهم سبحان الله عما يصفون به لكن عباد الله المخلصين الذين نحن من جملتهم براء من هذا الوصف وقوله فانكم وما تعبدون تعليل وتحقيق لبراءة المخلصين ببيان عجزهم عن اغوائهم ١٢ صاوی ٩ قوله فانهم ينزهون الله آه وفي السمين قوله الا عباد الله المخلصين في هذا الاستثناء وجوه احدها انه منقطع والمستثنى منه اما فاعل جعلوا اي جعلوا بينه وبين الجنة نسبا الا عباد الله الثاني انه فاعل يصفون اي لكن عباد الله يصفونه بما يليق به تعالى الثالث انه ضمير محضرون اي لكن عباد الله ناجون وعلى هذا فتكون جملة التسبيح معترضة وظاهر كلام ابي البقاء انه يجوز ان يكون استثناء متصلا لانه قال مستثنى من واو جعلوا او محضرون ويجوز ان يكون منفصلا فظاهر هذه العبارة ان الوجهين الاولين فيهما متصل لا منفصل وليس ببعيد كانه قيل وجعل الناس ثم استثنى منهم هؤلاء وكل من لم يجعل بين الله وبين الجنة نسبا فهو عند الله مخلص من الشرك ١٢ ج ١٠ قوله اي على معبودكم يشير الى ان الضمير في عليه لما تعبدون والمعنى فانكم ايها القائلون بهذا القول والذي تعبدون من الاصنام ما انتم على عبادة الاصنام بمضلين احدا الا اصحاب النار في علمه تعالى وقيل الضمير في عليه لله تعالى والمعنى لستم تضلون احدا على الله الا اصحاب النار في علمه تعالى ١٢ كمالين ١١ قوله وعليه متعلق بفاتنين لتضمنه معنى الاستيلاء وقيل ما تعبدون ساد مسد الخبر لكل رجل وضيعته اي انكم وآلهتكم قرناء ثم ابتدأ فقال ما انتم عليه وضمير عليه على هذا لما تعبدون كما صرح به الزمخشري والقاضي وجاز ان يكون لله ١٢ ک ١٢ قوله بفاتنين مفعوله محذوف قدره المفسر بقوله احدا والمعنى انكم مع معبودكم لستم بمفسدين احدا الا من سبقت له الشقاوة في علم الله تعالى ١٢ صاوی ١٣ قوله وما منا الا له مقام معلوم الخ هذا حكاية عن اعتراف الملائكة بالعبودية ردا على عبدتهم والمعنى ليس منا احد الا له مقام معلوم في المعرفة والعبادة وامتثال ما يامرنا الله تعالى به قال ابن عباس ما في السموات موضع شبر الا وعليه ملك يصلي ويسبح قيل ان هذه ثلاث آيات نزلت ورسول الله صلى الله عليه وسلم عند سدرة المنتهى فتاخر جبرئيل فقال النبي صلى الله عليه وسلم اههنا تفارقني فقال جبرئيل ما استطيع ان اتقدم عن مكاني هذا وانزل الله تعالى حكاية عن الملائكة وما منا الا له مقام معلوم الآيات ١٢ صاوی ١٣ قوله وما منا الا له مقام معلوم آه فيه وجهان احدهما ان منا صفة لموصوف محذوف هو مبتدأ والخبر الجملة من قوله الا له مقام معلوم تقديره ما احد منا الا له مقام معلوم وحذف المبتدأ مع من جيد فصيح والثاني ان المبتدأ محذوف ايضا والا له مقام صفة حذف موصوفها والخبر على هذا هو الجار المتقدم والتقدير وما منا احد الا له مقام معلوم ١٢ ج ١٤ قوله مخففة من الثقيلة اي واللام فارقة والمعنى ان قريشا كانت تقول قبل بعثة النبي صلى الله عليه وسلم لو ان لنا كتابا مثل كتاب الاولين لاخلصنا العبادة لله تعالى وهذا نظير قوله تعالى واقسموا بالله جهد ايمانهم لئن جاءهم نذير ليكونن اهدى من احدى الامم ١٢ صاوی ١٥ قوله ولقد سبقت كلمتنا وهي الكلمة لاغلبن انا ورسلي والكلمة في اللغة يعم القليل والكثير واختصاصها بالمفرد اصطلاح نحوي فلا يتوهم انه لم سماها كلمة مع انها كلمات او الكلمة هي قوله انهم لهم المنصورون الخ ١٢ ک ١٦ قوله سبقت كلمتنا الخ وجه المناسبة انه لما هدد الله تعالى الكفار بقوله فسوف يعلمون عاقبة كفرهم اردفه بما يقوي قلب الرسول فقال ولقد سبقت كلمتنا لعبادنا المرسلين الخ وقال في المدارک وانما سماها كلمة وهي كلمات لانها لما انتظمت في معنى واحد كانت في حكم كلمة واحدة مفردة والمراد الموعد بعلوهم على عدوهم في مقام الحجاج وملاحم القتال في الدنيا وعلوهم عليهم في الآخرة ١٢ ١٧ قوله وان لم ينتصر بعض منهم اشار بهذا الى جواب سوال مقدر وهو انه قد شوهد غلبة حزب الشيطان في بعض المشاهد كاحد فقوله غالبون اي باعتبار الغالب فقد يعطى للاكثر حكم الكل ويلحق القليل بالعدم او يقال في الجواب معنى غالبون اي باعتبار عاقبة الحال وملاحظة المآل وهو ما جرى عليه الشيخ المصنف واقتصر البيضاوي على الجواب الاول كما في الوعدين من الدلالة على الثبات والاستهزاء ١٢ ج ١٨ قوله فسوف يبصرون آه سوف هنا للوعيد لا للتبعيد او ليس المقام مقامه كما تقول سوف انتقم منك وانت متهيء للانتقام ١٢ ج ١٩ قوله بساحتهم في حواشي ابن الشيخ الساحة الفناء الخالي عن الابنية وفناء الدار بالكسر ما امتد من جوانبها معدا لمصالحها وبالفارسية پيشگاه منزل والمعنى بفنائهم وقربهم وحضرتهم من الروح وفي الخطيب قال الفراء العرب تكتفي بذكر الساحة عن القوم فشبه العذاب بجيش هجم عليهم فاناخ بفنائهم بغتة ١٢ ٢٠ قوله بفنائهم بكسر الفاء والمد تفسير للساحة لانها العرصة الواسعة عند الدار قال الفراء العرب تكتفي بذكر الساحة عن القوم والمعنى فاذا نزل العذاب بهم ١٢ ک ٢١ قوله بئس صباحا الخ اشار بهذا الى ان ضمير بئس يعود الى المخصوص وان التمييز محذوف وان المذكور مخصوص لا فاعل ١٢ ٢٢ قوله وفيه اقامة الظاهر مقام المضمر والاصل فساء صباحهم او المراد من الصباح اليوم او الوقت الخاص او الغارة فيه ١٢ ک ٢٣ قوله حتى حين اي الى مدة يسيرة وهي المدة التي امهلوا فيها والى يوم بدر او الى فتح مكة ١٢ مدارک ٢٤ قوله وتسلية له الاولى ان يقول وتسلية ليكون معطوفا على تهديد علم اي تاكيدا لتهديدهم ولتسليته صلى الله عليه وسلم فانها قد علمت مما تقدم ١٢ جمل ٢٥ قوله سبحان ربك آه الغرض من هذا تعليم المؤمنين ان يقولوه ولا يخلوا به ولا يغفلوا عنه لما روي عن علي بن ابي طالب كرم الله وجهه قال من احب ان يكتال بالمكيال الاوفى من الاجر يوم القيامة فليكن آخر كلامه اذا قام من مجلسه سبحان ربك رب العزة عما يصفون وسلام على المرسلين والحمد لله رب العالمين — وفي القرطبي عن ابي سعيد الخدري رضي الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم غير مرة و لا مرتين يقول النصف الماضية في آخر صلوة او حين ينصرف سبحان ربك رب العزة عما يصفون وسلام على المرسلين والحمد لله رب العالمين ١٢ ج

٤ اضيف الرب الى العزة لاختصاصه بها كانه قيل ذي العزة كما تقول صاحب صدق لاختصاصه به وقيل المراد العزة المخلوقة الكائنة بين خلقه ويترتب على القولين مسئلة اليمين فعلى الاول ينعقد بها اليمين لانها صفة من صفاته بخلاف الثاني فانه لا ينعقد بها اليمين ١٢ سمين

[illegible]

أَمْ خَلَقْنَا الْمَلٰٓئِكَةَ إِنَاثًا وَّهُمْ شٰهِدُوْنَ ○ خلقنا فيقولون ذلك أَلَآ إِنَّهُمْ مِّنْ إِفْكِهِمْ كذبهم لَيَقُوْلُوْنَ ○ وَلَدَ اللّٰهُ بقولهم الملئكة بنات الله وَإِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ○ فيه أَصْطَفَى بفتح الهمزة للاستفهام واستغني بها عن همزة الوصل فحذفت اي اختار الْبَنَاتِ عَلَى الْبَنِيْنَ ○ مَا لَكُمْ قف كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ○ هذا الحكم الفاسد أَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ○ بادغام التاء في الذال انه سبحانه وتعالى منزه عن الولد أَمْ لَكُمْ سُلْطٰنٌ مُّبِيْنٌ ○ حجة واضحة ان لله ولدا فَأْتُوْا بِكِتٰبِكُمْ التورية فاروني ذلك فيه إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○ في قولكم ذلك وَجَعَلُوْا اي المشركون بَيْنَهٗ تعالى وَبَيْنَ الْجِنَّةِ اي الملائكة لاجتنانهم عن الابصار نَسَبًا بقولهم انها بنات الله وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ إِنَّهُمْ اي قائلي ذلك لَمُحْضَرُوْنَ ○ للنار يعذبون فيها سُبْحٰنَ اللّٰهِ تنزيها له عَمَّا يَصِفُوْنَ ○ بان لله ولدا إِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ○ اي المؤمنين استثناء منقطع اي فانهم ينزهون الله عما يصفه هؤلاء فَإِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ ○ من الاصنام مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ اي على معبودكم وعليه متعلق بقوله بِفٰتِنِيْنَ ○ اي احدا إِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيْمِ ○ في علم الله تعالى قال جبرئيل للنبي صلى الله عليه وسلم وَمَا مِنَّا معشر الملائكة احد إِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ ○ في السموت يعبد الله سبحانه وتعالى فيه لا يتجاوزه وَإِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ ○ اقدامنا في الصلوة وَإِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ ○ المنزهون الله عما لا يليق به وَإِنْ مخففة من الثقيلة كَانُوْا اي كفار مكة لَيَقُوْلُوْنَ ○ لَوْ أَنَّ عِنْدَنَا ذِكْرًا كتابا مِّنَ الْأَوَّلِيْنَ ○ اي من كتب الامم الماضين لَكُنَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ○ العبادة له قال تعالى فَكَفَرُوْا بِهٖ اي بالكتاب الذي جاءهم وهو القرآن الاشرف من تلك الكتب فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ○ عاقبة كفرهم وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا بالنصر لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِيْنَ ○ج وهي لَأَغْلِبَنَّ أَنَا وَرُسُلِيْ او هي قوله إِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ ○ وَإِنَّ جُنْدَنَا اي المؤمنين لَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ○ الكفار بالحجة والنصرة عليهم في الدنيا وان لم ينتصر بعض منهم في الدنيا ففي الآخرة فَتَوَلَّ عَنْهُمْ اعرض عن كفار مكة حَتّٰى حِيْنٍ ○ تؤمر فيه بقتالهم وَّأَبْصِرْهُمْ اذا نزل بهم العذاب فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ○ عاقبة كفرهم فقالوا استهزاء متى نزول هذا العذاب قال تعالى تهديدا لهم أَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ ○ فَإِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ بفنائهم قال الفراء العرب تكتفي بذكر الساحة عن القوم فَسَآءَ بئس صباحا صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ ○ وفيه اقامة الظاهر مقام المضمر وَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ ○ وَّأَبْصِرْ فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ○ كرر تاكيدا لتهديدهم وتسلية له صلى الله عليه وسلم سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ الغلبة عَمَّا يَصِفُوْنَ ○ بان له ولدا وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ○ المبلغين عن الله التوحيد والشرائع وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ على نصرهم وهلاك الكافرين

١ه قوله ص والقرآن آه ذكر هذا الحرف من الحروف المعجم على سبيل التحدي بها تنبيها على الاعجاز ثم اتبعه القسم محذوف الجواب لدلالة التحدي عليه كانه قال والقرآن ذي الذكر اي ذي الشرف انه لكلام معجز ويجوز ان يكون ص خبر مبتدأ محذوف على انه اسم السورة كانه قال هذه ص اي هذه السورة التي اعجزت العرب والقرآن ذي الذكر كما تقول هذا حاتم والله تريد هذا هو المشهور بالسخاء والله وكذلك اذا اقسم بها كانه قال اقسمت بصاد والقرآن ذي الذكر انه لكلام معجز ١٢ مدارك ٢ه قوله وجواب القسم الخ فيه اقوال كثيرة احدها انه قوله ان ذلك لحق قال الزجاج والكوفيون غير الفراء وقال الفراء لا نجده مستقيما لتاخيره جدا عن قوله والقرآن الثاني انه قوله كم اهلكنا والاصل لكم اهلكنا فحذفت اللام كما حذفت في قوله قد افلح من زكاها بعد قوله والشمس لما طال الكلام قاله ثعلب والفراء الثالث انه قوله ان كل الا كذب الرسل قاله الاخفش الرابع انه قوله ص لان المعنى والقرآن لقد صدق محمد قاله الفراء وثعلب ايضا وهذا بناء منهما على جواز تقديم جواب القسم وان هذا الحرف مقتطع من جملة هو دال عليها وكلاهما ضعيف الخامس انه محذوف واختلفوا في تقديره فقال الحوفي تقديره لقد جاءكم الحق ونحوه وقدره ابن عطية ما الامر كما تزعمون والزمخشري انه لمعجز والشيخ انك لمن المرسلين قال لانه نظير يس والقرآن الحكيم انك لمن المرسلين ١٢ ج ٣ه قوله ما الامر الخ دل عليه ما بعده وقيل الجواب المحذوف انه لمعجز وقيل جوابه ا ق ا

سورة ص مكية وهي ست او ثمان وثمانون اية بسم الله الرحمن الرحيم

ص الله اعلم بمراده به والقرآن ذي الذكر اي البيان او الشرف وجواب هذا القسم محذوف اي ما الامر كما قال كفار مكة من تعدد الآلهة بل الذين كفروا من اهل مكة في عزة حمية وتكبر عن الايمان وشقاق خلاف وعداوة للنبي صلى الله عليه وسلم كم اي كثيرا اهلكنا من قبلهم من قرن اي امة من الامم الماضية فنادوا حين نزول العذاب بهم ولات حين مناص اي ليس الحين حين فرار والتاء زائدة والجملة حال من فاعل نادوا اي استغاثوا والحال ان لا مهرب ولا منجا وما اعتبر بهم كفار مكة وعجبوا ان جاءهم منذر منهم رسول من انفسهم ينذرهم ويخوفهم بالنار بعد البعث وهو النبي صلى الله عليه وسلم وقال الكافرون فيه وضع الظاهر موضع المضمر هذا ساحر كذاب اجعل الآلهة الها واحدا حيث قال لهم قولوا لا اله الا الله اي كيف يسع الخلق كلهم اله واحد ان هذا لشيء عجاب اي عجيب وانطلق الملأ منهم من مجلس اجتماعهم عند ابي طالب وسماعهم فيه من النبي صلى الله عليه وسلم قولوا لا اله الا الله ان امشوا اي يقول بعضهم لبعض امشوا واصبروا على آلهتكم اثبتوا على عبادتها ان هذا المذكور من التوحيد لشيء يراد منا ما سمعنا بهذا في الملة الآخرة اي ملة عيسى ان ما هذا الا اختلاق كذب ءانزل بتحقيق الهمزتين وتسهيل الثانية وادخال الف بينهما على الوجهين وتركه عليه على محمد الذكر القرآن من بيننا وليس باكبرنا ولا اشرفنا اي لم ينزل عليه قال تعالى بل هم في شك من ذكري وحيي اي القرآن حيث كذبوا الجائي به بل لما يذوقوا عذاب ولو ذاقوه لصدقوا النبي صلى الله عليه وسلم فيما جاء به ولا ينفعهم التصديق حينئذ ام عندهم خزائن رحمة ربك العزيز الغالب الوهاب من النبوة وغيرها فيعطونها من شاؤوا ام لهم ملك السموت والارض وما بينهما فان زعموا ذلك فليرتقوا في الاسباب الموصلة الى السماء فياتوا بالوحي فيخصوا به من شاؤوا وام في الموضعين بمعنى همزة الانكار جند ما اي هم جند حقير هنالك اي في تكذيبهم لك مهزوم صفة جند من الاحزاب صفة جند ايضا اي من جنس الاحزاب المتحزبين على الانبياء قبلك واولئك قد قهروا واهلكوا فكذلك يهلك هؤلاء كذبت قبلهم قوم نوح تانيث قوم باعتبار المعنى وعاد وفرعون ذو الاوتاد كان يتد لكل من يغضب عليه اربعة اوتاد يشد اليها يديه ورجليه ويعذبه وثمود وقوم لوط واصحاب الايكة اي الغيضة وهم قوم شعيب عليه الصلوة والسلام اولئك الاحزاب

[illegible]

هو ص ومعناه صدق الله ورسوله ١٢ ك ٤ه قوله بل الذين كفروا الاضراب عما يتضمنه الكلام من وجوب الاذعان بنفي تعدد الآلهة او باعجاز القرآن كانه قيل الامر كما قلنا والكفار لا يقرون بل يعاندون ١٢ ك ٥ه قوله حمية وتكبر عن الايمان يريد انه ليس المراد حقيقة العزة بل المراد ما يتبعه من تكبر او حمية والحمية الانفة ١٢ ك ٦ه قوله وشقاق اي خلاف لله ولرسوله والتنكير في عزة وشقاق للدلالة على شدتهما وتفاقمهما وقرئ في غرة اي في غفلة عما يجب عليهم من النظر واتباع الحق ١٢ مدارك ٧ه قوله ولات حين مناص بالفارسية ونبود آن وقت وقت خلاص ولا في لات المشبهة بليس زيدت عليها تاء التانيث للتاكيد اي لتاكيد التانيث فيها لكونها كلمة او لفظة او التاكيد معنى النفي فان زيادة الحروف تدل على زيادة المعنى هذا في البيضاوي وحاشيته وفي الخطيب ولات بمعنى ليس بلغة اهل اليمن وقال النحويون هي لا زيدت فيها التاء كقولهم رب وربت وثم وثمت ١٢ ٨ه قوله ليس الحين حين فرار ونجات يريد ان لا هي المشبهة بليس واسمها محذوف كذا حكي عن سيبويه والخليل وقال الاخفش انها لا النافية للجنس وما بعده منصوب بها كانك قلت ولا حين مناص لهم وقيل نافية للفعل المقدر والنصب باضماره اي لا ارى حين مناص والمناص كذا في المعالم مصدر ناص ينوص وهو الفوت والتاخر وفي القاموس المناص الملجأ والتاء زائدة كما يزاد على رب وثم لتاكيد معنى النفي فان زيادة اللفظ لزيادة المعنى ١٢ كمالين ٩ه قوله وعجبوا الخ اي جعلوا المجئ رسول من جنسهم امرا خارجا عن طوق العقل فيتعجب منه ١٢ صاوي ١٠ه قوله فيه وضع الظاهر اي غضبا عليهم وايذانا بانه لا يتجاسر على مثل ما يقولون الا المتوغلون في الكفر والفسوق ١٢ ابو السعود ١١ه قوله اجعل الآلهة الخ الاستفهام تعجبي اي كيف يعلم الجميع ويقدر على التصرف فيهم اله واحد وسبب هذا التعجب قياسهم القديم على الحادث ولم يعلموا انه واحد لا من قلة بل وحدة وحدة تعزز وانفراد تنزه الله عن مماثلة الحوادث له ١٢ ص ١٢ه قوله وانطلق الملأ منهم ان امشوا اي وانطلق اشراف قريش عن مجلس ابي طالب بعد ما بكتهم رسول الله صلى الله عليه وسلم بالجواب العتيد قائلين بعضهم لبعض ان امشوا وان بمعنى اي لان المنطلقين عن مجلس التقاول لابد لهم من ان يتكلموا ويتفاوضوا فيما جرى لهم فكان انطلاقهم متضمنا معنى القول ١٢ ك ١٣ه قوله عند ابي طالب الخ روي انه لما اسلم عمر فرح به المسلمون فرحا شديدا وشق ذلك على قريش فاجتمع خمسة وعشرون نفسا من صناديدهم ومشوا الى ابي طالب وقالوا انت شيخنا وكبيرنا وقد علمت ما فعل هؤلاء السفهاء يعنون المسلمين فجئناك لتقضي بيننا وبين ابن اخيك فاستحضر ابو طالب رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال يا ابن اخي هؤلاء قومك يسالونك السؤال فقال صلى الله عليه وسلم ماذا يسالونني قالوا ارفضنا وارفض ذكر آلهتنا وندعك والهك فقال صلى الله عليه وسلم أرأيتم ان اعطيتكم ما سالتم أتعطوني انتم كلمة واحدة تملكون بها العرب وتدين لكم العجم قالوا نعم قال تقولوا لا اله الا الله فقاموا وقالوا اجعل الآلهة الها واحدا ان هذا الشئ عجاب ١٢ كبير ١٤ه قوله لشئ يراد اي من جهته عليه الصلوة والسلام امضاؤه وتنفيذه لا محالة من غير صارف يلويه ١٢ ابو السعود ١٥ه قوله اي ملة عيسى لانها آخر الملل وهم لا يوحدون بل يقولون ثالث ثلاثة هذا قول ابن عباس وقال مجاهد يعنون ملة قريش ودينهم الذي هم عليه كما في الخطيب ١٢ ١٦ه قوله بل هم في شك الخ اضراب عن مقدر فكانه قال انكارهم للذكر ليس عن علم بل هم في شك منه ١٢ جمل ١٧ه قوله بل لما يذوقوا عذاب اضراب انتقالي لبيان سبب الشك والمعنى سببه انهم لم يذوقوا العذاب الى الآن ولو ذاقوه لايقنوا بالقرآن وآمنوا به ١٢ صاوي ١٨ه قوله لم اشارة الى ان لما بمعنى لم ١٢ ١٩ه قوله ولو ذاقوه الخ اشارة الى ما في لما من معنى توقع وقوع المنفي بها وقوله لصدقوا اي وزال عنهم الشك والحسد فهو اضراب عن الكلامين ١٢ كما ٢٠ه قوله فليرتقوا في الاسباب الفاء واقعة في جواب شرط مقدر قدره بقوله ان زعموا ذلك اي المذكور من العندية والملكية والمعنى فليصعدوا في المعارج التي يتوصل بها الى العرش حتى يستووا عليه ويدبروا امر العالم وينزل الوحي على من يختارون ١٢ صاوي ٢١ه قوله جند ما خبر مبتدأ مضمر اي هم جند وما مزيدة للتقليل والتحقير واليه اشار الشارح ايضا ومعنى الآية بالفارسية لشكري هست اينجا هم آمده از گروهها شكست داده شده از جمله گروها في روح البيان وهنالك ظرف لمهزوم او صفة اخرى لجند وهو اشارة الى الموضع الذي تقاولوا وتحاوروا فيه بالكلمات السابقة وهو مكة اي سيهزمون بمكة وهو اخبار بالغيب لانهم انهزموا في موضع تكلموا فيه بهذه الكلمات ١٢ ٢٢ه قوله اي في تكذيبهم لك الظاهر من صنع المفسر انه جعل قوله هنالك صفة لجند والمشار اليه فيه التكذيب والمشهور انه ظرف المهزوم صفة جند والمعنى انهم جند مهزوم هنالك اي في تلك المقام والمرتبة التي وضعوا انفسهم فيها ١٢ كمالين ٢٣ه قوله صفة جند ايضا وقيل هو متعلق بمهزوم ويقال ان جند مبتدأ وما للتكثير ومهزوم خبره يعني ان جندا كثيرا يهلك هناك اي ببدر ١٢ ك ٢٤ه قوله المتحزبين في الصراح تحزبوا اي اجتمعوا ١٢ ٢٥ه قوله ذو الاوتاد اوتاد جمع وتد بكسر الوسط معناه بالفارسية ميخ صراح وبند ميخ ميزند ١٢ ٢٦ه قوله ويعذبه قيل يتركه حتى يموت وقيل يرسل عليه العقارب والحيات وقيل ومعنى ذو الاوتاد ذو الملك الثابت او ذو الجموع الكثيرة وفي الاوتاد استعارة بليغة حيث شبه الملك به . الشعر وهو لا يثبته . الا بالاوتاد ١٢ ٢٧ه قوله الغيضة ١٢

۱ قوله ان نافية والاستثناء مفرغ من اعم العام اى ماكل واحد منهم مخبر الشئ الاخبر اعنه بانه كذب جميع الرسل لانهم اذا كذبوا واحدا منهم فقد كذبوا جميعهم ۱۲ ک ۲ قوله مالها من فواق يجوز ان يكون لها خبرا فاعلا من فواق بالغاء عليه لاعتماده على النفي وان يكون جملة من مبتدأ وخبر وعلى التقديرين فالجملة المنفية فى محل نصب صفة لصيحة ومن مزيدة وقرأ الاخوان فواق لضم الفاء والباقون بفتحها فقيل هما لغتان بمعنى واحد وهما الزمان الذي بين حلبتي الحالب ورضعتي الراضع والمعنى مالها من توقف قدر فواق ناقة ۱۲ ج ۳ قوله قطنا القط القطعة من الشئ من قط اذا قطعه والمراد هنا القسط والنصيب المفروض كانه قط وافرز وقد فسر ابن عباس رضى الله عنه الآية به انتهى فالمعنى عجل لنا قسطنا وحظنا من العذاب الذي توعدنا به محمد ولا توخره الى يوم الحساب ويقال لصحيفة الجائزة ايضا قط لانها قطعة من القرطاس فالمعنى عجل لنا صحيفة اعمالنا لننظر فيها اه روح ملخصا واختار الشارح قول الآخر ۱۲ ۴ قوله اى كتاب اعمالنا كما روى عن ابن عباس ومجاهد وعن قتادة قطنا من العذاب رواه عبد الرزاق وعن سعيد بن جبير نصيبا من الجنة رواه ابن جرير ويؤيد الاول مورد نزوله واصل اللفظ القسط من شئ لانه قطعة منه من قطه اذا قطعه ۱۲ ک ۵ قوله واذكر عبدنا داود الخ المقصود من ذكر تلك القصص اظهار فضل المتقدمين وتسلية صلى الله عليه وسلم عن اذى قومه فيقتدي بمن قبله لكونه سيد الجميع فهو اولى بالصبر والاضافة فى عبدنا التشريف المضاف ۱۲ صاوى ۶ قوله كان يصوم يوما ويفطر يوما اى وهو جهاد للنفس دليل على قوة داود لان النفس كالطفل فاذا فطمها عن شهوتها بالصوم يوما اطلقها فى اليوم الثاني ثم يعود لفطمها ولا شك انه جهاد عظيم ۱۲ صاوى ۷ قوله يسبحن اى يقدسن الله بصوت يتمثل لداود ويخلق الله فيها الكلام او بلسان الحال وقيل يسرن معه فى السياحة وهذه الجملة حالية من الجبال واتى بها فعلا مضارعا دون اسم فاعل فلم يقل مسبحات دلالة على التجدد والحدوث شيئا بعد شئ وقوله والطير محشورة العامة على نصبهما عطف مفعول على مفعول وحال على حال كقولك ضربت زيدا مكتوفا وعمرا مطلقا واتى بالحال اسما لانه لم يقصد ان الفعل وقع شيئا فشيئا لان حشرها دفعة واحدة ادل على القدرة والحاشر الله تعالى وقرء بعضهم برفعهما جعلها جملة مستقلة من مبتدأ وخبر ۱۲ ج ۸ قوله وقت صلاة العشاء ظاهره ان المراد بها العشاء الاخيرة والذي يفهم من كلام غيره انها المغرب حيث قال فكان داود يسبح اثر صلاته عند طلوع الشمس وعند غروبها ۱۲ صاوى ۹ قوله وقت صلوة الضحى روى سعيد بن منصور عن ابن عباس لم اعرف صلوة الضحى الا بهذه الآية وروى الطبراني عن ام هانئ انه صلعم صلى فى بيتها صلوة الضحى فقال يا ام هانئ هذه صلوة الاشراق ويلوح من ههنا ان الاشراق والضحى واحد وممن نبه على ذلك جدى الشيخ الاجل الدهلوى فقال هو فى الحقيقة وقت واحد وصلوة واحدة اولها وقت الاشراق وآخرها الى قبيل نصف النهار ولما صلى فى بعض الاحيان فى الوقتين ظنوا ان ههنا وقتين وصلوتين انتهى ومما يشهد لذلك قول فقهاء الشافعية فى تحديد وقتها فقال بالشافعي وقتها من ارتفاع الشمس الى الاستواء وفى المجموع الى الزوال ۱۲ كمالين ۱۰ قوله كل له اواب اى كل من الجبال والطير لداود اى لاجل تسبيحه قوله اواب اى مسبح فوضع آواب موضع مسبح وقيل الضمير للبارى تعالى والمراد كل من داود والجبال والطير مسبح ورجاع لله تعالى ۱۲ جمل ۱۱ قوله بالحرس جمع حارس حراسة نگاه بانى كردن ۱۲ صراح ۱۲ قوله النبوة الخ فسر الحكمة بما هو اعم من النبوة وقد يفسر بها خاصة ۱۲ ک ۱۳ قوله وفصل الخطاب لبيان تلك الحكمة على الوجه المفهم كما فى شرح الفصوص للمولى الجامى رحمه الله فيكون بمعنى الخطاب الفاصل اى المميز والمبين او الخطاب المفصول اى الكلام الملخص الذي ينبه المخاطب على المرام من غير التباس ۱۲ روح ۱۴ قوله التعجيب الظاهر ان معنى التعجيب ههنا جعل المخاطب متعجبا بما القى عليه او متعجبا منه ۱۲ ک ۱۵ قوله اذ تسوروا المحراب آه قال الزمخشري فان قلت بم انتصب اذ قلت لا يخلو اما ان ينتصب باتاك او بالنبأ او بمحذوف فلا يسوغ انتصابه باتاك لان اتيان النبأ رسول الله لا يقع الا فى عهده لا فى عهد داود ولا بالنبأ لان النبأ واقع فى عهد داود فلا يصح اتيانه رسول الله صلى الله عليه وسلم وان اردت بالنبأ القصة فى نفسها لم يكن ناصبا فبقى ان يكون منصوبا بمحذوف وتقديره وهل اتاك نبأ تحاكم الخصم اذ فاختار ان يكون معمولا لمحذوف ۱۲ ج ۱۵ قوله اذ تسوروا المحراب بالفارسية چون از ديوار جسته داخل شدند در عبادت خانه داود والمراد بالخصم المتسورين جبرائيل وميكائيل او من معهما من الملائكة على صورة المدعى والمدعى عليه والشهود والمزكين من بني آدم ۱۲ ۱۶ قوله اى مسجده وقد يفسر بالغرفة فى القاموس المحراب الغرفة وصدر البيت واكرم مواضعه ومقام الامام من المسجد والموضع يتفرد به الملك ويتباعد من الناس ومحاريب بني اسرائيل مساجدهم التي كانوا يجلسون فيها انتهى ۱۲ ک ۱۷ قوله وقصتهم يشير الى ان النبأ بمعنى القصة وبه يتعلق الظرف ولا يمنع كونها بمعنى القصة تعلق الظرف به لانه مصدر فى الاصل والظرف يكفيه رائحة من الفعل ۱۲ ک

ان ماكلٌّ من الاحزاب الا كذب الرسل لانهم اذا كذبوا واحدا منهم فكذبوا جميعهم لان دعوتهم واحدة وهي دعوة التوحيد فحق وجب عقاب ۝ وما ينظر ينتظر هؤلاء اى كفار مكة الا صيحة واحدة هي نفخة القيامة تحل بهم العذاب ما لها من فواق ۝ بفتح الفاء وضمها رجوع وقالوا لما نزل فاما من اوتي كتابه بيمينه الخ ربنا عجل لنا قطنا اى كتاب اعمالنا قبل يوم الحساب ۝ قالوا ذلك استهزاء قال تعالى اصبر على ما يقولون واذكر عبدنا داود ذا الايد اى القوة فى العبادة كان يصوم يوما ويفطر يوما ويقوم نصف الليل وينام ثلثه ويقوم سدسه انه اواب ۝ رجاع الى مرضات الله انا سخرنا الجبال معه يسبحن بتسبيحه بالعشي وقت صلوة العشاء والاشراق ۝ وقت صلوة الضحى وهو ان تشرق الشمس ويتناهى ضوءها والطير محشورة مجموعة اليه تسبح معه كل من الجبال والطير له اواب ۝ رجاع الى طاعته بالتسبيح وشددنا ملكه قويناه بالحرس والجنود وكان يحرس محرابه كل ليلة ثلثون الف رجل وآتيناه الحكمة النبوة والاصابة فى الامور وفصل الخطاب ۝ البيان الشافي فى كل قصد وهل معنى الاستفهام هنا التعجيب والتشويق الى استماع ما بعده اتاك يا محمد نبؤا الخصم اذ تسوروا المحراب ۝ محراب داود اى مسجده حيث منعوا الدخول عليه من الباب لشغله بالعبادة اى خبرهم وقصتهم اذ دخلوا على داود ففزع منهم قالوا لا تخف نحن خصمان قيل فريقان ليطابق ما قبله من ضمير الجمع وقيل اثنان والضمير بمعناهما والخصم يطلق على الواحد واكثر وهما ملكان جاءا فى صورة خصمين وقع لهما ما ذكر على سبيل الفرض لتنبيه داود عليه السلام على ما وقع منه وكان له تسع وتسعون امرأة وطلب امرأة شخص ليس له غيرها وتزوجها ودخل بها بغى بعضنا على بعض فاحكم بيننا بالحق ولا تشطط تجر واهدنا ارشدنا الى سواء الصراط ۝ وسط الطريق الصواب ان هذا اخي اى على ديني له تسع وتسعون نعجة يعبر بها عن المرأة ولي نعجة واحدة فقال اكفلنيها اى اجعلني كافلها وعزني غلبني فى الخطاب ۝ اى الجدال واقره الآخر على ذلك قال لقد ظلمك بسؤال نعجتك ليضمها الى نعاجه وان كثيرا من الخلطاء الشركاء ليبغي بعضهم على بعض الا الذين آمنوا وعملوا الصلحت وقليل ما هم ما لتأكيد القلة فقال الملكان صاعدين فى صورتهما الى السماء قضى الرجل على نفسه فتنبه داود وقال تعالى وظن اى ايقن داود انما فتناه اوقعناه فى فتنة اى بلية بمحبته تلك المرأة فاستغفر ربه وخر راكعا اى ساجدا واناب ۝ فغفرنا له ذلك وان له عندنا لزلفى اى زيادة خير فى الدنيا وحسن مآب ۝

مضافا الى النعجة اى بسوال ضم نعجتك الى نعاجه والمشهور انه متعلق بالسوال لتضمنه معنى الضم ۱۲ كمالين ۲۶ قوله الشركاء اى الذين خلطوا

۱۸ قوله بمعناهما فان المثنى فيه معنى الجمع وهو ضم شئ الى شئ وهذا كما قالوا فى قوله تعالى وكنا لحكمهم شاهدين انه راجع الى داود وسليمان باعتبار المعنى ويؤيده ما روي جاءه ملكان ۱۲ ک ۱۹ قوله على سبيل الفرض دفع لما يرد انهم كيف يخبرون عن انفسهم بما لم يقع منهم والملائكة منزهون عن الكذب بانه انما يكون كذبا اذا قصد به الاخبار حقيقة اما لو كان فرضا الامر صوره فى انفسهم لما اتوه فى صورة البشر كما يذكره العالم اذا صور مسئلة لاحد فيقول ضرب زيد عمرا واشترى بكر دارا ولا ضرب هناك ولا اشتراء وكان الغرض منه التعريض والتنبيه لما وقع من داود فلا كذب ۱۲ ک ۲۰ قوله وطلب امرأة شخص الخ يقال انه اوريا فتزوجها ودخل بها فى القصة ان عين داود وقعت على امرأة رجل فاعجبها فسأله النزول عنها كذا النقل عن ابن مسعود آه ۱۲ ج ۲۰ قوله وطلب امرأة الخ اى طلب امرأة شخص فاستحى الشخص واوريا ان يرده وطلقها وكان ذلك جائزا فى شريعة داود عليه السلام معتادا فيما بين امته غير مخل بالمروة فكان يسأل بعضهم بعضا ان ينزل عن زوجته فيتزوجها اذا اعجبته وقد كان الانصار فى صدر الاسلام يواسون المهاجرين بمثل ذلك من غير نكير خلا انه عليه الصلوة والسلام لعظم منزلته وارتفاع مرتبته وعلو شانه نبه بالتمثيل على انه لم يكن ينبغي له ان يتعاطى ما يتعاطاه احاد امته ملخصا من ابي السعود ۱۲ ۲۱ قوله تجر اى لا تجر فى الحكومة وعن الجور من البيضاوي ۱۲ ۲۲ قوله اكفلنيها بالفارسية بمن بسپار اين يک ميش را وحقيقته اجعلني اكفلها كما اكفل ما تحت يدى ۱۲ بيضاوي ۲۳ قوله اى الجدال يريد ان المراد بالخطاب مخاطبة المجادل والمعنى انه غلبني فى الخطاب فى مخاطبته اياي لانه كان اقدر على المنطق مني افهمني وان كان الحق معي وقيل المراد بالخطاب المغالبة فى الخطبة يقال خطبت المرأة وخطبها هو فخاطبني اى غالبني فى الخطبة ۱۲ ک ۲۴ قوله واقره الآخر اى المدعى عليه وهو جواب عما يقال كيف حكم داود ولم يسمع شيئا من المدعى عليه فاجيب بانه سمع منه الاقرار والاعتراف ۱۲ ص ۲۵ قوله ليضمها الى نعاجه يشير الى ان الى متعلق بمقدر هو علة للسوال وقد يقدر الضم

وتسلطه على ملكه وتصرفه في امته بالجور في حكمه وان الشياطين لا يتسلطون على مثل هذا وقد عصم الله تعالى الانبياء من مثل هذا والذي ذهب اليه م

مرجع في الآخرة يا داؤد انا جعلناك خليفة في الارض تدبر امر الناس فاحكم بين الناس بالحق و لا تتبع الهوى اي هوى النفس فيضلك عن سبيل الله اي عن الدلائل الدالة على توحيده ان الذين يضلون عن سبيل الله اي عن الايمان بالله لهم عذاب شديد بما نسوا بنسيانهم يوم الحساب المترتب عليه تركهم الايمان ولو ايقنوا بيوم الحساب لآمنوا في الدنيا وما خلقنا السماء والارض وما بينهما باطلا اي عبثا ذلك اي خلق ما ذكر لا لشيء ظن الذين كفروا من اهل مكة فويل واد للذين كفروا من النار ام نجعل الذين آمنوا وعملوا الصلحت كالمفسدين في الارض ام نجعل المتقين كالفجار نزل لما قال كفار مكة للمؤمنين انا نعطى في الآخرة مثل ما تعطون وام بمعنى همزة الانكار كتب خبر مبتدأ محذوف اي هذا انزلنه اليك مبارك ليدبروا اصله يتدبروا ادغمت التاء في الدال ايته ينظروا في معانيها فيؤمنوا وليتذكر يتعظ اولوا الالباب اصحاب العقول ووهبنا لداؤد سليمان ابنه نعم العبد اي سليمان انه اواب رجاع في التسبيح والذكر في جميع الاوقات اذ عرض عليه بالعشي هو ما بعد الزوال الصفنت الخيل جمع صافنة وهي القائمة على ثلاث واقامة الاخرى على طرف الحافر وهي من صفن يصفن صفونا الجياد جمع جواد وهو السابق المعنى انها ان استوقفت سكنت وان ركضت سبقت وكانت الف فرس عرضت عليه بعد ان صلى الظهر لارادته الجهاد عليها للعدو فعند بلوغ العرض تسعمائة منها غربت الشمس ولم يكن صلى العصر فاغتم فقال اني احببت اي اردت حب الخير اي الخيل عن ذكر ربي اي صلوة العصر حتى توارت اي الشمس بالحجاب اي استترت بما يحجبها عن الابصار ردوها علي اي الخيل المعروضة فردوها فطفق مسحا بالسيف بالسوق جمع ساق والاعناق اي ذبحها وقطع ارجلها تقربا الى الله تعالى حيث اشتغل بها عن الصلوة وتصدق بلحمها فعوضه الله خيرا منها واسرع وهي الريح تجري بامره كيف شاء ولقد فتنا سليمن ابتليناه بسلب ملكه وذلك لتزوجه بامرأة هويها وكانت تعبد الصنم في داره من غير علمه وكان ملكه في خاتمه فنزعه مرة عند ارادة الخلاء ووضعه عند امرأته المسماة بالامينة على عادته فجاءها جني في صورة سليمان فاخذه منها والقينا على كرسيه جسدا هو ذلك الجني وهو صخر او غيره جلس على كرسي سليمان وعكفت عليه الطير وغيرها فخرج سليمان في غير هيئته فراه على كرسيه وقال للناس انا سليمان فانكروه ثم اناب رجع سليمان الى ملكه بعد ايام بان وصل الى الخاتم فلبسه وجلس على كرسيه قال رب اغفر لي وهب لي ملكا

١ہ قوله يا داؤد انا جعلناك الخ يحتمل انه كلام مستانف بيان للزلفى في قوله تعالى وان له عندنا لزلفى ويحتمل انه مقول لقول محذوف معطوف على قوله فغفرنا له كانه قيل فغفرنا له وقلنا يا داؤد الخ وفي هذه الآية دليل على ان خلافته التي كانت قبل الفتنة باقية مستمرة بعد التوبة قوله تدبر امر الناس اے لكونك ملكا وسلطانا عليهم فقد جمع لداؤد بين النبوة والسلطنة وكان فيمن قبله النبوة مع شخص والسلطنة مع آخر فيحكم السلطان بما يامر به النبي ١٢ صادي ٢ہ قوله تدبر الناس يقال فلان خليفة الناس في الملك اذا كان منصوبا منه ليدبر الناس ١٢ ٣ہ قوله فاحكم بين الناس بالحق اے بالعدل لان الاحكام اذا كانت مطابقة للشريعة الحقية الالهية انتظمت مصالح العالم واتسعت ابواب الخيرات واذا كانت الاحكام على وفق الاهوية وتحصيل مقاصد الانفس افضى الى تخريب العالم ووقوع الهرج فيه والمرج في الخلق وذلك يفضي الى هلاك ذلك الحاكم ١٢ جمل ٤ہ قوله ولا تتبع الهوى اے مطلقا ومنه هواها في القضاء قوله فيضلك اے اتباع الهوى عن الدلائل الدالة على توحيده كمالين وقال الصاوي قوله ولا تتبع الهوى المقصود من نهيه اعلام امته لانه معصوم ولتتبعه فيما امر به لانه اذا كان هذا الخطاب للمعصوم فغيره اولى ١٢ ٥ہ قوله بما نسوا الخ اے بسبب نسيانهم يوم الحساب يوم اما مفعول لنسوا او ظرف لقوله لهم اي لهم عذاب شديد في يوم القيامة بسبب نسيانهم الذي هو عبارة عن ضلالهم آه ابو السعود والمتبادر من صنيع الشارح هو الاول والمراد بنسيانه ترك الايمان به ١٢ ج ٦ہ قوله المترتب عليه الخ فالسبب الحقيقي في حصول العذاب لهم هو ترك الايمان ونسيان يوم الحساب سبب في ترك الايمان فاكتفى بذكر السبب ١٢ صادي ٧ہ قوله باطلا آه يجوز ان يكون نعتا لمصدر محذوف او حالا من ضميره اي خلقا باطلا ويجوز ان يكون حالا من فاعل خلقنا اي مبطلين او ذوي باطل ويجوز ان يكون مفعولا من اجله اي للباطل وهو العبث ١٢ ج ٨ہ قوله ذلك اشارة الى خلقها باطلا قوله ظن الذين كفروا الظن بمعنى المظنون اے خلقها للعبث لا للحكمة هو مظنون الذين كفروا وانما جعلوا ظانين انه خلقها للعبث لا للحكمة مع اقرارهم بانه خالق السموات والارض وما بينهما لقوله ولئن سألتهم من خلق السموات والارض ليقولن الله لانه لما كان انكارهم للبعث والحساب والثواب والعقاب مؤديا الى ان خلقها عبث وباطل جعلوا كانهم يظنون ذلك ويقولونه لان الجزاء هو الذي سبقت اليه الحكمة في خلق العالم فمن جحده فقد جحد الحكمة في خلق العالم ١٢ مدارك ٩ہ قوله ليدبروا الظاهر ان ضميره لاولي الالباب على التنازع واعمل الثاني ١٢ ك ١٠ہ قوله ووهبنا لداؤد سليمان اے من المرأة التي اخذها من اوريا وكان سنه اذ ذاك سبعين سنة ١٢ صادي ١١ہ قوله من صفن اي من قام على ثلث قوائم وطرف الرابعة وهذه صفة محمودة في الخيل ١٢ ك ١٢ہ قوله جمع جواد اے جمع مؤنث والتانيث باعتبار انه صفة للخيل وهي اسم جنس او صفة للجماعة ويحتمل ان يكون من تغليب المؤنث على المذكر ويجوز ان يكون جمع الصافن وجمعه بالالف والتاء لانه جمع من لا يعقل ويجوز ذلك فيما لا يعقل ١٢ ك ١٣ہ قوله ركضت بصيغة المجهول والمراد بالركض ههنا هو استحثاث الفرس للعدو ١٢ ك ١٤ہ قوله وكانت الف فرس روي انه غزا اهل دمشق ونصيبين واصاب منهم الف فرس وقيل اصابها ابوه من العمالقة فوضع يده عليها بيت المال وقيل خرجت له من البحر ولها اجنحة ١٢ صادي ١٥ہ قوله حب الخير فيه اوجه احدها انه مفعول احببت لانه بمعنى آثرت وعن علي هذا بمعنى على والثاني ان حب مصدر على حذف الزوائد والناصب له احببت والثالث انه مصدر تشبيهي اي حبا مثل حب الخير والرابع انه قيل ضمن معنى اثبت فلذلك تعدى بعن والخامس بان احببت بمعنى لزمت والسادس ان احببت من احب البعير اذا سقط وبرك من الاعياء والمعنى قعدت عن ذكر ربي فيكون حب الخير على هذا مفعولا من اجله ١٢ ك ١٦ہ قوله اي الخيل يسمى الخيل خيرا لانه معقود بنواصيها الخير كما في الحديث اي الاجر والمغنم او الخير المال الكثير والمراد به الخيل التي عرضت عليه ١٢ ك ١٧ہ قوله حتى توارت الشمس بالحجاب اے غربت واضمارها من غير ذكر لدلالة لفظ العشي عليها وقيل الضمير للصافنات كذا في الكشاف ورجحه الامام الرازي بناء على ان الاشتغال بالخيل الى ان يفوت الصلوة ذنب عظيم لا يليق بالانبياء واجاب صاحب الكشاف بانه مشترك الالزام لان توارى الخيل في حجاب الليل يكون بعد العتمة وتبعه العلامة التفتازاني وتعقب بانه مصرح بان المراد بتوارى الصافنات غيبتها عن بصره لا التوارى في ظلمة الليل ولا يخفى انه لا يتم هذا ما لم يروى التوارى في الظلمة فان مجرد تواريها عن نظره لا محذور فيه حتى يقتضي الاستغفار والتوبة عنه وقد روي ان الشمس غربت لاشتغاله بامرها ١٢ ك ١٨ہ قوله اي الخيل المعروضة فردوها يريد ان الضمير للخيل وهو المشهور وقيل انه للشمس وانها ردت عليه كما ردت ليوشع ليصلي الصلوة في وقتها وهو مروي عن علي كما ذكره البغوي لكنه قال شيخ الاسلام ابن حجر في فتح الباري انه لم يثبت ذلك عن احد والثابت عند جمهور اهل العلم بالتفسير ان ضمير ردوها للخيل ١٢ كمالين ١٩ہ قوله اي ذبحها وقطع ارجلها يعني ان مسح السيف بالعنق كناية عن الذبح ومسح السوق عن قطع الارجل قال البغوي المراد بالمسح القطع هذا قول ابن عباس والحسن وقتادة ومقاتل والاكثر وكان ذلك مباحا لان نبي الله لم يكن ليقدم على محرم ولم يكن ليتوب عن ذنب بذنب آخر وقيل الضمير في قوله ردوها عائد على الشمس والخطاب للملائكة الموكلين بها فردوها فصلى العصر في وقتها وقال الفخر الرازي معنى قوله فطفق مسحا بالسوق والاعناق انه يمسحها حقيقة بيده ليختبر عيوبها وامراضها لكونه اعلم باحوال الخيل واشارة الى انه ابلغ من التواضع الى انه يباشر الامور بنفسه ولم يحصل منه ذبح ولا عقر ولم تفت منه صلاة ١٢ ص وك ٢٠ہ قوله هويها بكسر الواو اي احبها وكانت تعبد الصنم في داره من غير علمه روي انه مات ابوها وهي تجزع اشد جزع فامر سليمان الشياطين فصوروا لها تمثال ابيها تسكينا لها فعمدت اليه فالبسته بمثل ثيابه التي كانت تلبس ثم كانت اذا خرج سليمان تغدو عليه في دارها حتى تسجد له ويسجدن له كما كانت تصنع به في ملكه وتروح كل عشية بمثل ذلك الى اربعين صباحا ١٢ ك ٢١ہ قوله وكان ملكه في خاتمه اے كان ملكه مرتبا على لبسه اياه فاذا لبسه سخرت له الريح والجن والشياطين وغيرها واذا نزعه زال عنه ذلك وكان خاتمه من الجنة ومن جملة الاشياء التي نزل بها آدم من الجنة ١٢ صادي ٢٢ہ قوله فجاءها جني الخ واسمه صخر على صورة سليمان عليه السلام وقال لها يا امينة خاتمي فناولته الخاتم وتختم به وجلس على كرسي سليمان عليه السلام فعكف عليه الطير والجن والانس وتغيرت صفة سليمان عليه السلام فاتى الامينة يطلب الخاتم فانكرته فعرف ان الخطيئة قد ادركته فكان يدور على البيوت يتكفف حتى مضى اربعون يوما عدد ما عبدت الصورة في بيته فطار الشيطان وقذف الخاتم في البحر فابتلعته سمكة فوقعت في يده فبقر بطنها فوجد الخاتم فتختم به وخر ساجدا وعاد اليه الملك فعلى هذا الجن صخر سمي به وهو جسم لا روح فيه لانه كان متمثلا بما لم يكن كذلك كما في الخطيب والبيضاوي ١٢ ٢٣ہ قوله هو ذلك الجني الخ حكاه ابن اسحاق عن وهب بن منبه وفيه انه سلط على نسائه حتى كان ياتيهن في الحيض ولا يغتسل من الجنابة وقال الحسن ما كان الله ليسلط الشيطان على نسائه وفي جامع البيان المنقول عن م

١ قوله لا ينبغي لاحد من بعدي اے لا يكون معجزة لي او المراد لا ينبغي لاحد ان يسلبه مني في حياتي كما فعل الشيطان الذي لبس خاتمي وجلس على كرسيي او ان الله علم انه لا يقوم غيره مقامه بمصالح ذلك الملك واقتضت حكمته تعالى تخصيصه به فالهم سواله فلا يرد كيف قال سليمان ذلك مع انه يشبه الحسد والبخل بنعم الله تعالى على عبيده بما لا يضر سليمان وقدم الاستغفار اهتماما بالدين وتقديما للوسيلة ١٢ جمل ٢ قوله اى سوى الله استشهاد على كون بعد بمعنى سوى وسواله ذلك ليس ناشيا عن الحسد ولا طلبا للمفاخرة بامور الدنيا الفانية وانما هو لطلب المعجزة وكان زمن الجبارين وتفاخرهم بالملك ومعجزة كل نبي من جنس ما اشتهر في عصره كما غلبت في عهد موسى بالسحر فجاءهم بما يتلقف وفي عهد عيسى عليه السلام الطب فجاءهم باحياء الموتى وابراء الاكمه والابرص وفي عهد نبينا الفصاحة فاتاهم بكلام لم يقدر على معارضته ١٢ ك ٣ قوله رخاء لينة ولا ينافيه ما في موضع آخر ولسليمان الريح عاصفة لانها كانت شديدة في نفسها لينة لسليمان او تكون لينة عند ارادة سليمان لينها او شديدة عند الجهد لينة عند السير او سخر له كلا قسميها او المراد من اللين عدم المخالفة لارادته كالامور المنقادة ١٢ ك ٤ قوله اراد اے قصد سليمان لما لم يصح اصاب ههنا بمعنے فعل الصواب حمله على معنے اراد من قولهم اصاب الصواب فاخطأ الجواب اى اراد الصواب فاخطأ ١٢ ك ٥ قوله وآخرين عطف على كل كانه جعل الشياطين قسمين عملة ومردة ١٢ ك ٦ قوله القيود الخ من المعلوم ان القيد يكون في الرجل فلا يلتئم هذا التفسير مع قوله بجمع ايديهم الخ فلو فسر الاصفاد بالاغلال لكان اوضح والاصفاد تطلق عليها كما تطلق على القيود وفي المختار صفده شده واوثقه من باب ضرب ١٢ جمل ٧ قوله بغير حساب وهو حال من المستكن في الامر اے غير محاسب على منه وامساكه وقيل صلة للعطاء اى انه عطاء غير متناه ١٢ ك ٧ قوله بغير حساب فيه ثلاثة اوجه احدها انه متعلق بعطاؤنا اى اعطيناك بغير حساب ولا تقدير وهذا دلالة على كثرة الاعطاء الثاني انه حال من عطاؤنا اى في حال كونه غير محاسب عليه لانه كثير يعسر على الحساب ضبطه الثالث متعلق بامنن او امسك ويجوز ان يكون حالا من فاعلهما اى حال كونك غير محاسب عليه ١٢ جمل ٨ قوله ونسب ذلك الى الشيطان الخ وقيل اسند الى الشيطان لانه سببه فانه انما ابتلاه الله بما فعل بوسوسة الشيطان كما قيل بانه استغاثه مظلوم فلم يغثه او اكل شاة وجاره جائع الى جنبه او اعجب بكثرة ماله ١٢ ك ٩ قوله وقيل له يشير الى انه جملة مستانفة بتقدير القول ١٢ ك ١٠ قوله فنبعت عين ماء ظاهره انها عين واحدة وهو احد قولين وقيل كانتا عينين بارض الشام في ارض الجابية فاغتسل من احدهما فاذهب الله تعالى ظاهر دائه وشرب من الاخرى فاذهب الله باطن دائه وكانت احدى العينين حارة والاخرى باردة فاغتسل من الحارة وشرب من الاخرى ١٢ صاوي ١١ قوله ما يغتسل به اى الماء يعنے ان مغتسلا اسم مفعول على الحذف والايصال لا اسم مكان ١٢ كمالين ١٢ قوله وباطنه اے بما يوسوس اليك الشيطان من عظم البلاء ١٢ ١٣ قوله من مات اولاده اے الذكور والاناث وكل من الصنفين ثلاث او سبع وقوله ورزقه مثلهم اے من زوجته وزيد في شبابها وزوجته اسمها رحمة بنت افرائيم بن يوسف وقيل اسمها ليا بنت يعقوب فهي اخت يوسف ١٢ جمل ١٤ قوله حزمة حزمة بالضم بند هيزم وكاغذ وعلف وجز ان صراح وفي الجمل حزمة وهو ملأ الكف اه وبالفارسية دسته ١٢ ١٥ قوله زوجتك ليا بنت يعقوب او ماخر بنت ميشا بن يوسف او رحمة بنت افرائيم بن يوسف ١٢ ك ١٦ قوله وقد كان حلف الخ اخرج ابن ابي حاتم عن طريق ابن عباس وسعيد بن المسيب ان ايوب حلف ليجلدن امراته مائة جلدة فلما كشف الله عنه البلاء امره ان ياخذ ضغثا فيضربها به فاخذ مائة شماريخ ثم ضربها ضربة واحدة ثم اخرج عن عطاء هي للناس عامة وعن مجاهد كانت لايوب خاصة فذهب ابو حنيفة والشافعي الى قول عطاء ان من فعل ذلك قد بر في يمينه ورآه مالك خاصا بايوب كقول مجاهد ١٢ ك ١٧ قوله لابطائها عليه يوما واختلف في سبب ابطائها المتسبب عنه حلفه فقيل ان الشيطان تمثل في طريقها في صورة حكيم يداوي المرضى فمرت عليه فوجدت الناس منكبين عليه فقالت له عندي مريض فقال اداويه على انه اذا برئ قال انت شفيتني لا اريد جزاء سواه قالت نعم فاشارت على ايوب بذلك فحلف ليضربنها وقال ويحك ذلك الشيطان ١٢ ص ١٨ قوله ولا تحنث اى لا تقع في يمينك بحيث تلزمك كفارته وهذا الحكم من خصوصيات ايوب رفقا بزوجته واما في شرعنا فلا يبر الا بضرب المائة وضربه باعواد مجتمعة لا يعد واحدة منها الا اذا حصل منه المها الضربة المنفردة ١٢ صاوي ١٩ قوله بخالصة ذكرى الدار آه قرأ نافع وهشام خالصة ذكرى الدار بالاضافة وفيها اوجه احدها ان يكون اضاف خالصة الى ذكرى للبيان لان الخالصة قد تكون ذكرى وغير ذكرى كما في قوله بشهاب قبس لان الشهاب يكون قبسا وغيره الثاني ان خالصة مصدر بمعنى اخلاص فيكون مصدرا مضافا لمفعوله والفاعل محذوف اى بان اخلصوا ذكرى الدار وتناسوا عند ذكرها ذكر الدنيا وقد جاء المصدر على فاعلة كالعاقبة او يكون المعنى بان اخلصنا نحن لهم ذكرى الدار وقرأ الباقون بالتنوين وعدم الاضافة وفيها اوجه احدها انها مصدر بمعنى الاخلاص فيكون ذكرى منصوبا به وان يكون بمعنى الخلوص فيكون ذكرى مرفوعا به كما تقدم ذلك والمصدر يعمل منونا كما يعمل مضافا او يكون خالصة اسم فاعل على بابه وذكرى بدل او بيان لها او منصوب باضمار اعني او هو مرفوع على اضمار مبتدأ والدار يجوز ان يكون مفعولا به بذكرى وان يكون ظرفا اما على الاتساع واما على اسقاط الخافض وخالصة ان كانت صفة فهي صفة لمحذوف اى بسبب خصلة خالصة ١٢ ج ٢٠ قوله وهي للبيان اے لانه مصدر بمعنى الخلوص فاضيف الى فاعله والمعنى اخلصت لهم ذكرى الدار لا يشوبون بها آخر انما همهم مقصور عليه ١٢ ك ٢١ قوله جمع خير بالتشديد قيد بما في القاموس من ان المخففة في الجمال والميسم والمشدد في الدين والصلاح وقيل ان خيرا المخففة اسم تفضيل وهو لا يجمع على افعال ورد بانه للزوم تخفيف حتى لا يقال خير الا شذوذا وفي ضرورة جعل كانه بعينه اصلية ١٢ ك ٢٢ قوله واللام زائدة لازمة ولا ينافي كونه غير عربي فانها قد لزمت في بعض الاعلام العجمية كالاسكندر ١٢ كمالين ٢٣ قوله اختلف في نبوته روى الحاكم عن وهب ان الله بعث بعد ايوب ابنه بشرا وسماه ذا الكفل فهو بشر بن ايوب اختلف في نبوته ولقبه والصحيح انه نبي وسمي ذا الكفل اما لما قال المفسر او لانه تكفل بصيام النهار وقيام الليل وان يقضي بين الناس ولا يغضب فوفى بما التزم وتقدم قصته في الانبياء ١٢ صاوي ٢٤ قوله جمع خير بالتثقيل او خير بالتخفيف كاموات جمع ميت او ميت ١٢ خطيب ٢٥ قوله مفتحة لهم الابواب آه حال من جنات عدن والعامل فيها ما في المتقين من معنى الفعل والابواب مرتفعة باسم المفعول والرابط بين الحال وصاحبها اما ضمير مقدر كما هو رأي البصريين اى الابواب منها او الالف واللام القائمة مقامه كما هو رأى الكوفيين آه ابو السعود وقد مشے الشارح على الاول ١٢ ج ٢٦ قوله اتراب اے مستويات الاسنان والشباب والحسن بنات ثلاث وثلثين سنة وقيل متواخيات لا يتباغضن ولا يتغايرن م

م ولا يتحاسدن۔ خازن وفي البيضاوي اتراب لدات لهم لے مساويات لازواجهم في السن فان التحاب بين الاقران اثبت او لبعضهن لبعض

لا ينبغي لا يكون لاحد من بعدي اى سواى نحو فمن يهديه من بعد الله اى سوى الله انك انت
الوهاب ○ فسخرنا له الريح تجري بامره رخاء لينة حيث اصاب ○ اراد والشيطين كل بناء يبني الابنية
العجيبة وغواص ○ في البحر يستخرج اللؤلؤ وآخرين منهم مقرنين مشدودين في الاصفاد ○
القيود بجمع ايديهم الى اعناقهم وقلنا له هذا عطاؤنا فامنن اعط منه من شئت او امسك
عن الاعطاء بغير حساب ○ اى لا حساب عليك في ذلك وان له عندنا لزلفى وحسن
ماب ○ تقدم مثله واذكر عبدنا ايوب اذ نادى ربه اني اى بانى مسني الشيطن بنصب بضر وعذاب ○
الم ونسب ذلك الى الشيطان وان كانت الاشياء كلها من الله تادبا معه تعالى وقيل له اركض اضرب
برجلك الارض فضرب فنبعت عين ماء فقيل هذا مغتسل اى ما يغتسل به بارد وشراب ○ تشرب منه
فاغتسل وشرب فذهب عنه كل داء كان بظاهره وباطنه ووهبنا له اهله ومثلهم معهم اى احيى الله له
من مات من اولاده ورزقه مثلهم رحمة نعمة منا وذكرى عظة لاولي الالباب ○ لاصحاب العقول وخذ بيدك
ضغثا هو حزمة من حشيش او قضبان فاضرب به زوجتك وقد كان حلف ليضربنها مائة ضربة لابطائها
عليه يوما ولا تحنث بترك ضربها فاخذ مائة عود من الاذخر او غيره فضربها به ضربة واحدة انا وجدنه صابرا
نعم العبد ايوب انه اواب ○ رجاع الى الله تعالى واذكر عبدنا ابراهيم واسحق ويعقوب اولي الايدي
اصحاب القوى في العبادة والابصار ○ البصائر في الدين وفي قراءة عبدنا وابراهيم بيان له وما بعده
عطف على عبدنا انا اخلصنهم بخالصة هي ذكرى الدار ○ الآخرة اى ذكرها والعمل لها وفي قراءة
بالاضافة وهي للبيان وانهم عندنا لمن المصطفين المختارين الاخيار ○ جمع خير بالتشديد واذكر
اسمعيل واليسع هو نبي واللام زائدة وذا الكفل اختلف في نبوته قيل كفل مائة نبي فروا اليه من القتل
وكل اى كلهم من الاخيار ○ جمع خير بالتثقيل هذا ذكر لهم بالثناء الجميل هنا وان للمتقين
الشاملين لهم لحسن ماب ○ مرجع في الآخرة جنت عدن بدل او عطف بيان لحسن ماب مفتحة لهم
الابواب ○ منها متكـين فيها على الارائك يدعون فيها بفاكهة كثيرة وشراب ○ وعندهم قصرت
الطرف حابسات العين على ازواجهن اتراب ○ اسنانهن واحدة وهن بنات ثلاث وثلاثين سنة
جمع ترب هذا المذكور ما توعدون بالغيبة وبالخطاب التفاتا ليوم الحساب ○ اى لاجله ان هذا لرزقنا
ما له من نفاد ○ اى انقطاع والجملة حال من رزقنا او خبر ثان لان اى دائما او دائم هذا المذكور

تعليقات جديدة من التفاسير المعتبرة لحل جلالين

۱ه قوله للمؤمنين يريد ان هذا مبتدأ خبره محذوف وقيل تقديره الامر هذا وهذا كما ذكر او خذ هذا ١٢ كمالين ۲ه قوله فبئس المهاد شبه ما تحتهم من النار بالمهاد الذي يفترشه النائم ١٢ مدارك ۳ه قوله هذا فليذوقوه وقوله آه هذا في موضع رفع بالابتداء وخبره حميم على التقديم والتاخير اي هذا حميم وغساق فليذوقوه ولا يوقف على فليذوقوه ويجوز ان يكون هذا في موضع رفع بالابتداء وفليذوقوه في موضع الخبر ودخلت الفاء للتنبيه الذي في هذا فيوقف على فليذوقوه ويرتفع حميم على تقدير هذا حميم قال النحاس ويجوز ان يكون المعنى الامر هذا وحميم وغساق حينئذ لم تجعلهما خبرا ورفعتهما على معنى هو حميم وغساق والفراء رفعهما بمعنى منه حميم وغساق ويجوز ان يكون هذا في موضع نصب باضمار فعل يفسره فليذوقوه كما تقول زيدا اضربه والنصب في هذا اولى فيوقف على فليذوقوه ويبتدأ الحميم وغساق ١٢ ج ۴ه قوله فليذوقوه الخ اعتراض بين المبتدأ والخبر نحو زيد فافهم رجل صالح او التقدير ليذوقوا هذا فليذوقوه والفاء زائدة او لتفسير تعقيبية او العذاب هذا فليذوقوه وحميم على هذا خبر محذوف اي هو حميم ١٢ ك ۵ه قوله من صديد الخ بيان لما كان قال وهو صديد اهل النار الذي يسيل من جلودهم وفروجهم ١٢ صاوي ۶ه قوله اي مثل المذكور توجيه لافراد الضمير مع كونه راجعا الى الحميم والغساق وقد يقال هو راجع الى الشراب الشامل لهما ١٢ ك ۶ه قوله ازواج صفة لآخر لانه يجوز ان يكون ضروبا ١٢ مدارك ۷ه قوله ويقال لهم عند دخولهم الخ يشير الى انه استيناف بتقدير القول ١٢ ك ۸ه قوله هذا فوج مقتحم معكم اي هذا جمع كثيف قد اقتحم معكم النار اي دخل النار في صحبتكم والاقتحام الدخول في الشيء بشدة والقحمة الشدة وهذه حكاية كلام الطاغين بعضهم مع بعض اي يقولون هذا والمراد بالفوج اتباعهم الذين اقتحموا معهم الضلالة فيقتحمون معهم العذاب ١٢ مدارك ۹ه قوله لا مرحبا بهم في مرحبا وجهان اظهرهما انه مفعول بفعل مقدر اي لا أتيتم مرحبا او لا سمعتم مرحبا والثاني انه منصوب على المصدر قال ابو البقاء اي لا رحبتكم داركم مرحبا بل ضيقا ثم في الجملة المنفية وجهان احدهما انها مستانفة سيقت للدعاء عليهم بضيق المكان وقوله بهم بيان للمدعو عليهم والثاني انها حالية وقد يعترض عليه بانه دعاء والدعاء لا يقع حالا والجواب انه على اضمار القول اي مقولا لهم لا مرحبا ١٢ ج وفي الكمالين دعاء منهم على اتباعهم تقول لمن تدعو له مرحبا اي اتيت رحبا من البلاد لا ضيقا ثم تدخل لا في دعاء السوء وبهم بيان للمدعو له كاللام في سقيا له ونحوه كذا في الكشاف ١٢ ۱۰ه قوله انهم قدمتموه الخ هذا تعليل لاحقيتهم بذلك اي انتم قدمتم العذاب او الصلي لنا او قدمتمونا فيه بتقديم ما يؤدي اليه من العقائد الزائغة والاعمال السيئة وتزيينها في اعيننا واغرائنا عليها لا انا باشرناها من تلقاء انفسنا ١٢ جمل ۱۱ه قوله في النار ظرف لزده او نعت لعذابا او حال منه لتخصيصه او من زده ١٢ ج ۱۲ه قوله والياء للنسبة اي الياء في سخريا على القراءتين للنسبة زيدت للمبالغة لان في ياء النسبة زيادة قوة في الفعل كما قيل الخصوصية في الخصوص من الروح ١٢ ۱۳ه قوله اي امفقودون هم اي عدم رؤيتهم لنا لانهم ليسوا فيها ١٢ ك ۱۴ه قوله ام زاغت عنهم الابصار فلم نرهم مع كونهم فيها فام معادلة لقوله بالنار ١٢ ك ۱۵ه قوله وهم فقراء المسلمين الضمير راجع الى رجالا ١٢ ۱۶ه قوله وسلمان المناسب اسقاطه لان الكلام في اهل مكة وهو انما اسلم في المدينة ١٢ صاوي ۱۷ه قوله واجب وقوعه فلا بد ان يتكلموا به ١٢ خطيب ۱۸ه قوله وهو تخاصم الخ اشار به الى ان تخاصم خبر مبتدأ محذوف والجملة بيان لذلك من الروح ١٢ ۱۸ه قوله هو تخاصم الخ يشير الى انه خبر مبتدأ محذوف ويحتمل ان يكون بدلا من الحق ١٢ ك ۱۹ه قوله تخاصم اهل النار ولما شبه تقاولهم وما يجري بينهم من السؤال والجواب بما يجري بين المتخاصمين سماه تخاصما ولان قول الرؤساء لا مرحبا بهم وقول اتباعهم بل انتم لا مرحبا بكم من باب الخصومة فسمي التقاول كله تخاصما لاشتماله على ذلك ١٢ مدارك ۲۰ه قوله انما انا منذر اي لا ساحر ولا شاعر ولا كاهن واقتصر على الانذار لان كلامه مع الكفار وهم انما ينبئهم الانذار فقط وان كان مبشرا ايضا ١٢ صاوي ۲۱ه قوله وهو الخ اي ما لا يعلم الا بوحي وفيه ان ما لا يعلم الا بوحي هو قوله اذ قال ربك للملائكة الخ لا قوله ما كان لي من علم الخ الا ان يقال انه ذكر توطئة وتمهيدا لما لا يعلم الا بالوحي ١٢ صاوي ۲۲ه قوله وهو قوله ما كان لي من علم الخ يعني ان المراد من النبأ العظيم نبأ آدم ولما كان في ارجاع الضمير اليه نوع خفاء لكونه مذكورا بعده اعاد الضمير الى القرآن الموصوف وقال المراد منه ما هو مذكور بعده مما يشتمل على نبأ آدم ١٢ ك ۲۲ه قوله ما كان لي من علم الخ فان اخباره عن تقاول الملائكة وما جرى بينهم على ما وردت في الكتب المتقدمة من غير سماع ومطالعة كتاب لا يتصور الا بالوحي ١٢ بيضاوي ۲۳ه قوله بالملأ الاعلى متعلق بقوله من علم وضمن معنى الاحاطة فلذلك تعدى بالباء وقوله اذ يختصمون فيه وجهان احدهما انه منصوب بالمصدر ايضا والثاني بمضاف مقدر اي بكلام الملأ الاعلى اذ يختصمون والضمير في يختصمون للملأ وعلى هذا هو الظاهر وقيل لقريش اي يختصمون في الملأ الاعلى بعضهم يقول بنات الله وبعضهم يقول غير ذلك فالتقدير اذ يختصمون فيهم ١٢ ج

للمؤمنين وان للطاغين مستانف لشر مآب جهنم يصلونها يدخلونها فبئس المهاد الفراش هذا اي العذاب المفهوم مما بعده فليذوقوه حميم اي ماء حار محرق وغساق بالتخفيف والتشديد ما يسيل من صديد اهل النار وآخر بالجمع والافراد من شكله اي مثل المذكور من الحميم والغساق ازواج اصناف اي عذابهم من انواع مختلفة ويقال لهم عند دخولهم النار باتباعهم هذا فوج جمع مقتحم داخل معكم النار بشدة فيقول المتبوعون لا مرحبا بهم اي لا سعة عليهم انهم صالوا النار قالوا اي الاتباع بل انتم لا مرحبا بكم انتم قدمتموه اي الكفر لنا فبئس القرار لنا ولكم النار قالوا ايضا ربنا من قدم لنا هذا فزده عذابا ضعفا اي مثل عذابه على كفره في النار وقالوا اي كفار مكة وهم في النار ما لنا لا نرى رجالا كنا نعدهم في الدنيا من الاشرار اتخذناهم سخريا بضم السين وكسرها اي كنا نسخر بهم في الدنيا والياء للنسبة اي امفقودون هم ام زاغت مالت عنهم الابصار فلم نرهم وهم فقراء المسلمين كعمار وبلال وصهيب وسلمان ان ذلك لحق واجب وقوعه وهو تخاصم اهل النار كما تقدم قل يا محمد لكفار مكة انما انا منذر مخوف بالنار وما من اله الا الله الواحد القهار لخلقه رب السموات والارض وما بينهما العزيز الغالب على امره الغفار لاوليائه قل لهم هو نبأ عظيم انتم عنه معرضون اي القرآن الذي انبأتكم به وجئتكم فيه بما لا يعلم الا بوحي وهو قوله ما كان لي من علم بالملأ الاعلى اي الملائكة اذ يختصمون في شان آدم حين قال الله اني جاعل في الارض خليفة ان يوحى الي الا انما انا اي اني نذير مبين بين الانذار اذكر اذ قال ربك للملائكة اني خالق بشرا من طين هو آدم فاذا سويته اتممته ونفخت اجريت فيه من روحي فصار حيا واضافة الروح اليه تشريف لآدم والروح جسم لطيف يحيى به الانسان بنفوذه فيه فقعوا له ساجدين سجود تحية بالانحناء فسجد الملائكة كلهم اجمعون فيه تاكيدان الا ابليس هو ابو الجن كان بين الملائكة استكبر وكان من الكافرين في علم الله تعالى قال يا ابليس ما منعك ان تسجد لما خلقت بيدي اي توليت خلقه وهذا تشريف لآدم فان كل مخلوق تولى الله خلقه استكبرت الآن عن السجود استفهام توبيخ ام كنت من العالين المتكبرين فتكبرت عن السجود لكونك منهم قال انا خير منه خلقتني من نار وخلقته من طين قال فاخرج منها اي من الجنة وقيل من السموات فانك رجيم مطرود وان عليك لعنتي الى يوم الدين الجزاء قال رب فانظرني الى يوم يبعثون اي الناس قال فانك من المنظرين الى يوم الوقت المعلوم وقت النفخة الاولى قال فبعزتك لاغوينهم اجمعين الا عبادك منهم

[illegible]

۲۴ه قوله الا انما نذير مبين اي لا يوحى الي الا انها وهو ان انذر وبلغ فما بعد الا مرتفع على الفاعلية وقيل المعنى ما اوحي الي شيء الا الانذار ١٢ ك ۲۵ه قوله اني خالق بشرا اي انسانا بادي البشرة اي ظاهر الجلد ليس على جلده صوف ولا شعر ولا وبر ولا ريش ولا قشر فان قيل كيف صح ان يقول لهم اني خالق بشرا وما عرفوا البشر ولا عهدوا به قبل أجيب بانه يمكن انه يكون قال لهم اني خالق خلقا من صفته كيت وكيت ولكنه حين حكاه اقتصر على الاسم ١٢ جمل ۲۶ه قوله اي توليت خلقه بنفسه من غير توسط الابوين لما كان ذو اليدين يباشر اكثر اعماله بيديه غلب العمل باليدين على سائر الاعمال التي تباشر بغيرهما حتى قيل في عمل القلب هو مما عملت يداك وحتى قيل لمن لا يد له عملت يداك حتى لم يبق فرق بين قولك هذا مما عملته وهذا مما عملته يداك ١٢ ۲۷ه قوله استكبرت آه قرأ العامة بهمزة الاستفهام وهو استفهام توبيخ وانكار وام متصلة هنا قول جمهور النحويين ونقل ابن عطية عن بعض النحويين انها لا تكون معادلة للالف مع اختلاف الفعلين وانما تكون معادلة اذا دخلت على فعل كقولك اقام زيد ام عمرو واذا زيد قام ام عمرو واذا اختلف الفعلان كهذه الآية فليست معادلة وهذا الذي حكاه عن بعض النحويين مذهب فاسد بل جمهور النحاة على خلافه قال سيبويه وتقول اضربت زيدا ام قتلته فالابتداء ههنا بالفعل احسن لانك انما تسأل عن احدهما لا تدري ايهما كان ولا تسأل عن موضع احدهما كانك قلت اي ذلك كان آه فعادل بها الالف مع اختلاف الفعلين وقرأ جماعة منهم ابن كثير وليست مشهورة عنه استكبرت بالف الوصل فاحتملت وجهين احدهما ان يكون الاستفهام مرادا عليه ام واحتمل ان يكون خبرا محضا وعلى هذا فام منقطعة لعدم شرطها ١٢ ج ۲۸ه قوله الآن الخ اشار المفسر الى جواب سؤال وارد وهو ان قوله من العالين معناه المتكبرين فيلزم عليه التكرار فاجاب بان المعنى اتركت السجود لاستكبارك الحادث ام لاستكبارك القديم المستمر ١٢ صاوي ۲۹ه قوله قال انا خير منه هذا جواب من ابليس لم يطابق الاستفهام السابق لانه اجاب بانه انما ترك السجود لكونه خيرا منه وبين ذلك بان اصله

[illegible]

بامور الاول من جهة الفاعل المشار اليه بقوله لما خلقت بيدي والثاني من جهة الصورة المشار اليها بقوله ونفخت فيه من روحي ومن جهة ٤

١ قوله قال فالحق الخ بالرفع على الابتداء اى الحق مني او على الخبر اى انا الحق وبالنصب على انه مقسم به كقولك الله لافعلن كذا يعني حذف عنه الباء فانتصب وجوابه لاملئن قوله والحق اقول اعتراض بين المقسم به والمقسم عليه وهو منصوب باقول ومعناه ولا اقول الا الحق والمراد بالحق اما اسمه عزوجل الذي في قوله ان الله هو الحق او الحق الذي هو نقيض الباطل عظمه الله باقسامه به ١٢ مدارك ٢ قوله قيل بالفعل المذكور وهو اقول ويكون التكرار للتوكيد وقوله قيل على نزع حرف القسم اى اقسم بالحق ١٢ ٣ قوله على نزع حرف القسم اى اقسم بالحق فحذف الفعل وحرف القسم ونصب الحق فالحاصل ان نصب الثاني ليس له الا وجه واحد واما نصب الاول ففيه احتمالات ثلاثة ورفعه فيه احتمالان وقد ذكر ذلك الشارح كله وقوله وجواب القسم الخ اى على بعض الاعاريب وذلك البعض وجهان نصبه بنزع حرف القسم ورفعه بتقدير الخبر قسمي واما على وجهي النصب الآخرين ووجه الرفع الآخر فيكون لاملئن جواب قسم مقدر تقديره اقسم بعزتي لاملئن الخ او نحو ذلك ١٢ جمل، ٤ قوله اجمعين فيه وجهان اظهرهما انه توكيد للضمير في منك وما عطف عليه في قوله وممن تبعك وجيء باجمعين دون كل وقد تقدم ان الاكثر خلافه وجوز الزمخشري ان يكون تاكيدا للضمير في منهم خاصة فقدر لاملئن جهنم من الشياطين وممن تبعهم من جميع الناس لا تفاوت في ذلك بين ناس وناس ١٢ ج ٥ قوله دون الملائكة انما اخرجهم من العالمين وان كان لفظ العالمين يشملهم لاجل قوله ان هو الا ذكر والذكر معناه الموعظة والتخويف وهو لا يناسب الا الانس والجن ١٢ صاوي

المخلصين اى المؤمنين قال فالحق والحق اقول بنصبهما ورفع الاول ونصب الثاني فنصبه بالفعل بعده ونصب الاول قيل بالفعل المذكور وقيل على المصدر اى احق الحق وقيل على نزع حرف القسم ورفعه على انه مبتدأ محذوف الخبر اى فالحق مني وقيل فالحق قسمي وجواب القسم لاملئن جهنم منك بذريتك وممن تبعك منهم من الناس اجمعين ۝ قل ما اسئلكم عليه على تبليغ الرسالة من اجر جعل وما انا من المتكلفين ۝ المتقولين القران من تلقاء نفسي ان هو اى ما القران الا ذكر عظة للعلمين ۝ للانس والجن العقلاء دون الملائكة ولتعلمن يا كفار مكة نباه خبر صدقه بعد حين ۝ اى يوم القيمة وعلم بمعنى عرف واللام قبلها لام قسم مقدر اى والله

سورة الزمر مكية الا قل يا عبادي الذين اسرفوا على انفسهم الآية فمدنية وهي خمس وسبعون آية

بسم الله الرحمن الرحيم

تنزيل الكتب القران مبتدأ من الله خبره العزيز في ملكه الحكيم ۝ في صنعه انا انزلنا اليك يا محمد الكتب بالحق متعلق بانزل فاعبد الله مخلصا له الدين ۝ من الشرك اى موحدا له الا لله الدين الخالص لا يستحقه غيره والذين اتخذوا من دونه اى الاصنام اولياء وهم كفار مكة قالوا ما نعبدهم الا ليقربونا الى الله زلفى قربى مصدر بمعنى تقريبا ان الله يحكم بينهم وبين المسلمين في ما هم فيه يختلفون ۝ من امر الدين فيدخل المؤمنين الجنة والكافرين النار ان الله لا يهدي من هو كذب في نسبة الولد اليه كفار ۝ بعبادة غير الله لو اراد الله ان يتخذ ولدا كما قالوا اتخذ الرحمن ولدا لاصطفى مما يخلق ما يشاء واتخذه ولدا غير من قالوا من الملائكة بنات الله وعزير ابن الله والمسيح ابن الله سبحنه تنزيها له عن اتخاذ الولد هو الله الواحد القهار ۝ لخلقه خلق السموات والارض بالحق متعلق بخلق يكور يدخل الليل على النهار فيزيد ويكور النهار يدخله على الليل فيزيد وسخر الشمس والقمر كل يجري في فلك لاجل مسمى ليوم القيمة الا هو العزيز الغالب على امره المنتقم من اعدائه الغفار ۝ لاوليائه خلقكم من نفس واحدة اى آدم ثم جعل منها زوجها حواء وانزل لكم من الانعام الابل والبقر والغنم الضان والمعز ثمنية ازواج من كل زوجان ذكر وانثى كما بين في سورة الانعام يخلقكم في بطون امهتكم خلقا من بعد خلق اى نطفا ثم علقا ثم مضغا في ظلمت ثلث هي ظلمة البطن وظلمة الرحم وظلمة المشيمة ذلكم الله ربكم له الملك لا اله الا هو فانى تصرفون ۝ عن عبادته الى عبادة غيره ان تكفروا فان الله غني عنكم ولا يرضى لعباده الكفر وان اراده من بعضهم وان تشكروا الله فتؤمنوا يرضه بسكون الهاء

٦ قوله اى يوم القيامة تفسير لبعد حين فهو منصوب وبعد حين بمدة الدنيا - وفي الخازن قال ابن عباس بعد الموت وقيل يوم القيامة وقيل من بقي علم ذلك اذا ظهر امره وعلا ومن مات علمه بعد الموت وكان الحسن يقول يا ابن آدم عند الموت ياتيك الخبر اليقين ١٢ جمل ٧ قوله وعلم بمعنى عرف اى فهو متعد لمفعول واحد وهو نباه وقيل ان علم على بابه فيكون متعديا بالاثنين والثاني هو قوله بعد حين ١٢ كرخي ٨ قوله سورة الزمر سميت بذلك لذكر لفظ الزمر فيها في قوله وسيق الذين كفروا الى جهنم زمرا وسيق الذين اتقوا ربهم الى الجنة زمرا وسياتي ان الزمر جمع زمرة وهي الطائفة وتسمى ايضا سورة الغرف لذكر الغرف فيها قال تعالى لهم غرف من فوقها غرف مبنية وروي من اراد ان يعرف قضاء الله في خلقه فليقرأ سورة الغرف وورد انه صلى الله عليه وسلم كان لا ينام حتى يقرأ الزمر وبني اسرائيل ١٢ صاوي ٩ قوله الا قل يا عبادي الذين الخ اى فانها نزلت في وحشي قاتل حمزة عم النبي صلى الله عليه وسلم فانه اسلم بالمدينة وظاهره انها آية واحدة وقيل ان الذي نزل المدينة سبع آيات هذه الآية وست بعدها وقيل انهما آيتان هذه الآية وقوله تعالى الله نزل احسن الحديث الآية فتحصل ان فيها ثلاثة اقوال قيل مكية الا آية وقيل الا آيتين وقيل الا سبعا ١٢ صاوي ١٠ قوله تنزيل الكتاب الخ اى انزال القرآن كائن وحاصل من الله لا من غيره نزل ردا لقول المشركين انما يعلمه بشر ولقولهم ان به جنة ١٢ صاوي ١١ قوله متعلق بانزلنا فالظرف لغو والباء للسببية وقد يجعل مستقرا اى متلبسا بالحق ١٢ ك ١٢ قوله مخلصا له الدين الاخلاص ان يقصد العبد بنيته وعمله الى خالقه لا يجعل ذلك لغرض من الاغراض اى ممحضا له الطاعة من شوائب الشرك والرياء ١٢ ١٣ قوله الا لله الدين الخالص اى من الهوى والشك والشرك كما قاله في الكواشي ١٢ ١٤ قوله والذين اتخذوا آه تحقيق لحقيقة ما ذكر من اخلاص الدين الذي هو عبارة عن التوحيد ببيان بطلان الشرك الذي هو عبارة عن ترك اخلاصه ومحل الموصول رفع بالابتداء وخبره جملة قوله ان الله يحكم بينهم الخ وقوله ما نعبدهم الخ حال من واو اتخذوا بتقدير القول مبينة لكيفية اشراكهم آه ابو السعود وقال غيره ان الخبر محذوف تقديره يقولون ما نعبدهم الخ وهذا هو المتبادر من صنيع الجلال واتخذوا ينصب مفعولين الاول منهما محذوف كما قدره الشارح ١٢ ج ١٥ قوله الاصنام يشير الى تقدير المفعول الثاني لقوله اتخذوا ١٢ ك ١٦ قوله قالوا ما نعبدهم يريد انه خبر الموصول بتقدير القول ١٢ ك ١٧ قوله مصدر اى هو مصدر مؤكد على غير لفظ المصدر ملاق له في المعنى ابو السعود وعبارة الخطيب زلفى اى قربى وهو اسم اقيم مقام المصدر كانهم قالوا الا ليقربونا الى الله تعالى تقريبا ١٢ ١٨ قوله بمعنى تقريبا نحو انبتكم من الارض نباتا وتبتل اليه تبتيلا ١٢ ك ١٩ قوله فيدخل المؤمنين الجنة اى فالمراد بالحكم تمييز كل فريق عن الآخر ١٢ صاوي ٢٠ قوله ان الله لا يهدي اى لا يوفق للهدى من هو كاذب كفار او مجبول على الكذب والكفر في علمه تعالى قوله في نسبة الولد اليه اشار بذلك ان قوله ان الله لا يهدي الخ توطئة لقوله لو اراد الله الخ ويصح ان يكون من تتمة ما قبله وحينئذ فيقال كاذب في نسبة الالوهية لغيره تعالى ١٢ صاوي ٢١ قوله لو اراد الله ان يتخذ ولدا اى لو تعلقت ارادته باتخاذ ولد على سبيل الفرض والتقدير والآية اشارة الى قياس استثنائي حذفت صغراه ونتيجته وتقريره ان يقال لو اراد الله ان يتخذ ولدا لاصطفى مما يخلق ما يشاء لكنه لم يصطف من خلقه شيئا فلم يرد ان يتخذ ولدا ١٢ ص ٢٢ قوله غير من قالوا آه اى غير مخلوق وبينه بثلاثة بالملائكة وعزير والمسيح وقوله قالوا اى قالوا في شانه فمن في قوله من الملائكة بيانية لمن وقوله بنات الله خبر مبتدأ محذوف والجملة مقول القول وقوله وعزير بالجر عطفا على الملائكة وهو قوله ابن الله مقول القول وكذا يقال فيما بعده ١٢ ج ٢٣ قوله تنزيها له عن اتخاذ الولد اى لانه ممتنع عقلا ونقلا اما عقلا فلانه يلزم ان يكون الولد من جنس خالقه وكونه جنسا منه يستلزم حدوث الخالق وهو باطل واما نقلا فقد تواترت الآيات القرآنية والاحاديث النبوية والكتب السماوية على ان الله تعالى لم يتخذ ولدا ١٢ صاوي ٢٤ قوله يكور الليل يدخله على النهار واصل التكوير اللف فيزيد اى النهار كما في الصيف ويدخله على الليل فيزيد اى الليل كما في الشتاء ١٢ ك ٢٥ قوله زوجها اى حواء من قصيراه قيل اخرج ذرية آدم من ظهره كالذر ثم خلق بعد ذلك حواء قوله وانزل لكم من الانعام اى جعل عن الحسن او خلقها في الجنة مع آدم عليه ثم انزلها او لانها لا تعيش الا بالنبات والنبات لا يقوم الا بالماء وقد انزل الماء فكانه انزلها ١٢ مدارك ٢٦ قوله المشيمة هو بفتح الميم وكسر الشين المعجمة محل الولد وهو الجلد الرقيق الذي يكون فيه الولد ١٢ ل قوله المشيمة في الصراح مشيمة پوستی که بچه دروے باشد در رحم ١٢ ٢٧ قوله ذلكم الله آه ذلكم مبتدأ والله خبره وربكم خبر آخر وجملة له الملك خبر ثالث آه ابو السعود وقوله لا اله الا هو يجوز ان يكون مستانفا وان يكون خبرا ١٢ ج ٢٨ قوله وان اراده من بعضهم فالكفر ليس برضى الله وان كان بارادته كذا روي عن قتادة وهو قول السلف وعن ابن عباس والسدي لا يرضى لعباده المؤمنين كذا نقل عن بعض الاشعرية ان الكفر برضاه وقوله لا يرضى لعباده الكفر المراد بالعباد فيه المؤمنون المخلصون منهم والاضافة للتشريف واكثر الحنفية ونقل عن الاشعري وامام الحرمين قال ابن الهمام في المسايرة الظاهر انه دائر على تفسير فمن جعل الرضى بمعنى الارادة ومقابله الكره ذهب الى الثاني ومن فسره بالمحبة ويقابلها السخط ذهب الى الاول ١٢ ك ٣٠ قوله يرضه لكم اى يرض الشكر لكم لانه سبب فوزكم فيثيبكم عليه الجنة يرضه بضم الهاء والاشباع مكي وم

على يرضه بضم الهاء بدون الاشباع نافع وهشام وعاصم غير يحيى وحماد وغيرهم يرضه ١٢ مدارك ٢٩ قوله يرضه اصله يرضاه حذف الالف لكونه جزاء الشرط وقوله

[illegible]

تعليقات جديدة من التفاسير المعتبرة لحل جلالين

١ قوله ولا تزر وازرة وزر اخرى لا يحمل شخص اثم شخص آخر وما ورد من ان الدال على الشر كفاعله فمعناه ان عليه اثم فعله واسم ضلالته ولا شك ان ضلالته من فعله قال الامراني ان عقابه على فعله لا على فعل غيره وقوله وازرة لا واما غير الوازرة فتحمل وزر غيرها ومعنى ان من كان ناجيا واذن له في الشفاعة يشفع في غيره فينتفع المشفوع له بتلك الشفاعة ان كان مسلما واما الكافر فلا ينتفع بشفاعة مسلم ولا كافر ١٢ صاوي ٢ قوله نسي ما كان يدعوا الخ اي نسي ربه الذي كان يتضرع اليه وما بمعنى من كقوله وما خلق الذكر والانثى او نسي الضر الذي كان يدعوا الله الى كشفه ١٢ مدارك ٣ قوله وهو الله آه تفسير لما وعبارة السمين قوله ما كان يدعوا اليه يجوز في ما هذه اوجه احدها ان تكون موصولة بمعنى الذي مرادا بها الضر اي نسي الضر الذي كان يدعوا الى كشفه الثاني انها بمعنى الذي مرادا بها الباري تعالى اي نسي الله الذي كان يتضرع اليه وهذا عند من يجيز اطلاق ما على اولي العلم الثالث ان تكون ما مصدرية اي نسي كونه داعيا وقوله من قبل اي من قبل تحويل النعمة ١٢ ج ٤ قوله ليضل بفتح الياء لابي عمرو وابن كثير وورش وضمها للباقين واللام فيه للعاقبة اي ليفيد ونتيج الاضلال والضلال ١٢ ك ٥ قوله امن هو قانت آه قرأ الحرميان نافع وابن كثير بتخفيف الميم والباقون بتشديدها فاما الاولى ففيها وجهان احدهما انها همزة الاستفهام دخلت على من بمعنى الذي والاستفهام للتقرير ومقابله محذوف تقديره امن هو قانت كمن جعل لله اندادا اوامن هو قانت كغيره او التقدير ابهذا القانت خير ام الكافر المخاطب بقوله

آه وهم الذين خوطبوا بقوله يا عبادي فاتقون ووصفوا بما عده من الصفات الفاضلة وهم المخاطبون ايضا فيما سبق بقوله يا عباد الذين آمنوا اتقوا ربكم الآية فبين ان لهم

وضمها مع اشباع ودونه اي الشكر لكم ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ اُخْرٰى اي لا تحمل ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ
مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۚ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ بما في القلوب وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ اي
الكافر ضُرٌّ دَعَا رَبَّهٗ تضرع مُنِيْبًا راجعا اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَا خَوَّلَهٗ نِعْمَةً اعطاه انعاما مِّنْهُ نَسِيَ ترك مَا كَانَ يَدْعُوْٓا يتضرع
اِلَيْهِ مِنْ قَبْلُ وهو الله فما في موضع من وَجَعَلَ لِلّٰهِ اَنْدَادًا شركاء لِّيُضِلَّ بفتح الياء وضمها عَنْ سَبِيْلِهٖ
دين الاسلام قُلْ تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ قَلِيْلًا بقية اجلك اِنَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ۝ اَمَّنْ بتخفيف الميم هُوَ قَانِتٌ
قائم بوظائف الطاعات اٰنَآءَ الَّيْلِ ساعاته سَاجِدًا وَّقَآئِمًا في الصلوة يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ اي يخاف عذابها
وَيَرْجُوْا رَحْمَةَ جنة رَبِّهٖ كمن هو عاص بالكفر او غيره وفي قراءة ام من فام بمعنى بل والهمزة قُلْ هَلْ
يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ اي لا يستويان كما لا يستوي العالم والجاهل اِنَّمَا
يَتَذَكَّرُ يتعظ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ اصحاب العقول قُلْ يٰعِبَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوْا رَبَّكُمْ اي عذابه بان تطيعوه
لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا بالطاعة حَسَنَةٌ هي الجنة وَاَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ فهاجروا اليها من
بين الكفار ومشاهدة المنكرات اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ على الطاعات وما يبتلون به اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝
بغير مكيال ولا ميزان قُلْ اِنِّيْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ۝ من الشرك وَاُمِرْتُ لِاَنْ
اي بان اَكُوْنَ اَوَّلَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ من هذه الامة قُلْ اِنِّيْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ
عَظِيْمٍ ۝ قُلِ اللّٰهَ اَعْبُدُ مُخْلِصًا لَّهٗ دِيْنِيْ ۝ من الشرك فَاعْبُدُوْا مَا شِئْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ غيره فيه تهديد لهم
وايذان بانهم لا يعبدون الله تعالى قُلْ اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَاَهْلِيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
بتخليد الانفس في النار وبعدم وصولهم الى الحور المعدة لهم في الجنة لو آمنوا اَلَا ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ۝
البين لَهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ طباق مِّنَ النَّارِ وَمِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ من النار ذٰلِكَ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهٖ عِبَادَهٗ اي
المؤمنين ليتقوه يدل عليه يٰعِبَادِ فَاتَّقُوْنِ ۝ وَالَّذِيْنَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوْتَ الاوثان اَنْ يَّعْبُدُوْهَا وَ
اَنَابُوْٓا اقبلوا اِلَى اللّٰهِ لَهُمُ الْبُشْرٰى بالجنة فَبَشِّرْ عِبَادِ ۝ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ وهو
ما فيه فلاحهم اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ وَاُولٰٓئِكَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ اصحاب العقول اَفَمَنْ حَقَّ
عَلَيْهِ كَلِمَةُ الْعَذَابِ اي لاملان جهنم الآية اَفَاَنْتَ تُنْقِذُ تخرج مَنْ فِي النَّارِ ۚ جواب الشرط واقيم فيه
الظاهر مقام المضمر والهمزة للانكار والمعنى لا تقدر على هدايته فتنقذه من النار لٰكِنِ الَّذِيْنَ
اتَّقَوْا رَبَّهُمْ بان اطاعوه لَهُمْ غُرَفٌ مِّنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ مَّبْنِيَّةٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۝

[illegible]

قل تمتع بكفرك قليلا ويدل عليه قل هل يستوي الذين يعلمون والذين لا يعلمون فحذف خبر المبتدأ وما يعادل المستفهم عنه والتقدير ان الاولان اولى لقلة الحذف والثاني اي تكون الهمزة للنداء ومن منادي ويكون المنادي هو النبي صلى الله عليه وسلم وهو المامور بقوله قل هل يستوي الذين يعلمون كانه قيل يا من هو قانت قل كيت وكيت واما القراءة الثانية فهي ام داخلة على من الموصولة ايضا فادغمت الميم في الميم وفي ام حينئذ قولان احدهما انها متصلة ومعادلها محذوف تقديره الكافر خير ام الذي هو قانت والثاني انها منقطعة فتقدر ببل والهمزة اي بل امن هو قانت كغيره او كالكافر المقول له تمتع بكفرك ١٢ ج ٦ قوله ساعاته اي اوله واوسطه وآخره وفي الآية دليل على افضلية قيام الليل على النهار لما في الحديث ما زال جبريل يوصيني بقيام الليل حتى علمت ان خيار امتي لا ينامون وقال ابن عباس من احب ان يهون الله عليه الوقوف يوم القيامة فليره الله في ظلمة الليل ١٢ صاوي ٧ قوله وفي قراءة ام من اي بتخفيف الميم وهي قراءة نافع وابن كثير وحمزة وقرأ الباقون بتشديدها وقوله فام الخ قال في الخطيب وفي ام حينئذ قولان احدهما انها متصلة ومعادلها محذوف تقديره الكافر خير ام الذي هو قانت والثاني انها منقطعة فتقدر ببل والهمزة اي بل امن هو قانت كغيره او كالكافر المقول له تمتع بكفرك ١٢ ٨ قوله هل يستوي الذين يعلمون الخ في الآية بيان لفضل العلم وتحقير للعلماء الغير العاملين فهم عند الله جهلة حيث جعل القانتين هم العلماء وفي الحديث يشفع يوم القيامة ثلاث الانبياء ثم العلماء ثم الشهداء وقوله اولوا الالباب في التاويلات النجمية هم الذين انسلخوا من جلد وجودهم بالكلية وقد ماتوا عن انانيتهم وعاشوا بهويته تعالى انتهى ١٢ ٩ قوله انما يتذكر الخ كلام مستقل غير داخل في الكلام المامور به وارد من جهته تعالى بعد الامر بما ذكر من القوارع الزاجرة عن الكفر والمعاصي لبيان عدم تاثيرها في قلوب الكفرة لاختلال عقولهم ابو السعود وفي الخطيب انما يتذكر اي يتعظ اولوا الالباب اي اصحاب العقول الصافية والقلوب النيرة وهم الموصوفون في آخر سورة آل عمران بقوله تعالى الذين يذكرون الله قياما وقعودا الآية ١٢ جمل ١٠ قوله للذين احسنوا في هذه الدنيا حسنة جملة مستانفة لتعليل الامر بالتقوى ولذا قيد بالظرف لان الدنيا مزرعة الآخرة وقوله وارض الله واسعة عطف عليه وانما عقب به لئلا يعتذر عن التفريط بعدم مساعدة المكان ومشقة مفارقة الاوطان فكان حثا على اغتنام الفرصة في الاعمار وترك العلائق من حب الديار ١٢ ك ١١ قوله وارض الله واسعة اي فمن تعسرت عليه التقوى والاحسان في وطنه فليهاجر الى حيث يتمكن فيه من ذلك كما هو سنة الانبياء والصالحين فانه لا عذر له في التفريط اصلا ١٢ ابو السعود ١٢ قوله فهاجروا اليها اشار بذلك الى ان المراد بالارض ارض الدنيا والمعنى من تعسرت عليه التقوى في محل فليهاجر الى محل آخر يتمكن فيه من ذلك اذ لا عذر في التفريط اصلا وكانت الهجرة قبل فتح مكة شرطا في صحة الاسلام فلما فتحت مكة نسخ كونها شرطا وصارت تعتريها الاحكام فتارة تكون واجبة كما اذا هاجر من ارض لا يتيسر فيها اقامة دينه الى ارض يتعلم فيها دينه ويقيم شعائره وتارة تكون مندوبة كما اذا هاجر من ارض لا اخيار بها لارض بها اخيار يجتمع عليهم للارشاد وتكون مكروهة كما اذا هاجر من ارض بها الاخيار واهل العلم والصلاح لارض لا اخيار بها ولا علم ولا عمل وتارة تكون محرمة كما اذا هاجر من ارض يامن فيها على دينه لارض لا يامن فيها عليه ١٢ صاوي ١٣ قوله بغير حساب بغير مكيال ولا ميزان وعن ابن عباس مرفوعا ان الميزان لا تنصب لاهل البلاء بل يصب لهم الاجر صبا رواه الطبراني ١٢ ك ١٤ قوله قل اني امرت ان اعبد الله الخ الحكمة في هذا الاخبار اعلام الامة بان يتصفوا به ويلزموه فان العادة ان المتصف بخلق ثم يامر به او يعرض بالامر به يؤثر في غيره كما قيل حال رجل في الف رجل انفع من حال الف رجل في رجل ١٢ ص ١٥ قوله لان بان يشير الى ان اللام بمعنى الباء وقيل اللام زائدة وقيل بمعناه امرت بذلك لاجل ان اكون مقدمهم في الدارين ١٢ ك ١٦ قوله قل اني اخاف سبب نزولها ان كفار قريش قالوا للنبي صلى الله عليه وسلم ما حملك على هذا الذي اتيتنا به الا تنظر الى ملة ابيك وجدك وقومك فتاخذ بها فنزلت فالمقصود منها زجر الغير عن المعاصي لانه صلى الله عليه وسلم اذا كان خائفا مع كمال طهارته وعصمته فغيره اولى وذلك سنة الانبياء والصالحين حيث يخبرون غيرهم بما هم متصفون به ليكونوا مثلهم لا الملوك والمتجبرين حيث يامرون غيرهم بما لم يتصفوا به ١٢ صاوي ١٧ قوله لهم من فوقهم آه لهم خبر مقدم ومن فوقهم حال وظلل مبتدأ وقوله طباق اي قطع كبار واطلاق ظلل عليها تهكم والا فهي محرقة والظلة تقي من الحر فان قلت الظلة ما فوق الانسان فكيف سمي ما تحته بالظلة قلت فيه وجوه الاول انه من باب اطلاق احد الضدين على الآخر الثاني ان الذي تحته من النار يكون ظلة لآخر تحته في النار لانها دركات الثالث ان الظلة التحتانية اذا كانت مشابهة للظلة الفوقانية في الايذاء والحرارة سميت باسمها لاجل المماثلة والمشابهة ١٢ ج ١٨ قوله ذلك يخوف الله به عباده اي فالحكمة في ذكر احوال اهل النار تخويف المؤمنين منها ليتقوها بطاعة ربهم ١٢ صاوي ١٩ قوله والذين اجتنبوا الطاغوت الخ قيل نزلت هذه الآية في عثمان بن عفان وعبد الرحمن بن عوف وسعد وسعيد وطلحة والزبير رضي الله عنهم سالوا ابا بكر رضي الله عنه فاخبرهم بايمانه فامنوا ١٢ صاوي ٢٠ قوله الذين يستمعون القول الخ نزلت في عثمان بن عفان وعبد الرحمن بن عوف وسعد وسعيد وطلحة والزبير حين سالوا ابا بكر رضي الله عنه فاخبرهم بايمانه فامنوا فيكون المعنى يستمعون من ابي بكر فيتبعون احسنه وهو قوله لا اله الا الله كما في كشف الاسرار وقال الكلبي يجلس الرجل مع القوم فيستمع الاحاديث محاسن ومساوي فيتبع احسنها فياخذ المحسن ويحدث بها ويدع مساويها ١٢ ٢١ قوله جواب الشرط اي فمن شرطية ويجوز ان يكون

صم اليس الله باحكم الحاكمين فليقل بلى ومن قرأ اليس ذلك بقادر على ان يحيي الموتى فليقل بلى رواه ابوداؤد فليس ذكر بلى عند قراءة اليس كذا في كلامه ولو في الصلوة عند الشافعية ١٢ كمالين ۵

تعليقات جديدة من التفاسير المعتبرة لحل جلالين

ـه١ قوله وعد الله الخ مصدر مؤكد لان قوله لهم غرف في معنى وعدهم الله ذلك وقال الصاوي قوله بفعله المقدر اي وتقديره وعدهم الله وعدا ١٢ مدارك ـه٢ قوله الم تر الخ استيناف مسوق لبيان تمثيل الحياة الدنيا في سرعة زوالها وقرب اضمحلالها بما ذكر من احوال الزرع تحذيرا عن زخارفها والاغترار بها ١٢ صاوي ـه٣ قوله ادخله امكنة نبع اي امكنة ينبع منها حيث انها قريبة من وجه الارض فلم يجعله في اسفلها جدا بحيث لا يستخرج منها ففي كلامه تفسيره الينابيع بالامكنة ويصح تفسيرها بالماء الكائن فيها ١٢ جمل ـه٤ قوله افمن شرح الله صدره الخ استيناف جار مجرى التعليل لما قبله من تخصيص الذكرى باولى الالباب وشرح الصدر للاسلام عبارة عن تكميل الاستعداد له فانه محل للقلب الذي هو منبع للروح التي تتعلق بها النفس القابلة للاسلام فانشراحه مستدع لانشراح القلب آه ابو السعود والهمزة للاستفهام الانكاري والفاء عاطفة على جملة مقدرة اي اكل الناس سواء ومن اسم موصول مبتدأ خبره محذوف وقدره بقوله كمن طبع على قلبه هذا ما اجرى عليه الشارح وبعضهم جعلها شرطية فخبرها جملة الشرط او الجواب او هما آه ١٢ ج ـه٥ قوله على نور من ربه اي نور المعرفة والاهتداء وفي الحديث اذا دخل النور القلب انشرح وانفسح فقيل ما علامة ذلك قال الانابة الى دار الخلود والتجافي عن دار الغرور والتأهب للموت قبل نزوله ١٢ صاوي ومدارك ـه٦ قوله عن قبول القرآن اشار بذلك الى ان من بمعنى عن وفي الكلام مضاف محذوف ويصح ان تبقى من على بابها للتعليل اي قست قلوبهم من اجل ذكر الله لفساد قلوبهم وخسرانها ومن المعلوم المشاهد ان الاطعمة الفاخرة تكون داء لبعض المرضى ومن هنا قول بعض العارفين الا بذكر الله تزداد الذنوب وتنطمس البصائر والقلوب ١٢ صاوي ـه٧ قوله في النظم اي اللفظ وقوله وغيره اي المعنى كالبلاغة والدلالة على المنافع قال البوصيري رضي الله عنه في هذا المعنى ۵ ردت بلاغتها دعوى معارضها ٭ رد الغيور يد الجاني عن الحرم ٭ فما تعد ولا تحصى عجائبها ٭ ولا تسام على الاكثار بالسأم ٭ واعلم انه في هذه الآية اثبت ان القرآن متشابه وفي آية اخرى اثبت انه محكم وفي آية اخرى ان بعضه محكم وبعضه متشابه ووجه الجمع بينهما ان المراد بالمتشابه في آية الاقتصار عليه ما اشبه بعضه بعضا في اللفظ والمعنى من حيث البلاغة وحسن الترتيب وبالمحكم في آية الاقتصار عليه ما لا يأتيه الباطل من بين يديه ولا من خلفه وبالمتشابه في آية الجمع ما خفي معناه وبالمحكم ما ظهر معناه ١٢ صاوي ـه٨ قوله وغيره اي كصحة المعنى والبلاغة والدلالة على المنافع العامة ١٢ كرخي ـه٩ قوله مثاني جمع مثنى بمعنى ومعاني اي مردد ومكرر وهو نعت كتابا كقوله متشابها بمعنى فيه اي كرر فيه الوعد والوعيد وغيره القصص والامثال ١٢ ك ـه١٠ قوله وغيرهما اي كالقصص والاحكام فان قلت كيف وصف الواحد بالجمع اي كيف وصف الكتاب وهو مفرد بمثاني وهو جمع قلت الجواب انما صح ذلك لان الكتاب جملة ذات تفاصيل وتفاصيل الشيء هي جملته تقول القرآن اسباع واخماس وسور وآيات فكذلك تقول اقاصيص واحكام ومواعظ ونظيره قولك الانسان عروق وعظام واعصاب ١٢ مختصر من الجمل ـه١١ قوله ترتعد اي ترتعد وتتزلزل وفي القاموس ارتعد اضطرب ١٢ ـه١٢ قوله اي عند ذكر وعده اشار بهذا الى ان الى بمعنى عند فالتضمين في الحرف وهو احد وجهين والآخر انه ضمن تلين معنى تسكن فعداه بالى والمفسر قد جمع بينهما والحاصل ان الله تعالى بين حال المؤمن عند سماع القرآن فحالة ذكر الوعيد تغلب عليه الخوف فينقبض وفي حال ذكر الوعد يغلب عليه الرجاء فينشرح صدره وتطمئن نفسه لان الخوف والرجاء مصحوبان للعبد كجناحي الطائر ان عدم احدهما سقط ١٢ صاوي ـه١٣ قوله افمن يتقي بوجهه الخ اي كمن امن من العذاب فحذف الخبر كما حذف في نظائره وسوء العذاب شدته ومعناه ان الانسان اذا لقي مخوفا من المخاوف استقبله بيده وطلب ان يقي بها وجهه لانه اعز اعضائه عليه والذي يلقى في النار يلقى مغلولة يداه الى عنقه فلا يتهيأ له ان يتقي النار الا بوجهه الذي كان يتقي المخاوف بغيره وقاية له ومحاماة عليه ١٢ مدارك ـه١٤ قوله كمن امن منه يشير الى تقدير الخبر لقوله افمن يتقي وقوله امن بقصر الهمزة وكسر الميم من الامن اي من العذاب بدخول الجنة ١٢ ك ـه١٥ قوله وقيل للظالمين عطف على المفهوم من السابق اي يعذب الظالمون ويقال لهم وقيل الواو للحال وقد مقدرة ١٢ ك ـه١٦ قوله اي جزاءه ففيه مضاف مقدر او هو مجاز اطلق فيه السبب على مسببه ١٢ ك ـه١٧ قوله من كل مثل اي يحتاج اليه الناظر في امر دينه ١٢ خطيب ـه١٨ قوله قرآنا عربيا فيه ثلاثة اوجه احدها ان يكون منصوبا على المدح لانه لما كان نكرة امتنع اتباعه للقرآن الثاني ان ينتصب بيتذكرون اي يتذكرون قرآنا الثالث ان ينتصب على الحال من القرآن على انها حال مؤكدة وتسمى حالا موطئة لان الحال في الحقيقة عربيا وقرآنا توطئة له نحو جاء زيد رجلا صالحا وقوله غير ذي عوج نعت لقرآن او حال اخرى قال الزمخشري فان قلت فهلا قيل مستقيما او غير معوج قلت فيه فائدتان احداهما نفي ان يكون فيه عوج قط كما قال ولم يجعل له عوجا الثانية ان العوج يختص بالمعاني دون الاعيان وقيل المراد بالعوج الشك واللبس ١٢ ج ـه١٩ قوله غير ذي عوج فان قيل هلا قيل مستقيما او غير عوج اجيب بان في ذلك فائدتين احداهما نفي ان يكون عوج قط وثانيتهما ان لفظ العوج مختص بالمعاني دون الاعيان واجاب في البيضاوي فهو ابلغ من المستقيم واخص بالمعاني انتهى حاصله اذ يجوز ان يراد الاستقامة من بعض الوجوه والبينا فلا يقال في اعوجاج الاعيان مثلا يقال للدين الباطل انه ذو عوج لا للخشب المعوج انه ذو عوج من عايج وقال في روح البيان والفرق بين عوج بفتح العين وبكسرها فهو بكسرها يستعمل في المعاني والاعيان الغير المنتصبة وبفتحها في المنتصبة كالرمح والجدار ملخصا ١٢ ـه٢٠ قوله لبس واختلاف اي لا التباس فيه ولا اختلاف فيه بوجه فانه نكرة وقعت في سياق النفي فهو ابلغ من مستقيما لانه يحتمل ان يكون من وجه دون وجه ١٢ ـه٢١ قوله بدل من مثلا بحذف المضاف اي مثل رجل ويجوز ان يكون مفعولا ثانيا لضرب ١٢ ك ـه٢٢ قوله شركاء متشاكسون شركاء مبتدأ خبره فيه ومتشاكسون صفة شركاء والجملة صفة لرجل والخبر متشاكسون وفيه متعلق به ١٢ ك ـه٢٣ قوله متشاكسون التشاكس بايكديگر بدخوئي كردن روح وفي القاموس المتشاكس المتخالف ١٢ ـه٢٤ قوله متنازعون سيئة اخلاقهم من الرجل الشكس بكسر الكاف ويجوز اسكانه هو السيئ الخلق روى الطبراني عن عبد الرحمن بن زيد بن اسلم الشكس العسر لا يرضى بالانصاف ١٢ ك ـه٢٥ قوله ورجلا سلما قرأ ابن كثير وابو عمرو سالما بالالف وكسر اللام والباقون سلما بفتح السين واللام وابن جبير بكسر السين وسكون اللام فالقراءة الاولى اسم فاعل من سلم له كذا فهو سالم والقراءتان الاخيرتان سلما وسلما فهما مصدران وصف بهما على سبيل المبالغة او على حذف مضاف او على وقوعهما موقع اسم الفاعل فيعود كالقراءة الاولى ١٢ ج ـه٢٦ قوله خالصا اي من مزاحمة شركة غيره فيه لنافع وابن عمرو والكوفيين سلما بالفتحتين وهو مصدر نعت بها للمبالغة او حذف منها ذا ١٢ ك ـه٢٧ قوله مثلا اي صفة وحالا وانما اقتصر في التمييز على الواحد لبيان الجنس ١٢ ك ـه٢٨ قوله تمييز اي محول عن الفاعل اي لا يستوي مثلهما وصفتهما وافرد التمييز لانه مقتصر عليه اولا في قوله ضرب الله مثلا وقرئ مثلين فطابق حالي الرجلين ١٢ جمل ـه٢٩ قوله فلا شماتة اي بالموت الشماتة الفرح ببلية العدو كذا في المختار ١٢ ـه٣٠ قوله

م نزلت لما استبطأوا موته وذلك انهم كانوا يتربصون موته فاخبر الله ان الموت يعمهم جميعا فلا معنى للتربص وشماتة الفاني ١٢ ـه٣١ قوله ثم انكم ايها الناس الخ وقيل لمعنى

[illegible]

اي من تحت الغرف الفوقانية والتحتانية وَعْدَ اللّٰهِ منصوب بفعله المقدر لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ الْمِيْعَادَ ۝ وعد

اَلَمْ تَرَ تعلم اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَلَكَهٗ يَنَابِيْعَ ادخله امكنة نبع فِي الْاَرْضِ ثُمَّ يُخْرِجُ بِهٖ

زَرْعًا مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ ييبس فَتَرٰىهُ بعد الخضرة مثلا مُصْفَرًّا ثُمَّ يَجْعَلُهٗ حُطَامًا فتاتا اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

لَذِكْرٰى تذكيرا لِاُولِي الْاَلْبَابِ ۝ يتذكرون به لدلالته على وحدانية الله تعالى وقدرته اَفَمَنْ

شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فاهتدى فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ كمن طبع على قلبه دل على هذا فَوَيْلٌ

كلمة عذاب لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ اي عن قبول القراٰن اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ اَللّٰهُ

نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا بدل من احسن اي قراٰنا مُّتَشَابِهًا اي يشبه بعضه بعضا في النظم وغيره

مَّثَانِيَ ثني فيه الوعد والوعيد وغيرهما تَقْشَعِرُّ مِنْهُ ترتعد عند ذكر وعيده جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ يخافون

رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِيْنُ تطمئن جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ اي عند ذكر وعده ذٰلِكَ اي الكتاب هُدَى

اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ۝ اَفَمَنْ يَّتَّقِيْ يلقى بِوَجْهِهٖ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

اي اشده بان يلقى في النار مغلولة يداه الى عنقه كمن امن منه بدخول الجنة وَقِيْلَ لِلظّٰلِمِيْنَ اي كفار مكة

ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ۝ اي جزاءه كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ رسلهم في اتيان العذاب فَاَتٰىهُمُ الْعَذَابُ

مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ من جهة لا تخطر ببالهم فَاَذَاقَهُمُ اللّٰهُ الْخِزْيَ الذل والهوان من المسخ والقتل و

غيرهما فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ لَوْ كَانُوْا اي المكذبون يَعْلَمُوْنَ ۝ عذابها ما كذبوا وَلَقَدْ

ضَرَبْنَا جعلنا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝ يتعظون قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا حال مؤكدة

غَيْرَ ذِيْ عِوَجٍ اي لبس واختلاف لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۝ الكفر ضَرَبَ اللّٰهُ للمشرك والموحد مَثَلًا رَّجُلًا بدل من مثلا

فِيْهِ شُرَكَآءُ مُتَشٰكِسُوْنَ متنازعون سيئة اخلاقهم وَرَجُلًا سَلَمًا خالصا لِّرَجُلٍ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ

مَثَلًا تمييز اي لا يستوي العبد لجماعة والعبد لواحد فان الاول اذا طلب منه كل من مالكيه خدمته في

وقت واحد تحير فيمن يخدمه منهم وهذا مثل للمشرك والثاني مثل للموحد اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وحده بَلْ اَكْثَرُهُمْ

اهل مكة لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ ما يصيرون اليه من العذاب فيشركون اِنَّكَ خطاب للنبي مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ ۝

ستموت ويموتون فلا شماتة بالموت نزلت لما استبطأوا موته صلى الله عليه وسلم ثُمَّ اِنَّكُمْ ايها الناس فيما بينكم من

المظالم يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ ۝ ع فَمَنْ اي لا احد اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ بنسبة الشريك والولد

اليه وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ بالقرآن اِذْ جَآءَهٗ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى مأوى لِّلْكٰفِرِيْنَ ۝ بلى وَالَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ

هو النبي صلى الله عليه وسلم وَصَدَّقَ بِهٖ هم المؤمنون فالذي بمعنى الذين أُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۝ الشرك
لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الْمُحْسِنِيْنَ ۝ لانفسهم بايمانهم لِيُكَفِّرَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَسْوَاَ الَّذِيْ
عَمِلُوْا وَيَجْزِيَهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ اسوأ واحسن بمعنى السيئ والحسن اَلَيْسَ اللّٰهُ
بِكَافٍ عَبْدَهٗ اى النبي صلى الله عليه وسلم بلى وَيُخَوِّفُوْنَكَ الخطاب له بِالَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ اى الاصنام ان
تقتله او تخبله وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ۝ وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّضِلٍّ اَلَيْسَ اللّٰهُ
بِعَزِيْزٍ غالب على امره ذِي انْتِقَامٍ ۝ من اعدائه بلى وَلَئِنْ لام قسم سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ قُلْ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ تعبدون مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اى الاصنام اِنْ اَرَادَنِيَ اللّٰهُ
بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖٓ لا اَوْ اَرَادَنِيْ بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ لا وفي قراءة بالاضافة
فيهما قُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ۝ يثق الواثقون قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ حالتكم
اِنِّيْ عَامِلٌ على حالتي فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ مَنْ موصولة مفعول العلم يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَيَحِلُّ ينزل عَلَيْهِ
عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ۝ دائم هو عذاب النار وقد اخزاهم الله ببدر اِنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ متعلق
بانزل فَمَنِ اهْتَدٰى فَلِنَفْسِهٖ اهتداؤه وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ
فتجبرهم على الهدى اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَيتوفى الَّتِيْ لَمْ تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا اى يتوفاها
وقت النوم فَيُمْسِكُ الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْاُخْرٰٓى اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى اى وقت موتها
والمرسلة نفس التمييز تبقى بدونها نفس الحيوة بخلاف العكس اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ المذكور لَاٰيٰتٍ دلالات
لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝ فيعلمون ان القادر على ذلك قادر على البعث وقريش لم يتفكروا في ذلك اَمِ بل
اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اى الاصنام آلهة شُفَعَآءَ عند الله بزعمهم قُلْ لهم اَ يشفعون وَلَوْ كَانُوْا لَا يَمْلِكُوْنَ
شَيْئًا من الشفاعة وغيرها وَّلَا يَعْقِلُوْنَ ۝ انكم تعبدونهم ولا غير ذلك لا قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيْعًا اى
هو مختص بها فلا يشفع احد الا باذنه لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ وَاِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ
وَحْدَهُ اى دون آلهتهم اشْمَاَزَّتْ نفرت وانقبضت قُلُوْبُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَاِذَا ذُكِرَ الَّذِيْنَ
مِنْ دُوْنِهٖٓ اى الاصنام اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ۝ قُلِ اللّٰهُمَّ بمعنى يا الله فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مبدعهما
عٰلِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ما غاب وما شوهد اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْ مَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝ من امر
الدين اهدني لما اختلفوا فيه من الحق وَلَوْ اَنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ

انہم جمادات لا تعقل شیئا ۱۲ ک

تعليقات جديدة من التفاسير المعتبرة لحل جلالين

۱ قوله هو النبي صلى الله عليه وسلم اه وقال الزجاج روى عن على رضى الله تعالى عنه انه قال والذي جاء بالصدق محمد صلى الله عليه وسلم والذي صدق به ابو بكر الصديق رضى الله تعالى عنه وروى ان الذي جاء بالصدق محمد صلى الله عليه وسلم والذي صدق به المومنون والكل صحيح كذا قاله قالوا الوجه فى العربية ان يكون جاء وصدق لفاعل واحد لان التغاير يستدعى اضمار الذى وذا غير جائز او اضمار الفاعل من غير تقدم الذكر وذا بعيد ۱۲ مدارك ۲ قوله هم المومنون وقيل المراد منه ابو بكر رضى الله ورجحه الرازى وايضا فى روح البيان وقال الامام السهيلى رحمه الله والذى جاء بالصدق هو رسول الله والذى صدق به هو الصديق رضى الله عنه ودخل فى الآية بالمعنى كل من صدق به لكن رده السيدى وسندى بان ضمير الجمع هو اولئك هم المتقون دال على العموم ۱۲ ۳ قوله فالذى بمعنى الذين اے فهى جنس والمراد بالنسبة للصلة الاولى محمد وبالنسبة للصلة الثانية المومنون ولذلك روعى معناه فجمع فى قوله اولئك هم المتقون ۱۲ جمل ۴ قوله لانفسهم متعلق للمحسنين وفيه اشارة الى ان احسان الانسان لنفسه وثمرته عائدة عليها فلا يعود على الله نفع محسن ولا ضرر مسئ تعالى الله عنه والاحسان للنفس يكون بطاعة الله والالتجاء اليه وبذل المعروف للخلق محبة فى الخالق وبهذا تكون النفس عزيزة ومن اعز نفسه اعزه الله وبضدها تتميز الاشياء ۱۲ صاوى ۵ قوله ان تقتله بالفوقية على زنة التانيث والضمير المستكن للاصنام والبارز للنبى صلى الله عليه وسلم وكذا فى او تخبله وهو بدل عن الذين اے يخوفونك بقتل الاصنام اياه او تخبله التخبيل فساد العقل كانوا يقولون انا نخاف ان تخبلك آلهتنا لعيبك اياها ۱۲ ك ۶ قوله او تخبله الخبل فساد العقل فى القاموس خبله افسد عقله او عضوه ۱۲ ۷ قوله ذى انتقام اے ينتقم من اعدائه وفيه وعيد لقريش ووعد للمومنين بانه ينتقم لهم منهم وينصرهم عليهم ثم اعلم بانهم مع عبادتهم الاوثان مقرون بان الله تعالى خلق السموات والارض بقوله ولئن الخ ۱۲ مدارك ۸ قوله وفى قراءة اے فى قراءة السبع غير ابى عمرو فانه قرا كاشفات وممسكات بالتنوين ورحمته وضره بالنصب فهو المقرر فى متن التفسير ۱۲ ك ۹ قوله وما انت عليهم بوكيل هذا تسلية له صلى الله عليه وسلم والمعنى ليس هداهم بيدك ولا فى ضمانتك حتى تقهرهم وتجبرهم عليه وانما هو بيدنا فان شئنا هديناهم وان شئنا ابقيناهم على ما هم عليه من الضلال ۱۲ ص ۱۰ قوله فتجبرهم من الجبر والاجبار بمعنى الاكراه منصوب فى جواب النفى ۱۲ ك ۱۱ قوله الله يتوفى الانفس الخ المعنى بامارتہ خدائے تعالے قبض روح میکند نزدیک موت آن وآن روح کہ نمردہ است قبض آن میکند نزدیک خواب آن پس نگاہ میدارد آنرا کہ حکم موت کردہ است بروے ومیگذارد آن دیگر را تا وقتی معین وفى البيضاوى الله يتوفى الانفس حين موتها والتى لم تمت فى منامها اے يقبضها من الابدان بان يقطع تعلقها عنها وتصرفها فيها اما ظاهرا وباطنا وذلك عند الموت او ظاهرا لا باطنا وهو فى النوم وقوله ويمسك التى قضى عليها الموت فلا يردها الى البدن وقوله ويرسل الاخرى اے النائمة الى بدنها عند اليقظة وقوله الى اجل مسمى هو الموت وما روے عن ابن عباسؓ ان فى ابن آدم نفسا وروحا بينهما مثل شعاع الشمس فالنفس التى بها العقل والتميز والروح التى بها النفس والحيوة فيتوفيان عند الموت ويتوفى النفس وحدها عند النوم قريب مما ذكرنا ۱۲ ۱۲ قوله والمرسلة نفس التميز تبقى بدونها نفس الحيوة بخلاف العكس فلا يبقى نفس التميز بدون نفس الحيوة وعن ابن عباس فى ابن آدم نفس وروح فالنفس هى التى بها العقل والتميز والروح هے التى بها النفس والحركة فاذا نام العبد قبض الله نفسه ولم يقبض روحه وعن على قال تخرج الروح عند النوم ويبقى شعاعه فى الجسد فاذا انتبه من النوم عاد الروح الى جسده باسرع من لحظة واخرج الحاكم والطبرانى عن على مرفوعا ما من عبد ولا امراة ينام فيمتلى نوما الا يعرج بروحه الى العرش فالذى لا يستيقظ الا عند العرش فتلك الرؤيا التى تصدق والذى يستيقظ دون العرش فتلك الرؤيا التى تكذب واخرج الطبرانى فى الاوسط من طريق سعيد ابن جبير عن ابن عباس ان ارواح الاحياء وارواح الاموات تلتقى فى المنام فيتعارف منها ما شاء الله فيتساءلون بينهم فيمسك ارواح الموتے ويرسل ارواح الاحياء الى اجسادها الى انقضاء مدة حياتها واخرج ابن المبارك فى الزهد عن ابى الدرداء اذا نام الانسان عرج بروحه حتى توتى بها الے العرش فمن كان منهم طاهرا اذن لها بالسجود وان كان جنبا لم يوذن لها فيه ۱۲ ك ۱۳ قوله بخلاف العكس اے فمتى ذهبت نفس الحياة لا تبقى نفس التميز والاحساس واعلم انه اختلف هل فى الانسان روح واحدة والتعدد باعتبار اوصافها وهو التحقيق او روحان احدهما روح اليقظة التى اجرے الله العادة بانها اذا كانت فى الجسد كان الانسان متيقظا فاذا خرجت منه نام الانسان ورأت تلك الروح المنامات والاخرے روح الحياة التى اجرى الله العادة بانها اذا كانت فى الجسد كان حيا فاذا فارقته مات فاذا رجعت اليه حيى وكلام المفسر محتمل للقولين ۱۲ صاوے ۱۴ قوله بخلاف العكس اے لا تبقى نفس التميز بدون نفس الحياة ۱۲ جمل ۱۵ قوله ايشفعون يشير به الى ان مدخول الهمزة محذوف وقوله ولو كانوا حال من فاعله اے ايشفعون فى حالة تقدير عدم ملكهم وعدم عقلهم ۱۲ جمل ۱۶ قوله لا اے لا يقدرون ولا يعقلون شيئا لانهم جمادات محضا ۱۲ ۱۷ قوله واذا ذكر الذين من دونه اذا هم يستبشرون العامل فى اذا الشرطية واذا الفجائية معنى المفاجاة المتضمنة هى اياه اے فاجئوا وقت الذكر وقت الاستبشار ولا يلزمه تعلق ظرفين بعامل واحد لان الثانى ليس منصوبا على الظرفية بل على انه مفعول به كذا فى الكشاف وشروحه وذلك مبنى على امرين احدهما ان العامل فى اذا الفجائية هو معنى المفاجاة والثانى ان العامل فى اذا الشرطية هو الجواب وذلك لانه لا يصح كون الفعل فى الجواب عاملا فى اذا الشرطية فيما نحن فيه لانه ح يكون فى معنى المضاف اليه لاذا الفجائية فلا يكون عاملا فى المضاف ولا فيما قبله فاضطروا الے كون العامل فيها معنى المفاجاة واما اذا كان العامل فيها معنى الشرط كما ذهب اليه بعضهم واختاره الشيخ الرضى عند تضمنها معنى الشرط فلا صارف عنه والقول بان اذا الفجائية العامل فيه معنى المفاجاة مما تفرد به الزمخشرى وتبعه ابن الحاجب وانكره ابن هشام وابو حيان ولم يرتضه الشيخ الرضى لانه اخراج لاذا عن المفعولية والعامل فيها عندهم هو الخبر مذكورا كان او مقدرا وبناء على تقدير كونه ظرفا مكانا او زمانا واما على تقدير كونه حرفا فلا حاجة فيها الے العامل وعلى تقدير كونها اسم مكان كما نقل عن المبرد فيجوز ان يكون خبر المبتدا الذى بعدها يتعلق بكائن وشبهه من متعلقات الظروف العامة ففى نحو خرجت فاذا السبع فبالمكان السبع وعلى تقدير كون ظرف زمان كما قال الزجاج فيجوز ان يكون اذا فى قولهم فاذا السبع خبرا عما بعدها بتقدير مضاف اے فاذا حصول السبع فى ذلك الوقت ويجوز ان يكون الخبر محذوفا واذا ظرفا لذلك غير ساد مسده اے ففى ذلك الوقت السبع بالباب كذا قال الشيخ الرضى وعلى هذا فما اذا كان الخبر مذكورا كما فيما نحن فيه فهو العامل فى اذا هذه ۱۲ ك ۱۸ قوله يستبشرون اے يفرحون ويظهر فى وجوههم البشر وهو اثر السرور والاستبشار هو ان يمتلى القلب سرورا حتى تنبسط له بشرة الوجه هذا هو حال الكافر عند ذكر الله تعالى واما المومن فيفرح بذكر الله ويحزن بتركه واعلم ان كل قلب لا يعرف الله فانه لا يانس بذكر الله ولا يسكن اليه ولا يفرح به فلا يكون مسكن الحق اوحى الله تعالے الى موسى يا موسى اتحب ان نسكن معك بيتك فخر لله ساجدا ثم قال يا رب وكيف تسكن معى فى بيتى فقال يا موسى اما علمت انى جليس من ذكرنى وحيث ما التمسنى ص م

الى صراط مستقيم ۱۲ صاوى ۱۹ قوله اهدنى تقدير الدعاء المستدعى له قوله اللهم فاطر السموات آه وتبرك بلفظ النبى صلى الله عليه وسلم فانه كان يدعو فيقول اللهم ص م

۵۱ قوله مالم يكونوا يحتسبون اے مالم يكن قط فى حسابهم ولم يحدثوا انفسهم بهم ١٢ ك ۵۲ قوله اے العذاب فان العذاب الذى كانوا يستهزءون به عند اخبار النبى صلى الله عليه وسلم بذلك وفيه تعريض لمن قدر المضاف فقال جزاء الهزئهم بانه لا حاجة الى ذلك ١٢ ك ۵۳ قوله انعاما يشير بتفسيرها بالانعام الى توجيه تذكير الضمير الراجع اليها فى قوله انما اوتيته وهذا على تقدير كون ما كافة وان جعلت موصولة فالها لما ١٢ ك ۵۴ قوله انما اوتيته آه ما موصولة او كافة فعلى الاول الهاء عائدة عليها وعلى الثانى عائدة على النعمة والتذكير باعتبار كونها بمعنى الانعام كما قال الشارح آه شيخنا وعلى الثانى هى زائدة كما فى السمين لانها هى التى تزاد بعد الحروف النواسخ لتهيئها للدخول على الافعال ١٢ ج ۵۵ قوله بانى اهل له او على علم منى بانى سأعطاه لما فى من استحقاقها او على علم منى بوجوه كسبه ١٢ ۵۶ قوله اے القولة اختار كون الضمير اے القول وهو احد وجهيه والظاهر ارجاعها الى النعمة كما اختاره الزمخشرى والتانيث باعتبار الخبر او لفظ النعمة ١٢ ك ۵۶ قوله اے القولة اے المقالة المذكورة وهى قوله انما اوتيته على علم وتانيث الضمير باعتبار الخبر يعنى لما كان الخبر مؤنثا اعنى فتنة ساغ تانيث المبتدأ لاجله لانه فى معناه كقولهم ما جاءت حاجتك وضع غيره تفسير الضمير بالنعمة اے بل النعمة فتنة ١٢ ۵۷ قوله اے جزاؤها يشير الى تقدير المضاف للسيئات وقيل سمى جزاء السيئة سيئة للمشاكلة ١٢ ك ۵۸ قوله قل يعبادى آه وسبب نزولها ما روى عن ابن عباس انه قال بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم اے وحشى قاتل حمزة يدعوه الى الاسلام فارسل اليه كيف تدعونى اے دينك وانت تزعم انه من قتل او اشرك او زنى يلق اثاما يضاعف له العذاب وانا فعلت ذلك كله فانزل الله الا من تاب وآمن وعمل عملا صالحا فقال وحشى هذا شرط شديد لعلى لا اقدر عليه فهل غير ذلك فانزل الله ان الله لا يغفر ان يشرك به ويغفر ما دون ذلك لمن يشاء فقال وحشى ارانى بعد فى شبهة ايغفر لى ام لا فانزل الله قل يا عبادى الذين اسرفوا على انفسهم لا تقنطوا من رحمة الله فقال وحشى نعم الآن لا ارى شرطا فاسلم فمعنى قوله ان الله يغفر الذنوب جميعا اے بالتوبة اذا تاب وصحت توبته محيت ذنوبه ومن مات قبل ان يتوب فهو موكول الى مشيئة الله تعالى فيه فان شاء غفر له وعفا عنه وان شاء عذبه بقدر ذنوبه ثم يدخله الجنة بفضله ورحمته فالتوبة واجبة على كل واحد وخوف العقاب قائم فلعل الله يغفر مطلقا ولعله يعذب ثم يغفر بعد ذلك وفى هذه الآية من انواع المعانى والبيان اشياء حسنة منها اقباله عليهم ونداؤهم ومنها اضافتهم اليه اضافة تشريف ومنها الالتفات من التكلم اے الغيبة فى قوله من رحمة الله ومنها اضافة الرحمة لاجل الاسماء الحسنى ومنها اعادة الظاهر بلفظه فى قوله ان الله ومنها ابراز الجملة من قوله انه هو الغفور الرحيم مؤكدة بان والفصل وباعادة الصفتين اللتين تضمنتها الآية السابقة ١٢ ج ۵۸ قوله قل يعبادى الذين اسرفوا على انفسهم الآية عن ابن عباس ان وحشيا قاتل حمزة رضى الله عنه كتب الى النبى عليه الصلوة والسلام يسأله هل لى من توبة وكتب انه كان قد سمع وانت تزعم ان من قتل او اشرك او زنى يلق اثاما يضاعف له العذاب يوم القيامة وانا قد فعلت ذلك كله فانزل الله سبحانه وتعالى الا من آمن وعمل صالحا فقال وحشى هذا شرط شديد لا اقدر عليه فهل غير ذلك فانزل الله تعالى ان الله لا يغفر ان يشرك به ويغفر ما دون ذلك لمن يشاء فقال وحشى فلا ادرى ايغفر لى ام لا فانزل الله تعالى قل يا عبادى الذين اسرفوا الآية قال نعم هذا فجاء فاسلم من الخطيب ملخصا وفى الكبير هذا عام فى حق جميع المسرفين وقوله ان الله يغفر الذنوب جميعا اے ولو بعد حين بتعذيب فى الجملة وبغيره حيثما يشاء من ابى السعود ١٢ ۵۹ قوله تيأسوا فى القاموس قنط كنصر وضرب قنوطا وقنط كفرح قنطا وقناطة وكمنع وحسب وهاتان على الجمع بين اللغتين يئس ١٢ ۶۰ قوله لمن تاب من الشرك بالاسلام واما سائر الذنوب فيغفرها من غير توبة ويدل عليه قوله تعالى ان الله لا يغفر ان يشرك به ويغفر ما دون ذلك لمن يشاء لانه لو قيد بالتوبة لم يصح عدم مغفرة الشرك فانها ايضا مغفور بعد التوبة ١٢ ک ۶۱ قوله هو القرآن بيان لاحسن فالمراد بما انزل اليكم الكتب السماوية مطلقا والخطاب للجنس ١٢ ک ۶۲ قوله فبادروا اليه قبل الخ قدر الفعل والظرف المضاف الى ان تقول والمشهور عند البصريين وبما انه ان تقول ولان لا تقول ١٢ كما لين ۶۳ قوله اصله يا حسرتى آه اے الالف بدل من ياء المتكلم وقرئ يا حسرتى على الاصل ويا حسرتاى على الجمع بين العوض والمعوض والحسرة الاغتمام والحزن على ما فات ١٢ ۶۴ قوله حسرتى بالاضافة الى ياء المتكلم فانقلبت الياء الفا فان العرب يحول ياء الكناية الفا فى الاستغاثة فيقولون يا ويلتا ويا ندامتا والمعنى يا ايتها الحسرة هذا اوانك فاحضرى ١٢ ک ۶۵ قوله فى جنب الله قال الرازى الجنب سمى جنبا لانه جانب من جوانب ذلك الشئ والشئ الذى يكون من لوازم الشئ وتوابعه يكون كانه جند من جنوده وجانب من جوانبه فلما حصلت هذه المشابهة بين الجنب الذى هو العضو وبين ما يكون لازما للشئ وتابعا له لا جرم حسن اطلاق لفظ الجنب على الحق والامر والطاعة انتهى ١٢ ۶۶ قوله اے طاعته اشار بذلك الى ان المراد بالجنب الطاعة مجازا لان الجنب فى الاصل الجهة المحسوسة ويرادفه الجانب فشبهت الطاعة بالجهة بجامع تعلق كل بصاحبه لان الطاعة لها تعلق بالله تعالى والجهة لها تعلق بصاحبها ١٢ صاوى ۶۷ قوله فاكون من المحسنين آه فى نصبه وجهان احدهما عطفه على كرة فانها مصدر فعطف مصدر مؤول على مصدر مصرح به والثانى انه منصوب على جواب التمنى المفهوم من قوله لو ان لى كرة والفرق بين الوجهين ان الاول يكون فيه الكون متمنى ويجوز ان تضمر ان وان تظهر والثانى يكون فيه الكون مترتبا على حصول المتمنى لا متمنى ويجب ان تضمر ان ١٢ ج ۶۸ قوله فيقال آه جواب سوال تقديره ان كلمة بلى مختصة بايجاب النفى ولا نفى فى واحد من تلك المقالات فكيف صح ان تقع بلى جوابا لغير منفى فاجاب بانه لما كان قوله لو ان الله هدانى وجوابه متضمنا نفى الهداية لانها للامتناع كانه قال ما هدانى الله فيقال بلى قد جاءتك اياتى مرشدة لك آه ١٢ جمل ۶۹ قوله من قبل الله اے جوابا للمقالة الثانية واخر عن الثالثة ليتصل كلام الكافر بعضه ببعض ولم تؤخر المقالة الثانية عن الثالثة لئلا يكون مخالفا للترتيب الوجودى فان الكافر اولا يتحسر ثم يحتج بحجة واهية ثم يتمنى الرجوع الى الدنيا ١٢ صاوى ۷۰ قوله وهو سبب الهداية يشير الى ان قوله بلى الخ رد للمقالة الثانية وهى لو ان الله هدانى لكنت من المتقين قال ابو السعود وقوله تعالى بلى قد جاءتك الخ رد من الله تعالى للنفى الذى تضمنه قول القائل لو ان الله هدانى ١٢ جمل ۷۱ قوله بنسبة الشريك الخ اشار بذلك الى ان المراد كذب يؤدى للكفر والا فظاهر الآية يعم كل كذب على الله تعالى وحينئذ ففيها تحذير وتخويف لمن يتعمد الكذب على الله تعالى كالافتاء بغير الشرع ورواية الحديث بالكذب ١٢ صاوى ۷۲ قوله وجوههم مسودة جملة من مبتدأ وخبر فى محل نصب على الحال من الموصول ان جعلت الرؤية بصرية وفى محل المفعول الثانى ان جعلت علمية والاول اولى لان كون الوجوه والوانها متعلقات البصر اظهر من كونها من متعلقات القلب وقوله اليس الخ تعليل لاسوداد وجوههم كانه قال لان لهم فى جهنم مستقرا ومقاما ١٢ ج ۷۳ قوله بمفازتهم المفازة مفعلة من الفوز وهو السعادة فكان المعنى ان النجاة فى القيامة حصلت بسبب فوزهم فى الدنيا بالطاعة والخيرات فعبر عن الفوز باوقاتها ومواضعها كبير هذا ما يؤيد الشارح وفى ابى السعود المفازة مصدر ميمى اما من فاز منه اے نجا منه او اما من فاز بالمطلوب اے ظفر به ملخصا ١٢ ۷۴ قوله الله خالق كل شئ الخ رد على المعتزلة والثنوية ١٢ مدارك ۷۵ قوله له مقاليد السموات والارض المقاليد جمع مقلاد او مقليد والكلام كناية عن شدة التمكن والتصرف فى كل شئ ١٢

لَافْتَدَوْا بِهٖ مِنْ سُوْٓءِ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ وَبَدَا ظهر لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مَا لَمْ يَكُوْنُوْا يَحْتَسِبُوْنَ ۝ يظنون وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا وَحَاقَ نزل بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ اى العذاب فَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ الجنس ضُرٌّ دَعَانَا ۡ ثُمَّ اِذَا خَوَّلْنٰهُ اعطيناه نِعْمَةً انعاما مِّنَّا ۙ قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ من الله بانى له اهل ۭ بَلْ هِيَ اى القولة فِتْنَةٌ بلية يبتلى بها العبد وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ ان التخويل استدراج وامتحان قَدْ قَالَهَا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ من الامم كقارون وقومه الراضين بها فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ فَاَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ۭ اى جزاؤها وَالَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ هٰٓؤُلَاۗءِ اى قريش سَيُصِيْبُهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ۙ وَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ۝ بفائتين عذابنا فقحطوا سبع سنين ثم وسع عليهم اَوَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ يوسعه لِمَنْ يَّشَاۗءُ امتحانا وَيَقْدِرُ ۭ يضيقه لمن يشاء ابتلاء اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝ قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا بكسر النون وفتحها وقرئ بضمها تيأسوا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ۭ لمن تاب من الشرك اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝ وَاَنِيْبُوْٓا ارجعوا اِلٰى رَبِّكُمْ وَاَسْلِمُوْا اخلصوا العمل لَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ۝ بمنعه ان لم تتوبوا وَاتَّبِعُوْٓا اَحْسَنَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ هو القرآن مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَّاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝ قبل اتيانه بوقته فبادروا اليه قبل اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ يّٰحَسْرَتٰى اصله يا حسرتى اى ندامتى عَلٰي مَا فَرَّطْتُّ فِيْ جَنْۢبِ اللّٰهِ اى طاعته وَاِنْ مخففة من الثقيلة اى وانى كُنْتُ لَمِنَ السّٰخِرِيْنَ ۝ بدينه وكتابه اَوْ تَقُوْلَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِيْ بالطاعة اى فاهتديت لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ۝ عذابه اَوْ تَقُوْلَ حِيْنَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ اَنَّ لِيْ كَرَّةً رجعة الى الدنيا فَاَكُوْنَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ المؤمنين فيقال له من قبل الله بَلٰى قَدْ جَاۗءَتْكَ اٰيٰتِيْ القرآن وهو سبب الهداية فَكَذَّبْتَ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ تكبرت عن الايمان بها وَكُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَرَى الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلَي اللّٰهِ بنسبة الشريك والولد اليه وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ ۭ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى ماوى لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝ عن الايمان بلى وَيُنَجِّي اللّٰهُ من جهنم الَّذِيْنَ اتَّقَوْا الشرك بِمَفَازَتِهِمْ ۡ اى بمكان فوزهم من الجنة بان يجعلوا فيه لَا يَمَسُّهُمُ السُّوْۗءُ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۡ وَّهُوَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ۝ متصرف فيه كيف يشاء لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ اى مفاتيح خزائنهما من المطر والنبات وغيرهما وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ القرآن اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ متصل بقوله وينجى الله الذين اتقوا الخ وما بينهما اعتراض

تعليقات جديدة من التفاسير المعتبرة لحل جلالين

قل افغير الله تامروني اعبد ايها الجاهلون ○ غير منصوب[1] باعبد المعمول[2] لتامروني بتقدير ان بنون واحدة[3] وبنونين وادغام وفك ولقد اوحي اليك والى الذين من قبلك ج والله لئن اشركت يا محمد فرضا[4] ليحبطن عملك ولتكونن[5] من الخسرين ○ بل الله[6] وحده فاعبد وكن من الشكرين ○ انعامه عليك وما قدروا الله[7] حق قدره ما عرفوه حق معرفته او ما عظموه حق عظمته حين اشركوا به غيره والارض[8] جميعا حال اى السبع قبضته اى مقبوضة[9] له فى ملكه وتصرفه يوم القيمة والسموت مطويت مجموعات[10] بيمينه بقدرته سبحنه وتعالى عما يشركون ○ معه ونفخ فى الصور[11] النفخة الاولى فصعق مات من فى السموت ومن فى الارض الا من شاء الله من الحور والولدان[12] وغيرهما ثم نفخ فيه اخرى[13] فاذا هم اى جميع الخلائق الموتى قيام[14] ينظرون ○ ينتظرون ما يفعل بهم واشرقت الارض اضاءت بنور ربها حين يتجلى[15] لفصل[16] القضاء ووضع الكتب كتاب الاعمال للحساب وجايء[17] بالنبين والشهداء اى بمحمد صلى الله عليه وسلم وامته يشهدون للرسل بالبلاغ وقضى بينهم بالحق اى العدل وهم لا يظلمون ○ شيئا ووفيت كل نفس ما عملت اى جزاءه وهو اعلم بما يفعلون ع فلا يحتاج الى شاهد وسيق الذين كفروا بعنف الى جهنم زمرا جماعات متفرقة[18] حتى اذا جاءوها فتحت ابوابها جواب اذا وقال لهم خزنتها الم ياتكم رسل منكم يتلون عليكم ايت ربكم القران وغيره وينذرونكم لقاء يومكم هذا ط قالوا بلى ولكن حقت كلمة العذاب اى لاملأن جهنم الآية على الكفرين ○ قيل ادخلوا ابواب جهنم خلدين مقدرين الخلود فيها ج فبئس مثوى مأوى المتكبرين ○ جهنم وسيق الذين اتقوا ربهم بلطف الى الجنة زمرا حتى اذا جاءوها وفتحت ابوابها الواو فيه للحال[19] بتقدير قد وقال لهم خزنتها سلم عليكم[20] طبتم حالا فادخلوها خلدين ○ مقدرين الخلود فيها و جواب اذا مقدر[21] اى دخلوها وسوقهم وفتح الابواب قبل مجيئهم تكرمة لهم وسوق الكفار وفتح ابواب جهنم عند مجيئهم ليبقى حرها اليهم اهانة لهم وقالوا عطف على دخلوها المقدر الحمد لله الذى صدقنا وعده بالجنة واورثنا الارض اى ارض الجنة نتبوا[22] ننزل من الجنة حيث نشاء ج لانها كلها لا يختار فيها مكان على مكان فنعم اجر العملين ○ الجنة وترى الملئكة حافين حال من حول العرش من كل جانب منه يسبحون حال من ضمير حافين بحمد ربهم ج ملابسين للحمد اى يقولون سبحان الله وبحمده وقضى بينهم بين جميع الخلائق بالحق اى العدل فيدخل المؤمنون الجنة والكافرون النار وقيل الحمد

---

[1] قوله منصوب باعبد المعمول لتامروني بتقدير ان لے اتامرون ان اعبد غير الله فحذف ان ورفع المضارع ويجوز تقديم معمول ان عليه خلافا للزمخشري ومن تبعه اما عند من لم يجوز الحذف فنصبه باعبد وتامروني اعتراض ومن لم يجوز التقديم فنصبه اما باعبد وتامروني اعتراض كما في الاول او ما يتضمنه مجموع تامروني ان اعبد من معنى الفعل لے افغير الله تعبدوني بالتشديد لے تجعلوني عابدا له ١٢ كمالين

[2] قوله المعمول لتامروني لے والاصل اتامرونني بان اعبد غير الله فقدم مفعول اعبد على تامروني العامل في عامله وحذفت ١٢ صاوى

[2] قوله المعمول لتامروني لے على اضمار ان المصدرية فلما حذفت بطل عملها على احد الوجهين فيها والاصل تامروني بان اعبد غير الله ١٢ جمل

[3] قوله بنون واحدة لے مخففة مع فتح الياء وهذه قراءة نافع وقوله بنونين لے وقرأ ابن عامر بنونين الاولى مفتوحة والثانية مكسورة وسكون الياء وقوله بادغام وعليه يجوز في الياء السكون والفتح وقوله وفك وعليه فالياء ساكنة لا غير فالقراءات اربعة ١٢ جمل

[4] قوله فرضا لے على سبيل التقدير وفرض المحال وهو جواب عن سوال مقدر كيف يقع الشرك من الانبياء مع عصمتهم وقيل المقصود بالخطاب اممهم لعصمتهم من ذلك ان قلت كان مقتضى الظاهر لئن اشركتم فما وجه افراد الخطاب اجيب بان المعنى اوحى الى كل واحد منهم لئن اشركت الخ كما يقال كسانا الامير حلة لے كسا كل واحد منا حلة ١٢ صاوى

[5] قوله ولتكونن من الخاسرين عطف مسبب على سبب وجملة المعطوف والمعطوف عليه جواب القسم الثاني وهو لئن اشركت والقسم الثاني وجوابه جواب عن القسم الاول وهو لقد اوحى و حذف جواب الشرط وهو لئن اشركت للقاعدة ١٢ صاوى

[6] قوله بل الله فاعبد الفاء جواب الشرط المحذوف تقديره لا تعبد ما امرك الكفار بعبادته بل ان عبدت فاعبد الله فحذف الشرط واقيم المفعول مقامه ١٢ روح

[7] قوله وما قدروا الله حق قدره ان قلت ان مفهوم الآية يقتضى ان المؤمنين يعرفون الله حق معرفته ومقتضى قوله صلى الله عليه وسلم سبحانك ما عرفناك حق معرفتك وقوله سبحان من لا يعلم قدره غيره ولا يبلغ الواصفون صفته انه لا يعلم الله الا الله فكيف الجمع بينهما اجيب بان الآية محمولة على المعرفة المامور بها المكلف بتحصيلها ولا شك ان المؤمنين عرفوه حق معرفته التى فرضت عليهم وهى تنزيهه عن النقائص ووصفه بالكمالات والحديث محمول على المعرفة التى لم تفرض على العباد وهى معرفة الحقيقة والكنه فتدبر فتحصل ان العجز عن الادراك ادراك والبحث عن الذات اشراك ولم يكلفنا الله الا بان ننزهه عما سواه سبحانه وتعالى ١٢ صاوى

[8] قوله والارض آه مبتدأ وقبضته خبره والجملة فى محل نصب على الحال من اسم الجلالة لے ما عظموه حق عظمته والحال انه موصوف بهذه القدرة الباهرة و قدم الارض لمباشرتهم لها ومعرفتهم بحقيقتها ولما كان فى دار الدنيا من يدعى الملك والقهر والعظمة والقدرة دون دار الآخرة فالامر فيها لله وحده ظاهرا وباطنا قال يوم القيامة ١٢ ج

[9] قوله لے مقبوضة له القبضة المرة من القبض اطلقت ههنا على المقبوض تسمية المفعول بالمصدر لے فى ملكه وتصرفه يريد ان القبضة مجاز عن الملك وجعل الزمخشرى الكلام على طريقة التخييل والتمثيل من غير اعتبار القبضة حقيقة ولا مجازا كقولهم شابت لمة الليل ١٢ ك

[10] قوله مجموعات لے كالسجل المطوى قال صاحب الكشاف والغرض من هذا الكلام اذا اخذته كما هو بجملته ومجموعه تصوير عظمته والتوقيف على كنه جلاله لا غير من غير ذهاب بالقبض ولا باليمين الى جهة حقيقة او جهة مجاز واليه اشار المصنف ١٢ جمل

[11] قوله ونفخ فى الصور الخ الذى ينفخ فى الصور هو اسرافيل عليه السلام وقد قيل انه يكون معه جبريل لحديث ابى سعيد الخدرى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان صاحبى الصور بايديهما او فى ايديهما قرنان يلاحظان النظر حتى يومران اخرجه ابن ماجه فى السنن ١٢ جمل

[12] قوله من الحور والولدان وغيرهما وقد ورد انه صلعم سأل جبرئيل عن هذه الآية فقال هم الشهداء رواه ابن ابى الدنيا عن ابى هريرة قال الحافظ ابن كثير رواة الحديث كلهم ثقات الا واحد منهم فانه غير معروف وقد مر فى سورة النمل ١٢ ك

[12] قوله من الحور والولدان وغيرهما قال فى العقائد النسفية وشرحه وهما لے الجنة والنار مخلوقتان موجودتان باقيتان ولا يفنى اهلهما لقوله تعالى فى حق الفريقين خالدين فيها ابدا فان قيل قول الله تعالى كل نفس ذائقة الموت يقتضى فناء اهلها ايضا والاقتضاء اجيب ان هذه الآية لے آية الاستثناء مفسرة لقوله تعالى كل شيء هالك الا وجهه وكل نفس ذائقة الموت وغيرهما من الآيات فلا تعارض ولا تناقض ملخصا من روح البيان ١٢

[13] قوله ثم نفخ فيه اخرى الصحيح فى عدد النفخات نفختان نفخة الفزع ونفخة البعث واختار ابن العربى انها ثلاثة ثالثها نفخة الصعق ووقع التصريح به فى حديث وقال الاولون نفخة الفزع هو نفخة الصعق لان الامرين متلازمان لے فزعوا فزعا ماتوا فيه وهذا ما صححه القرطبى واستدلوا باشتراك الاستثناء فيهما ١٢ ك

[14] قوله فاذا هم قيام ينظرون الاستثناء ملاحظ فى هذا ايضا كما اشار له بقوله الموتى واما من لم يمت كالحور فلا يقال فيه فاذا هم قيام ينظرون آه شيخنا والعامة على رفع قيام خبرا وزيد بن على على نصبه حالا وفيه حينئذ وجهان احدهما ان الخبر ينظرون وهو العامل فى هذه الحال لے فاذا هم ينظرون قياما والثانى ان الخبر محذوف هو العامل فى الحال لے فاذا هم مبعوثون او مجموعون قياما واذا جعلنا اذا الفجائية حرفا كما قال بعضهم فالعامل فى الحال اما ينظرون واما الخبر المقدر ١٢ ج،

[15] قوله تجلى قال صلى الله عليه وسلم سترون ربكم وقال كما لا تضارون فى الشمس فى يوم الصحو ١٢ خطيب

[16] قوله لفصل القضاء والمراد بالنور نور يخلقها الله من غير واسطة فينور به ارض الموقف واضافته اليه كتشريف كبيت الله وناقة الله وقد يقال المراد بالنور العدل وانما سمى نورا لانه يزين البقاع ويظهر الحقوق كما سمى الظلم ظلمة ١٢ ك

[17] قوله وجيئ بالنبيين لے ليدعوا على اممهم انهم بلغوهم الرسالة وذلك ان الله يجمع الخلائق الاولين والآخرين فى صعيد واحد ثم يقول لكفار الامم الم ياتكم نذير فينكرون ويقولون ما جاءنا من نذير فيسأل الله الانبياء عن ذلك فيقولون كذبوا قد بلغناهم فيسألهم البينة وهو اعلم بهم اقامة للحجة فيقولون امة محمد تشهدين فيؤتى بامة محمد صلى الله عليه وسلم فيشهدون لهم انهم قد بلغوا فتقول الامم الماضية من اين علموا وانما كانوا بعدنا فيسأل هذه الامة فيقولون ارسلت الينا رسولا وانزلت علينا كتابا واخبرتنا فيه بتبليغ الرسل وانت صادق فيما اخبرت ثم يؤتى بمحمد صلى الله عليه وسلم فيسأله الله عن امته فيزكيهم ويشهد بصدقهم ١٢ ج

[18] قوله جماعات متفرقة بعضها فى زمر بعض وزمرا مفرده زمرة من الزمر وهو الصوت اذ الجماعة لا تخلو عنه ١٢ ك

[19] قوله الواو للحال والحكمة فى زيادة الواو هنا دون التى قبلها ان ابواب السجن مغلقة الى ان يجيئها صاحب الجريمة فتفتح له ثم تغلق عليه فناسب ذلك عدم الواو فيها بخلاف ابواب السرور والفرح فانها تفتح انتظارا لمن يدخلها ١٢ صاوى

[20] قوله سلام عليكم آه لے لا يعتريكم بعده مكروه وقوله طبتم لے طهرتم من دنس المعاصى آه بيضاوى وقوله حالا منصوب على التمييز المحول عن الفاعل واشار به الى ان طبتم تمييزه محذوف لے طابت حالكم وحسنت ١٢ ج،

[21] قوله وجواب اذا مقدر عبارة السمين فى جواب اذا ثلاثة اوجه احدها قوله وفتحت والواو زائدة وهو رأى الكوفيين والاخفش وانما جئ هنا بالواو دون التى قبلها لان ابواب السجون مغلقة الى ان يجيئها صاحب الجريمة فتفتح له ثم تغلق عليه فناسب ذلك عدم الواو فيها بخلاف ابواب السرور والفرح فانها تفتح انتظارا لمن يدخلها والثانى ان الجواب قوله وقال لهم خزنتها على زيادة الواو ايضا لے حتى اذا جاءوها قال لهم خزنتها الثالث ان الجواب محذوف قال الزمخشرى

يتبوأ كل واحد منا فى لے مكان اراده من جنته الواسعة لا من جنة غيره على ان فيها مقامات معنوية لما يتمانع واراد كما قال فى التفسير الكبير قال حكماء الاسلام الجنة نوعان ١٣ح

لله رب العلمين ع ختم استقرار الفريقين بالحمد من الملئكة سورة غافر مكية الا الذين يجادلون
الآيتين خمس وثمانون آية بسم الله الرحمن الرحيم حم الله اعلم بمراده به تنزيل
الكتب القران مبتدأ من الله خبره العزيز في ملكه العليم بخلقه غافر الذنب للمؤمنين وقابل التوب
لهم مصدر شديد العقاب للكافرين اي مشدده ذي الطول اي الانعام الواسع وهو موصوف
على الدوام بكل من هذه الصفات فاضافة المشتق منها للتعريف كالاخيرة لا اله الا هو اليه المصير
المرجع ما يجادل في آيات الله القران الا الذين كفروا من اهل مكة فلا يغررك تقلبهم في البلاد
للمعاش سالمين فان عاقبتهم النار كذبت قبلهم قوم نوح والاحزاب كعاد وثمود وغيرهما من بعدهم وهمت
كل امة برسولهم ليأخذوه يقتلوه وجادلوا بالباطل ليدحضوا يزيلوا به الحق فاخذتهم
بالعقاب فكيف كان عقاب لهم اي هو واقع موقعه وكذلك حقت كلمت ربك اي لاملان جهنم الآية
على الذين كفروا انهم اصحب النار بدل من كلمة الذين يحملون العرش مبتدأ ومن حوله عطف عليه
يسبحون خبره بحمد ربهم ملابسين للحمد اي يقولون سبحان الله وبحمده ويؤمنون به تعالى ببصائرهم اي
يصدقون بوحدانيته تعالى ويستغفرون للذين امنوا يقولون ربنا وسعت كل شيء رحمة وعلما اي
وسع رحمتك كل شيء وعلمك كل شيء فاغفر للذين تابوا من الشرك واتبعوا سبيلك دين الاسلام
وقهم عذاب الجحيم النار ربنا وادخلهم جنت عدن اقامة التي وعدتهم ومن صلح عطف على هم في و
ادخلهم او في وعدتهم من ابائهم وازواجهم وذريتهم انك انت العزيز الحكيم في صنعه وقهم السيات
اي عذابها ومن تق السيات يومئذ يوم القيمة فقد رحمته وذلك هو الفوز العظيم ع ان الذين كفروا
ينادون من قبل الملئكة وهم يمقتون انفسهم عند دخولهم النار لمقت الله اياكم اكبر من مقتكم انفسكم
اذ تدعون في الدنيا الى الايمان فتكفرون قالوا ربنا امتنا اثنتين اماتتين واحييتنا اثنتين احياءين
لانهم كانوا نطفا امواتا فاحيوا ثم اميتوا ثم احيوا للبعث فاعترفنا بذنوبنا بكفرنا بالبعث فهل الى خروج من النار
والرجوع الى الدنيا لنطيع ربنا من سبيل طريق وجوابهم لا ذلكم اي العذاب الذي انتم فيه بانه اي
بسبب انه في الدنيا اذا دعي الله وحده كفرتم بتوحيده وان يشرك به يجعل له شريك تؤمنوا تصدقوا
بالاشراك فالحكم في تعذيبكم لله العلي على خلقه الكبير العظيم هو الذي يريكم ايته دلائل توحيده
وينزل لكم من السماء رزقا بالمطر وما يتذكر يتعظ الا من ينيب يرجع عن الشرك فادعوا الله اعبدوه

---

١ قوله الا الذين يجادلون الخ الصواب ان يقول لا ان الذين يجادلون في آيات الله بغير سلطان اتاهم ان في صدورهم الا كبر الآيتين واول الآية الثانية لخلق السموات والارض الآية لان هاتين الآيتين هما المدنيتان خلافا لما يوهمه المفسر ١٢ صاوي ٢ قوله الآيتين اولهما ان الذين يجادلون في آيات الله بغير سلطان الخ والثانية لخلق السموات والارض الخ من الجمل ١٢ ٣ قوله حم عن ابن عباس حم هو اسم الله الاعظم وعنه الر وحم ونون حروف الرحمن مقطعة ١٢ ك ٤ قوله وقابل التوب اتى بالواو اشارة الى انه تعالى يجمع للمؤمنين بين محو الذنوب وقبول التوبة فلا تلازم بين الوصفين بل بينهما تغاير اذ يمكن محو الذنوب من غير توبة ويمكن قبول التوبة في بعض الذنوب دون بعض ١٢ صاوي ٤ قوله وقابل التوب القبول پذیرفتن والتوبة في الشرع هو ترك الذنب لقبحه والندم على ما فرط منه والعزيمة على ترك المعاودة والاستغفار عبارة عن طلب المغفرة بعد رؤية قبح المعصية والاعراض عنها فالتوبة مقدمة على الاستغفار لا يكون توبة بالاجماع ما لم يقل معه تبت واسأت ١٢ روح البيان ٥ قوله اي مشدده جواب سوال تقريره ان اضافة الصفة المشبهة الى فاعلها لفظية لا تفيد تعريفا وان قصد بها معنى الاستمرار بلا خلاف في ذلك بين البصريين بخلاف اسم الفاعل فلا يجوز جعلها نعتا للمعرفة يعني ان شديد فعيل بمعنى مفعل كاذين بمعنى مؤذن فهو اسم فاعل لا صفة مشبهة ١٢ جلبي ٦ قوله ذي الطول الطول بالفتح الفضل يقال لفلان على فلان طول اي زيادة وفضل وسمي الغنى ايضا طولا لانه ينال به من المرادات ما لا ينال عند الفقر ١٢ روح وفي الصراح طول بالفتح منت نهادن وفزوني كردن بر كسي وغالب امدن در فضل ومنت فالطول في اللغة الزيادة والتفضيل والظاهر من الشراح بالثواب والانعام وبهذا قال الشارح الانعام الواسع وفسر الآخرون بان المراد ههنا الفضل بترك العقاب المستحق ١٢ ٧ قوله وهو موصوف على الدوام الخ هذه العبارة جواب عما يقال ان الصفات الثلاثة التي هي غافر وقابل وشديد مشتقات واضافة المشتق لا تفيد تعريفا فكيف وقعت صفات للمعرفة التي هي لفظ الجلالة فاجاب المفسر بان محل ذلك ما لم يقصد بالمشتق الدوام والا تعرف بالاضافة ونظيره ما قيل في مالك يوم الدين واجيب بان الكل ابدال وهو لا يشترط فيه التبعية في التعريف ١٢ ٨ قوله بكل من هذه الصفات اي الاربع غافر وما بعدها وقوله فاضافة المشتق منها تفريع على الدوام والمشتق منها هو الثلاثة الاول وقوله كالاخيرة وهي ذي الطول وغرضه بقوله وهو موصوف الخ الاشارة الى جواب ايراد صرح به غيره وحاصله ان هذه الصفات الثلاثة مشتقات واضافة المشتق لا تفيد تعريفا فكيف وقعت صفات للمعرفة وحاصل الجواب انها اذا قصد بها الدوام تعرفت بالاضافة ١٢ جمل ٩ قوله فلا يغررك الخ الفاء واقعة في جواب شرط مقدر تقديره اذا علمت انهم كفار فلا تحزن ولا يغررك امهالهم فانهم ماخوذون عن قريب وهذا تسلية له صلى الله عليه وسلم ١٢ ١٠ قوله تقلبهم في البلاد التقلب بالفارسية گرديدن والمعنى فاذا علمت انهم محكوم عليهم بالكفر فلا يغررك امهالهم واقبالهم في دنياهم وتقلبهم في بلاد الشام واليمن للتجارات المربحة وهي رحلة الشتاء والصيف ١٢ روح ١١ قوله كذبت قبلهم اي قبل اهل مكة وهو تسلية له صلعم ايضا ١٢ صاوي ١٢ قوله همت اي قصدت والهم عقد القلب على فعل الشيء قبل ان يفعل من خير او شر ١٢ ١٣ قوله لياخذوه ليتمكنوا منه فيصيبوا به ما ارادوا من تعذيب او قتل من الاخذ بمعنى الاسر ١٢ ابو السعود ١٤ قوله عقاب لهم يشير الى حذف المضاف وقرا يعقوب عقابي ملفوظا به ١٢ ١٥ قوله اي هو واقع موقعه اي فهو عدل منه سبحانه قال في المدارك يعني ان الاستفهام في كيف للتقرير اي التثبيت والتحقيق وقد يحمل للتقرير بمعنى حملهم على الاقرار ١٢ ١٦ قوله حقت كلمت ربك اي وجبت وثبتت والمعنى مثل ما وقع وحصل للمكذبين قبل هؤلاء يحصل لهؤلاء في الآخرة واكرامهم في الدنيا بالنعم انما هو ببركتك يا محمد ١٢ صاوي ١٧ قوله اي لاملان جهنم الآية وفي البيضاوي وهو الحكم عليهم بالشقاوة وانهم من اهل النار ١٢ ١٨ قوله بدل من كلمة اي بدل كل من كل ان اريد بلفظ الكلمة خصوص قوله انهم اصحاب النار او بدل اشتمال ان فسرت الكلمة بقوله لاملان جهنم الخ ولا شك ان الكلمة بهذا المعنى مشتملة على قوله انهم اصحاب النار ١٢ ١٩ قوله عطف عليه اي على الذين يحملون ويقولون ربنا وهو بيان ليستغفرون او حال واي وسع رحمتك كل شيء وعلمك كل شيء يريد ان كلا منهما تمييز محول عن الفاعل ١٢ ك ٢٠ قوله ببصائرهم جواب عما يقال ان وصفهم بالتسبيح يغني عن وصفهم بالايمان فما فائدة ذكره عقبه فاجاب بان التسبيح من وظائف اللسان والايمان من وظائف القلب فافاد فائدة لم تكن في الاول فذكره للاعتناء بشانه ١٢ ٢٠ قوله ببصائرهم اشارة الى جواب سوال صرح به الخطيب وغيره حاصله الذين يسبحون بحمده يؤمنون به فما فائدة قوله ويؤمنون به وحاصل الجواب ان التسبيح من وظائف اللسان والايمان من وظائف القلب والاول لا يغني عن الثاني وايضا اشارة الى ان الملائكة في مرتبة الادراك بالبصائر محجوبون عن ادراكه تعالى بالابصار كحال البشر ما داموا في موطن الدنيا ١٢ ٢١ قوله وقهم امر من وقى يقي وقاية وهي الحفظ ١٢ ٢٢ قوله في وادخلهم اي ربنا وادخلهم جنات عدن وادخل معهم هؤلاء الفرق الثلاثة ليتم سرورهم بهم وقوله او في وعدتهم والاول اولى لان الدعاء لهم بالادخال عليه صريح وعلى الثاني ضمني ١٢ ج ٢٣ قوله وعدتهم والمعنى ادخلهم دخولا ليتم سرورهم وتقر اعينهم ١٢ ٢٤ قوله وازواجهم اي زوجاتهم لما ورد اذا دخل المؤمن الجنة قال اين ابي اين امي اين ولدي اين زوجتي فيقال انهم لم يعملوا عملك فيقول اني كنت اعمل لي ولهم فيقال ادخلوهم فاذا اجتمع باهله في الجنة كان اكمل لسروره ولذته ١٢ صاوي ٢٥ قوله انك انت العزيز الحكيم اي الملك الذي لا يغلب وانت مع ملكك وعزتك لا تفعل شيئا خاليا عن الحكمة وموجب حكمتك ان تفي وعدك ١٢ مدارك ٢٦ قوله وهم يمقتون انفسهم مقت دشمن گرفتن كذا في الصراح فالكفار يمقتون في جهنم انفسهم الامارة بالسوء التي وقعوا فيها وقعوا من العذاب المخلد باتباع هواها اي يبغضون عليها حتى ياكلون اناملهم ويبغضونها اشد البغض كذا في روح البيان ١٢ ٢٧ قوله اذ تدعون الى الايمان فتكفرون فالمعنى غضب الله تعالى حين اغضبتموه في الدنيا وحين كفرتم اكبر من مقتكم انفسكم اليوم ١٢ ٢٨ قوله ربنا امتنا اثنتين الخ قال ابن عباس وقتادة والضحاك كانوا امواتا في اصلاب آبائهم فاحياهم الله تعالى في الدنيا ثم اماتهم الموتة الاولى التي لا بد منها ثم احياهم للبعث يوم القيامة فهما موتتان وحياتان خطيب وقال الكاشفي نقلا عن التبيان ذريت آدم كه از ظهر او بيرون آورد وميثاق از ايشان فرا گرفت وبميرانيد اما نه بكشتين الست ودر رحم كه نطفه بود زنده كرد پس در دنيا بميرانيد ودر آخرت زنده گردانيد ١٢ ٢٩ قوله لانهم كانوا نطفا امواتا فاحيوا ثم اميتوا ثم احيوا للبعث يعني ان المراد بالاماتتين خلقهم امواتا واماتتهم عند انقضاء آجالهم وصح ان يسمى خلقهم امواتا اماتة كما صح ان تقول سبحان من صغر جسم البعوضة وكبر جسم الفيل وبالاحياتين الاحياء الاولى والاحياء عند البعث ويدل عليه قوله وكنتم امواتا فاحياكم ثم يميتكم ثم يحييكم وهذا هو الصحيح الذي عليه ابن عباس وابن مسعود وقتادة والضحاك وقال السدي اميتوا في الدنيا ثم احيوا في قبورهم ثم اميتوا ثم احيوا في الآخرة ويلزم على الاول الجمع بين الحقيقة والمجاز او عموم المشترك لان تفسير الاماتة بخلقهم امواتا اولا اما معنى مجازي فيلزم م الاول واما حقيقة فيلزم الثاني وقد يجاب بالحمل على عموم المجاز بان يوخذ الاماتة بمعنى جعلهم امواتا ونحو ذلك ١٢ ك ٣٠ قوله وحده هو منصوب على الحال بمعنى متحدا

تعليقات جديدة من التفاسير المعتبرة لحل جلالين

ا۵ قوله اے الله عظيم الصفات اشار بذلك الى ان رفيع صفة مشبهة خبر لمحذوف اے هو منزه فی صفاته عن كل نقص وقوله اورافع اشار به الى ان فعيل صيغة مبالغة محولة عن اسم الفاعل ۱۲ صاوی ۵۲ قوله اورافع اے فالرفيع بمعنے الرافع وعلى الاخير اقتصر البغوی ۱۲ك ۵۳ قوله يلقى الروح آه اے ينزله وقوله الوحی سمی الوحی روحا لانه يسرے فی القلوب كسريان الروح فی الجسد ولذا كان لايطرأ على النبی النسيان وقوله من امره بيان للروح المراد به الوحی او حال منه اے حال كونه ناشئا او مبتدأ من امره او صفة له او متعلق بيلقی ومن للسببية اے يلقی الروح بسبب امره آه ابو السعود والامر قيل المراد به القول كما فسره به الشارح وقيل المراد به القضاء كما عليه ابن عباس رض ۱۲ ج ۵۴ قوله الملقی عليه فاعل ينذر وهو عبارة عن من فی قوله على من يشاء وهذا الفعل ينصب مفعولين اولهما محذوف قدره بقوله الناس والثانی مذكور وهو يوم التلاق ۱۲ جمل ۵۵ قوله بحذف الياء اے للاكثر واثباتها لابن كثير ويعقوب حيث قرأ التلاقی ۱۲ك ۵۶ قوله يوم هم بارزون بدل من يوم التلاق ويوم مضاف الى الجملة الاسمية نحو اتيتك زمن الحجاج امير وقوله لايخفى خبر آخر او حال ۱۲ك ۵۷ قوله خارجون من قبورهم اے ظاهرون لايسترهم شیء من جبل واكمة او بناء لكون الارض يومئذ قاعا صفصفا ولا ثياب عليهم وانما هم عراة مكشوفون كما جاء فی الحديث يحشرون عراة حفاة غرلا ۱۲ ابو السعود ۵۸ قوله لايخفى على الله منهم شیء الحكمة فی تخصيص ذلك اليوم مع ان الله لايخفى عليه شیء فی سائر الايام انهم كانوا يتوهمون فی الدنيا انهم اذا استتروا بالحيطان مثلا لايراهم الله وفی هذا اليوم لايتوهمون هذا التوهم ۱۲ صاوی ۵۹ قوله لمن الملك آه خبر مقدم والملك مبتدأ مؤخر واليوم ظرف للملك وقوله لله خبر مبتدأ محذوف آه شيخنا قال الصاوی وهذا حكاية لما يقع من السؤال والجواب حينئذ وهو كلام مستانف واقع فی جواب سؤال مقدر كانه قيل ماذا يكون حينئذ فقيل يقال لمن الملك الخ ۱۲ ۶۰ قوله يقول تعالى اے يقول الله تعالى ذلك حين لا احد يجيبه ثم يجيب نفسه بقوله لله الواحد القهار اے الذی قهر الخلق بالموت وينتصب اليوم بمدلول لمن اے لمن ثبت الملك فی هذا اليوم وقيل ينادی مناد فيقول لمن الملك اليوم فيجيبه اهل المحشر لله الواحد القهار ۱۲ مدارك ۶۱ قوله ان الله سريع الحساب آه لما قرر ان الملك له وحده فی ذلك اليوم عدد نتائج ذلك وهو ان كل نفس تجزى بما كسبت عملت فی الدنيا من خير وشر وان الظلم مامون لانه ليس بظلام للعبيد وان الحساب لايبطئ لانه لايشغله حساب عن حساب فيحاسب الخلق كلهم فی وقت واحد وهو اسرع الحاسبين ۱۲ ۶۲ قوله يوم الآزفة سميت بذلك لقربها بالنسبة الى ما مضى او لان كل آت قريب ۱۲ك ۶۳ قوله ازف الرحيل يعنے نزديك آمد كوچ كذا فی الصراح ۱۲ ۶۴ قوله الحناجر جمع حنجرة وهی الحلقوم بالفارسية گلو ۱۲ ۶۵ قوله كاظمين كظم خشم فرو خوردن ۱۲ صراح ۶۶ قوله من القلوب الخ اے او من المبتدأ على تجويز الحال من المبتدأ او من اصحابها لانهم مذكورون معنے ۱۲ ۶۷ قوله معاملة اصحابها اے لانه وصفها بالكظم الذی هو من صفات العقلاء ۱۲ك ۶۸ قوله يعلم خائنة الاعين آه فيه اربعة اوجه احدها وهو الظاهر انه خبر آخر عن هو فی قوله هو الذی يريكم آياته قال الزمخشری فان قلت بم اتصل قوله يعلم خائنة الاعين قلت هو خبر من اخبار هو فی قوله هو الذی يريكم مثل يلقی الروح ولكن يلقی الروح قد علل بقوله لينذر ثم استطرد لذكر احوال يوم التلاق الی قوله ولا شفيع يطاع فلذلك بعد عن اخواته الثانی انه متصل بقوله وانذرهم لما امر بانذارهم يوم الآزفة وما يعرض فيه من شدة الغم والكرب وان الظالم لايجد من يحميه ولا شفيع لذكر اطلاعه على جميع ما يصدر من الخلق سرا وجهرا وعلى هذا فهذه الجملة لامحل لها لانها فی قوة التعليل للامر بالانذار الثالث انها متصلة بقوله سريع الحساب الرابع انها متصلة بقوله لايخفى على الله منهم شیء وعلى هذين الوجهين فيحتمل ان تكون جارية مجرى العلة وان تكون فی محل نصب على الحال ۱۲ جمل ۶۹ قوله بمسارقتها النظر الی محرم ومن جملة ذلك الرجل ينظر الی المرأة فاذا نظر اليه اصحابه غض بصره فاذا رأى منهم غفلة تدسس بالنظر فاذا نظر اليه اصحابه غض بصره ۱۲ صاوی ۷۰ قوله بالياء اے التحتية للاكثر والتاء الفوقية لنافع وهشام على الالتفات او اضمار قل ۱۲ك ۷۱ قوله لايقضون بشیء يعنے حكمی نمی كنند ايشان بچيزے ۱۲ ۷۲ قوله اولم يسيروا الخ لما بالغ فی تخويف الكفار باحوال الآخرة اردفه بتخويفهم باحوال الدنيا فقال اولم يسيروا الخ لان العاقل من اعتبر بحال غيره والمعنى اغفلوا ولم يسيروا فی الارض فيعتبروا بمن قبلهم وكيف خبر كان مقدم وعاقبة اسمها والجملة فی محل نصب على المفعولية وقوله كانوا الخ جواب كيف والواو اسمها والضمير للفصل واشد خبرها ۱۲ مختصر من الجمل ۷۳ قوله من مصانع اے اماكن فی الارض تخزن فيها الماء وفی المصباح والمصنع ما يصنع لجمع الماء نحو البركة والصهريج وفی المختار المصنعة بفتح الميم وضم النون وفتحها كالحوض يجمع فيه ماء المطر والمصانع الحصون ۱۲ ۷۴ قوله ولقد ارسلنا موسى الخ شروع فی ذكر قصة موسى مع فرعون وحكمة تكرارها وغيرها تسلية صلى الله عليه وسلم وزيادة فی الاحتجاج على من كفر من امته ۱۲ صاوی ۷۵ قوله فقالوا ساحر كذاب القائل ماذكر فرعون وقومه واما قارون فلم يقل ذلك ففی الكلام تغليب وكذا يقال فی قوله قالوا اقتلوا ۱۲ جمل ۷۶ قوله يكفونه عن قتله اے ويقولون انه ليس الذی تخافه بل هو ساحر ولو قتلته ظن انك عجزت عن معارضته بالحجة ۱۲ بيضاوی ۷۷ قوله او ان يظهر فی الارض الخ بالواو ولابی عمرو وابن كثير ونافع وابن عامر فی قراءة للباقين او بدل الواو وفی اخرى للكوفيين غير حفص بفتح الياء والهاء وضم الدال لے من الفساد على انه فاعله وقراءة الجمهور من الاظهار ونصب الفساد على انه مفعوله ۱۲ك ۷۸ قوله وقال رجل مؤمن لما التجأ موسى الی مولاه تعالى قيض له من يخاصم عنه هذا اللعين قال ابن عباس لم يكن من آل فرعون مؤمن غيره وغير امرأة فرعون وغير المؤمن الذی قال لموسى ان الملأ يأتمرون بك ليقتلوك الخ ۱۲ ۷۹ قوله من آل فرعون الصحيح انه ابن عمه آمن بموسى سرا ومن آل فرعون صفة لرجل وقيل كان اسرائيليا ومن آل فرعون صلة ليكتم اے يكتم ايمانه من آل فرعون ورد بانه لوكان كذلك لم يصنع فرعون لے كلامه وكان اسمه حزقيل عند ابن عباس والاكثر وقيل حبيب وقيل شمعان ۱۲ كمالين ۸۰ قوله وقد جاءكم بالبينات جملة حالية يجوز ان تكون من المفعول وهو رجلا فان قيل هو نكرة فالجواب انه خبر الاستفهام وكل ما سوغ الابتداء بالنكرة سوغ انتصاب الحال منها ويجوز ان يكون حالا من فاعل يقول آه سمين ۱۲ جمل ۶۵ قوله كاظمين اے ممسكين بحناجرهم من كظم القربة شد راسها وهو حال من القلوب محمول على اصحابها وانما جمع السلامة لانه وصفها بالكظم الذی هو من افعال العقلاء ۱۲ مدارك

مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ من الشرك وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ○ اخلاصكم منه رَفِيْعُ الدَّرَجٰتِ اى الله عظيم
الصفات اورافع درجات المؤمنين فى الجنة ذُو الْعَرْشِ خالقه يُلْقِى الرُّوْحَ الوحى مِنْ اَمْرِهٖ اى قوله عَلٰى
مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ لِيُنْذِرَ يخوف الملقى عليه الناس يَوْمَ التَّلَاقِ ○ بحذف الياء واثباتها يوم القيمة لتلاقى
اهل السماء والارض والعابد والمعبود والظالم والمظلوم فيه يَوْمَ هُمْ بٰرِزُوْنَ ○ خارجون من قبورهم
لَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْهُمْ شَىْءٌ ؕ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ؕ يقول تعالى ويجيب نفسه لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ○ اى لخلقه
اَلْيَوْمَ تُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ ؕ لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ○ يحاسب جميع الخلق فى قدر
نصف نهار من ايام الدنيا لحديث بذلك وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْاٰزِفَةِ يوم القيمة من ازف الرحيل قرب اِذِ
الْقُلُوْبُ ترتفع خوفا لَدَى عند الْحَنَاجِرِ كٰظِمِيْنَ ○ ممتلئين غما حال من القلوب عوملت بالجمع بالياء و
النون معاملة اصحابها مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ حَمِيْمٍ محب وَّلَا شَفِيْعٍ يُّطَاعُ ○ لا مفهوم للوصف اذ لا شفيع لهم
اصلا فما لنا من شافعين اوله مفهوم بناء على زعمهم ان لهم شفعاء اى لو شفعوا فرضا لم يقبلوا
يَعْلَمُ اى الله خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ بمسارقتها النظر الى محرم وَمَا تُخْفِى الصُّدُوْرُ ○ القلوب وَاللّٰهُ يَقْضِىْ بِالْحَقِّ ؕ
وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يعبدون اى كفار مكة بالياء والتاء مِنْ دُوْنِهٖ وهم الاصنام لَا يَقْضُوْنَ بِشَىْءٍ ؕ فكيف
يكونون شركاء لله اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِيْعُ لاقوالهم الْبَصِيْرُ ○ بافعالهم اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ ع ۲ ۱۱
عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ كَانُوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَانُوْا هُمْ اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وفى قراءة منكم وَّاٰثَارًا فِى الْاَرْضِ من مصانع وقصور
فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ اهلكهم بِذُنُوْبِهِمْ ؕ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ○ عذابه ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ
بِالْبَيِّنٰتِ بالمعجزات الظاهرات فَكَفَرُوْا فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ قَوِىٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ○ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَا
وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ○ برهان بين ظاهر اِلٰى فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَقَارُوْنَ فَقَالُوْا هو سٰحِرٌ كَذَّابٌ ○ فَلَمَّا جَآءَهُمْ
بِالْحَقِّ بالصدق مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا اقْتُلُوْٓا اَبْنَآءَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ وَاسْتَحْيُوْا استبقوا نِسَآءَهُمْ ؕ وَمَا كَيْدُ
الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِىْ ضَلٰلٍ ○ هلاك وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُوْنِىْٓ اَقْتُلْ مُوْسٰى لانهم كانوا يكفونه عن قتله وَلْيَدْعُ
رَبَّهٗ ليمنعه منى اِنِّىْٓ اَخَافُ اَنْ يُّبَدِّلَ دِيْنَكُمْ من عبادتكم اياى فتتبعونه اَوْ اَنْ يُّظْهِرَ فِى الْاَرْضِ
الْفَسَادَ ○ من قتل وغيره وفى قراءة او وفى اخرى بفتح الياء والهاء وضم الدال وَقَالَ مُوْسٰى لقومه
وقد سمع ذلك اِنِّىْ عُذْتُ بِرَبِّىْ وَرَبِّكُمْ مِّنْ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَّا يُؤْمِنُ بِيَوْمِ الْحِسَابِ ○ وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ مِّنْ ع ۳ ۸
اٰلِ فِرْعَوْنَ قيل هو ابن عمه يَكْتُمُ اِيْمَانَهٗٓ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ اى لان يَّقُوْلَ رَبِّىَ اللّٰهُ وَقَدْ جَآءَكُمْ

بِالْبَيِّنٰتِ بالمعجزات الظاهرات مِنْ رَّبِّكُمْ ۭ وَاِنْ يَّكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهٗ ۚ اى ضرر كذبه وَاِنْ يَّكُ صَادِقًا يُّصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ يَعِدُكُمْ ۭ به من العذاب عاجلا اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مشرك كَذَّابٌ ○ مفتر يٰقَوْمِ لَكُمُ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ظٰهِرِيْنَ غالبين حال فِي الْاَرْضِ ارض مصر فَمَنْ يَّنْصُرُنَا مِنْۢ بَاْسِ اللّٰهِ عذابه ان قتلتم اولياءه اِنْ جَاۗءَنَا ۭ اى لا ناصر لنا قَالَ فِرْعَوْنُ مَآ اُرِيْكُمْ اِلَّا مَآ اَرٰى اى ما اشير عليكم الا بما اشير به على نفسى وهو قتل موسى وَمَآ اَهْدِيْكُمْ اِلَّا سَبِيْلَ الرَّشَادِ ○ طريق الصواب وَقَالَ الَّذِيْٓ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ مِّثْلَ يَوْمِ الْاَحْزَابِ ۝ اى يوم حزب بعد حزب مِثْلَ دَاْبِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ وَالَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۭ مثل بدل من مثل قبله اى مثل جزاء عادة من كفر قبلكم من تعذيبهم فى الدنيا وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ ○ وَيٰقَوْمِ اِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ ○ بحذف الياء واثباتها اى يوم القيمة يكثر فيه نداء اصحاب الجنة اصحاب النار وبالعكس والنداء بالسعادة لاهلها والشقاوة لاهلها وغير ذلك يَوْمَ تُوَلُّوْنَ مُدْبِرِيْنَ ۚ عن موقف الحساب الى النار مَا لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ من عذابه مِنْ عَاصِمٍ ۚ مانع وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ○ وَلَقَدْ جَاۗءَكُمْ يُوْسُفُ مِنْ قَبْلُ اى قبل موسى وهو يوسف بن يعقوب فى قول عمّر الى زمان موسى او يوسف بن ابراهيم بن يوسف بن يعقوب فى قول بِالْبَيِّنٰتِ بالمعجزات الظاهرات فَمَا زِلْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّمَّا جَاۗءَكُمْ بِهٖ ۭ حَتّٰٓى اِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ من غير برهان لَنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِهٖ رَسُوْلًا ۭ اى فلن تزالوا كافرين بيوسف وغيره كَذٰلِكَ اى مثل ضلالكم يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مشرك مُّرْتَابٌ ○ شاك فيما شهدت به البينات الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ معجزاته مبتدأ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ برهان اَتٰىهُمْ ۭ كَبُرَ جدالهم خبر المبتدأ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۭ كَذٰلِكَ اى مثل اضلالهم يَطْبَعُ يختم اللّٰهُ بالضلال عَلٰي كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ○ بتنوين قلب ودونه ومتى تكبر القلب تكبر صاحبه وبالعكس وكل على القرائتين لعموم الضلال جميع القلب لا لعموم القلوب وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰهَامٰنُ ابْنِ لِيْ صَرْحًا بناء عاليا لَّعَلِّيْٓ اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ ۝ اَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ طرقها الموصلة اليها فَاَطَّلِعَ بالرفع عطفا على ابلغ وبالنصب جوابا لابن اِلٰٓى اِلٰهِ مُوْسٰى وَاِنِّىْ لَاَظُنُّهٗ اى موسى كَاذِبًا ۭ فى ان له الٰها غيرى وقال فرعون ذلك تمويها وَكَذٰلِكَ زُيِّنَ لِفِرْعَوْنَ سُوْۗءُ عَمَلِهٖ وَصُدَّ عَنِ السَّبِيْلِ ۭ طريق الهدى بفتح الصاد وضمها وَمَا كَيْدُ فِرْعَوْنَ اِلَّا فِيْ تَبَابٍ ○ ع خسار وَقَالَ الَّذِيْٓ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوْنِ باثبات الياء وحذفها اَهْدِكُمْ سَبِيْلَ الرَّشَادِ ○ ع تقدم يٰقَوْمِ اِنَّمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا مَتَاعٌ ۡ تمتع يزول وَّاِنَّ الْاٰخِرَةَ

اى قليل لان التنوين للتقليل ۱۲

ع ۴ ۱۰ ۹

---

۵۰۱ قوله بعض الذی یعدکم ای ان لم یصبکم کله فلا اقل من ان یصیبکم بعضه لاسیما ان تعرضتم له بسوء وهذا الکلام صادر عن غایة الانصاف وعدم التعصب ولذلک قدم من شقی الترديد کونه کاذبا و قوله عاجلا وهو عذاب الدنیا الذی هو بعض مطلق العذاب الشامل لعذابها وعذاب الاخری وانما خوفهم به اقتصارا علی ما هو اظهر احتمالا عندهم ۱۲ ابو السعود ۵۰۲ قوله ان الله لا یهدی من هو مسرف کذاب هذا من الکلام الموجه الی موسی وفرعون فالاول معناه ان الله هدی موسی الی الاتیان بالمعجزات ومن کان کذلک فلا یکون مسرفا کذابا فموسی لیس بمسرف ولا کذاب والثانی معناه ان فرعون مسرف فی عزمه علی قتل موسی کذاب فی ادعائه الالوهیة وحینئذ فالله لا یهدی من هذا وصفه ۱۲ ص ۵۰۳ قوله یا قوم لکم الملک الیوم الخ ای فلا تفسدوا امرکم ولا تتعرضوا لباس الله بقتل هذا الرجل ۱۲ صاوی ۵۰۴ قوله قال فرعون ای بعد ان سمع تلک النصیحة ولم یقبلها ۱۲ صاوی ۵۰۵ قوله ای ما اشیر علیکم تفسیر لمآل المعنی والتفسیر المطابق لجوهر اللفظ ان یقال ما اریکم ای ما اعلمکم الا ما علمت من الصواب وقد فسر بعضهم بهذا التفسیر فقول الجلال ما اشیر علیکم الا بما اشیر به علی نفسی ای فلا اظهر لکم امرا واکتم عنکم غیره ۱۲ جمل ۵۰۶ قوله ای یوم حزب بعد حزب اشار بهذا الی ان یوم الاحزاب بمعنی الجمع ای ایامها وذلک لان الاحزاب لم ینزل بها العذاب فی یوم واحد بل نزل بها فی ایام مختلفة مترتبة ویدل لهذا التفسیر بقوله مثل داب قوم نوح الخ وهؤلاء لم یهلکوا فی یوم واحد ۱۲ جمل ۵۰۷ قوله وما الله یرید ظلما للعباد ای فلا یعاقبهم بغیر ذنب ولا یترک الظالم منهم بغیر انتقام ۱۲ ابو السعود ۵۰۸ قوله ای یوم القیمة یکثر فیه نداء اصحاب الجنة واصحاب النار وبالعکس وهو ما حکاه الله تعالی فی سورة الاعراف ونادی اصحاب الجنة اصحاب النار ونادی اصحاب النار اصحاب الجنة ۱۲ ۵۰۹ قوله والنداء بالسعادة لاهلها والشقاوة لاهلها فینادی مناد الا ان فلان بن فلان سعید سعادة لا یشقی بعدها ابدا وفلان شقی شقاوة لا یسعد بعدها ابدا وغیر ذلک فینادی حین یذبح الموت یا اهل الجنة خلود فلا موت ویا اهل النار خلود فلا موت ۱۲ ک ۵۱۰ قوله مدبرین عن موقف الخ ای لانهم اذا سمعوا زفیر النار ادبروا هاربین فلا یاتون قطرا من الاقطار الا وجدوا الملائکة صفوفا فیرجعوا الی مکانهم ۱۲ صاوی ۵۱۱ قوله مالکم من الله الخ فی محل نصب علی الحال وقوله من عاصم یجوز ان یکون فاعلا بالجار لاعتماده علی النفی وان یکون مبتدأ ومن زائدة علی کل من التقدیرین ومن الله متعلق بعاصم ۱۲ ج ۵۱۲ قوله ولقد جاءکم یوسف وهذا ایضا من کلام مومن آل فرعون کما فی جامع البیان ۱۲ ک وقیل من کلام موسی ۱۲ صاوی ۵۱۳ قوله عمّر الی زمان موسی بضم العین وتشدید المیم ای جعل یوسف معمرا ابقی الی زمان موسی او عمر فرعون فبقی وقد صرح بالاخیر الزمخشری فتبعه القاضی والنسفی والصحیح ان فرعون موسی قبطی اسمه الریان وفرعون یوسف من العمالقة واسمه الولید وانه مات یوسف قبل مولد موسی باربع وستین سنة فالکلام علی نسبة احوال الآباء الی الابناء ۱۲ ک وقال الصاوی قوله عمر الی زمن موسی لم یوافقه علیه احد من المفسرین لان بین یوسف وموسی اربعمائة سنة فالصواب ان یقول عمر الی زمن فرعون فان فرعون ادرکه وعمر الی ان ادرک موسی وعمر بوزن فرح ونصر وضرب وهو لازم یتعدی بالتضعیف انتهی ۱۲ ۵۱۳ قوله عُمّر الی زمان موسی بالفارسیة عمر داده شد یوسفؑ تا زمانه موسیؑ وفی الجمل هذا القول لم یقله غیره من المفسرین وفی روح البیان وکان فرعون هو فرعون موسی عاش الی زمانه وذلک لان فرعون موسی عمر اکثر من اربع مائة سنة فیجوز ان یکون بین یوسف وموسی مدة عمر فرعون تقریبا فیکون الخطاب لفرعون وجمع لان المجیء الیه بمنزلة المجیء الی قومه وهذا القول یؤید قول الثانی للشارح ۱۲ ۵۱۴ قوله او یوسف بن ابراهیم ای فیوسف هذا سبط یوسف بن یعقوب ارسله الله الی القبط فاقام فیهم عشرین سنة نبیا ۱۲ صاوی ۵۱۵ قوله فما زلتم فی شک ای فما زال اسلافکم فی شک حتی اذا هلک قلتم ای قال اسلافکم ۱۲ قرطبی ۵۱۶ قوله من غیر برهان ای بل علی سبیل التشهی والتمنی لیکون لهم اساس فی تکذیب الانبیاء الذین یاتون بعده ولیس قولهم ذلک تصدیقا لرسالة یوسف وانما هو تکذیب لرسالة من بعده مضموم الی التکذیب برسالته ۱۲ خازن ۵۱۷ قوله ای فلن تزالوا الخ اتی بهذا دفعا لما یتبادر من ظاهر الآیة انهم کانوا مومنین بیوسف وندموا علی فراقه بل کانوا کفارا به وانقیادهم له خوفا من سطوته بهم وطمعا فی جاهه الدنیوی ۱۲ صاوی ۵۱۸ قوله الذین یجادلون بدل من هو مسرف وجاز ابداله منه وهو جمع لانه لا یرید مسرفا واحدا بل کل مسرف ۱۲ مدارک ۵۱۹ قوله وعند الذین امنوا ای وکبر مقتا ایضا عند الذین امنوا ۱۲ خطیب ۵۲۰ قوله ومتی تکبر القلب الخ غرضه بهذا التوفیق بین القراءتین وفی السمین قوله علی کل قلب متکبر قرا ابو عمرو وابن ذکوان بتنوین قلب وصف القلب بالتکبر والتجبر لانهما ناشئان منه والباقون باضافة قلب الی ما بعده ای علی کل قلب شخص متکبر وقد قدر الزمخشری مضافا فی القراءة الاولی ای علی کل ذی قلب متکبر بجعل الصفات لصاحب القلب وقوله لعموم الضلال جمیع القلب ای جمیع اجزائه فلم یبق فیه محل لقبول الاهتداء وقوله لا لعموم القلب ای لا لعموم افراد القلوب وهذا الصنیع اخراج لها عن موضعها من انها اذا دخلت علی نکرة مطلقا او علی معرفة مجموعة تکون لعموم الافراد واذا دخلت علی معرفة مفردة تکون لعموم الاجزاء وههنا قد دخلت علی النکرة فکان حقها ان تکون لعموم الافراد لا لعموم الاجزاء کما سلکه الشارح فلیتامل ۱۲ جمل ۵۲۱ قوله وقال فرعون ای تمویها علی قومه او جهلا منه قوله یا هامان ابن لی صرحا ای قصرا وقیل الصرح البناء الظاهر الذی لا یخفی علی الناظر وان بعد ومنه یقال صرح الشیء اذا ظهر ۱۲ مدارک ۵۲۲ قوله اسباب السموات قال الصاوی وحکمة التکرار فی اسباب التفخیم والتعظیم ان الشیء اذا ابهم ثم وضح کان ادخل فی تعظیم شانه ۱۲ ۵۲۳ قوله عطفا علی ابلغ ای فیکون داخلا فی حیز الترجی وقوله بالنصب جوابا لابن ای فهو منصوب بان مضمرة بعد الفاء کقوله ؎ یا ناق سیری عنقا فسیحا ۞ الی سلیمان فنستریحا ۞ وقیل انه منصوب فی جواب الترجی والقراءتان سبعیتان ۱۲ ۵۲۴ قوله تمویها ای تلبیسا علی قومه والا فالوصول الی السماء محال ولعله کان جاهلا ۱۲ ک ۵۲۵ قوله بفتح الصاد لغیر الکوفیین علی ان فرعون صدهم عن الهدی بامثال هذه التمویهات والشبهات وضمها للکوفیین بزنة المجهول ۱۲ ک ۵۲۶ قوله وقال الذی آمن الخ هو الرجل المومن وقیل المراد به موسی علیه السلام ۱۲ بیضاوی وصاوی ۵۲۷ قوله باثبات الیاء ای لابن کثیر ویعقوب وسهل حذفها للباقین ۱۲ ✻

جلالین جلد دوم

هِيَ دَارُ الْقَرَارِ ۝ مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا ۚ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ
يُدْخَلُوْنَ الْجَنَّةَ بضم الياء وفتح الخاء وبالعكس يُرْزَقُوْنَ فِيْهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ رزقا واسعا بلا تبعة وَيٰقَوْمِ
لابي عمرو وابن كثير [illegible] وبالعكس [illegible]
مَا لِيْٓ اَدْعُوْكُمْ اِلَى النَّجٰوةِ وَتَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَى النَّارِ ۝ تَدْعُوْنَنِيْ لِاَكْفُرَ بِاللّٰهِ وَاُشْرِكَ بِهٖ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ وَّاَنَا
اَدْعُوْكُمْ اِلَى الْعَزِيْزِ الغالب على امره الْغَفَّارِ ۝ لمن تاب لَا جَرَمَ حقا اَنَّمَا تَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ لاعبده لَيْسَ لَهٗ دَعْوَةٌ فِي
الدُّنْيَا اي استجابة دعوة وَلَا فِي الْاٰخِرَةِ وَاَنَّ مَرَدَّنَآ مرجعنا اِلَى اللّٰهِ وَاَنَّ الْمُسْرِفِيْنَ الكافرين هُمْ اَصْحٰبُ
النَّارِ ۝ فَسَتَذْكُرُوْنَ اذا عاينتم العذاب مَآ اَقُوْلُ لَكُمْ ۭ وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ۝ قال
ذلك لما توعدوه بمخالفة دينهم فَوَقٰىهُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا به من القتل وَحَاقَ نزل بِاٰلِ فِرْعَوْنَ قومه معه
سُوْٓءُ الْعَذَابِ ۝ الغرق ثم اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا يحرقون بها غُدُوًّا وَّعَشِيًّا ۚ صباحا ومساء وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ
يقال اُدْخُلُوْٓا يا اٰلَ فِرْعَوْنَ وفي قراءة بفتح الهمزة وكسر الخاء امر للملئكة اَشَدَّ الْعَذَابِ ۝ عذاب جهنم و
اذكر اِذْ يَتَحَآجُّوْنَ يتخاصم الكفار فِي النَّارِ فَيَقُوْلُ الضُّعَفٰۗؤُا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا جمع تابع
فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ دافعون عَنَّا نَصِيْبًا جزء مِّنَ النَّارِ ۝ قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُلٌّ فِيْهَآ ۙ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَكَمَ
بَيْنَ الْعِبَادِ ۝ فادخل المؤمنين الجنة والكافرين النار وَقَالَ الَّذِيْنَ فِي النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ادْعُوْا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا
يَوْمًا اي قدر يوم مِّنَ الْعَذَابِ ۝ قَالُوْٓا اي الخزنة تهكما اَوَلَمْ تَكُ تَاْتِيْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۭ المعجزات الظاهرات قَالُوْا
ع ۵ ۱۳ ۱۰ بَلٰى ۭ اي فكفرنا بهم قَالُوْا فَادْعُوْا ۚ انتم فانا لا نشفع لكافر قال تعالى وَمَا دُعٰۗؤُا الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ۝ انعدام اِنَّا
لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ ۝ جمع شاهد وهم الملائكة يشهدون للرسل
بدل من يوم يقوم ۱۲ الفوقية لابن كثير وابي عمرو وابن عامر ۱۲
بالبلاغ وعلى الكفار بالتكذيب يَوْمَ لَا يَنْفَعُ بالتاء والياء الظّٰلِمِيْنَ مَعْذِرَتُهُمْ عذرهم لو اعتذروا وَلَهُمُ
اللَّعْنَةُ اي البعد من الرحمة وَلَهُمْ سُوْۗءُ الدَّارِ ۝ الآخرة اي شدة عذابها وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْهُدٰى التورية والمعجزات
وَاَوْرَثْنَا بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ من بعد موسى الْكِتٰبَ ۝ التورية هُدًى هاديا وَّذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ۝ تذكرة لاصحاب
العقول فَاصْبِرْ يا محمد اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ بنصر اوليائه حَقٌّ وانت ومن تبعك منهم وَّاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ ليستن
بك وَسَبِّحْ صل متلبسا بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ هو من بعد الزوال وَالْاِبْكَارِ ۝ الصلوات الخمس اِنَّ الَّذِيْنَ
يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ القرآن بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ برهان اَتٰىهُمْ ۙ اِنْ فِيْ صُدُوْرِهِمْ اِلَّا كِبْرٌ تكبر وطمع ان يعلوا
عليك مَّا هُمْ بِبَالِغِيْهِ ۚ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۭ من شرهم اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ لاقوالهم الْبَصِيْرُ ۝ باحوالهم ونزل
في منكري البعث لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ابتداء اَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ مرة ثانية وهي الاعادة وَلٰكِنَّ

---

۱ قوله هي دار القرار اي الثبات فلا انتقال ولا تحول عنها ۱۲ جمل ۲ قوله بغير حساب اي وما ورد من ان الحسنة بعشر امثالها فهذا في ابتداء الامر عند المحاسبة على الاعمال فاذا تم الحساب تفضل الله على عباده بما لا عين رأت ولا اذن سمعت ولا خطر على قلب بشر ۱۲ صاوی ۳ قوله بلا تبعة اي فرزق اهل الجنة لا يتوقف على دفع ثمن بل يتنعمون نعيما خالصا من العلل صافيا من الكدر جعلنا الله من اهل الجنة بمنه وكرمه ۱۲ صاوی ۳ قوله بلا تبعة اي بلا منة وحق في نسخة بلا تعبة اے بلا مشقة ومحن ۱۲ ۴ قوله ويا قوم ما لي ادعوكم الخ هو من كلام الرجل المؤمن قال الزمخشري فان قلت لم جاء بالواو في النداء الاول والثالث دون الثاني قلت لان الثاني داخل في كلام هو بيان للمجمل وتفسير له فاعطي الداخل عليه حكمه في امتناع دخول الواو واما الثالث فداخل على كلام ليس بتلك المثابة ۱۲ سمين ۵ قوله تدعونني الى النار الخ هذه الجملة مستانفة اخبر عنهم بذلك بعد استفهامه عن دعائه لهم ويجوز ان يكون التقدير ومالكم تدعونني الى النار وهو الظاهر ۱۲ ۶ قوله تدعونني لاكفر الخ هذا بدل من قوله تدعونني الاول بدل مفصل من مجمل ۱۲ صاوی ۷ قوله لا جرم الخ جرم فعل ماض بمعنى حق ووجب وقوله انما تدعونني اليه فاعله اي حق ووجب عدم استجابة دعوة آلهتكم وقيل جرم فعل من الجرم وهو القطع كما ان بدّ من لا بد فعل من التبديد اي التفريق۔ ابو السعود وهذا لا يناسب عبارة الشارح حيث فسرها بحقا والمناسب لها عبارة المختار ونصها وقولهم لا جرم قال الفراء هي كلمة كانت في الاصل بمنزلة لا بد ولا محالة فجرت على ذلك وكثرت حتى تحولت الى معنى القسم وصارت بمنزلة حقا فلذلك يجاب عنه باللام كما يجاب بها عن القسم الا تراهم يقولون لا جرم لآتينك ۱۲ جمل ۸ قوله اي استجابة دعوة على اضمار المضاف او التجوز عن الاستجابة بالدعوة لعلاقة السببية والمشاكلة قال الصاوي معناه لا شفاعة لها دنيا ولا اخرى وقيل المعنى ليست له دعوة الى عبادته لان الاصنام لا تدعي الربوبية ولا تدعو الى عبادة نفسها وفي الآخرة تتبرأ من عبادها ۱۲ ۹ قوله لما توعدوه اے ففر هاربا الى جبل فارسل فرعون خلفه الفا ليقتلوه فوجدوه يصلي والوحوش صفوف حوله فاكلت السباع بعضهم ورجع بعضهم هاربا فقتله فرعون ۱۲ صاوی ۱۰ قوله فوقاه الله سيئات ما مكروا اي شدائد مكرهم وما هموا به من الحاق انواع العذاب بمن خالفهم ونجا ذلك الرجل مع موسى عليه السلام من الغرق ۱۲ جمل ۱۱ قوله ثم النار اتى بثم اشارة الى انه كلام مستانف والنار مبتدأ وجملة يعرضون عليها خبره ۱۲ المعنى تعرض ارواحهم من حين موتهم الى قيام الساعة على النار لما روي ان ارواح الكفار في جوف طير سود تغدو على جهنم وتروح كل يوم مرتين فذلك عرضها ۱۲ ص ۱۲ قوله يحرقون بها قال ابن مسعود رضي الله عنه ان ارواح آل فرعون في اجواف طير سود يعرضون على النار مرتين فيقال يا آل فرعون هذه داركم قال ابن الشيخ في حواشيه هذا يؤذن بان العرض ليس بمعنى التعذيب والاحراق بل بمعنى الاظهار والابراز ۱۲ روح ۱۳ قوله غدوا وعشيا صباحا ومساء الخ كذا روي عن ابن عباس ان ارواحهم يعرضون على النار كل يوم مرتين ويجوز ان يكون غدوا وعشيا كناية عن الدوام وهذه الآية اصل في اثبات عذاب القبر للكفار واما المؤمنون فيثبت لهم ذلك بالسنة فان قيل ان الآية مكية وثبوت عذاب القبر مدني يدل عليه ما رواه احمد باسناد صحيح على شرطهما ان يهودية في المدينة كانت تعيذ عائشة من عذاب القبر فسألته عنه صلى الله عليه وسلم وانه صلعم كذب يهود وقال لا عذاب دون يوم القيمة فلما مضى بعض الايام نادى النبي صلى الله عليه وسلم باعلى صوت استعيذوا بالله من عذاب القبر فانه حق اجيب بان الآية دلت على عذاب الكفار وما نفاه النبي ثم اثبته عذاب القبر للمؤمنين ففي مسلم عن عائشة ان يهودية قالت انكم تفتنون في القبور فلما سمع النبي صلعم قولها قال انما تفتن اليهود ثم قال بعد ليال اشعرت انه اوحى الله انكم لتفتنون في القبور ثم بعده يستعيذ من عذاب القبر ۱۲ ک ۱۴ قوله ويوم تقوم الساعة اما معمول لادخلوا او لمحذوف تقديره يقال لهم يوم تقوم الساعة ادخلوا وعليه درج المفسر ۱۲ ۱۵ قوله ادخلوا بهمزة الامر من الدخول لابي عمرو وابن كثير وابن عامر وابي بكر وفي قراءة للباقين بفتح الهمزة وكسر الخاء من الادخال امر للملائكة بادخالهم اشد العذاب ۱۲ ک ۱۶ قوله دافعون اشار بذلك الى ان مغنون مضمن معنى دافعون فنصب نصيبا ويصح ان يضمن معنى حاملون ومن النار صفة لنصيبا ۱۲ صاوی ۱۷ قوله وقال الذين في النار لخزنة جهنم اي للقوام بتعذيب اهلها وانما لم يقل لخزنتها لان في ذكر جهنم تهويلا وتفظيعا ويحتمل ان جهنم هي ابعد النار قعرا من قولهم بئر جهنام اي بعيدة القعر وفيها اعتى الكفار واطغاهم فلعل الملائكة الموكلين بعذاب اولئك اجوب دعوة لزيادة قربهم من الله تعالى فلهذا تعمدهم اهل النار بطلب الدعوة منهم ۱۲ مدارک ۱۸ قوله اي قدر يوم اي من ايام الدنيا فسر به لانه لا ليل ولا نهار في الآخرة قوله من العذاب اي شيئا منه مفعول يخفف ومن تبعيضية ۱۲ كمالين ۱۹ قوله تهكما اي استهزاء او غضبا قال في الصراح تهكم عليه اي اشتد غضبه وتهكم به اي تهزأ به ۱۲ ۲۰ قوله انا لننصر رسلنا اے بالحجة والانتقام لهم من الكفرة ولو بعد تمامهم كما نصر يحيى بن زكريا لما قتل قتل به سبعون الفا وقيل الحكم اكثري او خاص بالرسل المأذون لهم في القتال ۱۲ ک ۲۱ قوله واستغفر لذنبك المقصود منه محض التعبد كما في ربنا وآتنا ما وعدتنا على رسلك فان ايتاء ذلك الشيء ضروري لا شبهة فيه ثم انه امرنا بطلبه وكقوله رب احكم بالحق مع انا نعلم انه لا يحكم الا بالحق وهذا احسن الاقوال عندي من اقوال اخر في هذا الباب ۱۲ ۲۲ قوله الصلوات الخمس فان الابكار هو الصبح والعشي يتناول ما عداه كذا نقل عن ابن عباس وعن الحسن بمعنى صلوة الفجر والعصر وقد كان الواجب بمكة ركعتان بكرة وركعتان عشية وقيل معناه قل سبحان الله وبحمده في تينك الوقتين ۱۲ ک ۲۳ قوله ما هم ببالغيه اي ما هم ببالغي مقتضى ذلك الكبر ۱۲ خطيب ۲۴ قوله فاستعذ بالله من شرهم والمقصود منه تعليم الامة ذلك والا فرسول الله صلعم معصوم من الذنوب قبل النبوة وبعدها على التحقيق وعن ابي العالية نزلت حين قالت اليهود ان صاحبنا الدجال ويكون منا ويخرج فيملك الارض ويصنع كذا وكذا فامر الله نبيه ان يتعوذ من فتنة الدجال رواه ابن ابي حاتم قال السيوطي مرسل صحيح وليس في القرآن اشارة الى الدجال الا في هذه الآية ۱۲ ج ۲۵ قوله وهي الاعادة وهذا رد لجدالهم في انكار البعث ومن قال الآية بالاستعاذة عن الدجال قال فهذا رد لمقال تمهيد الدجال من دعوى الالوهية وانكار البعث وعن ابي العالية لخلق السموات والارض اكبر من خلق الدجال ۱۲ ک ×

اكثر الناس اى الكفار لا يعلمون ○ ذلك فهم كالاعمى ومن يعلمه كالبصير وما يستوي الاعمى
والبصير ○ ولا الذين امنوا وعملوا الصلحت هو المحسن ولا المسيء ط فيه زيادة لا قليلا ما
تتذكرون ○ يتعظون بالياء والتاء اى تذكرهم قليل جدا ان الساعة لاتية لا ريب شك فيها ولكن
اكثر الناس لا يؤمنون ○ بها وقال ربكم ادعوني استجب لكم ط اى اعبدوني اثبكم بقرينة ما بعده
ان الذين يستكبرون عن عبادتي سيدخلون بفتح الياء وضم الخاء وبالعكس جهنم داخرين ○
صاغرين الله الذي جعل لكم اليل لتسكنوا فيه والنهار مبصرا ط اسناد الابصار اليه مجازي لانه
يبصر فيه ان الله لذو فضل على الناس ولكن اكثر الناس لا يشكرون ○ الله فلا يؤمنون ذلكم
الله ربكم خالق كل شيء م لا اله الا هو ز فانى تؤفكون ○ فكيف تصرفون عن الايمان مع قيام
البرهان كذلك يؤفك اى مثل افك هؤلاء افك الذين كانوا بايت الله معجزاته يجحدون ○ الله
الذي جعل لكم الارض قرارا والسماء بناء سقفا وصوركم فاحسن صوركم ورزقكم من الطيبت ط
ذلكم الله ربكم ج فتبرك الله رب العلمين ○ هو الحي لا اله الا هو فادعوه اعبدوه مخلصين له
الدين ط من الشرك الحمد لله رب العلمين ○ قل اني نهيت ان اعبد الذين تدعون تعبدون
من دون الله لما جاءني البينت دلائل التوحيد من ربي ز وامرت ان اسلم لرب العلمين ○ هو الذي
خلقكم من تراب بخلق ابيكم ادم منه ثم من نطفة مني ثم من علقة دم غليظ ثم يخرجكم طفلا
بمعنى اطفالا ثم يبقيكم لتبلغوا اشدكم تكامل قوتكم من ثلاثين سنة الى الاربعين ثم لتكونوا شيوخا بضم
الشين وكسرها ومنكم من يتوفى من قبل اى قبل الاشد والشيخوخة فعل ذلك بكم لتعيشوا ولتبلغوا
اجلا مسمى وقتا محدودا ولعلكم تعقلون ○ دلائل التوحيد فتؤمنون هو الذي يحي ويميت فاذا قضى
امرا اراد ايجاد شيء فانما يقول له كن فيكون ○ بضم النون وفتحها بتقدير ان اى يوجد عقب الارادة
التي هي معنى القول المذكور الم تر الى الذين يجادلون في ايت الله القران انى كيف يصرفون ○ عن
الايمان الذين كذبوا بالكتب القران وبما ارسلنا به رسلنا من التوحيد والبعث هم كفار مكة فسوف
يعلمون ○ عقوبة تكذيبهم اذ الاغلل في اعناقهم اذ بمعنى اذا والسلسل عطف على الاغلال فتكون
في الاعناق او مبتدأ خبره محذوف اى في ارجلهم او خبره يسحبون ○ اى يجرون بها في الحميم ○ اى جهنم ثم
في النار يسجرون ○ يوقدون ثم قيل لهم تبكيتا اينما كنتم تشركون ○ من دون الله ط معه وهي

---

٥١ قوله فهم الخ تمهيد لبيان ارتباط اللاحق بالسابق ١٢ ك ٥٢ قوله وما يستوي الاعمى والبصير اى وما يستوي المستدل والجاهل خطيب او الغافل والمستبصر ١٢ بيضاوي ٥٣ قوله فيه اى في ولا المسيء الذي هو في مقابلة المحسن قوله زيادة لا اى للتاكيد ١٢ جمل وفي الكمالين قوله فيه زيادة لا اى اعيدت كلمة لا لتذكير النفي لما بينهما من الفصل بطول الصلة لان المقصود ان الكافر لا يساوي المؤمن وذكر عدم مساواة الاعمى للبصير توطئة له ولو لم يعد النفي فيه ربما ذهل عنه وظن انه ابتداء كلام ١٢ ٥٤ قوله قليلا ما يتذكرون ما زائدة وقليلا مفعول مطلق على انه صفة لموصوف محذوف اى يتذكرون تذكرا قليلا وقول الشارح اى تذكرهم قليلا كذا في النسخ بنصب قليلا وهو خبر عن تذكرهم فكان الاولى رفعه ويمكن تصحيح نصبه بجعل الخبر محذوفا وجعل هذا حالا والتقدير يحصل حال كونه قليلا تامل ١٢ جمل ٥٥ قوله وقال ربكم ادعوني استجب لكم الدعاء في الاصل السوال والتضرع الى الله تعالى في الحوائج الدنيوية والاخروية الجليلة والحقيرة ومنه ما ورد ليسئل احدكم ربه حاجته كلها حتى في شسع نعله اذا انقطع وقوله استجب لكم اى اجب لكم فيما طلبتم لما ورد اذا قال العبد يا رب قال الله لبيك يا عبدي آن قلت ان قوله استجب لكم وعد بالاجابة ووعده لا يتخلف مع انه مشاهد ان الانسان قد يدعو ولا يستجاب له اجيب بان الدعاء له شروط فاذا تخلف بعضها تخلفت الاجابة منها اقبال العبد بكليته على الله وقت الدعاء بحيث لا يحصل في قلبه غير ربه وان لا يكون لمفاسد وان لا يكون فيه قطيعة رحم وان لا يستعجل الاجابة وان يكون موقنا بها فاذا كان الدعاء بهذه الشروط كان حقيقا بالاجابة فاما ان يعجلها له واما ان يؤخرها له فالاجابة على مراده تعالى وحينئذ فالذي ينبغي للانسان ان يدعو الله تعالى ويفوض له الامر في الاجابة ولذا ورد ما من رجل يدعو الله تعالى بدعاء الا استجيب له فاما ان يعجل له في الدنيا واما ان يؤخر له في الآخرة واما ان يكفر عنه من ذنوبه بقدر ما دعا ما لم يدع باثم او قطيعة رحم او يستعجل قالوا يا رسول الله وكيف يستعجل قال يقول دعوت فما استجاب لي ١٢ صاوي مختصرا ٥٦ قوله بقرينة ما بعده وهو قوله ان الذين يستكبرون عن عبادتي الخ فتحصل ان في الآية تفسيرين احدهما حقيقة والثاني مجاز اختار المفسر الثاني لوجود القرينة ويصح ارادة الحقيقة لانها الاصل ١٢ صاوي ٥٧ قوله عن عبادتي الخ قال عليه السلام الدعاء هو العبادة وقرأ هذه الآية صلى الله عليه وسلم وعن ابن عباس رضي الله عنهما وحدوني اغفر لكم وهذا تفسير للدعاء بالعبادة ثم للعبادة بالتوحيد وقيل سلوني اعطكم ١٢ مدارك ٥٨ قوله وبالعكس اى على زنة المجهول لابن كثير وابي بكر ١٢ ٥٩ قوله الله الذي جعل الخ هذا من جملة الادلة على باهر قدرته تعالى كانه قال لا يليق منكم ان تتركوا عبادة من هذه افعاله ١٢ صاوي ٥١٠ قوله مجازي اى عقلي من اسناد الشيء الى زمانه ١٢ صاوي ٥١١ قوله لذو فضل الخ لم يقل لمفضل او لمتفضل لان المراد تنكير الفضل وان يجعل فضلا لا يوازيه فضل وذلك انما يكون بالاضافة ١٢ مدارك ٥١٢ قوله ولكن اكثر الناس لا يشكرون لم يقل ولكن اكثرهم حتى لا يتكرر ذكر الناس لان في هذا التكرير تخصيصا لكفران النعمة بهم وانهم هم الذين يكفرون فضل الله ولا يشكرونه كقوله ان الانسان لكفور وقوله ان الانسان لظلوم كفار ١٢ مدارك ٥١٣ قوله كذلك يؤفك هذه تسلية له صلعم والمعنى لا تحزن يا محمد فلا خصوصية لامتك بل من قبلهم كذلك وقوله افك الذين بضم الهمزة فعل ماض مجهول واشار بذلك الى ان المضارع بمعنى الماضي واتى به مضارعا استحضارا للصورة الغريبة ١٢ صاوي ٥١٤ قوله الله الذي جعل لكم الارض قرارا الخ بيان لتفضله تعالى المتعلق بالمكان بعد بيان تفضله المتعلق بالزمان وقوله وصوركم الخ بيان لتفضله المتعلق بانفسهم والفاء في فاحسن صوركم تفسيرية فان الاحسان عين التصوير اى صوركم احسن تصوير حيث خلقكم منتصبي القامة بادي البشرة متناسبي الاعضاء ١٢ ابو السعود ٥١٥ قوله هو الذي خلقكم من تراب لما ذكر فيما تقدم من جملة ادلة توحيد واربعة اشياء من دلائل الآفاق وهي الليل والنهار والارض والسماء والثلاثة من دلائل الانفس وهي التصوير وحسن الصورة ورزق الطيبات ذكر ههنا كيفية خلق الانفس ابتداء وانتهاء ١٢ صاوي ٥١٦ قوله بخلق ابيكم آدم منه اى فالكلام على حذف مضاف ويصح ابقاء الكلام على ظاهره باعتبار ان اصل النطفة الغذاء وهو ناشئ من التراب ١٢ صاوي ٥١٧ قوله ثم يخرجكم طفلا اجمل ههنا في المراتب وفصلها في سورة المؤمنون في قوله ولقد خلقنا الانسان من سلالة من طين الخ اى فههنا حذف مرتبتين المضغة والعظم العاري عن اللحم وقوله بمعنى اطفالا انما اوله بالجمع لتحصل المطابقة بين الحال وصاحبها فان طفلا حال من الكاف في يخرجكم فالحال مفردة لفظا جمع معنى لان لفظ الطفل يقع على المذكر والمؤنث والمفرد والجمع ومن ذلك قوله تعالى او الطفل الذين لم يظهروا ١٢ صاوي ٥١٨ قوله ثم يخرجكم اى يجدد اخراجكم شيئا بعد شيء ١٢ خطيب ٥١٨ قوله طفلا حد الطفل من اول ما يولد الى ان يستهل صارخا الى انقضاء ستة اعوام كذا في روح البيان ١٢ ٥١٩ قوله بمعنى اطفالا اى الطفل جنس وضع موضع الجمع اى الاطفال ١٢ ٥٢٠ قوله يبقيكم الخ يريد ان اللام في لتبلغوا متعلقة بمحذوف ١٢ ٥٢١ قوله لتبلغوا اجلا مسمى اللام للتعليل معطوفة على علة اخرى مقدرة قدرها الشارح بقوله لتعيشوا والمعلل هو ما تقدم من الافعال الصادرة منه تعالى كما اشار اليه بقوله فعل ذلك بكم ١٢ جمل ٥٢٢ قوله فعل ذلك بكم الخ يريد انه عطف على علة مقدرة لفعل مقدر وقد يقدر الفعل المتعلق به اللام اى يفعل ذلك لتبلغوا ١٢ ك ٥٢٣ قوله عقب الارادة التي هي معنى القول المذكور مقتضى هذا ان تحل الآية الى هكذا فاذا اراد ايجاد شيء فانما يريد ايجاده فيوجد وهذا لا معنى له فالاولى كما صنع غيره جعل القول المذكور كناية عن سرعة الايجاد والمعنى فاذا اراد ايجاد شيء وجد سريعا عقب تعلق الارادة بوجوده من غير توقف على استعمال آلة ولا تهيئة عدة ١٢ جمل ٥٢٤ قوله هي معنى القول المذكور والاوضح ان يقول وهذا القول المذكور كناية عن سرعة الايجاد فالمعنى ان اراد ايجاد شيء وجد سريعا من غير توقف على شيء والا فكلام المفسر يقتضي ان معنى الآية فاذا اراد ايجاد شيء فانما يريد ايجاده فيوجد وهذا لا معنى له ١٢ صاوي ٥٢٥ قوله الذين كذبوا الخ يجوز فيه اوجه ان يكون بدلا من الموصول قبله او بيانا له او نعتا او خبر مبتدأ محذوف او منصوبا على الذم وعلى هذه الاوجه فقوله فسوف يعلمون جملة مستانفة سيقت للتهديد ويجوز ان يكون مبتدأ والخبر الجملة من قوله فسوف يعلمون ودخول الفاء فيه واضح ١٢ جمل ٥٢٦ قوله اذ بمعنى اذا اشارة الى جواب لسوال مقدر صرح به غيره وهو ان سوف للاستقبال واذ للماضي فهو مثل قولك اصوم امس وتقرير الجواب ان اذ بمعنى اذا لان الامور المستقبلة لما كانت في اخبار الله تعالى متيقنة مقطوعا بها عبر عنها بلفظ يدل على الماضي والمعنى على الاستقبال ١٢ ٥٢٧ قوله يسحبون والعائد الى المبتدأ محذوف واليه اشار بقوله اى يجرون بها اى بالسلاسل ١٢ كمالين ٥٢٨ قوله اي جهنم الحميم الماء الحار كنى بها عن جهنم لكونه فيها ولو كان خارجها كما قيل فالظاهر ابقاؤه على معناه ويدل على الاخير ظاهر قوله ثم في النار يسجرون اللهم الا ان يراد تراخي السجر عن السحب يوقدون قال مجاهد يصيرون وقود النار ١٢ ٥٢٩ قوله ثم قيل لهم التعبير بالماضي لتحقق الوقوع ١٢

الاصنام قالوا ضلوا غابوا عنا فلا نراهم بل لم نكن ندعوا من قبل شيئا انكروا عبادتهم اياها ثم
احضرت قال تعالى انكم وما تعبدون من دون الله حصب جهنم اى وقودها كذلك اى مثل اضلال هؤلاء
المكذبين يضل الله الكفرين ○ ويقال لهم ايضا ذلكم العذاب بما كنتم تفرحون في الارض بغير
الحق من الاشراك وانكار البعث وبما كنتم تمرحون ○ تتوسعون فى الفرح ادخلوا ابواب جهنم خلدين
فيها فبئس مثوى ماوى المتكبرين ○ فاصبر ان وعد الله بعذابهم حق فاما نرينك فيه ان
الشرطية مدغمة وما زائدة تؤكد معنى الشرط اول الفعل والنون تؤكد اخره بعض الذى نعدهم به من العذاب
فى حياتك وجواب الشرط محذوف اى فذاك او نتوفينك قبل تعذيبهم فالينا يرجعون ○ فنعذبهم
اشد العذاب فالجواب المذكور للمعطوف فقط ولقد ارسلنا رسلا من قبلك منهم من قصصنا عليك
ومنهم من لم نقصص عليك روى انه تعالى بعث ثمانية الاف نبى اربعة الاف نبى من بنى اسرائيل و
اربعة الاف نبى من سائر الناس وما كان لرسول منهم ان يأتى باية الا باذن الله لانهم عبيد مربوبون
فاذا جاء امر الله بنزول العذاب على الكفار قضى بين الرسل ومكذبيها بالحق وخسر هنالك المبطلون ○ ع ۱۰ ۱۳
اى ظهر القضاء والخسران للناس وهم خاسرون فى كل وقت قبل ذلك الله الذى جعل لكم
الانعام قيل الابل هنا خاصة والظاهر والبقر والغنم لتركبوا منها ومنها تأكلون ○ ولكم فيها منافع
من الدر والنسل والوبر والصوف ولتبلغوا عليها حاجة فى صدوركم هى حمل الاثقال الى البلاد وعليها
فى البر وعلى الفلك السفن فى البحر تحملون ○ ويريكم ايته فاى ايت الله الدالة على وحدانيته تنكرون ○
استفهام توبيخ وتذكير اى اشهر من تانيثه افلم يسيروا فى الارض فينظروا كيف كان عاقبة الذين
من قبلهم كانوا اكثر منهم واشد قوة واثارا فى الارض من مصانع وقصور فما اغنى عنهم ما كانوا
يكسبون ○ فلما جاءتهم رسلهم بالبينت المعجزات الظاهرات فرحوا اى الكفار بما عندهم اى الرسل
من العلم فرح استهزاء وضحك منكرين له وحاق نزل بهم ما كانوا به يستهزءون ○ اى العذاب فلما راوا
باسنا اى شدة عذابنا قالوا امنا بالله وحده وكفرنا بما كنا به مشركين ○ فلم يك ينفعهم ايمانهم
لما راوا باسنا سنت الله نصبه على المصدر بفعل مقدر من لفظه التى قد خلت فى عباده فى الامم
ان لا ينفعهم الايمان وقت نزول العذاب وخسر هنالك الكفرون ○ تبين خسرانهم لكل احد وهم ع ۹ ۱۴
خاسرون فى كل وقت قبل ذلك سورة فصلت مكية ثلاث وخمسون اية بسم الله الرحمن الرحيم ○

---

۵۱ قولہ انکروا عبادتہم ایاہا الخ وہذا المعنی بعید فی مقام الحساب والعرض علی رب العالمین ولذا قال ابو السعود بل لم نکن ندعوا من قبل شیئا ای بل تبین لنا انا لم نکن نعبد شیئا بعبادتہم لما ظہر لنا الیوم انہم لم یکونوا شیئا یعتد بہ کقولک حسبتہ شیئا فلم یکن کذلک اے مثل ذلک الضلال الفظیع یضل اللہ الکافرین حیث لا یہتدون الی شیئ ینفعہم فی الآخرۃ او کما ضل عنہم آلہتہم یضلہم عن آلہتہم حتی لو تطالبوا لم یتصادفوا اھ وفی القرطبی بل لم نکن ندعوا من قبل شیئا ای شیئا یعتد بہ لا ینفع ولا یبصر ولا یسمع ولیس ہذا انکار العبادۃ الصنم بل ہو اعتراف بان عبادتہم الاصنام کانت باطلۃ اھ وقال الصاوی معلقا علی ہذا القول ای قولہ تعالی بل لم نکن ندعوا من قبل شیئا ان ہذا ثانی احوال تبریہم من عبادۃ الاصنام لرجا انہ ینفعہم فہو اضراب عن قولہ ضلوا عنا وہذا قبل ان تقرن بہم آلہتہم ۱۲ ۵۲ قولہ ثم احضرت جواب عما یقال ان حمل الآیۃ علی ہذا الوجہ یخالف قولہ تعالی انکم وما تعبدون من دون اللہ حصب جہنم انتم واردون فاجاب بانہم اولا تضل عنہم آلہتہم ویتبرون ثم تحضر وتقرن بہم ۱۲ صاوی ۵۳ قولہ وبما کنتم تمرحون ای بسبب ما کان لکم من الفرح والمرح بغیر الحق وہو الشرک وعبادۃ الاوثان ۱۲ مدارک ۵۴ قولہ فبئس مثوی الخ لم یقل فبئس مدخل المتکبرین لان الدخول لا یدوم وانما یدوم الثوی ولذا خصہ بالذم ۱۲ صاوی ۵۵ قولہ فاصبر ان وعد اللہ حق ہذا تسلیۃ من اللہ لنبیہ صلعم ووعد حسن بالنصر لہ علی اعدائہ وقولہ بعذابہم قال الصاوی انما سمی وعدا بالنظر لکونہ نصرا للنبی فہو فی الحقیقۃ وعد ووعید ۱۲ صاوی ۵۶ قولہ فاما نرینک بالفارسیۃ پس اگر بنمائیم بتو ۱۲ ۵۷ قولہ فیہ خبر مقدم وان الشرطیۃ مبتدأ مؤخر وقولہ مدغمۃ حال من ان ولم یذکر المدغم فیہ وہو ما الزائدۃ وقولہ تؤکد معنی الشرط ای التعلیق وقولہ اول الفعل حال من ما الزائدۃ والمعنی حال کونہا واقعۃ فی اول فعل الشرط وقولہ والنون تؤکد الفعل فحذف المؤکد بالفتح وقولہ آخرہ حال من النون ای حال کونہا واقعۃ فی آخر الفعل فتحصل ان ہنا مؤکدین بالکسر وہما ما والنون ومؤکدین بالفتح وہما التعلیق وفعل الشرط ۱۲ صاوی ۵۸ قولہ فالجواب المذکور ای ہو قولہ تعالی فالینا یرجعون وقولہ للمعطوف وہو نتوفینک وجواب نرینک محذوف بینہ الشارح بقولہ فذاک ومثلہ فی البیضاوی ایضا الا قال ویجوز ان یکون جوابا لہما بمعنی ان نعذبہم فی حیاتک او لم نعذبہم فانا نعذبہم فی الآخرۃ اشد العقاب ویدل علی شدتہ الاقتصار بذکر الرجوع فی ہذا المعرض انتہی ۱۲ ۵۹ قولہ ولقد ارسلنا الخ ہذا تسلیۃ لہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اللہ تعالی یقول لہ انا قد ارسلنا قبلک رسلا وآتیناہم معجزات وجادلہم قومہم وصبروا علی اذاہم فتاس بہم وقولہ رسلا المراد بہم ما یشمل الانبیاء ۱۲ صاوی ۶۰ قولہ منہم من قصصنا علیک ای ذکرنا لک قصصہم واخبارہم فی القرآن وہم خمسۃ وعشرون والباقی لم نقصہ علیک فیہ ۱۲ جمل ۶۱ قولہ روی انہ تعالی الخ عبر عنہ البیضاوی وصاحب الکشاف بقیل وفی شرح المقاصد روی عن ابی ذر الغفاری رضی اللہ عنہ انہ قال قلت لرسول اللہ علیہ السلام کم عدد الانبیاء فقال مائۃ الف واربعۃ وعشرون الفا وفی الکاشفی بعضے از ایشان آنہا کہ خواندہ ایم قصہا ایشان بر تو کہ آن بست وپنج پیغمبر اند وفی عین المعانی ہم ثمانیۃ عشر ۱۲ الروح ۶۲ قولہ ثمانیۃ آلاف نبی قال الطیبی والصحیح ما رویناہ عن الامام احمد عن ابی ذر قال قلت یا رسول اللہ کم عدۃ الانبیاء قال مائۃ الف واربعۃ وعشرون الفا الرسل من ذلک ثلاث مائۃ وخمسۃ عشر جما غفیرا ۱۲ جمل ۶۳ قولہ وما کان لرسول الخ ہذا جواب اقتراحہم الآیات عنادا یعنی انا قد ارسلنا کثیرا من الرسل وما کان لواحد منہم ان یاتی بآیۃ الا باذن اللہ فمن این لی بان آتی بآیۃ مما تقترحونہ الا ان یشاء اللہ ویاذن فی الاتیان بہا ۱۲ مدارک ۶۴ قولہ مربوبون اے مملوکون والمملوک لا یستطیع ان یاتی بامر الا باذن سیدہ وہذا رد علی قریش حیث قالوا للنبی صلعم اجعل لنا الصفا ذہبا وغیر ذلک مما تقدم تفصیلہ فی سورۃ الاسراء ۱۲ صاوی ۶۵ قولہ فاذا جاء امر اللہ ای قضاؤہ وحکمہ بنزول العذاب الخ ۱۲ جمل ۶۶ قولہ ہنالک ای وقت مجیئ امر اللہ وہو اسم مکان استعیر للزمان ۱۲ ۶۷ قولہ المبطلون الحکمۃ فی ختم ہذہ الآیۃ بالمبطلون وختم السورۃ بالکافرون انہ ذکر ہنا الحق فکان مقابلتہ بالباطل انسب وہناک ذکر الایمان فکان مقابلتہ بالکفر انسب ۱۲ ۶۸ قولہ ای ظہر یعنی قید الخسران بقولہ ہنالک باعتبار ظہورہ یومئذ ۱۲ ۶۹ قولہ وہم خاسرون الخ تعلیل للتاویل الذی ذکرہ بقولہ اے ظہر القضاء الخ اے انما اول بما ذکر لان القضاء والخسران محکوم بہما قبل ذلک بل فی الازل فلا یصح تعلیقہما علی مجیئ امر اللہ الذی ہو عبارۃ عن القضاء ۱۲ جمل ۷۰ قولہ قیل الابل خاصۃ اے قیل الانعام ہی الابل وہذا القول ہو الظاہر لانہا ہی التی توجد فیہا المنافع الآتیۃ کلہا وقولہ لترکبوا منہا تفصیل لہذا الاجمال ومن ابتدائیۃ وقیل تبعیضیۃ وقولہ تحملون لعل المراد بہ حمل النساء والولدان علیہا فی الہوادج وہو السر فی فصلہ عن الرکوب وفی الجمع بینہا وبین الفلک من المناسبۃ التامۃ حتی سمیت سفائن البحر ۱۲ ابو السعود ۷۱ قولہ وعلیہا فی البر الخ افرد الحمل عما قبلہ لکونہ مزیۃ عظیمۃ ۱۲ صاوی ۷۲ قولہ وتذکیر اے اشہر من تانیثہ اے فلم یقل ایۃ آیات اللہ وذلک لان التفرقۃ فی الاسماء الجامدۃ بین المذکر والمؤنث غریب وہی فی ای اغرب لابہامہا ۱۲ صاوی ۷۳ قولہ افلم یسیروا الخ الہمزۃ داخلۃ علی محذوف والفاء عاطفۃ علیہ والتقدیر اعجزوا فلم یسیروا الخ والاستفہام انکاری ۱۲ صاوی ۷۴ قولہ فرح استہزاء وضحک منکرین لہ کانہ قال استہزؤا بالبینات وبما جاؤا من الوحی فرحین مرحین وقیل الضمیر فی عندہم للکفار والمعنی فرحوا بما عندہم من العلم وہو ان لا بعث ولا عذاب وسماہ علما علی زعمہم وان کان جہلا فی الحقیقۃ او المراد علمہم بامور الدنیا ومعرفتہم بتدبیرہا کما قال یعلمون ظاہرا من الحیوۃ الدنیا وہم عن الآخرۃ ہم غافلون او علم الفلاسفۃ فانہم کانوا اذا سمعوا بوحی اللہ رفعوہ وصغروا علم الانبیاء الی علمہم وعن سقراط انہ سمع لموسی علیہ السلام وقیل لہ لو ہاجرت الیہ فقال نحن قوم مہذبون فلا حاجۃ بنا الی من یہذبنا ۱۲ کمالین ۷۵ قولہ فلم یک ینفعہم ایمانہم یجوز رفع ایمانہم اسما لکان وجملۃ ینفعہم خبر مقدم ویجوز ان یرتفع بانہ فاعل ینفعہم وفی کان ضمیر الشان وقد تقدم لک ہذا محققا فی قولہ ما کان یصنع فرعون وانہ لا یکون من باب التنازع فعلیک بالالتفات الیہ ودخل حرف النفی علی الکون لا علی النفع لانہ بمعنی لا یصح ولا ینبغی کقولہ ما کان للہ ان یتخذ من ولد ۱۲ جمل ۷۶ قولہ نصبہ علی المصدر بفعل مقدر ای سن اللہ بہم سنۃ من قبلہم ویجوز ان یکون منصوبا علی التحذیر ای احذروا سنۃ اللہ فی المکذبین التی قد خلت فی عبادہ ۱۲ ح ۷۷ قولہ وخسر ہنالک الکافرون ای وقت رؤیتہم العذاب علی انہ اسم مکان قد استعیر للزمان کما سلف آنفا اھ ابو السعود ۱۲ جمل ✻

حٰمٓ الله اعلم بمراده به تَنْزِيْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مبتدأ كِتٰبٌ خبره فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ بينت بالاحكام و
القصص والمواعظ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا حال من كتاب بصفته لِّقَوْمٍ متعلق بفصلت يَّعْلَمُوْنَ ۝ يفهمون ذلك و
هم العرب بَشِيْرًا صفة قرآنا وَّنَذِيْرًا فَاَعْرَضَ اَكْثَرُهُمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ۝ سماع قبول وَقَالُوْا للنبي
قُلُوْبُنَا فِيْٓ اَكِنَّةٍ اغطية مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ وَفِيْٓ اٰذَانِنَا وَقْرٌ ثقل وَّمِنْۢ بَيْنِنَا وَبَيْنِكَ حِجَابٌ خلاف في الدين
فَاعْمَلْ على دينك اِنَّنَا عٰمِلُوْنَ ۝ على ديننا قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ
فَاسْتَقِيْمُوْٓا اِلَيْهِ بالايمان والطاعة وَاسْتَغْفِرُوْهُ وَوَيْلٌ كلمة عذاب لِّلْمُشْرِكِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ لَا يُؤْتُوْنَ
الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ تاكيد كٰفِرُوْنَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۝ مقطوع
قُلْ اَىِٕنَّكُمْ بتحقيق الهمزة الثانية وتسهيلها وادخال الف بينها بوجهيها وبين الاولى لَتَكْفُرُوْنَ بِالَّذِيْ
خَلَقَ الْاَرْضَ فِيْ يَوْمَيْنِ الاحد والاثنين وَتَجْعَلُوْنَ لَهٗٓ اَنْدَادًا شركاء ذٰلِكَ رَبُّ مالك الْعٰلَمِيْنَ ۝ جمع
عالم وهو ما سوى الله وجمع لاختلاف انواعه بالياء والنون تغليبا للعقلاء وَجَعَلَ مستأنف ولا يجوز
عطفه على صلة الذي للفاصل الاجنبي فِيْهَا رَوَاسِيَ جبالا ثوابت مِنْ فَوْقِهَا وَبٰرَكَ فِيْهَا بكثرة المياه
والزروع والضروع وَقَدَّرَ قسم فِيْهَآ اَقْوَاتَهَا للناس والبهائم فِيْٓ تمام اَرْبَعَةِ اَيَّامٍ اي الجعل وما ذكر معه
في يوم الثلاثاء والاربعاء سَوَاۗءً منصوب على المصدر اي استوت الاربعة استواء لا تزيد ولا
تنقص لِّلسَّاۗىِٕلِيْنَ ۝ عن خلق الارض بما فيها ثُمَّ اسْتَوٰٓى قصد اِلَى السَّمَاۗءِ وَهِيَ دُخَانٌ بخار مرتفع
فَقَالَ لَهَا وَلِلْاَرْضِ ائْتِيَا الى مرادي منكما طَوْعًا اَوْ كَرْهًا في موضع الحال اي طائعتين او مكرهتين
قَالَتَآ اَتَيْنَا بمن فينا طَاۗىِٕعِيْنَ ۝ فيه تغليب المذكر العاقل او نزلتا لخطابهما منزلته فَقَضٰىهُنَّ الضمير
يرجع الى السماء لانها في معنى الجمع الآئلة اليه اي صيرها سَبْعَ سَمٰوٰتٍ فِيْ يَوْمَيْنِ الخميس والجمعة
فرغ منها في آخر ساعة منه وفيها خلق آدم ولذلك لم يقل هنا سواء ووافق ما هنا آيات خلق السمٰوٰت
والارض في ستة ايام وَاَوْحٰى فِيْ كُلِّ سَمَاۗءٍ اَمْرَهَا الذي امر به من فيها من الطاعة والعبادة وَزَيَّنَّا
السَّمَاۗءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ بنجوم وَحِفْظًا منصوب بفعله المقدر اي حفظناها عن استراق الشياطين
السمع بالشهب ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ في ملكه الْعَلِيْمِ ۝ بخلقه فَاِنْ اَعْرَضُوْا اي كفار مكة عن الايمان بعد
هذا البيان فَقُلْ اَنْذَرْتُكُمْ خوفتكم صٰعِقَةً مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّثَمُوْدَ ۝ اي عذابا يهلككم مثل الذي
اهلكهم اِذْ جَاۗءَتْهُمُ الرُّسُلُ مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ اي مقبلين عليهم ومدبرين عنهم فكفروا كما

ولذلک لم یقل ہنا سواء الخ وتفصیلہ فی الخطیب ہکذا قال اہل الاثر ان اللہ تعالیٰ خلق الارض یوم الاحد والاثنین وخلق سائر ما فی الارض یوم الثلثاء والاربعاء وخلق السمٰوات

---

۵۱ قولہ مبتدأ آہ ای وسوغ الابتداء بہ وہو نکرة وصفہ بقولہ من الرحمٰن الرحیم وہو مصدر بمعنی المفعول فکانہ قیل المنزل من الرحمٰن الرحیم کتاب وقولہ فصلت آیاتہ نعت للخبر کما اشار الیہ ۱۲ ج ۵۲ قولہ بینت ای میزت باعتبار اقسامہا الی تلک المذکورات ۱۲ ۵۳ قولہ حال من کتاب وہو حال موطئة وہی الجامدة الموصوفة بصفة ہی الحال ۱۲ ک ۵۴ قولہ بشیرا ونذیرا یجوز ان یکونا نعتین لقرآنا وان یکونا حالین اما من کتاب واما من آیاتہ واما من الضمیر المنوی فی قرآنا وقرأ زید بن علی برفعہما علی النعت لکتاب او علی خبر ابتداء مضمر ای ہو بشیر ونذیر ۱۲ ج ۵۵ قولہ فاعرض اکثرہم معطوف علی فصلت وقولہ وقالوا معطوف علی فاعرض ۱۲ جمل ۵۶ قولہ ثقل الخ ہذا اصل معناہ والمراد بہ ہنا الصمم ۱۲ کما ۵۷ قولہ ومن بیننا وبینک حجاب من لابتداء الغایة والمعنی ان الحجاب ناشئ من جہتنا فلانستطیع التوصل لما عندک والحجاب ناشئ من جہتک فلاتستطیع التوصل لما عندنا فنحن معذورون فی عدم اتباعک لوجود المانع من جہتنا ومن جہتک ۱۲ صاوی ۵۸ قولہ قل انما انا بشر مثلکم ہذا رد لما زعموا من الحجاب کانہ قال دعواکم الحجاب باطلة لا اصل لہا لانی بشر من جنسکم تعرفون حالی وطبعی واعرف حالکم وطبعکم فلست مغایرا لکم حتی یکون بینی وبینکم حجاب وتباین ولست بداع لکم الی شیئ لا تقبلہ العقول والاسماع بل انا داع لکم الی توحید خالقکم الذی قامت علیہ الادلة العقلیة والنقلیة ۱۲ ۵۸ قولہ قل انما انا بشر مثلکم ای لست غیر بشر مما لا یرے کالملک والجن بل انا واحد منکم والبشر یری بعضہم بعضا ویسمعہ ویبصرہ فلا وجہ لما تقولونہ اصلا خطیب وفی ابی السعود قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی انما الٰہکم الٰہ واحد تلقین للجواب عنہ ای لست من جنس مغایر لکم حتی یکون بینی وبینکم حجاب ۱۲ ۵۹ قولہ واستغفروہ ای مما انتم علیہ من سوء العقیدة وفیہ اشارة الی ان الاستقامة لا تتم الا بالاستغفار والندم علی ما مضی بحیث یکرہ ان یعود للکفر کما یکرہ الوقوع فی النار ۱۲ صاوی ۶۰ قولہ الذین لا یؤتون الزکوٰة انما خص منع الزکوٰة وقرنہ بالکفر بالآخرة لان المال اخو الروح فاذا بذلہ الانسان فی سبیل اللہ کان دلیلا علی قوتہ وثباتہ فی الدین قال تعالیٰ ومثل الذین ینفقون اموالہم ابتغاء مرضات اللہ وتثبیتا من انفسہم ای یثبتون انفسہم ففی ہذہ الآیة تخویف وتحذیر للمؤمنین من منع الزکاة وتحریض علی ادائہا وقال ابن عباس ہم الذین لا یقولون لا الٰہ الا اللہ وہی زکاة الانفس والمعنی لا یطہرون انفسہم من الشرک بالتوحید فان قلت علی تفسیر الجمہور یشکل بان الآیة مکیة والزکاة فرضت بالمدینة فلم یکن ہناک امر بالزکاة حتی یذم مانعہا والجواب ان المراد صرف المال فی مراضی اللہ تعالیٰ ۱۲ صاوی ۶۱ قولہ وادخال الف الخ کان علیہ ان یقول وترکہ ای الادخال کعادتہ فان القرأت السبعیة ہنا اربعة والذی فی عبارتہ ثنتان فقط ۱۲ جمل ۶۲ قولہ فی یومین ای فی مقدار یومین واگر خواستی بیک لحظہ بیافریدی لکن خواست کہ با خلق نماید کہ سکونت وآہستگی بہ از شتاب وعجلت وبندگان را نسبتی باشد بسکونت کار کردن وبراہ آہستگی رفتن وفی عین المعانی تعلیما للتانی واحکاما لدفع الشبہات عن توہین المصنوعات تحقیقا لاعتبار الملائکة عند الاحضار وللعباد عند الاخبار وان امکن الایجاد فی الحال بلا امہال انتہی ۱۲ ۶۳ قولہ الاحد والاثنین کذا ورد مرفوعا اخرج ابن جریر والحاکم وصححہ البیہقی فی الاسماء والصفات ان الیہود اتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسالتہ عن خلق السموات والارض فقال خلق اللہ الارض یوم الاحد والاثنین ۱۲ ۶۴ قولہ وجمع الخ جواب عما یقال انہ اسم جنس یصدق علی کل ما سوی اللہ والجمع لا بد ان یکون لہ افراد ثلثة فاکثر فاجاب بان المسوغ تعدد انواعہ ۱۲ جمل ۶۵ قولہ بالیاء والنون اشارة الی سوال محصلہ ان ہذا الجمع خاص بالعقلاء والعالم غالبہ غیر عاقل فاجاب بقولہ تغلیبا الخ ۱۲ جمل ۶۶ قولہ مستانف ای او عطف علی محذوف ای خلقہا وجعل ۱۲ ۶۷ قولہ صلة الذی للفاصل الاجنبی وہو قولہ تعالیٰ وتجعلون فانہ معطوف علی لتکفرون ۱۲ الخطیب ۶۸ قولہ من فوقہا فان قیل ما الفائدة فی قولہ من فوقہا اجیب بانہ تعالیٰ لو جعل لہا رواسی من تحتہا لتوہم انہا التی امسکتہا عن النزول ولکنہ تعالیٰ جعل ہذہ الجبال الثقال فوقہا لیری الانسان بعینہ ان الارض والجبال الثقال مفتقرة الی ممسک وحافظ وما ہو الا اللہ القادر المختار ۱۲ جمل ۶۹ قولہ اربعة ایام وہی یومان بعد الیومین السابق ذکرہما ففیہ مضاف مقدر تقول سرت من البصرة الی بغداد فی عشرة والکوفة فی خمس عشر ای فی تتمة خمس عشر وانما اولہ بما ذکر لانہ لو اجری علی ظاہرہ لکانت تلک الایام الاربعة مع الیومین السابقین ستة وہی مع الیومین اللاحقین المخلوق فیہما السموات تصیر ثمانیة وذلک خلاف ما نطقت بہ القرآن والسنة ۱۲ ک ۷۰ قولہ ای الجعل یعنی جعل الجبال وقولہ والذی معہ وہو تقدیر الاقوات الذی ہو حاصل الآیة وفی البیضاوی علی قولہ فی اربعة ایام فی تتمة اربعة ایام کقولک سرت من البصرة الی بغداد فی عشر والی الکوفة فی خمس عشرة ای فی العشر المذکور وفی خمس اخر ۱۲ ۷۱ قولہ فی یوم الثلثاء الخ خلق الجبال فی الاول تقدیر الاقوات فی الثانی کما صرح فی الحدیث المذکور ۱۲ ک ۷۲ قولہ لا تزید لا تنقص للسائلین عن خلق الارض ظاہر کلامہ انہ جعل اللام متعلقا بسواء وقال الزمخشری انہ متعلق بمحذوف تقدیرہ ہذا الحصر للسائلین عن مدة خلق الارض ۱۲ کمالین ۷۳ قولہ ثم استوی الی السماء یدل علی تاخیر خلق السماء عن خلق الارض وقولہ تعالیٰ والارض بعد ذلک دحٰہا علی عکسہ فالذی اختارہ الزمخشری ہو الاول وتبعہ الجم ونقل عن ابن عباس واکثر المفسرین واجاب ہؤلاء عن قولہ تعالیٰ والارض بعد ذلک دحٰہا بان المراد تاخر دحوہا ای بسطہا عن خلق السماء وان کان اصل وجودہا متقدما علیہ وورد ذلک عن ابن عباس ولما ورد علی ذلک ان ما فی ہذہ السورة یدل علی تاخر خلق السماء عن خلق الجبال وتقدیر الاقوات المتاخر عن الدحو مرتین وکذا آیة البقرة تدل علی ان خلق الارض وجمیع ما فیہا مقدم علی خلق السماء وخلق جمیع الاشیاء فی الارض لا یکون الا بعد الدحو قالوا فی التفصی عنہ بحمل خلق الجبال فی ہذہ الآیة والاقوات علی خلق مادتہا واصولہا ومنہم من حمل الخلق علی التقدیر وقد یحمل البعد فی قولہ بعد ذلک علی البعدیة الرتبیة ومنہم من جعل دحٰہا استینافا علی ان قولہ بعد ذلک متعلق بمقدر والبعدیة زمانیة ای الارض بعد تعرف السماء وکلہا وان کان تکلفا ولکن اضطروا الیہ لما ثبت فی الحدیث المرفوع وعن اکثر السلف تقدم خلق الارض علی السماء ونقل عن مقاتل وقتادة والسدی تقدم خلق السماء علی الارض واختارہ البیضاوی وحمل کلامہ ثم فی قولہ ثم استوی الی السماء فی ہذہ السورة وفی البقرة علی التراخی الرتبی قال ہذا العبد تعارض ظاہر الآیتین فلا بد من تاویل احدہما واذا ثبت فی المرفوع کما سبق تخریجہ وصححہ الحاکم وکذا روی عن ابن عباس ومجاہد تعین تاویل قولہ والارض بعد ذلک دحٰہا باحدی التاویلات المذکورة واخرج ابن ابی حاتم عن ابن عباس فی قولہ بعد ذلک قال مع ذلک ۱۲ کمالین ۷۴ قولہ ائتیا طوعا او کرہا آہ ومعنی امر السماء والارض بالاتیان وامتثالہما انہ اراد ان یکونہما فلم یمتنعا علیہ ووجدتا کما ارادہما فکانتا فی ذلک کالمامور المطیع اذا ورد علیہ فعل الامر المطاع وانما ذکر الارض مع السماء فی الامر بالاتیان والارض مخلوقة قبل السماء بیومین لانہ قد خلق جرم الارض اولا غیر مدحوة ثم دحٰہا بعد خلق السماء کما قال والارض بعد ذلک دحٰہا فالمعنی ائتیا علی ما ینبغی ان تاتیا علیہ من الشکل والوصف ائتی یا ارض مدحوة قرارا ومہادا لاہلک وائتی یا سماء مقببة سقفا لہم ومعنی الاتیان الحصول الواقع کما تقول اتی عملہ مرضیا وقولہ طوعا او کرہا لبیان تاثیر قدرتہ فیہما وان امتناعہما من تاثیر قدرتہ محال کما تقول لمن تحت یدک لتفعلن ہذا شئت او ابیت ولتفعلنہ طوعا او کرہا وانتصابہ علی الحال بمعنی طائعتین او مکرہتین ۱۲ ۷۵ قولہ تغلیب الخ فان الارض والسماء وان کانت مما لا یعقل ولکن فیہما من یعقل من الملائکة والجن والانس ۱۲ ک ۷۶ قولہ ای صیرہا سبع سمٰوات اشار الی ان سبع مفعول ثان لقضاہن لانہ ضمن معنی صیرہن بقضائہ سبع سمٰوات ویجوز ان یکون منصوبا علی الحال من مفعول قضاہن ای قضاہن معدودة ۱۲ جمل ۷۷ قولہ فی یومین ای تخلق السماء فی یوم الخمیس والجمعة ۱۲ کما ۷۸ قولہ وفیہا خلق آدم کذا ورد عن مسلم فی حدیث انہ خلق آدم بعد العصر من یوم الجمعة وآخر ساعة منہا فیما بین العصر الی اللیل ۱۲ ک ۷۹ قولہ دم

سياتى والاهلاك فى زمنه فقط اَنْ اى بان لَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ۭ قَالُوْا لَوْ شَاۗءَ رَبُّنَا لَاَنْزَلَ مَلٰۗىِٕكَةً فَاِنَّا
بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ على زعمكم كٰفِرُوْنَ ۝ فَاَمَّا عَادٌ فَاسْتَكْبَرُوْا فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَقَالُوْا لما خوفوا بالعذاب
مَنْ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً ۭ اى لا احد كان واحدهم يقلع الصخرة العظيمة من الجبل يجعلها حيث يشاء اَوَلَمْ يَرَوْا
يعلموا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَهُمْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً ۭ وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا المعجزات يَجْحَدُوْنَ ۝ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ
رِيْحًا صَرْصَرًا باردة شديدة الصوت بلا مطر فِيْٓ اَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ بكسر الحاء وسكونها مشئومات عليهم لِّنُذِيْقَهُمْ عَذَابَ
الْخِزْيِ الذل فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۭ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَخْزٰى اشد وَهُمْ لَا يُنْصَرُوْنَ ۝ بمنعه عنهم وَاَمَّا ثَمُوْدُ
فَهَدَيْنٰهُمْ بينا لهم طريق الهدى فَاسْتَحَبُّوا الْعَمٰى اختاروا الكفر عَلَى الْهُدٰى فَاَخَذَتْهُمْ صٰعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُوْنِ
المهين بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ وَنَجَّيْنَا منها الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝ الله واذكر يَوْمَ يُحْشَرُ بالياء والنون ٢ ع ١٠ ١٦
المفتوحة وضم الشين وفتح الهمزة اَعْدَاۗءُ اللّٰهِ اِلَى النَّارِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ۝ يساقون حَتّٰٓي اِذَا ما زائدة جَاۗءُوْهَا
شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَاَبْصَارُهُمْ وَجُلُوْدُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ وَقَالُوْا لِجُلُوْدِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَيْنَا ۭ قَالُوْٓا
اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ اى اراد نطقه وَّهُوَ خَلَقَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ قيل هو من
كلام الجلود وقيل هو من كلام الله تعالى كالذى بعده وموقعه تقريب ما قبله بان القادر على انشائكم ابتداء و
اعادتكم بعد الموت احياء قادر على انطاق جلودكم واعضائكم وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ عند ارتكابكم الفواحش من
اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَآ اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ لانكم لم توقنوا بالبعث وَلٰكِنْ ظَنَنْتُمْ عند استتاركم اَنَّ
اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ وَذٰلِكُمْ مبتدأ ظَنُّكُمْ بدل منه الَّذِيْ ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ نعت البدل والخبر
اَرْدٰىكُمْ اى اهلككم فَاَصْبَحْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ فَاِنْ يَّصْبِرُوْا على العذاب فَالنَّارُ مَثْوًى منزل لَّهُمْ ۚ وَاِنْ
يَّسْتَعْتِبُوْا يطلبوا العتبى اى الرضى فَمَا هُمْ مِّنَ الْمُعْتَبِيْنَ ۝ المرضيين وَقَيَّضْنَا سببنا لَهُمْ قُرَنَاۗءَ من
الشياطين فَزَيَّنُوْا لَهُمْ مَّا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ من امر الدنيا واتباع الشهوات وَمَا خَلْفَهُمْ من امر الاخرة بقولهم
لا بعث ولا حساب وَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ بالعذاب وهو لاملئن جهنم الاية فِيْٓ جملة اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ هلكت مِنْ
قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۚ اِنَّهُمْ كَانُوْا خٰسِرِيْنَ ۝ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عند قراءة النبى صلى الله عليه وسلم ٣ ع ٧ ١٧
لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا فِيْهِ ائتوا باللغط ونحوه وصيحوا فى زمن قراءته لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ ۝ فيسكت
عن القراءة قال الله تعالى فيهم فَلَنُذِيْقَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَذَابًا شَدِيْدًا ۙ وَّلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَسْوَاَ الَّذِيْ كَانُوْا
يَعْمَلُوْنَ ۝ اى اقبح جزاء عملهم ذٰلِكَ اى العذاب الشديد واسوء الجزاء جَزَاۗءُ اَعْدَاۗءِ اللّٰهِ بتحقيق الهمزة

---

٥٠١ قوله بما ارسلتم به كافرون معناه فاذا انتم بشر ولستم بملائكة فانا لا نؤمن بكم وبما جئتم به وقوله ارسلتم به ليس باقرار بالارسال وانما هو على كلام الرسل وفيه تهكم كما قال فرعون ان رسولكم الذى ارسل اليكم لمجنون وقولهم فانا بما ارسلتم به كافرون خطاب منهم لهود وصالح ولسائر الانبياء الذين دعوا الى الايمان بهم روى ان قريشا بعثوا عتبة بن ربيعة وكان احسنهم حديثا ليكلم رسول الله صلى الله عليه وسلم وينظر ما يريد فاتاه وهو فى الحطيم فلم يسئل شيئا الا اجابه ثم قرأ عليه السلام السورة الى قوله مثل صاعقة عاد وثمود فناشده بالرحم وامسك على فيه ووثب مخافة ان يصيب عليهم العذاب فاخبرهم به وقال لقد عرفت السحر والشعر فوالله ما هو بساحر ولا بشاعر فقالوا لقد صبأت اما فهمت منه كلمة فقال لا ولم اهتد الى جوابه فقال عثمان بن مظعون ذلك والله لتعلم انه من رب العالمين ثم بين ما ذكر من صاعقة عاد وثمود ١٢ مدارك ٥٠٢ قوله فاما عاد فاستكبروا فى الارض اے تعظموا على اهلها واستعلوا فيها وهذا شروع فى حكايات ما يخص كل طائفة من القبائح والعذاب بعد الاجمال فى كفرهم ١٢ صاوى ٥٠٣ قوله اشد منا قوة اى نحن نقدر على دفع العذاب عن انفسنا بقوتنا قال ابن عباس ان اطولهم كان مائة ذراع واقصرهم كان ستين ذراعا ١٢ صاوى ٥٠٤ قوله قوة اغتروا باجسامهم حين تهددهم بالعذاب وقالوا نحن نقدر على دفع العذاب من انفسنا بفضل قوتنا وذلك انهم كانوا ذوى اجسام طوال وخلق عظيم ١٢ جمل مختصرا ٥٠٥ قوله اولم يروا الخ هذا من الله تعالى تعجيب منه لمحمد صلى الله عليه وسلم وغيره ممن يعتبر بعدم تامل هؤلاء الحمقاء فكان على الشارح ان يقول كعادته اولم يروا الخ ١٢ ٥٠٥ قوله اولم يروا الخ جملة معترضة بين المعطوف والمعطوف عليه خوطب بها النبى صلى الله عليه وسلم للتعجيب من مقالتهم الشنيعة ١٢ ٥٠٦ قوله الذى خلقهم الخ لم يقل خلق السموات والارض لان هذا ابلغ فى تكذيبهم فى ادعاء انفرادهم بالقوة فانهم حيث كانوا مخلوقين فبالضرورة ان خالقهم اشد قوة منهم ١٢ جمل ٥٠٧ قوله وكانوا باٰيٰتنا يجحدون عطف على فاستكبروا اكمان وقالوا من اشد منا قوة كذلك وما بينهما اعتراض للرد على كلمتهم الشنعاء وقوله بمحذوف اے ينكرونها وهم يعلمون انها حق - ابو السعود وتعديته بالباء لتضمينه معنى يكفرون ١٢ جمل ٥٠٨ قوله صرصرا من الصر وهو البرد او من الصرير وهو التصويت بشدة والمفسر جمع بينهما ١٢ صاوى ٥٠٩ قوله وسكونها اى لابى عمرو ونافع وابن كثير على انه تخفيف لاول او على انه نعت كصعب ١٢ ٥١٠ قوله مشئومات من الشوم هو ضد اليمن ١٢ ٥١١ قوله اخزى اى اشد اهانة خطيب وبالفارسية سخت تر است از روے رسوائی روح وهو فى الحقيقة ايضا وصف للمعذب وقد وصف به العذاب على الاسناد المجازى لحصول الخزى بسببه ١٢ ٥١٢ قوله واما ثمود الخ شروع فى ذكر احوال الطائفة الثانية والهدى الايمان والهون الموقع فى الاهانة والذل ١٢ صاوى ٥١٣ قوله بينا لهم طريق الهدى اشارة الى ان الهداية هنا عبارة عن الدلالة على ما يوصل الى المطلوب سواء ترتب عليها الاهتداء ام لا كما صرح فى روح البيان ١٢ ٥١٤ قوله بما كانوا يكسبون اے بجبهم وهو شركهم ومعاصيهم وقال الشيخ ابو منصور يحتمل ما ذكر من الهداية التبيين كما بينا ويحتمل خلق الاهتداء فيهم فصاروا مهتدين ثم كفروا بعد ذلك وعقروا الناقة لان الهدى المضاف الى الخالق يكون بمعنى البيان والتوفيق وخلق فعل الاهتداء فاما الهدى المضاف الى الخلق يكون بمعنى البيان لا غير ١٢ مدارك ٥١٥ قوله ونجينا منها اے من تلك الصاعقة التى نزلت بثمود وقوله الذين اٰمنوا اى مع صالح وكانوا اربعة آلاف ١٢ جمل ٥١٦ قوله اعداء الله المراد بهم كل من كان من اهل الخلود فى النار مطلقا من اول الزمان الى آخره وقوله الى النار المراد به موقف الحساب وانما عبر عنه بالنار لانها عاقبة حشرهم ١٢ صاوى ٥١٧ قوله يساقون وفسره البيضاوى بحبس اولهم على آخرهم حتى يجتمعوا ولا ينافى ما قاله المفسر فان المراد يساق آخرهم ليلحق اولهم فيحصل الاجتماع والازدحام حتى يكون على القدم الف قدم ١٢ صاوى ٥١٨ قوله شهد عليهم آه فى كيفية هذه الشهادة ثلاثة اقوال اولها ان الله تعالى يخلق الفهم والقدرة والنطق فيها فتشهد كما يشهد الرجل على ما يعرفه ثانيها انه تعالى يخلق فى تلك الاعضاء الاصوات والحروف الدالة على تلك المعانى ثالثها ان يظهر فى تلك الاعضاء احوال تدل على صدور تلك الاعمال من ذلك الانسان وتلك الامارات تسمى شهادات كما يقال العالم يشهد بتغيرات احواله على حدوثه ١٢ جمل ٥١٩ قوله وجلودهم المراد بها مطلق الجوارح فيكون من عطف العام على الخاص وقيل المراد بالجلود خصوص الفروج ويكون التعبير عنها بالجلود من باب الكناية ويكون هذا فى شهادة الزنا وحينئذ فالآية فيها الوعيد الشديد على اتيان الزنا والاقرب الاول ١٢ صاوى ٥٢٠ قوله لم شهدتم علينا سوال توبيخ وتعجب من هذا الامر الغريب لكونها ليست مما ينطق ولكونها كانت فى الدنيا مساعدة لهم على المعاصى فكيف تشهد الآن عليهم فلذلك استغربوا شهادتها وخاطبوها بالصيغة خطاب العقلاء لصدور ما يصدر من العقلاء منها وهو الشهادة المذكورة ١٢ جمل ٥٢١ قوله انطق كل شئ اے من الحيوان والمعنى ان نطقنا ليس بعجب من قدرة الله الذى قدر على انطاق كل حيوان قوله وهو خلقكم اول مرة الخ اے وهو قادر على انشائكم اول مرة وعلى اعادتكم ورجوعكم الى جزائه ١٢ مدارك ٥٢٢ قوله قيل هو من كلام الجلود الخ اے اختلف فى قوله تعالى وهو خلقكم فقيل هو من كلام الجلود وقيل هو من كلام الله تعالى وقوله كالذى بعده اى مثل الذى بعد هذا الكلام كلام الله ١٢ ٥٢٣ قوله موقعه اے موقع انه من كلام الله ١٢ ٥٢٤ قوله لا يعلم كثيرا وهو الخفيات من اعمالكم خطيب روى عن ابن مسعود قال كنت مستترا باستار الكعبة فدخل ثلاثة نفر ثقفيان وقرشى او قرشيان وثقفى كثير شحم بطونهم قليل فقه قلوبهم فقال احدهم اترون الله يسمع ما نقول فقال الآخر يسمع ان جهرنا وقال الآخر ان كان يسمع اذا جهرنا فهو يسمع اذا اخفينا فذكرت ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم فانزل الله تعالى وما كنتم تستترون الآية ١٢ خطيب ٥٢٥ قوله ظنكم اعلم ان الظن قسمان حسن وقبيح فالحسن ان يظن العبد المومن بالله عز وجل الرحمة والاحسان والخير ففى الحديث انا عند ظن عبدى بى والقبيح ان يظن بالله نقصا فى ذاته او صفاته او افعاله ١٢ صاوى ٥٢٦ قوله فان يصبروا الخ ان قلت ان النار ماوى لهم صبروا او لا فكيف التقييد بالصبر واجيب بان فى الآية حذفا والتقدير فان يصبروا او لا يصبروا فالنار مثوى لهم وانما حذف المقابل للعلم به لانه اذا كانت النار مثوى لهم مع الصبر فهى لهم مع عدمه بالاولى ١٢ صاوى ٥٢٧ قوله يطلبوا العتبى وهو الرجوع الى ما يحبونه جزعا مما هم فيه ١٢ روح ٥٢٨ قوله قيضنا لهم اے للكفار قريش فصح قوله فى امم هذا ما سلكه العمادى وهو احسن مما سلكه غيره وهو رجوع لاصل السياق وهو قوله فاعرض اكثرهم الخ لبعد ما بين كفرهم فيما سبق وبين سببه هنا بقوله وقيضنا لهم ١٢ جمل ٥٢٩ قوله ايتوا باللغط لغط بفتحتين بانگ وخروش كذا فى الصراح وفى الجمل وهو كاللغو معنى ١٢ ٥٣٠ قوله اقبح جزاء اعمالهم او جزاء اسوء اعمالهم فلا بد من تقدير المضاف فى اوله واوسطه ١٢ كمالين

الثانیۃ وابدالہا واوا النَّارُ عطف بیان الجزاء المخبر بہ عن ذٰلک لَهُمْ فِيهَا دَارُ الْخُلْدِ ای اقامۃ لا انتقال
منہا جَزَاءً منصوب علی المصدر بفعلہ المقدر بِمَا كَانُوا بِآيَاتِنَا القرآن يَجْحَدُونَ ○ وَقَالَ الَّذِينَ
كَفَرُوا فی النار رَبَّنَا أَرِنَا الَّذَيْنِ أَضَلَّانَا مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ ای ابلیس وقابیل سنّا الکفر والقتل
نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ أَقْدَامِنَا فی النار لِيَكُونَا مِنَ الْأَسْفَلِينَ ○ ای اشد عذابا منا إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا
اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا علی التوحید وغیرہ مما وجب علیہم تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ عند الموت أَنْ
ای بان لَا تَخَافُوا من الموت وما بعدہ وَلَا تَحْزَنُوا علی ما خلفتم من اہل وولد فنحن نخلفکم فیہ
وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ ○ نَحْنُ أَوْلِيَاؤُكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ای حفظنٰکم فیہا وَفِي
الْآخِرَةِ ای نکون معکم فیہا حتی تدخلوا الجنۃ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِي أَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدَّعُونَ
تطلبون نُزُلًا رزقا مہیأ منصوب بجعل مقدرا مِنْ غَفُورٍ رَحِيمٍ ○ ای اللہ وَمَنْ أَحْسَنُ ای لا احد
أحسن قَوْلًا مِمَّنْ دَعَا إِلَى اللَّهِ بالتوحید وَعَمِلَ صَالِحًا وَقَالَ إِنَّنِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ○ وَلَا تَسْتَوِي
الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ فی جزئیاتہما لان بعضہا فوق بعض ادْفَعْ ای السیئۃ بِالَّتِي ای بالخصلۃ
التی هِيَ أَحْسَنُ کالغضب بالصبر والجہل بالحلم والاساءۃ بالعفو فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ
عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ ○ ای فیصیر عدوک کالصدیق القریب فی محبتہ اذا فعلت ذٰلک فالذی
مبتدأ وکانہ الخبر واذا ظرف لمعنی التشبیہ وَمَا يُلَقَّاهَا ای یؤتی الخصلۃ التی ہی احسن إِلَّا الَّذِينَ
صَبَرُوا وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا ذُو حَظٍّ ثواب عَظِيمٍ ○ وَإِمَّا فیہ ادغام نون ان الشرطیۃ فی ما الزائدۃ
يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْغٌ ای ان یصرفک عن الخصلۃ وغیرہا من الخیر صارف فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ
جواب الشرط وجواب الامر محذوف ای یدفعہ عنک إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ للقول الْعَلِيمُ ○ بالفعل وَمِنْ
آيَاتِهِ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ لَا تَسْجُدُوا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوا لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَهُنَّ ای
الآیات الاربع إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ ○ فَإِنِ اسْتَكْبَرُوا عن السجود للہ وحدہ فَالَّذِينَ عِنْدَ رَبِّكَ
ای الملائکۃ يُسَبِّحُونَ یصلون لَهُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْأَمُونَ ○ لا یملون وَمِنْ آيَاتِهِ أَنَّكَ تَرَى
الْأَرْضَ خَاشِعَةً یابسۃ لا نبات فیہا فَإِذَا أَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاءَ اهْتَزَّتْ تحرکت وَرَبَتْ انتفخت وعلت
إِنَّ الَّذِي أَحْيَاهَا لَمُحْيِي الْمَوْتَىٰ إِنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ○ إِنَّ الَّذِينَ يُلْحِدُونَ من الحد ولحد
فِي آيَاتِنَا القرآن بالتکذیب لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا فنجازیہم أَفَمَنْ يُلْقَىٰ فِي النَّارِ خَيْرٌ

---

۵۱ قولہ عطف بیان ہذا احد اوجہ فی اعرابہا ویصح ان یکون بدلا من جزاء وترد بان البدل یصح حلول المبدل منہ محلہ وہنا لا یصح لانہ یصیر التقدیر ذٰلک النار ویصح ان یکون مبتدأ ولہم فیہا دار الخلد خبرہ ویصح ان یکون خبر مبتدأ محذوف ۱۲ صاوی ۵۲ قولہ لہم فیہا دار الخلد ای النار فی نفسہا دار الخلد کما تقول لک فی ہذہ الدار دار السرور وانت تعنی الدار بعینہا ۱۲ مدارک ۵۳ قولہ فی النار وفی البیضاوی علی قولہ تعالٰی نجعل تحت اقدامنا ندسہما انتقاما منہما وہکذا فی روح البیان وابی السعود وغیرہ ۱۲ ۵۴ قولہ من الجن والانس لان الشیطان علی ضربین جنی وانسی قال تعالٰی وکذٰلک جعلنا لکل نبی عدوا شیاطین الانس والجن وقال تعالٰی الذی یوسوس فی صدور الناس من الجنۃ والناس وقیل ہما ابلیس وقابیل بن آدم الذی قتل اخاہ لان الکفر سنۃ ابلیس والقتل بغیر حق سنۃ قابیل فہما سنا المعصیۃ ۱۲ جمل ۵۵ قولہ تحت اقدامنا اما حقیقۃ فیکونان اسفل عذابا منا فتشتفی قلوبنا او ہو کنایۃ عن کونہم فی الدرک الاسفل ۱۲ صاوی ۵۶ قولہ اے اشد عذابا منا لان عذاب الفرقۃ الاسفل اشد ممن ہو فوقہا ۱۲ ۵۷ قولہ ان الذین قالوا ربنا اللہ شروع فی بیان حال المؤمنین اثر بیان وعید الکافرین والمعنی قالوا ربنا اللہ اعترافا بربوبیتہ واقرارا بوحدانیتہ ۱۲ صاوی ۵۸ قولہ ثم استقاموا ای ظاہرا وباطنا بان فعلوا المامورات واجتنبوا المنہیات وداموا علی ذٰلک الی الممات قال عمر بن الخطاب الاستقامۃ ان تستقیم علی الامر والنہی ولا تروغ روغان الثعلب قال ابن عباس نزلت ہذہ الآیۃ فی ابی بکر الصدیق ۱۲ صاوی ۵۹ قولہ عند الموت ای او عند الخروج من القبر او فی حیاتہم فیما یعرض لہم من الاحوال تاتیہم بالشرح صدورہم وبدفع عنہم الخوف والحزن ۱۲ بیضاوی ۶۰ قولہ ولا تحزنوا علی ما خلفتم فالخوف غم یلحق الانسان لتوقع المکروہ والحزن غم یلحق لوقوعہ من فوات نافع او حصول ضار والمعنی ان اللہ کتب لکم الامن من کل غم فلن تذوقوہ ۱۲ مدارک ۶۱ قولہ نحن اولیاؤکم الخ یحتمل ان یکون ہذا من کلام اللہ وہو ولی المؤمنین ومولاہم ویحتمل ان یکون من کلام الملائکۃ والمعنی کنا اولیاءکم فی الدنیا ونکون معکم فی الآخرۃ فلا نفارقکم حتی تدخلوا الجنۃ ۱۲ صاوی ۶۲ قولہ نزلا الخ حال مما تدعون مفیدۃ لکون ما یتمنونہ بالنسبۃ لما یعطون من عظائم الاجود کالنزل للضیف فان النزل لہ ہو القری الذی یہیأ لاکرامہ ۱۲ جمل ۶۳ قولہ من غفور رحیم آہ یجوز تعلقہ بمحذوف علی انہ صفۃ لنزلا وان یتعلق بتدعون اے تطلبونہ من جہۃ غفور رحیم وان یتعلق بما تعلق بہ الظرف فی لکم من الاستقرار ای استقر لکم من جہۃ غفور رحیم ۱۲ جمل ۶۴ قولہ ومن احسن قولا قیل نزلت ہذہ الآیۃ فی رسول اللہ صلعم لانہ ہو الذی جمع تلک الاوصاف لان الداعین الی اللہ تعالٰی اقسام فمنہم الداعون الی اللہ بالتوحید قولا کالاشعری والماتریدی ومن تبعہما الی یوم القیامۃ وفعلا کالمجاہدین ومنہم الداعون الی اللہ تعالٰی بالاحکام الشرعیۃ کالائمۃ الاربعۃ ومن علی قدمہم ومنہم الداعون الی اللہ تعالٰی بزوال الحجب الکائنۃ علی القلوب لمشاہدۃ علام الغیوب بحیث یکون دائما فی حضرۃ اللہ لیس فی قلبہ سواہ کالجنید واضرابہ من الصوفیۃ اہل الحقیقۃ ومنہم من یدعو الی اللہ بالاعلام باداء الفرائض کالمؤذنین وہذہ الاقسام مجموعۃ فی النبی علیہ السلام متفرقۃ فی اصحابہ ثم انتقلت منہم الی من بعدہم وہکذا الی یوم القیامۃ لقولہ فی الحدیث الشریف لا تزال طائفۃ من امتی ظاہرین علی الحق لا یضرہم من خالفہم حتی یاتی امر اللہ وہم علی ذٰلک ۱۲ صاوی ۶۵ قولہ ولا تستوی الحسنۃ الخ جملۃ مستانفۃ سیقت لبیان محاسن الاعمال الجاریۃ بین العباد اثر بیان محاسن الاعمال الجاریۃ بین العبد وبین الرب عز وجل ترغیبا لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الصبر علی اذیۃ المشرکین ومقابلۃ اساءتہم بالاحسان ولا الثانیۃ مزیدۃ لتاکید النفی وقولہ ادفع بالتی الخ استیناف مبین لحسن عاقبۃ الحسنۃ وقولہ فاذا الذی الخ بیان لنتیجۃ الدفع المامور بہ ۱۲ ابو السعود ۶۶ قولہ فی جزئیاتہما اے فالمراد بالحسنۃ والسیئۃ الجنس ای لا تستوی الحسنات فی انفسہا لان بعضہا فوق بعض ولا السیئات کذٰلک لان بعضہا اشد وزرا من بعض فقولہ لان بعضہا ای بعض جزئیات کل منہا ولا علی ہذا مؤسسۃ لا مؤکدۃ ہذا احد قولین للمفسرین وہو بعید من قولہ ادفع بالتی ہی احسن کما لا یخفی جمل وقال فی ابی السعود ای لا تستوی الخصلۃ الحسنۃ والسیئۃ فی الآثار والاحکام ولا الثانیۃ مزیدۃ لتاکید النفی ۱۲ ۶۷ قولہ فاذا الذی بینک الخ ای انک اذا فعلت ذٰلک انقلب عدوک المشاق مثل الولی الحمیم مصافاۃ لک ۱۲ مدارک ۶۸ قولہ اذا فعلت ذٰلک ای دفع السیئۃ بالحسنۃ ۱۲ ۶۹ قولہ وما یلقاہا ای وما یلقی ہذہ الخصلۃ التی ہی مقابلۃ الاساءۃ بالاحسان قولہ الا الذین صبروا ای الا اہل الصبر ۱۲ مدارک ۷۰ قولہ ثواب ای فالمراد بالحظ الثواب والجنۃ وعبارۃ غیرہ الا ذو حظ من الخلق الحسن وکمال النفس وہذا انسب ۱۲ جمل ۷۱ قولہ نزغ تباہی افگندن وورغلانیدن ۱۲ صراح ۷۲ قولہ خلقہن الضمیر فی خلقہن للآیات او اللیل والنہار والشمس والقمر لان حکم جماعۃ ما لا یعقل حکم الانثی او الاناث ۱۲ مدارک ۷۳ قولہ الآیات الاربع وہی اللیل والنہار والشمس والقمر ۱۲ ۷۴ قولہ الاربع ہذا رد علی قوم عبدوا الشمس والقمر وانما تعرض للاربعۃ مع انہم لم یعبدوا اللیل والنہار للایذان بکمال سقوط الشمس والقمر عن رتبۃ المسجودیۃ بنظمہما فی المخلوقیۃ فی سلک الاعراض التی لا قیام لہا بذاتہا وہذا ہو السر فی نظم الکل فی سلک آیاتہ ۱۲ جمل ۷۵ قولہ یملون اشار بہ الی ان الکلام فی طائفۃ مخصوصۃ من الملائکۃ رتبتہا ملازمۃ الصلاۃ فلا یرد ان یقال ان من الملائکۃ من یفارق العبادۃ لاشتغالہ ببعض الخدمۃ کالنزول بالوحی او غیرہ ۱۲ جمل ۷۶ قولہ لا یسأمون بالفارسیۃ ملول نمی شوند یعنی از کثرت عبادت ۱۲ ۷۷ قولہ یابسۃ لا نبات فیہا الخشوع التذلل فاستعیر لحال الارض اذا کانت قحطۃ لا نبات فیہا ۱۲ کمالین ۷۸ قولہ انتفخت وعلت یقال ربا ربوا کعلو او ربا زاد ۱۲ کمالین ۷۹ قولہ من الحد الالحاد فی الاصل مطلق المیل والانحراف ومنہ اللحد لانہ فی جانب القبر ثم خص بالعرف بالانحراف عن الحق الی الباطل ای یمیلون عن الاستقامۃ ۱۲ روح

أَمْ مَنْ يَأْتِي آمِنًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ إِنَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ○ تهديد لهم إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا
بِالذِّكْرِ القرآن لَمَّا جَاءَهُمْ نجازيهم وَإِنَّهُ لَكِتَابٌ عَزِيزٌ ○ منيع لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا
مِنْ خَلْفِهِ أي ليس قبله كتاب يكذبه ولا بعده تَنْزِيلٌ مِنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ ○ أي الله المحمود في أمره مَا
يُقَالُ لَكَ من التكذيب إِلَّا مثل مَا قَدْ قِيلَ لِلرُّسُلِ مِنْ قَبْلِكَ إِنَّ رَبَّكَ لَذُو مَغْفِرَةٍ للمؤمنين وَ
ذُو عِقَابٍ أَلِيمٍ ○ للكافرين وَلَوْ جَعَلْنٰهُ أي الذكر قُرْآنًا أَعْجَمِيًّا لَقَالُوا لَوْلَا هلا فُصِّلَتْ بينت آيَاتُهُ حتى
نفهمها أَقرآن أَعْجَمِيٌّ وَنبي عَرَبِيٌّ استفهام إنكار منهم بتحقيق الهمزة الثانية وقلبها ألفا بإشباع ودونه
قُلْ هُوَ لِلَّذِينَ آمَنُوا هُدًى من الضلالة وَشِفَاءٌ من الجهل وَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ فِي آذَانِهِمْ وَقْرٌ
ثقل فلا يسمعونه وَهُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى فلا يفهمونه أُولٰئِكَ يُنَادَوْنَ مِنْ مَكَانٍ بَعِيدٍ ع أي هم كالمنادي ع ۵ ۱۲ ۱۹
من مكان بعيد لا يسمع ولا يفهم ما ينادى به وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتٰبَ التوراة فَاخْتُلِفَ فِيهِ بالتصديق
والتكذيب كالقرآن وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَبِّكَ بتأخير الحساب والجزاء للخلائق إلى يوم القيمة لَقُضِيَ
بَيْنَهُمْ في الدنيا فيما اختلفوا فيه وَإِنَّهُمْ أي المكذبين به لَفِي شَكٍّ مِنْهُ مُرِيبٍ ○ موقع الريبة مَنْ
عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهِ عمل وَمَنْ أَسَاءَ فَعَلَيْهَا أي فضرر إساءته على نفسه وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِلْعَبِيدِ ○
أي بذي ظلم لقوله إن الله لا يظلم مثقال ذرة إِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ متى تكون لا يعلمه
غيره وَمَا تَخْرُجُ مِنْ ثَمَرَةٍ وفي قراءة ثمرات مِنْ أَكْمَامِهَا أوعيتها جمع كم بكسر الكاف إلا بعلمه
وَمَا تَحْمِلُ مِنْ أُنْثَى وَلَا تَضَعُ إِلَّا بِعِلْمِهِ وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ أَيْنَ شُرَكَائِي قَالُوا آذَنَّاكَ أي
أعلمناك الآن مَا مِنَّا مِنْ شَهِيدٍ ○ أي شاهد بأن لك شريكا وَضَلَّ غاب عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَدْعُونَ
يعبدون مِنْ قَبْلُ في الدنيا من الأصنام وَظَنُّوا أيقنوا مَا لَهُمْ مِنْ مَحِيصٍ ○ مهرب من العذاب
والنفي في الموضعين معلق عن العمل وقيل جملة النفي سدت مسد المفعولين لَا يَسْأَمُ
الْإِنْسَانُ مِنْ دُعَاءِ الْخَيْرِ أي لا يزال يسأل ربه المال والصحة وغيرهما وَإِنْ مَسَّهُ الشَّرُّ
الفقر والشدة فَيَئُوسٌ قَنُوطٌ ○ من رحمة الله وهذا وما بعده في الكافرين وَلَئِنْ لام قسم أَذَقْنٰهُ
آتيناه رَحْمَةً غنى وصحة مِنَّا مِنْ بَعْدِ ضَرَّاءَ شدة وبلاء مَسَّتْهُ لَيَقُولَنَّ هٰذَا لِي أي بعملي وَمَا أَظُنُّ
السَّاعَةَ قَائِمَةً وَلَئِنْ لام قسم رُجِعْتُ إِلَىٰ رَبِّي إِنَّ لِي عِنْدَهُ لَلْحُسْنَىٰ أي الجنة فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِينَ
كَفَرُوا بِمَا عَمِلُوا وَلَنُذِيقَنَّهُمْ مِنْ عَذَابٍ غَلِيظٍ ○ شديد واللام في الفعلين لام قسم

---

۵۰۱ قوله ام من ياتي امنا الخ كان الظاهر ان يقال ام من يدخل الجنة وعدل عنه للتصريح بامنهم وانتفاء الخوف عنهم الخ كرخي والاستفهام بمعنى التقرير والغرض منه التنبيه على ان الملحدين في الآيات يلقون في النار وان المؤمنين بالآيات ياتون آمنين يوم القيامة حين يجمع الله تعالى عباده للعرض عليه للحكم بينهم بالعدل ۱۲ جمل ۵۰۲ قوله ان الذين كفروا بالذكر الخ في خبرها اوجه احدها انه مذكور وهو قوله اولئك ينادون والثاني انه محذوف لفهم المعنى وقدر معذبون او مهلكون او معاندون وقال الكسائي سد مسده ما تقدم من الكلام الثالث ان ان الذين الثانية بدل من ان الذين الاولى والمحكوم به على البدل محكوم به على المبدل منه فيلزم ان يكون الخبر لا يخفون علينا الرابع ان الخبر قوله لا ياتيه الباطل والعائد محذوف تقديره لا ياتيه الباطل منهم نحو السمن منوان بدرهم اي منوان منه او تكون ال عوضا من الضمير في رأى الكوفيين تقديره ان الذين كفروا بالذكر لا ياتيه باطلهم الخامس ان الخبر قوله ما يقال لك والعائد محذوف ايضا تقديره ان الذين كفروا بالذكر ما يقال لك في شانهم الا ما قد قيل للرسل من قبلك ۱۲ ج ۵۰۳ قوله منيع فعيل بمعنى فاعل اي مانع المعارض عن الخوض فيه ويصح ان يفسر العزيز بعديم المثال ۱۲ صاوی ۵۰۴ قوله اي ليس قبله كتاب يكذبه ولا بعده كذا فسر مقاتل وقال قتادة هو الشيطان لا يستطيع ان يغيره او ينقصه ۱۲ ک قال الصاوي وفي كلام المصنف لف ونشر مشوش فقوله ليس قبله راجع لقوله ولا بعده راجع لما بين يديه ۱۲ صاوی ۵۰۵ قوله ما يقال لك الخ شروع في تسليته صلى الله عليه وسلم على ما يصيبه من اذية المشركين. ابو السعود وفي البيضاوي ما يقال لك اي ما يقول لك كفار قومك الا ما قد قيل للرسل من قبلك اي الا مثل ما قال لهم كفار قومهم ويجوز ان يكون المعنى ما يقول لك الله الا مثل ما قاله لهم ان ربك لذو مغفرة لانبيائه وذو عقاب اليم لاعدائه وهو على الثاني يحتمل ان يكون المقول بمعنى ان حاصل ما يوحى اليك واليهم وعد المؤمنين بالمغفرة والكافرين بالعقوبة ۱۲ جمل ۵۰۶ قوله الا مثل ما قد قيل للرسل من قبلك فكذبوا كما كذبت ونسبوا الى السحر والجنون كما قيل لك ۱۲ کمالین ۵۰۷ قوله ولو جعلناه قرآنا اعجميا جواب لقولهم هلا انزل القرآن بلغة العجم وقوله لقالوا لولا فصلت آياته اي بلسان العرب ۱۲ جمل ۵۰۸ قوله قرآن اشارة الى ان قوله تعالى اعجمي خبر لمبتدأ محذوف وهو القرآن وكذلك قوله عربي خبر لمبتدأ محذوف وهو نبي ۱۲ ۵۰۸ قوله قرآن اعجمي ونبي عربي يشير الى انهما صفتان لموصوفين مقدرين كما بينه والاعجم من لا يفهم كلامه لكنه لغرابته لغته زيدت فيه اليا للمبالغة كاحمري اطلق ههنا عليه مجازا لكنه مجاز مشهور حتى الحق بالحقيقة والعجمي من ليس بعربي ۱۲ ک ۵۰۹ قوله بتحقيق الهمزة الثانية لاهل الكوفة غير حفص وقلبها الفا باشباع للباقين ودونه هشام ۱۲ ۵۱۰ قوله باشباع هذا سبق قلم لانه لا يتاتى على قلب الثانية الفا وانما يتاتى على قراءتين اخريين وهما تسهيل الثانية مع ادخال الف بينها وبين الاولى وهو المراد بالاشباع في كلامه ومع ترك الادخال وهو المراد بقوله وما دونه ۱۲ جمل ۵۱۱ قوله قل هو للذين آمنوا الخ رد عليهم بانه هاد لهم وشاف لما في صدورهم وكاف في دفع الشبهة فلذا اورد بلسانهم معجزا مبينا في نفسه مبينا لغيره آه شهاب ۱۲ ج ۵۱۲ قوله وشفاء اي لما في الصدور من الشك اذ الشك مرض ۱۲ مدارك ۵۱۳ قوله والذين لا يؤمنون آه مبتدأ وفي آذانهم خبره ووقر فاعله او في آذانهم خبر مقدم ووقر مبتدأ مؤخر والجملة خبر الاول آه سمين وفي البيضاوي والذين لا يؤمنون مبتدأ خبره في آذانهم وقر على تقدير هو في آذانهم وقر لقوله وهو عليهم عمى وذلك لتصامهم عن سماعه وتعاميهم عما يريهم من الآيات ۱۲ ج ۵۱۴ قوله اولئك ينادون من مكان بعيد يعني انهم لعدم قبولهم وانتفاعهم كانهم ينادون الى الايمان بالقرآن من حيث لا يسمعون لبعد المسافة وقيل ينادون في القيامة من مكان بعيد باقبح الاسماء ۱۲ مدارك ۵۱۵ قوله اي هم كالمنادي الخ اي فالكلام فيه استعارة تمثيلية حيث شبه حالهم في عدم قبول المواعظ واعراضهم عن القرآن وما فيه بحال من ينادى من مكان بعيد والجامع عدم الفهم في كل ۱۲ صاوی ۵۱۶ قوله ولولا كلمة الخ وهي العدة بالقيامة وفصل الخصومات فيها او تقدير الاجل ۱۲ بیضاوی ۵۱۷ قوله فلنفسه عمل آه اشار به الى ان الجار والمجرور متعلق بفعل محذوف ويصح كونه خبر مبتدأ مضمر اي فالعمل الصالح لنفسه او نفعه اي فلا بد من ذلك ليلتئم به الكلام وليفيد الاختصاص المناسب للمقام ۱۲ ج ۵۱۸ قوله اي بذي ظلم جواب عما يقال ان الآية لم تنف اصل الظلم فاجاب بان ظلام صيغة نسبة لا مبالغة والمعنى ليس بمنسوب للظلم كتمار وخباز اي منسوب للتمر والخبز آن قلت ان الظلم مستحيل على الله تعالى عقلا لانه التصرف في ملك الغير ولا ملك لاحد معه فكيف يتصور اثباته حتى يحتاج الى نفيه اجيب بان المراد بالظلم المنفي في الآية تعذيب المطيع لا حقيقة الظلم وانما سماه ظلما تفضلا منه واحسانا كان الله تعالى يقول لا ادخل احد النار من غير ذنب فان فعلت ذلك كنت ظالما وهو مستحيل على حد كتب ربكم على نفسه الرحمة فتدبر ۱۲ صاوی ۵۱۹ قوله اليه يرد علم الساعة اذا سئل عن القيامة يقال الله يعلم اذ لا يعلم الا الله ۱۲ روح ۵۲۰ قوله من ثمرة بالتوحيد للاكثر وفي قراءة لنافع وابن عامر وحفص ثمرات على الجمع ۱۲ کمالین ۵۲۱ قوله ويوم يناديهم اي اذكر يا محمد لقومك يوم يناديهم الله بعد بعثهم من القبور للفصل بينهم في سائر الامور ۱۲ ۵۲۲ قوله اين شركائي اي الذين زعمتم انهم يشفعون لكم في هذا اليوم ويحمونكم من العقاب واللوم ۱۲ خطیب ۵۲۳ قوله اي اعلمناك الآن اي علمت من قلوبنا الآن انا لا نشهد بتلك الشهادة الباطلة لانه اذا علمه من نفوسهم فكانهم اعلموه فلا يرد انه تعالى كان عالما بذلك واعلام العالم محال ۱۲ ک وقوله الآن اشار بذلك الى ان المراد الانشاء لا الاخبار عما سبق فالجملة خبرية لفظا انشائية معنى ويصح ان يراد الاخبار لتنزيلهم علمه تعالى بحالهم منزلة اعلامهم به فاخبروا وقالوا آذناك ۱۲ ک ۵۲۴ قوله اي شاهد بان لك شريكا فتبرؤا عنهم لما راوا الحال وقيل معناه ما منا من احد يشاهدهم لانهم ضلوا عنا وقيل هو قول الشركاء اي ما منا من يشهد لهم بانهم كانوا محقين ۱۲ ک

۵۲۵ قوله والنفي اي وهو ما وقوله في الموضعين وهما ما منا من شهيد وما لهم من محيص وقوله معلق اي للعامل وهو آذناك وظنوا اي مبطل لعمله لفظا مع بقائه محلا فقوله عن العمل اي في اللفظ وقوله وجملة النفي اي في الموضعين سدت مسد المفعولين اي للاول والثاني لظن والثاني والثالث لآذن فانه يتعدى لثلاثة كاعلم ۱۲ جمل ۵۲۶ قوله لا يسأم الانسان بالفارسية ملول نمى شود انسان والمراد من الانسان الكافر لان هذا وصف للجنس بوصف غالب افراده لما ان الياس من رحمة الله لا يتاتى الا من الكافر وسيصرح به ۱۲ روح ۵۲۷ قوله فيؤس قنوط ومعنى الآية بالفارسية اگر برسد وير اسختى پس نوميد است انداحت اميد برنده از رحمت والقنوط ان تظهر آثار الياس في الوجه والاحوال الظاهرة والياس من صفة القلب ۱۲ خطیب ۵۲۸ قوله ليقولن الخ هذا جواب القسم وجواب الشرط محذوف لسد جواب القسم مسده على القاعدة المذكورة في قوله واحذف لدى اجتماع شرط وقسم جواب ما اخرت ۱۲ جمل ۵۲۹ قوله هذا لي اللام للاستحقاق اي هذا حقي وصل الي بعملي فقول المفسر اي بعملي بيان لوجه الاستحقاق ۱۲ کمالین ۞

وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَى الْاِنْسَانِ الجنس اَعْرَضَ عن الشكر وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ ثنى عطفه متبخترا وفى قراءة بتقديم
الهمزة وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُوْ دُعَآءٍ عَرِيْضٍ ○ كثير قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ اى القران مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ كما قال
النبى صلى الله عليه وسلم ثُمَّ كَفَرْتُمْ بِهٖ مَنْ اى لا احد اَضَلُّ مِمَّنْ هُوَ فِيْ شِقَاقٍ خلاف بَعِيْدٍ ○ عن الحق وقع هذا
موقع منكم بيانا لحالهم سَنُرِيْهِمْ اٰيٰتِنَا فِى الْاٰفَاقِ اقطار السموت والارض من النيرات والنبات والاشجار
اى الشمس والقمر والنجوم ۱۲ ک
وَفِيْٓ اَنْفُسِهِمْ من لطيف الصنعة وبديع الحكمة حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ اى القران الْحَقُّ المنزل من
الله بالبعث والحساب والعقاب فيعاقبون على كفرهم به وبالجائى به اَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ فاعل يكف اَنَّهٗ
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ○ بدل منه اى اولم يكفهم فى صدقك ان ربك لا يغيب عنه شيء مَا اَلَآ اِنَّهُمْ فِيْ
اى من ربک ۱۲ ج
مِرْيَةٍ شك مِّنْ لِّقَآءِ رَبِّهِمْ لانكارهم البعث اَلَآ اِنَّهٗ تعالى بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ ○ علما وقدرة فيجازيهم
بكفرهم

سورة الشورٰى مكية الا قل لا اسئلكم الايات الاربع ثلث و خمسون اية

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ حٰمٓ ○ عٓسٓقٓ ○ الله اعلم بمراده به كَذٰلِكَ اى مثل
ذلك الايحاء يُوْحِيْٓ اِلَيْكَ وَ اوحى اِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ اللّٰهُ فاعل الايحاء الْعَزِيْزُ فى ملكه الْحَكِيْمُ فى
صنعه لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ملكا وخلقا وعبيدا وَهُوَ الْعَلِيُّ على خلقه الْعَظِيْمُ ○ الكبير تَكَادُ
بالتاء والياء السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ بالنون وفى قراءة بالتاء والتشديد مِنْ فَوْقِهِنَّ اى تنشق كل واحدة فوق
التى تليها من عظمته تعالى وَالْمَلٰٓئِكَةُ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ اى ملابسين للحمد وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِى
الْاَرْضِ من المؤمنين اَلَآ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَفُوْرُ لاوليائه الرَّحِيْمُ ○ بهم وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اى الاصنام
اَوْلِيَآءَ اللّٰهُ حَفِيْظٌ محص عَلَيْهِمْ ليجازيهم وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ○ تحصل المطلوب منهم ما عليك الا البلاغ وَ
كَذٰلِكَ مثل ذلك الايحاء اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّتُنْذِرَ تخوف اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا اى اهل مكة وسائر
الناس وَتُنْذِرَ الناس يَوْمَ الْجَمْعِ اى يوم القيمة تجمع فيه الخلق لَا رَيْبَ شك فِيْهِ فَرِيْقٌ منهم فِى الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ
فِى السَّعِيْرِ ○ النار وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَهُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً اى على دين واحد وهو الاسلام وَّلٰكِنْ يُّدْخِلُ مَنْ
يَّشَآءُ فِى رَحْمَتِهٖ وَالظّٰلِمُوْنَ الكافرون مَا لَهُمْ مِّنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ○ يدفع عنهم العذاب اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ
اى الاصنام اَوْلِيَآءَ ام منقطعة بمعنى بل التى للانتقال وهمزة الانكار اى ليس المتخذون اولياء فَاللّٰهُ هُوَ الْوَلِيُّ
اى الناصر للمؤمنين والفاء لمجرد العطف وَهُوَ يُحْيِ الْمَوْتٰى وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ وَمَا اخْتَلَفْتُمْ مع الكفار
فِيْهِ مِنْ شَيْءٍ من الدين وغيره فَحُكْمُهٗٓ مردود اِلَى اللّٰهِ يوم القيمة يفصل بينكم قل لهم ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبِّيْ
اى فيه قبل الحق الجنة والمبطل النار ۱۲

ع ۶ ۱۰ ۱

ع ۹ ۲

---

۱ قوله واذا انعمنا على الانسان اعرض الخ هذا ضرب آخر من طغيان الانسان اذا اصابه الله بنعمة ابطرته النعمة فنسى المنعم واعرض عن شكره ۱۲ مدارک ۲ قوله وناء بجانبه بوزن قال فالهمزة مؤخرة عن الالف وقوله بتقديم الهمزة اى على الالف وتاخيرها عن النون وقوله عطفه اى جانبه ملخص من الجمل ۱۲ ۳ قوله ثنى بتشديد النون عطفه اى صرف جانبه نأى فى الاصل بعد ومنه النائى فصار بتعدية الباء بمعنى بعد جانبه وصرفه ۱۲ ک ۴ قوله تبخترا اى متكبرا فان ذلک شان من التكبر ۱۲ ک ۵ قوله بتقديم الهمزة اى فى قراءة لابن عامر برواية ابن ذكوان ههنا وفى الاسراء بتقديم الالف على الهمزة على القلب نحو راء فى رأى او على بمعنى نهض كما فى قوله لتنوء بالعصبة والباء للتعدية وهو عبارة عن التكبر نحو شمخ بانفه ۱۲ ک ۶ قوله عريض كثير آه اى فهو ذو دعاء وقوله كثير اشارة الى ان العرب تطلق الطول والعرض فى الكثرة يقال اطال فلان واعرض فى الدعاء اذا اكثر فهو مستعار مما له عرض متسع للاشعار بكثرته فان العريض يكون ذا اجزاء كثيرة والاستعارة تخييلية شبه الدعاء بامر يوصف بالامتداد ثم اثبت له العرض آه كرخى والطول اطول الامتدادين فاذا كان عرضه كذلک فما ظنک بطوله ۱۲ ج ۷ قوله اى لا احد اشار بذلک الى ان الاستفهام انكارى ۱۲ صاوى ۸ قوله اوقع هذا اى قوله من هو فى شقاق بعيد وفى البيضاوى فوضع الموصول موضع الصلة شرحا لحالهم وتعليلا لمزيد ضلالهم ۱۲ ۹ قوله سنريهم آياتنا الضمير عائد على كفار مكة والمعنى سنرى كفار مكة دلائل قدرتنا حال كونها فى الآفاق جمع افق كاعناق وعنق ويقال افق بفتحتين كعلم واعلام ۱۲ صاوى ۹ قوله سنريهم آياتنا فى الآفاق قال فى روح البيان المراد بالآيات الآفاقية ما اخبرهم النبى عليه السلام من الحوادث الآتية كغلبة الروم على فارس فى بضع سنين وآثار النوازل الماضية وما يسر الله تعالى له وللخلفائه من الفتوح والظهور على ممالک الشرق والغرب على وجه خارق للعادة كذا فى البيضاوى وغيره وفى الخطيب وقال مجاهد فى الآفاق ما يفتح الله تعالى من القرى على محمد صلى الله عليه وسلم وفى انفسهم فتح مكة وايضا ما حل بهم يوم بدر ۱۲ ۱۰ قوله اقطار السموات والارض الخ واعتذر بان معنى السين مع ان اراءة تلک الآيات قد حصلت قبل ذلک انه تعالى سيطلعهم على تلک الآيات زمانا فزمانا ويزيدهم وقوفا على حقائقها يوما فيوما قالوا الآفاق هو العالم الكبير والانفس هو العالم الصغير ۱۲ روح ۱۱ قوله اولم يكف بربک الخ الهمزة داخلة على محذوف والواو عاطفة عليه والتقدير اتحزن على انكارهم ومعارضتهم لک ولم يكفک ربک والاستفهام انكارى والباء زائدة فى الفاعل والمفعول محذوف تقديره يكفيک وان وما دخلت عليه فى تاويل مصدر بدل من الفاعل بدل كل من كل والمعنى اتحزن على كفرهم ولم يكفک شهادة ربک لک وعليهم والمفسر قرر الآية بتقرير آخر والمؤدى واحد حيث جعل الآية اخبارا عن حالهم وعليه فالمعنى الم يعتبروا ولم يكفهم شهادة ربک لک بالصدق وعليهم بالتكذيب ۱۲ صاوى ۱۲ قوله فاعل يكف اى اليس الامر كذلک ولم يكف فالهمزة تاكيد للانكار والواو للعطف على مقدر ۱۲ ک ۱۳ قوله بدل منه اى بدل من ربک بدل اشتمال والمفعول محذوف وهو ضميرهم واشار اليه المص بقوله اى الم يكفهم فى صدقک ان ربک لا يغيب عنه شيء فيعلم حالهم فى التصديق والتكذيب وشهيد على هذا من الشهود بمعنى الاطلاع ۱۲ ۱۴ قوله لانكارهم البعث اى بالسنتهم والمعنى ان الدليل لنا على كونهم فى شک من لقاء ربهم انكارهم بالسنتهم للبعث ولا يقال ان عندهم جزما فى قلوبهم بعدم البعث لانا نقول لا دليل لهم عليه حتى يحصل الجزم بالاوهام ووساوس شيطانية والحجة القطعية انما هى على البعث وهكذا سائر عقائد الكفر ۱۲ صاوى ۱۵ قوله الا انه بكل شيء محيط تسلية له صلعم والمعنى لا تحزن على كفرهم فان الله محيط بكل شيء فلا يعزب عنه مثقال ذرة فى السموات ولا فى الارض ومن لازمه انه يجازيهم فلذا قال المفسر فيجازيهم ۱۲ صاوى ۱۶ قوله بكل شيء اى ومنه كفرهم واعادة اجزائهم بعد التفريق فيجازيهم بكفرهم منهم فى البعث ۱۲ ک ۱۷ قوله حم وقوله عسق لعل هذين اسمان للسورة ولذلک فصل بينهما فى الخط وعدا آيتين وقيل هما اسم واحد فالفصل بينهما ليطابق سائر الحواميم ۱۲ بيضاوى ۱۸ قوله اى مثل ذلک الايحاء يشير الى ان الكاف نصب على انه صفة مصدر محذوف اى يوحى ايحاء مثل ذلک الايحاء اى مثل ايحاء تلک السورة يوحى اليک الآن واوحى الى الذين من قبلک فى الزمان الماضى وانما ذكر بلفظ المضارع تغليبا على حكاية الحال الماضية وعن ابن عباس انه ليس من نبى صاحب كتاب الا وقد اوحى حم عسق ـ ک ووجه المشابهة ان الموحى به فى الكل يرجع الا مور ثلاثة التوحيد والنبوة والبعث فهذا القدر مشترک بين القرآن وغيره من الكتب ۱۲ صاوى ۱۹ قوله الله الخ يعنى ان ما تضمنته هذه السورة من المعانى قد اوحى الله اليک مثله فى غيرها من السور واوحاه الى من قبلک يعنى الى رسله والمعنى ان الله كرر هذه المعانى فى القرآن فى جميع الكتب السماوية لما فيها من التنبيه البليغ واللطف العظيم لعباده ۱۲ مدارک ۲۰ قوله بالنون اى بعد الياء وقوله بالتاء اى بعد الياء وقوله والتشديد اى تشديد الطاء المفتوحة وظاهر صنيعه ان القراآت اربعة من ضرب ثنتين فى ثنتين وليس كذلک بل هى ثلاثة فقط لان من يقرأ تكاد بالتاء الفوقية يجوز الوجهين فى ينفطرن ومن يقرأ يكاد بالياء التحتية لا يقرأ يتفطرن الا بالتاء الفوقية فقوله بالنون اى على قراءة التاء الفوقية وقوله وفى قراءة الخ اى على كل من القراءتين فى تكاد والثلاثة سبعية ۱۲ جمل ۲۱ قوله اى تنشق كل واحدة فوق التى تليها يشير الى ان الضمير فى قوله من فوقهن الى السموات والمراد منه انشقاق كل فوق التى تحتها يعنى تسقط السابعة فوق السادسة والسادسة فوق الخامسة وهكذا الى ان يسقط الجميع فوق الارض فتنشق الارض وتخر الجبال هدا والتقييد بالفوقية ابلغ من يد الهيبة والجلال قال الصاوى ويصح ان يعود الضمير على فرق الكفار والمشركين او على الارضين لتقدم ذكر الارض ۱۲ ۲۲ قوله ويستغفرون اى يشفعون لمن فى الارض من المؤمنين فالمراد بالاستغفار الشفاعة كما فى قوله ويستغفرون للذين آمنوا اى يطلبون هدايتهم ـ كرخى وبعضهم ابقى من فى الارض على عمومه حيث يشمل الكفار كالبيضاوى ۱۲ جمل ۲۳ قوله محص اى محص اعمالهم اى حافظها وضابطها لا يغيب عنه منها شيء ۱۲ جمل ۲۴ قوله بوكيل اى بموكل عليهم ولا مفوض اليک امرهم انما انت منذر فحسب ۱۲ مدارک ۲۵ قوله ام القرى اى اهل ام القرى وهى مكة ۱۲ ۲۶ قوله ومن حولها اى من كل جهة فهو مبعوث لسائر اهل الارض بل واهل السماء وانما اقتصر على الانذار وان كان مبعوثا بالبشارة ايضا لانه فى ذلک الوقت لم يكن محل للبشرى لان الخلق فى ذلک الوقت كفار ۱۲ صاوى ۲۷ قوله اى اهل مكة تفسير لام القرى بتقدير المضاف وانما سميت بذلک لان الارض دحيت من تحتها ولانها اشرف البقاع ۱۲ ک ۲۸ قوله لاريب فيه مستانف او حال من يوم الجمع وقوله فريق مبتدأ خبره الظرف بعده والمسوغ للابتداء بالنكرة وقوعها فى معرض التفصيل ۱۲ ۲۹ قوله التى للانتقال اى من بيان المسبب لبيان السبب فاتخاذهم الاصنام آلهة سبب فى دخولهم النار ۱۲ صاوى ۳۰ قوله وهو يحيى الموتى اى من شانه ذلک ليس فى السماء والارض معبود يحيى الموتى غيره وفى التاويلات النجمية وهو يحيى الموتى اى النفوس والقلوب الميتة ويميت النفوس والقلوب اليوم وغدا وهو على كل شيء قدير من الايجاد والاعدام وقال الواسطى رحمه الله يحيى بالتجلى ويميت الانفس بالاستتار وقال سهل لا يحيى النفوس حتى تموت اى من اوصافها ۱۲ ۳۱ قوله وما اختلفتم فيه آه ما مبتدأ شرطية او موصولة وقوله من شيء بيان لها وقوله فحكمه الى الله خبر المبتدأ ۱۲

عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ارجع فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مبدعهما جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا
حيث خلق حواء من ضلع ادم وَّمِنَ الْاَنْعَامِ اَزْوَاجًا ذكورا واناثا يَذْرَؤُكُمْ بالمعجمة يخلقكم فِيْهِ في الجعل
المذكور اي يكثركم بسببه بالتوالد والضمير للاناسي والانعام بالتغليب لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ الكاف زائدة
لانه تعالى لا مثل له وَهُوَ السَّمِيْعُ لما يقال الْبَصِيْرُ بما يفعل لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اي مفاتيح
خزائنهما من المطر والنبات وغيرهما يَبْسُطُ الرِّزْقَ يوسعه لِمَنْ يَّشَآءُ امتحانا وَيَقْدِرُ يضيقه لمن يشاء ابتلاء
اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا هو اول انبياء الشريعة وَّالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ
اِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰٓى اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ هذا هو المشروع
الموصى به والموحى الى محمد صلى الله عليه وسلم وهو التوحيد كَبُرَ عظم عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَيْهِ من التوحيد
اَللّٰهُ يَجْتَبِيْٓ اِلَيْهِ الى التوحيد مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ يقبل على طاعته وَمَا تَفَرَّقُوْٓا اي
اهل الاديان في الدين بان وحّد بعض وكفر بعض اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بالتوحيد بَغْيًۢا
من الكافرين بَيْنَهُمْ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ بتاخير الجزاء اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى يوم القيمة لَّقُضِيَ بَيْنَهُمْ
بتعذيب الكافرين في الدنيا وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْرِثُوا الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ وهم اليهود والنصارى لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ
من محمد صلى الله عليه وسلم مُرِيْبٍ موقع الريبة فَلِذٰلِكَ التوحيد فَادْعُ يا محمد الناس وَاسْتَقِمْ عليه كَمَآ اُمِرْتَ
وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ في تركه وَقُلْ اٰمَنْتُ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ كِتٰبٍ وَاُمِرْتُ لِاَعْدِلَ اي بان اعدل بَيْنَكُمْ
في الحكم اَللّٰهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ فكل يجازى بعمله لَا حُجَّةَ خصومة بَيْنَنَا وَ
بَيْنَكُمْ هذا قبل ان يؤمر بالجهاد اَللّٰهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا في المعاد لفصل القضاء وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ المرجع
وَالَّذِيْنَ يُحَآجُّوْنَ فِي اللّٰهِ دين نبيه مِنْۢ بَعْدِ مَا اسْتُجِيْبَ لَهٗ بالايمان لظهور معجزته وهم اليهود حُجَّتُهُمْ
دَاحِضَةٌ باطلة عِنْدَ رَبِّهِمْ وَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ اَللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ القران بِالْحَقِّ
متعلق بانزل وَالْمِيْزَانَ العدل وَمَا يُدْرِيْكَ يعلمك لَعَلَّ السَّاعَةَ اي اتيانها قَرِيْبٌ ولعل معلق للفعل
عن العمل وما بعده سد مسد المفعولين يَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهَا يقولون متى تاتي ظنا منهم
انها غير اتية وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مُشْفِقُوْنَ خائفون مِنْهَا وَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهَا الْحَقُّ اَلَآ اِنَّ الَّذِيْنَ يُمَارُوْنَ يجادلون
فِي السَّاعَةِ لَفِيْ ضَلٰلٍۢ بَعِيْدٍ اَللّٰهُ لَطِيْفٌۢ بِعِبَادِهٖ برهم وفاجرهم حيث لم يهلكهم جوعا بمعاصيهم يَرْزُقُ مَنْ
يَّشَآءُ من كل منهم ما يشاء وَهُوَ الْقَوِيُّ على مراده الْعَزِيْزُ الغالب على امره مَنْ كَانَ يُرِيْدُ بعمله حَرْثَ الْاٰخِرَةِ ع ٢ ١٠ ٢

١ه قوله جعل لكم من انفسكم اي من جنسكم قوله ازواجا اي نساء ١٢ جمل ٢ه قوله حيث خلق حواء من ضلع آدم روي عن جعفر الصادق انه قال كان اول من سجد لآدم جبرئيل ثم ميكائيل ثم اسرافيل ثم عزرائيل ثم الملائكة المقربون وعن ابن عباس قال كان السجود يوم الجمعة من الزوال الى العصر ثم خلق الله له حواء من ضلع من اضلاعه اليسرى وهو نائم وسميت حواء لانها خلقت من حي فلما استيقظ ورآها سكن ومال اليها ومد يده لها فقالت الملائكة مه يا آدم قال ولم وقد خلقها الله لي فقالوا حتى تؤدي مهرها قال وما مهرها قالوا حتى تصلي على محمد ثلاث مرات ١٢ جمل ٣ه قوله يذرؤكم فيه آه يجوز ان تكون في على بابها والمعنى يكثركم في هذا التدبير وهو ان جعل للناس والانعام ازواجا حتى كان بين ذكورهم واناثهم التوالد والضمير في يذرؤكم للمخاطبين والانعام وغلب العقلاء المخاطبون على غيرهم الغيب قال الزمخشري وهي من الاحكام ذات العلتين قال الشيخ وهو اصطلاح غريب ويعني ان الخطاب يغلب على الغيبة اذا اجتمعا ثم قال الزمخشري فان قلت فما معنى يذرؤكم في هذا التدبير وهلا قيل يذرؤكم به قلت جعل هذا التدبير كالمنبع والمعدن للبث والتكثير الا تراك تقول للحيوان في خلق الازواج تكثير كما قال تعالى ولكم في القصاص حياة والثاني انها للسببية كالباء اي يكثركم بسببه والضمير يعود للجعل او للمخلوق ١٢ جمل ٤ه قوله في الجعل اي جعل الناس والانعام ازواجا وقيل الضمير في قوله فيه اي البطن او الرحم لكونه مذكورا حكما اي يكثركم بسببه بالتوالد ١٢ ك ٥ه قوله اي يكثركم بسببه اشار بذلك الى ان في للسببية والضمير في فيه عائد على الجعل الماخوذ من جعل ١٢ صاوي ٦ه قوله بالتغليب جواب عما يقال كيف جمع بين العاقل وغيره في ضمير واحد فكان مقتضى الظاهر ان يقال يذرؤكم ويذرؤها ١٢ صاوي ٧ه قوله ليس كمثله شيئ المثل كناية عن الذات كما في قولهم مثلك لا يفعل كذا على قصد المبالغة في نفيه عنه فانه اذا نفي عمن يناسبه كان نفيه عنه اولى وهذا لا يتوقف على ان يتحقق مثل الخارج بل يكفي تقدير المثل ثم سلكت هذه الطريقة في شان من لا مثل له ١٢ روح ٨ه قوله الكاف زائدة اي للتاكيد وهذا احد اجوبة عن سوال مقدر وهو ان ظاهر الآية يوهم ثبوت المثل له تعالى وهو محال لانه يصير التقدير ليس مثل مثله فنفي المماثلة عن مثله فثبت ان له مثلا ولا مثل له وايضا يلزم عليه التناقض لانه اذا كان له مثل فلمثله مثل وهو هو مع ان اثبات المثل له تعالى محال فاجاب المفسر بان الكاف زائدة والتقدير ليس مثله شيئ وهذا الجواب اسهل الاجوبة في هذا المقام واجيب ايضا بان مثل زائدة ورد بان زيادة الاسماء غير جائزة وايضا يلزم عليه دخول الكاف على الضمير وهو لا يجوز الا في الشعر واجيب ايضا بان المثل بمعنى الصفة وحينئذ فالتقدير ليس مثل صفته شيئ واجيب ايضا بان الكاف اصلية والكلام من قبيل الكناية كقولهم مثلك لا يبخل وليس لاخي زيد اخ فنفي المماثلة عن المثل مبالغة في نفيها عنه وهو لان العرب تقيم المثل مقام النفس ١٢ صاوي ٨ه قوله الكاف زائدة الخ قال في الخطيب فجرى الجلال المحلي على انها زائدة لانه تعالى لا مثل له وجرى غيره على انها ليست زائدة لانه اذا نفي عمن يناسبه ويسد مسده كان نفيه عنه اولى ملخصا ١٢ ٩ه قوله شرع لكم شرع بمعنى سن وجعل سنة وطريقا واضحا وبالفارسية وراه روشن كرد شما را از دين ١٢ ١٠ه قوله ما وصى به نوحا الخ خص هؤلاء بالذكر لانهم اكابر الانبياء واولو العزم واصحاب الشرائع المعظمة المستقلة المتجددة فكان كل من هؤلاء الرسل له شرع جديد واما من عداهم من الرسل انما كان يبعث بتبليغ شرع من قبله فمن بين نوح وابراهيم وهما هود وصالح بعثا بتبليغ شرع نوح ومن بين ابراهيم وموسى بعثوا بتبليغ شرع ابراهيم وكذا من بين موسى وعيسى بعثوا بتبليغ شرع موسى وانما لم يذكر من قبلهم لانه لم يكن قبل نوح احكام مشروعة لان آدم كان شرعه التوحيد ومصالح المعاش واستمر ذلك الامر الى نوح فبعثه الله تعالى بتحريم الامهات والبنات والاخوات ووظف عليه الواجبات واوضح له الآداب والديانات ولم يزل ذلك الامر يتاكد بالرسل ويتناصر بالانبياء واحدا بعد واحد وشريعة اثر شريعة حتى ختمها الله بخير الملل ملتنا على لسان اكرم الرسل نبينا صلى الله عليه وسلم فتبين بهذا ان شرعنا قد جمع جميع الشرائع المتقدمة ١٢ صاوي ١١ه قوله هو اول انبياء الخ كذا ذكر البغوي وفي حديث الشفاعة عند البخاري فياتون نوحا فيقولون يا نوح انت اول الرسل الى اهل الارض انتهى ومن قبله من الرسل والانبياء آدم وغيره كانت بعثتهم للارشاد مثل تربية الآباء الاولاد ١٢ ك ١٢ه قوله الشريعة اي وكذا الايمان برسله وكتبه ويوم الجزاء وسائر العقائد الحقة وانما اقتصر المفسر على التوحيد لشرفه ولكونه هو العمدة في العقائد ولم يرد بالدين ما في الشرائع لانها مختلفة قال تعالى ولكل جعلنا منكم شرعة ومنهاجا ١٢ ١٣ه قوله هذا هو المشروع آه اي فان تفسيرية بمعنى اي آه كرخي ويجوز ان تكون مصدرية في محل رفع خبر مبتدا مضمر تقديره هو ان اقيموا الخ او في محل نصب بدلا من الموصول او في محل جر بدلا من الدين ١٢ جمل ١٤ه قوله يجتبي اي يجتذب الى التوحيد من جبى الخراج جمعه وقال البغوي ان الاجتباء هو بمعنى الاصطفاء وضمير اليه لله سبحانه واختاره المفسر حيث قال اي يصطفي لدينه من يشاء من عباده فكانه جعل الى بمعنى اللام ١٢ ك ١٤ه قوله الله يجتبي اليه من يشاء الخ في التاويلات النجمية يشير بقوله يجتبي اليه الآية الى مقامي المجذوب والسالك فان المجذوب من الخواص اجتباه الله في الازل وسلكه في سلك من يحبهم واصطنعه لنفسه وجذب عن الدارين بجذبة توازي عمل الثقلين في مقعد صدق عند مليك مقتدر والسالك من العوام الذين سلكهم في سلك من يحبونه موفقين للهداية على قدمي الجهد والانابة على سبيل الرشاد من طريق العناد انتهى والانابة نتيجة التوبة فاذا صحت التوبة حصلت الانابة الى الله تعالى ١٢ ١٥ه قوله وان الذين اورثوا الكتاب الخ بيان لكيفية كفر المشركين بالقرآن اثر بيان كيفية كفر اهل الكتاب ابو السعود وعبارة الخطيب وان الذين اورثوا الكتاب اي التوراة والانجيل وهم اليهود والنصارى اي الذين في عهده صلى الله عليه وسلم ١٢ جمل ١٦ه قوله كما امرت اي من تقوى الله حق تقاته وعبادته حق العبادة ومن هنا شاب رسول الله صلعم وقال شيبتني هود واخواتها فسبب شيبه خوفه من عدم قيامه بما امر به ولكن خفف الله عنه وعن امته بقوله فاتقوا الله ما استطعتم ١٢ صاوي ١٧ه قوله ولا تتبع اهواءهم اي حيث قالوا اعبد آلهتنا سنة ونحن نعبد الهك سنة ١٢ صاوي ١٨ه قوله اي بان اعدل يريد ان اللام بمعنى الباء وقيل اللام للتعليل وصلة الامر مقدرة اي امرت بالعدل لاعدل بينكم وقيل اللام زائدة فعلى هذا فلا بد من تقدير الباء ١٢ ك ١٩ه قوله خصومة اي لا خصومة لان الحق قد ظهر ولم يبق للمحاجة حاجة ولا للمخالفة محل سوى المكابرة ١٢ ابو السعود ٢٠ه قوله والذين يحاجون آه مبتدا وحجتهم مبتدا ثان وداحضة خبر الثاني والثاني وخبره خبر الاول ١٢ جمل ٢١ه قوله وهم اليهود قالوا كتابنا قبل كتابكم ونبينا قبل نبيكم فنحن خير منكم فهذه خصومتهم كذا روي عن قتادة ١٢ ك ٢٢ه قوله والعدل سمي العدل ميزانا لانه آلة الانصاف ومعنى انزال العدل انه انزل الامر به في كتبه المنزلة وقيل هو عين الميزان انزل الى نوح وامر ان يوزن به وسياتي في سورة الحديد ١٢ ك ٢٣ه قوله وما يدريك الادراء بمعنى الاعلام اي اي شيئ يجعلك داريا اي عالما بحال الساعة ١٢ ٢٤ه قوله اي اتيانها جواب عما يقال كيف ذكر قريب مع انه صفة لمؤنث وحاصل الجواب ان الكلام على حذف المضاف ولا يقال ان قريبا يستوي فيه المذكر والمؤنث لان فعيلا هنا فاعل ولا يستوي فيه ما ذكر ملخصا من الجمل وفي الخطيب ذكر قريب وان كان صفة لمؤنث لان الساعة في معنى الوقت او البعث او على معنى النسب اي ذات قرب او على حذف مضاف اي مجيء الساعة ١٢ ٢٥ه قوله او ما بعده اي بعد الفعل وهو يدريك والذي بعده جملة لعل الساعة قريب يعني والمفعول الاول هو الكاف فهذا الفعل متعد لثلاثة لانه مضارع ادرى المتعدي لها بالهمزة ١٢ جمل ٢٦ه قوله من كل منهم الخ دفع لما يتوهم من ان تخصيص الرزق بمن يشاء مع تعميم اللطف بعباده كالمتنافيين بانه لا تخصيص بل بيان لتوزيع ما ذكر من العموم اي يخص هذا بقدر وذلك باخر على ما اقتضت حكمته ١٢ ك

ای کسبها وهو الثواب نزد له فی حرثه بالتضعیف فیها الحسنة الی العشرة واکثر ومن کان یرید حرث الدنیا نؤته
منها بلا تضعیف ما قسم له وما له فی الآخرة من نصیب ○ ام بل لهم لکفار مکة شرکؤا هم شیاطینهم شرعوا
ای الشرکاء لهم للکفار من الدین الفاسد ما لم یاذن به الله کالشرک وانکار البعث ولولا کلمة الفصل ای
القضاء السابق بان الجزاء فی یوم القیمة لقضی بینهم وبین المؤمنین بالتعذیب لهم فی الدنیا وان الظلمین
الکافرین لهم عذاب الیم ○ مؤلم ترى الظلمین یوم القیمة مشفقین خائفین مما کسبوا فی الدنیا من السیات
ان یجازوا علیها وهو ای الجزاء علیها واقع بهم یوم القیمة لا محالة والذین امنوا وعملوا الصلحت فی
روضت الجنت انزهها بالنسبة الی من دونهم لهم ما یشاءون عند ربهم ذلک هو الفضل الکبیر ○ ذلک
الذی یبشر الله من البشارة مخففا ومثقلا به عباده الذین امنوا وعملوا الصلحت قل لا اسئلکم علیه
ای علی تبلیغ الرسالة اجرا الا المودة فی القربى استثناء منقطع ای لکن اسألکم ان تودوا قرابتی التی هی
قرابتکم ایضا فان له فی کل بطن من قریش قرابة ومن یقترف یکتسب حسنة طاعة نزد له فیها حسنا
بتضعیفها ان الله غفور للذنوب شکور ○ للقلیل فیضاعفه ام بل یقولون افترى علی الله کذبا بنسبة القران
الی الله تعالی فان یشا الله یختم یربط علی قلبک بالصبر علی اذاهم بهذا القول وغیره وقد فعل ویمح الله
الباطل الذی قالوه ویحق الحق یثبته بکلمته المنزلة علی نبیه انه علیم بذات الصدور ○ بما فی القلوب
وهو الذی یقبل التوبة عن عباده منهم ویعفوا عن السیات المتاب عنها ویعلم ما یفعلون ○ بالیاء والتاء
ویستجیب الذین امنوا وعملوا الصلحت یجیبهم الی ما یسألون ویزیدهم من فضله والکفرون لهم
عذاب شدید ○ ولو بسط الله الرزق لعباده جمیعهم لبغوا جمیعهم ای طغوا فی الارض ولکن ینزل
بالتخفیف وضده من الارزاق بقدر ما یشاء فیبسطها لبعض عباده دون بعض وینشا عن البسط البغی
انه بعباده خبیر بصیر ○ وهو الذی ینزل الغیث المطر من بعد ما قنطوا یئسوا من نزوله وینشر رحمته
یبسط مطره وهو الولی المحسن للمؤمنین الحمید ○ المحمود عندهم ومن ایته خلق السموت والارض
وخلق ما بث فرق ونشر فیهما من دابة هی ما یدب علی الارض من الناس وغیرهم وهو علی جمعهم للحشر
اذا یشاء قدیر ○ فی الضمیر تغلیب العاقل علی غیره وما اصابکم خطاب للمؤمنین من مصیبة بلیة الربع
وشدة فبما کسبت ایدیکم ای کسبتم من الذنوب وعبر بالایدی لان اکثر الافعال تزاول بها ویعفوا عن کثیر
منها فلا یجازی علیه وهو تعالی اکرم من ان یثنی الجزاء فی الاخرة واما غیر المذنبین فما یصیبهم فی الدنیا لرفع درجاتهم

مطلق وعن کثیر فلا یعاجلهم العقوبة ۱۲

---

۵۱ قوله ای کسبها الحرث فی اللغة الکسب وبه فسر البغوی وبالزرع الزمخشری فی القاموس الحرث الکسب وجمع المال والزرع وهو الثواب فاطلق الکسب علی ثمراته مجازا ۱۲ ۵۲ قوله ومن کان یرید حرث الدنیا ای بعمله وخدمته والمعنی من صرف نیته للدنیا وجعل عمله وخدمته لها نعطیه ما قسم له منها وبعد ذلک لیس له فی الآخرة حظ ولا نصیب فالذی ینبغی للشخص ان یسعی فیما یرضی ربه ویقصد بعمله وجه خالقه وسیده یحصل له غنی الدنیا والآخرة ۱۲ صاوی مختصرا ۵۳ قوله ما قسم له مفعول ثان للایتاء ای نوتیه ریعه الذی قسم له لا ان یرید او یبتغیه وفیه اشارة الی ان من فی منها للتبعیض ۱۲ ۵۴ قوله وما له فی الآخرة من نصیب ای حظ فی النعیم واعلم ان المقام فیه تفصیل فان تجرد عمله للدنیا وقدم السعی فیها علی الایمان فهو مخلد فی النار ولیس فی الآخرة نعیم اصلا واما ان کان التفریط فیما عدا الایمان کان یرائی بعمله قصد الطلب الدنیا فهو مسلم عاص له نعیم فی الآخرة غیر کامل ۱۲ صاوی ۵۵ قوله بل الخ یشیر الی ان ام منقطعة بمعنی بل والهمزة وهی للتقریر او التوبیخ ۱۲ ک ۵۶ قوله شرعوا لهم الخ اسناد الشرع الی الشیاطین مجاز من الاسناد للسبب لانها سبب اضلالهم ۱۲ صاوی ۵۷ قوله ان یجازوا علیها اشار بذلک الی ان الکلام علی حذف مضاف ای من جزاء ما کسبوا ۱۲ صاوی ۵۸ قوله لا محالة ای اشفقوا او لم یشفقوا ای لابد لهم منه وفیه اشارة الی جواب ما یقال اذا کان الخوف غما یلحق الانسان لتوقع مکروه فکیف الجمع بینه وبین قوله وهو واقع بهم وایضاح الجواب انهم خائفون مشفقون یحاولون الحذر حین لا ینفعهم الحذر لان الخائف اذا استشعر بما یتوقع منه المکروه واخذ فی الدفع ربما یتخلص منه ومن ترک الحذر حتی اذا الم به المحذور زاول الدفع کان مظنة للتعجب منه والتعجیب ۱۲ جمل ۵۹ قوله انزهها بالنسبة الی من دونهم ای فروضة الجنة اعلاها واطیبها وفیه اشارة الی ان الذین آمنوا ولم یعملوا الصالحات فی الجنة غیر انهم لیسوا فی الاعلی ولا فی الاطیب ۱۲ صاوی ۶۰ قوله عند ربهم ظرف لیشاؤن والعندیة مجازیة ۱۲ صاوی ۶۱ قوله ذلک مبتدأ والذی یبشر خبره والعائد محذوف قدره المفسر بقوله به حذف الجار فاتصل الضمیر وهذا علی الصحیح من انها اسم موصول واما علی رای یونس من انها مصدریة فلا تحتاج الی عائد والتقدیر عنده ذلک تبشیر الله عباده ۱۲ صاوی ۶۲ قوله من البشارة ای من مادة البشارة قوله مخففا ای من الابشار لابی عمرو وابن کثیر وحمزة وعلی وقوله مثقلا ای من التبشیر للباقین ۱۲ کما ۶۳ قوله الا المودة فی القربى اختلف المفسرون فی معنی هذه الآیة علی ثلثة اقوال الاول عن ابن عباس ان النبی صلعم کان وسط النسب من قریش لیس بطن من بطونهم الا وقد کان له فیهم قرابة فقال الله عز وجل قل لا اسألکم علیه اجرا الا المودة فی القربى ای ما بینی وبینکم من القرابة والمعنی ان لم تتبعونی فاحفظوا حق القربى وصلوا رحمی ولا تؤذونی یعد علیکم نفعها الثانی عنه ایضا ان النبی صلعم لما قدم المدینة لم یکن فی یده سعة فقالت الانصار ان هذا الرجل هداکم وهو ابن اختکم وجارکم فی بلدکم فاجمعوا له طائفة من اموالکم ففعلوا ثم اتوه بها فردها علیهم ونزلت الآیة وحینئذ فالخطاب للانصار الثالث عن الحسن ان معناه الا ان تجعلوا محبتکم ومودتکم محصورة فی التقرب الی الله لطاعته وخدمته لا لغرض دنیوی فالقربى علی الاول القرابة بمعنی الرحم وعلی الثانی بمعنی الاقارب وعلی الثالث بمعنی القرب والتقرب فان قلت طلب الاجر علی التبلیغ لا یجوز فما معنی الاستثناء ههنا قلنا له جوابان الاول ان هذا من تاکید المدح بما یشبه الذم علی حد قول الشاعر ؎ ولا عیب فیهم غیر ان سیوفهم ٭ بهن فلول من قراع الکتائب ٭ فالمعنی لا اطلب الا هذا وهو فی الحقیقة لیس باجر لان المودة بین المسلمین واجبة خصوصا فی حق اشرافهم وحینئذ فیکون الاستثناء متصلا بالنظر للظاهر الثانی ان الاستثناء منقطع کما قال المفسر وحینئذ فالکلام تم عند قوله قل لا اسألکم علیه اجرا ثم قال الا المودة فی القربى ای اذکرکم قرابتی والمراد بقرابته قیل فاطمة وعلی وابناهما وقیل هم آل علی وآل عقیل وآل جعفر وآل عباس ۱۲ صاوی مختصرا ۶۴ قوله استثناء منقطع ای هذا استثناء منقطع وتم الکلام عند قوله قل لا اسألکم علیه اجرا ثم قال الا المودة فی القربى ای لکن اذکرکم قرابتی منکم وکانه فی اللفظ اجر ولیس باجر تفسیر کبیر والیضا فیه وروی صاحب الکشاف انه لما نزلت هذه الآیة قیل یا رسول الله من قرابتک هؤلاء الذین وجبت علینا مودتهم فقال علی وفاطمة وابناهما فثبت ان هؤلاء الاربعة اقارب النبی صلی الله علیه وسلم واذا ثبت هذا وجب ان یکونوا مخصوصین بمزید التعظیم ویستدل بعض الجهلاء بهذا القول علی افضلیة علی رض علی ابی بکر رضی الله عنه والحال ان الرازی صرح فی مواضع عدیدة بافضلیة ابی بکر وقال ان ابا بکر رضی الله عنه افضل بعد رسول الله صلی الله علیه وسلم ۶۵ قوله طاعة وعن السدی انها المودة فی آل الرسول والظاهر عمومه فی ای حسنة کانت الا انها تتناول المودة تناولا اولیا لذکرها عقب ذکر المودة ۱۲ ک ۶۶ قوله شکور ای لمن اطاع بفضله وقیل قابل للتوبة حامل علیها وقیل الشکور فی صفة الله تعالی عبارة عن الاعتداد للطاعة وتوفیة ثوابها والتفضل عن المثاب ۱۲ مدارک ۶۷ قوله فان یشا الله یختم علی قلبک قال مجاهد ای یربط علی قلبک للصبر علی اذاهم وعلی قولهم افترى علی الله کذبا لئلا تدخله مشقة بتکذیبهم ۱۲ مدارک ۶۸ قوله وقد فعل الله ای فعل الله ربط قلبه کذا روی عن مجاهد انه قال یربط علی قلبک بالصبر حتی لا یشق علیک اذاهم ۱۲ ۶۹ قوله ویمح الله الباطل ای الشرک وهو کلام مبتدأ غیر معطوف علی یختم لان محو الباطل غیر متعلق بالشرط بل هو وعد مطلق دلیله تکرار اسم الله تعالی ورفع ویحق وانما سقطت الواو فی الخط کما سقطت فی ویدع الانسان بالشر دعاءه بالخیر ۱۲ مدارک ۷۰ قوله منهم تفسیر لقوله فی عباده اشارة الی ان عن بمعنی من جمل وفی الخبر ان بعض المذنبین یرفع یده الی جناب الحق فلا ینظر الیه ای بعین الرحمة ثم یدعو ثانیا فیعرض عنه ثم یدعو ویتضرع ثالثا فیقول یا ملائکتی قد استحییت من عبدی ولیس له رب غیری فقد غفرت له واستحییت ای حصلت مرامه فانی استحیی من تضرع العباد ۱۲ روح ۷۱ قوله یجیبهم الی ما یسألون اشارة الی ان استجاب بمعنی اجاب قال النبی صلی الله علیه وسلم ما من مسلم ینصب وجهه لله فی مسألة الا اعطاه ایاها اما ان یعجلها له واما ان یدخرها له ۱۲ روح البیان ۷۱ قوله یجیبهم یشیر الی ان استجاب بمعنی اجاب والسین زائدة لتاکید الفعل کقولک تعظم واستعظم وقیل معناه ویستجیب الله الذین آمنوا بان یقبل توبتهم اذا تابوا ویعفو عن سیئاتهم ویستجیب لهم اذا دعوه ویزیدهم علی ما سألوه ۱۲ ک ۷۲ قوله فیبسطها الخ علی حسب ما تقتضیه الحکمة فی الحدیث القدسی کما اسنده البغوی عن انس ان من عبادی من لا یصلحه الا الغنی ولو افقرته لافسدت علیه دینه وان منهم من لا یصلحه الا الفقر ولو اغنیته لافسدت علیه دینه ۱۲ ک ۷۳ قوله الغیث سمیت بذلک لانه یغیثهم من الجدب ۱۲ ک ۷۴ قوله هی ما یدب علی الارض اشار بذلک الی ان المراد فی احدهما فهو من اطلاق المثنی علی المفرد کما فی قوله تعالی یخرج منهما اللؤلؤ والمرجان وانما یخرجان من احدهما وهو الملح وهذا اسلم واحسن مما قیل ان الآیة باقیة علی ظاهرها ولا مانع من ان الله تعالی خلق حیوانات فی السموات یمشون فیها کمشی الاناسی علی الارض لان ذلک بعید من الافهام لکونه علی خلاف العرف العام ۱۲ ۷۵ قوله اذا یشاء ای وقت یشاء ۱۲

فی الاخرة وَمَآ اَنْتُمْ یا مشرکین بِمُعْجِزِیْنَ الله هربًا فِی الْاَرْضِ فتفوتونه وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ای غیره مِنْ
وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ یدفع عذابه عنکم وَمِنْ اٰیٰتِهِ الْجَوَارِ السفن فِی الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ كالجبال فی العظم
اِنْ یَّشَاْ یُسْكِنِ الرِّیْحَ فَیَظْلَلْنَ یصرن رَوَاكِدَ ثوابت لاتجری عَلٰی ظَهْرِهٖ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ
شَكُوْرٍ هو المؤمن یصبر فی الشدة ویشکر فی الرخاء اَوْ یُوْبِقْهُنَّ عطف علی یسکن ای یغرقهن بعصف
الریح باهلهن بِمَا كَسَبُوْا ای اهلهن من الذنوب وَیَعْفُ عَنْ كَثِیْرٍ منها فلا یغرق اهله وَیَعْلَمَ بالرفع مستانف
وبالنصب معطوف علی تعلیل مقدر ای یغرقهم لینتقم منهم ویعلم الَّذِیْنَ یُجَادِلُوْنَ فِیْ اٰیٰتِنَا مَا لَهُمْ مِّنْ
مَّحِیْصٍ مهرب من العذاب وجملة النفی سدت مسد مفعولی یعلم والنفی معلق عن العمل فَمَآ اُوْتِیْتُمْ
خطاب للمؤمنین وغیرهم مِّنْ شَیْءٍ من اثاث الدنیا فَمَتَاعُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا یتمتع به فیها ثم یزول وَمَا عِنْدَ
اللّٰهِ من الثواب خَیْرٌ وَّاَبْقٰی لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰی رَبِّهِمْ یَتَوَكَّلُوْنَ ویعطف علیه وَالَّذِیْنَ یَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ
الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ موجبات الحدود من عطف البعض علی الکل وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ یَغْفِرُوْنَ یتجاوزون
وَالَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ اجابوه الی ما دعاهم الیه من التوحید والعبادة وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ اداموها وَاَمْرُهُمْ
الذی یبدو لهم شُوْرٰی بَیْنَهُمْ یتشاورون فیه ولا یعجلون وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ اعطیناهم یُنْفِقُوْنَ فی طاعة الله
ومن ذکر صنف وَالَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَهُمُ الْبَغْیُ الظلم هُمْ یَنْتَصِرُوْنَ صنف ای ینتقمون ممن ظلمهم بمثل
ظلمه کما قال تعالی وَجَزٰٓؤُا سَیِّئَةٍ سَیِّئَةٌ مِّثْلُهَا سمیت الثانیة سیئة لمشابهتها للاولی فی الصورة وهذا ظاهر
فیما یقتص فیه من الجراحات قال بعضهم واذا قال له اخزاك الله فیجیبه اخزاك الله فَمَنْ عَفَا عن ظالمه
وَاَصْلَحَ الود بینه وبینه بالعفو عنه فَاَجْرُهٗ عَلَی اللّٰهِ ای ان الله یاجره لا محالة اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ ای البادئین
بالظلم فیترتب علیهم عقابه وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ ای ظلم الظالم ایاه فَاُولٰٓئِكَ مَا عَلَیْهِمْ مِّنْ سَبِیْلٍ مؤاخذة
اِنَّمَا السَّبِیْلُ عَلَی الَّذِیْنَ یَظْلِمُوْنَ النَّاسَ وَیَبْغُوْنَ یعملون فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ بالمعاصی اُولٰٓئِكَ لَهُمْ
عَذَابٌ اَلِیْمٌ مولم وَلَمَنْ صَبَرَ فلم ینتصر وَغَفَرَ تجاوز اِنَّ ذٰلِكَ الصبر والتجاوز لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ای
معزوماتها بمعنی المطلوبات شرعا وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ وَّلِیٍّ مِّنْ بَعْدِهٖ ای احد یلی هدایته بعد
اضلال الله ایاه وَتَرَی الظّٰلِمِیْنَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ یَقُوْلُوْنَ هَلْ اِلٰی مَرَدٍّ الی الدنیا مِّنْ سَبِیْلٍ طریق وَ
تَرٰهُمْ یُعْرَضُوْنَ عَلَیْهَا ای النار خٰشِعِیْنَ خائفین متواضعین مِنَ الذُّلِّ یَنْظُرُوْنَ اِلَیْهَا مِنْ طَرْفٍ خَفِیٍّ
ضعیف النظر مسارقة ومن ابتدائیة او بمعنی الباء وَقَالَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ الْخٰسِرِیْنَ الَّذِیْنَ خَسِرُوْٓا

---

٥١ قوله بمعجزین ای بفائتین ما قضی علیکم من المصائب ١٢مدارک ٥٢ قوله ولا نصیر ای ناصر یدفع عنکم العذاب اذا حل بکم ١٢مدارک ٥٣ قوله السفن استشکل بان ظاهر الآیة یوهم حذف الموصوف وابقاء صفته مع ان الجری لیس من الصفات الخاصة بالموصوف وهو السفن فلا یجوز حذفه لعدم علم اجیب بان محل الامتناع اذا لم تجر الصفة مجری الجوامد بان تغلب علیها الاسمیة کالابطح والابرق والاجرع والاجاز حذف الموصوف ولذلک فسر الجوار بالسفن ولم یقل ای السفن الجاریة ١٢صاوی ٥٤ قوله فیظللن اصل معناه فیمضین النهار یستعمل بمعنی یصرن ١٢ک ٥٥ قوله یصرن اشار بذلک الی ان المراد من ظل الصیرورة فی لیل او نهار ولیس المراد معناها وهو اختصاص المخبر عنه بالخبر نهارا ١٢صاوی ٥٦ قوله هو المومن ای الکامل فان الایمان نصفان نصف صبر ای عن المعاصی ونصف شکر وهو الاتیان بالواجبات ١٢کرخی ٥٧ قوله ای یغرقهن والمعنی ان یشأ یسکن الریح فیرکدن او یعصفها فیغرقن ولا مفهوم له بل قد یغرقها الله بسبب آخر کقلع لوح اوغیر ذلک ١٢صاوی ٥٨ قوله ویعف عن کثیر ای فلا یجازی علیها وانما ادخل العفو فی حکم الایباق حیث جزم جزمه لان المعنی او ان یشأ یهلک ناسا وینج ناسا علی طریق العفو عنهم ١٢مدارک ٥٩ قوله ما لهم خبر مقدم وقوله من محیص مبتدأ موخر بزیادة من ١٢

٥١٠ قوله معلق عن العمل التعلیق من خصائص افعال القلوب وهو وجوب ابطال عملها لفظا دون معنی وشرطه وقوعها قبل الاستفهام والنفی ولام الابتداء وقوله عن العمل ای عمل الفعل فیها وهو یعلم لانه من افعال القلوب والتعلیق من خواصها ١٢ ٥١١ قوله فما اوتیتم ما شرطیة وهی فی محل نصب مفعول ثان لاوتیتم والاول ضمیر المخاطبین قام مقام الفاعل وانما قدم الثانی لان له صدر الکلام وقوله من شئ بیان لما لما فیها من الابهام وقوله فمتاع الحیاة الدنیا الفاء فی جواب الشرط ومتاع خبر مبتدأ مضمر ای فهو متاع وقوله وما عند الله مبتدأ وخیر خبره وللذین متعلق بابقی ١٢جمل ٥١٢ قوله من اثاث الدنیا ای من منافعها کالماکل والمشرب والملبس والمنکح والمسکن والمرکب وقوله ثم یزول اخذه من متاع لان المتاع هو ما یتمتع به تمتعا ینقضی۔ وفی المصباح الاثاث متاع البیت الواحدة اثاثة وقیل لا واحد له من لفظه ١٢جمل ٥١٣ قوله وعلی ربهم یتوکلون ای یعتقدون ان لا ملجأ لهم من الله الا الیه ولا اضار ولا نافع سواه والتوکل بهذا المعنی شرط فی صحة الایمان وآما ان اسید به تفویض الامور الیه والاعتماد علیه فی جمیع ما ینزل بالشخص فلیس شرطا فی صحته بل هو وصف کامل الایمان ولیس مرادا هنا لان ما عند الله من الثواب یکون لعموم المؤمنین ١٢صاوی ٥١٤ قوله علیه ای علی الذین آمنوا فهو فی محل الجر باللام وقیل مدح منصوب او مرفوع ١٢ک ٥١٥ قوله موجبات الحدود تفسیر للفواحش ای الکبائر کل ما ورد فیه وعد شدید من عطف البعض علی الکل فان الفاحشة اخص من الکبیرة کما بیناه ١٢ک ٥١٦ قوله واذا ما غضبوا هم یغفرون ما زائدة المعنی بالفارسیة وچون بخشم ی آیند ایشان می امرزند ١٢ ٥١٦ قوله واذا ما غضبوا هم یغفرون مبتدأ وخبر والجملة جزاء الشرط ای هم الاحقاء بالغفران عند الغضب ١٢کمالین ٥١٧ قوله والذین استجابوا لربهم معطوف علی الموصول المتقدم وهذه الآیة نزلت فی الانصار دعاهم رسول الله صلعم الی الایمان فاستجابوا له ونقب علیهم اثنی عشر نقیبا قبل الهجرة وقوله اجابوه الی ما دعاهم الخ اشار الی ان السین والتاء زائدتان ١٢صاوی ٥١٨ قوله وامرهم شوری بینهم والشوری مصدر شاورته ای شارکته فی الرأی کالبشری کانت الانصار قبل قدوم النبی صلعم اذا ارادوا امرا تشاوروا فیه ثم عملوا علیه فمدحهم الله تعالی به وامر صلعم بذلک قال تعالی وشاورهم فی الامر تالیفا لقلوب اصحابه وذلک فی الامور الاجتهادیة وکانت الصحابة رض بعده صلعم یتشاورون فی المهمات واول ما تشاوروا فیه الخلافة ١٢صاوی ٥١٩ قوله ومن ذکر صنف ای المومنون المتقدمون فیحصل ان الله تعالی جعل المؤمنین صنفین صنفا یعفون عمن ظلمهم وقد ذکرهم الله تعالی فی قوله واذا ما غضبوا هم یغفرون وصنفا ینتقمون ممن ظلمهم وقد ذکرهم الله فی قوله والذین اذا اصابهم البغی هم ینتصرون ١٢صاوی ٥٢٠ قوله سمیت الثانیة سیئة الخ وان لم تکن سیئة فی الواقع ظاهر کلامه یشعر بان اطلاق السیئة علی جزائها من باب الاستعارة المشهورة عند اهل البیان انه من باب المشاکلة وهو ذکر الشئ بلفظ غیره لوقوعه فی صحبته ١٢ ٥٢١ قوله وهذا ای قوله مثلها وقوله من الجراحات ای وغیرها من سائر الجنایات التی فیها القصاص وقوله قال بعضهم وهم مجاهد والسدی وعبارة الخطیب وقال مجاهد والسدی الآیة مفروضة فی جواب الکلام القبیح ای اذا قال شخص اخزاک الله فلیقل له اخزاک الله واذا شتمک تشتمه بمثلها من غیر ان تعتدی ١٢جمل ٥٢٢ قوله فمن عفا الفاء للتفریع ای اذا کان الواجب فی الجزاء رعایة المماثلة فالاولی العفو فالاصلاح لتعذر المماثلة غالبا وقوله واصلح الود بینه وبین العفو عنه اشار بذلک الی ان الاصلاح من تمام العفو وفیه تعریض وحث علی العفو فان امره عظیم وفیه تفویض الامر الی الله والله لا یخیب من فوض الامر الیه ١٢صاوی ٥٢٣ قوله فاجره علی الله عدة مبهمة لا یقاس امرها فی العظم قوله انه لا یحب الظالمین ای الذین یبدؤن بالظلم او الذین یجاوزون حد الانتصار فی الحدیث ینادی مناد یوم القیامة من کان له اجر علی الله فلیقم فلا یقوم الا من عفا ١٢مدارک ٥٢٤ قوله ولمن انتصر اه اللام للابتداء ومن شرطیة وجملة فاولئک الخ جواب الشرط او موصولة مبتدأ وقوله فاولئک خبره ودخلت الفاء لشبه الموصول بالشرط ١٢صاوی ٥٢٤ قوله ولمن انتصر بعد ظلمه والمعنی ولمن انتقم واقتص بعد ظلم الظالم ایاه ١٢ ٥٢٥ قوله یعملون فسره بالعمل علی سبیل التجرید کیلا یکون قوله بغیر الحق تاکیدا فان البغی لو ترک علی معناه فهو لا یکون بحق ١٢ک ٥٢٦ قوله بغیر الحق قید به لان البغی قد یکون مصحوبا بحق کالانتصار المقترن بالتعدی فیه ١٢جمل ٥٢٧ قوله الصبر والتجاوز یشیر الی ان الاشارة الی الصبر المعین وهو صبره فلا یحتاج الی تقدیر الضمیر فیه کما قاله الزمخشری حذف الراجع ای منه کما حذف فی قولهم السمن منوان بدرهم ١٢کمالین ٥٢٨ قوله لمن عزم الامور ای من الامور التی ندب الیها او مما ینبغی ان یوجبه العاقل علی نفسه ولا یترخص فی ترکه وحذف الراجع ای منه لانه مفهوم کما حذف من قولهم السمن منوان بدرهم وقال ابو سعید القرشی الصبر علی المکاره من علامات الانتباه فمن صبر علی مکروه یصیبه ولم یجزع اورثه الله تعالی حال الرضا وهو اجل الاحوال ومن جزع من المصیبات وشکی وکله الله تعالی الی نفسه ثم لم تنفعه شکواه ١٢مدارک ٥٢٩ قوله وتراهم الخ حال لان الرؤیة بصریة وخاشعین حال ایضا والضمیر فی علیها یعود علی النار الدال علیه العذاب ١٢ ٥٣٠ قوله ینظرون من طرف خفی بالفارسیة می نگرند بگوشه چشم نیم کشاده وفی الجمل قیل المراد من الطرف العضو وهو العین وقیل المراد به المصدر یقال طرفت عینه تطرف ای ینظرون نظرا خفیا والمناسب بعبارة الشارح هو الاول ١٢ ٥٣١ قوله مسارقة ای یسارقون النظر الی النار خوفا منها وذلة فی انفسهم کما ینظر المقتول الی السیف فلا یقدر ان یملأ عینه منه ١٢خطیب ٥٣٢ قوله ومن ابتدائیة او بمعنی الباء ای ینظرون بطرف خفی ضعیف من الذل والآخر هو الاقرب فی المعنی ١٢کمالین ٥٣٣ قوله او بمعنی الباء ای بطرف خفی ضعیف من الذل ١٢

انفسہم واہلیہم یوم القیمۃ بتخلیدہم فی النار وعدم وصولہم الی الحور المعدۃ لہم فی الجنۃ لو امنوا والموصول
خبر ان الا ان الظلمین الکافرین فی عذاب مقیم ○ دائم ہو من مقول اللہ تعالٰی وما کان لہم من اولیاء
ینصرونہم من دون اللہ اے غیرہ یدفع عذابہ عنہم ومن یضلل اللہ فما لہ من سبیل ○ طریق الی
الحق فی الدنیا والی الجنۃ فی الاخرۃ استجیبوا لربکم اجیبوہ بالتوحید والعبادۃ من قبل ان یاتی یوم ہو یوم
القیمۃ لا مرد لہ من اللہ اے انہ اذا اتی بہ لا یردہ ما لکم من ملجا تلجئون الیہ یومئذ وما لکم من نکیر ○
انکار لذنوبکم فان اعرضوا عن الاجابۃ فما ارسلنک علیہم حفیظا تحفظ اعمالہم بان توافق المطلوب
منہم ان ما علیک الا البلغ وہذا قبل الامر بالجہاد وانا اذا اذقنا الانسان منا رحمۃ نعمۃ کالغنی والصحۃ
فرح بہا وان تصبہم الضمیر للانسان باعتبار الجنس سیئۃ بلاء بما قدمت ایدیہم اے قدموہ وعبر بالایدی
وضمیر فرح راجع الیہ باعتبار لفظہ ۱۲ ک
لان اکثر الافعال تزاول بہا فان الانسان کفور ○ للنعمۃ للہ ملک السموت والارض یخلق ما یشاء یہب
لمن یشاء من الاولاد اناثا ویہب لمن یشاء الذکور ○ او یزوجہم اے یجعلہم ذکرانا واناثا ویجعل
من یشاء عقیما فلا یلد ولا یولد لہ انہ علیم بما یخلق قدیر ○ علی ما یشاء وما کان لبشر ان یکلمہ اللہ
الا ان یوحی الیہ وحیا فی المنام او بالالہام او الا من وراء حجاب بان یسمعہ کلامہ ولا یراہ کما وقع لموسی
علیہ السلام او الا ان یرسل رسولا ملکا کجبرئیل فیوحی الرسول الی المرسل الیہ اے یکلمہ باذنہ اے اللہ
ما یشاء اللہ انہ علی عن صفات المحدثین حکیم ○ فی صنعہ وکذلک اے مثل ایحائنا الی غیرک من
الرسل اوحینا الیک یا محمد روحا ہو القران بہ تحیی القلوب من امرنا الذی نوحیہ الیک ما کنت
تدری تعرف قبل الوحی الیک ما الکتب القران ولا الایمان اے شرائعہ ومعالمہ والنفی معلق
للفعل عن العمل او ما بعدہ سد مسد المفعولین ولکن جعلنہ اے الروح او الکتاب نورا نہدی
بہ من نشاء من عبادنا وانک لتہدی تدعو بالوحی الیک الی صراط طریق مستقیم ○ دین
الاسلام صراط اللہ الذی لہ ما فی السموت وما فی الارض ملکا وخلقا وعبیدا الا الی اللہ
تصیر الامور ○ ترجع ع ۵ ۱۰

سورۃ الزخرف مکیۃ وقیل الا واسأل من ارسلنا الایۃ تسع وثمانون ایۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ○ حم ○ اللہ اعلم بمرادہ بہ والکتب
القران المبین ○ المظہر طریق الہدی وما یحتاج الیہ من الشریعۃ انا جعلنہ اوجدنا
الکتاب قرانا عربیا بلغۃ العرب لعلکم یا اہل مکۃ تعقلون ○ تفہمون معانیہ

لہ قولہ یوم القیمۃ ظرف لخسروا والقول واقع فی الدنیا او ظرف لقال فہو واقع یوم القیمۃ وعبر بالماضی لتحقق الوقوع ۱۲ صاوی ۲ہ قولہ وعدم وصولہم ناظر الی خسران الاہل وفیہ اشارۃ الی ان المراد بالاہل الحور ویحتمل ان یکون المراد بالاہل اہلہم فی الدنیا وخسرانہ بان صاروا لغیرہم فی الجنۃ ۱۲ کمالین ۳ہ قولہ الا ان الظلمین فی عذاب مقیم ہو مقول اللہ تعالیٰ تصدیقا لہم وقیل ہو من تمۃ کلامہم ۱۲ ک ۴ہ قولہ اجیبوہ الخ یشیر الی ان السین فی استجیبوا لیس للطلب بل ہو بمعنی اجیبوا ۱۲ ک ۵ہ قولہ من اللہ من یتصل بلا مرد اے لا یردہ اللہ بعد ما حکم بہ او بیاتی اے من قبل ان یاتی من اللہ یوم لا یقدر احد علی ردہ ۱۲ مدارک ۶ہ قولہ انکار لذنوبکم اے لانہا مدونۃ فی صحائفکم وتشہد بہا علیکم جوارحکم وفی کلامہ اشارۃ الی ان النکیر مصدر انکر علی غیر قیاس ولعل المراد الانکار المنجی والا فہم یقولون واللہ ربنا ما کنا مشرکین کرخی وفی القرطبی وما لکم من نکیر اے ناصر ینصرکم قالہ مجاہد وقیل النکیر بمعنی المنکر کالالیم بمعنی المولم اے لا تجدون یومئذ منکرا لما ینزل بکم من العذاب حکاہ ابن ابی حاتم وقالہ الکلبی ۱۲ جمل ۷ہ قولہ فما ارسلناک علیہم حفیظا ہذہ الجملۃ تعلیل للجواب المحذوف والتقدیر فلا تحزن اولا عتاب علیک اولا تکلف بشیء لاننا ما ارسلناک الخ ۱۲ صاوی

۸ہ قولہ بان توافق الخ اے الاعمال الصادرۃ منہم وقولہ المطلوب منہم اے الاعمال المطلوبۃ منہم بان تکون اعمالہم علی الوجہ الذی طلبناہ منہم من ایمان وطاعۃ والمعنی لم نرسلک لتقہرہم علی امتثال ما ارسلناک بہ ۱۲ جمل ۹ہ قولہ وہذا قبل الامر بالجہاد اسم الاشارۃ عائد علی الحصر والمعنی ان ہذا الحصر منسوخ لانہ بعد الامر بالجہاد وعلیہ البلاغ والقتال ۱۲ صاوی ۱۰ہ قولہ وانا اذا اذقنا الخ اعلم ان نعم الدنیا وان کانت عظیمۃ الا انہا بالنسبۃ الی سعادۃ الآخرۃ کالنقطۃ بالنسبۃ الی البحر فلہذا سمی الانعام اذاقۃ والحکمۃ فی تصدیر النعمۃ باذا والبلاء بان الاشارۃ الی ان النعمۃ محققۃ الحصول بخلاف البلاء لان رحمۃ اللہ تغلب غضبہ ۱۲ جمل ۱۱ہ قولہ بلاء اے کالمرض والفقر ونحوہما وتوحید فرح باعتبار اللفظ والجمع فی وان تصبہم باعتبار المعنی ۱۲ مدارک ۱۲ہ قولہ بما قدمت ایدیہم فی ذلک اشارۃ الی ان المصیبۃ تکون بسبب کسب المعاصی والنعمۃ تکون بمحض فضل اللہ قال تعالیٰ ما اصابک من حسنۃ فمن اللہ وما اصابک من سیئۃ فمن نفسک فالواجب علی الانسان اذا اعطاہ اللہ نعمۃ ان یشکرہ علیہا ویصرفہا فیما یرضیہ واذا اصیب بمصیبۃ فلیصبر علیہا ویحمدہ علیہا فلعلہا تکون کفارۃ لما اقترفہ ۱۲ صاوی ۱۳ہ قولہ فان الانسان کفور من وقوع الظاہر موقع المضمر اے فانہ کفور وقدر ابو البقاء ضمیرا محذوفا فقال فان الانسان منہم ۱۲ سمین وفی الکرخی الجملۃ جواب الشرط وفی الحقیقۃ ہی علۃ للجواب المقدر والاصل وان تصبہم سیئۃ نسی النعمۃ راسا وذکر البلیۃ وہذا وان اختص بالمجرمین فاسنادہ الی الجنس لغلبۃ المجرمین اے انہ حکم علی الجنس بحال غالب افرادہ فہو ملابسۃ علی المجاز العقلی وفیہ اشارۃ الی ان اللام فی کل من الموضعین للجنس لا انہا للعہد فی الثانی للتنافی بین العہد والجنس ویجوز ان یجعل قولہ بما قدمت ایدیہم قرینۃ مخصصۃ للانسان بالمجرمین فیکون من المجاز فی المفرد علی ما اشار الیہ فی الکشاف ۱۲ ج ۱۴ہ قولہ اناثا قدمہن اشارۃ الی انہ یفعل ما یشاء لا ما یشاؤہ عبادہ فالاناث مما یشاؤہ ہو ونکرہن لانحطاط رتبتہن عن الذکور ولذا عرف الذکور وقدمہم آخرا ۱۲ صاوی ۱۵ہ قولہ او یزوجہم تغیر العاطف فیہ لانہ قسیم المشترک بین القسمین وہو الصنف الواحد والمعنی یہب لمن یشاء اناثا منفردا وذکورا کذلک او مجتمعین ۱۲ ک ۱۶ہ قولہ او یزوجہم اے الاولاد فیجعلہم ازواجا اے صنفین حال کونہم ذکرانا واناثا ۱۲ خطیب ۱۷ہ قولہ ویجعل من یشاء عقیما من لجاجۃ عن الرجل والمرأۃ فعول فلا یلد اے اذا کان امرأۃ والتذکیر باعتبار لفظ من وفی نسخۃ فلا تلد بالتاء الفوقیۃ وہی ظاہرۃ وقولہ ولا یولد لہ اے اذا کان رجلا وفی المصباح العقیم الذی لا یولد لہ یطلق علی الذکر والانثی ۱۲ جمل ۱۸ہ قولہ وما کان لبشر اے وما صح لاحد من البشر قولہ ان یکلمہ اللہ الا وحیا اے الہاما کما روی نفث فی روعی او رؤیا فی المنام کقولہ علیہ السلام رؤیا الانبیاء وحی وہو کامر ابراہیم علیہ السلام بذبح الولد او من وراء حجاب اے یسمع کلاما من اللہ کما سمع موسی علیہ السلام من غیر ان یبصر السامع من یکلمہ ولیس المراد بہ حجاب اللہ تعالیٰ لان اللہ لا یجوز علیہ ما یجوز علی الاجسام من الحجاب ولکن المراد بہ ان السامع محجوب عن الرؤیۃ فی الدنیا قولہ او یرسل رسولا اے یرسل ملکا فیوحی اے الملک الیہ ۱۲ مدارک ۱۸ہ قولہ وحیا اے کلاما خفیا یدرک بسرعۃ من البیضاوی قال الراغب یقال للکلمۃ الالہیۃ التی تلقی الی انبیائہ واولیائہ وحی ۱۲ روح ۱۹ہ قولہ ولا یراہ اشار بذلک الی ان المراد من الحجاب لازمہ وہو عدم الرؤیۃ والحجاب وصف العبد لا وصف الرب ۱۲ صاوی ۲۰ہ قولہ اے یکلمہ باذنہ اے اللہ ثم ان قولہ وحیا وان یرسل منتصب بالمصدر لان الوحی والارسال نوعان من التکلم وکذا قولہ من وراء حجاب صفۃ کلام محذوف ویجوز ان یکون ہؤلاء الثلثۃ احوالا ویقدر مستمعا قبل من وراء حجاب والتقدیر موحیا او مستمعا من وراء حجاب او مرسلا ۱۲ ک ۲۱ہ قولہ روحا ہو القرآن یحیی بہ القلوب بیان لوجہ تسمیۃ القرآن بالروح بانہ یحصل بہ حیوۃ القلب کما یحصل بالروح حیاۃ الاجساد وقیل جبرئیل ومعناہ ارسلنا الیک بالوحی ۱۲ ک ۲۲ہ قولہ ما الکتاب ما استفہامیۃ مبتدأ والکتاب خبرہ وفی الکلام تقدیر مضاف اے ما کنت تدری جواب ما الکتاب اے جواب ہذا الاستفہام ۱۲ ج ۲۳ہ قولہ اے شرائعہ ومعالمہ اے تفصیل الشرائع علی ما جددناہ لک بما اوحینا الیک وان کان قبل النبوۃ قد کان مقرا بوحدانیۃ اللہ تعالیٰ وعظمتہ ۱۲ الخطیب ۲۴ہ قولہ نہدی بہ صفۃ لنورا وسمی نورا لان بالنور الاہتداء فی الظلمات الحسیۃ فکذا القرآن یہدی بہ فی الظلمات المعنویۃ والمراد الہدایۃ الموصلۃ بدلیل قولہ من نشاء ۱۲ صاوی ۲۵ہ قولہ انا جعلنا ان قلت ہذا یدل علی ان القرآن مجعول والمجعول مخلوق وقد قال علیہ السلام القرآن کلام اللہ غیر مخلوق وایضاحہ ان الجعل لا یختص بالخلق فالمراد بالجعل ہہنا تصییر الشیء علی حالۃ دون حالۃ فالمعنی انا صیرنا ذلک الکتاب قرانا عربیا بانزالہ بلغۃ العرب ولسانہا ولم نصیرہ اعجمیا بانزالہ بلغۃ العجم مع کونہ کلامنا وصفتنا قائمۃ بذاتنا عریۃ عن کسوۃ العربیۃ منزہۃ عنہا وعن توابعہا روح واجاب الرازی عن ذلک بان ہذا الذی ذکرتموہ حق لانکم استدللتم بہذہ الوجوہ علی کون الحروف المتوالیات والکلمات المتعاقبۃ محدثۃ وذلک معلوم بالضرورۃ ومن الذی ینازعکم فیہ ملخصا ۱۲ ۲۶ہ قولہ اوجدنا الکتاب قرانا عربیا یشیر بتفسیر الجعل بالایجاد الی انہ متعد الی مفعول واحد وما بعدہ حال والمشہور تفسیرہ بالتصییر فلہما مفعولاہ ۱۲ کمالین

١ه قوله وانه معطوف على جواب القسم فهو جواب ثان واشار بتقدير قوله مثبت الى ان الجار والمجرور خبران وعلى هذا فيكون قوله لعلي خبرا ثانيا ١٢ جمل ٢ه قوله في ام الكتاب اے وان القرآن مثبت عند الله في اللوح المحفوظ ودليله قوله بل هو قرآن مجيد في لوح محفوظ وسمى ام الكتاب لانه الاصل الذي اثبتت فيه الكتب ومنه تنقل وتستنسخ ١٢ مدارك ٣ه قوله بدل اے عن قوله في ام الكتاب وهو حال عن الضمير المستتر في علي ولا يجوز جعله خبران كما يشعر به ظاهر قول المفسر مثبت في ام الكتاب لدخول اللام على غيره ١٢ مدارك ٤ه قوله لعلي على الكتب اى لكونه معجزا من بينها ١٢ ك ٥ه قوله ذو حكمة بالغة اے محكم لا ينسخه غيره وهما خبران لان والمعنى انه لعلي حال كونه محققا في اللوح ثابتا عنده ١٢ ك ٦ه قوله افنضرب استفهام انكاري ولذلك قال الشارح في جوابه لا والفاء عاطفة على مقدر بينها وبين الهمزة تقديره انهملكم فنضرب وقوله نمسك اے نمسك عن انزال الذكر ١٢ جمل ٧ه قوله نمسك عنكم الذكر يقال ضربت عنه واضربت عنه اذا تركته وامسكت عنه كذا في المعالم وقال الزمخشري ننحي عنكم الذكر ونزوده عنكم اى نبعده مجاز عن قولهم ضرب الغرائب من الحوض ١٢ ك ٨ه قوله صفحا آه مفعول مطلق ملاق لعامله وهو نضرب في معناه كما قرره الشارح وفي السمين قوله صفحا فيه اوجه احدها انه مصدر في معنى نضرب لانه يقال ضرب عن كذا واضرب عنه بمعنى اعرض عنه وصرف وجهه عنه الثاني انه منصوب على الحال من الفاعل اے صافحين الثالث ان ينتصب على المصدر المؤكد لمضمون الجملة فيكون عامله محذوفا نحو صنع الله قاله ابن عطية الرابع ان يكون مفعولا من اجله ١٢ جمل ٩ه قوله فلا تؤمرون ولا تنهون الخ

وَاِنَّهٗ مثبت فِيْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ اصل لكتاب اى اللوح المحفوظ لَدَيْنَا بدل عندنا لَعَلِيٌّ على الكتب قبله حَكِيْمٌ ○
ذو حكمة بالغة اَفَنَضْرِبُ نمسك عَنْكُمُ الذِّكْرَ القران صَفْحًا امساكا فلا تؤمرون ولا تنهون لاجل اَنْ كُنْتُمْ قَوْمًا
مُّسْرِفِيْنَ ○ وَكَمْ اَرْسَلْنَا مِنْ نَّبِيٍّ فِي الْاَوَّلِيْنَ ○ وَمَا كَانَ يَاْتِيْهِمْ اتاهم مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ○
كاستهزاء قومك بك وهذا تسلية له صلى الله عليه وسلم فَاَهْلَكْنَآ اَشَدَّ مِنْهُمْ من قومك بَطْشًا قوة وَّمَضٰى سبق في آيات
مَثَلُ الْاَوَّلِيْنَ ○ صفتهم في الاهلاك فعاقبة قومك كذلك وَلَئِنْ لام قسم سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ حذف منه نون الرفع لتوالي النونات وواو الضمير لالتقاء الساكنين خَلَقَهُنَّ الْعَزِيْزُ
الْعَلِيْمُ ○ آخر جوابهم اى الله ذو العزة والعلم زاد تعالى الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا فراشا كالمهد للصبي
وَّجَعَلَ لَكُمْ فِيْهَا سُبُلًا طرقا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ○ الى مقاصدكم في اسفاركم وَالَّذِيْ نَزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ
بِقَدَرٍ اى بقدر حاجتكم اليه ولم ينزله طوفانا فَاَنْشَرْنَا احيينا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا كَذٰلِكَ اى مثل هذا
الاحياء تُخْرَجُوْنَ ○ من قبوركم احياء وَالَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ الاصناف كُلَّهَا وَجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْفُلْكِ
السفن وَالْاَنْعَامِ كالابل مَا تَرْكَبُوْنَ ○ حذف العائد اختصارا وهو مجرور في الاول اى فيه منصوب في الثاني
لِتَسْتَوٗا لتستقروا عَلٰى ظُهُوْرِهٖ ذكر الضمير وجمع الظهر نظرا للفظ ما ومعناها ثُمَّ تَذْكُرُوْا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ اِذَا اسْتَوَيْتُمْ
عَلَيْهِ وَتَقُوْلُوْا سُبْحٰنَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ ○ مطيقين وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ○
لمنصرفون وَجَعَلُوْا لَهٗ مِنْ عِبَادِهٖ جُزْءًا حيث قالوا الملئكة بنات الله لان الولد جزء الوالد والملئكة من عباد
الله اِنَّ الْاِنْسَانَ القائل ذلك لَكَفُوْرٌ مُّبِيْنٌ ○ بين ظاهر الكفر اَمْ بمعنى همزة الانكار والقول مقدر اى ع ١٥ ٧
اتقولون اتَّخَذَ مِمَّا يَخْلُقُ بَنٰتٍ لنفسه وَّاَصْفٰىكُمْ اخلصكم بِالْبَنِيْنَ ○ اللازم من قولكم السابق فهو من
جملة المنكر وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمٰنِ مَثَلًا جعل له شبها بنسبة البنات اليه لان الولد يشبه الوالد
المعنى اذا اخبر احدهم بالبنت تولد له ظَلَّ صار وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا متغيرا تغير مغتم وَّهُوَ كَظِيْمٌ ○ ممتلئ غما
فكيف ينسب البنات اليه تعالى عن ذلك اَوَ همزة الانكار وواو العطف لجملة اى يجعلون لله مَنْ يُّنَشَّؤُا اى يربى
فِي الْحِلْيَةِ الزينة وَهُوَ فِي الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِيْنٍ ○ مظهر الحجة لضعفه عنها بالانوثة وَجَعَلُوا الْمَلٰٓئِكَةَ الَّذِيْنَ
هُمْ عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ اِنَاثًا اَشَهِدُوْا حضروا خَلْقَهُمْ سَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ بانهم اناث وَيُسْئَلُوْنَ ○ عنها في الآخرة
فيترتب عليها العقاب وَقَالُوْا لَوْ شَآءَ الرَّحْمٰنُ مَا عَبَدْنٰهُمْ اى الملئكة فعبادتنا اياهم بمشيته فهو راض بها
قال تعالى مَا لَهُمْ بِذٰلِكَ المقول من الرضا بعبادتها مِنْ عِلْمٍ اِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ○ يكذبون فيه

اے بل تصيرون كالبهائم وهذا التفسير منقول عن قتادة وقال مجاهد والسدي افنعرض عنكم ونترككم فلا نعاقبكم على كفركم ١٢ ٩ه قوله فلا تؤمرون ولا تنهون اشارة الى ان الاستفهام للانكار اے لا نمسك انزال القرآن بل ننزله ١٢ ١٠ه قوله وكم ارسلنا الخ كم خبرية مفعول مقدم لارسلنا ومن نبي تمييز لها وفي الاولين متعلق بارسلنا اے في الامم الاولين ١٢ جمل ١١ه قوله اتاهم اشار بذلك الى ان المضارع بمعنى الماضي وعبر عنه بالمضارع استحضارا للصورة العجيبة ١٢ صاوي ١٢ه قوله وهذا تسلية له اے قوله وكم ارسلنا والمعنى تسل يا محمد ولا تحزن فانه وقع للرسل قبلك ما وقع لك ١٢ صاوي ١٣ه قوله اشد منهم نعت لمحذوف هو المفعول في الحقيقة اے اهلكنا قوما هم المستهزءون برسلهم اشد منهم اے من قومك فالضمير في منهم عائد على قوما في قوله ان كنتم قوما مسرفين ١٢ جمل ١٤ه قوله بطشا منصوب على التمييز وهو احسن من كونه حالا من فاعل اهلكنا بتاويل باطشين ١٢ ١٥ه قوله ومضى مثل الاولين اى سلف في القرآن في غير موضع منه ذكر قصتهم وحالهم العجيبة التي حقها ان تسير مسير المثل وهذا وعد لرسول الله صلى الله عليه وسلم ووعيد لهم ١٢ مدارك ١٦ه قوله لام قسم اے وقوله ليقولن جوابه وجواب الشرط محذوف لدلالة جواب القسم عليه وهذا على القاعدة في اجتماع الشرط والقسم من حذف جواب المتاخر ١٢ صاوي ١٧ه قوله آخر جوابهم يريد انه تم كلامهم الى قوله العليم ولهذا وقف عليه ابو حاتم فان الاوصاف الآتية ليس من مقول الكفار لانهم ينكرون البعث فكيف يقولون وكذلك تخرجون وايضا قوله فانشرنا به بلدة ميتا صريح في انه من كلامه تعالى ١٢ ك ١٨ه قوله زاد تعالى الخ على تقدير هو الذي. هذا كما يقول مخاطبك اذاني زيد فتقول الذي اكرمك واعطاك فانك تصل كلامك بكلامه على انه من تتمته وقال القاضي لعله لازم مقولهم اقيم مقامه تقريرا لالزام الحجة عليهم فكانهم قالوا الله كما حكى عنهم في مواضع آخر فعبر الله سبحانه عنه بالموصوف بهذه الصفات بحسب الواقع وعلى هذا تم كلامهم عند لفظ الجلالة ١٢ ك ١٨ه قوله زاد تعالى اے زاد كلاما آخره وانا الى ربنا لمنقلبون ١٢ ١٩ه قوله مهدا للصبي مهد گاہوارہ گسترده ١٢ صراح ٢٠ه قوله بقدر اى بمقدار تسلم معه العباد ويحتاج اليه البلاد ١٢ مدارك ٢١ه قوله الاصناف يريد ان الزوج ههنا بمعنى الصنف لا بمعناه المشهور ١٢ ك ٢٢ه قوله ما تركبون الخ يقال ركبت الدابة قال الزمخشري اے تركبونه فغلب المتعدي بغير واسطة على المتعدي بواسطة فقيل تركبونه ١٢ مدارك ٢٣ه قوله حذف العائد اے في قوله تعالى من الفلك ١٢ ٢٤ه قوله ذكر الضمير اے المضاف اليه والاولى ان يقول افرد وقوله وجمع الظهر اے الذي هو المضاف ١٢ ٢٥ه قوله نظرا للفظ ما ومعناها الخ لانه مفرد في اللفظ جمع في المعنى قال الصاوي لف ونشر مرتب والمناسب ان يقول افرد الضمير وجمع الظهر الخ ولو روعي معناها لقيل على ظهورها ولو روعي لفظها لقيل على ظهره ١٢ ه ٢٦ه قوله ثم تذكروا الخ وانما حسن اتصاله بذلك لان الركوب للتنقل والنقلة العظمى هو الانقلاب الى الله وعن طاؤس حق على كل مسلم اذا ركب دابة او سفينة ان يقول تذكر انقلابه في آخر عمره على مركب الجنازة الى الله تعالى ١٢ ك ٢٧ه قوله وتقولوا سبحان الذي اے تقولوا بالسنتكم جمعا بين القلب واللسان وقوله سخر لنا هذا اے الذي ركبناه سفينة كان او دابة وهذا يقتضي انه يقول هذا القول عند ركوب السفينة ايضا وصرح غيره بانه خاص بالدابة اما السفينة فيقول فيها بسم الله مجريها ومرساها ويؤيده وما كنا له مقرنين فان الامتناع والتعاصي والتوحش لو لا تسخير الله واذلاله انما ياتي في الدواب واما السفن فهي من عمل ابن آدم فليس لها امتناع بقوتها كامتناع الدابة ١٢ جمل ٢٨ه قوله وجعلوا له من عباده الخ عطف على مضمون قوله ولئن سالتهم من خلق السموات والارض ليقولن خلقهن العزيز العليم اے اعترفوا بخالقية الله تعالى وجعلوا لله من عباده جزءا ١٢ ك ٢٩ه قوله جزءا آه مفعول اول للجعل والجعل تصيير قولي اے حكموا واثبتوا ويجوز ان يكون بمعنى سموا واعتقدوا ١٢ ح ٣٠ه قوله اللازم من قولكم السابق اے قولهم الملئكة بنات الله فانها لما صارت بنات الله تعالى صار البنون خالصا لهم ١٢ ك ٣١ه قوله بما ضرب ما موصولة معناها البنات وضرب بمعنى جعل والمفعول الاول الذي هو عائد الموصول محذوف اے ضربه ومثلا هو المفعول الثاني وقوله شبها اى في المثل بمعنى الشبه اے الشابه لا بمعنى الصفة الغريبة العجيبة ١٢ ج ٣٢ه قوله شبها اے في المثل بمعنى الشبه اى المشابه لا بمعنى الصفة الغريبة والقصة العجيبة ١٢ ٣٣ه قوله لان الولد الخ تعليل لجعلهم له شبها له تعالى بنسبة البنات اليه تعالى ١٢ ك ٣٤ه قوله او من ينشأ قرأ العامة بفتح الياء وسكون النون من نشأ وبضم الياء وفتح النون وتشديد الشين مبنيا للمفعول اے يربى قراءتان سبعيتان وقرئ شذوذا بضم الياء مخففا ونيا شاكيقاتل مبنيا للمفعول ١٢ ٣٥ه قوله مظهر الحجة اشار بهذا الى ان مبين ههنا من ابان المتعدي ١٢ كرخي ٣٦ه قوله وجعلوا الملئكة الخ المراد بالجعل القول والحكم وهو بيان انواع اُخر من كفرياتهم لان نسبة الملئكة الذين هم اكمل العباد واكرمهم على الله للانوثة التي هي وصف خسة كفر ورد انهم لما قالوا ذلك سألهم النبي صلعم فقال ما يدريكم انها اناث قالوا سمعنا من آبائنا ونحن نشهد انهم لم يكذبوا فنزل ستكتب شهادتهم ويسئلون ١٢ صاوي ٣٧ه قوله ستكتب شهادتهم هذه في ديوان اعمالهم يعني يكتب الملك ما شهدوا به على الملائكة ١٢ روح ٣٨ه قوله بانهم اناث اے قولهم فيهم بانهم اناث الذي لا ينبغي ان يكون الا بعد تمام المشاهدة ١٢ ٣٩ه قوله فهو راض بها الخ لانه راض بها لعجل لنا العقوبة فاستدلوا بنفي مشية عدم العبادة على الرضا بها وذلك باطل لان المشية ترجيح بعض الممكنات على بعض مامورا كان او منهيا حسنا كان او غيره ١٢ خطيب ٤٠ه قوله بعبادتها الخ فان مشية بسملة شيء ولا يستلزم رضاه به فلا يكون عبادتهم مرضيا له تعالى ١٢ ك

فيترتب عليهم العقاب أَمْ آتَيْنَاهُمْ كِتَابًا مِّن قَبْلِهِ أي القرآن بعبادة غير الله فَهُم بِهِ مُسْتَمْسِكُونَ ○ أي لم
يقع ذلك بَلْ قَالُوا إِنَّا وَجَدْنَا آبَاءَنَا عَلَىٰ أُمَّةٍ ملة وَإِنَّا ماشون عَلَىٰ آثَارِهِم مُّهْتَدُونَ ○ بهم وكانوا يعبدون
غير الله وَكَذَٰلِكَ مَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ فِي قَرْيَةٍ مِّن نَّذِيرٍ إِلَّا قَالَ مُتْرَفُوهَا متنعموها مثل قول قومك
إِنَّا وَجَدْنَا آبَاءَنَا عَلَىٰ أُمَّةٍ ملة وَإِنَّا عَلَىٰ آثَارِهِم مُّقْتَدُونَ ○ متبعون قُلْ لهم أتتبعون ذلك وَلَوْ جِئْتُكُم
بِأَهْدَىٰ مِمَّا وَجَدتُّمْ عَلَيْهِ آبَاءَكُمْ قَالُوا إِنَّا بِمَا أُرْسِلْتُم بِهِ أنت ومن قبلك كَافِرُونَ ○ قال تعالى تخويفا لهم
فَانتَقَمْنَا مِنْهُمْ أي من المكذبين للرسل قبلك فَانظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ ○ واذكر إِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ (ع ۲/۱۰)
لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ إِنَّنِي بَرَاءٌ أي بريء مِّمَّا تَعْبُدُونَ ○ إِلَّا الَّذِي فَطَرَنِي خلقني فَإِنَّهُ سَيَهْدِينِ يرشدني لدينه
وَجَعَلَهَا أي كلمة التوحيد المفهومة من قوله إنني إلى سيهدين كَلِمَةً بَاقِيَةً فِي عَقِبِهِ ذريته فلا يزال فيهم
من يوحد الله لَعَلَّهُمْ أي أهل مكة يَرْجِعُونَ ○ عما هم عليه إلى دين إبراهيم أبيهم بَلْ مَتَّعْتُ هَٰؤُلَاءِ المشركين
وَآبَاءَهُمْ ولم أعاجلهم بالعقوبة حَتَّىٰ جَاءَهُمُ الْحَقُّ القرآن وَرَسُولٌ مُّبِينٌ ○ مظهر لهم الأحكام الشرعية
وهو محمد صلى الله عليه وسلم وَلَمَّا جَاءَهُمُ الْحَقُّ القرآن قَالُوا هَٰذَا سِحْرٌ وَإِنَّا بِهِ كَافِرُونَ ○ وَقَالُوا لَوْلَا هلا نُزِّلَ
هَٰذَا الْقُرْآنُ عَلَىٰ رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ من أية منهما عَظِيمٍ ○ أي الوليد بن المغيرة بمكة وعروة بن مسعود
الثقفي بالطائف أَهُمْ يَقْسِمُونَ رَحْمَتَ رَبِّكَ النبوة نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُم مَّعِيشَتَهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فجعلنا
بعضهم غنيا وبعضهم فقيرا وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ بالغنى فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَاتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُم الغني بَعْضًا الفقير
سُخْرِيًّا مسخرا في العمل له بالأجرة والياء للنسب وقرئ بكسر السين وَرَحْمَتُ رَبِّكَ أي الجنة خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ ○
في الدنيا وَلَوْلَا أَن يَكُونَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً على الكفر لَّجَعَلْنَا لِمَن يَكْفُرُ بِالرَّحْمَٰنِ لِبُيُوتِهِمْ بدل من لمن
سُقُفًا بفتح السين وسكون القاف وبضمهما جمعا مِّن فِضَّةٍ وَمَعَارِجَ كالدرج من فضة عَلَيْهَا يَظْهَرُونَ ○ (11)
يعلون إلى السطح وَلِبُيُوتِهِمْ أَبْوَابًا من فضة وجعلنا لهم سُرُرًا من فضة جمع سرير عَلَيْهَا يَتَّكِئُونَ ○ وَزُخْرُفًا
ذهبا المعنى لولا خوف الكفر على المؤمن من إعطاء الكافر ما ذكر لأعطيناه ذلك لقلة خطر الدنيا عندنا و
عدم حظه في الآخرة في النعيم وَإِن مخففة من الثقيلة كُلُّ ذَٰلِكَ لَمَّا بالتخفيف فما زائدة وبالتشديد بمعنى
إلا فإن نافية مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا يتمتع به فيها ثم يزول وَالْآخِرَةُ الجنة عِندَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِينَ ○ وَمَن يَعْشُ (۳ ع ۱۰ ۹)
يعرض عَن ذِكْرِ الرَّحْمَٰنِ القرآن نُقَيِّضْ نسبب لَهُ شَيْطَانًا فَهُوَ لَهُ قَرِينٌ ○ لا يفارقه وَإِنَّهُمْ أي الشياطين (نسلط)
لَيَصُدُّونَهُمْ أي العاشين عَنِ السَّبِيلِ طريق الهدى وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُم مُّهْتَدُونَ ○ في الجمع رعاية معنى من حتى

۱؎ قوله ام آتيناهم كتابا من قبله الخ هذا معادل لقوله اشهدوا خلقهم والمعنى احضروا خلقهم ام آتيناهم كتابا من قبله اے من قبل القرآن اى بما دعوه هم به مستمسكون اے يعملون بما فيه ۱۲ قرطبی ۲؎ قوله اے القرآن تفسير للضمير من قبله ويحتمل ان يكون راجعا الى الرسول ۱۲ ک ۳؎ قوله بل قالوا اے لا حجة لهم يتمسكون بها لا من حيث العيان ولا من حيث العقل ولا من حيث السمع الا قولهم انا وجدنا آباءنا على امة اے دين فقلدناهم والامة من الام وهى القصد فالامة الطريقة التى تؤم اے تقصد ۱۲ مدارک ۴؎ قوله على امة ملة وهى فى الاصل الطريقة التى تؤم اے تقصد كالرحل للمرحول اليه ۱۲ ک ۵؎ قوله وانا ماشون على آثارهم يشير الى ان الجار والمجرور خبرانا بتقدير متعلقه ۱۲ ک ۶؎ قوله مهتدون بهم خبر ثان تعالى بعد خبره وقيل على آثارهم حال من ضمير فاعل مهتدون اے كائنين على آثارهم ۱۲ ک ۷؎ قوله وكذلك اے والامر كما ذكر من عجزهم عن الحجة وتمسكهم بالتقليد وقوله ما ارسلنا استيناف مبين لذلك دال على ان التقليد فيما بينهم ضلال قديم ليس لاسلافهم ايضا مستند غيره ۱۲ ابو السعود ۸؎ قوله اتتبعون ذلك الخ يشير الى ان الهمزة داخلة على فعل مقدر والواو للحال ۱۲ ک ۹؎ قوله باهدى الخ اے بدين اهدى واصوب مما وجدتم الخ اے من الضلالة التى ليست من الهداية فى شئ والتعبير بالتفضيل لاجل التنزل معهم وارخاء العنان ۱۲ صاوی ۱۰؎ قوله براء اى برئ وهو مصدر نعت به يستوى فيه الواحد والاثنان والجمع والمذكر والمؤنث ۱۲ ک ۱۱؎ قوله الا الذى آه فى هذا الاستثناء ثلاثة اوجه احدها انه منقطع بناء على انهم كانوا يعبدون الاصنام فقط ثانيها انه متصل بناء على انهم كانوا يشركون مع الله الاصنام ثالثها ان الا صفة بمعنى غير وما نكرة موصوفة قاله الزمخشرى ۱۲ ک ۱۲؎ قوله وجعلها الخ الضمير المستتر يعود على ابراهيم وقوله لعلهم يرجعون من كلام الله تعليل للامر الذى قدره الشارح بقوله واذكر اے اذكر لقومك ما ذكر لعلهم يرجعون هذا هو المناسب لصنيع الشارح ۱۲ جمل ۱۲؎ قوله وجعلها اے وجعل ابراهيم عليه السلام كلمة التوحيد التى تكلم بها وهى قوله اننى براء مما تعبدون الا الذى فطرنى قوله كلمة باقية فى عقبه اى فى ذريته فلا يزال فيهم من يوحد الله ويدعو الى توحيده ۱۲ مدارک ۱۳؎ قوله اے كلمة ويجوز ان يعود الضمير الى ذلك القول نفسه انها كلمة ايضا ۱۲ ک ۱۴؎ قوله اے اهل مكة اشار بذلك الى ان قوله لعلهم الخ متعلق باذكر الذى قدره والمعنى اذكر يا محمد لقومك ما ذكر ليحصل عندهم رجوع الى دين ابراهيم ۱۲ صاوی ۱۵؎ قوله بل متعت هؤلاء اضراب انتقالى للتوبيخ والتقريع على ما حصل منهم عدم الاتباع واسم الاشارة عائد على المشركين الكائنين فى زمنه صلى الله عليه وسلم ۱۲ صاوی ۱۶؎ قوله حتى جاءهم الحق الخ فى هذه الغاية خفاء بينه فى الكشاف وشروحه وهو ان ما ذكر ليس غاية للتمتيع اذ لا مناسبة بينهما مع ان حق الغاية ما بعدها لما قبلها غير مرعى فيها والجواب ان المراد بالتمتيع ما هو سببه من اشتغالهم به عن شكر المنعم فكانه قال اشتغلوا به حتى جاءهم الحق وهو غاية له فى نفس الامر لانه مما يزجرهم لكنهم لطغيانهم عكسوا فهو كقوله وما تفرق الذين اوتوا الكتاب الا من بعد ما جاءتهم البينة ۱۲ جمل ۱۷؎ قوله وقالوا لولا نزل الخ هذا من جملة شبههم الفاسدة التى بنوا عليها انكار نبوته صلى الله عليه وسلم وذلك انهم قالوا ان الرسالة منصب شريف لا يليق به الا رجل شريف وهذا صدق غير انهم غلطوا فى دعواهم ان الرجل الشريف هو الذى يكون كثير المال والجاه ومحمد ليس كذلك فلا تليق به رسالة الله وليس كذلك بل العبرة بتعظيم الله لا بالمال والجاه فليس كل عظيم المال والجاه معظما عند الله تعالى ۱۲ صاوی ۱۸؎ قوله من القريتين اے مكة والطائف ۱۲ خطيب وعبارة البيضاوى من احدى القريتين مكة والطائف وهو يؤيد قول الشارح من اية منهما ۱۲ ۱۹؎ قوله اهم يقسمون الخ الاستفهام للانكار التوبيخى اے ليس لهم ذلك بل الله اعلم حيث يجعل رسالته فانها لا ينزلها الا على ازكى الخلق قلبا ونفسا واشرفهم بيتا لا على اكثرهم مالا وجاها ۱۲ ک ۲۰؎ قوله نحن قسمنا بينهم اے لم نجعل ونفوض قسمة الادون اليهم وهو الرزق فكيف النبوة ۱۲ مدارک ۲۱؎ قوله ورفعنا بعضهم الخ اے جعلنا البعض اقوياء واغنياء وموالى والبعض ضعفاء وفقراء وخدما قوله ليتخذ بعضهم بعضا سخريا اى ليصرف بعضهم بعضا فى حوائجهم ويستخدموهم فى مهنهم ويتسخروهم فى اشغالهم حتى يتعايشوا ويصلوا الى منافعهم هذا بماله وهذا باعماله ۱۲ ک ۲۲؎ قوله مسخرا فى العمل له بالاجرة يشير الى ان السخرى منسوب الى السخرة بمعنى التكلف والحمل على الفعل على وجه الجبر لا بمعنى الهزء ولهذا قيل ان تفسير بعضهم له باستهزاء الغنى بالفقير غير مناسب ههنا ۱۲ ک ۲۳؎ قوله ولولا ان يكون آه فى الكلام حذف المضاف اے ولولا خوف ان يكون الناس الخ كما اشار له الشارح بقوله المعنى آه شيخنا لكن فى تقدير هذا المضاف شئ لان الله لا يخاف من شئ فالاولى فى تقرير الآية ما سلكه البيضاوى ونصه اى لولا ان يرغبوا فى الكفر اذا راوا الكفار فى سعة وتنعم لحبهم الدنيا فيجتمعوا عليه ۱۲ ج ۲۴؎ قوله معارج جمع معرج بفتح الميم وكسرها بمعنى السلم بالفارسية نردبان روح وعبارة الخطيب وسميت المصاعد من الدرج معارج لان المشى عليها مثل مشى الاعرج ۱۲ ۲۵؎ قوله وزخرفا آه يجوز ان يكون منصوبا بجعل اے وجعلنا لهم زخرفا وجوز الزمخشرى ان ينتصب عطفا على محل من فضة كانه قال سقفا من فضة وذهب اے بعضها كذا وبعضها كذا ۱۲ جمل ۲۶؎ قوله ذهبا ـ وزخرف فى الاصل بمعنى الذهب ويستعار لمعنى الزينة وقال فى تاج المصادر الزخرفة آراستن ۱۲ روح ۲۷؎ قوله وان كل لما بالتخفيف للاكثر وان مخففة من الثقيلة واللام هى الفارقة ۱۲ ک ۲۸؎ قوله فان نافية اى ليس كل ذلك من المذكور الا متاع الحيوة الدنيا ۱۲ ک ۲۹؎ قوله ومن يعش يعرض يقال عشوت اے النار اعشو عشوا اذا قصدتها مهتديا بها وعشوت عنها اعرضت عنها وقرئ ومن يعش بفتح الشين اے يعمى يقال عشى يعشى عشاء اذا عمى فهو عشى وامرأة عشواء ذكره البغوى ۱۲ ک ۲۹؎ قوله ومن يعش عن ذكر الرحمن الآية بالفارسية وهر كه چشم پوشيد وغافل شد از ياد كردن خدا برگماريم براے او شيطانى پس آن شيطان اورا همنشين بود وفى الآية اشارة الى ان من داوم على ذكر الرحمن لم يقربه الشيطان بحال اه روح ومثله فى المدارک ۱۲ ۳۰؎ قوله عن ذكر الرحمن اضاف الذكر الى هذا الاسم اشارة الى ان الكافر باعراضه عن القرآن سد على نفسه باب الرحمة ولو اتبعه لعمته الرحمة ۱۲ صاوی ۳۱؎ قوله نقيض له نسبب له شيطانا ونسلط عليه انقضم عليه وانضم اليه ۱۲ ک ۳۲؎ قوله لا يفارقه وعن ابن عباس نسلطه عليه فهو معه فى الدنيا والآخرة ويحمله على المعاصى ۱۲ ک ۳۳؎ قوله وانهم جمع الضمير للمعنى اذ المراد جنس الشياطين ۱۲ ک ۳۴؎ قوله فى الجمع رعاية معنى من يشير الى ان الضمائر الثلاثة للعاشين اے يظنون انهم على الحق مع ان الشياطين صدوهم عنه وجعل القاضى الضمير الاول للعاشى والباقين للشيطان والمعنى يحسب العاشى ان الشياطين مهتدون بسبيل الحق ۱۲

١ قوله العاشي بقرينه اي معه ويدل على ذلك قراءة ابن كثير ونافع وابن عامر وابي بكر وجاءانا على لفظ التثنية يعنون الكافر وقرينه قد جعلا في سلسلة واحدة ١٢ ک ٢ قوله بعد المشرقين الخ يريد المشرق والمغرب فغلب كما قيل العمران والقمران والمراد بعد المشرق من المغرب والمغرب من المشرق ١٢ مدارک ٣ قوله تمنيكم يشير الى ان فاعل تنفعكم ضمير التمني المدلول بما قبله ١٢ ک ٤ قوله اي تبين لكم ظلمكم بالاشراك في الدنيا دفع لما يتوهم ههنا ان اذ ظرف للمضي في الدنيا اذ ظلمهم فيها فما معنى ابداله من يوم القيمة وتعلقه بينفعكم المستقبل ولتاويله بما ذكر صح ذلك ثم ان الخبر ليس على حقيقته بل هو لتحققه نزل منزلة الماضي فلا يشكل وزن الماضي ١٢ ک ٥ قوله علة بتقدير اللام لعدم النفع اي لا ينفعكم الندم والتمني لانكم في العذاب مشتركون لاشتراككم في سببه وهو الكفر ويحتمل ان يكون قوله انكم في محل الرفع على الفاعلية اي ولن ينفعكم اشتراككم في العذاب او كونكم مشتركين في العذاب كما كان عموم البلوى بطيب القلب في الدنيا ويؤيد للاول قراءة ابن عامر انكم بالكسر ١٢ ک ٥ قوله علة بتقدير اللام بعدم النفي اي لان حقكم ان تشتركوا انتم وشياطينكم في العذاب كما كنتم مشتركين في سببه بيضاوي قيل هو على ظاهره الخ هذا هو قول الزهري وسعيد بن جبير وابي زيد قالوا اجمع له الرسل ليلة اسري به وامر ان يسألهم فلم يسأل النبي صلى الله عليه وسلم ولم يشك خطيب و قوله قيل المراد الخ اي المراد انه ليس على ظاهره بل فيه مجاز بالحذف اي حذف المضاف اي واسأل امم من ارسلنا اي امم المرسلين الذين خلوا قبلك يدل على الحذف ١٢ ٦ قوله افانت الهمزة للاستفهام والفاء عاطفة على محذوف اي انت تريد ان تحصل ايمانهم فانت تسمع الصم ١٢ ٧ قوله افانت تسمع الصم الاستفهام انكاري بمعنى النفي اي انت لا تسمعهم كما اشار اليه المفسر وهذه الآية نزلت لما كان يجتهد في دعائهم وهم لا يزدادون الا تصميما على الكفر ١٢ صاوي ٨ قوله بان نميتك الخ عبارة ابي السعود فاما نذهبن بك اي فان قبضناك قبل ان نبصرك عذابهم ونشفي بذلك صدرك وصدور المؤمنين فانا منهم منتقمون لا محالة في الدنيا والآخرة ١٢ جمل ٩ قوله في الآخرة اقتصر تبعا للزمخشري على ذكر عذاب الآخرة لانه ورد في موضع آخر او نتوفينك فالينا يرجعون والقرآن يفسر بعضه بعضا وعمم القاضي حيث قال بعذاب في الدنيا والآخرة واقتصر البغوي على عذاب الدنيا حيث قال بالقتل بعدك ١٢ ک ١٠ قوله قادرون اي متى شئنا عذبناهم واراد بهم مشركي مكة انتقم منهم يوم بدر ١٢ ک ١١ قوله فاستمسك بالذي اوحي اليك اي سواء عجلنا لك الموعود به او اخرناه الى يوم القيامة اي دم على التمسك او انه امر لامته ١٢ جمل ١٢ قوله واسأل من ارسلنا الخ ليس المراد بسؤال الرسل حقيقة السؤال ولكنه مجاز عن النظر في اديانهم والفحص عن مللهم هل جاءت عبادة الاوثان قط في ملة من ملل الانبياء وكفاه نظرا وفحصا نظره في كتاب الله المعجز المصدق لما بين يديه واخبار الله فيه بانهم يعبدون من دون الله ما لم ينزل به سلطانا وهذه الآية في نفسها كافية لا حاجة الى غيرها ١٢ مدارک ١٣ قوله قيل هو على ظاهره بان جمع له الرسل ليلة الاسراء حكى البغوي عن عطاء عن ابن عباس لما اسري بالنبي صلى الله عليه وسلم بعث الله آدم وولده من المرسلين فصلى بهم فلما فرغ قال له جبرئيل سل يا محمد من ارسلنا من قبلك فقال النبي صلى الله عليه وسلم لا اسأل فقد اكتفيت قال وهذا قول الزهري وسعيد بن جبير وابن زيد وقالوا جمع له الرسل ليلة الاسراء فلم يسأل ولم يشك ١٢ كمالين ١٤ قوله بان جمع له الرسل قال الصاوي هذا جواب عما يقال انه متأخر في البعث عن الرسل فكيف يؤمر بسؤال من لم يلقه ١٢ ١٥ قوله وقيل المراد الخ اي ليس على ظاهره بل فيه مجاز بالحذف اي حذف المضاف ١٢ ١٦ قوله اي اهل الكتابين التورية والانجيل وانما يخبرونه عن الكتابين فاذا سألهم فكأنه سأل الانبياء وهو قول ابن عباس ومجاهد حكاه البغوي ويدل عليه قراءة ابن مسعود وابي بن كعب وسل الذين ارسلنا اليهم قبلك من رسلنا ولم يسأل على واحد من القولين غير الله لان المراد من الامر بالسؤال ليس حقيقة السؤال بل التقرير لمشركي مكة انه لم يأت رسول من الله ولا كتاب بعبادة غير الله وقال الزمخشري ليس المراد بسؤال الرسل حقيقة السؤال ولكنه مجاز عن النظر في اديانهم والفحص من مللهم بل جاءت عبادة الاوثان في ملة من ملل الانبياء وكفاه نظرا وفحصا نظره في كتاب الله المعجز واخباره تعالى بانهم يعبدون من دون الله ما لم ينزل به سلطانا ١٢ ک ١٧ قوله ولم يسأل على واحد من القولين هذا احد القولين والآخر انه سأل الانبياء في بيت المقدس وتوضيحه ان الرسل والانبياء صلوا خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم سبعة صفوف المرسلون ثلاثة صفوف والنبيون اربعة صفوف وكان يلي ظهر رسول الله صلى الله عليه وسلم ابراهيم خليل الله وعلى يمينه اسمعيل وعلى يساره اسحق ثم موسى ثم سائر المرسلين فصلى بهم ركعتين فلما انفتل قام فقال ان ربي اوحى الي ان اسألكم هل ارسل احد منكم يدعوة الى عبادة غير الله تعالى فقالوا يا محمد انا نشهد انا ارسلنا اجمعين بدعوة واحدة ان لا اله الا الله وان ما يعبدون من دونه باطل وانك خاتم النبيين وسيد المرسلين قد استبان ذلك بامامتك ايانا وانه لا نبي بعدك الى يوم القيمة الا عيسى ابن مريم فانه مأمور ان يتبع اثرك ١٢ جمل ١٨ قوله التقرير اي حملهم على الاقرار ١٢ جمل ١٩ قوله ولقد ارسلنا موسى الخ الحكمة في ذكر تلك القصة عقب ما تقدم من مقالات الكفار تسلية له صلعم فان موسى وعيسى وقع لهما من قومهما ما وقع لمحمد صلعم من قومه من التعيير بقلة المال والجاه ١٢ صاوي ٢٠ قوله موسى بآياتنا الخ لما طعن كفار قريش في نبوة محمد صلى الله عليه وسلم بكونه فقيرا عديم الجاه والمال بين الله تعالى ان موسى عليه السلام بعد ما اورد المعجزات القاهرة التي لا يشك في صحتها عاقل اورد عليه فرعون هذه الشبهة التي ذكرها كفار قريش فقال تعالى ولقد ارسلنا موسى الخ ١٢ جمل ٢١ قوله اذا هم منها يضحكون اذا الفجائية والمعنى حين جاءهم بالآيات فاجئوا المجيء بها بالضحك والسخرية من غير تأمل ولا تفكر ١٢ صاوي ٢٢ قوله والجراد اي والقمل والضفادع والدم كل واحدة تمكث سبعة ايام عليهم فيستجيرون بموسى فيدعو الله فيكشفه عنهم فيمكثون بين كل واحدة والاخرى شهرا ويعودون لما كانوا عليه من الطغيان ثم ارسل الله عليهم السنين المجدبة فاستجاروا ثم عادوا بالطغيان ثم دعا الله فكشفت عنهم ثم دعا عليهم بالطمس فطمست اموالهم فعزموا على قتل موسى وقومه فانتقم الله منهم بالغرق ١٢ صاوي ٢٣ قوله الا هي اكبر الخ ظاهر النظم على ان اللاحقة اعظم من السابقة وليس كذلك بل المراد بهذا الكلام انهن موصوفات بالكبر يتفاوتن فيه وعليه كلام الناس يقال هما اخوان كل واحد منهما اكرم من الآخر ١٢ ک ٢٤ قوله قرينتها الخ اي سماها اختها في اشتراكهما في الصحة والصدق وكون كل منها قرينتها وصاحبتها في ذلك وفي كونها آية ١٢ روح ٢٥ قوله اي العالم الكامل الخ اي لانهم كانوا يسمون العالم الماهر ساحرا من الخطيب وفي الجمل وقيل كانوا يسمون العلماء سحرة فنادوه بذلك على سبيل التعظيم قال ابن عباس يا ايها الساحر يا ايها العالم وكان الساحر فيهم عظيما يوقرونه ولم يكن السحر صفة ذم انتهى وهذا احد القولين والآخر انهم نادوه بذلك في تلك الحالة لغاية عتوهم وغاية حماقتهم ١٢ ٢٦ قوله علم عظيم اي وصفة ممدحة وكانوا يقولون للعالم الماهر ساحرا وانما اوله بذلك لان تلك الحالة كانت حالة الالتجاء اليه فلا يليق نداؤه في تلك الحالة الا بكلمة التعظيم وقيل سبق ذلك على لسانهم على ما الفوه من تسميتهم له ساحرا وقيل معناه يا ايها الذي غلبنا بسحره ١٢ ک ٢٧ قوله بما عهد عندك جعلها الشارح موصولة حيث بينها بقوله من كشف العذاب الخ وجعلها البيضاوي مصدرية حيث قال بما عهد عندك اي بعهده عندك بالنبوة او من ان يستجيب دعوتك او ان يكشف العذاب عن من اهتدى او بما عهد عندك فوفيت من الايمان والطاعة اننا لمهتدون اي بشرط ان تدعو لنا فيكشف عنا العذاب ١٢ ج ٢٨ قوله اي من النيل فانه يتشعب منها انهار تجري تحت قصوره ومعظمها اربعة والواو اما عاطفة لها على ملك مصر فتجري حال منها او واو حال وتجري خبرها ١٢ ک ٢٩ قوله ام تبصرون اشار بذلك الى ان ام متصلة معادلة للهمزة مطلوب بها التعيين والمعادل محذوف غالبا ١٢ صاوي مختصرا ٣٠ قوله للثغته بالجمرة الخ كما هو المعروف في القصة واللثغة م

٣١ قوله فاستخف الاستخفاف في القاموس استفزه استخفه واخرجه من داره وازعجه وفي المعالم يقال استخفه عن رأيه اذا حمله على الجهل وازاله عن الصواب ١٢ ک

سبک گردانیدن و سبک شمردن و طلب خفت کردن است فاستفزهم بالقول وطلب منهم الخفة في اطاعته ١٢ روح

اذا جاءنا العاشي بقرينه يوم القيمة قال له يا للتنبيه ليت بيني وبينك بعد المشرقين اي مثل بعد ما
بين المشرق والمغرب فبئس القرين ○ انت لي قال تعالى ولن ينفعكم اي العاشين تمنيكم وندمكم اليوم
اذ ظلمتم اي تبين لكم ظلمكم بالاشراك في الدنيا انكم مع قرنائكم في العذاب مشتركون علة بتقدير
اللام لعدم النفع واذ بدل من اليوم افانت تسمع الصم او تهدي العمي ومن كان في ضلل مبين ○
بين اي فهم لا يؤمنون فاما فيه ادغام نون ان الشرطية في ما الزائدة نذهبن بك بان نميتك قبل
تعذيبهم فانا منهم منتقمون ○ في الآخرة او نرينك في حيوتك الذي وعدناهم به من العذاب فانا
عليهم على عذابهم مقتدرون ○ قادرون فاستمسك بالذي اوحي اليك اي القران انك على صراط
طريق مستقيم ○ وانه لذكر لشرف لك ولقومك لنزوله بلغتهم وسوف تسئلون عن القيام بحقه وسئل
من ارسلنا من قبلك من رسلنا اجعلنا من دون الرحمن اي غيره الهة يعبدون ○ قيل هو على
ظاهره بان جمع له الرسل ليلة الاسراء وقيل المراد امم اي اهل الكتابين ولم يسأل على واحد من القولين
لان المراد من الامر بالسؤال التقرير لمشركي قريش انه لم يات رسول من الله ولا كتاب بعبادة غير الله ولقد
ارسلنا موسى بايتنا الى فرعون وملايه اي القبط فقال اني رسول رب العلمين ○ فلما جاءهم بايتنا
الدالة على رسالته اذا هم منها يضحكون ○ وما نريهم من اية من ايات العذاب كالطوفان وهو ماء دخل
بيوتهم ووصل الى حلوق الجالسين سبعة ايام والجراد الا هي اكبر من اختها قرينتها التي قبلها و
اخذنهم بالعذاب لعلهم يرجعون ○ عن كفرهم وقالوا لموسى لما راوا العذاب يايه الساحر اي العالم الكامل
لان السحر عندهم علم عظيم ادع لنا ربك بما عهد عندك من كشف العذاب عنا ان امنا اننا لمهتدون
اي مؤمنون فلما كشفنا بدعاء موسى عنهم العذاب اذا هم ينكثون ○ ينقضون عهدهم ويصرون
على كفرهم ونادى فرعون افتخارا في قومه قال يقوم اليس لي ملك مصر وهذه الانهر اي من النيل
تجري من تحتي اي تحت قصوري افلا تبصرون ○ عظمتي ام تبصرون وحينئذ انا خير من هذا
اي موسى الذي هو مهين ضعيف حقير ولا يكاد يبين ○ يظهر كلامه للثغته بالجمرة التي تناولها
في صغره فلولا هلا القي عليه ان كان صادقا اسورة من ذهب جمع اسورة كاغربة جمع سوار كعادتهم
فيما يسودونه ان يلبسوه اسورة ذهب ويطوقوه طوق ذهب او جاء معه الملئكة مقترنين متتابعين
يشهدون بصدقه فاستخف استفز فرعون قومه فاطاعوه فيما يريد من تكذيب موسى انهم

بالفاء والزاء المعجمة المشددة ١٢ ک

[illegible]

كانوا قوما فسقين ○ فلما اسفونا اغضبونا انتقمنا منهم فاغرقنهم اجمعين ○ فجعلنهم سلفا جمع
سالف كخادم وخدم اى سابقين عبرة ومثلا للاخرين ○ بعدهم يتمثلون بحالهم فلا يقدمون على
مثل فعالهم ولما ضرب جعل ابن مريم مثلا حين نزل قوله تعالى انكم وما تعبدون من دون الله
حصب جهنم فقال المشركون رضينا ان تكون الهتنا مع عيسى لانه عبد من دون الله اذا قومك المشركون
منه من المثل يصدون ○ يضجون فرحا بما سمعوه وقالوا ءالهتنا خير ام هو اى عيسى فنرضى ان
تكون الهتنا معه ما ضربوه اى المثل لك الا جدلا خصومة بالباطل لعلمهم ان ما لغير العاقل فلا
يتناول عيسى عليه السلام بل هم قوم خصمون ○ شديدو الخصومة ان هو ما عيسى الا عبد انعمنا عليه
بالنبوة وجعلنه لوجوده من غير اب مثلا لبني اسراءيل ○ اى كالمثل لغرابته يستدل به على قدرة
الله تعالى على ما يشاء ولو نشاء لجعلنا منكم بدلكم ملئكة في الارض يخلفون بان نهلككم وانه اى
عيسى لعلم للساعة تعلم بنزوله فلا تمترن بها حذف منه نون الرفع للجزم وواو الضمير لالتقاء الساكنين
تشكن فيها وقل لهم اتبعون على التوحيد هذا الذى امركم به صراط طريق مستقيم ○ ولا يصدنكم
يصرفنكم عن دين الله الشيطن انه لكم عدو مبين ○ بين العداوة ولما جاء عيسى بالبينت بالمعجزات
والشرائع قال قد جئتكم بالحكمة بالنبوة وشرائع الانجيل ولابين لكم بعض الذى تختلفون فيه من
احكام التورية من امر الدين وغيره فبين لهم امر الدين فاتقوا الله واطيعون ○ ان الله هو ربى وربكم
فاعبدوه هذا صراط طريق مستقيم ○ فاختلف الاحزاب من بينهم في عيسى اهو الله او ابن الله او ثالث
ثلاثة فويل كلمة عذاب للذين ظلموا كفروا بما قالوه في عيسى من عذاب يوم اليم ○ مؤلم هل ينظرون اى
كفار مكة اى ما ينتظرون الا الساعة ان تاتيهم بدل من الساعة بغتة فجاءة وهم لا يشعرون ○ بوقت مجيئها قبله
الاخلاء على المعصية في الدنيا يومئذ يوم القيمة متعلق بقوله بعضهم لبعض عدو الا المتقين ○ المتحابين في
الله على طاعته فانهم اصدقاء ويقال لهم يعباد لا خوف عليكم اليوم ولا انتم تحزنون ○ الذين امنوا
نعت لعبادى باياتنا القران وكانوا مسلمين ○ ادخلوا الجنة انتم مبتدا وازواجكم زوجاتكم تحبرون ○
تسرون وتكرمون خبر المبتدا يطاف عليهم بصحاف بقصاع من ذهب واكواب جمع كوب وهو اناء لا عروة له
ليشرب الشارب من حيث شاء وفيها ما تشتهيه الانفس تلذذا وتلذ الاعين نظرا وانتم فيها خلدون ○ و
تلك الجنة التى اورثتموها بما كنتم تعملون ○ لكم فيها فاكهة كثيرة منها اى بعضها تاكلون ○ وما يوكل

---

۱ قوله آسفونا الخ اسف منقول من اسف اسفا اذا اشتد غضبه ومعناه انهم افرطوا في المعاصي فاستوجبوا ان نعجل لهم عذابنا وانتقامنا وان لا نحلم عنهم ۱۲ مدارک ۲ قوله فاغرقناهم اجمعين تفسير للانتقام وانما اهلكوا بالغرق ليكون هلاكهم بما تعززوا به وهو الماء في قوله وهذه الانهار تجري من تحتي ففيه اشارة الى ان من تعزز بشئ دون الله اهلكه الله به وقد استضعف اللعين موسى وعابه بالفقر والضعف فسلطه الله تعالى عليه اشارة الى انه ما استضعف احد شيئا الا غلبه ۱۲ جمل ۳ قوله للاخرين اى لمن يجئ بعدهم ومعناه فجعلناهم قدوة للاخرين من الكفار يقتدون بهم في استحقاق مثل عقابهم ونزوله بهم لاتيانهم بمثل افعالهم ومثلا يحدثون به ۱۲ مدارک ۴ قوله ولما ضرب ابن مريم مثلا الخ سبب نزولها انه لما نزل قوله تعالى انكم وما تعبدون من دون الله الآية قال عبد الله بن الزبعرى وكان قبل ان يسلم اهذا لنا ولآلهتنا ام لجميع الامم فقال رسول الله صلعم هو لكم ولآلهتكم ولجميع الامم فقال قد خصمتك ورب الكعبة اليست النصارى يعبدون المسيح واليهود يعبدون عزيرا وبنو مليح يعبدون الملائكة فان كان هؤلاء في النار فقد رضينا ان نكون نحن وآلهتنا معهم فسكت انتظارا للوحي فظنوا انه الزم الحجة فضحكوا وارتفعت اصواتهم اذا علمت ذلك تعلم الاقتصار الواقع من المفسر في القصة ۱۲ صاوی ۵ قوله مثلا اى كالمثل لغرابته يستدل به على قدرة الله على ما يشاء فان القادر على ايجاد الولد من غير اب قادر على كل ما يشاء ۱۲ ک ۶ قوله فقال المشركون يعني عبد الله بن الزبعرى وغيره كذا ذكر المفسرون ولعله لم يصرح باسمه لانه اسلم بعد ذلك فلم يناسب نسبته الى تلك القول القبيح ۱۲ كمالين ۷ قوله يضجون بالضاد المعجمة والجيم المشددة من الضج وهي ارتفاع الاصوات فرحا بما سمعوا لظنهم ان محمدا صار مغلوبا بهذا الجدال ۱۲ ۷ قوله يضحكون وفي نسخة يضجون اى يصيحون في الصراح ضج بانگ وفرياد كردن ۱۲ ۸ قوله وقالوا ءالهتنا الخ تفسير لجدالهم والمعنى انهم قالوا آلهتنا خير عندك ام عيسى فان كان في النار فلتكن آلهتنا معه وقوله ءالهتنا بتحقيق الهمزتين وتسهيل الثانية بغير ادخال الف بينهما فهما قراءتان سبعيتان فقط وقرئ شذوذا بهمزة واحدة بعدها الف على لفظ الخبر ۱۲ صاوی ۹ قوله لعلمهم ان ما اى الواقعة في قوله تعالى انكم وما تعبدون من دون الله وروي انه عليه السلام رد على ابن الزبعرى بقوله ما اجهلك بلغة قومك اما فهمت ان ما لما لا يعقل ۱۲ روح البيان ۱۰ قوله فلا يتناول عيسى عليه السلام وذلك على قول الجمهور اما ما يحكى انه صلى الله عليه وسلم قال لابن الزبعرى ما اجهلك بلغة قومك اما عرفت ان ما لما لا يعقل فلا اصل له عند اهل الحديث ۱۲ ک ۱۱ قوله ان هو الا عبد الخ رد عليهم اى وما عيسى الا عبد مكرم منعم عليه بالنبوة مرتفع المنزلة والذكر مشهور في بني اسرائيل كالمثل السائر فمن اين يدخل في قولنا انكم وما تعبدون الآية ۱۲ جمل ۱۲ قوله بدلكم يشير الى ان من للبدلية كما في ارضيتم بالحيوة الدنيا من الآخرة ۱۲ ۱۳ قوله في الارض يخلفون آه اى يخلفونكم في الارض او يخلف الملائكة بعضهم بعضا وقيل ولو نشاء لقدرتنا على عجائب الامور لجعلنا منكم لولدنا منكم يا رجال ملائكة يخلفونكم في الارض كما يخلفكم اولادكم كما ولدنا عيسى من انثى من غير فحل لتعرفوا تميزنا بالقدرة الباهرة ولتعلموا ان الملائكة اجسام لا تتولد من اجسام القديم متعال عن ذلك ۱۲ مدارک ۱۴ قوله لعلم للساعة اى نزوله سبب للعلم بقرب الساعة ويجتمع عيسى عليه السلام والمهدي رضي الله تعالى عنه فيقوم عيسى عليه السلام بالشريعة والامامة والمهدي رضي الله عنه بالسيف والخلافة اللهم اني مشتاق بروئيا جمالهما وان لم احييتني الى وقت ظهورهما فاطلعهما من حالي انك على كل شئ قدير و انا ابلغ السلام عليهما بتمام العجز والانكسار وارجو عن كرمهما ان يدعوا لي بالخير والمغفرة فان دعاءهما مستجاب وهما ذوا الكرم والجود واني فقير واثم من امة سيد المرسلين وخاتم النبيين صلى الله عليه وسلم ۱۲ ۱۵ قوله تعلم بنزوله كالعلم مجاز عما يعلم به للمبالغة وقرأ ابن عباس لعلم بفتحتين للمبالغة ۱۲ ک ۱۶ قوله انه لكم عدو مبين اى ظاهر العداوة اذ اخرج اباكم من الجنة ونزع عنه لباس النور ۱۲ مدارک ۱۷ قوله ولابين لكم هو من عطف الجملة اى جئتكم بالحكمة لابين لكم ويجوز عطفه على محذوف عام اى جئتكم لاذكركم ولابين كذا اى كفار مكة وقيل الضمير لقول عيسى بدل من الساعة اى هل ينظرون الا اتيان الساعة ۱۲ كمالين ۱۸ قوله بعض الذى تختلفون فيه البعض هو امر الدين والذى تختلفون فيه مجموع امر الدنيا والدين فقول الشارح من امر الدين وغيره بيان لما اختلفوا فيه لكنه بين بعضه وهو امر الدين فلذلك قال فبين لهم امر الدين ۱۲ جمل ۱۹ قوله اهو الله هذه مقالة فرقة من النصارى تسمى اليعقوبية وقوله او ابن الله هذا قول فرقة منهم تسمى المرقوسية وقوله او ثالث ثلاثة هذا قول فرقة منهم تسمى الملكانية وقالت فرقة انه عبد الله ورسوله وانما كفرت ببعثة محمد صلى الله عليه وسلم وقالت اليهود انه ليس بنبي فانه ابن زنا لعنهم الله ۱۲ صاوی ۲۰ قوله الا الساعة ان تاتيهم اى الا اتيان الساعة ولما كانت الساعة تاتيهم لا محالة كانوا كانهم ينتظرونها ۱۲ روح ۲۱ قوله ان تاتيهم بدل من الساعة اى هل ينظرون الا اتيان الساعة قوله وهم لا يشعرون اى وهم غافلون لاشتغالهم بامور دنياهم ۱۲ مدارک ۲۲ قوله على المعصية آه وعلى هذا يكون الاستثناء منقطعا وبعضهم فسر الاخلاء بالاحباء مطلقا اى من غير تقييد بكون الخلة بينهم على المعصية فعليه يكون الاستثناء متصلا قرره ابو السعود ۱۲ ۲۳ قوله الا المتقين فان خلتهم في الدنيا لما كانت في الله تبقى على حالها بل تزداد بمشاهدة كل منهم آثار الخلة من الثواب ورفع الدرجات ۱۲ روح ۲۴ قوله ويقال لهم يا عباد آه اى تشريفا لهم وتطييبا لقلوبهم قال مقاتل اذا وقع الخوف يوم القيامة نادى مناد يا عبادي لا خوف عليكم اليوم فاذا سمعوا النداء رفع الخلق رؤسهم فيقال الذين آمنوا بآياتنا الخ خطيب وفي القرطبي قال مقاتل ورواه المعتمر بن سليمان عن ابيه ينادي مناد في العرصات يا عبادي لا خوف عليكم اليوم فيرفع اهل العرصة رؤسهم فيقول المنادي الذين آمنوا بآياتنا وكانوا مسلمين فينكس اهل الاديان رؤسهم غير المسلمين وذكره المحاسبي في الرعاية وقوله يا عبادي لا خوف عليكم آه الخطاب من الله لهم للتشريف وناداهم باربعة امور الاول نفي الخوف و الثاني نفي الحزن والثالث الامر بدخول الجنة والرابع البشارة بالسرور في قوله تحبرون آه شيخنا وقرأ ابو بكر عن عاصم يا عبادي لا خوف بفتح الياء والاخوان وابن كثير وحفص بحذفها وصلا ووقفا والباقون باثباتها ساكنة وقرأ العامة لا خوف بالرفع والتنوين اما مبتدأ واما اسما لها وهو قليل وابن محيصن بدون تنوين على حذف مضاف ۱۲ سمين ۲۵ قوله نعت لعبادي منصوب المحل لان عبادي منادى مضاف وقيل انه منصوب على المدح ۱۲ كمالين ۲۶ قوله خبر المبتدا المشهور في هذا التركيب ان ازواجكم عطف على الضمير المستكن في ادخلوا لوجود الفصل وتحبرون حال ۱۲ ک ۲۷ قوله بقصاع قال الكسائي اعظم القصاع الجفنة ثم القصعة وهي تشبع العشرة ثم الصحفة وهي تشبع الخمسة ثم الميكلة وهي تشبع الرجلين او الثلاثة ۱۲ خطيب ۲۸ قوله لا عروة له العروة من الكوز المقبض ۱۲ قاموس ۲۹ قوله وتلك مبتدأ خبره الجنة او هي صفة والخبر التي اورثتموها بما كنتم تعملون الباء فيه للسببية ولا ينافيه حديث لن يدخل احدكم الجنة بعمله بل برحمة الله لان المنفي كون العمل سببا مستقلا في الدخول واجيب ايضا بان الباء في الآية للملابسة او للمقابلة او بان درجاتها بالعمل ودخولها بالفضل وبان العمل انما يحصل بتوفيق الله ورحمته ۱۲ ۳۰ قوله منها تاكلون من للتبعيض اى لا تاكلون الا بعضها واعقابها باقية في شجرها فهي مزينة بالثمار ابدا وفي الحديث لا ينزع رجل في الجنة من ثمرها الا نبتت مكانها مثلاها ۱۲ مدارک ۔

یخلف بدلہ اِنَّ الْمُجْرِمِیْنَ فِیْ عَذَابِ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ○ لَا یُفَتَّرُ یخفف عَنْهُمْ وَهُمْ فِیْهِ مُبْلِسُوْنَ ○
ساکتون سکوت یاس وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰکِنْ کَانُوْا هُمُ الظّٰلِمِیْنَ ○ وَنَادَوْا یٰمٰلِکُ ہو خازن النار لِیَقْضِ عَلَیْنَا
رَبُّکَ لیمتنا قَالَ بعد الف سنۃ اِنَّکُمْ مّٰکِثُوْنَ ○ مقیمون فی العذاب دائما قال تعالی لَقَدْ جِئْنٰکُمْ ای اہل مکۃ
بِالْحَقِّ علی لسان الرسل وَلٰکِنَّ اَکْثَرَکُمْ لِلْحَقِّ کٰرِهُوْنَ ○ اَمْ اَبْرَمُوْٓا ای کفار مکۃ احکموا اَمْرًا فی کید محمد
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فَاِنَّا مُبْرِمُوْنَ ○ محکمون کیدنا فی اہلاکہم اَمْ یَحْسَبُوْنَ اَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ ما یسرون
الی غیرہم وما یجہرون بہ بینہم بَلٰی نسمع ذلک وَرُسُلُنَا الحفظۃ لَدَیْهِمْ عندہم یَکْتُبُوْنَ ○ ذلک قُلْ اِنْ
کَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ فرضا فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِیْنَ ○ للولد لکن ثبت ان لا ولد لہ تعالی فانتفت عبادتہ سُبْحٰنَ
رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبِّ الْعَرْشِ الکرسی عَمَّا یَصِفُوْنَ ○ یقولون من الکذب بنسبۃ الولد الیہ فَذَرْهُمْ
یَخُوْضُوْا فی باطلہم وَیَلْعَبُوْا فی دنیاہم حَتّٰی یُلٰقُوْا یَوْمَهُمُ الَّذِیْ یُوْعَدُوْنَ ○ فیہ العذاب وہو یوم القیٰمۃ وَهُوَ
الَّذِیْ هُوَ فِی السَّمَآءِ اِلٰهٌ بتحقیق الہمزتین واسقاط الاولی وتسہیلہا کالیاء ای معبود وَّفِی الْاَرْضِ اِلٰهٌ و
کل من الظرفین متعلق بما بعدہ وَهُوَ الْحَکِیْمُ فی تدبیر خلقہ الْعَلِیْمُ ○ بمصالحہم وَتَبٰرَکَ تعظم الَّذِیْ لَهٗ
مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا وَعِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ متی تقوم وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ○ بالتاء والیاء وَلَا یَمْلِکُ
الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ یعبدون ای الکفار مِنْ دُوْنِهِ ای اللہ الشَّفَاعَةَ لاحد اِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ ای قال لا الٰہ
ای لا یملک احد من المعبودین الا الموحدون ۱۲ک
الا اللہ وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ ○ بقلوبہم ما شہدوا بہ بالسنتہم وہم عیسی وعزیر والملئکۃ فانہم یشفعون للمؤمنین وَ
لَئِنْ لام قسم سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَهُمْ لَیَقُوْلُنَّ اللّٰهُ حذف منہ نون الرفع وواو الضمیر فَاَنّٰی یُؤْفَکُوْنَ ○ یصرفون
عن عبادۃ اللہ تعالی وَقِیْلِهٖ ای قول محمد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ونصبہ علی المصدر بفعلہ المقدر ای وقال
یٰرَبِّ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ قَوْمٌ لَّا یُؤْمِنُوْنَ ○ قال تعالی فَاصْفَحْ اعرض عَنْهُمْ وَقُلْ سَلٰمٌ منکم وہذا قبل ان
یؤمر بقتالہم فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ ○ بالیاء والتاء تہدید لہم سورۃ الدخان مکیۃ وقیل
الا کاشفوا العذاب الآیۃ وہی ست وسبع او تسع وخمسون آیۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم
حٰمٓ ○ اللہ اعلم بمرادہ بہ وَالْکِتٰبِ القرآن الْمُبِیْنِ ○ المظہر للحلال من الحرام اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةٍ مُّبٰرَکَةٍ ہی لیلۃ
القدر او لیلۃ النصف من شعبان نزل فیہا من ام الکتاب من السماء السابعۃ الی السماء الدنیا اِنَّا کُنَّا مُنْذِرِیْنَ ○ مخوفین
فِیْهَا ای فی لیلۃ القدر او لیلۃ نصف شعبان یُفْرَقُ یفصل کُلُّ اَمْرٍ حَکِیْمٍ ④ محکم من الارزاق والآجال وغیرہما التی
ای لا یبدل ۱۲
تکون فی السنۃ الی مثل تلک اللیلۃ اَمْرًا فرقا مِّنْ عِنْدِنَا اِنَّا کُنَّا مُرْسِلِیْنَ ⑤ الرسل محمدا ومن قبلہ رَحْمَةً رافۃ بالمرسل

[illegible]

---

۱ قولہ مبلسون اصل الابلاس السکوت وانقطاع الحجۃ وہو قریب من الیاس ۱۲ک ۲ قولہ سکوت یاس اے من رحمۃ اللہ ولا یشکل علی ہذا قولہ بعد ونادوا یامالک لیقض علینا ربک الدال علی طلبہم الفرج بالموت فالجواب ان تلک ازمنۃ متطاولۃ واحقاب ممتدۃ فتختلف بہم الاحوال فیسکتون تارۃ لغلبۃ الیاس علیہم وعلمہم انہ لافرج ویشتد علیہم العذاب تارۃ فیستغیثون ۱۲ کرخی ۳ قولہ ونادوا التعبیر بالماضی لتحقق الحصول قولہ ہو خازن النار اے کبیر خزنتہا ومجلسہ وسط النار وفیہا جسور تمر علیہا ملائکۃ العذاب فہو یری اقصاہا کما یری ادناہا ۱۲ صاوی ۴ قولہ لیقض علینا اے لیمتنا حتی نستریح من قضی علیہ اذا اماتہ والمعنی سل ربک ان یقضی علینا وہذا لاینافی ما ذکر من ابلاسہم لانہ جوار ای صیاح وتمنی الموت بفرط الشدۃ ۱۲ ابو السعود ۵ قولہ قال بعد الف سنۃ الخ روی ابن ابی حاتم عن ابن عباس مکث مالک الف سنۃ ثم قال انکم ماکثون واسند البغوی من عبد اللہ بن عمرو ان مالکا لا یجیبہم اربعین عاما ثم یرد علیہم انکم ماکثون ۱۲ک ۶ قولہ انکم ماکثون اے لابثون فی العذاب لا تتخلصون عنہ بموت ولا فتور ۱۲ مدارک ۷ قولہ لقد جئناکم یحتمل انہ من کلام اللہ تعالی خطاب لاہل مکۃ عموما مبین لسبب مکث الکفار فی النار وہو ما مشی علیہ المفسر وقولہ ولکن اکثرکم للحق کارہون اے واما اقلکم فہو مؤمن یحب الحق ویحتمل انہ من کلام مالک لاہل النار جار مجری العلۃ کانہ قال انکم ماکثون لانا جئناکم الخ ویکون معنی اکثرکم کلکم ۱۲ ۸ قولہ ام ابرموا امرا اے ام احکم مشرکو مکۃ امرا من کیدہم ومکرہم بمحمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ مدارک وقال فی الکمالین اصل الابرام فتل الخیط ویراد بہ التدبیر والاحکام فی القاموس ابرم الحبل جعلہ طاقین وابرم الامر احکمہ ۱۲ک ۹ قولہ قل ان کان للرحمن ولدا الخ لما تقدم اول السورۃ تبکیتہم والتعجب منہم فی ادعائہم للہ ولدا من الملائکۃ وہددہم بقولہ تعالی ستکتب شہادتہم ویسئلون امر اللہ نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یقول لہم قل ان کان للرحمن ولد الخ خطیب قال الصاوی قل ان کان للرحمن ولد ای ان صح وثبت ذلک ببرہان صحیح فانا اول من یعظم ذلک الولد ویعبدہ ۱۲ ۱۰ قولہ لکن ثبت ان لا ولد لہ اشار بذلک الی انہ قیاس استثنائی وقد استثنی فیہ نقیض المقدم بقولہ لکن ثبت الخ فانتج نقیض التالی وہو قولہ فانتفت عبادتہ وایضاحہ انہ علق العبادۃ بکینونۃ الولد وہی محالۃ فی نفسہا فکان المعلق لہا محالا مثلہا فحصل نفیہا علی ابلغ الوجوہ واقواہا ۱۲ ۱۱ قولہ سبحان رب السموات الخ اے ہو رب السموات والارض والعرش فلا یکون جسما اذ لو کان جسما لم یقدر علی خلقہا واذا لم یکن جسما لا یکون لہ ولد لان التولد من صفۃ الاجسام ۱۲ مدارک ۱۲ قولہ وہو یوم القیامۃ الاظہر ہو یوم الموت فان خوضہم ولعبہم انما ینتہی بیوم الموت ۱۲ ۱۳ قولہ وہو الذی فی السماء الٰہ الخ اے مستحق لان یعبد فیہا اے ہو معبود اہل السماء من الملائکۃ وبہ تقدم السماء ولیس حالا فیہا وقولہ وفی الارض الٰہ اے مستحق لان یعبد فیہا اے فہو معبود اہل الارض من الانس والجن وبہ تقوم الارض ولیس حالا فیہا ۱۲ روح ۱۴ قولہ متعلق بما بعدہ وہو قولہ تعالی الٰہ لانہ بمعنی المعبود بالحق المستحق للعبادۃ فیہما ۱۲ ۱۵ قولہ بالتاء الفوقیۃ لنافع وابن عمرو وعاصم وابن عامر علی الالتفات وبالیاء التحتیۃ للباقین ۱۲ک ۱۶ قولہ ولا یملک ای الہتہم وقولہ الذین یدعون اے یدعونہم کذا فی المدارک وفی الکبیر ان الذین یدعون من دونہ کل معبود من دون اللہ وقولہ الا من شہد بالحق الملائکۃ وعیسی وعزیر والمعنی ان الاشیاء التی عبدہا ہؤلاء الکفار لا یملکون الشفاعۃ الا من شہد بالحق وہم الملائکۃ وعیسی وعزیر فان لہم شفاعۃ عند اللہ والاستثناء متصل ان ارید بالموصول کل ما عبد من دون اللہ لاندراج الملائکۃ والمسیح فیہ ومنفصل ان خص بالاصنام کذا فی البیضاوی والظاہر من صنیع الشارح انہ متصل حیث لم یقصر الذین علی الاصنام بل ابقاہا علی عمومہا وقولہ یدعون صلۃ الموصول والعائد محذوف وان لم یقدرہ الشارح وقولہ وہم یعلمون الضمیر عائد الی من والجمع باعتبار معناہا وکذا الجمع فی قول الشارح وہم عیسی الخ ۱۲ جمل ۱۷ قولہ فانہم یشفعون للمذنبین باذنہ تعالی لمن ارتضی اذا لم یکونوا مشرکین والاستثناء علی ہذا متصل ولو خص ما عبد من دون اللہ بالاصنام لکان منفصلا ۱۲ک ۱۸ قولہ ولئن سالتہم الخ اے العابدین مع ادعائہم الشریک من خلقہم اے العابدین والمعبودین معا الخ خطیب قولہ لیقولن اللہ جواب القسم وجواب الشرط محذوف علی القاعدۃ وانما یجیبون بذلک لتعذر الانکار لغایۃ بطلانہ والاسم الکریم فاعل بدلیل لیقولن خلقہن العزیز العلیم فما قیل من انہ مبتدأ خلاف الصواب ۱۲ جمل ۱۹ قولہ عن عبادۃ اللہ الی عبادۃ غیرہ والافک الصرف وفیہ تعجب عن الاشراک فی العبادۃ مع الاقرار بالتوحید فی الخلق ۱۲ک ۲۰ قولہ اے قول محمد آہ تفسیر لکل من المضاف والمضاف الیہ فالقیل بمعنی القول والضمیر عائد علی محمد وقولہ ونصبہ علی المصدر فالقول والقیل والقال والمقالۃ کلہا مصادر بمعنی واحد جارت علی ہذہ الاوزان وقولہ اے وقال یارب الاوضح ان یقول وقال قیلہ یارب والنداء وما بعدہ معمول للقیل ای قال محمد قولہ یارب ان ہؤلاء قوم لا یؤمنون وقیل ان النصب بالعطف علی سرہم ونجواہم وقیل انہ بالعطف علی محل الساعۃ کانہ قیل انہ یعلم الساعۃ ویعلم قیلہ یارب وقرأ حمزۃ وعاصم بالجر وہو علی وجہین احدہما العطف علی الساعۃ والثانی ان الواو للقسم والجواب اما محذوف ای لافعلن بہم ما ارید او مذکور وہو قولہ ان ہؤلاء قوم لا یؤمنون ذکرہ الزمخشری وقرأ الاعرج وابو قلابۃ ومجاہد والحسن بالرفع وفیہ اوجہ احدہا الرفع عطفا علی علم الساعۃ بتقدیر مضاف اے وعندہ علم قیلہ ثم حذف واقیم ہذا مقامہ الثانی انہ مرفوع بالابتداء والجملۃ من قولہ یارب ان ہؤلاء الخ ہو الخبر الثالث انہ مبتدأ وخبرہ محذوف تقدیرہ وقیلہ کیت وکیت مسموع او متقبل ۱۲ جمل ۲۰ قولہ ای قول محمد النبی صلی اللہ علیہ وسلم تفسیر لکل من المضاف والمضاف الیہ فالقیل بمعنی القول والضمیر عائد الی محمد وقولہ ونصبہ اے نصب اللام ورفع الہاء من الخطیب ۱۲ ۲۱ قولہ سلام منکم یشیر الی انہ سلام متارکۃ لا سلام تحیۃ ثم ہو خبر مبتدأ محذوف ای امری سلام منکم ۱۲ک ۲۲ قولہ وہذا قبل ان یؤمر بقتالہم اے فالآیۃ منسوخۃ ویحتمل ان المراد الکف عن مقابلتہم بالکلام فلا نسخ فیہا ۱۲ صاوی ۲۳ قولہ لیلۃ القدر آہ وقیل بینہا وبین لیلۃ القدر احدی واربعون لیلۃ والجمہور علی الاول لقولہ انا انزلناہ فی لیلۃ القدر وقولہ شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن ولیلۃ القدر فی اکثر الاقاویل فی شہر رمضان ثم قیل انزل جملۃ من اللوح المحفوظ الی السماء الدنیا ثم نزل بہ جبرئیل فی وقت وقوع الحاجۃ الی نبیہ محمد علیہ السلام وقیل ابتداء نزولہ فی لیلۃ القدر والمبارکۃ الخیر لما نزل فیہا من الخیر والبرکۃ ویستجاب من الدعاء ولو لم یوجد فیہا الا انزال القرآن وحدہ لکفی بہ برکۃ آہ مدارک وفی الکمالین ومن قال انہا لیلۃ النصف من شعبان فقد ابعد فان نص القرآن انہا فی رمضان واما حدیث تقطع الآجال من شعبان الی شعبان حتی ان الرجل لینکح ویولد لہ وقد خرج اسمہ فی الموتی فہو حدیث مرسل ومثلہ لایعارض النصوص کذا فی المواہب ۱۲ک ۲۳ قولہ ہی لیلۃ القدر اولیلۃ النصف من شعبان والجمہور علی الاول کذا فی المدارک وفی الخطیب واکثر المفسرین ہی لیلۃ القدر ۱۲ ۲۴ قولہ اولیلۃ النصف من شعبان ہو قول عکرمۃ وطائفۃ ووجہ بامور منہا ان لیلۃ النصف من شعبان لہا اربعۃ اسماء اللیلۃ المبارکۃ ولیلۃ البراءۃ ولیلۃ الرحمۃ ولیلۃ الصک ومنہا فضل العبادۃ فیہا ۱۲ صاوی ۲۵ قولہ فیہا الخ جملۃ مستانفۃ او صفۃ للیلۃ وما بینہما اعتراض ۱۲ ۲۶ قولہ من الارزاق والآجال الخ قال تعالی تنزل الملئکۃ والروح فیہا من کل امر قال الحسن ومجاہد وقتادۃ یبرم فی لیلۃ القدر کل من خلق ورزق وما یکون فی تلک السنۃ ۱۲ک ۲۷ قولہ امرا من عندنا آہ فیہ اوجہ احدہا ان ینتصب حالا من فاعل انزلناہ الثانی انہ حال من مفعولہ ای انزلناہ آمرین او مامورا بہ الثالث ان یکون مفعولا لہ وناصبہ اما انزلناہ واما منذرین واما یفرق الرابع انہ مصدر من معنی یفرق اے فرقا آہ وقولہ من عندنا صفۃ لامرا ۱۲ ج ۲۸ قولہ رحمۃ من ربک فیہا خمسۃ اوجہ الاول انہ المفعول لہ والعامل فیہ اما انزلناہ واما منذرین الثانی انہ مصدر منصوب بفعل مقدر اے رحمنا رحمۃ الثالث انہ

اليهم من ربك ط انه هو السميع لاقوالهم العليم ○ بافعالهم رب السموت والارض وما بينهما م برفع رب خبر
ثالث وبجره بدل من ربك ان كنتم يا اهل مكة موقنين ○ بانه تعالى رب السموت والارض فايقنوا بان محمدا رسوله
لا اله الا هو يحيی ويميت ربكم ورب ابائكم الاولين ○ بل هم فی شك من البعث يلعبون ○ استهزاء بك
يا محمد فقال اللهم اعنی عليهم بسبع كسبع يوسف قال تعالى فارتقب لهم يوم تاتی السماء بدخان مبين ⑪
فاجدبت الارض واشتد بهم الجوع الى ان رأوا من شدته كهيئة الدخان بين السماء والارض يغشى الناس ط
فقالوا هذا عذاب اليم ○ ربنا اكشف عنا العذاب انا مؤمنون ○ مصدقون بنبيك قال تعالى انى لهم
الذكرى اى لا ينفعهم الايمان عند نزول العذاب وقد جاءهم رسول مبين ○ بين الرسالة ثم تولوا عنه
وقالوا معلم اى يعلمه القران بشر مجنون ○ انا كاشفوا العذاب اى الجوع عنكم زمنا قليلا فكشف عنهم
انكم عائدون ○ الى كفركم فعادوا اليه اذكر يوم نبطش البطشة الكبرى هو يوم بدر انا منتقمون ○ منهم
والبطش الاخذ بقوة ولقد فتنا بلونا قبلهم قوم فرعون معه وجاءهم رسول هو موسى عليه السلام كريم ○
على الله تعالى ان اى بان ادوا الى ما ادعوكم اليه من الايمان اى اظهروا ايمانكم بالطاعة لی يا عباد الله انی
لكم رسول امين ○ على ما ارسلت به وان لا تعلوا تتجبروا على الله بترك طاعته انی اتيكم بسلطن
برهان مبين ج بين على رسالتی فتوعدوه بالرجم فقال وانی عذت بربی وربكم ان ترجمون ○ بالحجارة و
ان لم تؤمنوا لی تصدقونی فاعتزلون ○ فاتركوا اذای فلم يتركوه فدعا ربه ان ای بان هؤلاء قوم
مجرمون ○ مشركون فقال تعالى فاسر بقطع الهمزة ووصلها بعبادی بنی اسرائيل ليلا انكم متبعون ○
يتبعكم فرعون وقومه واترك البحر اذا قطعته انت واصحابك رهوا ساكنا منفرجا حتى تدخله القبط انهم
جند مغرقون ○ فاطمأن بذلك فاغرقوا كم تركوا من جنت بساتين وعيون ⑪ تجری وزروع ومقام
كريم ○ مجلس حسن ونعمة متعة كانوا فيها فكهين ○ ناعمين كذلك خبر مبتدا ای الامر واورثنها ای
اموالهم قوما اخرين ○ ای بنی اسرائيل فما بكت عليهم السماء والارض بخلاف المؤمنين يبكی عليهم بموتهم
مصلاهم من الارض ومصعد عملهم من السماء وما كانوا منظرين ع ○ مؤخرين للتوبة ولقد نجينا بنی ع ۲۹
اسرائيل من العذاب المهين ○ قتل الابناء واستخدام النساء من فرعون قيل بدل من العذاب بتقدير
مضاف ای عذاب وقيل حال من العذاب انه كان عاليا من المسرفين ○ ولقد اخترنهم ای بنی
اسرائيل على علم منا بحالهم على العلمين ○ ای عالمی زمانهم ای العقلاء واتينهم من الايت
فعلى بمعنى مع او المعنى عالمين بانهم احقاء بذلك ۱۲ ك

---

۱ قوله فايقنوا الخ قدره اشارة الى ان جواب الشرط محذوف والجملة الشرطية معترضة بين الاخبار فان قوله لا اله الا هو خبر رابع ۱۲ صادی ۲ قوله ربكم ورب آه العامة على الرفع بدلا او بيانا او نعتا لرب السموات فيمن رفعه وقرأ ابن محيصن وابن ابی اسحاق وابو حيوة والحسن بالجر على البدل او البيان او النعت لرب السموات وقرأ الانطاكی بالنصب على المدح ۱۲ ج ۳ قوله بل هم فی شك اضراب عن محذوف والمعنى فليسوا موقنين بل هم فی شك وقوله يلعبون حال ای حال كونهم يلعبون نبذوا امرهم من الاقوال والافعال والمراد بلعبهم انهماكهم فی الفانی واعراضهم عن الباقی قال الله تعالى انما الحياة الدنيا لعب ولهو ۱۲ صادی ۴ قوله بسبع اے سبع سنين مجدبة كما وقع فی زمن يوسف ۱۲ ك ۵ قوله قال تعالى اے اجابة لدعوته واختلف هل حصل ذلك والنبی صلعم فی مكة او بعد هجرته الى المدينة وهو الراجح ۱۲ صادی ۶ قوله فاجدبت الارض الخ كذا اخرجه البخاری عن ابن مسعود فی تفسير الآية ان المراد من الدخان فيه دخان وقع لقريش من الجدب وانكر غير ذلك وقال ابن عباس وابن عمر والحسن وغيرهم ان المراد بالدخان الدخان المعهود من اشراط الساعة كما سيأتی ۱۲ ۷ قوله كهيئة الدخان اشار بذلك الى انه ليس المراد حقيقة الدخان بل رأوا شيئا يشبهه من ضعف ابصارهم وهو قول ابن عباس ومقاتل ومجاهد وابن مسعود فلما اشتد الامر عليهم جاءه ابو سفيان فقال يا محمد جئت تامر بصلة الرحم وان قومك قد هلكوا فادع الله ان يكشف عنهم فدعا لهم بالمطر فنزل واستمر عليهم سبعة ايام حتى تضرروا من كثرته فجاء ابو سفيان وطلب منه ان يدعو برفعه فدعا فارتفع وقال ابن عمر وابو هريرة وزيد بن علی والحسن انه دخان حقيقة يظهر فی العالم فی آخر الزمان يكون علامة على قرب الساعة يملأ ما بين المشرق والمغرب وما بين السماء والارض يمكث اربعين يوما وليلة اما المؤمن فيصيبه كالزكام واما الكافر فيصير كالسكران فيملأ جوفه ويخرج من منخريه واذنيه ودبره وتكون الارض كلها كبيت اوقدت فيه النار ۱۲ صادی ۸ قوله يغشى الناس اے يحيط بهم ابو السعود وفی المدارك يشملهم ويلبسهم وهو فی محل الجر صفة لدخان ۱۲ ۹ قوله انى لهم الذكرى رد لكلامهم واستدعائهم الكشف وتكذيب لهم فی الوعد بالايمان المنبئ عن التذكر والاتعاظ بما اعتراهم من الداهية والمراد بالاستفهام الاستبعاد لا حقيقة وهو ظاهر اے كيف يتذكرون او من اين يتذكرون بذلك ويفون بما وعدوه من الايمان عند كشف العذاب عنهم ابو السعود وهكذا فی روح البيان وهذا استبعاد لايمانهم واما قول الشارح ای لا ينفعهم الايمان الخ ففيه شیء لان انتفاء نفع الايمان عند نزول العذاب انما هو فی العذاب الذی يهلك كما وقع لبعض الامم السابقين كقوم لوط والعذاب هنا هو الجوع والقحط وهم لم يموتوا منه فلو امنوا فی هذه الحال لصح ايمانهم قطعا تامل ۱۲ جمل ۱۰ قوله وقد جاءهم رسول مبين الخ اے وقد جاءهم ما هو اعظم وادخل فی وجوب الاذكار من كشف الدخان وهو ما ظهر على رسول الله صلى الله عليه وسلم من الآيات والبينات من الكتاب المعجز وغيره فلم يذكروا وتولوا عنه وبهتوه بان عداسا غلاما اعجميا لبعض ثقيف هو الذی علمه ونسبوه الى الجنون ۱۲ مدارك ۱۱ قوله انا كاشفوا العذاب الخ جواب من جهته تعالى عن قولهم ربنا اكشف عنا العذاب انا مؤمنون بطريق الالتفات لمزيد التهديد والتوبيخ وما بينهما اعتراض ۱۲ ابو السعود ۱۲ قوله قليلا قيل اے يوم بدر وقيل الى ما بقی من اعمارهم الخ خطيب فالمراد بالزمان القليل ما بين كشف هذا العذاب عنهم وحلول عذاب آخر بهم اما فی الدنيا على القول الاول او فی الآخرة على القول الثانی ۱۲ جمل ۱۳ قوله هو يوم بدر كذا فسره ابن مسعود ومن فسر الدخان بما هو من الاشراط فسر البطشة بيوم القيمة ۱۲ ك ۱۴ قوله بلونا اے امتحنا والمعنى فعلنا بهم فعل الممتحن باقبال النعم عليهم منا ومقابلتهم لها بالكفر والطغيان قوله قبلهم اے قبل قريش قوله معه اشار بذلك دفعا لما يتوهم من ظاهر الآية ان الابتلاء مخصوص قوم فرعون فاجاب بان المراد هو وقومه ۱۲ صادی ۱۵ قوله على الله اے او على المؤمنين والظاهر ان كريم على الوجه الاول بمعنى عزيز وعلى الثانی بمعنى متعطف ويجوز ان يكون على الوجهين بمعنى مكرم او فی نفسه لشرف نسبه وفضل حسبه على ان الكرم بمعنى الخصلة المحمودة ۱۲ ج ۱۶ قوله ما ادعوكم اليه من الايمان يشير الى ان ان مصدرية والاداء بمعنى فعل الطاعة وقبول الدعوة وهذا بناء على جواز دخول المصدرية على الامر ويجوز ان تكون مفسرة لان مجیء الرسول يكون برسالة ودعوة ۱۲ كمالين ۱۷ قوله اے اظهروا ايمانكم بالطاعة يا عباد الله يشير الى انه منصوب على انه منادی مضاف وهو عام للقبط وبنی اسرائيل وقيل المعنى وجاءهم رسول بان ادوا عباد الله معی وارسلوهم معی والمراد بعباد الله بنی اسرائيل الذی استعبدهم فرعون والاداء بمعنى الارسال ۱۲ ك ۱۸ قوله عباد الله جرى الشارح على انه منادی وان مفعول ادوا محذوف وعلى هذا يكون المراد بعباد الله القبط جمل وقال الآخرون ان عباد الله مفعول لادوا وان المراد بهم بنو اسرائيل ۱۲ ۱۹ قوله تتجبروا عبارة غيره ولا تتكبروا عليه بالاستهانة بوحيه ورسوله وهے اوضح ۱۲ ۲۰ قوله ان ترجمون اے من ان ترجمون قوله فاعتزلون الياء لا ترسم فی كل من هذين الموضعين لانهما من ياءات الزوائد واما فی اللفظ فيجوز اثباتها وحذفها فی الوصل واما فی الوقف فيتعين حذفها ۱۲ جمل ۲۱ قوله فاسر من الاسراء للاكثر قوله ووصلها اے لنافع وابن كثير من سری وهما بمعنى لازمان يتعديان بالباء ۱۲ ك ۲۲ قوله انكم متبعون اے دبر الله ان تتقدموا ويتبعكم فرعون وجنوده فينجی المتقدمين ويغرق التابعين ۱۲ مدارك ۲۳ قوله اذا قطعته انت الخ هذا تعليم لموسى بما يفعله فی سيره قبل ان يسير والمعنى اذا اسرت بهم وتبعك العدو ووصلت الى البحر وامرناك بضربه ودخلتم فيه ونجوتم منه فاتركه بحاله ولا تضربه بعصاك فيلتئم بل ابقه على حاله ليدخله فرعون وقومه فينطبق عليهم ۱۲ ۲۴ قوله رهوا مصدر سمی به البحر للمبالغة وهو بمعنى الفرجة الواسعة اے ذا رهو او راهيا مفتوحا على حاله منفرجا وفی الرهو وجهان احدهما انه الساكن اے اتركه ساكنا والثانی ان الرهو الفجوة الواسعة ملخصا من الخطيب والشارح جمع بين المعنيين واشار الى انه اسم الفاعل ليصح وصف البحر به كما هو مقتضى الحالية بقوله ساكنا منفرجا ۱۲ ۲۵ قوله مجلس حسن اے محافل مزينة ومنازل حسنة كما هو مشاهد فی منازل الملوك الآن قوله فاكهين العامة بالالف وقرئ شذوذا بغير الف ومعنى الاولى ناعمين كما قال المفسر اے متنعمين ومعنى الثانية مستخفين ومستهزئين بنعمة الله ۱۲ صادی ۲۶ قوله اے بنی اسرائيل فقد رجعوا الى مصر بعد هلاك فرعون كذا روی عن الحسن وقيل غيرهم لانهم لم يعودوا الى مصر كذا روی عن قتادة ۱۲ ك ۲۷ قوله بخلاف المؤمنين يبكی عليهم بموتهم الخ روى ابو يعلى الموصلی وابن ابی حاتم عن انس مرفوعا ما من عبد الا وله فی السماء بابان باب يدخل فيه عمله وكلامه وباب يخرج منه رزقه فاذا مات فقداه وبكيا عليه وتلا هذه الآية وروى ابن جرير عن شريح بن عبيد الحضرمی ما مات مؤمن فی غربة غابت عنه فيها بواكيه الا بكت عليه السماء والارض وقال عطاء بكاء السماء حمرة اطرافها وقال السدی لما قتل الحسين بن علی بكت عليه السماء وبكاؤها حمرتها وقيل تقديره فما بكت عليهم اهل السماء والارض ۱۲ ك ۲۷ قوله بخلاف المؤمن الخ قال علی رضی الله عنه ان المؤمن اذا مات بكى عليه مصلاه من الارض ومصعد عمله من السماء وروى انس بن مالك عن النبی صلى الله عليه وسلم انه قال ما من مسلم الا وله فی السماء بابان باب يخرج منه رزقه وباب يدخل منه عمله فاذا مات وفقداه بكيا عليه وتلا هذه الآية كما فی الخطيب وغيره ۱۲ ۲۸ قوله ولقد نجينا الخ هذا من جملة تعداد النعم على بنی اسرائيل والمقصود من ذلك تسلية صلعم وتبشيره بانه سينجيه وقومه المؤمنين من ايدی المشركين فانهم لم يبلغوا فی التجبر مثل فرعون وقومه ۱۲ ۲۹ قوله اے عالمی زمانهم دفع لما يرد ان ظاهر الآية يدل على كون بنی اسرائيل افضل من كل العالمين مع ان امة محمد افضل منهم فدفع ذلك بان المراد عالمو زمانهم فلا ينافی ان امة محمد افضل منهم ۱۲

۱ قوله مافيه بلاء مبين البلاء حقيقة فى الاختبار وقد يطلق على النعمة وعلى المحنة ايضا مجازا من حيث ان كل واحد منهما يكون سببا وطريقا للاختبار يعامل الله باصابة كل منهما المكلف معاملة من يختبره ليعلم المطيع الشاكر من خلافه علم تحقق وعيان فان قيل ان كان المراد بالآيات فلق البحر وتظليل الغمام وانزال المن والسلوى ونحوها ولا شك انها فى نفسها نعم جليلة فما معنى قوله مافيه بلاء مبين اى نعمة جليلة. قلت لعل الكلام من قبيل قوله تعالى لهم فيها دار الخلد من حيث ان كلمة فى للتجريد ۱۲ ج ۲ قوله نعمة ظاهرة البلاء حقيقة فى الاختبار وقد يطلق على النعمة وعلى المحنة ايضا مجازا من حيث ان كل واحد منهما يكون سببا وطريقا للاختبار يعامل الله باصابة كل منهما المكلف معاملة من يختبره ليعلم المطيع الشاكر من خلافه علم تحقق ۱۲ جمل ۳ قوله اى كفار مكة انما اشار اليهم باشارة القريب تحقيرا لهم وازدراء بهم ۱۲ صاوى ۴ قوله ما الموتة التى بعدها الحيوة اى التى من شانها ان يعقبها حياة كما تقدمتكم موتة كذلك فقالوا ان هى الا موتتنا الاولى فلا يردوا ان القوم كانوا ينكرون الحياة الثانية وكان من حقهم ان يقولوا ان هى الا حياتنا الدنيا ۱۲ ج ۵ قوله وما نحن بمنشرين بمبعوثين يقال انشر الله الموتى ونشرهم اذا بعثهم قوله فاتوا بآبائنا خطاب للذين كانوا يعدونهم النشور من رسول الله صلى الله عليه وسلم والمؤمنين ۱۲ مدارك ۶ قوله ام قوم تبع آه هو تبع الحميرى الذى سار بالجيوش وحير الحيرة وبنى سمرقند وقيل هدمها وكان مؤمنا وكان قومه كافرين ولذلك ذمهم الله دونه وقال عليه الصلوة والسلام ما ادرى اكان تبع نبيا او غير نبى آه بيضاوى واسلم وآمن بالنبى صلى الله عليه وسلم قبل ولادته بتسعمأة سنة لما اخبرته اليهود بخبره على حسب ما هو فى كتابهم آه شيخنا وقوله الحميرى منسوب الى حمير وهم اهل اليمن وهذا تبع الاكبر ابو كريب واسمه اسعد واليه تنسب الانصار وتحفظهم وصية عن آبائهم بادروا الى الاسلام وهو اول من كسا البيت وفى القرطبى وتبع هو ابو كرب الذى كسا البيت بعد ما اراد غزوه وبعد ما غزا المدينة واراد خرابها ثم انصرف عنها لما اخبر انها مهاجر نبى اسمه احمد وقال شعرا اودعه عند اهلها وكانوا يتوارثونه كابرا عن كابر الى ان هاجر النبى صلى الله عليه وسلم فدفعوه اليه ويقال كان الكتاب والشعر عند ابى ايوب خالد بن زيد وفيه ؎ شهدت على احمد انه ؛ رسول من الله بارى النسم ؛ فلو مد عمرى الى عمره ؛ لكنت وزيرا له وابن عم ؛ وروى ابن اسحاق وغيره انه كان فى الكتاب الذى كتبه اما بعد فانى آمنت بك وبكتابك الذى ينزل عليك وانا على دينك وسنتك وآمنت بربك ورب كل شئ وآمنت بكل ما جاء من ربك من شرائع الاسلام فان ادركتك فبها ونعمت وان لم ادركك فاشفع لى ولا تنسنى يوم القيامة فانى من امتك الاولين وبايعتك قبل مجيئك وانا على ملتك وملة ابيك ابراهيم عليه السلام ثم ختم الكتاب ونقش عليه لله الامر من قبل ومن بعد وكتب على عنوانه الى محمد بن عبد الله نبى الله ورسوله خاتم النبيين ورسول رب العالمين صلى الله عليه وسلم واختلف هل كان نبيا او ملكا فقال ابن عباس كان تبع نبيا وقال كعب كان تبع ملكا من الملوك وكان قومه كهانا وكان معهم قوم من اهل الكتاب فامر الفريقين ان يقرب كل فريق منهم قربانا ففعلوا فتقبل قربان اهل الكتاب فاسلم وقالت عائشة لا تسبوا تبعا فانه كان رجلا صالحا وقال سعيد بن جبير هو الذى كسا البيت الحرام وقال كعب ذم الله قومه ولم يذمه وضرب بهم لقريش مثلا لقربهم من دارهم وعظمهم فى نفوسهم فلما اهلكهم الله تعالى ومن قبلهم لانهم كانوا مجرمين كان من اجرم مع ضعف اليد وقلة العدد احرى بالهلاك وافتخر اهل اليمن بهذه الآية اذ جعل الله قوم تبع خيرا من قريش وقيل سمى اولهم تبعا لانه اتبع قرن الشمس وسافر فى الشرق مع العساكر ۱۲ ج ۷ قوله هو نبى او رجل صالح قال ابو عبيدة ملوك اليمن كل واحد منهم يسمى تبعا لان اهل الدنيا كانوا يتبعونه وقال قتادة هو تبع الحميرى وكان من ملوك اليمن سمى بذلك لكثرة اتباعه وكان هذا يعبد النار فاسلم ودعا قومه وهم حمير الى الاسلام فكذبوه ولذلك ذم الله قومه ولم يذمه وعن النبى ما ادرى اكان تبع نبيا او غير نبى وعن عائشة رض قالت لا تسبوا تبعا فانه كان رجلا صالحا وعن ابن عباس هو تبع الآخر وهو ابو كرب اسعد بن مليكرب ۱۲ خطيب ۸ قوله والذين من قبلهم يجوز فيه ثلاثة اوجه احدها ان يكون معطوفا على قوم تبع الثانى ان يكون مبتدأ وخبرا بعده من اهلكناهم واما على الاول فاهلكناهم اما مستانف واما حال من الضمير الذى استكن فى الصلة الثالث ان يكون منصوبا بفعل مقدر يفسره اهلكناهم ولا محل لاهلكناهم حينئذ ۱۲ ج ۹ قوله اى محقين الخ يشير الى ان الباء للملابسة والجار والمجرور حال عن الفاعل وهذا اظهر مما ذكره ان الباء للسببية فانها سببية غائية ۱۲ كما لين ۱۰ قوله ان يوم الفصل الاضافة على معنى فى كما اشار له الشارح والظاهر انها بمعنى اللام لان الضابطة الاولى ان يكون الثانى ظرفا للاول نحو مكر الليل ۱۲ جمل ۱۱ قوله يوم لا يغنى فى القرطبى اى لا يدفع ابن عم عن ابن عمه ولا قريب عن قريبه ولا صديق عن صديقه شيئا اه وشيئا مفعول به والمولى الاول مرفوع بالفاعلية والثانى مجرور بعن واعرابهما اعراب المقصور كفتى وعصا ورحى قوله ولا هم ينصرون الخ الضمير لمولى وان كان مفردا فى اللفظ لانه فى المعنى جمع آه والمراد المولى الثانى لان المراد به الكافر واما الاول فالمراد به المؤمن والمعنى يوم لا يغنى مولى مؤمن عن مولى كافر شيئا فهذه الآية نظير قوله تعالى واتقوا يوما لا تجزى نفس عن نفس شيئا الآية وقوله ولا هم ينصرون توكيد لقوله لا يغنى مولى عن مولى شيئا فالمعنى لا ينصر المؤمن الكافر ولو كان بينهما فى الدنيا علقة من قرابة او صداقة او غيرهما ۱۲ ج ۱۱ قوله يوم لا يغنى مولى عن مولى اى ولى من قرابة وغيرها وبالفارسية دوستى وخويشاوندى وقوله عن مولى اى مولى كان وبالفارسية از دوست وخويش خود ۱۲ روح ۱۲ قوله مولى الخ المولى يطلق على المعتق بالكسر والفتح وابن العم والناصر والجار والحليف ۱۲ صاوى ۱۳ قوله الزقوم الخ الزقوم يطلق على نبات بالبادية له زهر ياسمين الشكل طعام اهل النار ويطلق على شجر له ثمر كالتمر وله دهن عظيم المنافع عجيب الفعل فى تحليل الرياح الباردة وامراض البلغم واوجاع المفاصل وعرق النسا ويقال اصله الاهليلج الكابلى ۱۲ صاوى مختصر ۱۴ قوله كدردى الزيت وردى الزيت ما بقى اسفله ۱۲ قاموس ۱۵ قوله يقال الخ يشير الى انه بتقدير القول العاطف معطوف على ما قبله ۱۲ ك ۱۶ قوله جروه بغلظة فى تاج المصادر العتل كشيدن بعنف وفى القاموس عتله يعتله فانعتل جره عنيفا ۱۲ ۱۷ قوله من عذاب الحميم العذاب ليس بمصبوب لانه ليس من الاجسام المائعة فكان الاصل يصب من فوق رؤسهم الحميم فقيل يصب من فوق رؤسهم عذاب الحميم وهو الحميم للمبالغة ۱۲ روح ۱۸ قوله قولك تفسير لقوله بزعمك وقوله ما بين جبليها اى مكة ۱۲ جمل ۱۹ قوله يؤمن فيه يشير الى ان الامين فعيل بمعنى مفعول وان وقوعه صفة للمكان باعتبار امن من فيه والا فالمكان غير قابل للامن ۱۲ ك ۲۰ قوله يقدر قبله الامر اى تقديره الامر كذلك مدارك والجملة اعتراضية ۱۲ ۲۱ قوله من التزويج اى بالعقد وقوله او قرناهم اى قرناهم وبين الحور كالقران بين الزوجين فى الدنيا واستظهر بعضهم الثانى وضعف الاول بان العقد فائدته الحل والجنة لا تكليف فيها جمل وفى الخطيب اى قرناهم كما تقرن الازواج وليس المراد به العقد لان فائدة العقد الحل والجنة ليست بدار تكليف من تحليل وتحريم انتهى وفى روح البيان فليس المعنى حصول عقد التزويج بينهم وبين الحور فان التزويج بمعنى العقد لا يتعدى بالباء ويمكن حمل كلام الشارح على ان المراد به الزوج بمعنى الشفع يعنى جفت كرديم جنتيان را بحور عين ومعنى قرناهم بالفارسية وقرين مى سازيم متقيان را بزنان سفيد روى كشاده چشم ۱۲ ۲۲ قوله او قرناهم ولذلك عدى بالباء اما التزويج فانما يتعدى بنفسه لا بالباء وانه لا عقد هناك ومن فسره بالتزويج قال الباء زائدة على انه نقل عن الاخفش تعديته بالباء ايضا وهو لغة ازد شنوءة ۱۲ ك ۲۳ قوله بنساء بيض الخ اشارة الى ان الحور جمع حوراء وهى البيضاء ولهذا عبر الشارح بالنساء والعين جمع العيناء وهى عظيمة العينين ۱۲ ۲۴ قوله قال بعضهم هو الطبرى وبهذا

مَا فِيهِ بَلٰٓؤٌا مُّبِيْنٌ ۝ نعمة ظاهرة من فلق البحر والمن والسلوى وغيرها اِنَّ هٰٓؤُلَاۤءِ اى كفار مكة لَيَقُوْلُوْنَ ۝ اِنْ
هِيَ ما الموتة التى بعدها الحيوة اِلَّا مَوْتَتُنَا الْاُوْلٰى اى وهم نطف وَمَا نَحْنُ بِمُنْشَرِيْنَ ۝ بمبعوثين احياء بعد
الثانية فَاْتُوْا بِاٰبَآئِنَآ احياء اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ انا نبعث بعد موتتنا اى نحيا قال تعالى اَهُمْ خَيْرٌ اَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ
هو نبى او رجل صالح وَّالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ من الامم اَهْلَكْنٰهُمْ لكفرهم والمعنى ليسوا اقوى منهم واهلكوا اِنَّهُمْ
كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ۝ وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ۝ بخلق ذلك حال مَا خَلَقْنٰهُمَآ وما بينهما اِلَّا بِالْحَقِّ
دليل على صحة الحشر وتوحيد ۱۲
اى محقين فى ذلك ليستدل به على قدرتنا ووحدانيتنا وغير ذلك وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ اى كفار مكة لَا يَعْلَمُوْنَ ۝
اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ يوم القيمة يفصل الله فيه بين العباد مِيْقَاتُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ للعذاب الدائم يَوْمَ لَا يُغْنِيْ
مَوْلًى عَنْ مَّوْلًى بقرابة او صداقة اى لا يدفع عنه شَيْئًا مِّنَ العذاب وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝ يمنعون منه ويوم
بدل من يوم الفصل اِلَّا مَنْ رَّحِمَ اللّٰهُ وهم المؤمنون فانه يشفع بعضهم لبعض باذن الله اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ
ويجوز نصبه باعنى مقدرا ۱۲ ك
ع ۱۲ الْغَالِبُ فى انتقامه من الكفار الرَّحِيْمُ ۝ بالمؤمنين اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ ۝ هى اخبث الشجر المر بتهامة ينبتها
الله فى الجحيم طَعَامُ الْاَثِيْمِ ۝ اى ابى جهل واصحابه ذوى الاثم الكثير كَالْمُهْلِ اى كدردى الزيت الاسود خبر
ثان يَغْلِيْ فِي الْبُطُوْنِ ۝ بالفوقانية خبر ثالث وبالتحتانية حال من المهل كَغَلْيِ الْحَمِيْمِ ۝ الماء الشديد الحرارة
خُذُوْهُ يقال للزبانية خذوا الاثيم فَاعْتِلُوْهُ بكسر التاء وضمها جروه بغلظة وشدة اِلٰى سَوَآءِ الْجَحِيْمِ ۝
لنافع وابن كثير وابن عامر وهما لغتان ۱۲ ك
وسط النار ثُمَّ صُبُّوْا فَوْقَ رَاْسِهٖ مِنْ عَذَابِ الْحَمِيْمِ ۝ اى من الحميم الذى لا يفارقه العذاب فهو ابلغ مما
فى آية يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ الْحَمِيْمُ ويقال له ذُقْ اى العذاب اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْكَرِيْمُ ۝ بزعمك وقولك
ما بين جبليها اعز واكرم منى ويقال لهم اِنَّ هٰذَا الذى ترون من العذاب مَا كُنْتُمْ بِهٖ تَمْتَرُوْنَ ۝ فيه تشكون
ع ۱۴ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ مجلس اَمِيْنٍ ۝ يؤمن فيه الخوف فِيْ جَنّٰتٍ بساتين وَّعُيُوْنٍ ۝ يَّلْبَسُوْنَ مِنْ
سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ اى ما رق من الديباج وما غلظ منه مُّتَقٰبِلِيْنَ ۝ حال اى لا ينظر بعضهم الى قفا
بعض لدوران الاسرة بهم كَذٰلِكَ يقدر قبله الامر وَزَوَّجْنٰهُمْ من التزويج او قرناهم بِحُوْرٍ عِيْنٍ ۝ بنساء بيض
واسعات الاعين حسانها يَدْعُوْنَ يطلبون الخدم فِيْهَا اى الجنة ان ياتوا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ مِنْهَا اٰمِنِيْنَ ۝ من انقطاعها
ومضرتها ومن كل مخوف حال لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰى ۝ اى التى فى الدنيا بعد حيوتهم فيها
قال بعضهم الا بمعنى بعد وَوَقٰهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۝ فَضْلًا مصدر بمعنى تفضلا منصوب بتفضل مقدرا مِّنْ
رَّبِّكَ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ سهلنا القران بِلِسَانِكَ بلغتك لتفهمه العرب منك

لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ○ يتعظون فيؤمنون لكنهم لا يؤمنون فَارْتَقِبْ^له انتظر اهلاكهم اِنَّهُمْ مُّرْتَقِبُوْنَ ○ ۳ ع ۱۷/۱۶
هلاكك وهٰذا^٢ه قبل نزول الامر بجهادهم سورة الجاثية مكية^٣ه الا قل للذين اٰمنوا يغفروا
الاٰية^٤ه وهي ست او سبع وثلثون اٰية بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ حٰمٓ^٥ه ○ الله اعلم بمراده
به تَنْزِيْلُ^٦ه الْكِتٰبِ القراٰن مبتدأ مِنَ اللّٰهِ خبره الْعَزِيْزِ في ملكه الْحَكِيْمِ ○ في صنعه اِنَّ فِي السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ اي في خلقهما لَاٰيٰتٍ^٧ه دالة على قدرة الله ووحدانيته تعالى لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ○ وَفِيْ خَلْقِكُمْ
اي خلق كل منكم من نطفة ثم علقة ثم مضغة الى ان صار انسانا وَ^٩ه خلق مَا يَبُثُّ^٨ه يفرق في الارض
مِنْ دَآبَّةٍ^١٠ه هي ما يدب على الارض من الناس وغيرهم اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ○ بالبعث وَفِي اخْتِلَافِ
الَّيْلِ وَالنَّهَارِ ذهابهما ومجيئهما وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ رِّزْقٍ مطر لانه سبب الرزق فَاَحْيَا بِهِ
الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ تقليبها مرة جنوبا ومرة شمالا وباردة^١١ه وحارة اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ○
الدليل فيؤمنون تِلْكَ الاٰيٰت المذكورة اٰيٰتُ اللّٰهِ حجج الدالة على وحدانيته نَتْلُوْهَا نقصها عَلَيْكَ
بِالْحَقِّ متعلق بنتلو فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ بَعْدَ اللّٰهِ^١٢ه اي حديثه وهو القراٰن وَاٰيٰتِهٖ حججه يُؤْمِنُوْنَ^١٣ه ○ اي كفار مكة
اي لا يؤمنون وفي قراءة بالتاء وَيْلٌ^١٤ه كلمة عذاب لِّكُلِّ اَفَّاكٍ كذاب اَثِيْمٍ ○ كثير الاثم يَّسْمَعُ^١٥ه اٰيٰتِ اللّٰهِ
القراٰن تُتْلٰى عَلَيْهِ ثُمَّ يُصِرُّ على كفره مُسْتَكْبِرًا^١٦ه متكبرا عن الايمان كَاَنْ^١٧ه لَّمْ يَسْمَعْهَا فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ○
مؤلم وَاِذَا عَلِمَ مِنْ اٰيٰتِنَا اي القراٰن شَيْئَا اتَّخَذَهَا^١٨ه هُزُوًا اي مهزوا بها اُولٰٓئِكَ اي الافاكون لَهُمْ عَذَابٌ
مُّهِيْنٌ ○ ذو اهانة مِنْ وَّرَآئِهِمْ^١٩ه اي امامهم^٢٠ه لانهم في الدنيا جَهَنَّمُ وَلَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ مَّا كَسَبُوْا من المال و
الفعال شَيْئًا وَّلَا مَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اي الاصنام اَوْلِيَآءَ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ○ هٰذَا^٢١ه اي القراٰن
هُدًى من الضلالة وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ عَذَابٌ حظ مِّنْ رِّجْزٍ اي عذاب اَلِيْمٌ ○ موجع ۱ ع ۱۱/۱۷
اَللّٰهُ الَّذِيْ^٢٢ه سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِيَ الْفُلْكُ السفن فِيْهِ بِاَمْرِهٖ باذنه وَلِتَبْتَغُوْا تطلبوا بالتجارة مِنْ
فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ○ وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ من شمس وقمر ونجم وماء وغيره وَمَا فِي ۵ نصف
الْاَرْضِ من دابة وشجر ونبات وانهار وغيرها اي خلق ذلك لمنافعكم جَمِيْعًا تاكيد مِّنْهُ حال اي
او حال منه ومن جميعا [illegible] ای هی منه جميعا ۱۲
سخرها كائنة منه تعالى اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ○ فيها فيؤمنون قُلْ لِّلَّذِيْنَ^٢٣ه اٰمَنُوْا
يَغْفِرُوْا لِلَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ يخافون اَيَّامَ اللّٰهِ وقائعه اي اغفروا للكفار^٢٤ه ما وقع منهم من الاذى لكم
وهٰذا^٢٥ه قبل الامر بجهادهم لِيَجْزِيَ اي الله وفي قراءة بالنون قَوْمًا بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ○ من الغفر
لابن عامر وحمزة وعلي ۱۲ ک

له قوله فارتقب انهم مرتقبون الخ اشار الشارح الى ان مفعول كل منهما محذوف ۱۲ كرخي ۲ه قوله وهذا قبل الامر بجهادهم اى فهو منسوخ تامل هكذا قال بعضهم وليس بصحيح لان رفع الاباحة الاصلية ليس نسخا انما النسخ رفع حكم ثبت فى الشرع بحكم آخر كذلك فقول الشارح وهذا قبل الامر او قبل النهي لا يريد به النسخ لان الشئ قبل الامر به او النهي عنه ليس فيه حكم شرعي حتى يرفع بالنسخ فتامل ۱۲ ج ۳ه قوله مكية الا قوله قل للذين آمنوا الخ اى الى قوله ايام الله وهو قول ابن عباس وقتادة قالا انها نزلت بالمدينة في عمر بن الخطاب رضى الله عنه عابه عبد الله بن ابى فاراد عمر قتله فنزلت وقيل مكية كلها حتى هذه الآية فانها نزلت في عمر ايضا شتمه رجل من الكفار في مكة فاراد قتله فنزلت ثم نسخت بآية الجهاد ۱۲ صاوي ۴ه قوله الآية اى الى قوله ايام الله ۱۲ ۵ه قوله حم ان جعلتا اسما للسورة فهو مرفوعة بالابتداء والخبر قوله تنزيل الكتاب الخ وان جعلتاها تعديد الحروف كان تنزيل الكتاب مبتدأ وقوله من الله خبرا ۱۲ مدارك ۶ه قوله ان في السموات والارض الخ ذكر الله سبحانه وتعالى ههنا من الدلائل ستة في ثلاث فواصل وختم الاولى بالمؤمنين والثانية بيوقنون والثالثة بيعقلون ووجه التغاير ان الانسان اذا تامل في السموات والارض وانه لا بد لهما من صانع آمن واذا نظر في خلق نفسه ونحوها ازداد يقينا واذا نظر في سائر الحوادث كمل عقله واستحكم علمه ۱۲ صاوي ۷ه قوله لآيات للمؤمنين بالنصب بالكسرة باتفاق القراء لانه اسم ان واما قوله آيات لقوم يوقنون وقوله آيات لقوم يعقلون ففي كل منهما قراءتان سبعيتان الرفع والنصب بالكسرة فاما الرفع فله وجهان احدهما ان يكون في خلقكم خبرا مقدما وآيات مبتدأ مؤخرا والجملة معطوفة على جملة ان في السموات الخ فالمعطوف غير مؤكد والمعطوف عليه مؤكد بان الثاني ان تكون آيات معطوفا على آيات الاولى باعتبار المحل قبل دخول الناسخ عند من يجوز ذلك واما النصب فمن وجهين ايضا احدهما ان يكون آيات معطوفا على آيات الاول الذي هو اسم ان وقوله وفي خلقكم الخ معطوفا على خبر ان كانه قيل وان في خلقكم ومايبث من دابة آيات والثاني ان يكون آيات كررت تاكيدا لآيات الاولى ويكون وفي خلقكم معطوفا على في السموات كرر معه حرف الجر توكيدا ۱۲ ج ۸ه قوله ومايبث من دابة فيه وجهان اظهرهما انه معطوف على خلقكم المجرور بفي على تقدير مضاف كما قدره الشارح الثاني انه معطوف على الضمير المخفوض بالخلق على مذهب من يجوز العطف على الضمير المجرور بدون اعادة الجار ۱۲ سمين ۹ه قوله يفرق في الارض اشار بذلك الى انه معطوف على خلقكم المجرور بفي على حذف مضاف ۱۲ صاوي ۱۰ه قوله وفي اختلاف الليل والنهار اشار المفسر الى ان حرف الجر مقدر يؤيده القراءة الشاذة باثباته ۱۲ صاوي ۱۱ه قوله وباردة وحارة لف ونشر مشوش وترك اثنين وهما الصبا والدبور لان الرياح اربعة بحسب جهات الافق ۱۲ جمل ۱۲ه قوله بعد الله وآياته اى بعد آيات الله كقولهم اعجبني زيد وكرمه يريدون اعجبني كرم زيد ۱۲ مدارك ۱۳ه قوله يؤمنون بالياء التحتية لابي عمرو وحفص ونافع وابن كثير وفي قراءة لمن عداهم بالتاء الفوقية ۱۲ ك ۱۴ه قوله كلمة عذاب اى فيطلق على العذاب ويطلق على واد في جهنم ۱۲ صاوي ۱۵ه قوله يسمع آيات الله يجوز فيه ان يكون مستانفا اى هو يسمع او من غير اضمار هو وان يكون حالا من الضمير في اثيم وان يكون صفة وقوله تتلى عليه حال من آيات الله وقوله ثم يصر الخ ثم لتراخي الرتبة عند العقل اى اصراره على الكفر بعد ما قررت له الادلة المذكورة وسمعها مستبعد في العقول وقوله كان لم يسمعها مستانف او حال ۱۲ ج ۱۶ه قوله مستكبرا عن الايمان اى بالآيات والاذعان لما تنطق به من الحق مزدريا لها معجبا بما عنده قيل نزلت في النضر بن الحارث وما كان يشتري من احاديث العجم ويشغل بها الناس عن استماع القرآن والآية عامة في كل من كان مضارا لدين الله وجيء بثم لان الاصرار على الضلالة والاستكبار عن الايمان عند سماع آيات القرآن مستبعد في العقول ۱۲ مدارك ۱۷ه قوله كان لم يسمعها كان مخففة حذف منها ضمير الشان والجملة اما مستانفة او حال قوله فبشره بعذاب اليم سماه بشارة تهكما بهم لان البشارة هي الخبر السار ۱۲ صاوي ۱۸ه قوله اتخذها هزوا اه في الضمير المؤنث وجهان احدهما انه عائد على آياتنا يعني القرآن والثاني انه عائد على شيئا وان كان مذكرا لانه بمعنى الآية والمعنى اتخذ ذلك الشئ هزوا الا انه تعالى قال اتخذها للاشعار بان هذا الرجل اذا احس بشئ من الكلام وعلم انه آية من جملة الآيات المنزلة على محمد صلى الله عليه وسلم خاض في الاستهزاء بجميع الآيات ولم يقتصر على الاستهزاء بذلك الواحد ۱۲ ج ۱۹ه قوله من ورائهم اى امامهم لانهم في الدنيا وهم متوجهون الى العقبى او من خلفهم لانه بعد آجالهم والوراء من الاضداد ۱۲ كمالين ۲۰ه قوله اى امامهم الوراء اسم للجهة التي يواريها الشخص من خلف وقدام كما في الكشاف والمدارك ۱۲ ۲۱ه قوله هذا هدى اى لمن اذعن له واتبعه وهم المؤمنون ووبال وخسران على الكفار قال تعالى وننزل من القرآن ما هو شفاء ورحمة للمؤمنين ولا يزيد الظالمين الا خسارا ۱۲ صاوي ۲۲ه قوله الله الذي سخر لكم البحر اى حلوا وملحا والمعنى ذلله وسهل لكم السير فيه بان جعله املس الظاهر مستويا شفافا فيحمل السفن ولا يمنع الغوص فيه ۱۲ صاوي ۲۳ه قوله قل للذين آمنوا اه اختلف في نزول هذه الآية فقال ابن عباس نزلت في عمر بن الخطاب وذلك انهم نزلوا في غزوة بني المصطلق على بئر يقال له المريسيع فارسل عبد الله بن ابي غلامه يستقي الماء فابطأ عليه فلما اتاه قال له ما حبسك قال غلام عمر قعد على طرف البئر فما ترك احدا يستقي حتى ملأ قرب النبي صلى الله عليه وسلم وقرب ابي بكر فقال عبد الله ما مثلنا ومثل هؤلاء الا كما قيل سمن كلبك ياكلك فبلغ ذلك عمر فاشتمل بسيفه يريد التوجه له فانزل الله هذه الآية فعلى هذا تكون مدنية وروى ميمون بن خيران ان فنحاص اليهودي لما نزل قوله تعالى من ذا الذي يقرض الله قرضا حسنا قال احتاج رب محمد فسمع ذلك عمر فاشتمل بسيفه وخرج في طلبه فبعث النبي صلى الله عليه وسلم اليه فرده ۱۲ جمل ۲۳ه قوله قل للذين آمنوا يغفروا للذين الخ نزلت في عمر رضى الله عنه شتمه غفاري فهم ان يبطش به ۱۲ ابو السعود والبيضاوي ۲۴ه قوله اى اغفروا للكفار اى فحذف المقول وهو اغفروا لان الجواب دال عليه اى يغفروا دال على ان القول اغفروا كقوله اذن للذين يقاتلون بانهم ظلموا اى في القتال فحذف لان يقاتلون دال عليه الخ ۱۲ جمل ۲۵ه قوله وهذا قبل الامر الخ اى فهو منسوخ بآية القتال وقيل لا بل هي محمولة على ترك المنازعة والتجاوز عنهم ۱۲

للكفار اذا هم من عمل صالحا فلنفسه عمل ومن اساء فعليها اساء ثم الى ربكم ترجعون ○ تصيرون فيجازى المصلح والمسئ ولقد آتينا بنى اسرآءيل الكتب التورىة والحكم به بين الناس والنبوة لموسى وهارون منهم ورزقنهم من الطيبت الحلالات كالمن والسلوى وفضلنهم على العلمين ○ عالمى زمانهم العقلاء وآتينهم بينت من الامر امر الدين من الحلال والحرام وبعثة محمد عليه افضل الصلوة والسلام فما اختلفوا فى بعثته الا من بعد ما جاءهم العلم بغيا بينهم ای لبغی حدث بينهم حسدا له ان ربك يقضى بينهم يوم القيمة فيما كانوا فيه يختلفون ○ ثم جعلنك يا محمد على شريعة طريقة من الامر امر الدين فاتبعها ولا تتبع اهواء الذين لا يعلمون ○ فى عبادة غير الله انهم لن يغنوا يدفعوا عنك من الله من عذابه شيئا وان الظلمين الكافرين بعضهم اولياء بعض والله ولى المتقين ○ المؤمنين هذا القرآن بصائر للناس معالم يتبصرون بها فى الاحكام والحدود وهدى ورحمة لقوم يوقنون ○ بالبعث ام بمعنى همزة الانكار حسب الذين اجترحوا اكتسبوا السيات الكفر والمعاصى ان نجعلهم كالذين آمنوا وعملوا الصلحت سواء خبر محياهم ومماتهم مبتدأ ومعطوف والجملة بدل من الكاف والضميران للكفار المعنى احسبوا ان نجعلهم فى الآخرة فى خير كالمؤمنين اى فى رغد من العيش مساو لعيشهم فى الدنيا حيث

ع ٢ ١٠ ١٨ قالوا للمؤمنين لئن بعثنا لنعطى من الخير مثل ما تعطون قال تعالى على وفق انكاره بالهمزة ساء ما يحكمون ○ اى ليس الامر كذلك فهم فى الآخرة فى العذاب على خلاف عيشهم فى الدنيا والمؤمنون فى الآخرة فى الثواب بعملهم الصالحات فى الدنيا من الصلاة والزكوة والصيام وغير ذلك وما مصدرية اى بئس حكما حكمهم هذا وخلق الله السموت والارض بالحق متعلق بخلق ليدل على قدرته ووحدانيته ولتجزى كل نفس بما كسبت من المعاصى والطاعات فلا يساوى الكافر المؤمن وهم لا يظلمون ○ افرءيت اخبرنى من اتخذ الهه هوىه ما يهواه من حجر بعد حجر يراه احسن واضله الله على علم منه تعالى اى عالما بانه من اهل الضلالة قبل خلقه وختم على سمعه وقلبه فلم يسمع الهدى ولم يعقله وجعل على بصره غشوة ظلمة فلم يبصر الهدى ويقدر هنا المفعول الثانى لرأيت اى ايهتدى فمن يهديه من بعد الله اى بعد اضلاله اياه اى لا يهتدى افلا تذكرون ○ تتعظون فيه ادغام احدى التائين فى الذال وقالوا اى منكروا البعث ما هى اى الحيوة الا حياتنا التى فى الدنيا نموت ونحيا اى يموت بعض ويحيى بعض بان يولدوا وما يهلكنا الا الدهر اى مرور الزمان قال تعالى وما لهم بذلك المقول من علم ان هم الا

۱ه قوله من عمل صالحا فلنفسه الخ جملة مستانفة لبيان كيفية الجزاء وعبارة زاده لما ذكر اجمالا ان المرأ يجزى بكسبه بين ان من كسب صالحا كالعفو عن المسئ فانه يثاب وانه هو المنتفع بكسبه ومن كسب الاساءة يعاقب ويتضرر به ثم بين ان ذلك النفع والضرر انما يكون يوم الرجوع الى الله ۱۲ جمل ۲ه قوله ولقد آتينا بنى اسرائيل الخ المقصود من ذلك تسلية صلعم كانه قال لا تحزن على كفر قومك فانا آتينا بنى اسرائيل الكتاب والنعم العظيمة فلم يشكروا واهل اصروا على الكفر ۱۲ ص ۳ه قوله والحكم اى الحكمة والفقه او فصل الخصومات بين الناس لان الملك كان فيهم ۱۲ مدارك ۴ه قوله النبوة خصها بالذكر لكثرة الانبياء عليهم السلام فيهم ۱۲ مدارك ۵ه قوله لموسى الخ لا يظهر وجه تخصيصها بالذكر مع ان الانبياء فيهم كثيرة زهاء اربعة آلاف نبى ۱۲ ك ۶ه قوله عالمى زمانهم العقلاء عبارة البيضاوى وفضلناهم على العالمين حيث آتيناهم ما لم نؤته احدا غيرهم انتهت وقوله حيث آتيناهم الخ اشارة الى انه لا حاجة الى تخصيص العالمين بعالمى زمانهم بناء على الظاهر من ان المراد تفضيلهم بما يختص بهم من الفضائل من كثرة الانبياء فيهم وفلق البحر وغرق عدوهم وانزال المن والسلوى وانفجار اثنتى عشرة عينا من حجر صغير فى مدة التيه وليس المراد تفضيلهم على العالمين بحسب الدين والثواب قوله العقلاء تقدم ما فيه وان الاولى التعبير بالثقلين ۱۲ جمل وصاوى ۷ه قوله وبعثة محمد عليه افضل الصلوة والسلام عطف على الذين اى وامر بعثة محمد صلى الله عليه وسلم قيل المراد من الدين امر الدين وقيل امر البعثة والمصنف جمع بين الامرين ۱۲ ك ۸ه قوله بغيا اى عداوة وحسدا ۱۲ بيضاوى ۹ه قوله اى لبغى الخ اشارة الى ان بغيا علة لاختلاف حدث بينهم ۱۲ ۹ه قوله لبغى حدث بينهم حسدا له صلى الله عليه وسلم بعد علمهم بحقيقة الحال لا يكون اختلافهم الا بغيا وفسادا ۱۲ كمالين ۱۰ه قوله ثم جعلناك الخ الكاف لمفعول اول لجعلنا وعلى شريعة هو المفعول الثانى والشريعة تطلق على مورد الناس من الماء وعلى المذهب والملة والمراد ههنا ما شرعه الله لعباده من الدين سمى شريعة لانه يقصد ويلجأ اليه كما يلجأ الى الماء من العطش ۱۲ صاوى ۱۱ه قوله ولا تتبع اهواء الذين لا يعلمون اى ولا تتبع ما لا حجة عليه من اهواء الجهال ودينهم المبنى على هوى وبدعة وهم رؤساء قريش حين قالوا له ارجع الى دين آبائك كذا فى المدارك ۱۲ ۱۲ه قوله الذين لا يعلمون اى وهم رؤساء قريش حيث قالوا ارجع الى دين آبائك فانهم كانوا افضل منك واسن ۱۲ صاوى ۱۳ه قوله هذا بصائر آه هذا مبتدأ وبصائر خبره وجمع الخبر باعتبار ما فى المبتدأ من تعدد الآيات والبراهين آه سمين وجعل الدلائل لوضوحها بمنزلة البصائر فى القلوب ليتوصل بكل واحد منها الى تحصيل العرفان واليقين ۱۲ جمل ۱۴ه قوله معالم جمع معلم وفى المختار العلم الاثر يستدل على الطريق وفى الكبير والمعنى هذا القرآن بصائر للناس جعل ما فيه من البيانات الشافية والبينات الكافية بمنزلة البصائر فى القلوب ۱۲ ۱۵ه قوله ام بمعنى همزة الانكار اى فهى منقطعة واما المنقطعة تقدر تارة ببل التى للاضراب الانتقالى وهمزة الانكار وتارة ببل فقط وتارة بهمزة الانكار فقط من الجمل وفى البيضاوى ام منقطعة ومعنى الهمزة فيها انكار الحسبان ۱۲ ۱۶ه قوله الذين اجترحوا السيئات قال الكلبى هم عتبة وشيبة ابنا ربيعة والوليد بن عتبة والذين آمنوا وعملوا الصالحات على وحمزة وعبيدة بن الحرث رضى الله عنهم حين برزوا اليهم يوم بدر فقتلوهم وقيل نزلت فى قوم من المشركين قالوا انهم يعطون فى الآخرة خيرا مما يعطاه المؤمن كما اخبر الله عنهم فى قوله ولئن رجعت الى ربى ان لى عنده للحسنى ۱۲ ۱۷ه قوله سواء بالرفع للاكثر خبر لقوله محياهم ومماتهم وبالنصب لحمزة وعلى وحفص على انه بمعنى مستويا بدل من الكاف او حال منه وما بعده مرتفع به على الفاعلية ۱۲ ك ۱۷ه قوله سواء خبر هذا على قراءة الرفع وقرئ فى السبع بنصبه على الحال من الضمير المستتر فى الجار والمجرور وهما كالذين آمنوا ويكون المفعول الثانى للجعل هو كالذين آمنوا اى احسبوا ان نجعلهم مثلهم فى حال استواء محياهم ومماتهم ليس الامر كذلك ومحياهم فاعل بسواء لاعتماده ۱۲ ج ۱۸ه قوله والجملة اى جملة المبتدأ والخبر وقوله بدل من الكاف اى الداخلة على الذين كانها فى محل النصب على انها مفعول ثان للجعل فهى اسم اى ان نجعلهم امثال الذين آمنوا الخ ثم ابدلت منها الجملة لان الجملة تقع مفعولا ثانيا فكانت فى حكم المفرد وهذا البدل بدل اشتمال او بدل كل ۱۲ كرخى ۱۹ه قوله والضميران للكفار وان كان الضميران للمؤمنين فالجملة حال من الضمير فى المفعول الثانى والمعنى احسبوا ان نجعل فى الآخرة فى خير كالمؤمنين اى فى رغد من العيش اى سعة منه فيها كعيشهم فى الدنيا حيث قالوا للمؤمنين لئن بعثنا لنعطى من الخير ما تعطون ۱۲ كمالين ۲۰ه قوله رغد رغد بالتحريك اى واسعة طيبة ۱۲ صراح ۲۱ه قوله اى ليس الامر كذلك وما مصدرية اى بئس حكما حكمهم هذا اى كونهم كالمسلمين يشير الى ان ساء من افعال الذم وفاعله ضمير مبهم والتمييز محذوف قال الرضى يجوز حذفه كما قيل فى قوله تعالى بئس مثل القوم الذين ان التمييز محذوف اى بئس مثلا مثل القوم انتهى والمخصوص بالمدح قوله ما يحكمون لانه فى تاويل المصدر اى حكمهم هذا افصح كون ساء من الافعال الذين وضع لانشاء الذم مع كون ما مصدرية وقال القاضى ما موصوفة وساء لانشاء الذم اى بئس شيئا حكموا بذلك ولو جعل مصدرية فالفعل للاخبار ۱۲ ك ۲۲ه قوله وما مصدرية هذا قول ابن عطية وعليه فالمصدر المنسبك منها ومما بعدها هو الفاعل واذا كان الفاعل مذكورا لم يكن هناك تمييز فقول الشارح بئس حكما حكمهم ليس على ما ينبغى اذ مقتضاه انها تمييز واذا كانت تمييزا كان الفاعل مستترا وهذا ينافى كونها مصدرية ۱۲ جمل ۲۳ه قوله ليدل آه يشير الى ان لتجزى عطف على علة محذوفة وقيل عطف على معنى بالحق فانه بمعنى خلقها للعدل والصواب لا للبعث ۱۲ كمالين ۲۴ه قوله اخبرنى آه اى ففيه تجوز ان اطلاق الرؤية وارادة الاخبار على طريق اطلاق اسم السبب وارادة المسبب لان الرؤية سبب للاخبار وجعل الاستفهام بمعنى الامر بجامع مطلق الطلب وقوله من اتخذ مفعول اول لرأيت ۱۲ ج ۲۵ه قوله ما يهواه من الخ اخرج الحاكم من طريق سعيد بن جبير عن ابن عباس كان الرجل من العرب يعبد الحجر فاذا وجد احسن منه اخذه والقى الآخر فانزل الله عز وجل هذه الآية انتهى قال سعيد بن جبير كان العرب يعبدون الحجارة والذهب والفضة فاذا وجدوا الحجر احسن من الاول رموه وكسروه وعبدوا الآخر قال الشعبى انما سمى الهوى لانه يهوى صاحبه فى النار وعن ابن عباس والحسن وذلك الكافر اتخذ دينه ما هواه فلا يهوى شيئا الا ركبه لانه لا يؤمن بالله ولا يخافه ولا يحرم ما حرم عليه ۱۲ كمالين ۲۵ه قوله ما يهواه من حجر بعد حجر الخ روى عن ابى رجاء العطاردى وهو ثقة ادرك الجاهلية ومات سنة خمس ومائة وعشرين سنة قال كنا نعبد الحجر فاذا وجدنا حجرا احسن منه القيناه واخذنا الآخر فاذا لم نجد حجرا جمعنا حثوة من تراب فحلبنا عليها ثم طفنا بها خطيب وانما سمى الهوى لانه يهوى بصاحبه فى النار ۱۲ روح ۲۶ه قوله اى عالما آه جعل الشيخ المصنف قوله على علم حالا من الفاعل ويمكن ان يجعل حالا من المفعول فيكون مثل قوله فما اختلفوا الا من بعد ما جاءهم العلم والمعنى اضله وهو عالم بالحق وهذا اشد تشنيعا عليه ۱۲ ج ۲۷ه قوله ويقدر ههنا الخ وحذف لدلالة من يهديه عليه ۱۲ ۲۸ه قوله اى بعد اضلاله اشارة الى ان فيه مضافا مقدرا بالقرينة ما قبله ۱۲ ك ۲۹ه قوله اى يموت بعض ويحيى بعض الخ جواب عما يقال ان قولهم نموت ونحيى فيه اعتراف بالحياة بعد الموت مع انهم ينكرونها فلذلك اوله بقوله اى يموت بعض الخ وقوله بان يولدوا اى البعض فالضمير باعتبار معناه ۱۲ جمل ۳۰ه قوله المقول اشارة الى المشار اليه لذلك اى القول البعيد من الصواب وهو انه لا حياة بعد هذه وان الهلاك منسوب الى الدهر على انه مؤثر فى نفسه ۱۲ خطيب

يَظُنُّوْنَ ○ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا من القران الدالة على قدرتنا على البعث بَيِّنٰتٍ واضحات حال مَّا كَانَ
حُجَّتَهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوا ائْتُوْا بِاٰبَآئِنَآ احياء اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○ انا نبعث قُلِ اللّٰهُ يُحْيِيْكُمْ حين كنتم نطفا ثُمَّ
يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ احياء اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ شك فِيْهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ وهم القائلون ما ذكر لَا يَعْلَمُوْنَ ○ ع ۳ ۵ ۱۹
وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يبدل منه يَوْمَئِذٍ يَّخْسَرُ الْمُبْطِلُوْنَ ○ الكافرون اے
يظهر خسرانهم بان يصيروا الى النار وَتَرٰى كُلَّ اُمَّةٍ اى اهل دين جَاثِيَةً قف على الركب او مجتمعة كُلُّ اُمَّةٍ تُدْعٰٓى
اِلٰى كِتٰبِهَا ۭ كتاب اعمالها ويقال لهم اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ اى جزاءه هٰذَا كِتٰبُنَا ديوان الحفظة يَنْطِقُ
عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ ۭ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ نثبت ونحفظ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُدْخِلُهُمْ
رَبُّهُمْ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۭ جنته ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ○ البين الظاهر وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۣ فيقال لهم اَفَلَمْ
حذف القول خصها بعد ما شائع ۱۲
تَكُنْ اٰيٰتِيْ القران تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاسْتَكْبَرْتُمْ تكبرتم وَكُنْتُمْ قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ○ كافرين وَاِذَا قِيْلَ لكم ايها الكفار
اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ بالبعث حَقٌّ وَّالسَّاعَةُ بالرفع والنصب لَا رَيْبَ شك فِيْهَا قُلْتُمْ مَّا نَدْرِيْ مَا السَّاعَةُ ۙ اِنْ ما
نَّظُنُّ اِلَّا ظَنًّا قال المبرد اصله ان نحن الا نظن ظنا وَّمَا نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِيْنَ ○ انها آتية وَبَدَا ظهر لَهُمْ
في الآخرة سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا في الدنيا اى جزاؤها وَحَاقَ نزل بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ○ اى العذاب وَ
قِيْلَ الْيَوْمَ نَنْسٰىكُمْ نترككم في النار كَمَا نَسِيْتُمْ لِقَاۗءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا اى تركتم العمل للقائه وَمَاْوٰىكُمُ النَّارُ
وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ○ مانعين منها ذٰلِكُمْ بِاَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ القران هُزُوًا وَّغَرَّتْكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ
حتى قلتم لا بعث ولا حساب فَالْيَوْمَ لَا يُخْرَجُوْنَ بالبناء للفاعل والمفعول مِنْهَا من النار وَلَا هُمْ
حمزة وعلى ۱۲ ک للباقين ۱۲ ک
يُسْتَعْتَبُوْنَ ○ اى لا يطلب منهم ان يرضوا ربهم بالتوبة والطاعة لانها لا تنفع يومئذ فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ الوصف
بالجميل على وفاء وعده في المكذبين رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ خالق ما ذكر والعالم
ما سوى الله وجمع لاختلاف انواعه ورب بدل وَلَهُ الْكِبْرِيَاۗءُ العظمة فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۠ حال اى
من الجلالة ۱۲ ک
كائنة فيهما وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○ ع ۴ ۱۱ ۲۰
تقدم سُوْرَةُ الْاَحْقَافِ مكية الا قل ارأيتم ان كان من عند
الله الآية والا فاصبر كما صبر اولوا العزم من الرسل الآية والا ووصينا الانسان
بوالديه الثلاث آيات وهي اربع او خمس وثلثون آية بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
حٰمٓ ○ الله اعلم بمراده به تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ القران مبتدأ مِنَ اللّٰهِ خبره الْعَزِيْزِ في ملكه الْحَكِيْمِ ○
في صنعه مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا خلقا بِالْحَقِّ ليدل على قدرتنا ووحدانيتنا

۱ہ قولہ ماکان حجتہم بالنصب خبر کان وقولہ الا ان قالوا اسمہا اے الا قولہم وتسمیتہا حجۃ علی سبیل التہکم او علی حسب زعمہم ۱۲ صاوی **۲ہ قولہ** ثم یجمعکم الی یوم القیامۃ اے یبعثکم یوم القیامۃ جمیعا ومن کان قادرا علی ذلک کان قادرا علے الاتیان بآبائکم ضرورۃ ۱۲ مدارک **۳ہ قولہ** ویوم تقوم الساعۃ ظرف لقولہ یخسر وقولہ یومئذ بدل من یوم قبلہ للتوکید والتنوین فی یومئذ عوض عن جملۃ مقدرۃ والتقدیر یومئذ تقوم الساعۃ فہو بدل توکیدی ۱۲ صاوی **۴ہ قولہ** یبدل منہ الظاہر انہ تاکید لہ والتنوین فی اذ عوض عن المضاف الیہ المحذوف اے قیام الساعۃ ۱۲ ک **۵ہ قولہ** اے یظہر خسرانہم جواب عما یقال ان خسرانہم متحتم فی الازل ۱۲ صاوی **۶ہ قولہ** کل امۃ العامۃ علی الرفع بالابتداء وتدعی خبرہا ویعقوب بالنصب علی البدل من کل امۃ الاولی بدل نکرۃ موصوفۃ من مثلہا ۱۲ ج **۷ہ قولہ** جاثیۃ علی الرکب اے بارکۃ مستوفزۃ علی الرکب وفی القاموس استوفز فی قعدتہ انتصب فیہا غیر مطمئن او وضع رکبتیہ ورفع الیتیہ واستقل علی رجلیہ متہیأ للوثوب وقولہ او مجتمعۃ من الجثوۃ وہی الجماعۃ من البیضاوی وفی المدارک جاثیۃ جالسۃ علی الرکب یقال جثا فلان یجثو اذا جلس علی رکبتیہ وقیل جاثیۃ مجتمعۃ انتہی ۱۲ **۸ہ قولہ** علی الرکب اے بارکۃ علیہ فی القاموس جثی کدعا ورمی جثوا وجثیا بضمہما جلس علی رکبتیہ او مجتمع من الجثوۃ مثلثۃ الجیم وہی فی الاصل ما اجتمعت فیہ من تراب وغیرہ ۱۲ کمالین **۹ہ قولہ** الی کتابہا اضیف لہم الکتاب باعتبار انہ مشتمل علی اعمالہم ۱۲ صاوی **۱۰ہ قولہ** ہذا کتابنا اضیف الکتاب الیہم لملابستہ ایاہم لان اعمالہم مثبتۃ فیہ والی اللہ تعالی لانہ مالکہ والآمر ملائکتہ ان یکتبوا فیہ اعمال عبادہ ۱۲ مدارک **۱۱ہ قولہ** ینطق علیکم بالحق اے یدل علیہ لانہم یقرؤنہ فیذکرہم بما فعلوا لقولہ تعالی ویقولون یا ویلتنا مال ہذا الکتاب لا یغادر صغیرۃ ولا کبیرۃ الا احصاہا ۱۲ صاوی **۱۲ہ قولہ** نستنسخ نستکتب الملائکۃ اعمالکم وقیل نسخت واستنسخت بمعنی ولیس ذلک بنقل من کتاب بل معناہ نثبت کما فی المدارک والیہ اشار الشارح بقولہ نثبت ونحفظ ۱۲ **۱۳ہ قولہ** نثبت ونحفظ ای نامر الملائکۃ بنسخ ما کنتم تعملون واثباتہ فلیس المراد بالنسخ ابطال شیء واقامۃ آخر مقامہ اذ ورد ان الملک اذا صعد بالعمل یؤمر بالمقابلۃ علی ما فی اللوح ۱۲ کرخی **۱۴ہ قولہ** فاما الذین آمنوا الخ تفصیل للمجمل المفہوم من قولہ ینطق علیکم بالحق او لتجزون ۱۲ جمل **۱۵ہ قولہ** فیدخلہم ربہم فی رحمتہ اے مع السابقین فلا ینافی ان المؤمن وان لم یعمل الصالحات یدخل الجنۃ لکن لا مع السابقین بل اما بعد الحساب او بعد الشفاعۃ فلا یقال ان التقیید بالعمل الصالح یخرج من مات علی الایمان ولم یعمل صالحا ۱۲ صاوی **۱۶ہ قولہ** جنتہ انما فسر العام بالخاص لان الجنۃ اثر الرحمۃ التی تستقر الخلائق فیہا وتوصف بالدخول فیہا دون غیرہا من آثار الرحمۃ ۱۲ صاوی **۱۷ہ قولہ** بالرفع والنصب اے فیہما قراءتان سبعیتان فالرفع علی الابتداء وجملۃ لا ریب فیہا خبرہ والنصب عطفا علی اسم ان ۱۲ **۱۷ہ قولہ** بالرفع والنصب اے قرأ حمزۃ بالنصب عطفا علی وعد اللہ والباقون برفعہا علی انہ مبتدأ وما بعدہا من الجملۃ المنفیۃ وہو قولہ لا ریب فیہ خبرہا ۱۲ **۱۸ہ قولہ** قال المبرد الخ اشار بہ الی ان ہذہ الآیۃ لا بد فیہا من تاویل لان المصدر الذی وقع مؤکدا لا یجوز ان یقع استثناء مفرغا فلا یقال ما ضربت الا ضربا لعدم الفائدۃ فیہ لکونہ بمنزلۃ ان یقال ما ضربت الا ضربت وقد تقرر فی النحو انہ یجوز تفریغ العامل لما بعدہ من جمیع المعمولات الا المفعول المطلق فلا یقال ما ظننت الا ظنا لاتحاد مورد النفی والاثبات وہو الظن والحصر انما یتصور حین تغایر موردیہما فالمصنف ذکر فی تاویل الآیۃ ان مورد النفی محذوف ہو کون المتکلم علی فعل من الافعال فہذا مورد النفی ومورد الاثبات کونہ یظن ظنا فکلمۃ الا وان کانت متاخرۃ لفظا فہی متقدمۃ فی التقدیر فمدلول الحصر اثبات الظن لانفسہم ونفی ما عداہ ومن جملۃ ما عداہ الیقین والمقصود نفیہ لکنہ نفی ما عدا الظن مطلقا للمبالغۃ فی نفی الیقین ولذلک اکد بقولہ وما نحن بمستیقنین ۱۲ جمل **۱۹ہ قولہ** اے جزاؤہا یعنی المراد ظہور جزاء السیئات بحذف المضاف ۱۲ **۲۰ہ قولہ** ننساکم اے نترککم فی العذاب کما ترکتم عدۃ لقاء یومکم وہی الطاعۃ واضافۃ اللقاء الی الیوم کاضافۃ المکر فی قولہ بل مکر اللیل والنہار اے نسیتم لقاء اللہ تعالی فی یومکم ہذا ولقاء جزائہ ۱۲ مدارک **۲۱ہ قولہ** نترککم فی النار اشار بذلک الی ان المراد من النسیان الترک مجازا لان الترک مسبب عن النسیان فان من نسی اشیاء ترکہ فسمی السبب باسم المسبب لاستحالۃ حقیقۃ النسیان علیہ تعالی ۱۲ صاوی **۲۲ہ قولہ** ذلکم اے العذاب العظیم بانکم اے بسبب انکم اتخذتم آیات اللہ ہزوا اے بسبب استہزائکم بآیات اللہ ۱۲ جمل **۲۳ہ قولہ** فالیوم لا یخرجون فیہ التفات من الخطاب للغیبۃ ونکتۃ الاشارۃ الی انہم ساقطون عن رتبۃ الخطاب لہوانہم ۱۲ صاوی **۲۴ہ قولہ** ولا ہم یستعتبون العتبی بالضم الرضا والسین للطلب وقد مر لہ زیادۃ بیان ۱۲ ک **۲۵ہ قولہ** رب بدل اے رب فی المواضع الثلاثۃ بدل من اللہ ۱۲ **۲۶ہ قولہ** حال اے من الکبریاء کما اشار لہ فی التقریر ۱۲ جمل **۲۷ہ قولہ** سورۃ الاحقاف سیاتی من الشارح ان الاحقاف واد بالیمن کانت فیہ منازل عاد وسیاتی من غیرہ ان احقاف جمع حقف وہو المستطیل من الرمل ۱۲ جمل **۲۸ہ قولہ** الا قل ارأیتم الخ اے بناء علی ان الشاہد عبد اللہ بن سلام اذ لم یظہر منہ التصدیق بالقرآن الا بالمدینۃ واما علی ان المراد بہ موسی علیہ السلام فلا تکون مدنیۃ ۱۲ صاوی **۲۹ہ قولہ** وہی اربع او خمس الخ ہذا الخلاف مبنی علی ان حٰم تعد آیۃ مستقلۃ اولا ۱۲ صاوی **۳۰ہ قولہ** اللہ اعلم بمرادہ بہ تقدم غیر مرۃ ان ہذا القول ہو الاسلم وہو طریقۃ السلف فی تفویض علم المتشابہ للہ تعالی ۱۲ صاوی **۳۱ہ قولہ** من اللہ الخ اے لم یخترعہ من نفسہ ولم ینقلہ من بشر ولا من جنی کما قال الکفار ۱۲ صاوی **۳۲ہ قولہ** الا بالحق صفۃ لمصدر محذوف اشار لہ بقولہ خلقا والباء للملابسۃ ۱۲ جمل

وَاَجَلٍ مُّسَمًّى الى فنائهما يوم القيمة وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَمَّآ اُنْذِرُوْا خوفوا به من العذاب مُعْرِضُوْنَ ○
قُلْ اَرَءَيْتُمْ اخبروني مَّا تَدْعُوْنَ تعبدون مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اي الاصنام مفعول اول اَرُوْنِيْ اخبروني تاكيد
مَاذَا خَلَقُوْا مفعول ثان مِنَ الْاَرْضِ بيان ما اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ مشاركة فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ مع الله وام
بمعنى همزة الانكار اِيْتُوْنِيْ بِكِتٰبٍ منزل مِّنْ قَبْلِ هٰذَآ القران اَوْ اَثٰرَةٍ بقية مِّنْ عِلْمٍ يوثر عن الاولين بصحة
دعواكم في عبادة الاصنام انها تقربكم الى الله اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○ في دعواكم وَمَنْ استفهام بمعنى النفي
اي لا احد اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا يعبد مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اي غيره مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وهم الاصنام
لا يجيبون عابديهم الى شيء يسألونه ابدا وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ عبادتهم غٰفِلُوْنَ ○ لانهم جماد لا يعقلون
وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوْا اي الاصنام لَهُمْ لعابديهم اَعْدَآءً وَّكَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ بعبادة عابديهم كٰفِرِيْنَ ○
جاحدين وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اي اهل مكة اٰيٰتُنَا القران بَيِّنٰتٍ ظاهرات حال قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا منهم لِلْحَقِّ
اي القران لَمَّا جَآءَهُمْ هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ○ بين ظاهر اَمْ بمعنى بل وهمزة الانكار يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ اي القران
قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فرضا فَلَا تَمْلِكُوْنَ لِيْ مِنَ اللّٰهِ من عذابه شَيْئًا اي لا تقدرون على دفعه عني اذا عذبني
الله هُوَ اَعْلَمُ بِمَا تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ تقولون في القران كَفٰى بِهٖ تعالى شَهِيْدًا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ وَهُوَ الْغَفُوْرُ لمن
تاب الرَّحِيْمُ ○ به فلم يعاجلكم بالعقوبة قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا بديعا مِّنَ الرُّسُلِ اي اول مرسل قد سبق
مثلي قبلي كثير منهم فكيف تكذبونني وَمَآ اَدْرِيْ مَا يُفْعَلُ بِيْ وَلَا بِكُمْ في الدنيا أأخرج من بلدي أم
أقتل كما فعل بالانبياء قبلي او ترمون بالحجارة ام يخسف بكم كالمكذبين قبلكم اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى
اِلَيَّ اي القران ولا ابتدع من عندي شيئا وَمَآ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ○ بين الانذار قُلْ اَرَءَيْتُمْ اخبروني ماذا
حالكم اِنْ كَانَ اي القران مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَكَفَرْتُمْ بِهٖ جملة حالية وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ هو
عبد الله بن سلام عَلٰى مِثْلِهٖ اي عليه انه من عند الله فَاٰمَنَ الشاهد وَاسْتَكْبَرْتُمْ تكبرتم عن الايمان و
جواب الشرط بما عطف عليه الستم ظالمين دل عليه اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ○ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اي في حقهم لَوْ كَانَ الايمان خَيْرًا مَّا سَبَقُوْنَآ اِلَيْهِ وَاِذْ لَمْ يَهْتَدُوْا اي القائلون بِهٖ اي بالقران
فَسَيَقُوْلُوْنَ هٰذَآ اي القران اِفْكٌ كذب قَدِيْمٌ ○ وَمِنْ قَبْلِهٖ اي القران كِتٰبُ مُوْسٰٓى اي التورٰة اِمَامًا وَّ
رَحْمَةً للمؤمنين به حالان وَهٰذَا اي القران كِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ للكتب قبله لِّسَانًا عَرَبِيًّا حال من الضمير في
مصدق لِّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مشركي مكة وَهُوَ بُشْرٰى لِلْمُحْسِنِيْنَ ○ للمؤمنين اِنَّ الَّذِيْنَ

ان

ع ۱

۱ه قوله واجل مسمى عطف على الحق والكلام على حذف مضاف الى والا بتقدير اجل مسمى لان الاجل نفسه متأخر عن الخلق وفيه رد على الفلاسفة القائلين بقدم العالم ۱۲ صاوي ۲ه قوله عما انذروا اے عما انذروه من هول ذلك اليوم الذي لا بد لكل مخلوق من انتهائه اليه قوله معرضون اے لا يؤمنون به ولا يهتمون بالاستعداد له ويجوز ان تكون ما مصدرية اے عن انذارهم ذلك اليوم ۱۲ مدارك ۳ه قوله اروني احتملت وجهين احدهما ان تكون توكيدا لها لانها بمعنى اخبروني وعلى هذا يكون المفعول الثاني لارايتم جملة قوله ماذا خلقوا لانه استفهام والمفعول الاول هو قوله ما تدعون والوجه الثاني ان لا تكون مؤكدة لها وعلى هذا تكون المسألة من باب التنازع لان ارايتم يطلب ثانيا واروني كذلك وقوله ماذا خلقوا هو المتنازع فيه وتكون المسألة من اعمال الثاني والحذف من الاول وجوز ابن عطية في ارايتم ان لا يتعدى حيث قال وارايتم لفظ موضع للسؤال والاستفهام لا يقتضي مفعولا وجعل ما تدعون استفهاما معناه التوبيخ وقال وتدعون معناه تعبدون قلت وهذا رأي الاخفش وقد قال بذلك في قوله قال ارايت اذ اوينا الى الصخرة وقد مضى ذلك ۱۲ ج ۴ه قوله ايتوني بكتاب الخ هذا من جملة المقول والامر للتبكيت والاشارة الى نفي الدليل المنقول بعد الاشارة الى نفي الدليل المعقول ۱۲ جمل ۵ه قوله او اثارة هو مصدر كالغواية والضلالة من قولهم سمنت الناقة على اثارة من لحم اے على بقية منه وقيل معناها الرواية وقيل العلامة ۱۲ كمالين ۶ه قوله يوثر عن الاولين اے ينقل عنهم وعن ابن عباس انه قال في الاثر هو الخط رواه الحاكم وصححه ۱۲ ۷ه قوله من لا يستجيب الخ من نكرة موصوفة بالجملة بعدها او اسم موصول وما بعدها صلتها وهي معمولة ليدعو والمعنى لا احد اضل من شخص يعبد شيئا لا يجيبه او الشيء الذي لا يجيبه ولا ينفعه في الدنيا والآخرة ۱۲ صاوي ۷ه قوله من لا يستجيب له الجملة مفعول يدعو ۱۲ روح ۸ه قوله الى يوم القيامة الغاية داخلة في المغيا وهو كناية عن عدم الاستجابة في الدنيا والآخرة ۱۲ صاوي ۸ه قوله الى يوم القيامة ظاهر الغاية الدالة على انتهاء ما قبلها بها ان بعدها تقع الاستجابة مع انه ليس كذلك ويمكن ان يجاب بان المراد بها التابيد كقوله تعالى وان عليك لعنتي الى يوم الدين ۱۲ جمل ۹ه قوله وهم الاصنام وانما عبر عنهم بمن في قوله من لا يستجيب وبضمير العقلاء في قوله وهم الخ وذلك لان عابديها كانوا يصفونها بالتمييز جهلا وغباوة فالكلام على سبيل المجاراة معهم وايضا فقد اسند اليها ما يسند لاولي العلم من الاستجابة والغفلة ۱۲ كرخي ۱۰ه قوله لا يعقلون اشار بذلك الى ان المراد من الغفلة عدم الفهم ۱۲ صاوي ۱۱ه قوله واذا حشر الناس اے جمعوا بعد اخراجهم من القبور قوله جاحدين اے منكرين وهذا نظير قوله تعالى وقال شركاؤهم ما كنتم ايانا تعبدون ۱۲ صاوي ۱۲ه قوله ام بمعنى بل الخ اے ما في ام من الهمزة للانكار والتوبيخ المتضمن للتعجب اے بل ايقولون افترى القرآن ۱۲ ابو السعود ۱۳ه قوله تفيضون يقال افاضوا في الحديث اذا خاضوا فيه وشرعوا اے تخوضون في قدح القرآن وطعنه ۱۲ روح ۱۴ه قوله تقولون الخ بيان للمعنى المراد به ههنا والافاضة في اللغة الاندفاع ۱۲ كما ۱۵ه قوله ما كنت بدعا فيه وجهان احدهما انه على حذف مضاف تقديره ذا بدع قاله ابو البقاء وهذا على ان يكون البدع مصدرا والثاني ان البدع بنفسه صفة على فعل بمعنى بديع كالخف والخفيف والبدع والبديع ما لم ير له مثل وهو من الابتداع وهو الاختراع وقرأ عكرمة وابو حيوة وابن ابي عبلة بدعا بفتح الدال جمع بدعة اے ما كنت ذا بدع وقرأ ابو حيوة ايضا ومجاهد بدعا بفتح الباء وكسر الدال وهو وصف كحذر ۱۲ جمل ۱۶ه قوله بديعا اشار بذلك الى ان بدعا صفة كخف وخفيف وهو من الابتداع والاختراع ويصح ان يكون مصدرا على حذف مضاف اے ذا بدع وقرئ شذوذا بكسر الباء وفتح الدال جمع بدعة اے ما كنت صاحب بدع وبفتح الباء وكسر الدال وصف كحذر ۱۲ صاوي ۱۷ه قوله وما ادري ما يفعل بي ولا بكم ما استفهامية مبتدأ والجملة بعدها خبرها وهي معلقة لادري عن العمل فهي سادة مسد مفعوليها ولما نزلت هذه الآية فرح المشركون والمنافقون وقالوا كيف نتبع نبيا لا يدري ما يفعل به ولا بنا وانه لا فضل له علينا ولولا انه ابتدع الذي يقوله من تلقاء نفسه لاخبره الذي بعثه بما يفعل به فنسخت هذه الآية وارغم الله انف الكفار بنزول قوله تعالى ليغفر لك الله ما تقدم من ذنبك وما تاخر الآية فقالت الصحابة هنيئا لك يا رسول الله لقد بين الله لك ما يفعل بك فليت شعرنا ما هو فاعل بنا فنزلت ليدخل المؤمنين والمؤمنات جنات تجري من تحتها الانهار الآية ونزلت وبشر المؤمنين بان لهم من الله فضلا كبيرا فهذه الآية نزلت في اوائل الاسلام قبل بيان مآل النبي والمؤمنين والكافرين والا فما خرج صلى الله عليه وسلم من الدنيا حتى اعلمه الله في القرآن ما يحصل له وللمؤمنين والكافرين في الدنيا والآخرة اجمالا وتفصيلا ۱۲ صاوي ۱۸ه قوله أأخرج من بلدي الخ يجوز ان يكون المنفي هي الدراية المنفصلة اے وما ادري ما يفعل بي ولا بكم في الدارين على التفصيل اذ لا علم لي بالغيب وان كان الاجمال معلوما فان جند الله هم الغالبون وان مصير الابرار الى النعيم ومصير الكفار الى الجحيم وايضا عرفه الله بوحيه اليه عاقبة امره وامرهم فامره بالهجرة ووعده العصمة من الناس وامره بالجهاد واخبر انه يظهر دينه على الاديان كلها ويسلط على اعدائه ويستأصلهم وقد روي عن الكلبي ان النبي عليه الصلوة والسلام رأى في المنام انه يهاجر الى ارض ذات نخل وشجر فاخبر اصحابه فحسبوا انه وحي اوحي اليه فاستبشروا ۱۲ روح ۱۹ه قوله اخبروني ماذا حالكم اشار بهذا الى ان مفعولي ارايتم محذوفان للدلالة عليهما وفي السمين قوله ارايتم مفعولاها محذوفان تقديره ارايتم حالكم ان كان كذا الستم ظالمين وجواب الشرط ايضا محذوف تقديره فقد ظلمتم ولهذا اتى بفعل الشرط ماضيا ۱۲ ج ۲۰ه قوله وهو عبد الله بن سلام اخرجه الترمذي عن عبد الله بن سلام نفسه واخرجه الشيخان عن عامر بن سعد عن ابيه وهذه الآية مستثناة من كون السورة مكية كذا اخرجه ابن المنذر عن ابن سيرين وذكره المصنف في اول السورة وقد يأول بان المراد وشهد شاهد فيكون على طريقة ونادى اصحاب الاعراف ۱۲ ك ۲۱ه قوله اي عليه يشير الى ان مثل صلة اي شهد على القرآن انه من عند الله ۱۲ ك ۲۲ه قوله الستم ظالمين كذا قال الزمخشري ومنهم من قدر فقد ظلمتم ورد ما ذكره الزمخشري بان الجملة الاستفهامية اذا وقعت جوابا لزمتها الفاء ۱۲ ك ۲۳ه قوله للذين آمنوا اي لاجلهم وهو كلام كفار مكة قالوا ان عامة من يتبع محمدا السقاط يعنون الفقراء مثل عمار وصهيب وابن مسعود ۱۲ مدارك ۲۴ه قوله لو كان خيرا ما سبقونا اليه بالفارسية اگر اين دين بهتر بودے سبقت نكردندے بر ما بسوے آں مومنان ۱۲ ۲۵ه قوله واذ لم يهتدوا به قال الزمخشري انه ظرف لمحذوف مثل ظهر عنادهم لا القول فسيقولون فانه للاستقبال واذ للمضي ووجهه من جعل ظرفا له بان المضارع للاستمرار والسين لمجرد التاكيد واما الفاء فلا يمنع عن العمل فيما قبلها نص عليه الرضي والاخير هو المرضي عنده حيث لم ينقل العامل للظرف ۱۲ ك ۲۶ه قوله ومن قبله الخ خبر مقدم وكتاب مبتدأ مؤخر والجملة حالية او مستانفة وهو رد لقولهم هذا افك قديم مع كونه لا يصح كونه افكا قديما مع كونكم سلمتم كتاب موسى ورجعتم الى حكمه فان القرآن مصدق لكتاب موسى وغيره وفيه قصص المتقدمين من الرسل وغيرهم والمتاخرين ۱۲ صاوي

قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا على الطاعة فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○ أُولٰٓئِكَ أَصْحٰبُ الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ
فِيْهَا حال جَزَآءً منصوب على المصدر بفعله المقدر اي يجزون بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ
بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا وفي قراءة احسانا اي امرناه ان يحسن اليهما فنصب احسانا على المصدر بفعله المقدر ومثله
حسنا حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا اي على مشقة وَحَمْلُهُ وَفِصٰلُهُ من الرضاع ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ستة اشهر
اقل مدة الحمل والباقي اكثر مدة الرضاع وقيل ان حملت به ستة او تسعة ارضعته الباقي حَتّٰىٓ غاية لجملة
مقدرة اي وعاش حتى إِذَا بَلَغَ أَشُدَّهُ هو كمال قوته وعقله ورأيه اقله ثلاث وثلثون سنة وَبَلَغَ أَرْبَعِيْنَ سَنَةً
اي تمامها وهو اكثر الاشد قَالَ رَبِّ الى آخره نزل في ابي بكر الصديق لما بلغ اربعين سنة بعد سنتين من مبعث
النبي صلى الله عليه وسلم آمن به ثم آمن ابواه ثم ابنه عبد الرحمن وابن عبد الرحمن ابو عتيق أَوْزِعْنِيْٓ ألهمني أَنْ أَشْكُرَ
نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وهي التوحيد وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ فاعتق تسعة من
المؤمنين يعذبون في الله وَأَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ فكلهم مؤمنون إِنِّيْ تُبْتُ إِلَيْكَ وَإِنِّيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ○
أُولٰٓئِكَ اي قائلوا هذا القول ابو بكر وغيره الَّذِيْنَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ أَحْسَنَ بمعنى حسن مَا عَمِلُوْا وَنَتَجَاوَزُ عَنْ سَيِّاٰتِهِمْ
فِيْٓ أَصْحٰبِ الْجَنَّةِ حال اي كائنين في جملتهم وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِيْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ○ في قوله تعالى وَعَدَ
اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ وَالَّذِيْ قَالَ لِوَالِدَيْهِ وفي قراءة بالافراد اريد به الجنس أُفٍّ بكسر الفاء و
فتحها بمعنى مصدر اي نتنا وقبحا لَّكُمَآ أتضجر منكما أَتَعِدٰنِنِيْٓ وفي قراءة بالادغام أَنْ أُخْرَجَ من القبر وَقَدْ
خَلَتِ الْقُرُوْنُ الامم مِنْ قَبْلِيْ ولم تخرج من القبور وَهُمَا يَسْتَغِيْثٰنِ اللّٰهَ يسألانه الغوث برجوعه ويقولان ان لم
ترجع وَيْلَكَ اي هلاكك بمعنى هلكت اٰمِنْ بالبعث إِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَيَقُوْلُ مَا هٰذَآ اي القول بالبعث
إِلَّآ أَسَاطِيْرُ الْأَوَّلِيْنَ ○ اكاذيبهم أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ حَقَّ وجب عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ بالعذاب فِيْٓ أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ
قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ إِنَّهُمْ كَانُوْا خٰسِرِيْنَ ○ وَلِكُلٍّ من جنس المؤمن والكافر دَرَجٰتٌ فدرجات المؤمن في
الجنة عالية ودرجات الكافر في النار سافلة مِّمَّا عَمِلُوْا اي المؤمنون من الطاعات والكافرون من المعاصي وَ
لِيُوَفِّيَهُمْ اي الله وفي قراءة بالنون أَعْمَالَهُمْ اي جزاءها وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ○ شيئا ينقص للمؤمنين ويزاد للكفار وَ
يَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَى النَّارِ بان تكشف لهم يقال لهم أَذْهَبْتُمْ بهمزة وبهمزتين وبهمزة ومدة وبهما و
تسهيل الثانية طَيِّبٰتِكُمْ باشتغالكم بلذاتكم فِيْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ تمتعتم بِهَا فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ
الْهُوْنِ اي الهوان بِمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ تتكبرون فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَفْسُقُوْنَ ○ به تعذبون

ع ١٠ ٢

---

[1] قوله ان الذين قالوا ربنا الله اي وحدوا ربهم وقوله ثم استقاموا الاستقامة هي العلم والعمل واتى بثم اشارة الى ان اعتبار العلم والعمل انما يكون بعد التوحيد وللدالة على الاستمرار على الاستقامة فليس المراد حصول الاستقامة مدة ثم يرجع للمخالفات ١٢ صاوی [2] قوله فلا خوف عليهم اي من وقت حضور الموت الى ما لا نهاية له فيامنون من الفتانات وسوال الملكين وعذاب القبر وهول الموقف والنار ١٢ صاوی [3] قوله ووصينا الانسان الخ لما كان رضاء الله في رضاء الوالدين وسخطه في سخطهما كما ورد به الحديث حث الله عليه بقوله ووصينا الخ جمل وقال الصاوی لما كان حق الوالدين مطلوبا بعد حق الله تعالى ذكر الوصية بهما اثر ما يتعلق بحقوقه تعالى ومناسبة ذكر الوصية بالوالدين عقب ذكر صفات اهل الجنة واهل النار لان الانسان يختلف حاله مع ابويه فقد يبرهما فيكون ملحقا باهل الجنة وقد يعقهما فيكون ملحقا باهل النار ١٢ [4] قوله فنصب احسانا الخ بيان الاعراب القراءتين على اللف والنشر المشوش والحسن والاحسان بمعنى واحد وهو جمال القول والفعل بان يعظمهما ويوقرهما قولا وفعلا ١٢ صاوی [5] قوله حملته امه الخ تعليل للوصية المذكورة واقتصر في التعليل على الام لان حقها اعظم ولذلك كان لها ثلثا البر خطيب وفي البيضاوي وهذا اي قوله حملته امه الخ بيان لما تكابده الام في تربية الولد مبالغة في التوصية بها ١٢ جمل [6] قوله كرها بفتح الكاف لنافع وابن كثير وابي عمرو وبضمها للباقين وهما لغتان وقيل المضموم اسم والمفتوح مصدر ١٢ ک [7] قوله على مشقة الخ يشير الى انه منصوب بنزع الخافض وقال غيره انتصابه على الحال اي ذات كره او على انه صفة للمصدر اي حملا ذا كره ١٢ ک [8] قوله وحمله الخ في القرطبي روي ان الآية نزلت في ابي بكر الصديق فكان حمله وفصاله في ثلاثين شهرا حملته امه تسعة اشهر وارضعته احدى وعشرين شهرا وفي الكلام حذف اي ومدة حمله ومدة فصاله ثلثون شهرا ولولا هذا الاضمار لنصب ثلثين على الظرفية وتغير المعنى ١٢ جمل [9] قوله ستة اشهر اقل مدة الحمل الخ في المدارك وفيه دليل على ان اقل مدة الحمل ستة اشهر لان مدة الرضاع اذا كانت حولين لقوله تعالى حولين كاملين بقيت للحمل ستة اشهر وبه قال ابو يوسف ومحمد رحمهما الله تعالى وفي روح البيان وفي الفقه مدة الرضاع ثلاثون شهرا عند ابي حنيفة وسنتان عند الامامين وتفصيل الادلة في كتب الفقه ١٢ [10] قوله اشده اي حتى اذا بلغ وقت اشده بحذف المضاف ١٢ روح [11] قوله نزل في ابي بكر الصديق الخ اخرجه ابن مردويه عن ابن عباس آمن به ثم آمن ابواه ثم ابنه عبد الرحمن ولم يكن ذلك لاحد من الصحابة ١٢ ک [12] قوله ثم آمن ابواه اي ابوه عثمان بن عامر بن عمرو وكنيته ابو قحافة وامه ام الخير بنت صخر بن عمرو قوله وابن عبد الرحمن اي واسمه محمد وكلهم ادركوا النبي صلى الله عليه وسلم ولم يجتمع هذا لاحد من الصحابة غير ابي بكر وامرأة ابي بكر ١٢ صاوی [13] قوله فاعتق تسعة من المؤمنين الخ اي فاجاب الله دعاءه فاعتق اي انقذهم وخلصهم من ايدي الكفار المعاقبين لهم ١٢ جمل [14] قوله يتقبل عنهم وفي قراءة نتقبل عنهم بفتح النون مبنيا للفاعل ونصب احسن على المفعول وكذلك ونتجاوز ١٢ [15] قوله بمعنى حسن اشار بذلك الى ان اسم التفضيل ليس على بابه ١٢ صاوی [16] قوله حال اي من الضمير المجرور بعن في قوله يتقبل عنهم آه شيخنا وعبارة السمين قوله في اصحاب الجنة فيه اوجه احدها وهو الظاهر انه في محل الحال اي كائنين في جملة اصحاب الجنة كقولك اكرمني الامير في اصحابه اي في جملتهم والثاني ان في بمعنى مع والثالث انها خبر مبتدأ مضمر اي هم في اصحاب الجنة ١٢ ج [17] قوله وعد الصدق الخ مصدر منصوب بفعله المقدر اي وعدهم الله وعد الصدق ١٢ صاوی [18] قوله اريد به الجنس روى ابن جرير عن ابن عباس انها نزلت في عبد الرحمن بن ابي بكر وروى ابن ابي حاتم عن مجاهد في عبد الله بن ابي بكر لكن نفي عائشة نزولها في آل ابي بكر كما في صحيح البخاري اصح اسنادا واولى بالقبول كذا قال الشيخ ابن حجر قال وجزم مقاتل بنزولها في عبد الرحمن ثم ان اللام للجنس كما قاله المص على كل وجه فانه لو صح نزوله في عبد الرحمن فخصوص السبب لا يوجب خصوص السبب ١٢ ک [19] قوله بمعنى مصدر عبارة السيوطي في سورة الاسراء مصدر وكتب عليه الكرخي هناك وهو مصدر اف يؤف افا بمعنى تبا وقبحا او هو صوت يدل على تضجر او اسم الفعل الذي هو اتضجر آه فجعل فيه احتمالات ثلاثة مصدر واسم صوت واسم فعل و الشارح اشار لاثنين منها بقوله بمعنى مصدر وبقوله اتضجر منكما فنبه اولا على انه مصدر وثانيا على انه اسم فعل فكانه قال يصح ان يفسر بهذا وبذلك فليتامل ١٢ ج [20] قوله اي نتنا نتن بوے ناخوش صراح لكن المراد به كلام يؤذيهما ١٢ [21] قوله اتضجر ضجر تنگدلی وبیقراری صراح واشار الشارح الى ان اف اما بمعنى مصدر او اسم فعل فكانه قال يصح ان يفسر بهذا او بذلك وقوله منكما يشير به الى ان اللام بمعنى من لخصامن الجمل ١٢ [22] قوله ولم تخرج من القبور اي زعما منه ان الخروج من القبور لو كان صدقا لحصل قبل انقضاء الدنيا ١٢ صاوی [23] قوله وهما اي ابواه قوله يستغيثان الله اي يقولان الغياث بالله منك ومن قولك وهو استعظام لقوله ويقولان له قوله ويلك دعاء عليه بالثبور والمراد به الحث والتحريض على الايمان لا حقيقة الهلاك ١٢ مدارك [24] قوله ويلك منصوب على المصدر بفعل ملاق له في المعنى دون الاشتقاق ومثله ويحه وويله وويبه واما على المفعول به بتقدير الزمك الله ويلك وعلى كلا التقديرين فالجملة معمولة لقول مقدر اي يقولان ويلك آمن والقول في محل نصب على الحال اي يستغيثان الله قائلين ذلك ١٢ جمل [24] قوله ويلك آمن بالفارسية واے برتو صدق وعن الحسن ان هذه الآية نزلت في الكافر العاق لوالديه المكذب بالبعث وقيل نزلت في عبد الرحمن بن ابي بكر رضي الله عنه قبل اسلامه ١٢ مدارك [25] قوله درجات في الكلام تغليب لان مراتب اهل النار يقال لها دركات بالكاف لا بالجيم او توسع حيث اطلق الدرجات واراد المنازل مطلقا علوية او سفلية ١٢ صاوی [26] قوله وليوفيهم بالياء التحتية لعاصم وابن كثير ونافع ومعلله محذوف اي وقدر لهم درجات وجازاهم ١٢ ک [27] قوله يوم يعرض يوم منصوب بقول مقدر اي يقال لهم اذهبتم في يوم عرضهم وجعل الزمخشري هذا مثل عرضت الناقة على الحوض فيكون قلبا ورده الشيخ بان القلب ضرورة وايضا العرض امر نسبي تصح نسبته الى الناقة والى الحوض ١٢ جمل [28] قوله اذهبتم بهمزة للاكثر من غير استفهام على الخبر وبهمزتين محققتين لابن ذكوان عن ابن عامر وبهمزة ومدة لهشام وبهما وتسهيل الثانية لابن كثير بدون المد ١٢ كمالين [29] قوله بغير الحق الخ وصف كاشف لان الاستكبار لا يكون الا بغير الحق فان الكبرياء وصف الله وحده ١٢ صاوی ⁂

بها واذكر اخا عاد هو هود عليه السلام اذ الى آخره بدل اشتمال انذر قومه خوفهم بالاحقاف واد باليمن
به منازلهم وقد خلت النذر مضت الرسل من بين يديه ومن خلفه اى من قبل هود ومن بعده الى
اقوامهم ان اى بان قال الا تعبدوا الا الله وجملة وقد خلت معترضة انى اخاف عليكم ان
عبدتم غير الله عذاب يوم عظيم ○ قالوا اجئتنا لتافكنا عن الهتنا لتصرفنا عن عبادتها فاتنا بما
تعدنا من العذاب على عبادتها ان كنت من الصدقين ○ فى انه ياتينا قال هو انما العلم عند الله
هو الذى يعلم متى ياتيكم العذاب وابلغكم ما ارسلت به اليكم ولكنى اراكم قوما تجهلون باستعجالكم
العذاب فلما راوه اى ما هو العذاب عارضا سحابا عرض فى افق السماء مستقبل اوديتهم قالوا هذا
عارض ممطرنا اى ممطر ايانا قال تعالى بل هو ما استعجلتم به من العذاب ريح بدل من ما فيها
عذاب اليم ○ مؤلم تدمر تهلك كل شيء مرت عليه بامر ربها بارادته اى كل شيء اراد اهلاكه بها فاهلكت
رجالهم ونساءهم وصغارهم وكبارهم واموالهم بان طارت بذلك بين السماء والارض ومزقته وبقى هود ومن
آمن معه فاصبحوا لا يرى الا مسكنهم كذلك كما جزيناهم نجزى القوم المجرمين ○ غيرهم ولقد مكنهم
فيما فى الذى ان نافية او زائدة مكنكم يا اهل مكة فيه من القوة والمال وجعلنا لهم سمعا بمعنى اسماعا
وابصارا وافئدة قلوبا فما اغنى عنهم سمعهم ولا ابصارهم ولا افئدتهم من شيء اى شيئا من الاغناء
ومن زائدة اذ معمولة لاغنى واشربت معنى التعليل كانوا يجحدون بايت الله حججه البينة وحاق
ع ۳ ۶ ۳ نزل بهم ما كانوا به يستهزءون ○ اى العذاب ولقد اهلكنا ما حولكم من القرى اى اهلها كثمود وعاد و
قوم لوط وصرفنا الايت كررنا الحجج البينات لعلهم يرجعون ○ فلولا هلا نصرهم بدفع العذاب عنهم
الذين اتخذوا من دون الله اى غيره قربانا متقربا بهم الى الله الهة معه وهم الاصنام ومفعول
اتخذ الاول ضمير محذوف يعود الى الموصول اى هم وقربانا الثانى والهة بدل منه بل ضلوا غابوا
عنهم عند نزول العذاب وذلك اى اتخاذهم الاصنام الهة قربانا افكهم كذبهم وما كانوا يفترون ○
يكذبون وما مصدرية او موصولة والعائد محذوف اى فيه واذكر اذ صرفنا املنا اليك نفرا من الجن
جن نصيبين اليمن او جن نينوى وكانوا سبعة او تسعة وكان صلى الله عليه وسلم ببطن نخل يصلى
باصحابه الفجر رواه الشيخان يستمعون القرآن فلما حضروه قالوا اى قال بعضهم لبعض انصتوا
اصغوا لاستماعه فلما قضى فرغ من قراءته ولوا رجعوا الى قومهم منذرين ○ مخوفين قومهم بالعذاب

---

۱ قوله بدل اشتمال اے من قوله اخا عاد او من قال اذ محلها النصب ابدا بالظرفية اوله بان اذكر الحادث يوم كذا فحذف الحادث واقيم الظرف مقامه ۱۲ ك **۲ قوله** بالاحقاف جمع حقف وهو رمل مستطيل مرتفع فيه انحناء من احقوقف الشيء اذا اعوج عن ابن عباس رضى الله عنهما هو واد بين عمان ومهرة ۱۲ مدارك **۳ قوله** اے من قبل هود الخ لف ونشر مرتب والذين قبله اربعة آدم وشيث وادريس ونوح والذين بعده كصالح وابراهيم واسمعيل واسحق وسائر بنى اسرائيل ۱۲ صاوى **۴ قوله** بان قال اشار بذلك الى ان ان مصدرية او مخففة من الثقيلة والباء المقدرة للتصوير ۱۲ صاوى **۵ قوله** انما العلم الخ اے علم وقت اتيان العذاب كما اشار له بقوله متى ياتيكم الخ وفى الكرخى قوله قال انما العلم عند الله اے لا علم لى بوقت عذابكم ولا مدخل لى فيه فاستعجل به وفى ما ذكر اشارة الى نفى العلم عن نفسه واثباته لله تعالى على ما يدل عليه القصر كناية عن نفى مدخليته فيه واستقلال الله تعالى به وبهذا يظهر مطابقة قوله انما العلم عند الله جوابا لقولهم فاتنا بما تعدنا فلا حاجة الى ما ذكره الزمخشرى فانه يجر الى سد باب الدعاء ۱۲ جمل **۶ قوله** اے ما هو العذاب يشير الى ان الضمير يرجع الى ما تقدم وهو العذاب واختار الزمخشرى انه مبهم يفسره قوله عارضا وهو اما تمييز او حال وتعقب عليه بان الضمير انما يكون مبهما يفسره ما بعده فى باب رب ونعم وبان النحاة لا يعرفون تفسيره ومر فى البقرة مثله فى قوله تعالى فسواهن سبع سموات سحابا عرض فى افق السماء فى القاموس العارض السحاب المعترض فى الافق ۱۲ كمالين **۷ قوله** مستقبل اوديتهم اے متوجه اوديتهم والاضافة فيه لفظية ولذا وقع صفة للنكرة وكذا فى قوله ممطرنا واليه اشار المفسر بقوله اى ممطر ايانا ۱۲ ك **۸ قوله** قال تعالى اشار بذلك الى ان قوله بل هو الخ من كلامه تعالى ويصح ان يكون من كلام هود ردا لقولهم هذا عارض ممطرنا وهو الاولى ۱۲ صاوى **۹ قوله** فاهلكت رجالهم الخ قدر هذا ليعطف عليه قوله فاصبحوا الخ فهو معطوف على هذا المقدر۔ روى ان هودا لما احس بالريح اعتزل بالمومنين فى الحظيرة وجاءت الريح فامالت الاحقاف على الكفرة فكانوا تحتها سبع ليال وثمانية ايام ثم كشفت عنهم الرمل واحتملتهم فقذفتهم فى البحر۔ بيضاوى وقوله وجاءت الريح فراوا ما كان خارجا من ديارهم من الرجال والمواشى تطير بهم الريح بين السماء والارض فدخلوا بيوتهم واغلقوا ابوابهم فجاءت الريح فقلعت الابواب وصرعتهم وامالت عليهم الرمال فكانوا تحت الرمل سبع ليال وثمانية ايام لهم انين ثم امر الله الريح فكشفت عنهم الرمل فاحتملتهم ورمتهم فى البحر ۱۲ جمل **۱۰ قوله** وبقى هود ومن معه الخ وكانوا اربعة آلاف وفى الخازن وقيل ان هود عليه السلام لما احس بالريح خط على نفسه وعلى من هو معه من المومنين خطا فكانت الريح تمر بهم لينة باردة طيبة والريح التى تصيب قومه شديدة عاصفة مهلكة وهذه معجزة عظيمة لهود عليه الصلوة والسلام ۱۲ جمل **۱۱ قوله** فاصبحوا الخ اے صاروا بحيث لو حضرت بلادهم لا ترى الا مساكنهم۔ بيضاوى يعنى ان الخطاب له صلى الله عليه وسلم على الفرض والتقدير ويجوز ان يكون عاما لكل من يصلح للخطاب شهاب وفى الخازن والمعنى لا ترى الا آثار مساكنهم لان الريح لم تبق منها الا الآثار والمساكن معطلة ۱۲ جمل **۱۲ قوله** نافية اے بمعنى ما ولم يؤت بلفظها دفعا لثقل التكرار و يكون المعنى ولقد مكناكم ويصح ان تكون شرطية وجوابها محذوف والتقدير ولقد مكناهم فى الذى ان مكناكم فيه طغيتم وبغيتم وادغمها اولها ۱۲ **۱۳ قوله** اذ معمولة لاغنى الظاهر ان يقول ظرف لما اغنى لانه متعلق بالنفى لا بالمنفى ۱۲ ك **۱۳ قوله** اذ معمولة لاغنى اے اذ نصب بقوله فما اغنى وجرى مجرى التعليل مدارك وقوله واشربت اى غلبت يقال اشرب الابيض حمرة اے علاه واشرب فى قلبه حبه اے خالطه من الصراح ۱۲ **۱۴ قوله** واشربت معنى التعليل قال الزمخشرى اذ ظرف جرى مجرى التعليل لاستواء مودى التعليل والظرف فى قولك ضربته لاساءته وضربته اذا ساء لانك اذا ضربته فى وقت اساءته فانما ضربته فيه لوجود اساءته فيه الا ان اذ وحيث غلبتا دون سائر الظروف فى ذلك ۱۲ ك **۱۵ قوله** متقربا والتقرب وان كان لازما لا يتاتى منه وزن المفعول لكنه صار بالباء متعديا ومفعول اتخذوا الاول ضمير محذوف يعود الى الموصول وقربانا الثانى وآلهة بدل منه يعنى هلا نصرهم الذين اتخذوهم من دون الله متقربا بهم الى الله شفعاء اے الآلهة والظاهر ما قاله غيره ان المفعول الثانى آلهة وقربانا حال منه مقدم عليه او مفعول له ۱۲ ك **۱۶ قوله** ومفعول اتخذوا الخ عبارة السمين قوله قربانا آلهة فيه اوجه احدها ان المفعول الاول لاتخذوا محذوف هو عائد الموصول وقربانا نصب على الحال وآلهة هو المفعول الثانى للاتخاذ والتقدير فهلا نصرهم الذين اتخذوهم متقربا بهم آلهة الثانى ان المفعول الاول محذوف ايضا كما تقدم تقديره وقربانا مفعول ثان وآلهة بدل منه واليه نحا ابن عطية والحوفى وابو البقاء الثالث ان قربانا مفعول من اجله وعزاه الشيخ للحوفى قلت واليه ذهب ابو البقاء ايضا وعلى هذا فآلهة مفعول ثان والاول محذوف كما تقدم ۱۲ ج **۱۷ قوله** نفرا بفتحتين عدة رجال من ثلاثة الى عشرة ۱۲ **۱۸ قوله** نينوى بكسر اوله وضم النون الثانية وفتح الواو قرية بالموصل ليونس عليه السلام ۱۲ ك **۱۹ قوله** وكانوا سبعة اسمائهم منشى وناشى ومناصين وماضر والاحقب كذا فى المواهب نقلا عن ابن دريد ولم يسم الاثنين او تسعة والاخير هو المروى عن ابن عباس عند الطبرانى وابن جرير ۱۲ ك **۲۰ قوله** وكان صلى الله عليه وسلم ببطن نخلة فيه تسامح لان هذا المكان الذى هو موضع على ليلة من مكة فى طريق الطائف يقال له نخلة ويقال له بطن نخلة واما بطن نخل فهو مكان الذى صلى فيه صلى الله عليه وسلم الصلاة المشهورة بصلاة الخوف وهو على مرحلتين من المدينة وقوله باصحابه فيه شيء ايضا اذ لم يثبت انه كان معه فى تلك القصة الا زيد بن حارثة وقوله الفجر فيه تسامح ايضا لان هذه الواقعة كانت قبل فرض الصلاة ولذلك حمل بعضهم الصلاة على الركعتين اللتين كان يصليهما قبل فرض الخمس جمل وعبارة المواهب خرج بعد موت ابى طالب وكان معه زيد بن حارثة فاقام به شهرا يدعو اشراف ثقيف الى الله تعالى فلم يجيبوه واغروا به سفهاءهم وعبيدهم يسبونه ولما انصرف عليه الصلوة والسلام عن اهل الطائف راجعا الى مكة نزل نخلة وهو موضع على ليلة من مكة صرف الله اليه سبعة من جن نصيبين وكان عليه الصلاة والسلام قد قام فى جوف الليل يصلى وفى تفسير الكبير وكان قد اتفق ان النبى صلى الله عليه وسلم لما ايس من اهل مكة ان يجيبوه خرج الى الطائف ليدعوهم الى الاسلام فلما انصرف الى مكة وكان ببطن نخل قام يقرأ القرآن فى صلاة الفجر فمر به نفر من اشراف جن ۱۲ **۲۱ قوله** ببطن نخل اسم موضع بين مكة والطائف وذلك حين رجع النبى صلى الله عليه وسلم من الطائف راجعا الى مكة حين يئس من خبر ثقيف ۱۲ ك **۲۲ قوله** يصلى باصحابه الفجر رواه الشيخان ولابن ابى شيبة عن ابن مسعود وهبطوا على النبى صلى الله عليه وسلم وهو يقرأ القرآن ببطن نخلة فلما سمعوه قالوا انصتوا فانزل الله تعالى واذ صرفنا اليك نفرا من الجن الآية ۱۲ كمالين **۲۳ قوله** يستمعون القرآن الخ جمعه مراعاة لمعنى النفر ولو راعى لفظه لقال يستمع ۱۲ صاوى

ان لم يؤمنوا وكانوا يهودا قالوا يقومنا انا سمعنا كتبا هو القران انزل من بعد موسى مصدقا لما
بين يديه اى تقدمه كالتورية يهدى الى الحق الاسلام والى طريق مستقيم ○ اى طريقه يقومنا
اجيبوا داعى الله محمدا صلى الله عليه وسلم الى الايمان وامنوا به يغفر لكم الله من ذنوبكم اى بعضها لان منها
المظالم ولا تغفر الا برضى اربابها ويجركم من عذاب اليم ○ مؤلم ومن لا يجب داعى الله فليس بمعجز
فى الارض اى لا يعجز الله بالهرب منه فيفوته وليس له لمن لا يجب من دونه اى الله اولياء ط
انصار يدفعون عنه العذاب اولئك الذين لم يجيبوا فى ضلل مبين ○ بين ظاهر اولم يروا يعلموا اى منكروا
البعث ان الله الذى خلق السموت والارض ولم يعى بخلقهن لم يعجز عنه بقدر خبر ان وزيدت الباء
فيه لان الكلام فى قوة اليس الله بقادر على ان يحيى الموتى بلى هو قادر على احياء الموتى انه على كل
شىء قدير ○ ويوم يعرض الذين كفروا على النار بان يعذبوا بها يقال لهم اليس هذا التعذيب بالحق ط
قالوا بلى وربنا ط قال فذوقوا العذاب بما كنتم تكفرون ○ فاصبر على اذى قومك كما صبر اولوا العزم
ذوو الثبات والصبر على الشدائد من الرسل قبلك فتكون ذا عزم ومن للبيان فكلهم ذوو عزم وقيل
للتبعيض فليس منهم ادم لقوله تعالى ولم نجد له عزما ولا يونس لقوله تعالى ولا تكن كصاحب الحوت ولا
تستعجل لهم ط لقومك نزول العذاب بهم قيل كانه ضجر منهم فاحب نزول العذاب بهم فامر بالصبر وترك
الاستعجال للعذاب فانه نازل بهم لا محالة كانهم يوم يرون ما يوعدون من العذاب فى الاخرة لطوله لم
يلبثوا فى الدنيا فى ظنهم الا ساعة من نهار ط هذا القران بلغ ج تبليغ من الله اليكم فهل اى لا يهلك عند
رؤية العذاب الا القوم الفسقون ○ اى الكافرون ع ٩ سورة القتال مدنية الا وكاين من قرية الاية
او مكية وهى ثمان او تسع وثلثون اية بسم الله الرحمن الرحيم ○ الذين كفروا من اهل مكة
وصدوا غيرهم عن سبيل الله اى الايمان اضل احبط اعمالهم ○ كاطعام الطعام وصلة الارحام فلا
يرون لها فى الاخرة ثوابا ويجزون بها فى الدنيا من فضله تعالى والذين امنوا اى الانصار وغيرهم وعملوا
الصلحت وامنوا بما نزل على محمد اى القران وهو الحق من ربهم جملة معترضة ۱۲ ك كفر عنهم غفر لهم سياتهم و
اصلح بالهم ○ اى حالهم فلا يعصونه ذلك اى اضلال الاعمال وتكفير السيات بان بسبب ان
الذين كفروا اتبعوا الباطل الشيطان وان الذين امنوا اتبعوا الحق القران من ربهم كذلك اى
مثل ذلك البيان يضرب الله للناس امثالهم ○ يبين احوالهم اى فالكافر يحبط عمله والمؤمن يغفر
يشير الى ان المثل بمعنى الحال والصفة ۱۲ ك

١ه قوله وكانوا يهودا اى وقد اسلموا فى هذه الواقعة واسلم من قومهم حين رجعوا اليهم وانذروهم وهم سبعون وقال العلماء ان الجن فيهم اليهود والنصارى والمجوس وعبدة الاصنام وفى مسلميهم مبتدعة ومن يقول بالقدر وخلق القرآن ونحو ذلك من المذاهب والبدع وروى انهم اصناف ثلاثة صنف لهم اجنحة يطيرون بها وصنف على صورة الحيات والكلاب وصنف يحلون ويظعنون واختلف فى مومنى الجن فقيل لا ثواب لهم الا النجاة من النار وعليه ابو حنيفة والليث وبعد نجاتهم من النار يقال لهم كونوا ترابا وقال الائمة الثلاثة هم يدخلون الجنة ويأكلون ويشربون ويتنعمون وقيل انهم يكونون حول الجنة فى ربض ورحاب وليسوا فيها ۱۲ صادى ٢ه قوله من بعد موسى اے من بعد كتاب موسى وانما قالوه لانهم كانوا على اليهودية واسلموا مدارك وعن ابن عباس رضى الله عنهما ان الجن لم تكن سمعت بامر عيسى عليه السلام ۱۲ ابو السعود ٣ه قوله وامنوا به الخ اراد به ما سمعوا من الكتاب ووصفوه بالدعوة الى الله تعالى بعد ما وصفوه بالهداية الى الحق والصراط المستقيم لتلازمهما دعواهم الى ذلك بعد بيان حقيقته واستقامته ترغيبا لهم فى الاجابة ۱۲ ابو السعود ٤ه قوله ولا تغفر الخ ليس على اطلاقه فان الحربى يسقط عنه القتل والعقب ۱۲ ك ٥ه قوله ويجركم الخ قال ابو حنيفة رح لا ثواب لهم الا النجاة من النار وقال صاحباه لهم الثواب والعقاب وهو قول مالك قاله النسفى وتوقف فى ثوابهم ابو حنيفة ولم يجزم بعدم الثواب ۱۲ ك ٦ه قوله اولئك الخ هذا آخر كلام الجن الذين سمعوا القرآن واما قوله اولم يروا الخ فهو من كلام الله توبيخ لمنكرى البعث ۱۲ جمل ٧ه قوله لان الكلام فى قوة اليس الله بقادر اشارة الى الجواب عما يرد ان الباء انما تزاد بعد النفى وما فى حيز ان مثبت وحاصل الجواب ان النفى وارد فى صدر الآية وما فى حيزها كانه قيل اليس الله بقادر ولذا اجيب عنه بقوله بلى الخ فاستقيم القول بزيادة الباء على حاله ۱۲ ٨ه قوله يقال لهم الخ قدره اشارة الى ان يوم ظرف لمحذوف والى ان قوله اليس هذا بالحق مقول لقول محذوف ۱۲ صادى ٩ه قوله وربنا الخ الواو للقسم واكدوا جوابهم به كانهم يطمعون فى الخلاص بالاعتراف بحقية ما هم فيه ۱۲ ابو السعود ١٠ه قوله كما صبر اولوا العزم الخ الكاف بمعنى مثل صفة لمصدر محذوف وما مصدرية والتقدير صبرا مثل صبر اولى العزم ۱۲ صادى ١١ه قوله ذوو الثبات والصبر على الشدائد فى القاموس عزم على الامر اراد فعله او قطع عليه او جد فى الامر واولو العزم من الرسل الذين عزموا على امر الله فيما عهد اليهم انتهى وقال غيره العزم والعزيمة ما عقدت عليه فى الصبر والعزم ايضا القوة على الشئ والثبات عليه فالمراد بالمجتهدون المجدون والصابرون على امر الله فيما عهد اليهم او قدره وقضاه عليهم ومطلق الجد والجهد والصبر موجود فى جميع الرسل بل الانبياء عليهم السلام فلذا ذهب جمهور المفسرين فى هذه الآية الى انهم جميع الرسل واختاره المفسر حيث قال ومن للبيان الخ اخرج ابن ابى حاتم عن ابن عباس اولو العزم من الرسل النبى صلى الله عليه وسلم ونوح وابراهيم وموسى وعيسى ولابن عساكر عن قتادة هم نوح وهود وابراهيم وشعيب وموسى ولابن المنذر عن ابن جريج هم اسمعيل ويعقوب وايوب وليس آدم منهم ولا يونس ولا سليمان ولابن مردويه عن ابن عباس هم نوح وهود وصالح وموسى وداؤد وسليمان وله عن جابر هم ثلثمائة وثلثة عشر وقال مقاتل هم ستة نوح وابراهيم واسحاق ويعقوب ويوسف وايوب وزاد صاحب القاموس عليهم موسى وداؤد وعيسى فهم تسعة فى التيسير هو الصحيح ۱۲ كمالين ١٢ه قوله وقيل للتبعيض قال فى المدارك من للتبعيض والمراد باولى العزم ما ذكر فى الاحزاب واذ اخذنا من النبيين ميثاقهم ومنك ومن نوح وابراهيم وموسى وعيسى ابن مريم ويونس ليس منهم لقوله لا تكن كصاحب الحوت وكذا آدم عليه السلام لقوله تعالى ولم نجد له عزما وللبيان فيكون اولوا العزم صفة الرسل كلهم ۱۲ ١٣ه قوله ولم نجد له عزما الخ اے تاملا ان ارادتنا اكله من الشجرة غلبت ارادته عدم الاكل منها والا فكل نبى صاحب عزم غير انهم يتفاوتون فيه على حسب مراتبهم قال تعالى تلك الرسل فضلنا بعضهم على بعض ۱۲ صادى ١٤ه قوله ولا تستعجل لهم الخ اے لكفار قريش بالعذاب اے لا تدع لهم بتعجيله فانه نازل بهم لا محالة وان تاخر ۱۲ مدارك ١٥ه قوله بلاغ آه العامة على رفعه وفيه وجهان احدهما انه خبر مبتدأ محذوف فقدره بعضهم تلك الساعة بلاغ لدلالة قوله الا ساعة من نهار وقيل تقديره هذا اى القرآن والشرع بلاغ والثانى انه مبتدأ والخبر قوله لهم الواقع بعد قوله ولا تستعجل اى لهم بلاغ فيوقف على ولا تستعجل وهو ضعيف جدا للفصل بالجملة التشبيهية ولان الظاهر تعلق لهم بالاستعجال وقرأ زيد بن على والحسن وعيسى بلاغا نصبا على المصدر اے بلغ بلاغا ويؤيده قراءة ابى مجلز بلغ امرا وقرئ ايضا بلغ فعلا ماضيا ولم يؤخذ من كلام مكى انه يجوز نصبه نعتا للساعة فانه قال ولو قرئ بلاغا بالنصب على المصدر او على النعت للساعة جاز قلت قد قرئ به وكانه لم يطلع على ذلك وقرأ الحسن ايضا بلاغ بالجر وخرج على انه وصف لنهار على حذف مضاف اى من نهار ذى بلاغ او وصف الزمان بالبلاغ مبالغة ۱۲ ج ١٦ه قوله فهل يهلك الخ اے لا يكون الهلاك والدمار الا للكافرين واما من مات على الايمان ولو عاصيا فهو فائز ولا يقال له هالك وهذه الآية ارجى آية فى القرآن اذ فيها تطميع فى سعة فضل الله ورحمته فائدة نقل القرطبى عن ابن عباس ان المرأة اذا تعسر وضعها تكتب هاتان الآيتان والكلمتان فى صحيفة ثم تغسل وتسقى منها فانها تلد سريعا وهو بسم الله الرحمن الرحيم لا اله الا الله العظيم الحليم الكريم سبحان الله رب السموات ورب الارض ورب العرش العظيم كانهم يوم يرونها لم يلبثوا الا عشية او ضحاها كانهم يوم يرون ما يوعدون لم يلبثوا الا ساعة من نهار بلاغ فهل يهلك الا القوم الفاسقون ۱۲ صاوى ١٧ه قوله سورة القتال وتسمى سورة محمد وسورة الذين كفروا ۱۲ خطيب ١٨ه قوله مدنية الخ قال ابن عباس هذه السورة مدنية الا آية منها نزلت بعد حجة الوداع حين خرج من مكة وجعل ينظر الى البيت وهو يبكى حزنا على فراقه وهى وكاين من قرية الآية وهو مبنى على ان المكى ما نزل بمكة ولو بعد الهجرة والمشهور ان المكى ما نزل قبل الهجرة والمدنى ما نزل بعدها ولو فى مكة فعليه تكون هذه الآية مدنية ۱۲ جمل ١٩ه قوله الذين كفروا مبتدأ وقوله اضل اعمالهم خبره ومناسبة هذه الآية لآخر الاحقاف ظاهرة وذلك كان قائلا قال كيف يهلك القوم الفاسقون ولهم اعمال صالحة كاطعام طعام ونحوه والله لا يضيع اجر المحسنين فاجاب بان الفاسقين هم الذين كفروا وصدوا عن سبيل الله اضل اعمالهم وابطلها ۱۲ ص ٢٠ه قوله وصدوا غيرهم قيل المعنى وامتنعوا عن الدخول فى الاسلام فيكون تاكيدا لما قبله قال الجوهرى صد عنه صدودا اعرض وصده عن الامر صدا منعه وصرفه عنه ۱۲ ك ٢١ه قوله احبط هو من ضل عنى كذا ضاع وهلك لا من الضلال المقابل للهداية ۱۲ ك ٢٢ه قوله يجزون بها فى الدنيا الخ اے بان يوسع لهم فى المال ويزاد لهم فى الولد والعافية وغير ذلك حيث لم يقصدوا بها فخرا ولا رياء ۱۲ صاوى ٢٣ه قوله والذين آمنوا الخ اے صدقوا بقلوبهم ونطقوا بالسنتهم وقوله وعملوا الصالحات العطف يقتضى المغايرة فاستفيد منه ان العمل الصالح ليس داخلا فى حقيقة الايمان بل هو شرط كمال كما هو مختار الاشاعرة ۱۲ صادى ٢٤ه قوله آمنوا عطف خاص على عام والنكتة تعظيمه والاعتناء بشانه اشارة الى ان الايمان لا يتم بدونه ولذا اكده بقوله وهو الحق اے الثابت الذى ينسخ غيره وهو لا ينسخ ۱۲ ٢٥ه قوله امثالهم آه الضمير راجع الى الناس او الى المذكورين من الفريقين على انه يضرب امثالهم لاجل الناس ليعتبروا بهم وقد جعل اتباع الباطل مثلا لعمل الكافرين واتباع الحق مثلا لعمل المؤمنين او جعل الاضلال مثلا لخيبة الكفار وتكفير السيئات مثلا لفوز الابرار ۱۲ مدارك

زلله فَإِذَا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا فَضَرْبَ الرِّقَابِ مصدر بدل من اللفظ بفعله اى فاضربوا رقابهم اى
اقتلوهم وعبر بضرب الرقاب لان الغالب فى القتل ان يكون بضرب الرقبة حَتَّى إِذَا أَثْخَنْتُمُوهُمْ اى اكثرتم
فيهم القتل فَشُدُّوا اى فامسكوا عنهم واسروهم وشدوا الْوَثَاقَ مايوثق به الاسرى فَإِمَّا مَنًّا بَعْدُ مصدر
بدل من اللفظ بفعله اى تمنون عليهم باطلاقهم من غير شئ وَإِمَّا فِدَاءً اى تفادونهم بمال واسرى
مع ١٣ مسلمين حَتَّى تَضَعَ الْحَرْبُ اى اهلها أَوْزَارَهَا اثقالها من السلاح وغيره بان يسلم الكفار او يدخلوا فى
العهد وهذه غاية للقتل والاسر ذَٰلِكَ خبر مبتدأ مقدر اى الامر فيهم ماذكر وَلَوْ يَشَاءُ اللَّهُ لَانْتَصَرَ مِنْهُمْ بغير
ويجوز ان تكون فى محل النصب اى افعلوا بهم ذلك ١٢ ك
قتال وَلَٰكِنْ امركم به لِيَبْلُوَ بَعْضَكُمْ بِبَعْضٍ منهم فى القتال فيصير من قتل منكم الى الجنة ومنهم الى النار و
الَّذِينَ قُتِلُوا وفى قراءة قاتلوا الاية نزلت يوم احد وقد فشا فى المسلمين القتل والجراحات فِي سَبِيلِ اللَّهِ
فَلَن يُضِلَّ يحبط أَعْمَالَهُمْ سَيَهْدِيهِمْ فى الدنيا والاخرة الى ماينفعهم وَيُصْلِحُ بَالَهُمْ حالهم فيهما وما
فى الدنيا لمن لم يقتل وادرجوا فى قتلوا تغليبا وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ عَرَّفَهَا بينها لَهُمْ فيهتدون الى مساكنهم منها
وازواجهم وخدمهم من غير استدلال يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن تَنصُرُوا اللَّهَ اى دينه ورسوله يَنصُرْكُمْ على
عدوكم وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ يثبتكم فى المعترك وَالَّذِينَ كَفَرُوا من اهل مكة مبتدأ خبره تعسوا يدل عليه
فَتَعْسًا لَّهُمْ اى هلاكا وخيبة من الله وَأَضَلَّ أَعْمَالَهُمْ عطف على تعسوا ذَٰلِكَ اى التعس والاضلال
بِأَنَّهُمْ كَرِهُوا مَا أَنزَلَ اللَّهُ من القرآن المشتمل على التكاليف فَأَحْبَطَ أَعْمَالَهُمْ أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ
فَيَنظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ دَمَّرَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ اهلك انفسهم واولادهم واموالهم و
لِلْكَافِرِينَ أَمْثَالُهَا امثال عاقبة من قبلهم ذَٰلِكَ اى نصر المؤمنين وقهر الكافرين بِأَنَّ اللَّهَ مَوْلَى ولى و
ع ١ ٥ ناصر الَّذِينَ آمَنُوا وَأَنَّ الْكَافِرِينَ لَا مَوْلَىٰ لَهُمْ إِنَّ اللَّهَ يُدْخِلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي
مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَالَّذِينَ كَفَرُوا يَتَمَتَّعُونَ فى الدنيا وَيَأْكُلُونَ كَمَا تَأْكُلُ الْأَنْعَامُ اى ليس لهم همة الا
بطونهم وفروجهم ولا يلتفتون الى الاخرة وَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ منزل ومقام ومصير وَكَأَيِّن وكم مِّن قَرْيَةٍ اريد بها
اهلها هِيَ أَشَدُّ قُوَّةً مِّن قَرْيَتِكَ مكة اى اهلها الَّتِي أَخْرَجَتْكَ روعى لفظ قرية أَهْلَكْنَاهُمْ روعى معنى قرية
الاولى فَلَا نَاصِرَ لَهُمْ من اهلاكنا أَفَمَن كَانَ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ حجة وبرهان مِّن رَّبِّهِ وهم المؤمنون كَمَن زُيِّنَ
لَهُ سُوءُ عَمَلِهِ فرآه حسنا وهم كفار مكة وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُم فى عبادة الاوثان اى لا مماثلة بينهما مَّثَلُ
اى صفة الْجَنَّةِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ المشتركة بين داخليها مبتدأ خبره فِيهَا أَنْهَارٌ مِّن

١ه قوله فاذا لقيتم الذين كفروا الخ العامل فى هذا الظرف فعل مقدر هو العامل فى ضرب الرقاب تقديره فاضربوا الرقاب وقت ملاقاتكم العدو ومنع ابو البقاء ان يكون المصدر نفسه عاملا قال لانه مؤكد وهذا احد القولين فى المصدر النائب من الفعل نحو ضربا زيدا هل العمل منسوب اليه او الى عامله ١٢ ج ٢ه قوله اے فاضربوا رقابهم اے اصل ضرب الرقاب ضربا فحذف الفعل وقدم المصدر فانيب منابه مضافا الى المفعول كذا فى المدارك ١٢ ٣ه قوله اكثرتم فيهم القتل الثخن فى المايعات حالة قريبة من الجمود وتمنعه من السيلان فاثخان العدو وايقاع القتل بهم وكثرة الجرح مستعار من جمود المايعات يمنعه عن الحركة كذا قيل وفى القاموس ثخن ككرم ثخونة غلظ وصلب والثخن فى العدو وبالغ الجراحة فيهم حتى اذا اثخنتموهم اے اغلبتموهم فاكثر فيهم الجرح ١٢ ك ٤ه قوله فشدوا الوثاق بالفارسية پس استوار كنيد بند را يعنى بگيريد ايشان را باسرى وبند كنيد محكم تا نگريزند ١٢ ٥ه قوله مايوثق به الاسرى اے يربط به كذا ذكروا والظاهر ان الوثاق مصدر كالذهاب وانما المعروف فى الآلة فعال بالكسر كالركاب والامام ١٢ كمالين ٦ه قوله فاما منا بعد واما فداء فيهما وجهان اشهرهما انهما منصوبان على المصدر بفعل لا يجوز اظهاره لان المصدر متى سيق تفصيلا لعاقبة جملة وجب نصبه باضمار فعل والتقدير فاما ان تمنوا منا واما ان تفادوا فداء والثانى قاله ابو البقاء انهما مفعولان بهما العامل مقدر تقديره اولوهم منا واقبلوا منهم فداء قال الشيخ وليس باعراب نحوى ١٢ ج وفى الكمالين فاما منا بعد واما فداء وبه اخذ الثورى والشافعى واحمد واسحاق انه يخير الامام بين القتل والمن والفداء والاسترقاق وروى عن ابن عمر وابن عباس والحسن وابن سيرين وقال ابو حنيفة والاوزاعى هى المنسوخة بقوله تعالى فى براءة واقتلوا المشركين حيث وجدتموهم لان براءة آخر ما نزل فيتعين القتل بهم او الاسترقاق وروى عن قتادة ومجاهد وعطاء والسدى وروى عن ابن عباس ايضا وقيل المراد بالمن ان يمن عليهم بتخلية لقبولهم الجزية وبالفداء ان يفادى باسارهم اسارى المشركين فقد رواه الطحاوى مذهبا عن ابى حنيفة وهو قولهما والمشهور انه لا يرى فداءهم بمال ولا بغيره قال الشافعية ان آية براءة فى غير الاسارى بدليل جواز الاسترقاق فيه يعلم ان القتل المامور به حتما فى حق غيرهم ١٢ كمالين ٦ه قوله فاما منا اے تمنون منا وهو ان يترك الامير الاسير الكافر من غير ان يأخذ منه شيئا وقوله بعد اے بعد شد الوثاق واما فداء اے تفدون فداء وهو ان يترك الامير الاسير الكافر وتأخذ مالا او اسيرا مسلما فى مقابلته ١٢ ٧ه قوله باطلاقهم بالفارسية بگذاشتن آنها وفى نسخة باطلاق ١٢ ٨ه قوله حتى تضع الحرب الخ فى الكلام مجاز فى الاسناد ومجاز فى الطرف اشار الى الاول بقوله اے اهلها والى الثانى بقوله بان يسلم الكفار الخ ١٢ جمل ٩ه قوله بان يسلم الكفار اى فالمراد بوضع آلة القتال ترك القتال لانقضاض شوكة الكفر ففى الكلام استعارة تبعية حيث شبه ترك القتال بوضع آلته واشتق من الوضع تضع بمعنى تترك ١٢ ص ١٠ه قوله ولكن امركم به اے بالقتال والحرب ليبلو ويختبر بعضكم ببعض فيعلم المجاهدين والصابرين كما سيأتى فى قوله ولنبلونكم حتى نعلم المجاهدين منكم والصابرين ١٢ جمل ١١ه قوله وقد فشا الجملة حالية وقوله القتل وردانهم سبعون وقولهم والجراحات اے الكثير والعبرة بعموم اللفظ لا بخصوص السبب فهذا الوعد الحسن لكل من قاتل فى سبيل الله لنصر دينه الى يوم القيامة قتل او جرح او سلم ١٢ صاوى ١٢ه قوله الى ماينفعهم اى فالذى ينفعهم فى الدنيا العمل الصالح والاخلاص فيه والذى ينفعهم فى الآخرة جنة وما فيها وحينئذ فلا يقع منهم مايخالف عند الله لحفظ الله اياهم من المخالفات ومنه حديث اطلع الله على اهل بدر فقال اعملوا ماشئتم فقد غفرت لكم وليس فيه توهم اباحة المعاصى لاهل بدر بل المعنى كما افنيتم نفوسكم فى محبتى وخرجتم عن شهواتكم فى رضائى جازيتكم بالحفظ مما يوجب سخطى فاشتريت نفوسكم فصارت لى راضية مرضية ١٢ صاوى ١٣ه قوله وما فى الدنيا اے من الهداية واصلاح الحال لمن لم يقتل اى انما يتأتى ويحصل لمن لم يقتل وهذا جواب عما يقال كيف قال سيهديهم ويصلح بالهم يعنى فى الدنيا كما قال الشارح والغرض انهم قتلوا فى سبيل الله وحينئذ فكيف يقال يهديهم ويصلح بالهم فى الدنيا وحاصل الجواب ان المراد بالذين قتلوا الذين قاتلوا بدليل القراءة الاخرى اعم من ان يقتلوا بالفعل اولا فمن قتل بالفعل يهديه الله فى الآخرة ومن لم يقتل يهديه ويصلح حاله فى الدنيا فالكلام على التوزيع وقوله وادرجوا اے من لم يقتل والجمع باعتبار معنى من فى قوله من لم يقتل اے ادرج فى قوله والذين قتلوا فى سبيل الله فالمراد به كل من قاتل سواء قتل اولا والحاصل على هذا كله جمل قوله سيهديهم الخ جمل وفى تفسير الكبير على قوله سيهديهم ان قرئ قتلوا او قاتلوا فالهداية محمولة على الآجلة والعاجلة وان قرئ قتلوا فهو فى الآخرة سيهديهم طريق الجنة من غير وقفة من قبورهم الى موضع حبورهم ١٢ ١٤ه قوله بينها اے بين الجنة لهم فى الدنيا بذكر اوصافها بحيث اشتاقوا اليها او بينها لهم بحيث يعلم كل احد منزله ويهتدى اليه كانه كان ساكنه منذ خلق ١٢ روح ١٥ه قوله من غير استدلال الخ هذا قول اكثر المفسرين وللبخارى مرفوعا ان احدهم بمنزله فى الجنة اهدى منه لمنزله كان له فى الدنيا وعن ابن عباس عرفها لهم اے طيبها لهم من العرف وهو الريح الطيبة وطعام معرف اے مطيب والجملة حال بتقدير قد وقال ابو البقاء مستانفة ١٢ ك ١٦ه قوله يثبتكم اشار بذلك الى ان المراد بالاقدام الذات بتمامها وعبر عنها بالاقدام لان الثبات والتزلزل يظهران فيها ١٢ صاوى ١٧ه قوله المعترك فى الصراح معترك معركة معركه جائے حرب ١٢ ١٨ه قوله خبره تعسوا اشار بذلك الى ان الفاء فى قوله فتعسا داخلة على محذوف هو الخبر وتعسا مفعول مطلق لذلك المحذوف وحينئذ فالمناسب للمفسر ان يقدر الخبر بعد الفاء ١٢ صاوى ١٩ه قوله عطف على تعسوا وهو المقدر الناصب لقوله تعالى تعسا ١٢ ٢٠ه قوله ذلك الخ مبتدأ خبره الجار والمجرور بعده ويصح ان يكون اسم الاشارة خبر مبتدأ محذوف اے الامر ذلك ١٢ صاوى ٢١ه قوله المشتمل على التكاليف اے فهذا وجه كراهتهم له وذلك لان فى التكاليف ترك الملاذ والشهوات والنفوس الخبيثة تكره ذلك وتحب ارخاء العنان لها فى الشهوات فمن تبع نفسه من كل وجه كفر فعلى الانسان ان يجاهد نفسه حتى تصير معتادة لما يرضاه الله تعالى ١٢ صاوى ٢٢ه قوله وان الكافرين لا مولى لهم اے لا ناصر لهم كما يؤخذ من مقابلة وهذا لا يخالف قوله ثم ردوا الى الله مولاهم الحق فان المولى فيه بمعنى المالك اے لا بمعنى الناصر وقد تقدم فى سورة الانعام الجمع بينهما ١٢ جمل ٢٣ه قوله اريد بها اهلها بتقدير المضاف بقرينة قوله بعد اهلكناهم او هو على المجاز بذكر المحل وارادة الحال ١٢ ك ٢٤ه قوله التى اخرجتك صفة لقريتك وهى مكة وقد حذف منهما المضاف واجرى احكامه عليهما كما يفصح عنه الخبر الذى هو قوله تعالى اهلكناهم اے وكم من اهل قرية هم اشد قوة من اهل قريتك الذين كانوا سببا لخروجك من بينهم ١٢ روح البيان ٢٥ه قوله مبتدأ خبره آه اعترض هذا الاعراب بان الخبر جملة ولا رابط فيها يعود على المبتدأ ويمكن ان يجاب بان الخبر عين المبتدأ لان الخبر اعنى انها على انهار من كذا وكذا صفة لها آه قيمتا وفى السمين قوله مثل الجنة فيه اوجه احدها انه مبتدأ وخبره مقدر فقدره النضر بن شميل مثل الجنة ما تسمعون فما تسمعون خبره وفيها انهار مفسر له وقدره سيبويه فيما يتلى عليكم مثل الجنة والجملة بعدها ايضا مفسرة للمثل الثانى ان مثل زائدة تقديره الجنة التى وعد المتقون فيها انهار الثالث ان مثل الجنة مبتدأ والخبر قوله فيها انهار وهذا ينبغى ان يمتنع اذ لا عائد من الجملة الى المبتدأ ولا ينفع كون الضمير عائدا على ما اضيف اليه المبتدأ الرابع ان مثل الجنة مبتدأ خبره كمن هو خالد فى النار فقدره ابن عطية امثل اهل الجنة كمن هو خالد فقدر حرف الانكار ومضافا فاليصح وقدره الزمخشرى امثل جزاء من هو خالد والجملة من قوله فيها انهار على هذا فيها ثلاثة اوجه احدها هى حال من الجنة اى مستقرة فيها انهار الثانى انها خبر لمبتدأ مضمر اے هى فيها انهار كان قائلا قال ما مثلها فقيل فيها انهار الثالث ان يكون تكريرا للصلة لانها فى حكمها الا ترى انه يصح قولك التى فيها انهار وانما عرى من حرف الانكار ١٢ جمل

١ قوله والقصر اى لابن كثير كضارب وحذر اى متغير من اسن الماء بفتح السين اسے تغير ١٢ ك ٢ قوله لم يتغير طعمه اى فلا يعود حامضا ومكروه الطعم ١٢ صاوى ٣ قوله لذة تانيث لذ وهو اللذيذ ٣ قوله للشاربين اى ما هو الا التلذذ الخالص ليس معه ذهاب عقل ولا خمار ولا صداع ولا آفة من آفات الخمر ١٢ مدارك ٣ قوله لذة للشاربين آه اى ليس فيها حموضة ولا غضاضة ولا مرارة ولم تدنسها الارجل بالدوس ولا الايدى بالعصر وليس فى شربها ذهاب عقل ولا صداع ولا خمار بل هى لمجرد الالتذاذ فقط وفى الكرخى قوله لذة يجوز ان يكون تانيث لذ ولذ بمعنى لذيذ ولا تاويل على هذا ويجوز ان يكون مصدرا وصف به ففيه التاويلات المشهورة ١٢ ج ٤ قوله ومغفرة الخ عطف على المبتدأ المحذوف او مبتدأ خبره محذوف اى لهم مغفرة ١٢ ك ٥ قوله فهو راض عنهم ودفع بذلك ما يقال ان المغفرة تكون قبل دخول الجنة والآية تقتضى انها فيها فاجاب المفسر بان المراد بالمغفرة الرضا وهو يكون فى الجنة والصاحه انه يرفع عنهم التكاليف فيما ياكلونه ويشربونه بخلاف الدنيا فان ماكولها ومشروبها يترتب عليه الحساب والعقاب ونعيم الجنة لا حساب عليه ولا عقاب فيه ١٢ صاوى ٦ قوله خبر مبتدأ مقدر اى ان قوله كمن هو خالد فى النار خبر لمحذوف والاستفهام للانكار اى لا يستوى من هو فى هذا النعيم المقيم بمن هو خالد فى النار ١٢ صاوى ٧ قوله امن هو فى هذا النعيم هذا هو المبتدأ المقدر والخبر هو المذكور فى الآية والاستفهام انكارى وقوله وسقوا معطوف على هو خالد عطف صلة فعلية على صلة اسمية وفى المعطوف مراعاة معنى من وفى المعطوف عليه مراعاة لفظها ١٢ جمل ٨ قوله اى مصارينهم مصير... وده مصران رود ها مثل رغيف ورغفان مصارين جمع الجمع كذا فى الصراح ١٢ ٩ قوله عن ياء الخ اى امعاء جمع معا اصله معى والدليل عليه قولهم للتثنية معيان ١٢ ١٠ قوله فى خطبة الجمعة فحينئذ تكون هذه الآية مدنية وكذا ما بعدها من الآية الآتية لتكون مستثناة من القول بان السورة مكية ١٢ جمل ١٠ قوله فى خطبة الجمعة الخ قال مقاتل انه صلعم كان يعيب المنافقين فاذا خرجوا من المسجد سالوا ابن مسعود استهزاء ماذا قال رسول الله صلعم واخرج ابن المنذر كان المؤمنون والمنافقون يجتمعون الى النبى صلعم فيستمع المؤمنون ما يقول منه ويعونه وتسمعه المنافقون فلا يعونه فاذا رجعوا سالوا المؤمنين ماذا قال آنفا فنزلت ١٢ ك ١١ قوله اى الساعة يشير الى انه منصوب على الظرفية والى ذلك يشير قول البغوى اى الآن قال الزمخشرى انه اسم للساعة التى هى فيها من الانف بمعنى التقدم لتقدمها على الوقت الحاضر وقال القاضى هو ظرف بمعنى وقتا مؤتنفا من الائتناف ويقال استنفات الامر اى ابتدأته اسم فاعل على غير القياس او على تجريده من الزوائد فانه لم يسمع له فعل ثلاثى بل استانف وائتنف قال ابو حيان انه تعين نصبه على الحالية وانه لم ينقل احد من النحاة بانه يكون ظرفا ١٢ كمالين ١٢ قوله اى لا يرجع اليه بالياء اى لا يرجع اليه النبى صلى الله عليه وسلم الى مثل ذلك الكلام بعد وفى نسخة صحيحة بالنون اى لا نرجع ولا نذهب الى النبى صلى الله عليه وسلم او لا نرده ولا نصرفه ١٢ كمالين ١٣ قوله والذين اهتدوا الساببين الله حال المنافقين وانهم لا ينتفعون بما يسمعون بين حال المؤمنين وانهم ينتفعون بما يسمعون ١٢ صاوى ١٤ قوله منها بعثة النبى الخ اى ان من علاماتها الصغرى بعثة النبى صلى الله عليه وسلم وقد حصل بالفعل واما العلامات الكبرى فستاتى وانما عبر عن الجميع بالماضى لتحقق الوقوع على حد اتى امر الله ١٢ صاوى ١٥ قوله والدخان اى دخان الجوع الذى قد مضى فى زمنه صلى الله عليه وسلم على قريش والدخان الآتى قريب الساعة ١٢ ك ١٦ قوله فانى لهم خبر مقدم وذكراهم مبتدأ موخر واذا وما بعدها معترض وجوابها محذوف دل عليه ما قبله والمعنى كيف لهم التذكر اذا جاءتهم الساعة فكيف يتذكرون ١٢ صاوى ١٧ قوله فاعلم انه لا اله الا الله مرتب على ما قبله كانه قال اذا علمت انه لا ينفع التذكر اذا حضرت الساعة فدم على ما انت عليه من العلم بالوحدانية فانه النافع يوم القيامة وعبر بالعلم اشارة الى ان غيره لا يكفى فى التوحيد كالظن والشك والوهم واعلم ان العلم مراتب الاولى العلم بالدليل ولو جمليا ويسمى علم يقين وهذا هو المطلوب فى التوحيد الذى يخرج به المكلف عن ورطة التقليد وهو الجزم من غير دليل وفيه خلاف الثانية العلم مع مراقبة الله ويسمى عين يقين الثالثة العلم مع المشاهدة ويسمى حق يقين وفى هذه المراتب فليتنافس المتنافسون ١٢ صاوى ١٨ قوله واستغفر لذنبك الخ والمعنى فاثبت على ما انت عليه من العلم بوحدانية الله وعلى التواضع وهضم النفس باستغفار ذنبك وذنوب من على دينك وفى شرح التاويلات جاز ان يكون له ذنب فامره بالاستغفار له ولكنه لا نعلمه غير ان ذنب الانبياء ترك الافضل دون مباشرة القبيح وذنوبنا مباشرة القبائح من الصغائر والكبائر وقيل الفاآت فى هذه الآيات لعطف جملة على جملة بينهما اتصال ١٢ مدارك ١٩ قوله لتستن به الخ وهذا احد من الوجوه التى ذكرها الشيخ المحدث الدهلوى فى مدارج النبوة وفى روح البيان وهو كل مقام عال ارتفع عليه السلام عنه الى اعلى وما صدر عنه عليه السلام من ترك الاولى وعبر عنه بالذنب نظرا الى منصبه الجليل كيف لا وحسنات الابرار سيآت المقربين وارشاد له الى التواضع وهضم النفس واستقصار العمل ١٢ ٢٠ قوله منصرفكم بفتح الراء موضع انصرافكم فان المتقلب اسم مكان من التقلب بمعنى الانصراف ١٢ كمالين ٢١ قوله ومثواكم آه كذا نقل عن مقاتل وابن جرير وعن ابن عباس متقلبكم فى الدنيا ومثواكم فى الآخرة رواه عبد بن حميد وابن المنذر ١٢ ك ٢٢ قوله ويقول الذين آمنوا الخ من هنا الى آخر السورة لا يظهر الا كونه مدنيا اذ القتال لم يشرع الا بالمدينة وكذلك النفاق لم يظهر الا بها فيحمل القول فيما تقدم بانها مكية على اغلبها واكثرها وكذا يحمل القول بانها مدنية على البعض منها ١٢ جمل ٢٣ قوله فاولى لهم آه اى كان الاولى بهم طاعة الله وطاعة رسوله فاللام بمعنى الباء كذا روى عن عطاء عن ابن عباس وروى عبد الرزاق وابن جرير عن قتادة اولى لهم وعيد ثم انقطع الكلام فقال طاعة وقول معروف خير لهم ١٢ ك ٢٤ قوله اى حسن لك يعنى ان خبره محذوف والعطف من قبيل عطف الجملة والمعنى ان الطاعة اولى لهم والقول المعروف خير لك

القتال ٤٧	٤٢١	حم ٢٦

مَّاۤءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ بالمد والقصر كضارب وحذر اى غير متغير بخلاف ماء الدنيا فيتغير لعارض وَاَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ بخلاف لبن الدنيا لخروجه من الضروع وَاَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لذيذة لِّلشّٰرِبِيْنَ بخلاف خمر الدنيا فانها كريهة عند الشرب وَاَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى بخلاف عسل الدنيا فانه لخروجه من بطون النحل يخالطه الشمع وغيره وَلَهُمْ فِيْهَا اصناف مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ وَمَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ فهو راض عنهم مع احسانه اليهم بما ذكر بخلاف سيد العبيد فى الدنيا فانه قد يكون مع احسانه اليهم ساخطا عليهم كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ فِى النَّارِ خبر مبتدأ مقدر اى امن هو فى هذا النعيم وَسُقُوْا مَآءً حَمِيْمًا اى شديد الحرارة فَقَطَّعَ اَمْعَآءَهُمْ اى مصارينهم فخرجت من ادبارهم وهو جمع معى بالقصر والفه عوض عن ياء لقولهم معيان وَمِنْهُمْ اى الكفار مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ فى خطبة الجمعة وهم المنافقون حَتّٰۤى اِذَا خَرَجُوْا مِنْ عِنْدِكَ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ لعلماء الصحابة منهم ابن مسعود وابن عباس استهزاء وسخرية مَاذَا قَالَ اٰنِفًا بالمد والقصر اى الساعة اى لا يرجع اليه اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ بالكفر وَاتَّبَعُوْۤا اَهْوَآءَهُمْ فى النفاق وَالَّذِيْنَ اهْتَدَوْا وهم المؤمنون زَادَهُمُ اللّٰهُ هُدًى وَّاٰتٰىهُمْ تَقْوٰىهُمْ الهمهم ما يتقون به النار فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ ما ينتظرون اى كفار مكة اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بدل اشتمال من الساعة اى ليس الامر الا ان تاتيهم بَغْتَةً فجاة فَقَدْ جَآءَ اَشْرَاطُهَا علاماتها منها بعثة النبى صلى الله عليه وسلم وانشقاق القمر والدخان فَاَنّٰى لَهُمْ اِذَا جَآءَتْهُمْ السَّاعَةُ ذِكْرٰىهُمْ تذكرهم اى لا تنفعهم فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اى دم يا محمد على علمك بذلك النافع فى القيامة وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ لاجله قيل له ذلك مع عصمته لتستن به امته وقد فعله صلى الله عليه وسلم قال صلى الله عليه وسلم انى لاستغفر الله فى كل يوم مائة مرة وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ فيه اكرام لهم بامر نبيهم بالاستغفار لهم وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ منصرفكم لاشتغالكم بالنهار وَمَثْوٰىكُمْ مأواكم الى مضاجعكم بالليل اى هو عالم بجميع احوالكم لا يخفى عليه شىء منها فاحذروه والخطاب للمؤمنين وغيرهم وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا طلبا للجهاد لَوْلَا هلا نُزِّلَتْ سُوْرَةٌ فيها ذكر الجهاد فَاِذَاۤ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ مُّحْكَمَةٌ اى لم ينسخ منها شىء وَّذُكِرَ فِيْهَا الْقِتَالُ اى طلبه رَاَيْتَ الَّذِيْنَ فِىْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اى شك وهم المنافقون يَّنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ نَظَرَ الْمَغْشِىِّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ خوفا منه وكراهية له اى فهم يخافون من القتال ويكرهونه فَاَوْلٰى لَهُمْ مبتدأ خبره طَاعَةٌ وَّقَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ اى حسن لك فَاِذَا عَزَمَ الْاَمْرُ اى فرض القتال فَلَوْ صَدَقُوا اللّٰهَ فى الايمان والطاعة لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وجملة لو جواب اذا فَهَلْ عَسَيْتُمْ بكسر السين وفتحها وفيه التفات عن الغيبة الى الخطاب اى لعلكم اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اعرضتم عن الايمان اَنْ

ع ٨ ٦

بالمحمد وقال البغوى فاولى لهم الطاعة وقول معروف بالاجابة وهذا يدل على انه عطف على الطاعة اى يليق بهم الطاعة والقول ١٢ ك ٢٤ قوله اى حسن تفسير لمعروف وقوله لك متعلق بكل من طاعة من الجمل ويمكن ان يقال ان قوله حسن لك خبر لقوله تعالى قول معروف اى قول معروف حسن لك ويكون قوله تعالى طاعة خبر لقوله تعالى فاولى لهم ١٢ ٢٥ قوله فاذا عزم الامر فلو صدقوا الله الآية بالفارسية پس لازم شد امر قتال پس اگر راست گفتندی باخدای در اظهار حرص بر جهاد وقول لكان اى الصدق خيرا لهم من الكذب والنفاق والقعود عن الجهاد واعلم انه كما يلزم الصدق والاجابة فى الجهاد الاصغر اذا كان متعينا عليه كذلك يلزم ذلك فى الجهاد الاكبر اذا اضطر اليه وذلك بالرياضات والمجاهدات على وفق اشارة المرشد او العقل السليم والا فالقعود فى بيت الطبيعة والنفس سبب الحرمان من غنائم القلب والروح وفى بذل الوجود ما هو خير منه وهو الشهود والاصل الايمان واليقين ١٢ روح ٢٦ قوله جواب اذا وهو العامل فيه ولا يضره اقترانها بالفاء ولا عمل ما بعدها فيما قبلها كما صرح به وقال القاضى عامل الظرف محذوف تقديره صدقوا او كرهوا ١٢ كمالين ٢٧ قوله فهل عسيتم بالفارسية پس آيا شايد توقع است از شما اى منافقان ١٢ ٢٨ قوله اعرضتم عن الايمان والقرآن واحكامه تعودوا الى ما كنتم عليه فى الجاهلية فتفسدوا فى الارض بالبغى وقطع الرحم بمقاتلة بعضهم بعضا ١٢ كمالين

تفسدوا فی الارض وتقطعوا ارحامکم ○ ای تعودوا الی امر الجاهلیة من البغی والقتال اولٰئک ای المفسدون
الذین لعنهم الله فاصمهم عن استماع الحق واعمی ابصارهم ○ عن طریق الهدایة افلا یتدبرون
القرآن فیعرفون الحق ام بل علی قلوب لهم اقفالها ○ فلا یفهمونه ان الذین ارتدوا بالنفاق علی ادبارهم
من بعد ما تبین لهم الهدی الشیطن سول زین لهم واملی لهم ○ بضم اوله وبفتحه واللام والمملی
الشیطان بارادته تعالی فهو المضل لهم ذلک ای اضلالهم بانهم قالوا للذین کرهوا ما نزل الله ای
للمشرکین سنطیعکم فی بعض الامر ای امر المعاونة علی عداوة النبی صلی الله علیه وسلم وتثبیط الناس عن الجهاد معه
قالوا ذلک سرا فاظهره الله تعالی والله یعلم اسرارهم ○ بفتح الهمزة جمع سر وبکسرها مصدر فکیف حالهم اذا
توفتهم الملئکة یضربون حال من الملئکة وجوههم وادبارهم ○ ظهورهم بمقامع من حدید ذلک ای التوفی
علی الحالة المذکورة بانهم اتبعوا ما اسخط الله وکرهوا رضوانه ای العمل بما یرضیه فاحبط اعمالهم ○ ام
حسب الذین فی قلوبهم مرض ان لن یخرج الله اضغانهم ○ یظهر احقادهم علی النبی والمؤمنین ولو نشاء
لارینٰکهم عرفناکهم وکررت اللام فی فلعرفتهم بسیمٰهم علامتهم ولتعرفنهم الواو لقسم محذوف وما بعدها جوابه
فی لحن القول ای معناه اذا تکلموا عندک بان یعرضوا بما فیه تهجین امر المسلمین والله یعلم اعمالکم ○ و
لنبلونکم نختبرنکم بالجهاد وغیره حتی نعلم علم ظهور المجهدین منکم والصبرین فی الجهاد وغیره ونبلوا
نظهر اخبارکم ○ من طاعتکم وعصیانکم فی الجهاد وغیره بالیاء والنون فی الافعال الثلثة ان الذین کفروا و
صدوا عن سبیل الله طریق الحق وشاقوا الرسول خالفوه من بعد ما تبین لهم الهدی هو معنی سبیل
الله لن یضروا الله شیئا وسیحبط اعمالهم ○ یبطلها من صدقة ونحوها فلا یرون لها فی الآخرة ثوابا نزلت فی
المطعمین من اصحاب بدر او فی قریظة والنضیر یایها الذین امنوا اطیعوا الله واطیعوا الرسول ولا تبطلوا
اعمالکم ○ بالمعاصی مثلا ان الذین کفروا وصدوا عن سبیل الله طریقه وهو الهدی ثم ماتوا وهم
کفار فلن یغفر الله لهم ○ نزلت فی اصحاب القلیب فلا تهنوا تضعفوا وتدعوا الی السلم بفتح السین و
کسرها ای الصلح مع الکفار اذا لقیتموهم وانتم الاعلون حذف منه واو لام الفعل الغالبون القاهرون و
الله معکم بالعون والنصر ولن یترکم ینقصکم اعمالکم ○ ای ثوابها انما الحیوة الدنیا ای الاشتغال
فیها لعب ولهو وان تؤمنوا وتتقوا الله وذلک من امور الآخرة یؤتکم اجورکم ولا یسئلکم
اموالکم ○ جمیعها بل الزکوة المفروضة فیها ان یسئلکموها فیحفکم یبالغ فی طلبها تبخلوا

---

۱ قوله وتقطعوا ارحامکم والنبی علیه السلام لا یامرکم الا بالاصلاح وصلة الارحام ۱۲ کبیر ۲ قوله افلا یتدبرون القرآن ای یتفکرون فی معانیه فیهتدوا وهذه الآیة لتقریر ما قبلها کانه قال اولئک الذین لعنهم الله ای ابعدهم عنه فخذلهم لا یسمعون النصیحة ولا یبصرون طریقة الاسلام فتسبب عن ذلک کونهم لا یتدبرون القرآن ۱۲ صاوی ۳ قوله بل علی قلوب الخ یشیر ان ام منقطعة وقیل متصلة بما قبلها والمعنی ام یتدبرون لکن علیها الاقفال فلا یدخل فیها الحق فیها ۱۲ک ۴ قوله اقفالها واضافة الاقفال الیها ای الی القلوب للدلالة علی انها اقفال مخصوصة بها مناسبة لها غیر مجانسة لسائر الاقفال المعهودة من ابی السعود ۱۲ ۵ قوله بضم اوله ای وبکسر اللام مع فتح الیاء علی زنة الماضی المجهول لابی عمرو ومع سکون الیاء علی زنة المضارع المعلوم لیعقوب ۱۲ک ۶ قوله والملی الخ ای مد لهم فی الآمال والامانی وقیل المعنی وامهلهم الله کما یدل علیه قراءة یعقوب فالواو للحال او للعطف علی خبر ان والمعنی علی قراءة ابی عمرو وانهم امهلوا ومد فی عمرهم فالفعل مسند الی الجار والمجرور ای لهم وقیل المفعول ضمیر الشیطان ۱۲ک ۷ قوله بارادته تعالی الخ جواب عن سوال صرح الرازی وغیره بقوله فان قیل الاملاء والامهال وحد الآجال لا یکون الا من الله فکیف یصح قراءة من قرأ واملی لهم فان الملی حینئذ یکون هو الشیطان وحاصل الجواب ان المسول والملی هو الله فی الحقیقة وانما اسند الفعل للشیطان من حیث ان الله قدر ذلک علی یدیه ولسانه فذلک الشیطان یملیهم ویقول لهم فی آجالکم فسحة فتمتعوا بریاستکم ثم فی آخر الامر تؤمنون ۱۲ ۸ قوله بانهم قالوا ای بسبب انهم قالوا یعنی المنافقین وقوله للذین الخ صلی الله علیه وسلم لا المشرکین کما قیل وفی المدارک ای المنافقون قالوا للیهود لکن مشی الشارح علی انهم قالوا للمشرکین ۱۲ ۹ قوله ای للمشرکین ای والقائل هم الیهود او المنافقون۔ بیضاوی وعبارة ابی السعود للذین کرهوا ما نزل الله ای الیهود الکارهین لنزول القرآن علی رسول الله صلی الله علیه وسلم مع علمهم بانه من عند الله تعالی حسدا وطمعا فی نزوله علیهم لا المشرکین کما قیل ۱۲ جمل ۱۰ قوله یضربون الخ ای فالملائکة العذاب تاتیهم عند قبض ارواحهم بمقامع من الحدید یضربون بها وجوههم وادبارهم ۱۲ صاوی ۱۱ قوله بما یرضیه ای من الایمان والطاعة حیث کفروا بعد الایمان وخرجوا عن الطاعة بما صنعوا من المعاملة مع الیهود ۱۲ ۱۲ قوله ام حسب الذین الخ هم المنافقون الذین فصلت احوالهم الشنیعة وصفوا بوصفهم السابق لکونه اکد فی النعی علیهم بقوله ان لن یخرج الله اضغانهم وام منقطعة وان مخففة من الثقیلة واسمها ضمیر الشان محذوف وان وما فی حیزها خبرها وان وصلتها سادة مسد مفعولی حسب ای بل احسب الذین فی قلوبهم مرض الخ والمعنی ان ذلک مما لا یکاد ان یدخل تحت الاحتمال ۱۲ ج ۱۳ قوله اضغانهم اضغان جمع ضغن بالکسر وهو الحقد وهو امساک العداوة فی القلب والمعنی بل احسب الذین فی قلوبهم حقد وعداوة للمؤمنین ان لن یخرج الله احقادهم ولم یبرزها لرسول الله صلی الله علیه وسلم وللمؤمنین من الردح وکررت اللام الخ ای من قوله فلعرفتهم للمبالغة جمل وفی ابی السعود کررت اللام فی فلعرفتهم للتاکید ۱۲ ۱۴ قوله عرفناکهم ای بدلائل وامارات وتعرفهم باعیانهم یشیر الی ان الرؤیة علمیة ولو جعلت بصریة جاز وصح المعنی کما لا یخفی ۱۲ ک ۱۵ قوله علامتهم عن انس رضی الله عنه ما خفی علی رسول الله صلی الله علیه وسلم بعد هذه الآیة شیء من المنافقین کان یعرفهم بسیماهم ولقد کنا فی بعض الغزوات وفیها تسعة من المنافقین یشکوهم الناس فناموا ذات لیلة واصبحوا وعلی کل واحد منهم مکتوب هذا منافق کما فی ابی السعود ۱۲ ۱۶ قوله ولتعرفنهم الخ واللام فی ولتعرفنهم داخلة فی جواب لو کالتی فی لاریناکهم کررت فی المعطوف واما اللام فی ولتعرفنهم فواقعة مع النون فی جواب قسم محذوف ۱۲ مدارک ۱۷ قوله فی لحن القول اللحن یقال علی معنیین احدهما صرف الکلام عن الاعراب الی الخطاء والثانی الکنایة بالکلام بحیث یکون للکلام ظاهر وباطن فیکون ظاهره تعظیما وباطنه تحقیرا وهو المراد هنا ومعنی الآیة وانک یا محمد لتعرفن المنافقین فیما یعرضونه بک من القول الذی ظاهره ایمان واسلام وباطنه کفر ۱۲ صاوی ۱۸ قوله بان یعرضوا الخ ای لانهم لا یقدرون علی کتمان ما فی انفسهم من البغض لهم فکان بعد هذا لا یتکلم منافق عند النبی صلی الله علیه وسلم الا عرفه بقوله واستدل بفحوی کلامه علی فساد باطنه قال القاضی لحن القول اسلوبه وامالته عن جهة الصریح الی جهة تعریض وتوریة ۱۲ کمالین ۱۹ قوله تهجین امر المسلمین التهجین التقبیح والهجنة بالضم من الکلام ما تعیبه وفی العلم اضاعته والهجین اللئیم ۱۲ قاموس ۲۰ قوله فی الافعال الثلثة وهی لنبلونکم ونعلم ونبلو ۱۲ ۲۱ قوله فی المطعمین من اصحاب بدر ای فی المطعمین الطعام للکفار یوم بدر وذلک ان اغنیاء الکفار کانوا یطعمون فقراءهم علی حرب رسول الله واصحابه کابی جهل واضرابه وهذه الآیة بمعنی قوله تعالی ان الذین کفروا ینفقون اموالهم لیصدوا عن سبیل الله فسینفقونها الآیة وسبب ذلک ان قریشا خرجت لغزوة بدر بالجهاد وکان العام عام قحط وجدب وکان اغنیاؤهم یطعمون الجیش فاول من نحر لهم حین خروجهم من مکة ابو جهل نحر لهم عشر جزور ثم صفوان تسعا بعسفان ثم سهل عشرا بقدید ومالوا الی نحو البحر فضلوا فاقاموا یوما فنحر لهم شیبة تسعا ثم اصبحوا بالابواء فنحر مقیس الجمحی تسعا ونحر العباس عشرا ونحر الحارث تسعا ونحر ابو البختری علی ماء بدر عشرا ونحر مقیس علیه تسعا ثم شغلهم الحرب فاکلوا من ازوادهم ۱۲ صاوی ۲۲ قوله یایها الذین آمنوا لما ذکر احوال الکفار ووعیدهم امر الله المؤمنین بطاعته وطاعة رسوله وبالجملة فهذه السورة اشتملت علی ذکر اوصاف المؤمنین والکافرین علی احسن ترتیب ۱۲ ۲۳ قوله ولا تبطلوا اعمالکم بالمعاصی قال الحسن بالمعاصی والکبائر وبه احتج الزمخشری علی مذهبه انه یحبط المعاصی الطاعات وان کبیرة واحدة تحبط جمیع الطاعات حتی ان من عبد الله طول عمره ثم شرب جرعة خمر فهو کمن لم یعبده واجاب اهل الحق بان المعنی لا تبطلوا بمثل ما ابطل به هؤلاء کالکفر والنفاق والریاء والعجب والمن والاذی فروی عن ابن عباس لا تبطلوا بالشک والنفاق وعن الکلبی بالریاء والسمعة وعن ابن عمر کنا معشر الصحابة نری انه لیس شیء من الحسنات الا مقبولا حتی نزلت لا تبطلوا اعمالکم فلما نزلت قلنا وما یبطل اعمالنا فقلنا الکبائر والفواحش فکنا اذا رأینا من اصاب منها شیئا قلنا قد هلک حتی نزلت ان الله لا یغفر ان یشرک به ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء فلما نزلت کففنا عن القول وکنا اذا رأینا احدا اصاب منها شیئا خفنا علیه وان لم یصب منها شیئا رجونا له ۱۲ک ۲۴ قوله بالمعاصی مثلا فی الجمل اشارة الی شمول الآیة لتحریم ابطال صوم التطوع وصلاته وبه قال ابو حنیفة رض وقال الشافعی رح بخلافه کما قرره الشیخ المصنف فی شرح جمع الجوامع وفی ابی السعود ای بما یبطل به هؤلاء اعمالهم من الکفر والنفاق والعجب والریاء والمن والاذی ونحوها ولیس فیه دلیل علی احباط الطاعات بالکبیرة ۱۲ ۲۵ قوله اصحاب القلیب هو بیر فی بدر القی فیه القتلی من الکفار لکن حکمها عام فی کل کافر مات علی کفره من ابی جهل ومثله فی روح البیان ۱۲ ۲۶ قوله فلا تهنوا الفاء فصیحة وقعت فی جواب شرط مقدر ای اذ تبین لکم بالدلالة القطعیة عز الاسلام وذل الکفر فی الدنیا والآخرة فلا تهنوا ۱۲ صاوی ۲۷ قوله وتدعوا الی السلم ولا تدعوا الکفار الی الصلح ۱۲ مدارک ۲۸ قوله وکسرها حمزة وابی بکر ای لا تدعوا الکفار الی الصلح ابتداء فکرر تدعوا مجزوم لدخوله فی حکم النهی لعطفه علی تهنوا ۱۲ کمالین ۲۹ قوله ینقصکم من وتره وترا اذا انقص حقه وعن ابن عباس لا یظلمکم ۱۲ کمالین ۳۰ قوله انما الحیاة الدنیا لعب ولهو ای باطل وغرور یعنی کیف تمنعکم الدنیا عن طلب الآخرة وقد علمتم ان الدنیا کلها لعب ولهو الا ما کان منها فی عبادة الله عز وجل وطاعته واللعب ما یشغل الانسان ولیس فیه منفعة فی الحال وفی المآل ثم اذا استعمل الانسان ولم یتنبه لاشتغاله المهمة فهو اللعب وان اشغله عن مهمات نفسه فهو اللهو ۱۲ خازن ۳۱ قوله ولا یسئلکم اموالکم ای لا یامرکم باخراج جمیع اموالکم فی الزکاة بل یامرکم باخراج بعضها ۱۲ صاوی ۳۲ قوله فیحفکم الاحفاء المبالغة ومنه احفاء الشارب ای استیصاله ۱۲ ۳۳ قوله والملی الشیطان جواب عن سوال

ويخرج البخل اضغانكم ۝ لدين الاسلام ها انتم يا هؤلاء تدعون لتنفقوا فى سبيل الله ما فرض عليكم فمنكم من يبخل ومن يبخل فانما يبخل عن نفسه يقال بخل عليه وعنه والله الغنى عن نفقتكم وانتم الفقراء اليه وان تتولوا عن طاعته يستبدل قوما غيركم اى يجعلهم بدلكم ثم لا يكونوا امثالكم ۝ فى التولى عن طاعته بل مطيعين له عز وجل

سورة الفتح مدنية تسع وعشرون اية

بسم الله الرحمن الرحيم ۝ انا فتحنا لك قضينا بفتح مكة وغيرها المستقبل عنوة بجهادك فتحا مبينا ۝ بينا ظاهرا ليغفر لك الله بجهادك ما تقدم من ذنبك وما تاخر منه لترغب امتك فى الجهاد وهو مؤول لعصمة الانبياء عليهم الصلوة والسلام بالدليل العقلى القاطع من الذنوب واللام للعلة الغائية فمدخولها مسبب لا سبب ويتم بالفتح المذكور نعمته انعامه عليك ويهديك به صراطا طريقا مستقيما ۝ يثبتك عليه وهو دين الاسلام وينصرك الله به نصرا عزيزا ۝ نصرا ذا عز لا ذل معه هو الذى انزل السكينة الطمانينة فى قلوب المؤمنين ليزدادوا ايمانا مع ايمانهم بشرائع الدين كلما نزل واحدة منها امنوا بها ومنها الجهاد ولله جنود السموت والارض فلو اراد نصر دينه بغيركم لفعل وكان الله عليما بخلقه حكيما ۝ فى صنعه اى لم يزل متصفا بذلك ليدخل متعلق بمحذوف اى امر بالجهاد المؤمنين والمؤمنت جنت تجرى من تحتها الانهر خلدين فيها ويكفر عنهم سياتهم وكان ذلك عند الله فوزا عظيما ۝ ويعذب المنفقين والمنفقت والمشركين والمشركت الظانين بالله ظن السوء بفتح السين وضمها فى المواضع الثلثة ظنوا انه لا ينصر محمدا صلى الله عليه وسلم والمؤمنين عليهم دائرة السوء بالذل والعذاب وغضب الله عليهم ولعنهم ابعدهم واعد لهم جهنم وساءت مصيرا ۝ مرجعا ولله جنود السموت والارض وكان الله عزيزا فى ملكه حكيما ۝ فى صنعه اى لم يزل متصفا بذلك انا ارسلنك شاهدا على امتك فى القيامة ومبشرا لهم فى الدنيا بالجنة ونذيرا ۝ منذرا مخوفا فيها من عمل سوءا بالنار لتؤمنوا بالله ورسوله بالياء والتاء فيها وفى الثلثة بعدها وتعزروه ينصروه وقرئ بزايين مع الفوقانية وتوقروه تعظموه وضميرهما لله او رسوله وتسبحوه اى الله بكرة واصيلا ۝ بالغداة والعشى ان الذين يبايعونك بيعة الرضوان بالحديبية انما يبايعون الله هو نحو من يطع الرسول فقد اطاع الله يد الله فوق ايديهم التى بايعوا بها النبى صلى الله عليه وسلم اى هو تعالى مطلع على مبايعتهم فيجازيهم عليها فمن نكث نقض البيعة فانما ينكث يرجع وبال نقضه على نفسه ومن اوفى بما

---

١ **قوله** ويخرج البخل اى يظهر البخل اضغانكم لدين الاسلام ١٢ ك ٢ **قوله** ها انتم ها للتنبيه وانتم مبتدأ وهؤلاء منادى وخبر المبتدأ المحذوف قدره المفسر وتدعون خبره وجملة الندا معترضة بين المبتدأ او الخبر ١٢ صاوى ٣ **قوله** فانما يبخل عن نفسه فان كلا من نفع الانفاق وضرر البخل عائد اليه والبخل يستعمل بعن وعلى لتضمنه معنى الامساك ١٢ ابو السعود ٤ **قوله** بخل عليه وعنه الخ اى يتعدى بعلى وعن لتضمنه معنى الامساك المتعدى لانه امساك عن المستحق ١٢ ك ٥ **قوله** وان تتولوا الخ اما خطاب للصحابة والمقصود منه التخويف لانه لم يحصل احد من بعدهم برتبتهم والشرطية لا تقتضى الوقوع او خطاب للمنافقين والتبديل حاصل بالفعل ١٢ صاوى ٦ **قوله** سورة الفتح الخ سبب نزولها ان رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج فى السنة السادسة بالف واربعمائة من اصحابه قاصدين مكة للاعتمار فاحرموا بالعمرة من ذى الحليفة وساق صلى الله عليه وسلم سبعين بدنة هديا للحرم وساق القوم سبعمائة فلما وصلوا الحديبية وهى قرية بينها وبين مكة مرحلة ارسل عثمان مكة ليخبر اهلها بان رسول الله صلى الله عليه وسلم يريد زيارة بيت الله الحرام ولم يكن قاصدا حربا فلما ذهب عثمان حبسوه عندهم فاشاع ابليس فى الصحابة ان عثمان قتل فبايع رسول الله صلى الله عليه وسلم اصحابه على انهم يدخلون مكة حربا فلما بلغ المشركين ذلك اخذهم الرعب واطلقوا عثمان وطلبوا الصلح من رسول الله صلى الله عليه وسلم على ان يأتى فى العام القابل ويدخلها ويقيم فيها ثلاثة ايام فتحلل هو واصحابه هناك بالحلق وذبح ما ساقوه من الهدى ورجعوا الى بلادهم الحزن والكآبة فاراد الله تسليتهم واذهاب الحزن عنهم فانزل الله عليه وهو سائر ليلا فى رجوعه وهو بكراع الغميم وهو واد امام عسفان بين مكة والمدينة انا فتحنا لك فتحا مبينا الى آخر السورة ١٢ صاوى مختصرا ٧ **قوله** قضينا بفتح مكة وغيرها اى كخيبر وحنين والطائف ونحوها وهو جواب عما يقال ان الآية نزلت فى رجوعه من الحديبية عام ست ومكة لم تفتح الا فى السنة الثامنة فكيف عبر بالماضى فاجاب بان التعبير بالماضى بالنسبة للقضاء الازلى والمعنى حكمنا لك فى الازل بالفتح المبين وحينئذ فالتعبير بالماضى حقيقة واجيب ايضا بان التعبير بالماضى مجاز لتحقق الوقوع نظير ونفخ فى الصور واجيب ايضا بان الفتح على حقيقته وان المراد به صلح الحديبية لانه اصاب فيه ما لم يصب فى غيره ١٢ صاوى ٨ **قوله** عنوة آه هذا مذهب ابى حنيفة ومذهب الشافعى انها فتحت صلحا وعبارة المنهاج وفتحت مكة صلحا قال المحلى فى شرحه كما دل عليه قوله تعالى ولو قاتلكم الذين كفروا اى اهل مكة وقوله وهو الذى كف ايديهم عنكم وايديكم عنهم ببطن مكة وانما دخلها صلى الله عليه وسلم متاهبا للقتال خوفا من غدرهم ونقضهم للصلح الذى وقع بينه وبين ابى سفيان قبل دخولها وفى البويطى ان اسفلها فتحه خالد عنوة واعلاها فتحه الزبير رضى الله عنهما صلحا ودخل صلى الله عليه وسلم من جهته فصار الحكم له وبهذا يجتمع الاخبار التى ظاهرها التعارض ١٢ ج ٩ **قوله** بجهادك متعلق بقوله بفتح مكة وهو جواب عما يقال ان الفتح ناشئ من الله والمغفرة تكون للشخص فكيف ترتب عليه وانما الشأن ان تترتب على ما يكون من الشخص فاجاب بان الفتح وان كان من الله لكنه ترتب على فعل النبى وهو الجهاد فصح انه يترتب على الفتح المغفرة بهذا الاعتبار ١٢ صاوى ١٠ **قوله** ليغفر لك الله الخ قيل الفتح ليس بسبب للمغفرة والتقدير انا فتحنا لك فتحا مبينا فاستغفر ليغفر لك الله ومثله اذا جاء نصر الله والفتح الى قوله فسبح بحمد ربك واستغفره ويجوز ان يكون فتح مكة من حيث انه جهاد للعدو وسبب للغفران من المدارك واجاب الرازى ايضا باجوبة كثيرة منها ان بالفتح يحصل الحج ثم بالحج تحصل المغفرة الا ترى الى دعاء النبى عليه الصلاة والسلام حيث قال فى الحج اللهم اجعله حجا مبرورا وسعيا مشكورا وذنبا مغفورا وايضا فى الكبير لم يكن للنبى ذنب فماذا يغفر له قلنا الجواب من وجوه احدها المراد ذنب المؤمنين وثانيها المراد ترك الافضل وثالثها الصغائر فانها جائزة على الانبياء ١٢ ١١ **قوله** وهو مؤول اى ان اسناد الذنب له صلى الله عليه وسلم مؤول اما بان المراد ذنوب امتك او هو من باب حسنات الابرار سيئات المقربين او بان المراد بالغفران الاحالة بينه وبين الذنوب فلا تصدر منه لان الغفر هو الستر والستر اما بين العبد والذنب او بين الذنب وعذابه فاللائق بالانبياء الاول وبالامم الثانى ١٢ صاوى مختصرا ١٢ **قوله** لعصمة الانبياء الخ كما بين فى علم الكلام فقيل المراد بالذنب ترك الاولى للتغليظ فان حسنات الابرار سيئات المقربين وعن بعض ما تقدم هو ذنب ابويك آدم وحواء وما تاخر ذنوب امتك ١٢ ك ١٣ **قوله** للعلة الغائية اى وهى المترتبة على آخر الفعل وليست علة باعثة لاستحالة الاغراض على الله تعالى فى الافعال والاحكام ١٢ صاوى ١٤ **قوله** للعلة الغائية اى لا الباعثة لانه تعالى لا يبعثه شئ على شئ ١٢ جمل ١٥ **قوله** لا سبب السبب ما يضاف الحكم اليه كالزوال لوجوب الظهر والمغفرة ليست كذلك كما هو مقرر فى محله ١٢ جمل ١٦ **قوله** ذا عز جواب عما يقال ان العزيز وصف للمنصور لا للنصر وتوضيح جوابه ان فعيل صيغة نسبة اى نصرا منسوبا للعز ١٢ صاوى ١٧ **قوله** ليزدادوا ايمانا مع ايمانهم اى يقينا منضما الى يقينهم ١٢ ابو السعود ١٨ **قوله** بشرائع الدين متعلق بايمانا ومتعلق قوله مع ايمانهم محذوف اى بالله ورسوله ١٢ جمل ١٨ **قوله** كلما نزل الخ عن ابن عباس رضى الله عنهما ان اول ما اتاهم به النبى صلى الله عليه وسلم التوحيد ثم الصلوة والزكوة ثم الحج والجهاد فازدادوا ايمانا مع ايمانهم ١٢ ابو السعود ١٨ **قوله** كلما نزل واحدة منها الخ قال ابن عباس بعث الله رسوله بشهادة ان لا اله الا الله فلما صدقوه زادهم الصلوة والزكوة ثم الصيام ثم الحج حتى اكمل لهم دينهم فكلما امروا بشئ فصدقوه ازدادوا تصديقا اخرجه ابن جرير والطبرانى وابن المنذر فزيادة الايمان بحسب زيادة المؤمن به لا بنفسه فلا يرد الآية على ما تقرر عند الماتريدية ان الايمان لا يزيد ولا ينقص ١٢ ك ١٩ **قوله** ليدخل الخ فى الصحيح عن انس لما نزلت ليغفر لك الله آه قالوا هنيئا مريئا وقد بين الله ما يفعل بك فماذا يفعل بنا فنزلت ليدخل الى قوله فوزا عظيما وعلى هذا فالظاهر انه ايضا علة لانا فتحنا ولما كان يرد عليه من تعلق حرفى جر بعامل واحد عدل عنه المفسر فقدر ما قدر واعتذر عنه غيره بانه متعلق بقوله انا فتحنا بعد تعلقه او لا يزدادوا او متعلق بانزل ١٢ كمالين ٢٠ **قوله** بفتح السين وضمها فالضم معناه العذاب والهزيمة والشر والفتح معناه الذم كما اشار اليه الشارح فى التقرير كرخى وقوله فى المواضع الثلاثة اى هذين والثالث قوله وظننتم ظن السوء وهذا سبق قلم من الشارح وصوابه ان يقول فى الموضع الثانى اذ الموضع الاول والثالث ليس فيهما الا الفتح باتفاق السبعة ١٢ جمل ٢١ **قوله** دائرة السوء الدائرة فى الاصل عبارة عن الخط المحيط بالمركز ثم استعملت فى الحادثة المحيطة بمن وقعت عليه ١٢ جمل ٢٢ **قوله** بالذل والعذاب اى ما يظنونه ويتربصونه بالمؤمنين فهو حائق بهم ودائر عليهم لا يتخطاهم قال الزمخشرى السوء الهلاك والدمار وغيرهما ودائرة السوء بالفتح الدائرة التى يذمونها ويسخطونها ١٢ ك ٢٣ **قوله** ينصروه فى النهاية اصل التعزير المنع والرد فكان من نصر رجلا قد رد عنه اعداءه ومنعهم عن اذاه ومنه التعزير لتاديب دون الحد لانه يمنع عن معاودة الذنب قرئ فى الشاذ وتعززوه بالزاءين المعجمتين مع الفوقانية ١٢ ك ٢٤ **قوله** وضميرهما لله ورسوله اى تنصروا وتعظموا كلا منهما او المراد بتعزير الله نصرة دينه قال البغوى وهاتان الكنايتان راجعتان الى النبى صلى الله عليه وسلم وههنا وقف قال الزمخشرى الضمائر كلها لله ومن فرق الضمائر بجعل الاولين للنبى صلى الله عليه وسلم فقد ابعد والمصنف جمع بين القولين فاعاد الضمير الى كل منهما ١٢ ك ٢٥ **قوله** والعشى المراد بالعشى الصلوة الاربع او المعنى قولوا سبحان الله او سبحوه فى هذين الوقتين ١٢ كمالين ٢٦ **قوله** بيعة الرضوان سميت بذلك لقوله تعالى لقد رضى الله عن المؤمنين اذ يبايعونك الآية ١٢ ٢٧ **قوله** هو نحو من يطع الرسول الخ اشارة الى انه تعالى منزه عن الجوارح وعن صفات الاجسام وانما المعنى عقد الميثاق مع الرسول كعقده مع الله من غير تفاوت بينهما كما صرح فى المدارك وغيره ١٢ ٢٨ **قوله** التى بايعوا بها النبى صلى الله عليه وسلم الخ قال ابن عباس يد الله بالوفاء لما وعدهم من الخير فوق ايديهم وقال صاحب الكشاف لما قال انما يبايعون الله اكده تاكيدا على طريقة التخييل يريد ان يد رسول الله التى تعلو يدى المبايعين هى يد الله والله منزه عن الجوارح وصفات

عهد عليه الله فسيؤتيه بالياء والنون اجرا عظيما ○ سيقول لك المخلفون من الاعراب حول المدينة
اى الذين خلفهم الله عن صحبتك لما طلبتهم ليخرجوا معك الى مكة خوفا من تعرض قريش لك عام الحديبية
اذا رجعت منهم شغلتنا اموالنا واهلونا عن الخروج معك فاستغفر لنا الله من ترك الخروج معك
قال تعالى مكذبا لهم يقولون بالسنتهم اى من طلب الاستغفار وما قبله ما ليس فى قلوبهم فهم كاذبون
فى اعتذارهم قل فمن استفهام بمعنى النفى اى لا احد يملك لكم من الله شيئا ان اراد بكم ضرا بفتح
الضاد وضمها او اراد بكم نفعا بل كان الله بما تعملون خبيرا ○ اى لم يزل متصفا بذلك بل فى
الموضعين للانتقال من غرض الى اخر ظننتم ان لن ينقلب الرسول والمؤمنون الى اهليهم ابدا و
زين ذلك فى قلوبكم اى انهم يستاصلون بالقتل فلا يرجعون وظننتم ظن السوء هذا وغيره وكنتم قوما
بورا ○ جمع بائر اى هالكين عند الله بهذا الظن ومن لم يؤمن بالله ورسوله فانا اعتدنا للكفرين
سعيرا ○ نارا شديدة ولله ملك السموت والارض يغفر لمن يشاء ويعذب من يشاء وكان الله غفورا رحيما
اى لم يزل متصفا بما ذكر سيقول المخلفون المذكورون اذا انطلقتم الى مغانم هى مغانم خيبر لتاخذوها ذرونا
اتركونا نتبعكم لناخذ منها يريدون بذلك ان يبدلوا كلم الله وفى قراءة كلم بكسر اللام اى مواعيده بغنائم خيبر
اهل الحديبية خاصة قل لن تتبعونا كذلكم قال الله من قبل اى قبل عودنا فسيقولون بل تحسدوننا
ان نصيب معكم من الغنائم فقلتم ذلك بل كانوا لا يفقهون من الدين الا قليلا ○ منهم قل للمخلفين من
الاعراب المذكورين اختبارا ستدعون الى قوم اولى اصحاب باس شديد قيل هم بنو حنيفة اصحاب اليمامة و
قيل فارس والروم تقاتلونهم حال مقدرة هى المدعو اليها فى المعنى او هم يسلمون فلا تقاتلون فان تطيعوا
الى قتالهم يؤتكم الله اجرا حسنا وان تتولوا كما توليتم من قبل يعذبكم عذابا اليما ○ ليس على
الاعمى حرج ولا على الاعرج حرج ولا على المريض حرج فى ترك الجهاد ومن يطع الله ورسوله يدخله
بالياء والنون جنت تجرى من تحتها الانهر ومن يتول يعذبه بالياء والنون عذابا اليما ○ لقد رضى
الله عن المؤمنين اذ يبايعونك بالحديبية تحت الشجرة هى سمرة وهم الف وثلثمائة او اكثر ثم بايعهم على ان
يناجزوا قريشا وان لا يفروا من الموت فعلم الله ما فى قلوبهم من الوفاء والصدق فانزل السكينة عليهم
واثابهم فتحا قريبا ○ هو فتح خيبر بعد انصرافهم من الحديبية ومغانم كثيرة ياخذونها من خيبر وكان
الله عزيزا حكيما ○ اى لم يزل متصفا بذلك وعدكم الله مغانم كثيرة تاخذونها من الفتوحات

من عند الخلفاء الى اليوم ١٢ ک

---

٥٠١ قوله عليه الله بضم الهاء قراءة حفص ١٢ مدارك ٥٠٢ قوله سيقول لك المخلفون من الاعراب آه هم الذين خلفوا عن الحديبية وهم اعراب غفار ومزينة وجهينة واسلم واشجع والديل وذلك انه عليه السلام حين اراد المسير الى مكة عام الحديبية معتمرا استنفر من حول المدينة من الاعراب واهل البوادى ليخرجوا معه حذرا من قريش ان يعرضوا له بحرب او يصدوه عن البيت واحرم هو صلى الله عليه وآله وسلم وساق معه الهدى ليعلم انه لا يريد حربا فتثاقل كثير من الاعراب وقالوا نذهب الى قوم غزوه فى عقر داره بالمدينة وقتلوا اصحابه فنقاتلهم وظنوا انه يهلك فلا ينقلب الى المدينة ١٢ مدارك ٥٠٣ قوله حول المدينة الخ حال من الاعراب او صفة لهم اى الكائنين او الكائنين والنازلين والمقيمين حول المدينة ١٢ جمل ٥٠٤ قوله اذا رجعت منها ظرف لسيقول اى سيقول لك اذا رجعت يا رسول الله من الحديبية ١٢ ٥٠٥ قوله واهلونا الخ اى النساء والصبيان فانا لو تركناهم لضاعوا لانه لم يكن لنا من يقوم بهم وانت قد نهيت عن ضياع المال والتفريط فى العيال ١٢ صادى ٥٠٦ قوله قل فمن يملك لكم الخ اى فمن يقدر لاجلكم من الله اى من مشيئته اى ما يشاؤه ويقضى به من نفع او ضر آه ابو السعود اى فمن يمنعكم من مشيئته وقضائه فما فى النظم مجاز عن هذا ١٢ جمل ٥٠٧ قوله ان اراد بكم ضرا اى ما يضركم كقتل وهزيمة وخلل فى المال والاهل وعقوبة على التخلف ١٢ بيضاوى ٥٠٨ قوله للانتقال من غرض الى اخر اى فاضرب عن تكذيبهم فى اعتذارهم الى وعيدهم بجزاء اعمالهم من التخلف والاعتذار الباطل ثم اضرب عن بيان بطلان اعتذارهم الى بيان ما حملهم على التخلف وهذا على سبيل الترقى فى الرد عليهم ١٢ صادى ٥٠٩ قوله ان لن ينقلب الرسول اى لا يرجع الى المدينة وتسبب ظنهم ذلك اعتقادهم عظمة المشركين وحقارة المؤمنين حتى قالوا ما هم فى قريش الا اكلة رجل ١٢ صادى ٥١٠ قوله ومن لم يؤمن بالله ورسوله الخ كلام مبتدأ من جهته تعالى مقرر لبوارهم ومبين لكيفية وقوله للكافرين المقام للاضمار والاتى بالظاهر ايذانا بان من لم يجمع بين الايمان بالله ورسوله فهو كافر مستوجب للسعير وتنكير سعير للتهويل- ابو السعود ومن شرطية او موصولة والظاهر قائم مقام العائد على كل من التقديرين اى فانا اعتدنا لهم الخ ١٢ جمل ٥١١ قوله سيقول المخلفون روى انهم لما انصرفوا من الحديبية وعدهم فتح خيبر وجعل غنائمها لمن شهد الحديبية خاصة عوضا عن غنائم اهل مكة اذا انصرفوا عنهم على صلح ولم يصيبوا منهم شيئا ١٢ ک ٥١٢ قوله هى مغانم خيبر الخ وذلك ان المؤمنين لما انصرفوا من الحديبية على صلح من غير قتال ولم يصيبوا من المغانم شيئا وعدهم الله عز وجل فتح خيبر وجعل مغانمها لمن شهد الحديبية خاصة عوضا عن غنائم اهل مكة حيث انصرفوا عنهم ولم يصيبوا منهم شيئا ١٢ خازن ٥١٣ قوله ذرونا نتبعكم الى خيبر ونشهد معكم قتال اهلها ١٢ ابو السعود ٥١٤ قوله خاصة الخ فانه صلى الله عليه وسلم لما رجع من الحديبية فى ذى الحجة من سنة ست اقام بالمدينة بقيتها واوائل المحرم من سنة سبع ثم غزا خيبر بمن شهد الحديبية ففتحها وغنم اموالا كثيرة فخصها بهم حسب ما امره الله تعالى ١٢ ابو السعود ٥١٥ قوله اى قبل عودنا اى قبل انصرافنا من مكة الى المدينة ان غنيمة خيبر لمن شهد الحديبية دون غيرهم ١٢ ک ٥١٦ قوله بل تحسدوننا الخ اى فليس هذا النهى حكما من الله تعالى بل هو حسد منكم لنا على مشاركتكم فى الغنائم ١٢ صادى ٥١٧ قوله من الدين الخ اشار بذلك الى ان الاضراب الاول معناه رد منهم ان يكون حكم الله ان لا يتبعوهم واثبات الحسد والثانى اضراب عن وصفهم باضافة الحسد الى المؤمنين الى وصفهم بما هو اطم وهو الجهل وقلة الفهم ١٢ صادى ٥١٨ قوله قيل هم بنو حنيفة قوم مسيلمة الكذاب اصحاب اليمامة اى سكانها وبها وقعت الحرب بينهم وبين المسلمين فى زمن ابى بكر رض كذا اخرجه الطبرانى عن الزهرى وقيل فارس والروم رواه ابن جرير عن الحسن ورواه ابن مردويه عن ابن عباس وعنه كما رواه ابن جرير هم فارس ١٢ ک ٥١٩ قوله حال مقدرة لان القتال لا يكون مقارنا للدعوة وهى اى الحال المدعو اليها فى المعنى فان المعنى ستدعون الى قتالهم ١٢ ٥٢٠ قوله او هم يسلمون اشار بهذا التقدير الى ان الجملة مستانفة وعبارة السمين العامة على رفعه باثبات النون عطفا على تقاتلونهم او على الاستيناف اى او هم يسلمون انتهت ومعنى يسلمون ينقادون ولو بعقد الجزية فان الروم نصارى وفارس مجوس وكل منهما يقر بالجزية ١٢ ج ٥٢١ قوله ليس على الاعمى حرج نزلت لما قال اهل الزمانة والعاهة والآفة كيف بنا يا رسول الله صلى الله عليه وسلم حين سمعوا قوله تعالى وان تتولوا الخ ١٢ صادى ٥٢٢ قوله فى ترك الجهاد اى فى التخلف عن الجهاد وهذه اعذار ظاهرة وذلك لان الاعمى لا يمكنه الكر والفر وكذلك الاعرج والمريض ومثل هذه الاعذار الفقر الذى لا يمكن صاحبه ان يمضى مصالحه واشغاله التى تعوق عن الجهاد وكل هذا ما لم يفجأ العدو والا وجب على كل بما يمكنه ١٢ صادى ٥٢٣ قوله يدخله بالياء للاكثر والنون لنافع وابن عامر ١٢ ک ٥٢٤ قوله لقد رضى الله عن المؤمنين آه روى انه صلى الله عليه وآله وسلم بعث عثمان الى قريش للصلح فاحتبسه قريش فبلغ النبى صلى الله عليه وسلم ان عثمان قد قتل فقال النبى صلى الله عليه وسلم لا نبرح حتى نناجز القوم ودعاهم الى البيعة فبايعوه وهم الف وثلثمائة رواه الشيخان عن ابن ابى اوفى او اكثر اربع عشرمائة وخمس عشرمائة رواه البخارى عن جابر ١٢ ک ٥٢٥ قوله هى سمرة بالفتح وضم الميم درخت طلح وطلح وطلاح بالكسر درختان بزرگ در ريگستان طلحة يكى كذا فى الصراح والجمل والطلح ايضا لغة فى الطلع قلت جمهور المفسرين على ان المراد من الطلح فى القرآن الموز وفى شرح المواهب وفى الصحيح عن ابن عمر ان الشجرة اخفيت والحكمة فى ذلك ان لا يحصل الافتتان بها لما وقع تحتها من الخير فلو بقيت لما امن تعظيم الجهال لها ١٢ ٥٢٦ قوله على ان يناجزوا المناجزة المقاتلة كالتناجز كما فى القاموس وقصتها ان النبى صلى الله عليه وسلم حين نزل بالحديبية بعث جواس بن امية الخزاعى رسولا الى اهل مكة فهموا به فمنعه الاحابيش فلما رجع دعا بعمر ليبعثه فقال انى اخافهم على نفسى لما عرف من عداوتى اياهم فبعث عثمان بن عفان فخبرهم انه لم يات بحرب وانما جاء زائرا للبيت فوقروه واحتبس عندهم فارجف بانهم قتلوه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا نبرح حتى نناجز القوم ودعا الناس الى البيعة فبايعوه على ان يناجزوا قريشا ولا يفروا كذا فى المدارك ١٢ ٥٢٧ قوله وان لا يفروا الخ روى مسلم عن جابر بايعناه على ان لا نفر ولا على الموت رواه البخارى عن سلمة بن الاكوع ولا تعارض فان منهم من بايعه على الموت اى نقاتلهم حتى نموت او نفتح ومنهم من بايعه على عدم الفرار عند المقاتلة والمقصود واحد ١٢ ک ٥٢٨ قوله هو فتح خيبر فى السنة السابعة من الهجرة ١٢ كمالين ٥٢٩ قوله بعد انصرافه من الحديبية بستة اشهر كذا روى عبد بن حميد عن عكرمة والشعبى واتفقوا على ذلك ١٢ ک ٥٣٠ قوله وعدكم الله الالتفات الى الخطاب لتشريفهم فى مقام الامتنان وهو لاهل الحديبية ١٢ صادى ٥٣١ قوله اى مواعيده بغنائم خيبر لاهل الحديبية خاصة لا يشاركهم فيه غيرهم تفسير لكلام الله وقال مقاتل يعنى امر الله لنبيه ان لا يسير منهم احدا ١٢ ک ٥٣٢ قوله وقيل فارس والروم اى والداعى لهم عمر بن الخطاب وقيل ان ذلك فى هوازن وغطفان يوم حنين والداعى لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم ١٢ صادى

۱ قوله غنيمة خيبر مقتضى ما تقدم من ان السورة نزلت كلها في رجوعه من الحديبية ان يقول قوله فعجل لكم هذه من التعبير بالماضي عن المستقبل لتحقق وقوعه ومن الاخبار بالغيب ۱۲ صاوی ۲ قوله غنيمة خيبر الخ كذا رواه ابن جرير عن مجاهد وقتادة وعليه المفسرون وقيل صلح الحديبية ۱۲ک ۳ قوله في عيالكم اي عن عيالكم وهذا الجار والمجرور بدل من قوله عنكم ويشير به لتقدير مضاف في الآية وقوله لما خرجتم اي الى الحديبية والمراد بالناس اهل خيبر وحلفاؤهم من بني اسد وغطفان وهذا هو المناسب لقول الشارح وهمت بهم اليهود اي يهود خيبر وان اريد بالناس بنو اسد وغطفان كان المراد بقول الشارح لما خرجتم اي الى خيبر ۱۲ جمل ۴ قوله وهمت بهم اليهود الخ وقيل همت بهم بنو اسد وغطفان ليغيروا على عيال المسلمين بالمدينة فكف الله عنهم وقيل كف ايدي قريش بالصلح ۱۲ک ۵ قوله اي لتشكروه اي عجل لكم هذه وكف ايدي الناس عنكم لتشكروا ولتكون آية الخ ۱۲ ۶ قوله آية للمؤمنين اي امارة يعرفون بها صدق الرسول صلى الله عليه وسلم في وعده اياهم عند الرجوع من الحديبية ما ذكر من الغنائم وفتح مكة ودخول المسجد الحرام ۱۲ ابو السعود ۷ قوله اے طريق التوكل عليه الخ فسر الصراط المستقيم بما ذكر لان الحاصل من الكف ليس الا ذلك ولان اصل الهدى حاصل قبله ۱۲ صاوی ۸ قوله واخرى يجوز فيه اوجه احدها ان تكون مرفوعة بالابتداء ولم تقدروا عليها صفتها وقد احاط الله بها خبرها الثاني ان الخبر محذوف مقدر قبلها اي وثم اخرى لم تقدروا عليها الثالث ان تكون منصوبة بفعل مضمر على شريطة التفسير فيقدر الفعل من معنى المتاخر وهو قد احاط الله بها اي وقضى الله اخرى الرابع ان تكون منصوبة بفعل مضمر لا على شريطة التفسير بل لدلالة السياق اي ووعدكم اخرى او وآتاكم اخرى الخامس ان تكون مجرورة برب مقدرة وتكون الواو واو رب ذكره الزمخشري وفي المجرور بعد الواو المذكورة خلاف مشهور اهو برب مضمرة او بنفس الواو الا ان الشيخ قال ولم كانت رب جارة في القرآن على كثرة دورها يعني جارة لفظا والا فقد قيل انها جارة تقديرا ههنا وفي قوله ربما يود على قولنا ان ما نكرة موصوفة ۱۲ ج ۹ قوله مبتدأ الخ اي والمسوغ الوصف وسكت عن الخبر وهو قوله قد احاط الله بها وما بينهما صفة ۱۲ ج ۱۰ قوله هي من فارس والروم قاله ابن عباس والحسن ومقاتل قالوا وما كانت العرب تقدر على قتالهم بل كانوا خولا لهم حتى قدروا عليها بالاسلام وعن عكرمة هي حنين وعن قتادة هي مكة فان ثمانين منهم طافوا بعسكرهم روى مسلم عن انس لما كان يوم الحديبية هبط رسول الله صلى الله عليه وسلم ثمانون رجلا من اهل مكة في السلاح من قبل جبل التنعيم يريدون غرة النبي صلى الله عليه وسلم فدعا عليهم فاخذوا فعفا عنهم فنزلت ۱۲ک ۱۱ قوله ولو قاتلكم الذين كفروا الخ وهم اهل مكة ومن وافقهم وكانوا قد اجتمعوا وجمعوا الجيوش وقدموا خالد بن الوليد الى كراع الغميم ولم يكن اسلم بعد ۱۲ جمل ۱۲ قوله سنة الله الخ في موضع المصدر المؤكد اي سن الله غلبة انبيائه سنة وهو قوله لاغلبن انا ورسلي ۱۲ مدارک ۱۳ قوله بالحديبية الخ بيان لبطن مكة فالمراد ببطنها الحديبية والمراد بمكة الحرم والحديبية منه او ملاصقة له فعلى الاول التعبير عنه بالبطن ظاهر وعلى الثاني يكون المراد بالبطن الملاصق والمجاور ۱۲ جمل ۱۴ قوله هم الذين كفروا الخ لما كان ما مضى من وصف الكفار يشمل كفار مكة وغيرهم عينهم بسبب كفهم النبي صلى الله عليه وسلم والمؤمنين عن البيت الحرام بقوله هم الذين كفروا الخ ۱۲ جمل ۱۵ قوله معطوف على كم عبارة السمين قوله والهدي العامة على نصبه والمشهور انه نسق على الضمير المنصوب في صدوكم وقيل نصب على المعية وفيه ضعف لامكان العطف وقرأ ابو عمرو في رواية بجره عطفا على المسجد الحرام ولا بد من حذف مضاف اي وعن نحر الهدي وقرئ برفعه على انه مرفوع بفعل مقدر لم يسم فاعله اي وصد الهدي والعامة على فتح الهاء وسكون الدال وروي عن ابي عمرو وعاصم وغيرهما كسر الدال وتشديد الياء وحكى ابن خالويه ثلاث لغات الهدي وهي الشهيرة لغة قريش والهدي والهدا ۱۲ ج ۱۶ قوله محبوسا الخ يقال عكفه عكفا اذا حبسه وعكوفا لازم حال من الهدي ۱۲ک ۱۷ قوله محله اي مكانه الذي يحل فيه نحره اي يجب وهذا دليل على ان المحصر محل هديه الحرم والمراد المحل المعهود وهو منى ۱۲ مدارک ۱۸ قوله اي مكانه الذي ينحر فيه الخ يعني ليس المراد من محله مكانه الذي لا يجوز ان ينحر في غيره حتى يكون دليلا على ان المحصر محل هديه الحرم كما قاله ابو حنيفة ۱۲ک ۱۹ قوله بدل اشتمال اي من الهدي والمعنى صدوا بلوغ الهدي محله ويصح ان يكون على اسقاط الخافض اے عن ان يبلغ الهدي محله والجار والمجرور اما متعلق بصدوكم او بمعكوفا ۱۲ صاوی ۲۰ قوله اي تقتلوهم اصل الوطئ الدوس استعمل ههنا في القتل ۱۲ک ۲۱ قوله بدل اشتمال من هم آه عبارة السمين قوله ان تطؤهم يجوز ان يكون بدلا من رجال ونساء وغلب الذكور كما تقدم وان يكون بدلا من مفعول تعلموهم فالتقدير على الاول ولولا وطء رجال ونساء موجودون او بالحقهم ۱۲ ج ۲۲ قوله اثم بالتقصير في البحث عنهم وهي مفعلة من عره بمعنى عراه اذا دهاه ما يكرهه ويشق عليه كذا روى ابن جرير عن قتادة عن ابن عباس وزيد ان المعرة الاثم وبه اخذ الحنفية انه لا يلزمهم بقتلهم شيئا غير الاثم وعن ابي اسحق غرم الدية وقيل الكفارة وذلك قول الشافعي ۱۲ک ۲۲ قوله اثم اي بالتقصير في البحث عنهم او معرة بمعنى مكروه في البيضاوي معرة مفعلة من عره اذا عراه ما يكرهه ۱۲ ۲۳ قوله بغير علم منكم به اي بالاثم وهو حال من فاعل تطؤهم اي تطؤهم غير عالمين بالاثم وفيه اشارة الى دفع وهم التكرار في قوله بغير علم مع قوله لم تعلموهم بان متعلق العلم ههنا الاثم وهناك انفسهم باعتبار الايمان وقيل غير ذلك ۱۲ک ۲۴ قوله وجواب لولا محذوف اي والمعنى لولا كراهة ان تهلكوا اناسا مؤمنين بين اظهر الكفار حال كونكم جاهلين بهم فيصيبكم باهلاكهم مكروه لما كف ايديكم عنهم ۱۲ ۲۵ قوله متعلق بعذبنا اي ظرف له ويجوز ان يكون متعلقا بصدوكم ۱۲ک ۲۶ قوله الانفة بفتحتين الاستكبار والاستنكاف وهي صدهم النبي صلى الله عليه وسلم واصحابه عن المسجد الحرام في صحيح البخاري كانت حميتهم انه لم يقروا انه نبي ولم يقروا ببسم الله الرحمن الرحيم حيث قالوا لا نعرف هذا اكتب باسمك اللهم ومنعوه ان يكتب في صحيفة الصلح وحالوا بينه وبين البيت وقالوا لا نخلي بينكم وبينه في هذا العام يتحدث العرب انا اخذنا ضغطة ۱۲ک ۲۷ قوله فانزل الله سكينته الخ معطوف على شيء مقدر اي فضاقت صدور المسلمين واشتد الكرب عليهم فانزل الخ ۱۲ صاوی ۲۸ قوله والزمهم كلمة التقوى اي اختارهم لها والزام اكرام وتشريف والمراد تقوى الشرك ۱۲ صاوی ۲۹ قوله لا اله الا الله محمد رسول الله كذا اخرجه ابن جرير عن عطاء الخراساني واخرج الترمذي عن ابي بن كعب مرفوعا انها لا اله الا الله ولابن جرير عن الزهري انها بسم الله الرحمن الرحيم ۱۲ک ۳۰ قوله لانها سببها اي سبب التقوى فالاضافة لادنى ملابسة وقيل كلمة اهلها فالاضافة حقيقية ۱۲ک ۳۱ قوله وكانوا احق بها اي في علم الله لان الله تعالى اختارهم لدينه ۱۲ ۳۲ قوله لقد صدق الله رسوله الرؤيا الخ اي جعل رؤياه صادقة محققة ولم يجعلها اضغاث احلام وان كان تفسيرها لم يقع الا بعد ذلك في عمرة القضاء وفي الخازن اخبر تعالى ان الرؤيا التي اراها الله تعالى اياه في مخرجه الى الحديبية انه يدخل هو واصحابه المسجد الحرام حق وصدق ۱۲ جمل

فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ غنيمة خيبر وَكَفَّ اَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ ۚ في عيالكم لما خرجتم وهمت بهم اليهود فقذف الله في قلوبهم الرعب وَلِتَكُوْنَ اي المعجلة عطف على مقدر اي لتشكروه اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ في نصرهم وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۝ اي طريق التوكل عليه وتفويض الامر اليه تعالى وَّاُخْرٰى صفة مغانم مقدر مبتدأ لَمْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهَا هي من فارس والروم قَدْ اَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا ؕ علم انها ستكون لكم وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ۝ اي لم يزل متصفا بذلك وَلَوْ قَاتَلَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بالحديبية لَوَلَّوُا الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا يحرسهم وَّلَا نَصِيْرًا ۝ سُنَّةَ اللّٰهِ مصدر مؤكد لمضمون الجملة قبله من هزيمة الكافرين ونصر المؤمنين اے سن الله ذلك سنة الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ۝ منه وَهُوَ الَّذِيْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ بالحديبية مِنْۢ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ؕ فان ثمانين منهم طافوا بعسكركم ليصيبوا منكم فاخذوا واُتي بهم الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فعفا عنهم وخلى سبيلهم فكان ذلك سبب الصلح وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ۝ بالياء والتاء اي لم يزل متصفا بذلك هُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اي عن الوصول اليه وَالْهَدْيَ معطوف على كم مَعْكُوْفًا محبوسا حال اَنْ يَّبْلُغَ مَحِلَّهٗ ؕ اي مكانه الذي ينحر فيه عادة وهو الحرم بدل اشتمال وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُوْنَ وَنِسَآءٌ مُّؤْمِنٰتٌ موجودون بمكة مع الكفار لَّمْ تَعْلَمُوْهُمْ بصفة الايمان اَنْ تَطَئُوْهُمْ اي تقتلوهم مع الكفار لو اذن لكم في الفتح بدل اشتمال من هم فَتُصِيْبَكُمْ مِّنْهُمْ مَّعَرَّةٌ اي اثم بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ منكم به وضمائر الغيبة للصنفين بتغليب الذكور وجواب لولا محذوف اي لاذن لكم في الفتح لكن لم يؤذن فيه حينئذ لِيُدْخِلَ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۚ كالمؤمنين المذكورين لَوْ تَزَيَّلُوْا تميزوا عن الكفار لَعَذَّبْنَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ من اهل مكة حينئذ بان ناذن لكم في فتحها عَذَابًا اَلِيْمًا ۝ مؤلما اِذْ جَعَلَ متعلق بعذبنا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فاعل فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْحَمِيَّةَ الانفة من الشيء حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ بدل من الحمية وهي صدهم النبي صلى الله عليه وسلم واصحابه عن المسجد الحرام فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ فصالحوهم على ان يعودوا من قابل ولم يلحقهم من الحمية ما لحق الكفار حتى يقاتلوهم وَاَلْزَمَهُمْ اي المؤمنين كَلِمَةَ التَّقْوٰى لا اله الا الله محمد رسول الله واضيفت الى التقوى لانها سببها وَكَانُوْٓا اَحَقَّ بِهَا بالكلمة من الكفار وَاَهْلَهَا ؕ عطف تفسيري وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝ اي لم يزل متصفا بذلك ومن معلومه تعالى انهم اهلها ع ۳ ۹ ۱۱ لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا بِالْحَقِّ ۚ رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم في النوم

54/1

۵۴

عام الحديبية قبل خروجه[٥١] انه يدخل مكة هو واصحابه آمنين ويحلقون ويقصرون فاخبر بذلك اصحابه ففرحوا فلما خرجوا معه وصدهم الكفار بالحديبية ورجعوا وشق عليهم ذلك وراب[٥٢] بعض المنافقين نزلت وقوله بِالْحَقِّ متعلق[٥٣] بصدق او حال[٥٤] من الرؤيا وما بعدها تفسير لها لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ للتبرك[٥٥] آمِنِينَ[٥٦] مُحَلِّقِينَ رُءُوسَكُمْ اى جميع شعورها وَمُقَصِّرِينَ اى بعض شعورها وهما حالان[٥٧] مقدرتان[٥٨] لَا تَخَافُونَ[٥٩] ابدا فَعَلِمَ فى الصلح مَا لَمْ تَعْلَمُوا من الصلاح فَجَعَلَ مِنْ دُونِ ذٰلِكَ اى الدخول فَتْحًا قَرِيبًا ۝ هو فتح خيبر[٦٠] وتحققت الرؤيا فى العام القابل هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ اى دين الحق عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ[٦١] على جميع باقى الاديان وَكَفَىٰ بِاللّٰهِ شَهِيدًا[٦٢] ۝ انك مرسل بما ذكر كما قال تعالى مُحَمَّدٌ مبتدأ رَسُولُ اللّٰهِ خبره وَالَّذِينَ مَعَهُ اى اصحابه من المؤمنين مبتدأ خبره أَشِدَّاءُ اغلاظ عَلَى الْكُفَّارِ لا يرحمونهم رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ خبر ثان اى متعاطفون متوادون كالوالد مع الولد تَرَاهُمْ تبصرهم رُكَّعًا سُجَّدًا حالان[٦٣] يَبْتَغُونَ مستانف[٦٤] يطلبون فَضْلًا مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سِيمَاهُمْ[٦٥] علامتهم مبتدأ فِي وُجُوهِهِمْ خبره وهى نور[٦٦] وبياض يعرفون به فى الآخرة انهم سجدوا فى الدنيا مِنْ أَثَرِ السُّجُودِ متعلق بما تعلق به الخبر[٦٧] اى كائنة واعرب حالا من ضميره[٦٨] المنتقل الى الخبر ذٰلِكَ اى الوصف المذكور مَثَلُهُمْ صفتهم فِي التَّوْرَاةِ مبتدأ[٦٩] وخبره وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنْجِيلِ[٧٠] مبتدأ خبره كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهُ بسكون الطاء وفتحها فراخه[٧١] فَآزَرَهُ[٧٢] بالمد والقصر قواه واعانه فَاسْتَغْلَظَ غلظ فَاسْتَوَىٰ قوى واستقام عَلَىٰ سُوقِهِ اصوله جمع ساق يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ اى زراعه لحسنه مثل الصحابة رضى الله عنهم بذلك لانهم[٧٣] بدؤا فى قلة وضعف فكثروا وقووا على احسن الوجوه لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ متعلق بمحذوف[٧٤] دل عليه ما قبله اى شبهوا بذلك وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْهُمْ[٧٥] اى الصحابة لبيان الجنس لا للتبعيض لان كلهم بالصفة المذكورة مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا ۝ الجنة وهما لمن بعدهم ايضا فى آيات

سورة الحجرات

مدنية ثمانى عشرة آية

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ۝

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُقَدِّمُوا من قدم[٧٦] بمعنى تقدم اى لا تتقدموا بقول او فعل بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ المبلغ عنه اى بغير اذنهما[٧٧] وَاتَّقُوا اللّٰهَ إِنَّ اللّٰهَ سَمِيعٌ لقولكم عَلِيمٌ ۝ بفعلكم نزلت[٧٨] فى مجادلة ابى بكر وعمر رضى الله تعالى عنهما على النبى صلى الله عليه وسلم فى تامير[٧٩] الاقرع بن حابس او القعقاع بن معبد ونزل[٨٠] فى من رفع صوته عند النبى صلى الله عليه وسلم يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ اذا نطقتم

---

٥١ قوله قبل خروجه الخ ولابن جرير انه راى ذلك بالحديبية والاول اصح ١٢ كمالين ٥٢ قوله وراب بعض المنافقين اى راب لاجل التاخير وقال عبد الله بن ابى وعبد الله بن نفيل ورفاعة بن الحرث والله ما حلقنا ولا قصرنا ولا راينا المسجد الحرام فنزلت اى صدقه صلى الله عليه وسلم فى رؤياه من ابى السعود ١٢ ٥٣ قوله متعلق بصدق آه عبارة السمين قوله بالحق فيه اوجه احدها ان تعلق بصدق الثانى ان يكون صفة لمصدر محذوف اى صادقا متلبسا بالحق الثالث ان تتعلق بمحذوف على انه حال من الرؤيا اى متلبسة بالحق الرابع انه قسم وجوابه لتدخلن فعلى هذا يوقف على الرؤيا ويبتدأ بما بعدها ١٢ ج ٥٤ قوله او حال من الرؤيا اى فهو متعلق بمحذوف والتقدير متلبسة بالحق ويصح ان يكون صفة لمصدر محذوف والتقدير صدقا متلبسا بالحق ويصح ان يكون بالحق قسما وجوابه قوله لتدخلن الخ وعليه فالوقف على قوله الرؤيا وعلى ما قبله فالوقف على قوله بالحق وقوله لتدخلن اللام موطئة لقسم محذوف ١٢ صاوى ٥٥ قوله للتبرك اى مع تعليم العباد الادب وتفويض الامر اليه وهو جواب عما يقال ان الله تعالى خالق للاشياء كلها وهو عالم بها قبل وقوعها فكيف وقع منه التعليق بالمشية مع ان التعليق انما يكون من الخبر المتردد او الشاك فى وقوع المعلق والله منزه عن ذلك فاجاب بان المقصود التبرك لا التعليق ويجاب ايضا بان المشية باعتبار جميع الجيش فان الذين حضروا عمرة القضاء كانوا سبعمائة واما باعتبار المجموع فالقضاء مبرم لا تعليق فيه ويجاب ايضا بانه حكاية عن كلام الملك المبلغ للرسول كلام الله او حكاية عن كلام الرسول عليه السلام ١٢ صاوى ٥٦ قوله آمنين آه حال من الواو المحذوفة من لتدخلن لالتقاء الساكنين اى حال مقارنة الدخول والشرط معترض والمعنى يخرجكم فى المستقبل وقول الشارح حالان اى من الواو المحذوفة ايضا او من الضمير فى آمنين فهى مترادفة على الاول ومتداخلة على الثانى وقوله لاتخافون يجوز ان يكون مستانفا وان يكون حالا اما من فاعل لتدخلن او من الضمير فى آمنين او فى محلقين او فى مقصرين فان كانت حالا من آمنين او من فاعل لتدخلن فهى للتوكيد ١٢ ج ٥٧ قوله وهما حالان مقدرتان لان الدخول لا يجامع مع الحلق والتقصير ١٢ ٥٨ قوله مقدرتان دفع بذلك ما قد يقال ان حال الدخول هو حال الاحرام وهو لا يتاتى معه حلق ولا تقصير ١٢ صاوى ٥٩ قوله لاتخافون ابدا اشار بذلك الى انه مكرر مع قوله آمنين والمعنى آمنون فى حال الدخول وحال المكث وحال الخروج وقد كان عند اهل مكة انه يحرم قتل من احرم ومن دخل الحرم فافاد انه يبقى آمنهم بعد خروجهم من الاحرام ١٢ صاوى ٦٠ قوله هو فتح خيبر قال البغوى هو صلح الحديبية عند الاكثر واختاره الحافظ ابن حجر العسقلانى وتحققت الرؤيا فى العام القابل حيث جاؤا محرمين وطافوا بالبيت ومكثوا ثلثة ايام ثم رجعوا وهى عمرة القضاء ١٢ ك ٦١ قوله على الدين كله اى على جنس الدين يريد الاديان المختلفة من اديان المشركين واهل الكتاب ولقد حقق ذلك سبحانه فانك لا ترى دينا قط الا وللاسلام دونه العزة والغلبة وقيل هو عند نزول عيسى عليه السلام حين لا يبقى على وجه الارض كافر وقيل هو اظهاره بالحجج والآيات ١٢ مدارك ٦٢ قوله وكفى بالله شهيدا اى على ان ما وعده كائن وعن الحسن شهد على نفسه انه سيظهر دينه والتقدير وكفاه الله شهيدا او شهيدا تمييز او حال قوله محمد خبر مبتدأ اى هو محمد لتقدم قوله هو الذى ارسل رسوله او مبتدأ خبره قوله رسول الله ١٢ مدارك ٦٣ قوله حالان اى من مفعول تراهم اى تشاهدهم حال كونهم راكعين ساجدين لمواظبتهم على الصلوة ١٢ ٦٤ قوله مستانف مبنى على سوال نشأ من بيان مواظبتهم على الركوع والسجود كانه قيل ماذا يريدون بذلك فقيل يبتغون فضلا من الله ١٢ ابو السعود ٦٥ قوله سيماهم الخ علامتهم من تاثير الذى يؤثره السجود وعن عطاء بشارة وجوههم من طول ما صلوا بالليل بقوله عليه الصلوة والسلام من كثر صلوته بالليل حسن وجهه بالنهار ١٢ مدارك ٦٦ قوله نور وبياض يعرفون به فى الآخرة انهم سجدوا فى الدنيا روى الطبرانى عن ابى بن كعب مرفوعا سيماهم النور يوم القيمة وعن مجاهد هو الخشوع والتواضع وعن سعيد بن جبير هو اثر التراب على الجباه وعن شهر بن حوشب يكون مواضع سجودهم كالقمر ليلة البدر ١٢ ك ٦٧ قوله الخبر وهو قوله تعالى فى وجوههم ١٢ ٦٨ قوله من ضميره اى من ما تعلق به الخبر وقوله الى الخبر وهو الجار والمجرور ١٢ جمل ٦٩ قوله مبتدأ اى مثلهم مبتدأ وخبره فى التوراة يعنى والجملة خبر عن ذلك فهو مبتدأ اول واعرب السمين ذلك مبتدأ ومثلهم خبره وفى التوراة حالا من مثلهم والعامل معنى الاشارة ١٢ ج ٧٠ قوله ومثلهم فى الانجيل يصح ان يكون مبتدأ خبره قوله كزرع وحينئذ فيوقف على قوله فى التوراة ويكونان مثلين وعليه مشى المفسر ويصح انه معطوف على مثلهم الاول وحينئذ فيوقف على قوله الانجيل ويكون مثلا واحدا فى الكتابين وقوله كزرع خبر لمحذوف اى مثلهم كزرع الخ وكلام مستانف ١٢ صاوى ٧١ قوله فراخه فرخ بجوشه نزديك شدن كشف يقال فرخ وفرخ الزرع اى تهيأ للانشقاق كذا فى الصراح ١٢ ٧٢ قوله فآزره اصله أأزره بوزن اكرمه فمضارعه يؤزر بوزن يكرم لكن قلبت الهمزة الثانية فى الماضى الفا للقاعدة المشهورة واما ازره بالقصر فهو ثلاثى كضربه يضربه ومعناه اعانه وقواه ١٢ جمل ٧٣ قوله لانهم بدؤا فى قلة وضعف الخ حتى ترقى امرهم بحيث اعجب الناس روى ابن جرير عن قتادة سيماهم فى وجوههم قال علامتهم الصلوة ذلك مثلهم فى التوراة وقال هذا المثل فى التوراة وقال مثلهم فى الانجيل كزرع اخرج شطأه قال هذا نعت اصحاب محمد فى الانجيل واخرج ابن جرير عن الضحاك قال كان اصحاب محمد صلعم قليلا ثم كثروا واستغلظوا وروى ابن جرير والحاكم عن ابن مسعود انه قال تم الزرع وقد دنا حصاده وعن بعض الزراع النبى صلى الله عليه وسلم والشطأ اصحابه ١٢ كمالين ٧٤ قوله بمحذوف والظاهر ما قاله الزمخشرى انه تعليل لما دل عليه تشبيههم بالزرع من نمائهم وترقيهم فى الزيادة والقوة قال فى المواهب وانتزع مالك رحمه الله فى رواية منه تكفير الروافض الذين يبغضون الصحابة قال لانهم يغيظونهم ومن غاظ الصحابة فهو كافر ووافقه على ذلك جماعة من العلماء ١٢ ك ٧٥ قوله اى الصحابة وقال ابن جرير يعنى من الشطأ الذى اخرجه الزرع وهم الداخلون فى الاسلام الى يوم القيمة وجمع الضمير على معنى الشطأ لا على لفظه حكاه البغوى ومن لبيان الجنس لا للتبعيض لان كلهم بالصفة المذكورة فلا حجة للطاعنين فى الاصحاب ١٢ ك ٧٦ قوله من قدم بمعنى تقدم اشارة الى ان قدم لازم لكن بمعنى تقدم وهو متعد حذف مفعوله بينه الشارح بقوله اى لا تتقدموا بقول او فعل ليتناول كل ما يقع فى النفس قال فى الخطيب واختلف فى سبب نزول هذه الآية فقال الشعبى عن جابر انه فى الذبح يوم الاضحى قبل الصلوة اى لا تذبحوا قبل ان يذبح النبى صلى الله عليه وسلم وذلك ان ناسا ذبحوا قبله صلى الله عليه وسلم فامرهم ان يعيدوا الذبح وعن مسروق عن عائشة انه فى النهى عن صوم يوم الشك اى لا تصوموا قبل ان يصوم نبيكم وقال الرازى والاصح انه ارشاد عام يشمل الكل ملخصا ١٢ ٧٧ قوله بغير اذنهما بل كونوا تابعين لامر الله تعالى ورسوله يقال تقدم بين يدى ابيه وامه اى عجل بالامر والنهى دونهما وقيل المفعول محذوف اى امرا ١٢ ك ٧٨ قوله نزلت فى مجادلة ابى بكر وعمر رض على النبى صلعم فى تامير الاقرع بن حابس او القعقاع بن معبد فقال ابو بكر رض امر الاقرع وقال عمر رض بل امر القعقاع فقال ابو بكر رض ما اردت الا خلافى وقال عمر رض كذلك فتماريا ارتفعت اصواتهما فنزلت فى ذلك يا ايها الذين آمنوا لا تقدموا الى قوله وانتم لا تشعرون رواه البخارى وعن الحسن ان اناسا ذبحوا يوم الاضحى قبل النبى صلى الله عليه وسلم فامرهم ان يعيدوا الذبح رواه ابن جرير ولابن مردويه نحوه واخرج الطبرانى فى الاوسط عن عائشة انهم كانوا يتقدمون بين يدى رمضان بصيام يعنى يوما او يومين فنزلت ١٢ ك ٧٩ قوله فى تامير الاقرع الخ فقال ابو بكر امر القعقاع بن معبد وقال عمر بل امر الاقرع بن حابس فقال ابو بكر ما اردت الا خلافى وقال عمر ما اردت خلافك فتماريا حتى ارتفعت اصواتهما فنزلت ١٢ جمل ٨٠ قوله ونزل فيمن رفع صوته عند النبى صلى الله عليه وسلم يا ايها الذين آمنوا لا ترفعوا اصواتكم ظاهره ان مورد نزوله غير مورد نزول الاولى وما رويناه آنفا صريح فى ان من اول السورة الى ولا تشعرون نزلت فى قصة ابى بكر وعمر ١٢ ك

فوق صوت النبی اذا نطق ولا تجهروا له بالقول اذا ناجیتموه کجهر بعضکم لبعض بل دون ذلک اجلالا له ان تحبط اعمالکم وانتم لا تشعرون ○ ای خشیة ذلک بالرفع والجهر المذکورین ونزل فی من کان یخفض صوته عند النبی صلی الله علیه وسلم کابی بکر وعمر وغیرهما رضی الله عنهم ان الذین یغضون اصواتهم عند رسول الله اولئک الذین امتحن الله اختبر قلوبهم للتقوی ای لتظهر منهم لهم مغفرة واجر عظیم ○ الجنة ونزل فی قوم جاءوا وقت الظهیرة والنبی صلی الله علیه وسلم فی منزله فنادوه ان الذین ینادونک من وراء الحجرات حجرات نسائه صلی الله علیه وسلم جمع حجرة وهی ما یحجر علیه من الارض بحائط ونحوه کان کل واحد منهم نادی خلف حجرة لانهم لم یعلموه فی ایها مناداة الاعراب بغلظة وجفاء اکثرهم لا یعقلون ○ فیما فعلوه محلک الرفیع وما یناسبه من التعظیم ولو انهم صبروا انهم فی محل رفع بالابتداء وقیل فاعل لفعل مقدر ای ثبت حتی تخرج الیهم لکان خیرا لهم والله غفور رحیم ○ لمن تاب منهم ونزل فی الولید بن عقبة وقد بعثه النبی صلی الله علیه وسلم الی بنی المصطلق مصدقا فخافهم لترة کانت بینه وبینهم فی الجاهلیة فرجع وقال انهم منعوا الصدقة وهموا بقتله فهم النبی صلی الله علیه وسلم بغزوهم فجاءوا منکرین ما قاله عنهم یایها الذین آمنوا ان جاءکم فاسق بنبإ خبر فتبینوا صدقه من کذبه وفی قراءة فتثبتوا من الثبات ان تصیبوا قوما مفعول له ای خشیة ذلک بجهالة حال من الفاعل ای جاهلین فتصبحوا فتصیروا علی ما فعلتم من الخطا بالقوم ندمین ○ وارسل الیهم صلی الله علیه وسلم بعد عودهم الی بلادهم خالدا رض فلم یر فیهم الا الطاعة والخیر فاخبر النبی صلی الله علیه وسلم بذلک واعلموا ان فیکم رسول الله فلا تقولوا الباطل فان الله یخبره بالحال لو یطیعکم فی کثیر من الامر الذی تخبرون به علی خلاف الواقع فرتب علی ذلک مقتضاه لعنتم لاثمتم دونه اثم التسبب الی المرتب ولکن الله حبب الیکم الایمان وزینه حسنه فی قلوبکم وکره الیکم الکفر والفسوق والعصیان استدراک من حیث المعنی دون اللفظ لان من حبب الیه الایمان الخ غایرت صفته صفة من تقدم ذکره اولئک هم فیه التفات عن الخطاب الرشدون ① الثابتون علی دینهم فضلا من الله مصدر منصوب بفعله المقدر ای افضل ونعمة منه والله علیم بهم حکیم ○ فی انعامه علیهم وان طائفتان من المؤمنین الآیة نزلت فی قضیة هی ان النبی صلی الله علیه وسلم رکب حمارا ومر علی ابن ابی فبال الحمار فسد ابن ابی انفه فقال ابن رواحة والله لبول حماره اطیب ریحا من مسکک فکان بین قومیهما ضرب بالایدی والنعال والسعف اقتتلوا جمع نظرا الی المعنی لان کل طائفة

---

۵۱ قوله فوق صوت النبی ای اذا نطق ونطقتم فعلیکم الا تبلغوا باصواتکم وراء الحد الذی یبلغه بصوته وان تغضوا منها بحیث یکون کلامه عالیا لکلامکم وجهره باهرا لجهرکم حتی تکون مزیته علیکم لائحة وسابقته لدیکم واضحة ۱۲ مد **۵۲ قوله** ولا تجهروا له بالقول لما کانت هذه الجملة کالمکرر مع ما قبلها مع ان العطف یاباه اشار المفسر الی ان المراد بالاول اذا نطق ونطقتم فعلیکم ان لا تبلغوا باصواتکم حدا یبلغه صوته بل یکون کلامکم دون کلامه والمراد بالثانی انکم اذا کلمتموه وهو صامت فلا ترفعوا اصواتکم کما ترفعونها فیما بینکم ۱۲ صاوی **۵۳ قوله** ای خشیة ذلک اشار به الی ان ان تحبط علی حذف مضاف ای خشیة الحبوط والخشیة منهم وقد تنازعه لا ترفعوا ولا تجهروا فیکون مفعولا لاجله للثانی عند البصریین وللاول عند الکوفیین والاول اصح لان اعمال الاول یستلزم الاضمار فی الثانی ۱۲ جمل **۵۴ قوله** ونزل فیمن کان یخفض صوته عند النبی صلی الله علیه وسلم ان الذین یغضون اصواتهم آه فی الصحیح قال ابن الزبیر فما کان عمر یسمع رسول الله صلی الله علیه وسلم بعد نزول قوله تعالی یا ایها الذین آمنوا لا ترفعوا اصواتکم حتی یستفهمه مما یخفض صوته زاد البغوی فانزل الله ان الذین یغضون اصواتهم ۱۲ کمالین **۵۵ قوله** اولئک الذین آه یجوز ان یکون اولئک مبتدأ والذین خبره والجملة خبران ویکون لهم مغفرة جملة اخری اما مستانفة وهو الظاهر واما حال ویجوز ان یکون الذین امتحن صفة لاولئک او بدلا منه او بیانا ولهم مغفرة جملة خبریة ویجوز ان یکون لهم هو الخبر وحده ومغفرة فاعل به ۱۲ ج **۵۶ قوله** ای لتظهر منهم ای فانها لا تظهر الا بالاصطبار علی انواع المحن والتکالیف الشاقة فالاختبار سبب لظهور التقوی لا سبب للتقوی نفسها فهو من اطلاق السبب علی المسبب ای فالاختبار یظهر ما کان کامنا فی النفس من التقوی کما ان سماع الالحان یظهر ما کان کامنا فی النفس من الحب فتدبر ۱۲ صاوی **۵۷ قوله** ان الذین ینادونک الخ نزلت فی وفد بنی تمیم اتی رسول الله صلی الله علیه وسلم وقت الظهیرة وهو راقد فیهم الاقرع بن حابس وعیینة بن حصن ونادوا النبی صلی الله علیه وسلم من وراء حجراته وقالوا اخرج الینا یا محمد فان مدحنا زین وذمنا شین فاستیقظ وخرج ۱۲ مدارک **۵۸ قوله** ما یحجر علیه ای ما یمنع علیه وعبارة البیضاوی حجرات جمع حجرة وهی القطعة من الارض المحجورة بحائط ۱۲ **۵۹ قوله** کان کل واحد منهم اتی بصیغة لا جزم فیها لان المقام مقام احتمال وذلک لان مناداتهم یحتمل ان تکون کما قال المفسر او الکل وقفوا علی کل حجرة ونادوه منها ۱۲ صاوی **۶۰ قوله** نادی خلف حجرة فهو من انقسام الآحاد علی الآحاد علی ما یقتضیه مقابلة الجمع بالجمع ۱۲ ک **۶۱ قوله** مناداة الاعراب معمول لینادونک جمل ویجوز ان یکون معمول مناد ۱۲ **۶۲ قوله** بغلظة وجفاء وروی ان الذی ناداه الاقرع بن حابس وعیینة بن حصن وانما نسب الیهم لانهم رضوا بذلک او امروا به ۱۲ ک **۶۳ قوله** لکان خیرا لهم ای لکان الصبر خیرا لهم من الاستعجال لما فیه من حفظ الادب وتعظیم الرسول الموجبین للثناء والثواب قال العارفون الادب عند الاکابر یبلغ بصاحبه الی الدرجات العلی وسعادة الدنیا والآخرة ۱۲ صاوی **۶۴ قوله** نزل فی الولید بن عقبة الخ اخرجه ابن جریر عن ام سلمة وابن عباس ومجاهد واخرجه الطبرانی واحمد عن الحارث بن ابی الحارث الخزاعی ۱۲ ک **۶۵ قوله** لترة بکسر التاء وخفة الراء وهی الریبة والحقد ۱۲ ک **۶۶ قوله** فتبینوا ای فتوقفوا فیه وتطلبوا بیان الامر وانکشاف الحقیقة ولا تعتمدوا قول الفاسق لان من لا یتحامی جنس الفسوق لا یتحامی الکذب الذی هو نوع منه ۱۲ مدارک **۶۷ قوله** وفی قراءة ای لحمزة وعلی فتثبتوا من الثبات ای فتوقفوا الی ان تبین لکم الحال ۱۲ کمالین **۶۸ قوله** خشیة ذلک قدر المضاف اختیار المذهب البصریین والکوفیون یقدرون لئلا تصیبوا کما فی التفسیر الکبیر ۱۲ **۶۹ قوله** واعلموا ان فیکم آه ان بما فی حیزها سادة مسد مفعولی اعلموا باعتبار ما قید به من الحال وهو قوله لو یطیعکم الخ فانه حال من الضمیر المجرور فی فیکم او المرفوع المستتر فیه والمعنی ان فیکم کائنا علی حالة یجب تغییرها او کائنین علی حالة کذلک وهی انکم تودون ان یتبعکم فی کثیر من الحوادث ولو فعل ذلک لوقعتم فی الجهل والهلاک وفیه ایذان بان بعضهم زین لرسول الله صلی الله علیه وسلم ان یقع فی بنی المصطلق وانه لم یطع رایهم هذا ویجوز ان یکون لو یطیعکم مستانفا الا ان الزمخشری منع هذا الاحتمال لادائه الی تنافر النظم ولا یظهر ما قاله بل الاستیناف واضح ایضا واتی بالمضارع بعد لو لالة علی انه کان فی ارادتهم استمرار عمله علی ما یریدون ۱۲ ج **۷۰ قوله** لعنتم لاثمتم فی القاموس العنت الفساد والاثم والهلاک ودخول المشقة علی الانسان وکل من هذه المعانی یحتمل ان یکون مرادا فی الآیة ۱۲ کمالین **۷۱ قوله** دونه ای دون النبی صلی الله علیه وسلم فلا یاثم لعذره وقوله اثم التسبیب ای لا اثم الفعل لانکم لم تفعلوا وقوله الی المرتب ای الذی یرتبه النبی علی اخبارکم ویفعله ۱۲ **۷۲ قوله** حبب الیکم الایمان ای الکامل وهو التصدیق بالجنان والاقرار باللسان والعمل بالارکان واذا حبب الیهم الایمان الجامع للخصال الثلاث لزم کراهتهم لاضدادها فلذلک قال وکره الیکم الکفر الذی هو مقابلة التصدیق بالجنان والفسوق الذی هو مقابلة الاقرار باللسان والعصیان الذی هو مقابلة العمل بالارکان ۱۲ صاوی **۷۳ قوله** استدراک من حیث المعنی دون اللفظ دفع لما یتوهم من ان الاستدراک شرطه مخالفة ما بعدها لما قبلها نفیا واثباتا وهی مفقودة ههنا فلیست فی موقعها وحاصل الجواب هی مفقودة من حیث اللفظ حاصلة من حیث المعنی لان الذین حبب الیهم الایمان قد غایرت صفتهم صفة المتقدم ذکرهم فوقعت لکن فی موقعها من الاستدراک الفاسق الی العمل بمقتضاه ویکون المخاطبون بقوله حبب الیکم الایمان المؤمنین الکاملین الذین لم یعتمدوا علی کل ما سمعوا کما فی الکشاف ۱۲ **۷۴ قوله** مصدر منصوب بفعله فیه مسامحة اذ هو اسم مصدر والمصدر افضال ویصح ان یکون مفعولا لاجله عامله حبب وما بینهما اعتراض وفی هذه الآیة تنبیه علی ان السعادة العظمی محبة الله ورسوله و اهل الکفر والفسوق ۱۲ صاوی **۷۴ قوله** مصدر منصوب المقدر عبارة السمین یجوز ان ینتصب علی المفعول من اجله وفیما ینصبه وجهان احدهما قوله ولکن الله حبب الیکم الایمان وعلی هذا فما بینهما اعتراض من قوله اولئک هم الراشدون ۱۲ ک **۷۵ قوله** ای افضل فی المختار وافضل علیه وتفضل بمعنی وعلی هذا فقول الشارح مصدر الخ فیه نوع مسامحة اذ مصدر افضل افضال ففضل اسم مصدر له ۱۲ جمل **۷۶ قوله** نزلت فی قضیة هی انه صلی الله علیه وسلم رکب حمارا آه اخرجه الشیخان عن انس ۱۲ کمالین **۷۷ قوله** فکان بین قومیهما ضرب فی البیضاوی والآیة نزلت فی قتال حدث بین الاوس والخزرج فی عهده علیه السلام بالسعف والنعال وهی تدل علی ان الباغی مؤمن وانه اذا قبض عن الحرب ترک کما جاء فی الحدیث لانه فیء الی امر الله وانه یجب معاونة من بغی علیه بعد تقدیم النصح والسعی فی المصالحة ۱۲ **۷۸ قوله** والسعف بالتحریک شاخ نخل سعف جماعت کذا فی الصراح ۱۲

جماعة وقرئ اقتتلتا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا ج ثنى نظرا الى اللفظ فَاِنْ بَغَتْ تعدت اِحْدٰىهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا
الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْٓءَ ترجع اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ ج الحق فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ بالانصاف وَاَقْسِطُوْا ط
اعدلوا اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ○ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ في الدين فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ اذا تنازعا
ع ۱ ۱۳ وقرئ اخوتكم بالفوقانية وَاتَّقُوا اللّٰهَ في الاصلاح لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ○ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ الآية
اخرجه ابن ابي حاتم عن مقاتل
نزلت في وفد تميم حين سخروا من فقراء المسلمين كعمار وصهيب والسخرية الازدراء والاحتقار قَوْمٌ اى رجال
منكم مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ عند الله وَلَا نِسَآءٌ منكم مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ج وَ
لَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ لا تعيبوا فتعابوا اى لا يعيب بعضكم بعضا وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ط لا يدعو بعضكم بعضا
اى المسلمين غيركم ۱۲ ک بالمعاوضة ۱۲ ک
بلقب يكرهه ومنه يا فاسق يا كافر بِئْسَ الِاسْمُ اى المذكور من السخرية واللمز والتنابز الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ ج
بدل من الاسم لافادة انه فسق لتكرره عادة وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ من ذلك فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ○ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ اى مؤثم وهو كثير كظن السوء باهل الخير من المؤمنين
وهم كثير بخلافه بالفساق منهم فلا اثم فيه في نحو مايظهر منهم وَّلَا تَجَسَّسُوْا حذف منه احدى التائين لا
اى في نفسه لا بالنسبة الى اهل الشرک ۱۲ ک
تتبعوا عورات المسلمين ومعائبهم بالبحث عنها وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ط لا يذكره بشئ يكرهه وان كان فيه
اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا بالتخفيف والتشديد اى لا يحسن به لا فَكَرِهْتُمُوْهُ ط اى فاغتيابه في حياته
كاكل لحمه بعد مماته وقد عرض عليكم الثاني فكرهتموه فاكرهوا الاول وَاتَّقُوا اللّٰهَ ط اى عقابه في الاغتياب
بان تتوبوا منه اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ قابل توبة التائبين رَّحِيْمٌ ○ بهم يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى
آدم وحواء وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا جمع شعب بفتح الشين وهو اعلى طبقات النسب وَّقَبَآئِلَ هى دون الشعوب
وبعدها العمائر ثم البطون ثم الافخاذ ثم الفصائل آخرها مثاله خزيمة شعب كنانة قبيلة قريش عمارة
بكسر العين قصي بطن هاشم فخذ العباس فصيلة لِتَعَارَفُوْا ط حذف منه احدى التائين اى ليعرف بعضكم
وقد يفتح ۱۲ ک بفتح الفاء وسكون الخاء ۱۲ ک
بعضا لا لتفاخروا بعلو النسب وانما الفخر بالتقوى اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ط اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ بكم
خَبِيْرٌ ○ ببواطنكم قَالَتِ الْاَعْرَابُ نفر من بني اسد اٰمَنَّا ط صدقنا بقلوبنا قُلْ لهم لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ
قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا اى انقدنا ظاهرا وَلَمَّا اى لم يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ ط الى الآن لكنه يتوقع منكم
وَاِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ بالايمان وغيره لَا يَلِتْكُمْ بالهمز وتركه وبابداله الفا لا ينقصكم مِّنْ
لابي عمرو ۱۲ ک للباقين ۱۲ ک
اَعْمَالِكُمْ اى من ثوابها شَيْئًا ط اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ للمؤمنين رَّحِيْمٌ ○ بهم اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اى الصادقون
مبتدأ ۱۲

[illegible]

له قوله فان بغت احدهما الخ اي ابت النصيحة والاجابة الى حكم الله ۱۲ صاوی ۲ه قوله حتى تفئ آه يجوز ان تكون حتى هنا للغاية فالنصب بان مضمرة بعدها اي الى ان ويجوز ان تكون بمعنى كي فتكون للتعليل والاول كما قال بعضهم هو الظاهر المناسب بسياق الآية ۱۲ ج ۳ه قوله اعدلوا اشاربه الى ان اقسطوا معناه عدل فهمزته للسلب بخلاف قسط فمعناه جار قال تعالى واما القاسطون فكانوا لجهنم حطبا ۱۲ صاوی ۴ه قوله فاصلحوا بين اخويكم خص الاثنين بالذكر لانهما اقل من يقع بينهما النزاع فاذا لزمت المصالحة بين الاقل كانت بين الاكثر اولى ۱۲ صاوی ۵ه قوله لعلكم ترحمون على تقواكم وفي هذا الترجي اطماع من الكريم الرحيم ۱۲ صاوی ۶ه قوله لايسخر قوم من قوم آه القوم الرجال خاصة لانهم القوام بامور النساء قال الله تعالى الرجال قوامون على النساء وهو في الاصل جمع قائم كصوم وزور في جمع صائم وزائر واختصاص القوم بالرجال صريح في الآية اذ لو كانت النساء داخلة في قوم لم يقل ولا نساء وحقق ذلك زهير في قوله ؎ وما ادري ولست اخال ادري ؛ اقوم آل حصن ام نساء ؛ واما قولهم في قوم فرعون وقوم عاد هم الذكور والاناث فليس لفظ القوم بمتعاط للفريقين ولكن قصد ذكر الذكور وترك ذكر الاناث لانهن توابع لرجالهن وتنكير القوم والنساء يحتمل معنيين ان يراد لايسخر بعض المؤمنين والمؤمنات من بعض وان يقصد افادة الشياع وان يصير كل جماعة منهم منهية عن السخرية وانما لم يقل رجل من رجل ولا امرأة من امرأة على التوحيد اعلاما باقدام غير واحد من رجالهم وغير واحدة من نساءهم على السخرية واستفظاعا للشان الذي كانوا عليه ۱۲ مدارک ۷ه قوله الازدراء الاذلال وقوله الاحتقار عطف تفسير ۱۲ ۸ه قوله اے رجال منكم الخ اشار بذلك الى ان القوم اسم جمع بمعنى الرجال خاصة واحده في المعنى رجل وقيل جمع لا واحد له من لفظه يدل على تخصيصه بالرجال مقابلته بقوله ولا نساء من نساء وهذا هو الموافق لاصل اللغة ۱۲ صاوی ۹ه قوله اى لايعيب بعضكم بعضا وانما عبر عنه بقوله لاتلمزوا انفسكم لان عليهم لغيرهم راجع الى انفسهم فانه يعاب من عاب او لان المؤمنين كنفس واحدة فعيب بعضهم بعضا راجع الى انفسهم واللمز الطعن باللسان ۱۲ كمالين ۱۰ه قوله ولاتنابزوا النبز في اللغة اللقب مطلقا وفي العرف مختص باللقب السوء كذا في البيضاوي ۱۲ ۱۰ه قوله ولاتنابزوا الخ اى النبز اللقب بسوء وفي القاموس النبز بالتحريك اللقب والتنابز التداعى بالالقاب ۱۲ كمالين ۱۱ه قوله بئس الاسم الاسم ههنا بمعنى الذكر من قولهم طار اسمه في الناس بالكرم او باللوم ۱۲ مدارک ۱۲ه قوله اى المذكور الخ يشير الى ان اللام في الاسم للعهد وافراده مع ان المعهود جمع بتاويل المذكور ۱۲ ک ۱۳ه قوله بدل الخ المشهور فيه انه مبتدأ خبره مقدم عليه او خبر مبتدأ محذوف وجعله بدلا عن الفاعل غريب ۱۲ ک ۱۴ه قوله لتكرره عادة يعني انه وان كان المذكور صغيرة لايفسق بها لكنه في العادة يتكرر فيصير كبيرة مفسقة ۱۲ كرخى ۱۵ه قوله كثيرا من الظن ابهم الكثير اشارة الى انه ينبغي الاحتياط والتامل في كل ظن خوف ان يقع في منهى عنه قال سفيان الثوري الظن ظنان احدهما اثم وهو ان يظن ويتكلم به والآخر ليس باثم وهو ان يظن ولايتكلم به ۱۲ ۱۶ه قوله وهو كثير الخ يعني ان ذلك البعض موصوف بالكثرة فلا يخالف ما قبله ۱۲ ک ۱۷ه قوله فلا اثم فيه في نحو مايظهر منهم كما ورد في الحديث لاغيبة لفاسق رواه البيهقي والطبراني قال الزجاج هو ظنك باهل الخير سوءا واما اهل الفسق فلنا ان نظن بهم مثل الذي ظهر منهم وقيل في معنى الآية اجتنبوا اجتنابا كثيرا او قال الثوري الظن ظنان ظن هو اثم وهو ان يظن ويتكلم به والآخر ليس باثم وان يظن ولايتكلم به ۱۲ ک ۱۸ه قوله ولاتجسسوا الخ التجسس تفعل من الجس وهو المس باليد ففيه معنى الطلب لانه يكون لطلب شئ ۱۲ ک ۱۹ه قوله ولايغتب بعضكم بعضا روى ان رجلين من الصحابة رضي الله عنهم بعثا سلمان الى رسول الله صلى الله عليه وسلم يبغي لهما اداما وكان اسامة على طعامه عليه الصلوة والسلام فقال ماعندي شئ فاخبرهما سلمان فقالا لو بعثنا سلمان الى بئر سميحة لغار ماؤها فلما راحا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لهما مالي ارى خضرة اللحم في افواهكما فقالا ماتناولنا لحما فقال عليه الصلوة والسلام انكما قد اغتبتما فنزلت ۱۲ ابو السعود ۲۰ه قوله لايذكره بشئ يكرهه وان كان فيه وفي الحديث ذكرك اخاك بما يكره فقيل ارايت ان كان في اخي ما اقول قال ان كان فيه ماتقول فقد اغتبته وان لم تكن فيه ماتقول فقد بهته رواه مسلم ۱۲ ک ۲۱ه قوله ايحب احدكم الخ وهذا تمثيل وتصوير لما يناله المغتاب من عرض المغتاب على افحش وجه وفيه مبالغات منها الاستفهام الذي معناه التقرير ومنها جعل ماهو في الغاية من الكراهة موصولا بالمحبة ومنها اسناد الفعل الى احدكم والاشعار بان احدا من الاحدين لايحب ذلك ومنها ان لم يقتصر على تمثيل الاغتياب باكل لحم الانسان حتى جعل الانسان اخا ومنها ان لم يقتصر على لحم الاخ حتى جعل ميتا وعن قتادة كما تكره ان وجدت جيفة مدودة ان تاكل منها كذلك فاكره لحم اخيك وهو حي وانتصب ميتا على الحال من اللحم او من اخيه ولما قررهم بان احدا منهم لايحب اكل جيفة اخيه عقب ذلك بقوله فكرهتموه اى فتحققت كراهتكم له باستقامة العقل فليتحقق ايضا ان تكرهوا ماهو نظيره من الغيبة باستقامة الدين ۱۲ مدارک ۲۲ه قوله والتشديد اے لنافع وهو حال من اللحم او الاخ كما يحس بالاكل صفة ميتا اى ميتا لايحس بالاكل ولايدرك فكذلك المغتاب لايدرك ولايعلم ماقيل فيه ۱۲ ک ۲۳ه قوله لايحس به تفسير لميتا فالمراد بالميت من لايحس لانه في غيبته كالميت من حيث عدم احساسه بما يقال فيه وقوله به اى باكل لحمه وقوله لا اشاربه الى ان الاستفهام انكاري اى لايحب اكل لحم اخيه ولايرضى به ۱۲ جمل ۲۴ه قوله فكرهتموه الخ قال مجاهد لما قيل لهم ايحب احدكم ان ياكل لحم اخيه ميتا قالوا لا اى فكما كرهتموه فاجتنبوا ذكره بالسوء قال القاضي المعنى ان صح ذلك وعرض عليكم هذا فقد كرهتموه فجعل الفاء فصيحة حيث جعله جواب شرط مقدر ۱۲ ک ۲۵ه قوله فاغتيابه في حياته في هذا التمثيل اشارة الى ان عرض الانسان كلحمه ودمه لان الانسان يتالم قلبه من قرض عرضه كما يتالم جسمه من قطع لحمه فاذا لم يحسن من العاقل اكل لحوم الانسان لم يحسن منه قرض عرضه بالاولى ۱۲ ۲۵ه قوله فاغتيابه في حياته الخ اشار بهذا التقدير الى ان الكلام من قبيل التمثيل اى التشبيه اى انه من باب الاستعارة التمثيلية ۱۲ ۲۶ه قوله يا ايها الناس انا خلقناكم من ذكر وانثى نزلت هذه الآية في ابي هند ذكره ابوداود وفي المراسيل عن الزهري رضي الله عنه قال امر رسول الله صلى الله عليه وسلم بني بياضة ان يزوجوا ابا هند امرأة منهم فقالوا لرسول الله صلى الله عليه وسلم نزوج بناتنا موالينا فانزل الله عزوجل يا ايها الناس الآية وقال ابن عباس لما كان يوم فتح مكة امر رسول الله صلى الله عليه وسلم بلالا حتى علا على ظهر الكعبة فاذن فقال عتاب بن اسيد بن ابي العيص الحمد لله الذي قبض ابي حتى لايرى هذا اليوم وقال الحارث بن هشام ماوجد محمد غير هذا الغراب الاسود مؤذنا ۱۲ جمل ۲۶ه قوله يا ايها الناس انا خلقناكم آه اخرج ابن المنذر والبيهقي انه لما كان يوم الفتح رقي بلال فاذن على الكعبة فقال بعضهم هذا العبد الاسود يؤذن على ظهر الكعبة ۱۲ كمالين ۲۷ه قوله هو اعلى طبقات النسب اى من طبقات الست التي عليها العرب وهي الشعب والقبيلة والعمارة والبطن والفخذ والفصيلة فالشعب يجمع القبائل والقبيلة تجمع العمائر والعمارة تجمع البطون والبطن تجمع الافخاذ والفخذ تجمع الفصائل خزيمة شعب وكنانة قبيلة وقريش عمارة وقصي بطن وهاشم فخذ والعباس فصيلة وسميت الشعوب لان القبائل تشعبت منها كذا في المدارک ۱۲ ۲۸ه قوله نفر من بني اسد قال مجاهد وقتادة اخرجه عنهما ابن جرير يمنون بذلك على النبي صلى الله عليه وسلم ويريدون الصدقة ويقولون اعطنا ۱۲ كمالين ۲۹ه قوله اى انقدنا ظاهرا والايمان تصديق مع ثقة وطمانينة قلب ولم يحصل لكم والا لما مننتم على رسول الله صلعم بالاسلام ۱۲ ک

فی ایمانهم کما صرح به بعد الذین امنوا باللہ ورسوله ثم لم یرتابوا لم یشکوا فی الایمان وجاهدوا
باموالهم وانفسهم فی سبیل اللہ بجهادهم یظهر صدق ایمانهم اولئک هم الصدقون ۝ فی ایمانهم
لا من قالوا امنا ولم یوجد منهم غیر الاسلام قل لهم اتعلمون اللہ بدینکم مضعف علم بمعنی شعر
ای اتشعرونه بما انتم علیه فی قولکم امنا واللہ یعلم ما فی السموت وما فی الارض واللہ بکل شیء
علیم ۝ یمنون علیک ان اسلموا من غیر قتال بخلاف غیرهم ممن اسلم بعد قتال منهم قل لا
تمنوا علی اسلامکم منصوب بنزع الخافض الباء ویقدر قبل ان فی الموضعین بل اللہ یمن
علیکم ان هدکم للایمان ان کنتم صدقین ۝ فی قولکم امنا ان اللہ یعلم غیب السموت و
الارض ای ما غاب فیهما واللہ بصیر بما تعملون ۝ بالیاء والتاء لا یخفی علیه شیء منه ۲ ع ۸ ۱۴

سورة ق مکیة الا ولقد خلقنا السموت الایة فمدنیة خمس واربعون ایة

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۝ قٓ اللہ اعلم بمراده به والقران المجید الکریم ما امن کفار مکة بمحمد
صلی اللہ علیه وسلم بل عجبوا ان جاءهم منذر منهم رسول من انفسهم ینذرهم یخوفهم بالنار بعد البعث
فقال الکفرون هذا الانذار شیء عجیب ۝ ءاذا بتحقیق الهمزتین وتسهیل الثانیة وادخال الف بینهما
علی الوجهین متنا وکنا ترابا نرجع ذلک رجع بعید ۝ فی غایة البعد قد علمنا ما تنقص الارض تاکل
منهم وعندنا کتب حفیظ ۝ هو اللوح المحفوظ فیه جمیع الاشیاء المقدرة بل کذبوا بالحق بالقران لما
جاءهم فهم فی شان النبی والقران فی امر مریج ۝ مضطرب قالوا مرة ساحر وسحر ومرة شاعر وشعر
ومرة کاهن وکهانة افلم ینظروا بعیونهم معتبرین بعقولهم حین انکروا البعث الی السماء کائنة فوقهم
کیف بنینها بلا عمد وزینها بالکواکب وما لها من فروج ۝ شقوق تعیبها والارض معطوف علی
موضع الی السماء کیف مددنها دحونا علی وجه الماء والقینا فیها روسی جبالا تثبتها وانبتنا فیها من
کل زوج صنف بهیج ۝ یبهج به لحسنه تبصرة مفعول له ای فعلنا ذلک تبصیرا منا وذکری
تذکیرا لکل عبد منیب ۝ رجاع علی طاعتنا ونزلنا من السماء ماء مبرکا کثیر البرکة فانبتنا به
جنت بساتین وحب الزرع الحصید ۝ المحصود والنخل بسقت طوالا حال مقدرة لها
طلع نضید ۝ متراکب بعضه فوق بعض رزقا للعباد مفعول له واحیینا به بلدة میتا
یستوی فیه المذکر والمؤنث کذلک ای مثل هذا الاحیاء الخروج ۝ من القبور فکیف تنکرونه

---

۱ قوله ثم لم یرتابوا الخ اتی بثم اشارة الی ان نفی الریب لم یکن وقت حصول الایمان بل هو حاصل فیما یستقبل فکانه قال ثم داموا علی ذلک ۱۲ صاوی ۲ قوله بجهادهم یظهر صدق ایمانهم ای ان الجهاد فی سبیل اللہ دل علی انهم صادقون فی الایمان ولیسوا منافقین وهو جواب عن سوال وهو ان العمل لیس من الایمان فکیف ذکر انه منه فی هذه الآیة وایضاح الجواب عنه ان المراد من الآیة الایمان الکامل ۱۲ صاوی ۳ قوله اولئک هم الصادقون فیه تعریض بکذب الاعراب فی ادعاءهم الایمان فلما نزلت هاتان الآیتان اتت الاعراب رسول اللہ یحلفون انهم مؤمنون صادقون وعلم اللہ منهم غیر ذلک فانزل اللہ قل اتعلمون اللہ ۱۲ صاوی ۴ قوله مضعف علم ای ان التعلیم ههنا بمعنی الاعلام ولهذا تعدی الی المفعول الثانی بالباء ۱۲ ک ۵ قوله بمعنی شعر وهو بهذا المعنی یتعدی الواحد فقط وبواسطة التضعیف کما ههنا یتعدی الاثنین اولهما بنفسه والثانی بحرف الجر وقوله اتشعرونه ای اتخبرونه بقولکم امنا ۱۲ بیضاوی وغیره ۶ قوله ان اسلموا ای بان اسلموا یعنی باسلامهم والمن ذکر الایادی تعریضا للشکر ۱۲ مدارک ۷ قوله ویقدر ای الخافض الذی هو الباء فهو مقدر ههنا فی ثلاثة مواضع وقوله فی الموضعین هما ان اسلموا وان هداکم فان حذفه یکثر ویطرد مع ان وان وقال ابوحیان ان اسلموا فی موضع المفعول ولهذا عدی الیه فی قوله قل لا تمنوا علی اسلامکم ۱۲ ج ۸ قوله ان کنتم صادقین جوابه محذوف لدلالة ما قبله علیه تقدیره ان کنتم صادقین فی ادعائکم الایمان بقلبه فللہ المنة علیکم ۱۲ کمالین ۹ قوله مکیة ای کلها علی احد القولین وقوله الا ولقد خلقنا علی القول الآخر فکان المناسب للمفسر ان یقول او الا ولقد خلقنا لیکون مشیرا للقولین ۱۲ صاوی ۱۰ قوله الا ولقد خلقنا السموات الخ کذا روی عن ابن عباس وقتادة قال فی الاتقان اخرج الحاکم وغیره انها نزلت فی الیهود ۱۲ کمالین ۱۱ قوله ما امن کفار مکة الخ اشار بذلک الی ان جواب القسم محذوف وقدره بما ذکر اخذا مما بعده او لقد ارسلنا محمدا بدلیل قوله بل عجبوا ان جاءهم منذر منهم وقیل هو قد علمنا وحذفت اللام لطول الکلام او هو قوله ما یلفظ من قول لان ما قبلها عوض منها کما قال والشمس وضحها الی قوله قد افلح من زکها وقد فیه للتحقیق بمعنی ان الفعل بعدها محقق الوقوع ۱۲ جمل ۱۲ قوله بل عجبوا اضراب عن جواب القسم المحذوف لبیان احوالهم الشنیعة والعجب استعظام امر خفی سببه وهذا بالنسبة لعقولهم القاصرة حیث قالوا لولا نزل هذا القرآن علی رجل من القریتین عظیم ۱۲ صاوی ۱۳ قوله نرجع ای نرجع الیه بالبعث فترک ذکره لدلالة الکلام علیه ۱۲ کمالین ۱۴ قوله تاکل ای من اجسادهم وهو رد لاستبعادهم الرجع لان من لطف علمه حتی علم ما تنقص الارض من اجساد الموتی وتاکل من لحومهم وعظامهم کان قادرا علی رجعهم احیاء کما کانوا ۱۲ مدارک ۱۵ قوله وعندنا کتاب حفیظ الجملة حالیة والکلام علی تشبیه علمه بتفاصیل الاشیاء بعلم من عنده کتاب حاو محفوظ یطلع علیه ۱۲ صاوی ۱۶ قوله هو اللوح المحفوظ ای وهو من درة بیضاء مستقرة علی الهواء فوق السماء السابعة طوله ما بین السماء والارض وعرضه ما بین المشرق والمغرب ۱۲ صاوی ۱۷ قوله مضطرب فی القاموس المرج محرکة الفساد والقلق والاختلاط والاضطراب انتهی والاسناد مجازی لان المضطرب صاحب الامر لا الامر ۱۲ کمالین ۱۸ قوله کیف بنینها کیف حال من المفعول والاستفهام فیه بمعنی حمل المخاطب علی الاقرار ۱۲ کمالین ۱۹ قوله تعیبها صفة شقوق ای انها سلیمة من العیوب لا فتق لها ولا صدع ۱۲ کمالین ۲۰ قوله علی موضع نصب علی المفعولیة اذ التقدیر افلم ینظروا السماء وقوله کیف لا موقع فالصواب حذفه لانه من الجملة التی قبله فی النظم ۱۲ ج ۲۰ قوله علی موضع الی السماء وموضعه نصب علی المفعولیة اذ التقدیر افلم ینظروا السماء ۱۲ ۲۱ قوله بهیج خوبی وشادمان شدن ویقال بهجنی وابهجنی ای سرنی ۱۲ صراح ۲۲ قوله یبهج به ای یسر به واشار بهذا الی انه بمعنی فاعل ای یحصل به السرور ۱۲ جمل ۲۳ قوله تبصرة وذکری الخ العامة علی نصبها علی المفعول من اجله ای لتبصیر امثالهم وتذکیرا امثالهم وقیل منصوبان بفعل من لفظهما مقدرا ای بصرناهم تبصرة وذکرناهم تذکرة وقیل حالان ای مبصرین ومذکرین وقیل حال من المفعول ای ذات تبصرة وتذکیر لمن یراها وقرا زید بن علی تبصرة وذکری بالرفع ای هی تبصرة آه سمین قوله مفعول له ای والعامل فیه کیف بنیناها وقوله ای فعلنا ذلک الخ تفسیر للعامل ای فعلنا البناء والتزیین وما بعدهما وقوله تبصیرا منا ای تعلیما وتفهیما واستدلالا آه شیخنا وقوله لکل عبد متعلق بکل من المصدرین ۱۲ ج ۲۴ قوله رجاع علی طاعتنا الخ ای ذی رجوع واقبال علیها فالصیغة للنسبة لا للمبالغة ، صاوی وقال الجمل رجاع صیغة نسب کتمار ولبان لا صیغة مبالغة اذ المدار علی اصل الرجوع وان لم یکن فیه کثرة ۱۲ ۲۵ قوله وحب الزرع اشار بهذا الی انه من حذف الموصوف واقامة الصفة مقامه للعلم به لئلا یلزم اضافة الشیء الی نفسه وهی ممتنعة لان الاضافة تقتضی المغایرة بین المضاف والمضاف الیه مع انها جائزة اذا اختلف اللفظان کحق الیقین وحبل الورید ودار الآخرة ۱۲ جمل ۲۶ قوله المحصود ای من شانه ان یحصد کالبر والشعیر ۱۲ ۲۷ قوله والنخل باسقات الخ یقال بسقت النخلة بسوقا من باب قعد ای طالت فهی باسقة والجمع باسقات و بواسق وبسق الرجل بهر فی علمه ۱۲ صاوی ۲۸ قوله حال مقدرة ای لانها وقت الانبات لم تکن طوالا وافردها بالذکر لفرط ارتفاعها وکثرة منافعها ولذلک شبه صلی اللہ علیه وسلم المسلم بها آه کرخی ۱۲ ج ۲۹ قوله نضید نضد برہم نهادن رخت ۱۲ صراح ۳۰ قوله رزقا للعباد یجوز ان یکون حالا ای مرزوقا للعباد ای ذا رزق وان یکون مصدرا من معنی انبتنا لان انبات هذه رزق ویجوز ان یکون مفعولا له وللعباد اما صفة واما متعلق بالمصدر واما مفعول للمصدر واللام زائدة ای رزقا للعباد آه سمین (تنبیه) لم یقید ههنا العباد بالانابة وقیده به فی قوله تبصرة وذکری لکل عبد منیب لان التذکرة لا تکون الا لمنیب والرزق یعم کل احد غیر ان المنیب یاکل ذاکرا او شاکرا للانعام وغیره یاکل کما تاکل الانعام فلم یخصص الرزق بقید آه خطیب ۱۲ ج ۳۱ قوله واحیینا به ای بذلک الماء وقوله بلدة میتا ای ارضا جدبة یابسة فاهتزت وربت بذلک الماء وانبتت من کل زوج بهیج ۱۲ صاوی ۳۲ قوله یستوی فیه المذکر والمؤنث جواب عن سوال مقدر تقدیره الارض مؤنثة فکیف وصفها بالمذکر وفی هذا الجواب نظر لان استواء المذکر والمؤنث فی فعیل ولیس هناک والصواب ان التذکیر باعتبار کونه مکانا ۱۲ صاوی ۳۳ قوله کذلک الخروج ای کما احییت هذه البلدة المیتة کذلک تخرجون احیاء بعد موتکم لان احیاء الاموات کاحیاء الموات والکاف فی محل الرفع علی الابتداء ۱۲ مدارک ※

والاستفهام للتقرير والمعنى انهم نظروا وعلموا ما ذكر كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ تانيث الفعل
لمعنى قوم وَّاَصْحٰبُ الرَّسِّ هى بئر كانوا مقيمين عليها بمواشيهم يعبدون الاصنام ونبيهم قيل
حنظلة بن صفوان وقيل غيره وَثَمُوْدُ ۝ قوم صالح وَعَادٌ قوم هود وَّفِرْعَوْنُ وَاِخْوَانُ لُوْطٍ ۝
وَّاَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ اى الغيضة قوم شعيب وَقَوْمُ تُبَّعٍ هو ملك كان باليمن اسلم ودعا قومه الى الاسلام
فكذبوه كُلٌّ من المذكورين كَذَّبَ الرُّسُلَ كقريش فَحَقَّ وَعِيْدِ ۝ وجب نزول العذاب على الجميع
فلا يضيق صدرك من كفر قريش بك اَفَعَيِيْنَا بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ اى لم نعى به فلا نعيى بالاعادة بَلْ
هُمْ فِيْ لَبْسٍ شك مِّنْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ۝ وهو البعث وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَنَعْلَمُ حال بتقدير نحن مَا
مصدرية تُوَسْوِسُ تحدث بِهٖ الباء زائدة او للتعدية والضمير للانسان نَفْسُهٗ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ
بالعلم مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ۝ الاضافة للبيان والوريدان عرقان بصفحتى العنق اِذْ ناصبه اذكر مقدرا يَتَلَقَّى
يأخذ ويثبت الْمُتَلَقِّيٰنِ الملكان الموكلان بالانسان ما يعمل عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ منه قَعِيْدٌ ۝ اى
قاعدان وهو مبتدأ خبره ما قبله مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ حافظ عَتِيْدٌ ۝ حاضر
وكل منهما بمعنى المثنى وَجَاۗءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ غمرته وشدته بِالْحَقِّ من امر الآخرة حتى يراه المنكر لها
عيانا وهو نفس الشدة ذٰلِكَ اى الموت مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ ۝ تهرب وتفزع وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ للبعث ذٰلِكَ
اى يوم النفخ يَوْمُ الْوَعِيْدِ ۝ للكفار بالعذاب وَجَاۗءَتْ فيه كُلُّ نَفْسٍ الى المحشر مَّعَهَا سَاۗىِٕقٌ
ملك يسوقها اليه وَّشَهِيْدٌ ۝ يشهد عليها بعملها وهو الايدى والارجل وغيرها ويقال
للكافر لَقَدْ كُنْتَ فى الدنيا فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا النازل بك اليوم فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَاۗءَكَ
ازلنا غفلتك بما تشاهده اليوم فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ ۝ حاد تدرك به ما انكرته
فى الدنيا وَقَالَ قَرِيْنُهٗ الملك الموكل به هٰذَا مَا اى الذى لَدَيَّ عَتِيْدٌ ۝ حاضر
فيقال لمالك اَلْقِيَا فِيْ جَهَنَّمَ اى الق الق او القين وبه قرأ الحسن فابدلت النون
الفا كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيْدٍ ۝ معاند للحق مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ كالزكوة مُعْتَدٍ ظالم مُّرِيْبٍ ۝ شاك
فى دينه الَّذِيْ جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ مبتدأ ضمن معنى الشرط خبره فَاَلْقِيٰهُ فِي
الْعَذَابِ الشَّدِيْدِ ۝ تفسيره مثل ما تقدم قَالَ قَرِيْنُهٗ الشيطان رَبَّنَا مَآ اَطْغَيْتُهٗ اضللته
وَلٰكِنْ كَانَ فِيْ ضَلٰلٍ بَعِيْدٍ ۝ فدعوته فاستجاب لى وقال هو اطغانى بدعائه لى قَالَ تعالى

١ه قوله والاستفهام للتقرير الخ الاولى ان يقول للانكار والتوبيخ وقوله والمعنى الخ غير صحيح اذ لو نظروا وعلموا لآمنوا ١٢ صاوى ٢ه قوله واصحاب الرس هو بئر لم تطو وهم قوم باليمامة وقيل اصحاب الاخدود ١٢ مدارك ٣ه قوله فرعون الخ اراد بفرعون قومه لان المعطوف عليه قوم نوح والمعطوفات جماعات ١٢ مدارك ٤ه قوله تبع الخ سمى به لكثرة تبعه ١٢ مدارك ٥ه قوله افعيينا بالخلق الاول بالفارسية ايا عاجز شده بوديم در آفرينش نخستين ١٢ ٦ه قوله اى لم نعى الخ مجزوم بحذف احدى اليائين ويشير الى ان الاستفهام انكارى والعى ههنا بمعنى العجز والتعب ١٢ ك ٧ه قوله بل هم فى لبس الخ عطف على مقدر يقتضيه السياق كانه قيل هم غير منكرين لقدرتنا على الخلق الاول بل هم فى خلط وشبهة من خلق جديد لما فيه من مخالفة العادة وتنكير خلق لتفخيم شأنه والاشعار بخروجه عن حد العادات ١٢ صاوى ٨ه قوله الضمير للانسان اى تجعل الانسان مع نفسه شخصين تجرى بينهما مكالمة ومحادثة تارة يحدثها وتارة تحدثه وهذه الوسوسة لا يؤخذ بها الانسان خيرا او شرا ومثلها الخاطر والهاجس واما الهم فيكتب فى الخير لا فى الشر واما العزم فيكتب خيرا او شرا وقد تقدم ذلك ١٢ صاوى ٩ه قوله ونحن اقرب اليه اى لان الله لا يحجبه شئ بل هو القائم على كل نفس لا تخفى عليه خافية فقربه تعالى من عبده اتصال تصاريفه فيه بحيث لا يغيب عنه طرفة عين قال تعالى والله معكم اينما كنتم ١٢ صاوى ١٠ه قوله بالعلم الخ ففيه تجوز للقرب المكانى عن قرب العلم لتنزيهه عن المكان من اطلاق السبب على المسبب لان القرب من الشئ سبب للعلم ١٢ ك ١١ه قوله من حبل الوريد بالفارسية رگ گردن والوريد عرق كبير فى العنق يقال انهما وريدان كما ذكره الشارح ١٢ ١٢ه قوله يأخذ ويثبت اى يكتبان فى صحيفتى الحسنات والسيئات وقلمهما لسانه ومدادهما ريقه ومحلهما من الانسان نواجذه ١٢ صاوى ١٣ه قوله قعيد اى قاعدان يشير الى ان فعيلا اطلق ههنا على التثنية قد يطلق على التعدد كقوله تعالى والملئكة بعد ذلك ظهير وهذا قول الكوفيين وقيل حذف من الاول لدلالة الثانى عليه والى انه بمعنى الفاعل وقيل بمعنى المقاعد كالجليس بمعنى المجالس اى الملازم الذى لا يبرح ١٢ ك ١٤ه قوله اى قاعدان اشارة الى ان قعيد مفرد اقيم مقام المثنى لان فعيلا يستوى فيه الواحد والاثنان وفى المدارك تقديره عن اليمين قعيد وعن الشمال قعيد من المتلقين فحذف الاول لدلالة الثانى عليه وفى الكبير والقعيد هو الجليس كما ان قعد بمعنى جلس وقوله خبره ما قبله وهو اذ يتلقى المتلقيان الخ ١٢ ١٥ه قوله كل منهما اى الرقيب والعتيد بمعنى المثنى اى رقيبان وعتيدان ١٢ ١٦ه قوله وكل منهما بمعنى المثنى اى فالمعنى الا لديه ملكان موصوفان بانهما رقيبان وعتيدان فكل منهما موصوف بانه رقيب وعتيد وقوله حاضر اى فلا يفارقه الا فى مواضع ثلاثة فى الخلاء وعند الجماع وفى حالة الجنابة فاذا فعل العبد فى تلك الحالات حسنة او سيئة عرفاها بريحها وكتباها ١٢ صاوى ١٧ه قوله بالحق الباء للتعدية كما فى قولك جاء زيد بعمرو والحق مقابل الباطل يعنى اتت واحضرت الامر الحق من امر الآخرة حتى يراه المنكر لها عيانا اى حتى يرى المنكر للآخرة رؤية معاينة وهو نفس الشدة وقيل المعنى واحضرت سكرة الموت حقيقة الامر الذى بعث به رسله وقيل يأتى بالموت او الجزاء الذى هو الحق ١٢ ك ١٨ه قوله ونفخ فى الصور عطف على وجاءت سكرة الموت والصور هو القرن الذى ينفخ فيه اسرافيل عليه السلام وهو من العظمة بحيث لا يعلم قدره الا الله وقد التقمه اسرافيل من حين بعث محمد صلى الله عليه وسلم منتظرا للاذن بالنفخ ١٢ جمل ١٩ه قوله معها سائق وشهيد اختلف فى معنى السائق والشهيد على اقوال اشهرها ما قاله المفسر وقيل السائق كاتب السيئات والشهيد كاتب الحسنات وقيل السائق نفسه او قرينه والشهيد جوارحه واعماله وقيل غير ذلك ١٢ صاوى ٢٠ه قوله ويقال للكافر لقد كنت الخ هذا عند الجمهور وعند زيد بن اسلم معناه لقد كنت يا محمد فى غفلة من هذا القرآن قبل نزوله فكشفنا عنك بانزاله وهذا بعيد لا يلائمه السياق ويؤيد الاول قراءة من كسر التاء والكاف على خطاب النفس ١٢ ك ٢١ه قوله غطاءك الخ الغطاء الحاجب لامور المعاد وهو الغفلة والانهماك فى المحسوسات والالف بها وقصور النظر عليها ١٢ بيضاوى ٢٢ه قوله حاد تيز من الصراح وفى البيضاوى حديد نافذ ١٢ ٢٣ه قوله الملك الموكل به هذا ما اختاره البغوى وغيره وعن ابن عباس ومجاهد قرينه شيطانه كما فى قوله تعالى وقال قرينه ربنا ما اطغيته والمعنى ان هذا الرجل الذى وكلت به عندى وفى ملكى عتيد لجهنم مهيئ لها باغوائى واضلالى ١٢ ك ٢٤ه قوله هذا ما لدى عتيد يجوز ان تكون ما نكرة موصوفة وعتيد صفتها ولدى متعلق بعتيد اى هذا شئ عتيد لدى اى حاضر عندى ويجوز على هذا ان يكون لدى وصفا لما وعتيد صفة ثانية او خبر مبتدأ محذوف اى هو عتيد ويجوز ان تكون ما موصولة بمعنى الذى ولدى صلتها وعتيد خبر الموصول والموصول وصلته خبر اسم الاشارة ويجوز ان تكون ما بدلا من هذا موصولة كانت او موصوفة بلدى وعتيد خبر هذا وجوز الزمخشرى فى عتيد ان يكون بدلا او خبرا بعد خبر او خبر مبتدأ محذوف ١٢ ك ٢٥ه قوله الق الق يعنى ان تثنية الفاعل منزلة تثنية الفعل فكان اصله الق الق فحذف الفعل الثانى وابقى ضميره مع الفعل الاول فثنى الضميرين البيضاوى وغيره وقال فى الجمل لما جرى الشارح على ان الخطاب لواحد احتاج الى هذا الاعتذار عن التثنية فى اللفظ وحاصله من وجهين الاول ان الالف ضمير التثنية فى الصورة والاصل ان الفعل مكرر للتوكيد فحذف الثانى وجمع فاعله مع فاعل الاول وعبر عنهما بضمير التثنية فعلى هذا يعرف بانه مبنى على حذف النون والالف فاعل ومدار الاعراب على اللفظ والثانى ان الالف ليست للتثنية بل هى منقلبة عن نون التوكيد الخفيفة وقوله القين اى فالالف بدل عن نون التاكيد على اجراء الوصل مجرى الوقف بيضاوى ومعنى الآية بالفارسية بگنيد اى دو فرشته در دوزخ هر ناسپاس سركش را ١٢ ٢٦ه قوله فابدلت النون الفا وانما يبدل الفا عند الوقف لكنهم اجروا الوصل مجرى الوقف وقيل الخطاب فيهما للسائق والشهيد ١٢ ك ٢٧ه قوله مبتدأ ضمن معنى الشرط فيه تساهل وصوابه ان يقول مبتدأ يشبه الشرط فى العموم ولذا دخلت الفاء فى خبره وفى السمين قوله الذى جعل يجوز ان يكون منصوبا على الذم او على البدل من كل وان يكون مجرورا بدلا من كفار او مرفوعا بالابتداء والخبر فالقياه قيل ودخلت الفاء لشبهه بالشرط ١٢ ج ٢٨ه قوله خبره فالقياه هو بتقدير القول بعد الفاء فان الامر لا يقع خبرا الا بتقدير القول اى يقال فيه القياه وقيل هو لكونه فى معنى جواب الشرط غير محتاج الى تقدير القول بعد الفاء وقيل مفعول لمضمر يفسره القياه وقيل بدل من كل كفار وقوله فالقياه فى العذاب الشديد عطف على القياه فى جهنم وقيل تاكيد وفيه نظر لان العطف ينافى التاكيد ١٢ ك ٢٩ه قوله تفسيره اى تخريجه مثل ما تقدم اى من حيث الاعتذار عن التثنية فى اللفظ مع ان الخطاب لواحد هو مالك وقد علمت ايضاحه ١٢ ٣٠ه قوله ولقد خلقنا الانسان الخ المراد به الجنس الصادق بآدم واولاده قوله حال بتقدير نحن اى لان الجملة المضارعية المثبتة اذا وقعت حالا لا تقترن بالواو بل تحوى الضمير فقط فان اقترنت بالواو اعربت خبر المحذوف وتكون الجملة الاسمية حالا ١٢ صاوى

لَا تَخْتَصِمُوْا لَدَيَّ اى ماينفع الخصام هنا وَقَدْ قَدَّمْتُ اِلَيْكُمْ فى الدنيا بِالْوَعِيْدِ بالعذاب فى الآخرة
لولم تؤمنوا ولابد منه مَا يُبَدَّلُ يغير الْقَوْلُ لَدَيَّ فى ذلك وَمَآ اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ فاعذبهم بغير ع ٢ ١٤ ١٦
جرم وظلام بمعنى ذى ظلم لقوله لاظلم اليوم ولا مفهوم له يَوْمَ ناصب ظلام نَقُوْلُ بالنون والياء لِجَهَنَّمَ
هَلِ امْتَلَـْٔتِ استفهام تحقيق لوعده بملئها وَتَقُوْلُ بصورة الاستفهام كالسؤال هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ اى
لا اسع غير ما امتلأت به اى قد امتلأت وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ قربت لِلْمُتَّقِيْنَ مكانا غَيْرَ بَعِيْدٍ منهم
فيرونها ويقال لهم هٰذَا المرئى مَا تُوْعَدُوْنَ بالتاء والياء فى الدنيا ويبدل من للمتقين قوله لِكُلِّ اَوَّابٍ
رجاع الى طاعة الله حَفِيْظٍ حافظ لحدوده مَنْ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ خافه ولم يره وَجَآءَ بِقَلْبٍ
مُّنِيْبِ مقبل على طاعته ويقال للمتقين ايضا ادْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ اى سالمين من كل مخوف او مع
سلام اوسلموا وادخلوا ذٰلِكَ اليوم الذى حصل فيه الدخول يَوْمُ الْخُلُوْدِ الدوام فى الجنة لَهُمْ مَّا
يَشَآءُوْنَ فِيْهَا دائما وَلَدَيْنَا مَزِيْدٌ زيادة على ما عملوا وطلبوا وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ اى اهلكنا
قبل كفار قريش قرونا امما كثيرة من الكفار هُمْ اَشَدُّ مِنْهُمْ بَطْشًا قوة فَنَقَّبُوْا فتشوا فِى الْبِلَادِ هَلْ
مِنْ مَّحِيْصٍ لهم اولغيرهم من الموت فلم يجدوا اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ المذكور لَذِكْرٰى لعظة لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ
عقل اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ استمع الوعظ وَهُوَ شَهِيْدٌ حاضر بالقلب وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا
بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ اولها الاحد وآخرها الجمعة وَّمَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ تعب نزل ردا على اليهود فى قولهم
ان الله استراح يوم السبت وانتفاء التعب عنه لتنزهه تعالى عن صفات المخلوقين ولعدم المجانسة بينه و
بين غيره انما امره اذا اراد شيئا ان يقول له كن فيكون فَاصْبِرْ خطاب للنبى صلى الله عليه وسلم عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ اى
اليهود وغيرهم من التشبيه والتكذيب وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ صل حامدا قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ اى صلاة
الصبح وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ اى صلاة الظهر والعصر وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ اى صل العشائين وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ
بفتح الهمزة جمع دبر وبكسرها مصدر ادبر اى صل النوافل المسنونة عقب الفرائض وقيل المراد حقيقة التسبيح
فى هذه الاوقات ملابسا للحمد وَاسْتَمِعْ يا مخاطب مقولى يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ هو اسرافيل مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ من
السماء وهو صخرة بيت المقدس اقرب موضع من الارض الى السماء يقول ايتها العظام البالية والاوصال
المتقطعة واللحوم المتمزقة والشعور المتفرقة ان الله يامركن ان تجتمعن لفصل القضاء يَوْمَ بدل من
يوم قبله يَسْمَعُوْنَ اى الخلق كلهم الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ بالبعث وهى النفخة الثانية من اسرافيل

١ه قوله لاتختصموا الخ خطاب للكافرين وقرنائهم. قرطبى قوله اى ماينفع الخصام هنا اى فى دار الجزاء وموقف الحساب ١٢ جمل ٢ه قوله وقد قدمت اليكم بالوعيد ظاهره ان الجملة حال من قوله لاتختصموا وهو مشكل بان التقديم بالوعيد فى الدنيا والاختصام فى الآخرة واجيب بان الكلام على حذف والاصل وقد ثبت الآن انى قدمت اليكم الخ ١٢ صاوى ٣ه قوله ولا مفهوم له اى فليس المعنى على انه ليس بظلام فى تلك اليوم بل ظلام فى غيره ١٢ كمالين ٤ه قوله والياء الخ اى لنافع وابى بكر على الالتفات يقول اى الله لجهنم هل امتلأت بل استفهام تحقيق لوعده بملئها بقوله لاملأن ١٢ جمل ١٢ ك ٥ه قوله استفهام تحقيق لوعده بملئها خاطب الله سبحانه وتعالى جهنم خطاب العقلاء واجابته جواب العقلاء ولامانع من ذلك عقلا وشرعا لماورد تحاجت الجنة والنار واشتكت النار الى ربها فلا حاجة الى تكلف المجاز مع التمكن من الحقيقة فى هذا ونظائره مما ورد فى السنة من نطق الجمادات والمراد باستفهام التقرير التحقيق فالله تعالى يقررها بانها قد امتلأت ١٢ صاوى ٦ه قوله بصورة الاستفهام كالسوال اى اجابته جوابا بصورة استفهام ومعناه الخبر كما اشار بقوله قد امتلأت وانما اجابته بصورة الاستفهام ليكون جوابها طبق السوال وهو قوله تعالى هل امتلأت فلذلك قال كالسوال ١٢ ٧ه قوله بل من مزيد آه وهو مصدر كالمجيد اى انها تقول بعد امتلائها هل من مزيد اى بل بقى فى موضع لم يملئ يعنى قد امتلأت او انها تستزيد وفيها موضع للمزيد وهذا على تحقيق القول من جهنم وهو غير مستنكر كانطاق الجوارح والسوال لتوبيخ الكفرة لعلمه تعالى بانها امتلأت ام لا ١٢ مدارك ٨ه قوله اى قد امتلأت ولم يبق فى موضع لم يملئ فهو استفهام انكار معنى وان كان استفهام سوال صورة وهذا قول ابن عباس وعطاء ومجاهد ومقاتل وقيل هو استفهام بمعنى الاستزادة ويؤيده مافى البخارى لايزال جهنم يلقى فيها وتقول هل من مزيد حتى يضع رب العزة فيها قدمه فينزوى بعضها الى بعض فتقول قط قط ١٢ ك ٩ه قوله مكانا قدره المفسر اشارة الى ان قوله غير بعيد صفة لموصوف محذوف فهو منصوب على الظرفية لقيامه مقام الظرف ولم يقل غير بعيدة امالانه صفة لمذكر محذوف او لان فعيلا يستوى فيه المذكر والمؤنث واتى بهذه الجملة عقب قوله وازلفت للتاكيد كقولهم هو قريب غير بعيد وعزيز غير ذليل ١٢ صاوى ١٠ه قوله ويبدل اى باعادة الجار وقيل هذا مبتدأ وما توعدون صفته والخبر لكل اواب ١٢ ك ١١ه قوله خافه ولم يره يشير الى ان قوله بالغيب حال من المفعول اى خاف الرحمن حال كونه غائبا غير مرئى او عن الفاعل اى خافه حال كونه غائبا عنه غير مراء له ١٢ ك ١٢ه قوله او مع سلام فالباء للمصاحبة اوسلموا وادخلوا وقد يجعل سلام بمعنى التسليم والجار والمجرور حال اى ادخلوا مسلمين ١٢ ك ١٣ه قوله يوم الخلود اى يوم تقدير الخلود كقوله تعالى فادخلوها خالدين ١٢ ك ١٤ه قوله زيادة على ما عملوا الخ اى وهو النظر الى وجه الله الكريم لما قيل يتجلى لهم الرب تبارك وتعالى كل ليلة جمعة فى دار كرامته فهذا هو المزيد ١٢ صاوى ١٥ه قوله وكم اهلكنا الخ كم خبرية معمولة لاهلكنا ومن قرن تمييز لكم وقوله هم اشد منهم مبتدأ وخبر والجملة صفة لكم او لقرن وبطشا تمييز والمعنى انا اهلكنا قرونا كثيرة اشد باسا وبطشا من قريش ففتشوا فى البلاد عند نزول العذاب بهم فلم يجدوا مخلصا ١٢ صاوى ١٦ه قوله فنقبوا التنقيب فى اللغة التخريق ويستعمل عرفا فى التنقير عن الشئ والبحث والجملة عطف على قولهم اشد منهم بطشا والفاء للسببية وضمير هم للقرن وقد يرجع الى اهل مكة اى نقبوا فى اسفارهم ومسائرهم فى بلاد القرون فهل راوا لهم محيصا حتى يتوقعوا مثله لانفسهم ويؤيده انه قرئ فنقبوا بلفظ الامر ١٢ ك ١٧ه قوله لهم الخ يشير الى تقدير الخبر لقوله محيص وهو قوله لهم ومن زائدة وان الاستفهام للانكار ١٢ ك ١٨ه قوله عقل الخ كذا روى عن ابن عباس قال الفراء فيقال مالك قلبك معك اى ماعقلك معك ١٢ ك ١٩ه قوله وهو شهيد الجملة حالية اى القى السمع والحال انه حاضر القلب غير مشتغل بشئ غير ما هو فيه وحضور القلب على مراتب مرتبة العامة ان يشهد الاوامر والنواهى من القارى ومرتبة الخاصة ان يشاهد الشخص منهم انه فى حضرة الله تعالى يامره وينهاه ومرتبة خاصة الخاصة ان يفنوا عن حسهم ويشاهدوا ان القارى هو الله تعالى وانما لسانه ترجمان عن الله تعالى ١٢ صاوى ٢٠ه قوله فى ستة ايام الارض فى يومين ومنافعها فى يومين والسموات فى يومين ولو شاء لخلق الكل فى اقل من لمح البصر ولكنه تعلّم من فضله علمنا بذلك التانى فى الامور ١٢ ج ٢١ه قوله وما مسنا من لغوب آه يجوز ان تكون الجملة حالا وان تكون مستانفة والعامة على ضم لام اللغوب وعلى وطلحة والسلمى ويعقوب بفتحها وهما مصدران بمعنى وينبغى ان يضم هذا الى ما حكاه سيبويه من المصادر الجائية على هذا الوزن وهى خمسة والى ما زاده الكسائى وهو الوروع فتصير سبعة ١٢ ج ٢٢ه قوله من لغوب اى اعياء قيل نزلت فى اليهود لعنت تكذيبا لقولهم خلق الله السموات والارض فى ستة ايام اولها الاحد وآخرها الجمعة واستراح يوم السبت واستلقى على العرش وقالوا ان الذى وقع من التشبيه فى هذه الامة انما وقع من اليهود ومنهم اخذ وانكر اليهود التربع فى الجلوس وزعموا انه جلس تلك الجلسة يوم السبت ١٢ مد ٢٣ه قوله بينه وبين غيره اى من الموجودات التى يوجد بها التعب والاعياء انما يحصل من العلاج ومماسة الفاعل لمفعوله كالنجار والحداد وغير ذلك وانما يكون فى افعال المخلوقين ١٢ صاوى ٢٤ه قوله ان يقول له كن فيكون اى من غير فعل ولا معالجة عمل وهذا على حسب التقرير للعقول والا ففى الحقيقة لا قول ولا كاف ولا نون ١٢ صاوى ٢٥ه قوله صل حامدا اشارة الى ان التسبيح محمول على الصلوة كما هو مصرح فى المدارك ١٢ ٢٦ه قوله اى صل العشائين تبع الزمخشرى فى جعل الآية مشتملة على الصلوات الخمس لكنه اخرج الطبرانى فى الاوسط عن جرير بن عبد الله مرفوعا وسبح قبل طلوع الشمس صلوة الصبح وقبل الغروب صلوة العصر وفى صحيح البخارى عن جرير مرفوعا ان استطعتم ان لاتغلبوا على الصلوة قبل طلوع الشمس وقبل غروبها فافعلوا ثم قرأ وسبح بحمد ربك واقتصر على ذلك البغوى وحكى عن مجاهد انه قال من الليل اى صلوة الليل فالمراد الفجر والعصر والتهجد وكان فى بدء الاسلام الفرائض هذه الثلثة ثم نسخت بخمس صلوات فى ليلة الاسراء ١٢ كمالين ٢٧ه قوله وادبار السجود بفتح الهمزة للاكثر جمع دبر وبكسرها لنافع وحمزة مصدر ادبر من ادبرت الصلوة اذا انقضت وانمت والمعنى وقت انقضاء السجود اى صل النوافل المسنونة عقيب الفرائض روى ابن جرير عن على وابن عباس وابى هريرة والحسن بن على وقتادة والشعبى والحسن والمجاهد والاوزاعى ان ادبار السجود الركعتان بعد المغرب واخرج ابن المنذر عن عمر بن الخطاب ادبار السجود الركعتان بعد المغرب وادبار النجوم الركعتان قبل الفجر وروى ابن جرير عن على وابى هريرة مثله وقيل المراد حقيقة التسبيح فى هذه الاوقات الاربعة ملابسا للحمد ويدل عليه ما رواه البخارى عن ابن عباس انه امره ان يسبح فى ادبار الصلوات كلها ولابن جرير قال ابن عباس ادبار السجود ان يسبح فى ادبار سجود الصلوات كلها ١٢ ك ٢٨ه قوله يا مخاطب الخ يعنى ان الخطاب فى استمع لكل من يتاتى منه الخطاب ١٢ ك ٢٩ه قوله مقولى الخ اشار بذلك الى ان مفعول استمع محذوف اى استمع ما اقول لك فى شان احوال يوم القيامة وقوله يوم ينادى كلام مستانف مبين للمفعول المحذوف ١٢ صاوى ٣٠ه قوله اقرب موضع اى باثنى عشر ميلا وهى وسط الارض آه خطيب وعبارة الخازن اقرب الارض الى السماء بثمانية عشر ميلا وقيل هى وسط الارض ١٢ جمل ٣١ه قوله واللحوم المتمزقة متمزقة پاره كرده شده من الصراح ١٢ ٣٢ه قوله بالبعث الخ يعنى ان المراد بالحق ههنا البعث اطلق عليه لتحقق وقوعه ١٢ ك

ويحتمل ان تكون قبل ندائه او بعده ذلك اي يوم النداء والسماع يوم الخروج من القبور وناصب يوم ينادي مقدر اي يعلمون عاقبة تكذيبهم انا نحن نحي ونميت والينا المصير يوم بدل من يوم قبله وما بينهما اعتراض تشقق بتخفيف الشين وتشديدها بادغام التاء الثانية في الاصل فيها الارض عنهم سراعا جمع سريع حال من مقدر اي فيخرجون مسرعين ذلك حشر علينا يسير فيه فصل بين الموصوف والصفة بمتعلقها للاختصاص وهو لا يضر وذلك اشارة الى معنى الحشر المخبر به عنه وهو الاحياء بعد الفناء والجمع للعرض والحساب نحن اعلم بما يقولون اي كفار قريش وما انت عليهم بجبار تجبرهم على الايمان وهذا قبل الامر بالجهاد فذكر بالقرآن من يخاف وعيد وهم المومنون

سورة والذريت مكية ستون اية

بسم الله الرحمن الرحيم والذريت الرياح تذرو التراب وغيره ذروا مصدر ويقال تذريه ذريا تهب به فالحملت السحب تحمل الماء وقرا ثقلا مفعول الحاملات فالجريت السفن تجري على وجه الماء يسرا بسهولة مصدر في موضع الحال اي ميسرة فالمقسمت امرا الملائكة تقسم الارزاق والامطار وغيرها بين العباد والبلاد انما توعدون ما مصدرية اي ان وعدهم بالبعث وغيره لصادق لوعد صادق وان الدين الجزاء بعد الحساب لواقع لا محالة والسماء ذات الحبك جمع حبيكة كطريقة وطرق اي صاحبة الطرق في الخلقة كالطرق في الرمل انكم يا اهل مكة في شان النبي والقرآن لفي قول مختلف قيل شاعر ساحر كاهن شعر سحر كهانة يؤفك يصرف عنه عن النبي والقرآن اي عن الايمان به من افك صرف عن الهداية في علم الله تعالى قتل الخرصون لعن الكذابون اصحاب القول المختلف الذين هم في غمرة جهل يغمرهم ساهون غافلون عن امر الآخرة يسئلون النبي استهزاء ايان يوم الدين اي متى مجيئه وجوابهم يجيء يوم هم على النار يفتنون اي يعذبون فيها ويقال لهم حين التعذيب ذوقوا فتنتكم تعذيبكم هذا العذاب الذي كنتم به تستعجلون في الدنيا استهزاء ان المتقين في جنت بساتين وعيون تجري فيها اخذين حال من الضمير في خبر ان ما اتهم اعطاهم ربهم من الثواب انهم كانوا قبل ذلك اي دخولهم الجنة محسنين في الدنيا كانوا قليلا من الليل ما يهجعون ينامون وما زائدة ويهجعون خبر كان وقليلا ظرف اي ينامون في زمن يسير من الليل ويصلون اكثره وبالاسحار هم يستغفرون يقولون اللهم اغفر لنا وفي اموالهم حق للسائل

---

١ قوله ويحتمل الخ اخرج ابن عساكر عن يزيد بن جابر يقف اسرافيل على صخرة بيت المقدس فينفخ في الصور فيقول يا ايتها العظام وذلك يدل على تعقيب النداء النفخة ١٢ك ١ قوله ويحتمل ان تكون قبل ندائه وبعده تامل هذا الصنيع حيث فسر الصيحة بالنفخة الثانية التي هي نفخة البعث ثم قال ويحتمل الخ فهذا يقتضي انها غير النداء المذكور مع ان النداء المذكور هو ما يسمع من النفخة الثانية فهذا الصنيع من الشارح غير مستقيم وعبارة القرطبي في سورة يٰس ان كانت الا صيحة واحدة يعني ان بعثهم واحياءهم كان بصيحة واحدة وهي قول اسرافيل ايتها العظام النخرة والاوصال المتقطعة واللحوم المتفرقة والشعور المتمزقة ان الله يامركن ان تجتمعن لفصل القضاء وهذا معنى قوله يسمعون الصيحة بالحق ذلك يوم الخروج مهطعين الى الداع على ما ياتي آه فتامل قوله وهذا معنى قوله الخ حيث جعل النداء المذكور تفسير الصيحة في قوله يوم يسمعون الصيحة بالحق تامل ١٢ج ١ قوله ويحتمل هذا يقتضي انها غير النداء المذكور مع ان النداء المذكور هو ما يسمع من النفخة فهذا الصنيع غير مستقيم الا على القول بان المنادي جبريل والنافخ اسرافيل ١٢ صاوي ٢ قوله اي يعلمون وقيل في تقدير ناصبه يخرجون من القبور والدال عليه يوم الخروج ١٢ك ٣ قوله بدل من يوم قبله عبارة السمين قوله يوم تشقق يوم يجوز ان يكون بدلا من يوم قبله وقال ابو البقاء انه بدل من اليوم الاول وفيه نظر حيث تعدد البدل والمبدل منه واحد وقد تقدم ان الزمخشري منعه ويجوز ان يكون اليوم ظرفا للمصير وقيل ظرف للخروج وقيل منصوب بيخرجون مقدرا ١٢جمل ٤ قوله بادغام التاء الخ فكان اصله تتشقق وقوله فيها اي في الشين ١٢ ٥ قوله فيه فصل الخ تقديره وذلك حشر يسير علينا فقدم الظرف على متعلقه للاختصاص فان ذلك لا تيسير الا على العالم القادر الذي لا يشغله شان عن شان ١٢ك ٦ قوله وهو لا يضر اي الفصل بينهما بمتعلق الصفة لا يضر اتفاقا وانما الكلام في الفصل بالاجنبي ١٢ك ٧ قوله وعيد يرسم بدون ياء وفي اللفظ يقرأ باثباتها وصلا لا وقفا وبحذفها وصلا ووقفا قراءتان سبعيتان ١٢ صاوي ٨ قوله وهم المومنون خصهم لانهم المنتفعون به ويؤخذ من الآية انه ينبغي للشخص ان لا يعظ الا من سمع وعظه ويقبله ١٢ صاوي ٩ قوله والذاريات الخ الواو للقسم والذاريات مقسم به والحاملات عطف عليه والجاريات عطف على الحاملات والمقسمات عطف على الجاريات والمقسم عليه هو قوله انما توعدون لصادق وانما اقسم بهذه الاشياء تعظيما لها ولكونها دلائل على باهر قدرة الله تعالى ويصح ان يكون الكلام على حذف مضاف اي ورب هذه الاشياء فالقسم بالله لا بتلك الاشياء ١٢ صاوي ١٠ قوله تذرو التراب ذرت الريح ذروا اطارته واذهبته من القاموس ١٢ ١١ قوله السحب جمع سحاب يعني ان المراد بالحاملات السحب سميت بها لانها تحمل الماء ١٢ك ١٢ قوله ما مصدرية وقد يجعل موصولة والعائد مقدر اي توعدونه او توعدون به ١٢ك ١٣ قوله اي صاحبة الطرق في الخلقة كالطرق في الرمل حبك الماء اذا ضربته الريح كذا نقل عن مقاتل والضحاك والكلبي في تفسير الحبك وفي الآية دليل على وجود الطرق في السماء لكنها لا ترى لبعدها عنا وقيل الطرق محسوسة كالمجرة وفي القاموس الحبك من السماء طرائق النجوم وعن ابن عباس ذات البهاء والجمال روى عنه ابو حاتم وروى عنه ابن جرير ذات الخلق الحسن يقال للحائك اذا نسج الثوب فاجاد نسجه ما احسن حبكه وعن مجاهد المتقن البنيان ١٢ك ١٤ قوله في الخلقة اشار به الى ان المراد بها الطرق المحسوسة كما ذكره بقوله كالطرق في الرمل لا المعنوية كما صرح به غيره ١٢ ١٥ قوله يؤفك عنه من افك الضمير للقرآن او الرسول اي يصرف عنه من صرف الصرف الذي لا صرف اشد منه واعظم او يصرف عنه من صرف في سابق علم الله اي علم فيما لم يزل انه مأفوك عن الحق لا يرعوي ويجوز ان يكون الضمير لما توعدون او للدين اقسم بالذاريات على ان وقوع امر القيامة حق ثم اقسم بالسماء على انهم في قول مختلف في وقوعه فمنهم شاك ومنهم جاحد ثم قال يؤفك عن الاقرار بامر القيامة من هو مأفوك ١٢ مدارك ١٦ قوله صرف عن الهداية في علم الله تعالى لما كان ظاهر الآية مشكلا فان من افك لا يوفك ثانيا اوله بانه يصرف عن الايمان بسبب قول مختلف من صرف عن الايمان في سابق علم الله وقضائه وقيل يصرف عنه من صرف كل الصرف واتصف بحقيقة الصرفية فكان كل صرف يغايره ليس بصرف بالقياس اليه لكماله وشدته وقيل الضمير في عنه للقول وعن للسببية بمعنى من اجل والمعنى يصرف لاجل القول المختلف من صرف ١٢ك ١٧ قوله قتل الخراصون هذا التركيب في الاصل مستعمل في القتل حقيقة ثم استعمل في اللعن على سبيل الاستعارة حيث شبه من فاتته السعادة بالمقتول الذي فاتته الحياة وطوى ذكر المشبه به ورمز له بشيء من لوازمه وهو القتل فاثباته تخييل ١٢ صاوي ١٧ قوله قتل الخ اصلها للدعاء بالقتل والهلاك اجري مجرى اللعن ١٢ك ١٨ قوله يغمرهم بسياري وانبوهي چيزي را يقال غمره الماء يغمره اي علاه وغمرة القوم اذا علاه شرفا من الصراح ١٢ ١٩ قوله يسألون آه سؤالهم هذا نشأ من قوله وان الدين لواقع وقوله ايان خبر مقدم ويوم الدين مبتدأ مؤخر ولما اورد عليه ما حاصله ان الزمان لا يخبر به عن الزمان وانما يخبر به عن الحدث اشار الى ان الكلام على حذف المضاف ليرجع الامر للاخبار بالزمان عن الحدث فقال اي متى مجيئه فقوله متى تفسير لايان الذي هو الخبر وقوله مجيئه اشارة للمضاف المحذوف في المبتدا وهو يوم الدين ١٢ج ٢٠ قوله متى مجيئه جواب عن سؤال مقدر تقديره ان الزمان لا يخبر به عن الزمان وانما يخبر به عن الحدث فاجاب بان الكلام على حذف مضاف ١٢صاوي ٢١ قوله وجوابهم اي جواب سؤالهم وانما اجيبوا بالتعيين فيه لانهم مستهزؤن لا متعلمون ١٢صاوي ٢١ قوله وجوابهم اي جواب سؤالهم محذوف تقديره يجيء وهو الناصب ليوم فهو ظرف للمحذوف وهم مبتدأ ويفتنون خبره وعلى بمعنى في والجملة في محل جر باضافة يوم اليها هذا ما جرى عليه الشارح لكن هذا الجواب لا يفيد اذ ليس فيه تعيين المسؤل عنه بل هو اشد ابهاما وخفاء منه وانما اجيبوا به لان سؤالهم ليس حقيقيا قصدوا به العلم والفهم بل هو استهزاء فلذلك اجيبوا بصورة جواب لا بجواب حقيقي مفيد للتعيين ١٢جمل ٢٢ قوله يفتنون عداه بعلى لتضمنه معنى يعرضون ١٢صاوي ٢٣ قوله تجري فيها فيه اشارة الى جواب ما يقال كيف قال ان المتقين في عيون مع انهم لم يكونوا فيها وايضاح الجواب انها تجري فيها وتكون في جهاتهم واكنتهم منها ١٢ ٢٤ قوله حال من الضمير آه اي كائنون في جنات وعيون حال كونهم آخذين ما آتاهم ربهم اي راضين به ومسرورين متلقين له بالقبول آه شيخنا وقول الشارح من الثواب بيان لما وعليه تكون الحال مقارنة ومعنى آخذين قابضين ما آتاهم شيئا فشيئا ولا يستوفونه بكمال لامتناع استيفاء ما لا نهاية له وقيل قابلين قبول راض كقوله تعالى ويأخذ الصدقات اي يقبلها قاله الزمخشري ١٢ج ٢٥ قوله ما آتاهم ربهم اي قابلين لكل ما اعطاهم من الثواب راضين به وآخذين حال من الضمير في الظرف وهو خبر ان قوله قبل ذلك اي قبل دخول الجنة في الدنيا قوله محسنين اي قد احسنوا اعمالهم وتفسير احسانهم ما بعده ١٢ مدارك ٢٦ قوله ينامون في القاموس الهجوع النوم ليلا ويهجعون خبر كان وقليلا ظرف له اي ينامون في زمن يسير من الليل صفة قليلا ويجوز ان تكون متعلقة بيهجعون اي ويصلون في اكثر الليل وقيل مصدرية والتقدير كانوا قليلا من الليل هجوعهم فما يهجعون فاعل قليلا ومن الليل بيان او حال من المصدر من الابتداء روى ابن ابي شيبة عن مجاهد لا ينامون الليل كله وعن ابن عباس وانس نحوه فما نافية والمعنى كان النوم منتفيا في قليل من الليل ويجوز عمل ما بعد ما النافية فيما قبله اذا كان ظرفا عند بعضهم ومطلقا عند بعض كما نقله العلامة الخفاجي عن شرح الهادي والمشهور عدم جوازه مطلقا واعتمد عليه الزمخشري حيث لم يجوز كون ما نافية لكنه ماثور عن اكثر السلف كما بيناه وهم اعرف بلسانهم والاول مروي عن الحسن البصري ١٢ك ٢٧ قوله وبالاسحار الخ متعلق بيستغفرون المعطوف على يهجعون والباء بمعنى في والاسحار جمع سحر وهو سدس الليل الاخير ١٢ صاوي ٢٨ قوله وفي اموالهم حق الخ اي بمقتضى كرمهم جعلوه كالواجب عليهم كصلة الارحام ومواساة الفقراء والمساكين والمعنى انهم بذلوا انفسهم واموالهم في طاعة ربهم ١٢ صاوي

وَالْمَحْرُوْمِ۝ الذی لا یسأل لتعففہ وَفِی الْاَرْضِ من الجبال والبحار والاشجار والثمار والنبات وغیرھا
اٰیٰتٌ دلالات علی قدرۃ اللہ تعالٰی ووحدانیتہ لِّلْمُوْقِنِیْنَ۝ وَفِیْٓ اَنْفُسِکُمْ اٰیات ایضاً من مبدأ خلقکم
الی منتہاہ وما فی ترکیب خلقکم من العجائب اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ۝ ذلک فتستدلون بہ علی صانعہ وقدرتہ وَ
فِی السَّمَآءِ رِزْقُکُمْ ای المطر المسبب عنہ النبات الذی ھو رزق وَمَا تُوْعَدُوْنَ۝ من المآب والثواب والعقاب
ای مکتوب ذلک فی السماء فَوَرَبِّ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِنَّہٗ ای ما توعدون لَحَقٌّ مِّثْلَ مَآ اَنَّکُمْ تَنْطِقُوْنَ۝
برفع مثل صفۃ وما مزیدۃ وبفتح اللام مرکبۃ مع ما المعنی مثل نطقکم فی حقیتہ ای معلومیتہ عندکم
ضرورۃ صدورہ عنکم ھَلْ اَتٰکَ خطاب للنبی صلی اللہ علیہ وسلم حَدِیْثُ ضَیْفِ اِبْرٰھِیْمَ الْمُکْرَمِیْنَ۝
وھم ملٰئکۃ اثنا عشر او عشرۃ او ثلاثۃ منھم جبریل اِذْ ظرف لحدیث ضیف دَخَلُوْا عَلَیْہِ فَقَالُوْا سَلٰمًا
ای ھذا اللفظ قَالَ سَلٰمٌ ای ھذا اللفظ قَوْمٌ مُّنْکَرُوْنَ۝ لا نعرفھم قال ذلک فی نفسہ وھو خبر
مبتدأ مقدر ای ھؤلاء فَرَاغَ مال اِلٰٓی اَھْلِہٖ سرًا فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِیْنٍ۝ وفی سورۃ ھود بعجل حنیذ ای مشوی
فَقَرَّبَہٗٓ اِلَیْھِمْ قَالَ اَلَا تَاْکُلُوْنَ۝ عرض علیھم الاکل فلم یجیبوا فَاَوْجَسَ اضمر فی نفسہ مِنْھُمْ
خِیْفَۃً قَالُوْا لَا تَخَفْ انا رسل ربک وَبَشَّرُوْہُ بِغُلٰمٍ عَلِیْمٍ۝ ذی علم کثیر ھو اسحاق کما ذکر فی سورۃ ھود
فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُہٗ سارۃ فِیْ صَرَّۃٍ صیحۃ حال ای جاءت صائحۃ فَصَکَّتْ وَجْھَھَا لطمتہ وَقَالَتْ عَجُوْزٌ
عَقِیْمٌ۝ لم تلد قط وعمرھا تسع وتسعون سنۃ وعمر ابراھیم مائۃ سنۃ او عمرہ مائۃ وعشرون سنۃ وعمرھا
تسعون سنۃ قَالُوْا کَذٰلِکِ ای مثل قولنا فی البشارۃ قَالَ رَبُّکِ اِنَّہٗ ھُوَ الْحَکِیْمُ فی صنعہ الْعَلِیْمُ۝ بخلقہ
قَالَ فَمَا خَطْبُکُمْ شانکم اَیُّھَا الْمُرْسَلُوْنَ۝ قَالُوْٓا اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰی قَوْمٍ مُّجْرِمِیْنَ۝ کافرین ای
قوم لوط لِنُرْسِلَ عَلَیْھِمْ حِجَارَۃً مِّنْ طِیْنٍ۝ مطبوخ بالنار مُّسَوَّمَۃً معلمۃ علیھا اسم من یرمی بھا عِنْدَ رَبِّکَ
ظرف لھا لِلْمُسْرِفِیْنَ۝ باتیانھم الذکور مع کفرھم فَاَخْرَجْنَا مَنْ کَانَ فِیْھَا ای قری قوم لوط مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ۝
لاھلاک الکافرین فَمَا وَجَدْنَا فِیْھَا غَیْرَ بَیْتٍ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ۝ وھم لوط وابنتاہ وصفوا بالایمان والاسلام
ای ھم مصدقون بقلوبھم عاملون بجوارحھم الطاعات وَتَرَکْنَا فِیْھَآ بعد اھلاک الکافرین اٰیَۃً علامۃ
علی اھلاکھم لِّلَّذِیْنَ یَخَافُوْنَ الْعَذَابَ الْاَلِیْمَ۝ فلا یفعلون مثل فعلھم وَفِیْ مُوْسٰٓی معطوف
علی فیھا المعنی وجعلنا فی قصۃ موسی اٰیۃ اِذْ اَرْسَلْنٰہُ اِلٰی فِرْعَوْنَ متلبسًا بِسُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ۝
بحجۃ واضحۃ فَتَوَلّٰی اعرض عن الایمان بِرُکْنِہٖ مع جنودہ لانھم لہ کالرکن وَقَالَ لموسی

ع ۲ ۱۸

---

۵۱ قولہ الذی لا یسال ای النفقۃ فیحرم عن العطاء لعدم سوالہ کذا فسرہ قتادۃ والزہری وعدی ابن جریر عن ابن عباس المحروم الذی لیس لہ سہم من المسلمین والحق الزکوۃ قالہ قتادۃ وابن سیرین وغیرہ من صلۃ الرحم وقری الضیف وحمل الکل وہو قول ابن عباس کما اخرجہ ابن ابی حاتم ومجاہد وابراہیم اخرجہ عنہما ابن ابی شیبۃ ۱۲ک ۵۲ قولہ وفی الارض آیات الخ کلام مبتدأ قصد بہ الاستدلال علی قدرۃ اللہ تعالی ووحدانیتہ وقد اشتمل علی دلیلین الارض والانفس واما قولہ وفی السماء رزقکم الخ فہو کلام آخر لیس المقصود بہ الاستدلال بل المقصود بہ الامتنان والوعد والوعید والجار والمجرور خبر مقدم وآیات مبتدأ مؤخر وقولہ وفی انفسکم خبر حذف مبتدأہ لدلالۃ سابقۃ علیہ ولذا قدرہ بقولہ آیات ایضا وقولہ من الجبال بیان للارض فالمراد بہا ما فی جہۃ السفل ولو کان فوق ظہرہا ۱۲ج ۵۳ قولہ من الجبال الخ بیان للارض فالمراد بہا ما قابل السماء ۱۲صاوی ۵۴ قولہ للموقنین ای للموحدین الذین سلکوا الطریق السوی البرہانی الموصل الی المعرفۃ فہم نظارون بعیون باصرۃ وافہام نافذۃ کلما رأوا آیۃ عرفوا وجہ تاملہا فازدادوا ایقانا علی ایقانہم ۱۲مدارک ۵۵ قولہ وفی السماء رزقکم ای المطر لانہ سبب الاقوات وعن الحسن انہ کان اذا رأی السحاب قال لاصحابہ فیہ واللہ رزقکم ولکنکم تحرمونہ بخطایاکم ۱۲مدارک ۵۶ قولہ من المآب والثواب والعقاب ای مکتوب ذلک فی السماء کذا نقل عن عطاء وروی ابن جریر عن الضحاک ہی الجنۃ والنار وقیل ہی الجنۃ فقط فہو علی ظہر السماء السابعۃ تحت العرش ۱۲ک ۵۷ قولہ ای مکتوب ذلک ای ما توعدون فہو تفسیر لظرفیۃ ما توعدون فی السماء واما ظرفیۃ الرزق فیہا فظاہرۃ اذ المطر فیہا حقیقۃ والمعنی ان جمیع ما توعدون بہ من خیر وشر مکتوب فی السماء تتنزل بہ الملائکۃ الموکلون بتدبیر العالم علی طبق ما امروا بہ ۱۲صاوی ۵۸ قولہ انہ ای ما توعدون اشارۃ الی ان الضمیر فی انہ یعود الی ما توعدون وعبارۃ المدارک علی قولہ تعالی انہ الحق الضمیر یعود الی الرزق او الی ما توعدون ۱۲ ۵۹ قولہ برفع مثل صفۃ ای حال کونہ صفۃ ای لحق وقولہ مرکبۃ مع ما ای حال کونہا مرکبۃ مع ما ترکیب مزج کلما وطالما وانما وقلما فیقال فی الاعراب مثلما مبنی علی السکون فی محل رفع علی انہ صفۃ لحق ومثل مضاف وجملۃ انکم تنطقون مضاف الیہ فی محل جر فقولہ المعنی ای معنی القراءتین مثل بالرفع ولو علی قراءۃ الفتح لانہا فی محل رفع ۱۲ج ۶۰ قولہ مرکبۃ مع ما یشیر الی انہ مبنی علی الفتح لاضافتہ الی غیر متمکن وہو ما ان کانت بمعنی شیء او ان بما فی حیزہ ثم ہو صفۃ بمفعول مطلق ای انہ لحق حقا مثل نطقکم او حال من المستکن فی حق ۱۲ک ۶۱ قولہ مثل نطقکم فی حقیتہ ای کما انہ لا شک لکم فی انکم تنطقون ینبغی لکم ان لا تشکوا فی حقیتہ وقال یزید بن مرثد ان رجلا جاع بمکان ولیس فیہ شیء فقال اللہم رزقک الذی وعدتنی فأتنی بہ فشبع وروی من غیر طعام ولا شراب وعن ابی سعید الخدری قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لو ان احدکم فر من رزقہ لتبعہ کما یتبعہ الموت اسندہ الثعلبی ۱۲جمل ۶۲ قولہ ہل اتٰک استفہام تشویق وتفخیم لشان تلک القصۃ وقیل ان ہل بمعنی قد کما فی قولہ تعالی ہل اتی علی الانسان حین من الدہر ۱۲صاوی ۶۳ قولہ ضیف ابراہیم الضیف فی الاصل مصدر مضاف ولذلک یطلق علی الواحد والجماعۃ ۱۲صاوی ۶۴ قولہ اذ دخلوا علیہ الخ فی العامل فی اذ اربعۃ اوجہ احدہا انہ حدیث ای ہل اتاک حدیثہم الواقع فی وقت دخولہم علیہ الثانی انہ منصوب بما فی ضیف من معنی الفعل لانہ فی الاصل مصدر ولذلک یستوی فیہ الواحد والمذکر وغیرہ وکانہ قیل الذین ضافوہ فی وقت دخولہم علیہ الثالث انہ منصوب بالمکرمین ان ارید باکرامہم ان ابراہیم اکرمہم بخدمتہ لہم الرابع انہ منصوب باضمار اذکر ولا یجوز نصبہ باتاک لاختلاف الزمانین ۱۲ج ۶۵ قولہ فقالوا سلاما ای نسلم علیک سلاما قال سلام ای علیکم سلام عدل بہ الی الرفع بالابتداء لقصد الثبات حتی تکون تحیتہ احسن من تحیتہم آہ بیضاوی والعامۃ علی نصب سلاما الاول ورفع الثانی وقرء [illegible] وقری سلاما قال سلم بکسر سین الثانی ونصبہ ولا یخفی توجیہ ذلک کلہ مما تقدم فی ہود ۱۲ج ۶۶ قولہ منکرون ای لا نعرف من ای بلدۃ قدموا وفی ہود فلما رای ایدیہم لا تصل الیہ نکرہم فمقتضاہ ان انکارہم انما حصل بعد مجیئہ لہم بالعجل وامتناعہم من الاکل ومقتضی ما ہنا انہ قبل ذلک وحاصل الجمع بین الموضعین ان الانکار ہنا غیرہ فیما تقدم فما ہنا محمول علی عدم العلم بانہم من ای جہۃ وما تقدم محمول علی عدم العلم بانہم دخلوا علیہ لقصد الخیر او الشر ۱۲صاوی ۶۷ قولہ سرا ای فی خفیۃ من ضیفہ فان من آداب المضیف ان یبادرہ بالقری حذرا من ان یکفہ الضیف او یصبر منتظرا ۱۲بیضاوی ۶۸ قولہ خیفۃ ای من عدم اکلہم فان الضیف اذا لم یاکل من طعام رب المنزل یخاف منہ صاوی وقال فی المدارک قولہ خیفۃ ای خوفا لان من لم یاکل طعامک لم یحفظ ذمامک عن ابن عباس رضی اللہ عنہما وقع فی نفسہ انہم ملائکۃ ارسلوا للعذاب ۱۲ ۶۹ قولہ بغلام علیم ای یبلغ ویعلم والمبشر بہ اسحق عند الجمہور ۱۲مدارک ۷۰ قولہ ای جاءت صائحۃ الخ وقیل المعنی اخذت فی صرۃ کقولک اقبلت تشتمنی ای اخذت فی الشتم ولا اقبال ولا ادبار فالجار والمجرور ظرف ۱۲کمالین ۷۱ قولہ فصکت وجہہا اختلف فی صفۃ الصک فقیل ہو الضرب بالید مبسوطۃ وقیل ہو ضرب الوجہ باطراف الاصابع مثل المتعجب وہی عادۃ النساء اذا انکرن شیئا واصل الصک ضرب الشیء بالشیء العریض وقیل جمعت اصابعہا وضربت جبینہا عجبا وذلک من عادۃ النساء ایضا اذا انکرن شیئا ۱۲ج ۷۲ قولہ لطمتہ لطم طمانچہ زدن ۱۲صراح ۷۳ قولہ ای مثل قولنا فی البشارۃ قال ربک یشیر الی ان قولہ کذلک مفعول لقال ۱۲ک ۷۴ قولہ قال فما خطبکم ای لما رای من حالہم وان اجتماع الملائکۃ علی تلک الحالۃ لم یکن لہذہ البشارۃ فقط ۱۲خطیب ۷۵ قولہ لنرسل علیہم حجارۃ استدل بہ علی ان اللائط یرجم بالاحجار وکان فی تلک المدائن ستمائۃ الف فادخل جبریل جناحہ تحت الارض فاقتلعہا ورفعہا حتی سمع اہل السماء اصواتہم ثم قلبہا ثم ارسل الحجارۃ علی من کان منہم خارجا عنہا ۱۲صاوی ۷۶ قولہ حجارۃ من طین یرید السجیل وہو طین طبخ کما یطبخ الآجر حتی صار فی صلابۃ الحجارۃ مدارک وفی الکبیر ما الفائدۃ فی تاکید الحجارۃ بکونہا من طین نقول لان بعض الناس یسمی البرد حجارۃ فقولہ من طین یدفع ذلک التوہم ۱۲ ۷۷ قولہ مسومۃ فیہ ثلاثۃ اوجہ احدہا انہ منصوب علی النعت لحجارۃ والثانی انہ حال من الضمیر المستکن فی الجار قبلہ الثالث انہ حال من حجارۃ وحسن ذلک کون النکرۃ وصفت بالجار بعدہا آہ سمین وقولہ للمسرفین متعلق بمسومۃ ایضا کما فی الخطیب ۱۲ج ۷۸ قولہ فاخرجنا من کان فیہا الخ حکایۃ من جہتہ تعالی لما جری علی قوم لوط بطریق الاجمال بعد حکایۃ ما جری بین الملائکۃ مع ابراہیم ۱۲صاوی ۷۹ قولہ غیر بیت ای غیر اہل بیت وقولہ وہم لوط وابنتاہ وقیل کان لوط واہل بیتہ الذین نجوا ثلاثۃ عشر ابو السعود ومثلہ فی الخطیب ۱۲ ۸۰ قولہ علامۃ علی اہلاکہم وہی تلک الاحجار او صخر منضود فیہا او ماء اسود منتن ۱۲بیضاوی ۸۱ قولہ وفی موسی فیہ وجہان احدہما وہو الظاہر انہ عطف علی فیہا باعادۃ الجار لان المعطوف علیہ ضمیر مجرور فیتعلق بترکنا من حیث المعنی ویکون التقدیر وترکنا فی قصۃ موسی آیۃ وہذا معنی واضح الثانی انہ متعلق بجعلنا مقدرۃ لدلالۃ وترکنا قال الزمخشری او یعطف علی قولہ وترکنا فیہا آیۃ علی معنی وجعلنا فی موسی آیۃ کقولہ علفتہا تبنا وماء باردا قال الشیخ ولا حاجۃ الی اضمار وجعلنا لانہ یمکن ان یکون العامل فی المعطوف وترکنا وقولہ اذ ارسلناہ یجوز فی ہذا الظرف ثلاثۃ اوجہ احدہا ان یکون منصوبا بآیۃ علی الوجہ الاول ای ترکنا فی قصۃ موسی علامۃ فی وقت ارسالنا ایاہ والثانی انہ متعلق بمحذوف لانہ نعت لآیۃ ای آیۃ کائنۃ فی وقت ارسالنا الثالث انہ منصوب بترکنا ۱۲ج ۸۲ قولہ معطوف علی فیہا ای معطوف علی قولہ تعالی وترکنا فیہا آیۃ علی معنی وجعلنا فی موسی آیۃ من ابی السعود ۱۲ ۸۳ قولہ مع جنودہ یشیر الی ان الباء بمعنی مع والرکن الجند لانہم لہ کالرکن فان الرکن ما یرکن الیہ الانسان من مال وولد ۱۲ک

هو سحر او مجنون ○ فاخذنه وجنوده فنبذنهم طرحناهم في اليم البحر فغرقوا وهو اي فرعون
مليم ○ اٰت بما يلام عليه من تكذيب الرسل ودعوى الربوبية وفي اهلاك عاد اية اذ ارسلنا عليهم
الريح العقيم ۚ هي التي لا خير فيها لانها لا تحمل المطر ولا تلقح الشجر وهي الدبور ما تذر من شيء
نفس ومال اتت عليه الا جعلته كالرميم ۖ كالبالي المفتت وفي اهلاك ثمود اية اذ قيل لهم بعد
عقر الناقة تمتعوا حتى حين ○ اي الى انقضاء اٰجالكم كما في اٰية تمتعوا في داركم ثلاثة ايام فعتوا تكبروا
عن امر ربهم اي عن امتثاله فاخذتهم الصعقة بعد مضي ثلاثة ايام اي الصيحة المهلكة وهم
ينظرون ○ اي بالنهار فما استطاعوا من قيام اي ما قدروا على النهوض حين نزول العذاب وما
كانوا منتصرين ○ على من اهلكهم وقوم نوح بالجر عطف على ثمود اي وفي اهلاكهم بما في السماء و
الارض اٰية وبالنصب اي واهلكنا قوم نوح من قبل ۚ اي قبل هلاك هؤلاء المذكورين انهم كانوا قوما
فسقين ○ والسماء بنينها بايد بقوة وانا لموسعون ○ لها قادرون يقال اٰد الرجل يئيد قوي واوسع ع ۲ ۳ ۱
الرجل صار ذا سعة وقدرة والارض فرشنها مهدناها فنعم المهدون ○ نحن ومن كل شيء متعلق
بقوله خلقنا زوجين صنفين كالذكر والانثى والسماء والارض والشمس والقمر والسهل والجبل و
الصيف والشتاء والحلو والحامض والنور والظلمة لعلكم تذكرون ○ بحذف احدى التائين من الاصل
فتعلمون ان خالق الازواج فرد فتعبدونه ففروا الى الله ۚ اي الى ثوابه من عقابه بان تطيعوه ولا
تعصوه اني لكم منه نذير مبين ○ بين الانذار ولا تجعلوا مع الله الٰها اٰخر ۖ اني لكم منه نذير
مبين ○ يقدر قبل ففروا قل لهم كذلك ما اتى الذين من قبلهم من رسول الا قالوا هو ساحر او
مجنون ○ اي مثل تكذيبهم لك بقولهم انك ساحر او مجنون تكذيب الامم قبلهم رسلهم بقولهم ذلك اتواصوا
كلهم به استفهام بمعنى النفي بل هم قوم طاغون ۚ جمعهم على هذا القول طغيانهم فتول اعرض عنهم
فما انت بملوم ۖ لانك بلغتهم الرسالة وذكر عظ بالقراٰن فان الذكرى تنفع المؤمنين ○ من علم الله تعالى
انه يؤمن وما خلقت الجن والانس الا ليعبدون ○ ولا ينافي ذلك عدم عبادة الكافرين لان الغاية لا يلزم
وجودها كما في قولك بريت هذا القلم لاكتب به فانك قد لا تكتب به ما اريد منهم من رزق لي ولانفسهم
وغيرهم وما اريد ان يطعمون ○ ولا انفسهم ولا غيرهم ان الله هو الرزاق ذو القوة المتين ○ الشديد
فان للذين ظلموا انفسهم بالكفر من اهل مكة وغيرهم ذنوبا نصيبا من العذاب

---

۵۱ قوله ساحر او مجنون يحتمل ان او على بابها من الابهام على السامع او الشك نزل نفسه منزلة الشاك تمويها على قومه وقيل انها بمعنى الواو وهو الاحسن لانه قالهما قال تعالى ان هذا لساحر عليم وقال في موضع اٰخر ان رسولكم الذي ارسل اليكم لمجنون ۱۲ صاوی ۵۲ قوله وجنوده يجوز ان يكون معطوفا على مفعول اخذناه وهو الظاهر وان يكون مفعولا معه وقوله وهو مليم جملة حالية فان كانت حالا من مفعول فنبذناهم فالواو لازمة اذ ليس فيها ذكر ضمير يعود على صاحب الحال وان كانت حالا من مفعول اخذناه فالواو ليست واجبة اذ في الجملة ذكر ضمير يعود عليه ۱۲ ج ۵۳ قوله بما يلام الخ اي الفعال ههنا بمعنى ثلاثية كاغرب اذا اتى امرا غريبا ۱۲ ک ۵۴ قوله من تكذيب الرسل اشارة بذلك الى ان الفعل الذي يحصل اللوم عليه مختلف باعتبار من وصف به فاندفع بذلك ما يقال كيف وصف فرعون بما وصف به ذو النون ۱۲ صاوی ۵۵ قوله الريح العقيم هي التي لا خير فيها لانها لا تحمل المطر ولا تلقح الشجر بضم التاء اي لا تحملها شبه عدم تضمنها منفعة بعقم المرأة ثم اطلق عليه ۱۲ كمالين ۵۶ قوله لا خير فيها اي من انشاء مطر او القاح شجر وهي ريح الهلاك واختلف فيها والاظهر انها الدبور لقوله عليه السلام نصرت بالصبا واهلكت عاد بالدبور ۱۲ مدارک ۵۷ قوله تلقح الشجر في الصراح لقح لقاح بالتحريك آبستن شدن لاقح نعت منه وآنچه نخل را بوی گشن دهند ۱۲ ۵۸ قوله وهي الدبور وقيل هي الجنوب وقيل هي النكباء وهي كل ريح هبت بين ريحين لتنكبها وانحرافها عن مهاب الرياح المعروفة وهي رياح متعددة لا ريح واحدة وكونها الدبور اصح لحديث نصرت بالصبا واهلكت عاد بالدبور ۱۲ جمل ۵۹ قوله فعتوا عن امر ربهم هذا الترتيب في الذكر فقط والا فقوله لهم تمتعوا متأخر عن العتو ۱۲ صاوی ۵۱۰ قوله الصيحة المهلكة اي فصاح عليهم جبريل فهلكوا جميعا والصاعقة تطلق على نار تنزل من السماء وعلى الصيحة وهو المراد ههنا ۱۲ صاوی ۵۱۱ قوله اي بالنهار اشار به الى ان جملة وهم ينظرون من النظر وهو احد التاويلين فيها والثاني انه من الانتظار اي ينتظرون ما وعدوه من العذاب ۱۲ ج ۵۱۲ قوله على من اهلكهم المناسب ان يقول وما كانوا دافعين عن انفسهم العذاب اذ لا يتوهم انتصارهم على الله وانما يتوهم الفرار منه ۱۲ صاوی ۵۱۳ قوله بالجر اٰه عبارة السمين وقوم نوح من قبل قرأ الاخوان وابو عمرو بجر الميم والباقون بنصبها وابو السماك وابن مقسم وابو عمرو في رواية الاصمعي بالرفع فاما الجر ففيه اربعة اوجه احدها انه معطوف على وفي الارض الثاني انه معطوف على وفي موسى الثالث انه معطوف على وفي عاد والرابع انه معطوف على وفي ثمود وهذا هو الظاهر لقربه وبعد غيره ولم يذكر الزمخشري غيره فانه قال قرئ بالجر على معنى وفي قوم نوح ويقويه قراءة عبد الله وفي قوم نوح ولم يذكر ابو البقاء غير الوجه الاخير لوضوحه واما النصب ففيه ستة اوجه احدها انه منصوب بفعل مضمر اي واهلكنا قوم نوح لان ما قبله يدل عليه الثاني انه منصوب باذكر مقدرا ولم يذكر الزمخشري غيرهما الثالث انه منصوب عطفا على مفعول فاخذناه الرابع انه معطوف على مفعول فنبذناهم في اليم وناسب ذلك ان قوم نوح مغرقون من قبل لكن يشكل بانهم لم يغرقوا في اليم واصل العطف يقتضي التشريك في المتعلقات الخامس انه معطوف على مفعول فاخذتهم الصاعقة وفيه اشكال لانهم لم تاخذهم الصاعقة وانما اهلكوا بالطوفان الا ان يراد بالصاعقة الداهية والنازلة العظيمة من اي نوع كانت فيقرب ذلك السادس انه معطوف على محل وفي موسى نقله ابو البقاء وهو ضعيف واما الرفع فعلى الابتداء والخبر مقدر اي اهلكناهم وقال ابو البقاء الخبر ما بعده يعني قوله انهم كانوا قوما فاسقين ۱۲ ج ۵۱۴ قوله بايد اٰه يجوز ان يتعلق بمحذوف على انه حال اما من فاعل بنيناها او من مفعوله ويجوز ان يكون الباء سببية ويجوز ان يكون معدية مجازا على ان يجعل الايد كالآلة المبني بها كقولك بنيت بيتك بالآجر ۱۲ ج ۵۱۵ قوله قادرون فسر الايساع بالقادرية اشارة الى ان قوله انا لموسعون حال مؤكدة وهو من اوسع اللازم كاورق الشجر اذا صار ذا ورق ويستعمل متعديا والمفعول محذوف اي لموسعون السماء اي جاعلوها واسعة وعليه فتكون حالا مؤسسة اذا علمت ذلك تعلم ان النسخ التي فيها لفظة لها بعد موسعون غير صحيحة لانها لا تناسب الا استعماله متعديا والمفسر استعمله لازما حيث قال واوسع الرجل ۱۲ صاوی ۵۱۶ قوله مهدناها مهد گستردن ويقال مهدت الفراش اي بسطته ۱۲ صراح ۵۱۷ قوله نحن اي فالمخصوص بالمدح محذوف اشار به بقوله نحن ۱۲ ۵۱۸ قوله كالذكر والانثى اشار بتعدد الامثلة الى ما نشاهده فلا يرد كون كل من العرش والكرسي واللوح والقلم لم يخلق من كل منها الا واحد ۱۲ كرخي ۵۱۹ قوله ففروا الى الله الخ هذا مفرع على ما علم من توحيد الله والمعنى حيث علمتم ان الله واحد لا شريك له وانه الضار النافع المعطي المانع فالجؤوا اليه واهرعوا الى طاعته والفرار مراتب ففرار العامة من الكفر والمعاصي الى الايمان والطاعة وفرار الخاصة من كل شاغل عن الله كالمال والولد الى شهود الله والانهماك في طاعته فلا يصرف جزءا من اجزائه لغير الله فكما ان الله في خلق العبد واحد فليكن العبد في اقباله على ربه واحدا بحيث لا يجعل في قلبه غير حب ربه وفي ذلك فليتنافس المتنافسون ۱۲ صاوی ۵۲۰ قوله الى ثوابه اشارة الى تقدير مضاف في الآية ۱۲ ل ۵۲۱ قوله اني لكم منه نذير مبين تعليل للامر بالفرار والضمير في منه عائد الى الله والمعنى فروا اليه لاني مخوف لكم منه ۱۲ صاوی ۵۲۲ قوله يقدر قبل ففروا قل لهم كما قال في ابي السعود ففروا الى الله مقدر بقول خوطب به النبي صلى الله عليه وسلم ۱۲ ۵۲۳ قوله اي مثل تكذيبهم اٰه يشير الى ان قوله كذلك منصوب بقوله ما اتى الذين اٰه وذلك مبني على جواز اعمال ما بعد ما النافية فيما قبلها ولم يجوزه قال هو خبر محذوف اي الامر كذلك اي امر الامم السابقة مثل تكذيبهم النبي صلى الله عليه وسلم وتسميتهم اياه ساحرا ومجنونا وقوله ما اتى الذين اٰه كالتفسير له وقيل الامر ما اخبرتك من تكذيب الامم رسلهم ويقدر قبل قوله ففروا قل لهم يدل عليه قوله اني لكم منه نذير مبين ۱۲ ۵۲۴ قوله اتواصوا به الضمير للقول اي تواصى الاولون والآخرون بهذا القول حتى قالوا جميعا متفقين عليه ۱۲ مدارک ۵۲۵ قوله استفهام بمعنى النفي اي فهو انكاري تعجبي والمعنى ما وقع منهم تواص بذلك لانهم لم يتلاقوا في زمان واحد ۱۲ صاوی ۵۲۶ قوله فما انت بملوم الخ اي لا لوم عليك في الاعراض عنهم فانك قد بلغت الغاية في النصح وبذل الجهد لما نزلت هذه الآية حزن رسول الله صلى الله عليه وسلم واشتد الامر على اصحابه وظنوا ان الوحي قد انقطع وان العذاب قد حضر اذ امر النبي صلى الله عليه وسلم ان يتولى عنهم وجرت عادة الله في الامم السابقة متى امر رسولهم بالاعراض عنهم حل بهم العذاب فانزل الله وذكر فان الذكرى تنفع المؤمنين فسروا بذلك ولذلك قيل انها ناسخة لما قبلها ولكن الحق ان ما قبلها منسوخ باية السيف ۱۲ صاوی ۵۲۷ قوله من علم الله تعالى انه يؤمن واما المؤمن بالفعل فهو متذكر كالمؤمن بمعنى المشارف المستعد للايمان وقيل هو على حقيقته والمراد بالانتفاع زيادة وزيادة التبصر به ۱۲ كمالين ۵۲۸ قوله لان الغاية الخ يشير الى ان هذه اللام لام العاقبة والصيرورة وليست لام العلة الباعثة لان الرب لا يحمله شيء على شيء ۱۲ ج ۵۲۹ قوله ذنوبا نصيبا من العذاب الذنوب هو الدلو العظيم المملو وهو ماخوذ من مقاسمة السقاة الماء بالدلاء من البيضاوي يعني الذنوب في الاصل الدلو العظيم ثم استعمل في الحظ والنصيب ۵۳۰ قوله ذنوبا نصيبا من العذاب الذنوب في اللغة الدلو العظيم المملوء ماء ثم استعمل في الحظ والنصيب وهو ماخوذ من مقاسمة السقاة الماء ۱۲ كمالين

مِّثْلَ ذَنُوْبِ نصيب اَصْحٰبِهِمْ الهالكين قبلهم فَلَا يَسْتَعْجِلُوْنِ ○ بالعذاب ان اخرتهم الى يوم القيٰمة
فَوَيْلٌ شدة عذاب لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ فِيْ يَوْمِهِمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ○ اى يوم القيٰمة

سورة الطور

مكية تسع واربعون اٰية بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ وَالطُّوْرِ ○ اى الجبل الذى كلّم الله عليه
موسٰى وَكِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ ○ فِيْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ ○ اى التورٰىة او القراٰن وَّالْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ ○ هو فى السماء
الثالثة او السادسة او السابعة بحيال الكعبة يزوره فى كل يوم سبعون الف ملك بالطواف والصلوٰة
لا يعودون اليه ابدا وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ ○ اى السماء وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ ○ اى المملوء اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ
لَوَاقِعٌ ○ لنازل بمستحقه مَّا لَهٗ مِنْ دَافِعٍ ○ عنه يَّوْمَ معمول لواقع تَمُوْرُ السَّمَاۗءُ مَوْرًا ○ تتحرك وتدور
وَّتَسِيْرُ الْجِبَالُ سَيْرًا ○ تصير هباء منثورا وذلك فى يوم القيٰمة فَوَيْلٌ شدة عذاب يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ○ للرسل
الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ خَوْضٍ باطل يَّلْعَبُوْنَ ○ اى يتشاغلون بكفرهم يَوْمَ يُدَعُّوْنَ اِلٰى نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا ○ يدفعون
بعنف بدل من يوم تمور ويقال لهم تبكيتا هٰذِهِ النَّارُ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ○ اَفَسِحْرٌ هٰذَا العذاب الذى
ترون كما كنتم تقولون فى الوحى هذا سحر اَمْ اَنْتُمْ لَا تُبْصِرُوْنَ ○ اِصْلَوْهَا فَاصْبِرُوْا عليها اَوْ لَا تَصْبِرُوْا صبركم
وجزعكم سَوَاۗءٌ عَلَيْكُمْ لان صبركم لا ينفعكم اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ اى جزاءه اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ
فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَعِيْمٍ ○ فٰكِهِيْنَ متلذذين بِمَا مصدرية اٰتٰهُمْ اعطاهم رَبُّهُمْ وَوَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ○
عطف على اٰتاهم اى باتيانهم ووقايتهم ويقال لهم كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْۗـــًٔا حال اى متهنئين بِمَا الباء
سببية كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ مُتَّكِـِٕيْنَ حال من الضمير المستكن فى قوله تعالٰى فى جنّٰت عَلٰى سُرُرٍ مَّصْفُوْفَةٍ ۚ
بعضها الى جنب بعض وَزَوَّجْنٰهُمْ عطف على فى جنّٰت اى قرناهم بِحُوْرٍ عِيْنٍ ○ عظام الاعين
حسانها وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مبتدأ وَاتَّبَعَتْهُمْ معطوف على اٰمنوا ذُرِّيَّتُهُمْ الصغار والكبار بِاِيْمَانٍ
من الكبار ومن الاٰباء فى الصغار والخبر اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ المذكورين فى الجنة فيكونون فى
درجتهم وان لم يعملوا بعملهم تكرمة للاٰباء باجتماع الاولاد اليهم وَمَآ اَلَتْنٰهُمْ بفتح اللام وكسرها نقصناهم
مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ زائدة شَيْءٍ ۭ يزاد فى عمل الاولاد كُلُّ امْرِیٴٍۢ بِمَا كَسَبَ عمل من خير او شر رَهِيْنٌ ○ مرهون
يؤخذ بالشر ويجازى بالخير وَاَمْدَدْنٰهُمْ زدناهم فى وقت بعد وقت بِفَاكِهَةٍ وَّلَحْمٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ○
وان لم يصرحوا بطلبه يَتَنَازَعُوْنَ يتعاطون بينهم فِيْهَا اى الجنة كَاْسًا خمرا لَّا لَغْوٌ فِيْهَا اى بسبب
شربها يقع بينهم وَلَا تَاْثِيْمٌ ○ به يلحقهم بخلاف خمر الدنيا وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ للخدمة

يعنى ان المراد نفى اللغو عدم وقوعها لشرب بها فيها ١٢ ك

---

۵۱ قوله مثل ذنوب اصحابهم اى نصيبا من عذاب الله مثل نصيب اصحابهم ونظرائهم من القرون المهلكة قال الزجاج الذنوب فى اللغة النصيب ١٢ مدارك ۵۲ قوله والطور الخ هذه اقسام خمسة جوابها ان عذاب ربك لواقع والواو الاولى للقسم والواوات بعد للعطف كما قاله الخليل او كل واحدة منها للقسم كما قاله السمين وفى القرطبى الطور اسم من اسماء الجبل الذى كلم الله عليه موسٰى عليه السلام اقسم الله به تشريفا وتكريما وتذكيرا لما فيه من الآيات وهو احد جبال الجنة والمراد طور سينا، قاله السدى وقال مقاتل بن حيان هما طوران يقال لاحدهما طور سينا والآخر طور زيتا، لانهما ينبتان التين والزيتون ١٢ جمل ۵۳ قوله كلم الله عليه موسٰى وهو بمدين ١٢ ك ۵۴ قوله فى رق منشور الخ الرق الجلد الرقيق الذى يكتب فيه وكل ما يكتب فيه جلدا كان او غيره وهو بفتح الراء فى قراءة العامة وقرئ شذوذا بكسرها ومعنى المنشور المبسوط اى انه غير مطوى وغير محجور عليه قوله اى التوراة او القرآن هذان قولان من جملة اقوال كثيرة فى تفسير الكتاب المسطور وقيل هو صحائف الاعمال قال تعالى ونخرج له يوم القيامة كتابا يلقاه منشورا وقيل سائر الكتب المنزلة على الانبياء وقيل غير ذلك ١٢ صاوى ۵۵ قوله والبيت المعمور وعمرانه بكثرة زواره من الملائكة او المراد منه الكعبة وعمارتها بالحجاج والعمار والمجاورين كذا فى ابى السعود ١٢ ۵۶ قوله هو فى السماء الثالثة الخ وقيل هو فى الاولى وقيل هو فى الرابعة وقيل هو تحت العرش فوق السابعة فهذه اقوال ستة فى محل البيت المعمور وقيل البيت المعمور هو الكعبة بنفسها وعمارتها بالحجاج والزائرين لها وعن ابن عباس ايضا قال لله فى السموات والارض خمسة عشر بيتا سبعة فى السموات وسبعة فى الارضين و الكعبة وكلها مقابلة للكعبة وقال الحسن البيت المعمور هو الكعبة وهى البيت الحرام الذى هو معمور بالناس يعمره الله كل سنة بستمائة الف فان عجز الناس عن ذلك اتمه الله بالملائكة وهو اول بيت وضعه الله للعباد فى الارض ١٢ ج ۵۷ قوله بحيال الكعبة اى بحذائها اخرجه الطبرانى عن ابن عباس وقيل ان فى كل سماء بحيال الكعبة بيتا وبهذا يجمع بين الاقوال المختلفة فى تعيين موضعه ١٢ ك ۵۸ قوله اى المملوء اختاره ابن جرير ورواه عن قتادة وفى القاموس سجر النهر ملأه وعن مجاهد كما رواه ابن جرير هو الموقد اى موقد يصير نارا يوم القيامة محيطا باهل الموقف وقيل ممنوع مكفوف من الارض ان يغرق ولاحمد مرفوعا ما من ليلة الا والبحر يشرف ثلث مرات يستاذن الله تعالى ان ينطبق عليهم فيكفه الله تعالى انتهى وعلى التقادير المراد من البحر البحر المحيط وعن على هو بحر فى السماء تحت العرش رواه ابن جرير عن ابن عمر مثله ١٢ ك ۵۹ قوله اى المملوء او الموقد من قوله تعالى واذا البحار سجرت فالمراد منه الجنس او المختلط من البحير وهو الخليط بيضاوى هنيئا هو الذى لا تنغيص فيه مدارك وبالفارسية خوشگوار ١٢ ۶۰ قوله من دافع يجوز ان يكون فاعلا وان يكون مبتدأ ومن مزيدة على الوجهين ١٢ ۶۱ قوله وتسير الجبال الخ اى تطير عن وجه الارض ثم تصير هباء ١٢ ك ۶۲ قوله تصير هباء منثورا ليس تفسير التسير كما توهم عبارته بل معناه انها تنتقل عن مكانها و تطير فى الهواء ثم تقع على الارض مفتتة كالرمل ثم تصير كالعهن اى الصوف المندوف ثم تطير الرياح فتصير هباء منثورا والحكمة فى مور السماء وسير الجبال الاعلام بانه لا رجوع ولا عود الى الدنيا وذلك لان الارض والسماء وما بينهما انما خلقت لعمارة الدنيا وانتفاع بنى آدم بذلك فلما لم يبق لهم عود اليها ازالها الله لخراب الدنيا وعمارة الآخرة فيحصل للمؤمنين مزيد السرور وطمانينة وللكافرين غاية الحزن والكرب ١٢ صاوى ۶۳ قوله يوم يدعون الخ الدع الدفع العنيف وذلك ان خزنة النار يغلون ايديهم الى اعناقهم ويجمعون نواصيهم الى اقدامهم ويدفعونهم الى النار دفعا الى وجوههم وزخا فى اقفيتهم ١٢ مدارك ۶۴ قوله ام انتم لا تبصرون الخ عطف على مقدر وهو قولهم هذا سحر للوحى والى ذلك اشار المص بقوله كما تقولون فى الوحى آه ١٢ ك ۶۵ قوله سواء عليكم آه فيه وجهان احدهما انه خبر مبتدأ محذوف اى صبركم وتركه قاله ابو البقاء والثانى انه مبتدأ والخبر محذوف اى سواء الصبر والجزع قاله الشيخ والاول احسن لان جعل النكرة خبرا اولى من جعلها مبتدأ وجعل المعرفة خبرا ونحا الزمخشرى الى الوجه الثانى فقال سواء خبره محذوف اى سواء عليكم الامران الصبر وعدمه ١٢ ج ۶۶ قوله لان صبركم لا ينفعكم اى لا ينزع عنكم من ديوان الرحمة بخلاف الدنيا فان الصبر فيها على المكاره من اعظم موجبات الرحمة ١٢ صاوى ۶۷ قوله هنيئا حال اى متهنئين او صفة مصدر محذوف او مفعول به محذوف اى اكلا هنيئا او طعاما هنيئا وعلى كل فهو تنازع فيه الفعلان ١٢ ك ۶۸ قوله اى قرناهم اى جعلناهم مقارنين لهن وفى ذلك اشارة الى جواب سوال مقدر تقديره ان الحور العين فى الجنات مملوكات بملك اليمين لا بعقد النكاح فاجاب بان التزويج ليس بمعنى عقد النكاح بل بمعنى المقارنة ١٢ صاوى ۶۹ قوله عظام الاعين تفسير لعين جمع عيناء كبيضاء ولم يفسر الحور وهو جمع حوراء وهو شدة البياض كما مر تفصيله سابقا ١٢ ۷۰ قوله معطوف على آمنوا وقيل معترضة للتعليل وقال الزمخشرى والذين آمنوا معطوف على حور عين اى قرناهم بالمؤمنين ثم قال واتبعتهم عطفا على زوجناهم ثم قال بايمان الحقنا بهم ذريتهم اى بسبب ايمان عظيم وهو ايمان الآباء الحقنا بدرجات الآباء ذريتهم تفضلا وان كانوا لا يستاهلوا بها انتهى اى قرناهم بحور ورفقاء مؤمنين ١٢ ك ۷۱ قوله ومن الآباء فى الصغار فان الصغير يحكم باسلامه تبعا لاحد الابوين قال البغوى قال قوم معنى اولادهم الصغار والكبار فالكبار بايمانهم بانفسهم والصغار بايمان آبائهم وان يبلغوا باعمالهم درجات آبائهم تكرمة لآبائهم لتقر بذلك اعينهم وهى رواية سعيد بن جبير عن ابن عباس و قال آخرون والذين آمنوا واتبعتهم ذريتهم البالغون بايمان الحقنا بهم ذريتهم الصغار الذين لم يبلغوا الايمان بايمان آبائهم وهو قول الضحاك ورواية عن ابن عباس انتهى وروى البزار عن ابن عباس مرفوعا ان الله يرفع ذرية المؤمن معه فى درجته فى الجنة وان كانوا دونه فى العمل لتقربهم عينه رواه ابن جرير والحاكم والبيهقى فى سننه موقوفا على ابن عباس واخرج الطبرانى عن ابن عباس مرفوعا اذا دخل الرجل الجنة سال عن ابويه وولده وزوجته فيقال انهم لم يبلغوا درجتك وعملك فيقول يا رب قد عملت لى ولهم فيؤمر بالحاقهم به ١٢ ك ۷۲ قوله الحقنا بهم ذريتهم الذرية هنا تصدق على الآباء والابناء فان المؤمن اذا كان عمله كثيرا الحق به من هو دونه فى العمل ابا كان او ابنا وهذا منقول عن ابن عباس وغيره ويلحق بالذرية من النسب الذرية بالسبب وهو المحبة فان كان معها اخذ علم او عمل كانت اجدر فتكون ذرية الافادة كذرية الولادة كذا فى الخطيب وفى القرطبى عن ابن عباس ان كان الآباء ارفع درجة رفع الله الابناء الى الآباء وان كان الابناء ارفع درجة رفع الله الآباء الى الابناء فالآباء داخلون فى اسم الذرية كقوله تعالى وآية لهم انا حملنا ذريتهم فى الفلك المشحون وعن ابن عباس ايضا يرفعه الى النبى صلى الله عليه وسلم قال اذا دخل اهل الجنة الجنة سال احدهم عن ابويه وعن زوجته وولده فيقال انهم لم يدركوا ما ادركت فيقول يا رب انى عملت لى ولهم فيؤمر بالحاقهم به ١٢ ۷۳ قوله وكسرها اى لابن كثير والمعنى نقصناهم والالاتة النقص ١٢ كما ۷۴ قوله كل امرئ بما كسب رهين فى الكبير قال الواحدى هذا عود الى ذكر اهل النار فانهم مرتهنون فى النار واما المؤمن فلا يكون مرتهنا قال تعالى كل نفس بما كسبت رهينة الا اصحاب اليمين وهو قول مجاهد وقال الزمخشرى كل امرئ بما كسب رهين عام فى كل احد مرهون عند الله بما كسب فان كسب خيرا فك رقبته والا اوبق بالرهن والذى يظهر منه انه عام فى حق كل احد وفى الآية وجه آخر وهو ان يكون الرهين فعيلا بمعنى الفاعل فيكون المعنى والله اعلم كل امرئ بما كسب راهن اى دائم ان احسن ففى الجنة مؤبدا وان اساء ففى النار مخلدا ١٢ ك ۷۵ قوله رهين اى مرهون عند الله تعالى كان نفس العبد مرهونة عند الله بعمله الذى هو مطالب به فان عمل صالحا فكها من الرهن والا اهلكها كما يرهن الرجل رقبة عبده بدين عليه فان وفى ما عليه خلص رقبته من الرهن والا استمر مرهونا ١٢ صاوى ۷۶ قوله يتعاطون بينهم التنازع التعاطى من النزع بمعنى الجذب استعير ههنا لتعاطى الكاسات اى ادارتها بين الندماء لان النديم يعطيه الساقى فاذا شرب اعطاه له ١٢ ك ۷۷ قوله كاسا الكاس القدح المملوء خمرا وقد يطلق على نفس الخمر للمجاورة ١٢ ك ۷۸ قوله اى بسبب شربها الخ

١ه قوله ارقاء اى كالارقاء فى الاستيلاء والحيازة وهؤلاء الغلمان يخلقهم الله فى الجنة كالحور قال عبدالله بن عمر ما من احد من اهل الجنة الا يسعى عليه الف غلام وكل غلام على عمل غير ما عليه صاحبه هذه صفة الخادم واما صفة المخدوم فروى عن الحسن انه لما تلى هذه الآية قالوا يا رسول الله الخادم كاللؤلؤ المكنون فكيف المخدوم قال فضل المخدوم على الخادم كفضل القمر ليلة البدر على سائر الكواكب ١٢ جمل ١ه قوله ارقاء اى مملوكون لهم مخصوصون بهم ١٢ مدارك ٢ه قوله انا كنا قبل فى اهلنا اى وشان من كان فى اهله وعزته ان يكون آمنا فخوفهم من الله فى تلك الحالة دليل على خوفهم فى غيرها بالاولى فهم دائما خائفون ويحتمل ان قوله مشفقين من الشفقة وهى الرقة اى نرق باهلنا وغيرهم ١٢ صاوى ٣ه قوله اى النار انما سميت سموما لخولها فى المسام كالريح السموم ١٢ ك ٤ه قوله تعليلا اى لقوله ندعوه اى نعبده لكونه برا رحيما ١٢ ك ٥ه قوله فذكر اى فاثبت على تذكير الناس وموعظتهم قوله بنعمة ربك اى برحمة ربك وانعامه عليك بالنبوة ورجاحة العقل قوله بكاهن ولا مجنون اى كما زعموا وهو فى موضع الحال والتقدير لست كاهنا ولا مجنونا متلبسا بنعمة ربك ١٢ مدارك ٦ه قوله بنعمة ربك فيه اوجه احدها انه مقسم به متوسط بين اسم ما وخبرها ويكون الجواب حينئذ محذوفا لدلالة هذا المذكور عليه والتقدير ونعمة ربك ما انت بكاهن ولا مجنون الثانى ان الباء فى موضع نصب على الحال والعامل فيها بكاهن او مجنون والتقدير ما انت كاهنا ولا مجنونا حال كونك متلبسا بنعمة ربك قاله ابو البقاء وعلى هذا فهى حال لازمة لانه عليه السلام لم يفارق وهذه الحال الثالث ان الباء سببية وتتعلق حينئذ بمضمون الجملة المنفية وهذا هو مقصود الآية الكريمة والمعنى انتفى عنك الكهانة والجنون بسبب نعمة الله عليك كما تقول ما انا بمعسر بحمد الله وغناه ١٢ ج ٧ه قوله ام يقولون ام فى اوائل هذه الآى منقطعة فى كلها الا فى قوله ام هم قوم طاغون فللتقرير ١٢ ك ٨ه قوله ام يقولون شاعر الخ اعلم ان ام ذكرت فى هذه الآيات خمس عشرة مرة وكلها تقدر ببل والهمزة فهى للاستفهام الانكارى التوبيخى اذا علمت ذلك فالمناسب للمفسر ان يقدرها فى الجميع ببل والهمزة ١٢ صاوى ٩ه قوله حوادث الدهر فى الكلام استعارة تصريحية حيث شبهت حوادث الدهر بالريب الذى هو الشك بجامع التحير وعدم البقاء على حالة واحدة فى كل وقيل المنون المنية لانها تنقص العدد وتقطع المدد ١٢ صاوى ١٠ه قوله من التربصين اى اتربص هلاككم كما تتربصون هلاكى ١٢ مدارك ١١ه قوله بهذا اى التناقض فى القول وهو قولهم كاهن وشاعر مع قولهم مجنون وكانت قريش يدعون اهل الاحلام والنهى ١٢ مدارك ١٢ه قوله ساحر كاهن شاعر اى وهذا تناقض فان شان الكاهن ان يكون ذا فطنة ورائى وشان الشاعر والساحر كذلك ونسبتهم الجنون له بعد ذلك مناقضة ١٢ صاوى ١٣ه قوله اى لا تامرهم الخ اشار بذلك الى ان الاستفهام المستفاد من ام انكارى وفيه توبيخ ايضا ١٢ صاوى ١٤ه قوله لم يختلقه اشارة الى ان ام للاستفهام الانكارى بواسطة تقديرها بالهمزة التوبيخى ١٢ ١٥ه قوله فليأتوا بحديث مثله الخ جواب شرط مقدر قدره الشارح بقوله فان قالوا اختلقه اى فان صدقوا فى هذا القول بدليل قوله ان كانوا صادقين الخ قال الرازى والظاهر ان الامر ههنا على حقيقته لانه لم يقل فليأتوا مطلقا بل قال ان كانوا صادقين اى فى انه تقوله من عند نفسه كما يزعمون فهو امر معلق على شرط اذا وجد ذلك الشرط يجب الاتيان به والامر للتعجيز كقوله فان الله ياتى بالشمس من المشرق الخ ١٢ جمل ١٦ه قوله ولا يعقل مخلوق بغير خالق راجع لقوله ام خلقوا من غير شئ وقوله لا معدوم يخلق راجع لقوله ام هم الخالقون واشار بهذا الى ان الاستفهام المفاد بام انكارى مع كونه للتوبيخ كما سياتى وايضاح قوله ولا معدوم يخلق انهم لو كانوا هم الخالقين لانفسهم وانفسهم كانت معدومة اولا لزم ان يكونوا فى حالة عدمهم اوجدوا انفسهم واخرجوها من العدم فيكون المعدوم خالقا وهذا لا يعقل ١٢ ج ١٧ه قوله بل لا يوقنون اى لا يتدبرون فى الآيات فيعلموا خالقهم وخالق السموات والارض ١٢ مدارك ١٨ه قوله ام عندهم خزائن ربك لم يبين ان الاستفهام انكارى مع انه كذلك والمعنى ليس عندهم خزائن ربك والمراد بخزائنه مقدوراته شبهت بها لان خزانة الملوك بيت مهيأ لجمع انواع مختلفة من الذخائر التى يحتاج اليها ١٢ صاوى ١٩ه قوله من النبوة والرزق وغيرهما قال عكرمة الخزائن النبوة وقال الكلبى خزائن المطر والرزق والتعميم كما فعله المصنف اولى ١٢ ك ١٩ه قوله المصيطرون وفى قراءة لابن كثير بالسين بدل الصاد المتسلطون الجبارون فى مجمع البحار السيطر هو المسلط على الشئ ليكتب احواله ويكتب اعماله ويشرف عليه من السطر الكتابة وقوله فعله صيطر مثل بيطر والسيطرة معالجة الدواب ١٢ ك ١٩ه قوله ام هم المصيطرون اعلم انه لم يات على وزن مفيعل الا خمسة الفاظ اربعة صفة اسم فاعل مهيمن ومبيقر ومبيطر ومصيطر وواحد اسم جبل وهو محيمر ١٢ صاوى ٢٠ه قوله بيطر اى عالج الدواب ومنه بيطار لانه يعالج الدواب كما فى القاموس وقوله بيقر اى افسد واهلك ومشى مشى المتكبر كما فى القاموس ١٢ ٢١ه قوله مرقى برآمدن برنردبان ١٢ صراح ٢٢ه قوله اى عليه كلام الملائكة الخ اشار الى ان مفعول يستمعون محذوف وان فى بمعنى على قاله الواحدى كقوله تعالى ولاصلبنكم فى جذوع النخل قال الحلبى ولا حاجة لذلك بل هى على بابها من الظرفية ١٢ جمل ٢٣ه قوله وتشبه هذا الزعم اشار بذلك الى وجه المناسبة بين الآيتين ووجه الشبه بين الزعمين ان كلا منهما فاسد ان كان الزعم الاول فرضا والثانى تحقيقا لوقوعه منهم ١٢ صاوى ٢٤ه قوله فهم من مغرم الخ المغرم ان يلزم الانسان ما ليس عليه اى اثقلهم ذلك الغرم الذى يسالهم عنه فمنعهم ذلك عن الاسلام ١٢ كمالين ٢٥ه قوله ام عندهم الغيب استفهام انكارى بمعنى نفى الحصول من اصله اى بل عندهم علم ما غاب عنهم وقوله فهم يكتبون ذلك اى الغيب اى ما غاب عنهم وقوله بزعمهم متعلق بقوله فهم يكتبون او بعندهم الغيب وهذا الزعم فرضى اذ لم يقع منهم بالفعل لكنهم على حالة من المكابرة والمعارضة بحيث ينسب لهم هذا الزعم قوله ايضا ام عندهم الغيب قال قتادة هو جواب لقولهم نتربص به ريب المنون اى اعندهم الغيب الذى كتب فى اللوح المحفوظ حتى علموا ان الرسول يموت قبلهم فهم يكتبون ذلك بعد ما وقفوا عليه وقيل هو رد لقولهم انا لا نبعث ولو بعثنا لم نعذب فعلى الاول يكون وجه اتصال قوله ام يريدون كيدا بما قبله ان يكون جوابا آخر له والمعنى على الثانى بل انهم لا يكتفون بهذه المقالة الفاسدة ويريدون مع ذلك ان يكيدوا بك فان زعموا ان لهم آلهة تنصرهم وتحفظهم عن ان يعود عليهم ضرر كيدهم فتعالى الله عن ان يكون له شريك يقاومه ويدفع ما اراده ١٢ ج ٢٦ه قوله اى علمه اى اللوح المحفوظ المثبت فيه المغيبات فالغيب بمعنى الغائب كما قاله ابن عباس والالف واللام فى الغيب للعهد لا لتعريف الجنس بل المراد نوع الغيب كما تقول اشتر اللحم تريد بيان الحقيقة لا كل لحم مغيبا ١٢ جمل ه قوله غلمان ارقاء لهم الخ لم يضفهم لئلا يظن انهم الذين كانوا يخدمونهم فى الدنيا فيشفق كل من خدم احدا فى الدنيا ان يكون خادما فى الجنة فيحزن بكونه لا يزال تابعا ١٢ جمل ه قوله ام يقولون شاعر الخ اعلم ان ام ذكرت فى هذه الآيات خمس عشرة مرة وكلها تقدر ببل والهمزة فهى للاستفهام الانكار التوبيخى اذا علمت ذلك فالمناسب للمفسر ان يقدرها فى الجميع ببل والهمزة ١٢ صاوى ه قوله ام بل هم قوم طاغون المناسب للمفسر ان يقدر ام ببل والهمزة ليوافق قوله فيما ياتى والاستفهام بام فى مواضعها الخ والمعنى لا ينبغى منهم هذا الطغيان ١٢ صاوى

غِلْمَانٌ ارقاء لَّهُمْ كَأَنَّهُمْ حسنا ونظافة لُؤْلُؤٌ مَّكْنُونٌ ۝ مصون فى الصدف لانه فيها احسن منه فى غيرها وَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ ۝ يسأل بعضهم بعضا عما كانوا عليه وما وصلوا اليه تلذذا واعترافا بالنعمة قَالُوا ايماء الى علة الوصول إِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِي أَهْلِنَا فى الدنيا مُشْفِقِينَ ۝ خائفين من عذاب الله فَمَنَّ اللَّهُ عَلَيْنَا بالمغفرة وَوَقَانَا عَذَابَ السَّمُومِ ۝ اى النار لدخولها فى المسام وقالوا ايماء ايضا إِنَّا كُنَّا مِن قَبْلُ اى فى الدنيا نَدْعُوهُ اى نعبده موحدين إِنَّهُ بالكسر استينافا وان كان تعليلا معنى وبالفتح تعليلا لفظا هُوَ الْبَرُّ المحسن الصادق فى وعده الرَّحِيمُ ۝ العظيم الرحمة فَذَكِّرْ دم على تذكير المشركين ولا ترجع عنه لقولهم لك كاهن مجنون فَمَا أَنتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ اى بانعامه عليك بِكَاهِنٍ خبر ما وَلَا مَجْنُونٍ ۝ معطوف عليه أَمْ بل يَقُولُونَ هو شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهِ رَيْبَ الْمَنُونِ ۝ حوادث الدهر فيهلك كغيره من الشعراء قُلْ تَرَبَّصُوا هلاكى فَإِنِّي مَعَكُم مِّنَ الْمُتَرَبِّصِينَ ۝ هلاككم فعذبوا بالسيف يوم بدر والتربص الانتظار أَمْ تَأْمُرُهُمْ أَحْلَامُهُم عقولهم بِهَٰذَا اى قولهم له ساحر كاهن شاعر مجنون اى لا تامرهم بذلك أَمْ بل هُمْ قَوْمٌ طَاغُونَ ۝ بعنادهم أَمْ يَقُولُونَ تَقَوَّلَهُ اختلق القرآن لم يختلقه بَل لَّا يُؤْمِنُونَ ۝ استكبارا فان قالوا اختلقه فَلْيَأْتُوا بِحَدِيثٍ مُّخْتَلَقٍ مِّثْلِهِ إِن كَانُوا صَادِقِينَ ۝ فى قولهم أَمْ خُلِقُوا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ اى خالق أَمْ هُمُ الْخَالِقُونَ ۝ انفسهم ولا يعقل مخلوق بدون خالق ولا معدوم يخلق فلابد لهم من خالق هو الله الواحد فلم لا يوحدونه ويؤمنون برسوله وكتابه أَمْ خَلَقُوا السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ ولا يقدر على خلقهما الا الله الخالق فلم لا يعبدونه بَل لَّا يُوقِنُونَ ۝ والا لآمنوا بنبيه أَمْ عِندَهُمْ خَزَائِنُ رَبِّكَ من النبوة والرزق وغيرهما فيخصوا من شاءوا بما شاءوا أَمْ هُمُ الْمُصَيْطِرُونَ ۝ المتسلطون الجبارون وفعله صيطر ومثله بيطر وبيقر أَمْ لَهُمْ سُلَّمٌ مرقى الى السماء يَسْتَمِعُونَ فِيهِ اى عليه كلام الملائكة حتى يمكنهم منازعة النبى صلى الله عليه وسلم بزعمهم ان ادعوا ذلك فَلْيَأْتِ مُسْتَمِعُهُم اى مدعى الاستماع عليه بِسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ۝ بحجة بينة واضحة ولتشبه هذا الزعم بزعمهم ان الملائكة بنات الله قال تعالى أَمْ لَهُ الْبَنَاتُ اى بزعمكم وَلَكُمُ الْبَنُونَ ۝ تعالى الله عما زعموه أَمْ تَسْأَلُهُمْ أَجْرًا على ما جئتهم به من الدين فَهُم مِّن مَّغْرَمٍ غرم لك مُّثْقَلُونَ ۝ فلا يسلمون أَمْ عِندَهُمُ الْغَيْبُ اى علمه فَهُمْ يَكْتُبُونَ ۝ ذلك حتى يمكنهم منازعة النبى صلى الله عليه وسلم فى البعث وامر الآخرة

بزعمهم أم يريدون كيدا بك ليهلكوك في دار الندوة فالذين كفروا هم المكيدون ○ المغلوبون المهلكون فحفظه الله منهم ثم اهلكهم ببدر أم لهم إله غير الله سبحن الله عما يشركون ○ به من الآلهة والاستفهام بام في مواضعها للتقبيح والتوبيخ وإن يروا كسفا بعضا من السماء ساقطا عليهم كما قالوا فاسقط علينا كسفا من السماء اي تعذيبا لهم يقولوا هذا سحاب مركوم ○ متراكب نروى به ولا يؤمنوا فذرهم حتى يلقوا يومهم الذي فيه يصعقون ○ يموتون يوم لا يغني بدل من يومهم عنهم كيدهم شيئا ولا هم ينصرون ○ يمنعون من العذاب في الآخرة وإن للذين ظلموا بكفرهم عذابا دون ذلك اي في الدنيا قبل موتهم فعذبوا بالجوع والقحط سبع سنين وبالقتل يوم بدر ولكن أكثرهم لا يعلمون ○ ان العذاب ينزل بهم واصبر لحكم ربك بامهالهم ولا يضق صدرك فإنك بأعيننا بمرأى منا نراك ونحفظك وسبح متلبسا بحمد ربك اي قل سبحن الله وبحمده حين تقوم ○ من منامك او من مجلسك ومن الليل فسبحه حقيقة ايضا وإدبار النجوم ○ ع ۲۱ مصدر اي عقب غروبها سبحه ايضا او صل في الأول العشائين وفي الثاني سنة الفجر وقيل الصبح

سورة النجم مكية ثنتان وستون آية

بسم الله الرحمن الرحيم والنجم الثريا إذا هوى ○ غاب ما ضل صاحبكم محمد عليه الصلوة والسلام عن طريق الهداية وما غوى ○ ما لابس الغي وهو جهل من اعتقاد فاسد وما ينطق بما يأتيكم به عن الهوى ○ هوى نفسه إن ما هو إلا وحي يوحى ○ اليه علمه اياه ملك شديد القوى ○ ذو مرة قوة وشدة او منظر حسن اي جبرئيل عليه السلام فاستوى ○ استقر وهو بالأفق الأعلى ○ افق الشمس اي عند مطلعها على صورته التي خلق عليها فرآه النبي صلى الله عليه وسلم وكان بحراء قد سد الافق الى المغرب فخر مغشيا عليه وكان قد سأله ان يريه نفسه على صورته التي خلق عليها فواعده بحراء فنزل جبرئيل عليه السلام في صورة الآدميين ثم دنا قرب منه فتدلى ○ زاد في القرب فكان منه قاب قدر قوسين أو أدنى ○ من ذلك حتى افاق وسكن روعه فأوحى تعالى إلى عبده جبرئيل ما أوحى ○ جبرئيل الى النبي صلى الله عليه وسلم ولم يذكر الموحى تفخيما لشانه ما كذب بالتخفيف والتشديد انكر الفؤاد فؤاد النبي ما رأى ○ ببصره من صورة جبرئيل أفتمرونه تجادلونه وتغلبونه على ما يرى ○ خطاب للمشركين المنكرين رؤية النبي لجبرئيل ولقد رآه على صورته نزلة مرة أخرى ○ عند سدرة المنتهى ○ لما اسري به في السموات وهي شجرة نبق عن يمين العرش لا يتجاوزها احد من الملئكة وغيرهم عندها جنة المأوى ○ تأوي اليها الملئكة وارواح الشهداء والمتقين إذ حين يغشى السدرة ما يغشى ○ من طير وغيره

---

۵۰ قوله في دار الندوة اي المجلس وهو دار بناها قصي بن كلاب يجتمعون فيه لاجل المشورة وقدم قصة مشورتهم في سورة التوبة ۱۲ ک ۵۱ قوله في دار الندوة الظاهر انه من الاخبار بالغيب فان السورة مكية وذلك الكيد كان وقوعه ليلة الهجرة كرخي ومثله في الحاشية البيضاوي ۱۲ ۵۲ قوله والاستفهام بام اي المقدرة ببل والهمزة وحدها حتى يكون هناك استفهام واما تقديرها ببل وحدها فليس فيه استفهام وقوله في مواضعها اي التي هي خمسة عشر وتحصل كلامه انها في المواضع كلها للاستفهام بواسطة تقديرها بالهمزة اذا عرفت هذا عرفت ان الاولى له فيما سبق في قوله ام يقولون شاعر ان يقدرها ببل والهمزة او بالهمزة وحدها على انه قدرها ببل وحدها وهي لا تفيد الاستفهام فينافي ما ذكره هنا بقوله والاستفهام بام في مواضعها الخ كان عليه ان يقول للتوبيخ والتقريع والانكار لانه صرح في بعض المواضع بالنفي كقوله في ام تامرهم احلامهم اي لا تامرهم واشار الى النفي في مواضع اخر كقوله في ام خلقوا من غير شيء ام هم الخالقون ولا يعقل مخلوق بغير خالق الخ فاشار الى ان المعنى على النفي وكقوله في ام خلقوا السموات والارض ولا يقدر على خلقهما الا الله فاشار به ايضا الى ان المعنى على النفي فالحاصل انها في المواضع كلها مفيدة للاستفهام المقصود منه التوبيخ والانكار اما بمعنى نفي الحصول او بمعنى نفي الانبغاء والاستحسان اي لا ينبغي ولا يحسن ان يكون كذا كما في قوله ام يقولون شاعر اي لا ينبغي منهم هذا القول ولا يليق وان كان قد صدر منهم بالفعل فليس الانكار متوجها لحصوله ووقوعه بل لانبغائه ولياقته تامل ۱۲ ج ۵۳ قوله فاسقط علينا كسفا هذه الآية انما وردت في قوم شعيب كما ذكر في سورة الشعراء فكان الاولى للمفسر ان يستدل بما نزل في قريش في سورة الاسراء وهو قوله او تسقط السماء كما زعمت علينا كسفا ۱۲ صاوي ۵۴ قوله نرتوي برار تو اسير لب شدن ۱۲ ۵۵ قوله فذرهم جواب شرط مقدر والمعنى اذا بلغوا في العناد الى هذا الحد وتبين انهم لا يرجعون عن الكفر فدعهم ولا تلتفت اليهم ۱۲ صاوي ۵۶ قوله وبالقتل يوم بدر كذا روي عن ابن عباس ذكره البغوي ولابن جرير عن قتادة عن ابن عباس قال عذاب القبر في القرآن ثم تلا الآية وروي نحوه عن البراء بن عازب مثله ۱۲ كمالين ۵۷ قوله باعيننا انما جمع لفظ الاعين مع ان مدلوله واحد هو المصدر لمناسبة نون العظمة خطيب وفي البيضاوي وجمع العين لجمع الضمير والمبالغة بكثرة اسباب الحفظ اي عقيب غروبها المراد بغروبها ذهاب ضوئها بغلبة ضوء الصبح عليه وان كانت باقية في السماء ۱۲ خطيب ۵۸ قوله برأي منا اي فاطلقت الاعين واريد لازمها وهو ابصار الشيء والاحاطة به علما وقربا فيلزم منه مزيد الحفظ للمرئي الذي هو المراد وعبر هنا بالجمع لمناسبة نون العظمة بخلاف ما ذكر في سورة طه في قوله ولتصنع على عيني ۱۲ صاوي ۵۹ قوله اي عقب غروبها المراد بغروبها ذهاب ضوئها بغلبة ضوء الصبح عليه وان كانت باقية في السماء وذلك بطلوع الفجر ۱۲ ۶۰ قوله في الاول اي الليل فهذا راجع لقوله ومن الليل فسبحه وادبار النجوم واما وسبح بحمد ربك حين تقوم فالمراد به قول سبحان الله لا غير والوجهان انما هما في قوله ومن الليل فسبحه الخ ۱۲ جمل ۱ قوله الثريا فان لفظ النجم غلب عليها وروي ذلك عن ابن عباس ومجاهد وعنه هي نجوم السماء كلها وعنه نجوم القرآن وهويه نزوله وعن الاخفش النجم هو النبت الذي لا ساق له وهويه سقوطه على الارض ۱۲ ک ۲ قوله عن طريق الهداية اشار به الى ان الضلال معناه المخالفة فيرجع الامر الى انه فعل المعاصي والغي هو الجهل المركب وفي الكرخي قوله ما لابس الغي الخ اشار به الى تغاير الضلال والغي ردا على من زعم اتحادهما والمعنى ما ضل في قوله ولا غوى في فعله ۱۲ ۳ قوله وهو جهل عن اعتقاد فاسد فعطفه على ما ضل من عطف الخاص على العام اهتماما في مثال الاعتقاد ۱۲ ک ۴ قوله بما يأتيكم به هذا احسن مما فسر بعضهم اي ما يصدر نطقه من القرآن يعني قيد نطقه صلى الله عليه وسلم بالقرآن هذا التقييد ليس بحسن فان الاحاديث النبوية ايضا ما صدر نطقها منه صلى الله عليه وسلم عن الهوى بل من الوحي لان الوحي على قسمين جلي وخفي فالقرآن وحي جلي والاحاديث النبوية وحي خفي بل يثبت من كلام الله تعالى مطلقا يعني انحصر نطق المطلق بوحي فتخصيص الآية لا يجوز الا بالدليل وهكذا سمعت عن سيدي وسندي ۱۲ ۵ قوله ان هو الا وحي يوحى احتج به من لا يرى الاجتهاد للنبي صلى الله عليه وسلم واجيب بان المراد به القرآن ولو سلم عمومه فاذا اوحي اليه ان يجتهد كان اجتهاده وما ثبت به وحيا لانه بمنزلة ان يقول الله لنبيه متى ظننت كذا فهو حكمي وكل ما القيته في قلبك فهو مرادي كذا قالوا وفيه انه اذا كان كذلك فلا يجوز في اجتهاده الخطأ والمقرر خلافه فتامل ۱۲ ک ۶ قوله علمه شديد القوى الخ قال الحسن البصري رحمه الله وجماعة علمه شديد القوى اي علمه الله وهو وصف من الله نفسه بكمال القدرة والقوة ذو مرة اي ذو احكام الامور والقضايا فاستوى اے محمد عليه الصلوة والسلام وهو بالافق الاعلى اے فوق السموات ثم دنا پس نزديك شد حضرت محمد بحضرت احديت يعنى مقرب درگاه الوهيت گشت ونزد محققان دنا اشارت نفس مقدس اوست وتدلى بمنزلة دل مطهر او فكان قاب قوسين مقام روح مطيب او ادنى بمرتبه سر منور او ونفس او در مكان خدمت بود ودل او در منزل محبت وروح او در مقام قربت وسر او در مقام مشاهدت ويدل على ان ضمير دنا يعود اليه عليه السلام انه قال في رواية لما اسري بي الى السماء قربني ربي حتى كان بيني وبينه كقاب قوسين او ادنى ۱۲ ۷ قوله ذو مرة يعنى صاحب استحكام عقل يعنى قول الشارح قوة وشدة اي قوة في العقل وشدته اي حدته وقوله او منظر حسن وهو مروي عن ابن عباس رضي الله عنه كما في المدارك ۱۲ ۸ قوله فاستوى اي فاستقام على صورة نفسه الحقيقية دون الصورة التي كان يتمثل بها كلما هبط بالوحي وكان ينزل في صورة دحية وذلك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم احب ان يراه في صورته التي جبل عليها فاستوى له في الافق الاعلى وهو افق الشمس فملأ الافق وقيل ما رآه احد من الانبياء في صورته الحقيقية سوى محمد عليه السلام مرتين مرة في الارض ومرة في السماء ۱۲ مدارك ۹ قوله وكان قد سأله تعليل لقوله فاستوى وذلك ان جبريل كان يأتي النبي صلى الله عليه وسلم في صورة الآدميين كما يأتي الى الانبياء فسأله النبي صلى الله عليه وسلم ان يريه نفسه التي جعله الله عليها فاراه نفسه مرتين مرة بالارض ومرة بالسماء ولم يره احد من الانبياء على صورته التي خلق عليها الا نبينا صلى الله عليه وسلم ۱۲ صاوي ۱۰ قوله زاد في القرب التدلي في الاصل بمعنى النزول من دليت الدلو الى البير ولما كان القرب بعد النزول اشار المفسر الى دفعه بان المراد بالتدلي ههنا زيادة القرب مجازا فان النزول سبب القرب وقيل في الكلام تقديم وتاخير تقديره ثم تدلى فدنى لان التدلي سبب الدنو ۱۲ ک ۱۱ قوله قاب قوسين الخ قاب القوسين ما بين الوتر ومقبضه والمراد به المقدر فانه يقدر بالقوس كالذراع وقيل قاب مقلوب اي قابي قوس ولا حاجة اليه فان هذا اشارة الى ما كانت العرب في الجاهلية تفعله اذا تحالفوا اخرجوا قوسين ويلصقون احدهما بالاخرى فيكون القاب ملاصقا للآخر حتى كانهما ذوا قاب ثم ينزعانه معا ويرميان بهما سهما واحدا فيكون ذلك اشارة الى ان رضى احدهما رضى الآخر وسخطه سخطه لا يمكن خلافه كذا نقل عن مجاهد وقتادة عامة المفسرين ۱۲ كمالين ۱۲ قوله تفخيما لشانه الخ وقيل اوحى الله اليه ان الجنة محرم على الانبياء حتى تدخلها وعلى الامم حتى يدخلها امتك ۱۲ ک ۱۳ قوله انكر الفؤاد ما رأى اي ما رأى ببصره اي صدق قلبه فيما رآه بعينه [illegible] اذ كان باطن حبيبه هناك ظاهرا وظاهره باطنا بجميع شعراته وذرات وجوده روح هنا قول العارفين واما المفسرون فقالوا ان المراد منه جبريل ۱۲ ۱۴ قوله من طير الخ قيل فراش من ذهب وعن مقاتل يغشيها الملائكة امثال الغربان وقال السدي من الطيور وعن الحسن نور رب العزة ۱۲ ک

واذ معمول لراٰه ما زاغ البصر من النبی وما طغٰی ○ ای ما مال بصره عن مرئیه المقصود له ولا جاوزه تلك الليلة
لقد راٰی فيها من اٰیٰت ربه الكبرٰی ○ ای العظام ای بعضها فرأی من عجائب الملكوت رفرفا اخضر سد
افق السماء وجبرئيل عليه السلام له ستمائة جناح افرءيتم اللٰت والعزٰی ﴿۱۹﴾ ومنٰوة الثالثة التين قبلها
الاخرٰی ○ صفة ذم للثالثة وهی اصنام من حجارة كان المشركون يعبدونها ويزعمون انها تشفع لهم عند الله
ومفعول رأيتم الاول اللات وما عطف عليه والثانی محذوف والمعنى اخبرونی الهذه الاصنام قدرة على شئ ما
فتعبدونها دون الله عزوجل القادر على ما تقدم ذكره ولما زعموا ايضا ان الملائكة بنات الله مع كراهتهم
البنات نزل الكم الذكر وله الانثٰی ○ تلك اذا قسمة ضيزٰی ○ جائرة من ضازه يضيزه اذا ظلمه وجار عليه
ان هی ما المذكورات الا اسماء سميتموها ای سميتم بها انتم واٰباؤكم اصناما تعبدونها ما انزل الله بها
ای بعبادتها من سلطٰن حجة وبرهان ان يتبعون فی عبادتها الا الظن وما تهوی الانفس مما زينه
لهم الشيطان من انها تشفع لهم عند الله ولقد جاءهم من ربهم الهدٰی ○ على لسان النبی صلى الله عليه وسلم بالبرهان
القاطع فلم يرجعوا عما هم عليه ام للانسان ای لكل انسان منهم ما تمنٰی ○ من ان الاصنام تشفع لهم
ع ۵ ليس الامر كذلك فلله الاٰخرة والاولٰی ○ ای الدنيا فلا يقع فيهما الا ما يريده تعالى وكم من ملك ای كثير
من الملائكة فی السمٰوٰت وما اكرمهم عند الله لا تغنی شفاعتهم شيئا الا من بعد ان ياذن الله لهم فيها
لمن يشاء من عباده ويرضٰی ○ عنه لقوله ولا يشفعون الا لمن ارتضى ومعلوم انها لا توجد منهم الا بعد
الاذن فيها من ذا الذی يشفع عنده الا باذنه ان الذين لا يؤمنون بالاٰخرة ليسمون الملٰئكة
تسمية الانثٰی ○ حيث قالوا هم بنات الله وما لهم به بهذا القول من علم ان يتبعون فيه الا الظن
الذی تخيلوه وان الظن لا يغنی من الحق شيئا ○ ای عن العلم فيما المطلوب فيه العلم فاعرض عن
من تولٰی عن ذكرنا ای القراٰن ولم يرد الا الحيٰوة الدنيا ○ وهذا قبل الامر بالجهاد ذٰلك ای طلب
الدنيا مبلغهم من العلم ای نهاية علمهم ان اٰثروا الدنيا على الاٰخرة ان ربك هو اعلم بمن ضل
ع عن سبيله وهو اعلم بمن اهتدٰی ○ ای عالم بهما فيجازيهما ولله ما فی السمٰوٰت وما فی الارض ای هو
مالك لذلك ومنه الضال والمهتدی يضل من يشاء ويهدی من يشاء ليجزی الذين اساءوا بما
عملوا من الشرك وغيره ويجزی الذين احسنوا بالتوحيد وغيره من الطاعات بالحسنٰی ○
ای الجنة وبين المحسنين بقوله الذين يجتنبون كبٰئر الاثم والفواحش الا اللمم

---

۱ قوله ما زاغ البصر الخ استدل على ان رؤية الله كانت بعين بصره عليه يقظة لقوله ما زاغ البصر الخ لان وصف البصر بعدم الزيغ يقتضی ان ذلك يقظة ولو كانت الرؤية قلبية لقال ما زاغ قلبه واما القول بانه يجوز ان يكون المراد بالبصر بصر قلبه فلا بد من القرينة وهی ههنا معدومة ۱۲ روح ۲ قوله الكبرى افاد المفسر ان من للتبعيض وهو مفعول لرأى والكبرى صفة لآيات ووصفه بوصف المؤنثة الواحدة لجوازه وحسنه مراعاة الفاصلة وفسر الكبرى بالعظام اشارة الى انه ليس المعنى على التفضيل لعدم حصر تلك الآيات ووصف العظم مقول بالتشكيك فيها فيذهب السامع فيها كل مذهب فتدبر ۱۲ صاوی ۳ قوله رفرفا الخ قيل هو فی الاصل ما تدلى على الاسرة من غالی الثياب ومن عالی الفسطاط روی ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لما بلغ سدرة المنتهى جاءه الرفرف فتناوله من جبريل وطار به الى العرش حتى وقف به بين يدی ربه ثم لما حان الانصراف تناوله فطار به حتى اداه الى جبريل صلوات الله عليهم وجبريل يبكی ويرفع صوته بالتحميد فالرفرف خادم من الخدم بين يدی الله تعالى لخواص الامور فی محل الدنو والقرب كما ان البراق دابة يركبها الانبياء مخصوصة بذلك فی الارض ۱۲ صاوی ۳ قوله رفرفا الرفرف اما اسم جنس او اسم جمع واحده رفرفة قيل هو ما تدلى على الاسرة من غالی الثياب وقيل هو ضرب من البسط وقيل الوسائد وقيل النمارق وقيل النمارق رفرف وقيل للاطراف البسط وفضول الفسطاط رفارف ۱۲ ابو السعود من سورة الرحمٰن ۴ قوله وجبريل بدل من رفرف يدل على ذلك ما رواه مسلم عن ابی ذر عن عبد الله قال فی الآية رأى جبريل فی صورته له ستمائة جناح ۱۲ ك ۵ قوله افرأيتم استفهام انكاری قصد به توبيخ المشركين على عبادتهم الاوثان بعد بيان تلك البراهين القاطعة الدالة على انفراده تعالى بالالوهية والعظمة وان ما سواه تعالى وان جلت مرتبته وعظم مقامه حقير فی جانب جلال العزيز وجل ۱۲ صاوی ۶ قوله الاخرى ای المتاخرة فی الرتبة الوضيعة المقدار ۱۲ ك ۷ قوله اللات الخ اسم صنم كان فی جوف الكعبة وقيل كان لثقيف بالطائف وقيل اسم رجل كان يلت السويق ويطعم الحاج وكان يجلس عند حجر فلما مات سمی الحجر باسمه وعبد من دون الله ۱۲ صاوی ۸ قوله الثانی محذوف وهو جملة استفهامية استفهام انكاری ذكرها بقوله الهذه الاصنام الخ والمعنى افرأيتموها قادرة على شئ ۱۲ جمل ۹ قوله على ما تقدم ذكره المشهور فی تقدير المفعول الثانی لارأيت ما دل عليه ما بعده ای اخبرونی هذه الاصنام بنات الله قال الطيبی ان مشركی مكة يقولون الملائكة والاصنام والملائكة بنات الله والكلام الآتی رد لذلك الزعم ولما لم يثبت ذلك عند المصنف قدر مفعولا آخر ای اخبرونی هذه الاصنام لها قدرة على شئ وعلى ذلك فالكلام الآتی مسوق لدفع زعمهم الآخر الباطل ولذلك قال المفسر ولما زعموا الخ ۱۲ ك ۱۰ قوله تلك الخ اشارة الى القسمة المفهومة من الجملة الاستفهامية وقوله اذا ای اذ جعلتم البنات له والبنين لكم ۱۲ ابو السعود ۱۱ قوله ضيزى فعلى اذ لا فعلى فی النعوت فكسرت الضاد للياء كما قيل بيض وهو بوض مثل حمر وسود وضئزى بالهمزة يحكى من ضائزه مثل ضازه ۱۲ مد ۱۲ قوله ای سميتم بها دفع بذلك ما يقال ان الاسماء لا تسمى وانما يسمى بها فكيف قال سميتموها فاجاب بان الكلام من باب الحذف والايصال والمفعول الاول محذوف قدره بقوله اصناما ۱۲ صاوی ۱۳ قوله وما تهوى منصوب المحل على انه عطف على الظن وما فيه موصولة او مصدرية ۱۲ ك ۱۴ قوله ولقد جاءهم من ربهم الهدى ای البيان بالكتاب المنزل والنبی المرسل بان الاصنام ليست بآلهة وان العبادة لا تصلح الا لله الواحد القهار والجملة اعتراض او حال من فاعل يتبعون وايا ما كان ففيها تاكيد لبطلان اتباع الظن وزيادة لتقبيح حالهم ۱۲ جمل ۱۵ قوله ام للانسان ما تمنى الخ ام منقطعة تفسر ببل والهمزة والاستفهام انكاری والمعنى ليس للانسان ما تمنى بل يعامل بضده حيث تبع هواه وخرج عن حدود الشرع فالمراد بالانسان الكافر وهذه الآية تجر بذيلها على من يتمنى بغير الله طلبا للغالی وتبع نفسه فی ما تطلبه فليس له ما تمنى ۱۲ صاوی ۱۶ قوله ليس الامر كذلك يشير الى ان ام منقطعة بمعنى بل والهمزة للانكار ای ليس له كل ما يتمناه والمراد نفی شفاعة الآلهة ۱۲ ك ۱۷ قوله فلله الآخرة والاولى كالدليل لما قبله والمعنى انه تعالى لا يعطی ما فيها الا لمن اتبع هداه وترك هواه لانه مالك للدنيا والآخرة ۱۲ صاوی ۱۸ قوله فلله الآخرة ای فهو لا يعطی ما فيها الا لمن اتبع هداه وترك هواه وقوله والاولى ای فهو لا يعطی جميع الامانی فيها لاحد اصلا كما هو مشاهد ولكنه يعطی منها ما يشاء لمن يريد وليس لاحد ان يتحكم عليه فی شئ منها ۱۲ جمل ۱۸ قوله وما اكرمهم عند الله جملة تعجبية جئ للدلالة على زيادة تشريفهم ومع ذلك لا تغنی شفاعتهم شيئا ۱۲ جمل ۱۹ قوله من عباده ای من الناس ان يشفع له وقيل لمن يشاء من الملائكة ان يشفع ۱۲ ك ۲۰ قوله ان الذين لا يؤمنون ای وهم مشركو العرب ان قلت كيف يقال انهم غير مؤمنين بالآخرة مع انهم يقولون هؤلاء شفعاؤنا عند الله اجيب بانهم غير جازمين بالآخرة بدليل قوله تعالى حكاية عنهم وما اظن الساعة قائمة ولئن رجعت الى ربی ان لی عنده للحسنى وانما اتخذوهم شفعاء على سبيل الاحتمال واجيب ايضا بانهم لا يؤمنون بالآخرة على الوجه الذی بينته الرسل ۱۲ صاوی ۲۱ قوله ليسمون الملائكة ای يصفونهم بوصف الاناث وهو البنتية وقوله تسمية الانثى ای يسمون الملائكة بتسمية الاناث حيث قالوا هم بنات الله وذلك انهم رأوا فی الملائكة تاء التانيث وصح عندهم ان يقال سجدت الملائكة فقالوا الملائكة بنات الله فسموهم تسمية الاناث ۱۲ جمل ۲۲ قوله عن العلم فی تسميته على انهم ۱۲ خطيب وجمل ۲۳ قوله فيما المطلوب فيه العلم من الاصول والعقائد وانما العبرة فی الفروع والعمليات ۱۲ ك ۲۴ قوله ای نهاية علمهم الخ وفی الدعاء الماثور اللهم لا تجعل الدنيا اكبر همنا ولا مبلغ علمنا والجملة اعتراض مقرر لقصور همتهم بالدنيا وقوله ان ربك آه تعليل الامر بالاعراض ۱۲ ك ۲۵ قوله ای هو مالك لذلك الخ يشير الى ان قوله ليجزی علة لما يتضمنه قوله ولله ما فی السموات والارض من انه يضل من يشاء اضلاله ويهدی من يشاء هدايته وقيل لما يتضمنه هو من انه خلق العالم وسواه لكذا وقيل هو علة لقوله هو اعلم لمن ضل فان نتيجة العلم بهما جزاؤهما ۱۲ ك ۲۶ قوله بالحسنى آه المراد بالمثوبة الحسنى ای الجنة او بسبب الاعمال الحسنى والمعنى ان الله عزوجل انما خلق العالم وسوى هذه الملكوت ليجزی المحسن من المكلفين والمسئ منهم اذ الملك اهل لنصر الاولياء وقهر الاعداء ۱۲ مدارك ۲۷ قوله وبين المحسنين بقوله الذين آه فهو منصوب على انه نعت الذين احسنوا او بتقدير اعنی او امدح ۱۲ ك ۲۸ قوله كبائر الاثم ای ما يكبر عقابه من الذنوب وهو ما رتب الوعيد عليه بخصوصه وقيل ما اوجب الحد وقوله والفواحش ای ما فحش من الكبائر خصوصا وقوله الا اللمم ای الا ما قل وصغر فانه مغفور باجتناب الكبائر آه بيضاوی وفی السمين واصل اللمم ما قل وصغر منه ومنه اللمس من الجنون والم بالمكان قل لبثه فيه والم بالطعام قل اكله منه وقال ابو العباس اصل اللمم ان يلم بالشئ ولم يرتكبه يقال الم بكذا اذا قاربه ولم يخالطه وقال الازهری العرب تستعمل الالمام فی معنى الدنو والقرب وفی المصباح واللمم بفتحتين مقاربة الذنب وقيل هو الصغائر وقيل هو فعل الصغيرة ثم لا يعاوده ولم بالشئ لمّا من باب رد ۱۲ ح

هو صغار الذنوب كالنظرة والقبلة واللمسة فهو استثناء منقطع والمعنى لكن اللمم تغفر باجتناب الكبائر إِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ بذلك وبقبول التوبة ونزل فى من كان يقول صلاتنا صيامنا حجنا هُوَ أَعْلَمُ اى عالم بِكُمْ إِذْ أَنْشَأَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ اى خلق اباكم آدم من التراب وَإِذْ أَنْتُمْ أَجِنَّةٌ جمع جنين فِي بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ فَلَا تُزَكُّوا أَنْفُسَكُمْ لا تمدحوها اى على سبيل الاعجاب اما على سبيل الاعتراف بالنعمة فحسن هُوَ أَعْلَمُ اى عالم بِمَنِ اتَّقَى ۝ أَفَرَأَيْتَ الَّذِي تَوَلَّى ۝ عن الايمان اى ارتد لما عير به وقال انى خشيت عقاب الله فضمن له المعير ان يحمل عنه عذاب الله ان رجع الى شركه واعطاه من ماله كذا فرجع وَأَعْطَى قَلِيلًا من المال المسمى وَأَكْدَى ۝ منع الباقى ماخوذ من الكدية وهى ارض صلبة كالصخرة تمنع حافر البئر اذا وصل اليها من الحفر أَعِنْدَهُ عِلْمُ الْغَيْبِ فَهُوَ يَرَى ۝ يعلم من جملته ان غيره يتحمل عنه عذاب الآخرة لا وهو الوليد بن المغيرة او غيره وجملة أعنده المفعول الثانى لرأيت بمعنى اخبرنى أَمْ بل لَمْ يُنَبَّأْ بِمَا فِي صُحُفِ مُوسَى ۝ اسفار التوراة او صحف قبلها وَصُحُفِ إِبْرَاهِيمَ الَّذِي وَفَّى ۝ تمم ما امر به نحو واذ ابتلى ابراهيم ربه بكلمات فاتمهن وبيان ما أَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى ۝ الى آخره وان مخففة من الثقيلة اى انه لا تحمل نفس ذنب غيرها وَأَنْ اى انه لَيْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَا سَعَى ۝ من خير فليس له من سعى غيره الخير شئ وَأَنَّ سَعْيَهُ سَوْفَ يُرَى ۝ اى يبصره فى الآخرة ثُمَّ يُجْزَاهُ الْجَزَاءَ الْأَوْفَى ۝ الاكمل يقال جزيته سعيه وبسعيه وَأَنَّ بالفتح عطفا وقرئ بالكسر استئنافا وكذا ما بعدها فلا يكون مضمون الجمل فى الصحف على الثانى إِلَى رَبِّكَ الْمُنْتَهَى ۝ المرجع والمصير بعد الموت فيجازيهم وَأَنَّهُ هُوَ أَضْحَكَ من شاء افرحه وَأَبْكَى ۝ من شاء احزنه وَأَنَّهُ هُوَ أَمَاتَ فى الدنيا وَأَحْيَا ۝ للبعث وَأَنَّهُ خَلَقَ الزَّوْجَيْنِ الصنفين الذَّكَرَ وَالْأُنْثَى ۝ مِنْ نُطْفَةٍ منى إِذَا تُمْنَى ۝ تصب فى الرحم وَأَنَّ عَلَيْهِ النَّشْأَةَ بالمد والقصر الْأُخْرَى ۝ الخلقة الاخرى للبعث بعد الخلقة الاولى وَأَنَّهُ هُوَ أَغْنَى الناس بالكفاية بالاموال وَأَقْنَى ۝ اعطى المال المتخذ قنية وَأَنَّهُ هُوَ رَبُّ الشِّعْرَى ۝ هى كوكب خلف الجوزاء كانت تعبد فى الجاهلية وَأَنَّهُ أَهْلَكَ عَادًا الْأُولَى ۝ وفى قراءة بادغام التنوين فى اللام وضمها بلا همزة هى قوم هود والاخرى قوم صالح وَثَمُودَ بالصرف اسم للاب وبلا صرف اسم للقبيلة وهو معطوف على عادا فَمَا أَبْقَى ۝ منهم احدا وَقَوْمَ نُوحٍ مِنْ قَبْلُ اى قبل عاد وثمود اهلكناهم إِنَّهُمْ كَانُوا هُمْ أَظْلَمَ وَأَطْغَى ۝ من عاد وثمود لطول لبث نوح فيهم الف سنة الا خمسين عاما وهم مع عدم ايمانهم به يؤذونه ويضربونه وَالْمُؤْتَفِكَةَ وهى قرى قوم لوط أَهْوَى ۝ اسقطها بعد رفعها الى السماء مقلوبة

ع

---

١ قوله هو صغار الذنوب كالنظرة والقبلة واللمسة كذا رواه ابن جرير عن ابى هريرة ان اللمم هى النظرة والقبلة والغمزة والمباشرة فاذا مس الختان الختان فقد وجب الغسل وهو الزنا وقيل اللمم من الكبائر والمعنى يجتنبون من الكبائر كلها الا القليل منها بمعنى انه لم يلم به الا مرة او مرتين فيتوب عن قريب فلا يجعلها عادة كذا روى عن ابى هريرة فى احدى الروايتين وابن عباس والحسن كما فى الدر المنثور ١٢ك ٢ قوله فهو استثناء منقطع اى لانه ليس من الكبائر والفواحش ولو اريد بها الكبائر كان متصلا ١٢ك ٣ قوله تغفر باجتناب الكبائر ظاهره انه تغفر بسبب اجتناب الكبائر فلا يقع العقاب على الصغيرة عند اجتناب الكبيرة وهذا رأى المعتزلة اللهم الا ان يجعل الباء بمعنى المصاحبة ١٢ كمالين ٤ قوله ان ربك واسع المغفرة تعليل لقوله الا اللمم والمعنى ان عدم المواخذة على الصغائر لا لكونها ليست ذنبا بل لسعة مغفرة الله ١٢ صاوى ٥ قوله واسع المغفرة اى فيغفر ما يشاء من الذنوب من غير توبة ١٢ مدارك ٦ قوله واذ انتم اجنة عطف على اذ انشاكم اى هو اعلم بكم فى ابتداء خلقكم اى بعضكم من السعادة والشقاوة فى اول خلقكم قبل ان يخرجكم من صلب آدم وقبل ان تخرجوا من بطون امهاتكم اى لا تمدحوها على سبيل الاعجاب اما على سبيل الاعتراف بالنعمة فحسن وذكرها شكر بقوله تعالى واما بنعمة ربك فحدث ١٢ك ٧ قوله لا تمدحوها اى لا تثنوا عليها ولا تشهدوا لها بالكمال والتقى فان النفس خسيسة اذا مدحت اغترت وتكبرت فالذى ينبغى للشخص هضم النفس وذمها واستحقارها ١٢ صاوى ٨ قوله اى على سبيل الاعجاب اما على سبيل الاعتراف بالنعمة حسن لان المسرة بالطاعة طاعة وذكرها شكر ١٢ مدارك ٩ قوله هو اعلم بمن اتقى اى بمن اخلص فى طاعته وتقواه فينتفع بها ويثاب عليها واما المرائى فلا ينتفع بطاعته بل يعاقب عليها لان الريا يحبط العمل ١٢ صاوى ١٠ قوله اى ارتد لما عير به الخ فى البيضاوى والاكثر على انها نزلت فى الوليد بن المغيرة كان يتبع رسول الله صلى الله عليه وسلم فعيره بعض المشركين وقال تركت دين الاشياخ وضللتهم فقال اخشى عذاب الله فضمن ان يحمل عنه العذاب ان اعطاه بعض ماله فارتد واعطى بعض المشروط ثم بخل بالباقى انتهى ١٢ ١١ قوله واعطاه من ماله الضمير المستتر فى اعطا عائد على الذى تولى والبارز عائد على الذى ضمن له عذاب الله فتحصل ان الضامن جعل على المتولى شيئين الرجوع الى الشرك وان يدفع له عددا معينا من ماله وجعل على نفسه هو شيئا واحدا هو ضمان عذاب الله ١٢ صاوى ١٢ قوله وصحف ابراهيم الخ وتقديم موسى لان صحفه وهى التوراة كانت اشهر واكثر عندهم ١٢ ابو السعود ١٣ قوله ما امر به من ذبح الولد او الوقوع فى النار او خصال الفطرة او مطلق المامورات نحو واذ ابتلى ابراهيم ربه آه وقد مر بيانه فى سورة البقرة ١٢ك ١٤ قوله وبيان ما آه يعنى ان قوله ان لا تزر الخ فى محل الجر بدلا من ما فى قوله بما فى صحف موسى ويجوز رفعه خبر المبتدأ المضمر اى ذلك ان لا تزر او هو ان لا تزر ويجوز نصبه بفعل مضمر ١٢ ج ١٥ قوله ان لا تزر وازرة وزر اخرى اى انه لا تحمل نفس من شانها الحمل حمل نفس اخرى على ان ان هى المخففة من الثقيلة وضمير الشان الذى هو اسمها محذوف والجملة المنفية خبرها من ابى السعود فقد روى عكرمة عن ابن عباس قال كانوا قبل ابراهيم ياخذون الرجل بذنب غيره فكان الرجل اذا قتل وظفر اهل المقتول بابى القاتل او ابنه او اخيه او عمه او خاله قتلوه حتى جاءهم ابراهيم فنهاهم عن ذلك وبلغهم عن الله ان لا تزر وازرة وزر اخرى ١٢ خطيب ١٦ قوله اى انه لا تحمل نفس ذنب غيرها واما حديث من سن سنة سيئة فله وزرها ووزر من عمل بها كما اخرجه مسلم فلانه ذنبها لانه سببها والدال عليها ١٢ك ١٧ قوله وان ليس للانسان الا ما سعى اى الا سعيه وهذه ايضا مما فى صحف ابراهيم وموسى مدارك وفى ابى السعود هذا بيان لعدم انتفاع الانسان بعمل غيره من حيث جلب النفع اليه اثر بيان عدم انتفاعه به من حيث دفع الضرر عنه واما شفاعة الانبياء عليهم السلام واستغفار الملائكة عليهم السلام ودعاء الاحياء للاموات وصدقتهم عنهم وغير ذلك مما لا يكاد يحصى من امور النافعة للانسان مع انها ليست من عمله قطعا فحيث كان مناط منفعة كل منها عمله الذى هو الايمان والصلاح ولم يكن لشئ منها نفع ما بدونه جعل النافع نفس عمله وان كان بانضمام عمل غيره اليه وايضا فى البيضاوى كما لا يؤخذ احد بذنب الغير لا يثاب بفعله وما جاء فى الاخبار من ان الصدقة والحج ينفعان الميت فلكون الناوى له كالنائب عنه ١٨ قوله من خير فليس له من سعى غيره الخ وما صح فى الاخبار ان الصدقة والحج ينفعان الميت فلكون الناوى له كالنائب عنه وقيل هذا منسوخ بقوله والذين آمنوا واتبعتهم ذريتهم بايمان الحقنا بهم ذريتهم وقيل مخصوص بشرائع من قبلنا وقيل اللام بمعنى على وقيل انها سوى الاستغفار خاصة وعن الحسن له بطريق الفضل لا من طريق العدل ثم ان هذا فى الصدقة والحج اتفاقا واختلف فى قراءة القرآن فقيل يصل ثوابها اليه وقيل لا وقيل يصل اذا وهب ثوابها فينبغى ان يقول بعده اللهم انى وهبت ثواب ما قرأت لفلان اللهم فاوصله له ولا يجرى فى الصلوة والصوم واما ما ورد عند ابى داود من مات وعليه صيام صام عنه وليه فقال الطحاوى فى شرح الآثار انه كان فى صدر الاسلام ثم نسخ وقيل المراد من الصيام الاطعام وفى الهداية للانسان جعل ثواب عمله لغيره ولو صلوة او صوما وهو مذهب اهل السنة فكانه ارادهم ابو حنيفة ومن وافقه والا فمالك والشافعى لا يجوزان فى العبادة البدنية كما صرح به النووى وغيره ١٢ك ١٩ قوله ثم يجزاه اى يجزى العبد سعيه بالجزاء الاوفر فنصبه بنزع الخافض ويجوز ان يكون مصدرا ١٢ بيضاوى ٢٠ قوله يقال جزيته سعيه الخ اشار به الى ان الجزاء يتعدى بنفسه وبحرف الجر ١٢ كرخى ٢١ قوله وكذا ما بعدها وهو قوله تعالى وانه هو اضحك وابكى وانه هو امات واحيى وانه خلق الزوجين الذكر والانثى الخ وقوله فلا يكون مضمون الجمل اى جمل الآتية وهى قوله تعالى وانه هو اضحك وابكى الخ وقوله على الثانى اى على القراءة الثانية وهى بالكسر ١٢ ٢٢ قوله وكذا ما بعدها قرئ بالوجهين فلا يكون مضمون الجمل فى الصحف على الثانى بل يكون ما فى الصحف منتهى عند قوله الجزاء الاوفى ١٢ كمالين ٢٣ قوله الى ربك المنتهى اى منتهى امر الخلق ومرجعهم اليه تعالى وهذا كالدليل لقوله ثم يجزاه الجزاء الاوفى كانه قال الله تعالى يجزى الانسان على اعماله الجزاء الاوفى لانه اليه المنتهى فى الامور كلها واذا كان كذلك فينبغى للانسان ان يرجع الى ربه فى اموره كلها ولا يعول على شئ من الاشياء لانه الآخذ بالنواصى واختلف فى المخاطب بقوله وان الى ربك المنتهى فقيل كل عاقل وقيل محمد صلى الله عليه وسلم وهذا على قراءة الكسر واما على قراءة الفتح فقيل كل عاقل وقيل موسى وابراهيم على سبيل التوزيع لانه محكى عن صحفهما ١٢ صاوى ٢٤ قوله وانه هو اضحك الخ اى خلق الضحك والبكاء وقيل خلق الفرح والحزن وقيل اضحك المؤمنين فى العقبى بالمواهب وابكاهم فى الدنيا بالنوائب ١٢ مدارك ٢٥ قوله وانه خلق الزوجين الذكر والانثى الحكمة فى اسقاط ضمير الفصل فى هذا واثباته فى قوله وانه هو اضحك وابكى وانه هو امات واحيى الاشارة لدفع توهم ان للمخلوق مدخلا فى الاضحاك والابكاء والاماتة والاحياء فاكده بالفصل ولما لم يحصل فى خلق الذكر والانثى وما بعده توهم ان الغير مدخلا لم يؤكده بضمير الفصل ١٢ صاوى ٢٦ قوله اعطى المال المتخذ قنية بكسر القاف وسكون النون والتحتية وهو المال الذى تاثلته وعزمت ان لا تخرجه من يدك ١٢ك ٢٧ قوله قنية وهى ما يتاثل من الاموال ١٢ بيضاوى ٢٨ قوله كانت تعبد فى الجاهلية كانت خزاعة تعبدها واول من سن لهم وذلك رجل منهم يقال له ابو كبشة ١٢ك ٢٩ قوله بالصرف للاكثر فيعرف لعدم تعدد السبب وبلا صرف لعاصم وحمزة اسم للقبيلة فلا يصرف للعلمية والتانيث ١٢ك ٣٠ قوله انهم كانوا هم اظلم آه يحتمل ان يكون الضمير لقوم نوح خاصة وان يكون لجميع من تقدم من الامم الثلثة وقوله كانوا هم يجوز فى هم ان يكون تاكيدا وان يكون فصلا ويبعد ان يكون بدلا والمفضل عليه محذوف تقديره من عاد وثمود على قولنا ان الضمير لقوم نوح خاصة وعلى القول بان الضمير للكل يكون التقدير اظلم واطغى من غيرهم والمؤتفكة منصوب باهوى وقدم لاجل الفواصل وقوله غشى كقوله ما اوحى فى الابهام وهو المفعول الثانى ان قلنا ان التضعيف للتعدية وان قلنا انه للمبالغة والتكثير فتكون ما فاعلا كقوله فغشيهم من اليم ما غشيهم ١٢ جمل ٣١ قوله والمؤتفكة الخ سميت بها لانها ائتفكت باهلها اى انقلبت ١٢ كذ

الی الارض بامرہ جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام بذلک فغشّٰہا من الحجارۃ بعد ذلک ما غشّٰی ○ ابہم
تہویلا وفی ہود فجعلنا عالیہا سافلہا وامطرنا علیہا حجارۃ من سجیل فبای اٰلاء ربک بانعمہ الدالۃ
علی وحدانیتہ وقدرتہ تتماری ○ تشک ایہا الانسان او تکذب ہذا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نذیر من النذر الاولی ○
من جنسہم ای رسول کالرسل قبلہ ارسل الیکم کما ارسلوا الی اقوامہم ازفت الازفۃ ○ قربت القیامۃ لیس
لہا من دون اللہ نفس کاشفۃ ○ ای لا یکشفہا ویظہرہا الا ہو کقولہ لا یجلیہا لوقتہا الا ہو افمن
ہذا الحدیث ای القراٰن تعجبون ○ تکذیبا وتضحکون استہزاء ولا تبکون ○ لسماع وعدہ ووعیدہ و
انتم سامدون ○ لاہون غافلون عما یطلب منکم فاسجدوا للہ الذی خلقکم واعبدوا ○ ولا تسجدوا
للاصنام ولا تعبدوہا سورۃ القمر مکیۃ الا سیہزم الجمع الاٰیۃ وہی خمس وخمسون
اٰیۃ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○ اقتربت الساعۃ قربت القیامۃ وانشق القمر ○ انفلق فلقتین علی ابی قبیس
وقعیقعان اٰیۃ لہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد سئلہا فقال اشہدوا رواہ الشیخان وان یروا ای کفار قریش اٰیۃ معجزۃ لہ صلی
اللہ علیہ وسلم کانشقاق القمر یعرضوا ویقولوا ہذا سحر مستمر ○ قوی من المرۃ القوۃ او دائم وکذبوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم
واتبعوا اہواءہم فی الباطل وکل امر من الخیر والشر مستقر ○ باہلہ فی الجنۃ او النار ولقد جاءہم من
الانباء اخبار اہلاک الامم المکذبۃ رسلہم ما فیہ مزدجر ○ لہم اسم مصدر او اسم مکان والدال بدل من
تاء الافتعال وازدجرتہ وزجرتہ نہیتہ بغلظۃ وما موصولۃ او موصوفۃ حکمۃ خبر مبتدأ محذوف او بدل
من ما او من مزدجر بالغۃ تامۃ فما تغن تنفع فیہم النذر ○ جمع نذیر بمعنی منذر ای الامور المنذرۃ لہم وما
للنفی او للاستفہام الانکاری وہی علی الثانی مفعول مقدم فتول عنہم ہو فائدۃ ما قبلہ وتم بہ الکلام یوم
یدع الداع ہو اسرافیل وناصب یوم یخرجون بعد الی شیء نکر ○ بضم الکاف وسکونہا ای منکر تنکرہ النفوس
لشدتہ وہو الحساب خاشعا ذلیلا وفی قراءۃ خشعا بضم الخاء وفتح الشین مشددۃ ابصارہم حال من فاعل
یخرجون ای الناس من الاجداث القبور کانہم جراد منتشر ○ لا یدرون این یذہبون من الخوف والحیرۃ
والجملۃ حال من فاعل یخرجون وکذا قولہ مہطعین ای مسرعین مادی اعناقہم الی الداع یقول الکفرون
منہم ہذا یوم عسر ○ ای صعب علی الکافرین کما فی المدثر یوم عسیر علی الکفرین کذبت قبلہم قبل قریش
قوم نوح تانیث الفعل لمعنی قوم فکذبوا عبدنا نوحا وقالوا مجنون وازدجر ○ ای انتہروہ بالسب وغیرہ فدعا ربہ
انی بالفتح ای بانی مغلوب فانتصر ○ ففتحنا بالتخفیف والتشدید ابواب السماء بماء منہمر ○ منصب

---

۱ قولہ ابہم الخ التہویل فی الابہام الدال علی انہ ابلغ فی العظم بحیث یضیق عن الاحاطۃ وفی الخطیب ای غشاہا امرا عظیما من الحجارۃ المنضودۃ وغیرہا مما لا تسع العقول وصفہ ۱۲ ۲ قولہ وفی ہود فجعلنا الخ الصواب ان یقول وفی ہود فلما جاء امرنا جعلنا عالیہا سافلہا الخ او یقول وفی الحجر فجعلنا عالیہا سافلہا وامطرنا علیہم بدل قولہ علیہا ۱۲ صاوی ۳ قولہ تشک الخ اشارۃ الی ان التفاعل مجرد عن التعدد فی الفاعل ۱۲ ک ۴ قولہ او تکذب الخ من التکذیب ای تنکر کذا فسرہ ابن عباس وفی القاموس ماری وتماری فیک ومری ای جحدہ انتہی فانما ذکر معنی الجحود فی المجرد لا فی المزید لکن ابن عباس اعلم بلسانہ ۱۲ ک ۵ قولہ کاشفۃ آہ یجوز ان یکون وصفا وان یکون مصدرا فان کان وصفا احتمل ان یکون التانیث لاجل انہ صفۃ لمؤنث محذوف فقیل تقدیرہ نفس کاشفۃ او حالۃ کاشفۃ واحتمل ان تکون التاء للمبالغۃ کعلامۃ ونسابۃ ای لیس لہا انسان کاشف ای کثیر الکشف وان کان مصدرا فہو کالعافیۃ والعاقبۃ وخائنۃ الاعین ومعنی الکشف ہنا اما من کشف الشیء ای عرف حقیقتہ کقولہ لا یجلیہا لوقتہا الا ہو واما من کشف الضر ای ازالہ ای لیس لہا من یزیلہا وینجیہا منہا غیر اللہ ثم لکنہ لا یفعل ذلک لانہ سبق فی علمہ الآن انہا تقع ولا بد ۱۲ جمل ۶ قولہ ای لا یکشفہا ویظہرہا الا ہو ای فہو من کشف الشیء عرف حقیقتہ ویصح ان یکون من کشف الضر ازالہ والمعنی لیس لہا مزیل غیرہ تعالی لکنہ لم یفعل ذلک لانہ سبق فی علمہ وقوعہا ۱۲ صاوی ۷ قولہ وانتم سامدون آہ ہذہ الجملۃ یحتمل ان تکون مستانفۃ اخبر اللہ عنہم بذلک ویحتمل ان تکون حالا ای انتفی عنکم البکاء فی حال کونکم سامدین والسمود قیل الاعراض وقیل اللہو وقیل الخمود وقیل الاستکبار وقال ابو عبیدۃ السمود الغناء بلغۃ حمیر یقولون یا جاریۃ اسمدی لنا ای غنی لنا وقال الراغب السامد اللاہی الرافع راسہ من قولہم بعیر سامد فی مسیرہ وقیل سمد راسہ وجسدہ ای استاصل شعرہ ۱۲ جمل ۸ قولہ لاہون الخ کانوا اذا سمعوا القراٰن عارضوہ بالغناء لیشغلوا الناس عن استماعہ ۱۲ مدارک ۹ قولہ عما یطلب ای عما یطلب منکم کذا نقل عن ابن عباس ہو المعروف فی اللغۃ ان السمود اللہو یقال دع عنک سمودک ای لہوک وعن عکرمۃ ہو الغناء بلغۃ حمیر وکانوا اذا استمعوا القراٰن تغنوا ولہوا وقال الضحاک مستروں ۱۲ ک ۱۰ قولہ قربت القیامۃ الخ اشار بذلک الی ان الفعل المزید بمعنی المجرد وانما اتی بالمزید مبالغۃ لان زیادۃ البناء تدل علی زیادۃ المعنی والمراد بالقیامۃ خروج الناس من القبور ولہا اسماء کثیرۃ الحاقۃ والواقعۃ ویوم الدین ویوم الجزاء وغیر ذلک ۱۲ صاوی ۱۱ قولہ وانشق القمر ای نصفین وقری وقد انشق ای اقتربت الساعۃ وقد حصل من آیات اقترابہا ان القمر قد انشق کما تقول اقبل الامیر وقد جاء المبشر بقدومہ قال ابن مسعود رضی اللہ عنہ رایت حراء بین فلقتی القمر وقیل معناہ ینشق یوم القیامۃ والجمہور علی الاول وہو المروی فی الصحیح ولا یقال لو انشق لما خفی علی اہل الاقطار ولو ظہر عندہم لنقلوہ متواترا لان الطباع جبلت علی نشر العجائب لانہ یجوز ان یحجبہ اللہ عنہم بغیم ۱۲ مدارک ۱۲ قولہ وانشق القمر اعلم انہ یسمی قمرا بعد ثلاث من الشہر وقبلہا ہلالا الی اربعۃ عشر ولیلتہا یسمی بدرا ۱۲ صاوی ۱۳ قولہ انفلق فلقتین فلق شگافتن صراح وقولہ ابی قبیس وہو جبل بمکۃ سمی برجل لانہ اول من بنی فیہ وقولہ قعیقعان ہو ایضا جبل بمکۃ سمی بہ لان جرہم کان تجعل فیہ اسلحتہا فتقعقع فیہ و قعقعۃ فی الصراح آواز سلاح ۱۲ ۱۴ قولہ ابی قبیس جبل بمکۃ سمی برجل من مذحج حداد لانہ اول من بنی فیہ ۱۲ ک ۱۵ قولہ قعیقعان ہو کزعیفران جبل بمکۃ وجہہ الی ابی قبیس سمی لان جرہم کان تجعل فیہ اسلحتہا فتقعقع فیہ او لانہم لما تحاربوا قعقعوا بالسلاح فی ذلک ۱۲ ۱۶ قولہ وقد سئلہا الجملۃ حالیۃ والمسئول اما مطلق آیۃ او خصوص انشقاق القمر روایتان ۱۲ صاوی ۱۷ قولہ وقد سئلہا ای الآیۃ وفی الجمل قد سئلہا جملۃ حالیۃ من آیۃ ای سالہ صلی اللہ علیہ وسلم قریش ان یفلق القمر فلقتین کما فی روایۃ او ان یاتیہم بآیۃ ولم یقیدوا بکونہا فلق القمر ۱۲ ۱۸ قولہ رواہ الشیخان عن ابن مسعود وانس وزید فی روایۃ مسلم فنزلت اقتربت الساعۃ وانشق القمر وفی روایۃ لہما عن انس حتی راوا حراء بینہما ولابی نعیم عن ابن عباس وانشق القمر نصفین نصفا علی الصفا ونصفا علی المروۃ وللحاکم وصححہ عن ابن مسعود قال رایت القمر شقتین شقۃ علی ابی قبیس وشقۃ علی السویداء ما ذکرہ المفسر من وقوع شقۃ علی قعیقعان فلم اجدہ فی الصحیحین لکن روی ابو نعیم فی الدلائل من طریق عطاء والضحاک عن ابن عباس قال اجتمع المشرکون علی عہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم منہم الولید وابو جہل والعاص بن وائل والعاص بن ہشام والاسود بن المطلب والنضر بن الحارث فقالوا للنبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کنت صادقا فشق لنا القمر فرقتین نصفا علی ابی قبیس ونصفا علی قعیقعان فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان فعلت تؤمنوا فقالوا نعم قال وکانت لیلۃ بدر فسأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ربہ ان یعطیہ ما سالوا فامسی القمر قد مثل نصفا علی ابی قبیس ونصفا علی قعیقعان فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا سلمۃ عبد الاسد والارقم بن الارقم اشہدوا انتہی وقد وردت قصۃ انشقاق القمر من کثیر من الصحابۃ بطرق متعددۃ حتی قال العلامۃ السبکی عندی انہا متواترۃ وقد اجمع المفسرون علی ان المراد فی تلک الآیۃ ہو الانشقاق الذی کان معجزۃ من النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا الذی یقع فی یوم القیمۃ ویدل علی ذلک قولہ وان یروا آیۃ یعرضوا ویقولوا سحر مستمر واخرج ابن جریر وابن المنذر من طریق مسروق عن ابن مسعود قال انشق القمر علی عہدہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت قریش ہذا سحر ابن ابی کبشۃ فقالوا انتظروا ما یاتیکم بہ السفار فان محمدا لا یستطیع ان یسحر الناس کلہم فجاء السفار فسالوہم فقالوا نعم رأیناہ فانزل اللہ الآیۃ ۱۲ ک ۱۹ قولہ قوی الخ یقال استمر الشیء اذا قوی واستحکم او دام من الاستمرار بمعنی الدوام او ذاہب لا یبقی من قولہم مر الشیء واستمر ای ذہب فی القاموس سحر مستمر محکم قوی او ذاہب ۱۲ ک ۲۰ قولہ من المرۃ مرۃ بالکسر قوت من الصراح ۲۱ قولہ مزدجر آہ یجوز ان یکون فاعلا بفیہ لان فیہ وقع صلۃ وان یکون مبتدأ وفیہ الخبر والدال بدل من تاء الافتعال وقد تقدم ان تاء الافتعال تقلب دالا بعد الزای والدال والذال الخ ۱۲ جمل ۲۲ قولہ بمعنی منذر الخ من لم یجوز فعیلا بمعنی مفعل قال النذر مصدر بمعنی الانذار ۱۲ ک ۲۳ قولہ مفعول مقدم ای مفعول بہ والمعنی فای شیء من الاشیاء النافعۃ تغنی النذر او مفعول مطلق والمعنی فای اغناء تغنی النذر ۱۲ ۲۴ قولہ علی الثانی مفعول مقدم ای مفعول بہ ان کان المعنی فای شیء من الاشیاء النافعۃ تغن النذر ای تحصلہ وتکسبہ او مفعول مطلق ان کان المعنی فای اغناء تغن النذر ۱۲ جمل ۲۵ قولہ حال من فاعل یخرجون وقیل حال مقدرۃ من مفعول یدع المحذوف قال القاضی وانما حسن ذلک ولا یحسن مررت برجال قائمین غلمانہم لانہ لیس علی صیغۃ تشبہ الفعل انتہی وہذا علی قول المبرد انہ اذا امکن تکسیر فہو اولی من افراد فاذا مررت برجال قیام غلمانہ فصیح من قائم غلمانہ وہذہ القراءۃ شاہدۃ لہ وقال الجمہور الافراد اولی وقال الزمخشری وقال فی الآیۃ انہا علی لغۃ من یقول اکلونی البراغیث لیجوز ان یکون فی خشعا ضمیرہم وتقع ابصارہم بدلا عنہ ۱۲ ک ۲۶ قولہ کانہم جراد منتشر ای فی کثرتہم وتفرقہم فی کل جہۃ والجراد مثل فی الکثرۃ والتموج یقال فی الجیش الکثیر المائج بعضہ فی بعض جاءوا کالجراد ۱۲ مدارک ۲۷ قولہ جراد الخ الجراد اسم جنس ولہذا وقع خبرا عن الجمع وافراد منتشر باعتبار لفظہ نظیرہ کالفراش المبثوث ۱۲ ک ۲۸ قولہ لا یدرون این یذہبون الخ اعلم ان الناس حین الخروج من القبور شبہوا فی ہذہ الآیۃ بالجراد المنتشر وفی الآیۃ الاخری بالفراش المبثوث فمن حیث تحیرہم وتداخل بعضہم فی بعض شبہوا بالفراش المبثوث ومن حیث انتشارہم وقصدہم الجہۃ التی یجتمعون فیہا شبہوا بالجراد المنتشر اذا علمت ذلک تعلم ما قال المفسر لا یناسب تشبیہہم بالجراد بل بالفراش ہکذا قالوا فتدبر ۱۲ صاوی ۲۹ قولہ مادی اعناقہم کذا فسرہ الراغب والزجاج وہذین المعنیین فی کلامہم واصل معناہ مد العنق او مد البصر کنی بہ عن الاسراع او النظر او التامل وفی القاموس ہطع کمنع اسرع ہطعا وہطوعا اسرع مقبلا خائفا او اقبل ببصرہ ای الشیء لا یقلع عنہ واہطع مد عنقہ وصوب راسہ ۱۲ ک

١ قوله عيونا هو تمييز محول عن المفعول اصله فجرنا عيون الارض كلها فجرة مع الابهام والتفسير وقد يجعل محولا عن الفاعل كما هو الاكثر على ان الاصل انه انفجرت عيون الارض فانه قد يكون محولا عن الفاعل فعل آخر يلاقيه في الاشتقاق وقول المفسر تنبع بيان لحاصل المعنى على تقدير جعله تمييزا محولا عن الفاعل ١٢ ك ٢ قوله تنبع اى الارض اى جعلنا الارض كلها عيونا كانها تتفجر وهو ابلغ من قولك وفجرنا عيون الارض ١٢ مدارك ٣ قوله ماء السماء والارض اى فالماء جنس شامل لهما بقرينة ما قبله ولان الالتقاء يقتضى التعدد فقرئ الماءان ١٢ ك ٤ قوله يشير الى ان الامر واحد الامور بمعنى الشان والحال ١٢ ك ٥ قوله ما تشد به الالواح الخ قد فسر الدسر بالمسامير وبالاضلاع والجبال ففسره المصنف بما يعم هذه الاقوال لان كلها مما تشد به الالواح لانها يدفع بها الانفصال بعضها عن بعض وفعال للآلة كالامام وقيل سميت بالمسامير لانها تدق فتدفع بشدة ١٢ ك ٦ قوله اى وهى الغرق على هذا الوجه وقيل هى السفينة بناء على انها بقيت على الجودى زمانا مديدا حتى رآها اوائل هذه الامة ١٢ صاوى ٧ قوله من المسامير مسامير جمع مسمار في الصراح مسمار بالكسر ميخ وقوله دسار في الصراح دسار ميخ كشتى ١٢ ٨ قوله كفر الخ المراد بالكفر ههنا كفران النعمة لا الكفر الذى هو ضد الايمان والنبى نعمة في حق الامة ورحمة لهم ولهذا صح كون النوح بكفره ١٢ ك ٩ قوله اى اغرقوا الخ قدر المفسر اغرقوا بقرينة فالتقى الماء ولما لم يستقم كونه جزاء للنوح جعل الجزاء بمعنى الانتصار وقال غيره فعلنا ذلك اى الانجاء من الغرق فالجزاء على معناه ١٢ ك ١٠ قوله عقابا لهم الخ وعلى هذا فالكفر على معناه المعروف ١٢ كمالين

انصبابا شديدا وفجرنا الارض عيونا تنبع فالتقى الماء ماء السماء والارض على امر حال قد قدر به في الازل وهو هلاكهم غرقا وحملنه اى نوحا على سفينة ذات الواح ودسر وهى ما تشد به الالواح من المسامير وغيرها واحدها دسار ككتاب تجرى باعيننا بمرأى منا اى محفوظة بحفظنا جزاء منصوب بفعل مقدر اى اغرقوا انتصارا لمن كان كفر وهو نوح عليه السلام وقرئ كفر بناء للفاعل اى اغرقوا عقابا لهم ولقد تركناها اى ابقينا هذه الفعلة آية لمن يعتبر بها اى شاع خبرها واستمر فهل من مدكر اى معتبر ومتعظ بها واصله مذتكر ابدلت التاء دالا مهملة وكذا المعجمة وادغمت فيها فكيف كان عذابى ونذر اى انذارى استفهام تقرير وكيف خبر كان وهى للسؤال عن الحال والمعنى حمل المخاطبين على الاقرار بوقوع عذابه تعالى بالمكذبين بنوح موقعه ولقد يسرنا القرآن للذكر سهلناه للحفظ وهيأناه للتذكر فهل من مدكر متعظ به وحافظ له والاستفهام بمعنى الامر اى احفظوه واتعظوا وليس يحفظ من كتب الله عن ظهر القلب غيره كذبت عاد نبيهم هودا فعذبوا فكيف كان عذابى ونذر اى انذارى لهم بالعذاب قبل نزوله اى وقع موقعه وبينه بقوله انا ارسلنا عليهم ريحا صرصرا اى شديدة الصوت في يوم نحس شوم مستمر دائم الشوم او قويه وكان يوم الاربعاء آخر الشهر تنزع الناس تقلعهم من حفر الارض المندسين فيها وتصرعهم على رؤسهم فتدق رقابهم فتبين الراس عن الجسد كانهم وحالهم ما ذكر اعجاز اصول نخل منقعر منقلع ساقط على الارض وشبهوا بالنخل لطولهم وذكر هنا وانث في الحاقة نخل خاوية مراعاة للفواصل في الموضعين فكيف كان عذابى ونذر ولقد يسرنا القرآن للذكر فهل من مدكر ع ١ ٨

كذبت ثمود بالنذر جمع نذير بمعنى منذر اى بالامور التى انذرهم بها نبيهم صالح ان لم يؤمنوا به ويتبعوه فقالوا ابشرا منصوب على الاشتغال منا واحدا صفتان لبشرا نتبعه مفسر للفعل الناصب له والاستفهام بمعنى النفى المعنى كيف نتبعه ونحن جماعة كثيرة وهو واحد منا وليس بملك اى لا نتبعه انا اذا اى ان اتبعناه لفى ضلال ذهاب عن الصواب وسعر جنون ءالقى بتحقيق الهمزتين وتسهيل الثانية وادخال الف بينهما على الوجهين وتركه الذكر الوحى عليه من بيننا اى لم يوح اليه بل هو كذاب في قوله انه اوحى اليه ما ذكره اشر متكبر بطر قال تعالى سيعلمون غدا اى في الآخرة من الكذاب الاشر وهو هم بان يعذبوا على تكذيبهم لنبيهم صالح انا مرسلوا الناقة مخرجوها من الهضبة الصخرة كما سألوا فتنة محنة لهم لنختبرهم فارتقبهم يا صالح اى انتظر ما هم صانعون وما يصنع بهم واصطبر الطاء بدل من تاء

١١ قوله هذه الفعلة اى اغراق الكفار وانجاء نوح اى خبرها وقيل اراد السفينة قال قتادة ابقى الله سفينة نوح على الجودى حتى ادركها اوائل هذه الامة اخرجه عبد الرزاق ١٢ ك ١٢ قوله وكذا المعجمة اى وكذا الذال المعجمة التى قبل التاء ابدلت ايضا دالا مهملة وقوله وادغمت اى الدال المهملة المنقلبة عن المعجمة وقوله فيها اى في الدال المنقلبة عن التاء ١٢ جمل ١٣ قوله فكيف كان آه الظاهر في كان انها ناقصة فكيف خبر وقيل يجوز ان تكون تامة فتكون كيف في محل نصب اما على الحال واما على الظرف كما تقدم تحقيقه في البقرة ١٢ جمل ١٤ قوله اى انذارى اشارة الى ان النذر بضمتين على فعل مصدر بمعنى الانذار وياء الاضافة محذوفة لانها من آيات الزوائد وقال بعضهم هو جمع نذير بمعنى الانذار ١٢ ١٥ قوله وكيف خبر كان قدمه بصدارة الاستفهام والمعنى كان عذابى باى كيفية ١٢ ك ١٦ قوله والمعنى الخ يعنى ان الاستفهام ههنا للتقرير بمعنى حملهم على الاقرار لا بمعنى التثبت ١٢ ك ١٧ قوله للذكر اى والقراءة بالاختصار وعذوبة اللفظ كذا نقله البغوى عن سعيد بن جبير ١٢ ك ١٨ قوله سهلناه للحفظ اى اعنا عليه من اراد حفظه فهل من طالب لحفظه فيعان عليه وليس كتاب يقرأ من ظهر قلب الا القرآن ولم يكن هذا لبنى اسرائيل ولم يكونوا يقرؤن التوراة الا نظرا غير موسى وهارون ويوشع بن نون وعزير صلوات الله وسلامه عليهم اجمعين ومن اجل ذلك افتتنوا بعزير لما كتب لهم التوراة عن ظهر قلب حين احرقت ومن هذا المعنى قوله تعالى في الحديث القدسى وجعلت من امتك اقواما قلوبهم اناجيلهم ١٢ صاوى ١٩ قوله متعظ به وحافظ اى ليكمل لكم الاصطفاء فان من آتاه الله القرآن حفظا واتعاظا قد جعله الله من اهله ومن جمع بين الامرين فهو على اكمل الاحوال ١٢ ٢٠ قوله اى وقع موقعه اى فتعذيبه لهم عدل منه تعالى لانه انذرهم اولا على لسان نبيهم فلم يؤمنوا وذلك لانه جرت عادة الله تعالى انه لا ياخذ عبدا بغير جرم تنزلا منه تعالى والا فلو اخذ عباده بغير جرم لا يسمى ظلما لانه تصرف في ملكه والظلم التصرف في ملك الغير بغير اذنه ١٢ صاوى ٢١ قوله او قويه اى قوى الشوم فهو من الاستمرار بمعنى الدوام او القوة وكان يوم الاربعاء آخر الشهر من شوال روى ابن مردويه عن على وجابر وعائشة مرفوعا يوم الاربعاء نحس مستمر وله عن ابن عباس آخر اربعاء في الشهر نحس مستمر وله عن انس سئل النبى صلى الله عليه وسلم عن يوم الاربعاء فقال نحس قيل وكيف ذلك يا رسول الله قال غرق الله فيه فرعون واهلك عادا وثمودا وقال ابن كثير من قال ان يوم النحس يوم الاربعاء وامثاله فقد اخطأ وخالف القرآن فان في الآية الاخرى وارسلنا عليهم ريحا صرصرا في ايام نحسات وهى ثمانية ايام متتالية ولو كانت نحسات في نفسها كانت جميع الايام كذلك وهذا لم يقله احد وانما المراد انها كانت نحسات عليهم ولكن لمن عده نحسا ان يقول انما عد الاربعاء نحسا من بين ثمانية ايام لابتداء العذاب منه ١٢ ك ٢١ قوله آخر الشهر الخ اى شهر شوال لثمان بقين منه واستمر الى غروب الشمس من يوم الاربعاء آخره والمعنى اتاهم العذاب يوم الاربعاء والباقى من شوال ثمانية ايام فاستمر عليهم لآخره وقال تعالى في سورة الحاقة سخرها عليهم سبع ليال وثمانية ايام حسوما اذا علمت ذلك فليس المراد بقول المفسر آخر الشهر ان يوم نزول العذاب كان آخر الشهر بل هو منتهاه ١٢ صاوى ٢٢ قوله المندسين بتشديد السين من الاندساس في الصراح اندساس پنهان شدن در خاک وفي القاموس اندس تدفن ١٢ ٢٣ قوله فتدق رقابهم دق كوفتن كذا في الصراح ٢٤ قوله اعجاز الاعجاز اصول النخل جمع عجز كعضد واعضاد ١٢ ك ٢٥ قوله منقعر في القاموس قعر النخلة قطعها من اصلها فانقعرت فقوله ساقط على الارض بيان للواقع غير داخل في معنى اللفظ ١٢ ك ٢٦ قوله جمع نذير بمعنى منذر اى ليس المراد بالنذر ههنا الرسل فان الباء يابى ههنا ١٢ ك ٢٧ قوله منصوب على الاشتغال اى على اشتغال الفعل المذكور بعده بضميره نتبعه وفي المدارك انتصب بشرا بفعل يفسره نتبعه تقديره انتبع بشرا منا واحدا ١٢ ٢٨ قوله منا اى من جنسنا او من جملتنا لا فضل له علينا ١٢ بيضاوى ٢٩ قوله صفتان اى قوله تعالى منا وواحدا صفتان لبشرا ١٢ ٣٠ قوله مفسر للفعل الناصب له اى قوله تعالى نتبعه مفسر للفعل الناصب لقوله تعالى بشرا فالضمير في له راجع الى بشرا ١٢ ٣١ قوله جنون ومنه ناقة مسعورة اذا كانت خفيفة الراس هائمة على وجهها كذا نقل عن الفراء وقال ابن عباس يعنى انا لفى ضلال وعذاب مما يلزمنا من طاعته وقال ابن عيينة هو جمع سعير كان يقول ان لم تتبعونى كنتم في سعير ونيران فعكسوا عليه فقالوا ان اتبعناك كنا في سعير كما تقول ١٢ ك ٣٢ قوله من بيننا حال من الهاء في عليه اى اخص بالرسالة منفردا من بيننا وفينا من هو اكثر مالا واحسن حالا منه والاستفهام للانكار ١٢ جمل قوله وهو اى الكذاب وقوله هم اى الكفار ٣٣ قوله بطر على الترفع الينا بادعائه النبوة والاشر المرح والتجبر ١٢ ك ٣٤ قوله من الكذاب آه من استفهامية معلقة ليعلمون وهى مبتدأ والكذاب خبرها والجملة سادة مسد المفعولين والمعنى سيعلمون غدا اى فريق هو الكذاب الاشر اهم ام صالح ١٢ ٣٥ قوله مخرجوها الخ يشير الى ان الارسال كناية عن الاخراج ١٢ ك ٣٦ قوله من الهضبة. الهضبة الجبل المنبسط على الارض او جبل خلق من صخرة واحدة او الجبل الطويل كما في القاموس ١٢ ٣٧ قوله من تاء الافتعال اى اصل الطاء في اصطبر تاء فتحولت طاء لتكون موافقة للصاد في الاطباق ١٢ خطيب ٣٨ قوله صفتان لبشرا آه عبارة السمين قوله ابشرا منصوب على الاشتغال وهو الراجح لتقدم اداة هى بالفعل اولى ومنا نعت له وواحدا فيه وجهان اظهرهما انه نعت لبشرا الا انه يشكل عليه تقديم الصفة المؤولة على الصريحة ويجاب بان منا حينئذ ليس وصفا بل حال من واحدا قدم عليه والثانى انه نصب على الحال من هاء نتبعه وهو مخلص من الاعراب المتقدم الا ان المرجح لكونه صفة قراءتهما مرفوعين ابشر منا واحد نتبعه فهذا يرجح كون واحدا نعتا لبشر لا حالا ١٢ جمل

الافعال ای اصبر علی اذاھم ونبئھم ان الماء قسمۃ مقسوم بینھم وبین الناقۃ فیوم لھم ویوم
لھا کل شرب نصیب من الماء محتضر یحضرہ القوم یومھم والناقۃ یومھا فتمادوا علی ذلک ثم ملوہ فھموا
بقتل الناقۃ فنادوا صاحبھم قدارا لیقتلھا فتعاطی تناول السیف فعقر بہ الناقۃ ای قتلھا موافقۃ
لھم فکیف کان عذابی ونذر ای انذاری لھم بالعذاب قبل نزولہ ای وقع موقعہ وبینہ بقولہ
انا ارسلنا علیھم صیحۃ واحدۃ فکانوا کھشیم المحتظر وھو الذی یجعل لغنمہ حظیرۃ من یابس
الشجر والشوک یحفظھن فیھا من الذئاب والسباع وما سقط من ذلک فداستہ ھو الھشیم ولقد یسرنا
القرآن للذکر فھل من مدکر کذبت قوم لوط بالنذر ای بالامور المنذرۃ لھم علی لسانہ انا ارسلنا
علیھم حاصبا ریحا ترمیھم بالحصباء وھی صغار الحجارۃ الواحدۃ دون ملء الکف فھلکوا الا آل لوط
وھم ابنتاہ معہ نجیناھم بسحر من الاسحار ای وقت الصبح من یوم غیر معین ولو ارید من یوم معین لمنع
الصرف لانہ معرفۃ معدول عن السحر لان حقہ ان یستعمل فی المعرفۃ بال وھل ارسل الحاصب علی آل لوط اولا قولان عبر عن
الاستثناء علی الاول بانہ متصل وعلی الثانی بانہ منقطع وان کان من الجنس تسمحا نعمۃ مصدر
ای انعاما من عندنا کذلک ای مثل ذلک الجزاء نجزی من شکر انعمنا وھو مؤمن او من آمن باللہ
تعالی ورسلہ واطاعھم ولقد انذرھم خوفھم لوط بطشتنا اخذتنا ایاھم بالعذاب فتماروا تجادلوا وکذبوا
بالنذر بانذارہ ولقد راودوہ عن ضیفہ ای سالوہ ان یخلی بینہ وبین القوم الذین اتوہ فی صورۃ
الاضیاف لیخبثوا بھم وکانوا ملائکۃ فطمسنا اعینھم اعمیناھا وجعلناھا بلا شق کباقی الوجہ بان صفقھا
جبرئیل بجناحہ فذوقوا فقلنا لھم ذوقوا عذابی ونذر ای انذاری وتخویفی ای ثمرتہ وفائدتہ ولقد صبحھم
بکرۃ وقت الصبح من یوم غیر معین عذاب مستقر دائم متصل بعذاب الآخرۃ فذوقوا عذابی ونذر ولقد
یسرنا القرآن للذکر فھل من مدکر ولقد جاء آل فرعون قومہ معہ النذر الانذار علی لسان موسی و
ھارون فلم یؤمنوا بل کذبوا بآیاتنا کلھا ای التسع التی اوتیھا موسی فاخذناھم بالعذاب اخذ عزیز قوی مقتدر
قادر لا یعجزہ شیء اکفارکم یا قریش خیر من اولئکم المذکورین من قوم نوح الی فرعون فلم یعذبوا ام لکم
یا کفار قریش براءۃ من العذاب فی الزبر الکتب والاستفھام فی الموضعین بمعنی النفی ای لیس الامر کذلک
ام یقولون ای کفار قریش نحن جمیع ای جمع منتصر علی محمد ولما قال ابو جھل یوم بدر انا جمع منتصر نزل
سیھزم الجمع ویولون الدبر فھزموا ببدر ونصر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیھم بل الساعۃ موعدھم

قولہ قسمۃ بینہم آہ صنیعہ یقتضی ان ہذا الضمیر واقع علیہم فقط وان فی الکلام محذوفا قدرہ بقولہ وبین الناقۃ وفی عبارۃ غیرہ من المفسرین ان ہذا الضمیر واقع علیہم وعلی الناقۃ علی سبیل التغلیب وفی الخطیب قسمۃ بینہم ای بین قوم صالح والناقۃ فغلب العاقل علیہا آہ فلو قال الشارح ای بینہم وبین الناقۃ لکان موافقا لغیرہ والامر فی ذلک سہل تامل ۱۲ ج قولہ بینہم انما قال بینہم تغلیبا لبنی آدم علی البہائم ۱۲ ک قولہ یحضرہ ای یحضرہ من کانت نوبتہ واحتضر بمعنی حضر ۱۲ ک قولہ فتمادوا علی ذلک ای بقوا علی ذلک مدتہ وغایتہ ۱۲ ک قولہ ثم ملوہ بتشدید اللام من الملال ای سئموا فہموا بقتل الناقۃ ۱۲ ک قولہ تناول السیف التعاطی اصل معناہ تفاعل من العطاء وفسرہ الراغب بالتناول المطلق فکانہ معناہ العرفی ۱۲ ک قولہ کہشیم المحتظر تشبیہ لاہلاکہم والحظیرۃ زریبۃ الغنم ونحوہا والمحتظر بکسر الظاء اسم فاعل وہو الذی یتخذ حظیرۃ من الحطب وغیرہ لتکون وقایۃ لمواشیہ من الحر والبرد والسباع ۱۲ صاوی قولہ حظیرۃ جائے شتر وگوسپند کہ از شاخ درخت وچوب سازند۔ صراح وقولہ فداستہ ای فوطئتہ وقولہ ہو الہشیم الہشیم بمعنی المہشوم ای المکسور بالیابس المنکسر من الشجر وغیرہ ۱۲ روح قولہ فداستہ ای وطئتہ الغنم باظلافہا من الدوس ہو الہشم والہشم فی اللغۃ الکسر ۱۲ ک قولہ ولقد یسرنا القرآن للذکر الخ حکمۃ تکرار ذلک فی کل قصۃ التنبیہ علی الاتعاظ والتدبر اشارۃ الی ان تکذیب کل رسول مقتض لنزول العذاب کما کرر قولہ فبای آلاء ربکما تکذبان تقریرا للنعم المختلفۃ المعدودۃ فکلما ذکر نعمۃ وبخ علی التکذیب بہا ۱۲ صاوی

قولہ قوم لوط الخ وہم الجماعۃ الذین سکن عندہم وارسل لہم وذلک ان لوطا ہو ابن اخی ابراہیم الخلیل علیہما السلام خرج مع عمہ من العراق فنزل ابراہیم بفلسطین ولوط بسدوم وقراہا فارسلہ اللہ لہم فکذبوا فحل بہم العذاب ۱۲ صاوی قولہ حاصبا الخ فی المختار الحصباء بالمد الحصی ومنہ المحصب وہو موضع بالحجاز والحاصب الریح الشدیدۃ تثیر الحصی والحصب بفتحتین ما تحصب بہ النار ای ترمی وکل ما القیتہ فی النار فقد حصبتہا بہ وبابہ ضرب ۱۲ جمل قولہ من الاسحار اشارۃ الی ان السحر نکرۃ لم یرد بہ سحر یوم معین فانصرف کما قررہ ۱۲ کرخی قولہ ولو ارید من یوم معین الخ قال فی القاموس السحر قبیل الصبح ولقیتہ سحرا اذا معرفۃ ترید سحر لیلتک واذا اردت نکرۃ صرفتہ فقلت اتیتہ بسحر ۱۲ ک قولہ تسمحا ای تساہلا فی العبارۃ واشار بذلک الی ان وجہ کون الاستثناء منقطعا بعیدا لان اہل لوط من جنس القوم علی کل حال سواء قلنا بنزول الحاصب علی الجمیع او علی غیر اہل لوط فتحصل ان الاستثناء متصل علی کل حال لکون المستثنی من جنس المستثنی منہ وجعلہ منقطعا بعید ۱۲ صاوی قولہ تسمحا ای تساہلا فی التعبیر وعدم تحریر العبارۃ کما اشار لہ بقولہ وان کان من الجنس لان مدار الاتصال والانقطاع علی المجانسۃ وعدمہا فحیث کان المستثنی من جنس المستثنی منہ لا یصح التعبیر عن الاستثناء بانہ منقطع شیخنا وفی السمین قولہ الا آل لوط فیہ وجہان احدہما انہ متصل ویکون المعنی انہ ارسل الحاصب علی الجمیع الا اہلہ فانہ لم یرسل علیہم و الثانی انہ منقطع ولا ادری ما وجہہ فان الانقطاع وعدمہ عبارۃ عن عدم دخول المستثنی فی المستثنی منہ وہذا داخل من الجمل قولہ مصدر ای مفعول مطلق ملاق لعاملہ وہو نجیناہم فی المعنی اذ الانجاء نعمۃ او مفعول لہ تعلیل للعامل المذکور وفی الکرخی قولہ انعاما اشار بہ الی ان نعمۃ مصدر بمعنی الانعام کما مر ناصبہ الفعل من لفظہ او من معنی نجیناہم لان تنجیتہم انعام من اللہ علیہم ویصح نصبہ علی المفعول لاجلہ فالتاویل اما فی المصدر واما فی العامل ۱۲ جمل قولہ نجزی من شکر فلا خصوصیۃ لآل لوط بل ہو عام لکل من شکر نعمۃ تعالی قال وینجی اللہ الذین اتقوا بمفازتہم الآیۃ ۱۲ صاوی قولہ اخذتنا ایاہم بالعذاب یشیر الی انہ مصدر فیہ معنی الوحدۃ وانہ باق علی معناہ المصدری وان تبادر منہ العذاب ۱۲ ک قولہ لیخبثوا بہم ای طلبوا منہ التخلیۃ بینہم وبین الاضیاف لیفعلوا بہم المنکر والفاحشۃ والمراودۃ الطلب من راد یرود جاء وذہب ۱۲ ک قولہ بان صفقہا صفق بازگردانیدن وایضا یقال صفق عینہ ای ردہا ۱۲ صراح قولہ وقت الصبح من یوم غیر معین فہی نکرۃ ولذا صرف وقرئ البکرۃ غیر منصرفۃ للعلمیۃ والتانیث علی ان المراد اول نہار معین ۱۲ ک قولہ من یوم غیر معین اشارۃ الی انصراف بکرۃ لانہ نکرۃ ولو قصد بعینہا منع الصرف للتانیث والتعریف ۱۲ خطیب قولہ قومہ معہ فاکتفی بذکرہم عن ذکرہ للعلم بانہ اولی بذلک ۱۲ ک قولہ الانذار فالنذر مصدر ویصح فی ہذا المقام ان یکون جمع نذیر جاءہم الرسل ای موسی وہارون قولہ التسع وہی العصا والید والسنین والطمس والطوفان والجراد والقمل والضفادع و الدم ۱۲ صاوی قولہ اکفارکم ای الراسخون منکم یا اہل مکۃ فی الکفر الثابتون علیہ ۱۲ الخطیب قولہ ای لیس الامر کذلک فلا ہم خیرا واقوی من قبلہم ولا لہم براءۃ فی الکتاب من العذاب ۱۲ ک قولہ جمع انما فسر الجمیع بجمع لیصح وقوعہ خبرا لنحن اذ لیس تاکیدا ۱۲ ک قولہ منتصر ای ینصر بعضنا بعضا و الافراد باعتبار لفظ الجمیع ابو السعود ولم یقل منتصرون لموافقۃ رؤس الآی من الخطیب ۱۲ قولہ علی محمد متناصر بعضنا علی بعض علی محمد فہو افتعل بمعنی تفاعل کاختصم وقیل منتصر منتقم من الاعداء لا تغلب ۱۲ ک قولہ سیہزم الجمع آہ روی عن عمر رضی اللہ عنہ انہا لما نزلت قال لم اعلم ما ہی ای ما الواقعۃ التی یکون فیہا ذلک فلما کان یوم بدر ورأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یلبس الدرع ویقول سیہزم الجمع فعلمتہ ای علمت المراد من ہذہ الآیۃ آہ بیضاوی ۱۲ ج قولہ ویولون الدبر الادبار وانما افرد محافظۃ للفواصل علی ارادۃ الجنس اولان کل احد یولی دبرہ ۱۲ کمالین قولہ بل الساعۃ موعدہم اشارۃ الی ان الامر غیر مقتصر علی انہزامہم وادبارہم بل الامر اعظم منہ فان الساعۃ موعدہم فانہ ذکر ما یصیبہم فی الدنیا من الدبر ثم بین ما ہو منہ علی طریقۃ الاضراب ہذا قول اکثر المفسرین والظاہر ان الانذار بالساعۃ عام لکل من تقدم من الکبیر ۱۲ قولہ بل الساعۃ موعدہم ای لیس ما وقع لہم فی بدر تمام عقوبتہم بل الساعۃ موعد اصل عذابہم وما وقع لہم فی بدر من مقدماتہ ۱۲ ابو السعود قولہ فنادوا صاحبہم الخ معطوف علی محذوف قدرہ بقولہ فتمادوا علی ذلک الخ وفی زادہ الفاء الفصیحۃ تفصح ان فی الکلام محذوفا تقدیرہ فبقوا علی ذلک مدۃ ثم ملوا من ضیق الماء والمرعی علیہم وعلی مواشیہم فاجمعوا علی قتلہا فقال بعضہم لبعض نمکن للناقۃ حیث تمر اذا صدرت عن الماء فتحا ما یا القوم وکمن لہا قدار بن سالف لیقتلہا وصاح بہ لبقیۃ الرہط ای نہوہ علی صدورہا وقربہا من کمنہ ودعوہ الی قتلہا فتعاطی الخ ۱۲ جمل قولہ موافقۃ لہم الخ قصد بذلک الجمع بین ما ہنا وما فی الشعراء حیث قال فعقروہا فتحصل ان مباشرۃ القتل کان منہ لکن باجماعہم علیہ ۱۲ صاوی قولہ انا ارسلنا علیہم صیحۃ صاح بہم جبرئیل فی الیوم الرابع من عقر الناقۃ لانہ کان فی یوم الثلثاء ونزول العذاب بہم فی یوم السبت ۱۲ جمل قولہ فلم یعذبوا الخ عطف علی الخبر المنفی فی المعنی متسبب عنہ والمعنی قد اصابہم ما اصابہم مع ظہور خیریتہم منکم فی القوۃ والشدۃ فہل تطمعون ان لا یصیبکم من ذلک وانتم شر منہم مکانا واسوأ حالا ۱۲ ابو السعود

١ قوله ادهى افعل تفضيل من الداهية وهي الامر الفظيع الذي لا يهتدى الى الخلاص منه والاظهار في مقام الاضمار للتهويل ١٢ صاوى ٢ قوله نار مسعرة وسعير آتش نيك افروختن ١٢ صراح ٣ قوله يوم يسحبون اى يوم يجرون ١٢ ابو السعود ٤ قوله انا كل شئ خلقناه بقدر العامة على نصب كل على الاشتغال وقرأ ابو السماك بالرفع وقد رجح الناس النصب بل اوجبه بعضهم قال لان الرفع يوهم ما لا يجوز على قواعد اهل السنة وذلك انه اذا رفع كل شئ كان مبتدأ وخلقناه صفة لكل او للشئ وبقدر خبره وحينئذ يكون له مفهوم لا يخفى على متامله فيلزم ان يكون هناك شئ ليس مخلوقا لله تعالى ليس بقدر كذا قرره بعضهم وقال ابو البقاء وانما كان النصب اولى لدلالته على عموم الخلق والرفع لا يدل على عمومه بل يفيد ان كل مخلوق فهو بقدر وانما دل نصب كل على العموم لان التقدير انا خلقنا كل شئ خلقناه بقدر فخلقناه تاكيد وتفسير لخلقنا المضمر الناصب لكل شئ فهذا لفظ عام يعم جميع المخلوقات ولا يجوز ان يكون خلقناه صفة لشئ لان الصفة والصلة لا يعملان فيما قبل الموصول ولا الموصوف ولا يكونان تفسيرا لما يعمل فيما قبلهما فاذا لم يبق خلقناه صفة لم يبق الا انه تاكيد وتفسير للمضمر الناصب وذلك يدل على العموم وايضا فان النصب هو الاختيار لان انا عندهم يطلب الفعل فهو اولى به فالنصب عندهم في كل هو الاختيار فاذا انضم اليه معنى العموم والخروج عن الابهام كان النصب اولى من الرفع وقال قوم اذا كان الفعل يتوهم فيه الوصف وان ما بعده يصلح للخبر وكان المعنى على ان يكون الفعل هو الخبر اختير النصب في الاسم الاول حتى يتضح ان الفعل ليس بوصف ومنه هذا الموضع لان قراءة الرفع تخيل ان الفعل وصف وان الخبر بقدر وتقدر على قراءة النصب متعلق بالفعل الناصب وعلى قراءة الرفع في محل رفع لانه خبر لكل وكل وخبره في محل رفع خبر لان وسيأتي قريبا عكس هذا من اختيار الرفع في قوله وكل شئ فعلوه في الزبر فانه لم يختلف في رفعه قالوا لان نصبه يؤدي الى فساد المعنى لان الواقع خلافه وذلك انك لو نصبته لكان التقدير فعلوا كل شئ في الزبر وهو خلاف الواقع اذ في الزبر اشياء كثيرة جدا لم يفعلوها واما قراءة الرفع فتؤدي الى ان كل شئ فعلوه هو ثابت في الزبر وهو المقصود ولذلك اتفق على رفعه وهذان الموضعان من نكت المسائل العربية التي اتفق مجيئهما في سورة واحدة في مكانين متقاربين ١٢ ج ٥ قوله امرة وهي مرة من الامر يقال لي عليه امرة مطاعة اى امرة اطيعك فيها ١٢ صراح ٦ قوله كلمح بالبصر اللمح النظر بالعجلة يعني كلمح كنظر سريع ١٢ روح وفي الصراح لمحه والمحه اذا ابصره بنظر خفيف والاسم اللمحة ١٢ ك ٧ قوله اشياعكم شيع كل قوم تبع بعضهم رأى بعض وقوله تعالى كما فعل باشياعهم من قبل اى بامثالهم من الشيع الماضية الشيعة اتباع من الصراح وقال في القاموس شيعة الرجل بالكسر اتباعه وانصاره والفرقة على حدة وفي روح البيان اشياع جمع شيعة وهو من يتقوى بهم الانسان وينتشر عنه كما في المفردات ١٢ ٨ قوله اى اشباهكم في الكفر الاشياع لغة الاتباع ولما كانوا في الغالب من جنس واحد اريد به الاشباه اما باستعماله في لازمه او بطريق الاستعارة ١٢ كمالين ٩ قوله وكل شئ فعلوه اتفقوا على رفعه لان نصبه يفسد المعنى فانه يكون المعنى ح فعلوا كل شئ في الزبر وهو خلاف الواقع ١٢ ك ١٠ قوله اريد به الجنس اى لا الواحد لان الجنة فيها انهار وانما افرد لاجل الفاصلة وعن ابن عباس مرفوعا كما اخرجه ابن مردويه النهر الفضاء والسعة وليس بنهر جار في القاموس النهر محركة السعة ونهر ككتف واسع ١٢ ك ١١ قوله جمعا الخ وقيل هو جمع نهار كسحب وسحاب والمراد انه لا ظلمة ولا ليل عندهم فيها ١٢ ك ١٢ قوله لا لغو فيه ولا تاثيم يشير الى ان المراد بالصدق الحق يعني مجلس يذكر فيه الامور الحقة بلا لغو ولا تاثيم واريد به الجنس فان الجنة فيه مجالس لا مجلس واحد وقرئ في الشاذ لعثمان اليمني ١٢ ك ١٣ قوله فقل ان تسلم من ذلك بالفارسية وقليل است اين امر كه سلامت مى ماند از لغو واثم در مجالس دنيا وفي روح البيان فقل ان سلمت من ذلك ١٢ ك ١٤ قوله واعرب هذا اى قوله تعالى في مقعد صدق وقوله خبرا ثانيا اى لان وخبر الاول هو قوله تعالى في جنات ونهر وقوله بدلا اى من قوله في جنات ١٢ ١٥ قوله عند مليك المراد من العندية قرب المنزلة والمكانة دون قرب المكان والمسافة روح واليه اشار الشارح بقوله وعند اشارة الى الرتبة الزلفى وفي التاويلات النجمية يعني المتقين بالله عما سواه في جنات الوصلة وانهار مياه المعرفة والحكمة ينغمسون فيها ويخرجون منها درر المعارف ولآلي العوارف في مقعد صدق هو مقام الوحدة الذاتية في مقام العندية كما قال عليه الصلوة والسلام ابيت عند ربي يطعمني ويسقيني ١٢ ١٦ قوله سورة الرحمن الخ وتسمى عروس القرآن لما ورد ان لكل شئ عروسا وعروس القرآن سورة الرحمن ١٢ صاوي ١٧ قوله مكية الخ كما روي عن عائشة وابن الزبير وابن عباس وعنه انها مدنية ١٢ ك ١٨ قوله الآية صوابه الآيتين كما صرح به الكازروني والآيتان هما يسأله من في السموت والارض كل يوم هو في شان فباي آلاء ربكما تكذبان هذه اخرى بل اقول ما قال الشارح فهو صواب لان الآية التي نزولها مختص بالمدينة هي واحدة اعني يسأله من في السموات والارض الآية واما فباي آلاء ربكما تكذبان فمعنز ولها ليس مختص بالمدينة فافهم ١٢ ١٩ قوله الرحمن خبر مبتدأ محذوف اى الله الرحمن او انه مبتدأ خبره محذوف اى الرحمن ربنا او هو مبتدأ وما بعده خبره ١٢ ٢٠ قوله النطق اى التعبير عما في الضمير بخلاف سائر الحيوانات ١٢ ك ٢١ قوله بحساب اشار بذلك الى ان قوله حسبان مفرد بمعنى الحساب كغفران وكفران ويصح ان يكون جمع حساب كشهاب وشهبان ورغيف ورغفان والمعنى

بالعذاب والساعة اى عذابها ادهى اعظم بلية وامر اشد مرارة من عذاب الدنيا ان المجرمين في ضلل هلاك بالقتل في الدنيا وسعر نار مسعرة بالتشديد اى مهيجة في الاخرة يوم يسحبون في النار على وجوههم اى في الاخرة ويقال لهم ذوقوا مس سقر اصابة جهنم لكم انا كل شئ منصوب بفعل يفسره خلقنه بقدر بتقدير حال من كل اى مقدرا وقرئ كل بالرفع مبتدأ خبره خلقناه وما امرنا لشئ نريد وجوده الا امرة واحدة كلمح بالبصر في السرعة وهي كن فيوجد انما امره اذا اراد شيئا ان يقول له كن فيكون ولقد اهلكنا اشياعكم اشباهكم في الكفر من الامم الماضية فهل من مدكر استفهام بمعنى الامر اى اذكروا واتعظوا وكل شئ فعلوه اى العباد مكتوب في الزبر كتب الحفظة وكل صغير وكبير من الذنب او العمل مستطر مكتتب في اللوح المحفوظ ان المتقين في جنت بساتين ونهر اريد به الجنس وقرئ بضم النون والهاء جمعا كاسد واسد المعنى انهم يشربون من انهارها الماء واللبن والعسل والخمر في مقعد صدق مجلس حق لا لغو فيه ولا تاثيم واريد به الجنس وقرئ مقاعد المعنى انهم في مجالس من الجنات سالمة من اللغو والتاثيم بخلاف مجالس الدنيا فقل ان تسلم من ذلك واعرب هذا خبرا ثانيا وبدلا وهو صادق ببدل البعض وغيره عند مليك مثال مبالغة اى عزيز الملك واسعه مقتدر قادر لا يعجزه شئ وهو الله تعالى وعند اشارة الى الرتبة والقدرة من فضله تعالى

سورة الرحمن مكية او الا يسئله من في السموت والارض الاية فمدنية وهي ست او ثمان وسبعون اية

بسم الله الرحمن الرحيم

الرحمن علم من شاء القرآن خلق الانسان اى الجنس علمه البيان النطق الشمس والقمر بحسبان بحساب يجريان والنجم ما لا ساق له من النبات والشجر ماله ساق يسجدان يخضعان بما يراد منهما والسماء رفعها ووضع الميزان اثبت العدل الا تطغوا اى لاجل ان لا تجوروا في الميزان ما يوزن به واقيموا الوزن بالقسط بالعدل ولا تخسروا الميزان تنقصوا الموزون والارض وضعها اثبتها للانام للخلق الانس والجن وغيرهم فيها فاكهة والنخل ذات الاكمام اوعية طلعها والحب كالحنطة والشعير ذو العصف التبن والريحان الورق او المشموم فباى الاء نعم ربكما ايها الانس والجن تكذبن ذكرت احدى وثلثين مرة والاستفهام فيها للتقرير لما روى الحاكم عن جابر قال قرأ علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم سورة الرحمن حتى ختمها ثم قال مالي اريكم سكوتا للجن كانوا احسن منكم

ان الشمس والقمر يجريان في بروجهما ومنازلهما بقدر واحد لا يتعديانه لمنافع العباد على حسب الفصول والشهور القمرية والقبطية من مبدأ الدنيا الى منتهاها ١٢ صاوي ٢٢ قوله بحساب اى الحسبان بالضم مصدر بمعنى الحساب والمعنى يجريان بحساب مقدر في بروجهما ومنازلهما ١٢ روح ٢٣ قوله ووضع الميزان اى العدل بان وفر على كل مستعد مستحقه ووفى كل ذي حق حقه حتى انتظم امر العالم واستقام كما قال عليه الصلوة والسلام بالعدل قامت السموات والارض ١٢ البيضاوي ٢٤ قوله اى لاجل ان لا تجوروا اشار به الى ان ان هي الناصبة ولا نافية وتطغوا منصوب بان وقبلها لام العلة مقدرة ١٢ جمل ٢٥ قوله ما يوزن به قال في الخطيب فمن قال الميزان العدل قال طغيانه الجور ومن قال انه الميزان الذي يوزن به قال طغيانه البخس ١٢ ٢٦ قوله واقيموا الوزن ايضاح لقوله ان لا تطغوا في الميزان وذلك لان الطغيان في الميزان اخذ الزائد والاخسار اعطاء الناقص والقسط التوسط بين الطرفين ١٢ صاوي ٢٧ قوله للخلق كذا قال الضحاك انه كل ما يدب على الارض وعن الحسن هم الانس والجن فحسب ١٢ كمالين ٢٨ قوله ذات الاكمام اكمام جمع كم في الصراح كم بالكسر غلاف شگوفه ١٢ ٢٩ قوله طلعها طلع شگوفه نخستين بر درخت ١٢ ٣٠ قوله التبن تبن بالكسر كاه ١٢ صراح وفي البيضاوي العصف ورق النبات اليابس كالتبن وفي القاموس التبن بالكسر عصيفة الزرع من بر ونحوه ١٢ ٣١ قوله الورق ورق برگ كذا في الصراح وفي نسخة الرزق وهو ايضا صحيح وقوله او المشموم اى الذي يشم وهو كل ما طابت رائحته ١٢

رداما قرأت عليهم هذه الاية من مرة فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ الا قالوا ولا بشيء من نعمك ربنا نكذب فلك الحمد خَلَقَ الْاِنْسَانَ آدم مِنْ صَلْصَالٍ طين يابس يسمع له صلصلة اى صوت اذا نقر كَالْفَخَّارِ وهو ما طبخ من الطين وَخَلَقَ الْجَآنَّ ابا الجن وهو ابليس مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ هو لهبها الخالص من الدخان فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ مشرق الشتاء ومشرق الصيف وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ كذلك فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ مَرَجَ ارسل الْبَحْرَيْنِ العذب والملح يَلْتَقِيٰنِ في رأي العين بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ حاجز من قدرته تعالى لَّا يَبْغِيٰنِ لا يبغي واحد منهما على الآخر فيختلط به فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ يَخْرُجُ بالبناء للمفعول والفاعل مِنْهُمَا من مجموعهما الصادق باحدهما وهو الملح اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ خرز احمر او صغار اللؤلؤ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ وَلَهُ الْجَوَارِ السفن الْمُنْشَئٰتُ المحدثات فِي الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ كالجبال عظما وارتفاعا فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا اى الارض من الحيوان فَانٍ هالك وعبر بمن تغليبا للعقلاء وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذاته ذُو الْجَلٰلِ العظمة وَالْاِكْرَامِ للمؤمنين بانعمه عليهم فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ يَسْئَلُهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اى بنطق او حال ما يحتاجون اليه من القوة على العبادة والرزق والمغفرة وغير ذلك كُلَّ يَوْمٍ وقت هُوَ فِيْ شَاْنٍ امر يظهره في العالم على وفق ما قدره في الازل من احياء واماتة واعزاز واذلال واغناء واعدام واجابة داع واعطاء سائل وغير ذلك فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ سَنَفْرُغُ لَكُمْ سنقصد لحسابكم اَيُّهَ الثَّقَلٰنِ الانس والجن فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا تخرجوا مِنْ اَقْطَارِ نواحي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا امر تعجيز لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ بقوة ولا قوة لكم على ذلك فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ هو لهبها الخالص من الدخان او معه وَّنُحَاسٌ اى دخان لا لهب فيه فَلَا تَنْتَصِرٰنِ تمتنعان من ذلك بل يسوقكم الى المحشر فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ انفرجت ابوابا للنزول للملائكة فَكَانَتْ وَرْدَةً اى مثلها محمرة كَالدِّهَانِ كالاديم الاحمر على خلاف العهد بها وجواب اذا فما اعظم الهول فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُسْئَلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖٓ اِنْسٌ وَّلَا جَآنٌّ عن ذنبه ويسألون في وقت آخر فوربك لنسئلنهم اجمعين والجان هنا وفيما سياتي بمعنى الجني والانس فيهما بمعنى الانسي فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِيْمٰهُمْ اى سواد الوجوه وزرقة العيون فيؤخذ بِالنَّوَاصِيْ وَالْاَقْدَامِ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ

[illegible]

---

١ قوله من مرة من زائدة وقوله فباي الخ بدل من هذه الآية ١٢ ٢ قوله الا قالوا ولا بشيء من نعمك الخ هذا يقتضي ان جميع الجمل المذكورة في السورة من النعم وفيها قوله كل من عليها فان وقوله يرسل عليكما شواظ من نار ونحاس فلا تنتصران فكيف حسن الاتيان بعدها بلفظ النعم بقوله فباي آلاء ربكما تكذبان واجيب بان من جملة الآلاء دفع البلاء وتاخير العذاب وابقاء ما هو مخلوق لوقت فائدة نعمة وتاخير العذاب عن العصاة ايضا نعمة فلهذا امتن علينا بذلك وبالتسوية في الموت بين الشريف والوضيع ١٢ جمل ٣ قوله اذا نقر الخ اى لم ينجبر بل فيه عيب او الوقر كالفخار اى ان كلا منهما يسمع له صوت اذا نقر والحكمة انه تعالى افاد في هذه السورة ان خلق آدم كان من صلصال كالفخار وفي سورة الحجر من صلصال من حمأ مسنون اى طين اسود متغير وفي الصافات من طين لازب اى يلصق باليد وفي آل عمران كمثل آدم خلقه من تراب ولا تنافي بينها وذلك لانه تعالى اخذه من تراب الارض فعجنه بالماء فصار طينا لازبا ثم تركه حتى صار حمأ مسنونا ثم صوره كما تصور الاواني ثم ايبسه حتى صار في غاية الصلابة كالفخار اذا نقر صوت فالمذكور هنا آخر اطواره وفي غير هذا الموضع تارة مبدؤه وتارة اثناؤه فالارض امه والماء ابوه ممزوجان بالهواء الحامل للحر الذي هو من فيح جهنم فهو من العناصر الاربع لكن الغالب في جبلته التراب كما ان الجان خلق من العناصر الاربع لكن الغالب في جبلته النار ولذا نسب اليها ١٢ صاوي ٤ قوله مالخ اى ما احترق منه حتى تحرق ويقال له الحذف ١٢ ك ٥ قوله رب المشرقين العامة على رفعه وفيه وجهان احدها انه مبتدأ خبره مرج البحرين وما بينهما اعتراض والثاني انه خبر مبتدأ مضمر اى هو رب المشرقين اى ذلك الذي فعل هذه الاشياء والثالث انه بدل من الضمير في خلق الانسان وابن ابي عبلة رب بالجر بدلا او بيانا لربكما قال مكي ويجوز في الكلام الخفض على البدل من ربكما وكانه لم يطلع على انه قراءة منقولة ١٢ ج ٦ قوله ارسل البحرين من مرجت الدابة اذا ارسلتها العذب والملح وقيل بحري فارس والروم ١٢ ك ٧ قوله يلتقيان حال من البحرين وهي قريبة من الحال المقدرة ويجوز ان تكون مقارنة وبينهما برزخ يجوز ان يكون جملة مستانفة وان يكون حالا وان يكون الظرف وحده هو الحال والبرزخ فاعل به وهو احسن لقربه من المفرد وقوله صاحب الحال وجهان احدهما البحرين والثاني هو فاعل يلتقيان ولا يبغيان حال اخرى كالتي قبلها اى مرجهما غير باغيين او يلتقيان غير باغيين وبينهما برزخ في حال عدم بغيهما وهذه الحال في قوة التعليل اذ المعنى لئلا يبغيا وقد تمحل بعضهم وقال اصل ذلك لئلا يبغيا ثم حذف حرف العلة وهو مطرد مع ان وان ثم حذفت ان ايضا وهو حذف مطرد كقوله ومن آياته يريكم البرق فلما حذفت ان ارتفع الفعل ١٢ ج ٨ قوله حاجز الخ والحاجز هو قدرة تعالى تمنع من اختلاط احدهما بالآخر ١٢ ك ٩ قوله لا يبغيان اى لا يتجاوز كل واحد منهما ما حده خالقه فالماء العذب الداخل في الملح باق على حاله لم يمتزج بالملح حتى حفرت في جنب الملح في بعض الاماكن وجدت الماء العذب بل كلما قربت الحفرة من الملح كان الماء الخارج منها احلى فخلطهما الله في رأي العين وحجزهما بقدرته تعالى واذا كان هذا حال جماد لا ادراك له ولا عقل فكيف يبغي العقلاء بعضهم على بعض ١٢ صاوي ١٠ قوله الصادق باحدهما هذا غير ظاهر لان المجموع وان صدق بكل الافراد وببعضها لكن صدقه على البعض لا بد فيه من تعدد البعض كقولك كل رجل يحمل الصخرة العظيمة لان لفظ المجموع معناه الافراد المجتمعة اعم من ان تكون جميع افراد الماهية او بعضها وغيره قرر هذا بحذف المضاف فقال اى من احدهما ١٢ ج ١١ قوله خرز احمر اه عبد الرزاق والطبراني عن ابن مسعود او صغار اللؤلؤ اخرجه ابن جرير عن ابن عباس وعن علي هي عظام اللؤلؤ ١٢ ك ١٢ قوله خرز احمر خرز جوهر من الصراح وفي روح البيان اللؤلؤ الدر والمرجان الخرز الاحمر المشهور بكفيه الجن في البحر وقال في خريدة العجائب اللؤلؤ يتكون في بحر الهند وفارس والمرجان ينبت في البحر كالشجر وفيه اقوال اخر ايضا تركناها ١٢ ١٣ قوله المنشآت اى المرفوعات الشرع على ان يكون من انشأه اذا رفعه والشرع بضمتين جمع شراع وهو الذي يسمى بالفارسية بادبان ولا يبعد ان يكون المنشآت بمعنى المرفوعات على الماء او معنى المنشآت المصنوعات اى المخلوقات على ان يكون من انشاه الله اى خلقه روح والى معنى الثاني اشار الشارح بقوله المحدثات ١٢ ١٤ قوله المحدثات في البحر من انشأه اذا احدثه وفائدة التوصيف بذلك وان كانت غنيا لكن كونها محدثة مصنوعة في البحر لا يخفى حسن موقعه هذا والمشهور في اللغة والتفاسير ان المنشآت المرفوعات وهي التي رفع خشبها بعضها على بعض وقيل المرفوعة القلوع ١٢ ك ١٥ قوله ذو الجلال والاكرام فيه وعد ووعيد فبوصف الجلال افناء الخلق وتعذيب الكفار وبوصف الاكرام احياؤهم واثابة المؤمنين وذو بالرفع في قراءة العامة نعت للوجه وقرئ شذوذا بالجر صفة للرب واما في آخر السورة فالقراءتان سبعيتان ١٢ صاوي ١٦ قوله يسأله من في السموات الآية فيه وجهان احدهما انه مستانف والثاني انه حال من وجه والعامل فيه يبقى اى مسئولا من اهل السموات والارض ١٢ ج ١٧ قوله يسأله ميخواهند ازو يعني ميطلبند ازوے ١٢ روح ١٨ قوله كل يوم هو في شان هذا رد لقول اليهود ان الله لا يقضي يوم السبت شيئا ١٢ بيضاوي ١٩ قوله وقت يعني ان المراد باليوم مطلق الوقت لا النهار وهو ظرف لشان قيل وفيه رد لليهود قالوا ان الله لا يقضي يوم السبت شيئا ١٢ ٢٠ قوله امر يظهره الخ اى فالشان صفة فعل وقوله من احياء الخ بيان له فالتغير راجع للمصنوعات واما ذاته تعالى وصفاته فيستحيل عليها التغير فهو يغير ولا يتغير ١٢ صاوي ٢١ قوله سنقصد لحسابكم جواب عما يقال ان الله لا يشغله شان عن شان فكيف قال سنفرغ لكم فاجاب بما ذكر وايضاحه ان تقول الفراغ من الشيء يطلق على التفرغ من الشواغل وهو بهذا المعنى مستحيل عليه تعالى ويطلق على القصد للشيء والاقبال عليه وهو المراد هنا والمراد بالقصد في كلام المفسر الارادة وحينئذ فيكون معناه سنريد حسابكم وهذا لا يظهر الا على القول بان للارادة تعلقا تنجيزيا حادثا واما على القول بنفيه فلا يظهر فكان المناسب له ان يقول لحاسبكم فالآية وعد للطائعين ووعيد للعاصين ١٢ صاوي ٢٢ قوله سنقصد لحسابكم قال في القرطبي يقال فرغت من الشغل افرغ فراغا والله تعالى ليس له شغل يفرغ منه وانما المعنى سنقصد لمجازاتكم ومحاسبتكم فهو وعيد لهم وتهديد فهو كقول القائل لمن يريد تهديده اذا تفرغ لك اى اقصد ١٢ جمل مختصرا ٢٣ قوله اى الانس والجن سميا ثقلين لانهما ثقلا على الارض احياء وامواتا ولرزانتهما وقدرهما وكل شيء له قدر يتنافس فيه فهو ثقل ومنه قول النبي صلى الله عليه وسلم اني تارك فيكم الثقلين كتاب الله وعترتي او لانهما ثقلان بالذنوب وروي عن الامام جعفر الصادق رضي الله تعالى عنه ١٢ ك ٢٤ قوله امر تعجيز اى حيث ما كنتم ادرككم الموت وقيل يقال لهم هذا يوم القيمة ١٢ ٢٥ قوله اى مثلها محمرة عبارة غيره محمرة مثلها وهي الزهر كما لا يخفى اى فصارت كلون الورد الاحمر ١٢ مدارك ٢٦ قوله كالدهان يجوز ان يكون خبرا ثانيا وان يكون نعتا لوردة وان يكون حالا من اسم كانت وفي الدهان قولان احدهما انه جمع دهن نحو قرط وقراط ورمح ورماح وهو في معنى قوله يوم تكون السماء كالمهل وهو دردي الزيت والثاني انه اسم مفرد فقال الزمخشري اسم لما يدهن به كالحزام والادام وقال غيره والاديم ١٢ ج ٢٧ قوله كالاديم الاحمر وقال غيره كدهن الزيت وهو جمع دكن الحاصل له على ما ذكر ان السؤال انما يقع للافراد وكذا يقال فيما ياتي ١٢ كرخي ٢٨ قوله زرقة العيون زرقه گربه چشمی ١٢ صراح

رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○ اى تضم ناصية كل منهما الى قدميه من خلف او قدام ويُلْقَى فى النار ويقال لهم هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِىْ يُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُوْنَ ○ يَطُوْفُوْنَ يسعون بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَمِيْمٍ ماء اٰنٍ شديد الحرارة يسقونه اذا استغاثوا من حر النار وهو منقوص كقاض فَبِاَىِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○ وَلِمَنْ خَافَ اى لكل منهما او لمجموعهم مَقَامَ رَبِّهٖ قيامه بين يديه للحساب فترك معصيته جَنَّتٰنِ ○ فَبِاَىِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○ ذَوَاتَا تثنية ذوات على الاصل ولامها ياء اَفْنَانٍ ○ اغصان جمع فنن كطلل فَبِاَىِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○ فِيْهِمَا عَيْنٰنِ تَجْرِيٰنِ ○ فَبِاَىِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○ فِيْهِمَا مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ فى الدنيا او كل ما يتفكه به زَوْجٰنِ ○ نوعان رطب ويابس والمر منهما فى الدنيا كالحنظل حلو فَبِاَىِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○ مُتَّكِـِٕيْنَ حال عامله محذوف اى يتنعمون عَلٰى فُرُشٍۭ بَطَاۤىِٕنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ ما غلظ من الديباج وخشن والظهائر من السندس وَجَنَا الْجَنَّتَيْنِ ثمرهما دَانٍ ○ قريب يناله القائم والقاعد والمضطجع فَبِاَىِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○ فِيْهِنَّ فى الجنتين وما اشتملتا عليه من العلالى والقصور قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ العين على ازواجهن المتكئين من الانس والجن لَمْ يَطْمِثْهُنَّ يفتضهن وهن من الحور او من نساء الدنيا المنشآت اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَاۤنٌّ ○ فَبِاَىِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○ كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ صفاء وَالْمَرْجَانُ ○ اى اللؤلؤ بياضا فَبِاَىِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○ هَلْ ما جَزَاۤءُ الْاِحْسَانِ بالطاعة اِلَّا الْاِحْسَانُ ○ بالنعيم فَبِاَىِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○ وَمِنْ دُوْنِهِمَا اى الجنتين المذكورتين جَنَّتٰنِ ○ ايضا لمن خاف مقام ربه فَبِاَىِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○ مُدْهَاۤمَّتٰنِ ○ سوداوان من شدة خضرتهما فَبِاَىِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○ فِيْهِمَا عَيْنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ ○ فوارتان بالماء لا ينقطعان فَبِاَىِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○ فِيْهِمَا فَاكِهَةٌ وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ ○ هما منها وقيل من غيرها فَبِاَىِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○ فِيْهِنَّ اى الجنتين وقصورهما خَيْرٰتٌ اخلاقا حِسَانٌ ○ وجوها فَبِاَىِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○ حُوْرٌ شديدات سواد العيون وبياضها مَّقْصُوْرٰتٌ مستورات فِى الْخِيَامِ ○ من در مجوف مضافة الى القصور شبيهة بالخدور فَبِاَىِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ قبل ازواجهن وَلَا جَاۤنٌّ ○ فَبِاَىِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○ مُتَّكِـِٕيْنَ اى ازواجهن واعرابه كما تقدم عَلٰى رَفْرَفٍ خُضْرٍ جمع رفرفة اى بسط او وسائد وَّعَبْقَرِىٍّ حِسَانٍ ○ جمع عبقرية اى طنافس فَبِاَىِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○ تَبٰرَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِى الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ○ تقدم ولفظ اسم زائد

سورة الواقعة مكية الا افبهٰذا الحديث الاية وثلة من الاولين الاية

---

۱ قوله اى تضم الخ كان الاولى ذكر هذه قبل قوله فباى آلاء ربكما تكذبان ۱۲ ۲ قوله وهو منقوص كقاض يقال انى يانى كقضى يقضى فهو ان ۱۲ جمل ۳ قوله جنتان جنة للخائف الانسى وجنة للخائف الجنى على طريق التوزيع فان الخطاب للفريقين والمعنى لكل خائفين منكما او لكل واحد جنة لعقيدته واخرى لعمله او جنة لفعل الطاعات واخرى لترك المعاصى او جنة يثاب بها واخرى يتفضل بها عليه او روحانية وجسمانية وكذا ما جاء مثنى بعد روح وقال فى الخطيب اى لكل خائف جنتان على حدة قال مقاتل جنة عدن وجنة النعيم وقال محمد بن على الترمذى جنة بخوف ربه وجنة بترك شهوته وقال ابن عباس من خاف مقام ربه بعد اداء الفرائض وقيل جنتان لجميع الخائفين وقيل جنة لخائف الانس وجنة لخائف الجن فيكون من باب التوزيع ۱۲ ۴ قوله تثنية ذوات على الاصل اى فى تثنية ذات لغتان الرد الى الاصل فان اصلها ذوية فالعين واو واللام ياء لانها مؤنثة ذو والثانية التثنية على اللفظ فيقال ذاتا خطيب فاشار الشارح الى الاول ۱۲ ۵ قوله اغصان جمع فنن بفتحتين وهو الغصن الطويل كطلل واطلال ويحتمل ذلك ان يكون على حقيقته ويحتمل ان تكون كناية عن كونها مشتملة على انواع النعم ۱۲ ک ۶ قوله نوعان رطب ويابس او صنف معروف عندكم وصنف غريب والمر منها فى الدنيا كالحنظل حلو ۱۲ ک ۷ قوله والمر منها فى الدنيا الخ عن ابن عباس رضى الله عنهما ما فى الدنيا حلوة ولا مرة الا وهى فى الجنة حتى الحنظل الا انه حلو وذلك لان فى الجنة خلق من حلاوة الطاعات فلا يوجد فيها المر المخلوق من مرارة السيئات كزقوم جهنم ونحوه ۱۲ روح ۸ قوله حال عامله محذوف اى يتنعمون متكئين وقيل حال من خاف فانه فى معنى الجمع وفيه ما فيه وقيل منصوب على المدح للخائفين ۱۲ ک ۹ قوله بطائنها جمع بطانة وهى التى تلى الارض والظهارة تلى الجالس ۱۲ ک ۱۰ قوله من السندس هو مارق من الديباج وفى الصراح سندس ديبا ۱۲ ۱۱ قوله وجنا جنى بالفتح ميوه چيدن جنى مقصورة ميوه چيده صراح وجنى فعل بمعنى مفعول كالقبض بمعنى المقبوض ۱۲ ۱۱ قوله وجنى الجنتين دان مبتدأ وخبر ودان اصله دانو مثل غاز فاعل اعلاله وجنى فعل بمعنى مفعول كالقبض بمعنى المقبوض آه سمين قال ابن عباس تدنو الشجرة حتى يجتنيها ولى الله ان شاء قائما وان شاء قاعدا وان شاء مضطجعا وقال قتادة لا يرد يده بعد ولا شوك وقال الرازى جنة الآخرة مخالفة لجنة الدنيا من ثلاثة اوجه احدها ان الثمرة على رؤس الشجر فى الدنيا بعيدة عن الانسان المتكئ وفى الجنة يتكئ والثمرة تتدلى اليه ثانيها ان الانسان فى الدنيا يسعى الى الثمرة ويتحرك اليها وفى الآخرة تدنو منه وتدور عليه وثالثها ان الانسان فى الدنيا اذا قرب من ثمرة شجرة بعد عن غيرها وثمار الجنة كلها تدنو اليه فى وقت واحد ومكان واحد ۱۲ ج ۱۲ قوله فى الجنتين جواب عن سؤال مقدر حاصله كيف اتى بضمير الجمع مع ان المرجع مثنى ۱۲ صاوى ۱۳ قوله من العلالى جمع علية بالكسر برواره صراح وبرداره بروزن همواره بالاخانه وحجره بالاى حجره باشد كذا فى البرهان ۱۲ ۱۴ قوله قاصرات الطرف قال ابن زيد تقول لزوجها وعزة ربى ما ارى فى الجنة احسن منك فالحمد لله الذى جعلك زوجى وجعلنى زوجك آه خطيب وفى السمين وقاصرات الطرف من اضافة اسم الفاعل لمنصوبه تخفيفا اذ يقال قصر طرفه على كذا وحذف متعلق القصر للعلم به اى على ازواجهن كما تقدم تقريره وقيل المعنى قاصرات طرف غيرهن عليهن اى ان ازواجهن لا يتجاوز طرفهم الى غيرهن ۱۲ ج ۱۵ قوله يفتضهن فض شكستن چيزے چنانكه جدا شود صراح والمراد منه ازالة البكارة وفى الخطيب طمثها الرجل افتضها وايضا جامعها ۱۲ ۱۶ قوله وهن من الحور او من نساء الدنيا اختلف فيه فقال مقاتل انهن خلقن من الجنة وقال الشعبى هن من نساء الدنيا ۱۲ ج ۱۷ قوله المنشآت اى المخلوقات ابتداء بغير توسط الولادة ۱۲ روح ۱۸ قوله ولا جان قال الزجاج فيه دليل على ان الجن يغشى كما يغشى الانس ۱۲ ک ۱۹ قوله الياقوت الخ الياقوت جوهر نفيس يقال ان النار لا تؤثر فيه والمرجان صغار اللؤلؤ واشد بياضا خطيب هذا احد اقوال القائلين والآخر ما ذكرت سابقا بالتكميل مرارا ۱۲ ۲۰ قوله صفاء اى فالتشبيه بالياقوت من حيث الصفاء لا من حيث الحمرة فلا يقال مقتضاه ان لون اهل الجنة البياض المشرب بالحمرة ۱۲ صاوى ۲۱ قوله اى اللؤلؤ بياضا اى فالمرجان يطلق على الاحمر والابيض والمراد به هنا الابيض روى عن النبى صلى الله عليه وسلم انه قال ان المرأة من نساء اهل الجنة يرى بياض ساقها من وراء سبعين حلة حتى يرى مخها ۱۲ صاوى ۲۲ قوله جنتان اخريان يحتمل ان يكون دون بمعنى غير اى جنتان اخريان مغايرتان للاوليين ويحتمل ان يكون المعنى ومن دونهما فى الدرجة والفضل جنتان اخريان قال ابو موسى الاشعرى جنتان من ذهب للسابقين وجنتان من فضة للتابعين ۱۲ ک ۲۳ قوله سوداوان من شدة خضرتهما فى تهذيب للازهرى الدهمة السواد وقيل مدهامة لشدة خضرتها ويقال اسودت الخضرة اذا اشتدت ۱۲ ک ۲۴ قوله هما منها اى من الفاكهة عند الجمهور وانما اعاد ذكرهما للتخصيص والتفضيل كما عطف جبرئيل على الملئكة فى قوله تعالى من كان عدوا لله وملئكته ورسله وجبريل وقيل من غيرها وبه قال ابو حنيفة لان العطف يقتضى المغايرة ولان الثمرة فاكهة وغذاء والرمان فاكهة ودواء فلم يخلصا للتفكه ۱۲ ک ۲۴ قوله هما منها اى من الفاكهة وقوله وقيل من غيرها اى ليس من الفاكهة ولهذا قال ابو حنيفة اذا حلف لا ياكل الفاكهة فاكل رطبا او رمانا لم يحنث من الخطيب ۱۲ ۲۵ قوله خيرات آه فيه وجهان احدهما انه جمع خيرة بوزن فعلة بسكون العين يقال امرأة خيرة واخرى شرة والثانى انه جمع خيرة المخفف من خيرة بالتشديد ويدل على ذلك قراءة خيرات بتشديد الياء ۱۲ ج ۲۶ قوله مستورات فى الخيام يقال امرأة مقصورة قصيرة اذا كانت مخدرة مستورة لا تخرج ۱۲ ک ۲۷ قوله من در مجوف يدل عليه ما رواه الشيخان عن ابى موسى مرفوعا الخيمة درة مجوفة طولها فى السماء ستون ميلا فى كل زاوية منها للمؤمنين اهل لا يراهم الآخرون ۱۲ ک ۲۸ قوله مضافة الى القصور معنى اضافتها اليها انها فى داخلها فالخيمة فى داخل القصور وقوله شبيهة اى تلك الخيام شبيهة بالخدور والخدور جمع خدر وهو الستر الذى يتخذ فى البيوت ۱۲ جمل ۲۹ قوله كما تقدم اى انه حال عامله محذوف اى يتنعمون ۱۲ ۳۰ قوله وسائد جمع وسادة بالكسر بالين ۱۲ صراح ۳۱ قوله جمع عبقرية اى طنافس جمع طنفس وهى بكسر الطاء والفاء وبضمهما وبكسر الطاء وفتح الفاء البساط الذى له خمل رقيق كذا فى النهاية والعبقرى فى الاصل كل عجيب غريب من الفرش وغيرها قال الزمخشرى عبقرى منسوب الى عبقر تزعم العرب انه بلد الجن فينسبون اليه كل شئ عجيب ۱۲ ک ۳۲ قوله طنافس وهى بساط له خمل رقيق خمل ريشه وپرزه جامه وقالين ۱۲ صراح ۳۳ قوله تقدم اى تقدم شرح عبارته فيما سبق ويبقى وجه ربك ذاته ذو الجلال والاكرام للمؤمنين بالنعم عليهم انتهت ولفظ اسم زائد وقيل الاسم بمعنى الصفة لانها علامة على موصوفها ۱۲ ج ۳۴ قوله لفظ اسم زائد اى لان اوصاف التنزيه والتعظيم فى الحقيقة للمسمى وقد يقال اسماء الله وصفاته يسند لها التنزيه والتعظيم حقيقة فعدم زيادته ابلغ فى التعظيم والتنزيه ۱۲ صاوى

وهي ست او سبع او تسع وتسعون اية بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ اِذَا وَقَعَتِ
الْوَاقِعَةُ ○ قامت القيامة لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ ○ نفس تكذب بان تنفيها كما نفتها في الدنيا خَافِضَةٌ
رَّافِعَةٌ ○ هي مظهرة لخفض اقوام بدخولهم النار ولرفع آخرين بدخولهم الجنة اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ
رَجًّا ○ حركت حركة شديدة وَّبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ○ فتتت فَكَانَتْ هَبَآءً غبارا مُّنْبَثًّا ○ منتشرا واذا
الثانية بدل من الاولى وَّكُنْتُمْ في القيامة اَزْوَاجًا اصنافا ثَلٰثَةً ○ فَاَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ○ وهم الذين
يؤتون كتبهم بايمانهم مبتدأ خبره مَآ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ○ تعظيم لشانهم بدخولهم الجنة وَاَصْحٰبُ
الْمَشْئَمَةِ ○ الشمال بان يؤتى كل منهم كتابه بشماله مَآ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ○ تحقير لشانهم بدخولهم النار
وَالسّٰبِقُوْنَ الى الخير وهم الانبياء مبتدأ السّٰبِقُوْنَ ○ تاكيد لتعظيم شانهم والخبر اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ○
فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ○ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ○ مبتدأ اي جماعة من الامم الماضية وَقَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ○ من
امة محمد صلى الله عليه وسلم وهم السابقون من الامم الماضية وهذه الامة والخبر عَلٰى سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ○ منسوجة
بقضبان الذهب والجواهر مُّتَّكِـِٕيْنَ عَلَيْهَا مُتَقٰبِلِيْنَ ○ حالان من الضمير في الخبر يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ
مُّخَلَّدُوْنَ ○ اي على شكل الاولاد لا يهرمون بِاَكْوَابٍ اقداح لا عرى لها وَّاَبَارِيْقَ ○ لها عرى وخراطيم وَ
كَاْسٍ اناء شرب الخمر مِّنْ مَّعِيْنٍ ○ اي خمر جارية من منبع لا ينقطع ابدا لَّا يُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَلَا يُنْزِفُوْنَ ○
بفتح الزاي وكسرها من نزف الشارب وانزف اي لا يحصل لهم منها صداع ولا ذهاب عقل بخلاف
خمر الدنيا وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُوْنَ ○ وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ○ ولهم للاستمتاع وَحُوْرٌ نساء شديدات
سواد العيون وبياضها عِيْنٌ ○ ضخام العيون كسرت عينه بدل ضمها لمجانسة الياء مفرده عيناء
كحمراء وفي قراءة بجر حور عين كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ ○ المصون جَزَآءً مفعول له او مصدر والعامل
مقدر اي جعلنا لهم ما ذكر للجزاء او جزيناهم بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا في الجنة لَغْوًا
فاحشا من الكلام وَّلَا تَاْثِيْمًا ○ ما يؤثم اِلَّا لكن قِيْلًا قولا سَلٰمًا سَلٰمًا ○ بدل من قيلا فانهم يسمعونه
وَاَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ مَآ اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ○ فِيْ سِدْرٍ شجر النبق مَّخْضُوْدٍ ○ لا شوك فيه وَّطَلْحٍ شجر الموز
مَّنْضُوْدٍ ○ بالحمل من اسفله الى اعلاه وَّظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ○ دائم وَّمَآءٍ مَّسْكُوْبٍ ○ جار دائما وَّفَاكِهَةٍ
كَثِيْرَةٍ ○ لَّا مَقْطُوْعَةٍ في زمن وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ ○ بثمن وَّفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ ○ على السرر اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً ○
اي الحور العين من غير ولادة فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا ○ عذارى كلما اتاهن ازواجهن وجدوهن عذارى

[illegible]

---

۵۱ قوله اذا وقعت آه في اذا اوجه احدها انها ظرف محض ليس فيها معنى الشرط والعامل فيها ليس من حيث ما فيها من معنى النفي كانه قيل ينتفي التكذيب بوقوعها اذا وقعت والثاني ان العامل فيها اذكر مقدرا والثالث انها شرطية وجوابها مقدر اي اذا وقعت كان كيت وكيت وهو العامل فيها والرابع انها شرطية والعامل فيها الفعل الذي بعدها وليها وهو اختيار الشيخ وتبع في ذلك مكيا قال مكي والعامل فيها وقعت لانها قد يجازى بها فعمل فيها الفعل الذي بعدها كما يعمل في ما ومن الشرطيتين في قولك ما تفعل افعل ومن تكرم اكرم الخامس انها مبتدأ واذا رجت خبرها وهذا على قولنا انها تتصرف وقد مضى القول فيه محررا السادس انها ظرف لخافضة رافعة قاله ابو البقاء اي اذا وقعت خفضت ورفعت السابع انها ظرف لرجت واذا الثانية على هذا اما بدل من الاولى او تكرير لها الثامن ان العامل فيها ما دل عليه قوله فاصحاب الميمنة اي اذا وقعت بانت احوال الناس فيها التاسع ان جواب الشرط قوله فاصحاب الميمنة ١٢ ج ۵۲ قوله قامت القيامة وانما وصفت بالوقوع لانها تقع لا محالة فكانه قيل اذا وقعت الواقعة التي لا بد من وقوعها ووقوع الامر نزوله ١٢ ك ۵۳ قوله كاذبة الخ اسم ليس ولوقعتها خبرها مقدم واللام بمعنى في على تقدير المضاف اي ليس كاذبة توجد في وقت وقوعها كما اشار اليه الشهاب ١٢ جمل ۵۴ قوله نفس تكذب الخ يشير الى ان كاذبة اسم فاعل صفة نفس مقدرة لتانيثه ليس مصدرا كالعافية بمعنى الكذب او التكذيب كما جوزه الزمخشري لان مجيء المصدر على زنة الفاعل نادر وقيل المعنى لا يكون عند وقعتها نفس كاذبة فان كل نفس ح صادقة فاللام على هذا للتاقيت ١٢ ك ۵۵ قوله كما نفتها في الدنيا لان كل نفس حينئذ مومنة صادقة مصدقة واكثر النفوس في الدنيا كاذبة مكذبة ١٢ روح ۵۶ قوله خافضة رافعة اي خافضة رافعة ترفع اقواما وتضع آخرين ١٢ مدارك ۵۷ قوله هي مظهرة اشار به الى ان خافضة خبر مبتدأ محذوف وان الخفض والرفع معناهما ههنا اظهارهما ١٢ جمل ۵۸ قوله مظهرة الخ اي ما دل بالاظهار لكونهم منخفضين مرفوعين قبل ذلك في علم الله باعمالهم ١٢ ك ۵۹ قوله حركت حركة شديدة في النهاية الرج الحركة الشديدة ومنه هذه الآية وفي القاموس التحريك والتحرك مثنى اغصانه من كثرة حمله من خضد الغصن اذا ثناه ١٢ ك ۶۰ قوله فتتت اي دقت وكسرت في القاموس الفت هو الدق والكسر بالاصابع وفي النهاية البس هو الحطم وقد يفسر بسيرت من بس الغنم اذا ساقها كقوله وسيرت الجبال ١٢ ك ۶۱ قوله واذا الثانية اي اذا رجت بدل من اذا وقعت وقيل ظرف لخافضة رافعة على التنازع ١٢ ك ۶۲ قوله اصنافا اي اصنافا ثلاثة صنفان في الجنة وصنف في النار ١٢ ك ۶۳ قوله فاصحاب الميمنة شروع في ذكر احوال الازواج الثلاثة على سبيل الاجمال وسيأتي تفصيلهم بعد ذلك ١٢ ك ۶۴ قوله خبره ما اصحب الخ يعني الجملة الاستفهامية خبر المبتدأ ١٢ ك ۶۵ قوله والسابقون الخ اخرهم مع كونهم اعلى الاقسام الثلاثة لئلا يعجبوا باعمالهم وقدم اهل اليمين لئلا يقنطوا من رحمة الله ١٢ صاوي ۶۶ قوله والسابقون السابقون الخ هم القسم الثالث من الازواج الثلاثة ١٢ ۶۷ قوله تاكيد وقيل هو الخبر من قبيل شعري شعري او تقديره السابقون الى الخيرات السابقون الى الجنات ١٢ ك ۶۸ قوله ثلة الخ بالضم الجماعة من الناس والثلة بالفتح جماعة الغنم ١٢ ك ۶۹ قوله من الامم الماضية كذا روي عن عطاء ومقاتل ويشهد لذلك ما اخرجه احمد عن ابي هريرة انها لما نزلت شق ذلك على اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم فنزلت ثلة من الاولين وثلة من الآخرين ولابن مردويه عن جابر انها لما نزلت قال عمر يا رسول الله ثلة من الاولين وقليل منا فامسك آخر السورة سنة ثم نزلت ثلة من الآخرين فقال النبي صلى الله عليه وسلم من آدم الينا ثلة وامتي ثلة وذهبت جماعة الى ان الثلتين جميعا من هذه الامة وهو قول مجاهد وعطاء ويشهد له ما اسند البغوي من طريق سعيد بن جبير عن ابن عباس قال النبي صلى الله عليه وسلم جميعا من امتي لكن المعتمد هو الاول ١٢ ك ۷۰ قوله وهم السابقون من الامم الماضية وهذه الامة فلا يخالفه قوله عليه السلام ان امتي يكثرون سائر الامم اي يغلبونهم بالكثرة فان اكثرية سابقي الامم السالفة من سابقي هذه الامة لا تمنع هذه الامة لا تمنع اكثرية تابعي هؤلاء من تابعي اولئك مثل ان يكون سابقوهم الفين وتابعوهم الفا فالمجموع ثلثة آلاف ويكون سابقوا هذه الامة الفا وتابعوهم ثلثة آلاف فالمجموع اربعة آلاف فرضا وهذا المجموع اكثر من المجموع الاول كما في روح البيان لكن هذا التاويل خلاف النص لان لفظ قليل من الآخرين مطلق شامل للسابقين والتابعين نعم قد روي مرفوعا ان الاولين والآخرين ههنا ايضا متقدموا هذه الامة ومتاخروهم وهو المختار كما في بحر العلوم فالمتقدمون مثل الصحابة والتابعين رضي الله عنهم ويمكن ان يراد من قوله تعالى ثلة من الاولين اصحاب الميمنة ومن قوله تعالى قليل من الآخرين السابقون والله اعلم بالصواب ١٢ ۷۱ قوله موضونة الخ الوضن نسج الدرع فاستعير ههنا لمطلق النسج ١٢ ك ۷۲ قوله بقضبان الذهب جمع قضيب جريد النخل حالان من الضمير في الخبر اي استقروا عليها متكئين متقابلين ويحتمل ان يكون الثاني حالا متداخلة من الضمير في متكئين ١٢ ك ۷۳ قوله بقضبان قضبان جمع قضيب شاخ درخت ١٢ صراح ۷۴ قوله على شكل الاولاد اي هم مخلوقون في الجنة ابتداء كالحور العين ليسوا من اولاد الدنيا وانما سموا اولادا لكونهم على شكل الاولاد كما افاده المفسر وهذا هو الصحيح وقيل هم اولاد المؤمنين الذين ماتوا صغارا ورد بان الله اخبر انهم يلحقون بآبائهم في السيادة والخلقة وقيل هم صغار اولاد الكفار وقيل غير ذلك ١٢ ۷۵ قوله بفتح الزاي بزنة المجهول من المجرد لابي عمرو ونافع وابن كثير وابن عامر ١٢ ك ۷۶ قوله من نزف الشارب اذا ذهب عقله بالسكر وانزف اذا فني شرابه وقيل هما بمعنى واحد ذهاب العقل والى ذلك ميل المفسر حيث قال لا يحصل لهم منها صداع ولا ذهاب عقل ١٢ ك ۷۷ قوله اي لا يحصل لهم منها صداع ولا ذهاب عقل الخ فيه لف ونشر مرتب يعني فسر الشارح معنى لا يصدعون ولا ينزفون بقوله اي لا يحصل لهم منها صداع ولا ذهاب عقل على ترتيب المذكور ١٢ ۷۸ قوله حور عين مبتدأ خبره محذوف قدره بقوله لهم وقوله في قراءة بجر حور عين وفيه اوجه احدها انه عطف على جنات النعيم كانه قيل هم في جنات النعيم وفاكهة ولحم وحور عين قاله الزمخشري الثاني انه معطوف على باكواب وذلك بتجوز في قوله يطوف اذ معناه ينعمون فيها باكواب وبكذا ونحو قاله الزمخشري الثالث انه معطوف عليه حقيقة وان الولدان يطوفون عليهم بالحور ايضا فان فيه لذة لهم ١٢ جمل ۷۹ قوله بدل ضمها اي الذي هو حقها لان المفرد عيناء كما قال بوزن حمراء وما كان ذلك تجمع على فعل بضم الفاء من الجمل ١٢ ۸۰ قوله بجر حور عين اي عطف على جنات بتقدير مضاف اي هم في جنات ومضاجعة حور ١٢ ك ۸۱ قوله ما يؤثم اي ما يوقع في الاثم وقيل لا نسبة الى الاثم اي لا يقال له اثم ١٢ ك ۸۲ قوله بدل من قيلا آه عبارة السمين قوله سلاما سلاما فيه اوجه احدها انه بدل من قيلا اي لا يسمعون فيها الا سلاما سلاما الثاني انه نعت لقيلا الثالث انه منصوب بنفس قيلا اي الا ان يقولوا سلاما سلاما وهو قول الزجاج الرابع ان يكون منصوبا بفعل مقدر ذلك الفعل محكي بقيلا تقديره الا قيلا اسلموا سلاما ١٢ ج ۸۳ قوله شجر النبق نبق يعني سدر بالفارسية كنار ١٢ ۸۴ قوله لا شوك فيه اي من خضد الشوك اذا قطعه وقيل معناه مثنى اغصانه من كثرة حمله من خضد الغصن اذا ثناه ١٢ ك ۸۵ قوله شجر الموز بفتح الميم معروف وقيل هو ام غيلان وله انوار طيب الرائحة ١٢ ك ۸۶ قوله منضود نضد برهم نهادن رخت منضود برهم نهاده ١٢ صراح ۸۷ قوله دائم اي او منبسط لا يتقلص وفي الحديث ان في الجنة شجرة يسير الراكب في ظلها مائة عام يرواه البخاري ١٢ ۸۸ قوله ولا ممنوعة بثمن كثمار الدنيا لا يتوصل اليها الا بثمن وعن ابن عباس لا تمنع من اراد اخذها ١٢ ك ۸۹ قوله مرفوعة على السرر او مرفوعة يكون بعضها فوق بعض او رفيعة القدر وفي حديث عند الترمذي والنسائي ارتفاعها كما بين السماء

وَلَا وَجَع عُرُبًا بضم الراء وسكونها جمع عروب وهي المتحببة الى زوجها عشقا له اَتْرَابًا ۝ جمع ترب اى
مستويات في السن لِّاَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ۝ صلة انشأناهن وجعلناهن وهم ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ۝ وَثُلَّةٌ ع ٤٨ ١٤
مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ۝ وَاَصْحٰبُ الشِّمَالِ مَا اَصْحٰبُ الشِّمَالِ ۝ فِيْ سَمُوْمٍ ريح حارة من النار تنفذ في المسام وَّ
حَمِيْمٍ ۝ ماء شديد الحرارة وَّظِلٍّ مِّنْ يَّحْمُوْمٍ ۝ دخان شديد السواد لَّا بَارِدٍ كغيره من الظلال وَّلَا
كَرِيْمٍ ۝ حسن المنظر اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ في الدنيا مُتْرَفِيْنَ ۝ منعمين لا يتعبون في الطاعة وَكَانُوْا يُصِرُّوْنَ
عَلَى الْحِنْثِ الذنب الْعَظِيْمِ ۝ اى الشرك وَكَانُوْا يَقُوْلُوْنَ ۝ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ۝ في
الهمزتين في الموضعين التحقيق وتسهيل الثانية وادخال الف بينهما على الوجهين اَوَ اٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ۝ بفتح الواو
للعطف والهمزة للاستفهام وهو في ذلك وفيما قبله للاستبعاد وفي قراءة بسكون الواو عطفا بأو و
المعطوف عليه محل ان واسمها قُلْ اِنَّ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ ۝ لَمَجْمُوْعُوْنَ ۝ اِلٰى مِيْقَاتِ لوقت يَوْمٍ
مَّعْلُوْمٍ ۝ اى يوم القيامة ثُمَّ اِنَّكُمْ اَيُّهَا الضَّآلُّوْنَ الْمُكَذِّبُوْنَ ۝ لَاٰكِلُوْنَ مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّوْمٍ ۝ بيان للشجر
فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا من الشجر الْبُطُوْنَ ۝ فَشٰرِبُوْنَ عَلَيْهِ اى الزقوم المأكول مِنَ الْحَمِيْمِ ۝ فَشٰرِبُوْنَ شُرْبَ
بفتح الشين وضمها مصدر الْهِيْمِ ۝ الابل العطاش جمع هيمان للذكر وهيمى للانثى كعطشان وعطشى
هٰذَا نُزُلُهُمْ ما اعد لهم يَوْمَ الدِّيْنِ ۝ يوم القيامة نَحْنُ خَلَقْنٰكُمْ اوجدناكم عن عدم فَلَوْلَا هلا تُصَدِّقُوْنَ ۝
بالبعث اذ القادر على الانشاء قادر على الاعادة اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ ۝ تريقون المني في ارحام النساء
ءَاَنْتُمْ بتحقيق الهمزتين وابدال الثانية الفا وتسهيلها وادخال الف بين المسهلة والاخرى وتركه
في المواضع الاربعة تَخْلُقُوْنَهٗ اى المني بشرا اَمْ نَحْنُ الْخٰلِقُوْنَ ۝ نَحْنُ قَدَّرْنَا بالتشديد والتخفيف
بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ۝ بعاجزين عَلٰى عن اَنْ نُّبَدِّلَ نجعل اَمْثَالَكُمْ مكانكم وَنُنْشِئَكُمْ
نخلقكم فِيْ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ من الصور كالقردة والخنازير وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْاَةَ الْاُوْلٰى وفي قراءة
بسكون الشين فَلَوْلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝ فيه ادغام التاء الثانية في الاصل في الذال اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ ۝
تثيرون الارض وتلقون البذر فيها ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗ تنبتونه اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ ۝ لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنٰهُ
حُطَامًا نباتا يابسا لا حب فيه فَظَلْتُمْ اصله ظللتم بكسر اللام فحذفت تخفيفا اى اقمتم نهارا تَفَكَّهُوْنَ ۝
حذف منه احدى التائين في الاصل تعجبون من ذلك وتقولون اِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ ۝ نفقة زرعنا بَلْ
نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ۝ ممنوعون رزقنا اَفَرَءَيْتُمُ الْمَآءَ الَّذِيْ تَشْرَبُوْنَ ۝ ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ

---

١ قوله وهي المتحببة الى زوجها كذا هو المأثور عن ابن عباس والحسن ومجاهد وقتادة وهو المعروف في اللغة في النهاية هي المرأة الحسناء المتحببة الى زوجها وعن ابن عباس وعكرمة انها الغنجة اى الشكلة وقيل كلاهن عربي وفيه روى ابن ابي حاتم حديثا مرفوعا ١٢ كمالين ٢ قوله مستويات الخ اى وهو ثلاث وثلاثون سنة لما في الحديث يدخل اهل الجنة الجنة جردا مردا بيضا مكحولين ابناء ثلاثين او قال ثلاث وثلاثين على خلق آدم عليه السلام ستون ذراعا في سبعة اذرع وروى ايضا انه صلى الله عليه وسلم قال من دخل الجنة من صغير او كبير يرد الى ثلاثين سنة في الجنة لا يزاد عليها ابدا وكذلك اهل النار ١٢ صاوى ٣ قوله صلة انشأناهن اى متعلقة به والمعنى انشأناهن لاجل اصحاب اليمين ويصح تعلقها باترابا والمعنى جعلناهن اترابا اى مساويات لاصحاب اليمين في الطول والعرض والجمال فلا تتخير امرأة عن رجل في الجنة ١٢ صاوى ٤ قوله من الاولين وثلة من الآخرين ولا يعارضه قوله تعالى من قبل وقليل من الآخرين فانه في المقربين وذلك في اصحاب اليمين ويحتمل ان يكون المراد من الاولين ههنا متقدمي هذه الامة ١٢ ك ٥ قوله وثلة من الآخرين فان قلت قال قبل هذا وقليل من الآخرين ثم قال ههنا وثلة من الآخرين قلت ذلك في السابقين وهذا في اصحاب اليمين انهم يتكاثرون من الاولين والآخرين جميعا مدارك وفي روح البيان اى هم امة من الاولين وامة من الآخرين وفي الحديث هم جميعا من امتي وفي الخطيب وعن عروة بن رويم قال لما نزل قوله تعالى ثلة من الاولين وقليل من الآخرين بكى عمر رضـ وقال يا نبي الله آمنا برسول الله وصدقناه ومن ينجو منا قليل فانزل الله تعالى ثلة من الاولين وثلة من الآخرين فدعا رسول الله صلى الله عليه وسلم عمر فقال انزل الله تعالى فيما قلت فقال عمر رضي الله عنه رضينا عن ربنا وتصديق نبينا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من آدم الينا ثلة ومنا الى يوم القيامة ثلة ١٢ ٦ قوله في سموم اى في حر نار ينفذ في المسام قوله وحميم اى ماء حار متناه في الحرارة قوله وظل من يحموم اى من دخان اسود قوله لا بارد ولا كريم الخ نفى لصفتي الظل عنه يريد انه ظل ولكن لا كسائر الظلال سماه ظلا ثم نفى عنه برد الظل وروحه ونفعه من يأوي اليه من اذى الحر والمعنى انه ظل حار ضار ١٢ مدارك ٧ قوله ريح الخ وقيل واد في جهنم وقيل اسم من اسمائها ١٢ ٨ قوله انهم كانوا الخ تعليل لاستحقاقهم هذه العقوبة قال الرازي والحكمة في ذكره سبب عذابهم ولم يذكر في اصحاب اليمين سبب ثوابهم فلم يقل انهم كانوا قبل ذلك شاكرين مذعنين وذلك للتنبيه على ان الثواب منه تعالى فضل والعقاب منه عدل والفضل سواء ذكر سببه او لم يذكر لا يوهم بالمتفضل نقصا ولا ظلما واما العدل فانه ان لم يذكر سبب العقاب يظن انه ظالم ويدل على ذلك انه تعالى لم يقل في حق اصحاب اليمين جزاء بما كانوا يعملون كما قال في السابقين لان اصحاب اليمين نجوا بالفضل العظيم لا بالعمل بخلاف من كثرت حسناته يحسن اطلاق الجزاء في حقه ١٢ جمل ٩ قوله مترفين المترف كمكرم المتروك يصنع ما يشاء فلا يمنع كما في القاموس ١٢ ١٠ قوله وكانوا يصرون اى يداومون قوله على الحنث العظيم اى على الذنب العظيم او على الشرك لانه نقض عهد الميثاق والحنث نقض العهد المؤكد باليمين او الكفر بالبعث بدليل قوله واقسموا بالله جهد ايمانهم لا يبعث الله من يموت ١٢ مدارك ١١ قوله وادخال الف بينهما على الوجهين هذه العبارة لا تفيد الا قراءتين كما لا يخفى وكان عليه ان يقول وتركه اى ترك الادخال فالادخال وتركه حالتان مضروبتان ١٢ ١٢ قوله بفتح الواو للعطف اى للعطف على المستكن في لمبعوثون يعني آيا مادران وپدران پیشین ما نیز مبعوث شوند روح وقوله محل ان واسمها اى بعد ملاحظة تقدم المعطوف على الخبر والتقدير ائنا وآباؤنا لمبعوثون ١٢ جمل ١٣ قوله وهو في ذلك اى في الاستفهام في هذا الموضع وهو قوله او آباؤنا وقوله فيما قبله اى وهو قوله ائذا متنا ائنا لمبعوثون قوله وفي قراءة اى وهي سبعية ايضا وفي البيضاوي ان المعطوف عليه الضمير المستكن في لمبعوثون آه وحسن العطف على الضمير في لمبعوثون من غير تاكيد بنحن للفاصل الذي هو الهمزة كما حسن في قوله ما اشركنا ولا آباؤنا لفصل لا المؤكد للنفي قاله في الكشاف ١٢ ١٤ قوله قل ان الاولين الخ رد لانكارهم واستبعادهم قوله لوقت يوم اى فيه وضمن الجمع معنى السوق فعداه بالى والا فمقتضى الظاهر تعديته بفي ١٢ صاوى ١٥ قوله جمع هيمان الخ هذا سبق قلم والصواب ان يقول جمع اهيم لان هيم اصله هيم بضم الهاء بوزن حمر قلبت الضمة كسرة لتصح الياء وحمر جمع لاحمر وحمراء والمعنى يكونون في تمرض مرضا شديدا ١٢ صاوى ١٦ قوله هذا نزلهم الخ اى ما ذكر من ماكولهم ومشروبهم والنزل في الاصل ما يهيأ للضيف اول قدومه من التحف والكرامة فتسميته نزلا تهكم بهم ١٢ صاوى ١٧ قوله افرأيتم ما تمنون احتجاجات على الكافرين المنكرين للبعث والمعنى اخبروني فمفعوله الاول ما تمنون والثاني الجملة الاستفهامية ١٢ صاوى ١٨ قوله تريقون المني في ارحام النساء وفي قراءة تمنون بفتح التاء وهما بمعنى ١٢ كمالين ١٩ قوله انتم تخلقونه آه يجوز فيه وجهان احدهما انه فاعل بفعل مقدر اى اتخلقونه انتم فلما حذف الفعل لدلالة ما بعده عليه انفصل الضمير وهذا من باب الاشتغال والثاني ان انتم مبتدأ والجملة بعده خبره والاول ارجح لاجل اداة الاستفهام ١٢ ج ٢٠ قوله اى المني اشار الى ان المراد بخلق المني خلق ما يحصل منه ففيه تقدير او تجوز ١٢ كما ٢١ قوله وننشئكم فيما لا تعلمون من الخلق والاطوار لا تعهدون بمثلها وفي الآية اشارة الى ان الله تعالى ليس بعاجز عن تبديل الصفات البشرية بالصفات الملكية وجعل السالكين مظهر الصفات غير صفاتهم التي هم عليها اذ توارد الصفات المختلفة المتباينة على نفس واحدة على مقتضى الحكمة البالغة ليس من المحال ١٢ روح ٢٢ قوله النشأة بفتح الشين والمد لابي عمرو وابن كثير وفي قراءة للباقين بسكون الشين ١٢ ك ٢٣ قوله ما تحرثون الحرث تهيئة الارض للزراعة والقاء البذر فيها قاله الراغب ١٢ كمالين ٢٤ قوله تثيرون الارض الخ انما فسر الحرث بمجموع الامرين مراعاة لمعناه اللغوي ولان الشان ان البذر يكون معه اثارة الارض والمناسب ههنا تفسيره بالبذر والمعنى افرأيتم البذر الذي تلقونه في الطين انتم تنبتونه ١٢ صاوى ٢٥ قوله تنبتونه الزرع انبات ما القى من البذر ولا يقدر عليه الا الله وفي الحديث لا يقول احدكم زرعت وليقل حرثت ١٢ كمالين ٢٦ قوله نباتا يابسا لا حب فيه من الحطم وهو الكسر او خاص باليابس ١٢ كمالين ٢٧ قوله تفكهون الخ هو في الاصل من التفكه وهو القاء الفاكهة من اليد وهو لا يكون من الشخص الا عند اصابة الامر المكروه فقوله تعجبون اى من غرابة ما نزل بكم تفسير باللازم ١٢ صاوى ٢٨ قوله انا لمغرمون اى لملزمون غرامة ما انفقنا ١٢ ابو السعود

السحاب جمع مزنة اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ ۝ لَوْ نَشَآءُ جَعَلْنٰهُ اُجَاجًا ملحا لا یمکن شربه فَلَوْلَا فهلا تَشْكُرُوْنَ ۝
اَفَرَءَیْتُمُ النَّارَ الَّتِیْ تُوْرُوْنَ ۝ تخرجون من الشجر الاخضر ءَاَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَهَاۤ کالمرخ والعفار والکلخ
اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِـُٔوْنَ ۝ نَحْنُ جَعَلْنٰهَا تَذْكِرَةً لنار جهنم وَّ مَتَاعًا بلغة لِّلْمُقْوِیْنَ ۝ للمسافرین من اقوی القوم
ای صاروا بالقوی بالقصر والمد ای القفر وهو مفازة لا نبات فیها ولا ماء فَسَبِّحْ نزه بِاسْمِ زائد رَبِّكَ
الْعَظِیْمِ ۝ ای الله فَلَاۤ اُقْسِمُ لا زائدة بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ ۝ بمساقطها لغروبها وَ اِنَّهٗ ای القسم بها
لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِیْمٌ ۝ ای لو کنتم من ذوی العلم لعلمتم عظم هذا القسم اِنَّهٗ ای المتلو علیکم
لَقُرْاٰنٌ كَرِیْمٌ ۝ فِیْ كِتٰبٍ مکتوب مَّكْنُوْنٍ ۝ مصون وهو المصحف لَّا یَمَسُّهٗۤ خبر بمعنی النهی اِلَّا
الْمُطَهَّرُوْنَ ۝ ای الذین طهروا انفسهم من الاحداث تَنْزِیْلٌ منزل مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ اَفَبِهٰذَا
الْحَدِیْثِ القران اَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَ ۝ متهاونون مکذبون وَ تَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ من المطر ای شکره اَنَّكُمْ
تُكَذِّبُوْنَ ۝ بسقیا الله حیث قلتم مطرنا بنوء کذا فَلَوْلَاۤ فهلا اِذَا بَلَغَتِ الرُّوْحُ وقت النزع الْحُلْقُوْمَ ۝
وهو مجری الطعام وَ اَنْتُمْ یا حاضری المیت حِیْنَىٕذٍ تَنْظُرُوْنَ ۝ الیه وَ نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْكُمْ بالعلم
وَ لٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ ۝ من البصیرة ای لا تعلمون ذلک فَلَوْلَاۤ فهلا اِنْ كُنْتُمْ غَیْرَ مَدِیْنِیْنَ ۝ مجزیین
بان تبعثوا ای غیر مبعوثین بزعمکم تَرْجِعُوْنَهَاۤ تردون الروح الی الجسد بعد بلوغ الحلقوم اِنْ
كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝ فیما زعمتم فلولا الثانیة تاکید للاولی واذا ظرف لترجعون المتعلق به الشرطان و
المعنی هلا ترجعونها ان نفیتم البعث صادقین فی نفیه ای لینتفی عن محلها الموت فَاَمَّاۤ اِنْ كَانَ
المیت مِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ ۝ فَرَوْحٌ ای فله استراحة وَّ رَیْحَانٌ ۝ رزق حسن وَّ جَنَّتُ نَعِیْمٍ ۝ وهل الجواب
لاما او لان او لهما اقوال وَ اَمَّاۤ اِنْ كَانَ مِنْ اَصْحٰبِ الْیَمِیْنِ ۝ فَسَلٰمٌ لَّكَ ای له السلامة من العذاب مِنْ اَصْحٰبِ
الْیَمِیْنِ ۝ من جهة انه منهم وَ اَمَّاۤ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِیْنَ الضَّآلِّیْنَ ۝ فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِیْمٍ ۝ وَّ تَصْلِیَةُ
جَحِیْمٍ ۝ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ حَقُّ الْیَقِیْنِ ۝ من اضافة الموصوف الی صفته فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِیْمِ ۝ تقدم

سورة الحدید مکیة او مدنیة تسع وعشرون اٰیة بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ای نزهه کل شیء فاللام مزیدة وجیء بما دون من تغلیبا
للاکثر وَ هُوَ الْعَزِیْزُ فی ملکه الْحَكِیْمُ ۝ فی صنعه لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ یُحْیٖ بالانشاء
وَ یُمِیْتُ بعده وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ هُوَ الْاَوَّلُ قبل کل شیء بلا بدایة وَ

---

۵۱ قوله جعلناه اجاجا الخ حذفت اللام ہنا لعدم الاحتیاج الی التاکید اذ لا یتوہم ملک السحاب وما فیه من الماء بخلاف الزرع والارض ففی ذلک شائبة ملک فاتی فی جانبه بالموکد وہو اللام ۱۲ صاوی ۵۲ قوله اجاجا الخ من الاجیج وہو تلہب النار فانه یحرق الفم وہو بمعنی المر والحمیم والملح لکن المراد ہہنا الملح بقرینة المقام ۱۲ ک ۵۳ قوله کالمرخ ہو کثیف اللین من الشجر یوخذ منه النار ۱۲ کمالین ۵۴ قوله والکلخ فی المختار اخبرنا بعض اہل المغرب والشام بانه موجود معروف عندہم شبیه بالقصب توخذ منه قطعتان وتضرب احدہما بالاخری فتخرج النار واما المرخ والعفار فقد مر تفصیلہا منا فی سورة یٰس فراجعه ان شئت ۱۲ ۵۵ قوله للمسافرین ای خصوا بالذکر لان منفعتہم بہا اکثر من المقیمین فانہم یوقدونہا باللیل لتہرب السباع ویہتدی الضال ونحو ذلک من المنافع ۱۲ صاوی ۵۶ قوله القفر بتقدیم القاف علی الفاء وہو مفازة لا نبات فیہا ولا ماء سمیت مفازة للتفاول ۱۲ ک ۵۷ قوله باسم زائد ہو احد القولین والآخر انه لیس زائدا بل کما یجب تعظیم الذات وتنزیہہا عن النقائص کذلک یجب تعظیم الاسم وتنزیہه عن النقائص ولذا قال الفقہاء من وجد اسم اللہ تعالٰی مکتوبا فی ورقة وموضوعا فی قذر وترکه فقد کفر وذلک لان التہاون باسماء اللہ کالتہاون بذاته لان الاسم دال علی المسمی وہذا ہو الاتم فائدة اثبتوا فی خط الف اسم ہنا وحذفوہا من البسملة لکثرة دوران البسملة فی الکلام دون ما ہنا ۱۲ ۵۸ قوله بساقطہا وہی مغاربہا کذا فی ابی السعود وقوله لغروبہا لما فی غروبہا من زوال اثرہا والدلالة علی وجود مؤثر لا یزول تاثیرہ ۱۲ ۵۹ قوله لغروبہا قال القاضی وتخصیص المغارب بما فی غروبہا من زوال اثرہا والدال علی وجود مؤثر لا یزول تاثیرہ ۱۲ ۶۰ قوله وانه لقسم لو تعلمون عظیم معترض بین القسم وجوابه مقرر التاکید وتعظیم للمحلوف به واللہ اعلم بسر عظمته وفی اثناء ہذا الاعتراض اعتراض آخر وہو قوله لو تعلمون فانه اعتراض بین الموصوف وہو قسم وصفته وہو عظیم والحاصل انہما اعتراضان احدہما فی ضمن الآخر الاول بین القسم وجوابه والثانی بین الصفة والموصوف کما جری علیه الکشاف ہنا ولیس ہو من باب الاعتراض باکثر من جملة کما اوہمه کلام الکشاف فی تفسیر قوله وانی سمیتہا مریم ۱۲ ج ۶۱ قوله لو تعلمون جواب لو محذوف اشار الشارح الیه بقوله لعلمتم عظم ہذا القسم ۱۲ ۶۲ قوله خبر بمعنی النہی ولو کان باقیا علی خبریته لزم منه تخلف لان غیر المطہر یمسه وخبر اللہ تعالٰی لا یقع فیه خلف لان المراد بقوله تعالٰی الا المطہرون لا المحدثون خطیب وفی المدارک اذا جعلت الجملة صفة اخری للکتاب فالمراد بالمطہرین الملائکة ۱۲ ۶۳ قوله خبر بمعنی النہی ای لا یمسوہ ای یحرم علیہم مسه بدون الطہارة ولم یبق صریحا علی خبریته لئلا یلزم الخلف فی خبرہ تعالٰی لانه کثیرا ما یمس بدون الطہارة والخلف فی خبرہ تعالٰی محال ۱۲ ۶۴ قوله بمعنی النہی وعن مالک وجماعة انه خبر علی حقیقته والمطہرون ہم الملائکة وروی ہذا عن انس وقتادة وسعید بن جبیر وابی العالیة ۱۲ ک ۶۵ قوله الذین طہروا الخ فلا یجوز للمحدث والجنب والحائض مسه عند الائمة الاربعة ۱۲ ۶۶ قوله ای شکرہ فحذف المضاف واقیم المضاف الیه مقامه وقیل الرزق من السماء الشکر ولابن مردویه عن علی انه قرء النبی صلی اللہ علیه وسلم وتجعلون شکرکم وحملوہ علی التفسیر ۱۲ ک ۶۷ قوله بسقیا اللہ مفعول تکذبون وہو بالضم اسم من سقی اللہ الغیث ای انزله ۱۲ کمالین ۶۸ قوله بسقیا اللہ مصدر مضاف لفاعله ای یکون اللہ ہو الذی اسقاکم ۱۲ جمل ۶۹ قوله حیث قلتم مطرنا بنوء کذا ای سقوط نجم وغروبه مع طلوع نجم آخر فی مقابله قال ابن الصلاح النوء مصدر ناء النجم اذا سقط او غاب او نہض وہی ثمانیة وعشرون معروفة المطالع فی السنة وہی المعروفة بمنازل القمر یسقط فی کل ثلثة عشر لیلة نجم منہا فی المغرب مع طلوع مقابله فی المشرق وہم ینسبون المطر للغارب وقال الاصمعی للطالع ثم سمی النجم نفسه ۱۲ ک ۷۰ قوله بنوء کذا النوء النجم مال للغروب او سقوط النجم فی المغرب مع الفجر وطلوع الآخر یقابله من ساعته فی المشرق کذا فی القاموس ۱۲ ۷۱ قوله فلولا اذا بلغت الحلقوم ترتیب الآیة الکریمة ہکذا فلولا ترجعونہا ای النفس اذا بلغت الحلقوم ان کنتم غیر مدینین وفلولا الثانیة توکید قاله الزمخشری ۱۲ ۷۲ قوله الروح یعنی البخار اللطیف المنبعث من القلب دون النفس الناطقة فانہا لا توصف بما ذکر ۱۲ کمالین ۷۳ قوله مجزیین ای مدینین من الدین بمعنی الجزاء والباء سببیة فی قوله بان تبعثوا وقوله ای غیر مبعوثین تفسیر مراد ای فیجوز بالدین ہنا عن البعث جمل وفسر الآخرون قوله تعالٰی غیر مدینین ای غیر مربوبین من دان السلطان رعیته اذا ساسہم ۱۲ ۷۴ قوله ای غیر مبعوثین بزعمکم تفسیر باللازم فان عدم کونہم مجزیین بالبعث یلزمه عدم البعث فان البعث والحشر یلزمه الجزاء ونفی اللازم یلزم نفی الملزوم ۱۲ ک ۷۵ قوله ترددن الروح الخ معناہ ان کان الامر کما تقولون انه لا بعث ولا حساب ولا اله یجازی فلم لا تردون نفس من یعزز علیکم اذا بلغ الحلقوم فانتم تنظرون الیه وما یقاسیه من شدة النزع فاذا لم یمکنکم ذلک فاعلموا ان ثم قادر مختار بیدہ الامر ۱۲ ۷۶ قوله المتعلق به الشرطان وہما ان کنتم غیر مدینین وان کنتم صادقین ومعنی تعلقہما به انه جزاء لہما ای لکل منہما ففی العبارة نوع قلب اذ الجزاء ہو الذی یتعلق بالشرط وقوله والمعنی ہلا ترجعونہا لو اخرہ عن الشرطین بعدہ لکان اظہر فی الفہم بان یقول ان نفیتم البعث صادقین فی نفیه فہلا ترجعونہا وقوله کالبعث ای کما نفیتم البعث ہذا ہو الشرط الاول المذکور فی قوله ان کنتم غیر مدینین وقوله صادقین فی نفیه ہذا ہو الشرط الثانی المذکور فی قوله ان کنتم صادقین وقوله ای لینتفی علة للجزاء الذی ہو قوله ہلا ترجعونہا وقوله عن محلہا وہو الجسد ۱۲ جمل ۷۷ قوله ای فله اشار به الی ان فروح مبتدأ خبرہ مقدر قبله ای فله روح کما مر فی الخطیب ۷۸ قوله رزق وقیل ہو الریحان المشموم واخرج ابن جریر عن ابی العالیة انه قال لم یکن احد من المقربین یفارق حتی یؤتی ببعض من ریحان الجنة فیشمه ثم یقبض ۱۲ ک ۷۹ قوله وہل الجواب لاما ای وجواب ان محذوف لدلالة المذکور علیه وہذا ہو الراجح لانه عہد حذف جواب ان کثیرا ۱۲ ۸۰ قوله اقوال ای ثلثة وقال الشیخ الرضی قوله فروح جواب اما استغنی به عن جواب ان والدلیل علی انہا لیست جواب ان عدم جواز ان جئتنی اکرمک بالجزم ووجوبه بالرفع ۱۲ ق ۸۱ قوله من جہة انه منہم اشار به الی من تعلیلیة ای من اجل انه منہم ۱۲ صاوی ۸۲ قوله تقدم ای ان سبح بمعنی نزہ وان لفظ باسم زائد ای نزہ ربک العظیم ۱۲ ۸۳ قوله سبح للہ ما فی السموات والارض الخ ومجیئه فی بعض الفواتح ماضیا وفی البعض مضارعا لایذان بتحقیقه فی جمیع الاوقات وفیه تنبیه علی ان حق من شانه التسبیح الاختیاری ان یسبحه تعالٰی فی جمیع اوقاته من ابی السعود ۱۲ ۸۴ قوله سبح للہ فان قلت ان سبح تعدی بنفسه فما وجه الاتیان باللام اجیب بان اللام زائدة للتاکید کما فی نصحت له وعلیه اقتصر المفسر او للتعلیل والمعنی فعل التسبیح لاجل رضاء اللہ لا لغرض آخر ۱۲ ۸۵ قوله فاللام مزیدة ای للتاکید ومفرع علی قوله ای نزہه او اصلیة للتعلیل کما علمت ۱۲ ۸۶ قوله تغلیبا للاکثر ای وہو غیر العاقل فالمراد بالسموات والارض جہة العلو والسفل فیشمل نفس السموات والارض واعلم ان تسبیح العقلاء بلسان المقال اتفاقا واختلف فی تسبیح غیرہم فقیل بالحال ای ان ذاتہا دالة علی تنزیه صانعہا عن کل نقص وقیل بلسان المقال ایضا ولکن لا نطلع علی تسبیحہا الا من خصہا اللہ بذلک ۱۲ صاوی

الآخر بعد كل شئ بلا نهاية والظاهر بالادلة عليه والباطن عن ادراك الحواس وهو بكل شيء
عليم ۝ هو الذي خلق السموات والارض في ستة ايام من ايام الدنيا اولها الاحد وآخرها الجمعة
ثم استوى على العرش الكرسي استواء يليق به يعلم ما يلج يدخل في الارض كالمطر والاموات
وما يخرج منها كالنبات والمعادن وما ينزل من السماء كالرحمة والعذاب وما يعرج يصعد فيها كالاعمال
الصالحة والسيئة وهو معكم بعلمه اين ما كنتم والله بما تعملون بصير ۝ له ملك السموات والارض
والى الله ترجع الامور ۝ الموجودات جميعها يولج الليل يدخله في النهار فيزيد وينقص الليل ويولج
النهار في الليل فيزيد وينقص النهار وهو عليم بذات الصدور ۝ بما فيها من الاسرار والمعتقدات
آمنوا داوموا على الايمان بالله ورسوله وانفقوا في سبيل الله مما جعلكم مستخلفين فيه
من مال من تقدمكم ويستخلفكم فيه من بعدكم نزل في غزوة العسرة وهي غزوة تبوك فالذين
آمنوا منكم وانفقوا اشارة الى عثمان رضي الله تعالى عنه لهم اجر كبير ۝ وما لكم لا تؤمنون خطاب
للكفار اي لا مانع لكم من الايمان بالله والرسول يدعوكم لتؤمنوا بربكم وقد اخذ بضم
الهمزة وكسر الخاء وبفتحهما ونصب ما بعده ميثاقكم عليه اي اخذه الله في عالم الذر حين اشهدهم
على انفسهم الست بربكم قالوا بلى ان كنتم مؤمنين ۝ اي مريدين الايمان به فبادروا اليه هو الذي
ينزل على عبده آيات بينات آيات القرآن ليخرجكم من الظلمات الكفر الى النور الايمان وان الله بكم في
اخراجكم من الكفر الى الايمان لرءوف رحيم ۝ وما لكم بعد ايمانكم أ لا فيه ادغام نون ان في لام لا
تنفقوا في سبيل الله ولله ميراث السموات والارض بما فيهما فيصل اليه اموالكم من غير اجر الانفاق
بخلاف ما لو انفقتم فتؤجرون لا يستوي منكم من انفق من قبل الفتح لمكة وقاتل اولئك اعظم درجة
من الذين انفقوا من بعد وقاتلوا وكلا من الفريقين وفي قراءة بالرفع مبتدأ وعد الله الحسنى
الجنة والله بما تعملون خبير ۝ فيجازيكم به من ذا الذي يقرض الله بانفاق ماله في سبيل الله قرضا ع ١٠
حسنا بان ينفقه لله تعالى فيضاعفه له وفي قراءة فيضعفه بالتشديد من عشر الى اكثر من سبع مائة كما ذكر في البقرة ١٧
وله مع المضاعفة اجر كريم ۝ مقترن به رضى واقبال اذكر يوم ترى المؤمنين والمؤمنات يسعى نورهم
بين ايديهم امامهم ويكون بايمانهم ويقال لهم بشراكم اليوم جنات اي دخولها تجري من تحتها
الانهار خالدين فيها ذلك هو الفوز العظيم ۝ يوم يقول المنافقون والمنافقات للذين آمنوا انظرونا ابصرونا

١ه قوله الآخر بعد كل شئ اي الباقي بذاته بعد استحقاق كل ما سواه الفناء وبهذا اندفع ما يقال ان الجنة والنار وما فيهما لا يطرأ عليهما الفناء لان كل موجود بعد عدم قابل للفناء وبقاء ما ذكر ببقاء الله لا ذاتي له ١٢ صاوي ٢ه قوله في ستة ايام سنا للتأني في الامور ١٢ الخطيب ٣ه قوله ثم استوى على العرش في الخطيب هذا كناية عن انفراده بالتدبير واحاطة قدرته وعلمه كما يقال في ملوكنا جلس فلان على سرير الملك يعني انه انفرد بالتدبير لا يكون هناك سرير فضلا عن جلوس وأتى بأداة التراخي تنبيها على عظمته ١٢ ٤ه قوله والسيئة المناسب حذفه لان الذي يرفع انما هو الاعمال الصالحة قال تعالى اليه يصعد الكلم الطيب والعمل الصالح يرفعه ١٢ صاوي ٥ه قوله وهو معكم الخ في التاويلات النجمية وهو معكم لا بالمعية المفهومة للعوام والخواص ايضا بل بالمعية المذوقة بالذوق الكشفي الشهودي اي انا معكم بحسب مراتب شهودكم ان كنتم في المشهد الفعلي فانا معكم بالتجلي الذاتي ما اتقدم ولا اتاخر عنكم ١٢ ٦ه قوله آمنوا بالله ورسوله لما ذكر انواعا من الدلائل الدالة على التوحيد شرع يامر عباده بالايمان وبترك الدنيا والاعراض عنها والنفقة في وجوه البر ١٢ صاوي ٧ه قوله داوموا على الايمان هكذا في جميع نسخ التفاسير وجواب عما يقال ان الخطاب للمؤمنين وحينئذ ففيه تحصيل الحاصل وهذا نتيجة ما قبله لانه لما ذكر ادلة التوحيد ولا شك ان التفكر فيها يزيد في الايمان ويوجب الدوام عليه نتج منه الامر بالدوام على الايمان ١٢ صاوي ٨ه قوله من مال من تقدمكم اي ممن كانت في ايديهم فانتقلت لهم فكانوا في ذلك المال خلفا عمن مضوا ١٢ ك وقال الصاوي من مال من تقدمكم اي كانتم خلفاء عمن تقدمكم ويصح ان المعنى من الاموال التي جعلكم الله خلفاء في التصرف فيها فهي في الحقيقة له لا لكم واعلم ان الاموال في الحقيقة لله تعالى فخلف فيها آدم يتصرف فيها واولاده خلف عنه وحينئذ فالخلافة اما عمن له التصرف الحقيقي وهو الله تعالى او عمن تصرف فيها قبله ممن كانت في ايديهم وانتقلت لهم وفي هذا حث على الانفاق وتهوين له على النفس فلا ينبغي البخل بمال الغير بل ينفقه في الوجوه التي تنفعه في المعاد ١٢ صاوي ٩ه قوله نزل في غزوة العسرة وهي غزوة تبوك يشكل هذا على القول بان السورة مكية ١٢ ١٠ه قوله وهي غزوة تبوك بالصرف نظرا للبقعة ومنعه للعلمية والتانيث وهو مقام على طرف الشام بينه وبين المدينة اربع عشرة مرحلة وكانت تلك الغزوة في السنة التاسعة بعد رجوعه صلى الله عليه وآله وسلم من الطائف وهي آخر غزواته ولم يقع فيها قتال بل لما وصلوا الى تبوك واقاموا بها عشرين ليلة وقع الصلح على دفع الجزية فرجع صلى الله عليه وسلم بالعز والنصر العظيم ١٢ صاوي ١١ه قوله اشارة الى عثمان آه فانه جهز في غزوة العسرة ثلثمائة بعير باقتابها واحلاسها واحمالها وجاء بالف دينار ووضعها بين يدي رسول الله صلى الله عليه وسلم ١٢ ج ١٢ه قوله اي مريدين الايمان به جواب عما يقال كيف قال وما لكم لا تؤمنون بالله ثم قال ان كنتم مؤمنين ويجاب ايضا بان المعنى ان كنتم مؤمنين بموسى وعيسى فان شريعتهما مقتضية للايمان بمحمد صلى الله عليه وسلم ١٢ صاوي ١٣ه قوله وما لكم ان لا تنفقوا الخ يعني اي غرض لكم في ترك الانفاق لله وانتم ميتون تاركون اموالكم من غير اجر فلم لا تتركونها مع الاجر بالانفاق ١٢ ك ١٤ه قوله ولله ميراث السموات والارض اي يرث كل شئ فيهما لا يبقى منه باق لاحد من مال وغيره يعني واي غرض لكم في ترك الانفاق في سبيل الله والجهاد مع رسوله والله مهلككم فوارث اموالكم وهو من ابلغ البعث على الانفاق في سبيل الله ١٢ مدارك ١٥ه قوله اولئك اعظم درجة الخ نزلت في ابي بكر رضي الله عنه لانه اول من اسلم وانفق في سبيل الله تعالى وفيه دليل فضله وتقدمه كما في اكثر التفاسير ١٢ ١٦ه قوله مبتدأ اي والعائد في الخبر محذوف اي وعده الله الحسنى الجنة كذا فسرها قتادة وعطاء ١٢ كمالين ١٧ه قوله من ذا الذي الخ يحتمل ان من اسم استفهام مبتدأ وذا خبره والذي بدل منه ويحتمل ان من ذا مبتدأ والموصول خبره وقوله يقرض الله الخ صلة الموصول على كلا الاحتمالين وهذا تنزيل منه سبحانه وتعالى حيث ملك عباده الاموال من عنده وسمى رجوعها اليه قرضا مع ان العبد وما ملكت يداه لسيده قال صاحب الحكم ومن مزيد فضله عليك ان خلق ونسب اليك ١٢ صاوي ١٨ه قوله حسنا الخ سمى قرضا لان القرض اخراج المال لاسترداد البدل اي من ذا الذي ينفق في سبيل الله حتى يبدله الله الاضعاف الكثيرة ١٢ جمل ١٩ه قوله فيضاعفه بالرفع لابي عمرو والاكثر اي فهو يضاعفه وبالنصب لعاصم على جواب الاستفهام وفي قراءة لابن عامر فيضعفه بالتشديد ١٢ ك ٢٠ه قوله مقترن به رضى واقبال يعني ان المراد بالاجر الكريم ما اقترن به رضا الله سبحانه واقباله عليه فلا يتوهم ان ذكره بعد مضاعفة الاجر تكرار وقال الزمخشري معناه ان ذلك الاجر المضموم اليه الاضعاف كريم محمود في نفسه كما انه زائد في الكم بالغ في الكيف وهو جملة حالية ١٢ ك ٢١ه قوله اذكر يوم يعني انه مفعول به لاذكر مقدرا وقيل ظرف لقوله اجر كريم او يضاعفه ١٢ ك ٢٢ه قوله يوم ترى آه فيه اوجه احدها انه معمول للاستقرار العامل في وله اجر اي استقر له اجر في ذلك اليوم الثاني انه مضمر اذكر فيكون مفعولا به الثالث تقديره يؤجرون يوم ترى فهو ظرف على اصله الرابع ان العامل فيه يسعى اي يسعى نور المؤمنين والمؤمنات يوم تراهم هذا اصله الخامس ان العامل فيه فيضاعفه قاله ابو البقاء ويسعى حال لان الرؤية بصرية وهذا اذا لم نجعله عاملا في يوم وبين ايديهم ظرف ليسعى ويجوز ان يكون حالا من نورهم ١٢ ج ٢٣ه قوله نورهم اي نورا لتوحيدهم الطاعات فيكون الى الجنة ١٢ كمالين ٢٤ه قوله بين ايديهم وبايمانهم وانما خص بهاتين الجهتين لانهم يؤتون صحائف اعمالهم من هاتين الجهتين فيجعل النور شعارا لهم وقيل عبر عن جميع الجهات عنهما تعبيرا للكل بالجزء لشرفهما والجملة حالية ١٢ ك ٢٥ه قوله ويكون اي النور بايمانهم يريد ان الجار والمجرور متعلق بمحذوف وهو معطوف على يسعى وليس عطفا على قوله بين ايديهم حتى يكون داخلا تحت السعي فان السعي لا يلائم اليمين ١٢ ك ٢٦ه قوله ويقال لهم آه اي تقول الملائكة الذين يتلقونهم بشراكم اليوم اي بشارتكم العظيمة في جميع ما يستقبلكم الى غير نهاية ١٢ صاوي ٢٧ه قوله اي دخولها ايضاح هذا الاعراب ما ذكره السمين بقوله بشراكم مبتدأ واليوم ظرف وجنات خبره على حذف مضاف اي المبشر به دخول جنات وهذه الجملة في محل نصب بقول مقدر وهو العامل في الظرف كما تقدم آه ثم قال قوله خالدين نصب على الحال والعامل فيها المضاف المحذوف اذ التقدير بشراكم دخولكم جنات خالدين فيها فحذف الفاعل وهو ضمير المخاطب واضيف المصدر لمفعوله فصار دخول جنات ثم حذف المضاف واقيم المضاف اليه مقامه في الاعراب ولا يجوز ان يكون بشراكم هو العامل فيها لانه مصدر وقد اخبر عنه قبل ذكر متعلقاته فيلزم الفصل باجنبي آه ومعلوم ان البشرى بمعنى المبشر به ١٢ ج ٢٨ه قوله ابصرونا لانهم اذا نظروا اليهم استقبلوهم بوجوههم فيضيء لهم المكان وهذا اليق بقولهم نقتبس من نوركم من البيضاوي وغيره ١٢

تعليقات جديدة من التفاسير المعتبرة لحل جلالين

۱ قوله ارجعوا وراءكم فالتمسوا نورا فرجعوا الى آخره اخرج الطبراني عن ابن عباس ان الله يعطي لكل مؤمن نورا ولكل منافق نورا فاذا استووا على الصراط سلب الله نور المنافقين والمنافقات فقال المنافقون انظرونا نقتبس من نوركم وقال المؤمنون اتمم لنا نورنا فلا يذكر عند ذلك احد احدا وفي رواية لابن جرير والبيهقي فقال المؤمنون ارجعوا وراءكم من حيث جئتم من الظلمة فالتمسوا هنالك اليوم وعند الحاكم عن ابي امامة قيل لهم ارجعوا وراءكم فالتمسوا نورا وهي خدعة الله تعالى التي خدع بها المنافقين حيث قال يخادعون الله وهو خادعهم فيرجعون الى المكان الذي قسم فيه النور فينصرفون اليهم قال الصاوي والمعنى ارجعوا خائبين لا سبيل لكم الى نورنا وهذا استهزاء بهم وذلك لانهم لا يستطيعون الرجوع الى الموقف ولا الى الدنيا ۱۲ ۲ قوله فضرب بينهم الخ الظاهر ان قوله فضرب بينهم الخ معطوف على قوله قيل ارجعوا وراءكم متفرع عليه فان المؤمنين او الملائكة لما منعوا المنافقين عن اللحوق بهم والاستضاءة بانوار معارفهم واعمالهم بقي المنافقون في ظلمة نفاقهم فصاروا بذلك كانه ضرب بينهم وبين النور الذي يؤديهم الى الجنة سور فعلى هذا يكون قوله فضرب بينهم بسور من قبيل الاستعارة التمثيلية وقيل يضرب بين الجنة والنار حائط موصوف بما ذكرا وهو حجاب الاعراف ۱۲ جمل ۳ قوله بسور اي سور والباء زائدة السور لغة حائط المدينة والمراد به ههنا الحائط والحجاب الذي ضرب بين اهل الجنة واهل النار ۱۲ ك ۴ قوله باب آه مبتدا وخبر في موضع جر صفة لسور وقوله باطنه فيه الرحمة هذه الجملة يجوز ان تكون في موضع جر صفة ثانية لسور ويجوز ان تكون في موضع رفع صفة لباب وهو اولى لقربه والضمير انما يعود على الاقرب الا بقرينة وقرء زيد بن علي وعمرو بن عبيد فضرب مبنيا للفاعل وهو الله ۱۲ ج ۵ قوله باطنه اي باطن السور او الباب ۱۲ لط ۶ قوله ينادونهم اي ينادي المنافقون المؤمنين من وراء السور حين حجب بينهم ۱۲ ك ۷ قوله فتنتم انفسكم اي اهلكتموها بالنفاق واهلكتموها ۱۲ مدارك ۸ قوله وتربصتم الخ اي انتظرتم لهم حوادث الدهر من الهلاك والتفرقة والاطماع في امتداد الاعمار في نزول الدوائر بالمؤمنين ۱۲ ك ۹ قوله الشيطان اي او الاعتقاد بانه لا بعث او لانه تعالى غفور كريم لا يعذب ۱۲ ك ۱۰ قوله فدية هو البدل او العوض للنفس من الخطيب ۱۲ ۱۱ قوله الم يان العامة على ان يان بسكون الهمزة وكسر النون مضارع انى من باب رمى فهو معتل حذف منه الياء التي هي لامه للجازم من انجل والمعنى الم يحن وقت وعن ابي بكر الصديق رضي الله عنه ان هذه الآية قرئت بين يديه وعنده قوم من اهل اليمامة فبكوا بكاء شديدا فنظر اليهم فقال هكذا كنا قست القلوب قال السهروردي في العوارف حتى قست القلوب اي تصلبت وادمنت سماع القرآن والفت انواره فما استغربته حتى تتغير والواجد كالمستغرب ولهذا قال بعضهم حالي قبل الصلاة كحالي في الصلاة اشارة منه الى استمرار حال الشهود انتهى فقوله حتى قست القلوب ظاهره تقبيح للقلوب بالقسوة والتاوين وحقيقته التحسين لها بالشهود والتمكين قال البقلي رحمه الله في الآية هذا في حق قوم من ضعفاء المريدين الذين في نفوسهم بقايا الميل الى الحظوظ حتى يحتاجوا الى الخشوع عند ذكر الله واهل الصفوة احترقوا في الله بنيران محبة الله ۱۲ من روح البيان ۱۲ قوله يحن من الحين سقط عليها للجازم والنار الوقت كما في قوله تعالى غير ناظرين اناه وآن يئين كباع يبيع يحين لفظا ومعنى ۱۲ ك ۱۳ قوله نزلت في شان الصحابة الخ لابن مردويه عن عائشة قالت خرج النبي صلى الله عليه وسلم على نفر من اصحابه وهم يضحكون فقال تضحكون ولم ياتكم امان من ربكم ولقد انزل الي من ضحككم الم يان الآية قالوا يا رسول الله ما كفارة ذلك قال تبكون بقدر ما ضحكتم ۱۲ ك ۱۴ قوله لما اكثروا المزاح اي بسبب لين العيش الذي اصابوه في المدينة فتكاسلوا عن العبادة واكثروا المزاح ففي الخازن نزلت في المؤمنين وذلك لانهم لما قدموا المدينة اصابوا من لين العيش ورفاهيته ففتروا عن بعض ما كانوا عليه فعوتبوا ونزل في ذلك الم يان للذين آمنوا الآية قال ابن مسعود ما كان بين اسلامنا وبين ان عاتبنا الله بهذه الآية الا اربع سنين ۱۲ جمل ۱۵ قوله القرآن والمراد بذكر الله ان يذكر الله وقيل المراد به القرآن ايضا فيكون من عطف احد الوصفين لشيء على الوصف الآخر فالقرآن جامع للوصفين للذكر والمواعظ وانه نازل من السماء ۱۲ ك ۱۶ قوله خطاب للمؤمنين اي الذين عوتبوا في شان المزاح كان الله تعالى يقول لهم يا عبادي لا تقنطوا من رحمتي فان شاني احياء الارض الميتة بالنبات فكذلك اذا حصل منكم الانابة والرجوع احييت قلوبكم بالذكر والفكر فانبتت العلوم والمعارف ۱۲ صاوي ۱۷ قوله الايمان بالجر يفسر لما تقبله اي الذي صدقوا الله ورسوله ۱۲ ك ۱۸ قوله راجع الى الذكور والاناث اي فهو معطوف على مجموع الفعلين لا على الاول فقط كما قيل لما يلزم عليه من العطف على الصلة قبل تمامها وقوله في صلة ال نعت للاسم اي الاسم الكائن في صلة ال قوله فيها متعلق بحل بعده جمل وفي الخطيب قوله واقرضوا الله عطف على معنى الفعل في المصدقين لان اللام بمعنى الذين واسم الفاعل بمعنى اصدقوا كانه قيل ان الذين اصدقوا واقرضوا الله وقوله وذكر القرض الخ جواب عما يقال ان قوله واقرضوا يغني عنه قوله ان المصدقين على قراءة التشديد لان المراد بالقرض الصدقة وحاصل الجواب انما اعيد ذكره توطئة لوصفه بالحسن والقرض الحسن عبارة عن التصدق من الطيب عن طيبة النفس وخلوص النية على المستحق للصدقة ابو السعود فيندفع توهم التكرار لان هذا تصدق مقيد وما قبله تصدق مطلق ۱۲ ۱۹ قوله بالتغليب التغليب لمذكور على الاناث فالمراد بها المقرضين والمقرضات فاندفع ما يتوهم من عطفه على صلة المصدقين انه يلزم الفصل بين اجزاء الصلة باجنبي وهو المصدقات ۱۲ ك ۲۰ قوله وذكر القرض الخ جواب عما يقال ان قوله المصدقين على قراءة التشديد يغني عنه لان المراد بالقرض الصدقة فاجاب بانه ذكره توطئة لوصفه بالحسن فقوله تقييد له اي للتصدق بوصف القرض وهو الحسن ۱۲ صاوي ۲۱ قوله تقييد له اي للتصديق بالمقارنة بالاخلاص وفسر القرض الحسن بان يتصدق من طيب النفس وصحة النية على المستحق للصدقة وفي قراءة لابن كثير وابن عامر يضعف من التضعيف اي يكتب لهم في صحائفهم الحسنة بعشرة الى سبعمائة الى غير ذلك ۱۲ ۲۲ قوله قرضهم اي ثوابه وقد جعل الفعل مسندا الى هم ۱۲ ك ۲۳ قوله والذين آمنوا مبتدأ واولئك مبتدأ ثان وهم يجوز ان يكون مبتدأ ثالثا والصديقون خبرهم وهو مع خبره خبر الثاني والثاني وخبره خبر الاول ويجوز ان يكون هم فصلا واولئك وخبره خبر الاول ۱۲ ج ۲۴ قوله اولئك هم الصديقون اي الموصوفون بالايمان بالله ورسله والمراد الايمان الكامل [illegible] لان الصديق مرتبة تحت مرتبة النبوة ۱۲ صاوي ۲۵ قوله والشهداء عند ربهم يجوز فيه وجهان احدهما انه معطوف على ما قبله ويكون الوقف على الشهداء تاما [illegible] ۲۶ قوله على المكذبين من الامم اي شهيد عليهم [illegible] ۲۷ قوله [illegible] فليس من الدنيا المذمومة وقد حصل ذلك

۱ هر چيزي ۱۲ صراح ۳۲ قوله يضمحل اضمحلال نيست شدن ورفتن ۱۲ صراح ۳۳ قوله الى مغفرة اي الى اسبابها وموجباتها كالاستغفار وسائر الاعمال الصالحة اي

وفي قراءة بفتح الهمزة وكسر الظاء اي امهلونا نقتبس ناخذ القبس والاضاءة من نوركم قيل لهم استهزاء بهم ارجعوا وراءكم فالتمسوا نورا فرجعوا فضرب بينهم وبين المؤمنين بسور قيل هو سور الاعراف له باب باطنه فيه الرحمة من جهة المؤمنين وظاهره من جهة المنافقين من قبله العذاب ينادونهم الم نكن معكم على الطاعة قالوا بلى ولكنكم فتنتم انفسكم بالنفاق وتربصتم بالمؤمنين الدوائر وارتبتم شككتم في دين الاسلام وغرتكم الاماني الاطماع حتى جاء امر الله الموت وغركم بالله الغرور الشيطان فاليوم لا يؤخذ بالياء والتاء منكم فدية ولا من الذين كفروا ماواكم النار هي مولاكم اولى بكم وبئس المصير هي الم يان يحن للذين آمنوا نزلت في شان الصحابة لما اكثروا المزاح ان تخشع قلوبهم لذكر الله وما نزل بالتخفيف والتشديد من الحق القرآن ولا يكونوا معطوف على تخشع كالذين اوتوا الكتاب من قبل هم اليهود والنصارى فطال عليهم الامد الزمن بينهم وبين انبيائهم فقست قلوبهم لم تلن لذكر الله وكثير منهم فاسقون اعلموا خطاب للمؤمنين المذكورين ان الله يحيي الارض بعد موتها بالنبات فكذلك يفعل بقلوبكم يردها الى الخشوع قد بينا لكم الآيات الدالة على قدرتنا بهذا وغيره لعلكم تعقلون ان المصدقين من التصدق ادغمت التاء في الصاد اي الذين تصدقوا والمصدقات اللاتي تصدقن وفي قراءة بتخفيف الصاد فيهما من التصديق الايمان واقرضوا الله قرضا حسنا راجع الى الذكور والاناث بالتغليب وعطف الفعل على الاسم في صلة ال لانه فيها حل محل الفعل وذكر القرض بوصف بعد التصدق تقييد له يضاعف وفي قراءة يضعف بالتشديد اي قرضهم لهم ولهم اجر كريم والذين آمنوا بالله ورسله اولئك هم الصديقون المبالغون في التصديق والشهداء عند ربهم على المكذبين من الامم لهم اجرهم ونورهم والذين كفروا وكذبوا بآياتنا الدالة على وحدانيتنا اولئك اصحاب الجحيم النار اعلموا انما الحيوة الدنيا لعب ولهو وزينة تزيين وتفاخر بينكم وتكاثر في الاموال والاولاد اي الاشتغال فيها واما الطاعات وما يعين عليها فمن امور الآخرة كمثل اي هي في اعجابها لكم واضمحلالها كمثل غيث مطر اعجب الكفار الزراع نباته الناشئ عنه ثم يهيج ييبس فتراه مصفرا ثم يكون حطاما فتاتا يضمحل بالرياح وفي الآخرة عذاب شديد لمن آثر عليها الدنيا ومغفرة من الله ورضوان لمن لم يؤثر عليها الدنيا وما الحيوة الدنيا ما التمتع فيها الا متاع الغرور سابقوا الى مغفرة

۱ے قولہ والعرض السعۃ جواب عما یقال انہ ذکر العرض ولم یذکر الطول فاجاب المفسر بانہ لم یرد بالعرض ما قابل الطول بل اراد السعۃ واجیب ایضا بانہ ترک ذکر الطول تعظیما لشانہا لانہ اذا کان ہذا شان العرض فالطول اعظم لان العرض اقل من الطول ۱۲ صاوی

۲ے قولہ ما اصاب من مصیبۃ فی الارض ای من الجدب وآفات الزروع والثمار وقولہ فی الارض فی موضع الجر لے ما اصاب من مصیبۃ ثابتۃ فی الارض قولہ ولا فی انفسکم ای من الامراض والاوصاب وموت الاولاد قولہ الا فی کتاب ای فی اللوح وہو فی موضع الحال لے الا مکتوبا فی اللوح ۱۲ مدارک ۳ے قولہ ویقال فی النعمۃ کذلک ای ما حصل للخلق نعمۃ فی الارض کالمطر ولا فی انفسکم کالصحۃ والولد الا مکتوبۃ فی اللوح المحفوظ من قبل ان نخلقہا واشار المفسر بہذہ العبارۃ الی ان فی الآیۃ حذف الواو مع ما عطفت بدلیل التعلیل الآتی فی قولہ لکیلا تاسوا علی ما فاتکم ولا تفرحوا بما آتاکم ویصح ان یراد بالمصیبۃ جمیع الحوادث من خیر وشر وعلی ما مشی علیہ المفسر من ان المراد بالمصیبۃ الشر فخصہا بالذکر لانہا اہم علی البشر ۱۲ صاوی ۴ے قولہ تحزنوا علی ما فاتکم لان من علم ان ما عندہ مفقود لا محالۃ لم یکثر جزعہ عند فقدہ وکذا من علم ان بعض الخیر واصل الیہ وان وصولہ لا یفوتہ بحال لم یعظم فرحہ عند نیلہ ۱۲ ک ۵ے قولہ منہ ای من اللہ ای من قبلہ ۱۲ ۶ے قولہ لہم وعید شدید یشیر بہ الی ان الذین مبتدأ خبرہ محذوف ۱۲ ۷ے قولہ ومن یتول ای یعرض ومن شرطیۃ وجوابہا محذوف تقدیرہ فالوبال علیہ ۱۲ صاوی ۸ے قولہ الملائکۃ تبع فی ذلک الزمخشری ولم یسبقہ الیہ احد والحامل لہ علی ذلک التفسیر تصحیح المعیۃ فی قولہ وانزلنا معہم الکتاب لان الکتب انما تنزل مع الملائکۃ والمناسب ان یفسر الرسل بالبشر کما علیہ الجمہور لانہ لم ینزل بالکتاب والاحکام علی الرسل الا جبریل فقط وحینئذ فقولہ معہم ظرف متعلق بمحذوف حال منتظرۃ والتقدیر وانزلنا الکتاب حال کونہ آئلا وصائرا لان یکون معہم اذا وصل الیہم او مع بمعنی الی ۱۲ صاوی ۹ے قولہ وانزلنا الحدید فی الکبیر روی ابن عمر رض انہ علیہ الصلوۃ والسلام قال ان اللہ تعالی انزل اربع برکات من السماء الی الارض انزل الحدید والنار والماء والملح وقول الثانی ان معنی ہذا الانزال الانشاء والتہیئۃ واختار الشارح معنی الآخر ۱۲ ۱۰ے قولہ العدل لیقام بہ السیاسۃ ویدفع بہ الاعداء والمراد بانزال العدل امرہم بہ وقیل المیزان المعروف والمراد بانزالہ انزال اسبابہ والامر باعدادہ وقیل نزل جبرئیل عم بالمیزان الی نوح علیہ السلام وقال مر قومک یزنوا بہ ۱۲ کما ۱۱ے قولہ اخرجناہ من المعادن ای المراد بانزالہ انشاؤہ واعدادہ وروی ابن جریر عن ابن عباس ثلثۃ اشیاء نزلت مع آدم السندان والکلبتان والمطرقۃ ۱۲ ک ۱۲ے قولہ علم مشاہدۃ ای للخلق والمعنی لیظہر متعلق علمہ لعبادہ فاندفع ما یقال ان ہذا التعلیل یوہم حدوث العلم مع انہ قدیم ۱۲ صاوی ۱۳ے قولہ معطوف علی لیقوم الناس ای انزل اللہ معہم ہذہ الاشیاء لتعامل الناس بالحق والعدل ولیعلم اللہ من ینصرہ وقیل عطف علی محذوف دل علیہ ما قبلہ ای انزلنا الحدید لیقاتلوا او لیشفعوا ولا یخفی ان ذلک انسب لقولہ من ینصرہ وقد یجعل اللام صلۃ محذوف ای وانزلہ لیعلم اللہ ۱۲ ک ۱۴ے قولہ بالغیب حال من فاعل ینصر او مفعولہ ای غائبا عنہم او غائبین عنہ تعالی ۱۲ ابو السعود ۱۵ے قولہ ولقد ارسلنا نوحا الخ معطوف علی قولہ لقد ارسلنا رسلنا وکرر القسم اظہارا لمزید الاعتناء والتنظیم وخص ہذین الرسولین بالذکر لان جمیع الانبیاء من ذریتہما وذلک لان نوحا ہو الاب الثانی لجمیع البشر وابراہیم ابو العرب والروم وبنی اسرائیل ۱۲ صاوی ۱۶ے قولہ رافۃ وہی اللین وہی رحمۃ وہی الشفقۃ ۱۲ روح ۱۷ے قولہ ورہبانیۃ الخ منصوب علی شریطۃ التفسیر کذا ذکر الاکثر وقیل عطف علی رافۃ فیکون مفعول جعلنا وابتدعوہا صفۃ لہا اے جعلنا فی قلوبہم رہبانیۃ مبتدعۃ ۱۲ ک ۱۸ے قولہ من قبل انفسہم ای جاءوا بالریاضۃ الشاقۃ والانقطاع من الناس من عند انفسہم وہی منسوب الی الرہبان بضم الراء جمع راہب فالفتح من تغیرات النسبۃ ۱۲ ک ۱۹ے قولہ الا ابتغاء آہ استثناء منقطع ولذا فسرہ بقولہ لکن علی عادتہ والی ہذا ذہب قتادۃ وجماعۃ قالوا معناہ لم نفرضہا علیہم ولکنہم ابتدعوہا وقیل ان الاستثناء متصل مما ہو مفعول من اجلہ والمعنی ما کتبناہا علیہم لشئ من الاشیاء الا لابتغاء مرضات اللہ ویکون کتب بمعنی قضی وہذا قول مجاہد ۱۲ جمل ۲۰ے قولہ فما رعوہا الخ ذم لہم بوجہین للابتداع فی دین اللہ تعالی وعدم القیام بما التزموا مما زعموا انہا قربۃ ۱۲ ک ۲۱ے قولہ اذ ترکہا ای الرہبانیۃ کثیر منہم وعن ابن مسعود قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہل تدرون من این اتخذت بنو اسرائیل الرہبانیۃ قلت اللہ ورسولہ اعلم قال ظہرت علیہم الجبابرۃ بعد عیسی یعملون بالمعاصی فغضب اہل الایمان فقاتلوہم فہزم المومنون ثلث مرات فلم یبق منہم الا القلیل فقالوا ان تفرق فی الارض الی ان یبعث اللہ النبی الامی الذی وعدنا عیسی عم یعنون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم فتفرقوا فی الجبال واحدثوا الرہبانیۃ فمنہم من تمسک بدینہ ومنہم من کفر ثم تلا ہذہ الآیۃ یا ایہا الذین آمنوا الخ ۱۲ ک ۲۲ے قولہ لایمانکم بالنبیین علی زنۃ التثنیۃ وہما عیسی ومحمد صلی اللہ علیہما وسلم ای فاستحقاقہم الکفلین ظاہر لانہم آمنوا بعیسی واستمروا علی دینہ الی ان بعث نبینا صلی اللہ علیہ وسلم فآمنوا بہ فکفل لایمانہم بعیسی وکفل لایمانہم بنبینا ۱۲ ۲۳ے قولہ لئلا یعلم قیل لما سمع من لم یومن من اہل الکتاب قولہ تعالی اولئک یوتون اجرہم مرتین قالوا للمسلمین اما من آمن منا بکتابکم فلہ اجرہ مرتین لایمانہ بکتابنا وکتابکم ومن لم یومن منا بکتابکم فلہ اجر کاجرکم فبای شئ فضلتم علینا فانزل اللہ لئلا یعلم الآیۃ ۱۲ ج ۲۴ے قولہ ای اعلمکم آہ ای بان اعطاء الاجر مرتین مرتب علی تقوی اللہ والایمان بمحمد واشار الشارح بہذا الی ان لا زائدۃ وان اللام متعلقۃ بمحذوف ہو معنی الجملۃ الطلبیۃ المتضمنۃ لمعنی الشرط اذ التقدیر ان تتقوا اللہ وتومنوا برسولہ یؤتکم کذا وکذا لیعلم اہل الکتاب الخ ای لیعلم اہل الکتاب عدم قدرتہم علی شئ من فضل اللہ وثبوت ان الفضل بید اللہ وہذا واضح بین لیس فیہ الا زیادۃ حرف شاعت زیادتہ ۱۲ ج ۲۴ے قولہ ای اعلمکم بذلک لیعلم اشارۃ الی ان اللام متعلق بمحذوف ولا زائدۃ للتاکید کما صرح فی الخطیب ۲۵ے قولہ لیعلم الخ یشیر الی ان اللام متعلق بمحذ ف ولا مزیدۃ کما فی ما منعک ان لا تسجد وقیل متعلق بکل من الافعال الثلثۃ علی التنازع ای یؤتکم ویجعل لکم ویغفر لکم ۱۲ ک ۲۶ے قولہ ان لا یقدرون الخ ای ینالون شیئا مما ذکر من فضل اللہ من کفلین والفوز والمغفرۃ لانہم لا یومنوا برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم ینفعہم ایمانہم بمن قبلہ ولم یکسبہم فضلا قط مدارک قال قتادۃ حسد الذین لم یومنوا من اہل الکتاب لمومنین منہم فنزلت ہذہ الآیۃ من الخطیب وروی ان مومنی اہل الکتاب افتخروا علی غیرہم من المومنین بانہم یوتون اجرہم مرتین وادعوا الفضل علیہم فنزلت کما فی ابی السعود وغیرہ ۱۲ ۲۷ے قولہ اسمہا ضمیر الشان والمعنی انہم آہ قدر الزمخشری ضمیر الشان حیث قال انہ لا یقدرون و قدر القاضی ضمیرہم حیث قال والمعنی انہم لا ینالون شیئا مما ذکروما ذکرہ القاضی اولی لانہ لا یرجع الی ضمیر الشان مالم یضطر الیہ وقدر المفسر ضمیر الشان ثم فسرہا بضمیر الجمع وکانہ اصطلح علی ان کل ضمیر مقدر بعد ان المخففۃ یسمی ضمیر الشان وان غیر الشان یتبع العمدۃ فی الکلام فیتبعہ فی الجمع والافراد کما یتبعہ فی التذکیر والتانیث ویحتمل ان یکون الواو فی کلامہ بمعنی او ویحتمل ان یکون قولہ والمعنی بیانا لحاصل المعنی لا بیانا لضمیر الشان فاختر لنفسک ما شئت ۱۲ ک

من ربکم وجنۃ عرضہا کعرض السماء والارض لو وصلت احداہما بالاخری والعرض السعۃ
اعدت للذین آمنوا باللہ ورسلہ ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم ما اصاب
من مصیبۃ فی الارض بالجدب ولا فی انفسکم کالمرض وفقد الولد الا فی کتب یعنی اللوح المحفوظ
من قبل ان نبراہا نخلقہا ویقال فی النعمۃ کذلک ان ذلک علی اللہ یسیر لکیلا کی ناصبۃ
للفعل بمعنی ان ای اخبر بذلک تعالی لئلا تاسوا تحزنوا علی ما فاتکم ولا تفرحوا فرح بطر بل فرح
شکر علی النعمۃ بما آتاکم بالمد اعطاکم وبالقصر جاءکم منہ واللہ لا یحب کل مختال متکبر بما اوتی فخور
بہ علی الناس الذین یبخلون بما یجب علیہم ویامرون الناس بالبخل بہ لہم وعید شدید ومن یتول
عما یجب علیہ فان اللہ ہو ضمیر فصل وفی قراءۃ بسقوط الغنی عن غیرہ الحمید لاولیائہ لقد ارسلنا
رسلنا الملائکۃ الی الانبیاء بالبینت بالحجج القواطع وانزلنا معہم الکتب بمعنی الکتب والمیزان العدل
لیقوم الناس بالقسط وانزلنا الحدید اخرجناہ من المعادن فیہ باس شدید یقاتل بہ ومنافع
للناس ولیعلم اللہ علم مشاہدۃ معطوف علی لیقوم الناس من ینصرہ بان ینصر دینہ بآلات الحرب
من الحدید وغیرہ ورسلہ بالغیب حال من ہاء ینصرہ ای غائبا عنہم فی الدنیا قال ابن عباس رضی اللہ عنہ
ینصرونہ ولا یبصرونہ ان اللہ قوی عزیز لا حاجۃ لہ الی النصرۃ لکنہا تنفع من یاتی بہا ولقد ارسلنا ع ۳ ۱۹
نوحا وابرہیم وجعلنا فی ذریتہما النبوۃ والکتب یعنی الکتب الاربعۃ التورٰۃ والانجیل والزبور والفرقان
فانہا فی ذریۃ ابراہیم فمنہم مہتد وکثیر منہم فسقون ثم قفینا علی آثارہم برسلنا وقفینا
بعیسی ابن مریم وآتینہ الانجیل وجعلنا فی قلوب الذین اتبعوہ رافۃ ورحمۃ ورہبانیۃ ہی
رفض النساء واتخاذ الصوامع ابتدعوہا من قبل انفسہم ما کتبنہا علیہم ما امرناہم بہا الا لکن
فعلوہا ابتغاء رضوان مرضاۃ اللہ فما رعوہا حق رعایتہا اذ ترکہا کثیر منہم وکفروا بدین عیسی
علیہ الصلوۃ والسلام ودخلوا فی دین ملکہم وبقی علی دین عیسی کثیر منہم فآمنوا بنبینا فآتینا الذین
آمنوا بہ منہم اجرہم وکثیر منہم فسقون یا ایہا الذین آمنوا بعیسی اتقوا اللہ وآمنوا برسولہ محمد
صلی اللہ علیہ وسلم وعلی عیسی یؤتکم کفلین نصیبین من رحمتہ لایمانکم بالنبیین ویجعل لکم نورا تمشون
بہ علی الصراط ویغفر لکم واللہ غفور رحیم لئلا یعلم ای اعلمکم بذلک لیعلم اہل الکتب
التورٰۃ الذین لم یومنوا بمحمد صلی اللہ علیہ وسلم ان مخففۃ من الثقیلۃ واسمہا ضمیر الشان والمعنی انہم

لا يقدرون على شيء من فضل الله خلاف ما في زعمهم انهم احباء الله واهل رضوانه وان
الفضل بيد الله يؤتيه يعطيه من يشاء فاتى المؤمنين منهم اجرهم مرتين كما تقدم والله
ذو الفضل العظيم ع سورة المجادلة مدنية ثنتان وعشرون اية بسم الله
الرحمن الرحيم قد سمع الله قول التي تجادلك تراجعك ايها النبي في زوجها
المظاهر منها وكان قال لها انت علي كظهر امي وقد سالت النبي صلى الله عليه وسلم عن ذلك فاجابها بانها
حرمت عليه على ما هو المعهود عندهم من ان الظهار موجب فرقة مؤبدة وهي خولة بنت ثعلبة وهو
اوس بن الصامت وتشتكي الى الله وحدتها وفاقتها وصبية صغارا ان ضمتهم اليه ضاعوا او
اليها جاعوا والله يسمع تحاوركما تراجعكما ان الله سميع بصير الذين يظهرون اصله
يتظهرون ادغمت التاء في الظاء وفي قراءة بالف بين الظاء والهاء الخفيفة وفي اخرى كيقاتلون
والموضع الثاني كذلك منكم من نسائهم ما هن امهاتهم ان امهاتهم الا اللائي بهمزة وياء وبلا ياء
ولدنهم وانهم بالظهار ليقولون منكرا من القول وزورا كذبا وان الله لعفو غفور للمظاهر
بالكفارة والذين يظهرون من نسائهم ثم يعودون لما قالوا اي فيه بان يخالفوه بامساك المظاهر
منها الذي هو خلاف مقصود الظهار من وصف المراة بالتحريم فتحرير رقبة اي اعتاقها عليه من
قبل ان يتماسا بالوطي ذلكم توعظون به والله بما تعملون خبير فمن لم يجد رقبة فصيام
شهرين متتابعين من قبل ان يتماسا فمن لم يستطع اي الصيام فاطعام ستين مسكينا عليه
اي من قبل ان يتماسا حملا للمطلق على المقيد لكل مسكين مد من غالب قوت البلد ذلك اي التخفيف
في الكفارة لتؤمنوا بالله ورسوله وتلك اي الاحكام المذكورة حدود الله وللكفرين بها عذاب اليم
مؤلم ان الذين يحادون يخالفون الله ورسوله كبتوا اذلوا كما كبت الذين من قبلهم في مخالفتهم
رسلهم وقد انزلنا ايت بينت دالة على صدق الرسول وللكفرين بالايات عذاب مهين ذو اهانة
ع يوم يبعثهم الله جميعا فينبئهم بما عملوا احصه الله ونسوه والله على كل شيء شهيد الم تر ان
الله يعلم ما في السموت وما في الارض ما يكون من نجوى ثلثة الا هو رابعهم بعلمه ولا خمسة الا هو
سادسهم ولا ادنى من ذلك ولا اكثر الا هو معهم اينما كانوا ثم ينبئهم بما عملوا يوم القيمة ان الله
بكل شيء عليم الم تر الى الذين نهوا عن النجوى ثم يعودون لما نهوا عنه ويتنجون

١ه قوله خلاف ما في زعمهم الخ بالرفع خبر مبتدأ محذوف اي هذا يعني عدم قدرتهم خلاف اي مخالف لما في زعمهم ١٢ جل ٢ه قوله قد سمع الله قول التي تجادل في زوجها والمعنى قد اجاب الله دعوة المرأة التي تكالمه في حق زوجها والمجادلة المفاوضة على سبيل المنازعة والمغالبة والمراد هنا المكالمة ومراجعة الكلام اي معاودته ١٢ روح البيان ٣ه قوله تراجعك الخ يعني ليس المراد بالجدال معناه المعروف بل المراجعة في الكلام وهي تكرارها بعد اخرى ١٢ ك ٤ه قوله فاجابها بانها حرمت عليه اي وجوابه بالتحريم دال على استمرار الحرمة التي كانت في الجاهلية لانه لا ينطق عن الهوى ١٢ ٥ه قوله وهو اوس بن الصامت اي زوجها اوس بن الصامت اخو عبادة روي انها كانت حسنة البدن رآها اوس وهي تصلي فاشتهى مواقعتها فلما سلمت راودها فابت وكان به خفة فغضب عليها بمقتضى البشرية وقال انت علي كظهر امي وكان اول ظهار وقع في الاسلام ثم ندم على ما قال بناء على ان الظهار والايلاء كانا من طلاق الجاهلية فقال لها ما اظنك الا وقد حرمت علي فشق ذلك عليها فاتت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان زوجي اوس بن الصامت واحب الناس الي ظاهر مني وما ذكر طلاقا وقد ندم على فعله فهل من شيء يجمعني واياه فقال عليه الصلوة والسلام ما اراك الا وقد حرمت عليه فقالت لا تقل ذلك يا رسول الله وذكرت فاقتها ووحدتها بتفاني اهلها وان لها صبية صغارا فقالت ان ضممتهم اليه ضاعوا وان ضممتهم الي جاعوا فاعاد النبي عليه الصلوة والسلام قوله الاول وهو حرمت عليه فجعلت تراجع رسول الله مقالتها الاولى فقال رسول الله اشكوا الى الله فشكت الى الله وكانت في كل ذلك ترفع راسها الى السماء انتظارا للامر الالهي وتقول اللهم انزل على لسان نبيك حتى نزل جبرئيل عليه السلام بهذه الآيات الاربعة كما في الكبير وروح البيان وغيره ١٢ ٦ه قوله ضاعوا اي من عدم تعهد النفقة لفقرها ولعل نفقة الاولاد لم تكن اذ ذاك واجبة على ابيهم ١٢ صاوي ٧ه قوله وفي اخرى كيقاتلون اي وفي قراءة اخرى وهي قراءة عاصم وابي العالية وحسين بضم الياء وتخفيف الظاء والف وكسر الهاء ١٢ ٨ه قوله منكرا اي عند الشرع وعند العقل وعند الطبع ايضا كما يشعر به تنكيره كذا في ابي السعود وفي الكبير ثم في الآية سوال وهو ان ظاهرها يقتضي انه لا ام الا الوالدة وهذا مشكل لانه قال في آية اخرى وامهاتكم من الرضاعة وفي آية اخرى وازواجه امهاتهم والجواب انه ليس المراد من ظاهر الآية ما ذكره السائل بل تقدير الآية كانه قيل الزوجة ليست بام حتى تحصل الحرمة بسبب الامومة ولم يرد الشرع بجعل هذا اللفظ سببا لوقوع الحرمة حتى تحصل الحرمة به فاذا لم تحصل الحرمة هناك البتة فكان وصفهم لها بالحرمة كذبا وزورا ١٢ ٩ه قوله والذين يظهرون الخ شروع في بيان حكم الظهار وهو الحرمة بالاجماع ومن استحله فقد كفر وحقيقة الظهار تشبيه ظهر حلال بظهر محرم فمن قال لزوجته انت علي كظهر امي فهو ظهار باجماع الفقهاء وقاس مالك وابو حنيفة غير الام من ذوات المحارم عليها واختلف القول عن الشافعي فروي عنه مثل ذلك وروي عنه ان الظهار لا يكون الا بالام وحدها ١٢ ١٠ه قوله ثم يعودون لما قالوا اي لقولهم فما مصدرية والعود عند مالك رح بالعزم على الوطي وعند الشافعي رح يحصل بامساكها زمنا يمكنه مفارقتها فيه وعند ابي حنيفة رح يحصل باستباحة استمتاعها ١٢ صاوي ١٠ه قوله ثم يعودون لما قالوا اي يعودون لنقض ما قالوا ولتداركه على حذف المضاف ثم اختلفوا ان النقض بماذا يحصل فعندنا بالعزم على الوطي وهو قول ابن عباس رضي الله عنهما والحسن وقتادة وعند الشافعي بمجرد الامساك وهو ان لا يطلقها عقيب الظهار من المدارك وفي الجمل بامساكها زمنا يقع الفرقة وفي التفسير الاحمدي وعند الشافعي بمجرد امساكها بطريق الزوجية عقيب الظهار زمانا يمكنه مفارقتها فيه ١٢ ١١ه قوله فتحرير رقبة آه مبتدأ خبره محذوف كما قدره والجملة خبر المبتدأ الذي هو الموصول وكان عليه ان يقول عليهم لان المبتدأ جمع لفظا ومعنى ودخلت الفاء في الخبر لما تضمنه المبتدأ من معنى الشرط ١٢ جل ١٢ه قوله بالوطي هذا عند الشافعي رح وعند ابي حنيفة رح المماسة الاستمتاع بها من جماع او لمس او نظر الى فرجها بشهوة مدارك وفي روح البيان على قوله من قبل ان يتماسا اي من قبل ان يستمتع كل من المظاهر والمظاهر منها بالآخر جماعا وتقبيلا ولمسا ونظرا الى الفرج بشهوة وذلك لان اسم التماس يتناول الكل وان وقع شيء من ذلك قبل التكفير يجب عليه ان يستغفر لانه ارتكب الحرام ولا يعود حتى يكفر وليس عليه سوى كفارة الاولى بالاتفاق ١٢ ١٣ه قوله فصيام شهرين الخ اي فان افطر فيهما ولو بعذر انقطع التتابع ووجب استينافهما ١٢ صاوي ١٤ه قوله حملا للمطلق على المقيد اي ذكرها اطعام ستين مسكينا مطلقا بلا قيد من قبل ان يتماسا لكن حمل على المقيد فيجب ان يتقدم على المسيس ١٢ ١٥ه قوله لكل مسكين آه وذلك قول الشافعي ومالك واما عندنا فيجب لكل مسكين نصف صاع من بر او صاع من غيره ١٢ ك ١٦ه قوله ان الذين يحادون آه هم اهل مكة فان هذه الآية وردت في غزوة الاحزاب وهي في السنة الرابعة وقيل في الخامسة والمقصود منها البشارة لرسول الله صلى الله عليه وسلم والمؤمنين بان اعداءهم المتحزبين القادمين عليهم يكبتون ويذلون ويتفرق جمعهم فلا تخشوا باسهم فقوله كبتوا بمعنى يكبتوا وعبر بالماضي على حد اتى امر الله ١٢ جل ١٧ه قوله يخالفون الله الخ اي يعادونه ورسوله فسمي المحادة مخالفة لان المحادة ان تكون في حد يخالف حد صاحبك وهو كناية عن المعاداة ١٢ صاوي ١٨ه قوله كبتوا اي يكبتوا وعبر بالماضي لتحقق الوقوع لان هذه الآية نزلت قبل قدومهم ١٢ صاوي ١٩ه قوله ونسوه اي والحال انهم قد نسوه لكثرته او لتهاونهم حين ارتكبوه ١٢ روح ٢٠ه قوله ما يكون من نجوى ما نافية ويكون تامة بمعنى يوجد ويقع ومن زائدة ونجوى فاعله وهو مصدر بمعنى التناجي ١٢ ٢٠ه قوله ما يكون من نجوى آه استيناف مقرر لما قبله من سعة علمه تعالى مبين لكيفيته ويكون من كان التامة ومن نجوى فاعلها بزيادة من اي ما يقع من تناجي ثلاثة فالنجوى مصدر معناها التحدث سرا واضافتها الى ثلاثة من اضافة المصدر الى فاعله وقوله بعلمه اي فيعلم نجواهم كانه حاضر معهم ومشاهد لهم كما تكون نجواهم معلومة عند الرابع الذي يكون معهم ١٢ جل ٢١ه قوله الا هو رابعهم آه كل هذه الجمل بعد الا في موضع نصب على الحال اي ما يوجد شيء من هذه الاشياء الا في حال من هذه الاحوال فالاستثناء مفرغ من الاحوال العامة وقرأ ابو جعفر ما تكون بالتاء لتانيث النجوى قال ابو الفضل الا ان الاكثر في هذا الباب التذكير على ما في قراءة العامة ١٢ جل ٢٢ه قوله ولا اكثر آه العامة على الجر عطفا على لفظ نجوى وقرأ الحسن والاعمش وابن ابي اسحاق وابو حيوة ويعقوب بالرفع وفيه وجهان احدهما انه معطوف على موضع نجوى لانه مرفوع ومن مزيدة فيه فان كان مصدرا كان على حذف مضاف كما تقدم اي من ذوي نجوى وان كان بمعنى المتناجين فلا حاجة الى ذلك والثاني ان يكون ادنى مبتدأ والا هو معهم خبره فيكون ولا اكثر معطوفا على المبتدأ وحينئذ يكون ولا ادنى من باب عطف الجمل لا المفردات ١٢ جل ٢٣ه قوله اينما كانوا الخ اي من الاماكن فان علمه تعالى بالاشياء لا يتفاوت بقرب الامكنة ولا بعدها ١٢ صاوي ٢٤ه قوله الم تر الى الذين نزلت في اليهود والمنافقين كانوا يتناجون فيما بينهم ويتغامزون باعينهم اذا راوا المؤمنين

بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ هم اليهود نهاهم النبى صلى الله عليه وسلم عما كانوا يفعلون من تناجيهم اى
تحدثهم سرا ناظرين الى المؤمنين ليوقعوا فى قلوبهم الريبة وَاِذَا جَآءُوْكَ حَيَّوْكَ ايها النبى بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ
اللّٰهُ وهو قولهم السام عليك اى الموت وَيَقُوْلُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ لَوْلَا هلا يُعَذِّبُنَا اللّٰهُ بِمَا نَقُوْلُ ؕ من التحية
وانه ليس بنبى ان كان نبيا حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۚ فَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا
تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ
الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝ اِنَّمَا النَّجْوٰى بالاثم ونحوه مِنَ الشَّيْطٰنِ بغروره لِيَحْزُنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَيْسَ
هو بِضَآرِّهِمْ شَيْـًٔا اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ اى ارادته وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا
قِيْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا توسعوا فِى الْمَجٰلِسِ مجلس النبى صلى الله عليه وسلم والذكر حتى يجلس من جاءكم وفى قراءة
المجالس فَافْسَحُوْا يَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ ۚ فى الجنة وَاِذَا قِيْلَ انْشُزُوْا قوموا الى الصلوة وغيرها من الخيرات
فَانْشُزُوْا وفى قراءة بضم الشين فيهما يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ بالطاعة فى ذلك وَيرفع الَّذِيْنَ اُوْتُوا
الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ؕ فى الجنة وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ اردتم مناجاته
فَقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ قبلها صَدَقَةً ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَاَطْهَرُ ؕ لذنوبكم فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا ما تتصدقون
به فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ لمناجاتكم رَّحِيْمٌ ۝ بكم يعنى فلا عليكم فى المناجاة من غير صدقة ثم نسخ ذلك بقوله
ءَاَشْفَقْتُمْ بتحقيق الهمزتين وابدال الثانية الفا وتسهيلها وادخال الف بين المسهلة والاخرى وتركه
اى اخفتم من اَنْ تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقٰتٍ ؕ للفقر فَاِذْ لَمْ تَفْعَلُوْا الصدقة وَتَابَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ
رجع بكم عنها فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اى دوموا على ذلك وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا
ع ٢ تَعْمَلُوْنَ ۝ ع اَلَمْ تَرَ تنظر اِلَى الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا هم المنافقون قَوْمًا هم اليهود غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ؕ مَا هُمْ اى
المنافقون مِّنْكُمْ من المؤمنين وَلَا مِنْهُمْ ۙ من اليهود بل هم مذبذبون وَيَحْلِفُوْنَ عَلَى الْكَذِبِ اى قولهم
انهم مؤمنون وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ انهم كاذبون فيه اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝
على من المعاصى اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً سترا عن انفسهم واموالهم فَصَدُّوْا بها المؤمنين عَنْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ اى الجهاد فيهم بقتلهم واخذ اموالهم فَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝ ذو اهانة لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ
اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ من عذابه شَيْـًٔا ؕ من الاغناء اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ؕ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ اذكر يَوْمَ
يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيَحْلِفُوْنَ لَهٗ انهم مؤمنون كَمَا يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ عَلٰى شَيْءٍ ؕ من نفع

١ه قوله هم اليهود الخ اخرج ابن ابى حاتم عن مقاتل بن حيان قال كان بين اليهود وبين النبى صلى الله عليه وسلم موادعة فكانوا اذا امر بهم رجل من الصحابة يتناجون بينهم حتى يظن المؤمن انهم يتناجون بقتله او بما يكره المؤمن فاذا راى المؤمن ذلك خشيهم فترك طريقه عليهم فنهاهم النبى صلى الله عليه وسلم فلم ينتهوا فنزلت ۱۲ک ٢ه قوله ليوقعوا الخ اى فيوهموهم انهم قد بلغهم خبر اخوانهم الذين خرجوا فى السرايا او انهم قتلوا او ماتوا او هزموا فيقع ذلك فى قلوبهم و يحزنهم ۱۲صاوى ٣ه قوله واذا جاءوك الخ اخرج احمد عن ابن عمر ان اليهود كانوا يقولون لرسول الله صلى الله عليه وسلم السام عليك يريدون بذلك شتمه ثم يقولون فى انفسهم لولا يعذبنا الله بما نقول فنزلت واصل القصة فى الصحيحين من غير تعرض لنزول الآية فيه ۱۲ک ٤ه قوله هو قولهم الخ اختلف العلماء فى رد السلام على اهل الذمة فقال ابن عباس والشعبى وقتادة هو واجب لظاهر الامر بذلك وقال مالك ليس بواجب فان رددت فقل عليك وعندنا يجب ان يقول له وعليك لما مر فى الحديث وقال بعضهم يقول فى الرد علاك السلام اى ارتفع عنك وقال بعض المالكية يقول فى الرد السلام عليك بكسر السين يعنى الحجارة ۱۲جمل ٥ه قوله حسبهم جهنم اى كافيهم فى العذاب وقوله يصلونها حال فاما امهالهم فى الدنيا فمن كرامته على ربه لكونه بعث رحمة ۱۲صاوى ٦ه قوله يا ايها الذين آمنوا الخ يحتمل ان يكون الخطاب للمؤمنين الصادقين قصد به الزجر والتنفير من فعل اليهود ويحتمل ان الخطاب للمؤمنين ظاهرا وهم المنافقون ۱۲صاوى ٧ه قوله اذا تناجيتم الخ اى اذا تناجيتم فلا تشبهوا باليهود والمنافقين فى تناجيهم بالشر ۱۲مدارک ٨ه قوله انما النجوى بالاثم ونحوه الخ اى فالغيبة والتكلم فى اعراض المؤمنين سببها الشيطان ليدخل بها الحزن على المؤمن المتكلم فى عرضه وليس بضار له فى الواقع وانما الوبال على المتناجين بذلك قال العارفون من اسباب سوء الخاتمة عند الموت الخوض فى اعراض المؤمنين ويشمل الآية بعمومها ما روى عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا كنتم ثلاثة فلا يتناجى اثنان دون الثالث الا باذنه فان ذلك يحزنه صاوى قال القرطبى وظاهر الحديث يعم جميع الازمان والاحوال وذهب اليه ابن عمر ومالك والجمهور وسواء كانت التناجى فى واجب او مندوب او مباح فان الحزن ثابت به وقد ذهب بعض الناس الى ان ذلك كان فى اول الاسلام لان ذلك كان حال المنافقين فيتناجى المنافقون دون المؤمنين فلما فشى الاسلام سقط ذلك وقال بعضهم ذلك خاص بالسفر وبالمواضع التى لا يامن الرجل فيها صاحبه فاما فى الحضر وبين العمارة فلا لانه يجد من يغيثه بخلاف السفر فانه مظنة الاغتيال وعدم الغوث ۱۲جمل ٩ه قوله الا باذن الله الخ اى فيحصل منه الضرر لارادة الله اياه ففى الحقيقة الخير وضده من الله وهذه الآية مخوفة لاهل الغيبة والنميمة من المؤمنين فى كل زمن ۱۲صاوى ١٠ه قوله تفسحوا فى المجالس قال قتادة ومجاهد كانوا يتنافسون فى مجلس النبى صلى الله عليه وسلم فامرهم ان يفسح بعضهم بعضا ۱۲خطيب ١١ه قوله يفسح الله الخ مجزوم فى جواب الامر الواقع جوابا للشرط وكذا قوله يرفع الله ۱۲ ١٢ه قوله وغيرها اى كالجهاد وكل خير وقيل معنى النشز وارتفعوا عن مواضعكم حتى توسعوا لاخوانكم وقيل كان رجال يتثاقلون عن الصلوة فى الجماعة اذا نودى لها فنزلت هذه الآية والمقصود العموم فى كل ما يطلب فيه النهوض والاسراع ففيه حث على التشمير عن ساعد الجد والاجتهاد فى الطاعات وترك التكاسل ۱۲صاوى ١٣ه قوله يرفع الله الذين الخ جواب للامر اى من فعل ذلك طاعة للامر وتوسعة للاخوان يرفعهم الله بالنصر وحسن الذكر فى الدنيا والايواء الى غرف الجنان فى الآخرة لان من تواضع رفعه الله ومن تكبر وضعه فالمراد الرفعة المطلقة الشاملة للرفعة الصورية والمعنوية ۱۲روح ١٤ه قوله والذين اوتوا العلم درجات من عطف الخاص على العام للدلالة على علو شانهم وسمو مكانهم حتى كانوا جنسا آخر وقوله درجات اى طبقات عالية ومراتب مرتفعة بسبب ما جمعوا من العلم والعمل فى المدارك وفى الدرجات قولان احدهما فى الدنيا فى المرتبة والشرف والآخر فى الآخرة وعن ابن مسعود رضى الله عنه انه كان اذا قراها قال يا ايها الناس افهموا هذه الآية ولترغبكم فى العلم وعن النبى صلى الله عليه وسلم فضل العالم على العابد كفضل القمر ليلة البدر على سائر الكواكب وعنه عليه الصلوة والسلام عبادة العالم يوما واحدا تعدل عبادة العابد اربعين سنة وعنه صلى الله عليه وسلم يشفع يوم القيمة ثلثة الانبياء ثم العلماء ثم الشهداء وفى روح البيان وعن ابى الدرداء رضى الله عنه قال لان اعلم مسئلة احب الى من ان اصلى مائة ركعة وقال مقاتل اذا انتهى المؤمن الى باب الجنة يقال له لست بعالم ادخل الجنة بعملك ويقال للعالم قف بباب الجنة واشفع للناس ۱۲ ١٥ه قوله يا ايها الذين آمنوا الخ الحكمة فى هذا الامر تعظيم رسول الله صلى الله عليه وسلم وانتفاع الفقراء والنهى عن الافراط فى السوال والتمييز بين المخلص والمنافق ومحب الدنيا والآخرة واختلف فى هذا الامر فقيل للندب وقيل للوجوب واخرج سعد بن منصور عن على رضى الله عنه انه قال ما عمل بها احد قبلى ولا يعمل بها احد بعدى كان عندى دينار فبعته بعشرة دراهم فكنت كلما ناجيت النبى صلى الله عليه وسلم قدمت بين يدى نجوى درهما ثم نسخت فنزلت ءاشفقتم ۱۲ک ١٦ه قوله مناجاته المناجاة با كسے راز گفتن ۱۲ ١٧ه قوله صدقة اى فتصدقوا قبلها على المستحق ۱۲ ١٨ه قوله ذلك خير لكم اى التقديم خير لما فيه من طاعة الله ورسوله ۱۲صاوى ١٩ه قوله يعنى فلا عليكم الخ اشار بذلك الى ان جواب الشرط محذوف و قوله فان الله غفور رحيم تعليل للمحذوف ودليل عليه ۱۲صاوى ٢٠ه قوله اخفتم اى اخفتم الفقر من تقديم الصدقات للفقراء ۱۲ابو السعود ٢١ه قوله فاذ لم تفعلوا آه فى اذ هذه ثلاثة اقوال احدها انها على بابها من المضى والمعنى انكم ان تركتم ذلك فيما مضى فتداركوه باقامة الصلوة قاله ابو البقاء الثانى انها بمعنى اذا كقوله اذ الاغلال فى اعناقهم و قد تقدم الكلام فيه الثالث انها بمعنى ان الشرطية وهو قريب مما قبله الا ان الفرق بين ان واذ معروف ۱۲جمل ٢٢ه قوله وتاب الله عليكم فيه اشعار بان اشفاقهم ذنب تجاوز الله عنه ۱۲ ٢٣ه قوله الم تر الى الذين الخ المقصود بهذه الآية التعجيب من حال المنافقين الذين كانوا يتخذون اليهود اولياء ويناصحونهم وينقلون اليهم اسرار المؤمنين وسبب نزولها ان عبد الله بن نبتل المنافق كان يجالس رسول الله صلى الله عليه وسلم ويرفع حديثه الى اليهود فبينما رسول الله صلى الله عليه وسلم فى حجرة من حجره اذ قال يدخل عليكم اليوم رجل قلبه قلب جبار وينظر بعينى شيطان فدخل عبد الله ابن نبتل وكان ازرق العين فقال له النبى صلى الله عليه وسلم علام تشتمنى انت واصحابك فحلف بالله ما فعل وجاء باصحابه فحلفوا بالله ما سبوه فنزلت الآية ۱۲صاوى ٢٤ه قوله ما هم منكم آه يجوز فى هذه الجملة اوجه احدها انها مستانفة لا موضع لها من الاعراب اخبر عنهم بانهم ليسوا من المؤمنين الخلص ولا من الكافرين الخلص بل هم كقوله مذبذبين بين ذلك اى بين الايمان والكفر لا ينتسبون الى هؤلاء المؤمنين ولا الى هؤلاء الكافرين فالضمير فى ما هم عائد على الذين تولوا وهم المنافقون وفى منهم عائد الى اليهود اى الكافرين الخلص الثانى انها حال من فاعل تولوا والمعنى على ما تقدم ايضا الثالث انها صفة ثانية لقوما فعلى هذا يكون الضمير فى ما هم عائدا على قوما وهم اليهود والضمير فى منهم عائد على الذين تولوا يعنى اليهود ليسوا منكم ايها المؤمنون ولا من المنافقين ومع ذلك تولاهم المنافقون قال ابن عطية الا ان فيه تنافر الضمائر فان الضمير فى ويحلفون عائد على الذين تولوا وعلى الوجهين الاولين تتحد الضمائر لعودها على الذين تولوا وعلى الثالث تختلف كما عرفت تحقيقه ۱۲جمل ٢٥ه قوله شيئا من الاغناء يشير الى انه مفعول مطلق لقوله لن تغنى وقد يجعل مفعولا به والمعنى شيئا من غنائه ۱۲ک ٢٦ه قوله اذكر يوم يبعثهم يشير الى انه مفعول به لاذكر وقد يجعل ظرفا لقوله لن تغنى ۱۲ک

حلفهم في الآخرة كالدنيا ألا إنهم هم الكذبون ۝ [۱]استحوذ [۲]استولى عليهم الشيطن بطاعتهم له
[۳]فأنسهم ذكر الله أولئك حزب الشيطن أتباعه ألا إن حزب الشيطن هم الخسرون ۝ إن الذين
يحادون يخالفون الله ورسوله أولئك [۴]في الأذلين ۝ المغلوبين [۵]كتب الله في اللوح المحفوظ أو
قضى لأغلبن أنا ورسلي بالحجة أو السيف إن الله قوي عزيز ۝ لا تجد قوما يؤمنون بالله واليوم
الآخر يوادون يصادقون من حاد الله ورسوله [۶]ولو كانوا أي المحادون آباءهم أي المؤمنين [۷]أو
أبناءهم أو إخوانهم [۸]أو عشيرتهم بل يقصدونهم بالسوء ويقاتلونهم على الإيمان كما وقع لجماعة
من الصحابة رضي الله عنهم أولئك الذين لا يوادونهم كتب أثبت في قلوبهم الإيمان وأيدهم بروح [۹]بنور منه
تعالى ويدخلهم جنت تجري من تحتها الأنهر خلدين فيها [۱۰]رضي الله عنهم بطاعته ورضوا عنه
بثوابه أولئك حزب الله يتبعون أمره ويجتنبون نهيه ألا إن حزب الله هم المفلحون ۝ الفائزون ۳ ع ۹ ۳

[۱۱]سورة الحشر مدنية أربع وعشرون آية بسم الله الرحمن الرحيم ۝

سبح لله ما في السموت
وما في الأرض أي نزهه فاللام مزيدة وفي الإتيان بما تغليب للأكثر وهو العزيز الحكيم ۝ في ملكه
صنعه هو الذي أخرج الذين كفروا من أهل الكتب [۱۲]هم بنو النضير من اليهود من ديارهم مساكنهم
بالمدينة [۱۳]لأول الحشر هو حشرهم [۱۴]إلى الشام وآخره أن أجلاهم عمر رضي الله تعالى عنه في خلافته
[۱۵]إلى خيبر [۱۶]ما ظننتم أيها المؤمنون أن يخرجوا وظنوا أنهم [۱۷]مانعتهم خبر أن حصونهم [۱۸]فاعله به تم الخبر
من الله من عذابه [۱۹]فأتهم الله أمره وعذابه من حيث لم يحتسبوا لم يخطر ببالهم [۲۰]من جهة المؤمنين وقذف
ألقى في قلوبهم الرعب بسكون العين وضمها الخوف [۲۱]بقتل سيدهم كعب بن الأشرف يخربون بالتشديد
والتخفيف من أخرب بيوتهم [۲۲]لينقلوا ما استحسنوه منها من خشب وغيره بأيديهم [۲۳]وأيدي المؤمنين
[۲۴]فاعتبروا يأولي الأبصر ۝ ولولا أن كتب الله قضى عليهم [۲۵]الجلاء الخروج من الوطن لعذبهم
في الدنيا بالقتل والسبي كما فعل بقريظة من اليهود [۲۶]ولهم في الآخرة عذاب النار ۝ ذلك بأنهم
شاقوا خالفوا الله ورسوله ومن يشاق الله فإن الله شديد العقاب ۝ له [۲۷]ما قطعتم يا مسلمين
من لينة [۲۸]نخلة أو تركتموها قائمة على أصولها فبإذن الله [۲۹]أي خيركم في ذلك وليخزي
بالإذن في القطع الفسقين ۝ اليهود في اعتراضهم بأن قطع الشجر المثمر فساد وما أفاء رد
الله على رسوله [۳۰]منهم فما أوجفتم أسرعتم يا مسلمين عليه من زائدة خيل ولا ركاب إبل أي

---

۱ قوله استحوذ هذا الفعل مما جاء على الأصل وخولف فيه القياس إذ قياسه استحاذ بقلب الواو ألفا كاستعاذ واستقام ۱۲ صاوي ۲ قوله استولى أي من حذت الإبل إذا استوليت عليها وجمعتها ۱۲ كما ۳ قوله فأنساهم ذكر الله أي فلا يذكرونه بألسنتهم ولا بقلوبهم وما يقع منهم من صورة الذكر باللسان فهو كذب ۱۲ صاوي ۴ قوله في الأذلين أي مع الأذلين أو معدودون في جملتهم وقال المدارك أي في جملة من هو أذل خلق الله تعالى لا ترى أحدا أذل منهم ۱۲ ۵ قوله كتب الله الخ ضمنه معنى أقسم ولذا أجيب بما يجاب به القسم وهو قوله لأغلبن ويصح أن يبقى على ظاهره أو بمعنى قضى وعليها اقتصر المفسر ويكون قوله لأغلبن جوابا لقسم محذوف ۱۲ صاوي ۶ قوله ولو كانوا آباءهم الخ يعني أبا عبيدة بن الجراح قتل أباه يوم أحد وأبناءهم يعني أبا بكر دعا ابنه يوم بدر إلى البراز فقال لرسول الله صلى الله عليه وسلم دعني أكن في الوهلة الأولى فقال له رسول الله صلعم متعنا بنفسك يا أبا بكر وإخوانهم يعني مصعب بن عمير قتل أخاه عبيد بن عمير يوم أحد وعشيرتهم يعني عمر قتل خاله العاص بن هشام بن المغيرة يوم بدر وعليا وحمزة وأبا عبيدة قتلوا عتبة وشيبة ابني ربيعة والوليد بن عتبة ۱۲ كمالين ۷ قوله أو أبناءهم أي كما فعل أبو بكر فإنه دعا ابنه يوم بدر إلى المبارزة قال دعني يا رسول الله أكن في الوهلة الأولى فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم متعنا بنفسك يا أبا بكر أما تعلم أنك عندي بمنزلة سمعي وبصري ۱۲ خطيب ۸ قوله أو عشيرتهم العشيرة أهل الرجل الذين يتكثر بهم كما قتل عمر خاله العاص بن هشام ابن المغيرة يوم بدر وأن مصعبا رضي الله عنه قتل أخاه عبيد بن عمير بأحد وأن عليا وحمزة وعبيد بن الحارث رضي الله عنهم قتلوا يوم بدر عتبة وشيبة والوليد بن عتبة وكانوا من عشيرتهم ۱۲ روح ۹ قوله بنور منه عبارة القرطبي قال الحسن بنصر منه وقال الربيع بن أنس بالقرآن وحججه وقال ابن جريج بنور وبرهان وهدى وقيل برحمة من الله وقال بعضهم أيدهم بجبريل عليه السلام آه ۱۲ اج ۱۰ قوله رضي الله عنهم أي عاملهم معاملة الراضي بأن وفقهم للطاعات وقبلها منهم وأثابهم عليها ۱۲ صاوي ۱۱ قوله سورة الحشر روي أن هذه السورة نزلت بأسرها في بني النضير وذلك أن النبي صلى الله عليه وآله وسلم حين قدم المدينة صالح بنو النضير رسول الله صلى الله عليه وسلم على أن لا يكونوا عليه ولا له فلما ظهر يوم بدر قالوا هو النبي الذي نعته في التوراة فلما هزم المسلمون يوم أحد ارتابوا ونكثوا فخرج كعب بن الأشرف في أربعين راكبا إلى مكة فحالف أبا سفيان عند الكعبة فأمر عليه السلام محمد بن مسلمة الأنصاري فقتل كعبا غيلة ثم خرج عليه السلام مع الجيش إليهم فحاصرهم إحدى وعشرين ليلة وأمر بقطع نخلهم فلما قذف الله الرعب في قلوبهم طلبوا الصلح فأبى عليهم إلا الجلاء على أن يحمل كل ثلاثة أبيات على بعير ما شاؤا من متاعهم فجلوا إلى الشام إلى أريحا وأذرعات ۱۲ مدارك ۱۲ قوله هم بنو النضير من اليهود وأجلاهم النبي صلى الله عليه وسلم حين نقضوا عهدهم مع النبي صلى الله عليه وسلم وتعاقدوا مع قريش وهموا بطرح حجر على النبي صلى الله عليه وسلم من الحصن حين أتاهم النبي صلى الله عليه وسلم يستعينهم في دية المسلمين الذين قتلهما عمرو بن أمية الضمري وفصل في السير ۱۲ ک ۱۲ قوله هم بنو النضير من اليهود وهم رهط من اليهود من ذرية هارون عليه السلام ۱۲ أبو السعود ۱۳ قوله لأول الحشر اللام تتعلق بأخرج وهي للتوقيت أي عند أول حشرهم إلى الشام ۱۲ روح ۱۳ قوله لأول الحشر الخ متعلق بأخرج وإضافة أول للحشر من إضافة الصفة للموصوف أي للحشر الأول واعلم أن الحشر أربع فالأول إجلاء بني النضير ثم بعده إجلاء أهل خيبر ثم في آخر الزمان تخرج نار من قعر عدن تسوق الناس ثم في يوم القيامة حشر جميع الخلق ۱۲ صاوي ۱۴ قوله إلى الشام أي إلى أذرعات وأريحا إلا أهل بيتين منهم آل أبي الحقيق وآل حيي ابن أخطب فإنهم لحقوا بخيبر ۱۲ ک ۱۵ قوله إلى خيبر صوابه من خيبر كما صرح به غيره وذلك أن عمر أجلى اليهود من خيبر وجميع جزيرة العرب إلى أذرعات وأريحا من الشام ۱۲ صاوي ۱۶ قوله ما ظننتم أن يخرجوا أي لشدة بأسهم ومنعتهم ۱۲ بيضاوي ۱۷ قوله مانعتهم حصونهم أي ظنوا أن حصونهم تمنعهم من بأس الله وتغيير النظم بتقديم الخبر من أبي السعود وفي الخطيب فيه وجهان أحدهما أن يكون حصونهم مبتدأ ومانعتهم خبر مقدم والجملة خبر أنهم والثاني أن يكون مانعتهم خبر أنهم وحصونهم فاعل نحو أن زيدا قائم أبوه وأن عمرا قائمة جاريته ۱۲ جمل ۱۸ قوله فاعله أي فاعل مانعتهم واعتماده على المبتدأ أو قد يجعل حصونهم مبتدأ أخبره مقدم عليه وهو قوله مانعتهم والجملة خبر أن ۱۲ ک ۱۹ قوله أمره وعذابه الخ أشار بذلك إلى أن الكلام على حذف مضاف وبه اندفع ما أوهمه ظاهر الآية من أن الله تعالى يوصف بالإتيان حقا وبأن الآية من قبيل المتشابه وأوله بتقدير مضاف نظير وجاء ربك ۱۲ صاوي ۲۰ قوله من جهة المؤمنين الخ إضافة جهة لما بعده بيانية والمعنى جاءهم عذاب الله من جهة لا تخطر ببالهم وهم المؤمنون لأنهم مستضعفون بالنسبة لهم فلا يخطر ببالهم أنهم يقدرون عليهم ۱۲ صاوي ۲۱ قوله بقتل سيدهم كعب بن الأشرف أي أمر عليه الصلوة والسلام محمد بن مسلمة الأنصاري فقتل كعبا غيلة وكان أخاه من الرضاعة وقصته مذكورة في أبي السعود ۱۲ ۲۲ قوله لينقلوا الخ أي ولئلا يبقى بعد جلائهم مساكن للمسلمين ۱۲ ۲۳ قوله وأيدي المؤمنين معنى تخريبهم إياها بأيدي المؤمنين أنهم لما عرضوهم بنكث العهد لذلك فكأنهم أمروهم وكلفوهم إياها ۱۲ ک ۲۴ قوله فاعتبروا يا أولي الأبصار أي اتعظوا بحالهم ولا تغتروا ولا تعتمدوا على غير الله فالاعتبار النظر في حقائق الأشياء ليستدل بها على شيء آخر ۱۲ صاوي ۲۵ قوله الجلاء أي الخروج من الوطن مع الأهل والولد قوله لعذبهم في الدنيا أي بالقتل والسبي كما فعل ببني قريظة ۱۲ مدارك ۲۶ قوله ولهم في الآخرة عذاب النار كلام مستأنف مبين لعاقبتهم كأنه قال إن نجوا في الدنيا من القتل لم ينجوا في الآخرة من العذاب الدائم فهو ثابت لهم على كل حال ۱۲ صاوي ۲۷ قوله ما قطعتم من لينة الخ روي أن رسول الله صلى الله عليه وسلم لما نزل ببني النضير وتحصنوا بحصونهم أمر بقطع نخلهم وإحراقها فجزع أعداء الله تعالى عند ذلك وقالوا يا محمد قد كنت تنهى عن الفساد في الأرض فما بال قطع النخل وتحريقها وكان في أنفس المؤمنين من ذلك شيء فنزلت هذه الآية ۱۲ كبير ۲۸ قوله نخلة إشارة إلى أن اللينة والنخلة اسمان بمعنى واحد كما أخرجه ابن أبي شيبة عن ابن عباس وأخرجه عبد بن حميد عن عكرمة وعطية ومجاهد وعمرو بن ميمون وأخرج عبد الرزاق عن الزهري اللينة ألوان النخل كلها إلا العجوة وبه قال الزمخشري أن ما عدا العجوة والبرنية ۱۲ أجود ۱۲ نحل ۱۲ ۲۹ قوله أي خيركم في ذلك الخ يشير إلى أنه علة لمحذوف أي وأذن لكم في القطع ليجزي الخ والمؤمنين منهون عن الفساد في الأرض فنزلت ۱۲ ک ۳۰ قوله منهم أي من ملك اليهود من الأموال الفيء والإفاءة الرجوع والرد كأنه كان المال له صلى الله عليه وسلم لأنه خلق ما خلق لأجل المؤمنين ليتوسلوا به إلى طاعته فلما وصل من أيدي الكفار إليه فكأنه رد عليه ماله الذي يستحقه ۱۲ ک ٭

لو تقاسوا فیه مشقة وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهٗ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ○ فلا حق لکم فیه و
یختص به النبی صلی اللّٰه علیه وسلم ومن ذکر معه فی الآیة الثانیة من الاصناف الاربعة علی ما کان یقسمه من ان لکل منهم
خمس الخمس وله صلی اللّٰه علیه وسلم الباقی یفعل فیه ما یشاء فاعطی منه المهاجرین وثلاثة من الانصار لفقرهم مَآ
اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى کالصفراء ووادی القری وینبع فَلِلّٰهِ یامر فیه بما یشاء وَلِلرَّسُوْلِ وَ
لِذِی صاحب الْقُرْبٰى قرابة النبی صلی اللّٰه علیه وسلم من بنی هاشم وبنی المطلب وَالْیَتٰمٰى اطفال المسلمین الذین هلکت
قد مر فی سورة الانفال بیانه ۱۲ ک مذهب الشافعی وعند مالک الآل بنو هاشم فقط ۱۲
اٰبآؤهم وهم فقراء وَالْمَسٰكِیْنِ ذوی الحاجة من المسلمین وَابْنِ السَّبِیْلِ المنقطع فی سفره من المسلمین ای
یستحقه النبی والاربعة علی ما کان یقسمه من ان لکل من الاربعة خمس الخمس وله الباقی كَیْ لَا کی بمعنی اللام و
ای الغنیمة ۱۲ ک
ان مقدرة بعدها یَكُوْنَ الفیء علة القسمة کذلک دُوْلَةًۢ متداولا بَیْنَ الْاَغْنِیَآءِ مِنْكُمْ ؕ وَمَآ اٰتٰىكُمُ اعطاکم
الرَّسُوْلُ من الفیء وغیره فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ○ لِلْفُقَرَآءِ
متعلق بمحذوف ای اعجبوا الْمُهٰجِرِیْنَ الَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ یَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا
وَّیَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ○ فی ایمانهم وَالَّذِیْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ المدینة وَالْاِیْمَانَ ای الفوه
هم الانصار مِنْ قَبْلِهِمْ یُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَیْهِمْ وَلَا یَجِدُوْنَ فِیْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً حسدا مِّمَّآ اُوْتُوْا ای اوتی النبی
المهاجرین من اموال بنی النضیر المختصة بهم وَیُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ؕ حاجة الی ما
یؤثرون به وَمَنْ یُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ حرصها علی المال فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○ وَالَّذِیْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ
من بعد المهاجرین والانصار الی یوم القیمة یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَلَا
تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا حقدا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ○ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ نَافَقُوْا یَقُوْلُوْنَ
لِاِخْوَانِهِمُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وهم بنو النضیر واخوانهم فی الکفر لَئِنْ لام قسم فی الاربعة اُخْرِجْتُمْ
ای موطئة لقسم محذوف ای واللّٰه ۱۲
من المدینة لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَلَا نُطِیْعُ فِیْكُمْ فی خذلانکم اَحَدًا اَبَدًا ۙ وَّاِنْ قُوْتِلْتُمْ حذفت منه اللام الموطئة
لَنَنْصُرَنَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ یَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ○ لَئِنْ اُخْرِجُوْا لَا یَخْرُجُوْنَ مَعَهُمْ ۚ وَلَئِنْ قُوْتِلُوْا لَا یَنْصُرُوْنَهُمْ ۚ وَ
لَئِنْ نَّصَرُوْهُمْ ای جاءوا لنصرهم لَیُوَلُّنَّ الْاَدْبَارَ قف واستغنی بجواب القسم المقدر عن جواب الشرط فی المواضع
الخمسة ثُمَّ لَا یُنْصَرُوْنَ ○ ای الیهود لَاَنْتُمْ اَشَدُّ رَهْبَةً خوفا فِیْ صُدُوْرِهِمْ ای المنافقین مِّنَ اللّٰهِ ؕ لتاخیر
عذابه ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا یَفْقَهُوْنَ ○ لَا یُقَاتِلُوْنَكُمْ ای الیهود جَمِیْعًا مجتمعین اِلَّا فِیْ قُرًى مُّحَصَّنَةٍ اَوْ مِنْ
وَّرَآءِ جُدُرٍ ؕ سور وفی قراءة جِدَارٍ بَاْسُهُمْ حربهم بَیْنَهُمْ شَدِیْدٌ ؕ تَحْسَبُهُمْ جَمِیْعًا مجتمعین وَّقُلُوْبُهُمْ شَتّٰى ؕ
تفسیر للجدار والسور حائط البلد ۱۲ ک للخمسة الباقین ۱۲

ربع

ع ۱۰

---

۵۱ قوله مشقة ای بسفر وقتال بل انما مشیتم علی ارجلکم لقربهم منکم فکانت قراهم علی میلین من المدینة ۱۲ ک ۵۲ قوله ولکن اللّٰه یسلط الخ ای فعادته تعالیٰ جاریة بان الرسل لیسوا کاحاد الامة بل یسلطهم اللّٰه علی من یشاء من غیر ان یقتحموا المشقات ویقاسوا الشدائد فتحصل ان مال الکفار اذا حصل من غیر قتال فهو فیء یوضع تحت ید رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم علی ما سیأتی بیانه ومثله المال الذی جهلت اربابه ومال من مات ولا وارث له والجزیة واعشار اهل الذمة وخراج الارض علی ما هو مبین فی الفروع ویقوم مقام رسول اللّٰه بعده الخلیفة ۱۲ صاوی ۵۳ قوله یسلط رسله الخ یعنی ان ما خول اللّٰه رسوله من اموال بنی النضیر شیء لم تحصلوه بالقتال والغلبة ولکن سلطه اللّٰه علیهم وعلی ما فی ایدیهم کما کان یسلط رسله علی اعدائهم فالامر فیه مفوض الیه یضعه حیث یشاء ولا یقسمه قسمة الغنائم التی قوتل علیها واخذت عنوة وقهرا فقسمها بین المهاجرین ولم یعط الانصار الا ثلاثة منهم لفقرهم ۱۲ مدارک ۵۴ قوله وثلاثة من الانصار وهم ابو دجانة وسهل بن حنیف والحارث بن الصمة ذکره البغوی وعن الزهری لم یعط الانصار منها شیئا الا رجلین کانت لهما حاجة ابو دجانة وسهل بن حنیف اخرجه عبد الرزاق ۱۲ ک ۵۵ قوله کالصفراء الخ عبارة القرطبی من اهل القری قال ابن عباس هی قریظة والنضیر وهما بالمدینة وفدک وهی علی ثلاثة امیال من المدینة وخیبر وقری عرینة وینبع ۱۲ جمل ۵۶ قوله وینبع هو کینصر حصن له عیون ونخیل وزرع ۱۲ قاموس ۵۷ قوله فللّٰه وللرسول الخ اختلف فی قسم الفیء فقیل یسدس لظاهر الآیة ویصرف سهم اللّٰه فی عمارة الکعبة وسائر المساجد وقیل یخمس للخمسة المذکورین وذکر اللّٰه للتعظیم وفی القرطبی قال قوم من الشافعی ان معنی الآیتین ای ما هنا والانفال واحد ای ما حصل من اموال الکفار بغیر قتال قسم علی خمسة اسهم اربعة منها لرسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم وسهم لذوی القربی وهم بنو هاشم وبنو المطلب لانهم منعوا الصدقة فجعل لهم حق فی الفیء وسهم للیتامی وسهم للمساکین وسهم لابن السبیل واما بعد وفاة رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم فالذی کان من الفیء لرسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم یصرف عند الشافعی فی قول الی المجاهدین المرصدین للقتال فی الثغور لانهم قائمون مقام الرسول علیه السلام وفی قول آخر یصرف الی مصالح المسلمین وهذا فی اربعة اخماس الفیء فاما السهم الذی کان من خمس الفیء والغنیمة فهو لمصالح المسلمین بعد موته صلی اللّٰه علیه وسلم بلا خلاف کما قال علیه الصلوٰة والسلام لیس لی من غنائمکم الا الخمس والخمس مردود فیکم ۱۲ صاوی ۵۸ قوله والمساکین المراد بهم ما یشمل الفقراء قوله المنقطع فی سفره ای المنقطع عن ماله ای الذی لیس عنده مال فی سفره ۱۲ ص ۵۹ قوله ای یستحقه ای المجموع هذه الخمس لیس للفقراء نصیب ۱۲ ک ۶۰ قوله وله الباقی وهی الاقسام الاربعة یتصرف فیها کیف یشاء وکرر هذا الکلام لزیادة الاهتمام بکونه مختصا بمذهبه ۱۲ ک ۶۱ قوله واتقوا اللّٰه ای ان تخالفوه وتتهاونوا باوامره ونواهیه قوله ان شدید العقاب ای لمن خالف رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم والاجود ان یکون عاما فی کل ما اتی رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم ونهی عنه وامر الفیء داخل فی عمومه ۱۲ مدارک ۶۲ قوله اخرجوا من دیارهم واموالهم ای بمکة وفیه دلیل علی ان الکفار یملکون بالاستیلاء اموال المسلمین لان اللّٰه تعالیٰ سمی المهاجرین فقراء مع انه کانت لهم دیار واموال ۱۲ مدارک ۶۳ قوله یبتغون فضلا آه حال ای حال کونهم طالبین منه تعالیٰ فضلا ای رزقا ورضوانا ای مرضاته فی الآخرة وقوله وینصرون اللّٰه ورسوله عطف علی یبتغون فهو حال ایضا لکنها مقدرة ای ناوین نصرة اللّٰه ورسوله اذ وقت خروجهم لم تکن نصرة بالفعل ۱۲ ج ۶۴ قوله والذین الخ قال الزمخشری عطف علی المهاجرین والظاهر انه عطف علی فقراء المهاجرین ۱۲ ک ۶۵ قوله والذین تبوؤ الدار الخ شروع فی الثناء علی الانصار اثر بیان الثناء علی المهاجرین والموصول اما معطوف علی الفقراء فیکون من عطف المفردات وقوله یحبون الی آخره حال او مبتدأ وجملة یحبون خبره ۱۲ ص ۶۶ قوله ای الفوه بکسر اللام وبالفاء من الالفة یشیر الی ان الآیة من قبیل علفتها تبنا وماء وقیل المعنی واخلصوا الایمان وقیل لتبوء النزول فارید منه لازمه علی وجه المجاز ای الزموا المدینة والایمان وقیل المعنی تبوؤا دار الهجرة ودار الایمان فحذف المضاف من الثانی والمضاف الیه من الاول وعوض عنه اللام ۱۲ ک ۶۷ قوله الفوه فیه اشارة الی انه من عطف الجمل والمعنی والفوا الایمان او اخلصوا او اختاروا الایمان لان الایمان لا یتخذ منزلا فهو من باب علفتها تبنا وماء باردا ای وسقیتها ماء فاختصر الکلام ۱۲ جمل ۶۸ قوله حسدا ای فالحاجة مجاز عما یحدث ویتولد عنها وهو الحسد ۱۲ ۶۹ قوله ویؤثرون ای یقدمون المهاجرین فالمفعول محذوف ۱۲ ۷۰ قوله خصاصة الخ فی القاموس الخصاص والخصاصة الفقر والخلل او کل خلل فی باب ومنخل وبرقع ونحوها ۱۲ ک ۷۱ قوله ومن یوق شح نفسه وهر که نگاه داشته شود از بخل نفس او یعنی منع کند نفس را از حب مال وبغض انفاق والشح بالضم والکسر بخل مع حرص ۱۲ من روح البیان ۷۲ قوله والذین جاؤ الخ عطف ایضا علی المهاجرین وقال عمر رضی اللّٰه عنه دخل فی هذا الفیء کل من هو مولود الی یوم القیمة فی الاسلام ۱۲ مدارک ۷۳ قوله الی یوم القیمة ای جاؤا الی فضاء الوجود فلذلک قال عمر رض استوعب هذه الآیة للمسلمین عامة ۱۲ ک ۷۴ قوله الم تر الی الذین نافقوا الخ لما ذکر الثناء علی المهاجرین والانصار واتباعهم اتبعه بذکر احوال المنافقین الذین نافقوا مع بنی النضیر وهم عبد اللّٰه ابن ابی واصحابه والخطاب اما لرسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم او لکل من یاتی منه الخطاب ۱۲ ۷۵ قوله فی الکفر ای لا فی النسب فان المنافقین کانوا من الخزرج وبنو النضیر من الیهود ۱۲ ک ۷۶ قوله فی الاربعة ای لئن اخرجتم لئن اخرجوا لئن قوتلوا ولئن نصروهم آه کرخی بل فی الخمسة هذه الاربعة والتی ذکرها فی قوله وان قوتلتم حیث قال حذفت منه اللام الموطئة ای للقسم المقدر ۱۲ ج

۷۷ قوله حذفت الخ ای اعتمادا علی ما قبله فانهما اولان الی معنی واحد ۱۲ ک ۷۸ قوله لئن اخرجوا لا یخرجون وکان الامر کذلک فانهم اخرجوا من دیارهم فلم یخرج المنافقون وقوتلوا فلم ینصروهم ۱۲ ک ۷۹ قوله جاؤا لنصرهم جواب عما یقال ان قوله ولئن نصروهم مناف لقوله لا ینصرونهم فاجاب بان المعنی خرجوا القصد نصرهم وحینئذ فلا یلزم منه نصرهم بالفعل ۱۲ صاوی ۸۰ قوله واستغنی بجواب القسم الخ ای فالمذکور جواب القسم المقدر وجواب الشرط محذوف ۱۲ ک ۸۱ قوله واستغنی بجواب القسم ولذلک رفعت الافعال المذکورة لانها وقعت فی جواب القسم لا فی جواب الشرط وقوله المقدر نعت للقسم ای المقدر وحده وذلک فی المواضع الاربعة التی صرح فیها باللام الموطئة او مع اللام وذلک فی الموضع الذی لم تذکر فیه اللام وهو قوله وان قوتلتم الخ ۱۲ جمل ۸۲ قوله فی المواضع الخمسة ای لیخرجن ولینصرن ولا یخرجون ولا ینصرونهم ولیولن الادبار ۱۲ ک ۸۳ قوله ای الیهود ای لا یصیر بنو النضیر منصورین اذ انهزم ناصروهم قاله البغوی ۱۲ ک

57
2

متفرقة خلاف الحسبان ذٰلك بانهم قوم لا يعقلون ○ مثلهم فى ترك الايمان كمثل الذين من قبلهم
قريبا بزمن قريب وهم اهل بدر من المشركين ذاقوا وبال امرهم عقوبته فى الدنيا من القتل وغيره
ولهم عذاب اليم ○ مؤلم فى الاخرة مثلهم ايضا فى سماعهم من المنافقين وتخلفهم عنهم كمثل الشيطن
اذ قال للانسان اكفر فلما كفر قال انى برىء منك انى اخاف الله رب العلمين ○ كذبا منه و
رياء فكان عاقبتهما اى الغاوى والمغوى وقرئ بالرفع اسم كان انهما فى النار خالدين فيها وذٰلك
ع ٢ ٥ جزؤا الظلمين ○ الكافرين يايها الذين امنوا اتقوا الله ولتنظر نفس ما قدمت لغد ليوم القيمة و
اتقوا الله ان الله خبير بما تعملون ○ ولا تكونوا كالذين نسوا الله تركوا طاعته فانسهم انفسهم
ان يقدموا لها خيرا اولٰئك هم الفسقون ○ لا يستوى اصحب النار واصحب الجنة اصحب الجنة هم
الفائزون ○ لو انزلنا هٰذا القران على جبل وجعل فيه تمييز كالانسان لرايته خاشعا متصدعا
متشققا من خشية الله وتلك الامثال المذكورة نضربها للناس لعلهم يتفكرون ○ فيؤمنون هو الله الذى
لا اله الا هو علم الغيب والشهادة السر والعلانية هو الرحمن الرحيم ○ هو الله الذى لا اله الا هو
الملك القدوس الطاهر عما لا يليق به السلم ذو السلامة من النقائص المؤمن المصدق رسله بخلق المعجزة
لهم المهيمن من هيمن يهيمن اذا كان رقيبا على الشىء اى الشهيد على عباده باعمالهم العزيز القوى الجبار جبر
خلقه على ما اراد المتكبر عما لا يليق به سبحن الله نزه نفسه عما يشركون ○ به هو الله الخالق البارئ
المنشئ من العدم المصور له الاسماء الحسنى التسعة والتسعون الوارد بها الحديث والحسنى مؤنث الاحسن
ع ٣ ٦ يسبح له ما فى السموت والارض وهو العزيز الحكيم ○ تقدم اولها سورة الممتحنة مدنية ثلاث
عشرة اية بسم الله الرحمن الرحيم ○ يايها الذين امنوا لا تتخذوا عدوى وعدوكم اى كفار مكة اولياء
تلقون توصلون اليهم قصد النبى صلى الله عليه وسلم غزوهم الذى اسره اليكم وورى بحنين بالمودة بينكم وبينهم
كتب حاطب بن ابى بلتعة اليهم كتابا بذٰلك لما له عندهم من الاولاد والاهل المشركين فاسترده
النبى صلى الله عليه وسلم ممن ارسله باعلام الله تعالى له بذٰلك وقبل عذر حاطب فيه وقد كفروا بما
جاءكم من الحق اى دين الاسلام والقران يخرجون الرسول واياكم من مكة بتضييقهم
عليكم ان تؤمنوا اى لاجل ان امنتم بالله ربكم ان كنتم خرجتم جهادا للجهاد فى سبيلى و
ابتغاء مرضاتى وجواب الشرط دل عليه ما قبله اى فلا تتخذوهم اولياء تسرون اليهم بالمودة

يعنى محذوف هنا ونحوه عند الجمهور التقدم لا تتخذوا ١٢

١ه قوله خلاف الحسبان اى حال كونهم خلاف اى بخلاف اى مخالفين للحسبان اى ظن انهم مجتمعون ١٢ جمل ٢ه قوله ذلك بانهم قوم لا يعقلون انما خص الاول بلا يفقهون والثانى بلا يعقلون لان الاول متصل بقوله لانتم اشد رهبة فى صدورهم من الله وهو دليل على جهلهم بالله فناسبه عدم الفقه والثانى متصل بقوله تحسبهم جميعا وقلوبهم شتى وهو دليل على عدم عقلهم اذ لو عقلوا ما تشتتت قلوبهم وتحيرت وامتلأت رعبا ١٢ صاوى ٣ه قوله كمثل الذين من قبلهم الخ خبر مبتدأ محذوف قدره بقوله مثلهم اى صفة بنى النضير العجيبة التى تقع لهم من الاجلاء والذل كصفة اهل مكة فيما وقع لهم يوم بدر من الهزيمة والاسر والقتل فكل حصل له خزى الدنيا وعذاب الآخرة ١٢ صاوى ٤ه قوله كمثل الشيطان الخ المراد به حقيقة الشيطان لا شيطان الانس وقوله اذ قال للانسان اكفر بيان لمثل الشيطان وبالجملة فقد ضرب الله لهم مثلين الاول بكفار مكة الذين اغتروا بعددهم وعددهم وحضروا بدرا فكانت الدائرة عليهم والثانى من حيث اغترارهم بكلام المنافقين لهم ومخالفتهم لهم باغراء الشيطان للانسان معين على الكفر حتى اوقعه فيه ومات عليه ثم تبرأ منه ١٢ صاوى ٥ه قوله عاقبتهما بالنصب خبر كان وان مع اسمها وخبرها فى موضع الرفع على انه اسم لكان ١٢ ك ٦ه قوله وقرئ بالرفع اسم كان اى قرئ عاقبتهما برفع التاء على انه اسم لكان وايضا قرئ بالنصب على انه خبر كان واسمها قوله تعالى انهما فى النار ١٢ ٧ه قوله ما قدمت لغد اى يوم القيمة سماه باليوم الذى يلى يومك تقريبا له او عبر عن الآخرة بالغد كان الدنيا والآخرة نهاران يوم وغد وتنكيره لتعظيم امره اى لغد لا يعرف كنهه لعظمته وعن مالك بن دينار مكتوب على باب الجنة وجدنا ما عملنا ربحنا ما قدمنا خسرنا ما خلفنا ١٢ مدارك ٨ه قوله واتقوا الله الخ تكرير للتاكيد او الاولى فى اداء الواجبات والثانى فى ترك المنهيات ١٢ ك ٩ه قوله لا يستوى آه هذا تنبيه للناس وايذان بانهم لفرط غفلتهم وقلة فكرهم فى العاقبة وتهالكهم على ايثار العاجلة واتباع الشهوات كانهم لا يعرفون الفرق بين الجنة والنار والبون العظيم بين اصحابهما وان الفوز العظيم مع اصحاب الجنة والعذاب الاليم مع اصحاب النار فمن حقهم ان يعلموا ذلك ويتنبهوا عليه ١٢ ١٠ه قوله على جبل من الجبال وهى ستة آلاف وستمائة وسبعون جبلا سوى التلول كما فى زهرة الرياض ١٢ روح ١١ه قوله وجعل فيه تميز اى والمعنى لو ركب فى الجبل عقل وشعور كما ركب فيكم ايها الناس ثم انزل عليه القرآن ووعد واوعد حسب حالكم لخشع وخضع وتصدع من خشية الله حذرا من ان لا يؤدى حق الله تعالى فى تعظيم القرآن والامتثال لما فيه امره ونهيه والكافر المنكر اقسى منه ولذا لا يتاثر اصلا ١٢ روح ١٢ه قوله عالم الغيب والشهادة اى السر والعلانية او الدنيا والآخرة او المعدوم والموجود مدارك وفى خطيب عالم الغيب اى الذى غاب عن جميع خلقه والشهادة اى الذى وجد فكان يحسه ويطلع عليه بعض خلقه ١٢ ١٣ه قوله المؤمن قال ابن عباس هو الذى امن الناس من ظلمه وامن من امن به عذابه وقيل هو المصدق لرسله باظهار المعجزات لهم من الخطيب ١٢ ١٤ه قوله المصدق رسله بخلق المعجزة وعن زيد بن على انما سمى نفسه مؤمنا لانه امنهم من العذاب رواه ابن المنذر عن ابن عباس المؤمن خلقه من العذاب ١٢ كمالين ١٥ه قوله اذا كان رقيبا على الشئ حافظا له فهو مفعل من الامن قلبت همزته ياء اى الشهيد على عباده باعمالهم والرقيب يكون شهيدا ١٢ ك ١٦ه قوله الجبار انما سمى بالجبار لانه جبر خلقه على ما اراده وقيل هو من الجبر وهو الاصلاح اى جبر حالهم واصلحه فهو يغنى الفقير ويصلح الكسير ١٢ ك ١٧ه قوله جبر خلقه الخ او جبر حالهم بمعنى اصلحه والجبار فى صفة الله صفة مدح وفى صفة الناس صفة ذم ١٢ خطيب ١٨ه قوله المتكبر البليغ الكبرياء والعظمة مدارك فائدة عن ابى هريرة رض سالت حبيبى صلى الله عليه وسلم عن اسم الله الاعظم فقال عليك باخر الحشر وعن معقل بن يسار ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من قال حين يصبح ثلاث مرات اعوذ بالله السميع العليم من الشيطان الرجيم وقرأ ثلاث آيات من سورة الحشر وكل الله به سبعين الف ملك يصلون عليه حتى يمسى وان مات فى ذلك اليوم مات شهيدا ومن قالها حين يمسى كان كذلك اخرجه الترمذى وقال حسن غريب وقال جابر بن زيد ان اسم الله الاعظم هو الله لمكان هذه الآية ١٢ من المدارك والخطيب وروح البيان ١٩ه قوله هو الله الخ كرر الهوية لانها حقيقة الذات المتصفة بالكمالات فما ذكر بعدها من الصفات فهو كشف لها ١٢ صاوى ٢٠ه قوله سورة الممتحنة بكسر الحاء وفتحها لانه نزل فيها امر المؤمنين بامتحان المرأة التى هاجرت فالكسر من حيث امر المؤمنين بالامتحان والفتح من حيث المرأة وهى ام كلثوم بنت عقبة بن ابى معيط امرأة عبد الرحمن بن عوف والدة ابراهيم بن عبد الرحمن ١٢ صاوى ٢١ه قوله لا تتخذوا عدوى وعدوكم اولياء فان قلت كيف قال لا تتخذوا عدوى وعدوكم اولياء والعداوة والمحبة لكونهما متنافيتين لا تجتمعان فى محل واحد والنهى عن الجمع بينهما فرع امكان اجتماعهما قلت انما كان الكفار اعداء للمؤمنين بالنسبة الى معاداتهم لله ورسوله ومع ذلك يجوز ان تتحقق بينهم الموالاة والصداقة بالنسبة الى الامور الدنيوية والاغراض النفسانية فنهى الله عن ذلك يعنى فلم يتحقق وحدة النسبة من الوحدات الثمان وحيث لم يكتف بقوله عدوى بل زاد قوله وعدوكم دل على عدم مروتهم وفتوتهم فانه يكفى فى عداوتهم لهم وترك موالاتهم كونهم اعداء الله سواء كانوا اعداء لهم ام لا روح وقال القرطبى تلقون اليهم بالمودة يعنى بالظاهر لان قلب حاطب كان سليما بدليل ان النبى صلى الله عليه وسلم قال اما صاحبكم فقد صدق هذا نص فى اسلامه وسلامة فؤاده وخلوص اعتقاده كذا فى الخطيب ومن ههنا ظهر ان المودة الظاهرية مع الكفار ممنوعة كالكتابة ونحوها من الاسباب التى تدل على المودة فكيف الباطنية وفشى هذه الفتنة فى زماننا حتى يحب اكثر الناس بالنصارى بحسب الباطن والظاهر ولا يبالون بل بعض قليل العلم يجوزون حب النصارى العياذ بالله ١٢ ٢٢ه قوله اى كفار مكة يشير الى ان الاضافة للعهد ١٢ ك ٢٣ه قوله تلقون اليهم مفعوله محذوف فسره بقوله قصد النبى غزوهم جمل وقوله اسره اى اخفاء الغزو ١٢ ٢٤ه قوله قصد النبى صلى الله عليه وسلم الخ اشار بذلك الى ان مفعول تلقون محذوف والباء فى قوله بالمودة سببية ١٢ صاوى ٢٥ه قوله وورى بحنين اى بغزوة حنين وفى المختار ورى الخبر تورية ستره واظهر غيره ووقع فى بعض النسخ وورى بخيبر وهو تصحيف من النساخ فان غزوة خيبر كانت فى المحرم من السنة السابعة وفتح مكة كان فى رمضان من السنة الثامنة وحنين كانت بعد الفتح فى شوال من سنة الفتح فورى بها على عادته فى غزواته فتجهز من غير اعلام احد بذلك ١٢ كرخى ٢٦ه قوله بلتعة بفتح الموحدة وسكون اللام وفتح التاء والعين المهملة صحابى من اهل بدر وكان حليفا لقريش ولم يكن منهم ١٢ ك ٢٧ه قوله فاسترده اى الكتاب التى كتب حاطب الى اهل مكة ١٢ ٢٨ه قوله من ارسله اى من الذى الكتاب معه وكانت امرأة فبعث اليهم عليا والمقداد فاخذوا الكتاب من قرون راسها فى طريق مكة ١٢ ك ٢٩ه قوله باعلام الله تعالى بذلك متعلق بقوله فاسترده وقبل عذر حاطب فيه روى انهم لما اتوا بذلك النبى صلى الله عليه وسلم فاذا فيه من حاطب الى ناس من اهل مكة يخبرهم ببعض امر النبى صلى الله عليه وسلم فقال النبى صلى الله عليه وسلم ما هذا يا حاطب فقال لا تعجل على يا رسول الله انى كنت امرأ ملصقا فى قريش ولم اكن من انفسهم وكان من معك من المهاجرين لهم قرابات يحمون بها اهليهم واموالهم بمكة واحببت اذ فاتنى ذلك من النسب بهم ان اصطنع اليهم معروفا يحمون بها قرابتى وما فعلت كفرا ولا ارتدادا فقال النبى صلى الله عليه وسلم صدق فقال عمر دعنى يا رسول الله اضرب عنقه فقال انه شهد بدرا وما يدريك لعل الله اطلع على اهل بدر فقال اعملوا ما شئتم فقد غفرت لكم اخرجه الشيخان ١٢ ك ٣٠ه قوله للجهاد اشارة الى ان جهادا مفعول له لخرجتم ١٢ ٣١ه قوله اى فلا تتخذوهم وجعل الزمخشرى الشرط حالا من فاعل تتخذوا اى لا تتخذوهم اولياء والحال انكم خرجتم من اوطانكم لاجل رضا الله ولم يرتضه من بعده لان الشرط لا يقع حالا بدون جواب فى غير ان الوصلية ١٢ ك ٭

وانا اعلم بما اخفيتم وما اعلنتم ومن يفعله منكم اى اسرار خبر النبى صلى الله عليه وسلم اليهم فقد ضل سواء
السبيل ○ اخطأ طريق الهدى والسواء في الاصل الوسط ان يثقفوكم يظفروا بكم يكونوا لكم اعداء
ويبسطوا اليكم ايديهم بالقتل والضرب والسنتهم بالسوء بالسب والشتم وودوا تمنوا لو تكفرون ○
لن تنفعكم ارحامكم قراباتكم ولا اولادكم المشركون الذين لاجلهم اسررتم الخبر من العذاب في الآخرة
يوم القيمة يفصل بالبناء للمفعول والفاعل بينكم وبينهم فتكونون في الجنة وهم في جملة الكفار
في النار والله بما تعملون بصير ○ قد كانت لكم اسوة بكسر الهمزة وضمها في الموضعين قدوة حسنة
في ابرهيم اى به قولا وفعلا والذين معه من المؤمنين اذ قالوا لقومهم انا برءؤا جمع برىء
كظريف منكم ومما تعبدون من دون الله كفرنا بكم انكرناكم وبدا بيننا وبينكم العداوة والبغضاء
ابدا بتحقيق الهمزتين وابدال الثانية واوا حتى تؤمنوا بالله وحده الا قول ابرهيم لابيه لاستغفرن
لك مستثنى من اسوة اى فليس لكم التأسي به في ذلك بان تستغفروا للكفار وقوله وما املك لك من
الله اى من عذابه وثوابه من شيء كنى به عن انه لا يملك له غير الاستغفار فهو مبنى عليه مستثنى من
حيث المراد منه وان كان من حيث ظاهره مما يتأسى فيه قل فمن يملك لكم من الله شيئا واستغفاره
قبل ان يتبين له انه عدو لله كما ذكر في براءة ربنا عليك توكلنا واليك انبنا واليك المصير ○ من
مقول الخليل ومن معه اى وقالوا ربنا لا تجعلنا فتنة للذين كفروا اى لا تظهرهم علينا فيظنوا انهم على
الحق فيفتتنوا اى تذهب عقولهم بنا واغفر لنا ربنا انك انت العزيز الحكيم ○ في ملكك وصنعك لقد
كان لكم يا امة محمد جواب قسم مقدر فيهم اسوة حسنة لمن كان بدل اشتمال من كم باعادة الجار يرجوا
الله واليوم الآخر اى يخافهما او يظن الثواب والعقاب ومن يتول بان يوالي الكفار فان الله هو الغني
عن خلقه الحميد ○ لاهل طاعته عسى الله ان يجعل بينكم وبين الذين عاديتم منهم من كفار
مكة طاعة لله تعالى مودة بان يهديهم للايمان فيصيروا لكم اولياء والله قدير على ذلك وقد فعله
بعد فتح مكة والله غفور لهم ما سلف رحيم ○ بهم لا ينهىكم الله عن الذين لم يقاتلوكم من الكفار في
الدين ولم يخرجوكم من دياركم ان تبروهم بدل اشتمال من الذين وتقسطوا تقضوا اليهم بالقسط
اى العدل وهذا قبل الامر بالجهاد ان الله يحب المقسطين ○ العادلين انما ينهىكم الله عن الذين
قاتلوكم في الدين واخرجوكم من دياركم وظاهروا عاونوا على اخراجكم ان تولوهم بدل اشتمال

۱ھ قوله وانا اعلم الخ والمعنى اے طائل لكم في اسراركم وقد علمتم ان الاخفاء والاعلان سيان في علمى وانا مطلع رسولى على ما تسرون ۱۲ مدارك ۲ھ قوله والسواء في الاصل الوسط اے والسواء والوسط لا يكون الابدى دهقا وصوابا وفيه اضافة الصفة الى الموصوف ۱۲ ك ۳ھ قوله لن تنفعكم ارحامكم الخ هذا تخطئة لحاطب في رواية كانه قال لا تحملكم قراباتكم واولادكم الذين بكيتم على خيانة رسول الله صلى الله عليه وسلم والمؤمنين وترك مناصحتهم ونقل اخبارهم وموالاة اعدائهم فانه لا تنفعكم ارحامكم ولا اولادكم الذين عصيتم الله لاجلهم ۱۲ صاوى ۴ھ قوله من العذاب متعلق بالنفي في قوله تعالى لن تنفعكم وقوله يوم القيمة الخ استيناف لبيان عدم نفع الارحام والاولاد ۱۲ ابو السعود ۵ھ قوله يوم القيمة آه استيناف لبيان عدم نفع الارحام والاولاد آه ابو السعود وفي السمين قوله يوم القيامة يجوز فيه وجهان احدهما ان يتعلق بما قبله اے لن تنفعكم يوم القيامة فيوقف عليه ويبتدأ يفصل بينكم والثاني ان يتعلق بما بعده اے يفصل بينكم يوم القيامة فيوقف على اولادكم ويبتدأ يوم القيامة ۱۲ جمل ۶ھ قوله بالبناء للمفعول اے مع التخفيف لابى عمرو وابن كثير ونافع والتشديد لابن عامر ۱۲ ك ۷ھ قوله والفاعل اے من الثلاثي لعاصم والتشديد من التفصيل لحمزة وعلي والفاعل هو الله سبحانه ۱۲ ك

۸ھ قوله قد كانت لكم اسوة حسنة الخ لما بين سبحانه وتعالى حال من جعل الكفار اولياء في اول السورة ذكر ههنا قصة ابراهيم وقومه وان طريقته التبرى من اهل الكفر والزم امة محمد بالاقتداء به في ذلك وفيه توبيخ لحاطب ومن والى الكفار ۱۲ صاوى ۹ھ قوله اسوة اے خصلة قال الراغب الأسوة والاسوة كالقدوة والقدوة هي الحالة التي يكون الانسان عليها في اتباع غيره ان حسنا وان قبيحا وان سارا وان ضارا والاسى الحزن وحقيقته اتباع الفائت بالغم ۱۲ روح ۱۰ھ قوله اذ قالوا الخ هذا بدل اشتمال من ابراهيم والذين معه والمراد بقومهم النمرود وجماعته اے فبارزوهم بالعداوة ولم يبالوا بهم مع شدة باسهم وضعف المؤمنين ۱۲ صاوى ۱۱ھ قوله مستثنى من اسوة حسنة الخ اے وساغ ذلك لان القول من جملة الاسوة فكانه قيل لكم فيه اسوة في افعاله واقواله الا قوله كذا ۱۲ صاوى ۱۱ھ قوله مستثنى من اسوة الخ فان استغفاره عليه السلام لابيه الكافر وان كان جائزا عقلا وشرعا لوقوعه قبل تبين انه من اصحاب الجحيم كما نطق به النص لكنه ليس مما ينبغي ان يوتسى به اصلا اذ المراد به ما يجب الائتساء به حتما لورود الوعيد على الاعراض عنه لما سياتي من قوله تعالى ومن يتول فان الله هو الغني الحميد ۱۲ ابو السعود ۱۲ھ قوله كنى به اے فهو لفظ استعمل في غير معناه الوضعي وقد بين المعنى الكنائي المراد الآن بقوله عن انه لا يملك له غير الاستغفار وقوله فهو مبنى عليه اے معطوف عليه وقوله من حيث المراد منه وهو المعنى الكنائي الذي علمته وقوله وان كان من حيث ظاهره وهو المعنى الوضعي الظاهر من اللفظ وهو انه لا يملك له ثوابا ولا عقابا وهذا الكلام من الشارح تقرير الجواب سوال صورته ان قوله وما املك لك من الله من شيء ثابت لابراهيم ولغيره فيتاسى به فيه وعطفه على المستثنى يقتضى انه لا يتاسى به فيه وانه لا يجوز لغيره وحاصل الجواب انه لم يرد به ظاهره الذي هو مناط لا يراد بل اريد به معنى آخر خاص بابراهيم لا يتاسى به فيه وهو انه يملك له الاستغفار دون غيره وملكه الاستغفار لابيه وقدرته عليه شرعا وجوازه له لا يتاسى به فيه وفي زاده قوله فهو مبنى عليه اے مرتب عليه بطريق العطف او بطريق الحال كانه قال لاستغفرن لك والحال انه ليس في وسعى وطاقتي الا الاستغفار فحكى الله عنه هذا المجموع وقوله قل فمن يملك الخ استدلال على قوله يتاسى به فيه فكانه قال بدليل قوله الخ من الجمل وعبارة الخطيب وما املك لك من الله من شيء من تمام قوله المستثنى ولا يلزم من استثناء المجموع استثناء جميع احواله ويؤيده ما في روح البيان فمورد الاستثناء نفس الاستغفار لا قيده الذي هو في نفسه من خصال الخير وفي هذه الآية دلالة بينة على تفضيل محمد صلى الله عليه وسلم وذلك انه حين امر بالاقتداء به امر على الاطلاق ولم يستثن فقال وما آتاكم الرسول فخذوه وما نهاكم عنه فانتهوا وحين امر بالاقتداء بابراهيم استثنى ۱۲ ۱۳ھ قوله قل فمن يملك لكم من الله شيئا استشهاد باية سورة الفتح بان ذلك القول مما يتاسى فيه هذا وقال القاضي لا يلزم من استثناء المجموع استثناء جميع اجزائه ۱۲ كمالين ۱۴ھ قوله كما ذكره في براءة وما كان استغفار ابراهيم لابيه الا عن موعدة وعدها اياه فلما تبين له انه عدو لله تبرأ منه ۱۲ كمالين ۱۵ھ قوله واليك انبنا اے اقبلنا ورجعنا ۱۲ مدارك وغيره ۱۶ھ قوله اے وقالوا آه اے فهو معمول للقول السابق اے قالوا انا برآء منكم الخ وقالوا ربنا عليك توكلنا الخ وهذا احد احتمالين كما في البيضاوي ونصه ربنا عليك توكلنا واليك انبنا واليك المصير متصل بما قبل الاستثناء او هو امر من الله للمؤمنين بان يقولوا تتميما لما وصاهم من قطع العلائق بينهم وبين الكفار آه وقوله هو امر من الله الخ اے ويجوز ان لا يكون من جملة مقالة ابراهيم بل يكون امر من الله المؤمنين باضمار قولوا اے اظهروا لهم العداوة ولا يهولنكم كثرة عددهم وعددهم وقولوا ربنا عليك توكلنا الخ اے قولوا عليك اعتمدنا واليك رجعنا بالاعتراف من ذنوبنا واليك المرجع في الآخرة آه زاده وقوله ربنا لا تجعلنا فتنة الخ الظاهر انه دعاء متعدد لا ارتباط لكل بسابقه كالجمل المعدودة وليس هو وما بعده بدلا مما قبله كما قيل لعدم اتحاد المعنيين لا كلا ولا جزءا ولا ملابسة بينهما سوى الدعاء آه شهاب ۱۲ جمل ۱۷ھ قوله اى لا تظهرهم بفتح الفوقية اے لا تغلبهم ولا تسلطهم علينا فيظنوا انهم على الحق والا لما ظهروا علينا فيفتتنوا بنا اے تذهب عقولهم ۱۲ ۱۸ھ قوله اے تذهب عقولهم تفسير لقوله فيفتتنوا بنا ومعنى ذهابها ميلها عن الحق وخطاؤها ۱۲ جمل ۱۹ھ قوله بدل اشتمال منكم اى بدل بعض منه كما هو الظاهر وصرح في جامع البيان فان بدل الاشتمال قد يطلق على بدل البعض كما صرح به الرضي باعادة الجار ومن منع الابدال عن ضمير المخاطب فانما يمنعه في بدل الكل ويجوز ذلك عند سيبويه مطلقا ۱۲ كمالين ۲۰ھ قوله ومن يتول الخ اے يعرض عن الاقتداء بابراهيم وجواب الشرط محذوف تقديره فوباله على نفسه وقوله فان الله الخ تعليل للجواب ۱۲ صاوى ۲۱ھ قوله طاعة لله تعالى تعليل لقوله عاديتم اے عاديتموهم لاجل طاعة الله ۱۲ جمل ۲۲ھ قوله لا ينهاكم الله عن الذين الآية هذا رخصة من الله تعالى في صلة الذين لم يعادوا المؤمنين ولم يقاتلوهم قال ابن زيد هذا كان في اول الاسلام عند الموادعة وترك الامر بالقتال ثم نسخ قال قتادة نسخها فاقتلوا المشركين حيث وجدتموهم وقال اكثر اهل التاويل انها محكمة وفي ذلك اشارة الى اقتصاد في العداوة والولاية من الخطيب وآورده اند كه قوم خزاعه را با حضرت رسول الله صلى الله عليه وسلم عهد وپيمان بود كه هرگز قصد مسلمانان نكردند ودشمنان دين را يارى ندادند حق تعالى در بارهٔ ايشان اين فرستاد يا مراد زنان وكودكان اند كه ايشان را در قتل واخراج چندان مدخلى نيست ۱۲ روح ۲۳ھ قوله لا ينهاكم الخ نزلت هذه الآية تخصيص الحكم النازل اول السورة لان الآية الاولى عامة في سائر الكفار مطلقا ولو كانوا مصالحين ثم بين هنا ان من كان من الكفار بينهم وبين المسلمين صلح ومهادنة تجوز مودتهم ولم يكن النهي شاملا لهم كخزاعة وبني الحارث وعلى هذا تكون الآية محكمة فيجوز الآن للمسلمين موادة الكفار الذين تحت الذمة والصلح ۱۲ صاوى ۲۴ھ قوله ان تبروهم بدل اشتمال من الذين اے من قوله الذين لم يقاتلوكم اے لا ينهاكم عن برهم ۱۲ كمالين ۲۵ھ قوله اے العدل الخ هذا لا يختص بهؤلاء فقط بل العدل واجب مع كل احد ولو قال فالاولى تفسيره بالاعطاء اے تعطوهم قسطا من اموالكم فعطف القسط على البر من عطف الخاص على العام ۱۲ صاوى ❊

5/1

٥١ قوله بالسنتهن متعلق بمؤمنات اے نطقتن بالشهادتين اے سوا كن مؤمنات بقلوبهن اولا وقوله من الكفار حال من المؤمنات او متعلق بمهاجرات وقوله بعد الصلح معهم متعلق بمهاجرات وقوله على ان من جاء منهم اے جاء مؤمنا ١٢ ج ٥٢ قوله فامتحنوهن الخ اے حلفوهن بل هن مسلمات حقيقة اولا وسبب الامتحان انه كان من ارادت من الكفار اضرار زوجها قالت سأهاجر الى رسول الله فلذلك امر بالامتحان ١٢ صاوی ٥٣ قوله كذا كان النبي صلى الله عليه وسلم يحلفهن اخرج ابن المنذر عن ابن عباس انه سئل كيف كان النبي صلى الله عليه وسلم يمتحنهن قال كانت المرأة اذا جاءت النبي صلى الله عليه وسلم حلفها عمر بالله ما خرجت رغبة بارض عن ارض وبالله ما خرجت عن بغض زوج وبالله ما خرجت الا حبا لله ورسوله وعن عكرمة يقال لها ما جاءك عشق رجال منا ولا فرار من زوجك ما جاءك الا حب الله ورسوله ١٢ كمالين ٥٤ قوله اے اعطوا الكفار الخ اختلفوا في ان رد المهر على ازواجهن كان واجبا او مندوبا وهو مبني على خلاف في ان الصلح هل وقع على رد الرجال والنساء جميعا ثم صار الحكم في رد النساء منسوخا بقوله فلا ترجعوهن الى الكفار او ان الصلح لم يقع على ردهن لانه يروى على انه لا يأتيك منا رجل وان كان على دينك الا رددته فعلى الاول يكون رد المهر واجبا وعلى الثاني مندوبا ١٢ ك ٥٥ قوله لا تمسكوا بعصم الكوافر بالفارسية وچنگ مزنيد ودرنگ داشتن زنان كافره اے لا تدخلوا الكافرات تحت نكاحهم احمدی وفي المدارك اے لا تكن بينكم وبينهن عصمة ولا علقة زوجية قال ابن عباس رضي الله عنه من كانت له امرأة كافرة بمكة فلا يعتدن بها من نسائه لان اختلاف الدارين قطع عصمتها منه ١٢ ٥٦ قوله لقطع اسلامكم لها بشرطه اے شرط القطع وهو ان لا يجمعها الاسلام في العدة فيما اذا كان بعد الدخول وقوله او اللاحقات الخ وصورته ان الزوجين مسلمان ثم ارتدت الزوجة وقوله لقطع ارتدادهن نكاحكم بشرط وهو ان لا ترجع للاسلام في العدة فيما اذا كانت مدخولا بها اما الردة قبل الدخول فتنجز الفرقة ١٢ جمل ٥٧ قوله لها بشرطه اى بشرط القطع وهو انقضاء العدة فالاسلام سبب للقطع ومضى العدة شرط لها ١٢ ك ٥٨ قوله بشرطه الخ اى وهو دوام الردة الى وفاء العدة فان رجعت للاسلام قبل وفاء العدة ترجع له من غير عقد هكذا مذهب الامام الشافعي في المدخول بها واما غيرها فتبين بمجرد الردة واما مذهب مالك فلا ترجع له الا بعقد مطلقا سواء رجعت قبل العدة او بعدها واما عندنا فاختلاف الدارين يقطع العصمة ولا عدة على المهاجرة كما هو ظاهر الآية ١٢ صاوی وغيره ٥٩ قوله واسئلوا ما انفقتم الخ قال المفسرون كان من ذهب من المسلمات مرتدا الى الكفار المعاهدين يقال للكفار هاتوا مهرها ويقال للمسلمين اذا جاء احد من الكافرات مسلمة مهاجرة ردوا الى الكفار مهرها وكان ذلك نصفا وعدلا بين الحالين ثم نسخ ذلك الامر فمن ارتدت لا تغرمون جاءت منهم مسلمة مهاجرة لا يأخذون لها مهرا ١٢ صاوی ٦٠ قوله اے واحدة فاكثر منهن اے واحدة من ازواجكم فاكثر منهن والزوج ههنا هي المرأة روح وقوله او شئ من مهورهن اشارة الى حذف المضاف ١٢ ٦١ قوله فغزوتم وغنمتم يشير الى ان عاقبتم من العقاب اى في القتال العقوبة حتى غنمتم كذا فسره الزجاج وقيل معناه فاصبتم من الكفار عقبى وهي الغنيمة وقيل ظفرتم وكانت العاقبة لكم وكل ذلك يؤول الى امر واحد وقيل جاءت عقبكم اے نوبتكم من اداء المهر والاول عليه كلام الاكثرين ١٢ ٦٢ قوله لفواته عليهم من جهة الكفار اے فلما فوته الكفار على الازواج اختص العزم بالغنيمة الجائية من جهتهم فيخرج منها قبل التخميس فهو بمنزلة دين واجب على الكفار ١٢ جمل ٦٣ قوله من الايتاء للكفار اى ايتاء مهر من جاءت منهم مسلمة فهذا راجع لقوله وآتوهم ما انفقوا وقوله والمؤمنين اے ومن الايتاء للمؤمنين اے ايتاء مهر المرتدة لزوجها من الغنيمة فهذا راجع لقوله فآتوا الذين ذهبت ازواجهم وقوله ثم ارتفع هذا الحكم اے نسخ بشقيه ١٢ جمل ٦٤ قوله ثم ارتفع الخ اے فلم يبق لهم سؤال المهر منا ولا سؤالنا منهم كذا روي عن قتادة وعطاء ومجاهد وقيل محكمة ويرد اليهم ما انفقوا ١٢ ك ٦٥ قوله يا ايها النبي اذا جاءك المؤمنات اے من اهل المدينة او مكة او غيرهن ولكن الآية نزلت في فتح مكة لما فرغ رسول الله صلعم من مبايعة الرجال ١٢ صاوی ٦٦ قوله اے بولد ملقوط الخ اے كانت المرأة تلتقط المولود فتقول لزوجها هو ولدي منك كنى بالبهتان المفترى بين يديها ورجليها عن الولد الذي تلصقه بزوجها كذبا لان بطنها الذي تحمله فيه بين اليدين وفرجها الذي تلده به بين الرجلين ١٢ مدارك ٦٧ قوله اى يولد اشار به الى انه ليس المراد بالبهتان المفترى بين ايديهن وارجلهن الزنا لتقدم ذكره بل المراد الولد تلتقطه المرأة فتنسبه الى الزوج كما صرح في روح البيان ١٢ ٦٨ قوله في معروف الخ قيد به مع انه صلعم لا يأمر الا بالمعروف تنبيها على انه لا يجوز طاعة مخلوق ولو فرض انه رسول الله في معصية الخالق ١٢ ك ٦٩ قوله وجز الشعر اے قطعه كما في القاموس وقوله وخمش الوجه في المختار خمشت المرأة وجهها بظفرها خمشا من باب ضرب جرحت ظاهر البشرة وجمع على خموش مثل فلس وفلوس وفي الصراح خموش خراشيدن وفي القاموس خمش وجهه يخمشه ويخمشه خدشه ولطمه وضربه وقطع عضوا منه ١٢ ٧٠ قوله ولم يصافح واحدة منهن قالت عائشة رضي الله عنها والله ما اخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم على النساء قط الا بما امر الله عز وجل وما مست كف رسول الله صلى الله عليه وسلم كف امرأة قط وروي انه صلى الله عليه وسلم بايع النساء وبين يديه وايديهن ثوب وكان يشترط عليهن كما في الخطيب ومثله في ابي السعود وفي الكبير واختلفوا في كيفية المبايعة فقالوا كان يبايعهن وبين يده وايديهن ثوب وفي روح البيان وروي انه عليه السلام بايعهن وبين يديه وايديهن ثوب قطري والقطر بالكسر ضرب من البرود ويأخذ بطرف منه ويأخذن بالطرف الآخر توقيا عن مساس ايدي الاجنبيات ١٢ ٧١ قوله يا ايها الذين آمنوا الخ ختم السورة بمثل ما افتتحها به وهو النهي عن موالاة الكفار وهذا من البلاغة ويقال له رد العجز على الصدر ١٢ صاوی ٧٢ قوله هم اليهود اشار المفسر بذلك الى سبب نزول الآية وهو ان ناسا من فقراء المسلمين كانوا يواصلون اليهود باخبار المسلمين ليعطوهم من ثمارهم فنزلت وقيل المراد بالمغضوب عليهم جميع الكفار ١٢ صاوی ٧٣ قوله هم اليهود وفي روح البيان وهم جنس الكفار لان كلهم مغضوب عليهم لا رحمة لهم من الرحمة الاخروية وقيل اليهود ومثله في ابي السعود ١٢ ٧٤ قوله اے المقبورين اشارة الى ان القبور هو جمع القبر كما في القاموس في المراد منه الهالك اے الموتى ١٢ ٧٥ قوله اذ تعرض عليهم اذ ظرف ليئسوا والمراد عرضها عليهم وهم في القبور وقوله لو كانوا آمنوا قيد للنسبة في قوله مقاعدهم اے التي كانت لهم لو آمنوا قبل الموت وقوله وما يصيرون اليه الخ معطوف على مقاعدهم ١٢ جمل

من الذين اى تتخذ وهم اولياء وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ○ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ بالسنتهن مُهٰجِرٰتٍ من الكفار بعد الصلح معهم في الحديبية على ان من جاء منهم الى المؤمنين يرد فَامْتَحِنُوْهُنَّ بالحلف انهن ما خرجن الا رغبة في الاسلام لا بغضا لازواجهن الكفار ولا عشقا لرجال من المسلمين كذا كان النبي صلى الله عليه وسلم يحلفهن اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِهِنَّ فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ ظننتموهن بالحلف مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ تردوهن اِلَى الْكُفَّارِ لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّوْنَ لَهُنَّ وَاٰتُوْهُمْ اى اعطوا الكفار ازواجهن مَّآ اَنْفَقُوْا عليهن من المهور وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ بشرطه اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ مهورهن وَلَا تُمَسِّكُوْا بالتشديد والتخفيف بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ زوجاتكم لقطع اسلامكم لها بشرطه او اللاحقات بالمشركين مرتدات لقطع ارتدادهن نكاحكم بشرطه وَاسْئَلُوْا اطلبوا مَآ اَنْفَقْتُمْ عليهن من المهور في صورة الارتداد ممن تزوجهن من الكفار وَلْيَسْئَلُوْا مَآ اَنْفَقُوْا على المهاجرات كما تقدم انهم يؤتونه ذٰلِكُمْ حُكْمُ اللّٰهِ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ به وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ○ وَاِنْ فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ اى واحدة فاكثر منهن او شئ من مهورهن بالذهاب اِلَى الْكُفَّارِ مرتدات فَعَاقَبْتُمْ فغزوتم وغنمتم فَاٰتُوا الَّذِيْنَ ذَهَبَتْ اَزْوَاجُهُمْ من الغنيمة مِّثْلَ مَآ اَنْفَقُوْا لفواته عليهم من جهة الكفار وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ○ وقد فعل المؤمنون ما امروا به من الايتاء للكفار والمؤمنين ثم ارتفع هذا الحكم يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰٓى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ وَلَا يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ كما كان يفعل في الجاهلية من وأد البنات اى دفنهن احياء خوف العار والفقر وَلَا يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ اى بولد ملقوط ينسبنه الى الزوج ووصف بصفة الولد الحقيقي فان الام اذا وضعته سقط بين يديها ورجليها وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ هو ما وافق طاعة الله تعالى كترك النياحة وتمزيق الثياب وجز الشعر وشق الجيب وخمش الوجه فَبَايِعْهُنَّ فعل صلى الله عليه وسلم ذلك بالقول ولم يصافح واحدة منهن وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ هم اليهود قَدْ يَئِسُوْا مِنَ الْاٰخِرَةِ اى من ثوابها مع ايقانهم بها لعنادهم النبي صلى الله عليه وسلم مع علمهم بصدقه كَمَا يَئِسَ الْكُفَّارُ الكائنون مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ ○ اى المقبورين من خير الآخرة اذ تعرض عليهم مقاعدهم من الجنة لو كانوا آمنوا وما يصيرون اليه من النار

سورة الصف مكية او مدنية اربع عشرة اية

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ اى نزهه فاللام مزيدة وجئ بما دون من تغليبا للاكثر وَهُوَ الْعَزِيْزُ

٥١ قوله يا ايها الذين آمنوا لم تقولون ما لا تفعلون روی ان المسلمين قالوا لو علمنا احب الاعمال الى الله تعالى لبذلنا فيه اموالنا وانفسنا فلما نزل الجهاد كرهوا فنزلت وفی رواية لما اخبر الله تعالى رسول الله صلى الله عليه و سلم بثواب اهل بدر قالت الصحابة لئن لقينا قتالا لنفرغن فيه وسعنا ففروا يوم احد فعيرهم الله بهذه الآية ١٢ ابو السعود وغيره ٥٢ قوله فی طلب الجهاد سبب نزول هذه الآية انه لما سمع اصحاب رسول الله صلعم مدح الجهاد ومدح اهل بدر قالوا لئن لقينا قتالا لنفرغن فيه وسعنا ففروا يوم احد فنزلت هذه الآية توبيخا لهم وهذا خارج مخرج التخويف والزجر وقيل نزلت فی المنافقين كانوا يقولون للنبی صلعم واصحابه ان خرجتم وقاتلتم خرجنا معكم وقاتلنا فلما خرج النبی واصحابه نكصوا على عقبهم وتخلفوا وحينئذ فتسميتهم مؤمنين بحسب الظاهر والذم على حقيقته ١٢ صاوی ٥٣ قوله مرصوص الرص اتصال بعض البناء بالبعض واستحكامه كما فی تاج المصادر الرص استوار برآوردن بنا قال ابن عباس رضی الله عنهما يوضع الحجر على الحجر ثم يرص باحجار الصغار ثم يوضع اللبن عليه فيسميه اهل مكة المرصوص وقال الراغب بنيان مرصوص اے محكم كانما بنی برصاص يعنی گويا ايشان در استحكام بنا اند وازيز كنايت است از ثبات قدم ايشان در جنگ وبيكديگر باز چسپيدن وهو قول الفراء روح وفی الصراح رص استوار كردن وبرهم چسپانيدن دو چيز را بنيان مرصوص بنياد استوار وبقلعی وارزيز گرفتن چيزے را ١٢ ٥٤ قوله ملزق بعضه الى بعض فان الرص اتصال البناء بعضه ببعض استحكامه ١٢ ك ٥٥ قوله قالوا انه آدر وسبب اتهامهم له بذلك ستره للعورة من صغره فلم يره فعيبوه بذلك وتقدم ذلك عند قوله تعالى يا ايها الذين آمنوا لا تكونوا كالذين آذوا موسى الآية ١٢ صاوی ٥٦ قوله الكافرين فی علمه هذا جواب عما يقال ان الله هدى كثيرا من الكفار بان وفقهم للاسلام وحاصل الجواب ان من اسلم وهداه الله لم يكن فی الازل مكتوبا كافرا واما من علم الله كفره فی الازل لا يهديه ولا بد من موته على الكفر ولو عاش طول عمره مسلما ١٢ صاوی ٥٧ قوله مصدقا آه حال من الضمير المستكن فی رسول الله لتاويله بمرسل وهو العامل فی الحال بهذا الاعتبار وكذا قوله ومبشرا آه كذا والمعنی دينی التصديق بكتب الله وانبيائه وذكر اشهر الكتب الذی حكم به النبيون واشهر الرسل الذی هو خاتم المرسلين ١٢ ج ٥٨ قوله يأتی من بعدی وكان بين مولده وبين الهجرة ستمائة وثلاثون سنة روح وفی الكبير ولنذكر الآن بعض ما جاء به عيسى عليه السلام بمقدم سيدنا محمد عليه الصلوة والسلام فی الانجيل فی عدة مواضع اولها فی الاصحاح الرابع عشر من انجيل يوحنا هكذا وانا اطلب لكم الى ابی حتى يمنحكم ويعطيكم الفارقليط حتى يكون معكم الى الابد والفارقليط هو روح الحق اليقين هذا لفظ الانجيل المنقول الى العربی وذكر فی الاصحاح الخامس عشر هذا اللفظ واما الفارقليط روح القدس يرسله ابی باسمی ويعلمكم ويمنحكم جميع الاشياء وهو يذكركم ما قلت لكم ثم ذكر بعد ذلك بقليل وانی قد اخبرتكم بهذا قبل ان يكون حتى اذا كان ذلك تؤمنون وثانيها ما ذكر فی الاصحاح السادس عشر هكذا ولكن اقول لكم الآن حقا يقينا انطلاقی عنكم خير لكم فان لم انطلق عنكم الى ابی لم يأتكم الفارقليط وان انطلقت ارسلته اليكم فاذا هو يفيد اهل العالم ويدينهم ويمنحهم ويوقفهم على الخطيئة والبر والدين وثالثها ذكر بعد ذلك بقليل هكذا فان لی كلاما كثيرا اريد ان اقوله لكم ولكن لا تقدرون على قبوله والاحتفاظ له ولكن اذا جاء روح الحق اليكم يلهمكم ويؤيدكم بجميع الحق لانه ليس يتكلم بدعة من تلقاء نفسه هذا ما فی الانجيل ١٢ ٥٩ قوله منصوب بان مقدرة فاصله يريدون ان يطفؤا كما قاله الزمخشری ١٢ ٦٠ قوله واللام مزيدة لما فيه من معنى الارادة تاكيدا لها كما زيد فی لا ابا لك تاكيد الاضافة وقيل اللام للتعليل اے يريدون الافتراء ليطفئوا عن الخليل وسيبويه يريدون فی قوة المصدر وليطفئوه خبره ای ارادتهم للاطفاء ١٢ ك ٦١ قوله شرعه آه اے فنور الله استعارة تصريحية والاطفاء ترشيح وقوله بافواههم فيه تورية وكذا قوله نوره لكن قوله متم تجريد لا ترشيح له وجعل فی الكشاف استعارة تمثيلية تمثيلا لحالهم فی اجتهادهم فی ابطال الحق بحال من ينفخ الشمس بفيه ليطفئها تهكما وسخرية بهم آه شهاب وعبارة القرطبی يريدون ليطفئوا نور الله بافواههم الاطفاء هو الاخماد يستعملان فی النار ويستعملان فيما يجری مجراها من الضياء والظهور ويفترق الاطفاء والاخماد من وجه وهو ان الاطفاء يستعمل فی القليل فيقال اطفأت السراج ولا يقال اخمدت السراج وفی نور الله هنا اقاويل احدها انه القرآن يريدون ابطاله وتكذيبه بالقول قاله ابن عباس وابن زيد الثانی انه الاسلام يريدون دفعه بالكلام قاله السدی الثالث انه محمد صلى الله عليه وسلم يريدون هلاكه بالاراجيف قاله الضحاك الرابع انه حجج الله ودلائله يريدون ابطالها بانكارهم وتكذيبهم قاله ابن بحر الخامس انه مثل مضروب بمن اراد اطفاء نور الشمس بفيه فوجده مستحيلا ممتنعا كذلك من اراد ابطال الحق حكاه ابن عيسى ١٢ ج ٦٢ قوله وفی قراءة بالاضافة وقرئ متم نوره بلا اضافة ابو السعود وهی قراءة مكی وحفص وحمزة وعلی ١٢ مدارك ٦٣ قوله يا ايها الذين آمنوا هل ادلكم الخ سبب نزول هذه الآية قول الصحابة لرسول الله صلعم لو نعلم اے الاعمال احب الى الله لعملنا به وقيل نزلت فی عثمان بن مظعون وذلك انه قال لرسول الله صلعم لو اذنت لی فطلقت خولة وترهبت واختصيت وحرمت اللحم ولا انام الليل ابدا فقال رسول الله صلعم ان من سنتی النكاح ولا رهبانية فی الاسلام فقال عثمان وددت يا نبی الله ان اعلم اے التجارات احب الى الله فاتجر فيها فنزلت وتسمية الجهاد تجارة لقوله تعالى ان الله اشترى من المؤمنين انفسهم واموالهم الآية ١٢ صاوی ٦٤ قوله تنجيكم بالتخفيف والتشديد قرأ عامر بفتح النون وتشديد الجيم والباقون بسكون النون وتخفيف الجيم ١٢ خطيب ٦٥ قوله قالوا نعم اے الذی هو بمنزلة ان يقولوا وما تلك التجارة من اجل او كيف نعمل او ماذا نصنع ابو السعود

فی ملكه الْحَكِيمُ ○ فی صنعه يٰٓاَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ فی طلب الجهاد مَا لَا تَفْعَلُونَ ○ اذ انهزمتم باحد
كَبُرَ عظم مَقْتًا تمييز عِنْدَ اللَّهِ أَنْ تَقُولُوا فاعل كبر مَا لَا تَفْعَلُونَ ○ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ ينصر ويكرم الَّذِينَ
يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِهِ صَفًّا حال ای صافين كَأَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَرْصُوصٌ ○ ملزق بعضه الى بعض ثابت وَ
اذكر إِذْ قَالَ مُوسٰى لِقَوْمِهِ يٰقَوْمِ لِمَ تُؤْذُونَنِي قالوا انه آدر ای منتفخ الخصية وليس كذلك وكذبوه وَقَدْ
للتحقيق تَعْلَمُونَ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ الجملة حال والرسول يحترم فَلَمَّا زَاغُوا عدلوا عن الحق بايذائه
أَزَاغَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ امالها عن الهدى على وفق ما قدره فی الازل وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِينَ ○ الكافرين
فی علمه وَاذكر إِذْ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِي إِسْرَآءِيلَ لم يقل يا قوم لانه لم يكن له فيهم قرابة إِنِّي رَسُولُ
اللَّهِ إِلَيْكُمْ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيَّ قبلی مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ قال
الله تعالى فَلَمَّا جَآءَهُمْ جاء احمد الكفار بِالْبَيِّنٰتِ الآيات والعلامات قَالُوا هٰذَا ای المجیء به سِحْرٌ وفی قراءة
ساحر ای الجائی به مُبِينٌ ○ بين وَمَنْ لا احد أَظْلَمُ اشد ظلما مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ بنسبة
الشريك والولد اليه ووصف آياته بالسحر وَهُوَ يُدْعٰى إِلَى الْإِسْلَامِ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِينَ ○
الكافرين يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا منصوب بان مقدرة واللام مزيدة نُورَ اللَّهِ شرعه وبراهينه بِأَفْوَاهِهِمْ باقوالهم
انه سحر وشعر وكهانة وَاللَّهُ مُتِمُّ مظهر نُورِهِ وفی قراءة بالاضافة وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُونَ ○ ذلك هُوَ الَّذِي
أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدٰى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ يعليه عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ جميع الاديان المخالفة له وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ ○ ع ٩
يٰٓاَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيكُمْ بالتخفيف والتشديد مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ○ مؤلم فكانهم
قالوا نعم فقال تُؤْمِنُونَ تدومون على الايمان بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُجٰهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِكُمْ وَ
أَنْفُسِكُمْ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ○ انه خير لكم فافعلوه يَغْفِرْ جواب شرط مقدر ای ان
تفعلوه يغفر لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِي جَنّٰتِ عَدْنٍ
اقامة ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ○ ويؤتكم نعمة أُخْرٰى تُحِبُّونَهَا نَصْرٌ مِنَ اللَّهِ وَفَتْحٌ قَرِيبٌ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ ○
بالنصر والفتح يٰٓاَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا كُونُوا أَنْصَارَ اللَّهِ لدينه وفی قراءة بالاضافة كَمَا كان الحواريون كذلك
الدال عليه قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيِّينَ مَنْ أَنْصَارِي إِلَى اللَّهِ ای من الانصار الذين يكونون معی
متوجها الى نصرة الله قَالَ الْحَوَارِيُّونَ نَحْنُ أَنْصَارُ اللَّهِ والحواريون اصفياء عيسى عم وهم اول من آمن
به وكانوا اثنی عشر رجلا من الحور وهو البياض الخالص وقيل كانوا قصارين يحورون الثياب يبيضونها

٦٦ قوله انه خير يشير الى ان مفعول تعلمون مقدر وقد ينزل منزلة اللازم اے كنتم من اهل العلم ١٢ ك ٦٧ قوله جواب شرط وقيل جواب الامر المدلول عليه بقوله تؤمنون فانه فی معنى آمنوا ١٢ ك ٦٨ قوله ويؤتكم نعمة اخرى اشار الشارح بتقدير هذا العامل الى ان واخرى مفعول لفعل مقدر وهذا المقدر معطوف على الجوابين قبله وهو جواب ثالث والمراد يؤتكم فی الدنيا فهو اخبار عن نعمة الدنيا بعد الاخبار عن نعمة الآخرة ١٢ جمل ٦٩ قوله كما كان الحواريون كذلك اے انصار الله وقوله الدال عليه اشار بهذا الى جواب سؤال حاصله ان الآية تقتضی ان المشبه كون المؤمنين انصار الله والمشبه به قول عيسى لاصحابه ما ذكر وهذا لا يستقيم بل المشبه به هو كون الحواريين انصار الله الماخوذ من جوابهم بقولهم نحن انصار الله وحاصل الجواب ظاهره تشبيه كونهم انصارا بقول عيسى من انصاری الى الله ولكنه محمول على المعنى اے كونوا انصار الله كما كان الحواريون انصار الله كما صرح فی المدارك وغيره ١٢ ٧٠ قوله كما كان الحواريون انصار عيسى حين قال لهم من انصاری الى الله فما مصدرية وهی مع صلتها ظرف وقيل تقديره قل لهم كما قال عيسى ١٢ ك ٧١ قوله اے من الانصار الذين الخ يعنی ان الاضافة فی انصاری اضافة احد المتشاركين فی امر الى آخر لمناسبة بينهما ١٢ ك ٧٢ قوله وقيل كانوا قصارين الخ فعلى هذا الحور قائم بالثياب وعلى الاول قائم بذواتهم ١٢ صاوی

فَاٰمَنَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْۢ بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ بعيسى وقالوا انه عبد الله رفع الى السماء وَكَفَرَتْ طَّآئِفَةٌ لقولهم انه ابن الله رفعه اليه فاقتتلت الطائفتان فَاَيَّدْنَا قوينا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا من الطائفتين عَلٰى عَدُوِّهِمْ الطائفة الكافرة فَاَصْبَحُوْا ظٰهِرِيْنَ ۝ غالبين

سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ مدنية احدى عشرة اٰية

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ يُسَبِّحُ لِلّٰهِ ينزهه فاللام زائدة مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ فى ذكر ما تغليب للاكثر الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ المنزه عما لا يليق به الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝ فى ملكه وصنعه هُوَ الَّذِىْ بَعَثَ فِى الْاُمِّيّٖنَ العرب والامى من لا يكتب ولا يقرأ كتابا رَسُوْلًا مِّنْهُمْ هو محمد صلى الله عليه وسلم يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ القران وَيُزَكِّيْهِمْ يطهرهم من الشرك وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ القران وَالْحِكْمَةَ ما فيه من الاحكام وَاِنْ مخففة من الثقيلة واسمها محذوف اى انهم كَانُوْا مِنْ قَبْلُ قبل مجيئه لَفِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ بين وَّاٰخَرِيْنَ عطف على الاميين اى الموجودين منهم والاتين مِنْهُمْ بعدهم لَمَّا لم يَلْحَقُوْا بِهِمْ ط فى السابقة والفضل وهم التابعون والاقتصار عليهم كاف فى بيان فضل الصحابة المبعوث فيهم النبى صلى الله عليه وسلم على من عداهم ممن بعث اليهم وامنوا به من جميع الانس والجن الى يوم القيمة لان كل قرن خير ممن يليه وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ فى ملكه وصنعه ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ط النبى ومن ذكر معه وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝ مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ كلفوا العمل بها ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا لم يعملوا بما فيها من نعته صلى الله عليه وسلم فلم يؤمنوا به كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا ط اى كتبا فى عدم انتفاعه بها بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ المصدقة للنبى صلى الله عليه وسلم والمخصوص بالذم محذوف تقديره هذا المثل وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ الكافرين قُلْ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ هَادُوْٓا اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ اَوْلِيَآءُ لِلّٰهِ مِنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ تعلق بتمنيه الشرطان على ان الاول قيد فى الثانى اى ان صدقتم فى زعمكم انكم اولياء الله والولى يؤثر الاخرة ومبدؤها الموت فتمنوه وَلَا يَتَمَنَّوْنَهٗٓ اَبَدًاۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ط من كفرهم بالنبى المستلزم لكذبهم وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ۝ الكافرين قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِىْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ والفاء زائدة مُلٰقِيْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ السر والعلانية فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ فيجازيكم به يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِىَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ بمعنى فى يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا فامضوا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ اى الصلوة وَذَرُوا الْبَيْعَ ط اى اتركوا عقده ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ انه خير فافعلوه فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِى الْاَرْضِ امر اباحة وَابْتَغُوْا اى اطلبوا الرزق

---

٥١ قوله فآمنت طائفة مرتبط بمحذوف تقديره فلما رفع عيسى الى السماء افترق الناس فيه فرقتين فآمنت طائفة الى آخرها وروى عن ابن عباس لما رفع عيسى تفرق قومه ثلاث فرق فرقة قالت كان الله فارتفع وفرقة قالت كان ابن الله فرفعه اليه وفرقة قالت كان عبد الله ورسوله ورفعه وهم المؤمنون واتبع كل فرقة طائفة من الناس فاقتتلوا وظهرت الفرقتان الكافرتان حتى بعث الله محمدا صلعم فظهرت الفرقة المؤمنة على الكافرين فذلك قوله تعالى فايدنا الذين آمنوا الآية ١٢ صاوى ٥٢ قوله فاقتتلت الطائفتان اى وظهرت الكفرة حتى بعث الله محمدا فظهرت الفرقة المؤمنة على الكافرة وذلك قوله تعالى فايدنا الخ وروى المغيرة عن ابراهيم قال واصبحت حجة من آمن بعيسى عليه السلام ظاهرة بتصديق محمد صلى الله عليه وسلم ان عيسى عليه السلام كلمة الله وعبده ورسوله ١٢ جمل ٥٣ قوله فاصبحوا ظاهرين اى صاروا بعد ما كانوا فيه من الذل قوله ظاهرين اى غالبين قاهرين فى اقوالهم وافعالهم لا يخافون احدا ولا يستخفون منه ١٢ جمل ٥٤ قوله فاللام زائدة اى او للتعليل والمعنى يسبح ما فى السموات وما فى الارض لاجل وجهه تعالى لا يقصدون غرضا من الاغراض ففيه اشارة الى انه ينبغى للمكلفين ان يكونوا كذلك ١٢ صاوى ٥٥ قوله عما لا يليق به اى من صفات الحوادث وذكر القدوس عقبه دفعا لما يتوهم انه يطرأ عليه نقص كالملوك ١٢ صاوى ٥٦ قوله فى الاميين اى اليها وكذلك قوله وآخرين منهم فهو على حد قوله لقد جاءكم رسول من انفسكم والحكمة فى اقتصاره على الاميين هنا مع انه رسول الى كافة الخلق تشريف العرب حيث اضيف اليهم ١٢ صاوى ٥٧ قوله رسولا منهم اى اميا مثلهم وانما كان اميا لان نعته فى كتب الانبياء النبى الامى وكونه بهذه الصفة ابعد من توهم الاستعانة بالكتابة على ما اتى به من الوحى والحكمة ولتكون حاله مشاكلة لحال امته الذين بعث فيهم وذلك اقرب الى صدقه ١٢ جمل ٥٨ قوله عطف على الاميين آه عبارة السمين قوله وآخرين منهم فيه وجهان احدهما انه مجرور عطفا على الاميين اى وبعثه فى آخرين من الاميين ولما لم يلحقوا بهم صفة لآخرين والثانى انه منصوب عطفا على الضمير المنصوب فى يعلمهم اى ويعلم آخرين لم يلحقوا بهم وكل من يعلم شريعة محمد صلى الله عليه وسلم الى آخر الزمان فرسول الله يعلمه بالقوة لانه اصل ذلك الخير العظيم والفضل الجسيم ١٢ جمل ٥٩ قوله اى الموجودين منهم تفسير للاميين المعطوف عليه فالمراد بالاميين من كان من العرب موجودا فى زمنه صلى الله عليه وسلم وقوله منهم حال اى حال كون الموجودين فى زمنه من مطلق الاميين وقوله والآتين تفسير لآخرين من الجمل ١٢ ٦٠ قوله لما يلحقوا بهم اى فى السبق الى الاسلام والشرف وهذا النفى مستمر دائما لان الصحابة لا يلحقهم ولا يساويهم فى فضلهم احد ممن بعدهم ولذا فسر بلم وذلك منفى لم اعم من كونه متوقع الحصول اولا بخلاف لما فنفيها متوقع الحصول وليس مرادا ١٢ صاوى ٦١ قوله فى السابقة والفضل وقيل المعنى لم يدركوهم ولكنهم يكونون بعدهم وعلى ذلك فلما على اصله وهو نفى الامر المتوقع حصوله واما على ما ذكر الشيخ فالظاهر انه للنفى المجرد ١٢ ك ٦٢ قوله والاقتصار عليهم كاف الخ لانه يلزم من فضلهم على التابعين فضلهم على من بعدهم لان كل قرن خير مما يليه كما فى الحديث خير القرون قرنى ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم ١٢ ك ٦٣ قوله والاقتصار عليهم اى على التابعين فى تفسير الآخرين الذى جرى عليه عكرمة ومقاتل كان الخ وهذا من الشارح اعتذار عن العدول عن تفسيره لهم بمطلق المسلمين الى يوم القيمة ومحصول الاعتذار انه اذا اشير بالآية الى تفضيل الصحابة على التابعين لزم منه تفضيلهم على سائر الناس الى يوم القيمة بواسطة ما ثبت ان كل قرن خير ممن يليه فاذا ثبت فضلهم على التابعين ومن بعد التابعين ادون منهم ثبت فضلهم على من بعد التابعين بالطريق الاولى هذا هو مراد الشارح فيما يظهر لكن يرد عليه انه ليس السياق فى بيان افضلية الصحابة كما لا يخفى بل فى بيان من بعث اليهم النبى فلو قال والاقتصار عليهم كاف فى بيان كون رسالته عامة لجميع من بعدهم الى يوم القيمة لانه اذا بعث للاشرف الافضل فلغيره اولى لكان اظهر جمل وفى روح البيان والبعث فى الاميين لا ينافى عموم دعوته عليه السلام فالتخصيص بالذكر لا مفهوم له ولو سلم فلا يعارض المنطوق مثلا قوله تعالى وما ارسلناك الا كافة للناس على انه فرق بين البعث فى الاميين والبعث الى الاميين ١٢ ٦٤ قوله كلفوا العمل بها اى القيام بها فليس هو من الحمل على الظهر بل هو من الحمالة وهى الكفالة ١٢ صاوى ٦٥ قوله يحمل الخ الجملة حال والعامل فيه معنى المثل وصفته لان التعريف فى الحمار للجنس ١٢ كمالين ٦٦ قوله قل يا ايها الذين هادوا اى تمسكوا باليهودية وهى ملة موسى عليه السلام وسبب نزولها ان اليهود زعموا انهم ابناء الله واحباؤه وادعوا انه لا يدخل فى الجنة الا من كان هودا فامر النبى صلعم ان يظهر كذبهم بتلك الآية ١٢ صاوى ٦٧ قوله ان زعمتم الزعم هو القول بلا دليل روح وفى القاموس الزعم مثلثة القول الحق والباطل والكذب واكثر ما يقال فيما يشك فيه ١٢ ٦٨ قوله والولى يؤثر الآخرة فان من اليقن انه من اهل الجنة احب ان يتخلص اليها من هذه الدار التى هى قراره الاكدار ولا يصل اليه الا بالموت غالبا ١٢ ٦٩ قوله ولا يتمنونه ابدا الخ عبر هنا بلا وفى البقرة بلن حيث قال ولن يتمنوه ابدا اشارة الى انه نفى عنهم التمنى على كل حال مؤكدا كما فى البقرة وغير مؤكد كما هنا ١٢ صاوى ٧٠ قوله اذا نودى للصلوة آه المراد بهذا النداء الاذان عند قعود الخطيب على المنبر لانه لم يكن فى عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم نداء سواه فكان له مؤذن واحد اذا جلس على المنبر اذن على باب المسجد فاذا نزل اقام الصلوة ثم كان ابو بكر وعمر وعلى بالكوفة على ذلك حتى كان عثمان وكثر الناس وتباعدت المنازل زاد اذانا آخر فامر بالتاذين اولا على داره التى تسمى الزوراء فاذا سمعوا اقبلوا حتى اذا جلس على المنبر اذن المؤذن ثانيا ولم يخالفه احد فى ذلك الوقت لقوله صلى الله عليه وسلم عليكم بسنتى وسنة الخلفاء الراشدين من بعدى فالمعتبر هو الاذان الاول عندنا ورواه ابن ابى شيبة عن الزهرى والاذان الثانى عند الشافعى ١٢ ك ٧١ قوله من بمعنى فى الخ قاله ابو البقاء وقيل بيان وتفسير لاذا ١٢ ك ٧٢ قوله فامضوا يعنى ان المراد من السعى هو المضى والاعمال وليس المراد منه المشى بسرعة لانه قد صح النهى عنه فى حديث الصحيحين اذا اقيمت الصلوة فلا تاتوها تسعون وعن ابن مسعود وابى بن كعب انهما كانا يقرآن فامضوا الى ذكر الله وعن مجاهد انه قال انما السعى العمل وليس السعى على الاقدام ١٢ ك ٧٣ قوله اى اتركوا عقده قال ابن عباس يحرم البيع ونحوه حينئذ ولكنه مع ذلك يصح البيع عندنا وعند الجمهور لان النهى ليس لمعنى داخل فى العقد ولا لازم بل خارج عنه وقال المالكية يفسخ ما عدا النكاح والهبة والصدقة وحيث فسخ ترد السلعة ان كانت قائمة والا يلزم قيمتها يوم القبض وعن عطاء اذا نودى بالاذان حرم البيع والصناعات واللهو والرقاد واتيان الرجل اهله والكتابة رواه عنه عبد الرزاق وفى المدارك اراد الامر بترك ما يذهل عن ذكر الله وانما خص البيع بالذكر من بينها لان الجمع يتكاثر فيه البيع والشراء عند الزوال ١٢ ك ٧٤ قوله اى اطلبوا الرزق جعل المصدر المفعول مقدرا والجار والمجرور صلة وفسره غيره بفضل الله بالرزق واخرج ابن جرير عن انس مرفوعا فى قوله تعالى وابتغوا من فضل الله قال ليس يطلب دنيا ولكن حضور جنازة وعيادة مريض ١٢ ك

له قوله كان النبي الخ شروع في بيان سبب نزول قوله تعالى واذا رأوا تجارة الخ ۱۲ صاوی عه قوله عير بكسر العين ابل تحمل الطعام وجاء بها دحية الكلبي من الشام وكان تاجرا ۱۲ ک عه قوله عير عير بالكسر كاروان شتر که غله کشانند ۱۲ صراح سه قوله غير اثنى عشر رجلا العشرة المبشرة وبلال و ابن مسعود وفي رواية عمار بدل ابن مسعود وفي مسلم ان جابرا كان فيهم ولابن مردويه عن ابن عباس اثنى عشر رجلا وسبع نسوة فقال النبي صلى الله عليه وسلم لو خرجوا كلهم لاضطرم المسجد عليهم نارا فنزل وكان ذلك حين كانت صلوة الجمعة قبل الخطبة كما في العيدين روى ابوداؤد في مراسيله عن مقاتل بن حيان انه صلى الله عليه وسلم كان يصلي الجمعة قبل الخطبة مثل العيدين حتى كان يوم الجمعة والنبي صلى الله عليه وسلم يخطب وقد صلى الجمعة فدخل رجل فقال ان دحية بن خليفة قدم بتجارة وكان دحية اذا قدم تلقاه اهله بالدفوف فخرج الناس ويظنوا انه ليس في ترك الخطبة شيء فنزل فقدم النبي صلى الله عليه وسلم الخطبة واخر الصلوة ۱۲ ک سه قوله انفضوا اليها آه والذي سوغ لهم الخروج وترك رسول الله صلى الله عليه وسلم يخطب انهم ظنوا ان الخروج بعد تمام الصلاة جائز لانقضاء المقصود وهو الصلاة لانه كان صلى الله عليه وسلم اول الاسلام يصلي الجمعة قبل الخطبة كالعيدين فلما وقعت هذه الواقعة ونزلت الآية قدم الخطبة واخر الصلاة ۱۲ جمل ه قوله اي التجارة الخ اشارة الى ان ضمير اليها راجع الى التجارة فقط دون اللهو لان التجارة هو المطلوب وفي الخطيب وايضا العطف باو فافراد الضمير اولى و قال في المدارك وتقديره اذا رأوا تجارة انفضوا اليها او لهوا انفضوا اليه فحذف احدهما لدلالة المذكور عليه وانما خص التجارة لانها كانت اهم عندهم ومثله في الكشاف ۱۲ نه قوله لانها مطلوبهم جواب عما يقال لم افرد الضمير مع ان المتقدم شيئان ويجاب ايضا بانه افرد لان العطف باو وخص ضمير المؤنث لما قاله المفسر ۱۲ صاوی نه قوله يقال كل انسان آه اشارة الى تصحيح صيغة التفضيل اے ان الرازقين متعددون والله خيرهم من حيث انه لا يقطع الرزق عمن عصاه وعاداه وغيره يقطع وتعددهم انما هو على سبيل المجاز من حيث انه يقال كل انسان الخ والا فالرازق بالحقيقة هو الله وحده والعائلة العيال وقوله اے من رزق الله تصحيح لهذا القول المذكور اے فليس به المراد ان كل انسان يرزق عائلته بالاستقلال ولا بحوله وقوته ۱۲ ج عه قوله مدنية اے بالاجماع وكذا قوله احدى عشرة آية ۱۲ صاوی فه قوله اذا جاءك المنافقون اے حضروا عندك كعبد الله بن ابي واصحابه وجواب الشرط قوله قالوا وهو الاظهر وقيل جوابه محذوف اے فلا تقبل منهم وقيل الجواب قوله اتخذوا ايمانهم وهو بعيد وسبب نزول هذه السورة انه صلعم لما غزا بني المصطلق ما وازدحم الناس على الماء اقتتل رجلان احدهما من المهاجرين جهجاه بن اسيد و الثاني من الانصار اسمه سنان الجهني كان حليفا لعبد الله بن ابي فلما اقتتلا صاح جهجاه بالمهاجرين وسنان بالانصار فاعان جهجاه رجل من فقراء المهاجرين ولطم سنانا فقال عبد الله بن ابي ما صحبنا محمدا الا لنلطم وجوهنا والله ما مثلنا ومثلهم الا كما قال القائل سمن كلبك ياكلك اما والله لئن رجعنا الى المدينة ليخرجن الاعز منها الاذل ثم قال لقومه ماذا فعلتم بانفسكم قد انزلتموهم بلادكم وقاسمتموهم في اموالكم اما والله لو امسكتم عنهم فضل الطعام لتحولوا من عندكم فلا تنفقوا عليهم حتى ينفضوا من حول محمد فسمع ذلك زيد بن ارقم فبلغه لرسول الله فقال صلعم انت صاحب الكلام الذي بلغني عنك فحلف انه ما قال شيئا وانكر فهو قوله اتخذوا ايمانهم جنة الخ فنزلت السورة ۱۲ صاوی له قوله والله يعلم انك لرسوله جملة معترضة بين قوله نشهد انك لرسول الله وبين قوله والله يشهد الخ وحكمة الاعتراض انه لو اتصل التكذيب بقولهم لربما توهم ان قولهم في حد ذاته كذب فاتى بالاعتراض لدفع هذا الايهام ۱۲ صاوی له قوله مخالفا لما قالوه يعني كذبهم انما في الامر الذي نحو في قلوبهم من نفي الرسالة لا فيما يقولوه بالسنتهم فلا تمسك للنظام بالآية في قوله ان كذب الخبر عدم مطابقة الكلام الاعتقاد والمشهور في جوابه ان معناه انهم كاذبون في قولهم نشهد لان الشهادة ما يكون عن علم واعتقاد وهم لم يعتقدوا ذلك ۱۲ ک له قوله بانهم آمنوا باللسان الخ جواب عما يقال ان المنافقين لم يحصل منهم ايمان اصلا بل ثابتون على الكفر وايضاحه ان ثم للترتيب الاخباري ومعناه انهم آمنوا بالسنتهم وكفروا بقلوبهم ۱۲ صاوی له قوله كانهم خشب مسندة بالفارسية گويا ايشان چوبها خشک شده اند بديوار باز نهاده شبهوا في اسنادهم وما هم الا اجرام خالية عن الايمان والخير بالخشب المسندة الى الحائط لان الخشب اذا انتفع به كان في سقف او جدار او غيرهما من مظان الانتفاع وما دام متروكا غير منتفع به اسند الى الحائط فشبهوا به في عدم الانتفاع ۱۲ مدارک له قوله ممالة الممالة من الامالة بالفارسية مائل كرده شده ۱۲ له قوله كل صيحة عليهم كل صيحة مفعول اول والمفعول الثاني عليهم وتم الكلام اے يحسبون كل صيحة واقعة عليهم وضارة لهم لخفتهم ورعبهم ۱۲ مدارک له قوله انشاد الضالة انشاد تعريف كردن گم شده ۱۲ له قوله عليهم اے واقعة عليهم وضارة بهم وهو ثاني مفعولي يحسبون ان ينزل فيهم ما يبيح دماءهم اے ينزل فيهم ما يهتك استارهم ويبيح دماءهم فانهم يفشون سرك للكفار خائفي الكفر ۱۲ کمالین، له قوله لما في قلوبهم من الرعب متعلق بيحسبون اے بسبب هذا الحسبان الرعب القائم بقلوبهم وقوله ان ينزل فيهم متعلق بالرعب على تقدير الجار اى لما في قلوبهم من الرعب اے الخوف من ان ينزل فيهم ما يهيج اے قرآن يهيج دماءهم فيقاتلون اے يقاتلهم المسلمون ۱۲ جمل له قوله عطفوا عطف ميں كردن وخم دادن چوب را ۱۲ صراح له قوله استغنى بهمزة الاستفهام آه اے في التوصل للنطق بالساكن وقوله بهمزة الاستفهام اے بحسب الاصل والا فهي هنا للتسوية لوقوعها بعد سواء آه شيخنا ۱۲ له قوله ان الله لا يهدي القوم الفاسقين الكاملين في الفسق الخارجين عن دائرة الاستصلاح المنهمكين في الكفر والنفاق وفي الاخر اشارة الى عدم استعدادهم لقبول الاستغفار ومنه نعلم ان الجذبة من جانب المرشد وان كان لها تاثير عظيم لكن اذا كان جانب المريد خاليا عن الارادة لم ينفعه ذلك الا ترى ان استغفار النبي عليه الصلوة والسلام ليس فوقه شيء مع انه لم يؤثر في الهداية واصل هذا عدم اصابة رشاش النور في عالم الارواح ومن لم يجعل الله له نورا فما له من نور ۱۲ روح البيان له قوله اي من غزوة بني المصطلق كذا في الصحيحين وقال النسائي انها لغزوة تبوك ورجحه الحافظ ابن حجر والقصة مشهورة في كتب الاحاديث والسير ۱۲ کمالین له قوله بني المصطلق حي من خزاعة ۱۲ خطيب له قوله الصلوات الخمس كذا اخرجه ابن مردويه عن ابن عباس مرفوعا واخرجه ابن المنذر عن عطاء والضحاك ۱۲ کمالین

مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۰ تفوزون كَانَ النبي صلى الله عليه وسلم يخطب يوم الجمعة
فقدمت عير وضرب لقدومها الطبل على العادة فخرج لها الناس من المسجد غير اثنى عشر رجلا فنزل
وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا اِنْفَضُّوْا اِلَيْهَا اي التجارة لانها مطلوبهم دون اللهو وَتَرَكُوْكَ في الخطبة قَآئِمًا
قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ من الثواب خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ امنوا مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۰ يقال كل ۲ ع ۳ ۱۲
انسان يرزق عائلته اي من رزق الله تعالى سورة المنافقون مدنية احدى عشرة اية

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۰ اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا بالسنتهم على خلاف ما في قلوبهم نَشْهَدُ اِنَّكَ
لَرَسُوْلُ اللّٰهِ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ يعلم اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ ۰ فيما اضمروه
مخالفا لما قالوه اِتَّخَذُوْا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً سترة عن اموالهم ودمائهم فَصَدُّوْا بها عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اي
عن الجهاد فيهم اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۰ ذٰلِكَ اي سوء عملهم بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا باللسان ثُمَّ كَفَرُوْا
بالقلب اي استمروا على كفرهم به فَطُبِعَ ختم عَلٰى قُلُوْبِهِمْ بالكفر فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ۰ الايمان وَاِذَا
رَاَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ اَجْسَامُهُمْ لجمالها وَاِنْ يَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ لفصاحته كَاَنَّهُمْ من عظم اجسامهم في
ترك التفهم خُشُبٌ بسكون الشين وضمها مُّسَنَّدَةٌ ممالة الى الجدار يَحْسَبُوْنَ كُلَّ صَيْحَةٍ تصاح كنداء
في العسكر وانشاد ضالة عَلَيْهِمْ لما في قلوبهم من الرعب ان ينزل فيهم ما يبيح دماءهم هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ
فانهم يفشون سرك للكفار قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ اهلكهم اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۰ كيف يصرفون عن الايمان بعد
قيام البرهان وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا معتذرين يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوَّوْا بالتشديد والتخفيف
عطفوا رُءُوْسَهُمْ وَرَاَيْتَهُمْ يَصُدُّوْنَ يعرضون عن ذلك وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ۰ سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ
لَهُمْ استغنى بهمزة الاستفهام عن همزة الوصل اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ لَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ
لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۰ هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لاصحابهم من الانصار لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ
اللّٰهِ من المهاجرين حَتّٰى يَنْفَضُّوْا يتفرقوا عنه وَلِلّٰهِ خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بالرزق فهو الرازق
للمهاجرين وغيرهم وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَفْقَهُوْنَ ۰ يَقُوْلُوْنَ لَئِنْ رَّجَعْنَآ اي من غزوة بني المصطلق
اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ عنوا به انفسهم مِنْهَا الْاَذَلَّ عنوا به المؤمنين وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ الغلبة وَ
لِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۰ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ تشغلكم ۱ ع ۸ ۱۴
اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ الصلوات الخمس وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ

١ قوله وانفقوا في الزكوة ولابن المنذر عن الضحاك يعني الزكوة والنفقة في الحج قال ابن عباس مرفوعا ما قصر احد في الزكوة والحج آه اخرج الترمذي عن ابن عباس مرفوعا من كان له مال يبلغه حج بيت ربه او يجب عليه الزكوة فلم يفعل سال الرجعة عند الموت فقال به رجل يا ابن عباس اتق الله فانما يسال الرجعة الكفار فقال ساتلو عليكم بذلك قرآنا فقرأ الآية ١٢ ك ٢ قوله فاصدق واكن من الصالحين عن عكرمة نزلت في اهل القبلة وقيل نزلت في المنافقين ولهذا نقل عن ابن عباس رضي الله عنهما انه قال هذه الآية تدل على ان القوم لم يكونوا من اهل التوحيد لانه لا يتمنى الرجوع الى الدنيا من الخطيب وفي الآية اشارة الى انفاق الوجود المجازي الخلقي بالارادة الروحانية لنيل الوجود الحقيقي من غير ان ياتي الموت الطبيعي بلا ارادة فيموت ميتة جاهلية من غير حياة ابدية لان النفس لم تزل جاهلة غير عارفة بربها ولا شك ان الحياة الطبيعية انما هي معرفة الله وهي لا تحصل الا بموت النفس والطبيعة وحياة القلب والروح فمن لم يكن على فائدة من هذا الموت الارادي يتمنى الرجوع الى الدنيا عند الموت الطبيعي لتصدق الوجود المجازي بالارادة والرغبة والكون من الصالحين لقبول الوجود الحقيقي ١٢ روح البيان ٣ قوله ولن يؤخر الله نفسا جملة مستانفة جواب عن سوال مقدر تقديره هل يؤخر هذا المتمني فقال ولن يؤخر الله نفسا الخ وهو نكرة في سياق النفي فتعم ١٢ اصاوي ٤ قوله مكية الا قوله يا ايها الذين آمنوا ان من ازواجكم واولادكم فتنة نزلت في عوف بن مالك كان ذا اهل وولد فكان اذا اراد الغزو بكوا اليه ورققوه فقالوا الى من تدعنا فيرق لهم فنزلت هذه الآية فيه بالمدينة اخرجه ابن اسحاق وابن جرير عن عطاء بن يسار وللنحاس عن ابن عباس نحوه ١٢ ك ٥ قوله هو الذي خلقكم اي تعلقت ارادته بخلقكم ازلا وقوله فمنكم كافر ومنكم مؤمن اي بحسب تعلق قدرته وارادته فما قدر ازلا من كفر وايمان لا بد ان يموت الشخص عليه لما في الحديث ان احدكم ليعمل بعمل اهل الجنة حتى ما يكون بينه وبينها الا ذراع فيسبق عليه الكتاب فيعمل بعمل اهل النار فيدخلها وان احدكم ليعمل بعمل اهل النار حتى ما يكون بينه وبينها الا ذراع فيسبق عليه الكتاب فيعمل بعمل اهل الجنة فيدخلها واعلم ان القسمة رباعية شخص كتب سعيدا في الازل ويظهر مؤمنا ويموت عليه وشخص كتب شقيا في الازل فيعيش كافرا ويموت كذلك وشخص كتب سعيدا في الازل فيعيش كافرا ويختم له بالايمان وهذه الثلاثة كثيرة الوقوع وشخص يعيش مؤمنا ويختم له بالكفر وذلك اندر من الكبريت الاحمر وبالجملة فالخاتمة تظهر السابقة لان ما قدر في الازل لا يغير ولا يبدل ١٢ اصاوي ٦ قوله في اصل الخلقة ثم يميتهم ويعيدهم على ذلك يوم القيمة كما خلقهم مؤمنا وكافرا كذا روي عن ابن عباس وفيه اشارة الى ان الكفر والايمان مخلوقان لله تعالى والفاء تفصيلية كقوله خلق كل دابة من ماء فمنهم من يمشي على بطنه وقال الزمخشري فمنكم كافر اي آت بالكفر وفاعل له والدليل عليه قوله والله بما تعملون بصير اي عالم بكفركم وايمانكم الذين هما من عملكم انتهى وهذا مبني على اعتزاله ان الكفر والايمان ليس مخلوقا له تعالى والفاء على هذا التعقيبية ١٢ ك ٧ قوله في اصل الخلقة في فتح الرحمن الكفر فعل الكافر والايمان فعل المؤمن والكفر والايمان اكتساب العبد لقول النبي صلى الله عليه وسلم كل مولود يولد على الفطرة وقوله فطرت الله التي فطر الناس عليها فلكل واحد من الفريقين كسب واختيار وكسبه واختياره بتقدير الله ومشيته فالمؤمن بعد خلق الله اياه يختار الايمان لان الله تعالى اراد ذلك منه وقدره عليه وعلمه منه والكافر بعد خلق الله اياه يختار الكفر لان الله قدر عليه ذلك وعلمه منه وهذا طريق اهل السنة انتهى ١٢ ٨ قوله اذ جعل شكل آه بدليل ان الانسان لا يتمنى ان يكون على صورة من سائر الصور غير صورة البشر ومن حسن صورته ان خلقه منتصبا غير منقلب على وجهه فان قيل قد يوجد كثير من الناس مشوه الخلقة سمج الصورة اجيب بان صورة البشر من حيث هي احسن سائر الصور والسماجة والتشوه انما هو بالنسبة لصورة اخرى منها فلو قابلت بين الصورة المشوهة وبين صورة الفرس او غيرها من الحيوانات لرأيت صورة البشر المشوهة احسن ١٢ ج ٨ قوله عقوبة كفرهم في الدنيا اصل الوبال الثقل ومنه الوبيل لطعام ثقيل على المعدة والوابل المطر الثقيل القطار استعمل للعقوبة لانه ثقيل على الانسان ثقلا معنويا ١٢ ك ٩ قوله ابشر يهدوننا الهمزة فيه للانكار وبشر فاعل فعل مضمر يفسره ما بعده اي يهدوننا بشر يهدوننا ١٢ ك ١٠ قوله اريد به الجنس هذا وجه جمع الضمير في يهدوننا اذ البشر اسم جنس كما صرح غيره ١٢ ١١ قوله زعم الذين آه الزعم ادعاء العلم وهو يتعدى الى مفعولين وقوله ان لن يبعثوا ساد مسدهما والمراد بهم اهل مكة كما قاله ابو حيان وهو الملائم للخطاب في قوله قل بلى الخ ولا يناسب حمله على الذين كفروا من قبل كما قال بعض حواشي البيضاوي لانه لا يلائم الخطاب ١٢ ج ١٢ قوله يوم يجمعكم ظرف لتنبؤن وما بينهما اعتراض او مفعول لاذكر والظاهر ان الخطاب لمن خوطب اولا بقوله الم ياتكم ١٢ روح ١٣ قوله ليوم الجمع آه وسمي بذلك لان الله تعالى يجمع فيه بين الاولين والآخرين من الانس والجن وجميع اهل السماء واهل الارض وبين كل عبد وعمله وبين الظالم والمظلوم وبين كل نبي وامته وبين ثواب اهل الطاعة وعقاب اهل المعصية ١٢ ج

ليس الا هو ١٢

هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ وَاَنْفِقُوْا في الزكاة مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَآ بمعنى هلا او لا زائدة ولو للتمني اَخَّرْتَنِيْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ فَاَصَّدَّقَ بادغام التاء في الاصل في الصاد اتصدق بالزكوة وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ بان احج قال ابن عباس رضي الله تعالى عنه ما قصر احد في الزكوة والحج الا سال الرجعة عند الموت وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا وَاللّٰهُ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ بالتاء والياء

سُوْرَةُ التَّغَابُنِ مكية او مدنية ثماني عشرة اية

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ينزهه فاللام زائدة واتى بما دون من تغليبا للاكثر لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَّمِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ في اصل الخلقة ثم يميتهم ويعيدهم على ذلك وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ اذ جعل شكل الادمي احسن الاشكال وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۝ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ بما فيها من الاسرار والمعتقدات اَلَمْ يَاْتِكُمْ يا كفار مكة نَبَؤُا خبر الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ فَذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ عقوبة كفرهم في الدنيا وَلَهُمْ في الاخرة عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ مؤلم ذٰلِكَ اي عذاب الدنيا بِاَنَّهٗ ضمير الشان كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ الحجج الظاهرات على الايمان فَقَالُوْٓا اَبَشَرٌ اريد به الجنس يَّهْدُوْنَنَا فَكَفَرُوْا وَتَوَلَّوْا عن الايمان وَّاسْتَغْنَى اللّٰهُ عن ايمانهم وَاللّٰهُ غَنِيٌّ عن خلقه حَمِيْدٌ ۝ محمود في افعاله زَعَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ مخففة واسمها محذوف اي انهم لَّنْ يُّبْعَثُوْا قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ وَذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالنُّوْرِ القران الَّذِيْٓ اَنْزَلْنَا وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝ اذكر يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ الْجَمْعِ يوم القيامة ذٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ يغبن المؤمنون الكافرين باخذ منازلهم واهليهم في الجنة لو امنوا وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُدْخِلْهُ وفي قراءة بالنون في الفعلين جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ القران اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ بقضائه وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ في قوله ان المصيبة بقضائه يَهْدِ قَلْبَهٗ للصبر عليها وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاِنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝

---

١٤ قوله يوم القيامة لانه يجمع فيه الاولون والآخرون لاجل ما فيه من الحساب والجزاء ١٢ ابو السعود ١٥ قوله يوم التغابن روز قيامت وتغابن يكديگر را در زيان افگندن كذا في الصراح وفي روح البيان ويوم القيامة يوم غبن بعض الناس بعضا بنزول السعداء منازل الاشقياء لو كانوا سعداء وبالعكس وفيه تهكم لان نزولهم ليس بغبن يعني ان كون نزول الاشقياء منازل السعداء من النار لو كانوا اشقياء غبنا باعتبار الاستعارة التهكمية والا فهم بنزولهم في النار لم يغبنوا اهل الجنة ١٢ ١٦ قوله يغبن المؤمنون الخ اشار بهذا الى ان التفاعل ليس على بابه فان عكس هذه السورة وهو كون الكافر ياخذ منزلة المؤمن من النار لو مات على الكفر ليس بغبن للمؤمن بل هو سرور له وغبن من باب ضرب ١٢ جمل ١٦ قوله يغبن المؤمنون الخ اشار بذلك الى ان التفاعل ليس على بابه فان الكفار اذا اخذوا منازل المؤمنين في النار لو ماتوا كفارا ليس بغبن للمؤمنين بل سرور لهم وما قاله المفسر ماخوذ من حديث ما من عبد يدخل الجنة الا اري مقعده من النار لو اساء ليزداد شكرا وما من عبد يدخل النار الا اري مقعده من الجنة لو احسن ليزداد حسرة ١٢ اصاوي ١٧ قوله ومن يؤمن بالله يهد قلبه عند اصابتها للثبات والاسترجاع فيثبت ولا يضطرب بان يقول قولا ويظهر بصفا يدل على التضجر من قضاء الله وعدم الرضى به ويسترجع ويقول انا لله وانا اليه راجعون ومن عرف الله واعتقد انه رب العالمين يرضى بقضائه ويصبر على بلائه فان التربية كما تكون بما يلائم الطبع تكون بما ينفر عنه الطبع ١٢ روح ١٨ قوله يهد قلبه للاسترجاع عند المصيبة حتى يقول انا لله وانا اليه راجعون او يشرحه للازدياد من الطاعة والخير او يهد قلبه حتى يعلم ان ما اصابه لم يكن ليخطئه وما اخطاه لم يكن ليصيبه وعن مجاهد ان ابتلى صبر وان اعطى شكر وان ظلم غفر ١٢ مدارك التنزيل ١٩ قوله فان توليتم شرط حذف جوابه تقديره فلا ضرر ولا باس على رسولنا ١٢ قوله فانما على رسولنا الخ تعليل لذلك المحذوف ١٢ ٢٠ قوله

۱؎ قوله فان سبب نزول الآية في ذلك اخرج الترمذي والحاكم وصححاه عن ابن عباس نزلت هذه الآية في قوم من اهل مكة اسلموا وارادوا ان ياتوا النبي صلے الله عليه وسلم فابى ازواجهم واولادهم فلما اتوا رسول الله صلعم فرأوا الناس قد فقهوا في الدين هموا ان يعاقبوهم فنزل الى قوله ان تعفوا وتصفحوا فان الله غفور رحيم فلا تفوتوه الاجر ۱۲ک ۲؎ قوله فان سبب نزول الآية الخ فقال ابن عباس نزلت بالمدينة في عوف بن مالك الاشجعي شكا الى النبي صلى الله عليه وسلم جفاء اهله وولده فانه اذا كان اراد الغزو بكوا ورققوه وقالوا الى من تدعنا فيرق ويقيم فنزلت ۱۲ ۳؎ قوله في تثبيطهم في الخ ثبطه عن الامر تثبيطا شغله عنه ۱۲ ۴؎ قوله ناسخة لقوله اتقوا الله الخ قاله قتادة والربيع بن انس والسدي وقال ابن عباس هي محكمة لا نسخ فيها لعله رضي الله عنه جمع بين الآيتين بان يقول ههنا وهناك فاتقوا الله حق تقاته ما استطعتم واجتهدوا في الاتصاف به بقدر طاقتكم فانه لا يكلف الله نفسا الا وسعها وحق التقوى ما يحسن ان يقال ويطلق عليه اسم التقوے وذلك لا يقتضي ان يكون فوق الاستطاعة ۱۲ روح والخطيب ۵؎ قوله ناسخة لقوله اتقوا الله حق تقاته اخرج ابن ابي حاتم عن سعيد بن جبير لما نزلت اتقوا الله حق تقاته اشتد على القوم العمل فقاموا حتے ورمت عراقيبهم وتقرحت جباههم فانزل الله تخفيفا على المسلمين فاتقوا الله ما استطعتم فنسخت الآية الاولى ۱۲ک ۶؎ قوله خبر يكن آه ما سلكه الشيخ المصنف تبع فيه ابا عبيدة وهو قليل لان حذف كان واسمها مع بقاء الخبر انما يكون بعد ان ولو وقوله جواب الامر وهو انفقوا آه شيخنا وفي السمين قوله خيرا لانفسكم فيه اوجه احدها وهو قول سيبويه انه مفعول بفعل مقدر لے وأتوا خيرا لانفسكم كقوله انتهوا خيرا لكم الثاني تقديره يكن الانفاق خيرا فهو خبر يكن المضمرة وهو قول ابي عبيد الثالث انه نعت مصدر محذوف وهو قول الكسائي والفراء لے انفاقا خيرا الرابع انه حال وهو قول الكوفيين الخامس انه مفعول بقوله انفقوا اي انفقوا مالا خيرا ۱۲ جمل ۷؎ قوله ومن يوق شح نفسه بالفارسية وهركه نگاه داشت از بخل نفس خود ۱۲ ۸؎ قوله وفي قراءة لے لابن كثير وابن عامر يضعفه بالتشديد من التفعيل بالواحدة عشرا لے يضاعف بمقابلة الحسنة الواحدة عشرا الى سبعمائة واكثر كما يدل عليه قوله تعالى مثل الذين ينفقون اموالهم في سبيل الله كمثل حبة انبتت سبع سنابل في كل سنبلة مائة حبة ۱۲ک ۹؎ قوله المراد وامته اشار بذلك الى ان في الكلام حذف الواو مع ما عطفت على حد سرابيل تقيكم الحر وانما اقتصر على خطاب النبي لانه الرئيس الكامل ۱۲ صاوي ۱۰؎ قوله المراد وامته بقرينة ما بعده وتخصيص النداء به عليه السلام مع عموم الخطاب لامته ايضا لتحقيق انه المخاطب حقيقة ودخولهم في الخطاب بطريق استتباعه عليه الصلوٰة والسلام اياهم وتغليبه عليهم ففيه تغليب المخاطب على الغائب والمعنے اذا طلقت انت وامتك وقوله او قل لهم هذا هو المعنى الثاني لے يا ايها النبي قل للمؤمنين اذا طلقتم وفي الكشاف خص النبي بالنداء وعم الخطاب لان النبي امام امته وقدوتهم كما يقال لرئيس القوم وكبيرهم يا فلان افعلوا كيت وكيت ومثله في اكثر التفاسير ۱۲ ۱۱؎ قوله ما بعده لے وهو قوله اذا طلقتم وخص النبي صلعم بالنداء وعم الخطاب بالحكم لانه صلعم امام امته فنداؤه كنداءهم ۱۲ک ۱۲؎ قوله او قل لهم هذا احتمال ثان في توجيه الخطاب ومحصله ان المخاطب حقيقة هو النبي وحده ولكن حذف منه الامر كانه قال يا ايها النبي قل لامتك الخ ويوخذ من المفسر ثلاث احتمالات على اختلاف النسخ وبقي احتمال رابع وهو ان الخطاب للنبي صلى الله عليه وسلم اولا وآخرا بلفظ الجمع تعظيما وتفخيما وسبب نزولها ان رسول الله صلے الله عليه وسلم طلق حفصة رضي الله عنها فاتت اهلها فانزل الله تعالے عليه يا ايها النبي الخ ۱۲ صاوي ۱۳؎ قوله اردتم الطلاق وانما احتيج الى هذا التجوز ليصح قوله فطلقوهن لعدتهن لان الشيء لا يترتب على نفسه ولا يؤمر احد بتحصيل الحاصل كرخي والمراد بالنساء المدخول بهن ذوات الاقراء ۱۲ ۱۴؎ قوله لاولها لے في اول العدة وهو الطهر بان يكون الطلاق في طهر لم تمس فيه ۱۲ک ۱۵؎ قوله رواه الشيخان اي عن ابن عمر انه طلق امراته وهي حائض فذكر ذلك عمر لرسول الله صلعم فتغيظ فيه رسول الله صلعم ثم قال ليراجعها ثم يمسكها حتے تطهر ثم تحيض فتطهر فان بدا لك ان تطلقها فلتطلقها طاهرا قبل ان يمسها فتلك العدة امر الله ان تطلق لها النساء وقرأ النبي صلے الله عليه وسلم يا ايها النبي اذا طلقتم النساء فطلقوهن في قبل عدتهن انتهى ومن عد العدة بالحيض قال تقديره مستقبلات لعدتهن نحو اتيته لليلة بقيت من رمضان لے مستقبلا لها وذلك قول ابي حنيفة والعدة بالاطهار قول مالك والشافعي وقد مر في البقرة ۱۲ک ۱۶؎ قوله لے بينت يعني ظاهر كرده شد وقوله او بينة لے روشن كننده حال زنان در بدكرداري وفي نسخة او بينة زنا ومعناها ظاهر ۱۲ ۱۷؎ قوله فيخرجن لاقامة الحد كذا روي عن ابن مسعود وابن المسيب والشعبي والحسن ومجاهد ورواه ابن المنذر عن ابن عباس وبه اخذ ابو يوسف وروى سعيد بن منصور وعبد الرزاق عن ابن عباس الفاحشة ان تبدو المرأة على اهل الرجل فاذا بدت عليهم بلسانها فقد حل لهم اخراجها وروى عن ابي بن كعب وعكرمة وقيل هو استثناء عن الثاني قال ابن عمر خروجها من بيتها قبل انقضاء عدتها هو الفاحشة رواه عبد الرزاق والحاكم وصححه وروى عن النخعي وبه اخذ ابو حنيفة ۱۲ک ۱۸؎ قوله مراجعة الخ كذا رواه عبد بن حميد عن الحسن والنخعي والشعبي والضحاك ان المراد بالامر المراجعة ومن ههنا ذهب كثيرا من السلف ومن تابعهم كاحمد الى انه لا يجب السكنى للبائنة وكذا المتوفاة عنها وفي مسند احمد والطبراني عن فاطمة بنت قيس في حديث طويل انما النفقة والسكنى للمرأة على زوجها ما كانت له عليها رجعة واذا لم يكن فلا نفقة ولا سكنى ومن اوجب السكنى للبائنة قال المراد بالامر ما ياتي من قبله تعالى من نسخ او تخصيص او نحو ذلك ۱۲ک ۱۹؎ قوله ولا تضاروهن بالمراجعة مع ارادة الطلاق بعد ذلك ليطول عدتها ۱۲ ۲۰؎ قوله واشهدوا ذوي عدل منكم هذا الامر للندب كقوله تعالى واشهدوا اذا تبايعتم ويروى عن الشافعي رح وجوبه في الرجعة وهو من مذهب مالك رح وقد صرح به صاحب الهداية في باب الرجعة من تفسير الاحمدي وفي الزاهدي وهذا امر ندب لكن قال في الخطيب وهذا الاشهاد مندوب اليه عند الجمهور كقوله واشهدوا اذا تبايعتم واوجب الاشهاد في الرجعة الامام احمد في احد الروايتين عنه والشافعي كذلك لظاهر الامر وقال مالك وابو حنيفة واحمد والشافعي في القول الآخر ان الرجعة لا تفتقر الى القبول فلم يفتقر الى الاشهاد ۱۲ ۲۱؎ قوله واقيموا الشهادة لله لے لوجهه ولا تراعوا المشهود له ولا المشهود عليه وانما حث على اداء الشهادة لما فيه من العسر على الشهود لانه ربما يؤدي الى ان يترك الشاهد مهماته ولما فيه من عسر لقاء الحاكم الذي يؤدي عنده وربما بعد مكانه وكان للشاهد عوائق ۱۲ صاوي ۲۲؎ قوله ومن يتق الله الخ روى ان عوف بن مالك الاشجعي اسر المشركون ابنه سالما فاتى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال اسر ابني وشكا اليه الفاقة فقال عليه الصلوٰة والسلام اتق الله واكثر لا حول ولا قوة الا بالله العظيم ففعل فبينما هو في بيته اذ قرع ابنه الباب ومعه مائة من الابل غفل عنها العدو فاستاقها فنزلت ۱۲ روح ۲۳؎ قوله كرب كرب اندوه من الصراح ۱۲ ۲۴؎ قوله بالغ الخ للاكثر بالغ منونا وامره بالنصب وهو المقرر في متن التفسير

[illegible]

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ ج بان تطيعوهم في التخلف عن الخير كالجهاد والهجرة فان سبب نزول الاية الاطاعة في ذلك وَاِنْ تَعْفُوْا عنهم في تثبيطهم اياكم عن ذلك الخير معتلين بمشقة فراقكم عليهم وَتَصْفَحُوْا وَتَغْفِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ اِنَّمَاۤ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ لكم شاغلة عن امور الاخرة وَاللّٰهُ عِنْدَهٗۤ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝ فلا تفوتوه باشتغالكم بالاموال والاولاد فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ ناسخة لقوله اتقوا الله حق تقاته وَاسْمَعُوْا ما امرتم به سماع قبول وَاَطِيْعُوْا وَاَنْفِقُوْا في الطاعة خَيْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ خبر يكن مقدرة جواب الامر وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ الفائزون اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا بان تتصدقوا عن طيب قلب يُّضٰعِفْهُ لَكُمْ وفي قراءة يضعفه بالتشديد بالواحدة عشرا الى سبعمائة واكثر وهو التصدق عن طيب قلب وَيَغْفِرْ لَكُمْ ما يشاء وَاللّٰهُ شَكُوْرٌ مجاز على الطاعة حَلِيْمٌ ۝ في العقاب على المعصية عٰلِمُ الْغَيْبِ السر وَالشَّهَادَةِ العلانية الْعَزِيْزُ في ملكه الْحَكِيْمُ ۝ في صنعه

ع ۲ ۸ ۱۶

سورة الطلاق مدنية ثلاث عشرة اية بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ المراد وامته بقرينة ما بعده او قل لهم اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ اردتم الطلاق فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ لاولها بان يكون الطلاق في طهر لم تمس فيه لتفسيره صلى الله عليه وسلم بذلك رواه الشيخان وَاَحْصُوا الْعِدَّةَ احفظوها لتراجعوا قبل فراغها وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ اطيعوه في امره ونهيه لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْۢ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ منها حتى تنقضي عدتهن اِلَّاۤ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ زنا مُّبَيِّنَةٍ بفتح الياء وكسرها اي بينت او بينة فيخرجن لاقامة الحد عليهن وَتِلْكَ المذكورات حُدُوْدُ اللّٰهِ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ لَا تَدْرِيْ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ الطلاق اَمْرًا ۝ مراجعة فيما اذا كان واحدة او ثنتين فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ قاربن انقضاء عدتهن فَاَمْسِكُوْهُنَّ بان تراجعوهن بِمَعْرُوْفٍ من غير ضرار اَوْ فَارِقُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اتركوهن حتى تنقضي عدتهن ولا تضاروهن بالمراجعة وَّاَشْهِدُوْا ذَوَيْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ على الرجعة او الفراق وَاَقِيْمُوا الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ لا للمشهود عليه او له ذٰلِكُمْ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۝ من كرب الدنيا والاخرة وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ يخطر بباله وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ في اموره فَهُوَ حَسْبُهٗ كافيه اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ مراده وفي قراءة بالاضافة قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ كرخاء وشدة قَدْرًا ۝ ميقاتا وَالّٰٓـِٔيْ بهمزة وياء وبلا ياء في الموضعين يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ بمعنى الحيض مِنْ نِّسَآئِكُمْ

[illegible]

تعليقات جديدة من التفاسير المعتبرة لحل جلالين

٥١ قوله واللائي لم يحضن آه مبتدأ خبره محذوف كما قدره الشارح وفي السمين قوله واللائي لم يحضن مبتدأ خبره محذوف فقدره جملة كالاول اے فعدتهن ثلاثة اشهر ايضا والاولى ان يقدر مفردا اے فكذلك او مثلهن ولو قيل انه معطوف على اللائي يئسن عطف المفردات واخبر عن الجميع بقوله فعدتهن لكان وجها حسنا واكثر ما فيه توسط الخبر بين المبتدأ وما عطف عليه وهذا ظاهر قول الشيخ واللائي لم يحضن معطوف على قوله واللائي يئسن فاعرابه مبتدأ كاعراب الاول ١٢ جمل ٥٢ قوله والمسئلتان اے مسئلة الآيسة ومسئلة الصغيرة ١٢ صاوی ٥٣ قوله واولات الاحمال مبتدأ واجلهن مبتدأ ثان وان يضعن خبر الثاني والثاني وخبره خبر الاول ١٢ ٥٤ قوله مطلقات او متوفى عنهن ازواجهن اے سواء كن مطلقات او متوفى عنهن ازواجهن وقد نسخ به عموم قوله تعالى والذين يتوفون منكم ويذرون ازواجا يتربصن بانفسهن اربعة اشهر وعشرا التراخي نزوله عن ذلك هو المشهور من قول ابن مسعود رضي الله عنه ١٢ ابو السعود ٥٥ قوله ان يضعن حملهن لما في البخاري ان سبيعة وضعت بعد وفات زوجها بليال فقال النبي صلى الله عليه وسلم قد حللت فتزوجي ولما رواه ابو داؤد والنسائي عن ابن مسعود انه بلغه ان عليا يقول تعتد آخر الاجلين فقال من شاء لاعنته ان الآية في سورة النساء القصرى نزلت بعد سورة البقرة ١٢ ك ٥٦ قوله من حيث سكنتم آه فيه وجهان احدهما ان من للتبعيض قال الزمخشري مبعضها محذوف معناه اسكنوهن مكانا من حيث سكنتم اے بعض مكان سكناكم كقوله تعالى يغضوا من ابصارهم اے بعض ابصارهم قال قتادة ان لم يكن الا بيت واحد اسكنها في بعض جوانبه فقال الرازي والكسائي من صلة والمعنے اسكنوهن حيث سكنتم والثاني انها لابتداء الغاية قاله الحوفي وابو البقاء والمعنى تسببوا الى اسكانهن من الوجه الذي تسكنون انفسكم ودل عليه قوله من وجدكم اے من وسعكم اے مما تطيقونه آه خطيب ١٢ جمل ٥٧ قوله اے بعض مساكنكم اشارة الى ان من في من حيث سكنتم من التبعيضية مبعضها محذوف اے اسكنوهن مكان من حيث سكنتم اے لبعض مساكنكم ان لم يكن غير بيت واحد فاسكنوها في بعض جوانب ١٢ كبير ٥٨ قوله عطف بيان اے عطف بيان لقوله من حيث سكنتم واليه ذهب الزمخشري وقوله او بدل مما قبله اے من قوله من حيث واليه ذهب ابو البقاء ١٢ ٥٩ قوله باعادة الجار الخ متعلق بالبدل فان البيان لا يجوز فيه اعادة الجار بل الجار والمجرور عطف بيان للجار والمجرور قبله ١٢ ك ٦٠ قوله اے امكنة سعتكم كانه قال اسكنوهن مكانا من سكنكم مما تطيقونه ١٢ ك ٦١ قوله حتى يضعن حملهن الخ وهذا يدل على اختصاص النفقة بالحامل ويؤيده حديث فاطمة بنت قيس كانت طلقت ثلثا فقال النبي صلى الله عليه وسلم ليس عليه نفقة رواه مالك وبه اخذ مالك والشافعي واحمد واوجبها امامنا ابو حنيفة رح بكل حال قالوا فائدة اشتراط الحمل في الآية ان مدة الحمل ربما تطول فيظن ظان ان النفقة تسقط اذا مضى مقدار مدة الحامل فنفى ذلك الوهم واما حديث فاطمة فمطعون فيه طعن فيه عمر وعائشة وغيرهما ١٢ كمالين ٦٢ قوله وأتمروا اے وليامر بعضكم بعضا وقال الكسائي ائتمروا تشاوروا كما في الخطيب وغيره ١٢ ٦٣ قوله على اجر معلوم الخ ولا يجوز الاستيجار على اولادهن ما لم يبن عندنا بحنيفة خلافا للشافعي رحمهما الله ١٢ ٦٤ قوله فسترضع له اخرى فيه معاتبة الام على ترك الارضاع والمعنے فان امتنع الاب من دفع الاجرة للام وتركت الام الولد من غير ارضاع بنفسها فليطلب له الاب مرضعة اخرى ويجبر على ذلك لئلا يضيع الولد فقوله فسترضع الخ خبر بمعنے الامر والضمير في له للاب بدليل فان ارضعن لكم والمفعول محذوف للعلم به اے فسترضع الولد لوالده امرأة اخرى ١٢ صاوى ٦٥ قوله لينفق الخ اے لينفق كل واحد من الموسر والمعسر ما بلغه وسعه يريد ما امر به من الانفاق على المطلقات والمرضعات ومعنے قدر عليه رزقه ضيق اے رزقه الله على قدر قوته ١٢ مدارك ٦٦ قوله لينفق على المطلقات اے اللائي لم يرضعن وقوله والمرضعات اے المطلقات وهذا التقييد اخذ من السياق والا فالزوجة كذلك واعلم ان المطلقة طلاقا رجعيا لها النفقة باجماع المذاهب واما بائنا فلا نفقة لها عند مالك والشافعي وعند ابي حنيفة لها النفقة وكل هذا ما لم تكن حاملا والا فلها النفقة باجماع وللمرضع اجرة الرضاع باجماع ايضا كما يقضى بالسكنى للجميع باجماع ١٢ صاوى ٦٧ قوله يعني اهلها اے يعني بلفظ القرية اهلها اے فهو مستعمل في اهلها مجازا مرسلا من اطلاق المحل وارادة الحال فالضمير في قوله اعد الله لهم راجع للقرية لما علمت من ان المراد بها اهلها ١٢ جمل ٦٨ قوله لتحقق وقوعها جواب عما يقال ان الحساب وما بعده انما يحصل في الآخرة فما وجه التعبير بالماضي فاجاب بانه عبر بالماضي لتحقق وقوعه ١٢ صاوى ٦٩ قوله منصوب بفعل مقدر هذا احسن احتمالات تسع ذكرها المفسرون احدها اليه ذهب الزجاج والفارسي انه منصوب بالمصدر المنون قبله لانه ينحل بحرف مصدري وفعل كانه قيل ان ذكر رسولا كقوله تعالى او اطعام في يوم ذي مسغبة يتيما الثاني انه جعل نفس الذكر مبالغة فابدل منه الثالث انه بدل منه على حذف مضاف من الاول تقديره انزل ذا ذكر رسولا الرابع كذلك الا ان رسولا نعت لذلك المحذوف الخامس انه بدل منه على حذف مضاف من الثاني اے ذكرا ذا رسول السادس ان يكون رسولا نعتا لذكرا على حذف مضاف اے ذكرا ذا رسول فذا رسول نعت لذكرا السابع ان يكون رسولا بمعنے رسالة فيكون رسولا بدلا صريحا من غير تاويل او بيانا عند من يرى جريانه في النكرات كالفارسي الا ان هذا يبعده قوله يتلو عليكم لان الرسالة لا تتلو الا بمجاز الثامن ان يكون رسولا منصوبا بفعل مقدر اے ارسل رسولا لدلالة ما تقدم عليه التاسع ان يكون منصوبا على الاغراء اے اتبعوا والزموا رسولا هذه صفته واختلف الناس في رسولا هل هو النبي صلى الله عليه وسلم او القرآن نفسه او جبرئيل قال الزمخشري هو جبرئيل ابدل من ذكرا لانه وصفه بتلاوة آيات الله فكان انزاله في معنے انزال الذكر فصح ابداله منه ١٢ جمل ٧٠ قوله ومن الارض الخ عامة القراء على نصب مثلهن وجهه انه معطوف على سبع سموات او منصوب بمحذوف تقديره وخلق مثلهن من الارض وقرئ شذوذا بالرفع على الابتداء والجار والمجرور خبره مقدم عليه ١٢ صاوى ٧١ قوله يعني سبع ارضين اعلم ان العلماء اجمعوا على ان السموات سبع طباق بعضها فوق بعض واما الارضون فالجمهور على انها سبع كالسموات بعضها فوق بعض وفي كل ارض سكان من خلق الله وعليه فدعوة الاسلام بل لاهل الارض العليا فقط الثابت والمنقول ولم يثبت انه صلى الله عليه وسلم ولا احد من بعده نزل الى الارض الثانية ولا غيرها من باقي الارضين وبلغهم الدعوة وهل جعل الله تحت الارض العليا ضوء واجراء غير الشمس والقمر او يستمدون الضوء منها قولان للعلماء وقيل انها اطباق ملزوقة بعضها ببعض وقيل ليست طباقا بل منبسطة الفرق بينها البحار وتظل الجميع السماء والاول هو الصحيح ١٢ صاوى ٧٢ قوله يعني سبع ارضين فالجمهور على انها سبع ارضين طباقا بعضها فوق بعض بين كل ارض وارض مسافة كما بين السماء والارض وفي كل ارض سكان من خلق الله وقال الضحاك مطبقة بعضها فوق بعض من غير فتوق وفرجة بخلاف السموات وقال القرطبي والاول الاصح لان الاخبار دالة عليه كما روى البخاري وغيره من روح البيان وغيره وفي الخطيب ثم رايته في الترمذي

وابراهيم كابراهيم وعيسى كعيسى قال البيهقي اسناده صحيح ولكنه شاذ لا اعلم لابي الضحى عليه متابعا وقال ابن كثير بعد عزوه لابن جرير وهو محمول ان صح نقله

إِنِ ارْتَبْتُمْ شككتم في عدتهن فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ وَّالّٰٓـِٔيْ لَمْ يَحِضْنَ لصغرهن فعدتهن ثلثة اشهر والمسئلتان في غير المتوفى عنهن ازواجهن اما هن فعدتهن ما في اية البقرة يتربصن بانفسهن اربعة اشهر وعشرا وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ انقضاء عدتهن مطلقات او متوفى عنهن ازواجهن اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا في الدنيا والآخرة ذٰلِكَ المذكور في العدة اَمْرُ اللّٰهِ حكمه اَنْزَلَهٗٓ اِلَيْكُمْ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُعْظِمْ لَهٗٓ اَجْرًا اَسْكِنُوْهُنَّ اي المطلقات مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ اي بعض مساكنكم مِّنْ وُّجْدِكُمْ اي سعتكم عطف بيان او بدل مما قبله باعادة الجار وتقدير مضاف اي امكنة سعتكم لا ما دونها وَلَا تُضَآرُّوْهُنَّ لِتُضَيِّقُوْا عَلَيْهِنَّ المساكن فيحتجن الى الخروج او النفقة فيفتدين منكم وَاِنْ كُنَّ اُولَاتِ حَمْلٍ فَاَنْفِقُوْا عَلَيْهِنَّ حَتّٰى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ فَاِنْ اَرْضَعْنَ لَكُمْ اولادكم منهن فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ على الارضاع وَاْتَمِرُوْا بَيْنَكُمْ وبينهن بِمَعْرُوْفٍ بجميل في حق الاولاد بالتوافق على اجر معلوم على الارضاع وَاِنْ تَعَاسَرْتُمْ تضايقتم في الارضاع فامتنع الاب من الاجرة والام من فعله فَسَتُرْضِعُ لَهٗ للاب اُخْرٰى ولا تكره الام على ارضاعه لِيُنْفِقْ على المطلقات والمرضعات ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ وَمَنْ قُدِرَ ضيق عَلَيْهِ رِزْقُهٗ فَلْيُنْفِقْ مِمَّآ اٰتٰىهُ اعطاه اللّٰهُ على قدره لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَآ اٰتٰىهَا سَيَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُّسْرًا وقد جعله بالفتوح وَكَاَيِّنْ هي كاف الجر دخلت على اي بمعنے كم مِّنْ قَرْيَةٍ اي وكثير من القرى عَتَتْ عصت يعني اهلها عَنْ اَمْرِ رَبِّهَا وَرُسُلِهٖ فَحَاسَبْنٰهَا في الآخرة وان لم تجئ لتحقق وقوعها حِسَابًا شَدِيْدًا وَّعَذَّبْنٰهَا عَذَابًا نُّكْرًا بسكون الكاف وضمها فظيعا وهو عذاب النار فَذَاقَتْ وَبَالَ اَمْرِهَا عقوبته وَكَانَ عَاقِبَةُ اَمْرِهَا خُسْرًا خسارا وهلاكا اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا تكرير الوعيد تاكيد فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ اصحاب العقول الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا نعت للمنادى او بيان له قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا هو القرآن رَّسُوْلًا اي محمدا منصوب بفعل مقدر اي وارسل يَّتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ مُبَيِّنٰتٍ بفتح الياء وكسرها كما تقدم لِّيُخْرِجَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ بعد مجيء الذكر والرسول مِنَ الظُّلُمٰتِ الكفر الذي كانوا عليه اِلَى النُّوْرِ الايمان الذي قام بهم بعد الكفر وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّدْخِلْهُ وفي قراءة بالنون جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا قَدْ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَهٗ رِزْقًا هو رزق الجنة التي لا ينقطع نعيمها اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ يعني سبع ارضين يَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ الوحي بَيْنَهُنَّ بين السموات والارض ينزل به جبرئيل من السماء السابعة الى الارض السابعة لِتَعْلَمُوْٓا متعلق بمحذوف اے

[illegible]

ع ۵ ۱۸

اعلمكم بذلك الخلق والتنزيل اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ۝

سورة التحريم مدنية اثنتا عشرة آية

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ ۚ من امتك مارية القبطية لما واقعها في بيت حفصة وكانت غائبة فجاءت وشق عليها كون ذلك في بيتها وعلى فراشها حيث قلت هي حرام عليّ تَبْتَغِيْ بتحريمها مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ ط اى رضاهن وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ غفر لك هذا التحريم قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ شرع لَكُمْ تَحِلَّةَ اَيْمَانِكُمْ ج تحليلها بالكفارة المذكورة في سورة المائدة ومن الايمان تحريم الامة وهل كفر صلى الله عليه وسلم قال مقاتل اعتق رقبة في تحريم مارية وقال الحسن لم يكفر لانه مغفور له وَاللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ج ناصركم وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ۝ وَ اذكر اِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ هي حفصة حَدِيْثًا ج هو تحريم مارية وقال لها لا تفشيه فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِهٖ عائشة ظنا منها ان لا حرج في ذلك وَاَظْهَرَهُ اللّٰهُ اطلعه عَلَيْهِ على المنبأ به عَرَّفَ بَعْضَهٗ لحفصة وَاَعْرَضَ عَنْۢ بَعْضٍ ج تكرما منه فَلَمَّا نَبَّاَهَا بِهٖ قَالَتْ مَنْ اَنْۢبَاَكَ هٰذَا ط قَالَ نَبَّاَنِيَ الْعَلِيْمُ الْخَبِيْرُ ۝ اى الله اِنْ تَتُوْبَآ اى حفصة وعائشة اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا ج مالت الى تحريم مارية اى سركما ذلك مع كراهة النبي صلى الله عليه وسلم له وذلك ذنب وجواب الشرط محذوف اى تقبلا و اطلق قلوب على قلبين ولم يعبر به لاستثقال الجمع بين تثنيتين فيما هو كالكلمة الواحدة وَاِنْ تَظٰهَرَا بادغام التاء الثانية في الاصل في الظاء وفي قراءة بدونها تعاونا عَلَيْهِ اى النبي فيما يكرهه فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ فصل مَوْلٰىهُ ناصره وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ ج ابو بكر وعمر معطوف على محل اسم ان فيكونون ناصريه وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ بعد نصر الله والمذكورين ظَهِيْرٌ ۝ ظهراء اعوان له في نصره عليكما عَسٰى رَبُّهٗٓ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اى طلق النبي ازواجه اَنْ يُّبْدِلَهٗ بالتشديد والتخفيف اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ خبر عسى والجملة جواب الشرط ولم يقع التبديل لعدم وقوع الشرط مُسْلِمٰتٍ مقرات بالاسلام مُّؤْمِنٰتٍ مخلصات قٰنِتٰتٍ مطيعات تٰٓئِبٰتٍ عٰبِدٰتٍ سٰٓئِحٰتٍ صائمات او مهاجرات ثَيِّبٰتٍ وَّاَبْكَارًا ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ بالحمل على طاعة الله تعالى نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ الكفار وَالْحِجَارَةُ كاصنامهم منها يعني انها مفرطة الحرارة تتقد بما ذكر لا كنار الدنيا تتقد بالحطب ونحوه عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ خزنتها عدتهم تسعة عشر كما سياتي في المدثر غِلَاظٌ من غلظ القلب شِدَادٌ في البطش لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ بدل من الجلالة اى لا يعصون امر الله وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ۝

---

۱ قوله مارية القبطية الخ وهي ام ابراهيم اهداها مقوقس ملك مصر ١٢ ك ۲ قوله وشق عليها الخ اى فعاتبته فقالت يا رسول الله تفعل هذا من دون نسائك قال الا ترضين ان احرمها فلا اقربها قالت بلى فحرمها رواه الطبراني وابن مردويه عن ابي هريرة والنسائي عن انس انه صلعم كانت له امة يطأها فلم تزل به حفصة وعائشة حتى حرمها فانزل الله يا ايها النبي لم تحرم ما احل الله لك حيث قلت هي حرام على متعلق بقوله تعالى لم تحرم وفي صحيح البخاري عن جابر انه صلعم كان يمكث عند زينب بنت جحش ويشرب عندها عسلا فواطئت به عائشة وحفصة فقلن له انا نشم منك ريح المغافير فحرم العسل فنزلت والمغافير شبيه بالصمغ له رائحة كريهة قال النسائي حديث عائشة في العسل في غاية الجودة وحديث مارية لم يأت من طريق جيد ويحتمل ان يكون نزلت في السببين جميعا وقال النووي الصحيح انها في قصة العسل لا في قصة مارية المروي في غير الصحيحين فانها لم يأت من طريق صحيح ١٢ ك ۳ قوله هي حرام على اى المارية القبطية حرام على وقصتها بالتفصيل هكذا ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يقسم بين نسائه فلما كان يوم حفصة استاذنت رسول الله صلى الله عليه وسلم في زيارة ابيها فاذن لها فلما خرجت ارسل رسول الله صلى الله عليه وسلم الى جاريته مارية القبطية فادخلها بيت حفصة فوقع عليها فلما رجعت حفصة وجدت الباب مغلقا فجلست عند الباب فخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم ووجهه يقطر عرقا وحفصة تبكي فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما يبكيك فقالت انما اذنت لي من اجل ذلك ادخلت امتك بيتي ثم وقعت عليها في يومي على فراشي اما رايت لي حرمة وحقا ما كنت تصنع هذا بامراة منهن فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اليس هي جاريتي قد احلها الله لي فهي حرام على التمس بذلك رضاك فلا تخبري بهذا امراة منهن فلما خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم قرعت حفصة الجدار الذي بينها وبين عائشة رضي الله عنها فقالت الا ابشرك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد حرم عليه امته مارية وان الله قد اراحنا منها واخبرت عائشة بما رات فلم تكتم فطلقها رسول الله صلى الله عليه وسلم بطريق الجزاء على افشاء سره كما في الخطيب وغيره هذا في روح البيان لكن عبارة الخطيب غيرت من هنا اى واخبرت عائشة فلم يزل نبي الله صلى الله عليه وسلم حتى حلف ان لا يقربها فاذا رجع الضمير الذي في لا يقربها الى المارية القبطية فهو يوافق لمرام الشارح وكلام صاحب روح البيان يخالف لكلام الشارح لان الشارح يثبت حرمة المارية القبطية ونزول الآية للرجعة اليها وصاحب روح البيان يثبت حرمة حفصة ونزول الآية للرجعة الى حفصة ١٢ ۴ قوله ومن الايمان تحريم آه استدل به امامنا ابو حنيفة رح ان تحريم الحلال يمين حيث سمى تحريم الحلال يمينا فقال قد فرض الله لكم تحلة ايمانكم فيلزم فيه الكفارة عند ابي حنيفة رح خلافا للشافعي واجيب بانه لا يلزم من وجوب الكفارة كونه يمينا لاحتمال انه صلعم اتى بلفظ اليمين وروى عبد الرزاق عن الشعبي وحلف بيمين مع التحريم فعاتبه الله في التحريم وجعل له كفارة اليمين وقال قتادة حرمها فكانت يمينا فقول الشعبي يوافق مذهب الشافعي وقول قتادة يؤيد قولنا وهو ظاهر القرآن ويؤيده ايضا ما اخرجه الحاكم عن ابن عباس انه جاءه رجل فقال جعلت امرأتي على حراما قال عليك اغلظ الكفارة عتق رقبة وتلا الآية ١٢ ك ۵ قوله لانه مغفور له وانما نزل الكفارة لتعليم الامة وتعقب بحديث الترمذي في قصة حلفه على العسل وجعله لكفارة اليمين وظاهره انه كفر وان كان ليس نصا فيه وقال الشيخ ابن حجر عن انس في قصة تحريم مارية انه صلعم اعتق رقبة ولابن جرير وابن المنذر عن ابن عباس قال بلغنا انه صلعم كفر عن يمينه واصاب جاريته كذا في الدر المنثور ١٢ ك ۶ قوله هي حفصة الخ وفي المختارة للضياء عن ابن عمر قال النبي صلى الله عليه وسلم لحفصة لا تخبري احدا ان ام ابراهيم على حرام فلم يقربها حتى اخبرت عائشة فنزلت الآية ولابن المنذر عن ابن عباس نحوه وقيل في تفسير الحديث ان الخلافة بعده لابي بكر وعمر اخرج الطبراني عن ابن عباس في الآية دخلت حفصة على النبي صلى الله عليه وسلم فقال لا تخبري عائشة حتى ابشرك ببشارة فان اباك يلي الامر بعد ابي بكر اذا انا مت فذهبت حفصة فاخبرت عائشة فقالت عائشة من انباك هذا قال نباني العليم الخبير وكذا رواه ابن عدي وابن عساكر من طرق عن ابن عباس واخرجه ابو نعيم عن الضحاك ١٢ ك ۷ قوله هو تحريم مارية آه واسر اليها ايضا ان اباها وابا عائشة ابا بكر يكونان خليفتين على الامة بعده وهذا كله في طلب رضاها ١٢ جمل ۸ قوله فلما نبات به عائشة قدره اشارة الى انه يتعدى الى مفعولين الاول بنفسه والثاني بحرف الجر وقد يحذف الجار تخفيفا وقد يحذف المفعول الاول للدلالة عليه وقد جارت الاستعمالات الثلاث في هذه الآية فقوله فلما نبات به تعدى لاثنين حذف اولهما والثاني مجرور بالباء اى نبات به غيرها وقوله فلما نباها به ذكرهما وقوله من انباك هذا ذكرهما وحذف الجار ١٢ جمل ۹ قوله على المنبأ به فيه تسامح لان المنبأ به هو تحريم مارية وهو فعله فلا يصح ان يقال واظهره الله عليه جمل اقول ليس في كلام الشارح تسامح لان المنبأ به ههنا هو خبر الحفصة من تحريم المارية ١٢ ۱۰ قوله عرف بعضه اى هو تحريم مارية او العسل ١٢ صاوى ۱۱ قوله عرف بعضه اى عرف النبي حفصة والتعريف بالفارسية بياگاهيدن وقوله بعضه اى بعض الحديث الذي افشته الى صاحبتها ١٢ ۱۲ قوله واعرض عن بعض اى وهو ان اباها وابا بكر يكونان خليفتين بعده وانما اعرض عن ذلك البعض خوفا من ان ينتشر في الناس فربما اثاره بعض المنافقين حسدا ولابن مردويه عن ابن عباس مثله ١٢ صاوى ۱۳ قوله واعرض عن بعض اى عن تعريف بعض تكرما وهو حديث مارية وفي الخطيب واعرض عن بعض اى اعلام بعض تكرما منه ان يستقصى في العبارات وحياء وحسن عشرة قال الحسن ما استقصى كريم قط وقال سفيان مازال التغافل من فعل الكرام وانما عاتبها على ذكر الامة واعرض عن ذكر الخلافة خوفا من ان ينتشر في الناس ١٢ ۱۴ قوله فقد صغت قلوبكما الفاء للتعليل ابو السعود وهذا تعليل للشرط اى ان تتوبا الى الله لاجل الذنب الذي صدر منكما وهو انه قد صغت قلوبكما الخ جمل ويؤيده ان الخطيب ١٢ ۱۵ قوله وذلك ذنب اى فان كراهة ما كرهه واجب وتركه ذنب ١٢ كمالين ۱۶ قوله اى تقبلا يعني توبتكما وعبارة الخطيب فجزاء الشرط محذوف للعلم به اى ان تتوبا كان خيرا لكما ١٢ ۱۷ قوله ولم يعبر به اى بقوله قلبين وقوله لاستثقال الجمع بين تثنيتين الخ فرارا من اجتماع التثنيتين في كلمة واحدة ومن شان العرب اذا ذكروا الشيئين من اثنين جمعوهما لانه لا يشكل ١٢ ۱۸ قوله كالكلمة الواحدة اى لفظا بالاضافة ومعنى لان المضاف جزء المضاف اليه ١٢ ۱۹ قوله وفي قراءة اى لابي عمرو وابن كثير ونافع وابن عامر ١٢ ك ۲۰ قوله معطوف على محل ان اى قبل دخول الناسخ وهذا على بعض مذاهب النحويين ويجوز ان يكون جبريل مبتدأ وما بعده عطف عليه وظهير خبر الجميع ١٢ صاوى ۲۱ قوله تعالى وجبريل وصالح المؤمنين معطوف على محل اسم ان او يكونون ناصريه فالخبر محذوف الكل هو قوله تعالى مولاه فيقدر بعد كل واحد منها ١٢ ۲۲ قوله والملائكة بعد ذلك ظهير اخبر بالمفرد عن الجمع لان فعيلا يستوي فيه الواحد وغيره آه فان قلت من نصرة الله تعالى الكافية العظمى والحكمة في ضم ما بعدها اليها قلت تطييب القلوب المؤمنين وتوقير الجانب الرسول ١٢ صاوى ۲۳ قوله ولم يقع التبديل جواب عما يقال ان الترجي في كلام الله للتحقيق مع انه لم يحصل ههنا فاجاب بانه معلق على الشرط على التطليق الكل ولم يطلقهن واجيب ايضا بان عسى ههنا للتخويف ١٢ صاوى ۲۴ قوله صائمات هذا قول ابن عباس وسمى الصائم سائحا لان السائح لازاد معه فلا يزال ممسكا الى ان يجد ما يطعمه فكذلك الصائم يمسك الى ان يجيء وقت افطاره ١٢ صاوى

تاكيد والاية تخويف للمؤمنين عن الارتداد وللمنافقين المؤمنين بالسنتهم دون قلوبهم يَآيُّهَا الَّذِينَ كَفَرُوا
لَا تَعْتَذِرُوا الْيَوْمَ ط يقال لهم ذلك عند دخولهم النار اى لانه لا ينفعكم اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ
ع ٧ ١٩ تَعْمَلُونَ ○ اى جزاءه يَآيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا تُوبُوا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوحًا بفتح النون وضمها صادقة بان
لا يعاد الى الذنب ولا يراد العود اليه عَسٰى رَبُّكُمْ ترجية تقع اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ
بساتين تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ يَوْمَ لَا يُخْزِی اللّٰهُ بادخال النار النَّبِیَّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ج نُوْرُهُمْ يَسْعٰى
بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ امامهم ويكون بِاَيْمَانِهِمْ يَقُوْلُوْنَ مستانف رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا الى الجنة والمنافقون
يطفى نورهم وَاغْفِرْ لَنَا ج ربنا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ○ يٰٓاَيُّهَا النَّبِیُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ بالسيف وَ
الْمُنٰفِقِيْنَ باللسان والحجة وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ط بالانتهار والمقت وَمَاْوٰهُمْ جَهَنَّمُ ط وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ○ هى
ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّامْرَاَتَ لُوْطٍ ط كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ
فَخَانَتٰهُمَا فى الدين اذ كفرتا وكانت امرأة نوح واسمها واهلة تقول لقومه انه مجنون وامرأة لوط واسمها
واعلة تدل على اضيافه اذ نزلوا به ليلا بايقاد النار ونهارا بالتدخين فَلَمْ يُغْنِيَا اى نوح ولوط عَنْهُمَا
مِنَ اللّٰهِ من عذابه شَيْئًا وَّقِيْلَ لهما ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدّٰخِلِيْنَ ○ من كفار قوم نوح وقوم لوط وَضَرَبَ
ق اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ م آمنت بموسى واسمها آسية فعذبها فرعون بان اوتد
يديها ورجليها والقى على صدرها رحى عظيمة واستقبل بها الشمس فكانت اذا تفرق عنها من وكل
بها اظلتها الملائكة اِذْ قَالَتْ فى حال التعذيب رَبِّ ابْنِ لِیْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِی الْجَنَّةِ فكشف لها فرأته
فسهل عليها التعذيب وَنَجِّنِیْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وتعذيبه وَنَجِّنِیْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ○ اهل دينه
فقبض الله روحها وقال ابن كيسان رفعت الى الجنة حية فهى تاكل وتشرب وَمَرْيَمَ عطف على امرأة
فرعون ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِیْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا حفظته فَنَفَخْنَا فِيْهِ مِنْ رُّوْحِنَا اى جبريل حيث نفخ فى
جيب درعها بخلق الله فعله الواصل الى فرجها فحملت بعيسى وَصَدَّقَتْ بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا بشرائعه وَكُتُبِهٖ
ع ٢ ٥ المنزلة وَكَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِيْنَ ○ من القوم المطيعين سورة الملك مكية ثلاثون اٰية بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِيْمِ ○ تَبٰرَكَ تنزه عن صفات المحدثين الَّذِیْ بِيَدِهِ فى تصرفه الْمُلْكُ السلطان والقدرة وَهُوَ عَلٰى كُلِّ
شَیْءٍ قَدِيْرُ ○ الَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ فى الدنيا وَالْحَيٰوةَ فى الآخرة او هما فى الدنيا فالنطفة تعرض لها
الحيوة وهى ما به الاحساس والموت ضدها او عدمها قولان والخلق على الثانى بمعنى التقدير

---

٥١ قوله تاكيد اى لان مفاد الجملة الثانية هو مفاد الجملة الاولى ۱۲ جمل ٥٢ قوله نصوحا بفتح النون اى على انه صيغة مبالغة كالشكور صفة لتوبة اى بلغت الغاية فى الخلوص وقوله وضمها اى فهو مصدر يقال نصح نصحا ونصوحا كشكر شكرا و شكورا وصفت به التوبة مبالغة على حد زيد عدل والقراءتان سبعيتان وقوله صادقة لكل من القراءتين ۱۲ صاوی ٥٢ قوله نصوحا صادقة عند الاخفش مدارک وفی روح البيان والنصوح فعول من ابنية المبالغة لقولهم رجل صبور وشكور اى بالغة فى النصح وقال القاشانی رحمه الله مراتب التوبة كمراتب التقوى فكما ان اول مراتب التقوى هو الاجتناب عن المنهيات الشرعية وآخرها الاتقاء عن الانانية فكذلک التوبة اولها الرجوع عن المعاصى وآخرها الرجوع عن ذنب الوجود الذی هو من امهات الكبائر عند اهل التحقيق ملخصا ۱۲ ٥٣ قوله وضمها اى لابی بكر على انه مصدر بمعنى النصح كالشكر والشكور اى ذوات نصح او تنصح نصوحا بترک العود الى ما تاب عنه ۱۲ ٥٤ قوله ولا ايراد العود اليه روى الحاكم وصححه عن عمر بن الخطاب التوبة النصوح عن يتوب العبد من العمل السئ ثم لا يعود اليه ابدا ولاحمد عن ابن عباس مرفوعا مثله ولابن جرير عن ابن عباس موقوفا نحوه ولعل شرط عدم العود مخصوص بتوبة الخواص فلا يخالف مذهب اهل السنة كما فى المواقف انه يكفى فى تحقق التوبة الندم والعزم على ان لا يعود وشرط المعتزلة فى التوبة امورا اداء المظالم وان لا يعاود ذلک الذنب وان يستديم الندم وهى عندنا غير واجبة فيها انتهى وقال الحسن هى ان يكون العبد نادما على ما مضى مجمعا على ان لا يعود فيه وقال ابن المسيب توبة تنصحون انفسكم ۱۲ ک ٥٥ قوله تقع اشارة الى ان هذا الترجی واجب الوقوع ۱۲ ٥٦ قوله والذين آمنوا اما معطوف على النبى فالوقف على قوله معه ويكون قوله نورهم يسعى مستانفا او حالا او مبتدأ خبره جملة نورهم يسعى ۱۲ صاوی ٥٧ قوله اتمم لنا المراد من الاتمام هو الادامة الى ان يصلوا الى دار السلام روح وفى الكبير قال ابن عباس رضی الله عنه يقولون ذلک عند اطفاء نور المنافقين اشفاقا ۱۲ ٥٨ قوله باللسان والحجة وكذا بالسيف اذا احتيج اليه من الخطيب ۱۲ ٥٩ قوله بالانتهار انتهار زجر كردن فی الصراح انتها بانگ بر کردن وقوله والمقت معناه بالفارسية دشمنی کردن كذا فی الصراح ۱۲ ٥١٠ قوله فخانتاهما فی الدين اى لا فى الزنا لما ورد عن ابن عباس ما زنت امرأة نبى قط ۱۲ صاوی ٥١١ قوله اذ كفرتا تعليل لقوله فخانتاهما ۱۲ صاوی ٥١٢ قوله واسمها واعلة كذا فى نسخة وهو المطابق لما فى معالم التنزيل وفى اكثر النسخ وابلة بالهاء ۱۲ ک ٥١٣ قوله تدل على اضيافه الخ كذا رواه الحاكم من طريق ابن عباس ان خيانة امرأة نوح قولها انه مجنون وخيانة امرأة لوط دلالتها على ضيفه وقال الكلبى اسرتا النفاق واظهرتا الايمان ۱۲ ک ٥١٤ قوله بالتدخين دخن دود بر آمدن وادخان مثله كذا فى الصراح ۱۲ ٥١٥ قوله آمنت بموسى الخ اخرج ابو يعلى والبيهقى بسند صحيح عن ابى هريرة ان فرعون وتد لامرأته اربعة فى يديها ورجليها فكانوا اذا تفرقوا اظلتها الملئكة واخرج عبد بن حميد عن ابى هريرة ان فرعون وتد لامرأته اوتادا ووضعها على صدرها رحى واستقبل بها عين الشمس فرفعت راسها الى السماء فقالت رب ابن لى عندک بيتا فى الجنة ففرج الله بها عن بيتها فى الجنة وروى الحاكم وصححه عن سلمان كانت امرأة فرعون تعذب بالشمس فاذا انصرفوا عنها اظلتها الملئكة باجنحتها وكانت ترى بيتها فى الجنة وقال الحسن بن كيسان رفعت الى الجنة وهى حية تاكل وتشرب ۱۲ ک ٥١٦ قوله رحى بالقصر سنگ آسیا ۱۲ صراح ٥١٧ قوله فرأته الخ روى لما قالت ذلک رفعت الحجب حتى رأت بيتها فى الجنة من مروة بيضاء وانتزعت روحها ۱۲ روح ٥١٨ قوله فى جيب درعها يشير الى ان المراد بالفرج هنا الجيب درعها كما صرح به غيره وقال البقاعى ادفى فرجها الحقيقى وعلى هذا فلا حاجة الى التاويل من الخطيب ۱۲ ٥١٩ قوله بخلق الله آه متعلق بنفخنا وكان المقام للاضمار بان يقول بخلقنا وقوله فعله اى فعل جبريل وهو النفخ ومعنى خلقه ايصال اثره وهو الريح لا الهواء الحاصل الى فرجها فمعنى فنفخنا فيه من روحنا اوصلنا اليه الريح والهواء الخارج من نفس جبريل لما نفخ فى جيب قميصها وقوله فحملت بعيسى معطوف على الواصل اى فوصل اليه فحملت بعيسى ۱۲ جمل ٥٢٠ قوله فحملت بعيسى اى عقب النفخ فالنفخ والحمل والوضع فى ساعة واحدة ۱۲ صاوی ٥٢١ قوله من القانتين اى معدودة منهم وفيه اشعار بان طاعتها لم تقصر عن طاعة الرجال الكاملين ۱۲ صاوی ٥٢٢ قوله من القوم المطيعين اى وهم رهطها وعشيرتها لانها من اهل بيت الصالحين من اعقاب هارون اخى موسى عليه السلام ۱۲ صاوی ٥٢٢ قوله من القوم المطيعين اى من نسلهم وهم رهطها وعشيرتها لانهم كانوا مطيعين لله والقنوت الطاعة من الخطيب وهذا احد الوجهين والثانى انها كانت من عداد المواظبين على الطاعة ۱۲ ٥٢٣ قوله سورة الملک آه وتسمى ايضا الواقية والمنجية وتدعى فى التوراة المانعة لانها تقى وتنجى من عذاب القبر عن ابن شهاب انه كان يسميها المجادلة لانها تجادل عن صاحبها فى القبر وروى ابو هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان سورة من كتاب الله ما هى الا ثلاثون آية شفعت لرجل يوم القيامة فاخرجته من النار وادخلته الجنة وهى سورة تبارک وعن عبد الله بن مسعود قال اذا وضع الميت فى قبره يؤتى من قبل رجليه فتقول رجلاه ليس لكم عليه سبيل لانه كان يقوم بسورة الملک ثم يؤتى من قبل راسه فيقول لسانه ليس لكم عليه سبيل لانه كان يقرأ بى سورة الملک ثم قال هى المانعة من عذاب الله وهى فى التوراة سورة الملک من قرأها فى ليلة فقد اكثر واطنب وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وددت ان تبارک الملک فى قلب كل مؤمن ۱۲ جمل ٥٢٤ قوله الذى خلق الموت شروع فى تفاصيل بعض آثار القدرة واعلم انه اختلف فى الموت والحياة فحكى عن ابن عباس والكلبى ومقاتل ان الموت والحياة جسمان فعلى هذا الحياة والموت امران وجوديان وتقابلهما من تقابل الضدين وقيل الموت عدم الحياة فتقابلهما من تقابل العدم والملكة ۱۲ ٥٢٥ قوله والموت ضدها اى ضد الحياة فهو صفة وجودية تضاد الحس والحركة وقوله او عدمها اى عدم الحياة اعم من ان يكون سابقا عليها او متاخرا عنها وقوله قولان اى فى تعريف الموت والحق ان الموت عند اهل السنة صفة وجودية مضادة للحيات كالحرارة والبرودة والحياة صفة وجودية زائدة على نفس الذات مغايرة للعلم والقدرة ۱۲ روح ٥٢٦ قوله قولان اى الاول قول اهل السنة والثانى قول المعتزلة ۱۲ ٥٢٧ قوله والخلق على الثانى اى على القول الثانى فى تفسير الموت وهو انه عدم الحياة وقوله بمعنى التقدير اى وهو يتعلق بالوجوديات والعدميات والمراد بالتقدير تعلق الارادة الازلى وكذا تعلق العلم القديم فمعنى خلق الموت على كونه عدميا انه اراده وعلمه فى الازل اى واما على الاول وهو انه ضدها فيتعلق به الخلق حقيقة لانه امر وجودى يخرج من العدم ۱۲ جمل ٥٢٨ قوله بمعنى التقدير اى هو ما يتعلق بالموجودات والمعدومات لانه تعلق الارادة والعلم الازليان واما على الاول فيتعلق به الخلق حقيقة لانه امر وجودى ۱۲ صاوی ٥٢٩ قوله السلطان اى الاستيلاء والتمكن من سائر الموجودات تتصرف فيها كيف يشاء ۱۲ جمل ※

لیبلوکم لیختبرکم فی الحیوۃ ایکم احسن عملا اطوع للہ وھو العزیز فی انتقامہ ممن عصاہ الغفور ○
لمن تاب الیہ الذی خلق سبع سموت طباقا بعضہا فوق بعض من غیر مماسۃ ما تری فی خلق الرحمن
لہن ولا لغیرہن من تفوت تباین وعدم تناسب فارجع البصر اعدہ الی السماء ہل تری فیہا من فطور
صدوع وشقوق ثم ارجع البصر کرتین کرۃ بعد کرۃ ینقلب یرجع الیک البصر خاسئا ذلیلا لعدم ادراک
خلل وہو حسیر ○ منقطع عن رؤیۃ خلل ولقد زینا السماء الدنیا القربی الی الارض بمصابیح بنجوم وجعلنہا
رجوما مراجم للشیطین اذا استرقوا السمع بان ینفصل شہاب عن الکوکب کالقبس یوخذ من النار فیقتل
الجنی او یخبلہ لا ان الکوکب یزول عن مکانہ واعتدنا لہم عذاب السعیر ○ النار الموقدۃ وللذین کفروا بربہم
عذاب جہنم وبئس المصیر ○ ہی اذا القوا فیہا سمعوا لہا شہیقا صوتا منکرا کصوت الحمار وہی تفور ○ تغلی
تکاد تمیز وقرئ تتمیز علی الاصل تنقطع من الغیظ غضبا علی الکفار کلما القی فیہا فوج جماعۃ منہم سالہم
خزنتہا سوال توبیخ الم یاتکم نذیر ○ رسول ینذرکم عذاب اللہ تعالیٰ قالوا بلی قد جاءنا نذیر فکذبنا وقلنا
ما نزل اللہ من شیء ان ما انتم الا فی ضلل کبیر ○ یحتمل ان یکون من کلام الملائکۃ للکفار حین اخبروا
بالتکذیب وان یکون من کلام الکفار للنذر وقالوا لو کنا نسمع ای سماع تفہم او نعقل ای عقل تفکر ما
کنا فی اصحب السعیر ○ فاعترفوا حیث لا ینفع الاعتراف بذنبہم وہو تکذیب النذر فسحقا بسکون الحاء
وضمہا لاصحب السعیر ○ فبعدا لہم عن رحمۃ اللہ تعالیٰ ان الذین یخشون ربہم یخافونہ بالغیب فی غیبتہم
عن اعین الناس فیطیعونہ سرا فیکون علانیۃ اولی لہم مغفرۃ واجر کبیر ○ ای الجنۃ واسروا ایہا الناس
قولکم او اجہروا بہ انہ تعالیٰ علیم بذات الصدور ○ بما فیہا فکیف بما نطقتم بہ وسبب نزول ذلک ان
المشرکین قال بعضہم لبعض اسروا قولکم لا یسمعکم الہ محمد الا یعلم من خلق ما تسرون ای اینتفی
علمہ بذلک وہو اللطیف فی علمہ الخبیر ○ فیہ لا ہو الذی جعل لکم الارض ذلولا سہلۃ للمشی
فیہا فامشوا فی مناکبہا جوانبہا وکلوا من رزقہ المخلوق لاجلکم والیہ النشور ○ من القبور للجزاء ءامنتم
بتحقیق الہمزتین وتسہیل الثانیۃ وادخال الف بینہا وبین الاخری وترکہا وابدالہا الفا من فی السماء
سلطانہ وقدرتہ ان یخسف بدل من من بکم الارض فاذا ہی تمور ○ تتحرک بکم وترتفع فوقکم ام
امنتم من فی السماء ان یرسل بدل من من علیکم حاصبا ریحا ترمیکم بالحصباء فستعلمون عند
معاینۃ العذاب کیف نذیر ○ انذاری بالعذاب ای انہ حق ولقد کذب الذین من قبلہم من الامم فکیف

---

۱ قولہ لیبلوکم ای یعاملکم معاملۃ المبتلی والمختبر فاندفع ما قد یتوہم من ظاہر الآیۃ ان علمہ تعالیٰ یتجدد بتجدد المعلومات ۱۲ صاوی ۲ قولہ ایکم احسن عملا ایکم مبتدأ وخبر وعملا تمییز والجملۃ فی محل نصب مفعول ثان لیبلوکم قال ابو السعود وتعلیق فعل البلوی مع اختصاص التعلیق بافعال القلوب لما فیہ ای فی فعل البلوی من معنی العلم باعتبار عاقبتہ کالنظر فلذلک اجری مجراہ بطریق التمثیل وقیل بطریق الاستعارۃ التبعیۃ ۱۲ ج ۳ قولہ الذی خلق سبع سموات ای فالاولی من موج مکفوف والثانیۃ من مرمرۃ بیضاء والثالثۃ من حدید والرابعۃ من نحاس اصفر والخامسۃ من فضۃ والسادسۃ من ذہب والسابعۃ من یاقوتۃ حمراء ۱۲ صاوی ۴ قولہ طباقا آہ صفۃ لسبع سموات جمع طبقۃ کرحبۃ ورحاب او جمع طبق کجبل وجبال وجمل وجمال او مصدر طابق مطابقۃ وطباقا وصف بہ علی المبالغۃ او انہ منصوب بفعل مقدر ای طبقت طباقا من قولہم طابق النعل ای جعلہ طبقۃ فوق اخرے روی عن ابن عباس طباقا ای بعضہا فوق بعض قال البقاعی بحیث یکون کل جزء منہا مطابقا للجزء من الاخرے ولا یکون جزء منہا خارجا عن ذلک قال وہی لا تکون کذلک الا ان تکون الارض کریۃ والسماء الدنیا محیطۃ بہا احاطۃ قشر البیضۃ من جمیع الجوانب والثانیۃ محیطۃ بالدنیا وہکذا الی ان یکون العرش محیطا بالکل والکرسی الذی ہو اقربہا بالنسبۃ الیہ کحلقۃ ملقاۃ فی فلاۃ فما ظنک بما تحتہ وکل سماء فی التی فوقہا بہذہ النسبۃ وقد قرر اہل الہیئۃ انہا کذلک ولیس فی الشرع ما یخالفہ بل ظواہرہ توافقہ ۱۲ ج ۵ قولہ من غیر مماسۃ الخ ہو ماخوذ من الاحادیث الدالۃ علی الفصل بین السموات والارض ۱۲ ۶ قولہ لہن ولا لغیرہن الخ یشیر الی ان الجملۃ مستانفۃ مبنیۃ لکمال خلقہ تعالیٰ وجعلہا القاضی صفۃ السبع وضع موضع ما تری فیہن تعظیما لخلقہن وتنبیہا علی سبب سلامتہن من التفاوت وہو انہ خلق الرحمن ۱۲ ک ۷ قولہ فارجع البصر آہ وفی البیضاوی فارجع البصر ای قد نظرت الیہا مرارا فانظر الیہا مرۃ اخری متاملا فیہا لتعاین ما اخبرت بہ من تناسبہا واستقامتہا واستجماعہا ما ینبغی لہا وعبارۃ السمین قولہ فارجع البصر تسبب عن قولہ ما تری وکرتین نصب علی المصدر کمرتین وہو مثنی لا یراد بہ حقیقتہ بل التکثیر بدلیل قولہ ینقلب الیک البصر خاسئا وہو حسیر ای مزدجرا وہو کلیل وہذان الوصفان لا یتاتیان بنظرتین ولا ثلاث وانما المعنی کرات وہذا کقولہم لبیک وسعدیک وحنانیک وہذاذیک لا یریدون بہذہ التثنیۃ شفع الواحد انما یریدون التکثیر ای اجابۃ لک بعد اخری ولا تناقض الغرض والتثنیۃ قد تفید التکثیر بقرینۃ کما یفیدہ اصلہا وہو العطف وقال ابن عطیۃ کرتین معناہ مرتین ونصبہا علی المصدر وقیل الاولیٰ لیری حسنہا واستواءہا والثانیۃ لیبصر کواکبہا فی سیرہا وانتہائہا ۱۲ ج ۸ قولہ صدوع الخ جمع صدع ہو الشق فی شیء قاموس وفی الصراح صدع شگافتن چیزے را وقال الزمخشری جمع فطر وہو الشق یقال فطرہ فانفطر ۱۲ ۹ قولہ وہو حسیر ای کلیل وبالغ غایۃ الاعیاء لطول المعاودۃ وکثرۃ المراجعۃ وہو فعیل بمعنی الفاعل لان الحسور ہو الاعیاء کما فی تاج المصادر ۱۲ ۱۰ قولہ القربیٰ الی الارض یشیر الی ان کون السماء قربیٰ من سائر السموات انما ہو بالاضافۃ الی ما تحتہا من الارض لا مطلقا لان الامر بالعکس بالاضافۃ الی ما فوقہا من العرش ۱۲ روح ۱۱ قولہ بمصابیح بچراغہا جمع مصباح وہو السراج واعلم انہ اذا جعل اللہ الکواکب زینۃ السماء التی ہی سقف الدنیا فلیجعل العباد المصابیح والقنادیل زینۃ سقوف المساجد والجوامع ولا سرف فی الخیر وذکر ان مسجد الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا جاء العشاء یوقد فیہ بسعف النخل فلما قدم تمیم الداری رضی اللہ عنہ المدینۃ صحب معہ قنادیل وحبالا وزیتا وعلق تلک القنادیل بسواری المسجد واوقدت فقال علیہ الصلوۃ والسلام نورت مسجدنا نور اللہ علیک اما واللہ لو کان لی ابنۃ لانکحتکہا وسماہ سراجا وکان اسمہ الاول فتحا ثم اکثرہا عمر رضی اللہ عنہ حین جمع الناس علی ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فی صلوۃ التراویح فلما راہا علی رضی اللہ عنہ تزہر قال نورت مسجدنا نور اللہ قبرک یا ابن الخطاب ۱۲ روح ۱۲ قولہ رجوما الرجوم جمع رجم وہو مصدر سمی بہ ما یرجم بہ مدارک وفی الجمل رجوما جمع رجم وہو مصدر والمراد بہ المفعول ای ما یرجم بہ فلذلک قال الشارح مراجم ای امورا یرجم بہا ۱۲ ۱۳ قولہ بان ینفصل جواب عما یقال ان اللہ تعالیٰ جعل الکواکب زینۃ للسماء وذلک یقتضی ثبوتہا وبقاءہا وجعلہا رجوما یقتضی زوالہا وانفصالہا عنہا فکیف الجمع بین الحالتین فاجاب بانہ لیس المراد بانہم یرمون باجرام الکواکب بل بما ینفصل منہا من الشہاب وذلک کمثل القبس یوخذ من النار وہی علی حالہا ۱۲ صاوی ۱۴ قولہ لا ان الکواکب یزول عن مکانہ ای فقولہ وجعلناہا رجوما للشیاطین علی حذف مضاف ای جعلنا شہبہا دلیلہ الا من خطف الخطفۃ فاتبعہ شہاب ثاقب ۱۲ جمل ۱۵ قولہ یحتمل ان یکون الخ ای قولہ ان انتم الا فی ضلال کبیر فی تفسیر الکبیر فی الآیۃ وجہان الوجہ الاول وہو الاظہر انہ من جملۃ قول الکفار وخطابہم للمنذرین الوجہ الثانی یجوز ان یکون من کلام الخزنۃ للکفار والتقدیر ان الکفار لما قالوا ذلک الکلام قالت الخزنۃ لہم ان انتم الا فی ضلل کبیر انتہی ۱۲ ۱۵ قولہ یحتمل ان یکون من کلام الملئکۃ آہ وعلی ہذا فلا بد من تقدیر القول والمراد بالضلال ضلالہم فی الدنیا والہلاک او عقابہ الذی فیہ ۱۲ ک ۱۶ قولہ للنذر بضم النون والذال وذلک ہو الظاہر فلا ینبغی العدول عنہ ۱۲ ک ۱۷ قولہ فسحقا بالفارسیۃ پس دور کردنی ایشان را از رحمت خود روح وفی الصراح سحق بضمتین دوری وفی الجمل فیہ وجہان احدہما انہ منصوب علی المفعول بہ ای الزمہم اللہ سحقا والثانی انہ منصوب علی المصدر تقدیرہ سحقہم اللہ سحقا ۱۲ ۱۸ قولہ وسبب نزول ذلک ان المشرکین آہ ای کذا روی عن ابن عباس کما حکاہ البغوی ۱۲ ک ۱۹ قولہ اینتفی علمہ بذلک ای لا ینتفی بل لا بد وان یکون عالما بما خلقہ لان الخلق ہو الایجاد والتکوین علی سبیل القصد والقاصد الی الشیء لا بد وان یکون عالما بحقیقۃ ذلک المخلوق کیفیۃ وکمیۃ ۱۲ خطیب ۲۰ قولہ جوانبہا قال البغوی الاصل فی الکلمۃ الجانب ومنہ منکب الرجل والریح النکباء وتنکب فلان ۱۲ ک ۲۱ قولہ ءامنتم ایا امن شدید ای مکذبان وہو استفہام توبیخ ۱۲ روح ۲۲ قولہ وادخال الف بینہا ای بین الثانیۃ بقسمیہا المحققۃ والمسہلۃ فقد اشتمل کلامہ علی خمس قراءات ثنتان فی التحقیق وثنتان فی التسہیل والخامسۃ فی الابدال ۱۲ جمل علی الجلالین ۲۳ قولہ بدل من من فی السماء بدل اشتمال ای ءامنتم الخسف ۱۲ ک ۲۴ قولہ ریحا ترمیکم الخ فی الصراح حاصب باد سخت کہ سنگ ریزہ بردارد وقولہ بالحصباء حصباء سنگریزہ ۱۲ صراح ۲۵ قولہ انذاری بالعذاب یشیر الی ان النذیر بمعنی الانذار والیاء محذوف ۱۲ ک ۲۶ قولہ القربیٰ الی الارض ای التی اقرب الی الارض من باقی السموات فقربیٰ صیغۃ تفضیل کما تقول ہند فضلی النساء ولا یخالف ما تقدم من ان الکواکب ثابتۃ فی العرش او الکرسی لان السماء شفافۃ لا تحجب ما وراءہا فتزین السماء الدنیا بالکواکب لا یقتضی انہا ثابتۃ فیہا اذ التزیین باظہارہا علیہا وہذا فی غیر الکواکب السبعۃ فانہا مفرقۃ علی السموات السبع فی کل سماء کوکب منہا فزحل فی السابعۃ والمشتری فی السادسۃ والمریخ فی الخامسۃ والشمس فی الرابعۃ والزہرۃ فی الثالثۃ وعطارد فی الثانیۃ والقمر فی سماء الدنیا ۱۲ صاوی

كَانَ نَكِيْرِ ○ انكارى عليهم بالتكذيب عند اهلاكهم اى انه حق اَوَلَمْ يَرَوْا ينظروا اِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ فى
الهواء صٰٓفّٰتٍ باسطات اجنحتهن وَّيَقْبِضْنَ ط اجنحتهن بعد البسط وقابضات مَا يُمْسِكُهُنَّ عن الوقوع
فى حال البسط والقبض اِلَّا الرَّحْمٰنُ ط بقدرته اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ ۢ بَصِيْرٌ ○ المعنى لم يستدلوا بثبوت
الطير فى الهواء على قدرتنا ان نفعل بهم ما تقدم وغيره من العذاب اَمَّنْ مبتدأ هٰذَا خبره الَّذِيْ
بدل من هذا هُوَ جُنْدٌ اعوان لَّكُمْ صلة الذى يَنْصُرُكُمْ صفة جند مِّنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اى غيره يدفع
عنكم عذابه اى لا ناصر لكم اِنِ الْكٰفِرُوْنَ اِلَّا فِيْ غُرُوْرٍ ○ غرهم الشيطان بان العذاب لا ينزل بهم اَمَّنْ
هٰذَا الَّذِيْ يَرْزُقُكُمْ اِنْ اَمْسَكَ الرَّحْمٰنُ رِزْقَهٗ ج اى المطر عنكم وجواب الشرط محذوف ودل عليه
ما قبله اى فمن يرزقكم اى لا رازق لكم غيره بَلْ لَّجُّوْا تمادوا فِيْ عُتُوٍّ تكبر وَّنُفُوْرٍ ○ تباعد عن الحق
اَفَمَنْ يَّمْشِيْ مُكِبًّا واقعا عَلٰى وَجْهِهٖٓ اَهْدٰٓى اَمَّنْ يَّمْشِيْ سَوِيًّا معتدلا عَلٰى صِرَاطٍ طريق مُّسْتَقِيْمٍ ○ و
خبر من الثانية محذوف دل عليه خبر الاولى اى اهدى والمثل فى المؤمن والكافر اى ايهما على هدى قُلْ
هُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَكُمْ خلقكم وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ط القلوب قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ○ ما
مزيدة والجملة مستانفة مخبرة بقلة شكرهم جدا على هذه النعم قُلْ هُوَ الَّذِيْ ذَرَاَكُمْ خلقكم فِى
الْاَرْضِ وَاِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ○ للحساب وَيَقُوْلُوْنَ للمؤمنين مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ وعد الحشر اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○
فيه قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ بمجيئه عِنْدَ اللّٰهِ ص وَاِنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ○ بين الانذار فَلَمَّا رَاَوْهُ اى العذاب بعد
الحشر زُلْفَةً قريبا سِيْٓـَٔتْ اسودت وُجُوْهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَقِيْلَ اى قال الخزنة لهم هٰذَا اى العذاب الَّذِيْ
كُنْتُمْ بِهٖ بانذاره تَدَّعُوْنَ ○ انكم لا تبعثون وهذه حكاية حال تاتى عبر عنها بطريق المضى لتحقق وقوعها
قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَهْلَكَنِيَ اللّٰهُ وَمَنْ مَّعِيَ من المؤمنين بعذابه كما تقصدون اَوْ رَحِمَنَا لا فلم يعذبنا فَمَنْ
يُّجِيْرُ الْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ○ اى لا مجير لهم منه قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِهٖ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا ج فَسَتَعْلَمُوْنَ
بالتاء والياء عند معاينة العذاب مَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ○ بين انحن ام انتم ام هم قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ
مَآؤُكُمْ غَوْرًا غائرا فى الارض فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ ○ جار تناله الايدى والدلاء كمائكم اى لا ياتى به
الا الله فكيف تنكرون ان يبعثكم ويستحب ان يقول القارئ عقيب معين الله رب العلمين كما ورد فى
الحديث وتليت هذه الاية عند بعض المتجبرين فقال تاتى به الفؤس والمعاول فذهب ماء عينه و
عمى نعوذ بالله من الجراة على الله وعلى اياته سورة نٓ مكية ثنتان وخمسون اية

---

٥٠١ قوله انكارى عليهم انكار الله تعالى على عبده ان يفعل به امرا صعبا فعلا او قولا الا يعرف ١٢ روح ٥٠٢ قوله اجنحتهن اى مفعوله محذوف وهو الاجنحة والصف البسط ١٢ ك ٥٠٣ قوله قابضات اشار بذلك الى ان الفعل مؤول باسم الفاعل معطوف على صافات والحكمة فى تعبيره ثانيا بالفعل ولم يقل وقابضات ان الاصل فى الطيران صف الاجنحة والقبض طار عليه فعبر عن الاصل باسم الفاعل وعن الطارئ بالفعل الذى شانه الحدوث ١٢ صاوى ٥٠٤ قوله ام من هذا الذى هو جند لكم ينصركم الخ بالفارسية ايا كيست آنكه وى لشكر است برائے شما نصرت ميدهد شمارا بجز خدا ١٢ ٥٠٤ قوله ام من هذا الخ سبب نزول هذه الآية وما بعدها ان الكفار كانوا يمتنعون من الايمان ويعاندون رسول الله معتمدين على شيئين قوتهم بالاموال والعدد واعتقادهم ان اصنامهم توصل اليهم الخيرات وتدفع عنهم المضرات فابطل الله الاول بقوله ام من هذا الذى هو جند لكم الخ وابطل الثانى بقوله ام من هذا الذى يرزقكم من السماء الخ وام هنا منقطعة تفسر ببل وحدها لدخولها على من الاستفهامية ولا يصح تفسيرها ببل والهمزة لئلا يدخل الاستفهام على مثله ١٢ صاوى ٥٠٥ قوله مبتدأ هذا خبره ومن استفهامية والاخبار من النكرة بالمعرفة يجوز عند سيبويه اذا كان المبتدأ اسم استفهام وغيره يجعل هذا مبتدأ ومن خبره - كمالين وجند محمول على لفظه فى الافراد ولو روعى المعنى قيل ينصرونكم ١٢ ك ٥٠٦ قوله اعوان اشار بذلك الى ان جند لفظه مفرد ومعناه جمع ١٢ صاوى ٥٠٧ قوله اى لا ناصر لكم يشير الى ان الاستفهام فى من للانكار ثم ان ام متصلة معادلة للقرائن التى قبلها اى امنتم من عذاب الله لم تعلموا ان الحافظ هو الله ام لكم جند ينصركم من دون الله ان اراد بكم خسفا او ارسال حاصب وجاء بصورة الاستفهام اشعارا بانهم اعتقدوا ان لهم ناصرا ورازقا غير الله فيسال عن تعيينه وقال ابو حيان انها منقطعة بمعنى بل وليس بمعنى همزة الاستفهام حتى يلزم اجتماع استفهامين وجوز فى من كونها موصولة ايضا وهذا مبتدأ الذى خبره والجملة صلة من الموصولة بتقدير القول اى ابعلم الذى يقال فى حقه هذا والذى هو جند لكم ينصركم من دون الله ١٢ كمالين ٥٠٨ قوله ام من هذا الذى يرزقكم ام من يشار اليه ويقال هذا الذى يرزقكم بيضاوى بالفارسية ايا كيست آنكه وى روزى دهد شمارا ١٢ ٥٠٩ قوله اى لا رازق لكم غيره يشير الى ان من استفهامية وهى للانكار وجعل الزمخشرى من موصولة ١٢ ك ٥١٠ قوله بل لجوا اضراب انتقالى مبنى على مقدر يستدعيه المقام كانه قيل انهم لم يتاثروا بتلك المواعظ ولم يذعنوا بل لجوا ١٢ صاوى ٥١١ قوله ونفور نفور رميدن ١٢ صراح ٥١٢ قوله مكبا اسم فاعل من اكب اللازم المطاوع لكب فكب من غير همز متعد يقال كبه الله واما اكب فهو لازم يقال اكب اى سقط وهذا على خلاف القاعدة المشهورة من ان الهمزة اذا دخلت على اللازم فتصيره متعديا وههنا دخلت على المتعدى فصيرته لازما ١٢ صاوى ٥١٣ قوله سويا مستويا منتصبا سالما من العثور والخرور ١٢ مدارك ٥١٤ قوله وخبر من الثانية آه لا حاجة الى هذا لان قولك زيد قائم ام عمرو لا يحتاج فيه من حيث الصناعة الى حذف الخبر بل تقول هو معطوف على زيد عطف المفردات ووحد الخبر لان ام لاحد الشيئين ١٢ ج ٥١٥ قوله المثل فى المؤمن والكافر اى فشبه المؤمن فى تمسكه بالدين الحق ومشيه على منهاجه بمن يمشى فى الطريق المعتدل الذى ليس فيه ما يتعثر به وشبه الكافر فى ركوبه ومشيه على الدين الباطل بمن يمشى فى الطريق الذى فيه حفر وارتفاع وانخفاض فيتعثر ويسقط على وجهه كلما تخلص من عثرة وقع فى اخرى فالمذكور فى الآية هو المشبه به والمشبه محذوف لدلالة السياق عليه واشار بقوله اى ايهما على هدى اى ان افعل التفضيل ليس على بابه بل المراد اصل الفعل ١٢ جمل ٥١٦ قوله قل هو الذى انشاكم الخ خطاب للنبى صلى الله عليه وسلم بان يذكرهم بنعم الله تعالى عليهم ليرجعوا اليه فى امورهم ولا يعولوا على غيره ١٢ صاوى ٥١٧ قوله قليلا ما تشكرون تقدم ان قليلا صفة مصدر محذوف مقدر اى شكرا قليلا وما مزيدة لتاكيد التقليل والجملة حال مقدرة والقلة على ظاهرها او بمعنى العدم ان كان الخطاب للكفرة ١٢ جمل ٥١٨ قوله ان كنتم صادقين خطاب للنبى والمؤمنين لانهم كانوا مشاركين له فى الوعد وتلاوة الآيات المتضمنة له وجواب الشرط محذوف اى ان كنتم صادقين فيما تخبرون به من مجئ الساعة والحشر فبينوا وقته ١٢ ابو السعود ٥١٩ قوله اى العذاب بعد الحشر وعن مجاهد العذاب ببدر ١٢ ك ٥٢٠ قوله زلفة قريبا هو اسم يوصف به مصدر يستوى فيه المذكر والمؤنث ١٢ ك ٥٢١ قوله سيئت بالفارسية بدگرد وزشت شود ١٢ ٥٢٢ قوله انكم لا تبعثون يشير الى ان تدعون من الادعاء بمعنى الدعوى والمفعول مقدر وقيل هو تفتعلون من الدعاء اى تبطلونه وتتمنون ان يعجل لكم ١٢ كمالين ٥٢٣ قوله فمن يجير پس كيست آنكه نجات دهد ١٢ ٥٢٤ قوله فستعلمون بالتاء آه اے نظرا للخطاب فى قوله قل ارايتم وقوله والياء اى نظرا للغيبة فى قوله فمن يجير الكافرين وقوله انحن اشار به الى ان من استفهامية وهى مبتدأ وهو ضمير فصل والظرف خبر المبتدأ والجملة سادة مسد المفعولين لعلم المعلقة بالاستفهام وقوله ام انتم ناظر لقراءة الخطاب وقوله ام هم ناظر لقراءة الغيبة فالكلام على التوزيع ١٢ ج ٥٢٥ قوله غورا مصدر خبر لاصبح وقد اوله باسم الفاعل ليصح الاخبار وقوله غائرا اى ذاهبا ونازلا فى الارض وكان ماؤهم من بئرين بئر زمزم وبئر ميمونة ١٢ خطيب ٥٢٦ قوله غائرا فى الارض اشارة الى انه مصدر ماول باسم الفاعل او وصف به مبالغة ١٢ كمالين ٥٢٧ قوله معين آه قال ابن عباس اى ظاهر تراه العيون فعلى هذا اصله معيون بوزن مفعول كمبيع اصله مبيوع فنقلت ضمة الياء الى العين قبلها فالتقى الساكنان الياء والواو فحذفت الواو ثم كسرت العين لتصح الياء وقيل هو من معن الماء اى كثر فهو على هذا فعيل لا مفعول فالميم على الثانى اصلية وعلى الاول زائدة ١٢ ج ٥٢٧ قوله معين اى فعيل من معن الماء اى جرى او مفعول من عين ١٢ ٥٢٨ قوله الفؤس فؤس جمع فاس بمعنى تبر ١٢ صراح وقوله والمعاول جمع معول كمنبر الحديدة تنقر بها الجبال قاموس وفى المختار والمعول الفاس العظيمة التى تنقر بها الصخر والجمع المعاول ١٢ ٥٢٩ قوله من الجراة على الله يقال اجترأ على القول بالهمز اى اسرع بالهجوم عليه من غير توقف والاسم الجراة بوزن غرفة وجرات بوزن كراهة كما قال المفسر ويوخذ منه ان العبد يواخذ بالكفر ولو على سبيل المزح ١٢ صاوى ※

بسم الله الرحمن الرحيم نٓ احد حروف الهجاء الله اعلم بمراده به والقلم الذي كتب به الكائنات في اللوح المحفوظ وما يسطرون اي الملائكة من الخير والصلاح ما انت يا محمد بنعمة ربك بمجنون اي انتفى الجنون عنك بسبب انعام ربك عليك بالنبوة وغيرها وهذا رد لقولهم انه لمجنون وان لك لاجرا غير ممنون مقطوع وانك لعلى خلق دين عظيم فستبصر ويبصرون بايكم المفتون مصدر كالمعقول اي الفتون بمعنى الجنون اي ابك ام بهم ان ربك هو اعلم بمن ضل عن سبيله وهو اعلم بالمهتدين له واعلم بمعنى عالم فلا تطع المكذبين ودوا تمنوا لو مصدرية تدهن تلين لهم فيدهنون يلينون لك وهو معطوف على تدهن وان جعل جواب التمني المفهوم من ودوا قدر قبله بعد الفاء هم ولا تطع كل حلاف كثير الحلف بالباطل مهين حقير هماز عياب اي مغتاب مشاء بنميم ساع بالكلام بين الناس على وجه الافساد بينهم مناع للخير بخيل بالمال عن الحقوق معتد ظالم اثيم آثم عتل غليظ جاف بعد ذلك زنيم دعي في قريش وهو الوليد بن المغيرة ادعاه ابوه بعد ثماني عشرة سنة قال ابن عباس رضي الله تعالى عنه لا نعلم ان الله سبحانه وتعالى وصف احدا بما وصفه من العيوب فالحق به عارا لا يفارقه ابدا وتعلق بزنيم الظرف قبله ان كان ذا مال وبنين اي لان وهو متعلق بما دل عليه اذا تتلى عليه آياتنا القرآن قال هي اساطير الاولين اي كذب بها لانعامنا عليه بما ذكر وفي قراءة ءان بهمزتين مفتوحتين سنسمه على الخرطوم سنجعل على انفه علامة يعير بها ما عاش فخطم انفه بالسيف يوم بدر انا بلوناهم امتحنا اهل مكة بالقحط والجوع كما بلونا اصحب الجنة البستان اذ اقسموا ليصرمنها يقطعون ثمرها مصبحين وقت الصباح كيلا يشعر لهم المساكين فلا يعطونهم منها ما كان ابوهم يتصدق به عليهم منها ولا يستثنون في يمينهم بمشية الله تعالى والجملة مستانفة اي وشانهم ذلك فطاف عليها طائف من ربك نار احرقتها ليلا وهم نائمون فاصبحت كالصريم كالليل الشديد الظلمة اي سوداء فتنادوا مصبحين ان اغدوا على حرثكم غلتكم تفسير للتنادي او ان مصدرية اي بان ان كنتم صارمين مريدين القطع وجواب الشرط دل عليه ما قبله فانطلقوا وهم يتخافتون يتسارون ان لا يدخلنها اليوم عليكم مسكين تفسير لما قبله او ان مصدرية اي بان وغدوا على حرد منع للفقراء قادرين عليه في ظنهم

تعليقات جديدة من التفاسير المعتبرة لحل جلالين

١ قوله نٓ الخ. روى ابن المنذر عن ابن جريج ومجاهد النون هو الحوت الذي عليه الارض وروى الطبراني عن ابن عباس مرفوعا النون الحوت واخرج عبد الرزاق وابن المنذر عن قتادة والحسن النون الدواة ورواه ابن المنذر عن ابن عباس ايضا ١٢ ك ٢ قوله احد حروف الهجاء، آه غرضه بهذه العبارة الرد على من قال انه مقتطع من اسمه تعالى الرحمن او النصير او الناصر او النور وقوله الله اعلم بمراده به اے فهو من المتشابه الذي انفرد الله بعلمه كسائر حروف الهجاء التي افتتح بها كثير من السور وقيل المراد به الحوت الذي جعل الله الارض على ظهره وقيل المراد به الدواة التي يكتب منها وقيل انه اسم السورة وقيل اسم القرآن وقيل غير ذلك ١٢ جمل ٣ قوله بسبب انعام ربك آه يشير الى ان الباء للسببية متعلق بمعنى النفي وقد يجعل حالا من المستكن في الخبر والمعنى ما انت بمجنون متلبسا بنعمة ربك ١٢ ك ٤ قوله وانك لعلى خلق عظيم وانما افرد الخلق ووصفه بالعظمة كما وصف القرآن بالعظيم لينبه على ان ذلك الخلق الذي هو عليه الصلاة والسلام عليه جامع لمكارم الاخلاق اجتمع فيه شكر نوح ع وخلة ابراهيم ع واخلاص موسى ع وصدق وعد اسمعيل ع وصبر يعقوب ع وايوب ع واعتذار داؤد ع وتواضع سليمان ع وعيسى ع وغيرها من اخلاق سائر الانبياء عليهم السلام كما قال فبهداهم اقتده اذ ليس هذا الهدى معرفة الله تعالى لان ذلك تقليد وهو غير لائق بالرسول عليه الصلوة والسلام ولا الشرائع لان شريعته ناسخة لشرائعهم ومخالفة لها في الفروع والمراد منه الاقتداء بكل منهم فيما اختص به من الخلق الكريم لو كان كل منهم مختصا بخلق حسن غالب على سائر اخلاقه فلما امر بذلك فكانه امر بجمع جميع ما كان متفرقا فيهم فهذه درجة عالية لم يتيسر لاحد من الانبياء عليهم السلام فلا جرم وصفه الله بكونه على خلق عظيم كما قال لبعض العارفين ؎ لكل نبي في الانام فضيلة ÷ وجملتها مجموعة لمحمد ١٢ روح ٥ قوله بايكم المفتون ترسم ههنا بيائين آه خطيب وبايكم خبر مقدم والمفتون مبتدأ موخر اے حصل المفتون اے الجنون واستقر وثبت بايكم والجملة في محل نصب معمولة لما قبلها لانه معلق باداة الاستفهام ١٢ جمل ٦ قوله مصدر اے ان المفتون مصدر بمعنى الفتون وهو الجنون كالمعقول بمعنى العقل والباء للالصاق نحو به ما ١٢ روح وهو تعريض بابي جهل بن هشام والوليد بن المغيرة واضرابهما ١٢ ابو السعود ٧ قوله وهو معطوف آه اے فهو في حيز لو فهو من المتمنى فالمتمنى شيئان ثانيهما متسبب عن الاول وقوله وان جعل الخ وعلى هذا لا يكون من جملة المتمنى وقوله قدر قبله الخ جواب عن ايراد صرح به الزمخشري وعبارة السمين المشهور في قراءة الناس ومصاحفهم فيدهنون بثبوت نون الرفع وفيه وجهان احدهما انه عطف على تدهن فيكون داخلا في حيز لو والثاني انه خبر مبتدأ مضمر اے فهم يدهنون وقال الزمخشري فان قلت لم رفع فيدهنون ولم ينصب باضمار ان على القاعدة في جواب التمني قلت قد عدل به الى طريق آخر وهو انه جعل خبر مبتدأ محذوف اے فهم يدهنون فالجواب جملة اسمية ١٢ جمل ٨ قوله بعد الفاء هم اے فهم يدهنون وفي الخطيب في رفع فيدهنون وجهان احدهما انه عطف على تدهن فيكون داخلا في حيز لو والثاني انه خبر مبتدأ مضمر اي فهم يدهنون وقال الزمخشري فان قلت لم رفع فيدهنون ولم ينصب باضمار ان وهو جواب التمني قلت قد عدل به الى طريق آخر وهو ان جعل خبر مبتدأ محذوف اے فهم يدهنون على معنى ودوا لو تدهن فهم يدهنون والى هذا الجواب اشار الشارح ايضا بقوله وان جعل جواب التمني الخ ١٢ ٩ قوله حقير اے في رايه وتدبيره عند الله تعالى فلا ينافي انه كان معظما في قومه وعن ابن عباس كذاب لانه حقير عند الناس ١٢ صاوى وغيره ١٠ قوله عياب اے كثير العيب للناس من الهمز بمعنى الطعن ١٢ ك ١١ قوله ساع الخ اے فعال بالكلام بين الناس النميم والنميمة السعاية على وجه الافساد بينهم لا على وجه الاصلاح فورد في الحديث ليس النمام الذي يصلح بين الناس فيقول خيرا او ينمي خيرا ١٢ ك ١٢ قوله دعي دعي بمعنى مدعو وهو من يدعي لغير ابيه ابناله وهو المتبنى كما مر شرح هذا اللفظ من الشارح في سورة الاحزاب وفي روح البيان فالزنيم هو الذي تبناه احد اي اتخذه ابنا وليس بابن له من نسبه في الحقيقة ليس وليد بن مغيره پسر خوانده شد در قريش ودر اصل از قريش نبود يعني حرام زاده بود ١٢ ١٣ قوله ادعاه ابوه وهو المغيرة اے تبنى ونسبه الى نفسه بعد ان كان لا يعرف له اب وقوله بعد ثماني عشرة سنة اے من ولادته يعني وليد هژده ساله بود كه مغيره دعوى كرد كه من پدر اويم واو را بخود گرفت فمعنى زنيم حينئذ ولد الزنا وبالفارسية حرام زاده كه پدر او معلوم نباشد جمل وروح البيان ولما نزلت الآية قال الوليد لامه ان محمدا وصفني بتسع صفات اعرفها غير التاسع منها فان لم تصدقيني الخبر ضربت عنقك فقالت له ان اباك كان عنينا فخفت على المال لابن عمك يعني يكون المال ميراثا لهم فاجزت فلانا الغلام ومكنت من نفسي فانت منه كما في تفسير الزاهدي وغيره وقوله وتعلق بزنيم الظرف قبله وهو قوله تعالى بعد ذلك ١٢ ١٤ قوله وهو متعلق بما دل عليه اذا تتلى عليه الخ اے لان كان ذا مال وبنين كذب باياتنا يدل عليه اذا تتلى عليه آياتنا الخ ويجوز ان يكون متعلقا بقوله ولا تطع من المدارك بتغيير يسير ١٢ ١٥ قوله وفي قراءة ءان بهمزتين مفتوحتين فهو استفهام والمراد به التوبيخ والتقدير الان كان ذا مال وبنين اذا تتلى عليه آياتنا الخ وهي قراءة ابن عامر وشعبة وحمزة ومن قرأ ان كان بغير استفهام فهو مفعول من اجله والعامل فيه فعل مضمر والتقدير يكفر لان كان ذا مال وبنين ودل على هذا الفعل اذا تتلى عليه آياتنا قال اساطير الاولين ولا يعمل في اذا تتلى ولا قال لان ما بعد اذا لا يعمل فيما قبلها لان اذا تضاف اے الجمل التي بعدها ولا يعمل المضاف اليه فيما قبل المضاف ١٢ خطيب ١٦ قوله على الخرطوم عبر به استهزاء بهذا اللعين لان الخرطوم انف السباع وغالب ما يستعمل في انف الفيل والخنزير ١٢ صاوى ١٧ قوله نعير بها ما عاش اے يعاب بها مدة عيشه وحيوته آلوسم الكي والمراد ههنا العلامة ١٢ ك ١٨ قوله فخطم انفه اے جرح انف هذا اللعين يوم بدر فبقي اثر جرح في انفه بقية عمره ١٢ صاوى ١٨ قوله فخطم انفه بالخاء المعجمة في القاموس خطمه اذا اثر في انفه جراحة ١٢ ١٩ قوله اذا اقسموا ظرف لبلونا والاقسام سوگند خوردن ١٢ ٢٠ قوله بمشية الله تعالى اے لا يقولون ان شاء الله تعالى وسميته استثناء مع انه شرط من حيث ان مؤداه مؤدى الاستثناء فان قولك لاخرجن ان شاء الله ولا اخرج الا ان شاء الله بمعنى واحد او ولا يستثنون حصة المساكين كما كان يفعله ابوهم ١٢ ابو السعود ٢١ قوله طائف اے بلاء طائف بيضاوي وكان ذلك نارا نزلت من السماء فاحرقتها ١٢ ٢٢ قوله كالليل الشديد الخ لان الليل يقال له الصريم اے صارت سوداء كالليل ١٢ روح ٢٣ قوله اے سوداء لاحتراقها وقيل كالنهار بيضاء لفرط اليبس سميا بالصريم لان كلا منهما ينصرم عن صاحبه وقيل كالزرع الذي حصده يابسا وعن ابن عباس كالرماد الاسود ١٢ ك ٢٤ قوله ان اغدوا على ان ان مفسرة او بان اغدوا على انها مصدرية اے اخرجوا غدوة اول النهار وم ص بالفارسية بامداد بيرون آئيد وفي كشف الاسرار دان بستان هم زرع بود ودرخت انگور ١٢ روح ٢٥ قوله اے بان تنادوا بعضهم لبعض بان اقبلوا اغدوة علے

م ص ٢٦ قوله عليه اے على المنع في ظنهم لا بحسب الواقع ليشير اے ان قوله حرد متعلق بقادرين ١٢ ك

۱ه قوله قالوا انا لضالون اى ضللنا جنتنا وما هى بها لما رأوا من هلاكها فلما تاملوا وعرفوا انها هى قالوا بل نحن الخ ۱۲ مدارك ۲ه قوله قال اوسطهم اى رأيا او سنا وفى الكشاف اعدلهم وخيرهم ۱۲ ۳ه قوله لولا تسبحون اى هلا تستثنون اذ الاستثناء التسبيح لالتقائهما فى معنى التعظيم لله لان الاستثناء تفويض اليه والتسبيح تنزيه له وكل واحد من التفويض والتنزيه تعظيم او المعنى لولا تذكرون الله وتتوبون اليه من خبث نيتكم كان اوسطهم قال لهم حين عزموا على ذلك اذكروا الله وانتقامه عن المجرمين وتوبوا عن هذه العزيمة الخبيثة فعصوه فعيرهم ۱۲ مدارك ۴ه قوله تائبين وقيل معناه بل لا تستثنون وسمى الاستثناء تسبيحا لانه تعظيم الله واقرار بان له القدرة والتنزيه له عن العجز وقيل كان استثناءهم سبحان الله ۱۲ ك ۵ه قوله يتلاومون اى يلوم بعضهم بعضا على ما صدر منهم سابقا ۱۲ صاوى ۶ه قوله هلاكنا اى ان لم يعف عنا ربنا فقد حضر هلاكنا ۱۲ صاوى ۷ه قوله روى انهم ابدلوا خيرا منها الخ قال ابن مسعود بلغنا ان القوم اخلصوا وعرف الله منهم الصدق فابدلهم بها جنة فيها عنب يحمل البغل منه عنقودا ذكره البغوى وتلاه الزمخشرى ۱۲ ك ۸ه قوله اى مثل العذاب الخ يشير الى ان كذلك مبتدأ خبره العذاب وان المشار اليه فى ذلك عذاب هؤلاء اى اصحاب الجنة ۱۲ ك ۹ه قوله ما خالفوا امرنا يعنى ان جواب لو مقدر فانه لا يصح ان يكون قيدا لما قبله وان مفعول العلم محذوف وقد ينزل منزلة اللازم اى لو كانوا من اهل العلم لما خالفوا ۱۲ ك ۱۰ه قوله لما قالوا ان بعثنا وسبب قولهم هذا نزول هذه الآية وهى ان للمتقين عند ربهم جنات النعيم فنزولها سبب لقولهم المذكور ولما قالوه نزل الرد عليهم بقوله افنجعل المسلمين الخ فكان الاولى للشارح كما صنع غيره ان يؤخر قوله ونزل لما قالوا الخ عن قوله جنات النعيم فان القول المذكور هو السبب فى نزول افنجعل المسلمين الخ ۱۲ جمل ۱۱ه قوله نعطى افضل منكم اى كما اعطينا فى الدنيا فنزل تكذيبا لقولهم ۱۲ ك ۱۲ه قوله افنجعل المسلمين الخ قال مقاتل لما نزل ان للمتقين الخ قال كفار مكة للمسلمين ان الله فضلنا عليكم فى الآخرة فان لم يحصل التفضيل فلا اقل من المساواة فاجابهم الله تعالى بقوله افنجعل المسلمين الخ ۱۲ صاوى ۱۳ه قوله تابعين لهم المناسب ان يقول اى مساوين لهم فى العطاء ثم ان الآية انما دلت على نفى المساواة مع ان المشركين ادعوا الافضلية فلم تحصل الموافقة اجيب بانها دلت على نفى الافضلية بالاولى لانه اذا انتفى المساوات فالافضلية اولى ۱۲ صاوى ۱۴ه قوله ما لكم آه جملة من مبتدأ وخبر فينبغى الوقف عليها اى اى شئ يحصل لكم من هذه الاحكام البعيدة عن الصواب فهذا سوال عن فائدة هذا الحكم وقوله كيف تحكمون جملة اخرى فيها السوال عن كيفية الحكم اى بل هو عن عقل او عن اختلال فيه واعوجاج رأى ۱۲ ج ۱۵ه قوله ان لكم فيه آه لكم خبرها مقدم وما اسمها مؤخر واقترن بلام التوكيد وهذه الجملة هى المدروسة فى الكتاب فهى مفعول فى المعنى لتدرسون وكان الظاهر فتح ان لكن لما جئ باللام المختصة بالمكسورة كسرت وعلقت الفعل وهو تدرسون عن العمل فى لفظ الجملة ودخله التعليق وان لم يكن من افعال القلوب لتضمنه معنى العلم ۱۲ ج ۱۶ه قوله واثقة الخ تفسير باللازم فان البلوغ اصله التناهى فى الشئ ۱۲ ۱۷ه قوله الى يوم القيمة متعلق ببالغة اى ايمان مؤكدة لا تنحل الى يوم القيمة ويحتمل ان يكون متعلقة بمقدر فى لكم اى ثابتة لكم علينا الى كذا وفى هذا الكلام معنى القسم اى اقسمنا لكم وجوابه ان لكم ولا ينافيه كون الايمان بمعنى المعهود فان العهد كاليمين من غير فرق فيجاب بما يجاب به القسم ۱۲ ك ۱۸ه قوله متعلق معنى بعلينا اى تتصل به وليس المراد التعلق الصناعى فانه مختص بالفعل او ما فيه رائحة الفعل او بالمقدر فى الظرف اى هى ثابتة لكم علينا الى يوم القيامة لا تخرج عن عهدتنا الا يومئذ اذا حكمناكم ۱۲ صاوى ۱۹ه قوله سلهم آه ينصب مفعولين الضمير المتصل هو الاول والثانى جملة ايهم زعيم واى مبتدأ وزعيم خبر وبذلك يتعلق بزعيم وعلق سلهم بالاستفهام الذى هو جزء الجملة عن العمل فى لفظ الجملة ۱۲ ج ۲۰ه قوله يوم يكشف عن ساق بالفارسية روزيكه جامه برداشته شود از ساق ويوم منصوب باذكر المقدر ۱۲ ۲۱ه قوله هو عبارة اى هذا التركيب وهو يكشف عن ساق عبارة الخ اى من قبيل الكناية او الاستعارة التمثيلية واصل هذا الكلام يقال لمن شمر عن ساقه عند العمل الشاق وعبارة الخطيب والاصل فيه ان من وقع فى شئ يحتاج الى الجد يشمر عن ساقه فاستعير الساق والكشف عنها لشدة الامر انتهت ونائب فاعل يكشف هو قوله عن ساق ۱۲ ج ۲۲ه قوله امتحانا لايمانهم لا تكليفا بالسجود لانه ليست دار تكليف تصير ظهورهم طبقا واحدا كلما اراد واحد منهم ان يسجد خر على قفاه كذا روى فى حديث الصحيحين ۱۲ ك ۲۳ه قوله ضمير يدعون اى اولا يستطيعون اى ذليلة ابصارهم لا يرفعونها لدهشتهم ۱۲ ك ۲۴ه قوله اى السجود اى الى الصلوة المفروضة كما روى عن ابراهيم ۱۲ ك ۲۵ه قوله وهم سالمون بالفارسية حالانكه ايشان بے علت بودند ۱۲ ۲۶ه قوله بان لا يصلوا اشار بذلك الى ان المراد بالسجود الثانى هو الصلوة واتفق المفسرون على ان المراد بالسجود الاول حقيقة وعن كعب الاحبار والله ما نزلت هذه الآية الا فى الذين يتخلفون عن الجماعة وقال ابن جبير كانوا يسمعون حى على الفلاح فلا يجيبون ۱۲ ك

فَلَمَّا رَاَوْهَا سوداء محترقة قَالُوْٓا اِنَّا لَضَآلُّوْنَ عنها اى ليست هذه ثم قالوا لما علموها بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ
ثمرتها بمنعنا الفقراء منها قَالَ اَوْسَطُهُمْ خيرهم اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ لَوْلَا هلا تُسَبِّحُوْنَ الله تائبين قَالُوْا
سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ بمنع الفقراء حقهم فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَلَاوَمُوْنَ قَالُوْا
يا للتنبيه وَيْلَنَا هلاكنا اِنَّا كُنَّا طٰغِيْنَ عَسٰى رَبُّنَآ اَنْ يُّبْدِلَنَا بالتشديد والتخفيف خَيْرًا مِّنْهَآ اِنَّآ
اِلٰى رَبِّنَا رٰغِبُوْنَ ليقبل توبتنا ويرد علينا خيرا من جنتنا روى انهم ابدلوا خيرا منها كَذٰلِكَ اى
مثل العذاب لهؤلاء الْعَذَابُ لمن خالف امرنا من كفار مكة وغيرهم وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ لَوْ كَانُوْا
يَعْلَمُوْنَ عذابها ما خالفوا امرنا ونزل لما قالوا ان بعثنا نعطى افضل منكم اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ
جَنّٰتِ النَّعِيْمِ اَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِيْنَ كَالْمُجْرِمِيْنَ اى تابعين لهم فى العطاء مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ
هذا الحكم الفاسد اَمْ بل لَكُمْ كِتٰبٌ منزل فِيْهِ تَدْرُسُوْنَ تقرؤن اِنَّ لَكُمْ فِيْهِ لَمَا تَخَيَّرُوْنَ تختارون
اَمْ لَكُمْ اَيْمَانٌ عهود عَلَيْنَا بَالِغَةٌ واثقة اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ متعلق معنى بعلينا وفى هذا الكلام معنى القسم
اى اقسمنا لكم وجوابه اِنَّ لَكُمْ لَمَا تَحْكُمُوْنَ به لانفسكم سَلْهُمْ اَيُّهُمْ بِذٰلِكَ الحكم الذى يحكمون
به لانفسهم من انهم يعطون فى الاخرة افضل من المؤمنين زَعِيْمٌ كفيل لهم اَمْ لَهُمْ اى
عندهم شُرَكَآءُ موافقون لهم فى هذا القول يكفلون لهم به فان كان كذلك فَلْيَاْتُوْا بِشُرَكَآئِهِمْ
الكافلين لهم به اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ اذكر يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ هو عبارة عن شدة الامر يوم القيمة
للحساب والجزاء يقال كشفت الحرب عن ساق اذا اشتد الامر فيها وَّيُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ امتحانا
لايمانهم فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ تصير ظهورهم طبقا واحدا خَاشِعَةً حال من ضمير يدعون اى ذليلة
اَبْصَارُهُمْ لا يرفعونها تَرْهَقُهُمْ تغشاهم ذِلَّةٌ وَقَدْ كَانُوْا يُدْعَوْنَ فى الدنيا اِلَى السُّجُوْدِ وَهُمْ سٰلِمُوْنَ
فلا ياتون به بان لا يصلوا فَذَرْنِىْ دعنى وَمَنْ يُّكَذِّبُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ القران سَنَسْتَدْرِجُهُمْ
ناخذهم قليلا قليلا مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ وَاُمْلِىْ لَهُمْ امهلهم اِنَّ كَيْدِىْ مَتِيْنٌ شديد
لا يطاق اَمْ بل تَسْئَلُهُمْ على تبليغ الرسالة اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مما يعطونكه مُّثْقَلُوْنَ فلا يؤمنون
لذلك اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ اى اللوح المحفوظ الذى فيه الغيب فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ منه ما يقولون
فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فيهم بما يشاء وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوْتِ فى الضجر والعجلة وهو يونس
عليه الصلوة والسلام اِذْ نَادٰى دعا ربه وَهُوَ مَكْظُوْمٌ مملوء غما فى بطن الحوت

۲۷ه قوله فذرنى ومن يكذب الخ بالفارسية پس بگذار مرا باکسیکه دروغ می شمرد این سخن را وقوله ومن يكذب معطوف على المفعول او مفعول معه ۱۲ مدارك ۲۸ه قوله ناخذهم قليلا قليلا قال الزمخشرى المعنى سندنيهم من العذاب درجة درجة يقال استدرجه اى كذا اذا استنزله درجة فدرجة حتى يوسطه فيه واستدراج الله تعالى عباده العصاة ان يرزقهم الصحة والنعمة فيجعلون رزق الله ذريعة المعاصى ۱۲ ك ۲۹ه قوله من حيث اى من الجهة التى لا يشعرون انه استدراج قيل كلما جددوا معصية جددنا لهم نعمة وانسيناهم شكرها قال النبى صلى الله عليه وسلم اذا رايت الله ينعم على عبد وهو مقيم على المعصية فاعلم انه استدراج يستدرج به العبد ۱۲ ك ۳۰ه قوله اللوح هذا قول ابن عباس وقيل الغيب هو علم ما غاب عنهم واطلق مجازا والقرينة فهم يكتبون ۱۲ صاوى ۳۱ه قوله فاصبر لحكم ربك الخ نزلت هذه الآية باحد حين فر اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم باغراء المنافقين فاراد ان يدعو على الذين انهزموا وقيل نزلت حين ضاق صدره من اهل مكة فخرج يدعو ثقيفا فاغروا به سفهاءهم وصاروا يضربونه بالحجارة حتى ادموا قدمه الشريف فاراد ان يدعو عليهم فعلى الاول تكون مدنية وعلى الثانى تكون مكية ۱۲ صاوى ۳۲ه قوله فى الضجر بیقراری کردن ۱۲ صراح ۳۳ه قوله اذ نادى آه اذ منصوب بمضاف محذوف اى ولا يكن حالك كحاله او قصتك كقصته فى وقت ندائه ويدل على الحذف ان الذوات لا ينصب عليها النهى وانما ينصب على احوالها وصفاتها ۱۲ جمل ۷ه قوله روى انهم ابدلوا خيرا منها وروى انهم تعاقدوا وقالوا ان ابدلنا الله خيرا منها لنصنعن كما صنع ابونا فدعوا الله تعالى وتضرعوا اليه فابدلهم الله تعالى من ليلتهم ما هو خير منها قالوا ان الله تعالى امر جبريل عليه السلام ان يقتلع تلك الجنة المحترقة فيجعلها بزغر من ارض الشام وياخذ من ارض الشام فيجعلها مكانها ۱۲ صاوى مختصرا ۱۲

ے موضع قيل النبات ۱۲

۱ قوله لولا ان تدارکه بالفارسیة اگر نه آنست که دریافت اورا ۱۲ ۲ قوله لکنه رحم ای فلا یخالف آیة الصافات فنبذ بالعراء وهو سقیم ۱۲ک، ۳ قوله بالنبوة آه هذا مبنی علی انه وقت هذه الواقعة لم یکن نبیا وانما نبئ بعدها وهو احد قولین للمفسرین والثانی انه کان نبیا ومعنی اجتباه انه رد علیه الوحی بعد ان کان قد انقطع عنه ۱۲ ج ۴ قوله وان یکاد الذین کفروا ان مخففة واللام دلیلها من الکبیر بالفارسیة وہر آئنه نزدیک اند کافران ۱۲ ۵ قوله وفتحها ای لنافع وهما لغتان زلقه یزلقه زلقا وازلقه یزلقه ازلاقا ۱۲ک ۶ قوله ای ینظرون الیک الخ ای من شدة عداوتهم یکادون ینظرالیهم نظر البغضاء ان یصرعون فی الکلام یقال نظر فلان الی نظرا یکاد ان یصرعنی ونظرا یکاد ان یاکلنی قاله الزجاج وقیل لیصیبونک باعینهم کما یصیب العاین ۱۲ ق ۷ قوله لما سمعوا الذکر وذلک انهم کانوا اذا سمعوه ینبعث عند سماعه بغضهم وحسدهم آه بیضاوی ومن جعل لما ظرفیة جعلها منصوبة بیزلقونک ومن جعلها حرفا جعل جوابها محذوفا للدلالة علیه ای لما سمعوا الذکر کادوا یزلقونک ومن جوز تقدیم الجواب قال هو هنا متقدم ۱۲ ج ۸ قوله الحاقة الخ قال الزمخشری والاصل الحاقة ما هی ای ای شیئ هی تفخیما لشانها وتعظیما لهولها فوضعوا الظاهر موضع المضمر لزیادة التهویل ۱۲ک ۸ قوله الحاقة وهی من اسماء القیامة فی الکبیر اجمعوا علی ان الحاقة هی القیامة واختلفوا فی معنی الحاقة علی وجوه احدها ان الحق هو الثابت الکائن فالحاقة الساعة الواجبة الوقوع الثابتة المجئ التی هی آتیة لا ریب فیها وثانیها انها التی تحق فیها الامور ای تعرف علی الحقیقة وثالثها انها ذوات الحواق من الامور وهی الصادقة الواجبة الصدق والثواب والعقاب وغیرهما من احوال القیامة امور واجبة الوقوع والوجود فهی کلها حواق ملخصا ۱۲

لولا ان تدارکه ادرکه نعمة رحمة من ربه لنبذ من بطن الحوت بالعراء بالارض الفضاء وهو مذموم لکنه رحم فنبذ غیر مذموم فاجتبه ربه بالنبوة فجعله من الصلحین الانبیاء وان یکاد الذین کفروا لیزلقونک بضم الیاء وفتحها بابصارهم ای ینظرون الیک نظرا شدیدا یکاد ان یصرعک ویسقطک عن مکانک لما سمعوا الذکر القران ویقولون حسدا انه لمجنون بسبب القران الذی جاء به وما هو ای القران الا ذکر موعظة للعلمین الانس والجن لا یحدث بسببه جنون

سورة الحاقة مکیة احدی او اثنتان وخمسون آیة بسم الله الرحمن الرحیم

الحاقة القیمة التی یحق فیها ما انکر من البعث والحساب والجزاء او المظهرة لذلک ما الحاقة تعظیم لشانها وهما مبتدأ وخبر خبر الحاقة وما ادرئک ای اعلمک ما الحاقة زیادة تعظیم لشانها فما الاولی مبتدأ وما بعده خبره وما الثانیة وخبرها فی محل المفعول الثانی لادری کذبت ثمود وعاد بالقارعة القیامة لانها تقرع القلوب باهوالها فاما ثمود فاهلکوا بالطاغیة بالصیحة المجاوزة للحد فی الشدة واما عاد فاهلکوا بریح صرصر شدیدة الصوت عاتیة قویة شدیدة علی عاد مع قوتهم وشدتهم سخرها ارسلها بالقهر علیهم سبع لیال وثمنیة ایام اولها من صبح یوم الاربعاء لثمان بقین من شوال وکانت فی عجز الشتاء حسوما متتابعات شبهت بتتابع فعل الحاسم فی اعادة الکی علی الداء کرة بعد اخری حتی یحسم فتری القوم فیها صرعی مطروحین هالکین کانهم اعجاز اصول نخل خاویة ساقطة فارغة فهل تری لهم من باقیة صفة نفس مقدرة والتاء للمبالغة ای باق لا وجاء فرعون ومن قبله اتباعه وفی قراءة بفتح القاف وسکون الباء ای من تقدمه من الامم الکافرة والمؤتفکت ای اهلها وهی قری قوم لوط بالخاطئة بالفعلات ذات الخطا فعصوا رسول ربهم ای لوطا وغیره فاخذهم اخذة رابیة زائدة فی الشدة علی غیرها انا لما طغی الماء علا فوق کل شیئ من الجبال وغیرها زمن الطوفان حملنکم یعنی اباءکم اذ انتم فی اصلابهم فی الجاریة السفینة التی عملها نوح صلوات الله وسلامه علیه ونجا هو ومن کان معه فیها وغرق الباقون لنجعلها ای هذه الفعلة وهی انجاء المؤمنین واهلاک الکافرین لکم تذکرة عظة وتعیها لتحفظها اذن واعیة حافظة لما تسمع فاذا نفخ فی الصور نفخة واحدة للفصل بین الخلائق وهی الثانیة وحملت رفعت الارض والجبال

۹ قوله تحق فیها ای یثبت فیها ما انکر من البعث والحساب والجزاء فیکون من تسمیة الشیئ باسم ما یلابسه او ذو الحاقة والظاهر ما ذکره الزمخشری انها انما سمیت حاقة لانها واجبة الوقوع الثابتة الذی هی آتیة لا ریب فیها من حق یحق بالکسر ۱۲ک ۱۰ قوله او المظهرة ای المعرفة لحقایق الامور المذکورة من قولک لا احق هذا الامر ای لا اعرف حقیقته ۱۲ک ۱۱ قوله وهما ای لفظ ما والحاقة فما مبتدأ وما بعده خبره والجملة خبر للمبتدأ الاول واصله الحاقة ما هی ای ای شیئ هو ۱۲ بیضاوی ۱۲ قوله وما ادراک بالفارسیة وچه چیز خبردار کرد ترا ۱۲ ۱۳ قوله زیادة تعظیم یعنی ان الاستفهام فیه معناه التفخیم لشانها کما یقال زید ما زید للتعظیم لشانه ۱۲ک ۱۴ قوله فما الاولی وهو فی ما ادراک وقوله وما بعده وهو ادراک وفی البیضاوی وما مبتدأ وادراک خبره ۱۲ ۱۵ قوله وما الثانیة وخبرها آه ای والمفعول الاول هو الکاف والجملة فی موضع نصب علی اسقاط الخافض لان ادری بالهمزة یتعدی لاثنین للاول بنفسه وللثانی بالباء کما قال تعالی ولا ادراکم به فلما وقعت جملة الاستفهام معلقة لها کانت فی موضع المفعول الثانی بدون الهمزة یتعدی لواحد بالباء نحو دریت بکذا ویکون بمعنی علم فیتعدی لاثنین ۱۲ جمل ۱۶ قوله تقرع قرع در کوفتن ۱۲ صراح ۱۷ قوله بالصیحة تفسیر بالصیحة مروی عن ابن عباس وقتادة وقیل المعنی فاهلکوا بطغیانهم فیکون مصدرا کالعافیة وعلی هذا فلا یطابق ما بعده ۱۲ک ۱۸ قوله شدیدة الصوت من الصر بفتح الصاد الصیحة وقیل باردة من الصر بالکسر البرد ۱۲ک ۱۹ قوله قویة الخ وقیل عتت علی خزانها فخرجت بغیر حساب واصل العتو مجاوزة الحد ۱۲ک، ۱۹ قوله قویة شدیدة علی عاد الخ هذا احد قولین فی تفسیر عاتیة والآخر ان المراد عتت علی خزانها فخرجت بلا کیل ولا وزن لما فی الحدیث ما ارسل الله سفینة من ریح الا بمکیال ولا قطرة من ماء الا بمکیال الا یوم عاد ویوم نوح فان الماء یوم نوح طغی علی الخزان فلم یکن لهم علیه سبیل وان الریح یوم عاد عتت علی الخزان فلم یکن لهم علیها سبیل ۱۲ صاوی ۲۰ قوله لثمان بقین من شوال ای الاربعاء الاخیر وروی اولها یوم الجمعة اخرج ابن المنذر عن ابن جریج کانوا سبع لیال وثمانیة ایام فی عذاب الریح فلما امسوا الیوم الثامن ماتوا فاحتملتهم الریح فالقتهم فی البحر ۱۲ک ۲۱ قوله فی عجز الشتاء ای فی آخره قال وهب هی الایام التی تسمیها العرب ایام العجوز وسمیت عجوزا لانها فی عجز الشتاء وقیل لان عجوزا من قوم عاد دخلت سربا فتبعتها فقتلتها الیوم الثامن من نزول العذاب کذا فی معالم التنزیل ۱۲ک ۲۲ قوله حسوما نعت لسبع لیال وثمانیة ایام او حال من مفعول سخرها ای ذات حسوم والحسم فی الاصل تتابع الکی علی الداء حتی ینقطع مادته اطلق عن قیده وارید منه مطلق تتابع عذاب فقول المفسر متتابعات اشارة الی انه مجاز مرسل علاقته التقیید ثم الاطلاق ۱۲ صاوی ۲۳ قوله حتی یحسم ای ینقطع والحسم ضد القطع والمنع فههنا استعارة بتشبیه تتابع الریح المتاصلة بتتابع الکی للقاطع للداء ای المرض وعن ابن عطیة حسوما شوما کانها حسمت الخیر عن اهلها ۱۲ک ۲۳ قوله یحسم حسم بریدن یقال حسمه فانحسم ۱۲ صراح ۲۴ قوله فارغة ای خالیة الاجواف وقیل معناه ساقطة وجمع المفسر بینهما عملا بعموم الاشتراک وذلک جائز عند الشافعی ۱۲ک ۲۵ قوله صفة نفس مقدرة ای قوله تعالی باقیة صفة موصوف محذوف تقدیره نفس باقیة ۱۲ ۲۶ قوله لا ای لم یبق منهم احد فالاستفهام للانکار ۱۲ک ۲۷ قوله ومن قبله بکسر القاف وفتح الموحدة لابی عمرو والکسائی ۱۲ک ۲۸ قوله وهی قری قوم لوط سمیت بها لانها ائتفکت باهلها ای انقلبت بهم وقیل المراد بها الامم ائتفکوا بذنوبهم فهلکوا ۱۲ک ۲۹ قوله بالفعلات ذات الخطأ لما کان الخاطئ اصحاب الافعال لا هی اشار الی توجیهه بان الصیغة للنسبة کلابن وتامر ویجوز ان یکون مجازا فی النسبة کعیشة راضیة ۱۲ک ۲۹ قوله بالفعلات ای الافعال اشارة الی ان الخاطئة صفة لمحذوف روح دنی الخطیب ای بالفعلات ذات الخطأ الذی یتخطی منها الی نفس الفعل القبیح من اللواطة والصفق والضراط مع الشرک وغیر ذلک من انواع الفسق ۱۲ ۳۰ قوله آباءکم جواب عما یقال ان المخاطبین لم یدرکوا حمل السفینة فکیف یمتن الله تعالی علیهم به فاجاب بان الکلام علی حذف المضاف ای آباءکم وحاصله ان الکلام باق علی ظاهره والمراد حملناکم علی کونکم فی اصلاب آبائکم الذین حملوا وهم اولاد نوح سام وحام ویافث ۱۲ صاوی ۳۱ قوله وتعیها الوعی ان تحفظ الشیئ فی نفسک والایعاء ان تحفظ غیرک ۱۲ک ۳۲ قوله لتحفظها منصوب عطف علی لنجعلها ای ولتحفظ قصة السفینة وغیرها مما تقدم ۱۲ خطیب ۳۳ قوله وهی الثانیة هذا هو الصحیح کما روی عن ابن عباس لان الثانیة هی التی یعقبها الحساب والجزاء، وقیل هی الاولی ۱۲ صاوی

فدكتا دكة واحدة ۝ فيومئذ وقعت الواقعة ۝ قامت القيامة وانشقت السماء فهي يومئذ واهية ۝
ضعيفة والملك يعني الملائكة على ارجائها جوانب السماء ويحمل عرش ربك فوقهم اي الملائكة
المذكورين يومئذ ثمانية ۝ من الملائكة او من صفوفهم يومئذ تعرضون للحساب لا يخفى بالتاء والياء
منكم خافية ۝ من السرائر فاما من اوتي كتابه بيمينه فيقول خطابا لجماعته لما سر به هاؤم خذوا
اقرءوا كتابيه ۝ تنازع فيه هاؤم واقرءوا اني ظننت تيقنت اني ملاق حسابيه ۝ فهو في عيشة
راضية ۝ مرضية في جنة عالية ۝ قطوفها ثمارها دانية ۝ قريبة يتناول منها القائم والقاعد والمضطجع
فيقال لهم كلوا واشربوا هنيئا حال اي متهنئين بما اسلفتم في الايام الخالية ۝ الماضية في الدنيا
واما من اوتي كتابه بشماله ۝ فيقول يا للتنبيه ليتني لم اوت كتابيه ۝ ولم ادر ما حسابيه ۝ يا ليتها
اي الموتة في الدنيا كانت القاضية ۝ القاطعة لحياتي بان لا ابعث ما اغنى عني ماليه ۝ هلك عني
سلطانيه ۝ قوتي وحجتي وهاء كتابيه وحسابيه وماليه وسلطانيه للسكت تثبت وقفا ووصلا
اتباعا للمصحف الامام والنقل ومنهم من حذفها وصلا خذوه خطاب لخزنة جهنم فغلوه ۝
اجمعوا يديه الى عنقه في الغل ثم الجحيم النار المحرقة صلوه ۝ ادخلوه ثم في سلسلة ذرعها
سبعون ذراعا بذراع الملك فاسلكوه ۝ اي ادخلوه فيها بعد ادخاله النار ولم تمنع الفاء من تعلق
الفعل بالظرف المقدم انه كان لا يؤمن بالله العظيم ۝ ولا يحض على طعام المسكين ۝ فليس
له اليوم ههنا حميم ۝ قريب ينتفع به ولا طعام الا من غسلين ۝ صديد اهل النار او شجر فيها
لا ياكله الا الخاطئون ۝ الكافرون فلا لا زائدة اقسم بما تبصرون ۝ من المخلوقات وما لا تبصرون ۝
منها اي بكل مخلوق انه اي القرآن لقول رسول كريم ۝ اي قاله رسالة عن الله سبحانه و
تعالى وما هو بقول شاعر قليلا ما تؤمنون ۝ ولا بقول كاهن قليلا ما تذكرون ۝ بالتاء و
الياء في الفعلين وما زائدة مؤكدة والمعنى انهم آمنوا باشياء يسيرة وتذكروها مما اتى به النبي
صلى الله عليه وسلم من الخير والصلة والعفاف فلم تغن عنهم شيئا بل هو تنزيل من رب العالمين ۝
ولو تقول اي النبي علينا بعض الاقاويل ۝ بان قال عنا ما لم نقله لاخذنا لنلنا
منه عقابا باليمين ۝ بالقوة والقدرة ثم لقطعنا منه الوتين ۝ نياط القلب وهو
عرق متصل به اذا انقطع مات صاحبه فما منكم من احد هو اسم ما ومن زائدة

١ه قوله دقا كوفته شود مرد ودق كوفتن وارد كردن ١٢ صراح ٢ه قوله فيومئذ وقعت الواقعة التنوين عوض عن جملتين محذوفتين وهما النفخ وحملت وقوله وقعت الواقعة كقولك قائم القائم في عدم الافادة فلا بد من تاويل حتى يفيد وتاويله ان الواقعة صارت علما بالغلبة على القيامة فلم يلاحظ فيها معنى الاشتقاق وقد اشار لهذا بقوله قامت القيامة اي حصلت ووجدت ١٢ ج ٣ه قوله على ارجائها اي اطرافها لينظروا امر الله لهم لينزلوا فيحيطوا بالارض ومن عليها ١٢ صاوي ٤ه قوله فوقهم حال من العرش والضمير عائد على الملائكة الواقفين على الارجاء فان قيل الملائكة يموتون في الصعقة الاولى لقوله فصعق من في السموات ومن في الارض الا من شاء الله فكيف يقال انهم يقفون على ارجاء السماء اجيب بان هؤلاء الواقفين من جملة المستثنى بقوله الا من شاء الله آه ١٢ ج ٥ه قوله من الملائكة اخرج الحاكم وصححه عن ابن عباس مرفوعا قال يحمل ثمانية ملك على صورة الاوعال وفي رواية عنه رؤسهم عند العرش واقدامهم في الارض السفلى ولهم كقرون الوعلة ما بين اصل قرن احدهم الى منتهاه خمسمائة عام وروي ان ما بين اظلافهم الى ركبهم كما بين السماء والارض وروي ان لكل ملك منهم وجه رجل ووجه اسد ووجه ثور ووجه نسر ولابن جرير عن ابن زيد مرفوعا يحمله اليوم اربعة ويوم القيامة ثمانية ١٢ ك ٦ه قوله او من صفوفهم اختلف في هذه الثمانية فقال ابن عباس رضي الله عنه ثمانية صفوف من الملائكة لا يعلم عددهم الا الله تعالى وقال ابن زيد هم ثمانية املاك وعن الحسن رضي الله عنه الله اعلم كم هم اثمانية ام ثمانية الاف ام ثمانية صفوف خطيب و قال في الكبير واعلم ان حمله على ثمانية اشخاص اولى من وجوه وبسط فيه الكلام تركناه خوفا للاطناب ١٢ ٧ه قوله لما سر به فانه لما اوتي كتابه بيمينه علم انه من الناجين من النار ومن الفائزين بالجنة فاحب ان يظهر ذلك لغيره حتى يفرحوا بما ناله ١٢ روح ٨ه قوله هاؤم آه اي خذوا وفيها استعمالان وذلك انها تكون فعلا صريحا وتكون اسم فعل ومعناها في الحالتين خذوا فان كانت اسم فعل وهي المذكورة في الآية الكريمة ففيها لغتان المد والقصر تقول ها درهما يا زيد وهاء درهما يا زيد ويكونان كذلك في الاحوال كلها من افراد وتثنية وجمع وتذكير وتانيث وتتصل بهما كاف الخطاب اتصالها باسم الاشارة فتطابق مخاطبك بحسب الواقع مطابقتها وهي اي الكاف ضمير المخاطب تقول هاك هاك هاكما هاكم هاكن الى آخره ويخلف كاف الخطاب همزة متصرفة تصرف كاف الخطاب فتقول هاء يا زيد هاء يا هند هاؤما هاؤم هاؤن وهي لغة القرآن واذا كانت فعلا صريحا لاتصال الضمائر البارزة المرفوعة بها كان فيها ثلاث لغات احداها انها تكون مثل عاطى يعاطي فيقال هاء يا زيد هائي يا هند هائيا يا زيدان او يا هندان هاؤوا يا زيدون هائين يا هندات الثانية ان تكون مثل هب فيقال هأ هئي هأا هأوا هأن مثل هب هبي هبا هبوا هبن الثالثة ان تكون مثل خف امرا من الخوف فيقال هأ هائي هاءا هاؤوا هأن مثل خف خافي خافا خافوا خفن واختلف في مدلولها فالمشهور انها بمعنى خذوا وقيل معناها تعالوا فتتعدى بالى وقيل معناها اقصد ١٢ جمل ٩ه قوله كتابيه الخ اصله كتابي فادخلت الهاء لتسكت لتظهر فتح الياء وكذا في البواقي ١٢ ج ١٠ه قوله تنازع فيه الخ اي فاعمل الاول عند الكوفيين والثاني عند البصريين واضمر في الآخر ١٢ ج ١٠ه قوله تنازع فيه هاؤم واقرؤا فتقديره هاؤم كتابيه اقرؤا كتابيه فحذف الاول لدلالة الثاني عليه والعامل في كتابيه اقرؤا عند البصريين لانهم يعملون الاقرب والهاء في كتابيه وحسابيه وماليه وسلطانيه للسكت وحقها ان تثبت في الوقف وتسقط في الوصل وقد استحب ايثار الوقف ايثارا لثبوتها في المصحف ١٢ مدارك ١١ه قوله تيقنت اي فالمراد بالظن اليقين وقال ذلك تحدثا بنعمة الله تعالى اشارة الى انه نجا بسبب خوفه من يوم الحساب وذلك انه تيقن ان الله يحاسبه فعمل للآخرة فحقق الله رجاءه وآمن خوفه ١٢ صاوي ١٢ه قوله مرضية اشار بذلك الى ان صيغة فاعل بمعنى مفعول اي يرضى بها صاحبها ولا يسخطها لما ورد انهم يعيشون ولا يموتون ابدا ويصحون ولا يمرضون ابدا وينعمون فلا يرون باسا ابدا ١٢ صاوي ١٣ه قوله حال الخ ويحتمل ان يكون صفة مصدر اي اكلا وشربا هنيئا او مصدرا اي هنئتم هنيئا ١٢ ك ١٤ه قوله بما اسلفتم في الايام الخالية بالفارسية بسبب انچه پيش فرستاده بوديد در روزهاے گذشته ١٢ ١٥ه قوله قوتي وحجتي الخ اشار المفسر بذلك الى ان في السلطان تفسيرين احدهما القوة التي كانت له في الدنيا والثاني الحجة التي كان يحتج بها على الناس ١٢ صاوي ١٦ه قوله وهاء كتابيه وحسابيه وماليه وسلطانيه آه وهي هاء ساكنة تلحق آخر الكلمة عند الوقف صونا لحركتها قال في المفصل كل متحرك ليست حركته اعرابية يجوز عليه الوقف بالهاء نحو ثمه تثبت وقفا ووصلا عند اكثر القراء مع ان الاصل تركها في الدرج اتباعا للمصحف الامام وهو مصحف عثمان سمي اماما لانه اصل لمصاحف والموهم به والنقل المتواتر لا بالاتباع فقط كما ذكره الزمخشري فانه متعقب عليه فان المعتمد الحق ان القراءة بتفاصيلها منقولة عن النبي صلى الله عليه وسلم ومنهم من حذفها وصلا كما هو الاصل ١٢ ك ١٧ه قوله ذرعها اي طولها و قوله ذراعا بالفارسية گز ١٢ ١٨ه قوله بذراع الملك قاله ابن عباس وقال الحسن الله اعلم اي ذراع هو ولابن المنذر عن معرف البكالي الذرع سبعون باعا الباع ما بينك وبين مكة وكان يومئذ هو بالكوفة وعلى حديث رواه احمد ما يدل على انه اطول من مسافة ما بين السماء والارض ١٢ ك ١٩ه قوله فليس له اليوم الخ اي في الآخرة وحميم وما عطف عليه اسم ليس وخبرها الظرف قبله فان قلت ما التوفيق بين ما ههنا وبين قوله في محل آخر الا من ضريع وفي موضع آخر ان شجرة الزقوم طعام الاثيم وفي موضع آخر اولئك ما ياكلون في بطونهم الا النار قلنا لا منافاة اذ جميع ذلك طعامهم فالحصر اضافي والمنفي بالحصر طعام فيه نفع ١٢ صاوي ٢٠ه قوله صديد الخ رواه ابن المنذر عن ابن عباس وهو غسلين من الغسل لانه غسالة جروحهم وقروحهم ١٢ ك ٢١ه قوله كريم اي على الله فهو في غاية الكرم الذي هو البعد عن مساوي الاخلاق وهو محمد صلى الله عليه وسلم وقوله قاله رسالة اي تبليغا عن الله وهذا جواب عما يقال ان القرآن قول الله وكلامه فكيف يقال انه لقول رسول والجواب انه يقوله على سبيل التبليغ لا انه وصف له كما انه كذلك لله تعالى ١٢ جمل ٢٢ه قوله في الفعلين اي في تؤمنون وتذكرون وهو بالتخفيف لاهل الكوفة والتشديد للباقين ١٢ ك ٢٣ه قوله والعفاف عفاف پارسائي وباز ايستادن از حرم ١٢ صراح ٢٤ه قوله نياط القلب بكسر النون والتحتية كذا روي عن ابن عباس وهو عرق متصل به اذا انقطع مات صاحبه وعن مجاهد هو الحبل الذي في الظهر ١٢ ك

١ه قوله بمانعين خبر ما الخ وما حجازية وعنه متعلق بحاجزين وضميره للنبي صلى الله عليه وسلم او للقتل ١٢ ك ٢ه قوله وانه الخ هذا وما بعده معطوف على جواب القسم فهو من جملة المقسم عليه ١٢ صاوى ٣ه قوله ان منكم مكذبين اے فنمهلهم ثم بعد بعثهم نجازيهم على تكذيبهم وقوله ومصدقين اشار بذلك الى ان فى الآية حذف الواو مع ما عطفت ١٢ صاوى ٤ه قوله لليقين اشار بذلك انه من اضافة الصفة للموصوف والمعنى من تمسك به وعمل بمقتضاه صار من اهل حق اليقين ١٢ صاوى ٥ه قوله سال سائل الخ اى النضر بن الحارث لما قال اللهم ان كان هذا هو الحق من عندك فامطر علينا حجارة من السماء او ائتنا بعذاب اليم فانزل الله تعالى هذه الآية ١٢ كبير ٦ه قوله بعذاب الباء فيه للتعدية ودعا بمعنى استدعا او بتضمين استعجل ١٢ كمالين ٧ه قوله واقع للكفرين اے سيقع وعبر بذلك اشارة لتحقق وقوعه اما فى الدنيا هو عذاب يوم بدر فان النضر قتل يوم بدر صبرا واما فى الآخرة هو عذاب النار وقوله للكافرين فيه اوجه احدها انه متعلق بسائل مضمنا معنى دعا اے دعا لهم الثانى ان يتعلق بواقع واللام للعلة اے نازل لاجلهم الثالث ان تكون اللام بمعنى على اے واقع على الكافرين ويؤيده قراءة ابىّ على الكافرين وعلى هذا فهى متعلقة بواقع ١٢ ج ٨ه قوله ليس له الخ نعت آخر لعذاب او مستانف والاول اظهر او حال من عذاب او من الضمير فى الكافرين ١٢ ج ٩ه قوله النضر بن الحارث قال آه اخرجه الحاكم وصححه عن ابن عباس ١٢ ك ١٠ه قوله متصل بواقع اے متعلق به وعليه وجملة ليس له دافع معترضة بين العامل والمعمول ان جعلت مستانفا واما ان جعلت صفة لعذاب فليست اعتراضية ١٢ صاوى ١١ه قوله مصاعد الملئكة اشار بذلك الى ان المعارج بمعنى الصعود وقيل المراد معارج المؤمنين فى الجنة ١٢ صاوى ١٢ه قوله جبريل اشار بذلك الى ان عطف الروح على ما قبله عطف خاص على عام ١٢ صاوى ١٣ه قوله الى مهبط امره هو جواب عن سؤال مقدر تقديره ان ظاهر الآية يقتضى ان الله تعالى فى مكان والملئكة يصعدون اليه فاجاب بان الكلام على حذف مضاف اى الى محل هبوط امره وهو السماء ١٢ صاوى ١٤ه قوله اے يقع العذاب بهم فى يوم القيمة وقد يجعل متعلقا بقوله تعرج اے تعرج الملئكة فى يوم كان مقداره خمسين الف سنة لو صعد فيه غير الملك فان غلظ كل ارض خمسمائة عام وبين السماء الى السماء خمسمائة عام فذلك اربعة عشر الف عام وبين السابعة وبين العرش مسيرة ستة وثلثين الف عام فذلك يوم كان مقداره خمسين الف سنة رواه ابن ابى حاتم عن ابن عباس ١٢ كمالين ١٥ه قوله كان مقداره خمسين الف سنة اے من سنى الدنيا لو صعد فيه غير الملك او من صلة واقع اے يقع فى يوم طويل مقداره خمسون الف سنة من سنيكم وهو يوم القيامة فاما ان يكون استطالة له لشدته على الكفار او لانه على الحقيقة كذلك فقد قيل فيه خمسون موطنا كل موطن الف سنة وما قدر ذلك على المؤمن الا كما بين الظهر والعصر ١٢ مدارك ١٦ه قوله كما جاء فى الحديث رواه احمد وابن حبان عن ابى سعيد الخدرى مرفوعا ١٢ ك ١٧ه قوله فاصبر الخ مفرع على قوله سال سائل لانه سأل على سبيل الاستهزاء والمعنى اصبر على استهزاء قومك ولا تضجر منه فهو تسلية له صلى الله عليه وسلم ١٢ صاوى ١٨ه قوله نراه اے نعلمه والنون للمتكلم المعظم نفسه وهو الله تعالى ١٢ صاوى ١٩ه قوله يوم تكون السماء آه فيه اوجه احدها انه متعلق بقريبا وهو ظاهر اذا كان الضمير فى نراه للعذاب الثانى انه متعلق بمحذوف يدل عليه واقع اے يقع يوم تكون الثالث انه متعلق بمحذوف مقدر بعده اے يوم تكون السماء يكون كيت وكيت الرابع انه بدل من الضمير فى نراه اے اذا كان عائدا على يوم القيامة ١٢ ج ٢٠ه قوله متعلق بمحذوف اے دال عليه واقع ١٢ صاوے ٢١ه قوله كذائب الفضة كذا روى عن الحسن واخرج احمد عن ابن عباس كالمهل كدردى الزيت ١٢ ك ٢١ه قوله كذائب الفضة ذوب گداختن صراح وفى رواية المهل دردى الزيت ١٢ ٢٢ه قوله يبصرونهم جمع الضميرين نظرا الى المعنى الحميمين لانهما نكرتان فى سياق النفى يعمان سائر الاقارب ١٢ صاوے ٢٣ه قوله يفتدى من عذاب بالفارسية عوض دهد از عذاب ١٢ ٢٤ه قوله بكسر الميم للاكثر وبفتحها لنافع والكسائى لاكتسابه البناء من المضاف اليه ١٢ ك ٢٤ه قوله بكسر الميم لاضافة العذاب اليه وقوله بفتحها اے على البناء للاضافة اے الى غير متمكن روح قرأ نافع والكسائى بفتح الميم والباقون بكسرها ١٢ خطيب ٢٥ه قوله لفصله منها الفصيلة المفصولة لان الولد يكون منفصلا من الابوين قال عليه الصلوة والسلام الفاطمة بضعة منى فلما كان هو مفصولا منهما كانا ايضا مفصولين منه فسميا فصيلة لهذا السبب ١٢ كبير ٢٦ه قوله كلا الخ يحتمل ان يكون بمعنى حقا فالكلام تم عند قوله ثم ينجيه ويحتمل ان تكون بمعنى لا النافية فالكلام تم عليها ١٢ صاوى ٢٧ه قوله انها آه اے النار فالضمير عائد عليها وان لم يجر بها ذكر لدلالة لفظ العذاب عليها ولظى خبران ونزاعة خبر ثان وقوله اسم لجهنم اے منقول اذ هو فى الاصل اللهب ونقل علما لها ولذلك منع من الصرف للعلمية والتانيث وقيل ان الضمير للقصة وقيل انه ضمير مبهم يترجم عنه الخبر قاله الزمخشرى فعلى الاول يجوز فى لظى نزاعة ان يكون لظى خبران اے النار لظى ونزاعة خبر ثان او خبر مبتدأ مضمر اے هى نزاعة او تكون لظى بدلا من الضمير المنصوب ونزاعة خبران ١٢ ج ٢٨ه قوله نزاعة نزع الشئ جذبه من مقره وقلعه وبالفارسية بركشنده ١٢ ٢٩ه قوله تدعوا اے الجهنم بان تقول الى يا كافر الى يا منافق وقيل اے تدعوا بانيتها ١٢ ٣٠ه قوله حال مقدرة اے من قوله تعالى خلق والهلوع من الهلع وهو سرعة الجزع عند مس المكروه بحيث لا يستمسك وسرعة المنع عند مس الخير يقال ناقة هلواع اے سريعة السير ١٢ روح ٣٠ه قوله حال مقدرة اے لانه ليس متصفا بالصفات المذكورة وقت خلقه ولا وقت ولادته ١٢ جمل وصاوے مختصرا ٣١ه قوله وقت مس الشر اشار به الى ان اذا معمولة بجزوعا وكذا ما بعده وجزوعا ومنوعا فيهما ثلاثة اوجه احدها انهما منصوبان على الحال من الضمير فى هلوعا وهو العامل فيها والتقدير هلوعا حال كونه جزوعا وقت مس الشر ومنوعا وقت مس الخير الثانى انهما خبران لكان او صار مضمرة اے اذا مسه الشر كان او صار جزوعا واذا مسه الخير كان او صار منوعا الثالث انهما نعتان لهلوعا ١٢ ج ٣٢ه قوله وقت مس الخير اشار بذلك الى ان اذا معمولة لجزوعا وكذا ما بعده ونصب جزوعا ومنوعا اما لانه حالان من ضمير هلوعا او خبران لكان المحذوفة اے اذا مسه الشر كان جزوعا واذا مسه الخير كان منوعا او نعتان لهلوعا ١٢ صاوے ٤ه قوله لحق اليقين اے الامر الثابت الذى لا يقبل الشك فهو يقين مؤكد بالحق من اضافة الصفة اے الى الموصوف فهو فوق علم اليقين ١٢ خطيب ٭

لتاكيد النفى ومنكم حال من احد عنه حاجزين ۝ مانعين خبر ما وجمع لان احدا فى سياق النفى بمعنى الجمع وضمير عنه للنبى صلى الله عليه وسلم اى لا مانع لنا عنه من حيث العقاب وانه اى القرآن لتذكرة للمتقين ۝ وانا لنعلم ان منكم ايها الناس مكذبين ۝ بالقرآن ومصدقين وانه اى القرآن لحسرة على الكفرين ۝ اذا راوا ثواب المصدقين وعقاب المكذبين به وانه اى القرآن لحق اليقين ۝ اى لليقين حق اليقين فسبح نزه باسم زائدة ربك العظيم ۝

ع ١٥

سورة المعارج مكية اربع واربعون اية

بسم الله الرحمن الرحيم ۝ سال سائل دعا داع بعذاب واقع ۝ للكفرين ليس له دافع ۝ هو النضر ابن الحارث قال اللهم ان كان هذا هو الحق الاية من الله متصل بواقع ذى المعارج ۝ مصاعد الملائكة وهى السموات تعرج بالتاء والياء الملائكة والروح جبريل اليه الى مهبط امره من السماء فى يوم متعلق بمحذوف اى يقع العذاب بهم فى يوم القيمة كان مقداره خمسين الف سنة ۝ بالنسبة الى الكافر لما يلقى فيه من الشدائد واما المؤمن فيكون عليه اخف من صلوة مكتوبة يصليها فى الدنيا كما جاء فى الحديث فاصبر هذا قبل ان يؤمر بالقتال صبرا جميلا ۝ اى لا فزع فيه انهم يرونه اى العذاب بعيدا ۝ غير واقع ونراه قريبا ۝ واقعا لا محالة يوم تكون السماء متعلق بمحذوف اى يقع كالمهل ۝ كذائب الفضة وتكون الجبال كالعهن ۝ كالصوف فى الخفة والطيران بالريح ولا يسئل حميم حميما ۝ قريب قريبه لاشتغال كل بحاله يبصرونهم ط يبصر الاحماء بعضهم بعضا ويتعارفون ولا يتكلمون والجملة مستانفة يود المجرم يتمنى الكافر لو بمعنى ان يفتدى من عذاب يومئذ بكسر الميم وفتحها ببنيه ۝ وصاحبته زوجته واخيه ۝ وفصيلته عشيرته لفصله منها التى تؤويه ۝ تضمه ومن فى الارض جميعا ثم ينجيه ۝ ذلك الافتداء عطف على يفتدى كلا ردع لما يوده انها اى النار لظى ۝ اسم لجهنم لانها تتلظى اى تتلهب على الكفار نزاعة للشوى ۝ جمع شواة وهى جلدة الراس تدعوا من ادبر وتولى ۝ عن الايمان بان تقول الى الى و جمع المال فاوعى ۝ امسكه فى وعائه ولم يؤد حق الله تعالى منه ان الانسان خلق هلوعا ۝ حال مقدرة وتفسيره اذا مسه الشر جزوعا ۝ وقت مس الشر واذا مسه الخير منوعا ۝ وقت مس الخير اى المال لحق الله تعالى منه الا المصلين ۝ اى المؤمنين الذين هم على صلاتهم دائمون ۝ مواظبون والذين فى اموالهم حق معلوم ۝ هو الزكوة للسائل والمحروم ۝

تعليقات جديدة من التفاسير المعتبرة لحل جلالين

۵۱ قوله التعفف تعفف پارسائی نمودن بتکلیف ۱۲ صراح ۵۲ قوله وفی قرأة بالافراد قرأ ابن کثیر بغیر الف بعد النون علی التوحید و الباقون بالالف علی الجمع ۱۲ خطیب ۵۳ قوله ما ائتمنوا علیه الخ اشارة الی ان الامانة اسم لجنس ما یؤتمن علیه الانسان سواء کان من جهة الباری تعالی وهی امانات الدین التی هی الشرائع والاحکام او من جهة الخلق وهی الودائع ونحوها قال الجنید رح الامانة المحافظة علی الجوارح والعهد حفظ القلب مع الله علی التوحید والرعایة القیام علی الشیء بحفظه واصلاحه وقد جعل رسول الله صلی الله علیه وسلم الخیانة عند الائتمان والکذب عند التحدیث والغدر عند المعاهدة والفجور عند المخاصمة من خصال المنافقین ۱۲ روح ۵۴ قوله فی ذلک ای فیما ائتمنوا علیه من امر الدین والدنیا فالعهد ما من الله او من المخلوق فالواجب حفظه وعدم تضییعه ۱۲ صاوی ۵۵ قوله بادائها اشار بذلک للفرق بین قوله فیما سبق دائمون وقوله هنا یحافظون وحکمة تکرار ذکر الصلوة اشارة الی انها اعظم من غیرها لانها عماد الدین من اقامها فقد اقام الدین ومن هدمها فقد هدم الدین وفی هذه الصلات مبالغات لا تخفی وهی تقدیم الضمیر وبناء الجملة علیه وتقدیم الجار والمجرور علی الفعل وجعل بعض الجملة اسمیة مفیدة للدوام والثبات وبعضها فعلیة مفیدة للاستمرار التجددی ۱۲ ج ۵۵ قوله بادائها فی اوقاتها اشار به الی الفرق بین قوله فیما سبق دائمون وقوله هنا یحافظون وهو ان المراد بدوامهم علیها ان لا یترکوها فی وقت من الاوقات وبمحافظتهم علیها ان یأتوا بها بمراعات اوقاتها وارکانها والقیام بها فی غایة ما یکون من الطرق ۱۲ ۵۶ قوله فمال الذین کفروا ما مبتدأ والذین کفروا خبره ای فای شیء ثبت لهم وحملهم علی نظرهم الیک والتفرق ومهطعین حال من الموصول وکذا قبلک وکذا عزین وکذا عن الیمین وعن الشمال فالاربعة احوال من الموصول وقوله حال ایضا ای من الموصول وقوله ای جماعات تفسیر لعزین وقوله حلقا یشیر به الی ان عن الیمین متعلق بعزین وهو صحیح ایضا و قوله یقولون الخ دخول علی ما بعده فهو بیان لسبب نزوله ۱۲ ج ۵۷ قوله الذین کفروا اللام الجارة کتبت مفصولة اتباعا لمصحف عثمان رضی الله عنه من المدارک وغیره وقوله مهطعین مسرعین وقوله عزین بالفارسیة گروه گروه حلقه زدگان ۱۲ روح ۵۸ قوله عزین حال من الذین کفروا وقیل حال من الضمیر فی مهطعین فتکون حالا متداخلة وعن الیمین یجوز ان یتعلق بعزین لانه بمعنی متفرقین قاله ابو البقاء وان یتعلق بمهطعین ای مسرعین عن هاتین الجهتین وان یتعلق بمحذوف علی انه حال ای کائنین عن الیمین قاله ابو البقاء وعزین جمع عزة و العزة الجماعة ۱۲ ج ۵۹ قوله من نطف ای ثم من علق ثم من مضغ والمعنی المقصود من هذه الآیة انهم مخلوقون من نطفة وهی لا تناسب عالم القدس لاستقذارها فمن لم یستکمل بالایمان والطاعة ولم یتخلق بالاخلاق الملکیة لم یستعد لدخولها ۱۲ صاوی ۶۰ قوله علی ان نبدل خیرا منهم ای بان نخلق خلقا غیرهم او نحول اوصافهم فیکونون اشد بطشا فی الدنیا واکثر اموالا واولادا واعلی قدرا واکثر حشما وخدما وجاها فیکونوا عندک علی قلب واحد فی سماع قولک وتعظیمک والسعی فی مرضاتک بدل فعل هؤلاء من الاستهزاء والتصفیق وکل ما یغضبک وقد فعل سبحانه وتعالی ما ذکر من الاوصاف بالمهاجرین والانصار والتابعین فاعطاهم اموال الجبارین وبلادهم وصاروا ملوک الدنیا والآخرة ۱۲ صاوی ۶۱ قوله یومهم والاضافة لانه یوم کل الخلق وهم منهم اولان یوم القیمة یوم الکفار من حیث العذاب ویوم المؤمنین من جهة الثواب فکانه یومان یوم للکافرین ویوم للمؤمنین ۱۲ روح ۶۲ قوله الی نصب بضمتین کل ما جعل علما وکل ما عبد من دون الله تعالی ۱۲ قاموس ۶۳ قوله ای نصب آه متعلق بالخبر والعامة علی نصب بالفتح والاسکان وابن عامر وحفص بضمتین وابو عمران الجونی ومجاهد بفتحتین والحسن وقتادة بضمة وسکون فی الاول اسم مفرد بمعنی العلم المنصوب الذی یسرع الشخص نحوه وقال ابو عمرو هو شبکة الصائد یسرع الیها عند وقوع الصید فیها مخافة انفلاته واما الثانیة فتحتمل ثلاثة اوجه احدها انه اسم مفرد بمعنی الصنم المنصوب للعبادة الثانی انه جمع نصاب ککتب فی کتاب الثالث انه جمع نصب کرهن فی رهن وسقف فی سقف وهذا قول ابی الحسن وجمع الجمع انصاب واما الثالثة ففعل بمعنی مفعول ای منصوب کالقبض والرابعة تخفیف من الثانیة و یوفضون ای یسرعون وقیل یستبقون وقیل ینطلقون وهی متقاربة ۱۲ ج ۶۴ قوله کعلم او رایة الخ کذا رواه ابن جریر عن ابن عباس قیل انها صنم او حجارة طوال کانوا یسارعون ای عبادتها ویؤیده قول ما ذبح علی النصب ۱۲ ک ۶۴ قوله ثمان بکسر النون وضمها واصله علی کل ثمانی حذفت الیاء اما اعتباطا کید ودم فهو بضم النون والاعراب علیها او لعلة تصریفیة کقاض فهو بکسر النون والاعراب علی الیاء المحذوفة ۱۲ صاوی ۶۵ قوله ای بانذار اشار به الی ان ان حرف مصدری طلبی ناصب للفعل المضارع والمعنی ارسلناه بان قلنا له انذر ای ارسلناه بالامر بالانذار ویصح کونها تفسیریة لان الارسال فیه معنی القول ۱۲ کرخی ۶۶ قوله بین الانذار ای امری بین فی نفسه بحیث انه صار فی شدة وضوحه کانه مظهر لما یتضمنه بنا وبذلک للقریب والبعید والفطن والغبی ۱۲ خطیب ۶۷ قوله ای بان اقول لکم اشار به الی ان ان تفسیریة ویصح کونها مصدریة کاختها السابقة ۱۲ کرخی

المتعفف عن السؤال فیحرم وَالَّذِیْنَ یُصَدِّقُوْنَ بِیَوْمِ الدِّیْنِ ۝ الجزاء وَالَّذِیْنَ هُمْ مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ۝ خائفون اِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَیْرُ مَاْمُوْنٍ ۝ نزوله وَالَّذِیْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۝ اِلَّا عَلٰۤی اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُهُمْ من الاماء فَاِنَّهُمْ غَیْرُ مَلُوْمِیْنَ ۝ فَمَنِ ابْتَغٰی وَرَآءَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۝ المتجاوزون الحلال الی الحرام وَالَّذِیْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وفی قراءة بالافراد ما ائتمنوا علیه من امر الدین والدنیا وَعَهْدِهِمْ المأخوذ علیهم فی ذلک رٰعُوْنَ ۝ حافظون وَالَّذِیْنَ هُمْ بِشَهٰدٰتِهِمْ وفی قراءة بالجمع قَآئِمُوْنَ ۝ یقیمونها ولا یکتمونها وَالَّذِیْنَ هُمْ عَلٰی صَلَاتِهِمْ یُحَافِظُوْنَ ۝ بادائها فی اوقاتها اُولٰٓئِکَ فِیْ جَنّٰتٍ مُّکْرَمُوْنَ ۝ فَمَالِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا قِبَلَکَ نحوک مُهْطِعِیْنَ ۝ حال ای مدیمی النظر عَنِ الْیَمِیْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ منک عِزِیْنَ ۝ حال ایضا ای جماعات حلقا حلقا یقولون استهزاء بالمؤمنین لئن دخل هؤلاء الجنة لندخلنها قبلهم قال تعالی اَیَطْمَعُ کُلُّ امْرِیٍٔ مِّنْهُمْ اَنْ یُّدْخَلَ جَنَّةَ نَعِیْمٍ ۝ کَلَّا ردع لهم عن طمعهم فی الجنة اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ کغیرهم مِّمَّا یَعْلَمُوْنَ ۝ من نطف فلا یطمع بذلک فی الجنة وانما یطمع فیها بالتقوی فَلَا لا زائدة اُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشٰرِقِ وَالْمَغٰرِبِ للشمس والقمر وسائر الکواکب اِنَّا لَقٰدِرُوْنَ ۝ عَلٰۤی اَنْ نُّبَدِّلَ ناتی بدلهم خَیْرًا مِّنْهُمْ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِیْنَ ۝ بعاجزین عن ذلک فَذَرْهُمْ اترکهم یَخُوْضُوْا فی باطلهم وَیَلْعَبُوْا فی دنیاهم حَتّٰی یُلٰقُوْا یلقوا یَوْمَهُمُ الَّذِیْ یُوْعَدُوْنَ ۝ فیه العذاب یَوْمَ یَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ القبور سِرَاعًا الی المحشر کَاَنَّهُمْ اِلٰی نُصُبٍ وفی قراءة بضم الحرفین شیء منصوب کعلم او رایة یُّوْفِضُوْنَ ۝ یسرعون خَاشِعَةً ذلیلة اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ تغشاهم ذِلَّةٌ ؕ ذٰلِکَ الْیَوْمُ الَّذِیْ کَانُوْا یُوْعَدُوْنَ ۝ ذلک مبتدأ وما بعده الخبر ومعناه یوم القیمة

سورة نوح علیه السلام مکیة

ثمان او تسع وعشرون آیة

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّاۤ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰی قَوْمِهٖۤ اَنْ اَنْذِرْ ای بانذار قَوْمَکَ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَهُمْ ان لم یؤمنوا عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝ مؤلم فی الدنیا والآخرة قَالَ یٰقَوْمِ اِنِّیْ لَکُمْ نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ۝ بین الانذار اَنِ ای بان اقول لکم اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ وَاَطِیْعُوْنِ ۝ یَغْفِرْ لَکُمْ مِّنْ ذُنُوْبِکُمْ من زائدة فان الاسلام یغفر به ما قبله او تبعیضیة لاخراج حقوق العباد وَیُؤَخِّرْکُمْ بلا عذاب اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی ؕ اجل الموت اِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ بعذابکم ان لم تؤمنوا اِذَا جَآءَ لَا یُؤَخَّرُ ۘ لَوْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ ذلک لآمنتم قَالَ رَبِّ اِنِّیْ دَعَوْتُ قَوْمِیْ لَیْلًا وَّنَهَارًا ۝ دائما متصلا فَلَمْ یَزِدْهُمْ دُعَآءِیْۤ اِلَّا فِرَارًا ۝ عن الایمان وَاِنِّیْ کُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوْۤا اَصَابِعَهُمْ فِیْۤ اٰذَانِهِمْ لئلا یسمعوا کلامی وَاسْتَغْشَوْا ثِیَابَهُمْ

۶۸ قوله او تبعیضیة الخ فان ما یکون بینه وبین الخلق یؤاخذ به بعد الاسلام کالقصاص کذا فی المدارک وذلک فی الذمی اما فی الحربی فلا مؤاخذة بها ایضا فالوجه هو الاول لان قوم نوح لم یکونوا من اهل الذمة وقیل یغفر لکم ما سلف لکم من ذنوبکم الی وقت الایمان وذلک بعض ذنوبهم تامل ۱۲ ک ۶۹ قوله بعذابکم ان لم تؤمنوا اشارة الی دفع توهم التناقض الناشی بحسب الظاهر ای بین قوله تعالی ویؤخرکم الی اجل مسمی وبین قوله تعالی ان اجل الله اذا جاء لا یؤخر ودفعه ظاهر من تقریر الشارح فتدبر ۱۲ ۷۰ قوله ان لم تؤمنوا الخ لما کان بین قوله ویؤخرکم الی اجل وبین ان اجل الله لا یؤخر تنافیا بحسب الظاهر دفعه بان المراد بالتاخیر تاخیرهم بلا عذاب علی تقدیر الایمان الی اجل الموت وبعدم التاخیر عدم تاخیر اجل العذاب علی تقدیر عدم الایمان والظاهر فی وجه الجمع ما یشیر الیه کلام بعضهم ان الاجل اجلان قریب غیر مبرم وبعید مبرم وهو الاجل المسمی والمحکوم بالتاخیر هو الاول والمحکوم علیه بامتناع التاخیر هو الثانی لان اجل الله الاضافة فیه عهدیة والمعهود هو الاجل المسمی والمعنی آمنوا قبل الموت تسلموا من العذاب فان اجل الموت اذا جاء لا یؤخر ولا یمکنکم الایمان ۱۲ ک ۷۱ قوله ذلک لآمنتم یعنی ان مفعول العلم محذوف وجواب لو مقدر والاشارة فی ذلک الی ترتب المغفرة والتاخیر الی اجل الموت علی الطاعة او الی عدم حاجة الاجل عند حضوره وقد ینزل الفعل منزلة اللازم ای لو کنتم من اهل العلم لعلمتم ذلک ۱۲ ک ۷۲ قوله دائما ای ان مثل ذلک الکلام کنایة عن الدوام ۱۲ ک ۷۳ قوله الا فرارا عن الایمان نسب ذلک الی الدعاء لحصوله عنده ۱۲

غطوا رؤسہم بہا لئلا ینظرونی وَاَصَرُّوْا علی کفرہم وَاسْتَکْبَرُوا تکبروا عن الایمان اسْتِکْبَارًا ۚ ثُمَّ اِنِّیْ دَعَوْتُہُمْ جِہَارًا ای باعلاء صوتی ثُمَّ اِنِّیْٓ اَعْلَنْتُ لَہُمْ صوتی وَاَسْرَرْتُ لَہُمْ الکلام اِسْرَارًا ۙ فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّکُمْ من الشرک اِنَّہٗ کَانَ غَفَّارًا ۙ یُّرْسِلِ السَّمَآءَ المطر وکانوا قد منعوہ عَلَیْکُمْ مِّدْرَارًا ۙ کثیر الدرور وَّیُمْدِدْکُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِیْنَ وَیَجْعَلْ لَّکُمْ جَنّٰتٍ بساتین وَّیَجْعَلْ لَّکُمْ اَنْہٰرًا ۭ جاریة مَا لَکُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰہِ وَقَارًا ۚ ای تاملون وقار اللہ ایاکم بان تؤمنوا وَقَدْ خَلَقَکُمْ اَطْوَارًا ۚ جمع طور وہو الحال فطورا نطفة وطورا علقة الی تمام خلق الانسان والنظر فی خلقہ یوجب الایمان بخالقہ اَلَمْ تَرَوْا تنظروا کَیْفَ خَلَقَ اللّٰہُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ۙ بعضہا فوق بعض وَّجَعَلَ الْقَمَرَ فِیْہِنَّ ای فی مجموعہن الصادق بالسماء الدنیا نُوْرًا وَّجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا ۚ مصباحا مضیئا وہو اقوی من نور القمر وَاللّٰہُ اَنْۢبَتَکُمْ خلقکم مِّنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا ۙ اذ خلق اباکم ادم منہا ثُمَّ یُعِیْدُکُمْ فِیْہَا مقبورین وَیُخْرِجُکُمْ للبعث اِخْرَاجًا ۚ وَاللّٰہُ جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ بِسَاطًا ۙ مبسوطة لِّتَسْلُکُوْا مِنْہَا سُبُلًا طرقا فِجَاجًا ۚ واسعة ؏

قَالَ نُوْحٌ رَّبِّ اِنَّہُمْ عَصَوْنِیْ وَاتَّبَعُوْا ای السفلة والفقراء مَنْ لَّمْ یَزِدْہُ مَالُہٗ وَوَلَدُہٗٓ وہم الرؤساء المنعم علیہم بذلک وولد بضم الواو وسکون اللام وبفتحہما والاول قیل جمع ولد بفتحہما کخشب وخشب وقیل بمعناہ کبخل وبخل اِلَّا خَسَارًا ۚ طغیانا وکفرا وَمَکَرُوْا ای الرؤساء مَکْرًا کُبَّارًا ۚ عظیما جدا بان کذبوا نوحا واذوہ ومن اتبعہ وَقَالُوْا للسفلة لَا تَذَرُنَّ اٰلِہَتَکُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا بفتح الواو وضمہا وَّلَا سُوَاعًا ۙ وَّلَا یَغُوْثَ وَیَعُوْقَ وَنَسْرًا ۚ ہی اسماء اصنامہم وَقَدْ اَضَلُّوْا بہا کَثِیْرًا ۚ من الناس بان امروہم بعبادتہا وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا ضَلٰلًا ۚ عطف علی قد اضلوا دعا علیہم لما اوحی الیہ انہ لن یؤمن من قومک الا من قد امن مِمَّا ما صلة خَطِیْٓئٰتِہِمْ وفی قراءة خطیئاتہم بالہمزة اُغْرِقُوْا بالطوفان فَاُدْخِلُوْا نَارًا ۙ عوقبوا بہا عقب الاغراق تحت الماء فَلَمْ یَجِدُوْا لَہُمْ مِّنْ دُوْنِ ای غیر اللّٰہِ اَنْصَارًا ۚ یمنعون عنہم العذاب وَقَالَ نُوْحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَی الْاَرْضِ مِنَ الْکٰفِرِیْنَ دَیَّارًا ۚ ای نازل دار والمعنی احدا اِنَّکَ اِنْ تَذَرْہُمْ یُضِلُّوْا عِبَادَکَ وَلَا یَلِدُوْٓا اِلَّا فَاجِرًا کَفَّارًا ۚ من یفجر ویکفر قال ذلک لما تقدم من الایحاء الیہ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وکانا مؤمنین وَلِمَنْ دَخَلَ بَیْتِیَ منزلی او مسجدی مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ الی یوم القیامة وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا تَبَارًا ۧ ؏ ہلاکا فاہلکوا

سورة الجن مکیة ثمان وعشرون اٰیة

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۱ قولہ واصروا بالفارسیة ومداومت کردند فی الصراح الاصرار الاقامة والدوام علی الشیٔ ۱۲ ۲ قولہ تکبرا والمعنی ان السین لیس للطلب بل المراد منہ لازمہ وہو المبالغة فی الکبر ۱۲ ک ۳ قولہ جہارا الخ اما نعت مصدر محذوف ای دعاء جہارا او حال علی حد زید عدل ۱۲ مختصر من الصاوی ۴ قولہ استغفروا ربکم ای اطلبوا محو ذنوبکم بان تؤمنوا بہ وتتقوہ فلیس المراد بالاستغفار مجرد قول استغفر اللہ فمن لازم الاستغفار جعل اللہ لہ من کل ہم فرجا ومن کل ضیق مخرجا۔ صاوی وقال المدارک قولہ استغفروا ربکم ای من الشرک لان الاستغفار طلب المغفرة فان کان المستغفر کافرا فہو من الکفر وان کان عاصیا مؤمنا فہو من الذنوب ۱۲ ۵ قولہ کثیر الدرور یشیر الی انہ صیغة مبالغة من الدر وہو السیلان ومنہ الدر للبن لسیلانہ وہذہ الصیغة وسائر اوزان المبالغة یستوی فیہ المذکر والمؤنث ۱۲ کمالین ۵ قولہ کثیر الدرور درور ریزندگی باران ۱۲ صراح ۶ قولہ ویجعل ای یرسل ویمدد ویجعل مجزوم لانہا وقعت فی جواب الامر وہو استغفروا ۱۲ ۷ قولہ ما لکم لا ترجون للہ وقارا الرجاء بمعنی الاعتقاد والوقار فی الاصل السکون والحلم وہو ہہنا بمعنی العظمة لانہ یتسبب عنہا فی الاغلب روح المعنی بالفارسیة نیست شمارا کہ اعتقاد نمی کنید برائے خدا بزرگی را ۱۲ ۷ قولہ ما لکم مبتدأ وخبر ای ای شیٔ ثبت لکم وقولہ لا ترجون جملة حالیة من الکاف وقولہ وقارا ای توقیرا من اللہ لکم وہو مفعول بہ لترجون کما یقتضیہ صنیعہ حیث قال ای تاملون وقار اللہ ای توقیر اللہ ایاکم فاشار الی ان الرجاء بمعنی الامل وان الوقار بمعنی التوقیر وان مفعولہ محذوف قدرہ بقولہ ایاکم واللام فی للہ للتبیین ای تبیین فاعل التوقیر وہو اللہ تعالی فکانہم لما سمعوا ما لکم لا ترجون ان توقروا وتعظموا بالبناء للمفعول قالوا لمن التوقیر ای من الذی یوقرنا فقیل للہ ویرجع ہذا المعنی الی ان اللام بمعنی من ای وقارا لکم کائنا من اللہ ویصح علی ہذا المعنی ان تتعلق اللام بترجون وتکون بمعنی من والمعنی ما لکم لا تاملون من اللہ توقیرا لکم بان تؤمنوا بہ فتصیروا موقرین عندہ وہذا المعنی ہو ما سلکہ البیضاوی اولا وذکر ای البیضاوی معنی آخر محصلہ ان الوقار بمعنی عظمة اللہ تعالی وان لکم مفعولہ ای ما لکم لا تعتقدون عظمة اللہ تعالی ۱۲ ج ۸ قولہ قد خلقکم الجملة حالیة من فاعل ترجون واطوارا حال مؤولة بمشتق ای منتقلین من حال الی حال ۱۲ صاوی ۹ قولہ وجعل الشمس الخ ای فیہن فحذف من الثانی لدلالة الاول علیہ واعلم ان القمر فی سماء الدنیا اتفاقا واختلف فی الشمس فقیل فی السماء الرابعة وقیل فی الخامسة وقیل فی الشتاء فی الرابعة وفی الصیف فی السابعة ووجہہما مما یلی السماء وقفاہما مما یلی الارض ۱۲ صاوی ۱۰ قولہ نباتا ای انبتکم نباتا فنبتم نباتا فاختصر لدلالة انبتکم علی الانبات دلالة تضمنیة والنبات علی نبتم دلالة التزامیة ۱۲ ک ۱۱ قولہ فیہا ای فی الارض بالدفن عند موتکم ۱۲ ۱۲ قولہ مبسوطة لیس فیہ دلالة علی ان الارض غیر کرویة لان الکرة العظیمة یری کل من علیہا ما یلیہ سطحا مبسوطا واثبات الکرویة ونفیہا لیس بامر لازم فی الشریعة ۱۲ کمالین ۱۳ قولہ واسعة اشارة الی ان الفجاج صفة مشبہة فہو نعت لسبلا فان کان اسما للطرق الواسعة فہو بدل او عطف بیان ولم یقل واسعة لان المفرد المؤنث یوصف بہ الجمع ۱۲ ک ۱۴ قولہ قال نوح ای بعد یأسہ من ایمانہم وصبرہ مدة طویلة علیہم وہذا مقدمة لدعائہ علیہم ۱۲ صاوی ۱۵ قولہ واتبعوا من لم یزدہ مالہ وولدہ الا خسارا بالفارسیة وپیروی نمودند کسی کہ زیادہ نکردہ است در حق وے مال وے مگر زیان وفی ابی السعود ای استمروا علی اتباع رؤسائہم الذین ابطرتہم اموالہم وغرتہم اولادہم وصارت تلک الاموال والاولاد سببا لزیادة خسارتہم فی الآخرة ۱۲ ۱۶ قولہ بذلک ای بالمذکور من المال والولد وزیادة المال والولد کنایة عن الریاسة الدنیاویة ۱۲ ۱۷ قولہ وولد بضم الواو وسکون اللام الخ ای قرأ نافع وابن عامر وعاصم بفتح الواوین واللام والباقون بضم الواو الثانیة واسکان اللام خطیب وقولہ کخشب وخشب ای خشب بضم الخاء وسکون الشین جمع خشب ای بفتح الخاء والشین وقولہ وقیل بمعناہ وہو المفرد فی الکبیر واعلم ان الولد بالضم لغة فی الولد ویجوز ان یکون جمعا وہہنا یجوز ان یکون واحدا وجمعا ۱۲ ۱۸ قولہ جمع ولد الخ قال فی القاموس الولد محرکة وبالضم والکسر والفتح واحد وجمع ۱۲ ک ۱۹ قولہ عظیما قال الزمخشری ہو ابلغ من کبار مخففا وہو من کبر ۱۲ ک ۲۰ قولہ ویعوق ونسرا اعراہما عن حرف النفی اذ بلغ التاکید نہایتہ وعلم ان القصد الی کل فرد دون المجموع جلی وفی المدارک ود ہو صنم بصورة رجل وسواع ہو علی صورة امرأة ویغوث ہو علی صورة اسد ویعوق ہو علی صورة فرس ونسر ہو علی صورة نسر وفی روایة ہذہ الاسماء الخمسة کانت لابناء آدم علیہ السلام وکان ود اکبرہم ۱۲ ۲۱ قولہ ہی اسماء اصنامہم ای کانوا یعبدونہا وکانت اکبر اصنامہم واعظمہا عندہم ولذا خصوہا بالذکر واصلہا کما قال عروة بن الزبیر انہ کان لآدم خمس بنین ود وسواع ویغوث ویعوق ونسر وکانوا عبادا فمات رجل منہم فحزنوا علیہ فقال الشیطان انا اصور لکم مثلہ اذا نظرتم الیہ ذکرتموہ قالوا افعل فصورہ فی المسجد من صفر ورصاص ثم مات آخر فصورہ حتی ماتوا کلہم وصورہم فلما تقادم الزمان ترکت الناس عبادة اللہ فقال لہم الشیطان ما لکم لا تعبدون شیئا قالوا وما نعبد قال آلہتکم وآلہة آبائکم الا ترون انہا فی مصلاکم فعبدوہا من دون اللہ حتی بعث اللہ نوحا علیہ السلام فقالوا لا تذرن آلہتکم ۱۲ صاوی ۲۲ قولہ قد اضلوا الخ معمول لقول مقدر ای وقال قد اضلوا فہو معطوف علی قولہ قال نوح رب انہم عصونی وقال الشیخ ولا تزد عطف علی قد اضلوا الا انہا محکیة بقول مضمرة ولا یشترط التناسب فی الجمل المتعاطفة بل یعطف خبر علی طلب وبالعکس خلافا لمن اشترطہ ۱۲ ج ۲۳ قولہ بان امروہم یشیر الی ان الضمیر فی اضلوا للرؤساء کما قالہ مقاتل، قد یجعل للاصنام کقولہ انہن اضللن کثیرا من الناس ۱۲ ک ۲۴ قولہ عطف علی قد اضلوا وہو عطف علی رب انہم عصونی داخل تحت قال ای قال نوح رب انہم عصونی وانہم قد اضلوا ولا تزد الظالمین آہ فالواو من الحکایة لا من المحکی فلیس عطف الانشاء علی الاخبار بل من باب عطف المفرد علی المفرد ویجوز ان یکون معطوفا علی محذوف ای فاخذہم ولا تزد فیکون الواو من المحکی دعاء علیہم لما اوحی الیہ انہ لن یؤمن من قومک الا من قد آمن کذا روی عبد الرزاق وابن المنذر عن قتادة ۱۲ کمالین ۲۵ قولہ دعا علیہم لما اوحی الیہ جواب عما یقال انہ مبعوث لہدایتہم فکیف ساغ لہ الدعاء علیہم بالضلال فاجاب بانہ لما ایس من ایمانہم باخبار اللہ لہ بانہ لن یؤمنوا من قومک الا من قد آمن ساغ لہ الدعاء علیہم ۱۲ صاوی ۲۶ قولہ ما صلة ای مزیدة للتاکید والتفخیم ۱۲ بیضاوی ۲۷ قولہ عقب الاغراق متعلق بعوقبوا یعنی ان المراد بادخالہم النار ادخالہم فیہا فی البرزخ عقب الاغراق قال الضحاک کانوا یغرقون من جانب ویحرقون من جانب وقال مقاتل فادخلوا نارا فی الآخرة والتعقیب علی ذلک بعدم الاعتداد صع بہا بین الاغراق والادخال کانہ نوتہ ۱۲ کمالین ۲۸ قولہ ای نازل دار ہذا معنی الدیار فی اللغة والمراد صاحب دار سواء کان نازلا بہا ام لا فہو مرادف لاحد فدیار

قُلْ يا محمد للناس أُوحِيَ إِلَيَّ أُخبرتُ بالوحي من الله أَنَّهُ الضمير للشان اسْتَمَعَ لقراءتي نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ جن نصيبين وذلك في صلوٰة الصبح ببطن نخلة موضع بين مكة والطائف وهم الذين ذكروا في قوله تعالى وَإِذْ صَرَفْنَا إِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ الآية فَقَالُوا لقومهم لما رجعوا اليهم إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا ۝ يتعجب منه في فصاحته وغزارة معانيه وغير ذلك يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ الايمان والصواب فَآمَنَّا بِهِ وَلَن نُّشْرِكَ بعد اليوم بِرَبِّنَا أَحَدًا ۝ وَأَنَّهُ الضمير للشان فيه وفي الموضعين بعده تَعَالَىٰ جَدُّ رَبِّنَا تنزه جلاله وعظمته عما نسب اليه مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً زوجة وَلَا وَلَدًا ۝ وَأَنَّهُ كَانَ يَقُولُ سَفِيهُنَا جاهلنا عَلَى اللَّهِ شَطَطًا ۝ غلوا في الكذب بوصفه بالصاحبة والولد وَأَنَّا ظَنَنَّا أَن مخففة اي انه لَّن تَقُولَ الْإِنسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا ۝ بوصفه بذلك حتى بينا كذبهم بذلك قال تعالى وَأَنَّهُ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْإِنسِ يَعُوذُونَ يستعيذون بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ حين ينزلون في سفرهم بمخوف فيقول كل رجل اعوذ بسيد هذا المكان من شر سفهائه فَزَادُوهُم بعوذهم بهم رَهَقًا ۝ طغيانا فقالوا سدنا الجن والانس وَأَنَّهُمْ اي الجن ظَنُّوا كَمَا ظَنَنتُمْ يا انس أَن مخففة اي انه لَّن يَبْعَثَ اللَّهُ أَحَدًا ۝ بعد موته قال الجن وَأَنَّا لَمَسْنَا السَّمَاءَ رمنا استراق السمع منها فَوَجَدْنَاهَا مُلِئَتْ حَرَسًا من الملائكة شَدِيدًا وَشُهُبًا ۝ نجوما محرقة وذلك لما بعث النبي صلى الله عليه وسلم وَأَنَّا كُنَّا اي قبل مبعثه صلى الله عليه وسلم نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ اي نستمع فَمَن يَسْتَمِعِ الْآنَ يَجِدْ لَهُ شِهَابًا رَّصَدًا ۝ اي ارصد له ليرمى به وَأَنَّا لَا نَدْرِي أَشَرٌّ أُرِيدَ بعد استراق السمع بِمَن فِي الْأَرْضِ أَمْ أَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا ۝ خيرا وَأَنَّا مِنَّا الصَّالِحُونَ بعد استماع القرآن وَمِنَّا دُونَ ذَٰلِكَ اي قوم غير صالحين كُنَّا طَرَائِقَ قِدَدًا ۝ فرقا مختلفين مسلمين وكافرين وَأَنَّا ظَنَنَّا أَن مخففة اي انه لَّن نُّعْجِزَ اللَّهَ فِي الْأَرْضِ وَلَن نُّعْجِزَهُ هَرَبًا ۝ اي لا نفوته كائنين في الارض او هاربين منها الى السماء وَأَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدَىٰ القرآن آمَنَّا بِهِ فَمَن يُؤْمِن بِرَبِّهِ فَلَا يَخَافُ بتقدير هو بعد الفاء بَخْسًا نقصا من حسناته وَلَا رَهَقًا ۝ ظلما بالزيادة في سيأته وَأَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُونَ وَمِنَّا الْقَاسِطُونَ الجائرون بكفرهم فَمَنْ أَسْلَمَ فَأُولَٰئِكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا ۝ قصدوا هدايته وَأَمَّا الْقَاسِطُونَ فَكَانُوا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ۝ وقودا وانا وانهم وانه في اثني عشر موضعا هي وانه تعالى الى قوله وانا منا المسلمون وما بينهما بكسر الهمزة استينافا وبفتحها بما يوجه به قال تعالى في كفار مكة وَأَن مخففة من الثقيلة واسمها محذوف اي وانهم وهو معطوف على انه استمع لَّوِ اسْتَقَامُوا عَلَى الطَّرِيقَةِ اي طريقة الاسلام لَأَسْقَيْنَاهُم مَّاءً غَدَقًا ۝ كثيرا من السماء

وذالك بعدما رفع المطر عنهم سبع سنين

---

٥١ قوله من الجن الخ الجن اجسام نارية هوائية لها قدرة على التشكلات بالصور الشريفة والخسيسة وتحكم عليهم الصورة وبهذا ظهر الفرق بينهم بين الملائكة لان الملائكة اجسام نورانية لها قدرة على التشكلات بالصور الغير الخسيسة ولا تحكم عليهم الصور واختلف في الجن فقيل هم ذرية ابليس غير ان المتمرد منهم يسمى شيطانا كما ان الانس اولاد آدم وقيل ان الجن ولد الجان ولد ابليس يموتون مع ابليس عند النفخة والراجح الاول فمن آمن من الجن فقد انقطعت نسبته من ابيه والتحق بآدم ومن كفر من الانس فقد انقطعت نسبته من ابيه والتحق بابليس ١٢ صاوی ٥٢ قوله نصيبين قرية باليمن بالصرف على الاصل وعدمه للعلمية والعجمة جمل وقصته ما ذكر في صحيح مسلم عن ابن عباس قال انطلق رسول الله صلى الله عليه وسلم في طائفة مع اصحابه عامدين الى سوق عكاظ وقد حيل بين الشياطين وبين خبر السماء وارسل عليهم الشهب فرجعت الشياطين الى قومهم فقالوا ما لكم قالوا حيل بيننا وبين خبر السماء وارسلت علينا الشهب فقالوا ما ذاك الا من شيء حدث فاضربوا مشارق الارض ومغاربها فانظروا ما هذا الذي حال بيننا وبين خبر السماء فانطلقوا يضربون مشارق الارض ومغاربها فمر النفر الذين اخذوا نحو تهامة وهو بنخلة عامدين الى سوق عكاظ وهو يصلي باصحابه صلاة الفجر فلما سمعوا القرآن استمعوا له فقالوا هذا الذي حال بيننا وبين خبر السماء وبهذا الاستماع هو المذكور في الاحقاف وغيره قال ابو حيان المشهور انه هو وقيل غيره والجن الذين اتوه جن نصيبين والذين اتوه بنخلة جن نينوى ١٢ الخطيب ٥٣ قوله تعالى جد ربنا بالفارسية بلندست بزرگی پروردگار ما وفي الصراح جد ربنا اے عظمة ربنا ١٢ ٥٤ قوله سفيهنا اے من مردة الانس فالاضافة للجنس وقيل للابليس والاضافة للعهد ١٢ ٥٥ قوله شططا شطط از اندازه گذشتن در هر چیزے ١٢ صراح ٥٦ قوله بذلك اے باتخاذ الصاحبة والولد ١٢ ک ٥٧ قوله حتى بينا الخ اے حسبنا ان احدا لن يفترے عليه فكنا نصدق بما اضافوا اليه حتى بينا الخ ١٢ ٥٨ قوله قال تعالى اشار بذلك الى ان هذه المقالة والتي بعدها من كلامه تعالى مذكورتان في خلال كلام الجن المحكي عنهم وهو احد قولين وقيل انهما ايضا من كلام الجن ١٢ ٥٩ قوله حين ينزلون اے وذلك ان العرب كانوا اذا نزلوا واديا عبثت بهم الجن في بعض الاحيان لانهم كانوا لا يتحصنون بذكر الله وليس لهم دين صحيح يحملهم ذلك على ان يستجيروا بعظمائهم فكان الرجل يقول عند نزوله اعوذ بسيد هذا الوادي من سفهاء قومه فيبيت في امن وجوار منهم حتى يصبح فلا يرى الا خيرا وربما هدوه الى الطريق وردوا عليه ضالته واول من تعوذ بالجن قوم من اليمن من بني حنيفة ثم فشا في العرب فلما جاء الاسلام صار التعوذ بالله لا بالجن ١٢ صاوی ٦٠ قوله سدنا الجن والانس اے صرنا سيدا في الصراح سد يسيد بالكسر اے صار سيدا او من ساد يسود اے صرنا سيد الجن والانس كما قاله البعض ١٢ ٦١ قوله كما ظننتم يا انس يعني ان الضمير في وانهم للجن والخطاب في ظننتم لقريش وقد يجعل الآية مع ما قبلها من كلام الجن بعضهم لبعض فالضمير للانس والخطاب للجن ١٢ ک ٦٢ قوله فوجدناها فيها وجهان اظهرهما انها متعدية لواحد لان معناها اصبنا وصادفنا وعلى هذا فالجملة من قوله ملئت في موضع نصب على الحال والثاني انها متعدية لاثنين فتكون الجملة في موضع المفعول الثاني وحرسا منصوب على التمييز نحو امتلأ الاناء ماء والحرس اسم جمع لحارس نحو خدم لخادم والحارس الحافظ الرقيب والمصدر الحراسة وشديدا صفة لحرسا على اللفظ ولو جاء على المعنى لقيل شدادا بالجمع وقوله وشهبا جمع شهاب ككتاب وكتب ١٢ جمل ٦٣ قوله حرسا الخ حال ان كان وجدنا بمعنى صادفنا ومفعول ثان ان كان من افعال القلوب ١٢ ک ٦٤ قوله وذلك لما بعث النبي صلى الله عليه وسلم قال الزمخشري الصحيح ان الرجم كان قبل البعثة ايضا وقد جاء ذكره في اشعار اهل الجاهلية لكن غلظ وشدد امره حين بعث النبي صلى الله عليه وسلم كذا رواه معمر عن الزهري وفي قوله ملئت دليل على ان الحادث الكثرة ١٢ ک ٦٥ قوله نقعد منها مقاعد للسمع نشستيم در آسمانها بجاها براے شنیدن والضمير منها راجع الى السماء اے نقعد من السماء ١٢ ٦٦ قوله اے ارصد له يشير الى ان رصدا مصدر بمعنى اسم المفعول اے عدو هيئ له وله متعلق برصدا كما يشير له قوله اي ارصد له من الجمل وقال غيره ان رصدا مصدر بمعنى اسم الفاعل ١٢ ٦٧ قوله اشر اريد قيل لقائل ذلك ابليس وقيل الجن فيما بينهم قبل ان يستمعوا قراءة النبي صلى الله عليه وسلم والمعنى لا ندري اشر اريد بمن في الارض بارسال محمد صلى الله عليه وسلم اليهم فانهم يكذبونه ويهلكون بتكذيبه ام اراد ان يؤمنوا فيهتدوا فالشر والرشد هنا الايمان والكفر ويجوز فيه الوجهان احسنهما الرفع بفعل مضمر على الاشتغال ١٢ ٦٨ قوله استراق گوش داشتن پنهانی سخن کسی را ١٢ صراح ٦٩ قوله ومنا دون ذلك خبر مقدم ودون مبتدأ مؤخر اما بمعنى غير وفتح لاضافته لغير متمكن او صفة لمحذوف تقديره ومنا فريق دون ذلك وحذف الموصوف مع من التبعيضية كثير من ذلك قولهم منا ظعن ومنا اقام اے منا فريق ظعن ١٢ صاوی ٧٠ قوله كنا طرائق آه فيه اوجه احدها ان التقدير كنا ذوي طرائق اے ذوے مذاهب مختلفة الثاني ان التقدير كنا في اختلاف احوالنا مثل الطرائق المختلفة الثالث ان التقدير كنا في طرائق مختلفة الرابع ان التقدير كانت طرائقنا قددا على حذف المضاف الذي هو الطرائق واقامة الضمير المضاف اليه مقامه قاله الزمخشري ١٢ ج ٧١ قوله فرقا مختلفين ومن الحسن والسدي الجن امثالكم فيهم قدرية ومرجئة ورافضية ١٢ ٧٢ قوله تقدير هو اے بعد الفاء فهو جملة اسمية ولولا ذلك لحذفت الفاء وجزم جوابا للشرط ١٢ صاوی ٧٣ قوله بتقدير هو اي فهو لا يخاف وانما قدر المبتدأ لئلا يرد ان الجزم واجب اذا كان الشرط مضارعا فما وجه الرفع فان قيل اے فائدة في رفع الفعل وتقدير مبتدأ قبله حتى يقع خبرا له ووجوب ادخال الفاء وكان كله مستغنى عنه بان يقال لا يخف قلنا الفائدة فيه انه اذا قدر ذلك فكانه قيل هو لا يخاف فكان دالا على تحقيق ان المؤمن ناج لا محالة وانه هو المختص بذلك دون غيره لان قوله فهو لا يخاف معناه ان غيره يكون خائفا كذا في التفسير الكبير ١٢ ٧٤ قوله في اثني عشر موضعا آه وقبلها موضعان احدهما بالفتح لا غير انه استمع نفر وثانيهما بالكسر لا غير انا سمعنا قرآنا عجبا وبعدها موضعان احدهما بالفتح لا غير وان المساجد لله وثانيهما فيه الوجهان وانه لما قام عبد الله فالجملة ستة عشر ثنتان منها يجب فيهما الفتح انه استمع وان المساجد وواحدة يجب فيها الكسر انا سمعنا وثلاثة عشر يجوز فيها الوجهان اثنا عشرة التي ذكرها الشارح والثالثة عشر وانه لما قام عبد الله كما سيأتي في كلامه تأمل ١٢ ج ٧٥ قوله بكسر الهمزة اے لابي عمرو ونافع وابن كثير وابي بكر استينافا فاعطفا على قوله انا سمعنا فيكون كلها حكاية لقولهم وانما سماه استينافا فالكون كل جملة كلاما مستانفا من اقوالهم ١٢ ک ٧٦ قوله بما يوجه به في توجيه الفتح لهم وجهان احدها انه عطف على انه استمع ورد بان قوله انا لمسنا السماء وانا كنا وانا لا ندري واخواته لا يصح عطفه على ما ذكر فانه لا يستقيم معناه واجيب بانه بتقدير القول اے اوحي اے قولهم ذلك والثاني انه عطف بتقدير الجار على به في آمنا به وتقديره في ان وان قياس مطرد او على محل الجار والمجرور اے صدقناه وصدقنا انه تعالى جد ربنا وانه كان يقول سفيهنا الخ ١٢ كمالين ٧٧ قوله اے وانهم الخ

لِنَفْتِنَهُمْ لنختبرهم فِيْهِ ۖ فنعلم كيف شكرهم علم ظهور وَمَنْ يُّعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ القران يَسْلُكْهُ
بالنون والياء ندخله[1] عَذَابًا صَعَدًا[2] ۙ شاقا وَّاَنَّ الْمَسٰجِدَ[3] مواضع الصلاة لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا[4] فيها
مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ۙ بان تشركوا كما كانت اليهود والنصارى اذا دخلوا كنائسهم وبيعهم اشركوا وَّاَنَّهٗ[5]
بالفتح وبالكسر استينافا والضمير للشان لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ محمد النبي صلى الله عليه وسلم يَدْعُوْهُ يعبده
ع ١٩ ١١ ببطن نخل[6] كَادُوْا اي الجن المستمعون لقراءته يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا[7] ؏ بكسر اللام وضمها جمع[8] لبدة
كاللبد في ركوب بعضهم بعضا ازدحاما حرصا على سماع القران قَالَ[9] مجيبا للكفار في قولهم ارجع عما انت
فيه وفي قراءة[10] قُلْ اِنَّمَاۤ اَدْعُوْا رَبِّيْ[11] الها[12] وَلَاۤ اُشْرِكُ بِهٖۤ اَحَدًا ۝ قُلْ اِنِّيْ لَاۤ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا غيا[13] وَّلَا رَشَدًا ۝
خيرا قُلْ[14] اِنِّيْ لَنْ يُّجِيْرَنِيْ مِنَ اللّٰهِ من عذابه ان عصيته اَحَدٌ ۙ وَّلَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ اي غيره
مُلْتَحَدًا ۙ ملتجأ اِلَّا بَلٰغًا[15] استثناء من مفعول املك اي لا املك لكم الا البلاغ اليكم مِّنَ اللّٰهِ اي عنه
وَرِسٰلٰتِهٖ ؕ عطف على بلاغا وما بين المستثنى منه والاستثناء اعتراض لتاكيد نفي الاستطاعة وَ
مَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ في التوحيد فلم يؤمن فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ حال من ضمير من في له رعاية
لمعناها وهي حال مقدرة والمعنى يدخلونها مقدرا خلودهم فِيْهَاۤ اَبَدًا ؕ حَتّٰۤى اِذَا رَاَوْا حتى ابتدائية
فيها معنى الغاية لمقدر[16] قبلها اي لا يزالون على كفرهم الى ان يروا مَا يُوْعَدُوْنَ من العذاب فَسَيَعْلَمُوْنَ[17]
عند حلوله بهم يوم بدر او يوم القيامة مَنْ اَضْعَفُ[18] نَاصِرًا وَّاَقَلُّ عَدَدًا ؕ اعوانا اهم ام المؤمنون[19]
على القول[20] الاول او انا ام هم على الثاني فقال[21] بعضهم متى هذا الوعد فنزل قُلْ اِنْ اي ما اَدْرِيْۤ
اَقَرِيْبٌ[22] مَّا تُوْعَدُوْنَ من العذاب اَمْ يَجْعَلُ لَهٗ رَبِّيْۤ اَمَدًا ۝ غاية واجلا لا يعلمه الا هو عٰلِمُ الْغَيْبِ ما
غاب به عن العباد فَلَا يُظْهِرُ[23] يطلع عَلٰى غَيْبِهٖۤ اَحَدًا ۙ من الناس اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى[24] مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ[25] مع
اطلاعه على ما شاء منه معجزة له يَسْلُكُ يجعل ويسير مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ اي الرسول وَمِنْ خَلْفِهٖ
رَصَدًا[26] ۙ ملائكة يحفظونه حتى يبلغه في جملة الوحي لِّيَعْلَمَ اللّٰهُ علم ظهور[27] اَنْ مخففة من الثقيلة
اي انه قَدْ اَبْلَغُوْا اي الرسل رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ روعي بجمع الضمير معنى من وَاَحَاطَ بِمَا لَدَيْهِمْ
ع ٩ ١٢ عطف[28] على مقدر اي فعلم ذلك وَاَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا ؏ تمييز[29] وهو محول عن المفعول والاصل
احصى عدد كل شيء سورة المزمل مكية او الا قوله[30] ان ربك يعلم الى
اخرها فمدني تسع عشرة او عشرون اية بسم الله الرحمن الرحيم ۝

كذا اخرجه النحاس عن ابن عباس وعنه انه مكي كلها ١٢

---

[1] قوله ندخله الخ اشار به الى جواب ما يقال ان سلك يتعدى للمفعول الثاني بفي وانما عدى له ههنا بنفسه وحاصل الجواب انه انما عدى له ههنا بنفسه لتضمنه معنى ندخله كما في الكشاف ١٢ ج

[2] قوله عذابا صعدا الخ اي شاقا مصدر صعد يقال صعد صعدا وصعودا فوصف به العذاب لانه يتصعد المعذب اي يعلوه ويغلبه فلا يطيقه ١٢ مدارك

[3] قوله وان المساجد لله اي من جملة الموحى اي اوحي الي ان المساجد اي البيوت المبنية للصلاة فيها لله ١٢ مدارك

[4] قوله مواضع الصلاة وقيل المساجد اعضاء السجود وهي الجبهة واليدان والركبتان والقدمان ١٢ مدارك

[5] قوله وانه لما قام عبد الله سياق هذه الآية انما يظهر في المرة الثانية وهي التي كانت في الحجون وكان معه فيها عبد الله بن مسعود وكان الجن اذ ذاك اثني عشر الفا وقيل سبعين الفا وبايع جميعهم وفرغوا من بيعته عند انشقاق القمر ووصفه الله بالعبودية زيادة في تشريفه وتكريمه ١٢ صاوي

[6] قوله ببطن نخل المناسب ان يقول بالحجون مكة وهي المرة الثانية واما الاولى التي هي ببطن نخل فكانوا سبعة او تسعة فلا يتاتى قوله كادوا يكونون عليه لبدا ١٢ صاوي

[7] قوله لبدا بكسر اللام وفتح الموحدة هو ما يلبد بعضه على بعض واصل اللبد الجماعات بعضها فوق بعض ومنه سمي اللبد الذي يفرش لتراكمه ١٢ ك

[8] قوله جمع لبدة اي بكسر اللام كسدرة وسدر على قراءة الكسر او ضمها كغرفة وغرف على قراءة الضم ١٢ صاوي

[9] قوله قال مجيبا للكفار الخ سبب نزولها ان كفار قريش قالوا له انك جئت بامر عظيم وقد عاديت الناس كلهم فارجع عن هذا فنحن نجيرك فنزلت ١٢ جمل

[10] قوله وفي قراءة الخ اي لعاصم وحمزة ففي الكلام التفات من الغيبة للخطاب ١٢

[11] قوله انما ادعوا ربي سبب نزولها ان كفار قريش قالوا له انك جئت بامر عظيم وقد عاديت الناس كلهم فارجع عن هذا ونحن نجيرك وننصرك ١٢ صاوي

[12] قوله الها قدره اشارة الى ان ادعوا بمعنى اعتقد فتتعدى لمفعولين ولو فسر باعبد لاستغنى عن هذا التقدير ١٢ صاوي

[13] قوله غيا اشار بذلك الى ان المراد بالضر الغي فاطلق المسبب واريد السبب فان الضر سببه الغي فهو مجاز مرسل وكذا يقال في قوله ولا رشدا ١٢ صاوي

[14] قوله قل اني لن يجيرني من الله احد بالفارسية بگو هر آئنه پناه ندهد مرا از عقوبت خدا هيچ يك ١٢

[15] قوله بلاغا الخ قيل بلاغا بدل من ملتحدا اي لن اجد من دونه منجا الا ان ابلغ عنه ما ارسلني به يعني لا ينجيني الا ان ابلغ عن الله ما ارسلت به فان ذلك ينجيني وقال الفراء هذا شرط وجزاء وليس باستثناء وان منفصلة من لا وتقديره ان لا ابلغ بلاغا اي ان لم ابلغ لم اجد من دونه ملتجأ اي المجير الي ١٢ مدارك

[16] قوله لمقدر قبلها اي يدل عليه الحال وهي قوله خالدين فيها ابدا فان الخلود في النار يستلزم استمرارهم على كفرهم وعدم انقطاعه بالايمان اذ لو آمنوا لم يخلدوا في النار ١٢ جمل

[17] قوله فسيعلمون الخ جواب اذا والسين لمجرد التاكيد لا للاستقبال لان وقت رؤية العذاب يحصل العلم المذكور ١٢ صاوي

[18] قوله من اضعف آه يجوز في من ان تكون استفهامية فترفع بالابتداء واضعف خبره والجملة في موضع نصب سادة مسد المفعولين لانها معلقة للعلم قبلها وان تكون موصولة واضعف خبر مبتدأ مضمر اي هو اضعف والجملة صلة وعائد وحسن الحذف طول الصلة بالتمييز والموصول مفعول للعلم بمعنى العرفان آه سمين وناصرا تمييز على حد انا اكثر منك مالا وكذا قوله واقل عددا وقوله اعوانا الظاهر هو انه تفسير مغنى لمجموع الامرين ناصرا وعددا وقوله على القول الاول هو قوله يوم بدر وقوله على الثاني هو قوله او يوم القيمة والظاهر ان هذا التوزيع غير متعين ولذا لم يسلكه غيره من المفسرين بل يصلح كل من المعنيين لكل من القولين آه شيخنا وقوله او انا هذا الضمير للنبي صلى الله عليه وسلم ١٢ جمل

[19] قوله اهم ام المؤمنين فالكافر لا ناصر له يومئذ والمؤمن ينصره الله وملئكته على القول الاول او انا او هم على الثاني لا يظهر وجه تخصيص التردد الاول بالاول والثاني بالثاني بل النصرة في الوقتين يعمه واصحابه ١٢ ك

[20] قوله على القول الاول هو قوله يوم بدر وقوله على الثاني هو قوله او يوم القيامة والظاهر ان هذا التوزيع غير متعين ولذا لم يسلكه غيره من المفسرين بل يصلح كل من المعنيين لكل من القولين ١٢ جمل

[21] قوله فقال بعضهم الخ وهو النضر بن الحرث ١٢ خطيب

[22] قوله اقريب آه خبر مقدم وما توعدون مبتدأ مؤخر ويجوز ان يكون قريب مبتدأ لاعتماده على الاستفهام وما توعدون فاعل به اي اقرب الذي توعدون نحو اقائم ابوك وما يجوز ان تكون موصولة فالعائد محذوف وان تكون مصدرية ولا عائد والظاهر انها متصلة وقال الزمخشري فان قلت ما معنى ام يجعل له ربي امدا والامد يكون قريبا وبعيدا الا ترى الى قوله تود لو ان بينها وبينه امدا بعيدا قلت كان النبي صلى الله عليه وسلم يستقرب الموعد فكانه قال ما ادري هو حال متوقع في كل ساعة ام مؤجل ضربت له غاية ١٢ ج

[23] قوله فلا يظهر على غيبه آه استدل به المعتزلة والامامية على ابطال كرامات الاولياء واجيب بوجوه الاول تخصيص الغيب بوقوع وقت القيمة بدلالة السياق ولا يبعد ان يطلع بعض رسله من البشر والملئكة او تخصيصه بما اختص به بدلالة الاضافة والثاني تخصيص الرسول بالملك والاظهار بما يكون بغير واسطة وكرامات الاولياء واطلاعهم على المغيبات انما يكون تلقينا من الملائكة على ما جوزه الشيخ الاكبر في الفتوحات او في الرؤيا على ما اقره الامام الغزالي والثالث كما في شرح المقاصد جعل الغيب للعموم لكونه اسم الجنس المضاف بمنزلة المعرف باللام سيما وقد كان في الاصل مصدرا اي لا يطلع على غيبه احدا وهو لا ينافي اطلاع البعض على البعض والرابع ان ما يعرفه الولي ظن الغيب لا علمه وفي الآية انما نفي من غير الرسول اعلام علم الغيب ولعل الحق لا يتجاوز عنه وفي المدارك عن التاويلات قيل في الآية دلالة على تكذيب المنجمين وليس كذلك فان منهم من يصدق خبره وكذلك المتطببة يعرفون طبائع النبات وذا لا يعرف بالتامل فعلم انهم وقفوا على علمه من جهة رسول انقطع اثره وبقي علمه في الخلق ١٢ الكمالين

[23] قوله فلا يظهر يطلع قال ابن الشيخ انه تعالى لا يطلع على الغيب الذي يختص به علمه الا المرتضى الذي يكون رسولا وما لا يختص به يطلع عليه غير الرسول ايضا اما بتوسيط الانبياء او بنصب الدلائل وترتيب المقدمات او بان يلهم الله بعض الاولياء وقوع بعض المغيبات في المستقبل ١٢ روح البيان

[24] قوله الا من ارتضى اي الا رسولا ارتضاه لاظهاره على بعض غيوبه فانه يظهره على ما يشاء من غيبه ١٢ صاوي

[25] قوله فانه يسلك الخ تقرير وتحقيق للاظهار المستفاد من الاستثناء كانه قال الا من ارتضى من رسول فانه اذا اراد اظهاره على غيبه جعل له ملائكة من جميع جهاته يحرسونه من تعرض الشياطين له ١٢ صاوي

[26] قوله رصدا قال في القاموس الرصد محركة الراصدون اے الراقبون بالفارسية نگهبان يقال للواحد والجماعة كما في المفردات ١٢

[27] قوله علم ظهور دفع لما يشكل وقوع العلم القديم غاية للامر الحادث بان المراد بالعلم تعلقه بالموجود الحادث وقيل الضمير ليعلم راجع الى النبي صلى الله عليه وسلم اخرج عبد الرزاق عن قتادة المعنى ليعلم نبي الله ان الرسل قد بلغت من الله لان الله حفظها ورفع عنها واخرج عبد بن حميد عن مجاهد ليعلم ذلك من كذب الرسل ان قد ابلغوا رسالات ربهم ١٢ ك

[28] قوله عطف على مقدر اي فعلم ذلك واحاط وقيل هو عطف على لا يظهر اي عالم الغيب فلا يظهر واحاط بما عند الرسل ولما كان عطف الماضي على المضارع غير مستحسن عدل عنه المفسر الى التقدير وقيل جملة واحاط حالية بتقدير قد ١٢ ك

[29] قوله تمييزا اي من مفعول احصى وقيل حال اي حال كونه معدودا ١٢ كمالين

[30] قوله او الا قوله الخ في الخطيب قال ابن عباس رضي الله عنهما الا آيتين منها واصبر على ما يقولون والتي تليها ذكره الماوردي وقال الثعلبي ان ربك يعلم انك تقوم الى آخر السورة فانه نزل بالمدينة ١٢

١ه قوله يا ايها المزمل آه هذا الخطاب للنبى صلى الله عليه وسلم وفيه ثلاثة اقوال الاول قال عكرمة يا ايها المزمل بالنبوة والمدثر بالرسالة وعنه ايضا يا ايها الذى زمل هذا الامر اى حمله ثم فتر والثانى قال ابن عباس يا ايها المزمل والثالث قال قتادة يا ايها المزمل بثيابه وكان هذا فى ابتداء ما اوحى اليه فانه صلى الله عليه وسلم لما جاءه الوحى فى غار حراء رجع الى خديجة زوجته يرجف فؤاده فقال زملونى زملونى لقد خشيت على نفسى ان يكون هذا مبادى شعر او كهانة وكل ذلك من الشيطان وان يكون الذى ظهر بالوحى ليس الملك وكان صلى الله عليه وسلم يبغض الشعر والكهانة غاية البغض فقالت له خديجة وكان وزيرة صدق رضى الله تعالى عنها كلا والله لا يخزيك الله ابدا انك تصل الرحم وتقرى الضيف وتعين على نوائب الحق ونحو هذا وقيل انه صلى الله عليه وسلم كان نائما فى الليل متزملا فى قطيفة فنبه ونودى بما يهجر تلك الحالة التى كان عليها من التزمل فى قطيفة فقيل له يا ايها المزمل قم الليل ١٢ ج ١ه قوله يا ايها المزمل بالفارسية اى مرد جامه بر خود پیچنده ١٢ ٢ه قوله صل الخ يريد ان القيام فى الليل كناية عن الصلوة والقيام اليها ١٢ ك ٣ه قوله اوزد عليه اى على النصف الى الثلثين والمراد التخيير بين امرين بين ان يقوم اقل من نصف الليل على البت وبين ان يختار احد الامرين وهما النقصان من النصف والزيادة عليه وان جعلت نصفه بدلا من قليلا كان مخيرا بين ثلاثة اشياء بين قيام نصف الليل وبين قيام الناقص منه وبين قيام الزائد عليه وانما وصف النصف بالقلة بالنسبة الى الكل والا فاطلاق لفظ القليل ينطلق على مادون النصف ١٢ مدارك

٤ه قوله او للتخيير اى بين النصف والثلثين والثلث وقد يجعل نصفه بدلا من الليل والا قليلا استثناء منه تقديره نصف الليل الا قليلا من النصف او انقص منه اى من النصف اوزد عليه اى على النصف فيكون تخييرا بين امرين بين ان يقوم اقل من نصف الليل على البت وبين ان يختار احد الامرين من الاقل والاكثر وقد يجعل مع ذلك الضمير فى منه وعليه للاقل من النصف كالثلث فيكون التخيير بينه وبين الاقل منه كالربع والاكثر منه كالنصف قالوا الاولى وهو ما فى الكتاب الصواب الموافق لكلام السلف قال الشيخ ابن حجر وبهذا جزم الطبرى واسند ابن ابى حاتم معناه عن عطاء الخراسانى ١٢ ك ٥ه قوله ورتل القرآن اى اقرأه على تؤدة وتبيين حروف بحيث يتمكن السامع من عدها ١٢ بيضاوى ٦ه قوله تثبت فى تلاوته اى تان واقرأ على تؤدة من غير تعجيل بحيث يتمكن السامع من عد آياته وكلماته من قولهم ثغر رتل اذا كان مفلجا اخرج العسكرى فى المواعظ عن على انه سئل النبى صلى الله عليه وسلم من قوله تعالى ورتل القرآن ترتيلا قال بينه تبيينا ولا تنثره نثر الدقل ولا تهذه هذ الشعر قفوا عند عجائبه وحركوا به القلوب ولا يكون هم احدكم آخر السورة وروى الديلمى عن ابن عباس مثله ١٢ ك ٧ه قوله مهيبا اى عظيما جليلا واختلف فى معنى كونه ثقيلا فقال قتادة ثقيل والله فرائضه وحدوده وقال مجاهد حلاله وحرامه وقيل ثقيل بمعنى كريم وقيل ثقيل لا يحمله الا قلب مؤيد بالتوفيق ونفس مزينة بالتوحيد وقيل المراد به الوحى قالت عائشة رأيته ينزل عليه الوحى فى اليوم الشديد البرد فيفصم عنه وان جبينه ليتفصد عرقا ١٢ صاوى ٨ه قوله اوشديد الخ قال قتادة ثقيل فرائضه وحدوده وقال مقاتل ثقيل لما فيه من الامر والنهى والحدود ١٢ ك ٩ه قوله القيام بعد النوم يشير الى ان ناشئة مصدر كالعافية من نشأ اذا قام ونهض ١٢ ك ١٠ه قوله وطأ بكسر الواو وفتح الطاء ممدودا على قراءة ابى عمرو وابن عامر من المواطاة بمعنى الموافقة كما قال موافقة السمع للقلب فان السمع واللسان يوافقان القلب على تفهم القرآن فى تلك الساعة اكثر مما يكون بالنهار وعن مجاهد اشد وطأ ان تواطؤ سمعك وبصرك وقلبك بعضه بعضا وقراءة الباقين بفتح الواو وسكون الطاء اى كلفة ومشقة وثقلا من صلوة النهار ومنه قوله صلى الله عليه وسلم اللهم واشدد وطأتك على مضر ١٢ ك ١١ه قوله واقوم قيلا بالفارسية ودرست ترست در تلفظ الفاظ ١٢ ١٢ه قوله ابين قولا اى اصوب قراءة واصح قولا من النهار بسكون الاصوات ١٢ جمل ١٣ه قوله اى قل الخ وقال الزمخشرى دم على ذكرى ليلا ونهارا والذكر يعم التسبيح والتهليل والتكبير وتلاوة القرآن ١٢ ١٤ه قوله وتبتل التبتل الانقطاع والتبتيل دل از دنيا بريدن والمعنى وانقطع الى ربك انقطاعا تاما بالعبادة واخلاص النية والتوجه الكلى ١٢ روح ١٥ه قوله انقطع الخ اى من التبتل وهو القطع ومنه البتول للمرأة المنقطعة عن الرجال ١٢ ك ١٦ه قوله مصدر بتل جئ برعاية الفاصلة والا كان الظاهر تبتلا وهو ملزوم التبتيل يقال بتل فتبتل قال النيشابورى وانما لم يقل وبتل نفسك لان المقصود بالذات هو التبتل فبين له اولا ما هو المقصود بالذات وهو التبتل ثم اشار الى الباعث على التبتل فقال رب المشرق آه ١٢ ك ١٦ه قوله مصدر بتل الخ هذا من الشارح اشارة لسوال حاصله ان هذا المصدر ليس لهذا الفعل وانما هو مصدر لفعل آخر وقوله جئ به الخ جواب عن السوال من وجهين الاول من جهة اللفظ وهو رعاية الفواصل الثانى من جهة المعنى وهو ان هذا المصدر المذكور قد اطلق واريد به مصدر هذا الفعل المذكور الذى هو التبتل واريد به لازمه وهو التبتل الذى هو مصدر الفعل المذكور فى الآية ١٢ جمل ١٧ه قوله هو رب الخ اى خبر مبتدأ محذوف وقيل مبتدأ خبره لا اله الا هو ١٢ ١٨ه قوله موكولا وكل وكول كار بكسى گذاشتن يقال وكله الى نفسه وامر موكول الى رأيك كذا فى الصراح ١٢ ١٩ه قوله التنعم الخ وقال الزمخشرى النعمة بالفتح التنعم وبالكسر الانعام وبالضم المسرة ١٢ ك ٢٠ه قوله فقتلوا بعد يسير الخ اخرجه الحاكم وصححه عن عائشة لما نزلت وذرنى والمكذبين لم يكن الا يسيرا حتى كانت وقعة بدر ١٢ ك ٢١ه قوله يوم ترجف ظرف منصوب بما تعلق به قوله لدينا والتقدير استقر بهم عندنا ما ذكر يوم ترجف ١٢ صاوى ٢١ه قوله يوم ترجف الخ ظرف لمتعلق لدينا اى استقر ذلك العذاب لدينا يوم كذا او ظرف لذرنى او لهما ١٢ ك

يٰۤاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۝ النبى واصله المتزمل ادغمت التاء فى الزاى اى المتلفف بثيابه حين مجئ الوحى له خوفا منه لهيبته قُمِ الَّيْلَ صل اِلَّا قَلِيْلًا ۝ نِّصْفَهٗ بدل من قليلا وقلته بالنظر الى الكل اَوِ انْقُصْ مِنْهُ من النصف قَلِيْلًا ۝ الى الثلث اَوْ زِدْ عَلَيْهِ الى الثلثين واو للتخيير وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تثبت فى تلاوته تَرْتِيْلًا ؕ اِنَّا سَنُلْقِىْ عَلَيْكَ قَوْلًا قرانا ثَقِيْلًا ۝ مهيبا اوشديدا لما فيه من التكاليف اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ القيام بعد النوم هِىَ اَشَدُّ وَطْاً موافقة السمع للقلب على تفهم القران وَّاَقْوَمُ قِيْلًا ؕ ۝ ابين قولا اِنَّ لَكَ فِى النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيْلًا ؕ ۝ تصرفا فى اشغالك لا تفرغ فيه لتلاوة القران وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ اى قل بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فى ابتداء قراءتك وَتَبَتَّلْ انقطع اِلَيْهِ فى العبادة تَبْتِيْلًا ؕ ۝ مصدر بتل جئ به رعاية للفواصل وهو ملزوم التبتل هو رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا ۝ موكولا له امورك وَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ اى كفار مكة من اذاهم وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيْلًا ۝ لا جزع فيه وهذا قبل الامر بقتالهم وَذَرْنِىْ اتركنى وَالْمُكَذِّبِيْنَ عطف على المفعول او مفعول معه والمعنى انا كافيكهم وهم صناديد قريش اُولِى النَّعْمَةِ التنعم وَمَهِّلْهُمْ قَلِيْلًا ۝ من الزمن فقتلوا بعد يسير منه ببدر اِنَّ لَدَيْنَاۤ اَنْكَالًا قيودا ثقالا جمع نكل بكسر النون وَّجَحِيْمًا ۝ نارا محرقة وَّطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ يغص به فى الحلق وهو الزقوم او الضريع او الغسلين او شوك من نار لا يخرج ولا ينزل وَّعَذَابًا اَلِيْمًا ۝ مؤلما زيادة على ما ذكر لمن كذب النبى صلى الله عليه وسلم يَوْمَ تَرْجُفُ تزلزل الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيْبًا رملا مجتمعا مَّهِيْلًا ۝ سائلا بعد اجتماعه وهو من هال يهيل واصله مهيول استثقلت الضمة على الياء فنقلت الى الهاء وحذفت الواو ثانى الساكنين لزيادتها وقلبت الضمة كسرة لمجانسة الياء اِنَّاۤ اَرْسَلْنَاۤ اِلَيْكُمْ يا اهل مكة رَسُوْلًا ۙ هو محمد صلى الله عليه وسلم شَاهِدًا عَلَيْكُمْ يوم القيامة بما يصدر منكم من العصيان كَمَاۤ اَرْسَلْنَاۤ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا ؕ ۝ وهو موسى عليه الصلوة والسلام فَعَصٰى فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ فَاَخَذْنٰهُ اَخْذًا وَّبِيْلًا ۝ شديدا فَكَيْفَ تَتَّقُوْنَ اِنْ كَفَرْتُمْ فى الدنيا يَوْمًا مفعول تتقون اى عذابه اى باى حصن تتحصنون من عذاب يوم يَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيْبًا ۝ جمع اشيب لشدة هوله وهو يوم القيمة والاصل فى شين شيب الضم وكسرت لمجانسة الياء ويقال فى اليوم الشديد يوم يشيب نواصى الاطفال وهو مجاز ويجوز ان يكون المراد فى الآية الحقيقة اِۨلسَّمَآءُ مُنْفَطِرٌ ذات انفطار اى انشقاق بِهٖ ؕ بذلك اليوم لشدته كَانَ وَعْدُهٗ

٢٢ه قوله كثيبا الخ من كثب الشئ اذا جمعه فعيل بمعنى مفعول ١٢ ك ٢٣ه قوله كما ارسلنا الى فرعون خص موسى وفرعون بالذكر لان قصتهما مشهورة عند اهل مكة ١٢ صاوى ٢٤ه قوله فعصى فرعون الرسول اللام للعهد الذكرى لانه تقدم ذكره فى قوله رسولا والقاعدة ان النكرة اذا اعيدت معرفة كانت عين الاولى ١٢ صاوى ٢٥ه قوله فكيف تتقون ان كفرتم يوما الخ قال الواحدى فى الآية تقديم وتاخير اى فكيف تتقون يوما يجعل الولدان شيبا ان كفرتم ١٢ كبير ٢٦ه قوله يوما يجوز ان ينتصب على اسقاط الجار اى ان كفرتم بيوم القيمة والعامة على تنوين يوما وجعل الجملة بعده نعتا له والعائد محذوف اى يجعل الولدان فيه قاله ابو البقاء ولم يتعرض للفاعل فى يجعل وهو على هذا ضمير البارى تعالى اى يوما يجعل الله فيه واحسن من هذا ان يجعل العائد مضمرا فى يجعل هو فاعله ويكون نسبة الجعل الى اليوم من باب المبالغة اى ان نفس اليوم يجعل الولدان شيبا وقرأ زيد بن على يوم يجعل باضافة الظرف للجملة والفاعل على هذا هو ضمير البارى تعالى والجعل هنا بمعنى التصيير فشيبا مفعول ثان وهو جمع اشيب ١٢ ج ٢٧ه قوله شيبا شيوخا يعنى پير گردانند ١٢ ٢٨ه قوله ويقال فى اليوم الشديد يوم يشيب نواصى الاطفال وهو مجاز عن الشدة لان الشدائد والهموم يضعف القوى ويسرع بالشيب ويجوز ان يكون المراد فى الآية الحقيقة وفى حديث اخرجه الطبرانى انه صلى الله عليه وسلم قرأ يوما يجعل الولدان شيبا قال ذلك يوم القيمة حين يقال لآدم قم فابعث من ذريتك بعثا الى النار قال من كم يا رب قال من كل الف تسعمائة وتسعة وتسعين ١٢ ك ٢٩ه قوله السماء مبتدأ خبره قوله منفطر به اى منشق بسبب ذلك اليوم ١٢ روح ✻

۵۱ قوله فمن شاء اتخذ آه ان قلت ان جعل اتخذ الی ربه سبیلا جوابا فاین الشرط اذ شاء لا یصلح شرطا بدون ذکر مفعوله او جعل المجموع شرطا فاین الجواب قلنا المفعول محذوف ای فمن شاء النجاة اتخذ الی ربه سبیلا او فمن شاء ان یتخذ الی ربه سبیلا اتخذ الی ربه سبیلا ۱۲ جمل ۵۲ قوله بالایمان والطاعة الخ اشار بذلک الی ان المراد باتخاذ السبیل التقرب الی اللّٰه تعالیٰ بامتثال ماموراته واجتناب منهیاته ۱۲ صاوی ۵۳ قوله اقل من ثلثی اللیل الخ ان قلت ان الاقلیة باعتبار الثلثین والنصف ظاهرة ولا تظهر بالنسبة للثلث لانهم غیر مامورین بالنقص عنه بل هم مخیرون لما تقدم بین قیام الثلثین والنصف والثلث وهذا قراءة الجر وقد یجاب بان معنی قوله ادنی التقریب ای یعلم انک تقوم کما امرک اقرب من ثلثی اللیل الخ وعبر بالادنی لانها امور ظنیة تخمینیة لا تحقیقیة وهم مکلفون بالظن لا التحقیق والتحریر بالدقیقة ۱۲ صاوی ۵۳ قوله اقل الخ ای فاستعیر الادنی وهو اقرب للاقل لان المسافة بین الشیئین اذا دنت قل ما بینهما من الاحیاز واذا بعدت کثر ذلک ۱۲ ۵۴ قوله من ثلثی اللیل ای اقل منها بالفارسیة از دو ثلث شب ۱۲ ۵۵ قوله بالجر ای لابی عمرو ونافع وابن عامر وبالنصب للباقین عطفا علی ادنی وهو مطابق لما مر من التخییر بین قیام النصف وبین قیام الناقص منه وهو الثلث وبین قیام الزائد منه وهو الادنی من الثلثین ۱۲ ۵۶ قوله وقیامه مبتدأ وقوله نحو ما امر به الخ خبره ای مثله کذا فی الجمل وفی الخطیب وقیامه کذلک مطابق لما وقع التخییر فیه اول السورة من قیام النصف بتمامه او الناقص منه وهو الثلث او الزائد علیه وهو الثلثان ۱۲

۵۷ قوله وجاز ای العطف علی ضمیر الرفع المتصل من غیر تاکید ای بالضمیر المنفصل وقوله للفصل ای بغیر الضمیر ۱۲ جمل ۵۸ قوله سنة ای علی القول الاول بان السورة کلها مکیة وقوله او اکثر ای ستة عشر شهرا ای علی القول بانها مکیة ایضا او عشر سنین علی القول بان قوله ان ربک یعلم الخ مدنی وقوله فخفف عنهم ای عن الطائفتین من الصحابة وعن النبی ایضا علی المعتمد هذا هو المراد وان کان ظاهر عبارته ان الضمیر فی عنهم راجع للطائفة التی قامت کل اللیل ۱۲ جمل ۵۹ قوله فخفف عنهم اخرج احمد ومسلم وابوداؤد والنسائی عن عائشة ان اللّٰه قد فرض قیام اللیل فی اوائل هذه السورة فقام النبی صلی اللّٰه علیه وسلم واصحابه حولا حتی انتفخت اقدامهم وامسک اللّٰه خاتمتها فی السماء اثنی عشر شهرا ثم انزل اللّٰه التخفیف فی آخر هذه السورة فصار قیام اللیل تطوعا واخرج ابن جریر عن سعید بن جبیر مکث النبی صلی اللّٰه علیه وسلم علی هذا الحال عشر سنین یقوم اللیل کما امره وکانت طائفة من اصحابه یقومون معه فانزل اللّٰه بعد عشر سنین ان ربک یعلم آه فخفف اللّٰه عنهم بعد عشر سنین وقیل المدة بینهما ستة عشر شهرا ۱۲ ک ۶۰ قوله لن تحصوه فی تاج المصادر الاحصاء دانستن وشمردن بر سبیل استقصاء وتوانستن وقال فی التاویلات النجمیة یعنی السلوک من لیل الطبیعة الی نهار الحقیقة بتقدیر اللّٰه تعالیٰ لا بتقدیر السالک علم ان لن تقدروا علی مدة ذلک السلوک بالوصول الی اللّٰه اذ الوصول مترتب علی فضل اللّٰه ورحمته لا علی سلوککم وسیرکم فکم من سالک انقطع فی الطریق ورجع القهقری ولم یصل کما قیل ولیس کل من سلک وصل ولا کل من وصل اتصل ولا کل من اتصل انفصل ۱۲ ۶۱ قوله بان تصلوا ما تیسر یعنی ان المراد من هذه القراءة الصلاة لان القراءة احد اجزاء الصلوٰة فاطلق اسم الجزء علی الکل ۱۲ کبیر ۶۲ قوله بان تصلوا ما تیسر من غیر تحدید الوقت یعنی ان المقصود من قراءة القرآن قراءته فی الصلوٰة وقیل اراد بالقراءة الصلوٰة لانها بعض ارکانها والمعنی فصلوا بعض ما تیسر علیکم وقیل المعنی فاقرؤا القرآن بعضه کیف ما تیسر علیکم وقیل فی صلوٰة المغرب والعشاء والامر علی الاخیرین للندب ۱۲ ک ۶۳ قوله ثم نسخ ذلک بالصلوات الخمس کذا حکاه الشافعی عن بعض اهل العلم ان آخر السورة نسخ افتراض قیام اللیل الا ما تیسر منه لقوله فاقرؤا ما تیسر ولعل قول عائشة رضی ثم انزل اللّٰه التخفیف فی آخر السورة فصار قیام اللیل تطوعا هو القیام المقدر لا مطلق القیام ۱۲ ک ۶۴ قوله وآتوا الزکوٰة ای الواجبة لان آخر السورة مدنی علی ما ذکره المص ولو جعل مکیا کما ذکره الاکثر فیقال ان اصل الزکوٰة کان بمکة والانصباء فی المدینة آخرا وقیل المراد به صدقة الفطر ۱۲ ک ۶۵ قوله بان تنفقوا الخ یعنی ان المراد به الصدقة النافلة وعن ابن عباس یرید ما سوی الزکوٰة من صلة الرحم وقری الضیف ۱۲ ک ۶۶ قوله وما تقدموا آه ما شرطیة وتجدوه جواب الشرط وعند اللّٰه ظرف لتجدوه او حال من الهاء وخیر هو المفعول الثانی لتجدوه ۱۲ جمل ۶۷ قوله هو خیرا او اعظم اجرا خیرا مفعول ثانی مفعولی تجدوا او هو تاکید للمفعول الاول لتجدوا وقوله واعظم عطف علی خیرا واجرا تمییز روح وفی الکبیر وقرأ ابو السمال هو خیر واعظم اجرا بالرفع علی الابتداء والخبر ۱۲ ۶۸ قوله وهو آه ای الضمیر فصل وقوله وما بعده الخ اشارة لسوال حاصله ان ضمیر الفصل لا یقع الا بین معرفتین وههنا قد وقع بین معرفة ونکرة وقد اجاب عنه بقوله فهو یشبهها وقوله لامتناعه من التعریف ای بال وعبارة غیره لامتناعه من التعریف باداة التعریف ووجه امتناعه من التعریف بها انه اسم تفضیل وهو لا یجوز دخول ال علیه اذا کان معه من لفظا او تقدیرا وهنا من مقدرة کما قال الشارح مما خلفتم ۱۲ جمل ۶۹ قوله یا ایها المدثر بتشدیدین اصله المتدثر وهو لابس الدثار وهو ما یلبس فوق الشعار الذی یلی الجسد ۱۲ ابو السعود ۷۰ قوله ای المتلفف بثیابه عند نزول الوحی علیه الصحیح الذی علیه الجمهور ان اول ما نزلت اقرأ ثم فتر الوحی الی ثلث سنین واول ما نزلت بعد فترة الوحی یا ایها المدثر وفی الصحیحین انه صلی اللّٰه علیه وسلم یحدث عن فترة الوحی قال فبینا انا امشی سمعت صوتا من السماء فاذا الملک الذی جاءنی بحراء قاعد علی کرسی بین السماء والارض فخففت منه فجئت اهلی فقلت زملونی زملونی فانزل اللّٰه یا ایها المدثر قم فانذر الی قوله فاهجر ثم حمی الوحی وتتابع واما ما رواه الطبرانی ان الولید بن المغیرة صنع لقریش طعاما فلما اکلوا قال ما تقول فی هذا الرجل فقال بعضهم ساحر وقال بعضهم کاهن وقال بعضهم شاعر فبلغ ذلک النبی صلی اللّٰه علیه وسلم فحزن وقنع راسه وتدثر فنزل یا ایها المدثر الی قوله ولربک فاصبر فهو ضعیف ۱۲ ک ۱۲۰ قوله قم فانذر انما اقتصر علی الانذار وکان مبعوثا بالتبشیر ایضا لانه فی ذلک الوقت لم یکن احد یصلح تبشیرا الا ما قل جدا فلما اتسع الاسلام نزل علیه انا ارسلناک شاهدا ومبشرا ونذیرا ۱۲ صاوی ۱۲۱ قوله وربک فکبر فی الکبیر الفاء فی قوله فکبر ذکروا فیه وجوها احدها قال ابو الفتح الموصلی ان الفاء زائدة وثانیها قال الزجاج دخلت الفاء لافادة معنی الجزائیة والمعنی قم فکبر ربک وکذلک ما بعده علی هذا التاویل وثالثها قال صاحب الکشاف الفاء لافادة معنی الشرط والتقدیر وای شیٔ کان فلا تدع تکبیره ۱۲ ۱۲۲ قوله عظم عن اشراک المشرکین وقد یحمل علی تکبیرة الصلوٰة للافتتاح وفیه انه لم تکن الصلوٰة مفروضة ولکن اخرج ابن مردویه عن ابی هریرة قلنا یا رسول اللّٰه کیف نقول اذا دخلنا فی الصلوٰة فانزل اللّٰه وربک فکبر فامرنا النبی صلی اللّٰه علیه وسلم ان نفتتح الصلوٰة بالتکبیر انتهی قالوا الفاء فیه وفیما بعده بمعنی الشرط کانه قال وما یکن من شیٔ فکبر ربک ۱۲ ک ۱۲۳ قوله خیلاء بضم الخاء المعجمة وفتح التحتیة ای للتکبر فربما اصابتهم نجاسة تجرها روی ابن المنذر عن الزهری واغسلها بالماء وعن ابن عباس وطاؤس شمر وقصر وعن مجاهد اصلح عملک رواه سعید بن منصور وقال الشافعی قیل فیه فثیابک طاهرة وقیل غیر ذلک والاول اشبه ۱۲ ک ۱۲۴ قوله ای دم علی هجره دفع بذلک ما یقال ظاهر الآیة یقتضی انه کان متلبسا بعبادة الاوثان ولیس کذلک ۱۲ صاوی ۱۲۴ قوله ای دم علی هجره الخ اول الهجر بالدوام علیه لانه لا یستقیم ظاهره فانه لم یعبد نبی وثنا قط ۱۲ ک ۱۲۵ قوله ولا تمنن تستکثر بالفارسیة ومنه باید که چیزے دہی وزیادة طلب کنان ۱۲ ۱۲۶ قوله وهذا خاص الخ ای ان یهب شیئا وهو یطمع ان یتعوض من الموهوب له اکثر مما اعطاه هو جائز لکنه نهی عنه رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم خاصة لعلو منصبه فی الاخلاق الحسنة ۱۲ روح ملخصا ۱۲۷ قوله وهذا

تعالیٰ بمجیٔ ذلک الیوم مَفْعُوْلًا ای هو کائن لا محالة اِنَّ هٰذِهٖ الآیات المخوفة تَذْكِرَةٌ ۚ عظة للخلق فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ع طریقا بالایمان والطاعة اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى اقل مِنْ ثُلُثَيِ الَّيْلِ وَنِصْفَهٗ وَثُلُثَهٗ بالجر عطف علی ثلثی وبالنصب عطف علی ادنی وقیامه کذلک نحو ما امر به اول السورة وَطَآئِفَةٌ مِّنَ الَّذِيْنَ مَعَكَ ۭ عطف علی ضمیر تقوم وجاز من غیر تاکید للفصل وقیام طائفة من اصحابه کذلک للتاسی به ومنهم من کان لا یدری کم صلی من اللیل وکم بقی منه فکان یقوم اللیل کله احتیاطا فقاموا حتی انتفخت اقدامهم سنة او اکثر فخفف عنهم قال اللّٰه تعالیٰ وَاللّٰهُ يُقَدِّرُ یحصی الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۭ عَلِمَ اَنْ مخففة من الثقیلة واسمها محذوف ای انه لَّنْ تُحْصُوْهُ ای اللیل لتقوموا فیما یجب القیام فیه الا بقیام جمیعه وذلک یشق علیکم فَتَابَ عَلَيْكُمْ رجع بکم الی التخفیف فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ۭ فی الصلاة بان تصلوا ما تیسر عَلِمَ اَنْ مخففة من الثقیلة ای انه سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰى ۙ وَاٰخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ فِي الْاَرْضِ یسافرون يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ ۙ یطلبون من رزقه بالتجارة وغیرها وَاٰخَرُوْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ڮ وکل من الفرق الثلث یشق علیهم ما ذکر فی قیام اللیل فخفف عنهم بقیام ما تیسر منه ثم نسخ ذلک بالصلوات الخمس فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۙ کما تقدم وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ المفروضة وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ بان تنفقوا ما سوی المفروض من المال فی سبیل الخیر قَرْضًا حَسَنًا ۭ عن طیب قلب وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا مما خلفتم وهو فصل وما بعده وان لم یکن معرفة یشبهها لامتناعه من التعریف وَّاَعْظَمَ اَجْرًا ۭ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ع للمؤمنین

ع ۱۹ ۱۳

سورة المدثر مکیة خمس وخمسون آیة بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۙ النبی واصله المتدثر ادغمت التاء فی الدال ای المتلفف بثیابه عند نزول الوحی علیه قُمْ فَاَنْذِرْ ۙ خوف اهل مکة بالنار ان لم یؤمنوا وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ۙ عظم عن اشراک المشرکین وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۙ عن النجاسة او قصرها خلاف جر العرب ثیابهم خیلاء فربما اصابتها نجاسة وَالرُّجْزَ فسره النبی صلی اللّٰه علیه وسلم بالاوثان فَاهْجُرْ ۙ ای دم علی هجره وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ ۙ بالرفع حال ای لا تعط شیئا لتطلب اکثر منه وهذا خاص به صلی اللّٰه علیه وسلم لانه مامور باجمل الاخلاق واشرف الآداب وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ۭ علی الاوامر والنواهی فَاِذَا نُقِرَ

ع ۲ ۱۴

66/2

فى الناقور [٥١] نفخ فى الصور وهو القرن [٥٢] النفخة الثانية فذلك اى [٥٣] وقت النقر يومئذ بدل مما قبله المبتدأ وبنى [٥٤] لاضافته الى غير متمكن وخبر المبتدأ يوم عسير ۝ والعامل فى اذا ما دلت [٥٥] عليه الجملة

اى اذا نفخ فى الصور عسر الامر عليهم ١٢ ك

اى اشتد الامر على الكٰفرين غير يسير ۝ فيه دلالة على انه يسير على المؤمنين اى فى عسره [٥٦] ذرنى اتركنى ومن خلقت عطف على المفعول او مفعول معه وحيدا ۝ [٥٧] حال من من او من [٥٨] ضميره المحذوف من خلقت اى منفردا بلا اهل ولا مال وهو الوليد [٥٩] بن المغيرة وجعلت له مالا ممدودا ۝ واسعا متصلا من الزروع والضروع [٦٠] والتجارة وبنين عشرة [٦١] او اكثر شهودا [٦٢] ۝ يشهدون [٦٣] المحافل وتسمع شهادتهم ومهدت بسطت له فى العيش والعمر والولد تمهيدا ۝ ثم يطمع ان ازيد ۝ كلا لا ازيده [٦٤] على ذلك انه كان لاٰيٰتنا اى القراٰن عنيدا ۝ معاندا سارهقه [٦٥] اكلفه صعودا ۝ مشقة من العذاب او جبلا من نار يصعد فيه ثم يهوى [٦٦] ابدا [٦٧] انه فكر فيما يقول فى القراٰن الذى سمعه من النبى صلى الله عليه وسلم وقدر ۝ فى نفسه ذلك فقتل لعن وعذب كيف قدر ۝ على اى حال كان تقديره ثم قتل كيف قدر ۝ ثم نظر ۝ فى وجوه قومه او فيما يقدح [٦٨] به ثم عبس قبض وجهه [٦٩] وكلحه [٧٠] ضيقا بما يقول وبسر ۝ زاد [٧١] فى القبض والكلوح ثم ادبر عن الايمان واستكبر ۝ تكبر عن اتباع النبى صلى الله عليه وسلم فقال فيما جاء به ان هٰذا الا سحر يؤثر ۝ ينقل عن السحرة ان هٰذا الا قول البشر ۝ كما قالوا انما يعلمه بشر ساصليه ادخله سقر ۝ جهنم وما ادرٰىك ما سقر [٧٢] ۝ تعظيم لشانها لا تبقى ولا تذر ۝ شيئا من لحم ولا عصب الا اهلكته ثم يعود كما كان لواحة [٧٣] للبشر ۝ محرقة لظاهر الجلد عليها تسعة عشر [٧٤] ۝ ملكا خزنتها قال بعض [٧٥] الكفار وكان قويا شديد الباس انا اكفيكم سبعة عشر واكفونى انتم اثنين قال تعالى وما جعلنا اصحٰب النار الا ملٰئكة اى فلا يطاقون كما يتوهمون وما جعلنا عدتهم ذلك الا فتنة [٧٦] ضلالا للذين كفروا بان يقولوا لم كانوا تسعة عشر ليستيقن [٧٧] ليستبين الذين اوتوا الكتٰب اى اليهود صدق [٧٨] النبى فى كونهم تسعة عشر الموافق لما فى كتابهم ويزداد الذين اٰمنوا من اهل الكتاب ايمانا تصديقا لموافقة ما اتى به النبى صلى الله عليه وسلم لما فى كتابهم ولا يرتاب الذين اوتوا الكتٰب والمؤمنون من [٧٩] غيرهم فى عدد الملائكة وليقول الذين فى قلوبهم مرض شك بالمدينة [٨٠] والكٰفرون بمكة ماذا اراد الله بهٰذا العدد مثلا سموه لغرابته بذلك واعرب [٨١] حالا كذٰلك اى مثل اضلال منكر هٰذا العدد وهدى مصدقه

فان المثل يستعمل فى الامر الغريب ١٢

---

٥١ قوله فى الناقور الخ من النقر وهو القرع الذى هو سبب الصوت فاطلق السبب واريد المسبب وهو التصويت والمعنى اذ صوت اسرافيل فى الصور ١٢ صاوى ٥٢ قوله وهو القرن الخ اى وهو مستطيل سعة فمه كما بين السماء والارض وفيه ثقب بعدد الارواح كلها وتجمع فى تلك الثقبة فيخرج بالنفخة الثانية من كل ثقب روح الى الجسد الذى نزعت منه فيعود الجسد حيا باذن الله تعالى ١٢ صاوى ٥٣ قوله اى وقت النقر اى الذى هو معنى اذا وقوله بدل مما قبله وهو اسم الاشارة وقوله وبنى اى يوم على الفتح وقوله الى غير متمكن وهو اذ وتنوينها عوض عن الجملة اى يوم اذ نقر فى الصور ١٢ من الجمل وروح البيان ٥٤ قوله لاضافته الى غير متمكن فلذا لم يظهر اثر الاعراب فيه وقد يجعل يومئذ ظرفا مستقرا لخبره اى وقت النقر وقت عسير حال كون ذلك الوقت فى يوم القيمة ١٢ كمالين ٥٥ قوله ما دلت عليه الجملة اى جملة الجزاء وهى فاذا نقر فى الناقور عسر الامر على الكافرين ١٢ مدارك ٥٦ قوله اى فى عسره اى فى حال عسره اى يسير على المؤمنين فى وقت عسره على الكافرين ١٢ جمل ٥٧ قوله حال من من اى ذرنى والذى هو كذا حال كونه وحيدا ويجوز كون الحال من المعطوف مع عدم استقامة كونه حالا من المعطوف عليه ١٢ ك ٥٨ قوله او من ضميره آه اے عائده المحذوف من خلقت اى خلقته او حال من ضمير النصب فى ذرنى او من التاء فى خلقت اے خلقته وحدى لم يشركنى فى خلقه احد فانا اهلكه ولا احتاج الى نصير ١٢ ج ٥٩ قوله وهو الوليد بن المغيرة اى الاٰية نزلت فيه وكان يلقب فى قومه بالوحيد فهو تحكم به وبلقبه وصرفه عن الغرض الذى يؤمونه من مدحه الى جهة ذمه بكونه وحيدا من المال والولد او وحيدا من ابيه لانه كان زنيما كما مر او وحيدا فى الشرارة ١٢ ابو السعود ٦٠ قوله والضروع الضرع الثدى والمراد ههنا ذوات الضروع اى المواشى ١٢ ك ٦٠ قوله والضروع ضروع جمع ضرع پستان شتر وگاو وگوسپند ومانند آن صراح وهو كناية عن المواشى ١٢ ٦١ قوله عشرة الخ روى ابن المنذر وابن ابى حاتم عن مجاهد انهم كانوا عشرة وعن سعيد بن جبير ثلثة عشر واسلم منهم ثلثة خالد وهشام والوليد بن الوليد وعد عمارة منهم غلط من قائله ١٢ ك ٦٢ قوله شهودا اى حضورا بمكة مقيمين لا يسافرون لغنائهم ١٢ ك ٦٣ قوله يشهدون المحافل اى مجامع الناس لوجاهتهم بين الناس او المراد الحضور مع ابيهم لعدم احتياجهم للسفر فهو كناية عن كثرة النعم والخدم ١٢ ٦٤ قوله لا ازيد الخ اى بل انقصه فقد ورد انه بعد نزول هذه الاٰية ما زال فى نقصان ماله وولده حتى هلك فقيرا ١٢ ٦٥ قوله سارهقه ارهاق تكليف كردن ١٢ صراح ٦٦ قوله يهوى اى يهبط ويسقط ١٢ قاموس ٦٧ قوله ابدا الخ قيد للصعود والنزول كليهما وروى ذلك احمد وغيره عن ابى سعيد مرفوعا ١٢ ك ٦٨ قوله فيما يقدح به قدح طعن زدن درنسب كسے ١٢ صراح ٦٩ قوله قبض وجهه الخ كذا فسره قتادة كما رواه عبد الرزاق ١٢ ك ٧٠ قوله وكلحه بالفارسية ترش رو كرد اورا الكلوح ترش روئى كردن ١٢ صراح ٧١ قوله زاد فى القبض قال الليث عبس عبوسا اذا قطب ما بين عينيه فان ابدت عن اسنانه فى عبوسه قيل كلح فان اهتم لذلك وفكر فيه قيل بسر ذكره النيشابورى ١٢ ك ٧٢ قوله وما ادراك ما سقر آه ما مبتدأ وادراك خبره اى اى شىء اعلمك وقوله ما سقر ما مبتدأ وسقر خبره او بالعكس والجملة سادة مسد المفعول الثانى لادرى ١٢ ج قوله لا تبقى ولا تذر آه فيها وجهان احدهما انها فى محل نصب على الحال والعامل فيها معنى التعظيم قاله ابو البقاء يعنى ان الاستفهام فى قوله ما سقر للتعظيم فالمعنى استعظموا سقر فى هذه الحال ومفعول تبقى وتذر محذوف اى لا تبقى ما القى فيها ولا تذره بل تهلكه وقيل تقديره لا تبقى على من القى فيها ولا تذر غاية العذاب الا وصلته اليه والثانى انها مستانفة ١٢ ج ٧٣ قوله لواحة للبشر آه قرأ العامة بالرفع خبر مبتدأ مضمر اى هى لواحة وهذه القراءة مقوية للاستيناف فى لا تبقى وقرأ الحسن وابن ابى عبلة وزيد بن على وعطية العوفى بنصبها على الحال وفيها ثلاثة اوجه احدها انها حال من سقر والعامل فيها معنى التعظيم كما تقدم والثانى انها حال من لا تبقى والثالث من لا تذر وجعل الزمخشرى نصبها على الاختصاص للتهويل وجعلها الشيخ حالا مؤكدة قال لان النار التى لا تبقى ولا تذر لا تكون الا مغيرة للابشار ولواحة بناء مبالغة وفيها معنيان احدهما من لاح يلوح اى ظهر اى انها تظهر للبشر وهم الناس واليه ذهب الحسن وابن كيسان والثانى واليه ذهب جمهور الناس انها من لوحه اى غيره وسوده وقيل اللوح شدة العطش يقال لاحه العطش ولوحه اى غيره واللوح بالضم الهواء بين السماء والارض والبشر اما جمع بشرة اى مغيرة للجلود واما ان يكون المراد به الانس واللام فى للبشر مقوية كهى فى ان كنتم للرؤيا تعبرون وقراءة النصب فى لواحة مقوية لكون لا تبقى فى محل الحال وقوله عليها تسعة عشر هذه الجملة فيها الوجهان المتقدمان اعنى الحالية والاستيناف ١٢ ج ٧٤ قوله عليها تسعة عشر الخ اى وهم مالك ومعه ثمانية عشر وقيل تسعة عشر نقيبا وقيل تسعة عشر الف ملك والقول الثانى موافق لقوله تعالى وما يعلم جنود ربك الا هو وفى القرطبى قلت والصحيح ان شاء الله ان هؤلاء التسعة عشر هم الرؤساء والنقباء واما جملتهم فالعبارة تعجز عنها ١٢ صاوى مختصرا ٧٥ قوله قال بعض الكفار وهو ابو الاشد وكان شديد البطش وقال هذا القول لما قال ابو جهل وقت نزول هذه الاٰية اما يستطيع كل عشرة منكم ان ياخذوا احدا منهم وانتم الدهم كما فى المدارك ١٢ ٧٦ قوله الا فتنة الخ مفعول ثان لجعل على حذف مضاف اى الا سبب فتنة وقوله للذين صفة لفتنة وانما صار هذا العدد فتنة لهم من وجهين الاول ان الكفار يستهزؤن ويقولون لم لا يكونون ازيد من ذلك والثانى ان هذا العدد القليل كيف يتولى تعذيب اكثر العالم من الجن والانس من اول ما خلق الله الى قيام الساعة ١٢ صاوى ٧٧ قوله ليستيقن الذين آه متعلق بجعلها والمراد الجعل بالقول فاخبار الله بانهم على هذا العدد المخصوص عليه لاستيقانهم والوصف اعنى افتتان الكفار بهذا العدد لا مدخل له كانه قال وما جعلنا عدتهم الا تسعة عشر فوضع فتنة للذين كفروا موضع تسعة عشر لان حال هذه العدة القليلة ان يفتتن بها الكافر كانه قيل ولقد جعلنا عدتهم عدة من شانها ان يفتتن بها لاجل استيقان المؤمن وحيرة الكافرين ١٢ كمالين ٧٨ قوله صدق النبى صلعم اے ليستيقنوا صدقه صلعم فى كونهم تسعة عشر الموافق لما فى كتابهم لانه مكتوب فيه انه تسعة عشر كذا اخرج عبد الرزاق عن قتادة انه قال يستيقن اهل الكتاب حين وافق عدد خزنة النار ما فى كتابهم واخرج الترمذى عن جابر قال قال ناس من اليهود لاناس من اصحاب النبى صلى الله عليه وسلم هل تعلم نبيكم عدد خزنة جهنم قالوا لا ندرى حتى نسأله فجاؤا الى النبى صلى الله عليه وسلم فقالوا كم عدد خزنة جهنم قال تسعة عشر ١٢ ك ٧٩ قوله من غيرهم اى غير اليهود فحصل التغاير فالمراد بالذين اوتوا الكتاب والمؤمنون اولا اليهود والمراد بالذين اوتوا الكتاب ثانيا هم النصارى والمؤمنون المذكورون بعدهم من غير اليهود بل من هذه الامة فاندفع ما يقال ان فى الاٰية تكرارا ١٢ صاوى ٨٠ قوله بالمدينة متعلق بيقول وذلك اخبار عما سيكون فى المدينة بعد الهجرة لان النفاق انما حدث بالمدينة ١٢ ك ٨١ قوله واعرب آه اى مثلا حالا اى من هذا والمعنى على المشابهة اى هذا حال كونه مشابها للمثل وبين وجه الشبه بقوله لغرابته الخ ويصح ان تكون ما مبتدأ وذا موصول خبره واراد الله صلة الموصول ١٢ ج ٨١ قوله واعرب حالا اى قوله تعالى مثلا او تمييز منه كقوله هذه ناقة الله لكم آية ولما كان ذكر هذا العدد فى غاية الغرابة وان مثله حقيق بان تسير به الركبان سيرها بالامثال سمى مثلا والمعنى اى شىء اراد الله بهذا العدد العجيب ١٢ مدارك ٥١ قوله فى الناقور الخ الناقور فاعول من النقر بمعنى التصويت واصله القرع الذى هو سبب الصوت ومنه المنقار لانه يقرع به ١٢ ك

يضل الله من يشاء ويهدي من يشاء وما يعلم جنود ربك الملائكة في قوتهم واعوانهم الا هو و
ما هي اي سقر الا ذكرى للبشر ○ كلا استفتاح بمعنى الا والقمر ○ والليل اذ بفتح الذال دبر ○ جاء بعد
النهار وفي قراءة اذا ادبر بسكون الذال بعدها همزة اي مضى والصبح اذا اسفر ○ ظهر انها اي سقر
لاحدى الكبر ○ البلايا العظام نذيرا حال من احدى وذكر لانها بمعنى العذاب للبشر ○ لمن شاء منكم
بدل من البشر ان يتقدم الى الخير او الجنة بالايمان او يتاخر ○ الى الشر او النار بالكفر كل نفس بما
كسبت رهينة ○ مرهونة ماخوذة بعملها في النار الا اصحب اليمين ○ وهم المؤمنون فناجون منها كائنون
في جنت يتساءلون ○ بينهم عن المجرمين ○ وحالهم ويقولون لهم بعد اخراج الموحدين من النار ما
سلككم ادخلكم في سقر ○ قالوا لم نك من المصلين ○ ولم نك نطعم المسكين ○ وكنا نخوض في
الباطل مع الخائضين ○ وكنا نكذب بيوم الدين ○ البعث والجزاء حتى اتنا اليقين ○ الموت فما تنفعهم
شفاعة الشافعين ○ من الملائكة والانبياء والصالحين والمعنى لا شفاعة لهم فما مبتدا لهم خبره متعلق
بمحذوف انتقل ضميره اليه عن التذكرة معرضين ○ حال من الضمير والمعنى اي شيء حصل لهم في اعراضهم عن الاتعاظ
كانهم حمر مستنفرة ○ وحشية فرت من قسورة ○ اسد اي هربت منه اشد الهرب بل يريد كل امرئ
منهم ان يؤتى صحفا منشرة ○ اي من الله تعالى باتباع النبي صلى الله عليه وسلم كما قالوا لن نؤمن لك حتى تنزل
علينا كتابا نقرؤه كلا ردع عما ارادوه بل لا يخافون الاخرة ○ اي عذابها كلا استفتاح انه اي القران
تذكرة ○ عظة فمن شاء ذكره ○ قراه فاتعظ به وما تذكرون بالياء والتاء الا ان يشاء الله هو
اهل التقوى بان يتقى واهل المغفرة ○ بان يغفر لمن اتقاه سورة القيمة مكية اربعون
اية بسم الله الرحمن الرحيم ○ لا زائدة في الموضعين اقسم بيوم القيمة ○ ولا اقسم بالنفس
اللوامة ○ التي تلوم نفسها وان اجتهدت في الاحسان جواب القسم محذوف اي لتبعثن دل عليه
ايحسب الانسان اي الكافر الن نجمع عظامه ○ للبعث والاحياء بلى نجمعها قادرين مع
جمعها على ان نسوي بنانه ○ وهو الاصابع اي نعيد عظامها كما كانت مع صغرها فكيف
بالكبيرة بل يريد الانسان ليفجر اللام زائدة ونصبه بان مقدرة اي ان يكذب امامه ○
اي يوم القيمة دل عليه يسئل ايان متى يوم القيمة ○ سوال استهزاء وتكذيب فاذا برق البصر ○
بكسر الراء وفتحها دهش وتحير لما راى مما كان يكذب به وخسف القمر ○ اظلم وذهب ضوءه

---

٥١ قوله وما يعلم جنود ربك الا هو لفرط كثرتها وفي حديث موسى عليه السلام انه سال ربه عن عدد اهل السماء فقال تعالى اثنا عشر سبطا عدد كل سبط عدد التراب وفي اسرار المحمدية ليس في العالم موضع بيت ولا زاوية الا هو معمور بالملائكة الا الله تعالى ١٢ ٥٢ قوله كلا ردع لمن انكرها وذهب اليه اكثر المفسرين ١٢ ٥٣ قوله بمعنى الا بفتح الهمزة وتخفيف اللام المفيدة للتنبيه على تحقق ما بعدها ١٢ جمل ٥٣ قوله بمعنى الا الخ وذكر البيضاوي انه ردع لمن انكرها او انكار لان يكون لهم ذكرى وقال الرضي انها بمعنى حقا ١٢ ك ٥٤ قوله اذا دبر الخ من دبر بلا همزة قبلها كما هو قراءة ابي عمرو وابن كثير وابن عامر والكسائي وابي بكر يقال دبرني فلان اي جاء خلفي فالليل ياتي خلف النهار فيكون المعنى والليل اذا اقبل كذا نقل عن القطرب ١٢ ك ٥٥ قوله وفي قراءة اي لنافع وحمزة وحفص اذ ادبر بسكون الذال من اذ بعدها همزة فيكون اذ بلا الف وادبر من الادبار اي مضى وذهب ١٢ ك ٥٦ قوله انها لاحدى الكبر آه اي البلايا الكبر كثيرة وسقر واحدة منها وقيل انها احدى دركات الكبر السبع لانها جهنم ولظى والحطمة وسقر والسعير والهاوية الكبر جمع كبرى والمطرد جمعه على فعل وفعلة فنزلت الالف منزلة التاء ١٢ كمالين ٥٧ قوله نذيرا للبشر آه فيه اوجه احدها انه تمييز عن احدى لما تضمنه من معنى التعظيم كانه قيل اعظم الكبر انذارا فنذير بمعنى الانذار كنكير بمعنى الانكار والثاني انه مصدر بمعنى الانذار ايضا ولكنه نصب بفعل مقدر قاله الفراء الثالث انه فعيل بمعنى مفعل وهو حال من الضمير في انها قاله الزجاج الرابع انه حال من الضمير في احدى لما تضمنت من معنى التعظيم كانه قيل اعظم الكبر منذرة الخامس انه حال من فاعل قم فانذر اول السورة السادس انه مصدر منصوب بانذر اول السورة السابع انه حال من الكبر الثامن انه حال من ضمير الكبر التاسع انه حال من احدى الكبر قاله ابن عطية العاشر انه منصوب باضمار اعني وقيل غير ذلك ١٢ ج ٥٨ قوله وذكر الخ اي جعل مذكرا مع تانيث ذي الحال ١٢ ك ٥٩ قوله بدل من البشر اي فالجار والمجرور بدل من الجار والمجرور ١٢ ك ٦٠ قوله مرهونة ماخوذة بعملها في النار قال القاضي كالشتيمة بمعنى الشتم وليس فعيلا بمعنى مفعول فانها لا تؤنث ١٢ كمالين ٦١ قوله وهم المؤمنون روى الحاكم وصححه عن علي رض انهم اطفال المؤمنين لانهم لا اعمال لهم يرهنون بها ١٢ ك ٦٢ قوله كائنون في جنات اشار بذلك الى ان قوله في جنات متعلق بمحذوف خبر عن مبتدأ مقدر اي هم وهذه الجملة مستانفة واقعة في جواب سوال مقدر والتقدير ما شانهم وحالهم ١٢ صاوي ٦٣ قوله في جنات آه يجوز ان يكون خبر مبتدأ مضمر اي هم في جنات وان يكون حالا من اصحاب اليمين وان يكون حالا من فاعل يتساءلون ذكرهما ابو البقاء ويجوز ان يكون ظرفا ليتساءلون وهو اظهر من الحالية من فاعل ويتساءلون يجوز ان يكون على بابه اي يسال بعضهم بعضا وان يكون بمعنى يسالون اي يسئلون غيرهم ١٢ ج ٦٤ قوله ويقولون لهم اي للمجرمين وهذا القول خطاب اهل الجنة لاهل النار وهو غير السوال المتقدم فيما بينهم والحاصل ان اهل الجنة حين يستقرون فيها وينادي المنادي يا اهل الجنة خلود بلا موت ويا اهل النار خلود بلا موت يسال بعضهم بعضا عن معارفهم المجرمين الذين خلدوا في النار ثم يكشف لهم عنهم فيخاطبونهم بقولهم ما سلككم في سقر ١٢ ك ٦٥ قوله ما سلككم في سقر لما استشكل الجمع بين قوله يتساءلون عن المجرمين وبين قوله ما سلككم في سقر فان الاول يقتضي سوال غيرهم عن حالهم والثاني سوالهم عن حالهم اشار الى دفعه بان السوال مرة فيما بينهم ثم يتساءلون المجرمين بعد اخراج الموحدين عن النار ١٢ كمالين ٦٦ قوله وكنا نخوض الخوض الشروع في الباطل اي نقول الباطل والزور في آيات الله۔ مدارك وفي الصراح خوض بسخن درآمدن وبكاري درشدن ١٢ ٦٧ قوله وكنا نكذب بيوم الدين تخصيص بعد تعميم لان الخوض في الاباطيل عام شامل لتكذيب يوم الدين وغيره ١٢ صاوي ٦٨ قوله فما تنفعهم شفاعة الشافعين اي من الملئكة والنبيين والصالحين لانها للمؤمنين دون الكافرين وفيه دليل ثبوت الشفاعة للمؤمنين في الحديث ان من امتي من يدخل الجنة بشفاعته اكثر من ربيعة ومضر ١٢ مدارك ٦٩ قوله والمعنى لا شفاعة لهم اي فالنفي مسلط على القيد والمقيد معا وهذا خلاف القاعدة من ان النفي اذا دخل على مقيد تسلط على القيد فقط فهنا ليس المراد انه توجد شفاعة لكنها غير نافعة بل المراد لا توجد شفاعة اصلا ١٢ صاوي ٧٠ قوله متعلق بمحذوف اي حصل لهم وقوله انتقل ضميره اي ضمير هذا المحذوف اي الضمير الذي كان مستكنا فيه وقوله اليه اي الى هذا الخبر الذي هو الجار والمجرور ١٢ جمل ٧١ قوله انتقل ضميره اي ضمير الذي كان مستكنا في المحذوف وقوله اليه اي الى هذا الخبر الذي هو الجار والمجرور لان القاعدة ان الجار والمجرور اذا وقع خبرا حذف متعلقه وجوبا وانتقل ضميره اليه وسمي حينئذ ظرفا او جارا ومجرورا مستقرا لاستقرار الضمير فيه ١٢ صاوي ٧٢ قوله قسورة اسد قال الزمخشري فعولة من القسر وهو القهر والتفسير بالاسد ماثور عن ابي هريرة وعن ابي موسى الاشعري هم الرماة وروى عنهما ابن المنذر وعن مجاهد وقتادة وعطاء ايضا هم الرماة وروى ابن المنذر عن ابن عباس ما اعلم بلغة احد من العرب ان القسورة الاسد هم عصبة الرجال ١٢ ك ٧٣ قوله اي هربت منه الخ اي شبهوا في اعراضهم عن القرآن بحمر جدت في نفارها ١٢ ك ٧٤ قوله كما قالوا لن نؤمن لك الخ روى ابن المنذر عن قتادة في قوله بل يريد كل امرئ منهم ان يؤتى صحفا منشرة قال قد قال قائلون من الناس للنبي صلى الله عليه وسلم ان سرك ان نتابعك فاتنا بكتاب خاصة يامرنا باتباعك ١٢ كمالين ٧٥ قوله واهل المغفرة اي هو جدير بان يغفر لمن اتقاه وورد في الحديث انه صلى الله عليه وسلم قال في هذه الآية يقول الله تعالى انا اهل ان اتقى فمن اتقى ان يشرك بي غيري فانا اهل ان اغفر له ١٢ صاوي ٧٦ قوله التي تلوم نفسها وان اجتهدت في الاحسان يشير الى ان التشديد فيه للمبالغة بان تلوم نفسها وان اجتهدت في الاحسان فان كانت عملت خيرا قال هلا ازددت وان عملت شرا قال ليتني لم افعل اخرج ابن المنذر عن ابن عباس اللوامة هي التي تلوم على الخير والشر يقول لو فعلت كذا وكذا واخرج عبد بن حميد عن الحسن قال ان المؤمن لا تراه الا يلوم نفسه ما اردت بكلمتي ما اردت باكلتي ما اردت بحديث نفسي ولا اراه الا يعاتبها وان الفاجر يمضي قدما لا يعاتب نفسه ١٢ ك ٧٧ قوله وان اجتهدت في الاحسان اي تلوم نفسها ابدا في التقصير والتقاعد عن الخيرات وان احسنت لحرصها على الزيادة في الخير واعمال البر تيقنا بالجزاء ١٢ روح ٧٨ قوله الن نجمع عظامه آه تكتب موصولة هنا وليس بين الهمزة واللام نون في الرسم كما ترى وان مخففة من الثقيلة واسمها ضمير الشان ولن وما في حيزها في موضع الخبر والفاصل هنا حرف النفي وان المخففة وما في حيزها سادة مسد مفعولي حسب او مفعول على الخلاف ١٢ ج ٧٩ قوله بلى قادرين آه ايجاب لما بعد النفي المنسحب عليه الاستفهام والعامة على نصب قادرين وفيه قولان اشهرهما انه منصوب على الحال من فاعل الفعل المقدر المدلول عليه بحرف الجواب اي بلى نجمعها قادرين والثاني انه منصوب على خبر كان مضمرة اي بلى كنا قادرين في الابتداء وهذا ليس بواضح وقرا ابن ابي عبلة قادرون رفعا على خبر ابتداء مضمر اي بلى نحن قادرون ١٢ جمل ٨٠ قوله مع جمعها والمعنى بلى قادرين مع جمعها على ان نسوي بنانه يعني ليس انحصار القدرة على جمعها فقط بل مع جمعها نقدر على ان نسوي بنانه وصغير غيره بل قادرين على جمعها ١٢ ٨١ قوله اللام زائدة ونصبه بان مقدرة اي يريد الانسان ان يفجر امامه وفي جعل اللام زائدة غنية عما قاله غيره من تقدير المفعول له اي يريد للانسان شهواته ومعاصيه ومن جعل الفعل منزلة اللازم ومن جعله في معنى المصدر مبتدأ اي ارادة الانسان كائنة ليفجر امامه ١٢ ك ٨٢ قوله اي ان يكذب امامه يشير الى ان الفجور بمعنى التكذيب وامامه مفعوله والضمير فيه للانسان كذا روى ابن جرير وعن ابن عباس هو الكافر يكذب بالبعث والحساب ١٢ ك ٨٣ قوله برق البصر برق بالتحريك خيره شدن چشم ومنه قوله

61/1

٥١ قوله فطلعا من المغرب اى فالجمع بمعنى طلوعهما من سمت واحد غير معتاد ولا ينافيه الخسوف فانه ليس بمعنى مصطلح اهل الهيئة الذى يحصل عند المقابلة بل هو مستعار للمحاق وقد يحجاب الظن يجوز ان يكون الخسف فى وسط الشهر والجمع فى آخره اذ لا دلالة على اتحاد وقتهما ١٢ كمالين ٥٢ قوله او ذهب ضوءهما اى فالجمع بينهما فى وصف ذهاب نورهما وقيل جمع بينهما فلا يكون كل واحد فى فلك وقال عطاء بن يسار يجمعان يوم القيمة ثم يقذفان فى البحر فيكونان نار الله الكبرى ١٢ ٥٣ قوله المفر الخ هو مصدر ميمى لا اسم مكان فان القياس فيه الكسر ١٢ك ٥٤ قوله لا وزر الخ قال الزمخشرى كل ما التجأت اليه من جبل وغيره وتخلصت فيه فهو وزرك واشتقاقه من الوزر وهو الثقل ١٢ ٥٤ قوله لا وزر بالفارسية پناه گاه نباشد وخبر لا محذوف اى لا وزر له ١٢ ٥٥ قوله الى ربك يومئذ اى يوم اذ كانت هذه الامور المذكورة وقوله المستقر مبتدأ خبره الجار قبله ويجوز ان يكون مصدرا بمعنى الاستقرار وان يكون مكان الاستقرار ويومئذ منصوب بفعل مقدر ولا ينتصب بمستقر لانه ان كان مصدرا فلتقدمه عليه وان كان مكانا فلا عمل له البتة ١٢ جمل ٥٦ قوله باول عمله وآخره كذا روى عن مجاهد وابن عباس ما قدم عمله الصالح والسيئ الذى عمله فى حيوته وما اخر سنته التى يعمل بها بعد موته حسنة او سيئة وقيل ما تقدم من عمل عمله وما اخر تركه ١٢ك ٥٧ قوله بل الانسان مبتدأ وبصيرة خبر وعلى نفسه متعلق ببصيرة وتانيث الخبر باعتبار ان المراد بالانسان جوارحه او ان الهاء للمبالغة كما قال المفسر والمعنى انه لا يحتاج الى شاهد غير جوارحه بل هى تكفى فى الشهادة عليه ١٢ صاوى

وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۝ فطلعا من المغرب او ذهب ضوءهما وذلك فى يوم القيمة يَقُوْلُ الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ اَيْنَ الْمَفَرُّ ۝ الفرار كَلَّا ردع عن طلب الفرار لَا وَزَرَ ۝ لا ملجأ يتحصن به اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ ِۨالْمُسْتَقَرُّ ۝ مستقر الخلائق فيحاسبون ويجازون يُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ بِمَا قَدَّمَ وَاَخَّرَ ۝ باول عمله وآخره بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰى نَفْسِهٖ بَصِيْرَةٌ ۝ شاهد تنطق جوارحه بعمله والهاء للمبالغة فلا بد من جزائه وَّلَوْ اَلْقٰى مَعَاذِيْرَهٗ ۝ جمع معذرة على غير قياس اى لو جاء بكل معذرة ما قبلت منه قال تعالى لنبيه لَا تُحَرِّكْ بِهٖ بالقرآن قبل فراغ جبريل منه لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ ۝ خوف ان ينفلت منك اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ فى صدرك وَقُرْاٰنَهٗ ۝ قراءتك اياه اى جريانه على لسانك فَاِذَا قَرَاْنٰهُ عليك بقراءة جبريل فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ۝ استمع قراءته فكان صلى الله عليه وسلم يستمع ثم يقرأ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ ۝ بالتفهيم لك والمناسبة بين هذه الآية وما قبلها ان تلك تضمنت الاعراض عن آيات الله تعالى وهذه تضمنت المبادرة اليها بحفظها كَلَّا استفتاح بمعنى الا بَلْ تُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ ۝ الدنيا بالتاء والياء فى الفعلين وَتَذَرُوْنَ الْاٰخِرَةَ ۝ فلا تعملون لها وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ اى فى يوم القيامة نَّاضِرَةٌ ۝ حسنة مضيئة اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ۝ وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ بَاسِرَةٌ ۝ كالحة شديدة العبوس تَظُنُّ توقن اَنْ يُّفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ ۝ داهية عظيمة تكسر فقار الظهر كَلَّا بمعنى الا اِذَا بَلَغَتِ النفس التَّرَاقِيَ ۝ عظام الحلق وَقِيْلَ قال من حوله مَنْ رَاقٍ ۝ يرقيه ليشفى وَّظَنَّ ايقن من بلغت نفسه ذلك اَنَّهُ الْفِرَاقُ ۝ فراق الدنيا وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ ۝ اى احدى ساقيه بالاخرى عند الموت او التفت شدة فراق الدنيا بشدة اقبال الآخرة اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ ِۨالْمَسَاقُ ۝ اى السوق وهذا يدل على العامل فى اذا والمعنى اذا بلغت النفس الحلقوم تساق الى حكم ربها فَلَا صَدَّقَ الانسان وَلَا صَلّٰى ۝ اى لم يصدق ولم يصل وَلٰكِنْ كَذَّبَ بالقرآن وَتَوَلّٰى ۝ عن الايمان ثُمَّ ذَهَبَ اِلٰى اَهْلِهٖ يَتَمَطّٰى ۝ يتبختر فى مشيته اعجابا اَوْلٰى لَكَ فيه التفات عن الغيبة والكلمة اسم فعل واللام للتبيين اى وليك ما تكره فَاَوْلٰى ۝ اى فهو اولى بك من غيرك ثُمَّ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ۝ تاكيد اَيَحْسَبُ يظن الْاِنْسَانُ اَنْ يُّتْرَكَ سُدًى ۝ هملا لا يكلف بالشرائع اى لا يحسب ذلك اَلَمْ يَكُ اى كان نُطْفَةً مِّنْ مَّنِيٍّ يُّمْنٰى ۝ بالياء والتاء تصب فى الرحم ثُمَّ كَانَ المنى عَلَقَةً فَخَلَقَ الله منها الانسان فَسَوّٰى ۝ عدل اعضاءه فَجَعَلَ مِنْهُ من المنى الذى صار علقة اى قطعة دم ثم مضغة اى

٥٨ قوله شاهد تنطق جوارحه اى جوارحه تشهد عليه بما عمل فهو شاهد على نفسه بشهادة جوارحه وهذا قول ابن عباس وسعيد بن جبير ومقاتل ١٢ كبير ٥٩ قوله غير قياس فانه جمع معذر وذلك اولى وفيه نظر بيضاوى ووجه النظر ما قال صاحب الكشاف ان المعاذير ليست جمع معذرة بل اسم جمع له وعبارته فان قلت اليس قياس المعذرة ان تجمع على معاذر دون الياء لا على معاذير قلت المعاذير ليس جمع معذرة بل اسم جمع لها ١٢ ٥٩ قوله على غير قياس كالمناكير فى المنكر والمراسيل فى المرسل وهو المراد من قول الزمخشرى اسم جمع لانه يطلق على الجموع المخالفة للقياس ١٢ك ٦٠ قوله اى لو جاء بكل معذرة اشار بذلك الى ان فى الكلام استعارة تبعية حيث شبه المجئ بالعذر بالقاء الدلو فى البئر للاستقاء به واشتق من الالقاء القى بمعنى جاء ١٢ صاوى ٦١ قوله استمع قراءته فالقرآن مصدر بمعنى القراءة كالغفران بمعنى المغفرة مضاف الى مفعوله ١٢ روح ٦٢ قوله المناسبة بين هذه الآية اى قوله لا تحرك الخ والمراد بالآية الجنس والا فالمذكور ثلاث آيات وقوله وما قبلها وهو قوله تعالى ايحسب الانسان الى قوله معاذيره وقوله تضمنت الخ اى لانها فى منكرى البعث وهو كافر معرض عن القرآن جمل واعلم انه زعم قوم من قدماء الروافض ان هذا القرآن قد غير وبدل وزيد فيه ونقص عنه واحتجوا عليه بانه لا مناسبة بين هذه الآية وبين ما قبلها ولو كان هذا الترتيب من الله تعالى لما كان الامر كذلك كما فى الكبير فدفع الشارح وبين المناسبة بقوله والمناسبة الخ وبين الرازى وجوها كثيرة فى المناسبة ١٢ ٦٣ قوله ناضرة الخ بالفارسية تازه قال فى عقائد النسفى وشرحه وقد ورد الدليل السمعى بايجاب رؤية المؤمنين الله تعالى فى الدار الآخرة اما الكتاب فقوله تعالى وجوه يومئذ ناضرة الى ربها ناظرة واما السنة فقوله عم انكم سترون ربكم كما ترون القمر ليلة البدر وهو مشهور رواه احد وعشرون من اكابر الصحابة رضوان الله عليهم وبالاجماع فهو ان الامة كانوا مجمعين على وقوع الرؤية فى الآخرة انتهى ١٢ ٦٤ قوله الى ربها ناظرة اى يرونه سبحانه وتعالى فى الآخرة وقال الزمخشرى لا يجوز ان يكون هذا معناه لانه يلزم ان يكونوا فى المحشر لا ينظرون الى غير وجه الله ولا شك فى بطلانه فمعلوم انهم ينظرون الى اشياء لا يحيط بها الحصر فالذى يصح ان يقال فى معناه ان يكون من قول الناس انا الى فلان ناظر ما يصنع بى يريد معنى التوقع والرجاء انتهى يعنى ان الكلام كناية عن معنى توقع الثواب ورجائه ولا يعنى ان النظر مستعمل فى معنى الانتظار فلا يرد عليه ما اورده القاضى وغيره بان الانتظار والرجاء لا يسند الى الوجه وان النظر بمعنى الانتظار لا يتعدى بالى بل بنفسه ولكن الاحاديث الصحاح فى تفسير الآية واقوال السلف والخلف على رؤية الله تعالى بحيث يعد المكابر معاندا منها ما اخرجه الترمذى والحاكم عن ابن عمر قال قال النبى صلى الله عليه وسلم الى ربها ناظرة تنظر كل يوم فى وجه الله ولابن مردويه عن انس مرفوعا ينظرون الى ربهم بلا كيفية ولا حد محدود ولا صفة معلومة واخرج ابن جرير عن الحسن الى ربها ناظرة تنظر الى الخالق ولابن مردويه عن ابن عباس تنظر الى وجه ربها باصرة وما قاله من انه لا يجوز معناه المروية لانه يلزم ان يكونوا فى المحشر لا يرون لغير وجه الله فجوابه انهم حين يرون ربهم لا يلتفتون الى غيره والنظر الى غيره فى جنب النظر اليه لا يعد نظرا والذهاب الى الكناية وترك الحقيقة خلاف الظاهر على ان الانتظار والتوقع لا يلائم مقام المدح ١٢ك ٦٥ قوله فقار جمع فقرا استخوان پشت ١٢ صراح ٦٦ قوله عظام الحلق اضافها اليه لقربها منه والا فالتراقى العظام المكتنفة لثغرة النحر يمينا وشمالا ولكل انسان ترقوتان ١٢ صاوى ٦٧ قوله قال من حوله الخ قيل هذا من قول الملئكة يقول بعضهم لبعض من يرقى بروحه فيصعد بها ملئكة الرحمة او ملئكة العذاب وعلى هذا من الرقى بمعنى الصعود ١٢ك ٦٨ قوله والتفت الساق التفات در خود پيچيدن ١٢ صراح ٦٩ قوله اى احدى ساقيه بالاخرى عند الموت او التفت شدة فراق الدنيا بشدة اقبال الآخرة وعلى هذا عبارة عن شدة الامر على ما مر فى سورة القلم وعلى الوجه الاول هو على حقيقته ١٢ك ٧٠ قوله اى السوق فالمساق مصدر ميمى بمعنى السوق بالفارسية راندن ١٢ روح ٧١ قوله وهذا اى قوله الى ربك يومئذ المساق وقوله يدل على العامل فى اذا اى الذى هو جوابها وقد بينه الشارح بقوله تساق الى حكم ربها ١٢ جمل ٧٢ قوله اولى لك فاولى بالفارسية واى بر تو اى انسان مكذب پس واى بر تو ١٢ ٧٣ قوله والكلمة اسم فعل اى مبنية على السكون لا محل لها من الاعراب والفاعل ضمير مستتر يعود على ما يفهم من السياق وهو كون هذه الكلمة تستعمل فى الدعاء بالمكروه وقوله للتبيين اى تبيين المفعول ١٢ جمل ٧٤ قوله والكلمة اسم فعل اى اسم لفعل ماض فاللام للتبيين كما فى قوله هيت لك اى اقول لك واخاطبك و قيل اللام مزيدة اى وليك ما تكره وقيل هو فعل ماض دعائى من الولى اى ولاك الله ما تكرهه ويقرب منه قول الاصمعى قاربه ما يهلكه واستحسنه الجوهرى وقيل اسم وزنه فعل ومعناه الويل لك وانه مقلوب منه وقيل وزنه فعلى من آل يؤل اى عقباك النار وقيل الاحسن انه افعل التفضيل خبر لمبتدأ مقدر اى النار اولى لك وانت احق بها وانت اجدر بهذا العذاب واحق ١٢ك ٧٥ قوله اى وليك ما تكره اى مشتق من الولى وهو القرب والمراد دعاء عليه بان يليه مكروه واصله اولاك ما تكره لكن قال الشارح وليك اى قرب منك ما تكره ومعناهما واحدة ١٢ ٧٦ قوله اى فهو اولى بك اى فالكلمة الثانية افعل تفضيل فدلت الاولى على الدعاء عليه بقرب المكروه منه ودلت الثانية على الدعاء عليه بان يكون اقرب اليه من غيره هذا ما سلكه الشارح فى تقرير هذا المقام وانفرد من غيره من المفسرين وهو حسن جدا ١٢ جمل ٧٧ قوله ثم اولى لك فاولى تاكيد وقيل ويل لك فى القبر وويل لك حين البعث وويل لك فى النار ١٢ك ٧٨ قوله هملا بفتح الهاء والميم كذا فى نسخة صحيحة فى القاموس الهمل محركا السدى المتروك ليلا او نهارا ١٢ك ٧٩ قوله الم يك نطفة استدلال على قوله قادرين على ان نسوى بنانه والاستفهام للتقرير ١٢ ص

قطعة لحم الزوجين النوعين الذكر والانثى ○ يجتمعان تارة وينفرد كل منهما عن الآخر تارة أليس

ذلك الفعال لهذه الاشياء بقادر على ان يحيى الموتى ○ قال صلى الله عليه وسلم بلى سورة الانسان

ع ٢ ١٠ ١٨

مكية او مدنية احدى وثلثون آية بسم الله الرحمن الرحيم ○ هل قد أتى على

الانسان آدم حين من الدهر اربعون سنة لم يكن فيه شيئا مذكورا ○ كان فيه مصورا من طين لا

يذكر او المراد بالانسان الجنس وبالحين مدة الحمل انا خلقنا الانسان الجنس من نطفة امشاج

اخلاط اى من ماء الرجل وماء المرأة المختلطين الممتزجين نبتليه نختبره بالتكليف والجملة مستانفة

كذا رواه عبد بن حميد عن ابن عباس ١٢ ك

او حال مقدرة اى مريدين ابتلاءه حين تاهله فجعلناه بسبب ذلك سميعا بصيرا ○ انا هديناه

السبيل بيناله طريق الهدى ببعث الرسل اما شاكرا اى مؤمنا واما كفورا ○ حالان من

مقدرة اسلامه او كفره ١٢ ك

المفعول اى بيناله فى حال شكره او كفره المقدرة واما لتفصيل الاحوال انا اعتدنا هيأنا للكافرين

صفة للحال ١٢ ك

سلاسل يسحبون بها فى النار واغلالا فى اعناقهم تشد فيها السلاسل وسعيرا ○ نارا مسعرة

اى مهيجة يعذبون بها ان الابرار جمع بر او بار وهم المطيعون يشربون من كأس هو

وذلك على قول من لم يجوز جمع فاعل على افعال ١٢ ك

اناء شرب الخمر وهى فيه والمراد من خمر تسمية للحال باسم المحل ومن للتبعيض كان

مزاجها ما تمزج به كافورا ○ عينا بدل من كافور فيها رائحته يشرب بها منها عباد الله اولياءه

بيان لوجه تسمية بالكافور ١٢

يفجرونها تفجيرا ○ يقودونها حيث شاؤا من منازلهم يوفون بالنذر فى طاعة الله ويخافون

يوما كان شره مستطيرا ○ منتشرا ويطعمون الطعام على حبه اى الطعام وشهوتهم له مسكينا

فقيرا ويتيما لا اب له واسيرا ○ يعنى المحبوس بحق انما نطعمكم لوجه الله لطلب ثوابه لا

حال بتقدير القول ١٢

نريد منكم جزاء ولا شكورا ○ شكرا فيه على الاطعام وهل تكلموا بذلك او علمه الله منهم

علكة

فاثنى عليهم به قولان انا نخاف من ربنا يوما عبوسا تكلح الوجوه فيه اى كريه المنظر لشدته

يشير الى انه مجاز فى الاسناد كقولهم نهاره صائم ١٢ ك

قمطريرا ○ شديدا فى ذلك فوقهم الله شر ذلك اليوم ولقهم اعطاهم نضرة حسنا واضاءة

فى وجوههم وسرورا ○ وجزهم بما صبروا بصبرهم عن المعصية جنة ادخلوها وحريرا ○ البسوه

متكئين حال من مرفوع ادخلوها المقدرة وكذا لا يرون فيها على الارائك السرر فى الحجال

لا يرون يجدون حال ثانية فيها شمسا ولا زمهريرا ○ اى لا حرا ولا بردا وقيل الزمهرير القمر

اى من القدر المذكور ١٢

فهى مضيئة من غير شمس ولا قمر ودانية قريبة عطف على محل لا يرون اى غير رائين عليهم

اى منصوب المحل على الحالية ١٢ ك

١ه قوله النوعين اى لاخصوص الفردين فقد تحمل المرأة بذكرين وانثى وبالعكس ١٢ صاوى ٢ه قوله قال صلى الله عليه وسلم آه عبارة الخطيب روى انه صلى الله عليه وسلم كان اذا قرأها قال سبحانك اللهم بلى رواه ابو داؤد والحاكم وقال ابن عباس من قرأ سبح اسم ربك الاعلى اماما كان او غيره فليقل سبحان ربى الاعلى ومن قرأ لا اقسم بيوم القيامة الى آخرها فليقل سبحانك اللهم بلى اماما كان او غيره وروى البغوى بسنده عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قرأ منكم والتين والزيتون فانتهى الى آخرها أليس الله باحكم الحاكمين فليقل بلى وانا على ذلك من الشاهدين ومن قرأ والمرسلات فبلغ فباى حديث بعده يؤمنون فليقل آمنا بالله انتهت وقوله اماما كان او غيره يقتضى ان هذه الكلمة وهى بلى لا تبطل الصلوة وهو كذلك لانها ذكر وتقديس وتنزيه لله تعالى ١٢ ك وج ٣ه قوله هل اى استفهام تقرير وتقريب فان هل بمعنى قد ابو السعود وفى الكبير اتفقوا ان هل ههنا وفى قوله تعالى هل اتاك حديث الغاشية بمعنى قد ١٢ ٤ه قوله على الانسان فسره هنا بآدم وفيما ياتى بالجنس وفيه ان المعرفة اذا اعيدت معرفة كانت عينا الا ان يجاب بان القاعدة اغلبية او يقدر مضاف فى قوله خلقنا الانسان اى ذريته والاضافة تاتى لادنى ملابسة ١٢ صاوى ٥ه قوله حين من الدهر الحين طائفة من الزمان الممتد الغير المحدود والمراد به ههنا اربعون سنة كما جزم به البغوى وعن ابن عباس مائة وعشرون سنة ١٢ ك ٦ه قوله اربعون سنة واختلف فى المراد من الانسان فقال قتادة وعكرمة والشعبى هو آدم عليه السلام مرت عليه اربعون قبل ان تنفخ فيه الروح وهو ملقى بين مكة والطائف وعن ابن عباس رضى الله تعالى عنهما فى رواية الضحاك انه خلق من طين فاقام اربعين سنة ثم من حمأ مسنون اربعين سنة ثم من صلصال اربعين سنة ثم خلقه بعد مائة وعشرين سنة ثم نفخ فيه الروح خطيب او المراد بالانسان جنس الانسان لقوله من نطفة لان آدم لم يخلق منها ١٢ ٧ه قوله لم يكن شيئا مذكورا بل كان شيئا منسيا غير مذكور بالانسانية اصلا نطفة فى الاصلاب فما بين كونه نطفة وكونه شيئا مذكورا بالانسانية مقدار محدود من الزمان وتقدم عالم الارواح لا يوجب كونه شيئا مذكورا عند الخلق ما لم يتعلق بالبدن ولم يخرج الى عالم الاجسام ١٢ روح ٨ه قوله فيه الخ يشير الى ان الجملة وصف لحين بحذف العائد وقد يجعل حالا من الانسان اى اتى عليه حين غير مذكور ١٢ ك ٩ه قوله وبالحين مدة الحمل يعنى مدة لبثه فى بطن امه الى ان صار شيئا مذكورا بين الناس ١٢ ك ١٠ه قوله امشاج اخلاط من مشجت الشئ اذا خلطت وهو جمع مشيج او مشج وانما وصف النطفة بالجمع لان المراد بها مجموع الرجل والمرأة والجمع قد يطلق على ما فوق الواحد او لان المراد بها اجزاؤها المختلفة فى الرقة والقوام والخواص ولذلك يصير كل جزء منها مادة عضو وقال الزمخشرى افعال قد يلى مفردا نادرا وقد عد منه الفاظا وعليه ذهب سيبويه فى لفظ الانعام ١٢ ك ١١ه قوله نبتليه يجوز فى هذه الجملة وجهان احدهما انها حال من فاعل خلقنا اى خلقنا حال كوننا مبتلين والثانى انها حال من الانسان وصح ذلك لان فى الجملة ضميرين كل منهما يعود على ذى الحال ثم هذه الحال يجوز ان تكون مقارنة ان كان المعنى نبتليه بتصريفه فى بطن امه نطفة ثم علقة كما قاله ابن عباس وان تكون مقدرة ان كان نبتليه نختبره بالتكليف لانه وقت خلقه غير مكلف وفيما نختبر به وجهان احدهما ما قال الكلبى نختبره بالخير والشر والثانى قال الحسن نختبر شكره فى السراء والضراء وصبره فى الفقد وقيل نبتليه نكلفه بالعمل بعد الخلق قاله مقاتل وقيل ليكون مامورا بالطاعة ومنهيا عن المعاصى ١٢ جمل ١٢ه قوله حين تاهله اى لسيرورته اهلا للتكليف وانما جعل ان قوله نبتليه حالا مقدرة لان الابتلاء بالتكاليف لما يكون بعد جعله سميعا بصيرا لا قبله ١٢ ١٣ه قوله سميعا بصيرا اى عظيم السمع والبصر وخصهما بالذكر لانهما انفع الحواس وقدم السمع لانه انفع فى المخاطبات ولان الآيات المسموعة ابين من الآيات المرئية ولان البصر يعم البصيرة وهى تتضمن الجميع فيكون من ذكر العام بعد الخاص ١٢ صاوى ١٤ه قوله انا هديناه السبيل تعليل لقوله نبتليه والمراد بالهداية الدلالة ١٢ صاوى ١٥ه قوله اما شاكرا واما كفورا لم يقل كافرا مشاكلة لشاكرا اما مراعاة لرؤس الآى او لان الشاكر قليل والكافر كثير فعبر فى جانب الكفر بصيغة المبالغة ١٢ صاوى ١٦ه قوله حالان من المفعول اى من مفعول هديناه اى هديناه مبينا له كلتا حالتيه ١٢ خطيب ١٧ه قوله يسحبون بها سحب كشيدن ١٢ صراح ١٨ه قوله واغلالا جمع غل بالضم وهو ما تطوق به الرقبة للتعذيب بالفارسية طوق ١٢ ١٩ه قوله هو اناء الخ ويمكن ان يراد معناه وهو الاناء ويكون من الابتدائية ٢٠ه قوله وهى فيه فان لم تكن فيه فهو اناء جمل وفى روح البيان على قوله من كاس هى الزجاجة اذا كانت فيها خمر وتطلق على نفس الخمر ايضا على طريق ذكر المحل وارادة الحال وهو المراد ههنا عند الاكثر ١٢ ٢١ه قوله كان مزاجها كافورا بالفارسية كه آميزش وى كافور باشد فى الصراح مزج آميختن شراب ١٢ ٢٢ه قوله كافورا هو عين فى الجنة يمزج الخمر بمائها كذا روى عن عطاء وقال قتادة ثم يمزج لهم بالكافور ويختم لهم بالمسك اخرجه عنه ابن المنذر وقال ارباب التاويل يخلق فيها رائحة الكافور وبياضه وبرده فكانها مزجت به ١٢ ك ٢٣ه قوله بدل من كافورا على ما ذكره المص انه عين ولو اريد به الكافور نفسه فعينا اما بدل من محل من كاس بحذف مضاف اى خمر عين او منصوب على الاختصاص ١٢ ك ٢٤ه قوله يشرب بها آه فى الباء اوجه احدها انها مزيدة اى يشربها ويدل له قراءة ابن ابى عبلة يشربها معدى الى الضمير بنفسه الثانى انها بمعنى من الثالث انها حالية اى ممزوجة بها الرابع انها متعلقة بيشرب والضمير يعود على الكاس اى يشربون العين بتلك الكاس والباء للالصاق كما تقدم فى قول الزمخشرى الخامس انه على تضمين يشربون معنى يلتذون بها شاربين السادس انه على تضمينه معنى يرتوون اى يرتوى بها عباد الله ويحتمل ان تكون بمعنى من والجملة من قوله يشرب بها فى محل نصب صفة لعينا ان جعلنا الضمير فى بها عائدا على عينا ولم نجعله مفسرا للناصب كما قاله ابو البقاء وقرأ عبد الله قافورا بالقاف بدل الكاف وهذا من التعاقب بين الحرفين ١٢ جمل ٢٥ه قوله منتشرا من استطار الحريق والفجر اى انتشر وظهر وهو ابلغ من طار لان زيادة البنية تدل على زيادة المعنى وللطلب زيادة دلالة عليه لان ما يطلب من شانه ان يبالغ فيه ١٢ ك ٢٦ه قوله ويطعمون آه هذا الوصف من باب التكميل فقد وصفهم اولا بالجود والبذل وكمله بان ذلك عن اخلاص لا لرياء فيه آه كرخى قال عطاء نزلت هذه الآية فى على بن ابى طالب وذلك انه آجر نفسه ليلة يسقى نخلا بشئ من شعير حتى اصبح وهو قبض الشعير وطحنوا ثلثه فجعلوا منه شيئا لياكلوه يقال له الحريرة فلما تم نضجه اتى مسكين فاخرجوا اليه الطعام ثم الثلث الثانى فلما تم نضجه اتى يتيم فاطعموا ثم الثالث فلما تم نضجه اتى اسير من مشركين فسال فاطعموه وطووا يومهم ذلك فانزل الله فيهم هذه الآية ١٢ جمل ٢٧ه قوله وشهوتهم له واو بمعنى مع وضمير فى له راجع الى الطعام ١٢ ٢٨ه قوله يعنى المحبوس بحق وذلك المملوك والمسجون والغريم قال هو المسجون رواه ابن جرير عن ابن عباس هو المشرك رواه ابن المنذر واخرج عبد بن حميد عن قتادة لقد امر الله فى الاسارى ان يحسن اليهم وانهم يومئذ لمشركون ولابن المنذر عن الحسن نحوه وفيه دليل على ان اطعام الاسارى من اهل الشرك حسن يرجى ثوابه ١٢ ك ٢٩ه قوله وهل تكلموا بذلك اى منعا لهم عن المجازاة بمثله او بشكر وقوله قولان ارجحهما عند سعيد بن جبير ومجاهد الثانى ودل هذا على اثبات الكلام النفسى ١٢ جمل ٣٠ه قوله شديدا فى ذلك اى شديد العبوس ١٢ ابو السعود

جمع قطف مایقطف ۱۲ک

منهم ظِلٰلُهَا شجرها وَذُلِّلَتْ قُطُوفُهَا تَذْلِيلًا ۝ اُدنیت ثمارها فینالها القائم والقاعد والمضطجع وَ
يُطَافُ عَلَيْهِمْ فيها بِاٰنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّاَكْوَابٍ اقداح بلا عرى كَانَتْ قَوَارِيرَا ۝ قَوَارِيرَا مِنْ فِضَّةٍ
ای انها من فضة یُری باطنها من ظاهرها کالزجاج قَدَّرُوْهَا ای الطائفون تَقْدِيرًا ۝ علی قدر ری
الشاربین من غیر زیادة ولا نقص وذلك الذ الشراب وَيُسْقَوْنَ فِيْهَا كَاْسًا ای خمرا كَانَ مِزَاجُهَا
ما تمزج به زَنْجَبِيْلًا ۝ عَيْنًا بدل من زنجبیلا فِيْهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيْلًا ۝ یعنی ان ماءها کالزنجبیل
الذی تستلذ به العرب سهل المساغ فی الحلق وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ج بصفة
الولدان لا یشیبون اِذَا رَاَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لحسنهم وانتشارهم فی الخدمة لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا ۝ من
سلکه او من صدفه وهو احسن منه فی غیر ذلك وَاِذَا رَاَيْتَ ثَمَّ ای وُجدت الرؤیة منك فی
الجنة رَاَيْتَ جواب اذا نَعِيْمًا لا یوصف وَّمُلْكًا كَبِيْرًا ۝ واسعا لا غایة له عٰلِيَهُمْ فوقهم فنصبه علی
الظرفیة وهو خبر المبتدأ بعده وفی قراءة بسکون الیاء مبتدأ وما بعده خبره والضمیر المتصل به
للمعطوف علیهم ثِيَابُ سُنْدُسٍ حریر خُضْرٌ بالرفع وَّاِسْتَبْرَقٌ بالجر ما غلظ من الدیباج وهو البطائن و
السندس الظهائر وفی قراءة عکس ما ذکر فیهما وفی اخری برفعهما وفی اخری بجرهما وَّحُلُّوْٓا اَسَاوِرَ مِنْ
فِضَّةٍ ج وفی موضع اٰخر من ذهب للایذان بانهم یحلون من النوعین معا ومفرقا وَسَقٰهُمْ رَبُّهُمْ
شَرَابًا طَهُوْرًا ۝ مبالغة فی طهارته ونظافته بخلاف خمر الدنیا اِنَّ هٰذَا النعيم كَانَ لَكُمْ جَزَآءً وَّكَانَ
سَعْيُكُمْ مَّشْكُوْرًا ۝ ع اِنَّا نَحْنُ تاکید لاسم اِنّ او فصل نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ تَنْزِيْلًا ۝ ج خبر اِنّ ای فصلناه
ولم ننزله جملة واحدة فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ علیك بتبلیغ رسالته وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ ای الکفار اٰثِمًا اَوْ
كَفُوْرًا ۝ ج ای عتبة بن ربیعة والولید بن المغیرة قالا للنبی صلی الله علیه وسلم ارجع عن هذا الامر ویجوز ان
یراد کل اٰثم وکافر ای لا تطع احدهما ایا کان فیما دعاك الیه من اثم او کفر وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ فی الصلوٰة
بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝ ج یعنی الفجر والظهر والعصر وَمِنَ الَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ یعنی المغرب والعشاء وَسَبِّحْهُ لَيْلًا
طَوِيْلًا ۝ صل التطوع فیه کما تقدم من ثلثیه او نصفه او ثلثه اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ يُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ الدنیا
یختارون علی الاٰخرة وَيَذَرُوْنَ وَرَآءَهُمْ يَوْمًا ثَقِيْلًا ۝ شدیدا ای یوم القیٰمة لا یعملون له نَحْنُ
خَلَقْنٰهُمْ وَشَدَدْنَآ قوینا اَسْرَهُمْ ج اعضاءهم ومفاصلهم وَاِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَآ جعلنا اَمْثَالَهُمْ
فی الخلقة بَدَلًا منهم بان نهلکهم تَبْدِيْلًا ۝ تاکید ووقعت اذا موقع اِنْ نحو اِنْ يَّشَاْ

۲۲ ع ۱
۱۹

ساہ قوله شجرها اشار بذلک الی ان المراد بالظلال الشجر نفسه فدفع بذلک ما یقال ان الظل انما یوجد حیث توجد الشمس ولا شمس فی الجنة ۱۲ صاوی ۵۲ قوله ویطاف علیهم هذا من جملة بیان وصف مشار بهم وبنی الفعل للمجهول بنا لان المقصود بیان المطاف به لا بیان الطائف وفاعل الطواف الولدان المذکورون بعد قوله ویطوف علیهم ولدان ولما کان المقصود منها بیان وصف الطائف بناه للفاعل ۱۲ صاوی ۵۳ قوله کانت الخ تامة اسمه المستکن والعائد الی الاوانی والاکواب ۱۲ک ۵۴ قوله کانت قواریرا الخ جمع قارورة وهی ما اقر فیه الشراب ونحوه من کل اناء رقیق صاف وقیل هو خاص بالزجاج وکرر لفظ قواریر توطئة للنعت بقوله من فضة تجمعت صفاء الزجاج وبریقه وبیاض الفضة ولینها ۱۲ صاوی ۵۵ قوله قدروها الجملة صفة القواریر ای الطائفون المدلول علیهم بقوله ویطاف علیهم ای قدر الخدم الاٰنیة علی قدر ری الشاربین والری بکسر الراء الشبع من الماء وقیل الضمیر الی اهل الجنة ای قدروها فی انفسهم فجاءت مقادیرها واشکالها کما تمنوه ۱۲ کمالین ۵۶ قوله کالزنجبیل الذی الخ قال الزمخشری سمیت العین زنجبیلا لطعم الزنجبیل فیها وسلسبیلا لسلاسة انحدارها فی الحلق ولسهولة مساغها قال ابو عبیدة ماء سلسبیل ای عذب طیب وقال الزجاج سمیت سلسبیلا لانها فی غایة السلاسة یتسلسل فی الحلق وقال مقاتل لا یشبه زنجبیل الدنیا ۱۲ک ۵۷ قوله سهل المساغ ساغ الشراب سهل مدخله ۱۲ قاموس ۵۸ قوله لا یشیبون یعنی ان المراد به دوام کونه علی تلک الصورة التی لا یراد فی الخدم ابلغ منها وذلک یتضمن دوام حیاتهم وحسنهم ومواظبتهم علی الخدمة الحسنة الموافقة ۱۲ کبیر ۵۹ قوله لا یشیبون ای لا یهرمون ولا یتغیرون وقیل مقرطون والخلدة القرط وهی حلی الاذن وعن الحسن هم اولاد اهل الدنیا لم یکن لهم حسنات فیثابوا ولا سیئات فیعاقبوا ۱۲ک ۶۰ قوله وهو احسن منه فی غیر ذلک جواب عما یقال ما الحکمة فی تشبیههم باللؤلؤ المنثور دون المنظوم فاجاب بانه لحسنهم وانتشارهم فی الخدمة شبههم باللؤلؤ المنثور ۱۲ ۶۱ قوله واذا رایت ثم رایت نعیما بالفارسیة وچون بنگری در بهشت بنگری نعمت دادن ۱۲ ۶۲ قوله وجدت الرؤیة ای نزل منزلة اللازم وترک مفعوله وثم بنا منصوب علی الظرفیة ۱۲ ۶۳ قوله عالیهم قرأ نافع وحمزة بسکون الیاء وکسر الهاء والباقون بفتح الیاء وضم الهاء لما سکنت الیاء کسرت الهاء ولما تحرکت ضمت علی ما تقرر فی هاء الکنایة اول هذا الموضوع فاما قراءة نافع وحمزة ففیها اوجه اظهرها ان یکون خبرا مقدما وثیاب مبتدأ مؤخر والثانی ان عالیهم مبتدأ وثیاب مرفوع علی جهة الفاعلیة وان لم یقصد الوصف وقول الاخفش والثالث ان عالیهم منصوب وانما سکن تخفیفا قاله ابو البقاء واذا کان منصوبا فسیأتی فیه اوجه وهی واردة هنا الا ان تقدیر الفتحة من المنقوص لا یجوز الا فی ضرورة او شذوذ وهذه القراءة متواترة فلا ینبغی ان یقال به فیها واما قراءة من نصب ففیها اوجه احدها انه ظرف خبر مقدما وثیاب مبتدأ مؤخر کانه قیل فوقهم ثیاب قال ابو البقاء لان عالیهم بمعنی فوقهم وقال ابن عطیة ویجوز فی النصب ان یکون علی الظرف لانه بمعنی فوقهم قال الشیخ وعال وعالیة اسم فاعل فیحتاج فی کونهما ظرفین الی ان یکونا منقولا من کلام العرب عالیک او عالیتک ثوب قلت قد وردت الفاظ من صیغ اسماء الفاعلین ظروفا نحو خارج الدار وداخلها وباطنها وظاهرها تقول جلست خارج الدار وکذلک البواقی فکذلک هذا والثانی انه حال من الضمیر فی عالیهم الثالث انه حال من مفعول حسبتهم الرابع انه حال من مضاف مقدر ای رأیت اهل نعیم وملک کبیر عالیهم فعالیهم حال من اهل المقدر ذکر هذه الاوجه الثلاثة الزمخشری فانه قال وعالیهم بالنصب علی انه حال من الضمیر فی یطوف علیهم او من حسبتهم ای یطوف علیهم ولدان عالیا المطوف علیهم ثیاب او حسبتهم لؤلؤا عالیا لهم ثیاب ویجوز ان یراد اهل نعیم ۱۲ ج ۶۴ قوله وفی قراءة بسکون الیاء مبتدأ وما بعده خبره کذا ذکره فی المدارک وغیره لکن هذا مخالف لما قاله الخطیب ۱۲ ۶۵ قوله وما بعده خبره کذا ذکر البغوی والزمخشری وقال القاضی هو بالرفع خبر ثیاب ۱۲ک ۶۶ قوله خضر بالرفع واستبرق بالجر وهی قراءة ابی عمرو وابن عامر وقوله وفی قراءة عکس ما ذکر فیهما ای بجر خضر ورفع استبرق وهی قراءة ابن کثیر وشعبة وقوله وفی اخری برفعهما وهی قراءة نافع وحفص وقوله واخری بجرهما وهی قراءة حمزة والکسائی کذا ذکره الخطیب ۱۲ ۶۷ قوله ما غلظ من الدیباج من البریق واللمعان وهو معرب استبره وفی القاموس معناه کل غلیظ ثم خص بالدیباج والصحیح انها نکرة معرب منصرف مقطوع الهمزة فهو البطائن جمع بطانة بکسر الباء وهی التی تلی الجلد ۱۲ کمالین ۶۸ قوله عکس ما ذکره فیهما خضر بالجر علی انه نعت سندس علی انه اسم جنس فیجوز وصفه بالجمع واستبرق بالرفع علی انه عطف علی الثیاب ۱۲ک ۶۹ قوله برفعهما ای علی ان الخضر نعت لسندس و استبرق عطف علی ثیاب ۱۲ک ۷۰ قوله وحلوا اساور عطف علی ویطوف علیهم وهو ماض لفظا ومستقبل معنی واساور مفعول ثان لحلوا المعنی یحلون بالفارسیة زیور پوشانیده شود ایشان را بدستوارها ۱۲ ۷۱ قوله معا ومفرقا ای مجتمعا ومتعاقبا فلا منافاة وقیل الفضة للابرار والخدم والذهب للمقربین او المخدومین ۱۲ک ۷۲ قوله او فصل ای ضمیر فصل وعلی کل تقدیر ففی تکریر الضمیر مع التاکید بان مزید اختصاص التنزیل ۱۲ک ۷۳ قوله خبران ای سواء جعلنا نحن تاکیدا او فصلا ۱۲ جمل ۷۴ قوله قالا للنبی صلی الله علیه وسلم ارجع عن هذا الامر قال عتبة انا ازوجک بنتی بغیر مهر وقال الولید انا اعطیک من المال حتی ترضی ویجوز ان یراد کل اٰثم وکافر ۱۲ک ۷۵ قوله ای لا تطع احدهما ایا کان الخ قال الزمخشری او لاحد الشیئین وانه اذا قیل لا تطع احدهما فالنهی عن طاعتهما انتهی وبیانه انه کان عند الایجاب لاحد الامرین فاذا دخله النفی یفید نفی کل منهما لان نقیض الایجاب الجزئی السلب الکلی ۱۲ک ۷۶ قوله فاسجد له الفاء دالة علی معنی الشرطیة والتقدیر مهما یکن من شیء فصل من اللیل ۱۲ جمل ۷۷ قوله صل التطوع فیه کما تقدم قال فی الکبیر قوله وسبحه لیلا طویلا المراد منه التهجد ثم اختلفوا فیه فقال بعضهم کان ذلک من الواجبات علی الرسول علیه الصلوٰة والسلام ثم نسخ کما ذکرنا وقال اٰخرون بل المراد التطوع وحکمه ثابت وفی روح البیان ای صل صلوٰة التهجد لانه کان واجبا علیه فی طائفة طویلة من اللیل ثلثیه او نصفه او ثلثه ۱۲ ۷۸ قوله ان هؤلاء یحبون العاجلة الخ علة لما قبله من النهی والامر والمعنی لا تطعهم واشتغل بما امرک الله به من العبادة لان هؤلاء ترکوا الاٰخرة واشتغلوا بالدنیا فاترک انت الدنیا واشتغل بالاٰخرة ۱۲ ۷۹ قوله یوما ثقیلا مفعول یذرون ووصفه بالثقل مجازا اذ الثقل من صفات الاعیان لا المعانی ۱۲ ۸۰ قوله اعضاءهم ومفاصلهم فی القاموس شددنا اسرهم مفاصلهم وبه فسر مجاهد حکاه البغوی وابو هریرة رواه ابن جریر وقال الزمخشری الاسر الربط والتوثق ومنه اسر الرجل اذا اوثق بالقید وهو للاسارو المعنی شددنا توصیل عظامهم بعضها ببعض وتوثیق مفاصلهم بالاعصاب ۱۲ک ۸۱ قوله ووقعت اذا الخ رد لقول الزمخشری وحقه ان یؤتی بان لا باذا کقوله وان تتولوا یستبدل قوما غیرکم ان یشأ یذهبکم ومحصل الرد ان اذا تستعمل فی المحقق وان تستعمل فی المحتمل ومشیئة الله التبدیل لما لم تقع کانت غیر محققة فکان المقام لان فقوله لانه تعالی لم یشأ ذلک ای فلم یقع فکان غیر محقق هذا تمام العبارة تامل ۱۲ ج

يذهبكم لانه تعالى لم يشأ ذلك واذا لما يقع ان هذه السورة تذكرة عظة للخلق
فمن شاء اتخذ الى ربه سبيلا بالطاعة وما تشاؤن بالتاء والياء اتخاذ السبيل بالطاعة الا ان يشاء
الله ذلك ان الله كان عليما بخلقه حكيما في فعله يدخل من يشاء في رحمته جنته وهم المؤمنون
والظالمين ناصبه فعل مقدر اي اعد يفسره اعد لهم عذابا اليما مؤلما وهم الكافرون سورة
المرسلات مكية خمسون اية بسم الله الرحمن الرحيم والمرسلات عرفا اي الرياح
متتابعة كعرف الفرس يتلو بعضه بعضا ونصبه على الحال فالعاصفات عصفا الرياح الشديدة
والناشرات نشرا الرياح تنشر المطر فالفرقات فرقا اي ايات القران تفرق بين الحق والباطل و
الحلال والحرام فالملقيات ذكرا اي الملائكة تنزل بالوحي الى الانبياء والرسل يلقون
الوحي الى الامم عذرا او نذرا اي للاعذار وللانذار من الله تعالى وفي قراءة بضم ذال
نذرا وقرئ بضم ذال عذرا انما توعدون اي كفار مكة من البعث والعذاب لواقع كائن
لا محالة فاذا النجوم طمست محي نورها واذا السماء فرجت شقت واذا الجبال نسفت فتت
وسيرت واذا الرسل اقتت بالواو وبالهمزة بدلا منها اي جمعت لوقت لاي يوم ليوم
عظيم اجلت للشهادة على اممهم بالتبليغ ليوم الفصل بين الخلق ويؤخذ منه جواب
اذا اي وقع الفصل بين الخلائق وما ادراك ما يوم الفصل تهويل لشانه ويل يومئذ
للمكذبين هذا وعيد لهم الم نهلك الاولين بتكذيبهم اي اهلكناهم ثم نتبعهم
الآخرين ممن كذبوا ككفار مكة فنهلكهم كذلك مثل فعلنا بالمكذبين نفعل بالمجرمين
بكل من اجرم فيما يستقبل فنهلكهم ويل يومئذ للمكذبين تاكيد الم نخلقكم من ماء
مهين ضعيف وهو المني فجعلناه في قرار مكين حريز وهو الرحم الى قدر معلوم وهو
وقت الولادة فقدرنا على ذلك فنعم القادرون نحن ويل يومئذ للمكذبين الم نجعل
الارض كفاتا مصدر كفت بمعنى ضم اي ضامة احياء على ظهرها وامواتا في بطنها وجعلنا
فيها رواسي شامخات جبالا مرتفعات واسقيناكم ماء فراتا عذبا ويل يومئذ
للمكذبين ويقال للمكذبين يوم القيامة انطلقوا الى ما كنتم به من العذاب تكذبون
انطلقوا الى ظل ذي ثلاث شعب هو دخان جهنم اذا ارتفع افترق ثلاث فرق لعظمته

١ه قوله واذا لما يقع وانما جيء باذا لان تحقق قدرته عليه وقوته ما يقتضيه من كفرهم المقتضي لاستيصالهم جعل ذلك المقدر المهدد به كالمحقق وعبر به عنه بما عبر به المحقق وعن الزمخشري انه انما جاز ذلك لانه وعيد جيء به على وجه المبالغة حتى كان له وقتا معينا ١٢ ك ٢ه قوله وما تشاؤن الخ يعني ان مشيئة العبد كافية بل لابد مع ذلك مشيئة الله تعالى بلا استقلال للعبد وجبر من السيد بل امر بين امرين يتحقق بالمشيئتين بكسب العبد وخلق الرب فالآية حجة لنا على المعتزلة وقول الزمخشري الا ان يشاء الله بقهرهم عليها تحريف من غير دليل ١٢ ك ٣ه قوله بالتاء والياء اي فهما قراءتان سبعيتان ١٢ صاوي ٤ه قوله اتخاذ السبيل الخ يدل على تقدير مفعول ما قبله فان مفعول المشيئة يقدر من جنس ما قبله ١٢ ك ٥ه قوله اي اعد وفي البيضاوي مثل اوعد وكافا ١٢ ك ٦ه قوله يفسره اي يدل عليه ولم يقدر المذكور بعينه لانه لا يتعدى بنفسه بل باللام كما يقدر في نحو زيدا مررت به جاوزت زيدا ١٢ ك ٧ه قوله سورة المرسلات الخ وهذه السورة نزلت على النبي صلى الله عليه وسلم ليلة الجن قال ابن مسعود ونحن معه نسير حتى اوينا الى غار بمنى فنزلت فبينما نحن نتلقاها منه وفاه رطب بها اذ وثبت حية فوثبنا عليها لنقتلها فذهبت فقال النبي صلى الله عليه وسلم وقيتم شرها كما وقيت شركم والغار المذكور مشهور في منى يسمى غار المرسلات ١٢ صاوي ٨ه قوله والمرسلات عرفا الخ اعلم ان الله تعالى اقسم بصفات خمسة موصوفها محذوف فقدره بعضهم الرياح في الكل وبعضهم قدره الملائكة في الكل وبعضهم غاير فجعله تارة الرياح وتارة الملائكة واما ما ذكره المفسر فلم يعرج عليه المفسرون وهو حسن وحاصل صنيعه انه جعل الصفات الثلاثة الاول لموصوف واحد وهو الرياح والرابعة لموصوف ثان وهو الآيات والخامسة لموصوف ثالث وهو الملائكة ١٢ صاوي ٩ه قوله كعرف الفرس تتلو بعضه بعضا في القاموس العرف شعر عنق الفرس انتهى وهذا معناه اللغوي ثم صار حقيقة عرفية في معنى التتابع في القاموس طار القطاء عرفا اي بعضها خلف بعض وجاء القوم عرفا عرفا كذلك قيل ومثله والمرسلات عرفا ١٢ ك ٩ه قوله كعرف الفرس عرف نيكوي صراح وفي القاموس بعضها خلف بعض وجاء القوم عرفا عرفا كذلك قيل ومنه والمرسلات عرفا واراد انها ترسل بالمعروف وفي روح البيان والمرسلات بمعنى الطوائف المرسلات جمع مرسلة بمعنى طائفة مرسلة باعتبار ان ملائكة كل يوم او كل عام او كل حادثة طائفة وعرفا بمعنى متتابعة من عرف الفرس وهو الشعرات المتتابعة فوق عنقه فهو من باب التشبيه البليغ بان شبهت الملائكة المرسلون في تتابعهم بشعر عرف الفرس ١٢ ١٠ه قوله ونصبه على الحال اي اقسم بالرياح المرسلة حال كونها متتابعة وعن ابن مسعود المرسلات الملئكة والعرف ضد النكر اي الملئكة التي ارسلت للمعروف من الامر والنهي فعلى هذا قوله عرفا مفعول له ١٢ ك ١١ه قوله والناشرات نشرا اي الرياح اللينة تنشر المطر كما في الخطيب نشر پراگنده ونشور باد ہموارہ ١٢ صراح ١٢ه قوله الرياح تنشر المطر او الملئكة الناشرات اجنحتهن او ناشرات الشرائع في الارض ١٢ ك ١٣ه قوله اي آيات القرآن تفرق الخ كذا رواه ابن جرير عن قتادة وروى ابن المنذر عن ابن عباس هي الملئكة يفرقن بين الحق والباطل وعن مجاهد هي الرياح تفرق السحاب ١٢ ك ١٤ه قوله اي الملئكة اتفقوا عليه بل نقل ابن كثير الاجماع على ان المراد من الفارقات والملقيات الملئكة ١٢ ك ١٥ه قوله اي للاعذار والانذار اي لاعذار المحقين ولانذار المبطلين من الله تعالى يشير الى انهما منصوبان على المفعول له وهما مصدران على الاول منهما على خلاف القياس من عذر اذا محى الاساءة ويحتمل ان يكونا بدلين من ذكرا على ان المراد منه الوحي وقيل هما جمعان لعذير ونذير بمعنى العاذر والمنذر وعلى ذلك فهما منصوبان على الحالية وفي قراءة لابن كثير ونافع وابن عامر وابي بكر بضم ذال نذرا وقرئ في الشاذ بضم ذال عذرا وهي قراءة الحسن ١٢ ك ١٥ه قوله اي للاعذار اشار بذلك الى ان عذرا ونذرا مفعولان لاجله والمعلل بهما هو الملقيات والمراد بالاعذار ازالة اعذار الخلائق وبالانذار التخويف ١٢ صاوي ١٥ه قوله اي للاعذار المراد بالاعذار ازالة اعذار الخلائق جمل وفي المدارك والعذر والنذر مصدران من عذر اذا محا الاساءة ١٢ ١٦ه قوله اي جمعت لوقت معلوم وهو يوم القيامة والوقت الاجل الذي يكون عنده شيء المؤخر اليه فالمعنى جعل له وقت اجل للفصل ١٢ خطيب ١٧ه قوله لاي يوم الخ متعلق والجملة مستانفة او مقولة لقول محذوف اي يقال لاي يوم الخ والقول منصوب على الحال من مرفوع اقتت وقوله ليوم الفصل بدل من اي يوم باعادة الجار والاستفهام للتهويل والتعظيم ١٢ صاوي ١٨ه قوله اي وقع الفصل بين الخلائق كذا ذكر الزمخشري ان جواب اذا محذوف وهو العامل فيها ١٢ ك ١٩ه قوله وما ادراك ما استفهامية مبتدأ وجملة ادراك خبرها والكاف مفعول اول وقوله يوم الفصل جملة من مبتدأ وهو ما الاستفهامية وخبر سادة مسد المفعول الثاني آه شيخنا والاستفهام الاول للاستبعاد والانكار والثاني للتعظيم والتهويل والمعنى انت الآن في الدنيا لا تعلم ما يوم الفصل اي لا تعلم عظمه واهواله على سبيل التفصيل وان كنت تعلمها اجمالا فقول الشارح تهويل لشانه بيان للاستفهام الثاني واما الاول فلم يبينه وقد عرفته ١٢ جمل ٢٠ه قوله

حم الدخان العظيم اذا ارتفع يصير ثلاث شعب وقيل يخرج لسان من النار فيحيط بالكفار كالسرادق ويتشعب من دخانها ثلاث شعب فيظلهم حتى يفرغ حسابهم والمؤمنون

ويل يومئذ مبتدأ وان كان نكرة لانه في اصله مصدر منصوب ساد مسد فعله ولكنه عدل به الى الرفع للدلالة على معنى ثبات الهلاك ودوامه للمدعو عليه ونحوه سلام عليك ١٢ مدارك ٢٠ه قوله ويل يومئذ اي يوم اذ يفصل بين الخلائق قال القرطبي ويل عذاب وخزي لمن كذب بالله تعالى وبرسله وكتبه وبيوم الفصل وهو وعيد وكرره في هذه السورة عند كل آية كانه قسمه بينهم على قدر تكذيبهم فان لكل مكذب شيء عذابا سوى عذاب تكذيبه بشيء آخر ورب شيء كذب به هو اعظم جرما من تكذيبه بغيره لانه اقبح في تكذيبه واعظم في الرد على الله تعالى ١٢ خطيب ٢١ه قوله الم نهلك الاولين الخ الاستفهام تقريري وهو طلب الاقرار بما بعد النفي والمراد بالاولين الامم السابقة من آدم الى محمد صلى الله عليه وسلم كقوم نوح وعاد وثمود والمراد بالآخرين كفار مكة ١٢ محمد حاشية ٢٢ه قوله مثل فعلنا بالمكذبين وهو صفة مصدر محذوف اي فعلا مثل هذا الفعل ١٢ ك ٢٣ه قوله الم نخلقكم الخ هذا تذكير من الله تعالى للكفار بعظيم انعامه عليهم وبقدرته على ابتداء خلقهم والقادر على الابتداء قادر على الاعادة ففيها رد على منكري البعث ١٢ صاوي ٢٤ه قوله حريز جاي نيك استوار ١٢ صراح ٢٥ه قوله كفاتا كفات موضع الذي يكفت فيه شيء اي يضم ومنه قوله تعالى الم نجعل الارض كفاتا كذا في الصراح ١٢ ٢٦ه قوله مصدر كفت بمعنى ضم وفعال قد يجيء مصدر الثلاثي والكفت الضم والجمع ١٢ ك ٢٧ه قوله اي ضامة احياء يشير الى انه مصدر بمعنى المشتق واحياء رفع باعظمت عليه مفعوله ١٢ ك ٢٨ه قوله انطلقوا اي ظل آه هو توكيد لانطلقوا الاول وقوله لا ظليل صفة لظل ولا متوسطة بين الصفة والموصوف لافادة النفي وجيء بالصفة الاولى اسما وبالثانية فعلا دلالة على نفي ثبوت هذه الصفة ونفي التجدد والحدوث للاغناء عن اللهب ١٢ جمل ٢٩ه قوله ذي ثلاث شعب اي فرق شعبة فوق الكافر وشعبة عن يمينه وشعبة عن يساره ففيه اشارة الى عظم الدخان لان شان ح

له قوله لاظليل الخ هذا تهكم بهم ورد لما اوهمه لفظ الظل. بيضاوى اى لان الظل لا يكون الا ظليلا فنفيه عنه للدلالة على انه جعله ظلا تهكما بهم ١٢ مختصر من الجمل له قوله لاظليل كنين لما اوهم من الظل الاستراحة لهم رده بان الظل لا يكون كنينا حتى يكون فيه راحة ١٢ ١ه قوله بشرر الخ هكذا براءين من غير الف بينهما وهى قراءة العامة وقرئ شذوذا بالف بين الراءين مع كسر الشين وفتحها فالشرر جمع شررة والشرار بكسر الشين جمع شررة ايضا كرقبة ورقاب وبفتح الشين جمع شرارة وهى كل ما تطاير من النار متفرقا ١٢ صاوى ٢ه قوله كانه الخ اى الشرر فشبهه اولا بالقصر فى العظم والكبر وثانيا بالجمالات فى اللون والكثرة والتتابع ١٢ صاوى ٣ه قوله وفى قراءة آه اى سبعية جمالة وعبارة السمين قرأ الاخوان وحفص جمالة والباقون جمالات فالجمالة فيها وجهان احدهما جمع صريح والتاء لتانيث الجمع يقال جمل وجمال وجمالة نحو ذكر وذكار وذكارة وحجر وحجار وحجارة والثانى انه اسم جمع كالذكارة والحجارة قاله ابو البقاء والاول قول النحاة واما جمالات فيجوز ان يكون جمعا لجمالة هذه وان يكون جمعا لجمال فيكون جمع الجمع ويجوز ان يكون جمعا لجمل المفرد وكقوله رجالات قريش ١٢ جمل ٤ه قوله هيئتها ولونها الخ بيان لوجه الشبه وقوله وفى الحديث الخ غرضه بهذا تفسير قوله صفر وانه على المجاز وان المراد بالصفرة السواد ١٢ جمل ٥ه قوله فقيل صفر فى الآية بمعنى سود لما ذكرنا من الحديث ولانه يطلق الصفر على السود وروى ابن جرير عن الحسن وقتادة كانه جمالة صفر كانه نوق سود وقيل لا بل هى على معناه المعروف والشرر جمع شررة ولذا اولوا تشبيها بالقصر الذى هو مفرد بان كل شرر منها كالقصر والشرار بكسر الشين كما هو قراءة ابن عباس جمع شرارة وقيل هو ايضا جمع شررة كرقبة ورقاب ١٢ ك ٦ه قوله هذا يوم لا ينطقون وما ورد عند ربكم تختصمون ففى موطن آخر فى القيمة مواقف ففى بعضها يختصمون وفى بعضها يختم على افواههم فلا ينطقون كذا روى عن ابن عباس ١٢ ك ٧ه قوله من غير تسبب عنه جواب عما يقال ان العطف بالفاء او الواو على المنفى يقتضى نصب المعطوف فلم رفع فى الآية وحاصل الجواب انه ينصب اذا كان متسببا عن النفى نحو لا يقضى عليهم فيموتوا اما اذا لم يكن متسببا كما هنا وانما قصد توجه النفى الى كل من المعطوف والمعطوف عليه فانه لا يرفع. وفى السمين وفى رفع فيعتذرون وجهان احدهما انه مستانف اى فهم يعتذرون قال ابو البقاء يكون المعنى انهم لا ينطقون نطقا ينفعهم او ينطقون فى بعض المواقف ولا ينطقون فى بعض والثانى انه معطوف على يؤذن فيكون منفيا ولو نصب لكان مسببا عنه وقال ابن عطية ولم ينصب فى جواب النفى لتشابه رؤس الآى والوجهان جائزان فقد جعل امتناع النصب مجرد المناسبة اللفظية وظاهر هذا مع قوله والوجهان جائزان انهما بمعنى واحد وليس كذلك بل المرفوع له معنى غير المنصوب ١٢ جمل ٨ه قوله فلا اعتذار الخ لو عبر بالواو لكان اوضح لصراحتها فى الدلالة على عدم التسبب ١٢ جمل ٩ه قوله هذا يوم الفصل اى بين المحق والمبطل. سمين وقوله جمعناكم تقرير وبيان للفصل. بيضاوى اى لانه لا يفصل بين المحق والمبطل الا اذا جمع بينهم وقوله والاولين معطوف على الكاف او مفعول معه وهذا معمول لقول محذوف وعبارة القرطبى يقال لهم هذا يوم يفصل فيه بين الخلائق ١٢ جمل ١٠ه قوله تكيدون اى فاحتالوا لانفسكم وقاوونى فلم تجدوا مفرا ١٢ صاوى ١١ه قوله فكيدون بالفارسية پس مكر كنيد در حق من ١٢ ١٢ه قوله ان المتقين الخ ذكر فى سورة هل اتى على الانسان احوال الكفار فى الآخرة على سبيل الاختصار واطنب فى احوال المؤمنين عكس ما فعل هنا ليحصل التعادل بين السورتين ١٢ صاوى ١٣ه قوله بحسب شهواتهم اى فمتى اشتهوا فاكهة وجدوها حاضرة فليست فاكهة الجنة مقيدة بوقت دون وقت كما فى انواع فاكهة الدنيا وقوله فبحسب ما يجد الناس فى الاغلب اى يجدونها فى بعض الاوقات دون بعض ففاكهة الدنيا مقيدة بوقت ١٢ ١٤ه قوله يقال لهم كلوا واشربوا يشير الى انه فى موضع الحال من ضمير المتقين فى الظرف الذى هو فى ظلال اى هم مستقرون فى ظلال مقولا لهم ذلك وقيل انه كلام مستانف ١٢ ك ١٥ه قوله كما جزينا المتقين اى بالظلال والعيون والفواكه نجزى المحسنين فان قلت لا مغايرة بين المتقين والمحسنين ففيه تشبيه الشئ بنفسه والجواب ان يراد بالمتقين الكاملون فى الطاعة وبالمحسنين من عندهم اصل الايمان ويصير المعنى ان هذا الجزاء كما هو ثابت للكاملين فى الطاعة ثابت لمن كان عنده اصل الايمان فالمماثلة فى الاوصاف التى ذكرت فى الآية لا فى المراتب والدرجات ١٢ صاوى ١٦ه قوله لاشتماله على الاعجاز آه ومن جملة وجوه اعجازه اشتماله على الحجج الواضحة والمعانى الشريفة آه بيضاوى وهذا التعليل لا ينتج ما ادعاه من عدم الامكان اذ يجوز ان يؤمنوا بغيره مع عدم اعجازه ويكذبوا بالقرآن المعجز فلو قال الشارح فى التعليل لان القرآن مصدق للكتب القديمة موافق لها فى اصول الدين فيلزم من تكذيبه تكذيب غيره من الكتب لان ما فى غيره موجود فيه فلا يمكن الايمان بغيره مع تكذيبه كان اولى اه ١٧ه قوله عم اصله عن ما ادغمت النون فى الميم لاشتراكهما فى الغنة فصار عما ثم حذف الالف كما فى لم وبم وفيم فانها فى الاصل لما وبما وفيما ١٢ ١٨ه قوله يسأل بعض قريش بعضا او يسألون النبى صلى الله عليه وسلم والمؤمنين عن استهزاء ١٢ ك ١٩ه قوله بيان لذلك الشئ اى المعبر عنه بما الاستفهامية والمراد بالبيان عطف البيان ١٢ صاوى ٢٠ه قوله والاستفهام لتفخيمه اى فليس استفهاما حقيقيا بل هو كناية عن تفخيم الامر وتعظيمه ١٢ صاوى ٢١ه قوله ما يحل بهم الخ مفعول يعلمون والمعنى ما ينزل بهم عند النزع او فى القيامة لكشف الغطاء عنهم فى ذلك الوقت وحل يحل بالكسر والضم فى المضارع بمعنى نزل ١٢ صاوى ٢٢ه قوله بان الوعيد الثانى الخ فان ثم ههنا للاستبعاد والتراخى الرتبى فكانه قيل لكم ردع وزجر شديد بل اشد ١٢ ك ٢٣ه قوله ثم اومأ تعالى آه اى اشار الى القدرة على البعث اى الى الادلة الدالة عليها وذكر منها تسعة ووجه الدلالة ان يقال انه تعالى حيث كان قادرا على هذه الاشياء فهو قادر على البعث آه شيخنا وفى الكرخى وقوله ثم اومأ تعالى الخ اشار بهذا وبما قدمه من قوله السابق من القرآن المشتمل على البعث اى جواب كيف اتصل وارتبط قوله الم نجعل الارض مهادا بما قبله وايضاحه انه لما كان النبأ العظيم الذى يتساءلون عنه هو البعث والنشور وكانوا ينكرونه قيل لهم الم يخلق من يضاف اليه هذه الخلائق العجيبة الدالة على كمال قدرته وغاية قهره وان جميع الاشياء طوع ارادته ووفق مشيئته فما وجه انكاركم قدرته على البعث لانه قد تقرر ان الاجسام متساوية الاقتدار فى قبول الصفات والاعراض وهذا الجعل بمعنى الانشاء والابداع كالخلق خلا انه مختص بالانشاء التكوينى وفيه معنى التقدير والتسوية وهذا عام له كما فى الآية الكريمة ١٢ جمل

لَاظَلِيْلٍ كنين يظلهم من حر ذلك اليوم وَّلَا يُغْنِيْ يرد عنهم شيئا مِنَ اللَّهَبِ ۝ للنار اِنَّهَا اى النار
تَرْمِيْ بِشَرَرٍ هو ما تطاير منها كَالْقَصْرِ ۝ من البناء فى عظمه وارتفاعه كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ جمع جمالة
جمع جمل وفى قراءة جمالة صُفْرٌ ۝ فى هيئتها ولونها وفى الحديث شرار جهنم اسود كالقير والعرب
تسمى سود الابل صفرا لشوب سوادها بصفرة فقيل صفر فى الآية بمعنى سود لما ذكر وقيل لا
والشرر جمع شررة والشرار جمع شرارة والقير القار وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ هٰذَا اى يوم
القيمة يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ ۝ فيه بشئ وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فى العذر فَيَعْتَذِرُوْنَ ۝ عطف على يؤذن
من غير تسبب عنه فهو داخل فى حيز النفى اى لا اذن فلا اعتذار وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝
هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ جَمَعْنٰكُمْ ايها المكذبون من هذه الامة وَالْاَوَّلِيْنَ ۝ من المكذبين قبلكم
فتحاسبون وتعذبون جميعا فَاِنْ كَانَ لَكُمْ كَيْدٌ حيلة فى دفع العذاب عنكم فَكِيْدُوْنِ ۝ فافعلوها
وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ ظِلٰلٍ اى تكاثف اشجار اذ لا شمس يظل من حرها ع ١ ٢١
وَّعُيُوْنٍ ۝ نابعة من الماء وَّفَوَاكِهَ مِمَّا يَشْتَهُوْنَ ۝ فيه اعلام بان الماكل والمشرب فى الجنة بحسب
شهواتهم بخلاف الدنيا فبحسب ما يجد الناس فى الاغلب ويقال لهم كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا حال
اى متهنئين بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ من الطاعات اِنَّا كَذٰلِكَ كما جزينا المتقين نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝
وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ كُلُوْا وَتَمَتَّعُوْا خطاب للكفار فى الدنيا قَلِيْلًا من الزمان وغايته الى الموت
وفى هذا تهديد لهم اِنَّكُمْ مُّجْرِمُوْنَ ۝ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ ارْكَعُوْا صلوا
لَا يَرْكَعُوْنَ ۝ لا يصلون وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۭ بَعْدَهٗ اى القرآن يُؤْمِنُوْنَ ۝ ع ٢ ١٠ ٢٢
اى لا يمكن ايمانهم بغيره من كتب الله تعالى بعد تكذيبهم به لاشتماله على الاعجاز الذى لم يشتمل
عليه غيره سورة النبا مكية احدى واربعون اية بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝
عَمَّ عن اى شئ يَتَسَآءَلُوْنَ ۝ يسأل بعض قريش بعضا عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ ۝ بيان لذلك
الشئ والاستفهام لتفخيمه وهو ما جاء به النبى صلى الله عليه وسلم من القرآن المشتمل على البعث و
غيره الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ مُخْتَلِفُوْنَ ۝ فالمؤمنون يثبتونه والكافرون ينكرونه كَلَّا ردع سَيَعْلَمُوْنَ ۝
ما يحل بهم على انكارهم له ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ۝ تاكيد وجئ فيه بثم للايذان بان الوعيد
الثانى اشد من الاول ثم اومأ تعالى الى القدرة على البعث فقال اَلَمْ

نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا ۙ فراشا كالمهد وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا ۙ يثبت بها الارض كما يثبت الخيام بالاوتاد و
الاستفهام للتقرير وَّخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا ۙ ذكورا واناثا وَّجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ۙ راحة لابدانكم وَّجَعَلْنَا
الَّيْلَ لِبَاسًا ۙ ساترا بسواده وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ۪ وقتا للمعايش وَبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا سبع سموٰت
شِدَادًا ۙ جمع شديدة اى قوية محكمة لا يؤثر فيها مرور الزمان وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا منيرا وَّهَّاجًا ۙ
وقادا يعنى الشمس وَّاَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ السحابات التى حان لها ان تمطر كالمعصر الجارية
التى دنت من الحيض مَآءً ثَجَّاجًا ۙ صبابا لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا كالحنطة وَّنَبَاتًا ۙ كالتبن وَّجَنّٰتٍ بساتين
اَلْفَافًا ۭ ملتفة جمع لفيف كشريف واشراف اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ بين الخلائق كَانَ مِيْقَاتًا ۙ وقتا للثواب
صفة جنات اى ملتف بعضها ببعض ١٢ ك
والعقاب يَّوْمَ يُنْفَخُ فِى الصُّوْرِ القرن بدل من يوم الفصل او بيان له والنافخ اسرافيل فَتَاْتُوْنَ
من قبوركم الى الموقف اَفْوَاجًا ۙ جماعات مختلفة وَّفُتِحَتِ السَّمَآءُ بالتشديد والتخفيف شققت لنزول
الملائكة فَكَانَتْ اَبْوَابًا ۙ ذات ابواب وَّسُيِّرَتِ الْجِبَالُ ذهب بها عن اماكنها فَكَانَتْ سَرَابًا ۭ هباء اى
مثله فى خفة سيرها اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ۙ راصدة او مرصدة لِّلطّٰغِيْنَ الكافرين فلا يتجاوزونها
مَاٰبًا ۙ مرجعا لهم فيدخلونها لّٰبِثِيْنَ حال مقدرة اى مقدرا لبثهم فِيْهَآ اَحْقَابًا ۚ دهورا لا نهاية
لها جمع حقب بضم اوله لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا بَرْدًا ۙ نوما وَّلَا شَرَابًا ۙ ما يشرب تلذذا اِلَّا لكن حَمِيْمًا ماء حارا
غاية الحرارة وَّغَسَّاقًا ۙ بالتخفيف والتشديد ما يسيل من صديد اهل النار فانهم يذوقونه جوزوا بذلك
للاكثر ١٢ ك لحمزة وعلى وحفص ١٢ ك
جَزَآءً وِّفَاقًا ۭ موافقا لعملهم فلا ذنب اعظم من الكفر ولا عذاب اعظم من النار اِنَّهُمْ كَانُوْا
لَا يَرْجُوْنَ يخافون حِسَابًا ۙ لانكارهم البعث وَّكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا القرآن كِذَّابًا ۭ تكذيبا وَكُلَّ شَيْءٍ
من الاعمال اَحْصَيْنٰهُ ضبطناه كِتٰبًا ۙ كتبا فى اللوح المحفوظ لنجازى عليه ومن ذلك تكذيبهم
بالقرآن فَذُوْقُوْا اى فيقال لهم فى الآخرة عند وقوع العذاب عليهم ذوقوا جزاءكم فَلَنْ نَّزِيْدَكُمْ اِلَّا عَذَابًا ۧ
فوق عذابكم اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا ۙ مكان فوز فى الجنة حَدَآئِقَ بساتين بدل من مفازا او بيان
فهو اسم مكان وقيل فوزا مصدر ١٢ ك
له وَّاَعْنَابًا ۙ عطف على مفازا وَّكَوَاعِبَ جوارى تكعبت ثديهن جمع كاعب اَتْرَابًا ۙ على سن واحد
اى ارتفعت ١٢ ك
جمع ترب بكسر التاء وسكون الراء وَّكَاْسًا دِهَاقًا ۭ خمرا مالئة محالها وفى القتال وَاَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ
اى سورة محمد ١٢
لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا اى الجنة عند شرب الخمر وغيره من الاحوال لَغْوًا باطلا من القول وَّلَا كِذّٰبًا ۚ
بالتخفيف اى كذبا وبالتشديد اى تكذيبا من واحد لغيره بخلاف ما يقع فى الدنيا عند شرب

---

١ قوله الم نجعل الارض آه الارض مفعول اول ومهادا مفعول ثان لان الجعل بمعنى التصيير ويجوز ان يكون بمعنى الخلق فيكون مهادا حالا مقدرة واوتادا كذلك وآما سباتا فالظاهر كونه مفعولا ثانيا ١٢ ج ٢ قوله كالمهد اى للصبى مصدر سمى به ما يمهد للنوم عليه ١٢ بيضاوى ٣ قوله سباتا بالضم كغراب النوم الثقيل واصله الراحة وفعله سبت كقتل ١٢ صاوى ٤ قوله راحة لابدانكم السبت القطع ولما كان فى النوم يقطع الحواس الظاهرة عن الادراك وفى ذلك راحة لها اريد بالسبات مجازا الراحة اللازمة للنوم وقطع الاحساس ١٢ ك ٥ قوله وقتا للمعايش يحصلون فيه ما يعيشون به يعنى انه مصدر ميمى وقع ههنا ظرفا بتقدير المضاف وقيل يحتمل فى النظم كونه اسم زمان ١٢ ك ٥ قوله وقتا للمعايش يشير ان معاشا ظرف زمانى ١٢ ٦ قوله وجعلنا اى خلقنا لان وهاجا صفة سراجا مفعول ثان لان المفعول الاول لا يكون نكرة ١٢ كمالين ٧ قوله السحابات التى حان لها ان تمطر الخ لما كانت المعصرات السحابات وهى معصورة لا عاصرة ومعصرة اوله بان الهمزة للحينونة دون التعدية كما فى قولهم احصد الزرع اذا حان له ان يحصد وقيل ولو جعلت الهمزة لصيرورة الفاعل ذا ماخذ كاعسر وايسر واحم واطفل اى صار ذا الحم وذا الطفل لكان وجها ١٢ ٨ قوله كالمعصر الخ فى المفردات المعصر المرأة التى حاضت ودخلت فى عصر شبابها انتهى ١٢ ٩ قوله صبابا يعنى انه فى النظم من ثج التعدى وقد جاء لازما ومتعديا يقال ثجه وثج بنفسه وقال القاضى منصبا بكثرة فاخذه من اللازم ١٢ ك ١٠ قوله الفافا الفاف درختان بهم درپيچيده قوله تعالى وجنات الفافا ١٢ صراح ١١ قوله جمع لفيف آه عبارة السمين قال الزمخشرى الفاف ملتفة لا واحد له والثانى انه جمع لف بكسر اللام فيكون نحو سر واسرار الثالث انه جمع لفيف قاله الكسائى ومثله شريف واشراف وشهيد واشهاد ١٢ ج ١١ قوله جمع لفيف اى او جمع لف كجذع واجذاع او لا واحد له كاذراع او جمع لف بالضم وهى جمع لفاء اى شجرة مجتمعة ١٢ ك ١٢ قوله ان يوم الفصل كان الخ كلام مستانف واقع فى جواب سوال مقدر تقديره ما وقت البعث الذى اثبت بالادلة المتقدمة فقال ان يوم الفصل واكده بان لتردد الكفار فيه ١٢ صاوى ١٣ قوله وقتا للثواب اشار بذلك الى ان الميقات زمان مقيد بكونه وقت ظهور ما وعد الله به من الثواب والعقاب ١٢ كرخى ١٤ قوله شققت اشار بذلك الى انه ليس المراد بالفتح ما عرف من فتح الابواب بل هو التشقق لموافقة قوله اذا السماء انشقت اذا السماء انفطرت وخير ما فسرته بالوارد ١٢ صاوى ١٥ قوله سرابا السراب ما تراه نصف النهار كانه ماء ١٢ قاموس ١٦ قوله هباء الهباء الغبار قاموس وفى الجمل تفسير السراب بالهباء الذى سلكه الشارح ليس له سند فى اللغة فالاولى ابقاؤه على ظاهره على سبيل التشبيه والمعنى فكانت مثل السراب من حيث ان المرئى خلاف الواقع فكما يرى السراب كانه ماء فكذلك ترى الجبال كانها جبال وليست كذلك فى نفس الامر ١٢ ١٦ قوله هباء المناسب ابقاء السراب على ظاهره ويكون المعنى على التشبيه اى فكانت مثل السراب من حيث ان المرئى خلاف الواقع فكما يرى السراب كانه ماء كذلك الجبال ترى كانها جبال وليست كذلك فى الواقع لقوله تعالى وترى الجبال تحسبها جامدة وهى تمر مر السحاب والا فتفسير السراب بالهباء لم يوجد فى اللغة ١٢ صاوى ١٧ قوله راصدة او مرصدة للطاغين يشير الى ان الارصاد من ابنية المبالغة بمعنى الراصد وقوله للطاغين متعلق به او قد يجعل صفة له وقد يجعل متعلقا بمآبا وهو بدل كل من مرصادا وقد يجعل مرصاد اسم مكان بمعنى موضع الرصد وبه صرح الراغب والجوهرى ١٢ كمالين ١٨ قوله او مرصدة اشار الى ان مرصادا من رصدت الشئ ارصده اذا ترقبته فهى راصدة للكفار مترقبة لهم او مرصدة بمعنى معدة لهم يقال ارصدت له اعددت له ومرصاد بالفارسية انتظار كننده ١٢ ١٩ قوله حال مقدرة اى من ضمير يدخلونها المقدر وقد يجعل حالا من الضمير فى للطاغين ١٢ ك ٢٠ قوله احقابا آه ذكروا فيه وجوها احدها ما روى عن الحسن قال ان الله تعالى لم يجعل لاهل النار مدة بل قال لابثين فيها احقابا فوالله ما هو الا انه اذا مضى حقب دخل حقب الى الابد وليس للاحقاب عدة الا الخلود وروى عن عبد الله بن مسعود قال لو علم اهل النار انهم يلبثون فى النار عدد حصى الدنيا لفرحوا ولو علم اهل الجنة انهم يلبثون عدد حصى الدنيا لحزنوا الوجه الثانى ان لفظ الاحقاب لا يدل على نهاية والحقب الواحد متناه والمعنى انهم يلبثون فيها احقابا لا يذوقون فيها بردا ولا شرابا الا حميما وغساقا فهذا توقيت لانواع العذاب الذى يبدلونه لا توقيت للبثهم فيها الوجه الثالث ان الآية منسوخة بقوله فلن نزيدكم الا عذابا يعنى ان العدد قد ارتفع والخلود قد حصل ١٢ ج ٢١ قوله حقب بضم اوله حقب بالضم هشتاد سال صراح وفى الخطيب والحقب الواحد ثمانون سنة كل سنة اثنى عشر شهرا كل شهر ثلاثون يوما كل يوم الف سنة روى ذلك عن على بن ابى طالب ١٢ ٢٢ قوله لا يذوقون آه فيه اوجه احدها انه مستانف اخبر عنهم بذلك الثانى انه حال من الضمير فى لابثين اى لابثين غير ذائقين فهى حال متداخلة الثالث انه صفة لاحقابا ١٢ ج ٢٣ قوله بردا النوم بارد عن ابن عباس رضى الله عنه البرد النوم ومثله قال الكسائى وابو عبيدة تقول العرب منع البرد البرد اى اذهب البرد النوم ١٢ خطيب ٢٤ قوله نوما سمى النوم بردا لانه يبرد صاحبه الا ترى ان العطشان اذا نام سكن عطشه واطلاق البرد على النوم لغة هذيل وسمى بذلك لانه يقطع سورة العطش ١٢ ج ٢٥ قوله لكن حميما الخ قضية كلامه ان الاستثناء منقطع ويجوز ان يكون متصلا من عموم قوله ولا شرابا والاحسن انه بدل من شرابا لان الاستثناء من كلام غير موجب ١٢ صاوى ٢٦ قوله جزاء وفاقا الخ منصوب على المصدرية بمحذوف قدره المفسر بقوله جوزوا بذلك الخ ١٢ صاوى ٢٧ قوله موافقا لعملهم الخ اشار بذلك الى ان وفاقا صفة لجزاء بتاويله باسم الفاعل ويصح ان يكون على حذف مضاف اى ذا وفاق او باق على مصدريته لقصد المبالغة ١٢ جمل ٢٨ قوله تكذيبا قال الزمخشرى وفعال فى باب فعل كله فاش فى كلام العرب لا يقولون غيره وقال ابن مالك فى التسهيل انه قليل ١٢ كمالين ٢٩ قوله كتابا آه فيه اوجه احدها انه مصدر من معنى احصيناه اى احصاء فالتجوز فى نفس المصدر والثانى انه مصدر لاحصيناه لانه فى معنى كتبنا فالتجوز فى نفس الفعل قال الزمخشرى لالتقاء الاحصاء والكتب فى معنى الضبط والتحصيل الثالث ان يكون منصوبا على الحال بمعنى مكتوبا فى اللوح ١٢ ج ٣٠ قوله كتابا يشير الى انه مفعول مطلق لاحصيناه فان الاحصاء والكتابة يشتركان فى معنى الضبط ١٢ كمالين ٣١ قوله اللوح المحفوظ وقيل فى صحف الحفظة على بنى آدم ١٢ صاوى ٣٢ قوله فلن نزيدكم الا عذابا الخ قيل هذه اشد آية فى القرآن على اهل النار كلما استغاثوا بنوع من العذاب اغيثوا باشد منه ١٢ صاوى ٣٣ قوله مفازا بالفارسية مطلب يابى باشد ١٢ ك ٣٤ قوله فوز فى الجنة فوز رستن وپيروزى يافتن به نيكى ١٢ صراح ٣٥ قوله بدل من مفازا اى بدل البعض على تقدير كونه اسم مكان وبدل الاشتمال على تقدير كونه مصدرا ١٢ ك ٣٦ قوله تكعبت اى ارتفعت وفى روح البيان يقال كعبت المرأة كعوبا ظهر ثديها وارتفع وفى الجمل

الخمر جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ اي جازاهم الله بذلك جزاء عَطَآءً بدل من جزاء حِسَابًا ○ اي كثيرا من قولهم
اعطاني فاحسبني اي اكثر علي حتى قلت حسبي رَّبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بالجر والرفع وَمَا بَيْنَهُمَا
الرَّحْمٰنِ كذلك وبرفعه مع جر ربّ السموات لَا يَمْلِكُوْنَ اي الخلق مِنْهُ تعالى خِطَابًا ○ اي لا يقدر
احد ان يخاطبه خوفا منه يَوْمَ ظرف للايملكون يَقُوْمُ الرُّوْحُ جبريل او جند الله وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا حال
اي مصطفين لَا يَتَكَلَّمُوْنَ اي الخلق اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ في الكلام وَقَالَ قولا صَوَابًا ○
من المؤمنين والملائكة كان يشفعوا لمن ارتضى ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ ج الثابت وقوعه وهو يوم القيمة
فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ مَاٰبًا ○ مرجعا اي رجع الى الله تعالى بطاعته ليسلم من العذاب فيه اِنَّآ
اَنْذَرْنٰكُمْ اي كفار مكة عَذَابًا قَرِيْبًا ○ اي عذاب يوم القيمة الاتي وكل آت قريب يَّوْمَ ظرف لعذابا
بصفته يَنْظُرُ الْمَرْءُ كل امرء مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ من خير وشر وَيَقُوْلُ الْكٰفِرُ يٰا حرف تنبيه لَيْتَنِيْ كُنْتُ
ما موصولة مفعول بنظر او استفهامية مفعول قدمت ۱۲ ك
تُرٰبًا ○ يعني فلا اعذب يقول ذلك عند ما يقول الله تعالى للبهائم بعد الاقتصاص من بعضها
لبعض كوني ترابا سورة والنازعات مكية ست واربعون اية بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
وَالنّٰزِعٰتِ الملائكة تنزع ارواح الكفار غَرْقًا ○ نزعا بشدة وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ○ الملائكة تنشط ارواح
كذا هو المأثور عن علي اخرجه سعيد بن منصور ۱۲ ك اشير الى انه مفعول من غير لفظه ۱۲ ك
المؤمنين اي تسلها برفق وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا ○ الملائكة تسبح من السماء بامره تعالى اي تنزل
فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ○ اي الملائكة تسبق بارواح المؤمنين الى الجنة فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ○ الملائكة تدبر
كذا روي عن مقاتل ۱۲ ك
امر الدنيا اي تنزل بتدبيره وجواب هذه الاقسام محذوف اي لتبعثن يا كفار مكة وهو عامل في
يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ○ النفخة الاولى بها يرجف كل شيء اي يتزلزل فوصفت بما يحدث منها تَتْبَعُهَا
يعني انه منصوب بالجواب المحذوف ۱۲ ك
الرَّادِفَةُ ○ النفخة الثانية وبينهما اربعون سنة والجملة حال من الراجفة فاليوم واسع للنفختين وغيرهما
فصح ظرفيته للبعث الواقع عقيب الثانية قُلُوْبٌ يَّوْمَئِذٍ وَّاجِفَةٌ ○ خائفة قلقة اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ○
ذليلة لهول ما ترى يَقُوْلُوْنَ اي ارباب القلوب والابصار استهزاء وانكارا للبعث اَئِنَّا بتحقيق
الهمزتين وتسهيل الثانية وادخال الف بينهما على الوجهين في الموضعين لَمَرْدُوْدُوْنَ فِي الْحَافِرَةِ ○
اي انرد بعد الموت الى الحيوة والحافرة اسم لاول الامر ومنه رجع فلان في حافرته اذا
رجع من حيث جاء ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً ○ وفي قراءة ناخرة بالية متفتتة نحيى قَالُوْا
اي منكرة ۱۲ ك
تِلْكَ اي رجعتنا الى الحياة اِذًا ان صحت كَرَّةٌ رجعة خَاسِرَةٌ ○ ذات خسران

۱ قوله بدل من جزاء قال الزمخشري منصوب بالجزاء نصب المفعول به ولم يرتض به القاضي لانه انما يعمل المصدر اذا لم يكن مفعولا مطلقا ۱۲ ك **۲ قوله** حسابا اي كافيا وافيا يقال احسبت فلانا اي اعطيته ما يكفيه حتى قال حسبي وقال ابن قتيبة اعطاء كثيرا وتبعه الشارح ۱۲ **۳ قوله** اي كثيرا وقال القاضي كافيا من احسبه الشيء اذا كفاه حتى قال حسبي ۱۲ ك **۴ قوله** بالجر والرفع والتفصيل ما في الكبير رب السموات والرحمن فيه ثلاثة اوجه من القراءة الرفع فيهما وهو قراءة ابن كثير ونافع وابي عمرو والجر فيهما وهو قراءة عاصم وعبد الله بن عامر والجر في الاول مع الرفع الثاني وهو قراءة حمزة والكسائي وفي الرفع وجوه احدها ان يكون رب السموات مبتدأ والرحمن خبره ثم استونف لا يملكون منه خطابا وثانيها رب السموات مبتدأ والرحمن صفة ولا يملكون خبره وثالثها ان يضمر المبتدأ والتقدير هو رب السموات هو الرحمن ورابعها ان يكون الرحمن ولا يملكون خبرين واما وجه الجر فعلى البدل من ربك واما وجه جر الاول ورفع الثاني فجر الاول بالبدل من ربك والثاني مرفوع بكونه مبتدأ وخبره لا يملكون وفي روح البيان رب السموات بدل من ربك والرحمن بالجر صفة للرب ملخصا ۱۲ **۵ قوله** كذلك يعني بالجر لابن عامر وعاصم صفة لما قبله وبالرفع مع رفع ما قبله لنافع وابن كثير وابي عمرو على انه صفة او خبر لما قبله ورفعه مع جر رب السموات لحمزة والكسائي على انه خبر محذوف او مبتدأ خبره ما بعده ۱۲ ك **۶ قوله** اي الخلق اي من اهل السموات والارض لغلبة الجلال في ذلك اليوم فلا يقدر احد على خطابه تعالى في دفع بلاء ولا في رفع عذاب ۱۲ اصاوي **۷ قوله** اي لا يقدر اي على سبيل الاعتراض وذلك لا ينافي الشفاعة فانها بطريق الخضوع لا الاعتراض ۱۲ ك **۸ قوله** او جند الله روى ابن ابي حاتم وابن مردويه عن ابن عباس مرفوعا الروح جند من جنود الله ليسوا ملائكة لهم رؤس وايدي وارجل ثم قرأ الآية وقال هؤلاء جند وقال الامام الغزالي في الاحياء الملك الذي يقال له الروح وهو الذي يولج الارواح في الاجسام فانه يتنفس فيكون في كل نفس من انفاسه روح في جسم وهو حق يشاهده ارباب القلوب ببصائرهم انتهى ۱۲ ك **۹ قوله** لا يتكلمون الخ تاكيد لقوله لا يملكون والمعنى ان هؤلاء الذين هم افضل الخلائق واقربهم من الله اذا لم يقدروا ان يشفعوا الا باذنه فكيف يملك غيرهم ۱۲ صاوي **۱۰ قوله** لمن ارتضى فان هؤلاء الذين هم افضل الخلائق واقربهم من الله اذا لم يقدروا ان يتكلموا بما يكون صوابا كالشفاعة لمن ارتضى الا باذنه فكيف يملكه غيرهم ۱۲ بيضاوي **۱۱ قوله** ذلك اليوم الخ ذلك اليوم مبتدأ وخبر والحق صفة اليوم او خبر ذلك واليوم صفة ۱۲ ك **۱۲ قوله** وكل آت قريب اي فيكون اليوم قريبا بهذا الوجه وايضا الموت مبدؤه والموت قريب ۱۲ ك **۱۳ قوله** بصفته اي عذابا كائنا يوم ينظر المرء ۱۲ روح **۱۴ قوله** كل امرئ اي مسلما او كافرا واخذ العموم من ال الاستغراقية والنظر بمعنى الرؤية والمعنى يرى كل ما قدمه من خير وشر ثابتا في صحيفته وخص اليدين بالذكر لان اكثر الافعال تزاول بهما ۱۲ صاوي **۱۵ قوله** للبهائم بعد الاقتصاص الخ اخرج ابن جرير وابن المنذر عن ابي هريرة يحشر الخلق كلهم يوم القيامة البهائم والدواب والطير فيبلغ من عدل الله ان ياخذ الجماء من القرناء ثم يقول كوني ترابا فذلك حين يقول الكافر يا ليتني كنت ترابا وعن مجاهد مثله ۱۲ ك **۱۶ قوله** والنازعات غرقا النازعات صفة لموصوف محذوف كما اشار اليه الشارح بقوله الملائكة جمل والنزع جذب الشيء من مقره بشدة والغرق مصدر بحذف الزوائد بمعنى الاغراق فهو مفعول مطلق للنازعات لانه نوع من النزع فيكون شرطا موجودا وهو اتفاق المصدر مع عامله ۱۲ روح **۱۷ قوله** والناشطات نشطا النشط هو الجذب برفق ولين ۱۲ كبير **۱۸ قوله** اي تسلها بضم السين وتشديد اللام برفق من نشط الدلو من البئر اذا اخرجها فان اخراج الدلو من البئر تكون برفق عادة وفي التفسير الماثور عن علي رضي هي الملائكة تنشط ارواح الكفار ما بين الاظفار والجلد حتى يخرج ۱۲ ك **۱۹ قوله** تسبح من السماء اي تنزل بسرعة كالفرس الجواد يقال له سابح اذا اسرع في جريه كذا روي عن مجاهد وعن علي هي الملئكة تسبح بارواح المؤمنين بين السماء والارض ۱۲ ك **۲۰ قوله** فالمدبرات امرا قال في روح البيان ثم ان النفوس الشريفة لا يبعد ان يظهر منها آثار في هذا العالم سواء كانت مفارقة عن الابدان او لا فتكون مدبرات الا ترى ان الانسان قد يرى في المنام ان بعض الاموات يرشده الى مطلوبه ويرى استاذه فيسأله عن مسألة فيحلها له ونظائره كثيرة لا تحصى وقد يدخل بعض الاحياء من جدار ونحوه على بعض من له حاجة فيقضيها وذلك على خرق العادة فاذا كان التدبير بيد الروح وهو في هذا الموطن فكذا انتقل منه الى البرزخ بل هو بعد مفارقة البدن اشد تاثيرا لان الجسد حجاب في الجملة الا ترى ان الشمس اشد احراقا اذا لم يحجبها غمام ونحوه ملخصا ۱۲ **۲۱ قوله** اي تنزل بتدبيره اشار بذلك الى ان اسناد التدبير الى الملائكة مجاز والمدبر حقيقة هو الله تعالى فهم اسباب عارية مظهر للتدبير ۱۲ صاوي **۲۲ قوله** يا كفار مكة خصهم وان كان البعث عاما للمسلم والكافر لان القسم انما يكون للمنكر والمسلم مصدق بمجرد الاخبار فلا يحتاج للاقسام ۱۲ صاوي **۲۳ قوله** فوصفت بما يحدث منها اشار به الى ان الاسناد مجازي لانها سببه او التجوز في الظرف بجعل سبب الرجف راجفا ۱۲ جمل **۲۴ قوله** حال من الراجفة قيل حال مقدرة لان حدوث الرادفة بعد انقضاء الراجفة ويمكن ان يجعل المقارنة باعتبار حصولهما في يوم واحد والى ذلك يشير المص بقوله فاليوم واسع الخ ۱۲ **۲۵ قوله** للبعث الواقع الخ والمعنى لتبعثن في الوقت الواسع الذي تقع فيه النفختان وهم يبعثون في ذلك الوقت الواسع وهو النفخة الاولى كذا ذكره الزمخشري ۱۲ ك **۲۶ قوله** قلوب الخ مبتدأ ويومئذ منصوب بواجفة وواجفة صفة لقلوب وهو المسوغ للابتداء بالنكرة وابصارها مبتدأ ثان وخاشعة خبره وهو وخبره خبر الاول وفي الكلام حذف مضاف تقديره ابصار اصحاب القلوب ۱۲ ج **۲۷ قوله** قلقة قلق بالتحريك بي آرامي ۱۲ صراح **۲۸ قوله** في الحافرة بالفارسية بحالت نخستين وفي ابي السعود في الحافرة اي في الحالة الاولى يعنون الحياة من قولهم رجع فلان في حافرته اي في طريقته التي جاء فيها فحفرها اي اثر فيها بمشيته ۱۲ **۲۹ قوله** اذا رجع من حيث جاء ثم قيل لمن كان في امر ثم عاد اليه رجع في حافرته اي طريقه وحالته الاولى ۱۲ ك **۳۰ قوله** قالوا تلك آه تلك مبتدأ اشار بها الى الرجعة والرد في الحافرة وكرة خبرها وخاسرة صفتها اي ذات خسران واسند اليها الخسار والمراد اصحابها مجازا والمعنى ان كان رجوعنا الى القيامة حقا فتلك الرجعة رجعة خاسرة وهذا افاده اذا فانها حرف جواب وجزاء عند الجمهور وقيل قد لا تكون جوابا وعن الحسن ان خاسرة بمعنى كاذبة ۱۲ ج **۳۱ قوله** خاسرة الخسران هو انتقاص راس المال ولما لم يصح وصف الكرة بالخاسرة جعل الاشتقاق للنسبة وقد يقال المراد خسران صاحبها ۱۲ بحر

۱ قوله فانما هي زجرة واحدة هو متعلق بمحذوف مرتبط به يعني لاتحسبوا تلك الكرة صعبة فانها هينة سهلة في قدرته ۱۲ ک ۲ قوله فاذاهم بالساهرة جواب شرط محذوف قدره بقوله فاذا نفخت وسميت ساهرة لانه لانوم عليها من اجل الخوف والحزن ۱۲ صاوي ۳ قوله بوجه الارض الخ وقيل ارض من فضة يخلقها الله تعالى وقيل جبل بالشام يمده الله تعالى يوم القيامة لحشر الناس عليه وقيل غير ذلك ۱۲ صاوي ۴ قوله بعد ما كانوا في جوفها والعرب تسمي وجه الارض ساهرة لان فيه نوم الحيوان وسهرهم كذا روي عن ابن عباس ومجاهد وقتادة انها وجه الارض وعن سفيان هي ارض الشام وللبيهقي عن وهب بن منبه هي بيت المقدس ولابن المنذر عن قتادة هي جهنم ۱۲ ک ۵ قوله بل اتاك المقصود منه تسلية النبي صلى الله عليه وسلم وتحذير قومه من مخالفته فيحصل لهم ما حصل لفرعون كان الله تعالى يقول لنبيه اصبر كما صبر موسى فان قومك وان بلغوا في الكفر مهما بلغوا لم يصلوا في العتو كفرعون وقد انتقم الله منه مع شدة باسه وكثرة جنوده وهل بمعنى قد ان ثبت انه اتاه ذلك قبل الحديث قبل هذا الاستفهام واما اذا لم يكن اتاه قبل ذلك فالاستفهام لحمل المخاطب على طلب الاخبار ۱۲ صاوي ۶ قوله عامل في اذ ناداه اي فانه معمول لحديث لا لاتاك لاختلاف وقتيهما ۱۲ ک ۷ قوله طوى وسمي به لانه طوى فيه الشر عن بني اسرائيل من الخطوب والطي بمعنى الشئ اي ثنيت فيه البركة وهل لك اي ميل ورغبة او هل لك سبيل ۱۲ ۸ قوله اسم الوادي وسمي طوى لانه طوى فيه الشر عن بني اسرائيل ومن اراد الله من خلقه ونشر فيه بركات النبوة على جميع اهل الارض المسلم باسلامه وغيره برفع عذاب الاستيصال عنه فان العلماء قالوا ان عذاب الاستيصال ارتفع حين انزلت التورية وهو واد بالطور بين ايلة ومصر ۱۲ ج ۹ قوله اذهب آه يجوز ان يكون على اضمار القول وقيل هو على حذف ان اي ان اذهب يدل له قراءة عبد الله ان اذهب وان هذه الظاهرة او المقدرة يحتمل ان تكون مصدرية اي ناداه بهذا ۱۲ ج ۱۰ قوله ادعوك اراد به تفسير قوله هل لك اي فلفظ هل لك معناه ادعوك فصح الاتيان بالى ۱۲ ۱۱ قوله تطهر من الشرك آه رواه البيهقي عن ابن عباس و قوله هي اليد والعصا سماهما آية واحدة لاشتراكهما في كونهما آية على نبوته وكونهما في وقت واحد وقال الزمخشري الآية هي قلب العصا حية والاخرى كالتبع له لانه كان يتقيها بيده فقيل له ادخل يدك في جيبك ۱۲ ک ۱۲ قوله واهديك معطوف على تزكى وقوله ادلك على معرفته بالبرهان الخ اشارة الى ان الدلالة على المعرفة تحصل بعد التطهر من الشرك فهي واجبة وجوب الفروع واما التطهر بالدخول في الاسلام فمن وجوب الاصول ۱۲ صاوي ۱۳ قوله ادلك على معرفته اشار به الى ان في النظم مضافا مضمرا ۱۲ ۱۴ قوله فاراه الآية الكبرى عطف على محذوف تقديره فذهب اليه وقال له ما ذكر فطلب منه آية فاراه الخ والضمير المستتر فيه عائد على موسى والبارز عائد على فرعون وهو المفعول الاول والثاني قوله الآية والكبرى صفة للآية ۱۲ صاوي ۱۵ قوله او العصا هو الاولى لانه ليس في اليد الا انقلاب لونها وهذا حاصل في العصا لانها لما انقلبت حية لابد وان يتغير لونها فاذا كل ما في اليد فهو حاصل في العصا وامور اخر هي الحياة في الجرم الجمادي وتزايد اجزائه وحصول القدرة الكبيرة والقوة الشديدة وابتلاعها اشياء كثيرة وزوال الحياة والقدرة عنها وذهاب تلك الاجزاء التي عظمت وزوال ذلك اللون والشكل اللذين صارت العصا بهما حية وكل واحد من هذه الوجوه كان معجزا مستقلا في نفسه ۱۲ ج ۱۶ قوله جمع السحرة الخ اي للمعارضة وقوله وجنده اي للقتال وكان السحرة اثنين وسبعين اثنان من القبط والسبعون من بني اسرائيل ۱۲ مختصر من الصاوي ۱۷ قوله فقال انا ربكم الاعلى اي بعد ما قال له موسى رب ارسلني اليك فان آمنت بربك تكون اربعمائة سنة في النعيم والسرور ثم تموت فتدخل الجنة فقال حتى استشير هامان فاستشاره فقال اتصير عبدا بعد ما كنت ربا فعند ذلك جمع السحرة والجنود فلما اجتمعوا قام عدو الله على سريره فقال انا ربكم الاعلى ۱۲ صاوي ۱۸ قوله اي هذه الكلمة وهي قوله انا ربكم الاعلى خطيب وقال ابن عباس رضي الله عنه وكان بين الكلمتين اربعون سنة كما ذكره الشارح ۱۲ ۱۹ قوله وكان بينهما اربعون سنة كذا رواه ابن جرير عن ابن عباس وابو حاتم عن عبد الله بن عمرو وقد يفسر بنكال الآخرة ونكال الدار الاولى اي الاغراق والاحراق وحكى ذلك في المعالم عن الحسن وقتادة ۱۲ ک ۲۰ قوله لعبرة اي اعتبارا عظيما وعظة ۱۲ روح ۲۱ قوله رفع سمكها الخ السمك غلظ السماء وهو الارتفاع الذي بين سطح السفلي الاسفل الذي يلينا وسطحها الاعلى الذي يلي ما فوقها ابن جزي فهو بمعنى الثخن وفي البيضاوي رفع سمكها اي جعل مقدار ارتفاعها عن الارض او ثخنها في العلو مسيرة خمسمائة عام ۱۲ جمل ۲۲ قوله اي جعل سمتها الخ اي جعل مقدار ذهابها في سمت العلو مسافة خمسمائة عام كانه اراد بالسمت السمك والا فمعاني السمت المذكورة في اللغة لا تناسب هنا ۱۲ جمل ۲۳ قوله وقيل سمكها سقفها اي فمعنى رفع سمكها على هذا جعلها مرفوعة عن الارض ۱۲ صاوي ۲۴ قوله ابرز نور شمسها الخ المراد بنور الشمس النهار لوقوعه في مقابلة الليل فكنى بالنور عن النهار وعبر عن النهار بالضحى لانه اكمل اجزائه ۱۲ صاوي ۲۵ قوله واضيف اليها الليل لانه ظلها كذا ذكره الزمخشري وتعقب بان الليل ظل ارض لا ظل السماء فالاولى ما قاله القاضي انما اضيف اليها لانها يحدث بحركتها ۱۲ ک ۲۶ قوله وكانت مخلوقة قبل السماء من غير دحو كذا رواه ابن ابي حاتم عن ابن عباس واختاره الزمخشري فلا يعارض ذلك قوله تعالى ثم استوى الى السماء لكن قوله تعالى هو الذي خلق لكم ما في الارض جميعا ثم استوى الى السماء يدل على تقدم الدحو ايضا كما لا يخفى وكذا ما رواه الحاكم مرفوعا انه خلق الارض في يوم الاحد والاثنين وخلق الجبال والآكام في يوم الثلثاء والاشجار في الاربعاء وخلق السماء في الخميس والجمعة يدل على تقدم الدحو فوجه ان يجعل الارض منصوبا بالمضمر نحو تذكر وتدبر او اذكر الارض بعد ذلك وان جعل مضمرا على شريطة التفسير فالاشارة في ذلك الى ذكر خلق السماء لا الى خلق السماء نفسه ليدل على انه متاخر في الذكر عن خلق السماء وقد مر له زيادة بيان في حم السجدة ۱۲ ک ۲۷ قوله العشب هو الكلأ الرطب كما في المختار ۱۲ ۲۸ قوله واطلاق المرعى عليه اي على ما ياكله الناس استعارة اي مجاز فاستعمل المرعى في مطلق الماكول للانسان وغيره فهو مجاز مرسل من باب استعمال المقيد في المطلق او هو استعارة تصريحية حيث شبه اكل الناس برعي الدواب ۱۲ جمل ۲۹ قوله استعارة اي لان المرعى في الاصل اسم لما يرعاه الحيوان اطلق ههنا على ما ياكله الانسان وغيره تشبيها للانسان الكافر بالبهائم في ان همة التمتع بالماكول في الدنيا لا النظر في الآخرة بقرينة ان الكلام مع منكري الحشر ۱۲ ک ۳۰ قوله الطامة قال في الصحاح كل شئ كثر حتى علا وغلب فقد طم وفي ابي السعود الطامة الكبرى اي الداهية العظمى التي تطم سائر الطامات اي تعلوها وتغلبها وهي القيامة او النفخة الثانية ۱۲ ۳۱ قوله وجواب اذا فاما من طغى يعني اذا جاءت يوم القيامة فان الطاغين ماواهم الجحيم والخائفين ماواهم الجنة والى ذلك اشار المص بقوله وحاصل الجواب فالعاصي في النار والمطيع في الجنة ويحتمل ان يكون جوابه محذوفا اي اذا جاءت وقع ما وقع وقوله فاما تفصيل لذلك المحذوف ۱۲ ک ۳۲ قوله ماواه يشير الى ان اللام بدل عن الاضافة وذلك قول اهل الكوفة وعند سيبويه والبصريين اصله هي الماوى له فحذف العائد للعلم بان الطاغي هو صاحب الماوى ۱۲ كمالين ۳۳ قوله عن الهوى المردي اي المهلك وقوله باتباع الشهوات متعلق بالمردي والباء سببية ۱۲

قال تعالى فَاِنَّمَا هِيَ اي الرادفة التي يعقبها البعث زَجْرَةٌ نفخة وَّاحِدَةٌ ○ فاذا نفخت فَاِذَا هُمْ اي كل الخلائق بِالسَّاهِرَةِ ○ بوجه الارض احياء بعد ما كانوا ببطنها امواتا هَلْ اَتٰىكَ يا محمد حَدِيْثُ مُوْسٰى ○ عامل في اِذْ نَادٰىهُ رَبُّهٗ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ○ اسم الوادي بالتنوين وتركه فقال اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ○ تجاوز الحد في الكفر فَقُلْ هَلْ لَّكَ ادعوك اِلٰٓى اَنْ تَزَكّٰى ○ وفي قراءة بتشديد الزاي بادغام التاء الثانية في الاصل فيها تطهر من الشرك بان تشهد ان لا اله الا الله وَاَهْدِيَكَ اِلٰى رَبِّكَ ادلك على معرفته بالبرهان فَتَخْشٰى ○ فتخافه فَاَرٰىهُ الْاٰيَةَ الْكُبْرٰى ○ من اياته التسع وهي اليد او العصا فَكَذَّبَ فرعون موسى وَعَصٰى ○ الله تعالى ثُمَّ اَدْبَرَ عن الايمان يَسْعٰى ○ في الارض بالفساد فَحَشَرَ جمع السحرة وجنده فَنَادٰى ○ فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى ○ لا رب فوقي فَاَخَذَهُ اللّٰهُ اهلكه بالغرق نَكَالَ عقوبة الْاٰخِرَةِ اي هذه الكلمة وَالْاُوْلٰى ○ اي قوله قبلها ما علمت لكم من اله غيري وكان بينهما اربعون سنة اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ المذكور لَعِبْرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ○ الله تعالى ءَاَنْتُمْ بتحقيق الهمزتين وابدال الثانية الفا وتسهيلها وادخال الف بين المسهلة والاخرى وتركه اي منكرو البعث اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّمَآءُ اشد خلقا بَنٰىهَا ○ بيان لكيفية خلقها رَفَعَ سَمْكَهَا تفسير لكيفية البناء اي جعل سمتها من جهة العلو رفيعا وقيل سمكها سقفها فَسَوّٰىهَا ○ جعلها مستوية بلا عيب وَاَغْطَشَ لَيْلَهَا اظلمه وَاَخْرَجَ ضُحٰىهَا ○ ابرز نور شمسها واضيف اليها الليل لانه ظلها والشمس لانها سراجها وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰىهَا ○ بسطها وكانت مخلوقة قبل السماء من غير دحو اَخْرَجَ حال باضمار قد اي مخرجا مِنْهَا مَآءَهَا بتفجير عيونها وَمَرْعٰىهَا ○ ما ترعاه النعم من الشجر والعشب وما ياكله الناس من الاقوات والثمار واطلاق المرعى عليه استعارة وَالْجِبَالَ اَرْسٰىهَا ○ اثبتها على وجه الارض لتسكن مَتَاعًا مفعول له لمقدر اي فعل ذلك متعة او مصدر اي تمتيعا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ○ جمع نعم وهي الابل والبقر والغنم فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى ○ النفخة الثانية يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ بدل من اذا مَا سَعٰى ○ في الدنيا من خير وشر وَبُرِّزَتِ اظهرت الْجَحِيْمُ النار المحرقة لِمَنْ يَّرٰى ○ لكل راء وجواب اذا فَاَمَّا مَنْ طَغٰى ○ كفر وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ○ باتباع الشهوات فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاْوٰى ○ ماواه وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ قيامه بين يديه وَنَهَى النَّفْسَ الامارة عَنِ الْهَوٰى ○ المردي باتباع الشهوات فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ

۶۲

62
1

المأوى ○ وحاصل الجواب فالعاصي في النار والمطيع في الجنة يسئلونك اى كفار مكة عن الساعة ايان مرسها ○ متى وقوعها وقيامها فيم في اى شئ انت من ذكرها ○ اى ليس عندك علمها حتى تذكرها الى ربك منتهها ○ منتهى علمها لا يعلمه غيره انما انت منذر انما ينفع انذارك من يخشها ○ يخافها كانهم يوم يرونها لم يلبثوا في قبورهم الا عشية او ضحها ○ اى عشية يوم او بكرته وصح اضافة الضحى الى العشية لما بينهما من الملابسة اذ هما طرفا النهار وحسن الاضافة وقوع الكلمة فاصلة

سورة عبس مكية اثنان واربعون اية

بسم الله الرحمن الرحيم ○

عبس النبي صلى الله عليه وسلم كلح وجهه وتولى ○ اعرض لاجل ان جاءه الاعمى ○ عبد الله بن ام مكتوم فقطعه عما هو مشغول به ممن يرجو اسلامه من اشراف قريش الذي هو حريص على اسلامهم ولم يدر الاعمى انه مشغول بذلك فناداه علمني مما علمك الله فانصرف النبي صلى الله عليه وسلم الى بيته فعوتب في ذلك بما نزل في هذه السورة فكان بعد ذلك يقول له اذا جاء مرحبا بمن عاتبني فيه ربي ويبسط له رداءه وما يدريك يعلمك لعله يزكى ○ فيه ادغام التاء في الاصل في الزاى اى يتطهر من الذنوب بما يسمع منك او يذكر فيه ادغام التاء في الاصل في الذال اى يتعظ فتنفعه الذكرى ○ العظة المسموعة عنك وفي قراءة بنصب تنفع جواب الترجي اما من استغنى ○ بالمال فانت له تصدى ○ وفي قراءة بتشديد الصاد بادغام التاء الثانية في الاصل فيها تقبل وتعرض وما عليك الا يزكى ○ يؤمن واما من جاءك يسعى ○ حال من فاعل جاء وهو يخشى ○ الله حال من فاعل يسعى وهو الاعمى فانت عنه تلهى ○ فيه حذف التاء الاخرى في الاصل اى تتشاغل كلا لا تفعل مثل ذلك انها اى السورة او الآيات تذكرة ○ عظة للخلق فمن شاء ذكره ○ حفظ ذلك فاتعظ به في صحف خبر ثان لانها وما قبله اعتراض مكرمة ○ عند الله تعالى مرفوعة في السماء مطهرة ○ منزهة عن مس الشياطين بايدي سفرة ○ كتبة ينسخونها من اللوح المحفوظ كرام بررة ○ مطيعين لله تعالى وهم الملائكة قتل الانسان لعن الكافر ما اكفره ○ استفهام توبيخ اى ما حمله على الكفر من اى شئ خلقه ○ استفهام تقرير ثم بينه فقال من نطفة خلقه فقدره ○ علقة ثم مضغة الى آخر خلقه ثم السبيل اى طريق خروجه من بطن امه يسره ○ ثم اماته فاقبره ○ جعله في قبر يستره ثم اذا شاء انشره ○ للبعث

[illegible]

---

[1] قوله حاصل الجواب الخ اشار بذلك الى ان اما لمجرد التاكيد وليست للتفصيل لعدم تقدم مقتضيه وصار المعنى فالعاصي في النار الخ وفيه انه يحوج لتكلف فالاحسن ما قدمناه من ان الجواب محذوف والآية دليل عليه ۱۲ صاوی

[2] قوله مرساها المرسى مصدر بمعنى الارساء وهو الاثبات ۱۲ روح

[3] قوله فيم انت الخ فيم خبر مقدم وانت مبتدأ مؤخر وقوله من ذكراها متعلق بما تعلق به الخبر والاستفهام انكاري والمعنى ما انت من ذكراها لهم وتبيين وقتها في شئ وليس لك علم بها حتى تخبرهم به وهذا قبل اعلامه بوقتها فلا ينافي انه صلى الله عليه وسلم لم يخرج من الدنيا حتى اعلمه الله بجميع مغيبات الدنيا والآخرة ولكن امر بكتم اشياء منها كما تقدم التنبيه عليه غير مرة ۱۲ صاوی

[4] قوله من ذكرها بالفارسية از علم آن وذكرى بمعنى الذكر كالبشرى بمعنى البشارة ۱۲

[5] قوله الى ربك منتهاها الخ مستانف وقوله لا يعلمه اى المنتهى قوله غيره اى غير الله ۱۲ جمل

[6] قوله انما انت منذر من يخشاها اى والانذار لا يناسب تعيين الوقت اذ لا مدخل للتعيين وقتها في الانذار فان محض الانذار لا يتوقف على علم المنذر بوقت قيامه لتقصر حاله على الانذار فلا يتعداه الى علم الوقت ۱۲ جمل

[7] قوله يخشاها اى يخاف هولها وتخصيص من يخشاها بالذكر لانه المنتفع بالانذار ۱۲ بيضاوی

[8] قوله الا عشية آه بالنصب والتنوين عوض عن المضاف اليه وهو يوم وقوله او ضحاها اى ضحى العشية فاضاف الظرف الى ضمير الظرف الآخر تجوزا لما بينهما من الملابسة آه سمين ولما ورد ان يقال ما وجه اضافة الضحى الى ضمير العشية والعشية لا ضحى لها وانما الضحى لليوم اشار المفسر الى جوابه بقوله اى عشية يوم فهو بالنصب تفسير لعشية فكان المناسب ان يقدمه على قوله او ضحاها كما فعل البيضاوي ومعنى قوله او ضحاها اى ضحى ذلك اليوم الذي اضيفت اليه العشية الا ان الضحى والعشية لما كانتا من يوم واحد كان بينهما ملابسة مصححة لاضافة احدهما الى الاخرى آه زاده قوله وقوع الكلمة فاصلة اى من الفواصل اى رؤس الآى ۱۲ ج

[9] قوله وصح اضافة الضحى الخ ولما ورد ان يقال ما وجه اضافة الضحى الى ضمير العشية والعشية لا ضحى لها وانما الضحى لليوم اشار الشارح الى جوابه بقوله اى عشية يوم ومعنى قوله او ضحاها اى ضحى ذلك اليوم الذي اضيفت اليه العشية الا ان الضحى والعشية لما كانتا من يوم واحد كان بينهما ملابسة مصححة لاضافة احدهما الى الاخرى من ا جمل والعشية اضيف اليها الضحى لانهما من النهار والاضافة تحصل بادنى ملابسة وهي من كونهما من نهار واحد ۱۲

[10] قوله وقوع الكلمة فاصلة اى من الفواصل رؤس الآية ۱۲ قارى

[10] قوله وقوع الكلمة فاصلة هذا وجه حسنها وايضا لو قال عشية او ضحى من غير اضافة يحتمل ان يكونا من يومين او ان يراد لكل منهما يوم علىحدة اطلاقا للجزء على الكل فانتفى الاحتمالان بالاضافة ۱۲ ک

[11] قوله عبس وتولى آه جئ في هذه المواضع بضمائر الغائب اجلالا له عليه الصلوة والسلام ولطفا به لما في المشافهة بتاء الخطاب ما لا يخفى ۱۲ ج

[12] قوله لاجل ان الخ اى انه بتقدير اللام علة للتولي كما هو قول البصريين في التنازع وهو علة لعبس على رأى اهل الكوفة ۱۲

[13] قوله فقطعه عما هو مشغول به من يرجو اسلامه الخ روى ابو يعلى عن انس انه اتى امية بن خلف ولابن جرير عن ابن عباس انه كان يناجي عتبة وابا جهل وعباسا ولابن المنذر عن مجاهد هم عتبة وشيبة وامية ۱۲

[14] قوله الذي هو حريص الخ نعت لاشراف قريش وكان المناسب التعبير بالذين ۱۲ صاوی

[15] قوله ولم يدر الاعمى انه مشغول بذلك الخ ولابن جرير عن ابن عباس فجعل عبد الله يستقرئ النبي صلى الله عليه وسلم آية من القرآن وفي رواية فجعل يسأله عن اشياء من امر الاسلام ۱۲ ک

[16] قوله فناداه اى وكرر ذلك وقوله مما علمك الله اى وهو القرآن والاسلام وايضاح ما قاله المفسر ان الاعمى جاءه وعنده صناديد قريش عتبة وشيبة ابنا ربيعة وابو جهل بن هشام والعباس ابن عبد المطلب وامية بن خلف والوليد بن المغيرة يدعوهم الى الاسلام رجاء ان يسلم اولئك الاشراف الذين كان يخاطبهم فيتأيد بهم الاسلام ويسلم باسلامهم اتباعهم فتعلو كلمة الله فقال يا رسول الله اقرئني وعلمني مما علمك الله تعالى وكرر ذلك وهو لا يعلم تشاغل النبي صلى الله عليه وسلم بالقوم فكره رسول الله صلى الله عليه وسلم قطعه لكلامه وعبس واعرض عنه وقال في نفسه يقول هؤلاء الصناديد انما اتبعه العميان والعبيد والسفلة فعبس وجهه واعرض عنه واقبل على القوم الذين يكلمهم فانزل الله هذه الآيات ۱۲ صاوی

[17] قوله وما يدريك اى اى شئ يجعلك عالما بحاله ۱۲

[17] قوله وما يدريك آه فيه التفات من الغيبة الى الخطاب والانتقال وما يدريه وما استفهامية مبتدأ وجملة يدريك خبره والكاف مفعول اول وجملة الترجي سادة مسد المفعول الثاني وفي البحر لعله يزكى اى لعل الاعمى فالضمير في لعله عائد عليه والظاهر ان جملة الترجي في محل نصب ليدري والمعنى لا تدري ما هو مترجى منه من تزك او تذكر آه فجملة الترجي هي سادة مسد المفعول الثاني والترجي راجع الى ابن ام مكتوم لا الى النبي صلى الله عليه وسلم فانه غير مناسب للسياق ۱۲ ج

[18] قوله وفي قراءة الخ وقراءة العامة بالرفع عطفا على يذكر ۱۲ ک

[19] قوله تصدى بتخفيف الصاد على حذف احدى التائين للاكثر وفي قراءة نافع وابن كثير بتشديد الصاد واصله تتصدى ۱۲ كمالين

[20] قوله وما عليك الا يزكى اى وليس عليك باس في ان لا يتزكى بالاسلام ان عليك الا البلاغ ۱۲ مدارك

[21] قوله اى تتشاغل شغل نا پروائی ۱۲ صراح

[22] قوله لا تفعل مثل ذلك روى انه ما عبس بعد ذلك في وجه فقير قط ولا تصدى لغني ۱۲ صاوی

[23] قوله حفظ ذلك الخ يشير الى انه من الذكر ضد النسيان وقد يفسر بالايقاظ على انه من التذكر وهو الوعظ ۱۲ ک

[24] قوله خبر ثان لانها او خبر محذوف والصحف المنزلة على الانبياء او التي مع الملئكة منقولة من اللوح ۱۲ ک

[25] قوله وما قبله اعتراض بين المبتدأ او الخبر والاعتراض قد يكون بالفاء كما في التلويح وقد صرح به النحاة كما في التسهيل وعن جار الله انه استطراد وليس باعتراض ولكنه ينافي قوله في سورة النحل ان فاسئلوا اهل الذكر اعتراض ۱۲ كمالين

[26] قوله بايدي سفرة آه جمع سافر وهو الكاتب ومثله كاتب وكتبة وسفرت بين القوم اسفر سفارة اصلحت بينهم واسفرت المرأة كشفت نقابها آه وفي المختار وسفر الكتاب كتبه وبابه ضرب ۱۲ ج

[27] قوله ينسخونها اى ينقلونها ويكتبونها ۱۲ القاموس

[28] قوله كرام آه اى مكرمين معظمين عنده فهو من الكرامة بمعنى التوقير آه شهاب والبررة جمع بار مثل كافر وكفرة وساحر وسحرة وفاجر وفجرة يقال بر وبار اذا كان اهلا للصدق ومنه بر فلان في يمينه اى صدق وفلان يبر خالقه ويتبرره اى يطيعه فمعنى بررة مطيعين لله صادقين لله في اعمالهم ۱۲ ج

[29] قوله لعن الكافر آه يشير به الى انه دعاء عليه باشنع الدعوات فان قيل الدعاء على الانسان انما يليق بالعاجز والقادر على الكل كيف يليق ذلك به والتعجب ايضا انما يليق بالجاهل بسبب الشئ والعالم به كيف يليق به ذلك فالجواب ان ذلك ورد على اسلوب كلام العرب لبيان استحقاقه لاعظم العقاب حيث اتى باعظم القبائح كقولهم اذا تعجبوا من شئ قاتله الله ما اخبثه اخزاه الله ما اظلمه ۱۲ ج

[30] قوله استفهام تقرير اى وتحقير لحقارة النطفة التي هي اصله ولهذا قال بعضهم مالابن آدم والفخر واوله نطفة مذرة وآخره جيفة قذرة وهو بينهما حامل للعذرة ۱۲ صاوی

[31] قوله ثم اماته الخ عد الاماتة من النعم لانها وصلة في الجملة الى الحياة الابدية والنعيم المقيم ۱۲ ابو السعود

[32] قوله فاقبره الخ لم يقل فقبره لان القابر هو الدافن بيده والمقبر هو الله تعالى يقال قبر الميت اذا دفنه بيده واقبره اذا امر غيره ان يجعله في قبره وقوله جعله في قبر يستره اى ولم يجعله ممن يلقى للطير والسباع فان ص

كَلَّا حقا لَمَّا يَقْضِ لم يفعل مَآ اَمَرَهٗ ط به ربه فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ نظر اعتبار اِلٰى طَعَامِهٖٓ ○ كيف
قدر ودبر له اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ من السحاب صَبًّا ○ ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ بالنبات شَقًّا ○ فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا
حَبًّا ○ كالحنطة والشعير وَّعِنَبًا وَّقَضْبًا ○ هو القت الرطب وَّزَيْتُوْنًا وَّنَخْلًا ○ وَّحَدَآئِقَ غُلْبًا ○
بساتين كثيرة الاشجار وَّفَاكِهَةً وَّاَبًّا ○ ما ترعاه البهائم وقيل التبن مَّتَاعًا متعة او تمتيعا كما تقدم فى
السورة قبلها لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ط تقدم فيها ايضا فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ○ النفخة الثانية يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ
مِنْ اَخِيْهِ ○ وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ ○ وَصَاحِبَتِهٖ زوجته وَبَنِيْهِ ○ ط يوم بدل من اذا وجوابها دل عليه لِكُلِّ
امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ ○ ط حال يشغله عن شأن غيره اى اشتغل كل واحد بنفسه
وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ○ مضيئة ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ○ فرحة وهم المؤمنون وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ عَلَيْهَا
غَبَرَةٌ ○ غبار تَرْهَقُهَا تغشاها قَتَرَةٌ ○ ط ظلمة وسواد اُولٰٓئِكَ اهل هذه الحالة هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ○ اى
الجامعون بين الكفر والفجور

سورة التكوير مكية تسع وعشرون اية

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

ع ٤٢ ٥

اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ○ لففت وذهب بنورها وَاِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ ○ انقضت وتساقطت على الارض
وَاِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ ○ ذهب بها عن وجه الارض فصارت هباء منبثا وَاِذَا الْعِشَارُ النوق الحوامل
عُطِّلَتْ ○ تركت بلا راع او بلا حلب لما دهاهم من الامر ولم يكن مال اعجب اليهم منها وَاِذَا الْوُحُوْشُ
حُشِرَتْ ○ جمعت بعد البعث ليقتص لبعض من بعض ثم تصير ترابا وَاِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ○ بالتخفيف
والتشديد اوقدت فصارت نارا وَاِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ ○ قرنت باجسادها وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ الجارية
تدفن حية خوف العار والحاجة سُئِلَتْ ○ تبكيتا لقاتلها بِاَيِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ ○ وقرئ بكسر التاء حكاية
لما تخاطب به وجوابها ان تقول قتلت بلا ذنب وَاِذَا الصُّحُفُ صحف الاعمال نُشِرَتْ ○ بالتخفيف
والتشديد فتحت وبسطت وَاِذَا السَّمَآءُ كُشِطَتْ ○ نزعت عن اماكنها كما ينزع الجلد عن الشاة و
اِذَا الْجَحِيْمُ النار سُعِّرَتْ ○ بالتخفيف والتشديد اججت وَاِذَا الْجَنَّةُ اُزْلِفَتْ ○ قربت لاهلها ليدخلوها
وجواب اذا اول السورة وما عطف عليها عَلِمَتْ نَفْسٌ اى كل نفس وقت هذه المذكورات و
هو يوم القيمة مَّآ اَحْضَرَتْ ○ ط من خير وشر فَلَآ اُقْسِمُ لا زائدة بِالْخُنَّسِ ○ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ ○
هى النجوم الخمسة زحل والمشترى والمريخ والزهرة وعطارد تخنس بضم النون اى ترجع فى
مجراها وراءها بينا ترى النجم فى اخر البرج اذ كر راجعا الى اوله وتكنس بكسر النون تدخل

بينما

لاجل حركة التدوير مخالفا لحركة الفلك الحامل كما بينا ١٢ ک

---

١ قوله حقا اى حقا فتكون متعلقا بما بعدها اى حقا لم يفعل ما امره به ربه وحينئذ فلا يحسن الوقف على كلا ويصح ان تكون حرف ردع وزجر للانسان عما هو عليه من التكبر والتجبر وقوله لما يقض بيان لسبب الردع والزجر ١٢ صاوی ٢ قوله لما يقض اى لم يفعل الانسان من اول مدة تكليفه الى حين اقباره ما فرضه الله عليه ١٢ صاوی ٣ قوله لم يفعل الخ يشير الى ان لما نافية جازمة وان نفيها غير منقطع كلم ١٢ ک ٤ قوله به ربه اشار بذلك الى ان ما موصولة بمعنى الذى والعائد محذوف والضمير عائد على الانسان المتقدم ذكره وهو الكافر ١٢ صاوی ٥ قوله الى طعامه اى الذى ياكله ويحيا به كيف دبرنا امره ١٢ مدارک ٦ قوله من السحاب الخ اى بعد نزوله من السماء ١٢ جمل ٧ قوله ثم شققنا الارض اى بالنبات الذى هو فى غاية الضعف عن شق اضعف الاشياء فكيف بالارض اليابسة ١٢ جمل ٨ قوله الرطب اى لانه يقضب اى يقطع مرة بعد اخرى ويقال له الرطبة وقال الحسن القضب علف الدواب ١٢ كمالين ٩ قوله كثيرة الاشجار الخ تفسير لغلبا وهو جمع غلباء وهى امرأة ضخمة الرقبة وشديدها وفى القاموس غلب كفرح غلظ عنقه والغلباء الحديقة المتكاثفة ١٢ ک ١٠ قوله وابا اى مرعى لدوابكم مدارک وبالفارسية وعلف دواب را ١٢ ١١ قوله ما ترعاه اى سواء كان رطبا او يابسا فهو اعم من القضب ١٢ ١١ قوله ما ترعاه البهائم فى المعالم يعنى ان الكلأ والمرعى الذى لم يزرعه الناس فيما ياكله الدواب وقيل التبن ١٢ كمالين ١٢ قوله وقيل التبن تبن بالكسر گیاه ١٢ صراح

١٣ قوله متعة او تمتيعا الخ اشار بذلك الى ان متاعا يصح ان يكون مفعولا لاجله او مفعولا مطلقا عامله محذوف تقديره فعل ذلك متاعا او متعكم تمتيعا ١٢ صاوی ١٤ قوله تقدم فيها ايضا اى وهو تفسير النعم بانها البقر والابل والغنم وتقدم انه خصها لشرفها ١٢ صاوی ١٥ قوله فاذا جاءت الصاخة شروع فى بيان احوال معادهم اثر بيان مبدأ خلقهم ومعاشهم والصاخة الداهية التى تصخ آذان الخلائق اى تصمها لشدة وقعتها وصفت بذلك مجازا لان الناس يصخون منها ١٢ صاوی ١٦ قوله يوم يفر المرء من اخيه الخ وسبب هروبه اما حذرا من مطالبتهم له بحقوقهم فالاخ يقول لم تواسنى بمالك والابوان يقولان قصرت فى برنا والصاحبة تقول لم توفنى حقى والبنون يقول ما علمتنا وما ارشدتنا او لما يتبين له من عجزهم وعدم نفعهم له او لكثرة شغل الانسان بنفسه فيدهش عن غيره وكل واقع ١٢ صاوی ١٧ قوله بدل من اذا اى بدل كل او بعض والعائد محذوف اى يفر فيه آه ولا يجوز ان يكون يغنيه عاملا فى اذا ولا فى يوم لانه صفة ولا يتقدم معمول الصفة على عاملها ١٢ ک ١٨ قوله وجوه يومئذ الخ وجوه مبتدأ وان كان نكرة لكونها فى حيز التنويع ومسفرة خبره ويومئذ متعلق به وهذا بيان لمآل امر المذكورين وانقسامهم الى الاشقياء والسعداء بعد وقوعهم فى داهية عظيمة ١٢ جمل ١٩ قوله الكفرة الفجرة جمع كافر وفاجر وهو الكاذب المفترى على الله تعالى فجمع الله تعالى الى سواد وجوههم الغبرة كما جمعوا الكفر الى الفجور ١٢ صاوی ٢٠ قوله لففت الخ المناسب ان يقول لفت والمعنى لف بعضها ببعض ورمى بها فى البحر ثم يرسل عليها ريحا دبورا فتضربها فتصير نارا ١٢ صاوی ٢٠ قوله لففت من كورت العمامة اذا لففتها وذهب بنورها بيان للمعنى المراد يعنى ان لفها مجاز عن ذهاب نورها فهنا مجاز فى الطرف مع المجاز فى الاسناد وتقدير المضاف ١٢ كمالين ٢١ قوله منبثا انبث انتشر ١٢ صراح ٢٢ قوله واذا العشار جمع عشراء كنفساء ونفاس ولا نظير لها كما فى القاموس والعشراء التى مضت على حملها عشرة اشهر ١٢ ٢٣ قوله النوق الحوامل نوق جمع ناقة ماده شتر ١٢ ٢٤ قوله تركت بلا راع وبلا حلب الظاهر انه يكون فى مبادى النفخة الاولى قبل موت الخلق ثم تصير ترابا وقيل تبقى منها ما يسر به الناس كالطيور المالوفة ١٢ ک ٢٥ قوله واذا الوحوش الخ اى دواب البر وقوله جمعت بعد البعث اى من كل ناحية قال قتادة يحشر كل شئ حتى الذباب للقصاص فاذا اقتص منها ردت ترابا فلا يبقى منها الا ما فيه سرور لبنى آدم واعجاب بصورته كالطاؤس ونحوه ١٢ ابو السعود ٢٦ قوله اوقدت الخ هذا احد اقوال ذكرها القرطبى ونصه واذا البحار سجرت اى ملئت من الماء فيفيض بعضها الى بعض فتصير شيئا واحدا ١٢ جمل ٢٧ قوله الجارية الخ المراد بها مطلق البنت وقوله والحاجة اى الفقر كان الرجل فى الجاهلية اذا ولد له بنت فاراد ان يستحييها البسها جبة من صوف او شعر ترعى له الابل والغنم فى البادية وان اراد قتلها تركها حتى اذا كانت سداسية اى بنت ست سنين يقول لامها طيبيها حتى اذهب بها الى احمائها وقد حفر لها بئرا فى الصحراء فيذهب بها الى البئر فيقول لها انظرى فيها ثم يدفعها من خلفها ويهيل عليها التراب حتى تستوى بالارض ١٢ جمل ٢٨ قوله تبكيتا لقاتلها اى توبيخا لمن دفنها فى القبر وهى حية وهذا جواب عما يقال ما معنى سوال الموؤدة مع ان الظاهر ان يسأل القاتل عن قتله اياها وتقرير الجواب ان هذه الطريقة اقطع فى ظهور جناية القاتل والزام الحجة عليه فانه اذا قيل للموؤدة ان القتل لا يجوز الا لذنب عظيم فما ذنبك وباى ذنب قتلت كان جوابها انى قتلت بغير ذنب فيفتضح القاتل ويصير مبهوتا جمل ومثله فى التفسير العزيزى ١٢ ٢٩ قوله اول السورة اى الواقعة فى اول السورة وقوله وما عطف عليها وهو احد عشر ١٢ ٣٠ قوله اى كل نفس يشير الى ان نفسا فى معنى العموم وقد يعم النكرة فى الاثبات نحو تمرة خير من جرادة ١٢ ک ٣١ قوله فلا اقسم بالخنس الجوار الكنس بالفارسية پس قسم میخورم بستارهای بازگردنده سیر نماینده غائب شونده ١٢ ٣٢ قوله هى النجوم آه اى السيارة غير الشمس والقمر وقوله تخنس بضم النون اى من باب دخل كما فى المختار وقوله اى ترجع فى مجراها اى بعد ان جرت فى الفلك اى ترجع من آخر الفلك القهقرى الى اوله كما قرر ذلك الشارح وفى القرطبى وفى تخصيصها بالذكر من بين سائر النجوم وجهان احدهما لانها تستقبل الشمس قاله بكر بن عبد الله المزنى الثانى لانها تقطع المجرة قاله ابن عباس وقال الحسن وقتادة هى النجوم التى تخنس بالنهار وتظهر بالليل وتكنس فى وقت غروبها اى تتاخر عن البصر لخفائها فلا ترى وفى الصحاح والخنس الكواكب كلها لانها تخنس فى المغيب ولانها تخفى نهارا ويقال هى الكواكب السيارة منها دون الثابتة وقال الفراء فى قوله تعالى فلا اقسم بالخنس الجوار الكنس انها النجوم الخمسة زحل والمشترى والمريخ والزهرة وعطارد لانها تخنس فى مجراها وتكنس كما تكنس الظباء فى المغار ١٢ ح ٣٣ قوله زحل وتسمى بالمتحيرة لاستقامتها مرة ورجوعها اخرى عن الجهة التى تتحرك نحوها وذلك بسبب التدوير التى تلك الكواكب مركوزة فيها لانها غير محيطة بالارض فحركة نصفها العالى مخالفة لحركة نصفها السافل فاذا تحرك العالى للمشرق تحرك السافل المغرب وبالعكس وحركات الافلاك التى فيها التداوير اذا وافقت حركة النصف التى فيه الكواكب كان الكواكب مستقيما سريع السير لمجموع الحركتين واذا خالفتها وتساوت الحركتان كان مقيما فاذا زادت حركة النصف على حركة الفلك يكون راجعا والشمس ليس لها تدوير فلا رجعة لها والقمر بسرعة حركة فلكها الحامل لتدويره لم يزو حركة تدويره عليه حتى يحصل الرجعة ١٢ كمالين ٣٤ قوله اى ترجع فى مجراها اى بعد ان جرت فى الفلك اى ترجع من آخر الفلك القهقرى الى اوله كما قرر ذلك الشارح وقوله اذ كر راجعا كما افادنى سيدى هو العامل فى بين وقوله الى اوله اى البروج جمل فرجوع من آخر البرج الى اوله هو الخنوس ١٢ روح ٣٥ قوله بينا ترى النجم الخ بيان لرجوعها وبينا بالالف الاشباع على حذف المضاف اى بين اوقات ترى النجم ١٢ ک ※

۱ه قوله في كناسها اى موضع استتارها فيه كما تكنس الظباء من كنس الوحش اذا دخل كناسه وهو بيته الذي يتخذه من اغصان الشجر ۱۲ روح ۲ه قوله اقبل بظلامه او ادبر فهو من الاضداد والاول اولى لموافقته بقوله تعالى والليل اذا يغشى والليل اذا سجى وقال الراغب العسعس رقة الظلام وذلك في طرفي الليل انتهى وعلى هذا فهو من المشترك المعنوي ۱۲ ک ۳ه قوله والصبح اذا تنفس الخ مناسبته لما قبله ظاهرة لانه ان كان المراد اقباله فهو اول الليل وهذا اول النهار وان كان المراد ادباره فهذا مجاورله ۱۲ صاوى ۴ه قوله اذا تنفس الخ التنفس في الاصل خروج النفس من الجوف ووصف به الصبح من حيث انه اذا اقبل ظهر روح ونسيم فجعل نفساله ۱۲ صاوى ۴ه قوله اذا تنفس بالفارسية آنگاه دم زند يعني طلوع كند ۱۲ ۵ه قوله امتد حتى يصير نهارا بينا يعني ان المراد بتنفس الصبح امتداد ضوئه وارتفاعه وقيل اقباله وبدو اوله هو مستعار من تنفس وهو خروج النفس محركا فان الصبح اذا اقبل اقبل باقباله روح ونسيم فجعل ذلك تنفساله على المجاز وقيل تنفس الصبح ۱۲ ک ۶ه قوله لقول رسول الخ اى جبريل عليه السلام وانما اضيف القرآن اليه لانه هو الذي نزل به ۱۲ مدارک ۷ه قوله ذي قوة اے فكان من قوته انه اقتلع قرى قوم لوط من الماء الاسود وحملها على جناحه فرفعها الى السماء ثم قلبها وانه ابصر ابليس يكلم عيسى عليه السلام فنفخه بجناحه نفخة القاه الى اقصا جبل خلف الهند وانه صاح صيحة بثمود فاصبحوا جاثمين وانه يهبط من السماء الى الارض ثم يصعد في اسرع من رد الطرف ۱۲ صاوى ۸ه قوله ذي مكانة اى مكانة اكرام و تشريف لا مكانة جهة ۱۲ خطيب ۹ه قوله متعلق به عند اى فهو حال من مكين واصله الوصف فلما قدم نصب حالا وقوله ثم ظرف مكان للبعيد والعامل فيه مطاع ۱۲ جمل ۱۰ه قوله اى تطيعه الملئكة فانه من ساداتهم وهو الاعلى بناحية المشرق كذا رواه ابن المنذر عن قتادة و مجاهد وروى الطبراني عن ابن عباس انما عنى جبرئيل ان محمدا راه في صورته عند السدرة ۱۲ ک ۱۱ه قوله امين الخ اى مقبول القول يصدق فيما يقول فيؤتمن على ما يرسل به من الوحي ۱۲ جمل ۱۲ه قوله عطف على انه اى انه لقول رسول كريم يعني سيقت الآيات لبيان شان الكتاب حيث جعل انه لقول رسول كريم مقسما عليه بالاقسام السابقة فذكر محمد صلى الله عليه وسلم وجبريل عليه السلام تابع لذكره ۱۲ ۱۳ه قوله ولقد راه معطوف ايضا على قوله انه لقول رسول كريم فهو من جملة المقسم عليه آه زاده وهذه الرؤية هي الرؤية الواقعة في غار حراء حين رآه على كرسي بين السماء والارض في صورته له ستمائة جناح وقيل هي الرؤية التي رآه فيها عند سدرة المنتهى وقوله بناحية المشرق اى لانه كان في المشرق من حيث تطلع الشمس ۱۲ ج ۱۴ه قوله بظنين بالظاء المعجمة لابي عمرو وابن كثير والكسائي اى بمتهم من الظنة اى التهمة وفي قراءة للباقين بالضاد اى بخيل من الضن وهو البخل ۱۲ ک ۱۵ه قوله وفي قراءة بالضاد اى سبعية وقوله اى ببخيل اى فلا يبخل به عليكم بل يخبركم به ولا يكتمه كما يكتم الكاهن ما عنده حتى ياخذ عليه حلوانا واختار ابو عبيدة القراءة الاولى لوجهين احدهما ان الكفار لم يبخلوه وانما اتهموه فنفي التهمة اولى من نفي البخل والآخر قوله على الغيب فان البخل وما في معناه لا يتعدى بعلى وانما يتعدى بالباء ۱۲ جمل ۱۶ه قوله فاين تذهبون اين ظرف مكان مبهم منصوب بتذهبون كما قال المفسر فاى طريق تسلكون حيث نسبتموه للجنون او الكهانة او السحر او الشعر وهو بمعنى من ذلك كله كما تقول لمن ترك الطريق الجادة بعد ظهورها هذا الطريق الواضح فاين تذهب ۱۲ صاوى ۱۷ه قوله الا ان يشاء الله قال مكي ان وما معها في موضع خفض باضمار الباء اى الا بان والباء للمصاحبة او السببية وهذا عندي اقرب الاعاريب ۱۲ ج ۱۸ه قوله سورة الانفطار الخ مناسبتها لما قبلها وما بعدها ظاهرة لان كلا متعلق بيوم القيامة ۱۲ صاوى ۱۹ه قوله انفضت وتساقطت الخ اى فالانتشار استعارة لازالة الكواكب فشبهت بجواهر قطع سلكها وطوى ذكر المشبه به ورمز له بشئ من لوازمه وهو الانتشار فاثباته تخييل على طريق الاستعارة المكنية ۱۲ صاوى ۲۰ه قوله قلب ترابها اى الذي اهيل على الموتى وقت الدفن وصار ما كان في باطن الارض ظاهرا اعلى وجهها ۱۲ صاوے ۲۱ه قوله علمت نفس اى علما تفصيليا والا فالعلم الاجمالي حصل لهم عند الموت حين يرى كل مقعده من الجنة او النار واعلم ان الانسان يعلم ما قدمه من خير وشر عند موته علما اجماليا فيعلم انه من اهل السعادة او الشقاوة فاذا بعث وقرأ صحيفته علم تفصيلا ۱۲ صاوى ۲۲ه قوله وقت هذه المذكورات اى الاربعة وقوله وهو يوم القيامة وعلمها بذلك عند نشر الصحف لان المراد به زمن واحد ممتد متسع مبدأه النفخة الاولى ومنتهاه الفصل بين الخلائق لا ازمنة متعددة بحسب تعدد اذا وانما كررت اذا لتهويل ما في حيزها من الدواهي ۱۲ جمل ۲۳ه قوله ما قدمت اى ما عملت من طاعة وقوله واخرت اے وتركت فلم يعمل مدارک وفي التاويلات النجمية علمت نفس ما قدمت اخرجت من القوة الى الفعل بطريق الاعمال الحسنة او السيئة وما اخرت ابقت في القوة بحسب النية ۱۲ ۲۴ه قوله وما اخرت منها فلم تعمله كذا رواه عبد بن حميد عن عكرمة وقتادة وقوله عن ابن عباس وابن مسعود ما قدمت من خير وما اخرت من سنة صالحة تعمل بعدها ۱۲ ک ۲۵ه قوله ما غرك ما استفهامية في موضع الابتداء وغرك خبره والاستفهام بمعنى الاستبعاد والتوبيخ والمعنى اى شئ خدعك وجراك على عصيانه وامنك من عقابه وقد علمت ما بين يديك من الدواهي وما سيكون حينئذ من مشاهدة اعمالك كلها ۱۲ روح ۲۶ه قوله ليست يدا ورجل اطول من الاخرى ولا احد العينين اوسع من الاخرى التعديل وهو جعل البنية معتدلة والاعضاء متناسبة والمخفف بمعنى المشدد اى عدل بعض اعضائك ببعض حتى اعتدلت فكنت معتدل الخلق متناسبة او هو من عدلك اى صرفك في صورة غيرك وخلقك خلقة حسنة لا كالبهائم ۱۲ ک ۲۷ه قوله في اى صورة آه يجوز فيه اوجه احدها ان يتعلق بركبك وما مزيدة على هذا وشاء صفة لصورة ولم يعطف ركبك على ما قبله بالفاء كما عطف ما قبله بها لانه بيان لقوله فعدلك والتقدير فعدلك ركبك في اى صورة من الصور العجيبة الحسنة التي شاءها والمعنى وضعك في صورة اقتضتها مشيئته من حسن وقبح وطول وقصر وذكورة وانوثة الثاني ان يتعلق بمحذوف على انه حال اى ركبك حاصلا في بعض الصور الثالث ان يتعلق بعدلك نقله الشيخ عن بعض المتاولين ولم يعترض عليه وهو معترض بان في اي معنى الاستفهام فلها صدر الكلام فكيف يعمل فيها ما تقدمها ۱۲ ج ۲۸ه قوله ركبك اى ركبك في اى صورة شاء فما زائدة ۱۲ ک ۲۹ه قوله جميعه من الافعال قليلا وكثيرا ويضبطون نقيرا وقطميرا وقوله ما تفعلون وان كان عاما لافعال القلوب والجوارح لكنه عام مخصوص بافعال الجوارح لان ما كان من المغيبات لا يعلمه الا الله وفي كشف الاسرار علمهم على وجهين فما كان من ظاهر قول او حركة جوارح علموه بظاهره وكتبوه على جهته وما كان من باطن ضمير يقال انهم يجدون لصالحه رائحة طيبة ولطالحه رائحة خبيثة فيكتبونه مجملا عملا صالحا او خبيثا انتهى وقال الامام الغزالي رحمه الله كل فكر يشعر به قلبك تسمعه الملائكة الحفظة فان شعورهم يقارن شعورك حتى اذا غاب ذكرك عن شعورك بذهابك في المذكور بالكلية غاب عن الحفظة ايضا وما دام القلب يلتفت الى الذكر فهو معرض عن الله ۱۲ روح ۳۰ه قوله ان الابرار لفي نعيم الخ شروع في بيان ما يكتبون لاجله كانه قيل يكتبون الاعمال ليجازي الابرار بالنعيم ۱۲ ۳۱ه قوله يصلونها الخ يجوز ان يكون حالا من الضمير في الجار او وقوعه خبرا وان يكون مستانفا ۱۲ ۳۲ه قوله ويقاسون حرها قياس اندازه كردن چيزے بچيزے مانندوے درحكم والمراد هنا العلم اى يعلمون حرها ۱۲ ۳۳ه لان المقصود هو الفناء في الله والفناء لا يحصل الا اذا لم يبق للسالك عين ولا اثر ولا صفة ومن الصفات والآثار التفات الى الذكر فالى الآن ۳

في كناسها اى تغيب في المواضع التي تغيب فيها وَالَّيْلِ اِذَا عَسْعَسَ ﴿۱۷﴾ اقبل بظلامه او ادبر وَالصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ ﴿۱۸﴾ امتد حتى يصير نهارا بينا اِنَّهٗ اى القران لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ﴿۱۹﴾ على الله تعالى وهو جبريل اضيف اليه لنزوله به ذِيْ قُوَّةٍ اى شديد القوى عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ اى الله تعالى مَكِيْنٍ ﴿۲۰﴾ ذى مكانة متعلق به عند مُّطَاعٍ ثَمَّ اى تطيعه الملائكة في السموت اَمِيْنٍ ﴿۲۱﴾ على الوحي وَمَا صَاحِبُكُمْ محمد صلى الله عليه وسلم عطف على انه الى اخر المقسم عليه بِمَجْنُوْنٍ ﴿۲۲﴾ كما زعمتم وَلَقَدْ رَاٰهُ راى محمد جبريل عليهما الصلوة والسلام على صورته التي خلق عليها بِالْاُفُقِ الْمُبِيْنِ ﴿۲۳﴾ البين وهو الاعلى بناحية المشرق وَمَا هُوَ اى محمد عليه الصلوة والسلام عَلَى الْغَيْبِ ما غاب من الوحي وخبر السماء بِظَنِيْنٍ ﴿۲۴﴾ بمتهم وفي قراءة بالضاد اى ببخيل فينقص شيأ منه وَمَا هُوَ اى القران بِقَوْلِ شَيْطٰنٍ مسترق السمع رَّجِيْمٍ ﴿۲۵﴾ مرجوم فَاَيْنَ تَذْهَبُوْنَ ﴿۲۶﴾ فاى طريق تسلكون في انكاركم القران واعراضكم عنه اِنْ ما هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ عظة لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۷﴾ الانس والجن لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ بدل من العلمين باعادة الجار اَنْ يَّسْتَقِيْمَ ﴿۲۸﴾ باتباع الحق وَمَا تَشَآءُوْنَ الاستقامة على الحق اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۹﴾ الخلائق استقامتكم عليه

سورة الانفطار مكية تسع عشرة اية

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ﴿۱﴾ انشقت وَاِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ ﴿۲﴾ انقضت و تساقطت وَاِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ﴿۳﴾ فتح بعضها في بعض فصارت بحرا واحدا واختلط العذب بالملح وَاِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ ﴿۴﴾ قلب ترابها وبعث موتاها وجواب اذا وما عطف عليها عَلِمَتْ نَفْسٌ اى كل نفس وقت هذه المذكورات وهو يوم القيمة مَّا قَدَّمَتْ من الاعمال وَاَخَّرَتْ ﴿۵﴾ منها فلم تعمله يٰۤاَيُّهَا الْاِنْسَانُ الكافر مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ ﴿۶﴾ حتى عصيته الَّذِيْ خَلَقَكَ بعد ان لم تكن فَسَوّٰىكَ جعلك مستوى الخلق سالم الاعضاء فَعَدَلَكَ ﴿۷﴾ بالتخفيف والتشديد جعلك معتدل الخلق متناسب الاعضاء ليست يد او رجل اطول من الاخرى فِيْۤ اَيِّ صُوْرَةٍ مَّا زائدة شَآءَ رَكَّبَكَ ﴿۸﴾ كَلَّا ردع عن الاغترار بكرم الله تعالى بَلْ تُكَذِّبُوْنَ اى كفار مكة بِالدِّيْنِ ﴿۹﴾ الجزاء على الاعمال وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ ﴿۱۰﴾ من الملائكة لاعمالكم كِرَامًا على الله كَاتِبِيْنَ ﴿۱۱﴾ لها يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۱۲﴾ جميعه اِنَّ الْاَبْرَارَ المؤمنين الصادقين في ايمانهم لَفِيْ نَعِيْمٍ ﴿۱۳﴾ جنة وَاِنَّ الْفُجَّارَ الكفار لَفِيْ جَحِيْمٍ ﴿۱۴﴾ نار محرقة يَّصْلَوْنَهَا يدخلونها ويقاسون حرها

[illegible]

يَوْمَ الدِّيْنِ ۝ الجزاء وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَآئِبِيْنَ ۝ بمخرجين وَمَآ اَدْرٰكَ اعلمك مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ۝ ثُمَّ مَآ اَدْرٰكَ
مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ۝ تعظيم لشانه يَوْمَ بالرفع اى هو يوم لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْئًا من المنفعة وَالْاَمْرُ
يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ۝ لا امر لغيره فيه اى لم يمكن احد من التوسط فيه بخلاف الدنيا

سورة المطففين مكية او مدنية ست وثلاثون اٰية

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَيْلٌ كلمة عذاب او واد فى جهنم لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى اى من النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ الكيل
وَاِذَا كَالُوْهُمْ اى كالوا لهم اَوْ وَّزَنُوْهُمْ اى وزنوا لهم يُخْسِرُوْنَ ۝ ينقصون الكيل والوزن
اَلَا استفهام توبيخ يَظُنُّ يتيقن اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ ۝ لِيَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝ اى فيه وهو يوم القيمة
يَّوْمَ بدل من محل ليوم فناصبه مبعوثون يَقُوْمُ النَّاسُ من قبورهم لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ الخلائق
لاجل امره وحسابه وجزائه كَلَّآ حقا اِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ اى كتب اعمال الكفار لَفِيْ سِجِّيْنٍ ۝ قيل
هو كتاب جامع لاعمال الشياطين والكفرة وقيل هو مكان اسفل الارض السابعة وهو محل
ابليس وجنوده وَمَآ اَدْرٰكَ مَا سِجِّيْنٌ ۝ ما كتاب سجين كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ۝ مختوم وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ
لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۝ الجزاء بدل او بيان للمكذبين وَمَا يُكَذِّبُ
بِهٖٓ اِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ متجاوز الحد اَثِيْمٍ ۝ صيغة مبالغة اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا القران قَالَ اَسَاطِيْرُ
الْاَوَّلِيْنَ ۝ الحكايات التى سطرت قديما جمع اسطورة بالضم او اسطارة بالكسر كَلَّا ردع وزجر
لقولهم ذلك بَلْ رَانَ غلب عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فغشيها مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ من المعاصى فهو كالصداء
كَلَّآ حقا اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ يوم القيمة لَّمَحْجُوْبُوْنَ ۝ فلا يرونه ثُمَّ اِنَّهُمْ لَصَالُوا الْجَحِيْمِ ۝
لداخلوا النار المحرقة ثُمَّ يُقَالُ لهم هٰذَا اى العذاب الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ۝ كَلَّآ حقا اِنَّ
كِتٰبَ الْاَبْرَارِ اى كتب اعمال المؤمنين الصادقين فى ايمانهم لَفِيْ عِلِّيِّيْنَ ۝ قيل هو كتاب جامع لاعمال
الخير من الملائكة ومؤمنى الثقلين وقيل هو مكان فى السماء السابعة تحت العرش وَمَآ
اَدْرٰكَ اعلمك مَا عِلِّيُّوْنَ ۝ ما كتاب عليين هو كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ۝ مختوم يَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ ۝ من
الملائكة اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ۝ جنة عَلَى الْاَرَآئِكِ السرر فى الحجال يَنْظُرُوْنَ ۝ ما اعطوا
من النعيم تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيْمِ ۝ بهجة التنعم وحسنه يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيْقٍ
خمر خالصة من الدنس مَّخْتُوْمٍ ۝ على انائها لا يفك ختمه الا هم خِتٰمُهٗ مِسْكٌ

---

۱ قولہ وما ادراک الخ ما اسم استفہام مبتدأ وجملة ادراک خبرہ والکاف مفعول اول وجملة ما یوم الدین من المبتدأ والخبر سادة مسد المفعول الثانی والاستفہام الاول للانکار والثانی للتعظیم والتہویل والمعنی وای شیٔ ادراک عظم یوم الدین وشدة ہولہ ای لاعلم لک بہ الا باعلام منا ۱۲ صاوی ۲ قولہ ای ہو یوم فہو خبر مبتدأ محذوف او ہو بدل من یوم الدین ونصبہ الباقون باضمار اذکر او یدانون بدلالة الدین او تشدید الہول ونحوہ ۱۲ ک ۳ قولہ شیئا من المنفعة الخ جواب عما یقال ان بعض الناس المقبولین یملکون الشفاعة بغیرہم فالجواب ان المنفی ثبوت الملک بالاستقلال والشفاعة لیست کذلک بل لاتکون الا باذن خاص ۱۲ صاوی ۴ قولہ ای لم یمکن احد الخ وفی الخطیب فلا یملک اللہ تعالی فی ذلک الیوم احدا شیئا کما ملکہم فی الدنیا ۱۲ ۵ قولہ ویل آہ ویل مبتدأ وسوغ الابتداء کونہ دعاء ولو نصب لجاز وقال مکی والمختار فی ویل وشبہہ اذا کان غیر مضاف الرفع ویجوز النصب فان کان مضافا او معرفا کان الاختیار فیہ النصب نحو ویلکم لاتفتروا وللمطففین خبرہ والمطفف المنقص وحقیقة الاخذ فی کیل اووزن شیئا طفیفا ای نزرا حقیرا ومنہ قولہم دون الطفیف ای الشیٔ التافہ لقلتہ ۱۲ ج ۶ قولہ کلمة عذاب ای معلمة بشدة عذابہم فی الآخرة فہو دعاء علیہم بالہلاک وقولہ او واد فی جہنم اے یہوی فیہ الکافر اربعین خریفا قبل ان یبلغ قعرہ فہما قولان ویمکن الجمع بان الویل لہ اطلاقان ۱۲ صاوی ۷ قولہ اذا اکتالوا علی الناس یستوفون اکتیال اخذ بالکیل والاستیفاء عبارة عن الاخذ الوافی فالمعنی اذا اخذوا بالکیل من الناس یاخذون حقوقہم وافیة تامة ولما کان اکتیالہم من الناس اکتیالا یضرہم ویتحامل فیہ علیہم ابدل علی مکان من للدلالة علی ذلک من المدارک وقیل علی بمعنی من یقال اکتلت منہ وعلیہ ۱۲ ۸ قولہ علی الناس آہ فیہ اوجہ احدہا انہ متعلق باکتالوا وعلی ومن یعتقبان ہنا قال الفراء یقال اکتلت علی الناس استوفیت منہم واکتلت منہم اخذت ما علیہم وقیل علی بمعنی من یقال اکتلت منہ وعلیہ والاول اوضح وقیل علی تتعلق بیستوفون قال الزمخشری لما کان اکتیالہم اکتیالا یضرہم ویتحامل فیہ علیہم ابدل علی مکان من للدلالة علی ذلک ویجوز ان یتعلق بیستوفون وقدم المفعول علی الفعل لافادة الخصوصیة ای یستوفون علی الناس خاصة فاما انفسہم فیستوفون لہا آہ وہو حسن ۱۲ جمل ۹ قولہ کالوا لہم اشار بذلک الی ان ضمیرہم فی محل نصب مفعول لکالوا تعدی الیہ الفعل بنفسہ بعد حذف اللام ولیس ضمیر رفع مؤکد اللواو ۱۲ صاوی ۱۰ قولہ الا یظن اولئک الخ انکار وتعجیب عظیم من حالہم فی الاجتراء علی التطفیف کانہم لا یخطرون التطفیف ببالہم ویخمنون تخمینا انہم مبعوثون مسئولون عما یفعلون والظن ہنا بمعنی الیقین ای لا یوقن اولئک ولو ایقنوا ما نقصوا فی الکیل والوزن وقیل الظن بمعنی التردد ای ان کانوا لا یستیقنون بالبعث فہلا ظنوہ حتی یتدبروا ویبحثوا عنہ ویاخذوا بالاحوط ۱۲ جمل ۱۱ قولہ استفہام توبیخ یعنی انہ ہمزة استفہام ادخل علی لا النافیة توبیخا ولیست الا ہذہ للتنبیہ ۱۲ ک ۱۲ قولہ یتیقن اشار المفسر الی ان الظن بمعنی الیقین اے لا یوقن اولئک اذ لو ایقنوا ما نقصوا فی الکیل والوزن وقیل الظن بمعنی التردد والمعنی ان کانوا لا یستیقنون بالبعث فہلا ظنوہ حتی یتدبروا ویاخذوا بالاحوط واولئک اشارة للمطففین اتی بہا نظرا الی بعدہم عن مرتبة الابرار وعدہم من الاشرار ۱۲ صاوی ۱۳ قولہ بدل من محل لیوم یعنی انہ بدل من الجار والمجرور وہو فی محل النصب فناصبہ مبعوثون فان العامل فی التابع ہو العامل فی المتبوع ۱۲ ک ۱۴ قولہ فناصبہ مبعوثون ای مقدرا لان البدل علی نیة تکرار العامل ۱۲ صاوی ۱۵ قولہ حقا ای فکلا کلام مستانف فالوقف علی ما قبلہا وقیل انہا کلمة ردع وزجر والمعنی لیس الامر علی ما ہم علیہ من بخس الکیل والمیزان فعلی ہذا یکون الوقف علیہا ۱۲ صاوی ۱۶ قولہ ای کتب اعمال الکفار الخ اشار بذلک الی ان کتاب بمعنی الکتب والکلام علی حذف مضاف وبذلک اندفع ما یلزم من ظرفیة الشیٔ لنفسہ ۱۲ صاوی ۱۷ قولہ قیل ہو کتاب الخ والظرفیة من قبیل ظرفیة الکل للجزء ولیس من ظرفیة الشیٔ لنفسہ وقد یجعل الکتاب فی النظم بمعنی الکتابة او المکتوب وعلی ہذا فہو ظرف للکتابة او العمل المکتوب فیہ ۱۲ ک ۱۸ قولہ وقیل ہو مکان الخ ای فہو اسم موضع وعلیہ فقولہ الآتی وما ادراک ما سجین علی حذف مضاف والتقدیر ما کتاب سجین کما ذکرہ المفسر والاضافة علی معنی فی وقد یجمع بان سجین اسم الکتاب والموضع معا ۱۲ صاوی ۱۹ قولہ وہو محل ابلیس وجنودہ کذا روی عن عطاء الخراسانی قال ابن عمرو مجاہد وقتادة ہی الارض السابعة السفلی فیہا ارواح الکفار واسند البغوی عن البراء مرفوعا سجین اسفل سبع ارضین وعلیون فی السماء السابعة تحت العرش وعن جابر مرفوعا السجین الارض السابعة ۱۲ کمالین ۲۰ قولہ کتاب مرقوم الخ لیس تفسیر السجین بل ہو بیان للکتاب المذکور فی قولہ ان کتاب الفجار ای ہو کتاب مرقوم ای مسطور بین الکتابة مکتوب فیہ اعمالہم مثبت کالرقم فی الثوب لا ینسی ولا یمحی حتی یجازون بہ ۱۲ جمل ۲۱ قولہ مختوم اے بلغة حمیر وقیل مکتوب اعمالہم کالرقم فی الثوب لا ینسی ولا یمحی وعن قتادة رقم علیہم بشر رواہ عبد بن حمید وسجین فعیل من السجن لقب بہ الکتاب لانہ سبب الحبس والتضییق فی جہنم وہو اسم علم منقول من وصف کحاتم منصرف لوجود سبب واحد وہو العلمیة فحسب ۱۲ ک ۲۲ قولہ بل ران بالفارسیة بلکہ زنگ بستہ است فی الصراح رین زنگ گرفتن ومنہ قولہ تعالی کلا بل ران علی قلوبہم ای غلب ۱۲ ۲۳ قولہ فغشیہا قال البغوی اصل الرین الغلبة یقال رانت الخمر علی عقلہ رینا وریونا اذا غلب علیہ فکر والمعنی غلب علی قلوبہم المعاصی واحاطت بہا ۱۲ ک ۲۴ قولہ کالصداء ممدودا وسخ الحدید والمرآة ونحوہ روی احمد والترمذی وصححہ النسائی عن ابی ہریرة مرفوعا عنہ صلعم ان العبد اذا اذنب ذنبا نکتت فی قلبہ نکتة سوداء فان تاب ونزع واستغفر صقل قلبہ وان عاد زادت حتی تعلو قلبہ فذلک الران الذی ذکر اللہ فی القرآن ۱۲ ک ۲۵ قولہ فلا یرونہ وعن مالک والشافعی فیہ دلیل علی ان المؤمنین یرون ربہم ومن انکر الرؤیة فقد مضافا فقال انہم عن کرامة ربہم لمحجوبون ۱۲ ک ۲۵ قولہ فلا یرونہ الخ ہذا ہو الصحیح وقیل یرونہ ثم یحجبون حسرة وندامة ۱۲ صاوی ۲۶ قولہ لفی علیین اسم مفرد علی صیغة الجمع لا واحد لہ من لفظہ سمی بذلک اما لانہ سبب العلو الی اعالی الدرجات فی الجنة واما لانہ مرفوع فی السماء السابعة لما روی مرفوعا علیین فی السماء السابعة تحت العرش ۱۲ صاوی ۲۷ قولہ وقیل ہو مکان آہ عن البراء مرفوعا علیین فی السماء السابعة تحت العرش اعمالہم مکتوبة فیہ وقال کعب وقتادة ہو قائمة العرش الیمنی وقال عطاء عن ابن عباس ہو الجنة وقال الضحاک سدرة المنتہی وقال بعض اہل المعانی علو بعد علو وشرف بعد شرف ولذلک جمع بالیاء والنون قال الفراء ہو اسم موضوع علی صیغة الجمع لا واحد لہ من لفظہ مثل عشرین وثلاثین ۱۲ ج ۲۸ قولہ یشہدہ ای یحضرہ ویحفظہ فیشہدون علی ما فیہ یوم القیامة ۱۲ خطیب ۲۹ قولہ السرر فی الحجال حجال جمع حجلة وہو بیت یزین بالثیاب والاسرة والستور ۱۲ ۳۰ قولہ مختوم علی انائہا ای لشرفہا ونفاستہا ان قلت قد قال فی سورة محمد صلی اللہ علیہ وسلم وانہار من خمر والنہر لاختم فیہ فکیف طریق الجمع بین الآیتین اجیب بان ہذا الاوانی غیر خمر الانہار ۱۲ صاوی

اى اخرشربه يفوح منه رائحة المسك وَفِي ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ ○ فليرغبوا بالمبادرة
الى طاعة الله تعالى وَمِزَاجُهٗ اى مايمزج به مِنْ تَسْنِيْمٍ ○ فسر بقوله عَيْنًا فنصبه بامدح
مقدر يَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ ○ اى منها او ضمن يشرب معنى يلتذ اِنَّ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا كابى جهل
ونحوه كَانُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كعمار وبلال ونحوهما يَضْحَكُوْنَ ○ استهزاء بهم وَاِذَا مَرُّوْا اى المؤمنون
بِهِمْ يَتَغَامَزُوْنَ ○ اى يشير المجرمون الى المؤمنين بالجفن والحاجب استهزاء وَاِذَا انْقَلَبُوْٓا
رجعوا اِلٰٓى اَهْلِهِمُ انْقَلَبُوْا فَكِهِيْنَ ○ وفى قراءة فكهين معجبين بذكرهم المؤمنين وَاِذَا رَاَوْهُمْ
راو المؤمنين قَالُوْٓا اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَضَآلُّوْنَ ○ لايمانهم بمحمد صلى الله عليه وسلم قال تعالى وَمَآ اُرْسِلُوْا اى الكفار عَلَيْهِمْ
على المؤمنين حٰفِظِيْنَ ○ لهم او لاعمالهم حتى يردوهم الى مصالحهم فَالْيَوْمَ اى يوم القيمة الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُوْنَ ○ عَلَى الْاَرَآئِكِ فى الجنة يَنْظُرُوْنَ ○ من منازلهم الى الكفار وهم يعذبون
فيضحكون منهم كما ضحك الكفار منهم فى الدنيا هَلْ ثُوِّبَ جوزى الْكُفَّارُ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ○

سورة الانشقاق مكية ثلث او خمس وعشرون اية بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ○ وَاَذِنَتْ سمعت واطاعت فى الانشقاق لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ○ اى حق لها
ان تسمع وتطيع وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ ○ زيد فى سعتها كما يمد الاديم ولم يبق عليها بناء ولا جبل و
اَلْقَتْ مَا فِيْهَا من الموتى الى ظاهرها وَتَخَلَّتْ ○ عنه وَاَذِنَتْ سمعت واطاعت فى ذلك لِرَبِّهَا
وَحُقَّتْ ○ وذلك كله يكون يوم القيمة وجواب اذا وما عطف عليها محذوف دل عليه ما بعده
تقديره لقى الانسان عمله يٰٓاَيُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ جاهد فى عملك اِلٰى لقاء رَبِّكَ وهو
الموت كَدْحًا فَمُلٰقِيْهِ ○ اى ملاق عملك المذكور من خير او شر يوم القيامة فَاَمَّا مَنْ اُوْتِىَ
كِتٰبَهٗ كتاب عمله بِيَمِيْنِهٖ ○ وهو المؤمن فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا ○ هو عرض عمله عليه
كما فسر فى حديث الصحيحين وفيه من نوقش الحساب هلك وبعد العرض يتجاوز عنه وَيَنْقَلِبُ
اِلٰٓى اَهْلِهٖ فى الجنة مَسْرُوْرًا ○ بذلك وَاَمَّا مَنْ اُوْتِىَ كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ ○ هو الكافر تغل يمناه الى
عنقه وتجعل يسراه وراء ظهره فياخذ بها كتابه فَسَوْفَ يَدْعُوْا عند رؤية ما فيه ثُبُوْرًا ○ ينادى
هلاكه بقوله يا ثبوراه وَيَصْلٰى سَعِيْرًا ○ يدخل النار الشديدة وفى قراءة بضم الياء وفتح الصاد و
تشديد اللام اِنَّهٗ كَانَ فِىْٓ اَهْلِهٖ عشيرته فى الدنيا مَسْرُوْرًا ○ بطرا باتباعه لهواه اِنَّهٗ ظَنَّ

---

۵۱ قوله اى آخر شربه الخ روى ابن ابى شيبة عن ابن مسعود ان الرحيق الخمر المختوم يجدون عاقبتها طعم المسك وقيل مختوم اوانيه بالمسك مكان الطين ۱۲ ک ۵۲ قوله يفوح منه رائحة المسك اى ان رائحة المسك تظهر فى آخر الشراب فوجه التخصيص ان فى العادة يمل آخر الشراب فى الدنيا فافاد ان آخر الشراب يفوح منه رائحة المسك فلا يمل منه ۱۲ صاوى ۵۲ قوله يفوح فوح فيح دميدن بوے خوش يقال فاح الطيب وفاحت ريح المسك من الصراح والمراد هنا يظهر ويوجد منه رائحة المسك ۱۲ ۵۳ قوله المتنافسون اى الذين شانهم المنافسة بكثرة الاعمال الصالحة والنيات الخالصة لعلو همتهم وطهارة نفوسهم ۱۲ صاوى ۵۴ قوله اى ما يمزج به الخ يشير الى ان مزاجا بمعنى اسم الآلة كالامام ۱۲ ک ۵۵ قوله من تسنيم آه هو علم لعين بعينها سميت بالتسنيم الذى هو مصدر سنمه اذا رفعه لانها تاتيهم من فوق على ما روى انها تجرى فى الهواء مسنمة فتنصب فى اوانى اهل الجنة على مقدار الحاجة فاذا امتلأت امسكت فالمقربون يشربونها صرفا وتمزج لسائر اهل الجنة ۱۲ ج ۵۶ قوله اى منها يشير الى ان الباء بمعنى من اى او مزيدة كما صرح به غيره ۱۲ ۵۷ قوله ان الذين اجرموا لما ذكر الله تعالى كرامة الابرار فى الآخرة ذكر بعد ذلك قبح معاملة الكفار معهم فى الدنيا تسلية للمؤمنين وتقوية لقلوبهم ۱۲ صاوى ۵۸ قوله اى يشير المجرمون الخ فى القاموس غمز بالعين والحاجب اشار والتغامز ان يشير بعضهم الى بعض باعينهم ۱۲ ک ۵۹ قوله انقلبوا فاكهين اى متلذذين برفعتهم ومكانتهم الموصلة الى الاستسخار بغيرهم ففى الحديث ان الدين بدأ غريبا وسيعود غريبا كما بدأ يكون القابض على دينه كالقابض على الجمر وفى رواية يكون المؤمن فيهم اذل من الامة وفى اخرى العالم فيهم انتن من جيفة حمار والله المستعان ۱۲ صاوى ۶۰ قوله معجبين بذكرهم الخ تفسير على القرائتين فى القاموس فكه كفرح فكها وفكاهة بالضم فهو فكه وفاكه طيب النفس ضحوك او يحدث صحبه فيضحكهم وفكه منه تعجب ۱۲ ک ۶۱ قوله وما ارسلوا الخ حال من الواو فى قالوا اى قالوا ذلك والحال انهم ما ارسلوا من جهة الله موكلين بهم يحفظون عليهم احوالهم واعمالهم ۱۲ صاوى ۶۲ قوله حتى يردوهم الى مصالحهم اى بل انما امروا باصلاح انفسهم واى نفع لهم فى تتبع احوال غيرهم ۱۲ ۶۳ قوله فاليوم آه منصوب بيضحكون ولا يضر تقديمه على المبتدأ لانه لو تقدم العامل هنا لجاز اذ لا لبس بخلاف زيد قام فى الدار لا يجوز فى الدار زيد قام ۱۲ ج ۶۴ قوله هل ثوب الكفار آه يجوز ان تكون الجملة الاستفهامية معلقة للنظر قبلها فتكون فى محل نصب بعد اسقاط الخافض ويجوز ان تكون على اضمار القول اى يقولون هل ثوب ومعنى هل ثوب الكفار اى جوزوا على سخريتهم فى الدنيا بالمؤمنين اذا فعل بهم ذلك وقيل انه متعلق ينظرون اى ينظرون هل جوزى الكفار فيكون موضع هل ومدخولها نصبا بينظرون وقيل هو استيناف لا موضع له وقيل هو على اضمار القول والمعنى يقول بعض المؤمنين لبعض هل ثوب الكفار اى اثيبوا وجوزوا وهو من ثاب اى رجع فالثواب ما يرجع على العبد فى مقابلة عمله ويستعمل فى الخير والشر ۱۲ ج ۶۵ قوله انشقت اى انصدعت بغمام يخرج منها وهو البياض فى جوانب السماء لتنزل الملائكة ۱۲ صاوى ۶۶ قوله اطاعت اى لانه من الاذن يعنى انه مجاز عن الاطاعة والانقياد ۱۲ ۶۷ قوله زيد فى سعتها كما يمد الاديم اى بسطت من غير ارتفاع وانخفاض ولم يبق عليها بناء ولا جبل اخرج الحاكم بسند جيد عن جابر مرفوعا تمد الارض يوم القيمة مد الاديم ثم لا يكون لابن آدم فيها الا موضع قدميه ۱۲ ک ۶۸ قوله كما يمد الاديم اى وهو الجلد لانه اذا مد زال كل انثناء فيه وامتد واستوى ۱۲ صاوى ۶۹ قوله ولم يبق عليها بناء ولا جبل اى فيزداد فى سعتها لوقوف الخلائق عليها للحساب حتى لا يكون لاحد من البشر الا موضع قدمه لكثرة الخلائق فيها وظاهر الآية ان الارض تمد مع بقائها وليس كذلك بل تبدل بارض اخرى بدليل آية يوم تبدل الارض غير الارض ۱۲ صاوى ۷۰ قوله من الموتى وكذا الكنوز الى ظاهرها كذلك رواه عبد الرزاق عن قتادة ولا ينافى اخرج الكنوز فى تلك اليوم لما ورد انه يخرج فى زمن الدجال فلعله يكون كل من الوقتين ۱۲ كمالين ۷۱ قوله واذنت لربها وحقت الخ ليس بتكرار لان الاول فى السماء وهذا فى الارض ۱۲ جمل ۷۲ قوله محذوف دل عليه الخ وقيل جوابه فملاقيه ويا ايها الانسان اعتراض وقيل اذنت والواو زائدة وقيل اذا ظرفية متعلق باذكر مقدرا وقيل علمت نفس ما عملت حذفت للاكتفاء بما مر فى سورة التكوير والانفطار ۱۲ كمالين ۷۳ قوله يا ايها الانسان الخ يحتمل ان المراد به الجنس وبه قال سعيد وقتادة ويحتمل انه معين وهو الاسود بن عبد الاسد وقيل ابى بن خلف وقيل جميع الكفار ۱۲ صاوى ۷۴ قوله انك كادح جاهد آه الكدح جهد النفس فى العمل من كدح اذا خدشه ۱۲ ک ۷۵ قوله وهو الموت وما بعده من الاحوال وقد يترك على ظاهره اى جاهد بالعمل الى ربك سارع ۱۲ ک ۷۶ قوله فملاقيه يجوز ان يكون معطوفا على كادح والسبب فيه ظاهر وان يكون خبر مبتدأ مضمر اى فانت ملاقيه فعلى الاول يكون من باب عطف المفرد على المفرد وعلى الثانى يكون من باب عطف الجمل وقيل هو جواب اذا والضمير فيه اما للرب اى ملاق حكمه لا مفر لك منه واما للكدح الا ان الكدح عمل وهو لا يبقى فملاقاته ممتنعة فالمراد جزاء كدحك من خير او شر وقد اشار الشارح بجواب ذلك بقوله اى ملاق عملك وفيه اشارة الى ان ضمير ملاقيه للكدح الذى هو بمعنى العمل لان العمل لكونه عرضا لا يبقى يمتنع تلاقيه فلا بد من تقدير مضاف اى ملاق حسابه وجزائه ۱۲ ج ۷۶ قوله فملاقيه الضمير فى ملاقيه اما للرب اے ملاق حكمه لا مفر لك منه واما للكدح الا ان الكدح عمل وهو عرض لا يبقى فملاقاته ممتنعة فالمراد جزاء كدحك من خير او شر خطيب وقال الرازى المراد ملاقاة الكتاب الذى فيه بيان تلك الاعمال ۱۲

۷۷ قوله اے ملاق عملك اشار بذلك الى ان الضمير فى ملاقيه عائد على الكدح الذى هو بمعنى العمل والكلام على حذف مضاف اى ملاق حسابه وجزاءه ويصح ان يكون عائدا على الله تعالى والمعنى ملاق ربه ملاق فلا مفر له منه ۱۲ صاوى ۷۸ قوله هو عرض عمله اى بان تعرض اعماله ويعرف ان الطاعة منها هذه وان المعصية هذه ثم يثاب عن الطاعة ويتجاوز عن المعصية فهذا هو الحساب اليسير لانه لا شدة فيه على صاحبه ولا مناقشة ۱۲ صاوى ۷۹ قوله كما فسر فى حديث الصحيحين اخرجا عن عائشة قالت قال النبى صلى الله عليه وسلم من نوقش فى العذاب عذب قالت فقلت اليس الله يقول فسوف يحاسب حسابا يسيرا قال ذلك ليس بالحساب لكن ذلك العرض ومن نوقش فى الحساب هلك ۱۲ ک ۸۰ قوله يتجاوز عنه تجاوز درگذشتن ودرگذاشتن گناه وعفو كردن گناه ۱۲ صراح ۸۱ قوله تغل غل بالفتح در آوردن ۱۲ صراح ۸۲ قوله وفى قراءة لنافع وابن كثير وابن عامر والكسائى ليصلى بضم الياء وفتح الصاد واللام المشددة من التصلية وهو الادخال فى النار ۱۲ كمالين قوله وحقت بالفارسية سزاوار گوش كردن است من قولهم هو محقوق بكذا وحقيق به اى جعلت حقيقة بالاستماع والانقياد آه ۱۲ روح ※ ※

اَنْ مخففة من الثقيلة واسمها محذوف اى انّه لَنْ يَّحُوْرَ ۚ يرجع الى ربه بَلٰى ۚ يرجع اليه اِنَّ رَبَّهٗ كَانَ بِهٖ بَصِيْرًا ۝ عالما برجوعه اليه فَلَآ اُقْسِمُ لا زائدة بِالشَّفَقِ ۝ هو الحمرة فى الافق بعد غروب الشمس وَالَّيْلِ وَمَا وَسَقَ ۝ جمع ما دخل عليه من الدواب وغيرها وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ ۝ اجتمع وتم نوره وذلك فى الليالى البيض لَتَرْكَبُنَّ ايها الناس اصله تركبونن حذفت نون الرفع لتوالى الامثال والواو لالتقاء الساكنين طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ۝ حالا بعد حال وهو الموت ثم الحياة وما بعدها من احوال القيامة فَمَا لَهُمْ اى الكفار لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ اى اىّ مانع لهم من الايمان او اىّ حجة لهم فى تركه مع وجود براهينه وَمَا لَهُمْ اِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا يَسْجُدُوْنَ ۝ يخضعون بان يؤمنوا به لاعجازه بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُكَذِّبُوْنَ ۝ بالبعث وغيره وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُوْعُوْنَ ۝ يجمعون فى صحفهم من الكفر والتكذيب واعمالهم السوء فَبَشِّرْهُمْ اخبرهم بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ مؤلم اِلَّا لكن الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۝ غير مقطوع ولا منقوص ولا يمنّ به عليهم سورة البروج مكية ثنتان وعشرون اٰية بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ۝ للكواكب اثنا عشر برجا تقدمت فى الفرقان وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ۝ يوم القيٰمة وَشَاهِدٍ يوم الجمعة وَّمَشْهُوْدٍ ۝ يوم عرفة كذا فسرت الثلثة فى الحديث فالاول موعود به والثانى شاهد بالعمل فيه والثالث يشهده الناس والملائكة وجواب القسم محذوف صدره اى لقد قُتِلَ لعن اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ ۝ الشق فى الارض النَّارِ بدل اشتمال منه ذَاتِ الْوَقُوْدِ ۝ ما توقد فيه اِذْ هُمْ عَلَيْهَا اى حولها على جانب الاخدود على الكراسى قُعُوْدٌ ۝ وَّهُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ بالله من تعذيبهم بالالقاء فى النار ان لم يرجعوا عن ايمانهم شُهُوْدٌ ۝ حضور روى ان الله انجى المؤمنين الملقين فى النار بقبض ارواحهم قبل وقوعهم فيها وخرجت النار الى من ثم فاحرقتهم وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّآ اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ فى ملكه الْحَمِيْدِ ۝ المحمود الَّذِىْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ شَهِيْدٌ ۝ اى ما انكر الكفار على المؤمنين الا ايمانهم اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بالاحراق ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ بكفرهم وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِ ۝ اى عذاب احراقهم المؤمنين فى الاٰخرة وقيل فى الدنيا بان خرجت النار فاحرقتهم كما تقدم اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ ۝ اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ بالكفار لَشَدِيْدٌ ۝ بحسب ارادته اِنَّهٗ هُوَ يُبْدِئُ الخلق

۵۱ قوله لن يحور اى لن يرجع الى ربه تكذيبا بالبعث قال ابن عباس رضى الله عنه ما عرفت تفسيره حتى سمعت اعرابية تقول لبنتها حورى اى ارجعى ۱۲ مدارک ۵۲ قوله بلى الخ ايجاب لما بعد النفى فى لن يحور اى بلى ليحورن ۱۲ مدارک ۵۳ قوله بصيرا اى لا يخفى عليه فلا بد ان يرجعه ويجازيه عليه ۱۲ مدارک ۵۴ قوله هو الحمرة فى الافق بعد غروب الشمس اخرج مالک عن ابن عمر ان الشفق الحمرة ورواه ابن المنذر عن ابن عمر وابن ابى حاتم عن ابن عباس وبه اخذ مالک والشافعى وابو يوسف ومحمد وهو رواية عن ابى حنيفة وعليه الفتوى كما فى شرح الوقاية وغيره واخرج عبد الرزاق عن ابى هريرة الشفق البياض وهو المشهور عن ابى حنيفة وروى اسد بن عمرو عنه انه رجع عنه ۱۲ ک ۵۵ قوله وسق الوسق الجمع ولذا قيل للحمل لاجتماعه على ظهر البعير ۱۲ ک ۵۵ قوله وسق وسق گرد کردن قوله تعالى والليل وما وسق ۱۲ صراح ۵۶ قوله طبقا عن طبق فى الصراح طبق حال مردم ومنه قوله تعالى طبقا عن طبق اى حالا عن حال يوم القيامة ۱۲ ۵۷ قوله حالا بعد حال فان كل واحد مطابق لاخته فى الشدة والهول والطبق ما طابق غيره ما هذا الطبق لذا اى لا يطابقه وفى كلامه اشارة الى ان عن بمعنى بعد وقد يبقى على معناه وهو المجاوزة ويجوز حمل كلام المفسر عليه بان يكون بيانا لحاصل المعنى ومحل عن طبق صفة لطبقا اى طبقا مجاوزا الطبق او حال من ضمير لتركبن اى مجاوزين الطبق ۱۲ ک ۵۸ قوله وهو الموت اى ادهى وما قبلها من الدواهى وقيل حال بعد حال من مثل الصغر والكبر والهرم او الغنى والفقر والصحة والسقم اخرج عبد بن حميد عن قتادة فى الآية قال بينما صاحب الدين فى رخاء اذ صار فى بلاء وفى بلاء اذ صار فى رخاء ولنعيم بن حماد عن مكحول تكونون فى كل عشرين سنة على حال لم تكونوا مثلها ۱۲ ک ۵۹ قوله ثم الحياة الخ هذا قول ابن عباس وقال عكرمة رضيع ثم فطيم ثم غلام ثم شاب ثم شيخ وقيل المعنى لتركبن سنن من قبلكم واحوالهم ۱۲ صاوی ۶۰ قوله فما لهم الخ الفاء لترتيب ما بعدها من الانكار والتعجيب على ما قبلها من احوال يوم القيامة واهوالها الموجبة للايمان لظهور الحجة لان ما اقسم به من التغيرات العلوية والسفلية يدل على خالق عظيم القدرة يبعد ممن له عقل عدم الايمان به والانقياد له ۱۲ صاوی ۶۱ قوله يخضعون من الخضوع اللازم للسجود او لا يسجدون لتلاوته فالسجدة على معناه ۱۲ ک ۶۲ قوله لاعجازه فانهم من اهل اللسان فيجب عليهم ان يجزموا باعجاز القرآن عند سماعه بكونه كلاما الٰهيا ويعلموا بذلک صدق محمد فى دعوى النبوة فيطيعوه فى جميع الاوامر والنواهى ۱۲ روح ۶۳ قوله يوعون من الايعاء وهو جمع الشئ فى الوعاء عن ابن عباس ومجاهد وقتادة ما يسرون ويكتمون فى صدورهم اى من الكفر والعداوة ۱۲ ک ۶۴ قوله ولا يمن به عليهم من المنة كذا هو بالواو فى النسخ المعتبرة فلعله مبنى على جواز عموم المشترک كما هو قول الشافعى وفى الانوار بأو الفاصلة كما هو الظن وتفسير الاول مروى عن ابن عباس والثانى عن الحسن البصرى ۱۲ ک ۶۵ قوله سورة البروج حكمة نزول هذه السورة تثبيت المؤمنين على ايمانهم وصبرهم على اذى الكفار بتذكيرهم بما جرى لمن تقدمهم ۱۲ صاوی ۶۶ قوله ذات البروج اى صاحبة الطرق والمنازل التى تسير فيها الكواكب السبعة سميت بروجا لظهورها لان البرج فى الاصل الامر الظاهر من التبرج ثم صار حقيقة عرفية للقصر العالى لظهوره ۱۲ صاوی ۶۷ قوله للكواكب اثنا عشر برجا آه شبهت بالقصور لانها تنزلها السيارات والبرج القصر والمراد بالسماء كل سماء او جنسه والبروج وان اعتبرت عند اهل الهيئة فى الثامنة فيظهر فى كل سماء لمحاذاة او الفلک الاعلى كذا فسرت الثلثة فى الحديث اخرجه الترمذى عن ابى هريرة والطبرانى عن ابى مالک الاشعرى وروى ابن المنذر عن على المشهود يوم النحر ولابن جرير عن ابن عباس الشاهد الله والمشهود يوم القيٰمة والطبرى عن الحسن بن على الشاهد جدى رسول الله صلى الله عليه وسلم وروى النسائى عن ابن عباس خلافه ۱۲ ک ۶۸ قوله يوم الجمعة الخ خصه مع ان باقى الزمان يشهد كذلک لان فيه مزية وهى ساعة اجابة واجتماع الناس ۱۲ ۶۹ قوله فى الحديث فقال ابو هريرة وابن عباس الشاهد يوم الجمعة والمشهود يوم عرفة وروى مرفوعا اليوم موعود يوم القيامة واليوم المشهود يوم عرفة والشاهد يوم الجمعة اخرجه الترمذى فى جامعه ۱۲ خطيب ۷۰ قوله فالاول موعود الخ فان قيل كل من الجمعة وعرفة شاهد ومشهود فما وجه التخصيص قلنا المخصص ارادة المصطلح ووجه المناسبة لا يلزم اطراده ۱۲ ۷۱ قوله وجواب القسم آه قضية كلامه انه الجواب مع كونه دعاء كقوله قتل الانسان والذى ذكره غيره انه اذا كان دعاء لا يكون جوابا والجواب ان بطش ربک لشديد ومن ثم قال القاضى والاظهر انه دليل الجواب المحذوف وكانه قيل انهم ملعونون يعنى كفار مكة كما لعن اصحاب الاخدود فان السورة وردت لتثبيت المؤمنين على اذاهم وتذكيرهم بما جرى على من قبلهم وقيل الجواب محذوف والتقدير ان الامر حق فى الجزاء ۱۲ ج ۷۲ قوله محذوف صدره وانما احتيج لهذا الحذف لان المشهور عند النحاة ان الماضى المثبت المتصرف الذى لم يتقدم معموله اذا وقع جوابا للقسم تلزمه اللام وقد ولا يجوز الاقتصار على احدهما الا عند طول الكلام كما فى قوله تعالى والشمس وضحٰها الى قوله قد افلح من زكّٰها او فى ضرورة ۱۲ جمل ۷۳ قوله تقديره لقد قتل الخ اى فحذفت اللام وقد وعلى هذا فقوله قتل خبر لا دعاء ۱۲ ۷۴ قوله اصحاب الاخدود الشق فى الارض واختلف فيهم مع اتفاقهم ان بعض الكفرة عمدوا الى بعض المؤمنين عشرين الفا او اقل او اكثر من اهل فارس او اليمن او الحبشة او نجران او الشام ان يرجعوا الى الكفر قالوا فحفروا لهم فى الارض اخاديد واججوا فيها ميزانا وادعوهم عليها فلم يقبلوا الكفر فقذفوهم فيها وقصته على ما رواه مسلم والترمذى ان ملكا كان له ساحر فلما كبر ضم اليه غلاما ليعلمه وكان فى طريقه راهب فمال قلبه عليه فراى فى طريقه يوما دابة عظيمة قد حبست الناس فاخذ حجرا فقال اللهم ان كان امر الراهب احب اليک من امر الساحر فاقتل هذه الدابة حتى يمضى الناس فرماها فقتلها فاتى الراهب فاخبره فقال له الراهب انت اليوم افضل منى فانک ستبتلى فان ابتليت فلا تدل على وكان الغلام يبرى الاكمه والابرص وعمى جليس الملک اى صار اعمى فابرئه فامن

صر ايمانهم ۱۲ صاوی ۷۹ قوله وما نقموا اى وما عابوا منهم وما انكروا الا الايمان مدارک وفى المفردات نقمت الشئ اذا انكرته اما باللسان او بالعقوبة وبالفارسية دما،

بالله قال له الملک من ابرأ فقال ربى فغضب فدل على الغلام فعذبه فدل على الراهب فقده بالمنشار وارسل الغلام الى جبل ليطرح من ذروته فدعا فرجف بالقوم فهلكوا ونجا ثم اجلسه فى سفينة ليغرق فدعا فانكفأت السفينة بمن معه فغرقوا ونجا فقال الغلام انک لست بقاتلى حتى تجمع الناس وتصلبنى وتاخذ سهما من كنانتى وتقول بسم الله رب الغلام وترمينى به فرماه فوقع فى صدغه فمات فامن الناس فاخذ باخاديد واوقدت فيها النيران فقال من لم يرجع عن دينه فاطرحوه فيها ففعلوا حتى جاءت امرأة معها صبى فتقاعست ان تقع فيها فقال لها الغلام يا اماه اصبرى فانک على الحق انتهى وكان ذلک فى الفترة بين عيسىٰ ومحمد صلعم وروى انه كان ذلک قبل مولد النبى صلى الله عليه وسلم بسبعين سنة والملک حمير واسمه يوسف ذو نواس بن شراحيل واسم الغلام عبد الله بن تامر وعن مقاتل كان الاخدود ثلثا واحدة بنجران باليمن واخرى بفارس اما التى بالشام فلانطيانوس الرومى واما التى بفارس فبخت نصر الرومى واما التى بارض العراق فهو لذو نواس وعن عكرمة كانوا من النبط والقرآن انزل فى التى كانت بنجران وذلک انهم اسلم منهم سبعة وثمانون انسانا وهذا بعد ما رفع عيسىٰ الى السماء فسمع ذلک ذو نواس فخد لهم خدودا الى آخر القصة كذا فى المعالم ۱۲ گ ۷۵ قوله انجى المؤمنين وكانوا سبعة وسبعين وهؤلاء لم يرجعوا عن دينهم والذين رجعوا عشرة او احد عشر ۱۲ ۷۶ قوله الى من ثم اى الى من هم قعود على الاخدود وهم الصحابة ۱۲ ۷۷ قوله فاحرقتهم الخ كذا حكاه البغوى عن الربيع بن انس ۱۲ ک ۷۸ قوله وما نقموا منهم اى ما عابوا منهم الا ايمانهم وانما عبر بالمستقبل مع ان الايمان وقع منهم فى الماضى لان تعذيبهم والانكار ليس للايمان الذى وجد منهم فى الماضى بل لدوامهم عليه فى المستقبل اذ لو كفروا فى المستقبل لما عذبوا على ما مضى فكانه قال الا ان يستمروا على م

۶۲
۲

ويعيد ۝ فلا يعجزه ما يريد وهو الغفور للمؤمنين المذنبين الودود ۝ المتودد الى اوليائه بالكرامة
ذو العرش خالقه ومالكه المجيد ۝ بالرفع المستحق لكمال صفات العلو فعال لما يريد ۝ لا يعجزه
شيء هل اتاك يا محمد حديث الجنود ۝ فرعون وثمود ۝ بدل من الجنود واستغنى بذكر فرعون
عن اتباعه وحديثهم انهم اهلكوا بكفرهم وهذا تنبيه لمن كفر بالنبي صلى الله عليه وسلم والقرآن ليتعظوا
بل الذين كفروا في تكذيب ۝ بما ذكر والله من ورائهم محيط ۝ لا عاصم لهم منه بل هو قرآن
مجيد ۝ عظيم في لوح هو في الهواء فوق السماء السابعة محفوظ ۝ بالجر من الشياطين ومن
تغير شيء منه وطوله ما بين السماء والارض وعرضه ما بين المشرق والمغرب وهو من درة بيضاء
قاله ابن عباس رضي الله عنهما

سورة الطارق مكية سبع عشرة آية

بسم الله الرحمن الرحيم ۝ والسماء والطارق ۝ اصله كل آت ليلا ومنه النجوم لطلوعها ليلا وما ادراك اعلمك
ما الطارق ۝ مبتدأ وخبر في محل المفعول الثاني لادرى وما بعد ما الاولى خبرها وفيه تعظيم
لشان الطارق المفسر بما بعده هو النجم اي الثريا او كل نجم الثاقب ۝ المضيء لثقبه الظلام بضوئه و
جواب القسم ان كل نفس لما عليها حافظ ۝ بتخفيف ما فهي مزيدة وان مخففة من الثقيلة واسمها
محذوف اي انه واللام فارقة وبتشديدها فان نافية ولما بمعنى الا والحافظ من الملائكة يحفظ عملها
من خير وشر فلينظر الانسان نظر اعتبار مم خلق ۝ من اي شيء جوابه خلق من ماء دافق ۝ ذي
اندفاق من الرجل والمرأة في رحمها يخرج من بين الصلب للرجل والترائب ۝ للمرأة وهي عظام
الصدر انه تعالى على رجعه بعث الانسان بعد موته لقادر ۝ فاذا اعتبر اصله علم ان القادر
على ذلك قادر على بعثه يوم تبلى تختبر وتكشف السرائر ۝ ضمائر القلوب في العقائد والنيات فما
له لمنكر البعث من قوة يمتنع بها عن العذاب ولا ناصر ۝ يدفعه عنه والسماء ذات الرجع ۝
المطر لعوده كل حين والارض ذات الصدع ۝ الشق عن النبات انه اي القرآن لقول فصل ۝
يفصل بين الحق والباطل وما هو بالهزل ۝ باللعب والباطل انهم اي الكفار يكيدون
كيدا ۝ يعملون المكائد للنبي صلى الله عليه وسلم واكيد كيدا ۝ استدرجهم من حيث لا
يعلمون فمهل يا محمد الكافرين امهلهم تأكيد حسنه مخالفة اللفظ اي انظرهم رويدا ۝
قليلا وهو مصدر مؤكد لمعنى العامل مصغر رود او ارواد على الترخيم وقد اخذهم الله

---

۱ قوله ويعيد اى يخلقهم ابتداء ثم يعيدهم بعد ان صيرهم ترابا او دل باقتداره على الابداء والاعادة على شدة بطشه او اوعد الكفرة بانه يعيدهم كما بدأهم ليبطش بهم اذ لم يشكروا نعمة الابداء وكذبوا بالاعادة ۱۲ مدارک ۲ قوله وهو الغفور الودود آه لما ذكر شدة بطشه ذكر كونه غفورا ساترا الذنوب عباده وودودا لطيفا بهم محسنا اليهم هاتان صفة فعل والظاهر ان الودود مبالغة في الواد وقالت المعتزلة غفور لمن تاب وقال اصحابنا غفور مطلقا لمن تاب ولمن لم يتب لان الآية مذكورة في معرض التمدح والتمدح بكونه غفورا مطلقا اتم فالحمل عليه اولى ولان الغفور صيغة مبالغة فالمناسب ان يحمل على الاطلاق ۱۲ ج ۳ قوله الودود اى المحب لاوليائه وقيل الفاعل باهل طاعته ما يفعله الودود من اعطائهم ما ارادوا ۱۲ مدارک ۴ قوله بالرفع آه اى وبالجر ايضا وفي الخطيب قرأ حمزة والكسائي بجر الدال على انه نعت للعرش او لربک في قوله ان بطش ربک لشديد قال مكي وقيل لا يجوز ان يكون نعتا للعرش لانه من صفات الله تعالى آه وهذا ممنوع لان مجد العرش علوه وعظمه كما قاله الزمخشري وقد وصف العرش بالكريم في آخر المؤمنين وقرأ الباقون برفع الدال على انه خبر بعد خبر وقيل هو نعت لذو واستدل بعضهم على تعدد الخبر بهذه الآية ومن منعه قال وهما في معنى خبر واحد اى جامع بين هذه الاوصاف الشريفة او كل منها خبر لمبتدأ مضمر والمجد هو النهاية في الكرم والفضل والله سبحانه موصوف بذلک وتقدم وصف عرشه بذلک ۱۲ جمل ۵ قوله فعال لما يريد الخ اتى بصيغة فعال اشارة للكثرة وختم بها الصفات لكونه كالنتيجة لها والمعنى يفعل ما يريد ولا يعترض عليه ولا يغلبه غالب فيدخل اولياءه الجنة لا يمنعه مانع ويدخل اعداءه النار لا ينصرهم منه ناصر وفي هذه الآية دليل على ان جميع افعال العباد مخلوقة لله تعالى ولا يجب عليه شيء لان افعاله بحسب ارادته ۱۲ صاوي ۶ قوله هل اتاک اى ايا آمد تو اى قد اتاک لان الاستفهام للتقرير ۱۲ روح ۷ قوله محيط فيه وجوه احدها ان المراد وصف اقتداره عليهم وانهم في قبضته وحصره كالمحاط اذا احيط به من ورائه ينسد عليه مسلكه فلا يجد مهربا يقول الله تعالى فهم كذا في قبضتي وانا قادر على اهلاكهم ومعاجلتهم بالعذاب على تكذيبهم اياک فلا تجزع من تكذيبهم اياک فليسوا يفوتوني اذا اردت الانتقام منهم وثانيها ان يكون المراد من هذه الاحاطة قرب اهلاكهم كقوله تعالى وظنوا انهم قد احيط بهم فهو عبارة عن مشارفة الهلاک وثالثها انه تعالى محيط باعمالهم اى عالم بها فيجازيهم عليها ۱۲ ج ۸ قوله بل هو قرآن مجيد الخ اضراب عن شدة تكذيبهم وعدم كفهم عنه الى وصف القرآن بما ذكر للاشارة الى انه لا ريب فيه ولا يضره تكذيب هؤلاء ۱۲ جمل ۹ قوله هو في الهواء فوق السماء السابعة وعن ابن عباس رضي الله عنهما انه قال ان في صدر اللوح لا اله الا الله وحده دينه الاسلام ومحمد عبده ورسوله فمن آمن بالله عز وجل وصدق بوعده واتبع رسله ادخله الجنة قال واللوح لوح من درة بيضاء طوله ما بين السماء والارض وعرضه ما بين المشرق والمغرب وحافتاه الدر والياقوت ودفتاه ياقوتة حمراء وقلمه النور وكتابته نور معقود بالعرش واصله في حجر ملک ۱۲ ۱۰ قوله من درة بيضاء الخ اخرجه البغوي مسندا عن طريق الثعلبي والطبراني عن ابن عباس مرفوعا ان الله خلق لوحا محفوظا من درة بيضاء صفحاتها من ياقوتة حمراء ۱۲ ک ۱۱ قوله اصله كل آت ليلا لانه يجد الابواب مغلقة فيطرقها والمراد اصالته بالنسبة الى ما بعده والا فالاصل في الحقيقة هو معنى الضارب بدفع ومنه الطريق لانه مطروق ۱۲ ک ۱۲ قوله لطلوعها اى لظهورها في الليل والنجم هو المراد في الآية وقيل سمي بالطارق لانه يطرق الجني ۱۲ ک ۱۳ قوله مبتدأ اى وما الاستفهامية مبتدأ او خبر اى وما الاستفهامية مبتدأ وخبره ما بعده ۱۲ ک ۱۴ قوله وما بعدها الاولى وهو جملة ادراک وقوله وفيه تعظيم اى في الاستفهام الثاني وهو ما الطارق فهو للتعظيم واما الاول فهو للانكار جمل وعبارة ابي السعود فما الاولى مبتدأ وادراک خبره والثانية خبر والطارق مبتدأ ۱۲ ۱۵ قوله الثريا او كل نجم الخ هذان قولان من ثلاثة ثالثها ان المراد به زحل ومحله في السماء السابعة لا يسكنها غيره من النجوم فاذا اخذت النجوم امكنتها من السماء هبط فكان معها ثم يرجع الى مكانه من السماء السابعة فهو طارق حين ينزل وحين يصعد ۱۲ صاوي ۱۶ قوله فهي مزيدة اى وكل مبتدأ وعليها خبر مقدم وحافظ مبتدأ مؤخر والجملة خبر كل ويجوز ان يكون عليها هو الخبر وحده وحافظ فاعل ويجوز ان يكون كل مبتدأ وحافظ خبره وعليها متعلق بحافظ وما مزيدة ايضا وهذا كله تفريع على قول البصريين ۱۲ ج ۱۷ قوله واسمها محذوف وهو ضمير الشان واللام فارقة بين المخففة والنافية اى انه كل نفس عليها حافظ ليحفظها من الآفات او تحفظ عملها وقال الكوفيون ان نافية واللام بمعنى الا ۱۲ مدارک ۱۸ قوله واللام فارقة اى بين المخففة والنافية وقوله وبتشديدها اى بتشديد الميم وهي قراءة ابن عامر وعاصم وقرأ الباقون بتخفيفها من الخطيب ۱۲ ۱۹ قوله ولما بمعنى الا والاستثناء مفرغ والمعنى ليس كل نفس في حال من الاحوال الا حال كونه عليها حافظ وانكر الجوهري كون لما بمعنى الا ورد بانه لغة هذيل يقال اقسمت عليک لما فعلت اى الا فعلت ونقله ابو حيان عن الاخفش والحافظ من الملائكة من يحفظ عملها من خير وشر كما روي عن ابن عباس وروى ابن المنذر عن قتادة حفظته يحفظون عملک ورزقک واجلک ۱۲ ک ۲۰ قوله والحافظ من الملائكة الخ يحتمل ان المراد الحفظة من العاهات والآفات وهم عشرة بالليل وعشرة بالنهار لكل آدمي فان كان مؤمنا وكل الله به مائة وستين ملكا يذبون عنه كما يذب عن قصعة العسل الذباب ولو وكل العبد الى نفسه طرفة عين لاختطفته الشياطين او حفظ الاعمال وهما رقيب وعتيد وعليه درج المفسر وقيل المراد بالحافظ الله تعالى فتحصل ان الحافظ قيل الكاتب او مطلق الملائكة الحفظة او الله تعالى والاحسن ان يراد ما هو اعم ۱۲ صاوي ۲۱ قوله فلينظر الانسان الخ لما ذكر تعالى ان كل نفس عليها حافظا اتبع ذلک بوصية الانسان بالنظر في اول نشأته والامر للايجاب ۱۲ صاوي ۲۲ قوله ذي اندفاق من الرجل والمرأة في رحمها اشارة الى دفع ما يتوهم ان الماء مدفوق لا دافق بانه بمعنى النسبة كلابن وتامر اى ذي دفق ولما كان كون النطفة ذا دفق بمعنى وقوع الدفق عليه عبر عنه المصنف بالاندفاق وما نقل عن الليث من مجيء دافق بمعنى منصب فلم يثبت كما في القاموس وقد يجعل دافق بمعنى مدفوق عكس قولهم سيل مفعم وقد يجعل الاسناد مجازيا والدفق لصاحبه ۱۲ ک ۲۳ قوله ذي اندفاق اشارة الى ان قوله تعالى دافق على النسب اى ذي دفق اى اندفاق وقال ابن عطية يصح ان يكون الماء دافقا لان بعضه يدفق بعضا اى يدفعه فمنه دافق ومنه مدفوق خطيب ولم يقل من مائين لامتزاجهما في الرحم واتحادهما حين ابتدئ في خلقه ۱۲ مدارک ۲۴ قوله وهي عظام الصدر جمع تريبة قال ابن عباس وهي موضع القلادة من الصدر قال القاضي المني فضلة الهضم الرابع وان كان يخرج من جميع الاعضاء فلا شک ان الدماغ اعظمها معونة في توليده ولها خليفة وهو النخاع وهو في الصلب وشعب كثيرة نازلة الى الترائب وهما اقرب الى اوعية المني فلذلک خصا بالذكر وقيل الوجه ان القلب والنخاع والقوى الدماغية والكبد كلها يتعاون في ابراز ذلک الفضل قابلا للتوليد وقوله من بين الصلب والترائب عبارة مختصرة جامعة لتاثير الاعضاء الثلاثة فالترائب يشمل القلب والكبد والصلب والنخاع الناشي من الدماغ قال العلامة ولو جعل ما بين الصلب والترائب كناية عن جميع البدن لم يبعد ۱۲ ک ۲۵ قوله يوم تبلى من البلاء هو الاختبار والكشف بيان لمعنى المراد اللازم للاختبار ۱۲ ک ۲۶ قوله المطر لعوده وفي البيضاوي وغيره على قوله ذات الرجع ترجع في كل دورة الى الموضع الذي تتحرک عنه وقيل الرجع المطر ۱۲ ۲۷ قوله لعوده الخ او لما قيل ان السحاب يحمل الماء من البحار ثم يرجعه الى الارض وللحاكم باسناد صحيح عن ابن عباس فهو المطر بعد المطر وقيل وصف السماء بالرجع لانه يرجع في كل دورة الى ما كان تتحرک منه ۱۲ ک ۲۸ قوله واكيد كيدا اى اجازيهم على كيدهم وسمى الجزاء كيدا مشاكلة وقيل ص

بد ونسخ الامهال باية السيف ای بالامر بالجهاد والقتال سورة الاعلى مكية تسع عشرة
اية بسم الله الرحمن الرحيم ○ سبح اسم ربك ای نزه ربك عما لا يليق به ولفظ اسم زائد الاعلى
صفة لربك الذی خلق فسوى ○ مخلوقه جعله متناسب الاجزاء غير متفاوت والذی قدر ما شاء
فهدى ○ الى ما قدره من خير وشر والذی اخرج المرعى ○ انبت العشب فجعله بعد الخضرة غثاء
جافا هشيما احوى ○ اسود يابسا سنقرئك القران فلا تنسى ○ ما تقرؤه الا ما شاء الله ان تنساه
بنسخ تلاوته وحكمه وكان صلى الله عليه وسلم يجهر بالقراءة مع قراءة جبريل خوف النسيان فكانه قيل له
لا تعجل بها انك لا تنسى فلا تتعب نفسك بالجهر بها انه تعالى يعلم الجهر من القول والفعل و
ما يخفى ○ منهما ونيسرك لليسرى ○ للشريعة السهلة وهی الاسلام فذكر عظ بالقران ان نفعت
الذكرى ○ من تذكره المذكور فی سيذكر من يخشى ○ يخاف الله تعالى كاية فذكر بالقران من
يخاف وعيد ويتجنبها ای الذكرى يتركها جانبا لا يلتفت اليها الاشقى ○ بمعنے الشقی ای الكافر
الذی يصلى النار الكبرى ○ هی نار الاخرة والصغرى نار الدنيا ثم لا يموت فيها فيستريح
ولا يحيى ○ حياة هنيئة قد افلح فاز من تزكى ○ تطهر بالايمان وذكر اسم ربه مكبرا
فصلى ○ الصلوات الخمس وذلك من امور الاخرة وكفار مكة معرضون عنها بل تؤثرون بالتحتانية
والفوقانية الحيوة الدنيا ○ على الاخرة والاخرة المشتملة على الجنة خير وابقى ○ ان هذا
ای فلاح من تزكى وكون الاخرة خيرا لفی الصحف الاولى ○ المنزلة قبل القران صحف ابراهيم
وموسى ○ وهی عشر صحف لابراهيم والتوراة لموسى ؛ سورة الغاشية مكية ست و ع ١٩
عشرون اية بسم الله الرحمن الرحيم ○ هل قد اتك حديث الغاشية ○ القيامة لانها
تغشى الخلائق باهوالها وجوه يومئذ عبر بها عن الذوات فی الموضعين خاشعة ○ ذليلة
عاملة ناصبة ○ ذات نصب وتعب بالسلاسل والاغلال تصلى بضم التاء وفتحها نارا حامية ○
تسقى من عين انية ○ شديدة الحرارة ليس لهم طعام الا من ضريع ○ هو نوع من الشوك
لا ترعاه دابة لخبثه لا يسمن ولا يغنی من جوع ○ وجوه يومئذ ناعمة ○ حسنة لسعيها
فی الدنيا بالطاعة راضية ○ فی الاخرة لما رأت ثوابه فی جنة عالية ○ حسا ومعنى لا تسمع
بالياء والتاء فيها لاغية ○ اے نفس ذات لغو ای هذيان من الكلام فيها عين

---

١ قوله ونسخ الامهال الخ اے على ان المعنے اترك الكافرين ولا تتعرض لهم واصبر على اذاهم ۱۲ صاوی ٢ قوله مكية اے فی قول الجمهور وقال الضحاك مدنية وكان النبی صلے الله عليه وسلم يحبها لكثرة ما اشتملت عليه من العلوم والخيرات وفی الحديث سئلت عائشة بای شیٔ كان يوتر رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت كان يقرأ فی الاولى بسبح اسم ربك الاعلى وفی الثانية بقل يا ايها الكافرون وفی الثالثة بقل هو الله احد والمعوذتين ومن جملة فوائدها ان الاكثار من تلاوتها يورث الحفظ ۱۲ صاوی ٣ قوله نزه ربك ای نزه ذاته عما لا يليق به والاسم صلة وذلك بان يفسر الاعلى بمعنے العلو الذی هو القهر والاقتدار لا بمعنے العلو فی المكان وقيل قل سبحان ربی الاعلى وفی الحديث لما نزلت قال عليه السلام اجعلوها فی سجودكم ۱۲ مدارك ٣ قوله اے نزه ربك عما لا يليق به الخ وقيل نزه اسماءه عن الالحاد فيه بالتاويلات الزائغة واطلاقه على غيره وذهب جماعة من الصحابة والتابعين الى ان معناه قل سبحان ربی الاعلى وعن ابن عباس سبح اے صل بامر ربك الاعلى ۱۲ ك ٤ قوله ولفظ اسم زائد اے ليس بمتعين بل كما تنزه الذات ينزه الاسم ايضا عن ان يسمى به غيره ومن جملة تنزيه الاسم ان لا يذكر فی مواضع الاقذار وبان يذكر على وجه التعظيم والتفخيم فی المواضع الطاهرة الفاخرة ومن جملة تنزيه الاسم استحضار عظمة المسمے عند ذكره ۱۲ صاوی ٥ قوله صفة لربك اے فهو مجرور بكسرة مقدرة على الالف وهذه الصفة جارية مجرى التعليل كانه قال سبح اسم ربك لكونه مرتفع المكانة منزها عن النقائص ازلا وابدا ولا يصح ان يكون صفة لاسم منصوب بالفتحة المقدرة مع جعل الذی خلق الخ صفة لربك لما يلزم عليه من الفصل بين الصفة والموصوف بصفة غيره نظير قولك جاءنی غلام هند العاقل الحسنة وهو ممتنع فان جعل الموصول نعتا مقطوعا جاز ۱۲ صاوی ٦ قوله الذی خلق فسوى جواب عن سوال مقدر كانه قيل الاشتغال بالتسبيح انما يكون بعد معرفة المولى فما الدليل على وجوده فاجاب بما ذكر ومفعول خلق محذوف ای كل شیٔ ۱۲ صاوی ٧ قوله والذی قدر اے اوقع تقديره فی اجناس الاشياء وانواعها واشخاصها ومقاديرها وصفاتها وافعالها وآجالها وغير ذلك من احوالها فجعل البطش لليد والمشی للرجل والسمع للاذن والبصر للعين ونحو ذلك وقوله فهدى اے هدى الانسان ودله لسبيل الخير والشر والسعادة والشقاوة وهدى الانعام لمراعيها ۱۲ مختصر من الجمل ٨ قوله غثاء من باب قعد وهذا مثل ضربه الله للكفار بذهاب الدنيا بعد نضارتها ۱۲ ٨ قوله غثاء الخ اصله كما قاله الراغب ما ياتی به السيل من النبات اليابس فارادة اليابس منه من استعمال المقيد بمعنے المطلق ۱۲ ك ٩ قوله جافا خشك وقوله هشيما گياه خشک ودرخت بوسيده ۱۲ صراح ١٠ قوله اسود يابسا وذلك ان الكلاء اذا جف ويبس اسود وهو صفة لغثاء مؤكدة وقيل حال من المرعى اخر للفاصل اے اسود من شدة الخضرة ۱۲ ك ١١ قوله سنقرئك آه اے على لسان جبرئيل وهذا بشارة من الله لنبيه صلى الله عليه وسلم باعطاء آية بينة وهی ان يقرأ عليه جبرئيل ما يقرأ عليه من الوحی وهو امی لا يقرأ ولا يكتب فيحفظه ولا ينساه وهذه الآية تدل على المعجزة من وجهين الاول الاخبار من الله تعالى بما يحصل فی المستقبل الثانی كونه يحفظ هذا الكتاب العظيم من غير دراسة ولا تكرار ولا ينساه ابدا ۱۲ جمل وصاوی ١٢ قوله بنسخ تلاوته وحكمه الخ لان ما نسخ تلاوته يترك حفظه فينسى والاولى الاقتصار على نسخ التلاوة كما فعله القاضی ۱۲ ك ١٢ قوله بنسخ تلاوته وحكمه الخ الباء سببية والمعنے ان نسخ تلاوته وحكمه معا سبب فی جواز نسيانك له واما ما نسخت تلاوته فقط او حكمه فقط فلا ينساه للاحتياج الى تبليغ حكمه او تلاوته ۱۲ صاوی ١٣ قوله للشريعة السهلة قال الضحاك واليسرى هی الشريعة اليسرى وهی الحنيفية السهلة وقال ابن مسعود اليسرى الجنة اے نيسرك اے العمل المؤدی الى الجنة وقيل اليسرى الطريقة اليسرى وهی اعمال الخير ۱۲ خطيب ١٤ قوله ان نفعت الذكرى وتقييد التذكير بنفع الذكرى لما ان رسول الله صلى الله عليه وسلم طالما كان يذكرهم ويستفرغ فيه جهده حرصا على ايمانهم وكان لا يزيد ذلك بعضهم الا كفرا وعنادا فامر عليه الصلوة والسلام بان يختص التذكير بمدار النفع فی الجملة بان يكون من تذكره كلا او بعضا من يرجى منه التذكر ولا يتعب نفسه فی تذكير من لا يزيده التذكير الا عتوا ونفورا من المطبوع على قلوبهم ۱۲ روح ١٥ قوله من تذكره يشير الى تقدير المفعول المذكور فی سيذكر يعنے وان لم يقع منفعتها الا لبعض وعدم النفع لبعض آخر وفی القاموس جعل كلمة ان ههنا بمعنے قد ۱۲ ك ١٦ قوله اے الكافر اے جنسه وقيل الذی هو اشقى الكفرة وهو الوليد او عتبة ۱۲ ك ١٧ قوله فيستريح جواب عما يقال لا واسطة بين الحياة والموت فكيف وصف الله الاشقى بانه لا يموت فيها ولا يحيى فاجاب بان المعنے لا يموت موتا يستريح به ولا يحيى حياة ينتفع بها ۱۲ صاوی ١٨ قوله ولا يحيى حياة تنفعه كما يقال لمن ابتلى بالبلاء الشديد لا هو حی ولا ميت وفی التاويلات النجمية لا يموت نفسه بالكلية فيستريح من عقوبات الحجاب والاحتجاب ولا يحيى قلبه بحياة الايمان لكونه فی دار الجزاء لا فی دار التكليف وقال القاشانی لا يموت لامتناع انعدامه ولا يحيى بالحقيقة لهلاكه الروحانی وقال الرازی معناه ان نفس احدهم فی النار تصير فی حلقه فلا تخرج فيموت ولا ترجع الى موضعها من الجسم فيحيا ۱۲ ١٩ قوله الصلوات الخمس هو المنقول عن علی وعمر بن عبد العزيز واستدل به على ان التحريمة شرط لا ركن واخرج ابن المنذر عن ابی سعيد الخدری مرفوعا اعطى صدقة الفطر وخرج الى العيد فصلى ولابن مردويه عنه كان صلعم يقرأ الآية ثم يقسم الفطرة قبل ان يغدو الى الفطر وروی البيهقی عن ابن عمر انها نزلت فی زكوة الفطر وعن ابن مسعود رحمه الله امرأ تصدق وصلى ثم قرأ هذه الآية واستشكل بان السورة مكية ولم يكن بمكة عيد ولا فطر واجيب بانه لما كان فی علم الله تعالى ان ذلك سيكون اثنى على من فعله وفيه الاخبار عن الغيب قال محی السنة يجوز ان يكون النزول سابقا على الحكم قال تعالى وانت حل بهذا البلد فالسورة مكية وظهر اثر الحل يوم الفتح ۱۲ ك ٢٠ قوله وذلك من امور الآخرة تمهيد لارتباط هذه الآية بما بعدها فقوله بل تؤثرون اضراب عن مقدر يستدعيه المقام ۱۲ صاوی ٢١ قوله خير وابقى اے لاشتمالها على السعادة الجسمانية والروحانية ولذا انها غير مخلوطة بالآلام وهی دائمة باقية والدنيا ليست كذلك ۱۲ صاوی ٢٢ قوله باهوالها من قوله يوم يغشاهم العذاب وقيل النار من قوله وتغشى وجوههم النار ۱۲ كمالين ٢٣ قوله وجوه الخ استيناف واقع فی جواب سوال تقديره وما حديث الغاشية ۱۲ ٢٤ قوله عبر بها عن الذوات اے فهو مجاز مرسل من التعبير عن الكل بالجزء وخص الوجه لكونه اشرف الاجزاء ولانه يظهر عليه ذلك اولا ۱۲ ٢٥ قوله عاملة ناصبة بالفارسية كاركننده محنت كشنده باشند ۱۲ ٢٦ قوله بالسلاسل والاغلال اے بجر السلاسل والاغلال الثقيلة كما صرح به غيره ۱۲ ٢٧ قوله من ضريع ضريع شبرق خشك وآن گياه است در عرب وقال مجاهد هو نبت ذو شوك تسميه القريش الشبرق فاذا هاج سموه الضريع وهو اخبث الطعام وابشعه ۱۲ خطيب ٢٨ قوله وجوه يومئذ آه وجوه مبتدأ ولا باس بتنكيرها لانها فی موضع التنويع وخاشعة خبره وعاملة ناصبة خبران آخران لوجوه آه ابو السعود وفی السمين وجوه مبتدأ وخاشعة عاملة ناصبة صفات للمبتدأ الذی هو وجوه وتصلى هو الخبر ۱۲ ج ٢٩ قوله لا تسمع

عه بالياء المضمومة لابی عمرو وابن كثير وبالتاء المضمومة لنافع والمفتوحة للباقين ۱۲ كمالين ٣٠ قوله اے نفس ذات لغو يشير الى فاعل لا يسمع وعلى الاخير المعنے

63
1

جارية بالماء بمعنى عيون فيها سرر مرفوعة ذاتا وقدرا ومحلا واكواب اقداح لا عرى لها موضوعة على حافات العيون معدة لشربهم ونمارق وسائد مصفوفة بعضها بجنب بعض يستند اليها وزرابي بسط طنافس لها خمل مبثوثة مبسوطة افلا ينظرون اى كفار مكة نظر اعتبار الى الابل كيف خلقت والى السماء كيف رفعت والى الجبال كيف نصبت والى الارض كيف سطحت اى بسطت فيستدلون بها على قدرة الله تعالى و وحدانيته وصدرت بالابل لانهم اشد ملابسة لها من غيرها وقوله سطحت ظاهر في ان الارض سطح وعليه علماء الشرع لا كرة كما قاله اهل الهيئة وان لم ينقض ركنا من اركان الشرع فذكرهم نعم الله ودلائل توحيده انما انت مذكر لست عليهم بمسيطر وفي قراءة بالصاد بدل السين اى بمسلط وهذا قبل الامر بالجهاد الا لكن من تولى اعرض عن الايمان وكفر بالقران فيعذبه الله العذاب الاكبر عذاب الاخرة والاصغر عذاب الدنيا بالقتل و الاسر ان الينا ايابهم رجوعهم بعد الموت ثم ان علينا حسابهم جزاءهم لا نتركه ابدا

سورة الفجر مكية او مدنية ثلاثون اية بسم الله الرحمن الرحيم

والفجر اى فجر كل يوم وليال عشر اى عشر ذي الحجة والشفع الزوج والوتر بفتح الواو وكسرها لغتان الفرد والليل اذا يسر اى مقبلا ومدبرا هل في ذلك القسم قسم لذي حجر عقل وجواب القسم محذوف اى لتعذبن يا كفار مكة الم تر تعلم يا محمد كيف فعل ربك بعاد ارم هي عاد الاولى فارم عطف بيان او بدل ومنع الصرف للعلمية والتانيث ذات العماد اى الطول كان طول الطويل منهم اربع مائة ذراع التي لم يخلق مثلها في البلاد في بطشهم وقوتهم وثمود الذين جابوا قطعوا الصخر جمع صخرة واتخذوها بيوتا بالواد وادي القرى وفرعون ذي الاوتاد كان يتد اربعة اوتاد يشد اليها يدي ورجلي من يعذبه الذين طغوا تجبروا في البلاد فاكثروا فيها الفساد القتل وغيره فصب عليهم ربك سوط نوع عذاب ان ربك لبالمرصاد يرصد اعمال العباد فلا يفوته منها شئ ليجازيهم عليها فاما الانسان الكافر اذا ما ابتلاه اختبره ربه فاكرمه بالمال وغيره ونعمه فيقول ربي اكرمن واما اذا ما ابتلاه فقدر ضيق عليه رزقه فيقول ربي اهانن كلا ردع اى ليس الاكرام

---

١ قوله جارية اے على وجه الارض من غير اخدود لا ينقطع جريها ابدا ١٢ الخازن ٢ قوله فيها سرر مرفوعة آه قال ابن عباس الواحها من ذهب مكللة بالزبرجد والدر والياقوت مرتفعة في السماء ما لم يجئ اهلها فاذا اراد ان يجلس عليها صاحبها تواضعت حتى يجلس عليها ثم ترتفع الى موضعها ١٢ جمل ٣ قوله لاعرى لها العروة من الدلو والكوز المقبض ١٢ قاموس ٤ قوله على حافات حافة كرانه ١٢ صراح ٥ قوله وسائد وسائد جمع وساد بالكسر بالين ١٢ صراح ٦ قوله طنافس جمع طنفس وهي مثلثة الطاء والفاء وكسر الطاء وفتح الفاء وبالعكس بسط لها خمل اے هدب كذا روى عن ابن عباس وقال الزمخشري بسط فاخرة وقال الراغب انها في الاصل ثياب محرم ثم استعير للبسط ١٢ اک ٧ قوله افلا ينظرون الى الابل الخ الهمزة داخلة على محذوف والفاء عاطفة عليه والتقدير اعموا فلا ينظرون وهو استفهام انكاري توبيخي وخصت الابل لكثرة منافعها كاكل لحمها وشرب لبنها والحمل عليها وركوبها والتنقل عليها الى البلاد البعيدة وعيشها باي نبات اكلته كالشجر والشوك وصبرها على العطش عشرة ايام واكثر وطواعيتها لكل من قادها ولو صغيرا ونهوضها وهي باركة بالاحمال الثقيلة ولا توذي من وطئته برجلها وتاثرها بالصوت الحسن مع غلظ اكبادها ولا شئ من الحيوانات جمع هذه الاشياء غيرها ولكونها افضل ما عند العرب جعلوها دية القتل والابل اسم جمع لا واحد له من لفظه وانما له واحد من معناه كبعير وناقة وجمل ١٢ اصاوى ٨ قوله كيف خلقت آه كيف منصوبة بخلقت على الحال والجملة بدل من الابل فتكون بدل اشتمال في محل جر وينظرون تعدى الى الابل بواسطة الى وتعدى الى كيف خلقت على سبيل التعليق وقد تبدل الجملة وفيها الاستفهام من الاسم الذي قبلها وان لم يكن فيه استفهام على خلاف في ذلك كقولهم عرفت زيدا ابو من هو والعرب يدخلون الى على كيف فيقولون انظر الى كيف يصنع وكيف سوال عن حال والعامل فيها خلقت واذا علقت العامل عما فيه الاستفهام لم يبق الاستفهام على حقيقته ١٢ ع ٩ قوله فيستدلون بها الخ الحكمة في تخصيص هذه الاشياء بالذكر ان القرآن نزل على العرب وكانوا يسافرون كثيرا في الاودية والبراري منفردين عن الناس والانسان اذا انفرد اقبل على التفكر فاول ما يقع بصره على البعير الذي هو راكبه فيرى منظرا عجيبا وان نظر الى فوق لم ير غير السماء وان نظر يمينا وشمالا لم ير غير الجبال وان نظر الى تحت لم ير غير الارض فكانه تعالى امره بالنظر وقت الخلوة والانفراد ولا يحمله الكبر على ترك النظر ١٢ اصاوى ١٠ قوله سطحت الخ قال الامام الرازي ثبت بدليل ان الارض كرة ولا ينافي ذلك قوله تعالى وذلك لان الكرة اذا كانت في غاية الكبر كان كل قطعة منها تشابه السطح وذكر بعضهم الاجماع على كرويتها ١٢ ١١ قوله لاكرة قال الرازي وهو ضعيف لان الكرة اذا كانت في غاية العظمة تكون كل قطعة منها كالسطح ١٢ ١٢ قوله وان لم ينقض الخ اے ما قاله اهل الهيئة من القواعد التي بنوها ركنا اے قاعدة فان ما قالوه لا ينقض من اركان الشرع شيئا فهي كرة عند علماء الهيئة بطبعها وحقيقتها لكن الله تعالى اخرجها عن طبعها وحقيقتها بفضله وكرمه بتسطيح بعضها لاقامة الحيوانات عليها فاخرجها عما يقتضيه طبعها ١٢ جمل ١٣ قوله اى بمسلط فيكرههم على الايمان من السطر بمعنى التسلط يقال سطر عليه اے تسلط فاصله السين والصاد بدل عنه ولهذا ذكر المفسر سيطر بالسين والافادة اثبات قراءة ابي عمرو في المتن غالبا ١٢ اک ١٤ قوله لكن من تولى الخ يشير اے ان الاستثناء منقطع وقد يجعل متصلا اے فذكرهم الا من قطع طمعك من ايمانه وقيل لست بمسلط عليهم الا على من تولى فان جهادهم وقتلهم تسلط ١٢ اک ١٥ قوله اے فجر كل يوم كذا روى عن ابن عباس وصلوة او فجر يوم النحر او فجر اول يوم من المحرم ١٢ اک ١٦ قوله اے عشر ذي الحجة رواه احمد مرفوعا وهو قول مجاهد وقتادة والضحاك وعنه هي العشر الاول من المحرم ١٢ اک ١٧ قوله الفرد روى احمد والنسائي عن جابر مرفوعا العشر عشر الاضحى والوتر يوم عرفة والشفع يوم النحر قال ابن كثير لا باس به وفي رفعه نكارة وروى احمد عن عمران بن حصين مرفوعا الصلوة بعضها شفع وبعضها وتر وقيل الشفع الخلق والوتر هو الله ١٢ اک ١٨ قوله اذا يسر السرى الذهاب في الليل وقد يراد منه الذهاب مطلقا وههنا اراد المضى والاقبال على سبيل ذكر الملزوم وارادة اللازم ١٢ اک ١٨ قوله اذا يسر الخ اصله يسرى حذف ياؤه تخفيفا اكتفاء منها بالكسرة للمحافظة رؤس الآى ١٢ اک ١٨ قوله اذا يسر اے يمضى وبالفارسية آنگاه بگذرد ١٢ روح ١٩ قوله هل في ذلك قسم لذي حجر استفهام معناه التقرير كقولك الم انعم عليك اذا كنت قد انعمت او المراد منه التاكيد لما اقسم به واقسم عليه كمن ذكر حجة بالغة ثم قال هل فيما ذكرته حجة والمعنى ان من كان ذا لب علم ان ما اقسم الله تعالى به من هذه الاشياء فيه عجائب ودلائل على التوحيد والربوبية فهو حقيق بان يقسم به لدلالته على خالقه ١٢ خطيب ٢٠ قوله عقل الخ سمي به لانه يحجر عما لا ينبغي ان يمنع عنه ١٢ ٢١ قوله محذوف الخ وقيل هو مذكور وهو قوله ان ربك لبالمرصاد ١٢ ٢٢ قوله الم تر الخ شروع في بيان احوال الامم الماضية وذكر منهم عادا وثمود وفرعون لان اخبارهم كانت معلومة عندهم والخطاب للنبي صلعم ولكنه عام لكل احد ١٢ اصاوى ٢٣ قوله هي عاد الاولى قوم هود وسموا باسم ابيهم والعاد الاخرى قوم صالح وكلا الفريقين اولاد عاد ابن عوص بن ارم بن سام بن نوح سموا اوائلهم بعاد الاولى واواخرهم بعاد الثانية ١٢ اک ٢٤ قوله ومنع الصرف اے ارم لا تنصرف قبيلة كانت او ارضا للتعريف والتانيث ١٢ كبير ٢٥ قوله اى الطول الخ هذا احد اقوال وقيل ان المراد به الابنية المرتفعة على العمد فكانوا ينصبون الاعمدة فيبنون عليها القصور وقيل ذات العماد ذات القوة والشدة ١٢ اصاوى ٢٦ قوله لم يخلق مثلها في البلاد اے لم يخلق مثل تلك القبيلة في الطول والقوة وهم الذين قالوا من اشد منا قوة وقيل هي مدينة بناها شداد بن عاد ١٢ اصاوى ٢٧ قوله في بطشهم وقوتهم وطولهم وعرضهم وقيل المراد ارم وهو اسم بلدهم والموصول مع الصلة صفتها اے لم يخلق مثل ابنيتهم واما حكاية خبر شداد بن عاد المشهورة المذكورة في التفاسير فعند المحققين من السلف والمورخين انه من مخترعات بني اسرائيل ولا اعتبار له كذا في شرح البخاري وفي تفسير جامع البيان ١٢ اک ٢٨ قوله واتخذوها بيوتا قيل اول من نحت الجبال والصخور والرخام ثمود وروي انهم بنوا الفا وسبعمائة مدينة كلها من الحجارة وقيل سبعة آلاف مدينة كلها من الحجارة ١٢ جمل ٢٩ قوله وادى القرى الخ هو موضع بقرب المدينة من جهة الشام وقيل لوادي بين جبال وكانوا ينقبون في تلك الجبال بيوتا ودورا واحواضا وكل منفرج بين جبال وتلال يكون مسلكا للسيل ومنفذا فهو واد ١٢ قرطبى ٣٠ قوله كان يتد اربعة اوتاد الے يديها للمعذب ويشده بها منسوطا على الارض ثم يعذبه بما يريد من ضرب واحراق وغيرهما ١٢ جمل ٣١ قوله يرصد اعمال العباد الخ بيان لحاصل المعنى يعني ان لا يفوته شئ من الاعمال كما لا يفوت من بالمرصاد والمرصاد الطريق والمكان يرصد فيه العدو كذا في القاموس مفعال من رصده كالميقات من وقته ويجوز ان يكون المرصاد مبالغة كالمطعان فالباء تجريدية ١٢ اک ٣٢ قوله فاما الانسان آه مبتدأ خبره فيقول والظرف وهو اذا منصوب بالخبر لان الظرف في نية التاخير ولا تمنع الفاء من ذلك وهذا هو الصحيح ودخول الفاء الثانية لما في اما من معنى الشرط والظرف المتوسط بين المبتدأ والخبر في نية التاخير ١٢

بالغنى والاهانة بالفقر وانما هما بالطاعة والمعصية وكفار مكة لا يتنبهون لذلك بل لا تكرمون اليتيم لا يحسنون اليه مع غناهم او لا يعطونه حقه من الميراث ولا تحاضون انفسهم ولا غيرهم على طعام اطعام المسكين وتاكلون التراث الميراث اكلا لما اى شديدا للمهم نصيب النساء والصبيان من الميراث مع نصيبهم منه او مع مالهم وتحبون المال حبا جما اى كثيرا فلا ينفقونه وفى قراءة بالفوقانية فى الافعال الاربعة كلا ردع لهم عن ذلك اذا دكت الارض دكا دكا زلزلت حتى ينهدم كل بناء عليها وينعدم وجاء ربك اى امره والملك اى الملائكة صفا صفا حال اى مصطفين او ذوى صفوف كثيرة وجاى يومئذ بجهنم تقاد بسبعين الف زمام كل زمام بايدى سبعين الف ملك لها زفير وتغيظ يومئذ بدل من اذا وجوابها يتذكر الانسان اى الكافر ما فرط فيه وانى له الذكرى استفهام بمعنى النفى اى لا ينفعه تذكره ذلك يقول مع تذكره يا للتنبيه ليتنى قدمت الخير والايمان لحياتى الطيبة فى الاخرة او وقت حياتى فى الدنيا فيومئذ لا يعذب بكسر الذال عذابه اى الله احد اى لا يكله الى غيره ولا يوثق بكسر الثاء وثاقه احد وفى قراءة بفتح الذال والثاء فضمير عذابه ووثاقه للكافر والمعنى لا يعذب احد مثل تعذيبه ولا يوثق مثل ايثاقه يايتها النفس المطمئنة الامنة وهى المؤمنة ارجعى الى ربك يقال لها ذلك عند الموت اى ارجعى الى امره وارادته راضية بالثواب مرضية عند الله بعملك اى جامعة بين الوصفين وهما حالان ويقال لها فى القيامة فادخلى فى جملة عبادى الصالحين وادخلى جنتى معهم

سورة البلد

مكية عشرون اية

بسم الله الرحمن الرحيم

لا زائدة اقسم بهذا البلد مكة وانت يا محمد حل حلال بهذا البلد بان يحل لك فتقاتل فيه وقد انجز له هذا الوعد يوم الفتح فالجملة اعتراض بين المقسم به وما عطف عليه ووالد اى ادم وما ولد اى ذريته وما بمعنى من لقد خلقنا الانسان اى الجنس فى كبد نصب وشدة يكابد مصائب الدنيا و شدائد الاخرة ايحسب اى ايظن الانسان قوى قريش وهو ابو الاشد بن كلدة بقوته ان مخففة من الثقيلة واسمها محذوف اى انه لن يقدر عليه احد والله قادر عليه يقول اهلكت على عداوة محمد مالا لبدا كثيرا بعضه على بعض ايحسب ان اى انه لم يره احد فيما انفقه

تعليقات جديدة من التفاسير المعتبرة لحل جلالين

١ قوله وكفار مكة الخ دخول على قوله بل لا يكرمون اليتيم وقوله لذلك اے لكون الاكرام بالطاعة والاهانة بالكفر والمعاصى وكثير من المومنين يظن ان ما اعطاه الله لكرامته وفضيلته عند الله وربما يقول بجهله لو لم استحق هذا لما اعطاه الله لى وكذا اذا قتر عليه يظن ان ذلك لهوانه عند الله وقال الفراء فى هذا الموضع كلا بمعنى لم يكن ينبغى للعبد ان يكون هكذا ولكن يحمد الله عزوجل على الغنى والفقر فليس الغنى لفضله ولا الفقر لهوانه وانما الفقر من تقديرى وقضائى ١٢ جمل ٢ قوله انفسهم الخ يشير الى ان المفعول محذوف لقصد التعميم ويجوز ان يكون من تنزيل الملزوم منزلة اللازم ١٢ ك ٣ قوله وياكلون التراث الخ التاء فى التراث بدل من الواو لانه من الوراثة كذا فى الخطيب والمراد منه الميراث هو المال المنتقل من الميت ١٢ روح ٤ قوله اے شديدا بيان لحاصل المعنى فان اللم الجمع للمهم اے بجمعهم نصيب النساء والصبيان من الميراث فانهم كانوا لا يورثون النساء والصبيان ويا كلون انصباءهم او يا كلون ما جمعه المورث من حلال وحرام عالمين بذلك ان قلت ان السورة مكية وآية المواريث مدنية ولا يعلم الحل والحرمة الا من الشرع اجيب بان حكم الارث كان معلوما لهم من بقايا شريعة اسمعيل فهو ثابت عندهم بطريق عادتهم ١٢ صاوى بتغيير يسير ٥ قوله اے كثيرا فى القاموس الجم الكثير من كل شئ ١٢ كمالين ٦ قوله وفى قراءة بالفوقانية فى الافعال الاربعة اے يكرمون ويحاضون وياكلون ويحبون وهذه قراءة السبعة غير ابى عمرو فانه قرأ بالتحتانية وهو المقرر فى متن التفسير ١٢ ك ٧ قوله اذا دكت الارض دك كوفتن وريزه كردن وهموار كردن ١٢ صراح ٨ قوله دكا دكا ليس تاكيدا بل التكرار للدلالة على الاستيعاب كقولك اتيته بابا بابا اے بابا بعد باب وكذا يقال هنا دكا بعد دك حتى تزول الجبال وتستوى الارض ١٢ صاوى ٩ قوله وجاء ربك اے جاء امر ربك بالمحاسبة والمجازاة كبير وفى ابى السعود وجاء امره وقضاؤه على حذف المضاف للتهويل ١٢ ١٠ قوله اى امره كذا روى عن الحسن وقال الزمخشرى هو تمثيل وظهور آيات اقتداره وتبين آثار قهره وسلطانه فان واحدا من الملوك اذا حضر بنفسه ظهر بحضوره من آثار الهيبة ما لا يظهر بحضور عساكره وخواصه هذا على طريقة المتاخرين وطريقة السلف انه جاء مجيئه تليق بقدسه من غير حركة ونقلة ١٢ ك ١١ قوله تقاد بسبعين الف زمام آه رواه مسلم عن ابن مسعود وفيه دلالة على ان مجيئها على حقيقتها وقيل ان المجئ عبارة عن اظهارها مع صفاتها على مكانها كما يدل عليه قوله تعالى وبرزت الجحيم ١٢ ك ، ١٢ قوله كل زمام الخ اے يجرونها حتى تقف عن يسار العرش قال ابو سعيد الخدرى لما نزل وجئ يومئذ بجهنم تغير لون رسول الله صلعم وعرف فى وجهه حتى اشتد على اصحابه ثم قال اقرأنى جبريل كلا اذا دكت الارض دكا دكا الآية وجئ يومئذ بجهنم قال على رض قلت يا رسول الله كيف يجاء بها قال يؤتى بها تقاد بسبعين الف زمام يقود بكل زمام سبعون الف ملك فتشرد شردة لو تركت لاحرقت اهل الجمع ثم تعرض لى جهنم فتقول ما لى ولك يا محمد ان الله قد حرم لحمك على فلا يبقى احد الا قال نفسى نفسى الا محمد صلعم فانه يقول يا رب امتى امتى ١٢ صاوى ١٣ قوله لها زفير اے صوت شديد قوله وتغيظ اے غليان كغليان صدر الغضبان ١٢ صاوى ١٤ قوله ولا يوثق وثاقه احد بالفارسية بزنجير نه بندد مانند بستن او وفى الصراح وثاق بالكسر والفتح بند وايثاق بند كردن وفى الصراح البيان الوثاق بالفتح بمعنى الايثاق وهو شد بالوثاق وهو ما يشد به من الحديد والحبل ١٢ ١٥ قوله لا يعذب اے لا يعذب مثل تعذيبه احد اے من هذا الجنس كعصاة المومنين فلا يقتضى ان يكون عذابه اشد من عذاب ابليس ١٢ ك ١٦ قوله يا ايتها النفس المطمئنة الاطمينان السكون بعد الانزعاج وسكون النفس انما هو بالوصول الى غاية الغايات فى اليقين والمعرفة والشهود وفى التعريفات النفس المطمئنة هى التى تنورت بنور القلب حتى تخلت من صفاتها الذميمة وتحلت بالاخلاق الحميدة ١٢ روح البيان ١٦ قوله يا ايتها النفس الخ لما ذكر حال من كانت همته الدنيا ذكر حال من اطمأنت نفسه بالله فسلم اليه امره واتكل عليه ١٢ ١٧ قوله الآمنة اے من العذاب او المطمئن بذكر الله يقال لها عند الموت او البعث والقائل هو الله او الملائكة ١٢ كمالين ١٨ قوله يقال لها ذلك اے ما ذكر من قوله يا ايتها النفس الخ قال عبد الله بن عمر اذا توفى العبد المؤمن ارسل الله له ملكين وارسل اليه بتحفة من الجنة فيقول اخرجى ايتها النفس المطمئنة اخرجى الى روح وريحان وربك راض فتخرج كاطيب ريح مسك وجده احد فى انفه والملائكة على ارجاء السماء يقولون قد جاء من الارض روح طيبة ونسمة طيبة فلا تمر بباب الا فتح لها ولا بملك الا صلى عليها ثم يؤتى بها الى الرحمن جل جلاله فتسجد له ثم يقال لميكائيل اذهب بهذه النفس فاجعلها مع انفس المومنين ثم يؤمر فيوسع عليه قبره سبعين ذراعا عرضه وسبعون ذراعا طوله فان كان معه شئ من القرآن كفاه نوره وان لم يكن جعل له نورا فى قبره مثل الشمس ويكون مثله مثل العروس ينام فلا يوقظه الا احب اهله اليه واذا توفى الكافر ارسل الله له ملكين وارسل معها قطعة من كساء انتن من كل انتن واخشن من كل خشن فيقال ايتها النفس الخبيثة اخرجى الى جهنم وعذاب اليم وربك عليك غضبان ١٢ ج ١٨ قوله يقال لها ذلك عند الموت كما روى ان ابا بكر رضى الله عنه سال عن ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ان الملك سيقولها لك عند موتك وقال الحسن اذا اراد الله قبضها اطمانت الى الله ورضيت عن الله ورضى الله عنها ١٢ روح ١٩ قوله الى امره اے ارادته او الى جوار الله وثوابه وعن ابن عباس وابن مسعود معناه ارجعى يا نفس اے صاحبك اے جسدك الذى كنت فيه فيامر الله الارواح ان ترجع الى الاجساد وهو قول عكرمة والضحاك والكلبى واختاره ابن جرير ١٢ ك ٢٠ قوله فادخلى آه يشير بان النفس بمعنى الذات ويجوز ان تكون بمعنى الروح كما اشار له البيضاوى وفى السمين يجوز ان يكون فى جسد عبادى ويجوز ان يكون المعنى فى زمرة عبادى وقرأ ابن عباس وعكرمة وجماعة فى عبدى والمراد الجنس وتعدى الفعل لاول بفى لان الظرف ليس بحقيقى نحو دخلت فى غمار الناس وتعدى الثانى بنفسه لان الظرفية متحققة كذا قيل وهذا انما ياتى على احد الوجهين وهو ان المراد بالنفس بعض المومنين وانه امر بالدخول فى زمرة عباده واما اذا كان المراد بالنفس الروح وانها مامورة بدخولها فى الاجساد فالظرفية فيه ايضا متحققة ١٢ ج ٢١ قوله مكة اے لانها مهبط الرحمات تجبى اليه ثمرات كل شئ جعلها الله حرما آمنا ومثابة للناس وجعل فيها قبلة اهل الدنيا باسرها وحرم فيه الصيد وجعل البيت المعمور بازائها وغير ذلك من الفضائل فلما اجتمعت تلك المزايا والفضائل اقسم الله تعالى بها ١٢ ص ٢٢ قوله حلال اے حلال لك ما لم يحل لغيرك من قتل من تريد ممن يدعى انه لا قدرة لاحد عليه خطيب وفى روح البيان والحل بمعنى الحال من الحلول وهو النزول اے والحال انك يا محمد حال فى مكة نازل بها وهذا استفاد من البيضاوى ١٢ ٢٣ قوله هذا الوعد اے حتى قاتل وقتل وامر بقتل عبد الله بن خطل ومقيس بن صبابة وغيرهم ١٢ ك ٢٤ قوله بين المقسم به وما عطف عليه اے بين المتعاطفين وقيل معناه اقسم بمكة حال حلولك فيها فالجملة حال وقال شرحبيل بن زيد وانت حل بهذا البلد يحرمون ان يقتلوا بها صيدا ويستحلون اخراجك وقتلك ١٢ ك ٢٥ قوله ووالد وما ولد اقسم الله بهم لانهم اعجب خلقه لما فيهم من البيان والنطق والتدبير واستخراج العلوم وفيهم الانبياء والصلحاء لا سيما امر الملائكة بالسجود لادم وتعليمه جميع الاسماء وما مشى عليه المفسر من ان المراد بما ولد ذريته يستفاد منه العموم

هم وجعت كبده يكابد اے يقاسى مصائب الدنيا مبدؤها ظلمة الرحم ومضيقه ومنتهاها الموت ١٢ ك ٢٩ قوله ايظن الانسان اے فالضمير الى بعض الجنس هو ابو الاشد بن كلدة بفتح الكاف الجحى فكان من قوته انه كان يقف على جلد البقر ويجاذبه عشرة لينزع من تحته

تعليقات جديدة من التفاسير المعتبرة لحل جلالين

۱ قوله فيعلم قدره الخ وكان كاذبا فى قوله انفقت كذا وكذا ولم يكن انفق جميع ما قال ۱۲ كمالين ۲ قوله ليس مما يكثر به اى يفتخر لكثرته لانه انفقه فيما يغضب الله وقوله ومجازيه معطوف على ما لم يقدره ۱۲ جمل ۳ قوله على فعله السئ وهو الانفاق فى المعصية وقيل المعنى ايظن ان الله لم يره ولا يسأله من اين كسبه وانفقه ۱۲ ک ۴ قوله وهديناه النجدين اى كقوله تعالى انا هديناه السبيل اما شاكرا واما كفورا قال البغوى وهو قول الاكثر ۱۲ ۵ قوله طريقي الخير والشر وصف مكان الخير بالرفعة والنجدية ظاهر بخلاف الشر فانه هبوط من ذروة الفطرة الى حضيض الشقوة ففيه تغليب والمعنى بينا له طريق الخير ليتبع وطريق الشر ليردى وسلوك الاول ممدوح والثانى مذموم وهذا قول ابن عباس وابن مسعود ۱۲ صاوى ۶ قوله فلا اقتحم العقبة الاقتحام الدخول فى امر شديد والعقبة الطريق فى الجبل اى فلم يشكر تلك النعم باعمال تلك الحسنات والجملة اعتراض بين المبين والبيان او بين المبدل منه والبدل معناه انك لم تدرك صعوبتها وثوابها ۱۲ ک ۶ قوله فلا افهلا الخ اشار بذلك الى ان لا بمعنى هلا للتحضيض وهو احد احتمالين والآخر انها باقية على اصلها للنفى اى لم يشكر على تلك النعم الجليلة بالاعمال الصالحة ان قلت لم افردت لا مع انها اذا دخلت على ماض تكرر كقوله تعالى فلا صدق ولا صلى اجيب بانها مكررة فى المعنى كانه قال فلا فك رقبة ولا اطعم مسكينا ۱۲ صاوى ۷ قوله العقبة هى فى الاصل الطريق الصعب فى الجبل واقتحامها مجاوزتها ثم اطلق على مجاهدة النفس فى فعل الطاعات وترك المحرمات والمراد باقتحامها

لان من فى معنى النفس وروى عن عكرمة وهو الارجح كما فى الطبرانى وغيره انه صلى الله عليه وسلم اذا قرأ فالهمها فجورها وتقواها وقف ثم قال اللهم آت نفسى تقواها

فيعلم قدره والله اعلم بقدره وانه ليس مما يتكثر به ومجازيه على فعله السئ الم نجعل استفهام تقرير اى جعلنا له عينين ولسانا وشفتين وهديناه النجدين بينا له طريقي الخير والشر فلا فهلا اقتحم العقبة جاوزها وما ادراك اعلمك ما العقبة التى يقتحمها تعظيم لشانها والجملة اعتراض وبين سبب جوازها بقوله فك رقبة من الرق بان اعتقها او اطعم فى يوم ذى مسغبة مجاعة يتيما ذا مقربة قرابة او مسكينا ذا متربة اى لصوق بالتراب لفقره وفى قراءة بدل الفعلين مصدران مرفوعان مضاف الاول لرقبة وينون الثانى فيقدر قبل العقبة اقتحام والقراءة المذكورة بيانه ثم كان عطف على اقتحم وثم للترتيب الذكرى والمعنى كان وقت الاقتحام من الذين امنوا وتواصوا اوصى بعضهم بعضا بالصبر على الطاعة وعن المعصية وتواصوا بالمرحمة الرحمة على الخلق اولئك الموصوفون بهذه الصفات اصحب الميمنة اليمين والذين كفروا باياتنا هم اصحب المشئمة الشمال عليهم نار مؤصدة بالهمزة وبالواو بدله مطبقة

سورة والشمس مكية خمس عشرة اية

بسم الله الرحمن الرحيم والشمس وضحها ضوءها والقمر اذا تلاها تبعها طالعا عند غروبها والنهار اذا جلاها بارتفاعه والليل اذا يغشاها يغطيها بظلمته واذا فى الثلثة لمجرد الظرفية والعامل فيها فعل القسم والسماء وما بناها والارض وما طحاها بسطها ونفس بمعنى نفوس وما سواها فى الخلقة وما فى الثلاثة مصدرية او بمعنى من فالهمها فجورها وتقواها بين طريقي الخير والشر واخر التقوى رعاية لرؤس الآى وجواب القسم قد افلح حذفت منه اللام لطول الكلام من زكاها طهرها من الذنوب وقد خاب خسر من دساها اخفاها بالمعصية اصله دسسها ابدلت السين الثانية الفا تخفيفا كذبت ثمود رسولها صالحا بطغواها بسبب طغيانها اذ انبعث اسرع اشقاها واسمه قدار الى عقر الناقة برضاهم فقال لهم رسول الله صالح ناقة الله اى ذروها وسقياها شربها فى يومها وكان لها يوم ولهم يوم فكذبوه فى قوله ذلك عن الله تعالى المرتب عليه نزول العذاب بهم ان خالفوه فعقروها قتلوها ليسلم لهم ماء شربها فدمدم اطبق عليهم ربهم العذاب بذنبهم فسواها اى الدمدمة عليهم اى عمهم بها فلم يفلت منهم احد ولا بالواو والفاء يخاف تعالى عقبها تبعتها

سورة والليل

فعلها وتحصيلها والتلبس بها اذا علمت ذلك فقول المفسر جاوزها تفسير لاقتحام العقبة لكن باعتبار الاصل وليس مرادا هنا فلو قال اى تلبس بها ودخلها لكان اوضح او يقال المراد بالعقبة الطريق التى توصل الى الجنة فانه ورد ان بين العبد والجنة سبع عقبات والمراد باقتحامها مجاوزتها بفعل الطاعات فى الدنيا فمعنى قول المفسر جاوزها اى فعل اسباب المجاوزة ۱۲ صاوى ۸ قوله او اطعم بزنة الفعل الماضى فى الموضعين كما هو قراءة ابى عمرو وابن كثير والكسائى ۱۲ ۹ قوله وفى قراءة بدل الفعلين مصدران وهما فك واطعام وقوله مضاف الاول لرقبة اى مصدر الاول مضاف الى رقبة وقوله وينون الثانى اى مصدر الثانى منون ففى العبارة تقديم وتاخير وايجاز وقوله فيقدر قبل العقبة اقتحام اى فيكون فك واطعام مصدرين مرفوعين خبر مبتدا محذوف اى هو فك او اطعام فالتقدير وما ادراك ما اقتحام العقبة هو فك رقبة او اطعام الخ وانما احتيج الى تقدير هذا المضاف ليتطابق المفسر والمفسر الا ترى ان المفسر بكسر السين مصدر والمفسر بفتح السين هو العقبة غير مصدر فلو لم يقدر المضاف لكان المصدر وهو فك مفسر العين وهى العقبة ۱۲ ل ۱۰ قوله وثم للترتيب الذكرى اى لا للترتيب الزمانى فانه لا يستقيم لان الايمان هو السابق على غيره من الاعمال وقال الزمخشرى جاء بثم لتراخى الايمان وتباعده فى الرتبة والفضيلة عن العتق والصدقة لا فى الوقت لان الايمان هو السابق المقدم على غيره ۱۲ ۱۰ قوله وثم للترتيب الذكرى الخ لما لم يستقم الترتيب الزمانى لان الايمان هو السابق على غيره من الاعمال ههنا حمله على الترتيب الذكرى التراخى الايمان وتباعده فى الرتبة والفضيلة عن العتق والصدقة وغيره بعضهم بالترتيب الرتبى ۱۲ ک ۱۱ قوله اولئك آه مبتدا وقوله اصحاب الميمنة خبر وقوله الذين كفروا مبتدا وقوله هم اصحاب الخ خبر وذكر المؤمنين باسم الاشارة تكريما لهم بانهم حاضرون عنده تعالى فى مقام كرامته وذكرهم بما يشار به للبعيد تعظيما لهم بالاشارة اى علو درجتهم وارتفاعها وذكر الكافرين بضمير الغيبة اشارة الى انهم غيب عن مقام كرامته وشرف الحضور عنده ۱۲ ج ۱۲ قوله هم اصحاب المشئمة الخ ذكرهم بضمير الغيبة اشارة الى انهم غائبون عن حضرة القدس وكرامة انسه ۱۲ صاوى ۱۳ قوله مطبقة اطباق پوشیدن سر برتہ ۱۲ صراح ۱۴ قوله والشمس الخ اقسم سبحانه تعالى بسبعة اشياء اظهار العظمة قدرته وانفراده بالالوهية واشارة الى كثرة مصالح تلك الاشياء وعموم نفعها ۱۲ صاوى ۱۵ قوله وضحاها اى وهو وقت ارتفاعها والحاصل ان الضحوة ارتفاع النهار والضحى بالضم والقصر فوق ذلك والضحاء بالفتح والمد اذا امتد النهار وكاد ينتصف ۱۲ صاوى ۱۶ قوله ضوءها هو احد اقوال ثلثة وقيل هو النهار كله وثالثها هو حر الشمس وحكمة القسم بذلك ان العالم فى وقت غيبة الشمس عنهم كالاموات فاذا ظهر اثر الصبح صارت الاموات احياء وتكاملت الحياة وقت الضحوة وهذه الحالة تشبه احوال القيامة ووقت الضحى يشبه استقرار اهل الجنة فيها ۱۲ ص ۱۷ قوله تبعها الخ ويحتمل ان يكون المعنى تلا طلوعه طلوعها وذلك يكون اول الشهر ولعل المصنف اختار الاول ليطابق قوله والقمر اذا اتسق اى اجتمع نوره ۱۲ جمل ۱۸ قوله واذا فى الثلثة لمجرد الظرفية اى عند البعض وللعطف عند الخليل كما لو كانت موضعها الفاء او ثم لئلا يلزم تعدد المقسم به مع وحدة الجواب وقد خص الخليل وسيبويه على منعه واحتج الاول بانها لو كانت للعطف لكان العطف على عاملين لان قوله والليل مجرور بواو القسم واذا يغشى منصوب بالفعل المقدر الذى هو اقسم فلو جعلت الواو فى والنهار اذا جلاها للعطف لكان النهار معطوفا على الليل جرا واذا الثانى معطوف على اذا يغشى نصبا فصار كقولك ان فى الدار زيدا والحجرة عمرا واجيب بان واو القسم تنزلت منزلة الباء والفعل فصار كانها العاملة نصبا وجرا وصار كعامل واحد له عملان نحو ضرب زيد عمرا وبكر خالدا او استشكل هذا بقوله تعالى فلا اقسم بالخنس الجوار الكنس والليل اذا عسعس آه فان فعل القسم مذكور فيه فلا تمشى فيه هذا العذر وقيل التحقيق ان العامل فى الظرف ليس فعل القسم اذ التقييد بالزمان غير مراد حالا كان او استقبالا بل هو معمول للمضاف المقدر اى وتعظم الليل فان القسم بالشئ اعظام له وفيه بحث لان اقسام الله تعالى مستعار فى اظهار عظم ذلك الشئ وابانة شرفه وقدره فيجوز التقييد باعتبار جزء المعنى المراد ايضا اذا كان الاقسام اعظاما له فيلغو تقدير العظمة ويجوز ان يكون اذا فى معنى مطلق الوقت بدلا كانه قيل والليل وقت غشيانه ۱۲ ک ۱۹ قوله لمجرد الظرفية اى الظرفية المجردة عن الشرط وقوله والعامل فيها القسم اى المقدر من الجمل ۱۲ ۲۰ قوله والعامل فيها فعل القسم استشكل بان فعل القسم انشاء وزمانه الحال فلا يعمل فى اذا لانها للاستقبال والا لزم اختلاف العامل والمعمول فى الزمان وهو محال واجيب بانه يجوز ان يقسم الآن بطلوع النجم فى المستقبل فالقسم فى الحال والطلوع فى المستقبل ويجوز ان يقسم بالشئ المستقبل كما تقول اقسم بالله اذا طلعت الشمس فالقسم متحتم عند طلوع الشمس وانما يكون فعل القسم للحال اذا لم يكن معلقا على شرط ۱۲ جمل ۲۱ قوله وما فى الثلثة مصدرية قاله الفراء والزجاج قال الزمخشرى ومن تبعه وليس بوجه لقوله فالهمها وما فيه من فساد النظم يعنى لما يلزم من عطف الفعل على الاسم وانه لا يكون له فاعل ظاهر او مضمر لعدم مرجعه وهذا فى الافعال كلها الا فى الهم وحده كما قيل واجيب بان العطف على صلة ما عليها مع صلتها فكانه قيل وتسويتها فالهامها ويكفى لصحة الاضمار دلالة السياق وهى متحققة ههنا ۱۲ ک ۲۲ قوله فالهمها فجورها وتقواها التعقيب عرفى فلا يرد ان التسوية قبل نفخ الروح والالهام بعد البلوغ وقد يقال ان التسوية تعديل الاعضاء والقوى منها المفكرة والالهام عبارة عن بيان كيفية استعمالها فى النجدين فى هذا المحل وهو غير مفارق عنه ۱۲ ک ۲۳ قوله بين طريقي الخير والشر كذا روى عن على بن ابى طلحة عن ابن عباس وفى رواية عطية

الناقة بسبب العذاب الذى انذرهم به وهو الصيحة ۱۲ جمل ۳۰ قوله اطبق الاطباق فراز آمدن بر كارے صلة بعلى وبر هم نهادن ۱۲ صراح ۳۱ قوله تبعتها اى كما يخاف الملوك عاقبة ما يفعله التبعة بفتح التاء وكسر الباء ما يتبع الرجل من الحقوق ۱۲ ک

۱ه قوله مكية الخ هذه السورة نزلت في ابي بكر الصديق رضي الله عنه وفي امية بن خلف فالصديق بلغ الغاية في الايمان والصدق والكرم وامية بلغ الغاية في الكفر والكذب والبخل والعبرة بعموم اللفظ لا بخصوص السبب ۱۲ صاوی ۲ه قوله والليل اذا يغشى اقسم به تعالى لكونه جليلا عظيما لسكن الخلق فيه عن التحرك ويغشاهم النوم الذي هو راحة لابدانهم ۱۲ ص ۳ه قوله اذا يغشى الخ الغشى اما الشمس من قوله والليل اذا يغشاها او النهار من قوله يغشي الليل النهار او كل شيء يواريه بظلامه من قوله اذا وقب ۱۲ مدارک ۴ه قوله كل ما بين السماء والارض اشار به الى ان مفعول يغشى محذوف تقديره كل ما بين السماء والارض مختصر من الجمل ۱۲ ۵ه قوله بمعنى من اي فهي اسم موصول بمعنى من فعلى هذا يكون تعالى اقسم بنفسه اي والقادر على خلق الذكر والانثى ۱۲ خازن ۶ه قوله والخنثى المشكل عندنا الخ اي والخنثى وان اشكل امره عندنا فهو عند الله غير مشكل معلوم بالذكورة او الانوثة فلو حلف بالطلاق انه لم يلق يومه ذكرا او انثى وقد لقي خنثى مشكلا كان حانثا لانه في الحقيقة اما ذكر او انثى وان كان مشكلا عندنا كما في الكشاف ۱۲ ۷ه قوله فيحنث بتكليمه الخ اي لان الله تعالى لم يخلق من ذوي الارواح من ليس ذكرا او لا انثى والخنثى انما هو مشكل بالنسبة الينا خلافا لابي الفضل الهمداني فيما حكاه وجعله نوعا ثالثا ويدفعه قوله يهب لمن يشاء اناثا ويهب لمن يشاء الذكور ونحو ذلك قاله الاسنوي ۱۲ جمل ۸ه قوله ان سعيكم لشتى الخ جواب القسم اقسم سبحانه وتعالى على ان اعمال عباده لشتى هو جمع شتيت كمريض ومرضى وانما قيل للمختلف شتى لتباعد ما بين بعضه وبعضه

والشتات هو الافتراق

فكانه قيل ان عملكم لمتباعد

بعضه من بعض لان بعضه ضلال يوجب النيران وبعضه هدى يوجب الجنان ۱۲ جمل ۹ه قوله اي بلا اله الخ اي مع محمد رسول الله يعني صدق بالتوحيد وبالنبوة ۱۲ ۱۰ه قوله فسنيسره الخ من التيسير بمعنى التسهيل ويلزمه التهيئة والاعداد للامر وعلى هذا فلا مشاكلة ولو فسر بالهداية والايصال الى الخير يكون التيسير للعسرى من المشاكلة ۱۲ ک ۱۱ه قوله فسنيسره لليسرى الخ التنفيس ليس مرادا لان التيسير حاصل في الحال وانما الاتيان بالسين لتحسين الكلام وترقيقه ۱۲ صاوی ۱۲ه قوله اذا تردى اي سقط فيها والتردي السقوط وقال مجاهد اذا مات من الردى وهو الهلاك ۱۲ ک ۱۳ه قوله لتبيين طريق الهدى دفع بذلك ما يقال ان في الآية اكتفاء والتقدير ان علينا للهدى والضلال اي تبيين كل منهما وايضاح جواب المفسر ان المراد بالهدى التبيين ومعموله محذوف والتقدير ان علينا التبيين طريق الحق من الباطل ۱۲ صاوی ۱۴ه قوله وهذا الحصر مؤول اي مصروف عن ظاهره فلا يرد الفاسق لانه اما ان لا يدخلها ان عفي عنه او يدخلها ويخلص منها فالمعنى لا يدخلها دخولا مؤبدا الا الكافر الذي هو شقي لانه كذب النبي آه رازي وغرض الشارح بهذا التاويل الرد على المرجئة الذين تمسكوا بهذه الآية في ان عصاة المؤمنين لا يدخلون النار ووجه التمسك حصر الصلي او الدخول اي قصره على الاشقى اي الكافر فيفهم منه ان المؤمن لا يدخلها ولو فعل الكبائر ووجه الرد ان الآية محمولة على الصلي والدخول على وجه التابيد والخلود فلا ينافي ان عصاة المؤمنين يدخلونها ثم يخرجون منها بشفاعته صلى الله عليه وسلم واذا تاملت هذا ظهر لك ان كلام الشارح لا يلاقي كلام المرجئة الذي قصد رده فكان عليه ان يقول مؤول كحمل الصلي على التابيد والخلود واما قوله لقوله تعالى ويغفر ما دون ذلك فلا مدخل له في رد التمسك المذكور كما لا يخفى تامل الا ان يقال له مدخلية من حيث مفهومه اذ مفهوم قوله لمن يشاء اي من لم يشأ الغفران له لم يغفر له بل يصليه ويدخله النار ۱۲ ج ۱۵ه قوله لقوله تعالى ويغفر ما دون ذلك الخ اي فانه يدل على عدم المغفرة للبعض ودخول البعض العصاة النار ۱۲ ک ۱۶ه قوله يتزكى الخ بدل من يؤتي او حال من فاعله فعلى الاول لا محل له من الاعراب لانه داخل في حكم الصلة والصلة لا محل لها وعلى الثاني محله نصب والشارح جرى على انه حال حيث قال متزكيا به عند الله ۱۲ جمل ۱۷ه قوله وهذا نزل في الصديق رض قال ابن الجوزي اجمعوا على انها نزلت في ابي بكر لما اشترى بلالا المعذب على ايمانه كان يعذبه مولاه امية بن خلف على ايمانه فقال ابو بكر الا تتقي في هذا المسكين قال انت افسدته فانقذه مما ترى فقال ابو بكر افعل عندي غلام اسود اجلد منه واقوى على دينك اعطيك قال قد فعلت فاعطاه ابو بكر غلامه فاعتقه فقال الكفار انما فعل ذلك ليد اي النعمة كانت له عنده ۱۲ ک ۱۸ه قوله وهذا نزل في الصديق رضي الله عنه الخ قال ابن الجوزي اجمعوا على انها نزلت في ابي بكر رضي الله عنه ففيها التصريح بانه اتقى من سائر الامة والاتقى هو الاكرم عند الله تعالى لقوله تعالى ان اكرمكم عند الله اتقاكم والاكرم عند الله هو الافضل ينتج انه افضل من بقية الامة كذا في الصواعق المحرقة وفي عمدة التحقيق قال ابن الجوزي اجمعوا انها نزلت في ابي بكر انتهى وفي معالم التنزيل يتزكى يطلب ان يكون عند الله زاكيا لا رياء ولا سمعة يعني ابا بكر الصديق في قول الجميع انتهى والتفصيل في رسالتنا ۱۲ زبدة التحقيق ۱۹ه قوله لما اشترى بلالا الخ اي من سيده وهو امية بن خلف كان الصديق رضي الله عنه يبتاع الضعفة فيعتقهم فقال له ابوه اي بني لو كنت تبتاع من يمنع ظهرك فقال منع ظهري اريد فنزلت الآية ۱۲ صاوی ۲۰ه قوله فقال الكفار الخ المناسب ان يقول ولما قال الكفار انما فعل ذلك الخ نزل قوله وما لاحد الخ ۱۲ صاوی ۲۱ه قوله انما فعل اي ابو بكر وقوله ذلك اي شراء بلال واعتاقه وقوله ليد كانت اي نعمة كانت لبلال عند ابي بكر بان صنع مع ابي بكر معروفا فاحب ابو بكر مكافاته بما فعله معه قوله فنزل اي تكذيبا للكفار ۱۲ صاو ۲۲ه قوله وما لاحد عنده من نعمة تجزى بالفارسية ونيست هيچكس را نزد او هيچ نعمتے كه جزا داده شود ۱۲ ۲۳ه قوله الا ابتغاء آه في نصبه وجهان احدهما انه مفعول له قال الزمخشري ويجوز ان يكون مفعولا له على المعنى لان المعنى لا يؤتي ماله الا ابتغاء وجه ربه لا لمكافاة نعمة وهذا اخذه من قول الفراء ونصب على تاويل ما اعطيتك ابتغاء جزائك بل ابتغاء وجه الله والثاني انه منصوب على الاستثناء المنقطع اذ لم يندرج تحت جنس من نعمة وهذه قراءة العامة اعني النصب والمد وقرأ يحيى برفعه ممدودا على البدل من محل من نعمة لان محلها الرفع اما على الفاعلية واما على الابتداء ومن مزيدة في الوجهين والبدل لغة تميم لانهم يجرون المنقطع في غير الايجاب

مكية احدى وعشرون اية بسم الله الرحمن الرحيم ○ والليل اذا يغشى ○ بظلمته كل ما بين السماء والارض والنهار اذا تجلى ○ تكشف وظهر واذا في الموضعين لمجرد الظرفية والعامل فيها فعل القسم وما بمعنى من او مصدرية خلق الذكر والانثى ⑪ آدم وحواء او كل ذكر وكل انثى والخنثى المشكل عندنا ذكر او انثى عند الله تعالى فيحنث بتكليمه من حلف لا يكلم ذكرا ولا انثى ان سعيكم عملكم لشتى ○ مختلف فعامل للجنة بالطاعة وعامل للنار بالمعصية فاما من اعطى حق الله واتقى ○ الله وصدق بالحسنى ○ اي بلا اله الا الله في الموضعين فسنيسره لليسرى ○ للجنة و اما من بخل بحق الله واستغنى ○ عن ثوابه وكذب بالحسنى ○ فسنيسره نهيئه للعسرى ○ للنار و ما نافية يغني عنه ماله اذا تردى ○ في النار ان علينا للهدى ⑪ لتبيين طريق الهدى من طريق الضلال ليمتثل امرنا بسلوك الاول ونهينا عن ارتكاب الثاني وان لنا للآخرة والاولى ○ اي الدنيا فمن طلبهما من غيرنا فقد اخطأ فانذرتكم خوفتكم يا اهل مكة نارا تلظى ○ بحذف احدى التائين من الاصل وقرئ بثبوتها اي تتوقد لا يصلها يدخلها الا الاشقى ○ بمعنى الشقي الذي كذب النبي وتولى ○ عن الايمان وهذا الحصر مؤول لقوله تعالى ويغفر ما دون ذلك لمن يشاء فيكون المراد الصلي المؤبد وسيجنبها يبعد عنها الاتقى ○ بمعنى التقي الذي يؤتي ماله يتزكى ○ متزكيا به عند الله بان يخرجه لله تعالى لا رياء ولا سمعة فيكون زكيا عند الله تعالى وهذا نزل في الصديق رضي الله تعالى عنه لما اشترى بلالا المعذب على ايمانه واعتقه فقال الكفار انما فعل ذلك ليد كانت له عنده فنزل وما لاحد بلال وغيره عنده من نعمة تجزى ○ الا لكن فعل ذلك ابتغاء وجه ربه الاعلى ○ اي طلب ثواب الله ولسوف يرضى ○ بما يعطاه من الثواب في الجنة والآية تشتمل من فعل مثل فعله فيبعد عن النار ويثاب

سورة والضحى مكية احدى عشرة اية

ولما نزلت كبر النبي صلى الله عليه وسلم فسن التكبير آخرها وروي الامر به خاتمتها و خاتمة كل سورة بعدها وهو الله اكبر او لا اله الا الله والله اكبر بسم الله الرحمن الرحيم ○ والضحى ○ اول النهار او كله والليل اذا سجى ○ غطى بظلامه او سكن ما ودعك يا محمد ربك وما قلى ○ ابغضك نزل هذا لما قال الكفار عند تاخر الوحي عنه خمسة عشر يوما ان ربه ودعه وقلاه وللآخرة خير لك لما فيها من الكرامات من الاولى ○ الدنيا

رواه الترمذي عن جندب بن عبد الله ۱۲ ک

صر اقل من شرورها ۱۲ ص ۲۵ه قوله اول النهار الخ خص بالقسم لانها الساعة التي كلم الله فيها موسى والقي فيها السحرة سجدا ۱۲ ۲۶ه قوله او كله اي لمقابلته بالليل مجرى المتصل ۱۲ ج ۲۷ه قوله كبر اي قال الله اكبر او لا اله الا الله والله اكبر او لا اله الا الله والله اكبر ولله الحمد وحكمة تكبيره تذكره عظمة نعمة الله تعالى فشكر ربه على ذلك ولم تشغله النعم عن المنعم - صاوي وذلك بنزول الوحي بعد احتباسه خمسة عشر يوما او اثني عشر يوما او اربعون يوما فسن التكبير آه وفي الاتقان قال الشافعي ان تركت التكبير فقد تركت سنة من سنن نبيك واختلفوا في ابتدائه هل هو من اول الضحى او من آخرها وفي انتهائه هل هو اول سورة الناس او آخرها واخرج البيهقي في الشعب وابن خزيمة من طريق ابن ابي بزة سمعت عكرمة بن سليمان قال قرأت على اسمعيل بن عبد الله المكي فلما بلغت والضحى قال لي كبر حتى تختم فاني قرأت على عبد الله بن كثير فامرني بذلك واخبر مجاهد انه قرأ على ابن عباس فامره بذلك واخبر ابن عباس انه اخبر عن ابي بن كعب فامر بذلك كذا اخرجاه موقوفا ثم اخرجه البيهقي عن ابن ابي بزة مرفوعا واخرجه الحاكم مرفوعا وصححه ۱۲ ک ۲۸ه قوله فسن التكبير اي اخذا من فعله صلى الله عليه وسلم ومن امره ففعله صلعم انما اثبت التكبير في آخرها فقط واما التكبير في آخر ما بعدها من السور بل وفي آخرها ايضا فثبت بامره صلى الله عليه وسلم ولهذا قال وروي الامر به الخ ۱۲ جمل ۲۹ه قوله والضحى قدم الضحى هنا على الليل وفي السورة التي قبلها قدم الليل وذلك لان في كل مزية تقتضي تقديمه فقدم هنا تارة والاخرى اخرى فالليل به السكون والهدوء ومحل الخلوات والعطايا الربانية والنهار به النور والسعي في المصالح واجتماع الناس او لان السورة المتقدمة سورة ابي بكر وهو قد سبق له الكفر فقدم فيها الليل وهذه سورة محمد صلى الله عليه وسلم وهو محض نور فقدم فيها الضحى آن قلت ما الحكمة في ذكر الضحى وهو ساعة وذكر الليل بجملته اجيب بان في ذلك اشارة الى ان ساعة من النهار توازي جميع الليل كما ان محمدا يوازي جميع الخلق وايضا ان الضحى وقت سرور والليل وقت وحشة ففيه اشارة الى ان سرور الدنيا ۱۲

۱ قوله ولسوف يعطيك آه المناسب ان يبقى الآية على عمومها لان اعطاءه حتى يرضى ليس قاصرا على الآخرة بل عام فى الدنيا والآخرة وهو وعد شامل لما اعطاه له من كمال النفس وظهور الامر واعلاء الدين ولما ادخر له مما لا يعلم كنهه الا الله تعالى واللام لام الابتداء مؤكدة لمضمون الجملة والمبتدأ محذوف تقديره ولانت سوف يعطيك وليست لام قسم لانها لا تدخل على المضارع الا مع نون التاكيد وهى لا تدخل الا على الجملة من المبتدأ او الخبر فلا بد من تقدير مبتدأ خبر فان قيل ما معنى الجمع بين حرفى التاكيد والتاخير اجيب بان معناه ان العطاء كائن لا محالة وان تاخر لما فى التاخير من المصلحة ۱۲ صاوى وغيره ۲ قوله جزيلا جزيل بزرگ وبسيار عطاء جزل وجزيل اى كثير ۱۲ صراح ۳ قوله وواحد من امتى الخ نعم اخرج ابن جرير عن ابن عباس فى الآية من رضى محمد ان لا يدخل من اهل بيته النار واخرج الخطيب عن ابن عباس ايضا قال لا يرضى محمد وواحد من امتى فى النار وفى المواهب هذا مما يغتر الجهال وهو من غرور الشيطان لهم ۱۲ ك ۴ قوله وجدك الخ من الوجود بمعنى العلم فيتيما مفعول ثان وقيل الوجود بمعنى المصادفة ويتيما حال من مفعوله ۱۲ ك ۵ قوله لفقد ابيك قبل ولادتك الخ كما رواه ابن سعد انه توفى عبد الله ورسول الله صلعم حمل وجزم به ابن اسحاق وصححه الذهبى قال ابن كثير انه المشهور ۱۲ ك ۶ قوله او بعدها اى حين تم له صلعم عامان او ثلث او شهران او تسعة شهر ۱۲ ك ۷ قوله اى هداك اليها كما قال وان كنت من قبله لمن الغافلين وقال وما كنت تدرى ما الكتاب ولا الايمان ولكن جعلناه نورا الخ كذا روى عن الحسن و الضحاك وقيل ضالا فى شعاب مكة وهو صغير فهداك الى جدك عبد المطلب روى عن ابن عباس وقيل ضله ابليس فى طريق الشام من الطرق فى ليلة ظلماء فجاء جبريل فنفخ ابليس نفخة وقع منها الى ارض الحبش ورده الى القافلة ۱۲ ك ۸ قوله بما قنعك بتشديد النون اى بالذى جعلك قانعا به الى يوم القيمة ۱۲ ك ۸ قوله بما قنعك به قناعت بالفتح خرسندى وبسنده كار رسے بدانچہ قسمت باشد قنع قنوع لغت منه ۱۲ صراح ۹ قوله ليس الغنى الخ قال الفراء لم يكن غنى عن كثرة المال ولكن الله ارضاه بما آتاه ۱۲ ك ۱۰ قوله فاما اليتيم منصوب بقوله تعالى فلا تقهر والفاء سببية ليست بمانعة قال الرضى يتقدم المفعول به على الفعل ان كان المنصوب معمولا لما يلى الفاء التى فى جواب اما اذا لم يكن سواه نحو قوله تعالى فاما اليتيم فلا تقهر لانه لا بد من نائب مناب الشرط المحذوف بعد اما ۱۲ روح ۱۱ قوله باخذ ماله الخ اى كما كانت العرب ياخذون اموال اليتامى وقد كنت يتيما فآواك الله ۱۲ ك ۱۲ قوله تزجره لفقره اذا سألك فقد كنت فقيرا فاما ان تطعمه واما ان ترده ردا لينا يقال نهره فانتهر اذا استقبله بكلام يزجره وقال ابراهيم بن ادهم نعم القوم السؤال يحملون زادنا الى الآخرة وعن الحسن السائل طالب العلم ۱۲ ك ۱۳ قوله فحدث فان تحديث العبد واخباره بنعمة الله شكر باللسان وتذكير للغير وفى الحديث التحدث بالنعمة شكر ۱۲ روح و لمن لم يامن على نفسه الفتنة والرياء والسمعة فالستر افضل كما فى الخطيب ۱۲ ۱۴ قوله اخبر اى بان تبلغ ما جاءك من النبوة وتدعو اليها وبان تخبر اخوانك ما عملت به من خير ليتبعوك واخرج البيهقى والطبرانى مرفوعا التحدث بنعمة الله شكر زاد البيهقى وتركه كفر واخرج ابن جرير عن ابى نضرة الغفارى كان المسلمون يرون ان من شكر النعمة اظهارها والتحدث بها ۱۲ ك ۱۵ قوله استفهام تقرير اى تقرير النفى فان النفى لتقرير المنفى والى ذلك اشار بقوله اى شرحنا ۱۲ ك ۱۶ قوله بالنبوة وغيرها روى ان جبريل عليه السلام اتاه وهو عند مرضعته حليمة وهو ابن ثلث سنين او اربع فشق صدره واخرج قلبه وغسله ونقاه وملاه علما وايمانا ثم رده فى صدره وحكمة ذلك لينشأ على اكمل حال ولا يعبث كالاطفال فمرات الشق اربعة زيادة فى تنظيفه وتطهيره ليكون كاملا لا يعلم قدره غير ربه والحكمة فى قوله لك ولم يقل الم نشرح صدرك التنبيه على ان منافع الرسالة عائدة عليه صلى الله عليه وسلم لا الغرض يعود عليه تعالى الله عن الاغراض والعلل ۱۲ صاوى ۱۷ قوله وغيرها الخ وقيل اشارة الى شق صدره فى صباه او ليلة المعراج ۱۲ ك ۱۸ قوله وزرك وزر بالكسر وسكون گرانى ۱۲ صراح ۱۹ قوله انقض انقاض گران كردن بار پشت را ومنه قوله تعالى انقض ظهرك كذا فى الصراح ۲۰ قوله وهذا كقوله ليغفر لك الله الخ اى فهو مصروف عن ظاهره كقوله ليغفر لك الله ما تقدم من ذنبك اى انك مغفور لك غير مؤاخذ بذنب لو كان وقيل مغفور لك ما كان من سهو وغفلة وقيل من ذنب امتك وقيل المراد بالذنب ترك الاولى كما قيل حسنات الابرار سيأت المقربين وترك الاولى ليس بذنب من الجمل وفى روح البيان وقوله ووضعنا عنك وزرك كناية عن عصمته من الذنوب وتطهيره من الادناس فيكون كقول القائل رفعنا عنك مشقة الزيارة لمن لم يصدر عنه زيارة قط على سبيل المبالغة فى انتفاء الزيارة منه له ۱۲ ۲۱ قوله ورفعنا لك الخ اخرج ابن حبان فى صحيحه عن ابى سعيد عنه صلعم اتانى جبريل فقال ان ربك يقول اتدرى كيف رفعت ذكرك قلت الله اعلم قال اذا ذكرت ذكرت معى ۱۲ ك ۲۱ قوله ورفعنا لك ذكرك اى اعليناه فذكرناك فى الكتب المنزلة على الانبياء قبلك وامرناهم بالبشارة بك ولا دين الا ودينك يظهر عليه واخذنا على الانبياء العهد ان ظهرت واحد منهم حى ليؤمنن بك ولينصرنك وهم ياخذون على اممهم ذلك العهد كما فى قوله تعالى واذ اخذ الله الى آخره الحكمة فى زيادة لك كما سبق ذكره ۱۲ صاوى ۲۲ قوله وغيرها اى ككون اسمه مكتوبا على العرش وذكره فى الكتب المتقدمة وختم النبوة به وغير ذلك ۱۲ ۲۳ قوله فان مع العسر يسرا لما كان المشركون يعيرونه صلى الله عليه وسلم والمؤمنين بالفقر والضيقة حتى سبق الى وهمه انهم رغبوا عن الاسلام لافتقار اهله واحتقارهم ذكره ما انعم الله به عليه من جلائل النعم ثم وعده اليسر والرخاء بعد الشدة فقال تعالى فان مع العسر يسرا ۱۲ خطيب ۲۴ قوله ان مع العسر يسرا يحتمل ان يكون تاكيدا ويحتمل ان يكون تاسيسا استئنافا وعده بان العسر مشفوع بيسر آخر ولهذا قال النبى صلعم لن يغلب عسر يسرين وذلك لان المعرفة المعادة عين الاول والنكرة المعادة غيرها وقال صاحب المغنى الظاهر فى الآية ان الثانية تكرار للاولى ومما يدل على ذلك ان ابن مسعود قال لو كان العسر فى حجر لطلبه حتى يدخل عليه انه لن يغلب عسر يسرين مع ان الآية فى قراءته و مصحفه مرة واحدة فدل على ما ادعيناه من التاكيد وعلى انه لم يستفد تكرار اليسر من تكرة بل من غير ذلك كان يكون فهمه فى التفخيم تناوله يسر الدارين ۱۲ ك ۲۵ قوله مع العسر الخ جئ بلفظ مع مبالغة فى اتصال اليسر به وزيادة للتسلية ۱۲ ك ۲۶ قوله اتعب فى الدعاء فان الدعاء بعد الصلوة مستجابة كذا هو الماثور عن ابن عباس وقتادة والضحاك ومقاتل واختلف فى انه قبل السلام او بعده وقال الحسن اذا فرغت من الجهاد فانصب فى العبادة وقيل اذا فرغت عن التبليغ ودعوة الخلق فاجتهد فى العبادة او الاستغفار ۱۲ ك ۲۷ قوله او جبلين بالشام الجبل الذى كلم الله عليه موسى وهو جبل بين مصر وايلة والجبل الذى عليه بيت المقدس ينبتان الماكولين وقال قتادة ويؤيد هذا المعنى ملائمته لما بعده ومعنى القسم بها الابانة من شرفها فمنبت التين والزيتون مهاجر ابراهيم و مولد عيسى كما ان الطور المكان الذى نودى فيه موسى ومكة مكان البيت ومولد محمد صلى الله عليه وسلم ۱۲ ك ۲۸ قوله ينبتان الماكولين قال عكرمة هما جبلان من الارض المقدسة يقال لهما بالسريانية طور تينا وطور زيتا لانهما منبتا التين والزيتون وقيل التين جبال ما بين الحلوان وهمدان والزيتون جبال الشام لانهما منابتهما كانه قيل ومنابت التين والزيتون من الخطيب ۱۲ ۲۹ قوله ومعنى سينين الخ قال مجاهد معناه البركة وقال قتادة الحسن وقال مقاتل هو جبل فيه اشجار مثمرة ۱۲ ك ۳۰ قوله عن الهرم والضعف فان معناه ثم رددناه بعد ذلك التقويم والتحسين اسفل من سفل فى الصورة والشكل حيث نكسناه وقوس ظهره بعد اعتداله وابيض شعره بعد سواده وكل سمعه وبصره ۱۲ ك ۳۱ قوله ويكون له اجره اجر عمل الشباب فى اوان الهرم مع نقصان العمل كذا روى عن ابن عباس انهم نفر ردوا الى ارذل العمر على عهده صلى الله عليه وسلم فاخبر ان لهم اجرهم الذى عملوا قبل ان يذهب عقولهم ۱۲ ك ۳۲ قوله اى لكن يشير الى ان الاستثناء منقطع اذ ليس القصد الى اخراجهم من الحكم بالهرم وان كان المستثنى من جنس المستثنى منه ۱۲

اى ان الاستفهام للانكار لكونه مكذبا ۱۲ ك

وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فى الآخرة من الخيرات عطاء جزيلا فَتَرْضٰى ○ به فقال صلى الله عليه وسلم اذا لا ارضى وواحد من امتى فى النار الى هنا تم جواب القسم بمثبتين بعد منفيين اَلَمْ يَجِدْكَ استفهام تقرير اى وجدك يَتِيْمًا لفقد ابيك قبل ولادتك او بعدها فَاٰوٰى ○ بان ضمك الى عمك ابى طالب وَوَجَدَكَ ضَآلًّا عما انت عليه الآن من الشريعة فَهَدٰى ○ اى هداك اليها وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فقيرا فَاَغْنٰى ○ اغناك بما اقنعك به من الغنيمة وغيرها وفى الحديث ليس الغنى عن كثرة العرض ولكن الغنى غنى النفس فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ ○ باخذ ماله او غير ذلك وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ○ تزجره لفقره وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ عليك بالنبوة وغيرها فَحَدِّثْ ○ اخبر وحذف ضميره صلى الله عليه وسلم فى بعض الافعال رعاية للفواصل

سورة الم نشرح مكية ثمان آيات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ اَلَمْ نَشْرَحْ استفهام تقرير اى شرحنا لَكَ يا محمد صَدْرَكَ ○ بالنبوة وغيرها وَوَضَعْنَا حططنا عَنْكَ وِزْرَكَ ○ الَّذِىْٓ اَنْقَضَ اثقل ظَهْرَكَ ○ وهذا كقوله تعالى ليغفر لك الله ما تقدم من ذنبك وما تأخر وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ○ بان تذكر مع ذكرى فى الاذان والاقامة والتشهد والخطبة وغيرها فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ الشدة يُسْرًا ○ سهولة اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ○ والنبى صلى الله عليه وسلم قاسى من الكفار شدة ثم حصل له اليسر بنصره عليهم فَاِذَا فَرَغْتَ من الصلوة فَانْصَبْ ○ اتعب فى الدعاء وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ○ تضرع

سورة والتين مكية او مدنية ثمان آيات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ○ اى الماكولين او جبلين بالشام ينبتان الماكولين وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ ○ الجبل الذى كلم الله تعالى موسى عليه السلام عليه ومعنى سينين المبارك او الحسن بالاشجار المثمرة وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ○ مكة لامن الناس فيها جاهلية واسلاما لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ الجنس فِىْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ○ تعديل لصورته ثُمَّ رَدَدْنٰهُ فى بعض افراده اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ ○ كناية عن الهرم والضعف فينقص عمل المؤمن عن زمن الشباب ويكون له اجره لقوله تعالى اِلَّا اى لكن الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ○ مقطوع وفى الحديث اذا بلغ المؤمن من الكبر ما يعجزه عن العمل كتب له ما كان يعمل فَمَا يُكَذِّبُكَ ايها الكافر بَعْدُ اى بعد ما ذكر من خلق الانسان فى احسن صورة ثم رده الى ارذل العمر الدال على القدرة على البعث بِالدِّيْنِ ○ بالجزاء المسبوق بالبعث والحساب اى ما يجعلك مكذبا بذلك ولا جاعل له اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ ○ اى هو اقضى القاضين وحكمه بالجزاء من ذلك وفى

١ه قوله فليقل بلى الخ يعني خارج الصلاة كما في عين المعاني ١٢ ٢ه قوله اول ما نزل من القرآن عن ابن عباس ومجاهد رضي الله عنهما هي اول سورة نزلت والجمهور على ان الفاتحة اول ما نزل ثم سورة القلم ١٢ مدارك ٢ه قوله اول ما نزل من القرآن اى ثم بعده ن والقلم ثم المزمل ثم المدثر هكذا قال الخازن ولكن المشهور عن غيره ان اول ما نزل بعد اقرأ سورة المدثر واختلف السلف في ترتيب سوره القرآن والصحيح ان اختلافهم كان قبل عرض القرآن على جبرئيل في المرة الاخيرة ومن يوم العرض المذكور رتب رسول الله صلى الله عليه وسلم القرآن على ما هو عليه الآن ١٢ صاوي ٣ه قوله رواه البخاري الخ وهو الصحيح وعليه اكثر المفسرين كما قاله البغوي وغيره وما في الكشاف اكثر المفسرين على ان الفاتحة اول ما نزل ثم سورة القلم فغير صحيح ١٢ ك ٤ه قوله اوجد القراءة الخ يشير الى انه نزل منزلة اللازم وقيل المفعول مقدر اى اقرأ القرآن وقيل مفعوله اسم والباء زائدة ١٢ ك ٥ه قوله مبتدئا باسم ربك اى قل بسم الله ثم اقرأ ما يوحى اليك فالباء متعلقة بمحذوف حال ومفعول اقرأ محذوف وقيل ان الباء مزيدة والتقدير اقرأ اسم ربك وعبر بالرب تلطفا به صلى الله عليه وسلم واشارة الى انه تعالى كما ربى جسمه يربى امته وقرآنه ١٢ صاوي ٥ه قوله مبتدئا باسم ربك الخ يشير الى ان الباء للملابسة والظرف مستقر في موضع الحال اى قل بسم الله ثم اقرأ ١٢ ك ٦ه قوله الخلائق يشير الى ان عدم ذكر المفعول لتناول كل مخلوق لانه مطلق فليس بعض المخلوقات بتقديره اولى من بعض ١٢ ك ٦ه قوله الخلائق يشير الى ان المفعول لخلق محذوف وقال في الخطيب يجوز ان لا يقدر له مفعول ويراد انه الذي حصل منه الخلق واستاثر به لاخالق سواه وان يقدر له مفعول ويراد خلق كل شيء فيتناول كل مخلوق ١٢ ٧ه قوله الجنس خصصه بالذكر لشرفه على سائر المخلوقات ويجوز ان يراد بقوله خلق الانسان الا انه ابهم ثم فسر تفخيما لخلقه ودلالة على عجيب فطرته ١٢ ك ٨ه قوله جمع علقة الخ وانما جمع لان الانسان في معنى الجمع فيكون من مقابلة الجمع بالجمع ثم انه اسم جنس كتمر وتمرة اطلق عليه الجمع تسامحا او لانه جمع لغة ١٢ ك ٩ه قوله اقرأ وربك الاكرم بالفارسية بخواں و پروردگار تو بزرگ ترست ١٢ ١٠ه قوله لا يوازيه كريم فانه ينعم على عباده ويحلم عنهم ولا يعاجلهم بالعقوبة مع كفرهم وجحودهم تفسير باللازم ١٢ كمالين ١١ه قوله اى نفسه اشار به الى ان في رأى ضمير عائد الى الانسان هو فاعله وضمير المفعول الذي هو الهاء عائد اليه ايضا ورأى هنا من رؤية القلب من الجمل وفي الكبير قال الفراء انما قال ان رآه ولم يقل رأى نفسه كما يقال قتل لان رأى من الافعال التي تستدعي اسما وخبرا نحو الظن والحسبان والعرب تطرح النفس من هذا الجنس فتقول رأيتني وظننتني وحسبتني فقوله ان رآه استغنى من هذا الباب ١٢ ١٢ه قوله استغنى بالمال اى عن ربه فاول السورة يدل على مدح العلم واخرها يدل على ذمة المال وكفى بذلك مرغبا في الدين والعلم ومنفرا عن الدنيا والمال ١٢ تفسير كبير ١٣ه قوله ورأى علمية لا بصرية ولذلك جاز ان يكون فاعله ومفعوله ضميرين لواحد كذا قاله القاضي وذهب جماعة الى ان البصرية يعطى له حكم العلمية ومنه قول عائشة لقد رأيتنا مع النبي صلى الله عليه وسلم وما لنا من طعام الا الاسودان ١٢ كمالين ١٤ه قوله وان رآه مفعول له اى والهاء منه مفعول اول لرأى واستغنى من المفعول الثاني كرخي وان رآه محله لان رآه اى لرؤيته نفسه مستغنيا ١٢ ١٥ه قوله هو ابو جهل روى ان ابا جهل قال في ملأ من طغاة قريش لئن رأيت محمدا صلى الله عليه وسلم لاطأن عنقه وفي التكملة نهى محمدا عن الصلاة وهم ان يلقي على راسه حجرا فرآه في الصلاة وهي صلاة الظهر فجاءه ثم نكص على عقبيه فقالوا ما لك فقال ان بيني وبينه لخندقا من نار وهولا واجنحة فنزلت ١٢ روح ١٥ه قوله هو ابو جهل قال ابن عطية لم يختلف احد ان الناهي ابو جهل والمصلي محمد صلعم وما في الكشاف عن الحسن انه امية بن خلف كان ينهى سلمان عن الصلوة فباطل لان السورة مكية واسلام سلمان بالمدينة ١٢ كمالين ١٦ه قوله ارأيت معناه اخبرني فان الرؤية لما كانت سببا للاخبار عن المرئي اجرى الاستفهام عنها مجرى الاستخبار عن متعلقها ابو السعود وهذه الجملة الشرطية بجوابها المحذوف وهو الم يعلم بان الله يرى سدت مسد المفعول الثاني فان المفعول الثاني لارأيت لا يكون الا جملة استفهامية او قسمية وانما حذف جواب هذه الشرطية اكتفاء عنه بجواب الشرطية الثانية لان قوله ان كذب وتولى مقابل للشرط الاول وهو ان كان على الهدى او امر بالتقوى ١٢ روح ١٧ه قوله اى اعجب منه الخ وفي وجه التعجب وجوه احدها انه صلى الله عليه وسلم قال اللهم اعز الاسلام بابي جهل او بعمر بن الخطاب فهو ينهى عبدا اذا صلى الثاني انه يلقب بابي الحكم فقيل اليلقب بهذا وهو ينهى عن الصلوة فيتعجب منه ومن حيث ان الناهي مكذب متول عن الايمان الثالث انه كان يامر وينهى ويعتقد وجوب طاعته ثم انه ينهى عن طاعة الله تعالى ١٢ خطيب ١٨ه قوله لنسفعا السفع القبض على الشيء وجذبه بشدة بيضاوي وفي الصراح سفع موئے پیشانی گرفتن ومنه قوله تعالى لنسفعا بالناصية ١٢ ١٩ه قوله بالناصية الناصية شعر الجبهة وقد يسمى مكان الشعر ناصية كبير قوله ناصية بدل الخ اى ناصية بدل من الناصية قال الزمخشري وجاز بدلها عن المعرفة وهي نكرة لانها وصفت اى بكاذبة خاطئة واستقلت بفائدة ١٢ ٢٠ه قوله لنجرن بناصيته الى النار السفع القبض على الشيء وجذبه بشدة والناصية شعر مقدم الراس وانما كتب النون الخفيفة بالالف لانه يقرأ بالالف حال الوقف تشبيها له بالتنوين ١٢ ك ٢١ه قوله اى اهل ناديه الخ بتقدير المضاف وقد يحمل من قبيل ذكر المحل وارادة الحال ١٢ ك ٢٢ه قوله ينتدي اى يتخذ للتحدث وفي القاري ينتدي اى ينادي بعضهم بعضا فيه وقوله يتحدث فيه الخ تفسير او بدل ١٢ جمل ٢٣ه قوله وكان قال اى ابو جهل وقوله لما انتهره اى انتهر النبي صلى الله عليه وسلم ابا جهل وقوله حيث نهاه اى نهى ابو جهل النبي صلى الله عليه وسلم وقوله لقد علمت بها اى فيها اى في مكة وقوله خيلا جردا في القاموس فرس اجرد قصير الشعر رقيقه وقوله مردا اى شابا من الجمل وفي القاموس الامرد الشاب طر شاربه ولم تنبت لحيته ١٢ ٢٤ه قوله ورجالا مردا جمع امرد كانه يعني به شابا ذكره البغوي وللترمذي عن ابن عباس كان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي فجاء ابو جهل فقال الم انهك عن هذا الم انهك عن هذا فانصرف النبي صلى الله عليه وسلم فزجره فقال ابو جهل انك لتعلم ما بها ناد اكثر مني فانزل الله فليدع ناديه ١٢ ك ٢٥ه قوله الملائكة الغلاظ الشداد سموا بها لانهم يدفعون اهل النار اليها والزبن الدفع ذكره البغوي وقال الزمخشري الزبانية واحدها زبنية وفي القاموس الزبنية كهربية متمرد الانس والجن والشديد والشرطي ١٢ ك ٢٦ه قوله مكية او مدنية قال ابو حيان مدنية على قول الاكثر وحكى الماوردي عكسه وذكر الواحدي انها اول سورة نزلت بالمدينة وفي الاتقان فيها قولان والاكثر على انها مكية ويستدل لكونها مدنية بما رواه الترمذي من حديث القاسم بن الفضل عن يوسف بن سعد عن الحسن بن علي انه صلى الله عليه وسلم رأى بني امية على منبره فساءه ذلك فنزلت انا اعطيناك الكوثر وانا انزلناه في ليلة القدر ليلة القدر خير من الف شهر يملكها بعدك يا محمد قال القاسم فعددناها فاذا هي الف شهر لا تزيد ولا تنقص قال المزي حديث منكر وقال الترمذي القاسم وثقه ابن مهدي ويحيى بن سعيد ويوسف بن سعد رجل مجهول ١٢ ك ٢٧ه قوله جملة واحدة اى ثم نزل به جبرئيل على النبي صلى الله عليه وسلم نجوما مفرقة في مدة عشرين سنة او ثلث وعشرين سنة ومعنى انزاله جملة من اللوح المحفوظ الى سماء الدنيا ان جبرئيل املاه على ملائكة سماء الدنيا وكتبوه في صحف وكانت تلك الصحف في محل من تلك السماء يقال له بيت العزة وحكمة انزاله من اللوح المحفوظ الى سماء الدنيا ثم انزاله منها مفرقا ولم ينزله مفرقا من اللوح الخ ان سماء الدنيا مشتركة بين العالم العلوي والسفلي فانزاله اليها جملة فيه تعجيل لمسرة بنزول جميعه عليه وانزاله منها مفرقا فيه تانيس للقلوب وترويح للنفوس وتلطف به صلى الله عليه وسلم وبامته فلم يفته نزوله جملة ولا مفرقا ١٢ صاوي ٢٨ه قوله اى الشرف والعظم من قولهم لفلان عند الامير قدر اى جاه وفضيلة سميت بذلك لشرفها وشرف الطاعات فيها وشرف من يحييها وشرف المنزل فيها وقيل القدر بمعنى التقدير اى ليلة تقدير الامور وقضائها اى اظهار تقديرها للملائكة بان يكتبها في اللوح والا فالتقدير ازلي وقيل من القدر بمعنى الضيق لان القدر تضيق من الملائكة تلك الليلة وصح انها في اوتار العشر الاخير ارجاها الشافعية انها ليلة احدى وعشرين او ثلث وعشرين وعند الجمهور ح سبع وعشرين وفي انها تختلف في السنين قاله الحافظ بعد ما ذكر فيه نحوا من اربعين قولا ١٢ ك ٢٩ه قوله تعظيم لشانها وتعجيب منه بانه لم تبلغ درايتك غاية فضلها ١٢ ك

الحديث من قرأ بالتين الى اخرها فليقل بلى وانا على ذلك من الشاهدين

سورة اقرأ مكية تسع عشرة اية

صدرها الى ما لم يعلم اول ما نزل من القران وذلك بغار حراء رواه البخاري

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِقْرَأْ اوجد القراءة مبتدئا بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ○ الخلائق خَلَقَ الْاِنْسَانَ الجنس مِنْ عَلَقٍ ○ جمع علقة وهي القطعة اليسيرة من الدم الغليظ اِقْرَأْ تاكيد للاول وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ○ الذي لا يوازيه كريم حال من ضمير اقرأ الَّذِيْ عَلَّمَ الخط بِالْقَلَمِ ○ واول من خط به ادريس عليه السلام عَلَّمَ الْاِنْسَانَ الجنس مَا لَمْ يَعْلَمْ ○ قبل تعليمه من الهدى والكتابة والصناعة وغيرها كَلَّا حقا اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰى ○ اَنْ رَّاٰهُ اى نفسه اسْتَغْنٰى ○ بالمال نزل في ابي جهل ورأى علمية واستغنى مفعول ثان وان راه مفعول له اِنَّ اِلٰى رَبِّكَ يا انسان الرُّجْعٰى ○ الرجوع تخويف له فيجازي الطاغي بما يستحقه اَرَاَيْتَ في مواضعها الثلاثة للتعجب الَّذِيْ يَنْهٰى ○ هو ابو جهل عَبْدًا هو النبي صلى الله عليه وسلم اِذَا صَلّٰى ○ اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ اى المنهي عَلَى الْهُدٰى ○ اَوْ للتقسيم اَمَرَ بِالتَّقْوٰى ○ اَرَاَيْتَ اِنْ كَذَّبَ اى الناهي النبي صلى الله عليه وسلم وَتَوَلّٰى ○ عن الايمان اَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰى ○ ما صدر منه اى يعلمه فيجازيه عليه اى اعجب منه يا مخاطب من حيث نهيه عن الصلوة ومن حيث ان المنهي على الهدى امر بالتقوى ومن حيث ان الناهي مكذب متول عن الايمان كَلَّا ردع له لَئِنْ لام قسم لَّمْ يَنْتَهِ ○ عما هو عليه من الكفر لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ ○ لنجرن بناصيته الى النار نَاصِيَةٍ بدل نكرة من معرفة كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ○ ووصفها بذلك مجاز والمراد صاحبها فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ ○ اى اهل ناديه وهو المجلس ينتدي يتحدث فيه القوم كان قال للنبي صلى الله عليه وسلم لما انتهره حيث نهاه عن الصلوة لقد علمت ما بها رجل اكثر ناديا مني لاملأن عليك هذا الوادي ان شئت خيلا جردا ورجالا مردا سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ ○ الملائكة الغلاظ الشداد لاهلاكه في الحديث لو دعا ناديه لاخذته الزبانية عيانا كَلَّا ردع له لَا تُطِعْهُ يا محمد في ترك الصلوة وَاسْجُدْ صل لله وَاقْتَرِبْ ○ منه بطاعته

سورة القدر مكية او مدنية خمس او ست ايات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ اى القران جملة واحدة من اللوح المحفوظ الى سماء الدنيا فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ○ اى الشرف العظيم وَمَا اَدْرٰىكَ اعلمك يا محمد مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ○ تعظيم لشانها وتعجيب منه لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ○ ليس فيها ليلة القدر فالعمل الصالح فيها

63
2

۱ قوله خیر منه فی الف شهر اخرج ابن جریر عن طریق مجاهد انه صلی اللہ علیہ وسلم ذکر رجلا کان یقوم اللیل حتی یصبح ثم یجاهد العدو بالنهار حتی یمسی فعل ذلک الف شهر فعجب المسلمون من ذلک فانزل اللہ لیلة القدر خیر من الف وفی الموطأ انه صلی اللہ علیہ وسلم اری اعمال الناس قبله فکانه تقاصر اعمار امته عن ان لا یبلغوا من العمل مثل الذی بلغ غیرهم فی طول العمر فاعطاه اللہ لیلة القدر خیرا من الف شهر قال مالک انه بلغه ان سعید بن المسیب کان یقول من شهد العشاء بالجماعة من لیلة القدر فقد اخذ بحظه منها وروی الطبرانی عن ابی امامة مرفوعا من صلی العشاء فی جماعة فقد اخذ بحظ من لیلة القدر ۱۲ ک ۲ قوله من کل امر یجوز فی من وجهان احدهما انها بمعنی اللام وتتعلق بتنزل ای تنزل من اجل کل امر قضی الی العام القابل والثانی انها بمعنی الباء ای تنزل بکل امر فهی للتعدیة قاله ابو حاتم وقیل من کل امر لیس متعلقا بتنزل وانما هو متعلق لما بعده ای هی سلام من کل امر مخوف وهذا لا یتم علی ظاهره لان سلام مصدر لا یتقدم علیه معموله وانما المراد انه متعلق بمحذوف یدل علیه هذا المصدر ۱۲ ج ۳ قوله فیها الخ فیکتب فیها جمیع خبر السنة وشهرها ورزقها واجلها وبلاءها ورخاءها ومعاشها الی مثلها من السنة ولا یشکل ذلک بما قیل ان الآجال تقطع من شعبان الی شعبان حتی ان الرجل لینکح ویولد وقد خرج اسمه فی الموتی لما ورد ان اللہ تعالی یامر بنسخ ما یکون فی السنة من الآجال والامراض والارزاق ونحوها فی لیلة النصف من شعبان فاذا کان لیلة القدر فیسلمها الی اربابها ۱۲ خطیب ۴ قوله سلام فیه وجهان احدهما ان هی ضمیر الملئکة وسلام بمعنی التسلیم ای الملئکة ذات تسلیم علی المومنین وفی التفسیر انهم یسلمون تلک اللیلة علی کل مومن ومومنة بالتحیة والثانی انه ضمیر لیلة القدر وسلام بمعنی سلامة اے لیلة القدر ذات سلامة من کل شیٔ مخوف ویجوز علی کل من التقدیرین ان یرتفع سلام علی انه خبر مقدم وهی مبتدأ مؤخر هذا هو المشهور وان یرتفع بالابتداء وهی فاعل به عند الاخفش لانه لا یشترط الاعتماد فی عمل الوصف وقد تقدم ان بعضهم یجعل الکلام تاما علی قوله باذن ربهم ویتعلق من کل امر بما بعده وتقدم تاویله ۱۲ ج ۵ قوله خبر مقدم ای لا یحدث فیها داء ولا شیٔ من الشرور والآفات کالریاح والصواعق ونحو ذلک مما یخاف منه بل کل ما ینزل فی هذه اللیلة انما هو سلامة ۱۲ روح ۶ قوله الی وقت طلوعه اشارة الی ان مضافه محذوف وقدر المضاف لتکون الغایة من جنس المغیا ومطلع بفتح اللام مصدر میمی ومن قرأ بکسر اللام جعله اسما لوقت الطلوع ای زمان وحتی متعلقة بتنزل علی انها غایة لحکم التنزیل روح فائدة قالوا علامة لیلة القدر انها لیلة لا حارة ولا باردة وتطلع الشمس صبیحتها لا شعاع لها لان الملائکة تصعد عند طلوع الشمس الی السماء فیمنع صعودها انتشار شعاعها لکثرة الملائکة ویعذب الماء الملح ۱۲ روح والخطیب ۷ قوله الا سلمت علیه وعن الضحاک المعنی لا یقدر اللہ فی تلک اللیلة ولا یقضی الا السلامة وقال مجاهد لیلة القدر سالمة لا یستطیع الشیطان ان یعمل فیها ۱۲ ک ۸ قوله مکیة هو قول ابن عباس وقوله او مدنیة هو قول الجمهور ومناسبتها لما قبلها انه لما ثبت انزال القرآن اخبر تعالی ان الکفار لم یکونوا منفکین عما هم علیه حتی یاتیهم الرسول یتلو علیهم الصحف المطهرة التی ثبت انزالها علیه وفیها تسلیة له صلی اللہ علیہ وسلم کان اللہ یقول لا تحزن علی تفرقهم وکفرهم بل تسل بما اوحی الیک روی انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لابی بن کعب ان اللہ امرنی ان اقرأ علیک لم یکن الذین کفروا فقال ابی وسمانی لک قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم نعم فبکی ابی فقرأها صلی اللہ علیہ وسلم علیه واستفید من الحدیث آداب منها قراءة الاعلی علی من دونه للتواضع ولا یانف الکبیر من قراءته علی الصغیر ومنها تخصیص سریع الحفظ والاتقان بالعلم وفی ذلک فضیلة عظیمة لابی حیث جعل موضع سر رسول اللہ ونظره اشعارا بانه ثقة یصلح للتعلیم والتعلم وامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اللہ بان یقرأ علیه ۱۲ صاوی ۹ قوله من للبیان لا للتبعیض حتی یلزم ان لا یکون بعض المشرکین کافرین ثم المراد باهل الکتاب کما روی ابن عباس الیهود الذی کانوا باطراف المدینة فلا یلزم کون اهل الکتاب قبل النبی صلی اللہ علیہ وسلم کفارا مع ایمانهم بکتابهم ونبیهم ۱۲ ک ۱۰ قوله المشرکین المشرک من اعتقد شریکا صنما او غیره وانما خص الشارح عموما لان مشرکی العرب عبدة الاصنام والمقصود ههنا هم ۱۲ ک ۱۱ قوله خبر یکن ای واسمها الذین فیکن ناقصة ومن اهل الکتاب حال من فاعل کفروا ۱۲ جمل ۱۲ قوله ای زائلین عما هم علیه اشارة الی انه لم یذکر انهم منفکون عن ماذا لکنه معلوم اذ المراد هو الکفر الذی کانوا علیه کبیر فان قیل لم قال تعالی کفروا بلفظ الماضی وذکر المشرکین باسم الفاعل اجیب بان اهل الکتاب ما کانوا کافرین من اول الامر لانهم کانوا مصدقین بالتوراة والانجیل ومبعث محمد صلی اللہ علیہ وسلم بخلاف المشرکین فانهم ولدوا علی عبادة الاوثان وذلک یدل علی الثبات علی الکفر ۱۲ خطیب ۱۳ قوله ای الحجة الواضحة یشیر الی انها صفة لموصوف مقدر وهذه الآیة فیمن آمن من الفریقین ۱۲ ک ۱۴ قوله کتب قیمة الخ واستقامتها نطقها بالحق والعدل ای یتلو مضمون ذلک فهو علی تقدیر مضاف او علی جعل النسبة الایقاعیة مجازیة لانه لما قرأ ما فیها فکانه قرأها او صحف مجاز عما فیها بعلاقة التحاول ۱۲ ک ۱۵ قوله وما تفرق الذین اوتوا الکتاب وانما افرد اهل الکتاب بعدما جمع اولا بینهم وبین المشرکین لانهم کانوا علی علم به لوجوده فی کتبهم فاذا وصفوا بالتفرق عنه کان من لا کتاب له ادخل فی هذا الوصف ۱۲ مدارک ۱۶ قوله الا لیعبدوا اللہ واللام بمعنی ان کقوله تعالی یرید اللہ لیبین لکم ۱۲ خطیب ۱۶ قوله الا لیعبدوا اللہ الاستثناء مفرغ ای ما امروا بشیٔ الا لعبادة اللہ وقیل المعنی ما امروا بشیٔ من الاشیاء الا لاجل عبادة اللہ وطاعته ۱۲ ک ۱۷ قوله ای ان یعبدوه لعله اشارة الی دفع اشکال وهو ان هذه اللام لغرض فلو فعل اللہ لغرض لکان ناقصا لذاته مستکملا لغیره وهو محال وحاصل الجواب ان اللام لیس علی اصلها بل بمعنی ان لکن صیغ غیره اوضح واول لهذا المقصود ۱۲ ۱۸ قوله الملة القیمة قدر الموصوف لئلا یلزم اضافة الشیٔ الی صفته فانها بمنزلة اضافة الشیٔ الی نفسه ۱۲ ک ۱۹ قوله جزاؤهم مبتدأ وقوله عند ربهم حال وقوله جنات عدن خبره وهذا من مقابلة الجمع بالجمع وتقتضی انقسام الآحاد علی الآحاد فیکون لکل واحد جنة وقیل الجمع باق علی حقیقته وان لکل واحد جنات کما یدل علیه قوله ولمن خاف مقام ربه جنتان ومن دونهما جنتان فذکر للواحد اربع جنات وادنی تلک الجنات مثل الدنیا بما فیها عشر مرات ۱۲ ج ۲۰ قوله خالدین فیها عامله محذوف ای ادخلوها او اعطوها ولا یجوز ان یکون حالا من هم فی جزاؤهم لئلا یلزم الفصل بین المصدر ومعموله باجنبی ۱۲ جمل ۲۱ قوله مکیة ای فی قول ابن مسعود وعطاء وجابر وقوله مدنیة ای فی قول ابن عباس وقتادة ۱۲ خطیب ۲۲ قوله تحریکها الشدید المناسب لعظمها المراد منه الحاصل بالمصدر او المصدر المبنی للمفعول ای الاضطراب کی یصح کونه مفعولا مطلقا للفعل المجهول وفی الکلام توجیه للاضافة وانها عهدیة ولو قیل زلزالها یدل علی کونه زلزلة شدیدة وایضا فی الاضافة الموافقة لرؤس الآی ۱۲ ک ۲۳ قوله کنوزها وموتاها المناسب ان یعبر بالواو لانها قولان قیل المراد اخراج الاموات وقیل المراد اخراج الکنوز والاول بعد النفخة الثانیة والثانی فی زمن عیسی وما بعده ویمکن الجمع علی القولین المتقدمین فاعطی اللہ الارض قوة علی اخراج الاثقال کما اعطاها القوة علی اخراج النبات اللطیف الطری الذی هو انعم من الحریر ۱۲ صاوی ۲۴ قوله الکافر بالبعث فاما المومن فیقول هذا ما وعد الرحمن وصدق المرسلون ۱۲ ک ۲۵ قوله مالها ای ای شیٔ للارض زلزلت هذه المرة الشدیدة من الزلزال واخرجت ما فیها من الاثقال استعظاما لما شاهده من الامر الهائل وتعجبا لما یره وهذا من العجائب التی لم تسمع بها الآذان ولا ینطلق بها اللسان وذلک عند النفخة الثانیة حین تزلزل وتلفظ اموتها احیاء لکن المومن یقول بعد الافاقة هذا ما وعد الرحمن وصدق المرسلون والکافر من بعثنا من مرقدنا ۱۲ روح والمدارک ۲۶ قوله تحدث اخبارها اختلف فی هذا التحدیث فقیل هو کلام حقیقی بان یخلق اللہ فیها حیاة وادراکا فتشهد بما عمل علیها من طاعة ومعصیة وهو الظاهر وقیل هو مجاز عن احداث اللہ فیها من الاحوال ما یقوم مقام التحدیث باللسان وحدث تتعدی الی مفعولین الاول محذوف تقدیره الناس و

الفاعل وثانیهما اعمالهم ای لیروا جزاء اعمالهم ۱۲ ج ۲۹ قوله من موقف الحساب الخ وقال القاضی من مخارجه من القبور الی الموقف ۱۲ ک ✻

خیر منه فی الف شهر لیست فیها تنزل الملٰئکة بحذف احدی التائین من الاصل والروح ای جبریل فیها
فی اللیلة باذن ربهم بامره من کل امر ○ قضاه اللہ فیها لتلک السنة الی قابل ومن سببیة بمعنی الباء
سلٰم هی خبر مقدم ومبتدأ حتی مطلع الفجر ○ بفتح اللام وکسرها الی وقت طلوعه جعلت سلاما لکثرة
السلام فیها من الملائکة لا تمر بمؤمن ولا مؤمنة الا سلمت علیه

سورة البینة مکیة او مدنیة تسع ایات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○ لم یکن الذین کفروا من للبیان اهل الکتٰب والمشرکین ای عبدة
الاصنام عطف علی اهل منفکین خبر یکن ای زائلین عما هم علیه حتی تاتیهم ای اتتهم البینة ○ ای الحجة
الواضحة رسول من اللہ بدل من البینة وهو النبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم یتلوا صحفا مطهرة ○ من الباطل فیها کتب
احکام مکتوبة قیمة ○ مستقیمة ای یتلو مضمون ذلک وهو القرآن فمنهم من امن به ومنهم من کفر وما تفرق
الذین اوتوا الکتٰب فی الایمان به صلی اللہ علیہ وسلم الا من بعد ما جاءتهم البینة ○ ای هو صلی اللہ علیہ وسلم او القرآن الجائی به
معجزة له وقبل مجیئه صلی اللہ علیہ وسلم کانوا مجتمعین علی الایمان به اذا جاء فحسده من کفر به منهم وما امروا فی
کتابیهم التوراة والانجیل الا لیعبدوا اللہ ای ان یعبدوه فحذفت ان وزیدت اللام مخلصین له الدین من الشرک
حنفاء مستقیمین علی دین ابراهیم ودین محمد صلی اللہ علیہ وسلم اذا جاء فکیف کفروا به ویقیموا الصلوٰة ویؤتوا الزکوٰة
وذٰلک دین الملة القیمة ○ المستقیمة ان الذین کفروا من اهل الکتٰب والمشرکین فی نار جهنم
خٰلدین فیها حال مقدرة ای مقدرا خلودهم فیها من اللہ تعالٰی اولٰئک هم شر البریة ○ ان الذین امنوا
وعملوا الصٰلحٰت اولٰئک هم خیر البریة ○ الخلیقة جزاؤهم عند ربهم جنٰت عدن اقامة تجری من
تحتها الانهٰر خٰلدین فیها ابدا رضی اللہ عنهم بطاعته ورضوا عنه بثوابه ذٰلک لمن خشی ربه ○
خاف عقابه فانتهی عن معصیته تعالٰی

سورة زلزلت مکیة او مدنیة تسع ایات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○ اذا زلزلت الارض حرکت لقیام الساعة زلزالها ○ تحریکها الشدید المناسب
لعظمها واخرجت الارض اثقالها ○ کنوزها وموتاها فالقتها علی ظهرها وقال الانسان الکافر بالبعث
ما لها ○ انکارا لتلک الحالة یومئذ بدل من اذا وجوابها تحدث اخبارها ○ تخبر بما عمل علیها من خیر
وشر بان بسبب ان ربک اوحی لها ○ ای امرها بذٰلک وفی الحدیث تشهد علی کل عبد وامة بکل ما
عمل علی ظهرها یومئذ یصدر الناس ینصرفون من موقف الحساب اشتاتا ○ متفرقین فاخذ
ذات الیمین الی الجنة واخذ ذات الشمال الی النار لیروا اعمالهم ○ ای جزاءها من الجنة او النار

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ زنة نملة صغيرة خَيْرًا يَّرَهٗ ؕ ير ثوابه وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۝ ع ۲۴

جزاءه سورة والعٰديٰت مكية او مدنية احدى عشرة اٰية بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

وَالْعٰدِيٰتِ الخيل تعدو في الغزو وتضبح ضَبْحًا ۙ هو صوت اجوافها اذا عدت فَالْمُوْرِيٰتِ الخيل تورى النار قَدْحًا ۙ بحوافرها اذا سارت في الارض ذات الحجارة بالليل فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا ۙ الخيل تغير على العدو وقت الصبح باغارة اصحابها فَاَثَرْنَ هيجن بِهٖ بمكان عدوهن او بذلك الوقت نَقْعًا ۙ غبارا بشدة حركتهن فَوَسَطْنَ بِهٖ بالنقع جَمْعًا ۙ من العدو اي صرن وسطه وعطف الفعل على الاسم لانه في تاويل الفعل اي واللاتي عدون فاورين فاغرن اِنَّ الْاِنْسَانَ اي الكافر لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ ۚ لكفور يجحد نعمه تعالى وَاِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ اي كنوده لَشَهِيْدٌ ۚ يشهد على نفسه بصنعه وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ اي المال لَشَدِيْدٌ ؕ اي لشديد الحب له فيبخل به اَفَلَا يَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ اُثير واخرج مَا فِي الْقُبُوْرِ ۙ من الموتى اي بعثوا وَحُصِّلَ بين وافرز مَا فِي الصُّدُوْرِ ۙ القلوب من الكفر والايمان اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيْرٌ ۧ لعالم فيجازيهم على كفرهم اعيد الضمير جمعا نظرا لمعنى الانسان وهذه الجملة دلت على مفعول يعلم اي انا نجازيه وقت ما ذكر وتعلق خبير بيومئذ وهو تعالى خبير دائما لانه يوم المجازاة ع ۲۵

سورة القارعة مكية ثمان اٰيات بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اَلْقَارِعَةُ ۙ اي القيامة التي تقرع القلوب باهوالها مَا الْقَارِعَةُ ۚ تهويل لشانها وهما مبتدا وخبر خبر القارعة وَمَآ اَدْرٰىكَ اعلمك مَا الْقَارِعَةُ ۚ زيادة تهويل لها وما الاولى مبتدا وما بعدها خبره وما الثانية وخبرها في محل المفعول الثاني لادرى يَوْمَ ناصبه دل عليه القارعة اي تقرع يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ۙ كغوغاء الجراد المنتشر يموج بعضهم في بعض للحيرة الى ان يدعوا للحساب وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ؕ كالصوف المندوف في خفة سيرها حتى تستوي مع الارض فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ ۙ بان رجحت حسناته على سيئاته فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ؕ في الجنة اي ذات رضا بان يرضاها اي مرضية له وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ ۙ بان رجحت سيئاته على حسناته فَاُمُّهٗ فمسكنه هَاوِيَةٌ ؕ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا هِيَهْ ؕ اي ما هاوية هي نَارٌ حَامِيَةٌ ۧ شديدة الحرارة وهاء هيه للسكت تثبت وصلا ووقفا وفي قراءة تحذف وصلا ع ۲۶

سورة التكاثر مكية ثمان اٰيات بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اَلْهٰىكُمُ شغلكم عن طاعة الله التَّكَاثُرُ ۙ التفاخر بالاموال والاولاد والرجال حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ؕ

١ه قوله فمن يعمل مثقال ذرة آه تفصيل للواو في قوله ليروا اعمالهم قال مقاتل نزلت في رجلين احدهما كان ياتيه السائل فيستقل ان يعطيه التمرة والكسرة والجوزة وكان الآخر يتهاون بالذنب اليسير كالكذبة والغيبة والنظرة ويقول انما وعد الله تعالى النار على الكبائر فنزلت هذه الآية لترغيبهم في القليل من الخير يعطونه ولهذا قال عليه الصلوة والسلام اتقوا النار ولو بشق تمرة فمن لم يجد فبكلمة طيبة ولتحذرهم اليسير من الذنب ولهذا قال صلى الله عليه وسلم لعائشة اياك ومحقرات الذنوب فان لها من الله طالبا ۱۲ صاوی ٢ه قوله ير ثوابه وقد يجوز ان يكون ما روي من الآثار والاخبار في بطلان خيرات الكفار محمول على انه لا يكون نجاة له من النار ولكن تخفف عنه العقوبة التي يستوجبه على جناية ارتكبها سوى الكفر ۱۲ ك ٣ه قوله مكية اي في قول ابن مسعود وغيره وقوله او مدنية اي في قول ابن عباس وغيره ويؤيده انه عليه السلام بعث خيلا فمضى شهر لم ياته منهم خبر فنزلت اعلاما له بما حصل منهم ۱۲ صاوی ٤ه قوله والعاديات اقسم سبحانه تعالى باقسام ثلثة تعظيما للمقسم به وتشنيعا على امور ثلثة على المقسم عليه والعاديات جمع عادية وهي الجارية بسرعة من العدو وهو المشي بسرعة ۱۲ صاوی ٥ه قوله تضبح يشير الى ان ضبحا مصدر منصوب بفعله المحذوف الواقع حالا منها ۱۲ ٦ه قوله اذا عدت وعبارة غيره اذا عدون العدو وهو بالفارسية دويدن في الصراح عدو دويدن عدو عدوان سخت دويدن ۱۲ ٧ه قوله فالموريات قدحا الايراء اخراج النار والقدح الضرب فان الخيل يضربن بحوافرهن وسنابكهن الحجارة فيخرجن منها نارا وبالفارسية پس قسم باسپان آتش برارنده بانكه نعل خود سنگ را بزنند وانتصاب قدحا كانتصاب ضبحا ۱۲ ٨ه قوله قدحا القدح الضرب والسك في اعرابه الوجوه السابقة اي يقدح قدحا فظاهر لفظ المفسر انه منصوب بالموريات فان الايراء يدل على القدح ويحتمل ان يكون تمييزا ۱۲ ك ٩ه قوله فالمغيرات صبحا بالفارسية پس قسم باسپان غارت كننده بوقت صبح ۱۲ ١٠ه قوله صبحا الخ منصوب على الظرفية وتخصيص الصبح لان الاغارة كانت معتادة فيه ۱۲ ك ١١ه قوله او بذلك الوقت الخ يشير الى ان الباء ظرفية وان الضمير الى مكان او الى الوقت باعتبار ولان السياق عليه وقد يجعل الضمير للاغارة فالباء سببية او للملابسة ۱۲ ك ١٢ه قوله فوسطن به جمعا اي توسطن في ذلك الوقت من جموع الاعداء اي دخل في وسطهم ۱۲ روح ١٣ه قوله لكفور اي فيقال كند النعمة اي كفرها وبابه دخل وفي الحديث الكنود الذي ياكل وحده ويمنع رفده اي عطاؤه ويضرب عبده وقال ذو النون المصري الهلوع والكنود هو الذي اذا مسه الشر جزوع واذا مسه الخير منوع ۱۲ صاوی ١٤ه قوله لحب الخير المال فان قلت سمى الله جنس المال خيرا وعسى ان يكون خبيثا وحراما قلت انما سماه خيرا جريا على العادة فانهم كانوا يعدون المال خيرا ۱۲ ١٥ه قوله بين وافرز اصل معنى التحصيل كما ذكره الراغب اخراج اللب من القشر كاخراج البر من التبن والذهب من المعدن وهو يستلزم الافراز والتبيين ۱۲ ك ١٦ه قوله من الكفر والايمان او عمل الخير والشر مطلقا وتخصيص عمل القلب لانه الاصل وهذه الجملة دلت على مفعول يعلم اي انا نجازيه وقت ما ذكر وقرئ ان بفتح الهمزة وخبير بلا لام فيكون مفعولا ليعلم ۱۲ كمالين ١٧ه قوله دلت على مفعول يعلم اي المحذوف الذي هو عامل في اذا فهي مستانفة دالة على المفعول المحذوف ۱۲ جمل ١٨ه قوله وتعلق خبير بيومئذ الخ جواب عن سوال وهو كيف قال ذلك مع انه تعالى خبير بهم في كل زمان وحاصل الجواب ان معناه ان ربهم تعالى مجازيهم يومئذ على اعمالهم فيجوز بالعلم او معناه عالم بعلم موجب للجزاء متصلا به كما ينبئ عنه تقييده بذلك اليوم والا مطلق علمه تعالى محيط بما كان وما سيكون وفي الكبير وفائدة تخصيص ذلك الوقت في قوله يومئذ مع كونه عالما لم يزل انه وقت الجزاء وتقريره لمن الملك اليوم كانه لا حاكم يروج حكمه ولا عالم تروج فتواه ۱۲ ١٩ه قوله سورة القارعة الخ مناسبتها لما قبلها انه تعالى لما ذكر بعثرة القبور وختم السورة المتقدمة بقوله ان ربهم بهم يومئذ لخبير اتبعه باحوال القيمة كانه قيل وما ذلك اليوم فقيل هو القارعة ۱۲ صاوی ٢٠ه قوله وهما مبتدأ اي لفظ ما والقارعة مبتدأ وخبر وفي ابي السعود ما الاستفهامية خبر والقارعة مبتدأ لا بالعكس لما مر غير مرة ان محط الفائدة هو الخبر لا المبتدأ ولا ريب في ان مدار افادة الهول والفخامة ههنا هو كلمة ما لا القارعة وقوله خبر القارعة اي القارعة الاول ۱۲ ٢١ه قوله دل عليه القارعة آه ولا يجوز ان يكون العامل لفظ القارعة الاول للفصل بينهما بالخبر ولا يجوز ان يكون العامل لفظ القارعة الثاني والثالث لانه لا يلتئم الظرف معه من حيث المعنى فتعين ان يكون ناصبه محذوفا دلت عليه القارعة اي تقرع القلوب يوم يكون الناس وكالفراش خبر ليكون الناقصة اي يكون الناس مشبهين بالفراش او حال من فاعل يكون التامة اي يوجدون ويحشرون حال كونهم مشبهين بالفراش وفي تشبيه الناس بالفراش مبالغات شتى منها الطيش الذي يلحقهم وانتشارهم في الارض وركوب بعضهم بعضا والكثرة والضعف والتذلل واجابة الداعي من كل جهة والتطاير الى النار ۱۲ ج ٢٢ه قوله كالفراش فراشه پروانه چراغ صراح ومثله في القاموس ۱۲ ٢٣ه قوله كغوغاء الجراد المنتشر في القاموس الغوغاء الجراد بعد ان ينبت جناحه او المعروف ان الفراش يشبه الذباب عادته ان يلقي نفسه في النار اذا راى ضوء النار ۱۲ ك ٢٤ه قوله وتكون الجبال الخ انما جمع بين حال الناس وبين حال الجبال تنبيها على ان تلك القارعة اثرت في الجبال العظيمة الصلبة حتى تصير كالعهن المنفوش مع كونها غير مكلف فكيف حال الانسان الضعيف الذي هو مقصود بالتكليف والحساب ۱۲ ٢٥ه قوله كالصوف المندوف صوف پشم گوسپند ومندوف پنبه زده كذا في الصراح ۱۲ ٢٦ه قوله فاما من ثقلت موازينه موازين جمع موزون وهو العمل الذي له وزن وخطر عند الله او جمع ميزان وثقلها رجحانها لان الحق ثقيل والباطل خفيف والجمع للتعظيم او لان لكل مكلف ميزانا او لاختلاف الموزونات وكثرتها قال ابن عباس رضي الله عنهما انه ميزان له لسان وكفتان لا يوزن فيه الا الاعمال قالوا توضع فيه صحف الاعمال او تبرز الاعمال العرضية بصور جوهرية مناسبة لما في الحسن والقبح يعني يؤتى بالاعمال الصالحة على صورة حسنة وبالاعمال السيئة على صورة سيئة فتوضع في الميزان اي فمن ترجح مقادير حسناته فهو في عيشة راضية من قبيل الاسناد الى السبب لان العيش سبب الرضى وقال بعضهم راضية اي ذي رضى صاحبها عنها ۱۲ كرخي ٢٧ه قوله اي ذات رضا الخ يشير الى ان الكلمة للنسب وقد يجعل بمعنى المفعول واهل المعاني يذكرونها مثالا للاسناد المجازي ۱۲ ك ٢٨ه قوله بان رجحت سيئاته على حسناته اي واولى اذا عدمت حسناته راسا ان قلت ان ظاهر الآية يقتضي ان المؤمن العاصي اذا زادت سيئاته على حسناته تكون امه هاوية واجيب بان ذلك لا يدل على خلوده فيها بل ان عامله ربه بالعدل ادخله النار بقدر ذنوبه ثم تخرج منها الى الجنة فقوله فامه هاوية يعني ابتداء ان عامله بالعدل وهذا ما درج عليه المفسر وقيل المراد بخفة الموازين خلوها من الحسنات بالكلية وتلك موازين الكفار والمراد بثقل الموازين خلوها من السيئات بالكلية او وجود سيئات قليلة لا توازي الحسنات وبقي قسم ثالث هو من استوت حسناته وسيئاته وحكمه انه يحاسب حسابا يسيرا او يدخل الجنة والحاصل ان من وجدت له حسنات فقط او زادت على سيئاته فهو في الجنة بغير حساب ومن استوت حسناته وسيئاته فهو يحاسب حسابا يسيرا او يدخل الجنة ومن زادت سيئاته على حسناته فهو تحت المشيئة ان شاء عفا عنه وان شاء عذبه بقدر جرمه ثم يدخل الجنة ومن وجدت له سيئات فقط وهو الكافر فماواه النار خالدا فيها نسئل الله السلامة ۱۲ صاوی ٢٩ه قوله فمسكنه الخ يشير الى ان الام بمعنى المسكن لانها تسكن الولد وتقره وماواه ۱۲ ك ٣٠ه قوله للسكت الخ وعبارة ابي السعود وغيره والهاء للسكت والاستراحة وهو الوقف اذا وصل القاري حذفها وقيل حقها ان لا يدرج لئلا يسقطها الادراج لانها ثابتة في المصحف وقد اجيز اثباتها مع الوصل ۱۲ ٣١ه قوله سورة التكاثر اي السورة التي ذكر فيها التكاثر ومناسبتها لما قبلها انه لما ذكر احوال القيامة ذم اللاهين والمشتغلين عنها ۱۲

بان متم فدفنتم فيها او عددتم الموتى تكاثرا كلا ردع سوف تعلمون ○ ثم كلا سوف تعلمون ○ سوء
عاقبة تفاخركم عند النزع ثم في القبر كلا حقا لو تعلمون علم اليقين ⓛ اي علما يقينا عاقبة التفاخر ما
اشتغلتم به لترون الجحيم ○ النار جواب قسم محذوف وحذف منه لام الفعل وعينه والقي حركتها
على الراء ثم لترونها تاكيد عين اليقين ○ مصدر لان رأى وعاين بمعنى واحد ثم لتسئلن حذف منه
نون الرفع لتوالي النونات وواو الضمير الجمع لالتقاء الساكنين يومئذ يوم رؤيتها عن النعيم ○ ما
يلتذ به في الدنيا من الصحة والفراغ والامن والمطعم والمشرب وغير ذلك

سورة والعصر مكية او مدنية ثلاث ايات

بسم الله الرحمن الرحيم ○ والعصر ○ الدهر او ما بعد
الزوال الى الغروب او صلاة العصر ان الانسان الجنس لفي خسر ○ في تجارته الا الذين امنوا و
عملوا الصلحت فليسوا في خسران وتواصوا اوصى بعضهم بعضا بالحق ○ اي الايمان وتواصوا
بالصبر ○ على الطاعة وعن المعصية

سورة الهمزة مكية او مدنية تسع ايات

بسم
الله الرحمن الرحيم ○ ويل كلمة عذاب او واد في جهنم لكل همزة لمزة ○ اي كثير الهمز واللمز اي
الغيبة نزلت في من كان يغتاب النبي صلى الله عليه وسلم والمؤمنين كامية بن خلف والوليد بن المغيرة
وغيرهما الذي جمع بالتخفيف والتشديد مالا وعدده ○ احصاه وجعله عدة لحوادث الدهر
يحسب لجهله ان ماله اخلده ○ جعله خالدا لا يموت كلا ردع لينبذن جواب قسم محذوف
اي ليطرحن في الحطمة ○ التي تحطم كل ما القي فيها وما ادرك اعلمك ما الحطمة ○ نار الله
الموقدة ○ المسعرة التي تطلع تشرف على الافئدة ○ القلوب فتحرقها والمها اشد من الم
غيرها للطفها انها عليهم جمع الضمير رعاية لمعنى كل مؤصدة ○ بالهمزة وبالواو بدله مطبقة
في عمد بضم الحرفين وبفتحهما ممددة ○ صفة لما قبله فتكون النار داخل العمد

سورة الفيل مكية خمس ايات

بسم الله الرحمن الرحيم ○ الم تر استفهام تعجيب اي اعجب كيف فعل ربك باصحب
الفيل ○ هو محمود واصحابه ابرهة ملك اليمن وجيشه بنى بصنعاء كنيسة ليصرف اليها الحاج من مكة
فاحدث رجل من كنانة فيها ولطخ قبلتها بالعذرة احتقارا بها فحلف ابرهة ليهدمن الكعبة فجاء مكة
بجيشه على افيال مقدمها محمود فحين توجهوا لهدم الكعبة ارسل الله عليهم ما قصه في قوله الم
يجعل اي جعل كيدهم في هدم الكعبة في تضليل ⓛ خسار وهلاك وارسل عليهم طيرا ابابيل ○

---

١ قوله بان متم فدفنتم فيها اي فيقال زار قبره اذا مات ودفن والمعنى الهاكم حرصكم على تكثير اموالكم عن طاعة ربكم حتى اتاكم الموت وانتم على ذلك ولا يقال ان الزيارة تكون ساعة وتنقضي والميت يمكث في قبره لانا نقول ان الموتى يرتحلون من القبور للحساب فكان مدة مكثه في قبره زيارة له والمقابر جمع مقبرة بتثليث الباء وهي المحل الذي تدفن فيه الاموات ١٢ صاوي ٢ قوله او عددتم الموتى تفسير ثان للزيارة فعبر عن بلوغهم ذكر الموتى بزيارة المقابر تهكما بهم وعليه فزيارة المقابر كناية عن الانتقال من ذكر الاحياء الى ذكر الاموات تفاخرا وانما كان تهكما لان زيارة القبور شرعت لتذكر الموت ورفض حب الدنيا وترك المباهات والتفاخر وهؤلاء عكسوا حيث جعلوا زيارة القبور سببا لمزيد القساوة والاستغراق في حب الدنيا فالحاصل لوجهين راجع الى ان المراد بالزيارة اما الانتقال الى الموت او الانتقال من ذكر الاحياء الى ذكر الاموات والتفاخر بهم ومن ذلك ما يفعله اهل زماننا من زخرفة النعوش والقبور وما تبع ذلك مما هو مذموم شرعا وطبعا واما ذكر مكارم الاخلاق والطاعات فيجوز ان لم يكن على وجه التعجب بل على سبيل التحدث بالنعم او ليقتدي به ١٢ صاوي ٢ قوله او عددتم الموتى الخ يعني زرتم المقابر وعددتم في المقابر من موتاكم مدارك وقال في الكبير في تفسير الآية وجوه احدها الهكم التكاثر بالعدد وروي انها نزلت في بني سهم وبني عبد مناف تفاخروا ايهم اكثر فكان هو عبد مناف اكثر فقال بنو سهم عدوا مجموع احيائنا واموتنا مع مجموع احيائكم واموتكم ففعلوا فزاد بنو سهم فنزلت الآية وهذه الرواية مطابقة لظاهر القرآن لان قوله تعالى حتى زرتم المقابر يدل على انه امر مضى فكانه تعالى يعجبهم من انفسهم ويقول هب انكم اكثر منهم عددا فماذا ينفع ١٢ ٣ قوله عاقبة التفاخر بيان لمفعول العلم وقوله ما اشتغلتم به جواب لو ١٢ جمل ٤ قوله جواب القسم محذوف اي قوله لترون جواب قسم محذوف والقسم لتوكيد الوعيد مدارك وليس جوابا للولا لانه محقق الوقوع فلا يعلق وقوله وحذف منه لام الفعل وعينه لان اصله لترايون فلام الفعل هي الياء وعين الفعل هي الهمزة ١٢ ٥ قوله لتسئلن الخ قال الجمهور السلف بان السوال سوال امتنان لا توبيخ كذا يقال عن ابن عباس وغيره ١٢ك ٦ قوله الدهر كذا روي عن ابن عباس وانما اقسم به لان فيه عبرة للناظرين ولاشتماله على الاعاجيب الدالة على كمال قدرته وحكمته ١٢ك ٧ قوله او ما بعد الزوال الخ اي او آخر ساعة عن ساعات النهار وانما اقسم به لانه خلق فيه اصل البشر آدم عليه السلام ١٢ ٨ قوله ان الانسان لفي خسر قال في الكبير الالف واللام في الانسان يحتمل ان تكون للجنس وان تكون للعهد فلهذا ذكر المفسرون فيه قولين الاول ان المراد منه الجنس ويدل على هذا القول استثناء الذين امنوا من الانسان والقول الثاني المراد منه شخص معين قال ابن عباس رضي الله عنه يريد جماعة من المشركين كالوليد بن المغيرة والعاص بن وائل والاسود بن المطلب وقال مقاتل نزلت في ابي لهب وفي خبر مرفوع انه ابو جهل روي ان هؤلاء كانوا يقولون ان محمدا لفي خسر فاقسم تعالى ان الامر بالضد مما يتوهمون ١٢ ٩ قوله في تجارته الخ الخسران ذهاب راس مال التجارة وخسران الانسان في تضييع عمره الذي هو راس ماله بصرفه فيما لا يعنيه وعن بعضهم انه قال فهمت معنى سورة العصر عن بائع ثلج يقول ارحموا على من راس ماله يذاب ١٢ كمالين ١٠ قوله وعملوا الصلحت اي امتثلوا المامورات واجتنبوا المنهيات واعلم انه تعالى حكم بالخسران على جميع الناس الا من اتى بهذه الاشياء الاربعة وهي الايمان والعمل الصالح والتواصي بالحق والتواصي بالصبر والحكمة في ذلك ان هذه الامور اشتملت على ما يخص الانسان نفسه وهو الايمان والعمل الصالح وما يخص غيره هو التواصي بالحق وبالصبر فاذا اجتمع ذلك فقد قام بحق الله وحق عباده ١٢ صاوي ١١ قوله اي الايمان او القرآن او كل خير من اعتقاد او عمل او الحق الثابت الذي لا يصح انكاره ١٢ك ١٢ قوله وتواصوا بالصبر آه كررا الفعل لاختلاف المفعولين وتخصيص هذا التواصي بالذكر مع اندراجه تحت التواصي بالحق لابراز كمال الاعتناء به او لان الاول عبارة عن رتبة العبادة التي هي فعل ما يرضى به الله تعالى والثاني عبارة عن رتبة العبودية التي هي الرضا بما فعل الله فان المراد بالصبر ليس مجرد حبس النفس عما تتوق اليه من فعل وترك بل هو تلقي ما ورد منه تعالى بالقبول والرضى به ظاهرا او باطنا ١٢ ج ١٣ قوله على الطاعة اي والصبر على المصائب يدخل في الاخير لان الجزع معصية ١٢ك ١٤ قوله سورة الهمزة الخ مناسبتها لما قبلها انه لما كان الانسان لفي خسر بين في هذه حال الخاسرين ومآلهم ١٢ صاوي ١٥ قوله ويل بالفارسية يعني وائے ١٢ روح ١٦ قوله لكل همزة لمزة في القاموس الهامز والهمزة الغماز واللمزة العياب للناس او الذي يعيبك في وجهك والهمزة من يعيبك في الغيب انتهى ١٢ ١٧ قوله احصاه اي فهو من العدد اي عده مرة بعد اخرى ١٢ك ١٨ قوله وجعله عدة هكذا في النسخ ولعل الواو بمعنى او لانهما قولان في التفاسير وعبارة الخازن اي احصاه فهو ماخوذ من العدد وقيل هو من العدة اي استعده وجعله ذخيرة وعونا من الجمل ١٢ ١٩ قوله يحسب ان ماله الخ يجوز ان يكون مستانفا استينافا بيانيا واقعا في جواب سوال كانه قيل ما باله يجمع المال ويهتم به ويجوز ان يكون حالا من فاعل جمع واخلده ماض معناه المضارع اي يخلده اي يظن لجهله ان ماله يخلده اي يوصله الى رتبة الخلود في الدنيا فيصير خالدا فيها ١٢ ج ٢٠ قوله جواب قسم محذوف اي والله ليطرحن ١٢ ابو السعود ٢١ قوله تحطم حطم شكستن وحطمة دوزخ كذا في الصراح ١٢ ٢٢ قوله القلوب فتحرقها اي تعلوا اوساط القلوب وتغشاها فان الفؤاد وسط القلب متصل بالروح يعني ان تلك النار تحطم العظام وتاكل اللحوم وتدخل في اجواف اهل الشهوات وتصل الى صدورهم وتستولي على افئدتهم ١٢ روح ٢٣ قوله للطفها الخ اي ولذلك خصها بالذكر او لانها محل العقائد الزائغة ١٢ كما ٢٤ قوله مطبقة اي مطبقة ابوابها عليهم ١٢ روح ٢٥ قوله في عمد ممددة جمع عمود كما في القاموس اي حال كونهم موثقين في اعمدة وممددة من التمديد بالفارسية كشيدن اي ممدودة ١٢ روح ٢٥ قوله في عمد قرا الاخوان وابو بكر بضمتين جمع عمود نحو رسول ورسل وقيل جمع عماد نحو كتاب وكتب وروي عن ابي عمرو الضم والسكون وهو تخفيف لهذه القراءة والباقون عمد بفتحتين فقيل اسم جمع لعمود وقيل بل هو جمع له وقال ابو عبيدة هو جمع عماد وفي عمد يجوز ان يكون حالا من الضمير في عليهم اي موثقين وان يكون خبر المبتدأ مضمر اي هم في عمد وان يكون صفة لمؤصدة قال ابو البقاء يعني فتكون النار داخل العمد ١٢ ج ٢٦ قوله الم تر الخطاب لرسول الله صلى الله عليه وسلم وهو وان لم يشهد تلك الواقعة لكن شاهد آثارها وسمع اخبارها فكانه رآها بيضاوي وفي ابي السعود وغيره والرؤية علمية ١٢ ٢٧ قوله هو محمود وهو الفيل الاعظم وكنيته ابو عباس ونسبوا اليه لانه كان مقدمهم ١٢ روح ٢٨ قوله ابرهة اي ابرهة بن الصباح الاشرم وقوله بصنعاء وهو بلد باليمن وقوله لطخ لطخ آلودن كذا في الصراح وقوله بالعذرة عذرة بالكسر پليدي مردم وستور وغير آن ١٢ صراح ٢٨ قوله ابرهة بفتح الهمزة وسكون الموحدة معناه بالحبشة الابيض الوجه ١٢ك ٢٩ قوله كنيسة اي معبدا ليصرف الحاج ليهان مكة ١٢ك ٣٠ قوله ابابيل كاساطير وعباديد في القاموس ابابيل فرق جمع بلا واحد ١٢ك ٣١ قوله طيرا ابابيل آه قال سعيد بن جبير كانت طيرا من السماء لم ير قبلها ولا بعدها مثلها وقالت عائشة رضي الله عنها هي اشبه شيء بالخطاطيف وقيل بل كانت اشباه الوطاوط حمرا او سودا وقيل انها العنقاء المغرب التي تضرب بها الامثال القرطبي ولما تم هلاكهم رجعت الطير من حيث جاءت آه خازن ١٢ جمل ⁂

ع الحالين قال فى البيضاوى اى فيما يستقبل فان لا لاتدخل الا على مضارع بمعنى الاستقبال كما ان ما لاتدخل الا على مضارع بمعنى الحال والبضانى روح البيان اى فيما يستقبل لان لا لاتدخل غالبا الا على مضارع فى معنى الاستقبال كما ان ما لاتدخل الا على مضارع

۱ھ قوله كعجول وجمعه عجاجيل وقوله ومفتاح وجمعه مفاتيح وقوله وسكين وجمعه سكاكين ١٢ ك ۲ھ قوله وداسته الخ من الدوس كذا فى نسخ الكتاب وفى سائر التفاسير فراثته بالراء والثاء المثلثة من الروث اى جعله روثا ١٢ ك ۲ھ قوله وداسته بالفارسية پامال كرد وراثه فى الصراح دوس كوفتن خرمن بپائے وفى الجمل وصوابه وراثته اى القته روثا وفى حاشية البيضاوى ومعنى راثته اى اخرجه من دبرها ١٢ ۳ھ قوله من الحمصة حمصة بالفارسية نخود وقوله يخرق البيضة بيضة بالفارسية خود ١٢ صراح ۴ھ قوله عام مولد النبى اى قبل مولده بخمسين يوما آه قرطبى وهذا هو القول الاصح فانهم يقولون ولد عام الفيل ويجعلونه تاريخا لمولده وقيل كان عام الفيل قبل ولادته صلى الله عليه وسلم باربعين سنة وقيل بثلاث وعشرين سنة ١٢ جمل ۵ھ قوله سورة قريش الخ اى السورة التى ذكر فيها الامتنان على قريش تذكيرهم بنعم الله ليوحدوه ويشكروه ١٢ صاوى ۶ھ قوله لايلاف آه فى متعلق هذه الآية اوجه احدها انه ما فى السورة قبلها من قوله فجعلهم كعصف ماكول قال الزمخشرى وهذا بمنزلة التضمين فى الشعر وهو ان يتعلق معنى البيت الذى قبله تعلقا لا يصح الا به وهما فى مصحف ابى سورة واحدة بلا فصل وعن عمر انه قرأهما فى الركعة الثانية من المغرب وقرأ فى الاولى بسورة والتين آه وعلى هذا ذهب ابو الحسن الاخفش الا ان الحوفى قال ورد هذا القول جماعة بانه لو كان كذلك لكان لايلاف بعض سورة الم تر وفى اجماع الجميع على الفصل بينهما ما يدل على عدم ذلك الثانى انه مضمر تقديره فعلنا ذلك اى اهلاك اصحاب الفيل لايلاف قريش وقيل تقديره اعجبوا الايلاف قريش رحلة الشتاء والصيف وتركهم عبادة رب هذا البيت الثالث انه قوله فليعبدوا وانما دخلت الفاء لما فى الكلام من معنى الشرط اى فان لم يعبدوه لسائر نعمه فليعبدوه لايلافهم فانها اظهر نعمه عليهم ١٢ جمل ۷ھ قوله لايلاف قريش ايلافهم رحلة الشتاء والصيف بالفارسية برای الفت دادن قریش یعنی الفت دادن ایشان بسفر زمستان وتابستان متعلق بقوله تعالى فليعبدوا رب هذا البيت ١٢ بيضاوى ۸ھ قوله تاكيدا اى لما قبله الظاهر جعله بدلا عنه كما فى سائر التفاسير اطلق الايلاف ثم ابدل المقيد بالمفعول عنه للتعظيم ١٢ ك ۹ھ قوله الف اى بزنة افعل من الالفة المعروفة كامن ايمانا ١٢ ك ۱۰ھ قوله رحلة الشتاء الى اليمن لان هواءها حار والرحلة مفعول لايلافهم وقد يجعل لايلاف بمعنى العهد فى الرحلة منصوب بنزع الخافض اى للرحلة او على الرحلة قال فى الغربين معنى يؤالف يعاهد ويصالح وفعله آلف على زنة فاعل ومصدره الاف بغير ياء وقد يكون الفعل منه آلف على وزن افعل ومنه يعلم وجه القراءة بالياء وعدمها كما هو قراءة ابن عامر قال والايلاف عهود كان بينهم وبين الملوك كان هاشم يؤالف الى ملك الشام والمطلب الى اليمن ونوفل وعبد شمس يؤالفان ملك مصر والحبشة وفى القاموس الايلاف فى التنزيل العهد اخذها هاشم من ملك الشام وكان يؤالف الى الشام وعبد شمس الى الحبشة والمطلب الى اليمن ونوفل الى فارس وكان تجار قريش يختلفون الى هذه الامصار بحبال هذه الاخوة فلا يتعرض لهم وكان كل اخ منهم اخذ حبلا من ملك ناحية سفره امانا له واللام للتعجب اى اعجبوا الايلاف قريش ١٢ ك ۱۰ھ قوله والصيف الخ وكان الاصل رحلتى الشتاء والصيف على لفظ التثنية الا انه افرد الرحلة لامن اللبس ١٢ ك ۱۱ھ قوله وهم ولد النضر بن كنانة او فهر بن مالك قولان لقبوا بذلك لكسبهم المال وجمعهم بالتجارة والقرش التكسب والجمع يقال فلان يقرش بعياله ويقترش اى يجمع وهم كانوا تجارا حراصا على جمع المال وعن ابن عباس سموا بذلك باسم دابة بحرية عظيمة فى البحر لا تترك الشئ من الغث والسمين الا اكله وهى تاكل ولا تؤكل وتعلو ولا تعلى كذا فى المعالم وفى القاموس قرشه يقرشه قطعه وجمعه من ههنا وههنا وضم بعضه الى بعض ومنه قريش لتجمعهم الى الحرم او لانهم كانوا يتقرشون البياعات فيشترونها او لان النضر بن كنانة اجتمع فى ثوبه يوما فقالوا تقرش او لانه جاء الى قومه فقالوا كانه جمل قرش اى شديد او لانهم كانوا يفتشون الحاج فيسدون خلتها او سميت بمصغر القرش وهو دابة بحرية يخافه دواب البحر كلها ١٢ ك ۱۲ھ قوله لعدم الزرع ايضا امنهم من خوف الجذام فلا يصيبهم ببلدتهم الجذام وامنهم من خوف ان تكون الخلافة فى غيرهم ١٢ كبير ۱۳ھ قوله وخافوا جيش الفيل وهذا وجه مناسبة هذه السورة لما قبلها ١٢ جمل ۱۴ھ قوله او نصفها ونصفها اى نصفها الاول نزل بمكة فى العاص بن وائل والثانى بالمدينة فى عبد الله بن ابى ابن سلول المنافق وعلى القول بان جميعها مكى تكون توبيخا للكفار بمكة كالعاص بن وائل واضرابه وتسميتهم المصلين بانها مفروضة عليهم وعلى القول بانه مدنى تكون توبيخا للمنافقين الكائنين فى المدينة كعبد الله بن ابى واضرابه وتكذيبهم بالدين باعتبار باطنهم والعبرة على كل بعموم اللفظ لا بخصوص السبب فالوعيد المذكور لمن اتصف بتلك الاوصاف ١٢ صاوى ۱۵ھ قوله اى هل عرفته الخ يعنى ان الرؤية علمية بمعنى المعرفة الذى يتعدى الى المفعول واحد ١٢ ك ۱۶ھ قوله بتقدير هو بعد الفاء وهذا التقدير ليس بلازم بل يجوز جعل اسم الاشارة مبتدا والموصوف خبره وعلى كل فالجملة اسمية فلذا قرنت بها الفاء الواقعة فى جواب الشرط المقدر كما قدره الشارح ١٢ جمل ۱۷ھ قوله يدع اليتيم الخ الدع الدفع بالعنف والجفوة جمل منع المعروف والاقدام على ايذاء الضعيف علم التكذيب بالجزاء ١٢ ك ۱۸ھ قوله بعنف عنف بالضم درشتى ودرشتى نمودن ١٢ صراح ۱۹ھ قوله الذين هم آه يجوز ان يكون مرفوع المحل وان يكون منصوبه وان يكون مجروره تابعا نعتا او بدلا او بيانا وكذلك الموصول الثانى الا انه يحتمل ان يكون تابعا للمصلين وان يكون تابعا للموصول وقوله يراءون اصله يرائيون كيقاتلون ومعنى المراءاة ان المرائى يرى الناس عمله وهم يرونه الثناء عليه فالمفاعلة فيها واضحة وقد تقدم تحقيق ذلك ١٢ جمل ۲۰ھ قوله غافلون يؤخرونها عن وقتها بيان لوجه الغفلة كذا اخرجه ابن جرير عن سعد بن ابى وقاص مرفوعا وعن ابن عباس هم المنافقون يتركون الصلوة فى السر يصلونها فى العلانية وعن الحسن قال الحمد لله الذى قال عن صلوتهم ولم يقل فى صلوتهم فان السهو فى الصلوة لا يخلو عنه مسلم بوسوسة شيطان او حديث نفس ١٢ ك ۲۱ھ قوله كالابرة والفاس والقدر والقصعة اخرج النسائى عن ابن مسعود كنا نعد الماعون على عهده صلعم عارية الدلو والقدر زاد البزار والفاس ولابن ابى حاتم بلفظ الماعون منع الدلو واشباه ذلك ولابن ابى حاتم عن عكرمة راس الماعون زكوة المال وادناه المنخل والدلو والابرة وقيل الماعون ما لا يحل المنع عنه مثل الملح والنار والماعون فاعول من المعن بمعنى الشئ الحقير يقال ماله معن اى شئ قليل قاله قطرب كما نقل عنه البغوى وغيره هو مفعول من اعانه فنقلب وتصرف فيه ١٢ ك ۲۲ھ قوله مكية اى فى قول ابن عباس والكلبى ومقاتل والجمهور وقوله او مدنية اى فى قول الحسن وعكرمة ومجاهد وقتادة والمشهور الاول ويؤيده سبب النزول وهو ان العاص بن وائل السهمى تلاقى مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فى المسجد عند باب بنى سهم فتحدثنا وناس من صناديد قريش جلوس فى المسجد فلما دخل قالوا له من الذى تحدثت معه فقال ذلك الابتر يعنى به النبى صلى الله عليه وسلم وكان قد توفى ولده القاسم فلما قال تلك المقالة نزلت السورة تسلية وتبشيرا له صلى الله عليه وسلم ١٢ صاوى ۲۳ھ قوله هو نهر فى الجنة الخ روى مسلم عن انس انه صلعم قال اتدرون ما الكوثر قلنا الله ورسوله اعلم قال فانه نهر وعدنى ربى هو حوض ترد عليه امتى يوم القيمة الحديث وهذا يشعر بان الحوض هو النهر فان قلت الحوض فى الموقف والنهر فى الجنة قلنا الصحيح كما قال القرطبى ان للنبى صلعم حوضين احدهما فى الموقف على الصراط والآخر داخل الجنة وكل منهما يسمى كوثرا ويبتنى عليه كلام المص وهو ظاهر حديث مسلم ١٢ ۲۴ھ قوله او الكوثر الخير الكثير فوعل من الكثرة كنوفل من النفل اسم بجوهر او صفة لكوثر وصيغته للمبالغة وموصوفه مقدر وهو الخير ١٢ ك ۲۵ھ قوله وانحر امر من النحر وهو فى الابل بمنزلة الذبح فى البقر والغنم ١٢ ۲۶ھ قوله نسكك اى هداياك وضحاياك وهو فى الابل بمنزلة الذبح فى البقر والغنم وخص الصلوة والنحر بالذكر لان الصلوة مجمع العبادات وعماد الدين والنحر فيه اطعام الطعام ولا شك انه قيام بحقوق العباد ففى تلك الخصلتين القيام بحقوق الله وحقوق عباده ١٢ صاوى ۲۷ھ قوله الابتر اى مقطوع الذنب فهذا استعارة شبه الولد والاثر الباقى بالذنب لكونه خلفه وعدمه لعدمه وقد بتر نسل كل من عادى من النبى صلعم وبقى على معاداته ١٢ ك ۲۸ھ قوله او المنقطع العقب عقب الرجل ولده وولد ولده صراح وعاقبت فرزند ١٢ صراح ۲۹ھ قوله نزلت اخرج ابن جرير والطبرانى عن ابن عباس ان قريشا دعت رسول الله صلى الله عليه وسلم الى ان يعطوه مالا فيكون اغنى اهل مكة وتزوجوه ما اراد من النساء فقالوا هذا لك يا محمد وكف عن شتم آلهتنا ولا تذكرها بسوء فان لم تفعل فانا نعرض عليك خصلة واحدة ولك فيها صلاح قال ما هى قالوا تعبد آلهتنا سنة ونعبد الهك سنة قال انظر ما ياتينى من ربى عز وجل من الوحى من عند الله فنزلت قل يا ايها

جماعات قيل لا واحد له وقيل واحده ابول او ابال او ابيل كعجول ومفتاح وسكين ترميهم بحجارة
من سجيل طين مطبوخ فجعلهم كعصف مأكول كورق زرع اكلته الدواب وداسته وافنته
اى اهلكهم الله تعالى كل واحد بحجره المكتوب عليه اسمه وهو اكبر من العدسة واصغر من الحمصة
يخرق البيضة والرجل والفيل ويصل الى الارض وكان هذا عام مولد النبى صلى الله عليه وسلم

سورة قريش مكية او مدنية اربع ايات بسم الله الرحمن الرحيم لايلف قريش
الفهم تاكيد وهو مصدر الف بالمد رحلة الشتاء الى اليمن ورحلة الصيف الى الشام فى
كل عام يستعينون بالرحلتين للتجارة على الاقامة بمكة لخدمة البيت الذى هو فخرهم وهم ولد
النضر بن كنانة فليعبدوا تعلق به لايلاف والفاء زائدة رب هذا البيت الذى اطعمهم من
جوع اى من اجله وامنهم من خوف اى من اجله وكان يصيبهم الجوع لعدم الزرع بمكة و
خافوا جيش الفيل

سورة الماعون مكية او مدنية او نصفها ونصفها ست او سبع
ايات بسم الله الرحمن الرحيم ارايت الذى يكذب بالدين بالحساب والجزاء اى هل عرفته او
لم تعرفه فذلك بتقدير هو بعد الفاء الذى يدع اليتيم اى يدفعه بعنف عن حقه ولا يحض نفسه
ولا غيره على طعام المسكين اى اطعامه نزلت فى العاص بن وائل او الوليد بن المغيرة فويل
للمصلين الذين هم عن صلاتهم ساهون غافلون يؤخرونها عن وقتها الذين هم يراءون
فى الصلوة وغيرها ويمنعون الماعون كالابرة والفاس والقدر والقصعة

سورة الكوثر مكية
او مدنية ثلاث ايات بسم الله الرحمن الرحيم انا اعطينك يا محمد الكوثر هو نهر فى
الجنة او هو حوضه ترد عليه امته او الكوثر الخير الكثير من النبوة والقران والشفاعة ونحوها فصل
لربك صلاة عيد النحر وانحر نسكك ان شانئك اى مبغضك هو الابتر المنقطع عن
كل خير او المنقطع العقب نزلت فى العاص بن وائل سمى النبى صلى الله عليه وسلم ابتر عند موت ابنه القاسم

سورة الكفرون مكية او مدنية ست ايات نزلت لما قال رهط من المشركين
للنبى صلى الله عليه وسلم تعبد الهتنا سنة ونعبد الهك سنة بسم الله الرحمن الرحيم
قل يايها الكفرون لا اعبد فى الحال ما تعبدون من الاصنام ولا انتم عابدون
فى الحال ما اعبد وهو الله تعالى وحده ولا انا عابد فى الاستقبال ما عبدتم ولا انتم

۱ قولہ فی الاستقبال ای ہذا فی قوم علم اللہ انہم لایؤمنون ابدا فاخبر نبیہ بذلک لتظہر شقاوتہم ۱۲ صاوی ۲ قولہ اذا جاء نصر اللہ الخ المجیٔ فی الاصل اسم لوجود النائب اذا حضر والمراد حصل وتحقق ففیہ استعارۃ تبعیۃ حیث شبہ حصول النصر عند حضور وقتہ بالمجیٔ ثم اشتق منہ لفظ جاء بمعنی حصل وعبر بالمجیٔ اشعارا بان الامور متوجہۃ من الازل الی اوقاتہا المعینۃ لہا وان ماقدرہ اللہ حصولہ فہو کالحاصل کانہ موجود حضر من غیبتہ واذا ظرف کما یستقبل من الزمان منصوب بسبح الواقع جوابہا وہی علی بابہا ان کانت السورۃ نزلت قبل الفتح فان کان النزول بعد الفتح فاذا بمعنی اذ متعلقۃ بمحذوف تقدیرہ اکمل اللہ الامر واتم النعمۃ علی العباد ۱۲ صاوی ۳ قولہ اذا جاء الخ العامل فی اذا الجزاء علی قول الاکثر ولا یمنع الفاء من العمل قبل الشرط ولیس اذا مضافا الیہ علی مذہب المحققین ۱۲ ک ۴ قولہ الفتح فتح مکۃ ویمکن ان یراد بالنصر ہو المراد الملکوتی والتائید القدسی بتجلیات الاسماء والصفات وبالفتح ہو الفتح المطلق الذی لافتح وراءہ وہو فتح باب الحضرۃ الالٰہیۃ الاحدیۃ والکشف الذاتی ولاشک ان الفتح الاول ہو فتح ملکوت الافعال فی مقام القلب بکشف حجاب حس النفس بافناء افعالہا فی افعال الحق والثانی ہو فتح جبروت الصفات فی مقام الروح بکشف حجاب خیالہا بافناء صفاتہا فی صفاتہ والثالث ہو فتح لاہوت الذات فی مقام السر بکشف حجاب وجودہا بافناء ذاتہا فی ذاتہ ومن حصل لہ ہذا النصر والفتح الباطنی حصل لہ النصر والفتح الظاہری ایضا لان النصر والفتح من باب الرحمۃ وعند الوصل الی نہایۃ النہایات لایبقی من السخط اثر اصلا ملخص من روح البیان ۱۲ ۵ قولہ واستغفرہ ای اطلب غفرانہ لتقتدی بک امتک فی المواظبۃ علی الایمان او استغفر ہضما لنفسک کما ذکرہ الخطیب وغیرہ روح ونبہ بہ علی ان العاقل اذا قرب اجلہ ینبغی ان یستکثر من التوبۃ ۱۲ ۶ قولہ یکثر ان یقول الخ روی عن عائشۃ رض انہا تقول وکان صلعم یکثر ان یقول فی رکوعہ سبحانک اللہم وبحمدک اللہم اغفرلی یتاول القرآن رواہ البخاری

المدۃ التی مکث النبی صلعم فیہا فی السحر اربعون لیلۃ او ستۃ اشہر او سنۃ روایات قال ابن حجر الاخیر ہو المعتمد وقد وجدناہ موصولا بالاسناد الصحیح ۱۲ ک

عَابِدُونَ فی الاستقبال مَا أَعْبُدُ ۝ علم اللہ منہم انہم لایؤمنون واطلاق ما علی اللہ علی جہۃ المقابلۃ لَكُمْ دِينُكُمْ الشرک وَلِيَ دِينِ ۝ الاسلام وہذا قبل ان یؤمر بالحرب وحذف یاء الاضافۃ السبعۃ وقفا ووصلا واثبتہا یعقوب فی الحالین

بفتح یاء نسب نافع وابن کثیر وحفص وسکونہا الباقون ۱۲ ک

سورۃ النصر مدنیۃ ثلاث آیات

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ۝

إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم علی اعدائہ وَالْفَتْحُ ۝ فتح مکۃ وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ ای الاسلام أَفْوَاجًا ۝ جماعات بعد ما کان یدخل فیہ واحد واحد وذلک بعد فتح مکۃ جاء العرب من اقطار الارض طائعین فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ ای متلبسا بحمدہ وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا ۝ وکان صلی اللہ علیہ وسلم بعد نزول ہذہ السورۃ یکثر من قول سبحان اللہ وبحمدہ استغفر اللہ واتوب الیہ وعلم بہا انہ قد اقترب اجلہ وکان فتح مکۃ فی رمضان سنۃ ثمان وتوفی صلی اللہ علیہ وسلم فی ربیع الاول سنۃ عشر

سورۃ ابی لہب مکیۃ خمس آیات

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ۝

لما دعا صلی اللہ علیہ وسلم قومہ وقال انی نذیر لکم بین یدی عذاب شدید فقال عمہ ابو لہب تبا لک الہذا دعوتنا نزل تَبَّتْ خسرت يَدَا أَبِي لَهَبٍ ای جملتہ وعبر عنہا بالیدین مجازا لان اکثر الافعال تزاول بہما وہذہ الجملۃ دعاء وَتَبَّ ۝ خسر ہو وہذہ خبر کقولہم اہلکہ اللہ وقد ہلک ولما خوفہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالعذاب فقال ان کان مایقول ابن اخی حقا فانی افتدی منہ بمالی وولدی نزل مَا أَغْنَىٰ عَنْهُ مَالُهُ وَمَا كَسَبَ ۝ وکسبہ ای ولدہ واغنی بمعنی یغنی سَيَصْلَىٰ نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۝ ای تلہب وتوقد فہی مآل تکنیتہ لتلہب وجہہ اشراقا وحمرۃ وَامْرَأَتُهُ عطف علی ضمیر یصلی سوغہ الفصل بالمفعول وصفتہ وہی ام جمیل حَمَّالَةَ بالرفع والنصب الْحَطَبِ ۝ الشوک والسعدان تلقیہ فی طریق النبی صلی اللہ علیہ وسلم فِي جِيدِهَا عنقہا حَبْلٌ مِّن مَّسَدٍ ۝ ای لیف وہذہ الجملۃ حال من حمالۃ الحطب الذی ہو نعت لامرأتہ او خبر مبتدأ مقدر

سورۃ الاخلاص مکیۃ او مدنیۃ اربع او خمس آیات

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ۝

سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن ربہ فنزل قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ۝ فاللہ خبر ہو واحد بدل منہ او خبر ثان اللَّهُ الصَّمَدُ ۝ مبتدأ وخبر ای المقصود فی الحوائج علی الدوام لَمْ يَلِدْ ۝ لانتفاء مجانستہ وَلَمْ يُولَدْ ۝ لانتفاء الحدوث عنہ وَلَمْ يَكُن لَّهُ كُفُوًا أَحَدٌ ۝ ای مکافیا ومماثلا ولہ متعلق بکفوا وقدم علیہ لانہ محط القصد بالنفی واخر احد وہو اسم یکن عن خبرہا رعایۃ للفاصلۃ

سورۃ الفلق مکیۃ او مدنیۃ خمس آیات

نزلت ہذہ والتی بعدہا لما سحر لبید الیہودی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی وتر بہ احدی عشرۃ عقدۃ فاعلمہ اللہ

قالوا سحر بناتہ بامرہ لنسب الیہ ۱۲ ک

۱۲ ک ۷ قولہ وعلم بہا الخ وعن ابن عمر نزلت ہذہ السورۃ بمنی فی حجۃ الوداع ثم نزل الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی فعاش النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعدہا ثمانین یوما ثم نزلت آیۃ الکلالۃ فعاش بعدہا خمسین یوما ثم نزل واتقوا یوما ترجعون فیہ الی اللہ فعاش بعدہا احدا وعشرین یوما وقیل سبعۃ ایام وقیل غیر ذلک وقال الرازی اتفق الصحابۃ علی ان ہذہ السورۃ دلت علی نعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وذلک لوجوہ احدہا انہم عرفوا ذلک لما خطب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عقب السورۃ وذکر التخییر وہو قولہ صلی اللہ علیہ وسلم فی خطبتہ لما نزلت ہذہ السورۃ ان عبدا خیرہ اللہ تعالی بین الدنیا وبین لقائہ فاختار لقاء اللہ فقال ابوبکر فدیناک بانفسنا واموالنا وآبائنا واولادنا ثانیہا انہ لما ذکر حصول النصر والفتح ودخول الناس فی الدین افواجا دل ذلک علی حصول الکمال والتمام وذلک یعقبہ الزوال والنقصان کما قیل ؎ اذا تم امر بدا نقصہ ٭ توقع زوالا اذا قیل تم ٭ ثالثہا انہ تعالی امرہ بالتسبیح والحمد والاستغفار مطلقا واشتغالہ بذلک یمنعہ من اشتغالہ بامر الامۃ فکان ہذا کالتنبیہ علی ان امر التبلیغ قد تم وکمل وذلک یقتضی انقضاء الاجل اذ لو بقی صلی اللہ علیہ وسلم بعد ذلک لکان کالمعزول من الرسالۃ وذلک غیر جائز ۱۲ ج ۸ قولہ وتوفی صلی اللہ علیہ وسلم فی ربیع الاول سنۃ عشر الخ ان قلت ان سنۃ عشر حج فیہا وتوفی فیہا ولدہ ابراہیم فالصواب سنۃ احدی عشر واجیب بان المراد علی تمام عشر من الہجرۃ الی المدینۃ وذلک لان الہجرۃ کانت لاثنتی عشرۃ خلت من ربیع الاول فکانت وفاتہ لاثنتی عشرۃ خلت من ربیع الاول فکانت وفاتہ صلعم علی راس العاشرۃ بالنظر بجعل التاریخ من الہجرۃ وان کانت لشہرین وشئ مضت من الحادیۃ عشرۃ اذا اعتبر التاریخ من اول السنۃ الشرعیۃ وہو المحرم فیصح ان یقال توفی سنۃ احدی عشرۃ بالنظر بجعل التاریخ من المحرم وتوفی سنۃ عشر بالنظر بجعل التاریخ من یوم دخولہ المدینۃ ۱۲ صاوی ۸ قولہ لما دعا ای نادی وقولہ قومہ اسم المؤمنین والکافرین ۱۲ صاوی ۹ قولہ تبت الخ الاول دعاء والثانی کما ذکرہ المص وحکی عن الفراء وقیل الجملتان دعائیتان الاول دعاء علی یدیہ والثانی دعاء علی نفسہ ۱۲ ک ۹ قولہ تبت خسرت ہلکت فی الصراح تباب زیان وہلاک شدن یقال منہ تبت یداہ ۱۲ ۱۰ قولہ ای ولدہ وکان ولدہ عتیبۃ شدید الاذی للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللہم سلط علیہ کلبا من کلابک فکان ابولہب یعرف ان ہذہ الدعوۃ لابد ان تدرکہ فسافر الی الشام فاوصی بہ الرفاق لینجوہ من ہذہ الدعوۃ فکانوا یحدقون بہ اذا نام یکون وسطہم والحمول محیطۃ بہ وہم محیطون بہا والرکاب محیطۃ بہم فلم ینفعہ ذلک بل جاء الاسد فتخطی الناس حتی وصل الیہ فاقتلع راسہ وانما کان الولد من الکسب لقولہ صلی اللہ علیہ وسلم اطیب ما یاکل احدکم من کسبہ وان ولدہ من کسبہ ۱۲ خطیب ۱۱ قولہ فہی مآل تکنیتہ ای مرجعہا ای ان تکنیتہ آلت ورجعت الی ان تحقق معناہا فصار ابا لہب ملازما للنار وقولہ لتلہب وجہہ الخ علۃ لتکنیتہ بما ذکر ای انہ کنی اولا بہذہ الکنیۃ لتلہب وجہہ الخ ثم رجع امرہ الی ان صار من اہل النار وملازما لہا وعبارۃ الکرخی قولہ فہی مآل تکنیتہ جواب کیف ذکرہ بکنیتہ دون اسمہ وہو عبد العزی مع ان ذلک اکرام واحترام وایضاحہ انہ ذکرہ بکنیتہ لموافقۃ حالہ لہا فان مصیرہ الی النار ذات اللہب او لانہ لم یشتہر الا بکنیتہ دون اسمہ او لان ذکرہ باسمہ خلاف الواقع حقیقۃ لانہ عبد اللہ لا عبد العزی وانما کنی لتلہب وجہہ الخ قولہ وہی ام جمیل ہی بنت حرب اخت ابی سفیان کذا فی المدارک ۱۲ ۱۲ قولہ بالرفع اما الرفع فعلی انہ نعت لامرأتہ لان الاضافۃ حقیقیۃ اذ المراد المضی ولانہ صیغۃ مبالغۃ وہی صفۃ مشبہۃ وجوز ایضا ان یکون مرفوعا علی البدلیۃ وان یکون خبر المبتدأ مضمرا ای ہی حمالۃ وہذہ الوجوہ علی تقدیر ان یکون امرأتہ معطوفا علی الضمیر المستکن واما اذا کان مبتدأ فہی خبرہ ویکون من عطف الجملۃ علی الجملۃ واما النصب فعلی الذم ای اعنی حمالۃ الحطب ۱۲ ک ۱۳ قولہ تلقیہ فی طریق النبی صلی اللہ علیہ وسلم کذا روی عن ابن عباس والضحاک والمعنی ان حالہ فی جہنم علی الصورۃ التی کانت علیہا فی الدنیا حین تحمل الشوک علی ظہرہا وقیل معناہ ان امرأتہ حمالۃ الحطب فی الدنیا وعلی ہذا فلا یکون حالا وعن مجاہد وقتادۃ انہا کانت تمشی بالنمیمۃ وتنقل الحدیث وتلقی العداوۃ بین الناس وتوقد نار الشر فالحطب مستعار للنمیمۃ وقال ابن جبیر حمالۃ الخطایا فالحطب مستعار للخطایا والاوزار لان کلا منہا مبدأ الاحراق ۱۲ ک ۱۴ قولہ من مسد قیل انہا فی الدنیا کانت تحتطب فی حبل من لیف تجعلہ فی عنقہا فبینہا ہی ذات یوم حاملۃ للحزمۃ فقعدت علی حجر لتستریح اذ اتاہا ملک فجذبہا فاہلکہا خنقا بحبلہا وقیل ہذا فی الآخرۃ قال ابن عباس ہو سلسلۃ من حدید ذرعہا سبعون ذراعا تدخل من فیہا وتخرج من دبرہا وفی الصراح لیف پوست درخت خرما ۱۲ صاوی بتغییر ما ۱۵ قولہ سورۃ الاخلاص مناسبتہا لما قبلہا انہ لما تقدم فی التی قبلہا ذکر عداوۃ المشرکین لہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا سیما اقرب الناس الیہ ہو عمہ ابولہب جاءت ہذہ السورۃ مصرحۃ بالتوحید رادۃ علی عبدۃ الاوثان تسلیۃ لہ صلی اللہ علیہ وسلم واشعارا بان من تعلق باللہ لایکلہ الی غیرہ ولایعتریہ حزن ۱۲ صاوی ۱۶ قولہ سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن ربہ رواہ احمد والترمذی فاللہ خبر ہو وعائد علی المسئول عنہ ای الذی سألتم عنہ ہو اللہ واحد بدل عنہ ای الجلالۃ او خبر ثان وقیل الضمیر للشان وجملۃ اللہ احد خبرہ ۱۲ ک ۱۷ قولہ الصمد صمد بفتحتین مہتر وآنکہ آہنگ بوے کنند در مہمات وبے نیاز کذا فی الصراح ۱۲ ۱۸ قولہ المقصود فی الحوائج علی الدوام وہو فعل بمعنی مفعول کالقبص بمعنی المقبوض والغلق بمعنی المغلوق من صمد الیہ وقیل الصمد الذی قد کمل فی جمیع انواع السؤدد عن ابن عباس وابن مسعود وانہ الذی لاجوف لہ ورواہ ابن جریر عن بریدۃ مرفوعا فلا یدخل فیہ شئ ولا یخرج منہ شئ ولذلک قالوا بعد تفسیرہ وتکریر لفظ اللہ للاشارۃ بان من لم یتصف لم یستحق الالوہیۃ ۱۲ ک ۱۹ قولہ ومماثلا عطف تفسیر جمیل وقال القاشانی ماکانت ہویۃ الاحدیۃ غیر قابلۃ للکثرۃ والانقسام ولم تکن مقارنۃ الواحداۃ الذاتیۃ لغیرہا اذ ماعدا الوجود المطلق عن العدم المحض فلا یکافیہ واحد اذ لا یکافی العدم الصرف لوجود المحض ۱۲ ۲۰ قولہ وقدم علیہ ای مع ان الاصل فی الظرف لغو لم یکن مستقرا ای جزاء ماخبرا کما نقل عن سیبویہ ۱۲ ک ۲۱ قولہ لانہ محط القصد بالنفی ای لان ذاتہ تعم مرکز القصد بنفی المکافات تقدم اہتمامالہ وقیل انہ لما کان سقوط الظرف مبطلا لمعنی الکلام صار فی معنی الخبر وقد یجعل حالا من المستکن فی کفوا فعلی ہذا یکون مستقرا وتقدیمہ علی اصلہ ۱۲ ک ۲۲ قولہ عن خبرہ ہو قولہ تعالی کفوا ۱۲ ۲۳ قولہ سورۃ الفلق مناسبتہا لما قبلہا انہ تعالی لما بین امر الالوہیۃ فی السورۃ قبلہا بین ہنا مایستعاذ منہ باللہ تعالی لانہ لاملجأ سواہ ۱۲ صاوی ۲۴ قولہ لما سحر لبید ای ابن الاعصم وحاصلہ انہ لما رجع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الحدیبیۃ فی ذی الحجۃ ودخل المحرم سنۃ سبع وفرغ من وقعۃ خیبر جاءت رؤساء الیہود الی لبید بن الاعصم وکان حلیفا فی بنی زریق وکان ساحرا فقالوا انت اسحرنا ای اعلمنا بالسحر وقد سحرنا محمدا فلم یؤثر فیہ سحرنا شیئا ونحن نجعل لک جعلا علی ان تسحرہ لنا سحرا یؤثر فیہ فجعلوا لہ ثلاثۃ دنانیر فاتی غلاما

بذلك وبمحله فأحضر بين يديه صلى الله عليه وسلم وامر بالتعوذ بالسورتين فكان كلما قرأ اٰية منهما منہا
انحلت عقدة ووجد خفة حتى انحلت العقد كلها وقام كانما نشط من عقال بِسْمِ اللّٰهِ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ○ الصبح مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ○ من حيوان مكلف وغير مكلف
وجماد كالسم وغير ذلك وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ○ اى الليل اذا اظلم او القمر اذا غاب وَمِنْ شَرِّ
النَّفّٰثٰتِ السواحر تنفث فِي الْعُقَدِ○ التى تعقدها فى الخيط تنفخ فيها بشئ تقوله من غير ريق وقال
الزمخشرى معه كبنات لبيد المذكور وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ○ اظهر حسده وعمل بمقتضاه كلبيد ع ۵ ۳۸
المذكور من اليهود الحاسدين للنبى صلى الله عليه وسلم وذكر الثلاثة الشامل لها ما خلق بعده لشدة شرها سورة
النَّاسِ مكية او مدنية ست اٰيات بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ①
خالقهم ومالكهم خصوا بالذكر تشريفا لهم ومناسبة للاستعاذة من شر الموسوس فى صدورهم مَلِكِ النَّاسِ②
اِلٰهِ النَّاسِ③ بدلان او صفتان او عطفا بيان واظهر المضاف اليه فيهما زيادة للبيان مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الشيطان
سمى بالحدث لكثرة ملابسته له الْخَنَّاسِ④ لانه يخنس ويتأخر عن القلب كلما ذكر الله الَّذِىْ يُوَسْوِسُ فِىْ صُدُوْرِ
النَّاسِ⑤ قلوبهم اذا غفلوا عن ذكر الله مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ⑥ بيان للشيطان الموسوس انه جنى وانسى كقوله تعالى ع ۶ ۳۹
شياطين الانس والجن او من الجنة بيان له والناس عطف على الوسواس وعلى كل يشمل شر لبيد وبناته المذكورين
واعترض الاول بان الناس لا يوسوس فى صدورهم الناس انما يوسوس فى صدورهم الجن واجيب بان الناس
يوسوسون ايضا بمعنى يليق بهم فى الظاهر ثم تصل وسوستهم الى القلب وتثبت فيه بالطريق المؤدى الى ذلك والله
اعلم سورة الفاتحة مكية سبع اٰيات بالبسملة ان كانت منها والسابعة صراط الذين الى اخرها وان
لم تكن منها فالسابعة غير المغضوب الى اخرها ويقدر فى اولها قولوا ليكون ما قبل اياك نعبد مناسبا
له بكونه من مقول العباد بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ جملة خبرية قصد بها الثناء على الله
بمضمونها من انه تعالى مالك لجميع الحمد من الخلق او مستحق لان يحمدوه والله علم على المعبود بحق رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ①
اى مالك جميع الخلق من الانس والجن والملائكة والدواب وغيرهم وكل منهم يطلق عليه عالم يقال عالم الانس
وعالم الجن الى غير ذلك وغلب فى جمعه بالياء والنون اولو العلم على غيرهم وهو من العلامة لانه علامة على موجده
الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ② اى ذى الرحمة وهى ارادة الخير لاهله مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ③ اى الجزاء وهو يوم القيامة وخص
بالذكر لانه لا ملك ظاهرا فيه لاحد الا لله تعالى بدليل لمن الملك اليوم لله ومن قرأ مالك فمعناه مالك

---

۵۱ قوله نشط النشاط گره کشادن صراح وقوله من عقال رسن که ازشے پائے شتر بہ بندند وفى المختار العقال بالكسر الحبل الذى يربط فيه البعير ۱۲ ۵۲ قوله الصبح هذا احد اقوال فى معنى الفلق واٰخره اشارة الى التفاؤل الحسن لان مقصود العائذ من الاستعاذة ان يتغير حاله بالخروج من الخوف الى الامن ومن الوحشة الى السرور والصبح اول على ذلك لما فيه من زوال الظلمة باشراق انواره وتغير وحشة الليل وثقله بسرور بالصبح وخفته ۱۲ صاوى ۵۳ قوله ومن شر غاسق اذا وقب بالفارسية واز هر شر شب تاريك چون تاريكى او منتشر شود وفى الصراح غاسق تاريكى بعد از غروب شفق قوله تعالى ومن شر غاسق اذا وقب قال الحسن الليل اذا دخل ۱۲ ۵۴ قوله اى الليل اذا اظلم الغسق الظلم يقال غسق الليل واغتسق اذا اظلم والوقوب الدخول والمراد دخول الليل بغروب الشمس قاله البغوى او القمر اذا غاب فانه صلى الله عليه وسلم قال استعيذ بالله من القمر فانه الغاسق اذا وقب اى غاب او انكسف رواه الترمذى قال الخفاجى الوقب اصله النقرة والحفرة فلذا استعمل فى الغيبة ودخول الظلام لمناسبته بمعنى النقرة وفى القاموس الوقب نقرة يجتمع فيه الماء ووقب الظلام دخل والشمس وقبا ووقوبا غاب والقمر دخل او انكسف وفيه غسقت الليل غسقا اشتد ظلمته والغاسق القمر والليل اذا غاب الشفق ومن شر غاسق اذا وقب اى الليل اذا دبر والثريا اذا سقطت لكثرة الطواعين عند سقوطها وعن ابن عباس من شر الذكر اذا قام ۱۲ ك ۵۵ قوله او القمر اذا غاب تفسير ثان لغاسق وسمى القمر غاسقا لذهاب ضوئه بالكسوف واسوداده لما روى عن عائشة رض انها قالت اخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم بيدى فاشار الى القمر فقال تعوذى بالله من شر هذا فانه الغاسق اذا وقب ۱۲ ابو السعود ۵۶ قوله السواحر جمع ساحرة اى المراد بالنفاثات النساء السواحر وقد يجعل صفة للنفوس فنعم الذكور تنفث فى العقد التى تعقد بالى الخيط تنفخ فيها بشئ تقوله من غير ريق فان كان معه ريق فهو التفل فى القاموس النفث كالنفخ واقل من التفل وقال الزمخشرى مع اى معه الريق ويطابقه قول ابن القيم انهم اذا سحروا واستعانوا على تاثير فعلهم بنفس يمازجه بعض اجزاء انفسهم الخبيثة كبنات لبيد وانما نسب فى الحديث للبيد لانه الرهن بذلك ۱۲ ك ۵۷ قوله تنفث نفث دردميدن ۱۲ صراح ۵۸ قوله معه اى مع الريق ففى النفث قولان ۱۲ صاوى ۵۹ قوله ومن شر حاسد الخ الحسد تمنى زوال نعمة المحسود عنه وان لم يصر للحاسد مثلها والغبطة تمنى مثلها فالحسد مذموم دون الغبطة وعليها حمل حديث لا حسد الا فى اثنتين والحسد اول ذنب عصى الله به فى السماء واول ذنب عصى به فى الارض فحسد ابليس اٰدم وقابيل هابيل والحاسد ممقوت مبغوض مطرود وملعون ۱۲ صاوى ۵۱۰ قوله اظهر حسده وعمل بمقتضاه لانه اذا لم يظهر اثر الضمره فلا ضرر فيه يعود على المحسود بل هو الضار لنفسه لاغتمامه بسرور غيره وانما اوله باظهاره لئلا يكون لغوا مع ذكر الحاسد ۱۲ ك ۵۱۱ قوله الثلاثة الخ لان ذلك العمدة فى الضرر لان الظلام يقع فيه للمضار من غير شعور لها وكذا السحر والتمامه هو اشد الثلاثة وهو اذا ختم به تعلم انه شرها ۱۲ ك ۵۱۲ قوله سورة الناس اٰه روى عن عقبة بن عامر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الا اخبرك بافضل ما تعوذ به المتعوذ قلت بلى قال قل اعوذ برب الفلق وقل اعوذ برب الناس وعن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اٰوى الى فراشه كل ليلة جمع كفيه فنفث فيهما وقرأ قل هو الله احد وقل اعوذ برب الفلق وقل اعوذ برب الناس ثم مسح بهما ما استطاع من جسده يبدأ بهما راسه ووجهه وما اقبل من جسده يصنع ذلك ثلاث مرات وعنها ايضا ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا اشتكى يقرأ على نفسه بالمعوذتين وينفث فلما اشتد وجعه كنت اقرأهما عليه وامسح عنه بيده رجاء بركتهما ۱۲ ج ۵۱۳ قوله او مدنية اى وهو الصحيح لما تقدم من ان سبب النزول واقعة السحر وهى بالمدينة سنة سبع ۱۲ صاوى ۵۱۴ قوله اعوذ اى اتحصن والامر للنبى صلى الله عليه وسلم ويتناول غيره من امته لان اوامر القرآن ونواهيه لا تخص فردا دون فرد ۱۲ صاوى ۵۱۵ قوله خصوا بالذكر الخ عبارة الخطيب وخصهم بالذكر وان كان رب جميع المحدثات لامرين احدهما ان الناس يعظمون فاعلم بذكرهم انه ربهم وان عظموا الثانى انه امر بالاستعاذة من شرهم فاعلم بذكرهم انه هو الذى يعيذ منهم ۱۲ جمل ۵۱۶ قوله فى صدورهم اى فان وسوسة الصدر المستعاذ منه فى تلك السورة لا يكون الا الانسان ۱۲ ك ۵۱۷ قوله اله الناس الخ هذا الترتيب بديع وذلك ان الانسان اولا يعرف ان له ربا لما شاهده من انواع التربية ثم اذا تامل عرف ان هذا الرب متصرف فى خلقه غنى عن غيره فهو الملك ثم اذا ازداد تامله عرف انه يستحق ان يعبد لانه لا يعبد الا الغنى عن كل ما سواه المفتقر اليه كل ما عداه ۱۲ صاوى ۵۱۸ قوله واظهر المضاف اليه فيهما زيادة للبيان اى والا فالظاهر اضماره لسبق ذكره وقيل الاظهار فى مقام الاضمار يدل على التعظيم وقيل لا تكرار فالمراد بالناس الاول الاطفال ومعنى الربوبية يدل عليه وبالثانى الشباب لانهم المحتاجون الى من يسوسهم وبالثالث الشيوخ لانهم المتعبدون المتوجهون الى الله ولا يخفى تكلفه ۱۲ ك ۵۱۹ قوله من شر الوسواس متعلق باعوذ اٰن قلت ما الحكمة فى وصف الله تعالى فى هذه السورة ذاته بثلاثة اوصاف وجعل المستعاذ منه شيئا واحدا وفى السورة قبلها عكس ذلك لانه وصف ذاته بوصف واحد وجعل المستعاذ منه اربعة اشياء اجيب بان فى السورة المتقدمة المستعاذ منه امور تضر فى ظاهر البدن وهنا وان كان امرا واحدا الا انه يضر الروح وما كان يضر الروح يهتم بالاستعاذة منه وسلامة البدن وسيلة للمقصود بالذات وهو سلامة الروح ولهذا قدم عليه ۱۲ صاوى بتغيير ما ۵۲۰ قوله الوسواس الخ الواس الوسوسة كالزلزال والزلزلة فهو مصدر ان صح فعلال بالفتح من اوزانه والا فاسم مصدر وقيل انه صفة الحق ۱۲ ك ۵۲۱ قوله سمى بالحدث اى المصدر وقوله لكثرة ملابسته له اى فكانه وسوسة فى نفسه لانها صنعته وشغله الذى هو عاكف عليه او اريد ذو الوسواس قاله الكشاف ۱۲ كرخى ۵۲۲ قوله الخناس خناس ديو سر كشنده صراح وفى المختار خنس عنه تاخر وفى روح البيان ولذلك سمى بالخناس لانه ينكص على عقبيه مهما حصل ذكر الذكر فى القلب ۱۲ ۵۲۳ قوله يخنس الخ وفى الحديث الشيطان جاثم على قلب ابن اٰدم فاذا ذكر العبد ربه خنس واذا غفل وسوس ۱۲ ك ۵۲۴ قوله اذا غفلوا عن ذكر الله تعالى ولذا قال فى التاويلات النجمية اى الناسى ذكر الله بالقلب والسر والروح ۱۲ ۵۲۵ قوله يشمل اى الا انه يدخل على الاول فى الوسواس وعلى الثانى فى الخناس المعطوف عليه ۱۲ ك ۵۲۶ قوله بمعنى يليق بهم كالنميمة وقوله بالطريق كالسمع وقوله المؤدى اى الموصل الى ذلك اى الى ثبوتها فى القلب ۱۲ جمل ۵۲۷ قوله والله اعلم اشار بذلك الى تمام القراٰن بهذه السورة اشارة حسنة كانه قيل ما انزلناه حسن كاف فلا تطلب بعده شيئا ۱۲ ۵۲۸ قوله جملة خبرية اى لفظا وانشائية معنى لحصول الحمد بالتكلم بها مع الاذعان لمدلولها كما قال قصد بها الثناء اى قصد بها انشاء الثناء ۱۲ كرخى ۵۲۹ قوله اى مالك الخ فسر الرب بالمالك تبعا للزمخشرى وان كان الرب فى الاصل بمعنى المربى للعرف فى ذلك وقوله مالك يوم الدين تخصيص بعد التعميم للاعتناء بشانه ۱۲ ك ۵۳۰ قوله وغيرهم الخ يعنى ان العالم اسم لكل جنس يعلم به الخالق وليس اسما لمجموع ما سوى الله بحيث لا يكون له افراد بل اجزاء فيمتنع جمعه ۱۲ ك ۵۳۱ قوله غلب فى جمعه الخ قال الطيبى وانما جمع جمع قلة مع ان الظاهر الاتيان بجمع الكثرة تنبيها على انهم وان كثروا قليلون فى جنب عظمته سبحانه ۱۲ ك ۵۳۲ قوله وغلب فى جمعه بالياء والنون الخ يعنى اقيم غير ذوى العقول مقام ذوى العقول تغليبا لشرفهم ولاجل هذا جمعه بالياء والنون الذى هو جمع ذوى العقول ۱۲ ۵۳۳ قوله من العلامة الخ وقيل من العلم اسم لما يعلم به الشئ قال الراغب الفاعل كثيرا ما يجئ فى اسماء الآلة التى يفعل بها الشئ كالخاتم والطابع فجعل بناؤه على هذه الصيغة لكونه كالآلة فى الدلالة على صانعه ۱۲ ك ۵۳۴ قوله ذى الرحمة اشار الى ان الرحمٰن الرحيم بنيا للمبالغة من رحم اى ذى الرحمة الكثيرة والرحمة فى الاصل رقة فى القلب تقتضى التفضل والخير وهى بهذا الاعتبار تستحيل فى حقه تعالى فتحمل على غايتها كما قال وهى ارادة الخير لاهله المؤمنين كنظائرها ۱۲ كرخى ۵۳۵ قوله مالك فمعناه مالك الامر الخ ماخوذ من الملك اما الملك هو المتصرف بالامر والنهى فى المامورين ماخوذ من الملك ۱۲ بيضاوى

الامر كله في يوم القيمة اي هو موصوف بذلك دائما كغافر الذنب فصح وقوعه صفة لمعرفة إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ⑤ اي نخصك بالعبادة من توحيد وغيره ونطلب منك المعونة على العبادة وغيرها اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ۝ اي ارشدنا اليه ويبدل منه صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ بالهداية ويبدل من الذين بصلته غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وهم اليهود وَلَا وغير الضَّالِّينَ ۝ وهم النصارى ونكتة البدل افادة ان المهتدين ليسوا يهودا ولا نصارى والله اعلم بالصواب واليه المرجع والمآب وصلى الله على سيدنا محمد وعلى آله واصحابه الطيبين الطاهرين صلوة وسلاما دائمين متلازمين الى يوم الدين والحمد لله رب العلمين ⑥

التخصيص مستفاد من التقديم ۱۲ ک — بيان للعبادة ۱۲

ـه قوله اي هو موصوف بذلك اي بكونه مالكا بالالف وهذا جواب عن ما يقال اضافة اسم الفاعل اضافة غير حقيقية فلا تكون معطية معنى التعريف فكيف ساغ وقوعه وصفا للمعرفة والايضاح كما في الكشاف انها انما تكون غير حقيقية اذا اريد باسم الفاعل الحال او الاستقبال فكانت اضافة في تقدير الانفصال كقولك مالك الساعة او غدا فاما اذا قصد معنى الماضي كقولك هو مالك عبده امس او زمان مستمر كقولك زيد مالك العبيد كانت الاضافة حقيقية كقولك مولى العبيد قال وهذا هو المعنى في مالك يوم الدين اي انه غير مقيد بزمان كغافر الذنب فان المراد به العموم والحاصل انه من باب اضافة لفظ اسم الفاعل الى زمان فعله تقول امام الجمعة الخطيب اي الامام في ذلك اليوم فاضافة محضة تفيد التعريف فصح وقوعه صفة للمعرفة ۱۲ ـه قوله عليهم اي من المهمات فحذف المفعول للدلالة على العموم نحو فلان يعطي واختار المفسر عموم الفعل لانه اظهر واشمل وانفى للحول والقوة عن نفسه والانقطاع اليه تعالى مما سواه واختار صاحب الكشاف تخصيص الاستعانة بالعبادة ۱۲ ک ـه قوله وغير الضالين ۵ اشار به الى ان لا بمعنى غير فهي صفة ظهر اعرابها على ما بعدها لا صلة لتاكيد النفي المفاد من غير وفي المدارك لا زائدة عند البصريين لتوكيد وعند الكوفيين هي بمعنى غير وعبارة البيضاوي ولا مزيدة لتاكيد ما في غير من معنى النفي فكانه قال لا المغضوب عليهم ولا الضالين

تفسير سورة الفاتحة منقول عن الكمالين

السورة بعض مترجم من القرآن اقلها ثلث آيات والفاتحة في الاصل اما مصدر كالعافية يسمى بها اول ما يفتتح به الشيء من باب اطلاق المصدر على المفعول وصفة جعلت اسما لاول الشيء والتاء للنقل الى الاسمية قيل نحو الشبلان فاعلة في المصدر قليل والاضافة من اضافة العام الى الخاص نحو شجرة الاراك وعلم النحو وانما يصح فيما اذا اشتهر كون المضاف اليه فردا من المضاف كانسان زيد وهي مكية والاصح ان ما نزل قبل الهجرة مكي وما نزل بعدها مدني وقيل المكي ما نزل بمكة ولو بعد الهجرة والمدني ما نزل بالمدينة وعلى هذا اثبت الواسطة فنحو اكملت لكم دينكم الآية النازلة في حجة الوداع يوم عرفة مدني على الاول ومكي على الثاني ثم ان الاكثر على ان الفاتحة مكية واستدل لذلك بقوله تعالى في سورة الحجر وهي مكية وفاقا ولقد آتيناك سبعا من المثاني وقد فسره النبي صلى الله عليه وسلم بالفاتحة وعن مجاهد انها مدنية وروى الطبراني في الاوسط عن ابي هريرة قال نزلت الفاتحة بالمدينة وقيل انه تكرر نزولها وتكرر النزول لا يستلزم تكرار الجزئية حتى يستلزم كونها من القرآن مرتين كقوله تعالى فباي آلاء ربكما تكذبان فيجوز تكرار نزولها للاخبار بتعظيمها والقارئ وهي في الصلوة سبع آيات بالاتفاق من يعتد به والآية طائفة من حروف القرآن علم بالتوقيف انقطاعها عما قبلها وما بعدها غير مشتمل على مثل ذلك بالاخير خرجت السورة قال العلامة الزمخشري علم الآيات توقيفي لا مجال للقياس فيه بالبسملة ان كانت منها اي سبع آيات مع البسملة ان كانت البسملة جزء من الفاتحة كما قال به الشافعي رحمه الله وجماعة والسابعة اي الآية السابعة على تلك القول صراط الذين الى آخرها فعدوا البسملة آية منها وعدوا صراط الذين الى آخر الفاتحة آية واحدة وان لم تكن اي البسملة من السورة كما هو مذهب امامنا ابي حنيفة رح فالسابعة غير المغضوب عليهم الى آخرها ويشهد بذلك حديث مسلم قال الله تعالى قسمت الصلوة اي سورة الفاتحة بيني وبين عبدي نصفين ولعبدي ما سأل فاذا قال العبد الحمد لله رب العلمين قال الله حمدني عبدي واذا قال الرحمن الرحيم قال الله اثنى علي عبدي واذا قال مالك يوم الدين قال مجدني عبدي واذا قال اياك نعبد واياك نستعين قال هذا بيني وبين عبدي ولعبدي ما سأل اذا قال اهدنا الصراط المستقيم صراط الذين انعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين قال هذا لعبدي ولعبدي ما سأل وقد فرغنا عن بسط الادلة من الطرفين في شرح الموطأ ويقدر في اولها قولوا ليكون ما قبل اياك نعبد مناسبا له من مقول العباد لانه لو كان من كلام تعالى لكان المناسب قوله الحمد لي كذا قال الزمخشري والراغب وغيرهما وقيل بعدم تقديره لان الله حمد نفسه ليقتدى به اولان ارفع حمد ما كان من ارفع حامد واعرفهم بالمحمود واقدرهم على ايفاء حقهم ولهذا قال لا احصي ثناء عليك انت كما اثنيت على نفسك بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ جملة خبرية قصد بها الثناء قيل الجملة خبرية على حقيقتها بمعنى ان المستحق للحمد هو الله تعالى وقيل انشائية منسلخة عن معناه الحقيقي كصيغ العقود وقيل خبرية قصد الثناء بمضمونها الذي هو الاخبار باستحقاق الحمد وعلى هذا فهو خبرية بلفظها جعلت وسيلة الى معنى انشائي واختار الشيخ المفسر هذا المعنى ههنا وفي فاتحة سورة الكهف بعد ذكر المعاني الثلثة وتلاه الشيخ السيوطي في الانعام والله علم على المعبود بحق يمكن ان يوجه صلة العلم بعلى بتضمين معنى دال في مفهوم العلم اعني ما وضع لشيء بعينه دال على المعبود وتجريد شيء بعينه عنه بان يفسر العلم بما دل على شيء بالوضع فيقال علم على المعبود اي لفظ دال بالوضع على ذات المعبود ويجعل على بمعنى اللام وايا ما كان فهو علم المفرد الموجود الذي يعبد بالحق ابتداء لا بالغلبة ولا النفس هذا المفهوم الوصفي والا لم يكن له سبحانه علم ولجاز وقوع الجلالة وصفا ولم يفد كلمة الشهادة التوحيد وعورض بانه لو كان علما لكان قوله قل هو الله احد غير مفيد ولكان قوله تعالى وهو الله في السموات والارض مفيدا التمكن تعالى عن ذلك علوا كبيرا والجواب عن الاول انه احد لا شريك له في العبادة او متوحد في صفاته او بسيط لا جزء له وعن الثاني قيل انه متعلق بما بعده اعني قوله يعلم سركم وجهركم والظرفية باعتبار المعلوم كما في قوله رميت الصيد في الحرم اذا كان الرامي خارجا وفيه ان السند انما يتم اذا تعلق الظرف برميت ولم يثبت بل يحتمل الاستقرار او المعنى هو الله في تدبير السموات والارض كما يقال فلان في امر كذا وتدبيره او المراد هو المعروف بالالهية والتوحيد فيهما او هو الذي يقال له الله فيهما لا شريك له في هذا الاسم وممن اتفق على كونه علما ابتداء الشافعي ومحمد بن الحسن والخليل وسيبويه وغيرهم رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اي ذي الرحمة فسرهما بذلك اشارة الى انهما بمعنى واحد كنديم وندمان والمشهور ان الرحمن ابلغ فان الزيادة في البناء تدل على زيادة المعنى ولذلك يقال رحمن الدنيا ورحيم الآخرة وهي ارادة الخير لاهله يفسرها بما هو المراد منها ههنا والا فهي في اللغة رقة القلب وانعطاف يقتضي التفضل والاحسان ولما كانت تستحيل في حقه تعالى لتنزهه عن الجارحة اطلقت عليه سبحانه بما هو اثرها وغايتها مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ اي الجزاء وهو منه حديث ابن عدي كما تدين تدان وروى عبد الرزاق عن ابي قلابة مرسلا الدين الجزاء في الخير والشر وخص بالذكر ۵ اي خص يوم الدين بالذكر مع كونه مالكا للايام كلها لانه لا ملك فيه ظاهرا لاحد الا لله بخلاف ايام الدنيا فان لغيره فيها ملكا وتصرفا في الظاهر وان كان الملك والتصرف في الحقيقة هو لله تعالى في جميع الايام ثم استشهد على ذلك بقوله تعالى لمن الملك اليوم لله واستدل به الزمخشري على ما اختاره من قراءة ملك على مالك ووجه ان المراد باليوم يوم الدين وقد ذكر فيه الملك والملك يؤخذ منه والقرآن يعاضد بعضه بعضا ومن قرأ مالك وهو عاصم بمعناه مالك الامور كله في يوم القيمة بيان المعنى المقصود الذي سيق الكلام لاجله لان كونه مالكا ليوم الدين كناية عن كونه مالكا للامر كله فان تملك الزمان كتملك المكان يستلزم تملك جميع ما فيه والاولى في الاصل من اضافة اسم الفاعل الى الظرف على طريق الاتساع اي جعل المفعول فيه بمنزلة المفعول به كقوله يا سارق الليلة اهل الدار اي هو موصوف بذلك دائما كغافر الذنب يريد انه اضافة حقيقية مفيدة للتعريف صح وقوعه صفة للمعرفة لا لفظية مفيدة للتخفيف فقط فانها اضافة الصفة الى معمولها وشرط العمل كونها بمعنى الحال والاستقبال واذ ليس فليس هذا على قراءة من قرأ مالك بالف واما اضافة ملك بدونه فلا اشكال فيها لانها اضافة الصفة المشبهة الى غير معمولها فانها لم تعمل النصب اذ لا تجيء الا من اللوازم فيقع صفة للمعرفة اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝ نطلب المعونة اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ اي ارشدنا اليه الارشاد اراءة دون كذا في التاج وكون الهداية بمعنى اراءة الطريق هو المعروف في اللغة والاستعمال في معنى الايصال مجاز قال القاضي واصله ان يتعدى باللام وما ذكره العلامة التفتازاني والسيد في حاشيتهما للكشاف من الفرق بين المتعدي بنفسه والمتعدي بواسطة الحرف من ان معنى الاول الايصال ومعنى الثاني الارادة مع انه لا يساعده كتب اللغة منقوض بقوله تعالى حكاية عن ابراهيم عليه السلام يا ابت اني قد جاءني من العلم ما لم يأتك فاتبعني اهدك صراطا سويا وعن مؤمن آل فرعون يا قوم اهدكم سبيل الرشاد وعن فرعون ما اهديكم الا سبيل الرشاد والمستقيم المستوي والمراد به طريق الحق ومنه ملة الاسلام واتباع القرآن فان قيل طلب الهداية من المؤمن وهو مهدي تحصيل الحاصل قلنا المراد طلب الثبات عليه او حصول المراتب المرتبة عليه او الزيادة على الهدى الذي اعطوه ويبدل عنه صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۵ وهو بدل الكل من الكل وهو في حكم تكرير العامل اي اهدنا الصراط المستقيم اهدنا الصراط المنعم عليهم وفائدته التوكيد والاشعار بان الصراط المستقيم بيانه وتفسيره صراط المسلمين ليكون ذلك شهادة له بالاستقامة على ابلغ وجه واكده ثم المراد بالذين انعمت عليهم الانبياء والملئكة والصديقون والشهداء ومن اطاعه وعبده اخرجه ابن جرير عن ابن عباس ويبدل من الذين بصلته غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ يعني ان المنعم عليهم هم الذين سلموا من الغضب والضلال الجمهور على انه بدل من الذين على المعنى او من ضمير عليهم ورد بان اصل وضع غير للوصف والبدل بالوصف ضعيف واجيب بانه استعمل غير استعمال الاسماء نحو غيرك يفعل كذا فجاز وقوعه بدلا لذلك وقال سيبويه صفة الذين ورد بان غير لا يتعرف واجيب بانه يتعرف اذا اضيف الى ماله ضد واحد كقولك عليك بالحركة غير السكون وههنا كذلك اذ ليس لمن رضي عنهم ضد غير المغضوب عليهم واجاب الزمخشري بان الموصوف ههنا كالنكرة فانه لم يرد بالذين انعمت عليهم قوم باعيانهم ولا بجميعهم فهو عهد ذهني وحكمه حكم النكرة وَهُمُ الْيَهُوْدُ فسر المغضوبين باليهود والضالين بالنصارى وروى عنه صلى الله عليه وسلم مرفوعا عند احمد والترمذي وعن ابن عباس وابن مسعود وجمهور الصحابة والتابعين قال ابن ابي حاتم لا اعرف في ذلك خلافا بين المفسرين وانما كان الغضب لليهود والضلال للنصارى لان اليهود علموا الحق وعدلوا عنه والنصارى فقدوا ولم يهتدوا الى الحق فمن علم وترك استحق الغضب بخلاف من لم يعلم وكلا الفريقين وان كانا جامعا للوصفين لكن اخص اوصاف اليهود هو الغضب واخص اوصاف النصارى الضلال وقيل خص اليهود بالغضب لكثرة وقوع الغضب فيهم في الدنيا من المسخ وضرب الذلة والمسكنة وغيرها والنصارى بالضلال لكمال فساد عقائدهم وقولهم ان الله ثالث ثلثة وَلَا غير الضَّالِّيْنَ ۝ يريد ان لا ههنا بمعنى غير وهو قول الكوفيين وهو اسم الا انها لكونها في صورة الحرف اجري اعرابها فيما بعدها وقال اهل البصرة لا مزيدة ويزاد بعد الواو العاطفة في سياق النفي للتاكيد والتصريح بشمول النفي لكل احد من المعطوف والمعطوف عليه فلا يتوهم ان النفي هو للمجموع بما هو مجموع ورجح الاول بان المقصود وصف المنعم عليهم بمغايرة الطائفتين ولم يرد به اهدنا صراط المنعم عليهم لا صراطهما والله اعلم بالصواب وعنده ام الكتاب ۞

خاتمة الطابع

الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى۔ لما رأيت اهل العلم قد اشتكوا عندي عن الاغلاط التي وقعت في نسخ الجلالين التي طبعت في دهلي وكانفور ولاهور وقالوا هل تستطيع حسن طبعه ورفع الاغلاط جميعا فاجبت وقلت ما توفيقي الا بالله ثم شرعت في هذا الامر الاهم فاتى بحيث يسر الناظرين وانه ليس له مثل في ديار الهند من جهة الصحة وحسن الكتابة والطباعة وحواشيه زائدة عن المطبوعات السابقة ومحاسنه ستظهر على الناظرين بعد المطالعة وامعان النظر۔

خادم العلماء والمشائخ نور محمد نقشبندی چشتی قادری۔ ۱۳۶۵ھ

قدیمی کتب خانہ - مقابل آرام باغ - کراچی ۱

تفسير المدارك

المسمى

مدارك التنزيل وحقائق التأويل

تأليف

الإمام عبد الله بن أحمد النسفي

المتوفى سنة ٧١٠ هـ

ضبطه وخرج آياته وأحاديثه

الشيخ زكريا عميرات

○

الناشر

قديمي كتب خانة

مقابل آرام باغ - كراچی

أحكام القرآن

تأليف

الإمام أبي بكر أحمد الرازي الجصاص

المتوفى سنة ٣٧٠هـ

مراجعة

صدقي محمد جميل

قديمي كتب خانة

مقابل آرام باغ - كراچی

جامع

اسباب النزول

الجامع بين روايات

الطبري والنيسابوري وابن الجوزي

والقرطبي وابن كثير والسيوطي

قديمي كتب خانة

مقابل آرام باغ - كراچی

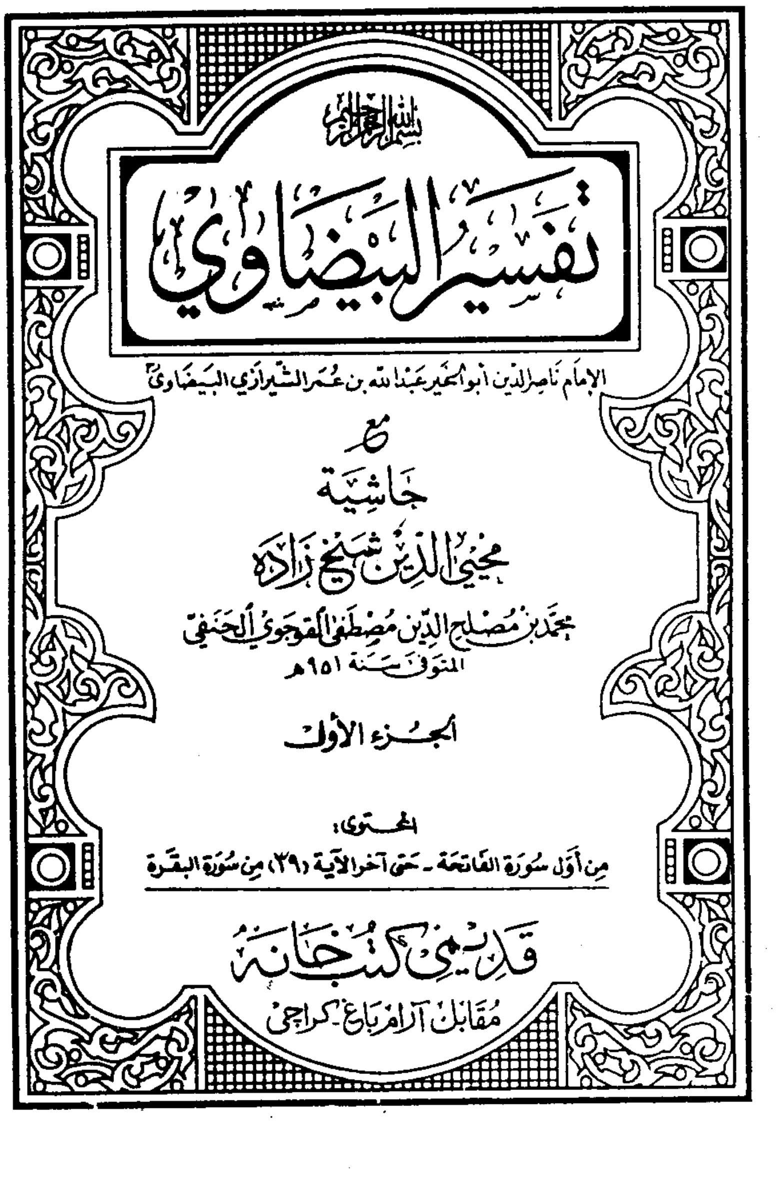

بسم الله الرحمن الرحيم

تفسير البيضاوي

الإمام ناصر الدين أبو الخير عبد الله بن عمر الشيرازي البيضاوي

مع

حاشية

محيي الدين شيخ زاده

محمد بن مصلح الدين مصطفى القوجوي الحنفي

المتوفى سنة ٩٥١هـ

الجزء الأول

المحتوى:

من أول سورة الفاتحة - حتى آخر الآية (٢٩) من سورة البقرة

قديمي كتب خانة

مقابل آرام باغ - كراچی

تفسير الكشّاف

عن حقائق التّنزيل وعيون الأقاويل
في وجوه التّأويل
تأليف
الإمام أبي القاسم جار الله محمود بن عمر بن محمد الزمخشري

وفي حاشيته
الأوّل: كتاب الانتصاف فيما تضمنه الكشّاف من الاعتزال
للإمام أحمد بن المنير الإسكندري
الثاني: الكافي الشاف في تخريج أحاديث الكشاف للحافظ ابن حجر العسقلاني
الثالث: مشاهد الإنصاف على شواهد الكشاف للشيخ محمد عليان المرزوقي

طبعة جديدة حققها وخرّج أحاديثها وعلق عليها على نسخة خطية
عبد الرزاق المهدي

قديمي كتب خانه آرام باغ كراچی

المعجم المفهرس

لألفاظ القرآن الكريم
بحاشية
المصحف الشريف

روجعت على طبعة
محمد فؤاد عبد الباقي

قديمي كتب خانه
مقابل آرام باغ۔ كراچی

صفوة التّفاسير

تفسير للقرآن الكريم
جامع بين المأثور والمعقول۔ مستمد من أوثق كتب التفسير
الطبري، الكشاف، القرطبي، الألوسي، ابن كثير، البحر المحيط وغيرها
بأسلوب ميسر، وتنظيم حديث، مع العناية بالوجوه البيانية واللغوية

تأليف
محمد علي الصابوني

قديمي كتب خانه
مقابل آرام باغ۔ كراچی

جدید کمپیوٹر ایڈیشن

تحفة الأحوذي

للإمام الحافظ محمد عبد الرحمن المباركفوري
المتوفى ١٣٥٣ھ

بشرح

جامع الترّمذي

ومعه
شفاء الغلل في شرح كتاب العلل
والشمائل المحمديّة والخصائص المصطفويّة
للإمام أبي عيسى الترمذي نفسه

حققها ووضع حواشيها
علي محمد معوض و عادل احمد عبد الموجود

قديمي كتب خانه۔ مقابل آرام باغ۔ كراچی ۱

مقدمہ کے ساتھ ۱۱ جلدیں